تیسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

حضرت علامہ وحید الزمان

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

از: حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ میں مطالب کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے لکھی گئی ہے اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

ناشر: ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ / اردو بازار / لاہور / پاکستان

نام کتاب ـ ـ ـ ـ ـ تیسیر الباری شرح صحیح بخاری

مؤلف ـ ـ ـ ـ ـ ـ امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم ـ ـ ـ ـ ـ علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالے

تصحیح و تحقیق ـ ـ ـ مولانا عبدالصمد ریالوی

طابع ـ ـ ـ ـ ـ بشیر احمد نعمانی

ناشر ـ ـ ـ ـ ـ ضیاء، احسان پبلشرز لاہور

جلد ـ ـ ـ ـ ـ ـ اوّل

صفحات ـ ـ ـ ـ ـ ۸۲۰ (کاپیاں ۱/۲)

تعداد ـ ـ ـ ـ ـ ـ ایک ہزار

ایڈیشن ـ ـ ـ ـ ـ اوّل

تاریخ اشاعت ـ ـ ـ ـ جون ۱۹۹۰ء

قیمت مکمل ـ ـ ـ ـ

مطبع ـ ـ ـ ـ ـ ـ

تفہیم البخاری

مطالب خیز ترجمہ

صحیح البخاری

جلد اوّل

از پارہ نمبر ۱ تا ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنے حبیب پاک رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس اور بابرکت کتب احادیث کی خدمت کے لئے مجھ جیسے کمزور اور ناچیز شخص کو موقع عنایت فرمایا ہے۔

اس سے قبل ہم صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، ریاض الصالحین وغیرہ عظیم الشان کتب ہدیہ ناظرین کر چکے ہیں جو اعلیٰ کتابت وطباعت، بہترین اور عمدہ کاغذ کے ساتھ ساتھ تمام اغلاط سے پاک ہیں ہم نے تمام ظاہری ومعنوی خوبیوں سے مالا مال کر کے پوری مارکیٹ میں انہیں نہایت امتیاز سے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ الحمد للہ قارئین نے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی اور ان کے کئی ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ لے لئے۔

اب ہم کتاب اللہ العظیم کے بعد صحیح ترین کتاب صحیح بخاری شریف مع ترجمہ وتشریح علامہ وحید الزماں مسمیٰ بہ تیسیر الباری شرح صحیح بخاری پیش کر رہے ہیں جو چھ ضخیم جلدوں میں مکمل ہے اور ساڑھے چار ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل ہے تمام اردو شروح میں سب سے زیادہ سلیس عام فہم ہونے کے ساتھ ساتھ علمی تشریحات اور فقہی دقائق کی حامل ہے اور تمام سابقہ عربی شروح کا خلاصہ اور نچوڑ ہے، اس کتاب کو یہ عظیم شرف بھی حاصل ہے کہ پاک وہند میں اردو زبان کی سب سے پہلی اور جامع بخاری شریف کی شرح ہے جو عظیم شخصیت علامہ وحید الزماں آف دکن کی تصنیف ہے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ جس طرح اس نے ہماری مذکورہ بالا کتب کو شرف قبولیت بخشا ہے اسی طرح وہ اسکو بھی مفید اور مقبول عام بنائے

آخر میں ہم تمام قارئین سے گزارش کرتے ہیں کہ اگر ہم سے اس کتاب کے پیش کرنے میں کسی قسم کی کوئی فروگذاشت ہو گئی ہو تو براہ کرم ضرور مطلع فرمائیں۔ تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کوتاہی کو دور کیا جاسکے۔

والسلام

بشیر احمد نعمانی

اجمل یحییٰ
اردو بازار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

امام صاحب کی شخصیت اور آپ کے ذاتی اور فنی کمالات کی چند جھلکیاں!

امام بخاری کا سلسلۂ نسب یہ ہے:
محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بروزبنہ البخاری الجعفی۔

امام بخاری کے جد امجد، بروزبنہ، مجوسی تھے اور اسی حالت میں ان کا انتقال ہوا۔ بروزبنہ کے فرزند ابراہیم بخارا کے حاکم یمان جعفی کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے۔ دیار عرب میں کیونکہ یہ دستور عام تھا کہ جس کے ہاتھ پر اسلام لاتے تھے اس سے ایک خاص تعلق اور ربط ہوتا تھا جس کو ولاء سے تعبیر کرتے تھے اور اس کی شاخیں اتنی دور دور تک پھیلتی تھیں کہ اسی رشتے سے اپنی نسبتیں قائم کر لیتے تھے۔ امام بخاری کو بھی جعفی اسی رشتے سے کہا جاتا ہے ورنہ امام اس خاندان سے نہ تھے۔

امام بخاری کے والد اسماعیل جلیل القدر علماء اور حماد بن زید کے شاگردوں میں سے تھے اور امام مالک رحمہ اللہ کی شاگردی کا بھی فخر آپ کو حاصل تھا۔

ولادت

امام بخاری ۱۳ شوال ۱۹۴ھ بعد نماز جمعہ بخارا میں پیدا ہوئے۔ امام بخاری ابھی کم سن تھے کہ شفیق باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور تعلیم و تربیت کے لیے صرف والدہ کا سہارا باقی رہ گیا۔ شفیق باپ کے اٹھ جانے کے بعد ماں نے امام بخاری کی پرورش شروع کی اور تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا۔ امام بخاری نے ابھی اچھی طرح آنکھیں کھولی بھی نہ تھیں کہ بینائی جاتی رہی۔ اس المناک سانحہ سے والدہ کو شدید صدمہ ہوا۔ انہوں نے بارگاہ الٰہی میں آہ و زاری کی، عجز و نیاز کا دامن پھیلا کر اپنے لاثانی بیٹے کی بینائی کے لیے دعائیں مانگیں۔ ایک مضطرب، بے وسیلہ اور بے سہارا ماں کی دعائیں تھیں، قبولیت سے روا ہو گئے۔ رات کو ابراہیم خلیل اللہ کو خواب میں دیکھا، فرما رہے ہیں، جا اپنے

نیک خوا تیری دعائیں قبول ہوئیں۔ تیرے نورِ نظر اور لختِ جگر کو پھر نورِ نظر سے نوازا گیا۔ صبح اٹھتی ہیں تو دیکھتی ہیں کہ بیٹے کی آنکھوں کا نور لوٹ آیا۔

امام بخاری کو کمسنی سے ہی حدیث کا بے انتہا شوق تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اللہ نے امام کی تخلیق صرف حدیث ہی کے لیے کی ہے۔ امام بخاری مکتب میں ابتدائی تعلیم میں مشغول تھے اور عمر بھی صرف دس برس تھی، مگر حدیث کا بے پناہ شوق دامنگیر تھا۔ جب کبھی کوئی حدیث سنتے فوراً یاد کر لیتے۔ دس سال کی عمر میں امام بخاری نے مدرسہ چھوڑ دیا اور اپنے زمانے کے محدّث داخلی کے درس میں شریک ہونے لگے[1]

ایک مرتبہ امام بخاری داخلی کے حلقۂ درس میں تھے، انہوں نے لوگوں کو ایک سند سنانی شروع کی سند کی ترتیب یوں تھی: سفیان عن ابی الزبیر عن ابراھیم۔ امام بخاری نے فوراً ٹوکا اور عرض کیا ابو الزبیر ابراہیم سے روایت نہیں کرتے۔ پہلے تو داخلی نے بخاری کو طفلِ مکتب سمجھ کر جھڑک دیا، مگر پھر جا کر اپنی اصل کتاب کی طرف مراجعت کی تو اسی طرح پایا جیسے امام بخاری نے کہا تھا۔ داخلی واپس آئے اور کہا اچھا میاں لڑکے، یہ تو بتلاؤ کہ یہ سند کیسے صحیح ہے؟ بخاری نے کہا، ابراہیم سے روایت کرنے والے زبیر ہیں، اور یہ عدی کے بیٹے ہیں، ابو الزبیر نہیں۔ داخلی نے فرمایا، جو تم نے کہا وہی ٹھیک ہے۔ جب یہ واقعہ پیش آیا، امام کی عمر گیارہ برس تھی۔

جب آپ کی عمر سولھویں منزل میں پہنچی تو وکیع اور عبداللہ بن المبارک کی جمع کی ہوئی تمام حدیثیں زبانی یاد تھیں۔

پہلا سفرِ حج

۲۱۰ھ میں اپنی والدہ اور بھائی کے ہمراہ حج کے لیے سفر کیا۔ مؤرخین لکھتے ہیں کہ امام بخاری کا یہ پہلا سفر تھا۔ اگر اس سے پہلے کوئی سفر کرتے تو ان اساتذہ اور شیوخ کو پاتے جنہیں آپ کے اقران نے پایا۔

حاشد بن[2] اسمٰعیل کہتے ہیں کہ امام بخاری ہمارے ساتھ مشائخ بخارا کے پاس جایا کرتے تھے۔ اس وقت امام بخاری نو عمر تھے۔ درس میں جا کر بیٹھتے، سب لوگ حدیثوں کو لکھتے اور یاد کرتے مگر امام خاموش بیٹھے رہتے اور ایک لفظ نہ لکھتے۔ ساتھی ملامت کرتے کہ میاں جب تم لکھتے نہیں تو آتے کیوں ہو؟ حاشد کہتے ہیں کہ پندرہ سولہ روز یوں ہی گزر گئے۔ سترھویں روز امام بخاری نے تنگ آکر کہا، تمہاری ملامت کی حد ہو گئی، لاؤ اپنے دفتر نکالو اور دکھاؤ تم لوگوں نے کیا لکھا ہے؟ ہم اس وقت تک پندرہ ہزار سے بھی زائد حدیثیں لکھ چکے تھے۔ ہم نے اپنے دفتر امام بخاری کے سامنے لا کر رکھ دیے۔ امام نے تمام حدیثیں بھری مجلس میں زبانی سنا دیں اور ہم نے جان لیا کہ جو نایاب خزانہ ہمارے کاغذوں میں ہے وہ امام بخاری کے سینے میں محفوظ ہے[3] اور ہمیں امام کی یادداشت سے اپنے نوشتوں کی اصلاح کرنی پڑی۔

---

[1] ترجمان السنۃ جلد اوّل صفحہ ۵۳ [2] مقدمہ تیسیر القاری صفحہ ۹ [3] مقدمہ تیسیر القاری، سیرۃ البخاری عبد السلام مبارکپوری

امام بخاری کا حافظہ

امام بخاری کو خدا نے عجیب حافظہ اور ذہن عطا کیا تھا۔ علم کی بزم میں آئے چند سال بھی نہ گزرے تھے کہ ہر طرف ان کے خداداد حافظہ کا شہرہ ہو گیا۔ جہاں جہاں امام بخاری کا وجود پہنچتا تھا وہاں وہاں اس سے پہلے ان کا نام پہنچ جاتا تھا، اور جب کسی آبادی میں قدم رکھتے تو وہاں کی مجلسیں علم و عمل کی روشنی سے منور اور تاباں ہو جاتیں۔ آس پاس کے تشنہ لب امام پر ٹوٹ پڑتے اور امام کے گرد و پیش علم و عمل کے پروانوں کا ہجوم ہو جاتا۔

امام بخاری کی بصرہ میں آمد

ہر طرف علم کا چرچا تھا، صحابہ اور تابعین کی زندہ یادگاریں موجود تھیں۔ بڑے بڑے علماء و فضلاء جمع تھے۔ امام بخاری کی ذات سب کو اپنے حلقے میں ڈالے ہوئے تھی، اور امام کی کم سنی اور علم و فضل کی فراوانی حیرت و استعجاب کا باعث بنی ہوئی تھی۔ امام کی بصرہ میں آمد سے ہر طرف شور مچ گیا۔ علمائے شہر نے امتحان کی ٹھانی۔ تمام علمائے بصرہ نے ایک مجلس علم کا اہتمام کیا۔ فقہاء و محدثین امام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی۔ امام نے بڑی انکساری سے فرمایا میں تو نو عمر ہوں، آپ جیسے فضلاء مجھ سے ایسی درخواست کرتے ہیں؟ لیکن امام بخاری کے انکار پر علمائے شہر کا اصرار بڑھتا رہا۔ آخر امام بخاری نے دعوت قبول کر لی۔ مجلس منعقد ہوئی، علماء کے علاوہ شہر کے علم نواز لوگوں کا بھی ہجوم تھا اور سب نتیجہ کے بے چینی سے منتظر۔

امام بخاری نے فرمایا، آپ سب لوگ یہیں کے رہنے والے ہیں لیکن میں اسی شہر کی ایسی حدیثیں سناتا ہوں جنہیں سن کر آپ ایک نیا فائدہ حاصل کریں گے۔ یہ کہہ کر امام نے ایک حدیث سنائی اور کہا "میں اس حدیث کو سالم سے بواسطہ منصور نقل کرتا ہوں، اور آپ کے یہاں یہ روایت سالم کے علاوہ دوسرے لوگوں سے روایت کی جاتی ہے۔ آپ اس سند کو بھی دوسری سندوں کے ساتھ ملا لیجیے تاکہ مزید قوت کا باعث ہو۔" ساری مجلس میں امام بخاری نے اسی قسم کی احادیث بیان کیں۔ مجلس ختم ہو گئی اور تمام علماء نے سمجھ لیا کہ بخاری کا علم، حافظہ اور ذہن سب ہی غیر معمولی ہیں۔ اور حاضرینِ مجلس امام کی طفلانہ صورت اور عالمانہ سیرت پر انگشت بدنداں رہ گئے۔

بڑے بڑے اساتذہ اور محدثین نے امام کے سامنے اس وقت زانوے ادب تہہ کیا جب ان کی لوحِ وجہ پر جوانی و پختگی کا ایک بھی خط نمودار نہ ہوا تھا۔

دارمی، امام سے عمر میں بڑے تھے مگر فرمایا کرتے تھے کہ ہم میں سب سے بڑے عالم، سب سے بڑے فقیہ، سب سے زیادہ علم کے شیدا اور سب سے زیادہ جفاکش امام بخاری ہیں[1]۔

ابراہیم خواص کہتے ہیں کہ میں نے ابو زرعہ جیسے جلیل القدر عالم کو امام بخاری کے سامنے بچوں کی طرح علل

---

[1] ترجمان السنۃ اوّل صفحہ ۲۵۶

حدیث معلوم کرتے دیکھا ہے۔

محمد بن حاتم، وراق اور محمد بن یوسف فربری اپنا چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں کہ امام بخاری رات کو پندرہ پندرہ اور بیس بیس مرتبہ اُٹھتے، چراغ روشن کرتے اور مطالعۂ حدیث میں مشغول ہو جاتے۔ نیند کی شدت ہوتی تو ذرا آنکھ جھپکا لیتے مگر کتاب بینی کا بے پناہ شوق نیند پر غالب آ جاتا۔ پھر اٹھ جاتے اور چراغ روشن کر کے کتاب بینی میں مشغول ہو جاتے۔

بغداد کا ایک عجیب واقعہ

ابن خلکان لکھتا ہے کہ امام بخاری کو حدیث کا بے پناہ شوق اطراف۔ امصار میں کشاں کشاں لیے پھرتا تھا ضروریات سفر محدود ہونے کے باوجود امام بخاری نے اپنے وطن سے نکل کر دیارِ عرب کو چھانا۔ جلیل القدر محدثین سے استفادہ کیا۔ خراسان، حجاز، عراق اور شام کے مختلف علاقوں کی علمی سیاحت کی۔ علم و فضل کے پھول چنتے چنتے جب آپ بغداد پہنچے تو وہاں کے علماء نے آپ کا علمی عمق جانچنے کا ارادہ کیا۔ اگرچہ امام کے خداداد اور غیر معمولی فضل و کمال کا شہرہ سن چکے تھے لیکن اپنی معلومات پر یقین و اطمینان کی مہر ثبت کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ علمائے شہر نے مل کر ایک مجلس کا اہتمام کیا اور امام کو دعوت دی۔ امام بخاری تشریف لے آئے اور مجلسِ امتحان کا آغاز یوں ہوا کہ دس آدمیوں نے امام کے سامنے دس دس حدیثیں بیان کیں جن کی سند اور متن میں رد و بدل کر دی گئی تھی۔ امام یہ حدیثیں سنتے رہے اور ہر ایک کے جواب میں لا اعرف کہتے رہے۔ بعض ظاہر بین یہ سمجھ بیٹھے کہ امام نقد و نظر کے معیار پر پورے نہیں اُترے۔ لیکن جن کو خدا نے فہم و فراست کی دولت سے نوازا تھا انہوں نے تاڑ لیا کہ بخاری واقعی امام بخاری ہیں۔ جب دس آدمی اسناد و متن میں رد و بدل کی ہوئی حدیثیں سنا چکے تو امام نے ترتیب وار ہر ایک کو بلانا شروع کیا اور ہر ایک سے بتلاتے گئے کہ تم نے جو حدیث بیان کی تھی اس کی اسناد یوں ہے اور متن اس طرح۔ الغرض دس کی دس حدیثوں کا متن اور اسناد کا ٹھیک کر کے ترتیب وار سنا دیا۔ حاضرین آپ کی زبردست قوت حافظہ دیکھ کر حیران رہ گئے اور ہر فرد آپ کے علم و فضل اور فہم و فراست کا مدح خواں ہو کر مجلس سے نکلا[1]۔

یوسف بن موسیٰ مروزی کہتے ہیں کہ میں بصرہ کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک ایک نقیب نے پکارا علم والو! محمد بن اسمٰعیل بخاری پہنچ گئے۔ لوگ ان کی زیارت کو ٹوٹ پڑے۔ میں بھی ہجوم کے ساتھ آگے بڑھا! امام بخاری کو ایک نوجوان کی شکل میں پایا، آپ ایک ستون کی آڑ میں نفلیں پڑھ رہے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے، لوگوں نے گھیر لیا اور درخواست کی کہ ہمارے لیے مجلس املا قائم کریں۔ چنانچہ امام صاحبؒ نے ان کے اصرار پر مجلس املاء کا اہتمام کیا، اور اہل بصرہ کو ایسی حدیثیں لکھائیں جو انہیں اب تک نہیں پہنچیں تھیں۔ ابن مروزی کہتے ہیں کہ اس وقت امام کی عمر بمشکل

---

[1] سوانح عمری امام بخاری (عبدالستار ٹونکی) صفحہ ۱۶-۱۷

۲۶ یا ۲۷ برس تھی۔ اس لیے یہ کتنا قرین قیاس ہے کہ یہ واقعہ ۲۲۱ھ کا ہے۔
یہ زمانہ اگرچہ آپ کی جواں عمری کا زمانہ تھا لیکن آپ کے فضل و کمال کا شہرہ اتنا عام ہو گیا تھا کہ دور دور سے حدیث کا درس سننے کے لیے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے تھے۔ حفظ حدیث میں بڑے بڑے محدثین کو آپ نے پیچھے چھوڑ دیا تھا۔ اسحاق بن راہویہ، جن کو اپنی ہمہ دانی پر بجا فخر و ناز تھا، ایک مرتبہ امام سے ملے اور اپنے متعلق فرمانے لگے، میں ایسے شخص سے واقف ہوں جس کے مجلّہء دماغ میں ستر ہزار حدیثیں محفوظ ہیں۔ امام صاحب نے برجستہ فرمایا الحمدللہ اس نگار خانے میں ایک اور شخص بھی ہے جو دو لاکھ حدیثوں پر عبور رکھتا ہے۔

تصنیف و تالیف

خود امام بخاری کا قول ہے کہ جب میں نے قضایا ئے صحابہ کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی تو میری عمر اٹھارہ سال تھی۔ اس کے بعد آپ نے مدینہ منورہ میں اس مقدس مقام پر بیٹھ کر کتاب التاریخ لکھنی شروع کی جس کی نسبت حضورؐ کا ارشاد ہے "ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ"۔ آپ حضور کے روضۂ اقدس کے قریب بیٹھ کر قندیل و چراغ نہ ہونے کے باعث چاندنی راتوں میں اپنی کتاب لکھا کرتے۔ اس کتاب کے متعلق خود امام بخاری فرمایا کرتے، کتاب التاریخ میں کوئی ایسا نام نہیں جس کا قصہ مجھے یاد نہ ہو۔ لیکن اس خوف سے وہ قصے اپنی کتاب میں درج نہیں کیے کہ یہ کتاب پھر کتاب نہیں ایک دفتر اور کتب خانہ بن جائے گی۔
آپ کی سب سے اہم اور سب سے بلند پایہ تصنیف صحیح بخاری ہے۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے تو واقعات و حقائق کی ترجمانی ہوگی کہ یہی وہ تصنیف ہے جس نے امام بخاری کی شخصیت کو غیر معمولی بنا دیا۔
حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام اور صحابہ کے دور میں جمع اور ترتیب حدیث کی رسم نہ تھی، اول تو یہ کہ نزول قرآن کی وجہ سے کتابت حدیث کی ممانعت تھی۔ نیز یہ کہ اس زمانے میں لوگوں کے ذہن اور حافظے قابل اعتماد اور صاف تھے۔ اس کے علاوہ اس وقت کتابت و طباعت کی سہولتیں مسدود ہی نہیں بلکہ مفقود تھیں۔ جب صحابہ کا مقدس دور ختم ہوا اور تابعین کا زمانہ آیا تو مختلف فتنے ابھرنے لگے۔ حافظہ، ذہن، دیانت اور خلوص ہر چیز کا انحطاط شروع ہو گیا۔ ان چیزوں کے پیش نظر علماء کو خیال ہوا کہ اب حدیث کی ترتیب و تدوین ہونی چاہیے ورنہ دین کا اہم جزو اور کتاب اللہ کی بسیط شرح ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ سب سے پہلے ربیع بن صبیح اور سعید بن ابی عروبہ وغیرہ نے حدیثیں جمع کرنی شروع کیں۔ ان لوگوں نے ہر باب میں ایک جداگانہ تصنیف کی۔ اس کے بعد طبقۂ ثالثہ کے لوگ اٹھے اور انہوں نے احکام کو جمع کیا۔ امام مالکؒ نے مؤطا امام مالک تصنیف کی جس میں اہل حجاز کی قوی اور مستند روایتوں کا ذخیرہ اکٹھا کیا اور اس کے ساتھ صحابہ و تابعین کے فتاویٰ بھی شامل کیے۔ ابن جریج نے مکہ میں امام اوزاعی نے شام میں، سفیان ثوری نے کوفہ میں اور حماد بن سلمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے بصرہ میں اس قسم کے مجموعے مرتب کیے۔

دوسرے علماء نے ان کی دیکھا دیکھی مختلف کتابیں مرتب کیں۔ جب دوسری صدی کا آخر ہوا تو محدثین کو یہ خیال دامنگیر ہوا کہ ایسی کتابیں تصنیف کی جائیں جن میں صرف احادیث ہوں، صحابہ وتابعین کے اقوال وفتاوی نہ ہوں۔ چنانچہ مسانید کی تصنیف شروع ہوئی اور عبداللہ بن موسیٰ عبسی کوفی، اسد بن موسیٰ اموی، نعیم بن حماد خزاعی وغیرہ نے مسانید مرتب کیں۔ اس کے بعد کل محدثین اسی طریقے پر چل پڑے اور بہت کم ایسے گزرے جنہوں نے کوئی مسند نہ لکھی ہو۔ جب امام بخاری نے ان تصانیف کو دیکھا تو انہوں نے سوچا کہ یہ کتابیں اپنی ترتیب وتدوین کے اعتبار سے بہترین اور یگانہ ہیں مگر صرف اس بات کے پیش نظر کہ ان مجموعوں میں صحیح حدیثوں کے ساتھ ضعیف حدیثیں بھی جمع کر دی گئی ہیں آپ کی ہمت عالی صحیح حدیثوں کے انتخاب کے لیے آمادہ ہوئی۔ اس محرک کے علاوہ اسحاق بن راہویہ کی مجلس میں سن چکے تھے کہ انہوں نے فرمایا، کاش کوئی کتاب ایسی ترتیب دی جائے جس میں صرف صحیح حدیثیں ہوں۔ یہ بات سب نے سنی لیکن دل میں اسی کے پیوست ہوئی جس کے نصیب میں یہ عظیم الشان کام روز ازل سے مقدر ہو چکا تھا۔

امام بخاری نے ایک جامع صحیح تصنیف فرمانے کا ارادہ فرما لیا۔ اسی اثنا میں آپ نے خواب دیکھا کہ میں حضور علیہ السلام کے سامنے کھڑا ہوا پنکھا جھل رہا ہوں۔ معتبرین سے تعبیر پوچھی تو بتلایا کہ تم حضور کے کلام سے کذب و افترا کی مکھیاں دور کرو گے۔ اس خواب نے امام بخاری کے عزم پر توثیق کی مہر لگا دی اور آپ نے اس عدیم النظیر کارنامے کو انجام دینے کے لیے کمر ہمت کس لی اور ان چھ لاکھ حدیثوں سے آپ نے انتخاب شروع کیا جو آپ کے خداداد حافظے میں محفوظ تھیں۔

آپ نے بخاری کی ترتیب وتالیف میں صرف علمیت، ذکاوت اور حفظ ہی کا زور خرچ نہیں کیا بلکہ خلوص، دیانت، تقویٰ اور طہارت کے بھی آخری مرحلے ختم کر ڈالے اور اس شان سے ترتیب وتدوین کا آغاز کیا کہ جب ایک حدیث لکھنے کا ارادہ کرتے تو پہلے غسل کرتے، دو رکعت نماز پڑھتے، بارگاہ خداوندی میں سجدہ ریز ہوتے اور اس کے بعد ایک حدیث تحریر فرماتے۔ غالباً اس بزم آب وگل میں آج تک اس انداز سے کسی مصنف نے تصنیف وتالیف نہ کی ہوگی۔ اور صرف حدیث لکھتے وقت ہی نہیں، ابواب وتراجم لکھتے وقت بھی اسی بے مثال خلوص اور تقویٰ کا مظاہرہ کرتے۔ اس سخت ترین جانکاہی اور دیدہ ریزی کے بعد سولہ سال کی طویل مدت میں یہ کتاب زیور تکمیل سے آراستہ ہوئی اور ایک ایسی تصنیف عالم وجود میں آ گئی جس کا لقب بلا کسی کم وکاست اصح الکتب بعد کتاب اللہ تعالیٰ قرار پایا۔ امت کے ہزاروں محدثین نے سخت سے سخت کسوٹی پر کسا، پرکھا اور جانچا مگر جو لقب اس مقدس تصنیف کے لیے من جانب اللہ مقدر ہو چکا تھا وہ پتھر کی کبھی نہ مٹنے والی لکیر بن بن گیا۔

بخاری کے علاوہ بھی امام کی تقریباً ۲۲ اہم اور بلند پایہ تصانیف ہیں، اگرچہ جامع صحیح کی تابانی اور جلوہ ریزی نے ان کی ضیا باریاں بہت دھندلی اور مدہم کر دیں لیکن پھر بھی ان کی اہمیت کو متقدر علماء نے تسلیم کیا ہے، اور ان میں سے کئی کتابیں ایک مستند علمی ذخیرے کا درجہ رکھتی ہیں۔ مثلاً تاریخ کبیر جس کو امام نے اٹھارہ سال کی عمر

میں حضور علیہ السلام کے روضۂ اقدس پر بیٹھ کر لکھی۔ تاریخ صغیر بھی بے مثال تصنیف ہے اور فن رجال میں بہترین کتاب مانی گئی ہے۔ تاریخ اوسط، الجامع الکبیر، کتاب الہبہ، کتاب الضعفاء، اسامی الصحابہ، کتاب العلل، کتاب المبسوط، الادب المفرد وغیرہ آپ کی مشہور کتابیں ہیں۔

درس و افتاء

امام بخاری کا حافظہ، ذکاوت و فقاہت، علم رجال میں کامل دسترس، علل حدیث پر عبور، یہ ایسے حقائق تھے جنہوں نے لوگوں کو مجبور کر دیا کہ وہ امام بخاری کے درس و افتاء سے استفادہ کریں۔

حاشد بن اسمٰعیل کہتے ہیں کہ اہل علم کی والہیت اور شیفتگی کی یہ کیفیت تھی کہ راستہ میں امام کو روک لیتے اور حدیثیں لکھانے کے لیے اصرار کرتے[1]۔

ابوبکر بن العباس الاعین کا بیان ہے کہ یہ وہ وقت تھا جب امام اپنی زندگی کی صرف اٹھارہ منزلیں طے کرنے پائے تھے۔ اس کم سنی کے باوصف لوگ آپ کو درس و افتاء پر مجبور کرتے۔

امام کے مخصوص شاگرد محمد بن حاتم الوراق کہتے ہیں کہ امام صاحب نے فرمایا کہ میں اس وقت تک درس حدیث کے لیے نہیں بیٹھا جب تک کہ میں نے صحیح حدیثوں کو ضعیف اور سقیم حدیثوں سے ممتاز نہیں کر لیا، اور اہل الرائے کی کتابوں کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ فن حدیث پر پوری طرح عبور حاصل نہیں کر لیا۔ فنون حدیث میں علم الانساب، اسماء الرجال، مراتب جرح و تعدیل اور علل حدیث سب ہی آجاتے ہیں۔ ان تمام فنون پر امام صاحب کی گہری نظر تھی اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کی طبعی ذکاوت اور نکتہ سنجی سونے پر سہاگہ ثابت ہوئی۔ یہی وجہ تھی کہ امام صاحب کے اقران ہی نہیں بلکہ اساتذہ اور شیوخ بھی لوگوں کو امام صاحب کے درس میں شامل ہونے کی تلقین فرماتے۔

آپ کی مجالس درس زیادہ تر بصرہ، بغداد اور بخارا میں رہیں، لیکن دنیا کا غالباً کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں امام بخاری کے تلامذہ سلسلہ بسلسلہ نہ پہنچے ہوں۔

محمد بن یوسف فربری کہتے ہیں کہ امام صاحب کی مجالس درس میں بڑے بڑے اساتذہ اور شیوخ بھی شامل ہوتے تھے۔ عبداللہ بن محمد المسندی، اسحاق بن احمد، عبداللہ بن منیر اور ابن قتیبہ وغیرہ اگرچہ بڑے پایہ کے لوگ ہیں اور خود صاحب کمال ہیں لیکن امام صاحب کی مجلسوں میں شریک ہوتے تھے اور آپ کے فقہی نکات قلمبند کرتے تھے۔

ابوزرعہ رازی، ابوحاتم رازی، ابوبکر بن العاصم، اسحاق بن احمد، ابن خزیمہ اور قاسم بن زکریا فن تاریخ، اسماء الرجال اور فن تعدیل و جرح میں امام مانے جاتے ہیں مگر امام صاحب کی تحقیقات کے دلدادہ تھے اور حلقہ درس میں بیٹھ کر امام صاحب کی تقریریں قلمبند کرتے تھے۔

---

[1] سیرۃ البخاری صفحہ ۱۰۵۔

امام بخاری نے اگرچہ اپنے احباب اور اساتذہ کے اصرار پر طالب علمی کے زمانے ہی میں فتوی دینا شروع کر دیا تھا مگر تحصیل کے بعد جب بخارا میں مجلسِ درس قائم کی تو مستقل افتاء کا کام شروع کر دیا۔ گو امام بخاری کے تلامذہ نے ان کے فتاویٰ کو کتابی شکل دینے کا خاص اہتمام نہیں کیا لیکن صحیح بخاری کے ابواب و تراجم بھی فتاویٰ کے کسی مستقل اور مرتب مجموعے سے کم حیثیت نہیں رکھتے۔ آپ پر جو مسئلہ پیش کیا جاتا، قرآن، سنتِ رسولؐ یا آثارِ صحابہؓ سے اس کا جواب دیتے اور ان تین ماخذ میں کوئی دلیل نہ ملتی تو سکوت بہتر سمجھتے۔ یہی وجہ ہے کہ جامع صحیح میں بعض مقامات پر ابواب و تراجم حدیث سے خالی ہیں۔

حدیث اور امام بخاریؒ

فنِ حدیث میں علمائے امت نے امام بخاری رحمہ اللہ کا جو مقام مانا ہے اور امام صاحب نے جس طرز سے اس مقدس فن کی خدمت کی ہے اس کے تفصیلی ذکر کا تو یہاں موقعہ ہے اور نہ گنجائش، لیکن یہ حقیقت بھی ناقابلِ انکار ہے کہ امام بخاری اور علمِ حدیث دو متلازم چیزیں ہیں اس لیے ان خصوصیات کا ذکر کر دینا ضروری ہے جو امام بخاریؒ کی ذات کے ساتھ وابستہ ہیں۔

فنِ روایت ایک ایسا فن ہے جس کے مطالعہ اور عدمِ مطالعہ پر قوموں کے عروج و زوال کی داستانیں مرتب ہوتی ہیں، اقوام و مِلَل کی فنی اور علمی زندگی میں فنِ روایت ایک بنیادی پتھر ہے جس کے بغیر ارتقائی منزلوں کا طے کرنا بہت مشکل ہے۔

یوں تو دنیا کی ہر قوم نے اس فن میں کچھ نہ کچھ دلچسپی ضرور لی ہے لیکن مسلمانوں نے اس فن کے ساتھ جو احسانات کیے وہ صرف مسلمانوں ہی کی خصوصیت ہیں۔ نقد و جرح، اسماء الرجال، اور سلسلۂ اسناد کا تحفظ۔ یہی وہ پیمانے تھے جنھوں نے قرآن کریم کے علاوہ نبی کریم علیہ السلام کے اقوال و اعمال کو بھی محفوظ کر دیا، اور بات صرف یہیں تک ختم نہیں ہو گئی بلکہ صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے اقوال، فتاویٰ اور آراء بھی محفوظ کر دی گئیں۔

تدوینِ حدیث کی ابتدا خلفائے راشدین ہی سے ہوتی ہے۔ ہاں اتنی بات ہے کہ جوں جوں حضور علیہ السلام کے زمانے سے بُعد ہوتا گیا، نقد و جرح میں تشدد آتا گیا۔ عمر فاروقؓ کو اگر ذرا بھی شبہ ہو جاتا تو دلیل اور گواہ طلب کر لیتے تھے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارہ میں محدثین لکھتے ہیں کہ روایت میں انتہائی سختی برتتے تھے۔ اور اگر کوئی شاگرد الفاظِ حدیث یاد کرنے میں کوتاہی کرتا تو ڈانٹتے تھے۔

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے نہ صرف تدوینِ حدیث کی طرف پوری توجہ صرف کی بلکہ کتابتِ حدیث کا بھی اہتمام کیا اور ابوبکر بن حزم کو ایک مجموعے کی ترتیب کے لیے لکھا۔

بنو امیہ کے بعد خلفائے بنی عباس نے بھی اس میں کچھ کم حصہ نہیں لیا۔ خود ہارون رشید مؤطا سننے

کے لیے امام مالکؒ کی مجلسوں میں شامل ہوا ہے۔ علماء، سلاطین، اور امراء کے علاوہ عام لوگوں کو علم حدیث سے جس قدر دلچسپی اور والہانہ لگاؤ تھا وہ بھی قابل ذکر ہے۔

جس وقت امام بخاری کے شیخ "سلیمان بن حرب" کے لیے مامون الرشید کی مسند خلافت کے قریب املاء درس کا اہتمام کیا گیا تو حاضرینِ درس کا تخمینہ چالیس ہزار تھا۔

بغداد میں علامہ فریابی کی مجلس درس قائم ہوئی تو اس شان سے کہ تین سو سولہ لکھنے والے ہوتے تھے اور سننے والوں کی تعداد اندازاً تیس ہزار ہوتی تھی۔

حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ ایک ایسا بھی دور آیا کہ ایک ایک مجلس درس میں دس دس ہزار دوائیں ہوتی تھیں[1]

امام بخاریؒ کے درس کی یہی کیفیت تھی۔ میلوں سے لوگ پا پیادہ آقائے نامدار کے ارشادات سننے کے لیے بخاری کی مجلسوں میں آکر شریک ہوتے تھے۔ علامہ فربری کا بیان ہے کہ امام بخاری سے ان کی زندگی میں صحیح بخاری سننے والوں کی تعداد نوے ہزار تک پہنچتی ہے۔

یہ تھی مسلمانوں کی احادیث رسول اللہ کے ساتھ گرویدگی و شیفتگی، اور یہ تھی سلاطین و امراء وقت کی توجہ اور قدردانی۔

تحقیق و تنقید کی بنیاد ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے ڈالی۔ تابعین نے اس کے اصول و ضوابط مرتب کیے اور تبع تابعین نے مستقل اور باضابطہ فن کی حیثیت دی۔

فن روایت کے سلسلہ میں محدثین نے راویوں پر اتنی کڑی اور بے لاگ تنقید کی ہے کہ بعض کوتاہ نظر یہ سمجھ بیٹھے کہ یہ ذاتی اور شخصی حملے ہیں، اور امام بخاری سے تو آپ کے بہت سے احباب بھی صرف اسی باعث ناراض ہوئے کہ آپ نے جرح و تعدیل میں تشدد سے کام لیا ہے۔ اور یہی وجہ تھی کہ محدثین نے اتفاق کیا کہ صحیح بخاری میں جو روایت مرفوعاً آگئی وہ یقیناً صحیح ہے۔ اور یہی وہ نپا تلا معیار تھا جس نے محدثین کی زبانوں سے کہلوا دیا کہ جس پر بخاری نے ثقہ ہونے کا حکم لگا دیا اس نے گویا پل پار کر لیا اور بے خوف و خطر ہو گیا۔

تدوینِ حدیث کے سلسلہ میں امام صاحب کی سب سے بڑی خصوصیت اور سب سے اہم خدمت یہ ہے کہ انہوں نے حدیث کی تدوین کے ساتھ فقہِ حدیث کی بھی تدوین کی۔ صحیح بخاری جہاں صحت میں یکتا ہے وہاں فقاہت اور تبحر بہ مسائل کے اعتبار سے بھی یگانہ ہے۔ فقۂ حدیث کی ترتیب و تدوین کی ابتداء اگرچہ عبداللہ بن مبارک، سفیان ثوری اور امام مالک وغیرہ کر چکے تھے لیکن امام بخاری نے اس میں جو گراں قدر اضافے کیے اور اس سلسلہ میں جو خدمات سرانجام دیں وہ یقیناً قابل قدر ہے۔ تاریخ الرجال بجائے خود اس سلسلہ کی اہم کڑی ہے۔ کیونکہ صحیح حدیثوں کا انتخاب اور ان کی جانچ ایک غیر معمولی کام تھا اور یہ اس کے بغیر انجام نہیں پا سکتا تھا کہ راویوں کے تفصیلی حالات منظر عام پر آئیں۔

[1] سیرۃ البخاری، صفحہ ۳۲۰

چنانچہ جب تک تاریخ الرجال کی ترتیب نہیں ہوئی بہت سے جھوٹے اور افتراء پرداز لوگوں نے غلط فائدے اٹھائے لیکن جب محدثین نے تاریخ الرجال لکھنی شروع کی تو اس فتنہ کی آگ فرد ہوئی۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے تو صحیح ہو گا کہ انہیں افتراء پردازیوں اور غلط بیانیوں نے امام بخاری کو تاریخ رجال کی ترتیب پر اکسایا اور آپ نے تاریخ کبیر، تاریخ اوسط اور تاریخ صغیر تین کتابیں مرتب کیں اور راویوں پر جرح و تنقید میں تشدد سے کام لیا۔

امام صاحب نے اس فن کی ترتیب سے نہ صرف یہ کہ فن حدیث کی بہت بڑی خدمت سرانجام دی، بلکہ آنے والی نسلوں کو تاریخ کے خاص شعبہ کی طرف بھی متوجہ کر گئے۔ چنانچہ بعد میں آپ کے نشانِ قدم پر سینکڑوں لوگ آگے بڑھے۔

امام بخاری پہلے مصنف ہیں جن کی کتاب التزام صحت، دقتِ نظر اور حسن فقاہت کے باوجود تمام علوم اسلامیہ کی بھی جامع ہے۔ صحیح بخاری سے پہلے جو مجموعے مرتب ہوئے وہ کسی خاص عنوان پر مشتمل ہوتے تھے۔ کسی میں عبادات کا ذکر ہے، کوئی مسائل نکاح و طلاق پر مشتمل ہے، کسی میں صرف غزوات و سرایا ہیں۔ صحیح بخاری ایک ایسے مجموعے کی حیثیت سے دنیا کے سامنے آئی جس میں عقائد، عبادات، معاملات، غزوات، تفسیر، فضائل صحابہ، آداب و اخلاق، توحید، بدءِ وحی، بدءِ عالم، ملکی سیاست، گھریلو معاشرت وغیرہ جیسے اہم اور اصولی بحثوں کے علاوہ جزئی مسائل بھی تھے۔ کم و بیش ۴۷ اصولی مسائل ہیں جن پر صحیح بخاری میں تفصیلی بحث ہے۔ اسے اگر اسلامی علوم کا "انسائیکلوپیڈیا" کہا جائے تو بالکل صحیح ہو گا۔

فقہ اور امام بخاری

بہت ممکن ہے کہ بخاری اور فقہ کی ترکیب پر بعض لوگ چونکیں اور ان کے کانوں کو یہ الفاظ غیر مانوس معلوم ہوں بالکل ایسے ہی جیسے بہت سے حضرات امام ابو حنیفہؒ کے نام کے ساتھ محدث کا لفظ سن کر سوچ میں پڑ جاتے ہیں۔

امام بخاری کے فقیہ ثابت کرنے کے لیے خارجی اور لفظی دلائل کی ضرورت نہیں۔ دنیا میں کسی شخصیت کو سمجھنے اور دیکھنے کے لیے اگر اس کے اساتذہ اور تلامذہ کے آراء، اس کی تقریریں، تحریریں اور تصانیف سب سے بہتر اور صاف آئینہ بن سکتی ہیں تو ہم یہ کہنے کے لیے مجبور ہیں کہ امام بخاری امام حدیث ہونے کے ساتھ ساتھ فقاہت کے میدان میں بھی بہت آگے تھے۔ امام بخاری کی شخصیت اگرچہ اس کی محتاج نہیں کہ ان کی مدح و ستائش میں کہے جانے والے اقوال کی طویل فہرست نقل کی جائے تاہم ان لوگوں کی تسکین طبع کی خاطر جن کے دل و دماغ لوگوں کے اقوال پڑھنے اور سننے کے خوگر ہیں، چند بلند شخصیتوں کے نام ذکر کر دینا غیر مناسب نہ ہو گا۔

اسحاق بن راہویہ، محمد بن بشار، دارمی، علی بن مدینی، ابو حاتم رازی، قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن اویس اور احمد بن حنبل رحمہم اللہ یہ وہ لوگ ہیں جو امام بخاری کو افقہ الناس، سید الفقہاء، اور فقیہ ہٰذہ الامۃ جیسے

مؤقر الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔

اخلاق و عادات اور زہد و تقویٰ

امام بخاری کو اپنے والد کی میراث سے کافی دولت ملی تھی۔ آپ اس سے تجارت کیا کرتے تھے۔ غلاموں کے کاروبار سے بھی آپ کو پانچ سو درہم ماہانہ کی آمدنی تھی، لیکن اس آسودہ حالی سے آپ نے کبھی اپنے عیش و عشرت کا اہتمام نہیں کیا، جو کچھ آمدنی ہوتی طلب علم کے لیے صرف کرتے۔ غریب اور نادار طلباء کی امداد کرتے، غریبوں اور مسکینوں کی مشکلات میں ہاتھ بٹاتے۔

محمد بن حاتم کہتے ہیں کہ امام صاحب نے اپنا روپیہ مضاربت پر دے رکھا تھا خود کاروبار سے علیحدہ رہتے تھے تاکہ علم نبوی کی خدمت اور اشاعت میں کوئی اضمحلال نہ آنے پائے۔ اپنے تجارتی شرکاء کے ساتھ غیر معمولی رعایت اور مروت برتتے تھے۔ کوئی مضارب ۲۵ ہزار درہم دبا بیٹھا۔ اس سے ملاقات ہوئی۔ شاگردوں میں سے کسی نے کہا کہ یہ شخص آ پہنچا، روپیہ وصول کر لیجئے۔ آپ نے فرمایا قرضدار کو پریشانی میں ڈالنے پر طبیعت آمادہ نہیں ہوتی۔

ہر قسم کے معاملات میں آپ بیحد احتیاط برتتے تھے۔ ایک مرتبہ کچھ تاجر شام کے وقت مال خریدنے آئے، قیمت تھوڑی لگائی۔ امام صاحب نے فرمایا دن ڈھل گیا آپ لوگ صبح آجائیں تو بہتر ہے۔ صبح کچھ اور تاجر آئے، انہوں نے زیادہ قیمت لگائی مگر امام صاحب نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ شام جو لوگ آئے تھے میں نے انہیں دینے کا ارادہ کر لیا تھا۔ اور چند ہزار درہم کی وجہ سے میں اپنا ارادہ نہیں بدل سکتا۔

طالب علمی کے دور میں آپ کو بسا اوقات کئی کئی روز بھوکا رہنا پڑا لیکن کبھی کسی ساتھی سے ذکر نہیں کیا۔ کپڑے نہیں رہے تو کئی کئی روز اپنے حجرے سے باہر نہیں نکلے مگر غیور اور خود دار طبیعت نے یہ گوارا نہ کیا کہ کسی ساتھی کے آگے دست سوال پھیلائیں۔

حفص بن عمر کہتے ہیں کہ جب ہم بصرہ میں حدیث لکھتے تھے تو امام بخاری بھی کتابتِ حدیث میں ہمارے ساتھ شامل تھے، ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ بخاری کئی روز تک غیر حاضر رہے، تلاش کرتے کرتے حجرہ پر پہنچ گئے، معلوم ہوا کہ خرچ ختم ہو گیا تھا، بعد میں کپڑے بھی فروخت کر دیے اور اب تن کی عریانی کے سوا کوئی لباس بھی نہیں، ایسے تلخ حالات پیش آجانے کے بعد بھی کسی سے اپنی حاجت کا ذکر نہیں کیا۔

آپ ایک زبردست عالم، محدث اور صوفی ہونے کے ساتھ ساتھ کیونکہ اسماء الرجال کے مانے ہوئے ناقد اور مؤرخ بھی تھے اس لیے امکانی احتیاط سے کام لیتے تھے۔ علامہ عجلونی نے اسی سلسلہ میں ایک روایت نقل کی ہے[1]

[1] مقدمہ فتح الباری۔

امام صاحب کو طالب علمی کے زمانے میں دریا کا سفر پیش آیا کشتی میں سوار ہوئے تو آپ کے پاس ایک ہزار اشرفیاں تھیں۔ ایک شخص امام صاحب سے بڑی حسن عقیدت کے ساتھ پیش آیا۔ خوب میل جول بڑھایا۔ امام صاحب بھی اس سے کافی بے تکلف ہو گئے اور اسے اپنی اشرفیوں کی خبر دے دی۔ ایک روز صبح سویرے یہ شخص بیدار ہوا اور شور و غل مچانا شروع کر دیا۔ لوگوں نے متعجبانہ انداز سے پوچھا تو بولا "میرے پاس ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی تھی، آج وہ اپنے سامان میں نہیں پاتا ہوں" کشتی والوں کی تلاشی شروع ہو گئی، امام صاحب نے بڑی خاموشی کے ساتھ اشرفیوں کی تھیلی دریا کی موجوں کے سپرد کر دی۔ جب کسی مسافر کے سامان سے وہ تھیلی برآمد نہ ہوئی تو لوگوں کے تیور بدلے اور اس شخص کو سخت و سست کہنا شروع کیا۔ سفر پورا ہوا، وہ شخص تنہائی میں امام صاحب سے ملا اور کہنے لگا کیسے، آپ نے اشرفیوں کی وہ تھیلی کیا کی؟ امام صاحب نے بڑے اطمینان سے جواب دیا، دریا میں پھینک دی تھی۔ اس نے پوچھا آپ کی طبیعت اتنی بڑی رقم اس بے دردی سے دریا برد کر دینے پر کیسے آمادہ ہوئی؟ تم کس دنیا میں زندگی کے سانس لیتے ہو؟ میری ساری زندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی جمع و ترتیب میں ختم ہو گئی، میری علمی دیانت اور پاکیزگی ضرب المثل بن چکی۔ کیا چوری کا شبہہ اپنے اوپر لے کر اس دولت کو پامال کر دیتا جو عمر عزیز کی تمام بہاریں کھو کر حاصل کی ہے؟

امام صاحب نے زندگی بھر کسی کی غیبت نہیں کی۔ خود فرمایا کرتے تھے کہ قیامت کے روز مجھ سے غیبت کا سوال نہ ہو گا۔

رحم دلی اور خدا ترسی جزو زندگی بن چکی تھی۔ عبد اللہ بن محمد الصیارفی ذکر کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں امام بخاری کی خدمت میں حاضر تھا۔ اندر سے آپ کی کنیز آئی اور تیزی سے نکل گئی۔ پاؤں کی ٹھوکر سے راستہ میں رکھی ہوئی روشنائی کی شیشی الٹ گئی۔ امام صاحب نے ذرا غصہ سے فرمایا کیسے چلتی ہے؟ کنیز بولی، جب راستہ نہ ہو تو کیسے چلیں؟ امام صاحب یہ جواب سن کر انتہائی تحمل اور بردباری سے فرماتے ہیں "جا میں نے تجھے آزاد کیا" صیارفی کہتے ہیں میں نے کہا اس نے تو آپ کو غصہ دلانے والی بات کہی تھی، آپ نے آزاد کر دیا؟ فرمایا اس نے جو کچھ کہا اور کیا، میں نے اپنی طبیعت کو اسی پر آمادہ کر لیا۔

ایک بار امام صاحب بیمار ہوئے۔ آپ کا قارورہ حکیموں کو دکھلایا گیا۔ انہوں نے کہا کسی راہب کا قارورہ معلوم ہوتا ہے جو سالن استعمال نہیں کرتے۔ امام صاحب سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ چالیس برس سے سالن نہیں کھایا۔ اطباء نے زیادہ اصرار کیا تو فرمایا کہ کھجور اور شہد سے روٹی کھا لیا کروں گا۔

مقسم بن سعد کہتے ہیں کہ جب رمضان آتا تو دوست احباب جمع ہو جاتے آپ ان کے ساتھ نماز پڑھتے اور ہر رکعت میں بیس آیتیں پڑھتے۔ اسی طرح پورا قرآن ختم کرتے۔ ایک قرآن تہجد میں ختم کرتے اور دن کو صبح سے افطار تک

ایک قرآن پورا کر لیتے۔

محمد بن ابی حاتم الوراق کا بیان ہے کہ جب ہم سفر میں ہوتے تو امام صاحب رات کو بار بار اٹھتے، چراغ روشن کرتے اور کتاب بینی میں مشغول ہو جاتے۔ ہم نے کہا آپ خود تکلیف فرماتے ہیں، ہمیں جگا دیا کریں۔ فرمانے لگے تم جوان ہو، میں مناسب نہیں سمجھتا کہ تمہاری نیند میں خلل ڈالوں۔

سفر نیشاپور

امام بخاری ۲۵۰ھ میں نیشاپور تشریف لے گئے تو وہاں کے عوام اور علماء نے آپ کا پر جوش استقبال کیا۔ امام ذہلیؒ جو نیشاپور کے علمی افق پر چھائے ہوئے تھے علمائے شہر کی بہت بڑی جماعت لے کر امام بخاری کے استقبال کو شہر سے باہر پہنچے۔ جب آپ نے نیشاپور میں مجلس درس کا اہتمام کیا تو سارا شہر ٹوٹ پڑا۔ آپ کی قیام گاہ پر تل دھرنے کی جگہ نہ ہوتی تھی۔ یہ کیفیت دیکھی تو دوسرے علماء کو حسد ہوا اور انہوں نے امام بخاریؒ کی شہرت داغدار کرنے کے لیے یہ مشہور کر دیا کہ آپ قرآنی الفاظ کے مخلوق ہونے کے قائل ہیں۔ چنانچہ جب ایک روز مجلس گرم تھی ایک شخص اُٹھا اور یہی سوال کیا۔ آپ نے جواب سے گریز کیا مگر وہ برابر مصر رہا تب آپ نے فرمایا، قرآن کلام الٰہی ہے اور قدیم ہے، لیکن ہمارے افعال مخلوق ہیں۔" امام بخاری کا جواب ذہلی کی مجلس میں نقل کیا گیا انہوں نے اعلان کیا کہ قرآن بھی غیر مخلوق ہے اور ہمارا تلفظ بھی غیر مخلوق ہے۔ جو شخص لفظی بالقرآن مخلوق کا قائل ہو وہ ہماری مجلس میں نہ آئے۔ ذہلی کے اس اعلان کے بعد بہت سے لوگوں نے امام بخاری کی مجلس میں جانا چھوڑ دیا۔

احمد بن سلمہ نیشاپوری امام صاحب کی مجلس میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے امام ذہلی نے آپ کے ساتھ ناروا سلوک کیا ہے اس کا کیا رد عمل ہونا چاہیے؟ امام صاحب نے فرمایا اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۔

"میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، وہ اپنے بندوں کا حال اچھی طرح جانتا ہے۔"

آپ نے فرمایا میری آمد کا مقصد کسی شہرت اور برتری کا حصول نہ تھا۔ مخالفین کی ایذا رسانیوں سے تنگ آکر وطن کو خیرباد کہہ دیا تھا۔ ان لوگوں نے بھی میرے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا، اس لیے اب فیصلہ کیا ہے کہ یہاں سے بھی کوچ کر جاؤں۔

امام بخاری نے نیشاپور سے بخارا کے لیے رخت سفر باندھا۔ جب آپ بخارا پہنچے تو وہاں کے شہریوں نے بڑے جوش و خروش سے آپ کا استقبال کیا، امراء شہر نے درہم و دینار نچھاور کیے۔

آپ کو بخارا میں اقامت پذیر ہوئے زیادہ مدت نہیں گزرنے پائی تھی کہ حاکم بخارا، خالد بن احمد ذہلی کا قاصد آپ کے پاس پہنچا اور حاکم کی طرف سے یہ درخواست پیش کی کہ آپ اپنی کتاب بخاری اور کتاب التاریخ ہمیں

[1] سیرۃ البخاری۔ تہذیب التہذیب

آکر سنایا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ امیر بخارا سے جاکر کہدو کہ علم دین امراء اور حکام کے آستانوں کی جبہ سائی نہیں کر سکتا۔ اگر دین کی تڑپ ہے تو میری مسجد یا مکان پر آؤ اور عام مسلمانوں کی طرح سنو۔ امیر کو یہ جواب ناگوار گزرا اور امام کی اس خودداری کو اس نے آداب شاہی کے خلاف جانا۔ حکومت اور قوت کے بل بوتے پر امام صاحب کے خلاف کوئی قدم اٹھانا نہیں چاہتا تھا اس لیے حریث بن ورقاء کو اس بات پر آمادہ کیا کہ آپ کے خلاف کوئی الزام قائم کرے تاکہ آپ کی شہرت اور عقیدت کو ٹھیس پہنچائی جاسکے اور آپ کے علمی تبحر اور تقدس کے جو نقش مسلمانوں کے دلوں پر مرتسم ہیں انہیں مدہم کیا جاسکے چنانچہ حریث نے امام المحدثین پر یہ تہمت باندھی کہ آپ قرآنی الفاظ کے مخلوق ہونے کے قائل ہیں۔ اس غلط الزام کو اتنا اچھالا گیا کہ سارے شہر میں ایک ہنگامہ بپا ہوگیا اور بات یہاں تک پہنچی کہ امیر بخارا نے آپ کو شہر سے چلے جانے کا حکم دے دیا۔ آپ کے دل پر اس حادثہ کا بیحد اثر ہوا اور شہر سے کوچ کرتے وقت آپ نے فرمایا "خدایا! ان لوگوں نے میرے ساتھ جو سلوک کیا ہے انہیں اس کا بدلہ دے"

ابو بکر بن عمرو کہتے ہیں کہ اس سانحہ کو ایک ماہ بھی نہیں گزرنے پایا تھا کہ خالد بن احمد کو معزول کر کے قید کر دیا گیا اور قید و بند کی انہیں صعوبتوں میں ایک روز دم توڑ دیا۔

امام صاحب کے بعض رشتہ دار سمرقند کے قریب ایک گاؤں "خرتنگ" میں رہتے تھے، آپ بھی وہیں چلے گئے اور زندگی کے باقی ایام وہیں گزارے۔

وفات

جلاوطنی اور اعزہ و احباب کے نامناسب رویہ نے امام کو مستقل کرب و الم کی زندگی سے دوچار کر دیا۔ آپ بے انتہا مغموم رہنے لگے اور بار بار فرماتے کہ "یہ دنیا وسیع ہونے کے باوجود مجھ پر تنگ ہوگئی ہے۔ اے خدا اب مجھ کو اٹھالے"

والی بخارا کی مخالفت اور آپ کی جلاوطنی کے حالات ایسے نہ تھے جو زیادہ دیر تک تاریکی میں رہتے۔ اہل سمرقند کو معلوم ہوا تو انہوں نے امام صاحب کو سمرقند میں قیام کی دعوت دی جسے آپ نے منظور کر لیا۔ سفر کا ارادہ کیا اور گھوڑے پر سوار ہونے کی غرض سے دس بیس قدم چلے۔ لوگ بازو تھامے ہوئے تھے۔ فرمانے لگے میں بہت ضعیف ہوگیا ہوں مجھے چھوڑ دو۔ اس کے بعد آپ لیٹ گئے۔ دس شوال ۲۵۶ھ بعد از نماز عشاء آپ نے داعئ اجل کو لبیک کہا اور جان جاں آفریں کے سپرد کر دی۔ اگلے روز جب آپ کے انتقال کی خبر سمرقند اور اکناف و اطراف میں مشہور ہوئی تو کہرام مچ گیا۔ تمام شہر ماتم کدہ بن گیا۔ جنازہ اُٹھا تو شہر کا بچہ بچہ جنازہ کے ساتھ تھا۔ نماز ظہر کے بعد علم و عمل اور زہد و تقویٰ کے مجسمہ کو سپردِ خاک کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۝

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

از: حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ میں مطالب کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے لکھی گئی ہے اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

ناشر: ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ / اردو بازار / لاہور / پاکستان

نام کتاب ـــــــ تیسیر الباری شرح صحیح بخاری

مؤلف ـــــــ امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم ـــــــ علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالے

تصحیح و تحقیق ـــــــ مولانا عبدالصمد ریالوی

طابع ـــــــ بشیر احمد نعمانی

ناشر ـــــــ ضیاء احسان پبلشرز لاہور

جلد ـــــــ اوّل

صفحات ـــــــ ۸۲۰ (کاپیاں ۱/۲)

تعداد ـــــــ ایک ہزار

ایڈیشن ـــــــ اوّل

تاریخ اشاعت ـــــــ جون ۱۹۹۰ء

قیمت مکمل ـــــــ

مطبع ـــــــ

فہرست ابواب تیسیر الباری ترجمہ و شرح اُردو صحیح البخاری جلد اوّل

دیباچہ

پارۂ اوّل

کتابُ العلم

کتاب علم کے بیان میں

كتابُ الوُضوء

کتاب وضو کے بیان میں

دوسرا پارہ

کتاب الغسل

غسل کا بیان اور سورۂ مائدہ کی آیت

کتاب الحیض

حیض کا بیان

تیسرا پارہ

کتاب مواقیت الصلوٰة

نماز کے وقتوں کا بیان

کتاب الاذان

اذان کا بیان

چوتھا پارہ

کتاب الجمعۃ !

جمعہ کا بیان

کتابُ العِیدَین!

کتاب دونوں عیدوں کے بیان میں

ابوابُ الوتر

وتر کے باب

ابوابُ الاستسقاء

استسقاء یعنی پانی مانگنے کے باب

باب نمبر	مضامین	صفحہ

| | **ابوابُ الکسُوف** | |
| | کسوف کا بیان | |

کتاب التہجد

تہجد کا بیان

كتابُ الجنائز

کتاب جنازوں کے احکام میں!

تمّت

اغلاط درست کنندہ: سرفراز۔ شاہ عالمی گیٹ لاہور ۲۲/۳/۸ محمد حسین حافظ آباد

دِيبَاچَہ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِخَالِصِ الْاِیْمَانِ، وَاَرْشَدَنَا اِلٰی اِتِّبَاعِ السُّنَّةِ وَالْفُرْقَانِ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهِ الَّذِیْ دِیْنُهٗ خَیْرُ اَدْیَانٍ، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ بُرُوْكِ الْاِیْمَانِ، وَهُدَاةِ الْعُمْیَانِ، وَعَلٰی مَنْ تَبِعَهُمْ اَوْ تَبِعَ مَنْ تَبِعَهُمْ بِالْاِحْسَانِ، سِیَّمَا عَلَی الْاِمَامِ الَّذِیْ فَاقَ الْاَئِمَّةَ وَالْاَقْرَانَ، وَذَاقَ مِنَ الدِّیْنِ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ، حَافِظِ السُّنَنِ وَالْاٰثَارِ وَالْقُرْاٰنِ، وَمُبَیِّنِ الضِّعَافِ مِنَ الصِّحَاحِ وَالْحِسَانِ، مَنْ قَالَ فِیْ حَقِّهٖ سَیِّدُ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ، لَوْ كَانَ الدِّیْنُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ وَیَالَهٗ مِنْ شَانٍ، فَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اَتْبَاعِهٖ مَعَ صُنُوْفِ التَّحِیَّةِ وَاُلُوْفِ الْغُفْرَانِ۔

امابعد فقیر حقیر وحید الزمان کی طرف سے عاشقانِ حدیثِ نبوی اور مشتاقانِ ملتِ مصطفوی کو بشارت ہو کہ منجملہ صحاح ستہ کے پانچ کتابوں کے ترجمہ یعنی سنن ترمذی اور مؤطا مالک اور سنن ابوداؤد اور سنن نسائی اور صحیح مسلم کے چھپ کر شائع ہو چکے اب صحاح ستہ میں سے صرف صحیح بخاری باقی تھی جو ان سب کتابوں میں افضل اور اعلیٰ ہے اور جو بعد قرآن شریف کے دنیا کی تمام کتابوں سے صحیح اور قابل اعتماد ہے اور جس کی سب حدیثیں صحیح ہیں۔

اس کتاب عظیم النصاب کے ترجمہ میں برخلاف دیگر تراجم کے یہ کام کیا گیا کہ حدیث مع اسناد لکھی گئی۔

اسی طرح ترجمہ مطلب خیز بین السطور حدیث اور اسناد دونوں کا لکھا گیا تاکہ جو لوگ عربی دان صحیح بخاری دیکھنا چاہیں وہ بھی اس ترجمہ سے حظ وافر اور غنائے تام حاصل کریں۔ غرض کہ یہ ترجمہ ایک عجیب ترجمہ ہے جس کا لطف حضرات ناظرین پر بعد ملاحظہ ظاہر ہوگا۔ اختصار کے ساتھ بامحاورہ مطالب کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب ہر ایک عامی کم استعداد کے ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ حاشیہ پر فوائد مختصر شروح معتبرہ مثل فتح الباری و قسطلانی و کرمانی و عینی سے لیے گئے ہیں اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیے گئے ہیں کہ کسی مذہب کے مقلد کو اپنا مذہب معلوم کر لینے میں شبہہ نہ رہے۔ جیسے یہ ترجمہ حضرات اہل حدیث کے حق میں مفید ہے ویسا ہی حضرات مقلدین کے لیے بھی۔ غرض یہ ترجمہ اپنی آپ نظیر ہے اور حق سبحانہ وتعالیٰ سے امید ہے کہ وہ ایک زمانہ میں اس ترجمہ کو اسی طرح مقبول فرمائے گا جیسے موضح القرآن مؤلفہ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب مرحوم و مغفور کو۔ آمین یارب العالمین۔

امام بخاریؒ نے اس کتاب کو کیوں تالیف کیا، اس کا بیان

حافظ ابن حجرؒ نے مقدمہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ اور کبار تابعین کے عہد میں جمع اور ترتیب احادیث کی رسم نہ تھی دو وجہوں سے۔ ایک تو یہ کہ شروع زمانہ میں اس کی ممانعت ہوئی تھی جیسے صحیح مسلم میں ثابت ہے اس ڈر سے کہ کہیں قرآن اور حدیث مل نہ جاویں، دوسرے یہ کہ ان لوگوں کے حافظے وسیع تھے، ذہن صاف تھے، اس کے سوا ان میں کے اکثر لوگ کتابت سے واقف نہ تھے۔ پھر تابعین کے اخیر زمانہ میں احادیث کی ترتیب اور تبویب شروع ہوئی، جب عالم لوگ مختلف شہروں میں پھیل گئے اور خوارج اور روافض اور منکران قدر کی بدعتیں بہت ہوئیں تو سب سے اول حدیث کو جمع کیا ربیع بن صبیح اور سعید بن ابی عروبہ اور اور لوگوں نے۔ اور وہ ہر ایک باب میں ایک جداگانہ تصنیف کرتے تھے، یہاں تک کہ طبقہ ثالثہ کے بڑے لوگ اُٹھے اور انہوں نے احکام کو جمع کیا تو امام مالکؒ نے مؤطا تصنیف کی، جس میں اہل حجاز کی قوی روایتیں درج کیں اور اقوال صحابہؓ اور فتاویٰ تابعین کو بھی شریک کیا۔ اور ابو محمد عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریجؒ نے مکہ میں تالیف کی۔ اور ابو عمرو عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی نے شام میں، اور ابو عبداللہ سفیان بن سعید ثوریؒ نے کوفہ میں۔ اور ابو سلمہ حماد بن سلمہ بن دینار نے بصرہ میں۔

پھر ان کے بعد بہت سے لوگوں نے اسی طرز پر تالیفیں کیں، یہاں تک کہ بعض اماموں نے ان میں سے یہ خیال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں خاص طور سے جداگانہ جمع کی جاویں۔ اور یہ خیال دوسری صدی کے اخیر پر ہوا تو عبیداللہ بن موسیٰ عبسی کوفی نے ایک مسند بنائی، اور مسدد بن مسرہد بصری نے ایک مسند اور

اسد بن موسٰی اموی نے ایک مسند اور نعیم بن حماد خزاعی مصری نے ایک مسند۔ پھر ان کے بعد اماموں نے یہی طریقہ اختیار کیا یہاں تک کہ ایسے امام بہت کم گذرے ہیں جنہوں نے کوئی مسند نہ بنائی ہو، جیسے امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ اور عثمان بن ابی شیبہ وغیرہم نے۔ اور بعضوں نے ابواب اور مسانید دونوں طرح پر تالیف کی جیسے ابوبکر ابن ابی شیبہ نے۔

پھر امام بخاری نے جب ان تصانیف کو دیکھا اور ان کو روایت کیا اور ان کا مزہ اٹھایا تو انہوں نے دیکھا کہ ان کتابوں میں صحیح اور حسن اور ضعیف سب قسم کی حدیثیں موجود ہیں اور ان کا قصد ہوا کہ ایک کتاب ایسی جمع کی جاوے جس میں سب حدیثیں صحیح ہوں۔ اور یہ قصد اس وجہ سے مصمم ہوا کہ ایک بار امام بخاریؒ اسحاق بن راہویہ کے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے لوگوں سے کہا کاش تم ایک ایسی مختصر کتاب جمع کرو جس میں صرف صحیح صحیح حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوں۔ امام بخاری نے کہا ان کی یہ بات میرے دل میں کھب گئی اور میں نے اس جامع صحیح کی تالیف شروع کر دی۔

محمد بن سلیمان ابن فارس نے کہا میں نے امام بخاری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا جیسے میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں اور میرے ہاتھ میں ایک پنکھا ہے جس سے میں مکھیاں اُڑا رہا ہوں تو میں نے اس خواب کی تعبیر بعض تعبیر دینے والوں سے پوچھی۔ انہوں نے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سے جھوٹ کو اُڑا دو گے (یعنی اُن روایتوں کو جو لوگ جھوٹی آپ سے روایت کرتے ہیں)۔ اس خواب نے مجھے اس کتاب کی تالیف پر مستعد کیا۔

محمد بن یوسف فربری نے کہا امام بخاری کہتے تھے میں نے اس کتاب میں کوئی حدیث نہیں لکھی جب تک غسل نہیں کیا اور دو رکعتیں نہیں پڑھیں۔ اور ابو علی غسانی نے امام بخاری سے نقل کیا وہ کہتے تھے میں نے اس کتاب کو چھ لاکھ حدیثوں سے چھانٹا ہے۔ اور اسماعیلی نے امام بخاری سے روایت کیا وہ کہتے تھے میں نے اس کتاب میں وہی حدیث لکھی جو صحیح ہے اور اکثر صحیح حدیث کو میں نے چھوڑ بھی دیا ہے۔

اسماعیلی نے کہا اگر امام بخاری ہر صحیح حدیث کو اس کتاب میں لکھتے، البتہ ایک باب میں متعدد صحابہ کی روایتیں لکھنا ہوتیں اور ہر ایک کا اسناد، اس صورت میں کتاب بہت بڑی ہو جاتی ہے۔ اور ابو احمد بن عدی نے کہا میں نے حسن بن حسین بزاز سے، انہوں نے کہا میں نے سنا ابراہیم بن معقل نسفی سے، وہ کہتے تھے میں نے سنا امام بخاری سے، وہ کہتے تھے میں نے اس جامع میں وہی حدیث لکھی جو صحیح تھی اور بعض صحیح حدیثیں چھوڑ دیں طول کے ڈر سے۔

فربری نے کہا میں نے محمد بن ابی حاتم بخاری وراق سے سنا وہ کہتے تھے میں نے محمد ابن اسماعیل بخاری کو

خواب میں دیکھا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل رہے ہیں اور جہاں آپ پاؤں رکھتے ہیں اسی جگہ بخاری بھی پاؤں رکھتے ہیں۔ حافظ ابو احمد بن عدی نے کہا میں نے فربری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے نجم بن فضیل سے سنا اور وہ سمجھ دار لوگوں میں سے تھے انہوں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا۔

ابو جعفر محمد بن عمرو عقیلی نے کہا جب امام بخاری نے یہ تصنیف کی تو اس کو پیش کیا امام احمد بن حنبل اور یحیٰی بن معین اور علی بن المدینی اور دوسرے لوگوں پر سب نے اس کتاب کی تعریف کی اور گواہی دی کہ اس میں سب حدیثیں صحیح ہیں مگر چار حدیثوں میں گفتگو کی۔

عقیلی نے کہا وہ چار حدیثیں بھی صحیح ہیں اور بخاری کا قول ان کی صحت کے باب میں ٹھیک ہے۔

تمام ہوا کلام ابن حجر کا اس باب میں۔

قسطلانی نے مقدمہ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے جس نے حدیث کے جمع کرنے کا حکم دیا وہ عمر بن عبدالعزیز خلیفہ عادل تھے جیسے موطا میں امام محمدؒ کی روایت سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثوں کو دیکھ اور آپ کی سنتوں کو اور ان کو لکھ لے اس لیے کہ مجھے ڈر ہے علم کے مٹ جانے کا، علماء کے گذر جانے کا۔ اور ابو نعیم نے تاریخ اصفہان میں عمر بن عبدالعزیزؒ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے سب ملک والوں کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثوں کو دیکھو اور ان کو جمع کرو۔ اور بخاری نے اس کو معلقاً اپنی صحیح میں نقل کیا۔ پھر نقل کیا یہی کلام حافظ ابن حجر کا رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مترجم کہتا ہے کہ کتابت حدیث خود صحابہ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جاری تھی۔ چنانچہ صحاح میں ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرو لکھتے تھے حدیثوں کو اور میں نہیں لکھتا تھا۔ اور وہ جو ایک حدیث میں آیا ہے کہ نہ لکھو مجھ سے سوا قرآن کے اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن میں اور کچھ نہ لکھو۔ یا یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ اور اس کی تفصیل خدا چاہے تو آگے مذکور ہوگی۔

امام بخاریؒ کا اس کتاب میں موضوع کیا ہے؟

یعنی کس چیز سے وہ بحث کرتے ہیں۔ یہ بات معلوم ہوگئی کہ امام بخاریؒ نے اس کتاب میں صحت کا التزام کیا ہے اور وہ نہیں بیان کرتے اس کتاب میں مگر صحیح حدیث کو۔ یہ ان کا اصل موضوع ہے اور یہ بات اس کتاب کے نام سے بھی جو انہوں نے رکھا ہے نکلتی ہے۔ کیونکہ اس کتاب کا نام

الجامع الصحیح المسند من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ

ہے۔ اور ان نقلوں سے جو اوپر بیان ہوئیں یہ بات نکلتی ہے۔

پھر امام بخاریؒ نے یہ دیکھا کہ اس کتاب کا خالی رکھنا فوائد فقہی اور نکت حکمی سے مناسب نہیں ہے تو اپنی سمجھ کے رو سے متون حدیث سے بہت مطالب نکالے اور ان کو جدا جدا کتاب کے بابوں میں اور زیادہ توجہ کی ان آیات سے جو احکام کے بیان میں ہیں ان میں سے بھی نادر اشارات نکالے۔

امام نووی نے کہا بخاری کی غرض فقط احادیث بیان کرنا نہیں ہے بلکہ ان کا مقصد استنباط ہے مسائل کا احادیث سے اور استدلال ہے ان بابوں پر جو انہوں نے قائم کیے۔ اور اسی وجہ سے بہت سے ابواب اسناد سے خالی ہیں اور ان میں صرف یہ بیان ہے کہ فلاں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایت کی اور کبھی متن بغیر اسناد کے اور کبھی معلقاً روایت کرتے ہیں۔ کیونکہ غرض ان کی دلیل قائم کرنا ہے اس مسئلہ پر جو باب کا مقصود ہے۔ اور بعض بابوں میں بہت سی حدیثیں صحیح ہیں۔ بعضوں میں ایک ہی حدیث، بعض میں آیت قرآن کی، بعضوں میں کچھ نہیں ہے۔ اور لوگوں نے کہا کہ امام بخاریؒ نے قصداً ایسا کیا ہے اور ان کی غرض یہ ہے کہ اس باب میں کوئی حدیث میری شرط پر نہیں ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ بعض نسخوں میں ایک باب ہے جس میں کوئی حدیث نہیں، پھر اس کے بعد ایک حدیث ہے جس کے لیے کوئی باب نہیں اور اس کا سمجھنا لوگوں کو مشکل ہوا ہے۔ اس کا سبب امام ابو الولید باجی مالکی نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں بیان کیا ہے جو انہوں نے بخاریؒ کے اسماء الرجال میں لکھی ہے۔ وہ کہتے ہیں مجھ سے بیان کیا حافظ ابو ذر عبد بن احمد ہروی نے کہ حافظ ابو اسحاق ابراہیم بن احمد مستملی نے کہا میں نے صحیح بخاری کو نقل کیا اصل کتاب سے جو امام بخاریؒ کے ساتھی محمد بن یوسف فربری کے پاس تھی۔ اس میں بعض چیزیں تمام نہ تھیں۔ بعض جگہوں میں بیاض تھی۔ بعض تراجم تھے جن کے بعد کچھ نہ تھا۔ بعض احادیث تھیں جن کا ترجمۂ باب نہ تھا۔ تو ہم نے ایک کو دوسرے کے ساتھ اضافہ کیا۔ ابو الولید باجی نے کہا اس قول کے صحت کی یہ دلیل ہے کہ ابو اسحاق مستملی اور ابو محمد سرخسی اور ابو الہیثم کشمیہنی اور ابو زید مروزی (یہ سب راوی ہیں صحیح بخاری کے) ان کی روایتوں میں اختلاف ہے تقدیم و تاخیر

کا۔ حالانکہ ان سبھوں نے ایک ہی اصل سے نقل کیا ہے اور وجہ اس کی یہی ہے کہ زائد پرچوں اور ٹکڑوں میں جو لکھا تھا اس کو ہر ایک نے اپنی سمجھ کے موافق ایک جگہ لگالیا دوسرے نے دوسری جگہ اور بعض دو ترجمہ ہیں یا زیادہ ملے ہوئے اور ان کے درمیان احادیث نہیں سو اس تقریر سے اس تکلف کی حاجت نہ رہی جو اکثر لوگوں کو ترجمۂ باب اور حدیث کی تطبیق میں واقع ہوتا ہے۔ حافظ ابن حجر نے کہا یہ قاعدہ بہت خوب ہے۔ اس مقام کے لیے جہاں ترجمۂ باب اور حدیث میں تطبیق نہ ہوسکے اور ایسا بہت کم مقاموں میں ہے۔

امام بخاری کی شرط کا بیان کہ ان کی کتاب حدیث کی سب کتابوں سے زیادہ صحیح ہے

امام ابن طاہر نے اپنی سند سے روایت کیا ابو معمر مبارک بن احمد سے کہ امام بخاری کی شرط یہ ہے کہ وہ وہی حدیث بیان کرتے ہیں جس کو ثقہ نے ثقہ سے روایت کیا ہو مشہور صحابی تک اور معتبر ثقات اس حدیث میں اختلاف نہ کرتے ہوں اور سلسلۂ اسناد متصل ہو غیر مقطوع۔ اور اگر صحابی سے دو شخص راوی ہوں تو بہتر ورنہ ایک راوی معتبر بھی کافی ہے۔

اور وہ جو ابو عبداللہ حاکم نے کہا کہ بخاری اور مسلم کی شرط یہ ہے کہ صحابی سے دو راوی یا زیادہ ہوں۔ پھر تابعی مشہور سے دو ثقہ راوی ہوں اخیر تک۔

اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ بخاری اور مسلم دونوں نے ایسی کئی حدیثوں کو روایت کیا ہے جن کا ایک ہی راوی ہے اور یہ شرط جو حاکم نے بیان کی اگرچہ بعض صحابہ کی حدیثوں میں ٹوٹ جاتی ہے پر صحابہ کے بعد یہ شرط چل سکتی ہے۔ کیونکہ اس کتاب میں ایسی کوئی حدیث نہیں جس کا ایک ہی راوی ہو۔

حافظ ابو بکر حازمی نے کہا یہ جو حاکم نے کہا تو انہوں نے غور نہیں کیا اس کتاب کے دقائق میں۔ اور اگر وہ اچھی طرح تلاش کرتے تو بہت سی حدیثیں ان کو ایسی ملتیں جن میں یہ شرط ٹوٹ جاتی ہے۔ پھر کہا کہ صحیح حدیث کی شرط یہ ہے کہ اس کا اسناد متصل ہو اور راوی اس کا زبان کا سچا ہو جو تدلیس اور اختلاط سے بری ہو۔ عدالت کی صفات سے موصوف ہو، ضابط ہو حافظہ والا سلیم الذہن، قلیل الوہم، سلیم الاعتقاد۔ اور یہ امر جب واضح ہوگا کہ اصل راوی سے روایت کرنے والوں کے طبقات پہچانے۔ اور اس کی ہم تفصیل بیان کرتے ہیں۔ مثلاً:

زہری سے جو لوگ روایت کرنے والے ہیں ان کے پانچ طبقے ہیں۔ طبقۂ اولی تو نہایت صحیح ہے اور یہی مقصد ہے بخاری کا۔ اور طبقۂ ثانیہ اس کی مثل ہے ثقہ ہونے میں مگر اس طبقہ کے لوگ زہری کی صحبت سفر اور

حضر اور سب حالوں میں اتنی نہ رکھتے تھے جتنی طبقہ اولیٰ کے لوگ رکھتے تھے۔ تو یہ اتقان میں پہلے طبقہ سے کم ہوئے۔ اور مسلم کی شرط ان دونوں طبقوں کو شامل ہے۔ پھر مثال دی انہوں نے طبقہ اولیٰ کی جیسے یونس بن یزید اور عقیل بن خالد اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ اور شعیب بن ابی حمزہ۔ اور طبقہ ثانیہ کی جیسے اوزاعی اور لیث بن سعد اور عبدالرحمن بن خالد بن مسافر اور ابن ابی ذئب۔ اور طبقہ ثالثہ جیسے جعفر بن برقان اور سفیان بن حسین اور اسحاق بن یحییٰ کلبی اور چوتھا طبقہ جیسے زمعہ بن صالح اور معاویہ بن یحییٰ صدفی اور مثنی بن الصباح۔ اور پانچواں طبقہ جیسے عبدالقدوس بن حبیب اور حکم بن عبداللہ ایلی اور محمد بن سعید مصلوب تو طبقہ اولیٰ کے لوگوں کی بخاری نے شرط کی ہے اور کبھی کبھی طبقہ ثانیہ کی روایت بھی نکالتے ہیں۔ مگر بالاستیعاب ان کی روایتیں نہیں لاتے۔ اور مسلم دونوں طبقوں کی روایتیں بالاستیعاب لاتے ہیں اور کبھی کبھی طبقہ ثالثہ کے لوگوں کی روایتیں لاتے ہیں جس طرح بخاری طبقہ ثانیہ کی لاتے ہیں اور طبقہ رابعہ اور خامسہ کی دونوں میں سے کوئی نہیں لاتا۔

حافظ ابن حجر نے کہا امام بخاری اکثر طبقہ ثانیہ کی حدیث معلقاً ذکر کرتے ہیں اور طبقہ ثالثہ کی بہت ہی کم معلقاً کبھی بیان کرتے ہیں۔ اور جو مثال ہم نے بیان کی یہ ان لوگوں کی ہے جن سے روایت حدیث کی بہت ہوئی ہے اور اسی پر قیاس کیے جاویں گے نافع اور اعمش اور قتادہ وغیرہم کے اصحاب اور جن سے بہت روایت نہیں ہوئی ان میں تو شیخین (بخاری اور مسلم) نے اعتماد کیا ہے ثقہ اور عادل کی روایت پر جن سے خطا کم ہوتی ہے۔ لیکن بعضے ان راویوں میں سے ایسے ہیں جن پر زیادہ اعتماد ہے جیسے یحییٰ بن سعید ان کی وہ روایت بھی شیخین نے نکالی جو اکیلے انہوں نے روایت کی۔ اور بعض ایسے ہیں جن پر زیادہ اعتماد نہیں ہے تو ان کی روایت جب نکالی کہ ان کے ساتھ دوسرا اور کوئی شریک تھا اور یہی اکثر کیا ہے۔

امام ابن الصلاح نے اپنی کتاب علم الحدیث میں کہا کہ سب سے پہلے جس نے صحیح کتاب بنائی وہ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری ہیں۔ پھر ان کی پیروی کی ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نے۔ اور مسلم نے اگرچہ بخاری سے علم حدیث حاصل کیا ہے اور فائدہ اُٹھایا ہے لیکن وہ بخاری کے شریک ہیں ان کے اکثر شیوخ میں۔ اور ان دونوں کی کتابیں تمام کتابوں سے زیادہ صحیح ہیں بعد اللہ کی کتاب کے۔ اور وہ جو امام شافعیؒ سے مروی ہے کہ میں ساری زمین میں کوئی کتاب مؤطا سے زیادہ صحیح نہیں جانتا تو یہ اس وقت کا قول ہے جب صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا وجود نہ تھا اور صحیح بخاری صحیح مسلم سے بھی زیادہ صحیح ہے اور بہت فائدوں پر مشتمل ہے۔ اور وہ جو حافظ ابوعلی نیشاپوری سے منقول ہے جو استاد ہیں حاکم ابوعبداللہ حافظ کے کہ آسمان کے نیچے کوئی کتاب صحیح مسلم سے زیادہ صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح بعض علماء مغرب کا قول جنہوں نے مسلم کی

کتاب کو بخاری کی کتاب پر ترجیح دی ہے۔ اگر اس سے یہ مراد ہے کہ مسلم کی کتاب کو اس وجہ سے ترجیح ہے کہ اس میں سوا صحیح حدیثوں کے اور کچھ نہیں ہے کیونکہ اس میں خطبہ کے بعد سوا صحیح حدیثوں کے اور کچھ نہیں ہے جیسے بخاری میں تراجم ابواب میں بعض روایتیں ایسی ہیں جو صحیح کی شرط پر نہیں ہیں تو اس میں کچھ قباحت نہیں پر اس سے مسلم کی کتاب کی ترجیح نفس احادیث میں نہیں نکلتی۔ اور جو یہ مراد ہے کہ مسلم کی کتاب از روئے صحت احادیث کے بخاری کی کتاب سے راجح ہے تو یہ قول مردود ہے"۔

تمام ہوا کلام ابن الصلاح کا، اور اس میں کئی باتیں ہیں جو دلیل اور بیان کی محتاج ہیں۔

اور بعض اماموں نے مؤطا پر بخاری کی ترجیح میں اشکال کیا ہے اور یہ کہا ہے بخاری میں زیادہ حدیثیں ہونے سے اس کی ترجیح لازم نہیں آتی۔ اور اس کا جواب یہ ہے کہ یہ محمول ہے اصل اشتراط صحت پر۔ تو امام مالک انقطاع اسناد کو قدح نہیں سمجھتے اور اسی لیے مراسیل اور منقطعات اور بلاغات کو نکالتے ہیں۔ اور امام بخاری انقطاع کو قدح سمجھتے ہیں تو ایسی روایتوں کو اصل کتاب میں نہیں لاتے البتہ غیر موضوع کتاب میں مثلاً تراجم الابواب یا تعلیقات میں لاتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ اگرچہ منقطع حدیث بعض لوگوں کے نزدیک احتجاج کے لائق ہے مگر متصل سب کے نزدیک زیادہ قوی ہے جب دونوں کے راوی عدالت اور حفظ میں برابر ہوں۔ تو اس سے ظاہر ہو گئی فضیلت صحیح بخاری کی۔

اور امام شافعیؒ نے جو مؤطا کو سب کتابوں سے زیادہ صحیح کہا تو مراد اس سے وہی کتابیں ہیں جو ان کے وقت میں موجود تھیں جیسے جامع سفیان ثوری اور مصنف حماد بن سلمہ وغیرہ۔ اور ان کتابوں پر مؤطا کی فضیلت بالاتفاق مسلم ہے۔

اور ابن الصلاح کی کلام سے یہ نکلتا ہے کہ علماء کا اتفاق ہے اس امر پر کہ صحیح بخاری صحت میں مسلم کی کتاب سے افضل ہے مگر جو ابو علی نیشاپوری اور بعض علماء مغرب سے حکایت کیا کہ مسلم کی کتاب بخاریؒ کی کتاب سے افضل ہے اس میں صحت کا کچھ ذکر نہیں (شاید یہ افضلیت کسی اور وجہ سے ہو)۔ ہم کہتے ہیں کہ ابو عبد الرحمن نسائی سے بسند صحیح منقول ہے اور وہ شیخ ہیں ابو علی نیشاپوری کے، انہوں نے کہا ان سب کتابوں میں محمد بن اسمعیل کی کتاب سے زیادہ کوئی جید نہیں ہے۔ اور مراد ان کی جودت سے جودت اسانید ہے۔ اور نسائی کا یہ کہنا انتہا کی تعریف ہے کیونکہ وہ مشہور ہیں احتیاط اور تثبت اور معرفۃ رجال میں، اور ان کے زمانے والوں نے ان کو سب پر مقدم رکھا ہے یہاں تک کہ بعض عالموں نے ان کو مسلم بن حجاج پر بھی مقدم کیا ہے اور دار قطنی نے ان کو امام الائمہ ابوبکر بن خزیمہ پر ترجیح دی ہے۔ اس باب میں اسمٰعیلی نے مدخل میں لکھا ہے کہ بخاری کی طرح کسی نے سختی نہیں کی۔ راویوں کی جانچ میں گو اور لوگوں نے بھی ان کی طرح صحیح کتابیں بنائیں۔

حاکم ابو عبداللہ نیشاپوری نے کہا جو معاصر ہیں ابو علی نیشاپوری کے اور مقدم ہیں ان پر معرفت رجال میں کہ محمد بن اسمٰعیل نے اصول احکام کو تالیف کیا اور لوگوں کے لیے بیان کیا۔ ان کے بعد والوں نے ان کی کتاب سے لیا ہے جیسے مسلم بن حجاج نے۔

اور دار قطنی کے سامنے جب صحیحین کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا اگر بخاری نہ ہوتے تو نہ مسلم جاتے نہ آتے اور ایک مرتبہ یہ کہا کہ مسلم نے کیا کیا، صرف بخاری کی کتاب لے کر اسی کے موافق ایک کتاب بنائی اور کچھ حدیثیں زیادہ کیں۔

اور جو جو اقوال اماموں نے امام بخاری کی فضیلت میں کہے ہیں وہ بہت ہیں۔ اور کافی ہے اتفاق علماء کا اس امر پر کہ امام بخاری حدیث کا علم مسلم سے زیادہ جانتے تھے۔ اور مسلم خود ان کی امامت اور تقدم اور تفرد کا اقرار کرتے تھے یہاں تک کہ ان کے لیے اپنے استاد محمد بن یحییٰ ذہلی۔

صحیح بُخاری کی فضیلت صحیح مُسلم پر

یہ تو اجمالی بیان ہے صحیح بخاری کی فضیلت کا۔ اب تفصیل اس کی یہ ہے کہ مدار حدیث صحیح کا اتصال سند اور اتقان رجال اور عدم علل پر ہے اور تامل کے بعد یہ امر معلوم ہوتا ہے کہ بخاری کی کتاب کے رجال زیادہ ہیں اتقان میں اور ان کی روایتیں زیادہ ہیں اتصال میں اور اس کا ثبوت کئی وجہوں سے ہے:

ایک تو یہ کہ جن راویوں سے بخاری نے روایت کیا اور مسلم نے روایت نہیں کیا وہ چار سو تیس پر کئی راوی ہیں اور ان میں اسّی آدمی ایسے ہیں جن میں کلام کیا گیا ہے ساتھ ضعف کے اور جن راویوں سے مسلمؒ نے روایت کیا اور بخاریؒ نے نہیں کیا وہ چھ سو بیس راوی ہیں اور ان میں سے ایک سو ساٹھ راوی ایسے ہیں جن میں کلام کیا گیا ہے ساتھ ضعف کے۔ اور اگرچہ یہ کلام قادح نہیں ہے اور اس کا جواب دیا گیا ہے دونوں کتابوں کے راویوں کی نسبت (اور صحیح یہی ہے کہ وہ ثقہ تھے) اس پر بھی ان راویوں سے روایت کرنا جن میں کلام نہیں ہوا بہتر ہے ان کی روایت سے جن میں کلام ہوا ہے۔

دوسرے یہ کہ بخاری نے تنہا جس راوی سے روایت کی ہے اور اس میں کلام ہوا ہے اس کی بہت حدیثیں نہیں لائے، نہ ایسے راویوں میں سے کسی کا کوئی بڑا نسخہ تھا جس کی کل یا اکثر کو بخاری نے نکالا ہو سوا عکرمہ عن ابن عباس سے۔ برخلاف مسلم کے کہ انہوں نے اکثر نسخوں کو نکالا ہے جیسے ابی الزبیر عن جابر اور سہیل عن ابیہ اور علاء بن عبدالرحمٰن عن ابیہ اور حماد بن سلمہ عن ثابت وغیرہ۔

تیسرے یہ کہ بخاری کے جن رجال میں گفتگو ہوئی ہے وہ اکثر بخاری کے شیوخ میں سے ہیں جن کا حال بخاری خوب جانتے تھے اور ان کی عمدہ روایتوں کو خراب روایتوں سے تمیز کرتے تھے برخلاف مسلم

کے رجال کے کہ وہ اکثر تابعین یا تبع تابعین ہیں ہیں جن کا زمانہ مسلم نے نہیں پایا۔ اور اس میں شک نہیں کہ محدث اپنے شیوخ کی حدیث کو بہ نسبت سابقین کی حدیث کے زیادہ پہچان سکتا ہے۔

چوتھے یہ کہ امام بخاری کبھی کبھی اتفاقاً طبقہ ثانیہ کی حدیثیں نکالتے ہیں اور امام مسلم اس کو ضرورۃً اور ہمیشہ نکالتے ہیں اور طبقہ ثالثہ کی کبھی کبھی اتفاقاً جیسے اوپر گزر چکا۔ تو یہ چاروں وجہیں تو اتقان رواۃ سے متعلق تھیں۔

اب پانچویں وجہ اتصال سے متعلق ہے۔ وہ یہ ہے کہ امام مسلم کے نزدیک حدیث معنعن اتصال پر محمول ہے جب معاصرت ثابت ہو جاوے اگر چہ ملاقات ثابت نہ ہو بشرطیکہ معنعن مدلس نہ ہو اور امام بخاری کے نزدیک اتصال کے لیے صرف معاصرت کافی نہیں ہے بلکہ ملاقات کا ثبوت ضرور ہے اگر چہ ایک ہی بار ہو اور بخاری نے تاریخ میں اپنا یہی مذہب لکھا ہے اور اپنی صحیح میں اسی پر عمل کیا ہے اور اس وجہ سے امام بخاری کی کتاب کی ترجیح مسلم کی کتاب پر نکلتی ہے۔ کیونکہ بخاری کی شرط اتصال کے باب میں زیادہ سخت ہے۔

چھٹی وجہ عدم علل سے متعلق ہے۔ وہ یہ ہے کہ شیخین کی کل حدیثیں جن پر اعتراض ہوا ہے دو سو دس حدیثیں ہیں۔ ان میں سے امام بخاری کی حدیثیں اسی سے بھی کم ہیں اور باقی سب مسلم کی ہیں اور ابو علی نیشاپوری نے یہ نہیں کہا کہ مسلم کی کتاب بخاری سے زیادہ صحیح ہے اور شیخ محی الدین نے مختصر میں اور مقدمہ شرح بخاری میں کہا کہ جمہور علماء متفق ہیں کہ صحیح بخاری صحت میں مسلم سے بڑھ کر ہے اور مسلم سے اس میں زیادہ فوائد ہیں۔ اور ابو علی کی کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض علماء مغرب کے کہ صحیح مسلم زیادہ صحیح ہے انتہیٰ۔ حالانکہ ابو علی نے ایسا نہیں کہا بلکہ ان کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ صحیح مسلم سے زیادہ کوئی صحیح نہیں ہے اور ممکن ہے کہ ان کے نزدیک صحیح بخاری اور صحیح مسلم مساوی ہوں صحت میں۔

اور میرے نزدیک ابو علی نے جو صحیح مسلم کو مقدم کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلم نے الفاظ حدیث کا بہت خیال رکھا ہے اور تمام طرق حدیث کے ایک جگہ جمع کر دیے ہیں اور موقوف حدیثیں بہت کم لائے ہیں بر خلاف بخاری کے۔ ان کا خیال استنباط احکام کی طرف زیادہ ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ شاید ابو علی نے صحیح بخاری کو نہ دیکھا ہو مگر یہ قیاس سے بعید ہے اور قریب القیاس وہی امر ہے جو ہم نے بیان کیا۔ اور سوا ان فضیلتوں کے جو اوپر ہم نے بیان کیں صحیح بخاری کو ایک اور فضیلت ہے جو ابن ابی حمزہ نے بعض عارفین سے نقل کیا کہ صحیح بخاری کا ختم جب کسی مصیبت میں کیا جاوے تو وہ مصیبت دور ہو جاتی ہے۔ اور جب کسی جہاز یا کشتی میں صحیح بخاری موجود ہو تو وہ غرق نہیں ہوتا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ صحیح مسلم میں نہ ابواب ہیں نہ تراجم اور صحیح بخاری میں وہ تراجم ہیں جن کے سمجھنے میں عقول اور افکار کو حیرت ہوتی ہے اور یہ مرتبہ اس کتاب کو اس وجہ سے حاصل ہوا کہ امام بخاری نے اس کتاب کے تراجم کو صاف کیا قبر شریف اور منبر شریف کے بیچ میں اور ہر ایک ترجمہ کے لیے دو رکعتیں

پڑھیں۔ سبحان اللہ تمام ہوا کلام حافظ ابن حجر کا۔

صحیح بخاری میں کل کتنی حدیثیں ہیں؟

ابن الصلاح نے کہا کہ صحیح بخاری میں سات ہزار دو سو پچھتر حدیثیں ہیں اور اگر مکررات کو نکال ڈالو تو چار ہزار حدیثیں ہیں۔ اور امام نووی نے بھی اسی قول کی پیروی کی ہے مگر انہوں نے کہا یہ احادیث مسندہ کا شمار ہے۔ قسطلانی نے کہا کہ حافظ ابن حجر نے کہا کہ تمام احادیث صحیح بخاری کی مع مکررات سوا معلقات اور متابعات کے سات ہزار تین سو ستانوے ہیں تو ایک سو بائیس حدیثیں زیادہ نکلیں اور بلا تکرار دو ہزار چھ سو دو حدیثیں۔ اور اگر معلقہ متون کو بھی ملا لو تو دو ہزار سات سو اکسٹھ حدیثیں ہوتی ہیں۔ اور کل معلقات بخاری میں ایک ہزار تین سو اکتالیس ہیں اور اکثر ان کا اخراج اسی کتاب میں ہوا ہے۔ اور جن کا اخراج نہیں ہوا وہ کل ایک سو ساٹھ ہیں اور متابعات تین سو چوالیس ہیں۔ اگر سب حدیثوں کو مع مکررات ملاؤ تو نو ہزار بیاسی حدیثیں ہوتی ہیں اور موقوف اور اقوال تابعین اس کے سوا ہیں۔ انتہی

امام بخاری کا حال

ان کا نام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بروزبہ جعفی ہے۔ وہ جمعہ کے دن نماز کے بعد شوال کی تیرھویں تاریخ ۱۹۴ھ میں بخارا میں پیدا ہوئے۔ اور بروزبہ ان کے سکڑدادا فارسی تھے اور مغیرہ ان کے دادا اسلام لائے یمان جعفی کے ہاتھ پر۔ اور ان کے والد اسمٰعیل بن ابراہیم رواۃ حدیث اور ثقات میں سے ہیں۔ انتقال کیا انہوں نے جب بخاری صغیر سن تھے۔ پھر بخاری نے پرورش پائی اپنی ماں کی گود میں اور حج کیا اپنی ماں اور بھائی احمد کے ساتھ۔ پھر مکہ میں رہے علم حاصل کرنے کو اور ان کے بھائی احمد لوٹ گئے بخارا کو اور وہیں مرے۔

غنجار نے تاریخ بخارا میں اور لالکائی نے شرح السنہ میں باب کرامات الاولیاء میں روایت کیا ہے کہ محمد بن اسمٰعیل یعنی امام بخاری کی آنکھیں بچپن میں جاتی رہی تھیں۔ ان کی والدہ ماجدہ نے خواب میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو دیکھا فرماتے ہیں اے نیک بخت تیرے لڑکے کی آنکھیں اللہ تعالیٰ نے پھیر دیں بوجہ تیری دعا کے۔ صبح کو جب امام بخاری بیدار ہوئے تو آنکھیں اچھی خاصی تھیں۔

فربری نے کہا میں نے محمد بن ابی حاتم وراق سے سنا وہ کہتے تھے میں نے امام بخاری سے سنا وہ کہتے تھے مجھے حدیث کا حافظہ اس وقت دیا گیا ہے جب میں مکتب میں تھا۔ میں نے پوچھا اس وقت تمہاری

عمر کیا تھی؟ انہوں نے کہا دس برس کی ہوگی یا کچھ کم۔ پھر میں مدرسہ سے نکلا اور داخلی اور اَور عالموں کے پاس جانے لگا۔ ایک روز وہ لوگوں کو سنانے لگے سفیان عن ابی الزبیر عن ابراھیم میں نے کہا ابو الزبیر نے ابراہیم سے نہیں روایت کیا۔ انھوں نے مجھ کو گھرکا۔ میں نے کہا تم اپنی اصل کتاب میں دیکھو۔ وہ اندر گئے پھر باہر نکلے اور پوچھا اسے لڑکے صحیح کیا ہے؟ میں نے کہا صحیح یوں ہے سفیان عن الزبیر عن ابراھیم اور یہ زبیر عدی کے بیٹے ہیں۔ انھوں نے قلم لیا اور اپنی کتاب کو درست کیا اور کہنے لگے تم سچ کہتے تھے۔

جب بخاری نے یہ نقل بیان کی تو ایک شخص نے پوچھا بھلا جب تم نے داخلی کی یہ غلطی نکالی اس وقت تمہاری عمر کتنی تھی؟ امام بخاری نے کہا گیارہ برس کی۔ جب میں سولھویں سال میں لگا تو مجھ کو ابن مبارک اور وکیع کی کتابیں حفظ تھیں اور میں نے اصحاب الرای کا بھی کلام سنا۔ پھر میں اپنی ماں اور بھائی کے ساتھ حج کے لیے نکلا۔"

حافظ ابن حجر نے کہا اس روایت کے موافق پہلا سفر بخاری کا سنہ ۲۱۰ھ میں ہوا۔ اور اگر پہلے ہی طلب علم کے وقت سفر کرتے تو ان لوگوں کو پاتے جن کو بخاری کے اقران نے پایا طبقہ عالیہ میں سے ۔اگرچہ ان کے قریب لوگوں کو بخاری نے پایا ہے جیسے یزید بن ہارون اور ابوداؤد طیالسی۔ اور امام بخاری نے عبدالرزاق کو پایا اور چاہا کہ ان کی طرف سفر کریں پر ان کو خبر پہنچی کہ عبدالرزاق نے انتقال کیا۔ سو انھوں نے دیر کی یمن کی طرف جانے میں۔ بعد اس کے معلوم ہوا کہ عبدالرزاق اس وقت زندہ تھے۔ آخر امام بخاری نے ان سے بواسطہ روایت کی۔

امام بخاری نے کہا جب میں اٹھارہ سال میں لگا تو میں نے کتاب قضایائے صحابہ اور تابعین تصنیف کی پھر تاریخ تصنیف کی مدینہ منورہ میں قبر شریف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور میں چاندنی راتوں میں لکھا کرتا تھا اور میری تاریخ میں کم ہی ایسا کوئی نام ہوگا جس کا قصہ مجھ کو یاد نہ ہو، مگر میں نے کتاب کو طول دینا بُرا سمجھا۔

اور سہل بن لسیری نے کہا بخاری نے کہا میں نے سفر کیا شام اور مصر اور جزیرہ کا دو بار، اور بصرہ کا چار بار اور حجاز میں چھ سال تک رہا۔ اور مجھے یاد نہیں کتنی بار کوفہ گیا۔ اسی طرح بغداد میں محدثین کے ساتھ۔

حاشد بن اسمٰعیل نے کہا بخاری ہمارے ساتھ بصرے کے مشائخ کے پاس جاتے تھے۔ اس وقت لڑکے تھے اور کچھ نہ لکھتے تھے یہاں تک کہ کئی دن گزرے۔ پھر سولہ دن کے بعد ہم نے ان کو ملامت کی (کہ تم نے حدیثوں کو جو سنی تھیں لکھا نہیں) اس نے کہا تم نے بہت باتیں بنائیں، اب میرے سامنے لاؤ جو تم نے لکھا ہے ہم نے نکالا تو پندرہ ہزار حدیثوں سے زیادہ تھیں جن کو امام بخاری نے یاد سے سنا دیا یہاں تک کہ ہم اپنے

لکھے کو درست کرنے لگے۔

ابو بکر بن ابی عتاب نے کہا ہم نے بخاری سے حدیث لکھی اور ان کی داڑھی مونچھ نہ تھی محمد بن یوسف کے دروازہ سے پر۔

حافظ ابن حجر نے کہا محمد بن یوسف فریابی ۲۱۲ھ میں مرے۔ اس وقت بخاری کا سن اٹھارہ برس یا کم تھا۔

محمد بن ازہر سختیانی نے کہا میں سلیمان بن حرب کی مجلس میں تھا اور بخاری ہمارے ساتھ حدیثیں سنتے تھے اور لکھتے نہ تھے۔ لوگوں نے کہا ان کو کیا ہوا جو نہیں لکھتے؟ انہوں نے کہا وہ بخارا کو جا کر اپنی یاد سے لکھ لیں گے۔

محمد بن ابی حاتم نے بخاری سے نقل کیا میں فریابی کی مجلس میں تھا۔ انہوں نے کہا حدثنا سفیان عن ابی عروبۃ عن ابی الخطاب عن ابی حمزۃ۔ تو مجلس والوں میں سے کسی نے نہ پہچانا ان لوگوں کو جو سفیان کے اوپر ہیں۔ پھر میں نے ان سے کہا ابی عروبہ تو معمر بن راشد ہیں اور ابو الخطاب قتادہ بن دعامہ اور ابو حمزہ انس بن مالک ہیں۔ امام بخاری نے کہا سفیان ثوری کا یہی حال تھا کہ وہ مشہور شخصوں کی کنیت بیان کرتے (اور اکثر لوگوں کو یہ کنیت معلوم نہ ہوتی)۔

امام بخاری کے عادات اور خصائل اور زہد اور فضائل کا بیان

حافظ ابن حجر نے کہا وراقہ نے کہا میں نے محمد بن خراش سے سنا وہ کہتے تھے میں نے احمد بن حفص سے سنا وہ کہتے تھے میں اسمٰعیل کے پاس گیا جو والد تھے امام بخاری کے ان کی موت کے وقت۔ انہوں نے کہا کہ میرے مال میں میں نہیں سمجھتا کہ کوئی روپیہ حرام یا شبہہ کا ہو۔ اور وراقہ نے کہا کہ امام بخاری کو اپنے باپ کے ترکہ میں سے بہت مال ملا تھا اور وہ اس میں مضاربت کیا کرتے تھے۔ ایک بار پچیس ہزار روپیہ ان کا ایک شخص پر قرض ہو گیا۔ لوگوں نے کہا نالش کرو۔ لیکن امام بخاری نے نالش نہ کی اور اس سے صلح کر لی اس امر پر کہ ہر مہینہ دس روپیہ دیا کرے اور سارا روپیہ ڈوب گیا۔

امام بخاری نے کہا کہ میں نے ساری عمر نہ کوئی چیز خود بیچی، نہ کوئی چیز خود خریدی بلکہ کسی سے کہہ دیا جس نے خرید دی۔ اس لیے کہ خرید اور فروخت میں لغو اور بیکار اور جھوٹ سچ باتیں کرنا پڑتی ہیں۔

غنجار نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ امام بخاری کے پاس کچھ مال آیا۔ تاجروں نے پانچ ہزار کے نفع سے اسے مانگا۔ پھر دوسرے دن اور تاجروں نے دس ہزار کے نفع سے مانگا۔ انہوں نے کہا میں نے نیت کر لی تھی پہلے تاجروں کو دینے کی۔ آخر انہیں کو دیا اور پانچ ہزار کا نفع چھوڑ دیا۔

وراق بخاری نے کہا میں نے امام بخاری سے سنا وہ کہتے تھے میں آدم بن ابی ایاس کے پاس گیا اور

میرے خرچ آنے میں دیر ہوئی یہاں تک کہ میں گھانس کھانے لگا۔ جب تیسرا دن ہوا تو ایک شخص آیا جس کو میں نہیں پہچانتا تھا۔ اس نے ایک تھیلی مجھ کو دی اشرفیوں کی۔

عبداللہ بن محمد صیارفی نے کہا میں امام بخاری کے ساتھ ان کے مکان میں بیٹھا تھا۔ اتنے میں ان کی لونڈی آئی اور اندر جانے لگی۔ ان کے سامنے ایک دوات رکھی تھی، اس کو دھکا لگا۔ امام بخاری نے کہا تو کیسے چلتی ہے؟ وہ بولی جب راستہ نہ ہو تو کیونکر چلوں؟ یہ سن کر امام بخاری نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیے اور کہا میں نے تجھ کو آزاد کر دیا۔ لوگوں نے کہا اے ابو عبداللہ! اس لونڈی نے تو تم کو غصہ دلایا۔ انہوں نے کہا میں نے اپنے نفس کو راضی کر لیا اس کے کام سے۔

ایک بار امام بخاری نے ابو معشر سے اپنے قصور کی معافی چاہی۔ انہوں نے کہا کیا قصور ہے؟ امام بخاری نے کہا ایک دن تم حدیث بیان کرتے تھے اور اپنے سر اور ہاتھوں کو ہلاتے تھے۔ یہ حال دیکھ کر میں نے تبسم کیا تھا۔ ابو معشر نے کہا میں نے معاف کیا، خدا تم پر رحم کرے۔

وراق نے کہا امام بخاری کہتے تھے میں نے اپنے پروردگار سے دو بار دعا کی، فوراً قبول ہو گئی۔ پھر میں نے دعا نہ کی اس ڈر سے کہ کہیں میری نیکیاں کم نہ ہو جاویں۔ اور کہتے تھے کہ آخرت میں میرا کوئی دشمن نہ ہوگا۔ میں نے کہا بعضے لوگ تمہاری کتاب التاریخ سے غصے ہیں اور کہتے ہیں اس میں لوگوں کی غیبت ہے۔ امام بخاری نے کہا کتاب التاریخ میں ہم نے روایتیں کی ہیں اور اپنے دل سے کوئی بات نہیں کہی اور خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو فرمایا تھا یہ بُرا آدمی ہے (تاکہ لوگ اس کے ضرر سے محفوظ رہیں)۔

امام بخاری کہتے تھے میں نے کسی کی غیبت نہیں کی جب سے مجھ کو معلوم ہوا کہ غیبت حرام ہے۔

حافظ ابن حجر نے کہا امام بخاری کو فن رجال میں بھی بڑی احتیاط ہے۔ اکثر یوں کہتے ہیں سکتوا عنہ یا فیہ نظر ترکوہ۔ اور کم کہتے ہیں کہ وہ وضاع ہے یا کذاب ہے بلکہ یوں کہتے ہیں کہ فلانے نے اس کو کذاب کہا یا کذب کی نسبت کی اس کی طرف۔

بکر بن منیر نے کہا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو امید ہے اللہ سے ملوں گا اور غیبت کا محاسبہ مجھ سے نہ ہوگا۔

ایک بار امام بخاری نماز پڑھ رہے تھے تو زنبور نے ان کو سترہ بار کاٹا۔ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا دیکھو یہ کیا چیز ہے جس نے نماز میں مجھ کو ستایا؟ لوگوں نے دیکھا تو سترہ جگہ زنبور کا ڈنگ لگا ہے اور سوج گیا ہے پر نماز انہوں نے نہ توڑی۔

وراقہ نے کہا ہم فربر میں تھے اور امام بخاری ایک رباط بنا رہے تھے تو اپنے ہاتھوں سے اینٹیں

ڈھوتے۔ ہم نے کہا یہ کام اور کوئی کرے گا۔ انہوں نے کہا یہی کام کام آوے گا۔

ایک بار ایک گائے انہوں نے کاٹی اور لوگوں کو کھانے کے لیے بلایا۔ قریب سو آدمیوں کے تھے یا زیادہ اور تین درہم کی روٹی منگوائی۔ اس وقت درہم کو دو سیر روٹی آتی تھی۔ تو سب لوگوں کا پیٹ بھر گیا اور کچھ روٹیاں بچ رہیں۔

وراقہ نے کہا امام بخاری بہت کم خوراک تھے اور طالب علموں کے ساتھ بہت احسان کرتے تھے اور نہایت سخی تھے۔ ایک بار امام بخاری بیمار ہوئے۔ ان کا قارورہ طبیبوں کو بتلایا۔ انہوں نے کہا یہ قارورہ تو راہبوں کا سا ہے جو سالن نہیں کھاتے۔ پھر امام بخاری نے ان کی تصدیق کی اور کہا کہ چالیس برس سے میں نے سالن نہیں کھایا (یعنی روکھی روٹی پر قناعت کی) طبیبوں نے کہا اب تمہاری بیماری کا علاج یہ ہے کہ سالن کھایا کرو۔ انہوں نے قبول نہ کیا۔ بڑے اصرار سے یہ قبول کیا کہ روٹی کے ساتھ کچھ کھجور کھایا کریں گے۔

امام حاکم ابو عبداللہ نے بہ سند روایت کیا ہے مقسم بن سعید سے کہ محمد بن اسمٰعیل بخاری جب رمضان کی پہلی رات ہوتی تو لوگ ان کے پاس جمع ہوتے وہ نماز پڑھاتے اور ہر رکعت میں بیس آیتیں پڑھتے یہاں تک کہ قرآن کو ختم کرتے۔ پھر سحر کو نصف سے لے کر تہائی قرآن پڑھتے اور تین راتوں میں ختم کرتے اور دن کو ایک ختم کرتے اور افطار کے وقت ختم ہوتا۔ اور کہتے تھے کہ ہر ایک ختم کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ اور سحر کے وقت تیرہ رکعت پڑھتے، ایک رکعت وتر کی ہوتی۔

امام بخاری کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ موئے مبارک تھے، انہوں نے اپنے لباس میں ان کو رکھا تھا۔

ایک بار کہتے تھے کہ میں نے ایک شخص کی دس ہزار حدیثیں چھوڑ دیں جس کے باب میں مجھ کو کچھ شبہہ تھا۔

محمد بن منصور نے کہا ہم ابو عبداللہ بخاری کی مجلس میں تھے۔ ایک شخص نے ان کی داڑھی میں سے کچھ کچرا نکالا اور زمین پر ڈال دیا۔ امام بخاری نے لوگوں کو جب غافل پایا تو اس کو اٹھا لیا اور اپنی جیب میں رکھ لیا۔ جب مسجد سے باہر نکلے تو اس کو پھینک دیا (گویا مسجد کا اتنا ادب کیا)۔

امام بخاری کی تعریف جو اور محدثین نے کی ہے

ایک بار سلیمان بن حرب نے جو امام بخاری کے شیخ تھے، ان کی طرف دیکھا اور کہا کہ اس شخص کا شہرہ ہوگا اور ایسا ہی احمد بن حفص نے کہا۔ امام بخاری نے کہا جب میں سلیمان بن حرب کے پاس جاتا تو وہ کہتے بیان کرو ہم سے

غلطیاں شعبہ کی۔

محمد بن ابی حاتم نے کہا بخاری کہتے تھے اسمٰعیل بن ابی اویس کی کتاب میں سے جب میں حدیثوں کا انتخاب کرتا تو وہ میرے انتخاب کی نقل کر لیتے اور کہتے یہ وہ حدیثیں ہیں جو محمد بن اسمٰعیل نے میری حدیثوں سے چنی ہیں۔

امام بخاری نے کہا ایک بار اصحاب حدیث جمع ہوئے اور مجھ سے درخواست کی کہ اسمٰعیل بن ابی اویس سے کہوں کہ وہ زیادہ قراءت کریں حدیث کی۔ میں نے ان سے کہا۔ انہوں نے لونڈی کو بلایا اور حکم کیا اشرفیوں کی ایک تھیلی نکالنے کا، اور مجھ سے کہا اے ابو عبد اللہ! یہ اشرفیاں بانٹ دو ان کو۔ میں نے کہا وہ تو حدیث کے طالب ہیں۔ اسمٰعیل نے کہا جو وہ چاہتے ہیں میں نے منظور کیا، مگر میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کے ساتھ یہ بھی ان کو دوں۔ بخاری نے کہا اسمٰعیل بن اویس نے مجھ سے کہا تم میری کتابوں کو دیکھو اور میرے تمام ملک کو اور میں تمہارا شکر گزار ہوں ہمیشہ جب تک زندہ ہوں۔

حاشد بن اسمٰعیل نے کہا مجھ سے ابو مصعب احمد بن ابی بکر زہری نے کہا محمد بن اسمٰعیل ہمارے نزدیک زیادہ فقیہ ہیں اور زیادہ جاننے والے ہیں حدیث کے احمد بن حنبل سے۔ ایک شخص بولا تم حد سے بڑھ گئے۔ ابو مصعب نے کہا اگر میں امام مالک کو پاتا پھر ان کا منہ دیکھتا اور محمد بن اسمٰعیل کا تو یہی کہتا کہ وہ دونوں ایک ہیں حدیث اور فقہ میں (احمد بن حنبل سے بڑھانے پر انہوں نے تعجب کیا تھا، ابو مصعب نے ان کو امام مالک کے برابر کر دیا جو احمد بن حنبل کے استاذ کے استاذ ہیں)۔

عبدان ابن عثمان نے کہا میں نے اپنی ان دونوں آنکھوں سے کوئی جوان ان سے زیادہ حدیث کا جاننے والا نہیں دیکھا اور اشارہ کیا محمد بن اسمٰعیل کی طرف۔

محمد بن قتیبہ بخاری نے کہا میں ابو عاصم نبیل کے پاس تھا۔ وہاں میں نے ایک لڑکا دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کس ملک کا رہنے والا ہے؟ انہوں نے کہا بخارا کا۔ میں نے کہا کس کا بیٹا ہے؟ انہوں نے کہا اسمٰعیل کا۔ میں نے کہا تم تو میری قرابت میں ہو۔ ایک شخص ان کے سامنے بولا یہ لڑکا ہے جو مقابلہ کرتا ہے بوڑھوں سے۔

قتیبہ بن سعید نے کہا میں فقہا اور زہاد اور عباد کے پاس بیٹھا اور جس وقت سے مجھ کو عقل ہوئی آج تک میں نے کسی کو محمد بن اسمٰعیل کے مثل نہیں پایا، اور وہ اپنے زمانہ میں ایسے ہیں جیسے حضرت عمرؓ تھے صحابہ میں۔

قتیبہ نے کہا اگر محمد بن اسمٰعیل صحابہ میں ہوتے تو ایک نشانی ہوتی خدا کی قدرت کی۔

محمد بن یوسف ہمدانی نے کہا ہم قتیبہ کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں ایک شعرانی شخص آیا جس کو ابو یعقوب کہتے تھے۔ اس نے پوچھا محمد بن اسمٰعیل کو۔ قتیبہ نے کہا اے لوگو! میں نے دیکھا حدیث والوں کو اور رائے والوں کو۔ اور میں نے صحبت کی فقہاء اور زہاد اور عباد سے، اور جب سے مجھ کو عقل آئی میں نے محمد بن اسمٰعیل کے مانند

کسی شخص کو نہ پایا۔

قتیبہ سے کسی نے پوچھا نشہ میں طلاق دینے کا حکم، اتنے میں محمد بن اسمٰعیل آئے تو قتیبہ نے اس شخص سے کہا یہ احمد بن حنبل ہیں اور اسحاق بن راہویہ اور علی بن المدینی، اللہ نے ان سب کو تیرے پاس بھیج دیا اور اشارہ کیا انہوں نے بخاری کی طرف

ابو عمرو کرمانی نے کہا میں نے مہیار سے بصرے میں قتیبہ کا قول بیان کیا کہ میرے پاس لوگ آئے مشرق اور مغرب سے لیکن کوئی محمد بن اسمٰعیل کی مثل نہیں آیا۔ مہیار نے کہا قتیبہ سچ کہتے ہیں۔ میں نے قتیبہ اور یحییٰ بن معین کو بخاری کے پاس آتے جاتے دیکھا اور میں نے دیکھا کہ یحییٰ بن معین ان کی پیروی کرتے تھے معرفتِ حدیث اور رجال میں۔

ابراہیم بن محمد بن سلام نے کہا بڑے بڑے اصحاب حدیث جیسے سعید بن ابی مریم، حجاج بن منہال، اسمٰعیل بن ابی اویس، حمیدی، نعیم بن حماد، محمد بن یحییٰ عدنی، حسن بن علی، خلال محمد ابن میمون خیاط، ابراہیم بن المنذر، ابو کریب محمد بن علاء، ابو سعید عبداللہ بن سعید، شیخ ابراہیم بن موسیٰ اور ان کی مثل کے لوگوں نے فضیلت دی ہے محمد بن اسمٰعیل کو اپنے اوپر نظر اور معرفت میں۔

احمد بن حنبل نے کہا خراسان نے کوئی شخص محمد بن اسمٰعیل کی طرح نہیں نکالا۔

یعقوب بن ابراہیم دورقی اور نعیم بن حماد خزاعی نے کہا محمد بن اسمٰعیل بخاری اس امت کے فقیہ ہیں۔

بندار بن بشار نے کہا وہ زیادہ فقیہ ہیں تمام خلق اللہ سے ہمارے زمانے میں۔

حاشد بن اسمٰعیل نے کہا میں بصرے میں تھا۔ اتنے میں محمد بن اسمٰعیل کے آنے کی خبر سنی۔ جب وہ آئے تو محمد بن بشار نے کہا آج تمام فقہاء کے سردار آئے۔

محمد بن ابراہیم نے کہا میں نے بندار سے سنا ۲۲۸ھ میں وہ کہتے تھے کوئی ہمارے پاس محمد بن اسمٰعیل کی مثل نہیں آیا۔ بندار نے کہا میں کئی برس سے ان کی وجہ سے فخر کرتا ہوں۔

موسیٰ بن قریش نے کہا عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بخاری سے کہا اے ابو عبداللہ! میری کتابوں کو دیکھو اور جو کچھ ان میں نقص ہو بیان کر دو۔ بخاری نے کہا اچھا۔

بخاری نے کہا میں حمیدی کے پاس گیا، اس وقت میری عمر اٹھارہ برس کی تھی یعنی اول سال میں حج کے۔ ان کے اور ایک شخص کے بیچ میں اختلاف ہو رہا تھا کسی حدیث میں۔ حمیدی نے جب مجھ کو دیکھا تو کہا اب وہ شخص آیا جو ہمارے اختلاف کا فیصلہ کر دے گا۔ پھر دونوں نے اپنا جھگڑا بیان کیا۔ میں نے حمیدی کے موافق فیصلہ کیا اور وہ حق پر تھے۔

بخاری نے کہا مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے کہا میری کتابوں کو دیکھو اور ان میں جو غلطی ہو درست کرو۔ بعض لوگوں نے ان سے پوچھا یہ کون ہیں؟ محمد بن سلام نے کہا یہ وہ شخص ہیں جن کی مثل کوئی نہیں ہے۔

محمد بن سلام کہتے تھے جب محمد بن اسمٰعیل میرے پاس آتے تو میں حیران ہو جاتا اور ڈرتا کہیں ان کے سامنے مجھ سے غلطی نہ ہو۔

سلیم بن مجاہد نے کہا میں محمد بن سلام کے پاس تھا۔ انہوں نے کہا کاش تو ذرا پہلے آتا تو ایک لڑکا دیکھتا جس کو ستر ہزار حدیث یاد ہے۔

حاشد بن اسمٰعیل نے کہا میں نے اسحاق بن راہویہ (مجتہد مشہور) کو دیکھا وہ منبر پر بیٹھے تھے اور محمد بن اسمٰعیل ان کے ساتھ بیٹھے تھے اور اسحاق حدیثیں بیان کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک حدیث انہوں نے بیان کی محمد بن اسمٰعیل نے اس کا انکار کیا۔ اسحاق نے کہا اے حدیث والو! اس جوان کی طرف دیکھو اور اس سے لکھو کیونکہ اگر یہ امام حسن بصری کے زمانے میں ہوتا تو وہ اس کے محتاج ہوتے حدیث اور فقہ میں۔

بخاری نے کہا اسحاق بن راہویہ نے میری کتاب التاریخ لی اور عبداللہ بن طاہر امیر کے پاس لے گئے اور کہا اے امیر! میں تجھ کو ایک سحر دکھلاؤں۔

ابو بکر مدینی نے کہا ہم ایک دن اسحاق بن راہویہ کے پاس بیٹھے تھے اور محمد بن اسمٰعیل وہاں موجود تھے اسحاق نے ایک حدیث بیان کی جس کے صحابی سے عطا کیخارانی راوی تھے۔ اسحاق نے کہا اے ابو عبداللہ! یہ کیخاران کیا ہے؟ انہوں نے کہا ایک گاؤں ہے یمن میں، اور معاویہ نے اس صحابی کو یمن کی طرف بھیجا تھا۔ عطا نے ان سے دو حدیثیں سنی۔ اسحاق نے کہا اے ابو عبداللہ! تم تو اس واقعہ کو اس طرح بیان کرتے ہو جیسے تم اس وقت موجود تھے۔

بخاری نے کہا میں اسحاق بن راہویہ کے پاس بیٹھا تھا ان سے کسی نے پوچھا بھولے سے کوئی طلاق دے تو کیا حکم ہے؟ وہ بڑی دیر تک سکوت میں رہے۔ میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا میری امت کو جو وہ اپنے دل میں خیال کرے جب تک عمل نہ کرے یا زبان سے نہ نکالے۔ تو ہر بات میں تین چیزیں ضرور ہیں۔ عمل[1] اور کلام[2] اور قلب[3]۔ پھر جس نے بھولے سے طلاق دیا اس نے دل نہیں لگایا۔ اسحاق نے کہا تو نے میری رائے کو زور دیا اللہ تجھ کو زور دے اور یہی فتویٰ دیا۔

فتح بن نوح نیشاپوری نے کہا میں علی بن المدینی کے پاس آیا۔ میں نے دیکھا محمد بن اسمٰعیل ان کے داہنے طرف بیٹھے ہیں اور جب وہ بات کرتے ہیں تو ان کی طرف دیکھ کر کرتے ہیں ان کے ڈر سے۔

بخاری نے کہا میں نے اپنے تئیں کہیں چھوٹا نہ سمجھا مگر علی بن المدینی کے پاس۔ حامد نے کہا میں نے یہ علی بن المدینی سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ان کی بات پر مت خیال کرو انہوں نے اپنا مثل کسی کو نہیں دیکھا۔

بخاری نے کہا علی بن المدینی مجھ سے پوچھتے شیوخ خراسان کو تو میں ان سے بیان کرتا محمد بن سلام کو وہ ان کو نہ پہچانتے۔ آخر ایک دن انہوں نے کہا اے ابوعبداللہ! جس کے پاس تم گئے وہ ہم کو پسند ہے۔

بخاری نے کہا عمرو بن علی فلاس کے یاروں نے مجھ سے ایک حدیث کا ذکر کیا۔ میں نے کہا یہ حدیث مجھے معلوم نہیں۔ وہ خوش ہوئے اور فلاس کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ ہم نے محمد بن اسمٰعیل سے ایک حدیث کا ذکر کیا، انہوں نے نہ پہچانا۔ فلاس نے کہا جس حدیث کو محمد بن اسمٰعیل نہ پہچانیں وہ حدیث ہی نہیں ہے۔

ابوعمر کرمانی نے کہا میں نے عمرو بن علی فلاس سے سنا وہ کہتے تھے میرے دوست ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری جن کا مثل خراسان میں نہیں ہے۔

رجاء بن مرجاء نے کہا محمد بن اسمٰعیل کی فضیلت علماء پر ایسی ہے جیسے مردوں کی فضیلت عورتوں پر اور کہا کہ وہ نشانی ہیں خدا کی جو زمین پر چلتے ہیں۔

حسین بن حریث نے کہا میں تو نہیں جانتا کہ میں نے کسی شخص کو محمد بن اسمٰعیل کی مثل دیکھا ہو گویا وہ حدیث ہی کے لیے پیدا ہوئے تھے۔

احمد بن الضوء نے کہا میں نے ابوبکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبداللہ بن نمیر سے سنا وہ دونوں کہتے تھے ہم نے محمد بن اسمٰعیل کی مثل کسی کو نہیں دیکھا اور ابوبکر بن ابی شیبہ ان کو بازل یعنی کامل کہتے۔

ابوعیسیٰ ترمذی نے کہا محمد بن اسمٰعیل عبداللہ بن منیر کے پاس بیٹھے تھے۔ جب وہ اُٹھے تو عبداللہ نے کہا اے ابوعبداللہ! اللہ تعالیٰ نے تم کو اس اُمت کی زینت کیا ہے۔ ابوعیسیٰ نے کہا اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ کہنا پورا کر دیا۔

ابوعبداللہ فربری نے کہا میں نے عبداللہ بن منیر کو دیکھا وہ بخاری سے لکھتے تھے اور کہتے تھے میں ان کے شاگردوں میں سے ہوں۔ حافظ ابن حجر نے کہا عبداللہ بن منیر شیوخ بخاری میں سے ہیں اور روایت کیا ان سے بخاری نے جامع صحیح میں اور کہا میں نے ان کا مثل نہیں دیکھا۔ ان کی وفات اسی سال ہوئی جس سال احمد بن حنبل کی ہوئی۔

محمد بن ابی حاتم وراق نے کہا میں نے یحییٰ بن جعفر بیکندی سے سنا وہ کہتے تھے اگر مجھے قدرت ہوتی تو میں اپنی عمر محمد بن اسمٰعیل کو دے دیتا۔ اس لیے کہ میری موت ایک شخص کی موت ہے اور محمد بن اسمٰعیل کی موت علم کی موت ہے۔ اور کہتے تھے امام بخاری سے اگر تم نہ ہوتے تو مجھ کو بخارا میں کچھ عیش نہ ہوتا۔

عبداللہ بن محمد مسندی نے کہا محمد بن اسمٰعیل امام ہیں۔ اور جس نے ان کو امام نہیں کہا میں اس کو تہمت لگاتا ہوں اور کہا کہ ہمارے زمانہ کے حافظ تین ہیں۔ پھر شروع کیا بخاری سے۔

علی بن حجر نے کہا خراسان سے تین آدمی نکلے۔ پھر شروع کیا بخاری سے اور کہا کہ وہ تینوں میں زیادہ جاننے والے

ہیں حدیث کے اور زیادہ فقیہ ہیں اور میں ان کی مثل کسی کو نہیں جانتا۔

احمد بن اسحاق سرمادی نے کہا جو شخص چاہے کہ سچے فقیہ کو دیکھے وہ محمد بن اسمٰعیل کو دیکھے۔

حاشد نے کہا میں نے عمرو بن زرارہ اور محمد بن رافع کو محمد بن اسمٰعیل کے پاس پایا۔ وہ دونوں ان سے حدیث کی علتوں کو پوچھ رہے تھے۔ جب کھڑے ہوئے تو لوگوں سے کہا تم کو ابو عبداللہ کے باب میں دھوکا نہ ہو۔ یہ ہم سب سے زیادہ علم والے ہیں اور زیادہ سمجھ والے۔ انہوں نے کہا میں ایک دن اسحاق بن راہویہ کے پاس تھا اور عمرو بن زرارہ ابو عبداللہ سے لکھ رہے تھے اور محدثین ان سے اور اسحاق کہہ رہے تھے وہ مجھ سے زیادہ بصیرت رکھتے ہیں۔ اس وقت ابو عبداللہ جوان تھے۔

ابن اشکاب غصہ ہو گئے ایک حافظ کے کلام پر جو اس نے محمد بن اسمٰعیل کے حق میں کیا اور مجلس سے اُٹھ گئے۔

عبداللہ بن محمد بن سعید نے کہا جب احمد بن حرب نیشاپوری مرے تو اسحاق بن راہویہ اور محمد بن اسمٰعیل ان کے جنازے کے ساتھ چلے اور میں اہل معرفت سے سنتا تھا۔ وہ دیکھتے تھے اور کہتے تھے محمد بن اسمٰعیل اسحاق سے زیادہ فقیہ ہیں۔

ابو حاتم رازی نے کہا خراسان سے کوئی محمد بن اسمٰعیل سے زیادہ حافظ نہیں نکلا اور نہ خراسان سے عراق کو کوئی ان سے زیادہ عالم آیا۔

محمد ابن حریث نے کہا میں نے ابوزرعہ سے پوچھا ابن لہیعہ کو انہوں نے کہا ترک کیا اس کو ابو عبداللہ یعنی امام بخاری نے۔

حسین ابن محمد عجلی نے کہا میں نے کوئی محمد بن اسمٰعیل کے مثل نہیں دیکھا۔ اور مسلم بھی حدیث کے حافظ تھے لیکن وہ محمد بن اسمٰعیل کے درجہ کو نہیں پہنچے۔

عجلی نے کہا میں نے ابوزرعہ اور ابو حاتم کو دیکھا وہ دونوں بخاری سے سنتے تھے اور بخاری پیشوا تھے، اور دیندار تھے اور محمد بن یحییٰ ذہلی سے انتہا درجہ زیادہ عالم تھے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی نے کہا میں نے عالموں کو دیکھا حرمین اور حجاز اور شام اور عراق میں پر کسی کو اتنا جامع نہیں پایا جیسے محمد بن اسمٰعیل کو اور وہ ہم سب سے زیادہ ہیں علم اور فقہ میں اور سب سے زیادہ ہیں حدیث کی طلب میں۔

دارمی سے ایک حدیث کو پوچھا گیا اور کہا کہ بخاری اس حدیث کو صحیح کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بخاری مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں اور وہ تمام خلق اللہ میں دانش مند ہیں اور اللہ کے اوامر اور نواہی کو خوب جانتے ہیں۔

اور محمد بن اسمٰعیل جب قرآن پڑھتے تو دل اور آنکھ اور کان اسی میں لگا دیتے اور اس کے امثال اور حرام اور حلال میں فکر کرتے۔

ابوالطیب حاتم بن منصور نے کہا محمد بن اسمٰعیل اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے
ابوسہل فقیہ نے کہا میں بصرے اور شام اور حجاز اور کوفہ میں گیا اور وہاں کے علماء کو دیکھا جب محمد بن اسمٰعیل کا ذکر آتا تو وہ سب ان کو فضیلت دیتے اپنے اوپر۔ ابوسہل نے کہا میں نے مصر میں تیس سے زیادہ عالموں سے سنا وہ کہتے تھے ہماری خواہش دنیا میں یہ ہے کہ محمد بن اسمٰعیل کو دیکھ لیویں۔
صالح بن محمد نے کہا میں نے کوئی خراسان کا شخص محمد بن اسمٰعیل سے زیادہ سمجھ کا نہیں دیکھا اور کہا کہ وہ ان سب لوگوں سے زیادہ حافظ تھے حدیث کے۔ اور میں ان سے لکھتا تھا بغداد میں تو حاضرین مجلس بیس ہزار سے زیادہ ہو گئے۔
حافظ ابوالعباس سے پوچھا گیا ابوزرعہ اور محمد بن اسمٰعیل دونوں میں کون زیادہ حافظ ہے؟ انہوں نے کہا میں محمد بن اسمٰعیل سے ملا اور میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی حدیث ایسی بیان کروں جس کو وہ نہ پہچانتے ہوں پر نہ ہو سکا۔ اور ابوزرعہ کے سامنے میں ایسی حدیثیں ان کے سر کے بالوں کے شمار میں بیان کر سکتا ہوں۔
محمد بن عبدالرحمٰن دغولی نے کہا اہل بغداد نے محمد بن اسمٰعیل کو ایک کتاب لکھی اس میں یہ شعر تھا ؎

اَلْمُسْلِمُوْنَ بِخَیْرٍ مَّا بَقِیْتَ لَهُمْ ‌ ‌ ‌ وَلَیْسَ بَعْدَكَ خَیْرٌ حِیْنَ تُفْتَقَدُ !

یعنی جب تک تم ہو مسلمانوں کی بہتری ہے ‌ ‌ ‌ اور جب تم نہ رہے تو ان کی بہتری بھی نہیں ہے

امام الائمہ محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے کہا آسمان کے نیچے کوئی حدیث کا جاننے والا محمد بن اسمٰعیل سے زیادہ نہیں ہے۔
ابوعیسٰی ترمذی نے کہا میں نے علل اور اسانید کا زیادہ جاننے والا محمد بن اسمٰعیل سے نہ دیکھا۔
مسلم نے ان سے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ دنیا میں کوئی تمہارے مثل نہیں ہے۔
احمد بن سیار نے تاریخ مرو میں لکھا ہے کہ محمد بن اسمٰعیل بخاری نے علم کو طلب کیا اور لوگوں کی صحبت میں بیٹھے اور حدیث کے لیے سفر کیا اور اس میں مہارت حاصل کی اور صاحب بصیرت ہوئے اور صاحب معرفت بڑے حافظے والے تھے اور فقیہ تھے۔
ابن عدی نے کہا یحییٰ بن ساعد جب بخاری کا ذکر کرتے تو کہتے وہ جنگ کرنے والے مینڈھے ہیں۔
ابوعمرو خفاف نے کہا ہم سے حدیث بیان کی پرہیزگار، پاک ایسے عالم نے جس کا مثل میں نے نہیں دیکھا محمد بن اسمٰعیل نے۔ اور کہا کہ ان کو حدیث کا علم احمد اور اسحاق سے بیس درجہ زیادہ تھا اور جس نے ان کے حق میں کچھ برائی کی اس پر میری طرف سے ہزار لعنت ہے۔ اور کہا کہ اگر بخاری اس دروازے سے آویں اور میں حدیث بیان کرتا ہوں تو میں رعب سے بھر جاؤں
عبداللہ بن حماد آملی نے کہا مجھے آرزو ہے کہ میں امام بخاری کے بدن کا ایک بال ہوتا۔

سلیم ابن مجاہد نے کہا میں نے ساٹھ برس سے کسی کو نہ ایسا فقیہ دیکھا نہ ایسا پرہیزگار جیسے محمد بن اسمٰعیل تھے موسیٰ بن ہارون نے کہا اگر اہل اسلام جمع ہو کر چاہیں کہ کوئی دوسرے شخص کو بخاری کی طرح کھڑا کریں تو یہ ممکن نہیں۔

عبداللہ بن محمد بن سعید بن جعفر نے کہا میں نے بصرہ میں علماء سے سنا وہ کہتے تھے دنیا میں کوئی محمد بن اسمٰعیل کی مثل معرفت اور صلاح میں نہیں ہے۔ پھر عبداللہ نے کہا میں بھی یہی کہتا ہوں۔

حافظ ابوالعباس نے کہا اگر کوئی شخص تیس ہزار حدیث لکھے تو وہ بے پرواہ ہر گا بخاری کی تاریخ سے۔

حاکم ابواحمد نے کہا وہ اماموں میں سے تھے معرفت حدیث میں اور جمع حدیث میں۔

حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہ بخاری کے مشائخ اور ان کے اہل عصر کے اقوال ہیں، اور جو میں بعد والوں کے بھی اقوال لکھوں تو کاغذ تمام ہو جاوے گا اور عمر ختم ہو جاوے گی۔ یعنی بے شمار لوگوں نے ان کی تعریف کی ہے۔

امام بخاری کے وُسعتِ حافظہ اور سُرعتِ ذہن اور وفورِ علم کا بیان

ابن عدی نے کہا میں نے بغداد کے متعدد مشائخ سے سنا وہ کہتے تھے جب محمد بن اسمٰعیل بغداد کو آئے تو اصحاب حدیث نے ان کا حال سنا اور سب جمع ہوئے اور ان کا امتحان لینا چاہا تو سو حدیثوں کے متون اور اسانید کو الٹ پلٹ کر دس دس حدیثیں دس آدمیوں کو بانٹ دیں اور یہ ٹھیرا کہ بخاری کی مجلس میں جا کر ہر ایک آدمی ان سے باری باری یہ حدیثیں پوچھے۔ جب مجلس جم گئی اور بہت سے لوگ بغداد اور خراسان کے حاضر تھے تو ان دس آدمیوں میں سے ایک اٹھا اور اس نے پوچھا ایک حدیث کو ان دس حدیثوں میں سے۔ بخاری نے کہا میں نہیں پہچانتا اس حدیث کو۔ پھر اس نے دوسری حدیث پوچھی۔ بخاری نے یہی جواب دیا، یہاں تک کہ وہ فارغ ہو گیا اور بخاری یہی کہتے رہے میں نہیں پہچانتا۔ اب جو علماء تھے وہ تو تاڑ گئے کہ یہ شخص سمجھ دار ہے اور جو ناواقف تھے وہ بخاری کو کم علم سمجھے۔ جب دسوں آدمی اپنی حدیثوں سے فارغ ہو گئے اور بخاری یہی جواب دیتے رہے میں نہیں پہچانتا۔ اس وقت وہ متوجہ ہوئے پہلے شخص کی طرف اور کہا تیری پہلی حدیث تو وہ اس طرح سے ٹھیک ہے، اور دوسری اس طرح اور تیسری اس طرح۔ یہاں تک کہ دسوں کو بیان کر دیا۔ اور ہر ایک کا متن اس کے اسناد کے ساتھ اور اسناد متن کے ساتھ لگایا۔ پھر دوسرے شخص کی طرف متوجہ ہوئے، پھر تیسرے کی طرف اور دسوں سے اسی طرح بیان کیا۔ تب سب لوگوں نے ان کے حفظ اور فضیلت کا اقرار کیا۔

حافظ ابن حجر نے کہا اس نقل سے امام بخاری کا حافظہ معلوم ہوتا ہے۔ اول تو غلط حدیثوں اور اسنادوں کا صحیح کرنا، دوسرے بہ ترتیب پھر سو حدیثوں کو بیان کرنا دونوں سخت مشکل ہیں۔ حالانکہ امام بخاری نے ان حدیثوں کو

ایک ہی بار سنا تھا۔ اور ہم نے ابو بکر کلورانی سے روایت کیا کہ امام بخاری ایک ہی بار میں کتاب کی کتاب یاد کر لیتے تھے۔ اور اوپر گزر چکا کہ وہ طالب علمی کے زمانے میں بھی سنتے تھے اور نہ لکھتے تھے۔

ابو الازہر نے کہا سمرقند میں چار سو محدث تھے۔ سب کے سب جمع ہوئے اور محمد بن اسمٰعیل کو مغالطہ دینا چاہا۔ اور شام کی اسناد عراق کی اسناد میں شریک کر دی اور عراق کی حرم میں اور حرم کی یمن میں۔ باوجود اس کے ایک غلطی بھی امام بخاری سے نہ کرا سکے (سبحان اللہ! یہ حافظہ اور یہ ذہن خداداد تھا)۔

غنجار نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے میں نے سنا ابو القاسم منصور بن اسحاق بن ابراہیم اسدی سے، وہ کہتے تھے میں نے سنا ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم سے، وہ کہتے تھے میں نے سنا یوسف بن موسیٰ مروزی سے۔ وہ کہتے تھے میں بصرے میں تھا جامع مسجد میں، اتنے میں ایک منادی کی آواز سنی اے علم والو! محمد بن اسمٰعیل بخاری آئے ہیں۔ یہ سن کر لوگ کھڑے ہوئے، میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ پھر ہم نے دیکھا ایک شخص کو جو جوان ہے، اس کی داڑھی میں سفیدی نہیں ہے انہوں نے نماز پڑھی ستون کے پیچھے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے، لوگوں نے ان کو گھیر لیا اور ان سے درخواست کی ایک مجلس میں حدیث سنانے کی۔ انہوں نے قبول کیا۔ پھر منادی نے آواز دی اے علم والو! محمد بن اسمٰعیل بخاری آئے اور ہم نے ان سے درخواست کی ایک مجلس کرنے کی حدیث سنانے کے لیے تو انہوں نے منظور کر لیا کل فلاں مقام میں مجلس ہوگی۔ جب دوسرا دن ہوا تو محدثین اور حفاظ اور فقہاء جمع ہوئے قریب ایک ہزار آدمیوں کے۔ ابو عبد اللہ حدیث سنانے کے لیے بیٹھے۔ انہوں نے سنانے سے پہلے کہا اے بصرہ والو! میں جوان ہوں اور تم نے مجھ سے چاہا کہ میں تم سے حدیث بیان کروں۔ اور میں تم سے حدیث بیان کروں گا تمہارے شہر والوں کی جو تمہارے پاس نہیں ہیں۔ یہ سن کر لوگوں نے تعجب کیا۔ امام بخاری نے حدیث سنانا شروع کیا اور کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عثمان بن جبلہ بن رواد عتکی نے، اس نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اس نے شعبہ سے، اس نے منصور وغیرہ سے، اس نے سالم بن ابی الجعد سے اس نے انس بن مالک سے کہ ایک گنوار آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ! ایک شخص محبت کرتا ہے ایک قوم سے، اخیر تک۔ پھر امام بخاری نے کہا یہ حدیث تمہارے پاس منصور کی روایت سے نہیں ہے بلکہ اور لوگوں کی روایت سے ہے سوا منصور کے۔ یوسف بن موسیٰ نے کہا پھر اسی طرح مجلس کو تمام کیا۔ ہر ایک حدیث کو روایت کرتے اور کہتے یہ تمہارے پاس فلاں کی روایت سے نہیں ہے۔

حمدویہ بن خطاب نے کہا جب بخاری اخیر بار عراق سے آئے اور لوگ ان سے بہت ملے اور ہجوم کیا تو انہوں نے کہا کاش تم اس وقت دیکھتے جب ہم بصرے کو گئے تھے۔ گویا انہوں نے اشارہ کیا اسی قصہ کی طرف۔

امام بخاری نے کہا میں نیشاپور میں خفیف بیمار ہوا رمضان کے مہینہ میں تو اسحاق بن راہویہ مجھے پوچھنے کو آئے اپنے چند یاروں کے ساتھ۔ انہوں نے کہا اے ابو عبداللہ! کیا تم روزے سے نہیں ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا تم نے جلدی کی رخصت کے قبول کرنے میں۔ میں نے کہا مجھ کو خبر دی عبدان نے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء سے، کہا کونسی بیماری میں افطار کرنا چاہیے عطاء نے کہا کوئی سی بیماری ہو جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا امام بخاری نے کہا یہ روایت اسحاق بن راہویہ کے پاس نہیں تھی۔

سلیم بن مجاہد نے کہا محمد بن اسمٰعیل کہتے تھے میں کوئی حدیث صحابہ اور تابعین سے روایت نہیں کرتا جن کی ولادت اور وفات اور وطن کو میں نہ جانتا ہوں، اور میں کوئی حدیث موقوف ایسی روایت نہیں کرتا جس کے اصل اللہ کی کتاب یا رسول اللہ کی سنت سے مجھ کو معلوم نہ ہو۔

علی بن حسین بن عاصم بیکندی نے کہا محمد بن اسمٰعیل ہمارے پاس آئے۔ ایک شخص ہمارے اصحاب میں سے بولا میں نے اسحاق بن راہویہ سے سنا وہ کہتے تھے گویا میں اپنی کتاب میں ستر ہزار حدیثوں کو دیکھ رہا ہوں۔ محمد بن اسمٰعیل نے کہا اس میں تعجب کیا ہے۔ شاید اس زمانہ میں وہ شخص موجود ہو جو دو لاکھ حدیثوں کی طرف اپنی کتاب میں دیکھ رہا ہو، اور مراد لیا اس سے اپنے تئیں۔

محمد بن حمدویہ نے کہا میں نے بخاری سے سنا وہ کہتے تھے مجھے ایک لاکھ صحیح حدیثیں یاد ہیں اور دو لاکھ غیر صحیح۔

وراقہ نے کہا میں نے امام بخاری سے سنا وہ کہتے تھے میں رات کو نہیں سویا یہاں تک کہ میں نے شمار کیا کہ کتنی حدیثیں میں نے اپنی کتابوں میں شریک کیں تو وہ دو لاکھ حدیثیں نکلیں، اور ایک روایت میں ہے امام بخاری نے کہا میں دس ہزار حدیثیں صرف نماز کے باب میں روایت کر سکتا ہوں۔ وراقہ نے کہا میں نے ان سے پوچھا کہ جتنی حدیثیں تمہاری کتابوں میں ہیں وہ سب تم کو یاد ہیں؟ انہوں نے کہا بیشک ان میں سے کوئی مجھ پر چھپی ہوئی نہیں ہے اور میں نے اپنی تمام کتابوں کو تین بار تصنیف کیا ہے (یعنی تین بار صاف کیا ہے) اور ایک بار میں نے سنا کہ انہوں نے بھلاواں پیا ہے۔ میں نے پوچھا ان سے تنہائی میں حافظہ کی کوئی دوا بھی ہے؟ انہوں نے کہا میں نہیں جانتا۔ پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ حافظہ کے لیے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے کہ انسان اپنی یاد پر بھروسہ نہ کرے اور ہمیشہ دیکھتا رہے۔ اور کہتے تھے کہ میں حج کے بعد مدینہ میں ایک سال رہا۔ پھر بصرہ میں پانچ برس رہا، اپنی کتابوں کے ساتھ تصنیف کرتا تھا اور حج کرتا تھا اور مکہ سے بصرہ کو لوٹ جاتا تھا۔ اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تصنیفات میں مسلمانوں کو برکت دے گا۔ اور کہتے تھے کہ ایک بار میں نے انسؓ کے یاروں کا خیال کیا تو تین سو آدمی میرے ذہن میں آئے۔ اور میں کسی شیخ کے پاس نہیں گیا مگر جتنا

فائدہ میں نے اس سے اُٹھایا اس سے زیادہ اس نے مجھ سے اُٹھایا۔
وراقہ نے کہا امام بخاری نے ہبہ میں ایک کتاب بنائی جس میں پانچ سو حدیثیں تھیں اور کہا کہ وکیع کی کتاب میں ہبہ کے باب میں صرف دو یا تین حدیثیں مسند ہیں اور ابن المبارک کی کتاب میں پانچ ہوں گی۔
اور کہتے تھے میں حدیث بیان کرنے کے لیے نہیں بیٹھا یہاں تک کہ میں نے صحیح حدیث کو سقیم سے پہچانا اور یہاں تک کہ میں نے اہل رائے کی کتابیں دیکھیں اور بصرہ میں کوئی حدیث نہ چھوڑی جس کو میں نے نہ لکھا ہو۔ اور کہتے تھے کہ کوئی چیز جس کی احتیاج ہو ایسی نہیں ہے جو کتاب اور سنت میں نہ ہووے۔ میں نے کہا اس کی معرفت ممکن ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ممکن ہے۔
احمد بن حمدون حافظ نے کہا میں نے امام بخاری کو ایک جنازہ سے میں دیکھا اور محمد بن یحییٰ ذہلی ان سے پوچھتے تھے اسماء اور علل کو، اور بخاری تیر کی طرح اس کے بیان کرنے میں رواں تھے، گویا قل ھو اللہ پڑھ رہے ہیں۔
ابو حامد اعمش حافظ سے روایت ہے، ہم محمد بن اسمٰعیل بخاری کے پاس تھے نیشا پور میں۔ اتنے میں مسلم بن حجاج (جن کی صحیح مسلم ہے) آئے اور ان سے یہ حدیث پوچھی عبداللہ بن عمر کی ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو ایک لشکر میں بھیجا۔ اور ہمارے ساتھ ابو عبیدہ تھے اخیر تک جو لمبی حدیث ہے۔ بخاری نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ابن ابی اویس نے، انہوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی میرے بھائی نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے عبیداللہ سے پھر بیان کی پوری حدیث۔ پھر ایک آدمی نے ان کے سامنے یہ حدیث پڑھی حجاج بن محمد کی ابن جریج سے انہوں نے موسی بن عقبہ سے، انہوں نے سہیل بن ابی صالح سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے ابو ہریرہ سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا مجلس کا کفارہ جب آدمی کھڑا ہو یہ ہے کہ کہے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ مسلم نے کہا دنیا میں اس سے بھی اچھی حدیث ہوگی؛ ابن جریج عن موسی بن عقبة عن سهيل بن ابی صالح۔ اور اس اسناد سے دنیا میں یہی حدیث ہے۔ محمد بن اسمٰعیل نے کہا ہاں مگر اس میں علت ہے۔ مسلم نے کہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه۔ اور لرز گئے اور کہا بیان کرو مجھ سے وہ علت کیا ہے؟ بخاری نے کہا چھپا اس کو جو اللہ نے چھپایا یہ حدیث بڑی ہے، لوگوں نے اس کو روایت کیا حجاج بن محمد سے انہوں نے ابن جریج سے۔ مسلم نے عاجزی کی اور امام بخاری کا سر چوما اور رونے کے قریب ہو گئے۔ امام بخاری نے کہا اچھا اگر ایسا ہی ضرور ہے تو لکھ لے۔ حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے، حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے، انہوں نے عون بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کفارہ مجلس کا، اخیر تک۔ مسلم نے کہا تم سے وہی دشمنی رکھے گا جو حاسد ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ دنیا میں تمہاری مثل کوئی نہیں ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا حاکم نے اس قصے کو تاریخ نیشاپور میں ابو محمد مخلدی سے اور روایت کیا اس کو بیہقی نے مدخل میں حاکم سے۔

دوسری طرز پر اس میں یہ ہے کہ میں نے سنا ابو نصر احمد بن محمد وراق سے۔ وہ کہتے تھے میں نے سنا احمد بن حمدون قصار سے یعنی ابو حامد اعمش سے، وہ کہتے تھے میں نے سنا مسلم بن حجاج سے اور وہ آئے محمد بن اسمٰعیل بخاری کے پاس پھر بوسہ دیا ان کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں اور کہا مجھے چومنے دو پاؤں اپنے اے استاذوں کے استاذ اور اے محدثوں کے سردار اور اے طبیب حدیث کی علتوں کے تم سے حدیث بیان کی محمد بن سلام نے انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی مخلد بن یزید نے ہم کو خبر دی ابن جریج نے مجھ سے حدیث بیان کی موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مجلس کے کفارہ میں۔ محمد بن اسمٰعیل نے کہا اور ہم سے حدیث بیان کی احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے ان دونوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی حجاج بن محمد نے انہوں نے سنا ابن جریج سے انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے سہیل سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجلس کا کفارہ یہ ہے کہ جب مجلس سے اٹھے تو یہ کہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ۔ محمد بن اسمٰعیل نے کہا یہ حدیث ملاحت دار ہے اور میں نہیں جانتا اس اسناد سے دنیا میں مگر یہی حدیث۔ اتنی بات ہے کہ یہ حدیث معلول ہے۔ حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سہیل نے انہوں نے عون بن عبداللہ سے ان کا قول نقل کیا محمد بن اسمٰعیل نے کہا یہ اولیٰ ہے۔ اور موسیٰ بن عقبہ کی مسنداً سہیل سے کوئی روایت نہیں کرتا اور روایت کیا اس حدیث کو حاکم نے علوم الحدیث میں اسی اسناد سے اس سے مختصراً اور اس کے اخیر میں یہ کہا جس سے وہم ہوتا ہے کہ امام بخاری نے کہا میں اس باب میں سوا ایک حدیث کے اور نہیں جانتا حالانکہ بخاری نے یہ نہیں کہا بلکہ بخاری کا کلام اوپر گذرا اور قیاس سے بعید ہے کہ بخاری ایسا کہتے باوجود اس کے کہ ان کو معلوم تھیں وہ حدیثیں جو اس باب میں آئی ہیں۔ واللہ اعلم۔

تمام ہوا کلام حافظ ابن حجر کا اس باب میں۔

صحیح بخاری کے اور زیادہ فضائل کا بیان

ابوالہیثم کشمیہنی نے کہا میں نے فربری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے سنا، کہتے تھے میں نے اس جامع صحیح میں کوئی حدیث داخل نہیں کی جب تک غسل نہیں کیا اور دو رکعتیں نہیں پڑھیں اور کہتے تھے میں نے جامع کو چھ لاکھ حدیث سے انتخاب کیا۔ اور کہتے تھے میں نے یہ کتاب جامع مسجد حرام میں تصنیف کی۔ اور کوئی حدیث اس میں شریک نہیں کی جب تک خداوند کریم سے استخارہ نہیں کیا اور دو رکعتیں نہیں پڑھیں اور یقین نہ ہوا مجھ کو اس کی صحت پر۔

حافظ ابن حجر نے کہا اور روایتوں میں جو مذکور ہے کہ وہ اس کو اور شہروں میں تصنیف کرتے تھے۔ ان میں اور اس روایت میں تطبیق اس طرح ہے کہ امام بخاری نے اس کی تصنیف شروع کی مسجد حرام میں۔ پھر حدیثیں نکالتے رہے اور شہروں میں بھی۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے اس کتاب کو سولہ برس میں تصنیف کیا اور ظاہر ہے کہ اتنی مدت تک وہ مکہ میں نہیں رہے تھے۔ اور ابن عدی اور ایک جماعت نے روایت کیا کہ امام بخاری نے تراجم ابواب کو قبر شریف اور منبر شریف کے درمیان مرتب کیا اور ہر ایک ترجمہ کے لیے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اور یہ روایت بھی اگلی روایتوں کے خلاف نہیں ہے۔ کس لیے کہ مرتب کرنے سے یہاں مراد صاف کرنا ہے۔ تو مسودہ پہلے کیا ہوگا اور صاف یہاں کیا ہوگا۔

فربری نے کہا میں نے محمد بن ابی حاتم وراق سے سنا وہ کہتے تھے میں نے امام بخاری کو خواب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلتے دیکھا۔ جہاں سے آپ قدم اٹھاتے بخاری اسی جگہ قدم رکھتے۔ خطیب نے نجم بن فضیل سے بھی یہی خواب نقل کیا۔

خطیب نے کہا مجھ کو لکھا علی بن محمد جرجانی نے اصفہان سے، انہوں نے سنا محمد بن مکی سے، وہ کہتے تھے میں نے سنا فربری سے، وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے مجھ سے پوچھا تو کہاں جاتا ہے؟ میں نے کہا محمد بن اسمٰعیل کے پاس۔ آپ نے فرمایا میری طرف سے ان کو سلام کہنا۔

ابوسہل محمد بن احمد مروزی سے باسناد مروی ہے وہ کہتے تھے میں نے ابوزید مروزی سے سنا وہ کہتے تھے میں رکن اور مقام کے بیچ میں کھڑا تھا۔ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے فرمایا اے ابوزید! تو کب تک شافعی کی کتاب پڑھاوے گا اور میری کتاب نہیں پڑھاتا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی کتاب کونسی ہے؟ آپ نے فرمایا جامع محمد بن اسمٰعیل بخاری کی۔

امام ابوعبدالرحمٰن نسائی سے پوچھا علاء اور سہیل کو۔ انہوں نے کہا وہ دونوں بہتر ہیں فلیح سے اور ان سب کتابوں

ہیں کوئی کتاب محمد بن اسمٰعیل کی کتاب سے زیادہ صحیح نہیں ہے۔

ابو جعفر عقیلی نے کہا جب بخاری نے یہ کتاب تصنیف کی تو اس کو پیش کیا علی بن المدینی اور احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین وغیرہم کے سامنے۔ انہوں نے اس کو اچھا کہا اور گواہی دی کہ اس میں سب حدیثیں صحیح ہیں مگر چار حدیثیں عقیلی نے کہا وہ چار حدیثیں بھی صحیح ہیں اور ان کی صحت میں بخاری کا قول ٹھیک ہے۔

طالبِ حق کو دُنیا میں دو کتابیں کافی ہیں!

ایک اللہ کی کتاب جو سب کے نزدیک مشہور اور متواتر ہے، اور دوسری رسول اللہ کی کتاب وہ یہی صحیح بخاری ہے اگرچہ رسول اللہ کی کتابیں اور بھی ہیں پر کوئی ان میں سے صحیح بخاری کے ہم پلہ نہیں۔ اسی واسطے علماء نے صحیح بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہا ہے۔ طالبِ حق کو یہی دو کتابیں کافی ہیں اور تمام جہان کی کتابوں کو ان دو کتابوں پر پیش کرنا چاہیئے جو ان کے موافق ہوں وہ صحیح ہیں اور جو مخالف ہوں وہ ان کے مصنفین کو مبارک ہیں۔ ہم کو ان کی تقلید کرنا ضرور نہیں۔ اس لیے کہ اکابر مجتہدین جیسے ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک وغیرہم، ان کی تقلید بھی وہیں تک جائز ہے جب تک ان کا قول حدیث صحیح کے خلاف نہ ہو۔ پھر اور علماء متاخرین کا کیا ذکر ہے۔ علماء حدیث نے تصریح کی ہے کہ اعلیٰ درجات صحیح میں وہ حدیث ہے جس پر بخاری اور مسلم دونوں نے اتفاق کیا ہو۔ پھر جس کو صرف بخاری نے نکالا، پھر جس کو صرف مسلم نے نکالا۔ پھر جس حدیث کو اور محدثین نے صحیح کہا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بخاری اور مسلم کی حدیثیں اور مصنفات کی حدیث پر مقدم ہیں اور نہیں خلاف کیا اس میں مگر ابن الہمام حنفی نے، اور ان کا قول بر خلاف جمہور ہے، اس وجہ سے لائق اعتماد نہیں ہے۔

امام بخاریؒ کی وفات کا بیان

احمد بن منصور شیرازی نے کہا جب امام بخاری بخارا کو لوٹے تو شہر سے تین میل پر ان کے لیے ڈیرے لگائے گئے اور لوگوں نے ان کا استقبال کیا۔ یہاں تک کہ کوئی مشہور آدمی ایسا نہ رہا جو ان کے استقبال کو نہ گیا ہو اور ان پر روپیہ اور اشرفیاں تصدق کیے گئے۔ پھر چند روز کے بعد وہاں کے امیر سے ناچاقی ہوئی اس نے امام بخاری کے اخراج کا حکم دیا۔ آخر وہ بیکند کی طرف چلے گئے۔

غنجار نے اپنی تاریخ میں کہا میں نے احمد بن محمد بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے بکر بن منیر سے سنا وہ کہتے تھے خالد بن احمد ذہلی امیر بخارا نے امام بخاری کو کہلا بھیجا کہ تم میرے پاس کتاب الجامع اور تاریخ

لے کر آؤ تاکہ میں ان کو تم سے سنوں۔ امام بخاری نے اس کے ایلچی سے کہا تو امیر سے کہہ دینا کہ میں علم کو ذلیل نہیں کرتا اور سلاطین کے دروازوں پر نہیں لے جاتا۔ اگر اس کو علم کی حاجت ہے تو میری مسجد یا گھر میں آوے۔ اگر تجھ سے یہ نہ ہو سکے تو مجھ کو منع کر دے مجلس میں بیٹھنے سے تاکہ اللہ تعالیٰ کے پاس میرا عذر ہو جاوے اور میں ان لوگوں میں سے نہ ہوں جو علم کو چھپاتے ہیں۔ اس وجہ سے امیر اور امام بخاری میں ناچاقی پیدا ہو گئی۔

حاکم نے کہا میں نے محمد بن عباس ضبی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو بکر بن ابی عمر سے سنا وہ کہتے تھے امام بخاری کو بخارا چھوڑنے کا یہ سبب ہوا کہ خالد بن احمد خلیفہ نے ان کو بلا بھیجا اپنے گھر میں اپنے بچوں کو تاریخ اور جامع پڑھانے کے لیے انہوں نے نہ مانا اور کہا کہ یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ علم کی باتیں خاص لوگوں کو سناؤں اور عام لوگوں کو نہ سناؤں۔ خالد نے حریث بن ابی ورقاء وغیرہ کئی شخصوں کو بہکایا۔ انہوں نے امام بخاری کے مذہب میں گفتگو کی۔ آخر خالد نے ان کو نکال دیا شہر سے۔ امام بخاری نے ان کے حق میں بددعا کی اور فرمایا یا اللہ! جو انہوں نے میرے لیے چاہا وہ خود ان کو اور ان کی اولاد کو پیش آوے۔ پھر ایسا ہی ہوا۔ خالد تو ایک مہینہ کے اندر بہ حکم امیر طاہر کے معزول کیا گیا اور گدھے پر سوار کر کے پھرایا گیا اور قید کیا گیا۔ اور حریث بن ابی ورقاء کو اپنے گھر والوں میں وہ مصیبت پیش آئی جس کا بیان مشکل ہے اور اور لوگ بھی بلاؤں اور آفتوں میں پھنسے۔

ابن عدی نے کہا میں نے عبدالقدوس بن عبدالجبار سے سنا وہ کہتے تھے امام بخاری خرتنگ کو گئے جو ایک گاؤں تھا سمرقند کا اور وہاں ان کے اقربا تھے تو وہیں اترے۔ ایک رات میں نے ان سے سنا۔ وہ دعا کر رہے تھے یا اللہ! تیری زمین کشادہ ہے مگر مجھ پر تنگ ہو گئی۔ اب تو مجھے اپنے پاس بلا لے۔ پھر ایک مہینہ بھی نہ گذرا کہ انہوں نے انتقال فرمایا۔

محمد بن ابی حاتم وراق نے کہا میں نے غالب بن جبریل سے سنا اور امام بخاری خرتنگ میں انہیں کے پاس اترے تھے وہ کہتے تھے کہ امام بخاری چند روز وہاں رہے پھر بیمار ہوئے۔ اس وقت ایک ایلچی آیا سمرقند والوں کا اور کہنے لگا کہ سمرقند کے لوگوں نے آپ کو بلایا ہے۔ امام بخاری نے قبول کیا اور سوار ہونے لگے موزے پہنے، عمامہ باندھا۔ بیس قدم گئے ہوں گے۔ جانور پر چڑھنے کے لیے میں ان کا بازو تھامے تھا کہ انہوں نے کہا مجھ کو چھوڑ دو، مجھے ضعف ہو گیا۔ ہم نے چھوڑ دیا۔ انہوں نے کئی دعائیں پڑھیں پھر لیٹ رہے۔ ان کے بدن سے بہت پسینہ بہا اور انتقال ہو گیا۔ وہ ہمیشہ کہا کرتے تھے۔ مجھے کفن دینا تین کپڑوں میں جن میں نہ قمیص ہو نہ عمامہ۔ (یہی سنت ہے اور قمیص اور عمامہ دونوں بدعت ہیں)۔ ہم نے ایسا ہی کیا۔ جب ان کو کفن میں لپیٹا اور نماز سے فارغ ہوئے اور قبر میں رکھا تو ان کی قبر سے مشک کی طرح خوشبو پھوٹی اور بہت دنوں تک یہ خوشبو باقی رہی۔

یہاں تک کہ کتنے دنوں تک لوگ ان کی قبر کی مٹی لے جاتے تھے۔ (سبحان اللہ! یہ حدیث شریف کی خدمت کی برکت تھی)۔ آخر ہم نے ان کی قبر کے گرد لکڑی کا جال بنا دیا۔

خطیب نے کہا مجھ کو خبر دی علی بن حاتم نے ان کو خبر دی محمد بن محمد مکی نے۔ انہوں نے کہا میں نے سنا عبدالواحد ابن آدم طواویسی سے، وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ کے ساتھ ایک جماعت تھی صحابہ کرام کی۔ آپ ایک جگہ کھڑے ہوئے تھے، میں نے سلام کیا آپ کو۔ آپ نے جواب دیا۔ پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں؟ آپ نے فرمایا محمد بن اسمٰعیل کا انتظار کر رہا ہوں بعد چند روز کے امام بخاری کی وفات کی خبر آئی اور میں نے غور کیا تو وہ اسی وقت مرے تھے جب میں نے یہ خواب دیکھا تھا۔

مہیب بن سلیم نے کہا امام بخاری کی وفات ہفتہ کی رات کو عید الفطر کی شب میں ہوئی ۲۵۶ھ ہجری میں اور ایسا ہی کہا امام حسین بن حسین بزار نے اور کہا کہ ان کی عمر تیرہ دن کم باسٹھ برس کی تھی۔ اللہ جل جلالہ ان پر رحم کرے اور ان کو درجات عالیہ مرحمت فرماوے۔

تمام ہوا کلام حافظ ابن حجر کا مقدمہ فتح الباری میں۔

قسطلانی نے ارشاد الساری میں نقل کیا ابو علی حافظ سے انہوں نے کہا مجھ کو خبر دی ابو الفتح نصر ابن الحسن سمرقندی نے جب وہ آئے ہمارے پاس ۴۶۴ھ میں کہ سمرقند میں ایک مرتبہ بارش کا قحط ہوا لوگوں نے پانی کے لیے کئی بار دعا کی پر پانی نہ پڑا۔ آخر ایک نیک شخص آئے قاضی سمرقند کے پاس اور ان سے کہا میں تم کو ایک اچھی صلاح دیا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا بیان کرو۔ وہ شخص بولے تم سب لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر امام بخاری کی قبر پر جاؤ اور وہاں جا کر اللہ سے دعا کرو، شاید اللہ جل جلالہ ہم کو پانی عطا فرماوے۔ یہ سن کر قاضی نے کہا تمہاری رائے بہت خوب ہے۔ اور قاضی سب لوگوں کو ساتھ لے کر امام بخاری کی قبر پر گیا۔ اور لوگ وہاں روئے اور صاحب قبر کے وسیلہ سے پانی مانگا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت شدت کا پانی برسانا شروع کیا یہاں تک کہ شدت بارش سے سات روز تک لوگ خرتنگ سے نکل نہ سکے۔ اور مناقب امام بخاری کے بہت ہیں اور مشہور ہیں۔ انتہیٰ۔

ابو یعلی خلیلی نے کہا کتاب الارشاد میں کہ ولادت امام بخاری کی بارھویں شب میں شوال کے جمعہ کے دن عشا کی نماز کے بعد ۱۹۴ھ میں ہوئی اور وہ ایک مرد تھے نحیف الجثہ، میانہ قامت۔

اشعۃ اللمعات میں ہے کہ امام بخاری کو امیر المومنین فی الحدیث اور ناصر الاحادیث المصطفویہ اور ناشر المواریث المحمدیہ کا لقب دیا ہے۔

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے اپنی بعض تالیفات میں لکھا ہے کہ ایک دن ہم اس حدیث میں بحث کر رہے تھے لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ۔ یعنی اہل فارس وفی روایۃ لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ۔ میں نے کہا کہ امام بخاری ان لوگوں میں داخل ہیں کس لیے کہ خدا تعالیٰ نے حدیث کا علم انہیں کے ہاتھوں مشہور کیا ہے اور ہمارے زمانے تک باسناد صحیح متصل اسی مرد کی ہمت مردانہ سے باقی رہی۔ وہ شخص اہل حدیث سے ایک قسم کا بغض رکھتا تھا جیسے ہمارے زمانے کے اکثر فقیہوں کا حال ہے۔ خدا ان کو ہدایت کرے۔ اس نے میری بات کو پسند نہ کیا (حالانکہ شاہ صاحب نے بخاری کو ان لوگوں میں داخل کیا تھا اور اس کے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ فقیر کا تو اعتقاد رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ کی نسبت یہ ہے کہ مراد اس سے بخاریؒ ہیں) اور کہا کہ امام بخاری حدیث کے حافظ تھے، نہ عالم۔ اور ان کو ضعیف اور صحیح حدیث کی پہچان تھی لیکن فقہ اور فہم میں کامل نہ تھے۔ (اے جاہل! تو نے امام بخاری کی تصنیفات پر غور نہیں کیا ورنہ ایسی بات ان کے حق میں نہ نکالتا۔ وہ تو فقہ اور فہم اور باریکی استنباط میں طاق ہیں اور مجتہد مطلق ہیں اور اس کے ساتھ حافظ حدیث بھی تھے۔ یہ فضیلت کسی مجتہد کو بہت کم نصیب ہوئی ہے) شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے اس شخص کی طرف سے منہ پھیر لیا (کیونکہ جواب جاہلاں باشد خموشی) اور اپنے لوگوں کی طرف متوجہ ہوا اور میں نے کہا کہ حافظ ابن حجر تقریب میں لکھتے ہیں محمد بن اسمٰعیل امام الدنیا فی فقہ الحدیث یعنی امام بخاری سب دنیا کے امام ہیں فقہ میں اور یہ امر اس شخص کے نزدیک جس نے فن حدیث کا تتبع کیا ہو بدیہی ہے۔ بعد اس کے میں نے امام بخاری کی چند تحقیقات علمیہ جو سوا ان کے کسی نے نہیں کی ہیں بیان کیں۔ اور جو کچھ خدا نے چاہا وہ میری زبان سے نکلا۔

خواجہ محمد امین نے کہا جو کچھ شاہ صاحب نے فرمایا اس کی حفظ کی ہم کو گنجائش نہیں ہے مگر اس کا حاصل باختصار لکھتا ہوں:

جاننا چاہیے کہ علم حدیث ہجرت کے ننانوے سال تک جمع نہیں ہوا تھا اور سینہ بسینہ منتقل ہو رہا تھا۔ سو برس کے بعد جمع ہونا شروع ہوا۔ اور دوسرے سو برس تک آہستہ آہستہ مضبوط ہوتا رہا اور تصانیف مرتب ہوتی رہیں۔ بعد دو سو سال کے امام بخاری نے حدیث کا جھنڈا اٹھایا اور اس فن میں مرجع عالم ہوئے تو سب سے پہلے جس چیز کو امام بخاری نے انجام دیا وہ تمیز ہے حدیث کے اقسام میں بعد ان کے محدثین ان کے قدم بقدم چلے والفضل للمتقدم۔

تفصیل اس کلمہ کی یہ ہے کہ جب حدیثیں جمع ہو گئیں اور محدثین نے اس میں غور کیا، انہوں نے دیکھا، کہ بعض حدیثیں مستفیض (مشہور) ہیں جن کو تین صحابیوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور ہر ایک صحابی سے بہت لوگوں نے سنا اور روز بروز وہ حدیث مشہور ہوتی گئی۔ یہ تو اعلیٰ مرتبہ حدیث کا ہے

اس کے بعد حدیث مشہور ہے جس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صحابی یا دو نے روایت کیا ہو۔ پھر عزیز کہ کبار تابعین یا صغار تابعین یا کبار تبع تابعین میں اس کے کئی طریق ہو گئے جیسے حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کہ کتب صحیحہ میں سوا حضرت عمرؓ کے دوسرا کوئی اس کا راوی نہیں ہے اور حضرت عمرؓ سے بھی سوائے علقمہؓ کے کوئی راوی نہیں اور علقمہ سے سوائے محمد بن ابراہیم کے کوئی راوی نہیں اور محمد بن ابراہیم سے سوا یحییٰ بن سعید کے کوئی راوی نہیں اور یحییٰ بن سعید صغار تابعین میں سے ہیں، ان سے بے شمار لوگوں نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ ان کے بعد وہ حدیث ہے جو طبقہ اولیٰ میں درجہ شہرت کو نہیں پہنچی اور اس کی کئی قسمیں ہیں اس لیے کہ اگر اس حدیث کے کئی طریق ہوں اس کے نکالنے والے تک صحابی ہو یا تابعی یا تبع تابعی اور ہر ایک طریق دوسرے طریق کا گواہ ہو اور ہر ایک کو دوسرے سے قوت ہو تو وہ حدیث حسن ہے اور اگر اس کا ایک ہی طریقہ ہو تو وہ غریب مطلق ہے پھر حسن حدیث کے، اگر بعض طریقے اس قسم کے ہوں کہ اس میں سب ثقات ہوں بغیر نکرت اور شذوذ کے اور راوی اس کے علماء ہوں حدیث کے جو مشہور ہیں ساتھ عدالت اور ضبط کے تو اس کو صحیح کہتے ہیں اور جو مرسل ہو ثقات کی یا روایت ہو اہل علم کی جو تابعین نہ ہوں حد ضبط کو پہنچے ہوئے مگر اس کے کئی طریقے ہوں جو ایک دوسرے کو قوت دیتے ہوں تو وہ حسن ہے۔ اور یہی ہے اصطلاح ترمذی کی اور انہوں ہی نے سب سے پہلے حسن کا نام مشہور کیا۔ اور جو حدیث مشہور ہو لیکن اس کا کوئی طریق صحت کی حد کو نہ پہنچا ہو وہ بھی حسن میں داخل ہے۔ اور ایسی حدیثیں کم ہیں۔

تو امام بخاری نے اپنی کتاب کو خاص کیا ہے صحیح سے بعض ان میں سے مستفیض ہیں بعض مشہور ہیں۔ بعض صحیح مقبول اور اس کام میں سب سے پہلے بخاری نے قدم جمایا اور اگر بالفرض امام بخاری میں سوا حدیث صحیح کے تمیز کرنے کے اور کوئی فضیلت نہ ہوتی جب بھی وہ لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰٓؤُلَآءِ میں داخل ہوتے اس لیے، کہ ایمان صرف فقہ کا نام نہیں ہے بلکہ تفسیر اور سیر اور تمام فنون حدیث کے ایمان کے موقوف علیہ ہیں پھر وہ شخص جس میں یہ سب باتیں جمع ہوں کیونکر داخل نہ ہوگا۔ اور امام بخاری ۲۰۰ھ ہجری کے بعد ظاہر ہوئے۔ ان سے پہلے کئی علماء نے علوم دینی میں کئی کتابیں لکھی تھیں، امام مالک اور سفیان ثوری نے فقہ میں اور ابن جریج نے تفسیر میں اور ابو عبید نے غریب القرآن میں اور محمد بن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ نے سیر میں اور عبداللہ بن مبارک نے زہد اور مواعظ میں اور بعضوں نے بدء الخلق اور قصص الانبیاء میں اور یحییٰ بن معین نے احوال صحابہ اور تابعین میں اور بعضوں نے رؤیا اور ادب اور طب اور شمائل میں اور بعضوں نے اصول حدیث اور اصول فقہ اور رد میں مبتدعین مانند جہمیہ وغیرہ کے۔ امام بخاری نے ان سب علوم پر غور کیا اور اس کے جزئیات اور کلیات کو چھانٹا۔ پس کچھ ان علموں میں سے جو احادیث صحیحہ سے بخاری کی شرط پر نکلے ہیں اپنی کتاب میں لائے تاکہ مسلمانوں کے

ہاتھ میں ان علوم کے اصول میں سے ایک حجت قاطعہ رہے جس میں شک کو دخل نہ ہو۔ اور عقل صاف اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ جب تک کوئی شخص جزئیات اور کلیات علی کو نہ جانے وہ احادیث صحیحہ سے جو ثابت ہے اس کو چن نہیں سکتا۔ چنانچہ اگر کوئی کہے کہ فلاں نے قانون قواعد طبیہ کو چنا ہے اور جو کچھ صحیح دلیلوں سے ثابت ہوا ہے اس کو الگ کیا ہے۔ تو بطریق بداہت معلوم ہو جاوے گا کہ اس شخص نے جزئیات اور کلیات قانون کو مستحضر کیا ہے اور جو ترازو واللہ تعالیٰ نے اس کے سینہ میں رکھی اس میں ہر ایک بات کو تولا ہے۔ ایسا ہی اگر کوئی کہے کہ فلاں شخص نے ابوالطیب متنبی کے دیوان کا انتخاب کیا ہے تو بالبداہت یہ امر معلوم ہو گا کہ عروض اور عربیت اور طریق انشاء شعر کو وہ خوب جانتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری کو ان علوم میں مہارت تھی اور مسائل کے دلائل کا انہوں نے امتحان کیا تھا۔ اور جو مسائل کتاب اللہ یا حدیث صحیح سے ثابت ہیں ان کو انہوں نے الگ کیا ہے اور کافی ہے یہ فضیلت ان کی اور فقہ ان کی۔ اور اگر ہم انصاف کریں تو علماء متقدمین میں سے کسی کو ایسا نہیں پاتے کہ اس نے ان تمام فنون میں گفتگو کی ہو بلکہ ان کا کلام ایک یا دو فن سے خاص ہے اور متقدمین میں سے ہم کسی کو ایسا نہیں پاتے کہ اشارات حدیث سے استدلال کرنے میں وہ امام بخاری سے بڑھ گیا ہو۔ اور یہ بھی معلوم ہو گا کہ علوم کے اصول احادیث صحیحہ سے نکالنا اور ان کا پرکھنا بہت بڑا کام ہے۔ شریعت میں اور محتاج ہے بڑے ذہن اور حفظ کا یہاں تک کہ امام احمدؒ نے باوصف اس تبحر کے جو ان کو حاصل تھا یہ کہا ہے کہ ہم سیر اور تفسیر اور زہد کے انتقاد سے عاجز ہیں کیونکہ ان فنون میں اکثر حدیثیں مرسل اور ضعیف ہیں۔ اس کے ساتھ امام بخاری نے ہر ایک فن میں فوائد جلیلہ زیادہ کیے ہیں موقوفات صحابہؓ اور تابعین سے۔ اور ان کو پھیلایا ہے اپنی کتاب کے تراجم میں۔ اور طریقہ استحضار احادیث کا مسائل متعلقہ میں سکھلایا ہے اور طریقہ استدلال کا اشارہ نصوص سے تعلیم کیا ہے گویا اس امر کے مخترع امام بخاری ہی ہیں۔

البتہ بخاری کی استدلال میں بعضی قسمیں ایسی ہیں جن کو محققین فقہا قبول نہیں کرتے جیسے استدلال کرنا دو احتمالوں والے لفظ سے ایک مسئلہ پر وَلِلنَّاسِ فِيمَا يَعْشِقُونَ مَذَاهِبُ۔ اور علماء میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو بعض مواضع میں اس پر اعتراض نہ ہوا ہو۔ اور عقد تراجم میں بھی بعض لوگ سوء ترتیب کو پیش کرتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اُن سے پیشتر فن بتویب خوب جاری نہیں ہوا تھا اور اہل علم کا خیال مطالب عالیہ پر رہتا ہے نہ تراجم اور ترتیب پر۔ تمام ہوا کلام شاہ صاحب کا۔

مولانا ابوالطیب نے اتحاف النبلاء میں لکھا ہے کہ بخاری کا تفقہ اور باریکی استنباط اس درجہ پر ہے کہ کوئی منصف عالم اس کا انکار نہیں کر سکتا اور شراح حدیث نے قدیماً و حدیثاً کیسی محنتیں ان کے تراجم الابواب کی تطبیق میں کی ہیں اور اب تک مؤلف کے اصل مطلب تک رسائی نہیں ہوئی۔ اس واسطے علماء نے اتفاق کیا ہے کہ امام

بخاری فقہ اور حدت ذہن اور فہم کتاب و سنت میں بے نظیر تھے انتہیٰ۔

غرض وفات امام بخاری کی عید الفطر کی رات کو ہوئی اور بروز عید بعد نماز ظہر کے خرتنگ میں دفن ہوئے خرتنگ بفتح خائے معجمہ و سکون راء ایک قریہ ہے سمرقند کے قریوں میں سے۔ اور بخارا ایک شہر ہے بڑا ماوراء النہر کے شہروں میں سے۔ اس کے اور سمرقند کے بیچ میں آٹھ روز کی راہ ہے۔

ایک شخص نے امام بخاری کی تاریخ ولادت صدق[۱۹۴] کے لفظ سے اور مدت عمر حمید[۶۲] سے اور تاریخ وفات نور[۲۵۶] کے لفظ سے نکالی ہے۔

امام بخاری مستجاب الدعوات تھے۔ انہوں نے اپنی کتاب کے قاری کے لیے بھی دعا کی ہے اور صدہا مشائخ نے اس کا تجربہ کیا ہے کہ صحیح بخاری کا ختم ہر ایک مطلب اور مقصد کے لیے مفید ہے۔ سید جمال الدین محدث نے اپنے استاذ سید اصیل الدین سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا میں نے صحیح بخاری کو قریب ایک سو بیس بار کے پڑھا وقائع اور مہمات میں اور ہمیشہ میرا مقصود حاصل ہوا۔

سند مترجم کی امام بخاریؒ تک

مجھ کو اجازت دی اس کتاب کی میرے شیخ عالم علامہ شیخ احمد[۱] بن ابراہیم بن عیسیٰ شرقی حنبلی نے، ان کو اجازت دی شیخ علامہ عبدالرحمٰن[۲] بن حسن نے، ان کو اجازت دی شیخ عبدالرحمٰن[۳] جبرتی نے انہوں نے روایت کیا شیخ مرتضیٰ[۴] حسینی سے انہوں نے شیخ عمر[۵] بن احمد بن عقیل اور شیخ احمد[۶] جوہری سے، ان دونوں نے روایت کیا عبداللہ[۷] بن سالم بصری سے جو شارح ہیں صحیح بخاری کے، وہ روایت کرتے ہیں ابی عبداللہ[۸] محمد بن علاء الدین بابلی سے، وہ روایت کرتے ہیں شیخ سالم سنہوری سے، وہ نجم غیطی[۹] سے وہ شیخ اسلام زکریا[۱۰] انصاری سے، وہ حافظ شیخ اسلام احمد[۱۱] بن علی بن حجر عسقلانی سے، وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم[۱۲] بن احمد تنوخی سے، وہ احمد[۱۳] بن ابی طالب حجار سے، وہ حسین[۱۴] بن مبارک زبیدی حنبلی سے، وہ ابو الوقت عبدالاول[۱۵] بن عیسیٰ سنجری ہروی سے، وہ ابو الحسن[۱۶] عبدالرحمٰن بن محمد بن المظفر بن داؤد داؤدی سے، وہ ابو عبداللہ[۱۷] محمد بن یوسف بن مطر فربری سے وہ امام[۱۸] بخاریؒ سے۔

اس سند میں مترجم سے لے کر امام بخاریؒ تک سترہ واسطے ہیں اور ثلاثی روایت میں امام بخاریؒ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک تین واسطہ ہیں۔ تو مترجم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ثلاثی روایت میں اکیس واسطے ہوئے

دُوسری سند

مترجم نے روایت کیا شیخ احمد بن ابراہیم بن عیسٰی سے انہوں نے شیخ عبدالرحمٰن سے، انہوں نے شیخ عبداللہ سویدان سے، انہوں نے احمد بن محمد جوہری سے، انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن سالم بصری سے جیسے اوپر گذرا۔

تیسری سند

مترجم نے شیخ احمد بن ابراہیم سے، انہوں نے شیخ عبدالرحمٰن بن حسن سے، انہوں نے شیخ حسن قویسی سے انہوں نے شیخ عبداللہ شرقادی سے، انہوں نے شیخ محمد بن سالم حفنی سے، انہوں نے شیخ عید بن علی نمرسی سے، انہوں نے عبداللہ بن سالم بصری سے۔

چوتھی سند

مترجم نے شیخ احمد بن ابراہیم سے انہوں نے شیخ عبدالرحمٰن ابن حسن سے، انہوں نے حسن قویسی سے انہوں نے شیخ داؤد قلعی سے انہوں نے شیخ احمد بن جمعہ بحیرمی سے، انہوں نے شیخ مصطفٰے اسکندرانی معروف بابن الصباغ سے، انہوں نے شیخ عبداللہ بن سالم سے۔ اسی طرح جیسے اوپر گذرا۔

پانچویں سند

قویسی سے، انہوں نے شیخ سلیمان بحیرمی سے، انہوں نے شیخ محمد عشماوی سے، انہوں نے شیخ ابوالعز عجمی سے، انہوں نے شیخ محمد شوبری سے، انہوں نے محمد رملی سے، انہوں نے شیخ الاسلام زکریائے انصاری سے، انہوں نے حافظ ابن حجر عسقلانی سے، انہوں نے شیخ تنوخی سے، انہوں نے شیخ سلیمان بن حمزہ سے، انہوں نے شیخ علی بن حسین بن منیر سے، انہوں نے ابوالفضل بن ناصر سے، انہوں نے شیخ عبدالرحمٰن بن مندہ سے، انہوں نے محمد بن عبداللہ بن ابی بکرہ جوزقی سے، انہوں نے مکی بن عبدان نیشاپوری سے، انہوں نے امام مسلم سے جو صاحب صحیح ہیں، انہوں نے امام بخاری سے راضی ہو اللہ ان سب سے۔

چھٹی سند

مترجم نے شیخ احمد بن ابراہیم سے، انہوں نے شیخ عبداللطیف بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے مفتی محمد

ابن محمود جزائری سے، انہوں نے اپنے والد محمود بن محمد جزائری سے، انہوں نے اپنے والد ابو عبداللہ محمد بن حسین عنابی سے، انہوں نے اپنے والد حسین بن محمد سے، انہوں نے اپنے اخیافی بھائی مصطفیٰ بن رمضان عنابی سے انہوں نے ابو عبداللہ محمد بن شقرون مقری سے، انہوں نے ابی الحسن علی الاجہوری المالکی سے، انہوں نے عمر البجای الحنفی سے، انہوں نے شیخ زکریا انصاری سے، انہوں نے حافظ ابن حجر عسقلانی سے، اسی طرح جیسے اوپر گذرا۔

ساتویں سند

شیخ محمد بن محمود نے اپنے دادا محمد بن حسین سے اجازۃً سنا اور اوپر جو سند مذکور ہوئی وہ سماعاً اور قراءۃً تھی۔ پھر وہی سند ہے جو اوپر گذری۔

آٹھویں سند

شیخ عبداللطیف نے اجازۃً روایت کیا شیخ محمد بن محمود جزائری سے، انہوں نے اپنے شیخ ابوالحسن علی ابن عبدالقادر بن الامین مالکی سے کچھ سماعاً کچھ اجازۃ، انہوں نے اپنے شیخ احمد جوہری سے، انہوں نے احمد بن محمد ابن احمد بنائی سے، انہوں نے ابوالحسن علی الاجہوری سے، انہوں نے عمر بن البجائی سے، انہوں نے زکریائے انصاری سے، انہوں نے حافظ ابن حجر سے۔

نویں سند

جو نہایت اعلیٰ ہے اور ویسی اعلیٰ سند لوگوں کو کم ملی ہوگی:

مترجم نے شیخ احمد بن ابراہیم سے، انہوں نے شیخ عبداللطیف سے، انہوں نے شیخ محمد بن محمود جزائری سے انہوں نے شیخ ابی الحسن علی بن عبدالقادر بن الامین سے، انہوں نے شیخ ابوالحسن علی بن مکرم اللہ عدوی صعیدی سے انہوں نے اپنے شیخ ابو عبداللہ محمد عقیلہ مالکی سے، انہوں نے شیخ حسن بن علی عجمی سے، انہوں نے شیخ احمد بن ابن محمد بن عجیل یمنی سے، انہوں نے یحییٰ بن مکرم طبری سے، انہوں نے ابراہیم بن محمد بن صدقہ دمشقی سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبدالاول فرغانی سے، انہوں نے محمد بن شاذ بخت فارسی سے، انہوں نے یحییٰ بن عمارہ بن مقبل بن شاہان ختلانی سے، انہوں نے فربری سے، انہوں نے امام بخاری سے۔

شیخ عبداللطیف نے کہا اس اسناد میں مجھ سے لے کر امام بخاری تک بارہ واسطے ہیں مترجم کہتا ہے کہ اس اسناد میں مجھ سے امام بخاری تک چودہ واسطے ہیں تو ثلاثیات بخاری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک

اٹھارہ واسطے پڑیں گے اور یہ اسناد بہت عالی ہے۔ چنانچہ اسی عالی سند سے میں ایک حدیث امام بخاری تک تیمناً و تبرکاً لکھتا ہوں:

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عِيْسَى الْحَنْبَلِيُّ اَنَا عَبْدُ اللَّطِيْفِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ الْجَزَائِرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ ابْنِ الْاَمِيْنِ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُكَرَّمِ اللّٰهِ الْعَدَوِيِّ الصَّعِيْدِيِّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدٍ عُقَيْلَةَ الْمَالِكِيِّ عَنْ حَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْعُجَيْمِيِّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْعُجَيْلِ الْيَمَنِيِّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ مُكَرَّمِ الطَّبَرِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَدَقَةَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ الْاَوَّلِ الْفَرْغَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَاذْ بُخْتِ الْفَارِسِيِّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عَمَّارِ بْنِ مُقْبِلِ بْنِ شَاهَانِ الْخُتَّلَانِيِّ عَنِ الْفِرَبْرِيِّ عَنِ الْاِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ الْبُخَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

دسویں سند

مترجم نے روایت کیا شیخ علامہ حسین بن محسن انصاری یمنی سے بلا واسطہ اور بواسطہ احمد بن ابراہیم بن عیسیٰ کے اور شیخ حسین بن محسن روایت کرتے ہیں متعدد مشائخ سے جیسے شریف محدث محمد بن ناصر حازمی اور سید علامہ حسن بن عبدالباری اہدل اور سید علامہ سلیمان بن محمد بن عبدالرحمٰن اہدل مفتی زبید اور اپنے بھائی محمد بن محسن انصاری سے اور ان میں سے ہر ایک کی ایک ایک کتاب ہے اسناد کی جو معروف اور مشہور ہے۔ جیسے شیخ محمد بن محسن روایت کرتے ہیں قاضی احمد بن محمد شوکانی سے اور وہ اپنے باپ شیخ الاسلام قاضی محمد ابن علی شوکانی مجتہد یمن سے، اور ان کی سندیں کتاب اتحاف الاکابر باسناد الدفاتر میں موجود ہیں۔ اس اسناد میں مترجم کو امام شوکانی تک تین واسطے ہیں۔ اور محمد بن ناصر حازمی خود امام شوکانی سے روایت کرتے ہیں اس اسناد میں دو واسطے ہیں اور شیخ محمد بن ناصر سوا امام شوکانی کے روایت کرتے ہیں سید عبدالرحمٰن بن سلیمان سے اور شیخ محمد عابد سندی مدنی سے۔ اور مشائخ معروفین سے۔ اور مترجم نے اپنے صغر سن میں شیخ عبدالحق بن فضل اللہ سے تلمذ کیا ہے گو سند حدیث کی نہیں لی، اور شیخ عبدالحق بلا واسطہ شاگرد تھے امام شوکانی کے رضی اللہ عنہم۔

گیارھویں سند

جس میں مشائخ ہند ہیں۔ مترجم روایت کرتا ہے قاضی حسین بن محسن انصاری خزرجی سعدی سے، وہ روایت

کرتے ہیں محمد بن ناصر حازمی سے، وہ روایت کرتے ہیں مشہور بین الآفاق مولانا محمد اسحاق صاحبؒ دہلوی سے وہ روایت کرتے ہیں شاہ عبدالعزیز دہلوی سے، وہ شیخ ولی اللہ بن شیخ عبدالرحیم سے، وہ ابوالطاہر محمد بن ابراہیم کردی مدنی سے وہ شیخ ابراہیم کردیؒ سے وہ احمد قشاشی سے، وہ احمد بن عبدالقدوس سے، وہ شیخ شمس الدین محمد ابن احمد بن محمد رملی سے، وہ شیخ احمد زکریا بن محمد ابو یحییٰ انصاری سے، وہ شیخ الاسلام حافظ ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی سے۔ آگے وہی سند ہے جو پہلی سند میں گزری۔

بارھویں سند

مترجم روایت کرتا ہے احمد بن ابراہیم بن عیسٰی سے، وہ روایت کرتے ہیں شیخ عالم کامل محمد ابن سلیمان حسب اللہ شافعی مکی سے (اور مترجم نے بلاواسطہ بھی شیخ حسب اللہ سے سنا ہے اور ان کو دیکھا ہے) وہ روایت کرتے ہیں تمام ثبت کو۔ علامہ شیخ عبداللہ شبراوی کے اور علامہ شیخ محمد امیر کے ثبت معروف اور مشہور ہیں۔ راضی ہو اللہ جل جلالہ ان سب بزرگوں سے، اور ان کے ساتھ ہمارا حشر کرے اور عالم برزخ میں ہمارا ان کا ساتھ کرے۔

یا اللہ! بخش دے ان بزرگوں کی طفیل سے مجھ گناہ گار روسیاہ کو جس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہے بجز اس کے کہ وہ ان صالحین کو دوست رکھتا ہے ؎

احب الصالحین ولست منهم!
لعل الله یرزقنی صلاحًا

اور میرے والد ماجد مولوی مسیح الزماں صاحب مرحوم و مغفور کو اور اس کے شائع کرنے والے کو آمین

جلد اوّل

پہلا پارہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ الْحَافِظُ اَبُوْعَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْمُغِیْرَةِ الْبُخَارِیُّ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اٰمِیْنَ

کہا شیخ امام حافظ ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ نے جو بخارا کے رہنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ آمین

کِتَابُ الْوَحْیِ

بَابٌ کَیْفَ کَانَ بَدْءُ الْوَحْیِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِنَّآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ کَمَآ اَوْحَیْنَآ اِلٰی نُوْحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ مِنْۢ بَعْدِہٖ ؕ

۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدِ ِالْاَنْصَارِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیُّ اَنَّہٗ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ ِاللَّیْثِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ہِجْرَتُہٗ

وحی کا بیان

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آنی کیسے شروع ہوئی[۵۲] اور اللہ نے یہ جو فرمایا ہم نے (اے پیغمبر) تجھ پر اس طرح وحی بھیجی جیسے نوح اور اس کے بعد دوسرے پیغمبروں پر بھیجی اس کی تفسیر۔

ہم سے بیان کیا حمیدی نے کہا ہم سے بیان کیا سفیان نے کہا ہم سے بیان کیا یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا مجھ کو خبر دی محمد بن ابراہیم تیمی نے انہوں نے سُنا علقمہ بن وقاص لیثی سے وہ کہتے تھے میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منبر پر سُنا فرماتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جتنے (ثواب کے) کام ہیں وہ نیت ہی سے ٹھیک ہوتے ہیں[۵۳] اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جو نیت کرے پھر جس نے دنیا کمانے یا کوئی عورت

---

[۵۱] امام بخاری نے حمد و نعت نہیں لکھی کیونکہ زبان سے حمد و نعت کہہ لینا کافی ہے لکھنا ضروری نہیں اور اگلے محدثوں کی پیروی کی انہوں نے بھی اپنی کتابوں کو بسم اللہ لکھ کر شروع کیا ہے [۵۲] وحی کا ذکر پہلے اس لیے کیا کہ سارے ارکان ایمان کا ثبوت اس پر موقوف ہے جب یہ ثابت ہو لے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق تھے اور اللہ کی طرف سے آپ پر وحی آتی تھی۔ وحی کا ایک معنے الہام بھی ہے جو اولیاء اللہ کو بھی ہوتا ہے اس لیے قرآن کی یہ آیت لائے انا اوحینا الیک الآیہ اس میں یہ اشارہ ہے کہ وحی سے وہ وحی مراد ہے جو پیغمبروں پر آیا کرتی تھی [۵۳] یعنی بغیر نیت کے کامل نہیں ہوتے یا صحیح نہیں ہوتے۔

اِلٰى دُنْيَا يُصِيبُهَا اَوْ اِلٰى اِمْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ ۔

بیاہنے کے لیے ہجرت کی (دیس چھوڑا) اس کی ہجرت اسی کام کے لیے ہو گی [۱]

۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيَفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَ اَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ رض وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا ۔

ہم سے بیان کیا عبداللہ بن یوسف نے کہا ہم کو خبر دی (امام مالک) نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ (عروہ) سے انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے اللہ ان سے راضی ہو کہ حارث بن ہشامؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور کہا یا رسول اللہ (بتلائیے) آپ پر وحی کیسے آتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی تو ایسے آتی ہے [۲] جیسے گھنٹے کی جھنکار اور یہ وحی مجھ پر بہت سخت گزرتی ہے پھر جب فرشتے کا کہا مجھ کو یاد ہو جاتا ہے تو یہ موقوف ہو جاتی ہے اور کبھی فرشتہ مرد کی صورت میں میرے پاس آتا ہے، مجھ سے بات کرتا ہے، میں اس کا کہا یاد کر لیتا ہوں حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کڑکڑاتے جاڑے کے دن آپ پر وحی اترتی پھر موقوف ہو جاتی اور آپ کی پیشانی سے پسینہ پھوٹ نکلتا۔

۳ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ

ہم سے بیان کیا یحییٰ بن بکیر نے کہا ہم کو خبر دی لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے انہوں نے کہا پہلے جو وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شروع ہوئی وہ اچھا خواب تھا سوتے میں جو آپ خواب دیکھتے وہ (بیداری میں) صبح کی روشنی کی طرح نمود ہوتا [۳] پھر آپ کو تنہائی بھلی لگنے لگی اور آپ حرا

---

[۱] یہ حدیث تبرک کے لیے لائے یا اس لیے کہ امام بخاری کی نیت اس کتاب کے بنانے اور اتنی محنت اٹھانے سے اللہ اور رسول کی رضامندی تھی کہتے ہیں ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس لیے ہجرت کی تھی کہ ام قیس ایک عورت سے نکاح کرنا چاہتا تھا عورت نے نکاح سے انکار کیا اس وقت تک کہ وہ ہجرت نہ کرے آخر اس نے ہجرت کی تب آپ نے یہ حدیث فرمائی اس کو دوسرے صحابہ مہاجر ام قیس کہا کرتے تھے ۱۲ منہ [۲] وحی کی اور صورتیں بھی لکھی ہیں جیسے خواب میں بتلانا جس کا ذکر آگے کی حدیث میں آئے گا یا حضرت جبرئیل کا اپنی اصلی صورت میں نمود ہونا یا اللہ جل جلالہ کا پردے کی آڑ سے خود بات کرنا گھنٹہ کی سی آواز جس وحی میں ہوتی وہ آپ پر بہت سخت ہوتی ۔ سختی سے مقصود آپ کا درجہ بڑھانا تھا اور آخرت کا ثواب عبادت میں جتنی زیادہ تکلیف ہو اتنا ہی زیادہ ثواب ہے ۱۲ منہ [۳] یعنی اس کی تعبیر ظاہر ہوتی ایک حدیث میں ہے کہ پیغمبروں کے خواب وحی ہیں یعنی ہمیشہ سچے ہوتے ہیں ۔

ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ
فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ
قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ
إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ
فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ فَقُلْتُ
مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي
الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ
فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ
أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ
فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ
اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ
مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ فَرَجَعَ بِهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ
فُؤَادُهُ فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ
فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّى
ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيجَةَ وَأَخْبَرَهَا
الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ
خَدِيجَةُ كَلَّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ
اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ
الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي

کے غار میں اکیلے رہا کرتے[1] اور وہاں گنتی کی کئی راتیں تحنّث یعنی عبادت کرتے
جب تک گھر میں آنے کا شوق پیدا ہوتا اور اس کام کے لیے توشہ (ساتھ
لے جاتے پھر (جب توشہ ختم ہو جاتا) تو حضرت خدیجہؓ کے پاس لوٹ کر
آتے[2] اتنا ہی توشہ اور لے جاتے یہاں تک کہ آپ (اسی) غار حرا میں تھے
کہ آپ پر وحی آن پہنچی حضرت جبرئیلؑ آئے انہوں نے کہا پڑھ آپ نے
فرمایا میں نے کہا میں پڑھا (لکھا) آدمی نہیں آپ فرماتے ہیں پھر جبرئیلؑ
نے مجھ کو پکڑ کر ایسا بھینچا کہ میں بے طاقت ہو گیا[3] پھر مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا
پڑھ میں نے کہا میں پڑھا (لکھا) آدمی نہیں (کیوں کر پڑھوں) انہوں
نے مجھ کو پھر پکڑا دوسری بار دبایا اتنا کہ میری طاقت نے جواب دے
دیا پھر مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ میں نے کہا (کیسے پڑھوں) میں پڑھا
(لکھا) نہیں ہوں انہوں نے پھر مجھ کو پکڑا اور تیسری مرتبہ دبوچا پھر
مجھ کو چھوڑ دیا اور کہنے لگے اس پروردگار کے نام سے پڑھ جس نے
(سب چیزیں) بنائیں آدمی کو (خون کی پھٹکی سے بنایا پڑھ اور تیرا پروردگار
بڑے کرم والا ہے پس یہی آیتیں (حضرت جبرئیل علیہ السلام سے) آپ سن کر
(آپ پہاڑ سے) لوٹے آپ کا دل (ڈر کے مارے) کانپ رہا تھا حضرت
خدیجہؓ (اپنی بی بی پاس) جو خویلد کی بیٹی تھیں گئے اور فرمانے لگے مجھ کو کپڑا
اوڑھا دو کپڑا اوڑھا دو لوگوں نے آپ کو کپڑا اوڑھا دیا جب آپ کا ڈر
جاتا رہا تو آپؐ نے خدیجہؓ سے یہ قصّہ بیان کر کے فرمایا مجھے اپنی جان کا
ڈر ہے[4] خدیجہؓ نے کہا ہر گز نہیں قسم خدا کی اللہ تم کو کبھی رسوا نہیں کرے گا
تم تو ناتا جوڑتے ہو اور ناتواں کا بوجھ اپنے اوپر لیتے ہو اور جو چیز (لوگوں پاس

[1] خلوت اور مجاہدہ صفائی قلب کے لیے ضروری ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شروع شروع ایسا ہی کیا گو اللہ کی عنایت آپ کے اوپر بے حد تھی اور پیغمبری اللہ کی دین ہے ریاضت سے کسی کو نہیں مل سکتی [2] بعضوں نے کہا ایک مہینے تک بعضوں نے کہا ایک چلّہ تک آپ اس غار میں عبادت کرتے رہے ۱۲ [3] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے یہاں تک کہ فرشتے کا زور ختم ہو گیا یعنی حضرت جبرئیلؑ نے اپنی پوری قوت صرف کر دی اور چونکہ حضرت جبرئیلؑ اس وقت اپنی اصلی صورت میں نہ تھے تو یہ کچھ بعید نہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ [4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا حال دیکھ کر ڈرے کہ کہیں جان پر نہ بن جائے یہ نہیں کہ آپ کو اس امر میں شک تھا کہ یہ بات اللہ کی طرف سے ہے ۱۲

الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى ابْنَ عَمِّ خَدِيْجَةَ وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنَ الْاِنْجِيْلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهٗ خَدِيْجَةُ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ يَا ابْنَ اَخِيْ مَاذَا تَرٰى فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَاٰى فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى يَالَيْتَنِيْ فِيْهَا جَذَعًا يَالَيْتَنِيْ اَكُوْنُ حَيًّا اِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِيَ وَاِنْ يُّدْرِكْنِيْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّيَ

نہیں وہ ان کو کما دیتے ہو اور مہمان کی مہمانی کرتے ہو اور حادثوں میں حق کی مدد کرتے ہو۔[۱] پھر خدیجہؓ آپ کو ساتھ لے کر چلیں یہاں تک کہ ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ کے پاس جو خدیجہ کے چچازاد بھائی تھے لائیں اور وہ ایک شخص تھے جو (بت پرستی چھوڑ کر) جاہلیت کے زمانے میں عیسائی بن گئے تھے اور وہ عبرانی زبان جانتے تھے تو انجیل شریف سے جو اللہ ان سے لکھوانا چاہتا وہ عبرانی زبان میں لکھا کرتے[۲] اور بوڑھے ضعیف ہو کر اندھے ہو گئے تھے خدیجہؓ نے ان سے کہا میرے چچازاد بھائی (ذرا) اپنے بھتیجے (حضرت محمدؐ) کی بات تو سنو ورقہ نے آپ سے کہا میرے بھتیجے (کہو) تم نے کیا دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دیکھا تھا وہ ان سے بیان کر دیا تب تو ورقہ بن نوفل کہہ اٹھے یہ تو وہ (خدا کا) راز دار فرشتہ ہے جس کو اللہ نے حضرت موسیٰ پر اتارا تھا[۳] کاش میں اس وقت (تیری پیغمبری کے زمانہ میں) جوان ہوتا کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب تم کو تمہاری قوم (اپنے شہر سے) نکال باہر کرے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سچ) کیا وہ مجھ کو نکال دیں گے ورقہ نے کہا ہاں (بے شک نکال دیں گے) جب کبھی کسی شخص نے ایسی بات کہی جیسی تم کہتے ہو[۴] تو لوگ اس کے دشمن ہو گئے اور اگر میں اس دن تک جیتا رہا تو تمہاری پوری مدد کروں گا پھر بہت زمانہ نہیں گزرا تھا کہ ورقہ مر گئے[۵] اور وحی آنا بند ہو گیا ابن شہاب

[۱] ناتا جوڑنا یعنی عزیزوں رشتہ داروں سے سلوک کرنا ناتواں یعنی بیوہ کی پرورش اپنے ذمے لینا۔ جو چیز لوگوں پاس نہیں یعنی ریپہ پیسہ عقلمندی کی باتیں حادثوں میں حق کی مدد یعنی جب کوئی جھگڑا یا واقعہ ہوتا ہے تو جدھر حق ہوتا ہے اس کی آپ مدد کرتے ہیں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہاں سے بڑی عقلمندی اور دانائی نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے پہلے بھی تمام عمدہ اخلاق اور صفات سے موصوف تھے صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ [۲] انجیل تو سریانی زبان میں اتری تھی پھر اس کا ترجمہ عبرانی زبان میں ہوا تھا ورقہ اسی کو لکھتے ہوں گے ۱۲ [۳] حالانکہ ورقہ نصرانی تھے لیکن حضرت موسیٰ کا نام لیا کیونکہ شریعت کے سارے احکام حضرت موسیٰ ہی پر اترے تھے اور حضرت عیسیٰ نے بھی اسی شریعت کو قائم رکھا صرف چند نصیحتیں زیادہ کیں جو انجیل میں ہیں ۱۲ منہ [۴] ایسی بات کہی یعنی وحی اور نبوت کا دعویٰ کیا ۱۲ [۵] کہتے ہیں ورقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت شروع ہونے سے پہلے مر گئے واقدی نے کہا وہ زندہ رہے اور ملک شام سے لوٹتے وقت راہ میں مارے گئے ایک حدیث میں ہے کہ میں نے ورقہ کو بہشت میں دیکھا سفید ریشمی کپڑے پہنے ہوئے کیونکہ وہ مجھ پر ایمان لائے تھے ابن مندہ نے ان کو صحابہ میں لکھا ۱۲ منہ

وَفَتَرَ الْوَحْيُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَرُعِبْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ فَحَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ تَابَعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ وَأَبُو صَالِحٍ وَتَابَعَهُ هِلَالُ بْنُ رَدَّادٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ بَوَادِرُهُ +

ابن شہاب نے کہا (جو اس حدیث کے راوی ہیں) مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سن کر بیان کیا وہ وحی بند رہنے کا تذکرہ کرتے تھے انہوں نے آنحضرتؐ سے یوں نقل کیا آپ نے فرمایا میں ایک بار (رستے میں) جا رہا تھا اتنے میں میں نے آسمان سے ایک آواز سنی آنکھ اٹھا کر اوپر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں وہی فرشتہ جو (غار) حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان زمین کے بیچ میں ایک کرسی پر (معلق) بیٹھا ہے میں یہ دیکھ کر ڈر گیا (اپنے گھر کو) لوٹا میں نے (گھر والوں سے) کہا مجھ کو کپڑا اوڑھا دو کپڑا اڑھا دو تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھ (لوگوں کو) ڈرا اس آیت تک اور پلیدی چھوڑ دے پھر تو وحی گرم ہو گئی اور برابر آنے لگی یحییٰ کے ساتھ اس حدیث کو عبداللہ اور ابو صالح نے بھی روایت کیا اور عقیل کے ساتھ ہلال بن رداد نے بھی زہری سے روایت کیا اور یونس اور معمر نے (اپنی روایت میں) فوادہ کے بدل بوادرہ کہا[2]

۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا

ہم سے بیان کیا موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا ہم سے بیان کیا ابو عوانہ نے کہا ہم سے بیان کیا موسیٰ بن ابی عائشہ نے کہا ہم سے بیان کیا سعید بن جبیر نے انہوں نے سنا ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں (اے پیغمبر) جلدی سے وحی کو یاد کر لینے کے لیے اپنی زبان کو نہ ہلا یا کر ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اترنے سے (بہت) سختی ہوتی تھی اور آپ اکثر اپنے ہونٹ ہلاتے تھے (یاد کرنے کے لیے)[3] ابن عباس نے (سعید سے) کہا میں تجھ کو بتاتا ہوں ہونٹ ہلا کر جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو ہلاتے تھے اور

---

[1] سورہ اقرأ کی شروع کی آیتیں اترنے کے بعد تین برس تک وحی بند رہی یا اڑھائی برس تک پھر سورہ مدثر کی شروع کی آیتیں اتریں پھر برابر پے در پے وحی آنے لگی [2] یعنی بجائے یرجف فوادہ کے یونس اور معمر کی روایت میں ترجف بوادرہ ہے۔ بوادر بادرہ کی جمع ہے بادرہ وہ گوشت جو مونڈھے اور گردن کے بیچ ہے جب آدمی ڈر جاتا ہے تو یہ گوشت پھڑکنے لگتا ہے ۱۲ منہ [3] آپ کو یہ خیال رہتا کہ کہیں بھول نہ جائیں اس لیے حضرت جبریل آپ کو جب قرآن سناتے تو آپ بھی ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے

وَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۝ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعُهُ لَكَ صَدْرَكَ وَتَقْرَأَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرَائِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرَئِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأَهُ ۝

سعید نے (موسیٰ سے) کہا میں تجھ کو بتاتا ہوں ہونٹ ہلا کر جیسے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ہلاتے دیکھا۔ پھر سعید نے اپنے دونوں ہونٹ ہلائے[۱] ابن عباس نے کہا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وحی کو یاد کرنے کے لیے اپنی زبان نہ ہلایا کر قرآن کا تجھ کو یاد کرا دینا اور پڑھا دینا ہمارا کام ہے (ابن عباس نے کہا یعنی تیرے دل میں جما دینا اور اس کو پڑھا دینا (پھر یہ جو اللہ نے فرمایا) جب ہم پڑھ چکیں اس وقت تو ہمارے پڑھنے کی پیروی کر ابن عباس نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ خاموشی کے ساتھ سنتا رہ (پھر یہ جو فرمایا) ہمارا کام ہے اس کا بیان کر دینا یعنی تجھ کو پڑھا دینا پھر ان آیتوں کے اترنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے جب جبریل آپ کے پاس آن کر قرآن سناتے تو آپ (چپکے) سنتے رہتے جب وہ چلے جاتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح قرآن پڑھ دیتے جیسے حضرت جبریل نے پڑھا تھا۔

۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَعْمَرٌ نَحْوَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ

ہم سے بیان کیا عبدان نے کہا ہم کو خبر دی عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم کو خبر دی یونس نے انہوں نے زہری سے دوسری سند اور ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو خبر دی عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم کو خبر دی یونس اور معمر نے ان دونوں نے زہری سے مانند اس کے[۲] زہری نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں تو جب جبریل آپ سے ملا کرتے بہت ہی سخی ہوتے[۳] اور جبریل رمضان کی ہر رات

[۱] ابن عباس نے سعید بن جبیر کو اور سعید بن جبیر نے موسیٰ بن ابی عائشہ کو ہونٹ ہلا کر یہ بتلایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح اپنے لب ہلاتے تھے ابن عباس نے یہ کہا کہ میں نے آنحضرتؐ کو اس طرح سے ہونٹ ہلاتے دیکھا کیونکہ ابن عباس کم سن تھے اور یہ واقعہ شروع زمانہ نبوت کا ہے اس وقت تو ابن عباس پیدا بھی نہیں ہوئے تھے ۱۲ منہ [۲] کہ عبد اللہ بن مبارک نے اس حدیث کو عبدان کے سامنے تو فقط یونس سے نقل کیا اور بشر بن محمد کے سامنے یونس اور معمر دونوں سے ۱۲ منہ [۳] کیونکہ رمضان بڑی خیر و برکت کا مہینہ ہے اس میں آپ اور زیادہ سخاوت کرتے اس حدیث کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ رمضان میں حضرت جبریل آپ سے قرآن کا دور کیا کرتے تھے تو معلوم ہوا کہ قرآن یعنی وحی کا اترنا رمضان میں شروع ہوا اور دوسری روایت میں اس کی صراحت ہے۔ امام بخاری کی عادت ہے کہ ایک حدیث بیان کر کے اسی حدیث کے دوسرے الفاظ سے جن کو امام بخاری نے نہیں نکالا استشہاد کرتے تھے ۱۲ منہ

جِبْرَائِيلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ۔

۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَّ فِيهَا أَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِإِيلِيَاءَ فَدَعَاهُمْ فِي مَجْلِسِهِ وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا تَرْجُمَانَهُ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ نَسَبًا فَقَالَ أَدْنُوهُ مِنِّي وَقَرِّبُوا أَصْحَابَهُ فَاجْعَلُوهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ فَوَاللهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَأْثِرُوا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ

میں آپ سے ملا کرتے اور آپ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (لوگوں کو) بھلائی پہونچانے میں چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔

ہم سے بیان کیا ابوالیمان حکم بن نافع نے کہا ہم کو خبر دی شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا خبر دی مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے ان سے عبداللہ بن عباس نے بیان کیا اُن سے ابوسفیان بن حرب نے کہا کہ ہرقل[1] (روم کے بادشاہ) نے ان کو قریش کے اور کئی سواروں کے ساتھ بلا بھیجا اور یہ قریش کے لوگ اس وقت شام کے ملک میں سوداگری کے لیے گئے تھے یہ وہ زمانہ تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان اور قریش کے کافروں کو (صلح کر کے) ایک مدت دی تھی[2] غرض یہ لوگ اس کے پاس پہونچے جب ہرقل اور اس کے ساتھی ایلیا میں تھے[3] ہرقل نے ان کو اپنے دربار میں بلایا اور اس کے گرداگرد روم کے رئیس بیٹھے تھے پھر ان کو (پاس) بلایا اور اپنے مترجم کو بھی بلا لیا وہ کہنے لگا (اے عرب کے لوگو) تم میں سے کون اس شخص کے نزدیک کا رشتہ دار ہے۔ جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے ابوسفیان نے کہا میں اس شخص کا قریب رشتہ دار ہوں[4] تب ہرقل نے کہا اچھا اس کو میرے پاس لاؤ اور اس کے ساتھیوں کو بھی (اس کے) نزدیک رکھو اس کے پیٹھ پر پھر اپنے مترجم سے کہنے لگا ان لوگوں سے کہہ میں اس سے (ابوسفیان سے) اس شخص کا (پیغمبر صاحب کا) کچھ حال پوچھتا ہوں اگر یہ مجھ سے جھوٹ بولے تو تم کہہ دینا جھوٹا ہے۔ ابوسفیان نے کہا قسم خدا کی اگر مجھ کو یہ شرم نہ ہوتی کہ یہ لوگ مجھ کو جھوٹا کہیں گے تو میں آپ کے باب میں جھوٹ کہہ

---

[1] ہرقل اس زمانہ میں روم کے بادشاہ کو کہتے تھے۔ یہ ہرقل نصرانی تھا اور اس کی حکومت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس حدیث کو اس باب میں لانے سے یہ غرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کا ثبوت ہو جب آپ کا سچا پیغمبر ہونا ثابت ہوا تو اور پیغمبروں کی طرح وحی بھی آپ پر ضرور آتی ہوگی اس طرح سے وحی کا ثبوت ہوا ۱۲ منہ [2] یعنی دس برس کی مدت مراد صلح حدیبیہ ہے۔ جس کا قصہ مشہور ہے اور اس کتاب میں بھی آگے آئے گا [3] ایلیا بیت المقدس کو کہتے ہیں [4] ابوسفیان ان سب لوگوں میں آنحضرت کا قریبی رشتہ دار تھا کیونکہ چوتھی پشت عبدمناف میں وہ آنحضرت کے ساتھ مل جاتا ہے۔ ۱۲ منہ

ثُمَّ كَانَ اَوَّلَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَنْ قَالَ كَيْفَ
نَسَبُهٗ فِيْكُمْ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ نَسَبٍ قَالَ
فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ اَحَدٌ قَطُّ
قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَآئِهٖ
مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَاَشْرَافُ النَّاسِ
اتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَآؤُهُمْ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَآؤُهُمْ
قَالَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ قُلْتُ بَلْ
يَزِيْدُوْنَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ
سُخْطَةً لِّدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ قُلْتُ
لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ
قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ
يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ مُدَّةٍ لَا
نَدْرِيْ مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيْهَا قَالَ وَلَمْ تُمْكِنِّيْ
كَلِمَةٌ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرُ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ
قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ
كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قُلْتُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَ
بَيْنَهٗ سِجَالٌ يَّنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ قَالَ
مَاذَا يَاْمُرُكُمْ قُلْتُ يَقُوْلُ اعْبُدُوا اللّٰهَ
وَحْدَهٗ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّاتْرُكُوْا مَا

دیتا[1] خیر پہلی بات جو اس نے مجھ سے پوچھی وہ یہ تھی کہ اس شخص کا تم میں خاندان
کیسا ہے میں نے کہا کہ اس کا خاندان تو ہم میں بڑا ہے[2] کہنے لگا کہ اچھا
پھر یہ بات (کہ میں پیغمبر ہوں) اس سے پہلے تم لوگوں میں کسی نے کہی
تھی میں نے کہا نہیں کہنے لگا اچھا اس کے بزرگوں میں کوئی بادشاہ گزرا
ہے میں نے کہا نہیں کہنے لگا اچھا بڑے آدمی (امیر لوگ) اس کی پیروی
کر رہے ہیں یا غریب لوگ میں نے کہا نہیں غریب لوگ[3] کہنے لگا اس
کے تابعدار لوگ (روز بروز) بڑھتے جاتے ہیں یا گھٹتے جاتے ہیں میں
نے کہا نہیں بڑھتے جاتے ہیں کہنے لگا اچھا پھر کوئی ان میں سے ایمان
لاکر اس دین کو برا سمجھ کر پھر جاتا ہے میں نے کہا نہیں کہنے لگا یہ بات جو
اس نے کہی (میں پیغمبر ہوں) اس سے پہلے کبھی تم نے اس کو جھوٹ
بولتے دیکھا میں نے کہا نہیں کہنے لگا اچھا وہ عہد شکنی کرتا ہے میں نے
کہا نہیں اب ہم سے اس سے (صلح کی) ایک مدت سے ٹھہری ہے
معلوم نہیں اس میں وہ کیا کرتا ہے ابوسفیان نے کہا مجھ کو اور کوئی بات
اس میں شریک کرنے کا موقع نہیں ملا بجز اس بات کے[4] کہنے لگا اچھا تم
اس سے (کبھی) لڑے میں نے کہا ہاں کہنے لگا پھر تمہاری اس کی لڑائی
کیسے ہوتی ہے[5] میں نے کہا ہم میں اس میں لڑائی ڈولوں کی طرح ہے
وہ ہمارا نقصان کرتا ہے ہم اس کا نقصان کرتے ہیں[6] کہنے لگا اچھا وہ تم
کو کیا حکم کرتا ہے میں نے کہا وہ یہ کہتا ہے بس اکیلے اللہ ہی کو پوجو اور
اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور اپنے باپ دادا کی (شرک کی)

ف۱ یعنی آپ کی نسبت جھوٹی باتیں لگا دیتا جن سے ہرقل یہ سمجھ لے کہ آپ سچے پیغمبر نہیں ہیں کیونکہ ابوسفیان اس وقت تک مسلمان نہیں ہوا تھا اور آنحضرت اور دوسرے مسلمانوں کا سخت دشمن تھا۔ ف۲ یعنی نسب کی رو سے وہ بڑے شریف خاندان سے ہیں سارے عربوں میں قریش زیادہ شریف کہلاتے پھر قریش میں بنی ہاشم پھر بنی عبدالمطلب تو آپ اشرف الاشراف تھے ۱۲ منہ ف۳ یعنی اکثر پیرو ان کے غریب ہیں ورنہ اس وقت کئی بڑے آدمی بھی اسلام لا چکے تھے جیسے حضرت عمرؓ اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ ف۴ یعنی اس بات میں مجھے ایک فقرہ اپنی طرف سے لگا دینے کا موقع ملا وہ فقرہ یہ تھا جو ابوسفیان نے کہا معلوم نہیں وہ اس مدت میں کیا کرتا ہے یعنی اپنے عہد پر قائم رہتا ہے یا عہد شکنی کرتا ہے ف۵ یعنی کون غالب رہتا ہے۔ ہمیشہ وہ غالب رہتا ہے یا ہمیشہ تم یا کبھی وہ کبھی تم ۱۲ ف۶ یعنی کبھی وہ ہم پر غالب ہوتا ہے جیسے بدر کی جنگ میں مسلمان غالب ہوتے ہیں، جیسے احد کی جنگ میں ابوسفیان اور اس کے ساتھی غالب ہوئے تھے ۱۲ منہ

يَقُوْلُ اٰبَاؤُكُمْ وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ
وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهٗ
سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهٖ فَذَكَرْتَ اَنَّهٗ فِيْكُمْ ذُوْنَسَبٍ
وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ نَسَبِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ
هَلْ قَالَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ هٰذَا الْقَوْلَ فَذَكَرْتَ اَنْ لَّا
قُلْتُ لَوْ كَانَ اَحَدٌ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهٗ لَقُلْتُ
رَجُلٌ يَّأْتَسِيْ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ وَسَأَلْتُكَ هَلْ
كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ مَّلِكٍ فَذَكَرْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ
فَلَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ رَجُلٌ يَّطْلُبُ
مُلْكَ اَبِيْهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ
بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ
فَذَكَرْتَ اَنْ لَّا فَقَدْ اَعْرِفُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ
لِّيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ
عَلَى اللّٰهِ وَسَأَلْتُكَ اَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ
اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَذَكَرْتَ اَنَّ ضُعَفَاءَهُمُ
اتَّبَعُوْهُ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ
اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَذَكَرْتَ
اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ اَمْرُ الْاِيْمَانِ
حَتّٰى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ اَيَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً
لِّدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ فَذَكَرْتَ
اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حِيْنَ تُخَالِطُ

باتیں چھوڑ دو اور ہم کو نماز پڑھنے سچ بولنے (حرام کاری) سے بچنے اور ناتا جوڑنے کا حکم دیتا ہے۔ تب ہرقل نے مترجم سے کہا اس شخص سے کہہ میں نے تجھ سے اس کا خاندان پوچھا تو نے کہا وہ ہم میں عالی خاندان ہے اور پیغمبر (ہمیشہ) اپنی قوم میں عالی خاندان ہی بھیجے جاتے ہیں[1] اور میں نے تجھ سے پوچھا یہ بات تم لوگوں میں اس سے پہلے کسی نے کہی تھی۔ تو نے کہا نہیں اس سے میرا مطلب یہ تھا کہ اگر اس سے پہلے دوسرے کسی نے یہ بات کی ہوتی (پیغمبری کا دعویٰ کیا ہوتا) تب میں یہ کہتا یہ شخص اگلی بات کی پیروی کرتا ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا اس کے بزرگوں میں کوئی بادشاہ گزرا ہے۔ تو نے کہا نہیں۔ اس سے میرا مطلب یہ تھا کہ اگر اس کے بزرگوں میں کوئی بادشاہ گزرا ہے۔ تو میں یہ سمجھ لوں کہ وہ شخص (پیغمبری کا بہانہ کر کے) اپنے باپ کی بادشاہت لینا چاہتا ہے اور میں نے تجھ سے یہ پوچھا کہ اس بات کے کہنے سے پہلے تم نے کبھی اس کو جھوٹ بولتے دیکھا تو نے کہا نہیں تو اب میں نے سمجھ لیا کہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ لوگوں پر تو جھوٹ باندھنے سے پرہیز کرے اور اللہ پر جھوٹ باندھے اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا بڑے (امیر) آدمیوں نے اس کی پیروی کی ہے یا غریبوں نے تو نے کہا غریب لوگوں نے اس کی پیروی کی ہے اور پیغمبروں کے تابعدار (اکثر غریب ہی ہوتے ہیں[2] اور میں نے تجھ سے پوچھا وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں تو نے کہا وہ بڑھ رہے ہیں اور ایمان کا یہی حال رہتا ہے جب تک وہ پورا ہو[3] اور میں نے تجھ سے پوچھا کوئی اس کے دین میں آکر پھر اس کو برا سمجھ کر اس سے پھر جاتا ہے تو نے کہا نہیں

[1] تمام پیغمبر اپنی امت میں شریف اور عالی خاندان گزرے ہیں کسی کمینے پاجی بداصل کو اللہ نے پیغمبری نہیں دی اس لیے کہ ایسے شخص کو لوگ ذلیل سمجھیں گے اس کے سمجھانے کا لوگوں پر اثر نہ ہوگا ۱۲ منہ

[2] کیونکہ غریب لوگ مغرور نہیں ہوتے حق بات سن لیتے ہیں اور دولت مند اپنے گھمنڈ میں کسی شخص کی اطاعت کرنے کو عار جانتے ہیں ۱۲ منہ

[3] یعنی سچا دین جب تک پورا نہیں ہو جاتا اس میں تنزل نہیں آتا پورا ہونے کے بعد پھر تنزل ہو سکتا ہے جیسے ایک حدیث میں ہے جب سورہ اذا جاء نصر اللہ اتری تو آپ نے فرمایا اب تو فوج فوج لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اور ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ فوج فوج اس میں سے نکلنے لگیں گے ۱۲ منہ۔

بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَيَنْهٰكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ فَإِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ مِنْكُمْ فَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بَعَثَ بِهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ إِلٰى عَظِيمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرٰى إِلٰى هِرَقْلَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْيَرِيسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ

اور ایمان کا یہی حال ہے جب اس کی خوشی دل میں سما جاتی ہے (تو پھر نہیں نکلتی) اور میں نے تجھ سے پوچھا وہ عہد شکنی کرتا ہے تو نے کہا نہیں اور پیغمبر ایسے ہی ہوتے ہیں وہ عہد نہیں توڑتے[۱] اور میں نے تجھ سے پوچھا وہ تم کو کیا حکم دیتا ہے۔ تو نے کہا وہ تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ اللہ کو پوجو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور بت پرستی سے تم کو منع کرتا ہے اور نماز اور سچائی کا اور (حرام کاری سے) بچے رہنے کا حکم دیتا ہے پھر جو تو کہتا ہے اگر سچ ہے تو وہ عنقریب اس جگہ کا مالک ہو جائے گا جہاں میرے یہ دونوں پاؤں ہیں (یعنی شام کے ملک کا) اور میں جانتا تھا کہ یہ پیغمبر آنے والا ہے لیکن میں نہیں سمجھتا تھا کہ وہ تم میں سے ہو گا[۲] پھر اگر میں جانوں کہ میں اس تک پہنچ جاؤں گا[۳] تو اس سے ملنے کی ضرور کوشش کروں گا اور اگر میں اس کے پاس (مدینہ میں) ہوتا تو اس کے پاؤں دھوتا (خدمت کرتا) پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا جو آپ نے دحیہ کلبی کو دے کر (سنہ ہجری میں) بصریٰ کے حاکم کو بھیجا تھا اس نے وہ خط ہرقل کو بھیج دیا تھا ہرقل نے اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے ہرقل روم کے رئیس کو معلوم ہو جو سیدھے رستے پر چلے اس کو سلام اس کے بعد میں تجھ کو اسلام کے کلمے (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کی طرف بلاتا ہوں مسلمان ہو جا تو بچا رہے گا[۴] اللہ تجھ کو دوہرا ثواب دے گا[۵] پھر اگر تو یہ بات نہ مانے تو تیری رعایا کا (بھی) گناہ تجھ ہی پر ہوگا[۶] اور (یہ آیت لکھی تھی) کتاب والو اس بات پر آجاؤ جو ہم میں تم میں یکساں کہ

[۱] عہد کا توڑنا بڑا سخت گناہ ہے اور ایمان کا شیوہ نہیں پیغمبروں سے ایسی بات کبھی صادر نہیں ہو سکتی [۲] یعنی عرب لوگوں میں یہود اور نصاریٰ سمجھتے تھے کہ آخری زمانہ کے پیغمبر بنی اسرائیل ہی میں سے پیدا ہوں گے انہوں نے حضرت موسیٰ کے اس قول پر کہ تمہارے بھائیوں میں سے ایک پیغمبر میری طرح کا پیدا کرے گا اور حضرت اشعیاؑ کی اس بشارت پر کہ فاران یعنی مکہ کے پہاڑوں سے اللہ ظاہر ہوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس قول پر کہ جس پتھر کو معماروں نے کونے میں ڈال دیا تھا وہی محل کا صدر نشین ہوا کچھ غور نہیں کیا ۱۲ منہ [۳] ہرقل کو یہ ڈر تھا کہ اگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانا چاہے تو اس کے وہاں پہنچنے سے پہلے لوگ رستے ہی میں اس کو مار ڈالیں گے [۴] سلطنت بحال رہے گی یا تو آخرت میں عذاب سے بچا رہے گا ۱۲ منہ [۵] ایک اپنے پیغمبر پر ایمان لانے کا ایک محمدؐ پر ایمان لانے کا ۱۲ منہ [۶] یریس یا اریس اصل میں کاشتکار کو کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ تیرے اسلام نہ لانے سے تیری رعایا بھی اسلام نہ لائے گی ان کا گناہ بھی تیری ہی گردن پر پڑے گا۔ ۱۲ منہ

بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا
مُسْلِمُوْنَ ۔ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ فَلَمَّا قَالَ مَا
قَالَ وَفَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ
الصَّخَبُ فَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَاُخْرِجْنَا
فَقُلْتُ لِاَصْحَابِيْ حِيْنَ اُخْرِجْنَا لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ
ابْنِ اَبِيْ كَبْشَةَ اِنَّهٗ يَخَافُهٗ مَلِكُ بَنِي الْاَصْفَرِ
فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا اَنَّهٗ سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ
عَلَيَّ الْاِسْلَامَ وَكَانَ ابْنُ النَّاطُوْرِ صَاحِبَ
اِيْلِيَاءَ وَهِرَقْلَ سُقُفًّا عَلٰى نَصَارَى الشَّامِ يُحَدِّثُ
اَنَّ هِرَقْلَ حِيْنَ قَدِمَ اِيْلِيَاءَ اَصْبَحَ يَوْمًا خَبِيْثَ
النَّفْسِ فَقَالَ بَعْضُ بَطَارِقَتِهٖ قَدِ اسْتَنْكَرْنَا
هَيْئَتَكَ قَالَ ابْنُ النَّاطُوْرِ وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً
يَنْظُرُ فِي النُّجُوْمِ فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ سَاَلُوْهُ
اِنِّيْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ حِيْنَ نَظَرْتُ فِي النُّجُوْمِ
مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ فَمَنْ يَّخْتَتِنُ مِنْ
هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالُوْا لَيْسَ يَخْتَتِنُ اِلَّا الْيَهُوْدُ
فَلَا يُهِمَّنَّكَ شَاْنُهُمْ وَاكْتُبْ اِلٰى مَدَائِنِ
مُلْكِكَ فَيَقْتُلُوْا مَنْ فِيْهِمْ مِّنَ الْيَهُوْدِ

کہ اللہ کے سوا اور کسی کو نہ پوجیں اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھیرائیں اور اللہ
کو چھوڑ کر ہم میں سے کوئی دوسرے کو خدا نہ بنائے[1] پھر اگر وہ (اس بات کو)
نہ مانیں تو (مسلمانو) تم ان سے کہہ دو گواہ رہنا ہم تو (ایک خدا کے) تابعدار
ہیں ابوسفیان نے کہا جب ہرقل کو جو کہنا تھا وہ کہہ چکا اور خط پڑھ چکا تو
اس کے پاس بہت شور مچا اور آوازیں بلند ہوئیں اور ہم باہر نکال دیئے
گئے میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا جب ہم باہر نکالے گئے ابوکبشہ کے
بیٹے کا تو بڑا درجہ ہو گیا[2] اس سے رومیوں کا بادشاہ ڈرتا ہے[3] (اس روز
سے) مجھ کو برابر یقین رہا کہ آنحضرت غالب ہوں گے یہاں تک کہ اللہ
نے مجھ کو مسلمان کر دیا (زہری نے کہا) ابن ناطور جو ایلیا کا حاکم اور
ہرقل کا مصاحب اور شام کے نصاریٰ کا پیر پادری تھا وہ بیان کرتا تھا
کہ ہرقل جب ایلیا (بیت المقدس) میں آیا تو ایک روز صبح کو رنجیدہ اٹھا
اس کے بعضے مصاحب کہنے لگے (کیوں خیر تو ہے) ہم دیکھتے ہیں (آج)
تیری صورت اتری ہوئی ہے ابن ناطور نے کہا ہرقل نجومی تھا اس کا ستاروں
کا علم تھا جب لوگوں نے اس سے پوچھا (تو کیوں رنجیدہ ہے) تو وہ
کہنے لگا میں نے آج کی رات ستاروں پر نظر کی (ایسا معلوم ہوتا ہے)[4]
ختنہ کرنے والوں کا بادشاہ غالب ہوا تو اس زمانے والوں میں کون لوگ
ختنہ کرتے ہیں۔ اس کے مصاحب کہنے لگے یہودیوں کے سوا کوئی ختنہ
نہیں کرتا تو ان کی کچھ فکر نہ کر اور اپنے علاقے کے شہروں میں (وہاں
کے حاکموں کو) لکھ بھیج جتنے یہودی وہاں ہوں ان کو مار ڈالیں

[1] خدا بنانے کا یہ مطلب ہے کہ بلا دلیل ہر بات اس کو ماننے لگے جیسے حدیث میں ہے جب یہ آیت اتری اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ تو عدی بن حاتم نے کہا یا رسول اللہ ہم نے تو اپنے مولویوں اور درویشوں کو خدا نہیں بنایا تھا آپ نے فرمایا جب وہ کسی چیز کو حلال کہہ دیتے تھے یا حرام کر دیتے تھے تو تم ان کی بات مان لیتے تھے یا نہیں عدی نے کہا ہاں یہ تو تھا آپ نے فرمایا پس یہی اس آیت سے مراد ہے معاذ اللہ ہمارے زمانے میں بعضوں نے ابوحنیفہ اور شافعی وغیرہ کو خدا بنا رکھا ہے قرآن کی آیت یا صحیح حدیث ان کے قول کے خلاف ملے تب بھی ان کی تقلید موجب نص آیت و حدیث شرک ہے ۱۲ منہ

[2] ابوکبشہ آنحضرت کے رضاعی باپ تھے ابوسفیان اس وقت تک کافر تھا لہٰذا اس نے تحقیر کی راہ سے آنحضرت کو ابوکبشہ کا بیٹا کہا

[3] لفظی ترجمہ یوں ہے اس سے زرد رنگ والوں کا بادشاہ ڈرتا ہے کہتے ہیں روم کے جد اعلیٰ روم بن عیص بن اسحاق نے حبش کے بادشاہ کی بیٹی سے نکاح کیا تھا اور زرد یعنی گندم گوں اولاد پیدا ہوئی اسی لیے نصاریٰ کو بنو الاصفر کہتے ہیں ۱۲ منہ

[4] کہتے ہیں ہرقل نے علم میں کے برج عقرب میں قران کرنے سے یہ معلوم کر لیا ہے ہر بیس سال میں یہ قران ہوتا ہے پہلے قران میں آنحضرت پیدا ہوئے تھے دوسرے قران پورے ہونے پر آپ کو نبوت ملی تیسرے قران پر خیبر فتح ہوا اسلام کا غلبہ شروع ہوا ہرقل نے اسی وقت نجوم پر غور کیا ۱۲ منہ

فَبَيْنَا هُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ أُتِيَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ أَرْسَلَ بِهِ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهُ هِرَقْلُ قَالَ اذْهَبُوا فَانْظُرُوا أَمُخْتَتِنٌ هُوَ أَمْ لَا فَنَظَرُوا إِلَيْهِ فَحَدَّثُوهُ أَنَّهُ مُخْتَتِنٌ وَسَأَلَهُ عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ هُمْ يَخْتَتِنُونَ فَقَالَ هِرَقْلُ هٰذَا مَلِكُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ إِلَى صَاحِبٍ لَهُ بِرُومِيَةَ وَكَانَ نَظِيرَهُ فِي الْعِلْمِ وَسَارَ هِرَقْلُ إِلَى حِمْصَ فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتَّى أَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ صَاحِبِهِ يُوَافِقُ رَأْيَ هِرَقْلَ عَلَى خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ نَبِيٌّ فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّومِ فِي دَسْكَرَةٍ لَهُ بِحِمْصَ ثُمَّ أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّومِ هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ وَأَنْ يَثْبُتَ مُلْكُكُمْ فَتُبَايِعُوا هٰذَا النَّبِيَّ فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَلَمَّا رَأَى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ وَأَيِسَ مِنَ الْإِيمَانِ قَالَ رُدُّوهُمْ عَلَيَّ وَقَالَ إِنِّي قُلْتُ مَقَالَتِي آنِفًا أَخْتَبِرُ بِهَا شِدَّتَكُمْ

وہ لوگ یہ باتیں کر رہے تھے اتنے میں ہرقل کے سامنے ایک شخص کو لائے جس کو غسان کے بادشاہ (حارث بن ابی شمر) نے بھیجا تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بیان کرتا تھا[۱] جب ہرقل نے سب خبر اس سے سن لی تو (اپنے لوگوں سے) کہنے لگا ذرا جا کر اس شخص کو دیکھو اس کا ختنہ ہوا ہے یا نہیں انہوں نے اس کو دیکھا اور جا کر ہرقل سے بیان کیا کہ اس کا ختنہ ہوا ہے اور ہرقل نے اس شخص سے پوچھا کیا عرب ختنہ کرتے ہیں اس نے کہا ہاں ختنہ کرتے ہیں تب ہرقل نے کہا یہی شخص (پیغمبر صاحب) اس امت کے بادشاہ ہیں جو غالب ہوئے ہیں پھر ہرقل نے اپنے ایک دوست (ضغاطر) کو رومیہ میں لکھا وہ علم میں ہرقل کا جوڑ تھا اور ہرقل خود حمص کو گیا ابھی حمص سے نہیں نکلا تھا کہ اس کے دوست (ضغاطر) کا خط اس کو پہنچا اس کی بھی رائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہونے میں ہرقل کے موافق تھی[۲] یعنی آنحضرت سچے پیغمبر ہیں آخر ہرقل نے روم کے سرداروں کو اپنے حمص والے ایک محل میں آنے کی اجازت دی (جب وہ آ گئے) تو دروازوں کو بند کروا دیا پھر اوپر بالاخانے میں برآمد ہوا اور کہنے لگا روم کے لوگو کیا تم اپنی کامیابی اور بھلائی اور اپنی بادشاہت پر قائم رہنا چاہتے ہو اگر ایسا ہے تو اس (عرب کے) پیغمبر سے بیعت کر لو یہ سنتے ہی وہ لوگ جنگلی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف لپکے دیکھا تو وہ بند ہیں[۳] جب ہرقل نے دیکھا کہ ان کو ایمان سے ایسی نفرت ہے اور ان کے ایمان لانے سے ناامید ہو گیا تو کہنے لگا ان سرداروں کو پھر میرے پاس لاؤ (جب وہ آئے) تو کہنے لگا میں نے جو بات

---

[۱] یہ شخص خود عرب کا رہنے والا تھا جو غسان کے بادشاہ پاس آنحضرت کی خبر دینے گیا تھا اس نے ہرقل کے پاس بھجوا دیا یہ مختون تھا جیسے آگے آتا ہے عرب میں ختنہ کی رسم آنحضرت کی نبوت سے پہلے چلی آتی تھی ۱۲ [۲] قسطلانی نے کہا کہ ہرقل اور ضغاطر دونوں نے مسلمان ہونا چاہا مگر ہرقل اپنی قوم والوں کے ڈر سے ظاہر میں مسلمان نہ ہو سکا اور ضغاطر نے اسلام قبول کیا اور روم کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی انہوں نے اس کو مار ڈالا اس حدیث سے یہ نکلا کہ دل میں صرف تصدیق پیدا ہونے سے اسلام پورا نہیں ہوتا جب تک علانیہ اسلام قبول نہ کرے اور کافروں سے علیحدہ نہ ہو ایک حدیث میں ہے کہ ہرقل نے تبوک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں مسلمان ہوں آپ نے فرمایا نہیں وہ نصرانی ہے ۱۲ [۳] ہرقل نے دروازے اس لیے بند کروا دیے تھے ایسا نہ ہو کہ روم کے سردار اس پر حملہ کر بیٹھیں اور اس کو مار ڈالیں ۱۲ منہ

عَلٰى دِيْنِكُمْ فَقَدْ رَاَيْتُ فَسَجَدُوْا لَهٗ وَرَضُوْا عَنْهُ فَكَانَ ذٰلِكَ اٰخِرَ شَاْنِ هِرَقْلَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَيُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ؞

كِتَابُ الْاِيْمَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ وَّهُوَ قَوْلٌ وَّ فِعْلٌ وَّيَزِيْدُ وَيَنْقُصُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى وَّيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى وَّالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰهُمْ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَقَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّقَوْلُهٗ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا وَّالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ اَنَّ لِلْاِيْمَانِ فَرَآئِضَ وَشَرَآئِعَ

ابھی تم سے کہی وہ تمہارے آزمانے کو کہی تھی دیکھوں تم اپنے دین میں کیسے مضبوط ہو اب میں وہ دیکھ چکا تب سب نے اس کو سجدہ کیا اور اس سے راضی ہو گئے یہ ہرقل کا آخری حال ہوا امام بخاری نے کہا اس حدیث کو صالح بن کیسان اور یونس اور معمر نے بھی (شعیب کی طرح) زہری سے روایت کیا۔

کتاب ایمان کے بیان میں

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے کے بیان میں کہ اسلام کی عمارت پانچ چیزوں پر اٹھائی گئی اور ایمان اور فعل کو کہتے ہیں[1] اور وہ بڑھتا ہے گھٹتا ہے[2] اللہ تعالیٰ نے (سورہ فتح میں) فرمایا تاکہ (ان کے پہلے) ایمان کے ساتھ اور ایمان زیادہ ہو اور (سورہ کہف میں) ہم نے ان کو اور زیادہ ہدایت دی اور (سورہ مریم میں) جو لوگ سیدھی راہ پر ہیں ان کو اللہ اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور (سورہ قتال میں) جو لوگ راہ پر ہیں ان کو اللہ نے اور زیادہ ہدایت دی اور ان کو پرہیزگاری عطا کی اور (سورہ مدثر میں) جو لوگ ایمان دار ہیں ان کا ایمان اور زیادہ ہو اور (سورہ براءۃ میں) اس سورت نے تم میں سے کس کا ایمان بڑھایا جو لوگ ایمان لائے ان کا ایمان بڑھایا اور (سورہ آل عمران میں) فرمایا (لوگوں نے مسلمانوں سے کہا) تم کافروں سے ڈرتے رہنا تو ان کا ایمان اور بڑھ گیا اور (سورہ احزاب میں) فرمایا اُن کا کچھ نہیں بڑھا مگر ایمان اور اطاعت کا شیوہ[3] اور (حدیث کی رو سے)

---

[1] قول سے مراد زبان سے گواہی دینا ہے اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور فعل سے مراد دل سے یقین کرنا اور ہاتھ پاؤں سے اسلام کے ارکان بجا لانا جیسے نماز روزہ حج وغیرہ اہل حدیث کے نزدیک اعمال جزو ایمان ہیں یعنی ایمان بغیر اعمال صالح کے کامل نہیں ہوتا گو اصلی مفہوم ایمان کا وہی تصدیق قلبی ہے اور اگر اعمال صالحہ نہ ہوں تو ایمان رہتا ہے مگر ناقص ۱۲ منہ

[2] اہل حدیث کے نزدیک ایمان کی تکمیل کے لیے اعمال صالحہ ضرور ہیں پس جس قدر اعمال صالحہ زیادہ ہوں ایمان بھی زیادہ ہوگا امام بخاری کہتے ہیں میں ہزار سے زیادہ عالموں سے ملا مختلف شہروں میں سب یہی کہتے تھے کہ ایمان قول ہے اور عمل اور کم اور زیادہ ہوتا ہے ۱۲ منہ

[3] ان سب آیتوں سے بخاری نے یہ دلیل لی کہ ایمان بڑھتا اور گھٹتا ہے ۱۲ منہ

وَحُدُوْدًا وَّسُنَنًا فَمَنِ اسْتَكْمَلَهَا اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَكْمِلْهَا لَمْ يَسْتَكْمِلِ الْإِيْمَانَ فَإِنْ أَعِشْ فَسَأُبَيِّنُهَا لَكُمْ حَتّٰى تَعْمَلُوْا بِهَا وَإِنْ أَمُتْ فَمَا أَنَا عَلٰى صُحْبَتِكُمْ بِحَرِيْصٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ وَقَالَ مُعَاذٌ اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ الْيَقِيْنُ الْإِيْمَانُ كُلُّهٗ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيْقَةَ التَّقْوٰى حَتّٰى يَدَعَ مَا حَاكَ فِي الصَّدْرِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا أَوْصَيْنَاكَ يَا مُحَمَّدُ وَإِيَّاهُ دِيْنًا وَّاحِدًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا سَبِيْلًا وَّسُنَّةً وَّدُعَاؤُكُمْ إِيْمَانُكُمْ ۔

اللہ کی راہ میں محبت رکھنا اور اللہ کی راہ میں دشمنی رکھنا ایمان میں داخل ہے[۱] اور عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے عدی بن عدی کو لکھا کہ ایمان میں فرض ہیں اور عقیدے[۲] اور حرام باتیں اور مستحب مسنون باتیں پھر جو کوئی ان کو پورا ادا نہ کرے اس نے اپنا ایمان پورا نہیں کیا پھر اگر (آئندہ) میں جیتا رہا تو ان سب باتوں کو ان پر عمل کرنے کے لیے تم سے بیان کر دوں گا اور اگر میں مر گیا تو مجھ کو تمہاری صحبت میں رہنے کی کچھ ہوس نہیں ہے اور ابراہیمؑ نے کہا لیکن میں چاہتا ہوں میرے دل کو تسلی ہو جائے[۳] اور معاذ نے (اسود بن بلال سے) کہا ہمارے پاس بیٹھ ایک گھڑی ایمان کی باتیں کریں[۴] ابن مسعود نے کہا یقین پورا ایمان ہے[۵] اور ابن عمر نے کہا بندہ تقویٰ کی اصل حقیقت (یعنی کنہہ) کو نہیں پہنچ سکتا اس وقت تک کہ جو بات دل میں چبھے اس کو چھوڑ دے[۶] اور مجاہد نے کہا اس آیت کی تفسیر میں (اس نے تمہارے لیے دین کا وہی رستہ ٹھیرایا جس کا نوح کو حکم دیا تھا) ہم نے تجھ کو اے محمدؐ اور نوح کو ایک ہی دین کا حکم دیا[۷] اور ابن عباس نے کہا (اس آیت کی تفسیر میں) شرعۃ و منہاجا یعنی رستہ اور طریقہ[۸] اور (سورہ فرقان کی اس آیت کی تفسیر میں کہا) دعاؤکم یعنی ایمانکم ۔

---

[۱] حدیث سے یہ نکلا کہ نیک عمل ایمان میں داخل ہے اللہ کی راہ میں محبت یا دشمنی رکھنا یہ بھی دل کا ایک عمل ہے اس حدیث کو ابوداؤد نے ابوامامہؓ سے روایت کیا ۱۲ [۲] ایمان کے فرائض جیسے نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ اعتقادات جیسے خدا کی ذات اور صفات اور اس کی توحید کا رسالت اور قیامت کا بہشت دوزخ عذاب ثواب کا اعتقاد حرام باتیں جیسے زنا چوری شراب خوری سود خواری سے پرہیز سنت اور مستحب باتیں مثلاً نماز کا اوّل وقت ادا کرنا باجماعت ادا کرنا اذان دینا ختنہ کرانا یہ سب باتیں دین اور ایمان میں داخل ہیں ۱۲ منہ [۳] امام بخاری نے اس آیت کی تفسیر کی طرف اشارہ کیا جو سعید بن جبیر اور مجاہد نے کی ہے یعنی میرا ایمان اور یقین زیادہ ہو جائے ۱۲ منہ [۴] یعنی خدا اور رسول کا ذکر کریں اس قول کو امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے سند صحیح روایت کیا ہے ۱۲ [۵] اور صبر آدھا ایمان ہے اس کو طبرانی نے روایت کیا اس سے یہ نکلتا ہے کہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے ورنہ صبر کو آدھا ایمان کیوں کہتے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایمان صرف تصدیق ہے اعمال سے کچھ غرض نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ تصدیق قلبی ایمان کا رکن اعظم ہے ۱۲ [۶] مطلب یہ ہے کہ جس کام کے جائز یا ناجائز ہونے میں شبہ ہو اس کو بھی چھوڑ دے یہ اثر موصولاً نہیں ملا مگر امام مسلمؒ نے تو اس سے مرفوعاً روایت کیا کہ آدمی پرہیزگاروں میں داخل نہیں ہوتا جب تک ان کاموں کو نہ چھوڑ دے جن میں قباحت نہیں ہے اس ڈر سے کہ ان کاموں میں کہیں نہ پڑ جائے جن میں قباحت ہے۔ تقویٰ اور ایمان قریب قریب ہیں تو معلوم ہوا کہ بعضے لوگ ایمان کی کنہہ تک پہنچے ہیں بعضے نہیں اور یہ جب ہو گا کہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہو ۱۲ منہ [۷] اس کو عبد بن حمید نے نکالا اس سے یہ نکلا کہ اور پیغمبروں کے دین اور اسلام کا دین ملتے جلتے ہیں اور ظاہر ہے کہ اسلام میں اگلے دینوں سے بہت باتیں زیادہ بیان ہوئی ہیں تو معلوم ہوا کہ دین یعنی ایمان گھٹتا ہے بڑھتا ہے ۱۲ منہ [۸] اس کو عبدالرزاق نے اپنی تفسیر میں موصولاً نکالا پوری آیت یوں ہے ہم نے تم میں سے ہر ایک کا ایک دین ٹھیرایا اور ایک طریق اور یہ ظاہر ہے کہ دینوں میں اور طریقوں میں اختلاف ہے تو دین میں کمی بیشی ہوئی بعضوں نے کہا مجاہد اور ابن عباس دونوں کے قول مل کر اس باب کی مطلب کی دلیل ہیں کیونکہ ایک سے تعدد ادیان نکلتا ہے اور ایک سے اتحاد معلوم ہوا یعنی باتوں میں اتحاد ہے بعضوں میں اختلاف اور دین اسلام سب دینوں سے زیادہ مکمل ہے تو زیادتی اور کمی ثابت ہوئی ۱۲ منہ

٧ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ

ہم سے بیان کیا عبید اللہ بن موسیٰ نے کہا ہم کو خبر دی حنظلہ بن ابی سفیان نے انہوں نے سنا عکرمہ بن خالد سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی عمارت پانچ چیزوں پر اٹھائی گئی ہے گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے اور محمدؐ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور نماز کو درستی سے ادا کرنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا[1]

بَابُ اُمُوْرِ الْاِيْمَانِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهِ الْمُتَّقُوْنَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاٰيَةَ

باب ایمان کے کاموں کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کے اس قول میں نیکی یہی نہیں ہے کہ (نماز میں) اپنا منہ پورب یا پچھم کی طرف کر لو بلکہ اصل نیکی ان کی ہے جو اللہ پر ایمان لائے اخیر آیت متقون تک اور قد افلح المومنون اخیر تک[2]۔

٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدِ الْجُعْفِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرِ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً وَّالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ

ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن محمد جعفی نے کہا ہم سے بیان کیا ابو عامر عقدی نے کہا ہم سے بیان کیا سلیمان بن بلال نے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ایمان کی ساٹھ پر کئی شاخیں ہیں اور حیا (شرم) بھی ایمان کی ایک شاخ ہے[3]

بَابُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

باب مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں۔

٩ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ وَاِسْمٰعِيْلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے بیان کیا آدم بن ابی ایاس نے کہا ہم سے بیان کیا شعبہ نے انہوں نے عبد اللہ بن ابی السفر اور اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مسلمان وہ ہے

---

[1] اس حدیث سے صاف نکلا کہ اعمال ایمان داخل ہیں ۱۲ منہ [2] پہلی آیت سورہ بقرہ رکوع ۲۲ میں ہے اور دوسری سورہ مومنون کے شروع میں ۱۸ پارہ میں ان دونوں آیتوں میں ایمان کے بہت سے کاموں کا بیان ہے جیسے صدقہ دینا نماز پڑھنا زکوٰۃ دینا عہد کو پورا کرنا جہاد میں صبر کرنا شرم گاہ کی حفاظت کرنا نماز عاجزی کے ساتھ پڑھنا ۱۲ منہ [3] بعضی روایتوں میں ستر پر کئی شاخیں آئی ہیں اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں ان کو تفصیل سے بیان کیا ہے ۱۲ منہ

قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَ قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں[۱] اور مہاجر وہ ہے جو ان کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع کیا" امام بخاری نے کہا اور ابومعاویہ نے بیان کیا ہم سے بیان کیا داؤد نے انہوں نے عامر شعبی سے کہا کہ میں نے سنا عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (پھر یہی حدیث بیان کی) اور عبدالاعلیٰ نے اس کو روایت کیا داؤد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[۲]

بَابٌ اَىُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ

باب کونسا مسلمان افضل ہے ؟

۱۰ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ ِالْاُمَوِيُّ الْقُرَشِيُّ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

ہم سے بیان کیا سعید بن یحییٰ بن سعید اموی قرشی نے کہا ہم سے بیان کیا والد نے کہا ہم سے بیان کیا ابوبردہ بن عبداللہ ابن ابی بردہ نے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ کونسا مسلمان افضل ہے آپ نے فرمایا جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان بچے رہیں[۵]

بَابٌ اِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنَ الْاِسْلَامِ

باب کھانا کھلانا اسلام کی خصلت ہے

۱۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ

ہم سے بیان کیا عمرو بن خالد نے کہا بیان کیا ہم سے لیث نے انہوں نے یزید سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عبداللہ ابن عمرو سے ایک مرد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام کی کونسی خصلت بہتر ہے آپ نے فرمایا کھانا کھلانا[۳] اور (ہر ایک مسلمان) کو سلام کرنا اس کو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو[۴]

بَابٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ اَنْ يُّحِبَّ لِاَخِيْهِ

باب ایمان کی بات یہ ہے کہ جو اپنے لیے چاہے وہی اپنے بھائی

[۱] یعنی کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان بچے رہیں نہ کسی کی غیبت کرے نہ ہاتھ سے کسی کو ستائے ۱۲ منہ [۲] ان دونوں سندوں کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ پہلی سند میں عامر کا سماع عبداللہ بن عمرو سے صراحتہً مذکور ہے اور دوسری سند میں عبداللہ مبہم طور سے مذکور رہیں لیکن مراد عبداللہ بن عمرو ہیں پہلی دونوں سندیں اس امر کو صاف کر دیتی ہیں ۱۲ منہ [۳] یعنی دوستوں کو مہمانوں کو محتاجوں کو کھانا کھلانا ایمان کی نشانی ہے خصوصاً جب قحط یا گرانی ہو اس وقت غریبوں کو کھانا دے کر ان کی جان بچانا سب کاموں سے افضل ہے ۱۲ منہ [۴] یعنی لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ صرف جان پہچان کے مسلمانوں سے سلام علیکم کرتے ہیں یہ خوب نہیں ہے سب مسلمان بھائی ہیں جو ملے اس کو سلام کرے دوسری حدیث میں اس شخص کی بہت فضیلت مذکور ہے جو پہلے سلام کرے ۱۲ منہ [۵] زبان اور ہاتھ کو روکے رہنا سارے عمدہ اخلاق کی جڑ ہے دنیا میں ہزاروں قسم کے فساد اور بغض اور حسد زبان ہی سے پیدا ہوتے ہیں ۱۲ منہ

مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ ۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ ۔

(مسلمان) کے لیے چاہے[۱]

ہم سے بیان کیا مسدد نے کہا ہم سے بیان کیا یحییٰ نے انہوں نے روایت کی شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند یحییٰ نے اس کو روایت کیا حسین مسلم سے کہا ہم سے بیان کیا قتادہ نے اس نے روایت کی انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کوئی تم میں سے اس وقت تک مومن نہیں ہوتا یہاں تک جو اپنے لیے چاہتا ہے وہی اپنے بھائی (مسلمان) کے لیے چاہے۔

بَابٌ حُبُّ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِيْمَانِ ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا ایمان کا ایک جزو ہے۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ ۔

ہم سے بیان کیا ابوالیمان نے کہا ہم کو خبر دی شعیب نے کہا ہم سے بیان کیا ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو قسم ہے اس (خدا) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوتا جب تک اس کو میری محبت اپنے باپ اور اولاد سے زیادہ نہ ہو[۲]

۱۴۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا اٰدَمُ ابْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ

ہم سے بیان کیا یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے بیان کیا ابن علیہ نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور ہم سے بیان کیا آدم بن ابی ایاس نے کہا ہم سے بیان کیا شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (پورا) مومن نہیں

[۱] یہ خصلت جڑ ہے تمام اخلاق کی آدمی کو چاہیے کہ علی العموم تمام بنی نوع انسان کا خصوصاً اپنے بھائی مسلمانوں کا خیر خواہ رہے ایسے شخص کی دنیا اور آخرت دونوں چین سے گزرتے ہیں ۱۲ منہ

[۲] باپ اور اولاد کی محبت آدمی کو بے حد ہوتی ہے باپ کو مقدم کیا کیونکہ بعضوں کی اولاد نہیں ہوتی لیکن باپ سب کا ہوتا ہے ۱۲ منہ

أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ٥

ہوتا جب تک اس کو میری محبت اپنے باپ اور اپنی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو[۱]

باب ۹ حَلَاوَةِ الْإِيمَانِ ٥

باب ایمان کی حلاوت

۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ

ہم سے بیان کیا محمد بن مثنیٰ نے کہا ہم سے بیان کیا عبدالوہاب ثقفی نے کہا ہم سے بیان کیا ایوب نے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس میں تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کا مزہ پائے گا ایک یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت اس کو سب سے زیادہ ہو دوسرے یہ کہ فقط اللہ کے لیے کسی سے دوستی رکھے[۲] تیسرے یہ کہ دوبارہ کافر بننا اس کو اتنا ناگوار ہو جیسے آگ میں جھونکا جانا۔

باب ۱۰ عَلَامَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ

باب انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے

۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ

ہم سے بیان کیا ابوالولید نے کہا ہم سے بیان کیا شعبہ نے کہا مجھ کو خبر دی عبداللہ بن عبداللہ بن جبر نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ایمان کی نشانی انصار سے محبت رکھنا ہے اور نفاق کی نشانی انصار سے بیر رکھنا ہے[۳]

باب ۱۱

باب ۱۱[۴]

۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَنَا أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ

ہم سے بیان کیا ابوالیمان نے کہا ہم کو خبر دی شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا ہم کو خبر دی ابوادریس عائذ اللہ بن عبداللہ نے ان سے (بیان کیا) عبادۃ بن صامتؓ نے اور یہ عبادہ وہ تھے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے اور عقبہ کی رات میں وہ بھی ایک

---

[۱] قسطلانی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ایمانیہ چاہیے یعنی آپ کی پیروی کرنا ہر کام میں نہ طبعی محبت کیونکہ طبعی محبت تو ابوطالب کو آپ کے ساتھ بہت تھی باوجود اس کے ان کے ایمان کا حکم نہیں کیا گیا ۱۲ منہ [۲] یعنی محض خداوند کریم کی رضامندی کے لیے نہ کسی دنیاوی غرض سے مثلاً دیندار عالم یا متشرع درویش سے محبت رکھنا ۱۲ منہ [۳] انصار مدینہ کے وہ لوگ جنہوں نے آپ کو پناہ دی اور آپ کے ساتھ ہو کر کافروں سے لڑے ایسے وقت میں جب اور کوئی قوم آپ کی مددگار نہ تھی ان کے دو قبیلے تھے ایک اوس ایک خزرج ۱۲ منہ [۴] یہ باب پہلے ہی باب سے تعلق رکھتا ہے اس سے انصار کی وجہ تسمیہ معلوم ہوتی ہے ۱۲ منہ

أَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَ لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَّفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذٰلِكَ.

نقیب تھے[1] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا ان کی ایک جماعت آپ کے گرداگرد تھی تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرو[2] کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گے اور چوری نہ کرو گے اور زنا نہ کرو گے اور اپنی اولاد کو نہ مارو گے[3] اور اپنے ہاتھ اور پاؤں کے سامنے (جان بوجھ کر) کوئی بہتان بنا کر نہیں اٹھاؤ گے اور نیک کاموں میں نافرمانی نہ کرو گے پھر جو کوئی تم میں یہ اقرار پورا کرے اس کا ثواب اللہ پر ہے اور جو کوئی ان (گناہوں) میں سے کچھ کر بیٹھے تو۔ اس کو دنیا میں اس کی سزا مل جائے (حد پڑ جائے) تو اس کا گناہ اتر جائے گا[4] اور جو کوئی ان (گناہوں) میں سے کچھ کر بیٹھے پھر اللہ (دنیا میں) اس کو چھپائے رکھے[5] تو وہ اللہ کے حوالے ہے اگر چاہے (آخرت میں بھی) اس کو معاف کر دے اور اگر چاہے عذاب کرے پھر ہم نے ان باتوں پر آپ سے بیعت کر لی۔

بَابٌ مِّنَ الدِّيْنِ الْفِرَارُ مِنَ الْفِتَنِ

باب فتنوں سے بھاگنا دینداری ہے[6]

۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدِنِ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَّكُونَ خَيْرَ

ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مسلمہ (قعنبی) نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ سے انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ) سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے پیچھے پہاڑ کی چوٹیوں

---

[1] اس رات کا قصہ سیر کی کتابوں میں مذکور ہے انصار نے رات کو مشرکوں سے چھپ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی تھی اور آپ کی مدد کا قطعی وعدہ کیا تھا یہ ۷۲ آدمی تھے آپ نے بارہ آدمیوں کو ان پر نقیب مقرر کیا تھا ان نقیبوں میں ایک عبادہ بھی تھے ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے توبہ کی بیعت کا ثبوت ہوتا ہے جو حضرات صوفیہ میں رائج ہے ۱۲ [3] یعنی دختر کشی نہ کرو گے جیسے مشرکین کی عادت تھی لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیتے ۱۲ [4] اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حد شرعی قائم ہونے سے گناہ اتر جاتا ہے اور یہی صحیح ہے بعضوں نے کہا گناہ بغیر توبہ کے نہیں اترتا اور حد صرف دوسرے لوگوں کی عبرت کے لیے قائم کی جاتی ہے ۱۲ منہ [5] یعنی دنیا کی سزا سے اس کو بچا دے اس کا راز فاش نہ کرے ۱۲ منہ [6] فتنہ سے مراد یہ ہر چیز ہے جس سے آدمی بہک جائے خدا سے غافل ہو جائے قرآن میں ہے تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہیں یہاں مقصود وہ گمراہ کرنے والے ہیں جو بچے دین سے بہکا دیں گے دجال اور اس کی پیش خیمہ ہمارے زمانے میں ان بہکانے والوں کا بڑا ہجوم ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ ہمارا اور سب سچے مسلمانوں کا ایمان بچائے رکھے ۱۲ منہ

مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ ٭

اور بارش کے مقاموں میں وہ اپنا دین فتنوں سے بچائے ہوئے بھاگتا پھرے گا۔

بَابُ ۱۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِاللهِ وَأَنَّ الْمَعْرِفَةَ فِعْلُ الْقَلْبِ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ٭

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ کا جاننے والا ہوں اور معرفت (یقین) دل کا فعل ہے کیوں کہ اللہ نے فرمایا[۵۱] (سورہ بقر میں) لیکن ان قسموں پر تم کو پکڑے گا جو تمہارے دلوں نے (جان بوجھ کر) کھائیں۔

١٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَهُمْ أَمَرَهُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ بِمَا يُطِيقُونَ قَالُوا إِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَغْضَبُ حَتّٰى يُعْرَفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ يَقُولُ إِنَّ أَتْقَاكُمْ وَأَعْلَمَكُمْ بِاللهِ أَنَا ٭

ہم سے بیان کیا محمد بن سلام بیکندی نے کہا خبر دی ہم کو عبدہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب صحابہ کو کوئی حکم دیتے تو انہی کاموں کا حکم دیتے جن کو وہ کر سکتے وہ عرض کرتے یا رسول اللہ ہم آپ کی طرح تھوڑے ہیں آپ کے تو اللہ نے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف کر دیے ہیں یہ سن کر آپ اتنا غصے ہوتے کہ آپ کے (مبارک) چہرے پر غصہ نمود ہوتا[۵۲] پھر آپ فرماتے (کیا تم کو معلوم نہیں) تم سب میں زیادہ پرہیزگار اور اللہ کو زیادہ جاننے والا میں ہوں۔

بَابُ ۱۴ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقٰى فِي النَّارِ مِنَ الْإِيمَانِ ٭

باب جو شخص پھر کافر ہو جانے کو اتنا برا سمجھے جیسے آگ میں ڈالا جانا وہ سچا مومن ہے۔

٢٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ

ہم سے بیان کیا سلیمان بن حرب نے کہا ہم سے بیان کیا شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس میں تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کا مزہ پائے گا ایک تو اللہ اور اس کے رسول کی محبت اس کو

[۵۱] گو یہ آیت قسموں کے باب میں وارد ہے مگر قسم اور ایمان دونوں کا مدار دل پر ہے اور اس باب سے کرامیہ کا رد منظور ہے جو کہتے ہیں ایمان اسی کا نام ہے کہ آدمی زبان سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے گو دل میں یقین نہ ہو ۱۲ منہ [۵۲] یعنی آپ کا مبارک چہرہ سرخ ہو جاتا صحابہ پہچان لیتے کہ اس وقت آپ غصے میں ہیں اور غصہ آپ کا اس وجہ سے تھا کہیں ایسا نہ ہو یہ لوگ سمجھنے لگیں کہ ہم پیغمبر صاحب سے بھی عبادت اور تقویٰ یا علم اور معرفت میں بڑھ گئے ۱۲ منہ

اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَّا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَمَنْ یَّکْرَہُ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ ؎

سب سے زیادہ ہو[1] دوسرے کسی بندے سے خالص اللہ کے لیے دوستی رکھے تیسرے پھر کفر میں جانا جب اللہ نے اس کو کفر سے چھڑا دیا اتنا برا سمجھے جیسے آگ میں ڈالا جانا۔

بَابٌ تَفَاضُلِ اَھْلِ الْاِیْمَانِ فِی الْاَعْمَالِ ؎

باب اہل ایمان کا اعمال کی رو سے ایک دوسرے سے افضل ہونا۔

۲۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیَی الْمَازِنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْخُلُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَاَھْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَخْرِجُوْا مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَیُخْرَجُوْنَ مِنْھَا قَدِ اسْوَدُّوْا فَیُلْقَوْنَ فِیْ نَھْرِ الْحَیَا اَوِ الْحَیَاۃِ شَکَّ مَالِکٌ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّۃُ فِیْ جَانِبِ السَّیْلِ اَلَمْ تَرَ اَنَّھَا تَخْرُجُ صَفْرَآءَ مُلْتَوِیَۃً ؎ قَالَ وُھَیْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرٌو الْحَیَاۃِ وَقَالَ خَرْدَلٍ مِّنْ خَیْرٍ ؎

ہم سے بیان کیا اسمٰعیل (بن ابی اویس) نے کہا مجھ سے بیان کیا امام مالک نے انہوں نے عمرو بن یحییٰ مازنی سے انہوں نے اپنے باپ (یحییٰ مازنی) سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا (حساب کتاب کے بعد) بہشت والے بہشت میں اور دوزخ والے دوزخ میں چل دیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو پھر ایسے لوگ دوزخ سے نکالے جاویں گے وہ (جل کر) کالے ہو گئے ہوں گے پھر برسات کی نہر یا زندگی کی نہر میں ڈالے جائیں گے امام مالک کو شک ہے[2] وہ اس طرح (نئے سرے سے) اگ آئیں گے جیسے دانہ ندی کے کنارے اگ آتا ہے کیا تو نہیں دیکھتا کیسے زرد زرد لپٹا ہوا نکلتا ہے وہیب نے کہا مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے یہ حدیث بیان کی اس میں زندگی کی نہر کہی اور ایمان کے بدل خیر کا لفظ کہا[3]

[1] قسطلانی نے کہا اس محبت کی نشانی یہ ہے کہ دین کی مدد کرے قول اور فعل سے اور آپ کی شریعت کی حمایت کرے اور اسلام کے مخالفین جو اسلام پر اعتراض کریں ان کا جواب دے اور اخلاق اور عادات میں آپ کی پیروی کرے مثلاً سخاوت اور ایثار اور حلم اور صبر اور تواضع میں ۱۲ منہ [2] امام مالک اس حدیث کے راوی میں ان کو شک ہوا کہ عمرو بن یحییٰ نے نہر الحیا کہا جس کے معنی بارش کی نہر یا نہر الحیاۃ کہا جس کے زندگی کی نہر لیکن امام بخاری نے وہیب کی روایت بیان کر کے یہ بتلا دیا کہ زندگی کی نہر صحیح ہے اس حدیث سے امام بخاری نے مرجیہ کا رد کیا جو کہتے ہیں ایمان کے ساتھ گناہ سے کوئی نقصان نہ ہوگا اور معتزلہ کا بھی جو کہتے ہیں کبیرہ گناہ کرنے والا ہمیشہ دوزخ میں رہے گا ۱۲ منہ [3] یعنی امام مالک کی روایت میں یوں ہے جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر ایمان ہو اور وہیب کی روایت میں یوں ہے جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر خیر یعنی نیکی ہو۔ وہیب کی اس روایت کو ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں نکالا اس میں من خیر کا لفظ ہے ۱۲ منہ ؎

۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِّنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ ۔

ہم سے بیان کیا محمد بن عبید اللہ نے کہا ہم سے بیان کیا ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے سنا ابوسعید خدری سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ میں سو رہا تھا میں نے (خواب میں) لوگوں کو دیکھا وہ میرے سامنے لائے جاتے ہیں اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہیں بعضوں کے کرتے چھاتیوں تک ہیں اور بعضوں کے اس سے بھی کم اور عمر بن خطاب میرے سامنے لائے گئے۔ وہ ایسا کرتہ پہنے ہیں جس کو سمیٹ رہے ہیں (اتنا نیچا ہے) صحابہ نے کہا یا رسول اللہ آپ اس کی تعبیر کیا دیتے ہیں آپ نے فرمایا دین[۱]

بَابٌ ۱۶ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ ۔

باب حیا (شرم) ایمان کا ایک جزو ہے

۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ ۔

ہم سے بیان کیا عبداللہ بن یوسف نے کہا ہم کو خبر دی (امام) مالک بن انس نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمر) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری مرد پر گزرے اور وہ اپنے بھائی کو سمجھا رہا تھا اتنی شرم کیوں کرتا ہے[۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا جانے دے کیونکہ شرم تو ایمان میں داخل ہے۔

بَابٌ ۱۷ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ

باب اس آیت کی تفسیر میں (جو سورہ براۃ میں ہے) پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا رستہ چھوڑ دو (ان سے تعرض نہ کرو)

۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ نِ الْمُسْنَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَوْحِ نِ الْحَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ

ہم سے بیان کیا عبداللہ بن محمد نے کہا ہم سے بیان کیا ابوروح ابن عمارہ نے کہا ہم سے بیان شعبہ نے انہوں نے واقد بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے وہ عبداللہ بن عمر سے نقل کرتے تھے

---

[۱] یعنی کرتے سے دین مراد ہے جو خواب میں کرتے کی شکل میں ظاہر ہوا اس حدیث سے حضرت عمرؓ کی فضیلت ابوبکر صدیقؓ پر ثابت نہیں ہوتی کس لیے کہ ابوبکرؓ کا اس میں ذکر ہی نہیں ہے شاید اُن کا کرتہ حضرت عمرؓ سے بھی نیچا ہو گا ۱۲ منہ [۲] ان دونوں شخصوں کا نام معلوم نہیں ہوا وہ سمجھا کیا رہا تھا اپنے بھائی پر غصہ ہو رہا تھا کہ تو اتنی شرم کرتا ہے کہ اپنے فائدے پر خاک ڈالتا ہے اس سے تجھ کو نقصان ہو گا ۱۲ منہ

ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ٭

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے (خدا کا یہ) حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے (کافروں سے) اس وقت تک لڑوں جب تک وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے اور محمد اس کے رسول ہیں اور نماز درستی سے ادا کریں اور زکوٰۃ دیں۔ جب وہ یہ کرنے لگیں تو انہوں نے اپنے جانوں اور مالوں کو مجھ سے بچا لیا مگر اسلام کے حق سے[۱] اور ان (کے دل کی باتوں) کا حساب اللہ پر رہے گا[۲]

بَابُ ۱۸ مَنْ قَالَ إِنَّ الْإِيْمَانَ هُوَ الْعَمَلُ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَقَالَ عِدَّةٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ أَجْمَعِيْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ عَنْ قَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَقَالَ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ ٭

باب اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے ایمان ایک عمل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ زخرف میں) فرمایا یہ جنت جس کے تم وارث ہوئے تمہارے عمل کا بدلہ ہے[۳] اور کئی عالموں نے[۴] اس آیت کی تفسیر میں (جو سورہ حجر میں ہے) قسم تیرے مالک کی ہم ان سب لوگوں سے اُن کے عمل کی بازپرس کریں گے یہ کہا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کہنے سے[۵] اور (سورہ والصفت میں) فرمایا ایسی ہی کامیابی کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے[۶]

۲۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ وَمُوْسَى ابْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ فَقَالَ إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا

ہم سے بیان کیا احمد بن یونس اور موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا دونوں نے ہم سے بیان کیا ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے بیان کیا ابو شہاب نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ (لوگوں نے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا[۷] کہا پھر کونسا (عمل)، فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا کہا پھر کونسا (عمل) فرمایا

[۱] اسلام کا حق جیسے کسی کو مار ڈالیں تو خون کے بدلے خون ہوگا یا زنا کریں اور محصن ہوں تو رجم ہوگا اس حدیث سے امام بخاری نے مرجئہ کا رد کیا جو اعمال کو ایمان کے لیے ضروری نہیں سمجھتے کیونکہ حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جو لوگ نماز نہ پڑھیں یا زکوٰۃ نہ دیں ان پر جہاد کیا جائے گا [۲] کیونکہ دل کی خبر اللہ ہی کو ہے ظاہر میں جو کوئی یہ باتیں کرے گا اس پر اسلام کے احکام جاری ہوں گے ۱۲ منہ [۳] اس آیت میں عمل سے ایمان مراد ہے جیسے مفسرین نے کہا ہے ۱۲ منہ [۴] جیسے انس بن مالک اور مجاہد اور ابن عمر ہیں ۱۲ منہ [۵] تو معلوم ہوا کہ توحید یعنی لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دینا یعنی ایمان یہ بھی ایک عمل ہے اور باب کا یہی مطلب ہے ۱۲ منہ [۶] یہاں بھی عمل سے ایمان مراد ہے ۱۲ منہ [۷] باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ ایمان کو عمل فرمایا اور دوسرے اعمال کو اس لیے ذکر کیا کہ ایمان سے یہاں صرف اللہ اور رسول پر یقین رکھنا مراد ہے ۱۲ منہ

قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ

وہ حج جو مبرور ہو۔[۱]

بَابٌ ۱۹ إِذَا لَمْ يَكُنِ الْإِسْلَامُ عَلَى الْحَقِيقَةِ وَكَانَ عَلَى الْاِسْتِسْلَامِ أَوِ الْخَوْفِ مِنَ الْقَتْلِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلٰكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا فَإِذَا كَانَ عَلَى الْحَقِيقَةِ فَهُوَ عَلَى قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللهِ الْإِسْلَامُ الْآيَةَ

باب کبھی اسلام سے اس کے حقیقی (شرعی) معنے مراد نہیں ہوتے بلکہ ظاہری تابعداری یا جان کے ڈر سے مان لینا جیسے اللہ تعالیٰ نے (سورہ حجرات میں) فرمایا گنوار لوگ کہتے ہیں ہم ایمان لائے (اے پیغمبر ان سے کہہ دے تم ایمان نہیں لائے یوں کہو ہم اسلام لائے[۲] لیکن اسلام جب اپنے حقیقی معنے (شرعی معنے) میں ہوگا۔ تو وہ وہ اسلام ہوگا جو (سورہ آل عمران کی) اس آیت میں مراد ہے اللہ کے نزدیک (سچا) دین اسلام ہے آخر تک۔

۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى رَهْطًا وَسَعْدٌ جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا هُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ أَوْ مُسْلِمًا

ہم سے بیان کیا ابو الیمان (حکم بن نافع) نے کہا ہم کو خبر دی شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو خبر دی عامر بن سعد بن ابی وقاص نے انہوں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کو کچھ مال دیا اور سعدؓ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ایک شخص (جعیل بن سراقہ) کو چھوڑ دیا (نہ دیا) وہ ان سب لوگوں میں مجھے زیادہ پسند تھا میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فلاں شخص کو چھوڑ دیا قسم خدا کی میں تو اس کو مؤمن سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا یا مسلم[۳] پھر تھوڑی دیر میں چپ رہا پھر جو حال میں اس کا جانتا تھا اس نے زور کیا[۴] میں نے دوبارہ عرض کیا آپ نے فلاں شخص کو کیوں چھوڑ دیا قسم خدا کی میں تو اس کو مومن جانتا ہوں آپ نے فرمایا یا مسلم پھر تھوڑی دیر میں چپ رہا پھر جو حال میں اس کا جانتا تھا اس نے زور کیا میں

[۱] حج مبرور وہ ہے جو خالص اللہ کے لیے کیا جاوے اس میں ریا کا نام نہ ہو اس کی نشانی یہ ہے کہ حج کے بعد آدمی گناہوں سے توبہ کرے پھر گناہ میں مبتلا نہ ہو ۱۲ منہ

[۲] یہ آیت چند گنوار عربوں کی شان میں اتری جو مدینہ کے گرداگرد رہتے وہ جان کے ڈر سے آنحضرتؐ کے تابعدار بن گئے تھے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اسلام کبھی اپنے لغوی معنی میں مستعمل ہوتا ہے یعنی تابعدار بننا اس آیت میں وہی معنے مراد ہیں لیکن اسلام کے حقیقی اور شرعی معنے وہی ہیں جو ایمان کے ہیں اور پچھلی دو آیتوں میں سورہ آل عمران کے وہی حقیقی معنے مراد ہیں قسطلانی نے کہا اس پر اہل سنت کا اتفاق ہے کہ جو مسلم ہے وہ مومن ہے اور جو مومن ہے وہ مسلم ہے ۱۲ منہ

[۳] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیوں کہ حدیث سے یہ نکلا کہ جس شخص کے دل کا حال یعنی اس کا مومن ہونا معلوم نہ ہو اس کو مسلمان کہہ سکتے ہیں تو اسلام کے ایک معنی وہ بھی ہوئے جو لغت میں ہیں یعنی ظاہری انقیاد اور تابعداری ۱۲ منہ

[۴] یعنی مجھ کو پھر جوش آیا اور چپکا نہ رہا گیا میں نے پھر اس کی سفارش کی ۱۲ منہ

فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي وَعَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ يُونُسُ وَصَالِحٌ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ؞

میں نے تیسری بار وہی عرض کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی فرمایا اس کے بعد یہ فرمایا اے سعد میں ایک شخص کو کچھ دیتا ہوں اور دوسرے شخص کو اس سے اچھا سمجھتا ہوں مجھے یہ ڈر رہتا ہے کہیں اللہ اس کو اوندھا دوزخ میں نہ دھکیل دے[1] اس حدیث کو یونس اور صالح اور معمر اور زہری کے بھتیجے نے (شعیب کی طرح) زہری سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ إِفْشَاءُ السَّلَامِ مِنَ الْإِسْلَامِ

وَقَالَ عَمَّارٌ ثَلَاثٌ مَنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الْإِيمَانَ الْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ وَالْإِنْفَاقُ مِنَ الْإِقْتَارِ ؞

باب افشاء سلام کرنا اسلام میں داخل ہے

باب افشاء سلام کرنا اسلام میں داخل ہے[2] اور عمار نے کہا تین باتیں جس نے اکٹھا کرلیں اس نے ایمان کو جوڑ لیا ایک تو اپنا انصاف اپنے جی میں کرنا[3] اور دوسرے سب کو سلام کرنا (ہر مسلمان کو) تیسرے تنگی ہونے پر خرچ کرنا[4]

۲۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ ؞

ہم سے بیان کیا قتیبہ نے کہا ہم سے بیان کیا لیث نے انہوں نے سنا یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام کی کون سی خصلت بہتر ہے آپ نے فرمایا کھانا کھلانا اور ہر ایک کو سلام کرنا اس سے تیری پہچانت ہو یا نہ ہو

بَابٌ كُفْرَانُ الْعَشِيرِ وَكُفْرٌ دُونَ كُفْرٍ

فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؞

باب خاوند کی ناشکری بھی ایک طرح کا کفر ہے

باب خاوند کی ناشکری بھی ایک طرح کا کفر ہے اور ایک کفر دوسرے کفر سے کم ہوتا ہے اس باب میں ابوسعیدؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا[5]

---

[1] یعنی میں ایک شخص کو جانتا ہوں کہ اس کا ایمان ضعیف ہے اور دوسرے شخص کو پکا ایمان دار جان کر اس سے زیادہ پسند کرتا ہوں مگر ضعیف ایمان والے کو دیتا ہوں اور پکے ایمان والے پر اس کو مقدم رکھتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں ضعیف ایمان والا اسلام سے برگشتہ نہ ہو جائے ۱۲ منہ [2] سلام کا افشاء کرنا یعنی ظاہر کرنا ہر مسلمان کو سلام کرنا اسلام میں داخل ہے ۱۲ [3] اللہ کی عنایتیں اپنے حال پر دیکھنا اور اس کی اطاعت اور عبادت میں قصور نہ کرنا ۱۲ منہ [4] یعنی باوجودیکہ اپنی نیئں خود روپیہ کی احتیاج ہو لیکن دوسرے محتاج کی حاجت روائی اپنی حاجت پر مقدم رکھنا۔ عمار کے اس قول کو امام احمد اور بزار اور طبرانی نے موصولاً نکالا ۱۲ منہ [5] اگلے بابوں میں ایمان کا ذکر تھا کفر ایمان کی ضد ہے تو ایمان کے بعد اس کا بیان کیا ۱۲ [6] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ کفر دو طرح کا ہے ایک تو کفر حقیقی جس کی وجہ سے آدمی اسلام سے باہر ہو جاتا ہے دوسرے گناہ اس کو بھی شریعت میں کفر کہا ہے مگر یہ کفر اگلے کفر سے کہیں کم ہے اس باب میں امام بخاری نے ابوسعید کی حدیث بیان نہیں کی اس طرف اشارہ کر دیا اور کتاب الحیض میں اس کو نکالا اس میں یہ ہے کہ آپ نے عورتوں سے فرمایا تم صدقہ دو میں نے دیکھا تم دوزخ میں زیادہ ہو انہوں نے پوچھا کیوں آپ نے فرمایا تم لعنت بہت کرتی ہو اور خاوند کا کفر یعنی ناشکری کرتی ہو۔ ابن عباسؓ کی حدیث بڑی لمبی حدیث ہے جس کو امام بخاری نے پورا باب الکسوف میں نکالا (باقی بر صفحہ آئندہ)

۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُ النَّارَ فَاِذَآ اَكْثَرُ اَهْلِهَا النِّسَاءُ يَكْفُرْنَ قِيْلَ اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ ؟ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ۔

ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مسلمہ نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایک لمبی حدیث میں) اور میں نے دوزخ کو دیکھا کیا دیکھتا ہوں وہاں عورتیں بہت ہیں وہ کفر کرتی ہیں لوگوں نے کہا کیا اللہ کا کفر کرتی ہیں آپ نے فرمایا نہیں خاوند کا کفر (اس کی ناشکری) کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں اگر تو ایک عورت سے ساری عمر احسان کرے پھر وہ (ایک ذرسی) کوئی بات تجھ سے دیکھے (جس کو پسند نہ کرتی ہو) تو کہنے لگتی ہے میں نے تو تجھ سے کبھی کوئی بھلائی نہیں پائی۔

بَابٌ ۲۲ الْمَعَاصِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ

وَلَا يُكَفَّرُ صَاحِبُهَا بِارْتِكَابِهَا اِلَّا بِالشِّرْكِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ امْرَءٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَسَمَّاهُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔

باب گناہ جاہلیت کے کام ہیں اور گناہ کرنے والا گناہ سے کافر نہیں ہوتا[1] البتہ اگر شرک کرے (یا کفر کا اعتقاد رکھے) تو کافر ہو جائے گا کیونکہ آنحضرتؐ نے (ابوذر سے[2]) فرمایا تو ایسا آدمی ہے جس میں جاہلیت کی خصلت ہے اور اللہ نے (سورہ نساء میں) فرمایا اللہ تو شرک کو نہیں بخشے گا اور اُس سے کم جس کو چاہے گا (گناہ) بخش دے گا[3] اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ[4] آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل کرا دو اللہ نے دونوں گروہوں کو مسلمان کہا۔

۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ وَيُوْنُسُ

ہم سے بیان کیا عبدالرحمٰن بن مبارک نے کہا ہم سے بیان کیا حماد بن زید نے کہا ہم سے بیان کیا ایوب اور یونس نے انہوں نے

(حواشی صفحہ سابقہ) یہاں اس کا ایک ٹکڑا بیان کیا اور امام بخاری کی عادت ہے کہ حدیث کے ٹکڑے کر ڈالتے ہیں ۱۲ (حواشی صفحہ ہذا) [1] اس سے خوارج اور معتزلہ کا رد منظور ہے جو کبیرہ گناہ کرنے والے کو کافر سمجھتے ہیں اور بعضے ان میں یوں کہتے ہیں نہ وہ کافر ہے نہ مومن ۱۲ منہ [2] یہ حدیث امام بخاری نے آگے خود روایت کی ہے ابوذر نے ایک شخص کو ماں کی گالی دی تھی اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ تجھ میں جاہلیت کی خصلت ہے یعنی گالی گلوچ کرنا مومن کی شان نہیں جاہلیت وہ زمانہ ہے جو آنحضرت کی پیغمبری سے پہلے عرب میں گزرا ۱۲ منہ [3] اس سے کم یعنی شرک سے اتر کر جو گناہ ہیں حافظ ابن حجر نے کہا اس آیت میں شرک سے کفر مراد ہے مثلاً کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کرے تو وہ بھی بخشا نہیں جائے گا ۱۲ منہ [4] اس آیت سے امام بخاری نے خارجی اور معتزلی کا رد کیا کیوں کہ مسلمان سے لڑنا گناہ ہے اور باوجود اس کے اللہ تعالیٰ نے دونوں کو مسلمان فرمایا ۱۲ منہ

عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِاَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْبَكْرَةَ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قُلْتُ اَنْصُرُ هٰذَا الرَّجُلَ قَالَ ارْجِعْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ ۞

حسن سے انہوں احنف بن قیس سے کہا میں چلا اس شخص کی مدد کرنے کو[1] (رستے میں) مجھ کو ابوبکرہؓ ملے پوچھا کہاں جاتے ہو میں نے کہا اس شخص کی مدد کرنے کو ابوبکرہؓ نے کہا (اپنے گھر کو) لوٹ جا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر بھڑ جائیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قاتل تو خیر (ضرور دوزخی ہوگا) مقتول کیوں دوزخی ہوگا فرمایا اس کی خواہش تھی اپنے ساتھی کو مار ڈالنے کی[2]

۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْاَحْدَبِ عَنِ الْمَعْرُوْرِ قَالَ لَقِيْتُ اَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَّعَلٰى غُلَامِهٖ حُلَّةٌ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّيْ سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهٗ بِاُمِّهٖ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَعَيَّرْتَهٗ بِاُمِّهٖ اِنَّكَ امْرُءٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ اِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ ۞

ہم سے بیان کیا سلیمان بن حرب نے کہا ہم سے بیان کیا شعبہ نے انہوں نے واصل احدب سے انہوں نے معرور سے کہا میں ابوذر سے ربذہ[3] میں ملا وہ ایک جوڑا پہنے تھے اور ان کا غلام بھی (ویسا ہی) ایک جوڑا پہنے تھا میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے کہا میں نے ایک شخص سے گالی گلوچ کی اس کو ماں کی گالی دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا تو نے اس کو ماں کی گالی دی تو وہ آدمی ہے جس میں جاہلیت کی خصلت ہے تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں اللہ نے ان کو تمہارے ہاتھ تلے کر دیا پھر جس کا بھائی اس کے ہاتھ تلے ہو وہ اس کو وہی کھلائے جو آپ کھائے اور وہی پہنائے جو آپ پہنے اور اُن سے وہ کام نہ لو جو ان سے نہ ہو سکے اگر ایسا کام لینا چاہو تو ان کی مدد کرو[4]

بَابٌ ۲۳ ظُلْمٌ دُوْنَ ظُلْمٍ ۞

باب ایک گناہ دوسرے گناہ سے کم ہوتا ہے

---

[1] اس شخص سے مراد جناب امیر المومنین علی مرتضٰی ہیں احنف بن قیسؓ جنگ جمل میں حضرت علی کی مدد کے لیے نکلے تھے جب ابوبکرہ نے ان کو یہ حدیث سنائی تو وہ لوٹ گئے حافظ نے کہا ابوبکرہ نے اس حدیث کو مطلق رکھا حالانکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب بلا وجہ شرعی دو مسلمان ناحق لڑیں اور حق پر لڑنے کی تو خود قرآن میں اجازت ہے فان بغت احدہما علی الاخریٰ فقاتلوا التی تبغی الآیہ اور اسی لیے احنف اس کے بعد حضرت علیؓ کے ساتھ رہے تمام لڑائیوں میں اور انہوں نے ابوبکرہ کی رائے پر عمل نہیں کیا ۱۲ [2] وہ اگر قدرت پاتا تو ضرور عزم کر چکا تھا اپنے بھائی کے قتل کا معلوم ہوا کہ دل کے عزم پر جب وہ مصمم ہو جائے تو مواخذہ ہوگا اور یہ دوسری حدیث میں ہے کہ دل کا خیال اللہ نے اس امت کو معاف کر دیا اس سے مراد وہ خیال ہے جو آئے اور گزر جائے دل میں جمے نہیں ۱۲ منہ [3] ربذہ ایک گاؤں ہے مدینہ سے تین منزل پر[4] ابوذر نے حضرت بلال سے گالی گلوچ کی تھی ان کو کہا کالے کے بیٹے تب آپ نے یہ حدیث فرمائی اس کے بعد ابوذر نے بلال سے معافی چاہی اور اپنا گال زمین پر رکھ دیا کہنے لگے میں اپنا گال زمین سے اس وقت تک نہیں اٹھاؤں گا جب تک بلال اپنے پاؤں سے نہ روندیں ۱۲ منہ

۳۱ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۔

ہم سے بیان کیا ابوالولید نے کہا ہم سے بیان کیا شعبہ نے دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے بیان کیا بشر نے کہا ہم سے بیان کیا محمد نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے جب (سورہ انعام کی) یہ آیت اتری جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں گناہ کی ملونی نہیں کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ یہ تو بڑی مشکل ہے) ہم میں کون ایسا ہے جس نے گناہ نہیں کیا تب اللہ نے (سورہ لقمان کی) یہ آیت اتاری شرک بڑا ظلم ہے[۱]

بَابٌ ۲۴ عَلَامَاتُ الْمُنَافِقِ

باب منافق کی نشانیاں

۳۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ اَبُوْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ۔

ہم سے بیان کیا سلیمان ابوالربیع نے کہا ہم سے بیان کیا اسمٰعیل ابن جعفر نے کہا ہم سے بیان کیا نافع بن مالک بن ابی عامر نے جن کی کنیت ابوسہیل ہے انہوں نے اپنے باپ مالک بن ابی عامر سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں[۲] جب بات کہے جھوٹ کہے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھیں خیانت کرے۔

۳۳ - حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ہم سے بیان کیا قبیصہ بن عقبہ نے کہا ہم سے بیان سفیان نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار باتیں جس میں ہوں گی وہ تو نرا منافق

---

[۱] معلوم ہوا کہ جو موحد ہو اس کو امن ملے گا گو کتنا ہی گناہ گار ہو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گناہوں پر بالکل عذاب نہ ہوگا جیسے مرجئہ کہتے ہیں بلکہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ اس کو ہمیشہ کے لیے دوزخ میں رہنے سے امن ملے گا حدیث اور آیت سے ترجمہ باب نکل آیا کہ ایک گناہ دوسرے گناہ سے کم ہوتا ہے ۱۲

[۲] ایک روایت میں چار نشانیاں مذکور ہیں چوتھی اقرار کے بعد دغا کرنا ایک میں پانچویں یہ مذکور ہے کہ تکرار میں ناحق کو شی کرنا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ یہ خصلتیں نفاق کی ہیں اور جس میں یہ خصلتیں ہوں وہ منافق کی مشابہ ہے یا اس میں عملی نفاق ہے جو کفر نہیں ہے ۱۲ منہ

اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّمَنْ كَانَ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ تَابَعَهٗ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ ۞

ہو گا[۱] اور جس میں ان چاروں میں سے کوئی ایک بات ہو گی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہو گی جب تک وہ اس کو چھوڑ نہ دے جب اس کے پاس امانت رکھیں تو وہ خیانت کرے اور جب بات کہے جھوٹ کہے اور جب عہد کرے دغا دے اور جب جھگڑے تو ناحق کی طرف چلے سفیان کے ساتھ شعبہ نے بھی اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا

بَابٌ ۲۵ قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْاِيْمَانِ ۞

باب شب قدر میں عبادت بجا لانا ایمان میں داخل ہے

۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۞

ہم سے بیان کیا ابو الیمان نے کہا ہم کو خبر دی شعیب نے کہا ہم سے بیان کیا ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شب قدر میں عبادت کرے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت کر کے[۲] اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے[۳]

بَابٌ ۲۶ اَلْجِهَادُ مِنَ الْاِيْمَانِ ۞

باب جہاد ایمان میں داخل ہے

۳۵ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْتَدَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا اِيْمَانٌ بِيْ اَوْ تَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ اَنْ اَرْجِعَهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَلَوْلَا

ہم سے بیان کیا حرمی بن حفص نے کہا ہم سے بیان کیا عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے بیان کیا عمارہ نے کہا ہم سے بیان کیا ابوزرعہ بن عمرو بن جریر نے کہا میں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے) جو شخص میری راہ میں (یعنی جہاد کے لیے) نکلے اس کو (اس کے گھر سے اسی بات نے نکالا ہو کہ وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے یا میرے پیغمبروں کو سچا جانتا ہے[۵] نہ اور کسی بات نے (جیسے ناموری یا لوٹ کی خواہش نے) تو میں اس کے لیے یہ ذمہ لیتا ہوں یا تو اس کو (جہاد کا) ثواب اور لوٹ کا مال دے کر زندہ مع الخیر اس کے گھر) لوٹا دوں گا یا (اگر وہ شہید ہو تو) اس کو

---

[۱] مراد یہی عملی منافق ہے نہ اعتقادی کیونکہ کبھی یہ خصلتیں مسلمان میں بھی پائی جاتی ہیں بعضوں نے کہا جس نے ان باتوں کی عادت کر لی ہو وہ مراد ہے کیوں کہ مسلمان ایسی بری باتوں کو اگر کبھی کرے گا بھی تو اس سے توبہ کرے گا اُن کو برا سمجھے گا ۱۲ منہ [۲] یعنی خالص خدا کے لیے نہ ریا اور مکاری کی نیت سے ۱۲ [۳] یعنی سوا حقوق العباد کے کیونکہ حقوق العباد کی معافی بغیر ان کے راضی کیے مشکل ہے [۴] جب نفاق کی نشانیاں امام بخاری بیان کر چکے تو ایمان کی نشانیوں کو شروع کیا اور کتاب کا مقصود بھی یہی ہے ۱۲ منہ [۵] بعض نسخوں میں تصدیق برسلی ہے اور وہ ظاہر ہے اور نسخہ ماخوذہ کی توجیہ اس طرح ہے کہ چوں کہ ایمان مستلزم ہے تصدیق انبیا کو اور تصدیق انبیا مستلزم ہے ایمان کو اس لیے دونوں میں سے ہر ایک کافی ہے ۱۲

اَنْ اَشُقَّ عَلٰٓى اُمَّتِىْ مَا قَعَدْتُّ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَّلَوَدِدْتُّ اَنِّىْ اُقْتَلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ ۞

بہشت میں لے جاؤں گا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں ہر لشکر کے ساتھ جو جہاد کو جاتا نکلتا[۱] اور مجھے تو یہ آرزو ہے کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں[۲]

بَابٌ ۲۷ تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الْاِيْمَانِ ۞

باب رمضان میں راتوں کو نماز نفل پڑھنا ایمان میں داخل ہے۔

۳۶ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۞

ہم سے بیان کیا اسمٰعیل نے کہا مجھ سے بیان کیا امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی رمضان میں راتوں کو ایمان رکھ کر ثواب کے لیے عبادت کرے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

بَابٌ ۲۸ صَوْمُ رَمَضَانَ اِحْتِسَابًا مِّنَ الْاِيْمَانِ ۞

باب رمضان کے روزے رکھنا ثواب کی نیت سے ایمان میں داخل ہے۔

۳۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۞

ہم سے بیان کیا محمد بن سلام بیکندی نے کہا ہم کو خبر دی محمد بن فضیل نے کہا ہم سے بیان کیا یحییٰ بن سعید نے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے ایمان رکھ کر اور ثواب کی نیت سے رکھے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

بَابٌ ۲۹ اَلدِّيْنُ يُسْرٌ وَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَى اللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُ السَّمْحَةُ ۞

باب اسلام کا دین آسان ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کو وہ دین بہت پسند ہے جو سچا سیدھا آسان ہو[۳]

---

[۱] یعنی جتنی فوج کی ٹکڑیاں کافروں سے لڑنے کو جاتی ہیں میں ہر ٹکڑی کے ساتھ نکلتا اگر آپ نکلتے تو سارے صحابہ کو نکلنا پڑتا اور یہ ان پر شاق ہوتا کسی کو کام کاج ہوتا کسی کے پاس خرچ نہ ہوتا [۲] اس حدیث سے شہادت کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ پیغمبر صاحب بار بار اس کی آرزو رکھتے تھے امام بخاری نے پہلے شب قدر اور جہاد کا بیان کیا پھر رمضان میں روزے رکھنے اور تراویح کا اس میں یہ اشارہ ہے کہ جہاد اگر رمضان میں ہو تو اور زیادہ ثواب ہے اسی طرح شہادت بھی اگر رمضان میں ہو ۱۲ [۳] جیسے اسلام کا دین جو سادہ سیدھا صاف صاف اور آسان ہے یہود کے دین میں بڑی بڑی سختیاں تھیں اور نصاریٰ نے اپنا دین ہی بگاڑ رکھا تھا تین خدا کا مضمون سمجھ ہی (باقی بر صفحہ آئندہ)

٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَأَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغُدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ ٭

ہم سے عبدالسلام بن مطہر نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن علی نے بیان کیا انہوں نے معن بن محمد غفاری سے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بے شک (اسلام کا) دین آسان ہے اور دین میں جو کوئی سختی کرے گا تو دین اس پر غالب آئے گا[١] اس لیے بیچ بیچ کی چال چلو اور (افضل کام نہ کر سکو تو اس کے) نزدیک رہو اور ثواب کی امید رکھ کر خوش رہو اور صبح کی چہل قدمی اور شام کی چہل قدمی اور اخیر رات کی کچھ چہل قدمی سے مدد لو[٢]

بَابٌ ٣١ الصَّلٰوةُ مِنَ الْإِيْمَانِ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ إِيْمَانَكُمْ يَعْنِيْ صَلٰوتَكُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ ٭

باب نماز ایمان میں داخل ہے اور حق تعالیٰ نے (سورہ بقر میں جو) فرمایا اور اللہ ایسا نہیں جو تمہارا ایمان اکارت کر دے یعنی بیت اللہ پاس جو تم نے نماز پڑھی (بیت المقدس کی طرف منہ کر کے)

٣٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ عَلٰى أَجْدَادِهِ أَوْ قَالَ أَخْوَالِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَّهُ صَلّٰى قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُوْنَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ وَأَنَّهُ صَلّٰى أَوَّلَ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَصَلّٰى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّمَّنْ صَلّٰى مَعَهُ فَمَرَّ عَلٰى أَهْلِ مَسْجِدٍ وَّهُمْ رَاكِعُوْنَ فَقَالَ

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسحاق نے بیان کیا انہوں نے براء سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلے مدینہ تشریف لائے تو اپنے ننہال یا ننھیال میں اترے جو انصاری لوگوں میں تھے[٣] اور آپ سولہ یا سترہ مہینے تک[٤] (مدینہ میں) بیت المقدس کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھتے رہے اور آپ یہ پسند کرتے تھے کہ آپ کا قبلہ کعبے کی طرف ہو جائے اور پہلی نماز جو آپ نے (کعبے کی طرف) پڑھی وہ عصر کی نماز تھی اور آپ کے ساتھ اور لوگ بھی تھے ان میں سے ایک شخص جو آپ کے ساتھ نماز پڑھ چکا تھا ایک اور مسجد والوں پر سے گزرا وہ رکوع میں تھے (بیت المقدس کی طرف منہ کیے ہوئے)[٥] اس شخص نے کہا میں اللہ کا نام لے کر گواہی دیتا ہوں کہ میں نے (ابھی)

حاشیہ صفحہ سابقہ) میں نہیں آتا بو وہ خدا ہی کا قائل نہیں ہے پھر اتنی بڑی دنیا کا انتظام کیسے چل رہا ہے یہ عقل میں نہیں آتا بندہ مشرک اللہ کو چھوڑ کر ان لوگوں کو پوجتے ہیں جو ہماری طرح آدمی تھے اور تاروں کی نسبت وہ قصے بیان کرتے ہیں جو ہمارا تو سمجھ میں ہی نہیں آتے یا ان میں فحش اور بے حیائی بھری ہوئی ہے پارسی لوگ ہرمن کو بھی خدا کا مدمقابل سمجھتے ہیں صاف اور سیدھا بے کھٹکا صرف اسلام ہی کا دین ہے جس میں ایک سچے خدا کے جو آسمان اور زمین سب کا خالق ہے اور کسی کی عبادت نہیں ۱۲ (حواشی صفحہ ہذا) [١] یعنی اخیر میں وہ تھک کر خود عاجز ہو جائے گا اور نیک عمل چھوڑنا پڑے گا اس لیے اتنی عبادت کرنا چاہیے جو آسانی کے ساتھ ہو سکے ۱۲ [٢] صبح اور شام اور اخیر رات کی چہل قدمی سے مراد ان وقتوں میں عبادت کرنا ہے یعنی صبح اور عصر اور تہجد کی نماز پڑھنا بعضوں نے ولجہ کا ترجمہ رات کیا ہے تو عشا کی نماز مراد ہو سکتی ہے ۱۲ [٣] انصار میں آپ کی ننہیال اور ننھیال تھی دونوں صحیح ہیں کیونکہ حضرت حلیمہ آپ کی رضاعی والدہ انصار میں سے تھیں اور عبدالمطلب آپ کے جد امجد کی ماں سلمٰی بھی انہی میں سے تھیں [٤] یہ راوی کو شک ہے ۱۲ منہ [٥] یہ لوگ بنی حارثہ تھے انصار میں سے جو اس وقت اپنی مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے اب اس کو مسجد القبلتین کہتے ہیں ۱۲ منہ

اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوْا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَتِ الْيَهُوْدُ قَدْ اَعْجَبَهُمْ اِذْ كَانَ يُصَلِّيْ قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَاَهْلُ الْكِتَابِ فَلَمَّا وَلّٰى وَجْهَهُ قِبَلَ الْبَيْتِ اَنْكَرُوْا ذٰلِكَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ فِيْ حَدِيْثِهٖ هٰذَا اَنَّهٗ مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ اَنْ تُحَوَّلَ رِجَالٌ وَّقُتِلُوْا فَلَمْ نَدْرِ مَا نَقُوْلُ فِيْهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؀

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعبے کی طرف نماز پڑھی یہ سنتے ہی وہ لوگ نماز ہی میں کعبے کی طرف پھر گئے اور جب آپ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے تو یہودی اور دوسرے کتاب والے (نصاریٰ) خوش تھے[1] جب آپ نے اپنا منہ کعبے کی طرف پھیر لیا تو انہوں نے برا مانا زہیر نے کہا ہم سے ابو اسحٰق نے بیان کیا انہوں نے براء سے اسی حدیث میں کہ قبلہ بدل جانے سے کچھ لوگ مر گئے تھے جو (اگلے قبلے ہی کی طرف نماز پڑھتے رہے اور کچھ شہید ہو گئے تھے ہم نہ سمجھے کہ ان کے حق میں کیا کہیں (ان کو نماز کا ثواب ملا یا نہیں) تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اللہ ایسا نہیں ہے جو تمہارا ایمان اکارت کر دے (یعنی تمہاری نماز)[2]

بَاب ٣١ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ

باب اسلام کی خوبی کا بیان

قَالَ مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ اَنَّ عَطَاءَ ابْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهٗ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَّالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا اِلَّا اَنْ يَّتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا ؀

امام مالک نے کہا مجھ کو زید بن اسلم نے خبر دی ان کو عطا بن یسار نے خبر دی ان کو ابو سعید خدری نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب کوئی بندہ مسلمان ہو جائے پس اچھی طرح مسلمان ہو[3] تو اللہ اس کا ہر ایک گناہ اتار دے گا جو وہ (اسلام سے پہلے) کر چکا تھا[4] اور اس کے بعد حساب شروع ہو گا ایک نیکی کے بدل ویسی دس نیکیاں سات سو نیکیوں تک (لکھی جائیں گی) اور برائی کے بدل ویسی ہی ایک برائی (لکھی جائے گی) مگر جب اللہ اس کو معاف کر دے[5]

۴۰. حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے بیان کیا اسحاق ابن منصور نے کہا ہم کو خبر دی عبدالرزاق نے کہا ہم کو خبر دی معمر نے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی اچھی طرح مسلمان ہو تو

---

[1] نصاریٰ تو مشرق کی طرف قبلہ رکھتے ہیں ان کی خوشی اس وجہ سے ہو گی کہ یہود کے پیغمبر حضرت موسیٰ کو بھی وہ مانتے تھے بعضوں نے کہا کتاب والوں سے وہی یہودی مراد ہیں ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ نماز کو ایمان فرمایا ۱۲ منہ [3] یعنی یقین کے ساتھ اور اخلاص کے ساتھ ۱۲ منہ [4] دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے اللہ اس کی ہر نیکی جو اس نے اسلام سے پہلے کی تھی وہ لکھ لے گا معلوم ہوا کہ کافر اگر مسلمان ہو جائے تو کفر کے زمانہ کی نیکیوں کا بھی اس کو ثواب ملے گا ۱۲ منہ [5] اگر اللہ معاف کر دے تو ایک برائی بھی نہ لکھی جائے گی اس حدیث سے خوارج کا رد ہوا جو گناہ کرنے والوں کو بالکل کافر جانتے ہیں ۱۲ منہ۔

إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا

اس کے بعد جو نیکی کرے گا وہ دس گنے سے سات سو گنے تک لکھی جائے گی اور جو برائی کرے گا وہ ویسی ہی ایک لکھی جائے گی۔

بَابٌ ۳۲ أَحَبُّ الدِّيْنِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَدْوَمُهُ ٭

باب اللہ کو وہ عمل بہت پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ قَالَ مَنْ هٰذِهِ ؟ قَالَتْ فُلَانَةُ تَذْكُرُ مِنْ صَلٰوتِهَا قَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللهِ لَا يَمَلُّ اللهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ أَحَبُّ الدِّيْنِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ ٭

ہم سے بیان کیا محمد بن مثنیٰ نے کہا ہم سے بیان کیا یحییٰ نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ کو خبر دی میرے باپ (عروہ) نے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے وہاں ایک عورت (بیٹھی) تھی آپ نے پوچھا یہ کون ہے حضرت عائشہ نے کہا فلانی عورت ہے اور اس کی نماز کا حال بیان کرنے لگیں[1] آپ نے فرمایا بس بس وہ کام کرو جو (ہمیشہ) کر سکتے ہو کیونکہ قسم خدا کی اللہ تو (ثواب دینے سے) تھکنے کا نہیں تم ہی تھک جاؤ گے اور آنحضرت کو وہ عمل بہت پسند تھا جس کا کرنے والا اس کو ہمیشہ کرے[2]

بَابٌ ۳۳ زِيَادَةِ الْإِيْمَانِ وَنُقْصَانِهِ

باب ایمان کے بڑھنے اور گھٹنے کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَزِدْنٰهُمْ هُدًى وَّيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِيْمَانًا وَقَالَ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ فَإِذَا تَرَكَ شَيْئًا مِّنَ الْكَمَالِ فَهُوَ نَاقِصٌ ٭

اور اللہ نے (سورہ کہف میں) فرمایا ہم نے ان کو اور زیادہ ہدایت دی اور (سورہ مدثر میں) ایمان داروں کا ایمان اور بڑھے (اور سورہ مائدہ میں) آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین پورا کیا اور (قاعدہ ہے) پورے میں سے کوئی کچھ چھوڑ دے تو وہ ادھورا رہ جاتا ہے[3]

۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَفِيْ قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيْرَةٍ

ہم سے بیان کیا مسلم بن ابراہیم نے کہا ہم سے بیان کیا ہشام نے کہا ہم سے بیان کیا قتادہ نے انہوں نے انس سے روایت کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں جو برابر بھلائی (ایمان) ہو تو وہ (ایک نہ ایک دن ضرور) دوزخ سے

[1] ساری رات سوتی نہیں عبادت کرتی رہتی تھی جیسے امام احمد کی روایت میں ہے اس عورت کا نام حولاء بنت تویت تھا یہ تعریف حضرت عائشہ نے اس کے منہ پر نہیں کی بلکہ اس کے اٹھ جانے کے بعد کی ۱۲ منہ

[2] ظاہر ہے کہ دین سے مراد یہاں عمل ہے کیونکہ اعتقاد تو ترک کرنا کفر ہے اور دین اور ایمان ایک چیز ہے تو ایمان بھی عمل ہوا اور یہی مقصود ہے اس باب سے

[3] سورۂ مائدہ کی آیت سے یہ نکلتا ہے کہ اس سے پہلے دین پورا نہیں ہوا تھا تو دین میں کمی یا زیادتی ثابت ہوئی اب رہا یہ اعتراض کہ جو صحابہ اس آیت کے اترنے سے پہلے مرگئے ان کا دین ناقص ہونا لازم آئے گا تو اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک ناقص تھا مگر اس نقص سے ان پر کوئی الزام نہیں کیونکہ نقص وہی مذموم ہے جو دیدہ و دانستہ اپنے اختیار سے ہو یا یوں کہیں کہ گو فی نفسہ ان کا دین ناقص تھا مگر بہ نسبت اس وقت کے کامل تھا کیونکہ جس قدر احکام اس وقت تک اترے تھے ان سب کو وہ بجالائے تھے ۱۲ منہ

مِّنْ خَيْرٍ وَّيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ بُرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ وَّيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِيْمَانِ مَكَانَ خَيْرٍ ؂

۴۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ جَعْفَرَ بْنَ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ اَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ قَالَ لَهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰيَةٌ فِيْ كِتَابِكُمْ تَقْرَءُوْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ اَيُّ اٰيَةٍ قَالَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا قَالَ عُمَرُ قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ ؂

بَابٌ الزَّكٰوةُ مِنَ الْاِسْلَامِ وَقَوْلُهٗ

تَعَالٰى وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؂

نکلے گا اور جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں گیہوں برابر بھلائی ہو وہ (ایک نہ ایک دن ضرور) دوزخ سے نکلے گا اور جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں ذرے (چیونٹی) برابر بھلائی ہو وہ ایک نہ ایک دن ضرور دوزخ سے نکلے گا[۵۱] امام بخاری نے کہا ابان نے اس حدیث کو روایت کیا یوں کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا کہا ہم سے انس نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت میں من خیر کی جگہ من ایمان ہے[۵۲]

ہم سے بیان کیا حسن بن صباح نے انہوں نے جعفر بن عون سے سنا کہا ہم سے بیان کیا ابو العمیس نے کہا ہم کو خبر دی قیس بن مسلم نے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے - ایک یہودی ان سے کہنے لگا اے امیر المومنین تمہاری کتاب (قرآن) میں ایک آیت ہے جس کو تم پڑھتے رہتے ہو اگر وہ آیت ہم یہود لوگوں پر اترتی تو ہم اس دن کو (جس دن وہ آیت اترتی) عید کا دن ٹھیرا لیتے حضرت عمرؓ نے کہا وہ کونسی آیت ہے یہودی نے کہا یہ آیت آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین پورا کیا اور اپنا احسان تم پر تمام کر دیا اور اسلام کا دین تمہارے لیے پسند کیا حضرت عمرؓ نے کہا ہم اس دن کو جانتے ہیں اور اس جگہ کو بھی جس میں یہ آیت آنحضرت پر (اتری ہے یہ آیت آپ پر) جمعہ کے دن اتری جب آپ عرفات میں کھڑے تھے[۵۳]

باب زکوٰۃ دینا اسلام میں داخل ہے

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ لم یکن) میں فرمایا حالانکہ ان کافروں کو یہی حکم دیا گیا کہ خالص اللہ ہی کی بندگی کی نیت سے ایک طرف کے ہو کر اس کو پوجیں اور نماز کو ٹھیک کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی پکا دین ہے[۵۴]

---

[۵۱] ذرہ بفتح ذال و تشدید را اس کے معنی چیونٹی یا جو سورج کے شعاع میں سوئی کی نوک کی طرح اڑتا معلوم ہوتا ہے کہتے ہیں چار ذرے ایک رائی کے دانے کے برابر ہوتے ہیں بعضوں نے ذرہ بضم ذال و تخفیف را پڑھا ہے جس کے معنی جوار کے ہیں ۱۲ منہ [۵۲] اس تعلیق کو حاکم نے وصل کیا امام بخاری اس کو دو مطلب سے لائے اس لیے کہ قتادہ کا سماع انسؓ سے ثابت ہو اور قتادہ مشہور ہیں تدلیس یعنی اپنے شیخ کو چھپانے میں اور ایسے شخص کی معنعن روایت حجت نہیں دوسرے اس لیے کہ اگلی روایت کی تفسیر ہو جائے اس میں خیر یعنی بھلائی سے ایمان مراد ہے ۱۲ منہ [۵۳] حضرت عمر کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے تو اس دن کو عید کر لیا ہے اول تو عرفہ کا دن دوسرے جمعہ کا دن - یہ یہودی کعب احبار تھے جو اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے ۱۲ منہ [۵۴] اس آیت سے یہ نکلا کہ زکوٰۃ دینا دین میں داخل ہے اور یہی باب کا مقصود ہے ۱۲ منہ

۴۴ ـ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوٰتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ ۔

ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے اپنے چچا ابو سہیل بن مالک سے انہوں نے اپنے باپ (مالک بن ابی عامر) سے انہوں نے طلحہ بن عبید اللہ سے وہ کہتے تھے نجد والوں میں سے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سر پریشان یعنی اس کے بال بکھرے ہوئے تھے[1] ہم بھن بھن اس کی آواز سنتے تھے اور اس کی بات سمجھ میں نہیں آتی تھی یہاں تک کہ وہ نزدیک آن پہنچا جب معلوم ہوا کہ وہ اسلام کو پوچھ رہا ہے[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنا ہے اس نے کہا بس اس کے سوا تو اور کوئی نماز مجھ پر نہیں آپ نے فرمایا نہیں مگر تو نفل پڑھے (تو اور بات ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور رمضان کے روزے رکھنا اس نے کہا اور تو کوئی روزہ مجھ پر نہیں ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر تو نفل رکھے (تو اور بات ہے) طلحہ نے کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زکوٰۃ کا بیان کیا وہ کہنے لگا بس اور تو کوئی صدقہ مجھ پر نہیں ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل صدقہ دے تو (اور بات ہے)[3] راوی نے کہا پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا یوں کہتا جاتا تھا قسم خدا کی میں نہ اس سے بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچا ہے تو اپنی مراد کو پہنچ گیا[4]

بَابٌ ۳۵ اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ مِنَ الْاِيْمَانِ ۔

باب جنازے کے ساتھ جانا ایمان میں داخل ہے۔

۴۵ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَنْجُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِّثْلُ اُحُدٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطٍ ۔ تَابَعَهٗ

ہم سے احمد بن عبداللہ بن علی منجوفی نے بیان کیا کہا ہم سے روح نے بیان کیا کہا ہم سے عوف نے بیان کیا انہوں نے حسن بصری اور محمد سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ایمان رکھ کر اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے اور نماز اور دفن سے فراغت ہونے تک اس کے ساتھ رہے تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹے گا ہر قیراط اتنا بڑا ہوگا جیسے احد کا پہاڑ اور جو شخص جنازے پر نماز پڑھ کر دفن سے پہلے لوٹ آئے تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا[5]

---

[1] اس شخص کا نام ضمام بن ثعلبہ تھا یا اور نجد کہتے ہیں بلندی کو یہاں مراد وہ ملک ہے عرب کا جو تہامہ سے شروع ہوا ہے عراق تک ۱۲ منہ [2] یعنی اس کے ارکان اور شرائع کو ۱۲ [3] معلوم ہوا کہ صدقہ فطر نفل ہے یا اس وقت تک واجب نہ ہوا ہوگا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ وتر کی نماز بھی نفل ہے جیسے اہل حدیث کا قول ہے اور امام ابوحنیفہ نے اس کو واجب کہا ہے ۱۲ منہ [4] مراد کو پہنچ گیا یعنی اس کی مکت (نجات) ہو گئی اگر سچا ہے یعنی ان باتوں پر برابر عمل کرتا رہا جیسے منہ سے کہتا ہے کہ نہ میں ان سے بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا بس جتنا حکم ہے وہ بجا لاؤں گا ۱۲ منہ [5] ایک درم کے بارہ قیراط ہوتے ہیں لیکن یہ دنیا کا قیراط ہے اور آخرت کا قیراط تو احد پہاڑ کے برابر ہوگا جیسا حدیث میں ہے ۱۲ منہ

عُثْمَانُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ٭

بَابُ ۳۱ خَوْفِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يَحْبَطَ عَمَلُهُ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ
وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ مَا عَرَضْتُ قَوْلِي عَلَى عَمَلِي إِلَّا خَشِيتُ أَنْ أَكُونَ مُكَذِّبًا وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَدْرَكْتُ ثَلَاثِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَخَافُ النِّفَاقَ عَلَى نَفْسِهِ مَا مِنْهُمْ أَحَدٌ يَقُولُ إِنَّهُ عَلَى إِيمَانِ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَيُذْكَرُ عَنِ الْحَسَنِ مَا خَافَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا أَمِنَهُ إِلَّا مُنَافِقٌ وَمَا يُحَذَّرُ مِنَ الْإِصْرَارِ عَلَى التَّقَاتُلِ وَالْعِصْيَانِ مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ٭

۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنِ الْمُرْجِئَةِ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ ٭

۴۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ

روح کے ساتھ اس حدیث کو عثمان مؤذن نے بھی روایت کیا کہا ہم سے عوف نے بیان کیا انہوں نے محمد بن سیرین سے سنا انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اگلی روایت کی طرح۔

باب مومن کو ڈرنا چاہیئے کہیں اس کے اعمال مٹ نہ جائیں اور اس کو خبر نہ ہو[۱] اور ابراہیم تیمی نے کہا (جو واعظ تھے) میں نے اپنے گفتار اور کردار کو جب ملایا تو مجھ کو ڈر ہوا کہیں میں (شریعت کے) جھٹلانے والوں (کافروں) میں سے نہ ہوں[۲] اور ابن ابی ملیکہ نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس صحابہ سے ملا اُن میں ہر ایک کو اپنے اوپر نفاق کا ڈر لگا ہوا تھا ان میں کوئی یوں نہیں کہتا تھا کہ میرا ایمان جبرئیل یا میکائیل کے ایمان کا سا ہے[۳] اور حسن بصری سے منقول ہے نفاق سے وہی ڈرتا ہے جو ایماندار ہوتا ہے اور اس سے نڈر وہی ہوتا ہے جو منافق ہے اس باب میں آپس کی لڑائی اور گناہ پر اڑے رہنے اور توبہ نہ کرنے سے بھی ڈرایا گیا ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا اور وہ اپنے (برے) کام پر جان بوجھ کر اڑ نہیں کرتے[۴]

ہم سے بیان کیا محمد بن عرعرہ نے کہا ہم سے بیان کیا شعبہ نے انہوں نے زبید بن حارث سے کہا میں نے ابووائل سے[۵] مرجیہ کو پوچھا (وہ کہتے ہیں گناہ سے آدمی فاسق نہیں ہوتا) انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینے سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے اور مسلمان سے لڑنا کفر ہے۔

ہم سے بیان کیا قتیبہ بن سعید نے کہا ہم سے بیان کیا اسماعیل بن جعفر نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے کہا مجھ کو خبر دی عبادہ

---

[۱] اس باب میں امام بخاری نے خاص مرجیہ کا رد کیا ہے جو کہتے ہیں ایمان کے ساتھ گناہ سے کوئی نقصان نہ ہوگا اور بہت سے اگلے بزرگوں کے اقوال نقل کیے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سب گناہ کا ڈر کرتے رہے ۱۲ منہ [۲] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہیں لوگ مجھ کو جھوٹا نہ کہیں یعنی قول اور فعل اور ۱۲ منہ [۳] امام بخاری نے اس اثر سے ان لوگوں کا رد کیا جو کہتے ہیں ہر شخص یوں کہہ سکتا ہے کہ میرا ایمان جبرئیل کا سا ایمان ہے ۱۲ منہ [۴] اس آیت سے بھی مرجیہ کا رد ہوتا ہے کیوں کہ جو لوگ گناہ پر اصرار کریں ان کی برائی نکلتی ہے ۱۲ منہ [۵] ان ابووائل کا نام شقیق ابن سلمہ اسدی تھا جو علامہ تابعین میں سے ہیں معلوم ہوا کہ مرجیہ اس وقت پیدا ہو چکے تھے اس حدیث سے مرجیہ کا رد ہوا کیوں کہ مسلمان کے گالی دینے والے کو فاسق فرمایا اور کفر سے مراد شرعی کفر نہیں ہے بلکہ مبالغہ مقصود ہے ۱۲ منہ۔

بْنُ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ اِنِّيْ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاِنَّهُ تَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي السَّبْعِ وَالتِّسْعِ وَالْخَمْسِ ۞

بن صامت نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے حجرے سے) نکلے (لوگوں کو) شب قدر بتانا چاہتے تھے (وہ کونسی رات ہے) اتنے میں دو مسلمان آپس میں لڑ پڑے[۱] آپ نے فرمایا میں تو اس لیے باہر نکلا تھا کہ تم کو شب قدر بتلاؤں اور فلاں فلاں آدمی لڑ پڑے تو وہ (میرے دل سے) اٹھالی گئی اور شاید اسی میں کچھ تمہاری بہتری ہو[۲] تو (ایسا کرو) شب قدر کو (رمضان کی) ستائیسویں اُنتیسویں پچیسویں رات میں ڈھونڈو۔

بَابٌ سُؤَالِ جِبْرِيْلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ وَالْاِحْسَانِ وَعِلْمِ السَّاعَةِ وَبَيَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ ثُمَّ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ دِيْنًا وَمَا بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۞

باب حضرت جبریل کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنا ایمان کیا ہے اسلام کیا ہے احسان کیا ہے قیامت جانتے ہو کب آئے گی) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان باتوں کو ان سے بیان کرنا پھر یہ فرمانا کہ یہ جبریل علیہ السلام تھے جو تمہارا دین تم کو سکھانے آئے تھے[۳] تو آنحضرت نے ان سب باتوں کو دین فرمایا اور اس باب میں اس کا بھی بیان ہے جو آنحضرت نے عبد القیس (قبیلے) کے پیغام پہنچانے والوں کو ایمان کے معنے بتلائے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ آل عمران میں) فرمایا اور جو کوئی اسلام کے سوا دوسرا کوئی دین چاہے تو ہرگز قبول نہ ہوگا اس کی طرف سے۔

۴۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَوْمًا لِّلنَّاسِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَبِلِقَائِهٖ وَرُسُلِهٖ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ قَالَ

ہم سے بیان کیا مسدد نے کہا ہم سے بیان کیا اسمعیل بن ابراہیم نے کہا ہم کو خبر دی ابو حیان تیمی نے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا (ایسا ہوا) ایک دن آنحضرت لوگوں میں سامنے بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص آیا[۴] اور پوچھنے لگا ایمان کسے کہتے ہیں آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور اس کے فرشتوں کا اور اس سے ملنے کا اور اس کے پیغمبروں کا یقین کرے اور مر کر جی اٹھنے کو مانے[۵] اس نے پوچھا اسلام کیا ہے آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ اللہ کو پوجے اس کے ساتھ شرک نہ کرے اور نماز کو ٹھیک کرے اور

---

[۱] یہ عبداللہ بن ابی حدرد اور کعب بن ملک تھے ثانی الذکر کا اول الذکر پر قرض آتا تھا دونوں میں خاص مسجد کے اندر خوب گھٹپ ہوئی ۱۲ منہ [۲] اس میں اللہ کی کچھ حکمت تھی وہ یہ کہ شب قدر کی امید سے لوگ کئی راتوں میں عبادت کریں ۱۲ منہ [۳] یہاں امام بخاری نے تین دلیلیں بیان کیں پہلی دلیل سے نکلتا ہے کہ ایمان اور اسلام اور احسان یہ سب دین ہیں دوسری سے یہ کہ ایمان اور اسلام ایک ہے تیسری سے یہ کہ اسلام اور دین ایک ہے ۱۲ منہ [۴] مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ اس کے کپڑے بہت سفید تھے بال بہت کالے تھے سفر کا نشان اس پر نہ تھا ایک روایت میں یوں ہے کہ وہ سب سے زیادہ خوب صورت اور معطر تھا ۱۲ منہ [۵] یعنی قبروں سے جی اٹھنے کو اور اللہ سے ملنا یہ ہے کہ اس کے سامنے حساب و کتاب کے لیے حاضر ہو تا اس صورت میں تکرار نہ ہوگی ۱۲ منہ

مَا الْاِسْلَامُ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ مَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَاُخْبِرُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّهَا وَاِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْاِبِلِ الْبُهْمِ فِي الْبُنْيَانِ فِيْ خَمْسٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الْاٰيَةَ ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَالَ رُدُّوْهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِيْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ جَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ مِنَ الْاِيْمَانِ ۔

فرض زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اس نے پوچھا احسان کیا ہے آپ نے فرمایا احسان یہ ہے اللہ کو ایسا (دل لگا کر) پوجے جیسا تو اس کو دیکھ رہا ہے اگر یہ نہ ہو سکے تو خیر اتنا تو خیال رکھ کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے اس نے کہا قیامت کب آئے گی۔ آپ نے فرمایا جس سے پوچھتا ہے وہ بھی پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا اور میں تجھ کو اُس کی نشانیاں بتلائے دیتا ہوں جب لونڈی اپنے میاں کو جنے[1] اور جب کالے[2] اونٹ چرانے والے لمبی لمبی عمارتیں ٹھونکیں (بڑے امیر بن جائیں) قیامت (غیب کی ان[3]) پانچ باتوں میں ہے جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورہ لقمان کی) یہ آیت پڑھی بے شک اللہ ہی جانتا ہے قیامت کب آئے گی اخیر تک پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پھر (میرے سامنے) لاؤ (لوگ گئے) تو وہاں کسی کو نہیں دیکھا[4] تب آپ نے فرمایا جبریل تھے لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے امام بخاری نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب باتوں کو (دین کہہ دیا) ایمان میں شریک کر دیا۔

باب ۳۸

۷۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ

باب[5]

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے ان کو عبد اللہ بن عباس نے خبر دی ان کو ابوسفیان بن حرب

---

[1] یعنی اسلام دنیا میں پھیلے گا مسلمانوں کے ہاتھ بہت سی لونڈیاں آئیں گی ان سے اولاد پیدا ہوگی وہ اولاد گویا اپنی ماں کی مالک ہوگی یا لوگ ام ولد کو بیچ ڈالیں گے وہ بکتے بکتے اپنے بیٹے کے ہاتھ لگے گی اس کو خبر نہ ہوگی یا لڑکے اپنی ماں کی نافرمانی کریں گے ماں سے ایسا برتاؤ کریں گے جیسے لونڈی سے کرتے ہیں ۱۲ منہ [2] کالے اونٹ عرب کے ملک میں بہ نسبت سرخ اونٹوں کے ذلیل سمجھے جاتے ہیں یا مطلب یوں ہے جب کالے رنگ کے چرواہے اونچی اونچی عمارتیں ٹھونکیں گے ۱۲ منہ [3] باقی چار باتیں یہ ہیں ابر سے پانی برسے گا یا نہیں پیٹ میں کیا ہے یا لڑکی کل کیا ہوگا آدمی کہاں مرے گا یہ باتیں حقیقی غیب کی ہیں جن کا علم پیغمبروں کو بھی نہیں ہے یہ دھوتی بند ہندو یوان باتوں کے علم کا دعویٰ کرتے ہیں محض جھوٹے ہیں حضرت عائشہ فرماتی جو کوئی کہے کہ پیغمبر صاحب ان باتوں کو جانتے تھے اس نے بڑا بہتان کیا ۱۲ منہ [4] وہ فرشتے تھے ایک ہی بیک غائب ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کو اس وقت پہچانا جب وہ پیٹھ موڑ کر چل دیئے جیسے دوسری روایت میں ہے ۱۲ منہ [5] یہ باب گویا اگلے باب ہی سے متعلق ہے اس میں امام بخاری ہرقل کا قول لائے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دین اور ایمان ایک ہے اور ہرقل گو کافر تھا اس کا قول کوئی حجت نہیں مگر ابوسفیان نے جب اس کو ابن عباس سے بیان کیا تو انہوں نے اس کا رد نہیں کیا اور ابن عباس اس امت کے بڑے عالم تھے ان کے سکوت سے معلوم ہوا کہ ہرقل کا قول صحیح تھا ۱۲ منہ ۔

إِنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ لَا يَسْخَطُهُ أَحَدٌ ۔

نے کہ ہرقل (روم کے بادشاہ نے) ان سے کہا میں نے تجھ سے پوچھا اُس پیغمبر کے تابعدار بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں تو نے کہا وہ بڑھ رہے ہیں اور ایمان کا یہی حال رہتا ہے یہاں تک کہ وہ پورا ہو (اپنے زور کو پہنچ جائے) اور میں نے تجھ سے پوچھا کوئی اس کے دین میں آکر پھر اس کو برا سمجھ کر پھر جاتا ہے تو نے کہا نہیں اور ایمان کا یہی حال ہے جب اس کی خوشی دل میں سما جاتی ہے تو پھر کوئی اس کو برا نہیں سمجھتا۔

باب ۳۹ فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ ۔

باب جو شخص اپنا دین قائم رکھنے کے لیے (گناہ سے) بچے اس کی فضیلت۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا إِنَّ حِمَى اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے انہوں نے عامر سے کہا میں نے نعمان بن بشیر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے[1] اور دونوں کے بیچ میں بعض چیزیں شبہ کی ہیں جن کو بہت لوگ نہیں جانتے[2] (کہ حلال ہیں یا حرام) پھر جو کوئی شبہ کی چیزوں سے بچا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا اور جو کوئی ان شبہ کی چیزوں میں پڑھ گیا اس کی مثال اس چرواہے کی ہے جو بادشاہی رمنے کے آس پاس (اپنے جانوروں کو) چرائے وہ قریب ہے رمنے کے اندر گھس جائے سن لو ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہے سن لو اللہ کا رمنہ اس کی زمین میں حرام چیزیں ہیں سن لو بدن میں ایک (گوشت کا) مجھ ہے جب وہ درست ہوگا سارا بدن درست ہوگا اور جہاں وہ بگڑا سارا بدن بگڑ گیا سن لو وہ مجھ (آدمی کا) دل ہے[3]۔

باب ۴۰ أَدَاءُ الْخُمُسِ مِنَ الْإِيمَانِ ۔

باب لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ دینا ایمان میں داخل ہے۔

۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا

ہم سے بیان کیا علی بن جعد نے کہا ہم کو خبر دی شعبہ نے انہوں نے

[1] جن کی حلت اور حرمت کا بیان صاف صاف قرآن یا حدیث میں ہو گیا ہے [2] یعنی عام لوگ نہیں جانتے بلکہ بعض چیزوں کی حلت اور حرمت میں عالموں اور مجتہدوں کو بھی شک رہتی ہے جب دلیلیں متعارض ہوں تو ایسے امور سے بچے رہنا تقویٰ اور پرہیز گاری ہے ۱۲ [3] اس حدیث سے دل کی بڑی فضیلت نکلی اور معلوم ہوا کہ وہ تمام اعضا کا سردار ہے اکثر علماء کے نزدیک دل ہی عقل کی جگہ ہے اور بعضوں نے کہا دماغ ۱۲ منہ

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَيُجْلِسُنِي عَلَى سَرِيرِهِ فَقَالَ أَقِمْ عِنْدِي حَتَّى أَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي فَأَقَمْتُ مَعَهُ شَهْرَيْنِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ أَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوا رَبِيعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ وَحْدَهُ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللهِ وَحْدَهُ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَإِقَامُ الصَّلَوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ وَقَالَ احْفَظُوهُنَّ وَأَخْبِرُوا بِهِنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ ۞

ابوجمرہ سے میں عبداللہ بن عباس کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا وہ مجھ کو خاص اپنے تخت پر بٹھاتے ف۱ (ایک بار) کہنے لگے تو میرے پاس رہ جا میں اپنے مال میں تیرا حصہ لگا دوں گا ف۲ تو میں دو مہینے تک ان کے پاس رہا پھر کہنے لگے عبدالقیس کے بھیجے ہوئے لوگ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا یہ کون لوگ ہیں یا کون بھیجے ہوئے ہیں ف۳ انہوں نے کہا ربیعہ کے لوگ ہیں آپ نے فرمایا مرحبا ان لوگوں کو یا ان بھیجے ہوئے لوگوں کو نہ ذلیل ہوئے نہ شرمندہ ف۴ وہ کہنے لگے یا رسول اللہ ہم آپ کے پاس نہیں آسکتے مگر ادب والے مہینے میں ف۵ کیونکہ ہمارے اور آپ کے بیچ میں مضر کے کافروں کا یہ قبیلہ ہے تو ہم کو خلاصہ ایک ایسی بات بتلا دیجئے جس کی خبر (اپنے) اُن لوگوں کو کردیں جو یہاں نہیں آئے اور اس پر عمل کرکے ہم بہشت میں جائیں اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باسنوں کو بھی پوچھا آپ نے چار باتوں کا ان کو حکم دیا اور چار باتوں سے منع کیا ان کو یہ حکم دیا کہ اکیلے (سچے) خدا پر ایمان لاؤ آپ نے فرمایا تم جانتے ہو اکیلے خدا پر ایمان لانا کیا ہے انہوں نے کہا ہم کیا جانیں اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اس کے رسول ہیں اور نماز ٹھیک کرنا اور زکوٰۃ دینا اور رمضان کے روزے رکھنا اور (کافروں سے) جو لوٹ ملے اس کا پانچواں حصہ داخل کرنا ف۶ اور چار برتنوں سے ان کو منع کیا سبز لاکھی مرتبان اور کدو کے تونبے اور کریدے ہوئے لکڑی کے برتن اور مزفت یا مقیر (یعنی روغنی برتن) ف۷ اور فرمایا ان باتوں کو یاد رکھو اور جو لوگ تمہارے پیچھے (اپنے ملک میں) ہیں ان کو

ف۱ یہ ابن عباس کے مترجم تھے بعضوں نے کہا وہ فارسی میں ابن عباس کے کلام کا ترجمہ کرتے اور لوگوں کو ان کا کلام سمجھاتے اس لیے ابن عباس نے ان کی خاطر کی ۱۲ منہ ف۲ اس کا سبب کتاب الحج میں مذکور ہے کہ ابوجمرہ نے ابن عباس کو ایک خوشی کی خبر سنائی تھی ۱۲ منہ ف۳ بھیجے ہوئے وفد کا ترجمہ ہے وفد کہتے ہیں اس جماعت کو جو کسی قوم کی طرف سے دوسرے ملک میں جاتی ہے یہ شعبہ راوی کو شک ہوئی کہ قوم کا لفظ فرمایا کہ یا وفد کا کہتے ہیں یہ وفد چودہ سواروں کا تھا ان کا رئیس ایک شخص تھا اشج نامی بعضوں نے کہا تیرہ سوار تھے بعضوں نے کہا چالیس ۱۲ منہ ف۴ کیونکہ یہ لوگ اپنی خوشی سے مسلمان ہوگئے اگر جنگ ہوتی تو ذلیل ہوتے غلام لونڈی بنائے جاتے اس وقت شرمندہ ہوتے کاش پہلے ہی مسلمان ہوگئے ہوتے ۱۲ منہ ف۵ یعنی ذی قعدہ یا ذی الحجہ یا محرم یا رجب کے مہینے میں کیونکہ عرب کے لوگ ان مہینوں کا ادب کیا کرتے ان میں راہیں کھلی رہتیں کوئی کسی کو نہ مارتا نہ لوٹتا ۱۲ منہ ف۶ یعنی مسلمانوں کے امام کے پاس داخل کردینا یہ تو پانچ ہوگئیں اس کا جواب یوں دیا ہے کہ شہادتین کو چھوڑ کر چار باتیں ہیں بعضوں نے کہا لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ امام کے پاس داخل کرنا گویا ایک قسم کی زکوٰۃ ہے تو اسی میں داخل ہے ۱۲ منہ ف۷ ان برتنوں میں عرب لوگ شراب رکھا کرتے تھے جب شراب پینا حرام ہوا تو چند روز تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان برتنوں کے استعمال کی بھی ممانعت کردی بعد اس کے یہ ممانعت منسوخ ہوگئی اور ہر ایک برتن میں نبیذ بنانا جائز ہوگیا جیسے دوسری حدیث میں ہے ۱۲ منہ

بَابُ (۴۱) مَا جَآءَ اَنَّ الْاَعْمَالَ بِالنِّيَّةِ وَالْحِسْبَةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَدَخَلَ فِيْهِ الْاِيْمَانُ وَالْوُضُوْءُ وَالصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَالْحَجُّ وَالصَّوْمُ وَالْاَحْكَامُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ عَلٰى نِيَّتِهٖ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰۤى اَهْلِهٖ يَحْتَسِبُهَا صَدَقَةٌ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ ؀

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ ؀

۵۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰۤى اَهْلِهٖ يَحْتَسِبُهَا فَهِيَ لَهٗ صَدَقَةٌ ؀

بھی بتلا دو۔

باب اس بات کا بیان کہ عمل بغیر نیت اور خلوص کے صحیح نہیں ہوتے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جو نیت کرے تو عمل میں ایمان اور وضو[۵۱] اور نماز اور زکوٰۃ اور حج اور روزہ اور سارے معاملات (جیسے بیع اور شرا نکاح طلاق وغیرہ) آگئے اور اللہ نے (سورۂ بنی اسرائیل میں) فرمایا اے پیغمبر کہہ دے ہر کوئی اپنے طریق یعنی نیت پر عمل کرتا ہے[۵۲] اور (اسی وجہ سے) آدمی اگر ثواب کے لیے خدا کا حکم سمجھ کر اپنے گھر والوں پر خرچ کرے تو صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور (جب مکہ فتح ہوگیا) تو آنحضرتؐ نے فرمایا اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد اور نیت باقی ہے[۵۳]۔

ہم سے بیان کیا عبداللہ ابن مسلمہ نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے علقمہ ابن وقاص سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمل نیت ہی سے صحیح ہوتے ہیں (یا نیت ہی سے ان میں ثواب ملتا ہے) اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جو نیت کرے پھر جو کوئی اپنا دیس اللہ اور اس کے رسول کے لیے چھوڑے گا اس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہوگی اور جو کوئی دنیا کمانے کے لیے یا کسی عورت کو بیاہنے کے لیے دیس چھوڑے گا تو اس کی ہجرت ان ہی کاموں کے لیے ہوگی[۵۴]۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے خبر دی کہا میں نے عبداللہ ابن یزید سے سنا انہوں نے ابو مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب کوئی اپنے گھر والوں پر ثواب کی نیت سے (اللہ کا حکم سمجھ کر) خرچ کرے تو صدقے کا ثواب پائے گا[۵۵]۔

---

۵۱ امام بخاری نے یہ کہہ کر ان لوگوں کا رد کیا جو وضو میں نیت کو فرض نہیں جانتے اہل حدیث اور اکثر علماء کے نزدیک وضو اور تیمم میں نیت فرض ہے ۱۲ منہ ۵۲ شاکلہ کی تفسیر نیت کے ساتھ حسن بصری اور معاویہ بن قرہ اور قتادہ سے منقول ہے ۱۲ منہ ۵۳ یعنی ہجرت کے بدل اب جہاد ہے جو قیامت تک باقی رہے گا اور ہر کام میں نیت کی ضرورت ہے ۵۴ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۵۵ یعنی حقیقتہً وہ صدقہ نہیں ہے لیکن اللہ کے حکم کی تعمیل کی نیت سے اپنی بی بی اور بال بچوں کا کھلانا بھی ثواب ہے صدقے کا حکم رکھتا ہے ۱۲ منہ

۵۴۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِي فَمِ امْرَأَتِكَ.

ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عامر بن سعد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جو کچھ خرچ کرے اور اس سے تیری نیت اللہ کی رضامندی کی ہو تو تجھ کو اس کا ثواب ملے گا یہاں تک کہ اس پر بھی جو تو اپنی جورو کے منہ میں ڈالے[1]

بَابٌ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى إِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ دین کیا ہے سچے دل سے اللہ کی فرمانبرداری اور اس کے پیغمبر اور مسلمان حاکموں کی اور تمام مسلمانوں کی خیرخواہی اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ توبہ میں) فرمایا جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی خیرخواہی میں رہیں[2]

۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا انہوں نے اسمٰعیل سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے بیعت کی ان باتوں پر کہ نماز درستی کے ساتھ ادا کروں گا اور زکوٰۃ دیا کروں گا اور ہر مسلمان کا خیرخواہ رہوں گا۔

۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَوْمَ مَاتَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَالْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ حَتّٰى يَأْتِيَكُمْ أَمِيْرٌ فَإِنَّمَا يَأْتِيْكُمُ الْآنَ ثُمَّ قَالَ اسْتَعْفُوْا لِأَمِيْرِكُمْ فَإِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ الْعَفْوَ ثُمَّ

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے بیان کیا انہوں نے زیاد بن علاقہ سے کہا میں نے جریر بن عبداللہ سے سنا جس دن مغیرہ بن شعبہؓ (کوفہ کے حاکم) مر گئے[3] تو وہ خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف اور خوبی بیان کی اور کہا تم کو اکیلے اللہ کا ڈر رکھنا چاہیے اس کا کوئی ساجھی نہیں اور تحمل اور اطمینان سے رہنا چاہیے اس وقت تک کہ دوسرا کوئی حاکم تمہارے اوپر آئے وہ اب آتا ہے پھر یہ کہا کہ اپنے (مرے ہوئے) حاکم کے لیے مغفرت کی دعا مانگو کیونکہ وہ بھی (یعنی مغیرہؓ) معافی کو پسند کرتا تھا پھر کہا اس کے بعد تم کو معلوم ہو کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

---

[1] نووی نے اس سے یہ نکالا کہ حظ نفس میں بھی جب شریعت کے موافق ہو اور نیت بخیر ہو تو ثواب ملے گا چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ حلال طور سے شہوت پوری کرنے میں بھی ثواب ملے گا ۱۲ منہ

[2] اللہ اور اس کے رسول کی خیرخواہی یہ ہے کہ ان کی تعظیم کرے زندگی اور موت میں ان کی اطاعت پر قائم رہے اللہ کی کتاب کو پھیلائے لوگوں کو سکھائے پڑھائے حدیث شریف کو پڑھتا پڑھاتا رہے حدیث کی کتابوں کو چھپوائے پھیلائے اور اللہ رسول کے خلاف کسی کا قول نہ مانے پیر ہو یا مرشد مجتہد یا امام ۱۲

[3] مغیرہ معاویہ کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے انہوں نے مرتے وقت جریر کو اپنا نائب مقرر کر دیا تو جریر نے لوگوں کو یہ نصیحت کی کہ دوسرا حاکم آنے تک صبر سے بیٹھے رہو کوئی شر فساد نہ مچاؤ کیونکہ کوفہ والے بڑے شریر اور فسادی لوگ تھے کہتے ہیں معاویہ نے مغیرہ کے بعد زیاد کو کوفے کا حاکم کیا جو بصرے کا عامل تھا۔ ۱۲ منہ۔

قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اُبَایِعُكَ عَلَی الْاِسْلَامِ فَشَرَطَ عَلَیَّ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فَبَایَعْتُهٗ عَلٰی ھٰذَا وَرَبِّ ھٰذَا الْمَسْجِدِ اِنِّیْ لَنَاصِحٌ لَّكُمْ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَنَزَلَ ؏

پاس آیا اور میں نے عرض کیا میں آپ سے اسلام پر بیعت کرتا ہوں آپ نے اسلام کی شرط مجھ پر کرلی اور ہر ایک مسلمان کی خیر خواہی کی میں نے اسی شرط پر آپ سے بیعت کرلی اس مسجد کے مالک کی قسم میں تمہارا خیر خواہ ہوں پھر استغفار کیا اور (منبر پر سے) اترے ؎

كِتَابُ الْعِلْمِ

علم کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے ؎

بَابُ ۴۳ فَضْلِ الْعِلْمِ وَقَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ وَقَوْلِهٖ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

باب علم کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ مجادلہ میں) فرمایا جو تم میں ایمان دار ہیں اور جن کو علم ملا اللہ ان کے درجے بلند کرے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے (سورہ طٰہٰ) میں فرمایا پروردگار مجھے اور زیادہ علم دے ؎

بَابُ ۴۴ مَنْ سُئِلَ عِلْمًا وَّهُوَ مُشْتَغِلٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ فَاَتَمَّ الْحَدِیْثَ ثُمَّ اَجَابَ السَّائِلَ ؏

باب جس شخص سے علم کی کوئی بات پوچھی جائے اور وہ دوسری بات کر رہا ہو پھر اپنی بات پوری کر کے پوچھنے والے کا جواب دے۔

۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا فُلَیْحٌ ح وَحَدَّثَنِیْ اِبْرٰهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَیْحٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ هِلَالُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَجْلِسٍ یُّحَدِّثُ الْقَوْمَ جَآءَهٗ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ مَتَی السَّاعَةُ فَمَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ

ہم سے بیان کیا محمد بن سنان نے کہا ہم سے بیان کیا فلیح نے دوسری سند اور مجھ سے بیان کیا ابراہیم ابن منذر نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن فلیح نے کہا ہم سے بیان کیا میرے باپ فلیح نے کہا مجھ سے بیان کیا ہلال بن علی نے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہا ایک بار آنحضرت صلی اللہ لوگوں میں بیٹھے ہوئے ان سے باتیں کر رہے تھے اتنے میں ایک گنوار آپ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا قیامت کب آئے گی آپ اپنی باتوں میں مصروف رہے (گنوار کا جواب نہ دیا) ؎ بعضے لوگ (جو اس مجلس میں حاضر تھے)

---

۵۱ امام بخاری نے کتاب الایمان کو اس حدیث پر ختم کیا اس میں یہ اشارہ ہے کہ جریرؓ کی طرح میں نے بھی مسلمانوں کی خیر خواہی کی اور اللہ ہمارے قصوروں کو بخشنے والا ہے اور مسلمانوں سے یہ استدعا کی کہ اُن کے لیے دعا کریں کیوں کہ جیسے مغیرہ دنیا کے امیر تھے تو امام بخاری دین کے امیر تھے یا اللہ تو امام بخاری کا درجہ بلند کر اور آخرت میں ہم کو ان کی ملاقات نصیب فرما آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ ۵۲ ایمان کے بعد علم کی کتاب لائے کیونکہ پہلے آدمی کو ایمان لانے کا حکم ہے جب ایمان لایا تو دین کا علم سیکھنا فرض ہے ۱۲ منہ ۵۳ اس باب میں امام بخاری صرف دو آیتیں لائے کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید ان کی شرط پر کوئی حدیث ان کو نہیں ملی ۱۲ منہ ۵۴ کیوں کہ آپ دوسری ضروری باتوں میں مصروف ہوں گے اور گنوار کا سوال کوئی ایسا ضروری نہ تھا قیامت کا وقت پوچھنے سے کوئی غرض متعلق نہیں ہے شاید یہ جواب میں دیر کرنے سے آپ کی یہ غرض بھی ہوگی کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ سوال بے ضرورت ہے اور پھر جواب اس لیے دیا کہ اس گنوار کو رنج نہ ہو اس گنوار کا نام معلوم نہیں ہوا بعضوں نے کہا اُس کا نام رفیع تھا ۱۲ منہ

فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَمْ يَسْمَعْ حَتّٰى إِذَا قَضٰى حَدِيْثَهٗ قَالَ أَيْنَ أُرَاهُ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ هَا أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَإِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ فَقَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا قَالَ إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلٰى غَيْرِ أَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ ٭

کہنے لگے آپ نے گنوار کی بات سنی لیکن پسند نہ کی اور بعضے کہنے لگے نہیں آپ نے اس کی بات سنی ہی نہیں جب آپ اپنی باتیں پوری کر چکے تو میں سمجھتا ہوں یوں فرمایا وہ قیامت کو پوچھنے والا کہاں گیا اس گنوار نے کہا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو (سن لے) جب امانت (ایمان داری دنیا سے) اُٹھ جائے تو قیامت کا منتظر رہ اس نے کہا ایمان داری کیوں کر اٹھ جائے گی آپ نے فرمایا جب کام نالائق کو دیا جائے[۵۱] تو قیامت کا منتظر رہ۔

بَابٌ ۴۵ مَنْ رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْعِلْمِ

باب علم کی بات پکار کر کہنا

۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلٰوةُ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى أَرْجُلِنَا فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهٖ وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا ٭

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا انہوں نے ابی بشر سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہا ایک سفر میں جو ہم نے کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے (وہ سفر مکہ سے مدینہ کا تھا) پھر آپ ہم سے اس وقت ملے جب عصر کی نماز کا وقت آن پہنچا تھا ہم (جلدی جلدی) وضو کر رہے تھے پاؤں کو (خوب دھونے کے بدل) یوں ہی سا دھو رہے تھے آپ نے (یہ حال دیکھ کر) بلند آواز سے پکارا دیکھو ایڑیوں کی خرابی دوزخ سے ہونے والی ہے[۵۲] دو بار یا تین بار یہ فرمایا۔

بَابٌ ۴۶ قَوْلِ الْمُحَدِّثِ حَدَّثَنَا وَأَخْبَرَنَا وَأَنْبَأَنَا

باب محدث کا یوں کہنا ہم سے بیان کیا اور ہم کو خبر دی اور ہم کو بتلایا اور

وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا وَأَخْبَرَنَا وَأَنْبَأَنَا وَسَمِعْتُ وَاحِدًا وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ وَقَالَ شَقِيْقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَلِمَةً كَذَا وَقَالَ حُذَيْفَةُ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

امام حمیدی نے ہم سے کہا کہ سفیان بن عیینہ کے نزدیک ہم سے بیان کیا اور ہم کو خبر دی اور ہم کو بتلایا اور میں نے سنا ان سب لفظوں کا ایک ہی مطلب تھا[۵۳] اور ابن مسعودؓ نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا اور آپ سچے تھے جو آپ سے کہا گیا وہ بھی سچ تھا[۵۴] اور شقیق نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی اور حذیفہؓ نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں بیان کیں اور ابو العالیہ نے روایت کیا ابن عباس سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے

---

۵۱ یعنی حکومت اور عہدے ایسے لوگوں کو ملیں جو اس کی لیاقت نہ رکھتے ہوں دوسری حدیث میں ہے کہ سب سے زیادہ دنیا کا نصیبہ اس وقت وہ رکھتا ہوگا جو سب سے زیادہ کمینہ پاجی ہے ۱۲ منہ ۵۲ اس حدیث سے ان شیعہ کا رد ہوتا ہے جو وضو میں پاؤں کے مسح کو کافی سمجھتے ہیں اور ترجمہ باب اس جملہ سے نکلتا ہے کہ آپ نے بلند آواز سے پکارا معلوم ہوا کہ واعظ کو جہاں ضرورت ہو وہاں بلند آواز سے بھی نصیحت کر سکتا ہے ۱۲ منہ ۵۳ یعنی اہل حدیث جو کہیں حدثنا کہتے ہیں کہیں اخبرنا کہیں انبانا کہیں سمعت ان سب کا حاصل ایک ہی ہے ۱۲ منہ ۵۴ یعنی جو اللہ تعالیٰ نے یا جبرئیل نے آپ سے فرمایا وہ سب سچ ہے ۱۲ منہ۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ وَقَالَ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

۵۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ ۔

بَابُ طَرْحِ الْإِمَامِ الْمَسْئَلَةَ عَلَى أَصْحَابِهِ لِيَخْتَبِرَ مَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ ۔

۶۰ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ حَدِّثُونِي مَا هِيَ قَالَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا حَدِّثْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هِيَ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ ۔

آپ نے اپنے پروردگار سے اور انسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے اپنے پروردگار سے اور ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہا کہ آپ اس کو تمہارے مالک سے روایت کرتے ہیں جو برکت والا اور بلند ہے[۵۱]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور مسلمان کی مثال وہی درخت ہے تو مجھ سے بیان کرو وہ کونسا درخت ہے یہ سن کر لوگوں کا خیال جنگل کے درختوں کی طرف دوڑا عبداللہ نے کہا میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے مگر شرم سے کہہ نہ سکا آخر صحابہؓ نے آنحضرتؐ سے پوچھا آپ ہی بیان فرمائیے یا رسول اللہ وہ کونسا درخت ہے آپ نے فرمایا کھجور کا درخت ہے[۵۲]

علم آزمانے کیلیے استاد کا شاگردوں سے سوال کرنا

ہم سے بیان کیا خالد بن مخلد نے کہا ہم سے بیان کیا سلیمان بن بلال نے کہا ہم سے بیان کیا عبداللہ بن دینار نے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور مسلمانوں کی وہی مثال ہے مجھ سے بیان کیا وہ کون سا درخت ہے یہ سن کر لوگ جنگل کے درختوں میں پڑ گئے (ان کا خیال اُدھر گیا) عبداللہ نے کہا میرے دل آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن (بزرگ بیٹھے تھے) مجھ کو شرم آئی آخر صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہی بیان فرمائیے آپ نے فرمایا کھجور کا درخت ہے۔

---

[۵۱] امام بخاریؒ نے ان تینوں روایتوں کو جن کو یہاں بغیر اسناد کے ذکر کیا ہے دوسرے مقاموں میں اسناد سے روایت کیا ہے ان روایتوں کے لانے سے غرض یہ ہے کہ صحابہ اور تابعین کے زمانے میں بھی حدثنا اور سمعت اور عن عن کا رواج تھا ۱۲ منہ [۵۲] شرم کی وجہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ وہاں سب بزرگ لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور میں سب سے چھوٹا تھا ۱۲ منہ [۵۳] اس روایت کو امام بخاری اس باب میں اس لیئے لائے کہ اس میں حدثنا کا لفظ ہے اور حدثونی کا ۱۲ منہ

بَابُ الْقِرَاءَةِ وَالْعَرْضِ عَلَى الْمُحَدِّثِ

وَرَأَى الْحَسَنُ وَالثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ الْقِرَاءَةَ جَائِزَةً وَاحْتَجَّ بَعْضُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ بِحَدِيثِ ضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آللهُ أَمَرَكَ أَنْ نُصَلِّيَ الصَّلَوٰةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهٰذِهٖ قِرَاءَةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ ضِمَامٌ قَوْمَهُ بِذٰلِكَ فَأَجَازُوهُ وَاحْتَجَّ مَالِكٌ بِالصَّكِّ يُقْرَأُ عَلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُونَ أَشْهَدَنَا فُلَانٌ وَيُقْرَأُ عَلَى الْمُقْرِئِ فَيَقُولُ الْقَارِئُ أَقْرَأَنِي فُلَانٌ ؛

۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ إِذَا قَرَأَ عَلَى الْمُحَدِّثِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ حَدَّثَنِي قَالَ وَسَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ يَقُولُ عَنْ مَالِكٍ وَسُفْيَانَ الْقِرَاءَةُ عَلَى الْعَالِمِ وَقِرَاءَتُهُ سَوَاءٌ

---

۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ هُوَ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ النَّبِيِّ

باب شاگرد استاد کے سامنے پڑھے اور اس کو سنائے[۵۱]

اور امام حسن بصری اور سفیان ثوری اور مالک نے شاگرد کے پڑھنے کو جائز رکھا ہے اور بعضوں نے استاد کے سامنے پڑھنے کی دلیل ضمام بن ثعلبہ کی حدیث سے لی ہے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا کہ ہم لوگ نماز پڑھا کریں آپ نے فرمایا ہاں تو یہ (گویا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھنا ہی ٹھہرا ضمام نے (پھر جاکر) اپنی قوم سے بیان کیا تو انہوں نے اس کو جائز رکھا اور امام مالک نے دستاویز سے دلیل لی جو پڑھ کر لوگوں کو سنائی جاتی ہے وہ کہتے ہیں ہم فلاں شخص نے اس دستاویز پر گواہ کیا اور پڑھنے والا پڑھ کر استاد کو سناتا ہے پھر کہتا ہے مجھ کو فلانے نے پڑھایا[۵۲]

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن حسن واسطی نے بیان کیا انہوں نے عوف سے انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے کہا عالم کے سامنے پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں اور ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے سنا وہ کہتے تھے جب کوئی شخص محدث کو حدیث پڑھ کر سنائے تو کچھ قباحت نہیں اگر یوں کہے اس نے مجھ سے بیان کیا اور میں نے ابو عاصم سے سنا وہ امام مالک اور سفیان ثوری کا قول بیان کرتے تھے کہ عالم کو پڑھ کر سنانا اور عالم کا شاگردوں کے سامنے پڑھنا دونو برابر ہیں۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے بیان کیا انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر سے انہوں نے انس بن مالک سے سنا ایک بار ہم مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار آیا[۵۳] اور اونٹ کو مسجد میں بٹھا کر باندھ دیا

---

[۵۱] حدیث کی روایت جیسے یوں ہوتی ہے کہ محدث یعنی استاد اور شیخ اپنے شاگردوں کو حدیث سنائے اسی طرح یوں بھی ہوتی ہے کہ شاگرد استاد کو اس کی کتاب پڑھ کر سنائے بعضے لوگ اس دوسرے طریقے میں کلام کرتے تھے اس لیے امام بخاری نے یہ باب قائم کیا ۱۲ منہ

[۵۲] ابن بطال نے کہا دستاویز کی دلیل بہت قوی ہے کیونکہ اشہاد تو اخبار سے بھی زیادہ ہے مطلب یہ ہے کہ صاحب معاملہ کو دستاویز پڑھ کر سنائی جائے اور وہ گواہوں کے سامنے کہہ دے کہ ہاں یہ دستاویز صحیح ہے تو گواہ اس پر گواہی دے سکتے ہیں اسی طرح جب عالم کو کتاب پڑھ کر سنائی جائے اور وہ اس کا اقرار کرے تو اس سے روایت کرنا صحیح ہوگا ۱۲

[۵۳] اس کا نام ضمام بن ثعلبہ تھا ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ فَاَنَاخَهٗ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهٗ ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا هٰذَا الرَّجُلُ الْاَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّي سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْئَلَةِ فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ فَقَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ اَسْئَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ اِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ نُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ نَصُوْمَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَاْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَآئِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلٰى فُقَرَآئِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اٰمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ وَاَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَّرَآئِيْ مِنْ قَوْمِيْ وَاَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ اَخُوْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ تَرَوَاهُ مُوْسٰى وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

۶۳ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ

پھر پوچھنے لگا (بھائیو) محمد کون ہیں[51] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت لوگوں میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے ہم نے کہا محمد یہ سفید رنگ کے شخص ہیں[52] جو تکیہ لگائے بیٹھے ہیں تب وہ آپ سے کہنے لگا عبدالمطلب کے بیٹے[53] آپ نے اس سے فرمایا (کہہ) میں سن رہا ہوں[54] وہ کہنے لگا میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں اور سختی سے پوچھوں گا تو آپ اپنے دل میں برا نہ مانیے گا آپ نے فرمایا (نہیں) جو تیرا جی چاہے پوچھ تب اس نے کہا میں آپ کو آپ کے مالک اور اگلے لوگوں کے مالک کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو (دنیا کے) سب لوگوں کی طرف بھیجا ہے آپ نے فرمایا ہاں یا میرے اللہ[55] تب اس نے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا ہے آپ نے فرمایا ہاں یا میرے اللہ پھر کہنے لگا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ سال بھر میں اس مہینہ میں (یعنی رمضان میں) روزے رکھو آپ نے فرمایا ہاں یا میرے اللہ پھر کہنے لگا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم میں جو مالدار لوگ ہیں ان سے زکوٰۃ لے کر ہمارے محتاجوں کو بانٹ دو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یا میرے اللہ تب وہ شخص کہنے لگا جو حکم آپ (اللہ کے پاس سے) لائے ہیں میں ان پر ایمان لایا[56] اور میں اپنی قوم کے لوگوں کا جو یہاں نہیں آئے بھیجا ہوا ہوں میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے بنی سعد بن بکر کے خاندان میں سے اس حدیث کو (لیث کی طرح) موسیٰ اور علی بن عبدالحمید نے سلیمان سے روایت کیا انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی مضمون۔

ہم سے بیان کیا موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا ہم سے بیان کیا سلیمان بن مغیرہ

[51] اس طرح پوچھنے میں ذرا بے ادبی نکلتی ہے شاید ضمام اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے ہوں گے یا گنوار پن کی وجہ سے انہوں نے ایسا کہا ۱۲ منہ [52] یعنی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی آپ کا رنگ ایسا ہی تھا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ۱۲ منہ [53] آپ کے والد ماجد کا نام عبداللہ تھا اور عبدالمطلب آپ کے دادا تھے چونکہ عبدالمطلب عرب میں بڑے نامی شخص تھے لہٰذا ان ہی کی طرف نسبت دی اور آپ نے خود جنگ حنین میں فرمایا انا ابن عبدالمطلب انا النبی لاکذب ۱۲ منہ [54] آپ نے ہاں نہیں فرمایا کیونکہ اس کا پوچھنا بے تکے پن کا پوچھنا تھا آپ نے ویسا ہی جواب دیا ۱۲ منہ [55] آپ نے ہر جواب میں اللہ کو گواہ کیا تاکہ اس کو پورا یقین آ جائے ۱۲ منہ [56] اس سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ ضمام اسی وقت مسلمان ہو گئے یہ اخبار ہے اور یہی صحیح ہے ۱۲ منہ [57] یہ حدیث صحیح نسخہ مطبوعہ مصر میں نہیں ہے صغانی نے کہا یہ حدیث صحیح بخاری کے کسی نسخہ میں نہیں ہے مگر اس نسخہ میں جو فربری پر پڑھا گیا نسخہ مطبوعہ دہلی میں یہ حدیث موجود ہے اس لیے ہم نے بھی اس کو لکھ دیا ۱۲ منہ

ثنا سلیمان بن المغیرۃ قال ثنا ثابت عن انسؓ قال نُهینا فی القرآن ان نسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان یعجبنا ان یجیء الرجل من اھل البادیۃ فیسألہ ونحن نسمع فجاء رجل من اھل البادیۃ فقال اتانا رسولک فاخبرنا انک تزعم ان اللہ عزوجل ارسلک قال صدق فقال فمن خلق السماء قال اللہ عزوجل قال فمن خلق الارض والجبال قال اللہ عزوجل قال فمن جعل فیھا المنافع قال اللہ عزوجل قال فبالذی خلق السماء وخلق الارض ونصب الجبال وجعل فیھا المنافع آللہ ارسلک قال نعم قال زعم رسولک ان علینا خمس صلوات وزکوٰۃ فی اموالنا قال صدق قال بالذی ارسلک آللہ امرک بھذا قال نعم قال وزعم رسولک ان علینا صوم شھر فی سنتنا قال صدق قال فبالذی ارسلک آللہ امرک بھذا قال نعم قال وزعم رسولک ان علینا حج البیت من استطاع الیہ سبیلا قال صدق قال فبالذی ارسلک آللہ امرک بھذا قال نعم قال فوالذی بعثک بالحق لا ازید علیھن شیئا ولا انقص فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان صدق لیدخلن الجنۃ ۔

نے کہا ہم سے ثابت نے بیان کیا انہوں نے انس سے وہ کہتے تھے ہم کو تو قرآن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کرنا منع ہوا تھا اور ہم یہ بہت پسند کرتے تھے کہ کوئی شخص دیہات سے آئے (جس کو اس ممانعت کی خبر نہ ہو) وہ آپ سے سوالات کرے ہم سنیں آخر دیہات والوں میں سے ایک شخص آن ہی پہنچا[۵۱] اور کہنے لگا آپ کا ایلچی ہمارے پاس پہنچا اس نے یہ بیان کیا آپ کہتے ہیں کہ اللہ نے آپ کو بھیجا ہے آپ نے فرمایا سچ کہا پھر کہنے لگا اچھا آسمان کس نے بنایا آپ نے فرمایا اللہ نے کہنے لگا زمین کس نے بنائی اور پہاڑ کس نے بنائے آپ نے فرمایا اللہ نے کہنے لگا بھلا پہاڑ وں میں فائدے کی چیزیں[۵۲] کس نے بنائیں آپ نے فرمایا اللہ نے تب اس نے کہا پھر قسم اس (خدا) کی جس نے آسمان بنایا اور زمین کو بنایا اور پہاڑوں کو کھڑا کیا اور ان میں فائدے کی چیزیں بنائیں کیا آپ کو اللہ نے بھیجا ہے آپ نے فرمایا ہاں پھر اس نے کہا آپ کے ایلچی نے کہا کہ ہم پر پانچ نمازیں ہیں اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ دینا ہے آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا تب وہ کہنے لگا تو قسم اس کی جس نے آپ کو بھیجا کیا اللہ نے آپ کو ان باتوں کا حکم دیا ہے آپ نے فرمایا ہاں پھر اس نے کہا اور آپ کا ایلچی کہتا ہے کہ ہم پر سال بھر میں ایک مہینے کے روزے ہیں آپ نے فرمایا سچ کہتا ہے تب وہ کہنے لگا قسم اس کی جس نے آپ کو بھیجا کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے آپ نے فرمایا ہاں پھر کہنے لگا اور آپ کے ایلچی نے یہ بھی کہا کہ ہم پر حج ہے یعنی اس پر جو کوئی وہاں تک پہنچنے کا رستہ پا سکے آپ نے فرمایا سچ کہا تب وہ کہنے لگا تو قسم اس کی جس نے آپ کو بھیجا کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا آپ نے فرمایا ہاں تب اس نے کہا قسم اس (خدا) کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں نہ ان کاموں پر کچھ بڑھاؤں گا نہ ان میں کمی کروں گا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچ بولتا ہے تو ضرور بہشت میں جائے گا۔

باب ۴۹ مایذکر فی المناولۃ وکتاب اھل

باب مناولہ کا بیان[۵۳] اور عالموں کا علم کی باتوں کو لکھ کر دوسرے شہروں

[۵۱] شاید وہی ضمام بن ثعلبہ مراد ہیں جن کا قصہ اگلی حدیث میں گزرا ۱۲ منہ [۵۲] جیسے میوے اور کانیں اور دوائیں اور طرح طرح کی چیزیں ۱۲ [۵۳] مناولہ یہ ہے کہ استاد اپنی کتاب شاگردوں کو دے کر کہے کہ یہ کتاب میں نے فلاں شخص سے سنی ہے یا میری تالیف ہے تو اس کو مجھ سے روایت کر ہمارے زمانہ میں اکثر حدیث کی سندیں یوں ہی دی جاتی ہیں ۱۲ منہ

العلم بالعلم الی البلدان وقال انس نسخ عثمان المصاحف فبعث بہا الی الآفاق ورای عبد اللہ بن عمر ویحیی بن سعید ومالک ذلک جائزا واحتج بعض اہل الحجاز فی المناولۃ بحدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم حیث کتب لامیر السریۃ کتابا وقال لا تقراہ حتی تبلغ مکان کذا وکذا فلما بلغ ذلک المکان قراہ علی الناس واخبرہم بامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۶۴ - حدثنا اسمعیل بن عبد اللہ قال حدثنی ابراہیم بن سعد عن صالح عن ابن شہاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود ان عبد اللہ بن عباس اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث بکتابہ رجلا وامرہ ان یدفعہ الی عظیم البحرین فدفعہ عظیم البحرین الی کسری فلما قراہ مزقہ فحسبت ان ابن المسیب قال فدعا علیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یمزقوا کل ممزق۔

۶۵ - حدثنا محمد بن مقاتل ابو الحسن قال ثنا عبد اللہ قال اخبرنا شعبۃ عن قتادۃ عن انس بن مالک قال کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتابا او اراد ان یکتب فقیل لہ انہم لا یقرءون کتابا

میں بھیجنے کا بیان[۵۱] انس نے کہا حضرت عثمانؓ نے مصحف لکھوائے اور ملکوں میں بھجوائے اور عبداللہ بن عمرؓ اور یحیی بن سعید انصاری اور امام مالک نے اس کو جائز رکھا ہے (یعنی مناولہ کو) اور حجاز کے بعضے عالموں نے مناولہ کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے دلیل لی کہ آپ نے فوج کے ایک سردار کو ایک خط لکھ دیا اور فرمایا اس کو (کھول کر) پڑھنا نہیں جب تک تو فلاں مقام پر نہ پہنچ لے جب وہ اس مقام پر پہنچا تو اس نے لوگوں کو وہ خط پڑھ کر سنایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ان کو بتلایا[۵۲]

ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا انہوں نے صالح سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عتبہ بن مسعود سے ان سے عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط لکھ کر ایک شخص (عبداللہ بن حذافہؓ) کو دیا اور اس سے یہ فرمایا کہ وہ اس خط کو بحرین[۵۳] کے حاکم کو دے بحرین کے حاکم (منذر بن ساوی) نے وہ خط کسریٰ[۵۴] (پرویز) کو بھیج دیا اس نے پڑھ کر پھاڑ ڈالا ابن شہاب نے کہا میں سمجھتا ہوں ابن مسیب نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایران والوں پر بددعا کی خدا کرے وہ بھی بالکل پھاڑ ڈالے جائیں۔

ہم سے بیان کیا محمد بن مقاتل نے جن کی کنیت ابوالحسن ہے کہا ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو خبر دی شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (عجم یا روم کے بادشاہ کو) ایک خط لکھا یا لکھنے کا قصد کیا لوگوں نے آپ سے عرض کیا

---

۵۱ اس کو مکاتبہ کہتے ہیں کہ استاد اپنے ہاتھ سے خط لکھے یا کسی اور سے لکھوا کر شاگرد کے پاس بھیجے اور شاگرد اس صورت میں بھی اس کو اپنے استاد سے روایت کر سکتا ہے قسطلانی نے کہا مکاتبہ میں یہ ضرور ہے کہ احتیاط سے بند کر کے اس پر اپنی مہر کر دے تاکہ دغابازی کا احتمال نہ رہے امام بخاری کے نزدیک مکاتبہ بھی قوت میں مناولہ کی طرح ہے لیکن دوسرے علماء نے مناولہ کو اس سے قوی کہا ہے کیونکہ اس میں بالمشافہ اجازت دی جاتی ہے ۱۲ منہ ۵۲ اس حدیث کو ابن اسحاق نے مغازی میں اور طبرانی نے نکالا ۱۲ منہ ۵۳ بحرین ایک شہر ہے بصرے اور عمان کے بیچ میں ۱۲ ۵۴ کسریٰ ایران کے بادشاہ کا لقب ہے اس زمانہ میں کسریٰ پرویز بن ہرمز بن نوشیرواں تھا اس کو خسرو پرویز بھی کہتے ہیں یا اس مردود کو اس کے بیٹے شیرویہ نے مار ڈالا اور خود تخت پر بیٹھ گیا اس کے بعد اور دو تین شخص تخت ایران پر بیٹھے مگر بدنظمی بڑھتی گئی آخر حضرت عمر کی خلافت میں سعد بن ابی وقاصؓ نے ایران فتح کیا اور سارا مال دولت چھین لیا شہزادیاں تک قید کر کے مدینہ منورہ بھیج دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایران والوں کی یہ بددعا فرمائی تھی جو پوری ہو گئی ۱۲۔

إِلَّا مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَنْ قَالَ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَنَسٌ ؞

وہ لوگ (عجم کے یا روم کے) وہی خط پڑھتے ہیں جس پر مہر لگی ہو تو آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اس پر یہ کھدا تھا محمد رسول اللہ انس نے کہا گویا میں اس انگوٹھی کی سفیدی آپ کے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے پوچھا اس پر محمد رسول اللہ کھدا تھا یہ کس نے کہا انہوں نے کہا انس نے[1]

بَابٌ مَنْ قَعَدَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ وَمَنْ رَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا ؞

باب اس شخص کا بیان جو مجلس کے اخیر میں (جہاں جگہ ہو) بیٹھے اور جو حلقے میں کھلی جگہ پا کر اس میں بیٹھ جائے۔

٦٦ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللَّهِ فَآوَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ ؞

ہم سے اسماعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے ان کو ابو مرہ عقیل بن ابی طالب کے غلام نے خبر دی انہوں نے ابو واقد لیثی سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار مسجد میں بیٹھے تھے اور لوگ آپ کے ساتھ (بیٹھے) تھے اتنے میں تین آدمی (باہر سے) آئے دو تو ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے (آپ کا کلام سننے کو) اور ایک چل دیا ابو واقد نے کہا پھر وہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آن کر ٹھہرے ان میں ایک نے تھوڑی سی خالی جگہ حلقہ میں دیکھی وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھا اور تیسرا پیٹھ موڑ کر چل دیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (وعظ سے) فارغ ہوئے تو فرمایا کیا میں تینوں آدمیوں کا حال نہ بتلاؤں ایک نے تو ان میں اللہ کی پناہ لی اللہ نے اس کو جگہ دی اور دوسرے نے (اندر گھستے ہیں لوگوں سے) شرم کی اللہ نے بھی اس سے شرم کی[2] اور تیسرے نے منہ پھیر لیا اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ ؞

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جس کو (میرا کلام) پہنچایا جائے وہ اس سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے جس نے مجھ سے سنا۔

٦٧ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ

ہم سے بیان کیا مسدد نے کہا ہم سے بیان کیا بشر نے کہا ہم سے بیان

---

[1] امام بخاری نے شعبہ کا یہ قول اس لیے بیان کیا کہ قتادہ کا سماع انسؓ سے ثابت ہو جائے چونکہ قتادہ تدلیس کرتے تھے اس لیے جہاں امام بخاری نے کسی مدلس سے روایت کی ہے تو وہاں سماع کھول دیا ہے تاکہ روایت میں انقطاع کا شبہ نہ رہے ایسی احتیاط سوا امام بخاری کے اور کسی نے نہیں کی ہے ۱۲ منہ

[2] یا اس نے چلے جانے میں شرم کی اور تیسرے شخص کی طرح منہ موڑ کر چلا نہیں بنا قسطلانی نے کہا اللہ نے اس سے شرم کی اس کا یہ مطلب ہے کہ اس پر رحم کیا اس کو عذاب نہیں کیا اور یہ تاویل ہے صفت حیا کی جس کو علمائے اہلحدیث نے پسند نہیں کیا ان کا طریقہ یہ ہے کہ وہ تمام صفات الٰہی کو جیسے خوش اور قرآن میں وارد ہیں جیسے آنا جانا اتر نا چڑھنا استوا وغیرہ سب کو بلا تاویل اور تحریف کے اپنے ظاہر پر محمول کرتے ہیں اور اس کی حقیقت اللہ ہی کو تفویض کرتے ہیں ایسی ہی ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَأَمْسَكَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهٖ أَوْ بِزِمَامِهٖ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هٰذَا فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسٰى أَنْ يُّبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعٰى لَهٗ مِنْهُ۔

کیا ابن عون نے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہؓ سے انہوں نے اپنے باپ ابوبکرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا آپ اونٹ پر بیٹھے تھے (منامیں دسویں ذیحجہ کو) اور ایک آدمی[۵۱] اونٹ کی نکیل یا اس کی باگ تھامے تھا آپ نے (لوگوں سے) فرمایا یہ کون سا دن ہے ہم لوگ چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپ اس دن کا کچھ اور نام رکھیں گے پھر آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے ہم نے عرض کیا کیوں نہیں یوم النحر ہے آپ نے فرمایا یہ کونسا مہینہ ہے ہم چپ رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ اس مہینے کا جو نام ہے اس کے سوا اور کوئی نام رکھیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ ذیحجہ کا مہینہ نہیں ہے ہم نے عرض کیا کیوں نہیں ذیحجہ کا مہینہ ہے آپ نے فرمایا تو تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں ایک دوسرے پر اس طرح سے حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت اس مہینے میں اس شہر میں جو یہاں حاضر ہے وہ اس کو خبر کر دے جو غائب ہے کیونکہ جو حاضر ہے شاید وہ ایسے شخص کو خبر کر دے جو اس بات کو اس سے زیادہ یاد رکھے۔

بَابٌ[۵۲] الْعِلْمُ قَبْلَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاعْلَمْ أَنَّهٗ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَبَدَأَ بِالْعِلْمِ وَأَنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَرَّثُوا الْعِلْمَ مَنْ أَخَذَهٗ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ بِهٖ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ وَقَالَ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُوْنَ وَقَالَ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ أَصْحٰبِ السَّعِيْرِ وَقَالَ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَإِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ۔

باب علم مقدم ہے قول اور عمل پر کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ محمدؐ میں فرمایا) تو جان رکھ کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اللہ نے علم کو پہلے بیان کیا اور (حدیث میں ہے) کہ عالم لوگ وہی پیغمبروں کے وارث ہیں پیغمبروں نے علم کا ترکہ چھوڑا پھر جس نے علم حاصل کیا اس نے پورا حصہ (اس ترکہ کا) لیا اور (حدیث میں ہے) جو کوئی علم حاصل کرنے کے لیے رستہ چلے تو اللہ اس کے لیے بہشت کا رستہ آسان کر دے گا اور اللہ نے فرمایا (سورۂ فاطر میں) خدا سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو عالم ہیں اور فرمایا (سورۂ عنکبوت میں) ان مثالوں کو وہی سمجھتے ہیں جو علم والے ہیں اور فرمایا (سورۂ ملک میں) وہ دوزخی کہیں گے اگر ہم پیغمبروں کی بات سنتے یا عقل رکھتے ہوتے تو (آج) دوزخیوں میں نہ ہوتے اور (سورۂ زمر میں) فرمایا (اے پیغمبر کہہ دے) کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں برابر ہیں

[۵۱] اس آدمی کا نام بعضوں نے بلال بیان کیا ہے اور بعضوں نے عمرو بن خارجہ بعضوں نے کہا ابوبکرہؓ ۱۲ منہ [۵۲] یہ راوی کی شک ہے حافظ نے کہا بلکہ شک ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے بعد کے راویوں سے ہوا ۱۲ منہ

وَقَالَ اَبُوْذَرٍّ لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلٰى هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ ظَنَنْتُ اَنِّىْ اُنْفِذُ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تُجِيْزُوْا عَلَيَّ لَاَنْفَذْتُهَا وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ حُكَمَاءَ عُلَمَاءَ فُقَهَاءَ وَيُقَالُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِيْ يُرَبِّي النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهٖ ٭

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جس کی بھلائی چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے اور فرمایا علم سیکھنے ہی سے آتا ہے اور ابوذرؓ نے کہا اگر تم تلوار یہاں رکھ دو اور اشارہ کیا انہوں نے اپنی گردن کی طرف اس وقت بھی میں سمجھوں کہ (میری گردن کٹنے سے پہلے) میں ایک ہی بات سنا سکتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنی ہے تو البتہ میں اس کو سنا دوں[۱] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاضر کو چاہیئے کہ غائب کو (میرا کلام) پہنچا دیوے اور ابن عباس نے کہا تم ربانی بن جاؤ یعنی حلیم بردبار عالم سمجھ دار بعضوں نے کہا ربانی وہ ہے جو لوگوں کو بڑی باتیں سکھانے سے پہلے چھوٹی چھوٹی دین کی باتیں ان کو سکھا کر تربیت کرے[۲]

بَابٌ ۵۳ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لَا يَنْفِرُوْا ٭

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو موقع اور وقت دیکھ کر ان کو سمجھاتے اور علم کی باتیں بتلاتے اس لیے کہ ان کو نفرت نہ ہو جائے۔

۶۸ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ كَرَاهَةَ السَّاٰمَةِ عَلَيْنَا ٭

ہم سے بیان کیا محمد بن یوسف نے کہا ہم کو سفیان نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابن مسعودؓ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنوں میں ہم کو نصیحت کرنے کے لیے وقت اور موقعہ کی رعایت فرماتے آپ اس کو برا سمجھتے کہ ہم اکتا جائیں[۳]

۶۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا ٭

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو التیاح نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (لوگوں پر) آسانی کرو سختی نہ کرو اور خوشی کی بات سناؤ نفرت نہ دلاؤ۔

بَابٌ ۵۴ مَنْ جَعَلَ لِاَهْلِ الْعِلْمِ اَيَّامًا مَعْلُوْمَةً ٭

باب جو شخص علم سیکھنے والوں کے لیے کچھ دن مقرر کر دے۔

۷۰ ۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے بیان کیا

---

[۱] اس تعلیق کو دارمی نے موصولاً روایت کیا اس سے ابوذرؓ کی بڑی حرص تعلیم دین پر ثابت ہوتی ہے ۱۲ منہ [۲] یعنی پہلے جزئیات مسائل اعتقاد اور عمل کے متعلق سکھاتا ہے پھر قواعد کلیہ اور اصول کی تعلیم کرتا ہے تعلیم کا طریقہ یہی ہے پہلے محسوسات سے شروع کرنا چاہیئے پھر معقولات کی تعلیم کرنا چاہیئے ۱۲ منہ [۳] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل عبادت اتنی نہ کرنا چاہیئے جس سے دل کو ملال پیدا ہو افضل یہ ہے کہ ایک دن یا دو دن آڑ کیا کرے یا ہر جمعہ میں ایک بار نشاط اور خوشی کا وقت دیکھ کر ۱۲ منہ

جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَّا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُّ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذَالِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّاٰمَةِ عَلَيْنَا۔

انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے کہا عبداللہ بن مسعودؓ ہر جمعرات کو لوگوں کو وعظ سناتے ایک شخص نے ان سے کہا اے ابو عبدالرحمٰن میری آرزو یہ ہے کہ آپ ہر روز ہم کو وعظ سنایا کریں انہوں نے کہا (یہ کچھ مشکل نہیں) مگر میں اس لیے نہیں کرتا کہ تم کو اکتا دینا مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا اور میں (تمہاری خوشی کا) موقع اور وقت دیکھ کر تم کو نصیحت کرتا ہوں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا وقت اور موقع دیکھ کر ہم کو نصیحت فرماتے تھے آپ کو یہی ڈر تھا کہیں ہم اکتا نہ جائیں۔

بَابٌ ۵۵ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ؎

باب اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے[۵۱]

۷۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيْبًا يَّقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِيْ وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى اَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ ؎

ہم سے بیان کیا سعید بن عفیر نے کہا ہم سے بیان کیا ابن وہب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا حمید بن عبدالرحمٰن نے ان سے نقل کیا میں نے معاویہ سے خطبے میں سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ کو جس کی بھلائی منظور ہوتی ہے اس کو دین کی سمجھ عنایت فرماتا ہے اور میں تو بانٹنے والا ہوں[۵۲] دینے والا اللہ ہے اور یہ (اسلام کی) جماعت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی دشمنوں سے اس کو کچھ نقصان نہ پہنچے گا یہاں[۵۳] تک کہ اللہ کا حکم آجائے (قیامت)

بَابٌ ۵۶ اَلْفَهْمِ فِي الْعِلْمِ ؎

باب علم کے لیے عقل کی ضرورت

۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمْ اَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ

ہم سے علی بن عبداللہ (مدینی) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے ابن ابی نجیح نے کہا انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ رہا مدینہ تک میں نے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ

[۵۱] بعضے نسخوں میں فی الدین کا لفظ نہیں ہے تو ترجمہ یوں ہوگا اللہ جس کی بھلائی چاہتا ہے اس کو سمجھ دیتا ہے یعنی دین اور دنیا دونوں کی دین کی سمجھ یہ ہے کہ دین کی تحقیق کرے اپنی عقل سے سوچے یہ نہیں کہ اگلے لوگوں یا باپ دادا کی اندھادھند تقلید میں پڑا رہے اسلام سچا دین ہے مگر اس دین پر بار لوگوں نے طرح طرح کے غلاف چڑھا کر اصلی دین کو چھپا دیا ہے اور بے اصل باتیں اور بے ہودہ رسمیں دین میں شریک کرلی ہیں جن کی وجہ سے اسلام مخالفین کی نظروں میں ذلیل ہو رہا ہے یہ اسلام کا قصور نہیں ہمارے زمانے کے نام کے مسلمانوں کا قصور ہے سمجھ دار آدمی قرآن اور صحیح بخاری کو سمجھ کر دیکھے گا تو اس کو معلوم ہو جائے گا کہ سچا اسلام کیا ہے اور لوگوں نے اس پر کیسے جھوٹے حاشیے چڑھا لیے ہیں ۱۲

[۵۲] یعنی میں تو اللہ کے حکم عام و خاص سب کو سنا دیتا ہوں لیکن ہدایت ہونا یہ اللہ کی دین ہے ۱۲ منہ [۵۳] امام بخاری نے کہا اس جماعت سے مراد اہل حدیث ہیں امام احمد بن حنبل نے کہا اگر اس جماعت سے اہل حدیث مراد نہ ہوں تو میں نہیں جانتا کون لوگ مراد ہیں ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا حَدِيْثًا وَّاحِدًا قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً مَّثَلُهَا كَمَثَلِ الْمُسْلِمِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْلَ هِيَ النَّخْلَةُ فَاِذَا اَنَا اَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ ؂

وسلم کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا مگر ایک حدیث ؂ انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بیٹھے) تھے اتنے میں کوئی کھجور کا گابھ لایا آپ نے فرمایا درختوں میں ایک درخت ایسا ہے کہ وہ مسلمان کی مثال ہے میرے دل میں آیا کہہ دوں وہ کھجور کا درخت ہے پھر میں نے دیکھا تو سب لوگوں میں میں ہی کم سن تھا (بزرگوں کو دیکھ کر شرم سے) میں چپ ہو رہا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرما دیا وہ کھجور کا درخت ہے۔

بَابُ ۵۷ الْاِغْتِبَاطِ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ

باب علم اور دانائی میں رشک کرنا۔

وَقَالَ عُمَرُ تَفَقَّهُوْا قَبْلَ اَنْ تُسَوَّدُوْا وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَبَعْدَ اَنْ تُسَوَّدُوْا وَقَدْ تَعَلَّمَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ كِبَرِ سِنِّهِمْ ؂

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم بزرگ بننے سے پہلے دین کا علم حاصل کرو امام بخاری نے کہا بزرگ بننے کے بعد بھی حاصل کرو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بڑھاپے میں علم حاصل کیا ہے۔

۷۳ ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَلٰى غَيْرِ مَا حَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا ؂

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے بیان کیا زہری نے جو ہم سے بیان کیا اس سے الگ طور پر کہا میں نے قیس بن ابی حازم سے سنا کہا میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سنا کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو (آدمیوں کی) خصلتوں پر کوئی رشک کرے تو ہو سکتا ہے ایک تو اس پر جس کو اللہ نے دولت دی وہ اس کو نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے دوسرے اس پر جس کو اللہ نے قرآن اور حدیث کا علم دیا وہ اس کے موافق فیصلہ کرتا ہے ؂ اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔

بَابُ ۵۸ مَا ذُكِرَ فِيْ ذَهَابِ مُوْسٰى فِي الْبَحْرِ اِلَى الْخَضِرِ وَقَوْلِهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِ الْاٰيَةَ ؂

باب حضرت موسیٰ کا سمندر کے کنارے کنارے خضر کی تلاش میں جانا

اور اللہ تعالیٰ کا (سورہ کہف میں) حضرت موسیٰ کا یہ قول نقل کرنا کیا میں تمہارے تمہارے ساتھ ساتھ رہوں آخیر آیت تک۔

۷۴ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ

ہم سے محمد بن غریر زہری نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے

؂ بعضے صحابہ حدیث بیان کرنے میں بہت احتیاط کرتے ہیں عبداللہ بن عمر اور ان کے والد عمر بھی ان ہی لوگوں میں سے تھے ۱۲ منہ ؂ فیصلہ کرتا ہے یعنی حکومت اور قضا اس حدیث میں حسد سے مراد رشک ہے یعنی دوسرے کی نعمت کی آرزو کرنا یہ جائز ہے اور حسد یہ ہے کہ دوسرے کی خرابی چاہے یہ بڑا سخت گناہ ہے جس کو اللہ نے یہ دو نعمتیں دی ہوں اس پر کتنا رشک ہوگا سمجھ لینا چاہیے ہمارے زمانہ میں نواب صدیق حسن مرحوم کو اللہ نے یہ دونوں نعمتیں عطا فرمائی تھیں اور انہوں نے بہت سی حدیث کی کتابیں چھپوائیں اور پھیلائیں اللہ ان کو جنت الفردوس نصیب کرے ۱۲۔

حدثنا يعقوب بن إبراهيم قال ثنا أبي عن صالح يعني ابن كيسان عن ابن شهاب حدثه أن عبيد الله بن عبد الله أخبره عن ابن عباس أنه تمارى هو والحر بن قيس بن حصن الفزاري في صاحب موسى قال ابن عباس هو خضر فمر بهما أبي بن كعب فدعاه ابن عباس فقال إني تماريت أنا وصاحبي هذا في صاحب موسى الذي سأل موسى السبيل إلى لقيه هل سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يذكر شأنه قال نعم سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول بينا موسى في ملأ من بني إسرائيل إذ جاءه رجل فقال هل تعلم أحدا أعلم منك قال موسى لا فأوحى الله إلى موسى بلى عبدنا خضر فسأل موسى السبيل إليه فجعل الله له الحوت آية وقيل له إذا فقدت الحوت فارجع فإنك ستلقاه فكان يتبع أثر الحوت في البحر فقال لموسى فتاه أرأيت إذ أوينا إلى الصخرة فإني نسيت الحوت وما أنسانيه إلا الشيطان أن أذكره قال ذلك ما كنا نبغ فارتدا على آثارهما قصصا فوجدا خضرا فكان من شأنهما ما قص الله تعالى في كتابه ؎

باب ۵۹ قول النبي صلى الله عليه وسلم اللهم علمه الكتاب ؎

بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے کہا انہوں نے عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت کیا اُن سے اور حر بن قیس ابن حصن سے جھگڑا ہوا کہ موسیٰ کس کے پاس گئے تھے ابن عباس نے کہا خضر کے پاس گئے تھے[1] اتنے میں ابی بن کعب ان کے سامنے سے گزرے ابن عباس نے ان کو بلایا اور کہا مجھ میں اور میرے دوست (حر بن قیس) میں یہ جھگڑا ہے کہ موسیٰ کس کے پاس گئے تھے اور کس سے ملنے کا انہوں نے رستہ پوچھا تھا کہ تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کچھ سنا ہے انہوں نے کہا ہاں سنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ایک بار موسیٰؑ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور ان سے پوچھا تم کسی ایسے شخص کو جانتے ہو جو تم سے بھی زیادہ علم رکھتا ہو موسیٰؑ نے کہا میں تو نہیں جانتا اللہ نے ان کو وحی بھیجی کہ ہمارا ایک بندہ ہے خضر[2] تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے موسیٰؑ نے عرض کی میں اُس تک کیونکر پہنچوں اللہ نے ایک مچھلی ان کے لیے نشانی مقرر کر دی اور فرمایا جب یہ مچھلی کھو جائے تو لوٹ چل تو اس سے مل جائے گا غرض حضرت موسیٰؑ سمندر کے کنارے کنارے اس مچھلی کے نشان پر روانہ ہوئے ان کے خادم (یوشع) نے ان سے کہا جب ہم صخرہ کے پاس ٹھہرے تھے تو میں مچھلی کا قصہ بیان کرنا بھول گیا اور شیطان ہی نے مجھ کو بھلا دیا کہ میں آپ سے اس کا ذکر کرتا حضرت موسیٰ نے کہا ہم تو اسی جگہ کی تلاش میں تھے پھر دونوں کھوج لیتے لیتے اپنے پیروں کے نشانوں پر لوٹے وہاں خضر سے ملاقات ہوئی پھر وہی قصہ گزرا جو اللہ نے اپنی کتاب میں بیان کیا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (ابن عباس کے لیے) یہ دعا کرنا یا اللہ اس کو قرآن کا علم دے۔

[1] اور حر بن قیس کیا کہتے وہ معلوم نہیں ہوا حافظ نے کہا مجھ کو بھی معلوم نہیں ہوا کہ حر بن قیس خضر کے بدل اور کس کا نام لیتے تھے ۱۲ منہ

[2] خضر بفتح خا اور کسر ضاد معجمہ ان کی کنیت ابو العباس ہے اختلاف ہے کہ وہ پیغمبر تھے یا نہیں اور اب وہ زندہ ہیں یا نہیں جمہور علماء اور صالحین یہ کہتے ہیں کہ خضر اب تک زندہ ہیں اور قیامت تک زندہ رہیں گے اور امام بخاری اور ابن مبارک اور حربی اور ابن جوزی اور ایک طائفہ علماء نے کہا ہے کہ وہ مر گئے اور اگر وہ زندہ ہوتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ضرور حاضر ہوتے واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ

۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ ۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا کہا ہم سے خالد نے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو (اپنے سینے سے) [1] لگا لیا اور دعا فرمائی یا اللہ اس کو قرآن سکھا دے [1]

بَابٌ مَتٰى يَصِحُّ سَمَاعُ الصَّغِيْرِ

باب کس عمر کا لڑکا حدیث سن سکتا ہے۔؟

۷۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِمِنًى إِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكَرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ ۔

ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ ابن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے کہ میں ایک مادیان گدھی پر سوار ہو کر آیا اور ان دنوں میں جوانی کے قریب تھا (لیکن جوان نہیں ہوا تھا) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منا میں نماز پڑھ رہے تھے آپ کے سامنے آڑ نہ تھی میں تھوڑی صف کے آگے سے گزر گیا اور مادیان کو چھوڑ دیا وہ چرتی رہی میں صف میں شریک ہو گیا مجھ پر کسی نے اعتراض نہیں کیا [3]

۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ عَقَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجَّةً مَجَّهَا فِيْ وَجْهِيْ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ سِنِيْنَ مِنْ دَلْوٍ ۔

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے ابو مسہر نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن حرب نے بیان کیا کہا مجھ سے زبیدی نے بیان کیا انہوں نے زہری سے انہوں نے محمود ابن ربیع سے انہوں نے کہا مجھ کو (اب تک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کلی یاد ہے جو آپ نے ایک ڈول سے لے کر میرے منہ پر ماری تھی اس وقت میں پانچ برس کا تھا [4]

بَابُ الْخُرُوْجِ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ وَرَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ فِيْ حَدِيْثٍ وَاحِدٍ

باب علم حاصل کرنے کے لیے سفر کرنا۔

اور جابر بن عبداللہ نے ایک حدیث عبداللہ بن انیس سے سننے کیلیے ایک مہینہ کا سفر کیا [5]

---

[1] دوسری روایت میں یوں ہے کہ ابن عباس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت کے لیے پانی لا کر رکھا آپ حاجت کے لیے تشریف لے گئے تھے آپ نے باہر نکل کر ان کے لیے یہ دعا کی ایک روایت میں حکمت کا لفظ ہے حکمت سے بھی قرآن مراد ہے یا حدیث ۱۲ منہ [2] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ حدیث کے تحمل کے لیے آدمی کا جوان ہونا ضروری نہیں جس لڑکے کو سمجھ پیدا ہو گئی ہو وہ حدیث کا تحمل کر سکتا ہے اور اس کی روایت معتبر ہو گی یحییٰ نے کہا تھا کہ حدیث کے تحمل کے لیے پندرہ برس کی عمر ہونا ضروری ہے امام احمد نے اس کو رد کر دیا اور کہا کہ بچہ کو جب اتنی عقل ہو جائے کہ وہ سنی ہوئی بات سمجھ لے تو اس کو تحمل صحیح ہے ۱۲ منہ [3] اس سے یہ نکلا کہ لڑکا یا گدھا اگر نمازی کے سامنے سے نکل جائے تو نماز فاسد نہ ہو گی اس حدیث سے امام بخاری نے یہ دلیل لی کہ لڑکے کی روایات صحیح ہے چوں کہ ابن عباسؓ اس وقت تک جوان نہیں ہوئے تھے لڑکے ہی تھے ۱۲ منہ [4] تو محمود گو اس وقت کم سن تھے مگر چوں کہ ان کو سمجھ تھی اور یہ بات یاد رہی تو ان کی روایت معتبر ٹھہری کہتے ہیں آپ نے یہ کلی شفقت کی راہ سے یا برکت کے لیے محمود پر کر دی تھی ۱۲ منہ [5] اس حدیث کا ذکر خود امام بخاری نے کتاب التوحید میں کیا ہے اور امام احمد اور ابو یعلیٰ اور مؤلف نے ادب مفرد میں اس کو موصولاً نکالا کہ اللہ قیامت کے دن لوگوں کے بدن ننگے حشر کرے گا پھر آواز سے ان کو پکارے گا امام ذہبی نے کہا اللہ کے کلام میں آواز ہونا دس پر کئی حدیثوں سے ثابت ہے اور میں نے ان سب کو علیحدہ ایک رسالہ میں جمع کیا ۱۲ منہ۔

۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ قَاضِي حِمْصَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ فَقَالَ أُبَيٌّ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوسَى لَا فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى بَلَى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ مُوسَى يَتْبَعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَتَى مُوسَى لِمُوسَى أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ قَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ۔

ہم سے ابوالقاسم خالد ابن خلی حمص کے[۱] قاضی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے بیان کیا کہا ہم کو زہری نے خبر دی انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے اور حر بن قیس حصن فزاری نے موسیٰ کے رفیق میں جھگڑا کیا پھر ان دونوں پر سے ابی بن کعب گزرے تو ابن عباسؓ نے ان کو بلایا اور کہا مجھ میں اور میرے اس دوست میں جھگڑا ہوا کہ موسیٰؑ کا وہ رفیق کون تھا جس سے موسیٰؑ نے ملنا چاہا تھا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کچھ سنا ہے آپ اس کا حال بیان کرتے تھے ابی نے کہا ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ قصہ بیان کرتے سنا ہے آپ فرماتے تھے ایک بار موسیٰؑ بنی اسرائیل کے لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا تم کسی ایسے شخص کو جانتے ہو جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہو موسیٰ نے کہا نہیں پھر اللہ نے ان کو وحی بھیجی تم سے زیادہ علم ہمارے ایک بندے کو ہے جس کا نام خضر ہے موسیٰ نے اس سے ملنے کا رستہ چاہا اللہ نے مچھلی کو ان کے لیے نشانی بنا دی اور ان سے کہہ دیا گیا جب مچھلی کھو جائے تو لوٹ آ تو اس بندے کو پا جائے گا موسیٰؑ اسی مچھلی کے نشان پر سمندر کے کنارے جا رہے تھے موسیٰؑ کے خادم یوشع نے ان سے کہا تم نے دیکھا جب ہم صخرے کے پاس ٹھہرے تو مچھلی کا قصہ کہنا میں بھول گیا اور شیطان ہی نے مجھ کو بھلا دیا میں (تم سے) اس کا ذکر نہ کر سکا موسیٰؑ نے کہا ہمارا تو یہی مقصد تھا جس کی تلاش میں تھے آخر دونوں کھوج لگاتے ہوئے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے لوٹے پھر دونوں نے خضر کو پا لیا اور وہی حال گزرا جو اللہ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا[۲]

---

[۱] حمص ایک شہر ہے مشہور شام کے ملک میں ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث ابھی اوپر گزر چکی ہے اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ حضرت موسیٰؑ نے علم حاصل کرنے کے لیے کتنا بڑا سفر کیا حضرت خضر کو اللہ تعالیٰ نے ایسا علم دیا تھا کہ حضرت موسیٰ کی سی شان والے پیغمبر ان سے علم حاصل کرنے کو گئے جن لوگوں نے یہ حکایت نقل کی ہے کہ حضرت خضر نے حنفی فقہ سیکھی اور پھر قشیری کو سکھایا یہ ساری حکایت محض جھوٹی اور لغو ہے اسی طرح بعضوں کا یہ خیال کہ حضرت عیسیٰ یا امام مہدی حنفی مذہب کے مقلد ہوں گے محض بے اصل اور خلاف قیاس ہے اور ملا علی قاری حنفیؒ نے اس کو خوب رد کیا ہے اور شیخ ابن عربی نے فتوحات مکیہ میں لکھا ہے کہ حضرت مہدی مجتہد ہوں گے اور حدیث پر عمل کریں گے اور بڑے مخالف ان کے مولوی وہ ہوں گے جو تقلید پر جمے ہوں گے اور اگر آپ سیف نہ ہوتے تو یہ مولوی حضرت مہدی کو تنگ کر ڈالتے مگر آپ صاحب سیف ہوں گے جو مولوی خلاف کرے گا وہ تلوار سے قتل کیا جائے گا ۱۲ منہ

باب ٦٢ فَضْلِ مَنْ عَلِمَ وَعَلَّمَ

٧٩. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي الدِّينِ وَنَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِسْحٰقُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَكَانَ مِنْهَا طَائِفَةٌ قَيَّلَتِ الْمَاءَ قَاعٌ يَعْلُوهُ الْمَاءُ وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِي مِنَ الْأَرْضِ ❊

باب ٦٣ رَفْعِ الْعِلْمِ وَظُهُورِ الْجَهْلِ

وَقَالَ رَبِيعَةُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يُضَيِّعَ نَفْسَهُ

٨٠. حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ

باب عالم کی اور علم سکھانے والے کی فضیلت

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن اسامہ نے بیان کیا انہوں نے یزید ابن عبداللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسٰی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے جو ہدایت اور علم کی باتیں مجھ کو دے کر بھیجیں ان کی مثال زور کے مینہ کی سی ہے جو زمین پر برسا اور بعضی زمین عمدہ تھی جس نے پانی چوس لیا اس نے گھاس اور سبزی خوب اگائی اور بعضی سخت تھی (پتھریلی) اس نے پانی تھام لیا اللہ نے لوگوں کو اس سے فائدہ دیا پیا اور (جانوروں کو) پلایا اور کھیتی میں دیا اور بعضی ایسی زمین پر مینہ برسا جو صاف چٹیل تھی نہ تو پانی کو اس نے تھاما اور نہ اس نے گھاس اگائی (پانی اس پر سے بہ کر نکل گیا) یہی اس شخص کی مثال ہے جس نے خدا کے دین میں سمجھ پیدا کی اور اللہ نے جو مجھ کو دے کر بھیجا اس سے اس کو فائدہ ہوا اس نے خود سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور اس شخص کی جس نے اس پر سر ہی نہیں اٹھایا اور اللہ کی ہدایت جو میں لے کر بھیجا گیا کو نہ مانی امام بخاریؒ نے کہا اسحاق نے ابو اسامہ سے اس حدیث کو روایت کیا اس میں یوں ہے بعضی زمین نے پانی لیا اس حدیث میں قیعان (جمع ہے قاع کی یعنی وہ زمین جس پر پانی چڑھ جائے ٹھہرے نہیں) اور قرآن میں جو قاعاً صفصفا ہے صفصف کہتے ہیں ہموار زمین کو۔

باب (دنیا سے) علم اٹھ جانے اور جہالت پھیلنے کا بیان۔

اور ربیعہ نے کہا جس کو (دین کا) تھوڑا سا بھی علم ہو وہ اپنے تئیں بے کار نہ کر دے

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا انہوں نے ابو التیاح سے انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں یہ بھی ہے کہ (دین کا) علم اٹھ جائے گا اور جہالت

ف ۱ دین اور شریعت زور دار مینہ ہے جیسے مینہ سے مردہ زمین زندہ ہوتی ہے ویسے ہی دین سے مردہ دل زندہ ہوتے ہیں اب جس نے دین کو قبول کیا آپ سیکھا دوسروں کو سکھایا وہ بیگھ کالی زمین کی طرح ہے خود بھی سرسبز ہوتی ہے اور دوسروں کو اناج گھانس چارہ میوہ دیتی ہے بعضوں نے دین کا علم سیکھا مگر خود اس پر پورا عمل نہ کیا دوسروں کو سکھایا وہ اس سخت زمین کی طرح ہیں جس میں کچھ اگا تو نہیں پر دوسرے بندگان خدا نے اس کے جمع کئے ہوئے پانی سے فائدہ اٹھایا سب کو پلایا کھیتوں کو دیا جس شخص نے خود سیکھا نہ کسی کو سکھایا اس کی مثال چٹیل صاف میدان کی ہے جہاں پانی برسا بہہ کر نکل گیا نہ تو اس میں کچھ اگا نہ وہاں پانی جمع ہوا کہ دوسروں کو ہی کچھ فائدہ ہوتا ۱۲ منہ ف ۲ یا تو خود اس سے فائدہ اٹھاتے رہے یا درس دے کر پڑھاتا رہے عالم کا بے کار بیٹھا اور زبان بند کر لینا اور قلم روک لینا بڑا غضب ہے ۱۲ منہ

السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا۔

جم جائے گی اور شراب (کثرت سے) پیا جائے گا زنا علانیہ ہوگی۔

۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ اَحَدٌ بَعْدِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا میں تم کو ایک حدیث سناتا ہوں جو میرے بعد تم کو کوئی نہ سنائے گا[1] میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ دین کا علم گھٹ جانا اور جہالت پھیل جانا اور زنا علانیہ ہونا اور عورتوں کی کثرت مردوں کی قلت یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا کام چلانے والا ایک مرد رہے گا[2]

بَابٌ ۶۴ فَضْلِ الْعِلْمِ

باب علم کی فضیلت

۸۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِيْ اَظْفَارِيْ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے بیان کیا کہا مجھ سے عقیل نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمزہ بن عبداللہ بن عمرؓ سے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بار میں سو رہا تھا میرے سامنے دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے پی لیا (اتنا چھک کر پیا) کہ میرے ناخونوں پر تازگی (طراوت) دکھائی دینے لگی پھر میں نے اپنا بچا ہوا (جھوٹا دودھ) عمر کو دے دیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی تعبیر کیا ہے آپ نے فرمایا علم[3]

بَابٌ ۶۵ الْفُتْيَا وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى ظَهْرِ الدَّابَّةِ وَغَيْرِهَا

باب جانور وغیرہ پر سوار رہ کر دین کا مسئلہ بتانا

۸۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں منا میں ٹھہرے[4]

---

[1] یعنی ایسا شخص نہ سنائے گا جس نے آنحضرتؐ سے خود یہ حدیث سنی ہو انسؓ کو معلوم ہو گیا تھا کہ اب سب صحابہ مر گئے ہیں چند روز میں آنحضرتؐ کا دیکھنے والا روئے زمین پر نہ رہے گا ۱۲ منہ [2] کہتے ہیں قیامت کے قریب لڑائیاں بہت پھیلیں گی ایک بادشاہت دوسری بادشاہت پر چڑھے گی ان لڑائیوں میں مرد بہت مارے جائیں گے تو عورتیں زیادہ رہ جائیں گی بعضوں نے کہا کافروں کی عورتیں بہت قید ہو کر آئیں گی بعضوں نے اس زمانہ کے مسلمان شرع پر عمل کرنا چھوڑ دیں گے اور بعضے لوگ پچاس پچاس بیگمیں رکھیں گے معاذ اللہ ۱۲ منہ [3] یعنی دودھ سے علم مراد ہے خواب میں اگر آدمی دودھ پیتے دیکھے تو اس کی تعبیر یہی ہے کہ علم اس کو حاصل ہوگا [4] اس حدیث سے باب کی مطابقت مشکل ہے مگر امام بخاری کی عادت ہے کہ ایک حدیث ذکر کرتے ہیں اور اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کرتے ہیں اس حدیث کو مؤلف نے کتاب الحج میں نکالا اس میں صاف یہ مذکور ہے کہ اس وقت آپ اونٹنی پر سوار تھے اہل حدیث اور امام شافعی نے اسی حدیث کے موافق حکم دیا ہے امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ ایسی تقدیم اور تاخیر میں دم لازم آئے گا ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُوْنَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ۔

بَابٌ ٦٦ مَنْ أَجَابَ الْفُتْيَا بِإِشَارَةِ الْيَدِ وَالرَّأْسِ ۔

٨٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ قَالَ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ وَلَا حَرَجَ ۔

٨٥ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ وَالْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا الْهَرْجُ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ فَحَرَّفَهَا كَأَنَّهُ يُرِيْدُ الْقَتْلَ ۔

٨٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ

اس لیے کہ لوگ آپ سے (دین کے مسئلے) پوچھیں پھر ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو خیال نہیں رہا میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا آپ نے فرمایا اب قربانی کر لے کچھ مضائقہ نہیں پھر ایک اور شخص آیا اور کہنے لگا مجھ کو خیال نہیں رہا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی آپ نے فرمایا اب کنکریاں مار لے کچھ مضائقہ نہیں عبداللہ بن عمر نے کہا تو (اس دن) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کوئی بات کسی نے آگے کر لی یا پیچھے کر دی تو آپ نے یہی فرمایا اب کر لے کچھ مضائقہ نہیں۔

باب جس نے ہاتھ یا سر کے اشارہ سے مسئلہ کا جواب دیا۔

ہم سے بیان کیا موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا ہم سے بیان کیا وہیب نے کہا ہم سے بیان کیا ایوب نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حج میں ایک شخص نے کہا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے ذبح کیا آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کچھ حرج نہیں اور ایک شخص نے کہا میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کچھ حرج نہیں[1]۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو حنظلہ نے خبر دی انہوں نے سالم سے کہا میں نے ابوہریرہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (دین کا علم) اٹھ جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی اور (طرح طرح کے) فساد پھیلیں گے اور ہرج بہت ہوگا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہرج کیا ہے آپ نے ہاتھ کو ترچھا ہلا کر بتلایا جیسے قتل آپ نے مراد لیا[2]۔

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا انہوں نے فاطمہ سے سنا انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے[3]

---

[1] حافظ صاحب نے کہا ممکن ہے کہ دونوں سوال ایک ہی شخص نے کیے ہوں یا الگ الگ سائل ہوں ۱۲ منہ [2] حبشی لغت میں ہرج کے معنی قتل کے ہیں جیسے امام بخاری نے کتاب الفتن میں بیان کیا ۱۲ منہ [3] یہ حضرت عائشہ کی بہن تھیں سو برس کی ہو کر ۷۳ھ میں مریں نہ ان کا کوئی دانت گرا نہ عقل میں فتور آیا تھا حجاج ظالم سے انہوں نے دلیرانہ گفتگو کی اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقیف کے ہلاک سے تجھ ہی کو مراد رکھا ہے ۱۲ منہ

أَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللهِ قُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتَّى عَلَانِي الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلَى رَأْسِي الْمَاءَ فَحَمِدَ اللهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلَّا رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ مِثْلَ أَوْ قَرِيبَ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ يُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوقِنُ لَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَأَجَبْنَاهُ وَاتَّبَعْنَاهُ هُوَ مُحَمَّدٌ ثَلَاثًا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا بِهِ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ ٭

انہوں نے کہا میں حضرت عائشہؓ کے پاس آئی وہ نماز پڑھ رہی تھیں میں نے کہا لوگوں کو کیا ہوا ہے (وہ پریشان کیوں ہیں) انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا دیکھا تو لوگ کھڑے ہیں حضرت عائشہؓ نے کہا سبحان اللہ میں نے کہا کیا کوئی (عذاب یا قیامت کی) نشانی ہے انہوں نے سر ہلا کر کہا ہاں تب میں بھی (نماز میں) کھڑی ہوئی یہاں تک کہ مجھ کو غش آنے لگا[۱] میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی تعریف اور خوبی بیان کی پھر فرمایا جو چیزیں ایسی تھیں کہ (یہاں تک) مجھے دکھائی نہیں جا سکتی تھیں ان سب کو میں نے (آج) اس جگہ سے دیکھ لیا یہاں تک کہ بہشت و دوزخ کو بھی پھر مجھ پر وحی بھیجی گئی کہ تم لوگ اپنی قبروں میں اس طرح یا اس کے قریب آزمائے جاؤ گے (فاطمہ کو یاد نہیں کہ اسماءؓ نے کونسا کلمہ کہا) جیسے مسیح دجال سے آزمائے جاؤ گے (تم سے) کہا جائے گا اس شخص کے باب میں کیا[۲] اعتقاد رکھتے تھے (یعنی آنحضرت کے باب میں) ایمان دار یا یقین رکھنے والا (معلوم نہیں اسماء نے کونسا لفظ کہا) کہے گا وہ محمدؐ ہیں اللہ کے بھیجے ہوئے ہمارے پاس کھلی نشانیاں اور ہدایت کی باتیں لے کر آئے ہم نے ان کا کہنا مان لیا ان کی راہ پر چلے وہ محمدؐ ہیں تین بار ایسا ہی کہے گا پھر اس سے کہا جائے گا تو مزے سے سو جا ہم تو (پہلے ہی) جان چکے تھے کہ تو ان پر یقین رکھتا ہے اور منافق یا شک کرنے والا (معلوم نہیں اسماءؓ نے کونسا لفظ ان دونوں میں سے کہا) یوں کہے گا میں کچھ نہیں جانتا میں نے تو دنیا میں کچھ غور ہی نہیں کیا لوگوں کو جو کہتے سنا میں بھی وہی کہنے لگا۔

بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى أَنْ يَحْفَظُوا الْإِيمَانَ وَالْعِلْمَ وَيُخْبِرُوا مَنْ وَرَاءَهُمْ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ ٭

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عبد القیس کے لوگوں کو اس بات کی ترغیب دینا کہ ایمان اور علم کی باتیں یاد کر لیں اور جو لوگ ان کے پیچھے (اپنے ملک میں) ہیں ان کو خبر کر دیں[۳] اور مالک بن حویرث نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جاؤ ان کو (دین کی باتیں) سکھاؤ[۴]

---

[۱] شاید گرمی سے یا لوگوں کے ہجوم سے۔ و یا پریشانی سے ان کو غش آ گیا ۱۲ منہ [۲] شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اس وقت نمود ہو گی یا فرشتے آپ کا نام لے کر اس سے پوچھیں گے ۱۲ منہ [۳] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ علم وہی ہے جو اندرون سینہ ہو یعنی یاد ہو اور لوگوں کو سکھلایا جائے ورنہ علم سے کوئی فائدہ نہیں مثل مشہور ہے مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب [۴] اس تعلیق کو امام بخاری نے کتاب الصلوٰۃ میں باسناد بیان کیا ہے ۱۲ منہ

٨٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْوَفْدُ أَوْ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا رَبِيعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى قَالُوا إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَلَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ وَحْدَهُ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللهِ وَحْدَهُ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَتُؤْتُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ شُعْبَةُ وَرُبَّمَا قَالَ النَّقِيرِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ قَالَ احْفَظُوهُ وَأَخْبِرُوهُ مَنْ وَرَاءَكُمْ ؂

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے ابوجمرہ سے کہا میں عبداللہ بن عباسؓ اور (بصرے کے) لوگوں کے بیچ میں مترجم تھا[1] عبداللہ بن عباسؓ نے کہا عبدالقیس کے بھیجے ہوئے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا یہ کس کے بھیجے ہوئے لوگ ہیں یا کون لوگ ہیں انہوں نے کہا ہم ربیعہ والے ہیں آپ نے فرمایا مرحبا ان لوگوں کو یا ان بھیجے ہوئے لوگوں کو یہ ذلیل ہوئے نہ شرمندہ وہ کہنے لگے ہم آپ کے پاس دور کا سفر کر کے آئے ہیں اور ہمارے آپ کے بیچ میں مضر کے کافروں کا یہ قبیلہ آڑے ہے اور ہم سوا ادب کے مہینے کے اور دنوں میں آپ کے پاس نہیں آسکتے اس لیے ہم کو ایک ایسی (عمدہ) بات بتلا دیجئے جس کی خبر ہم پچھلے والوں کو کردیں اور اس کی وجہ سے ہم بہشت میں جائیں آپ نے ان کو چار باتوں کا حکم کیا اور چار باتوں سے منع کیا ان کو حکم کیا خدائے واحد (اکیلے خدا) پر ایمان لانے کا فرمایا تم جانتے ہو خدائے واحد پر ایمان لانا کس کو کہتے ہیں انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا یوں گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور محمدؐ اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور نماز کو درستی کرنا اور زکوٰۃ دینا اور رمضان کے روزے رکھنا اور لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ داخل کرنا اور ان کو منع کیا کدو کے تونبے اور سبز لاکھی برتن اور روغنی برتن سے شعبہ نے کہا ابوجمرہ نے کبھی تو کہا اور کریدے ہوئے لکڑی کے برتن سے اور کبھی کہا (مزفت کے بدل) مقیر[2] آپ نے فرمایا اس کو یاد کرلو اور اپنے پچھے والوں کو اس کی خبر کردو۔

بَابٌ ٦٨ - الرِّحْلَةِ فِي الْمَسْأَلَةِ النَّازِلَةِ ؂

باب کوئی مسئلہ پیش آئے تو اس کے لیے سفر کرنا۔

٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ

ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے بیان کیا کہا ہم کو خبر دی عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو عمر بن سعید نے کہا مجھ سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے بیان کیا انہوں نے عقبہ بن حارث سے سنا انہوں نے ابواہاب بن عزیز کی بیٹی (غنیہ) سے

[1] یہ حدیث اوپر کتاب الایمان میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] مقیر یعنی قار ملا ہوا قار کہتے ہیں کہ روغن کو جو اونٹوں اور کشتیوں پر ملا جاتا ہے ۱۲ منہ

بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِاَبِیْ اِهَابِ بْنِ عَزِیْزٍ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّیْ قَدْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِیْ تَزَوَّجَ بِهَا قَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ اَرْضَعْتِنِیْ وَلَا اَخْبَرْتِنِیْ فَرَكِبَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَةِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَیْفَ وَقَدْ قِیْلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَیْرَهٗ ❊

نکاح کیا پھر ایک عورت آئی (اس کا نام نہیں معلوم) کہنے لگی میں نے تو عقبہ اور اس کی دولہن (عقبہ) کو دودھ پلایا ہے عقبہ نے کہا میں تو نہیں سمجھتا کہ تو نے مجھ کو دودھ پلایا ہو نہ تو نے مجھ سے کبھی یہ بیان کیا پھر عقبہ سوار ہو کر[۱] (یہ مسئلہ پوچھنے کے لئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مدینہ کو چلے اور آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا (تو اس عورت سے) کیونکر (صحبت کرے گا) جب ایسی بات کہی گئی (کہ وہ تیری بہن ہے) آخر عقبہ نے اس کو چھوڑ دیا اس نے دوسرے سے نکاح کر لیا۔

بَابُ التَّنَاوُبِ فِی الْعِلْمِ ❊

باب علم حاصل کرنے کے لیے باری مقرر کرنا

۸۹ - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ ح قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَنَا یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَجَارٌ لِیْ مِنَ الْاَنْصَارِ فِیْ بَنِیْ اُمَیَّةَ بْنِ زَیْدٍ وَّهِیَ مِنْ عَوَالِی الْمَدِیْنَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ یَوْمًا وَّاَنْزِلُ یَوْمًا فَاِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهٗ بِخَبَرِ ذٰلِكَ الْیَوْمِ مِنَ الْوَحْیِ وَغَیْرِهٖ وَاِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَنَزَلَ صَاحِبِی الْاَنْصَارِیُّ یَوْمَ نَوْبَتِهٖ فَضَرَبَ بَابِیْ ضَرْبًا شَدِیْدًا فَقَالَ اَثَمَّ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ اِلَیْهِ فَقَالَ حَدَثَ اَمْرٌ عَظِیْمٌ فَدَخَلْتُ عَلٰی حَفْصَةَ فَاِذَا هِیَ تَبْكِیْ فَقُلْتُ اَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے (دوسری[۳] سند) امام بخاری نے کہا ابن وہب نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ ابن ابی ثور سے انہوں نے عبد اللہ بن عباسؓ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا میں اور میرا ایک انصاری[۴] پڑوسی دونوں بنی امیہ بن زید کے گاؤں میں جو مدینہ کے (پورب کی طرف) بلند گاؤں میں سے ہے رہا کرتے اور ہم دونوں باری باری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (مدینہ میں) آیا کرتے ایک روز وہ اترتا اور ایک روز میں اترتا جس دن میں اترتا تو اس دن کی ساری خبر وحی وغیرہ جو آپ پر آتی اس کو بتلا دیتا اور جس دن وہ اترتا تو وہ بھی ایسا ہی کرتا ایک دن ایسا ہوا کہ میرا ساتھی انصاری اپنی باری کے دن اترا تھا اس نے (وہاں سے آکر) میرا دروازہ زور سے کھٹکھٹایا اور کہنے لگا عمر یہیں ہیں گھبرا کر باہر نکل آیا وہ کہنے لگا (آج تو) بڑا سانحہ ہوا (آنحضرتؐ نے اپنی بیبیوں کو طلاق دے دیا) یہ سن کر میں (اپنی بیٹی) حفصہ کے[۵] گیا وہ رو رہی تھی میں نے کہا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو طلاق دے

۱؎ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ عقبہ یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے سوار ہو کر مدینہ گئے ۱۲ منہ ۲؎ اہل حدیث اور امام احمد کا یہی قول ہے کہ رضاع صرف مرضعہ کی شہادت سے ثابت ہو جاتا ہے دوسرے علماء نے کہا کہ یہ حکم احتیاطاً تھا ۱۲ منہ ۳؎ زہری وہی ابن شہاب ہیں ۱۲ منہ ۴؎ اس انصاری ہمسایہ کا نام عتبان بن مالک تھا بعضوں نے کہا اوس بن خولی اس روایت سے نکلتا ہے کہ خبر واحد پر اعتقاد کرنا درست ہے ۱۲ منہ ۵؎ ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا ان دنوں یہ خبر مشہور تھی کہ غسان کا بادشاہ مدینہ پر حملہ کرنا چاہتا ہے انصاری کے اس طرح دروازہ کھٹکھٹانے سے میں یہی سمجھا کہ شاید غسان کا بادشاہ آن پہنچا اور گھبرا کر باہر نکلا ۱۲ منہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا اَدْرِیْ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَاَنَا قَائِمٌ اَطَلَّقْتَ نِسَآءَکَ قَالَ لَا فَقُلْتُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔

بَابُ الْغَضَبِ فِی الْمَوْعِظَۃِ وَالتَّعْلِیْمِ اِذَا رَاٰی مَا یَکْرَہُ ۔

۹۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسِ ابْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَا اَکَادُ اُدْرِکُ الصَّلٰوۃَ مِمَّا یُطَوِّلُ بِنَا فُلَانٌ فَمَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَوْعِظَۃٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِّنْ یَّوْمِئِذٍ فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّکُمْ مُنَفِّرُوْنَ فَمَنْ صَلّٰی بِالنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْھِمُ الْمَرِیْضَ وَالضَّعِیْفَ وَذَا الْحَاجَۃِ ۔

۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرِ نِ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالِ نِ الْمَدِیْنِیُّ عَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ یَزِیْدَ مَوْلَی الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ نِ الْجُھَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلَہٗ رَجُلٌ عَنِ اللُّقَطَۃِ فَقَالَ اعْرِفْ وِکَاءَھَا اَوْ قَالَ وِعَاءَھَا وَعِفَاصَھَا ثُمَّ عَرِّفْھَا سَنَۃً ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِھَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّھَا فَاَدِّھَا اِلَیْہِ قَالَ فَضَالَّۃُ

دیا اس نے کہا میں نہیں جانتی پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا میں نے کھڑے ہی کھڑے (پہلے ہی) عرض کیا کیا آپ نے اپنی بیبیوں کو طلاق دے دیا آپ نے فرمایا نہیں تو میں نے کہا اللہ اکبر[۱]۔

باب وعظ کہنے یا پڑھانے میں کوئی بری بات دیکھے تو غصہ کرنا۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے ابو مسعودؓ انصاری سے انہوں نے کہا ایک شخص (حزم بن ابی کعب) نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے تو (جماعت سے) نماز پڑھنا مشکل ہو گیا ہے فلاں صاحب (معاذ بن جبلؓ) نماز (بہت) لمبی پڑھتے ہیں ابو مسعود نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی وعظ میں اس دن سے زیادہ غصے میں نہیں دیکھا آپ نے فرمایا لوگو تم نفرت دلانے لگے[۲] دیکھو جو کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے وہ ہلکی نماز پڑھے کیونکہ ان میں کوئی بیمار ہوتا ہے کوئی ناتواں کوئی کام والا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر عقدی نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان ابن بلال مدینی نے بیان کیا انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے یزید سے جو منبعث کے غلام تھے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص (عمیر یا بلال یا جارود) نے پڑی ہوئی چیز کو پوچھا آپ نے فرمایا اس کا بندھن یا ظرف اور اس کی تھیلی پہچان رکھ پھر ایک برس تک لوگوں سے پوچھتا رہ پھر اپنے کام میں لا پھر اگر (ایک سال کے بعد بھی) اس کا مالک آجائے گا تو اس کو ادا کر اس نے کہا کھویا ہوا اونٹ اگر ملے یہ سن کر آپ اتنا غصے ہوئے کہ آپ کے دونوں گال[۳] سرخ

---

[۱] گویا انصاری کی خبر پر حضرت عمرؓ کو تعجب ہوا کہ اس نے کیسی بے اصل بات بیان کی ۱۲ منہ [۲] غصہ کا سبب یہ ہوا کہ آپ پیشتر اس سے منع کر چکے ہوں گے دوسرے ایسا کرنے سے ڈر تھا اس بات کا کہ کہیں لوگ اس دین سے نفرت نہ کر جائیں یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [۳] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے غصے کا سبب یہ ہوا کہ سائل نے اونٹ کا پوچھا جس کے پوچھنے کی ضرورت نہ تھی اونٹ ایسا جانور نہیں کہ وہ تلف ہو جائے وہ جنگل میں اپنا چارہ پانی کر لیتا ہے بھیڑیا بھی اس کو نہیں کھا سکتا پھر اس کا پکڑنا کیا ضرور ہے خود مالک ڈھونڈتے ڈھونڈتے اس تک پہنچ جائے گا ۱۲ منہ

الْإِبِلِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوْقَالَ احْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاءُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَرْعَى الشَّجَرَ فَذَرْهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ ؎

سرخ ہو گئے یا آپ کا منہ سرخ ہو گیا آپ نے فرمایا تجھے اونٹ سے کیا واسطہ وہ تو اپنی مشک اور اپنا موزہ اپنے ساتھ رکھتا ہے وہ خود پانی پر جا کر پانی پی لیتا ہے اور درخت کے پتے چر لیتا ہے اس کو چھوڑ رہنے دے جب تک اس کا مالک آئے اس نے کہا گمی ہوئی بکری آپ نے فرمایا وہ تو تیرا حصہ ہے یا تیرے بھائی (اس کے مالک) کا یا بھیڑیئے کا[۱]

۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُوْنِيْ عَمَّا شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ أَبِيْ قَالَ أَبُوْكَ حُذَافَةُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ مَنْ أَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ أَبُوْكَ سَالِمٌ مَوْلٰى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأٰى عُمَرُ مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّا نَتُوْبُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ؎

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا انہوں نے برید سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے کہا لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی باتیں پوچھیں کہ آپ کو برا معلوم ہوا جب بہت پوچھا پاچھی کی تو آپ کو غصہ آ گیا آپ نے لوگوں سے فرمایا (اچھا یونہی سہی) اب جو چاہو پوچھتے جاؤ ایک شخص (عبداللہ بن حذافہ) نے کہا میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر دوسرا کھڑا ہوا (سعد بن سالم) کہنے لگا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ سالم ہے شیبہ کا غلام جب حضرت عمرؓ نے آپ کے چہرہ مبارک کے غصے کو دیکھا تو کہنے لگے یا رسول اللہ ہم اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں[۲]

بَابُ مَنْ بَرَكَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ عِنْدَ الْإِمَامِ أَوِ الْمُحَدِّثِ

باب امام یا محدث کے سامنے دو زانو (ادب سے) بیٹھنا۔

۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ أَبِيْ قَالَ أَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُوْلَ سَلُوْنِيْ فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر برآمد ہوئے تو عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے اور پوچھنے لگے میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ[۳] ہے پھر بار بار فرمانے لگے پوچھو پوچھو آخر حضرت عمرؓ (یہ حال دیکھ کر) دو زانو ہو بیٹھے اور کہنے لگے ہم اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے سے خوش ہیں تین بار یہ

[۱] مطلب یہ ہے کہ بکری کو پکڑ لینا جائز ہے کیونکہ اس کے تلف ہونے کا ڈر ہے بعضوں نے کہا اونٹ بھی جنگل یا شہر میں ملے تو پکڑ لینا چاہیے کیونکہ ڈر ہے بھائی مسلمان کے مال ضائع ہونے کا کوئی کاٹ ڈالے یا لے بھاگے ۱۲ منہ [۲] بے ضرورت سوال کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اور یہی وجہ تھی کہ آپ غصے ہو گئے پھر جو فرمایا جو چاہو وہ پوچھو وہ حکم خاص ہو گا اس لیے کہ آپ غیب کی باتیں نہیں جانتے تھے قسطلانی [۳] لوگ عبداللہ کو کسی اور کا بیٹا کہتے ان کو بھی شک پیدا ہو گیا تھا اس لیے انہوں نے آنحضرت سے پوچھ کر اپنی تشفی کر لی ۱۲ منہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا ثَلٰثًا فَسَکَتَ ؕ

بَابٌ مَنْ اَعَادَ الْحَدِیْثَ ثَلٰثًا لِیُفْہَمَ

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ یُکَرِّرُہَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا ؕ

۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَۃُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ ثَنَا ثُمَامَۃُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا تَکَلَّمَ بِکَلِمَۃٍ اَعَادَھَا ثَلٰثًا حَتّٰی تُفْہَمَ عَنْہُ وَاِذَا اَتٰی عَلٰی قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِمْ سَلَّمَ عَلَیْہِمْ ثَلٰثًا ؕ

۹۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَوَانَۃَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ مَاھَکَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ سَافَرْنَاہُ فَاَدْرَکَنَا وَقَدْ اَرْھَقَتْنَا الصَّلٰوۃُ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰی اَرْجُلِنَا فَنَادٰی بِاَعْلٰی صَوْتِہٖ وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا ؕ

بَابٌ تَعْلِیْمِ الرَّجُلِ اَمَتَہٗ وَاَھْلَہٗ ؕ

۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ھُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا

کہا اس وقت آپ چپ ہو رہے[1]

باب ایک بات کو خوب سمجھانے کے لیے تین تین بار کہنا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک حدیث میں)[2] فرمایا سن لو اور جھوٹ بولنا اور کئی بار اس کو فرماتے رہے اور ابن عمرؓ نے روایت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا کیا میں نے تم کو (اللہ کا پیغام) پہنچا دیا[3]

ہم سے عبدہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے بیان کیا انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ جب کوئی بات فرماتے تو تین بار فرماتے تاکہ لوگ اس کو (خوب) سمجھ لیں اور جب کسی قوم کے پاس تشریف لے جاتے ان کو سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے[4]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے کہ ایک سفر میں جو ہم نے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پیچھے رہ گئے تھے پھر آپ ہم سے اس وقت ملے جب عصر کی نماز کا وقت آن پہنچا تھا یا تنگ ہو گیا تھا اور ہم وضو کر رہے تھے اپنے پاؤں پر (ہلکے دھو کر گویا) مسح کر رہے تھے آپ نے بلند آواز سے پکارا دوزخ سے ایڑیوں کی خرابی ہونے والی ہے دو بار یا تین بار یوں ہی فرمایا[5]

باب اپنی لونڈی اور گھر والوں کو (دین کا علم) سکھانا

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمان محاربی نے

---

[1] یعنی آپ کا غصہ جاتا رہا جیسے دوسری روایت میں ہے فسکن غضبہ ۱۲ [2] یہ حدیث خود امام بخاری نے کتاب الشہادۃ اور کتاب الدیات میں نکالی ۱۲ منہ [3] یہ حدیث خود امام بخاریؒ نے کتاب الحدود میں نکالی ۱۲ منہ [4] اس روایت سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ اگر کوئی محدث سمجھانے کے لیے حدیث کو مکرر بیان کرے یا طالب العلم استاد سے دوبارہ یا سہ بارہ پڑھنے کو کہے تو یہ مکروہ نہیں ہے تین بار سلام اس حالت میں ہے جب کوئی کسی کے دروازے پر جائے اور اندر آنے کی اجازت چاہے امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب الاستیذان میں بیان کیا ہے اس سے بھی یہی نکلتا ہے ورنہ ہمیشہ آپ کی عادت یہ ثابت نہیں ہوتی کہ ہر مسلمان کو تین بار سلام کرتے ۱۲ منہ [5] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ آپ نے دو بار یا تین بار فرمایا ویل للاعقاب من النار ۱۲ منہ

الْمُحَارِبِيُّ نَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ قَالَ عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَّالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ يَطَؤُهَا فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ ثُمَّ قَالَ عَامِرٌ أَعْطَيْنَاكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ قَدْ كَانَ يُرْكَبُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ۔

کہا ہم سے صالح بن حیان نے کہا عامر شعبی نے کہا مجھ سے ابو بردہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ ابو موسیٰ اشعری سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کو دوہرا ثواب ملے گا ایک تو اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) میں سے وہ شخص جو اپنے پیغمبر پر ایمان لایا اور پھر محمدؐ پر ایمان لایا دوسرے وہ غلام جو اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا بھی اور تیسرے وہ شخص جس کے پاس ایک لونڈی ہو وہ اس سے صحبت کرتا ہو پھر اس کو اچھی طرح ادب سکھائے اور اچھی طرح تعلیم دے اور آزاد کر کے اس سے نکاح کرے[۵۱] تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا عامر شعبی نے (صالح سے) کہا ہم نے یہ حدیث تجھ کو مفت سنا دی ایک زمانہ وہ تھا جب اس سے کم حدیث کے لیے لوگ مدینہ تک سوار ہو کر جاتے[۵۲]

بَابُ عِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَاءَ وَتَعْلِيمِهِنَّ۔

باب امام کا عورتوں سے نصیحت کرنا ان کو (دین کی) باتیں سکھانا

۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ عَطَاءٌ أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَبِلَالٌ يَأْخُذُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے ایوب سے کہا میں نے عطا بن ابی رباح سے سنا کہا میں نے ابن عباسؓ سنا انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں یا عطا نے کہا میں ابن عباسؓ پر گواہی دیتا ہوں (راوی کو شک ہے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مردوں کی صف سے) نکلے اور آپ کے ساتھ بلال تھے آپ کا خیال ہوا کہ عورتوں تک میری آواز نہیں پہنچی پھر آپ نے عورتوں کو نصیحت کی اور ان کو خیرات کرنے کا حکم دیا کوئی عورت اپنی بالی پھینکنے لگی کوئی انگوٹھی اور بلالؓ نے اپنے کپڑے کے کونے میں (یہ خیرات) لینا شروع کی اس حدیث کو اسمٰعیل بن علیہؒ نے ایوب سے روایت کیا انہوں نے عطا سے کہ ابن عباسؓ نے یوں کہا میں آنحضرت پر گواہی دیتا ہوں (اس میں شک نہیں ہے)[۵۳]

[۵۱] اس کو بھی دوہرا ثواب ملے گا ایک تو آزاد کرنے کا دوسرا اس سے نکاح کر لینے کا ادب اور تعلیم کا جدا گانہ ہے وہ تو ہر طرح ملتا ہے خواہ اپنی لونڈی کو تعلیم دے یا کسی لڑکے کا۔

[۵۲] یعنی کوفہ سے مدینہ تک کا سفر کرتے۔ [۵۳] یعنی جیسے اگلی روایت میں راوی کو تردد تھا کہ عطا نے ابن عباس کا قول کہا کہ میں آنحضرت پر گواہی دیتا ہوں یا عطا نے یوں کہا میں ابن عباس پر گواہی دیتا ہوں اس روایت میں تردد نہیں ہے اور پہلا امر بطور جزم مذکور ہے امام بخاری نے اسمٰعیل سے نہیں سنا تو یہ تعلیق ہو گی اور خود امام بخاری نے اس کو وصل کیا کتاب الزکوٰۃ میں اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اگلا باب عام لوگوں سے متعلق تھا اور جو شخص حاکم ہو یا امام اس کو علیحدہ سب عورتوں کو وعظ سنانا چاہیئے۔

بَابُ الْحِرْصِ عَلَى الْحَدِيْثِ

٩٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَّا يَسْأَلَنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيْثِ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ أَوْ نَفْسِهٖ ۔

باب حدیث کے لیے حرص کرنا[۱]

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان نے بیان کیا انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے سعید ابن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ کون مستحق ہوگا (کس کی قسمت میں یہ نعمت ہوگی) آپ نے فرمایا ابوہریرہ میں جانتا تھا کہ تجھ سے پہلے کوئی یہ بات مجھ سے نہیں پوچھنے کا کیوں کہ میں دیکھتا ہوں تجھے حدیث سننے کی کیسی حرص ہے (اب سن لے) سب سے زیادہ میری شفاعت کا نصیب ہونا اس شخص کے لیے ہوگا جس نے اپنے دل سے یا اپنے جی کے خلوص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کہا ہو[۲]۔

بَابٌ كَيْفَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَكَتَبَ عُمَرُ

ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ إِلٰى أَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ انْظُرْ مَا كَانَ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاكْتُبْهُ فَإِنِّيْ خِفْتُ دُرُوْسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَاءِ وَلَا تَقْبَلْ إِلَّا حَدِيْثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيُفْشُوا الْعِلْمَ وَلْيَجْلِسُوْا حَتّٰى يُعَلَّمَ مَنْ لَّا يَعْلَمُ فَإِنَّ الْعِلْمَ لَا يَهْلِكُ حَتّٰى يَكُوْنَ سِرًّا ۔

٩٩ - حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ بِذٰلِكَ يَعْنِيْ حَدِيْثَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ إِلٰى قَوْلِهٖ ذَهَابَ الْعُلَمَاءِ ۔

باب علم کیوں کر اٹھ جائے گا

اور عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے ابوبکر بن حزم (مدینہ کے قاضی) کو لکھا دیکھو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں تم کو ملیں ان کو لکھ لو میں ڈرتا ہوں (کہیں دین کا) علم مٹ نہ جائے اور عالم چل بسیں اور یہ خیال رکھو وہی حدیث ماننا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہو (نہ اور کسی کا قول یا فعل[۳]) اور عالموں کو علم پھیلانا چاہیئے تعلیم کے لیے بیٹھنا چاہیے کہ جس کو علم نہیں وہ علم حاصل کر لے اس لیے کہ علم جہاں پوشیدہ رہا پس مٹ گیا۔

ہم سے علاء بن عبدالجبار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عمر بن عبدالعزیز کا یہ قول بیان کیا یہاں تک او رعالم چل بسیں[۴]۔

---

[۱] اس حدیث سے مراد آنحضرت کی حدیث ہے ۱۲ منہ [۲] دل سے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ شرک سے بچتا ہو کیونکہ جو شخص شرک میں مبتلا ہے وہ دل سے لا الٰہ الا اللہ کا قائل نہیں اگرچہ زبان سے کہتا ہو یہ جو حدیث میں ہے دل سے یا جی سے تو یہ ابوہریرہ کی شک ہے کہ آنحضرتؐ نے قلب کا لفظ فرمایا یا نفس کا ۱۲ منہ [۳] اس سے صاف یہ نکلتا ہے کہ صحابہ یا تابعین کے اقوال حجت نہیں ہیں اہل حدیث اور شافعی اور اکثر علما یہی کہتے ہیں لیکن امام ابوحنیفہ صحابی کا قول بھی حجت جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قیاس کو صحابی کے قول سے ترک کردیں گے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کی تو یہ احتیاط تھی اور ان کے مقلدوں کا یہ حال ہے کہ صحیح حدیث پا کر بھی قیاس رائے اور تقلید کو نہیں چھوڑتے انا للہ وانا الیہ راجعون ۱۲ منہ [۴] اس کے بعد کی عبارت شاید امام بخاری کو دوسری طرح سے پہنچی ہو اکثر نسخوں میں یہ عبارت نہیں ہے یعنی حدثنا العلاء سے ذہاب العلماء تک بعض نے کہا ذہاب العلماء کے بعد سے اخیر تک امام بخاری کا قول ہے ۱۲ منہ

۱۰۰ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَّنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا قَالَ الْفِرَبْرِيُّ نَا عَبَّاسٌ قَالَ نَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهٗ ؛

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ (دین کا) علم بندوں سے چھین کر نہیں اٹھانے کا[1] بلکہ عالموں کو اٹھا کر علم کو اٹھائے گا جب کوئی عالم باقی نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار (پیشوا) بنالیں گے ان سے مسئلے پوچھیں گے وہ بے علم فتویٰ دیں گے آپ بھی گمراہ ہوں گے (دوسروں کو بھی) گمراہ کریں گے فربری[2] نے کہا ہم سے عباس نے بیان کیا کہا ہم سے قتیبہ نے کہا ہم سے جریر نے انہوں نے ہشام سے مانند اس کے۔

بَابٌ هَلْ يُجْعَلُ لِلنِّسَاءِ يَوْمٌ عَلٰى حِدَةٍ فِي الْعِلْمِ ؛

باب کیا امام عورتوں کی تعلیم کے لیے کوئی الگ دن مقرر کر سکتا ہے۔

۱۰۱ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَّنَا يَوْمًا مِّنْ نَّفْسِكَ فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيْهِ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ فَكَانَ فِيْمَا قَالَ لَهُنَّ مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلٰثَةً مِّنْ وَّلَدِهَا إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَّاثْنَيْنِ فَقَالَ وَاثْنَيْنِ ؛

ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ اصبہانی نے کہا میں نے ابو صالح ذکوان سے سنا وہ ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے تھے عورتوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مرد آپ کے پاس آنے میں ہم پر غالب ہو گئے[3] تو آپ اپنی طرف سے (خاص) ہمارے لیے ایک دن مقرر کر دیجئے آپ نے ان سے ایک دن ملنے کا وعدہ فرمایا اس دن ان کو نصیحت کی اور شرع کے حکم بتلائے ان باتوں میں جو آپ نے فرمائیں یہ بھی تھا تم میں سے جو عورت اپنے تین بچے آگے بھیجے تو (آخرت میں) اس کے دوزخ سے آڑ بن جائیں گے ایک عورت نے عرض کیا اگر دو بھیجے آپ نے فرمایا اور دو بھی[4]

---

[1] گو اللہ کی قدرت کے سامنے یہ کچھ مشکل نہیں کہ دل سے علم چھین لے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ قیامت کے قریب ایسا نہیں ہوگا بلکہ دین کے عالم جائیں گے اور جاہل لوگ عالم بن کر لوگوں کے پیشوا ہوں گے ۱۲ [2] ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن مطر فربری امام بخاری کے شاگرد ہیں اور صحیح بخاری کے وہی راوی ہیں ۱۲ منہ [3] یعنی مردوں نے آپ کا سارا وقت چھین لیا ہم کو کوئی موقع نہیں ملتا کہ آپ کے پاس حاضر ہوں اور آپ سے دین کے مسئلے پوچھیں ۱۲ منہ [4] مطلب یہ ہے کہ جس عورت کے تین بچے مر جائیں اور وہ صبر کرے تو قیامت کے دن دوزخ سے آڑ ہو جائیں گے اس عورت کا نام ام سلیم تھا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دریافت کیا تھا ایک روایت میں ایک بچہ بھی اگر مر جائے تو اس کی نسبت بھی یہی ہے ارشاد ہوا ہے کہ وہ دوزخ کی روک ہوگا یہاں تک کہ کچا بچہ بھی ۱۲ منہ۔

۱۰۲ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِیِّ عَنْ ذَکْوَانَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَھَانِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ لَّمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن اصبہانی سے انہوں نے ذکوان سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور شعبہ نے اس کو روایت کیا عبدالرحمٰن بن اصبہانی سے انہوں نے کہا میں نے سنا ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہ[۱] سے اس روایت میں یوں ہے اپنے تین بچے جو جوان نہ ہوئے ہوں[۲]

بَابُ مَنْ سَمِعَ شَیْئًا فَلَمْ یَفْهَمْهُ فَرَاجَعَهٗ حَتّٰی یَعْرِفَهٗ ۔

باب کوئی شخص ایک بات سنے اور نہ سمجھے تو سمجھنے کی خاطر دوبارہ پوچھنا۔

۱۰۳ - حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ اَنَّ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ لَا تَسْمَعُ شَیْئًا لَا تَعْرِفُہٗ اِلَّا رَاجَعَتْ فِیْہِ حَتّٰی تَعْرِفَہٗ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ فَقُلْتُ اَوَلَیْسَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا قَالَتْ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِکِ الْعَرْضُ وَلٰکِنْ مَّنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ یَھْلِکْ ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو نافع نے خبر دی کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے ان کی عادت تھی جس بات کو سنتیں اور نہ سمجھتیں تو خوب سمجھنے تک اس کو دوبارہ پوچھتیں اور (ایسا ہوا کہ ایک بار) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) جس سے حساب لیا جائے گا وہ عذاب میں پڑے گا تو حضرت عائشہؓ نے کہا اللہ تو (سورۂ واِنشقت میں) فرماتا ہے اس کا حساب آسانی سے لیا جائے گا آپ نے فرمایا (یہ حساب نہیں ہے) اس سے تو مراد اعمال کا بتلا دینا ہے[۳] لیکن جس سے کھینچ تان کر حساب لیا جائے گا وہ تباہ ہوگا[۴]

بَابٌ لِیُبَلِّغِ الْعِلْمَ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ

قَالَہٗ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

باب جو شخص سامنے موجود ہو وہ علم کی بات اس کو پہنچا دے جو غائب ہو

اس کو ابن عباس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے[۵]

۱۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدٌ ھُوَ ابْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ اَنَّہٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَّھُوَ یَبْعَثُ

ہم سے عبداللہ بن یوسف مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا کہا مجھ سے سعید مقبری نے بیان کیا انہوں نے ابوشریح سے (جو صحابی تھے) انہوں نے عمرو بن سعید سے کہا (جو یزید کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا)

---

[۱] امام بخاری نے اس سند کو اس لیے بیان کیا کہ ابن اصبہانی کا نام معلوم ہو جائے دوسرے اس لیے کہ ابوہریرہ کا طریق بھی کھل جائے ۱۲ منہ [۲] نادان کم سن بچوں کا ماں کو بہت رنج ہوتا ہے بڑے جوان بچے اکثر ماں باپ کے نافرمان بھی ہو جاتے ہیں لیکن چھوٹے بچوں سے ماں کو بے انتہا محبت ہوتی ۱۲ منہ [۳] یعنی پروردگار اس مومن کو جس پر رحم کرنا منظور ہوگا صرف اس کے برے اعمال اس کو بتلا دے گا تو نے فلاں وقت یہ گناہ کیا تھا فلاں وقت یہ بس یہی بتلا دینا اس کا حساب ہے اور آیت میں آسان حساب سے یہی مراد ہے ۱۲ منہ [۴] اس حدیث سے یہ نکلا کہ حضرت عائشہؓ بڑی دانشمند اور عقیل تھی اور ان کی دانشمندی کی ایک دلیل یہ بھی تھی کہ ہر ایک بات کو خوب سمجھ لیتیں اگر پہلی بار نہ سمجھتیں تو پھر پوچھتیں اور دوسری حدیثوں میں جو سوال سے ممانعت ہوئی ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ بے ضرورت خواہ مخواہ کٹ حجتی کے طور پر ایسا کرنا منع ہے ۱۲ منہ [۵] اس تعلیق کو خود امام بخاری نے کتاب الحج میں باسناد روایت کیا ہے ۱۲ منہ

الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ فِيهَا فَقُولُوا إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ عَمْرٌو قَالَ أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ.

وہ مکہ پر فوجیں بھیج رہا تھا[1] اے امیر مجھ کو اجازت دے میں تجھ کو ایک حدیث سنادوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے روز ارشاد فرمائی میرے دونوں کانوں نے اس کو سنا اور دل نے اسے یاد رکھا اور میری دونوں آنکھوں نے آپ کو دیکھا جب آپ نے یہ حدیث فرمائی آپ نے اللہ کی تعریف اور خوبی بیان کی پھر فرمایا مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے لوگوں نے حرام نہیں کیا (اس کا ادب بہ حکم الٰہی ہے) تو جو کوئی اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتا ہو اس کو وہاں خون بہانا درست نہیں اور نہ وہاں کوئی درخت کاٹنا اگر (میرے بعد) کوئی ایسا کرنے کی یہ دلیل لے کہ اللہ کے رسول وہاں لڑے تو تم یہ کہو کہ اللہ نے تو (فتح مکہ کے دن) اپنے رسول کو (خاص) اجازت دی تھی تم کو اجازت نہیں دی اور مجھ کو بھی صرف ایک گھڑی دن کے لئے اجازت دی تھی پھر اس کی حرمت ویسی ہی ہوگی جیسے کل تھی جو شخص یہاں حاضر ہو وہ اس کی خبر اس کو کر دے جو غائب ہے لوگوں نے ابوشریح سے پوچھا عمرو نے اس کا کیا جواب دیا ابوشریح نے کہا عمرو نے یہ جواب دیا کہ میں تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہوں مکہ گنہگار کو پناہ نہیں دیتا اور نہ اس کو جو خون یا چوری کر کے بھاگے[2]

١٠٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے بیان کیا انہوں نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوبکرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا تمہارے

[1] مکہ میں لوگوں نے عبداللہ بن زبیرؓ سے بیعت کر لی تھی عمرو بن سعید یزید پلید کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا اس نے یزید کے حکم سے مکہ پر فوج کشی کی جب ابوشریح نے اس کو یہ حدیث سنائی مگر وہ مردود کہاں سمجھنے والا تھا اس کے سر پر تو شیطان سوار تھا علامہ ابن حجر نے کہا عمرو بن سعید کو ہم تابعین باحسان میں سے بھی نہیں کہیں گے گو اس نے صحابہ کو دیکھا تھا کیونکہ اس کے لیے اعمال نہایت خراب تھے ۱۲ منہ

[2] ارے مردود خدا سے ڈر عبداللہ بن زبیر نے کسی کا خون کیا تھا نہ چوری کی تھی وہ یزید پلید سے ہزار درجہ افضل ہے اور افضل تھا اول تو صحابی دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھتیجے تیسرے ابوبکر صدیقؓ کے نواسے چوتھے دیندار پرہیزگار مگر تو نے دنیا کے لیے یزید کا ساتھ دیا اور اوپر سے صحیح حدیث سن کر یہ بہانے نکالتا ہے ہمارے زمانے میں بھی اکثر اہل بدعات کا یہی دستور ہے جہاں سے کوئی حدیث بیان کرو تو اور زیادہ اکڑ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو بہت علم ہے ہم سب جانتے ہیں قرآن شریف میں ایسے شخصوں کے لیے ارشاد ہے حسبہ جہنم ولبئس المہاد ۱۲ منہ

وَاَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَحْسِبُهُ قَالَ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ وَكَانَ مُحَمَّدٌ يَقُوْلُ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذٰلِكَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ ‌۞

خون اور تمہارے مال ابن سیرین نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ بھی کہا اور تمہاری عزتیں (آبروئیں) ایک دوسرے پر حرام ہیں[1] جیسے اس دن کی (یوم النحر کی) حرمت ہے اس مہینے میں سن رکھو جو شخص حاضر ہے وہ غائب کو اس کی خبر پہنچا دے ابن سیرین نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا سچ ہوا (جو لوگ اس وقت حاضر تھے انہوں نے جو غائب تھے ان کو یہ حدیث پہنچا دی آنحضرتؐ نے فرمایا سن رکھو میں نے یہ حکم تم کو پہنچا دیا دو بار یہ فرمایا۔

بَابٌ ۸۰ ـ اِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ باندھے وہ کیسا گنہگار ہے۔

۱۰۶ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْصُوْرٌ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ ‌۞

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی کہا مجھ کو منصور بن معتمر نے خبر دی کہا میں نے ربعی بن خراش سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی سے سنا کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دیکھو) مجھ پر جھوٹ نہ باندھنا کیوں کہ جو کوئی مجھ پر جھوٹ باندھے گا وہ دوزخ میں جائے گا[2]۔

۱۰۷ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ اِنِّيْ لَا اَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ قَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اُفَارِقْهُ وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ‌۞

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے جامع بن شداد سے انہوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے (اپنے باپ) حضرت زبیرؓ سے کہا میں تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں فلاں فلاں شخصوں کی طرح بیان کرتے نہیں سنتا انہوں نے کہا میں آنحضرتؐ سے جدا نہیں رہا[3] کہ آپ کی حدیثیں میں نے نہ سنی ہوں لیکن میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔

---

[1] یعنی ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت لینا یا اس کا خون کرنا یا اس کا مال مار لینا حرام ہے ۱۲ [2] ہر قسم کے جھوٹ کو شامل ہے بعضے جاہلوں نے لوگوں کو رغبت دلانے یا ڈرانے کے لیے جھوٹی حدیثیں بنا لیں وہ یہ نہ سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے اور اللہ فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور یہ حدیث اکثر علماء کے نزدیک متواتر ہے اللہ تعالیٰ علماء حدیث کو جزائے خیر دے انہوں نے بڑی بڑی محنتیں اٹھا کر صحیح حدیثوں کو ضعیف اور موضوع حدیثوں کو جدا کر دیا اور قیامت تک سارے مسلمانوں کے لیے آسانی کر دی اب عمل کرنے والوں کو کوئی دقت نہ رہی ۱۲ منہ [3] یعنی میرا کم حدیث بیان کرنا اس وجہ سے نہیں ہے کہ مجھ کو آپ کی صحبت نہیں رہی لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ میں حدیث بیان کرنے میں ڈرتا ہوں کسی بات میں کمی بیشی نہ ہو جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں کر لے اس سے حدیث بیان کرنے میں بڑا اندیشہ رہتا ہے ۔ ۱۲ منہ

۱۰۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ اَنَسٌ اِنَّهٗ لَيَمْنَعُنِيْ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ حَدِيْثًا كَثِيْرًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ٭

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے بیان کیا انہوں نے عبد العزیز سے انہوں نے کہا انسؓ نے کہا میں جو تم سے بہت سی حدیثیں بیان نہیں کرتا اس کی یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ[1] باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے

۱۰۹ - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ٭

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی مجھ پر وہ بات لگائے جو میں نے نہیں کہی وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے[2]

۱۱۰ - حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ وَمَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَتِيْ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ٭

ہم سے موسیٰ ابن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا انہوں نے ابو حصین سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو (محمد اور احمد) نام رکھو اور میری کنیت (ابو القاسم) نہ رکھو اور یہ (سمجھ لو) جس نے خواب میں مجھ کو دیکھا بے شک اس نے مجھ ہی کو دیکھا کیوں کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا[3] اور جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔

بَابُ كِتَابَةِ الْعِلْمِ ٭

باب علم کی باتیں لکھنا[4]

۱۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع بن جراح نے خبر دی انہوں نے سفیان ثوری سے سنا انہوں نے مطرف سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابو جحیفہ سے کہا میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی کتاب[5] ہے

---

[1] معلوم ہوا کہ اگر نادانستہ ایسا ہو جائے تو بالاجماع وہ گنہگار نہ ہوگا جوینی نے کہا جو عمداً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھے وہ کافر ہو گیا اور دوسرے علماء نے کہا کافر تو نہیں ہوا سخت گنہگار ہے ۱۲ منہ [2] یہ امام بخاری کی پہلی ثلاثی حدیث ہے یعنی جس میں امام بخاری سے آنحضرت تک صرف تین واسطے ہوں ایسی حدیثیں اس کتاب میں بائیس ہیں اور یہ فضیلت امام بخاریؒ کے دوسرے ہم عصروں کو جیسے امام مسلم وغیرہ ہیں حاصل نہیں ہوئی ۱۲ منہ [3] اس حدیث کی بحث آگے آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ مراد یہ ہے کہ آپ کا جو حلیہ کتابوں میں لکھا ہے اسی صورت اور حلیہ میں دیکھے اور بعضوں نے کہا ہر طرح جب کوئی مومن آپ کو خواب میں دیکھے تو آپ ہی کو دیکھا لیکن خواب میں جو بات آپ فرمائیں وہ اگر شرع کے خلاف ہو تو حجت نہیں ہو سکتی کیونکہ خواب میں طرح طرح کے احتمال پیدا ہوتے ہیں ۱۲ منہ [4] علم کے لکھنے میں سلف کا اختلاف تھا بعد اس کے اجماع ہو گیا اس کے جواز پر بلکہ لکھنا مستحب ٹھہرا ۱۲ منہ [5] بہت سے شیعہ یہ گمان کرتے تھے کہ حضرت علیؓ کو آنحضرتؐ نے کچھ خاص باتیں لکھوا دی ہیں جو اوروں کو نہیں بتلائیں اس لیے ابو جحیفہ نے حضرت علیؓ سے یہ سوال کیا ۱۲

هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ قَالَ لَا إِلَّا كِتَابُ اللهِ أَوْ فَهْمٌ أُعْطِيَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ أَوْ مَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ قُلْتُ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْأَسِيرِ وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.

انہوں نے کہا کوئی نہیں مگر اللہ کی کتاب (قرآن شریف) یا سمجھ جو مسلمان کو دی جاتی ہے[1] (اللہ کی طرف سے ملتی ہے) یا جو اس ورق میں لکھا ہے ابو جحیفہ نے کہا میں نے پوچھا اس ورق میں کیا لکھا ہے حضرت علیؓ نے فرمایا دیت کا بیان اور قیدیوں کو چھڑانے کا اور یہ حکم کہ مسلمان کو کافر کے بدل قتل نہ کریں[2]۔

۱۱۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوهُ فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْقَتْلَ أَوِ الْفِيلَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاجْعَلُوهُ عَلَى الشَّكِّ كَذَا قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ الْقَتْلَ أَوِ الْفِيلَ وَغَيْرُهُ يَقُولُ الْفِيلَ وَسُلِّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ وَالْمُؤْمِنُونَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّهَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ

ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ خزاعہ والوں نے (جو ایک قبیلہ ہے) بنی لیث (قبیلے) کے ایک شخص کو اس سال مار ڈالا جس سال مکہ فتح ہوا اپنے ایک خون کے بدلے جو بنی لیث نے ان کا کیا تھا[3] اس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور خطبہ پڑھا پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ سے قتل یا فیل (ہاتھیوں) کو روک دیا امام بخاری نے کہا اس لفظ کو شک ہی کے ساتھ رکھو ابو نعیم نے یوں ہی کہا قتل یا فیل[4] اور ابو نعیم کے سوا اور لوگوں نے فیل کہا ہے (شک نہیں کی) اور اللہ کے رسول اور مسلمان ان پر غالب کیے گئے (یعنی مکہ کے کافروں پر) سن رکھو مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا[5] نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہو گا سن رکھو میرے لیے بھی وہ ایک گھڑی دن کی حلال ہوا [illegible] اب اس وقت حرام ہے وہاں کے کانٹے نہ کاٹے جائیں اور وہاں کے درخت قطع نہ کیے جائیں اور وہاں کی پڑی ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے مگر جو پہنچانا چاہے (وہ اٹھا سکتا ہے) اور جس کا کوئی عزیز مارا جائے اس کو دو میں سے ایک کا اختیار ہے یا تو دیت لے اور یا قصاص لے (قاتل مقتولوں کے وارثوں کے حوالہ کیا جائے) اتنے میں یمن والوں میں سے ایک شخص (ابو شاہ) آیا اس نے

ف۱ یعنی عقل سلیم جو اللہ تعالیٰ مومن کو دیتا ہے قرآن اور حدیث میں غور کر کے مومن وہ بہت سی باتیں معلوم کر لیتا ہے جن کا ذکر صراحۃً ان میں نہیں ہے اس قول سے یہ نکلتا ہے کہ جہاں کوئی نص قرآن یا حدیث سے نہ ملے وہاں آدمی قیاس کر سکتا ہے ۱۲ منہ ف۲ اہل حدیث اور شافعی اور مالک اور احمد اور جمہور علما کا عمل اسی حدیث پر ہے مسلمان کو کافر کے بدل سزائے قصاص نہ دی جائے گی لیکن حنفیہ نے ذمی کافر کے بدل مسلمان کا قتل جائز رکھا ہے ۱۲ منہ ف۳ یعنی بنی لیث نے جاہلیت کے زمانہ میں خزاعہ کا ایک شخص مار ڈالا تھا خزاعہ نے جس سال مکہ فتح ہوا بنی لیث سے اس کا عوض لیا ۱۲ منہ ف۴ جس صورت میں قتل کا لفظ ہو تو مطلب یہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ والوں کو قتل نہ ہونے دیا یا مکہ میں قتال حرام کر دیا اور جب فیل کا لفظ ہو تو اشارہ ہو گا اس قصے کی طرف جس کا ذکر قرآن میں سورہ فیل میں ہے یعنی حبش کے لوگ جس سال آنحضرتؐ پیدا ہوئے بہت سے ہاتھی لے کر کعبہ گرانے کی نیت سے آئے تھے اللہ نے ان پر عذاب بھیجا ابابیل کی طرح پرندے آئے اور کنکریاں مار کر سب کو ہلاک کر ڈالا یہ قصہ مشہور ہے ۱۲ منہ ف۵ یعنی وہاں لڑنا خون (باقی بر صفحہ آئندہ)

فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِأَبِي فُلَانٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ إِلَّا الْإِذْخِرَ ۞

عرض کیا یا رسول اللہ (آپ نے جو باتیں بیان فرمائیں وہ) مجھ کو لکھ دیجئے آپ نے (لوگوں سے) فرمایا اچھا اس کو لکھ دو قریش کے ایک شخص (حضرت عباس) نے عرض کیا یا رسول اللہ اذخر کے کاٹنے کی اجازت دیجئے ہم اس کو گھروں میں اور قبروں میں لگاتے ہیں[۱] آپ نے فرمایا اچھا اذخر اچھا اذخر معاف ہے (وہ کاٹ سکتے ہو)

۱۱۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ مَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَكْثَرُ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۞

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو نے بیان کیا کہا مجھ کو وہب بن منبہ نے خبر دی انہوں نے اپنے بھائی (ہمام بن منبہ) سے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا آپ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں مجھ سے زیادہ حدیث کا روایت کرنے والا کوئی نہیں البتہ عبداللہ بن عمرو نے بہت حدیثیں روایت کی ہیں[۳] تو وہ لکھتے تھے میں لکھتا بھی نہیں تھا[۴] (وہب بن منبہ کے ساتھ) اس حدیث کو معمر نے بھی ہمام سے روایت کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے۔

۱۱۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ قَالَ ائْتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَنَا كِتَابُ اللّٰهِ حَسْبُنَا فَاخْتَلَفُوا وَكَثُرَ اللَّغَطُ قَالَ قُومُوا

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا کہا مجھ سے یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت بیمار ہو گئے تو آپ نے (اسی بیماری کی سختی میں) فرمایا لکھنے کا سامان لاؤ میں تمہارے لیے ایک کتاب لکھوا دوں جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو حضرت عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی سختی ہے اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے وہ ہم کو بس کرتی ہے[۵] لوگوں نے اختلاف شروع کیا

(بقیہ صفحہ سابقہ) کرنا ۱۲ منہ [۶] یعنی قاتل سے قصاص لے یہ نہیں کہ جاہلیت کے زمانے کی طرح اور کسی کو مار ڈالے پھر اس کے لوگ اس کے ایک شخص کو مار ڈالیں یوں ہی خون ہوتے رہیں اور خلق اللہ تباہ ہو ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کی بات لکھنے کا حکم فرمایا [۲] اذخر ایک خوشبودار گھانس ہے جو مکہ میں اگتی ہے وہاں کے لوگ مٹی میں ملا کر اس سے مکان لیپتے قبروں میں اس کو بچھاتے ہیں ۱۲ منہ [۳] ابوہریرہؓ اپنے نزدیک یہ سمجھے کہ عبداللہ بن عمروؓ نے مجھ سے بھی زیادہ حدیثیں روایت کی ہیں حالانکہ عبداللہ کی روایت کی ہوئی حدیثیں سات سو سے زیادہ نہیں ہیں اور ابوہریرہؓ نے پانچ ہزار تین سو حدیثیں روایت کی ہیں امام بخاری نے کہا آٹھ سو تابعین نے ابوہریرہؓ سے سنا ہے اور یہ فضیلت کسی صحابی کو نہیں ملی یہ اس دعا کا طفیل تھا جو آنحضرتؐ نے ابوہریرہؓ کے لیے کی تھی وہ کوئی بات نہیں بھولتے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲ منہ [۴] اسی فقرے سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ عبداللہ بن عمروؓ حدیثوں کو لکھتے تھے [۵] حضرت عمرؓ کا مطلب اس سے یہ نہیں تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے سرتابی کریں معاذ اللہ زندگی بھر تو آپ کے ارشاد پر جان و مال نثار کیا اپنی جان اور اپنی اولاد کی جان سے زیادہ آپ کو عزیز رکھا وفات کے وقت وہ آنحضرت کی مخالفت کرتے جو کوئی ادنیٰ مسلمان بھی نہیں کرنے کا حضرت عمرؓ نے شفقت کی راہ سے آنحضرت پر بیماری کی سختی (باقی آئندہ)

عِنْدِيْ وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدِي التَّنَازُعُ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كِتَابِهٖ ؞

اور غل مچ گیا آپ نے فرمایا چلو اٹھو میرے پاس لڑنے جھگڑنے کا کیا کام ہے ابن عباسؓ (نے جب یہ حدیث روایت کی تو یوں) کہتے ہوئے نکلے ہائے مصیبت ہائے مصیبت جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کتاب نہ لکھوانے دی۔

بَابُ ۸۲ الْعِلْمِ وَالْعِظَةِ بِاللَّيْلِ ؞

باب رات کے وقت تعلیم اور وعظ

۱۱۵- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ح وَعَمْرٍو وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ امْرَأَةٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ أَيْقِظُوْا صَوَاحِبَ الْحُجَرِ فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ ؞

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ہند بنت حارث سے انہوں نے بی بی ام سلمہ سے دوسری سند اور سفیان بن عیینہ نے اس کو عمرو بن دینار اور یحییٰ بن سعید سے روایت کیا انہوں نے زہری سے انہوں نے ایک عورت سے (یعنی ہند سے) انہوں نے بی بی ام سلمہ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات (نیند سے) جاگے تو فرمایا سبحان اللہ آج رات کو (آسمان سے دنیا میں) کیا کیا فتنے اترے (عذاب) اور کیا کیا (رحمت کے) خزانے کھلے (ارے لوگو) ان حجرے والیوں (بیبیوں) کو عبادت کے لیے جگاؤ بہت عورتیں دنیا میں پہنے اوڑھے ہیں آخرت میں ننگی ہوں گی [۱]

بَابُ ۸۳ السَّمَرِ بِالْعِلْمِ ؞

باب رات کو علم کی باتیں کرنا۔

۱۱۶- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَأَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فِيْ اٰخِرِ حَيَاتِهٖ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر اور ابوبکر بن سلیمان سے انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن عمر نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اخیر عمر میں ہم کو عشا کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور فرمایا تم نے اس

بقیہ صفحہ سابقہ) دیکھ کر یہ رائے دی کہ ایسے سخت وقت میں آپ کو کتاب لکھوانے کی تکلیف کیوں دی جائے اللہ کی کتاب ہم کو بس کرتی ہے اور آنحضرتؐ نے بھی اس رائے پر سکوت فرمایا اگر آپ پھر دوبارہ فرماتے کہ نہیں سامان لاؤ تو کس کی مجال تھی کہ کچھ دم مار سکتا اور خود آپ اس کے بعد چار روز تک زندہ رہے اور کوئی کتاب نہیں لکھوائی ابوبکر صدیقؓ نماز کی امامت کرتے رہے معلوم ہوا کہ آپ کی بھی وہی رائے ہوگی کہ کتاب لکھوانا بے فائدہ ہے۔ حواشی صفحہ ہذا) [۱] ان کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی حجرے والیوں سے ازواج مطہرات مراد ہیں ۱۲ منہ

فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ

۱۱۷ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِيْ لَيْلَتِهَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ إِلٰى مَنْزِلِهٖ فَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَالَ نَامَ الْغُلَيِّمُ أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَصَلّٰى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهٗ أَوْ خَطِيْطَهٗ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ ٭

بَابُ ۸۴ حِفْظِ الْعِلْمِ ٭

۱۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ أَكْثَرَ

رات کو دیکھا (اسے یاد رکھنا) اب سے سو برس کے بعد جتنے لوگ اس وقت زمین پر ہیں ان میں سے کوئی نہیں رہے گا۔[1]

ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے حکم نے بیان کیا کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا انہوں نے ابن عباس سے کہا میں ایک رات کو اپنی خالہ میمونہؓ بنت حارث پاس سویا جو بی بی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اس رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہی کے پاس تھے (ان کی باری تھی) آپ نے عشاء کی نماز پڑھی پھر (مسجد سے) اپنے گھر آئے اور چار رکعتیں پڑھیں پھر سو رہے پھر (بیدار ہو کر) اٹھے اور فرمایا بچہ کیا سو گیا یا کچھ ایسا ہی فرمایا[2] پھر (نماز کے لیے) کھڑے ہوئے میں بھی (جاگا اور) آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا آپ نے مجھ کو اپنی داہنی طرف کر لیا اور پانچ رکعتیں پڑھیں[3] پھر دو رکعتیں (فجر کی سنتیں) پڑھیں پھر آپ سو گئے یہاں تک کہ میں نے خرانٹے کی آواز سنی پھر (صبح کی) نماز کے لیے برآمد ہوئے۔

باب علم کو یاد رکھنا۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے اعرج (عبدالرحمٰن بن ہرمز) سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہا لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ نے بہت حدیثیں

---

[1] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ دلیل لی ہے کہ خضر زندہ نہیں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ خضر اب تک زندہ ہیں وہ کہتے ہیں زمین سے مراد عرب کی زمین ہے یا خضر مستثنےٰ ہیں اس حدیث کے موافق سو برس کے بعد آنحضرتؐ کا کوئی دیکھنے والا زندہ نہیں رہا سب سے اخیر میں ابو الطفیل عامر بن واثلہ صحابی ایک سو دس سنہ ہجری میں انتقال کئے اس حدیث سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے عشا کی نماز کے بعد باتیں کیں اور عربی میں اسی کو سمر کہتے ہیں ۱۲ منہ [2] بعضے کہتے ہیں ترجمہ باب اسی سے نکلتا ہے کیونکہ یہ فقرہ آپ نے رات کو فرمایا کہ چھوٹا بچہ سو گیا اور حق یہ ہے کہ یہ سمر نہیں ہے اور امام بخاری نے یہ حدیث لا کر اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو خود انہوں نے کتاب التفسیر میں نکالا اس میں یہ ہے کہ آپ نے ایک گھڑی تک اپنی بی بی سے باتیں کیں پھر سو رہے اور امام بخاری کی یہ عادت ہے کہ لاتے ہیں ایک حدیث اور استدلال کرتے ہیں اس کے دوسرے طریق سے تاکہ حدیث کے طالب کو اس کے سب طریقے محفوظ رہیں ۱۲ منہ [3] پہلے چار رکعتیں پڑھی تھیں پھر پانچ جملہ نو رکعتیں آٹھ تہجد کی ایک وتر کی ۱۲ منہ [4] یہ آپ کے خصائص میں سے تھا کہ سونے سے آپ کا وضو نہیں ٹوٹتا تھا دوسری روایت میں ہے میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا ۱۲ منہ

أَبُو هُرَيْرَةَ وَلَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيثًا ثُمَّ يَتْلُو إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى إِلَى قَوْلِهِ الرَّحِيمُ إِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الْعَمَلُ فِي أَمْوَالِهِمْ وَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِهِ وَيَحْضُرُ مَا لَا يَحْضُرُونَ وَيَحْفَظُ مَا لَا يَحْفَظُونَ ۔

بیان کیں اور بات یہ ہے کہ اگر اللہ کی کتاب میں یہ دو آیتیں[۱] نہ ہوتیں تو کوئی حدیث بیان نہ کرتا پھر سورہ بقر کی یہ آیت پڑھتے جو لوگ چھپاتے ہیں ان کھلی ہوئی نشانیوں اور ہدایت کی باتوں کو جو ہم نے اتاریں اخیر تک یعنی انا التواب الرحیم تک ہمارے بھائی مہاجرین تو بازاروں میں خرید و فروخت میں پھنسے رہتے اور ہمارے انصاری بھائی اپنے کھیتی باڑی کے کام میں لگے رہتے اور ابوہریرہؓ (نہ کوئی پیشہ کرتے تھے نہ سوداگری) وہ اپنا پیٹ بھرنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جما رہتا[۲] اور ایسے موقعوں پر حاضر رہتا جہاں یہ لوگ حاضر نہ رہتے اور وہ باتیں یاد رکھتا جس کو وہ یاد نہ رکھتے۔

۱۱۹ - حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ فَغَرَفَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ بِهٰذَا أَوْ قَالَ فَغَرَفَ بِيَدِهِ فِيهِ ۔

ہم سے ابومصعب احمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابراہیم ابن دینار نے بیان کیا انہوں نے محمد بن ابی ذئب سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ سے بہت باتیں سنتا ہوں ان کو بھول جاتا ہوں آپ نے فرمایا اپنی چادر بچھا میں نے بچھائی آپ نے اپنے دونوں ہاتھ سے ایک لپ[۳] لے کر اس میں ڈال دیا پھر فرمایا اس کو لپیٹ لے (یا اپنے سینے سے لگا لے) میں نے لپیٹ لیا (یا اپنے سینے سے لگا لیا) اس کے بعد سے میں کوئی چیز نہ بھولا۔ ہم سے بیان کیا ابراہیم بن منذر نے کہا ہم سے ابن ابی فدیک نے یہی حدیث اس روایت میں یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے چلو لے کر اس میں ڈال دیا۔

۱۲۰ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَاءَيْنِ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید نے) انہوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید مقبری سے

---

[۱] ایک آیت تو یہاں مذکور ہے اور دوسری آیت بھی اسی سورت میں ہے ان الذین یکتمون ما انزل اللہ من الکتب ویشترون بہ ثمنا قلیلا اخیر تک مطلب ابوہریرہؓ کا یہ ہے کہ ان آیتوں میں حق تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے بڑے عذاب کا وعدہ کیا اور ان پر لعنت کی جو علم کی باتوں کو چھپائیں اس لیے جو حدیثیں مجھ کو معلوم ہیں میں ان کو بیان کرتا ہوں ۱۲ منہ

[۲] ابوہریرہؓ محض متوکل تھے نہ کوئی پیشہ کرتے تھے نہ سوداگری اللہ کہیں سے بھی ان کو کھلا دے اس امید سے اپنا پیٹ بھرنے کے لیے آنحضرتؐ کے ساتھ رہتے ۱۲ منہ

[۳] یہ لپ آپ کے فیض اور برکت کا تھا اس کا اثر یہ ہوا کہ ابوہریرہؓ کا نسیان بالکل جاتا رہا اور پھر اس کے بعد جو انہوں نے سنا اس کو کبھی نہ بھولے ۱۲ منہ

فَبَثَثْتُهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ اَلْبُلْعُوْمُ مَجْرَى الطَّعَامِ ؕ

انہوں نے ابوہریرہ سے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (علم کے) دو تھیلے سیکھے یعنی دو طرح کے علم حاصل کیے ایک کو میں نے (لوگوں میں) پھیلا دیا اور دوسرے کو اگر میں پھیلاؤں تو یہ میرا بلعوم کاٹ ڈالا جاوے[1] امام بخاری نے کہا بلعوم (نرخرا) وہ ہے جس میں سے کھانا اترتا ہے[2]۔

بَابُ الْاِنْصَاتِ لِلْعُلَمَآءِ ؕ ۸۵

باب عالموں کی بات سننے کے لیے خاموش رہنا

۱۲۱ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ مُدْرِكٍ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ جَرِیْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا یَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ؕ

ہم سے حجاج نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا مجھ سے علی بن مدرک نے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے جریر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج وداع میں ان سے فرمایا لوگوں کو خاموش کر (جب جریر نے خاموش کر دیا) تو فرمایا (لوگو) میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ بن جانا[3]۔

بَابُ مَا یُسْتَحَبُّ لِلْعَالِمِ اِذَا سُئِلَ اَیُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَیَكِلُ الْعِلْمَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ؕ ۸۶

باب جب عالم سے پوچھا جائے کہ سب لوگوں میں بڑا عالم کون ہے تو اسکو یوں کہنا چاہیئے اللہ کو معلوم ہے۔

۱۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُسْنَدِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا الْبَكَالِیَّ یَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰى لَیْسَ مُوْسٰى بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اِنَّمَا هُوَ مُوْسٰى اٰخَرُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا کہا مجھ کو سعید بن جبیر نے خبر دی کہا میں نے ابن عباس سے کہا کہ نوف بکالی[4] کہتا ہے کہ وہ موسیٰ (جو خضر کے ساتھ گئے تھے) بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں بلکہ دوسرے موسیٰ (بن میشا) ہیں انہوں نے کہا جھوٹا ہے اللہ کا دشمن ہم سے ابی بن کعب نے بیان کیا

---

[1] دوسرے علم سے مراد وہ باتیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ کو بتلائی تھیں کہ میرے بعد ایسے ایسے ظالم حاکم ہوں گے اور وہ ایسے برے برے کام کریں گے ابوہریرہؓ نے کبھی اشارے کے طور پر ان باتوں کا ذکر بھی کیا ہے جیسے کہا کہ میں ۶۰ھ ہجری کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور چھوکروں کی حکومت سے اسی سنہ میں یزید پلید بادشاہ ہوا ۱۲ منہ

[2] فقہا کے نزدیک بلعوم وہ نلی ہے جس میں سے سانس آتی جاتی ہے اور مری وہ نلی ہے جس میں سے کھانا اترتا ہے جوہری اور ابن اثیر نے کہا بلعوم وہ نلی ہے جس میں سے کھانا اترتا ہے جیسے امام بخاری نے کہا ۱۲ منہ

[3] اس روایت میں یہ اشکال ہے کہ جریر حجۃ الوداع کے بعد مسلمان ہوئے پر صحیح یہ ہے کہ ۱۰ھ میں حجۃ الوداع سے پہلے مسلمان ہوئے جیسے بغوی اور ابن حبان نے کہا ہے کافر بن جانے سے کافروں کے سے فعل کرنا مراد ہے کیونکہ مسلمان کو مارنے والا بالاجماع کافر نہیں ہوتا ۱۲ منہ

[4] یہ تابعین میں سے تھے کہتے ہیں کعب بن احبار کی بی بی کے بیٹے تھے اور اسرائیلیات کے عالم تھے ابن عباس نے غصے کی حالت میں چونکہ ان کا قول حدیث کے برخلاف تھا ان کو اللہ کا دشمن کہہ دیا جو شخص حدیث کے برخلاف کہے یا حدیث کے خلاف کوئی رائے یا مذہب اختیار کرے وہ بھی اللہ کا دشمن ہے کیونکہ وہ اللہ کے رسول کا مخالف ہے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوسَى النَّبِيُّ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ
فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ فَعَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ
عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنَّ
عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ
مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ بِهِ فَقِيلَ لَهُ
احْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَإِذَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ ثَمَّ
فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ بِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ
وَحَمَلَا حُوتًا فِي مِكْتَلٍ حَتَّى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ
وَضَعَا رُءُوسَهُمَا فَنَامَا فَانْسَلَّ الْحُوتُ مِنَ
الْمِكْتَلِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَكَانَ
لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا
وَيَوْمِهِمَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ آتِنَا
غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا وَلَمْ يَجِدْ
مُوسَى مَسًّا مِنَ النَّصَبِ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ
الَّذِي أُمِرَ بِهِ فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا
إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ قَالَ مُوسَى
ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا
فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى
بِثَوْبٍ أَوْ قَالَ تَسَجَّى بِثَوْبِهِ فَسَلَّمَ مُوسَى

کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا موسیٰ نبیؑ بنی اسرائیل
میں خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے لوگوں نے ان سے پوچھا سب لوگوں
میں بڑا عالم کون ہے موسیٰ نے کہا میں بڑا عالم ہوں اللہ نے بڑا عتاب
فرمایا کیوں کہ انہوں نے یوں نہیں کہا اللہ کو معلوم ہے پھر اللہ نے ان
کو وحی بھیجی کہ میرا ایک بندہ ہے[1] وہاں جہاں دو دریا (فارس اور روم
کے سمندر) ملے ہیں وہ تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے موسیٰ نے عرض
کیا پروردگار میں اس تک کیوں کر پہنچوں حکم ہوا ایک مچھلی زنبیل میں
رکھ لے جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہیں وہ ملیگا پھر موسیٰ چلے اور ان
کے ساتھ ان کے خادم یوشع بن نون بھی تھے اور دونوں نے ایک
مچھلی زنبیل میں رکھ لی جب دونوں صخرے کے پاس پہنچے تو اپنے سر
(زمین پر) رکھ کر سو گئے مچھلی زنبیل سے نکل بھاگی[2] اور دریا میں اس نے
راستہ لیا اور موسیٰ اور ان کے خادم کو تعجب ہوا خیر وہ دونوں ایک رات
دن میں جتنا باقی رہا تھا اس میں چلتے رہے جب صبح ہوئی تو موسیٰ نے اپنے
خادم سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ ہم تو اس سفر سے تھک گئے اور موسیٰ کو
تھکان نے چھوا بھی نہیں مگر جب اس جگہ سے آگے بڑھ گئے جہاں تک
ان کو جانے کا حکم ہوا تھا[3] اس وقت ان کے خادم نے کہا تم نے نہیں دیکھا
جب ہم صخرے کے پاس پہنچے تھے تو (مچھلی نکل بھاگی) میں اس کا ذکر کرنا
بھول گیا موسیٰ نے کہا ہم تو اسی کی تلاش میں تھے آخر وہ دونوں کھوج
لگاتے ہوئے اپنے پاؤں کے نشانوں پر لوٹے جب اس صخرے کے پاس
پہنچے دیکھا تو ایک شخص (سو رہا) ہے کپڑے لپیٹے ہوئے یا کپڑا لپیٹے ہے[4]

[1] حضرت خضر نبی ہوں یا ولی ہر حال میں حضرت موسیٰ سے افضل نہیں ہو سکتے لیکن حضرت موسیٰ کا یہ کہنا کہ میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں جناب احدیت کو ناگوار ہوا تو ان کا مقابلہ ایسے بندے سے کرایا گیا جو ان سے درجہ میں کہیں کم تھا تاکہ وہ شرمندہ ہوں اور آئندہ اس قسم کا دعویٰ نہ کریں ۱۲ منہ [2] صخرہ ایک پتھر تھا کہتے ہیں اس صخرے کے تلے ماء الحیوٰۃ تھا وہ اس مچھلی پر پڑا اور مچھلی زندہ ہو کر بقدرت الٰہی دریا میں چل دی لیکن حضرت یوشع اس کا قصہ حضرت موسیٰ سے کہنا بھول گئے جب حضرت موسیٰ سوتے سے اٹھے تو آگے بڑھ گئے ناشتا مانگا اس وقت حضرت یوشع کو خیال آیا ۱۲ منہ [3] یہ اللہ کی ایک قدرت تھی کہ حضرت موسیٰ اسی وقت تھکے جب اس مکان سے آگے بڑھے جہاں تک ان کو جانے کا حکم تھا ۱۲ منہ [4] یہ راوی کا شک ہے ۱۲ منہ

فَقَالَ الْخَضِرُ وَاَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ اَنَا مُوْسٰى
فَقَالَ مُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ
هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا
قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا يٰمُوْسٰى
اِنِّيْ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهٗ
اَنْتَ وَاَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ قَالَ
سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ
اَمْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا
سَفِيْنَةٌ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمُوْهُمْ اَنْ يَّحْمِلُوْ
هُمَا فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَجَآءَ
عُصْفُوْرٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ فَنَقَرَ نَقْرَةً
اَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ الْخَضِرُ يٰمُوْسٰى مَا نَقَصَ
عِلْمِيْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا كَنَقْرَةِ هٰذَا الْعُصْفُوْرِ
فِي الْبَحْرِ فَعَمَدَ الْخَضِرُ اِلٰى لَوْحٍ مِّنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ
فَنَزَعَهٗ فَقَالَ مُوْسٰى قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ
اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ
اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا
نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا قَالَ فَكَانَتِ
الْاُوْلٰى مِنْ مُّوْسٰى نِسْيَانًا فَانْطَلَقَا فَاِذَا غُلَامٌ يَّلْعَبُ
مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاْسِهٖ مِنْ اَعْلَاهُ
فَاقْتَلَعَ رَاْسَهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ مُوْسٰى اَقَتَلْتَ

موسیٰ نے (اس کو) سلام کیا خضر (جاگ اٹھے انہوں) نے کہا تیرے ملک میں سلام کہاں سے آیا[1] موسیٰ نے کہا میں موسیٰ ہوں خضر نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ انہوں نے کہا ہاں (پھر) کہا کیا میں تمہارے ساتھ رہ سکتا ہوں اس شرط پر کہ تم کو جو علم کی باتیں سکھائی گئی ہیں وہ مجھ کو سکھلاؤ خضر نے کہا تم سے میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا موسیٰ بات یہ ہے کہ اللہ نے ایک (قسم کا) علم مجھ کو دیا ہے جو تم کو نہیں ہے اور تم کو ایک (قسم کا) علم دیا ہے جو مجھ کو نہیں ہے[2] موسیٰ نے کہا اگر خدا چاہے تو تم ضرور مجھ کو صبر کرنے والا پاؤ گے اور میں کسی کام میں تمہاری نافرمانی نہیں کرنے کا آخر دونوں سمندر کے کنارے روانہ ہوئے ان کے پاس کشتی نہ تھی (کہ سمندر پار جائیں) اتنے میں ایک کشتی ادھر سے گزری انہوں نے کشتی والوں سے کہا ہم کو سوار کر لو خضر کو انہوں نے پہچانا اور موسیٰ اور خضر کو بے کرایہ سوار کر لیا اتنے میں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ کر اس نے ایک یا دو چونچیں سمندر میں ماریں خضر نے کہا موسیٰ میرے اور تمہارے علم دونوں نے[3] اللہ کے علم میں سے اتنا لیا ہے جیسے اس چڑیا کی چونچ نے سمندر میں پانی لیا اس کے بعد خضر کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ کی طرف چلے اور اس کو اکھیڑ ڈالا حضرت موسیٰ کہنے لگے ان لوگوں نے تو ہم کو بے کرایہ سوار کیا اور تم نے یہ کام کیا کہ ان کی کشتی میں چھید کر دیا کشتی والوں کو ڈبانا چاہا خضر نے کہا میں نہیں کہہ چکا تھا کہ تم سے میرے ساتھ صبر نہیں ہونے کا موسیٰ نے کہا بھول چوک پر میری گرفت نہ کرو اور میرے کام کو مشکل میں نہ پھنساؤ آنحضرتؐ نے فرمایا یہ پہلا اعتراض تو موسیٰ کا بھولے سے ہی تھا خیر پھر دونوں چلے ایک لڑکا لڑکوں میں کھیل رہا تھا خضر نے کیا کیا اوپر سے اس کا سر تھاما

[1] وہ ملک جہاں حضرت خضر تھے دارالکفر تھا موسیٰ علیہ السلام نے جب سلام کیا تو خضر گھبرائے کہ انہوں نے کہا سلام کہاں سے سیکھا۔ اس سے یہ نکلتا ہے کہ خضر کو بھی غیب کا علم نہیں تھا اگر یہ علم ہوتا تو موسیٰ کو پہلے ہی سے پہچان لیتے ۱۲ منہ [2] حضرت موسیٰ کا علم ظاہر شریعت تھا اور خضر خاص حکموں پر مامور تھے جو بظاہر خلاف شرع معلوم ہوتے تھے مگر درحقیقت خلاف نہ تھے کس لیے کہ اللہ کے حکم سے تھے ۱۲ منہ [3] لفظی ترجمہ یوں ہے میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم میں سے اتنا گھٹایا ہے جتنا اس چڑیا کی چونچ نے سمندر کو کم کیا مگر اس کا ظاہری معنی صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ کا علم اتنا بھی گھٹ نہیں سکتا اس لیے مطلب وہی جو ہم نے ترجمہ میں لکھا ہے ۱۲ منہ

نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَهٰذَا اَوْكَدُ فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اِسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُّضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُّرِيدُ أَنْ يَّنْقَضَّ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهٖ فَأَقَامَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوسٰى لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ثَنَا بِهٖ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ بِطُولِهٖ ۔

اور اپنے ہاتھ سے اس کا سر اوکھیڑ لیا[۵۱] موسٰی نے کہا تو نے ایک معصوم جان کا ناحق خون کیا خضر نے کہا میں نے تم سے نہیں کہا تھا تم سے میرے ساتھ صبر نہیں ہونے کا۔ ابن عیینہ نے کہا یہ پہلی کلام سے زیادہ سخت ہے[۵۲] خیر پھر دونوں چلے چلتے چلتے ایک گاؤں والوں پاس پہنچے ان سے کھانا مانگا انہوں نے کھانا کھلانے سے انکار کیا پھر دونوں نے دیکھا اس گاؤں میں ایک دیوار ہے جو گرا چاہتی ہے خضر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور دیوار کو سیدھا کر دیا حضرت موسٰی نے کہا تم چاہتے تو اس کی مزدوری (ان گاؤں والوں سے) لے سکتے تھے خضر نے کہا بس مجھ میں تم میں جدائی کی گھڑی آن پہنچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ موسٰی پر رحم کرے ہم تو یہ چاہتے تھے کاش موسٰی صبر کرتے تو ان کے اور حالات بھی ہم سے بیان کیے جاتے محمد بن یوسف نے کہا ہم سے اس حدیث کو علی بن خشرم نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی یہی لمبی حدیث۔

بَابُ ۸۷ مَنْ سَأَلَ وَهُوَ قَائِمٌ عَالِمًا جَالِسًا ۔

جو عالم بیٹھا ہوا ہو اس سے کھڑے کھڑے سوال کرنا۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْقِتَالُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَإِنَّ أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا وَّيُقَاتِلُ حَمِيَّةً فَرَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهٗ قَالَ وَمَا رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهٗ إِلَّا أَنَّهٗ

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے بیان کیا انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابو موسٰی سے انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھنے لگا یا رسول اللہ اللہ کی راہ میں لڑنا کونسا لڑنا ہے کیونکہ ہم میں سے کوئی غصے کی وجہ سے لڑتا ہے اور کوئی (شخصی یا قومی یا ملکی) حمیت (غیرت) کی وجہ سے آپ نے اس کی طرف سر اٹھایا اس لیے کہ

---

[۵۱] شاید ایسا قتل اس وقت کی شریعت میں جائز ہوگا رہا کشتی کا توڑنا تو وہ کچھ ناجائز نہیں جب ظالم سے بچانا منظور ہو مسلم کی روایت میں ہے کہ جب وہ کشتی بیگار پکڑنے والوں کے ہاتھ سے چھٹ گئی تو حضرت خضر نے اس کو پھر جوڑ دیا دیوار کا درست کر دینا تو نرا احسان ہی احسان سے غرض اس قصے سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اولیاء اللہ یا خاصان خدا احکام شرع سے مستثنیٰ ہیں یہ خیال محض بے دینی اور الحاد کا ہے ۱۲ منہ [۵۲] پہلے جملہ سے اس میں زیادہ تاکید ہے کیونکہ اس میں لک کا لفظ نہ تھا اس میں لک زائد ہے ۱۲ منہ [۵۳] یعنی اگر طالب علم کھڑا ہو اور عالم بیٹھے بیٹھے اس کو جواب دے تو اس میں کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ خود پسندی اور غرور کی راہ سے ایسا نہ کرے ۱۲ منہ

كَانَ قَائِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔

(آپ بیٹھے تھے) اور وہ کھڑا تھا[۱] آپ نے فرمایا جو کوئی اس لیے لڑے کہ اللہ کا بول بالا ہو تو وہ لڑنا اللہ کی راہ میں ہے۔

بَابُ ۸۸ السُّؤَالِ وَالْفُتْيَا عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ ۔

باب کنکریاں مارتے وقت مسئلہ پوچھنا اور جواب دینا۔

۱۲۴ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ وَهُوَ يُسْاَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ اٰخَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ قَالَ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرہ عقبہ کے پاس دیکھا آپ سے لوگ مسئلہ پوچھ رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے کنکریاں مارنے سے (بھولے سے) قربانی کر دی آپ نے فرمایا اب کنکریاں مار لے کچھ حرج نہیں دوسرے نے کہا یا رسول اللہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈایا (بھولے سے) آپ نے فرمایا اب قربانی کر لے کچھ حرج نہیں پھر آپ سے اس دن جو چیز پوچھی گئی کہ وہ آگے ہوئی یا پیچھے آپ نے یہی فرمایا اب کر لے کچھ حرج نہیں[۲]

بَابُ ۸۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۔

باب اللہ کا (سورہ بنی اسرائیل میں) فرمانا اور تم کو تھوڑا ہی سا علم دیا گیا ہے[۳]

۱۲۵ ۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ سُلَيْمَانُ بْنُ

ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا جن کا نام سلیمان بن مہران ہے انہوں نے

---

[۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور پوچھنے والا کھڑا تھا غصہ اور غیرت کی وجہ سے جو لڑے اگر یہ غصہ اور غیرت کسی دنیاوی مقصد سے ہو تو وہ اللہ کی راہ میں جہاد نہ ہوگا اور اگر دین کے لیے غصہ ہو یا دین کے لیے غیرت ہو تو وہ اللہ کی راہ میں جہاد کہلائے گا اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا عمدہ جواب دیا جس سے بہتر جواب کوئی نہیں دے سکتا یعنی جس سے یہ غرض ہو کہ اللہ کا دین بلند ہو کفر اور شرک کا زور ٹوٹے وہ جہاد ہوگا اور جس لڑائی سے مال و دولت کمانا یا ملک گیری مقصود ہو وہ جہاد نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۳] یعنی اللہ تعالیٰ نے بہت تھوڑا علم تم کو دیا ہے ہزارہا چیزوں کی حقیقت تم کو معلوم نہیں روح تو غیر محسوس چیز ہے محسوس چیزوں کی ماہیت ہم نہیں جانتے اور نہ کسی چیز کے پورے افعال اور خواص اور تاثیرات سے ہم واقف ہیں اب تک کسی حکیم کو اتنی سی بات نہیں کھلی کہ قطب نما کی سوئی شمال کی جانب کیوں ٹھہرتی ہے اور کسی طرف کیوں نہیں ٹھہرتی اب تک کسی حکیم کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ جانور فطرتی امور بن سکھائے کیوں کر سیکھ جاتا ہے مثلاً بطخ کا بچہ گو اس نے کبھی دریا نہ دیکھا ہو پانی میں پڑتے ہی تیرنے لگتا ہے اور آدمی باوجودیکہ سب جانوروں میں عاقل ہے بغیر سکھلائے ایک گز تک بھی تیر نہیں سکتا پانی میں گرتے ہی غوطے کھا کر ڈوب جاتا ہے مرغی کا بچہ پیدا ہوتے ہی چگنے لگتا ہے لیکن آدمی کا بچہ ایک مدت تک کھانا کھانے کے قابل نہیں ہوتا ۱۲ منہ

مِهْرَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَرِبِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى عَسِيْبٍ مَّعَهٗ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْاَلُوْهُ لَا يَجِيْءُ فِيْهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُوْنَهٗ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَنَسْاَلَنَّهٗ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوْحُ فَسَكَتَ فَقُلْتُ اِنَّهٗ يُوْحٰى اِلَيْهِ فَقُمْتُ فَلَمَّا انْجَلٰى عَنْهُ فَقَالَ يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَاۤ اُوْتُوْا مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا قَالَ الْاَعْمَشُ هِيَ كَذَا فِيْ قِرَاءَتِنَا وَمَاۤ اُوْتُوْا ۞

ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا (ایک بار) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے کھنڈرول (یا کھیتوں) میں چل رہا تھا آپ کھجور کی چھڑی پر جو آپ کے پاس تھی ٹیکا لگاتے جاتے تھے راہ میں چند یہودیوں پر سے آپ گزرے انہوں نے آپس میں کہا ان سے روح کو پوچھو ان میں بعضوں نے کہا مت پوچھو ایسا نہ ہو وہ ایسی بات کہیں جو تم کو بری معلوم ہو[1] بعضوں نے کہا ہم تو ضرور پوچھیں گے آخر ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے ابوالقاسم روح کیا چیز ہے یہ سن کر آپ چپ ہو رہے میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی آ رہی ہے اور (کھڑا ہو گیا جب وحی کی حالت جاتی رہی تو آپ نے (سورہ بنی اسرائیل کی) یہ آیت پڑھی یعنی اے پیغمبر تجھ سے روح کو پوچھتے ہیں۔ کہدے روح میرے مالک کا حکم ہے اور ان لوگوں کو تھوڑا ہی علم ملا ہے اعمش نے کہا ہم نے اس آیت کو یوں ہی پڑھا ہے وما اوتوا[2]

بَاب ۹- مَنْ تَرَكَ بَعْضَ الْاِخْتِيَارِ مَخَافَةَ اَنْ يَّقْصُرَ فَهْمُ بَعْضِ النَّاسِ فَيَقَعُوْا فِيْ اَشَدَّ مِنْهُ ۞

باب بعضی اچھی بات اس ڈر سے چھوڑ دینا کہیں ناسمجھ لوگ اس کو نہ سمجھیں اور اس کے نہ کرنے سے بڑھ کر کسی گناہ میں نہ پڑ جائیں[3]

۱۲۶- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَتْ عَائِشَةُ تُسِرُّ اِلَيْكَ كَثِيْرًا فَمَا حَدَّثَتْكَ فِي الْكَعْبَةِ قُلْتُ قَالَتْ لِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ

ہم سے عبداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے اسود سے کہ عبداللہ بن زبیرؓ نے مجھ سے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چپکے چپکے تم سے بہت باتیں کیا کرتیں تھیں تو کعبے کے باب میں بھی انہوں نے کچھ تم سے کہا تھا میں نے کہا انہوں نے یہ کہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا عائشہ اگر تیری قوم (قریش کے لوگ) نو مسلم نہ ہوتے ابن زبیرؓ نے کہا یعنی کفر کا زمانہ ابھی گزرا نہ

---

[1] کہتے ہیں یہودیوں نے یہ مشورہ کیا تھا کہ ان سے روح کو پوچھیں اگر یہ روح کی کچھ حقیقت بیان کریں تو سمجھ لیں گے کہ یہ حکیم ہیں پیغمبر نہیں ہیں کیونکہ پیغمبروں نے روح کی حقیقت اللہ ہی پر رکھی ہے اس پر دوسرے یہودیوں نے پوچھنے سے منع کیا اور کہا ممکن ہے کہ وہ بھی اور پیغمبروں کی طرح روح کی حقیقت بیان نہ کریں اور اس کا علم اللہ پر رکھیں تو ایک دوسرا ثبوت ان کی پیغمبری کا پیدا ہوگا اور اس کو پسند نہ کرو گے ۱۲ منہ [2] اور مشہور قرأت یوں ہے وما اوتیتم ۱۲ منہ [3] مثلاً مسجد میں جوتا پہن کر جانا سنت ہے نماز جوتے سمیت پڑھنا سنت ہے رفع یدین آمین بالجہر کرنا سنت ہے تراویح کی آٹھ رکعتیں پڑھنا سنت ہے اگر کہیں کے لوگ جاہل ہوں اور ان کاموں کے کرنے سے فساد اور خون ریزی اور سر پھٹول کا ڈر ہو تو بہتر یہ ہے کہ مصلحت پر عمل کرے اور ان کاموں کو ان کے سامنے نہ کرے نرمی اور ملائمت سے ان کو سمجھانے میں کوئی قباحت نہیں ۱۲ منہ

بِكُفْرٍ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ وَبَابًا يَخْرُجُونَ مِنْهُ فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ ۔

بَاب ۹۱ مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُونَ قَوْمٍ كَرَاهِيَةَ أَنْ لَا يَفْهَمُوا وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُونَ أَتُحِبُّونَ أَنْ يُكَذَّبَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۔

۱۲۷ ـ حَدَّثَنَا بِهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مَعْرُوفٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۲۸ ـ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُونَ قَالَ إِذًا يَتَّكِلُوا وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ

ہوتا تو میں کعبے کو توڑ کر اس میں دو دروازے لگاتا ایک دروازے میں سے لوگ اندر جاتے اور ایک دروازے میں سے باہر نکلتے پھر ابن زبیرؓ نے (اپنی حکومت کے زمانے میں) ایسا ہی کیا[۱]۔

باب بعض علم کی باتیں کچھ لوگوں کو بتانا کچھ لوگوں کو اس خیال سے کہ ان کی سمجھ میں نہ آئیں گی نہ بتانا حضرت علیؓ نے کہا لوگوں سے (دین کی) وہی باتیں کہو جو وہ سمجھیں کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول جھٹلایا جائے۔

ہم سے اس قول کو عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے معروف سے انہوں نے ابو الطفیل سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو معاذ بن ہشام نے خبر دی کہا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ سے فرمایا جب معاذ آپ کی خواصی میں سواری پر بیٹھے تھے معاذ انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ حاضر آپ نے فرمایا معاذ انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ حاضر آپ نے فرمایا معاذ انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ حاضر تین بار (آپ نے معاذ کو پکارا پھر) فرمایا جو کوئی سچے دل سے یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمدؐ اس کے بھیجے ہوئے ہیں تو اللہ اس کو دوزخ پر حرام کر دے گا[۲] معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ کر دوں وہ خوش ہو جائیں آپ نے فرمایا ایسا کرے گا تو ان کو بھروسا ہو جائے گا[۳]۔ اور معاذ نے

---

[۱] انہوں نے اپنی خلافت کے زمانے میں کعبے کے دو دروازے نصب کیے ایک شرقی ایک غربی قدیم سے ایک ہی دروازہ تھا شرقی۔ مگر خدا حجاج ظالم سے سمجھے اس مردود نے عبد اللہ بن زبیرؓ کی عداوت سے کعبے کو پھر اسی طرح کر دیا جیسے جاہلیت کے زمانہ میں تھا اور آنحضرتؐ کے زمانے کا کچھ خیال نہ کیا تعصب ایسی ہی بری بلا ہے پرائے شگون کے لیے اپنی ناک کٹائی ۱۲ منہ [۲] یعنی دوزخ میں ہمیشہ رہنا اس پر حرام کر دے گا مسلمان کتنا بھی گنہگار ہو وہ کبھی نہ کبھی دوزخ سے نکالا جائے گا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مسلمان دوزخ میں نہیں جانے کا کیونکہ اہل سنت کا اس پر اجماع ہے کہ مسلمانوں کا ایک گروہ دوزخ میں جائے گا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے نکالا جائے گا بعضوں نے کہا اس حدیث سے وہ مسلمان مراد ہے جو اعمال صالحہ کے ساتھ ایسی گواہی دے یا جو گناہوں سے توبہ کر کے مرے اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ دین کی بعض باتیں لوگوں سے کہنی چاہئیں جیسے آنحضرتؐ نے معاذ کو اجازت نہ دی کہ وہ اس حدیث کو عام لوگوں سے بیان کر دیں ۱۲ منہ [۳] وہ اعمال صالحہ چھوڑ دیں گے (باقی بر صفحہ آئندہ)

عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا.

مرتے وقت گناہ گار ہونے کے ڈر سے یہ لوگوں سے بیان کر دیا۔[۱]

۱۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ ذُكِرَ لِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذٍ مَنْ لَقِیَ اللّٰهَ لَا یُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ اَلَا اُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّتَّكِلُوْا.

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے بیان کیا کہا میں نے اپنے باپ سے سنا کہا میں نے انس سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذؓ سے فرمایا جو شخص اللہ کو ملے وہ (دنیا میں شرک نہ کرتا ہو۔[۲] تو وہ بہشت میں جائے گا معاذ نے عرض کیا کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ دوں آپ نے فرمایا نہیں میں ڈرتا ہوں کہیں وہ بھروسا نہ کر بیٹھیں۔

بَابُ ۹۲ الْحَیَاءِ فِی الْعِلْمِ

باب علم میں شرم کرنا کیسا ہے۔[۳]

وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا یَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْیٍ وَّلَا مُسْتَكْبِرٌ وَقَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْاَنْصَارِ لَمْ یَمْنَعْهُنَّ الْحَیَاءُ اَنْ یَّتَفَقَّهْنَ فِی الدِّیْنِ.

اور مجاہد نے کہا جو شخص شرم کرے یا مغرور رہو اس کو علم نہیں آنے کا اور حضرت عائشہؓ نے کہا انصار کی عورتیں بھی کیا اچھی عورتیں ہیں ان کو شرم نے دین کی سمجھ حاصل کرنے سے نہیں روکا۔[۴]

۱۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَی الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ اُمُّ سَلَمَةَ تَعْنِیْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ قَالَ نَعَمْ

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے زینب سے جو بیٹی تھیں ام المومنین ام سلمہؓ کی انہوں نے اُمّ سلمہ سے انہوں نے کہا اُمّ سلیمؓ (انسؓ کی ماں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور پوچھنے لگیں یا رسول اللہ اللہ حق بات میں شرم نہیں کرتا کیا عورت کو احتلام ہو تو اس کو غسل کرنا چاہیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ جب وہ (جاگ کر) پانی دیکھے یہ سن کر ام سلمہؓ نے اپنا منہ (شرم سے) ڈھانک لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے آپ نے فرمایا ہاں تیرے ہاتھ کو مٹی

(حاشیہ صفحہ سابقہ) اور صرف کلمہ شہادت پر قناعت کریں گے مسلمانوں میں مرجیہ فرقے نے ایسا ہی کیا وہ کہتا ہے ایمان کے ساتھ کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا اور مسلمان کبھی دوزخ میں نہیں جائے گا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] معاذ ڈرے کہ علم کا چھپانا گناہ ہے کہیں میں گنہگار نہ ہوں یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ یہ چھپانا تو بہ حکم پیغمبر تھا اس کا جواب یہ ہے کہ پیغمبر صاحب نے ان لوگوں سے چھپانے کو فرمایا تھا جو بھروسا کر بیٹھیں نہ ان لوگوں سے جو بھروسا نہ کریں اور شاید معاذ نے مرتے وقت ایسے ہی لوگوں سے بیان کی ہو ۱۲ منہ [۲] بلکہ موحد ہو اور اللہ کے سب احکام کو مانتا ہو ۱۲ منہ [۳] دین کی بات سیکھنے میں شرم کرنا عمدہ صفت نہیں ہے بلکہ ضعف نفس اور جبن کی دلیل ہے ۱۲ منہ [۴] ان کا احسان ساری دنیا کی عورتوں پر قیامت تک رہا کہ ان کے طفیل سے دوسری عورتیں دین کی باتوں سے واقف ہو گئیں ۱۲ منہ

تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا۔

۱۳۱ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُسْلِمِ حَدِّثُونِي مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَادِيَةِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاسْتَحْيَيْتُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنَا بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ أَبِي بِمَا وَقَعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا۔

بَاب ۹۳ مَنِ اسْتَحْيَا فَأَمَرَ غَيْرَهُ بِالسُّؤَالِ۔

۱۳۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ

لگے پھر بچہ کی صورت ماں سے کیوں ملتی ہے ف۱

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ف۲ فرمایا درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے مسلمان کی وہی مثال ہے مجھ سے کہو وہ کون سا درخت ہے یہ سن کر لوگوں کا خیال جنگل کے درختوں کی طرف دوڑا اور میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے عبداللہ نے کہا لیکن مجھ کو شرم آئی (میں کہہ نہ سکا) آخر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہی بتلایئے وہ کونسا درخت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے عبداللہ نے کہا پھر میں نے اپنے باپ (حضرت عمرؓ) سے بیان کیا جو میرے دل میں آیا تھا انہوں نے کہا اگر تو (اس وقت) کہہ دیتا تو مجھ کو اتنا اتنا مال ملنے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ف۳

باب جو شخص شرم سے خود نہ پوچھے دوسرے شخص سے پوچھنے کو کہے۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن داؤد نے بیان کیا انہوں نے اعمش سے انہوں نے منذر ثوری سے انہوں نے محمد بن حنفیہ سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میری مذی ف۴ بہت نکلا کرتی تھی میں نے مقداد سے کہا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا مسئلہ پوچھو ف۵ انہوں نے پوچھا آپ نے فرمایا

ف۱ تیرے ہاتھ کو مٹی لگے یعنی تجھ پر محتاجی آئے اس سے بددعا مقصود نہیں ہے بلکہ یہ ایک کلمہ ہے جس کو عرب لوگ خفگی کے وقت کہتے ہیں یا افسوس کے وقت مطلب آپ کا یہ عورت کا بھی نطفہ ہوتا ہے اور بچہ کے بننے میں اس کا نطفہ بھی شریک ہوتا ہے ورنہ بچہ ہمیشہ باپ کی صورت پر پڑتا ماں کی صورت پر کبھی نہ پڑتا ہوتا یہ ہے کہ جس کا نطفہ غالب پڑا لڑکا اسی کے مشابہ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ ف۲ یہ حدیث اوپر کئی بار گزر چکی ہے ۱۲ منہ ف۳ اسی سے امام بخاری نے نکالا کہ دین کی بات میں شرم کرنا عمدہ نہیں جب تو حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے کو ملامت کی کہ تو نے کہہ کیوں نہ دیا اگر کہہ دیتا تو میں اتنی اتنی دولت ملنے سے بھی زیادہ خوش ہوتا ۱۲ منہ ف۴ مذی وہ رطوبت جو شہوت شروع ہوتے پر ذکر سے نکل آتی ہے اور اس کے نکلنے سے اور شہوت تیز ہو جاتی ہے ۱۲ منہ ف۵ دوسری روایت میں ہے کہ میں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا مسئلہ پوچھنے میں شرم کی کیوں کہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھی۔ اس شرم میں کچھ قباحت نہیں کیونکہ مسئلہ پوچھنے سے غرض ہے یہ غرض اسی طرح سے حاصل ہو گئی کہ دوسرے شخص کے ذریعہ سے پوچھوا لیا ۱۲ منہ

فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ ۔

مذی سے وضو کرنا چاہیئے[۱]

بَابُ ۹۴ ذِكْرِ الْعِلْمِ وَالْفُتْيَا فِي الْمَسْجِدِ ۔

باب مسجد میں علم کی باتیں کرنا فتوی دینا[۲]

۱۳۳ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهِلَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ أَفْقَهْ هَذِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا کہا ہم سے نافع نے جو غلام تھے عبداللہ بن عمرؓ کے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے ایک شخص مسجد (نبوی) میں کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ آپ کیا حکم دیتے ہیں ہم (حج کا) احرام کہاں سے باندھیں آپ نے فرمایا مدینہ والے ذوالحلیفہ[۳] سے احرام باندھیں اور شام والے جحفہ سے احرام باندھیں اور نجد والے قرن سے ابن عمرؓ نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ یمن والے یلملم سے احرام باندھیں[۴] اور ابن عمرؓ کہتے تھے میں نے یہ بات کہ یمن والے یلملم سے احرام باندھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صاف نہیں سنی[۵]

بَابُ ۹۵ مَنْ أَجَابَ السَّائِلَ بِأَكْثَرَ مِمَّا سَأَلَهُ ۔

باب پوچھنے والے نے جتنا پوچھا اس سے زیادہ جواب دینا ۔

۱۳۴ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور ابن ابی ذئب نے اس کو زہری سے بھی روایت کیا انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے آپ سے پوچھا جو شخص احرام

---

[۱] یعنی مذی نکلنے سے وضو لازم آتا ہے غسل لازم نہیں آتا ۱۲ منہ [۲] یعنی مسجد میں دین کا علم پڑھنا پڑھانا درست ہے اسی طرح فتوے دنیا شرع کے موافق مقدمے فیصل کرنا گو آوازیں بلند ہوں کیوں کہ یہ سب کام عبادت کے ہیں اسی طرح دینی مباحثہ بھی مسجد میں کرنا درست ہے ۱۲ منہ [۳] ذوالحلیفہ ایک مقام کا نام ہے اس حدیث کا ذکر ان شاء اللہ تعالیٰ کتاب الحج میں آئے گا امام بخاری اس باب میں اس لیے لائے کہ اس شخص نے دین کی بات آنحضرتؐ سے مسجد میں پوچھی اور آپ نے مسجد ہی میں اس کا جواب دیا اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [۴] جحفہ اور قرن اور یلملم یہ سب مقاموں کے نام ہیں ہندوستان سے جو لوگ حج کو جاتے ہیں ان کا میقات بھی یلملم ہے وہیں سے احرام باندھنا چاہیئے باقی بحث اس حدیث کی ان شاء اللہ کتاب الحج میں آئے گی ۱۲ منہ [۵] اس حدیث سے عبداللہ بن عمرؓ کی کمال احتیاط حدیث کی روایت میں ثابت ہوئی کہ جو لفظ اچھی طرح یاد نہ ہوتا اس کو روایت نہ کرتے ۱۲ منہ

وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرْسُ أَوِ الزَّعْفَرَانُ فَإِنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ ۔

كِتَابُ الْوُضُوْءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ۹۶ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فَرْضَ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً وَتَوَضَّأَ أَيْضًا مَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا ثَلٰثًا وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ثَلَاثٍ وَكَرِهَ أَهْلُ الْعِلْمِ الْإِسْرَافَ فِيهِ وَأَنْ يُجَاوِزُوا فِعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

باب ۹۷ لَا يُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ

۱۳۵ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ

باندھے ہو وہ کیا پہنے آپ نے فرمایا قمیص نہ پہنے نہ عمامہ نہ پائجامہ نہ ٹوپی[۵] نہ وہ کپڑا جس میں ورس یا زعفران لگی ہو پھر اگر (پہننے کو) جوتیاں (چپل) نہ ملیں تو موزے ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ کر پہن لے[۶]

کتاب وضو کے بیان میں

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب اللہ نے جو (سورہ مائدہ میں) فرمایا جب تم نماز[۳] کے لیے کھڑے ہو تو اپنے منہ دھوؤ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک (دھوئو) امام بخاری نے کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیث شریف) میں بیان کر دیا کہ وضو میں ایک ایک بار (اعضا کا دھونا) فرض ہے اور آپ نے دو بار بھی وضو میں دھویا ہے[۴] اور تین تین بار بھی اور تین بار سے زیادہ نہیں دھویا[۵] اور عالموں نے وضو میں اسراف[۶] (ناحق پانی بہانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنا کیا اس سے بڑھ جانا برا سمجھا ہے۔

باب وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی[۷]

ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام

۱؎ بعضوں نے کہا برنس وہ لمبی ٹوپی جو اگلے زمانہ میں پہنتے تھے بعضوں نے برنس کا ترجمہ باران کوٹ کیا ہے غرض محرم سیا ہوا کپڑا نہ پہنے اور سر اور پاؤں نہ چھپائے ۱۲ منہ ۲؎ پوچھنے والے نے یہ پوچھا تھا کہ محرم کونسا لباس پہنے آپ نے جواب دیا کہ فلاں فلاں لباس نہ پہنے اس سے یہ نکلا کہ باقی لباس پہن سکتا ہے تو جواب سوال سے زیادہ ہوا کیونکہ سوال میں یہ نہیں تھا کہ محرم کون کون سا لباس پہنے ۱۲ منہ ۳؎ جب ایمان اور علم کے بیان سے فارغ ہوئے تو وضو اور طہارت کا بیان شروع کیا اس لیے کہ نماز سب فرضوں میں ایمان کے بعد مقدم ہے اور نماز بغیر طہارت کے صحیح نہیں ہوتی ۱۲ منہ ۴؎ اس حدیث کو آگے امام بخاری خود بیان کریں گے ابن عباس کی روایت سے ۱۲ منہ ۵؎ یہ حدیث بھی آگے مذکور ہوگی ۶؎ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور سب اعضاء تین تین بار دھوئے پھر فرمایا جس نے اس پر زیادہ یا کم کیا اس نے برا کیا اور ظلم کیا ابن خزیمہ کی روایت میں ہے کہ صرف یوں ہی جس نے زیادہ کیا یہی صحیح ہے کیونکہ تین بار سے کم دھونا بالاجماع برا نہیں ہے ۱۲ منہ ۷؎ یہ ترجمہ باب خود ایک حدیث میں وارد ہے جس کو ترمذی وغیرہ نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی اور چوری کے مال میں سے صدقہ قبول نہیں ہوتا مگر امام بخاری اس کو اس لیے نہیں لائے کہ وہ ان کی شرط کے موافق نہ تھی ۱۲ منہ

بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ مَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ ۔

بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص کو حدث ہوا اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک وضو نہ کرے[۵۱] ایک شخص نے حضر موت کا رہنے والا تھا پوچھا ابوہریرہؓ حدث کسے کہتے ہیں انہوں نے کہا پھکی یا پاد[۵۲]۔

باب ۹۸ فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَالْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ ۔

باب وضو کی فضیلت اور ان لوگوں کی (جو قیامت کے دن) وضو کے نشانوں سے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں ہوں گے

۱۳۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ قَالَ رَقِيْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّاَ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے نعیم بن عبداللہ مجمر سے انہوں نے کہا میں ابوہریرہؓ کے ساتھ مسجد (نبوی) کے چھت پر چڑھا انہوں نے وضو کیا پھر کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت کے لوگ قیامت کے دن بلائے جائیں گے وضو کے نشانوں سے ان کی پیشانیاں ہاتھ پاؤں سفید ہوں گے اب جو کوئی تم میں سے اپنی سفیدی بڑھانا چاہے وہ بڑھائے[۵۳]

باب ۹۹ لَا يَتَوَضَّاُ مِنَ الشَّكِّ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ

باب شک سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک حدث کا یقین نہ ہو۔

۱۳۷ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ شَكَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ الَّذِيْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَا

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سعید بن مسیب اور عباد بن تمیم سے انہوں نے عباد کے چچا (عبداللہ بن زیدؓ) سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی ایک شخص ہے جس کو نماز میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ دبر سے کچھ نکلا (حدث ہوا) آپ نے فرمایا (وہ نماز چھوڑ کر)

---

[۵۱] یعنی وضو کر کے نماز نہ پڑھے معلوم ہوا کہ حدث کی حالت میں نماز درست ہوگی ۱۲ منہ [۵۲] اس قول سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو کہتے ہیں حدث وہی ہے جو سبیلین یعنی قبل یا دبر سے نکلے باقی چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا اس کی بحث آگے آوے گی ۱۲ منہ [۵۳] ہاتھوں کو مونڈھوں تک دھوئے پاؤں کو گھٹنوں تک اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مسجد کی چھت پر چڑھنا درست ہے جب اس سے مسجد میں خلل نہ ہو یا دوسرے مسلمانوں کو تکلیف نہ ہو ۱۲ منہ

يَنْفَتِلُ اَوْ لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا ؏

بَابُ التَّخْفِيْفِ فِي الْوُضُوْءِ

۱۳۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ صَلّٰى وَرُبَّمَا قَالَ اضْطَجَعَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهٖ سُفْيٰنُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَ فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ مِنْ شَنٍّ مُّعَلَّقٍ وُضُوْءً خَفِيْفًا يُخَفِّفُهٗ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهٗ وَقَامَ يُصَلِّيْ فَتَوَضَّاْتُ نَحْوًا مِّمَّا تَوَضَّاَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيٰنُ عَنْ شِمَالِهٖ فَحَوَّلَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ثُمَّ صَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ اَتَاهُ الْمُنَادِيْ فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ مَعَهٗ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ قُلْنَا لِعَمْرٍو اِنَّ نَاسًا يَّقُوْلُوْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہ پھرے یا نہ مڑے جب تک کہ (حدث کی) آواز نہ سنی یا بدبو نہ پائے[۱]

باب ہلکا وضو کرنے کا بیان[۲]

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا مجھ کو کریب بن ابی مسلم نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے پھر آپ نے نماز پڑھی کبھی سفیان نے یوں کہا کہ آپ کروٹ پر لیٹے رہے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے پھر نماز پڑھی علیؒ نے کہا پھر ہم سے سفیان نے کبھی لمبی حدیث بیان کی کبھی مختصر عمرو بن دینار سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے کہ میں ایک رات کو اپنی خالہ ام المومنین میمونہؓ پاس رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے (یا رات کو سو رہے) جب تھوڑی رات گزر گئی تو آپ کھڑے ہوئے ایک پانی کی مشک جو لٹک رہی تھی پرانی اس میں سے آپ نے ہلکا وضو کیا عمرو بن دینار اس کا ہلکا پنا اور تھوڑا اپنا بیان کرتے تھے[۳] اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے میں نے بھی آپ ہی کا سا وضو کیا پھر آن کر آپ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا اور کبھی سفیان نے بجائے یسارہ کے شمالہ کہا (دونوں کے معنے ایک ہیں) آپ نے مجھ کو پھرا کر اپنی داہنی طرف کر لیا پھر جتنی اللہ کو منظور تھی اتنی نماز آپ نے پڑھی بعد اس کے کروٹ پر سو رہے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے پھر مؤذن آیا اور آپ کو نماز کے لیے جگایا آپ اُس کے ساتھ ہو کر نماز کے لیے چلے پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا سفیان نے کہا ہم نے عمرو سے

---

[۱] یعنی جب تک حدث کا یقین نہ ہو اس وقت تک نماز نہ چھوڑے اور وضو کے لیے نہ جائے یہ حکم عام ہے خواہ نماز میں ہو یا نماز کے باہر بعضوں نے اس کو نماز سے خاص کیا ہے نووی نے کہا اس حدیث سے ایک بڑا قاعدہ کلیہ نکلتا ہے کہ کوئی یقینی کام شک کی وجہ سے زائل نہ ہو گا مثلاً ہر فرش یا ہر جگہ یا ہر کپڑا پاک ہے اب اگر شک ہوئے اس کی نجاست میں تو وہ پاک ہی سمجھا جائے گا ۱۲ منہ [۲] ہلکے پن سے مراد یہ ہے کہ صرف پانی اعضا پر بہا لے ان کو ملے نہیں یا اعضا کو صرف ایک ایک بار دھوئے کر پانی زیادہ نہ بہے ایک دو قطرے ہر عضو سے بہیں جس کو ہندی میں چپڑ لینا کہتے ہیں ۱۲ منہ [۳] ہلکا پنا یہ ہے کہ خوب مل کر نہیں دھویا پانی زیادہ نہیں بہایا تھوڑا پنا یہ کہ اعضا کو ایک ہی ایک بار دھویا ۱۲ منہ [۴] اس سے معلوم ہوا کہ سونا حدث نہیں ہے لیکن چونکہ اس میں غفلت ہوتی ہے اور حدث کا گمان ہوتا ہے اس لیے سونے کو حدث سمجھا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سونے میں غفلت نہ ہوتی اس لیے آپ کے حق میں سونا حدث نہ تھا ۱۲ منہ

تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ رُؤْيَا الْاَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ ۞

کہا بعضے لوگ یوں کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں (ظاہر میں) سوتی تھیں اور آپ کا دل نہیں سوتا تھا عمرو نے کہا میں نے عبید بن عمیر[1] سے سنا وہ کہتے تھے پیغمبروں کا خواب وحی ہے پھر سورۂ والصفت کی، یہ آیت پڑھی بیٹا[2] میں خواب میں دیکھتا ہوں جیسے تجھ کو ذبح کر رہا ہوں۔

بَابُ اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ وَقَدْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ الْاِنْقَاءُ ۞

باب وضو پورا کرنے کا بیان۔

ابن عمرؓ نے کہا وضو کا پورا کرنا (اعضا کا) صاف کرنا ہے[3]

۱۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ الصَّلٰوةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ كُلُّ اِنْسَانٍ بَعِيْرَهُ فِيْ مَنْزِلِهٖ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلّٰى وَلَمْ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے کریب سے جو ابن عباسؓ کے غلام تھے انہوں نے اسامہ بن زیدؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے جب گھاٹی میں پہنچے (جدھر سے حاجی جاتے ہیں) تو آپ اترے اور پیشاب کیا پھر وضو کیا لیکن پورا وضو نہیں کیا[4] میں نے کہا یا رسول اللہ نماز پڑھیے گا آپ نے فرمایا نماز آگے چل کر پڑھیں گے[5] پھر آپ سوار ہوئے جب مزدلفہ میں پہنچے تو اترے اور وضو کیا اور پورا وضو[6] پھر نماز کی تکبیر کہی گئی آپ نے مغرب کی نماز پڑھی بعد اس کے ہر آدمی نے اپنا اونٹ اپنے ٹھکانے میں (جہاں وہ اترنا چاہتا تھا) بٹھایا پھر عشا کی تکبیر ہوئی آپ نے عشا کی نماز پڑھی اور دونوں کے بیچ میں کوئی نماز

---

[1] یہ بڑے تابعین میں سے ہیں ۱۲ منہ [2] یہ حضرت ابراہیمؑ کا قول ہے اللہ تعالیٰ نے نقل کیا انہوں نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ سے فرمایا تھا اس کا قصہ مشہور ہے عبید نے اس سے یہ نکالا کہ حضرت ابراہیم نے خواب دیکھا تھا لیکن اس کو حکم الٰہی سمجھے اور اس کے بموجب اسمٰعیلؑ کو ذبح کرنے پر مستعد ہو گئے تو معلوم ہوا کہ پیغمبروں کا خواب وحی ہے اور اس سے یہ نکلا کہ پیغمبر سوتے میں غافل نہیں ہوتے ان کا دل ہوشیار رہتا ہے اور عمرو نے یہی پوچھا تھا گویا عبید نے لوگوں کو اس کلام کو کہ آپ کی آنکھ سوتی تھی دل نہیں سوتا تھا یوں ثابت کیا ۱۲ منہ [3] میل کچیل سے رگڑ کر اور مل کر ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ ابن عمرؓ پاؤں کو سات سات بار دھوتے کیونکہ پاؤں پر میل کچیل بہت جمتا ہے ۱۲ منہ [4] کیونکہ آپ کو جانے کی جلدی تھی بعضوں نے کہا یہاں وضو سے مراد صرف ہاتھوں کا دھونا ہے ۱۲ منہ [5] یعنی مزدلفہ میں پہنچ کر کیونکہ یہ واقع حج کا ہے وہاں مغرب کی نماز راہ میں نہیں پڑھے بلکہ مغرب اور عشا دونوں کو ملا کر مزدلفہ میں پڑھتے ہیں ۱۲ منہ [6] اس سے معلوم ہوا کہ دوسرا تازہ وضو کر لینا مستحب ہے گو پہلے وضو سے کوئی نماز نہ پڑھی ہو اہلحدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے بعضوں نے کہا جب تک پہلے وضو سے کوئی فرض یا نفل نہ پڑھے اس وقت تک دوسرا وضو کرنا مستحب نہیں شافعیہ نے اس کو اختیار کیا ہے ۱۲ منہ

بِصَلٍّ بَيْنَهُمَا ٭

بَابُ ۱۰۲ غَسْلِ الْوَجْهِ بِالْيَدَيْنِ مِنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ ٭

۱۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ اَنَا اَبُوْسَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ مَنْصُوْرُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنَا ابْنُ بِلَالٍ يَعْنِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَتَمَضْمَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَجَعَلَ بِهَا هٰكَذَا اَضَافَهَا اِلٰى يَدِهِ الْاُخْرٰى فَغَسَلَ بِهَا وَجْهَهُ ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَرَشَّ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى حَتّٰى غَسَلَهَا ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً اُخْرٰى فَغَسَلَ بِهَا يَعْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ ٭

بَابُ ۱۰۳ التَّسْمِيَةِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّعِنْدَ الْوِقَاعِ ٭

نہیں پڑھی[1]

باب ایک ہاتھ سے پانی کا چلو لے کر دونوں ہاتھ سے منہ دھونا[2]

ہم سے محمد بن عبدالرحیم بغدادی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوسلمہ خزاعی منصور بن سلمہ بغدادی نے کہا ہم کو سلیمان بن بلال نے خبر دی انہوں نے زید ابن اسلم سے انہوں نے عطا ابن یسار سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے وضو کیا اور اپنا منہ دھویا اس طرح کہ ایک چلو پانی لیا اس سے کلی کی اور ناک میں ڈالا[3] پھر ایک اور چلو پانی لیا (ایک ہی ہاتھ سے) اور اس طرح کیا اس کو جھکا کر دوسرے ہاتھ پر ڈال لیا پھر (دونوں ہاتھوں سے) اپنا[4] منہ دھویا پھر ایک اور پانی چلو لیا اور اس سے اپنا داہنا ہاتھ دھویا پھر ایک اور چلو پانی لیا اور اس سے اپنا بایاں ہاتھ دھویا پھر اپنے سر پر مسح کیا[5] پھر ایک اور چلو پانی لیا اور داہنے پاؤں پر چھڑکا اس کو دھو ڈالا پھر ایک اور چلو پانی لیا اس سے بائیں پاؤں کو دھویا پھر کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا[6]

باب ہر کام کے شروع میں بسم اللہ کہنا اور صحبت کرتے وقت بھی۔[7]

[1] یعنی مغرب اور عشا کے فرضوں کے درمیان کوئی سنت نفل نہیں پڑھا ۱۲ منہ [2] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ وضو کے لیے دونوں ہاتھ سے چلو لینا ضرور نہیں اور یہ جو بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ آپ نے ایک ہی ہاتھ سے یعنی داہنے ہاتھ سے منہ دھویا یہ روایت ضعیف ہے ۱۲ منہ [3] سنت یوں ہی ہے کہ ایک چلو لے کر آدھے سے کلی کرے آدھے سے ناک صاف کرے اہل حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ الگ الگ چلو سے مضمضہ اور استنشاق بہتر ہے ۱۲ منہ [4] یعنی گو پانی کا ایک ہی چلو تھا مگر منہ دھوتے وقت دونوں ہاتھوں سے منہ دھویا ۱۲ منہ [5] اس میں مسح کے لیے نئے پانی لینے کا ذکر نہیں ہے حافظ نے کہا یہ اس کی دلیل ہے جو مستعمل پانی کو پاک کرنے والا سمجھتا ہے لیکن ابو داؤد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ایک چلو پانی لیا اور ہاتھ کو جھاڑ دیا پھر اپنے سر پر مسح کیا ۱۲ منہ [6] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ ابن عباس نے کہا کہ آنحضرت کو میں نے اسی طرح وضو کرتے دیکھا اور انہوں نے ایک چلو لے کر دونوں ہاتھوں سے منہ دھویا جیسے اوپر گزرا ۱۲ منہ [7] وضو کے شروع میں بسم اللہ کہنا اہل حدیث کے نزدیک فرض ہے امام بخاری نے باب کی حدیث سے یہ ثابت کیا جب جماع کے شروع میں بسم اللہ کہنا مشروع ہے تو وضو میں کیونکر مشروع نہ ہوگا وہ تو ایک عبادت ہے امام بخاری اس حدیث کو نہ لا سکے جس میں یہ ہے کہ جس نے بسم اللہ نہ کہی اس کا وضو نہیں ہوا کیونکہ وہ ان کی شرط کے موافق نہ تھی ۱۲ منہ

۱۴۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا فَقُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهٗ ؕ

بَابٌ ۱۰۴ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْخَلَاءِ ؕ

۱۴۲ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ تَابَعَهُ ابْنُ عَرْعَرَةَ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ غُنْدُرٌ عَنْ شُعْبَةَ اِذَا اَتَى الْخَلَاءَ وَقَالَ مُوْسٰى عَنْ حَمَّادٍ اِذَا دَخَلَ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْخُلَ ؕ

بَابٌ ۱۰۵ وَضْعِ الْمَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ ؕ

۱۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباسؓ سے وہ اس حدیث کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی جب اپنی بی بی سے صحبت کرے یوں کہے بسم اللہ یا اللہ ہم کو شیطان سے بچائے رکھ اور جو اولاد ہم کو عطا فرمائے شیطان کو اس سے دور رکھ پھر کچھ اولاد ہو تو شیطان اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

باب پاخانے میں جاتے وقت کیا کہے۔!

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ میں جاتے تو یوں فرماتے یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں بھوتوں اور بھتنیوں سے[۵۱] آدم کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن عرعرہ نے بھی شعبہ سے روایت کیا اور غندر نے جو شعبہ سے روایت کی اس میں یوں ہے آپ جب پاخانہ پر آتے اور موسیٰ نے جو حماد سے روایت کی اس میں یوں ہے جب پاخانہ میں جاتے اور سعید بن زید نے عبدالعزیز بن صہیب سے یوں روایت کیا جب پاخانے جانے لگتے[۵۲]

باب پاخانے کے پاس پانی رکھنا

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہاشم بن قاسم نے بیان کیا کہا ہم سے ورقاء بن یشکری نے انہوں نے عبیداللہ بن ابی یزید سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

---

۵۱ بھوت شیطانوں میں کے مرد اور بھتنی شیطانی ان کی عورت بعضوں نے کہا اور یوں ترجمہ کیا ہے برائی اور گناہوں سے ۱۲ منہ ۵۲ اس روایت کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اوپر کی روایت میں جو یہ ہے آپ جب پاخانہ میں جاتے اس سے مراد یہ ہے کہ پاخانے جانے لگتے یعنی اندر گھسنے سے پیشتر یہ دعا پڑھتے اگر پاخانہ بنا ہوا نہ ہو تو حاجت شروع کرنے سے پہلے پڑھے جب کپڑا اٹھائے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوْءً ا قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ۞

بَابٌ ۱۰۶ لَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْبَوْلٍ اِلَّا عِنْدَ الْبِنَاءِ جِدَارًا اَوْ نَحْوِهٖ ۞

۱۴۴ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يُوَلِّهَا ظَهْرَهٗ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا ۞

بَابٌ ۱۰۷ مَنْ تَبَرَّزَ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ ۞

۱۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ اِذَا قَعَدْتَ عَلٰى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَّنَا فَرَاَيْتُ

وسلم پاخانہ میں گئے میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی رکھا آپ نے (باہر نکل کر) پوچھا یہ پانی کس نے رکھا لوگوں نے کہہ دیا ابن عباسؓ نے آپ نے فرمایا یا اللہ اس کو دین کی سمجھ دے[1]

باب پیشاب یا پاخانے میں قبلے کی طرف منہ نہ کرے مگر جب کوئی عمارت آڑ ہو جیسے دیوار وغیرہ[2]

ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے یزید سے انہوں نے عطا بن یزید لیثی سے انہوں نے ابو ایوب انصاری سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے پاخانہ کو آئے تو قبلے کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرے (بلکہ) پورب یا پچھم کی طرف منہ کرو[3]

باب کچی دو اینٹوں پر بیٹھ کر پاخانہ کرنا

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا مجھ کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ ابن حبان سے انہوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے وہ کہتے تھے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جب تو حاجت کے لیے بیٹھے تو قبلے کی طرف منہ نہ کر نہ بیت المقدس کی طرف عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں ایک دن اپنے گھر کی چھت پر چڑھا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو کچی اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف

---

[1] ابن عباسؓ نے عقلمندی اور سمجھ کا کام کیا تھا آنحضرتؐ نے ان کے لیے ویسی ہی دعا دی کہ خدا کرے دین کی سمجھ ان کو حاصل ہو یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبول ہوئی ابن عباسؓ اس امت کے بڑے عالم تھے قرآن اور حدیث کو خوب جانتے تھے اور بڑے بڑے صحابہ جوان سے عمر میں کہیں زیادہ تھے دین کے مسئلے ان سے پوچھتے ۱۲ منہ [2] اس مسئلے میں کئی مذہب ہیں اور صحیح قول اہل حدیث اور جمہور علماء کا ہے کہ ہر جگہ منع ہے بعضوں نے کہا صحیح یہ ہے کہ میدان میں قبلے کی طرف منہ اور پیٹھ دونوں کرنا درست ہے اور عمارت میں درست ہے امام بخاریؒ نے اس کو درست اختیار کیا ۱۲ منہ [3] یہ خطاب مدینہ والوں کو ہے ان کا قبلہ جنوب کی طرف ہے ہندوستان والوں کو جنوب اور شمال یعنی اتر اور دکھن کی طرف منہ کرنا چاہیئے امام بخاریؒ نے جو حدیث اس باب میں ذکر کی وہ ترجمہ باب کے مطابق نہیں ہوتی کیونکہ حدیث سے مطلق ممانعت نکلتی ہے اور ترجمہ باب میں عمارت کو مستثنیٰ کیا ہے بعضوں نے کہا یہ حدیث صرف ممانعت کے اثبات کے لیے بیان کی اور عمارت کا استثناء آگے کی حدیث سے نکالا جو ابن عمرؓ سے مروی ہے بعضوں نے کہا غائط اسی جگہ کو کہتے ہیں جو میدان میں ممانعت کرنے سے یہ سمجھا گیا کہ عمارت میں ایسا کرنا درست ہے ۱۲ منہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهٖ وَقَالَ لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ عَلٰى أَوْرَاكِهِمْ فَقُلْتُ لَا أَدْرِيْ وَاللّٰهِ قَالَ مَالِكٌ يَعْنِي الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَلَا يَرْتَفِعُ عَنِ الْأَرْضِ يَسْجُدُ وَهُوَ لَاصِقٌ بِالْأَرْضِ

بَابٌ ۱۰۸ خُرُوْجِ النِّسَاءِ إِلَى الْبَرَازِ

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهِيَ صَعِيْدٌ أَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِيْ عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيْلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلٰى أَنْ يُّنْزَلَ الْحِجَابُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْحِجَابَ

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ فِيْ حَاجَتِكُنَّ قَالَ هِشَامٌ

منہ کیے ہوئے حاجت کے لیے بیٹھے ہیں اور ابن عمرؓ نے واسع سے کہا شاید تو ان لوگوں میں ہے جو چوتڑوں کے بل نماز پڑھتے ہیں میں نے کہا خدا کی قسم میں نہیں جانتا[۱] امام مالک نے کہا ابن عمرؓ نے اس سے وہ شخص مراد لیا جو نماز میں زمین سے اونچا نہ رہے سجدے میں زمین سے لگ جائے[۲]۔

باب عورتوں کا پاخانہ کے لیے میدان میں نکلنا

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں رات کو پاخانہ کے لیے مناصع کی طرف نکلتیں[۳] اور مناصع ایک کھلا میدان ہے اور حضرت عمرؓ (کئی دن سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ رہے تھے اپنی عورتوں کو پردے میں بٹھائیے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا حکم نہیں دیتے تھے ایک بار ایسا ہوا کہ ام المومنین سودہ بنت زمعہ آپ کی بی بی رضی اللہ عنہا رات کو عشا کے وقت (پاخانے کے لیے) نکلیں وہ لمبی تڑنگی عورت تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو پکارا خبردار سودہ ہم نے تم کو پہچان لیا حضرت عمرؓ کو حرص تھی کہ پردے کا حکم اترے آخر اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم اتارا[۴]۔

ہم سے زکریا نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے (اپنی بی بیوں سے) فرمایا تم کو اجازت ہے حاجت کے

---

[۱] کہ میں کن لوگوں میں ہوں یہ واسع ابن عمر کے شاگرد تھے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے میں نہیں جانتا کہ اس مسئلے میں کیا حکم ہے یعنی عمارت میں بیت المقدس یا قبلے کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا درست ہے یا نہیں ۱۲ منہ [۲] رانوں کو پیٹ سے لگا دے اور جانور کی طرح زمین پر پڑ جائے ۱۲ منہ [۳] مناصع وہ مقامات ہیں جو مدینہ کے کنارے بقیع کی طرف واقع ہیں عورتیں وہاں پاخانے کے لیے جایا کرتیں ۱۲ منہ [۴] حضرت عمرؓ حجاب کا حکم اترنے کے بعد بھی یہی چاہتے تھے کہ آپ کی بیبیاں مطلق گھروں سے باہر نہ نکلیں گو وہ اپنا بدن ڈھانپ کر نکلتی تھیں مگر جثہ کی شناخت کپڑوں کے اوپر سے بھی ہو جاتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کے لیے یہ بھی حضرت عمرؓ نے مناسب سمجھا حجاب کا حکم بھی ان گیارہ باتوں میں سے ہے جن میں اللہ تعالیٰ کو حضرت عمرؓ کی رائے پسند آئی ۱۲ منہ

يَعْنِي الْبَرَازَ ۞

لیے (گھر سے) نکلنے کی ہشام نے کہا حاجت سے مراد پاخانہ ہے۔

بَاب ۱۰۹ التَّبَرُّزِ فِي الْبُيُوتِ ۞

باب گھروں میں پاخانہ کرنا

۱۴۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ ۞

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے واسع بن حبان سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں کہا میں ام المومنین حفصہؓ کے گھروں کی چھت پر کسی کام کے لیے چڑھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ قبلہ کی طرف پیٹھ کیے ہوئے شام کی طرف منہ کیے ہوئے اپنی حاجت پوری کر رہے تھے۔

۱۴۹ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَنَّ عَمَّهُ وَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ قَالَ لَقَدْ ظَهَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ۞

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو یحییٰ بن سعید نے خبر دی انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے سنا ان کے چچا واسع بن حبان نے ان کو خبر دی عبداللہ بن عمرؓ نے ان سے کہا ایک دن میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دو کچی اینٹوں پر (حاجت کے لیے) بیٹھے ہیں بیت المقدس کی طرف منہ کیے ہوئے[۲]

بَاب ۱۱۰ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ ۞

باب پانی سے استنجا کرنا[۳]

۱۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ وَاسْمُهُ عَطَاءُ

ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابومعاذ سے ان کا نام عطاء بن ابی میمونہ تھا

---

[۱] ہوا یہ کہ حجاب کا حکم اترنے کے بعد حضرت سودہؓ رات کو حاجت کے لیے نکلیں حضرت عمرؓ نے ان کو آواز دی سودہ ہم نے تم کو پہچان لیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر اس کی شکایت کی تب آپ نے یہ حدیث فرمائی ابن بطال نے کہا عورتوں کو ضروری کاموں کے لیے نکلنا اور پھرنا اسی طرح راہ میں یا ضرورت سے غیر مردوں سے بات کرنا درست ہے قسطلانی نے کہا یہ حدیث آپ نے حجاب کا حکم اترنے کے بعد فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ حجاب یہی ہے کہ عورت چادر سے چھپا کر کے اپنے تئیں اس طرح چھپائے کہ آنکھوں کے سوا اور کوئی عضو کھلا نہ رہے اور حجاب سے مراد یہ نہیں ہے کہ عورت گھر کے باہر نہ نکلے ۱۲ منہ [۲] اگلی روایت میں شام کا لفظ ہے بیت المقدس بھی شام ہی کے ملک میں ہے اس روایت میں یہ ذکر نہیں کہ کعبہ کی طرف پیٹھ کیے ہوئے مگر جب بیت المقدس کی طرف مدینہ میں کوئی منہ کرے تو کعبہ کی طرف پیٹھ ہوتی ہے ۱۲ منہ [۳] پانی سے استنجا کرنا یعنی آبدست لینا بعضوں نے مکروہ جانا ہے امام بخاری نے یہ باب لا کر اس کو رد کیا حق یہ ہے کہ پاخانے کے بعد خواہ ڈھیلوں سے پاک کرے خواہ پانی سے اور دونوں سے پاک کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے البتہ بعضے صحابہ اور سلف سے منقول ہے کہ یہ افضل ہے اور پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے صرف پانی سے پاک کرنا کافی ہے البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک اثر ہے کہ انہوں نے پیشاب کرنے کے بعد اپنے ذکر کو دیوار پر رگڑا اس کو ابن ابی شیبہ نے مصنف میں نکالا ۱۲ منہ

بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَجِيءُ أَنَا وَغُلَامٌ مَعَنَا إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ يَعْنِي يَسْتَنْجِي بِهِ ۞

انہوں نے کہا میں نے انس سے سنا آپ فرماتے تھے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی حاجت کے لیے نکلتے تو میں اور ایک لڑکا[1] ہمارے ساتھ (دونوں) ایک ڈول پانی لے کر آتے آپ اس سے استنجا کرتے۔

بَاب ۱۱۱ مَنْ حُمِلَ مَعَهُ الْمَاءُ لِطُهُورِهِ

وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالطَّهُورِ وَالْوِسَادِ ۞

۱۵۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنَّا مَعَنَا إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ ۞

باب طہارت کے لیے پانی ساتھ لے کر چلنا

اور ابو درداء نے (عراق والوں سے)[2] کہا کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے (آنحضرتؐ کی جوتیاں اور وضو کا پانی اور تکیہ اپنے ساتھ رکھتا

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عطا ابن ابی میمونہ سے انہوں نے کہا میں نے انس رضؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے لیے (جنگل کو) جاتے تو میں اور ایک لڑکا (دونوں مل کر) ایک ڈول پانی کا لے کر آپ کے پیچھے جاتے۔

بَاب ۱۱۲ حَمْلِ الْعَنَزَةِ مَعَ الْمَاءِ فِي الْاسْتِنْجَاءِ ۞

۱۵۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ تَابَعَهُ النَّضْرُ وَشَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ الْعَنَزَةُ عَصًا عَلَيْهِ زُجٌّ ۞

باب استنجا کے لیے نکلے تو پانی کے ساتھ برچھی بھی لے جائے۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عطا ابن ابی میمونہ سے انہوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے کو جاتے تو میں اور میرے ساتھ ایک لڑکا (دونوں [illegible]) ایک ڈول پانی اور ایک برچھی[3] لے جاتے آپ پانی سے استنجا کرتے محمد بن جعفر کے ساتھ اس حدیث کو نضر اور شاذان نے بھی شعبہ سے روایت کیا برچھی سے مراد ایک لکڑی ہے جس پر پھل لگا ہو۔

---

[1] معلوم نہیں یہ کون لڑکا تھا بعضوں نے کہا ابو ہریرہؓ اور ابن مسعودؓ کو مراد لیا ہے مگر یہ قرین قیاس نہیں ہے کیونکہ ابو ہریرہؓ اور ابن مسعودؓ اس وقت لڑکے نہ تھے بعضوں نے کہا جابر مراد ہیں ۱۲ منہ [2] عراق والوں میں سے علقمہ بن قیس نے چند مسئلے ابو الدرداء سے پوچھے اس وقت انہوں نے یہ جواب دیا اس سے مراد عبداللہ بن مسعودؓ ہیں جو کوفہ میں جا کر رہے تھے اور وہیں وفات پائی ۱۲ منہ [3] برچھی لے جانے سے یہ غرض ہوگی کہ اگر آڑ کی ضرورت پڑے تو برچھی کو زمین پر گاڑ کر اس پر کپڑا وغیرہ ڈال دیں یا سخت زمین کو ذرا کھود لیں کہ پیشاب کرتے وقت اس پر سے چھینٹیں نہ اڑیں ۱۲ منہ

باب ۱۱۳ـ النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ

۱۵۳ـ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ هُوَ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهٖ ۔

باب داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت ۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ (ابوقتادہ انصاریؓ) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے (پانی یا دودھ شربت وغیرہ) پیئے تو برتن میں سانس نہ لیوے اور جب کوئی پاخانہ میں آئے تو اپنے ذکر کو داہنا ہاتھ نہ لگائے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے[۱]۔

باب ۱۱۴ـ لَا يُمْسِكُ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ اِذَا بَالَ

۱۵۴ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَاْخُذَنَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَسْتَنْجِيْ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ ۔

باب پیشاب کرتے وقت ذکر کو داہنے ہاتھ سے تھامے

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ (ابوقتادہ سے) انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے پیشاب کرے تو اپنے ذکر کو داہنے ہاتھ سے نہ تھامے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ (پیتے وقت) برتن میں سانس لے[۲]۔

باب ۱۱۵ـ الْاِسْتِنْجَاءُ بِالْحِجَارَةِ

۱۵۵ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرٍو الْمَكِّيُّ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ لِحَاجَتِهٖ فَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ

باب ڈھیلوں سے استنجا کرنے کا بیان

ہم سے احمد بن محمد مکی نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے اپنے دادا (سعید بن عمرو) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلا آپ حاجت کے لیے نکلے تھے اور آپ (چلتے میں) پیچھے نہیں دیکھتے تھے میں

---

[۱] اکثر علماء کے نزدیک یہ ممانعت تنزیہی ہے اور ظاہریہ کے نزدیک تحریمی ہے مشکل یہ ہے کہ حدیث میں داہنے ہاتھ سے ذکر کو چھونے کی ممانعت ہے پھر داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت ہے حالانکہ اگر بائیں ہاتھ سے استنجا کرے تو ذکر کو داہنے ہاتھ سے چھونا ہوگا اگر بائیں ہاتھ سے تھامے تو داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا ہوگا نووی نے کہا اگر پانی سے استنجا کرنا ہو تو داہنے ہاتھ سے پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے صاف کرے اور ڈھیلے سے کرنا ہو تو ڈھیلا اس طرح رکھے کہ داہنا ہاتھ نہ لگانا پڑے اگر یہ ممکن نہ ہو تو ڈھیلا داہنے ہاتھ میں لیوے اور ذکر کو بائیں ہاتھ سے تھامے اور ڈھیلے پر مسح کرے داہنا ہاتھ نہ ہلائے اگر دبر کو صاف کرنا ہو تو بائیں ہاتھ میں ڈھیلا لے کر اس سے صاف کرے ۱۲ منہ [۲] برتن میں سانس لینے میں کبھی مونہہ سے کچھ نکل آتا ہے اور برتن میں پڑ جاتا ہے تو دوسرا آدمی اس کے پینے سے گھن کرے گا ۱۲ منہ [۳] مؤلف نے یہاں وہی حدیث بیان کی مگر دوسرے اسناد سے تو یہ تکرار بیفائدہ نہ ہوگی بعضوں نے کہا اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ ذکر کا داہنے ہاتھ سے چھونا صرف پیشاب کی حالت میں منع ہے نہ اور وقتوں میں بعضوں نے کہا ہر وقت منع ہے ۱۲ منہ

فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا أَوْ نَحْوَهُ وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثٍ فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ بِطَرَفِ ثِيَابِي فَوَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَعْرَضْتُ عَنْهُ فَلَمَّا قَضَى أَتْبَعَهُ بِهِنَّ ؞

آپ کے قریب گیا تو آپ نے فرمایا کچھ ڈھیلے مجھ کو ڈھونڈ دے میں ان سے استنجا کروں گا یا ایسا ہی اور کوئی لفظ فرمایا[۵۱] اور دیکھ ہڈی اور مینگنی نہ لائیو۔ میں اپنے کپڑے کے کونے میں کئی پتھرے کر آیا اور آپ کے پاس رکھ دیئے اور ایک طرف ہٹ گیا جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے تو ان سے پونچھا

بَابٌ ۱۱۶ لَا يَسْتَنْجِي بِرَوْثٍ ؞

باب گوبر (مینگنی) سے استنجا نہ کرے

۱۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ لَيْسَ أَبُو عُبَيْدَةَ ذَكَرَهُ وَلٰكِنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُولُ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ أَجِدْ فَأَخَذْتُ رَوْثَةً فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ هٰذَا رِكْسٌ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ؞

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے کہا اس حدیث کو ابوعبیدہ نے[۵۳] روایت نہیں کیا بلکہ عبدالرحمن بن اسود نے اپنے باپ سے روایت کیا انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگل میں گئے مجھ کو تین ڈھیلے لانے کے لیے کہا میں نے دو پتھر پائے اور تیسرا پتھر ڈھونڈا نہ ملا تو میں نے گوبر کا ٹکڑا اٹھایا آپ نے دو پتھروں کو تو لے لیا اور گوبر پھینک دیا اور فرمایا یہ پلید ہے اور ابراہیم بن یوسف نے اس حدیث کو اپنے باپ سے روایت کیا انہوں نے ابواسحاق سے اس میں یوں ہے کہ مجھ سے عبدالرحمن نے بیان کیا[۵۴]

بَابٌ ۱۱۷ الْوُضُوءُ مَرَّةً مَرَّةً ؞

باب وضو میں ایک ایک بار اعضا کا دھونا

۱۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطا بن یسار سے

---

۵۱ یعنی استنفض کے بدل استنجی یا استنظف فرمایا مطلب ایک ہی ہے یعنی میں ان سے طہارت کروں ۱۲ منہ ۵۲ اہل حدیث اور شافعی اور اکثر کا یہی قول ہے کہ ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنا درست نہ ہوگا اور امام ابوحنیفہ نے کہا درست تو ہو جائے گا پر مکروہ ہے ممانعت کی وجہ دوسری حدیثوں میں یہ ہے منقول ہے کہ ہڈی جنوں کی خوراک ہے اور گوبر ان کے جانوروں کی ۱۲ منہ ۵۳ یعنی عامر بن عبداللہ ابن مسعود نے یہ ابواسحاق نے اس لیے بیان کیا کہ ابوعبیدہ کی روایت اگرچہ اس سے اعلیٰ ہے مگر منقطع ہے کیونکہ انہوں نے اپنے باپ سے عبداللہ بن مسعود سے نہیں سنا ۱۲ منہ ۵۴ اس سند کو امام بخاری اس لیے لائے کہ اس سے ابواسحاق کا سماع عبدالرحمن بن اسود سے معلوم ہو جائے جس کا بعض لوگوں نے انکار کیا ہے اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ استنجا میں کم سے کم تین پتھر لینا واجب ہیں اور تین سے کم لینا درست نہیں البتہ زیادہ درست ہیں اور اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ آپ نے دو ہی پتھروں پر قناعت کی شاید تیسرا پتھر پھر منگوایا جیسے امام احمد کی روایت میں ہے یا ان دو پتھروں میں کوئی پتھر ایسا ہو جس کے دو کونے ہوں تو وہ دو کے قائم مقام ہوا ۱۲ منہ

عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّۃً مَرَّۃً ۔

انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں ایک ایک بار اعضا کو دھویا[۱]

باب ۱۱۸ اَلْوُضُوْءُ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ

باب وضو میں دو دو بار اعضا دھونا

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عِیْسٰی قَالَ ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ ۔

ہم سے حسین بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یونس بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو فلیح بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے عبداللہ بن زیدؓ[۲] سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں دو دو بار اعضا کو دھویا۔

باب ۱۱۹ اَلْوُضُوْءُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ۔

باب وضو میں تین تین بار اعضا دھونا

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْاُوَیْسِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ یَزِیْدَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰی عُثْمَانَ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ رَاٰی عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِاِنَاءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰی کَفَّیْہِ ثَلٰثَ مِرَارٍ فَغَسَلَھُمَا ثُمَّ اَدْخَلَ یَمِیْنَہٗ فِی الْاِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْھَہٗ ثَلٰثًا وَّیَدَیْہِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِہٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْہِ ثَلٰثَ مِرَارٍ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ ھٰذَا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ فِیْھِمَا نَفْسَہٗ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَعَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ صَالِحُ بْنُ کَیْسَانَ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ وَّلٰکِنْ عُرْوَۃُ یُحَدِّثُ عَنْ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے ان کو عطا بن یزید نے خبر دی ان کو حمران نے خبر دی جو غلام تھے حضرت عثمانؓ کے انہوں نے دیکھا حضرت عثمانؓ نے (پانی کا) برتن منگوایا (پہلے) اپنے دونوں پنچوں پر تین بار ڈالا اور ان کو دھویا پھر اپنا داہنا ہاتھ برتن میں ڈالا پھر کلی کی اور ناک سنکی پھر اپنا منہ تین بار دھویا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین تین بار دھوئے پھر سر پر مسح کیا ایک ہی بار پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک تین بار دھوئے پھر کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں (تحیۃ الوضو کی) پڑھے اور دل میں کوئی خیال (دنیا وغیرہ کا) ان میں نہ پکائے تو اس[۳] کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اسی عبدالعزیز بن عبداللہ نے اس حدیث کو ابراہیم سے روایت کیا انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ عروہ اس حدیث کو

---

[۱] معلوم ہوا کہ ایک ایک بار دھونے سے بھی فرض ادا ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [۲] یہ عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہیں نہ عبداللہ بن زید بن عبدربہ جنہوں نے اذان خواب میں سنی تھی اور قسطلانی نے غلطی کی جو ان کو عبداللہ بن زید بن عبدربہ سمجھا ۱۲ منہ [۳] لفظی ترجمہ یوں ہے ان میں اپنے جی میں باتیں نہ کرے لیکن مطلب وہی ہے جو ہم نے ترجمہ میں بیان کیا ۱۲ منہ

حُمْرَانُ فَلَمَّا تَوَضَّأَ عُثْمَانُ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَوْلَا آيَةٌ مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ وَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا قَالَ عُرْوَةُ الْآيَةُ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا ؕ

حمران سے یوں نقل کرتے تھے جب حضرت عثمان وضو کر چکے تو کہنے لگے میں تم کو ایک حدیث سناتا ہوں اگر قرآن کی ایک آیت نہ ہوتی تو میں تم کو یہ حدیث نہ سناتا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص اچھی طرح سے وضو کرے اور اس کے بعد نماز پڑھے (کوئی فرض نماز) تو جتنے گناہ اس نماز سے دوسری نماز کے پڑھنے تک ہوں گے وہ بخش دیئے جائیں گے عروہ نے کہا آیت یہ ہے (سورہ بقر کی) جو لوگ ہماری اتاری ہوئی آیتیں چھپاتے ہیں[۱] اخیر تک۔

بَابُ ۱۲۰ الْاِسْتِنْثَارِ فِي الْوُضُوْءِ ذَكَرَهُ

باب وضو میں ناک سنکنے کا بیان

عُثْمَانُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ وَّابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

اس کو حضرت عثمان اور عبداللہ بن زید اور ابن عباس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ ؕ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابو ادریس نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی وضو کرے وہ ناک سنکے اور (استنجا کے لیے) ڈھیلے لے وہ طاق لے[۲]

بَابُ ۱۲۱ الْاِسْتِجْمَارِ وِتْرًا

باب استنجا میں طاق ڈھیلے لینا

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے

---

[۱] پوری آیت یوں ہے جو لوگ ہماری اتاری ہوئی نشانیوں اور ہدایت کی باتوں کو چھپاتے ہیں اس کے بعد کہ ہم ان کو کتاب میں (یعنی توریت میں) لوگوں کے لیے بیان کر چکے ان پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں اصل میں یہ آیت علمائے یہود کے حق میں اتری جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کو جان بوجھ کر چھپاتے تھے حضرت عثمانؓ کا مراد یہ ہے کہ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میں بھی اس آیت کے موافق علم چھپانے والوں میں ہو جاؤں گا تو میں تم سے یہ حدیث بیان نہ کرتا حضرت عثمانؓ کی کلام سے یہ نکلتا ہے کہ جب لفظ عام ہو تو وہ سب کو شامل ہوگا گو آیت کسی خاص شخص کے باب میں اترے ۱۲ منہ

[۲] اہل حدیث اور امام احمد اور اسحاق اسی حدیث سے کہتے ہیں کہ وضو میں ناک میں پانی ڈالنا اور ناک سنکنا فرض ہے اور باقی علماء اس کو سنت کہتے ہیں طاق سے اس سے مراد ہے کہ تین ڈھیلے لے یا پانچ یا سات ۱۲ منہ

قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَنْتَثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔

بَاب ۱۲۲ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ ۔

۱۶۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا فِي سَفْرَةٍ فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقْنَا الْعَصْرَ فَجَعَلْنَا نَتَوَضَّأُ وَنَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ۔

بَاب ۱۲۳ الْمَضْمَضَةِ فِي الْوُضُوءِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۶۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ

وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی ڈالے پھر ناک سنکنے اور جو کوئی (استنجا کے لیے) ڈھیلے لے وہ طاق لے اور تم میں سے جب کوئی سو کر اٹھے تو اپنے ہاتھ وضو کے پانی میں ڈالنے سے پہلے ان کو دھولے معلوم نہیں اس کا ہاتھ رات کو کہاں کہاں لگا[1]

باب وضو میں پاؤں دھوئے اور ان پر مسح نہ کرے[2]

ہم سے موسٰی بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے بشر سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے[3] انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں ہم سے پیچھے رہ گئے پھر آپ ہم سے اس وقت آملے جب عصر کا وقت تنگ ہو گیا تھا[4] اور ہم (جلدی کے مارے) پاؤں پر مسح کر رہے تھے آپ نے بلند آواز سے پکارا دیکھو دوزخ کی آگ سے ایڑیوں کی خرابی ہوگی دو بار فرمایا یا تین بار[5]

باب وضو میں کلی کرنے کا بیان

یہ ابن عباسؓ اور عبداللہ بن زیدؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں[6]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو عطا بن یزید نے خبر کی انہوں نے حمران سے جو حضرت عثمانؓ کے غلام تھے انہوں نے دیکھا حضرت عثمانؓ نے

---

[1] پاک جگہ یا ناپاک جگہ پھوڑے پھنسی یا زخم پر ہمارے امام احمد بن حنبل نے اسی حدیث کی رو سے یہ فرمایا ہے کہ رات کو جب سو کر اٹھے تو یہ ہاتھ دھونا واجب ہے اور دن کو اگر سو کر اٹھے تو مستحب ہے اب اگر بن دھوئے ہاتھ پانی میں ڈال دے گا تو بعضوں کے نزدیک پانی نجس ہو جائے گا بعضوں کے نزدیک نجس نہ ہوگا ۱۲ منہ [2] یعنی جب پاؤں میں موزے یا جوتے یا پائتابے نہ ہوں تو پاؤں دھونا فرض ہے ان کا مسح کرنا کافی نہیں اکثر علما کا یہی قول ہے اور بعضوں نے سر کی طرح پاؤں کا مسح وضو میں کافی رکھا ہے امام بخاریؒ نے یہ باب لا کر ان کا رد کیا ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [4] شاید صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں نماز میں دیر کی بعضوں نے یوں ترجمہ کیا جب عصر کا وقت آپہنچا تھا ۱۲ منہ [5] یہ سفر حجۃ الوداع سے لوٹتے وقت تھا مکہ سے مدینہ کو عبداللہ بن عمروؓ اس سفر میں آپ کے ہمراہ تھے تو ظاہر ہے کہ یہ اخیر زمانے کا واقعہ ہے نہ ابتدائی زمانہ کا ۱۲ منہ [6] ہمارے امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث کے نزدیک وضو میں کلی کرنا فرض ہے اور دوسرے علماء کے نزدیک سنت ہے ۔ ۱۲ منہ

دَعَا بِوَضُوْءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِيْنَهُ فِي الْوَضُوْءِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا وَّيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ نَحْوَ وُضُوْئِي هٰذَا وَقَالَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِي هٰذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ٭

وضو کا پانی منگوایا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر برتن سے پانی ڈالا ان کو تین بار دھویا پھر اپنا داہنا ہاتھ اس پانی میں ڈال دیا اس کے بعد کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور ناک سنکی پھر منہ دھویا تین بار اور دونوں ہاتھ دھوئے کہنیوں تک تین بار پھر مسح کیا (ایک بار) پھر ایک پاؤں کو تین بار دھویا پھر کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح جیسے میں نے وضو کیا وضو کرتے دیکھا اور آپ نے فرمایا جو کوئی میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں (تحیۃ الوضو کی) پڑھے دل میں کوئی باتیں نہ بنائے ان میں تو اللہ اس کے اگلے گناہ بخش دے گا[1]

بَابٌ ۱۲۴ غَسْلِ الْأَعْقَابِ وَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَغْسِلُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ إِذَا تَوَضَّأَ ٭

باب وضو میں ایڑیوں کا دھونا اور محمد بن سیرین وضو میں انگوٹھی کی جگہ دھوتے[2]

۱۶۴ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّؤُوْنَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ فَقَالَ أَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ فَإِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ٭

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن زیاد نے بیان کیا میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ ہمارے سامنے سے جایا کرتے اور لوگ برتن سے وضو کیا کرتے تو انہوں نے کہا لوگو وضو کو پورا کرو کیونکہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایڑیوں کی خرابی ہے دوزخ کی آگ سے۔

بَابٌ ۱۲۵ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِي النَّعْلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ ٭

باب چپل پہنے ہو تو پاؤں دھونا اور چپلوں پر مسح نہ کرنا[3]

---

[1] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] دوسری روایت میں ہے کہ انگوٹھی کو ہلاتے یہ ابن ابی شیبہ نے نکالا اور اس روایت کو امام بخاری نے تاریخ میں باسناد روایت کیا بہر حال اگر انگوٹھی تنگ ہو تو اس کو ہلا کر اس کے نیچے پانی پہنچانا ضرور ہے ۱۲ منہ [3] یہاں نعلین سے مراد وہی چپل ہیں جس میں صرف تلا ہوتا ہے تو آدمی اس قسم کا خالی جوتا پہنے ہو اور پاؤں میں جراب نہ ہو تو وضو میں اتار کر سارا پاؤں دھونا چاہیے لیکن اگر چپل کے ساتھ پاؤں میں جراب ہو یا جراب اور چڑھاوان جوتا پہنے ہو یا بوٹ پہنے ہو تو اس کا اتارنا ضرور نہیں اگر ان کو طہارت پر پہنا ہو تو ان پر مسح کر لینا کافی ہے اہل حدیث کا یہی قول ہے لیکن ایک جماعت علماء اور امام ابو حنیفہؒ یہ کہتے ہیں کہ جس جوتے سے ٹخنے کھلے رہیں اس پر مسح کرنا جائز نہیں البتہ اگر بڑا بوٹ ہو تو وہ موزے کی طرح ہے اس پر مسح جائز ہوگا اور ہماری دلیل امام احمد اور ترمذی کی روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا جراب اور جوتوں پر ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے ۱۲ منہ

۱۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ وَمَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَاَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَاَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَاَيْتُكَ اِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ اَنْتَ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَمَّا الْاَرْكَانُ فَاِنِّيْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ اِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَاَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّاُ فِيْهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا وَاَمَّا الصُّفْرَةُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَصْبُغَ بِهَا وَاَمَّا الْاِهْلَالُ فَاِنِّيْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ ؀

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے عبید بن جریج سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے کہا ابو عبدالرحمٰن (یہ ان کی کنیت ہے) تم چار باتیں ایسی کرتے ہو کہ میں نے تمہارے ساتھیوں (صحابہ) میں سے کسی کو کرتے نہیں دیکھا انہوں نے کہا جریج کے بیٹے وہ کون سی باتیں ہیں ابن جریج نے کہا میں دیکھتا ہوں تم (طواف میں) کعبے کے کسی کونے کو ہاتھ نہیں لگاتے مگر رکن یمانی اور حجر اسود کو[1] اور میں دیکھتا ہوں تم صاف (بن بال والے) نری کے جوتے پہنتے ہو اور میں دیکھتا ہوں تم زرد خضاب کرتے ہو[2] اور میں دیکھتا ہوں جب تم (حج کے دنوں میں) مکہ میں ہوتے ہو تو لوگ تو (ذی الحجہ کا) چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں اور تم آٹھویں تاریخ تک نہیں باندھتے عبداللہ بن عمرؓ نے جواب دیا کعبے کے کونوں کو جو تو کہتا ہے تو میں نے (طواف میں) آنحضرتؐ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی کونے کو ہاتھ لگایا ہو مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو اور صاف نری کی جوتیاں جن پر بال نہ ہوں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنتے دیکھا ہے اور آپ ان کو پہنے پہنے وضو کرتے[3] تو میں بھی ان کا پہننا پسند کرتا ہوں رہا زرد رنگ تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ (اپنے بالوں اور کپڑوں کو) زرد رنگتے اس لیے میں بھی اس رنگ کو پسند کرتا ہوں[4] اور احرام باندھنے کا یہ حال ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت تک احرام باندھتے نہیں دیکھا جب تک آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر نہ اٹھتی[5]

باب ۱۲۶- التَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ ؀

باب وضو اور غسل میں داہنی طرف سے شروع کرنا[6]

[1] یا اپنے کپڑوں کو زرد رنگتے ہو ۱۲ منہ [2] کعبے کے چار کونے ہیں دو تو یہاں مذکور ہیں دوسرے دو کونے رکن شامی اور رکن عراقی آپ طواف میں ان کو نہیں چومتے تھے ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے مگر حدیث سے بصراحت نہیں معلوم ہوتا آپ پاؤں دھوتے تھے اور ان جوتیوں پر مسح نہیں کرتے تھے اس لیے امام بخاری کا استدلال پورا نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ [4] سنن ابوداؤد میں ہے کہ آپ ورس اور زعفران سے اپنے کپڑے رنگتے یہاں تک کہ عمامے کو بھی ۱۲ منہ [5] اور یہ آٹھویں تاریخ ہوتا جا اسی دن حاجی مکہ سے منا کو روانہ ہوتے ہیں ۱۲ منہ [6] یہ سب علما کے نزدیک سنت ہے مگر شیعہ اس کو واجب کہتے ہیں ۱۲ منہ

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَهُنَّ فِیْ غُسْلِ ابْنَتِهٖ ابْدَأْنَ بِمَیَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا ۞

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل نے کہا ہم سے خالد نے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے سنا انہوں نے ام عطیہ سے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (حضرت زینبؓ) کو غسل دینے لگے تو آپؐ نے غسل دینے والی عورتوں سے فرمایا داہنی طرف سے اور وضو کے مقاموں سے ان کا غسل شروع کرو[۵۱]

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَشْعَثُ بْنُ سُلَیْمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُهُ التَّیَمُّنُ فِیْ تَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَطُهُوْرِهٖ وَفِیْ شَاْنِهٖ کُلِّهٖ ۞

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو اشعث بن سلیم نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر کام میں داہنی طرف سے شروع کرنا اچھا لگتا ہے جوتا پہننے میں اور کنگھی کرنے میں اور طہارت کرنے میں[۵۲]

بَابُ ۱۲۷ اِلْتِمَاسِ الْوَضُوْءِ اِذَا حَانَتِ الصَّلٰوةُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتُمِسَ الْمَاءُ فَلَمْ یُوْجَدْ فَنَزَلَ التَّیَمُّمُ ۞

باب جب نماز کا وقت آجائے تو پانی کی تلاش کرنا اور حضرت عائشہ نے کہا صبح کی نماز کا وقت آیا تو پانی کو ڈھونڈا نہ ملا آخر تیمم کی آیت اتری[۵۳]

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ یَجِدُوْا فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ یَدَهٗ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ یَّتَوَضَّؤُا مِنْهُ قَالَ فَرَاَیْتُ الْمَاءَ یَنْبَعُ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور عصر کی نماز کا وقت آن پہنچا تھا لوگ پانی کی تلاش کر رہے تھے لیکن پانی نہ ملا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (تھوڑا سا) وضو کا پانی لایا گیا[۵۴] آپ نے اپنا ہاتھ مبارک اس برتن میں رکھ دیا اور لوگوں سے فرمایا اس میں سے وضو شروع کرو انس نے کہا میں نے دیکھا پانی آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پھوٹ رہا تھا یہاں تک کہ (سب نے) وضو کر لیا اخیر

---

[۵۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ جب غسل میں داہنی طرف سے شروع کرنے کا حکم ہوا تو ایسا ہی وضو میں بھی ہوگا ۱۲ منہ [۵۲] ابن دقیق العید نے کہا پاخانہ میں جانا اور مسجد سے نکلنا ان کاموں میں سے مستثنیٰ ہیں ان میں بائیں جانب سے شروع کرنا چاہیے یہ امر استحبابا ہے نہ وجوباً ایک شخص نے حضرت علیؓ سے پوچھا وضو میں داہنی طرف سے شروع کروں یا بائیں طرف سے انہوں نے پانی منگوایا اور پہلے بایاں پاؤں دھویا پھر داہنا گویا بتلا دیا کہ یہ امر واجب نہیں ہے ۱۲ منہ [۵۳] اس قول کو خود امام بخاری نے کتاب التیمم میں باسناد روایت کیا ہے اور اسی لفظ سے سورہ مائدہ کی تفسیر میں نقل کیا ہے [۵۴] کہتے ہیں یہ پانی اتنا تھا کہ ایک آدمی کے وضو کو کافی ہوتا اس حدیث میں آپ کا ایک بڑا معجزہ مذکور ہے ۱۲ منہ

مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ حَتَّى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ ‎۞

بَاب ۱۲۸ - الْمَاءِ الَّذِي يُغْسَلُ بِهِ شَعَرُ الْإِنْسَانِ

وَكَانَ عَطَاءٌ لَا يَرَى بِهِ بَأْسًا أَنْ يُتَّخَذَ مِنْهَا الْخُيُوطُ وَالْحِبَالُ وَسُؤْرِ الْكِلَابِ وَمَمَرِّهَا فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِذَا وَلَغَ فِي إِنَاءٍ لَيْسَ لَهُ وَضُوءٌ غَيْرُهُ يَتَوَضَّأُ بِهِ وَقَالَ سُفْيَانُ هَذَا الْفِقْهُ بِعَيْنِهِ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا وَهَذَا مَاءٌ وَفِي النَّفْسِ مِنْهُ شَيْءٌ يَتَوَضَّأُ بِهِ وَيَتَيَمَّمُ ‎۞

۱۶۹ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ قُلْتُ لِعَبِيدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ أَنَسٍ فَقَالَ لَأَنْ تَكُونَ عِنْدِي شَعَرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ‎۞

۱۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبَّادٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعَرِهِ ‎۞

والے شخص نے بھی[1]

باب جس پانی سے آدمی کے بال دھوئے جائیں وہ پاک ہے

اور عطا آدمی کے بال سے ڈوریاں یا رسیاں بنانا برا نہیں سمجھتے تھے[2] اور اس باب میں کتوں کے جھوٹے اور مسجد میں ان کے آنے جانے کا بیان[3] ہے اور زہری نے کہا جب کتا کسی برتن میں چپڑ چپڑ کرے اور اس کے سوا اور پانی نہ ہو تو اس سے وضو کرے اور سفیان ثوری نے کہا قرآن سے بھی یہی نکلتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو اور کتے کا جھوٹا آخر پانی ہے لیکن دل میں اس کی طرف سے ذرا شبہ ہے (شاید وہ نجس ہو) تو وضو اور تیمم دونوں کرے (احتیاطاً)[4]

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے ابن سیرین سے کہا میں نے عبیدہ سے کہا میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال ہیں جو ہم کو انس کی طرف سے یا ان کے گھر والوں کی طرف سے[5] پہنچے ہیں عبیدہ نے کہا اگر ان میں کا ایک بال بھی میرے پاس ہو تو (ساری) دنیا سے اور جو دنیا میں ہے اس سے وہ مجھ کو زیادہ پسند ہوگا۔

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو سعید بن سلیمان نے خبر دی کہا ہم سے عبادہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عون سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (حج میں) اپنا سر منڈایا تو سب سے پہلے ابوطلحہؓ نے آپ کے بال لیے۔

---

[1] اس حدیث کا مفصل بیان ان شاء اللہ تعالیٰ علامات النبوۃ میں آئے گا ۱۲ منہ [2] اس سے یہ نکلا کہ آدمی کے بال پاک ہیں اسی طرح اس جانور کے بال جو حلال ہے جو جانور حلال نہیں یا ذبح نہیں کیا گیا اس کے بالوں میں اختلاف ہے اکثر علما کے نزدیک وہ بھی پاک ہیں ۱۲ منہ [3] امام بخاری کے نزدیک کتے کا جھوٹا پاک ہے امام شوکانی نے کہا اکثر علماء کے نزدیک وہ نجس ہے اسی طرح کتے کا لعاب اور عکرمہ اور مالک کے نزدیک ایک روایت میں پاک ہے ۱۲ منہ [4] اس سے عمدہ شکل یہ ہے کہ اس پانی کو بہادے تو سب کے نزدیک تیمم درست ہے سور کا بھی یہی حکم ہے امام مالک اس کا جھوٹا بھی پاک کہتے ہیں اور دوسرے علما نجس جانتے ہیں ۱۲ منہ [5] ابن سیرین کے باپ مولے تھے انسؓ کے اور انس ربیب تھے ابوطلحہؓ کے اور ابوطلحہ کو آنحضرتؐ نے اپنے بال دیے تھے اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ آدمی کے بال پاک ہیں جب تو عبیدہ نے ان کو تبرک سمجھا اور اس میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کے تو تمام فضلات تک پاک اور طاہر تھے آپ پر دوسرے آدمیوں کا قیاس نہیں ہوسکتا ہے ۱۲ منہ

باب ۱۲۹ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ

۱۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا۔

۱۷۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا رَأَى كَلْبًا يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَأَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهُ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهُ بِهِ حَتَّى أَرْوَاهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ ثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ

باب جب کتا برتن میں منہ ڈال کر پی لے[1]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تمہارے کسی کے برتن میں سے پی لے تو اس کو سات بار دھوئے[2]

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالصمد نے خبر دی کہا ہم سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار نے بیان کیا کہا میں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک شخص نے ایک کتا دیکھا جو پیاس کے مارے گیلی مٹی چاٹ رہا تھا اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس میں پانی بھر بھر کر اس کو پلانا شروع کیا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا اللہ نے اس کے اس کام کی قدر کی اور اس کو بہشت عطا فرمائی[3] ہم سے احمد بن شبیب نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے حمزہ بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں کتے مسجد میں آتے جاتے (یعنے مسجد نبوی میں کیونکہ دروازہ اور حصار نہ تھا) پھر وہاں کسی جگہ پر پانی نہیں چھڑکتے

---

[1] امام بخاری کہتے ہیں کہ باب کی حدیثوں سے کتے کی نجاست نہیں نکلتی اگر سات بار دھونا نجاست کی وجہ سے ہوتا تو کتے سے بڑھ کر سور زیادہ نجس ہے اس کا جھوٹا برتن سات سے بھی زیادہ بار آپ دھونے کا حکم فرماتے بلکہ یہ حکم احتیاطی ہے اور تعبدی کیونکہ بعضا کتا زہریلا ہوتا ہے ۱۲ منہ

[2] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ کتے کے جھوٹے برتن کے سات بار دھونے کا جو حکم ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ نجاست کی وجہ سے نہیں ہے کیونکہ سور اس سے زیادہ نجس ہے اور اس کے جھوٹے کو تین بار دھونا کافی ہے ۱۲ منہ

[3] اس حدیث سے امام بخاری نے کتے کے پاک ہونے پر دلیل لی ہے کیونکہ اس کے موزے میں کتے نے پانی پیا حالانکہ حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ اس نے اپنا موزہ نہ دھویا ہو اور اس کو پاک کیا مخالفین کہتے ہیں کہ ذکر نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس نے اپنا موزہ پاک نہ کیا ہو دوسرے ممکن ہے کہ موزے میں پانی بھر کر کہیں ڈال دیا ہو کتے نے پی لیا ہو تیسرے یہ اگلی امتوں کا ذکر ہے ان کی شریعت میں شاید کتا پاک ہوگا ۱۲ منہ

شَيْئًا مِّنْ ذَالِكَ ۔

۱۷۳ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ فَقَتَلَ فَكُلْ وَاِذَا اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ قُلْتُ اُرْسِلُ كَلْبِيْ فَاَجِدُ مَعَهٗ كَلْبًا اٰخَرَ قَالَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى كَلْبٍ اٰخَرَ ۔

تھے لہ

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن ابی السفر سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (کتے کے شکار کو) پوچھا آپ نے فرمایا جب تو اپنا سدھایا ہوا (شکاری) کتا چھوڑے وہ شکار مارے تو کھا اور جب اس جانور میں سے کھائے تو اس کو نہ کھا کیونکہ اس نے اپنے لیے وہ جانور پکڑا (میں نے عرض کیا کبھی میں اپنا کتا (شکار پر) چھوڑتا ہوں وہاں اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی پاتا ہوں آپ نے فرمایا اس شکار کو مت کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی نہ دوسرے کتے پر[۲]

بَابُ ۱۳۰ ۔ مَنْ لَّمْ يَرَ الْوُضُوْءَ اِلَّا مِنَ الْمَخْرَجَيْنِ الْقُبُلِ وَالدُّبُرِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ وَقَالَ عَطَآءٌ فِيْمَنْ يَّخْرُجُ مِنْ دُبُرِهِ الدُّوْدُ اَوْ مِنْ ذَكَرِهٖ نَحْوُ الْقَمْلَةِ يُعِيْدُ الْوُضُوْءَ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِذَا ضَحِكَ فِي الصَّلٰوةِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوْءَ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنْ اَخَذَ مِنْ

باب وضو اسی حدث سے لازم آتا ہے جو دونوں راہوں یعنی قبل یا دبر سے نکلے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ مائدہ میں) فرمایا یا کوئی تم میں سے جائے ضرور سے آئے[۳] اور عطا نے کہا جس نے دبر (پاخانے کے مقام) سے کیڑا نکلے یا ذکر میں سے (کوئی جانور) جوں کی طرح تو وہ پھر وضو کرے[۴] اور جابر بن عبداللہؓ نے کہا اگر کوئی (ایکا یک) نماز میں ہنس دے تو وہ نماز دوبارہ پڑھے لیکن وضو دوبارہ نہ کرے[۵] اور امام حسن بصری نے کہا جس نے اپنے (سر کے) بال منڈائے یا

---

[۱] اس کو پاک کرنے کے لیے ایک روایت ہے کہ کتے کے مسجد میں پیشاب بھی کرتے اگر کتا نجس ہوتا تو رات دن مسجد کو پاک کرتے رہتے مخالفین کہتے ہیں کہ مسجد کی زمین ان دنوں کچی تھی کتوں کے آنے جانے سے وہ نجس نہیں ہوتی تھی کیونکہ زمین جب سوکھ جائے تو وہ پاک جائے ہو جاتی ہے ۱۲ منہ [۲] اس حدیث سے امام بخاری نے کتے کے پاک ہونے پر دلیل لی ہے کیونکہ کتا جب شکار پکڑے گا تو آخر اپنا منہ اس میں لگائے گا اور آپ نے عدی کو یہ حکم نہیں دیا کہ اس جانور کو دھوئے مخالفین یہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں اس کا ذکر نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ دھونے کی ضرورت نہ ہو احتمال ہے کہ عدی کو یہ بات پہلے سے معلوم ہوتی کہ جہاں کتے کا منہ لگا ہے اس کا پاک کرنا ضرور ہے اس خیال سے آپ نے اس کا ذکر نہیں فرمایا ۱۲ منہ [۳] یہ آیت سورہ مائدہ میں ہے اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے حدث بیان فرمائے ہیں ایک جس سے وضو ٹوٹتا ہے یعنی حدث اصغر دوسرے جس سے غسل لازم آتا ہے یعنی حدث اکبر تو غائط سے حدث اصغر مراد ہے اور لامستم النساء سے حدث اکبر اصل میں غائط جائے ضرورت کو کہتے ہیں مگر مجازاً غائط اس کو کہنے لگے جو سبیلین یعنی قبل یا دبر سے نکلے پس اللہ تعالیٰ نے اسی کو حدث قرار دیا مخالفین یہ کہتے ہیں اس میں حصر کہاں ہے اس کے علاوہ لامستم سے عورت کا چھونا مراد ہے تو وہ بھی حدث اصغر ہے جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے شافعیہ اور بعض اہل حدیث کا یہی قول ہے ۱۲ منہ [۴] اہل حدیث اور شافعی اور امام احمد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن امام مالک کا یہ قول ہے کہ خلاف معمول کوئی چیز اگر قبل یا دبر سے بھی نکلے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا ۱۲ منہ [۵] اس سے یہ نکلا کہ قہقہہ کو نماز میں حدث نہیں ہے اہل حدیث اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے ۱۲ منہ

شَعَرِهٖ اَوْ اَظْفَارِهٖ اَوْخَلَعَ خُفَّيْهِ فَلَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ وَّيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَرُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَنَزَفَهُ الدَّمُ فَرَكَعَ وَسَجَدَ وَمَضٰى فِيْ صَلٰوتِهٖ وَقَالَ الْحَسَنُ مَازَالَ الْمُسْلِمُوْنَ يُصَلُّوْنَ فِيْ جِرَاحَاتِهِمْ وَقَالَ طَاؤُسٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَّعَطَاءٌ وَّاَهْلُ الْحِجَازِ لَيْسَ فِي الدَّمِ وُضُوْءٌ وَّعَصَرَ ابْنُ عُمَرَ بَثْرَةً فَخَرَجَ مِنْهَا دَمٌ فَلَمْ يَتَوَضَّاْ وَبَزَقَ ابْنُ اَبِيْ اَوْفٰى دَمًا فَمَضٰى فِيْ صَلٰوتِهٖ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالْحَسَنُ فِيْمَنِ احْتَجَمَ لَيْسَ عَلَيْهِ اِلَّا غَسْلُ مَحَاجِمِهٖ ؂

ناخن کترائے یا اپنے موزے اتار ڈالے تو اس پر (دوبارہ) وضو لازم نہیں[1] اور ابو ہریرہؓ نے کہا وضو لازم نہیں ہوتا مگر حدث سے[2] اور جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذات الرقاع[3] کی لڑائی میں تھے وہاں ایک شخص کو (عین نماز میں) تیر لگا اس میں سے بہت خون بہا لیکن اس نے رکوع اور سجدہ کیا اور نماز پڑھے چلا گیا اور امام حسن بصری نے کہا مسلمان ہمیشہ اپنے زخموں میں نماز پڑھتے رہے[4] اور طاؤس اور امام محمد باقر اور عطاء اور حجاز کے لوگوں نے کہا کہ خون نکلنے سے وضو نہیں جاتا اور عبداللہ بن عمرؓ نے پھنسی کو دبایا اس میں سے خون نکلا پھر وضو نہیں کیا اور ابن ابی اوفی صحابیؓ نے خون تھوکا لیکن نماز پڑھا کیے اور ابن عمرؓ اور حسن بصریؒ نے کہا جو کوئی پچھنے لگائے (اس کا وضو نہیں ٹوٹتا) فقط پچھنے کی جگہوں کو دھو ڈالے[5]

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ مَالَمْ يُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ اَعْجَمِيٌّ مَّا الْحَدَثُ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ الصَّوْتُ يَعْنِي الضَّرْطَةَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے بیان کیا کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ ہمیشہ نماز میں رہتا ہے (نماز کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے) جب تک مسجد میں نماز کا انتظار کرتا رہے اور اس کو حدث نہ ہو ایک[6] پردیس والا (جو عربی نہ تھا) بولا ابو ہریرہؓ حدث کیا ہے انہوں نے کہا آواز یعنی پاد۔

[1] اس خیال سے کہ اس نے وضو میں بالوں یا موزوں پر مسح کیا تھا اب بال نہیں رہے یا موزہ اتر گیا ۱۲ منہ [2] اور اوپر گزر چکا کہ ابو ہریرہؓ نے حدث پھسکی یا پاد کو کہا ۱۲ منہ [3] ذات الرقاع اس لڑائی کو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ صحابہ نے اس میں اپنے جھنڈوں پر پیوند لگائے تھے بعضوں نے کہا ذات الرقاع وہاں ایک درخت کا نام تھا ۱۲ منہ [4] اور خون نکلتے رہنے کی پرواہ نہ کی وہ خون نکلنے کو حدث نہیں جانتے تھے ۱۲ منہ [5] حنفیہ اور امام احمد اور اسحاق کے نزدیک بہتا ہوا خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور امام مالک اور شافعی اور اکثر اہل حدیث کے نزدیک خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا اگرچہ بہتا ہوا ہو ہم نے تسہیل القاری میں طرفین کے دلائل بیان کیے ہیں اور اخیر میں یہ لکھا ہے کہ اس باب میں کوئی مرفوع صحیح حدیث کسی کی طرف نہیں ہے لہٰذا اگر کوئی احتیاطاً خون نکلنے سے وضو کرے تو اور بات ہے اور جو نہ کرے تو کچھ لازم نہیں ہے ۱۲ منہ [6] شاید یہ شخص وہی ہو حضرموت کا رہنے والا جس کا ذکر کتاب الوضوء کے شروع میں گزرا ۱۲ منہ

۱۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْصَرِفْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا (عبداللہ بن زبیر سے) انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا نماز نہ چھوڑے جب تک (حدث کی) آواز نہ سنے یا بدبو نہ پائے[1]۔

۱۷۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُنْذِرٍ أَبِي يَعْلَى الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ ۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابویعلی منذر ثوری سے انہوں نے محمد بن حنفیہ سے انہوں نے کہا حضرت علیؓ نے کہا میں وہ شخص تھا جس کی مذی بہت نکلتی تھی[2] میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا مسئلہ پوچھنے میں شرم کی تو[3] میں نے مقداد بن اسود سے کہا تم پوچھو انہوں نے پوچھا آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے اس حدیث کو جریر کی طرح شعبہ نے بھی اعمش سے روایت کیا ہے۔

۱۷۷ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ وَلَمْ يُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَأَمَرُوْهُ بِذٰلِكَ ۔

ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے کہا کہ عطا بن یسار نے ان سے کہا زید بن خالد نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے حضرت عثمانؓ سے پوچھا میں نے کہا بتلائیے اگر کوئی شخص جماع کرے لیکن انزال نہ ہو (تو اس پر غسل ہے یا نہیں) انہوں نے کہا وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کرلے اور اپنا ذکر دھو ڈالے حضرت عثمانؓ نے کہا میں نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے (اگر دخول ہو لیکن منی نہ نکلے تو غسل لازم نہیں وضو کافی ہے) پھر میں نے یہ مسئلہ حضرت علیؓ اور زبیرؓ اور طلحہؓ اور ابی بن کعب سے پوچھا انہوں نے بھی یہی حکم دیا[4]۔

[1] یعنی اگر نمازی کو نماز میں شک ہو کہ حدث ہوا یا نہیں تو نماز پڑھے جائے جب تک حدث کا یقین نہ ہو مثلاً آواز سنے یا بدبو آئے اس کی وجہ وہی ہے جو اوپر گزر چکی ہے کہ یقینی بات شک سے زائل نہیں ہوتی طہارت یقینی ہے اور حدث عارضی ۱۲ منہ [2] مذی وہ رطوبت جو شروع جماع میں بوس و کنار کے وقت نکل آتی ہے اور منی وہ پانی جو کود کر شہوت کے ساتھ نکلتا ہے اس کے نکلتے ہی خواہش کم ہو جاتی ہے وری وہ پانی جو پیشاب کے بعد نکلتا ہے ۱۲ منہ [3] دوسری روایت میں ہے اس وجہ سے کہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھی ۱۲ منہ [4] کئی صحابہ اور اہل ظاہر کا یہی قول ہے کہ صرف دخول سے اگر انزال نہ ہو غسل واجب نہیں ہوتا اور حدیث میں بھی یہی مضمون ہے انما الماء من الماء لیکن اکثر علماء اور ائمہ اربعہ کا یہ قول ہے کہ مجرد دخول کے ساتھ غسل واجب ہو جاتا ہے انزال ہو یا نہ ہو اور انما الماء من الماء کی حدیث کو وہ منسوخ کہتے ہیں امام بخاری کے نزدیک یہ حدیث منسوخ نہیں ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ وَرَأْسُهٗ يَقْطُرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ قُحِطْتَ فَعَلَيْكَ الْوُضُوْءُ تَابَعَهٗ وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ وَلَمْ يَقُلْ غُنْدَرٌ وَّيَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ الْوُضُوْءُ ؛

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو نضر نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے حکم سے انہوں نے ذکوان سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری آدمی کو بلا بھیجا وہ اس حالت سے حاضر ہوا کہ اُس کے سر پر سے پانی ٹپک رہا تھا آپ نے فرمایا شاید ہم نے تجھ کو جلدی میں ڈال دیا[۱] اس نے کہا جی ہاں تب آپ نے فرمایا جب تو جلدی میں پڑ جائے یا تیری منی رک جائے (انزال نہ ہو) تو وضو کر ڈال (غسل ضرور نہیں) نضر کے ساتھ اس حدیث کو وہب نے بھی شعبہ سے روایت کیا امام بخاری نے کہا غندر اور یحییٰ نے اس حدیث میں شعبہ سے وضو کا ذکر نہیں کیا[۲]

بَاب ۱۳۱ الرَّجُلُ يُوَضِّئُ صَاحِبَهٗ ؛

باب کوئی شخص اپنے ساتھی کو وضو کرائے تو کیسا ہے؛

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ عَدَلَ إِلَى الشِّعْبِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ قَالَ أُسَامَةُ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلَيْهِ وَيَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتُصَلِّيْ قَالَ الْمُصَلّٰى أَمَامَكَ ؛

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن ہارون نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے کریب سے جو ابن عباس کے غلام تھے انہوں نے اسامہ بن زیدؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفات سے لوٹے تو گھاٹی کی طرف مڑ گئے (راستہ چھوڑ کر) وہاں حاجت سے فارغ ہوئے اسامہ نے کہا میں آپ پر پانی ڈالتا جاتا تھا آپ وضو کر رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نماز پڑھیں گے آپ نے فرمایا نماز آگے پڑھیں گے[۳]

(بقیہ صفحہ سابقہ) وہ کہتے ہیں اگر غسل کرے تو زیادہ احتیاط ہے لیکن وضو بھی کافی ہے پورا بیان اس کا انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الغسل میں آئے گا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا)

[۱] تو انزال ہونے سے پہلے ہی چلا آیا اس خیال سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہیں وہ جماع کو چھوڑ کر غسل کر کے فوراً حاضر ہوا ۱۲ منہ [۲] غندر اور یحییٰ کی روایتوں کو امام احمد نے مسند میں نکالا یحییٰ کی روایت میں یوں ہے تجھ پر غسل نہیں ہے اور غندر کی روایت میں یوں ہے تجھ پر غسل نہیں وضو ہے شاید امام بخاری کے شیخ نے غندر سے جو روایت نقل کی ہو اس میں وضو کا ذکر نہ ہو ۱۲ منہ [۳] یعنی مزدلفہ میں جا کر یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اس سے یہ نکلا کہ وضو میں دوسرے کی مدد لینا درست ہے اور وہ خلاف سنت نہیں جو فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وہ اولیٰ ہے ۱۲ منہ

۱۸۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَأَنَّهُ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَهُ وَأَنَّ الْمُغِيرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے بیان کیا کہا میں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو سعد بن ابراہیم نے خبر دی ان کو نافع بن جبیر ابن مطعم نے انہوں نے عروہ بن مغیرہ بن شعبہ سے سنا وہ اپنے باپ مغیرہ بن شعبہؓ سے وہ ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور (جب لوٹ کر آئے تو) مغیرہ آپ پر پانی ڈالنے لگے آپ وضو کر رہے تھے آپ نے اپنا منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا اور دونوں موزوں پر مسح کیا۔

بَابُ ۱۳۲ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ بَعْدَ الْحَدَثِ وَغَيْرِهِ

وَقَالَ مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ لَا بَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ وَبِكَتْبِ الرِّسَالَةِ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ إِنْ كَانَ عَلَيْهِمْ إِزَارٌ فَسَلِّمْ وَإِلَّا فَلَا تُسَلِّمْ ۔

باب قرآن کا پڑھنا (لکھنا) وغیرہ بے وضو درست ہے[۱]

اور منصور نے ابراہیم نخعی سے نقل کیا حمام کے اندر قرآن پڑھنے میں کچھ برائی نہیں[۲] اور خط وغیرہ بے وضو لکھ سکتا ہے[۳] اور حماد بن ابی سلیمان نے ابراہیم نخعی سے نقل کیا اگر حمام میں جو لوگ نہاتے ہوں وہ تہ بند باندھے ہوں تو ان کو سلام کر ورنہ نہ کر[۴]

۱۸۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے مخرمہ بن سلیمان سے انہوں نے کریب سے جو ابن عباس کے غلام تھے ان سے ابن عباسؓ نے بیان کیا وہ ایک رات ام المومنین میمونہؓ کے پاس جو ان کی خالہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں رہے ابن عباسؓ نے کہا میں بچھونے کے چوڑان میں لیٹا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی اس کے لمباؤ میں لیٹے پھر آپ نے آرام فرمایا جب آدھی رات ہوئی یا اس سے کچھ ہی پہلے یا اس سے کچھ بعد تو آپ بیدار ہوئے (نیند سے جاگے)

---

[۱] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے قرآن وغیرہ دوسرے اذکار اور ادعیہ کا بے وضو پڑھنا درست ہے ۱۲ منہ [۲] حمام میں اکثر آدمی بے وضو ہوتا ہے بعضوں نے اس کو مکروہ سمجھا ہے ۱۲ منہ [۳] حالانکہ خط کے شروع میں کبھی بسم اللہ لکھی جاتی ہے کبھی کوئی آیت یا حدیث اس میں لکھی جاتی ہے ۱۲ [۴] کیونکہ حمام میں ننگے نہانا اور ستر کھولنا حرام ہے اور بدعت اور ایسے لوگوں کو جو حرام یا بدعت میں مصروف ہوں سلام نہ کرنا چاہیے یا اس وجہ سے کہ جب اُن کو سلام کرے گا اور وہ ننگے ہوں گے تو ننگے پنے میں جواب دیں گے اور ایسی حالت میں ذکر الٰہی کرنا مکروہ ہے جیسے پاخانہ میں ۱۲ منہ

حَتّٰۤى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهٗ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهٗ بِقَلِيْلٍ اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَّجْهِهٖ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُّعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ؕ

اور بیٹھ کر اپنی آنکھیں ہاتھ سے ملنے لگے پھر سورہ آل عمران کے اخیر کی دس آیتیں پڑھیں (ان فی خلق السموات سے اخیر تک[۵۱]) پھر ایک پرانی مشک کی طرف گئے جو لٹک رہی تھی اس میں سے اچھی طرح وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے ابن عباس نے کہا میں بھی کھڑا ہوا اور جیسا آنحضرت نے کیا تھا میں نے بھی کیا پھر میں آپ کے پہلو میں کھڑا ہوا آپ نے (پیار سے) اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا داہنا کان پکڑ کر اس کو مروڑنے لگے اس کے بعد آپ نے (تہجد کی) دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں (سب بارہ رکعتیں) پھر وتر پڑھا پھر لیٹ رہے یہاں تک کہ مؤذن آپ کے پاس آیا اس وقت آپ کھڑے ہوئے اور ہلکی پھلکی دو رکعتیں (فجر کی سنت کی) پڑھیں پھر باہر نکلے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

بَابٌ ۱۳۳ مَنْ لَّمْ يَتَوَضَّاْ اِلَّا مِنَ الْغَشْيِ الْمُثْقِلِ ؕ

باب جب سخت غشی ہو (بالکل ہوش نہ رہے[۵۲]) تو وضو ٹوٹے گا۔

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَاَتِهٖ فَاطِمَةَ عَنْ جَدَّتِهَا اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُّصَلُّوْنَ فَاِذَا هِيَ قَآئِمَةٌ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَاَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَآءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ اٰيَةٌ فَاَشَارَتْ اَنْ نَّعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ وَجَعَلْتُ اَصُبُّ فَوْقَ

ہم سے اسمٰعیل بن اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنی بی بی فاطمہؓ بنت منذر سے انہوں نے اپنی دادی اسماء بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا جب سورج کو گہن لگا تو میں حضرت عائشہ ام المومنینؓ کے پاس آئی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں دیکھا تو لوگ نماز میں کھڑے ہیں اور عائشہ بھی کھڑی نماز پڑھ رہی ہیں میں نے (نماز ہی میں) ان کو پوچھا لوگوں کا کیا حال ہے انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ کہا میں نے کہا کیا (عذاب کی) کوئی نشانی ہے انہوں نے اشارے سے کہا ہاں

[۵۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے بے وضو قرآن کی آیتیں پڑھیں اس پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ نیند سے آپ کا وضو نہیں جاتا تو بے وضو ہونا کہاں سے ثابت ہوا جواب یہ ہے کہ جب آپ نے وضو کیا تو ظاہر یہی ہے کہ وضو ٹوٹ گیا تھا دوسرے آپ اپنی بی بی کے ساتھ سوئے تھے اور عورت کا چھونا ناقض وضو ہے بعضوں نے کہا ابن عباسؓ نے جو اس روایت میں کہا کہ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں نے بھی کیا اس سے امام بخاری نے دلیل لی کیونکہ ابن عباسؓ اس وقت باوضو نہ تھے اور انہوں نے بھی آیتیں پڑھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع نہ کیا ۱۲ منہ [۵۲] مطلب یہ کہ خفیف بیہوشی سے نہیں ٹوٹے گا حس کو عربی میں اغما کہتے ہیں کیونکہ اس میں ہوش و حواس باقی رہتے ہیں ایک ذرہ غفلت سی ہو جاتی ہے ۱۲ منہ

رَأْسِيْ مَاءً فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ اَرَهٗ اِلَّا قَدْ رَاَيْتُهٗ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ يُؤْتٰى اَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهٗ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوْقِنُ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جَآءَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى فَاَجَبْنَا وَاٰمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا اِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهٗ ۔

پھر میں کھڑی ہوئی یہاں تک کہ مجھ کو غش آگیا اور میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی[51] جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ کی تعریف کی اس کی خوبی بیان کی پھر فرمایا جو چیز میں نے کبھی نہیں دیکھی تھی وہ آج میں نے اس جگہ دیکھ لی یہاں تک کہ بہشت اور دوزخ کو بھی دیکھ لیا اور مجھ کو یہ وحی آئی کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہوگا اتنا ہی یا اس کے قریب قریب جتنا دجال کے سامنے ہوگا فاطمہؓ نے کہا میں نہیں جانتی اسماءؓ نے کون سا لفظ کہا[52] تم میں سے ہر ایک کے پاس (قبر میں) فرشتے آئیں گے اور کہیں گے تو اس شخص کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا ہے لیکن ایماندار یا یقین رکھنے والا میں نہیں جانتی اسماءؓ نے کون سا لفظ کہا یوں کہے گا وہ محمدؐ ہیں اللہ کے رسول ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت کی باتیں لے کر آئے ہم نے اُن کا کہنا قبول کیا اور ایمان لائے ان کی پیروی کی تب اس سے کہا جائے گا تو اچھی طرح سو رہ ہم تو جانتے تھے کہ تو ایماندار تھا اور جو منافق ہوگا یا شک کرنے والا میں نہیں جانتی اسماءؓ نے کونسا لفظ کہا وہ کہے گا میں نہیں جانتا میں نے لوگوں کو کچھ کہتے سنا[53] تو میں بھی کہنے لگا۔

بَابُ ۱۳۷ مَسْحِ الرَّاْسِ كُلِّهٖ

لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَرْاَةُ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ تَمْسَحُ عَلٰى رَاْسِهَا وَسُئِلَ مَالِكٌ اَيُجْزِئُ اَنْ يَّمْسَحَ بَعْضَ رَاْسِهٖ

باب سارے سر پر مسح کرنا

کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ مائدہ میں) فرمایا اور اپنے سروں پر مسح کرو[54] اور سعید بن مسیب نے کہا عورت بھی مرد کی طرح اپنے (سارے) سر پر مسح کرے اور امام مالک سے پوچھا گیا کیا تھوڑے سے سر کا مسح

[51] یعنی نماز میں نہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ اسماءؓ کو غشی آگئی تھی مگر انہوں نے تازہ وضو نہیں کیا ۱۲ منہ
[52] یعنی یوں کہا کہ اتنا ہی امتحان جتنا دجال کے سامنے ہوگا یا یوں کہا اس کے قریب قریب یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ
[53] کوئی آپ کو شاعر بتلاتا کوئی کاہن کوئی جادوگر میں بھی وہی کہنے لگا مجھے کسی بات کا یقین نہ تھا نہ میں نے خود غور کیا تھا اس حدیث سے اندھادھند تقلید کی بڑی مذمت ثابت ہوئی ۱۲ منہ
[54] اور کوئی حد بیان نہیں کی کہ آدھے یا چوتھائی سر کی جیسے ہاتھوں میں قید لگائی کہنیوں تک اور پاؤں میں ٹخنوں تک تو سارے سر کا مسح لازم ہوگا جب سر پر عمامہ نہ ہو اگر عمامہ ہو تو پیشانی سے مسح شروع کرکے عمامہ پر ہاتھ پھیر لیوے یہ کافی ہو جائے گا عمامہ اتارنا ضروری نہیں اہل حدیث کا یہی قول ہے اور جس نے چوتھائی سر کا مسح فرض رکھا ہے یا ایک بال یا دو بال کا بھی مسح کافی سمجھا ہے اس کی دلیل قوی نہیں ہے ۱۲ منہ

فَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ ؛

۱۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَّهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تُرِيَنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدِهٖ فَغَسَلَ يَدَهٗ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ حَتّٰى ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَاَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ؛

بَاب ۱۳۵ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؛

۱۸۴ - حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ نَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ اَبِيْ حَسَنٍ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّاَ لَهُمْ وُضُوْءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكْفَاَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ غَرَفَاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ

بھی کافی ہے تو انہوں نے عبداللہ بن زید کی حدیث سے دلیل لی[۱]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عمرو بن یحییٰ مازنی سے انہوں نے اپنے باپ یحییٰ بن عمارہ سے کہ ایک شخص نے عبداللہ بن زیدؓ سے پوچھا جو عمرو بن یحییٰ کے دادا تھے[۲] کیا تم مجھ کو بتلا سکتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کر وضو کیا کرتے تھے عبداللہ بن زید نے کہا ہاں پھر انہوں نے پانی منگوایا اور اپنے ہاتھ پر (یا دونوں ہاتھوں پر) ڈالا اس کو دوبارہ دھویا پھر تین بار کلی کی اور ناک سنکی پھر اپنا منہ تین بار دھویا پھر اپنے ہاتھوں کو دو دو بار دونوں کہنیوں تک دھویا پھر دونوں ہاتھوں سے اپنے سر پر مسح کیا آگے سے لے گئے اور پیچھے سے لائے یعنی پہلے سر کے آگے سے شروع کیا اور دونوں ہاتھوں کو گدی تک لے گئے پھر جہاں سے شروع کیا تھا وہیں تک ہاتھوں کو لے آئے پھر دونوں پاؤں دھوئے۔

باب دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھونا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم کو وہیب نے خبر دی انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں عمرو بن ابی حسن (اپنے چچا) کے پاس موجود تھا انہوں نے عبداللہ بن زیدؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کر وضو کرتے تھے انہوں نے پانی کا ایک طشت منگوایا اور آنحضرتؐ کا سا وضو کر کے لوگوں کو بتلایا تو پہلے اس طشت میں اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا ان کو تین بار دھویا پھر اپنا ہاتھ اس طشت میں ڈال کر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ناک سنکی تین چلوؤں سے[۳]

---

[۱] جو امام بخاری نے آگے بیان کی پوچھنے والا اسحاق بن عیسیٰ تھا گویا امام مالک نے یہ تبلادیا کہ عبداللہ بن زید کی حدیث سے سارے سر کا مسح نکلتا ہے تو سارے ہی سر کا مسح فرض ہے ۱۲ منہ

[۲] یعنی باپ کے چچا وہ بھی دادا ہوئے کیونکہ پوچھنے والا عمرو بن ابی حسن تھا اور عمرو بن یحییٰ کے دادا عمارہ تھے عمارہ اور عمرو بن ابی حسن بھائی بھائی تھے ۱۲ منہ

[۳] یعنی ایک چلو لیا آدھے سے کلی کی اور آدھا ناک میں ڈالا پھر دوسرا چلو لیا اس سے بھی اسی طرح کیا پھر تیسرا چلو لیا اور ایسا ہی کیا ۱۲ منہ

فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَمَسَحَ رَأْسَهٗ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ؞

پھر اپنا ہاتھ اس میں ڈال کر (پانی لے کر) اپنا منہ تین بار دھویا پھر اپنا ہاتھ اس میں ڈال کر اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا پھر اپنا ہاتھ ڈال کر (پانی لے کر) سر پر مسح کیا آگے سے ہاتھوں کو لے گئے اور پیچھے سے لائے ایک ہی بار پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے

باب ۱۳۶ اِسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوْءِ النَّاسِ وَاَمَرَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَهْلَهٗ اَنْ يَّتَوَضَّؤُوْا بِفَضْلِ سِوَاكِهٖ ؞

باب لوگوں کے وضو سے جو پانی بچ رہا ہو اس کو کام میں لانا[۵۱] اور جریر بن عبداللہ نے اپنے گھر والوں سے کہا ان کی مسواک کرنے کے بعد جو پانی بچ رہا اس سے وضو کریں[۵۲]

۱۸۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جُحَيْفَةَ يَقُوْلُ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَأُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهٖ فَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهُمَا اشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا ؞

ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حکم نے کہا میں نے ابو جحیفہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو ہم پر برآمد ہوئے وضو کا پانی آپ کے پاس لایا گیا آپ نے وضو کیا پھر لوگ آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی لینے لگے اور بدن پر ملنے لگے پھر آپ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں (اس لیے کہ آپ مسافر تھے) اور آپ کے سامنے ایک برچھی گڑی تھی اور ابو موسیٰ اشعریؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے[۵۳] ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور اپنے منہ اور ہاتھ اس میں دھوئے اور اس میں کلی کی پھر بلالؓ اور ابو موسیٰؓ سے کہا اس میں سے دونوں پی لو اور اپنے منہ اور سینوں پر ڈالو[۵۴]

۱۸۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب

---

۵۱ بچے ہوئے پانی سے یہاں وہ پانی مراد ہے جو وضو کے بعد برتن میں بچ رہے یا جو پانی وضو کرنے والے اعضاء سے ٹپکے یعنی جس کو مستعمل پانی کہتے ہیں بعضے لوگوں نے اس پانی کو نجس سمجھا ہے اور یہی قول ہے امام ابو یوسف کا اور ایک روایت امام ابو حنیفہ سے بھی ایسی ہی ہے امام بخاری نے یہ باب لا کر اس قول کا رد کیا ۱۲ منہ ۵۲ اس اثر کو ابن ابی شیبہ اور دارقطنی نے نکالا اس کے ایک طریق میں یہ ہے کہ جریر مسواک کر کے اس کا سرا پانی میں ڈبو دیتے تھے ایسا کرنے سے وہ مستعمل ہو گیا اور جب اس سے اپنے گھر والوں کو وضو کرنے کا حکم دیا تو وہ پانی پاک ہوا اور پاک کرنے والا بھی اور یہی صحیح ہے اور اکثر علماء حدیث کا یہی قول ہے کہ جو پانی وضو کرنے والے کے اعضا سے ٹپکے وہ پاک ہے ابن منذر نے اس پر اجماع نقل کیا ہے ۱۲ منہ ۵۳ اس حدیث کو خود امام بخاری نے مغازی میں سند سے نقل کیا ۱۲ منہ ۵۴ معلوم ہوا کہ مستعمل پانی پاک ہے ابن بطال نے کہا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ آدمی کے منہ کا لعاب نجس نہیں ہے ۱۲ منہ

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِنْ بِئْرِهِمْ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَغَيْرِهِ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ ❊

بن ابراہیم بن سعد نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے محمود بن ربیع نے بیان کیا اور یہ محمود وہی ہیں جن کے منہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کر دی تھی جب وہ بچے تھے ان کے کنویں کے پانی سے اور عروہ نے مسور بن مخرمہ وغیرہ (مروان) سے روایت کی ہر ایک اپنے ساتھی کو سچا بتاتا تھا کہ (عروہ بن مسعود نے مکہ کے مشرکوں سے کہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے ہیں تو آپ کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے لیے لوگ لڑنے پر مستعد ہو جاتے ہیں[1]

بَابٌ ۱۳۷ -

باب

۱۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنِ الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَقِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ ❊

ہم سے عبدالرحمٰن بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمعیل نے انہوں نے جعد بن عبدالرحمان سے انہوں نے کہا میں نے سائب بن یزید سے سُنا وہ کہتے تھے میری خالہ[2] مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا بھانجا بیمار ہے (پاؤں کے درد سے) آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی پھر آپ نے وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا پھر آپ کی پیٹھ کے پیچھے جا کھڑا ہوا میں نے مہر نبوت کو دیکھا آپ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں ایسی تھی جیسے چھپر کھٹ کی گھنڈی[3]

بَابٌ ۱۳۸ مَنْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ

باب ایک ہی چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا[4]

---

[1] یہ ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو امام بخاریؒ نے کتاب الشروط میں نکالا اور یہ واقعہ صلح حدیبیہ کا ہے جب مشرکوں کی طرف سے عروہ بن مسعود ثقفی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گفتگو کرنے کے لیے آیا تھا اس نے لوٹ کر مشرکوں سے جا کر بیان کیا کہ آنحضرتؐ کے صحابہ آپ کے ایسے جانثار ہیں کہ آپ کے وضو سے جو پانی بچ رہتا ہے اس کے لینے کے لیے ایسے گرتے ہیں گویا قریب ہے کہ لڑ مریں گے سبحان اللہ اگر پیغمبر صاحب سے اور آپ کے کلام سے اتنی بھی محبت نہ ہو تو پھر ایمان کس کام کا ۱۲ منہ [2] ان کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [3] ایک روایت میں یہ ہے جیسے کبوتر کا انڈا ایک روایت میں ہے جیسے سیب اور اختلاف ہے ولادت کے وقت سے یہ مہر آپ کے جسم پر موجود تھی یا بعد ولادت کے پیدا ہوئی ابو نعیم نے دلائل میں ایک روایت کی جس سے دوسرا امر ثابت ہوتا ہے ۱۲ منہ [4] اس باب سے امام بخاری نے ان لوگوں کا رد کیا جو کلی اور ناک میں پانی ڈالنا الگ چلو سے سنت کہتے ہیں۔ اور طلحہ بن مصرف کی حدیث سے دلیل لیتے ہیں لیکن اس حدیث میں کلام ہے نووی نے کہا صحیح حدیثوں سے یہی ثابت ہے کہ

(باقی بر صفحہ آئندہ)

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَفْرَغَ مِنَ الْإِنَاءِ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ أَوْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَا أَقْبَلَ وَمَا أَدْبَرَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے کہا ہم سے عمرو بن یحیٰی نے انہوں نے اپنے باپ یحیٰی بن عمارہ سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے انہوں نے پہلے برتن سے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا ان کو دھویا پھر اندر دھویا یا یوں کہا کہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے تین بار ایسا کیا[1] پھر دونوں ہاتھوں کو دونوں کہنیوں تک دو دو بار[2] اور سر پر آگے اور پیچھے دونوں طرف مسح کیا اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے پھر کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح سے وضو کیا کرتے تھے[3]

بَابُ ۱۳۹ مَسْحِ الرَّأْسِ مَرَّةً ؕ
باب سر کا مسح ایک بار کرنا[4]

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ فَكَفَأَهُ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا بِثَلٰثِ غَرَفَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ بِهِمَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ؕ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عمرو بن یحیٰی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں عمرو بن ابی حسن (اپنے چچا کے) پاس موجود تھا انہوں نے عبداللہ بن زید سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو پوچھا عبداللہ نے پانی کا ایک طشت منگوایا ان کے سامنے وضو کیا (پہلے) اس کو دونوں ہاتھوں پر جھکایا تین بار ان کو دھویا پھر برتن میں ہاتھ ڈال دیا اور تین چلوؤں سے تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور پانی لے کر تین بار اپنا منہ دھویا پھر برتن میں ہاتھ ڈالے دونوں ہاتھوں کو دونوں کہنیوں تک دو دو بار دھویا پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور سر پر آگے اور پیچھے دونوں طرف مسح کیا پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور اپنے

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ

ہم سے (اسی حدیث کو) موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے وہیب

حاشیہ صفحہ ۱۹۰) تین چلوئے اور ہر ایک چلو میں سے آدھے سے کلی کرے آدھے سے ناک میں پانی ڈالے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] یہ شک امام بخاری کے شیخ مسدد سے ہوئی مسلم کی روایت میں شک نہیں ہے صاف یوں مذکور ہے کہ اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا پھر اس کو نکالا اور کلی کی ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا کہ وضو میں یہ درست ہے کہ کسی عضو کو تین بار دھوئے کسی کو دو بار ۱۲ منہ [3] یعنی سر کا مسح دو بار یا تین بار ضرور نہیں ہے نہ مستحب ہے ۱۲ منہ

وَقَالَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ؛

باب ۱۴۰ ـ وُضُوْءُ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهٖ وَفَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْأَةِ وَتَوَضَّأَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْحَمِيْمِ وَمِنْ بَيْتِ نَصْرَانِيَّةٍ ؛

۱۹۱ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ يَتَوَضَّؤُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا ؛

باب ۱۴۱ ـ صَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءَهٗ عَلَى الْمُغْمٰى عَلَيْهِ ؛

۱۹۲ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَاَنَا مَرِيْضٌ لَا اَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ فَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوْئِهٖ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنِ الْمِيْرَاثُ اِنَّمَا يَرِثُنِيْ كَلَالَةٌ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرَآئِضِ ؛

سے اس میں یوں ہے کہ سر پر ایک بار مسح کیا۔

باب مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ مل کر وضو کرنا۔

اور عورت کے وضو سے جو پانی بچ رہے اس کا استعمال کرنا اور حضرت عمرؓ نے گرم پانی سے وضو کیا اور ایک نصرانی عورت کے گھر سے پانی لے کر[۱]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مرد اور عورتیں مل کر (ایک ہی برتن میں سے) وضو کیا کرتے[۲]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو سے بچا ہوا پانی بے ہوش آدمی پر ڈالنا۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے کہا میں نے جابرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے میں ایسا بیمار تھا کہ بالکل بے ہوش آپ نے وضو کیا اور وضو کا پانی یا وضو سے بچا ہوا پانی مجھ پر ڈالا مجھ کو ہوش آ گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا وارث کون ہوگا میں تو کلالہ ہوں[۳] تب فرائض کی آیت اتری (جو سورہ نساء کے اخیر میں ہے)[۴]

---

[۱] یہ دو جدا جدا اثر ہیں پہلے اثر کو سعید بن منصور اور عبدالرزاق نے اور دوسرے کو شافعی اور عبدالرزاق نے نکالا اور ان دونوں اثروں کی باب سے مناسبت بیان کرنے میں علماء حیران ہوئے ہیں بعضوں نے یوں کہا کہ جب پانی گھر میں گرم ہوتا تو عورتیں بھی اس میں شریک ہو جاتی ہوں گی اسی طرح یہ نصرانی عورت ممکن ہے کہ کسی مسلمان کے نکاح میں ہو اور اس نے حیض کا غسل کر کے پانی بچا رکھا ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے وضو کیا ہو مگر ایسے بعید احتمالات سے کوئی عقلمند آدمی دلیل نہیں لے سکتا خصوصاً امام بخاریؒ تو صحیح یہ ہے کہ ان اثروں کو امام بخاری علیہ الرحمۃ نے محض فائدے کے لیے بیان کر دیا اور اس سے غرض یہ ہے کہ جیسے بعضے لوگ عورت کے بچے ہوئے پانی سے طہارت کو منع جانتے تھے اسی طرح گرم پانی سے یا کافر کے پانی سے بھی منع سمجھتے تھے تو اس کا جواز ظاہر کر دیا ۱۲ [۲] شاید یہ پردہ اترنے سے پیشتر ہوگا بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مرد اور عورتیں جو ایک دوسرے کے محرم ہوتے بعضوں نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مرد ایک جگہ ملکر وضو کرتے اور عورتیں ایک جگہ مل کر واللہ اعلم ۱۲ [۳] کلالہ اس کو کہتے ہیں جس کا نہ باپ دادا ہو نہ اس کی اولاد ہو باب کی مناسبت اس جملہ سے ظاہر ہے کہ آپ نے وضو کا بچا ہوا پانی جابرؓ پر ڈالا اگر یہ پانی ناپاک ہوتا تو آپ ان پر کیوں ڈالتے ۱۲ منہ [۴] وہ آیت یہ ہے یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ اخیر تک اس کا ذکر ان شاء اللہ کتاب التفسیر میں آئے گا ۱۲ منہ

باب ۱۴۲ الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ فِي الْمِخْضَبِ وَالْقَدَحِ وَالْخَشَبِ وَالْحِجَارَةِ ۞

۱۹۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّارِ اِلٰى اَهْلِهٖ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ مَاءٌ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ اَنْ يَّبْسُطَ فِيْهِ كَفَّهٗ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ قُلْنَا كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَمَانِيْنَ وَزِيَادَةً ۞

باب لگن، پیالے، لکڑی اور پتھر کے برتن میں سے غسل اور وضو کرنا۔

ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن بکر سے سنا کہا ہم سے حمید نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا (عصر کی) نماز کا وقت آن پہنچا پھر جس کا گھر قریب تھا وہ تو اپنے گھر (وضو کرنے کو) گیا اور کچھ لوگ (جن کے گھر دور تھے ان کو وضو نہ تھا) رہ گئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پتھر کی ایک لگن لائے جس میں پانی تھا وہ اتنی چھوٹی تھی کہ آپ اپنی ہتھیلی اس میں پھیلا نہ سکے لیکن (باوجود اس کے) سب لوگوں نے (اس میں سے) وضو کر لیا حمید نے کہا میں نے انس سے پوچھا اس وقت تم کتنے آدمی تھے انہوں نے کہا اسّی سے کچھ زیادہ[۱]

۱۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ ۞

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا انہوں نے برید سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابوموسیٰؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا پیالہ منگوایا اس میں ہاتھ دھوئے منہ دھویا اور اس میں کلی کی[۲]

۱۹۵ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجْنَا لَهٗ مَاءً فِيْ تَوْرٍ مِّنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ فَاَقْبَلَ بِهٖ وَاَدْبَرَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے کہا ہم سے عمرو ابن یحییٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن زیدؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ہمارے پاس) آئے ہم نے ایک پیتل کی لگن میں آپ کے لیے پانی رکھا آپ نے وضو کیا اور تین بار اپنا منہ دھویا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو دو بار دھوئے اور سر پر مسح کیا آگے سے لے گئے اور پیچھے سے لائے اور دونوں پاؤں دھوئے

[۱] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اس میں آپ کا ایک بڑا معجزہ ہے انسؓ نے کہا میں دیکھ رہا تھا آپ کی انگلیوں کے بیچ میں سے پانی پھوٹ رہا تھا ۱۲ منہ [۲] گو اس حدیث میں وضو کا ذکر نہیں ہے مگر ہاتھ منہ دھونا دونوں وضو کے اعمال ہیں اور احتمال ہے کہ آپ نے وضو کو پورا کیا ہو لیکن راوی نے اس کا ذکر نہ کیا ہو اس صورت میں باب کا مطلب نکل آئے گا ۱۲ منہ

١٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَتَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهُ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ وَأُجْلِسَ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ تِلْكَ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ ؛

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی حضرت عائشہؓ نے فرمایا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہوگئی تو آپ نے اپنی (دوسری) بیبیوں سے میرے گھر میں تیمارداری ہونے کی اجازت لی انہوں نے اجازت دے دی آپ دو آدمیوں کے بیچ میں (ان پر ٹیکا دے کر) نکلے آپ کے دونوں پاؤں زمین پر لکیر کرتے جاتے تھے[۱] وہ دو آدمی عباسؓ تھے اور ایک اور شخص عبیداللہ نے کہا میں نے یہ حدیث عبداللہ بن عباسؓ سے بیان کی انہوں نے کہا تو جانتا ہے وہ دوسرے شخص کون تھے میں نے کہا میں نہیں جانتا انہوں نے کہا وہ علی بن ابی طالب تھے[۲] اور حضرت عائشہ بیان کرتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر (یعنی میرے حجرے میں) آگئے اور آپ کی بیماری سخت ہوگئی تو آپ نے فرمایا مجھ پر ایسی سات مشکیں بہاؤ جن کے ڈاٹ نہ کھولے گئے ہوں شاید میں لوگوں کو وصیت کر سکوں پھر آپ کو ام المومنین حفصہؓ کی ایک لگن میں بٹھایا (وہ تانبے کی تھی) اور ہم نے یہ مشکیں آپ پر بہانا شروع کیں یہاں تک کہ آپ ہم کو اشارہ کرتے لگے بس بس تم اپنا کام پورا کر چکیں پھر آپ لوگوں پر برآمد ہوئے[۳]

بَابُ ١٤٣ الْوُضُوءِ مِنَ التَّوْرِ ؛

باب طشت سے وضو کرنا۔

١٩٧ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے اپنے باپ یحییٰ بن عمارہ

---

[۱] ضعف اور ناتوانی کی وجہ سے آپ پاؤں اٹھا کر چل نہیں سکتے تھے اس لیے آپ کے پاؤں زمین پر گھسٹتے جاتے تھے اور زمین پر لکیر پڑتی جاتی تھی ۱۲ منہ

[۲] حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ میں مقتضائے بشریت کچھ رنج آگیا تھا اس وجہ سے حضرت عائشہ نے ان کا نام نہیں لیا ۱۲ منہ [۳] کہتے ہیں آپ نے نماز پڑھی اور لوگوں کو وعظ سنائی ہائے یہ آپ کی آخری وعظ تھی اب زیادہ قلم کو طاقت نہیں کہ کچھ لکھے دل کانپ رہا ہے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہیں بخار میں ٹھنڈے پانی سے نہانا خصوصاً جب صفراوی بخار ہو نہایت مفید ہے اور جس طبیب نے اس کا انکار کیا ہے وہ جاہل اور ناتجربہ کار ہے ۱۲ منہ

قَالَ كَانَ عَمِّي يُكْثِرُ مِنَ الْوُضُوْءِ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبِرْنِي كَيْفَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّاءٍ فَكَفَأَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِّنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ فَاغْتَرَفَ بِهِمَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدَيْهِ مَاءً فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَدْبَرَ بِيَدَيْهِ وَأَقْبَلَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ ؞

سے انہوں نے کہا میرے چچا (عمرو بن ابی حسن) وضو میں بہت پانی بہاتے تھے[۱] انہوں نے عبداللہ بن زیدؓ سے کہا مجھ کو بتلاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کر وضو کرتے تھے انہوں نے پانی کا ایک طشت منگوایا (پہلے) اپنے ہاتھوں پر جھکا کر ان کو تین بار دھویا پھر اپنا ہاتھ طشت میں ڈال دیا اور کلی کی اور ناک چھینکی ایک ہی چلو سے تین بار پھر دونوں ہاتھ طشت میں ڈال کر چلو بھر لیا اور تین بار اپنا منہ دھویا پھر دو دو بار دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے پھر دونوں ہاتھ سے پانی لیا اور اپنے سر پر مسح کیا ہاتھوں کو پیچھے لے گئے اور آگے لائے پھر دونوں پاؤں دھوئے پھر کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا

۱۹۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِإِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَّحْرَاحٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيْهِ قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ قَالَ أَنَسٌ فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مَا بَيْنَ السَّبْعِيْنَ إِلَى الثَّمَانِيْنَ ؞

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے بیان کیا انہوں نے ثابت سے سُنا انہوں نے انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک برتن منگوایا تو ایک کھلے منہ کا چوڑا ادھلا پیالہ لائے اس میں تھوڑا سا پانی تھا آپ نے اپنی انگلیاں اس میں رکھ دیں انسؓ نے کہا میں پانی کو دیکھنے لگا وہ آپ کی مبارک انگلیوں کے بیچ میں سے پھوٹ رہا تھا انسؓ نے کہا میں نے اندازہ کیا تو ستر سے لے کر اسی تک آدمیوں نے اس سے وضو کیا[۲]

بَابُ ۱۴۴ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ ؞

باب ایک مد پانی سے وضو کرنا۔

۱۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ أَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ وَيَتَوَضَّأُ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر نے کہا مجھ سے عبداللہ بن جبیر نے کہا میں نے انسؓ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے لے کر پانچ مد پانی تک سے غسل کرتے تھے یا اپنا بدن دھوتے تھے اور ایک مد پانی سے

[۱] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے بہت وضو کیا کرتے تھے ۱۲ [۲] اگلی روایت میں گزرا کہ اسی سے کچھ زیادہ لوگوں نے اس سے وضو کیا اور جابرؓ نے پندرہ سو آدمیوں کو بیان کیا ہے اور ایک روایت میں تین سو آدمی مذکور ہیں یہ اختلاف ضرر نہیں کرتا کیوں کہ ایسے واقعہ متعدد بار ہوئے ہیں ۱۲ منہ

بِالْمُدِّ ۔

باب ۱۴۵ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ۔

۲۰۰ ۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سَأَلَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا حَدَّثَكَ شَيْئًا سَعْدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْأَلْ عَنْهُ غَيْرَهُ وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدًا حَدَّثَهُ فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ ۔

۲۰۱ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ

وضو کر لیتے [۵۱]

باب موزوں پر مسح کرنا۔

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا انہوں نے ابن وہب سے کہا مجھ سے عمرو بن حارث نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو النضر نے بیان کیا انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمان سے سُنا انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا [۵۲] اور عبداللہ بن عمرؓ نے یہ مسئلہ (موزوں پر مسح کرنے کا) حضرت عمرؓ سے پوچھا انہوں نے کہا ہاں موزوں پر مسح آنحضرتؐ نے کیا ہے اور جب سعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث تجھ سے بیان کریں تو پھر دوسرے کسی سے اس کو نہ پوچھ [۵۳] اور موسیٰ بن عقبہ نے اپنی روایت میں یوں کہا مجھ کو ابو النضر نے خبر دی ان سے ابو سلمہ نے بیان کیا کہ سعد نے ان سے یہ حدیث بیان کی تو عمر نے عبداللہ بن عمرؓ سے ایسا ہی کہا۔

ہم سے عمرو بن خالد حرانی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے نافع بن جبیر سے انہوں نے عروہ بن مغیرہ سے انہوں نے اپنے باپ مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ حاجت کے لیے نکلے مغیرہ ایک

---

[۵۱] یہ گویا کم مقدار ہے یعنی سنت یہ ہے کہ وضو ایک مد پانی سے کم میں نہ کرے اور غسل ایک صاع پانی سے کم میں نہ کرے صاع چار مد کا ہوتا ہے اور مد ایک رطل اور تہائی رطل کا ہمارے ملک کے وزن سے صاع سوا دو سیر ہوتا ہے اور مد آدھ سیر سے کچھ زیادہ دوسری روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو میں دو رطل پانی کافی ہے اور صحیح یہ ہے کہ مقدار مختلف ہوتی ہے باختلاف اشخاص ۔ حالات اور ہر حال میں پانی میں اسراف کرنا اور بے ضرورت پانی بہانا منع ہے ۱۲ منہ

[۵۲] موزوں پر مسح کرنا ستر صحابہؓ نے روایت کیا ہے اور یہ خیال کہ سورۂ مائدہ کی آیت نے اس کو منسوخ کر دیا صحیح نہیں ہے کیونکہ مغیرہؓ نے اس کو غزوہ تبوک میں نقل کیا اور سورۂ مائدہ اس سے پہلے اتر چکی تھی اور جریر بن عبداللہ صحابی نے اس کو نقل کیا وہ سورہ مائدہ کے بعد اسلام لائے بہر حال تمام صحابہ کے اتفاق سے موزوں کا مسح ثابت ہے اور جو کوئی اس کا انکار کرے وہ خارجی یا شیعی اور اہل سنت سے خارج ہے ۱۲ منہ

[۵۳] کیونکہ سعد بن ابی وقاصؓ ثقہ اور معتبر اور عشرہ مبشرہ میں تھے اس سے یہ نکلا کہ خبر واحد پر عمل کرنا چاہیے جب وہ ثقہ اور معتبر شخص کی خبر ہو ۱۲ منہ

لِحَاجَتِهٖ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيْرَةُ بِاِدَاوَةٍ فِيْهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهٖ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ۞

۲۰۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَتَابَعَهٗ حَرْبٌ وَّاَبَانُ عَنْ يَحْيٰى ۞

۲۰۳ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى عِمَامَتِهٖ وَخُفَّيْهِ وَتَابَعَهٗ مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرٍو رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

بَابٌ ۱۴۶ - اِذَا اَدْخَلَ رِجْلَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ

۲۰۴ - حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ

ڈول پانی کا لے کر آپ کے پیچھے چلے جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے تو مغیرہؓ نے آپ پر پانی ڈالا آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ موزوں پر مسح کرتے تھے اور شیبان کے ساتھ اس حدیث کو حرب اور ابان نے بھی یحییٰ سے روایت کیا۔

ہم سے عبدان (عبداللہ بن عثمان) نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو اوزاعی نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنے عمامے پر مسح کرتے تھے اور موزوں پر[۱] اور اوزاعی کے ساتھ اس حدیث کو معمر نے بھی یحییٰ سے روایت کیا انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

باب موزوں کو باوضو پہننا[۲]

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے بیان کیا انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عروہ ابن مغیرہ سے انہوں نے اپنے باپ سے میں ایک سفر میں (غزوہ تبوک میں) آنحضرت صلی اللہ

---

[۱] عمامہ پر مسح کرنا ہمارے امام احمد بن حنبل اور اکثر اہل حدیث نے جائز رکھا ہے اور یہ بھی شرط نہیں کی کہ عمامہ کو باوضو باندھا ہو لیکن حنفیہ اور شافعیہ اس کو جائز نہیں رکھتے بعضوں نے یہ تاویل کی ہے کہ سر پہ مسح شروع کر کے باقی عمامہ پر پورا کیا ہم کہتے ہیں اس تاویل کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۱۲ منہ [۲] یعنی جب موزے پہنے تو ضرور ہے کہ آدمی باوضو ہو اس وقت موزے پر مسح کرنا جائز ہوگا اگر حدث کی حالت میں پہنے موزے اتار کر پاؤں دھونا چاہیئے یہی قول ہے امام احمد کا اور امام شافعی اور اسحاق اور مالک اور ابو حنیفہؒ اور ثوری کا ۱۲ منہ

فَاَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ؕ

بَابُ ۱۴۷ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْ لَحْمِ الشَّاةِ وَالسَّوِيْقِ وَاَكَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لَحْمًا فَلَمْ يَتَوَضَّئُوْا ؕ

۲۰۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ؕ

۲۰۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَلْقَى السِّكِّيْنَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ؕ

بَابُ ۱۴۸ مَنْ مَضْمَضَ مِنَ السَّوِيْقِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ؕ

۲۰۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلٰى بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ

علیہ وسلم کے ساتھ تھا (آپ وضو کر رہے تھے) میں جھکا کہ آپ کے موزے اتار لوں آپ نے فرمایا رہنے دے میں نے ان کو باوضو پہنا ہے پھر ان پر مسح کیا۔

باب بکری کے گوشت اور ستو (اور آگ سے پکی ہوئی چیزیں) کھانے سے وضو نہ کرنا اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے گوشت کھایا پھر (نماز پڑھی) اور وضو نہ کیا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا[۱]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو جعفر بن عمرو بن امیہ نے خبر دی ان کو عمرو بن امیہ ان کے باپ نے انہوں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ بکری کے شانہ کا گوشت کاٹ کر کھا رہے تھے اتنے میں نماز کے لیے بلائے گئے آپ نے چھری ڈال دی پھر نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا[۲]

باب ستو کھانے کے بعد کلی کر کے نماز پڑھنا اور وضو نہ کرنا[۳]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے یحییٰ ابن سعید سے انہوں نے بشیر بن یسار سے جو بنی حارثہ کے غلام تھے کہ سوید بن نعمان نے ان کو

[۱] اوائل اسلام میں یہ حکم ہوا تھا کہ آگ سے کھانے پکے ہوں ان کے کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا لیکن اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ہمارے امام احمد بن حنبل اور محققین اہل حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے ۱۲ منہ [۲] اس حدیث سے یہ نکلا کہ گوشت کو چھری سے کاٹ کر کھانا سنت ہے خلاف نہیں ہے ۱۲ منہ [۳] ستو بھی آگ سے پکائے جاتے ہیں اوپر کے ترجمہ میں امام بخاری نے ستو کا ذکر کیا تھا لیکن جو حدیثیں لائے ان میں صرف گوشت کا ذکر ہے ستو کا ذکر نہیں ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جب گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا تو ستو سے بھی نہ ٹوٹے گا یا اس باب کی حدیث اگلے باب کے مضمون پر دلالت کرتی ہے اسی پر اکتفا کیا ۱۲ منہ

اَخۡبَرَہٗ اَنَّہٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ عَامَ خَیۡبَرَ حَتّٰی اِذَا کَانُوۡا بِالصَّھۡبَاۤءِ وَھِیَ اَدۡنٰی خَیۡبَرَ فَصَلَّی الۡعَصۡرَ ثُمَّ دَعَا بِالۡاَزۡوَادِ فَلَمۡ یُؤۡتَ اِلَّا بِالسَّوِیۡقِ فَاَمَرَ بِہٖ فَثُرِّیَ فَاَکَلَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ وَاَکَلۡنَا ثُمَّ قَامَ اِلَی الۡمَغۡرِبِ فَمَضۡمَضَ وَمَضۡمَضۡنَا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمۡ یَتَوَضَّاۡ ٭

خبر دی وہ جس سال خیبر فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب صہباء میں پہنچے جو ایک مقام ہے نشیب میں خیبر کے (مدینہ کی طرف) وہاں آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر توشے منگوائے تو فقط ستو آیا (اور کوئی کھانا نہ تھا) آپ نے حکم دیا وہ بھگویا گیا پھر آپ نے کھایا اور ہم نے بھی کھایا بعد اس کے مغرب کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے آپ نے کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی پھر نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا[۱]

۲۰۸- حَدَّثَنَا اَصۡبَغُ قَالَ اَنَا ابۡنُ وَھۡبٍ قَالَ اَخۡبَرَنِیۡ عَمۡرٌو عَنۡ بُکَیۡرٍ عَنۡ کُرَیۡبٍ عَنۡ مَیۡمُوۡنَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَکَلَ عِنۡدَھَا کَتِفًا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمۡ یَتَوَضَّاۡ ٭

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے انہوں نے بکیر سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ام المومنین میمونہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس بکری کا شانہ کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

بَاب ۱۴۹ ھَلۡ یُمَضۡمِضُ مِنَ اللَّبَنِ ٭

باب کیا دودھ پینے کے بعد کلی کرے۔

۲۰۹- حَدَّثَنَا یَحۡیَی بۡنُ بُکَیۡرٍ وَّقُتَیۡبَۃُ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّیۡثُ عَنۡ عُقَیۡلٍ عَنِ ابۡنِ شِھَابٍ عَنۡ عُبَیۡدِ اللّٰہِ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ عُتۡبَۃَ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضۡمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَہٗ دَسَمًا تَابَعَہٗ یُوۡنُسُ وَصَالِحُ بۡنُ کَیۡسَانَ عَنِ الزُّھۡرِیِّ ٭

ہم سے یحییٰ بن بکیر اور قتیبہ نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر کلی کی اور فرمایا دودھ میں چکنائی ہوتی ہے[۲] عقیل کے ساتھ اس حدیث کو یونس اور صالح بن کیسان نے بھی ابن شہاب سے روایت کیا ہے۔

بَاب ۱۵۰ اَلۡوُضُوۡءِ مِنَ النَّوۡمِ وَمَنۡ لَّمۡ یَرَ مِنَ النَّعۡسَۃِ وَالنَّعۡسَتَیۡنِ اَوِ الۡخَفۡقَۃِ وُضُوۡءًا ٭

باب نیند سے وضو کرنے کا بیان

اور جس شخص نے ایک دوبار اونگھنے سے یا ایک آدھ جھونکا لینے سے وضو لازم نہیں سمجھا اس کی دلیل[۳]

---

[۱] گو ستو میں چکنائی نہیں ہوتی مگر وہ دانتوں میں اور منہ کے اطراف میں اٹک جاتا ہے اس لیے کلی کر کے منہ صاف کیا حدیث سے یہ نکلا کہ سفر میں توشہ رکھنا توکل کے خلاف نہیں ہے اور امام کو جائز ہے کہ سب کے توشے منگوا کر ایک جگہ کر دے تاکہ جس کے پاس توشہ نہ ہو وہ بھی کھالے اور بھوکا نہ رہے ۱۲ منہ [۲] اور چکنائی کلی سے دفع ہو جاتی ہے معلوم ہوا ہر چکنی چیز کھانے کے بعد کلی کر ڈالنا مستحب ہے ۱۲ منہ [۳] نیند سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں ٹوٹتا اس میں علماء کا بہت اختلاف ہے امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں جو کوئی نماز میں کھڑے کھڑے یا بیٹھے بیٹھے یا سجدے میں سو جائے تو اس کا وضو نہ ٹوٹے گا البتہ اگر لیٹ کر سوئے یا ٹیکا دے کر تو وضو ٹوٹ جائے گا اہل حدیث نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے کہ لیٹ کر سو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور شکلوں پر سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور امام بخاری کا مذہب یہ معلوم ہوتا ہے کہ نیند سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (باقی آئندہ)

۲۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ ؁

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھنے میں اونگھے تو وہ سو رہے[1] یہاں تک کہ نیند کا غلبہ اس پر سے جاتا رہے کیونکہ اونگھتے میں اگر کوئی نماز پڑھے تو معلوم نہیں (منہ سے کیا نکلے) وہ چاہے بخشش مانگنا اور لگے اپنے تئیں کوسنے برا کہنے۔

۲۱۱ - حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنَمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا يَقْرَاُ ؁

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں اونگھنے لگے تو اس کو چاہیئے سو جائے یہاں تک کہ جو پڑھے وہ سمجھنے لگے[2]

بَابٌ ۱۵۱ - اَلْوُضُوْءُ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ ؁

باب وضو پر وضو کرنا۔

۲۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًاح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عمرو بن عامر سے انہوں نے کہا میں نے انس سے سنا دوسری سند اور ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے عمرو بن عامر نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے سنا کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے[3] عمرو بن عامر نے انس سے کہا

(بقیہ صفحہ سابقہ) مگر ایک دو بار اونگھنے یا جھونکا لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا اونگھ یہ ہے کہ آدمی اپنے پاس والے کی بات سنے لیکن مطلب نہ سمجھے اور جب اس سے زیادہ غفلت ہو تو وہ نیند ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] یعنی نماز سے سلام پھیر کر سو جائے اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلتا ہے کہ آپ نے یہ حکم نہ دیا کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے تو معلوم ہوا کہ اونگنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ۱۲ منہ [2] یعنی نیند کا غلبہ جاتا رہے اور حواس قائم ہوں ۱۲ منہ [3] امام بخاری اس باب میں دو حدیثیں لائے پہلی حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ہر نماز کے لیے تازہ وضو کر لینا مستحب ہے گو وضو نہ ٹوٹا ہو دوسری حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ تازہ وضو کرنا کچھ واجب نہیں جب اگلا وضو قائم ہو کیونکہ آپ نے ایک ہی وضو سے دو نمازیں پڑھیں [4] فضیلت حاصل کرنے کے لیے یا آپ پر یہ واجب ہوگا پھر وجوب منسوخ ہوگیا بریدہ کی حدیث سے کہ آپ نے فتح مکہ کے دن پانچوں نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھیں ۱۲ منہ

تَصْنَعُوْنَ قَالَ يُجْزِئُ أَحَدَنَا الْوُضُوْءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ ۞

تم لوگ کیا کرتے تھے انہوں نے کہا ہم کو تو ایک ہی وضو کافی ہوتا جب تک حدث نہ ہو

۲۱۳ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا صَلّٰى دَعَا بِالْأَطْعِمَةِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَأَكَلْنَا وَشَرِبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلّٰى لَنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا مجھ کو بشیر بن یسار نے خبر دی کہا مجھ کو سوید بن نعمان نے خبر دی انہوں نے کہا ہم جس سال خیبر فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب صہبا میں پہنچے[1] تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو عصر کی نماز پڑھائی جب نماز پڑھ چکے تو کھانے منگوائے لیکن ستو کے سوا اور کچھ نہیں آیا ہم نے (اسی کو) کھایا اور پیا[2] پھر آپ کھڑے ہوئے مغرب کی نماز کے لیے اور کلی کی اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا۔

بَابٌ ۱۵۲ مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ لَّا يَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهٖ

باب پیشاب سے احتیاط نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے[3]

۲۱۴ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ أَوْ مَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِيْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰى كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ فَكَسَرَهَا

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ یا مکہ کے کسی باغ پر سے گزرے (دوسری روایت میں بغیر شک کے مدینہ کا باغ مذکور ہے) وہاں دو آدمیوں کی آواز سنی جن کو قبر میں عذاب ہو رہا تھا اس وقت آپ نے فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ میں[4] نہیں پھر فرمایا البتہ بڑا گناہ ہے ان میں ایک تو اپنے پیشاب کی احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلخوری کرتا پھرتا تھا پھر آپ[5] نے (کھجور کی

---

[1] صہبا ایک مقام ہے نشیبی خیبر کے راستے میں جس کا ذکر ابھی گزر چکا ہے ۱۲ منہ [2] یعنی پانی پیا یا دہی گھلا ہوا ستو ۱۲ منہ [3] بعض حدیثوں میں لایستتر ہے بعضوں میں لایستبرئ بعضوں میں لایستنزہ معنے قریب قریب ہے یعنی پیشاب سے بچاؤ نہیں کرتا تھا بے احتیاطی کر کے اپنا بدن یا کپڑا اس میں آلودہ کر دیتا ہے بعضوں نے لایستتر کا یہ معنی کیا ہے کہ پیشاب کرنے میں لوگوں سے پردہ نہیں کرتا تھا یعنی کشف عورت کرتا لیکن یہ ضعیف قول ہے ۱۲ منہ [4] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے پیشاب سے نہ بچنے کا بڑا گناہ فرمایا دیل ہے پہلے جو فرمایا بڑے گناہ میں نہیں اس وقت تک آپ کو یہ معلوم نہ ہوا ہوگا کہ یہ بڑا گناہ ہے پھر آپ پر وحی آئی ہوگی کہ یہ بڑا گناہ ہے ۱۲ منہ [5] اس حدیث سے صاف عذاب قبر ثابت ہوتا ہے مسلمانوں کے لیے کیونکہ یہ دونوں قبر والے مسلمانوں میں سے تھے اگر کافر ہوتے تو آپ یوں فرماتے کہ ان کے کفر کی وجہ سے ان پر عذاب ہو رہا ہے (باقی حاشیہ ...)

كِسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا ‏.‏

ایک ہری) ٹہنی منگوائی اس کے دو ٹکڑے کر کے ہر قبر پر ایک ٹکڑا رکھ دیا (گاڑ دیا)، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا فرمایا شاید جب تک وہ سوکھیں نہیں ان کا عذاب ہلکا ہو[1]

بَابُ ۱۵۳ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الْبَوْلِ وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبِ الْقَبْرِ كَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ سِوَى بَوْلِ النَّاسِ

باب پیشاب کو دھونا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر والے کو (جس کا قصہ اوپر گزرا) یہ فرمایا کہ وہ اپنے پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا تو آپ نے آدمی ہی کے پیشاب کا ذکر کیا[2]

۲۱۵ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهِ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَغْسِلُ بِهِ ‏.‏

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو اسماعیل بن ابراہیم نے خبر دی کہا مجھ سے روح بن قاسم نے بیان کیا کہا مجھ سے عطاء بن ابی میمونہ نے انہوں نے انس بن مالک سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب حاجت کے لیے نکلتے تو میں پانی لے کر آتا، آپ اس سے (پیشاب گاہ) کو دھوتے[3]

بَابٌ ۱۵۴

باب

۲۱۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوا يَا رَسُولَ

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن حازم نے کہا ہم سے اعمش (سلیمان بن مہران) نے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر سے گزرے آپ نے فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ میں نہیں ان میں ایک تو پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا پھرتا تھا پھر آپ نے (کھجور کی) ایک ہری ٹہنی لی اس کو بیچ میں سے چیر کر دو کر ڈالا اور ہر قبر پر ایک ایک گاڑ دی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا

(بقیہ صفحہ سابقہ) ان قبر والوں کا نام نہیں معلوم ہوا سنن ابن ماجہ میں ہے کہ نئی قبریں تھیں ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] بعضے کہتے ہیں کہ عذاب کا کم ہونا آنحضرتؐ کی دعا کی وجہ سے تھا ان ڈالیوں کا کوئی اثر نہ تھا بعضے کہتے ہیں ہری ڈالی اللہ کی تسبیح کرتی ہے اس وجہ سے عذاب کی کمی ہوئی ہوگی اس صورت میں ہر برکت والے امر کی یہی تاثیر ہوگی جیسے ذکر اور تلاوت قرآن کی بریدہؓ نے وصیت کی کہ دفن کے بعد ان کی قبر پر دو ہری ڈالیاں لگائی جائیں ۱۲ منہ [2] نہ اور پیشابوں کا امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ حدیث میں پیشاب سے مراد آدمی کا پیشاب ہے نہ ہر ایک پیشاب چونکہ حلال جانوروں کا پیشاب دوسری حدیثوں سے پاک معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ [3] حاجت عام ہے پیشاب کی ہو یا پاخانہ کی تو پیشاب کا دھونا ثابت ہوا اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ

اللہ! لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهٗ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَحَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا مِثْلَهٗ ۔

فرمایا شاید جب تک یہ نہ سوکھیں ان کا عذاب ہلکا ہو ابن مثنیٰ نے کہا اور ہم سے وکیع نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے کہا میں نے مجاہد سے سنا پھر یہی حدیث بیان کی[1]

بَابُ ۱۵۵ تَرْكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ الْاَعْرَابِيَّ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ بَوْلِهٖ فِي الْمَسْجِدِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ نے اس گنوار کو چھوڑ دیا

(جس نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا تھا) یہاں تک کہ وہ مسجد میں پیشاب کر چکا۔

۲۱۷ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى اَعْرَابِيًّا يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ دَعُوْهُ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ دَعَا بِمَآءٍ فَصَبَّهٗ عَلَيْهِ ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گنوار[2] کو دیکھا مسجد میں پیشاب کرتے ہوئے (لوگوں نے اس کو ڈانٹا) آپ نے فرمایا اس سے کچھ نہ بولو جب وہ پیشاب کر چکا تو آپ نے پانی منگوایا اور اس پر بہا دیا۔

بَابُ ۱۵۶ صَبِّ الْمَآءِ عَلَى الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ

باب مسجد میں پیشاب پر پانی بہا دینا۔

۲۱۸ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَهَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّآءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّآءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے سنا کہا مجھ کو عبیداللہ بن عتبہ ابن مسعود نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا ایک گنوار کھڑا ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا لوگوں نے اس کو للکارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو جانے دو اور جہاں اس نے پیشاب کیا ہے وہاں ایک بھرا ہوا پانی کا ڈول بہا دو[3] کیوں کہ تم (لوگوں پر) آسانی کرنے کو بھیجے گئے اور سختی کرنے کو نہیں بھیجے گئے[4]

---

[1] اس سند کے بیان سے یہ غرض ہے کہ اعمش کا سماع مجاہد سے ثابت ہو ۱۲ منہ [2] یہ گنوار اقرع بن حابس یا عیینہ بن حصن تھا یا ذوالخویصرہ یمانی اہل حدیث کا عمل اسی حدیث پر ہے بعضوں نے کہا سخت زمین پانی بہانے سے پاک ہو جاتی ہے لیکن نرم زمین کا وہاں تک کھود کر پھینک دینا ضرور ہے جہاں تک پیشاب کی تری پہنچی ہو آنحضرتؐ نے جو فرمایا کہ اس سے کچھ نہ بولو اس میں بڑی حکمت تھی کیونکہ پیشاب تو وہ شروع کر چکا تھا زمین نجس ہو چکی تھی اب مار پیٹ ڈانٹ ڈپٹ کا یہی نتیجہ ہوتا وہ گنوار بھاگتا بھاگنے میں ساری مسجد نجس ہو جاتی اس کو مسئلہ بھی معلوم نہ ہوتا ممکن تھا کہ وہ اسلام سے پھر جاتا دوسری روایت میں یوں ہے کہ آپ نے پیشاب کر چکنے کے بعد اس کو بلایا اور نرمی اور ملائمت سے سمجھا دیا کہ مسجد میں اللہ کی یاد اور نماز کے لیے بنی ہیں ان میں پیشاب یا پلیدی نہیں ڈالنا چاہیئے سبحان اللہ ایسا حسن اخلاق بجز پیغمبر کے اور دوسرے لوگوں سے مشکل ہے ۱۲ منہ [3] راوی کو شک ہے کہ سجل کا لفظ فرمایا یا ذنوب کا دونوں کے معنے ایک ہیں یعنی بھرا ہوا ڈول ۱۲ منہ [4] بھیجے تو آنحضرتؐ گئے تھے نہ صحابہ مگر صحابہ آنحضرتؐ کی طرف سے بھیجے جاتے تھے دین کی تعلیم دینے کو ۱۲ منہ

۲۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِيْ طَآئِفَةِ الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُ النَّاسُ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى بَوْلَهٗ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَنُوْبٍ مِّنْ مَّآءٍ فَاُهْرِيْقَ عَلَيْهِ ؀

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو یحییٰ بن سعید انصاری نے خبر دی کہا میں نے انس بن مالک سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم **دوسری سند** اور ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا انہوں نے کہا ایک گنوار آیا وہ مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کرنے لگا لوگوں نے اس کو جھڑکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو (اس کے جھڑکنے سے) منع فرمایا جب وہ پیشاب کر چکا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک ڈول پانی اس جگہ (جہاں اس نے پیشاب کیا تھا) بہا دیا گیا۔

باب ۱۵ بَوْلِ الصِّبْيَانِ

باب بچوں کے پیشاب کا بیان

۲۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَآءٍ فَاَتْبَعَهٗ اِيَّاهُ ؀

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا ایک بچہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے[1] اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور اس پر ڈال دیا[2]

۲۲۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّهَا صَغِيْرٍ لَّمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَآءٍ فَنَضَحَهٗ وَلَمْ يَغْسِلْهُ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ام قیس بنت محصن سے وہ اپنے چھوٹے بچے کو جس نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئیں آپ نے اس کو اپنی گود میں بٹھا لیا اس نے آپ کے کپڑے پر موت دیا آپ نے پانی منگا کر اس پر چھڑک دیا اس کو دھویا نہیں۔

۱؎ کہتے ہیں یہ ام قیس کا بیٹا تھا اور احتمال ہے کہ امام حسینؓ یا امام حسنؓ ہوں ۱۲ منہ ۲؎ یعنی جہاں جہاں کپڑے میں پیشاب لگا تھا وہاں وہاں پانی اس پر ڈال دیا اس طرح کہ پانی بہا نہیں بلکہ پیشاب کے ساتھ اس کپڑے میں سما گیا طحاوی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اس کو دھویا نہیں ہمارے امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ لڑکے کے پیشاب پر صرف پانی چھڑک دینا کافی ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھونا چاہیے ۱۲ منہ

باب ۱۵۸ اَلْبَوْلِ قَائِمًا وَّ قَاعِدًا۔

۲۲۲ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فَجِئْتُهٗ بِمَآءٍ فَتَوَضَّاَ۔

باب کھڑے کھڑے اور بیٹھ کر پیشاب کرنا[۱]

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے حذیفہؓ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کھورے پر آئے وہاں کھڑے کھڑے پیشاب کیا پھر پانی منگایا میں پانی لایا آپ نے وضو کیا[۲]

باب ۱۵۹ اَلْبَوْلِ عِنْدَ صَاحِبِهٖ وَالتَّسَتُّرِ بِالْحَائِطِ۔

۲۲۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ رَاَیْتُنِیْ اَنَا وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشٰی فَاَتٰی سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ كَمَا يَقُوْمُ اَحَدُكُمْ فَبَالَ فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ فَاَشَارَ اِلَیَّ فَجِئْتُهٗ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهٖ حَتّٰی فَرَغَ۔

باب اپنے رفیق کے نزدیک بول کرنا اور دیوار کی آڑ کرنا۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے کہا میں نے وہ دیکھا کہ میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دونوں مل کر) چل رہے تھے آپ ایک قوم کے کھورے پر پہنچے ایک دیوار کے پیچھے آپ ایسے کھڑے ہوئے جیسے کوئی تم میں سے کھڑا ہوتا ہے پھر آپ پیشاب کرنے لگے میں الگ سرک گیا آپ نے اشارہ سے بلایا[۳] میں آیا اور آپ کی ایڑی کے پاس کھڑا رہا یہاں تک کہ آپ پیشاب سے فارغ ہوئے۔

باب ۱۶۰ اَلْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ۔

۲۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ يُشَدِّدُ فِی الْبَوْلِ وَيَقُوْلُ اِنَّ

باب کسی قوم کے کھورے پر پیشاب کرنا۔

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے کہا ابو موسیٰ اشعریؓ پیشاب میں (بہت) سختی کرتے تھے[۴] اور یوں کہتے کہ بنی اسرائیل میں جب کسی شخص کے

---

[۱] کھڑے ہو کر پیشاب کرنا اور بیٹھ کر پیشاب کرنا دونوں طرح جائز ہے مگر جہاں پیشاب اڑنے کا ڈر ہے وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کرنا بعضوں کے نزدیک مکروہ ہے اور بعضوں کے نزدیک مطلقاً مکروہ ہے امام بخاریؒ اور اہل حدیث اور امام احمد کے نزدیک دونوں طرح جائز ہے اور یہی صحیح ہے ۱۲منہ [۲] بعضے کہتے ہیں کہ آپ نے وہاں بیٹھنے کی جگہ نہ پائی نیچے سب نجاست تھی بعضے کہتے ہیں آپ کے گھٹنوں میں درد تھا مگر یہ سب دلیلیں قابل قبول نہیں ہیں حافظ ابن حجر نے کہا کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہوئی اور حضرت عمرؓ نے فرمایا البول قائما احصن للدبر اور عرب پشت کے درد کے لیے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مفید جانتے ہیں ۱۲منہ [۳] حذیفہؓ کے پاس بلانے سے یہ غرض تھی کہ وہ پیچھے سے آپ کی آڑ کر لیں سامنے تو دیوار کی آڑ تھی یہ واقعہ حضر کا تھا نہ سفر کا اس سے آپ کی کمال شرم اور حیا ثابت ہوئی ۱۲منہ [۴] وہ سختی یہی تھی کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے لوگوں کو منع کرتے تھے ایک شخص کو انہوں نے کھڑے کھڑے پیشاب کرتے دیکھا تو کہنے لگے تجھ پر افسوس تو بیٹھ کر کیوں پیشاب نہیں کرتا پھر بنی اسرائیل کا قصہ بیان کیا ۱۲منہ

بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ کَانَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اَحَدِھِمْ قَرَضَہٗ فَقَالَ حُذَیْفَۃُ اَمْسَكَ اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبَاطَۃَ قَوْمٍ فَبَالَ قَآئِمًا۔

کپڑے میں پیشاب لگ جاتا تو وہ اس کو کتر ڈالتا حذیفہؓ نے کہا کاش ابو موسیٰ اس (سختی) سے باز رہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کھورے پر آئے وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

بَابٌ ۱۶۱ غَسْلِ الدَّمِ ۔

باب خون کا دھونا[۱]

۲۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ ھِشَامٍ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ فَاطِمَۃُ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ جَآءَتِ امْرَاَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَرَاَیْتَ اِحْدَانَا تَحِیْضُ فِی الثَّوْبِ کَیْفَ تَصْنَعُ قَالَ تَحُتُّہٗ ثُمَّ تَقْرُصُہٗ بِالْمَآءِ وَتَنْضَحُہٗ بِالْمَآءِ وَتُصَلِّیْ فِیْہِ ۔

ہم سے بیان کیا محمد بن مثنیٰ نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے کہا مجھ سے فاطمہ نے بیان کیا اسماء سے انہوں نے کہا ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی (وہ خود اسماء تھیں) کہنے لگی بتلائیے ہم میں سے کسی عورت کو حیض آتا ہے کپڑے میں[۲] وہ کیا کرے آپ نے فرمایا اس کو کھرچ ڈالے پھر پانی ڈال کر رگڑے اور پانی ڈال کر دھوئے اور اس میں نماز پڑھے۔

۲۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَنَا اَبُوْ مُعٰوِیَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ جَآءَتْ فَاطِمَۃُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَیْشٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ امْرَاَۃٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْھُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَیْسَ بِحَیْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَیْضَتُكِ فَدَعِی الصَّلٰوۃَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّیْ قَالَ وَقَالَ اَبِیْ ثُمَّ تَوَضَّئِیْ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ حَتّٰی یَجِیْٓءَ

ہم سے بیان کیا محمد بن سلام نے کہا ہم کو خبر دی ابو معاویہ نے کہا ہم سے بیان کیا ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ فاطمہ ابو حبیش کی بیٹی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میں ایسی عورت ہوں جس کو استحاضہ[۳] ہے پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا نماز مت چھوڑ یہ ایک رگ کا خون ہے اور حیض نہیں ہے پھر جب تیرے (معمول کے) حیض کے دن آئیں تو نماز نہ پڑھ اور جب وہ دن گزر جائیں تو خون (اپنے بدن اور کپڑے سے[۴]) دھو ڈال پھر نماز پڑھ ہشام نے کہا میرے باپ عروہ نے کہا آنحضرت[۵] نے فرمایا پھر ہر نماز کے لیے وضو کرتی رہ یہاں تک کہ پھر حیض کے

---

[۱] مراد حیض کا خون ہے کیونکہ اور خون کی نجاست میں اختلاف ہے اور کوئی قوی دلیل اُن کی نجاست پر قائم نہیں ہوتی ۱۲ منہ [۲] یعنی کپڑے میں حیض کا خون لگ جاتا ہے تو اس کو کیونکر پاک کرے ۱۲ منہ [۳] معلوم ہوا نجاست دور کرنے کے لیے پانی ضرور ہے اور دوسری چیزوں سے دھونا درست نہیں اکثر علماء کا یہی قول ہے اور حنفیہ نے کہا ہے کہ ہر رقیق پاک چیز سے نجاست کو دھو سکتے ہیں جیسے سرکہ وغیرہ سے ۱۲ منہ [۴] استحاضہ ایک بیماری ہے جس میں عورت کا خون جاری رہتا ہے بند نہیں ہوتا ۱۲ منہ [۵] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے حیض کا خون دھونے کا حکم دیا ۱۲ منہ

ذٰلِكَ الْوَقْتُ ❊

بَابُ ۱۶۲ غَسْلِ الْمَنِيِّ وَفَرْكِهٖ وَغَسْلِ مَا يُصِيْبُ مِنَ الْمَرْأَةِ ❊

۲۲۷ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنِ الْجَزَرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِيْ ثَوْبِهٖ ❊

۲۲۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ ح وَثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِيْ ثَوْبِهٖ بُقَعُ الْمَاءِ ❊

بَابُ ۱۶۳ اِذَا غَسَلَ الْجَنَابَةَ اَوْغَيْرَهَا فَلَمْ يَذْهَبْ اَثَرُهٗ ❊

دن آئیں [۱]

باب منی کا دھونا اور اس کا کھرچ ڈالنا اور عورت کی شرم گاہ سے جو تری لگ جائے اس کا دھونا [۲]

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ ابن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عمرو بن میمون جزری نے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر سے منی کو دھو ڈالتی پھر آپ نماز کے لیے نکلتے اور پانی کے دھبے آپ کے کپڑے پر ہوتے [۳]

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے عمرو بن میمون نے انہوں نے سلیمان بن یسار سے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے سُنا دوسری سند اور ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عمرو ابن میمون نے انہوں نے سلیمان بن یسار سے سنا انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا منی کپڑے میں لگ جائے تو کیا کرے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دھو ڈالتی پھر آپ نماز کے لیے برآمد ہوتے اور دھونے کے نشان یعنی پانی کے دھبے آپ کے کپڑے پر ہوتے۔

باب جب کوئی منی وغیرہ (مثلاً حیض کا خون) دھوئے اور اس کا اثر نہ جائے [۴]

[۱] ان دنوں میں پھر نماز چھوڑ دے جب یہ دن گزر جائیں تو پھر غسل کر کے نماز شروع کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرتی رہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جب کوئی حدث جیسے ریح یا پیشاب آدمی کے ہمیشہ پیچھے لگ جائے تو نماز نہ چھوڑے بلکہ ہر نماز کے لیے تازہ وضو کر لیا کرے اور جب تک دوسری نماز کا وقت نہ آئے اسی وضو سے فرض اور نفل پڑھتا رہے اور حدث کی کچھ پرواہ نہ کرے ۱۲ منہ [۲] اہل حدیث اور شافعی اور احمد کے نزدیک منی پاک ہے اور دھونے کا حکم استحباباً ہے نہ وجوباً اور حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک نجس ہے ۱۲ منہ [۳] اس باب میں امام بخاری نے جو حدیثیں بیان کیں ان میں عورت کے فرج کی رطوبت کا کہیں ذکر نہیں ہے اور اس باب میں ایک صریح حدیث ہے جس کو امام بخاری نے کتاب الغسل کے آخر میں بیان کیا حضرت عثمان سے اور باب کی حدیثوں سے اس کو اس طرح نکالا کہ جو منی کپڑے میں لگتی ہے اس میں غالباً عورت کے فرج کی بھی رطوبت شامل ہوتی ہے شیخ موفق نے کہا عورت کے فرج کی بھی رطوبت پاک ہے ۱۲ منہ [۴] یعنی رنگ یا بو باقی رہے قسطلانی نے کہا اگر اس کا نشان دور کرنا سہل ہو تو وہ کپڑا پاک نہ ہوگا اگر مشکل ہو تو پاک ہو جائے گا اگر رنگ اور بو دونوں باقی رہیں تب بھی ظاہر یہی ہے کہ پاک نہ ہوگا امام بخاری نے اس باب میں منی سوا اور نجاستوں کا ذکر نہیں کیا شاید ان کو منی پر قیاس کیا اس سے یہ نکلتا ہے کہ امام بخاری کے نزدیک بھی منی نجس ہے ۱۲ منہ

۲۲۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ ابْنَ يَسَارٍ فِي الثَّوْبِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِيهِ بُقَعُ الْمَاءِ ٭

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عمرو بن میمون نے کہا میں نے سلیمان بن یسار سے سنا وہ کہتے تھے کپڑے میں جب منی لگ جائے تو اس باب میں حضرت عائشہؓ نے یہ فرمایا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اس کو دھو ڈالتی پھر آپ نماز کے لیے نکلتے اور دھونے کے نشان پانی کے دھبے اس پر رہتے۔

۲۳۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَرَاهُ فِيهِ بُقْعَةً أَوْ بُقَعًا ٭

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے عمرو بن میمون بن مہران نے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے حضرت عائشہ سے وہ کہتی تھیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دھو ڈالتی پھر اس کا ایک دھبا یا کئی دھبے اس کپڑے میں دیکھتی[1]

بَابُ ١٦٤ أَبْوَالِ الْإِبِلِ وَالدَّوَابِّ وَالْغَنَمِ وَمَرَابِضِهَا وَصَلَّى أَبُو مُوسَى فِي دَارِ الْبَرِيدِ وَالسِّرْقِينِ وَالْبَرِّيَّةُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ هٰهُنَا وَثَمَّ سَوَاءٌ ٭

باب اونٹوں اور چوپایوں اور بکریوں کے پیشاب کا بیان

اور بکریوں کے تھانوں کا اور ابو موسیٰ اشعریؓ نے دارالبرید میں جہاں گوبر تھا نماز پڑھی حالاں کہ (صاف ستھرا) جنگل ان کے نزدیک تھا انہوں نے کہا یہ اور وہ دونوں برابر ہیں[2]

۲۳۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ أُنَاسٌ مِنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا کچھ لوگ عکل اور عرینہ قبیلوں کے[3] مدینہ میں آئے وہاں کی ہوا ان کو موافق نہ آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ دودھیل

---

[1] شاید یہ راوی کا شک ہے کہ ایک دھبا کہا یا کئی دھبے بعضوں نے کہا خود حضرت عائشہؓ نے یوں فرمایا یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] یعنی چونکہ لید اور گوبر نجس نہیں ہے تو یہ مقام اور جنگل کا صاف میدان دونوں برابر ہیں امام بخاری کا یہی مذہب ہے کہ حلال جانور کی لید اور پیشاب دونوں پاک ہیں۔ امام احمد اور امام مالک کا بھی یہی قول ہے اس اثر کو ابو نعیم نے اور ابن ابی شیبہ نے وصل کیا دارالبرید ایک مکان تھا کوفہ میں وہاں خلیفہ کے ایلچی جو کوفہ کے حاکم کے پاس آتے اترا کرتے ابو موسیٰ بھی کوفہ کے حاکم تھے حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں ۱۲ منہ [3] کہتے ہیں یہ آٹھ آدمی تھے چار عرینہ کے اور تین عکل کے اور ایک اور کسی قبیلہ کا ۱۲ منہ۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَّاَنْ يَّشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوْا فَلَمَّا صَحُّوْا قَتَلُوْا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَجَآءَ الْخَبَرُ فِيْ اَوَّلِ النَّهَارِ فَبَعَثَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ جِيْ‌ءَ بِهِمْ فَاَمَرَ فَقُطِعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَتْ اَعْيُنُهُمْ وَاُلْقُوْا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَلَا يُسْقَوْنَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ فَهٰؤُلَآءِ سَرَقُوْا وَقَتَلُوْا وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۞

اونٹنیوں سے جا ملیں[1] اور ان کا موت اور دودھ پیتے رہیں وہ گئے جب اچھے بھلے چنگے ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹنیاں بھگا لے گئے صبح کو یہ خبر (مدینہ میں) پہنچی آپ نے ان کے پیچھے (سواروں) کو بھیجا دن چڑھے وہ سب پکڑ کر آئے آپ نے حکم دیا ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور ان کی آنکھیں[2] پھوڑی گئیں اور مدینہ کی پتھریلی زمین میں ڈال دیے گئے وہ پانی مانگتے تھے لیکن کوئی پانی نہیں دیتا تھا ابو قلابہ نے کہا (ایسی سخت سزا اس لیے ہوئی کہ) انہوں نے چوری کی اور خون کیا اور ایمان کے بعد کافر ہو گئے اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑے۔

۲۳۲ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنَا اَبُو التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ اَنْ يُّبْنَى الْمَسْجِدُ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ

ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو ابو التیاح (یزید بن حمید) نے خبر دی انہوں نے انسؓ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بننے سے پہلے بکریوں کے تھانوں میں نماز پڑھا کرتے تھے[3]

بَاب ۱۶۵ مَا يَقَعُ مِنَ النَّجَاسَاتِ فِي السَّمْنِ وَالْمَآءِ

باب پلیدی گھی یا پانی میں پڑ جائے تو اس کا کیا حکم ہے۔

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا بَاْسَ بِالْمَآءِ مَا لَمْ يُغَيِّرْهُ طَعْمٌ اَوْ رِيْحٌ اَوْ لَوْنٌ وَقَالَ حَمَّادٌ لَا بَاْسَ بِرِيْشِ الْمَيْتَةِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ عِظَامِ الْمَوْتٰى نَحْوَ الْفِيْلِ وَغَيْرِهٖ اَدْرَكْتُ نَاسًا مِّنْ سَلَفِ

زہری نے کہا پانی پاک ہے جب تک اس کا مزہ یا بو یا رنگ نہ بدلے[4] اور حماد بن ابی سلیمان نے کہا مردار کے بال اور پر پاک ہیں[5] اور زہری نے کہا مردار کی ہڈیوں کے باب میں جیسے ہاتھی (دانت) وغیرہ کہ میں نے اگلے کئی عالم لوگوں کو دیکھا وہ ان سے کنگھی کرتے

---

[1] یہ پندرہ اونٹنیاں تھیں جو مدینہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ذوالجدر جو ایک مقام ہے وہاں چرتی تھیں آپ نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ وہیں جا کر رہیں ۱۲ منہ [2] کیونکہ انہوں نے بھی چرواہے کی آنکھیں پھوڑی تھیں اور اسی طرح بے رحمی سے مارا تھا دوسرے احسان کا بدلہ دیا کہ اونٹ ہی لے بھاگے جس رکابی میں کھائیں اسی میں چھید کریں ایسے بدمعاشوں کو سخت سے سخت سزا دینا یہی حکمت اور دانائی اور دوسرے بندگان خدا پر رحم ہے ۱۲ منہ [3] اور ظاہر ہے کہ بکریاں باڑا اور تھان میں موتتی ہیں تو معلوم ہوا ان کا ہگنا موتنا پاک ہے اور یہی باب سے مقصود ہے اور مخالفین یہ جواب دیتے ہیں کہ شاید وہاں کچھ بچھا کر نماز پڑھتے ہوں اور یہ جواب صحیح نہیں ہے کیونکہ اس زمانہ میں زمین پر کچھ بچھا کر نماز پڑھنے کی عادت نہ تھی ۱۲ منہ [4] خواہ تھوڑا پانی ہو یا بہت اہل حدیث اور امام مالک نے اسی کو اختیار کیا ہے اور جن لوگوں نے قلتین یا دہ دردہ وغیرہ کی قید لگائی ہے ان کے دلائل قوی نہیں ہیں معلوم ہوا کہ امام بخاری بھی اس مسئلے میں امام مالک کے ساتھ متفق ہیں اور اس باب میں ایک صحیح حدیث ہے کہ پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی ۱۲ منہ [5] خواہ حلال جانور ہو یا حرام تو اگر اس کے بال پر یا پر پانی میں گر جائیں گے تو پانی نجس نہ ہو گا زہری کے اثر کو ابن وہب نے جامع میں اور حماد کے اثر کو عبدالرزاق نے مصنف میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ۔

الْعُلَمَاءِ بِمُتَشِطُوْنَ بِهَا وَيَدَّهِنُوْنَ فِيْهَا لَا يَرَوْنَ بِهٖ بَأْسًا وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَإِبْرَاهِيْمُ لَا بَأْسَ بِتِجَارَةِ الْعَاجِ ۞

تھے اور ان میں تیل رکھتے تھے ان کو پاک سمجھتے تھے اور محمد بن سیرین [۵۲] اور ابراہیم نخعی نے کہا ہاتھی دانت کی سوداگری درست ہے۔

۲۳۳ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِيْ سَمْنٍ فَقَالَ أَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْا سَمْنَكُمْ ۞

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے ام المومنین میمونہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا چوہا گھی میں گر پڑے تو کیا کریں آپ نے فرمایا اس کو پھینک دو اور آس پاس کے گھی کو بھی اور (باقی) اپنا گھی کھا لو [۵۳]

۲۳۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا مَعْنٌ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِيْ سَمْنٍ فَقَالَ خُذُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوْهُ قَالَ مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ مَا لَا أُحْصِيْهِ يَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ ۞

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے معن نے کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے ام المومنین میمونہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا چوہا اگر گھی میں گر پڑے تو کیا کریں آپ نے فرمایا چوہے کو لو اور اس کے آس پاس کے گھی کو پھینک دو معن نے کہا ہم سے مالکؒ نے بے شمار مرتبہ یہ حدیث بیان کی وہ یوں ہی کہتے تھے ابن عباس سے انہوں نے میمونہؓ سے [۵۴]

۲۳۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذْ طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں مسلمانوں کو جو زخم لگے وہ قیامت کے دن اسی طرح (تازہ) ہو جائے گا جیسے اس وقت جب لگا تھا خون بہہ رہا ہوگا اس کا رنگ تو

---

[۵۱] اس اثر کو معلوم نہیں کس نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۲] ابن سیرین کے اثر کو عبدالرزاق نے وصل کیا لیکن ابراہیم نخعی کا اثر کس نے وصل کیا معلوم نہیں اور سرخسی کی روایت میں ابراہیم کا قول مذکور نہیں ہے ۱۲ منہ [۵۳] خواہ گھی گاڑھا ہو یا پتلا اہل حدیث میں سے امام ابن تیمیہ نے یہی فتویٰ دیا ہے لیکن باقی علماء نے کہا کہ اگر پتلا ہو تو وہ سب نجس ہو جائے گا اب اس کا بیچنا یا جلانا درست ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے ۱۲ منہ [۵۴] یہ دوسرا اسناد امام بخاری اس لیے لائے ہیں کہ ابن عباس کے بعد میمونہ کا ذکر صحیح ہے اور بعضوں نے اس میں میمونہ کا ذکر نہیں کیا ہے ۱۲ منہ

وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ ۞

بَابُ ۱۶۶ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ۞

۲۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ وَبِإِسْنَادِهٖ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ ۞

بَابُ ۱۶۷ إِذَا أُلْقِيَ عَلٰى ظَهْرِ الْمُصَلِّيْ قَذَرٌ أَوْ جِيْفَةٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلٰوتُهٗ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا رَأٰى فِيْ ثَوْبِهٖ دَمًا وَّهُوَ يُصَلِّيْ وَضَعَهٗ وَمَضٰى فِيْ صَلَاتِهٖ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ إِذَا صَلّٰى وَفِيْ ثَوْبِهٖ دَمٌ أَوْ جَنَابَةٌ أَوْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ أَوْ تَيَمَّمَ فَصَلّٰى ثُمَّ أَدْرَكَ الْمَاءَ فِيْ وَقْتِهٖ لَا يُعِيْدُ ۞

۲۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ

خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی خوشبو[1]

باب تھمے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا کیسا ہے

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم کو ابوالزناد نے ان سے عبدالرحمان بن ہرمز اعرج نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہم دنیا میں پچھلے ہیں[2] آخرت میں پہلے ہوں گے اور اسی اسناد سے آنحضرتؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی تھمے پانی میں جو بہتا نہ ہو پیشاب نہ کرے پھر اس میں نہائے[3]

باب جب نمازی کی پیٹھ پر پلیدی یا مردار (نماز میں) ڈال دیا جائے تو نماز نہیں بگڑے گی[4]

اور عبداللہ ابن عمرؓ جب (نماز کے اندر) اپنے کپڑے پر خون دیکھتے تو اس کپڑے کو اتار کر ڈال دیتے اور نماز پڑھے جاتے[5] اور سعید بن مسیب اور عامر شعبی نے کہا اگر کوئی شخص نماز پڑھ لے اور اس کے کپڑے میں خون لگا ہو یا منی لگی ہو یا قبلے کے سوا اور کسی طرف پڑھی ہو یا تیمم سے پڑھی ہو پھر وقت کے اندر پانی پالے تب بھی نماز نہ لوٹائے۔[6]

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ (عثمان) نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے

---

[1] اس حدیث کی مناسبت باب سے بیان کرنے میں لوگوں کی عقلیں حیران ہوئی ہیں اور کئی توجیہیں بیان کی ہیں سب میں عمدہ یہ ہے کہ مشک بھی ایک خون ہے مگر جب اس میں خوشبو پیدا ہوگئی تو اس کا حکم خون کا نہ رہا اور پاک صاف کہلائی ایسے ہی پانی کا جب وصف بدل جائے تو وہ بھی اپنی اصلی حالت یعنی طہارت پر نہ رہے گا بلکہ ناپاک ہو جائے گا ۱۲ منہ [2] یعنی سب امتوں کے اخیر میں آئے ہیں اس روایت کو باب سے کچھ غرض نہیں ہے مگر امام بخاری نے اس کو اور اس کے بعد والی روایت کو ایک ہی اسناد سے سنا تھا اس لیے دونوں کو یہاں بیان کر دیا ہے ۱۲ منہ [3] اس سے یہ مطلب نہیں کہ وہ پانی نجس ہو جائے گا کیونکہ اوپر زہری کا قول گزر چکا کہ پانی اس وقت تک نجس نہیں ہوتا جب تک اس کا وصف نہ بدلے بلکہ یہ ممانعت بر طریق ادب اور تنزیہ کے ہے اس لیے کہ تھمے پانی میں پیشاب کرنے سے پھر اس میں نہانے سے آدمی کو نفرت پیدا ہوتی ہے دوسرے اگر تھمے پانی میں پیشاب کرنے کی اجازت ہو تو لوگ اتنا پیشاب کریں گے کہ آخر پانی کا وصف بدل جائے گا اور وہ نجس ہو جائے گا ۱۲ منہ [4] امام بخاری کا یہی مذہب ہے کہ نماز کے اندر جو نجاست لگ جائے اس سے نماز میں خلل نہیں آتا البتہ نماز شروع کرنے سے پہلے پاکی ضرور ہے ۱۲ منہ [5] اس اثر کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اس سے یہ نکلا کہ اگر نمازی کو نماز شروع کرتے وقت نجاست کا علم نہ ہو اور وہ نجس کپڑے سے نماز شروع کر دے پھر نماز کے اندر یا نماز سے فراغت کے بعد علم ہو تو اس کی نماز صحیح ہے اور نماز کا اعادہ لازم نہیں ہے گو وقت باقی ہو لیکن شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک اعادہ واجب ہے ۱۲ منہ [6] ان اثروں کو عبدالرزاق اور سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ نے باسانید صحیح روایت کیا ہے ۱۲ منہ۔

اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَیْحُ بْنُ مَسْلَمَۃَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مَیْمُوْنٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ عِنْدَ الْبَیْتِ وَاَبُوْ جَھْلٍ وَّاَصْحَابٌ لَّہٗ جُلُوْسٌ اِذْ قَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اَیُّکُمْ یَجِیْ ءُ بِسَلَا جَزُوْرِ بَنِیْ فُلَانٍ فَیَضَعُہٗ عَلٰی ظَھْرِ مُحَمَّدٍ اِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ اَشْقَی الْقَوْمِ فَجَآءَ بِہٖ فَنَظَرَ حَتّٰی اِذَا سَجَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَضَعَہٗ عَلٰی ظَھْرِہٖ بَیْنَ کَتِفَیْہِ وَاَنَا اَنْظُرُ لَا اُغْنِیْ شَیْئًا لَوْ کَانَتْ لِیْ مَنْعَۃٌ قَالَ فَجَعَلُوْا یَضْحَکُوْنَ وَیُحِیْلُ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ لَا یَرْفَعُ رَاْسَہٗ حَتّٰی جَآءَتْہُ فَاطِمَۃُ فَطَرَحَتْہُ عَنْ ظَھْرِہٖ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَیْھِمْ اِذْ دَعَا عَلَیْھِمْ قَالَ وَکَانُوْا یَرَوْنَ اَنَّ الدَّعْوَۃَ فِیْ ذٰلِکَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَۃٌ ثُمَّ سَمّٰی اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ

عمرو بن میمون سے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کعبے کے پاس) سجدے میں تھے **دوسری سند** امام بخاری نے کہا مجھ سے احمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابواسحاق سے کہا مجھ سے عمرو بن میمون نے بیان کیا ان سے عبداللہ بن مسعودؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور ابوجہل اور اس کے ساتھی[1] وہاں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں وہ آپس میں کہنے لگے تم میں سے کون جانتا ہے اور فلاں لوگوں نے جو اونٹنی کاٹی ہے اس کا بچہ دان لا کر جب محمدؐ سجدہ کریں ان کی پیٹھ پر رکھ دیتا ہے یہ سن کر ان میں کا بڑا بدبخت (عقبہ بن ابی معیط) اٹھا اور اس کو لا کر دیکھتا رہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے تو اس کو آپ کے دونوں کندھوں کے بیچ میں پیٹھ پر رکھ دیا[2] عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا میں یہ دیکھ رہا تھا لیکن کچھ نہیں کر سکتا تھا کاش میرا کچھ زور ہوتا (تو میں بتلاتا)[3] وہ ہنسنے لگے (خوشی کے مارے) ایک پر ایک گرنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدے ہی میں پڑے رہے اپنا سر نہیں اٹھایا یہاں تک کہ حضرت فاطمہؓ آئیں اور آپ کی پیٹھ پر سے اس کو اٹھا کر پھینک دیا تب آپ نے اپنا سر اٹھایا اور دعا کی یا اللہ قریش سے سمجھ لے تین بار یہ فرمایا جب آپ نے ان کے لیے بددعا کی تو ان پر گراں گزرا ابن مسعودؓ نے کہا وہ سمجھتے تھے کہ اس شہر میں دعا قبول ہوتی ہے (تو کہیں ہم پر اثر نہ ہو) پھر آپ نے نام لے کر فرمایا

[1] ان کا ذکر آگے خود اسی حدیث میں آتا ہے ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ نماز میں آپ کے بدن سے نجاست لگ گئی لیکن آپ نے نماز نہ توڑی ۱۲ منہ

[3] عبداللہ بن مسعود ہذلی تھے ان کی قوم کے لوگ اس وقت تک کافر تھے مکہ میں ان کا کوئی مددگار نہ تھا وہ کیا کر سکتے تھے ۱۲ منہ [4] کسی نے جا کر ان کو خبر کر دی وہ دوڑتی آئیں اور آپ کی پیٹھ پر سے یہ ساری نجاست پھینک دی اور کافروں کو گالیاں دینے لگیں اگرچہ یہ بچہ دان حلال جانور کا تھا مگر وہ ذبیحہ تھا مشرک کا جو مردار ہے اس کے علاوہ اس میں خون بھی شریک تھا تو نجس ہوا ۱۲ منہ

بِأَبِي جَهْلٍ وَعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ نَحْفَظْهُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ عَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرْعٰى فِي الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ ؎

یا اللہ ابو جہل سے سمجھ لے اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سے سمجھ لے اور عمرو بن میمون نے ساتویں شخص کا بھی نام لیا (عمارہ بن ولید کا) ہم کو یاد نہ رہا ابن مسعودؓ نے کہا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ان[51] لوگوں کو دیکھا جن کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا تھا کنوئیں میں مرے پڑے ہوئے تھے بدر کے کنوئیں میں۔

بَابُ ۱۶۸ الْبُزَاقِ وَالْمُخَاطِ وَنَحْوِهِ فِي الثَّوْبِ

باب تھوک اور رینٹ وغیرہ کپڑے میں لگنے کا بیان

قَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَمَا تَنَخَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا

اور عروہ بن زبیر نے مسعود بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے زمانے میں نکلے پھر پوری حدیث بیان کی جو آگے آنے کی کہ آنحضرت صلعم نے جب تھوکا تو اس کو لوگوں میں سے کسی نہ کسی نے اپنے ہاتھ پر لیا اور منہ اور بدن پر مل لیا[52]۔

۲۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَزَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ طَوَّلَهُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؎

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز میں) اپنے کپڑے میں تھوکا امام بخاری نے کہا سعید بن ابی مریم نے اس حدیث کو لمبا بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو خبر دی یحییٰ بن ایوب نے کہا مجھ سے بیان کیا حمید نے کہا میں نے انس سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[53]۔

بَابُ ۱۶۹ لَا يَجُوزُ الْوُضُوءُ بِالنَّبِيذِ وَلَا بِالْمُسْكِرِ

باب نبیذ اور نشے والی شراب سے وضو درست نہیں

وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ وَأَبُو الْعَالِيَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ التَّيَمُّمُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ وَاللَّبَنِ

اور حسن اور ابو العالیہ نے نبیذ سے وضو کرنا برا جانا اور عطاء نے کہا دودھ یا نبیذ سے وضو کرنے سے تو تیمم میرے نزدیک اچھا ہے۔

[51] یعنی ان میں سے اکثر لوگوں کو کیوں کہ عقبہ بن ابی معیط ملعون بدر سے ایک منزل پر مارا گیا اور عمارہ بن ولید حبش کے ملک میں مرا باقی سب بدر کے دن مارے گئے ان کی لاشیں اندھے کنوئیں میں پھینکوا دی گئیں کمبخت خسر الدنیا والآخرہ ہوئے ۱۲ منہ [52] تبرک کے لیے اس حدیث سے نکلا کہ آدمی کا تھوک پاک ہے اگر منہ میں کوئی نجاست نہ ہو اور یہی باب کا مطلب ہے اس حدیث کو امام بخاری نے کتاب الشروط میں وصل کیا ۱۲ منہ [53] اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ حمید کا سماع انس سے معلوم ہو جائے اور یحییٰ بن سعید قطان کا یہ قول غلط ٹھہرے کہ حمید نے یہ حدیث ثابت سے سنی ہے انہوں نے انسؓ سے ۱۲ منہ [54] نبیذ کہتے ہیں کھجور کے شربت کو جو میٹھا ہو ابھی اس میں نشہ نہ آیا ہو امام ابو حنیفہؒ نے اس سے وضو جائز رکھا ہے جب پانی نہ ملے اور شافعی اور احمد اور اہل حدیث کے نزدیک جائز نہیں امام بخاری کا بھی قول ہے حسن کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے اور ابو العالیہ کے اثر کو دارقطنی نے اور عطا کے اثر کو ابو داؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ

۲۲۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ ؎

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک پینے کی چیز جو نشہ کرے وہ حرام ہے [1]

بَابُ غَسْلِ الْمَرْأَةِ أَبَاهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ

وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ امْسَحُوا عَلَى رِجْلِي فَإِنَّهَا مَرِيضَةٌ ؎

باب عورت اگر اپنے باپ کے منہ سے خون دھوئے [2]

اور ابو العالیہ نے کہا (جب ان کے ایک پاؤں میں بیماری تھی) میرے پاؤں پر مسح کر دو اس میں بیماری ہے۔

۲۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَسَأَلَهُ النَّاسُ وَمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَحَدٌ بِأَيِّ شَيْءٍ دُوِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِتُرْسِهِ فِيهِ مَاءٌ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ ؎

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے لوگوں نے ان سے پوچھا اس وقت میرے اور اُن کے بیچ میں کوئی نہ تھا [3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (جو احد کے دن) زخم لگا تھا اس میں کیا دوا لگائی تھی سہل نے کہا اب اس کا جاننے والا مجھ سے زیادہ کوئی باقی نہیں رہا حضرت علیؓ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور حضرت فاطمہؓ آپ کے منہ سے خون دھو رہی تھیں (خون بند نہیں ہوتا تھا) آخر ایک بوریا جلایا وہ آپ کے زخم میں بھر دیا گیا [4]

بَابُ السِّوَاكِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِتُّ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ ؎

باب مسواک کرنے کا بیان۔

اور ابن عباس نے کہا میں ایک رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا آپ نے مسواک کی [5]

۲۴۱ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهِ

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے غیلان بن جریر سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے اپنے باپ (ابو موسیٰ اشعریؓ) سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا دیکھا تو آپ ہاتھ میں مسواک لیے ہوئے مسواک کر رہے تھے آپ

---

[1] اور جب حرام ہوئی تو وضو اس سے جائز نہ ہوگا کیونکہ وضو ایک عبادت ہے اور عبادت میں حرام چیز کا استعمال کیونکر جائز ہوگا ۱۲ منہ [2] اس سے غرض یہ ہے کہ نجاست کے دور کرنے میں دوسرے سے مدد لینا درست ہے اور ابو العالیہ کے اثر سے یہ نکلتا ہے کہ وضو میں مدد لینا درست ہے اسکو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] تو میں نے اچھی طرح ان سے سنا ہے ۱۲ منہ [4] کیونکہ سہل بن سعد مدینہ میں سب صحابہؓ کے بعد مرے ۱۲ منہ [5] معلوم ہوا کہ بوریے کی راکھ خون کو بند کر دیتی ہے اس حدیث سے دوا اور علاج کرنے کا جواز ثابت ہوا اور یہ نکلا کہ دوا کرنا توکل کے خلاف نہیں ۱۲ منہ [6] یہ ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو امام بخاری نے اس کتاب میں کئی جگہ نکالا ۱۲ منہ

يَقُوْلُ أُعْ أُعْ وَالسِّوَاكُ فِيْ فِيْهِ كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ ۔

اع اع کی آواز نکال رہے تھے اور مسواک آپ کے منہ میں تھی گویا قے کر رہے ہیں[۵۱]

٢٤٢ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ ۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے حذیفہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو (نیند سے) اٹھتے تو اپنے منہ کو مسواک سے رگڑتے[۵۲]

بَابُ ١٧٢ دَفْعِ السِّوَاكِ إِلَى الْأَكْبَرِ

باب جو عمر میں زیادہ ہو پہلے اس کو مسواک دینا۔

وَ قَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِيْ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِيْ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ اخْتَصَرَهُ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ۔

اور عفان بن مسلم نے کہا ہم سے صخر بن جویریہ نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (خواب میں) کیا دیکھتا ہوں مسواک کر رہا ہوں اتنے میں دو شخص میرے پاس آئے ایک عمر میں دوسرے سے بڑا تھا میں نے پہلے اس کو مسواک دے دی جو عمر میں چھوٹا تھا تب مجھ سے کہا گیا پہلے بڑے کو دے میں نے بڑے کو دے دی[۵۳] امام بخاری نے کہا اس حدیث کو نعیم بن حماد نے عبداللہ بن مبارک سے اختصار کے ساتھ روایت کیا انہوں نے اسامہؓ بن زید سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے۔

بَابُ ١٧٣ فَضْلِ مَنْ بَاتَ عَلَى الْوُضُوْءِ ۔

باب باوضو سونے کی فضیلت

٢٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے منصور سے انہوں نے سعد ابن عبیدہ سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جب تو اپنے سونے کی جگہ پر آئے تو نماز کا سا

---

۵۱ معلوم ہوا سو کر اٹھے تو مسواک کرنا مستحب ہے اسی طرح قرآن پڑھتے وقت وضو کرتے وقت نماز پڑھتے وقت اور جب منہ میں بو معلوم ہو مگر روزہ دار کے لیے زوال کے بعد مسواک کرنا بعضوں نے مکروہ سمجھا ہے ۱۲ منہ ۵۲ اس حدیث کو عفان تک ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں اور ابو نعیم اور بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۳ معلوم ہوا کہ بڑی عمر والے کو مقدم رکھنا چاہیے مسواک دینے میں اسی طرح کھلانے پلانے چلنے بات کرنے میں مہلب نے کہا یہ جب ہے کہ ترتیب سے بیٹھے نہ گئے ہوں اگر بیٹھ گئے ہوں تو داہنی طرف والے کو مقدم کرنا چاہیے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دوسرے کی مسواک استعمال کرنا مکروہ نہیں ہے مگر دھو کر استعمال کرنا مستحب ہے ۱۲ منہ

فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُّتَّ مِنْ لَّيْلَتِكَ فَاَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهٖ قَالَ فَرَدَّدْتُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغْتُ اللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ قُلْتُ وَرَسُوْلِكَ قَالَ لَا وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ ؞

وضو کرے پھر داہنے کروٹ پر لیٹ[1] اور یوں دعا کر یا اللہ تیرے ثواب کے شوق میں اور تیرے عذاب کے ڈر سے میں نے اپنے تئیں تیرے سپرد کر دیا اور اپنا کام تجھ کو سونپ دیا اور اپنی پیٹھ تجھ پر ٹیک دی (یعنی تجھ پر بھروسا کیا) تجھ سے بھاگ کر کہیں پناہ اور کہیں ٹھکانہ نہیں مگر تیرے ہی پاس یا اللہ میں تیری کتاب (قرآن) پر ایمان لایا جس کو تو نے اتارا اور تیرے نبیؐ پر جس کو تو نے بھیجا اب اگر تو اسی رات کو مر جائے تو اسلام پر رہے گا اور (ایسا کر) کہ یہ دعا تیرا آخری کلام ہو[2] براء نے کہا میں نے اس دعا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (یاد کرنے کے لیے) دہرایا جب اس جگہ پہنچا آمنت بکتابک الذی انزلت اس کے بعد میں نے یوں کہہ دیا اور رسولک آپ نے فرمایا نہیں یوں کہہ ونبیک الذی ارسلت[3]

---

[1] داہنی کروٹ پر لیٹنے سے زیادہ غفلت نہیں ہوتی اور تہجد کے لیے آنکھ کھل جاتی ہے ۱۲ منہ [2] اس کے بعد سو جا پھر کوئی دنیا کی بات نہ کر اگر دوسری دعائیں یا قرآن کی آیتیں پڑھے تو قباحت نہیں ۱۲ منہ [3] معلوم ہوا کہ ادعیہ اور اذکار ماثورہ میں جو الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں ان میں تصرف کرنا بہتر نہیں۔ امام بخاری اس حدیث کو کتاب الوضو کے آخر میں لائے اس میں یہ اشارہ ہے کہ جیسے وضو آدمی بیداری کے اخیر میں کرتا ہے اسی طرح یہ حدیث کتاب الوضو کا خاتمہ ہے ۱۲ منہ ؞ ؞

تمت

دُوسرا پارہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

كِتَابُ الْغُسْلِ

کتاب غسل کے بیان میں

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا اِلٰى قَوْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ وَقَوْلِهٖ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِلٰى قَوْلِهٖ عَفُوًّا غَفُوْرًا۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ مائدہ میں) فرمایا اور اگر تم کو نہانے کی حاجت ہو (یعنی جنابت ہو) تو نہا لو اخیر آیت لعلکم تشکرون تک اور (سورہ نسا میں) فرمایا مسلمانو جب تم نشے میں ہو اخیر آیت عفواً غفوراً تک[1]۔

بَابُ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الْغُسْلِ

باب غسل سے پہلے وضو کرنا

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ كَمَا يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِي الْمَاۤءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ الشَّعْرِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاۤءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے جو بی بی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل کرنا چاہتے تو (برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے) شروع میں دونوں ہاتھ دھوتے پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے پھر اپنی انگلیاں پانی میں ڈال کر بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے[2] پھر دونوں ہاتھوں سے تین چلوے کر اپنے سر پر ڈالتے پھر اپنے سارے بدن پر پانی بہاتے[3]

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے سالم بن الجعد سے انہوں نے

---

[1] ان دونوں آیتوں سے امام بخاری نے یہ بیان کیا کہ غسل کی فرضیت قرآن سے ثابت ہے ۱۲ منہ [2] غسل یہ ہے کہ سارا بدن پانی سے ترکرے ایسا کرنے سے فرض ادا ہو جاتا ہے لیکن مسنون طریقہ غسل کا یہ ہے کہ پہلے وضو کرے امام بخاری نے اس باب میں اسی کو بیان کیا ۱۲ منہ [3] تاکہ بالوں کی جڑوں میں خوب پانی پہنچ جائے اور کوئی بال سوکھا نہ رہے حافظ نے کہا یہ خلال بالاتفاق واجب نہیں ہے مگر جب بال جمے ہوئے ہوں ایسے کہ پانی ان جڑوں میں نہ پہنچ سکے تو واجب ہے ۱۲ منہ [4] یہی مسنون غسل ہے اگر آدمی اسراف نہ کرے تو ایک صاع پانی میں بخوبی پورا ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهٗ وَمَا أَصَابَهٗ مِنَ الْأَذٰى ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ نَحّٰى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا هٰذِهٖ غُسْلُهٗ مِنَ الْجَنَابَةِ ؞

کریب سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے حضرت میمونہؓ سے جو بی بی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (غسل جنابت میں) نماز کے وضو کی طرح وضو کیا فقط پاؤں نہیں دھوئے اور اپنی شرم گاہ کو دھویا اور جو آلائش لگ گئی تھی[۱] پھر اپنے اوپر پانی بہایا پھر پاؤں سرکا کر[۲] ان کو دھویا سالم نے کہا آپ کا جنابت کا غسل یہی تھا[۳]

باب ۱۷۵ غُسْلِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهٖ ؞

باب مرد کا اپنی بی بی کے ساتھ (ایک برتن سے) غسل کرنا۔

۲۴۶ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ ؞

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دونوں مل کر) ایک برتن سے غسل کرتے وہ برتن کیا تھا ایک کونڈا جس کو فرق کہتے ہیں[۴]

باب ۱۷۶ الْغُسْلِ بِالصَّاعِ وَنَحْوِهٖ ؞

باب صاع اور اس کے برابر برتنوں سے غسل کرنا

۲۴۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ دَخَلْتُ أَنَا وَأَخُوْ عَائِشَةَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا أَخُوْهَا عَنْ غُسْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ سے ابوبکر بن حفص نے کہا میں نے ابوسلمہ[۵] عبداللہ بن عبدالرحمن بن عوف سے سنا وہ کہتے تھے میں اور حضرت عائشہؓ کا ایک (رضاعی) بھائی (عبداللہ ابن یزید) ان کے پاس گئے ان کے بھائی نے ان سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۱] حافظ نے کہا اس روایت میں تقدیم تاخیر ہو گئی ہے شرم گاہ اور آلائش وضو سے پہلے دھونا چاہیئے جیسے دوسری روایتوں میں ہے پھر وضو کرنا صرف پاؤں نہ دھونا پھر غسل کرنا پھر پاؤں دھونا ۱۲ منہ [۲] یعنی جہاں غسل کیا تھا وہاں سے ہٹا کر ۱۲ منہ [۳] اس غسل میں وضو بھی ادا ہو جاتا ہے اب اس کے بعد نماز کے لیے پھر وضو کرنا ضرور نہیں ہے ۱۲ [۴] فرق دو صاع کا ہوتا ہے بعضوں نے کہا سولہ رطل کا یعنی تین صاع کا کیونکہ ایک صاع پانچ رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے ہمارے ملک کے حساب سے فرق تخمینا سات سیر کا ہوگا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت کو اپنے مرد کی اور مرد کو اپنی عورت کی شرم گاہ دیکھنا درست ہے ۱۲ منہ [۵] یہ ابوسلمہ حضرت عائشہ کی رضاعی بھانجے تھے بعضوں نے کہا حضرت عائشہ کے بھائی سے کثیر بن عبداللہ کوفی مراد ہیں بہرحال دونوں حضرت عائشہ کے محرم تھے اس لیے انہوں نے ان کے سامنے غسل کیا پردہ ڈال کر اور ان لوگوں نے حضرت عائشہ کا سر اور اوپر کا بدن دیکھا جو محرم کو دیکھنا درست ہے ۱۲ منہ

فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ نَحْوٍ مِّنْ صَاعٍ فَاغْتَسَلَتْ وَأَفَاضَتْ عَلَى رَأْسِهَا وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا حِجَابٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَبَهْزٌ وَالْجُدِّيُّ عَنْ شُعْبَةَ قَدْرِ صَاعٍ ❊

(جنابت کا) غسل کیونکر کرتے تھے انہوں نے ایک برتن منگوایا جس میں ایک صاع برابر پانی ہوگا پھر انہوں نے غسل کیا اور اپنے سر پر پانی بہایا اور ہمارے اُن کے بیچ میں ایک پردہ پڑا تھا[۱] امام بخاری نے کہا یزید بن ہارون اور بہز بن اسد اور جدی عبدالملک بن ابراہیم نے بھی اس حدیث کو شعبہ سے روایت کیا اس میں یوں ہے ایک صاع کا انداز۔

۲۴۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ هُوَ وَأَبُوهُ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْغُسْلِ فَقَالَ يَكْفِيكَ صَاعٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَكْفِينِي فَقَالَ جَابِرٌ كَانَ يَكْفِي مَنْ هُوَ أَوْفَى مِنْكَ شَعْرًا وَخَيْرًا مِنْكَ ثُمَّ أَمَّنَا فِي ثَوْبٍ ❊

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ ابن آدم نے کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے کہا ہم سے ابوجعفر (امام باقر) نے بیان کیا وہ اور ان کے والد (امام زین العابدین) جابرؓ کے پاس تھے اور لوگ بھی بیٹھے تھے انہوں نے جابرؓ سے غسل کو پوچھا انہوں نے کہا تم کو ایک صاع پانی کافی ہے ایک شخص (حسن بن محمد بن علیؒ) نے کہا مجھ کو تو کافی نہیں جابرؓ نے کہا ان کو تو کافی ہوتا ہے جن کے بال تم سے زیادہ گھنے تھے اور تم سے بہتر تھے (یعنی آنحضرتؐ) پھر ایک ہی کپڑے میں انہوں نے ہماری امامت کی۔[۲]

۲۴۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُونَةَ كَانَا يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُولُ أَخِيرًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى أَبُو نُعَيْمٍ ❊

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین میمونہؓ دونوں (مل کر) ایک برتن سے غسل کیا کرتے[۳] امام بخاری نے کہا سفیان بن عیینہ اپنی اخیر عمر میں اس حدیث کو یوں روایت کرتے تھے ابن عباسؓ سے انہوں نے میمونہؓ سے[۴] اور صحیح وہی روایت ہے جو ابونعیم نے کی۔

---

[۱] حضرت عائشہ نے خود نہا کر ان کو غسل کی تعلیم کی یہ تعلیم کا اچھا طریقہ ہے کہ کام کر کے دکھانا ۱۲ منہ [۲] معلوم ہوا حدیث کے خلاف جو کوئی جھگڑا کرے اس کو سختی سے سمجھانا چاہیے جیسے جابر نے حسن بن محمد بن حنفیہ کو سمجھایا ایک ہی کپڑے میں امامت کی یعنی صرف تہ بند میں حالانکہ ان کے پاس دوسرے کپڑے موجود تھے اس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الصلوٰۃ میں آئیگا ۱۲ منہ [۳] برتن سے مراد وہی فرق ہے جو اگلی حدیث میں گزرا یہ برتن اس زمانے میں مشہور و معروف ہوگا جس میں ایک صاع پانی سماتا ہوگا اور اس طرح سے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے پیدا ہوگی ۱۲ منہ [۴] تو گویا یہ حدیث میمونہؓ کی مسند ٹھہری نہ ابن عباسؓ کی لیکن اوائل میں سفیان نے اس کو ابن عباس کی مسند قرار دیا جیسے ابونعیم نے روایت کیا دارقطنی نے بھی کہا کہ یہی صحیح ہے ۱۲ منہ

بَابُ ۱۷۷ مَنْ اَفَاضَ عَلٰی رَاْسِهٖ ثَلَاثًا

۲۵۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَاُفِيْضُ عَلٰى رَاْسِيْ ثَلَاثًا وَاَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا

۲۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مِخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْرِغُ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا

۲۵۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ جَعْفَرٍ قَالَ لِيْ جَابِرٌ اَتَانِي ابْنُ عَمِّكَ يُعَرِّضُ بِالْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ كَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقُلْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ ثَلَاثَ اَكُفٍّ فَيُفِيْضُهَا عَلٰى رَاْسِهٖ ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ فَقَالَ لِيَ الْحَسَنُ اِنِّيْ رَجُلٌ كَثِيْرُ الشَّعْرِ فَقُلْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مِنْكَ شَعْرًا

بَابُ ۱۷۸ الْغُسْلِ مَرَّةً وَّاحِدَةً

۲۵۳ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ

باب سر پر تین بار پانی بہانا۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا مجھ سے سلیمان بن صرد نے بیان کیا کہا مجھ سے جبیر بن مطعم نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو (غسل میں) اپنے سر پر ایسے تین چلو بہاتا ہوں اور آپ نے دونوں ہاتھوں سے بتلایا[1]

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مخول بن راشد سے انہوں نے امام محمد باقر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (غسل جنابت میں) اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے۔

ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے معمر بن یحیٰی بن سام نے کہا مجھ سے ابو جعفر (امام محمد باقر) نے بیان کیا مجھ سے جابر نے کہا تمہارے چچا کے بیٹے[2] ان کی مراد حسن بن محمد بن حنفیہ سے تھی میرے پاس آئے انہوں نے پوچھا جنابت کا غسل کیوں کر کرنا چاہیئے میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین لپ پانی لیتے تھے ان کو اپنے سر پر بہاتے تھے ان کو اپنے سر پر بہاتے تھے پھر اپنے سارے بدن پر پانی بہاتے تھے حسن بن محمد مجھ سے کہنے لگے میں تو بہت بالوں والا آدمی ہوں میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال تم سے کہیں زیادہ تھے[3]

باب ایک ہی بار نہانا[4]

ہم سے موسٰی بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد

---

[1] ابو نعیم نے مستخرج میں نکالا کہ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جنابت کے غسل کا ذکر کیا صحیح مسلم میں ہے کہ انہوں نے جھگڑا کیا تب آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی کہ میں تو اس طرح کرتا ہوں یعنی دونوں ہاتھوں سے تین بار پانی لے کر سر پر ڈالتا ہوں ۱۲ منہ [2] مجازاً کہا دراصل وہ ان کے باپ یعنی امام زین العابدین کے چچا زاد بھائی تھے کیونکہ محمد بن حنفیہ امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے بھائی تھے جو حسن کے باپ ہیں جنہوں نے جابرؓ سے یہ مسئلہ پوچھا تھا ۱۲ منہ [3] آپ کو یہ تین بار سر پر پانی ڈالنا کافی ہوجاتا تھا تم کو کیوں نہیں کافی ہوگا ۱۲ منہ [4] یعنی غسل میں ایک ہی بار سارے بدن پر پانی ڈالنا کافی ہے گو باب کی حدیث میں ایک بار کی صراحت نہیں ہے مگر مطلق پانی بہانا مذکور ہے جو ایک ہی بار پر محمول ہوگا اور اس سے ترجمہ باب نکل آیا ۱۲ منہ

ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُونَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً لِلْغُسْلِ فَغَسَلَ يَدَهُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰى شِمَالِهِ فَغَسَلَ مَذَاكِيرَهُ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِالْاَرْضِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهِ ثُمَّ تَحَوَّلَ مِنْ مَكَانِهِ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ۔

نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ام المومنین حضرت بی بی میمونہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہانے کے لیے پانی رکھا آپ نے (پہلے) اپنے ہاتھ دو بار یا تین بار دھوئے پھر اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور شرم گاہوں کو دھویا پھر اپنا ہاتھ زمین پر رگڑا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر اپنے (سارے) بدن پر پانی بہایا پھر (جہاں نہا رہے تھے) وہاں سے سرک کر دونوں پاؤں دھوئے ۔

بَابُ ۱۷۹ مَنْ بَدَاَ بِالْحِلَابِ اَوِ الطِّيْبِ عِنْدَ الْغُسْلِ

باب حلاب یا خوشبو سے غسل شروع کرنا[1]

۲۵۴ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَاَخَذَ بِكَفِّهِ فَبَدَاَ بِشِقِّ رَاْسِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ الْاَيْسَرِ فَقَالَ بِهِمَا عَلٰى وَسَطِ رَاْسِهِ ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم (ضحاک بن مخلد) نے انہوں نے حنظلہ بن ابی سفیان سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل کرنے لگتے تو حلاب کے برابر کوئی چیز (یعنی برتن منگواتے پھر[2] (پانی کا) چلو لیتے پہلے سر کے داہنے حصے پر پانی ڈالتے پھر (چلو لے کر) بائیں حصے پر ڈالتے پھر (چلو لیکر) چندیا پر ڈالتے ۔

بَابُ ۱۸۰ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ فِي الْجَنَابَةِ ۔

باب غسل جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا[3]

---

[1] بعضوں نے کہا ہے کہ عالم گو کتنا ہی بڑا عالم ہو غلطی اور خطا سے محفوظ نہیں ہے امام بخاری سے بھی اس مقام پر غلطی ہوئی انہوں نے حلاب کے معنے حدیث میں یہ سمجھے کہ وہ کوئی لگانے کی چیز ہے حالانکہ حلاب کے معنے ایک برتن کے ہیں جس میں عرب لوگ دودھ دوہا کرتے ہیں اور امام مسلم نے حلاب کے صحیح معنے سمجھے اور اس حدیث کو فرق اور صاع سے غسل کرنے کی حدیثوں کے ساتھ روایت کیا بعضوں نے کہا امام بخاری نے غلطی نہیں کی بلکہ حلاب کے معنے برتن ہی کے لیے اور ترجمہ باب کا یہ مطلب ہے کہ خواہ غسل پہلے پانی سے شروع کرے جو حلاب ایسے برتن میں بھرا ہو بعد غسل کے خوش بو لگائے یا خوش بو لگا کر پھر نہائے اور باب کی حدیث سے پہلا مطلب ثابت کیا اور دوسرے مطلب کے لیے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا جو سات بابوں کے بعد بیان کی کہ آپ نے خوش بو لگانے کے بعد عورتوں سے صحبت کی اور صحبت کے بعد غسل کیا ہے تو غسل سے پہلے خوش بو لگانا ثابت ہوا ۱۲ منہ [2] شاہ ولی اللہ صاحب نے کہا ہے کہ حلاب سے مراد بعضے بیجوں کا شیرہ ہے جو عرب لوگ غسل سے پہلے بدن میں لگایا کرتے تھے مترجم کہتا ہے جیسے ہندوستان میں صابون یا بٹنہ یا تیل اور بیسن ملا کر پہلے ملتے ہیں مگر شاہ ولی اللہ صاحب نے حلاب کا جو معنی لکھا ہے وہ مجھ کو عرب کی لغت میں نہیں ملا بعضوں نے اس کو جلاب پڑھا ہے جیم جو معرب ہے گلاب کا واللہ اعلم ۱۲

[3] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ غسل میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا واجب نہیں ہے کیونکہ غسل جنابت میں وضو واجب نہیں ہے اور آپ نے جو کلی کی (باقی بر صفحہ آئندہ)

۲۵۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنَا مَيْمُونَةُ قَالَتْ صَبَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَأَفْرَغَ بِيَمِينِهٖ عَلٰى يَسَارِهٖ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهٗ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ عَلَى الْأَرْضِ فَمَسَحَهَا بِالتُّرَابِ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَأَفَاضَ عَلٰى رَأْسِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ بِمِنْدِيْلٍ فَلَمْ يَنْفُضْ بِهَا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ کو سالم بن ابی الجعد نے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہا ہم سے میمونہؓ نے بیان کیا کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل کا پانی (ایک برتن میں) ڈالا آپ نے پہلے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر اپنی شرم گاہ دھوئی پھر اپنے ہاتھ کو زمین پر مارا اور مٹی سے رگڑا پھر (پانی سے) اس کو دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر اپنا منہ دھویا اور اپنے سر پر پانی بہایا پھر وہاں سے سرک گئے اور دونوں پاؤں دھوئے پھر رومال لایا آپ نے اس سے نہیں پونچھا[۱]

بَاب ۱۸۱ مَسْحِ الْيَدِ بِالتُّرَابِ لِتَكُوْنَ أَنْقٰى

باب (غسل میں) مٹی سے ہاتھ رگڑنا کہ خوب صاف ہو جائے۔

۲۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ دَلَكَ بِهَا الْحَائِطَ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے سلیمان بن مہران اعمش نے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے ام المؤمنین میمونہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنابت کا غسل شروع کیا تو پہلے اپنے (بائیں) ہاتھ سے شرم گاہ کو دھویا پھر وہ ہاتھ دیوار پر رگڑا[۲] پھر اس کو (پانی سے) دھویا پھر نماز کے وضو کی

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور ناک میں پانی ڈالا تو وضو پورا کرنے کے لیے اہل حدیث اور امام احمد بن حنبل یہ فرماتے ہیں کہ وضو اور غسل دونوں میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا واجب ہے اور حنفیہ کے نزدیک وضو میں سنت ہیں اور غسل میں فرض ہیں (حواشی صفحہ ہذا) [۱] امام ابن قیم نے فرمایا کہ وضو کے بعد اعضا پونچھنے میں کوئی صحیح حدیث نہیں آئی بلکہ غسل کے بعد صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ رومال آیا آپ نے واپس کر دیا نہیں پونچھا نووی نے کہا اس میں بہت اختلاف ہے بعضے وضو اور غسل دونوں میں پونچھنا مکروہ جانتے ہیں بعضے دونوں میں پونچھنا مستحب جانتے ہیں بعضے وضو میں مکروہ جانتے ہیں غسل میں نہیں بعضوں نے کہا پونچھنا نہ پونچھنا دونوں برابر ہیں ہمارے نزدیک یہی مختار ہے ۱۲ منہ

[۲] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے جو روایت اوپر گزر چکی وہ اس سے زیادہ صاف ہے اس میں یہ ہے کہ ہاتھ کو زمین پر مارا اور مٹی سے رگڑا اگرچہ یہ وہی حدیث ہے مگر سند دوسری ہے امام بخاری کی عادت ہے کہ ایک ہی حدیث کو کئی بار مختلف مسائل نکالنے کے لئے بیان کرتے ہیں مگر جدا اسنادوں سے تاکہ تکرار بے فائدہ نہ ہو ۱۲ منہ

لِلصَّلٰوۃِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِہٖ غَسَلَ رِجْلَیْہِ ۔

باب ۱۸۲ ھَلْ یُدْخِلُ الْجُنُبُ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ قَبْلَ اَنْ یَّغْسِلَھَا اِذَا لَمْ یَکُنْ عَلٰی یَدِہٖ قَذَرٌ غَیْرُ الْجَنَابَۃِ وَاَدْخَلَ ابْنُ عُمَرَ وَالْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ یَدَہٗ فِی الطَّھُوْرِ وَلَمْ یَغْسِلْھَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ یَرَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ بَاْسًا بِمَا یَنْتَضِحُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَۃِ ۔

۲۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ تَخْتَلِفُ اَیْدِیْنَا فِیْہِ ۔

۲۵۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ غَسَلَ یَدَہٗ ۔

۲۵۹ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِیُّ صَلَّی

طرح وضو کیا جب غسل سے فارغ ہوئے تو دونوں پاؤں دھوئے۔

باب اگر جس کو نہانے کی حاجت ہو وہ اپنا ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں ڈال دے اور اس کے ہاتھ پر سوا جنابت کے اور کوئی نجاست نہ ہو تو کیا حکم ہے[1] اور عبداللہ بن عمر اور براء بن عازبؓ نے اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دیا بن دھوئے پھر وضو کیا[2] اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ نے اُن چھینٹوں میں کوئی قباحت نہیں دیکھی جو جنابت کے غسل میں اڑیں[3]۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے افلح بن حمید نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دونوں مل کر) ایک برتن سے غسل کیا کرتے ہم دونوں کے ہاتھ باری باری اس میں پڑتے[4]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل کرنے لگتے تو (پہلے) اپنا ہاتھ دھوتے[5]

ہم سے بیان کیا ابوالولید نے کہا ہم سے بیان کیا شعبہ نے انہوں نے ابوبکر بن حفص سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ اگر جنب کے ہاتھ پر اور کوئی نجاست نہ ہو اور وہ ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں ڈال دے تو پانی نجس نہ ہوگا کیوں کہ جنابت نجاست حکمی ہے حقیقی نہیں ۱۲

[2] ابن عمر کے اثر کو سعید بن منصور اور براء کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے نکالا گو ان میں جنب کا ذکر نہیں ہے مگر امام بخاری نے جنابت کو حدث پر قیاس کیا کیونکہ دونوں حکمی نجاست ہیں اور ابن ابی شیبہ نے شعبی سے نکالا کہ آنحضرتؐ کے اصحاب اپنے ہاتھ پانی میں ڈال دیتے بن دھوئے حالانکہ وہ جنب ہوتے ۱۲ منہ

[3] اور پانی کے برتن میں پڑیں اگر جنب کا بدن نجس ہوتا تو جس برتن میں یہ چھینٹیں پڑ جاتیں وہ بھی نجس ہو جاتا ۱۲ منہ

[4] یعنی کبھی میرا ہاتھ اور کبھی آپ کا ہاتھ پانی لینے کے لیے برتن میں پڑتا دوسری روایت میں یوں ہے کہ کبھی میرے اور آپ کے ہاتھ دونوں مل جاتے ۱۲ منہ

[5] اوپر کی حدیث سے یہ نکلا کہ آنحضرتؐ اور حضرت عائشہ دونوں کے ہاتھ برتن میں پڑتے حالانکہ وہ اس وقت جنب ہوتے تو معلوم ہوا کہ جنب کو برتن میں ہاتھ ڈالنا جائز ہے اور اس حدیث کو لانے سے یہ غرض ہے کہ جب ہاتھ پر نجاست کا شبہ ہو تو ہاتھ دھو کر برتن میں ڈالنا چاہیے یا دھو کر ہاتھ ڈالنا مستحب ہے اور بن دھوئے جائز ہے ۱۲ منہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ جَنَابَةٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ ؏

(دونوں مل کر) جنابت کی حالت میں ایک برتن سے نہاتے اور شعبہ نے عبدالرحمان بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ قاسم بن محمد بن ابی بکر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے ایسے ہی روایت کی۔

۲۶۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ مِنْ نِسَائِهِ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ زَادَ مُسْلِمٌ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ مِنَ الْجَنَابَةِ ؏

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بیبیوں میں سے ایک بی بی (دونوں مل کر) ایک برتن سے غسل کیا کرتے مسلم بن ابراہیم اور وہب ابن جریر کی روایت میں شعبہ سے (اتنا زیادہ ہے) جنابت کا[1]

بَاب ۱۸۳ مَنْ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فِي الْغُسْلِ ؏

باب غسل میں داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالنا۔

۲۶۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا وَسَتَرْتُهُ فَصَبَّ عَلَى يَدِهِ فَغَسَلَهَا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ الثَّالِثَةَ أَمْ لَا ثُمَّ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ أَوْ بِالْحَائِطِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَغَسَلَ رَأْسَهُ ثُمَّ صَبَّ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهُ خِرْقَةً فَقَالَ بِيَدِهِ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے سالم ابن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے جو ابن عباس کے غلام تھے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے حضرت میمونہ بنت حارثؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نہانے کا پانی رکھا اور (ایک کپڑے) سے آپ پر آڑ کر دی آپ نے (پہلے) اپنے ہاتھ پر پانی ڈالا اس کو ایک بار یا دو بار دھویا اعمش نے کہا میں نہیں جانتا سالم بن ابی الجعد نے ہاتھ کا تیسری بار دھونا بیان کیا یا نہیں پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرم گاہ کو دھویا پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار پر رگڑ دیا پھر کلی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ دھویا دونوں ہاتھ دھوئے اور اپنا سر دھویا (پھر سارے) بدن پر پانی بہایا پھر ایک طرف سرک گئے اور دونوں پاؤں دھوئے میں نے آپ کو (پونچھنے کے لیے)

[1] یعنی یہ غسل جنابت کا ہوتا حافظ نے کہا اسماعیلی نے وہب کی روایت کو نکالا لیکن اس میں یہ زیادت نہیں ہے قسطلانی نے کہا یہ تعلیق نہیں ہے کیونکہ مسلم بن ابراہیم تو امام بخاری کے شیخ ہیں اور وہب نے بھی جب وفات پائی تو امام بخاری کی عمر اس وقت بارہ برس کی تھی کیا عجب ہے اُن سے سنا ہو ۱۲ منہ

هٰكَذَا وَلَمْ يُرِدْهَا:

بَابُ ۱۸۴ تَفْرِيقِ الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ غَسَلَ قَدَمَيْهِ بَعْدَ مَا جَفَّ وُضُوْءُهُ:

۲۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً يَغْتَسِلُ بِهٖ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ اَفْرَغَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ مَذَاكِيْرَهٗ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رَاْسَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ صَبَّ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى مِنْ مَقَامِهٖ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ:

بَابُ ۱۸۵ اِذَا جَامَعَ ثُمَّ عَادَ وَمَنْ دَارَ عَلٰى نِسَائِهٖ فِيْ غُسْلٍ وَاحِدٍ:

۲۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ

ایک کپڑا دیا آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا (ہٹاؤ) اس کو نہیں لیا[۱]

باب وضو اور غسل کے بیچ میں ٹھہر جانا[۲]

اور عبداللہ بن عمرؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے پاؤں اس وقت دھوئے جب وضو سوکھ چکا تھا[۳]

ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے جو ابن عباس کے غلام تھے انہوں نے ابن عباس سے کہ ام المومنین میمونہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نہانے کا پانی رکھا آپ نے (پہلے) اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا اُن کو دو بار یا تین بار دھویا پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور (بائیں ہاتھ سے) شرم گاہوں کو دھویا پھر اپنا ہاتھ زمین پر رگڑا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر اپنا سر تین بار دھویا پھر اپنے (سارے) بدن پر پانی بہایا پھر وہاں سے سرک گئے اور دونوں پاؤں دھوئے[۴]

باب جماع کے بعد (بے غسل کیے) پھر جماع کرے تو کیسا اور جو کوئی اپنی سب عورتوں پاس ہو آئے پھر ایک ہی غسل کرلے[۵]

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے (محمد بن ابراہیم) ابن ابی عدی اور یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے

---

[۱] امام احمد کی روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا نہیں میں نہیں چاہتا ۱۲ منہ [۲] یعنی موالاۃ نہ کرنا ابوحنیفہ اور شافعی کے نزدیک موالاۃ واجب نہیں ہے امام بخاری کا بھی مذہب ہے اور امام احمد اور امام مالک کے نزدیک یہ واجب ہے ۱۲ منہ [۳] اس اثر کو امام شافعی نے ام میں نکالا کہ عبداللہ بن عمرؓ نے بازار میں وضو کیا تو منہ دھویا ہاتھ دھوئے سر پر مسح کیا پھر ایک جنازے کے لیے بلائے گئے تو مسجد میں آئے اس پر نماز پڑھنے کو وہاں اپنے اپنے موزوں پر مسح کیا اور جنازے کی نماز پڑھی حافظ نے کہا اس کا اسناد صحیح ہے ۱۲ منہ [۴] یہیں سے امام بخاریؒ نے یہ نکالا کہ موالاۃ واجب نہیں ہے کیونکہ آپ نے سارا وضو کرلیا پاؤں نہیں دھوئے یہاں تک کہ غسل سے فارغ ہوئے تب پاؤں دھوئے ۱۲ منہ [۵] امام بخاری نے جو حدیث اس باب میں بیان کی اس کے ایک طریق میں یہ صراحت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیوں کا دورہ کرلیتے ایک ہی غسل سے اس پر اتفاق ہے کہ ہر جماع کے لیے جداگانہ غسل کرنا واجب نہیں ہے لیکن بعضوں نے کہا وہ مستحب ہے بعضوں نے کہا ہر جماع کے بعد وضو کرلے ظاہریہ نے کہا یہ واجب ہے ۱۲ منہ

شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرْتُهُ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيبًا ۞

ابراہیم بن محمد بن منتشر سے سنا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ کا قول (جو آگے آتا ہے) حضرت عائشہؓ سے بیان کیا انہوں نے کہا اللہ ابو عبدالرحمٰن[1] پر رحم کرے میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی پھر آپ اپنی (سب بیبیوں) کے پاس ہو آتے پھر دوسرے دن احرام باندھتے ہوئے خوشبو جھاڑ رہتے[2]

۲۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ إِحْدَى عَشْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَوَكَانَ يُطِيقُهُ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلَاثِينَ وَ قَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ إِنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ تِسْعُ نِسْوَةٍ ۞

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا ہم سے انسؓ بن مالک نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں کا رات اور دن کو ایک گھڑی میں دورہ کر لیتے (سب سے صحبت کر آتے[3]) اور آپ کی گیارہ عورتیں تھیں[4] قتادہ نے کہا میں نے انس سے کہا کیا آپ میں اتنی طاقت تھی انسؓ نے کہا ہم (آپس میں یوں) کہا کرتے تھے کہ آپ کو تیس مردوں کی طاقت ملی ہے اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے یوں روایت کیا کہ انسؓ نے ان سے (گیارہ عورتوں کے بدل) نو عورتیں کہیں۔

بَابُ ۱۸۶ غَسْلِ الْمَذْيِ وَالْوُضُوءِ مِنْهُ

باب مذی کا دھونا اور مذی سے وضو لازم ہونا

۲۶۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَسَأَلَ فَقَالَ تَوَضَّأْ

ہم سے ابوالولید ہشام نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے انہوں نے ابو حصین عثمان بن عاصم سے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن (عبداللہ بن حبیب) سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا میری مذی[5] بہت نکلا کرتی تھی میں نے ایک شخص (مقداد بن اسود سے) کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا مسئلہ پوچھ کیونکہ آپ کی صاحبزادی[6]

---

[1] ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن عمرؓ کی کنیت ہے ان کا قول آگے مذکور ہوگا کہ میں بات کو پسند نہیں کرتا کہ احرام کی حالت میں ہوں اور میرے بدن سے خوشبو جھڑ رہی ہو ۱۲ منہ [2] بعضوں نے اسی سے ترجمہ باب نکالا ہے اس لیے کہ اگر آپ ہر بی بی کے پاس جا کر غسل کیے ہوتے تو خوشبو کا نشان آپ کے مبارک جسم پر باقی نہ رہتا جھاڑنا کیسا جھاڑنے سے مراد ہے کہ بدن سے اس کے ذرے گرتے جاتے ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ ہر ایک بی بی کے پاس جا کر علیحدہ غسل کرتے تو بہت وقت صرف ہوتا ایک گھڑی میں سب کا دورہ ختم نہیں ہو سکتا تھا ۱۲ منہ [4] نو بیبیاں اور دو حرمین ماریہ اور ریحانہ ۱۲ منہ [5] مذی کا بیان اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ [6] یعنی حضرت فاطمہؓ اور داماد کو ایسی باتیں خسر سے کرنے میں شرم دامنگیر ہوتی ہے یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ

وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ .

میرے نکاح میں تھیں انہوں نے پوچھا آپ نے فرمایا مذی نکلے تو) وضو کر ڈال اور اپنا ذکر دھو لے[1]

بَابُ ۱۸۷ مَنْ تَطَيَّبَ ثُمَّ اغْتَسَلَ وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيبِ .

باب خوشبو لگا کر نہانا اور خوشبو کا اثر رہ جانا

۲۶۶ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ وَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا .

ہم سے ابو النعمان (محمد بن فضل) نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا اور ان سے عبداللہ ابن عمر کا یہ قول بیان کیا میں پسند نہیں کرتا کہ صبح کو احرام باندھے ہوں خوشبو جھاڑ رہا ہوں[2] حضرت عائشہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگائی پھر آپ اپنی (سب) عورتوں کے پاس گھوم آئے پھر صبح کو احرام باندھا[3]

۲۶۷ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حکم بن عتیبہ نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا گویا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک کو دیکھ رہی ہوں جب آپ احرام باندھے ہوتے[4]

بَابُ ۱۸۸ تَخْلِيلِ الشَّعْرِ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوَى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ .

باب بالوں میں خلال کرنا[5] جب یہ سمجھ لے کہ بدن (بالوں کے اندر) بھگو چکا تو اُن پر پانی بہانا۔

---

[1] یعنی مرد حنفیہ کا مقام بعضوں نے کہا سارا ذکر دھوئے یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ مذی کو دھوئے اور اس کے نکلنے سے وضو کرے اگر کپڑے میں مذی لگ جائے تو اس پر پانی چھڑک دینا کافی ہے جیسے امام ترمذی کی روایت میں ہے ۱۲ منہ [2] گویا عبداللہ بن عمر نے اس کو مکروہ جانا کہ آدمی احرام سے پہلے ایسی خوشبو لگائے جس کا اثر احرام کے بعد باقی رہے ۱۲ منہ [3] باب کا مطلب اس حدیث سے اس طرح نکلا کہ جب آپ سب عورتوں سے صحبت کرآئے تو ضرور غسل کیا ہوگا تو خوشبو لگانے کے بعد غسل ہوا اور اس خوشبو کا اثر آپ کے جسم میں باقی رہا تھا ورنہ ابن عمر کے قول کا رد کیونکر ہوگا اور یہی ترجمہ باب ہے حافظ نے کہا حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مرد اور عورت دونوں کیلئے غسل سے پہلے اور احرام سے پہلے خوشبو لگانا مسنون ہے ۱۲ منہ [4] حافظ نے کہا باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلتا ہے کہ یہ حدیث مختصر ہے اس حدیث سے جو اوپر گزری تو قصہ ایک ہے یا اس طرح کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کا غسل ضرور کیا ہوگا تو ثابت ہوا خوشبو کے بعد غسل کرنا ۱۲ منہ [5] یعنی جنابت کے غسل میں انگلیاں بھگو کر بالوں کی جڑوں میں خلال کرے جب یہ معلوم ہو جائے کہ سر یا داڑھی کے اندر چمڑہ بھیگ گیا تب بالوں پر پانی بہائے یہ خلال غسل میں امام مالک کے نزدیک واجب ہے اوروں کے نزدیک سنت ہے ۱۲ منہ

۲۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ وَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهٖ شَعْرَهٗ حَتّٰى اِذَا ظَنَّ اَنَّهٗ قَدْ اَرْوٰى بَشَرَتَهٗ اَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَآءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ ۔ وَقَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ نَّغْرِفُ مِنْهُ جَمِيْعًا ۔

ہم سے عبدان (عبداللہ بن عثمان) نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل کرتے تو (پہلے) اپنے دونوں ہاتھ دھوتے اور جیسے نماز کے لیے وضو کیا کرتے ویسا ہی وضو کرتے پھر غسل شروع کرتے تو اپنے ہاتھ سے بالوں کا خلال کرتے (آپ کے بال بہت گھنے تھے) جب آپ یہ سمجھ لیتے کہ اندر کا بدن بھیگ چکے تو تین بار بالوں پر پانی بہاتے پھر اپنا باقی پنڈا دھوتے اور حضرت عائشہؓ نے کہا میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دونوں مل کر) ایک ہی برتن سے نہاتے اس میں سے دونوں چلو لیتے جاتے۔

باب ۱۸۹ مَنْ تَوَضَّأَ فِي الْجَنَابَةِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ وَلَمْ يُعِدْ غَسْلَ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهُ مَرَّةً اُخْرٰى

باب جنابت میں وضو کر لینے کے بعد باقی پنڈا دھونا اور وضو کے اعضاء کو دوبارہ نہ دھونا[۵۱]

۲۶۹ - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَّيْمُوْنَةَ قَالَتْ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءَ الْجَنَابَةِ فَاَكْفَأَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى يَسَارِهٖ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهٗ ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ اَوِ الْحَائِطِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ

ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے فضل بن موسیٰ نے کہا ہم کو اعمش نے خبر دی انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے جو ابن عباس کے غلام تھے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے میمونہؓ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہانے کا پانی رکھا تو (پہلے) آپ نے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر دو بار یا تین بار پانی ڈالا پھر اپنی شرم گاہ دھوئی پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار پر دو یا تین بار رگڑا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ دھویا دونوں ہاتھ دھوئے پھر اپنے سر پر پانی بہایا پھر اپنا پنڈا دھویا پھر ایک طرف

[۵۱] باب کی حدیث سے باب کا مطلب نکلنا دشوار ہے اگر اس باب میں امام بخاری اگلے باب کی حدیث لاتے تو زیادہ مناسب ہوتا کیونکہ اس میں یہ ہے پھر اپنا باقی پنڈا دھویا بعضوں نے کہا اس حدیث میں جو ہے کہ پھر اپنا پنڈا دھویا تو اس سے یہ مراد ہے کہ باقی یعنی جس کو وضو میں نہیں دھویا تھا بعضوں نے کہا اس حدیث میں یہ مذکور ہے کہ ایک طرف سرک کر اپنے پاؤں دھوئے اس سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ اگر اعضائے وضو کو دوبارہ دھویا ہوتا تو وہاں سے ہٹ کر صرف پاؤں دھونے کی کیا ضرورت تھی پاؤں تو سارے اعضا کے ساتھ دھل چکے تھے ۱۲ منہ [۵۲] یعنی باقی پنڈا ظاہر یہی ہے تو ترجمہ باب نکل آئے گا ۱۲ منہ

ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهِ الْمَاءَ ثُمَّ غَسَلَ جَسَدَهٗ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ فَاَتَيْتُهٗ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا فَجَعَلَ يَنْفُضُ بِيَدِهٖ ۞

بَابٌ ۱۹۰ اِذَا ذَكَرَ فِي الْمَسْجِدِ اَنَّهٗ جُنُبٌ خَرَجَ كَمَا هُوَ وَلَا يَتَيَمَّمُ ۞

۲۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوْفُ قِيَامًا فَخَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ ذَكَرَ اَنَّهٗ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيْنَا وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهٗ تَابَعَهٗ عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَرَوَاهُ الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۞

بَابٌ ۱۹۱ نَفْضِ الْيَدَيْنِ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

۲۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سرک گئے اور دونوں پاؤں دھوئے ام المومنین میمونہؓ نے کہا پھر میں ایک کپڑا لے کر آئی آپؐ نے اس کو نہیں پسند کیا اور ہاتھ سے پانی جھٹکنے لگے۔[1]

باب جب کوئی شخص مسجد میں ہو اور اس کو یاد آئے کہ مجھ کو نہانے کی حاجت ہے تو اسی طرح نکل جائے اور تیمم نہ کرے[2]

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا نماز کی تکبیر ہوئی اور صفیں برابر ہو گئیں لوگ کھڑے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے حجرے سے) برآمد ہوئے جب نماز کی جگہ پر کھڑے ہو گئے اس وقت آپ کو یاد آیا کہ آپ کو نہانے کی حاجت ہے آپ نے ہم لوگوں سے فرمایا تم یہیں ٹھیرے رہو پھر آپ لوٹ گئے[3] اور غسل کیا پھر باہر ہمارے پاس برآمد ہوئے اور آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا آپ نے اللہ اکبر کہا (نماز شروع کی) ہم نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی عثمان بن عمر کے ساتھ اس حدیث کو عبدالاعلیٰ نے بھی معمر سے روایت کیا انہوں نے زہری سے اور اوزاعی نے بھی اس کو زہری سے روایت کیا[4]

باب جنابت کا غسل کر کے دونوں ہاتھوں کا جھاڑنا[5]

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو ابوحمزہ محمد بن میمون نے خبر دی کہا میں نے اعمش سے سنا انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا حضرت میمونہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل کا پانی رکھا اور

---

[1] بدن پونچھنے کو ۱۲ منہ [2] ثوری اور اسحاق اور بعض مالکیہ کا یہ قول ہے کہ ایسی حالت میں تیمم کرے پھر مسجد سے نکلے امام بخاری نے اس کو رد کیا ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر جنب غسل میں دیر کرے تو کچھ مضائقہ نہیں اور اگر تکبیر میں اور نماز شروع کرنے میں کسی وجہ سے دیر ہو جائے تو کچھ قباحت نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھولنے میں اللہ تعالیٰ کی بڑی مصلحت تھی کراہت کے لوگوں کو یہ مسئلہ معلوم ہوا امام بخاری نے اس لفظ سے کہ پھر آپ لوٹ گئے باب کا ترجمہ نکالا کیونکہ آپ اسی طرح مسجد سے لوٹ گئے تیمم نہیں کیا ۱۲ منہ [4] عبدالاعلیٰ کی روایت کو امام احمد نے نکالا اور اوزاعی کی روایت کو خود امام بخاریؒ نے کتاب الاذان میں ۱۲ منہ [5] شافعیہ کی فقہ کی کتابوں میں اس کو اولیٰ کے خلاف یا مکروہ لکھا ہے یہ قول اس حدیث سے غلط ہوتا ہے جو امام بخاری لائے جو کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وہی اولیٰ ہے ۱۲ منہ

غُسلًا فَسَتَرْتُهُ بِثَوْبٍ وَصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهُ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَاْسِهٖ وَاَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهُ ثَوْبًا فَلَمْ يَاْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ ؎

ایک کپڑے سے آپ پر آڑ کر لی آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا ان کو دھویا پھر اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ دھوئی پھر ہاتھ کو زمین پر مارا اور رگڑا پھر اس کو دھو لیا اور کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے منہ دھویا اور بانہیں دھوئیں پھر اپنے سر پر پانی ڈالا اور اپنے بدن پر بہایا پھر ایک طرف سرک گئے اور دونوں پاؤں دھوئے میں آپ کو (پونچھنے کے لیے) ایک کپڑا دینے لگی آپ نے نہیں لیا آپ اپنے دونوں ہاتھ جھاڑتے ہوئے چلے[1]

بَابٌ ۱۹۲ مَنْ بَدَاَ بِشِقِّ رَاْسِهِ الْاَيْمَنِ فِي الْغُسْلِ ؎

باب غسل میں سر کے داہنے طرف سے شروع کرنا۔

۲۷۲ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا اِذَا اَصَابَ اِحْدَانَا جَنَابَةٌ اَخَذَتْ بِيَدَيْهَا ثَلٰثًا فَوْقَ رَاْسِهَا ثُمَّ تَاْخُذُ بِيَدِهَا عَلٰى شِقِّهَا الْاَيْمَنِ وَبِيَدِهَا الْاُخْرٰى عَلٰى شِقِّهَا الْاَيْسَرِ ؎

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن نافع نے انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے صفیہ بنت شیبہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہم میں سے جب کسی کو نہانے کی احتیاج ہوتی (یعنی جنابت) تو پہلے دونوں ہاتھ سے تین چلو لے کر اپنے سر پر ڈالتی[2] پھر ہاتھ سے پانی لیتی اور بدن کی داہنی جانب پر ڈالتی اور دوسرے ہاتھ سے لے کر بدن کی بائیں جانب ڈالتی[3]

بَابٌ ۱۹۳ مَنِ اغْتَسَلَ عُرْيَانًا وَحْدَهٗ فِي الْخَلْوَةِ وَمَنْ تَسَتَّرَ وَالتَّسَتُّرُ اَفْضَلُ وَقَالَ بَهْزٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ

باب اکیلے میں ننگا ہو کر نہانا جائز ہے اور جو ستر ڈھانپ کر (کپڑا باندھ کر) نہائے تو افضل ہے[4] اور بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے انہوں نے بہز کے دادا (معاویہ بن حیدہ) سے روایت کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے اللہ زیادہ لائق ہے

[1] معلوم ہوا کہ افضل یہی ہے کہ وضو اور غسل میں بدن کپڑے سے نہ پونچھے ۱۲ منہ [2] پہلا چلو داہنے جانب دوسرا بائیں جانب تیسرا چندیا پر جیسے باب من بدء بالحلاب او الطیب میں گزرا اور امام بخاریؒ نے اس حدیث میں اسی حدیث کی طرف اشارہ کیا تو ترجمہ باب سے مطابقت ہو گئی بعضوں نے کہا ترجمہ باب آگے کے جملے سے نکلتا ہے یعنی ثم تاخذ بیدہا علی شقہا الایمن سے اس میں ضمیر سر کی طرف پھرتی ہے یعنی پھر سر کے داہنے طرف پر ہاتھ سے پانی ڈالتی اور سر کی بائیں طرف پر دوسرے ہاتھ سے صحابی کا یہ کہنا کہ ہم ایسا کیا کرتے تھے حدیث مرفوع کے حکم میں ہے ۱۲ منہ [3] کرمانی نے کہا باب کا ترجمہ اس سے نکل آیا کیونکہ بدن میں سر سے لے کر قدم تک داخل ہے ۱۲ منہ [4] ابن ابی لیلیٰ نے اکیلے میں بھی ننگا نہانا ناجائز رکھا ہے امام بخاریؒ نے اس کا رد کیا اگرچہ اس میں ستر ڈھانپ کر نہانا افضل ہے ۱۲ منہ

يُسْتَحْيٰى مِنْهُ مِنَ النَّاسِ ۞

کہ اس سے شرم کی جائے بہ نسبت لوگوں کے[1]

۲۷۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ وَكَانَ مُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ وَحْدَهٗ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهٗ آدَرُ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ فَجَمَحَ مُوْسٰى فِيْ إِثْرِهٖ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ إِلٰى مُوْسٰى وَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَأْسٍ وَأَخَذَ ثَوْبَهٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ إِنَّهٗ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوْبُ يَحْتَثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ يَا أَيُّوْبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق بن ہمام نے انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کے لوگ ننگے نہایا کرتے ایک کو ایک دیکھتا رہتا[2] اور اور موسیٰ علیہ السلام (کی عادت تھی وہ) اکیلے ہو کر (ننگے) نہاتے[3] بنی اسرائیل کہنے لگے قسم خدا کی موسیٰ جو ہمارے ساتھ مل کر نہیں نہاتے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے خصیے بڑھے ہوئے ہیں[4] ایک بار (ایسا ہوا) موسیٰؑ اپنا کپڑا ایک پتھر پر رکھ کر نہانے لگے پتھر (اللہ کے حکم سے) ان کا کپڑا لے بھاگا موسیٰ اس کے پیچھے یہ کہتے ہوئے لپکے او پتھر میرا کپڑا دے او پتھر میرا کپڑا دے[5] یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو (ننگا) دیکھ لیا اور کہنے لگے (ہم غلط سمجھے تھے) قسم خدا کی موسیٰ میں کوئی بیماری نہیں ہے[6] اور پتھر تھم گیا موسیٰؑ نے اپنا کپڑا لے لیا اور پتھر کو مارنے لگے ابوہریرہؓ نے کہا خدا کی قسم پتھر میں چھ یا سات نشان ہیں حضرت موسیٰؑ کی مار کے[7] اور اسی سند سے ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک بار ایوبؑ ننگے نہا رہے تھے[8] ان پر سونے کی ٹڈیاں لگی گرنے وہ اپنے کپڑے میں پکڑ پکڑ کر

[1] اس کو امام احمد وغیرہ اصحاب سنن نے نکالا ترمذی نے کہا وہ حسن ہے اور حاکم نے کہا صحیح ہے پوری حدیث یوں ہے میں نے عرض کیا ہم کن شرم گاہوں پر تصرف کریں اور کن کو چھوڑ دیں آپ نے فرمایا اپنی شرم گاہ بچائے رکھ مگر اپنی بیوی اور لونڈی سے میں نے کہا یا رسول اللہ جب ہم میں کوئی اکیلا ہو آپ نے فرمایا تو اللہ زیادہ لائق ہے اس کے کہ اس سے شرم کی جائے بہ نسبت لوگوں کے ۱۲ منہ [2] شاید ان کی شریعت میں یہ جائز ہوگا ورنہ حضرت موسیٰؑ ضرور ان کو منع کرتے بعضوں نے کہا جائز نہ تھا اور حضرت موسیٰؑ اس سے منع کرتے تھے مگر وہ نہیں مانتے تھے ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ اور حضرت ایوب کا فعل نقل کیا اور اس پر انکار نہیں کیا ۱۲ منہ [4] اس شرم سے وہ ہمارے ساتھ نہیں نہاتے کہ ان کا عیب کھل جائے گا ۱۲ منہ [5] جب اس پتھر نے عقل والوں کا سا کام کیا تو حضرت موسیٰ نے بھی اس کو اس طرح پکارا جیسے عقل والوں کو پکارتے ہیں ۱۲ منہ [6] شاید حضرت موسیٰ کی شریعت میں ستر عورت واجب نہ تھا یا یہ خاص موقع تھا اور ضرورت کے وقت یا تہمت کو دفع کرنے کے لیے ستر کھولنا درست ہے ۱۲ منہ [7] یہ دوسرا معجزہ تھا حضرت موسیٰؑ کا پتھر کا کپڑا لے بھاگنا ایک معجزہ تھا ۱۲ منہ [8] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۔ ۱۲ منہ

عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَّا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيْمُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا ۞

رکھنے لگے اس وقت ان کے مالک (خدا) نے ان کو پکارا[1] کیا میں نے ان چیزوں سے جو دیکھتا ہے تجھے بے پرواہ نہیں کیا[2] ایوب نے کہا بے شک تیری عزت کی قسم (تو نے مجھے بہت کچھ دیا ہے) مگر تیرے کرم سے کہیں میں بے پرواہ ہو سکتا ہوں[3] اور اس حدیث کو[4] ابراہیم نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے صفوان سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس میں یہ ہے کہ ایوبؑ ایک بار ننگے نہا رہے تھے۔ (آخیر تک)۔

بَابُ ۱۹۴ التَّسَتُّرِ فِي الْغُسْلِ عِنْدَ النَّاسِ ۞

باب لوگوں کے سامنے اگر نہائے تو ستر ڈھانپ کر آڑ کر کے۔

۲۷۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ ۞

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابوالنضر سالم بن ابی امیہ سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے ان سے ابو مرہ نے بیان کیا جو ام ہانیؓ بنت ابی طالب کے غلام تھے انہوں نے ام ہانیؓ سے سنا جو ابو طالب کی بیٹی تھیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی جس سال مکہ فتح ہوا میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا اور حضرت فاطمہؓ آپ پر آڑ کیے ہوئے تھیں آپ نے فرمایا کون عورت ہے میں نے کہا میں ام ہانی ہوں[5]۔

۲۷۵ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن

[1] معلوم ہوا کہ اللہ کے کلام میں آواز ہے اور متعدد آیتوں اور حدیثوں سے یہی ثابت ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] یعنی تجھ کو میں نے اتنا مال اور دولت نہیں دیا کہ تجھ کو ان ٹڈیوں کی حاجت نہ پڑے ۱۲ منہ [3] سبحان اللہ کیا عمدہ جواب دیا یعنی بندہ اور غلام کتنا ہی مالدار اور دولتمند ہو جائے مگر کیا اپنے مالک کا محتاج نہیں رہتا ضرور محتاج رہتا ہے استغنا اور بے پرواہی مالک ہی کی شان ہے ہم سب اس کے محتاج ہیں ۱۲ منہ [4] یعنی ابراہیم بن طہمان نے امام بخاری نے ابراہیم بن طہمان سے نہیں سنا تو یہ تعلیق ہو گی حافظ نے کہا اس کو نسائی اور اسمٰعیلی نے وصل کیا [5] شاید پردہ موٹا ہو گا اس میں سے اچھی طرح صورت نظر نہ آئی ہو گی ورنہ آپ ام ہانی کو پہچان لیتے اور اتنا آپ کو معلوم ہو گیا کہ کوئی عورت ہے کیونکہ مرد بغیر اجازت لیے اندر کیونکر آسکتا تھا ۱۲ منہ

عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ سَتَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ عَلٰى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ مَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى الْحَائِطِ أَوِ الْأَرْضِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَابْنُ فُضَيْلٍ فِي السَّتْرِ ۞

عباسؓ سے انہوں نے ام المومنین حضرت میمونہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آڑ کی آپ جنابت کا غسل کر رہے تھے (تو پہلے) آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اپنی شرم گاہ دھوئی اور جو لگ گیا تھا وہ دھویا پھر اپنا ہاتھ دیوار پر پھرایا زمین پر پھر جیسے نماز کا وضو کیا کرتے تھے ویسا وضو کیا فقط پاؤں نہیں دھوئے پھر اپنے (سارے) بدن پر پانی ڈالا پھر ایک طرف سرک کر اپنے پاؤں دھوئے سفیان کے ساتھ اس حدیث میں ابو عوانہ اور محمد بن فضیل نے بھی پردے کا ذکر کیا[۱]

بَابٌ ١٩٥ إِذَا احْتَلَمَتِ الْمَرْأَةُ ۞

باب عورت کو احتلام ہونے کا بیان۔

٢٧٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ امْرَأَةُ أَبِي طَلْحَةَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ ۞

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام المومنین ام سلمہؓ سے ام سلیمؓ ابو طلحہ انصاری کی بی بی (جو انسؓ کی والدہ تھیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ سچی بات میں نہیں شرماتا کیا عورت کو احتلام ہو تو اس کو بھی نہانا چاہیئے آپ نے فرمایا ہاں (بے شک) جب وہ (جاگ کر) منی دیکھے[۲]

بَابٌ ١٩٦ عَرَقِ الْجُنُبِ وَأَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ ۞

باب جنب یعنی جس کو نہانے کی حاجت ہو اس کے پسینے کا اور مسلمان کے ناپاک نہ ہونے کا بیان۔

٢٧٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فِي بَعْضِ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے بیان کیا یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے حمید طویل نے کہا ہم سے بکر بن عبداللہ نے انہوں نے ابو رافع (نفیع) سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک رستے میں ان سے ملے ان کو نہانے

---

[۱] ابو عوانہ کی روایت تو امام بخاری خود اس سے پہلے نکال چکے ہیں اور محمد بن فضیل کی روایت کو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں نکالا ۱۵۲ حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے بعضوں نے کہا احتلام سب عورتوں کو نہیں ہوتا لیکن بعضوں نے کہا غرض یہ کہ عورت کا حکم بھی اس باب میں مرد کا سا ہے اگر جاگ کر منی کی تری بدن یا کپڑے پر پائے تو غسل کرے ورنہ غسل لازم نہیں ۱۲ منہ

وَهُوَ جُنُبٌ فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ ۞

کی حاجت تھی ابو ہریرہؓ نے کہا میں پیچھے رہ کر لوٹ گیا اور غسل کر کے پھر آیا آپ نے فرمایا ابو ہریرہ تو کہاں تھا میں نے عرض کیا مجھ کو نہانے کی حاجت تھی تو میں نے بغیر طہارت کے آپ کے ساتھ بیٹھنا برا جانا آپ نے (تعجب سے) فرمایا سبحان اللہ مومن بھی کہیں نجس ہوتا ہے[۱]

بَابُ ۱۹۷ الْجُنُبِ يَخْرُجُ وَيَمْشِي فِي السُّوقِ وَغَيْرِهِ وَقَالَ عَطَاءٌ يَحْتَجِمُ الْجُنُبُ وَيُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ وَيَحْلِقُ رَأْسَهُ وَإِنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ ۞

باب جنب گھر سے نکل سکتا ہے اور بازار وغیرہ میں چل پھر سکتا ہے اور عطاء نے کہا[۲] جنب پچھنے لگا سکتا ہے اور اپنے ناخون تراش سکتا ہے اور سر منڈا سکتا ہے گو اس نے وضو نہ کیا ہو۔

۲۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ ۞

ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انس بن مالکؓ نے ان سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں کے پاس ایک ہی رات میں ہو آتے (سب سے صحبت کر لیتے) اور ان دنوں آپ کی نو بیبیاں تھیں[۳]

۲۷۹ - حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَخَذَ بِيَدِي فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَأَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ ۞

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ نے کہا ہم سے حمید طویل نے انہوں نے بکر بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو رافع سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو (رستے میں) ملے اور میں جنب تھا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا میں آپ کے ساتھ چلتا رہا جب آپ (کہیں جا کر) بیٹھے تو میں چپکے سے کھسک گیا اور اپنے ٹھکانے میں آن کر غسل کیا پھر لوٹ کر آیا آپ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا ابو ہریرہؓ تو کہاں تھا میں نے بیان کیا[۴] آپ نے فرمایا سبحان اللہ مومن بھی کہیں ناپاک ہوتا ہے۔

---

[۱] جب تک اس کے بدن پر کوئی حقیقی نجاست نہ ہو وہ نجس نہیں ہو سکتا خواہ زندہ ہو یا مردہ ہو اس حدیث سے بعضوں نے نکالا ہے کہ کافر نجس ہے جیسے شیعہ امامیہ اور ایک جماعت علماء کا قول ہے اہل حدیث کے نزدیک کافر کی نجاست اعتقادی ہے نہ حقیقی اور امام بخاریؒ نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ جنب کا پسینہ بھی پاک ہے کیونکہ جب بدن پاک ہوا تو جو بدن سے نکلے وہ بھی پاک ہوگا اس حدیث سے ابن حبان نے یہ نکالا کہ اگر جنب غسل کی نیت سے کنوئیں میں کود پڑے اور غسل کرے تو پانی نجس نہ ہوگا ۱۲ منہ [۲] اس تعلیق کو عبد الرزاق نے نکالا اس میں اتنا زیادہ ہے اور نورہ لگا سکتا ہے ۱۲ [۳] تو حدیث سے جنب کا گھر سے نکلنا ثابت ہوا کیوں کہ آپ ایک بی بی سے صحبت کر کے پھر دوسری بی بی کے پاس جاتے اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ [۴] یعنی یہ قصہ سنایا کہ میں جنب تھا اور غسل کرنے گیا تھا اب غسل کر کے آیا ہوں ۱۲ منہ

باب ۱۹۸ كَيْنُونَةِ الْجُنُبِ فِي الْبَيْتِ إِذَا تَوَضَّأَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ ۔

۲۸۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْقُدُ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَتْ نَعَمْ وَيَتَوَضَّأُ ۔

باب جنب جنابت کی حالت میں گھر میں رہ سکتا ہے جب غسل سے پہلے وضو کرے[1]

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی اور شیبان نحوی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے کہا میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں آرام فرماتے تھے انہوں نے کہا ہاں اور آپ وضو کر لیتے۔

باب ۱۹۹ نَوْمِ الْجُنُبِ ۔

۲۸۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْقُدْ وَهُوَ جُنُبٌ ۔

باب جنب غسل سے پہلے سو سکتا ہے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے کہا کہ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا جنابت کی حالت میں ہم میں سے کوئی سو سکتا ہے آپ نے فرمایا ہاں جب وضو کر لے تو جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے[2]

باب ۲۰۰ الْجُنُبِ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَنَامُ ۔

۲۸۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهُ وَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ ۔

باب جنب کو وضو کر کے سونا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث ابن سعد نے انہوں نے عبیداللہ بن ابی جعفر سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن (ابوالاسود) سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں سونا چاہتے تو اپنی شرم گاہ دھو ڈالتے اور نماز کا سا وضو کر لیتے[3]

۲۸۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَفْتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَحَدُنَا

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا ہم میں کوئی شخص

---

[1] ایک حدیث میں ہے کہ جس گھر میں کتا ہو یا مورت یا جنب تو وہاں فرشتے نہیں جاتے امام بخاریؒ نے یہ باب لا کر بتلا دیا کہ وہ حدیث ضعیف ہے یا اُس حدیث میں جنب سے وہ مراد ہے جو وضو بھی نہ کرے اور جنابت کی کچھ پرواہ نہ کرے یوں ہی گھر میں پڑا رہے ۱۲ منہ

[2] یہ وضو کر لینا اکثر علماء کے نزدیک مستحب ہے اور بعضوں کے نزدیک واجب ہے۔ بعضوں نے وضو سے یہ مراد لیا ہے کہ ذکر دھو ڈالے اور ہاتھ اور مسلم کی روایت سے اس کا رد ہوتا ہے اس میں صاف یہ ہے کہ نماز کا سا وضو کر لیتے ۱۲ منہ

[3] اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس وضو سے نماز پڑھتے کیونکہ جنابت کی حالت میں بغیر غسل کیے نماز نہیں پڑھ سکتے ۱۲ منہ

وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ ٭

۲۸۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ ٭

جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے آپ نے فرمایا ہاں جب وضو کرے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کبھی رات کو مجھ کو جنابت ہوتی تھی (اس وقت غسل نہیں کر سکتا تو کیا کروں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ایسا کر کہ وضو کرلے اور اپنا ذکر دھو ڈال[۱] پھر سو رہ۔

بَابٌ ۲۰ - إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ ٭

باب جب مرد عورت کے ختنے مل جائیں[۲]

۲۸۵ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ تَابَعَهُ عَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ أَنَا الْحَسَنُ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا أَجْوَدُ وَأَوْكَدُ وَإِنَّمَا بَيَّنَّا الْحَدِيثَ الْآخِرَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَالْغُسْلُ أَحْوَطُ ٭

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے ابونعیم نے بیان کیا انہوں نے ہشام سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے ابورافع سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب مرد عورت کے چاروں کونوں کے بیچ میں بیٹھے[۳] پھر اس پر زور لگائے (یعنی جماع کرے) تو غسل واجب ہو گیا ہشام کے ساتھ اس حدیث کو عمرو نے بھی شعبہ سے ایسا ہی روایت کیا اور موسیٰ بن اسمٰعیل نے (جو بخاری کے شیخ ہیں) کہا ہم سے ابان نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم کو حسن بصری نے خبر دی[۴] پھر ایسی ہی حدیث بیان کی امام بخاری نے کہا یہ غسل کر لینا بہتر ہے اور ضروری ہے اور ہم نے جو (اس کے خلاف) دوسری حدیث (عثمان اور ابی بن کعب کی) بیان کی تو اس لیے کہ صحابہؓ کا اس مسئلے میں اختلاف ہے۔ اور غسل میں زیادہ احتیاط ہے۔

---

[۱] یعنی پہلے ذکر دھو پھر وضو کرے جیسے ابن نوح کی روایت میں امام مالک سے یوں ہی ہے ۱۲ منہ [۲] یعنی حشفہ فرج کے اندر چلا جائے مطلب یہ ہے کہ دخول ہوا اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ دخول ہوتے ہی غسل واجب ہو جاتا ہے گو انزال نہ ہوا اور انما الماء من الماء کی حدیث منسوخ ہے اور بعضوں نے کہا کہ انما الماء من الماء کی حدیث احتلام کے باب میں ہے عرب کے ملک میں عورتوں کا بھی ختنہ کیا کرتے تھے اور اب تک بھی بعضے ملکوں میں کرتے ہیں ۱۲ منہ [۳] یعنی فرج کے چاروں کونوں میں یا چاروں کونوں سے مراد دونوں پاؤں اور دونوں ہاتھ ہیں یا دونوں پاؤں اور دونوں ران ۱۲ منہ [۴] اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ قتادہ کا سماع حسن سے معلوم ہو جائے کیوں کہ قتادہ کی عادت ہے تدلیس کی یعنی اپنے استاد کا نام چھپانے کی ۱۲ منہ [۵] کئی صحابہ اس کے قائل ہیں کہ صرف دخول سے غسل واجب نہیں جب تک انزال نہ ہو ۱۲ منہ

باب ۲۰۲ غُسْلِ مَا يُصِيبُ مِنْ فَرْجِ الْمَرْأَةِ

۲۸۶ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ قَالَ يَحْيَى وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَلَمْ يُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَأَمَرُوهُ بِذَلِكَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۸۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أَيُّوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَلَمْ يُنْزِلْ قَالَ يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْأَةَ مِنْهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

باب عورت کی شرمگاہ سے جو تری لگ جائے اس کو دھونا[۱]

ہم سے ابو معمر عبداللہ بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے حسین بن ذکوان معلم سے انہوں نے کہا یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا اور مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے بیان کیا ان کو عطاء بن یسار نے خبر دی ان کو زید بن خالد جہنی نے انہوں نے حضرت عثمانؓ سے پوچھا کہا بتلایئے جب مرد اپنی عورت سے صحبت کرے اور منی نہ نکلی (تو غسل لازم ہوگا یا نہیں) حضرت عثمانؓ نے کہا نماز کے وضو کی طرح وضو کرے اور اپنا ذکر دھو ڈالے (غسل کرنا ضرور نہیں[۲]) حضرت عثمانؓ نے کہا میں نے تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ (زید بن خالد جہنی نے کہا) پھر میں نے یہ مسئلہ حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ اور حضرت طلحہؓ اور ابی بن کعبؓ سے پوچھا انہوں نے پھر یہی حکم دیا یحییٰؒ بن ابی کثیر نے کہا اور مجھ سے ابو سلمہ نے بیان کیا ان سے عروہ بن زبیر نے ان سے ابو ایوب انصاریؓ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا (جیسے حضرت عثمان نے کہا تھا)

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی ان کو ابو ایوب انصاری نے انہوں نے کہا مجھ سے ابی بن کعب نے بیان کیا انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ جب کوئی مرد عورت سے جماع کرے اور انزال نہ ہو (تو کیا کرے) آپ نے فرمایا عورت کے بدن سے جو لگ گیا ہو اس کو دھو ڈالے پھر وضو کر کے نماز پڑھے امام بخاری نے کہا غسل کر لینے میں زیادہ احتیاط ہے اور ہم نے جو یہ

---

[۱] اس باب میں امام بخاری نے وہ حدیثیں بیان کیں کہ جن سے یہ نکلتا ہے کہ صرف دخول سے غسل واجب نہیں ہوتا جب تک انزال نہ ہو ۱۲ منہ [۲] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے۔ کیونکہ دخول کی وجہ سے ذکر میں جو عورت کے فرج کی تری لگ گئی ہو اس کے دھونے کا حکم دیا ۱۲ منہ [۳] کہ ذکر دھو ڈالے اور وضو کرے غسل کرنا لازم نہیں ۱۲ منہ

اَلْغُسْلُ اَحْوَطُ وَذٰلِكَ الْاٰخِرُ اِنَّمَا بَيَّنَّاهُ لِاخْتِلَافِهِمْ وَالْمَاءُ اَنْقٰى ‏

پچھلی (یا دوسری) حدیث بیان کی تو اس لیے کہ صحابہ کا اس مسئلے میں اختلاف ہے اور پانی خوب صاف کرنے والا ہے[1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔

كِتَابُ الْحَيْضِ

کتاب حیض کے بیان میں

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ‏

اور اللہ نے (سورہ بقر میں) فرمایا اے پیغمبر لوگ تجھ سے حیض کے باب میں پوچھتے ہیں کہہ دے وہ گندگی ہے تو حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک پاک نہ ہولیں[2] ان کے پاس نہ جاؤ پھر جب ستھرائی کر لیں تو جدھر سے اللہ نے حکم دیا ہے اس طرف سے ان کے پاس آؤ بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کو چاہتا ہے اور ستھرائی کرنے والوں کو چاہتا ہے۔

باب ۲۰۳ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْحَيْضِ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَانَ اَوَّلُ مَا اُرْسِلَ الْحَيْضُ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَدِيْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُ ‏

باب حیض آنا کیوں کر شروع ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا حیض ایک چیز ہے جس کو اللہ نے آدم کی بیٹیوں کی قسمت میں لکھ دیا ہے اور بعضوں نے کہا (ابن مسعودؓ اور حضرت عائشہؓ نے) پہلے حیض بنی اسرائیل (کی عورتوں) پر بھیجا گیا[3] امام بخاری نے کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سب عورتوں کو شامل ہے[4]

۲۸۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقٰسِمِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے سنا کہا میں نے قاسم بن

---

[1] یعنی غسل بہر حال اولیٰ ہے اگر بالفرض واجب نہ ہو تو اس سے بدن کی صفائی ہو جاتی ہے یہی فائدہ کیا کم ہے ۱۲ منہ [2] یعنی غسل نہ کر لیں اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ یہ کہتے ہیں کہ اگر عورت دس دن میں حیض سے پاک ہو تو غسل سے پہلے بھی اس سے صحبت کرنا درست ہے دس دن سے کم میں پاک ہو تو ان کے نزدیک بھی بغیر غسل کے صحبت درست نہیں ہے ۱۲ منہ [3] امام بخاری نے جو حدیث بیان کی اس کو خود انہوں نے اسی لفظ سے آگے ایک باب میں باسناد روایت کیا اور اس باب میں جو روایت ہے اس میں بجائے ہذا شئی کے ان ہذا امر ہے ابن مسعودؓ اور حضرت عائشہؓ کے اثروں کو عبدالرزاق نے نکالا ممکن ہے کہ ابن مسعودؓ اور حضرت عائشہ کا یہ مطلب ہو کہ بنی اسرائیل کی عورتوں پر حیض بطور عذاب بھیجا گیا تھا یعنی دائمی ہو گیا تھا ۱۲ منہ [4] یعنی حدیث میں آدم کی سب بیٹیوں پر حیض کا آنا مذکور ہے اور یہی صحیح ہے گویا امام بخاری نے ابن مسعودؓ اور حضرت عائشہؓ کے اس قول کو رد کیا اور عجب نہیں کہ ان دونوں نے یہ حکایت بنی اسرائیل سے سن کر بیان کی ہو قرآن شریف میں حضرت ابراہیمؑ کی بی بی سارہ کے حال میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا فضحکت یعنی ان کو حیض آ گیا اور ظاہر ہے کہ حضرت سارہ بنی اسرائیل سے پہلے تھیں ۱۲ منہ

قَالَ سَمِعْتُ الْقٰسِمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا لَا نَرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَالَكِ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِّسَآئِهٖ بِالْبَقَرِ ؏

محمد بن ابی بکر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا وہ کہتی تھیں ہم صرف حج ہی کی نیت سے نکلے[1] جب ہم سرف میں پہنچے[2] تو اتفاق سے مجھ کو حیض آ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا کیوں کیا حال ہے کیا تجھ کو حیض آ گیا میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا یہ تو وہ امر ہے جو اللہ نے آدم کی بیٹیوں پر لکھ دیا ہے تو حاجیوں کے سب کام کرتی رہ[3] فقط بیت اللہ کا طواف مت کر (جب تک حیض سے پاک نہ ہو) حضرت عائشہؓ نے کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کی طرف سے ایک گائے قربانی کی[4]

بَابٌ ۲۰۴ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيْلِهٖ ؏

باب حیض والی عورت اپنے خاوند کا سر دھو سکتی ہے اور اس میں کنگھی کر سکتی ہے۔

۲۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ ؏

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں حیض کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی۔

۲۹۰ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سُئِلَ اَتَخْدُمُنِي الْحَائِضُ اَوْ تَدْنُوْ مِنِّي الْمَرْاَةُ وَهِيَ جُنُبٌ فَقَالَ عُرْوَةُ كُلُّ ذٰلِكَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَكُلُّ ذٰلِكَ تَخْدُمُنِيْ وَلَيْسَ عَلٰى اَحَدٍ فِيْ ذٰلِكَ بَاْسٌ اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّهَا كَانَتْ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو عبد الملک بن جریج نے خبر دی کہا مجھ سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے ان سے کسی نے پوچھا حائضہ عورت میری خدمت کر سکتی ہے یا جنب عورت کو نہانے کی حاجت ہو وہ میرے قریب آ سکتی ہے۔ عروہ نے کہا یہ دونوں باتیں مجھ پر آسان ہیں اور ان میں سے ہر ایک عورت میری خدمت کر سکتی ہے اور جو کوئی ایسا کرے[5] تو اس میں کچھ برائی نہیں ہے۔ حضرت عائشہؓ نے مجھ سے بیان کیا

---

[1] کیوں کہ ایام حج میں عمرہ کرنے کو مکروہ جانتے تھے ۱۲ منہ [2] سرف ایک مقام کا نام ہے جہاں سے مکہ چھ یا سات میل رہ جاتا ہے ۱۲ منہ [3] یعنی عرفات میں ٹھہرنا مزدلفہ میں آنا کنکریاں مارنا وغیرہ ۱۲ منہ [4] آپ کی نوبی بیاں تھیں تو نو کی طرف سے ایک گائے قربانی کی اس کا ذکر اللہ چاہے تو کتاب الحج میں آئے گا ۱۲ منہ [5] یعنی حائضہ یا جنب عورت سے کام کاج کروائے خدمت لے ۱۲ منہ

تُرَجِّلُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ يُدْنِي لَهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا فَتُرَجِّلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ ۞

وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک سر میں حیض کی حالت میں کنگھی کیا کرتی تھیں اور آپ اس وقت مسجد میں اعتکاف میں ہوتے آپ (مسجد ہی میں سے) اپنا سر ان کے نزدیک کر دیتے وہ اپنے حجرے میں رہتیں اور حیض کی حالت میں آپ کے سر میں کنگھی کر دیتیں۔

بَابٌ ۲۰۵ قِرَاءَةِ الرَّجُلِ فِي حَجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ وَكَانَ أَبُو وَائِلٍ يُرْسِلُ خَادِمَهُ وَهِيَ حَائِضٌ إِلَى أَبِي رَزِيْنٍ فَتَأْتِيْهِ بِالْمُصْحَفِ فَتُمْسِكُهُ بِعِلَاقَتِهِ ۞

باب مرد اپنی عورت کی گود میں جب وہ حیض سے ہو قرآن پڑھ سکتا ہے۔

اور ابو وائل (شقیق بن سلمہ) اپنی لونڈی کو جو حیض سے ہوتی ابو رزین (مسعود ابن مالک کے) پاس بھیجتے وہ قرآن مجید کو اس کا فیتہ پکڑ کر لے آتی[۱]

۲۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَّكِئُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ

ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا انہوں نے زہیر بن معاویہ سے سنا انہوں نے منصور بن صفیہ سے اُن کی ماں (صفیہ بنت شیبہ نے) ان سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری گود پر تکیہ لگاتے اور میں حیض سے ہوتی پھر آپ قرآن پڑھتے[۲]

بَابٌ ۲۰۶ مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا ۞

باب حیض کو نفاس کہنا[۳]

۲۹۲ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةً فِي خَمِيْصَةٍ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيْضَتِي فَقَالَ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيْلَةِ ۞

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے اُن سے زینب نے بیان کیا جو ام المومنین ام سلمہؓ کی بیٹی تھیں اُن سے ام سلمہ نے بیان کیا ایک بار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لوئی میں لیٹی ہوئی تھی اتنے میں مجھ کو حیض آ گیا میں آہستہ سے سرک گئی اور اپنے حیض کے کپڑے سنبھالے آپ نے فرمایا کیا تجھ کو نفاس ہوا[۴] میں نے کہا جی ہاں پھر آپ نے مجھ کو بلایا تو میں لوئی میں آپ کے ساتھ لیٹ رہی۔

بَابٌ ۲۰۷ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ ۞

باب حیض والی عورت سے مباشرت کرنا[۵]

---

[۱] یعنی وہ فیتہ جو غلاف کے اوپر لگا ہوتا ہے اس اثر کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا امام ابو حنیفہؒ کا مذہب یہی ہے لیکن جمہور علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں حائض اور جنب کو قرآن اٹھانا درست نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ لگانا حضرت عائشہؓ کی گود میں یہ اور بات ہے ۱۲ منہ [۲] اس حدیث سے یہ نکالا کہ نجاست کے قریب میں قرآن پڑھنا منع نہیں ہے ۱۲ منہ [۳] نفاس کے مشہور معنے تو یہ ہیں کہ جو خون عورت کو زچگی کے بعد آئے لیکن کبھی حیض کو نفاس کہتے ہیں اور نفاس کو حیض چونکہ ان دونوں کا حکم ایک ہی ہے ۱۲ منہ [۴] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے حیض کو نفاس فرمایا ۱۲ منہ [۵] مباشرت کہتے ہیں بوس وکنار چپٹانے کو بدن سے بدن لگانے کو ۱۲ منہ

۲۹۳ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ كِلَانَا جُنُبٌ وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ ۞

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انھوں نے منصور بن معتمر سے انھوں نے ابراہیم نخعی سے انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دونوں مل کر) ایک برتن سے غسل کیا کرتے اور دونوں جنب ہوتے اور میں حیض سے ہوتی اور آپ حکم کرتے میں ازار باندھ لیتی پھر آپ مجھ سے مباشرت کرتے اور آپ اعتکاف کی حالت میں اپنا سر میری طرف نکال دیتے میں اس کو دھو دیتی اور حیض سے ہوتی۔

۲۹۴ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَأَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاشِرَهَا أَمَرَهَا أَنْ تَتَّزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا قَالَتْ وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْبَهُ تَابَعَهُ خَالِدٌ وَجَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ۞

ہم سے اسمٰعیل بن خلیل نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی۔ کہا ہم کو ابواسحاق سلیمان بن فیروز شیبانی نے انھوں نے عبدالرحمٰن بن اسود سے انھوں نے اپنے باپ اسود بن یزید سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے انھوں نے کہا ہم میں جب کسی عورت کو حیض آتا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مباشرت (بدن لگانا) چاہتے تو اس کو ازار باندھنے کا حکم دیتے[1]۔ اس وقت حیض زور پر ہوتا[2]۔ پھر اس سے مباشرت کرتے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا تم میں کون ایسا ہے جو اپنی شہوت پر ایسا اختیار رکھتا ہو جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے تھے[3]، علی بن مسہر کے ساتھ اس حدیث کو خالد بن عبداللہ اور جریر بن عبدالحمید نے بھی شیبانی سے روایت کیا۔

۲۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُبَاشِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ أَمَرَهَا فَاتَّزَرَتْ وَهِيَ

ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا۔ ہم سے ابواسحاق شیبانی نے کہا ہم سے عبداللہ بن شداد نے کہا میں نے ام المومنین میمونہؓ سے سنا۔ انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی بی بیوں میں کسی بی بی سے حیض کی حالت میں مباشرت کرنا چاہتے تو اس کو حکم دیتے۔ وہ ازار باندھ لیتی اور اس حدیث کو

---

[1] جب ازار باندھ لی تو اب مباشرت اسی بدن سے ہوگی جو ناف سے اوپر ہے۔ اور بہت سے علماء نے حائضہ سے ناف کے نیچے مباشرت ناجائز رکھی ہے۔ اور بعضوں نے کہا کہ حائضہ سے صرف وطی حرام ہے۔ باقی تمام بدن سے مباشرت جائز ہے۔ امام احمد اور اہل حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے ۱۲ منہ۔ [2] یعنی حیض کا شروع زمانہ ہوتا۔ اور حیض زور پر ہوتا۔ مطلب یہ ہے کہ آپ ایسے وقت میں بھی حائضہ سے مباشرت کرتے۔ یہ نہیں کہ جب حیض ختم ہونے کے قریب ہوا اسی وقت مباشرت کرتے شروع میں نہ کرتے ۱۲ منہ۔ [3] مطلب یہ ہے کہ جس کی شہوت اس کے قابو میں نہ ہو تو اس کو مباشرت سے بچنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ جماع کر بیٹھے۔ اور حرام میں مبتلا ہو جائے۔ ۱۲ منہ ۞

حَائِضٌ وَّرَوَاهُ سُفْيٰنُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ؀

بَابُ ۲۰۸ تَرْكِ الْحَائِضِ الصَّوْمَ ؀

۲۹۶ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدٌ هُوَ ابْنُ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْحًى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا ؀

بَابُ ۲۰۹ تَقْضِى الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَا بَاْسَ اَنْ تَقْرَاَ الْاٰيَةَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْقِرَآءَةِ

سفیان ثوری نے بھی شیبانی سے روایت کیا[1]

باب حیض والی عورت روزہ نہ رکھے۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے محمد بن جعفر نے۔ کہا مجھ کو زید بن اسلم نے خبر دی۔ انھوں نے عیاض بن عبداللہ سے انھوں نے ابو سعید خدریؓ سے۔ انہوں نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقرعید یا رمضان کی عید میں عیدگاہ جانے کے لیے نکلے۔ (راہ میں) عورتیں ملیں۔ آپ نے فرمایا۔ عورتو خیرات کرو کیونکہ مجھ کو دکھایا گیا[2] دوزخ میں عورتیں (مردوں سے) زیادہ تھیں۔ عورتوں نے کہا۔ یا رسول اللہ اس کی وجہ۔ آپ نے فرمایا تم لعنت بہت کیا کرتی ہو (ہر ایک کو کوستی کاٹتی ہو) اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو[3]۔ میں نے ناقص دین اور عقل والیوں میں عقل مند شخص کی عقل کو کھونے والیاں۔ تم سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے دین اور عقل میں کیا نقصان ہے۔ آپ نے فرمایا دیکھو عورت کی گواہی آدھے مرد کی گواہی کے برابر ہے یا نہیں۔ انہوں نے کہا۔ بے شک ہے آپ نے فرمایا پس یہی اس کے عقل کا نقصان ہے[4]۔ دیکھو عورت کو جب حیض آتا ہے تو وہ نماز نہیں پڑھتی اور روزہ نہیں رکھتی۔ انھوں نے کہا ہاں۔ یہ تو ہے آپ نے فرمایا پس یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔

باب حیض والی عورت حج کے سب کام کرتی رہے۔ صرف خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے اور ابراہیم نخعی نے کہا[5] حیض والی عورت اگر ایک آیت پڑھے تو قباحت[6] نہیں اور ابن عباس نے کہا جنب اگر

---

[1] سفیان ثوری کی روایت کو امام احمد نے اپنی مسند میں نکالا ۱۲ منہ۔ [2] یعنی شب معراج میں یا کسوف کے دن ۱۲ منہ [3] قسطلانی نے کہا لعنت کرنا اس پر جائز نہیں جس کے خاتمہ کا علم نہ ہو۔ البتہ جس کا کفر پر مرنا ثابت ہو۔ جیسے ابوجہل وغیرہ اس پر لعنت کرنا جائز ہے۔ اسی طرح بلاتعین ظالموں، یا کافروں پر ۱۲ منہ [4] جب تو اللہ نے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر رکھی۔ اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ بعض عورت مردوں سے بھی زیادہ عقلمند نکلتی ہے کیونکہ یہ حکم باعتبار اکثر کے ہیں عموماً عورتوں کے دماغی اور جسمانی قویٰ بہ نسبت مردوں کے کمزور پیدا ہوتے ہیں ۱۲ منہ [5] اس کو دارمی نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] مالکیہ کا یہ قول ہے کہ حائضہ قرآن پڑھ سکتی ہے لیکن جنب نہیں پڑھ سکتا اور شافعیہ اور حنابلہ اور اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ جنب اور حائضہ دونوں کو قرآن پڑھنا درست نہیں اور امام بخاری کا مذہب یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنب اور حائضہ دونوں کو قرآن پڑھنا درست ہے کیونکہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

لِلْجُنُبِ بَأْسًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ تَخْرُجَ الْحُيَّضُ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُونَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ مُسْلِمُونَ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ حَاضَتْ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّي وَقَالَ الْحَكَمُ إِنِّي لَأَذْبَحُ وَأَنَا جُنُبٌ وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ ؂

قرآن پڑھے تو کوئی برائی نہیں[۱]۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی یاد اپنے سب وقتوں میں کیا کرتے[۲] اور ام عطیہ نے کہا[۳] ہم کو (آں حضرتؐ کے زمانہ میں) حائضہ عورتوں کو عیدگاہ میں لے جانے کا حکم دیا جاتا تاکہ وہ لوگوں کے ساتھ تکبیر اور دعا میں شریک ہوں اور ابن عباس نے کہا۔ مجھ سے ابوسفیان نے بیان کیا کہ ہرقل (روم کے بادشاہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کو منگوایا اور اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا۔ شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا اور (یہ آیت لکھی تھی) اے کتاب والو۔ ایسی بات پہ آجاؤ جو ہم میں تم میں برابر مانی جاتی ہے کہ اللہ کے سوا ہم کسی کو نہ پوجیں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں۔ اخیر آیت تک[۴] اور عطا نے جابرؓ سے روایت کی کہ حضرت عائشہؓ کو حیض آیا انہوں نے حج کے سب کام کیے فقط خانہ کعبہ کا طواف نہیں کیا اور نماز نہیں پڑھتی تھیں[۵] اور حکم بن عتیبہ نے کہا۔ میں جنابت کی حالت میں جانور ذبح کرتا ہوں[۶]۔ حالاں کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اس جانور میں سے مت کھاؤ جس پر (کاٹتے وقت) اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو[۷]۔

۲۹۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے قاسم بن

(بقیہ صفحہ سابقہ) حائضہ کے لیے آپ نے حج کے سب ارکان کرنے کی اجازت دی اور ارکان میں دعا بھی ہے لبیک بھی اور جب حائضہ کے لیے یہ درست ہوئیں تو جنب کے لیے بطریق اولیٰ جائز ہوں گی کیونکہ حائضہ کا حدث جنابت سے زیادہ سخت ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] ابن منذر نے ابن عباس سے روایت کیا کہ وہ جنب رہ کر قرآن پڑھا کرتے لوگوں نے اعتراض کیا انہوں نے کہا میرے پیٹ میں اس سے زیادہ ہے یعنی سارا قرآن رکھا ہوا ہے یا میرے پیٹ میں جنابت سے زیادہ نجاست بھری ہوئی ہے ۱۲ منہ [۲] اس تعلیق کو امام مسلم نے وصل کیا حضرت عائشہؓ سے ۱۲ منہ [۳] اس حدیث کو خود امام بخاری نے ابواب العیدین میں نکالا اور جب اور دعا حائضہ عورت کو درست ہوئی تو قرآن کی تلاوت بھی جائز ہوگی۔ مالکیہ کہتے ہیں حیض کی مدت لمبی ہوتی ہے اگر قرآن کی تلاوت حائضہ کے لیے جائز نہ ہو تو ڈر ہے کہیں وہ قرآن بھول نہ جائے ۱۲ منہ [۴] یہ آیت سورہ آل عمران میں ہے۔ اس سے امام بخاری نے یہ دلیل لی کہ جنب کو قرآن کی تلاوت جائز ہے۔ کیوں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو جو کافر تھا اور جنابت کا غسل نہیں کرتا تھا۔ یہ آیتیں لکھ کر بھیجیں اور اسی لیے کہ وہ پڑھے ۱۲ منہ [۵] اس تعلیق کو خود امام بخاری نے وصل کیا کتاب الاحکام میں ۱۲ منہ [۶] اس کو بغوی نے جعدیات میں وصل کیا ۱۲ منہ [۷] تو حکم ضرور کاٹتے وقت اللہ کا نام لیتے ہوں گے، اس سے معلوم ہوا کہ جنابت میں ذکر الٰہی درست ہے۔ تسہیل القاری میں ہے کہ امام بخاری کا مذہب اس مسئلہ میں ضعیف نہیں ہے جیسے لوگوں نے خیال کیا ہے بلکہ ان کی دلیلیں قوی ہیں۔ اور امام داؤد ظاہری اور طبری اور ابن منذر یہ سب امام بخاری کے موافق ہیں۔ اور جنب اور حائضہ کے لیے تلاوت قرآن جائز رکھتے ہیں۔ ۱۲ منہ ؂

الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قُلْتُ لَوَدِدْتُ وَاللَّهِ أَنِّي لَمْ أَحُجَّ الْعَامَ قَالَ لَعَلَّكِ نُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ ذَلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي ۔

محمد سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے (مدینہ سے) حج ہی کا ذکر کرتے تھے (یعنی حج ہی کے ارادے سے نکلے) جب سرف میں پہنچے تو مجھ کو حیض آگیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا کیوں روتی ہے میں نے کہا مجھے یہ آرزو ہے کاش میں اس سال حج کے لیے نہ آئی ہوتی آپ نے فرمایا۔ شاید تجھ کو نفاس آگیا۔ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا پھر یہ تو ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے۔ اب تو حاجیوں کے سب کام کرتی رہ۔ فقط خانہ کعبہ کا طواف نہ کر۔ جب تک پاک نہ ہو لے۔

بَابُ ۲۱۰ الِاسْتِحَاضَةِ ۔

باب استحاضے کا بیان[1]

۲۹۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا فاطمہ ابو حبیش کی بیٹی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں پاک نہیں ہوتی (خون نہیں رکتا)۔ کیا میں نماز چھوڑ دوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے تو جب حیض کا خون[2] آئے تو نماز چھوڑ دے پھر جب (انداز سے) وہ گذر جائے تو اپنے بدن سے خون دھو ڈال اور نماز پڑھ[3]۔

بَابُ ۲۱۱ غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ ۔

باب حیض کا خون دھونا۔

۲۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا۔ کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی۔ انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے۔ انہوں نے اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے

---

[1] استحاضہ کہتے ہیں حیض کے سوا دوسرا خون آنے کو یہ ایک بیماری ہے جو بعضی عورتوں کو ہو جاتی ہے ۱۲ منہ [2] جس کو عورتیں اس کے رنگ وغیرہ سے پہچان لیتی ہیں ۱۲ منہ [3] یعنی غسل کر کے جیسے دوسری روایت میں ہے۔ ایک روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ ہر نماز کے لیے وضو کرتی رہ۔ شافعیہ اور حنفیہ اسی کے قائل ہیں۔ مالکیہ کہتے ہیں کہ استحاضے کے خون سے وضو نہیں ٹوٹتا جیسے بواسیر کے خون سے۔ اگر ہر نماز کے لیے وضو کر لے تو مستحب ہے لیکن لازم نہیں ہے جب تک دوسرا کوئی حدث نہ ہو۔ ۱۲ منہ ؛

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيهِ۔

انھوں نے کہا ایک عورت (اسماء) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو عرض کیا یا رسول اللہ بتلائیے اگر ہم میں سے کسی کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے۔ آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو اس کو کھرچ ڈالے[1] پھر پانی سے دھو ڈالے پھر اس میں نماز پڑھے۔

۳۰۰ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ ثُمَّ تَقْتَرِصُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فَتَغْسِلُهُ وَتَنْضَحُ عَلَى سَائِرِهِ ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ۔

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ قاسم بن محمد سے، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہم میں سے کسی کو حیض آتا پھر جب وہ پاک ہوتی تو خون اپنے کپڑے پر سے کھرچ ڈالتی پھر اس کو دھوتی اور سارے کپڑے پر پانی چھڑک دیتی[2] پھر اس سے نماز پڑھتی۔

بَابُ ٢١٢ اعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ

باب مستحاضہ[3] اعتکاف کر سکتی ہے۔

۳۰۱ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ شَاهِينَ أَبُو بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ فَرُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ وَزَعَمَ أَنَّ عَائِشَةَ رَأَتْ مَاءَ الْعُصْفُرِ فَقَالَتْ كَأَنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَانَتْ فُلَانَةُ تَجِدُهُ۔

ہم سے اسحاق بن شاہین ابو بشر واسطی نے بیان کیا۔ کہا ہم کو خالد بن عبداللہ نے خبر دی۔ انھوں نے خالد بن مہران سے انھوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ایک بی بی (سودہؓ یا ام حبیبہؓ) نے اعتکاف کیا ان کو استحاضہ کی بیماری تھی وہ (اکثر) خون دیکھتی رہتیں۔ کبھی خون کی وجہ سے اپنے تلے طشت رکھ لیتیں۔ عکرمہ نے کہا (ایک بار) حضرت عائشہؓ نے کسم کا پانی دیکھا تو کہنے لگیں۔ یہ تو گویا وہی ہے جو فلانی بی بی (استحاضے کی حالت میں) دیکھتی[4]۔

۳۰۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ

ہم سے بیان کیا قتیبہ بن سعید نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے

---

[1] انگلی سے یا ناخن سے ۱۲ منہ [2] وسوسہ دور کرنے کے لیے سارے کپڑے پر پانی چھڑک دیتی حافظ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر کپڑے کے پاک کرنے کی ضرورت نہ پڑے تو اس کو نجس رہنے دینا درست ہے کیونکہ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ جب حیض سے پاک ہوتی تو ایسا کرتی ۱۲ منہ [3] یعنی وہ عورت جس کو استحاضہ کی بیماری ہو [4] یعنی اس کا اور اس کا رنگ ملتا ہے فلانی بی بی سے وہی بی بی مراد ہیں جن کو استحاضے کی بیماری ہو گئی تھی۔ یعنی سودہؓ یا ام حبیبہؓ یا ام سلمہؓ۔ سعید بن منصور نے اپنی سنن میں روایت کیا کہ ام سلمہؓ نے استحاضہ کی حالت میں اعتکاف کیا۔ وہ کبھی اپنے تلے طشت رکھ لیتیں۔ ۱۲ منہ

عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِّنْ أَزْوَاجِهِ فَكَانَتْ تَرَى الدَّمَ وَالصُّفْرَةَ وَالطَّسْتُ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي ۔

انہوں نے خالد حذار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی بی بیوں میں سے ایک نے اعتکاف کیا وہ (سُرخ) دن اور زرد دیکھا کرتیں اور طشت ان کے نیچے ہوتا وہ نماز پڑھتی رہتیں[1]

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ اعْتَكَفَتْ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ ۔

ہم سے بیان کیا مسدد بن مسرہد نے کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے خالد حذار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرتؐ کی بی بیوں میں سے ایک بی بی نے استحاضے کی حالت میں اعتکاف کیا۔

باب ۲۱۳ هَلْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي ثَوْبٍ حَاضَتْ فِيهِ

باب جس کپڑے میں عورت کو حیض آئے کیا اس میں نماز پڑھ سکتی ہے۔

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ لِإِحْدَانَا إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ تَحِيضُ فِيهِ فَإِذَا أَصَابَهُ شَيْءٌ مِّنْ دَمٍ قَالَتْ بِرِيقِهَا فَمَصَعَتْهُ بِظُفْرِهَا ۔

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم ابن نافع نے انہوں نے عبداللہ بن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا (آنحضرتؐ کے زمانہ میں) ہم میں سے کسی کے پاس ایک ہی کپڑا ہوتا وہ حیض میں بھی اس کو پہنتی۔ جب اس میں کوئی خون لگ جاتا تو تھوک لگا کر ناخون سے اس کو چھیل ڈالتی۔

باب ۲۱۴ الطِّيبِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ

باب حیض کا غسل کرتے وقت خوشبو لگانا[2]

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا نَكْتَحِلَ وَلَا نَتَطَيَّبَ وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ام المومنین حفصہؓ سے انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے کہا ہم کو کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا منع ہوا تھا مگر خاوند پر چار مہینے دس دن تک (سوگ کا حکم تھا) اور حکم یہ تھا کہ سوگ کے دنوں میں نہ سرمہ لگائیں نہ خوشبو

[1] حافظ نے کہا حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مستحاضہ مسجد میں رہ سکتی ہے اور اس کا اعتکاف اور اس کی نماز صحیح ہے اور مسجد میں حدث کرنا درست ہے جب مسجد کے آلودہ ہونے کا ڈر نہ ہو اور مستحاضہ کے حکم میں ہے وہ شخص جو دائم الحدث ہو یا جس کے زخم سے خون جاری ہو ۱۲ منہ [2] عورت جب حیض کا غسل کرے تو مقام مخصوص پر بدبوئی رفع کرنے کیلیے کچھ خوشبو لگالے اسکی یہاں تک تاکید ہے کہ سوگ والی عورت کو بھی آپ نے اس کی اجازت دی قسطلانی نے کہا کہ شرط یہ ہے کہ وہ عورت احرام نہ باندھے ہو ۱۲ منہ

إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِّنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؁

باب ۲۱۵ دَلْكِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا إِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْحَيْضِ وَكَيْفَ تَغْتَسِلُ وَتَأْخُذُ فِرْصَةً مُّمَسَّكَةً فَتَتَّبِعُ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ ؁

۳۰۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ فَتَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ تَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ تَطَهَّرِي فَاجْتَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ ؁

باب ۲۱۶ غُسْلِ الْمَحِيضِ ؁

اور کوئی رنگین کپڑا نہ پہنیں مگر جس کپڑے کا سوت بناوٹ سے پہلے رنگا گیا ہوا اور ہم کو حیض سے پاک ہوتے وقت یہ اجازت تھی کہ جب حیض کا غسل کرے تو تھوڑا کست الاظفار لگائے[1] اور ہم عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانا بھی منع ہوا تھا[2]۔ اس حدیث کو ہشام بن حسان نے بھی حضرت حفصہؓ سے روایت کیا انہوں نے ام عطیہ سے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[3]۔

باب عورت جب حیض کا غسل کرے تو اپنا بدن ملے۔ اور غسل کیوں کر کرے اس کا بیان اور مشک لگا ہوا روئی کا ایک پھاہا لے کر خون کے مقام پر پھیرے۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے منصور بن صفیہ سے انہوں نے اپنی ماں (صفیہ بنت شیبہ) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ ایک عورت (اسماء بنت شکل[4]) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض کا غسل کیوں کر کروں آپ نے اس کو بتلایا اس طرح غسل کر[5] فرمایا (پھر غسل کے بعد) مشک لگا ہوا روئی کا ایک پھاہا لے اس سے پاکی کر وہ کہنے لگی کیوں کر پاکی کروں آپ نے فرمایا اس سے پاکی کر وہ کہنے لگی کیوں کر آپ نے (تعجب سے) فرمایا سبحان اللہ پاکی کر حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا اور اس کو سمجھا دیا کہ خون کے مقام (یعنی شرمگاہ پر) اس کو لگا۔

باب حیض کے غسل کا بیان۔

---

[1] یعنی کست یا اظفار کست کہتے ہیں قسط یعنی عود کو اور اظفار بھی ایک قسم کی خوشبو ہے بعضوں نے کہا ظفار کا کسیت یعنی عود مراد ہے اور ظفار ایک شہر تھا مشہور یمن کے بندروں میں وہاں سے عود ہندی عرب کے ملکوں میں آیا کرتا تھا ۱۲ منہ [2] کیوں کہ عورتیں بہت روتی پیٹتی چلاتی ہیں۔ ۱۲ منہ [3] ہشام کی روایت خود امام بخاری نے کتاب الطلاق میں نکالی ۱۲ منہ [4] بعضوں نے کہا اسماء بنت یزید بن سکن جیسے خطیب نے مبہمات میں نقل کیا ۱۲ منہ [5] اس غسل کی کیفیت مسلم کی روایت میں مذکور ہے۔ اس میں یہ ہے کہ اچھی طرح پاکی کر پھر اپنے سر پر پانی ڈال اس کو خوب مل تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ پھر اپنے سارے بدن پر پانی ڈال اور امام بخاری نے اس روایت کی طرف اشارہ کر کے باب کے دو مطلب نکالے کیوں کہ اس روایت میں نہ بدن کا ملنا مذکور ہے نہ غسل کی کیفیت صرف تیسرا مذکور ہے یعنی خوشبو کا پھاہا لینا ۱۲ منہ ؁

۳۰۷ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَغْتَسِلُ مِنَ الْمَحِيضِ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مُّمَسَّكَةً وَّتَوَضَّئِي ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيٰى فَأَعْرَضَ بِوَجْهِهِ أَوْ قَالَ تَوَضَّئِي بِهَا فَأَخَذْتُهَا فَجَذَبْتُهَا فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؎

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے منصور بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے اپنی ماں (صفیہ) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انصار کی (ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں حیض کا غسل کیوں کر کروں آپ نے فرمایا اس طرح کہ پھر فرمایا) مشک لگا ہوا ایک پھایہ لے اور تین بار پاکی کر پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شرم آئی۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا یا آپ نے یوں فرمایا اس سے کہ پاکی کر[1] حضرت عائشہؓ نے کہا۔ میں نے اس عورت کو گھسیٹ لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مطلب تھا اس کو سمجھا دیا[2]۔

بَابٌ ٢١ اِمْتِشَاطِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ

باب حیض سے نہاتے وقت بالوں میں کنگھی کرنا۔

۳۰۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْلَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهُرْ حَتّٰى دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهٖ لَيْلَةُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَمْسِكِي عَنْ عُمْرَتِكِ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب زہری نے انہوں نے عروہ سے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھا میں ان لوگوں میں تھی جنہوں نے تمتع کیا۔ تھا[3]۔ اور قربانی اپنے ساتھ نہیں لے گئے حضرت عائشہ نے کہا (اتفاق سے) ان کو حیض آگیا اور نویں شب تک ذی الحجہ کے پاک نہیں ہوئیں۔ تب انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہ تو عرفہ کی رات آگئی (صبح کو عرفہ ہے) اور میں نے تو عمرے کا احرام باندھا تھا اب کیا کروں[4]۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا (ایسا کر) اپنا سر کھول ڈال اور کنگھی کر اور عمرے[5] کو موقوف رکھ۔ میں نے ایسا ہی کیا[6] جب

---

[1] یہ حضرت عائشہؓ کو شک ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توضئی فرمایا یا توضئی بہا ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا اس حدیث سے کئی فائدے نکلے۔ تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنا عورتوں سے شرم کی بات کنایہ اور اشارے میں کرنا عورت کا سوال کرنا مرد سے دین کی ضروری باتوں کا سمجھانے کے لیے دوبارہ بات کہنا عالم کے کلام کی اس کے سامنے تفسیر کرنا دوسروں کو سمجھانا وغیرہ وغیرہ ۱۲ منہ [3] تمتع کا بیان آگے کتاب الحج میں ان شاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ تمتع اس کو کہتے ہیں کہ آدمی میقات پر پہنچ کر عمرے کا احرام باندھے پھر مکہ میں پہنچ کر عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے بعد اس کے آٹھویں تاریخ مکہ ہی میں سے حج کا احرام باندھے اس میں بہت آرام ہوتا ہے اس لیے اکثر حاجی ایسا ہی کیا کرتے ہیں ۱۲ منہ [4] اب تو میرا حج گیا کیوں کہ عمرہ ہی ابھی ادا نہیں ہوا ادھر حج کا وقت آن پہنچا ۱۲ منہ [5] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیوں کہ جب احرام کے غسل کے لیے کنگھی کرنا شروع ہوا تو حیض کے غسل کے لیے بطریق اولیٰ ہوگا ۱۲ (باقی برصفحہ آئندہ)

الْحَجَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ ۔

حج کر چکی تو آپ نے محصب کی رات میں[۱] عبدالرحمٰن (میرے بھائی) کو حکم دیا انہوں نے اس عمرے کے بدل جس کا میں نے پہلے احرام باندھا تھا۔ مجھ کو دوسرا عمرہ تنعیم سے کرایا[۲]۔

بَابُ ٢١٨ نَقْضِ الْمَرْأَةِ شَعْرَهَا عِنْدَ غُسْلِ الْمَحِيضِ ۔

باب حیض کا غسل کرتے وقت عورت کا اپنے بال کھولنا۔

٣٠٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهْلِلْ فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ وَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِحَجٍّ فَفَعَلْتُ حَتّٰى إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِي أَخِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَخَرَجْتُ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِي قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَوْمٌ وَلَا صَدَقَةٌ ۔

ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ (حماد) نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہم ذی الحجہ کے چاند کے نزدیک (مدینے سے) نکلے[۳]۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا جی چاہے (میقات پر سے) عمرے کا احرام باندھے وہ عمرے ہی کا احرام باندھے اور اگر میں قربانی ساتھ نہ لایا ہوتا تو میں بھی عمرے ہی کا احرام باندھتا اب بعضوں نے عمرے کا احرام باندھا اور بعضوں نے حج کا اور میں ان میں تھی جنہوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا (اتفاق سے) عرفہ کا دن آن پہنچا اور میں حیض سے تھی۔ میں نے اس کا شکوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے فرمایا اپنا عمرہ چھوڑ دے اور سر کھول ڈال کنگھی کر لے[۴] اور حج کا احرام باندھ لے میں نے ایسا ہی کیا (اور حج سے فارغ ہوئی) جب محصب کی رات ہوئی تو آپ نے عبدالرحمٰن میرے بھائی کو میرے ساتھ بھیجا میں تنعیم تک گئی وہاں سے اگلے عمرے کا بدل دوسرے عمرے کا احرام باندھا ہشام نے کہا اور ان سب باتوں میں نہ قربانی لازم ہوئی اور نہ روزہ نہ صدقہ۔

بَابُ ٢١٩ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مُخَلَّقَةٍ

باب اللہ کا (سورۂ حج میں[۵]) یہ فرمانا تم کو پیدا کیا۔ پوری[۶]

(بقیہ صفحہ سابقہ) [۶] عمرے کو چھوڑ کر حج کا احرام باندھ لیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] یعنی جس رات میں منا سے لوٹ کر حج سے فارغ ہو کر محصب میں آن کر ٹھیرتے ہیں یہ تیرھویں یا چودھویں شب ہوتی ہے ذی الحجہ کی ۱۲ منہ [۲] ایک مقام ہے تنعیم وہ سب سے زیادہ قریب حد ہے حرم کی مکہ سے تین میل پر۔ اب اکثر لوگ عمرے کا احرام وہیں سے باندھا کرتے ہیں وہاں ایک مسجد ہے جس کو مسجد عائشہؓ کہتے ہیں ۱۲ منہ [۳] یہ حجۃ الوداع کا ذکر ہے۔ آپ ۲۵ ذیقعدہ روز شنبہ کو مدینہ سے سب لوگوں کے ساتھ روانہ ہوئے تھے ۱۲ منہ [۴] ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حیض کے غسل میں سر کھولنا اور چوٹی توڑنا واجب ہے اور یہی قول ہے حسن اور طاؤس کا۔ بعضوں نے کہا کہ حیض اور جنابت دونوں غسلوں میں مستحب ہے بعضوں نے کہا حیض کے غسل میں عورت کو سر کھولنا ضرور ہے اور جنابت کے غسل میں ضرور نہیں ہمارے امام احمد بن حنبل سے یہی منقول ہے ۱۲ منہ [۵] اس باب کو بظاہر کتاب الحیض سے (باقی بر صفحہ آئندہ)

وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ ؀

۳۱۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا يَقُوْلُ يَا رَبِّ نُطْفَةٌ يَا رَبِّ عَلَقَةٌ يَا رَبِّ مُضْغَةٌ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهٗ قَالَ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى شَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ فَمَا الرِّزْقُ وَمَا الْاَجَلُ قَالَ فَيُكْتَبُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ ؀

بَاب ۲۲ كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ؀

۳۱۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَّاَهْدٰى فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهٖ وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهٗ قَالَتْ فَحِضْتُ فَلَمْ اَزَلْ

اور ادھوری بوٹی سے۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی بکر سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے (عورت کے) رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے وہ عرض کرتا ہے پروردگار اب نطفہ پڑا پروردگار اب خون ہوگیا پروردگار اب گوشت کا لچھ ہوگیا۔ پھر جب اللہ اپنی پیدائش کو پورا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے مرد ہے یا عورت۔ بدبخت ہے یا نیک بخت۔ اس کی روزی کیا ہے۔ اس کی عمر کیا ہے پھر ماں کے پیٹ ہی میں یہ (سب) لکھ دیا جاتا ہے[1]

باب حیض والی عورت حج یا عمرے کا احرام باندھ سکتی ہے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ۔ انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں (مدینہ سے) نکلے ہم میں سے کسی نے تو عمرے کا احرام باندھا اور کسی نے حج کا۔ خیر جب ہم مکہ میں پہنچے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیکھو جس نے عمرے کا احرام باندھا ہو اور وہ قربانی ساتھ نہ لایا ہو تو (عمرہ کرکے) احرام کھول ڈالے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہو۔ اور قربانی ساتھ لایا ہو۔ وہ جب تک قربانی ذبح نہ کرے احرام نہ کھولے اور جس نے حج کا احرام

(بقیہ صفحہ سابقہ) کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا لیکن امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ حاملہ کو جو خون آئے وہ حیض نہیں ہے کیونکہ اگر حمل پورا ہے تو رحم اس میں مشغول ہوگا۔ اور جو خون نکلا وہ غذا کا باقی ماندہ ہے اور اگر ادھورا ہے اور رحم نے پتلی بوٹی نکال دی تو وہ بھی بچہ کا ایک ٹکڑا ہے۔ حیض نہیں ہو سکتا ہمارے امام احمد بن حنبلؒ اور امام ابو حنیفہؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے اور امام شافعی اور مالک سے منقول ہے کہ حاملہ کا خون حیض گنا جائے گا۔ ابن منیر نے کہا کہ امام بخاری نے باب کی حدیث سے یہ دلیل لی کہ حاملہ کا خون حیض نہیں ہے کیونکہ وہاں ایک فرشتہ معین کیا جاتا ہے۔ اور فرشتہ نجاست کے مقام پر نہیں جاتا اور یہ استدلال ضعیف ہے۔ ۱۲ منہ ؀۔

[2] پوری آیت سورہ حج میں یوں ہے لوگو اگر تم کو پھر جی اٹھنے میں شک ہو تو ہم نے تم کو شروع میں مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے پھر خون کی پھٹکی سے پھر پوری اور ادھوری بوٹی سے اخیر تک ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] یعنی رزق روزی عمر، نیک بختی بدبختی یہ سب ماں کے پیٹ ہی سے لکھ دیئے جاتے ہیں ان کے خلاف نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ

حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ اُهْلِلْ اِلَّا بِعُمْرَةٍ فَاَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْقُضَ رَاْسِي وَاَمْتَشِطَ وَاُهِلَّ بِالْحَجِّ وَاَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجَّتِي فَبَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي بَكْرٍ فَاَمَرَنِي اَنْ اَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ ؀

باندھا ہو وہ اپنا حج پورا کرے حضرت عائشہؓ نے کہا مجھ کو حیض آ گیا۔ اور عرفہ کے دن تک برابر حیض آتا رہا اور میں نے عمرے ہی کا احرام باندھا تھا۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ حکم دیا کہ اپنا سر کھول ڈالوں اور بالوں میں کنگھی کروں اور نیا احرام حج کا باندھوں عمرہ موقوف رکھوں میں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ اپنا حج پورا کر لیا اس وقت آپ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو میرے ساتھ دے کر یہ حکم دیا کہ تنعیم سے میں اپنے عمرے کے بدل دوسرے عمرے کا احرام باندھو۔

بَابُ ۲۲۱ اِقْبَالِ الْحَيْضِ وَاِدْبَارِهِ وَكُنَّ نِسَاءٌ يَبْعَثْنَ اِلٰى عَائِشَةَ بِالدُّرْجَةِ فِيهَا الْكُرْسُفُ فِيهِ الصُّفْرَةُ فَتَقُولُ لَا تَعْجَلْنَ حَتّٰى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضَةِ وَبَلَغَ بِنْتَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ نِسَاءً يَدْعُونَ بِالْمَصَابِيحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَنْظُرْنَ اِلَى الطُّهْرِ فَقَالَتْ مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هٰذَا وَعَابَتْ عَلَيْهِنَّ ؀

باب حیض کے شروع ہونے اور ختم ہونے کا بیان۔

اور عورتیں حضرت عائشہؓ پاس ڈبی بھیجتیں[1] اس میں روئی جس پر زردی ہوتی تو حضرت عائشہؓ فرماتیں جلدی نہ کرو جب تک چونہ کی طرح سفید نہ دیکھو۔ یعنی حیض سے بالکل پاک نہ ہو جاؤ[2]۔ اور زید بن ثابتؓ کی بیٹی (ام کلثوم) کو یہ خبر پہنچی کہ بعضی عورتیں آدھی آدھی رات کو چراغ منگوا کر دیکھتی ہیں کہ وہ پاک ہوئیں (یا نہیں) تو انہوں نے کہا (آنحضرت کے زمانے میں) تو عورتیں ایسا نہیں کرتی تھیں اور ان پر عیب رکھا[3]۔

۳۱۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي ؀

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا کرتا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کا مسئلہ) پوچھا آپ نے فرمایا یہ ایک رگ (کا خون) ہے اور حیض نہیں ہے پھر جب حیض (کا خون) آئے تو نماز چھوڑ دے اور جب حیض گذر جائے تو غسل کر اور نماز پڑھ[4]۔

---

[1] ڈبی ہم نے درجہ کا ترجمہ کیا ہے۔ درجہ وہ ظرف جس میں حیض کی روئی رکھیں۔ بعضوں نے کہا درجہ سے کپڑے کی تھیلی مراد ہے ۱۲ منہ [2] اور روئی بالکل سفید نکلے۔ اس پر کچھ دھبہ نہ ہو یا سفید پانی نکلے جو حیض کی ناس پر نکلتا ہے ۱۲ منہ [3] کیونکہ اسلام کی شریعت میں آسانی ہے راتوں کو چراغ منگوانا اور بار بار دیکھنا، اس میں سخت تکلیف ہے بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ رات کو خالص سفیدی اچھی طرح معلوم نہیں ہوتی تو ممکن ہے کہ ان عورتوں کو دھوکا ہو وہ سمجھیں، کہ حیض سے پاک ہو گئیں اور نماز پڑھ لیں حالانکہ ابھی تک پاک نہ ہوئی ہوں تو ثواب کے بدل گناہ میں مبتلا ہوں ۱۲ منہ [4] فقہانے استحاضہ کے مسائل کو بہت طول کے ساتھ بیان کیا ہے اور ان میں بڑی پیچیدگی پیدا کر دی ہے اہل حدیث کا یہ مذہب ہے کہ عورت کو پہلے خون کا رنگ دیکھنا (باقی برصفحہ آئندہ)

باب ۲۲۲ لَا تَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ

وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ ۔

۳۱۳ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ مُعَاذَةُ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ أَتَجْزِيْ إِحْدَانَا صَلٰوتَهَا إِذَا طَهُرَتْ فَقَالَتْ أَحَرُوْرِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كُنَّا نَحِيْضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَأْمُرُنَا بِهٖ أَوْ قَالَتْ فَلَا نَفْعَلُهٗ ۔

باب حیض والی عورت نماز کی قضا نہ پڑھے[۱]

اور جابر اور ابوسعید خدریؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے کہا کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے[۲]۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا مجھ سے معاذہ بنت عبداللہ نے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے کہا کیا جب کوئی عورت ہم میں حیض سے پاک ہو تو نماز کی قضا پڑھے انہوں نے کہا کیا تو حروری (خارجی[۳]) ہے ہم کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حیض آتا پھر آپ ہم کو نماز کی قضا پڑھنے کا حکم نہیں دیتے تھے یا معاذہؓ نے یوں کہا ہم قضا نہیں پڑھتے تھے۔

باب ۲۲۳ النَّوْمِ مَعَ الْحَائِضِ وَهِيَ فِيْ ثِيَابِهَا ۔

۳۱۴ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ حِضْتُ وَأَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيْلَةِ فَانْسَلَلْتُ فَخَرَجْتُ مِنْهَا فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيْضَتِيْ فَلَبِسْتُهَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِيْ فَأَدْخَلَنِيْ مَعَهٗ فِي الْخَمِيْلَةِ قَالَتْ وَحَدَّثَتْنِيْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَكُنْتُ

باب حائضہ عورت کے ساتھ سونا جب وہ اپنے حیض کے کپڑے پہنے ہو۔

ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نحوی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ نے بیان کیا کہ ام المؤمنین ام سلمہؓ نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوئی میں لیٹی ہوئی تھی اتنے میں مجھ کو حیض آگیا۔ میں چپکے سے نکل بھاگی اور اپنے حیض کے کپڑے سنبھالے اور پہن لیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تجھ کو نفاس (حیض) آگیا۔ میں نے کہا جی ہاں۔ پھر آپؐ نے مجھ کو بلایا اور لوئی کے اندر کر لیا زینب نے کہا اور بی بی ام سلمہؓ نے مجھ سے یہ (بھی) بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) چاہیے حیض کا خون کالا ہوتا ہے اور پہچانا جاتا ہے دوسرے اگر وہ عادت والی ہے تو اپنی عادت کے دنوں کا اندازہ کر لینا چاہیے اگر رنگ اور عادت دونوں سے تمیز نہ ہو سکے تو چھ یا سات دن حیض کے مقرر کرلے کیونکہ اکثر عورتوں کو اتنے ہی دنوں حیض آتا ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] اس پر تمام علماء کا اجماع ہے البتہ چند خوارج اس کے قائل ہوئے ہیں کہ حائضہ کو حیض سے پاک ہونے کے بعد نمازوں کی قضا پڑھنا چاہیے ۱۲ منہ [۲] چھوڑ دینے کا یہی مطلب ہے کہ اس کی قضا لازم نہیں ہے ان دونوں حدیثوں کو خود امام بخاری نے نکالا۔ ابوسعید کی حدیث تو اوپر گذری اور جابر کی حدیث خدا چاہے تو کتاب الاحکام میں آئیگی ۱۲ منہ [۳] حروری نسبت ہے حروراء کی طرف وہ ایک مقام ہے کوفہ سے دو میل پر خارجی مردود وہیں اکٹھے ہوئے تھے۔ حضرت علیؓ نے ان کو مارا اور قتل کیا جو شخص قرآن شریف کو مانے اور حدیث شریف کو نہ مانے وہ بھی خارجی مردود ہے حدیث شریف قرآن ہی کی تفسیر ہے اور بغیر حدیث کے کوئی قرآن پر عمل نہیں کر سکتا اور خود قرآن شریف میں حکم ہے حدیث پر چلنے کا ۱۲ منہ رح

اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ ؞

وسلم روزہ میں میرا بوسہ لیتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں مل کر جنابت کا غسل ایک ہی برتن سے کیا کرتے۔

بَابُ ۲۲۴ مَنِ اتَّخَذَ ثِيَابَ الْحَيْضِ سِوَى ثِيَابِ الطُّهْرِ

باب حیض کے کپڑے الگ رکھنا اور پاکی کے الگ۔

۳۱۵ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَا اَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةً فِي خَمِيلَةٍ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي فَقَالَ اَنُفِسْتِ فَقُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ ؞

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے، انہوں نے زینب سے جو ابوسلمہ کی بیٹی تھیں۔ انہوں نے حضرت بی بی ام سلمہؓ سے انہوں نے کہا میں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوئی میں لیٹی ہوئی تھی اتنے میں مجھ کو حیض آگیا میں نکل بھاگی اور اپنے حیض کے کپڑے سنبھالے[۱]۔ آپ نے فرمایا تجھ کو نفاس ہوا میں نے کہا جی ہاں پھر آپ نے مجھ کو بلایا میں لوئی میں آپ کے ساتھ لیٹی۔

بَابُ ۲۲۵ شُهُوْدِ الْحَائِضِ الْعِيْدَيْنِ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى ؞

باب حیض والی عورت کا دونوں عیدوں میں آنا اور مسلمانوں کی دعا جیسے استسقاء وغیرہ میں) شریک رہنا اور عیدگاہ سے الگ رہنا[۲]

۳۱۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا اَنْ يَّخْرُجْنَ فِي الْعِيْدَيْنِ فَقَدِمَتِ امْرَاَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ عَنْ اُخْتِهَا وَكَانَ زَوْجُ اُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَكَانَتْ اُخْتِي مَعَهُ فِي سِتٍّ قَالَتْ فَكُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمٰى وَنَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى فَسَاَلَتْ اُخْتِي النَّبِيَّ

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب نے خبر دی انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے کہا ہم کنواری جوان عورتوں کو عید کے دنوں میں نکلنے سے منع کیا کرتے تھے ایک بار ایسا ہوا ایک عورت آئی[۳] اور بنی خلف کے محل میں اتری[۴]۔ اس نے اپنی بہن (ام عطیہ) سے حدیث بیان کی اس کے بہنوئی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ جہاد کیے تھے (وہ عورت کہتی تھی) کہ چھ جہادوں میں میری بہن بھی آپ کے ساتھ تھی توہم (فوج میں کیا کرتیں) زخمیوں کی مرہم پٹی اور بیماروں کی خبر گیری کیا

---

[۱] یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں مذکور ہے کہ ہمارے پاس اس زمانہ میں ایک ہی کپڑا تھا کیونکہ مختلف اوقات کا ذکر ہے تنگی کے زمانہ میں ایک ہی کپڑا ہوگا۔ پھر اللہ نے فراغت دی ہوگی تو کئی کپڑے ہوں گے۔ بعضوں نے کہا حیض کے کپڑوں سے اس کے لئے اوچھنتڑے مراد ہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ [۲] مطلب یہ ہے کہ حائضہ عورتیں عید کے دن نکل سکتی ہیں اور عید میں جو لوگوں کا جماؤ ہوتا ہے۔ وہاں آسکتی ہیں۔ لیکن نماز کی جگہ یعنی عیدگاہ کے باہر رہیں کیوں کہ وہ نماز نہیں پڑھ سکتیں۔ پھر عیدگاہ کے اندر جانا کیا ضرور ہے قسطلانی نے کہا حیض والی عورتوں کو عیدگاہ کے اندر جانا مکروہ ہے۔ لیکن حرام نہیں ہے کیونکہ عیدگاہ کا حکم مسجد کا نہیں ہے ۱۲ منہ [۳] اس کا نام نہیں معلوم ہوا۔ ۱۲ منہ [۴] یہ محل بصرے میں تھا۔ اس کو طلحہ بن عبداللہ بن خلف نے بنوایا تھا۔ ۱۲ منہ ؞

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعَلٰی اِحْدَانَا بَاْسٌ اِذَا لَمْ یَکُنْ لَّھَا جِلْبَابٌ اَنْ لَّا تَخْرُجَ قَالَ لِتُلْبِسْھَا صَاحِبَتُھَا مِنْ جِلْبَابِھَا وَلْتَشْھَدِ الْخَیْرَ وَدَعْوَۃَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَلَمَّا قَدِمَتْ اُمُّ عَطِیَّۃَ سَاَلْتُھَا اَسَمِعْتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بِاَبِیْ نَعَمْ وَکَانَتْ لَا تَذْکُرُہٗ اِلَّا قَالَتْ بِاَبِیْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ تَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُیَّضُ وَلْیَشْھَدْنَ الْخَیْرَ وَدَعْوَۃَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَتَعْتَزِلُ الْحُیَّضُ الْمُصَلّٰی قَالَتْ حَفْصَۃُ فَقُلْتُ الْحُیَّضُ فَقَالَتْ اَلَیْسَتْ تَشْھَدُ عَرَفَۃَ وَکَذَا وَکَذَا ؕ

کرتیں ایک بار میری بہن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر ہم میں سے کسی عورت کے پاس چادر نہ ہو اور وہ (عید کے دن) نہ نکلے تو کچھ برائی تو نہیں آپ نے فرمایا اس کی گنیان (ساتھ والی) اپنی چادر اس کو اوڑھا دے۔ اس کو چاہیے کہ ثواب کے کاموں میں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہو[1] حفصہ نے کہا جب ام عطیہ آئیں تو میں نے ان سے پوچھا کیا تم نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے انہوں نے کہا ہاں میرا باپ آپ پر قربان اور ام عطیہ جب آنحضرتؐ کا ذکر کرتیں تو یوں کہتیں میرا باپ آپ پر قربان میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے کنواری جوان عورتیں اور پردے والیاں اور حیض والیاں (یہ سب عید کے دن) نکلیں اور ثواب کے کام اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں اور حیض والیاں نماز کی جگہ سے الگ رہیں حفصہ نے کہا حیض والیاں بھی نکلیں۔ ام عطیہؓ نے کہا حیض والیاں کیا عرفات میں نہیں آتیں اور فلاں فلاں مقاموں میں[2]

باب ۲۲۶ اِذَا حَاضَتْ فِیْ شَھْرٍ ثَلٰثَ حِیَضٍ وَّمَا یُصَدَّقُ النِّسَآءُ فِی الْحَیْضِ وَالْحَمْلِ فِیْمَا یُمْکِنُ مِنَ الْحَیْضِ لِقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَا یَحِلُّ لَھُنَّ اَنْ یَّکْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ فِیْۤ اَرْحَامِھِنَّ وَیُذْکَرُ عَنْ عَلِیٍّ وَّشُرَیْحٍ اِنْ جَآءَتْ بِبَیِّنَۃٍ مِّنْ بِطَانَۃِ اَھْلِھَا مِمَّنْ یُّرْضٰی دِیْنُہٗ اَنَّھَا حَاضَتْ ثَلٰثًا فِیْ شَھْرٍ صُدِّقَتْ وَقَالَ

باب اگر ایک ہی مہینے میں عورت کو تین بار حیض آجائے اس کا بیان اور حیض اور حمل میں عورتوں کی بات سچ ماننے کا جہاں تک ممکن ہے[3]

کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا عورتوں کو درست نہیں اس کا چھپانا جو اللہ نے ان کے رحموں میں پیدا کیا[4] اور حضرت علیؓ اور قاضی شریح سے نقل کیا جاتا ہے[5] اگر عورت اپنے دیندار معتبر اندر والے سگون کی گواہی پیش کرے کہ اس کو ایک مہینے میں تین بار حیض آیا تو اس کی بات سچ مان لی جائے گی[6]۔ اور عطا بن ابی رباح نے کہا عدت سے

---

[1] مثلاً وعظ کی مجلس یا تعلیم دین کی مجلس یا نماز کی جماعت یا بیمار پرسی یا اور ایسے ہی نیک کاموں میں جیسے عید کی نماز ہے یا جمعہ کی نماز مسلمانوں کی دعا سے استسقاء اور کسوف اور خسوف کی نمازیں مراد ہیں۔ ان میں بھی عورتوں کو شریک ہونا بہتر ہے ۱۲ منہ

[2] حفصہ نے تعجب سے ام عطیہؓ سے کہا کہ حیض والیاں بھلا کیسے نکلیں گی۔ انہوں نے خیال کیا کہ وہ نجاست میں مبتلا ہیں تو ایسی عبادت کے مقاموں میں ان کو جانا کیسے جائز ہوگا۔ ام عطیہؓ نے جواب دیا کہ حیض والی عورتیں حج کے دنوں میں آخر عرفات میں ٹھیرتی ہیں۔ مزدلفہ میں رہتی ہیں۔ منا میں کنکریاں مارتی ہیں۔ یہ سب عبادت کے مقام ہیں۔ ایسے ہی عیدگاہ میں بھی جائیں ۱۲ منہ

[3] اگر ایسی بات کہیں جو ناممکن ہے تو ان کی بات نہ مانی جائے گی ۱۲ منہ

[4] زہری اور مجاہد وغیرہ سے اس آیت کی تفسیر یوں منقول ہے کہ عورتوں کو اپنا حیض یا حمل چھپانا درست نہیں اور جب چھپانا درست نہ ہوا تو بیان کرنے کا حکم ہوا۔ اب اگر ان کا قول ماننے کے لائق نہ ہو تو بیان کرنے سے فائدہ اس طرح امام بخاریؒ نے اس آیت سے باب کا مطلب نکالا۔ ۱۲ منہ

[5] اس کو دارمی نے وصل کیا باسناد صحیح کہ شریح نے ایسا فیصلہ کیا (باقی برصفحہ آئندہ)

عَطَاءٌ اَقْرَاؤُهَا مَا كَانَتْ وَبِهِ قَالَ اِبْرَاهِيمُ وَقَالَ عَطَاءٌ اَلْحَيْضُ يَوْمٌ اِلٰى خَمْسَةَ عَشَرَ وَقَالَ مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ سِيرِيْنَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرَى الدَّمَ بَعْدَ قُرْئِهَا بِخَمْسَةِ اَيَّامٍ قَالَ النِّسَاءُ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ ۔

۳۱۷ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي رَجَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو اُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِي حُبَيْشٍ سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّي اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّ ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلٰكِنْ دَعِي الصَّلٰوةَ قَدْرَ الْاَيَّامِ الَّتِي كُنْتِ تَحِيضِينَ فِيهَا ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي ۔

بَابُ ۲۲۷ الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ فِي غَيْرِ اَيَّامِ الْحَيْضِ

۳۱۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا ۔

پہلے جو اس کے حیض کے دن تھے وہی رہیں گے ابراہیم نخعی کا بھی یہی قول ہے اور عطاء نے کہا حیض کم سے کم ایک دن سے لے کر پندرہ دن تک ہوتا ہے[۱]۔ اور معتمر نے اپنے باپ سلیمان سے روایت کیا[۲] میں نے محمد بن سیرین سے پوچھا اگر عورت پاک ہونے کے پانچ روز بعد پھر خون دیکھے انہوں نے کہا عورتیں ان باتوں کو خوب جانتی ہیں[۳]۔

ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم کو ابو اسامہ نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے ہشام بن عروہ سے سنا انہوں نے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی حضرت عائشہؓ سے کہ فاطمہ ابو حبیش کی بیٹی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو استحاضہ رہتا ہے۔ میں پاک ہی نہیں ہوتی۔ کیا میں نماز چھوڑ دوں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ یہ ایک رگ (کا خون) ہے تو ایسا کر (اس بیماری سے پہلے) جتنے دنوں تجھ کو حیض آیا کرتا تھا اتنے دنوں نماز چھوڑ دے پھر غسل کر اور نماز پڑھتی رہ[۴]۔

باب حیض کے دنوں کے سوا اور دنوں میں خاکی و زرد رنگ کا کیا حکم ہے[۵]؟

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے کہا ہم خاکی اور زردی کو کوئی چیز نہیں سمجھتے تھے۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور حضرت علیؓ نے فرمایا تم نے اچھا فیصلہ کیا ۱۲ منہ [۶] ہوا یہ تھا کہ شریح کے سامنے ایک مقدمہ آیا ایک عورت اور اس کے خاوند میں تکرار تھی طلاق پر ایک ماہ کی مدت گذری تھی خاوند رجعت کرنا چاہتا تھا لیکن عورت کہتی تھی میری عدت گذر گئی اور ایک ہی ماہ میں مجھ کو تین حیض آ گئے۔ تب شریح نے حضرت علیؓ کے سامنے یہ فیصلہ سنایا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] اس کو بھی دارمی نے وصل کیا شافعی کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حیض کی کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہیں اور اس باب میں جو حدیثیں حنفیوں نے روایت کی ہیں وہ سب موضوع اور باطل ہیں اور صحیح مذہب اہل حدیث کا ہے کہ حیض کی کوئی مدت معین نہیں ہو سکتی ہر ایک عورت کی عادت پر اس کا انحصار ہے اگر معین بھی کریں تو چھ یا سات دن اکثر مدت مقرر کرنا چاہیے جیسے حمنہ کی حدیث میں ہے ۱۲ منہ [۲] اس کو بھی دارمی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] اگر اس کی عادت ایسی ہی تھی کہ پانچ روز کے بعد اس کو حیض آیا کرتا تھا۔ تو وہ حیض ہی گنا جائے گا ۱۲ منہ [۴] تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض کی کوئی مدت مقرر نہیں کی بلکہ فاطمہ کی رائے اور عادت پر چھوڑ دیا۔ اور باب کا مطلب یہی ہے۔ ۱۲ منہ [۵] اگر حیض کے دنوں میں خاکی یا زرد رنگ کا خون نکلے تو وہ حیض ہی سمجھا جائے گا۔ اگر اور دنوں میں نکلے تو وہ حیض نہ ہوگا۔ ہمارے امام احمد بن حنبل اور شافعی اور ابوحنیفہ کا یہی قول ہے ۱۲ منہ ۔

باب ۲۲۸ عِرْقِ الْاِسْتِحَاضَةِ

۳۱۹ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ اسْتُحِيْضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ فَسَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَ هٰذَا عِرْقٌ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

باب ۲۲۹ الْمَرْاَةِ تَحِيْضُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ

۳۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا اَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ فَقَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاخْرُجِيْ۔

۳۲۱ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤسٍ عَنْ اَبِيْهِ

باب استحاضہ کی رگ کا بیان[1]

ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی[2] نے بیان کیا کہا ہم سے معن بن عیسیٰ نے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے۔ انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے ان دونوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں کہ ام حبیبہ بنت جحش (آنحضرت صلعم کی سالی) کو سات برس تک استحاضہ رہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا مسئلہ پوچھا آپؐ نے فرمایا (جب حیض کے دن پورے ہو جائیں تو) غسل کرلے پھر فرمایا یہ رگ ہے۔ تو ام حبیبہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتیں[3]

باب اگر عورت کو طواف الزیارۃ کے بعد حیض آئے[4]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو ابن حزم سے انھوں نے اپنے باپ ابوبکر سے انھوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے، انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صفیہ بنت حیی بن اخطب کو (جو آپ کی بی بی تھیں) حیض آگیا۔ آپ نے فرمایا شاید وہ ہم کو (مدینہ روانہ ہونے سے) روک رکھے گی۔ کیا اس نے تمہارے ساتھ طواف (الافاضہ) نہیں کیا، انہوں نے کہا طواف تو کر چکی۔ آپ نے فرمایا تو بس اب چل کھڑی ہو[5]

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ طاؤس

---

[1] استحاضہ کا خون ایک رگ میں سے آتا ہے جس کو عربی زبان میں عاذل کہتے ہیں ۱۲ منہ [2] حزامی نسبت ہے حزام کی طرف بکسر حائے مہملہ اور زائے مخففہ معجمہ ۱۲ منہ۔

[3] اپنی خوشی سے ان کو یہی بھلا لگتا آنحضرتؐ نے یہ حکم نہیں دیا کہ ہر نماز کے لیے غسل کرو۔ اور مسلم کی روایت میں جو ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہر نماز میں غسل کرنے کا حکم دیا تو اس روایت میں لوگوں نے کلام کیا ہے اور زہری سے جو ثقہ راوی ہیں انہوں نے یہ جملہ نقل نہیں کیا ۱۲ منہ [4] اسی کو طواف الافاضہ بھی کہتے ہیں یعنی جو دسویں تاریخ کیا جاتا ہے۔ یہ طواف فرض ہے اور حج کا ایک رکن ہے لیکن طواف الوداع جو حاجی کعبے سے رخصت ہوتے وقت کرتے ہیں وہ فرض نہیں ہے ۱۲ منہ

[5] معلوم ہوا کہ طواف الوداع حائضہ کو معاف ہے۔ اس کے انتظار میں ٹھہرے رہنا کچھ لازم نہیں ہے ۱۲ منہ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ اَنْ تَنْفِرَ اِذَا حَاضَتْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ فِي اَوَّلِ اَمْرِهٖ اِنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ تَنْفِرُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ ؕ

بن کیسان سے انھوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا عورت کو جب حیض آجائے تو اس کو اپنی شہر لوٹ جانے کی (بغیر طواف الوداع کیے) اجازت ہے اور عبداللہ بن عمرؓ شروع میں یہ کہتے تھے کہ وہ نہ لوٹے (جب تک وہ طواف الوداع نہ کرے) پھر طاؤس نے کہا میں نے ان سے سنا۔ وہ کہتے تھے لوٹ جائے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اس کی اجازت دی[1]

بَابٌ ۲۳ اِذَا رَاَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ الطُّهْرَ

باب جب مستحاضہ حیض سے پاک ہو جائے[2]

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَلَوْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّيَاْتِيهَا زَوْجُهَا اِذَا صَلَّتِ الصَّلٰوةُ اَعْظَمُ ؕ

تو ابن عباسؓ نے کہا[3] وہ غسل کر کے نماز پڑھے اگرچہ ایک ہی گھڑی دن باقی ہو اور اس کا خاوند اس سے صحبت کر سکتا ہے جب وہ نماز پڑھتی ہے نماز تو بڑی چیز ہے[4]

۳۲۲ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي ؕ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے عروہ سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حیض (کا خون) آنے لگے تو نماز چھوڑ دے اور جب حیض رخصت ہو تو اپنے (بدن سے) خون دھو ڈال اور نماز پڑھ[5]

بَابٌ ۲۴ الصَّلٰوةُ عَلَى النُّفَسَاءِ وَسُنَّتِهَا ؕ

باب نفاس والی عورت پر جنازے کی نماز پڑھنا اور اس کا طریقہ[6]

---

[1] تو عبداللہ بن عمر کو جب حدیث پہنچی انہوں نے اپنی رائے اور فتویٰ سے رجوع کیا۔ ہمارے دین کے کل اماموں اور پیشواؤں نے ایسا ہی کیا ہے کہ جدھر حق معلوم ہوا ادھر ہی لوٹ گئے کبھی اپنی بات کی پہنچ نہیں کی امام ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ اور امام مالکؒ اور احمدؒ سے ایک ایک مسئلہ میں دو دو تین تین چار چار قول منقول ہیں ہائے ایک وہ زمانہ تھا ایک یہ زمانہ ہے کہ صحیح حدیث دیکھ کر بھی اپنی رائے اور خیال سے نہیں پلٹتے بلکہ جو کوئی حدیث کی پیروی کرے اس کی دشمنی پر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں ۱۲ منہ

[2] گو استحاضے کا خون آتا ہے اور عورتوں کو اس کی شناخت رنگ وغیرہ سے ہو جاتی ہے ۱۲ منہ [3] اس تعلیق کو ابن ابی شیبہ اور دارمی نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] یعنی جب مستحاضہ کو غسل کر کے نماز پڑھنا درست ہوا تو خاوند کو اس سے صحبت کرنا تو بطریق اولیٰ جائز ہو گا اس اثر کو عبدالرزاق نے نکالا ۱۲ منہ [5] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ مستحاضہ عورت سے جماع درست ہے کیونکہ جب نماز پڑھنا اس کو درست ہوا تو جماع کیا چیز ہے بعضوں نے مستحاضہ سے جماع ناجائز رکھا ہے کیوں کہ وہ پلیدی ہے جمہور یہ کہتے ہیں کہ ہر پلیدی میں جماع منع نہیں ہو سکتا حیض میں جو منع ہے یہ تو ممانعت قرآن سے ثابت ہے ابوداؤد نے عکرمہ سے نکالا کہ حمنہ کو استحاضہ تھا اور اُن کے خاوند ان سے جماع کرتے ایسا ہی ام حبیبہ کو ان سے بھی ان کے خاوند جماع کرتے حمنہ کے خاوند طلحہ تھے اور ام حبیبہ کے عبدالرحمن بن عوف اور یہ دونوں اجلائے صحابہ میں سے تھے ہمارے امام احمد بن حنبلؒ سے اس باب میں دو روایتیں ہیں ۱۲ منہ [6] یعنی جو عورت زچگی کے بعد مر جائے ابھی اس کو نفاس ہو رہا ہے امام بخاری نے یہ نکالا کہ نفاس والی عورت کا حکم پاک عورتوں کا سا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی اور اس سے رد ہوا اس شخص کا جو کہتا ہے کہ آدمی موت سے نجس ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

۳۲۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ امْرَأَةً مَاتَتْ فِي بَطْنٍ فَصَلَّى عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ وَسَطَهَا ٭

ہم سے احمد بن ابی سریج نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ بن سوار نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حسین معلم سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے سمرہ بن جندبؓ سے کہ ایک عورت (ام کعب) زچگی سے مرگئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (کے جنازے) پر نماز پڑھی آپ اس کی کمر کے سامنے کھڑے ہوئے [1]

بَابٌ ۲۳۲

باب

۳۲۴- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَنَا أَبُو عَوَانَةَ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالَتِي مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ تَكُونُ حَائِضًا لَا تُصَلِّي وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى خُمْرَتِهِ إِذَا سَجَدَ أَصَابَنِي بَعْضُ ثَوْبِهِ

ہم سے حسن بن مدرک نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ ابن حماد نے کہا ہم کو ابو عوانہ (وضاح) نے اپنی کتاب میں دیکھ کر خبر دی [2] کہا ہم کو سلیمان بن ابی سلیمان شیبانی نے خبر دی۔ انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انھوں نے کہا میں نے اپنی خالہ ام المومنین میمونہؓ سے سنا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں وہ جب حیض میں ہوتیں اور نماز نہیں پڑھتیں تو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ میں لیٹی رہتیں اور آپ اپنی سجدہ گاہ پر نماز پڑھتے رہتے۔ آپ جب سجدہ کرتے تو آپ کا کچھ کپڑا ان سے لگ جاتا [3]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے۔ رحم والا۔

كِتَابُ التَّيَمُّمِ

کتاب تیمم [4] کے بیان میں

وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ

اور اللہ تعالیٰ کا (سورہ مائدہ میں) فرمانا پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی پر تیمم کر لو اپنے منہ اور ہاتھوں پر اس سے مسح کرو۔

۳۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انھوں نے اپنے باپ (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں۔ انھوں نے کہا ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ

[1] اس سے باب کا دوسرا مطلب ثابت ہوا۔ ۱۲ منہ [2] یہ ابو عوانہ اپنی کتاب میں دیکھ کر جب حدیث سناتا تو اس کی حدیث بہت ٹھیک ہوتی امام احمد نے ایسا ہی کہا اس لیے اس روایت میں اس کی تصریح کر دی ۱۲ منہ [3] سجدہ گاہ سے مراد وہ چھوٹا بوریا ہے جس پر منہ اور ہتھیلیاں سجدے میں رکھی جاتی ہیں سردی اور گرمی سے بچنے کیلیے ۱۲ منہ [4] لغت میں تیمم کے معنی قصد کرنا اور شرع میں تیمم کہتے ہیں پاک مٹی سے منہ اور ہاتھ کا مسح کرنا حدث یا جنابت دور کرنے کی نیت سے ۱۲ منہ

أَسْفَارِهِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَأَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ۔

علیہ وسلم کے ساتھ نکلے (غزوہ بنی المصطلق میں ۶ سنہ ہجری میں) جب ہم بیدا یا ذات الجیش[۱] میں پہنچے (یہ راوی کو شک ہے) تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا (جو اسماء سے مانگ کر لیا تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تلاش میں ٹھہر گئے (کیونکہ پرائی چیز تھی) اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے وہاں پانی نہ تھا۔ آخر (سب) لوگ ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے تم نے دیکھا جو عائشہؓ نے کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو (ایک جنگل میں) اٹکا کر رکھا اور یہاں پانی بھی نہیں ملتا نہ ان کے ساتھ کچھ پانی ہے (جو کام میں لاتے) یہ سن کر ابوبکرؓ آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھے ہوئے سو گئے تھے۔ ابوبکرؓ نے کہا (کیوں) تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور (سب) لوگوں کو اٹکا دیا اور یہاں پانی بھی نہیں ہے نہ ان کے ساتھ کچھ پانی ہے حضرت عائشہؓ نے کہا ابوبکرؓ نے مجھ پر غصہ کیا اور جو اللہ کو منظور تھا (برا بھلا) وہ انہوں نے کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچا مارنے لگے میں (ضرور) تڑپتی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (مبارک) سر میری ران پر تھا صرف اس وجہ سے ہل نہ سکی جب صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے۔ لیکن پانی نہ تھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری لوگوں نے تیمم کر لیا اس وقت اسید بن حضیر (ایک صحابی انصاری) کہنے لگے۔ ابوبکرؓ کے گھرانے والو یہ کچھ تمہاری پہلی برکت نہیں[۲] ہے، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں (سوار) تھی تو اس کے نیچے ہم کو ہار بھی مل گیا[۳]۔

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ هُوَ الْعَوَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ

ہم سے محمد بن سنان عوفی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم بن بشیر نے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے سعید بن نضر نے بیان کیا۔ کہا ہم کو (اشیٰ) ہشیم نے خبر دی کہا ہم کو سیار بن ابی سیار نے کہا ہم سے یزید فقیر نے بیان کیا کہا ہم کو جابر بن عبداللہ انصاری نے خبر دی کہ آنحضرت

---

[۱] یہ دونوں مقاموں کے نام ہیں مکہ اور مدینہ کے بیچ میں ۱۲ منہ [۲] بلکہ اس سے پہلے بھی تمہارے خاندان سے مسلمانوں کو صدہا فائدے پہنچ چکے ہیں ۱۲ منہ [۳] ہوا یہ تھا کہ حضرت عائشہؓ کے گلے سے ہار ٹوٹ کر گرا پھر اس پر اونٹ بیٹھ گیا۔ لوگ ادھر ادھر ہار کو ڈھونڈتے پھرے وہ ملتا کیسے یہ سب اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی مطلب یہ تھا کہ مسلمانوں کو تیمم کا مسئلہ معلوم ہو جائے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پانی نہیں ملتا جب یہ مسئلہ معلوم ہو گیا تو گما ہوا ہار بھی دلا دیا سبحانہ ولہ الحمد ۱۲ منہ۔

عَنِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَّمْ یُعْطَھُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ وَّجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طَھُوْرًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَدْرَکَتْہُ الصَّلٰوۃُ فَلْیُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً وَّبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّۃً ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ باتیں ایسی ملیں جو مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں۔ ایک یہ کہ ایک مہینے کی راہ سے (دشمنوں پر) میرا رعب پڑتا ہے دوسرے یہ کہ ساری زمین میرے لیے نماز کی جگہ اور پاک کرنے والی بنائی گئی[1] تو میری امت کا ہر آدمی اس کو (جہاں) نماز کا وقت آ جائے، نماز پڑھ لے، تیسرے یہ کہ لوٹ کے مال میرے لیے درست ہوئے اور مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کے لیے درست نہیں ہوئے۔ چوتھے یہ کہ مجھ کو شفاعت ملی[2]۔ پانچویں یہ کہ (اگلے زمانہ میں) ہر پیغمبر خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا اور میں عام سب لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

باب ۲۳۳ اِذَا لَمْ یَجِدْ مَاءً وَّلَا تُرَابًا ۔

باب جب نہ پانی ملے نہ مٹی تو کیا کرے[3]

۳۲۷ - حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ نُمَیْرٍ قَالَ ثَنَا ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَاءَ قِلَادَۃً فَھَلَکَتْ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَوَجَدَھَا فَاَدْرَکَتْھُمُ الصَّلٰوۃُ وَلَیْسَ مَعَھُمْ مَاءٌ فَصَلَّوْا فَشَکَوْا ذٰلِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ اٰیَۃَ التَّیَمُّمِ فَقَالَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ لِعَائِشَۃَ جَزَاکِ اللّٰہُ خَیْرًا فَوَاللّٰہِ مَا نَزَلَ بِکِ اَمْرٌ تَکْرَھِیْنَہٗ اِلَّا جَعَلَ

ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے، کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انھوں نے اپنے باپ عروہ سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے انھوں نے (اپنی بہن) اسماءؓ سے ایک ہار مانگ کر لیا وہ گر گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص (اسید بن حضیر) کو اس کے ڈھونڈنے کے لیے بھیجا[4]۔ اس کو وہ ہار مل گیا تو راہ میں جب اسید اور ان کے ہمراہی جا رہے تھے) نماز کا وقت آ گیا۔ انھوں نے (بے وضو) نماز پڑھ لی[5]۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا شکوہ کیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری۔ اسید بن حضیر کہنے لگے۔ عائشہ اللہ تم کو اچھا بدلہ دے قسم خدا کی تم پر جب کوئی ایسی بات آن پڑی جس کو تم برا سمجھتی تھیں۔ تو

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے اس سے امام مالک اور امام ابوحنیفہ اور اوزاعی وغیرہم نے دلیل لی کہ تیمم ہر چیز سے درست ہے جو زمین کی قسم سے ہو۔ مٹی یا پتھر یا اینٹ وغیرہ اور ہمارے امام احمد بن حنبل اور داؤد ظاہری اور شافعی یہ کہتے ہیں کہ تیمم کے لیے مٹی ہونا ضرور ہے چوں کہ قرآن میں صعید کا لفظ ہے اور صعید مٹی کو کہتے ہیں اور اسی حدیث میں مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ اس کی مٹی پاک کرنے والی بنائی گئی ۱۲ منہ [2] یعنی شفاعت عظمیٰ سخت ہول کے وقت جب دوسرے پیغمبر بھی گھبرا جائیں گے۔ یا ہر موحد کا دوزخ سے نکالنا جس کے دل میں رتی برابر بھی ایمان ہوگا۔ ۱۲ منہ [3] ایسے شخص کو فاقد الطہورین کہتے ہیں، ہمارے امام احمد بن حنبل اور شافعی اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ وہ یوں ہی نماز پڑھ لے۔ پھر جب پانی یا مٹی ملے تو نماز کا لوٹانا واجب نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کا یہ قول ہے کہ ایسا شخص نماز نہ پڑھے اور اس پر قضا واجب ہے۔ ۱۲ منہ [4] یہ اگلی روایت کے خلاف نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ آخر کو وہ ہار اسید کو مل گیا۔ یعنی جب وہ لوٹ کر آئے اور کوچ کی تیاری ہوئی اونٹ اٹھایا گیا ۱۲ منہ [5] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ تیمم تو اس وقت تک جائز نہیں ہوا تھا۔ اور وضو کے لیے پانی نہ تھا۔ اب اسید کا نماز پڑھ لینا اور آنحضرتؐ کا ان کو ملامت نہ کرنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ جس شخص کو پانی نہ ملے نہ مٹی وہ یوں ہی بے طہارت نماز پڑھ لے جیسے اسید اور ان کے ہمراہیوں نے پڑھ لی تھی ۱۲ منہ ٭

اللّٰهُ ذٰلِكَ لَكَ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ خَيْرًا ۔

بَابُ ۲۳۴ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَخَافَ فَوْتَ الصَّلٰوةِ وَبِهِ قَالَ عَطَاءٌ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْمَرِيْضِ عِنْدَهُ الْمَاءُ وَلَا يَجِدُ مَنْ يُنَاوِلُهُ يَتَيَمَّمُ وَاَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ اَرْضِهِ بِالْجُرُفِ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ بِمِرْبَدِ النَّعَمِ فَصَلّٰى ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدْ ۔

۳۲۸ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ اَبُوْ جُهَيْمٍ اَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ۔

بَابُ ۲۳۵ هَلْ يَنْفُخُ فِي يَدَيْهِ بَعْدَ مَا يَضْرِبُ بِهِمَا الصَّعِيْدَ لِلتَّيَمُّمِ ۔

۳۲۹ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

اللہ نے اس میں خود تمہارے لیے اور سب مسلمانوں کے لیے بہتری کی۔

باب حضر میں (یعنی اپنے گھر اور بستی میں) تیمم کرنا جب پانی نہ ملے، اور نماز قضا ہو جانے کا ڈر ہو۔ عطا بن ابی رباح کا یہی قول ہے[1]۔ اور امام حسن بصری نے کہا اگر کوئی بیمار ہو پانی اس کے پاس موجود ہو۔ لیکن پانی کا دینے والا کوئی نہ ہو (اور وہ خود نہ لے سکے) تو تیمم کرے[2] اور عبداللہ بن عمرؓ اپنی زمین میں سے جو جرف میں تھی۔ آ رہے تھے۔ مربد نعم میں عصر کا وقت آگیا۔ انھوں نے (تیمم سے) نماز پڑھ لی۔ پھر مدینہ میں پہنچے، سورج بلند تھا۔ لیکن نماز نہیں لوٹائی[3]۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث بن سعد نے انھوں نے جعفر بن ربیعہ سے۔ انھوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے انھوں نے کہا میں نے عمیر بن عبداللہ سے سنا جو ابن عباسؓ کے غلام تھے۔ انھوں نے کہا میں اور عبداللہ بن یسار جو ام المؤمنین میمونہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی کے غلام تھے ملکر ابو جہم بن حارث بن صمہ انصاری (صحابی) کے پاس پہنچے۔ انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل کی طرف سے آ رہے تھے[4] (راہ میں) ایک شخص ملا (خود ابو جہیم) اس نے آپ کو سلام کیا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا یہاں تک کہ ایک دیوار کے پاس آئے۔ (اس پر ہاتھ مارا) منہ اور ہاتھوں پر مسح کیا پھر اس کے سلام کا جواب دیا[5]۔

باب تیمم میں مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر پھر (اگر دکم کرنے کے لیے) ان کو پھونکنا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے کہا

---

[1] اس کو ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں نکالا اب نماز کا لوٹانا ضرور نہیں۔ جب پانی مل جائے اور بعضوں نے کہا لوٹانا چاہیے۔ ۱۲ منہ [2] اس کو قاضی اسماعیل نے احکام میں بسند صحیح وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو امام مالکؒ نے موطا میں اور شافعیؒ نے اپنی مسند میں نکالا۔ جرف مدینہ سے تین میل پر ہے اور مربد نعم ایک میل پر اتنی دور جانے کو سفر نہیں کہتے تو حضر میں تیمم ثابت ہوا اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ [4] بیر جمل ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب ۱۲ منہ [5] اس حدیث سے حضر میں تیمم کرنے کا جواز ثابت ہوا۔ اور جب سلام کا جواب دینے کے لیے تیمم جائز ہوا تو نماز کے لیے بطریق اولیٰ جائز ہوگا۔ اب دیوار پر جو تیمم کیا تو شاید وہ مٹی کی ہوگی یا آپ نے اس کو کھرچ لیا ہوگا جیسے شافعی کی روایت میں ہے ۱۲ منہ ۔

ثنا الحکم عن ذر عن سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزی عن ابیه قال جاء رجل الی عمر بن الخطاب فقال انی اجنبت فلم اصب الماء فقال عمار بن یاسر لعمر بن الخطاب اما تذکر انا کنا فی سفر انا وانت فاجنبنا فاما انت فلم تصل واما انا فتمعکت فصلیت فذکرت ذلك للنبی صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم انما کان یکفیك هکذا فضرب النبی صلی الله علیه وسلم بکفیه الارض ونفخ فیهما ثم مسح بهما وجهه وکفیه۔

ہم سے حکم ابن عتیبہ نے انھوں نے ذر بن عبد اللہ سے انھوں نے سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزی سے انھوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا ایک شخص حضرت عمرؓ پاس آیا اور کہنے لگا اگر مجھ کو جنابت ہو اور پانی نہ ملے تو کیا کروں[1]۔ عمار بن یاسرؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا تم کو یاد نہیں ہم تم دونوں ایک سفر میں تھے اور ہم کو جنابت ہوئی۔ تم نے تو نماز ہی نہیں پڑھی اور میں مٹی میں لوٹا[2] اور نماز پڑھ لی پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا آپ نے فرمایا تجھے اتنا بس کرتا تھا پھر آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں اور ان کو پھونک دیا[3] پھر منہ اور دونوں پہنچوں پر مسح کیا۔

باب ۲۳۶ التیمم للوجه والکفین

باب تیمم میں صرف منہ اور دونوں پہنچوں پر مسح کرنا۔

۳۳۰۔ حدثنا حجاج قال ثنا شعبة قال اخبرنی الحکم عن ذر عن سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزی عن ابیه قال قال عمار بهذا وضرب شعبة بیدیه الارض ثم ادناهما من فیه ثم مسح بهما وجهه وکفیه وقال النضر انا شعبة عن الحکم سمعت ذرا عن ابن عبد الرحمٰن بن ابزی قال الحکم وقد سمعته من ابن عبد الرحمٰن بن ابزی عن ابیه قال عمار۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو حکم بن عتیبہ نے خبر دی انھوں نے ذر بن عبد اللہ سے انھوں نے سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزٰی سے انھوں نے اپنے باپ سے پھر عمار کی یہی روایت بیان کی اور شعبہ نے (اس کو یوں بتلایا کہ) اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے (پھر ان کو منہ کے نزدیک لے گئے (پھونکا) پھر اپنے منہ اور دونوں پہنچوں پر مسح کیا[4] اور نضر بن شمیل نے کہا مجھ کو شعبہ نے خبر دی۔ انھوں نے حکم سے انھوں نے کہا میں نے ذر سے سنا۔ انھوں نے سعید بن عبد الرحمٰن سے۔ حکم نے کہا اور میں نے اس حدیث کو خود سعید بن عبد الرحمٰن سے بھی سنا انھوں نے اپنے باپ سے کہ عمار نے کہا[5]۔

۳۳۱۔ حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن الحکم عن ذر عن ابن

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے حکم سے انھوں نے ذر سے انھوں نے عبد الرحمٰن بن ابزٰی کے بیٹے سے

---

[1] مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا نماز نہ پڑھ ایک روایت میں اتنا اور ہے جب تک پانی نہ ملے ۱۲ منہ [2] عمار نے یہ خیال کیا کہ غسل کے بدل جو تیمم ہے اس میں سارے بدن پر مٹی لگانا ہوگی ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [4] ہمارے امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ تیمم میں ایک بار مارنا کافی ہے اور منہ اور دونوں پہنچوں کا مسح کر لینا۔ لیکن حنفیہ کے نزدیک دو بار ہاتھ مارنا چاہیے ایک بار سے منہ کا مسح کرے اور دوسری بار سے دونوں ہاتھوں کا کہنیوں تک اور ان کی دلیلیں ضعیف ہیں صحیح حدیثوں میں وہی مضمون ہے جو امام احمد کا قول ہے ۱۲ منہ [5] اس سند کے لانے سے یہ غرض ہے کہ حکم کا سماع ذر بن عبد اللہ سے صاف معلوم ہو جائے جس کی تصریح اگلی روایت میں نہیں ہے ۱۲ منہ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ شَهِدَ عُمَرَ وَقَالَ لَهٗ عَمَّارٌ كُنَّا فِيْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا وَقَالَ تَفَلَ فِيْهِمَا ۔

انھوں نے اپنے باپ سے کہ وہ حضرت عمر کے پاس موجود تھے۔ عمار نے ان سے کہا ہم ایک لشکر میں تھے۔ ہم کو جنابت ہوئی اس روایت میں بجائے نفخ کے تفل ہے[1]

۳۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ تَمَعَّكْتُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَكْفِيْكَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّيْنِ ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انھوں نے حکم سے انھوں نے ذر سے انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابزی کے بیٹے سے انھوں نے اپنے باپ عبدالرحمٰن سے انھوں نے کہا عمار نے حضرت عمر سے کہا میں (مٹی میں) لوٹا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا تجھ کو منہ اور دونوں پہنچوں پر مسح کرنا کافی تھا۔

۳۳۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ شَهِدْتُّ عُمَرَ قَالَ لَهٗ عَمَّارٌ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے حکم سے انھوں نے ذر سے انھوں نے سعید بن عبدالرحمٰن سے۔ انھوں نے عبدالرحمٰن سے انھوں نے کہا میں موجود تھا جب عمار نے حضرت عمر سے کہا اور یہی حدیث بیان کی۔

۳۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَمَّارٌ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ الْاَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے حکم سے انھوں نے ذر سے انھوں نے سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزی سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے کہا عمار نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور اپنے منہ اور دونوں پہنچوں پر مسح کیا۔

بَابٌ ۲۳ اَلصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ يَكْفِيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَقَالَ الْحَسَنُ يُجْزِيْهِ التَّيَمُّمُ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَاَمَّ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَيَمِّمٌ وَقَالَ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى

باب پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے۔

پانی کے بدل وہ اس کو کافی ہے[2] اور امام حسن بصری نے کہا جب تک اس کو حدث نہ ہو تیمم کافی ہے[3] اور عبداللہ بن عباسؓ نے تیمم سے امامت کی[4] اور یحییٰ ابن سعید انصاری نے کہا کھاری نمکین زمین پر

[1] تفل بھی وہی پھونکنا لیکن نفخ سے کچھ زیادہ زور سے کہ ذرا ذرا تھوک بھی نکل آئے ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا یہ ایک حدیث ہے اس کو بزار نے نکالا ایک روایت میں امام احمد اور اصحاب سنن کے اتنا زیادہ ہے گو دس برس تک پانی نہ ملے ۱۲ منہ [3] یعنی یہ ضرور نہیں کہ ہر نماز کے لیے تیمم کرے بلکہ تیمم وضو کا قائم مقام ہے اور جس چیز سے وضو ٹوٹتا ہے اسی سے تیمم بھی ٹوٹے گا۔ اس اثر کو عبدالرزاق نے وصل کیا۔ ۱۲ منہ [4] اس کو ابن ابی شیبہ نے اور بیہقی نے وصل کیا۔ یعنی مقتدی وضو والے تھے اور عبداللہ بن عباسؓ تیمم سے نماز پڑھا رہے تھے۔ جمہور علماء کا یہی مذہب ہے مگر اوزاعی کہتے ہیں کہ متوضی کی اقتدا متیمم کے پیچھے درست نہیں ۱۲ منہ ؛

الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ يَكْفِيهِ مِنَ الْمَاءِ

نماز پڑھنا اور اس سے تیمم کرنا درست ہے۔

۳۳۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ قَالَ ثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا أَسْرَيْنَا حَتَّى كُنَّا فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقْعَةً وَلَا وَقْعَةَ أَحْلَى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ يُسَمِّيهِمْ أَبُو رَجَاءٍ فَنَسِيَ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ لَمْ نُوقِظْهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ لِأَنَّا لَا نَدْرِي مَا يَحْدُثُ لَهُ فِي نَوْمِهِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ رَجُلًا جَلِيدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ لِصَوْتِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ فَقَالَ لَا ضَيْرَ أَوْ لَا يَضِيرُ ارْتَحِلُوا فَارْتَحَلَ فَسَارَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے عوف نے کہا ہم سے ابو رجاء عمران بن ملحان نے انھوں نے عمران بن حصین سے انھوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے اور رات کو چلتے چلتے جب اخیر رات ہوئی تو ذرا پڑ گئے اور مسافر کے لیے اس اخیر رات کی نیند سے بڑھ کر کوئی نیند میٹھی نہیں ہوتی[1] پھر ہماری آنکھ جب ہی کھلی جب سورج کی گرمی پہنچی تو سب سے پہلے فلاں شخص (ابوبکرؓ) جاگے پھر فلاں شخص پھر فلاں شخص ابو رجاء ان کو نام بنام بیان کرتے تھے لیکن عوف بھول گئے پھر چوتھے حضرت عمرؓ جاگے اور ہمارا قاعدہ یہ تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے تو ہم آپ کو نہ جگاتے یہاں تک کہ آپ خود بیدار ہوں۔ کیوں کہ ہم نہیں جانتے تھے خواب میں آپ پر کیا تازہ وحی آتی ہے[2]۔ جب حضرت عمرؓ جاگے اور انھوں نے لوگوں پر جو آفت آئی وہ دیکھی[3] اور وہ دل والے آدمی تھے[4]۔ انھوں نے بلند آواز سے تکبیر کہنا شروع کی۔ برابر اللہ اکبر اللہ اکبر بلند آواز سے کہتے رہے یہاں تک کہ ان کی آواز سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے[5]۔ جب آپ بیدار ہوئے تو لوگ اس مصیبت کا لگے شکوہ کرنے۔ آپ نے فرمایا کچھ پرواہ نہیں یا اس سے کوئی نقصان نہ ہوگا۔ چلو اب کوچ کرو پھر تھوڑی دور چلے بعد اس کے آپ اترے اور وضو کا پانی منگوایا وضو کیا نماز کی اذان ہوئی آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص کو دیکھا[6] وہ

[1] کہ صبح کے قریب تھک کر جب آدمی سوتا ہے تو بڑی میٹھی نیند آتی ہے اوپر سے نسیم سحری کے ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکے چلتے ہیں بالکل غفلت ہو جاتی ہے ۱۲ منہ

[2] صحابہؓ ڈرتے تھے کہ کہیں آپ کو جگائیں اور آپ پر وحی آ رہی ہو تو ان کے جگانے سے وحی میں خلل پڑے ۱۲ منہ [3] کہ نماز کا وقت جاتا رہا ادھر پانی کا نام نہیں ہے ۱۲ منہ [4] مزاج میں بہادری اور دل میں سختی اور مضبوطی تھی رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [5] یہ حضرت عمرؓ کی دانائی تھی ادھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں جگایا۔ ادھر کام بھی نکل آیا۔ تکبیر سے یہ فائدہ ہوا کہ شیطان مردود بھاگا جس نے نماز سے غافل کر دیا تھا۔ یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ میرا دل نہیں سوتا اس کے خلاف نہیں ہے کیوں کہ اسی حدیث میں ہے کہ میری آنکھیں سوتی ہیں تو دل آپ کا عالم قدس کی طرف متوجہ رہتا ہے اور ظاہری غفلت آنکھوں کی غفلت تھی یعنی حواس ظاہری کی وہ اس کے منافی نہیں ہے ۱۲ منہ [6] اس شخص کا نام نہیں معلوم ہوا۔ بعضوں نے کہا خلاد بن رافع انصاری تھا مگر خلاد بدر میں شہید ہو چکا تھا اور یہ واقعہ بدر کے بعد کا ہے۔ ۱۲ منہ

مَعَ الْقَوْمِ قَالَ اَصَابَتْنِىْ جَنَابَةٌ وَّلَا مَآءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهٗ يَكْفِيْكَ ثُمَّ سَارَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكٰٓى اِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيْهِ اَبُوْ رَجَآءٍ نَسِيَهٗ عَوْفٌ وَّدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَآءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَاَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ اَوْ سَطِيْحَتَيْنِ مِنْ مَّآءٍ عَلٰى بَعِيْرٍ لَّهَا فَقَالَا لَهَا اَيْنَ الْمَآءُ فَقَالَتْ عَهْدِىْ بِالْمَآءِ اَمْسِ هٰذِهِ السَّاعَةَ وَنَفَرُنَا خُلُوْفًا قَالَا لَهَا انْطَلِقِىْ اِذًا قَالَتْ اِلٰٓى اَيْنَ قَالَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الَّذِىْ يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ قَالَا هُوَ الَّذِىْ تَعْنِيْنَ فَانْطَلِقِىْ فَجَآءَا بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيْثَ قَالَ فَاسْتَنْزَلُوْهَا عَنْ بَعِيْرِهَا وَدَعَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَآءٍ فَفَرَّغَ فِيْهِ مِنْ اَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ اَوِ السَّطِيْحَتَيْنِ وَاَوْكَاَ اَفْوَاهَهُمَا وَاَطْلَقَ الْعَزَالِىَ وَنُوْدِىَ فِى النَّاسِ اسْقُوْا وَاسْتَقُوْا فَسَقٰى مَنْ سَقٰى وَاسْتَقٰى مَنْ شَآءَ

کنارے بیٹھا تھا۔ اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی آپ نے فرمایا اے شخص تجھے کیا ہوا تو نے لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی وہ کہنے لگا مجھ کو نہانے کی حاجت ہے اور پانی نہیں ہے آپ نے فرمایا مٹی لے لے وہ تجھ کو کافی ہے[1]۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے۔ لوگوں نے آپ سے پیاس کا شکوہ کیا۔ آپ اترے اور ایک شخص کو بلایا (عمران بن حصین کو) ابو رجاء اس کا نام بیان کیا کرتے تھے لیکن عوف بھول گئے اور حضرت علیؓ کو۔ دونوں سے فرمایا جاؤ پانی کی تلاش کرو۔ وہ دونوں گئے۔ (راہ میں) ایک عورت ملی جو اونٹ پر پانی کی دو پکھالوں یا مشکوں کے بیچ میں سوار جا رہی تھی۔ انھوں نے اس سے پوچھا پانی کہاں ملتا ہے؟ اس نے کہا پانی کل مجھ کو اسی وقت ملا تھا[2]۔ اور ہماری قوم کے مرد لوگ پیچھے ہیں۔ انھوں نے اس سے کہا خیر اب تو چل۔ اس نے کہا۔ کہاں چلوں۔ انھوں نے کہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ اس نے کہا وہ تو نہیں جن کو لوگ صابی[3] کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا انہی کے پاس جن کو تو سمجھے[4]۔ چل تو سہی آخر وہ دونوں اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اور آپ سے سارا قصہ بیان کیا عمران نے کہا پھر لوگوں نے اس عورت کو اس اونٹ پر سے اتار لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا اور دونوں پکھالوں یا مشکوں کا منہ کھول کر ان سے پانی ڈالنا شروع کیا پھر اوپر کے منہ کو بند کر دیا اور نیچے کا منہ کھول دیا[5] اور لوگوں

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] یعنی پانی یہاں سے اتنی دور ہے کہ کل میں اسی وقت وہاں سے پانی لے کر چلی تھی آج یہاں پہنچی ہوں ۱۲ منہ [3] لغت میں صابی اس کو کہتے ہیں جو اپنا دین بدل کر نیا دین اختیار کرے عرب کے مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صابی کہا کرتے چونکہ آپ اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر توحید پر چل رہے تھے ۱۲ منہ [4] منہ ہاں کہا نہ ناکیونکہ ہاں کہنے میں یہ اقرار ہوتا تھا کہ معاذ اللہ آپ صابی ہیں۔ نا کہنے میں جھوٹ ہوتا کیونکہ آپ ہی کے پاس چلنا منظور تھا ۱۲ منہ [5] یعنی پہلے کچھ تھوڑا سا پانی مشکوں کے اوپر کے منہ سے لیا پھر اوپر کے منہ بند کر دیئے اور نیچے کے دہانے کھول دیئے اور طبرانی اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ آپ نے جو پانی پہلے لیا تھا اس میں کلی کر کے پھر وہ پانی مشکوں میں اوپر سے ڈال دیا۔ اور یہ ساری برکت جو پانی میں ہوئی وہ اس کلی کی طفیل سے ہوئی یہ عورت کافرہ حربیہ تھی۔ اس کا مال لے لینا درست تھا۔ دوسرے پیاس کی شدت میں مسلمان کا بھی پانی بے اس کی مرضی کے پی لینا اور جان بچانا درست ہے۔ تیسرے آپ کو معلوم تھا کہ اس عورت کا کچھ نقصان نہ ہوگا۔ بلکہ اور فائدہ ہوگا۔ چوتھی یہ کہ یہ سب کارروائی بحکم الٰہی تھی۔ ایسا کرنے میں اور بہتوں کی ہدایت منظور تھی جیسا آگے آئے گا کہ اس عورت کی وجہ سے اور اس کے یہ معجزہ دیکھنے سے اخیر میں اس کی قوم کے لوگ مسلمان ہو گئے ۱۲ منہ

وَكَانَ اٰخِرُ ذَاكَ اَنْ اَعْطَى الَّذِيْ اَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ
اِنَاءً مِّنْ مَّاءٍ قَالَ اذْهَبْ فَاَفْرِغْهُ عَلَيْكَ
وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ اِلٰى مَا يُفْعَلُ بِمَائِهَا وَايْمُ
اللّٰهِ لَقَدْ اُقْلِعَ عَنْهَا وَاِنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيْنَا اَنَّهَا
اَشَدُّ مِلْاَةً مِّنْهَا حِيْنَ ابْتَدَاَ فِيْهَا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا لَهَا فَجَمَعُوْا لَهَا
مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَّدَقِيْقَةٍ وَّسَوِيْقَةٍ حَتّٰى جَمَعُوْا لَهَا
طَعَامًا فَجَعَلُوْهُ فِيْ ثَوْبٍ وَّحَمَلُوْهَا عَلٰى بَعِيْرِهَا
وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَيْنَ يَدَيْهَا فَقَالَ لَهَا تَعْلَمِيْنَ
مَا رَزِئْنَا مِنْ مَّائِكِ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ هُوَ الَّذِيْ
اَسْقَانَا فَاَتَتْ اَهْلَهَا وَقَدِ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ قَالُوْا
مَا حَبَسَكِ يَا فُلَانَةُ قَالَتِ الْعَجَبُ لَقِيَنِيْ رَجُلَانِ
فَذَهَبَا بِيْ اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ
فَفَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَوَاللّٰهِ اِنَّهُ لَاَسْحَرُ النَّاسِ مِنْ
بَيْنِ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ وَقَالَتْ بِاِصْبَعَيْهَا الْوُسْطٰى وَ
السَّبَّابَةِ فَرَفَعَتْهُمَا اِلَى السَّمَاءِ تَعْنِي السَّمَاءَ
وَالْاَرْضَ اَوْ اِنَّهُ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا فَكَانَ
الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدُ يُغِيْرُوْنَ عَلٰى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ وَلَا يُصِيْبُوْنَ الصِّرْمَ الَّذِيْ هِيَ مِنْهُ
فَقَالَتْ يَوْمًا لِقَوْمِهَا مَا اُرٰى اَنَّ هٰٓؤُلَاءِ الْقَوْمَ
قَدْ يَدَعُوْنَكُمْ عَمَدًا فَهَلْ لَكُمْ فِي الْاِسْلَامِ

میں منادی کی گئی پانی پلاؤ اور بھر جس نے چاہا (جانوروں کو) پلایا اور جس نے
چاہا پیا (سب سیر ہو گئے) اخیر میں آپ نے یہ کیا کہ جس شخص کو نہانے کی
حاجت ہوئی تھی اس کو بھی پانی بھرا ایک برتن دیا اور فرمایا جا اپنے اوپر
ڈال لے (نہا لے) وہ عورت کھڑی ہوئی جو کام اس کے پانی سے ہو رہے
تھے دیکھتی رہی اور قسم خدا کی پانی لینا بند کیا گیا۔ اور ہم کو ایسا معلوم ہوتا
تھا کہ اب وہ مشکیں اس سے زیادہ بھری ہوئی ہیں جیسے شروع میں
بھری تھیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب اس کے لیے کچھ
جمع کرو۔ لوگوں نے کھجور آٹا ستو اکھٹا کرنا شروع کیا یہاں تک کہ (بہت
سارا) کھانا اس کے لیے اکھٹا کیا وہ سب کھانا ایک کپڑے میں رکھا اور
اس کو اونٹ پر سوار کر دیا وہ کپڑا (کھانا بھرا) اس کے سامنے رکھ دیا تب
آپ نے اس سے فرمایا تو جانتی ہے کہ ہم نے تیرا پانی کچھ کم نہیں کیا[1] اللہ
ہی نے ہم کو پانی پلایا پھر وہ عورت اپنے گھر والوں کے پاس گئی چونکہ (راہ
میں) روک لی گئی تھی۔ انھوں نے پوچھا ارے فلانی تو نے دیر کیوں
لگائی وہ کہنے لگی عجیب بات ہوئی دو آدمی (راہ میں) مجھ کو ملے۔ وہ مجھ کو
اس شخص کے پاس لے گئے جس کو لوگ صابی کہتے ہیں۔ اس نے ایسا
ایسا کیا[2]۔ تو قسم خدا کی جتنے لوگ اس کے اور اس کے بیچ میں ہیں اور اس نے
اپنی بیچ کی انگلی اور کلمے کی انگلی اٹھا کر آسمان اور زمین کی طرف اشارہ کیا
ان سب میں وہ بڑا جادوگر ہے یا سچ ہے اللہ کا رسول[3] ہے۔ پھر مسلمانوں نے
یہ کرنا شروع کیا کہ اس عورت کے گرد اگرد جو مشرک رہتے تھے ان کو تو لوٹتے
اور جن لوگوں میں وہ عورت رہتی تھی ان کو چھوڑ دیتے[4]۔ ایک دن اس
نے اپنے لوگوں سے کہا میں سمجھتی ہوں کہ مسلمان جو تم کو چھوڑ دیتے

---

[1] یعنی تیرا پانی جتنا پہلے تھا اتنا ہی اب بھی ہے بلکہ اس سے زیادہ تو ہم نے تیرا کچھ نقصان نہیں کیا تو جو پانی مسلمانوں نے لیا وہ اس کا پانی نہ تھا بلکہ اللہ کا دیا ہوا تھا اس صورت میں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ پرایا پانی بے اجازت کیسے لے لیا ۱۲ منہ [2] یعنی اس طرح پانی لیا اور سب آدمیوں کو پلایا مگر پانی کچھ کم نہ ہوا۔ غرض اس نے سارا قصہ جو گذرا تھا سب کہہ سنایا ۱۲ منہ [3] یہ معجزہ دیکھ کر پہلے اس کو شک پیدا ہوا پھر اخیر میں ایمان لائی جیسے آگے آتا ہے ۱۲ منہ [4] اس امید سے کہ وہ عورت اور اس کی بستی والے شاید مسلمان ہو جائیں گے یا اس کا احسان یاد کر کے اس کو چھوڑ دیتے اور اس کے طفیل میں اس کی بستی والے بھی بچے رہتے ۱۲ منہ

فَاَطَاعُوْهَا فَدَخَلُوْا فِى الْاِسْلَامِ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ صَبَا خَرَجَ مِنْ دِيْنٍ اِلٰى غَيْرِهٖ وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ الصَّابِئِيْنَ فِرْقَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ يَقْرَءُوْنَ الزَّبُوْرَ اَصْبُ اَمِلْ ٭

ہیں تو جان بوجھ کر چھوڑ دیتے ہیں کیا تم چاہتے ہو کہ مسلمان ہو جاؤ انھوں نے اس کی بات سن لی اور مسلمان ہو گئے۔ امام بخاری نے کہا صابی صبا سے نکالا گیا ہے صبا کے معنی اپنا دین چھوڑ کر دوسرے دین میں چلا گیا۔ اور ابوالعالیہ نے کہا[1] صابئین اہل کتاب کا ایک فرقہ ہے جو زبور پڑھا کرتے ہیں اور سورہ یوسف میں جو اصب کا لفظ ہے اس کا معنی جھک جاؤں گا۔

باب ۲۳۸ اِذَا خَافَ الْجُنُبُ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَرَضَ اَوِ الْمَوْتَ اَوْخَافَ الْعَطَشَ تَيَمَّمَ وَيُذْكَرُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اَجْنَبَ فِىْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَتَيَمَّمَ وَتَلَا وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ

باب جب جنب کو بیماری کا ڈر ہو یا موت کا یا پیاس کا (مثلاً تھوڑا پانی ہو) تو وہ تیمم کر لے اور کہتے ہیں[2] کہ عمرو بن عاص کو جاڑے کی رات میں نہانے کی حاجت ہوئی تو انھوں نے تیمم کر لیا اور یہ آیت پڑھی (سورہ نساء کی) اپنی جانیں مت گنواؤ اللہ تم پر مہربان ہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر آیا آپ نے ان کو کچھ ملامت نہیں کی۔

۳۳۶- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ لَا يُصَلِّىْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ نَعَمْ اِنْ لَّمْ اَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا لَّمْ اُصَلِّ لَوْ رَخَّصْتُ لَهُمْ فِىْ هٰذَا كَانَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُهُمُ الْبَرْدَ قَالَ هٰكَذَا يَعْنِىْ تَيَمَّمَ وَصَلّٰى قَالَ قُلْتُ فَاَيْنَ قَوْلُ عَمَّارٍ لِّعُمَرَ قَالَ اِنِّىْ لَمْ اَرَ عُمَرَ قَنِعَ بِقَوْلِ عَمَّارٍ ٭

ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر غندر نے خبر دی۔ انھوں نے شعبہ سے انھوں نے سلیمان اعمش سے، انھوں نے ابو وائل سے انھوں نے کہا ابوموسیٰ اشعری نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا کسی کو جب پانی نہ ملے (اور جنب ہو) تو نماز نہ پڑھے عبداللہ نے کہا بے شک اگر مجھ کو ایک مہینے تک پانی نہ ملے تو میں نماز نہ پڑھوں گا۔ اگر میں لوگوں کو ایسی اجازت دے دوں تو جب کسی کو سردی لگے گی وہ یہی کرے گا یعنی تیمم کر کے نماز پڑھ لے گا[3]۔ ابوموسیٰ نے کہا پھر عمار نے جو روایت حضرت عمرؓ سے بیان کی وہ کہاں گئی انھوں نے کہا میں نہیں سمجھتا کہ حضرت عمرؓ نے عمار کے قول پر قناعت کی ہو[4]۔

---

[1] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا اور امام بخاری یہ قول اس لیے لائے کہ قرآن شریف میں جو صابئین کا لفظ آیا ہے اس سے یہی فرقہ مراد ہے اور اس حدیث میں یہ معنی مراد نہیں ہے ۱۲ منہ [2] اس حدیث کو ابوداؤد اور حاکم نے نکالا کہ ان کو جاڑے کی رات میں جنابت ہوئی انھوں نے تیمم کر لیا اور فجر کی نماز پڑھائی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تو انھوں نے یہ آیت پڑھی آپ ہنس دیئے اور ان کو کچھ سرزنش نہیں کی ۱۲ منہ [3] اور غسل نہ کرے گا۔ صحابہؓ میں سے حضرت عمر اور عبداللہ ابن مسعود اس کے قائل تھے۔ کہ جنب کو تیمم کرنا درست نہیں۔ اس کو جس طرح ہو سکے غسل کرنا چاہیئے۔ اگر پانی نہ ملے تو نماز نہ پڑھے لیکن اور سب صحابہؓ اس کے خلاف تھے۔ انھوں نے جنب کے لیے تیمم جائز رکھا ہے۔ ابوموسیٰ بھی اسی کے قائل تھے۔ ان میں اور عبداللہ بن مسعودؓ میں بحث ہوئی ۱۲ منہ [4] حضرت عمر کو یہ قصہ یاد نہیں رہا تھا حالانکہ وہ بھی اس سفر میں ساتھ تھے تو ان کو شک رہی۔ مگر عمار سچے تھے۔ اور ان کی روایت پر تمام علماء نے یہی فتویٰ دیا کہ جنب کے لیے تیمم جائز ہے۔ اور حضرت عمر اور ابن مسعود کی مخالفت کی کوئی پرواہ نہ کی۔

(باقی بر صفحہ آیندہ)

۳۳۷- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي مُوسٰى فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسٰى أَرَءَيْتَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِذَا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يُصَلِّي حَتّٰى يَجِدَ الْمَاءَ فَقَالَ أَبُو مُوسٰى فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِقَوْلِ عَمَّارٍ حِيْنَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْفِيكَ قَالَ أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ أَبُو مُوسٰى فَدَعْنَا مِنْ قَوْلِ عَمَّارٍ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ فَمَا دَرٰى عَبْدُ اللّٰهِ مَا يَقُولُ فَقَالَ إِنَّا لَوْ رَخَّصْنَا لَهُمْ فِي هٰذَا لَأَوْشَكَ إِذَا بَرَدَ عَلٰى أَحَدِهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَدَعَهُ وَيَتَيَمَّمَ فَقُلْتُ لِشَقِيقٍ فَإِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُ اللّٰهِ لِهٰذَا فَقَالَ نَعَمْ ؞

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے اعمش نے کہا میں نے شقیق بن سلمہ سے سنا انھوں نے کہا میں عبداللہ بن مسعودؓ اور ابو موسیٰ اشعری کے پاس تھا اتنے میں ابو موسیٰ نے ابن مسعود سے کہا ابو عبدالرحمٰن (یہ ان کی کنیت ہے) بتلاؤ تو جب کوئی جنب ہو اور پانی نہ پائے وہ کیا کرے انھوں نے کہا جب تک پانی نہ پائے نماز نہ پڑھے ابو موسیٰ نے کہا پھر تم عمار کی روایت کو کیا کرو گے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تجھ کو یہ کافی تھا (یعنی منہ اور ہاتھ کا مسح کرنا) ابن مسعود نے کہا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر نے ان کی بات پر قناعت نہیں کی ابو موسیٰ نے کہا اچھا تو عمار کا قول جانے دو تم اس آیت کا کیا جواب دو گے[۱] عبداللہ کو کچھ جواب نہ بنا کیا کہیں تو کہنے لگے اگر ہم لوگوں کو اس کی (جنابت میں تیمم کرنے کی) اجازت دیں تو بہت قریب میں ایسا ہوگا کسی کو پانی ٹھنڈا معلوم ہوگا وہ غسل چھوڑ کر تیمم کرے گا۔ اعمش نے کہا میں نے شقیق سے کہا تو عبداللہ بن مسعودؓ نے جنب کو کرنا اس مصلحت سے بُرا جانا انھوں نے کہا ہاں[۲]

بَابٌ ۲۳۹ التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ ؞

باب تیمم میں ایک بار مارنا کافی ہے۔

۳۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسٰى لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا أَمَا كَانَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّي قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَتَيَمَّمُ وَإِنْ كَانَ لَمْ

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ محمد بن خازن نے خبر دی انھوں نے اعمش سے انھوں نے شقیق سے انھوں نے کہا میں عبداللہ بن مسعودؓ اور ابو موسیٰ اشعری پاس بیٹھا تھا ابو موسیٰ نے ان سے کہا اگر ایک شخص کو جنابت ہو اور ایک مہینے تک پانی نہ پائے کیا وہ تیمم کرلے اور نماز پڑھے عبداللہ بن مسعود نے کہا وہ تیمم نہ کرے اگرچہ ایک مہینے تک پانی نہ پائے (اور نماز موقوف رکھے) تب ابو موسیٰ

(بقیہ صفحہ سابقہ) حدیث کے خلاف حضرت عمر کا قول جو خلفائے راشدین میں سے تھے نہیں لیا گیا تو اور کسی امام یا مجتہد کا قول حدیث کے خلاف کیوں کر مقبول ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] جو سورہ مائدہ میں ہے۔ اولامستم النساء" اس سے صاف جنب کے لیے تیمم کا جواز نکلتا ہے کیوں کہ لمس سے جماع مراد۔ عبداللہ بن مسعود کو اس کا جواب نہ بنا تو مصلحت کا ذکر کرنے لگے کہتے ہیں عبداللہ بن مسعود نے اس فتوے سے رجوع کیا جیسے ابن ابی شیبہ نے ان۔ روایت کیا اور امام نووی نے کہا ہے کہ حضرت عمر نے بھی اپنے قول سے رجوع کیا ۱۲ منہ [۲] مگر مصلحت کی وجہ سے شرع کا حکم بدل نہیں سکتا نووی نے کہا پر تمام امت کا اجماع ہے کہ جنب اور حائضہ اور نفاس والی سب کے لیے تیمم درست ہے جب پانی نہ پائیں ۱۲ منہ ؞

يَجِدُ شَهْرًا فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى فَكَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهَذِهِ الْآيَةِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ رُخِّصَ فِي هَذَا لَهُمْ لَأَوْشَكُوا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا الصَّعِيدَ قُلْتُ وَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هَذَا لِذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هَكَذَا وَضَرَبَ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَضَهَا ثُمَّ مَسَحَ بِهَا ظَهْرَ كَفِّهِ بِشِمَالِهِ أَوْ ظَهْرَ شِمَالِهِ بِكَفِّهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَفَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ وَزَادَ يَعْلَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي أَنَا وَأَنْتَ فَأَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ بِالصَّعِيدِ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَاحِدَةً ٭

باب ۲۴۰

کہا پھر تم اس آیت کو کیا کرو گے جو سورہ مائدہ میں ہے اگر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی پر تیمم کر لو عبداللہ بن مسعود نے کہا اگر لوگوں کو جنابت میں تیمم کی اجازت دی جائے تو قریب میں ایسا ہو گا جب ان کو پانی ٹھنڈا معلوم ہو گا. وہ مٹی سے تیمم کر لیں گے. اعمش نے کہا میں نے شقیق سے کہا تو تم نے جنب کے لیے تیمم اس لیے برا جانا. انھوں نے کہا ہاں پھر ابو موسیٰ نے ابن مسعود سے کہا کیا تم نے وہ نہیں سنا جو عمار نے حضرت عمر سے کہا تھا. مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کے لیے بھیجا (راہ میں) مجھ کو نہانے کی حاجت ہوئی. پانی نہ ملا تو میں جانور کی طرح مٹی میں لوٹا بعد اس کے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا. آپ نے فرمایا تجھ کو ایسا کرنا بس تھا. اور آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا. پھر اس کو جھاڑ دیا پھر بائیں ہاتھ سے داہنے ہاتھ کی پشت کو ملایا. داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی پشت کو. پھر[1] اپنے منہ پر دونوں ہاتھوں کو پھیر لیا عبداللہ نے کہا تم نہیں دیکھتے. حضرت عمر نے عمار کے قول پر قناعت نہیں کی اور یعلی ابن عبید نے اس روایت میں اعمش سے. انھوں نے شقیق سے اتنا زیادہ کیا. میں عبداللہ بن مسعودؓ اور ابو موسیٰؓ کے پاس تھا. ابو موسیٰ نے کہا کیا تم نے عمار کا حضرت عمرؓ سے یہ کہنا نہیں سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور تم کو (فوج کی ٹکڑی میں) بھیجا. مجھے نہانے کی حاجت ہوئی. میں مٹی میں لوٹا پھر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے. آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تجھ کو یہ بس کرتا تھا اور آپ نے اپنے منہ اور دونوں پنجوں پر ایک بار مسح کر لیا.

باب

[1] یہ راوی کو شک ہے ابوداؤد کی روایت میں بغیر شک کے یوں مذکور ہے کہ پھر بائیں کو داہنے پہ مارا اور داہنے کو بائیں پر دونوں پنجوں پر مسح کر کے پھر منہ پر مسح کر لیا. بس یہی تیمم ہے اور یہی روایت راجح ہے اور اہل حدیث اور محققین علما نے اسی کو اختیار کیا ہے اور دو بار کی روایتیں سب ضعیف ہیں ۱۲ منہ

۳۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنِ الْخُزَاعِیُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا مُّعْتَزِلًا لَّمْ يُصَلِّ فِی الْقَوْمِ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّیَ فِی الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِیْ جَنَابَةٌ وَّلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهٗ يَكْفِيْكَ ؎

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو عوف نے خبر دی۔ انھوں نے ابو رجاء سے کہا ہم کو عمران بن حصین خزاعی نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کنارے پر بیٹھے دیکھا۔ اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی آپ نے فرمایا او فلانے تجھ کو کیا ہوا۔ لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی وہ کہنے لگا یا رسول اللہ مجھ کو نہانے کی حاجت ہے اور پانی نہیں آپ نے فرمایا مٹی لے لے وہ تجھ کو کفایت کرتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا ہے مہربان۔

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

کتاب نماز کے بیان میں

بَابٌ ۲۴۱ كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ فِی الْاِسْرَاءِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ فِیْ حَدِيْثِ هِرَقْلَ فَقَالَ يَاْمُرُنَا يَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ ؎

باب معراج میں نماز کیونکر فرض ہوئی۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ سے ابو سفیان بن حرب نے بیان کیا ہرقل کے قصے میں ابو سفیان نے کہا وہ یعنی پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز پڑھنے اور سچ بولنے اور حرام سے بچے رہنے کا حکم دیتے ہیں۔[۲]

۳۴۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ يُّحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِیْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِیْ ثُمَّ غَسَلَهٗ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انھوں نے یونس سے انھوں نے ابن شہاب سے۔ انھوں نے انس بن مالک سے انھوں نے کہا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر کی چھت کھولی گئی اور میں مکہ میں تھا پھر حضرت جبریل علیہ السلام اترے انھوں نے میرا سینہ چیرا۔[۳] پھر اس کو زمزم کے پانی سے دھویا پھر ایک سونے کا طشت لائے جو ایمان اور حکمت[۴] سے بھرا ہوا تھا۔ وہ میرے سینے میں

---

[۱] معراج کا قصہ آگے آتا ہے اہل حدیث کا اس پر اتفاق ہے کہ آپ کو جاگتے میں معراج ہوا بدن اور روح دونوں کے ساتھ اور ایک شاذ قول معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ معراج خواب میں ہوا تھا ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۳] یہ دوبارہ شق صدر تھا ایک بار رضاعت کی حالت میں ہو چکا تھا ۱۲ منہ [۴] حکمت سے مراد اللہ کی معرفت ہے اور شریعت کا علم اور درستی اخلاق کا علم ۱۲ منہ ؎

فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ
بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ
هٰذَا جِبْرِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِي
مُحَمَّدٌ فَقَالَ أَأُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فُتِحَ عَلَوْنَا
السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلَى يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ
وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ
وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِيلَ مَنْ
هٰذَا قَالَ هٰذَا آدَمُ وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ
يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ
أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ
فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ
بَكَى حَتَّى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا
افْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ فَفَتَحَ
قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمٰوَاتِ آدَمَ
وَإِدْرِيسَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ وَلَمْ
يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ
وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ
السَّادِسَةِ وَقَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ڈال دیا پھر سینہ جوڑ دیا (اس پر مہر کر دی) پھر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا
اور میرے ساتھ آسمان کی طرف چڑھے جب میں پہلے آسمان پر پہنچا
(وہ بند تھا) جبرئیل علیہ السلام نے آسمان کے داروغہ سے کہا کھول اس
نے پوچھا کون ہے؟ جواب ملا جبرئیلؑ اس نے پوچھا تمہارے ساتھ اور
کوئی ہے۔ جبرئیلؑ نے کہا ہاں محمدؐ میرے ساتھ ہیں میں نے پوچھا کیا وہ
بلائے گئے ہیں جبرئیلؑ نے کہا ہاں خیر اس نے جب کھولا تو ہم پہلے آسمان
پر چڑھے وہاں ایک شخص بیٹھا دیکھا جس کے داہنے طرف لوگوں کے
جھنڈ تھے اور بائیں طرف بھی جھنڈ تھے جب وہ اپنی داہنی طرف دیکھتا
تو ہنستا اور جب بائیں طرف دیکھتا رو دیتا اس نے (مجھ کو دیکھ کر) کہا
(آؤ) اچھے آئے نیک پیغمبر اور نیک بیٹے میں نے جبرئیلؑ سے کہا یہ کون
ہیں انھوں نے کہا یہ آدم ہیں اور یہ جو ان کے داہنے اور بائیں طرف تم
لوگوں کے جھنڈ دیکھتے ہو یہ ان کے بیٹوں کے ارواح ہیں تو ان کی داہنی
طرف والے بہشتی ہیں[1] اور بائیں طرف کے جھنڈ دوزخی ہیں وہ جب اپنے
داہنے طرف دیکھتے ہیں (خوشی سے) ہنس دیتے ہیں اور جب بائیں طرف
دیکھتے ہیں (رنج سے) رو دیتے ہیں پھر جبرئیلؑ مجھ کو لے کر دوسرے آسمان
کی طرف چڑھے وہاں کے داروغہ سے کہا کھول اس نے بھی وہی پوچھا جو پہلے
داروغہ نے پوچھا تھا آخر دروازہ کھولا انسؓ نے کہا ابو ذرؓ نے بیان کیا
کہ آنحضرتؐ نے آسمانوں میں آدمؑ اور ادریسؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور ابراہیمؑ
پیغمبروں کو دیکھا مگر ہر ایک کا ٹھکانا نہیں بیان کیا۔[2] اتنا کہا کہ آپ نے پہلے
آسمان پر آدمؑ کو پایا اور چھٹے آسمان پر ابراہیمؑ کو انسؓ نے کہا جب جبرئیل
علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیے ہوئے ادریسؑ پیغمبر پر گزرے

[1] اس کا ظاہری مضمون یہ ہے کہ اچھی اور بری سب کی روحیں آسمان پر ہیں حالانکہ دوسری حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ کافروں کی روحیں سجین میں رہتی ہیں جو ساتویں زمین کے تلے ہے اور ممکن ہے کہ کسی وقت یہ سب روحیں آدمؑ کے پاس لائی جاتی ہوں اور اتفاق سے اسی وقت ہمارے پیغمبر علیہ السلام وہاں پہنچے ہوں یا مراد وہ روحیں ہوں جو ابھی دنیا میں نہیں آئیں واللہ اعلم ۱۲ منہ [2] دوسری روایتوں میں یہ ٹھکانے یوں مذکور ہیں کہ پہلے آسمان پر حضرت آدمؑ سے اور دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سے اور تیسرے آسمان پر حضرت یوسفؑ سے اور چوتھے آسمان پر حضرت ادریسؑ سے اور پانچویں آسمان پر حضرت ہارونؑ سے اور چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰؑ سے اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی ۱۲ منہ

بِإِدْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا إِدْرِيْسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا عِيْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا إِبْرَاهِيْمُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِيْ ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْأَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى أُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى قُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ

تو انھوں نے کہا آؤ اچھے آئے نیک پیغمبر اور نیک بھائی - میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہیں . انھوں نے کہا یہ ادریسؑ ہیں . پھر میں موسیٰؑ پر سے گذرا[1] انھوں نے کہا آؤ اچھے آئے نیک پیغمبر اور نیک بھائی میں نے پوچھا یہ کون ہیں جبرئیل نے کہا یہ موسیٰؑ ہیں - پھر میں عیسیٰؑ پر سے گذرا . انھوں نے کہا آؤ اچھے آئے نیک پیغمبر اور نیک بھائی میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہیں . انھوں نے کہا یہ عیسیٰؑ ہیں پھر میں ابراہیمؑ پر سے گذرا . انھوں نے کہا آؤ اچھے آئے نیک پیغمبر اور نیک بیٹے[2] میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہیں انھوں نے کہا یہ ابراہیمؑ ہیں . ابن شہاب نے کہا مجھ کو ابوبکر بن حزم نے خبر دی کہ عبداللہ بن عباسؓ اور ابوحبہ عامر بن عبد عمرو دونوں یوں کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر جبرئیل مجھ کو لے کر چڑھے یہاں تک کہ میں ایک بلند ہموار مقام پر پہنچا وہاں میں قلم چلانے کی آواز سنتا تھا[3] - ابن حزم اور انس بن مالک نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں (ہر رات دن میں) میں یہ حکم لے کر لوٹا جب موسیٰؑ کے پاس پہنچا تو انھوں نے پوچھا اللہ نے تمہاری امت پر کیا فرض کیا . میں نے کہا پچاس نمازیں فرض کیں . انھوں نے کہا پھر اپنے مالک کے پاس لوٹ جائیں کہ تیری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی[4] پھر میں لوٹا (اور عرض کیا) اللہ نے کچھ نمازیں معاف کر دیں[5] . پھر میں موسیٰؑ کے پاس آیا اور یہ کہا کہ کچھ نمازیں معاف کر دیں . انھوں نے کہا اپنے مالک کے پاس لوٹ جا .

[1] دوسری روایتوں میں پہلے حضرت عیسیٰؑ سے ملنا مذکور ہے پھر حضرت موسیٰؑ سے اور احتمال ہے کہ تم تراخی کے لیے نہ ہو یا معراج کئی بار ہوا ہو ۱۲ منہ [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں ہیں . اس لیے انھوں نے یوں فرمایا نیک پیغمبر اور نیک بیٹے ۱۲ منہ [3] فرشتے جو لکھتے تھے ان کی قلموں کی آواز آپ نے سنی ۱۲ منہ [4] کہ ہر روز شب میں پچاس نمازیں پڑھیں . پانچ نمازیں تو لوگ پڑھ نہیں سکتے . ہزاروں آدمی ان میں قاصر رہتے ہیں ، پچاس فرض ہوتیں تو بہت کم لوگ ان کو ادا کر سکتے ۱۲ منہ [5] پچاس کی پینتالیس رہ گئیں یوں ہی پانچ پانچ معاف ہوتی گئیں . آپ نو بار تخفیف کرانے کے لیے بارگاہ الٰہی میں لوٹ کر گئے اخیر میں پانچ رہ گئیں ۱۲ منہ

رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَالِكَ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَّبِّيْ ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ حَتّٰى انْتَهٰى بِيْ إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِيْ مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيْهَا حَبَائِلُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ ﴿

تیری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی میں لوٹا پھر اللہ نے کچھ معاف کر دیں پھر موسیٰؑ کے پاس آیا۔ انھوں نے کہا اپنے مالک کے پاس لوٹ جا تیری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی پھر میں لوٹا (ایسا ہی کئی بار ہوا) آخر اللہ نے فرمایا وہ پانچ نمازیں ہیں[۱]۔ اور حقیقت میں پچاس ہیں[۲]۔ میرے پاس بات نہیں بدلتی پھر موسیٰؑ کے پاس آیا انھوں نے کہا اپنے مالک کے پاس لوٹ جا میں نے کہا اب مجھے اپنے مالک سے (عرض کرنے میں) شرم آتی ہے۔ پھر جبریلؑ مجھ کو لے کر چلے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ تک مجھ کو پہنچایا[۳] اور کئی طرح کے رنگوں نے اس کو ڈھانک لیا تھا۔ میں نہیں جانتا وہ کیا ہے[۴] پھر مجھ کو جنت میں لے گئے کیا دیکھتا ہوں وہاں موتیوں کے ہار ہیں[۵]۔ اور وہاں کی مٹی مشک ہے[۶]۔

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ حِيْنَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيْدَ فِيْ صَلٰوةِ الْحَضَرِ ﴿

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی۔ انھوں نے صالح بن کیسان سے انھوں نے عروہ بن زبیر سے انھوں نے حضرت عائشہؓ ام المومنین سے انھوں نے کہا اللہ نے جب (شب معراج میں) نماز فرض کی تو (ہر نماز کی) دو دو رکعتیں فرض کیں حضر اور سفر دونوں میں پھر سفر کی نماز تو اپنے حال پر دو دو رکعتیں رہی اور حضر کی نماز بڑھا دی گئی۔

بَابُ ۲۴۲ وُجُوْبِ الصَّلٰوةِ فِي الثِّيَابِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّمَنْ صَلّٰى مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّيُذْكَرُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ

باب نماز میں کپڑے پہننا (ستر عورت کرنا) واجب ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے سورہ اعراف میں فرمایا ہر نماز کے وقت اپنا لباس پہنے رہو اور جس نے ایک کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھی (اس نے فرض ادا کر لیا) اور سلمہ بن الاکوع سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اگر ایک

---

[۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ نماز معراج کی رات میں فرض ہوئی ۱۲ منہ [۲] نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے تو پانچ نمازیں پچاس کے مساوی ہوں گی ۱۲ منہ [۳] سدرۃ المنتہیٰ ایک بیری کا درخت ہے ساتویں آسمان پر اس کی جڑیں چھٹے آسمان تک ہیں۔ منتہیٰ اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ فرشتے وہیں تک جا سکتے ہیں۔ ان کا علم وہیں پر ختم ہوتا ہے عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا منتہیٰ اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ اوپر سے جو حکم آتا ہے وہ وہاں آن کر ٹھہرتا ہے اور نیچے سے جو جاتا ہے وہ بھی وہاں تھم جاتا ہے ۱۲ منہ [۴] یعنی ان رنگوں کی حقیقت میں نہیں جانتا وہ انوار الٰہی ہوں گے واللہ اعلم ۱۲ منہ [۵] اس روایت میں حبائل کا لفظ ہے اور صحیح جنابذ ہے جیسے امام بخاری کی دوسری روایت اور مسلم کی روایت میں ہے یعنی موتیوں کے گنبد اور قبے یا خیمے ۱۲ منہ [۶] یعنی مشک کی طرح معطر اور خوشبودار ہے یا اللہ ہمارے گناہ معاف فرما دے اور اپنے نیک بندوں کے طفیل میں ہم کو بھی جنت نصیب کر آمین یارب العالمین ۱۲ منہ ﴿

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزُرُّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ وَفِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ وَمَنْ صَلَّى فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ مَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ ۞

کپڑے میں نماز پڑھے) تو اس کو ٹانک لے گو ایک کانٹے سے سہی۔ اس کی اسناد میں گفتگو ہے[۱]۔ اور جس نے اس کپڑے میں نماز پڑھی جس کو پہن کر وہ جماع کرتا ہے (تو بھی درست ہے) جب تک اس میں کوئی گندگی نہ دیکھے[۲]۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف نہ کرے[۳]۔

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ حَدَّثَتْنَا أُمُّ عَطِيَّةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابراہیم تستری نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ام عطیہ رض سے انہوں نے کہا ہم کو حکم ہوا۔ دونوں عیدوں میں حیض والی اور پردے والی عورتوں کو نکالنے کا[۴] وہ مسلمانوں کے جماعت میں اور ان کی دعا میں شریک رہیں اور حیض والی عورتیں نماز کی جگہ سے الگ رہیں ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ بعضی عورت کے پاس چادر نہیں ہوتی (وہ کیسے نکلے۔) آپ نے فرمایا اس کی گنیان[۵] (ساتھ والی) اپنی چادر اس کو اڑھا دے اور عبداللہ بن رجار نے کہا[۶]۔ ہم سے عمران قطان نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سیرین نے کہا ہم سے ام عطیہ رض نے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور یہی حدیث بیان کی[۷]۔

بَابُ ۲۴۳ عَقْدِ الْإِزَارِ عَلَى الْقَفَا فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أُزُرِهِمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ ۞

باب تہ بند کو نماز میں اپنی گدی پر باندھ لینا (تاکہ وہ کھلے نہیں) اور ابو حازم سلمہ بن دینار نے سہل بن سعد سے روایت کی۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہ بند کندھوں پر باندھ کر نماز پڑھی[۸]۔

---

[۱] ٹانک لینے سے یہ مطلب ہے کہ اس کے دونوں کنارے ملا کر کسی چیز کو اٹکا لے اگر گھنڈی تکمہ نہ ہو تو کانٹے کو پن کی طرح اٹکا لے اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ کپڑا سامنے سے کھلے نہیں اور شرم گاہ چھپی رہے اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابو داؤد اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے وصل کیا لیکن اس کی سند میں اختلاف اور اضطراب ہے اس لیے امام بخاری اس کو اپنی صحیح میں نہیں لائے ۱۲ منہ [۲] یہ مضمون ایک حدیث میں وارد ہے جس کو ابو داؤد اور نسائی نے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز پڑھتے جس میں صحبت کرتے جب کوئی پلیدی اس میں نہ پاتے ۱۲ منہ [۳] اس حدیث کو امام احمد نے نکالا۔ جب ننگے طواف منع ہوا تو نماز بطریق اولیٰ منع ہو گی ۱۲ منہ [۴] عیدگاہ میں لے جانے کا ۱۲ منہ [۵] گنیان کہتے ہیں ہمجولی کو ۱۲ منہ [۶] اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [۷] اس سند کو لا کر امام بخاری نے اس شخص کا رد کیا جو کہتا ہے کہ محمد بن سیرین نے یہ حدیث ام عطیہ رض سے نہیں سنی بلکہ اپنی بہن حفصہ سے انہوں نے ام عطیہ رض سے [۸] اس حدیث کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ۱۲ منہ ۞

۳۴۳- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلَّى جَابِرٌ فِي إِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهُ مَوْضُوعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ تُصَلِّي فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِي أَحْمَقُ مِثْلُكَ وَأَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن محمد نے کہا مجھ سے واقد بن محمد نے بیان کیا انھوں نے محمد بن منکدر سے انھوں نے کہا جابرؓ نے ایک تہ بند میں نماز پڑھی جس کو اپنی گدی پر باندھ لیا تھا اور ان کے کپڑے تپائی پر رکھے ہوئے تھے ایک کہنے والے (عبادہ بن ولید) نے ان سے کہا تم ایک تہ بند میں نماز پڑھتے ہو (کپڑے ہوتے ساتھ) انھوں نے کہا میں نے یہ اس لیے کیا کہ تجھ جیسا بے وقوف مجھ کو دیکھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم لوگوں میں کس کے پاس دو کپڑے تھے[۱]

۳۴۴- حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَبُو مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرًا يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ

ہم سے مطرف ابو مصعب بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی الموالی نے انھوں نے محمد بن منکدر سے انھوں نے کہا میں نے جابرؓ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا اور جابرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایک کپڑے میں نماز پڑھتے[۲]

بَابُ ٢٤٤ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُلْتَحِفًا بِهِ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ الْمُلْتَحِفُ الْمُتَوَشِّحُ وَهُوَ الْمُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ وَهُوَ الْاِشْتِمَالُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَقَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ اِلْتَحَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ لَهُ وَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ ؕ

باب ایک کپڑے کو لپیٹ کر اس میں نماز پڑھنا یعنی التحاف کر کے

زہری نے اپنی روایت میں کہا التحاف توشیح کو کہتے ہیں یعنی کپڑے کے دونوں کناروں کو الٹ کر مونڈھوں پر ڈالنا اسی کو اشتمال بھی کہتے ہیں[۳]۔ اور ام ہانی بنت ابی طالب نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑا لپیٹا اور اس کے دونوں کناروں کو دونوں مونڈھوں پر الٹ لیا تھا[۴]

۳۴۵- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ

ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ سے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی۔ انھوں نے اپنے باپ عروہ سے انھوں نے عمر بن ابی سلمہؓ سے

---

[۱] یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اکثر لوگوں کے پاس ایک ہی کپڑا تھا اسی میں نماز پڑھتے تو جابرؓ نے کپڑے ہوتے ساتھ یہ کیا۔ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ ایک کپڑے میں بھی نماز درست ہے گو دو کپڑوں میں افضل ہے کہتے ہیں عبداللہ بن مسعودؓ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے سے منع کرتے تھے جیسے ابن ابی شیبہ نے ان سے روایت کیا ۱۲ منہ [۲] اس حدیث کو بظاہر اس باب سے کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا اور امام بخاری اس کو اس لیے لائے کہ اگلی روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مذکور نہ تھا اس میں صاف مذکور ہے ۱۲ منہ [۳] تو التحاف اور توشیح اور اشتمال سب کے ایک معنی ہوئے یعنی کپڑے کا وہ کنارہ جو داہنے مونڈھے پر ہو اس کو بائیں ہاتھ کی بغل سے اور جو بائیں مونڈھے پر ڈالا ہو اس کو داہنے ہاتھ کی بغل سے نکال کر دونوں کناروں کو ملا کر سینے پر باندھ لینا ۱۲ منہ [۴] یعنی التحاف کیا جس کی صورت ابھی بیان ہوئی ۱۲ منہ ؕ

أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ ٭

۳۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَدْ أَلْقَى طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ ٭

۳۴۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ ٭

۳۴۸ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی۔ اس کے دونوں کناروں کو الٹ کر ڈال لیا تھا۔

ہم سے محمد بن مثنےٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے ہشام نے کہا مجھ سے میرے باپ عروہ نے۔ انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ام المؤمنین ام سلمہؓ کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے اس کے دونوں کناروں کو آپ نے اپنے دونوں مونڈھوں پر ڈال لیا تھا۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ حماد بن اسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے کہ عمر ابن ابی سلمہؓ نے ان سے بیان کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایک کپڑے میں اس کو لپیٹے ہوئے ام المؤمنین ام سلمہؓ کے گھر میں نماز پڑھ رہے تھے دونوں کنارے اس کے مونڈھوں پر ڈال لیے تھے[1]

ہم سے اسمٰعیل بن ابی ادریس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابو النضر سالم بن ابی امیہ سے جو عمر بن عبید اللہ کے غلام تھے ان سے ابو مرہ یزید نے بیان کیا جو ام ہانی بنت ابی طالب کے غلام تھے انہوں نے ام ہانی بنت ابی طالب سے سنا وہ کہتی تھیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی جس سال مکہ فتح ہوا میں نے دیکھا آپ نہا رہے ہیں اور حضرت فاطمہؓ آپ کی صاحبزادی آپ پر پردہ کیے ہوئے ہیں میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا کون ہے۔ میں نے کہا میں ام ہانی ہوں ابو طالب کی بیٹی آپ نے فرمایا اچھی آئیں آؤ ام ہانی جب آپ نہانے سے فارغ ہوئے تو (نماز میں) کھڑے ہوئے۔ آٹھ رکعتیں پڑھیں ایک ہی کپڑے میں اس کو لپیٹے ہوئے۔ جب نماز پڑھ چکے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں کے بیٹے[2] (یعنی حضرت علیؓ)

[1] ان حدیثوں میں کسی میں خالف بین طرفیہ کا لفظ ہے کسی میں ملتحفا کا اور مطلب یہی ہے جو ہم اوپر بیان کر چکے ۱۲ منہ [2] حضرت علیؓ ام ہانی کے (باقی برصفحہ آئندہ)

زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًى ۔

کہتے ہیں وہ ہبیرہ (میرے خاوند کے) فلاں بیٹے کو مار ڈالیں گے جس کو میں نے پناہ دی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام ہانی جس کو تو نے پناہ دی ہم نے بھی اس کو پناہ دی ام ہانی نے کہا۔ یہ چاشت کا وقت تھا[1]

٣٤٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انھوں نے ابو ہریرہ سے ایک پوچھنے والے نے[2] (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ایک کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا (کچھ برا نہیں) بھلا کیا تم میں ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہیں۔

بَاب ٢٤٥ إِذَا صَلَّى فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْيَجْعَلْ عَلَى عَاتِقَيْهِ ۔

باب جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اپنے مونڈھوں پر اس کو ڈالے[3]

٣٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ ۔

ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا انھوں نے امام مالک سے انھوں نے ابو الزناد سے انھوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے اس طرح کہ اس کے کندھے پر کچھ نہ ہو[4]

(بقیہ صفحہ سابقہ) سگے بھائی تھے ایک باپ ایک ماں۔ ان کو ماں کا بیٹا اس لیے کہا کہ مادری بھائی بہن ایک دوسرے پر بہت مہربان ہوتے ہیں گویا ام ہانیؓ نے یہ ظاہر کرنا چاہا کہ حضرت علیؓ میرے ایسے بھائی ہیں لیکن مجھ پر مہربانی نہیں کرتے یہ ہبیرہ کا بیٹا جعدہ تھا مگر وہ صغیر سن تھا۔ اس کے مارنے کا حضرت علیؓ کیوں ارادہ کرتے ابن ہشام نے کہا ام ہانیؓ نے حارث ابن ہشام اور زہیر بن ابی امیہ یا عبداللہ بن ابی ربیعہ کو پناہ دی تھی یہ لوگ ہبیرہ کے چچا زاد بھائی تھے تو شاید فلان بن ہبیرہ میں۔ راوی کی غلطی سے عم کا لفظ چھوٹ گیا ہے۔ اصل عبارت یوں ہی ہوگی فلان بن عم ہبیرہ ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] اس حدیث سے چاشت کی نماز پڑھنا ثابت ہوئی ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا اس کا نام معلوم نہیں ہوا لیکن شمس الائمہ سرخسی حنفی نے مبسوط میں معلوم نہیں کہاں سے لکھ دیا ہے کہ اس کا نام ثوبان تھا ۱۲ منہ [3] امام احمد سے مروی ہے کہ اگر باوجود قدرت کے دونوں کندھے کھلے رکھے تو نماز نہ ہوگی۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ نماز ہو جائے گی لیکن گناہ گار ہوگا۔ البتہ اگر کپڑا ایسا چھوٹا ہو کہ کندھوں پر ڈالے تو ستر کھل جاتا ہے اور اس کے پاس دوسرا کپڑا نہ ہو تو ستر ڈھانپ لے اور کندھوں کو کھلا رہنے دے ایسی حالت میں بالاتفاق نماز ہو جائے گی ۱۲ منہ [4] یعنی کندھا بالکل ننگا ہو یہ نہی اکثر علماء کے نزدیک تنزیہی ہے اور محمول ہے اس حالت پر جب دوسرا کپڑا موجود ہو یا وہ کپڑا اس قدر وسیع ہو کہ ستر ڈھانپ کر اس سے کندھے بھی ڈھانپ سکے لیکن عمداً نہ ڈھانپے بعضوں کے نزدیک ایسی حالت میں نماز ہی صحیح نہ ہوگی ۱۲ منہ ۔

۳۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُونُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ أَوْكُنْتُ سَأَلْتُهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ ؞

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن نے انھوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے عکرمہ سے یحییٰ نے کہا میں نے عکرمہ سے سنا تھا یا ان سے پوچھا تھا انھوں نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا تھا آپ فرماتے تھے جو کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھے وہ اس کے دونوں کناروں کو الٹ دے[1]

بَابٌ ۲۴۶ إِذَا كَانَ الثَّوْبُ ضَيِّقًا ؞

باب جب کپڑا تنگ ہو۔

۳۵۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ أَمْرِي فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي وَعَلَيَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَاشْتَمَلْتُ بِهِ وَصَلَّيْتُ إِلَى جَانِبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَا السُّرَى يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِحَاجَتِي فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ مَا هٰذَا الْإِشْتِمَالُ الَّذِي رَأَيْتُ قُلْتُ كَانَ ثَوْبًا قَالَ فَإِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهِ وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهِ ؞

ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انھوں نے سعید بن حارث سے انھوں نے کہا ہم نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا ایک کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا ہے انھوں نے کہا میں ایک سفر میں (غزوہ بواط میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا رات کو میں ایک کام کے لیے (آپ کے پاس) آیا میں نے دیکھا آپ نماز پڑھ رہے ہیں اس وقت میرے بدن پر ایک ہی کپڑا تھا میں نے اس کو لپیٹ لیا اور آپ کے بازو نماز پڑھنے لگا جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا جابر تو رات کو کیوں آیا میں نے اپنا کام بیان کیا جب میں آچکا تو آپ نے فرمایا یہ کپڑا لپیٹنا کیسا[2] جو میں نے دیکھا (یعنی تونے یہ کیا کیا) میں نے کہا ایک ہی کپڑا تھا (کیا کروں) آپ نے فرمایا اگر وہ کشادہ ہو تو اس میں التحاف کر اور تنگ ہو تو (صرف) تہ بند کرلے۔

۳۵۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انھوں نے سفیان ثوری سے انھوں نے کہا مجھ سے ابوحازم سلمہ بن دینار نے بیان کیا انھوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انھوں نے

---

[1] یعنی ان میں مخالفت کرے مخالفت اسی التحاف اور اشتمال کو کہتے ہیں جس کا بیان اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ [2] خطابی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر پر اس وجہ سے انکار کیا کہ انھوں نے کپڑے کو سارے بدن پر اس طرح سے لپیٹ لیا ہوگا کہ ہاتھ وغیرہ سب اندر بند ہوگئے ہوں گے۔ اس کو اشتمال صماء کہتے ہیں یہ منع ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے۔ مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کپڑا تنگ تھا اور جابر نے اس کے دونوں کناروں میں مخالفت کی تھی اور نماز میں ایک طرف کو جھکے ہوئے تھے تاکہ ستر نہ کھلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ بتلایا کہ یہ صورت جب ہے جب کپڑا وسیع ہو اگر تنگ ہو تو صرف تہ بند کرلینا چاہیے ۱۲ منہ ؞

عَاقِدِی اُزُرِهِمْ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ کَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ وَيُقَالُ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُؤُوسَكُنَّ حَتّٰی يَسْتَوِیَ الرِّجَالُ جُلُوسًا ؛

کھاگئی آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بچوں کی طرح اپنی ازاریں اپنی گردنوں پر باندھے ہوئے نماز پڑھا کرتے اور (آپ کے زمانے میں) عورتوں سے یہ کہا جاتا تم (نماز میں) اپنا سر (سجدے سے) اس وقت تک نہ اٹھاؤ جب تک مرد سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جائیں[۱]

بَابُ ۲۴ الصَّلٰوةِ فِی الْجُبَّةِ الشَّامِيَّةِ

باب شام کے بنے ہوئے جبے میں نماز پڑھنا[۲]

وَقَالَ الْحَسَنُ فِی الثِّيَابِ يَنْسِجُهَا الْمَجُوسُ لَمْ يَرَ بِهَا بَاْسًا وَقَالَ مَعْمَرٌ رَاَيْتُ الزُّهْرِیَّ يَلْبَسُ مِنْ ثِيَابِ الْيَمَنِ مَا صُبِغَ بِالْبَوْلِ وَصَلّٰی عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ فِی ثَوْبٍ غَيْرِ مَقْصُورٍ ؛

امام حسن بصری نے کہا جن کپڑوں کو پارسی بنتے ہیں ان میں کوئی قباحت[۳] نہیں۔ اور معمر بن راشد نے کہا میں نے[۴] ابن شہاب زہری کو دیکھا وہ یمن کا کپڑا پہنتے جو پیشاب میں رنگا گیا[۵] تھا اور حضرت علیؓ نے ایک کورے کپڑے میں نماز پڑھی (جس کو کافروں نے بنا تھا[۶])۔

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰی قَالَ ثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی سَفَرٍ فَقَالَ يَا مُغِيرَةُ خُذِ الْاِدَاوَةَ فَاَخَذْتُهَا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی تَوَارٰی عَنِّی فَقَضٰی حَاجَتَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ فَاَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ اَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّيْهِ

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہ نے انھوں نے اعمش سے انھوں نے مسلم بن صبیح سے انھوں نے مسروق بن اجدع سے انھوں نے مغیرہ بن شعبہؓ سے انھوں نے کہا میں ایک سفر میں (غزوہ تبوک میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا مغیرہ پانی کی چھاگل اٹھالے میں نے اٹھالی پھر آپ چلے (جنگل کو تشریف لے گئے) یہاں تک کہ میری نظر سے چھپ گئے آپ نے اپنی حاجت پوری کی اس وقت آپ شام کا جبہ پہنے ہوئے تھے[۷]۔ آپ نے اس کی آستین میں سے ہاتھ نکالنا چاہا وہ تنگ ہوئی آخر آپ نے اس کے نیچے سے ہاتھ نکالا۔ میں نے آپ پر وضو کا پانی ڈالا آپ نے

---

[۱] کیوں کہ مردوں کے بیٹھ جانے سے پہلے سر اٹھانے میں یہ خیال ہوتا کہ کہیں عورتوں کی نظر مردوں کے ستر پر نہ پڑے کیوں کہ تہ بند پیچھے کی طرف سے کھلی رہتی ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ نیچے کی طرف سے ستر کا ڈھانکنا فرض نہیں ہے ۱۲ منہ [۲] شام میں ان دنوں کافروں کی حکومت تھی امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ کافروں کے بنائے ہوئے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا درست ہے جب تک ان کی نجاست کا یقین نہ ہو ۱۲ منہ [۳] اس کو ابو نعیم بن حماد نے وصل کیا اپنے مشہور نسخہ میں ۱۲ منہ [۴] یعنی بن دھوئے ان میں نماز پڑھ سکتا ہے شافعی اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے اور ابن ابی شیبہ نے ابن سیرین سے اس کی کراہت نقل کی ۱۲ منہ [۵] اس کو عبد الرزاق نے مصنف میں وصل کیا ۱۲ منہ [۶] یعنی حلال جانور کے پیشاب میں چونکہ حلال جانور کا پیشاب ان کے نزدیک پاک ہے ۱۲ منہ [۷] اس کو ابن سعد نے وصل کیا ۱۲ منہ [۸] حافظ نے کہا شام کا ملک اس وقت کافروں کے ہاتھ میں تھا۔ ابو حنیفہ کافروں کے بنائے ہوئے کپڑے میں بن دھوئے نماز پڑھنا مکروہ جانتے ہیں اور امام مالک کہتے ہیں اگر ایسے کپڑے میں نماز پڑھ لے تو اعادہ واجب ہے ہمارے مرشد حضرت مولانا فضل رحمان صاحب قدس سرہ انگریزی کورا کپڑا جب سل کر آتا تو اس کو دھو ڈالتے اس وقت استعمال کرتے ۱۲ منہ ؛

ثُمَّ صَلّٰی ؕ

نماز کے وضو کی طرح وضو کیا اور دونوں موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی۔

بَابٌ ۲۴۸ کَرَاهِيَةِ التَّعَرِّيْ فِي الصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا ؕ

باب (بے ضرورت) ننگا ہونے کی کراہت نماز میں ہو یا اور کسی حال میں۔

۳۵۵ - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ إِزَارُهٗ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهٗ يَا ابْنَ أَخِيْ لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَ عَلٰى مَنْكِبَيْكَ دُوْنَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَحَلَّهٗ فَجَعَلَهٗ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ عُرْيَانًا ؕ

ہم سے مطر بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے زکریا بن اسحاق نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہؓ انصاری سے سنا وہ بیان کرتے تھے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نبوت سے پہلے جاہلیت کے زمانہ میں) کعبہ بنانے کے لیے لوگوں کے ساتھ پتھر ڈھوتے آپ تہ بند باندھے ہوئے تھے، عباسؓ آپ کے چچا نے آپ سے کہا اے میرے بھتیجے اگر تم تہ بند اتار ڈالو اور اس کو اپنے مونڈھوں پر ڈال لو پتھر کے نیچے رکھو (تو تم پر آسانی ہوگی) جابرؓ نے کہا آپ نے تہ بند (کو اتار کر) اپنے مونڈھے پر ڈال لیا۔ اسی وقت بے ہوش ہو کر گر پڑے[1]۔ اس کے بعد کبھی آپ کو ننگا نہیں دیکھا گیا۔

بَابٌ ۲۴۹ الصَّلٰوةِ فِي الْقَمِيْصِ وَالسَّرَاوِيْلِ وَالتُّبَّانِ وَالْقَبَاءِ ؕ

باب قمیص اور پاجامے اور جانگیا اور قبا (چغے) میں نماز پڑھنا[2]

۳۵۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهٗ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ سَأَلَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے ایوب سختیانی سے انھوں نے محمد بن سیرین سے انھوں نے کہا ایک شخص[3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آن کر کھڑا ہوا اور آپ سے پوچھنے لگا ایک کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا بھلا کیا تم میں ہر شخص کو دو کپڑے مل سکتے ہیں پھر ایک شخص نے[4] (یہی مسئلہ)

---

[1] دوسری روایت میں ہے کہ ایک فرشتہ اترا اس نے آپ کی تہ بند پھر باندھ دی۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچپنے ہی سے بری اور بے شرمی کی باتوں سے بچایا تھا کہتے ہیں آپ کے مزاج میں اتنی شرم تھی کہ کنواری عورت کو جیسے شرم ہوتی ہے اس سے بھی زیادہ گو جابرؓ نے یہ زمانہ نہیں پایا اور حدیث مرسل ہے لیکن صحابی کی مرسل بالاتفاق حجت ہے ۱۲ منہ [2] مطلب یہ ہے کہ نماز درست ہونے کے لیے کسی خاص قسم کا لباس ضرور نہیں ہے۔ ہر لباس میں نماز پڑھ سکتا ہے بشرطیکہ ستر ڈھنکا ہو ۱۲ منہ [3] اس شخص کا نام نہیں معلوم ہوا ۱۲ منہ [4] کہتے ہیں یہ شخص ابیؓ تھے یا ابن مسعودؓ ان میں باہم اختلاف ہوا تھا۔ ابیؓ کہتے تھے ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔ ابن مسعودؓ کہتے تھے ایک کپڑے میں نماز اس وقت درست تھی جب کپڑوں کی تنگی تھی ۱۲ منہ ؕ

رَجُلٌ عُمَرَ فَقَالَ إِذَا وَسَّعَ اللهُ فَأَوْسِعُوا جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ صَلَّى رَجُلٌ فِي إِزَارٍ وَرِدَاءٍ فِي إِزَارٍ وَقَمِيصٍ فِي إِزَارٍ وَقَبَاءٍ فِي سَرَاوِيلَ وَرِدَاءٍ فِي سَرَاوِيلَ وَقَمِيصٍ فِي سَرَاوِيلَ وَقَبَاءٍ فِي تُبَّانٍ وَقَبَاءٍ فِي تُبَّانٍ وَقَمِيصٍ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فِي تُبَّانٍ وَرِدَاءٍ ؛

۳۵۷ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا يَلْبَسِ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ فَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ؛

بَابٌ ۲۵ مَا يَسْتُرُ مِنَ الْعَوْرَةِ ؛

۳۵۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت عمرؓ سے پوچھا[1]۔ انھوں نے کہا جب اللہ نے تم کو فراغت دی تو تم بھی فراغت کرو آدمی کو چاہیئے اپنے کپڑے (نماز میں) اکٹھا کرلے کوئی تہ بند چادر میں نماز پڑھے کوئی تہ بند قمیص میں کوئی تہ بند قبا میں کوئی پاجامے اور چادر میں کوئی پاجامے اور قمیص میں کوئی پاجامے اور قبا میں کوئی جانگیا اور قبا میں کوئی جانگیا اور قمیص میں۔ ابو ہریرہؓ نے کہا میں سمجھتا ہوں انھوں نے یہ بھی کہا کوئی جانگیا اور چادر میں[2]۔

ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب نے انھوں نے زہری سے انھوں نے سالم سے انھوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے انھوں نے کہا ایک شخص نے (جس کا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا احرام باندھا ہوا شخص کیا پہنے آپ نے فرمایا قمیص نہ پہنے نہ پاجامہ اور نہ باران کوٹ نہ وہ کپڑا جس میں زعفران یا ورس لگی ہو[3] پھر جس شخص کو جوتیاں نہ ملیں (جن میں پاؤں کھلا رہتا ہے) وہ موزے کاٹ کر پہن لے کہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں اور ابن ابی ذئب نے اس حدیث کو نافع سے بھی روایت کیا انھوں نے ابن عمرؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی[4]۔

باب عورت (یعنی ستر) کا بیان جس کو ڈھانکنا چاہیئے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انھوں نے ابو سعید خدریؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

---

[1] اس کو عبدالرزاق نے نکالا کہ حضرت عمرؓ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ ابی کا کہنا صحیح ہے لیکن ابن مسعود نے بھی کمی نہیں کی ۱۲ منہ [2] اس میں ابو ہریرہؓ کو شک ہوا کہ حضرت عمرؓ نے یہ اخیر کا لفظ بھی کہا یا نہیں کیوں کہ کبھی جانگیا چادر سے ستر عورت نہیں ہوتا۔ رانیں کھلی رہتی ہیں ایسا ہی کہا قسطلانی نے میں کہتا ہوں ایک جماعت علماء نے ران کو ستر نہیں قرار دیا ہے اور امام بخاری کا بھی یہی مذہب ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ [3] ورس ایک خوشبودار زرد گھاس ہے۔ یمن میں اس سے کپڑے رنگتے ہیں ۱۲ منہ [4] چنانچہ امام بخاری نے کتاب العلم میں اسی طریق کو پہلے بیان کیا۔ پس یہ تعلیق نہیں ہے جیسے کرمانی نے گمان کیا۔ اور مناسبت اس حدیث کی باب سے یہ ہے کہ محرم کو احرام کی حالت میں ان چیزوں کے پہننے سے منع فرمایا۔ معلوم ہوا اور حالتوں میں یہ سب پہن سکتا ہے۔ اور جب پہننا جائز ہوا تو نماز میں بھی ان کو پہنے گا اور یہی ترجمہ باب ہے حافظ نے کہا اس حدیث کو یہاں بیان کرنے سے یہ مقصود ہے کہ قمیص اور پاجامے کے بغیر بھی نماز درست ہے۔ کیونکہ محرم ان کو نہیں پہن سکتا۔ اور آخر نماز ضرور پڑھے گا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

وسلم نے اشتمال صماء سے منع فرمایا[1]۔ اور گوٹ مار کر ایک کپڑے میں بیٹھنے سے جبکہ اس کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو[2]

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انھوں نے ابوالزناد عبداللہ بن ذکوان سے انھوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کی بیچ کھوچ سے منع فرمایا ایک تو چھونے کی دوسرے پھینکنے کی۔[3] اور اشتمال صماء سے (جس کا بیان اوپر گذرا) اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے۔

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا ابْنُ أَخِي شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِينَ يَوْمَ النَّحْرِ نُؤَذِّنُ بِمِنًى أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ أَرْدَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے زہری کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) نے انھوں نے اپنے چچا زہری سے کہا مجھ کو حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا مجھ کو ابوبکر صدیقؓ نے اس حج میں (جو حجۃ الوداع سے پہلے کیا تھا) اور پکارنے والوں کے ساتھ ذیحجہ کی دسویں تاریخ بھیجا اس لیے کہ ہم منا میں یہ پکار دیں۔ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف کرے[4] حمید بن عبدالرحمٰن نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابوبکر کو بھیجنے کے بعد[5]) ان کے پیچھے حضرت علیؓ کو بھیجا اور ان کو یہ حکم دیا کہ سورۂ براءت سنا دیں۔ ابوہریرہؓ نے کہا تو ہمارے ساتھ منا میں دسویں

[1] اشتمال صماء کا بیان ابھی گذر چکا ہے یعنی ایک ہی کپڑا اس طرح لپیٹ لینا کہ ہاتھ وغیرہ سب بند ہو جائیں بعضوں نے کہا اشتمال صماء یہ ہے کہ کپڑے کو لپیٹ لے اور ایک طرف سے اس کو اٹھا کر مونڈھے پر ڈالے اس میں سترِ گاہ کھل جاتی ہے اس لیے منع ہوا ۱۲ منہ [2] ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنا اس لیے منع ہوا کہ اس میں بھی ستر کھل جاتا ہے گوٹ مار کر بیٹھنا اس کو کہتے ہیں کہ دونوں سرین کو زمین سے لگا دے اور دونوں پنڈلیاں کھڑی کر دے ۱۲ منہ۔
[3] چھونے کی بیع یہ کہ جب بائع یا مشتری مال کو چھولے تو بیع لازم ہو گی پھینکنے کی یہ کہ جب بائع یا مشتری اپنا کپڑا یا اور کوئی چیز پھینکے تو بیع لازم ہو گئی پھیرنے کا اختیار نہ رہا ۱۲ منہ [4] جب ننگے طواف کرنا منع ہوا تو سترِ عورت طواف میں واجب ہو گا اور جب طواف میں واجب ہوا تو نماز میں بطریق اولیٰ واجب ہو گا ۱۲ منہ [5] جب سورۂ براءت اتری تو پہلے آپ نے کافروں کو مطلع کرنے کے لیے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو بھیجا۔ پھر آپ کو یہ خیال آیا کہ عرب کا دستور یہ ہے کہ عہد وہی توڑتا ہے جس نے عہد کیا تھا یا کوئی اس کے گھر والوں میں سے اس لیے آپ نے پیچھے سے حضرت علیؓ کو بھی روانہ کیا ۱۲ منہ؎

أَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ ؎

تاریخ حضرت علیؑ نے بھی یہ سنایا اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف کرے۔

بَابُ ۲۵۱ الصَّلٰوةِ بِغَيْرِ رِدَاءٍ

باب بے چادر کے نماز پڑھنا۔

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُلْتَحِفًا بِهٖ وَ رِدَاؤُهٗ مَوْضُوعٌ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ تُصَلِّي وَرِدَاؤُكَ مَوْضُوعٌ قَالَ نَعَمْ أَحْبَبْتُ أَنْ يَرَانِي الْجُهَّالُ مِثْلُكُمْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي كَذَا ؎

ہم سے عبدالعزیز ابن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابی الموال نے انھوں نے محمد بن منکدر سے انھوں نے کہا میں جابر بن عبداللہ انصاریؓ پاس گیا وہ ایک کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے ان کی چادر (الگ) دھری ہوئی تھی جب نماز پڑھ چکے تو ہم نے ان سے کہا ابو عبداللہ (یہ جابر کی کنیت ہے) تم چادر ہوتے ساتے بے چادر نماز پڑھتے ہو انھوں نے کہا ہاں میں نے یہ چاہا کہ تمہاری طرح جو لوگ جاہل ہیں وہ مجھ کو دیکھ لیں[1]۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح (ایک کپڑے میں) نماز پڑھتے دیکھا۔

بَابُ ۲۵۲ مَا يُذْكَرُ فِي الْفَخِذِ

باب ران کے باب میں جو روایتیں آئی ہیں[2]

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَرْهَدٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ وَقَالَ أَنَسٌ حَسَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَخِذِهٖ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَحَدِيثُ أَنَسٍ أَسْنَدُ وَحَدِيثُ جَرْهَدٍ أَحْوَطُ حَتّٰى نَخْرُجَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَقَالَ أَبُو مُوسٰى غَطَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْبَتَيْهِ حِينَ دَخَلَ عُثْمَانُ وَقَالَ زَيْدُ

امام بخاری نے کہا ابن عباسؓ اور جرہد اور محمد بن جحش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ ران عورت ہے[3] اور انس نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خیبر میں) اپنی ران کھولی[4] امام بخاری نے کہا انس کی حدیث سند کی رو سے قوی ہے اور جرہد کی حدیث میں احتیاط ہے کہ ہم اختلاف سے نکل جاتے ہیں[5]۔ اور ابوموسیٰ اشعری نے کہا ایک بار آنحضرتؐ گھٹنے کھولے بیٹھے تھے اتنے میں) حضرت عثمانؓ آئے تو آپ نے اپنے گھٹنے چھپا لیے[6]۔ اور زید بن ثابت نے

---

[1] کہ میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتا ہوں پھر مجھ کو دیکھ کر شرع کا مسئلہ معلوم کر لیں ۱۲ منہ [2] امام ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ کے نزدیک اور امام احمدؒ کے نزدیک ایک روایت میں ران عورت میں داخل ہے اور ابن ابی ذئب اور داؤد ظاہری اور امام احمدؒ اور امام مالک کے نزدیک ران عورت نہیں ہے ہمارے علماء میں سے امام ابن حزم اور اصطخری کا بھی یہی قول ہے وہ کہتے ہیں عورت صرف قبل اور دبر ہے یعنی ذکر اور خصیے اور مقعد امام بخاری کا بھی یہی مذہب معلوم ہوتا ہے۔ محلی میں امام ابن حزم نے کہا اگر ران عورت ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی جو پاک اور معصوم تھے ران نہ کھولتا نہ کوئی اس کو دیکھتا انتہی ۱۲ منہ [3] ابن عباس کی حدیث کو ترمذی اور احمد نے اور جرہد کی حدیث کو امام مالک نے مؤطا میں اور محمد بن جحش کی حدیث کو حاکم نے مستدرک میں اور امام بخاری نے تاریخ میں روایت کیا مگر ان سب کی سندوں میں کلام ہے ۱۲ منہ [4] اس کو خود امام بخاری نے آگے بیان کیا ۱۲ منہ [5] کیوں کہ اگر ران بالفرض ستر نہیں ہوئی تب بھی اس کے چھپانے میں کوئی نقصان نہیں ۱۲ منہ [6] اس کو خود امام بخاری نے مناقب میں نکالا مگر اس حدیث سے گھٹنے یا ران کا ستر ہونا نہیں نکلتا (باقی بر صفحہ آیندہ)

ابْنُ ثَابِتٍ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ اَنْ تَرُضَّ فَخِذِيْ ؕ

کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر (قرآن) اتارا اور آپ کی ران میری ران پر تھی وہ اتنی بھاری ہو گئی میں ڈرا کہیں میری ران ٹوٹ جاتی ہے۔

۳۶۲ - حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَاَنَا رَدِيْفُ اَبِيْ طَلْحَةَ فَاَجْرٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زُقَاقِ خَيْبَرَ وَاِنَّ رُكْبَتِيْ لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَسَرَ الْاِزَارَ عَنْ فَخِذِهٖ حَتّٰى اِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ قَالَهَا ثَلٰثًا قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ اِلٰى اَعْمَالِهِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا وَالْخَمِيْسُ يَعْنِيْ

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے کہا ہم کو عبدالعزیز بن صہیب نے خبر دی انھوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (سنہ ۷ ہجری میں) خیبر پر جہاد کیا ہم لوگوں نے صبح کی نماز اندھیرے منہ خیبر کے قریب پہنچ کر پڑھی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ابوطلحہ بھی سوار ہوئے اور میں ابوطلحہ کے پیچھے ایک ہی سواری پر بیٹھا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی گلیوں میں اپنا جانور دوڑایا اور (دوڑتے میں) میرا گھٹنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے چھو جاتا تھا پھر آپ نے اپنی ران پر سے تہبند ہٹا دی (ران کھول دی) یہاں تک کہ میں آپ کی ران کی سفیدی اور چمک دیکھنے لگا[۲] جب آپ خیبر کی بستی میں گئے تو فرمایا اللہ اکبر خیبر اجاڑ ہوا[۳] تین بار یہ فرمایا ہم جب کسی قوم کے آنگن میں اتر پڑیں تو جو لوگ ڈرائے گئے ان کی صبح منحوس ہوتی ہے[۴] انس نے کہا یہودی لوگ اس وقت اپنے دھندوں کے لیے نکلے تھے[۵] (آپ کو دیکھتے ہی) کہنے لگے محمدؐ آن پہنچے عبدالعزیز راوی نے کہا اور ہمارے بعضے ساتھیوں نے اتنا اور زیادہ کیا ہے[۶] اور خمیس آن پہنچا یعنی لشکر

(بقیہ صفحہ سابقہ) کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کی شرم وحیا کا خیال کر کے کپڑا ڈھانک لیا جیسے کوئی معزز شخص آتا ہے تو اس سے اچھے کپڑے پہن کر ملتے ہیں اگر گھٹنا ستر ہوتا تو آپ اوروں سے بھی چھپاتے۔ امام شوکانی نے کہا کہ ران کا عورت ہونا صحیح ہے اور دلیلوں سے ثابت ہے مگر ناف اور گھٹنا ستر نہیں ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] اس کو خود امام بخاری نے کتاب التفسیر میں وصل کیا اگر ران عورت ہوتی تو آپ زید کی ران پر اپنی ران نہ رکھتے ۱۲ منہ [۲] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیوں کہ اگر ران ستر ہوتی تو آپ اس کو کیوں کھولتے ۱۲ منہ [۳] یہ آپ نے آیندہ کی خبر دی یا بطور تفاؤل کے فرمایا کیوں کہ خیبر کے یہودی اس وقت کدالیں ٹوکری وغیرہ لے کر نکلے تھے جو گرانے کے سامان ہیں ۱۲ منہ [۴] یہ اقتباس ہے سورہ والصٰفٰت کی اس آیت سے فاذا نزل بساحتہم فساء صباح المنذرین ۱۲ منہ [۵] آپ ایک بارگی فوج سمیت ان کے سر پر جا پہنچے ۱۲ منہ [۶] یعنی عبدالعزیز نے جو روایت خود انس سے سنی اس میں تو اتنا ہی سنا کہ یہودیوں نے کہا محمدؐ لیکن انس کے اور شاگردوں نے جیسے ثابت اور ابن سیرین ہیں یہ بھی بڑھایا ہے کہ لشکر سمیت یعنی محمدؐ مع فوج آن پہنچے ۱۲ منہ

الْجَيْشَ قَالَ فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَاءَ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ فَقَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوهُ بِهَا فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ فَأَعْتَقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ وَبَسَطَ نِطَعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ السَّوِيقَ قَالَ فَحَاسُوا حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۲۵۳ فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ لَوْ وَارَتْ جَسَدَهَا فِي ثَوْبٍ جَازَ۔

انس نے کہا تو ہم نے خیبر زور سے فتح کیا پھر قیدی اکٹھے کیے گئے تو دحیہ کلبی آیا اور کہنے لگا اللہ کے نبی ان قیدیوں میں سے ایک چھوکری مجھ کو بھی دیجیے۔ آپ نے فرمایا جا ایک چھوکری لے لے اس نے (جاکر) صفیہ حیی بن اخطب کی بیٹی کو لے لیا[1]۔ پھر ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا[2] اور کہنے لگا اللہ کے نبی آپ نے صفیہ جو حیی کی بیٹی اور بنی قریظہ اور بنو نضیر کی سردار تھی[3] دحیہ کو دے دی وہ تو آپ ہی کے لائق تھی آپ نے فرمایا اچھا دحیہ کو بلاؤ صفیہ سمیت وہ اس کو لے کر آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو دیکھا اور دحیہ سے فرمایا تو قیدیوں میں سے کوئی اور چھوکری لے لے انس نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کیا اور ان سے نکاح کر لیا ثابت نے انس سے کہا ابو حمزہ ان کا مہر کیا ٹھیرایا انھوں نے کہا یہی ان کا خود نفس آپ نے ان کو آزاد کیا اور ان سے نکاح کیا[4] جب آپ (خیبر سے لوٹے) راستہ ہی میں تھے ام سلیم نے صفیہ کا بناؤ سنگار کیا اور رات کو آپ کے پاس بھیج دیا صبح کو آپ دولھا تھے (نوشاہ) آپ نے فرمایا جس کے پاس جو کھانا ہو وہ لے کر آئے اور ایک دسترخوان بچھایا کوئی کھجور لایا کوئی گھی لایا عبدالعزیز نے کہا میں سمجھتا ہوں انس نے یہ بھی کہا کوئی ستو لایا انس نے کہا پھر (سب کو ملا کر) ملیدہ بنایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی ولیمہ تھا[5]

باب عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے۔

اور عکرمہ نے کہا[6] اگر عورت اپنا (سارا) بدن ایک ہی کپڑے میں ڈھانک لے تو بھی نماز درست ہے۔

---

[1] یہ یہودیوں کے بڑے شریف خاندان اور رئیس کی بیٹی تھیں حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے ۱۲ منہ [2] اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [3] بنی قریظہ اور بنی نضیر خیبر کے یہودیوں میں دو خاندان تھے ۱۲ منہ [4] تو آزادی کو مہر قرار دیا یہ جائز ہے امام احمد اور حسن اور ابن مسیب اور محققین اہل حدیث کے نزدیک اور دوسرے فقہاء یہ کہتے ہیں کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ تھا اور کوئی ایسا نہیں کر سکتا ۱۲ منہ [5] ولیمہ کرنا دولھا کے لیے سنت ہے اس کا بیان ان شاء اللہ تعالیٰ کتاب النکاح میں آئے گا ۱۲ منہ [6] اس اثر کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ

۳۶۳ - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ اَنَّ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَقَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْفَجْرَ فَیَشْھَدُ مَعَہٗ نِسَاءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِیْ مُرُوْطِھِنَّ ثُمَّ یَرْجِعْنَ اِلٰی بُیُوْتِھِنَّ مَا یَعْرِفُھُنَّ اَحَدٌ ۔

ہم سے بیان کیا ابوالیمان نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے انھوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے آپ کے ساتھ (نماز میں) کئی مسلمان عورتیں شریک ہوتیں اپنی چادریں لپیٹی ہوئیں پھر (نماز کے بعد) اپنے گھروں کو لوٹ جاتیں (اندھیرے کی وجہ سے) کوئی ان کو نہ پہچانتا [۱]

بَابٌ ۲۵۴ اِذَا صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ لَّہٗ اَعْلَامٌ وَّنَظَرَ اِلٰی عَلَمِھَا۔

باب حاشیہ (بیل) لگے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھنا اور اس کو دیکھنا۔

۳۶۴ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ اَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ خَمِیْصَۃٍ لَّھَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰی اَعْلَامِھَا نَظْرَۃً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْھَبُوْا بِخَمِیْصَتِیْ ھٰذِہٖ اِلٰی اَبِیْ جَھْمٍ وَّاْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّۃِ اَبِیْ جَھْمٍ فَاِنَّھَا اَلْھَتْنِیْ اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِیْ وَقَالَ ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰی عَلَمِھَا وَاَنَا فِی الصَّلٰوۃِ فَاَخَافُ اَنْ تَفْتِنَنِیْ ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم کو ابراہیم بن سعد نے خبر دی کہا ہم سے ابن شہاب نے بیان کیا انھوں نے عروہ سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لوئی میں نماز پڑھی جس کو حاشیہ لگا ہوا تھا آپ نے اس کے حاشیہ پر ایک نظر ڈالی جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا یہ لوئی جاکر ابوجہم (عامر بن حذیفہ صحابی) کو دے دو اور ان کی سادی لوئی لے آؤ اس لوئی نے ابھی مجھ کو نماز سے غافل کر دیا تھا [۲]۔ اور ہشام بن عروہ نے اپنے باپ عروہ سے روایت کی انھوں نے حضرت عائشہ رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز میں اس کی بیل کو دیکھ رہا تھا۔ میں ڈرتا ہوں کہیں وہ نماز میں خرابی نہ ڈالے [۳]۔

بَابٌ ۲۵۵ اِنْ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ مُّصَلَّبٍ اَوْ تَصَاوِیْرَ ھَلْ تَفْسُدُ صَلٰوتُہٗ وَمَا یُنْھٰی عَنْ ذٰلِکَ

باب اگر ایسے کپڑے میں نماز پڑھے جس پر صلیب یا مورتیں بنی ہوں تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں اور اس کی ممانعت کا بیان۔

۳۶۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو

ہم سے ابومعمر عبداللہ بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث

---

[۱] اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلتا ہے کہ ظاہر میں وہ عورتیں ایک ہی کپڑے میں لپٹی ہوئی آتیں اور نماز پڑھتیں اگر دوسرا بھی کوئی کپڑا اندر پہنے ہوں تو پہنیں جب وہ نظر نہیں آتا تو اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے پس معلوم ہوا کہ ایک کپڑے سے اگر عورت اپنا سارا بدن چھپالے تو نماز درست ہے اگر درست نہ ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان عورتوں سے پوچھتے اور ان کو بتلاتے کہ دوسرا کپڑا بھی پہنو ۱۲ منہ۔ [۲] ابوجہم نے یہ نقشی لوئی آپ کو تحفہ بھیجی تھی آپ نے انہی کو واپس کر دی اور ان سے سادی لوئی منگوائی کہ ان کو رنج نہ ہو کہ میرا تحفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس کر دیا۔ معلوم ہوا کہ نماز میں خشوع یعنی دل لگانا ضرور ہے اور جو چیزیں خشوع میں خلل ڈالیں نقش ونگار وغیرہ ان سے نمازی کو علیحدہ رہنا چاہیے ۱۲ منہ (باقی برصفحہ آئندہ

قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيْطِيْ عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيْرُهُ تَعْرِضُ فِيْ صَلٰوتِيْ ۔

بن سعید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انھوں نے انس سے انھوں نے کہا حضرت عائشہؓ کے پاس ایک پردہ تھا جو انھوں نے اپنے گھر پر ایک طرف لٹکایا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (وہ پردہ دیکھ کر) فرمایا یہ پردہ نکال ڈال اس کی مورتیں برابر نماز میں میرے سامنے پھرتی رہتی ہیں۔[۱]

بَابٌ ۲۵۶ مَنْ صَلّٰى فِيْ فَرُّوْجِ حَرِيْرٍ ثُمَّ نَزَعَهُ

باب ریشمی کوٹ میں نماز پڑھنا پھر اس کا اتار ڈالنا۔

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهُ فَصَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهُ وَقَالَ لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انھوں نے یزید بن ابی حبیب سے انھوں نے ابوالخیر مرثد سے انھوں نے عقبہ بن عامر سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے ایک ریشمی کوٹ تحفہ بھیجا آپ نے اس کو پہن کر نماز پڑھی جب پڑھ چکے تو زور سے اس کو اتار ڈالا جیسے کوئی برا سمجھتا ہے اور فرمایا یہ پرہیزگاروں کے لائق نہیں ہے۔[۲]

بَابٌ ۲۵۷ الصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ

باب سرخ رنگ کا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا۔

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً لَهُ فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ النَّبِيُّ

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا مجھ سے عمر بن ابی زائدہ نے انھوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انھوں نے اپنے باپ ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ سے انھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لال چمڑے کے قبے (ڈیرے) میں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ بلالؓ نے آپ کے وضو کا پانی لے لیا اور لوگ اس کے لینے کو لپکے جس کو کچھ مل گیا اس نے تو اپنے بدن پر پھیر لیا اور جس کو نہ ملا اس نے دوسرے کے ہاتھ سے کچھ تری ہی لے لی۔ پھر میں نے دیکھا۔ بلالؓ نے آپ کی برچھی سنبھالی اور اس کو گاڑا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(بقیہ صفحہ سابقہ) [۲] اس تعلیق کو احمد اور ابن ابی شیبہ اور مسلم اور ابوداؤد نے نکالا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] گو اس حدیث میں صلیب کا ذکر نہیں ہے مگر صلیب کا حکم وہی ہوگا جو تصویر کا ہے اور جب لٹکانے سے آپ نے منع کیا تو پہننا بطریق اولیٰ منع ہوگا اور شاید امام بخاری نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا جس کو کتاب اللباس میں نکالا کہ آپ اپنے گھر میں کوئی ایسی چیز نہ چھوڑتے جس پر صلیب بنی ہوتی یعنی اس کو توڑ ڈالتے اور باب کی حدیث سے یہ نکلا کہ ایسے کپڑے کا پہننا یا اس کا لٹکانا مکروہ ہے لیکن نماز فاسد نہیں ہوتی کیوں کہ آپ نے نماز کو توڑا نہیں نہ اس کا اعادہ کیا ۱۲ منہ [۲] مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت جبرئیل نے مجھ کو اسکے پہننے سے منع کیا اور یہ کوٹ آپ نے اسوقت پہنا ہوگا جب مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام نہ ہوگا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگرچہ ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے اور پہننے والا گنہگار ہوگا (باقی بر صفحہ آیندہ)

(باقی بر صفحہ آیندہ)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَنَزَةِ ؕ

(ڈیرے میں سے) برآمد ہوئے لال جوڑا پہنے ہوئے[۱] تہ بند اٹھائے ہوئے[۲] آپ نے برچھی کی طرف لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے دیکھا برچھی کے پرے آدمی اور جانور گذر رہے تھے۔

باب ۲۵۸ الصَّلٰوةِ فِي السُّطُوْحِ وَالْمِنْبَرِ وَالْخَشَبِ

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَأْسًا أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْجَمَدِ وَالْقَنَاطِيْرِ وَإِنْ جَرٰى تَحْتَهَا بَوْلٌ أَوْ فَوْقَهَا أَوْ أَمَامَهَا إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا سُتْرَةٌ وَصَلّٰى أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ بِصَلٰوةِ الْإِمَامِ وَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ عَلَى الثَّلْجِ ؕ

باب چھت اور منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا۔

امام بخاری نے کہا اور امام حسن بصری نے جمے ہوئے پانی (برف) اور پلوں پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں دیکھی۔ گو ان کے نیچے پیشاب بہتا رہے یا ان کے اوپر یا سامنے بشرطیکہ نمازی اور اس کے بیچ میں کوئی آڑ ہو[۳]۔ ابو ہریرہؓ نے مسجد[۵] کی چھت پر نماز پڑھی۔ امام کی اقتدا کی نیت کر کے (وہ نیچے تھا) اور ابن عمرؓ نے برف پر نماز پڑھی۔

۳۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا سُفْيٰنُ قَالَ نَا أَبُوْ حَازِمٍ قَالَ سَأَلُوْا سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ مِّنْ أَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ مَا بَقِيَ فِي النَّاسِ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهٗ فُلَانٌ مَّوْلٰى فُلَانَةَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے انھوں نے کہا " ... نے سہل بن سعد ساعدی صحابی سے پوچھا۔ منبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کاہے سے بنا تھا سہل نے کہا اب اس کا جاننے والا لوگوں میں مجھ سے زیادہ کوئی نہیں رہا وہ غابہ کے جھاؤ سے بنا تھا[۶] اس کو فلاں شخص

(بقیہ صفحہ سابقہ) لیکن اس کو پہن کر نماز ہو جائے گی اکثر علماء کا یہی قول ہے اور امام مالک نے کہا اگر وقت باقی ہو تو دوبارہ نماز پڑھے شوکانی نے کہا اکثر فقہا کا یہ قول ہے کہ نماز مکروہ ہوگی ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ہمارے علماء میں سے شیخ ابن قیمؒ نے یہ فرمایا کہ یہ جوڑا نرا سرخ نہ تھا بلکہ اس میں سرخ اور کالی دھاریاں تھیں یہ یمن کی چادریں تھیں اور سرخ رنگ میں بہت اختلاف ہے حافظ نے اس میں سات مذہب بیان کیے ہیں پھر کہا یہ صحیح ہے کہ کافروں کی مشابہت یا عورتوں کی مشابہت کی نیت سے یا شہرت کی نیت سے تو مرد کو سرخ رنگ پہننا درست نہیں ہے اور اگر یہ نیت نہ ہو تو درست ہے البتہ کسم کا رنگ مرد کے لیے بالاتفاق نا درست ہے اسی طرح لال زین پوشوں کا استعمال جس کی ممانعت میں صحیح حدیث وارد ہے باقی دوسری حدیثیں جن سے سرخ رنگ مرد کو منع رکھنے والوں نے دلیل لی ہے وہ ضعیف ہیں یا ان سے دلیل پوری نہیں ہوتی ۱۲ منہ [۲] آپ کی پنڈلیاں کھلی ہوئی تھیں مسلم کی روایت میں ہے۔ گویا میں آپ کی پنڈلیوں کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں ۱۲ منہ [۳] حافظ نے کہا امام بخاری نے اشارہ کیا کہ یہ درست ہے اور اس میں بعض تابعین اور مالکیہ کا خلاف ہے جب امام اونچی جگہ ہو ۱۲ منہ [۴] کیوں کہ نجاست کا دور کرنا جو نمازی پر فرض ہے اس سے یہ غرض ہے کہ نمازی کے بدن یا کپڑے سے نجاست نہ لگے اگر بیچ میں کوئی چیز حائل ہو مثلاً ایک لوہے کا بمبا یا نلوہ ہو اس میں نجاست بہ رہی ہو اور کوئی اس کے اوپر کی سطح پر نماز پڑھے جہاں نجاست کا اثر نہ ہو تو یہ درست ہوگا ۱۲ منہ [۵] ابو ہریرہؓ کے اثر کو ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور نے نکالا۔ قسطلانی نے کہا شافعیہ اور حنفیہ دونوں کے نزدیک یہ مکروہ ہے کہ امام یا مقتدی اوپر نیچے ہوں البتہ ضرورت سے درست ہے ۱۲ منہ [۶] غابہ ایک گاؤں ہے مدینہ سے قریب جھاؤ مشہور درخت ہے اس کی لکڑی اچھی ہوتی ہے لوگ اس کے برتن بناتے ہیں اور اس کے پتوں سے دھوبی کپڑے دھوتے ہیں ۱۲ منہ ؎

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ كَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهٗ فَقَرَأَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهٗ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ ثُمَّ رَجَعَ قَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ بِالْأَرْضِ فَهٰذَا شَأْنُهٗ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَأَلَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ وَإِنَّمَا أَرَدْتُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَعْلٰى مِنَ النَّاسِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَّكُوْنَ الْإِمَامُ أَعْلٰى مِنَ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فَقُلْتُ فَإِنَّ سُفْيٰنَ بْنَ عُيَيْنَةَ كَانَ يُسْئَلُ عَنْ هٰذَا كَثِيْرًا فَلَمْ تَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ لَا ؕ

(میمون یا باقوم) نے جو فلانی عورت (عائشہ یا مینا) کا غلام تھا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بنایا جب وہ بن چکا اور (مسجد میں) رکھا گیا تو آپ اس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ کی طرف منہ کرکے آپ نے تکبیر کہی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے آپ نے قرأت کی اور رکوع کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے رکوع کیا پھر آپ نے سر اٹھایا اور الٹے پاؤں پیچھے ہٹے[1] پھر زمین پر سجدہ کیا پھر (دونوں سجدوں کے بعد) منبر پر چلے گئے پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر (رکوع سے) سر اٹھایا پھر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے اور زمین پر سجدہ کیا منبر کا یہ قصہ ہے[2]۔ امام بخاری نے کہا علی بن عبداللہ مدینی نے کہا مجھ سے امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو پوچھا[3]۔ علی نے کہا میرا مطلب اس حدیث کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں) لوگوں سے اونچے کھڑے ہوئے تھے تو اس میں کوئی قباحت نہیں اگر امام لوگوں سے اونچا کھڑا ہو اسی حدیث کی رو سے علی نے کہا میں نے یہ بھی کہا سفیان بن عینیہ سے تو لوگ اس حدیث کو بہت پوچھتے رہے کیا تم نے یہ حدیث ان سے نہیں سنی انھوں نے کہا نہیں[4]۔

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ أَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ عَنْ فَرَسِهٖ فَجُحِشَتْ سَاقُهٗ أَوْ كَتِفُهٗ وَاٰلٰى مِنْ نِّسَائِهٖ شَهْرًا فَجَلَسَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَّهٗ دَرَجَتُهَا مِنْ جُذُوْعِ النَّخْلِ فَأَتَاهُ أَصْحَابُهٗ

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو حمید طویل نے خبر دی انھوں نے انس بن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۵ھ ہجری میں) گھوڑے پر سے گر پڑے آپ کی پنڈلی یا کاندھے کو کھڑونچا لگا (چھل گیا) اور آپ نے ایک مہینے تک اپنی بی بیوں پاس نہ جانے کی قسم کھا لی۔ ایک بالا خانے میں بیٹھ رہے جس کی سیڑھیاں کھجور کی لکڑی کی تھیں تو آپ کے اصحاب

---

[1] تاکہ منہ قبلے کی طرف سے نہ پھرے ۱۲ منہ [2] حدیث سے یہ نکلا کہ امام مقتدیوں سے اونچی جگہ پر کھڑا ہو سکتا ہے اور یہ بھی نکلا کہ اتنا ہٹنا یا آگے بڑھنا نماز کو نہیں توڑتا خطابی نے کہا آپ کا منبر تین سیڑھیوں کا تھا آپ دوسری سیڑھی پر کھڑے ہوں گے تو اترنے چڑھنے میں صرف دو قدم ہوئے ۱۲ منہ [3] ہمارے امام اور اہل حدیث کے پیشوا اور اللہ کی بڑی نشانی زمین میں امام احمد بن حنبل تھے ہمارے پیر و مرشد حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو امام احمد کی پیروی کی توفیق دے اور ان کے تابعداروں میں ہمارا حشر کرے آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ [4] یعنی پوری یہ روایت جس میں منبر پر نماز پڑھنے کا بھی ذکر ہے ورنہ امام احمد نے اپنی مسند میں سفیان سے یہ حدیث نقل کی ہے اس میں اتنا ہی ہے کہ منبر غابہ کے جھاؤ کا تھا امام احمد نے (باقی بر صفحہ آئندہ)

يَعُوْدُوْنَهٗ فَصَلّٰى بِهِمْ جَالِسًا وَّهُمْ قِيَامٌ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَّنَزَلَ لِتِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ ۔

بیمار پرسی کو آئے آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور وہ کھڑے تھے جب سلام پھیرا تو فرمایا امام اس لیے مقرر ہوا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو[1] اور انتیس دن کے بعد آپ اس بالاخانہ پر سے اترآئے (اپنی عورتوں کے پاس گئے) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے تو ایک مہینے کی قسم کھائی تھی فرمایا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے[2]

بَابٌ ۲۵۹ اِذَا اَصَابَ ثَوْبُ الْمُصَلِّيْ امْرَاَتَهٗ اِذَا سَجَدَ ۔

باب سجدے میں آدمی کا کپڑا اس کی بی بی سے لگ جائے تو کیسا؟

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا حِذَاءَهٗ وَاَنَا حَائِضٌ وَّرُبَّمَا اَصَابَنِيْ ثَوْبُهٗ اِذَا سَجَدَ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ ۔

ہم سے بیان کیا مسدد بن مسرہد نے انھوں نے خالد بن عبداللہ سے انھوں نے کہا ہم کو سلیمان شیبانی نے خبر دی انھوں نے عبداللہ ابن شداد سے انھوں نے میمونہؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے اور میں حیض کی حالت میں آپ کے برابر پڑی ہوتی اور کبھی جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا اور آپ سجدہ گاہ پر نماز پڑھتے[3]

بَابٌ ۲۶۰ الصَّلٰوةُ عَلَى الْحَصِيْرِ ۔

باب بوریے پر نماز پڑھنے کا بیان۔

وَصَلّٰى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ فِي

اور جابر بن عبداللہ انصاریؓ اور ابو سعید خدریؓ نے کشتی میں کھڑے ہو کر

(بقیہ صفحہ سابقہ) جب یہ حدیث علی بن المدینی سے سنی تو اپنا مذہب یہی قرار دیا کہ امام اگر مقتدیوں سے بلند کھڑا ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔ ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا) [1] اس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔ اس مسئلہ کا ذکر اگر خدا چاہے تو آگے آئے گا۔ باب کی مناسبت اس حدیث سے یہ ہے کہ بالاخانہ پر نماز پڑھنا اس سے ثابت ہوا یعنی چھت پر بعضوں نے کہا سیڑھیاں لکڑی کی تھیں تو لکڑی پر نماز پڑھنا ثابت ہوا لیکن سیڑھیاں لکڑی کی ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ بالاخانہ بھی لکڑی کا ہو۔ واللہ اعلم ۱۲ منہ [2] یعنی مہینہ کبھی تیس دن کا ہوتا ہے کبھی انتیس دن کا تو انتیس دن الگ رہنے سے بھی میری قسم پوری ہو گئی ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے یہ نکلا کہ حائضہ عورت کا بدن نجس نہیں ہے۔ ابن بطال نے کہا تمام فقہا نے اس پر اتفاق کیا کہ سجدہ گاہ پر نماز درست ہے مگر عمر بن عبدالعزیزؒ سے منقول ہے کہ ان کے لیے مٹی لائی جاتی وہ اس پر سجدہ کرتے اور ابن ابی شیبہ نے عروہ سے نکالا کہ وہ سوا مٹی کے اور کسی چیز پر سجدہ کرنا مکروہ جانتے تھے۔ امامیہ کے نزدیک کھانے اور پہننے کی چیزوں پر سجدہ حرام ہے ۱۲ منہ

السَّفِيْنَةِ قَائِمًا وَقَالَ الْحَسَنُ تُصَلِّي قَائِمًا مَّالَمْ تَشُقَّ عَلَى أَصْحَابِكَ تَدُوْرُ مَعَهَا وَإِلَّا فَقَاعِدًا ؛

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلِأُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

بَابٌ ۲۶۱ الصَّلٰوةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

۳۷۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ۔

بَابٌ ۲۶۲ الصَّلٰوةِ عَلَى الْفِرَاشِ

وَصَلَّى أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَلَى فِرَاشِهٖ وَقَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْجُدُ

نماز پڑھی[1] اور امام حسن بصری نے کہا[2] کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ جب تک کہ اس سے تیرے ساتھیوں کو تکلیف نہ ہو کشتی کے ساتھ تو بھی گھومتا جا ورنہ بیٹھ کر پڑھ۔

ہم سے عبداللہ ابن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انھوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انھوں نے انس بن مالک سے کہ ان کی نانی ملیکہ نے[3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا تیار کر کے اس کے کھانے کے لیے بلایا آپ نے اس میں سے کھایا پھر فرمایا آؤ کھڑے ہو میں تم کو نماز پڑھاؤں انسؓ نے کہا تو میں ایک بوریے کی طرف گیا جو بچھتے کالا ہو گیا تھا میں نے اس پر پانی چھڑکا آپ (اسی بوریے پر) کھڑے ہوئے اور میں نے اور یتیم لڑکے (ضمیرہ) نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور بڑھیا (نانی) نے ہمارے پیچھے۔ پھر آپ نے ہم کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیرا۔

باب سجدہ گاہ پر نماز پڑھنا۔

ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سلیمان شیبانی نے انھوں نے عبداللہ بن شداد سے انھوں نے ام المؤمنین میمونہؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ گاہ (چھوٹے مصلے) پر نماز پڑھتے[4]

باب بچھونے پر نماز پڑھنا۔

اور انس بن مالکؓ نے اپنے بچھونے پر نماز پڑھی[5] اور انس نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے پھر کوئی ہم میں سے

---

[1] اس کو ابن ابی شیبہ نے نکالا اس میں یہ ہے کہ کشتی چلتی رہتی اور ہم نماز پڑھتے رہتے حالاں کہ اگر ہم چاہتے تو کشتی کو لنگر کر دیتے ۱۲ منہ [2] یہ ابن ابی شیبہ اور بخاری نے تاریخ میں نکالا کشتی کے ساتھ گھومتا جا اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز کے شروع کے وقت قبلے کی طرف منہ کر لے پھر جدھر کشتی گھومے کچھ مضائقہ نہیں نماز پڑھتا رہے گو قبلے کی طرف منہ رہے۔ امام بخاریؒ یہ اثر اس لیے لائے کہ کشتی بھی زمین نہیں ہے جیسے بوریا زمین نہیں ہے اور اس پر نماز درست ہے ۱۲ منہ [3] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اسحاق کی دادی ملیکہ نے ۱۲ منہ [4] سجدہ گاہ یعنی خمرہ سے وہی چھوٹا مصلے مراد ہے جس پر نمازی کا منہ اور اس کے دونوں ہاتھ آسکیں ۱۲ منہ [5] اس باب کو لا کر امام بخاری نے ان لوگوں کا رد کیا ہے جو مٹی کے سوا اور چیزوں پر سجدہ جائز نہیں رکھتے ۱۲ منہ [6] اس کو ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ ؛

أَحَدُنَا عَلٰى ثَوْبِهٖ ۔

۳۷۳ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ ۔

۳۷۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهِيَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰى فِرَاشِ أَهْلِهٖ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ ۔

۳۷۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِيْ يَنَامَانِ عَلَيْهِ ۔

بَابُ ۲۶۳ السُّجُوْدِ عَلَى الثَّوْبِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ ۔ وَقَالَ الْحَسَنُ كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُوْنَ

اپنے کپڑے پر سجدہ کرتا[1]

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انھوں نے ابو النضر سالم سے جو عمر بن عبید اللہ کے غلام تھے انھوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے جو بی بی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انھوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوجاتی[2] اور میرے پاؤں آپ کے قبلے میں ہوتے تو آپ سجدہ کرتے تو مجھ کو جھنجھوڑ دیتے میں اپنا پاؤں سمیٹ لیتی اور جب آپ کھڑے ہوجاتے تو میں پاؤں پھیلا دیتی ان دنوں گھروں میں چراغ بھی نہ تھے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انھوں نے عقیل سے انھوں نے ابن شہاب سے ان کو عروہ نے خبر دی ان سے حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے بچھونے پر نماز پڑھتے اور وہ آپ کے اور قبلے کے بیچ میں جنازے کی طرح آڑی پڑی ہوتیں۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انھوں نے یزید بن ابی حبیب سے انھوں نے عراک بن مالک سے انھوں نے عروہ بن زبیر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بچھونے پر نماز پڑھتے جس پر آپ اور حضرت عائشہؓ سوتے اور حضرت عائشہؓ آپ کے اور قبلے کے بیچ میں آڑی ہوتیں[3]۔

باب سخت گرمی میں کپڑے پر سجدہ کرنا۔

اور امام حسن بصری نے کہا صحابہ عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کرتے اور ان کے

---

[1] ابن ابی شیبہ نے اسود سے نکالا وہ برا جانتے تھے چادر اور پوستین اور کملی پر نماز پڑھنے کو امام مالک نے کہا کچھ قباحت نہیں اگر نمازی ان چیزوں پر کھڑا ہو جب پیشانی اور اپنے دونوں ہاتھ سجدے میں زمین پر رکھے ۱۲ منہ [2] مراد بچھونے پر سونا ہے جیسے آگے کی حدیث میں اس کی تصریح ہے تو ترجمہ باب نکل آیا ۱۲ منہ [3] ان حدیثوں سے بچھونے پر نماز پڑھنے کا جواز ثابت ہوا اور یہ بھی نکلا کہ سوتے ہوئے آدمی کی طرف نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے اور یہ بھی نکلا کہ عورت کی طرف نماز پڑھنے سے یا عورت کے سامنے سے نکل جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی اکثر علماء کا یہی قول ہے ۱۲ منہ۔

عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَيَدَاهُ فِي كُمِّهِ ؎

دونوں ہاتھ آستین میں ہوتے ؎۱

۳۷۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ أَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِي مَكَانِ السُّجُودِ ؎

ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا مجھ سے غالب قطان نے انھوں نے بکر بن عبداللہ سے انھوں نے انس بن مالک سے انھوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے پھر سخت گرمی کی وجہ سے کوئی کوئی ہم میں اپنے کپڑے کا کنارہ سجدے کی جگہ رکھ لیتا ؎۲

بَابٌ ۲۶۴ الصَّلوٰةُ فِي النِّعَالِ

باب جوتوں سمیت نماز پڑھنا۔

۳۷۷ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ أَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَزْدِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ ؎

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو ابو مسلمہ سعید بن یزید ازدی نے خبر دی کہا میں نے انسؓ بن مالک سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جوتیاں پہنے پہنے نماز پڑھتے تھے انھوں نے کہا ہاں ؎۳

بَابٌ ۲۶۵ الصَّلوٰةُ فِي الْخِفَافِ ؎

باب موزے پہنے ہوئے نماز پڑھنا۔

۳۷۸ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَسُئِلَ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ لِأَنَّ جَرِيرًا كَانَ مِنْ آخِرِ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؓ نے انھوں نے اعمش سے کہا میں نے ابراہیم نخعی سے سنا وہ ہمام بن حارث سے روایت کرتے تھے انھوں نے کہا میں نے جریر بن عبداللہ کو دیکھا انھوں نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا بعد اس کے کھڑے ہو کر نماز پڑھی (موزوں سمیت) ایک شخص نے ان سے پوچھا انھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا۔ ابراہیم نخعی کہتے تھے جریر کی یہ حدیث لوگوں کو بہت پسند تھی کیوں کہ جریر اخیر میں

؎۱ اس اثر کو ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے وصل کیا، امام ابو حنیفہ کے نزدیک عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا جائز ہے اور امام مالک نے اس کو مکروہ اور شافعیہ نے اس کو ناجائز رکھا ہے ۱۲ منہ ؎۲ امام ابو حنیفہ اور امام مالکؒ اور ہمارے امام احمد بن حنبل اور اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ سخت گرمی کی حالت میں نمازی اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر سکتا ہے اور ایسے عمل قلیل سے نماز فاسد نہ ہوگی لیکن شافعیہ نے اس کے خلاف کہا ہے ۱۲ منہ ؎۳ ابن بطال نے کہا جب جوتے پاک ہوں تو ان میں نماز پڑھنا جائز ہے میں کہتا ہوں مستحب ہے کیوں کہ ابو داؤد اور حاکم کی حدیث میں ہے کہ یہودیوں کا خلاف کرو۔ وہ جوتوں اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے اور حضرت عمر نماز میں جوتے اتارنا مکروہ جانتے تھے اور ابو عمرو شیبانی کوئی نماز میں جوتا اتارے تو اس کو مارتے تھے اور ابراہیم نخعی سے جو امام ابو حنیفہؒ کے استاذ الاستاذ ہیں ایسا ہی منقول ہے شوکانی نے کہا صحیح اور قوی مذہب یہی ہے کہ جوتیاں پہن کر نماز پڑھنا مستحب ہے اور جوتوں میں اگر نجاست ہو تو وہ زمین پر رگڑ دینے سے پاک ہو جاتے ہیں خواہ کسی قسم کی نجاست ہو تر یا خشک جرم دار یا بے جرم ۱۲ منہ ؎

مَنْ اَسْلَمَ -

۳۷۹ - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ وَصَلّٰى ؕ

بَابٌ ۲۶۶ اِذَا لَمْ يُتِمَّ السُّجُوْدَ ؕ

۳۸۰ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا مَهْدِيٌّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا لَّا يُتِمُّ رُكُوْعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

بَابٌ ۲۶۷ يُبْدِيْ ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِيْ جَنْبَيْهِ فِي السُّجُوْدِ ؕ

۳۸۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ نَحْوَهٗ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اسلام لائے تھے[۵۱]

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انھوں نے اعمش سے انھوں نے مسلم بن صبیح سے انھوں نے مسروق بن اجدع سے انھوں نے مغیرہ بن شعبہ سے انھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا۔ آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔

باب جو کوئی پورا سجدہ نہ کرے۔

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے انھوں نے واصل سے انھوں نے ابووائل شقیق بن سلمہ سے انھوں نے حذیفہ سے انھوں نے ایک شخص کو دیکھا جو (نماز میں) رکوع اور سجدہ کو پورا نہیں کرتا تھا جب وہ نماز پڑھ چکا تو حذیفہ نے اس سے کہا تو نے نماز ہی نہیں پڑھی۔ ابووائل نے کہا میں سمجھتا ہوں، حذیفہؓ نے یہ بھی کہا تو جب مرے گا تو آنحضرتؐ کی سنت پر نہیں مرے گا۔[۵۳]

باب سجدے میں دونوں بازوؤں کو کھلا رکھنا اور پسلیوں سے جدا رکھنا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے بکر ابن مضر نے انھوں نے جعفر بن ربیعہ سے انھوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے انھوں نے عبداللہ بن مالک ابن بحینہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا کھلا رکھتے کہ آپ کی بغلوں کی سپیدی کھل جاتی اور لیث نے یوں کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا پھر ایسی ہی روایت کی[۵۴] شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا

---

[۵۱] یعنی سورہ مائدہ اترنے کے بعد جس میں وضو میں پاؤں دھونے کا حکم ہے تو جریر کی حدیث سے یہ شبہ نہیں رہتا کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو موزوں پر مسح کیا یہ سورہ مائدہ کی آیت اترنے سے پہلے کیا ہوگا ۱۲ منہ [۵۲] مستملی کی روایت میں یہ دونوں باب یہاں نہیں ہیں اور یہی ٹھیک ہے کیوں کہ ان بابوں کا ذکر صفت صلوٰۃ میں آگے آئے گا ۱۲ منہ [۵۳] یعنی تیرا خاتمہ برا ہوگا کیوں کہ تو نے نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا خیال کیا اور نہ اس شہنشاہ عالیجاہ کا ادب کیا اور ایسی بے طوری اور بے پروائی سے اس کی عبادت کی ۱۲ منہ [۵۴] لیث کی روایت کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا ۱۲ منہ ؕ

باب ۲۶۸ فَضْلِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ ۔

يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ قَالَهُ أَبُو حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۳۸۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا مَنْصُورُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَيْمُونِ ابْنِ سِيَاهٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُولِ اللهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللهَ فِي ذِمَّتِهِ ۔

۳۸۳ - حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَإِذَا قَالُوهَا وَصَلَّوْا صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَأَكَلُوا ذَبِيْحَتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ وَقَالَ عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلَ مَيْمُونُ بْنُ سِيَاهٍ أَنَسَ بْنَ

باب قبلے کی طرف منہ کرنے کی فضیلت ۔

اور ابو حمید صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کیا ہے کہ نمازی نماز میں اپنے پاؤں کی انگلیاں بھی قبلے کی طرف رکھے[1]

ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن مہدی نے کہا ہم سے منصور بن سعد نے انھوں نے میمون بن سیاہ سے انھوں نے انس بن مالک سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ہماری نماز کی طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلے کی طرف (نماز میں) منہ کرے[2] اور ہمارا کاٹا ہوا جانور کھائے[3] تو وہ ایسا مسلمان ہے جو اللہ اور اس کے رسول کی پناہ میں ہے تو اللہ کی پناہ میں خیانت نہ کرو[4]

ہم سے نعیم بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے انھوں نے حمید طویل سے انھوں نے انسؓ بن مالک سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں جب وہ یہ کہہ لیں اور ہماری طرح نماز پڑھنے لگیں اور ہمارے قبلے کی طرف (نماز میں) منہ کریں اور ہمارا کاٹا جانور کھالیں تو ہم پر ان کے جان اور مال حرام ہو گئے مگر کسی حق کے بدلے[5] اور ان کا حساب اللہ پر رہے گا[6] اور علی بن عبداللہ مدینی نے کہا ہم سے خالد بن حارث نے بیان کیا کہا ہم سے حمید طویل نے کہا میمون بن سیاہ نے انسؓ بن مالکؓ سے پوچھا ابو حمزہ رض

---

[1] اس حدیث کو خود امام بخاری نے آگے روایت کیا ہے ۱۲ منہ [2] اسی سے ترجمہ باب نکلتا ہے معلوم ہوا کہ نماز میں قبلے کی طرف منہ کرنا ضرور ہے اور بغیر اس کے نماز صحیح نہیں ہوتی اس پر سب کا اتفاق ہے مگر عذر یا خوف کی حالت میں اس کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے ۱۲ منہ [3] یہ تین باتیں آپ نے مسلمان کی نشانی بیان کیں کیوں کہ اس وقت یہود اور نصاریٰ اور مشرکین ان سب باتوں کو نہیں کرتے تھے مشرک تو نماز ہی نہیں پڑھتے تھے اور یہود مسلمان کا کاٹا جانور نہیں کھاتے تھے نہ مسلمانوں کے قبلے کی طرف نماز پڑھتے تھے اور نصاریٰ گو مسلمان کا کاٹا جانور کھا لیتے تھے مگر مسلمانوں کے قبلے کی طرف نماز نہیں پڑھتے تھے ۱۲ منہ [4] یعنی بلا وجہ شرعی اس کی پناہ اور عہد کو نہ توڑو اور جو شخص یہ تینوں کام کرتا ہو اس کی جان اور مال پر زیادتی نہ کرو اس کو مسلمان سمجھو معلوم ہوا کہ تارک الصلوٰۃ کا قتل اور اس کا مال لوٹ لینا جائز ہے اور وہ مسلمان نہیں ہے نہ اللہ اور اس کے رسول کی پناہ میں ۱۲ منہ [5] جیسے کسی کا خون کریں تو اس سے قصاص لیا جائے گا یہ اور بات ہے ۱۲ منہ [6] یعنی اگر ان کے دل میں بے ایمانی ہو تو قیامت میں اللہ ان سے سمجھ لے گا جب یہ تینوں باتیں کریں گے تو دنیا میں ان پر اسلام کے احکام جاری ہوں گے ۱۲ منہ ۔

مَالِكٍ فَقَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ وَمَا يُحَرِّمُ دَمَ الْعَبْدِ وَمَالَهُ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَصَلّٰى صَلٰوتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَهُوَ الْمُسْلِمُ لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ نَا حُمَيْدٌ قَالَ نَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

بَاب ۲۶۹ قِبْلَةِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَ أَهْلِ الشَّامِ وَالْمَشْرِقِ لَيْسَ فِي الْمَشْرِقِ وَلَا فِي الْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا أَوْ غَرِّبُوْا ؕ

۳۸۴ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا سُفْيٰنُ قَالَ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا أَوْ غَرِّبُوْا قَالَ أَبُوْ أَيُّوْبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ـ

(انس کی کنیت ہے) آدمی کی جان اور مال پر زیادتی کاہے سے حرام ہوتی ہے انھوں نے کہا جو کوئی یوں گواہی دے اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہماری نماز کی سی نماز پڑھے اور ہمارا کاٹا جانور کھالے تو وہی مسلمان ہے جو مسلمان کا حق ہے وہ اس کا حق ہے اور جو مسلمان پر لازم ہے اور ابن مریم نے یوں کہا ہم کو یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا ہم سے حمید نے بیان کیا کہا ہم کو انسؓ نے خبر دی انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث[1]

باب مدینے والوں اور شام والوں کے قبلے کا بیان ۔

اور مشرق (اور مغرب) کا بیان ۔ مشرق اور مغرب میں (مدینے اور شام والوں کا) قبلہ نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ والوں سے) فرمایا پیشاب اور پاخانے میں قبلے کی طرف منہ نہ کرو لیکن مشرق یا مغرب کی طرف[2] منہ کرو۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انھوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انھوں نے ابو ایوب انصاری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم پاخانہ میں جاؤ تو قبلے کی طرف منہ نہ کرو نہ پیٹھ ۔ البتہ پورب کی طرف منہ کرو یا پچھم کی طرف ابو ایوب نے کہا پھر ہم شام کے ملک میں آئے وہاں ہم نے دیکھا کہ کھڈیاں قبلے کی طرف بنی ہوئی ہیں ہم ان پر مڑ جاتے اور اللہ سے استغفار کرتے اور زہری نے عطاء سے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا اس میں یوں ہے کہ عطاء نے کہا میں نے ابو ایوب سے سنا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[3]

---

[1] امام بخاری نے یہ سند فقط تائید کے لیے بیان کی اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ یحییٰ بن ایوب میں لوگوں نے کلام کیا ہے اس روایت کو محمد بن نصر اور ابن مندہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] مدینہ اور شام سے مکہ معظمہ جنوب کی طرف واقع ہے تو مدینہ اور شام والوں کو پاخانہ پیشاب میں مشرق اور مغرب کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا ۔ لیکن جو لوگ مکہ معظمہ سے مشرق یا مغرب پر واقع ہیں ان کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ جنوب یا شمال کی طرف منہ کریں امام بخاری کا مشرق اور مغرب میں قبلہ نہ ہونے سے یہی مراد ہے کہ ان لوگوں کا قبلہ مشرق اور مغرب نہیں ہے جو مکہ سے جنوب یا شمال میں رہتے ہیں ۱۲ منہ [3] دونوں حدیثیں ایک ہیں اور مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ سفیان نے علی بن مدینی سے یہ حدیث دو بار بیان کی ایک بار میں تو "عن عطاء عن ابی ایوب" کہا اور دوسری بار میں "سمعت ابا ایوب" کہا تو دوسری بار میں عطاء کی سماع کی ابو ایوب سے تصریح کی ۱۲ منہ ؛

بَابُ ۲۷ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى ؕ

۳۸۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ نَا سُفْيٰنُ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ لِلْعُمْرَةِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَيَاْتِيْ امْرَاَتَهٗ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَّسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتّٰى يَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

۳۸۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ سَيْفٍ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ اُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فَقِيْلَ لَهٗ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَاَقْبَلْتُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَاَجِدُ بِلَالًا قَائِمًا بَيْنَ الْبَابَيْنِ فَسَاَلْتُ بِلَالًا فَقُلْتُ اَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَلٰى يَسَارِهٖ اِذَا دَخَلْتَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى فِيْ وَجْهِ الْكَعْبَةِ رَكْعَتَيْنِ ؕ

۳۸۷ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقر میں) یہ فرمانا۔ اور مقام ابراہیمؑ کو نماز کی جگہ بناؤ۔

ہم سے بیان کیا حمیدی نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انھوں نے کہا ہم نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا۔ ایک شخص نے عمرے کے لیے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کے بیچ میں نہیں دوڑا کیا وہ اپنی عورت سے صحبت کرے[1] انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں) تشریف لائے تو سات بار بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا مروے کا طواف کیا اور تم کو اللہ کے پیغمبر میں اچھی پیروی ہے[2] عمرو بن دینار نے کہا اور ہم نے اسی مسئلہ کو جابر بن عبداللہ سے پوچھا انھوں نے کہا وہ عورت سے اس وقت تک صحبت نہ کرے جب تک صفا مروے کا طواف نہ کرلے۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انھوں نے سیف بن ابی سلیمان سے انھوں نے کہا میں نے مجاہد سے سنا انھوں نے کہا ابن عمرؓ کے پاس کوئی شخص[3] آیا اور کہنے لگا اے لو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن پہنچے اور کعبہ کے اندر گئے۔ ابن عمرؓ نے کہا یہ سن کر میں بھی آیا معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ سے نکل چکے اور بلال کو میں نے کعبہ کے دروازہ کے دونوں پٹوں کے بیچ میں کھڑا ہوا پایا میں نے بلال سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز پڑھی؟ انھوں نے کہا ہاں آپ نے ان دونوں ستونوں کے بیچ میں جو جاتے وقت بائیں ہاتھ پر پڑتے ہیں دو رکعتیں پڑھیں پھر باہر نکلے اور کعبے کے سامنے[4] دو رکعتیں پڑھیں۔

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق بن

---

[1] یعنی اس کا عمرہ پورا ہوگیا اب وہ احرام سے باہر آسکتا ہے یا نہیں ۱۲ منہ [2] گویا عبداللہ بن عمر نے یہ اشارہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی واجب ہے خصوصاً حج اور عمرے کے ارکان میں جن میں عقل کو بہت کم دخل ہے اور یہ بتلایا کہ صفا مروے میں دوڑنا واجب ہے اور جب تک یہ کام نہ کرے عمرے کا احرام کھل نہیں سکتا باقی بحث اس حدیث کی انشاء اللہ کتاب الحج میں آئے گی ۱۲ منہ [3] اس شخص کا نام نہیں معلوم ہوا ۱۲ منہ [4] یعنی مقام ابراہیم کی طرف منہ نہیں کیا بلکہ کعبے کی طرف منہ کیا احتمال ہے کہ مقام کے پیچھے کھڑے ہو کر آپ نے پڑھی ہوں ۱۲ منہ ؛

قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ ؛

ہمام نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے انھوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عباس سے سنا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے اندر گئے اور اس کے چاروں کونوں میں دعا کی اور نماز نہیں پڑھی باہر نکلے تک جب باہر نکلے تو کعبے کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا یہی قبلہ ہے[1]

بَابُ ٢٧ التَّوَجُّهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ حَيْثُ كَانَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَكَبِّرْ ؛

باب ہر مقام اور ہر ملک میں آدمی جہاں رہے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ابو ہریرہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبے کی طرف منہ کر اور تکبیر کہہ[2]

٣٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَتَوَجَّهَ نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ وَهُمُ الْيَهُودُ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ثُمَّ

ہم سے عبداللہ بن رجا نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے انھوں نے ابو اسحاق سے انھوں نے براء بن عازبؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف سولہ مہینے تک نماز پڑھی یا سترہ مہینے تک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دل سے) یہ چاہتے تھے۔ کہ آپ کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہو آخر اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرکی) یہ آیت اتاری (اے پیغمبر) ہم تیرا آسمان کی طرف بار بار منہ پھرانا دیکھ رہے ہیں پھر آپ نے کعبہ کی طرف منہ کر لیا اور بے وقوف لوگ یعنی یہودی کہنے لگے ان کو اگلے قبلے سے کس نے پھرایا۔ (اے پیغمبر) کہہ دے پورب اور پچھم دونوں اللہ کے ہیں اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ پر لگاتا ہے ایک شخص[3] نے (جب قبلہ بدلا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پھر وہ نماز پڑھ کر چلا انصار کے

---

[1] جو کبھی منسوخ نہ ہوگا مراد یہی ہے یعنی مقام ابراہیم کے پاس اور اس طرح سے یہ حدیث باب کے مطابق ہو جائے گی بعضوں نے کہا امام بخاری کی غرض ان حدیثوں کے لانے سے یہ ہے کہ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی میں کچھ امر وجوب کے لیے نہیں ہے آدمی کعبہ کی طرف منہ کر کے ہر جگہ۔ نماز پڑھ سکتا ہے خواہ مقام ابراہیم میں پڑھے یا اور کسی جگہ میں اس روایت میں کعبے کے اندر نماز پڑھنے کا ذکر نہیں ہے اور اگلی روایت میں نماز کا ذکر ہے اگلی روایت کو لوگوں نے زیادہ معتبر کہا ہے۔ بعضوں نے کہا شاید آپ کئی بار اندر گئے ہوں گے کبھی نماز پڑھی ہو کبھی دعا پر اکتفا کی ہو فقط ۱۲ منہ [2] اس حدیث کو خود امام بخاری نے کتاب الاستیذان میں نکالا اب ہمارے امام احمد بن حنبل اور مالک اور ابو حنیفہ کا یہ قول ہے کہ جہت کعبہ کی طرف منہ کرنا کافی ہے کیوں کہ عین کعبہ کی طرف منہ کرنا دوسرے ملک والوں کے لیے بہت مشکل ہے البتہ جن لوگوں کو کعبہ دکھائی دیتا ہے ان کو عین کعبہ کی طرف منہ کرنا ضرور ہے ۱۲ منہ [3] اس کا نام عباد ابن بشر تھا یا عباد بن نہیک ۱۲ منہ ؛

خَرَجَ بَعْدَ مَا صَلَّى فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ يُصَلُّونَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ تَوَجَّهَ نَحْوَ الْقِبْلَةِ فَتَحَرَّفَ الْقَوْمُ حَتَّى تَوَجَّهُوا نَحْوَ الْكَعْبَةِ

کچھ لوگوں پر جو عصر کی نماز بیت المقدس کی طرف پڑھ رہے تھے گزرا اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے کعبے کی طرف منہ کیا یہ سن کر وہ لوگ (نماز ہی میں) کعبے کی طرف گھوم گئے[1]

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ فَإِذَا أَرَادَ الْفَرِيضَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ؕ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن عبداللہ دستوائی نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انھوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انھوں نے جابر بن عبداللہ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر (نفل) نماز پڑھتے تھے وہ جدھر منہ کرتی ادھر آپ کو لے جاتی جب آپ فرض پڑھنا چاہتے تو (اونٹنی سے) اترتے قبلے کی طرف منہ کرتے[2]

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا أَدْرِي زَادَ أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنَى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَنَبَّأْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَإِذَا شَكَّ

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انھوں نے منصور سے انھوں نے ابراہیم نخعی سے انھوں نے علقمہ سے انھوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ابراہیم نے کہا مجھ کو معلوم نہیں[3] آپ نے اس میں کچھ بڑھا دیا یا گھٹا دیا۔ جب سلام پھیرا تو لوگوں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز میں کوئی نیا حکم آیا آپ نے فرمایا یہ کیا بات لوگوں نے کہا آپ نے اتنی اتنی رکعتیں پڑھیں یہ سن کر آپ نے اپنے پاؤں پھیرے اور قبلے کی طرف منہ کیا۔ اور (سہو کے) دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا پھر ہماری طرف منہ کرکے فرمایا اگر نماز میں کوئی نیا حکم آتا تو میں تم سے ضرور کہہ دیتا بات یہ ہے کہ میں بھی تمہاری طرح آدمی ہوں۔ جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں[4]۔ پھر جب میں بھولوں تو مجھ کو یاد دلا دیا کرو

[1] یہ بنی حارثہ کی مسجد والے تھے اور قبا والوں کو دوسرے دن خبر ہوئی وہ صبح کی نماز میں کعبے کی طرف گھومے ۱۲ منہ [2] نفل نمازیں جیسے وتر وغیرہ سواری پر پڑھنا درست ہے اور رکوع سجدہ بھی اشارے سے کرنا کافی ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وتر سواری پر درست نہیں کیونکہ وہ ان کے نزدیک واجب ہے ایک روایت میں یہ ہے کہ اونٹنی پر نماز شروع کرتے وقت آپ قبلے کی طرف منہ کرکے تکبیر کہہ لیتے ۱۲ منہ [3] دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے بھولے سے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھ لی تھیں اور یہ ظہر کی نماز تھی اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ عصر کی نماز تھی [4] گو مرتبہ آپ کا تمام آدمیوں اور فرشتوں سے بھی زیادہ تھا مگر بھول چوک بشری نعمت ہے جو آدمی سے جدا نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ ؕ

أَحَدُكُمْ فِي صَلوٰتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ۔

اور جب کوئی تم میں سے اپنی نماز میں شک کرے تو ٹھیک بات سوچ لے[1] پھر اسی پر اپنی نماز پوری کرے پھر سلام پھیرے اور (سہو کے) دو سجدے کرے ۔

بَابُ ۲۷ مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ وَمَنْ لَمْ يَرَ الْإِعَادَةَ عَلَى مَنْ سَهَا فَصَلَّى إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ وَقَدْ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيِ الظُّهْرِ وَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهٖ ثُمَّ أَتَمَّ مَا بَقِيَ ۔

باب قبلے کے متعلق اور باتیں اور جس نے یہ کہا کہ اگر کوئی بھولے سے قبلے کے سوا اور طرف نماز پڑھ لے تو اس پر نماز کا لوٹانا واجب نہیں ہے[2] اس کی دلیل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور لوگوں کی طرف اپنا منہ کیا پھر (یاد دلانے پر) باقی نماز پوری کی[3]

۳۹۱ — حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلٰثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَآيَةُ الْحِجَابِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَمَرْتَ نِسَاءَكَ أَنْ يَّحْتَجِبْنَ فَإِنَّهٗ يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ عَسٰى رَبُّهٗ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُّبْدِلَهٗ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ قَالَ

ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے انھوں نے حمید سے انھوں نے انس بن مالک سے انھوں نے کہا حضرت عمرؓ نے کہا تین باتوں میں جو میرے منہ سے نکلا میرے مالک نے ویسا ہی حکم دیا میں نے کہا یا رسول اللہ اگر ہم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنالیں تو اچھا ہو اس وقت (سورہ بقرہ کی) یہ آیت اتری واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی اور پردے کی آیت بھی اسی طرح میں نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ اپنی عورتوں کو پردے کا حکم دیں کیوں کہ اچھے برے سب طرح کے لوگ ان سے بات کرتے ہیں اس وقت پردے کی آیت اتری اور (اسی طرح) ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں نے رشک سے آپ پر جماؤ کیا میں نے ان سے کہا (یہ سمجھ رکھو) عجب نہیں کہ آپ کا مالک آپ کو تم سے بہتر بی بیاں عنایت کرے اگر آپ تم کو طلاق دے دیں پھر یہی آیت اتری اور سعید بن ابی مریم نے اس حدیث کو یوں روایت کیا ہم کو یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا ہم سے حمید نے بیان کیا ۔ کہا میں نے انس سے

---

[1] یعنی یقینی بات اختیار کرے مثلاً تین چار میں شک ہو تو تین کو اختیار کرے دو تین میں شک ہو تو دو کو اختیار کرے اس حدیث سے یہ نکلا کہ پیغمبر بھی سہو نسیان سے محفوظ نہیں ہیں اور یہ بھی نکلا کہ نماز میں اگر اس گمان پر کہ نماز پوری ہو چکی کوئی بات کرے تو نماز کا اعادہ واجب نہیں کیوں کہ آپ نے نہ خود نماز کو سرے سے لوٹایا نہ اور لوگوں کو اس کا حکم دیا ۱۲ منہ [2] امام ابو حنیفہؒ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اور شافعیہ کے نزدیک اگر وقت باقی ہو تو لوٹانا واجب ہے ورنہ نہیں ۱۲ منہ [3] یہ ٹکڑا ہے ایک حدیث کا جس کو امام بخاری نے نکالا لیکن اس میں یہ نہیں کہ لوگوں کی طرف منہ کیا یہ فقرہ مؤطا کی روایت میں موجود ہے اس حدیث سے ترجمہ باب اس طرح نکل آیا کہ جب آپ نے بھولے سے لوگوں کی طرف منہ کر لیا تو قبلے کی طرف پشت ہوئی باوجود اس کے آپ نے نماز کو سرے سے نہ لوٹایا بلکہ جو باقی تھی اتنی ہی پڑھ لی ۱۲ منہ ؛

سَمِعْتُ أَنَسًا بِهٰذَا۔

٣٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ۔

٣٩٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالُوا أَزِيدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ فَثَنٰى رِجْلَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

بَابُ ٢٧٣ حَكِّ الْبُزَاقِ بِالْيَدِ مِنَ الْمَسْجِدِ۔

٣٩٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ

یہ حدیث سنی ہے[1]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے عبداللہ بن دینار سے انھوں نے عبداللہ ابن عمرؓ سے انھوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک آنے والا آیا (عباد بن بشر) اس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر (گذشتہ) رات کو قرآن اترا اور آپ کو کعبے کی طرف منہ کرنے کا (نماز میں) حکم ہوا یہ سن کر ان لوگوں نے (عین نماز ہی میں) کعبے کی طرف منہ کر لیا پہلے ان کے منہ شام کی طرف تھے پھر کعبے کی طرف گھوم گئے[2]

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انھوں نے شعبہ سے انہوں نے حکم سے انھوں نے ابراہیم سے انھوں نے علقمہ سے انھوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (بھولے سے) ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھ لیں لوگوں نے کہا (یا رسول اللہ) کیا نماز بڑھ گئی آپ نے فرمایا یہ کیا بات انھوں نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں یہ سن کر آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور (سہو کے) دو سجدے کیے[3]

باب مسجد میں تھوک لگا ہو تو ہاتھ سے اس کا کھرچ ڈالنا۔

ہم سے بیان کیا قتیبہ نے کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے انھوں نے

[1] اس سند کے بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ حمید کا سماع انس سے معلوم ہو جائے اور یحییٰ بن ایوب گو ضعیف ہے مگر امام بخاری نے اس کی روایت بطور متابعت کے بیان کی ۱۲ منہ [2] ابن ابی حاتم کی روایت میں یوں ہے عورتیں مردوں کی جگہ آگئیں اور مرد عورتوں کی جگہ حافظ نے کہا اس کی صورت یہ ہوئی کہ امام جو مسجد کے آگے کی جانب میں تھا گھوم کر مسجد کے پیچھے کی جانب میں آگیا کیوں کہ جو کوئی مدینہ میں کعبہ کی طرف منہ کرے اس کی پشت بیت المقدس کو ہوگی اور اگر امام اپنی جگہ پر رہ کر گھوم جاتا تو اس کے پیچھے صفوں کی جگہ کہاں سے نکلتی اور جب امام گھوما تو مرد بھی ان کے ساتھ گھومے اور عورتیں بھی گھومیں یہاں تک کہ مردوں کے پیچھے آگئیں اور یہ عمل کثیر ہے مگر شاید اس وقت تک یہ نماز میں منع نہ ہوا ہو یا ضرورت کی وجہ سے معاف ہو جیسے سانپ بچھو کا مارنا معاف ہے ۱۲ منہ [3] اگلی حدیث سے یہ نکلا کہ صحابہ نے باوجودیکہ کچھ نماز کعبہ کی طرف پیٹھ کر کے پڑھی مگر اس کا اعادہ نہ کیا اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ آپ نے بھول کر لوگوں کی طرف منہ کیا اور کعبے کی طرف پشت کی مگر نماز کو لوٹایا نہیں اور یہی باب کا مقصود تھا ۱۲ منہ

جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِي وَجْهِهٖ فَقَامَ فَحَكَّهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِي صَلٰوتِهٖ فَاِنَّهٗ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ اَوْ اِنَّ رَبَّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ اَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا۔

حمید سے انھوں نے انس بن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سینہ سے نکلا ہوا بلغم قبلے کی دیوار پر دیکھا آپ کو یہ ناگوار گذرا یہاں تک کہ آپ کے چہرے پر دکھائی دینے لگا[1] پھر آپ کھڑے ہوئے اور ہاتھ سے اس کو کھرچ ڈالا پھر فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ (گویا) اپنے مالک سے سرگوشی کرتا ہے یا یوں فرمایا کہ اس کا مالک[2] اس کے اور قبلے کے بیچ میں ہوتا ہے تو کوئی تم میں سے (نماز میں) اپنے قبلے کی طرف نہ تھوکے البتہ بائیں طرف یا پاؤں کے تلے تھوک سکتا ہے پھر آپ نے اپنی چادر کا ایک کونا لیا اس میں تھوکا اور تھوک کر اس کو الٹ پلٹ کیا فرمایا یا ایسا کرے[3]

۳۹۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى بُصَاقًا فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ قِبَلَ وَجْهِهٖ اِذَا صَلّٰى۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلے کی طرف دیوار پر تھوک دیکھا آپ نے اس کو کھرچ ڈالا پھر لوگوں کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اس لیے کہ نماز میں منہ کے سامنے اللہ جل جلالہ ہوتا ہے[4]

۳۹۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ مُخَاطًا اَوْ بُصَاقًا اَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهٗ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلے کی دیوار پر رینٹ یا تھوک یا سینے سے نکلا ہوا بلغم دیکھا اس کو کھرچ ڈالا۔

---

[1] نسائی کی روایت میں ہے کہ آپ کا مبارک چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا ۱۲ منہ [2] یہ راوی کو شک ہے اس حدیث سے بعضے جہمیہ نے یہ دلیل لی ہے کہ معاذ اللہ اللہ ہر جگہ اور ہر مکان میں ہے اور خود اس حدیث سے ان کا رد ہوتا ہے کیونکہ اگر معاذ اللہ ہر جگہ اور ہر مکان میں ہوتا تو بائیں طرف یا پاؤں کے تلے بھی تھوکنا منع ہوتا۔ اہل حدیث اور تمام آئمہ اہل سنت والجماعت کا اس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس عرش بریں پر ہے اور اس کا علم اس کی قدرت ہر جگہ ہے اور اس حدیث کی تفسیر دوسری حدیث سے ہوتی ہے جس کو احمد اور ترمذی وغیرہ نے نکالا اس میں یہ ہے کہ فان الرحمۃ تواجہہٗ یعنی اللہ کی رحمت نمازی کے سامنے ہوتی ہے ۱۲ منہ [3] یعنی چادر میں تھوک کر کپڑے کو الٹ پلٹ کر کے تھوک رگڑ ڈالے آپ نے ایک کام دکھلا کر تعلیم فرمائی کیونکہ کام کر کے دکھلانے سے خوب سمجھ میں آجاتا ہے ۱۲ منہ [4] گویا نماز میں بندہ اپنے مالک شہنشاہ کے سامنے کھڑا ہوا گڑگڑاتا ہے عاجزی کرتا ہے ایسی حالت میں سامنے تھوکنا بڑی بے ادبی اور گستاخی ہے اللہ جل جلالہ عرش پر رہ کر نمازی کے منہ کے سامنے بھی ہے کیونکہ عرش اور فرش اور سارا عالم اس کی عظمت اور جلال کے سامنے ایک چھوٹی سی گول سے بھی کم ہے ۱۲ منہ

باب ۲۷۴ حَكِّ الْمُخَاطِ بِالْحَصٰى مِنَ الْمَسْجِدِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنْ وَطِئْتَ عَلٰى قَذَرٍ رَطْبٍ فَاغْسِلْهُ وَإِنْ كَانَ يَابِسًا فَلَا ۔

۳۹۸ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ أَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيْدٍ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى نُخَامَةً فِيْ جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَتَّهَا فَقَالَ إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ۔

باب مسجد میں رینٹ کو کنکری سے کھرچ ڈالنا۔

اور ابن عباسؓ نے کہا اگر تو گیلی نجاست پر چلے تو اس کو دھو ڈال اور سوکھی پر چلے تو دھونا ضرور نہیں [۱]

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم کو ابراہیم بن سعد نے خبر دی کہا ہم کو ابن شہاب زہری نے انھوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے ان سے ابوہریرہؓ اور ابوسعید خدری نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر سینے سے نکلا ہوا بلغم دیکھا تو ایک کنکری لے کر اس کو کھرچ ڈالا۔ پھر فرمایا جب کوئی تم میں سے کھنگار کر بلغم نکالے تو اپنے منہ کے سامنے بلغم نہ ڈالے اور نہ داہنی طرف بلکہ اس کو چاہیئے بائیں طرف تھوکے یا بائیں پاؤں کے تلے [۲]

باب ۲۷۵ لَا يَبْصُقُ عَنْ يَمِيْنِهٖ فِي الصَّلٰوةِ

۳۹۹ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيْدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى نُخَامَةً فِيْ حَائِطِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَاةً فَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمْ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ۔

باب نماز میں اپنے داہنے طرف نہ تھوکے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی انھوں نے عقیل بن خالد سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے ان سے ابوہریرہؓ اور ابوسعید خدری نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر سینے سے نکلا ہوا بلغم دیکھا آپ نے ایک کنکری لے کر اس کو کھرچ ڈالا۔ پھر فرمایا جب کوئی تم میں سے کھنگارے تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنے داہنے طرف لیکن اس کو چاہیے بائیں طرف تھوکے یا بائیں پاؤں کے تلے [۳]

---

[۱] اس اثر کو ابن ابی شیبہ نے نکالا اس کے اخیر میں یہ ہے کہ اگر بھولے سے نہ دھوئے تو کچھ نقصان نہیں ہے کہ اس کے بعد کی زمین اس کو پاک کر دیتی ہے یہ آپ نے ایک عورت کے جواب میں فرمایا جس کا پلو لٹکتا رہتا اور گندگی پر رگڑتا ترجمہ باب سے اس اثر کی مناسبت یوں ہے کہ قبلہ کی طرف تھوکنے کی ممانعت صرف اس وجہ سے ہے کہ ادب کے خلاف ہے نہ اس لیے کہ نجس ہے کیونکہ تھوک نجس نہیں اگر بالفرض نجس بھی ہوتا تو سوکھی نجاست کے روندنے سے کوئی نقصان نہیں ۱۲ منہ [۲] حالاں کہ ترجمہ باب میں رینٹ کا ذکر ہے اور حدیث میں سینے کی بلغم کا مگر دونوں آدمی کے بدن کے فضلے ہیں اس لیے دونوں کا حکم ایک ہے ۱۲ منہ [۳] اس باب میں جو حدیث امام بخاری لائے اس میں نماز کی قید مذکور نہیں ہے لیکن آگے کے (باقی برصفحہ آئندہ)

۳۹۹ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتْفِلَنَّ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى

بَابٌ ۲۷۶ لِيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى

۴۰۰ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ

۴۰۱ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ نَا سُفْيٰنُ قَالَ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهٰى اَنْ يَّبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى وَعَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ حُمَيْدًا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ نَحْوَهٗ

بَابٌ ۲۷۷ كَفَّارَةُ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

۴۰۲ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو قتادہ نے خبر دی کہا میں نے انس سے سنا کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنی داہنی طرف البتہ بائیں طرف تھوک سکتا ہے یا بائیں پاؤں کے تلے۔

باب بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے تلے تھوکنا۔

ہم سے بیان کیا آدم بن ابی ایاس نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان جب نماز میں ہوتا ہے تو (گویا) اپنے مالک سے سرگوشی کرتا ہے تو اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنی داہنی طرف البتہ بائیں طرف تھوکے یا دونوں پاؤں کے تلے۔

ہم سے بیان کیا علی بن مدینی نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انھوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انھوں نے ابو سعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلے کی طرف مسجد میں سینہ سے نکلا ہوا بلغم دیکھا تو ایک کنکر سے اس کو کھرچ ڈالا پھر سامنے یا داہنے طرف تھوکنے سے منع کیا البتہ بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے تلے تھوکنے کی اجازت دی دوسری روایت میں زہری سے یوں ہے کہ انھوں نے حمید سے سنا انھوں نے ابو سعید خدری سے ایسا ہی[1]

باب مسجد میں تھوکنے کا کفارہ[2]۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) باب میں جو یہی حدیث آدم بن ابی ایاس سے لائے ہیں اس میں نماز کی قید ہے اور امام بخاری کی عادت ہے کہ ایک حدیث لاتے ہیں۔ اور استدلال کرتے ہیں اس کے دوسرے طریق سے اور شاید ان کی غرض یہ ہو کہ یہ ممانعت نماز سے خاص ہے نوویؒ نے کہا یہ ممانعت مطلق ہے خواہ نماز میں ہو یا غیر نماز میں مسجد میں ہو یا غیر مسجد میں ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] اس سند کے بیان کرنے سے غرض یہ ہے کہ زہری کا سماع حمید سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ [2] یعنی وہ امر جس سے مسجد میں تھوکنے کا گناہ اتر جائے ۱۲ منہ

قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا ؕ

کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ (اتار) اس کا گاڑ دینا ہے[۱]

بَابٌ ۲۷۸ دَفْنِ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ ؕ

باب سینے سے نکلا ہوا بلغم مسجد میں گاڑ دینا۔

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهُ فَاِنَّمَا يُنَاجِي اللّٰهَ مَادَامَ فِي مُصَلَّاهُ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ فَاِنَّ عَنْ يَمِيْنِهِ مَلَكًا وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَيَدْفِنُهَا

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر بن راشد سے انھوں نے ہمام بن منبہ سے انھوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی جب نماز شروع کر دے تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ وہ جب تک اپنی نماز کی جگہ میں رہتا ہے تو (گویا) اللہ سے سرگوشی کرتا ہے[۲] اور داہنی طرف بھی نہ تھوکے کیوں کہ اس کی داہنی طرف فرشتہ رہتا ہے البتہ بائیں طرف یا اپنے پاؤں کے تلے تھوک لے پھر اس کو دبا دے[۳]

بَابٌ ۲۷۹ اِذَا بَدَرَهُ الْبُزَاقُ فَلْيَاْخُذْ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ ؕ

باب اگر تھوک کا غلبہ ہو تو نمازی اپنے کپڑے میں تھوک لے اس کے کنارہ میں۔

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَحَكَّهَا بِيَدِهٖ وَرُئِيَ مِنْهُ كَرَاهِيَةٌ اَوْ رُئِيَ كَرَاهِيَتُهٗ لِذٰلِكَ وَشِدَّتُهٗ عَلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِي صَلٰوتِهٖ فَاِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهٗ اَوْ رَبُّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قِبْلَتِهٖ فَلَا يَبْزُقَنَّ

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے حمید نے انھوں نے انس رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلے کی طرف (مسجد میں) سینہ سے نکلا ہوا بلغم دیکھا اس کو اپنے ہاتھ سے کھرچ ڈالا اور ناخوشی آپ کی دیکھی گئی یا معلوم ہوا کہ آپ نے اس کام کو برا جانا اور آپ کو سخت ناگوار گذرا[۴] آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی جب نماز پڑھتا ہے تو (گویا) اپنے مالک سے سرگوشی کرتا ہے یا اس کا مالک اس کے اور قبلے کے بیچ میں ہوتا ہے تو اپنے سامنے

---

[۱] اگر مسجد کا صحن کچا ہو اس میں مٹی یا کنکر ہوں تو تھوک کر ان میں دبا دے اگر پکا صحن ہو تو کپڑے یا پتھر سے پونچھ کر باہر پھینک دے اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد کو پاک صاف رکھنا چاہیے تاکہ دوسرے مسلمانوں کو تکلیف نہ ہو ۱۲ منہ [۲] ظاہر حدیث سے یہی نکلتا ہے کہ نماز میں ایسا کرنا منع ہے لیکن امام احمد نے سعد بن ابی وقاص سے نکالا جو شخص مسجد میں بلغم نکالے تو اس کو دفن کر دے تاکہ کسی مسلمان کے بدن یا کپڑے کو لگ کر اس کو تکلیف نہ پہنچائے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر حال میں ایسا کرنا منع ہے ۱۲ منہ [۳] یعنی مٹی میں دفن کر دے ۱۲ منہ [۴] یہ راوی کو شک ہے کہ یوں کہا یا یوں کہا مطلب دونوں لفظوں میں ایک ہے ۱۲ منہ

فِي قِبْلَتِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَزَقَ فِيهِ وَرَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ قَالَ أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا۔

بَابٌ ۲۸۰ عِظَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ فِي إِتْمَامِ الصَّلٰوةِ وَذِكْرِ الْقِبْلَةِ۔

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلَا رُكُوعُكُمْ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي۔

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ فِي الصَّلٰوةِ وَفِي الرُّكُوعِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَائِي كَمَا أَرَاكُمْ۔

بَابٌ ۲۸۱ هَلْ يُقَالُ مَسْجِدُ بَنِي فُلَانٍ۔

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

(قبلہ کی طرف) نہ تھوکے البتہ بائیں طرف یا پاؤں کے تلے تھوک سکتا ہے پھر آپ نے اپنی چادر کا کونا لیا اس میں تھوکا اور کپڑے کو الٹ پلٹ کر دیا فرمایا ایسا کرے [۱]

باب امام لوگوں کو نصیحت کرے کہ نماز کو (اچھی طرح) پورا کریں اور قبلہ کا بیان۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انھوں نے ابوالزناد سے انھوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سمجھتے ہو کہ میرا منہ ادھر ہے (قبلے کی طرف میں تم کو نہیں دیکھتا) خدا کی قسم (بات یہ ہے) مجھ پر نہ تمہارا سجدہ چھپا ہوا ہے اور نہ تمہارا رکوع میں پیٹھ کے پیچھے سے تم کو دیکھ رہا ہوں [۲]

ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انھوں نے ہلال بن علی سے انھوں نے انس بن مالک سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک نماز پڑھائی پھر آپ منبر پر چڑھے پھر نماز کے باب میں اور رکوع کے باب میں فرمایا میں تم کو پیچھے سے بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں جیسے (سامنے سے) دیکھتا ہوں۔

باب کیا یوں کہہ سکتے ہیں کہ فلاں لوگوں کی مسجد [۳]؟

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے

---

[۱] ہمارے زمانہ میں یہی تدبیر بہتر ہے کیوں کہ مسجدیں پختہ ہیں اور ان میں فرش بچھے رہتے ہیں بائیں طرف یا پاؤں کے تلے بھی تھوکنے کی جگہ نہیں ہوتی مکہ میں اکثر لوگ یوں کرتے ہیں کہ اپنی جوتی کے تلے پر تھوک لیتے ہیں پھر تلے سے تلا ملا کر رکھ دیتے ہیں کہ مسجد آلودہ نہ ہو ۱۲ منہ [۲] اس میں علما کا اختلاف ہے بعضوں نے کہا دیکھنے سے مراد علم ہے آپ کو وحی یا الہام سے لوگوں کے حال معلوم ہو جاتے ہیں بعضوں نے کہا یہ آپ کا معجزہ تھا کہ آپ کو پیٹھ کے پیچھے سے اس طرح سے دکھلائی دیتا جیسے کوئی سامنے سے دیکھتا ہے امام بخاری اور ہمارے امام احمد بن حنبل کا یہی قول ہے مواہب لدنیہ میں ہے کہ آنحضرت کے دونوں مونڈھوں کے درمیان سوئی کے ناکہ کی طرح دو آنکھیں تھیں جن سے آپ پیچھے کی چیزیں دیکھ لیتے واللہ اعلم ۱۲ منہ [۳] ابن ابی شیبہ نے ابراہیم نخعی سے نکالا کہ وہ یوں کہنا برا جانتے تھے کہ فلاں شخص کی مسجد کیوں کہ مسجدیں سب اللہ کی ہیں امام بخاری نے باب کی حدیث لا کر یہ ثابت کیا کہ ایسا کہنے میں کوئی قباحت نہیں ہے کیوں کہ فلاں کی مسجد یہ کہنے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کی ملک ہے بلکہ اس مسجد کی شناخت منظور ہے ۱۲ منہ

اَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَاَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِيْمَنْ سَابَقَ بِهَا ؏

خبردی انھوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو گھوڑے (شرط کے لیے) تیار کرائے گئے تھے ان کی دوڑ حفیا سے لے کر اخیر مقام ثنیۃ الوداع تک مقرر کی[1] اور جو گھوڑے (شرط کے لیے) تیار نہیں کیے گئے تھے ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے بنی زریق کی مسجد تک رکھی[2] اور عبداللہ بن عمر ان لوگوں میں تھے جنھوں نے گھوڑے دوڑائے تھے[3]

بَابُ ۲۸۲ الْقِسْمَةِ وَتَعْلِيْقِ الْقِنْوِ فِي الْمَسْجِدِ ؏

باب مسجد میں مال تقسیم کرنا اور مسجد میں کھجور کا خوشہ لٹکانا۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْقِنْوُ الْعِذْقُ وَالْاِثْنَانِ قِنْوَانِ وَالْجَمَاعَةُ اَيْضًا قِنْوَانٌ مِثْلُ صِنْوٍ وَصِنْوَانٍ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْثُرُوْهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ اَكْثَرَ مَالٍ اُتِيَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ جَاءَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ فَمَا كَانَ يَرٰى اَحَدًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ فَاِنِّيْ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ فَحَثَا فِيْ ثَوْبِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهٗ فَلَمْ

امام بخاری نے کہا قنو (عربی زبان میں) خوشہ اور اس کا تثنیہ قنوان ہے اور جمع بھی قنوان ہے جیسے صنو اس کی جمع صنوان[4] اور ابراہیم بن طہمان نے عبدالعزیز بن صہیب سے روایت کی[5] انھوں نے انس سے انھوں نے کہا بحرین سے (جو ایک شہر ہے بصرے اور عمان کے بیچ میں) آپ کے پاس روپیہ[6] آیا آپ نے فرمایا مسجد میں ڈال دو[7] اور یہ ان سب روپیوں سے زیادہ تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پھر آپ نماز کے لیے برآمد ہوئے اور روپیہ کی طرف خیال بھی نہیں کیا جب نماز پڑھ چکے تو تشریف لائے اور روپیہ کے پاس آن بیٹھے پھر جس کسی پر آپ کی نظر پڑی اس کو دینا شروع کیا اتنے میں حضرت عباس آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ مجھ کو بھی دلوائیے (میں زیر بار ہوں) میں نے (بدر کی لڑائی میں) اپنا فدیہ دیا عقیل کا فدیہ دیا آپ نے فرمایا لے لو انھوں نے کئی لپیں بھر کر اپنے کپڑے میں ڈالیں پھر اس کو اٹھانے لگے تو نہ

---

[1] حفیا اور ثنیۃ الوداع دونوں مقاموں کے نام ہیں ان دونوں کے بیچ میں پانچ یا چھ یا سات میل کا فاصلہ ہے ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ اس مسجد کو بنی زریق کی مسجد کہا ۱۲ منہ [3] آپ نے جس گھوڑے کی شرط کرائی تھی اس کا نام سکب تھا حدیث سے یہ نکلا کہ گھوڑ دوڑ کرانا درست ہے قسطلانی نے کہا اسی طرح جہاد کا کل سامان تیار کرنا ۱۲ منہ [4] صنوان اور قنوان یہ دونوں لفظ قرآن شریف میں وارد ہیں امام بخاری نے یہاں ان کی تفسیر بیان کر دی صنو کھجور کے ان درختوں کو کہتے ہیں جو دو تین مل کر ایک ہی جڑ سے نکلتے ہیں ۱۲ منہ [5] امام بخاری نے اس روایت کو ابراہیم بن طہمان سے معلقاً نکالا اور ابونعیم نے مستخرج میں اور حاکم نے مستدرک میں اس کو وصل کیا احمد بن حفص سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے ابراہیم بن طہمان سے ۱۲ منہ [6] یہ ایک لاکھ روپیہ تھا جس کو علاء بن حضرمی نے آپ کے پاس بھیجا تھا یہ پہلا خراج تھا جو آپ کے پاس آیا ۱۲ منہ [7] کیوں کہ اس وقت تک خزانے کا کوئی مقام علیحدہ نہیں بنا تھا۔ ۱۲ منہ ؏

يَسْتَطِعْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أْمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ إِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أْمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ إِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلَهُ فَأَلْقَاهُ عَلٰى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتّٰى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِّنْ حِرْصِهِ فَمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ ۞

اٹھا سکے کہنے لگے یا رسول اللہ کسی کو حکم دیجیے یہ روپیہ مجھ کو اٹھا کر لا دو دے آپ نے فرمایا نہیں (یہ نہیں ہو سکتا) انھوں نے کہا تو پھر آپ خود ہی ذرا اٹھا دیجیے۔ آپ نے فرمایا نہیں (یہ نہیں ہو سکتا) آخر انھوں نے (مجبور ہو کر) اس میں سے کچھ نکال ڈالا پھر اس کو اٹھانے لگے (تو بھی نہ اٹھا سکے) کہنے لگے یا رسول اللہ کسی کو حکم دیجیے وہ یہ روپیہ مجھ کو اٹھا دے آپ نے فرمایا نہیں (یہ نہیں ہو سکتا) انھوں نے کہا آپ ہی ذرا ہاتھ لگا دیجیے۔ آپ نے فرمایا نہیں آخر انھوں نے اور تھوڑا نکال ڈالا پھر اٹھا کر اپنے کندھے پر لاد لیا اور چلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برابر ان کی طرف اپنی آنکھ لگائے رہے جب تک وہ نظر سے چھپے نہیں آپ نے ان کی حرص پر تعجب فرمایا غرض آپ ان روپیوں کے پاس سے اس وقت تک نہ اٹھے جب تک ایک روپیہ بھی باقی رہا۔[۱]

بَابٌ ۲۸۳ مَنْ دُعِيَ لِطَعَامٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَنْ أَجَابَ مِنْهُ ۞

باب مسجد میں کھانے کی دعوت دینا اور مسجد ہی میں دعوت قبول کرنا۔

۴۰۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا قَالَ وَجَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ نَاسٌ فَقُمْتُ فَقَالَ لِي أَرْسَلَكَ أَبُوْ طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے اسحاق بن عبداللہ سے انھوں نے انس سے سنا انھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا آپ کے پاس اور کئی لوگ تھے (یہ حال دیکھ کر) میں کھڑا ہو گیا۔[۲] آپ نے پوچھا تجھ کو ابو طلحہ نے بھیجا میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا کھانے کے لیے بلایا ہے۔ میں نے کہا جی تب آپ نے ان لوگوں سے فرمایا جو آپ کے گرد بیٹھے تھے۔

---

[۱] جب سب تقسیم کر چکے تو اس وقت اٹھے مسلمانوں کا مال مسلمانوں کو دے دیا اپنی ذات کے لیے ایک پیسہ بھی نہ رکھا، مسلمانوں کی بادشاہت اور حکومت اسطرح سے شروع ہوئی تھی کہ جو کچھ آئے وہ ان ہی میں تقسیم ہو جائے جب تو سارے مسلمان یکدل اور یک جان تھے اور دشمن کے مقابلے میں ہر ایک جان دینے کے لیے حاضر تھا اب تو مسلمانوں نے غضب کر رکھا ہے کہ غریب مسلمان فاقوں سے مرتے ہیں اور بادشاہ سلامت اور امرا رنگ رلیاں مناتے ہیں جو کچھ ملک کا روپیہ آئے وہ بادشاہ کی ملک سمجھا جائے لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ ع ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بکجا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس کو نہ تو خود مدد دی، نہ دوسرے کسی سے روپیہ اٹھانے میں مدد دلائی۔ اس سے غرض یہ تھی کہ وہ سمجھ جائیں اور دنیا کے مال کی اتنی حرص نہ کریں حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسجد میں صدقات کی تقسیم درست ہے اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ [۲] انس ڈرے کہ اتنے لوگوں کو دعوت دوں تو کہیں آپ سب کو نہ لے آئیں اور کھانا کم پڑے ۱۲ منہ ۞

انْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ۔

اٹھو پھر آپ چلے اور میں سب لوگوں کے آگے چلا[1]

بَاب ۲۸۴ الْقَضَاءِ وَاللِّعَانِ فِي الْمَسْجِدِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ۔

باب مسجد میں عورتوں مردوں کا فیصلہ کرنا۔ اور لعان کرانا۔

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا شَاهِدٌ ۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا ہم کو ابن شہاب نے انھوں نے سہل بن سعد ساعدی سے کہ ایک شخص (عویمر) نے کہا یا رسول اللہ بتلائیے اگر کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ کسی مرد کو (بدفعلی کرتے ہوئے) پائے تو کیا کرے اس کو مار ڈالے آخر اس شخص اور اس کی بی بی نے مسجد میں لعان کیا میں موجود تھا[2]

بَاب ۲۸۵ اِذَا دَخَلَ بَيْتًا يُصَلِّيْ حَيْثُ شَاءَ اَوْ حَيْثُ اُمِرَ وَلَا يَتَجَسَّسُ ۔

باب جب کسی کے گھر میں جائے تو جہاں چاہے، یا جہاں گھر والا کہے نماز پڑھ لے اور پوچھ پاچھ نہ کرے۔

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ فِيْ مَنْزِلِهٖ فَقَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَاَشَرْتُ لَهٗ اِلٰى مَكَانٍ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے محمود بن ربیع سے انھوں نے عتبان بن مالک سے (جو اندھے تھے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مکان میں تشریف لائے اور فرمایا تو کہاں چاہتا ہے میں تیرے گھر میں کہاں نماز پڑھوں عتبان نے کہا میں نے آپ کو ایک جگہ بتلا دی آپ نے اللہ اکبر کہا اور ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی آپ نے دو رکعتیں (نفل) پڑھیں[3]

بَاب ۲۸۶ الْمَسَاجِدِ فِي الْبُيُوْتِ

باب گھروں میں مسجد بنانا۔

وَصَلَّى الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فِيْ مَسْجِدٍ فِيْ دَارِهٖ جَمَاعَةً

اور براء بن عازب صحابی نے اپنے گھر کی مسجد میں جماعت سے نماز پڑھی۔[4]

---

[1] یہاں امام بخاری نے اس حدیث کو مختصر کر دیا ہے پوری حدیث انشاء اللہ تعالیٰ علامات النبوۃ میں آئے گی انس آگے دوڑ کر اس لیے چلے کہ ابوطلحہ کو خبر کر دیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنے آدمیوں کو لے کر آ رہے ہیں انس نے مسجد میں آپ کو دعوت دی آپ نے وہیں قبول فرمائی یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ [2] اس حدیث کی پوری بحث انشاء اللہ کتاب اللعان میں آئے گی لعان یہ ہے کہ مرد اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائے اور گواہ نہ ہوں اور پہلے مرد سے چار قسمیں لی جاتی ہیں پھر عورت سے باب کی حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسجد میں عدالت کرنا جائز ہے اور یہی صحیح ہے ۱۲ منہ [3] کہ میں نماز کہاں پڑھوں یہ جگہ پاک ہے یا ناپاک ہے یہ سب باتیں حدیث کے خلاف ہیں ہر جگہ اور ہر چیز پاک ہے جب تک اس کی نجاست کا یقین نہ ہو باب کا مطلب حدیث سے اس طرح پر نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبان سے فرمایا تو جہاں چاہے میں وہاں نماز پڑھ سکتا ہوں اور آپ نے جو عتبان سے پوچھا اس کی وجہ یہ تھی کہ انھوں نے آپ کو اپنے گھر میں ایک جگہ نماز پڑھنے کے لیے بلایا تھا ۱۲ منہ [4] معلوم ہوا نفل نمازوں کو بھی جماعت سے ادا کر سکتے ہیں اس حدیث کی تفصیل آگے آتی ہے ۱۲ منہ [5] اس کو ابن ابی شیبہ نے نکالا ۱۲ منہ

٤١١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ بِهِمْ وَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ تَأْتِينِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حِينَ دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ قَالَ فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِنِ أَوِ ابْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل بن خالد نے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے کہا مجھ سے محمود بن ربیع انصاری نے بیان کیا کہ عتبان بن مالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے اور ان انصاری لوگوں میں جو بدر کی لڑائی میں حاضر تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میری بینائی بگڑی معلوم ہوتی ہے[1] اور میں اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھایا کرتا ہوں جب مینہ برستا ہے اور وہ نالہ بہنے لگتا ہے جو میرے اور ان کے بیچ میں ہے تو میں ان کی مسجد میں نہیں جا سکتا کہ ان کے ساتھ نماز پڑھوں میں چاہتا ہوں یا رسول اللہ آپ میرے پاس تشریف لائیے اور میرے گھر میں نماز پڑھ دیجئے میں اس جگہ کو نماز گاہ بنا لوں راوی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبان سے یہ فرمایا اچھا میں ایسا کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ عتبانؓ نے کہا پھر (دوسرے دن) صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ دونوں مل کر دن چڑھے میرے پاس آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اجازت دی آپ اندر آئے اور ابھی بیٹھے بھی نہیں کہ آپ نے فرمایا تو اپنے گھر میں کس جگہ پسند کرتا ہے میں وہاں نماز پڑھوں عتبان نے کہا میں نے آپ کو گھر کا ایک کونا بتا دیا تو آپ کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا ہم بھی کھڑے ہوئے اور صف باندھی آپ نے دو رکعتیں (نفل) پڑھ کر سلام پھیرا اور ہم نے کچھ حلیم تیار کر کے آپ کو روک لیا[2] (جانے نہ دیا) پھر محلہ کے اور کئی آدمی بھی گھر میں آن کر جمع ہو گئے ان میں ایک شخص (جس کا نام نہیں معلوم) کہنے لگا مالک بن دخیشن یا مالک بن دخشن کہاں ہے کسی نے کہا (عتبان نے) وہ تو منافق ہے اللہ اور

---

[1] اس وقت ان کی آنکھیں بالکل اندھی نہ ہوں گی جیسے طبرانی اور اسماعیلی کی روایت سے نکلتا ہے بخاری کی ایک روایت میں ہے وہ اندھے تھے تو شاید بعد کو اندھے ہو گئے ہوں گے ۱۲ منہ

[2] یعنی اس کے کھانے کے واسطے آپکو روک رکھا واپس جانے نہ دیا حلیم ترجمہ ہے خزیرہ کا خزیرہ اس طرح بنتا ہے کہ گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کریں پھر بہت سا پانی ڈال کر اس کو چڑھا دیں جب پک جاوے تو اس پر آٹا چھڑک دیں اور جو گوشت نہ ہو صرف آٹا ہو تو اس کو عصیدہ کہتے ہیں نہ کہ خزیرہ ۱۲ منہ

مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذٰلِكَ اَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّا نَرٰى وَجْهَهٗ وَنَصِيْحَتَهٗ اِلَى الْمُنَافِقِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِيَّ وَهُوَ اَحَدُ بَنِيْ سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَصَدَّقَهٗ بِذٰلِكَ ۔

اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا ایسامت کہو کیا تو یہ نہیں دیکھتا کہ وہ خالص خدا کی رضامندی کے لیے لاالہ الا اللہ کہتا ہے تب وہ بولا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے (اصل حال یہ ہے) بظاہر تو ہم اس کی توجہ اور اس کی دوستی منافقوں ہی کی طرف پاتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے تو دوزخ کو اس شخص پر حرام کر دیا ہے[1] جو خالص خدا کی رضامندی کے لیے لاالہ الا اللہ کہے ابن شہاب نے کہا میں نے محمود سے یہ حدیث سن کر حصین ابن محمد انصاری سے پوچھا وہ بنی سالم کے شریف لوگوں میں سے تھا کہ محمود کی یہ حدیث کیسی ہے اس نے کہا کہ محمود سچا ہے[2]

بَابُ ۲۸۷ اَلتَّيَمُّنِ فِيْ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهٖ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَاُ بِرِجْلِهِ الْيُمْنٰى فَاِذَا خَرَجَ بَدَاَ بِرِجْلِهِ الْيُسْرٰى ۔

باب مسجد میں گھستے وقت اور دوسرے کاموں میں داہنی طرف سے شروع کرنا

اور عبداللہ بن عمرؓ مسجد میں جاتے وقت پہلے داہنا پاؤں رکھتے جب وہاں سے نکلتے تو پہلے بایاں پاؤں نکالتے[3]

۴۱۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَاْنِهٖ كُلِّهٖ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انھوں نے اشعث بن سلیم سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے مسروق سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں جہاں تک ہو سکتا داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے طہارت میں کنگھی کرنے میں جوتا پہننے میں۔

بَابُ ۲۸۸ هَلْ يُنْبَشُ قُبُوْرُ مُشْرِكِي الْجَاهِلِيَّةِ وَيُتَّخَذُ مَكَانُهَا مَسَاجِدَ ۔

باب کیا جاہلیت کے زمانہ کی مشرکوں کی قبریں کھود ڈالنا اور ان کی جگہ مسجد بنانا درست ہے[4]؟

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ

کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ یہودیوں پر لعنت کرے

---

[1] یعنی دوزخ کا وہ طبقہ جو کافروں اور منافقوں کے لیے بنا ہے یا دوزخ میں ہمیشہ رہنا اس صورت میں یہ حدیث ان حدیثوں کے خلاف نہ ہوگی جن سے موحدوں کا دوزخ میں جانا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے نکالا جانا ثابت ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] شاید حصین نے بھی یہ حدیث عتبان سے سنی ہوگی اور احتمال ہے کہ اور کسی سے سنی ہو ۱۲ منہ [3] یہ اثر موصولاً ابن عمر سے نہیں ملا البتہ حاکم نے مستدرک میں انس سے روایت کیا جب تو مسجد میں جانے لگے تو سنت یہ ہے کہ پہلے داہنا پاؤں رکھے اور جب نکلنے لگے تو پہلے بایاں پاؤں نکالے ۱۲ منہ [4] حافظ نے کہا یہ خاص ہے مشرکوں کی قبروں سے لیکن پیغمبروں کی، اور جو ان کے تابع ہیں ان کی قبریں کھودنا درست نہیں کیونکہ اس میں ان کی تذلیل ہے اور مشرکوں کی کوئی عزت نہیں ۱۲ منہ ۔

اتَّخَذُوا قُبُورَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي الْقُبُورِ وَرَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُصَلِّي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ الْقَبْرَ الْقَبْرَ وَلَمْ يَاْمُرْهُ بِالْاِعَادَةِ

انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا[1] اور قبروں میں نماز مکروہ ہونے کا بیان اور حضرت عمرؓ نے انس کو ایک قبر کے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو کہنے لگے قبر ہے قبر[2] اور ان کو نماز لوٹانے کا حکم نہ دیا[3]

۴۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَذَكَرَتَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُولٰٓئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؏

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انھوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انھوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ دونوں نے ایک گرجے کا ذکر کیا۔ جس کو حبش کے ملک میں دیکھا تھا اس میں مورتیں تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ان لوگوں کا یہ قاعدہ تھا۔ جب ان میں کوئی اچھا شخص مرجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس میں یہ مورتیں رکھتے قیامت کے دن یہ لوگ اللہ کے سامنے ساری مخلوق سے بدتر ہوں گے[4]

۴۱۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَ اَعْلَى الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُّقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ اَرْبَعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انھوں نے ابوالتیاح یزید بن حمید سے انھوں نے انس سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب مکہ سے) مدینہ میں تشریف لائے تو مدینہ کے بلند حصے میں بنی عمرو بن عوف کے قبیلے میں اترے وہاں چوبیس راتیں آپ رہے (یا چودہ راتیں) پھر آپ نے بنی نجار کے

---

[1] اس حدیث کو خود امام بخاری نے باب الوفاۃ میں وصل کیا جب پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنانے والوں پر لعنت ہوئی حالاں کہ مسجد میں اللہ کی عبادت ہوتی ہے تو خود پیغمبروں کی قبر کی عبادت کرنا یا اولیاء اللہ کی قبروں کی کس قدر باعث لعن ہوگا اللہ بچائے ہمارے زمانہ میں یہ بلا عام ہوگئی ہے لوگ قبروں کو جاکر سجدہ کرتے ہیں انکا طواف کرتے ہیں جو صریحاً شرک ہے ۱۲ منہ [2] اس اثر کو ابو نعیم نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس سے معلوم ہوا کہ نماز تو قبروں میں صحیح ہو جائے گی۔ لیکن مکروہ ہوگی۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے قسطلانی نے کہا قبر کی طرف نماز پڑھے یا قبر کے اوپر یا قبروں کے بیچ میں ہر طرح نماز مکروہ ہے ۱۲ منہ [4] معلوم ہوا کہ بزرگوں کی قبروں پر مسجد بنانا یہ یہود اور نصاریٰ کی عادت ہے دنیا میں بت پرستی کا رواج یوں ہی ہوا ہے حضرت آدم علیہ السلام کے بعد چند لوگوں نے یہ کیا کہ اپنی عبادت کے مقام میں بزرگوں کی مورتیں رکھنے لگے اس خیال سے کہ ان کے دیکھا دیکھی عبادت کا خوب شوق پیدا ہو لیکن عبادت خدا ہی کی کرتے رہے پھر ان کے مرجانے کے بعد شیطان نے ان کی اولاد کو یوں بھڑکایا کہ تمہارے بزرگ لوگ ان مورتوں کی تعظیم کیا کرتے تھے تم بھی ان کی تعظیم کرو آخر رفتہ رفتہ ان کی پرستش کرنے لگے ہمارے پیغمبر صاحب نے بت پرستی کی جڑ ہی کاٹ دی اور تصویر تک بنانا اور رکھنا حرام کر دیا ۱۲ منہ ؏

إِلَى بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِينَ السُّيُوفَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَأَنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوا لَا وَاللهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَنَسٌ فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَفِيهِ خَرِبٌ وَفِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

بَابُ ۲۸۹ الصَّلٰوةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ.

۴۱۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ

لوگوں کو بلا بھیجا[۱] وہ تلواریں لٹکائے حاضر ہوئے انس نے کہا گویا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہیں ابوبکر آپ کی خواصی میں بنی نجار کے لوگ آپ کے گرد (اس جلوس سے سواری چلی) یہاں تک کہ آپ ابوایوب کے جلوخانہ میں اترے آپ کو پسند تھا جہاں نماز کا وقت آ جائے وہاں نماز پڑھ لیں اور آپ (شروع میں) بکریوں کے تھان میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے (پھر) آپ نے مسجد بنانے کا حکم دیا تو بنی نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا ان سے فرمایا بنی نجار تم اپنے اس باغ کی قیمت مجھ سے چکا لو انہوں نے کہا نہیں قسم خدا کی ہم تو اس کا مول اللہ تعالیٰ ہی سے لیں گے. انس نے کہا میں تم لوگوں کو بتلاؤں اس باغ میں تھا. کیا مشرکوں کی قبریں اور کھنڈر کچھ کھجور کے درخت آپ نے حکم دیا تو مشرکوں کی قبریں کھود ڈالیں[۲] (ان کی ہڈیاں پھینک دیں) پھر کھنڈر (سب) برابر کیے اور کھجور کے درخت کاٹ کر ان کی لکڑیاں قبلے کی طرف جما دیں اس کے دونوں طرف پتھروں کا اڑانا دیا صحابہؓ شعریں پڑھ پڑھ کر پتھر ڈھو رہے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ شعریں پڑھتے جاتے تھے[۳] آپ یہ فرماتے تھے فائدہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا فائدہ. بخش دے انصار اور پردیسیوں کو اے خدا[۴]

باب بکریوں کے تھانوں میں نماز پڑھنا.

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے ابوالتیاح سے انھوں نے انس بن مالکؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے تھانوں میں نماز پڑھ لیتے تھے.[۵] ابوالتیاح نے

---

[۱] ان لوگوں سے آپ کی قرابت تھی آپ کے دادا عبدالمطلب کی ان لوگوں میں ننہیال تھی یہ لوگ تلواریں باندھ کر اس لیے آئے کہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ ہر طرح آپ کی مدد کو اور آپ کے ساتھ لڑنے مرنے کو حاضر ہیں ۱۲ منہ [۲] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے معلوم ہوا کہ مقبرے میں سے اگر مُردوں کی ہڈیاں قبریں کھود کر پھینک دی جائیں تو پھر وہاں نماز پڑھنا درست ہے ۱۲ منہ [۳] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعر تصنیف نہیں کر سکتے تھے لیکن شعر پڑھ سکتے تھے اور یہ شعر جو آپ نے پڑھے اس کو عرف میں شعر نہیں کہتے کیونکہ شعر میں شاعر کا قصد ضرور ہے اور جو کلام بطور اتفاق موزوں نکل آئے وہ شعر نہیں ہوتا ۱۲ منہ [۴] پردیسیوں سے مہاجرین مراد ہیں یعنی مکہ والے جو اپنا دیس چھوڑ کر مدینہ میں آ گئے تھے ۱۲ منہ [۵] اس حدیث سے شافعیہ کا رد ہوا جو کہتے ہیں بکریوں کا پیشاب اور ان کا پاخانہ نجس ہے کیوں کہ بکریوں کے تھان ان کے پیشاب اور پاخانہ سے آلودہ رہتے ہیں ۱۲ منہ

سَمِعْتُهُ بَعْدُ يَقُولُ كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ۔

(یا شعبہ نے کہا پھر میں نے انس (یا ابوالتیاح) سے سنا وہ کہتے تھے آپ مسجد بننے سے پہلے بکریوں کے تھانوں میں نماز پڑھ لیتے۔

بَابُ ۲۹۰ الصَّلٰوةِ فِي مَوَاضِعِ الْإِبِلِ

باب اونٹوں کے تھانوں میں نماز پڑھنا[1]

۴۱۶ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي إِلَى بَعِيرِهِ وَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

ہم سے صدقہ ابن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن حیان نے کہا ہم سے عبیداللہ بن عبداللہ نے انھوں نے نافع سے انھوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ کو اپنے اونٹ کی طرف نماز پڑھتے دیکھا انھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا۔

بَابُ ۲۹۱ مَنْ صَلَّى وَقُدَّامَهُ تَنُّوْرٌ أَوْ نَارٌ أَوْ شَيْءٌ مِمَّا يُعْبَدُ فَأَرَادَ بِهِ وَجْهَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ

باب اگر کوئی شخص نماز پڑھے اس کے سامنے تنور ہو یا آگ ہو یا اور کوئی ایسی چیز جس کی مشرک پوجا کرتے ہیں لیکن اس کی نیت اللہ کے پوجنے کی ہو (تو نماز درست ہے)

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ وَأَنَا أُصَلِّي۔

اور زہری نے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میرے سامنے لائی گئی اور میں نماز پڑھ رہا تھا[2]

۴۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أُرِيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انھوں نے امام مالک سے انھوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے عطاء ابن یسار سے انھوں نے عبداللہ بن عباس سے انھوں نے کہا سورج گہن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (کسوف کی) نماز پڑھی پھر فرمایا مجھے (نماز میں[3]) دوزخ دکھلائی گئی میں نے آج کی طرح کبھی کوئی ڈراؤنی چیز نہیں دیکھی۔

بَابُ ۲۹۲ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِي الْمَقَابِرِ

باب مقبروں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے[4]

---

[1] امام مالک اور شافعی نے اونٹوں کے تھان میں نماز مکروہ رکھی ہے امام بخاری نے ان پر رد کیا اور حق یہ ہے کہ اونٹوں کے تھانوں میں نماز حرام ہے اور جو کوئی وہاں نماز پڑھے اس پر اعادہ لازم ہے ہمارے امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث کا یہی قول ہے۔ ابن حزم نے کہا اونٹوں کے تھان میں نماز منع ہونے کی حدیثیں متواتر ہیں جن سے یقین حاصل ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو امام بخاری نے خود وصل کیا باب وقت الظہر میں اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر نمازی کے سامنے یہ چیزیں ہوں تو نماز بلاکراہت جائز ہوگی لیکن حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہوگی ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کہ نماز میں انگار کے سامنے ہونے سے نماز میں کوئی خلل نہیں ہوتا ۱۲ منہ [4] اس باب میں ایک صریح حدیث ہے کہ میرے لیے ساری زمین مسجد بنائی گئی مگر مقبرہ اور حمام لیکن وہ امام بخاری کی شرط پر نہ تھی اس لیے اس کو نہ لاسکے ہمارے امام احمد بن حنبل کا یہ قول ہے کہ مقبرے میں نماز حرام ہے خواہ مسلمانوں کا مقبرہ ہو یا کافروں کا اور ابوحنیفہؒ اور ثوری اور اوزاعی نے اس کو مکروہ اور امام مالک نے جائز رکھا ہے ۱۲ منہ۔

۴۱۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انھوں نے عبید اللہ بن عمرؓ سے انھوں نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم اپنے گھروں میں (بھی) نماز (نفل وغیرہ) پڑھا کرو ان کو قبریں مت بناؤ[1]

بَابُ ۲۹۳ الصَّلٰوةِ فِي مَوَاضِعِ الْخَسْفِ وَالْعَذَابِ

وَيُذْكَرُ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَرِهَ الصَّلٰوةَ بِخَسْفِ بَابِلَ۔

باب جہاں زمین دھنس گئی یا اور کوئی عذاب اترا وہاں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

اور حضرت علیؓ سے منقول ہے انھوں نے بابل میں جہاں زمین دھنسی ہے نماز کو مکروہ سمجھا[2]

۴۱۹ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا اَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ لَا يُصِيبُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ۔

ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انھوں نے عبداللہ بن دینار سے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان عذاب والے مقاموں میں مت جاؤ مگر روتے رہو (اللہ سے ڈرتے ہوئے) اگر تم روتے نہ ہو تو ان کے مقاموں میں مت جاؤ ایسا نہ ہو ان کا سا عذاب تم پر بھی اترے[3]

بَابُ ۲۹۴ الصَّلٰوةِ فِي الْبِيعَةِ

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّا لَا نَدْخُلُ كَنَائِسَكُمْ مِنْ أَجْلِ التَّمَاثِيلِ الَّتِي فِيهَا الصُّوَرُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلِّي فِي الْبِيعَةِ إِلَّا بِيعَةً فِيهَا تَمَاثِيلُ۔

باب گرجا میں نماز پڑھنے کا بیان

اور حضرت عمرؓ نے کہا (او نصرانیو) ہم تمہارے گرجاؤں میں اس وجہ سے نہیں جاتے کہ وہاں مورتیں تصویریں ہیں[4] اور عبداللہ بن عباس گرجا میں نماز پڑھ لیتے مگر اس گرجا میں نہ پڑھتے جہاں مورتیں ہوتیں[5]

۴۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ ابن سلیمان نے خبر دی انھوں نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ حضرت بی بی ام سلمہؓ نے آنحضرت صلی اللہ

---

[1] دوسری روایت میں یوں ہے ان کو مقبرہ مت بناؤ اس کو امام مسلم نے نکالا یعنی جیسے قبروں میں مردے نماز نہیں پڑھتے یا مقبروں میں نماز نہیں پڑھی جاتی ویسا اپنے گھروں کو مت کرو ۱۲ منہ [2] بابل کوفہ کی زمین اور اس کے گرد گرد کی جہاں نمرود مردود نے بڑی عمارت بنائی تھی اللہ نے اس کو دھنسا دیا ۱۲ منہ [3] یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب غزوہ تبوک میں حجر پر سے گذرے جہاں ثمود کی قوم بستی تھی اور عذاب اتر کر وہ سب ہلاک ہو گئے تھے ۱۲ منہ [4] اس اثر کو عبدالرزاق نے نکالا ۱۲ منہ [5] اس کو بغوی نے جعدیات میں وصل کیا ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ كَنِيسَةً رَأَتْهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ فَذَكَرَتْ لَهُ مَا رَأَتْ فِيهَا مِنَ الصُّوَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُولَئِكَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ أَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ

علیہ وسلم سے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کو انھوں نے حبش کے ملک میں دیکھا تھا اس کا نام ماریہ تھا اس میں جو مورتیں دیکھیں وہ بیان کیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں ان میں جب کوئی نیک بندہ مرجاتا یا یوں فرمایا نیک مرد، تو وہ اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور وہاں یہ مورتیں اتارتے اللہ کے نزدیک یہ لوگ ساری مخلوقات میں برے ہیں [۱]

باب ۲۹۵

باب

۴۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نُزِلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا ٭

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے انھوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اخیر وقت ہوا تو آپ ایک چادر اپنے منہ پر ڈالنے لگے جب گھبراتے تو منہ کھول دیتے اور اسی حال میں یوں فرماتے اللہ کی پھٹکار یہود اور نصاریٰ پر انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔ آپ یہ فرما کر (اپنی امت کو) ایسے کام سے ڈراتے تھے [۲]

۴۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ٭

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انھوں نے امام مالک سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے سعید بن مسیب سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ یہودیوں کا ناس کرے انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا [۳]

باب ۲۹۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا ٭

باب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا میرے لیے ساری زمین مسجد اور پاک کرنے والی بنائی گئی [۴]

---

[۱] اس حدیث سے ترجمہ یوں نکلتا ہے کہ اس میں یہ ذکر ہے وہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اس میں یہ اشارہ ہوا کہ مسلمان کو گرجا میں نماز پڑھنا منع ہے کیونکہ احتمال ہے کہ گرجا کی جگہ پہلے قبر ہو اور مسلمان کے نماز پڑھنے سے وہ مسجد ہو جائے کذا فی الفتح ۱۲ منہ [۲] کہیں وہ بھی آپ کی قبر کو مسجد نہ بنالیں اور اس کی پرستش شروع نہ کردیں دوسری حدیث میں ہے میری قبر کو عید نہ بناؤ تیسری حدیث میں ہے یا اللہ میری قبر کو بت نہ کر دیجیو کہ لوگ اس کو پوجیں سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیغمبر ہونیکی یہی نشانی بس کرتی ہے کہ آپ نے اپنے کو ہمیشہ بندہ کہا اور وفات کے وقت بھی اپنی امت کو ڈرایا کہیں بندگی سے آپ کو چڑھا کر خدائی تک نہ پہنچا دیں ۱۲ منہ [۳] اس حدیث میں صرف یہود کا ذکر ہے اور اگلی حدیث میں یہود اور انصاری دونوں کا یہود کے تو پیغمبر بہت گذرے ہیں اور ان کو نصاریٰ بھی مانتے ہیں تو نصاریٰ کے بھی پیغمبر ہوئے بعضوں نے کہا نصاریٰ حواریین کو بھی رسول یعنی پیغمبر جانتے ہیں ۱۲ منہ

[۴] یعنی زمین کی ہر چیز پر نماز اور اس سے تیمم کرنا درست ہے مگر جہاں کوئی دلیل اس کی ہو کہ وہ نجس ہے یا وہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے ۱۲ منہ ٭

۴۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ هُوَ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ.

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم سے ابو الحکیم سیار نے کہا ہم سے یزید بن صہیب فقیر نے کہا ہم سے جابر بن عبداللہ انصاری نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو پانچ باتیں ایسی ملیں جو مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں پہلے یہ کہ ایک مہینے کی راہ سے میرا رعب ڈال کر میری مدد کی گئی دوسرے یہ کہ ساری زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنائی گئی میری امت کے جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھ لے تیسرے لوٹ کے مال میرے لیے درست کیے گئے چوتھے یہ کہ (اگلے زمانے میں) ہر پیغمبر خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا اور میں عام سب لوگوں کی طرف بھیجا گیا پانچویں مجھ کو شفاعت عظمیٰ ملی [1]

بَابُ ۲۹۷ نَوْمِ الْمَرْأَةِ فِي الْمَسْجِدِ.

باب عورت کا مسجد میں سونا۔

۴۲۴ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ وَلِيدَةً كَانَتْ سَوْدَاءَ لِحَيٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَأَعْتَقُوهَا فَكَانَتْ مَعَهُمْ قَالَتْ فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَّهُمْ عَلَيْهَا وِشَاحٌ أَحْمَرُ مِنْ سُيُورٍ قَالَتْ فَوَضَعَتْهُ أَوْ وَقَعَ مِنْهَا فَمَرَّتْ بِهِ حُدَيَّاةٌ وَهُوَ مُلْقًى فَحَسِبَتْهُ لَحْمًا فَخَطِفَتْهُ قَالَتْ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ قَالَتْ فَاتَّهَمُونِي بِهِ قَالَتْ فَطَفِقُوا يُفَتِّشُونِي حَتَّى فَتَّشُوا قُبُلَهَا قَالَتْ وَاللهِ إِنِّي لَقَائِمَةٌ مَعَهُمْ إِذْ مَرَّتِ الْحُدَيَّاةُ فَأَلْقَتْهُ قَالَتْ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ قَالَتْ

ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انھوں نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے حضرت عائشہ سے عرب کے کسی قبیلے کے پاس ایک کالی لونڈی تھی انھوں نے اس کو آزاد کر دیا تھا وہ ان کے ساتھ رہتی ایک بار ایسا ہوا اس قبیلے کی ایک لڑکی جو دلہن تھی (نہانے کو) نکلی اس کا کمربند لال تسموں کا تھا اس نے وہ کمربند اتار کر رکھ دیا یا اس کے بدن سے گر گیا ایک چیل نے اس کو دیکھا وہ پڑا ہوا تھا (لال لال) گوشت سمجھ کر اس کو جھپٹ لے گئی قبیلے کے لوگوں نے وہ کمربند ڈھونڈھا کہیں نہ ملا اس لونڈی نے کہا ان لوگوں نے مجھ پر چوری کی تہمت لگائی اور میری تلاشی لینے لگے یہانتک کہ میری شرمگاہ بھی دیکھی اس لونڈی نے کہا قسم اللہ کی میں (چپ صبر کیے ہوئے) ان کے ساتھ کھڑی تھی [2] اتنے میں وہی چیل آئی اور کمربند اس نے

۱؎ یہ حدیث اوپر کتاب التیمم میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۲؎ ثابت کی روایت میں اتنا زیادہ ہے میں نے اللہ سے دعا کی یا اللہ اب تو ہی اس تہمت سے نجات دینے والا ہے حدیث سے یہ نکلا کہ عورت رات کو مسجد میں رہ سکتی ہے بشرطیکہ فتنے کا ڈر نہ ہو اور مسجد میں خیمہ وغیرہ لگانا درست ہے اور مظلوم کی دعا جلد قبول ہوتی ہے گو وہ کافر ہو ۱۲ منہ۔

فَقُلْتُ هٰذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهٖ زَعَمْتُمْ وَ أَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ وَهُوَ ذَا هُوَ قَالَتْ فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ لَهَا خِبَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ حِفْشٌ قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِيْنِي فَتَحَدَّثُ عِنْدِي قَالَتْ فَلَا تَجْلِسُ عِنْدِي مَجْلِسًا إِلَّا قَالَتْ

وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا
أَلَا إِنَّهٗ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي

قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَا شَأْنُكِ لَا تَقْعُدِينَ مَعِي مَقْعَدًا إِلَّا قُلْتِ هٰذَا قَالَتْ فَحَدَّثَتْنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ

پھینک دیا وہ ان کے بیچ میں گرا تب میں نے ان لوگوں سے کہا تم اسی کی چوری مجھ پر لگاتے تھے اور میں تو اس سے پاک تھی یہ اب اپنا کمربند لیو (اور میرا پیچھا چھوڑو) حضرت عائشہؓ نے کہا پھر وہ لونڈی[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلی آئی اور مسلمان ہوگئی اس کا خیمہ یا جھونپڑا مسجد میں تھا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا وہ (کبھی کبھی) میرے پاس آتی اور مجھ سے باتیں کرتی مگر جب کبھی میرے پاس آن کر بیٹھتی تو یہ شعر ضرور پڑھتی کمربند کا دن خدا کے عجائب میں سے ہے[2]۔ اسی نے چھڑایا مجھے کفر کے ملک سے حضرت عائشہ نے کہا میں نے اس سے پوچھا یہ کیا بات ہے جب تو میرے پاس کبھی بیٹھتی ہے تو یہ شعر پڑھتی ہے تب اس نے یہ ساری کہانی مجھ سے بیان کی۔

بَابُ ٢٩٨ نَوْمِ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ

باب مردوں کا مسجد میں سونا۔

وَقَالَ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَدِمَ رَهْطٌ مِنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا فِي الصُّفَّةِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ كَانَ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ الْفُقَرَاءَ۔

اور ابو قلابہ عبداللہ بن زید نے انس بن مالک سے روایت کیا عکل قبیلے کے کچھ لوگ جو دس سے کم تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ وہ مسجد کے سائبان میں رہا کرتے تھے[3] اور عبدالرحمن بن ابی بکر نے کہا مسجد کے سائبان میں رہنے والے فقیر لوگ تھے[4]۔

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ أَنَّهٗ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ أَعْزَبُ لَا أَهْلَ لَهٗ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انھوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ بن عمر نے خبر دی وہ (اچھے خاصے) جوان مجرد تھے ان کی بی بی نہ تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں سویا کرتے۔

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے۔ انھوں نے اپنے باپ ابو حازم سلمہ بن

---

[1] اپنا ملک چھوڑ کر مدینہ میں ۱۲ منہ [2] یعنی یہ دن بھی اس کی قدرت کے عجیب دنوں میں سے تھا ۱۲ منہ [3] یہ اکثر علما کے نزدیک جائز ہے لیکن ابن عباس اور ابن مسعود سے اس کی کراہت منقول ہے ۱۲ منہ [4] اس حدیث کو خود امام بخاری نے اسی لفظ سے باب المحاربین میں نکالا ۱۲ منہ [5] اسی روایت کو خود امام بخاری نے علامات النبوۃ میں وصل کیا۔ یہ سائبان یعنی صفہ میں رہنے والے محتاج لوگ تھے جن کا نہ گھر تھا نہ بار نہ جورو نہ جاتا ہمیشہ مسجد میں پڑے رہتے کہتے ہیں یہ ستر آدمی تھے ان کو اصحاب صفہ کہا کرتے بعضوں نے کہا صوفی کا لفظ اصل میں صفی تھا کثرت استعمال سے صوفی کہنے لگے فقیروں اور درویشوں کی ابتدا انہی لوگوں سے ہوئی ۱۲ منہ

ابْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ قَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ وَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُوْلُ قُمْ أَبَا تُرَابٍ قُمْ أَبَا تُرَابٍ ۔

دینار سے انھوں نے سہل بن سعدؓ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ زہرا (اپنی صاحبزادی) کے گھر میں آئے اور حضرت علی کو گھر میں نہ پایا پوچھا تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے[1] وہ کہنے لگیں مجھ میں ان میں کچھ تکرار ہوئی تو وہ مجھ پر غصے ہو کر چلے گئے یہاں نہیں سوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی آدمی سے (سہل سے) فرمایا دیکھو علی کہاں ہیں وہ آدمی گیا اور کہنے لگا یارسول اللہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) آئے حضرت علیؓ لیٹے ہوئے تھے ایک طرف سے ان کی چادر کھسک گئی تھی اور ان کے بدن سے مٹی لگ گئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خود اپنے ہاتھ سے) ان کی مٹی پونچھنے لگے اور فرمانے لگے ابوتراب اٹھ ابوتراب اٹھ[2]

۴۲۷ - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِي أَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ ۔

ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انھوں نے اپنے باپ فضیل سے انھوں نے ابو حازم سلمان سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے کہا میں نے صفہ والوں میں سے[3] ستر آدمی ایسے دیکھے جن کے پاس چادر تک نہ تھی یا تو فقط تہ بند تھا یا فقط کمل جس کو انھوں نے گردن سے باندھ لیا تھا بعضا تو آدھی پنڈلیوں تک پہنچتا اور بعضا ٹخنوں تک وہ اس کو ہاتھ سے سمیٹے رہتے اس ڈر سے کہ کہیں ان کا ستر نہ کھل جائے۔

بَابُ ۲۹۹ الصَّلٰوةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

باب جب سفر سے آئے تو نماز پڑھنا۔

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور کعب بن مالک نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے

---

[1] حالاں کہ حضرت علیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے تھے مگر عرب کے محاورہ میں باپ کے عزیزوں کو بھی چچا کا بیٹا کہتے ہیں آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ تمہارے خاوند کہاں ہیں اور قرابت کا ذکر کیا تاکہ حضرت فاطمہؓ کو ان کی محبت پیدا ہو ۱۲ منہ [2] تراب عربی میں مٹی کو کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کی کنیت ابوتراب رکھی حضرت علیؓ کو جو کوئی اس کنیت سے پکارتا تو وہ خوش ہوتے اس حدیث سے مسجد میں سونے کا جواز ثابت ہوا اور حضرت علیؓ کی بڑی فضیلت نکلی ۱۲ منہ [3] صفہ کہتے ہیں مسجد کے سائبان کو ان لوگوں کا ذکر ابھی گذر چکا۔ امام بخاری نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ مسجد میں سونا اور رہنا درست ہے کیوں کہ یہ صفہ والے درویش تھے ان کا گھر بار نہ تھا رات دن مسجد ہی میں پڑے رہتے ۱۲ منہ [4] سنت یہ ہے کہ آدمی جب سفر کر کے اپنے گھر کو آئے تو گھر میں جانے سے پہلے مسجد میں دو رکعتیں نفل پڑھ کر گھر میں جائے گویا حق تعالیٰ کا شکریہ ادا کرے کہ اس کو مع الخیر سفر سے واپس لایا گھر پہنچایا ۱۲ منہ [5] اس حدیث کو خود امام بخاری نے مغازی میں نکالا ۱۲ منہ ۔

وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰی فِیْهِ

۴۲۸ ـ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرٌ اُرَاهُ قَالَ ضُحًی فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَیْنِ وَكَانَ لِیْ عَلَیْهِ دَیْنٌ فَقَضَانِیْ وَزَادَنِیْ ۞

لوٹ کر مدینہ میں) آتے تو پہلے مسجد میں جاتے وہاں نماز پڑھتے[1]

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر نے کہا ہم سے محارب بن دثار نے انھوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضؓ سے انھوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے مسعر نے کہا میں سمجھتا ہوں محارب نے یہ کہا چاشت کے وقت تو آپ نے فرمایا دو رکعتیں پڑھ لے اور میرا کچھ قرض آنحضرتؐ پر آتا تھا۔ آپ نے وہ ادا کیا کچھ زیادہ دیا[2]

بَابٌ ۳۰۰ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْكَعْ رَكْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ ۔

باب جب کوئی مسجد میں جائے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (تحیۃ المسجد کی) پڑھ لے۔

۴۲۹ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمٍ الزُّرَقِیِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ السَّلَمِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْكَعْ رَكْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے انھوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے انھوں نے ابو قتادہ سلمی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (تحیۃ المسجد کی) پڑھ لے۔

بَابٌ ۳۰۱ الْحَدَثِ فِی الْمَسْجِدِ ۞

باب مسجد میں حدث ہونا۔

۴۳۰ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ مَا لَمْ یُحْدِثْ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے ابو الزناد سے انھوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے انھوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس شخص کیلیے دعا کرتے رہتے ہیں جو اپنی نماز کی جگہ میں جہاں اس نے (مسجد میں) نماز پڑھی ہے بیٹھا رہے جب تک اس کو حدث نہ ہو فرشتے یوں کہتے ہیں

---

[1] یہ حدیث اوپر کتاب التیمم میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے اس حدیث کو بیس مقاموں میں روایت کیا کہیں مختصر اور یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب جابر رضؓ سفر سے آئے تھے جیسے دوسری روایتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے تو حدیث ترجمہ باب کے مطابق ہو گئی مغلطائی مغلطہ میں پڑ گئے انھوں نے یہ اعتراض کیا کہ حدیث سے باب کا مطلب نہیں نکلتا ۱۲ منہ [3] گو کوئی وقت ہو اور گو امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور حنفیہ نے جو کہا ہے کہ خطبے کے وقت کوئی آدمی تو تحیۃ المسجد نہ پڑھے یوں ہی بیٹھ جائے یہ غلط ہے سلیک کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے پڑھنے کا حکم دیا اور آپ خطبہ پڑھ رہے تھے ہمارے زمانہ میں جاہلوں نے یہ عادت کر لی ہے کہ پہلے مسجد میں آتے ہی بیٹھ جاتے ہیں پھر کھڑے ہو کر نفل پڑھتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے سنت یہی ہے کہ مسجد میں بیٹھنے سے پہلے یہ دو رکعتیں پڑھے۔ اس کے بعد بیٹھے ۱۲ منہ [4] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ بے وضو آدمی مسجد میں جا سکتا ہے اور وہاں بیٹھ سکتا ہے ۱۲ منہ

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ۔

بَابُ ۳۰۲ بُنْیَانِ الْمَسْجِدِ

وَقَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ کَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ مِنْ جَرِیْدِ النَّخْلِ وَاَمَرَ عُمَرُ بِبِنَآءِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اُکِنَّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ وَاِیَّاکَ اَنْ تُحَمِّرَ اَوْتُصَفِّرَ فَتَفْتِنَ النَّاسَ قَالَ اَنَسٌ یَتَبَاھَوْنَ بِھَا ثُمَّ لَا یَعْمُرُوْنَھَا اِلَّا قَلِیْلًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّھَا کَمَا زَخْرَفَتِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی۔

۴۳۱ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ قَالَ ثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ الْمَسْجِدَ کَانَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَبْنِیًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُہُ الْجَرِیْدُ وَعُمُدُہٗ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ یَزِدْ فِیْہِ اَبُوْبَکْرٍ شَیْئًا وَزَادَ فِیْہِ عُمَرُ وَبَنَاہُ عَلٰی بُنْیَانِہٖ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِیْدِ وَ

یا اللہ اس کو بخش دے یا اللہ اس پر رحم کر[۱]

باب مسجد کے بنانے کا بیان

اور ابوسعید خدری نے کہا مسجد نبوی کا چھت کھجور کی شاخوں کا تھا اور حضرت عمرؓ نے اس کو بنانے کا حکم دیا اور کہا میں لوگوں کو بارش سے بچانا چاہتا ہوں اور سرخ یا زرد رنگ مت کر (رنگ کر کے) لوگوں کو آفت میں پھنسا[۲] انسؓ نے کہا لوگ مسجدوں سے فخر کریں گے مگر ان کو آباد (بہت) کم رکھیں گے[۳] اور عبداللہ بن عباسؓ نے کہا تم مسجدوں کو ایسا آراستہ کرو گے جیسے یہود اور نصاریٰ نے اپنے گرجاؤں کو آراستہ کیا[۴]

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا مجھ سے میرے باپ ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے کہا ہم سے نافع نے بیان کیا ان کو عبداللہ بن عمرؓ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں مسجد نبوی کچی اینٹ سے بنی ہوئی تھی چھت پر کھجور کی ڈالیاں تھیں اور ستون کھجور کی لکڑی کے تھے پھر ابوبکرؓ نے (اپنی خلافت میں) کچھ نہیں بڑھایا اور حضرت عمرؓ نے مسجد کو بڑھایا لیکن عمارت ویسی ہی رکھی جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھی یعنی کچی اینٹ اور ڈالیوں کی اور ستون (نئے) اسی کھجور کی

۱؎ معلوم ہوا کہ حدث ہونے یعنی گوز نکلنے سے فرشتوں کی دعا موقوف ہو جاتی ہے کیونکہ اس کی بدبو سے فرشتوں کو اذیت ہوتی ہے ۱۲ منہ ۲؎ مسجد کی رنگ آمیزی اور نقش و نگار دیکھ کر نمازیوں ان کا خیال بٹ جائے اس اثر کو خود امام بخاری نے مسجد نبوی کے باب میں نکالا ابن ماجہ نے حضرت عمرؓ سے مرفوعاً روایت کیا کسی کام اس وقت تک نہیں بگڑا جب تک اس نے اپنی مسجدوں کو آراستہ نہیں کیا اکثر علماء نے مسجد کی بہت آرائش مکروہ رکھی ہے کیونکہ ایسا کرنے سے نمازیوں کا خیال نماز میں بٹتا ہے دوسرے پیسہ کا بے کار ضائع کرنا ہے جب مسجد کا نقش و نگار بے فائدہ مکروہ اور منع ہو تو شادی غمی میں روپیہ اڑانا اور فضول رسمیں کرنا کب درست ہوگا مسلمانوں کو چاہیئے اپنی آنکھ کھولیں اور جو پیسہ ملے اس کو نیک کاموں میں اور اسلام کی ترقی کے سامان میں صرف کریں مثلاً دین کی کتابیں چھپوائیں غریب طالب العلم لوگوں کی خبر گیری کریں مدرسے اور سرائیں بنوائیں مسکین اور محتاجوں کو کھلائیں ننگوں کو کپڑا پہنائیں یتیموں کو اور بیواؤں کی پرورش کریں ۱۲ منہ ۳؎ مسجد کی آبادی جماعت کی نماز اور ذکر الٰہی سے ہے یہ تو کم کریں گے مگر ایک دوسرے پر فخر کرے گا کہ میری مسجد بہت آراستہ ہے وہ کہے گا میری مسجد بڑی خوبصورت ہے ہمارے زمانے میں بالکل یہی حال ہے مسلمانوں کا مسجدیں بنانے پر تو مرے جاتے ہیں مگر نماز پڑھنے سے جی چراتے ہیں جمعہ اور عیدین کو بھی مسجد میں نہیں آتے ذرا سا دنیا کا عہدہ ان کو مل گیا تو زمین پر پاؤں ہی نہیں دھرتے کہو تم کیا تمہارا عہدہ کیا اس شہنشاہ کی بارگاہ میں تم حاضر نہیں ہو سکتے جس کے سامنے بڑے بڑے دنیا کے بادشاہ ایک مچھر سے بھی کم ہیں اس اثر کو بھلی اور ابن خزیمہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۴؎ اس اثر کو ابوداؤد اور ابن حبان نے وصل کیا ۱۲ منہ

أَعَادَ عُمُدَهُ خَشَبًا ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً وَبَنَى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ وَسَقَفَهُ بِالسَّاجِ

لکڑی کے لگائے پھر حضرت عثمان نے اس کو بدل ڈالا اور بہت بڑھایا اس کی دیواریں نقشی پتھر اور گچ سے بنوائیں اور اس کے ستون نقشی پتھروں کے اور اس کی چھت ساگوان سے بنایا۔

بَاب ۳۰۳ - التَّعَاوُنِ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ

باب مسجد بنانے میں ایک دوسرے کی مدد کرنا

وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ الْآيَةَ -

اور اللہ تعالیٰ کا (سورہ براءۃ) میں یہ فرمانا مشرکوں کا یہ کام نہیں کہ اللہ کی مسجدیں آباد رکھیں اخیر آیت تک [۵۱]

۴۲۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَلِابْنِهِ عَلِيٍّ انْطَلِقَا إِلَى أَبِي سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهِ فَانْطَلَقْنَا فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ يُصْلِحُهُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَاحْتَبَى ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى أَتَى عَلَى ذِكْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَعَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَيَقُولُ وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ قَالَ يَقُولُ عَمَّارٌ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ -

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے مجھ سے اور اپنے بیٹے علیؒ سے کہا دونوں مل کر ابو سعید خدری کے پاس جاؤ اور ان کی حدیثیں سنو ہم گئے دیکھا تو وہ اپنے باغ کو درست کر رہے ہیں (ہم کو دیکھ کر) انہوں نے اپنی چادر لی اور گوٹ مار کر بیٹھے پھر حدیث بیان کرنا شروع کی مسجد نبوی کے بنانے کا ذکر آیا کہنے لگا (مسجد بنتے وقت) ہم ایک ایک اینٹ اٹھا رہے تھے اور عمار دو دو اینٹیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار کو دیکھا تو لگے ان کے بدن سے مٹی جھاڑنے اور فرمانے لگے ہائے افسوس عمار کو باغی لوگ مار ڈالیں گے [۵۲] یہ تو ان کو بہشت کی طرف بلائے گا اور وہ اس کو دوزخ کی طرف بلائیں گے ابو سعیدؓ نے کہا عمار کہا کرتے تھے میں فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

بَاب ۳۰۴ - الِاسْتِعَانَةِ بِالنَّجَّارِ وَالصُّنَّاعِ فِي أَعْوَادِ الْمِنْبَرِ وَالْمَسْجِدِ

باب بڑھئی اور معمار سے مسجد اور منبر بنانے میں مدد لینا۔

---

[۵۱] بدر کے دن حضرت عباس کو مسلمانوں نے شرک اور کفر پر ملامت کی انہوں نے کہا ہماری بھلائی نہیں بیان کرتے ہم مسجد حرام کو آباد رکھتے ہیں حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں اس وقت یہ آیت اتری یعنی شرک اور کفر کے ساتھ یہ اعمال کچھ فائدہ نہ دیں گے ۱۲ منہ [۵۲] عمار بن یاسرؓ بڑے جلیل القدر صحابی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے جان نثار تھے جیسے آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا عمار جنگ صفین میں حضرت علی کی طرف تھے اور معاویہ والوں کے ہاتھ سے قتل ہوئے حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ حضرت علی اس وقت حق پر تھے اور معاویہ اور ان کا گروہ باغی تھے عمار ان کو بہشت کی طرف بلاتے تھے یعنی امام کی اطاعت کی طرف اور وہ عمار کو دوزخ کی طرف کھینچتے تھے یعنی امام برحق کی نافرمانی اور سرکشی کی طرف جو دوزخ میں جانے کا سبب ہے اگرچہ ان کے لیے یہ امید ہے کہ اللہ ان کا قصور معاف کرے کیونکہ رائے کی غلطی ہر مجتہد سے ہوتی ہے ۱۲ منہ

۴۳۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةٍ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ ؞

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے باپ ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت (عائشہ رضؓ) کو کہلا بھیجا اپنے بڑھئی غلام کو حکم کر[1] وہ مجھے (منبر کی) لکڑیاں بنا دے میں ان پر بیٹھا کروں۔

۴۳۴ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ فَإِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا قَالَ إِنْ شِئْتِ فَعَمِلَتِ الْمِنْبَرَ ؞

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن ایمن نے انہوں نے اپنے باپ ایمن حبشی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے ایک عورت (عائشہؓ) نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کے لیے ایک چیز بنا دوں جس پر آپ (خطبے کے وقت) بیٹھا کریں کیونکہ میرا ایک غلام ہے (کاریگر) بڑھئی آپ نے فرمایا اچھا تیری مرضی پھر اس نے منبر بنوا دیا[2]

بَابُ ۳۰۵ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا

باب مسجد بنانے والے کا ثواب

۴۳۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ الْخَوْلَانِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے بکیر بن عبداللہ نے بیان کیا ان سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے انہوں نے عبیداللہ بن اسود خولانی سے سنا انہوں نے حضرت عثمانؓ سے جب انہوں نے مسجد نبوی بنائی (نقشی پتھر اور گچ سے) تو لوگ اس باب میں گفتگو کرنے لگے[3] انہوں نے کہا تم نے بہت باتیں بنائیں اور میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] اس بڑھئی غلام کا نام باقوم یا میمون یا مینا یا قبیصہ تھا ۱۲ منہ [2] باب کی حدیثوں میں سوا بڑھئی کے معمار وغیرہ کا ذکر نہیں مگر معمار کو بڑھئی پر قیاس کیا اور شاید امام بخاری نے طلق کی حدیث کے طرف اشارہ کیا ہو جس میں یہ ہے کہ طلق کو مٹی پر رہنے دو وہ تم سب میں مٹی پانی اچھی طرح ملاتا ہے دوسری حدیث میں جو ہے کہ عورت نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر بنانے کے لیے عرض کیا ہو یہ پہلی حدیث کے خلاف نہیں ہے یوں ہوا ہوگا کہ پہلے خود اس عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا ہوگا بعد اس کے منبر بنوانے میں دیر ہوئی ہوگی تو آپ نے اس سے کہلا بھیجا ہوگا ۱۲ منہ [3] کہنے لگے حضرت عثمانؓ وہ باتیں کرتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں نہ تھیں اور ان کو طعنہ دینے لگے ان کا مطلب یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں جیسی مسجد تھی کچی اینٹوں اور کھجور کی شاخوں کی ویسی ہی رہنے دیں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے بھی اس کو ویسا ہی رہنے دیا تھا ۱۲ منہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ۔

بَابٌ ۳۰۶ يَأْخُذُ بِنُصُوْلِ النَّبْلِ اِذَا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ۔

۴۳۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو اَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهٗ سِهَامٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا

بَابٌ ۳۰۷ الْمُرُوْرُ فِي الْمَسْجِدِ

۴۳۷ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَرَّ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ مَّسَاجِدِنَا اَوْ اَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ فَلْيَأْخُذْ عَلٰى نِصَالِهَا لَا يَعْقِرْ بِكَفِّهٖ مُسْلِمًا۔

بَابٌ ۳۰۸ الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ۔

۴۳۸ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ

سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں جو شخص مسجد بنائے (بکیر نے کہا میں سمجھتا ہوں عاصم نے یوں کہا) اللہ کی رضامندی کی نیت سے اللہ ویسا ہی گھر اس کے لیے بہشت میں بنائے گا[۱]

باب اگر مسجد میں تیر لیے ہوئے جائے تو ان کا پھل (پیکان) تھامے رہے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم نے عمرو بن دینار سے کہا کیا تم نے جابر بن عبداللہ سے یہ حدیث سنی ہے کہ ایک شخص مسجد نبوی میں تیر لے کر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا ان کی نوکیں تھامے رہ[۲]

باب مسجد میں تیر وغیرہ لے کر گزرنا

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے ابو بردہ بن عبداللہ نے کہا میں نے ابو بردہ اپنے دادا سے سنا انہوں نے باپ ابو موسیٰ اشعری صحابی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی ہماری مسجد یا بازاروں میں تیر لے کر چلے تو وہ ان کی نوکیں تھامے رہے ایسا نہ ہو اپنے ہاتھ سے کسی مسلمان کو زخمی کرے۔

باب مسجد میں شعر پڑھنا۔

ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا مجھ کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ (اسماعیل یا عبداللہ) ابن عبدالرحمن بن عوف نے خبر دی انہوں نے حسان بن ثابتؓ صحابی انصاری سے سنا وہ ابوہریرہؓ سے گواہی چاہتے تھے کہتے تھے

---

[۱] سنہ ہجری میں حضرت عثمان نے یہ تعمیر مسجد کی شروع کی کعب نے کہا کاش حضرت عثمان اس کو نہ بناتے کیونکہ اس کے بننے کے بعد وہ قتل ہوں گے ایسا ہی ہوا ابن جوزی نے کہا جس نے مسجد پر اپنا نام کندہ کرایا وہ مخلص نہیں ۱۲ منہ

[۲] عمرو نے جواب دیا ہاں یہ جواب اس روایت میں مذکور نہیں ہے لیکن امام بخاری نے خود اس حدیث کو دوسرے طریق سے کتاب الفتن میں نکالا اس کی آخر میں عمرو کا جواب مذکور ہے نوکیں تھامے رہنے سے یہ غرض ہے کہ مسلمان کو صدمہ نہ پہنچے حافظ نے کہا مجھے اس شخص کا نام نہیں معلوم ہوا ۱۲ منہ

أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ

ابو ہریرہؓ تمہیں خدا کی قسم کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا حسان تو خدا کے پیغمبر کی طرف سے کافروں کو جواب دے یا اللہ! روح القدس سے حسان کی مدد کر ابو ہریرہؓ نے کہا ہاں (بے شک)[۱]

بَابٌ ۳۰۹ أَصْحَابِ الْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ

باب مسجد میں بھالے والوں کا جانا

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ. قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ زَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا اور حبشی مسجد میں کھیل رہے تھے (ہتھیار) کی مشق کر رہے تھے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر سے مجھ کو ڈھانپے ہوئے تھے میں ان کا کھیل دیکھ رہی تھی ابراہیم بن منذر نے اس روایت میں بڑھایا انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حبشی اپنے ہتھیاروں سے کھیل رہے تھے۔[۲]

بَابٌ ۳۱۰ ذِكْرِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْمَسْجِدِ ۔

باب خرید و فروخت کا مسجد میں منبر پر ذکر کرنا[۳]

---

[۱] میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے ہوا یہ تھا کہ حسان مسجد نبوی میں شعر پڑھ رہے تھے حضرت عمرؓ نے ان پر انکار کیا تب حسان نے ابو ہریرہؓ کو گواہ کر کے یہ حدیث بیان کی اور کہا میں تو مسجد میں ان کے سامنے شعر پڑھتا تھا جو تم سے بہتر تھے حسان کافروں کی ہجو کا جواب دیتے اور پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرتے معلوم ہوا عمدہ شعر جن میں اللہ اور اس کے رسول کی تعریف ہو اور دین کی تائید ہو مسجد میں پڑھنا درست ہے دوسری حدیث میں جو مسجد میں شعر پڑھنے سے منع فرمایا ان سے مراد وہ شعر ہیں جو عشقیہ مضامین کے لغو اور جاہلیت کے زمانہ کی طرز پر ہوں ۱۲ [۲] امام بخاری کی غرض اس باب کے لانے سے شاید یہ ہے کہ اگر ہتھیار ایسا ہو جس سے صدمہ پہنچنے کا ڈر نہ ہو جیسے بھالا برچھہ وغیرہ تو اس کو لے کر مسجد میں جانا درست ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد میں مباح کھیل اور اسی طرح اس کا دیکھنا درست ہے اور عورت غیر مردوں کو دیکھ سکتی ہے جب کسی فتنے کا ڈر نہ ہو ۱۲ منہ [۳] یعنی جو معاملہ خرید و فروخت کا گزرا ہے اسی کا ذکر کرنا اس کا یہ مطلب نہیں کہ مسجد میں منبر پر خرید و فروخت کرنا جائز ہے وہ دوسری حدیث کی رو سے منع ہے اب اختلاف ہے اس میں کہ اگر کوئی مسجد ہی میں بیع و شرا کا عقد کرے تو وہ صحیح ہوگا یا نہیں ۱۲ منہ

۴۴۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَتَتْهَا بَرِيْرَةُ تَسْاَلُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ اِنْ شِئْتِ اَعْطَيْتُ اَهْلَكِ وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِيْ وَقَالَ اَهْلُهَا اِنْ شِئْتِ اَعْطَيْتِهَا مَا بَقِيَ وَقَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً اِنْ شِئْتِ اَعْتَقْتِهَا وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لَنَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَّرْتُهُ ذٰلِكَ فَقَالَ ابْتَاعِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً فَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهٗ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ اَنَّ بَرِيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ صَعِدَ الْمِنْبَرَ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيٰى وَعَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ نَحْوَهٗ وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ يَحْيٰى سَمِعْتُ عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ ؂

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے بریرہ لونڈی ان کے پاس آئی اپنی کتابت کے روپیہ میں ان سے مدد چاہتی تھی[۱] حضرت عائشہؓ نے کہا اگر تیری مرضی ہو تو میں تیرے مالکوں کو یہ روپیہ دے دیتی ہوں اور تیرا ترکہ میں لوں گی اس کے مالکوں نے کہا اگر تم چاہو تو جو کتابت کا روپیہ اس کے ذمہ پر ہے وہ دے دو (کبھی سفیان نے یوں کہا) تم چاہو تو اس کو روپیہ دے کر آزاد کر دو پر اس کا ترکہ تو ہم ہی لیں گے[۲] جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو بریرہؓ (کو بے تامل) خرید لے اور آزاد کر دے ترکہ اسی کا ہے جو آزاد کرے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (باہر تشریف لے گئے) اور منبر پر کھڑے ہوئے کبھی سفیان نے یوں کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے[۳] اور فرمایا لوگوں کو کیا ہوا ہے (معاملوں میں) ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں ایسی شرطیں جو اللہ کی کتاب میں نہ ہوں کوئی سو بار لگائے تو کیا ہوتا ہے اس کو کچھ نہیں ملنے کا[۴] اور اس حدیث کو امام مالک نے یحییٰ سے روایت کیا انہوں نے عمرہ سے پھر بریرہؓ کا قصہ بیان کیا اور منبر پر چڑھنے کا ذکر نہیں کیا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان اور عبدالوہاب نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ سے ایسا ہی روایت کیا اور جعفر بن عون نے یحییٰ بن سعید سے یوں نقل کیا میں نے عمرہ سے سنا انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا[۵]۔

[۱] کتابت اس کو کہتے ہیں کہ غلام یا لونڈی اپنے مالک سے کچھ مال پر معاملہ کرے کہ اگر اتنا مال وہ ادا کرے تو آزاد ہو جائے جو مال آزادی کے عوض ٹھیرے اس کو کتابت یا بدل کتابت کہتے ہیں ۱۲ منہ [۲] بریرہؓ کی مالک چین کی باتیں کرتے تھے عرب میں علی العموم یہ قاعدہ تھا کہ جو کوئی غلام لونڈی کو آزاد کرے وہی اس کی میراث پائے شروع میں بھی یہی حکم قائم رہا ۱۲ منہ [۳] یعنی سفیان نے کبھی قام علی المنبر کہا کبھی صعد علی المنبر ۱۲ منہ [۴] حالانکہ قرآن میں ولا (یعنی غلام لونڈی کے ترکہ کا ذکر نہیں ہے مگر پیغمبر صاحب کا فرمانا بھی اللہ ہی کے حکم سے ہے تو گویا وہ بھی قرآن ہے اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو حدیث کو قرآن کی طرح واجب الاتباع نہیں جانتے ۱۲ منہ [۵] تو اس سند سے یحییٰ بن سعید کا عمرہ سے اور عمرہ کا حضرت عائشہ سے سننا بصراحت معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ

بَابُ ٣١١ التَّقَاضِي وَالْمُلَازَمَةِ فِي الْمَسْجِدِ۔

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادَى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَيِ الشَّطْرَ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهِ ۔

باب مسجد میں تقاضا کرنا اور قرضدار کا پیچھا کرنا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر عبدی نے کہا مجھ کو یونس بن یزید نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے اپنے باپ کعب بن مالکؓ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی حدرد پر مسجد میں اپنے قرض کا تقاضا کیا دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے سے سُن لیں آپ باہر تشریف لائے اور اپنے حجرے کا دروازہ کھولا اور پکارا کعب کعب نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ایسا کر اپنے اس قرض میں سے آدھا چھوڑ دے (معاف کر دے) آپ نے اشارے سے یہ فرمایا کعب نے کہا جو حکم میں نے معاف کر دیا یا رسول اللہ تب آپ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا چل اٹھ اس کا قرض ادا کر۔

بَابُ ٣١٢ كَنْسِ الْمَسْجِدِ وَالْتِقَاطِ الْخِرَقِ وَالْقَذٰى وَالْعِيْدَانِ ۔

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَسْوَدَ أَوِ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالُوا مَاتَ فَقَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي بِهِ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ أَوْ قَالَ قَبْرِهَا فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا۔

باب مسجد میں جھاڑو دینا، وہاں کے چیتھڑے کوڑا لکڑیاں (کاڑیاں) چننا

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے ابو رافع رفیع سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ ایک سالولا (کالا بھجنگا) یا کالی عورت (سانولی) مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی وہ مرد مر گیا یا وہ عورت مر گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کو نہ دیکھا) لوگوں سے اس کا حال پوچھا انہوں نے کہا مر گیا یا مر گئی آپ نے فرمایا بھلا تم نے مجھے کیوں نہ خبر کی چلو اب اس کی قبر بتلاؤ پھر آپ اس کی قبر پر گئے اس پر نماز پڑھی[۱]

[۱] یعنی جنازے کی، بیہقی کی روایت میں ہے کہ یہ عورت تھی اس کا نام ام محجن تھا اگرچہ اس روایت میں چیتھڑے اور کوڑا کچرے چننے کا ذکر نہیں ہے مگر اس حدیث کے دوسرے طریق میں یوں مذکور ہے کہ وہ چیتھڑے اور لکڑیاں مسجد میں سے چنا کرتی طبرانی کی روایت میں ہے میں نے اس کو بہشت میں دیکھا وہ مسجد کا کچرا صاف کر رہی ہے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جنازے کی نماز قبر پر بھی پڑھنا درست ہے ۱۲ منہ

بَابُ ۳۱۳ تَحْرِيمِ تِجَارَةِ الْخَمْرِ فِي الْمَسْجِدِ۔

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبٰوا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ۔

باب مسجد میں شراب کی سوداگری کو حرام کہنا

ہم سے عبدان بن عبداللہ بن عثمان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ محمد بن میمون سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مسلم سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے جب سود کے باب میں سورہ بقرہ کی آیتیں اتریں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں برآمد ہوئے ان آیتوں کو پڑھ کر لوگوں کو سنایا پھر فرمایا کہ شراب کی سوداگری حرام ہے۔

بَابُ ۳۱۴ الْخَدَمِ لِلْمَسْجِدِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا لِلْمَسْجِدِ يَخْدُمُهُ۔

باب مسجد کا خادم مقرر کرنا

اور عبداللہ بن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں (جو سورہ آل عمران میں ہے) میں نے اپنے پیٹ کا بچہ تیری نذر کیا محرر کر کے یعنی مسجد کا خادم بنا کے[۵۲]

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَوْ رَجُلًا كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا امْرَأَةً فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى قَبْرِهَا۔

ہم سے احمد بن واقد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے ابورافع سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ ایک عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی یا ایک مرد دیا کرتا (یعنی مسجد نبوی میں) ابورافع نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ وہ عورت تھی پھر وہی حدیث بیان کی (جو اوپر گزری) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قبر پر نماز پڑھی

بَابُ ۳۱۵ الْأَسِيرِ أَوِ الْغَرِيمِ يُرْبَطُ فِي الْمَسْجِدِ۔

باب قیدی یا قرضدار کو مسجد میں باندھ کر رکھنا

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ اور محمد بن جعفر نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جنوں میں سے ایک خنگا دیو اگلی رات کو مجھ سے

---

[۵۱] اس باب سے یہ غرض ہے کہ مسجد میں بری اور فحش چیزوں کا بیان جب ان سے کوئی ممانعت کرے تو درست ہے ۱۲ منہ [۵۲] یہ عمران کی بی بی کا کلام اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں نقل فرمایا انہوں نے اپنے حمل یہ سمجھ کر کہ لڑکا پیدا ہوگا مسجد اقصیٰ کی خدمت کے لیے نذر کر دیا تھا لیکن لڑکے کے بدل لڑکی پیدا ہوئیں یعنی حضرت مریم علیہا السلام ان کا قصہ مشہور ہے ۱۲ منہ

الْبَارِحَةَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلٰوةَ فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تُصْبِحُوْا وَتَنْظُرُوْا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ قَالَ رَوْحٌ فَرَدَّهُ خَاسِئًا۔

بھڑ گیا یا ایسا ہی کوئی کلمہ ارشاد فرمایا اس کا مطلب یہ تھا کہ میری نماز میں خلل ڈالے اللہ نے اس کو میرے اختیار میں کر دیا اور میں نے چاہا کہ مسجد کے ستونوں میں ایک ستون سے اس کو باندھ دوں[۱] صبح کو تم سب اس کو دیکھو پھر مجھ کو اپنے بھائی سلیمان کی یہ دعا یاد آئی (جو سورۃ ص میں ہے) پروردگار مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد کسی کو سزاوار نہ ہو[۲] روح نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ذلیل کر کے چھوڑ دیا۔

بَابُ ۳۱۶ الْاِغْتِسَالِ إِذَا أَسْلَمَ وَرَبْطِ الْأَسِيْرِ أَيْضًا فِي الْمَسْجِدِ.

باب اسلام لانے کے وقت غسل کرنا اور قیدی کو مسجد میں باندھنا اس کا بھی بیان۔

وَكَانَ شُرَيْحٌ يَأْمُرُ الْغَرِيْمَ أَنْ يُّحْبَسَ إِلٰى سَارِيَةِ الْمَسْجِدِ۔

اور شریح بن حارث کندی (کوفہ کے قاضی) قرض دار کو مسجد کے ستون پاس قید کرنے کا حکم دیتے[۳]

۴۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید مقبری نے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سُنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو (جو تیس سوار تھے) نجد کی طرف بھیجا وہ بنی حنیفہ[۴] کے ایک شخص کو پکڑ لائے اس کا نام ثمامہ ابن اثال تھا اس کو مسجد کے ستونوں میں ایک ستون سے باندھ دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور (تیسرے روز) فرمایا ثمامہ کو چھوڑ دو وہ (چھوٹ کر) مسجد کے قریب کھجور کے درختوں کے پاس گیا وہاں غسل کیا پھر مسجد میں آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں[۵]

---

[۱] ترجمہ باب یہیں سے نکلا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دیو کو مسجد میں قید کرنا چاہا اور قرضدار کا گو ذکر اس حدیث میں نہیں ہے مگر اس کو اسی پر قیاس کیا ۱۲ منہ
[۲] حضرت سلیمانؑ کی جو خاص بادشاہت تھی وہ یہی تھی کہ ان کو جنوں اور دیووں پر اختیار تھا جو ان کے ہاتھ میں تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خیال فرمایا کہ اگر میں اس دیو کو باندھ دوں گا تو یہ بادشاہت گویا مجھ کو بھی حاصل ہو گئی اس خیال سے آپ نے اس کو چھوڑ دیا ۱۲ منہ [۳] اس اثر کو معمر نے وصل کیا ایوب سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے شریح سے کہ جب وہ کسی شخص پر کچھ حق کا فیصلہ کرتے تو حکم دیتے کہ وہ مسجد میں قید رہے یہاں تک کہ اپنے ذمہ کا حق ادا کرے اگر وہ ادا کر دیتا تو خیر ورنہ اس کو قید خانے میں لے جانے کا حکم دیتے ۱۲ منہ [۴] بنی حنیفہ ایک قبیلہ کا نام ہے ۱۲ منہ [۵] آپ نے ثمامہ کو اس لیے چھوڑ دیا کہ آپ کو (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابُ ۳۱۷ الْخَيْمَةِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَرْضٰى وَغَيْرِهِمْ۔

باب مسجد میں بیمار وغیرہ کے لیے خیمہ لگانا

۴۴۷ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُصِيْبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فِي الْاَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوْدَهٗ مِنْ قَرِيْبٍ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِّنْ بَنِيْ غِفَارٍ اِلَّا الدَّمُ يَسِيْلُ اِلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَآ اَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِيْ يَاْتِيْنَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَاِذَا سَعْدٌ يَغْذُوْ جُرْحُهٗ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا۔

ہم سے بیان کیا زکریا بن یحییٰ نے کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا سعد بن معاذ سے[۱] خندق کی لڑائی میں (تیر کا) زخم لگا ہفت اندام کی رگ میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک خیمہ کھڑا کیا ان کو وہیں رکھا کہ نزدیک سے ان کا حال پوچھ لیا کریں پھر لوگ اس وقت ڈر گئے جب بنی غفار کے خیمہ کی طرف جو مسجد ہی میں تھا خون بہہ بہہ کر آنے لگا انہوں نے کہا اے خیمہ والو یہ ہے کیا جو تمہارے پاس سے ہماری طرف بہہ بہہ کر آرہا ہے دیکھا تو سعد کے زخم سے خون بہہ رہا ہے آخر وہ اسی سے مر گئے۔

بَابُ ۳۱۸ اِدْخَالِ الْبَعِيْرِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْعِلَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ۔

باب ضرورت سے اونٹ کا مسجد کے اندر لانا[۲]

اور عبداللہ بن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا[۳]

۴۴۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ قَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے محمد ابن عبدالرحمٰن بن نوفل سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام المومنین ام سلمہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیماری کا شکوہ کیا (میں نے کہا میں پیدل طواف نہیں کر سکتی) آپ نے فرمایا لوگوں کے پیچھے رہ اور سواری پر طواف کر تو میں نے (اونٹ پر سوار ہو کر) طواف کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(بقیہ صفحہ سابقہ) معلوم ہو گیا ہو گا کہ وہ اسلام لانے والا ہے اسلام لاتے وقت غسل اس حدیث سے ثابت ہوا۔ امام احمد کے نزدیک غسل واجب ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہٰذا)

[۱] سعد بن معاذ یہ صحابی ہیں جن کی شان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے تولیے جنت میں اس کے کپڑے سے بہتر ہیں اور فرمایا کہ ان کی موت سے پروردگار کا عرش جھوم گیا اللہ ان سے راضی ہو ۱۲ منہ [۲] ضرورت سے مراد بیماری ہے بعضوں نے کہا کوئی ضرورت ۱۲ منہ [۳] اس روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الحج میں وصل کیا ۱۲ منہ

إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ۔

اس وقت کعبے کی ایک طرف نماز پڑھ رہے تھے آپ سورہ والطور پڑھ رہے تھے [۱]

بَابٌ ۳۱۹

باب۔

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَّاَحْسِبُ الثَّانِيَ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ فِيْ لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ وَّمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيْئَانِ بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَاحِدٌ حَتّٰى اَتٰى اَهْلَهٗ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا مجھ سے میرے باپ ہشام دستوائی نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا ہم سے انسؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص عباد بن بشیرؓ اور دوسرے میں سمجھتا ہوں اسید بن حضیرؓ تھے اندھیری رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے (اپنے گھر جانے کو) ان کے ساتھ (نور کے) دو چراغ ہو گئے جو ان کے آگے روشنی دے رہے تھے جب وہ ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ رہ گیا جو گھر تک ساتھ رہا [۱]

بَابُ ۳۲۰ الْخَوْخَةِ وَالْمَمَرِّ فِي الْمَسْجِدِ۔

باب مسجد میں کھڑکی اور راستہ رکھنا

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ نَا فُلَيْحٌ قَالَ نَا اَبُو النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ مَا يُبْكِيْ

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ابو النضر سالم بن ابی امیہ نے انہوں نے عبید بن حنین [۵] سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا تو فرمایا اللہ پاک نے ایک (اپنے) بندے کو اختیار دیا چاہے دنیا میں رہے چاہے جو اللہ کے پاس ہے اس کو اختیار کرے اس نے وہ پسند کیا جو اللہ کے پاس ہے یہ سن کر ابو بکرؓ رو دیے میں نے اپنے دل میں کہا

---

[۱] یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا اور آپ کی صحبت کی برکت تھی جو نور آخرت میں ملنے والا ہے اس کا ایک شعبہ دنیا ہی میں ان کو دکھائی دیا اس حدیث کو امام بخاری اس باب میں اس لیے لائے کہ یہ دونوں صحابی بڑی رات تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے تو ضرور آپ کے ساتھ باتیں کر رہے ہوں گے پس مسجد میں بات کرنے کا جواز معلوم ہوا ۱۲ منہ [۵] قولہ عن عبید بن حنین عن بسر بن سعید ہکذا فی اکثر الروایات وسقط من روایۃ الاصیلی عن ابی زید ذکر بسر بن سعید فصار عن عبید بن حنین عن ابی سعید وہو صحیح فی نفس الامر لکن محمد بن سنان انما حدث بہ کالذی وقع فی بقیۃ الروایات فقد نقل ابن السکن عن الفربری عن البخاری انہ قال ہکذا حدث بہ محمد بن سنان وہو خطاء وانما ہو عن عبید بن حنین وعن بسر بن سعید یعنی بواو العطف فعلی ہذا یکون ابو النضر سمعہ من شیخین حدثاہ کل منہما عن ابی سعید وقد رواہ مسلم کذالک عن سعید بن منصور عن فلیح عن ابی النضر عن عبید وبسر جمیعا عن ابی سعید وتابعہ یونس بن محمد عن فلیح اخرجہ ابو بکر بن ابی شیبۃ عنہ ورواہ ابو عامر العقدی عن فلیح عن ابی النضر عن بسر وحدہ اخرجہ المصنف (فتح الباری)

هٰذَا الشَّيْخُ اِنْ يَّكُنِ اللّٰهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْعَبْدَ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكِ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ اُمَّتِيْ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا يُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِيْ بَكْرٍ۔

یہ بوڑھا رو تا کیوں[۱] ہے اس کو کیا غرض کہ اللہ نے اپنے ایک بندے کو دنیا یا آخرت کا دونوں میں سے جس کو وہ چاہے اختیار دیا اس نے آخرت کو اختیار کیا بعد مجھ کو معلوم ہوا خاص بندے سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ابوبکرؓ ہم سب لوگوں میں زیادہ علم رکھتے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا ابوبکرؓ رو نہیں سب لوگوں میں کسی کے مال اور صحبت کا احسان مجھ پر اتنا نہیں ہے جتنا ابوبکرؓ کا ہے اور اگر میں اپنی امت کے لوگوں میں سے کسی کو جانی دوست بنا تا[۲] تو ابوبکرؓ کو جانی دوست بنا تا (جانی دوستی تو اللہ کے سوا کسی سے نہیں ہو سکتی) البتہ اسلام کی برادری اور دوستی ہے دیکھو مسجد میں کسی کا دروازہ کھلا نہ رہے بند کر دیا جائے مگر ابوبکرؓ کا دروازہ۔

۴۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِنِ الْجُعْفِيُّ قَالَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى ابْنَ حَكِيْمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ عَاصِبًا رَاْسَهٗ بِخِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ عَلَيَّ فِيْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ مِنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنَ

ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے میرے باپ جریر بن حازم نے کہا میں نے یعلی بن حکیم سے سنا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس بیماری میں جس میں انتقال فرمایا ایک کپڑے سے اپنا سر باندھے ہوئے باہر نکلے پھر منبر پر بیٹھے اللہ کی تعریف بیان کی اور اس کی ثنا پھر فرمایا لوگوں میں کسی کا احسان اپنے جان اور مال سے مجھ پر ابوبکر بن ابی قحافہ سے زیادہ نہیں ہے اور اگر میں کسی آدمی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو ابوبکرؓ کو اپنا جانی دوست

(بقیہ صفحہ سابقہ) فی مناقب ابی بکر فکان فلیح کان یحمل عنہ تارۃ ویقتصر تارۃ علی احدہما وقد رواہ مالک عن ابی النضر عن عبید وحدہ عن ابی سعید اخرجہ المصنف ایضا فی الہجرۃ وہذا مما یقوی ان الحدیث عند ابی النضر من شیخین ولم یبق الا ان محمد بن سنان اخطا فی حذف الواو العاطفۃ مع احتمال ان یکون الخطا من فلیح حال تحدیثہ لہ ویؤید ہذا الاحتمال ان المعافی بن سلیمان الحرانی رواہ عن فلیح کروایۃ محمد بن سنان وقد نبہ المصنف علی ان حذف الواو خطاء فلم یبق الاعتراض علیہ سبیل قال الدارقطنی روایۃ عن ابی النضر عن عبید عن بسر غیر محفوظۃ کذا قال الحافظ ابن حجر فی الفتح فظہر من ہذا التحقیق ان حذف الواو العاطفۃ من بین عبید بن حنین وبسر وان کان خطاء عن محمد بن سنان فی نفس الامر لکن روایۃ محمد بن سنان کذا فاتیانہا تلک الروایۃ لیس خطاء فتامل واللہ اعلم ۱۲ مکتہ مظہر (حواشی صفحہ ہذا) [۱] ابو سعید خدری پہلے یہ نہ سمجھے کہ بندے سے کون مراد ہے تو ابوبکر کے رونے سے ان کو تعجب ہوا ۱۲ منہ [۲] مطلب یہ ہے کہ جانی دوستی تو پیغمبر کو سوا خدا کے کسی سے نہیں ہو سکتی خلیل آدمی کا ایک ہی ہوتا ہے خلیل سے اتر کر حبیب ہے ۱۲ منہ [۳] آپ کے سر میں شدت کا درد تھا اس واسطے آپ نے ایک کپڑے سے سر کو باندھ لیا تھا ۱۲ منہ۔

النَّاسِ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَّلٰكِنْ خُلَّةُ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ سُدُّوْا عَنِّيْ كُلَّ خَوْخَةٍ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ اَبِيْ بَكْرٍ۔

بَابُ ۳۲۱ الْاَبْوَابِ وَالْغَلَقِ لِلْكَعْبَةِ وَالْمَسَاجِدِ۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يَا عَبْدَ الْمَلِكِ لَوْ رَاَيْتَ مَسَاجِدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبْوَابَهَا۔

۴۵۲ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَدَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَّاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ ثُمَّ اُغْلِقَ الْبَابُ فَلَبِثَ فِيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجُوْا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَبَدَرْتُ فَسَاَلْتُ بِلَالًا فَقَالَ صَلّٰى فِيْهِ فَقُلْتُ فِيْ اَيٍّ فَقَالَ بَيْنَ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَذَهَبَ عَلَيَّ اَنْ اَسْاَلَهُ كَمْ صَلّٰى۔

بَابُ ۳۲۲ دُخُوْلِ الْمُشْرِكِ فِي الْمَسْجِدِ

بنانا مگر اسلام کی دوستی یہ (کیا کم ہے) بہت اچھی ہے دیکھو اس مسجد میں جتنی کھڑکیاں ہیں سب بند کر دو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کھڑکی رہنے دو۔

باب کعبے اور مسجدوں میں دروازے اور زنجیر رکھنا

امام بخاری نے کہا مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالملک بن جریج سے انہوں نے کہا ابن ابی ملیکہ نے مجھ سے کہا عبدالملک اگر تو ابن عباسؓ کی مسجدیں اور ان کے دروازے دیکھتا (تو تعجب کرتا)[1]

ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل اور قتیبہ بن سعید نے بیان کیا ان دونوں نے کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جس سال مکہ فتح ہوا) مکہ میں تشریف لائے آپ نے عثمان بن طلحہ کو بلایا (جو کلید بردار تھے) انہوں نے کعبے کا دروازہ کھولا پھر آنحضرتؐ اور بلال اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ (چاروں) اندر گئے پھر دروازہ اندر سے بند کر دیا گیا[2] آپ گھڑی بھر اندر رہے پھر سب باہر نکلے ابن عمرؓ نے کہا میں (یہ خبر سن کر) لپکا اور بلالؓ سے جا کر پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کے اندر کیا کیا انہوں نے کہا نماز پڑھی میں نے کہا کہاں دو ستونوں کے درمیان ابن عمرؓ نے کہا میں یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔

باب مشرک کا مسجد میں جانا کیسا ہے؟[3]

---

[1] وہ نہایت مضبوط اور پائیدار تھے اور مسجدیں بہت پاک صاف تھیں ۱۲ منہ [2] اس لیے کہ اور لوگ نہ گھس آئیں ہجوم نہ ہو جائے اس سے معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ کا دروازہ تھا اور اس میں زنجیر بھی تھی اور یہی ترجمہ باب ہے اور مسجدوں کو بھی کعبے پر قیاس کر لینا چاہیئے ۱۲ منہ [3] اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے حنفیہ کے نزدیک مطلقاً جائز ہے اور امام بخاری کا بھی مذہب یہی معلوم ہوتا ہے شوکانی نے کہا ایک دوسری حدیث بھی اس باب میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقیف کے قاصدوں کو جو مشرک تھے مسجد میں اتارا تھا مالکیہ کے نزدیک مطلقاً ناجائز ہے شافعیہ کہتے ہیں مسجد حرام میں جانا درست نہیں باقی مسجدوں میں جائز ہے بعضوں نے کہا اہل کتاب کو مسلمانوں کی اجازت سے مسجد کے اندر جانا درست ہے ۱۲ منہ

۴۵۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ ابْنُ اُثَالٍ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی طرف بھیجے وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ لائے جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا اس کو لا کر مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھا لیا[1]

بَابُ ۳۲۳ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي الْمَسْجِدِ۔

باب مسجد میں آواز بلند کرنا کیسا ہے؟[2]

۴۵۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيْحٍ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ نَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اذْهَبْ فَاْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهُ بِهِمَا فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتُمَا اَوْ مِنْ اَيْنَ اَنْتُمَا قَالَا مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ لَاَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ اَصْوَاتَكُمَا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے علی بن عبداللہ بن جعفر بن نجیح مدنی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے جعید بن عبدالرحمٰن نے کہا مجھ سے یزید بن خصیفہ نے انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے کہا میں مسجد نبوی میں کھڑا تھا اتنے میں ایک شخص نے مجھ پر کنکر پھینکا دیکھا کیا ہوں حضرت عمرؓ ہیں انہوں نے کہا جا ان دونوں شخصوں کو میرے پاس بلا لا میں ان کو بلا لایا حضرت عمر نے پوچھا تم کون ہو یا یوں فرمایا کہاں سے آئے انہوں نے کہا ہم طائف والے ہیں[3] حضرت عمرؓ نے کہا اگر تم اس شہر (مدینہ) کے رہنے والے ہوتے تو میں تم کو سزا دیتا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں پکارا کرتے ہو (غل مچاتے ہو)[4]

۴۵۵ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ تَقَاضٰى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس بن یزید نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن کعب نے بیان کیا کہ ان کے باپ کعب بن مالک نے ان کو خبر دی انہوں نے اپنے ایک قرضے کا عبداللہ بن ابی حدرد سے تقاضا کیا خاص مسجد نبوی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیوں کہ ثمامہ اس وقت تک مشرک تھے اور ان کو مسجد کے اندر قید رکھا ۱۲ منہ [2] امام بخاری اس باب میں دو حدیثیں لائے ایک سے ممانعت نکلتی دوسرے سے جواز مطلب یہ ہے کہ بے ضرورت آواز بلند کرنا ناجائز ہے اور ضرورت سے درست ہے مثلاً تعلیم وغیرہ کے لیے امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے امام مالک کے نزدیک مطلقاً منع ہے بعضوں کے نزدیک مسجد نبوی میں مطلقاً منع ہے اور دوسری مسجدوں میں کسی دینی ضرورت سے مثلاً تعلیم علم یا وعظ کے فیصل کرنے کے لیے درست ہے ۱۲ منہ [3] طائف ایک مشہور بستی ہے مکہ سے دو منزل پر ۱۲ منہ [4] یعنی اگر تم پردیسی نہ ہوتے تو تم کو سزا دی جاتی پردیسیوں کو معذور رکھا کیوں کہ وہ مسئلہ سے ناواقف ہوں گے ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهِ۔

وسلم کے زمانے میں دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے میں سن لیں آپ باہر برآمد ہوئے اور حجرے کا پردہ اٹھایا کعبؓ کو پکارا کعب نے کہا یا رسول اللہ حاضر ہوں آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا آدھا قرض معاف کردے کعب نے کہا جو حکم میں نے معاف کردیا یا رسول تب آپ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا چل اٹھ اس کا قرض ادا کر[1]

بَابُ الْحِلَقِ وَالْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ

باب مسجد میں حلقہ باندھ کر بیٹھنا اور یوں ہی بیٹھنا

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مَا تَرَى فِي صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى وَاحِدَةً فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلَّى وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ اجْعَلُوا آخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِهِ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ اس وقت منبر پر تھے رات کی نماز (یعنی تہجد) کے باب میں آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا دو دو رکعت کرکے پڑھے[2] پھر جب تم میں سے کسی کو صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ لے وہ ساری نماز کو طاق کردے گی عبد اللہ بن عمرؓ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ رات کی نماز کے اخیر میں وتر پڑھا کرو[3]

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ

ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (مسجد میں) آپ خطبہ پڑھ رہے تھے اس نے پوچھا رات کی نماز کیوں کر پڑھیں آپ نے فرمایا دو دو رکعت پھر صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت

[1] یہ حدیث ابھی اوپر گزر چکی ہے امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ مسجد میں ضرورت سے آواز بلند کرنا جائز ہے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو تنبیہ کرتے مخالف یہ کہہ سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے تو برآمد ہوئے اور کعب کو آدھا قرض چھوڑ دینے کے لیے فرمایا یہ ان کا غل موقوف ہو ۱۲ منہ [2] یعنی ہر دوگانہ کے بعد سلام پھیر ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے اور آگے کی حدیث سے مسجد میں بیٹھنے کا ثبوت ہوا کیونکہ آپ منبر پر تھے اور صحابہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے یہ باب کا مطلب ہے اب رہا حلقہ باندھ کر بیٹھنے کا جواز تو وہ ابو واقد کی حدیث سے نکالا جو آگے آتی ہے اس حدیث سے وتر کی ایک رکعت پڑھنا ثابت ہوتی ہے اس کی بحث ان شاء اللہ آگے آئے گی ۱۲ منہ۔

بِوَاحِدَةٍ تُوتِرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ وَقَالَ الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَجُلًا نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ۔

وتر کی پڑھے وہ ساری نماز کو طاق کر دے گی امام بخاری نے کہا ولید بن کثیر نے کہا[1] مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ عمری نے بیان کیا ان سے ان کے باپ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللهِ فَآوَاهُ اللهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَى فَاسْتَحْيَى اللهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے ان سے ابو مرہ یزید نے جو عقیل بن ابی طالب کے غلام تھے بیان کیا انہوں نے ابو واقد لیثی حارث بن عوف صحابی سے انہوں نے کہا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے[2] اتنے میں تین آدمی آئے دو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (مسجد میں) چلے آئے اور ایک وہیں سے چل دیا دو جو آئے تھے ان میں سے ایک نے حلقے میں کچھ خالی جگہ دیکھی وہ وہاں بیٹھ گیا اور دوسرے کو جگہ نہ ملی وہ لوگوں کے پیچھے بیٹھا اور تیسرا تو باہر ہی سے پیٹھ موڑ کر چل دیا تھا جب آپ (وعظ سے) فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا (لوگو) میں تم سے ان تینوں آدمیوں کا حال بیان کرتا ہوں ان میں سے ایک نے تو اللہ کے پاس ٹھکانہ لیا اللہ نے اس کو جگہ دی اور دوسرے نے (لوگوں میں گھسنے سے) شرم کی اللہ نے بھی اس سے شرم کی[3] اور تیسرے نے اللہ کی طرف سے منہ پھیرا اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔

بَابُ ۳۲۵ الِاسْتِلْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ۔

باب مسجد میں چت لیٹنا۔

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے

[1] یہ تعلیق ہے اس کو امام مسلم نے نکالا اس کے بیان کرنے سے غرض یہ ہے کہ باب کا مطلب کھل جائے ۱۲ منہ [2] اس سے مسجد میں بیٹھنا ثابت ہوا ۱۲ منہ [3] آپ لوگوں کو دین کی باتیں سنا رہے تھے اور لوگ آپ کے گرد حلقہ باندھے بیٹھے تھے اس حدیث سے مسجد میں حلقے باندھنے کا جواز نکلتا ہے تحصیل علم یا ذکر الٰہی کے لیے اور مسلم نے جو جابر بن سمرہ سے روایت کی وہ اس کے معارض نہیں ہے آپ نے بے ضرورت حلقے باندھنے پر اعتراض کیا تھا ۱۲ منہ [4] اس پر اپنی رحمت اتاری اور عذاب سے بچا لیا اور صفات اللہ کی طرح ایک صفت ہے اہل حدیث صفات کی تاویل نہیں کرتے اور نہ اس کی صفات کو مخلوق کی صفات سے مشابہت دیتے ہیں اور یہی طریقہ ہے تمام سلف کا ۱۲ منہ

عَمِّهٖ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِی الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰی رِجْلَيْهِ عَلَی الْاُخْرٰی وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ كَانَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ ؕ

اپنے چچا عبداللہ بن زید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے پاؤں پر پاؤں رکھے ہوئے دیکھا اور اسی سند سے ابن شہاب زہری تک انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ بھی ایسا کرتے تھے [1]

بَابُ ۳۲۶ الْمَسْجِدِ يَكُوْنُ فِی الطَّرِيْقِ مِنْ غَيْرِ ضَرَرٍ بِالنَّاسِ فِيْهِ وَبِهٖ قَالَ الْحَسَنُ وَاَيُّوْبُ وَمَالِكٌ

باب اگر مسجد رستے میں ہو لیکن لوگوں کو نقصان نہ پہنچے تو کچھ قباحت نہیں امام حسن بصری اور ایوب اور امام مالک کا یہی قول ہے۔

۴۶۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَیَّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَاْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَیِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً ثُمَّ بَدَا لِاَبِیْ بَكْرٍ فَابْتَنٰی مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ فَكَانَ يُصَلِّیْ فِيْهِ وَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَيَقِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؕ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ ابن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی نے کہا مجھے جب سے ہوش آیا میں نے اپنے باپ کو مسلمان ہی پایا اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس نہ آئیں صبح اور شام آپ دو وقت تشریف لاتے پھر ابوبکرؓ کے دل میں آیا تو انہوں نے اپنے جلوخانے میں ایک مسجد بنائی وہ وہاں نماز پڑھتے اور اور قرآن پڑھتے مشرکوں کی عورتیں کھڑی رہ کر سنا کرتیں ان کے بیٹے بھی سنتے اور تعجب کرتے اور ابوبکرؓ کو تکا کرتے اور ابوبکرؓ ایک رونے والے آدمی تھے وہ جب قرآن پڑھتے تو اپنی آنکھوں سے آنسو روک نہ سکتے یہ حال دیکھ کر قریش کے مشرک رئیس گھبرا گئے [2]

بَابُ ۳۲۷ الصَّلٰوةِ فِیْ مَسْجِدِ السُّوْقِ

باب بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا۔

وَصَلَّی ابْنُ عَوْنٍ فِیْ مَسْجِدٍ فِیْ دَارٍ يُغْلَقُ عَلَيْهِمْ

اور عبداللہ بن عون نے ایک مسجد میں نماز پڑھی جو گھر کے اندر تھی اس کا

[1] یعنی مسجد میں چت لیٹے تھے پاؤں پر پاؤں رکھ کر ایک حدیث میں اس کی ممانعت وارد ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو دونوں حدیثوں میں تخالف نہیں۔ بعضوں نے کہا ممانعت کی حدیث منسوخ ہے ۱۲ منہ [2] مسجد کا بنانا اپنے ملک میں جائز ہے بالاجماع اور غیر ملک میں ممنوع ہے اور راہ میں جائز ہے بشرطیکہ چلنے والوں کو تکلیف نہ پہنچے بعضوں نے کہا راہ میں مطلقاً جائز نہیں گر امام بخاریؒ نے اس قول کو رد کیا ۱۲ منہ [3] ان کو ڈر ہوا کہیں ہماری عورتیں بچے قرآن سن سن کر مسلمان نہ ہو جائیں اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ حضرت صدیقؓ نے جلوخانہ میں جہاں عام رستہ چلتا تھا ایک مسجد بنائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر کچھ نہ کہا پھر بعد ان کے پاس آتے جاتے اور آپ نے سکوت فرمایا تو معلوم ہوا کہ راستہ پر مسجد بنانا درست ہے ۱۲ منہ

دروازہ اُن پر بند کیا جاتا تھا[1]

الباب

۴۶۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمِيْعِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَصَلٰوتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَاَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا كَانَتْ تَحْبِسُهٗ وَتُصَلِّي الْمَلٰٓئِكَةُ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُؤْذِ يُحْدِثْ فِيْهِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح ذکوان سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جماعت کی نماز گھر میں اور بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے[2] کیونکہ تم میں سے کوئی جب اچھی طرح وضو کرے اور مسجد میں نماز ہی کا قصد سے جائے تو مسجد میں پہنچنے تک ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور ایک گناہ میٹ دے گا اور جب وہ مسجد پہنچ جائے گا تو جب تک نماز کے لیے رکا ہے اس کو نماز کا ثواب ملتا رہے گا اور جب تک وہ اس جگہ بیٹھا رہے جہاں وہ نماز پڑھتا ہے فرشتے اس کے لیے یوں دعا کرتے رہیں گے یا اللہ اس کو بخش دے یا اللہ اس پر رحم کر جب تک وہ حدث کر کے فرشتوں کو ایذا نہ دے۔

بَابٌ ۲۲۸ تَشْبِيْكِ الْاَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهٖ۔

باب انگلیوں کو قینچی کرنا مسجد وغیرہ میں درست ہے[3]

۴۶۷ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرٍ نَا عَاصِمٌ نَا وَاقِدٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَوِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ شَبَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهٗ وَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ اَبِيْ فَلَمْ اَحْفَظْهُ فَقَوَّمَهٗ لِيْ وَاقِدٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

ہم سے حامد بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے عاصم بن محمد نے کہا ہم سے واقد بن محمد نے انہوں نے اپنے باپ محمد بن زید سے انہوں نے عبداللہ بن عمر یا عبداللہ بن عمرو بن عاص سے (واقد کو شک ہے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں قینچی کیں اور عاصم بن علی نے کہا ہم سے عاصم بن محمد نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث اپنے باپ محمد بن زید سے سنی وہ مجھ کو یاد نہ رہی تو میرے بھائی

[1] وہ اس کے اندر رہتے اور نماز پڑھا کرتے ابن حجر کہتے ہیں کرمانی نے کہا امام بخاری کو حنفیہ کا رد منظور ہے جو کہتے ہیں کہ گھر میں جہاں لوگوں کو آنے کی اجازت نہ ہو مسجد بنانا جائز نہیں حالانکہ حنفیہ کی کتابوں میں اس کو مکروہ لکھا ہے۔ انتہیٰ ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ جب بازار میں اکیلے نماز پڑھنا جائز ہوئی تو جماعت سے بطریق اولےٰ جائز ہوگی خصوصاً بازار کی مسجد میں ۱۲ منہ [3] تشبیک یعنی انگلیوں کو قینچی کرنے کی ممانعت میں چند حدیثیں وارد ہوئیں امام بخاری نے یہ باب لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ وہ حدیثیں ثابت نہیں ہیں بعضوں نے کہا ممانعت اس پر محمول ہے جب نماز پڑھ رہا ہو یا نماز کا منتظر ہو ۱۲

سَمِعْتُ اَبِیْ وَھُوَ یَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو کَیْفَ بِکَ اِذَا بَقِیْتَ فِیْ حُثَالَۃٍ مِّنَ النَّاسِ بِھٰذَا۔

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ نَا سُفْیٰنُ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا وَشَبَّکَ اَصَابِعَہٗ۔

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ نَا ابْنُ شُمَیْلٍ قَالَ اَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی صَلٰوتَیِ الْعَشِیِّ قَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ قَدْ سَمَّاھَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَلٰکِنْ نَسِیْتُ اَنَا قَالَ فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰی خَشَبَۃٍ مَّعْرُوْضَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَاتَّکَأَ عَلَیْھَا کَاَنَّہٗ غَضْبَانُ وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی وَشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ وَوَضَعَ خَدَّہُ الْاَیْمَنَ عَلٰی ظَھْرِ کَفِّہِ الْیُسْرٰی وَخَرَجَتِ السَّرْعَانُ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا قُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ وَفِی الْقَوْمِ اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ فَھَابَاہُ اَنْ یُّکَلِّمَاہُ وَفِی الْقَوْمِ

واقد نے اس کو درستی سے اپنے باپ سے روایت کیا وہ کہتے تھے عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تو چند خراب کوڑا کباڑ لوگوں میں رہ جائے گا پھر یہی حدیث بیان کی[1]

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابوبردہ بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا ابوبردہ سے انہوں نے اپنے باپ ابوموسیٰ اشعریؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے عمارت کی طرح ہے ایک کو ایک تھامے رہتی ہے اور اپنی انگلیاں قینچی کیں[2]

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی شام کی نمازوں میں سے کوئی نماز (ظہر یا عصر کی) محمد بن سیرین نے کہا ابوہریرہؓ نے بیان کیا تھا کہ وہ کونسی نماز تھی لیکن میں بھول گیا[3] خیر آپ نے ہم کو دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیر دیا پھر ایک لکڑی کی طرف گئے جو مسجد میں آڑی پڑی ہوئی تھی اس پر ٹیکا دیا ایسا معلوم ہوتا تھا آپ غصے میں ہیں اور اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور انگلیوں کو قینچی کیا[4] اور اپنا داہنا گال بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھا اور جو لوگ جلد باز تھے وہ مسجد کے دروازوں سے پار ہو گئے تب لوگوں نے آپس میں کہنا شروع کیا کیا نماز میں کمی ہو گئی اس وقت لوگوں میں ابوبکرؓ و عمرؓ بھی تھے وہ آپ سے بات کرنے میں

---

[1] اس حدیث میں آگے یہ ہے کہ ان کی اقرار کا اعتبار رہے گا نہ ان میں امانت داری ہوگی حافظ نے کہا عاصم بن علی کی دوسری روایت جو امام بخاری نے معلقاً بیان کی اس کو ابراہیم حربی نے غریب الحدیث میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] عمارت میں ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑے کو تھامے رہتا ہے ایک اینٹ دوسری اینٹ کے لیے رہتی ہے آپ نے فرمایا مسلمانوں کو بھی آپس میں اسی طرح ایک دوسرے کا مددگار اور قوت بازو ہونا چاہیئے ایک مسلمان پر کوئی کافر ستم کرے تو سارے مسلمانوں کو اس کی مدد کے لیے اٹھنا چاہیئے سبحان اللہ کیا عمدہ نصیحت کی آپ نے انگلیوں میں قینچی کر کے اس کی مثال دی کہ جیسے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں سے قینچی میں مل جاتے ہیں یوں ہی مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں شیر و شکر رہنا چاہیئے ۱۲ منہ [3] پر اتنا یاد ہے کہ تیسرے پہر کی کوئی نماز تھی ظہر یا عصر ۱۲ منہ [4] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ۔

رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُولٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اَنَسِيتَ اَمْ قَصُرَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ اَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَاَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُوْلُ نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ ÷

ڈرے[1] اور لوگوں میں ایک شخص وہ بھی تھا جس کے ہاتھ کچھ لمبے تھے اس کو ذوالیدین کہتے تھے وہ بول اٹھا یا رسول اللہ کیا آپ بھول گئے یا نماز (خدا کی طرف سے) کم ہو گئی آپ نے فرمایا نہ میں[2] بھولا نہ نماز کم ہوئی پھر آپ نے (لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر) پوچھا کیا ذوالیدین صحیح کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا جی ہاں یہ سن کر آپ آگے بڑھے اور جتنی نماز چھوٹی تھی وہ پڑھی پھر سلام پھیرا اللہ اکبر کہا اور (سہو کا) سجدہ کیا معمولی سجدے کی طرح یا اس سے کچھ لمبا پھر سجدے سے سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا پھر اللہ اکبر کہہ کے دوسرا سجدہ کیا معمولی سجدہ کی طرح یا اس سے کچھ لمبا پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا لوگوں نے بہت بار ابن سیرین سے پوچھا پھر سلام[3] پھیرا تو وہ کہتے تھے مجھ کو خبر دی گئی کہ عمران بن حصین نے (اس حدیث میں) کہا پھر سلام پھیرا۔

بَاب ۳۲۹ الْمَسَاجِدِ الَّتِي عَلٰى طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَالْمَوَاضِعِ الَّتِي صَلّٰى فِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۶۵ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ رَاَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَتَحَرّٰى اَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيْقِ فَيُصَلِّيْ فِيْهَا وَيُحَدِّثُ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهَا وَاَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ تِلْكَ الْاَمْكِنَةِ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ تِلْكَ الْاَمْكِنَةِ وَسَاَلْتُ سَالِمًا فَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا وَافَقَ نَافِعًا فِي الْاَمْكِنَةِ كُلِّهَا اِلَّا اَنَّهُمَا

باب ان مسجدوں کا بیان جو مدینہ کے رستوں پر (مکہ مدینہ کے درمیان) واقع ہیں اور ان مقاموں کا بیان جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے کہا میں نے سالم بن عبداللہ بن عمر کو دیکھا وہ (مدینہ مکہ کے) رستے میں کئی جگہوں کو ڈھونڈھ کر وہاں نماز پڑھتے اور کہتے کہ ان کے باپ عبداللہ بن عمر بھی وہاں نماز پڑھا کرتے تھے اور عبداللہ بن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان مقاموں میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ وہ ان مقاموں میں نماز پڑھا کرتے تھے اور میں نے سالم سے ان مقاموں کو پوچھا تو انہوں نے سب وہی مقام بتلائے جو نافع نے کہے تھے فقط شرف الروحاء کی مسجد میں

---

[1] جتنا کوئی شخص زیادہ مقرب ہوتا ہے اتنا ہی اس کو ڈر اور لحاظ زیادہ ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] حدیث سے یہ نکلا کہ بسر آبات کر لینے سے یا مسجد سے نکل ہونے سے یا نماز کی جگہ سے پہنے چلنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی ورنہ آپ پہنے سرے سے نماز پڑھتے حنفیہ اس کے خلاف کہتے ہیں ۱۲ منہ [3] یعنی سجدہ سہو کے بعد پھر سلام پھیرا حنفیہ کا بھی قول ہے اس کی بحث ان شاء اللہ آگے آئے گی ۱۲ منہ

اِخْتَلَفَا فِیْ مَسْجِدٍ بِشَرَفِ الرَّوْحَآءِ۔

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ قَالَ نَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ نَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِی الْحُلَيْفَةِ حِيْنَ يَعْتَمِرُ وَفِیْ حَجَّتِهٖ حِيْنَ حَجَّ تَحْتَ سَمُرَةٍ فِیْ مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِیْ بِذِی الْحُلَيْفَةِ وَكَانَ اِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوَةٍ وَّكَانَ فِیْ تِلْكَ الطَّرِيْقِ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ هَبَطَ بَطْنَ وَادٍ فَاِذَا ظَهَرَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ اَنَاخَ بِالْبَطْحَآءِ الَّتِیْ عَلٰى شَفِيْرِ الْوَادِی الشَّرْقِيَّةِ فَعَرَّسَ ثَمَّ حَتّٰى يُصْبِحَ لَيْسَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الَّذِیْ بِحِجَارَةٍ وَّلَا عَلَى الْاَكَمَةِ الَّتِیْ عَلَيْهَا الْمَسْجِدُ كَانَ ثَمَّ خَلِيْجٌ يُّصَلِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ عِنْدَهٗ فِیْ بَطْنِهٖ كُثُبٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَّ يُصَلِّیْ فَدَحَا فِيْهِ السَّيْلُ بِالْبَطْحَآءِ حَتّٰى دَفَنَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ الَّذِیْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّیْ فِيْهِ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى حَيْثُ الْمَسْجِدُ الصَّغِيْرُ الَّذِیْ دُوْنَ الْمَسْجِدِ الَّذِیْ بِشَرَفِ الرَّوْحَآءِ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِیْ كَانَ صَلّٰى فِيْهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

دونوں نے اختلاف کیا۔؎۱

ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے ان سے عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرے کے قصد سے جاتے اسی طرح حجۃ الوداع میں جب حج کی نیت سے گئے تو ذوالحلیفہ میں؎۲ اس ببول کے درخت کے تلے اترتے جہاں اب ذوالحلیفہ کی مسجد ہے اور آپ جب جہاد سے یا حج اور عمرے سے (مدینہ کو) واپس آتے اور اس رستے میں ہوتے تو وادی عقیق کی نشیب میں اترتے جب وہاں سے اوپر چڑھتے تو اپنی اونٹنی کو بطحاء؎۳ میں بٹھلاتے جو وادی کے کنارے پورب کی طرف ہے پچھلی رات کو وہاں آرام لیتے صبح تک یہ مقام اس مسجد کے پاس نہیں ہے جو پتھر سے بنی ہے اور نہ اس ٹیلے پر جس پر مسجد ہے وہاں ایک گہرا نالہ تھا عبداللہ بن عمرؓ اس کے پاس نماز پڑھا کرتے اس کے نشیب میں (ریت کے) ٹیلے تھے؎۴ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں نماز پڑھا کرتے تھے لیکن نالہ کی رو نے (پانی کے بہاؤ نے) وہاں کنکریاں بہائیں اور اس مقام کو پاٹ دیا جہاں عبداللہ بن عمرؓ نماز پڑھا کرتے تھے اور عبداللہ بن عمرؓ نے نافع سے یہ بھی بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز پڑھی جہاں اب چھوٹی مسجد ہے اس مسجد کے قریب جو شرف الروحا میں ہے؎۵ اور عبداللہ بن عمرؓ اس جگہ کا پتہ بتلاتے تھے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

؎۱ شرف الروحا ایک مقام ہے مدینہ سے چھتیس میل پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے باب میں یہ فرمایا ہے کہ یہ جنت کی ایک وادی ہے اور مجھ سے پہلے ستر پیغمبر وہاں نماز پڑھ چکے ہیں اور حضرت موسیٰ بھی حج یا عمرے کا احرام باندھے ہوئے وہاں سے گزرے تھے حافظ نے کہا عبداللہ بن عمر ان مقاموں کو بطور تبرک کے ڈھونڈتے اور وہاں نماز پڑھتے ان کا تشدد واتباع سنت میں مشہور ہے اور حضرت عمر نے ایسے مقاموں کو ڈھونڈنے سے اس لیے منع کیا ایسا نہ ہو لوگ آگے چل کر اس کو ضروری سمجھنے لگیں اور عتبان کی حدیث سے بھی یہ نکلتا ہے کہ صالحین کے آثار سے برکت لینا درست ہے یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ ؎۲ ذوالحلیفہ ایک مقام ہے مشہور جہاں سے مدینہ والے احرام باندھتے ہیں ۱۲ منہ ؎۳ بطحاء کہتے ہیں اس مقام کو جہاں سے وادی کا پانی بہہ کر جاتا ہے اور وہاں باریک باریک کنکریاں جمع ہو جاتی ہیں ۱۲ منہ ؎۴ اکمہ عرب کی زبان میں چھوٹے چھوٹے ٹیلوں ٹیکروں کو کہتے ہیں ۱۲ منہ ؎۵ شرف الروحا کا بیان ابھی گزر چکا ہے ۱۲ منہ۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ ثُمَّ عَنْ يَمِينِكَ حِينَ تَقُومُ فِي الْمَسْجِدِ تُصَلِّي وَذٰلِكَ الْمَسْجِدُ عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ الْيُمْنٰى وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ أَوْ نَحْوُ ذٰلِكَ وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى الْعِرْقِ الَّذِي عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرَّوْحَاءِ وَذٰلِكَ الْعِرْقُ انْتَهٰى طَرَفُهُ عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ دُونَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُنْصَرَفِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ وَقَدِ ابْتُنِيَ ثَمَّ مَسْجِدٌ فَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ كَانَ يَتْرُكُهُ عَنْ يَسَارِهِ وَوَرَاءَهُ وَيُصَلِّي أَمَامَهُ إِلَى الْعِرْقِ نَفْسِهِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرُوحُ مِنَ الرَّوْحَاءِ فَلَا يُصَلِّي الظُّهْرَ حَتّٰى يَأْتِيَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ فَيُصَلِّي فِيهِ الظُّهْرَ وَإِذَا أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ فَإِنْ مَرَّ بِهِ قَبْلَ الصُّبْحِ بِسَاعَةٍ أَوْ مِنْ اٰخِرِ السَّحَرِ عَرَّسَ حَتّٰى يُصَلِّيَ بِهَا الصُّبْحَ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ تَحْتَ سَرْحَةٍ ضَخْمَةٍ دُونَ الرُّوَيْثَةِ عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ وَوُجَاهَ الطَّرِيقِ فِي مَكَانٍ بَطْحٍ سَهْلٍ حَتّٰى يُفْضِيَ مِنْ أَكَمَةٍ دُوَيْنَ بَرِيدِ الرُّوَيْثَةِ بِمِيلَيْنِ وَقَدِ انْكَسَرَ أَعْلَاهَا فَانْثَنٰى فِي جَوْفِهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ عَلَى سَاقٍ وَفِي سَاقِهَا كُثُبٌ كَثِيرَةٌ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي طَرَفِ تَلْعَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْعَرْجِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى هَضْبَةٍ عِنْدَ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ عَلَى الْقُبُورِ رَضْمٌ مِنْ حِجَارَةٍ عَنْ

نے نماز پڑھی تھی کہتے تھے وہ جگہ جب تو مسجد میں نماز پڑھے تو تیرے داہنے ہاتھ کی طرف پڑتی ہے اور یہ (چھوٹی) مسجد داہنے راہ کے کنارے پر واقع ہے مکہ کو جاتے ہوئے اس میں اور بڑی مسجد میں ایک پتھر کی مار کا فاصلہ ہے یا اس سے کچھ کم زیادہ اور عبداللہ بن عمرؓ اس چھوٹی پہاڑی کی طرف نماز پڑھتے جو روحاء کے اخیر کنارے پر ہے اور یہ پہاڑی وہاں ختم ہوئی ہے جہاں رستے کا کنارہ ہے اس مسجد کے قریب جو اس کے اور روحاء کے آخری حصے کے بیچ میں ہے مکہ کو جاتے ہوئے اب وہاں ایک مسجد بن گئی ہے عبداللہ بن عمرؓ اس مسجد میں نماز نہیں پڑھتے تھے بلکہ اس کو اپنی بائیں طرف او پیچھے چھوڑ دیتے تھے اور اس کے آگے نماز پڑھتے تھے خود پہاڑی کی طرف اور عبداللہ دوپہر ڈھلنے کے بعد روحاء سے چلتے پھر ظہر کی نماز جب تک اس مقام پر پہنچتے نہیں پڑھتے جب وہاں پہنچتے تو ظہر پڑھتے اور جب مکہ سے (مدینہ کو) آتے ہوئے اور صبح ہونے سے گھڑی بھر بیشتر وہاں پہنچتے یا اخیر سحری کے وقت تو وہاں اتر پڑتے فجر کی نماز وہیں پڑھتے اور عبداللہ بن عمرؓ نے نافع سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بڑے درخت کے تلے اترتے جو رویثہ[1] کے پاس ہے رستے کے داہنے طرف اور رستے کے سامنے کشادہ نرم ہموار جگہ میں یہاں تک کہ اس ٹیلے سے پار ہو جاتے جو رویثہ کے رستے سے دو میل کے قریب ہے اس درخت کا اوپر کا حصہ ٹوٹ گیا ہے اور بیچ میں سے دوہرا ہو کر جڑ پر کھڑا ہے اس کی جڑ میں بہت سارے ریتے کے ٹبے (ٹیلے) ہیں اور عبداللہ بن عمرؓ نے نافع سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ٹبے کے کنارے پر نماز پڑھی جہاں سے پانی اترتا ہے عرج[2] کے پیچھے ہضبہ[3] کو جاتے ہوئے اس مسجد کے پاس دو تین قبریں ہیں ان قبروں پر تلے اوپر پتھر رکھے ہوئے ہیں رستے سے

---

[1] رویثہ ایک گاؤں ہے مدینہ سے سترہ فرسخ پر ہے ۱۲ منہ [2] عرج ایک گاؤں ہے رویثہ سے تیرہ چودہ میل پر ہے ۱۲ منہ [3] ہضبہ وہ پہاڑ ہے جو زمین پر پھیلا ہو لغات کتانچان ۱۲

يَمِيْنِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ سَلِمَاتِ الطَّرِيْقِ بَيْنَ أُولٰئِكَ
السَّلِمَاتِ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرُوْحُ مِنَ الْعَرْجِ بَعْدَ
أَنْ تَمِيْلَ الشَّمْسُ بِالْهَاجِرَةِ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ فِيْ
ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ
أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ
عِنْدَ سَرَحَاتٍ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيْقِ فِيْ مَسِيْلٍ
دُوْنَ هَرْشٰى ذٰلِكَ الْمَسِيْلُ لَاصِقٌ بِكُرَاعِ
هَرْشٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ قَرِيْبٌ مِنْ غَلْوَةٍ
وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ إِلٰى سَرْحَةٍ هِيَ
أَقْرَبُ السَّرَحَاتِ إِلَى الطَّرِيْقِ وَهِيَ أَطْوَلُهُنَّ وَأَنَّ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ فِي الْمَسِيْلِ الَّذِيْ فِيْ أَدْنٰى
مَرِّ الظَّهْرَانِ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ حِيْنَ تَهْبِطُ مِنَ
الصَّفْرَاوَاتِ تَنْزِلُ فِيْ بَطْنِ ذٰلِكَ الْمَسِيْلِ عَنْ يَسَارِ
الطَّرِيْقِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلٰى مَكَّةَ لَيْسَ بَيْنَ مَنْزِلِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ إِلَّا
رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِيْ طُوًى
وَيَبِيْتُ حَتّٰى يُصْبِحَ يُصَلِّي الصُّبْحَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ
وَمُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلٰى
أَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بُنِيَ ثَمَّهُ وَ
لٰكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى أَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ
فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِيْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيْلِ

داہنی طرف ان بڑے پتھروں پاس جو رستے پر ہیں ان کے بیچ میں عبداللہ
بن عمرؓ دوپہر کو سورج ڈھلنے کے بعد عرج سے چلتے پھر ظہر کی نماز اس
مسجد میں پڑھتے اور عبداللہ بن عمرؓ نے نافع سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم ان بڑے درختوں کے پاس اترے جو رستہ سے بائیں
طرف ہرشا کے نالے پر واقع ہیں[1] یہ نالہ ہرشا کے کنارے سے
مل گیا ہے اس میں اور رستے میں ایک تیر کی مار کا فاصلہ ہے اور
عبداللہ بن عمرؓ اس بڑے درخت کی طرف نماز پڑھتے جو سب
درختوں میں رستے سے زیادہ نزدیک ہے اور سب سے اونچا
ہے اور عبداللہ بن عمرؓ نے نافع سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اس نالے میں اترا کرتے جو مر الظہران کے نشیب میں ہے
(جس کو اب بطن مرو کہتے ہیں) مدینہ کے سامنے پڑتا ہے صفراوات
سے اترتے وقت[2] آپ اس نالے کے نشیب میں اترتے رستے سے
بائیں طرف مکہ کو جاتے ہوئے آپ جہاں اترا کرتے اس میں اور
رستے میں ایک پتھر ہی کے مار کا فاصلہ ہوتا اور عبداللہ بن
عمرؓ نے نافع سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذی طوی
میں اترا کرتے (وہ ایک مقام کا نام ہے) اور رات کو صبح
تک وہیں رہتے صبح کی نماز پڑھ کر مکہ میں آتے اور ذی
طوی میں آپ ایک سخت ٹیکری پر نماز پڑھتے پر وہ جگہ نہیں
ہے جہاں اب مسجد بن گئی ہے بلکہ اس سے نیچے اتر کر ایک سخت
ٹیکری ہے اور عبداللہ بن عمرؓ نے نافع سے بیان کیا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پہاڑ کے دونوں کونوں
کی طرف رخ کیا جو آپ کے اور لمبے پہاڑ کے بیچ میں تھا کعبے
کی طرف تو عبداللہ نے اس مسجد کو جو وہاں بن گئی ہے اس
مسجد کی بائیں طرف کیا جو ٹیکری کے کنارے پر واقع ہے اور

[1] ہرشا ایک پہاڑ ہے مدینہ اور شام کے رستوں کے ملاپ پر جحفہ کے قریب ۱۲ منہ [2] صفراوات وہ نالے اور پہاڑ جو مر الظہران کے بعد آتے ہیں مر الظہران ایک مشہور مقام ہے ۱۲

نَحْوَ الْكَعْبَةِ فَجُعِلَ الْمَسْجِدُ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ تَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشْرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ تُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ اس سے نیچے ہے کالی ٹیکری پر ٹیکری سے دس ہاتھ چھوڑ کر یا اس سے کچھ کم زیادہ وہاں نماز پڑھے تو تیرا رخ پہاڑ کے دونوں کناروں کی طرف ہوگا یعنی اس پہاڑ کے جو تیرے اور کعبے کے بیچ میں پڑے گا[1]

بَابٌ ۳۳ سُتْرَةُ الْإِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ ۔

باب امام کا سترہ مقتدیوں کو بھی کفایت کرتا ہے

۴۶۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے کہ عبداللہ بن عباسؓ نے کہا میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا ان دنوں میں گبرو جوانی کے قریب تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اس وقت) منا میں نماز پڑھا رہے تھے لیکن دیوار آپ کے سامنے نہ تھی میں تھوڑی صف کے سامنے سے نکل گیا پھر گدھی سے اترا اس کو چرنے کو چھوڑ دیا اور میں صف میں مل گیا (نماز پڑھنے لگا) کسی نے مجھ پر اعتراض نہیں کیا[2][3]

۴۶۸ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے کہا ہم سے عبیداللہ بن عمر نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن (نماز کے لیے) نکلتے تو اپنے خادم کو برچھے چلنے کا حکم دیتے وہ آپ کے سامنے

[1] امام بخاری نے یہ نو حدیثیں ایک ہی اسناد سے بیان کیں اب ان مسجدوں کا پتہ ہی نہیں چلتا نہ وہ درخت اور نشان باقی ہیں رہ ہے نام اللہ کا البتہ مسجد ذوالحلیفہ اور مسجد روحاء کو وہاں کے رہنے والے پہچانتے ہیں ۱۲ منہ [2] یعنی مقتدیوں کو علیحدہ سترہ لگانا ضرور نہیں ہے ۱۲ منہ [3] بظاہر اس سے باب کا مطلب نہیں نکلتا لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت یہ تھی کہ میدان میں بغیر سترہ کے نماز پڑھتے جیسے آگے حدیثوں میں آتا ہے کہ آپ کے لیے برچھی گاڑی جاتی تو گمان غالب یہ ہے کہ اس وقت بھی آپ کے سامنے سترہ ہوگا پس باب کا مطلب ثابت ہوگیا کہ امام کا سترہ مقتدیوں کو بھی کافی ہے ۱۲ منہ

فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ۔

گاڑا جاتا آپ اس طرف نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے رہتے اور سفر میں بھی آپ ایسا ہی کرتے امیروں نے اسی وجہ سے برچھا ساتھ رکھنے کی عادت کرلی ہے[1]

۴۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے اپنے باپ وہب بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحاء میں[2] لوگوں کو نماز پڑھائی اور آپ کے سامنے گانسی گڑی تھی[3] آپ نے (سفر کی وجہ سے) ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں آپ کے سامنے سے عورتیں گدھے نکل رہے تھے[4]

بَابُ ۳۳۱ قَدْرِ كَمْ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْمُصَلِّي وَالسُّتْرَةِ۔

باب نمازی اور سترے میں کتنا فاصلہ ہونا چاہیئے؛

۴۷۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ۔

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے باپ ابو حازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعدؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاں نماز پڑھا کرتے وہاں آپ سے اور دیوار سے اتنا فاصلہ رہتا کہ ایک بکری نکل جائے۔

۴۷۱ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ مَا كَادَتِ الشَّاةُ تَجُوزُهَا

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے انہوں نے سلمہ بن الاکوعؓ سے کہا مسجد نبوی کی دیوار میں منبر سے اتنا فاصلہ تھا کہ ایک بکری نکل جائے[5]

---

[1] اب تو جب بادشاہ یا کسی رئیس کی سواری نکلتی ہے تو برچھا بردار بہت سے ساتھ رہتے ہیں افسوس برچھا رکھنا تو سیکھ لیا اور نماز جو اسلام کی بڑی نشانی تھی اس کا خیال چھوڑ دیا انا للہ وانا الیہ راجعون ۱۲ منہ [2] بطحا وہ میدان جو مکہ سے باہر ہے اس کو ابطح بھی کہتے ہیں ۱۲ منہ [3] عنزہ وہ لکڑی ہے جس کے نیچے پھل ہوتا ہے برچھے میں اوپر کی طرف پھل ہوتا ہے عنزہ کو ہمارے ملک میں گانسی یا گانسی دار لکڑی کہتے ہیں ۱۲ منہ [4] یعنی لکڑی کے اس پار ہمارے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ اگر سترہ نہ ہو اور نمازی کے سامنے سے کالا کتا نکل جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے اور گدھے اور عورت کے باب میں مجھ کو شک ہے لیکن شافعیہ اور حنفیہ کہتے ہیں کہ نماز کسی چیز کے سامنے سے نکل جانے سے نہیں ٹوٹتی ۱۲ منہ [5] اور محراب تو آپ کی مسجد میں تھی نہیں اور آپ منبر کے بازو میں برابر نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ سے بھی اور دیوار سے بھی اتنا ہی فاصلہ رہے گا کہ ایک بکری نکل جائے باب کا یہی مطلب ہے بلال کی حدیث میں ہے کہ آپ نے کعبہ میں نماز پڑھائی آپ میں اور دیوار میں تین ہاتھ کا فاصلہ تھا علماء نے کہا ہے کہ نمازی جہاں تک ہو سکے سترہ کے قریب رہے حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد میں محراب اور منبر بنانا سنت نہیں ہے محراب تو بالکل نہ ہونا (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابٌ ۳۳۲ الصَّلٰوةِ إِلَى الْحَرْبَةِ۔

۴۷۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا۔

باب برچھی کی طرف نماز پڑھنا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے برچھہ گاڑا جاتا آپ اس کی طرف نماز پڑھتے۔

بَابٌ ۳۳۳ الصَّلٰوةِ إِلَى الْعَنَزَةِ۔

۴۷۳- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَأُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَصَلّٰى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَّالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ يَمُرَّانِ مِنْ وَّرَائِهَا۔

باب گانسی دار لکڑی کی طرف نماز پڑھنا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عون بن ابی جحیفہ نے کہا میں نے اپنے باپ ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرتؐ دوپہر کو برآمد ہوئے[1] ہم پر وضو کا پانی لایا گیا آپ نے وضو کیا اور ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی آپ کے سامنے ایک گانسی دار لکڑی تھی اور عورتیں اور گدھے اس کے پرے جا رہے تھے۔

۴۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ نَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُوْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ وَّمَعَنَا عُكَّازَةٌ أَوْ عَصًا أَوْ عَنَزَةٌ وَّمَعَنَا إِدَاوَةٌ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ نَاوَلْنَاهُ الْإِدَاوَةَ۔

ہم سے محمد بن حاتم بن بزیع نے بیان کیا کہا ہم سے شاذان بن عامر نے انہوں نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے عطاء بن ابی میمونہ سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب حاجت کے لیے نکلتے تو میں اور ایک اور لڑکا آپ کے پیچھے جاتے ہمارے پاس گانسی دار لکڑی یا لاٹھی یا برچھی اور پانی کی چھاگل ہوتی جب آپ حاجت سے فارغ ہوتے تو ہم چھاگل آپ کو دے دیتے۔

بَابٌ ۳۳۴ السُّتْرَةِ بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا۔

باب سترہ مکہ میں اور دوسرے مقاموں میں[2]

(بقیہ صفحہ سابقہ) چاہیے اور منبر لکڑی کا علیحدہ رکھنا چاہیے ہمارے زمانے میں یہ بلا عموماً پھیل رہی ہے ہر مسجد میں محراب اور منبر چونے اینٹ سے بنائے جاتے ہیں ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہٰذا) ظہر اور عصر کو جمع کیا ظہر کے وقت میں اس کو جمع تقدیم کہتے ہیں ۱۲ منہ ۲؎ امام بخاری کی غرض اس باب سے یہ ہے کہ سترہ لگانا ہر جگہ لازم ہے مکہ میں بھی اور بعضے حنابلہ کہتے ہیں کہ مکہ میں نمازی کے سامنے سے گزرنا جائز ہے شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک ہر جگہ منع ہے امام بخاری کا بھی یہی مذہب معلوم ہوتا ہے عبدالرزاق نے ایک حدیث نکالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں بغیر سترہ کے نماز پڑھتے امام بخاری نے اس کو ضعیف سمجھا ۱۲ منہ

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَصَلَّى بِالْبَطْحَاءِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَنَصَبَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةً وَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوءِهٖ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکیم بن عتیبہ سے انہوں نے ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ سے انہوں نے کہا ہم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو برآمد ہوئے اور بطحاء میں ظہر اور عصر کی[۱] دو دو رکعتیں پڑھائیں اور اپنے سامنے ایک برچھی کھڑی کی اور وضو کیا تو لوگ آپ کے وضو کا پانی (برکت کے لیے) اپنے بدن پر ملنے لگے۔

بَابُ ۳۳۵ الصَّلٰوةِ إِلَى الْأُسْطُوَانَةِ۔

باب ستون کی آڑ میں نماز پڑھنا

وَقَالَ عُمَرُ الْمُصَلُّونَ أَحَقُّ بِالسَّوَارِي مِنَ الْمُتَحَدِّثِينَ إِلَيْهَا وَرَأَى ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بَيْنَ أُسْطُوَانَتَيْنِ فَأَدْنَاهُ إِلَى سَارِيَةٍ فَقَالَ صَلِّ إِلَيْهَا۔

اور حضرت عمرؓ نے کہا کہ[۲] نمازی لوگ ستون کے زیادہ حقدار ہیں بات چیت کرنے والوں سے اور عبداللہ بن عمرؓ نے ایک شخص کو دو ستونوں کے بیچ میں نماز پڑھتے دیکھا تو اس کو پکڑ کر ایک ستون کے نزدیک کر دیا اور کہا وہاں نماز پڑھو۔

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ آتِي مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَيُصَلِّي عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ قَالَ فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَهَا۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے انہوں نے کہا میں سلمہ بن اکوع (صحابی) کے ساتھ (مسجد نبوی میں) آتا وہ اس ستون کے پاس نماز پڑھتے جہاں قرآن شریف رکھا رہتا[۳]۔ ایک بار میں نے کہا ابومسلم (یہ سلمہ کی کنیت ہے) میں تم کو دیکھتا ہوں اس ستون کے پاس قصد کر کے نماز پڑھتے ہو (اس کی کیا وجہ ہے) انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ قصد کر کے اس کے سامنے نماز پڑھا کرتے تھے۔

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَقَدْ أَدْرَكْتُ كِبَارَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عمرو بن عامر سے انہوں نے انسؓ بن مالکؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے صحابہ کو دیکھا مغرب

---

۵۱ بطحاء مکہ کا پتھریلی زمین تو حدیث سے ثابت ہوا کہ مکہ میں بھی سترہ لگانا چاہیے اور اس کا رد ہوا جو کہتا ہے کہ جب کعبہ سامنے ہو تو کسی چیز کو سترہ نہیں بنا سکتے ۱۲ منہ

۵۲ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا مطلب یہ ہے کہ خالی بات چیت کرنے والے بھی تکیہ دینے کے لیے ستون چاہتے ہیں اور نمازی بھی لیکن نمازی اس کے زیادہ حقدار ہیں کیوں کہ نمازی عبادت کرنا چاہیے ہیں اور وہ زمل کافیہ ٹانا ۱۲ منہ ۵۳ حضرت عثمان کے زمانے میں قرآن شریف ایک صندوق میں رکھا رہتا مسجد نبوی کے ایک ستون کے پاس اس ستون کو مصحف یعنی قرآن کا ستون کہا کرتے ۱۲ منہ

يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ عِنْدَ الْمَغْرِبِ وَزَادَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسٍ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

بَابُ ۳۳۶ الصَّلٰوةِ بَيْنَ السَّوَارِيْ فِيْ غَيْرِ جَمَاعَةٍ ـ

۴۷۸ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ نَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ فَاَطَالَ ثُمَّ خَرَجَ وَكُنْتُ اَوَّلَ النَّاسِ دَخَلَ عَلٰى اَثَرِهٖ فَسَاَلْتُ بِلَالًا اَيْنَ صَلّٰى فَقَالَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ ـ

۴۷۹ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيْهَا فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَّسَارِهٖ وَعَمُوْدًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَثَلٰثَةَ اَعْمِدَةٍ وَّرَآءَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ

کا اذان کے وقت وہ ستونوں کی طرف لپکتے[۵۱] اور شعبہ نے اس حدیث میں عمرو بن عامر سے انہوں نے انسؓ سے اتنا زیادہ کیا ہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجرے سے برآمد ہوں[۵۲]۔

باب دو ستون کے بیچ میں اگر اکیلا ہو تو نماز پڑھ سکتا ہے[۵۳]

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر گئے اور (آپ کے ساتھ) اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ (کلید بردار) اور بلال تو آپ دیر تک اندر رہے پھر باہر نکلے اور میں سب لوگوں سے پہلے آپ کے پیچھے ہی وہاں آیا میں نے بلال سے پوچھا آپ نے کہاں نماز پڑھی انہوں نے کہا آگے کے جو ستون ہیں ان کے بیچ میں[۵۴]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے اندر تشریف لے گئے اور (آپ کے ساتھ) اسامہ بن زید اور بلال اور عثمان بن طلحہ حجبی بھی تھے عثمان نے کعبے کا دروازہ آپ پر بند کر دیا آپ وہاں ٹھیرے رہے جب آپ باہر نکلے تو میں نے بلال سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کے اندر کیا کیا انہوں نے کہا ایک ستون کو تو بائیں طرف اپنے کیا اور ایک کو داہنی طرف اور تین ستونوں کو اپنے پیچھے کی طرف اور ان دنوں میں خانہ کعبہ کے اندر چھ ستون تھے

---

[۵۱] کہ ستون کو سترہ بنا کر مغرب کی سنتیں ادا کر لیں ۱۲ منہ [۵۲] شعبہ کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الاذان میں وصل کیا ۱۲ منہ [۵۳] کیونکہ جماعت میں ستونوں کے بیچ میں کھڑے ہونے سے صف میں خلل پیدا ہوگا بعضوں نے کہا ہر حال میں دو ستونوں کے بیچ میں نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ انسؓ کی حدیث میں جس کو حاکم نے نکالا اس کی ممانعت وارد ہے امام بخاری نے یہ باب لا کر اسی طرف اشارہ کیا وہ ممانعت اسی حال میں ہے جب جماعت سے نماز پڑھ رہا ہو ۱۲ منہ [۵۴] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے معلوم ہوا اگر آدمی اکیلا نماز پڑھنا چاہے تو دو ستونوں کے بیچ میں پڑھ سکتا ہے ۱۲ منہ

عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَقَالَ لَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ فَقَالَ عَمُوْدَيْنِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ۔

پھر آپ نے نماز پڑھی امام بخاری نے کہا اور ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے کہا مجھ سے امام مالک نے یہ حدیث یوں بیان کی اور دو ستونوں کو اپنی داہنی طرف کیا[1]

بَابٌ ۲۳۷

۴۸۰ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ نَا اَبُوْ ضَمْرَةَ قَالَ نَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشٰى قِبَلَ وَجْهِهٖ حِيْنَ يَدْخُلُ وَجَعَلَ الْبَابَ قِبَلَ ظَهْرِهٖ فَمَشٰى حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِىْ قِبَلَ وَجْهِهٖ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلٰثَةِ اَذْرُعٍ صَلّٰى يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِىْ اَخْبَرَهٗ بِهٖ بِلَالٌ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْهِ قَالَ وَلَيْسَ عَلٰى اَحَدِنَا بَاْسٌ اَنْ صَلّٰى فِىْ اَىِّ نَوَاحِى الْبَيْتِ شَآءَ ۔

باب

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ انس بن عیاض نے کہا ہم سے موسٰی بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ جب کعبے کے اندر جاتے تو سیدھے منہ کے سامنے چلے جاتے اور کعبہ کے دروازے کو پیٹھ پیچھے کرتے آگے بڑھ جاتے یہاں تک کہ وہ دیوار جو ان کے منہ کے سامنے ہوتی تین ہاتھ کے قریب فاصلہ پر رہ جاتی وہاں نماز پڑھتے اور اس جگہ قصد کرکے نماز پڑھتے جہاں بلال نے ان سے بیان کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز پڑھی عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کچھ قباحت نہیں اگر ہم میں سے کوئی کعبے کے جس کونے میں چاہے نماز پڑھے[2]

بَابٌ ۲۳۸ الصَّلٰوةِ اِلَى الرَّاحِلَةِ وَالْبَعِيْرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ ۔

باب اونٹنی اور اونٹ اور درخت اور پالان کی طرف نماز پڑھنا

۴۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِىُّ الْبَصْرِىُّ قَالَ نَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهٗ فَيُصَلِّىْ اِلَيْهَا قُلْتُ

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ اپنی اونٹنی کو آڑا بٹھاتے پھر اس کی طرف نماز پڑھتے عبیداللہ نے کہا

---

[1] یہی روایت صحیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ جب خانہ کعبہ چھ ستونوں پر تھا تو ایک طرف خواہ مخواہ دو ستون رہیں گے اور ایک طرف ایک امام احمد اور اسحاق اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ اکیلا شخص ستونوں کے بیچ میں نماز پڑھ سکتا ہے لیکن ستونوں کے بیچ میں صف باندھنا مکروہ ہے اور حنفیہ اور شافعیہ اور مالکیہ نے اس کو جائز رکھا ہے تسہیل القاری میں ہے کہ ہمارے امام احمد کا مذہب حق ہے اور حنفیہ اور شافعیہ اور مالکیہ کو اس مسئلہ میں شاید ممانعت کی حدیثیں نہیں پہنچیں واللہ اعلم ۱۲ منہ

[2] بشرطیکہ منہ کعبے کی دیوار کی طرف رہے اور اسی لیے آپ نے داخلے کے وقت دروازہ بند کر دیا اگر دروازہ کھلا رہے اور کوئی شخص دروازے کی طرف منہ کرکے نماز پڑھ لے تو نماز درست نہ ہوگی اس حدیث کا تعلق باب سے یوں ہے کہ جب عبداللہ بن عمرؓ اس مقام میں قصد کرکے نماز پڑھتے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی تو ضرور دو ستونوں کے بیچ میں نماز پڑھتے ہوں گے اور یہی ترجمہ باب ہے ۔ ۱۲ منہ

أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهُ فَيُصَلِّي إِلَى آخِرَتِهِ أَوْ قَالَ مُؤَخَّرِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ ٭

بَاب ۳۳۹ الصَّلٰوةِ إِلَى السَّرِيرِ۔

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ فَيَجِيءُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ فَيُصَلِّي فَأَكْرَهُ أَنْ أُسَنِّحَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيرِ حَتَّى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِي۔

بَاب ۳۴۰ لِيَرُدَّ الْمُصَلِّي مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

وَرَدَّ ابْنُ عُمَرَ فِي التَّشَهُّدِ وَفِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ إِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ يُقَاتِلَهُ قَاتَلَهُ۔

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ نَا يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ

میں نے نافع سے پوچھا جب اونٹ مست ہوتے تو آپ کیا کرتے انہوں نے کہا پالان لیتے اس کو سامنے سیدھا رکھتے اور اس کی پچھلی لکڑی کی طرف نماز پڑھتے اور عبداللہ بن عمر بھی ایسا کیا کرتے [۵۱]

باب چارپائی پر یا چارپائی کی طرف نماز پڑھنا۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا تم لوگوں نے ہم کو کتے گدھے کے برابر کر دیا [۵۲] میں نے اپنے تئیں دیکھا چارپائی پر لیٹی رہتی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور چارپائی کے بیچ میں آجاتے (یا چارپائی کو اپنے اور قبلے کے بیچ میں کر لیتے) پھر نماز پڑھتے مجھے آپ کے سامنے پڑا رہنا برا معلوم ہوتا تو میں پائنتی کی طرف سے کھسک کر لحاف سے باہر نکل جاتی [۵۳]

باب اگر کوئی نمازی کے سامنے سے نکلنا چاہے تو اس کو روکے (آدمی ہو یا جانور)

اور عبداللہ بن عمرؓ نے التحیات پڑھتے وقت روکا [۵۴] اور کعبے میں بھی [۵۵] اور کہا اگر وہ بے لڑے نہ مانے تو اس سے لڑے۔

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوارث نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن عبید نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ابوصالح ذکوان سے کہ ابوسعید خدریؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسری سند اور ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن

---

۵۱ امام بخاری نے اونٹ کو اونٹنی پر قیاس کیا اور درخت کو پالان پر کیوں کہ پالان کی لکڑی آخر درخت ہی کا ایک جزو ہے ۱۲ منہ ۵۲ جو کہتے ہو کہ عورت کے سامنے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے جیسے کتے گدھے کے سامنے نکل جانے سے ۱۲ منہ ۵۳ فیتوسط السریر کا ترجمہ اکثر لوگ یوں کرتے ہیں کہ آپ چارپائی کے بیچ میں وہاں نماز پڑھتے اس صورت میں اس حدیث کو سترے کے بابوں سے کوئی تعلق نہ ہوگا مگر امام بخاری نے جو روایت باب الاستیذان میں نکالی اس میں صاف یہ مذکور ہے کہ آپ نماز پڑھتے اور چارپائی آپ کے قبلے کے بیچ میں ہوتی تو فیتوسط السریر کا ترجمہ یوں ہوگا کہ آپ چارپائی کو اپنے اور قبلے کے بیچ میں کر لیتے ۱۲ منہ ۵۴ اس کو ابن ابی شیبہ اور عبدالرزاق نے نکالا ۱۲ منہ ۵۵ اس کو ابونعیم نے کتاب الصلوٰۃ میں وصل کیا اس سے ان لوگوں کا رد منظور ہے جو کعبے میں نمازی کے سامنے سے گزرنا معاف جانتے ہیں ۱۲ منہ

قَالَ نَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَدَوِيُّ قَالَ نَا أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ يُصَلِّي إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ أَبُو سَعِيدٍ فِي صَدْرِهِ فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَعَادَ لِيَجْتَازَ فَدَفَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ أَشَدَّ مِنَ الْأُولَى فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.

مغیرہ نے کہا ہم سے حمید بن ہلال عدوی نے کہا ہم سے ابو صالح ذکوان سمان نے انہوں نے کہا میں نے ابو سعید خدریؓ کو دیکھا وہ جمعہ کے دن لوگوں سے کچھ آڑ کیے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے ابو معیط کے بیٹوں میں سے ایک جوان (ولید) نے ان کے سامنے سے گزرنا چاہا ابو سعیدؓ نے اس کے سینے پر ایک گھونسا دیا اس نے دیکھا تو اور کوئی راہ نہ پائی مگر انہی کے سامنے سے پھر نکلنا چاہا تو ابو سعید نے پہلے سے بھی زیادہ زور سے ایک گھونسا لگایا اس نے ابو سعید کو گالی دی اور پھر مروان کے پاس پہنچا ابو سعید نے جو کیا تھا اس کی شکایت کی اور ابو سعید بھی اس کے پیچھے ہی مروان کے پاس جا پہنچے[۵۱] مروان نے کہا ابو سعید تجھ میں تیرے بھتیجے میں کیا جھگڑا ہے ابو سعید نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم میں سے جب کوئی لوگوں کی آڑ کر کے اس طرف نماز پڑھے پھر کوئی اس کے سامنے نکلنا چاہے (یعنی آڑ کے اندر) تو اس کو روکے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے وہ شیطان ہے[۵۲]

بَابُ ۳۴ إِثْمِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

باب نمازی کے سامنے سے گزر جانے کا گناہ۔

۴۸۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو النضر سالم بن ابی امیہ سے جو عمر بن عبید اللہ کے غلام تھے انہوں نے بسر بن سعید سے کہ زید بن خالد نے ان کو ابو جہیم عبداللہ انصاری کے پاس بھیجا ان سے یہ پوچھنے کو کہ انہوں نے نمازی کے سامنے سے نکل جانے والے کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے ابو جہیم نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نمازی کے سامنے سے نکل جانے والا یہ جانتا ہوتا کہ اس کو کیا

[۵۱] مروان مدینہ کا حاکم تھا معاویہؓ کی طرف سے مگر اس کے زمانہ میں ولید مدینہ میں نہ تھا تو شاید ولید کا لڑکا مراد ہوگا بعضی روایتوں میں یوں ہے کہ یہ گزرنے والا مروان کا بیٹا یا اس کا کوئی رشتہ دار تھا ۱۲ منہ [۵۲] کہتے ہیں اگر کسی طرح نہ مانے اور نمازی اس کو قتل کر ڈالے تو اس پر نہ قصاص لازم ہوگا نہ دیت دینی ہوگی بعضوں نے کہا لڑنے سے یہ مراد ہے کہ سختی سے روکے نہ ہتھیار سے لڑنا ۱۲ منہ۔

لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَآ اَدْرِيْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً ۔

بَابُ ۳۴۲ ۔ اِسْتِقْبَالِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَهُوَ يُصَلِّيْ ۔

وَكَرِهَ عُثْمَانُ اَنْ يُّسْتَقْبَلَ الرَّجُلُ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَ هٰذَا اِذَا اشْتَغَلَ بِهٖ فَاَمَّا اِذَا لَمْ يَشْتَغِلْ بِهٖ فَقَدْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَّا بَالَيْتُ اِنَّ الرَّجُلَ لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الرَّجُلِ ۔

۴۸۵ ۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ قَالَ اَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّسْلِمٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهٗ ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالُوْا يَقْطَعُهَا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ فَقَالَتْ لَقَدْ جَعَلْتُمُوْنَا كِلَابًا لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاِنِّيْ لَبَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْقِبْلَةِ وَاَنَا مُضْطَجِعَةٌ عَلَى السَّرِيْرِ فَتَكُوْنُ لِيَ الْحَاجَةُ وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْتَقْبِلَهٗ فَاَنْسَلُّ اِنْسِلَالًا وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهٗ ۔

عذاب ہوگا تو چالیس تک اس کو کھڑا رہنا اس کے سامنے نکل جانے سے بہتر معلوم ہوتا ابوالنضر نے کہا مجھ کو یاد نہیں رہا کہ بسر بن سعید نے چالیس دن کہے یا چالیس مہینے یا چالیس برس[۱]

باب ایک شخص نماز پڑھ رہا ہو دوسرا اس کی طرف منہ کرکے بیٹھے تو کیسا؟

اور حضرت عثمان نے اس کو مکروہ جانا کہ نمازی کے سامنے منہ کرکے بیٹھے امام بخاری نے کہا یہ کراہت جب ہے کہ نمازی کا دل ادھر لگ جائے اگر دل نہ لگے تو زید بن ثابتؓ نے کہا مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں اس لیے کہ مرد کی نماز کو مرد نہیں توڑتا[۳]

ہم سے اسمٰعیل بن خلیل نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے اُن کے سامنے ان چیزوں کا ذکر ہوا جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے لوگوں نے کہا کتے اور گدھے اور عورت کے سامنے آنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے انہوں نے کہا تم نے ہم کو کتا بنایا میں نے تو دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے اور میں آپ کے اور قبلے کے بیچ میں چارپائی پر پڑی رہتی پھر مجھے کچھ کام ہوتا تو میں آپ کے سامنے منہ کرنا برا جانتی[۴] میں (پائنتی سے) آہستہ کھسک جاتی اس حدیث کو اعمش نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے بھی ایسا ہی روایت کیا۔

---

[۱] ابن حبان اور ابن ماجہ کی روایت میں سو برس ہیں بزار کی روایت میں چالیس خریف ہیں نمازی کے سامنے سے گزرنا حرام ہے بعضوں نے کہا گناہ کبیرہ ہے اختلاف ہے کہ سامنے کی حد کہاں تک ہے بعضوں نے کہا تین ہاتھ بعضوں نے کہا ایک پتھر کی مار بعضوں نے کہا سجدے کے مقام تک ۱۲ منہ [۲] حافظ نے کہا حضرت عثمان کا یہ اثر تو مجھ کو کسی کتاب میں نہیں ملا البتہ ابن ابی شیبہ اور عبدالرزاق نے حضرت عمرؓ سے اس کی کراہت نقل کی تو شاید غلطی سے بجائے حضرت عمرؓ کے حضرت عثمانؓ کا نام لکھا گیا اور حضرت عثمانؓ سے اس کی عدم کراہت منقول ہے ۱۲ منہ [۳] گو اس کی طرف منہ کرکے بیٹھے ۱۲ منہ [۴] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے نماز پڑھتے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے منہ کرنا برا جانا مگر عورت کی اور بات ہے اور مرد کی اور بات ہے باب کا ترجمہ تو یہ تھا کہ مرد مرد کی طرف نماز میں منہ کرے تو کیسا بعضوں نے کہا جب حضرت عائشہؓ کا نماز میں سامنے پڑا رہنا مضر نہ ہوا تو مرد کا مرد کے سامنے منہ کرنا کیونکر مضر ہوگا اس سے ترجمہ باب نکل آیا ۱۲ منہ

بَابٌ ۲۴۳ الصَّلٰوۃِ خَلْفَ النَّائِمِ۔

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى قَالَ نَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَاَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ اَيْقَظَنِي فَاَوْتَرْتُ ؕ

باب سوتے ہوئے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے اور میں (آپ کے سامنے) بچھونے پر آڑی سوتی ہوتی[۱] جب آپ وتر پڑھنے لگتے تو مجھ کو جگا دیتے میں وتر پڑھ لیتی۔

بَابٌ ۲۴۴ التَّطَوُّعِ خَلْفَ الْمَرْاَةِ ؕ

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ۔

باب عورت کے پیچھے نفل نماز پڑھنا[۲]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالنضر سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے انہوں نے ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتی رہتی اور میرے پاؤں آپ کے قبلے میں ہوتے جب آپ سجدہ کرنے لگتے تو ہاتھ سے مجھ کو چھو دیتے میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی پھر جب آپ نماز میں کھڑے ہوتے تو میں پاؤں پھیلا دیتی ان دنوں گھروں میں چراغ بھی نہ تھے[۳]

بَابٌ ۲۴۵ مَنْ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ شَيْءٌ۔

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ نَا اَبِي قَالَ نَا الْاَعْمَشُ قَالَ نَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ۔ ح

باب اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی[۴]

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے دوسری سند

---

[۱] جب عورت کا نمازی کے سامنے سوتا رہنا مضر نہ ہوا تو مرد کا بطریق اولیٰ مضر نہ ہوگا اور باب کا مطلب بخوبی ثابت ہو گیا ۱۲ منہ [۲] یعنی عورت سامنے پڑی ہو سو رہی ہو یا جاگتی ہو اور کوئی اس کی آڑ میں نماز پڑھے تو یہ درست ہے اگلے باب سے یہ مطلب نکل آیا تھا مگر اس میں سوتی پڑی کا ذکر ہے اور اس میں یہ صراحت ہے کہ حضرت عائشہؓ کبھی جاگتی بھی لیکن آپ نماز پڑھتے رہتے امام مالکؒ نے اس کو مکروہ سمجھا ہے ان کا قول اس حدیث سے رد ہو گیا [۳] اگر چراغ ہوتے تو حضرت عائشہؓ آپ کو یہ دیکھ کر کہ آپ سجدہ کرنا چاہتے ہیں بغیر آپ کو بلائے پاؤں سمیٹ لیتیں ۱۲ منہ [۴] یعنی کسی چیز کا سامنے سے جانا عورت ہو یا مرد یا گدھا یا کتا اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن ہمارے امام احمد بن حنبلؒ اس طرف گئے ہیں کہ کالے کتے کے سامنے جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور چیزوں کے سامنے نکلنے سے نہیں ٹوٹتی ۱۲ منہ۔

قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِیْ مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ فَقَالَتْ شَبَّهْتُمُوْنَا بِالْحُمُرِ وَالْكِلَابِ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ وَاِنِّیْ عَلَى السَّرِيْرِ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةً فَتَبْدُوْ لِیَ الْحَاجَةُ فَاَكْرَهُ اَنْ اَجْلِسَ فَاُوْذِیَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ۔

اعمش نے کہا مجھ سے مسلم بن صبیح نے مسروق سے روایت کی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اُن کے سامنے یہ ذکر آیا کہ نماز کتے یا گدھے یا عورت کے سامنے آنے سے ٹوٹ جاتی ہے انہوں نے کہا تم نے ہم کو گدھوں اور کتوں کی طرح سمجھا خدا کی قسم میں نے تو دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے اور میں چارپائی پر آپ کے اور قبلے کے درمیان میں لیٹی رہتی پھر مجھے کوئی کام ہوتا تو میں (آپ کے سامنے) بیٹھ کر آپ کو تکلیف دینا برا جانتی تو چارپائی کی پائنتی سے میں کھسک کر نکل جاتی۔

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا ابْنُ اَخِی ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ سَاَلَ عَمَّهُ عَنِ الصَّلٰوةِ يَقْطَعُهَا شَیْءٌ قَالَ لَا يَقْطَعُهَا شَیْءٌ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ فَيُصَلِّیْ مِنَ اللَّيْلِ وَاِنِّیْ لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰى فِرَاشِ اَهْلِهِ۔

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا ہم کو ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) نے انہوں نے اپنے چچا ابن شہاب زہری سے پوچھا کیا نماز کو کوئی چیز توڑتی ہے انہوں نے کہا نہیں کوئی چیز نماز نہیں توڑتی مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھتے اور (تہجد کی) نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلے کے بیچ میں اپنے گھر کے بچھونے پر آڑی پڑی رہتی[۱]

بَابُ ۳۴۶ اِذَا حَمَلَ جَارِيَةً صَغِيْرَةً عَلٰى عُنُقِهٖ فِی الصَّلٰوةِ۔

باب نماز پڑھتے میں چھوٹے بچے کو اپنی گردن پر بٹھا لینا (جائز ہے)

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِیِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ وَهُوَ حَامِلٌ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیرؓ سے انہوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے انہوں نے ابو قتادہ (حارث بن ربعی) انصاری صحابی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امامہ اپنی نواسی کو اٹھائے ہوئے

---

[۱] جو لوگ عورت کا سامنے سے نکل جانا قاطع صلوٰۃ کہتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ اس حدیث میں حضرت عائشہؓ کا سامنے سے گزرنا مذکور نہیں ہے بلکہ سامنے پڑے رہنا اہل ظاہر کا یہی قول ہے کہ عورت اور گدھے اور کتے کے سامنے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور ایک جماعت صحابہ جیسے انسؓ اور ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ کا بھی یہی قول ہے ۱۲ منہ

أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا۔

نماز پڑھ رہے تھے جو حضرت زینب آپ کی صاحبزادی اور ابوالعاص بن ربیعہ بن عبد شمس (آپ کے داماد) کی بیٹی تھیں جب آپ سجدہ کرتے تو اُن کو زمین پر بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے ان کو اٹھا لیتے[1]

بَابٌ ۳۴۷ إِذَا صَلَّى إِلَى فِرَاشٍ فِيهِ حَائِضٌ۔

باب ایسے بچھونے کی طرف نماز پڑھنا جس پر کوئی حیض والی عورت پڑی ہو

۴۹۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ أَخْبَرَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ فِرَاشِي حِيَالَ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُبَّمَا وَقَعَ ثَوْبُهُ عَلَيَّ وَأَنَا عَلَى فِرَاشِي۔

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے انہوں نے ابواسحاق شیبانی سے انہوں نے عبداللہ بن شداد بن ہاد سے انہوں نے کہا میری خالہ ام المومنین میمونہ بنت حارث نے بیان کیا کہ میرا بچھونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز کے بازو رہتا کبھی ایسا ہوتا کہ نماز پڑھتے میں آپ کا کپڑا میرے بدن پر پڑ جاتا میں اپنے بچھونے پر رہتی[2]

۴۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ نَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ تَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ نَائِمَةٌ فَإِذَا سَجَدَ أَصَابَنِي ثَوْبُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے ابواسحاق سلیمان بن فیروز شیبانی نے کہا ہم سے عبداللہ بن شداد بن ہاد نے انہوں نے کہا میں نے ام المومنین میمونہؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے میں آپ کے پہلو میں سوتی رہتی جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے چھو جاتا اور میں حیض سے ہوتی[3]

بَابٌ ۳۴۸ هَلْ يَغْمِزُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ عِنْدَ السُّجُودِ لِكَيْ يَسْجُدَ۔

باب کیا مرد سجدہ کرتے وقت اپنی عورت کا بدن چھو سکتا ہے سجدہ کے لیے؟

۴۹۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا يَحْيَى قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ نَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے کہا ہم سے قاسم بن محمد نے انہوں نے

---

[1] معلوم ہوا نماز میں چھوٹے لڑکے کو اٹھائے رہنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور بچے کا اٹھا لینا پھر بٹھا دینا ایسا عمل نہیں جس سے نماز ٹوٹ جائے ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے یہ ظہر اور عصر کی نماز میں کیا اور امامہ کو گردن پر بٹھائے ہوئے ہماری امامت کی ۱۲ منہ [2] یعنی حیض کی حالت میں جیسے آگے کی روایت میں اس کی تصریح آتی ہے ۱۲ منہ [3] حدیثوں سے یہ نکلا کہ حائضہ عورت کے بچھونے کے پاس نماز درست ہے اور ترجمہ باب میں آلیٰ کا لفظ ہے یعنی بچھونے کی طرف تو شاید اِلیٰ عام ہے خواہ بچھونا سامنے ہو یا بازو داہنے طرف یا بائیں طرف ۱۲ منہ۔

قَالَتْ بِئْسَمَا عَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلَيَّ فَقَبَضْتُهُمَا۔

حضرت عائشہؓ سے انہوں نے لوگوں سے کہا تم نے بہت برا کیا جو ہم کو کتے اور گدھے کے برابر کر دیا میں نے تو خود اپنے تئیں دیکھا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قبلے کے بیچ میں لیٹی رہتی اور آپ نماز پڑھتے رہتے جب آپ سجدہ کرنے لگتے تو میرے پاؤں چھو دیتے میں اُن کو سمیٹ لیتی[1]

بَاب ۳۴۹ الْمَرْأَةُ تَطْرَحُ عَنِ الْمُصَلِّي شَيْئًا مِنَ الْأَذَى۔

باب عورت اگر نمازی کے بدن پر سے کچھ پلیدی وغیرہ پھینک دے تو نماز نہیں ٹوٹتی۔

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّرْمَارِيُّ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ إِذْ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ إِلَى هَذَا الْمُرَائِي أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى جَزُورِ آلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ إِلَى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا فَيَجِيءُ بِهِ ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتَّى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوا حَتَّى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ إِلَى فَاطِمَةَ وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَأَقْبَلَتْ تَسْعَى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتَّى أَلْقَتْهُ عَنْهُ وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ

ہم سے احمد بن اسحاق سرماری نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق (عمرو بن عبد اللہ) سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے پاس کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور قریش کے کافر اپنی مجلسوں میں بیٹھے تھے اتنے میں ایک کافر ان میں سے بولا (ابو جہل ملعون) ہم اس ریاکار کو نہیں دیکھتے (بھائی) تم میں کوئی ایسا ہے جو فلاں لوگوں کی کاٹی ہوئی اونٹنی کے پاس جائے اس کا گوبر خون بچہ دان اٹھا لائے پھر اس کو دیکھتا رہے جب یہ سجدہ کرے تو اس کے مونڈھوں کے بیچ میں رکھ دے یہ سن کر ان میں سے بڑا بدبخت (عقبہ بن ابی معیط ملعون) کھڑا ہوا اور یہ سب چیزیں لے کر آیا) جب آپ سجدہ میں گئے تو وہ سب (نجاست) آپ کے مونڈھوں کے بیچ میں رکھ دی آپ تو برابر سجدے ہی میں پڑے رہے (سر نہیں اٹھایا) وہ ٹھٹھے مارنے لگے مارے ہنسی کے ایک دوسرے پر جھکے جاتے تھے ایک جانے والا آنحضرت فاطمہؓ کے پاس گیا[2] وہ چھوٹی لڑکی تھیں یہ سن کر بھاگتی آئیں اس وقت تک آپ سجدے ہی میں پڑے رہے انہوں نے وہ سب آپ کی پیٹھ سے اٹھا کر پھینک دیا اور کافروں کی طرف

۱؎ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر نمازی کا کچھ بدن بھی عورت سے لگ جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۲؎ کہتے ہیں یہ عبد اللہ بن مسعودؓ تھے ۱۲

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثُمَّ سَمّٰى اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو ابْنِ هِشَامٍ وَّعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَّعُقْبَةَ ابْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَّعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْٓا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُتْبِعَ اَصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً۔

متوجہ ہوئیں اُن کو برا کہنے لگیں خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکے تو دعا کرنے لگے یا اللہ تو قریش سے سمجھ لے یا اللہ تو قریش سے سمجھ لے یا اللہ تو قریش سے سمجھ لے اس کے بعد آپ نام بنام یوں دعا کی یا اللہ عمرو بن ہشام ابوجہل سے اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید (ان سب مردودوں) سے سمجھ لے عبداللہ ابن مسعودؓ نے کہا قسم خدا کی میں نے بدر کے کنوے میں کھینچ کر ڈال دی گئیں بعد اُس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کنویں والوں پر لعنت بھی پیچھے سے اتاری گئی[۱]

[۱] یعنی دنیا میں تو یوں مردار ہوئے آخرت میں اور زیادہ ذلیل اور خوار ہوں گے یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت نمازی کے بدن سے پلیدی وغیرہ پڑ جائے تو اس کو دور کر سکتی ہے اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں آتا ۱۲ منہ

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّانِيْ وَيَتْلُوْهُ الْجُزْءُ الثَّالِثُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

دوسرا پارہ تمام ہوا۔ اب اللہ چاہے تو تیسرا پارہ شروع ہوتا ہے۔

تیسرا پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ

بَابٌ ۳۵ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ وَفَضْلِهَا

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا وَقَّتَهٗ عَلَيْهِمْ ؎

۴۹۵ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْعِرَاقِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيْرَةُ اَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کتاب نماز کے وقتوں کی

باب نماز کے وقت اور ان کی فضیلت کا بیان

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا مسلمانوں پر ہر نماز موقوت فرض کی گئی ہے یعنی اس کا وقت ان کے لیے مقرر کر دیا گیا ہے ؎۱

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے امام مالک کو پڑھ کر سنایا انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک دن (عصر کی نماز میں) دیر کی (اتنی کہ مستحب وقت گزر گیا) تو عروہ بن زبیر ان کے پاس پہنچے اور ان سے کہا کہ مغیرہ بن شعبہ نے ایک دن عراق کے ملک میں نماز میں دیر کی ؎۲ تو ابو مسعود انصاری (صحابی) عقبہ بن عمرو ان کے پاس گئے اور کہنے لگے مغیرہ یہ تم کیا کرتے ہو کیا تم کو معلوم نہیں کہ (معراج کی صبح کو) حضرت جبریل علیہ السلام (نماز سکھانے کے لیے) اترے انہوں نے نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھی پھر انہوں نے نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ

؎۱ کتاب اور باب کے مضمون میں یہ فرق ہے کہ کتاب میں مطلق اوقات مذکور رہیں خواہ فضیلت کے وقت ہوں یا کراہت کے اور باب میں وہ وقت مذکور رہیں جن میں نماز پڑھنا افضل ہے ۱۲ منہ ؎۲ تو وقت سے خارج کرنا کسی حال میں جائز نہیں امام شافعی کے نزدیک اگر تلوار چل رہی ہو اور ٹھیرنے کی مہلت نہ ہو جب بھی نماز اپنے وقت پر پڑھ لینا چاہیے جناب امام حسین علیہ السلام نے ایسے وقت میں بھی نماز کو قضا نہیں کیا اور آپ کا مبارک سر عین سجدے میں کاٹا گیا امام مالک کے نزدیک ایسے سخت وقت میں نماز میں تاخیر کرنا چاہیے ان کی دلیل خندق کی حدیث ہے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی نمازوں میں تاخیر کی ۱۲ منہ ؎۳ جو ولید بن عبدالملک بن مروان کی طرف سے مدینہ کے حاکم تھے اور بنی امیہ کے تمام حکام میں ایک یہی عادل اور متبع سنت تھے ۱۲ منہ ؎۴ عراق عرب کے اس ملک کو کہتے ہیں جس کا طول عبادان سے موصل تک اور عرض قادسیہ سے حلوان تک ہے مغیرہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے وہاں کے حاکم تھے ۱۲ منہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰی فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰی فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰی فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِھٰذَا اُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَۃَ اَعْلَمْ مَا تُحَدِّثُ بِہٖ اَوَ اِنَّ جِبْرِیْلَ ھُوَ اَقَامَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلٰوۃِ قَالَ عُرْوَۃُ کَذٰلِكَ کَانَ بَشِیْرُ بْنُ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ عُرْوَۃُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَۃُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِیْ حُجْرَتِھَا قَبْلَ اَنْ تَظْھَرَ۔

علیہ وسلم نے بھی پڑھی پھر انہوں نے نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھی پھر انہوں نے نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھی پھر انہوں نے نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھی[1] پھر جبریل علیہ السلام نے کہا مجھ کو ایسا ہی حکم ہوا (یعنی ان وقتوں میں نماز پڑھنے کا) عمر بن عبدالعزیز نے عروہ سے کہا ذرا سمجھ لو تم حدیث بیان کرتے ہو جبریل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نماز کے وقت مقرر کیے[2]۔ عروہ نے کہا بشیر بن ابی مسعود اپنے باپ سے ایسے ہی روایت کرتے تھے عروہ نے کہا (خیر اس کو جانے دو) مجھ سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھتے جب دھوپ ان کے حجرے میں رہتی ابھی اوپر نہ چڑھتی[3]۔

بَابٌ ۳۵۱ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مُنِیْبِیْنَ اِلَیْہِ وَاتَّقُوْہُ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ روم میں) یہ فرمانا خدا کی طرف رجوع ہو اور اس سے ڈرتے رہو اور نماز کو ٹھیک کرتے رہو اور مشرک مت بنو[4]

۴۹۶ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا عَبَّادٌ وَّھُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ اَبِیْ جَمْرَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عباد بن عباد بصری نے انہوں نے ابوجمرہ (نصر بن عمران) سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا عبدالقیس (قبیلے) کے لوگ[5] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے ہم ربیعہ (قبیلے)

---

[1] یعنی پانچوں نمازیں حضرت جبریل علیہ السلام نے پڑھ کر دکھلائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریلؑ کے بعد ہی پڑھیں کسی نماز میں دیر نہیں کی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام امام تھے اور آنحضرتؐ مقتدی تھے تو مطلب یہ ہوگا کہ نماز کا ہر جزو آپ نے حضرت جبریلؑ کے بعد ادا کیا جیسے مقتدی اپنے امام کے بعد ادا کرتا ہے ۱۲ منہ [2] شاید عمر بن عبدالعزیز کو اس کی خبر نہ ہو گی کہ نماز کے اوقات حضرت جبریلؑ نے بتلائے تھے اس لیے انہوں نے عروہ کی روایت میں شبہ کیا عروہ نے بیان کر دیا کہ انہوں نے ابو مسعودؓ کی یہ حدیث اُن کے بیٹے بشیر بن ابی مسعودؓ سے سنی ہے ۱۲ منہ [3] اس سے بھی عروہ نے یہ نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز جلد پڑھا کرتے تھے ورنہ جب آفتاب جھک جائے تو دھوپ ایسے چھوٹے حجرے میں جیسے حضرت عائشہؓ کا حجرہ تھا نیچے کیوں کر رہ سکتی ہے دیواروں پر چڑھ جائے گی ۱۲ منہ [4] امام بخاری کی غرض اس آیت کے لانے سے یہ ہے کہ نماز ترک کرنے سے آدمی کا ایمان ناقص ہو جاتا ہے اور اس کا شمار مشرکوں میں ہو جاتا ہے گو حقیقۃً وہ مشرک نہیں ہوتا حدیث سے بھی یہی ثابت کیا کہ نماز ایمان میں داخل ہے اور توحید کے بعد نماز دین کے سب کاموں میں اہم ہے اس آیت سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو تارک الصلوٰۃ کو کافر کہتے ہیں ۱۲ منہ [5] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ

هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُوا إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَقَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا إِلَيَّ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَيَّرِ وَالنَّقِيرِ ۔

کی ایک شاخ ہیں اور ہم آپ تک فقط ادب کے مہینے (رجب) میں پہنچ سکتے ہیں[۵۱] تو ہم کو ایک ایسی بات بتلائیے جس پر ہم خود عمل کریں اور جو لوگ ہمارے پیچھے (اپنے ملک میں) ہیں ان کو بھی اُس پر عمل کرنے کو کہیں آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں جن کا حکم دیتا ہوں وہ یہ ہیں اللہ پر ایمان لانا پھر کھول کر ان سے بیان کیا یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اور نماز درستی سے ادا کرنا اور زکوٰۃ دینا اور جو کچھ کافروں سے لوٹ میں کماؤ اُس کا پانچواں حصہ میرے پاس داخل کرو اور میں تم کو منع کرتا ہوں کدو کے تونبے اور سبز لاکھی مرتبان سے اور روغنی برتن اور کریدے ہوئے لکڑی کے برتن سے ۔

بَابُ ۳۵۲ الْبَيْعَةِ عَلَى إِقَامِ الصَّلٰوةِ ۔

باب نماز کو درستی سے پڑھنے پر بیعت لینا

۴۹۷ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى إِقَامِ الصَّلٰوةِ إِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے کہا ہم سے قیس بن ابی حازم نے انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز ٹھیک کرنے پر اور زکوٰۃ دینے پر اور ہر مسلمان کے خیر خواہ رہنے پر بیعت کی[۵۲]

بَابُ ۳۵۳ الصَّلٰوةُ كَفَّارَةٌ ۔

باب نماز گناہوں کا اتار ہے

۴۹۸ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سلیمان بن مہران اعمش سے انہوں نے کہا مجھ سے شقیق بن سلمہ نے بیان کیا کہا میں نے حذیفہ بن یمانؓ صحابی سے

[۵۱] کیونکہ دوسرے مہینوں میں مضر کے کافر جو رستہ میں حائل تھے اُن کو آنے نہیں دیتے تھے جیسے دوسری روایت میں ہے ۱۲ منہ

[۵۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم توحید کے بعد نماز پر بیعت لیتے تھے کیونکہ نماز ساری بدنی عبادات میں اہم ہے پھر زکوٰۃ پر جو ساری مالی عبادات میں اہم ہے اُن کے بعد پھر ہر شخص کے مناسب جو بات ہوتی اس کو بیان کرتے جریر اپنی قوم کے سردار تھے ان کو عام خیر خواہی کی نصیحت کی عبدالقیس کے لوگ سپاہ پیشہ تھے ان کو پانچواں حصہ داخل کرنے کی نصیحت کی ۱۲ فتح

جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قُلْتُ أَنَا كَمَا قَالَهُ قَالَ إِنَّكَ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهَا لَجَرِيءٌ قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ وَالنَّهْيُ قَالَ لَيْسَ هٰذَا أُرِيدُ وَلٰكِنِ الْفِتْنَةَ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا لَبَابًا مُغْلَقًا قَالَ أَيُكْسَرُ أَمْ يُفْتَحُ قَالَ يُكْسَرُ قَالَ إِذًا لَا يُغْلَقُ أَبَدًا قُلْنَا أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُونَ الْغَدِ اللَّيْلَةَ إِنِّي حَدَّثْتُهُ بِحَدِيثٍ لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ الْبَابُ عُمَرُ ۔

سنا انہوں نے کہا ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے (لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر) پوچھا تم میں سے کس کو فتنوں کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ یاد ہے میں نے کہا مجھ کو جیسا آپ نے فرمایا ویسا ہی یاد ہے انہوں نے کہا تم تو آنحضرت پر یا بات کرنے پر دلیر ہو[۱] میں نے کہا بات یہ ہے کہ آدمی کو جو فتنہ اس کے گھر بار یا مال یا اولاد یا ہمسایوں سے پہنچتا ہے[۲] وہ تو نماز روزے صدقے اچھی بات کا حکم کرنے بُری بات کے منع کرنے سے اتر جاتا ہے[۳] حضرت عمرؓ نے کہا میں اس فتنے کو نہیں پوچھتا میں تو وہ فتنہ پوچھتا ہوں جو سمندر کی موج کی طرح تمہیں کیا ڈر اے امیر المومنین تمہارے اور اس فتنے کے بیچ میں تو ایک بند دروازہ ہے حضرت عمرؓ نے کہا بتاؤ وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا میں نے کہا توڑا جائے گا۔ انہوں نے کہا پھر تو کبھی بند ہی نہ ہو گا شقیق نے کہا ہم لوگوں نے حذیفہ سے پوچھا کیا عمرؓ اس دروازے کو پہچانتے تھے انہوں نے کہا بے شک جیسے اس کا یقین تھا کہ آج کی رات کل دن سے قریب ہے میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی جو اٹکل پچو بات نہ تھی شقیق نے کہا ہم حذیفہ سے یہ پوچھنے کو ڈرے کہ دروازہ سے کیا مراد ہے ہم نے مسروق سے کہا انہوں نے پوچھا حذیفہ نے کہا دروازہ خود عمرؓ ہیں[۵]

۴۹۹ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے

۱؎ یہ راوی کو شک ہے یوں کہا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی آپ کی حدیث بیان کرنے میں دلیر ہو یا یوں کہا تم حدیث بیان کرنے میں دلیر ہو تم کو ڈر نہیں لگتا ۱۲ منہ ۲؎ ان کی محبت میں خدا بھول جاتا ہے عبادت سے غافل رہتا ہے ۱۲ منہ ۳؎ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ نماز گناہوں کا کفارہ ہے ۱۲ منہ ۴؎ اس میں ہزارہا آدمی مبتلا ہو جائیں گے یعنی ایک عالمگیر فتنہ ۱۲ منہ ۵؎ حضرت عمرؓ کو گو یہ بات معلوم تھی مگر پھر ڈر کی وجہ سے حذیفہ سے کچھ پوچھ لیا دروازہ ٹوٹنے سے حذیفہ کا یہ مطلب تھا کہ آپ شہید ہوں گے اور آپ کی شہادت سے فتنوں کا دروازہ جو بند تھا وہ کھل جائے گا سبحان اللہ حضرت عمرؓ کی بھی کیا ذات تھی جب تک زندہ رہے مجال کیا تھی کوئی چوں کرے موافق مخالف سب تھراتے رہے حضرت عثمانؓ کا رعب لوگوں پر ایسا نہ تھا جیسے حضرت عمرؓ کا ان کی خلافت میں لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور طرح طرح کے فساد پھوٹ اٹھے آج تک یہ فساد چلے جاتے ہیں اللہ رافضیوں کو ہدایت کرے جو حضرت عمرؓ کے سے حامی اسلام اور حافظ مسلمین کو برا جانتے ہیں جن کی طفیل سے اب تک اسلام کا نام قائم ہے رضی اللہ عنہ وارضاہ ۱۲ منہ

ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَجُلًا[۵۱] أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَارَسُوْلَ اللهِ أَلِي هٰذَا قَالَ لِجَمِيْعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ۔

سلیمان تیمی سے انہوں نے ابوعثمان عبدالرحمٰن بن مل نہدی سے انہوں نے عبداللہ ابن مسعودؓ سے ایک شخص نے[۵۲] ایک انصاری عورت کا بوسہ لے لیا (جماع نہیں کیا) پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے اپنا قصور بیان کیا (نادم ہوا) اُس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورہ ہود کی) یہ آیت اُتاری اور اے پیغمبر دن کے دونوں کناروں (یعنی صبح اور شام) اور رات کے وقتوں میں نماز پڑھا کر بے شک نیکیاں برائیوں کو میٹ دیتی ہیں وہ شخص کہنے لگا یارسول اللہ کیا یہ حکم خاص میرے لیے ہے آپ نے فرمایا میری ساری امت کے لیے[۵۳]

بَابٌ ٣٥٤ فَضْلِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا۔

باب نماز کو وقت پر پڑھنے کی فضیلت

٥٠٠ - حَدَّثَنَا أَبُوالْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ الْعَيْزَارِ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلَى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهُ لَزَادَنِي۔

ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ولید بن عیزار کوفی نے انہوں نے کہا میں نے ابوعمرو سعد بن ایاس شیبانی سے سُنا وہ کہتے تھے ہم سے اس گھر والے نے بیان کیا اور عبداللہ بن مسعودؓ کا گھر بتلایا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا کام اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے آپ نے فرمایا نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا میں نے پوچھا پھر کون سا کام فرمایا پھر ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا میں نے پوچھا پھر کونسا کام فرمایا پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ابن مسعودؓ نے کہا آنحضرتؐ نے یہ تین باتیں بیان کیں اگر میں اور پوچھتا تو آپ اور زیادہ بیان فرماتے[۵۴]

بَابٌ ٣٥٥ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ لِّلْخَطَايَا إِذَا صَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ فِي الْجَمَاعَةِ وَغَيْرِهَا۔

باب پانچوں نمازیں جب کوئی ان کی جماعت سے یا اکیلے اپنے وقت پر پڑھے تو وہ گناہوں کا اُتار ہو جائیں گی۔[۵۵]

---

[۵۱] ان کا نام ابوالیسر ابوحبہ کعب بن عمرو انصاری تھا یا ابن معتب یا ابوالفضل عامر بن قیس انصاری یا نبہان تمار یا عباد ۱۲ منہ [۵۲] حافظ نے کہا اس عورت کا نام مجھ کو معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [۵۳] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ نماز سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں قسطلانی نے کہا اس آیت میں برائیوں سے صغیرہ گناہ مراد ہیں جیسے حدیث میں ہے کہ ایک نماز دوسری نماز تک گناہوں کا کفارہ ہے جب تک کہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچا رہے ۱۲ منہ [۵۴] دوسری حدیثوں میں جو اور کاموں کو افضل بتلایا ہے وہ اس کے خلاف نہیں آپ ہر شخص کی حالت اور استعداد اور لیاقت دیکھ کر اس کے لیے جو کام سب سے افضل ہوتا ہے وہ بیان فرماتے دوسرے وقت اور موقع کا بھی لحاظ ہونا چاہیے مثلاً جب کافر غلبہ کریں تو جہاد سب کاموں سے افضل ہوگا یا جب قحط اور گرانی ہو لوگوں کو کھانے کی احتیاج ہو تو کھانا کھلانا سب سے افضل ہوگا ۱۲ منہ [۵۵] بعضے نسخوں میں یہ ترجمہ باب نہیں ہے حافظ نے کہا یہ ترجمہ اگلے ترجمہ کی نسبت خاص ہے ۱۲ منہ

۵۰۱ - حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهٖ قَالُوْا لَا يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهَا الْخَطَايَا۔

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم اور عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے ان دونوں نے یزید بن عبداللہ بن ہاد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم تیمی سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بھلا بتاؤ تو اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر پانی کی نہر بہتی ہو وہ ہر روز پانچ بار اس میں نہایا کرے تم کیا سمجھتے ہو یہ پانچ بار ہر روز نہانا اس کے بدن پر کچھ میل کچیل باقی رکھے گا لوگوں نے کہا نہیں ذرا بھی میل نہیں رکھنے کا۔ آپ نے فرمایا پس یہی پانچوں نمازوں کی مثال ہے اللہ اُن کی وجہ سے گناہ میٹ دے گا[1]

بَابٌ ۳۵۶ فِيْ تَضْيِيْعِ الصَّلٰوةِ عَنْ وَقْتِهَا

باب نماز کو برباد کرنا یعنی بے وقت پڑھنا

۵۰۲ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ الصَّلٰوةُ قَالَ أَلَيْسَ صَنَعْتُمْ مَا صَنَعْتُمْ فِيْهَا۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل تبوذکی نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے انہوں نے غیلان بن جریر سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کی اب کوئی بات نہیں دیکھتا لوگوں نے کہا نماز تو ہے انہوں نے کہا نماز میں بھی جو تم نے کر رکھا ہے وہ کر رکھا ہے[2]

۵۰۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ أَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِيْ رَوَّادٍ أَخِيْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ دَخَلْتُ عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

ہم سے عمر بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن واصل ابوعبیدہ حداد (لوہار) نے انہوں نے عثمان بن ابی رواد سے عبدالعزیز بن ابی رواد کے بھائی ہیں انہوں نے کہا میں نے زہری سے سنا وہ کہتے تھے میں دمشق میں (جو ایک شہر ہے شام میں) انس بن مالک پاس

[1] پانچ وقت نماز پڑھنا گویا پروردگار کی دریائی رحمت و کرم میں نہانا ہے گناہوں کا میل باقی نہیں چھوڑنے کا ۱۲ منہ [2] انس نے یہ اس وقت کہا جب حجاج ظالم نے نمازیں دیر کی تم نے جو کر رکھا ہے یعنی نماز کو بھی اپنے وقت میں ادا نہیں کرتے تو نماز بھی گویا باقی نہیں رہی خیر انسؓ کے عہد میں تو بادشاہ اور امیر نماز پڑھتے تھے مگر دیر میں اور بے وقت اب تو حال یہ ہے کہ جس مسلمان کو سو دو سو کوڑی ماہوار ملا ہو جاتی ہے وہ اپنے تئیں فرعون بے سامان سمجھ کر مسجد میں آنا ہی عیب جانتا ہے ؎ گر مسلمانی ہمیں ست کہ ایشاں دارند وائے گر در پئے امروز بود فردائے اور پھر لطف یہ کہ اسی قسم کے مسلمان جو کبھی قبلے کے طرف اوندھے بھی نہیں گرتے مسلمانوں اور اسلام کی ترقی چاہتے ہیں اور مصلح قوم بننے کی ہوس رکھتے ہیں۔ تو کار زمین را نکو ساختی۔ کہ با آسمان نیز پرداختی ۱۲ منہ

بِدِمَشْقَ وَهُوَ يَبْكِيْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكَ فَقَالَ لَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِّمَّا أَدْرَكْتُ إِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ وَهٰذِهِ الصَّلٰوةُ قَدْ ضُيِّعَتْ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ رَوَّادٍ نَحْوَهُ۔

گیا وہ رو رہے تھے میں نے پوچھا کیوں (خیر تو ہے) کیوں روتے ہو انہوں نے کہا میں نے جو چیزیں (آنحضرتؐ کے عہد میں) دیکھیں ان میں سے اب کوئی چیز نہیں پاتا مگر نماز وہ نماز بھی برباد ہو گئی[1] اس حدیث کو بکر بن خلف نے بھی روایت کیا[2] کہا ہم سے محمد بن بکر برسانی نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن ابی رواد نے بیان کیا یہی حدیث نقل کی۔

بَابٌ ۳۵۷ اَلْمُصَلِّيْ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ۔

باب نمازی (گویا) اپنے مالک سے[3] سرگوشی کرتا ہے

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلَا يَتْفُلَنَّ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن عبداللہ دستوائی نے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی جب نماز پڑھتا ہے تو اپنے مالک سے سرگوشی کرتا ہے اس کو چاہیئے داہنی طرف نہ تھوکے بلکہ اپنے بائیں پاؤں کے تلے تھوک لے۔

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ وَإِذَا بَزَقَ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ فَإِنَّهٗ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ لَا يَتْفُلُ قُدَّامَهٗ أَوْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ وَقَالَ شُعْبَةُ لَا يَبْزُقُ بَيْنَ

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابراہیم نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سجدہ سیدھی طرح پر کرو[4] اور کوئی تم میں سے کتے کی طرح اپنی دونوں بانہیں (زمین پر) نہ بچھائے اور جب تھوکنا چاہے تو اپنے سامنے اور داہنے طرف نہ تھوکے کیوں کہ وہ (نماز میں) اپنے مالک سے سرگوشی کر رہا ہے سعید نے جو قتادہ[5] سے روایت کی اُس میں یوں ہے کہ اپنے آگے یا اپنے سامنے نہ تھوکے البتہ بائیں طرف یا پاؤں کے تلے تھوک سکتا ہے اور شعبہ نے اپنی روایت میں[6] یوں کہا

---

[1] وقت گزر جانے کے بعد لوگ پڑھتے ہیں انسؓ حجاج ظالم کی جو عراق کا حاکم تھا ولید بن عبدالملک بن مروان سے جو خلیفہ وقت تھا شکایت کرنے گئے تھے اللہ اکبر جب انس کے زمانے میں یہ حال تھا تو دانے بر حال ہمارے زمانے کے اب تو توحید سے لے کر فروع عبادات تک لوگوں نے نئی باتیں اور نئے اعتقاد تراش لیے ہیں جن کا آنحضرتؐ کے مبارک زمانہ میں شان گمان بھی نہ تھا اور اگر کوئی اللہ کا بندہ آنحضرتؐ اور صحابہ کرامؓ کے طریق کے موافق چلتا ہے اس پر طرح طرح کی تہمتیں رکھی جاتی ہیں کوئی کہتا ہے مجسمہ ہے کوئی کہتا ہے وہابی ہے کوئی کہتا ہے لامذہب ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ۱۲ منہ [2] بکر بن خلف کی روایت کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس حدیث کی مناسبت اس کتاب سے یہ ہے کہ نماز ایک بڑا عمدہ مرتبہ ہے نمازی کے لیے کہ اپنے مالک سے سرگوشی کا درجہ حاصل ہوتا ہے تو نمازی کو چاہیئے کہ اس کا خیال رکھے وقت پر ادا کرے ۱۲ منہ [4] سجدے میں اعتدال کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ آگے آئیگا وہ یہ ہے کہ میانہ روی اختیار کرے ہاتھوں کو زمین پر رکھے کہنیوں کو دونوں پہلو سے اور پیٹ کو زانو سے جدا رکھے ۱۲ منہ [5] اس روایت کو امام احمدؒ اور ابن حبان نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس روایت کو خود امام بخاریؒ اوپر بیان کر چکے ہیں ۱۲ منہ

بَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ وَقَالَ حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْزُقْ فِي الْقِبْلَةِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ۔

سامنے نہ تھوکے نہ داہنی طرف البتہ بائیں طرف یا پاؤں کے تلے تھوک سکتا ہے اور حمید نے اس حدیث کو انسؓ سے روایت کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[۱] اس میں یوں ہے کہ قبلے کی طرف نہ تھوکے اور اپنی داہنی طرف البتہ بائیں طرف پاؤں کے تلے تھوک سکتا ہے[۲]۔

بَابُ ۲۵۸ الْاِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

باب سخت گرمی میں ظہر کی نماز ذرا ٹھنڈے وقت پڑھنا

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا الْاَعْرَجُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَنَافِعٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُمَا حَدَّثَنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

ہم سے ایوب بن سلیمان مدنی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوبکر عبدالحمید بن ابی اویس نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے کہ صالح بن کیسان نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج وغیرہ نے ابوہریرہؓ سے روایت کی اور نافع نے جو عبداللہ بن عمرؓ کے غلام تھے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ابوہریرہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ دونوں صالح بن کیسان کے شیخ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[۳] جب سخت گرمی ہو تو نماز کو ٹھنڈا کرو اس لیے کہ گرمی کی سختی دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے[۴]۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ اَبِي الْحَسَنِ سَمِعَ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے ابوالحسن المہاجر سے انہوں نے

---

[۱] حمید کی روایت کو خود امام بخاریؒ نے نکالا ابواب المساجد میں مگر اس میں یہ نہیں ہے اور نہ اپنے داہنے طرف حافظ نے کہا امام بخاری نے ان تعلیقوں کو اس واسطے ذکر کیا کہ قتادہ کے اصحاب کا اختلاف اس حدیث کی روایت میں معلوم ہو اور شعبہ کی روایت سب سے زیادہ پوری ہے لیکن اس میں سرگوشی کا ذکر نہیں ہے ۱۲ منہ [۲] بائیں طرف اس وقت جب اس کے بائیں طرف دوسرا کوئی نمازی نہ ہو ورنہ اس کا بایاں جانب دوسرے کا داہنا جانب ہوگا اگر دوسرا کوئی نمازی بائیں طرف ہو تو پاؤں کے تلے تھوکے یا اپنے کپڑے میں جیسا اوپر گزر چکا ہے۔ داہنی طرف تھوکنا اس لیے منع ہوا کہ ادھر لکھنے والا فرشتہ رہتا ہے ۱۲ منہ [۳] ٹھنڈا کرنے سے مطلب یہ ہے کہ زوال کے بعد پڑھے نہ یہ کہ ایک مثل سایہ ہو جانے کے بعد کیونکہ ایک مثل سایہ ہونے پر تو عصر کا وقت آجاتا ہے جمہور علماء کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہ کے اس قول پر کہ ظہر کا وقت دو مثل سائے تک رہتا ہے کسی نے عمل نہیں کیا یہاں تک کہ مکہ معظمہ میں بھی حنفی جماعت دو مثل سے پہلے عصر کی نماز پڑھ لیتی ہے ۱۲ منہ [۴] بعضوں نے یوں کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج اور نافع دونوں نے صالح بن کیسان سے حدیث بیان کی عبدالرحمٰن تو ابوہریرہؓ سے اور نافع نے عبداللہ بن عمر سے ۱۲ منہ [۵] اکثر علماء کے نزدیک یہ حکم استحباباً ہے بعضوں نے کہا یہ حکم خاص ہے جماعت سے اکیلے آدمی کو اول ہی وقت پڑھنا افضل ہے بعضوں نے کہا ہے ہر حال میں اول وقت میں نماز پڑھنا افضل ہے اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نماز پڑھ کر ٹھنڈا کرو کیونکہ نماز سبب ہے رحمت کا اور دوزخ کی بھاپ غضب ہے پروردگار کا ۱۲ منہ۔

زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَالَ أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَوْ قَالَ انْتَظِرِ انْتَظِرْ وَقَالَ شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ ۔

زید بن وہب ہمدانی سے سنا انہوں نے ابوذر غفاری صحابی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن (بلالؓ) اذان دینے لگے[51] آپ نے فرمایا (ذرا) ٹھنڈا ہونے دے یا یوں فرمایا ٹھہر جا ٹھہر جا اور فرمایا کہ گرمی کی سختی دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے جب گرمی کی سختی ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت پڑھو یہاں تک کہ ٹیلوں کا سایہ ہم نے دیکھا[52]

۵۰۸ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ وَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا ہم کو زہری کی یہ حدیث یاد ہے انہوں نے سعید بن مسیب سے روایت کی انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب سخت گرمی ہو تو نماز ٹھنڈے وقت پڑھو کیونکہ گرمی کی سختی دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے اور ہوا یہ کہ دوزخ نے اپنے پروردگار سے شکوہ کیا[53] کہنے لگی مالک میرے (ایسی سخت گرمی ہے کہ) میں اپنے کو آپ کھا رہی ہوں اس وقت اس کو (سال میں) دو سانسیں لینے کی پروردگار نے اجازت دی ایک جاڑے میں اور ایک گرمی میں یہی سبب ہے کہ گرمی کے موسم میں سخت گرمی تم کو لگتی ہے اور جاڑے میں سخت سردی[54]

۵۰۹ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابو صالح ذکوان نے انہوں نے ابوسعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر و اس لیے کہ گرمی کی سختی دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے حفص کے

---

[51] یعنی اذان شروع کی یا اذان دینا چاہی جیسے آگے آئے گا کہ انہوں نے اذان کا ارادہ کیا ۱۲ منہ [52] ٹیلوں کا سایہ بہت اخیر وقت پڑھتا ہے یعنی ظہر کی نماز اخیر وقت میں پڑھی ۱۲ منہ

[53] دوزخ نے حقیقۃً شکوہ کیا وہ بات کر سکتی ہے قرآن شریف میں وارد ہے کہ ہم دوزخ سے پوچھیں گے تو بھر گئی وہ کہے گی اور کچھ ہے حدیث میں ہے کہ آخر پروردگار اپنا قدم اس میں رکھ دے گا تب وہ کہے گی بس بس میں بھر گئی ۱۲ منہ [54] گرمی میں سانس نکالتی ہے یعنی گرمی میں دوزخ کی بھاپ اوپر نکلتی ہے اور زمین کے رہنے والوں کو لگتی ہے ان کو سخت گرمی معلوم ہوتی ہے اور جاڑے میں اندر کو سانس لیتی ہے تو اوپر گرمی محسوس نہیں ہوتی بلکہ زمین کی ذاتی سردی غالب آکر رہنے والوں کو سردی محسوس ہوتی ہے اس میں کوئی بات عقل سلیم کے خلاف نہیں اور حدیث میں شبہ کرنے کی وجہ نہیں ہے زمین کے اندر دوزخ موجود ہے جیالوجی والے لکھتے ہیں کہ تھوڑے فاصلہ پر زمین کے اندر ایسی گرمی ہے کہ وہاں کے تمام عنصر پانی کی طرح پگھلے رہتے ہیں اگر لوہا وہاں پہنچ جائے تو اسی دم گل کر پانی ہو جائے ۱۲ منہ

فَيْحِ جَهَنَّمَ تَابَعَهُ سُفْيٰنُ وَيَحْيٰى وَاَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ -

ساتھ اس حدیث کو سفیان ثوری اور یحییٰ قطان اور ابو عوانہ نے بھی اعمش سے روایت کیا[1]

بَابٌ ۳۵۹ اَلْاِبْرَادُ بِالظُّهْرِ فِي السَّفَرِ

باب سفر میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت پڑھنا

۵۱۰ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُهَاجِرٌ اَبُو الْحَسَنِ مَوْلٰى لِبَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَرَادَ الْمُؤَذِّنُ اَنْ يُّؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ حَتّٰى رَاَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَتَفَيَّؤُا تَتَمَيَّلُ -

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے مہاجر ابو الحسن نے جو بنی تیم اللہ (قبیلہ) کے غلام تھے انہوں نے کہا میں نے زید بن وہب جہنی سے سنا انہوں نے ابو ذر غفاری سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو مؤذن نے ظہر کی اذان دینا چاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈا ہونے دے[2] پھر اس نے اذان دینا چاہی آپ نے فرمایا ٹھنڈا ہونے دے یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرمی کی سختی دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے تو جب سخت گرمی ہو نماز کو ٹھنڈا کردو اور ابن عباس[3] نے تتفیأ ظلالہ کی تفسیر میں کہا (جو سورہ نحل میں ہے) یعنی جھکتے ہیں[4]

بَابٌ ۳۶۰ وَقْتُ الظُّهْرِ عِنْدَ الزَّوَالِ

باب ظہر کا وقت سورج ڈھلنے پر ہے

وَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالْهَاجِرَةِ -

اور جابر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز پڑھتے دوپہر کی گرمی میں[5]

۵۱۱ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ

ہم سے ابو الیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلے پر برآمد ہوئے[6] اور ظہر کی نماز پڑھائی

---

[1] سفیان ثوری کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب بدء الخلق میں اور یحییٰ کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا لیکن ابو عوانہ کی روایت نہیں ملی ۱۲ [2] صحابہ کی عادت تھی کہ اذان ہوتے ہی نماز کے لیے جمع ہو جاتے اس لیے آپ نے اذان میں دیر کرنے کا حکم دیا بعضوں نے کہا اذان سے یہاں اقامت مراد ہے اور مؤذن وہی بلالؓ تھے ۱۲ منہ [3] اس کو خود امام بخاری نے وصل کیا باب وقت المغرب میں ۱۲ منہ [4] امام بخاری کی عادت ہے کہ حدیث میں کوئی لفظ ایسا آجاتا ہے جو قرآن میں بھی آیا ہے تو قرآن کے لفظ کی بھی تفسیر کر دیتے ہیں یہاں حدیث میں فئ کا لفظ آیا تھا قرآن میں تتفیؤا ہے جس کا مادہ فئ ہے اس لیے اس کی تفسیر بیان کردی ۱۲ منہ [5] یعنی سورج ڈھلتے ہی ظہر پڑھ لیتے اس میں دیر نہ کرتے اس وقت دوپہر کی سخت گرمی ہوتی ۱۲ منہ [6] یہ حدیث مختصراً کتاب العلم میں گزر چکی ہے اس لفظ سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ ظہر کی نماز کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہے قدیم زمانہ میں اس میں اختلاف تھا اس کے بعد اجماع ہو گیا کہ زوال سے پہلے ظہر کی نماز درست نہیں لیکن امام احمد اور اسحاق کے نزدیک (باقی بر صفحہ آئندہ)

زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ فِيهَا أُمُورًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ فَلَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا فَأَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْبُكَاءِ وَأَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَبَرَكَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هَذَا الْحَائِطِ فَلَمْ أَرَ كَالْخَيْرِ وَالشَّرِّ ٭

پھر منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا فرمایا اس میں بڑی بڑی باتیں ہوں گی[۱] پھر فرمایا جس کو کوئی بات (مجھ سے) پوچھنا ہو وہ پوچھ لے جب تک میں اس جگہ میں ہوں تم جو بات مجھ سے پوچھو گے میں بتلاؤں گا یہ سن کر لوگ (خوف کے مارے) بہت رونے لگے اور آپ بار بار یہی فرماتے جاتے تھے پوچھو نا پوچھو تو عبداللہ بن حذافہ سہمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ تھا پھر آپ بار بار یہی فرمانے لگے پوچھو پوچھو آخر حضرت عمرؓ (ادب سے) دو زانو ہو بیٹھے اور عرض کرنے لگے ہم اللہ جل جلالہ کے مالک ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمدؐ کے پیغمبر ہونے سے راضی ہیں اس وقت آپ چپ ہوئے پھر آپ نے فرمایا ابھی بہشت دوزخ میرے سامنے اس دیوار کے کونے میں پیش کی گئیں میں نے نہ ایسی کوئی عمدہ چیز دیکھی (جیسے بہشت تھی) نہ ایسی کوئی بری چیز دیکھی (جیسے دوزخ تھی)۔

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَأَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ فِيهَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ وَيُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَأَحَدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجَعَ وَالشَّمْسُ

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوالمنہال (سیار بن سلامہ) سے انہوں نے ابوبرزہ (فضلہ بن عبید سے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز اس وقت پڑھتے جب ہم میں کوئی شخص (نماز سے فارغ ہو کر) اپنے پاس والے کو پہچان لیتا اور آپ اس میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک پڑھتے اور ظہر اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا اور عصر اس وقت کہ ہم میں سے کوئی عصر پڑھ کر شہر کے پرلے حصے میں (اپنے گھر کو) لوٹ جاتا اور سورج

بقیہ صفحہ سابقہ) جمعہ کی نماز زوال سے پہلے درست ہے اور گرمی کے دنوں میں جمعہ سویرے پڑھ لینے میں لوگوں کو آرام ہے ۱۲ منہ **(حواشی صفحہ ہذا)**

[۱] آپ کو خبر پہنچی تھی کہ منافق لوگ امتحان کے لیے آپ سے سوالات کرنا چاہتے ہیں اس لیے آپ کو غصہ آیا اور فرمایا کہ جو تم چاہو وہ مجھ سے پوچھ لو عبداللہ بن حذافہ کو لوگ کسی اور کا بیٹا کہتے اس لیے اس نے پوچھا کہ واقعی میرا باپ کون تھا لوگ خوف کے مارے رونے لگے سمجھے کہ اب خدا کا عذاب آئیگا یا قیامت کے ڈر سے رو دیئے بہشت دوزخ چھوٹی کر کے سامنے لائی گئیں یا ان کا نمونہ دکھلایا گیا یا وہاں سے دونوں مقاموں تک راہ کھل گئی۔ حضرت عمرؓ نے آپ کا غصہ پہچان کر ایسا معروضہ کیا جس سے غصہ جاتا رہا صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ

حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ وَقَالَ مُعَاذٌ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ مَرَّةً فَقَالَ أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ ۔

تیز رہتا[۱] ابو المنہال نے کہا میں بھول گیا ابوبرزہ نے مغرب کے باب میں کیا کہا اور آپ عشاء کی نماز میں تہائی رات تک دیر کرنے کی پرواہ نہیں کرتے تھے پھر ابو المنہال نے یوں کہا آدھی رات تک۔ اور معاذ بن معاذ بصری نے کہا شعبہ نے کہا پھر میں ابو المنہال سے ایک بار ملا تو یوں کہنے لگا یا تہائی رات تک[۲]۔

۵۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ ۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے کہا ہم کو خالد ابن عبدالرحمٰن نے خبر دی انہوں نے کہا مجھ سے غالب قطان نے بیان کیا انہوں نے بکر بن عبداللہ مزنی سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ہم جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (ظہر کی) نماز دوپہر دن کو پڑھا کرتے تو گرمی سے بچنے کے لیے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے۔

بَابٌ ۳۶۱ تَأْخِيرِ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ ۔

باب ظہر میں اتنی دیر کرنا کہ عصر کا وقت قریب آن پہنچے

۵۱۴ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فَقَالَ أَيُّوبُ لَعَلَّهُ فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ قَالَ عَسَى ۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں رہ کر (یعنی سفر نہ تھا) سات رکعتیں مغرب اور عشا کی اور آٹھ رکعتیں ظہر اور عصر کی (ملا کر) پڑھیں ایوب سختیانی نے جابر بن زید سے کہا شاید بارش کی رات میں ایسا کیا ہوگا انہوں نے کہا شاید[۳]۔

---

[۱] لفظی ترجمہ یوں ہے اور سورج زندہ رہتا یعنی صاف سفید چمکتا ہوا اس کا رنگ زرد نہ ہوتا ۱۲ منہ [۲] غرض ابو المنہال کو شک رہا۔ کہ ابوبرزہ نے عشا کی نماز میں آدھی رات تک دیر کرنا بیان کیا یا تہائی رات حماد بن سلمہ نے ابو المنہال سے تہائی رات بغیر شک کے نقل کیا اس کو مسلم نے نکالا اور معاذ بن معاذ کی تعلیق کو بھی امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] یہ جابر کی ایک احتمالی بات ہے مسلم کی روایت سے اس کی غلطی ثابت ہوتی ہے اس میں یہ ہے کہ نہ مینہ تھا نہ کوئی اور خوف بعضوں نے کہا یہ جمع صوری تھا یعنی ظہر کو اخیر وقت پڑھا اسی طرح مغرب کو کہ عصر اور عشا کا وقت آن پہنچا امام بخاری کے ترجمہ باب سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے ہمارے امام احمد بن حنبل نے مریض اور مسافر کے لیے دو نمازوں میں جمع کرنا جائز رکھا ہے اور ایک جماعت اہل حدیث جیسے ربیعہ اور ابن سیرین اور اشہب اور ابن منذر اور قفال نے ضرورت سے مقیم کے لیے بھی جمع جائز رکھا ہے بشرطیکہ کبھی کبھی ایسا کرے ہمیشہ عادت نہ کرے ابن عباسؓ نے دوسری روایت میں کہا کہ آپ نے یہ جمع اس لیے کیا کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو اور بحر میں امامیہ اصد متوکل علی اللہ مہدی کا قول یہی لکھا ہے کہ مقیم کو بھی جمع کرنا جائز ہے اور ابن منذر نے (باقی برصفحہ آئندہ)

بَابُ ۳۶۲ وَقْتِ الْعَصْرِ۔

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا۔

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي وَلَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَقَالَ مَالِكٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَشُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَالشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ۔

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ

باب عصر کا وقت

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض لیثی نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھتے کہ دھوپ ان کے حجرے میں رہتی اوپر نہ چڑھتی۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب دھوپ اُن کے حجرے میں تھی سایہ وہاں نہیں پھیلا تھا۔

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھتے کہ دھوپ میرے حجرے میں رہتی اور ابھی سایہ نہ پھیلا ہوتا امام بخاری نے کہا امام مالک اور یحییٰ بن سعید انصاری اور شعیب بن ابی حمزہ اور ابن ابی حفصہ محمد بن میسرہ نے اپنی روایتوں میں یوں کہا ہے ابھی دھوپ اوپر نہ چڑھی ہوتی[1]

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو عوف نے خبر دی انہوں نے سیار بن سلامہ سے انہوں نے کہا

(بقیہ صفحہ سابقہ) حضرت علی اور زید بن علی اور ہادی اور ناصر اور ائمہ اہل بیت سے ایسا ہی نقل کیا ہے کہ جمع جائز ہے لیکن الگ الگ وقتوں میں پڑھنا افضل ہے شوکانی نے کہا اتنے اماموں کا اختلاف ہونے پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ جمع کرنا بالاجماع ناجائز ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] امام بخاری کا مطلب ان روایتوں کے لانے سے یہ ہے کہ سفیان اور لیث کی روایتوں میں یہ مذکور ہے لم یظہر الفیٔ ان میں ظہور سے سایہ کا پھیلنا مراد ہے کیونکہ جتنی دیر ہوگی تو دھوپ اوپر چڑھتی جائے گی اور سایہ نیچے پھیلتا جائے گا اور مالک اور یحییٰ اور شعیب وغیرہ کی روایتوں سے یہ مطلب کھل جاتا ہے ان میں صاف دھوپ کا اوپر چڑھنا مذکور ہے امام مالک کی روایت کو خود امام بخاری نے وصل کیا اور یحییٰ کی روایت کو ذہلی نے اور شعیب کی روایت کو طبرانی نے اور ابن حفصہ کی روایت کو ابراہیم بن طہمان نے اپنے نسخہ میں وصل کیا ۱۲ منہ

دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِیْ عَلٰی اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ فَقَالَ لَهٗ اَبِیْ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْمَکْتُوْبَةَ فَقَالَ کَانَ یُصَلِّی الْهَجِیْرَ الَّتِیْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰی حِیْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَیُصَلِّی الْعَصْرَ ثُمَّ یَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰی رَحْلِهٖ فِیْ اَقْصَی الْمَدِیْنَةِ وَالشَّمْسُ حَیَّةٌ وَنَسِیْتُ مَا قَالَ فِی الْمَغْرِبِ وَکَانَ یَسْتَحِبُّ اَنْ یُّؤَخِّرَ مِنَ الْعِشَآءِ الَّتِیْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ وَکَانَ یَکْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِیْثَ بَعْدَهَا وَکَانَ یَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِیْنَ یَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِیْسَهٗ وَیَقْرَاُ بِالسِّتِّیْنَ اِلَی الْمِائَةِ ۔

میں اور میرا باپ دونوں مل کر ابوبرزہ اسلمی صحابی پاس گئے میرے باپ نے اُن سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازیں کن وقتوں میں پڑھتے تھے۔ ابوبرزہ نے کہا ظہر کی نماز جس کو تم پہلی نماز کہتے ہیں اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھلتا اور عصر کی نماز پڑھتے پھر اس کے بعد ہم سے کوئی اپنے گھر کو جو مدینہ کے اخیر میں ہوتا جا پہنچا اور سورج تیز رہتا سیار نے کہا مجھ کو یاد نہیں ابوبرزہ نے مغرب کے باب میں کیا کہا ابوبرزہ نے کہا اور آنحضرتؐ عشا کی نماز میں جس کو تم عتمہ کہتے ہو دیر کرنا پسند کرتے تھے اور اس سے پہلے سو جانا ناپسند کرتے تھے اسی طرح اس کے بعد باتیں کرنا[۵۱] اور آپ صبح کی نماز اُس وقت پڑھ چکتے جب آدمی اپنے پاس والے کو پہچان لیتا (اتنی روشنی ہوتی) اور (اس میں) ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک پڑھتے

۵۱۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کُنَّا نُصَلِّی الْعَصْرَ ثُمَّ یَخْرُجُ الْاِنْسَانُ اِلٰی بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَیَجِدُهُمْ یُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا ہم (آنحضرتؐ کے ساتھ) عصر کی نماز پڑھ لیتے پھر کوئی آدمی بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں (جو قبا میں تھا مدینہ سے کوس بھر) جاتا ان کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پاتا[۵۲]

۵۲۰ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ یَقُوْلُ صَلَّیْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ یُصَلِّی الْعَصْرَ فَقُلْتُ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ابوبکر سہل بن عثمان بن سہل بن حنیف نے کہا میں ابوامامہ (اسعد بن سہل) سے سنا وہ کہتے تھے ہم نے عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر ہم نکل کر انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے دیکھا تو عصر پڑھ رہے ہیں[۵۳] میں نے کہا چچا یہ

---

۵۱ یعنی دنیا کی باتیں زٹل قافیے اس لیے کہ عشا کی نماز پڑھ کر سو جانے میں گویا آدمی کو بیداری کا خاتمہ عبادت پر ہوتا ہے جیسے صبح کی نماز سے بیداری کا شروع عبادات سے ہوتا ہے اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ عشا کے بعد پھر بے کار باتیں بنانے اور جاگتے رہنے سے تہجد کے لیے آنکھ نہ کھلے گی یا صبح کی نماز میں دیر ہو جائے گی ۱۲ منہ ۵۲ وہ لوگ عصر کی نماز دیر میں پڑھتے اپنی تجارت اور زراعت کے دھندوں سے فارغ ہو کر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوّل وقت پڑھ لیتے ۱۲ منہ ۵۳ اس سے معلوم ہوا کہ عصر کی نماز اوّل وقت پڑھنا چاہیے یعنی ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی ۱۲ منہ

يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِي صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهٰذِهِ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ۔

کون سی نماز ہے جو تم نے پڑھی[1] انہوں نے کہا عصر کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی یہی نماز تھی جس کو ہم آپ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ مِنَّا إِلٰى قُبَاءٍ فَيَأْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا ہم عصر کی نماز پڑھتے تھے پھر ہم میں سے کوئی جانے والا قبا تک (جو مدینہ سے ایک کوس ہے) جاتا وہاں پہنچ جاتا اور سورج بلند رہتا۔

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهِ۔

ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھتے کہ سورج بلند اور تیز رہتا پھر کوئی جانے والا عوالی کو جاتا وہاں پہنچ جاتا اور سورج بلند رہتا[2] زہری نے کہا بعضے عوالی مدینہ سے چار میل پر یا کچھ ایسے ہی واقع ہیں۔

بَابٌ ۳۶۳ إِثْمِ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ

باب عصر کی نماز قضا ہو جانے کا گناہ

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي تَفُوْتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز قضا ہو گئی گویا اس کا گھر بار مال اسباب لٹ گیا[3] امام بخاری نے کہا (سورہ محمدؐ میں) یترکم

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يَتِرَكُمْ وَتَرْتُ الرَّجُلَ إِذَا قَتَلْتَ لَهُ قَتِيْلًا أَوْ أَخَذْتَ مَالَهُ

کا لفظ آیا ہے وہ وتر سے نکالا گیا ہے وتر کہتے ہیں کسی شخص کا کوئی آدمی مار ڈالنا یا اس کا مال چھین لینا[4]

---

[1] انس اسعد کے چچا تھے مگر عمر میں جو شخص بڑا ہو اس کو چچا یا ماموں کہہ سکتے ہیں ۱۲ منہ [2] عوالی وہ گاؤں ہے جو مدینہ کے اطراف بلندی پر واقع ہیں ان میں بعضا گاؤں چھ میل پر بعضا گاؤں آٹھ میل پر واقع ہے اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ عصر کا وقت ایک مثل سائے سے شروع ہوتا ہے ورنہ دو مثل سایہ ہونے کے بعد یہ ممکن نہیں کہ آدمی چار چھ میل جائے اور سورج میں تغیر نہ آئے ۱۲ منہ [3] یعنی ان میں لوٹا ہلا یا سب تباہ ہو گئے اس لیے کہ وتر کے معنی کم ہو جانے کے بھی ہیں اور لٹ جانے کے بھی اور چھن جانے کے بھی ۱۲ منہ [4] اس حدیث میں جو یہ لفظ آیا فکانما وتر اہلہ ومالہ تو امام بخاری نے یہ بیان کیا کہ قرآن میں بھی یہ لفظ سورہ محمد میں آیا ہے ولن یترکم اعمالکم دونوں وتر سے مشتق ہیں وتر کے معنی کسی کی جان یا مال کا نقصان کرنا ۱۲ منہ۔

باب ۳۶۴ اِثْمِ مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ۔

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوا بِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ۔

باب عصر کی نماز چھوڑ دینے کا گناہ[۱]

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن عبداللہ دستوائی نے کہا ہم کو یحییٰ بن ابی کثیر نے خبر دی انہوں نے ابو قلابہ عبداللہ بن زید سے انھوں نے ابوالملیح عامر بن اسامہ ہذلی سے انہوں نے کہا ہم جہاد میں بریدہ بن حصیب صحابی کے ساتھ تھے اس دن ابر تھا تو انہوں نے کہا عصر کی نماز جلدی پڑھو کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی عصر کی نماز چھوڑ دے گا اس کا عمل اکارت ہو گیا[۲]۔

باب ۳۶۵ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ۔

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ قَالَ إِسْمٰعِيلُ افْعَلُوا لَا تَفُوتَنَّكُمْ۔

باب عصر کی نماز کی فضیلت

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بیٹھے) تھے اتنے میں رات کو آپ نے چاند کی طرف دیکھا[۳] تو فرمایا تم (ایک دن) اپنے مالک کو اس طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اس کو دیکھنے میں تم کو کوئی اڑچن (زحمت) نہ ہو گی پھر اگر تم سے ہو سکے کہ سورج نکلنے سے پہلے جو نماز ہے (یعنی صبح کی) اور سورج ڈوبنے سے پہلے جو نماز ہے (یعنی عصر کی) ان کو چھوڑ کر کسی کام میں نہ پھنس جاؤ تو کرو پھر آپ نے (سورہ طٰہٰ کی) یہ آیت پڑھی۔ (اے پیغمبر) اپنے مالک کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کرتا رہ[۴] سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے اسمٰعیل نے کہا تو کرو سے یہ مطلب ہے کہ نماز قضا نہ ہونے دو۔

---

[۱] پہلا باب اس کے لیے تھا جس کی عصر کی نماز بلا قصد فوت ہو جائے اور یہ باب اس کے لیے ہے جو قصداً ایسا کرے ۱۲ منہ [۲] یعنی اس کے عمل کا ثواب اس کو نہ ملے گا یہ حکم بطریق تغلیظ کے ہے عصر کی نماز کا خیال رکھنے کے لیے ورنہ اعمال صالحہ فقط کفر سے اکارت ہوتے ہیں جیسے قرآن میں ہے ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ حنابلہ حدیث کو ظاہر پر رکھتے ہیں اور کہتے ہیں عصر کی نماز چھوڑ دینے والا کافر ہو گیا اور کافر کے تمام نیک کام اکارت ہیں ۱۲ منہ [۳] یعنی چودھویں رات کے چاند کی طرف جیسے مسلم کی روایت میں اس کی صراحت ہے اور صحیح بخاری کے بھی بعضے نسخوں میں لیلۃ کے بعد لیعنی البدر ہے ۱۲ منہ [۴] اس حدیث سے آیت کی تفسیر ہو گئی یعنی پاکی بیان کرنے سے مطلب نماز پڑھنا ہے فجر اور عصر کی ۱۲ منہ

۵۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلٰئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ ؀

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد عبداللہ بن ذکوان سے انہوں نے عبدالرحمن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن میں فرشتے تمہارے پاس آگے پیچھے آتے جاتے ہیں اور رات اور دن دونوں کے فرشتے فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھا ہو جاتے ہیں پھر جو فرشتے رات کو تم میں رہے تھے وہ (آسمان) پر چڑھ جاتے ہیں پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان کو خوب جانتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا وہ کہتے ہیں ہم نے اُن کو نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا[۵۱] اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

بَابٌ ۳۶۶ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوبِ -

باب جو شخص سورج ڈوبنے سے پہلے عصر کی ایک رکعت بھی پالے تو اس کی نماز ادا ہو گئی

۵۲۷ - حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص سورج ڈوبنے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے تو وہ اپنی نماز پوری کرلے (اس کی نماز ادا ہوئی نہ قضا) اور جو کوئی سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالے وہ بھی اپنی نماز پوری کرلے[۵۲]

۵۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم ابن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ

---

[۵۱] اگرچہ یہ فرشتے بھی نماز میں شریک ہوتے ہیں مگر نماز میں چھوڑنے سے یہ مطلب ہے کہ نماز سے فارغ ہو کر بیٹھے تھے کہ ہم ان کے پاس سے چلے آئے کہتے ہیں یہ وہی فرشتے ہیں جو آدمی کی محافظت کرتے ہیں صبح شام ان کی بدلی ہوتی رہتی ہے قرطبی نے کہا یہ دوسرے فرشتے ہیں اور پروردگار جو اُن سے اپنے نیک بندوں کا حال پوچھتا ہے حالانکہ وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اور سب جانتا ہے اس سے مقصود ان کا قائل کرنا ہے وہ جو انہوں نے آدم کی پیدائش کے وقت کہا کہ آدمی زادہ زمین میں خون اور فساد کرے گا ۱۲ منہ [۵۲] اس پر تمام ائمہ اور علماء کا اجماع ہے مگر حنفیوں نے آدھی حدیث کو لیا ہے اور آدھی کو چھوڑ دیا ہے وہ کہتے ہیں عصر کی نماز تو صحیح ہو جائے گی لیکن فجر کی صحیح نہ ہو گی ان کا قیاس صحیح حدیث کے برخلاف ہے اور خود انہی کے امام کی وصیت کے مطابق چھوڑ دینے کے لائق ہے ۱۲ منہ

ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيْمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِّنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ اُوْتِيَ اَهْلُ التَّوْرٰىةِ التَّوْرٰىةَ فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيَ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ الْاِنْجِيْلَ فَعَمِلُوْا اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيْنَا الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْنَا اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَاُعْطِيْنَا قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَقَالَ اَهْلُ الْكِتَابَيْنِ اَيْ رَبَّنَا اَعْطَيْتَ هٰؤُلَاءِ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ وَاَعْطَيْتَنَا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا وَّنَحْنُ كُنَّا اَكْثَرَ عَمَلًا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ اَجْرِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ قَالُوْا لَا قَالَ وَهُوَ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ۔

بن عمر سے انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے تمہارا دنیا میں رہنا اگلی امتوں (یہود اور نصاریٰ کے) مقابلے میں ایسا ہے جیسے عصر کی نماز سورج ڈوبنے تک توراۃ والوں نے جن کو توراۃ دی گئی (صبح سے) مزدوری کرنا شروع کی جب دوپہر دن گزرا تو تھک گئے (کام پورا نہ کر سکے) ان کو ایک ایک قیراط ملا[1] پھر انجیل والوں کو انجیل ملی انہوں نے عصر کی نماز تک کام کیا پھر تھک گئے ان کو بھی ایک ایک قیراط دیا گیا پھر ہم مسلمانوں کو قرآن ملا ہم نے سورج ڈوبے تک کام کیا (اور کام پورا کر دیا) ہم کو دو دو قیراط مزدوری کے ملے اب توراۃ اور انجیل والے کہنے لگے پروردگار تو نے ان مسلمانوں کو دو دو قیراط دیے اور ہم کو ایک ایک ہی قیراط دیا حالاں کہ ہم نے ان سے زیادہ کام کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تمہاری مزدوری کچھ دبا لی انہوں نے کہا نہیں اللہ نے فرمایا پھر میری عنائیت (اس میں تمہارا کیا اجارہ ہے) میں جس پر چاہوں کروں[2]۔

۵۲۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ہم سے ابو کریب محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابوبردہ عامر بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ ابوموسیٰ اشعری عبداللہ بن قیس سے انہوں نے

---

[1] قیراط آدھے دانق کو کہتے ہیں اور دانق درم کا چھٹا حصہ تو قیراط درم کا بارھواں حصہ ہوا درم ساڑھے تین ماشے کا ہوتا ہے ۱۲ منہ

[2] اس حدیث سے حنفیہ نے یہ دلیل لی ہے کہ عصر کا وقت دو مثل سائے سے شروع ہوتا ہے ورنہ جو وقت ظہر سے عصر تک ہے وہ اس وقت سے زیادہ نہ ٹھیرے گا جو عصر سے غروب آفتاب تک ہے حالانکہ مخالف یہ کہہ سکتا ہے کہ حدیث میں عصر کی نماز سے غروب آفتاب تک کا وقت اس وقت سے کم رکھا گیا ہے جو دوپہر دن سے عصر کی نماز تک ہے اور اگر ایک مثل سایہ پر عصر کی نماز پڑھی جائے جب بھی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سے غروب آفتاب تک جو وقت ہو گا وہ دوپہر سے تا بہ فراغت از نماز عصر کم ہو گا کیونکہ نماز کے لیے اذان ہو گی لوگ جمع ہوں گے وضو کریں گے سنتیں پڑھیں گے اس کے علاوہ حدیث کا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کا وقت یہود اور نصاریٰ کے مجموعی وقت سے کم تھا اور اس میں کوئی شک نہیں اس حدیث کو امام بخاری اس باب میں لائے اس کی مناسبت بیان کرنا مشکل ہے حافظ نے کہا اس سے اور اس کے بعد والی حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ کبھی عمل کے ایک جزو پر پوری مزدوری ملتی ہے اسی طرح جو کوئی فجر یا عصر کی ایک رکعت پالے اُس کو بھی اللہ ساری نماز وقت پر پڑھنے کا ثواب دے سکتا ہے ۱۲ منہ

مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَّعْمَلُوْنَ لَهٗ عَمَلًا اِلَى اللَّيْلِ فَعَمِلُوْا اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوْا لَا حَاجَةَ لَنَا اِلٰى اَجْرِكَ فَاسْتَأْجَرَ اٰخَرِيْنَ فَقَالَ اَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَلَكُمُ الَّذِيْ شَرَطْتُّ فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَالُوْا لَكَ مَا عَمِلْنَا فَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا فَعَمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَكْمَلُوْا اَجْرَ الْفَرِيْقَيْنِ.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں اور یہود اور نصاریٰ کی مثال (اپنے اپنے پیغمبر کے ساتھ) اس شخص کی مثال ہے جس نے ایک کام کے لیے چند لوگوں کو مزدوری پر رکھا کہ رات تک کام کریں تو انہوں نے دوپہر دن تک کام کیا پھر کہنے لگے ہم تیری مزدوری سے درگزرے آخر اس نے دوسرے مزدور بلائے اور ان سے کہا جتنا دن باقی ہے تم اس کو پورا کرو اور جو مزدوری میں نے ٹھیرائی ہے وہ لے لو (انہوں نے کام شروع کیا) جب عصر کا وقت ہوا تو کہنے لگے جتنا کام ہم نے کیا وہ پھکٹ (مفت) تیرا ہوا (ہم سے شام تک کام نہیں ہو سکتا تو دوسرے مزدور رکھ لے) آخر اس نے تیسرے مزدور بلائے انہوں نے جو دن باقی رہا تھا اس میں سورج ڈوبے تک مزدوری کی اور اگلے دونوں گروہوں کی پوری مزدوری انہوں نے لے لی[1]

بَابُ ۳۶۷ وَقْتِ الْمَغْرِبِ.

باب مغرب کے وقت کا بیان

وَقَالَ عَطَاءٌ يَّجْمَعُ الْمَرِيْضُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

اور عطاء بن ابی رباح نے کہا بیمار آدمی مغرب اور عشا ملا کر پڑھ سکتا ہے[2]

۵۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّجَاشِيِّ اِسْمُهٗ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ

ہم سے محمد بن مہران نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی نے کہا مجھ سے ابوالنجاشی نے جو رافع بن خدیج کے غلام تھے ان کا نام عطاء بن صہیب تھا انہوں نے

[1] کام تو کیا صرف عصر سے مغرب تک لیکن سارے دن کی مزدوری ملی وجہ یہ کہ انہوں نے شرط پوری کی شام تک کام کیا اور کام کو پورا کیا اگلے دونوں گروہوں نے اپنا نقصان آپ کیا کام کو ادھورا چھوڑ کر بھاگ گئے محنت مفت گئی یہ مثالیں یہود اور نصاریٰ اور مسلمانوں کی ہیں یہودیوں نے حضرت موسیٰؑ کو مانا اور توراۃ پر چلے لیکن اس کے بعد انجیل مقدس اور قرآن شریف سے منحرف ہوگئے اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمدؐ کو انہوں نے نہ مانا اور نصاریٰ نے انجیل اور حضرت عیسیٰ کو مانا لیکن قرآن اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے منحرف ہوگئے تو ان دونوں فرقوں کی محنت برباد ہوگئی آخرت میں جو اجر ملنے والا ہے اس سے محروم رہے اخیر زمانہ میں مسلمان آئے انہوں نے تھوڑی سی مدت کام کیا مگر کام کو پورا کر دیا اللہ تعالیٰ کی سب کتابوں اور نبیوں کو مانا لہٰذا سارا ثواب ان ہی کے حصے میں آگیا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم ۱۲ منہ

[2] اس اثر کو عبدالرزاق نے مصنف میں وصل کیا اور ہمارے امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ نے مریض اور مسافر کے لیے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا میں جمع کرنا مطلقاً جائز رکھا ہے اور دلائل کی رو سے یہی مذہب قوی ہے بعضوں نے کہا عشا کا وقت مغرب کی نماز پڑھتے ہی شروع ہو جاتا ہے اسی طرح عصر کا ظہر کی نماز پڑھتے ہی ۱۲ منہ

مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ ابْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ۔

کہا میں نے رافع بن خدیج سے سنا وہ کہتے تھے ہم مغرب کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے پھر نماز پڑھ کر ہم میں سے کوئی (مسجد سے) لوٹ جاتا اور (تیر اندازی کرتا) تیر جہاں گرتا اُس مقام کو دیکھ لیتا (اتنی روشنی ہوتی)

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا إِذَا رَاٰهُمْ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَاٰهُمْ أَبْطَأُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ كَانُوا أَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے انہوں نے کہا جب حجاج (ظالم مدینہ کا حاکم بن کر) آیا (نماز میں دیر کرنے لگا) تو ہم نے جابرؓ سے (نماز کے وقت) پوچھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو (ٹھیک گرمی میں) پڑھا کرتے اور عصر کی جب سورج صاف تیز رہتا اور مغرب کی جب سورج ڈوبتا اور عشاء کی کبھی سویر کبھی دیر آپ جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں تو عشاء کو سویرے پڑھ لیتے اور جب دیکھتے کہ انہوں نے دیر کی تو آپ بھی دیر کرتے اور صبح کی نماز صحابہؓ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اندھیرے میں پڑھا کرتے [1]

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج پردے میں چھپ جاتا۔

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا جَمِيعًا وَثَمَانِيًا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے کہا میں نے جابر بن زید سے سُنا انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کی (سات رکعتیں) اور (ظہر عصر کی) آٹھ

---

[1] یہ راوی کی شک ہے کہ صحابہ کی طرف نسبت دی فعل کی یا حضرتؐ کی طرف اور بہر حال یہ ثابت ہے کہ آنحضرتؐ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے تھے کیوں کہ صحابہ آپ کے ساتھ ہی نماز پڑھا کرتے تھے ۱۲ منہ

جَمِيعًا ۔

رکعتیں ملا کر پڑھیں[1]

بَابُ ۲۶۸ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقَالَ لِلْمَغْرِبِ الْعِشَاءُ

باب مغرب کو عشا کہنا مکروہ ہے

۵۳۴ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ الْمُزَنِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَيَقُولُ الْأَعْرَابُ هِيَ الْعِشَاءُ ۔

ہم سے ابومعمر عبداللہ بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے حسین بن ذکوان سے کہا ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن مغفل مزنی نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ ہونے دو کہ گنوار (دیہاتی) لوگ تمہارے مغرب کی نماز کا کچھ اور نام رکھ دیں[2] عبداللہ بن مغفل نے کہا[3] گنوار لوگ مغرب کو عشا کہا کرتے۔

بَابُ ۲۶۹ ذِكْرِ الْعِشَاءِ وَالْعَتَمَةِ

باب عشا کی نماز کہو یا عتمہ کی

وَمَنْ رَآهُ وَاسِعًا وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ الْعِشَاءُ وَالْفَجْرُ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالْفَجْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَالْاِخْتِيَارُ أَنْ يَقُولَ الْعِشَاءُ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا نَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَاةِ

جس نے دونوں کہنا جائز رکھا ہے اس کی دلیل اور ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا منافقوں پر دو نمازیں بہت بھاری ہیں عشا اور فجر کی[4] اور آنحضرتؐ نے فرمایا اگر لوگ جانتے جو عتمہ اور فجر کی نماز میں ثواب ہے[5] امام بخاری نے کہا بہتر یہ ہے کہ عشا کی نماز کہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں فرمایا اور عشا کی نماز کے بعد اور ابوموسیٰ اشعری سے منقول ہے کہ ہم باری باری عشا کی نماز کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

---

[1] یعنی دونوں نمازوں کو جمع کیا اس حدیث کی بحث اوپر گزر چکی ہے۔ اور اس باب میں یہ حدیث اس لیے لائے کہ مغرب کا وقت عشا کا وقت شروع ہونے تک ہے جیسے ظہر کا وقت عصر کا وقت شروع ہونے تک ہے ورنہ مغرب اور عشا کو جمع کرنا جائز نہ ہوتا جیسے فجر اور ظہر کا یا ظہر اور مغرب یا عصر اور عشا کا جمع جائز نہیں بعضوں نے کہا امام بخاری کی غرض اس حدیث کے لانے سے یہ ہے کہ مغرب کا ایک تو معمولی وقت ہے یعنی غروب آفتاب کے ہوتے ہی دوسرے غیر معمولی جمع کرنے والے کے لیے وہ عشا کے وقت کے باقی رہنے تک ہے ۱۲ منہ

[2] گنوار لوگ مغرب کو عشا کہا کرتے تھے آنحضرتؐ نے منع فرمایا کہ تم بھی ان کے موافق اس نماز کو عشا نہ کہا کرو حافظ نے کہا یہ ممانعت آپ نے اس خیال سے کی کہ عشا کے معنے لغت میں تاریکی کے ہیں اور یہ شفق ڈوبنے کے ہوتی ہے پس اگر مغرب کا نام عشا پڑ جائے تو احتمال ہے کہ آئندہ لوگ مغرب کا وقت شفق ڈوبنے کے بعد سمجھنے لگیں گے ۱۲ منہ

[3] یہ کرمانی کی تفسیر ہے لیکن حافظ نے کہا اس کے لیے کوئی دلیل چاہیئے کہ یہ عبداللہ بن مغفل کا قول ہے ظاہر یہی ہے کہ یہ بھی آنحضرتؐ کا کلام ہے کہ گنوار لوگ مغرب کو عشاء کہتے ہیں ۱۲ منہ

[4] اس حدیث کو خود امام بخاری نے باب فضل العشاء جماعۃ میں وصل کیا اس باب میں امام بخاری نے کئی حدیثیں بیان کی ہیں جن سے یہ نکالا ہے کہ عشا کی نماز کو کبھی عتمہ بھی کہا ہے عتمہ وہ باقی دودھ جو اونٹنی کے تھن میں باقی رہنے دیتے تھوڑی رات گزرنے کے بعد اس کو دوہتے بعضوں نے کہا عتم کے معنے رات کی تاریکی تک دیر کرنا چونکہ اس نماز کا یہی وقت ہے اس لیے اس کو عتمہ کہا ۱۲ منہ

[5] تو گھٹنے ہوئے ان کے لیے آتے اس حدیث کو خود امام بخاری نے باب الاستہام فی الاذان میں وصل کیا اس حدیث میں عشا کی نماز کو عتمہ فرمایا ۱۲ منہ

الْعِشَاءِ فَاَعْتَمَ بِهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّعَائِشَةُ اَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ اَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ وَقَالَ اَبُوْ بَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ وَقَالَ اَنَسٌ اَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ اَيُّوْبَ وَابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ۔

۵۳۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِيْ يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ۔

آیا کرتے آپ نے اس نماز میں دیر کی[۱] اور ابن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز میں دیر کی[۲] اور بعض لوگوں نے حضرت عائشہؓ سے یوں بھی روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتمہ کی نماز میں دیر کی[۳] اور جابر بن عبداللہ انصاری نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز پڑھتے تھے[۴] اور ابو برزہ اسلمی (صحابی) نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز میں دیر کرتے[۵] اور انس بن مالکؓ (صحابی) نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھلی عشا کی نماز دیر سے پڑھی[۶] اور عبداللہ بن عمرؓ اور ابو ایوب اور ابن عباس صحابیوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغرب اور عشا کی نماز پڑھی[۷]

ہم سے عبدان عبداللہ بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید نے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے کہا سالم نے یہ کہا کہ مجھ کو عبداللہ بن عمرؓ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی نماز ہم کو پڑھائی یعنی وہی نماز جس کو لوگ عتمہ کی نماز کہتے ہیں پھر نماز پڑھ کر آپ نے ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا کیا تم نے اس رات کو دیکھا (اسے یاد رکھنا) اس رات سے سو برس گزرنے تک جتنے لوگ آج زمین پر بستے ہیں ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا[۸]

[۱] اس حدیث کو خود امام بخاری نے آگے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [۲] ان دونوں روایتوں کو خود امام بخاری نے وصل کیا باب النوم قبل العشاء اور باب فضل العشاء میں ۱۲ منہ [۳] اس روایت کو امام بخاری نے باب خروج النساء الی المساجد باللیل میں وصل کیا اور اسمعیل نے اس کو عقیل اور یونس اور ابن ابی ذئب وغیرہ کے طریقوں سے نکالا ۱۲ منہ [۴] یہ ٹکڑا ہے ایک حدیث کا جس کو امام بخاری نے باب وقت المغرب وقت العشاء میں نکالا ۱۲ منہ [۵] یہ ٹکڑا ہے ایک حدیث کا جس کو امام بخاری نے باب وقت العصر میں وصل کیا ۱۲ منہ [۶] یہ بھی ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو امام بخاری نے باب وقت العشاء الی نصف اللیل میں وصل کیا ۱۲ منہ [۷] ابن عمرؓ کی حدیث کو حج میں اور ابو ایوبؓ کی حدیث کو بھی حج میں اور ابن عباس کی حدیث کو باب تاخیر الظہر الی العصر میں امام بخاری نے وصل کیا ۱۲ منہ [۸] سو برس میں جتنے لوگ آج زندہ ہیں سب مر جائیں گے امام بخاری نے اسی حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ خضر کا بھی انتقال ہو گیا آپ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا سب سے اخیر صحابی ابو طفیل عامر بن واثلہ بھی ۱۱۰ھ ہجری میں گزر گئے اسی حدیث سے بابا رتن ہندی کا جھوٹا ہونا نکالا گیا جس نے چھٹی صدی ہجری میں صحابی ہونے کا دعویٰ کیا تھا ۱۲ منہ

باب ۲۷ وَقْتِ الْعِشَاءِ إِذَا اجْتَمَعَ النَّاسُ أَوْ تَأَخَّرُوا.

باب عشاء کی نماز اس وقت پڑھنا جب لوگ جمع ہو جائیں اگر لوگ دیر کریں تو دیر میں پڑھنا۔

۵۳۶ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ صَلوٰةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ.

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے محمد بن عمرو بن حسن بن علی بن ابی طالبؓ سے انہوں نے کہا ہم نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ صحابی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا وقت پوچھا جابرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کی گرمی میں (یعنی زوال ہوتے ہی) پڑھا کرتے اور عصر کی جب سورج تیز چمکتا رہتا اور مغرب کی جب سورج ڈوبتا اور اگر لوگ بہت جمع ہو جاتے تو آپ عشاء کی نماز جلد پڑھ لیتے اگر لوگ تھوڑے ہوتے تو دیر کرتے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے[1]۔

باب ۲۷ فَضْلِ الْعِشَاءِ.

باب عشاء کی فضیلت

۵۳۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى قَالَ عُمَرُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ.

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات اسلام کا دین اور ملکوں میں پھیلنے سے پہلے[2] دیر کی تو آپ (گھر سے) برآمد نہیں ہوئے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا عورتیں اور بچے سو گئے اس وقت آپ برآمد ہوئے اور مسجد میں جو لوگ جمع تھے ان سے فرمایا تمہارے سوا ساری زمین والوں میں کوئی اس نماز کا (اس وقت) منتظر نہیں[3]۔

۵۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ حماد بن

[1] حافظ نے کہا امام بخاری نے اس ترجمہ باب سے اس شخص کا رد کیا جو کہتا ہے اگر عشاء کی نماز جلد پڑھی جائے تو اس کو عشاء کہیں گے اور جو دیر میں پڑھی جائے تو اس کو عتمہ کہیں گے گویا اس شخص نے دونوں روایتوں میں اس طرح جمع کیا اور یہ رد اس طرح سے ہوا کہ اس حدیث میں دونوں حالتوں میں اس کو عشاء کہا اور یہ حدیث اوپر باب وقت المغرب میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] یعنی اس وقت تک مدینہ کے سوا اور کہیں مسلمان لوگ نہ تھے ۱۲ منہ [3] تو ایسے شان والی نماز کی انتظار کا ثواب حق تعالیٰ نے تمہاری ہی قسمت میں رکھا ہے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِي فِي السَّفِينَةِ نُزُولًا فِي بَقِيعِ بُطْحَانَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَكَانَ يَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِنْهُمْ فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَصْحَابِي وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ فَأَعْتَمَ بِالصَّلَاةِ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ عَلَى رِسْلِكُمْ أَبْشِرُوا إِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ مَا صَلَّى هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا يَدْرِي أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَرَجَعْنَا فَرِحِي بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اسامہ نے انہوں نے برید ہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابو بردہ عامر سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری صحابی سے انہوں نے کہا میں اور میرے ساتھی جو کشتی میں آئے تھے بطحان کے میدان میں اترے ہوئے تھے[۵۱] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خاص شہر) مدینہ میں تو باری باری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عشا کی نماز کے وقت ان میں سے چند آدمی آتے رہتے ہر رات کو آتے ایک رات ایسا ہوا کہ میں اپنے ساتھیوں سمیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اتفاق سے آپ اس رات کسی کام میں مصروف تھے تو آپ نے (عشا کی) نماز میں دیر کی یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی اس کے بعد آپ برآمد ہوئے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی جب نماز پڑھ چکے تو حاضرین سے فرمایا ذرا ٹھیرے رہو خوش ہو جاؤ یہ اللہ کا تم پر احسان ہے اس وقت (ساری دنیا میں) تمہارے سوا اور کوئی لوگ نماز نہیں پڑھتے یا یوں فرمایا کہ اس وقت تمہارے سوا کوئی ایسا نہیں جس نے نماز پڑھی ہو ابوموسیٰ نے کہا معلوم نہیں ان دونوں جملوں میں سے کون سا جملہ آپ نے فرمایا ابوموسیٰ نے کہا یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم سن کر خوشی خوشی لوٹ آئے[۵۲]

بَابُ ۳۷۲ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ

باب عشا کی نماز سے پہلے سونا مکروہ ہے[۵۳]

۵۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا۔

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے کہا ہم سے خالد بن مہران حذاء نے انہوں نے ابوالمنہال سیار بن سلامہ سے انہوں نے ابوبرزہ اسلمی (صحابیؓ) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز سے پہلے سو جانا برا جانتے تھے اسی طرح عشا کی نماز کے بعد باتیں کرنا۔

---

[۵۱] بطحان ایک وادی کا نام ہے مدینہ میں ۱۲ منہ [۵۲] اتنی رات تک جاگنے کی ہم کو تھکن نہیں رہی اسی حدیث سے یہ نکلا کہ عشا کی نماز میں تہائی یا آدھی رات تک دیر کرنا مستحب ہے ۱۲ منہ [۵۳] بعضوں نے رمضان میں اس کی رخصت دی ہے بشرطیکہ کوئی اس کا جگانے والا ہو یا جاگنے کی عادت پر اطمینان ہو ۱۲ منہ

باب ۳۷۳ النوم قبل العشاء لمن غلب۔

۵۴۰۔ حدثنا ایوب بن سلیمان قال حدثنی ابوبکر عن سلیمان قال صالح بن کیسان اخبرنی ابن شہاب عن عروۃ ان عائشۃ قالت اعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعشاء حتی ناداہ عمر الصلوۃ نام النساء والصبیان فخرج فقال ما ینتظرھا من اھل الارض احد غیرکم قال ولا یصلی یومئذ الا بالمدینۃ قال وکانوا یصلون فیما بین ان یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول۔

۵۴۱۔ حدثنا محمود قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی نافع قال حدثنا عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شغل عنها لیلۃ فاخرھا حتی رقدنا فی المسجد ثم استیقظنا ثم رقدنا ثم استیقظنا ثم خرج علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال لیس احد من اھل الارض ینتظر الصلوۃ غیرکم وکان ابن عمر لا یبالی اقدمها ام اخرها اذا کان لا یخشی ان تغلبہ النوم عن وقتها

باب اگر نیند کا بہت غلبہ ہو تو عشا کی نماز سے پہلے سو سکتا ہے۔

ہم سے ایوب بن سلیمان قریشی نے بیان کیا کہا مجھ سے ابوبکر عبدالحمید بن عبداللہ نے انہوں نے سلیمان قریشی سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے کہا مجھ کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز میں دیر کی یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے آپ کو پکارا نماز کے لیے تشریف لائیے عورتیں اور بچے تو سو گئے[۱] اس وقت آپ برآمد ہوئے اور فرمایا ساری زمین میں تمہارے سوا اور کوئی لوگ اس نماز کی انتظار میں نہیں ہیں حضرت عائشہ نے کہا ان دنوں مدینہ کے سوا اور کہیں (ساری دنیا میں) نماز ہی نہیں ہوتی تھی اور آنحضرتؐ اور آپ کے صحابہ عشا کی نماز شفق ڈوبنے سے لے کر پہلی تہائی رات گزرنے تک پڑھا کرتے تھے۔

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق بن ہمام نے کہا مجھ سے عبدالملک بن جریج نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی کہا ہم سے عبداللہ بن عمر نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات کچھ کام ہو گیا آپ نے عشا کی نماز میں دیر کی یہاں تک کہ ہم لوگ مسجد میں سو گئے پھر آنکھ کھلی پھر سو گئے پھر جاگے[۲] اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حجرے سے) برآمد ہوئے اور فرمایا (اس وقت) سوا تمہارے ساری دنیا میں کوئی نماز کا منتظر نہیں اور عبداللہ بن عمرؓ کچھ پرواہ نہیں کرتے تھے عشا کی نماز جلدی پڑھیں یا دیر میں جب ان کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ سو جانے سے وقت جاتا رہے گا اور کبھی وہ

۱؎ یہیں سے ترجمہ باب نکلا کیونکہ ان عورتوں بچوں پر نیند نے غلبہ کیا تو نماز سے پہلے سو گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر انکار نہیں کیا ۱۲ منہ

۲؎ اس سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو سونے کو ناقض وضو نہیں کہتے اور یہ دلیل پوری نہیں ہوتی کس لیے کہ احتمال ہے کہ بیٹھے بیٹھے سو گئے ہوں یا لیٹ کر اور جب جاگے ہوں تو پھر وضو کر لیا ہو گو حدیث میں اس کا ذکر نہیں ہے ۱۲ منہ

وَقَدْ كَانَ يَرْقُدُ قَبْلَهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَعْتَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ حَتّٰى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ الصَّلٰوةَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَخَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا هٰكَذَا فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَأْسِهِ يَدَهُ كَمَا أَنْبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِّنْ تَبْدِيدٍ ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلٰى قَرْنِ الرَّأْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يُمِرُّهَا كَذٰلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتّٰى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطِشُ إِلَّا كَذٰلِكَ وَقَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوا هٰكَذَا۔

عشا کی نماز پڑھنے سے پہلے بھی سو جاتے[۱] ابن جریج نے کہا میں نے یہ حدیث جو نافع سے سنی تھی عطا بن ابی رباح سے بیان کی انہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی نماز میں دیر کی یہاں تک کہ لوگ سو گئے اور جاگے اور پھر سو گئے اور جاگے آخر حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے الصلوٰۃ (نماز کے لیے آپ کو پکارا) عطاء نے کہا ابن عباس نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حجرے سے) برآمد ہوئے گویا میں آپ کو اس وقت دیکھ رہا ہوں آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا آپ ایک ہاتھ اپنے سر پر رکھے تھے آپ نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں یہی حکم دیتا کہ عشا کی نماز اس وقت پڑھا کریں ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے اور زیادہ تحقیق کی میں نے یہ پوچھا بھلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سر پر کس طرح رکھا تھا ابن عباس نے کیسے بتلایا تو عطاء نے اپنی انگلیاں ذرا کشادہ کیں پھر ان کے کنارے سر کے ایک کونے پر رکھے اور انگلیاں ملا لیں اُن کو اسی طرح سر پر پھراتے ہوئے لائے یہاں تک کہ آپ کا انگوٹھا کان کے اس کنارے سے لگ گیا جو منہ سے نزدیک ہے کنپٹی پر داڑھی کے کونے پر نہ آپ نے دیر کی نہ جلدی بس جیسے میں نے بتلا دیا ویسا کیا۔[۲] اور آپ نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں ان کو (یہ نماز) اسی وقت پڑھنے کا حکم دیتا۔

بَابُ ۳۷ وَقْتِ الْعِشَاءِ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ

باب عشا کا (مستحب عمدہ) وقت آدھی رات تک ہے

[۱] حافظ نے کہا یہ محمول ہے اس حالت پر جب وقت فوت ہو جانے کا ڈر نہ ہو اور عبدالرزاق نے یوں نکالا کہ ابن عمرؓ کبھی عشا کی نماز سے پہلے سو جاتے اور اپنے لوگوں میں سے کسی کو حکم دیتے کہ ان کو جگا دے اور امام بخاری نے ترجمہ باب میں اس کو حمل کیا اس صورت پر جب نیند کا بہت غلبہ ہو اور ابن عمرؓ کی شان کے یہی لائق ہے ۱۲ منہ [۲] یعنی جیسے میں ہاتھ پھیر رہا ہوں اسی طرح پھیرا نہ اس سے جلدی پھیرا نہ اس سے دیر میں یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب حدیث میں لا یقصر ہو حافظ نے اسی کو ٹھیک کہا ہے لیکن بعضے نسخوں میں لا یعصر ہے تو ترجمہ یوں ہے "نہ بالوں کو نچوڑتے تھے نہ ہاتھ میں پکڑتے تھے بلکہ اسی طرح کرتے تھے یعنی انگلیوں سے بالوں کو دبا کر پانی نکال رہے تھے ۱۲ منہ [۳] اور جائز تو صبح صادق کے طلوع تک ہے جمہور کا یہی قول ہے لیکن اصطخری کا قول یہ ہے کہ آدھی رات گزر جانے پر عشا کا وقت فوت ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

وَقَالَ أَبُو بَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ تَأْخِيرَهَا۔

اور ابو برزہؓ (صحابی) نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز میں دیر کرنا پسند کرتے تھے[1]

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى ثُمَّ قَالَ قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَنَامُوا أَمَا إِنَّكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا وَزَادَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ لَيْلَتَئِذٍ۔

ہم سے عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن محاربی نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز میں آدھی رات تک دیر کی پھر پڑھی بعد اس کے فرمایا لوگ تو یہ نماز پڑھ چکے اور سو رہے اور تم کو جب تک نماز کی انتظار میں رہے نماز کا ثواب ملتا رہا سعید بن ابی مریم نے اتنا اور بڑھایا[2] کہ ہم کو یحییٰ بن ایوب نے خبر دی انہوں نے کہا مجھ سے حمید طویل نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے سُنا انہوں نے کہا گویا میں آپ کی انگوٹھی کی چمک اس رات دیکھ رہا ہوں[3]

بَابُ ۳۷۵ فَضْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَالْحَدِيثِ

باب فجر کی نماز کی فضیلت

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّونَ أَوْ لَا تُضَاهُونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَالَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے کہا ہم سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے جریر بن عبداللہ بجلیؓ (صحابی) نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بیٹھے) تھے اتنے میں آپ نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھا تو فرمایا سن رکھو بے شک (ایک دن) تم اپنے پروردگار کو ایسے دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اس کے دیکھنے میں تم کو کوئی اڑچن (زحمت) نہ ہوگی یا یوں فرمایا کوئی شبہ نہ ہوگا پھر اگر تم سے یہ ہو سکے کہ سورج نکلنے سے پہلے جو نماز ہے (یعنی صبح کی اور سورج ڈوبنے سے پہلے جو نماز ہے

[1] یہ ٹکڑا ہے اس حدیث کا جو اوپر باب وقت العصر میں موصولاً گزر چکی حافظ نے کہا عشا کی نماز کی تاخیر بعضی حدیثوں میں تہائی رات تک مذکور ہے بعضی حدیثوں میں آدھی رات اور میں نے عشا کا وقت صبح صادق تک باقی رہنے میں کوئی صریح حدیث نہیں پائی ۱۲ منہ [2] یعنی ان کی روایت میں اس حدیث میں اتنا مضمون اور زیادہ ہے ۱۲ منہ [3] اس تعلیق کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ حمید کا سماع انسؓ سے صراحتاً معلوم ہو جائے اور اس کو مخلص نے اپنے فوائد میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کے بعد ایک اور لفظ ہے والحدیث اس کا مطلب معلوم نہیں ہوتا اکثر نسخوں میں یہ لفظ نہیں ہے کرمانی نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کا بیان جو فجر کی فضیلت میں وارد ہے حافظ نے کہا یہ تفسیر بعید ہے اور شاید والعصر کی جگہ کاتب نے غلطی سے والحدیث لکھ دیا ۱۲ منہ

رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ زَادَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا ۔

۵۴۴ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْجَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَقَالَ ابْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ اَخْبَرَهٗ بِهٰذَا ۔

۵۴۵ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْجَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

بَابُ ۳۷۶ وَقْتِ الْفَجْرِ ۔

۵۴۶ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهُمْ تَسَحَّرُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ خَمْسِيْنَ اَوْ سِتِّيْنَ يَعْنِيْ

(یعنی عصر کی) اس کے ادا کرنے سے عاجز نہ ہو تو کرو پھر آپ نے (سورہ طٰہٰ کی) یہ آیت پڑھی (اے پیغمبر) اپنے مالک کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کر سورج نکلنے اور سورج ڈوبنے سے پہلے[۵۱] امام بخاری نے کہا ابن شہاب نے اسمٰعیل سے انہوں نے قیس سے انہوں نے جریر سے اس حدیث کو روایت کیا اس میں اتنا زیادہ ہے آپ نے فرمایا تم اپنے پروردگار کو کھلم کھلا دیکھو گے ۔

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا مجھ سے ابوجمرہ نصر بن عمران نے انہوں نے ابوبکر بن ابی موسیٰ سے انہوں نے اپنے باپ ابوموسیٰ اشعری (صحابی) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی یہ دو ٹھنڈی نمازیں[۵۲] پڑھا کرے وہ بہشت میں جائے گا اور عبداللہ بن رجاء نے کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا ابوجمرہ سے ان کو ابوبکر بن عبداللہ بن قیس نے خبر دی پھر یہی حدیث بیان کی[۵۳]

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے حبان بن ہلال نے کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے ابوجمرہ نصر بن عمران نے انہوں نے ابوبکر بن عبداللہ بن قیس سے انہوں نے اپنے باپ ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث۔

باب فجر کی نماز کا وقت

ہم سے عمرو بن عاصم بصری نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے انہوں نے انس سے اُن سے زید بن ثابت نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحر کا کھانا کھایا پھر صبح کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ انسؓ نے کہا میں نے زید سے کہا سحری اور نماز میں کتنا فاصلہ تھا انہوں نے کہا جتنی

---

۵۱ یہ حدیث اوپر باب فضل صلوٰۃ العصر میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۵۲ یعنی فجر اور عصر جیسے مسلم کی روایت میں اس کی تصریح ہے ٹھنڈا اُن کو اس لیے کہتے ہیں کہ ٹھنڈے وقت پڑھی جاتی ہیں جب گرمی کا زور ٹوٹ جاتا ہے ۱۲ منہ ۵۳ عبداللہ بن قیس ابوموسیٰ اشعری کا نام ہے اس تعلیق کو ذہلی نے وصل کیا امام بخاری کی غرض اس کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ ابوبکر بن ابی موسیٰ جو اگلی روایت میں مذکور ہے وہ ابوموسیٰ اشعری کا بیٹا ہے ۱۲ منہ

آیَةً

دیر میں پچاس یا ساٹھ آیتیں پڑھیں [1]

۵۴۷ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلوٰةِ فَصَلَّى قُلْنَا لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلوٰةِ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً

ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا انہوں نے روح بن عبادہ سے سنا انہوں نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ (صحابی سے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت دونوں نے سحری کھائی جب سحری سے فارغ ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (صبح کی) نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی قتادہ نے کہا ہم نے انس سے پوچھا سحری سے جب فراغت ہوئی تو نماز اس کی کتنی دیر کے بعد شروع کی انہوں نے کہا اتنی دیر کے بعد جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھے۔

۵۴۸ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي ثُمَّ يَكُونُ سُرْعَةٌ بِي أَنْ أُدْرِكَ صَلوٰةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا انہوں نے اپنے بھائی عبدالحمید بن ابی اویس سے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے ابوحازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعدؓ (صحابی) سے سُنا وہ کہتے تھے میں اپنے گھر میں سحری کھاتا پھر مجھے یہ جلدی رہتی کہ صبح کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھوں [2]

۵۴۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلوٰةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ حِينَ يَقْضِينَ الصَّلوٰةَ لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ -

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز میں مسلمان عورتیں اپنی چادریں لپیٹے ہوئے آتیں پھر نماز پڑھ کر اپنے گھروں کو لوٹ جاتیں اندھیرے کی وجہ سے کوئی ان کو نہ پہچان سکتا [3]

---

[1] پچاس آیتیں پانچ منٹ یا دس منٹ میں پڑھی جاتی ہیں اس حدیث سے یہ نکلا کہ سحری صبح کے قریب ہی کھانا مسنون ہے رہبت رات رہے جیسے جاہل لوگ کیا کرتے ہیں متاخرین نے اس کا اندازہ رات کے ساتویں حصہ سے کیا ہے بعضوں نے کہا ۲۶ تاریخ کو جب اخیر رات میں چاند نکلتا ہے یہ صبح صادق کا وقت ہے اگر اس وقت کو یاد رکھے تو صبح کا اندازہ کرنے میں دقت نہ ہوگی ۱۲ منہ [2] اس سے یہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز بہت سویرے اندھیرے میں پڑھا کرتے یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے بھی یہ نکلا کہ آپ صبح کی نماز بہت اندھیرے میں پڑھا کرتے حضرت عمرؓ نے اپنے عاملوں کو یہ لکھا کہ صبح کی نماز اس وقت پڑھا کرو جب تارے گھنے ہوئے صاف نظر آتے ہوں ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک بار صبح کی نماز روشنی میں پڑھی پھر وفات تک ہمیشہ تاریکی میں پڑھتے رہے اہل حدیث اور شافعی اور امام احمد کا یہی مذہب ہے کہ صبح کی نماز اس وقت اندھیرے میں (باقی بر صفحہ آئندہ)

باب ۳۷۷ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً۔

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنِ الْأَعْرَجِ يُحَدِّثُونَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ۔

باب جو کوئی (سورج نکلنے سے پہلے) صبح کی ایک رکعت پالے (تو اس کی نماز ادا ہو گی نہ قضا)

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار اور بسر بن سعید اور عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے ان تینوں نے ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت پالے اس نے صبح کی نماز پالی اور جو کوئی سورج ڈوبنے سے پہلے عصر کی نماز کی ایک رکعت پالے اس نے عصر کی نماز پالی۔

باب ۳۷۸ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً۔

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

باب جو کوئی کسی نماز کی ایک رکعت پالے اس نے وہ نماز پالی

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے وہ نماز پالی۔

باب ۳۷۹ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ۔

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى

باب صبح کی نماز کے بعد سورج بلند ہوئے تک نماز پڑھنا کیسا ہے؟

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے انہوں نے ابوالعالیہ رفیع سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے کہا مجھ سے کئی معتبر لوگوں نے بیان کیا ان سب میں عمرؓ زیادہ معتبر تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد سورج روشن ہوئے تک نماز پڑھنے سے منع کیا

(بقیہ صفحہ سابقہ) پڑھنا مستحب ہے اور امام ابوحنیفہؒ اس طرف گئے ہیں کہ روشنی میں پڑھنا یعنی اسفار افضل ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۵۵۰ تو اگلا باب فجر اور عصر کی نماز سے خاص تھا اور یہ ہر نماز کو شامل ہے مطلب یہ ہے کہ جس نماز کی ایک رکعت بھی وقت گزرنے سے پہلے مل گئی تو گویا ساری نماز مل گئی اور اس کی نماز ادا ہو گی نہ قضا اسی حدیث سے یہ بھی نکالا ہے کہ اگر کسی نماز کا وقت ایک رکعت کے موافق باقی ہو اور اس وقت کوئی کافر مسلمان ہو جائے یا لڑکا بالغ ہو جائے یا دیوانہ سیانا ہو جائے یا حائضہ پاک ہو جائے تو اس نماز کا پڑھنا اس کو واجب ہو گا ۱۲ منہ

تَشْرُقَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ۔

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ حَدَّثَنِيْ نَاسٌ بِهٰذَا۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا قَالَ وَحَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ تَابَعَهٗ عَبْدَةُ۔

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ صَلٰوتَيْنِ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَعَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ۔

اور عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک[1]۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے ابوالعالیہ سے سنا انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا کئی آدمیوں نے مجھ سے یہ بیان کیا[2]۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ نے خبر دی کہا مجھ کو عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قصد کر کے سورج نکلتے وقت اور سورج ڈوبتے وقت نماز نہ پڑھو اور کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عمر نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج کا اوپر کا کنارہ نکلے تو ٹھہرو نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے اور جب سورج کا اوپر کا کنارہ ڈوب جائے تب بھی ٹھہرے رہو نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ سب ڈوب جائے یحییٰ بن سعید قطان کے ساتھ اس حدیث کو عبدہ بن سلیمان نے بھی روایت کیا[3]۔

ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے بیچنے اور دو طرح کے لباس اور دو وقتوں کی نماز سے منع فرمایا صبح کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا جب تک سورج نہ نکلے اور عصر کے بعد جب تک سورج ڈوب نہ جائے اور اشتمال صماء سے[4] اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے اس طرح کہ

[1] اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ ان وقتوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر جو فرض نماز قضا ہو گئی ہو یا ہو رہی ہو اس کا پڑھ لینا جائز ہے اسی طرح سبب دار نوافل کا جیسے تحیۃ المسجد سجدۂ تلاوت سجدۂ شکر عید کی نماز کسوف یا جنازے کی شافعی کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ نوافل بھی مکروہ ہے ۱۲ منہ [2] اس سند کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ قتادہ کا سماع ابوالعالیہ سے معلوم ہو جائے کیونکہ قتادہ تدلیس کیا کرتے تھے جیسے اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ [3] عبدہ کی روایت کو خود امام بخاری نے بدء الخلق میں نکالا ۱۲ منہ [4] اشتمال صماء کا بیان اوپر گزر چکا ہے یعنی ایک کپڑے کا سارے بدن پر اس طرح لپیٹ لینا کہ ہاتھ وغیرہ کچھ باہر نہ نکل سکیں ۱۲ منہ

يُفْضِيَ بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ.

بَابٌ ٣٨٠ لَا تَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ.

٥٥٦ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا.

٥٥٧ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الْجُنْدَعِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ.

٥٥٨ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلٰوةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهَا وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

(پاؤں پیٹ سے الگ ہوں اور) شرم گاہ آسمان کی طرف کھلی رہے اور بیع منابذہ اور بیع ملامسہ سے؎

باب سورج ڈوبنے سے پہلے قصد کر کے نماز نہ پڑھے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے قصد کر کے سورج نکلتے یا سورج ڈوبتے وقت نماز نہ پڑھے۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عطاء بن یزید جندعی لیثی نے بیان کیا انہوں نے ابو سعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے صبح کی نماز کے بعد سورج بلند ہونے تک نماز نہ پڑھی جائے اسی طرح عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک۔

ہم سے محمد بن ابان نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو التیاح یزید بن حمید سے انہوں نے کہا میں نے حمران بن ابان سے سنا وہ معاویہ ابن ابی سفیانؓ سے نقل کرتے تھے انہوں نے کہا تم تو ایسی نماز پڑھتے ہو کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے اس سے منع کیا یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں (نفل) پڑھنے سے؎

؎ ان دونوں کا بھی بیان اوپر گزر چکا ہے بیع منابذہ یہ کہ مشتری یا بائع جب اپنا کپڑا پھینک دے تو بیع لازم ہو جائے بیع ملامسہ یہ کہ بائع مشتری کا جب کپڑا چھوئے تو بیع پوری ہو جائے ۱۲ منہ ؎ اسماعیل کی روایت میں ہے کہ معاویہؓ نے ہم کو خطبہ سنایا حافظ نے کہا شاید معاویہؓ نے عصر کے بعد دو سنت کو منع کیا لیکن حضرت عائشہؓ کی حدیث سے اس کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے مگر آپ اس کو مسجد میں نہیں پڑھتے تھے اور اثبات مقدم ہے نفی پر ۱۲ منہ

٥٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے خبیب سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمازوں سے منع فرمایا ایک تو فجر کے بعد جب تک سورج نہ نکلے اور دوسرے عصر کے بعد جب تک سورج نہ ڈوب جائے۔

بَابُ ٣٨١ مَنْ لَمْ يَكْرَهِ الصَّلٰوةَ إِلَّا بَعْدَ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ، رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَأَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ

باب اس شخص کی دلیل جس نے فقط عصر اور فجر کے بعد نماز کو مکروہ رکھا ہے[1]

اس کو عمرؓ اور ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ نے بیان کیا[2]

٥٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُصَلِّي كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يُصَلُّونَ لَا أَنْهَى أَحَدًا يُصَلِّي بِلَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ مَا شَاءَ غَيْرَ أَنْ لَا تَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا.

ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں تو اسی طرح نماز پڑھتا ہوں جیسے میں نے اپنے ساتھیوں (صحابہ) کو پڑھتے دیکھا میں کسی کو رات اور دن (کسی وقت) میں نماز پڑھنے سے منع نہیں کرتا جب چاہے پڑھے فقط سورج کے نکلنے اور ڈوبنے کا قصد کر کے اس وقت نہ پڑھے۔

بَابُ ٣٨٢ مَا يُصَلّٰى بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْفَوَائِتِ وَنَحْوِهَا.

باب عصر کے بعد قضا نمازیں یا اس کی مانند مثلاً جنازے کی نماز وغیرہ پڑھنا۔

وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ شَغَلَنِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ۔

اور کریب نے ام المومنین ام سلمہ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں (ظہر کی سنت کی) پڑھیں اور فرمایا مجھ کو عبدالقیس کے لوگوں نے کام میں پھنسا دیا ظہر کی دو رکعتیں نہیں پڑھنے دیں[3]

---

[1] اور دوسرے وقتوں میں جائز رکھا ہے جیسے ٹھیک دوپہر کے وقت امام مالک کا یہی قول ہے اور شافعی کے نزدیک جمعہ کے دن ٹھیک دوپہر کو نماز پڑھنا درست ہے اور دنوں میں مکروہ ہے ہمارے امام احمد بن حنبل اور ابوحنیفہؒ اور جمہور علماء کے نزدیک مطلقاً مکروہ ہے ۱۲ منہ

[2] یہ حدیثیں اوپر گزریں ہیں ان میں فجر اور عصر کے سوا اور کوئی وقت مذکور نہیں لیکن مخالف یہ کہہ سکتا ہے کہ جب دوسری حدیثوں میں دوپہر کا وقت بھی مذکور ہے تو اس کا قبول کرنا ضرور ہے ۱۲ منہ

[3] اس حدیث کو خود امام بخاری نے آگے چل کر نکالا ہے قسطلانی نے کہا شافعیہ نے اس سے دلیل لی ہے کہ سبب دار نوافل کا عصر کے بعد پڑھنا درست ہے منع کرنے والے یہ کہتے ہیں کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ تھا امام مسلم نے حضرت عائشہؓ سے نکالا اور امام احمد نے میمونہؓ سے کہ اس کے بعد پھر آنحضرتؐ ہمیشہ دوگانہ عصر کے بعد پڑھا کیے ۱۲ منہ

۵۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ قَالَتْ وَالَّذِي ذَهَبَ بِهِ مَا تَرَكَهُمَا حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ وَمَا لَقِيَ اللّٰهَ حَتَّى ثَقُلَ عَنِ الصَّلٰوةِ وَكَانَ يُصَلِّي كَثِيرًا مِّنْ صَلٰوتِهِ قَاعِدًا تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا وَلَا يُصَلِّيهِمَا فِي الْمَسْجِدِ مَخَافَةَ أَنْ يُّثَقِّلَ عَلٰى أُمَّتِهِ وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ۔

ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن ایمن نے کہا مجھ سے میرے باپ ایمن نے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے سُنا انہوں نے کہا اس خدا کی قسم جس نے آنحضرتؐ کو اٹھالیا آپ نے خدا سے ملنے تک ان دو رکعتوں کو[۵۱] نہیں چھوڑا اور آپ خدا سے نہیں ملے یہاں تک کہ نماز سے بوجھل ہو گئے[۵۲] اور آپ اپنی اکثر نماز بیٹھ کر پڑھتے تھے دو رکعتوں سے مراد عصر کے بعد دو رکعتیں ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پڑھا کرتے لیکن مسجد میں نہیں پڑھتے اس ڈر سے کہ آپ کی امت پر بار نہ ہو اور آپ کو اپنی امت کا ہلکا رکھنا پسند تھا[۵۳]

۵۶۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ابْنَ أُخْتِي مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے کہا مجھ سے میرے باپ عروہ نے بیان کیا حضرت عائشہؓ نے ان سے کہا میرے بھانجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد یہ دو رکعتیں کبھی میرے پاس آن کر ناغہ نہیں کیں۔

۵۶۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَّسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَّلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے ابو اسحاق سلیمان شیبانی نے انہوں نے کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن اسود نے انہوں نے اپنے باپ اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے یعنی صبح کی سنتیں اور دو رکعتیں عصر کے بعد ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہیں چھوڑا نہ پوشیدہ نہ کھلے ہوئے[۵۴]

۵۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

---

۵۱ یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا آپ نے اس وقت سے نہیں چھوڑا جب سے ظاہر کی سنتیں بھول گئے تھے اور ان کو عصر کے بعد پڑھ لیا تھا ۱۲ منہ ۵۲ یعنی آپ کا مبارک جسم فربہ ہو گیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں تکلیف ہونے لگی ۱۲ منہ ۵۳ سبحان اللہ ایسا پیغمبر کون گزرا ہے۔ جو اپنی امت پر اس قدر مہربان ہو کر ہر بات میں ان کی راحت اور آرام کا خیال رکھے صلی اللہ علیہ وسلم ۵۴ یعنی تنہائی میں ہوتے جب بھی ان سنتوں کو پڑھتے لوگوں میں ہوتے جب بھی پڑھتے ۱۲ منہ

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ رَأَيْتُ الْأَسْوَدَ وَمَسْرُوقًا شَهِدَا عَلَى عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فِي يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

ابواسحاق عمرو سبیعی سے انہوں نے کہا میں نے اسود بن یزید اور مسروق بن اجدع کو دیکھا ان دونوں نے حضرت عائشہؓ کے اس کہنے پر گواہی دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی عصر کے بعد میرے گھر میں آتے تو دو رکعتیں (سنت کی) پڑھتے۔[۱]

بَابُ ۳۸۳ التَّبْكِيرِ بِالصَّلٰوةِ فِي يَوْمِ غَيْمٍ۔

باب ابر کے دن نماز جلدی پڑھنا یعنی سویرے

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا الْمَلِيحِ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوقلابہ عبداللہ بن زید سے کہ ابوالملیح عامر بن اسامہ ہذلی نے ان سے بیان کیا ہم بریدہ بن حصیبؓ صحابی کے ساتھ تھے اس دن ابر تھا انہوں نے کہا نماز سویرے پڑھ لو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی عصر کی نماز چھوڑ دے اس کا عمل اکارت ہو گیا۔[۲]

بَابُ ۳۸۴ الْأَذَانِ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ۔

باب وقت گزر جانے کے بعد نماز پڑھتے وقت اذان دینا۔

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سِرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ بِلَالٌ أَنَا

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے حصین بن عبدالرحمٰن نے انہوں عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ ابوقتادہ حارث بن ربعی سے انہوں نے کہا ہم (خیبر سے لوٹ کر) رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے اتنے میں بعضے لوگوں نے کہا کاش آپ رات کو اتر پڑیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں کہیں تمہاری آنکھ نہ لگ جائے اور نماز کے لیے نہ

[۱] تسہیل القاری میں اس بحث کو خوب طول دیا ہے اور اخیر میں سب حدیثیں بیان کر کے یوں لکھا ہے کہ طلوع اور غروب کے وقت تو مطلقاً نماز پڑھنا منع ہے مگر جب فجر یا عصر طلوع یا غروب سے پہلے شروع کر چکا ہو تو اس کو تمام کرے گو نماز کے اندر طلوع یا غروب شروع ہو جائے اور دوپہر کے وقت اور عصر کے بعد اور فجر کے بعد بے ضرورت اور بے سبب نوافل پڑھنا خلاف اولیٰ ہے اور ضرورت اور سبب سے ہی طرح فرائض کی قضا پڑھنے میں قباحت نہیں اسی طرح سنن راتبہ کی قضا پڑھنی میں جیسے فجر یا ظہر کے سنت کی اور جمعہ کا دن اور مکہ کا مقام ممانعت سے مستثنیٰ ہے اور یہ قول تمام اقوال سے زیادہ قوی ہے ۱۲ منہ [۲] یعنی اس کے اعمال خیر کا ثواب مٹ جائے گا امام بخاری نے یہ حدیث لا کر اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو اسمٰعیلی نے نکالا اس میں صاف یوں ہے کہ ابر کے دن نماز سویرے پڑھ لو کیوں کہ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا عمل اکارت ہو گیا اور امام بخاری کی عادت ہے کہ باب میں ایک حدیث لاتے ہیں اور اشارہ کرتے ہیں اس کے دوسرے طریق کی طرف جس کو انہوں نے بیان نہیں کیا ہوتا ۱۲ منہ

أُوقِظُكُمْ فَاضْطَجَعُوا وَأَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بِلَالُ أَيْنَ مَا قُلْتَ قَالَ مَا أُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ قَالَ إِنَّ اللهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأَ فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَاضَّتْ قَامَ فَصَلّٰى۔

اٹھو بلالؓ نے کہا میں تم کو جگا دوں گا پھر وہ لیٹ رہے اور بلالؓ نے اپنی پیٹھ اپنی اونٹنی سے لگائی اور نیند کے غلبے سے سو گئے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگے اس وقت سورج کا اوپر کا کنارہ نکل آیا تھا اور فرمایا اے بلالؓ تو نے کہا تھا (کہ میں جگا دوں گا) بلالؓ نے کہا مجھے ایسی نیند کبھی نہیں آئی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب چاہا تمہاری جانیں قبض کر لیں اور جب چاہا پھر تم کو دے دیں اے بلالؓ اٹھ اور نماز کی اذان دے پھر بلالؓ نے اذان دی آپ نے وضو کیا جب سورج بلند ہوا اور سپید ہو گیا تو آپ نے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی[۱]

بَابُ ۳۸۵ مَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ۔

باب وقت گزر جانے کے بعد قضا نماز جماعت سے پڑھنا۔

۵۶۷ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا إِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہ حضرت عمرؓ خندق کے دن[۲] اس وقت آئے جب سورج ڈوب گیا (لڑائی میں مصروف تھے) اور قریش کے کافروں کو برا کہنے لگے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں عصر کی نماز اس وقت تک نہ پڑھ سکا کہ سورج ڈوبنے ہی کو تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (خیر تم نے تو اخیر وقت پڑھ بھی لی لیکن) میں نے تو قسم خدا کی (ابھی تک) عصر نہیں پڑھی پھر ہم بطحان[۳] کی طرف گئے اور آپ نے نماز کے لیے وضو کیا ہم نے بھی وضو کیا سورج ڈوب جانے کے بعد آپ نے عصر کی نماز پڑھی اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی[۴]

---

[۱] اس حدیث سے قضا نماز کے لیے اذان دینا ثابت ہوا امام شافعیؒ کا قدیم قول یہی ہے اور یہی مذہب ہے امام احمد اور ابو ثور اور ابن منذر کا اہل حدیث کے نزدیک جس نماز سے آدمی سو جائے یا بھول جائے پھر جاگے یا یاد آئے اور اس کو پڑھے تو وہ ادا ہو گی نہ قضا کیونکہ صحیح حدیث میں ہے کہ اس کا وقت وہی ہے جب آدمی جاگا یا اس کو یاد آئی ۱۲ منہ [۲] یہ لڑائی ۵ھ ہجری میں ہوئی اس کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ آگے آئے گا ۱۲ منہ [۳] بطحان ایک وادی کا نام ہے مدینہ میں ۱۲ منہ [۴] اس روایت میں گو یہ تصریح نہیں ہے کہ آپ نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی مگر آپ کی عادت یہی تھی کہ لوگوں کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھتے تو اسی طرح یہ نماز بھی پڑھی ہو گی اور اسمٰعیلی کے طریق میں صاف یوں مذکور ہے کہ آپ نے صحابہؓ کے ساتھ نماز پڑھی ۱۲ منہ

بَابُ ٣٨٦ مَنْ نَسِيَ صَلوٰةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ وَلَا يُعِيدُ إِلَّا تِلْكَ الصَّلوٰةَ

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ مَنْ تَرَكَ صَلوٰةً وَاحِدَةً عِشْرِيْنَ سَنَةً لَمْ يُعِدْ إِلَّا تِلْكَ الصَّلوٰةَ الْوَاحِدَةَ۔

٥٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ وَّمُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلوٰةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ وَأَقِمِ الصَّلوٰةَ لِذِكْرِيْ قَالَ مُوْسٰى قَالَ هَمَّامٌ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بَعْدُ وَأَقِمِ الصَّلوٰةَ لِلذِّكْرٰى وَقَالَ حَبَّانُ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

باب جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو جب یاد آئے اس وقت پڑھ لے اور فقط وہی نماز پڑھے[1]

اور ابراہیم نخعی نے کہا جو کوئی شخص بیس برس تک ایک نماز چھوڑ دے تو فقط وہی ایک نماز پڑھ لے۔

ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین اور موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا ان دونوں نے کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو یاد آتے ہی اس کو پڑھ لے بس یہی اس کا کفارہ (اوتار) ہے اور کچھ نہیں اللہ نے (سورہ طٰہٰ میں) فرمایا نماز کو یاد پر پڑھ موسیٰ نے کہا ہمام نے کہا میں نے قتادہ سے پھر سنا تو وہ یوں پڑھتے تھے نماز پڑھ میری یاد کے لیے[3] حبان بن ہلال نے کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انسؓ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ایسی ہی حدیث بیان کی[5]

بَابُ ٣٨٧ قَضَاءِ الصَّلَوَاتِ الْأُوْلٰى فَالْأُوْلٰى۔

٥٦٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَسُبُّ كُفَّارَهُمْ فَقَالَ

باب اگر کئی نمازیں قضا ہو جائیں تو ترتیب سے ان کا پڑھنا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام دستوائی سے سنا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے سنا انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا خندق کے دن حضرت عمرؓ قریش کے کافروں کو برا کہنے لگے انہوں نے کہا سورج

---

[1] فقط وہی نماز پڑھے اس سے امام بخاری نے ان لوگوں کا رد کیا جو کہتے دو بار پڑھے ایک بار جب یاد آئے اور دوسری بار دوسرے دن پھر پڑھے اس کے وقت پر ۱۲ منہ [2] یعنی ترتیب کے لحاظ سے دوسری نمازوں کا اعادہ ضرور نہیں امام شافعی کے نزدیک قضا نمازوں میں ترتیب واجب نہیں ہے حنفیہ کے نزدیک پانچ سے زائد نمازیں قضا ہو جائیں تو ترتیب واجب نہیں رہتی اور اس سے کم میں واجب ہے بشرطیکہ بھول نہ جائے یا وقت تنگ نہ ہو ورنہ وقتی نماز پہلے ادا کرے ۱۲ منہ [3] اقم الصلوٰۃ للذکرٰی ایک قراءت یوں بھی ہے اور مشہور قراءت یوں ہے اقم الصلوٰۃ لذکری یعنی میری یاد کے لیے نماز پڑھ ۱۲ منہ [4] یعنی جیسے مشہور قراءت ہے اس حدیث سے اس نے دلیل لی جو کہتا ہے عمدہ نماز ترک کرنے والے پر قضا نہیں ہے وہ تو سخت گنہگار ہے اور اس کے گناہ کا کوئی کفارہ نہیں ہے لیکن اکثر علماء کے نزدیک اس کو قضا پڑھنا چاہیے اور پروردگار سے استغفار کرنا ۱۲ منہ [5] اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ قتادہ کا سماع انسؓ سے ثابت ہو جائے اس تعلیق کو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں وصل کیا ۱۲ منہ [6] مثلاً پہلے ظہر پھر عصر پھر مغرب (باقی برصفحہ آئندہ)

مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَصَلَّى بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ۔

ڈوبنے کے قریب تک میں نماز نہ پڑھ سکا جابرؓ نے کہا پھر ہم بطحان میں اترے آپ نے سورج ڈوبے بعد عصر کی نماز پڑھی پھر مغرب کی نماز پڑھی[1]

بَابٌ ۳۸۸ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

باب عشا کی نماز کے بعد سمر یعنی (دنیا کی) باتیں کرنا مکروہ ہے۔

السَّامِرُ مِنَ السَّمَرِ وَالْجَمِيعُ السُّمَّارُ وَالسَّامِرُ هٰهُنَا فِي مَوْضِعِ الْجَمِيعِ۔

سامر کا لفظ جو قرآن میں آیا ہے سمر ہی سے نکلا ہے اس کی جمع سمار ہے اور سامر اس آیت میں جمع کے معنوں میں ہے[2]

۵۷۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمِنْهَالِ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ وَهِيَ الَّتِي تَدْعُوْنَهَا الْأُوْلَى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى أَهْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ أَحَدُنَا جَلِيْسَهُ وَيَقْرَأُ مِنَ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے عوف اعرابی نے کہا ہم سے ابوالمنہال سیار بن سلامہ نے انہوں نے کہا میں اپنے باپ (سلامہ) کے ساتھ ابوبرزہ (نضلہ بن عبید) اسلمی صحابی کے پاس گیا میرے باپ نے اُن سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازیں کن کن وقتوں میں پڑھا کرتے تھے ہم سے بیان کرو انہوں نے کہا آپ ظہر کی نماز کو جس کو تم پہلی نماز کہتے ہو سورج ڈھلنے کے وقت پڑھتے اور عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے ساتھ نماز پڑھ کر مدینہ کے آخری حصہ میں اپنے گھر جاتا وہاں پہنچ جاتا اور سورج تیز رہتا ابوالمنہال نے کہا میں بھول گیا ابوبرزہ نے مغرب کے باب میں جو بیان کیا ابوبرزہ نے کہا آنحضرتؐ عشا کی نماز میں دیر کرنا پسند کرتے تھے اور اس سے پہلے سو جانا برا جانتے تھے اسی طرح اس کے بعد باتیں کرنا[3]۔ اور آپ صبح کی نماز سے اس وقت فارغ ہو جاتے کہ ہم میں سے کوئی اپنے پاس بیٹھنے والے کو پہچان

(بقیہ صفحہ سابقہ) پھر عشا حافظ نے کہا باب کی حدیث سے ترتیب کا وجوب نہیں نکلتا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] یہیں سے ترجمہ باب نکلا کہ پہلے عصر کی نماز ادا کی پھر مغرب کی آپ نے ترتیب کا خیال رکھا ۱۲ منہ [2] سورہ مومنون میں یہ آیت ہے مستکبرین بہ سامرا تہجرون یعنی تم ہماری آیتوں پر اکڑ کے بیہودہ بکواس لگایا کرتے تھے امام بخاری کی عادت ہے کہ حدیث میں کوئی لفظ قرآن کا آ گیا تو اس کی تفسیر اس کتاب میں بیان کر دیتے ہیں اصل میں سمر کہتے ہیں چاندکی روشنی کو عرب لوں کی عادت تھی کہ چاندنی میں بیٹھ کر رات کو ادھر اُدھر کے زٹل قافیہ اڑایا کرتے اور گپ شپ کیا کرتے ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے یہ اس لیے مکروہ ہوا کہ عشا کے بعد باتیں کرتے رہنے سے تہجد کے لیے آنکھ نہیں کھلتی کبھی صبح کی نماز میں دیر ہو جاتی ہے ۱۲ منہ

السِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ۔

بَابٌ ۳۸۹ السَّمَرِ فِي الْفِقْهِ وَالْخَيْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ۔

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ انْتَظَرْنَا الْحَسَنَ وَرَاثَ عَلَيْنَا حَتّٰى قَرُبْنَا مِنْ وَّقْتِ قِيَامِهٖ فَجَاءَ فَقَالَ دَعَانَا جِيْرَانُنَا هٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَظَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ يَبْلُغُهٗ فَجَاءَ فَصَلّٰى لَنَا ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ اَلَا اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ رَقَدُوْا وَاِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِي صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ قَالَ الْحَسَنُ وَاِنَّ الْقَوْمَ لَا يَزَالُوْنَ فِي خَيْرٍ مَّا انْتَظَرُوا الْخَيْرَ قَالَ قُرَّةُ هُوَ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

لیتا[۱] اور آپ اس میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک پڑھتے۔

باب مسئلے مسائل کی باتیں اور نیک باتیں عشا کے بعد کرنا درست ہے۔

ہم سے عبداللہ بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے ابو علی (عبید اللہ) حنفی نے کہا ہم سے قرہ بن خالد سدوسی نے انہوں نے کہا ہم نے امام حسن بصری کے باہر نکلنے کا انتظار کیا اور انہوں نے اتنی دیر لگائی کہ ان کی برخاست کا وقت آن پہنچا[۲] پھر وہ آئے اور کہنے لگے ہم کو ہمارے ان پڑوسیوں نے بلا بھیجا تھا پھر کہنے لگے انس بن مالکؓ نے کہا ایک رات ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برآمد ہونے کا انتظار کیا جب آدھی رات کا وقت آن پہنچا تو آپ باہر تشریف لائے اور نماز پڑھائی پھر ہم کو خطبہ سنایا اور فرمایا سن لو لوگ تو نماز پڑھ چکے اور سو رہے اور تم تو جب تک نماز کی انتظار میں رہے (گویا) نماز ہی پڑھتے رہے (نماز کا ثواب تم کو ملتا رہا) امام حسن بصری نے کہا لوگ جب تک کسی نیک کام کا انتظار کرتے رہیں گے تو (گویا) اس نیک کام میں مصروف ہیں قرہ بن خالد نے کہا حسن کا یہ قول بھی انسؓ کی حدیث میں داخل ہے جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ بن عمر اور ابوبکر بن ابی حثمہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے اخیر زمانے میں

---

[۱] یہ اس روایت کے خلاف نہیں ہے جس میں مذکور ہے کہ نماز کے بعد عورتیں چادریں اوڑھے ہوئے لوٹتیں اندھیرے کی وجہ سے کوئی ان کو پہچان نہ سکتا کیونکہ پاس والا آدمی ذری سی روشنی میں بھی پہچان لیا جاتا ہے لیکن دور والا آدمی جب تک خوب روشنی نہ ہو پہچانا نہیں جا سکتا خصوصاً عورتیں جو اوڑھے لپیٹے نکلتیں ان کا پہچاننا کیوں کر ممکن ہوتا ۱۲ منہ

[۲] امام حسن بصری کی عادت تھی کہ رات کو آ کر لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے دین کے علم کی تعلیم کرتے ایک بار انہوں نے اتنی دیر لگائی کہ برخاست کا وقت قریب آن پہنچا یعنی وہ وقت جب وہ وعظ و نصیحت و تعلیم سے فارغ ہو کر اپنے گھر کو لوٹ جاتے تھے ۱۲ منہ

[۳] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشا کی نماز کے بعد لوگوں کو خطبہ سنایا اور نصیحت کی ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِيْ اٰخِرِ حَيَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَةِ سَنَةٍ لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فَوَهِلَ النَّاسُ فِيْ مَقَالَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَا يَتَحَدَّثُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَاِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنَّهَا تَخْرِمُ ذٰلِكَ الْقَرْنَ۔

بَابٌ ۳۹ اَلسَّمَرِ مَعَ الْاَهْلِ وَالضَّيْفِ

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَاءَ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَاِنْ اَرْبَعٌ فَخَامِسٌ اَوْ سَادِسٌ وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ قَالَ فَهُوَ اَنَا وَاَبِيْ وَاُمِّيْ

عشاء کی نماز پڑھی جب سلام پھیرا تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم نے اس رات کو دیکھا (اسے یاد رکھنا) اب سے لے کر سو برس کے ختم پر جتنے لوگ اس وقت زمین پر ہیں اُن میں سے کوئی باقی نہ رہے گا[1] لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سمجھنے میں غلطی کی اور سو برس کی نسبت کچھ اور کہنے لگے (ابو مسعود نے یہ سمجھا کہ سو برس میں قیامت آئے گی) حالانکہ آپ نے یہ نہیں فرمایا آپ نے یہ فرمایا تھا کہ آج جو لوگ زمین پر بستے ہیں ان میں سے کوئی باقی نہ رہے گا آپ کا مطلب یہ تھا کہ (سو برس میں) یہ قرن گزر جائے گا[2]

باب اپنی بی بی یا مہمان سے رات کو (عشاء کے بعد) باتیں کرنا[3]

ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا ہم سے میرے باپ سلیمان بن طرخان نے کہا ہم سے ابو عثمان (نہدی) نے انہوں نے عبد الرحمٰن بن ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا مسجد کے سائبان میں وہ لوگ رہتے تھے جو محتاج (نادار) تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ (سائبان والوں میں سے) ایک تیسرا آدمی اپنے ساتھ لے جائے اور جس کے پاس چار آدمیوں کا ہو وہ پانچواں یا چھٹا آدمی (سائبان والوں میں سے) لے جائے[4] تو ابو بکرؓ اپنے ساتھ تین آدمی لے آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمی اپنے ساتھ لے گئے عبد الرحمٰن نے

[1] بعضے علماء نے کہا کہ زمین والوں سے آپ کی مراد وہ لوگ ہیں جن کو دیکھتے ہیں اور پہچانتے ہیں تو خضر علیہ السلام اُن میں داخل نہ ہوں گے نہ جن نہ فرشتے اور کئی ایک بزرگوں نے جنوں سے حدیثیں سُنی ہیں اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُننا بیان کیا اور بہت سے اولیاء اللہ اور عارفین باللہ نے حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو اس وقت آسمان پر تھے وہ زمین والوں میں داخل نہ ہو سکتے ۱۲منہ [2] اور دوسرا قرن آئے گا یعنی تابعین کا قرن آپ نے جو فرمایا تھا ویسا ہی ہوا سو برس میں کوئی صحابی باقی نہیں۔ بااخیر صحابی ابو الطفیل عامر بن واثلہ ایک سو دس ہجری میں گذر گئے یہ ان کی وفات کا آخری قول ہے سو اُس رات سے سو برس میں ان کی بھی وفات ہو گئی ۱۲منہ [3] امام بخاری اس باب کو الگ اس لیے لائے کہ اگلے باب میں ان باتوں کے مباح ہونے کا ذکر تھا جو ثواب کی باتیں ہیں اور یہ باتیں ان سے اتر کر ہیں ۱۲منہ [4] اکثر نسخوں میں یوں ہی ہے وان اربع لیکن باعتبار قواعد عربیت کے وان اربعۃ چاہیے ۱۲منہ [5] اس کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ اگر چار آدمیوں کا کھانا ہو تو ایک یا دو آدمی زیادہ لے جائے دوسرے یہ کہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

وَلَا اَدْرِیْ هَلْ قَالَ وَامْرَأَتِیْ وَخَادِمٌ بَیْنَ بَیْتِنَا وَبَیْتِ اَبِیْ بَکْرٍ وَاِنَّ اَبَا بَکْرٍ تَعَشّٰی عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَیْثُ صُلِّیَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰی تَعَشَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰی مِنَ اللَّیْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهٗ امْرَأَتُهٗ مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْیَافِكَ اَوْ قَالَتْ ضَیْفِكَ قَالَ اَوَمَا عَشَّیْتِهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰی تَجِیْءَ قَدْ عَرَضُوْا فَاَبَوْا قَالَ فَذَهَبْتُ اَنَا فَاخْتَبَأْتُ فَقَالَ یَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ کُلُوْا لَا هَنِیْئًا لَّکُمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهٗ اَبَدًا وَاَیْمُ اللّٰهِ مَا کُنَّا نَاْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَکْثَرُ مِنْهَا قَالَ شَبِعُوْا وَصَارَتْ اَکْثَرَ مِمَّا کَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرَ اِلَیْهَا اَبُوْ بَکْرٍ فَاِذَا هِیَ کَمَا هِیَ اَوْ اَکْثَرُ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ یَا اُخْتَ بَنِیْ فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَیْنِیْ

کہا گھر میں اس وقت میں تھا اور میری ماں باپ ابو عثمان نے کہا مجھ کو یاد نہیں عبد الرحمٰن نے اپنی جورو[1] اور ایک خدمت گار کا بھی ذکر کیا یا نہیں جو ان کے اور ابو بکرؓ کے دونوں کے گھر میں کام کرتا تھا خیر ابو بکر نے شام کا کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھا لیا پھر جہاں عشاء کی نماز پڑھی گئی وہاں ٹھیرے رہے بعد اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم[2] کے پاس لوٹ گئے آپ ہی کے پاس رہے یہاں تک کہ آپ نے رات کا کھانا بھی کھا لیا[3] پھر جتنی رات اللہ کو منظور تھی اس کے گزر جانے پر ابو بکر (گھر میں) آئے اور اُن کی بی بی (ام رومان) ان سے کہنے لگیں تم اپنے مہمانوں یا مہمان کو چھوڑ کر کہاں اٹک گئے تھے ابو بکرؓ نے کہا کیا تو نے ان کو رات کا کھانا نہیں کھلایا ام رومان نے کہا (میں کیا کروں) میں نے ان کے سامنے کھانا رکھا انہوں نے کہا جب تک ابو بکرؓ نہ آئیں گے ہم نہیں کھائیں گے عبد الرحمٰن نے کہا (میں ڈر کر) چھپ گیا ابو بکرؓ نے کہا او پاجی، کوسا اور برا کہا اور (مہمانوں سے) کہا کھاؤ زبردستی ٹھونسو[4] اور میں تو قسم خدا کی اس کھانے میں سے کبھی نہیں کھاؤں گا عبد الرحمٰن نے کہا (کھانے کا یہ حال ہوا) ہم جب اُس میں سے ایک لقمہ اٹھاتے تو نیچے سے اور زیادہ بڑھ جاتا آخر مہمان سب سیر ہو گئے اور کھانا جتنا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا ابو بکرؓ نے دیکھا تو کھانا جوں کا توں بلکہ اور بڑھ گیا ہے انہوں نے اپنی بی بی ام رومان سے کہا بنی فراس کے خاندان والی یہ کیا اچنبھا ہے وہ بولی سچ مچ میرے پیارے پیغمبر کی[5]

---

[1] عبد الرحمٰن کی بی بی کا نام امیمہ بنت عدی بن قیس تھا ۱۲ منہ [2] بظاہر اس روایت کا مطلب معلوم نہیں ہوتا کیونکہ شام کے کھانے کا ذکر تو اوپر ہو چکا ہے تو یہ تکرار ہو گی لیکن امام مسلم کی روایت میں یوں ہے حتی نعس النبی صلی اللہ علیہ وسلم جس کا ترجمہ یوں ہے کہ ابو بکرؓ آنحضرتؐ کے پاس ٹھیرے رہے یہاں تک کہ آپ اونگھنے لگے یعنے آپ کو نیند آنے لگی اس صورت میں مطلب صاف ہو گا ۱۲ منہ [3] ابو بکرؓ نے غصے میں فرمایا لفظی ترجمہ تو یوں ہے کھاؤ یہ کھانا کچھ لطف کا نہیں یا تم کو خوشگوار نہ ہو انہوں نے مہمانوں پر بھی غصہ کیا کہ اپنے تئیں ناحق کیوں بھوکا مارا مثل مشہور ہے مہمان را با فضولی چہ کار جب صاحب خانہ نے ان کے سامنے کھانا رکھا تو اُن کو کھا لینا تھا ۱۲ منہ [4] انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھائی اور آپ کو قرۃ العین کہا یعنی آنکھوں کی ٹھنڈک اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عادت کے طور پر غیر اللہ کی قسم کھانا کچھ شرک نہیں ہے جب غیر خدا کی تعظیم بطور خدا کے مقصود نہ ہو ۱۲ منہ

لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْأَجَلُ فَفَرَّقَنَا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ۔

قسم پر کھاتا تو ویسا ہی ہے بلکہ پہلے سے تگنا ہو گیا ہے تب ابو بکرؓ نے بھی اس میں سے کچھ کھایا اور کہنے لگے یہ جو میں نے قسم کھا لی تھی وہ شیطان کا بہکاوا تھا اس میں سے ایک لقمہ کھا کر اس کھانے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اٹھا لائے وہ صبح تک آپ کے پاس رکھا رہا عبدالرحمٰن نے کہا ہم میں اور کافروں کی ایک قوم میں عہد تھا اس کی مدت گزر گئی (وہ مدینہ میں چلے آئے) ہم نے ان میں سے بارہ آدمی جدا کیے[1] اور ہر ایک کے ساتھ کتنے آدمی تھے اللہ ہی کو معلوم ہے۔ ان سبھوں نے اس میں سے کھایا[2] یا عبدالرحمٰن نے کچھ ایسا ہی کہا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔

كِتَابُ الْأَذَانِ

کتاب اذان کے بیان میں

بَابُ بَدْءِ الْأَذَانِ

باب اذان کیونکر شروع ہوئی اس کا بیان

وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ مائدہ میں) فرمایا جب تم نماز کے لیے پکارتے ہو تو کافر اس کو ٹھٹھا کھیل بناتے ہیں اس لیے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں اور (سورہ جمعہ میں) فرمایا جب جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے[3]

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى فَأُمِرَ بِلَالٌ

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے ابو قلابہ عبداللہ بن زید سے انہوں نے انسؓ سے کہ لوگوں نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) آگ اور گھنٹے کا ذکر کیا اور یہود اور نصاریٰ کا حال بیان کیا[4] پھر بلال کو یہ

---

[1] بعضے نسخوں میں فعرفنا ہے یعنی ہم نے ان میں سے بارہ آدمیوں کو ان کا نقیب مقرر کیا بعضے نسخوں میں فقرینا ہے یعنی ہم نے ان میں سے بارہ آدمیوں کی ضیافت کی ۱۲ منہ

[2] یہ حضرت ابو بکر صدیق کی کرامت تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل سے اُن کے ہاتھ پر ظاہر ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کے معجزے کئی بار ظاہر ہوئے ہیں کہ کھانے پانی میں بے حد برکت ہو گئی اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ عشا کی نماز کے بعد اپنی بی بی بچوں اور دوسرے شخصوں سے گفتگو کرنا درست ہے جیسے حضرت ابو بکرؓ نے اپنے فرزند اور بی بی اور مہمانوں سے کی ۱۲ منہ

[3] ان دونوں آیتوں کو امام بخاری نے لا کر یہ ثابت کیا کہ اذان کی اصلیت قرآن سے ثابت ہے اور یہ کہ اذان مدینہ میں شروع ہوئی کیونکہ سورہ مائدہ اور سورہ جمعہ دونوں مدینہ میں اتری ہیں اور صحیح یہ ہے کہ اذان ہجرت کے پہلے یا دوسرے سال میں شروع ہوئی ۱۲ منہ

[4] اس حدیث کا پورا قصہ آگے آتا ہے یہود (باقی بر صفحہ آئندہ)

اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ ‎۔

۵۷۵ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلٰوةَ لَيْسَ يُنَادٰى لَهَا فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِّثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بُوْقًا مِّثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُّنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ ۔

بَابٌ ۳۹۲ اَلْاَذَانُ مَثْنٰى مَثْنٰى

۵۷۶ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ اِلَّا الْاِقَامَةَ ۔

۵۷۷ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَثُرَ

حکم ہوا کہ دو دو بار اذان کے لفظ کہیں اور تکبیر کے ایک ایک بار۔

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق بن ہمام نے کہا ہم کو عبدالملک بن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو نافع نے کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے مسلمان جب (پہلے پہل) مدینہ میں آئے تو نماز کے لیے یوں ہی جمع ہو جاتے ایک وقت ٹھہرا لیتے نماز کے لیے اذان نہیں ہوتی تھی ایک دن انہوں نے اس بارے میں گفتگو کی تو بعضے کہنے لگے (ایسا کرو) نصاریٰ کی طرح ایک گھنٹہ بنا لو اور بعضوں نے کہا یہودیوں کی طرح ایک نرسنگا (بگل) بنا لو (اس کو پھونک دیا کرو) حضرت عمرؓ نے کہا ایسا کیوں نہیں کرتے ایک آدمی کو مقرر کر دو وہ نماز کے لیے پکار دیا کرے اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسی رائے کو پسند کیا) اور بلالؓ سے فرمایا اُٹھ نماز کے لیے اذان دے[1]

باب اذان کے الفاظ دو دو بار کہنا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زیدؒ نے انہوں نے سماک بن عطیہ سے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا بلال کو یہ حکم دیا گیا کہ اذان کے الفاظ دو دو بار اور تکبیر کے ایک ایک بار کہیں مگر قد قامت الصلوٰۃ[2]

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے کہا ہم سے خالد بن مہران خذاء نے انہوں نے ابو قلابہ عبداللہ بن زید جرمی سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا جب (مسلمان)

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور نصاریٰ کا ذکر کیا یعنی یہ بیان کیا کہ یہودی نماز کے لیے لوگوں کو یوں جمع کرتے ہیں کہ ایک مقام میں آگ روشن کرتے ہیں لوگ اس کو دیکھ کر آجاتے ہیں نصاریٰ گھنٹہ بجاتے ہیں اس کی آواز سے اکٹھا ہو جاتے ہیں ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] اس حدیث سے یہ نکلا کہ اذان کھڑے ہو کر دینا چاہیے اکثر علماء اور اہل حدیث کے نزدیک بیٹھ کر اذان دینا ناجائز ہے لیکن حنفیہ نے اس کو جائز رکھا ہے اذان سنت مؤکدہ ہے اور بعضوں کے نزدیک واجب بعضوں کے نزدیک فرض کفایہ اور کسی روایت میں یہ ثابت نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اذان دی ہو لیکن نووی نے کہا کہ آنحضرتؐ نے ایک بار سفر میں خود اذان دی اور حافظ نے اس کو رد کیا واللہ اعلم ۱۲ منہ [2] وہ دو بار کہا جائے تکبیر میں۔ اذان کے کل الفاظ دو بار کہے جائیں سوا لا الہ الا اللہ کے جو اخیر میں کہا جاتا ہے وہ ایک بار کہا جائے بعضوں نے اذان کے شروع میں اللہ اکبر چار بار کہا ہے اُن کی دلیل دوسری حدیث میں ہے ۱۲ منہ

النَّاسُ قَالَ ذَكَرُوْا اَنْ يَّعْلَمُوْا وَقْتَ الصَّلٰوةِ بِشَيْءٍ يَّعْرِفُوْنَهٗ فَذَكَرُوْا اَنْ يُّوْرُوْا نَارًا اَوْ يَضْرِبُوْا نَاقُوْسًا فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ۔

بَابٌ ۳۹۳ اَلْاِقَامَةُ وَاحِدَةٌ اِلَّا قَوْلَهٗ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ فَذَكَرْتُهٗ لِاَيُّوْبَ فَقَالَ اِلَّا الْاِقَامَةَ۔

بَابٌ ۳۹۴ فَضْلِ التَّاْذِيْنِ۔

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ

لوگ بہت ہو گئے تو انہوں نے یہ تذکرہ کیا کہ نماز کے وقت کی کوئی نشانی مقرر کرنا چاہیئے جس کو وہ پہچان لیں (اور نماز کے لیے جمع ہو جائیں) کسی نے کہا آگ روشن کرو کسی نے کہا گھنٹہ بجاؤ آخر بلالؓ کو یہ حکم ہوا کہ اذان کے لفظ دو دو بار کہیں اور تکبیر کے ایک ایک بار۔

باب تکبیر کے لفظ ایک ایک بار کہنے چاہئیں سوا قدقامت الصلوٰۃ کے۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم بن علیہ نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا بلالؓ کو اذان کے لفظ دو دو بار اور تکبیر کے لفظ ایک ایک بار کہنے کا حکم ہوا اسمٰعیل نے کہا میں نے یہ حدیث ایوب سختیانی سے بیان کی انہوں نے کہا سوا قدقامت الصلوٰۃ کے[1]

باب اذان دینے کی فضیلت۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پادتا ہوا پیٹھ موڑ کر چل دیتا ہے اس لیے کہ اذان نہ سنے (اس کو اذان سننا ناگوار ہے[2]) جب اذان ہو چکتی ہے تو پھر آتا ہے جب نماز کی تکبیر

---

[1] حنفیہ پر یہ حدیث حجت ہے جو تکبیر کے الفاظ کو بھی دو دو بار کہتے ہیں ہمارے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اللہ اکبر اذان کے شروع میں چار بار کہا یا شہادتین میں ترجیع کی جیسے شافعی کا قول ہے یا تکبیر کے الفاظ کو بھی دو دو بار کہا تو بھی کچھ قباحت نہیں اگر کسی نے قدقامت الصلوٰۃ کو بھی ایک ہی بار کہا تو بھی کچھ قباحت نہیں اذان میں دو دو بار جو کہنے کا حکم دیا اور تکبیر میں ایک ایک بار کہنے کا اس میں یہ حکمت ہے کہ اذان غائب لوگوں کو بلانے کے لیے دی جاتی ہے اور تکبیر حاضرین کو سنائی جاتی ہے اور اسی لیے اذان بلند آواز سے اور ٹھہر ٹھہر کر دینا مستحب ہے برخلاف تکبیر کے اس میں بلند آواز کی ضرورت نہیں نہ ٹھہر ٹھہر کر کہنے کی بلکہ جلدی جلدی کہنا بہتر ہے اور قدقامت الصلوٰۃ کو دو بار کہنے کا اس لیے حکم ہوا کہ وہ اصل مقصود ہے اقامت کا ۱۲ منہ

[2] شیطان اذان سے ایسا بھاگتا ہے جیسے چور کوتوال سے بعضوں نے کہا اذان میں چونکہ نماز کے لیے بلاوا ہوتا ہے اور نماز میں سجدہ ہے اس کو اپنا قصہ یاد آتا ہے کہ آدم کو سجدہ نہ کرنے سے وہ راندہ درگاہ ہوا اس لیے اذان سنا نہیں چاہتا بعضوں نے کہا اس لیے کہ اذان کی گواہی آخرت میں دینا نہ پڑے چونکہ جہاں تک اذان کی آواز جاتی ہے وہ سب گواہ بنتے ہیں (باقی صفحہ آئندہ پر)

أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى ۔

ہوتی ہے تو پھر پیٹھ موڑ کر بھاگتا ہے جب تکبیر ہو چکتی ہے تو پھر آتا ہے اور نمازی اور اس کے دل میں خطرہ ڈالتا ہے کہتا ہے فلانی بات یاد کر وہ وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو نمازی کو یاد ہی نہ تھیں آخر وہ بھول جاتا ہے کتنی رکعتیں پڑھیں۔

باب ۳۹۵ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالنِّدَاءِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَذِّنْ أَذَانًا سَمْحًا وَإِلَّا فَاعْتَزِلْنَا ۔

۵۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ لِلصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

باب اذان میں آواز بلند کرنا

اور عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے (ایک مؤذن سے) کہا اگر دیتا ہے تو سیدھی طرح سادی اذان دے نہیں تو دور رہو[۱]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ انصاری مازنی سے انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن ابی صعصعہ سے) ان سے ابوسعید خدری (صحابیؓ) نے کہا میں دیکھتا ہوں تجھ کو جنگل کا رہنا اور بکریاں چرانا پسند ہے پھر جب تو اپنی بکریوں یا جنگل میں ہو اور نماز کیلئے اذان دے تو بلند آواز سے اذان دے[۲] کیوں کہ جہاں تک مؤذن کی آواز پہنچتی ہے جن اور آدمی یا اور کوئی اس کی آواز سنتا ہے وہ قیامت کے دن اس پر (گواہ بنے گا) گواہی دے گا ابوسعید نے کہا میں نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔

باب ۳۹۶ مَا يُحْقَنُ بِالْأَذَانِ مِنَ الدِّمَاءِ

۵۸۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يُغِيْرُ بِنَا حَتَّى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ فَإِنْ

باب اذان کی وجہ سے خونریزی رکنا (جان بچنا)

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر انصاری نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ جب ہمارے ساتھ رہ کر کسی قوم پر جہاد کرتے تو صبح ہونے تک ہم کو لوٹ کا حکم نہ دیتے صبح کی راہ دیکھتے

(بقیہ صفحہ سابقہ) آخرت میں گواہی دیں گے جیسے دوسری حدیث میں ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] اس کو ابن ابی شیبہ نے نکالا کہ ایک مؤذن نے تال اور سر کے ساتھ یعنی جیسے گاتے ہیں اس طرح اذان دی تب عمر بن عبدالعزیز نے اس کو یہ کہا مؤذن کا نام معلوم نہیں ہوا اور اس اثر کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ اذان میں ایسی بلند آوازی خوب نہیں ہے جس میں تال سر پیدا ہو بلکہ سادی طرح بلند آواز سے دینا مستحب ہے ۱۲ منہ [۲] یہ خیال نہ کر کہ بھلا تو جنگل ہے نماز کے لیے کوئی آنے والا نہیں تو آہستہ سے اذان دے لینا کافی ہے ۱۲ منہ

سَمِعَ اَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَاِنْ لَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا اِلَى خَيْبَرَ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ لَيْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ اَبِي طَلْحَةَ وَاِنَّ قَدَمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوْا اِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيْهِمْ فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ قَالَ فَلَمَّا رَاٰهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ -

اگر اُن میں اذان کی آواز سنتے تو اُن پر ہاتھ نہ ڈالتے[1] اور جو اذان کی آواز نہ آتی تو اُن پر حملہ کرتے (فراغت سے اُن کو لوٹتے مارتے) انسؓ نے کہا ہم خیبر کی طرف (جہاد کے لیے) روانہ ہوئے رات کو وہاں پہنچے جب صبح ہوئی اور اذان کی آواز آپ نے نہیں سنی تو سوار ہوئے اور میں بھی (ایک گھوڑے پر) ابو طلحہ کے پیچھے بیٹھا[2] میرا پاؤں (چلتے میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (مبارک) پاؤں سے چھوجاتا انسؓ نے کہا خیبر والے یہودی اپنی ٹوکری اور کدالیں لے کر نکلے تھے (ان کو کچھ خبر ہی نہ تھی) جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگے قسم خدا کی محمد پوری فوج سمیت آن پہنچے[3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو دیکھا تو فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر خیبر خراب (ویران ہوا) بیشک جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترآئیں تو جو لوگ ڈرائے گئے[4] اُن کی صبح بری ہو گئی[5]

بَابُ ۳۹۷ مَا يَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ الْمُنَادِيَ -

باب اذان سنتے وقت کیا کہے؟ (اذان کا جواب کیوں کر دے)

۵۸۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ -

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے ابو سعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو جو موذن کہتا جائے وہی تم بھی کہتے جاؤ[6]

۵۸۳ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحیٰی بن ابی کثیر سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث سے

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ انسان کی آواز اُن کی جان اور مال کی حفاظت کا سبب پڑی خطابی نے کہا اذان اسلام کی بڑی نشانی ہے اور اس کا ترک جائز نہیں ہے اور اگر کوئی بستی والے اذان دینا چھوڑ دیں تو اُن پر جہاد کرنا درست ہے ۱۲ منہ [2] ابو طلحہ انسؓ کی ماں کے دوسرے خاوند تھے ابو طلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہو کر چلے یہ حدیث اوپر بھی کچھ گذر چکی ہے اور پورے طور سے جہاد کے باب میں مذکور ہو گی ۱۲ منہ [3] پوری فوج خمیس کا ترجمہ خمیس پورے لشکر کو کہتے ہیں جس میں پانچوں ٹکڑیاں ہوں یعنی میمنہ میسرہ قلب مقدمہ ساقہ ۱۲ منہ [4] منحوس ہو گی اُن پر ضرور آفت آئے گی یہ اقتباس ہے آیت شریف کا جو سورہ والصافات میں ہے فاذا نزل بساحتہم فساء صباح المنذرین ۱۲ منہ [5] اس میں اختلاف ہے کہ جب موذن حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہے تو سننے والا کیا کہے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سننے والا بھی یہی کہے لیکن اکثر علماء کے نزدیک سننے والا اس وقت لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے اور اسی کو بیان کرنے کے لیے امام بخاری آگے معاویہ کی حدیث لائے ۱۲ منہ

الحارث قال حدثنی عیسی بن طلحة انه سمع معاویة یوما فقال بمثله الی قوله واشهد ان محمدا رسول الله۔

انہوں نے کہا مجھ سے عیسیٰ بن طلحہ نے بیان کیا انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان کو مؤذن کی طرح کہتے ہوئے سنا اشہدان محمدا رسول اللہ تک۔

۵۸۴ - حدثنا اسحق قال حدثنا وهب ابن جریر قال حدثنا هشام عن یحیی نحوه قال یحیی وحدثنی بعض اخواننا انه قال لما قال حی علی الصلوة قال لا حول ولا قوة الا بالله وقال هکذا سمعنا نبیکم صلی الله علیه و سلم یقول۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے انہوں نے کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی طرح جیسے اوپر گزرا یحییٰ نے کہا مجھ سے میرے ایک بھائی نے کہا[1] جب مؤذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا تو معاویہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا اور کہنے لگے میں نے تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی کہتے سنا ہے[2]۔

باب ۳۹۸ الدعاء عند النداء

باب جب اذان ہو چکے تو کیا دعا کرے

۵۸۵ - حدثنا علی بن عیاش قال حدثنا شعیب بن ابی حمزة عن محمد بن المنکدر عن جابر ابن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قال حین یسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة ات محمدا الوسیلة والفضیلة وابعثه مقاما محمودا الذی وعدته حلت له شفاعتی یوم القیمة۔

ہم سے علی بن عیاش الہانی نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب ابن ابی حمزہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری (صحابی) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سن چکے پھر یوں دعا کرے یا میرے اللہ جو اس پوری پکار کا صاحب ہے اور قائم رہنے والی نماز کا محمد کو (قیامت کے دن) وسیلہ عنایت کر[3] اور بڑا مرتبہ اور مقام محمود[4] پر ان کو کھڑا کر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے تو قیامت کے دن میری شفاعت اس کے لیے ضرور ہوگی۔

باب ۳۹۹ الاستهام فی الاذان۔

باب اذان میں قرعہ ڈالنے کا بیان۔

ویذکر ان قوما اختلفوا فی الاذان فاقرع بینهم سعد۔

اور کہتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے اذان میں اختلاف کیا (وہ کہتا تھا میں اذان دوں گا وہ کہتا تھا میں) تو سعد بن ابی وقاص نے ان میں قرعہ ڈالا[5]۔

۵۸۶ - حدثنا عبد الله بن یوسف قال اخبرنا مالک

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے

---

[1] حافظ نے کہا وہ علقمہ بن وقاص ہیں یا عبداللہ بن علقمہ یا عمرو بن علقمہ کرمانی نے کہا وہ رزنی ہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ [2] ابن خزیمہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حی علی الفلاح کے وقت بھی یہی کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور اس کے بعد جو مؤذن نے کہا وہی کہا ۱۲ منہ [3] وسیلہ ایک بہت بلند درجہ ہے بہشت میں جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے گا ۱۲ منہ [4] وہ وعدہ اس آیت میں مذکور ہے عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا دوسری حدیث میں ہے مقام محمود وہ مقام ہے جس پر میں کھڑا ہونگا تو اگلے پچھلے سب مجھ پر رشک کریں گے بیہقی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے انک لا تخلف المیعاد ۱۲ منہ [5] اس کو سعید بن منصور اور بیہقی نے وصل کیا عبداللہ بن شبرمہ سے انہوں نے کہا لوگوں نے قادسیہ میں اذان کے باب میں جھگڑا کیا پھر سعد بن ابی وقاص پاس جو حضرت عمرؓ کی طرف سے وہاں کے حاکم تھے فریاد لے گئے انہوں نے قرعہ ڈالا ان لوگوں میں ۱۲ منہ

عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.

خبر دی انہوں نے سمی سے جو عبدالرحمٰن بن حارث کے غلام تھے انہوں نے ابو صالح ذکوان سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جانتے ہوتے جو (ثواب) اذان اور پہلی صف میں ہے پھر بغیر قرعہ ڈالے ان کو نہ پا سکتے تو بے شک ان پر قرعہ ڈالتے اور اگر وہ جانتے جو (ثواب) ظہر کی نماز کے لیے سویرے جانے میں ہے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھتے اس کے لیے اور اگر جانتے جو (ثواب) عشا اور فجر کی نماز میں ہے تو گھسٹتے ہوئے ان کے لیے آتے[1]

بَابُ الْكَلَامِ فِي الْأَذَانِ

باب اذان میں بات کرنا کیسا ہے؟

وَتَكَلَّمَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ فِي أَذَانِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ يَضْحَكَ وَهُوَ يُؤَذِّنُ أَوْ يُقِيمُ.

اور سلیمان بن صرد (صحابی) نے اذان میں بات کی[2] اور امام حسن بصریؒ نے کہا اذان اور تکبیر میں ہنسنا کچھ برا نہیں[3]

۵۸۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَعَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ وَعَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ رَزْغٍ فَلَمَّا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ فَعَلَ هَذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَإِنَّهَا عَزْمَةٌ.

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی اور عبدالحمید بن دینار صاحب الزیادی اور عاصم احول سے ان تینوں نے عبداللہ بن حارث بصری سے انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے ہم کو (جمعہ کا) خطبہ سنایا اس دن کیچڑ تھی (پانی پڑ رہا تھا) جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہنے کو تھا انہوں نے اس کو حکم دیا یوں پکارے نماز اپنے اپنے ٹھکانوں میں پڑھ لو[4] یہ حال دیکھ کر لوگ (حیرت سے) ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے ابن عباسؓ نے کہا مجھ سے جو بہتر تھے انہوں نے ایسا کیا[5] ہے اور اس میں شک نہیں کہ جمعہ واجب ہے[6]

---

[1] یعنی اگر پاؤں سے چل نہ سکتے تو چوتڑوں کے بل گھسٹتے ہوئے آتے اور عشاء اور فجر کی جماعت میں شریک ہوتے اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا آپ نے فرمایا اگر اذان اور صف اول کی فضیلت ان کو معلوم ہوتی اور بغیر قرعہ کے اس کو نہ پا سکتے تو اس کے لیے قرعہ ڈالتے اس سے اذان کے لیے قرعہ ڈالنے کا جواز نکل آیا ۱۲ منہ [2] ہمارے امام احمد بن حنبل کے نزدیک اذان میں بات کرنا جائز ہے اور امام بخاری کا بھی مذہب یہی معلوم ہوتا ہے اور بعضوں نے اس کو مکروہ سمجھا ہے بعضوں نے خلاف اولیٰ امام ابو حنیفہؒ سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ [3] اس کو ابو نعیم نے کتاب الصلوٰۃ میں وصل کیا اور بخاری نے تاریخ میں ۱۲ منہ [4] حافظ نے کہا یہ روایت مجھ کو نہیں ملی جب ہنسنا جائز ہو تو کلام بطریق اولیٰ جائز ہوگا ۱۲ منہ [5] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ ابن عباسؓ نے اذان کے بیچ میں اس کلام کا حکم دیا معلوم ہوا کہ احتیاج کے وقت اذان میں بات کرنا درست ہے ۱۲ منہ [6] یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۲ منہ [7] بموجب نص قرآن اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ تو اگر میں حی علی الصلوٰۃ کہلواتا تو سب (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابٌ اَذَانِ الْاَعْمٰی اِذَا كَانَ لَهٗ مَنْ يُّخْبِرُهٗ۔

۵۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُّؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ وَكَانَ رَجُلًا اَعْمٰى لَا يُنَادِيْ حَتّٰى يُقَالَ لَهٗ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ۔

باب اندھا اگر اس کو کوئی وقت بتانے والا ہو تو اذان دے سکتا ہے [1]

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلالؓ تو رات رہے سے اذان دے دیتا ہے تم لوگ کھاتے پیتے رہو جب تک ام مکتوم کا بیٹا اذان دے (ابن عمرؓ یا ابن شہاب نے) کہا ام مکتوم کا بیٹا (عبداللہ) اندھا تھا وہ اس وقت تک اذان نہ دیتا جب تک لوگ یہ نہ کہتے صبح ہو گئی صبح ہو گئی۔

بَابٌ الْاَذَانِ بَعْدَ الْفَجْرِ۔

۵۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ۔

باب صبح ہونے کے بعد اذان دینا [2]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا مجھ سے ام المومنین حفصہؓ نے بیان کیا جب مؤذن صبح کی اذان دے کر اعتکاف کرتا (یعنی بیٹھ جاتا [3]) اور صبح نمود ہو جاتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی تکبیر ہونے سے پہلے دو ہلکی پھلکی رکعتیں (فجر کی سنت کی) پڑھتے۔

۵۹۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ

ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن

لوگوں کو جمعہ کے لیے حاضر ہونا فرض ہو جاتا اور کیچڑ پانی میں اُن کو تکلیف ہوتی اس لیے میں نے یوں پکروا دیا الصلوٰۃ فی الرحال یعنی اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جمعہ گھر میں بھی ادا کرنا درست ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] حنفیہ نے اندھے کی اذان مکروہ رکھی ہے اور صحیح حدیث سے جو امام بخاری نے بیان کی اس کا جواز نکلتا ہے شاید جب کوئی وقت بتانے والا نہ ہو تو مکروہ ہو ۱۲ منہ [2] اگلے باب کی حدیث سے یہ نکلا کہ صبح کی اذان رات رہے سے بھی دے سکتے ہیں تاکہ روزہ دار لوگ سحری وغیرہ کھالیں پھر دوسری اذان وقت ہونے کے بعد دینا چاہیئے جو اس باب کا مطلب ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے ہمارے امام احمد بن حنبل پہلے ہی اذان کو بھی کافی سمجھتے اور حنفیہ کے نزدیک وقت سے پہلے اذان درست نہیں اگر کوئی دے دے تو وقت پر پھر دوبارہ دینا چاہیئے ۱۲ منہ [3] اکثر نسخوں میں یوں ہی ہے اذا اعتکف المؤذن للصبح اور یہ کاتب کی غلطی ہے یوں ہونا چاہیئے اذا سکت المؤذن کیونکہ امام بخاری نے یہ حدیث امام مالک سے روایت کی اور امام مالک کی مؤطا میں یوں ہی ہے اذا سکت المؤذن یعنی جب مؤذن صبح کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا اور امام مسلم نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے ۱۲ منہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

۵۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ۔

بَابُ ۴۰۳ الْأَذَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

۵۹۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَوْ أَحَدًا مِنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سَحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ يُنَادِي بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ الْفَجْرُ أَوِ الصُّبْحُ وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ وَرَفَعَهَا إِلَى فَوْقُ وَطَأْطَأَ إِلَى أَسْفَلَ حَتّٰى يَقُولَ هٰكَذَا وَقَالَ زُهَيْرٌ بِسَبَّابَتَيْهِ إِحْدَاهُمَا فَوْقَ الْأُخْرَى

بن عوف سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی اذان اور تکبیر کے بیچ میں دو ہلکی پھلکی رکعتیں (سنت کی) پڑھا کرتے[1]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دیکھو) بلالؓ رات رہے سے اذان دیدیتا ہے تو جب تک ام مکتوم کا بیٹا اذان دے تم کھاتے پیتے رہو[2]

باب صبح سے پہلے اذان کہنا

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ جعفی نے کہا ہم سے سلیمان بن طرخان تیمی نے انہوں نے ابوعثمان عبدالرحمن نہدی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم میں سے کسی کو سحری کھانے سے بلالؓ کی اذان نہ روکے کیونکہ وہ رات رہے سے اذان یا بانگ دیتا ہے اس لیے کہ عبادت کرنیوالا (آرام کے لیے) لوٹ جائے[3] اور جو سوتا ہو اس کو جگا دے اور فجر یا صبح اس طرح نہیں ہوتی اور آپ نے اپنی انگلیوں کو اوپر اٹھا کر پھر ان کو نیچے کی طرف سے جھکا کر[4] بتلایا جب تک اس طرح سے نمود نہ ہو اور زہیر راوی نے اس کو یوں بتلایا کہ کلمے کی انگلیوں کو تلے

---

[1] اس حدیث سے تو باب کا مطلب نہیں نکلتا۔ لیکن امام بخاری نے اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو آگے آئے گا اس میں صاف یہ مذکور ہے کہ صبح طلوع ہونے کے بعد بعضوں نے کہا اذان اور تکبیر کے بیچ میں یہ رکعتیں پڑھنے سے باب کا مطلب نکل آیا کیوں کہ اگر رات سے اذان ہوتی تو یہ رکعتیں بیچ میں نہ ہوں گی بلکہ تکبیر سے قریب ہونگی ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ ابن ام مکتوم کی اذان تک کھانا پینا درست رکھا اور ان کی اذان ہوتے پر کھانا پینا موقوف کرنے کے لیے فرمایا تو معلوم ہوا کہ اُن کی اذان صبح صادق کے طلوع پر ہوتی مگر اس میں یہ اشکال ہے کہ جب ابن ام مکتوم کی اذان طلوع فجر کے بعد ہوتی تو ان کی اذان تک کھانا پینا کیوں کر جائز رہے گا ورنہ لازم آئے گا کہ صبح صادق کے بعد بھی کھانا پینا درست ہو۔ اس اشکال کے جواب میں بہت سے تکلفات کیے ہیں اور عمدہ وہ ہے جو ہم نے تیسیر القاری میں اختیار کیا ہے کہ روزہ دار کو اس وقت تک کھانا پینا درست ہے جب تک فجر کھلے طور سے اس کو معلوم نہ ہو جائے تو احتمال ہے کہ ابن ام مکتوم صبح صادق ہوتے ہی اذان دیتے ہوں ان کو دوسرے واقف کار لوگ بتلا دیتے ہوں اور ابھی عام طور سے اچھی طرح صبح نہ کھلتی ہو اس لیے ان کی اذان تک کھانے پینے کی اجازت دی گئی ۱۲ منہ [3] جو شخص نماز اور عبادت میں کھڑا ہو وہ تھوڑی دیر کے لیے آرام کرے سو جائے یا روزہ رکھنے کی نیت ہو تو سحری کھانے کے لیے لوٹ جائے ۱۲ منہ [4] آپ نے اس طرح اشارہ کرکے بتلایا جب صبح کاذب ہوتی ہے جس کی روشنی یعنی چڑھتی آتی ہے اور بیچ آسمان تک آجاتی ہے ۱۲ منہ

ثُمَّ مَدَّهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ -

۵۹۳ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ حَدَّثَنَا عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ -

بَابٌ كَمْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

۵۹۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ ثَلَاثًا لِمَنْ شَاءَ -

۵۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو

اوپر رکھا پھر اُن کو داہنے اور بائیں طرف کھینچ لیا[1]

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو ابواسامہ حماد بن اسامہ نے خبر دی کہا ہم سے عبیداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا انہوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیقؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اور عبیداللہ نے نافع سے بھی روایت کی انہوں نے حضرت ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے یوسف بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے فضل بن موسیٰ نے کہا ہم سے عبیداللہ بن عمر عمری نے انہوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیقؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بلال رات رہے سے اذان دے دیتا ہے تم کھاتے پیتے رہو جب ام مکتوم کا بیٹا اذان دے[2]

باب اذان اور تکبیر میں کتنا فاصلہ ہونا چاہیے[3]

ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے انہوں نے سعید بن ایاس جریری سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے عبداللہ بن مغفل (صحابی) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر اذان اور تکبیر کے بیچ میں جو کوئی چاہے (نفل) نماز پڑھے[4]

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر غندر نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا میں نے عمرو بن عامر انصاری سے

[1] یعنی صبح صادق وہ روشنی ہے جو آسمان کے کنارے کنارے عرض میں پھیلتی ہے جس کو عوام پو پھٹنا کہتے ہیں ۱۲ منہ [2] تسہیل القاری میں اس مسئلہ میں بہت طول کیا ہے اور سب دلائل بیان کر کے پھر یہ فیصلہ کیا ہے کہ خاص صبح کی اذان طلوع فجر سے پہلے درست ہے مگر دو شرطوں سے ایک یہ کہ طلوع فجر سے ذرا پہلے دی جائے اتنا پہلے کہ کوئی طہارت کر لے باروزہ رکھنے والا سحری کھانے سونے والا جاگ اٹھے نماز کے لیے تیار ہو جائے تہجد والا وتر سے فارغ ہو جائے اس کے لیے تخمیناً آدھ گھنٹہ کافی ہے یہ نہیں کہ آدھی رات یا دو بجے یا تین بجے سے یہ اذان دیجائے جیسے بعض فقہاء کا قول ہے دوسری شرط یہ ہے کہ پھر طلوع فجر پر دوبارہ اذان دی جائے تاکہ لوگ نماز کے لیے نکلیں اور روزہ رکھنے والے کھانا پینا موقوف کریں اور فجر کی سنت ادا کریں ۱۲ منہ [3] یہ باب لا کر امام بخاریؒ نے اس طرف اشارہ کیا کہ اس باب میں جو حدیثیں آئی ہیں وہ ضعیف ہیں ابن بطال نے کہا اس کی کوئی حد معیّن نہیں وقت آجانا اور نمازیوں کا جمع ہونا اقامت کے لیے کافی ہے ۱۲ منہ [4] امام احمد کی حدیث میں اتنا زیادہ ہے جب تکبیر ہو تو اس وقت فرض سوا اور کوئی نماز نہیں ۱۲ منہ

بْنَ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّوْنَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ جَبَلَةَ وَأَبُوْ دَاؤُدَ عَنْ شُعْبَةَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا قَلِيلٌ -

سُنا انہوں نے انسؓ بن مالکؓ سے انہوں نے کہا موذن جب اذان دیتا ہے (آنحضرتؐ کے زمانے میں) تو آپ کے صحابہ (مسجد کے) ستونوں کی طرف لپکتے آپ کے برآمد ہونے تک وہ اسی حال میں رہتے (سنتیں پڑھتے رہتے)[1] مغرب سے پہلے بھی دو رکعتیں (سنت کی) پڑھتے[2] اور اذان اور تکبیر میں کچھ زیادہ فاصلہ نہ ہوتا اور عثمان بن جبلہ اور ابو داؤد طیالسی نے شعبہ سے یوں نقل کیا ہے اذان اور تکبیر میں کچھ زیادہ فاصلہ ہوتا۔

بَابٌ ۴۰۵ مَنِ انْتَظَرَ الْإِقَامَةَ -

باب اذان سن کر تکبیر کا انتظار گھر میں کرتے رہنا[3]۔

۵۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بَعْدَ أَنْ يَسْتَبِيْنَ الْفَجْرُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ -

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب موذن صبح کی دوسری[4] اذان دے کر چپ ہو رہتا اٹھتے اور فرض سے پہلے دو رکعتیں (سنت کی) ہلکی پھلکی ادا کرتے صبح صادق روشن ہو جانے کے بعد پھر داہنے کروٹ پر لیٹ رہتے[5] یہاں تک موذن تکبیر کہنے کے لیے آپ کے پاس آتا۔

بَابٌ ۴۰۶ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ لِمَنْ شَاءَ

باب ہر اذان اور تکبیر کے بیچ میں جو کوئی چاہے (نفل) نماز پڑھے۔

۵۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ

ہم سے عبداللہ بن یزید مقری نے بیان کیا کہا ہم سے کہمس بن حسن نے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے عبداللہ بن

---

[1] مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کوئی نیا شخص باہر سے آتا تو وہ سمجھتا کہ مغرب کی نماز ہو گئی اس کثرت سے لوگ یہ دوگانہ پڑھتے رہتے ابن حبان نے صحیح میں نکالا کہ آنحضرتؐ نے بھی مغرب سے پہلے یہ دو رکعتیں پڑھیں ۱۲ منہ [2] نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ مغرب سے پہلے بھی دو سنتیں پڑھنا مستحب ہے اور امام احمد اور اسحاق اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اور باقی اماموں کے نزدیک یہ مستحب نہیں ہیں ۱۲ منہ [3] یہ حکم امام سے خاص ہے کیونکہ اسکو آگے جگہ مل جاتی ہے اسی طرح اس شخص سے جو مسجد سے بہت قریب ہو کہ تکبیر کی آواز سنتا ہو لیکن دور رہنے والوں کو اذان سنتے ہی جانا چاہیئے تاکہ صف اوّل میں جگہ ملے ۱۲ منہ [4] حدیث میں اولیٰ کا لفظ ہے لفظی ترجمہ یوں ہے کہ مؤذن جب فجر کی پہلی اذان دیکر چپ ہو رہتا پہلی اذان سے وہ مراد ہے جس کے بعد اقامت ہوتی درحقیقت یہ دوسری اذان تھی کیونکہ پہلی اذان تو صبح صادق طلوع ہونے سے قبل دی جاتی تھی مگر اس کو پہلے اس لیے کہا کہ اس کے بعد اقامت دی جاتی ہے وہ دوسری اذان ہے ۱۲ منہ [5] فجر کی سنتیں پڑھ کر داہنے کروٹ پر ذری سی دیر کے لیے لیٹ جانا (باقی بر صفحہ آئندہ)

مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ۔

مغفل سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اذان اور تکبیر کے بیچ میں نماز ہے۔ ہر اذان اور تکبیر کے بیچ میں نماز ہے تیسری بار بھی یہی فرمایا اتنا زیادہ کیا جو چاہے[1]

بَابٌ ۴۰۷ مَنْ قَالَ لِيُؤَذِّنْ فِي السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ وَّاحِدٌ۔

باب سفر میں ایک ہی شخص اذان دے۔ (جیسے حضر میں)

۵۹۸ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِي فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّكَانَ رَحِيْمًا رَّفِيْقًا فَلَمَّا رَاٰى شَوْقَنَا اِلٰى اَهَالِيْنَا قَالَ ارْجِعُوْا فَكُوْنُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَصَلُّوْا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ۔

ہم سے معلی بن اسد بصری نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے مالک بن حویرث (صحابی) سے انہوں نے کہا میں اپنی قوم (بنی لیث) کے چند آدمیوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا بیس راتیں آپ کے پاس رہا آپ بہت رحم دل اور ملنسار تھے جب آپ نے دیکھا ہم کو اپنے گھر جانے کا شوق ہے تو فرمایا اب تم لوٹ جاؤ اپنی قوم میں رہو انکو (دین کی باتیں) سکھلاؤ اور (سفر میں) نماز پڑھتے رہنا جب نماز کا وقت آئے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو بڑا ہو وہ امامت کرے[3]

بَابٌ ۴۰۸ الْاَذَانُ لِلْمُسَافِرِ اِذَا كَانُوْا جَمَاعَةً وَّالْاِقَامَةُ وَكَذٰلِكَ بِعَرَفَةَ وَجَمْعٍ وَّقَوْلِ الْمُؤَذِّنِ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ اَوِ الْمَطِيْرَةِ۔

باب اگر کئی مسافر ہوں تو نماز کے لیے اذان دیں اور تکبیر بھی کہیں اور عرفات اور مزدلفہ میں بھی ایسا ہی کریں[4] اور جب سردی یا بارش کی رات ہو تو مؤذن یوں پکار دے اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔

۵۹۹ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

(بقیہ صفحہ گذشتہ) اور آرام لینا مستحب اور سنت رسول کریم ہے اور میرے نزدیک اس ذری سی سنت پر عمل کرنا اس قدر اجر رکھتا ہے کہ بڑے بڑے کاموں میں جو سنت نہیں ہیں اس کا عشر عشیر بھی ہو ملنے کا توقع نہیں ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اس کا شاہد حال ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا)

[1] یعنی یہ حکم وجوبی نہیں ہے جس کا جی چاہے وہ اذان اور اقامت کے بیچ میں سنت پڑھے جس کا جی چاہے نہ پڑھے اس حدیث سے مغرب کی بھی سنت کا ثبوت ہوتا ہے جس کا ذکر ابھی گذر چکا ہے ۱۲ منہ [2] کئی موذنوں کا ایک بارگی اذان دینا بنی امیہ کی نکالی ہوئی بدعت اگر بڑا شہر ہو تو باری باری کئی مؤذن اذان دے سکتے ہیں حافظ نے کہا اگر مسجد بڑی ہو تو ہر ایک کونے میں ایک ایک موذن ایک ہی وقت میں اذان دے سکتا ہے بعضوں نے کہا اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ سفر میں صبح کی نماز میں بھی ایک ہی اذان دینا چاہیے عبداللہ بن عمر سفر میں بھی صبح کی نماز کے لیے دو اذانیں دیتے جیسے عبدالرزاق نے روایت کیا ۱۲ منہ [3] یعنی جو عمر میں بڑا ہو اس لیے کہ یہ سب لوگ علم میں برابر تھے سب آنحضرتؐ کے پاس بیس بیس دن تک رہے [4] بظاہر اس روایت کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے اور شاید امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طرق کی طرف اشارہ کیا (باقی بر صفحہ آئندہ)

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ حَتَّى سَاوَى الظِّلُّ التُّلُولَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

مہاجر ابوالحسن سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں ابوذر غفاریؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے مؤذن نے (ظہر کی) اذان دینا چاہی آپ نے فرمایا ٹھنڈا ہونے دے پھر اس نے اذان دینا چاہی آپ نے یہی فرمایا پھر اس نے اذان دینا چاہی آپ نے یہی فرمایا یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا اس کے بعد آپ نے فرمایا دیکھو گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے[1]

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا.

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوریؒ نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابوقلابہ عبداللہ بن زید سے انہوں نے مالک بن حویرث سے انہوں نے کہا دو شخص (خود مالک اور ایک اُن کے رفیق) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے وہ سفر کرنا چاہتے تھے آپ نے فرمایا (دیکھو) جب تم سفر کے لیے نکلو تو (رستے میں) اذان دینا[2] پھر اقامت کہنا پھر تم دونوں میں وہ امامت کرے جو (عمر میں) بڑا ہو۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابوقلابہ سے کہا ہم سے مالک بن حویرث نے بیان کیا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (اپنے ملک سے) آئے ہم جوان بیٹھے قریب قریب ایک ہی عمر کے تھے تو بیس راتیں آپ کے پاس رہے اور آپ بہت رحم دل ملنسار تھے جب آپ یہ سمجھے کہ ہم اپنے گھر جانا چاہتے ہیں یا ہم کو اپنے گھر جانے کا شوق ہے[3] تو آپ نے پوچھا ہم (وطن میں) اپنے کن عزیزوں کو چھوڑ کر آئے ہیں ہم نے بیان کیا آپ نے فرمایا اچھا اب اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جاؤ ان ہی میں رہو اور ان کو (دین کی باتیں) سکھاؤ اور یہ یہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) جو آگے انہوں نے خود نکالا اس میں صاف یہ ہے کہ جب تم نکلو تو اذان دو یعنی سفر میں ایسا کرو ۱۲ ؎۴ یعنی حج کے سفر میں عرفات اور مزدلفہ میں بھی اذان اور اقامت کہیں ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ؎۱ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اس سے سفر میں اذان دینا ثابت ہوا ۱۲ منہ ؎۲ لفظی ترجمہ یوں ہے دونوں اذان دینا دونوں اقامت کہنا لیکن مراد یہی ہے کہ دونوں میں سے کوئی اذان دے کوئی امامت کرے جیسے اوپر گذر چکا فلیوذن لکم احدکم ۱۲ منہ ؎۳ یہ راوی

وَذَكَرَ اَشْيَاءَ اَحْفَظُهَا اَوْلَا اَحْفَظُهَا وَصَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِىْ اُصَلِّىْ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ۔

حکم دو مالک نے کئی باتیں بیان کیں لیکن ایوب نے کہا کہ ابوقلابہ نے یوں کہا وہ باتیں مجھ کو یاد ہیں یا یوں کہا مجھ کو یاد نہیں اور فرمایا کہ جیسے تم نے مجھ کو نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح نماز پڑھتے رہو اور جب نماز کا وقت آئے تو تم میں سے ایک اذان دے اور جو بڑا ہو وہ امامت کرے۔

۶۰۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِىْ نَافِعٌ قَالَ اَذَّنَ ابْنُ عُمَرَ فِىْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ بِضَجْنَانَ ثُمَّ قَالَ صَلُّوْا فِىْ رِحَالِكُمْ وَاَخْبَرَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُوْلُ عَلٰى اَثَرِهٖ اَلَا صَلُّوْا فِى الرِّحَالِ فِى اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ اَوِ الْمَطِيْرَةِ فِى السَّفَرِ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر عمری سے انہوں نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرؓ نے ایک سردی کی رات میں ضجنان[1] میں اذان دی پھر کہا کہ اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو اور ہم سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مؤذن کو حکم دیتے وہ اذان دے اور اخیر میں یوں پکارے لوگو اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو سردی یا بارش کی رات میں سفر میں ایسا کرتے تھے[2]۔

۶۰۳ - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ ابْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِىْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ فَجَاءَهٗ بِلَالٌ فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَرَجَ بِلَالٌ بِالْعَنَزَةِ حَتّٰى رَكَزَهَا بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو جعفر بن عون نے خبر دی کہا ہم سے ابوالعمیس نے بیان کیا انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے اپنے ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ سوائی صحابی سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابطح[3] میں دیکھا بلالؓ آپ کے پاس آئے اور نماز کی خبر دی بعد اس کے بلال گانسی لے کر نکلے اس کو آپ کے سامنے (جہاں آپ نماز پڑھنا چاہتے تھے) ابطح میں گاڑ دیا اور نماز کی تکبیر کہی۔

باب ۴۰۹ هَلْ يَتَتَبَّعُ الْمُؤَذِّنُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَهَلْ يَلْتَفِتُ فِى الْاَذَانِ وَيُذْكَرُ عَنْ بِلَالٍ اَنَّهٗ جَعَلَ اِصْبَعَيْهِ فِىْ اُذُنَيْهِ

باب کیا مؤذن اذان میں اپنا منہ ادھر اُدھر (داہنے بائیں) پھرائے اور کیا آذان میں ادھر ادھر دیکھ سکتا ہے اور بلالؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے (آذان میں) اپنی دونوں انگلیاں دونو

(بقیہ صفحہ سابقہ) کو شک ہے کہ مالک بن حویرث کے فقد اشتہینا کہا یا فقد اشتقنا مطلب دونوں کا ایک ہی ہے ۱۲ منہ

[1] ضجنان ایک پہاڑی ہے مکہ سے ایک منزل یا پچیس میل پر ۱۲ منہ

[2] اس حدیث کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ اذان کے بعد یوں پکارے بعضوں نے کہا حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کے بدل یوں پکارے الا صلوا فی الرحال صحیح ابوعوانہ میں اتنا زیادہ ہے اور آندھی کی روایت میں اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے مدینہ میں ایسا کیا بہرحال بارش یا سخت سردی یا آندھی کی حالت میں جماعت میں حاضر ہونا معاف ہے حافظؒ نے کہا میں نے کسی حدیث میں یہ نہیں پایا کہ دن کے وقت بھی آپ نے آندھی کے عذر سے رخصت دی ہو لیکن قیاس سے رخصت نکل سکتی ہے ۱۲ منہ

[3] ابطح ایک مشہور مقام کا نام ہے مکہ سے باہر ۱۲ منہ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَجْعَلُ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ أَنْ يُؤَذِّنَ عَلَى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَقَالَ عَطَاءٌ الْوُضُوْءُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ وَقَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ ۔

کانوں میں ڈالیں[1] اور عبداللہ بن عمرؓ تو اذان میں کانوں میں انگلیاں نہیں ڈالتے تھے[2] اور ابراہیم نخعی نے کہا بے وضو اذان دینے میں کوئی قباحت نہیں[3] اور عطا نے کہا (اذان میں) وضو ضرور ہے اور سنت ہے[4] اور حضرت عائشہؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب وقتوں میں اللہ کی یاد کیا کرتے تھے[5]

۶۰۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى بِلَالًا يُؤَذِّنُ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا بِالْأَذَانِ ۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوریؒ نے انہوں نے عون بن ابی جحیفہؓ سے انہوں نے اپنے باپ ابوجحیفہؓ سے انہوں نے بلالؓ کو اذان دیتے دیکھا وہ کہتے ہیں میں بھی (ان کے منہ کے ساتھ) ادھر ادھر اذان میں منہ پھیرنے لگا[6]

بَابٌ قَوْلِ الرَّجُلِ فَاتَتْنَا الصَّلٰوةُ

باب یوں کہنا کیسا ہے ہماری نماز جاتی رہی

وَكَرِهَ ابْنُ سِيرِينَ أَنْ يَقُولَ فَاتَتْنَا الصَّلٰوةُ وَلْيَقُلْ لَمْ نُدْرِكْ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ ۔

اور ابن سیرین نے اس کو مکروہ جانا ہے اور کہا ہے یوں کہنا چاہیئے ہم نے نماز نہیں پائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ٹھیک ہے[7]

۶۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رِجَالٍ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ فَلَا

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ ابوقتادہ حارث بن ربعی (صحابی) سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں آپ نے کچھ لوگوں کے دوڑنے کی آواز سنی نماز کے بعد فرمایا یہ کیا آواز تھی۔ ہم نے کہا نماز کے لیے جلدی دوڑ کر آئے تھے

---

[1] اس کو عبدالرزاق نے نکالا ۱۲ منہ [2] اس کو عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ نے نکالا ۱۲ منہ [3] اس کو سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو عبدالرزاق نے نکالا اور ابن ابی شیبہ نے عطاء سے نکالا کہ انہوں نے بے وضو اذان دینا مکروہ سمجھا ۱۲ منہ [5] اس کو امام مسلم نے نکالا اس حدیث سے امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ اذان بے وضو درست ہے کیونکہ وہ ایک ذکر ہے تو نہ اس میں طہارت شرط ہوگی نہ قبلے کی طرف منہ کرنا ۱۲ منہ [6] موذن کو حیعلتین کے وقت صرف منہ داہنے بائیں طرف پھیرنا چاہیئے نہ سینہ اور بہتر یہ ہے کہ حی علی الصلوٰۃ ایک بار داہنے طرف منہ کرکے کہے ایک بار بائیں طرف منہ کرکے اسی طرح حی علی الفلاح میں کرے بعضوں نے کہا داہنی طرف منہ پھیرکر حی علی الصلوٰۃ دو بار کہے پھر بائیں طرف منہ پھیر کر دو بار حی علی الفلاح کہے اور ہر ایک صورت جائز ہے ۱۲ منہ [7] ابن سیرین کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا امام بخاری نے ابن سیرین کا رد کیا کہ جب حدیث میں یہ لفظ موجود ہے کہ ہماری نماز جاتی رہی تو ابن سیرین کا اس کو مکروہ رکھنا صحیح نہیں ہو سکتا ابن سیرین گو بڑے تابعین میں سے ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو فرمان ہے زیادہ قوی ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

تَفْعَلُوْا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا۔

آپ نے فرمایا (آیندہ) ایسا نہ کرنا جب تم نماز کے لیے آؤ تو اطمینان اور سہولت کو لازم کر لو جتنی نماز پا لو اتنی (امام کے ساتھ پڑھو) اور جتنی نماز جاتی رہے اُسے (امام کے سلام پھیرنے کے بعد پوری کر لو۔

بَابٌ مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا۔

باب جتنی نماز پاؤ وہ پڑھ لو اور جتنی جاتی رہے اس کو پورا کر لو۔

قَالَهُ أَبُوْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ ابو قتادہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا (جیسے اوپر گزر چکا)

۶۰۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَامْشُوْا إِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ وَالْوَقَارَ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور زہری سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب تم تکبیر کی آواز سنو تو نماز کے لیے (معمولی چال سے) چلتے ہوئے آؤ اور آہستگی اور سہولت کو اپنے اوپر لازم کر لو دوڑو نہیں پھر جتنی نماز ملے وہ پڑھ لو جو جاتی رہے اس کو پورا کر لو

بَابٌ مَتَى يَقُوْمُ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْإِمَامَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ۔

باب نماز کی جب تکبیر ہو، لوگ امام کو دیکھ لیں تو کس وقت کھڑے ہوں؟

۶۰۷ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے کہا یحییٰ بن ابی کثیر نے مجھے لکھ کر بھیجا انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے روایت کی انہوں نے اپنے باپ ابو قتادہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو جب تک

(بقیہ صفحہ سابقہ) وہ سب پر مقدم ہے تابعی ہو یا صحابی کسی کا قول حدیث کے خلاف مقبول نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیوں آپ نے یہ لفظ فرمایا جتنی نماز جاتی رہی مگر ایسا کہنا مکروہ ہوتا تو آپ کبھی نہ فرماتے ۱۲ منہ [۲] نسخہ مطبوعہ مصر میں باب کے بعد اتنی عبارت زائد ہے لایسعیٰ الی الصلوٰۃ ولیأت بالسکینۃ والوقار یعنی نماز کے لیے دوڑے نہیں اطمینان اور سہولت سے آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۱۲ منہ [۳] زہری نے اس حدیث کو دو شخصوں سے سنا ایک سعید بن مسیب سے دوسرے ابو سلمہ سے دونوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا ۱۲ منہ

فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ۔

مجھ کو (نکلتے) نہ دیکھو کھڑے نہ ہو[۱]

بَابٌ ۴۱۳ لَا يَقُوْمُ إِلَى الصَّلٰوةِ مُسْتَعْجِلًا وَّلْيَقُمْ إِلَيْهَا بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ۔

باب نماز کے لیے جلدی سے نہ اٹھے بلکہ اطمینان اور سہولت کے ساتھ اُٹھے۔

۶۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ ابوقتادہ حارث بن ربعی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو تم اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھ کو نہ دیکھو اور آہستگی لازم کرو شیبان کے ساتھ اس حدیث کو یحییٰ سے علی بن مبارک نے بھی[۲] روایت کیا۔

بَابٌ ۴۱۴ هَلْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ لِعِلَّةٍ۔

باب کوئی ضرورت ہو تو اذان یا اقامت کے بعد مسجد سے نکل سکتا ہے۔

۶۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَقَدْ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوْفُ حَتّٰى إِذَا قَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ انْتَظَرْنَا أَنْ يُّكَبِّرَ انْصَرَفَ قَالَ عَلٰى مَكَانِكُمْ فَمَكَثْنَا عَلٰى هَيْئَتِنَا حَتّٰى خَرَجَ إِلَيْنَا يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً وَّقَدِ اغْتَسَلَ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حجرے سے باہر) برآمد ہوئے (نماز پڑھانے کو) اور نماز کی تکبیر ہو گئی تھی صفیں برابر ہو چکی تھیں جب آپ اپنی نماز کی جگہ پر کھڑے ہوئے ہم انتظار کر رہے تھے کہ اب تکبیر کہتے ہیں تو آپ لوٹے اور فرمایا تم اس جگہ ٹھیرے رہو ہم اُسی حال میں ٹھیرے رہے یہاں تک کہ آپ نکلے آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا آپ نے غسل کیا تھا[۳]

---

[۱] اس مسئلے میں کئی قول ہیں شافعی کہتے ہیں تکبیر ختم ہوئے بعد مقتدیوں کو اٹھنا چاہیئے امام مالک کہتے ہیں تکبیر شروع ہوتے ہی ابوحنیفہ کہتے ہیں جب موذن حی علی الصلوٰۃ کہے اور جب موذن قد قامت الصلوٰۃ کہے تو امام نماز شروع کر دے اللہ اکبر کہے ہمارے امام احمد بن حنبل یہ فرماتے ہیں کہ حی علی الصلوٰۃ پر اُٹھے امام بخاری نے باب کی حدیث لا کر یہ اشارہ کیا کہ جب امام مسجد نہ ہو تو جب تک امام کو نہ دیکھ لیں کھڑے نہ ہوں ۱۲ منہ [۲] علی بن مبارک کی روایت کو خود امام بخاریؒ نے کتاب الجمعہ میں نکالا ۱۲ منہ [۳] اور صحیح مسلم میں جو ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ ایک شخص اذان کے بعد مسجد سے نکل گیا انہوں نے کہا اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو یہ محمول ہے اس حالت پر جب بے ضرورت ایسا کرے ۱۲ منہ [۴] معلوم ہوا کہ آپ کو جنابت ہوئی تھی اور خیال نہ رہا تھا غسل کیے نماز کے لیے نکل آئے جب نماز شروع کرنے ہی کو تھے اس وقت یاد آیا یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ اذان (باقی برصفحہ آئندہ)

بَابٌ ۴۱۵ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ مَكَانَكُمْ حَتّٰى يَرْجِعَ انْتَظَرُوْهُ -

باب اگر مقتدیوں سے کہے یہیں ٹھہرے رہو جب تک میں لوٹ کر آؤں تو اس کا انتظار کریں

۶۱۰ - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَسَوَّى النَّاسُ صُفُوْفَهُمْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ قَالَ عَلٰى مَكَانِكُمْ فَرَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ مَاءً فَصَلّٰى بِهِمْ -

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے کہا ہم سے اوزاعی نے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا نماز کی تکبیر ہوئی لوگوں نے صفیں برابر کر لیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حجرہ شریف سے) باہر نکلے (امامت کے لیے) آگے بڑھ گئے آپ جنب تھے (لیکن خیال نہ رہا) پھر (یاد آیا تو) فرمایا یہیں ٹھہرے رہو اور لوٹ گئے غسل کیا پھر باہر نکلے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا لوگوں کو نماز پڑھائی[1]

بَابٌ ۴۱۶ قَوْلِ الرَّجُلِ مَا صَلَّيْنَا -

باب آدمی یوں کہے کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔

۶۱۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ اَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كِدْتُّ اَنْ اُصَلِّيَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا اَفْطَرَ الصَّائِمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے کہا میں نے ابو سلمہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم کو جابر بن عبداللہ انصاری صحابیؓ نے خبر دی کہ خندق کے دن حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ قسم خدا کی میں تو عصر کی نماز اس وقت تک نہ پڑھ سکا کہ سورج ڈوبنے کو ہی تھا یہ حضرت عمرؓ نے اس وقت کہا جب روزہ کے افطار کا وقت آ چکا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (خیر تم نے تو اخیر وقت پڑھ بھی لی) قسم خدا کی میں نے تو

بقیہ صفحہ سابقہ یا اقامت ہو جانے کے بعد بھی آدمی کسی ضرورت سے بغیر نماز پڑھے مسجد سے نکل سکتا ہے۔ حواشی صفحہ ہذا [1] بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے قیل لابی عبداللہ ای البخاری ان بدا لاحدنا مثل ہذا یفعل کما یفعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فای شیء یصنع فقیل ینتظر ونہ قیاما او قعودا قال ان کان قبل التکبیر للاحرام فلا باس ان یقعد وان کان بعد التکبیر انتظروہ حال کونہم قیاما ترجمہ یہ ہے لوگوں نے امام بخاری سے کہا اگر ہم میں سے کسی کو ایسا اتفاق ہو تو وہ کیا کرے انہوں نے کہا جیسا آنحضرتؐ نے کیا ویسا ہی کرے لوگوں نے کہا تو مقتدی امام کا انتظار کھڑے رہ کر کریں یا بیٹھ جائیں انہوں نے کہا اگر تکبیر تحریمہ ہو چکی ہے تو کھڑے کھڑے انتظار کرتے رہیں ورنہ بیٹھ جانے میں کوئی قباحت نہیں ہے ۱۲ منہ [2] یہ باب لا کر امام بخاری نے ابراہیم نخعی کا رد کیا انہوں نے یوں کہنا مکروہ جانا ہے کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی حافظ نے کہا ابراہیم نے یہ کہنا اس شخص کے لیے مکروہ رکھا جو نماز کا انتظار کر رہا ہو کیونکہ وہ گویا نماز ہی میں ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُطْحَانَ وَاَنَا مَعَهٗ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ

ابھی تک عصر کی نماز نہیں پڑھی اس کے بعد آپ بطحان[1] میں اترے میں بھی آپ کے ساتھ تھا آپ نے وضو کیا پھر عصر کی نماز پڑھی سورج ڈوب گیا تھا پھر اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

بَاب ۴۱۷ اَلْاِمَامُ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْاِقَامَةِ۔

باب اگر امام کو تکبیر ہو جانے کے بعد کوئی ضرورت پیش آئے۔

۶۱۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ هُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِيْ رَجُلًا فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ۔

ہم سے ابو معمر عبداللہ بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا نماز کی تکبیر ہوئی (یعنی عشا کی) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشے میں ایک شخص سے چپکے چپکے کان میں باتیں کرتے رہے نماز نہیں شروع کی یہاں تک کہ لوگ سو گئے[2]

بَاب ۴۱۸ اَلْكَلَامِ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ

باب تکبیر ہوتے وقت کسی سے باتیں کرنا

۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَاَلْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَعَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَحَبَسَهٗ بَعْدَ مَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ۔

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے حمید طویل نے کہا میں نے ثابت بنانی سے پوچھا (اگر) کوئی شخص نماز کی تکبیر ہوتے بغیر کسی سے باتیں کرے تو کیسا انہوں نے انس بن مالک کی حدیث مجھ کو سنائی کہ (آنحضرت صلعم کے وقت میں) نماز کی تکبیر ہوئی آپ کے سامنے ایک شخص آیا اس نے تکبیر کے بعد آپ کو (دیر تک باتوں میں) روک لیا۔

بَاب ۴۱۹ وُجُوْبِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ۔

باب جماعت سے نماز پڑھنا فرض ہے

وَقَالَ الْحَسَنُ اِنْ مَنَعَتْهُ اُمُّهٗ عَنِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ شَفَقَةً لَمْ يُطِعْهَا۔

اور امام حسن بصری نے کہا اگر کسی شخص کی ماں اس کو محبت کی راہ سے عشا کی نماز میں جانے سے روکے تو اس کا کہنا نہ مانے[3]

---

[1] بطحان ایک وادی کا نام ہے مدینہ طیبہ میں ۱۲ منہ [2] سونے سے مراد اونگنا ہے جیسے ابن حبان اور اسحاق بن راہویہ نے روایت کیا کہ بعضے لوگ اونگھنے لگے ۱۲ منہ [3] کیوں کہ جماعت خود فرض ہے اور ماں کی اطاعت فرض کے ترک میں نہیں کرنا چاہئے ہمارے امام احمد بن حنبل اور ابو ثور اور ابن خذیمہ اور ایک جماعت اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ جماعت فرض عین ہے بلکہ بعضوں نے یہاں تک کہا ہے کہ نماز کی صحت کی شرط ہے اور شافعی کا ایک قول یہ ہے کہ جماعت فرض کفایہ ہے باقی علماء کے نزدیک وہ سنت مؤکدہ ہے ۱۲ منہ

۶۱۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ لِيُحْطَبَ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس (خدا) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے یہ ارادہ کیا حکم دوں لکڑیاں جمع کی جائیں پھر نماز کا حکم دوں اس کی اذان دی جائے پھر ایک شخص سے کہہ دوں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں ان کو پیچھے چھوڑ کر ان لوگوں کے پاس جاؤں (جو جماعت میں حاضر نہیں ہوئے ان کے گھر جلا دوں[1] قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ان لوگوں میں سے جو جماعت میں نہیں آتے کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کو گوشت کی ایک موٹی ہڈی ملے گی یا اچھے دو کھر ملیں گے تو عشاء کی جماعت میں ضرور آئے۔

۴۲۰ - بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ۔

وَكَانَ الْأَسْوَدُ إِذَا فَاتَتْهُ الْجَمَاعَةُ ذَهَبَ إِلَى مَسْجِدٍ آخَرَ وَجَاءَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ وَصَلَّى جَمَاعَةً۔

باب جماعت سے نماز پڑھنے کی فضیلت

اور اسود بن یزید نخعی کو جب (ایک مسجد میں) جماعت نہ ملتی تو وہ دوسری مسجد کو جاتے[2] اور انس بن مالکؓ ایک مسجد میں آئے جہاں نماز ہو چکی تھی انہوں نے پھر اذان دی اور تکبیر کہی اور جماعت سے نماز پڑھی[3]

۶۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے شخص کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

۶۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے

[1] اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ جماعت فرض ہے اگر فرض نہ ہوتی تو جماعت میں حاضر نہ ہونے والوں کے گھر جلا دینے کا آپ کیوں قصد فرماتے اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مجرم کو مالی سزا بھی دینا درست ہے مالکیہ کا بھی یہی مذہب ہے اور حنفیہ جو مالی سزا درست نہیں جانتے ان کا قول بلادلیل ہے ۱۲ منہ [2] وہاں جا کر جماعت سے نماز پڑھتے اس اثر کو ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں وصل کیا باسناد صحیح ۱۲ منہ [3] اس کو ابن ابی یعلی نے اپنی مسند میں وصل کیا بیہقی کی روایت میں ہے کہ اس وقت انسؓ کے ساتھ بیس جوانوں کے قریب تھے ۱۲ منہ

حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔

۶۱۷ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَفِيْ سُوْقِهٖ خَمْسَةً وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَّذٰلِكَ اَنَّهُ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ۔

لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن عبداللہ بن ہاد نے انہوں نے عبداللہ بن خباب سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جماعت کی نماز اکیلے شخص کی نماز پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے[1]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے سلیمان بن مہران اعمش نے کہا میں نے ابوصالح ذکوان سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت سے آدمی کا نماز پڑھنا گھر میں یا بازار میں پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ ثواب رکھتا ہے[2] اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی جب اچھی طرح وضو کر کے مسجد جانے کے لیے نکلتا ہے۔ اور صرف نماز ہی کی نیت سے نکلتا ہے تو جو قدم اٹھاتا ہے ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے پھر جب وہ مسجد میں پہنچ کر نماز پڑھتا ہے تو جب تک اپنی نماز کی جگہ میں رہتا ہے فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں یا اللہ اس پر اپنی رحمت اتار اس پر رحم کر اور تم میں کوئی جب تک نماز کا انتظار کرتا رہے گویا وہ نماز میں ہی ہے۔

بَابٌ ۳۱ فَضْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فِيْ جَمَاعَةٍ

۶۱۸ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَفْضُلُ

باب صبح کی نماز جماعت سے پڑھنے کی فضیلت

ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید ابن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جماعت کی نماز تم میں سے

---

[1] یہ اگلی روایت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ جب ستائیس درجہ زیادہ فضیلت ہوئی تو پچیس درجے ضرور فضیلت ہوگی ۱۲ منہ [2] ابن دقیق العید نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنا گھر میں اور بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ ثواب رکھتا ہے گو گھر میں یا بازار میں جماعت سے پڑھے حافظ نے کہا میں سمجھتا ہوں بازار اور گھر میں نماز پڑھنے سے اکیلے وہاں نماز پڑھنا مراد ہے ۱۲ منہ

صَلوٰةُ الْجَمِيْعِ صَلوٰةَ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا وَّتَجْتَمِعُ مَلٰٓئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةُ النَّهَارِ فِيْ صَلوٰةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا قَالَ شُعَيْبٌ وَّحَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَفْضُلُهَا بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ الدَّرْدَآءِ تَقُوْلُ دَخَلَ عَلَيَّ اَبُوالدَّرْدَآءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَآ اَغْضَبَكَ قَالَ وَاللّٰهِ مَآ اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اِلَّآ اَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ جَمِيْعًا۔

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِي الصَّلوٰةِ اَبْعَدُهُمْ فَاَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَّالَّذِيْ يَنْتَظِرُ الصَّلوٰةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا

کسی کے اکیلے نماز سے پچیس حصے زیادہ ثواب رکھتی ہے اور صبح کی نماز کے وقت رات اور دن کے (چوکیدار) فرشتے اکٹھا ہو جاتے ہیں پھر ابو ہریرہؓ کہتے تھے اگر تمہارا جی چاہے تو (سورہ بنی اسرائیل کی یہ) آیت پڑھو فجر کے قرآن پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں[1] شعیب[2] جو اس حدیث کا راوی ہے اس نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس درجے فضیلت رکھتی ہے۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے کہا میں نے سالم بن ابی الجعد سے سنا انہوں نے کہا میں نے ام درداء سے وہ کہتی تھی ابو الدرداء (صحابی) میرے پاس آئے وہ غصے میں تھے میں نے پوچھا کیوں غصے میں ہو انہوں نے کہا قسم خدا کی میں دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کا کوئی کام باقی نہیں رہا بس یہی رہ گیا ہے کہ لوگ مل کر نماز پڑھ لیتے ہیں[3]

ہم سے محمد بن علاء بن کریب ہمدانی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ حماد بن اسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابو بردہ عامر سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ نماز کا ثواب اس کو ملتا ہے جو (مسجد تک) دور سے چل کر آتا ہے پھر جو اس کے بعد سب سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے (اسی طرح)[4]

[1] اس سے یہ نکلا کہ صبح کی نماز میں جماعت کا اور زیادہ خیال رکھنا چاہئے کیونکہ وہ فرشتوں کے اجتماع کا وقت ہے اور صبح کی جماعت اور نمازوں کی جماعت سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے اور باب کا یہی مطلب ہے ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا یہ تعلیق نہیں ہے جیسے کرمانی نے گمان کیا بلکہ شعیب تک وہی اسناد ہے جو شروع حدیث میں گزرا ۱۲ منہ [3] یعنی ایک جماعت باقی ہے افسوس ہے ہمارے زمانے میں لوگوں نے جماعت کا بھی خیال چھوڑ دیا پانچوں وقت مسجد میں آنا اور جماعت سے نماز پڑھنا یہ بڑی بات ہے آٹھویں دن جمعہ کو بھی مسجد نہیں آتے اس پر اسلام کا دعویٰ اور مسلمانوں کے خیر خواہ بننے کا جوش یہ عجب تماشا ہے ۱۲ منہ [4] اس حدیث کی مناسبت باب سے یوں نکلتی ہے کہ جب دور سے آنے والے کو زیادہ ثواب ہوا اس وجہ سے کہ اس کو مشقت زیادہ ہوتی ہے تو صبح کی جماعت کا بھی زیادہ ثواب ہو گا کیونکہ صبح سویرے جماعت میں حاضر ہونا نفس پر بہت شاق ہوتا ہے ۱۲ منہ

مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ۔

بَابٌ ۴۲۲ فَضْلِ التَّهْجِيرِ إِلَى الظُّهْرِ۔

۲۱ - حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ ثُمَّ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

بَابٌ ۴۲۳ احْتِسَابِ الْآثَارِ۔

(درجہ بدرجہ[1]) اور جو شخص امام کے ساتھ نماز پڑھنے کا منتظر رہتا ہے اس کو زیادہ ثواب ہے اس سے جو (انتظار نہ کرے[2]) نماز پڑھ کر سو رہے

باب ظہر کی نماز کے لیے سویرے جانے کی فضیلت

مجھ سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے سمی سے جو ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے غلام تھے انہوں نے ابو صالح ذکوان سے جو گھی بیچتے تھے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا ایک مرتبہ ایک شخص رستے میں جا رہا تھا اس نے رستے پر کانٹوں کی ٹہنی دیکھی اس کو سرکا دیا[3] اللہ کو اس کا یہ کام پسند آیا اور بخش دیا پھر آپ نے فرمایا شہید پانچ ہیں جو طاعون سے مرے (وبا سے) اور جو پیٹ کے عارضے سے اور جو ڈوب جائے اور جو دب کر (مکان گر کر) مرے اور جو اللہ کی راہ میں مارا جائے[4] اور .... آپ نے فرمایا اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے جو ثواب اذان اور پہلی صف میں ہے پھر قرعہ ڈالے بغیر ان کو نہ پا سکیں تو ان کے لیے قرعہ ڈالیں اور اگر ان کو معلوم ہو جائے ظہر کی نماز کے لیے سویرے جانے میں کیا ثواب ہے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھیں اور اگر ان کو معلوم ہو جائے عشاء اور صبح کی جماعت میں آنے کا کیا ثواب ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے ان میں آئیں[5]

باب نیک کام میں ہر قدم پر ثواب ملنا[6]

[1] یعنی سب سے زیادہ ثواب اس کو ہے جس کا مکان مسجد سے سب سے زیادہ دور ہے پھر اس کے بعد اس کو جو اور لوگوں سے زیادہ دور ہے لیکن پہلے شخص کی بہ نسبت مسجد سے قریب ہے اسی طرح درجہ بدرجہ ۱۲ منہ [2] انتظار نہ کرے یعنی اکیلے نماز پڑھ لے یا امام کے ساتھ پڑھے مگر انتظار کی تکلیف نہ اٹھائے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ چھوٹی جماعت میں نماز پڑھ لے بڑی جماعت کا انتظار نہ کرے اور اس سے معلوم ہوا کہ جماعتوں جماعتوں میں بھی فرق ہے بڑی جماعت کا ثواب چھوٹی جماعت سے زیادہ ہے ۱۲ منہ [3] اس خیال سے کہ کسی کے پاؤں میں نہ چبھے معلوم ہوا کہ مخلوق خدا کو آرام دینا اور ان کی تکلیف دور کرنا کتنا بڑا ثواب ہے تمام شریعتوں میں اس سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں ہے حافظ صاحب فرماتے ہیں؎ مباش در پئے آزار و ہرچہ خواہی کن - کہ در شریعتِ ما غیر ازیں گناہے نیست ۱۲ منہ [4] سب سے بڑھ کر یہی پانچواں شخص شہید ہے اسکو نہ غسل دیں نہ اس پر نماز پڑھیں یوں ہی دفن کر دیں اور پہلے کے چار شخصوں کو شہادت صغریٰ کا درجہ ملے گا پر ان کو غسل دیں گے ان پر نماز پڑھیں گے ایک روایت میں یہ زیادہ ہے اور جو ذات الجنب کے عارضے سے مرے اور جو آگ میں جل جائے اور جو عورت زچگی میں مرے اور جس کو درندے کھا جائیں اور جو نوالہ یا پانی گلے میں اٹک کر (باقی بر صفحہ آئندہ)

۶۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي سَلِمَةَ أَلَا تَحْتَسِبُوْنَ آثَارَكُمْ وَزَادَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ بَنِي سَلِمَةَ أَرَادُوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوْا عَنْ مَنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُوْا قَرِيْبًا مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّعْرُوا الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ أَلَا تَحْتَسِبُوْنَ آثَارَكُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ خُطَاهُمْ آثَارُ الْمَشْيِ فِي الْأَرْضِ بِأَرْجُلِهِمْ -

ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے کہا مجھ سے حمید طویل نے انہوں نے انس بن مالکؓ (صحابی) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی سلمہ والو کیا تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے اور سعید بن ابی مریم نے ہم سے بیان کیا کہا مجھ سے یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا مجھ سے حمید طویل نے بیان کیا کہا مجھ سے انسؓ نے کہ بنی سلمہ والوں نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے مکان (جو مسجد سے دور تھے) چھوڑ دیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آ رہیں (تاکہ نماز کے لیے آنے میں آسانی ہو) لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ کا اجاڑ دینا بُرا معلوم ہوا آپ نے فرمایا تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے مجاہد نے کہا (سورہ یٰسین میں) و آثار ہم سے قدم مراد ہیں یعنی زمین پہ پاؤں سے چلنے کے نشان[۱]

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ

باب عشاء کی نماز جماعت سے پڑھنے کی فضیلت

۶۲۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلٰوةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَّؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِّنْ نَّارٍ فَأُحَرِّقَ عَلٰى مَنْ لَّا يَخْرُجُ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابو صالح ذکوان نے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافقوں پر کوئی نماز صبح اور عشاء کی نماز سے زیادہ بھاری نہیں ہے اور اگر لوگ جانتے جو ثواب ان نمازوں میں ہے (اور چل نہ سکتے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ان کے لیے آتے اور میں نے یہ ارادہ کیا کہ موذن سے کہوں وہ تکبیر کہے اور ایک شخص کو امام بنا دوں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں آگ کی چنگاریاں لے کر ان لوگوں کو جلا دوں

(بقیہ صفحہ سابقہ) مرے اور جو سفر میں مرے اور غربت میں ۱۲ منہ ۵ اس حدیث کا ایک ٹکڑا اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ ۶ جب مسجد کو جاتے ہوئے امام بخاری نے یہاں مسجد کی قید نہیں لگائی اس لیے کہ ہر نیک کام میں قدموں پر ثواب ملے گا اس کا حکم عام کے لیے جانے کا سا ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] بنی سلمہ انصار کی ایک شاخ تھی جو مدینہ میں مسجد نبوی سے دور رہا کرتے تھے ۱۲ منہ [۲] امام بخاری نے مجاہد کا یہ قول لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ سورہ یٰس کی یہ آیت انا نحن نحیی الموتیٰ ونکتب ما قدموا وآثارہم انہی لوگوں کے باب میں اتری مگر یہ سورت مکی ہے اور بنی سلمہ کا قصہ مدینہ میں ہوا مجاہد کے اس قول کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ

إِلَى الصَّلٰوةِ بَعْدُ۔

جو ابھی تک نماز کے لیے نہیں نکلے[1]

بَابٌ ۴۲۵ اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ۔

باب دو یا زیادہ آدمیوں سے جماعت ہو سکتی ہے

۴۲۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَأَذِّنَا وَأَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے ابو قلابہ عبداللہ بن زید سے انہوں نے مالک بن حویرث سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب نماز کا وقت آئے تو تم دونوں اذان دو تکبیر کہو پھر جو بڑا ہے وہ امام بنے[2]

بَابٌ ۴۲۶ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ۔

باب جو شخص نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھا ہے اس کا بیان اور مسجدوں کی فضیلت

۴۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلٰى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلٰوةُ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے سنا انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی جب تک اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہے تو فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے یوں کہتے رہتے ہیں یا اللہ اس کو بخش دے یا اللہ اس پر رحم کر اور تم میں سے کوئی جب تک نماز کے لیے رکا رہے تو وہ گویا نماز ہی میں ہے بشرطیکہ اس کو اپنے گھر لوٹ جانے سے نماز کے سوا اور کوئی چیز نہ روکتی ہو۔

۴۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سات آدمیوں کو

[1] اس حدیث سے امام بخاریؒ نے یہ نکالا کہ عشاء اور صبح کی جماعت اور نمازوں کی جماعت سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے اور شریعت میں ان دو نمازوں کی جماعت کا بڑا اہتمام ہے جب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جلا دینے کے قصد کیا جو ان میں شریک نہ ہوں اور باب کا یہی مطلب ہے ۱۲ منہ

[2] تو دو آدمیوں میں اپنے جماعت کا حکم فرمایا یعنی ایک امامت کا حکم دیا تو دوسرا مقتدی بنے گا اس سے یہ نکل آیا کہ دو آدمیوں کی جماعت ہو سکتی ہے اور یہی ترجمہ باب ہے اور ترجمہ باب خود ایک حدیث ہے جس کو ابن ماجہ اور بغوی اور بیہقی اور طبرانی وغیرہم نے نکالا مگر وہ حدیث ضعیف تھی اس لیے امام بخاری باسناد اس کو نہ لا سکے اور اس صحیح حدیث سے اشارہ مطلب نکالا ۱۲ منہ

سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ إِخْفَاءً حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ -

اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اپنے سائے میں رکھے گا[1] جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کہیں سایہ نہ ملے گا ایک تو انصاف کرنے والا حاکم دوسرے وہ جوان جو جوانی کی امنگ سے خدا کی عبادت میں رہا تیسرے وہ جس کا دل مسجد میں لگا ہے[2] چوتھے وہ آدمی جنہوں نے اللہ کے لیے دوستی رکھی زندگی بھر دوست رہے اور دوستی ہی پر مرے پانچویں وہ مرد جس کو ایک مرتبہ والی خوبصورت عورت نے (برے کام کے لیے) بلایا اس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں چھٹے وہ مرد جس نے اللہ کی راہ میں ایسا چھپا کر صدقہ دیا کہ داہنے ہاتھ سے جو دیا بائیں ہاتھ تک کو اس کی خبر نہ ہوئی ساتویں وہ مرد جس نے اکیلے میں اللہ کو یاد کیا اس کی آنکھیں بہ نکلیں (رو دیا)

۶۲۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا فَقَالَ نَعَمْ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ بَعْدَ مَا صَلَّى فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوا وَلَمْ تَزَالُوا فِي صَلٰوةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوهَا قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے کہا انسؓ بن مالک سے لوگوں نے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی ہے انہوں نے کہا ہاں ایک بار آدھی رات آپ نے عشاء کی نماز میں دیر کی پھر (باہر برآمد ہوئے) نماز پڑھا کر ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا لوگ تو نماز پڑھ چکے اور سو بھی رہے جب سے نماز کا انتظار کرتے رہے انسؓ نے کہا جیسے میں آپ کی انگوٹھی کی چمک (اس وقت) دیکھ رہا ہوں -

بَابُ ۴۲۲ فَضْلِ مَنْ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَنْ رَاحَ -

باب مسجد میں صبح اور شام جانے کی فضیلت

۶۲۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون واسطی نے کہا ہم کو محمد بن مطرف مدنی نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے

[1] یعنی اپنے عرش کے سائے میں ۱۲ منہ [2] ایک نماز پڑھ کر مسجد سے آتا ہے تو دوسری نماز کے لیے پھر مسجد میں جانے کا خیال لگا ہے یہیں سے باب کا ترجمہ نکلتا ہے ۱۲ منہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ۔

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی صبح اور شام مسجد کو (نماز کے لیے) جایا کرے وہ جب صبح یا شام کو جائے گا اللہ تعالیٰ بہشت میں اس کی مہمانی کا سامان کرے گا۔

باب ۴۲۸ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ۔

باب جب نماز کی تکبیر ہونے لگے تو فرض نماز کے سوا اور کوئی نماز نہیں (پڑھ سکتا)۔

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ مَالِكُ بْنُ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاثَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلصُّبْحَ أَرْبَعًا آلصُّبْحَ أَرْبَعًا تَابَعَهُ غُنْدَرٌ وَمُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ فِي مَالِكٍ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سعد بن ابراہیم سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے عبداللہ بن مالک ابن بحینہ (صحابی) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص (خود عبداللہ بن مالک) پر سے گزرے دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن بشر نے بیان کیا کہا ہم سے بہز بن اسد نے کہا مجھ کو شعبہ نے خبر دی کہا مجھ کو سعد بن ابراہیم نے کہا میں نے حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب سے سنا کہا میں نے ازد (قبیلے کے) ایک شخص سے جس کا نام مالک بن بحینہ تھا سنا[۱] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا وہ دو رکعتیں (فجر کی سنت کی) پڑھ رہا تھا ادھر تکبیر ہو رہی تھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگ اس کے گرد ہوئے (سبھوں نے اس کو گھیر لیا) آنحضرت صلی علیہ وسلم نے[۲] اس سے فرمایا ارے کیا صبح کی چار رکعتیں پڑھتا ہے صبح کی چار رکعتیں[۳] بہز بن اسد کے ساتھ اس حدیث کو غندر اور معاذ نے بھی شعبہ سے روایت کیا اور مالک بن بحینہ نے کہا اور ابن اسحاق نے

---

۵۱ یعنی جس کی تکبیر ہو رہی ہے یہ ترجمہ باب خود ایک حدیث ہے جس کو امام مسلم اور سنن والوں نے نکالا مسلم بن خالد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ فجر کی سنتیں بھی نہ پڑھے اور حنفیہ نے اس صریح حدیث کے برخلاف فجر کی سنتوں کا اس وقت پڑھنا جائز رکھا ہے ۱۲ منہ ۵۲ یہ شعبہ کی غلطی ہے کہ صحیح عبداللہ بن مالک ابن بحینہ ہے وہی صحابی ہیں اور انہی سے حدیث کی روایت کی گئی ہے نہ اُن کے باپ مالک سے ۱۲ منہ ۵۳ ہمارے امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ جب فرض کی تکبیر شروع ہو جائے تو پھر کوئی نماز نہ پڑھے نہ فجر کی سنتیں نہ اور کوئی سنت یا فرض بس اُسی فرض میں شریک ہو جائے جس کی تکبیر ہو رہی ہے اور بیہقی کی روایت میں جو یہ مذکور ہے الا رکعتی الفجر اور حنفیہ نے اس سے دلیل لی ہے وہ صحیح نہیں ہے اُس کی سند میں حجاج بن نصیر متروک اور عبداللہ ابن کثیر مردود ہے اہل حدیث کا یہ بھی قول ہے کہ اگر کوئی فجر کی سنتیں شروع کر چکا ہو اور فرض کی تکبیر ہو تو سلعت کو توڑ دے اور فرض میں شریک ہو جائے ۱۲ منہ

سَعْدٍ عَنْ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَقَالَ حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا سَعْدٌ عَنْ حَفْصٍ عَنْ مَالِكٍ۔

بَابُ ٢٩ حَدِّ الْمَرِيْضِ اَنْ يَّشْهَدَ الْجَمَاعَةَ

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْاَسْوَدُ كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ فَذَكَرْنَا الْمُوَاظَبَةَ عَلَى الصَّلٰوةِ وَالتَّعْظِيْمَ لَهَا قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاُذِّنَ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَاَعَادَ فَاَعَادُوْا لَهٗ فَاَعَادَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَخَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّيْ فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رِجْلَيْهِ تَخُطَّانِ الْاَرْضَ مِنَ الْوَجَعِ فَاَرَادَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ يَّتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس حدیث کو سعد سے روایت کیا انہوں نے حفص سے انہوں نے عبداللہ بن بحینہ سے اور حماد بن ابی سلمہ نے کہا مجھ کو سعد نے خبر دی انہوں نے حفص سے انہوں نے مالک بن بحینہ سے۔

باب بیمار کو کس حد تک جماعت میں آنا چاہیے[1]

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ حفص نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے کہا اسود بن یزید نخعی نے کہا ہم حضرت عائشہؓ صدیقہ کے پاس (بیٹھے) تھے ہم نے نماز ہمیشہ پڑھنے کا اور نماز بڑی عبادت ہونے کا ذکر کیا انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بیماری ہوئی جس میں آپ نے وفات فرمائی اور نماز کا وقت آیا اذان ہوئی تو آپ نے حکم دیا ابوبکرؓ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں آپ سے عرض کیا گیا (حضرت عائشہ نے عرض کیا) کہ ابوبکرؓ دل کے کچے ہیں وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رنج کے مارے رو دیں گے) لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکیں گے آپ نے پھر وہی حکم دیا پھر وہی عرض کیا گیا پھر تیسری بار آپ نے وہی حکم دیا اور (اپنی بی بیوں سے) فرمایا تم تو یوسف پیغمبر کے ساتھ والیاں ہو[2] ابوبکرؓ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں آخر ابوبکرؓ نماز پڑھانے کے لیے نکلے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذرا اپنا مزاج ہلکا پایا آپ باہر برآمد ہوئے دو آدمیوں[3] پر ٹیکا دیے ہوئے حضرت عائشہؓ نے کہا گویا میں آپ کے دونوں پاؤں دیکھ رہی ہوں وہ بیماری سے زمین پر لکیر کرتے جاتے تھے ابوبکرؓ نے

---

[1] یعنی کس قدر بیماری سے جماعت میں آنا معاف ہو جاتا ہے اور کس قدر بیماری میں آنا بہتر ہے باب کی حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجودیکہ سخت بیمار تھے مگر دو آدمیوں پر ٹیکا دیے ہوئے جماعت میں تشریف لائے تو خفیف بیماری سے جماعت معاف نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ

[2] یعنی زلیخا کی طرح تم بھی ہو کہ دل میں کچھ ہے ظاہر میں بہانہ کچھ کرتی ہو زلیخا نے عورتوں کو دعوت کے بہانے سے بلایا تھا اور دلی مطلب یہ تھا کہ وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن وجمال کو دیکھیں اور زلیخا کو اُن کی عشق محبت میں معذور رکھیں یہاں بھی حضرت عائشہؓ نے تو ظاہر میں تو یہ بیان کیا کہ ابوبکرؓ نرم دل ہیں وہ امامت نہ کر سکیں گے اور مطلب یہ تھا کہ اگر آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم اس بیماری سے اچھے نہ ہوئے اور گذر گئے تو ہمیشہ کے لیے لوگ ابوبکرؓ کو نحس قدم سمجھیں گے ان سے نفرت کرنے لگینگے ۱۲ منہ

[3] حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ پر یا اسامہ اور فضل بن عباسؓ پر ۱۲ منہ

اِنَّ مَكَانَكَ ثُمَّ اُتِيَ بِهِ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِهِ فَقِيْلَ لِلْاَعْمَشِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِصَلٰوتِهِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ بِرَاْسِهِ نَعَمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بَعْضَهٗ وَزَادَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّيْ قَائِمًا۔

یہ دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اشارہ کیا اپنی جگہ رہو پھر لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر آئے آپ ابوبکرؓ کے بازو بیٹھ گئے جب اعمش نے یہ حدیث بیان کی تو لوگوں نے ان سے کہا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے اور ابوبکرؓ آپ کی پیروی (اقتداء) کرتے تھے اور لوگ ابوبکرؓ کی پیروی (اقتداء) اعمش نے سر ہلا کر بتلایا ہاں[1] اس حدیث کا ایک ٹکڑا ابو داؤد طیالسی نے شعبہ سے روایت کیا انہوں نے اعمش سے[2] اور ابو معاویہ نے اس روایت میں بڑھایا کہ آنحضرتؐ ابوبکرؓ کی بائیں طرف بیٹھے تو ابوبکرؓ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے[3]۔

۶۳۱ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهٗ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهٗ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَهٗ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْاَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَّا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِيْ وَهَلْ تَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہو گئی تو آپ نے اپنی بی بیوں سے اجازت لی کہ بیماری میں آپ میرے گھر میں رہیں انہوں نے اجازت دی آپ دو آدمیوں پر ٹیکا دیے ہوئے نکلے آپ کے پاؤں زمین پر لکیر کر رہے تھے اور آپ عباسؓ اور ایک اور آدمی کے بیچ میں تھے عبید اللہ (راوی) نے کہا میں نے یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی عبد اللہ بن عباسؓ سے بیان کی انہوں نے کہا تو جانتا ہے وہ دوسرا آدمی کون تھا جس کا نام حضرت عائشہؓ نے نہیں لیا میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا وہ دوسرے آدمی حضرت علیؓ تھے۔

بَابُ ۴۳ الرُّخْصَةِ فِي الْمَطَرِ وَالْعِلَّةِ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ رَحْلِهٖ

باب بارش یا اور کسی عذر سے گھر میں نماز پڑھ لینے کی اجازت

[1] یہ اعمش کا قول منقطع نہیں ہے ابو معاویہ اور موسیٰ بن ابی عائشہؓ نے اس کو سند کے ساتھ حضرت عائشہؓ تک وصل کیا ۱۲ منہ اس حدیث کی بحث ان شاء اللہ آگے آئیگی ۱۲ منہ [2] اسکو بزار نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا گو اس روایت میں یوں ہے مگر دوسری روایتوں میں یہ آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کی اقتدا کی اور امام ابوبکر تھے اور امام احمد اور اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر پڑھیں جیسے صحیح قولی حدیث میں وارد ہے اور یہ فعلی روایت جس میں اختلاف بھی ہے اس کی معارض نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ

۶۳۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ -

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے ایک سردی اور آندھی کی رات میں اذان دی پھر (یوں پکار کر کہہ دیا لوگو اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو اس کے بعد یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردی اور بارش کی رات میں مؤذن کو یہ حکم دیتے وہ (پکار کر) کہہ دے لوگو اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو[۵۱]

۶۳۳ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهٗ وَهُوَ اَعْمٰى وَاَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا تَكُوْنُ الظُّلْمَةُ وَالسَّيْلُ وَاَنَا رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا اَتَّخِذُهٗ مُصَلًّى فَجَاءَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ فَاَشَارَ اِلٰى مَكَانٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے محمود بن ربیع انصاری سے انہوں نے کہا کہ عتبان بن مالک انصاری اپنی قوم والوں کی امامت کیا کرتے تھے اور اندھے تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کبھی اندھیرا ہوتا ہے اور پانی بہتا ہے اور میں اندھا آدمی ہوں[۵۲] (جماعت میں آنہیں سکتا) تو آپ یا رسول اللہ میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھ دیجئے میں اس کو نماز کی جگہ بنا لوں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے اور پوچھا میں کہاں نماز پڑھوں انہوں نے گھر میں ایک جگہ بتلا دی آپ نے اسی جگہ نماز پڑھی (جہاں انہوں نے بتلائی تھی) -

بَابٌ ۴۳۱ هَلْ يُصَلِّي الْاِمَامُ بِمَنْ حَضَرَ وَهَلْ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب جو لوگ (بارش یا اور کسی آفت میں) مسجد میں آجائیں تو کیا امام ان کے ساتھ نماز پڑھ لے[۵۴] اور برسات میں جمعہ کے

[۵۱] معلوم ہوا کہ سردی اور آندھی اور بارش وغیرہ میں جماعت میں حاضر ہونا معاف ہے ہر شخص اپنے گھر میں اکیلے یا جماعت سے نماز ادا کر سکتا ہے ۱۲ منہ [۵۲] معلوم ہوا سردی یا بارش یا آندھی کے دن میں مؤذن اذان کے بعد یہ پکار سکتا ہے الاصلوا فی الرحال مگر ایسے دنوں میں جماعت کا ترک رخصت ہے اور افضل یہی ہے کہ مسجد میں حاضر ہو ۱۲ منہ [۵۳] عتبان نے تین عذر بیان کیے اندھیری۔ بہیا۔ اندھا پن۔ ان میں سے ایک عذر بھی ترک جماعت کے لیے کافی ہے اس حدیث میں گو اس کی تصریح نہیں ہے کہ عتبان نے اکیلے نماز پڑھنا چاہی مگر ظاہر یہی ہے کہ جب گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت چاہی تو وہ عام ہے اکیلے پڑھیں یا جماعت سے پس باب کا مطلب ثابت ہو گیا ۱۲ منہ [۵۴] یعنی گو ایسی آفتوں میں جماعت میں حاضر ہونا معاف ہے لیکن اگر کچھ لوگ تکلیف اٹھا کر مسجد میں آجائیں تو امام ان کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھ لے کیونکہ گھروں میں نماز پڑھ لینا رخصت ہے افضل تو یہی ہے کہ مسجد میں حاضر ہو جیسے اوپر گزرا ۱۲ منہ

فِي الْمَطَرِ -

دن خطبہ پڑھے یا نہیں۔

۶۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ ذِي رَدْغٍ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ لَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ قُلِ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا فَقَالَ كَأَنَّكُمْ أَنْكَرْتُمْ هٰذَا إِنَّ هٰذَا فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا عَزْمَةٌ وَّإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَرِهْتُ أَنْ أُؤَثِّمَكُمْ فَتَجِيئُونَ تَدُوسُونَ الطِّينَ إِلَى رُكَبِكُمْ -

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب بصری نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے عبدالحمید صاحب الزیادی نے کہا میں نے عبداللہ بن حارث بن نوفل سے سنا انہوں نے کہا عبداللہ بن عباس نے ہم کو کیچڑ کے دن خطبہ سنایا جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہنے کو ہوا تو اس کو حکم دیا یوں کہہ اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو لوگ یہ دیکھ کر ایک کو ایک تکنے لگے جیسے انہوں نے اس کو ناجائز سمجھا ابن عباس نے کہا تم نے شاید اس کو برا جانا یہ تو انہوں نے بھی کیا ہے جو مجھ سے کہیں بہتر تھے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک جمعہ واجب ہے اور میں نے برا جانا کہ حی علی الصلوٰۃ کہوا کر تم کو تکلیف میں ڈالوں حماد نے اس حدیث کو عاصم سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے ابن عباسؓ سے ایسا ہی روایت کیا اتنا فرق ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا میں نے تم کو گنہ گار کرنا برا سمجھا گھٹنوں تک تم کیچڑ سانتے ہوئے آؤ[1][2]

۶۳۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ جَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتّٰى سَالَ السَّقْفُ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ -

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا میں نے ابوسعید خدریؓ سے (شب قدر کو) پوچھا انہوں نے کہا ایک ابر کا ٹکڑا آیا وہ برسا یہاں تک کہ مسجد کی چھت بہنے لگا وہ کھجور کی شاخوں کا تو تھا ہی پھر نماز کی تکبیر ہوئی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کیچڑ پانی میں سجدہ کر رہے تھے یہاں تک کہ کیچڑ کا نشان آپ کی مبارک پیشانی میں میں نے دیکھا[3]

---

[1] یعنی حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کے بدل الصلوٰۃ فی الرحال پکارنا ۱۲ منہ [2] ابن عباس کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں اذان میں حی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کہلواتا تو جمعہ میں تم کو حاضر ہونا بموجب نص قرآنی واجب ہو جاتا پھر اگر تم نہ آتے تو گنہگار ہوتے آتے تو گھٹنوں تک کیچڑ میں لتھڑے سے ہوتے تم کو سخت تکلیف ہوتی اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جمعہ گھر میں بھی درست ہے۔ بشرطیکہ جماعت یعنی کم سے کم دو آدمی ہوں اہل حدیث کا یہی مذہب ہے، اور یہی حق ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جو لوگ آگئے تھے اُن کے ساتھ ابن عباسؓ جمعہ ادا کر لیا اور جب جمعہ ادا کیا تو خطبہ بھی بارش کے دن پڑھنا ثابت ہوا جیسے باب کا مطلب ہے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث خدا چاہے تو باب الاعتکاف میں مذکور ہوگی اس باب میں امام بخاری نے اس سے یہ ثابت کیا کہ (باقی برصفحہ آئندہ)

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ الصَّلٰوةَ مَعَكَ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ إِلٰى مَنْزِلِهِ فَبَسَطَ لَهُ حَصِيرًا وَّنَضَحَ طَرَفَ الْحَصِيرِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اٰلِ الْجَارُوْدِ لِأَنَسٍ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّاهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے انس بن سیرین نے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے انصاری ایک مرد نے[۱] (آنحضرتؐ سے) عرض کیا میں آپ کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہو سکتا اور وہ موٹا آدمی تھا (بھاری بھرکم)[۲] اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا بھی تیار کیا اور آپ کو اپنے مکان پر دعوت دی اور ایک بوریا آپ کے لیے بچھایا (صاف یا نرم کرنے کو) اس کا ایک کنارہ دھو ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی بوریے پر دو رکعتیں پڑھیں ایک شخص (عبدالحمید) نے جو جارود کی اولاد میں تھا انس سے کہا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دن چڑھے چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے انہوں نے کہا میں نے تو اس دن کے سوا اور کبھی آپ کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا[۳]

بَابُ ۴۳۲ إِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ۔

باب جب کھانا سامنے رکھا جائے، ادھر نماز کی تکبیر ہو تو کیا کرنا چاہیئے؟

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِالْعَشَاءِ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِنْ فِقْهِ الْمَرْءِ إِقْبَالُهُ عَلٰى حَاجَتِهِ حَتّٰى يُقْبِلَ عَلٰى صَلٰوتِهِ وَقَلْبُهُ فَارِغٌ۔

عبداللہ بن عمرؓ تو (ایسی حالت میں) پہلے شام کا کھانا کھا لیتے تھے[۴] اور ابوالدرداء صحابیؓ نے کہا یہ آدمی کی عقلمندی ہے کہ پہلے اپنی حاجت پوری کرے تاکہ نماز میں جب وہ کھڑا ہو تو اس کا دل خالی ہو (کوئی خیال نہ رہے)[۵]

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید

(بقیہ صفحہ سابقہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بارش میں مسجد میں نماز پڑھی تو باب کا ایک مطلب نکل آیا کہ ایسی آفتوں میں جو لوگ مسجد میں آجائیں امام اُن کے ساتھ نماز پڑھ لے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] کہتے ہیں یہ عتبان بن مالک تھے جن کا قصہ ابھی گذرا بعضوں نے انسؓ کے کوئی چچا تھے ۱۲ منہ [۲] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آدمی عتبان نہ تھے اُن کو تو نابینائی کا عذر تھا نہ موٹاپے کا حافظ نے کہا احتمال ہے کہ عتبان موٹے بھی ہوں کیونکہ سارا قصہ قریب قریب وہی ہے جو عتبان کا بیان ہوا ہے ۱۲ منہ [۳] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے ذرا مشکل ہے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب اُس نے اپنے موٹاپے کی وجہ سے یہ کہا کہ میں آپ کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہو سکتا تو وہ جماعت میں نہ آیا ہوگا اور آپ نے باقی حاضرین کے ساتھ نماز پڑھ لی ہوگی اور یہ باب کا ایک مطلب یہی ہے ۱۲ منہ [۴] اس کو امام بخاری نے آگے چل کر خود وصل کیا ہے ۱۲ منہ [۵] اس کو ابن مبارک نے کتاب الزہد میں وصل کیا اور محمد بن نصر مروزی نے کہا ابوالدرداء کے اثر سے یہ نکلتا ہے کہ اگر دل کھانے میں لگا ہو تو پہلے کھانا کھا لے اور عبداللہ بن عمر کا اثر مطلق ہے کہ ہر حال میں کھانا کھا لے ۱۲ منہ

عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ۔

قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے سُنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب شام کا کھانا (سامنے) رکھا جائے ادھر نماز کی تکبیر ہو تو پہلے کھانا کھا لو[1]

۶۳۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انسؓ بن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کا کھانا سامنے رکھا جائے تو پہلے کھانا کھا لو پھر مغرب کی نماز پڑھو اور اپنا کھانا چھوڑ کر نماز میں جلدی مت کرو[2]

۶۳۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا يَأْتِيهَا حَتّٰى يَفْرُغَ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ وَقَالَ زُهَيْرٌ وَوَهْبُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ وَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ حماد بن اسامہ نے انہوں نے عبیداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا شام کا کھانا (سامنے) رکھا جائے اور نماز کی تکبیر ہو تو پہلے کھانا کھا لو اور نماز کے لیے جلدی نہ کرے کھانے سے فراغت کرے اور عبداللہ بن عمرؓ کے سامنے کھانا رکھا جاتا اور ادھر نماز کی تکبیر ہوتی وہ کھانے سے فراغت تک نماز کے لیے نہ آتے اور امام کی قرأت سنتے رہتے اور زہیر بن معاویہ[3] اور وہب بن عثمان نے موسیٰ بن عقبہ سے[4] انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی کھانے پر (بیٹھا) ہو تو جلدی نہ کرے اچھی طرح اپنی خواہش پوری کرے گو نماز کی تکبیر ہو جائے امام

ف۱ بعد اس کے مغرب کی نماز پڑھو دوسری روایت میں صاف اس کی تصریح ہے اور دوسری نمازوں کا بھی یہی حکم ہے ہمارے امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو عام رکھا ہے یہ قید نہیں لگائی کہ اگر کھانے کی احتیاج ہو بعضوں نے کہا یہ حکم اسی حالت میں ہے جب کھانے کی خواہش ہو امام ابن حزم نے کہا اگر کھانے سے پہلے نماز پڑھ لے گا تو نماز باطل ہوگی ۱۲ منہ ف۲ جب کھانا چھوڑ کر پہلے نماز پڑھے گا تو ضرور نماز جلدی جلدی ادا کرے گا ہمارے زمانے میں اکثر لوگ اس حدیث کے خلاف کرتے ہیں اور روزہ افطار کے بعد نماز جلدی سے پڑھ لیتے ہیں پھر اطمینان سے بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں ان کو یہ معلوم نہیں کہ نماز میں کھانے سے زیادہ اطمینان کی ضرورت ہے ۱۲ منہ ف۳ اس کو ابو عوانہ نے اپنی مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ ف۴ اس کو خود امام بخاریؒ نے ابراہیم بن منذر سے وصل کیا ۱۲ منہ

قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ وَحَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ وَهْبِ بْنِ عُثْمَانَ وَوَهْبٌ مَدَنِيٌّ۔

ابوعبداللہ بخاری نے کہا اور مجھ سے ابراہیم منذر نے بیان کیا انہوں نے وہب بن عثمان سے یہی حدیث روایت کی اور وہب مدینہ طیبہ کے رہنے والے تھے۔

باب ۴۳۳ اِذَا دُعِيَ الْاِمَامُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَبِيَدِهٖ مَا يَاْكُلُ۔

باب اگر امام کو نماز کے لیے بلائیں اور اس کے ہاتھ میں وہ چیز ہو جس کو کھا رہا ہو۔

۶۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ ذِرَاعًا يَحْتَزُّ مِنْهَا فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّيْنَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو جعفر بن عمرو بن امیہ نے خبر دی ان کے باپ عمرو بن امیہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ (بکری کا) دست کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے اتنے میں نماز کے لیے بلائے گئے آپ کھڑے ہوئے اور چھری ڈال دی[۵۲] پھر آپ نے نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا[۵۳]

باب ۴۳۴ مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَهْلِهٖ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَخَرَجَ۔

باب اگر کوئی شخص گھر کا کام کاج کر رہا ہو اور نماز کی تکبیر ہو تو نماز کے لیے نکل کھڑا ہو۔

۶۴۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ تَعْنِيْ خِدْمَةَ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حکم بن عتیبہ نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے انہوں نے کہا گھر کے کام کاج اور کیا یعنی اپنے گھر والوں کی خدمت کیا کرتے جب نماز تیار ہوتی تو (کام چھوڑ کر) نماز کے لیے نکلتے۔

باب ۴۳۵ مَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ وَهُوَ لَا يُرِيْدُ

باب کوئی شخص صرف یہ تلانے کے لیے کہ آنحضرت

---

[۵۱] اس باب سے امام بخاری کو یہ ثابت کرنا منظور ہے کہ اگلا حکم استحبابًا تھا نہ وجوبًا ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے کو چھوڑ کر نماز کے لیے کیوں جاتے بعضوں نے کہا امام کا حکم علیحدہ ہے اس کو کھانا چھوڑ کر نماز کے لیے جانا چاہیئے کیونکہ اس کے نہ جانے سے بہت لوگوں کو انتظار کرنا پڑے گا اور تکلیف ہوگی ۱۲ منہ [۵۲] جس چھری سے گوشت کاٹ کاٹ کر تناول فرما رہے تھے ۱۲ منہ [۵۳] یعنی گوشت کھانے سے وضو کا اعادہ نہیں کیا اسی مضمون کی حدیث کتاب الطہارۃ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۵۴] اس باب سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ صرف کھانے کے لیے یہ حکم ہے کہ اس کو پورا کر لے اور نماز کے لیے جلدی نہ کرے لیکن اور دنیا کے سب کام کاج نماز کے لیے چھوڑ دینا چاہئیں ۱۲ منہ

إِلَّا أَنْ يُعَلِّمَهُمْ صَلوٰةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتَهُ۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کیوں کر پڑھتے تھے اور آپ کا طریق کیا تھا نماز پڑھنے کا کیسا۔

۶۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلوٰةَ أُصَلِّي كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي قَالَ مِثْلَ شَيْخِنَا هٰذَا وَكَانَ الشَّيْخُ يَجْلِسُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَبْلَ أَنْ يَنْهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابوقلابہ عبداللہ بن زید سے انہوں نے کہا مالک بن حویرث (صحابی) ہماری اس مسجد میں آئے[51] اور کہنے لگے میں (اس وقت) تمہارے لیے نماز پڑھتا ہوں[52] اور میری نیت نماز پڑھنے کی نہیں ہے میں فقط یہ چاہتا ہوں کہ اس طرح نماز پڑھوں (اور تم کو بتلاؤں) جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا میں نے ابوقلابہ سے پوچھا مالک کیوں کر نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہمارے اس شیخ (عمرو بن سلمہ) کی طرح اور عمرو بن سلمہ جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے پہلی رکعت پڑھنے کے بعد تو ذرا بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے[53]

بَابٌ ۴۳۶ أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ۔

باب سب سے زیادہ حق دار امامت کا وہ ہے جو علم اور فضیلت والا ہو۔[54]

۶۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن علی بن ولید نے انہوں نے زائدہ بن قدامہ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے کہا مجھ سے ابوبردہ عامر نے بیان کیا انہوں نے (اپنے باپ) ابوموسیٰ اشعری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہو گئی تو آپ نے فرمایا ابوبکرؓ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں حضرت عائشہ نے عرض کیا ابوبکرؓ نرم دل آدمی ہیں وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو نماز پڑھانا ان کو مشکل

[51] یعنی بصرے کی مسجد میں ۱۲ منہ [52] یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ جب بظاہر نماز میں نماز کی نیت نہ ہو تو ثواب نہ ہوگا اور نماز صحیح نہ ہوگی اس کا جواب یہ ہے کہ مالک نے ثواب کی نفی نہیں کی بلکہ انہوں نے بے وقت اور بے موقع نماز پڑھنے کا سبب بیان کیا اس سے تعلیم مقصود ہے یہ نہیں کہ نماز کا وقت آگیا ہے یا کوئی قضا نماز مجھ پر ہے معلوم ہوا کہ تعلیم کی نیت سے نماز پڑھنا جائز ہے اور یہ شرک فی العبادت نہیں ۱۲ منہ [53] یعنی دوسرے سجدے کے بعد جلسہ استراحت کرتے یہ شافعیہ کے نزدیک سنت ہے اور حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے ۱۲ منہ [54] امام بخاری کی غرض اس باب کے لانے سے یہ ہے کہ ان لوگوں کا مذہب باطل کریں جو امامت کے لیے علم اور فضیلت کی ضرورت نہیں سمجھتے اور ہر ایک جاہل کندہ (باقی برصفحہ آئندہ)

فَلْ مُرِيْ أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَعَادَتْ فَقَالَ مُرِيْ أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ فَأَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فِيْ حَيٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

ہو جائے گا[۱] آپ نے (پھر وہی) فرمایا ابوبکرؓ سے کہو وہ نماز پڑھائیں حضرت عائشہؓ نے پھر بھی معروضہ کیا آپؐ نے پھر یہی فرمایا ابوبکرؓ سے کہو وہ نماز پڑھائیں تم تو یوسف کے ساتھ والیاں ہو[۲]۔ آخر آنحضرتؐ کا پیغام لانے والا ابوبکر کے پاس آیا وہ جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے لوگوں کو نماز پڑھایا کیے۔

٦٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ مُرُوْا أَبَابَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ أَبَابَكْرٍ إِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ قُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهٗ إِنَّ أَبَابَكْرٍ إِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ ام المومنین سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی (موت کی) بیماری میں فرمایا ابوبکرؓ سے کہو وہ لوگوں سے نماز پڑھائیں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے عرض کیا ابوبکرؓ جب آپ کی جائے پر کھڑے ہوں گے تو روتے روتے (اُن کی آواز بھی نکل نہ سکے گی) وہ لوگوں کو قراءت نہ سنا سکیں گے عمرؓ کو حکم دیجئے وہ نماز پڑھائیں حضرت عائشہؓ نے کہا میں ام المومنین حفصہ سے بولی تم تو بھی آنحضرتؐ سے کہو کہ ابوبکرؓ جب آپ کی جائے پر کھڑے ہوں گے تو روتے روتے لوگوں کو قرآن نہ سنا سکیں گے اس لیے عمرؓ کو حکم دیجئے وہ لوگوں کی امامت کریں حفصہؓ نے بھی معروضہ کیا آپ نے فرمایا بس چپ رہ (آپ خفا ہوئے ان کو ڈانٹا) تم یوسفؑ کے ساتھ والیاں ہو ابوبکرؓ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اس وقت حضرت حفصہؓ

(بقیہ صفحہ سابقہ) ناتراش کو بے تکلف نماز میں امام کردیتے ہیں بعضوں نے کہا امام بخاری کا یہ مذہب ہے کہ عالم امامت کا زیادہ حق دار ہے بہ نسبت قاری کے کیونکہ قاری صحابہ میں ابی بن کعب سب سے زیادہ تھے تب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو امام نہیں بنایا اور ابوبکر صدیق کو امامت کا حکم دیا اور حدیث میں جو آیا ہے کہ جو زیادہ تم میں اللہ کی کتاب کا قاری ہو وہ امامت کرے تو امام شافعیؒ نے اس کی یہ توجیہ کی ہے کہ یہ حکم آپ کے زمانہ مبارک میں تھا اس وقت جو اقرء ہوتا وہ افقہ یعنی عالم بھی ہوتا اور امام احمد نے اقرء کو مقدم رکھا ہے افقہ پر اور اگر کوئی افقہ بھی ہو اور اقرء بھی تو وہ سب پر مقدم ہوگا بالاتفاق ہمارے زمانہ میں بھی یہ بلا عام ہوگئی ہے لوگ جاہلوں کو پیش نماز بنادیتے ہیں جو اپنی بھی نماز خراب کرتے ہیں اور دوسروں کی بھی ۱۲ (حاشی صفحہ ہذا) [۱] وہ آپ کو یاد کرکے رودیں گے اور روتے روتے اُن سے قرآن پڑھنا نہ ہو سکے گا سبحان اللہ ابوبکر صدیق کی الفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسی تھی اور اُن پر کیا موقوف ہے جو کوئی سچا مسلمان ہوگا اُس کو آنحضرتؐ سے ایسی ہی محبت ہوگی ؎ در نماز خم ابروئے تو بیاد آمد حالتے رفت کہ محراب بہ فریاد آمد ۱۲ [۲] اس کی شرح ابھی گذر چکی ہے ۱۲ منہ

لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا۔

حضرت عائشہ سے کہا اجی بھلا مجھ کو کہیں تم سے بھلائی پہنچ سکتی ہے[۱]

۴۴۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلٰوةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتِمُّوا صَلٰوتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو انسؓ بن مالک انصاری صحابی نے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والے اور آپ کے خادم اور صحابی تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بیماری میں جس میں آپ نے وفات پائی ابوبکر صدیقؓ لوگوں کی امامت کرتے رہے جب پیر کا دن ہوا تو لوگ نماز میں صف باندھے کھڑے تھے آپ نے اپنے حجرے کا پردہ اٹھایا اور کھڑے کھڑے ہم کو دیکھنے لگے آپ کا مبارک چہرہ (حسن اور جمال اور صفائی میں) گویا مصحف کا ایک ورق تھا پھر آپ مسکرا کر ہنسنے لگے[۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے ہم کو اتنی خوشی ہوئی کہ ہم خوشی کے مارے نماز توڑنے ہی کو تھے اور ابوبکرؓ الٹے پاؤں پیچھے ہٹے اس لیے کہ صف میں مل جائیں وہ سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے برآمد ہوں گے لیکن آپ نے ہم کو اشارے سے یہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کر لو اور پردہ ڈال لیا پھر اُسی دن آپؐ کی وفات ہوئی۔

۴۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ

ہم سے ابومعمر عبداللہ بن عمر منقری نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے

---

[۱] یعنی آخر تم سوکن ہو گو کیسی ہی پاک نفس سہی تم نے ایسی صلاح دی کہ صلاح نہ شد بلا شد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ پر خفگی کرائی اس حدیث سے دانش مند لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قطعی یہ منظور تھا کہ ابوبکر کے سوا اور کوئی نماز کی امامت نہ کرے اور باوجودیکہ حضرت عائشہؓ سی پیاری اور چہیتی بی بی نے تین بار معروضہ کیا مگر آپ نے ایک نہ سنی بس اگر حدیث القرطاس میں بھی آپ کا منشا یہی ہوتا کہ خواہ مخواہ کتاب لکھی جائے تو آپ ضرور لکھوا دیتے اور حضرت عمرؓ نے جو معروضہ کیا تھا کہ ہم کو اللہ کی کتاب کافی ہے اس پر سکوت نہ فرماتے معلوم ہوا کہ بعد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی مصلحت سمجھی کہ کوئی کتاب نہ لکھوائی جائے کیونکہ اس جھگڑے کے بعد آپ کئی دن تک زندہ رہے اور دوبارہ کتاب لکھنے کا حکم نہیں فرمایا ۱۲ منہ [۲] آپ خوش ہوئے اس لیے کہ مسلمانوں کو دین کے بڑے رکن یعنی نماز پر مضبوط اور مستعد پایا دوسری حدیث میں ہے کہ پیر کے دن میری امت کے اعمال مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں تمام مسلمانوں کو یہ کوشش کرنا چاہئے کہ ہم ایسے اعمال کریں کہ ہمارے پیغمبر صاحبؐ ان اعمال کو دیکھ کر خوش ہوں ۱۲ منہ

قَالَ لَمْ يَخْرُجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَذَهَبَ أَبُوبَكْرٍ يَتَقَدَّمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ فَلَمَّا وَضَحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وَضَحَ لَنَا فَأَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَأَرْخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ ۔

انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا (بیماری میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین دن تک برآمد نہیں ہوئے (انہیں دنوں میں ایک دن) نماز کی تکبیر ہوئی تو ابو بکرؓ امامت کے لیے آگے بڑھنے کو تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ پکڑا اس کو اُٹھایا جب آپ کا مبارک منہ ہم کو دکھلائی دیا۔ تو آپ کے منہ سے زیادہ کوئی چیز (ساری دنیا میں) ہم نے بھلی نہیں دیکھی (قربان اس حسن و جمال کے) پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے ابو بکرؓ کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا اور (بدستور) پردہ چھوڑ لیا پھر وفات تک ہم آپ کو نہ دیکھ سکے[۱]

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ قِيلَ لَهُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَرَأَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ قَالَ مُرُوهُ فَلْيُصَلِّ فَعَاوَدَتْهُ فَقَالَ مُرُوهُ فَلْيُصَلِّ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عُقَيْلٌ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے یونس بن یزید ایلی نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمزہ بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری سخت ہو گئی تو لوگوں نے عرض کیا نماز کے باب میں کیا حکم آپ نے فرمایا ابو بکرؓ سے کہو وہ نماز پڑھائیں حضرت عائشہؓ نے عرض کیا ابو بکر کچے دل کے آدمی ہیں وہ جب قرآن پڑھتے ہیں تو بہت رونے لگتے ہیں آپ نے فرمایا ان ہی سے کہو وہی نماز پڑھائیں حضرت عائشہؓ نے پھر یہی عرض کیا آپ نے فرمایا انہی سے کہو نماز پڑھائیں تم یوسف کے ساتھ والیاں ہو یونس کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن ولید زبیدی اور زہری کے بھتیجے اور اسحاق ابن یحییٰ کلبی نے بھی زہری سے روایت کیا ہے[۲]۔ اور عقیل اور معمر نے اس حدیث کو زہری سے روایت کیا انہوں نے حمزہ بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت

---

[۱] اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ آپ کی وفات تک ابو بکرؓ نماز پڑھانے کے لیے آپ کے خلیفہ رہے اور شیعہ کا یہ گمان باطل ہوا کہ آپ نے خود برآمد ہو کر ابو بکرؓ کو امامت سے معزول کر دیا ۱۲ منہ [۲] زبیدی کی روایت کو طبرانی نے اور زہری کے بھتیجے کی روایت کو ابن عدی نے اور اسحاق کی روایت کو ابو بکر بن شاذان نے وصل کیا ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۴۳۷ مَنْ قَامَ اِلٰی جَنْبِ الْاِمَامِ لِعِلَّةٍ۔

۶۴۸۔ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَکْرٍ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فِیْ مَرَضِهٖ فَکَانَ یُصَلِّیْ بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَّفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ فَاِذَا اَبُوْبَکْرٍ یَؤُمُّ النَّاسَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَکْرٍ اسْتَاْخَرَ فَاَشَارَ اِلَیْهِ اَنْ کَمَا اَنْتَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِذَاۗءَ اَبِیْ بَکْرٍ اِلٰی جَنْبِهٖ فَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ یُصَلِّیْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِیْ بَکْرٍ۔

بَابُ ۴۳۸ مَنْ دَخَلَ لِیَؤُمَّ النَّاسَ فَجَاۗءَ الْاِمَامُ الْاَوَّلُ فَتَاَخَّرَ الْاَوَّلُ اَوْلَمْ یَتَاَخَّرْ جَازَتْ صَلٰوتُهٗ فِیْهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِیْ حَازِمِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ

صلی اللہ علیہ وسلم سے[۵۱]

باب جو شخص کسی عذر سے (صف چھوڑ کر) امام کے بازو کھڑا ہو۔

ہم سے زکریا بن یحیٰی بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے انہوں نے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں ابوبکرؓ کو یہ حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو وہ نماز پڑھاتے رہے[۵۲] عروہ نے کہا (ایک دن) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ذرا) اپنے تئیں ہلکا پایا تو باہر برآمد ہوئے ابوبکرؓ لوگوں کی امامت کر رہے تھے جب ابوبکرؓ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹے آپ نے اشارے سے فرمایا نہیں اپنی جگہ رہو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ کے بازو بیٹھ گئے ان کے برابر تو ابوبکرؓ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کر کے نماز پڑھتے تھے اور لوگ ابوبکرؓ کی نماز کی پیروی کرتے تھے۔

باب ایک شخص نے امامت شروع کر دی پھر اصلی (معین) امام آن پہنچا اب پہلا شخص پیچھے سرک گیا (مقتدیوں میں آن ملا) یا نہیں سرکا ہر حال میں اس کی نماز جائز ہوگئی اس باب میں حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی[۵۳]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابو حازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد

---

[۵۱] یعنی عقیل اور معمر نے اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا کیونکہ حمزہ بن عبداللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں پایا عقیل کی روایت کو ذہلی نے معمر کی روایت کو ابن سعد اور ابویعلیٰ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۲] یہ تعلیق نہیں ہے بلکہ اسی سند سے مروی ہے جو اوپر مذکور ہوئی اور ابن ابی شیبہ اور ابن ماجہ اور شافعی نے اس کو متصلاً روایت کیا ہے گو باب میں امام کے بازو کھڑا ہونا مذکور ہے اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ابوبکرؓ کے بازو بیٹھنا بیان ہوا ہے مگر شاید آپ پہلے بازو کھڑے ہو کر پھر بیٹھے ہوں گے یا کھڑے ہونے کو بیٹھنے پر قیاس کر لیا ۱۲ منہ [۵۳] جو اوپر گذری اور دونوں مضمون اس حدیث میں وارد ہیں عروہ کی روایت میں ابوبکر صدیقؓ کا پیچھے ہٹنا منقول ہے اور عبداللہ کی روایت میں جو باب حد المریض میں گذری یہ ہے کہ انہوں نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا ۱۲ منہ

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو ابْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلٰوتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَاٰى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَلٰى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتّٰى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ

ساعدیؓ (صحابی) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں گئے (جو قبا میں رہتے تھے[1]) ان کے آپس میں صلح کرانے کو (آپ کو دیر لگی) اور نماز کا وقت آن پہنچا موذن (بلالؓ) ابو بکرؓ صدیق پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم نماز پڑھاتے ہو میں تکبیر کہوں انہوں نے کہا اچھا خیر ابو بکرؓ نے نماز شروع کر دی[2] اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے لوگ نماز پڑھ رہے تھے آپ صف چیرتے ہوئے اندر گھسے اور پہلی صف میں جا کر ٹھیرے لوگوں نے دستک دینا شروع کر دی لیکن ابو بکرؓ نماز میں ادھر ادھر دھیان نہیں کرتے تھے جب لوگوں نے بہت تالیاں بجائیں تو پھر دیکھا کیا دیکھتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کھڑے) بس آپ نے ابو بکرؓ صدیق کو اشارہ کیا اپنی جگہ رہو (نماز پڑھائے جاؤ) لیکن انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر خدا کا شکر کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا کہ امامت کیے جاؤ ان کو اس لائق سمجھا) پھر وہ پیچھے سرک آئے اور (پہلی) صف میں مل گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے (امام کی جگہ) آپ نے نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ابو بکرؓ تم اپنی جگہ پر کیوں نہیں ٹھیرے رہے میں تم کو حکم دے چکا تھا انہوں نے عرض کیا بھلا ابو قحافہ کے بیٹے[3] کو دیکھو اور نماز میں اللہ کے پیغمبر کے

---

[1] یہ اوس قبیلے کی ایک شاخ تھی اُن لوگوں میں آپس میں تکرار ہو گئی تھی یہاں تک کہ ہشت ہشت کی نوبت پہنچی اور دونوں طرف سے پتھر چلے ۱۲ منہ [2] یعنی عصر کی نماز کا اور اس کی تصریح خود امام بخاری کی دوسری روایت میں ہے ابو داؤد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے وقت بلال سے فرما گئے تھے کہ اگر عصر کا وقت آجائے اور میں نہ آؤں تو ابو بکرؓ سے کہنا وہ نماز پڑھا دیں گے ۱۲ منہ [3] صرف تکبیر تحریمہ کہی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آن پہنچے اور اسی خیال سے انہوں نے آیندہ نماز پڑھانا مناسب نہ سمجھا دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقع پر ابو بکرؓ کے پیچھے صبح کی دوسری رکعت پڑھی یہاں ابو بکرؓ نے انکار نہ کیا کیونکہ وہ نماز کا ایک حصہ ادا کر چکے تھے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر عبدالرحمٰن بن عوف کے پیچھے نماز پڑھی اور عبدالرحمٰن پیچھے نہ ہٹے وہ بھی صبح کی ایک رکعت پڑھا چکے تھے کہ آنحضرتؐ دوسری رکعت میں تشریف لائے ۱۲ منہ [4] ابو بکر صدیقؓ نے تواضع اور کسر نفسی کی راہ سے اپنے تئیں ابو قحافہ کا بیٹا کہا کیونکہ اُن کے باپ ابو قحافہ کو کوئی خاص فضیلت اور لوگوں پر نہ تھی ۱۲ منہ

بِيَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِيْ رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّهٗ اِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَيْهِ وَاِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ۔

رسنا دیکھو یہ کہیں ہو سکتا ہے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف خطاب کر کے فرمایا تم نے اتنی تالیاں کیوں بجائیں دیکھو (آیندہ سے) کسی کو نماز میں کوئی حادثہ پیش آئے تو وہ سبحان اللہ کہے جب وہ یہ کہے گا تو اس کی طرف دھیان ہو گا اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے[1]

بَابٌ ۴۳۹ اِذَا اسْتَوَوْا فِي الْقِرَاءَةِ فَلْيَؤُمَّهُمْ اَكْبَرُهُمْ۔

باب جب کئی آدمی قراءت میں برابر ہوں تو بڑی عمر والا امامت کرے۔

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ فَلَبِثْنَا عِنْدَهٗ نَحْوًا مِّنْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ اِلٰى بِلَادِكُمْ فَعَلَّمْتُمُوْهُمْ مُرُوْهُمْ فَلْيُصَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم کو حماد بن زید نے خبر دی انھوں نے ایوب سختیانی سے انھوں نے ابو قلابہ سے انھوں نے مالک بن حویرثؓ (صحابیؓ) سے انھوں نے کہا ہم کئی آدمی سب کے سب جوان پٹھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (اپنے ملک سے) آئے کوئی بیس راتوں تک آپ کے پاس رہے آپ کی مزاج میں رحم بہت تھا آپ نے (ہماری غربت کا حال دیکھ کر) فرمایا تم اپنے ملک میں لوٹ جاؤ اور وہاں لوگوں کو دین کی باتیں سکھاؤ (تو بہت اچھا ہو گا) ان سے کہو فلاں نماز فلاں وقت پر پڑھیں اور فلاں نماز فلاں وقت پر ہو اور جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے[2]

بَابٌ ۴۴۰ اِذَا زَارَ الْاِمَامُ قَوْمًا

باب اگر امام کچھ لوگوں سے ملنے جائے تو اُن کا

---

[1] عورتیں اگر کوئی حادثہ نماز میں پیش آئے تو دستک دیں اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر معین امام کے سوا کوئی دوسرا شخص امامت شروع کر دے پھر معین امام آ جائے تو اس کو اختیار ہے خواہ خود امام بن جائے اور دوسرا شخص جو امام شروع ہو چکا تھا مقتدی بن جائے یا نئے امام کا مقتدی رہ کر نماز ادا کرے کسی حال میں نماز میں خلل نہ ہو گا اور نہ مقتدیوں کی نماز میں کوئی خرابی ہو گی ۱۲ منہ

[2] چونکہ یہ سب لوگ دین کے علم اور قرأت میں برابر سرابر تھے کیونکہ اُن میں سے ہر ایک بیس دن تک آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہا تھا تو بڑے عمر والے کو ترجیح ہوئی حافظ نے کہا اقرء یعنی جو زیادہ قاری ہو اس وقت امامت کا زیادہ حق دار ہو گا جب نماز کے ضروری مسائل بھی جانتا ہو اور اگر وہ جاہل ہو تو امامت کا مستحق نہ ہو گا تسہیل القاری میں ہے کہ یہ حکم جس حدیث میں وارد ہے کہ اقرء امامت کرے وہ منسوخ ہے مرض موت کی حدیث سے کیونکہ آپ نے ابوبکرؓ کو امام بنایا حالانکہ ابی بن کعب اُن سے زیادہ قاری تھے تو صحیح یہ ٹھیرا کہ جس کو دین کا علم زیادہ ہو وہی امامت کا زیادہ حق دار ہے اگر وہ اقرء بھی ہو تو سبحان اللہ نور علیٰ نور ۱۲ منہ

فَأَمَّهُمْ۔

٦٥١ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَقَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أُحِبُّ فَقَامَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا۔

باب ۴۴ - إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ۔

وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ بِالنَّاسِ وَهُوَ جَالِسٌ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِذَا رَفَعَ قَبْلَ الْإِمَامِ يَعُودُ فَيَمْكُثُ بِقَدْرِ مَا رَفَعَ ثُمَّ يَتْبَعُ الْإِمَامَ وَقَالَ

امام ہو سکتا ہے[1]۔

ہم سے معاذ بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو محمود بن ربیع نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے عتبان بن مالک انصاری سے سُنا انہوں نے کہا آپ نے (مجھ سے میرے گھر میں آنے کی) اجازت مانگی میں نے آپ کو اجازت دی پھر آپ نے فرمایا تو کہاں چاہتا ہے میں تیرے گھر میں کہاں نماز پڑھوں میں نے اپنی پسند سے ایک جگہ بتلا دی آپ وہیں (نماز کے لیے) کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی پھر آپ نے سلام پھیرا[2]۔

باب امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ لوگ اُس کی پیروی کریں[3]

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات کی بیماری میں بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھائی (لوگ کھڑے تھے[4]) اور عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا جب کوئی امام سے پہلے سر اٹھالے (رکوع یا سجدے میں) چلا جائے اور اتنی دیر ٹھہرے جتنی دیر سر اٹھائے رہا تھا پھر

ف۱ اس باب سے امام بخاری کا مقصود یہ ہے کہ یہ جو ایک حدیث میں وارد ہے جو کوئی کسی قوم کی ملاقات کو جائے تو ان کی امامت نہ کرے اس کا مطلب یہ ہے کہ عام اشخاص میں سے یا چھوٹے اور کم درجہ کے اماموں میں سے لیکن بڑا امام جیسے خلیفہ وقت یا سلطان کہیں جائے تو وہاں امامت کر سکتا ہے ۱۲ منہ
ف۲ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ ف۳ یہ مضمون خود ایک حدیث کا ٹکڑا ہے مطلب یہ ہے کہ امام کی پیروی مقتدی پر لازم ہے تو امام سے آگے یا امام کے بعد ٹھیر کر نماز کے ارکان ادا کرنا جائز نہ ہو گا بلکہ امام کے بعد ہی فوراً ہر ایک رکن ادا کرنا چاہیے ۱۲ منہ ف۴ اس حدیث کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ یہ حکم اگلے عموم سے خاص کیا گیا ہے یعنی اس میں پیروی نہیں چاہیے اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدیوں کو کھڑے رہ کر پڑھنا چاہیے جیسے آپ نے مرض موت میں کیا ہم کہتے ہیں کہ اس میں بھی پیروی لازم ہے دوسری قولی حدیث کی رو سے کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو اور مرض موت کی حدیث اس کی ناسخ نہیں ہو سکتی جیسے امام بخاری نے خیال کیا ہے کیونکہ اوّل تو اس حدیث میں اختلاف ہے کسی میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقتدی تھے اور ابوبکرؓ امام تھے دوسرے مرض موت میں صحابہ کھڑے رہ کر نماز شروع کر چکے تھے اس لیے آپ نے ان کو بیٹھنے کا حکم نہ دیا امام احمد بن حنبل کا یہی مذہب ہے اور دلائل کی رو سے وہ صحیح ہے اور تفصیل تسہیل القاری میں ہے ۱۲ منہ ف۵ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا باسناد صحیح ۱۲ منہ

الحسن فیمن یرکع مع الامام رکعتین ولا یقدر علی السجود یسجد للرکعۃ الاخرۃ سجدتین ثم یقضی الرکعۃ الاولی بسجودھا وفیمن نسی سجدۃ حتی قام یسجد۔

۶۵۲۔ حدثنا احمد بن یونس قال اخبرنا زائدۃ عن موسی بن ابی عائشۃ عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ قال دخلت علی عائشۃ فقلت الا تحدثینی عن مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت بلی ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصلی الناس قلنا لا وھم ینتظرونک یا رسول اللہ قال ضعوا لی ماء فی المخضب قالت ففعلنا فاغتسل فذھب لینوء فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی الناس قلنا لا ھم ینتظرونک یا رسول اللہ قال ضعوا لی ماء فی المخضب قالت ففعلنا فاغتسل ثم ذھب لینوء فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی الناس قلنا لا ھم ینتظرونک یا رسول اللہ قال ضعوا لی ماء فی المخضب فقعد فاغتسل ثم ذھب لینوء فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی الناس قلنا لا ھم ینتظرونک یا رسول اللہ والناس عکوف فی المسجد ینتظرون النبی صلی اللہ

امام کی پیروی کرے اور امام حسن بصریؒ نے کہا[1] اگر کوئی شخص امام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھے لیکن سجدہ نہ کر سکے[2] تو وہ اخیر رکعت کے لیے دو سجدے کرے پھر پہلی رکعت سجدے سمیت دہرائے اور جو شخص سجدہ بھول کر کھڑا ہو گیا تو وہ سجدے میں چلا جائے[3]

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم کو زائدہ بن قدامہ نے خبر دی انہوں نے موسیٰ بن ابی عائشہؓ سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور میں نے کہا کیا تم مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری کا حال نہیں بیان کرتیں انہوں نے کہا کیوں نہیں میں بیان کرتی ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے تو فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے عرض کیا جی نہیں یا رسول اللہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا اچھا تو کنگال میں میرے (نہانے کے) لیے پانی رکھو حضرت عائشہؓ نے کہا ہم نے پانی رکھ دیا آپ نے غسل کیا پھر اُٹھنے لگے تو بے ہوش ہو گئے پھر ہوش میں آئے تو پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے عرض کیا جی نہیں یا رسول اللہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا اچھا ذرا پانی میرے نہانے کے لیے کنگال میں رکھ دو ہم نے رکھ دیا آپ نے غسل کیا پھر اٹھنا چاہا تو بے ہوش ہو گئے پھر ہوش آیا تو پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہم نے عرض کی جی نہیں یا رسول اللہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا کنگال میں میرے نہانے کے لیے پانی رکھ دو پھر آپ بیٹھے اور غسل کیا اٹھنا چاہا تو بیہوش ہو گئے پھر ہوش آیا تو پوچھا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہم نے عرض کیا جی نہیں یا رسول اللہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور لوگ

۱؎ اس کو ابن منذر اور سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ ۲؎ ہجوم یا اور کسی وجہ سے سعید بن منصور کی روایت میں جمعہ کے دن مذکور ہے ۱۲ منہ ۳؎ اور یہ خیال نہ کرے کہ وہ کھڑا ہو چکا بلکہ قیام کو ترک کرے اور سجدہ میں جائے پھر سجدہ کر کے قیام کرے کیونکہ سجدہ فرض ہے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ بِأَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَّكَانَ رَجُلًا رَّقِيْقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلّٰى أَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَّفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَأَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ أَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمٰى إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ لَّا يَتَأَخَّرَ فَقَالَ أَجْلِسَانِيْ إِلٰى جَنْبِهٖ فَأَجْلَسَاهُ إِلٰى جَنْبِ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ فَجَعَلَ أَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّيْ وَهُوَ يَأْتَمُّ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ بِصَلٰوةِ أَبِيْ بَكْرٍ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهٗ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ مَّرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيْثَهَا فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ

کا یہی حال تھا وہ مسجد میں اکٹھے تھے عشا کی نماز کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے تب آپ نے ابوبکر صدیق کو کہلا بھیجا تم لوگوں کو نماز پڑھا دو آپ کا پیغام پہنچانے والا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا حکم یہ ہے کہ تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ ابوبکرؓ ذرا نرم دل آدمی تھے انہوں نے حضرت عمرؓ سے کہا اے عمر نماز پڑھا دو حضرت عمرؓ نے کہا تم اس کی امامت کے زیادہ حق دار ہو آخر ان دنوں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھاتے رہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ اپنا مزاج ہلکا معلوم ہوا آپ دو مردوں پر ٹیکا دیے ہوئے ظہر کی نماز کے لیے نکلے ان میں ایک عباسؓ تھے اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھا رہے تھے جب ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا لیکن آپ نے ان کو اشارے سے فرمایا (وہیں رہو) پیچھے نہ ہٹو پھر آپ نے ان دونوں مردوں سے فرمایا مجھ کو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بازو بٹھا دو انہوں نے بٹھا دیا تو ابوبکرؓ تو نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرتے تھے اور لوگ ابوبکر کی نماز کی پیروی کر رہے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے بیٹھے نماز پڑھ رہے تھے عبیداللہ بن عبداللہ نے کہا میں یہ حدیث (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) سن کر عبداللہ بن عباسؓ کے پاس گیا اور ان سے کہا کیا میں تم سے وہ حدیث بیان کروں جو حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری کے حال میں مجھ سے بیان کی ہے انہوں نے کہا بیان کر میں نے

سلہ امام شافعی نے کہا کہ مرض موت میں آپ نے لوگوں کو بس یہی نماز پڑھائی وہ بھی بیٹھ کر بعضوں نے گمان کیا کہ یہ فجر کی نماز تھی کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے وہیں سے قرأت شروع کی جہاں تک ابوبکرؓ پہنچے تھے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ ظہر کی نماز میں بھی آیت کا سننا ممکن ہے جیسے ایک حدیث میں ہے کہ آپ سری نماز میں بھی اس طرح سے قرأت کرتے کہ ایک آدھ آیت ہم کو سنا دیتے یعنی پڑھتے پڑھتے ایک آدھ آیت ذرا بلکی آواز سے پڑھ دیتے کہ مقتدی اس کو سن لیتے ۱۲ منہ

شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ۔

حضرت عائشہؓ کی یہی حدیث بیان کی انہوں نے اس میں سے کوئی بات کا انکار نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ حضرت عائشہؓ نے اس دوسرے شخص کا تم سے نام بیان کیا جو عباسؓ کے ساتھ تھے میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا وہ حضرت علیؓ تھے۔

---

۶۵۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ اَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّى جَالِسًا وَّصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا اَجْمَعُونَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیماری میں اپنے گھر میں بیٹھے بیٹھے نماز پڑھی اور آپ کے پیچھے چند لوگوں نے کھڑے کھڑے پڑھی آپ نے ان کو اشارہ کیا بیٹھ جاؤ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ لوگ اس کی پیروی کریں جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا ولک الحمد کہو[1] اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو[2]۔

۶۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلَّى صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے اس پر سے گر پڑے آپ کی داہنی پہلو چھل گئی تو آپ نے کوئی نماز ان نمازوں میں سے بیٹھ کر پڑھی[3] ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ ہی کر پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ

---

[1] قسطلانی نے کہا اس حدیث سے امام ابوحنیفہ نے دلیل کی کہ امام فقط سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی ربنا لک الحمد یا ربنا ولک الحمد یا اللہم ربنا لک الحمد کہے اور شافعی اور ہمارے امام احمد بن حنبل کا یہ قول ہے کہ امام دونوں لفظ کہے ۱۲ منہ [2] اہل حدیث اور امام احمد کی دلیل یہی حدیث ہے اور نسخ کا دعویٰ مرض موت کی حدیث سے ثابت نہیں ہوتا جیسے اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ [3] یعنی فرض نماز اور بعضوں نے کہا نفل نماز مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ ابن خزیمہ اور ابوداؤد کی روایتوں میں صراحت ہے کہ وہ فرض نماز تھی انسؓ کی روایت سے یہ نکلتا ہے کہ دن کی نماز تھی یعنی ظہر یا عصر ۱۲ منہ

الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا أَجْمَعُوْنَ قَالَ أَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَوْلُهٗ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا هُوَ فِيْ مَرَضِهِ الْقَدِيْمِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامًا لَّمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُوْدِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس کی پیروی کی جائے جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ (رکوع) سے سر اٹھائے تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے کہا حمیدی نے کہا یہ جو آپ نے فرمایا جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی سب بیٹھ کر پڑھو یہ پرانی بیماری میں فرمایا تھا پھر اس کے بعد (موت کی اخیر بیماری میں) آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے آپ نے ان کو بیٹھنے کا حکم نہیں دیا اور یہ ہے کہ جو فعل آپ کا آخری ہو اُس کو لینا چاہیے پھر جو اُس سے آخری ہو[1]۔

بَابٌ ۴۲ مَتٰى يَسْجُدُ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ۔

باب امام کے پیچھے جو لوگ مقتدی ہوں وہ کب سجدہ کریں۔

وَقَالَ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا۔

اور انسؓ نے (اگلی حدیث میں جو ابھی گذری) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کیا کہ جب امام سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو[2]۔

۶۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَقَعَ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے کہا مجھ سے ابو اسحاق عمرو بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن یزید خطمی نے کہا مجھ سے براء بن عازب (صحابیؓ) نے وہ جھوٹے نہیں تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ (سجدے کے لیے) نہ جھکاتا یہاں تک کہ آپ سجدے

---

[1] گویا حمیدی نے یہ سمجھا کہ قولی حدیث اس فعلی حدیث سے منسوخ ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ مرض موت کی حدیث میں کئی احتمال ہیں کہ آپ نے بیماری کی شدت میں ان کے اس فعل کا خیال نہ کیا ہو دوسرے یہ کہ اس نماز کو لوگ قیام کی حالت میں شروع کر چکے تھے تیسرے ایک روایت میں یہ ہے کہ ابوبکرؓ امام تھے اور آنحضرتؐ مقتدی تھے اور ان کے احتمالات کے ہوتے ہوئے نسخ ثابت نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ [2] یہ لفظ انسؓ کی اس حدیث میں نہیں ہے جس کو امام بخاری نے اگلے باب میں بیان کیا مگر اس کے بعض طریقوں میں موجود ہے اور امام بخاری نے باب ایجاب التکبیر میں نکالا مطلب یہ ہے کہ مقتدیوں کا سجدہ امام کے سجدے کے بعد ہو جیسا اس حدیث سے نکلتا ہے کیونکہ شرط جزا پر مقدم ہوتی ہے ۱۲ منہ

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُوْدًا بَعْدَهٗ۔ ۶۵۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ نَحْوَهٗ۔

بَابُ ۴۳۳ اِثْمِ مَنْ رَفَعَ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ۔

۶۵۷ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَا یَخْشٰی اَحَدُکُمْ اَوْ لَا یَخْشٰی اَحَدُکُمْ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ صُوْرَةَ حِمَارٍ

بَابُ ۴۳۴ اِمَامَةِ الْعَبْدِ وَالْمَوْلٰی

وَکَانَتْ عَائِشَةُ یَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَکْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ وَوَلَدِ الْبَغِیِّ وَالْاَعْرَابِیِّ وَالْغُلَامِ الَّذِیْ لَمْ یَحْتَلِمْ لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّهُمْ اَقْرَؤُهُمْ لِکِتَابِ اللّٰهِ وَلَا یُمْنَعُ الْعَبْدُ مِنَ الْجَمَاعَةِ بِغَیْرِ عِلَّةٍ۔

میں گر پڑتے پھر آپ کے بعد ہم لوگ سجدے میں جاتے[1]۔ ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابواسحاق سے جیسے اوپر گزرا۔

باب جو شخص امام سے پہلے (رکوع یا سجدے میں) سر اٹھائے اس کا گناہ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہیں اللہ اس کا سر گدھے کا کر دے یا اس کی صورت گدھے کی صورت کر دے[2]۔

باب غلام کی اور جو غلام آزاد ہو گیا ہو اسکی امامت کا بیان

اور حضرت عائشہؓ کی امامت ان کا غلام ذکوان قرآن دیکھ کر کیا کرتا تھا اور ولد الزنا اور گنوار اور نابالغ لڑکے کی امامت کا بیان کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ان میں اللہ کی کتاب کا زیادہ قاری ہو وہ ان کی امامت کرے[3] اور غلام بغیر کسی ضرورت کے جماعت میں حاضر ہونے سے نہ روکا جائے گا۔

---

[1] ابن جوزی نے اس حدیث سے یہ نکالا ہے کہ مقتدی نماز کا کوئی رکن اس وقت تک شروع نہ کرے جب تک امام اس کو پورا نہ کر لے حالانکہ حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا حدیث کا مضمون یہ ہے کہ جب امام ایک رکن شروع کر دے تو مقتدی اس کے بعد شروع کرے ۱۲ منہ [2] امام احمد نے کہا جب امام سے پہلے سر اٹھانے والے کے لیے ایسے عذاب کا وعدہ ہوا تو اس کی نماز ہی جائز نہ ہوگی اس میں اختلاف ہے کہ اس وعید سے کیا مراد ہے بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ گدھے کی طرح اس کو جاہل بے وقوف بنا دے قسطلانی نے کہا حقیقۃً گدھے کی صورت میں مسخ ہو جانے سے کوئی امر مانع نہیں ہے اور اس امت میں خسف اور مسخ واقع ہو گا جیسے دوسری حدیث میں ہے جو کتاب الاشربہ میں آئے گی ۱۲ [3] معلوم ہوا نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھنا درست ہے شافعی اور ابو یوسف اور محمد کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ اس سے نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ یہ عمل کثیر ہے ۱۲ منہ [4] یہ ٹکڑا ہے ابومسعود کی حدیث کا جو اوپر گزری اس کو امام مسلم اور اصحاب سنن نے بھی نکالا ۱۲ منہ [5] یہ عام ہے شامل ہے نابالغ اور غلام اور ولد الزنا کو بھی اور عمرو بن سلمہ سات برس کی عمر میں اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے اہل حدیث نے نابالغ لڑکے کی امامت فرض اور نفل دونوں میں صحیح رکھی ہے بشرطیکہ وہ تمیز دار ہو اور حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک فرض میں صحیح نہیں نفل میں صحیح ہے اور امام احمد نے اس مسئلہ میں توقف کیا ہے ۱۲ منہ

۶۵۸ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْعُصْبَةَ مَوْضِعًا بِقُبَاءٍ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَكَانَ اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا۔

ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے جب پہلے مہاجر (مکہ سے نکل کر) عصبہ میں پہنچے جو قبا میں ایک مقام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لانے سے پیشتر تو سالم جو ابو حذیفہ کے غلام تھے وہ اُن کی امامت کیا کرتے اُن کو سب سے زیادہ قرآن یاد تھا[1]

۶۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے کہا مجھ سے ابو التیاح یزید بن حمید ضبعی نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا حاکم کی سنو اور اس کی بات مانو گو ایک حبشی غلام (جس کا سر سوکھے انگور برابر ہو) تم پر حاکم بنایا جائے[2]

باب ۴۴۵ - اِذَا لَمْ يُتِمَّ الْاِمَامُ وَاَتَمَّ مَنْ خَلْفَهٗ۔

باب اگر امام اپنی نماز کو پورا نہ کرے اور مقتدی پورا کریں۔

۶۶۰ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْاَشْيَبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ

ہم سے فضل بن سہل نے بیان کیا کہا ہم سے حسن بن موسیٰ اشیب نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ امام لوگ تم کو نماز پڑھاتے ہیں اگر ٹھیک طور سے پڑھیں گے

---

[1] حالاں کہ اس وقت تک سالم آزاد بھی نہیں ہوئے تھے اور معلوم ہوا کہ غلام کی امامت درست ہے اور باب کا مطلب نکل آیا کہتے ہیں اُن مہاجرین میں بڑے بڑے لوگ تھے جیسے حضرت عمرؓ اور زید بن حارثہ اور عامر بن ربیعہ وغیرہ ہم مگر یہ سب سالم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے ۱۲ منہ [2] اس سے باب کا مطلب یوں نکلتا ہے کہ جب حبشی غلام کی جو حاکم ہوا اطاعت کا حکم ہوا تو اس کی امامت بطریق اولیٰ صحیح ہوگی کیونکہ اُس زمانہ میں جو حاکم ہوتا وہ امامت بھی نماز میں کیا کرتا اس حدیث سے یہ دلیل بھی لی ہے کہ بادشاہ وقت سے گو وہ کیسا ہی ظالم بے وقوف ہو لڑنا اور فساد کرنا درست نہیں ہے بشرطیکہ وہ جائز خلیفہ یعنی قریش کی طرف سے بادشاہ بنایا گیا ہو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حبشی غلام کی خلافت درست ہے کیونکہ خلافت سوا قریش کے اور کسی قوم والے کی درست نہیں ہے جیسے دوسری حدیث سے ثابت ہے ۱۲ منہ [3] تو امام کی نماز میں نقص رہ جانے سے مقتدیوں کی نماز میں کوئی خلل نہ ہوگا جب انہوں نے تمام شرائط اور ارکان کو پورا کیا ہو مثلاً کسی امام نے بے وضو یا نجس رہ کر نماز پڑھائی مقتدیوں کو اس کی خبر نہ تھی تو ان کی نماز صحیح ہوگی شافعیہ رباقی برصفحہ آئندہ)

اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَأُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ۔

تب تو تم کو ثواب ملے گا اگر غلطی کریں گے تو بھی (تمہاری نماز کا) تم کو ثواب مل جائے گا غلطی کا وبال ان پر رہے گا۔

بَابُ ۴۶ اِمَامَةِ الْمَفْتُوْنِ وَالْمُبْتَدِعِ

باب باغی اور بدعتی کی امامت کا بیان

وَقَالَ الْحَسَنُ صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُهٗ وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ اِنَّكَ اِمَامُ عَامَّةٍ وَنَزَلَ بِكَ مَا تَرٰى وَيُصَلِّيْ لَنَا اِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَاِذَا اَحْسَنَ النَّاسُ فَاَحْسِنْ مَعَهُمْ وَاِذَا اَسَاءُوْا فَاجْتَنِبْ اِسَاءَتَهُمْ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَا نَرٰى اَنْ يُّصَلّٰى خَلْفَ الْمُخَنَّثِ اِلَّا مِنْ ضَرُوْرَةٍ لَا بُدَّ مِنْهَا۔

اور امام حسن بصری نے کہا تو نماز پڑھ لے اس کی بدعت اس کے سر[1] امام بخاری نے کہا ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے بیان کیا کہا ہم سے زہری نے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبیداللہ بن عدی بن خیار سے وہ حضرت عثمانؓ کے پاس جب باغیوں نے اُن کو گھیر رکھا تھا[4] اور کہا تم تو عام مسلمانوں کے امام ہو اور تم پر جو آفت اتری وہ جانتے ہو اب فسادیوں کا امام[3] ہم کو نماز پڑھاتا ہے ہم ڈرتے ہیں اس کے پیچھے نماز پڑھ کر گنہگار نہ ہوں حضرت عثمان نے کہا نماز تو جو کام لوگ کرتے ہیں۔ سب میں بہتر ہے پھر جب وہ اچھا کام کریں تو بھی ان کے ساتھ مل کر اچھا کام کر اور جب وہ برا کام کریں تو اُن کی برائی سے الگ رہ[6] اور محمد بن ولید زبیدی نے کہا زہری نے کہا ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہیجڑے کے پیچھے نماز نہ پڑھیں مگر ایسی ہی لاچاری ہو تو اور بات ہے[5]۔

---

۶۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ اَنَّهٗ سَمِعَ۔

ہم سے محمد بن ابان نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوالتیاح سے انہوں نے انسؓ

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور مالکیہ اور امام احمد کا یہی قول ہے اور حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ امام کی نماز پر مقتدیوں کی نماز موقوف ہے اگر وہ صحیح ہو تو یہ بھی صحیح ہوگی وہ فاسد ہو تو یہ بھی فاسد ہوگی ۱۲ منہ (حواشی صفحہ سابقہ) ۱؎ مفتون کا ترجمہ باغی کیا یعنی جو سچے برحق امام کے حکم سے پھر جائے بعضوں نے مفتون عام رکھا ہے اور بدعتی سے عام بدعتی مراد ہے خواہ اس کی بدعت اعتقادی ہو جیسے شیعہ خارج مرجیہ معتزلہ وغیرہ کی خواہ عملی ہو جیسے سہرہ باندھنے والے تیجہ دسواں کرنے والے تعزیہ یا علم اٹھانے والے قبروں پر چراغاں کرنے والے میلاد یا مرثیہ کی مجلس کرنے والے کی بشرطیکہ اُن بدعت کفر اور شرک کی حد تک نہ پہنچے اگر کفر یا شرک کے درجے پر پہنچ جائے تو ان کے پیچھے نماز درست نہیں تسہیل میں ہے کہ سنت کہتے ہیں حدیث کو اور جماعت سے مراد صحابہ اور تابعین ہیں۔ جو لوگ حدیث شریف پر چلتے ہیں اور اعتقاد اور عمل میں صحابہ اور تابعین کے طریق پر ہیں وہ اہل سنت اور جماعت ہیں باقی سب بدعتی ہیں ۱۲ منہ ۲؎ اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳؎ یعنی امام کی بدعت کا وبال اس کے سر رہے گا تیری نماز صحیح ہو جائے گی ۱۲ منہ ۴؎ یہ مصر کے لوگ تھے جو حضرت عثمان کے عامل سے ناراض ہو کر مدینہ میں آئے اس کا قصہ طویل ہے مروان کی شرارت سے یہ باغی بہت برافروختہ ہوئے اور آخر حضرت عثمان کو ان کے مکان پر گھیر لیا ۱۲ منہ ۵؎ عبدالرحمٰن بن عدیس بلوی یا کنانہ بن بشر حافظ نے کہا کنانہ مراد ہے سیف بن عمرؓ کی روایت میں اس کی تصریح ہے ۱۲ منہ ۶؎ شافعیہ کا یہی قول ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي ذَرٍّ اِسْمَعْ وَاَطِعْ وَلَوْ لِحَبَشِيٍّ كَاَنَّ رَاْسَهُ زَبِيْبَةٌ۔

بن مالکؓ سے سُنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو ذرؓ (صحابی) سے فرمایا بات سُن اور کہنا مان اگرچہ حبشی (غلام حاکم) ہو جس کا سر منقیٰ کے برابر ہو۔

بَابٌ ۴۴۷ يَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْاِمَامِ بِحِذَائِهِ سَوَاءً اِذَا كَانَا اثْنَيْنِ۔

باب جب دو ہی نمازی ہوں تو مقتدی امام کے داہنے طرف اس کے برابر کھڑا ہو۔

۶۶۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ فَصَلَّى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِيْنِهِ فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهُ اَوْ قَالَ خَطِيْطَهُ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حاکم بن عتیبہ سے انہوں نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے کہا میں اپنی خالہ ام المومنین میمونہؓ کے گھر میں رات کو رہ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز پڑھی پھر (مسجد سے اُن کے گھر میں) چار رکعتیں پڑھیں پھر سو رہے پھر اٹھے (اور وضو کرکے نماز پڑھنے لگے) میں بھی آیا اور آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوا آپ نے مجھ کو اپنی داہنی طرف کر لیا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پھر آرام فرمایا یہانتک کہ میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سُنی پھر (صبح کی نماز کے لیے) برآمد ہوئے[۱]۔

بَابٌ ۴۴۸ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَسَارِ الْاِمَامِ فَحَوَّلَهُ الْاِمَامُ اِلٰى يَمِيْنِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُهُمَا۔

باب اگر کوئی شخص امام کی بائیں طرف کھڑا ہوا اور امام اس کو پھرا کر داہنی طرف کرے تو کسی کی نماز فاسد نہ ہو گی (نہ امام کی نہ مقتدی کی)

۶۶۳ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم سے عمرو بن حارث مصری نے انہوں نے عبدربہ بن سعید سے انہوں نے مخرمہ بن سلیمان سے انہوں نے کریب سے جو عبداللہ بن عباسؓ کے غلام تھے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا ام المومنین میمونہؓ کے پاس آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس رات کو انہی کے پاس تھے (اُن کی باری تھی) آپ نے وضو کیا پھر کھڑے

(بقیہ صفحہ ۴۴۸) لیکن مالکیہ کے نزدیک فاسق عملی کے پیچھے بھی نماز درست نہیں ہے اور فاسق اعتقادی جیسے رافضی خارجی وغیرہ ان کے پیچھے بھی درست نہیں ہے اگر وقت باقی ہو تو نماز کا اعادہ کرے ۱۲ قسطلانی ۔ ۵ جیسے ہیجڑا کہیں کا حاکم ہو اور لوگ مجبور ہوں اس کو امام بنانے میں ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۔ ۱ بعضوں نے کہا ذرا پیچھے ہٹ کر ۱۲ منہ ۔ ۲ حدیث سے یہ نکلا کہ جب امام کے ساتھ ایک ہی آدمی ہو تو وہ امام کی داہنی طرف کھڑا ہو جوان ہو یا نابالغ اب اگر دوسرا کوئی شخص آ جائے تو وہ امام کی بائیں طرف تکبیر تحریمہ کہے پھر امام آگے بڑھ جائے یا دونوں مقتدی پیچھے ہٹ جائیں ۱۲ منہ

يَسَارِهٖ فَاَخَذَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَصَلّٰى ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثْتُ بِهٖ بُكَيْرًا فَقَالَ حَدَّثَنِيْ كُرَيْبٌ بِذٰلِكَ۔

ہو کر نماز پڑھنے لگے میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوا آپ نے مجھ کو پکڑا اور اپنی داہنی طرف کر لیا اور تیرہ رکعتیں (وتر سمیت) پڑھیں پھر سو رہے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور آپ جب سوتے تھے تو خراٹے لیتے تھے پھر مؤذن (نماز کے بلانے کو) آپ کے پاس آیا آپ نکلے اور نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا عمرو نے کہا میں نے یہ حدیث بکیر بن عبداللہ سے بیان کی انہوں نے کہا کریب نے مجھ سے بھی یہی حدیث بیان کی[1]

بَاب ۴۴۹ اِذَا لَمْ يَنْوِ الْاِمَامُ اَنْ يَّؤُمَّ ثُمَّ جَاءَ قَوْمٌ فَاَمَّهُمْ۔

باب نماز شروع کرتے وقت امامت کی نیت نہ ہو پھر کچھ لوگ آجائیں اور ان کی امامت کرے۔

۶۶۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ اُصَلِّيْ مَعَهٗ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَ بِرَاْسِيْ وَاَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عبداللہ ابن سعید بن جبیر سے انہوں نے اپنے باپ سعید بن جبیر سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے کہا میں اپنی خالہ ام المومنین میمونہؓ کے پاس رات کو رہ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے رات کو (تہجد کی) نماز پڑھنے لگے میں بھی نماز میں شریک ہوا آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا آپ نے میرا سر پکڑ کر مجھ کو داہنی طرف کھڑا کر لیا[2][3]

بَاب ۴۵۰ اِذَا طَوَّلَ الْاِمَامُ وَكَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ فَخَرَجَ وَصَلّٰى۔

باب اگر امام لمبی سورت شروع کرے اور کسی کو کام ہو تو وہ اکیلے نماز پڑھ کر چل دے تو کیسا؟

۶۶۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

---

[1] تو اس سند میں عمرو بن حارث اور کریب کے درمیان صرف ایک واسطہ ہوا یعنی بکیر ابن عبداللہ کا اور اگلی سند میں عمرو اور کریب کے درمیان دو واسطے تھے عبدربہ اور مخرمہ بن سلیمان کے ۱۲ منہ [2] تو امامت صحیح ہو گی کیونکہ امام کو امامت کی نیت کرنا کچھ شرط نہیں ہے البتہ بہتر ہے تاکہ جماعت کا ثواب ملے امام احمد بن حنبل نے فرمایا ہے کہ فرض میں نیت ضرور ہے لیکن نفل میں ضرور نہیں ۱۲ منہ [3] یہ حدیث کئی بار اوپر گذر چکی ہے یہاں امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے تہجد شروع کیا تھا پھر ابن عباسؓ آن کر شریک ہو گئے اور آپ نماز پڑھتے گئے ابو داؤد اور ترمذی نے نکالا کہ ایک شخص اکیلے نماز پڑھنے لگا یعنی فرض نماز تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا نہیں جو اس پر تصدق کرے یعنی اس کے ساتھ شریک ہو جائے اس سے یہ نکلا کہ فرض میں بھی امامت کی نیت کرنا لازم نہیں ہے ۱۲ منہ [4] اس باب کا یہ مقصود ہے کہ مقتدی اقتدا کی نیت توڑ سکتا ہے یعنی امام کے پیچھے نماز توڑ کر اکیلے وہیں یا اپنے گھر جا کر نماز ادا کر سکتا ہے ۱۲ منہ

عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ ابْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهٗ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهٗ فَصَلَّى الْعِشَاءَ فَقَرَأَ بِالْبَقَرَةِ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَكَانَ مُعَاذٌ يَنَالُ مِنْهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَتَّانٌ فَتَّانٌ فَتَّانٌ ثَلٰثَ مِرَارٍ اَوْ قَالَ فَاتِنًا فَاتِنًا فَاتِنًا وَاَمَرَهٗ بِسُوْرَتَيْنِ مِنْ اَوْسَطِ الْمُفَصَّلِ قَالَ عَمْرٌو لَا اَحْفَظُهُمَا۔

عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا معاذ بن جبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (فرض نماز) پڑھا کرتے تھے پھر جاکر اپنی قوم کی امامت کرتے (وہی نماز اُن کو پڑھاتے) دوسری سند اور امام بخاری نے کہا مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا انہوں نے کہا معاذ بن جبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (فرض) نماز پڑھ لیتے پھر لوٹ جاکر اپنی قوم کی امامت کرتے ایک بار ایسا ہوا انہوں نے عشاء کی نماز پڑھائی تو سورہ بقرہ شروع کی (مقتدیوں میں سے) ایک شخص (نماز توڑ کر) چل دیا معاذ اس کو برا کہنے لگے[2] یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی (اس شخص نے جاکر معاذ کی شکایت کی[3]) آپ نے معاذ کو فرمایا تو بلا میں ڈالنے والا ہے بلا میں ڈالنے والا بلا میں ڈالنے والا تین بار فرمایا یا یوں فرمایا تو فسادی ہے فسادی فسادی اور آپ نے معاذ کو یہ حکم دیا کہ مفصل کی بیچ کی دو سورتیں پڑھا کرے عمرو بن دینار نے کہا مجھے یاد نہ رہیں کونسی سورتیں[4]

بَابٌ ۴۵۱ تَخْفِيْفِ الْاِمَامِ فِي الْقِيَامِ وَاِتْمَامِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

باب امام کو چاہیے کہ قیام کو ہلکا کرے (مختصر سورتیں پڑھے) اور رکوع اور سجدے کو پورا کرے

۶۶۶ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے

---

[1] اس سے امام شافعی اور احمد اور اہل حدیث کا مذہب ثابت ہوا کہ فرض پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے اور مالکیہ اور حنفیہ کے نزدیک درست نہیں ۱۲ [2] جب معاذ کو اس کا حال معلوم ہوا تو کہنے لگے ہو نہ ہو منافق ہے ۱۲ منہ [3] کہتے ہیں اس شخص کا نام حرام تھا بعضوں نے کہا حزم بن ابی بن کعب بعضوں نے کہا سلیم بعضوں نے کہا حازم خیر اُس شخص نے جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم لوگ سارا دن محنت مشقت کرتے ہیں رات کو تھکے ماندے آتے ہیں تو معاذ نماز کو لمبا کرتے ہیں ۱۲ [4] دوسری روایت میں ہے کہ سورہ والطارق اور والشمس وضحاہا یا سبح اسم ربک الاعلیٰ یا اقتربت الساعۃ پڑھنے کا حکم دیا مفصل قرآن کی ساتویں منزل کا نام ہے یعنی سورۃ قٓ سے اخیر قرآن تک پھر ان میں تین ٹکڑے ہیں طوال یعنی قٓ سے سورہ عم تک اوساط یعنی بیچ کی سورہ عم سے والضحیٰ تک صغار یعنی چھوٹی والضحیٰ سے اخیر تک ۱۲ منہ [5] حدیث میں تو مطلق ہلکا کرنے کا ذکر ہے مگر قیام ہی لوگوں پر بھاری ہوتا ہے رکوع اور سجدہ تو کسی پر گراں نہیں ہوتا اس لیے ہلکا کرنے سے قیام کا ہلکا کرنا مراد ہوا ۱۲ منہ

قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔

کہا ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے کہا میں نے قیس بن ابی حازم سے سُنا کہا مجھ سے ابو مسعود انصاری عقبہ بن عمرو نے بیان کیا انہوں نے کہا ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ خدا کی قسم میں صبح کی نماز میں (جماعت میں) اس وجہ سے نہیں آیا کہ فلاں صاحب[1] نماز کو لمبا کرتے ہیں ابو مسعودؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کسی وعظ اور نصیحت میں اس دن سے زیادہ غصے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا تم میں کچھ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ (عبادت سے یا دین سے) نفرت کرا دیں دیکھو جو کوئی تم میں لوگوں کو نماز پڑھائے وہ ہلکی نماز پڑھے کیونکہ لوگوں میں کوئی ناتواں ہوتا ہے کوئی بوڑھا کوئی کام والا۔

بَاب ۴۵۲ اِذَا صَلّٰى لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔

باب جب اکیلے نماز پڑھتا ہو تو جتنی چاہے لمبی کرے۔

۶۶۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد عبداللہ بن ذکوان سے انہوں نے عبدالرحمن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھے[2] اس لیے کہ اُن میں کوئی ناتواں ہوتا ہے کوئی بیمار کوئی بوڑھا اور جب کوئی تم میں سے اکیلا اپنے لیے نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی کرے۔

بَاب ۴۵۳ مَنْ شَكَا اِمَامَهٗ اِذَا طَوَّلَ

باب امام کی شکایت کرنا جب وہ نماز کو لمبا کرے

وَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ طَوَّلْتَ بِنَا

ابو اُسیدؓ (صحابی مالک بن ربیعہ) نے (اپنے بیٹے منذر سے کہا بیٹا تو نے

---

[1] فلاں صاحب سے ابی بن کعب مراد ہیں اور یہ شکایت کرنے والا شخص انصار کا ایک لڑکا تھا اس کا نام معلوم نہیں ہوا اور جس نے یہ گمان کیا کہ یہ شخص حزم بن ابی تھا اس نے غلطی کی حزم کا معاملہ معاذ بن جبل کے ساتھ ہوا تھا عشاء کی نماز میں اور یہ معاملہ ابی بن کعب کے ساتھ ہوا صبح کی نماز میں ایک کو دوسرے سے کوئی تعلق نہیں ہے ۱۲ منہ

[2] بعضوں نے کہا اگر مقتدی معین ہوں اور ان میں کوئی بوڑھا ناتواں کام والا نہ ہو تو ان کی خوشی سے امام نماز کو لمبا کر سکتا ہے ابن عبدالبر نے کہا جب بھی ہلکا پڑھنا چاہیئے کیونکہ احتمال ہے کہ اور کوئی نیا مقتدی آن کر شریک ہو جائے یا ان ہی میں سے کسی کو کام یا ضرورت لگ جائے یا بیمار ہو جائے ۱۲ منہ

یَا بُنَیَّ ۔

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسِ ابْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَ تَاَخَّرُ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی الْفَجْرِ مِمَّا یُطِیْلُ بِنَا فُلَانٌ فِیْھَا فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَاَیْتُہٗ غَضِبَ فِیْ مَوْعِظَۃٍ کَانَ اَشَدَّ غَضَبًا مِّنْہُ یَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ مِنْکُمْ مُنَفِّرِیْنَ فَمَنْ اَمَّ مِنْکُمُ النَّاسَ فَلْیَتَجَوَّزْ فَاِنَّ خَلْفَہُ الضَّعِیْفَ وَالْکَبِیْرَ وَذَا الْحَاجَۃِ

نماز کو لمبا کر دیا ہم پر [1]

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے ابو مسعودؓ (انصاری صحابی سے) انہوں نے کہا ایک شخص نے (انصاری ایک لڑکے نے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں جو صبح کی جماعت میں حاضر نہیں ہوتا تو فلاں صاحب (ابی بن کعب) کی وجہ سے وہ نماز کو لمبا کرتے ہیں یہ سُن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے غصے ہوئے کہ اس دن سے زیادہ غصے میں نے آپ کو کسی وعظ اور نصیحت میں نہیں دیکھا پھر آپ نے یہ فرمایا لوگو دیکھو تم میں کچھ لوگ نفرت دلانا چاہتے ہیں جو کوئی تم میں سے امام بنے وہ ہلکی نماز پڑھے اس لیے کہ اس کے پیچھے کوئی ناتواں ہوتا ہے کوئی بوڑھا کوئی کام کاج والا [2]

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ ثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیَّ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ بِنَاضِحَیْنِ وَقَدْ جَنَحَ اللَّیْلُ فَوَافَقَ مُعَاذًا یُصَلِّیْ فَتَرَکَ نَاضِحَہٗ وَاَقْبَلَ اِلٰی مُعَاذٍ فَقَرَاَ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ اَوِ النِّسَآءِ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ وَبَلَغَہٗ اَنَّ مُعَاذًا نَالَ مِنْہُ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَکَا اِلَیْہِ مُعَاذًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اَوْ قَالَ اَفَاتِنٌ اَنْتَ ثَلٰثَ مِرَارٍ فَلَوْلَا صَلَّیْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَالشَّمْسِ وَضُحٰھَا وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی فَاِنَّہٗ یُصَلِّیْ وَرَآءَکَ الْکَبِیْرُ وَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محارب بن دثار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری (صحابی) سے سُنا (ایسا ہوا) ایک شخص پانی اٹھانے والے دو اونٹ لے کر آیا رات اندھیری ہو گئی تھی اس نے معاذ کو (عشا کی) نماز پڑھتے پایا تو اپنے اونٹوں کو بٹھلایا معاذؓ کی طرف آیا (کہ نماز میں شریک ہو) معاذ نے سورہ بقرہ یا سورہ نسا شروع کی وہ (نماز چھوڑ کر) چل دیا اس سے کسی نے کہا کہ معاذ نے تجھ کو برا بھلا کہا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور معاذ کی شکایت کی آپ نے (معاذ سے) فرمایا اے معاذ تو بلا میں ڈالنے والا یا فسادی ہے تین بار یہی فرمایا بھلا تو نے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور والشمس وضحٰہا اور واللیل اذا یغشٰی یہ سورتیں کیوں نہیں پڑھیں (کیا تو نہیں جانتا) تیرے پیچھے بوڑھے

[1] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ کلام الملوک ملوک الکلام ان تینوں لفظوں میں سارے معذور داخل ہو گئے بیمار ناتواں میں داخل ہے اسی طرح لنگڑا لولا اپاہج وغیرہ ۱۲ منہ

الضَّعِيفُ وَذُو الْحَاجَةِ أَحْسِبُ هٰذَا فِي الْحَدِيثِ وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ وَمِسْعَرٌ وَالشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ عَمْرٌو وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَرَأَ مُعَاذٌ فِي الْعِشَاءِ بِالْبَقَرَةِ وَتَابَعَهُ الْأَعْمَشُ عَنْ مُحَارِبٍ۔

اور ناتواں اور کام ضرورت والے نماز پڑھتے ہیں شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ جملہ فانہ یصلی ورائک حدیث میں داخل ہے شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو سعید بن مسروق اور مسعر اور ابو اسحاق شیبانی نے[1] بھی روایت کیا اور عمرو بن دینار اور عبید اللہ بن مقسم اور ابو الزبیر نے بھی اس حدیث کو جابرؓ سے روایت کیا اس میں یوں ہے کہ معاذؓ نے عشاء کی نماز میں سورہ بقرہ پڑھی[2] اور شعبہ کے ساتھ اعمش نے بھی اس کو محارب سے روایت کیا[3]

بَابٌ ۴۵۴ الْإِيجَازِ فِي الصَّلٰوةِ وَإِكْمَالِهَا۔

باب نماز مختصر اور پوری پڑھنا (رکوع اور سجدہ اچھی طرح کرنا)۔

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجِزُ الصَّلٰوةَ وَيُكْمِلُهَا۔

ہم سے ابو معمر عبداللہ بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبدالعزیز ابن صہیب نے انہوں نے انسؓ بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز مختصر اور پوری پڑھتے تھے[4]

بَابٌ ۴۵۵ مَنْ أَخَفَّ الصَّلٰوةَ عِنْدَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ

باب بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز کو مختصر کر دینا۔

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلٰوةِ أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلٰوتِي

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے امام عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ ابو قتادہ حارث بن ربعی انصاری صحابی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں اس کو لمبا کرنا چاہتا ہوں پھر بچے کا رونا سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں

---

[1] سعید بن مسروق کی روایت کو ابو عوانہ نے اور مسعر کی روایت کو سراج نے اور شیبانی کی روایت کو بزار نے وصل کیا ان تینوں نے محارب بن دثار سے روایت کیا ۱۲ منہ [2] ان روایتوں میں سورہ نساء کا ذکر نہیں ہے عمرو کی روایت تو خود اس کتاب میں اوپر گذر چکی ہے اور عبید اللہ بن مقسم کی روایت کو ابن خزیمہ نے وصل کیا اور ابو زبیر کی روایت کو عبدالرزاق نے ۱۲ منہ [3] اعمش کی روایت کو امام نسائی نے نکالا لیکن اس میں سورت کی تعیین نہیں ہے ۱۲ منہ [4] یعنی فرض نماز میں آپ مقتدیوں کے خیال سے چھوٹی سورتیں پڑھتے تھے مگر سجدہ اور رکوع اسی طرح دونوں سجدوں کے بیچ میں قعدہ اسی طرح رکوع کے بعد قیام یہ سب اچھی طرح سے اطمینان کے ساتھ ادا کرتے ۱۲ منہ

كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ تَابَعَهُ بِشْرُ ابْنُ بَكْرٍ وَّبَقِيَّةُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ -

۶۷۲- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلٰوةً وَّلَا أَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَنَ أُمُّهُ -

۶۷۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَأَنَا أُرِيدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلٰوتِي مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ -

۶۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا ابْنُ

اس کی ماں کو تکلیف میں ڈالنا برا سمجھتا ہوں[1] ولید بن مسلم کے ساتھ اس حدیث کو بشر بن بکر اور بقیہ بن ولید اور عبداللہ بن مبارک نے بھی اوزاعی سے روایت کیا ہے[2]

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال تیمی نے کہا ہم سے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر قرشی نے کہا میں نے انس بن مالک سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے کبھی کسی امام کے پیچھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ ہلکی اور پوری نماز نہیں پڑھی[3] اور آپ کا یہ حال تھا کہ نماز میں بچہ کے رونے کی آواز سنتے تو نماز کو ہلکا کر دیتے کہیں اس کی ماں کو پریشانی نہ ہو۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے ان سے انس بن مالک نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نماز شروع کر دیتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ لمبی نماز پڑھوں پھر میں بچے کا رونا سنتا ہوں تو اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں کیوں کہ میں جانتا ہوں ماں کے دل پر اس کے بچے کے رونے سے کیسی چوٹ پڑتی ہے۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابراہیم

---

[1] اس حدیث سے آپ کی کمال شفقت اپنی امت پر معلوم ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ عورتیں جماعت کی نماز میں شریک ہوتی تھیں ہندوستان میں مسلمانوں نے بالکل عورتوں کو جماعت میں شریک ہونے سے روک دیا ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے برخلاف ہے ابن ابی شیبہ نے نکالا کہ پہلی رکعت میں آپ نے ساٹھ آیتوں والی سورت پڑھی پھر بچہ کا رونا سن کر دوسری رکعت میں تین آیتیں پڑھیں ۱۲ منہ

[2] بشر کی روایت کو تو خود امام بخاری نے باب خروج النساء الی المساجد میں نکالا اور ابن مبارک کی روایت کو امام نسائی نے نکالا اور بقیہ کی روایت کا نکالنے والا معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

[3] یعنی آپ کی نماز باعتبار قراءت کے تو ہلکی ہوتی چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتے اور ارکان یعنی رکوع سجدہ وغیرہ پورے طور سے ادا فرماتے جو لوگ سنت کی پیروی کرنا چاہیں ان کو امامت کی حالت میں ایسی ہی نماز پڑھنا چاہیے ہمارے زمانہ میں یہ بلا پھیل گئی ہے کہ قراءت تو اس قدر طویل کرتے ہیں کہ ایک رکعت میں چار چار پانچ پانچ پارے اڑا جاتے ہیں مگر رکوع سجدہ اور سجدوں کے بیچ میں قعدہ اچھے طور سے نہیں کرتے ان کی نماز کیا ہے گویا ٹھونگیں لگانا ہے حق تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے نماز میں بڑے شہنشاہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے تو ادب سے اور اطمینان سے تمام ارکان ادا کرنے چاہئیں ایسی سو رکعتوں سے جو خلاف سنت ادا کی جائیں ایک رکعت تمام شرائط اور ادب کے ساتھ سنت کے موافق کہیں افضل ہے ۱۲ منہ

اِبْنُ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ فَاُرِيْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ مِنْ بُكَائِهٖ وَقَالَ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ نَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

بن عدی نے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں نماز شروع کر دیتا ہوں اور میری نیت اس کے لمبے کرنے کی ہوتی ہے پھر بچہ کا رونا سن کر نماز کو ہلکا کر دیتا ہوں کیوں کہ میں جانتا ہوں جو بچہ کے رونے سے اس کی ماں کو درد ہوتا ہے اور موسیٰ بن اسماعیل نے کہا ہم سے ابان بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم کو انسؓ نے خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث[1]

بَابُ ۴۵۶ اِذَا صَلّٰى ثُمَّ اَمَّ قَوْمًا۔

باب ایک شخص نماز پڑھ کر پھر دوسرے لوگوں کی امامت کرے

۶۷۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَبُو النُّعْمَانِ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمَهٗ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ۔

ہم سے سلیمان بن حرب اور ابو النعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابرؓ سے کہ معاذ بن جبلؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ لیتے پھر اپنی قوم کے پاس جا کر ان کی امامت کرتے۔[2]

بَابُ ۴۵۷ مَنْ اَسْمَعَ النَّاسَ تَكْبِيْرَ الْاِمَامِ۔

باب امام کی تکبیر لوگوں کو سنانا[3]

۶۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاؤُدَ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَتَاهُ بِلَالٌ يُؤْذِنُهٗ بِالصَّلٰوةِ قَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قُلْتُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن داؤد نے کہا ہم کو اعمش نے خبر دی انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بیماری ہوئی جس میں آپ نے وفات فرمائی تو بلال نماز کی خبر دینے کو آپ پاس آئے آپ نے فرمایا ابوبکرؓ سے کہو وہ نماز پڑھائیں میں نے عرض کیا ابوبکر کچے سے (نرم دل) آدمی ہیں وہ

---

[1] موسیٰ کی روایت کو سراج نے وصل کیا امام بخاری نے یہ سند اس لیے بیان کی کہ قتادہ کا سماع انسؓ سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ

[2] وہی نماز ان کو جا کر پڑھاتے تو یہ درست ہے جیسے اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ

[3] جب مقتدی بہت ہوں اور اللہ اکبر کی آواز ان کو نہ پہنچنے کا خیال ہو تو دوسرا کوئی شخص تکبیر زور سے پکار کر کہہ سکتا ہے تاکہ سب لوگوں کو آواز پہنچ جائے ۱۲ منہ

إِنْ يَقُمْ مَقَامَكَ يَبْكِ فَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْقِرَاءَةِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَقُلْتُ مِثْلَهُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَصَلَّى وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ الْأَرْضَ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ صَلِّ فَتَأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ وَقَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنْبِهِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ التَّكْبِيرَ تَابَعَهُ مُحَاضِرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ -

جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے رو دیں گے قرآن نہ پڑھ سکیں گے آپ نے (پھر) فرمایا ابوبکرؓ سے کہو وہ نماز پڑھائیں میں نے پھر وہی عرض کیا آخر تیسری یا چوتھی بار آپ نے فرمایا تم تو یوسف کی ساتھ والیاں ہو ابوبکرؓ سے کہو وہ نماز پڑھائیں خیر انہوں نے نماز شروع کر دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ذرا اپنا مزاج ہلکا پاکر) دو آدمیوں پر ٹیکا دیتے نکلے جیسے میں (اس وقت) آپ کو دیکھ رہی ہوں آپ کے پاؤں زمین پر لکیر کر رہے تھے ابوبکرؓ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے سرکنا چاہا آپ نے اشارے سے ان کو فرمایا نماز پڑھائے جاؤ اور آپ ابوبکرؓ کے پہلو میں (ان کے برابر) بیٹھ گئے ابوبکرؓ آپ کی تکبیر لوگوں کو سناتے تھے عبداللہ بن داؤد کے ساتھ اس حدیث کو محاضر نے بھی اعمش سے روایت کیا۔

بَابُ ۴۵۸ الرَّجُلِ يَأْتَمُّ بِالْإِمَامِ وَيَأْتَمُّ النَّاسُ بِالْمَأْمُومِ -

باب ایک شخص امام کی اقتداء کرے اور لوگ اس کی اقتداء کریں (تو کیسا)

وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ -

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ نے (پہلی صف والوں سے) فرمایا تم میری پیروی کرو اور تمہارے پیچھے جو لوگ ہیں وہ تمہاری پیروی کریں

۶۷۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ محمد بن حازم نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے (موت کی بیماری میں) تو بلالؓ نماز کے لیے آپ کو بلانے کو آئے آپ نے فرمایا ابوبکرؓ سے کہو وہ

۱؎ اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۲؎ اس کو امام مسلم نے ابوسعید خدری سے نکالا بظاہر یہ حدیث شعبی کے مذہب کی تائید کرتی ہے اور شاید امام بخاری کا بھی یہی مذہب ہو شعبی کا یہ مذہب ہے کہ اگر آخیر صف کے پیچھے کوئی شخص اس وقت آیا جب امام رکوع سے اپنا سر اٹھا چکا تھا لیکن اخیر صف والوں نے اپنا سر نہیں اٹھایا تھا اور وہ شریک ہو گیا تو اس کو یہ رکعت مل گئی کیونکہ وہ درحقیقت پچھلی صف والوں کا مقتدی ہے اور پچھلی صف والے آگے کی صف والوں کے اسی طرح اوّل صف والوں تک اوّل صف والے امام کے مقتدی ہیں جمہور علماء کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ دین کے کاموں میں تم میری پیروی کرو یعنی مجھ سے سیکھو اور تمہارے بعد جو لوگ آئیں گے وہ تم سے سیکھیں اسی طرح قیامت تک سلسلہ تعلیم و تعلم جاری ہے قسطلانی نے کہا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مقتدی دوسرے مقتدیوں کی اقتداء کریں ۔ ۱۲ منہ

بِالنَّاسِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى مَا يَقُومُ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى مَا يَقُومُ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَجَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفْسِهِ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ يَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَاعِدًا يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مُقْتَدُونَ بِصَلٰوةِ أَبِي بَكْرٍ۔

لوگوں کو نماز پڑھائیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر نرم دل آدمی ہیں وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو (رو رو کر) اپنی آواز لوگوں کو نہ سنا سکیں گے بہتر ہو اگر آپ عمرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیں آپ نے فرمایا ابوبکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں میں نے حضرت حفصہؓ سے کہا تم عرض کرو کہ ابوبکرؓ نرم دل آدمی ہیں وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو اُن کی آواز نہ نکل سکے گی (رو دیں گے) کاش آپ عمرؓ کو نماز پڑھانے کے لیے فرمائیں آپ نے فرمایا تم تو یوسف کی ساتھ والیاں ہو ابوبکرؓ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں جب ابوبکر نماز پڑھانے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذرا اپنا مزاج ہلکا پایا آپ دو آدمیوں کا ٹیکا دے کے کھڑے ہوئے اور آپ کے پاؤں زمین پر نشان کر رہے تھے اسی طرح سے چل کر مسجد میں آئے ابوبکرؓ نے آپ کی آہٹ پائی تو لگے پیچھے سرکنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اشارہ کیا (اپنی جگہ رہو) پھر آپ تشریف لائے اور ابوبکرؓ کے بائیں طرف بیٹھ گئے تو ابوبکرؓ کھڑے کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے بیٹھے ابوبکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کر رہے تھے اور لوگ ابوبکرؓ کی نماز کی[1]

بَابٌ ۴۵۹ هَلْ يَأْخُذُ الْإِمَامُ إِذَا شَكَّ بِقَوْلِ النَّاسِ۔

باب جب امام کو نماز میں شک ہو تو مقتدیوں کے کہنے پر چل سکتا ہے؟[2]

۶۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن

[1] اسی جملہ سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیوں کہ حضرت ابوبکرؓ خود مقتدی تھے لیکن دوسرے مقتدیوں نے ان کی اقتدا کی ۱۲ منہ

[2] یہ باب لا کر امام بخاری نے شافعیہ کا رد کیا جو کہتے ہیں امام مقتدیوں کی بات نہ سنے بعضوں نے کہا امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اس مسئلہ میں اختلاف اس حالت میں ہے جب امام کو خود شک ہو لیکن اگر امام کو ایک امر کا یقین ہو تو بالاتفاق مقتدیوں کی بات نہ سننا چاہیے تسہیل میں ہے کہ اس باب میں حنفیہ کا قول حق ہے جو صحیح حدیث کے مطابق ہے اور امام مالک اور ان کے اتباع بھی اسی طرف گئے ہیں ۱۲ منہ

سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَیْنِ فَقَالَ لَہٗ ذُوالْیَدَیْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ اَمْ نَسِیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُوالْیَدَیْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلَّی اثْنَتَیْنِ اُخْرَیَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ کَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِہٖ اَوْ اَطْوَلَ۔

سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ظہر کی نماز میں) دو رکعتیں پڑھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے (سلام پھیر دیا) ذوالیدینؓ نے عرض کیا کیا نماز کم ہوگئی (خدا کی طرف سے دو ہی رکعتیں رہ گئیں) یا آپ بھول گئے یا رسول اللہ آپ نے (اور لوگوں کیطرف دیکھ کر فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا جی ہاں (سچ کہتا ہے آپ نے دو ہی رکعتیں پڑھیں) اس وقت آپ کھڑے ہوئے اور پچھلی دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر اللہ اکبر کہا اور اپنے سجدہ کی طرح سجدہ کیا یا اس سے کچھ لمبا[۵۲]

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ رَکْعَتَیْنِ فَقِیْلَ قَدْ صَلَّیْتَ رَکْعَتَیْنِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ۔

ہم سے ابو الولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی دو ہی رکعتیں پڑھیں لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اس وقت آپ نے دو رکعتیں اور پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر سہو کے دو سجدے کیے۔

بَابٌ ۴۶ اِذَا بَکَی الْاِمَامُ فِی الصَّلٰوۃِ

باب امام نماز میں روے (تو کیسا)[۵۳]

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ شَدَّادٍ سَمِعْتُ نَشِیْجَ عُمَرَ وَاَنَا فِیْ اٰخِرِ الصُّفُوْفِ یَقْرَأُ اِنَّمَا اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰہِ۔

اور عبداللہ بن شداد (تابعی) نے کہا میں نے (نماز میں) حضرت عمرؓ کا رونا سنا اور میں اخیر صف میں تھا وہ (سورہ یوسف کی) یہ آیت پڑھ رہے تھے میں اپنے رنج اور غم کا اللہ سے شکوہ کرتا ہوں[۵۴]

---

[۵۱] ذوالیدین کا اصلی نام عرباق تھا اس کو ذوالیدین یعنی دو ہاتھ والا اس لیے کہنے لگے کہ اس کے ہاتھ لمبے تھے ۱۲ منہ [۵۲] یعنی جیسا نماز میں سجدہ کیا کرتے تھے مراد سجدہ سہو ہے ۱۲ منہ [۵۳] امام بخاری اس باب میں جو اثر اور حدیث لائے ان سے نماز میں رونے کا جواز نکالا اور شعبی اور نخعی اور ثوری سے منقول ہے کہ رونا اور رونے کی آواز نکالنا دونوں نماز کو فاسد کرتے ہیں اور مالکیہ اور حنفیہ کے نزدیک اگر رونا عذاب کے ڈر سے اور خدا کے خوف سے ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی ورنہ فاسد ہو جائے گی تسہیل میں ہے کہ حق یہی ہے کہ رونے سے نماز فاسد نہ ہوگی ۱۲ منہ [۵۴] یہ اللہ تعالیٰ نے سورہ یوسف میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا کلام نقل کیا جب حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے باپ سے کہا کہ تم یوسف کو یاد کرتے کرتے یا تو اپنی جان کھو لوگے یا اپنے تئیں بیمار کر لوگے تو انہوں نے یہ جواب دیا کہ میں اپنے دل کا غم اپنے مالک سے عرض کرتا ہوں کسی مخلوق سے شکایت نہیں کرتا حضرت عمرؓ صبح کی نماز میں سورہ یوسف پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے تو بے اختیار رو دیئے اور ایسا پھوٹ پھوٹ کر روئے کہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ مَرَضِهٖ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ یُّصَلِّیْ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ لَهٗ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ فِیْ مَقَامِكَ لَمْ یُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِیْ لَهٗ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ فِیْ مَقَامِكَ لَمْ یُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْیُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَهْ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْیُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِاُصِیْبَ مِنْكِ خَیْرًا۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ ام المومنینؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی (موت کی) بیماری میں فرمایا ابو بکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں حضرت عائشہؓ نے عرض کیا ابو بکرؓ تو جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو روتے روتے اپنی آواز بھی لوگوں کو سنا نا ان کو مشکل ہو گا اس لیے عمرؓ سے فرمایئے وہ نماز پڑھائیں آپ نے فرمایا (نہیں) ابو بکرؓ سے کہو وہ نماز پڑھائیں حضرت عائشہؓ نے حضرت حفصہؓ سے کہا تم تو بھی آنحضرتؐ سے عرض کرو کہ ابو بکر جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو (آپ کو یاد کر کے) لوگوں کو قرآن نہ سنا سکیں گے اس لیے عمرؓ کو حکم دیجیے وہ نماز پڑھائیں حضرت حفصہؓ نے عرض کیا آپ نے فرمایا بس چپ رہو تم تو یوسف کے ساتھ والیاں ہو ابو بکرؓ سے کہو وہ نماز پڑھائیں پھر حضرت حفصہؓ حضرت عائشہؓ سے کہنے لگیں بھلا مجھ کو تم سے کہیں بھلائی ہونا ہے[1]

بَابُ ۴۶۱ تَسْوِیَةِ الصُّفُوْفِ عِنْدَ الْاِقَامَةِ وَبَعْدَهَا۔

باب تکبیر ہوتے وقت اور تکبیر کے بعد صفوں کا برابر کرنا۔

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ اَبِی الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ یَّقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَیْنَ وُجُوْهِكُمْ

ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ سے عمرو بن مرہ نے کہا میں نے سالم بن ابی الجعد سے سنا کہا میں نے نعمان بن بشیر سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (نماز میں) اپنی صفیں برابر رکھو نہیں تو پروردگار تمہارے منہ الٹا دے گا[2]

(بقیہ صفحہ سابقہ) عبد اللہ بن شداد اخیر صف میں تھے انہوں نے رونے کی آواز سنی اس اثر کو سعید بن منصور اور ابن منذر نے وصل کیا ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا

[1] یہ حدیث اوپر کئی بار گذر چکی ہے امام بخاری نے اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سنا کہ ابو بکرؓ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رو دیں گے لیکن اس پر بھی ان کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ رونے سے نماز نہیں ٹوٹتی ۱۲ منہ

[2] یعنی مسخ کر دے گا بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ تم میں پھوٹ ڈال دے گا باب کی حدیثوں میں یہ مضمون نہیں ہے کہ تکبیر کے وقت تکبیر کے بعد صفوں کا برابر کرنا لیکن امام بخاری نے ان حدیثوں کے دوسرے طریقوں کی طرف اشارہ کیا چنانچہ آگے چل کر خود امام بخاریؒ نے (باقی بر صفحہ ۴۶۱)

۶۸۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِيْ۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صفیں ٹھیک رکھو میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھ رہا ہوں[1]

بَابٌ ۴۶۲ اِقْبَالُ الْاِمَامِ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ۔

باب امام کا صفیں برابر کرتے وقت لوگوں کی طرف منہ کرنا۔

۶۸۳- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ نَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ نَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ قَالَ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ۔

ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم کو معاویہ بن عمرو نے خبر دی کہا ہم کو زائدہ بن قدامہ نے کہا ہم کو حمید طویل نے کہا ہم کو انس بن مالکؓ نے انہوں نے کہا نماز کی تکبیر ہوئی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا دیکھو صفوں کو برابر رکھو اور مل کر کھڑے ہو میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھ رہا ہوں۔

بَابٌ ۴۶۳ اَلصَّفِّ الْاَوَّلِ۔

باب پہلی صف کا بیان (اس کا ثواب)

۶۸۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَاءُ الْغَرِقُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْمَطْعُوْنُ وَالْهَدِمُ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ

ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ انہوں نے سمی سے انہوں نے ابو صالح ذکوان سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ بھی شہید ہے جو ڈوب جائے اور جو پیٹ کی بیماری سے مرے اور جو طاعون سے مرے اور جو دب کر (عمارت گرنے سے) مرے اور آپ نے فرمایا اگر لوگ جانیں جو ثواب نماز کے لیے جلدی آنے میں ہے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھیں اور اگر جان لیں جو ثواب عشا اور صبح کی نماز میں ہے تو گھٹنوں کے

(بقیہ صفحہ ۴۶۰) اسی حدیث کو اس طرح نکالا ہے کہ نماز کی تکبیر ہوئے بعد آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور یہ فرمایا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ تکبیر کہہ کے نماز شروع کرنے کو تھے کہ یہ فرمایا امام ابن حزم نے ان حدیثوں کے ظاہر سے یہ کہا کہ صفیں برابر کرنا واجب ہے اور جمہور علماء کے نزدیک سنت ہے اور یہ وعید اس لیے فرمائی کہ لوگ اس سنت کا بخوبی خیال رکھیں برابر رکھنے سے یہ غرض ہے کہ ایک خط مستقیم پر کھڑے ہوں آگے پیچھے نہ کھڑے ہوں یا صف میں جو جگہ خالی رہے اس کو بھر دیں ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا)

[1] یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاصا تھا آپ کو آگے پیچھے دونوں طرف سے نظر آتا ۱۲ منہ [2] پہلی صف وہ ہے جو امام کے نزدیک ہو بعضوں نے کہا پہلی جو پوری صف ہو اس کے بیچ میں کوئی خلل نہ ہو جیسے حجرہ یا منبر یا دیوار وغیرہ بعضوں نے کہا جو نماز کے لیے مسجد میں پہلے آئے وہ پہلی صف میں ہے گو اخیر صف میں کھڑا ہو ۱۲ منہ

حَبْوًا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَاسْتَهَمُوْا۔

بل گھسٹتے ہوئے ان میں آئیں اور اگر جان لیں جو ثواب آگے کی صف میں ہے تو (اس کے لیے) قرعہ ڈالیں[1]

بَابُ ۴۶۴ اِقَامَةُ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ۔

باب صف برابر کرنا نماز کا پورا کرنا ہے[2]

۶۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ وَاَقِيْمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا امام اس لیے مقرر ہوا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے تو اس سے اختلاف نہ کرو[3] جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی سب بیٹھ کر پڑھو اور نماز میں صف برابر رکھو اس لیے کہ صف برابر کرنا نماز کا حسن ہے[4]

۶۸۶ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ۔

ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اپنی صفیں برابر کرو کیونکہ صف برابر کرنا نماز کے قائم کرنے میں داخل ہے[5]

بَابُ ۴۶۵ اِثْمِ مَنْ لَمْ يُتِمَّ الصُّفُوْفَ

باب صف پوری نہ کرنے کا گناہ

---

[1] قسطلانی نے کہا آگے کی صف شامل ہے دوسری صف کو بھی اس لیے کہ وہ تیسری صف سے آگے ہے اسی طرح تیسری کو بھی وہ چوتھی سے آگے ہے یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا کہ نماز میں صف درست کرنے کے لیے آدمی آگے یا پیچھے سرک جائے یا صف ملانے کے واسطے کسی طرف ہٹ جائے یا کسی کو کھینچ لے تو اس سے نماز میں خلل نہ آئے گا بلکہ ثواب پائے گا کیونکہ صف برابر کرنا نماز کا ایک ادب ہے ۱۲ منہ [3] جو کام امام کرے وہ تم بھی کرو یہ نہیں کہ امام رکوع میں رہے تم سجدے میں چلے جاؤ امام نے ابھی سجدے سے سر نہیں اٹھایا تم اٹھا لو ۱۲ منہ [4] صف برابر کرنے سے نماز کی خوبصورتی ہے ورنہ نماز بے ڈول اور بے ہنگام رہے گی قسطلانی نے اس سے یہ نکالا کہ صف برابر کرنا فرض نہیں ہے کیونکہ حسن خارجی چیزوں سے ہوتا ہے ۱۲ منہ [5] اور نماز قائم کرنا واجب ہے بموجب نص قرآنی واقیموا الصلوٰۃ تو صف برابر کرنا بھی واجب ہوا امام ابن حزم کا مذہب ثابت ہو گیا اور قسطلانی شافعی کا خیال رد ہو گیا اسماعیلی اور بیہقی اور ابو داؤد اور مسلم کی روایت میں من تمام الصلوٰۃ ہے اس سے بھی وجوب کی نفی نہیں نکلتی کیونکہ نماز کا پورا کرنا واجب ہے اور جب شرائط یا ارکان میں سے کوئی چیز کم ہو جائے تو کہتے ہیں وہ چیز پوری نہیں ہوئی پس یہ وجوب کی تائید کرتا ہے نہ استحباب کی جیسے جمہور اہل مذہب نے سمجھا ہے ۱۲ منہ۔

۶۸۷- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ اَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَقِيْلَ لَهٗ مَآ اَنْكَرْتَ مِنَّا مُنْذُ يَوْمِ عَهِدْتَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَآ اَنْكَرْتُ شَيْئًا اِلَّآ اَنَّكُمْ لَا تُقِيْمُوْنَ الصُّفُوْفَ وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ قَدِمَ عَلَيْنَا اَنَسٌ الْمَدِيْنَةَ بِهٰذَا۔

ہم سے معاذ بن اسد نے بیان کیا کہا ہم کو فضل بن موسیٰ نے خبر دی کہا ہم کو سعید بن عبید طائی نے انہوں نے بشیر بن یسار انصاری سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے وہ (بصرے سے) مدینہ میں آئے لوگوں نے ان سے کہا دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے تم نے کونسی بات ہم میں خلاف پائی انہوں نے کہا میں نے تو اس کے خلاف تم میں کوئی بات نہیں پائی بس ایک یہ ہے کہ تم (نماز میں) صفیں برابر نہیں کرتے عقبہ بن عبید نے بشیر بن یسار سے یوں روایت کیا کہ انسؓ مدینہ میں ہم لوگوں کے پاس آئے پھر یہی حدیث بیان کی[۵۱]

بَابٌ ۴۲۶ اِلْزَاقِ الْمَنْكِبِ بِالْمَنْكِبِ وَالْقَدَمِ بِالْقَدَمِ فِي الصَّفِّ۔

باب صف میں مونڈھے سے مونڈھا اور قدم سے قدم ملا کر کھڑے ہونا۔

وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ رَاَيْتُ الرَّجُلَ مِنَّا يُلْزِقُ كَعْبَهٗ بِكَعْبِ صَاحِبِهٖ۔

اور نعمان بن بشیر (صحابی) نے کہا میں نے دیکھا (صف میں) ایک آدمی ہم میں سے اپنا ٹخنہ دوسرے کے ٹخنے سے ملا کر کھڑا ہوتا[۵۲]

۶۸۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنِّيْٓ اَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ وَكَانَ اَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ۔

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم کو زہیر بن معاویہ نے خبر دی انہوں نے زہیر سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اپنی صفیں برابر رکھو میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں اور ہم میں سے ہر شخص یہ کرتا کہ (صف میں) اپنا مونڈھا اپنے ساتھی کے مونڈھے سے اور اپنا قدم اس کے قدم سے ملا دیتا۔

بَابٌ ۴۲۷ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَّسَارِ الْاِمَامِ وَحَوَّلَهُ الْاِمَامُ خَلْفَهٗ اِلٰى يَمِيْنِهٖ

باب اگر کوئی شخص امام کی بائیں طرف کھڑا ہو اور امام اس کو اپنے پیچھے سے پھرا کر داہنی طرف لے آئے تو دونوں

[۵۱] امام بخاری نے یہ حدیث لا کر صف برابر کرنے کا وجوب ثابت کیا کیونکہ سنت کے ترک کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف کرنا نہیں کہہ سکتے اور حضرت رسول کریمؐ کا خلاف کرنا بموجب نص قرآنی باعث عذاب ہے فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم ۱۲ منہ [۵۲] اس مسئلہ کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ بشیر بن یسار کا سماع انسؓ سے ثابت کریں اس کو امام احمد نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ [۵۳] تسہیل میں ہے کہ ہمارے زمانہ میں لوگوں نے سنت کے موافق صفیں برابر کرنا چھوڑ دی ہیں کہیں تو ایسا ہوتا ہے کہ آگے پیچھے بے ترتیب کھڑے ہوتے ہیں کہیں برابر بھی کرتے ہیں تو مونڈھے سے مونڈھا ٹخنے سے ٹخنا نہیں ملاتے بلکہ ایسا کرنے کو نازیبا جانتے ہیں خدا کی مار ان کے عقل اور تہذیب پر نمازی لوگ پروردگار کی فوجیں ہیں فوج میں جو کوئی قاعدے کی پابندی نہ کرے وہ سزائے سخت کے قابل ہوتا ہے ۱۲ منہ

تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ۔

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا دَاوٗدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسِيْ مِنْ وَّرَآئِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَصَلّٰى وَرَقَدَ فَجَآءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ يُصَلِّيْ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

بَابٌ ۴۶۸ اَلْمَرْاَةُ وَحْدَهَا تَكُوْنُ صَفًّا

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا سُفْيٰنُ عَنْ اِسْحَاقَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَيَتِيْمٌ فِيْ بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمِّيْ خَلْفَنَا اُمُّ سُلَيْمٍ۔

بَابٌ ۴۶۹ مَيْمَنَةُ الْمَسْجِدِ وَالْاِمَامِ

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ نَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ نَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُمْتُ لَيْلَةً اُصَلِّيْ عَنْ يَّسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ اَوْ بِعَضُدِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَقَالَ بِيَدِهٖ مِنْ وَّرَآئِيْ۔

کی نماز صحیح رہی[۱]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے داؤد بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کریب سے جو عبداللہ بن عباسؓ کے غلام تھے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک رات (تہجد کی) نماز پڑھی میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوا آپ نے پیچھے سے میرا سر تھاما اور (گھما کر) اپنی داہنی طرف کر لیا پھر نماز پڑھ کر آپ سو رہے بعد اس کے مؤذن آیا آپ کھڑے ہوئے اور (صبح کی) نماز پڑھائی وضو نہیں کیا۔

باب عورت اکیلی ایک صف کا حکم رکھتی ہے[۲]

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا میں نے اور ایک یتیم لڑکے (ضمیرہ بن ابی ضمیرہ) نے جو ہمارے گھر میں تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور میری ماں ام سلیم ہمارے پیچھے تھی[۳]

باب مسجد اور امام کی داہنی جانب کا بیان

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ثابت بن یزید نے کہا ہم سے عاصم احول نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے کہا میں ایک رات (تہجد کی) نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بائیں طرف کھڑے ہو کر پڑھنے لگا آپ نے میرا ہاتھ یا بازو تھاما اور مجھ کو اپنی داہنی طرف کھڑا کر دیا آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ پیچھے سے گھوم آ[۴]

---

[۱] یعنی نہ مقتدی کی نماز میں کوئی نقص آیا نہ امام کی دونوں کی نماز پوری ہو گئی ۱۲ منہ [۲] یعنی عورت اگر اکیلی بھی ہو تب بھی کئی عورتوں کی طرح مردوں کے پیچھے کھڑی ہو نہ یہ اکیلے ہونے کی وجہ سے وہ مردوں کے ساتھ کھڑی ہو ۱۲ منہ [۳] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ ام سلیم اکیلی تھیں مگر لڑکوں کے پیچھے ایک صف میں کھڑی ہوئیں ۱۲ منہ [۴] اس حدیث میں فقط امام کے داہنے طرف کا بیان ہے اور شاید امام بخاری نے اس حدیث کی (باقی بر صفحہ ۴۶۵)

بَابٌ اِذَا كَانَ بَيْنَ الْاِمَامِ وَبَيْنَ الْقَوْمِ حَائِطٌ اَوْسُتْرَةٌ.

وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ اَنْ تُصَلِّيَ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ نَهْرٌ وَقَالَ اَبُوْ مِجْلَزٍ يَأْتَمُّ بِالْاِمَامِ وَاِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا طَرِيْقٌ اَوْجِدَارٌ اِذَا سَمِعَ تَكْبِيْرَ الْاِمَامِ.

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ نَا عَبْدَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فِيْ حُجْرَتِهٖ وَجِدَارُ الْحُجْرَةِ قَصِيْرٌ فَرَاَى النَّاسُ شَخْصَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اُنَاسٌ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ فَاَصْبَحُوْا فَتَحَدَّثُوْا بِذٰلِكَ فَقَامَ اللَّيْلَةَ الثَّانِيَةَ فَقَامَ مَعَهٗ اُنَاسٌ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ صَنَعُوْا ذٰلِكَ لَيْلَتَيْنِ اَوْثَلٰثًا حَتّٰى اِذَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَخْرُجْ فَلَمَّا اَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ النَّاسُ فَقَالَ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ.

بَابٌ صَلٰوةِ اللَّيْلِ.

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ نَا ابْنُ

باب امام اور مقتدیوں کے درمیان ایک دیوار یا پردہ ہو (تو کچھ قباحت نہیں)

اور امام حسن بصری نے کہا کچھ قباحت نہیں اگر تو نماز پڑھے تیرے اور امام کے درمیان ایک نہر ہو[1] اور ابو مجلز (تابعی) نے کہا امام کی اقتداء کر سکتا ہے گو اس میں اور مقتدی میں رستہ یا دیوار حائل ہو جب اس کی تکبیر سنے[2]۔

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری[3] سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اپنے حجرے میں (تہجد کی) نماز پڑھا کرتے اور حجرے کی دیوار پست تھی لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم دیکھ لیا اور کچھ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہے جب صبح ہوئی تو اس کا چرچا کرنے لگے پھر دوسری رات آپ کھڑے ہوئے تب بھی چند لوگ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے رہے دو یا تین راتوں تک وہ ایسا ہی کرتے رہے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ رہے اور نماز کے مقام پر تشریف لائے ہی نہیں جب صبح ہوئی تو لوگوں نے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا میں ڈر گیا کہیں رات کی نماز (تہجد) تم پر فرض نہ ہو جائے۔

باب رات کی نماز کا بیان

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن اسمٰعیل

(بقیہ صفحہ ۴۶۴) طرف اشارہ کیا جس کو نسائی نے براء سے نکالا کہ ہم جب آپ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو داہنی جانب کھڑا ہونا پسند کرتے تھے اور ابو داؤد نے نکالا کہ اللہ رحمت اتارتا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہیں صفوں کے داہنی جانب والوں کے لیے اور یہ اس کے خلاف نہیں جو دوسری حدیث میں ہے کہ جو کوئی مسجد کا بایاں جانب معمور کرے تو اس کو اتنا ثواب ہے کیونکہ اوّل تو یہ حدیث ضعیف ہے دوسرے یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب سب لوگ داہنے ہی جانب میں کھڑے ہونے لگے اور بایاں جانب بالکل اُجڑ گیا ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا ۱ ؎ مالکیہ کا یہی قول ہے اور شاید امام بخاری کا بھی یہی مذہب ہے ۱۲ منہ ۲ ؎ حافظ نے کہا حسن کا یہ اثر مجھ کو نہیں ملا البتہ سعید بن منصور نے ان سے روایت کیا کہ اگر کوئی آدمی چھت کے اوپر ہو اور امام نیچے وہ اس کی اقتدا کر رہا ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ۱۲ منہ ۳ ؎ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ حَصِيْرٌ يَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ وَيَحْتَجِرُهُ بِاللَّيْلِ فَثَابَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَصَفُّوا وَرَاءَهُ۔

بن ابی فدیک نے کہا ہم کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب نے خبر دی انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک بوریا تھا جس کو آپ دن کو بچھایا کرتے اور رات کو اس کا اوٹ (پردہ) کر لیتے چند لوگ آپ کے پاس کھڑے ہوئے یا آپ کی طرف جھکے اور آپ کے پیچھے صف باندھی[1]

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ حَصِيْرٍ فِي رَمَضَانَ فَصَلَّى فِيْهَا لَيَالِيَ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ قَدْ عَرَفْتُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ فَصَلُّوْا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوْتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَقَالَ عَفَّانُ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ عَنْ بُسْرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے سالم ابوالنضر سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے زیدؓ ابن ثابت سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں ایک حجرہ بنا لیا یا اوٹ بسر بن سعید نے کہا میں سمجھتا ہوں وہ بوریے کا تھا اس کے اندر کئی راتوں تک آپ نماز پڑھتے رہے آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب میں سے بھی کئی لوگوں نے نماز پڑھی جب آپ کو ان کا حال معلوم ہوا تو آپ نے بیٹھ رہنا شروع کیا (نماز موقوف رکھی) پھر برآمد ہوئے اور فرمایا تم نے جو کیا وہ مجھ کو معلوم ہے لیکن لوگو تم اپنے گھر میں نماز پڑھتے رہو کیونکہ بہتر نماز آدمی کی وہی ہے جو اس کے گھر میں ہو مگر فرض نماز (مسجد میں پڑھنا افضل ہے) اور عفان بن مسلم نے کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے کہا میں نے ابوالنضر بن ابی امیہ سے سنا انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن ثابت سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[3]

بَابٌ ۴۷۲ إِيْجَابِ التَّكْبِيْرِ وَافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ۔

باب تکبیر (تحریمہ) کا واجب ہونا اور نماز کا شروع کرنا۔

[1] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے یا اس کو ایک کوٹھڑی کی طرح بنا لیتے ۱۲ منہ [2] آپ میں اور لوگوں میں بوریا حائل تھا اس حدیث کو لا کر امام بخاری نے یہ بتلایا کہ اگلے حدیث میں جس حجرے کا ذکر ہے وہ بوریے کا تھا ۱۲ منہ [3] اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ موسیٰ بن عقبہ کا سماع ابوالنضر سے ثابت کریں جس کی اس روایت میں تصریح ہے ۱۲ منہ [4] جب امام بخاری جماعت اور امامت سے فارغ ہوئے تو اب صفت نماز کا بیان شروع کیا بعضے نسخوں میں باب کے لفظ کے پہلے یہ عبارت ہے ابواب صفۃ الصلوٰۃ لیکن اکثر نسخوں میں یہ عبارت نہیں ہے ہمارے امام احمد بن حنبل اور شافعیہ اور مالکیہ سب کے نزدیک نماز کے شروع میں اللہ اکبر کہنا فرض ہے اور کوئی لفظ کافی نہیں اور حنفیہ کے نزدیک کوئی لفظ جو اللہ اکبر کی تعظیم پر دلالت کرے کافی ہے جیسے اللہ اجل یا اللہ اعظم ۱۲ منہ

۶۹۵ - حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَیْمَنُ وَقَالَ اَنَسٌ فَصَلّٰی لَنَا یَوْمَئِذٍ صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّیْنَا وَرَاءَهُ قُعُوْدًا ثُمَّ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰی قَائِمًا فَصَلُّوْا قِیَامًا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو انس بن مالک انصاری نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے (اُس پر سے گر پڑے) آپ کی داہنی پہلو چھل گئی آپ نے جب سلام پھیرا تو فرمایا امام اس لیے مقرر ہوا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا و لک الحمد کہو[1]

۶۹۶ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰی لَنَا قَاعِدًا فَصَلَّیْنَا مَعَهٗ قُعُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ اَوْ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑے پر سے گر پڑے آپ کا بدن چھل گیا آپ نے بیٹھ کر ہی ہم کو نماز پڑھائی ہم نے بھی آپ کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے مقرر ہوا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ (رکوع سے) سر اٹھائے تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا و لک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو۔

۶۹۷ - حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا مجھ سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے مقرر ہوا ہے

[1] اسمٰعیلی نے اعتراض کیا کہ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے معلوم ہوتی اس میں تکبیر کا مطلقاً ذکر ہی نہیں اور جواب یہ ہے کہ یہ حدیث اور دوسری حدیث درحقیقت ایک ہی حدیث ہے جس کو امام بخاری نے دو طریقوں سے ذکر کیا اور پہلے طریقے کو اس لیے بیان کیا کہ اس میں زہری کے سماع تصریح ہے انسؓ سے اور دوسرے طریق سے تکبیر کا وجوب اس طرح پر نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اور آپ کا فعل بیان ہے مجمل صلوۃ کا اور واجب کا بیان بھی واجب ہے اب یہ اعتراض ہوگا کہ صورت میں مقتدی کو ربنا لک الحمد بھی کہنا واجب ہوگا کیونکہ شاید امام بخاری کے نزدیک یہ بھی واجب ہو اسحاق بن راہویہ بھی اس کے وجوب کے قائل ہیں ۱۲ منہ

الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ۔

کہ اس کی پیروی کی جائے پھر جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

بَابٌ ۴۷۳ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى مَعَ الْاِفْتِتَاحِ سَوَاءً۔

باب تکبیر تحریمہ میں نماز شروع کرتے ہی برابر دونوں ہاتھوں کا اٹھانا۔[1]

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ أَيْضًا وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو دونوں مونڈھوں تک ہاتھ اٹھاتے[2] اور جب رکوع کی تکبیر کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تب بھی اسی طرح دونوں ہاتھ اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہتے[3] اور سجدوں کے بیچ میں ہاتھ نہ اٹھاتے۔

بَابٌ ۴۷۴ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ۔

باب تکبیر تحریمہ اور رکوع کو جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا[4]

---

[1] یعنی اللہ اکبر اور ہاتھ اٹھانا دونوں ایک ساتھ ہوں اسی کو صحیح کہا نووی نے اور مالکیہ کے نزدیک بھی یہی راجح ہے ابوداؤد نے وائل بن حجر سے روایت کی کہ دونوں ہاتھ اٹھائے تکبیر کے ساتھ صاحب ہدایہ نے جو حنفیہ میں سے ہے یہ لکھا ہے کہ پہلے ہاتھ اٹھائے پھر اللہ اکبر کہے یہی واضح ہے ۱۲

[2] ہاتھ اٹھانا گویا اشارہ ہے ترک دنیا کا امام شافعی نے کہا ہاتھ اٹھانے سے اللہ کی تعظیم اور پیغمبر صاحب کی سنت ادا کرنی منظور ہے ابن عبدالبر نے ابن عمرؓ سے نقل کیا کہ ہاتھ اٹھانا نماز کی زینت ہے عقبہ بن عامر نے کہا کہ ہر ہاتھ اٹھانے کے بدل دس نیکیاں ملیں گی ہر انگلی پر ایک نیکی ۱۲ منہ

[3] اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ امام بھی ربنا ولک الحمد کہے اہل حدیث اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی ربنا لک الحمد کہیں ۱۲ منہ

[4] اہل حدیث اور امام شافعی اور امام احمد اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرے یعنی دونوں ہاتھوں کو اٹھائے اور اس سنت کو سترہ صحابہؓ اور عشرہ مبشرہ بلکہ پچاس صحابہؓ نے روایت کیا ہے اور امام بخاری نے خاص رفع یدین کے مسئلہ میں ایک مستقل کتاب لکھی ہے اور امام حسن بصری سے نقل کیا ہے کہ صحابہؓ اس کو کرتے تھے اور کسی صحابی کو مستثنیٰ نہیں کیا ابن عبدالبر نے کہا کہ ترک رفع سوا ابن مسعود کے اور کسی صحابی سے ہمیشہ منقول نہیں ہے جس سے ترک منقول ہے اسی سے رفع بھی منقول ہے اور ابن مسعودؓ اور ابن عمر کی روایت ترک رفع میں ضعیف ہے اور اگر ثابت بھی ہو تو وہ اہل حدیث کے مقابلہ میں حجت نہیں کیونکہ وہ رفع یدین کو سنت کہتے ہیں نہ واجب اور پوری تفصیل اس مسئلہ کی تسہیل القاری میں ہے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَيَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید ایلی نے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ بن عمرؓ نے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز میں کھڑے ہوتے تو (تکبیر تحریمہ کے وقت) اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے جب بھی ایسا ہی کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اس وقت بھی ایسا ہی کرتے اور فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ البتہ سجدوں کے بیچ میں ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلّٰى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ هٰكَذَا۔

ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے مالک بن حویرث (صحابیؓ) کو دیکھا جب وہ نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرنے لگتے تو بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے اور بیان کرتے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا۔

بَابٌ ۴۷۵ إِلٰى أَيْنَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ۔

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ۔

باب ہاتھوں کو کہاں تک اٹھانا چاہیئے۔[1]

اور حمید ساعدی (صحابیؓ) نے اپنے ساتھیوں کے سامنے کہا[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھائے۔

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ

ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ بن عمرؓ نے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

۱؎ اس میں اختلاف ہے اہل حدیث اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک مونڈھوں تک ہاتھ اٹھائے اور شاید امام بخاری کے نزدیک بھی یہی قوی ہے جب تو انہوں نے اس کی دلیل بیان کی اور حنفیہ کے نزدیک کانوں تک اٹھائے ۱۲ منہ ۲؎ یہ سب صحابہؓ تھے اس روایت کو خود امام بخاری نے باب سنۃ الجلوس فی التشہد میں بیان کیا ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلٰوةِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَهُ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَ مِثْلَهُ وَقَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِينَ يَسْجُدُ وَلَا حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ۔

دیکھا آپ نے اللہ اکبر کہہ کے نماز شروع کی اور اللہ اکبر کہتے وقت دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ ان کو مونڈھوں کے برابر کر دیا اور رکوع کی تکبیر کے وقت بھی ایسا ہی کیا اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو بھی ایسا ہی کیا اور فرمایا ربنا ولک الحمد اور سجدہ میں ایسا نہیں کرتے (یعنی ہاتھ نہیں اٹھاتے) اور نہ جب سجدے سے سر اٹھاتے[1]۔

بَابٌ ۴۷۷ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ۔

باب (چار رکعتی یا تین رکعتی نماز میں) جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھے تو دونوں ہاتھ اٹھائے۔

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ جب نماز میں داخل ہوتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تب بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے جب بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے[2] اور عبداللہ بن عمرؓ نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا[3]۔ اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا[4]۔ اور ابراہیم بن طہمان نے اس کو ایوب اور موسیٰ بن عقبہ سے اختصار کے

---

[1] یعنی اس وقت بھی رفع یدین نہ کرتے تسہیل میں ہے کہ صحیح حدیثوں سے مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانا ثابت ہوتا ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ ہتھیلی کی پشت مونڈھوں کے برابر آجائے اور بعض روایتوں میں جو کانوں تک اٹھانا مذکور ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ انگلیوں کی پوریں اور انگوٹھے کان کے لوکے قریب ہو جائیں اس صورت میں حدیثوں میں کوئی اختلاف باقی نہیں رہتا اور امام شافعی نے اسی طرح تطبیق کی ہے اور یہی حق ہے حافظ نے کہا پہلے ہاتھ اٹھائے پھر اللہ اکبر اس وقت کہنا شروع کرے جب ہاتھ کا چھوڑنا شروع ہو اور ہاتھ چھوڑنے تک تکبیر ختم ہو جائے ۱۲ منہ

[2] یعنی تشہد کے بعد جب کھڑا ہو اگر کوئی تشہد بھول جائے اور یوں ہی اوٹھ کھڑا ہو تو ہاتھ نہ اٹھائے کیونکہ اگلی حدیث میں یہ گزر چکا ہے کہ سجدے سے سر اٹھاتے وقت آپ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے ۱۲ منہ

[3] یعنی مرفوع کیا آنحضرتؐ کا فعل ایسا ہی بیان کیا ۱۲ منہ

[4] اس حدیث کو بعضوں نے مرفوعاً روایت کیا بعضوں نے موقوفاً دارقطنی نے کہا عبدالاعلیٰ کی روایت جس کو امام بخاری نے نکالا زیادہ مشابہ ہے صواب کے لیکن اسمٰعیلی نے اپنے بعض مشائخ سے نقل کیا کہ عبدالاعلیٰ نے خطاء کی اس کے رفع میں مگر معتمر اور عبدالوہاب نے اس کو رفع کیا اور ان کی روایتوں کو امام بخاری نے کتاب رفع یدین میں نکالا حماد کی بھی روایت کو امام بخاری نے اسی کتاب میں نکالا ۱۲ منہ

مُخْتَصَرًا۔

بَابُ ۴۷۷ وَضْعِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ۔

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ اَبُوْ حَازِمٍ لَّا اَعْلَمُهٗ اِلَّا يَنْمِيْ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ يُنْمٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَقُلْ يَنْمِيْ۔

بَابُ ۴۷۸ الْخُشُوْعِ فِي الصَّلٰوةِ۔

۷۰۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوْعُكُمْ وَلَا خُشُوْعُكُمْ وَاِنِّيْ لَاَرَاكُمْ وَرَآءَ ظَهْرِيْ۔

ساتھ روایت کیا۔

باب نماز میں داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا[1]

ہم سے عبداللہ ابن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابوحازم بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا لوگوں کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں ہر آدمی اپنا داہنا ہاتھ بائیں بانہہ پر رکھے اور ابوحازم نے کہا میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ سہل اس بات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے اسمعیل بن ابی اویس نے کہا یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچائی جاتی تھی یوں نہیں کہا پہنچاتے تھے[2]

باب نماز میں خشوع کا بیان[3]

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو میرا منہ ادھر (قبلے کی طرف) ہے قسم خدا کی تمہارا رکوع اور تمہارا خشوع مجھ پر کچھ چھپا ہوا نہیں اور میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں[4]

---

[1] اہل حدیث اور جمہور علماء شافعیہ اور حنفیہ سب کا یہی قول ہے کہ نماز میں ہاتھ باندھنا چاہیے اور امام مالک نے مؤطا میں بھی یہی ذکر کیا ہے لیکن ابن قاسم نے امام مالک سے ارسال یعنی نماز میں ہاتھوں کا چھوڑ دینا نقل کیا ہے اور امامیہ کا عمل اس پر ہے اب کہاں ہاتھ باندھے تو صحیح ابن خزیمہ سے یہ ثابت ہے کہ سینے پر باندھے اور حنفیہ کے نزدیک ناف کے نیچے ابوداؤد کی روایت میں یوں ہے پھر اپنا داہنا ہاتھ رکھا بائیں ہتھیلی کی پشت پر یعنی پہنچے کے جوڑ پر اور بانہہ پر ۱۲ منہ [2] ابوحازم کے ایسا کہنے سے حدیث میں کوئی خلل نہیں آیا کیونکہ صحابی کا یہ کہنا کہ ایسا حکم دیا جاتا تھا رفع کے حکم میں ہے ۱۲ منہ [3] خشوع کہتے ہیں ادب اور خوف کو جیسے بڑے بادشاہ کے سامنے کوئی کھڑا ہوتا ہے تو کس قدر آداب کے ساتھ رہتا ہے کوئی حرکت فضول نہیں کرتا دل پر اس کا رعب چھایا رہتا ہے نمازی کو چاہیے کہ اس شہنشاہ دوجہاں کے سامنے اسی طرح ادب اور ڈر کے ساتھ کھڑا ہو جب دل میں خشوع ہوتا ہے تو اعضاء پر بھی اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے جیسے حدیث میں ہے ۱۲ منہ [4] جیسے سامنے سے دیکھتا ہوں اس کا بیان اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ

۷۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ -

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سُنا انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع اور سجدہ ٹھیک طور سے کرو کیونکہ قسم خدا کی جب رکوع اور سجدہ کرتے ہو تو میں تم کو اپنے پیچھے سے یا اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں -

بَابُ ۴۷۹ مَا يَقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ -

باب تکبیر تحریمہ کے بعد کیا کہے (یا کیا پڑھے)؟

۷۰۶ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ -

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نماز میں قرأت الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے[1]

۷۰۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ هُنَيَّةً فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عمارہ بن قعقاع نے کہا ہم سے ابوزرعہ (ہرم) نے کہا مجھ سے ابوہریرہؓ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان (ذرا) چپ رہتے ابوزرعہ نے کہا میں سمجھتا ہوں ابوہریرہؓ نے یوں کہا تھوڑی دیر تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان جو چپ رہتے ہیں اس میں کیا پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا میں یہ کہتا ہوں یا اللہ مجھ سے میرے گناہ اتنے دور کر دے جیسے پورب سے پچھم یا اللہ مجھ کو گناہوں سے ایسا پاک کر دے جیسے سپید کپڑا

[1] یعنی قرآن کی قرأت سورۃ فاتحہ سے شروع کرتے تھے تو یہ منافی نہ ہوگی اس حدیث کے جو آگے آتی ہے جس میں تکبیر تحریمہ کے بعد دعاء افتتاح پڑھنا منقول ہے اور الحمد للہ رب العالمین سے سورہ فاتحہ مراد ہے اس میں اس کی نفی نہیں ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھتے تھے کیونکہ بسم اللہ سورہ فاتحہ کی جزء ہے تو مقصود یہ ہے کہ بسم اللہ پکار کر نہیں پڑھتے تھے جیسے نسائی اور ابن حبان کی روایت میں ہے کہ بسم اللہ پکار کر نہیں پڑھتے تھے۱۲ منہ میں ہے کہ بسم اللہ سورہ فاتحہ کے ساتھ پڑھنا چاہیے جہری نمازوں میں پکار کر اور دوسری نمازوں میں آہستہ اور جن لوگوں نے بسم اللہ کا نہ سُننا نقل کیا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کم سن تھے جیسے انسؓ اور عبداللہ بن مغفل اور یہ آخری صف میں رہتے ہوں گے تو شاید ان کو آواز نہ پہنچی ہوگی اور بسم اللہ کے جہر میں بہت حدیثیں وارد ہیں گو ان لوگوں میں کلام بھی ہو مگر اثبات مقدم ہے نفی پر ۱۲ منہ

الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَاىَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔

میل کچیل سے پاک صاف ہو جاتا ہے یا اللہ میرے گناہ پانی اور برف اور اولوں سے دھو ڈال[۱]

باب ۸۰

باب

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةَ الْكُسُوفِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ قَدْ دَنَتْ مِنِّي الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوِ اجْتَرَأْتُ عَلَيْهَا لَجِئْتُكُمْ بِقِطَافٍ مِّنْ قِطَافِهَا وَدَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتّٰى قُلْتُ أَيْ رَبِّ أَوَ أَنَا مَعَهُمْ فَإِذَا امْرَأَةٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ قُلْتُ مَا شَأْنُ هٰذِهٖ قَالُوْا حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا لَا أَطْعَمَتْهَا وَلَا أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ خَشِيْشِ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے نافع بن عمر نے خبر دی کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز پڑھی آپ کھڑے ہوئے تو دیر تک کھڑے رہے پھر رکوع کیا تو دیر تک رکوع میں رہے پھر کھڑے ہوئے اور دیر تک کھڑے رہے پھر رکوع کیا اور دیر تک رکوع میں رہے پھر سر اٹھایا پھر سجدہ کیا اور دیر تک سجدے میں رہے پھر سر اٹھایا پھر سجدہ کیا تو دیر تک سجدے میں رہے پھر کھڑے ہوئے اور دیر تک کھڑے رہے پھر رکوع کیا اور دیر تک رکوع میں رہے پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے پھر رکوع کیا اور دیر تک رکوع میں رہے پھر سر اٹھایا اور سجدہ کیا دیر تک سجدے میں رہے پھر سر اٹھایا پھر سجدہ کیا تو دیر تک سجدے میں رہے پھر نماز سے فارغ ہو کر فرمایا بہشت میرے نزدیک آ گئی تھی اتنی کہ اگر میں جرأت کرتا تو اس کے خوشوں میں سے ایک خوشہ تم کو لا دیتا اور دوزخ بھی مجھ سے اتنی نزدیک ہو گئی تھی کہ میں کہہ اٹھا مالک میرے کیا میں بھی دوزخ والوں میں ہوں پھر کیا دیکھتا ہوں ایک عورت ہے نافع نے کہا میں سمجھتا ہوں ابن ابی ملیکہ نے یوں کہا اس کو بلی نوچ رہی تھی میں نے پوچھا کیوں اس عورت کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا اس نے (دنیا میں) بلی کو باندھ دیا تھا نہ اس کو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ کچھ کھاتی آخر مر گئی نافع نے کہا میں سمجھتا ہوں ابن ابی

[۱] پانی اور برف اور اولوں سے قسم قسم کی رحمتیں اور مغفرتیں مراد ہیں دعا استفتاح کئی طرح کی وارد ہے لیکن سب میں صحیح یہ دعا ہے اور سبحانک اللھم جس کو تمام حنفیہ پڑھا کرتے ہیں وہ بھی حضرت عائشہؓ سے مروی ہے لیکن اس کے اسناد میں گفتگو ہے اور مالکیہ کے نزدیک دعا استفتاح نہ پڑھے ان پر یہ حدیث حجت ہے ۱۲ منہ

الْأَرْضِ اَوْخَشَاشِهَا۔

بَابُ ۴۸۱ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى الْاِمَامِ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ۔

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ فَقُلْنَا بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ ذَاكَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ۔

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ يَخْطُبُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَكَانَ غَيْرَ كَذُوْبٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامُوْا قِيَامًا حَتّٰى يَرَوْهُ قَدْ سَجَدَ۔

ملیکہ نے یوں کہا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے وغیرہ کھا لیتی[۱]

باب نماز میں امام کی طرف دیکھنا

اور حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز میں فرمایا میں نے دوزخ دیکھی وہ آپ ہی اپنے کو کھا رہی تھی جب تم نے دیکھا میں (نماز میں) پیچھے سرک گیا[۲]

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے کہا عمارہ بن عمیر سے انہوں نے ابو معمر (عبداللہ بن سخبرہ) سے انہوں نے کہا ہم نے خباب ابن ارت صحابیؓ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں (فاتحہ کے سوا اور) کچھ قرآن پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہاں ہم نے پوچھا تم کو کیسے معلوم ہوا انہوں نے کہا آپ کی مبارک داڑھی ہلنے سے[۳]

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو ابو اسحاق عمرو بن عبداللہ سبیعی نے خبر دی کہا میں نے عبداللہ بن یزید (صحابی) سے سنا وہ خطبہ سنا رہے تھے انہوں نے کہا مجھ سے براء بن عازبؓ نے بیان کیا وہ جھوٹے نہ تھے انہوں نے کہا صحابہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے آپ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو وہ آپ کو دیکھتے کھڑے رہتے[۴] یہاں تک کہ جب آپ سجدے میں چلے جاتے (اس وقت وہ بھی سجدے میں جاتے)۔

---

[۱] اور اپنا پیٹ بھر لیتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جانوروں پر ظلم کرنا جائز نہیں ہے اور جو کوئی ایسا کرے گا آخرت میں اس سے بدلہ لیا جائے گا اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے بالکل معلوم نہیں ہوتی اور بعضے نسخوں میں اس حدیث کے اوّل باب کا لفظ ہے حافظ ابن رشید سے نقل کیا ہے (صاحب) یہ ہے کہ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مناجاۃ مہربانی کی درخواست عین نماز کے اندر مذکور ہے تو معلوم ہوا کہ نماز میں ہر قسم کی دعا درست ہے گو وہ الفاظ قرآن میں سے نہ ہو اور بعض حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے انتہی ۱۲ منہ [۲] اس حدیث کو خود امام بخاری نے وصل کیا جیسے اوپر باب اذا انفلتت الدابۃ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۳] تو حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ صحابہ نے نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جو امام تھے ۱۲ منہ [۴] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ داڑھی کا ہلنا آپ کو بغیر امام کے طرف دیکھے کیوں کر معلوم ہو سکتا۔ بعض مالکیہ نے اسی حدیث سے دلیل لے کر لکھا ہے کہ مقتدی نماز میں اپنے امام ہی کو دیکھے اور سجدے کے مقام پر دیکھنا لازم نہیں شافعیہ کہتے ہیں سجدے کے مقام ہی کی طرف دیکھتے رہنا مسنون ہے ۱۲ منہ [۵] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

۷۱۱ ۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا ۔

ہم سے اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا آپ نے (گہن کی) نماز پڑھائی لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم نے دیکھا آپ (نماز ہی میں) اپنی جگہ پر رہ کر کچھ لینے کو بڑھے پھر ہم نے دیکھا آپ پیچھے ہٹے آپ نے فرمایا پہلے میں نے بہشت کو دیکھا میں اس میں سے ایک خوشہ لینے لگا اور جو لے لیتا تو جب تک دنیا قائم ہے تم اس میں سے کھاتے رہتے [1]

۷۱۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِيَدَيْهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِيْ قِبْلَةِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ثَلٰثًا ۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے انہوں نے انسؓ بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی پھر آپ منبر پر چڑھے آپ نے دونوں ہاتھوں سے مسجد کے قبلے کی جانب اشارہ کرکے فرمایا میں نے ابھی ابھی جب تم کو نماز پڑھائی بہشت اور دوزخ کو دیکھا ان کی تصویریں اس دیوار میں قبلے کی طرف نمود ہوئیں تو میں نے آج کے دن کی طرح نہ بھلائی دیکھی نہ برائی تین بار یہ فرمایا [2]

بَابُ ۴۲ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلٰوةِ ۔

باب نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا کیسا ہے؟

۷۱۳ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سعید بن مہران بن ابی عروبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے ان سے انس بن مالک انصاریؓ (صحابی) نے بیان کیا

[1] وہ کبھی فنا نہ ہوتا کیونکہ بہشت کی نعمتیں تمام اور فنا نہیں ہو سکتیں ترجمہ باب صحابہ کرام کے اس قول سے نکلتا ہے کہ ہم نے آپ کو دیکھا ۱۲منہ

[2] بھلائی اور برائی دوزخ مطلب یہ ہے کہ بہشت سے بھلی کوئی چیز میں نے نہیں دیکھی اور دوزخ سے بری کوئی چیز نہیں دیکھی اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب یوں سے یوں ہے کہ حدیث میں امام کا اپنے آگے دیکھنا مذکور ہے اور جب امام کو آگے دیکھنا جائز ہوا تو مقتدی کو بھی اپنے آگے یعنی امام کو دیکھنا جائز ہوگا بعضوں نے کہا یہ حدیث اسی ابن عباسؓ کی حدیث کا جو اس سے پہلے بیان ہوئی خلاصہ ہے اور ابن عباسؓ کی حدیث میں صاف امام کے طرف دیکھنا مذکور ہے ۱۲منہ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلٰوتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ۔

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو کیا ہوا ہے نماز میں اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں آپ نے اس باب میں بہت سختی سے ارشاد کیا یہاں تک کہ فرمایا اُن کو اس سے باز آنا چاہیئے ورنہ اُن کی بینائی اچک لی جائے گی[1]

بَابُ ۴۸۳ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ

باب نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے؟

۷۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص سلام بن سلیم نے کہا ہم سے اشعث بن سلیم نے انہوں نے اپنے باپ سلیم بن اسود سے انہوں نے مسروق بن اجدع سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا یہ شیطان کی جھپٹ ہے وہ آدمی کی نماز پر ایک جھپٹ مارتا ہے[2]

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَقَالَ شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هٰذِهٖ اذْهَبُوا بِهَا إِلٰى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّتِهٖ۔

ہم سے قتیبہ بن سعیدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک نقشی کالی لوئی میں نماز پڑھی[3] پھر (نماز کے بعد) فرمایا اس کے بیل بوٹے نے مجھ کو غافل کر دیا یہ ابوجہم کے پاس (واپس) لے جاؤ اور مجھ کو اس کی سادی لوئی لا دو[4]

بَابُ ۴۸۴ هَلْ يَلْتَفِتُ لِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهٖ

باب اگر کوئی حادثہ ہو[5] نمازی پر یا نمازی کو کوئی (بڑی) چیز

[1] فرشتے اللہ کے حکم سے ان کی آنکھ اچک لیں گے یعنی بینائی سلب کر لیں گے حافظ نے کہا یہ کراہت محمول ہے اس حالت پر جب نماز میں دعا کی جائے جیسے مسلم کی روایت میں عند الدعاء کا لفظ زیادہ ہے عینی نے کہا یہ ممانعت مطلق ہے نماز میں دعا کی وقت ہو یا اور کسی وقت امام ابن حزم نے کہا ایسا کرنے سے نماز باطل ہو جائے گی ۱۲ منہ [2] اس کو التفات کہتے ہیں یعنی بغیر گردن یا سینہ موڑے کنکھیوں سے اِدھر اُدھر دیکھنا اکثر علماء نے نماز میں اس کو مکروہ رکھا ہے بعضوں نے حرام کہا ہے ظاہریہ کا یہی مذہب ہے ابن ابی شیبہ نے ابن سیرین سے نکالا کہ پہلے صحابہ نماز میں التفات کیا کرتے تھے جب یہ آیت اتری قد افلح المومنون الذین ہم فی صلوتہم خاشعون تو نماز میں سجدہ کے مقام پر نظر رکھنے لگے ۱۲ منہ [3] کہ نماز کا ثواب کھو دے یا کم کر دے حدیث میں آیا ہے کہ جب نماز میں آدمی تیسری بار ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنا منہ اس کی طرف سے پھیر لیتا ہے اس کو بزار نے جابرؓ سے نکالا ۱۲ منہ [4] یہ لوئی ابوجہم نے آپ کو تحفے کے طور پر گزرانی تھی ۱۲ منہ [5] جس میں نقش و نگار بیل بوٹے نہ ہوں یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے باب اذا صلی فی ثوب لہ اعلام میں ۱۲ منہ [6] جیسے مکان گرے یا سانپ یا بچھو نکلے یا اور کوئی آفت آئے ۱۲ منہ

اَوْ يَرٰى شَيْئًا اَوْ بُصَاقًا فِى الْقِبْلَةِ وَقَالَ سَهْلٌ اِلْتَفَتَ اَبُوْبَكْرٍ فَرَاَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

دیکھے یا قبلے کی دیوار پر تھوک دیکھے (تو التفات میں کوئی قباحت نہیں) اور سہل بن سعد نے کہا ابوبکرؓ نے التفات کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا [۱]

۷۱۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ رَاَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِى قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُصَلِّىْ بَيْنَ يَدَىِ النَّاسِ فَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ حِيْنَ انْصَرَفَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ فِى الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ اَحَدٌ قِبَلَ وَجْهِهٖ فِى الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُوْسَى ابْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ اَبِىْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسجد میں قبلے کی دیوار پر بلغم دیکھا آپ لوگوں کے آگے کھڑے ہوئے نماز پڑھا رہے تھے آپ نے (نماز ہی میں) اس کو کھرچ ڈالا [۲] جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا جب کوئی تم میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہوتا ہے اس کو چاہیئے نماز میں اپنے منہ کے سامنے کھنگار (بلغم) نہ ڈالے اس حدیث کو موسیٰ ابن عقبہ اور عبدالعزیز بن ابی رواد نے بھی نافع سے روایت کیا ہے [۳]

۷۱۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا الْمُسْلِمُوْنَ فِى صَلٰوةِ الْفَجْرِ لَمْ يَفْجَاْهُمْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوْفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ وَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ لَهُ الصَّفَّ فَظَنَّ اَنَّهٗ يُرِيْدُ الْخُرُوْجَ وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يَّفْتَتِنُوْا فِىْ صَلٰوتِهِمْ فَاَشَارَ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو انس بن مالکؓ نے خبر دی انہوں نے کہا ایک بار مسلمان صبح کی نماز پڑھ رہے تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے وہ گھبرا گئے آپ نے (ایک بارگی) حضرت عائشہؓ کے حجرے کا پردہ اٹھایا اور ان کو دیکھا وہ صفیں باندھے ہوئے تھے آپ مسکرا کر ہنسنے لگے اور ابوبکرؓ الٹے پاؤں پیچھے ہٹے اس لیے کہ صف میں مل جائیں سمجھے کہ آنحضرت صلعم برآمد ہونا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے (خوشی کے مارے) یہ قصد کیا کہ نماز ہی چھوڑ دیں [۴]

---

[۱] اس کو خود امام بخاری اوپر موصولاً ذکر کر چکے ہیں ۱۲ منہ [۲] چونکہ یہ عمل قلیل تھا اس لیے نماز فاسد نہیں ہوئی ۱۲ منہ [۳] جیسے لیث نے روایت کیا موسیٰ کی روایت کو مسلم نے اور ابن ابی رواد کی روایت کو امام احمد نے نکالا ۱۲ منہ [۴] گویا خوشی کے مارے قریب تھا کہ نماز بھول جائیں اور آپ کے دیدار کے لیے لپکیں سبحان اللہ اگر اپنے پیغمبر سے مسلمان کو اتنی محبت ہو تو پھر اسلام کا مزہ ہے کیا لفظی ترجمہ یوں ہے مسلمانوں نے یہ قصد کیا کہ فتنے میں پڑ جائیں لیکن مطلب وہی ہے جو ہم نے ترجمہ میں لکھا ۱۲ منہ

اِلَيْهِمْ اَتِمُّوا صَلٰوتَكُمْ وَاَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

آپ نے اشارے سے اُن کو فرمایا اپنی نماز پوری کرو اور پردہ چھوڑ دیا اور اسی دن شام کو آپ نے وفات پائی[1]

بَابُ ۴۸۵ وُجُوْبِ الْقِرَاءَةِ لِلْاِمَامِ وَالْمَامُوْمِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَمَا يُجْهَرُ فِيْهَا وَمَا يُخَافَتُ۔

باب قرآن پڑھنا سب پر واجب ہے امام ہو یا مقتدی، ہر ایک نماز میں، حضر میں ہو یا سفر میں، جہری نماز ہو یا سرّی نماز[2]

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ شَكَى اَهْلُ الْكُوْفَةِ سَعْدًا اِلٰى عُمَرَ فَعَزَلَهٗ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا فَشَكَوْا حَتّٰى ذَكَرُوْا اَنَّهٗ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّيْ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا اَبَا اِسْحَاقَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُوْنَ اَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّيْ قَالَ اَمَّا اَنَا وَاللّٰهِ فَاِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَخْرِمُ عَنْهَا اُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَاَرْكُدُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاُخِفُّ فِي الْاُخْرَيَيْنِ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا اَبَا اِسْحَاقَ فَاَرْسَلَ مَعَهٗ رَجُلًا

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ وضاح یشکری نے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے انہوں نے جابر بن سمرہؓ سے انہوں نے کہا کوفہ والوں نے سعد بن ابی وقاص کی شکایت حضرت عمرؓ سے کی حضرت عمرؓ نے اُن کو برطرف کر دیا اور عمار بن یاسرؓ کو ان کا حاکم بنایا تو کوفہ والوں نے سعد کی کئی شکایتیں کیں یہ بھی کہہ دیا کہ وہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھا سکتے حضرت عمرؓ نے سعد کو بلا بھیجا اور کہا اے ابواسحاق (یہ کنیت ہے سعد کی) کوفہ کے یہ لوگ کہتے ہیں تم اچھی طرح نماز بھی نہیں پڑھا سکتے انہوں نے کہا میں تو قسم خدا کی اُن کو اسی طرح نماز پڑھاتا تھا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھایا کرتے تھے میں نے اُس میں ذرا کوتاہی نہیں کی عشاء کی نماز جب پڑھاتا تو پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا اور پچھلی دو رکعتوں کو ہلکا[3] حضرت عمرؓ نے فرمایا تم سے تو اے ابواسحاق یہی گمان[4] ہے پھر حضرت عمرؓ نے

---

[1] ترجمہ باب یوں نکلا کہ صحابہ نے عین نماز میں التفات کیا کیونکہ اگر التفات نہ کرتے تو آپ کا پردہ اٹھانا کیوں کر دیکھتے اور آپ کا اشارہ کیسے سمجھتے ۱۲ منہ

[2] جمہور علماء اور اہل حدیث اسی کے قائل ہیں اور مقتدی پر بھی سورہ فاتحہ پڑھنا واجب جانتے ہیں اس میں کسی کا خلاف نہیں ہے صرف حنفیہ کے نزدیک مقتدی پر قرأت نہیں ہے وہ کہتے ہیں امام کی قرأت کافی ہے اہل حدیث کہتے ہیں بے شک مقتدی کو فاتحہ کے سوا اور کوئی قرأت ضرور نہیں ہے اور امام کی قرأت جو مقتدی کے لیے کافی ہونے کی حدیث ہے اس کا یہی مطلب ہے اور اس کی دلیل دوسری حدیث ہے عبادہ کی آنحضرتؐ نے صبح کی نماز کے بعد صحابہ سے پوچھا تم شاید امام کے پیچھے پڑھتے ہو انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا سورۃ فاتحہ کے سوا اور کچھ نہ پڑھا کرو قسطلانی نے کہا حنفیہ نے جس حدیث سے دلیل لی من صلی خلف الامام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ وہ ضعیف ہے اور امام بخاری نے اس مسئلہ میں خاص ایک رسالہ لکھا ہے ۱۲ منہ

[3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ امام کے چار رکعتوں میں قرأت کرنے کا ثبوت ہوتا ہے خصوصاً سورہ فاتحہ پڑھنے کا ۱۲ منہ

[4] کیونکہ سعد عشرہ مبشرہ اور اکابر صحابہ میں تھے یہ حضرت عمرؓ کی طرف سے کوفے کے حاکم مقرر تھے لیکن کوفہ والوں کی شرارت اور بے ایمانی اور بزدلی تو اظہر من الشمس ہے انہوں نے سعد کو بھی نہ چھوڑا خواہ مخواہ ان کی شکایتیں کیں حضرت عمرؓ نے عمار کو نماز پڑھانے کے لیے اور بیت المال کی حفاظت (باقی بر صفحہ آئندہ)

اَوْ رِجَالًا اِلَى الْكُوْفَةِ يَسْاَلُ عَنْهُ اَهْلَ الْكُوْفَةِ وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا اِلَّا سَاَلَ عَنْهُ وَيُثْنُوْنَ عَلَيْهِ مَعْرُوْفًا حَتّٰى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِىْ عَبْسٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهٗ اُسَامَةُ ابْنُ قَتَادَةَ يُكْنٰى اَبَا سَعْدَةَ فَقَالَ اَمَّآ اِذْ نَشَدْتَنَا فَاِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيْرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يَعْدِلُ فِى الْقَضِيَّةِ قَالَ سَعْدٌ اَمَا وَاللّٰهِ لَاَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَآءً وَّسُمْعَةً فَاَطِلْ عُمُرَهٗ وَاَطِلْ فَقْرَهٗ وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ وَكَانَ بَعْدُ اِذَا سُئِلَ يَقُوْلُ شَيْخٌ كَبِيْرٌ مَّفْتُوْنٌ اَصَابَتْنِىْ دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ فَاَنَا رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ وَاِنَّهٗ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِىْ فِى الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ۔

سعد کے ساتھ ایک آدمی یا کئی آدمی کر کے ان کو کوفہ والوں سے سعد کی شکایتوں کی دریافت کریں انہوں نے کوئی مسجد نہ چھوڑی جہاں سعد کا حال نہ پوچھا ہو سب نے ان کی تعریف کی پھر بنی عبس کی مسجد میں گئے وہاں اُن میں سے ایک شخص کھڑا ہوا جس کو اسامہ بن قتادہ کہتے تھے اس کی کنیت ابو سعدہ تھی اس نے کہا جب تم ہم کو قسم دیتے ہو تو سچ تو یہ ہے کہ سعد کسی فوج کے ساتھ (لڑائی کے لیے نہیں جاتے تھے)[1] (لوٹ کا مال) برابر تقسیم نہیں کرتے تھے[2] جھگڑے میں انصاف نہیں کرتے تھے[3] سعد نے یہ سن کر کہا قسم خدا کی میں تجھ کو تین بددعائیں دوں گا[4] یا اللہ اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور صرف لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لیے (جھوٹ بات مشہور کرنے کے لیے) کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر لمبی کر اور مدت تک کوڑی کوڑی کو محتاج کر دے اور آفتوں میں پھنسا دے پھر اس شخص کا یہی حال ہوا جب کوئی اس کا حال پوچھتا تو کہتا میں ایک بوڑھا ہوں آفت رسیدہ سعد کی بددعا مجھ کو لگ گئی عبد الملک نے کہا میں نے بھی اس کو دیکھا تھا اتنا بوڑھا ہو گیا تھا کہ بھوئیں آنکھوں پر آ گئی تھیں اور (رستہ میں کھڑا ہو کر) چھوکریوں کو چھیڑتا اُن کی چٹکیاں لیتا[5]

(بقیہ صفحہ سابقہ) کے لیے عبد اللہ بن مسعودؓ کو مقرر کیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] گویا سعد بن ابی وقاص کو بزدل قرار دیا جھوٹا مردود سعد ایسے بہادر تھے کہ ایسے شیر دل لوگ پیدا کا ہے کو ہوتے ہیں انہوں نے جنگ احد میں تیر مار کافروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ٹھکنے نہ دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سعد تیر لگا تجھ پر میرے ماں باپ تصدیق ہوں یہ فضیلت کسی صحابی کو نہیں ملی پھر جنگ ایران میں انہوں نے وہ شجاعت کے جوہر دکھلائے کہ سبحان اللہ سارا ایران فتح کر لیا تخت کیان کو برباد کر دیا رستم ثانی کو میدان کارزار میں بڑی آسانی سے مار لیا جس کو یہ دعوی تھا کہ میں اکیلا ہزار آدمیوں سے مقابلہ کر سکتا ہوں ۱۲ منہ [2] یعنی خائن ہیں معاذ اللہ ۱۲ منہ [3] یعنی ظالم ہیں معاذ اللہ ۱۲ منہ [4] کیونکہ تو نے بھی میری تین جھوٹی شکایتیں کیں ہیں ۱۲ منہ [5] سعد مستجاب الدعوۃ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لیے دعا کی تھی یا اللہ جب وہ تجھ سے دعا کرے تو قبول فرما بدکاروں بدمعاشوں کا یہی نتیجہ ہوتا ہے چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ۔ میلش اندر طعنہ پاکان زند ہمارے زمانے میں بھی بہت سے نام کے مسلمانوں نے خدا کا ڈر چھوڑ دیا ہے اور بے قصور اس کے بندوں کی بدگوئی کرتے ہیں اُن کا بھی یہی انجام ہونا ہے چاہ کن را چاہ درپیش ۱۲ منہ

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے محمود بن ربیع سے انہوں نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز ہی نہیں ہوئی [۱]

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ وَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى كَمَا صَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِيْ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ سے سعید ابن ابی سعید مقبری نے انہوں نے اپنے باپ ابو سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اتنے میں ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی [۲] وہ لوٹ گیا اور پھر اسی طرح نماز پڑھی جیسے پہلے پڑھی تھی پھر آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی تین بار ایسا ہی ہوا [۳] آخر اس نے عرض کیا قسم اس خدا کی جس نے آپ کو سچ بھیجا ہے میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا مجھے سکھلائیے آپ نے فرمایا تو جب نماز کے لیے کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہہ پھر جو قرآن تجھ کو یاد ہے آسانی سے پڑھ سکے پڑھ [۴] پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کر پھر سر اٹھا سیدھا کھڑا ہو جا پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کر پھر سجدے سے سر اٹھا کر اطمینان کے ساتھ بیٹھ (پھر دوسرا سجدہ کر) اسی طرح ساری نماز پڑھ۔

بَابٌ ۴۸۶ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ۔

باب ظہر کی نماز میں قراءت کا بیان

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا

ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ

---

[۱] یہ حکم مطلق ہے امام اور مقتدی دونوں کو شامل ہے سری نماز ہو یا جہری نماز ہو ۱۲ منہ [۲] معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان یعنی ٹھہر ٹھہر کر ہر رکن ادا کرنا فرض ہے جب تو آپ نے فرمایا کہ تو نے نماز ہی نہیں پڑھی ۱۲ منہ [۳] یہاں یہ اشکال ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی ہی بار میں اس کو کیوں نہ سکھا دیا اور تین بار ایسی خراب اور بیکار نماز اس سے پڑھوائی اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اس کے غرور اور ڈھیٹ پنے کی سزا تھی اس کا لازم تھا کہ پہلی ہی بار میں عاجزی کرتا اور آپ سے پوچھ لیتا بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی عقل اور دانائی سے ہر بار یہ امید ہوتی تھی کہ اب کے سمجھ جائے گا اور ٹھیک طور سے نماز پڑھے گا ۱۲ منہ [۴] ابو داؤد کی روایت میں یوں ہے تکبیر کہہ پھر سورہ فاتحہ پڑھ اور جو اللہ چاہے تجھ کو پڑھانا امام احمد اور ابن حبان کی روایت میں یوں ہے اور جو تو چاہے وہ پڑھ یعنی قرآن میں سے کوئی سورت یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے اس کو قراءت قرآن کا حکم دیا ۱۲ منہ

اَبُوعَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَعْدٌ كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ لَا اَخْرِمُ عَنْهَا كُنْتُ اَرْكُدُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاُحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ فَقَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ -

۷۲۲- حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسْمِعُ الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ ------ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ

۷۲۳- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَارَةُ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ سَاَلْنَا خَبَّابًا اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا بِاَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ قَالَ بِاضْطِرَابِ

وضاح یشکری نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے جابر بن سمرہؓ سے سعد بن ابی وقاصؓ نے حضرت عمرؓ سے (جب کوفہ والوں نے اُن کی شکایت کی) میں تو ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی طرح ظہر اور عصر کی نماز پڑھاتا تھا کوئی کوتاہی نہیں کرتا تھا پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا تھا اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر حضرت عمرؓ نے کہا تم سے یہی گمان ہے[۱]

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ سے (ابوقتادہ حارث بن ربعی صحابیؓ) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں (ہر رکعت میں ایک سورت) پڑھتے تھے پہلی رکعت کو لمبا کرتے تھے اور دوسری کو چھوٹا اور (پڑھتے پڑھتے) کبھی کبھی ایک آدھ آیت ہم کو سنا دیتے[۲]۔ اور عصر کی نماز میں بھی سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے (ہر رکعت میں ایک سورت) اور پہلی رکعت دوسری رکعت سے لمبی کرتے اور صبح کی نماز میں بھی پہلی رکعت لمبی پڑھتے اور دوسری رکعت اس سے کم۔

ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ (حفص بن غیاث) نے کہا ہم سے سلیمان بن مہران اعمش نے کہا مجھ سے عمارہ بن عمیر نے انہوں نے ابو معمر عبداللہ بن سخبرہ سے کہا ہم نے خباب بن ارتؓ صحابی سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں ہم نے کہا تم کو کیسے معلوم ہوا؟ انہوں نے کہا آپ کی داڑھی

[۱] یہ حدیث ابھی اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۲] اس کو ذرا پکار کے پڑھ دیتے معلوم ہوا کہ سری نماز میں جہر جائز ہے اور ایسا کرنے سے سہو کا سجدہ لازم نہیں ہوا نسائی کی روایت میں ہے کہ ہم آپ سے سورہ لقمان اور والذاریات کی ایک آیت کے بعد دوسری آیت سنتے اور ابن خزیمہ کی روایت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتٰک حدیث الغاشیہ کی ۱۲ منہ

لِحْيَتِهٖ۔

ہلنے سے لے

بَابُ ۴۸۷ الْقِرَاءَةِ فِي الْعَصْرِ

باب عصر کی نماز میں قراءت کا بیان

۷۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قُلْتُ لِخَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ قِرَاءَتَهُ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ۔

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے کہا میں نے خباب بن ارت سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں ہم نے کہا تم کو کیسے معلوم ہوا کہ آپ قرأت کرتے انہوں نے کہا آپ کی ریش مبارک کی حرکت سے۔

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ سُورَةٍ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے ہشام دستوائی سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھتے تھے اور کبھی کبھی پڑھتے پڑھتے ایک آدھ آیت ہم کو سنا دیتے۔

بَابُ ۴۸۸ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

باب مغرب کی نماز میں قرأت کا بیان

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّورَةَ إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ ابن عتبہ سے انہوں نے عبد اللہ ابن عباس سے ام الفضل ان کی ماں نے ان کو سورہ والمرسلات عرفا پڑھتے سنا تو کہنے لگیں بیٹا تو نے تو یہ سورت پڑھ کر مجھ کو یاد دلا دیا یہ آخری سورت ہے جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی آپ اس کو مغرب کی نماز میں پڑھ رہے تھے۔

لے داڑھی تو کسی دعا پڑھنے سے بھی ہل سکتی ہے مگر وہ موقع دعا کا نہ تھا تو معلوم ہوا کہ قرآن شریف پڑھتے تھے اور ابو قتادہ کی حدیث جو اوپر گذری وہ اس امر کی تائید کرتی ہے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا أَبُوعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَالَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارٍ وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِطُولَى الطُّولَيَيْنِ۔

ہم سے ابوعاصم نبیل نے بیان کیا انہوں نے عبدالملک بن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ (زہیر بن عبداللہ) سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے مروان بن حکم سے اس نے کہا مجھ سے زید بن ثابتؓ (صحابی) نے کہا تجھے کیا ہوا ہے مغرب میں چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتا ہے اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ان میں دو لمبی سورتوں میں سے زیادہ لمبی سورت پڑھتے[1][2]

بَابُ الْجَهْرِ فِي الْمَغْرِبِ۔

باب مغرب کی نماز میں جہر کرنا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے محمد ابن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے باپ (جبیر بن مطعم سے) انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ مغرب میں سورہ والطور پڑھتے۔

بَابُ الْجَهْرِ فِي الْعِشَاءِ

باب عشا کی نماز میں جہر کرنا

حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ سَجَدْتُ خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ۔

ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے اپنے باپ سلیمان بن طرخان سے انہوں نے بکر بن عبداللہ سے انہوں نے ابورافع سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی انہوں نے اذا السماء انشقت پڑھا اور سجدہ تلاوت کیا میں نے اُن سے پوچھا یہ سجدہ کیسا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے اس صورت میں سجدہ کیا میں تو برابر اس میں سجدہ کرتا رہوں گا جب تک

[1] جو اس وقت معاویہ کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا ۱۲ منہ
[2] یعنی سورہ بقرہ اور نساء میں سے جو لمبی سورتیں ہیں زیادہ لمبی سورہ بقرہ پڑھتے مگر نسائی کی روایت میں اس کی تصریح ہے کہ سورہ اعراف پڑھتے بعضوں نے کہا یہ عروہ کی تفسیر ہے ابن جریج نے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے ان سورتوں کو پوچھا انہوں نے اپنے دل سے کہہ دیا کہ سورہ مائدہ اور اعراف مراد ہیں جوزقی کی روایت میں انعام اور اعراف مذکور ہیں اور طبرانی کی روایت میں اعراف اور یونس بہرحال حدیث سے یہ نکلا کہ مغرب میں ہمیشہ چھوٹی سورتیں پڑھنا مروانی سنت ہے ۱۲ منہ

(مروں اور) آپ سے مل جاؤں۔

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِيْ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّيْنِ وَ الزَّيْتُوْنِ۔

ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سُنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے آپ نے عشا کی نماز میں ایک رکعت میں والتین و الزیتون پڑھی[1]

بَاب ۴۹۱ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ بِالسَّجْدَةِ۔

باب عشا کی نماز میں سجدے والی سورت پڑھنا

۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهٖ قَالَ سَجَدْتُّ فِيْهَا خَلْفَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ فِيْهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سلیمان بن طرخان تیمی نے بکر سے انہوں نے ابورافع (نفیع) سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہؓ کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی توانہوں نے سورہ اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا میں نے کہا یہ سجدہ کیسا انہوں نے کہا میں نے تو اس سورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے (نماز میں) سجدہ کیا میں تو برابر اس میں سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ سے مل جاؤں۔

بَاب ۴۹۲ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ

باب عشا کی نماز میں قراءت کا بیان

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا مِسْعَرٌ ثَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّهٗ سَمِعَ الْبَرَاءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِّنْهُ اَوْ قِرَاءَةً۔

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کدام نے کہا مجھ سے عدی بن ثابت نے انہوں نے براء بن عازب سے سنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ عشا کی نماز میں سورہ والتین والزیتون پڑھتے اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر نہ کسی کو خوش آواز پایا نہ قاری[2]

بَاب ۴۹۳ يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَ يَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ۔

باب عشا کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت لمبی کرنا اور پچھلی دو رکعتوں میں مختصر۔

---

[1] یہ سفر کی حالت میں کیا ورنہ اکثر آنحضرتؐ عشا کی نماز میں مفصل کی بیچ کی سورتیں پڑھا کرتے جیسے ابوہریرہؓ کی حدیث میں گذرا ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ آپ میں دونوں کمال اللہ جل جلالہ نے رکھے تھے آواز بھی عمدہ اور قراءت کا کیا پوچھنا پھر آپ سے بہتر کون قرآن پڑھ سکتا تھا ۱۲ منہ

۷۳۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ لَقَدْ شَكَوْكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى الصَّلوٰةِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَلَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلوٰةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَقْتَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ أَوْ ظَنِّي بِكَ.

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو عون محمد بن عبداللہ ثقفی سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن سمرہؓ سے سُنا انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے سعد بن ابی وقاص سے کہا کوفہ والوں نے ہر بات میں تمہاری شکایت کی یہاں تک کہ نماز میں بھی انہوں نے کہا میں تو (عشا کی) پہلی دو رکعتیں لمبی پڑھتا تھا اور پچھلی دو رکعتیں مختصر اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی پیروی کرنے میں کوتاہی نہیں کی حضرت عمرؓ نے کہا تم سچ کہتے ہو تم سے یہی گمان ہے یا میرا تم سے یہی گمان ہے[1]

بَابٌ ۴۹ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ.

باب صبح کی نماز میں قراءت کا بیان

وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطُّورِ.

اور ام المومنین ام سلمہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ طور پڑھی[2]

۷۳۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَيُصَلِّي الصُّبْحَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سیار ابن سلامہ نے کہا میں نے اور میرا باپ دونوں ابو برزہ اسلمی (نضلہ بن عبید) صحابی کے پاس گئے ان سے نماز کے وقت پوچھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز سورج ڈھلنے پر پڑھتے تھے اور عصر کی نماز پڑھ چکنے کے بعد کوئی شخص شہر کے کنارے پہنچ جاتا اور سورج تیز رہتا سیار نے کہا ابو برزہ نے مغرب کا جو وقت بیان کیا وہ میں بھول گیا ابو برزہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز میں تہائی رات تک دیر کرنے میں کچھ پرواہ نہیں کرتے تھے اور اس سے پہلے سو جانا اور اُس کے بعد باتیں کرنا پسند نہیں کرتے تھے اور صبح کی نماز میں وقت پڑھتے کہ

[1] لیکن باوجود اس کے کہ حضرت عمرؓ نے شکایتوں کو غلط سمجھا سعدؓ کو کوفے کی حکومت سے معزول کر دیا معلوم ہوا کہ امام کو انتظامی امور میں پورا اختیار ہے جس کو مناسب سمجھے حکومت پر مامور کرے اور جس کو مناسب نہ سمجھے معزول کر دے ۱۲ منہ [2] گو اس روایت میں فجر کی نماز کا ذکر نہیں ہے مگر آگے جو حدیث امام بخاری نے نکالی اس سے یہ نکلتا ہے کہ یہ واقع صبح کی نماز کا ہے ۱۲ منہ

فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَعْرِفُ جَلِيْسَهٗ وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَوْ إِحْدٰهُمَا مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ۔

نماز سے فارغ ہو کر آدمی اپنے پاس بیٹھنے والے کو پہچان لیتا اور صبح کی دونوں رکعتوں میں یا ایک رکعت میں ساٹھ آیتوں سے لیکر سو آیتوں تک پڑھتے [1]

۷۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ صَلٰوةٍ يُقْرَأُ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفٰى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ وَإِنْ لَّمْ تَزِدْ عَلٰى أُمِّ الْقُرْاٰنِ أَجْزَأَتْ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے کہا ہم کو عبدالملک بن جریج نے خبر دی کہا ہم کو عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سُنا وہ کہتے تھے ہر نماز میں قراءۃ کرنا چاہیئے پھر جس نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سنایا (جہر کے ساتھ قراءت کی) ہم نے بھی تم کو سنایا اور جس نماز میں آپ نے چھپایا (آہستہ پڑھا) ہم نے بھی تم سے چھپایا اور اگر تو بس فقط سورۂ فاتحہ پڑھے تو بھی کافی ہے اور اگر زیادہ پڑھے تو اچھا ہے [2]

بَابُ ۴۹۵ الْجَهْرِ بِقِرَاءَةِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

باب صبح کی نماز میں پکار کر قراءت کرنا

وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ طُفْتُ وَرَاءَ النَّاسِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ۔

اور ام المومنین ام سلمہؓ نے کہا میں نے لوگوں کے پرے ہو کر (کعبہ کا) طواف کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اس وقت) نماز پڑھا رہے تھے سورہ والطور پڑھ رہے تھے [3]

۷۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِّنْ أَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ وضاح لشکری نے انہوں نے ابوبشر جعفر بن ابی وحشیہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی صحابہ کے ساتھ عکاظ

---

[1] حافظ نے کہا یہ شعبہ نے شک کی طبرانی میں اس کا اندازہ سورۃ الحاقہ مذکور ہے ابن عباس کی حدیث میں ہے کہ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں الم تنزیل السجدہ اور ہل اتی پڑھتے تھے جابر بن سمرہؓ کی حدیث میں ہے کہ ق پڑھتے تھے ایک روایت میں ہے کہ سورہ والصافات ایک روایت میں ہے کہ سب سے مختصر دو سورتیں بہر حال جیسا موقع ہوتا ویسا کرتے ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا کہ بغیر سورہ فاتحہ کے نماز نہیں جائز ہوتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورت ملانا مستحب ہے کچھ واجب نہیں ہے جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ نے دونوں باتوں میں خلاف کیا ہے ۱۲ منہ [3] دوسری روایت میں یوں ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیماری کی شکایت کی آپ نے فرمایا سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کر لے یہ واقعہ صبح کی نماز کا ہے جیسے اوپر گزرا چنانچہ امام بخاری نے آگے خود نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب صبح کی نماز کھڑی ہو تو طواف کر لے ۱۲ منہ

إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَالَكُمْ قَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوا مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا شَيْءٌ حَدَثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هٰذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْصَرَفَ أُولٰئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوا لَهُ فَقَالُوا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَهُنَالِكَ حِينَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ ۔

کے بازار میں جانے کی نیت سے چلے[1] ان دنوں شیطان آسمان کی خبر لینے سے روک دیے گئے تھے اور ان پر انگاروں کی مار ہونے لگی تھی[2] تو وہ اپنے لوگوں کی طرف[3] لوٹ کر آئے انہوں نے پوچھا کیوں کیا حال ہے وہ کہنے لگے (کیا کہیں) آسمان کی خبر ہم سے روک دی گئی اور ہم پر انگارے برسائے گئے انہوں نے کہا یہ جو آسمان کی خبر تم سے روکی گئی ہے اس کی وجہ ہو نہ ہو کوئی بات ہے تو ذرا زمین کے پورب اور پچھم (سب طرف) پھر کر دیکھو کون سی نئی بات ہوئی ہے جس کی وجہ سے آسمان کی خبر تم سے روک دی گئی ہے۔ (یہ سن کر وہ چار طرف پھرتے نکلے) ان میں جو جنات تہامہ[4] کی طرف نکلے تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپہنچے آپ اس وقت نخلہ میں تھے[5] عکاظ کی منڈی کو جانے کی نیت رکھتے تھے اور اپنے اصحاب کو صبح کی نماز پڑھا رہے تھے جب اُن جنوں نے قرآن سنا تو[6] ادھر کان لگا دیا اور کہنے لگے خدا کی قسم یہی وہ ہے جس نے ہم سے آسمان کی خبر روک دی ہے اس موقع پر جب وہ اپنے لوگوں کے پاس لوٹ کر گئے تو کہنے لگے بھائیو ہم تو ایک عجیب قرآن سن کر آئے ہیں جو سیدھا رستہ بتلاتا ہے ہم تو اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز اپنے مالک کا کسی کو شریک نہیں بنانے کے تب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سورت اتاری قل اوحی الی اور جنوں نے جو بات (اپنی قوم سے) کہی تھی وہ وحی سے آپ کو بتلا دی گئی۔

۷۳۷ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے

[1] عکاظ ایک منڈی کا نام ہے جو مکہ کے ایک طرف قدیم سے ہوا کرتی تھی ۱۲ منہ [2] احتمال ہے کہ یہ مار اسی وقت سے شروع ہوئی ہو بعضے کہتے ہیں شہاب پہلے بھی تھے مگر اس کثرت سے نہیں گرتے تھے ۱۲ منہ [3] یعنی کاہنوں اور نجومیوں اور پجاریوں کی طرف جن کو صدہا جھوٹ ملا کر خبریں سنایا کرتے تھے ۱۲ منہ [4] تہامہ مکہ کی زمین کو کہتے ہیں ۱۲ منہ [5] نخلہ ایک مقام کا نام ہے مکہ کی ایک دن کی راہ پر ۱۲ منہ [6] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ معلوم ہوا کہ آپ فجر کی نماز میں پکار کر قرأت کر رہے تھے جب تو جنوں نے سنا اور ایمان لائے یہ جن نصیبین کے تھے ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَآ اُمِرَ وَسَكَتَ فِيْمَآ اُمِرَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا وَلَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ـ

کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا جس نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جہر کا حکم ہوا آپ نے جہر کیا اور جس میں آہستہ پڑھنے کا حکم ہوا آہستہ پڑھا اور تیرا مالک (یعنی خدا تعا) بھولنے والا نہیں[1] اور تم کو اللہ کے پیغمبر کی پیروی اچھی پیروی ہے[2]

بَابُ ۴۹۶ الْجَمْعِ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ وَالْقِرَاءَةِ بِالْخَوَاتِيْمِ وَبِسُوْرَةٍ قَبْلَ سُوْرَةٍ وَبِاَوَّلِ سُوْرَةٍ وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ فِي الصُّبْحِ حَتّٰى اِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ اَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى اَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ وَقَرَأَ عُمَرُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِمِائَةٍ وَعِشْرِيْنَ اٰيَةً مِّنَ الْبَقَرَةِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَقَرَأَ الْاَحْنَفُ بِالْكَهْفِ فِي الْاُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِيُوْسُفَ اَوْ بِيُوْنُسَ وَذَكَرَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ

باب دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھنا اور سورتوں کی آخری آیتیں پڑھنا اور ترتیب کے خلاف سورتیں پڑھنا[3] اور سورت کے شروع کی آیتیں پڑھنا یہ سب درست ہے اور عبداللہ بن سائبؓ (صحابی) سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورہ مومنون شروع کی جب موسیٰؑ اور ہارون کے قصے پر پہنچے یا عیسیٰؑ کے قصے پر تو آپ کو ٹھسکا لگا رکوع کر دیا[4] اور حضرت عمرؓ نے (صبح کی نماز میں) پہلی رکعت میں سورہ بقرہ کی ایک سو بیس آیتیں پڑھیں اور دوسری رکعت میں مثانی کی ایک سورت[5] اور احنف بن قیس (صحابیؓ) نے صبح کی پہلی رکعت میں سورہ کہف پڑھی اور دوسری رکعت میں سورہ یوسفؑ یا یونسؑ[6] اور کہا کہ انہوں نے

---

[1] اگر وہ چاہتا تو نماز کی کل تفصیل اور احکام قرآن میں بیان کر دیتا مگر اس نے کسی مصلحت سے اس کا بیان آنحضرت ﷺ پر رکھ دیا اور آپ نے قولاً اور فعلاً اچھی طرح نماز کی تفصیل بیان کر دی یہ ایک آیت کا ٹکڑا ہے جو سورہ مریم میں ہے ابن عباسؓ کے اس قول سے ان لوگوں کو نصیحت لینا چاہیے جو حدیث شریف کو قابل اعتماد نہیں جانتے اور صرف قرآن کو سند سمجھتے ہیں ان بے وقوفوں سے کوئی پوچھے بھلا یہ تو بتلاؤ قرآن میں جو نماز کا حکم ہے تو نماز کس طرح پڑھیں کتنی رکعتیں پڑھیں زکوٰۃ کتنی نکالیں حج کیوں کر کریں بغیر حدیث شریف کی طرف رجوع کئے دین اور ایمان پورا نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ [2] یہ آیت سورہ ممتحنہ میں ہے ابن عباس نے یہ آیت لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ خود قرآن میں پیغمبر صاحب کی پیروی کرنے کا حکم ہے تو حدیث شریف قرآن سے جدا نہیں دوسری حدیث ہے سن رکھو مجھ کو قرآن ملا اور ایک اور چیز جو قرآن کی طرح ہے یعنی حدیث وہ بھی قرآن کی طرح واجب العمل ہے اور حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ما آتکم الرسول فخذوہ وما نہکم عنہ فانتہوا اور فرماتا ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جو لوگ حدیث شریف کو نہیں مانتے یا حدیث پر چلنے والوں سے دشمنی رکھتے ہیں وہ معلوم نہیں آخرت میں پیغمبر صاحب کو کیونکر منہ بتلائیں گے ۱۲ منہ [3] یعنی مصحف عثمانی کی ترتیب کے خلاف مثلاً پہلی رکعت میں قل ہو اللہ پڑھنا دوسری رکعت میں کافرون یا پہلی رکعت میں سورہ آل عمران دوسری رکعت میں سورہ بقرہ ۱۲ منہ [4] اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] مثانی وہ سورتیں جن میں سو آیتیں یا سو کے قریب ہیں ان کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] یعنی مصحف عثمانی کی ترتیب کے خلاف کیا اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ

عُمَرَ الصُّبْحَ بِهِمَا وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِأَرْبَعِينَ آيَةً مِّنَ الْأَنْفَالِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ وَقَالَ قَتَادَةُ فِيمَنْ يَقْرَأُ سُورَةً وَاحِدَةً فِي رَكْعَتَيْنِ أَوْ يُرَدِّدُ سُورَةً وَاحِدَةً فِي رَكْعَتَيْنِ كُلٌّ كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُورَةً يَقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ مِمَّا يَقْرَأُ بِهِ افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ أُخْرٰى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا إِنَّكَ تَفْتَتِحُ بِهٰذِهِ السُّورَةِ ثُمَّ لَا تَرٰى أَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتّٰى تَقْرَأَ بِأُخْرٰى فَإِمَّا تَقْرَأُ بِهَا وَإِمَّا أَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِأُخْرٰى فَقَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِهَا إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَؤُمَّكُمْ بِذٰلِكَ فَعَلْتُ وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْ أَفْضَلِهِمْ وَكَرِهُوا أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَفْعَلَ مَا يَأْمُرُكَ بِهِ أَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ عَلٰى لُزُومِ هٰذِهِ السُّورَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّهَا قَالَ حُبُّكَ إِيَّاهَا

حضرت عمرؓ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی حضرت عمرؓ نے یہی سورتیں پڑھیں اور عبداللہ بن مسعودؓ نے پہلی رکعت میں سورہ انفال کی چالیس آیتیں اور دوسری رکعت میں مفصل کی ایک سورت پڑھی اور قتادہ نے کہا اگر کوئی ایک سورت دو رکعتوں میں پڑھے (آدھی آدھی ہر رکعت میں) یا ایک ہی سورت مکرر دونوں رکعتوں میں پڑھے (تو کچھ قباحت نہیں) سب اللہ کی کتاب ہے اور عبیداللہ عمری نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے روایت کی کہ ایک انصاری مرد (کلثوم بن ہدم) مسجد قبا میں لوگوں کی امامت کیا کرتا تھا وہ جب ان سورتوں میں سے جو نماز میں پڑھی جاتی ہیں کوئی سورت شروع کرتا ہے تو پہلے قل ہو اللہ احد سورۃ اخلاص پڑھ لیتا پھر اس کو پڑھ لینے کے بعد وہ دوسری سورت اس کے ساتھ ملا کر پڑھتا ہر رکعت میں ایسا ہی کرتا اس کے ساتھیوں نے اس پر اعتراض کیا اور کہنے لگے تو اس سورت یعنی قل ہو اللہ شروع کرتا ہے پھر کیا یہ سمجھتا ہے کہ یہ سورت کافی نہیں تب دوسری سورت اس کے ساتھ ملاتا ہے تو یا تو اکیلی یہی سورت قل ہو اللہ فقط پڑھا کر یا اس کو اور دوسری سورت پڑھا کر اس نے کہا میں تو قل ہو اللہ چھوڑنے والا نہیں اگر تم راضی ہو تو میں تمہاری امامت کروں گا اور جو ناراض ہو تو میں امامت چھوڑ دوں گا اور لوگ اس کو اپنے میں سب سے بہتر جانتے تھے دوسرے کی امامت ان کو پسند نہ تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے پاس (یعنی قبا والوں کے پاس) تشریف لائے تو انہوں نے یہ حال آپ سے عرض کیا آپ نے اس سے پوچھا مرد خدا تو ایسا کیوں نہیں کرتا جیسے تیرے ساتھی کہتے ہیں اور سبب کیا جو تو نے قل ہو اللہ کو ہر رکعت میں لازم کر لیا ہے اس نے جواب دیا یا رسول اللہ مجھے اس سورت سے محبت ہے آپ نے

۱ اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۲ اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا۔

اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ۔

فرمایا بس اس کی محبت نے تجھ کو بہشت دلادی[1]

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے انہوں نے کہا میں نے ابو وائل شقیق بن سلمہ سے سنا وہ کہتے تھے ایک شخص (نہیک بن سنان) عبداللہ بن مسعودؓ پاس آیا اور کہنے لگا میں نے تورات کو مفصل کی ساری سورتیں ایک رکعت میں پڑھ ڈالیں عبداللہ نے کہا جیسے جلدی جلدی شعر بن پڑھتا ہے ویسے پڑھ گیا[2] میں اُن جوڑ جوڑ سورتوں کو جانتا ہوں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر (ایک ایک رکعت میں) پڑھا کرتے پھر عبداللہ نے مفصل کی بیس سورتیں بیان کیں ہر رکعت میں دو دو سورتیں[3]

بَابٌ ۴۹۷ يَقْرَأُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا

۷۳۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ ابو قتادہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں (ہر رکعت میں ایک) پڑھتے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ

---

[1] قل ہو اللہ بڑی پیاری سورت ہے اس میں ہمارے بادشاہ کی بہت عمدہ صفتیں مذکور ہیں جس کو اپنے بادشاہ سے محبت ہے وہ اس پاک سورت سے بھی محبت کرے گا اس روایت سے دو سورتوں کے ایک رکعت میں پڑھنے کا جواز نکلا اس حدیث کو ترمذی اور بزار نے وصل کیا ۱۲ منہ

[2] یعنی یہ کون سی خوبی کی بات ہے کہ ایک رکعت میں چار پارے پڑھ لیے قرآن شریف کو تدبر اور تامل کے ساتھ آہستہ پڑھنا چاہیے جلدی جلدی پڑھ لینے میں ثواب جا کر عذاب کا ڈر ہے ہمارے زمانہ میں جہل کی ایسی گرم بازاری ہوگئی ہے کہ لوگ اس حافظ کی تعریف کرتے ہیں جو گھنٹے میں چار چار پانچ پانچ پارے تراویح میں پڑھ ڈالے انہوں نے قرآن اور عبادت کو ہنسی کھیل مقرر کر لیا ہے نہ رکوع برابر کرتے ہیں نہ سجدہ بس اٹھا بیٹھی اور کھانس کا شنا زبان کیا دوانتی ہے ایسے حافظوں کو خوب مار کر نکال دینا چاہیے ۱۲ منہ

[3] سورہ رحمان اور والنجم ایک رکعت میں اقتربت اور الحاقہ ایک رکعت میں والذاریات والطور ایک رکعت میں واقعہ اور نون ایک رکعت میں سال سائل والنازعات ایک رکعت میں ویل للمطففین اور عبس ایک رکعت میں مدثر اور مزمل ایک رکعت میں ہل اتی اور لااقسم ایک رکعت میں عم اور والمرسلات ایک رکعت میں کورت اور دخان ایک رکعت میں ۱۲ منہ

بِاُمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مَالَا يُطِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ ۔

پڑھتے اور (کبھی) ایک آدھ آیت ہم کو سنا دیتے اور پہلی رکعت دوسری رکعت سے لمبی پڑھتے اور ایسا ہی عصر اور فجر کی نماز میں کرتے[1]۔

بَابٌ ۴۹۸ مَنْ خَافَتَ الْقِرَآءَةَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

باب ظہر اور عصر میں قراءت آہستہ کرنا

۷۴۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا مِنْ اَيْنَ عَلِمْتَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے انہوں نے ابو معمر عبداللہ بن سخبرہ سے میں نے خباب بن ارت سے کہا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں ہم نے کہا تم کو کیسے معلوم ہوا انہوں نے کہا آپ کی مبارک ریش ہلتی تھی[2]۔

بَابٌ ۴۹۹ اِذَا اَسْمَعَ الْاِمَامُ الْاٰيَةَ ۔

باب اگر امام سری نماز میں کوئی آیت پکار کر پڑھ دے کہ مقتدی سن لیں تو کوئی قباحت نہیں۔

۷۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ مَعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے امام عبدالرحمن اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے انہوں نے اپنے باپ ابو قتادہ (صحابی رض) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورت اس کے ساتھ پڑھتے اسی طرح عصر کی نماز میں اور کبھی کبھی ایک آدھ آیت ہم کو سنا دیتے اور پہلی رکعت (دوسری رکعت) سے لمبی کرتے ۔

بَابٌ ۵۰۰ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ۔

باب پہلی رکعت لمبی پڑھنا

[1] یعنی عصر کی نماز میں پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ اور سورت پڑھتے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف فاتحہ اور پہلی رکعت دوسری رکعت سے لمبی کرتے اور صبح کی نماز میں بھی پہلی رکعت دوسری رکعت سے لمبی کرتے ۱۲ منہ

[2] قسطلانی نے کہا بیہقی نے اس حدیث سے یہ دلیل لی کہ سری نماز میں آدمی کو اس طرح قرآن پڑھنا چاہیے کہ خود سنے ہونٹ اور زبان دونوں ہلیں داڑھی بھی ہلے اگر کوئی شخص اس طرح پڑھے کہ خود بھی نہ سُنے تو وہ قرأت جائز نہ ہوگی جزری نے حصن حصین میں لکھا ہے کہ قرآن ہو یا دعا ہو یا اور کوئی ذکر ہو اس کا اعتبار اسی وقت ہوگا جب آدمی اس طرح پڑھے کہ ادنیٰ درجہ خود سُنے ورنہ وہ اعتبار کے لائق نہیں ۱۲ منہ

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ ابوقتادہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی رکعت لمبی پڑھتے اور دوسری رکعت چھوٹی اور صبح کی نماز میں بھی ایسا ہی کرتے۔

بَابٌ[۱] جَهْرِ الْاِمَامِ بِالتَّاْمِيْنِ

باب امام (جہری نمازمیں) پکار کر آمین کہے

وَقَالَ عَطَاءٌ اٰمِيْنَ دُعَاءٌ[۲] اَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَّرَاءَهُ حَتّٰى اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً وَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُنَادِي الْاِمَامَ لَا تَفُتْنِيْ بِاٰمِيْنَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدَعُهُ وَيَحُضُّهُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ خَبَرًا۔

اور عطاء بن ابی رباح نے کہا آمین دعا ہے اور عبداللہ بن زبیرؓ نے اور اُن کے پیچھے مقتدیوں نے اس زور سے آمین کہی کہ مسجد گونج گئی[۳] اور ابوہریرہؓ امام کو آواز دیتے دیکھو ایسا نہ کرنا کہ میری آمین جاتی رہے[۴] اور نافع نے کہا عبداللہ بن عمرؓ آمین کو نہیں چھوڑتے تھے اور لوگوں کو اکساتے تھے کہ آمین کہو[۵] اور میں نے ان سے اس باب میں ایک حدیث بھی سُنی۔

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهُ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے اُن دونوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے لڑ جائے گی اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے[۶] ابن شہاب نے کہا آنحضرت

---

[۱] اہل حدیث اور شافعی اور احمد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ جہری نماز میں امام اور مقتدی سب پکار کر آمین کہیں امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ آمین آہستہ سے کہی جائے اور امام مالک کہتے ہیں کہ امام آمین ہی نہ کہے اور صحیح مذہب اہل حدیث کا ہے کہ آمین پکار کر کہی جائے اور حنفیہ نے جس حدیث سے دلیل لی ہے اس میں محدثین نے کلام کیا ہے آمین کا معنی یہ ہے کہ قبول کر بعضوںؒ نے کہا آمین اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے ۱۲ منہ [۲] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] ابوہریرہؓ مروان کے مؤذن تھے وہ صفوں وغیرہ کے برابر کرنے میں مصروف رہتے اور مروان نماز شروع کر دیتا ابوہریرہؓ نے اس سے شرط کی کہ نماز میں میرے شامل ہونے سے پہلے تم ولا الضالین نہ پڑھ دیا کرو نہیں تو میری آمین جاتی رہے گی اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۴] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے میں نے ان سے سنا وہ آمین کی فضیلت اور بھلائی بیان کرتے تھے ۱۲ منہ [۵] ابوداؤد و نسائی کی روایت میں یوں ہے کہ جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ امام پکار کر آمین کہے کس لیے کہ مقتدیوں کو امام کی آمین کے بعد آمین کہنے کا حکم فرمایا ۱۲ منہ

وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ آمِينَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی آمین کہا کرتے تھے[1]

بَابُ ۵۰۲ فَضْلِ التَّأْمِينِ۔

باب آمین کہنے کی فضیلت

۷۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے آمین کہے اور فرشتے (جو آسمان پر آمین کہا کرتے ہیں وہ بھی) کہیں پھر دونوں آمینیں لڑ جائیں تو اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے[2]

بَابُ ۵۰۳ جَهْرِ الْمَأْمُومِ بِالتَّأْمِينِ۔

باب مقتدی پکار کر آمین کہے۔

۷۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنُعَيْمٌ الْمُجْمِرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے سمی سے جو ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے غلام تھے انہوں نے ابوصالح روغن فروش سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے اور (آمین کہنا چاہتا ہے) تو تم آمین کہو اس لیے کہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے لڑ جائے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ سمی کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن عمرو نے بھی ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور نعیم مجمر نے بھی ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[3]

بَابُ ۵۰۴ إِذَا رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ۔

باب صف میں پہنچنے سے پہلے رکوع کر لینا[4]

۷۴۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن

---

[1] سراج کی روایت میں یوں ہے آپ ولا الضالین کے بعد پکار کر آمین کہتے ۱۲ منہ [2] کیونکہ فرشتوں کی دعا اللہ جل جلالہ اپنے فضل سے قبول فرماتا ہے ۱۲ منہ [3] محمد بن عمرو کی روایت کو دارمی اور ابن خزیمہ اور بیہقی نے وصل کیا اور نعیم مجمر کی روایت کو نسائی نے ۱۲ منہ [4] یہ جائز تو ہے مگر مکروہ ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر ایسا مت کر ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْأَعْلَمِ وَهُوَ زِيَادٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ۔

یحییٰ نے انہوں نے زیاد بن حسان اعلم سے انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے ابوبکرہؓ (نفیع بن حارث صحابی) سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اُس وقت پہنچے جب آپ رکوع میں تھے توصف میں شامل ہونے سے پہلے انہوں نے رکوع کر لیا[1] پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا اللہ اس سے زیادہ تجھ کو (نیک کام کی) حرص دے لیکن پھر ایسا نہ کر۔

بَابٌ ۵۰۵ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي الرُّكُوعِ

باب رکوع کے وقت بھی تکبیر کہنا[2]

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ۔

یہ ابن عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے[3] اور مالک بن حویرث نے بھی اس باب میں روایت کی ہے[4]

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلّٰى مَعَ عَلِيٍّ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ ذَكَّرَنَا هٰذَا الرَّجُلُ صَلٰوةً كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ

ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے انہوں نے سعید بن ایاس جریری سے انہوں نے ابوالعلاء یزید بن عبداللہ سے انہوں نے مطرف بن عبداللہ سے انہوں نے عمران حصین صحابیؓ سے انہوں نے بصرہ میں حضرت علیؓ کے ساتھ نماز پڑھی اور کہا انہوں نے ہم کو وہ نماز یاد دلادی جو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے پھر کہا کہ حضرت علیؓ جب سر اٹھاتے اور جب سر جھکاتے اُس وقت تکبیر کہتے۔

---

[1] طبرانی کی روایت میں یوں ہے کہ ابوبکرہ اس وقت مسجد میں پہنچے کہ نماز کی تکبیر ہو چکی تھی یہ دوڑے اور طحاوی کی روایت میں ہے اتنا دوڑے کہ ہانپنے لگے انہوں نے (مارے جلدی کے) صف میں شریک ہونے سے پہلے ہی رکوع کر دیا نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پوچھا یہ کون شخص تھا جو رکوع کرتا ہوا صف میں شریک ہوا تب ابوبکرہؓ نے کہا میں تھا یارسول اللہ ۱۲ منہ [2] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اللہ اکبر کو رکوع میں ختم کرنا یعنی جھکتے ہی تکبیر شروع کرنا اور اکبر کی رے اس وقت زبان سے نکالنا جب رکوع میں جا چکے لیکن صحیح وہی ترجمہ ہے جو متن میں ہم نے لکھا ہے اور مقصود امام بخاری کا ان لوگوں پر رد کرنا ہے جو رکوع اور سجدے میں جاتے ہوئے تکبیر نہیں کہتے زیاد اور معاویہ اور بنی اُمیہ ایسا ہی کیا کرتے جمہور علماء کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے سوا باقی تکبیریں سنت ہیں اور امام احمد کے نزدیک واجب ہیں ۱۲ منہ [3] یہ خود امام بخاری نے آگے نکالا کہ ابن عباس نے ظہر کی نماز میں بائیس تکبیریں کہنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ بتلایا ۱۲ منہ [4] اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر نکالا ۱۲ منہ

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے تو ہر جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے اور جب نماز پڑھ چکتے تو کہتے میری نماز بہت مشابہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے بہ نسبت تمہاری نماز کے۔

بَابٌ ۵۰۶ اِتْمَامِ التَّكْبِيْرِ فِي السُّجُوْدِ

باب سجدے کے وقت بھی تکبیر کہنا[1]

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَانَ اِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ كَبَّرَ وَاِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ اَخَذَ بِيَدِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ قَدْ ذَكَّرَنِيْ هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ لَقَدْ صَلّٰى بِنَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے غیلان ابن جریر سے انہوں نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے انہوں نے کہا میں نے اور عمران بن حصین نے حضرت علی بن ابی طالب کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ جب سجدہ میں جاتے اللہ اکبر کہتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر (قعدہ کر کے) اٹھتے تکبیر کہتے جب نماز پڑھ چکے تو عمران بن حصینؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہنے لگے آج اس شخص نے (یعنی حضرت علیؓ نے) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز مجھ کو یاد دلادی یا یوں کہا اس شخص نے ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سی نماز پڑھائی[2]

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَجُلًا عِنْدَ الْمَقَامِ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ وَاِذَا قَامَ وَاِذَا وَضَعَ فَاَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَوَلَيْسَ تِلْكَ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اُمَّ لَكَ

ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا کہا ہم کو ہشیم بن بشیر نے خبر دی انہوں نے ابو بشر حفص بن ابی وحشیہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے کہا میں نے ایک شخص کو مقام ابراہیم کے پاس نماز پڑھتے دیکھا وہ جب جھکتا اور اٹھتا اور جب کھڑا ہوتا اور سجدے میں جاتا تو تکبیر کہتا میں نے (تعجب اور انکار کی راہ سے) یہ ابن عباسؓ سے بیان کیا انہوں نے کہا ارے تیری ماں مرے کیا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز نہیں ہے[3]

---

[1] اس کا ترجمہ بعضوں نے یوں کیا ہے کہ سجدے میں جا کر تکبیر کو پورا کرنا یعنی اللہ اکبر کی رے اس وقت نکلے جب سجدے میں جا لے ۱۲ منہ [2] یہ حماد یا کسی دوسرے راوی کو شک ہے ۱۲ منہ [3] وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تھے جیسے طبرانی نے معجم اوسط میں نکالا ۱۲ منہ [4] یعنی یہ نماز تو آنحضرتؐ کی نماز کے مطابق ہے اور تو اس پر تعجب کرتا ہے لا ام لک عرب لوگ زجر اور توبیخ کے وقت بولتے ہیں جیسے ثکلتک امک یعنی تیری ماں (باقی بر صفحہ آئندہ)

(باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابُ التَّكْبِيرِ إِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ

۷۵۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّهُ أَحْمَقُ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ قَتَادَةُ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ.

۷۵۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ

باب جب سجدہ کر کے کھڑا ہو تو تکبیر کہے

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے کہا میں نے مکہ میں ایک بڈھے کے پیچھے نماز پڑھی (ظہر کی) اُس نے بائیس تکبیریں کہیں[1] میں نے ابن عباسؓ سے کہا یہ بڈھا بے وقوف ہے انہوں نے کہا ارے جوانا مرگ (تیری ماں تجھ پر روئے) یہ تو حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے اور موسیٰ بن اسماعیل نے اس حدیث کو یوں بھی روایت کیا ہم سے ابان نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے عکرمہ نے[3]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے سُنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے (تکبیر تحریمہ) پھر جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے پھر فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ جب رکوع سے اپنی پیٹھ اٹھاتے پھر کھڑے ہی ربنا لک الحمد کہتے پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے جھکتے (سجدے کے لیے) پھر جب سر اٹھاتے اللہ اکبر کہتے پھر دوسرا سجدہ کرتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر سر اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر ایسا ہی ساری نماز میں کرتے (ہر رکعت میں پانچ

(بقیہ صفحہ سابقہ) تجھ پر روئے ابن عباسؓ عکرمہ پر خفا ہوئے کہ تو اب تک نماز کا طریق نہیں جانتا اور ابوہریرہؓ کے سے عالم شخص پر انکار کرتا ہے ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ ہذا) [1] وہ ابوہریرہ تھے جیسے اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ [2] چار رکعتی نماز میں کل بائیس تکبیریں ہوتی ہیں ہر رکعت میں پانچ تکبیریں بیس ہوئیں ایک تکبیر تحریمہ دوسری پہلے تشہد کے بعد اٹھتے وقت سب بائیس ہوئیں اور تین رکعتی نماز میں سترہ اور دو رکعتی میں گیارہ ہوتی ہیں اور پانچوں نمازوں میں چورانوے تکبیریں ہوتی ہیں ۱۲ منہ [3] اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ قتادہ سے اس کو دو شخصوں نے روایت کیا ہے ہمام نے اور ابان نے اور ہمام کی روایت اصول میں بخاری کی شرط پر ہے اور ابان کی روایت متابعات میں دوسرا فائدہ یہ ہے کہ قتادہ کا سماع عکرمہ سے معلوم ہو جائے کیونکہ قتادہ میں تدلیس کی عادت ہے جیسے اوپر کئی بار گذر چکا ۱۲ منہ

فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ وَلَكَ الْحَمْدُ.

تکبیر، نماز پوری ہونے تک اور جب دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھ کے اٹھتے اس وقت بھی اللہ اکبر کہتے عبداللہ بن صالح نے لیث سے اس حدیث میں یوں نقل کیا ربنا ولک الحمد[1]

بَابُ ۵۰۸ وَضْعِ الْاَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوْعِ.

باب رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا[2]

وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ فِيْ اَصْحَابِهٖ اَمْكَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ.

اور ابو حمید نے اپنے ساتھیوں کے سامنے (جو صحابہؓ تھے) یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (رکوع میں) اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر جمائے۔

۷۵۳ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ ابْنَ سَعْدٍ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ فَنَهَانِيْ اَبِيْ وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِيْنَا عَنْهُ وَاُمِرْنَا اَنْ نَضَعَ اَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ.

ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو یعفور (وقدان اکبر) سے انہوں نے کہا میں نے مصعب بن سعد سے سُنا انہوں نے کہا میں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص کے پہلو میں نماز پڑھی میں نے (رکوع میں) دونوں ہتھیلیاں ملائیں اور رانوں میں رکھ لیں میرے باپ نے منع کیا اور کہا پہلے ہم ایسا کیا کرتے تھے پھر اس سے منع کئے گئے اور یہ حکم ہوا کہ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں[3]

بَابُ ۵۰۹ اِذَا لَمْ يُتِمَّ الرُّكُوْعَ.

باب اگر رکوع اچھی طرح اطمینان سے نہ کرے (تو نماز نہ ہوگی)

---

[1] اگلی روایت میں ربنالک الحمد ہے بغیر واؤ کے اس میں واؤ زیادہ ہے قسطلانی نے نقل کیا کہ واؤ کی روایت زیادہ راجح ہے اور حافظ نے بھی ایسا ہی کہا دونوں برابر ہیں ربنا لک الحمد کہے یا ربنا لک الحمد ۱۲ منہ [2] عبداللہ بن مسعودؓ سے تطبیق منقول ہے یعنی رکوع میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر دونوں رانوں کے بیچ میں رکھ لینا امام نے یہ باب لا کر اشارہ کیا کہ تطبیق کا حکم منسوخ ہو گیا اور شاید عبداللہ بن مسعودؓ کو اس کا نسخ نہیں پہنچا تھا حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نمازی کو اختیار ہے تطبیق کرے یا ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے ۱۲ منہ [3] حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ تطبیق یہود کا کام ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ترمذی نے کہا باتفاق علما تطبیق منسوخ ہے مگر ابن مسعودؓ اور ان کے ساتھیوں سے تطبیق منقول ہے عبدالرزاق نے علقمہ اور اسود سے نکالا کہ ہم نے عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ نماز پڑھی تو تطبیق کی پھر حضرت عمرؓ سے ملے ان کے ساتھ نماز پڑھی اور تطبیق کی تو انہوں نے کہا پہلے ہم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے پھر یہ کام چھوڑ دیا گیا یہاں سے اہل انصاف معلوم کر سکتے ہیں کہ ایک چھوٹی سی بات بڑے بڑے عالم پر پوشیدہ رہ جاتی ہے عبداللہ بن مسعود بڑے عالم تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر اور حضر میں خاص خادم اور رفیق تھے مگر تطبیق کا نسخ اُن کو معلوم نہیں ہوا اسی طرح ممکن ہے کہ رفع یدین بھی ان پر پوشیدہ رہ گیا ہو اور جب حنفیوں نے تطبیق میں ان کا طریق چھوڑ دیا اسی طرح رفع یدین میں بھی ان کی تقلید چھوڑ دینا چاہیے ۱۲ منہ

۷۵۴ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ رَأَى حُذَيْفَةُ رَجُلًا لَا يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قَالَ مَا صَلَّيْتَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے کہا میں نے زید بن وہب سے سنا انہوں نے کہا حذیفہ بن یمان صحابی نے ایک شخص[1] کو نماز پڑھتے دیکھا وہ رکوع اور سجدہ پوری طرح نہیں کرتا تھا[2] حذیفہ نے اس سے کہا تو نے نماز ہی نہیں پڑھی اور تو مرے گا تو اس طریق پر نہیں مرنے کا جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا تھا[3]

بَابُ ۵۱۰ اسْتِوَاءِ الظَّهْرِ فِي الرُّكُوعِ

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ -

باب رکوع میں پیٹھ برابر رکھنا (سر اونچا نیچا نہ رکھنا)

اور ابو حمید نے اپنے ساتھی صحابہ کے سامنے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع کیا تو اپنی پیٹھ کو جھکا دیا (سر کے برابر کر دیا)[4]

بَابُ ۵۱۱ حَدِّ إِتْمَامِ الرُّكُوعِ وَالْاعْتِدَالِ فِيهِ وَالْاطْمَانِينَةِ -

باب رکوع کو کہاں تک پورا کرے اور رکوع کے بعد کھڑے ہونے کو اور اطمینان کا بیان[5]

۷۵۵ - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ -

ہم سے بدل بن محبر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو حکم بن عتیبہ نے خبر دی انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا اور رکوع کے بعد قومہ یہ سب قریب قریب برابر تھے سوا قیام اور تشہد کے قعود کے[6]

بَابُ ۵۱۲ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ نماز پڑھنے کے لیے

---

[1] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ابن خزیمہ کی روایت میں ہے وہ کندی ایک شخص تھا ۱۲ منہ [2] عبد الرزاق کی روایت میں ہے ٹھونگیں لگاتا تھا جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر بے ایمان بدعتیوں کا شیوہ ہے ۱۲ منہ [3] یعنی تیرا خاتمہ معاذ اللہ کفر پر ہوگا جو لوگ سنت رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو اسی طرح خرابی خاتمہ سے ڈرنا چاہیے سبحان اللہ اہل حدیث کا مرنا اور جینا دونوں اچھا مرنے کے بعد آنحضرتؐ کے سامنے کچھ شرمندگی نہیں آپ کی حدیث پر چلتے رہے جب تک جیئے اور خاتمہ بھی حدیث پر ہوا ۱۲ منہ [4] یہ حدیث امام بخاری نے آگے چل کر خود نکالی ۱۲ منہ [5] دوسرے طریق میں صاف یوں ہے کہ پیٹھ سر کے برابر کر دی امام بخاری نے اسی طرف اشارہ کیا ۱۲ منہ [6] بعضے نسخوں میں یہ باب الگ نہیں ہے اور درحقیقت یہ اگلے ہی باب کا ایک جزء ہے اور ابو حمید کی تعلیق اس کے اوّل جزء سے متعلق ہے اور براء کی حدیث پچھلے جزء سے اب ابن منیر کا اعتراض دفع ہو گیا کہ حدیث باب کے مطابق نہیں ہے کذا قال الحافظ رہ ۱۲ منہ [7] قیام سے مراد قرأت کا قیام ہے یعنی قرأت کا قیام تشہد کا قعود یہ دو تو بہت دیر دیر تک ہوتے لیکن باقی چاروں چیزیں یعنی رکوع اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے بیچ میں قعدہ اور رکوع کے بعد قومہ یہ سب قریب قریب برابر ہوتے انس کی روایت میں ہے کہ آپ رکوع سے سر اٹھا کر اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ کہنے والا کہتا آپ بھول گئے حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ اس سے رکوع میں دیر تک ٹھیرنا ثابت ہوتا ہے تو باب کا ایک جزو یعنی اطمینان اس سے نکل آیا اور اعتدال یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا وہ بھی اس روایت سے ثابت ہو چکا حافظ نے کہا اس حدیث کے بعضے طریقوں میں جن کو مسلم نے نکالا اعتدال کے لمبا کرنے کا ذکر ہے تو اس سے تمام ارکان کا لمبا کرنا معلوم ہو گیا ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ بِالْإِعَادَةِ۔

۷۵۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔

بَابُ ۵۱۳ الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوعِ۔

۷۵۷ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ

حکم دیا اس شخص کو جو پورا رکوع نہ کرے۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید مقبری نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اتنے میں ایک شخص آیا (خلاد بن رافع) اس نے نماز پڑھی پھر آن کر آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ گیا اور پھر) نماز پڑھی پھر آن کر آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی تین بار یہی ہوا آخر وہ کہنے لگا قسم اس کی جس نے سچ سچ آپ کو بھیجا میں تو اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا مجھے سکھلائیے تو بھی آپ نے فرمایا جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر جو کچھ قرآن تجھ کو یاد ہو[۱] اور آسانی کے ساتھ پڑھ سکے وہ پڑھ پھر اطمینان سے ٹھیر کر رکوع کر پھر سر اٹھا یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جائے پھر اطمینان سے ٹھیر کر سجدہ کر پھر سجدے سے سر اٹھا اور اطمینان سے بیٹھ پھر دوسرا سجدہ اطمینان سے ٹھیر کر ادا کر پھر اسی طرح ساری نماز پڑھ[۲]

باب رکوع میں کیا دعا کرے؟

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابوالضحیٰ مسلم بن صبیح سے انہوں نے

---

[۱] ایک روایت میں ہے اگر تجھ کو کچھ قرآن یاد نہ ہو تو الحمد للہ و اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ کہہ لے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص ان پڑھ تھا ایسا شخص فقط سورہ فاتحہ پڑھ لے تو بھی کافی ہو اگر سورہ فاتحہ بھی نہ پڑھ سکے تو کوئی اور آیت پڑھ لے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر کہہ لے ۱۲ منہ

[۲] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے کیونکہ حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ اس نے رکوع پورا نہیں کیا تھا اس کا جواب یوں دیا ہے کہ اس حدیث کے دوسرے طریق میں جس کو ابن ابی شیبہ نے رفاعہ بن رفع سے نکالا یہ مذکور ہے کہ اس نے ہلکی نماز پڑھی رکوع اور سجدہ پورا نہیں کیا اور ایک جواب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آخر اس نے کسی رکن کو تو پورا نہ ادا کیا ہوگا اور ارکان سب برابر ہیں تو رکوع کے پورا نہ کرنے سے نماز کا اعادہ لازم ہوگا اور یہی ترجمہ باب سے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ تعدیل ارکان یعنی ٹھیر ٹھیر کر اطمینان سے ہر رکن کا ادا کرنا فرض ہے اور جو کوئی اس کو ترک کرے اس کی نماز نہ ہوگی ۱۲ منہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي۔

مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں یہ کہتے سبحانک اللہم ربنا وبحمدک اللہم اغفرلی[1]

بَابٌ ۵۱۴ مَا يَقُوْلُ الْإِمَامُ وَمَنْ خَلْفَهٗ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ۔

باب امام اور مقتدی رکوع سے سر اٹھا کر کیا کہیں؟

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ يُكَبِّرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے تو اس کے بعد یوں کہتے اللہم ربنا ولک الحمد[2] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رکوع کرتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب دونوں سجدے کر کے کھڑے ہوتے تب بھی اللہ اکبر کہتے۔

بَابٌ ۵۱۵ فَضْلِ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

باب اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنے کی فضیلت۔

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سمی سے انہوں نے ابوصالح ذکوان سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا ولک الحمد کہو کیوں کہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے سے لڑ جائے گا اس کے اگلے

---

[1] اس کا ترجمہ یہ ہے تو پاک ہے ہر عیب اور برائی سے یا میرے اللہ مالک ہمارے تجھی کو سزاوار ہے یا میرے اللہ مجھ کو بخش دے حذیفہؓ کی صحیح روایت میں یوں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع میں سبحان ربی العظیم فرماتے اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ ایک روایت میں ہے کہ آپ رکوع اور سجدے میں یہ کہتے سبوح قدوس رب الملئکۃ والروح دوسری روایت میں ہے یوں کہتے سبحانک اللہم ربنا وبحمدک اللہم اغفرلی اور اہل بیت رضوان اللہ علیہم سے منقول ہے کہ رکوع میں سبحان اللہ العظیم وبحمدہ کہتے اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ تہجد کے سجدے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک ایک حدیث میں ہے کہ مجھ کو رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ۱۲ منہ

[2] حدیث سے امام کا تو کہنا ثابت ہوا لیکن مقتدی کا یہ کہنا اس طرح ثابت ہوگا کہ مقتدی کو امام کی پیروی کا حکم ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے یا اس حدیث کے دوسرے طریق میں ابوہریرہ سے یوں مروی ہے کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو اس کے پیچھے والے ربنا لک الحمد کہیں تو امام بخاری نے اس طرف اشارہ کیا پس حدیث ترجمہ باب کے مطابق ہوگئی ۱۲ منہ

غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

گناہ بخش دیے جائیں گے۔

بَابٌ [۱]

۷۶۰- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَأُقَرِّبَنَّ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا انہوں نے ہشام دستوائی سے انہوں نے یحیٰی بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا میں تمہاری نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے قریب قریب کردوں گا[۲] تو ابوہریرہؓ ظہر کی اخیر رکعت میں اور عشاء کی اخیر رکعت میں اور صبح کی اخیر رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد مسلمانوں کے لیے دعا کرتے اور کافروں پر لعنت کرتے[۳]

۷۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ۔

ہم سے عبداللہ ابن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابوقلابہ (عبداللہ بن زید) سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا دعاء قنوت فجر اور مغرب کی نماز میں پڑھی جاتی تھی[۴]

۷۶۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجْمِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے نعیم بن عبداللہ مجمر سے انہوں نے علی بن یحیٰی بن خلاد زرقی سے انہوں نے اپنے باپ یحیٰی بن خلاد سے انہوں نے رفاعہ بن رافع زرقی صحابیؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ ایک شخص نے (خود رفاعہ نے) آپ کے پیچھے یوں کہا ربنا ولک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ جب

---

[۱] اکثر نسخوں میں یوں ہی ہے بعضے نسخوں میں باب کا لفظ نہیں ہے بعضے نسخوں میں باب القنوت ہے ۱۲ منہ [۲] یعنی تم کو اچھی طرح سمجھا دوں گا کہ قریب قریب ایسی ہی نماز پڑھنے لگو جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے طحاوی کی روایت میں یوں ہے میں تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز دکھلاؤں گا ۱۲ منہ [۳] یعنی دعاء قنوت پڑھتے کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک ایسا کیا تھا اُن کافروں پر جنہوں نے اصحاب بیر معونہ کو مار ڈالا تھا لعنت کرتے تھے اور مکہ میں جو مسلمان کافروں کے قید میں تھے ان کی رہائی کے لیے دعا کرتے تھے بعد اس کے آپ نے یہ قنوت پڑھنا چھوڑ دیا جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت آئے تو ہر نماز میں اخیر رکعت میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنا مستحب ہے اور شافعی کے نزدیک فجر کی نماز میں ہمیشہ قنوت پڑھنا چاہیے اس کا ذکر آگے آئے گا ۱۲ منہ [۴] یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قسطلانی نے کہا یہ شروع شروع میں تھا، پھر صبح کے سوا اور نمازوں میں قنوت موقوف کی

فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قَالَ اَنَا قَالَ رَاَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلٰثِيْنَ مَلَكًا يَّبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلُ۔

آپ نماز پڑھ چکے تو پوچھا یہ کلام کس نے کہا تھا[1] وہ شخص بولا میں نے آپ نے فرمایا میں نے تیس پر کئی فرشتوں کو دیکھا ہر ایک لپک رہا تھا کون پہلے اس کو لکھتا ہے[2]

بَابٌ ۵۱۷ الطُّمَانِيْنَةِ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

باب رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اطمینان سے (سیدھا) کھڑا ہونا

وَقَالَ اَبُوْحُمَيْدٍ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهٗ۔

اور ابو حمیدؓ صحابی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا اور سیدھے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ پیٹھ کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر آ گیا[3]

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ اَنَسٌ يَّنْعَتُ لَنَا صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُصَلِّيْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامَ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ نَسِيَ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے کہا انسؓ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہم کو دکھلاتے تھے تو نماز میں کھڑے ہوتے جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے ہم کہتے بھول گئے[4]

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهٗ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَآءِ۔

ہم سے عبدالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رکوع اور سجدہ اور رکوع سے سر اٹھا کر کھڑا رہنا اور دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا قریب قریب برابر ہوتا تھا[5]

ف۱ دوسری روایت میں ہے کہ تین بار آپ نے پوچھا لیکن ڈر سے کسی نے جواب نہ دیا آخر رفاعہ نے تیسری بار میں عرض کیا میں نے کہا تھا اور میری نیت بخیر تھی ۱۲ منہ ف۲ معلوم ہوا کہ یہ فرشتے حفظہ یعنی تعیناتی فرشتوں کے سوا ہیں صحیحین میں دوسری حدیث ہے کہ اللہ کے کچھ فرشتے پھرتے رہتے ہیں خدا کی یاد کرنے والوں کو ڈھونڈھتے رہتے ہیں اس کلام میں ۳۴ حرف ہیں ہر حرف کے لیے ایک فرشتہ اللہ تعالیٰ نے اتارا معلوم ہوا کہ یہ کلام بڑی فضیلت والا ہے ہر مومن کو چاہیے کہ سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد اس کو کہے اور بے حد ثواب لوٹے ۱۲ منہ ف۳ اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ۱۲ منہ ف۴ قسطلانی نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اعتدال یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا ایک لمبا رکن ہے اور جن لوگوں نے اس کے لمبے ہونے کا انکار کیا ہے ان کا قول فاسد ہے کیونکہ نص کے خلاف قیاس صحیح نہیں ہے ۱۲ منہ ف۵ بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ کا رکوع قیام کے برابر ہوتا اور ایسا ہی سجدہ اور اعتدال بلکہ مراد یہ ہے کہ آپ کی نماز معتدل ہوتی اگر قرأت میں طول کرتے تو اسی نسبت سے اور ارکان کو بھی لمبا کرتے اگر قرأت میں تخفیف کرتے تو اور ارکان کو بھی ہلکا کرتے کیونکہ دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے صبح کی نماز میں سورہ والصافات پڑھی اور آپ کے سجدہ کا اندازہ دس تسبیح کے موافق کیا گیا تو معلوم ہوا کہ جب آپ والصافات کے سوا کوئی سورت پڑھتے تو دس سے کم تسبیحیں کہتے کذا قال الحافظ فی الفتح ۱۲ منہ

۷۶۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يُرِينَا كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَقَامَ فَأَمْكَنَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَمْكَنَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَانْصَبَّ هُنَيَّةً قَالَ فَصَلّٰى بِنَا صَلٰوةَ شَيْخِنَا هٰذَا أَبِي يَزِيْدَ وَكَانَ أَبُو يَزِيْدَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ اسْتَوٰى قَاعِدًا ثُمَّ نَهَضَ -

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو قلابہ سے کہ مالک بن حویرث صحابیؓ ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز پڑھ کر دکھلاتے تھے اور یہ نماز کے وقت پر نہ تھے غرض مالک بن حویرث کھڑے ہوئے تو اچھی طرح کھڑے (دیر تک) پھر رکوع کیا اچھی طرح پھر رکوع سے سر اٹھایا اور تھوڑی دیر سیدھے کھڑے رہے (دیر تک) پھر رکوع کیا اچھی طرح پھر رکوع سے سر اٹھایا اور تھوڑی دیر سیدھے کھڑے رہے ابو قلابہ نے کہا تو مالک نے ہمارے اس شیخ ابو یزید کی طرح نماز پڑھی ابو یزید جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو (فوراً نہیں کھڑے ہوتے بلکہ) سیدھے بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے[1]

بَابٌ ۵۱۸ - يَهْوِي بِالتَّكْبِيرِ حِيْنَ يَسْجُدُ -

باب سجدے کے لیے اللہ اکبر کہتا ہوا جھکے

وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ -

اور نافع نے کہا عبداللہ بن عمرؓ جب سجدے میں جاتے تو پہلے ہاتھ زمین پر ٹیکتے پھر گھٹنے[2]

۷۶۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلٰوةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ فَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَقُوْلُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ ہر ایک فرض اور نفل نماز میں رمضان میں یا اور کسی مہینے میں جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے پھر رکوع کرتے وقت تکبیر کہتے پھر رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر ربنا ولک الحمد سجدہ کرنے سے پہلے پھر جب سجدے کے لیے

[1] یعنی جلسہ استراحت کرکے پھر کھڑے ہوتے۔ حدیث اوپر گزر چکی ہے یہاں باب کا مطلب اس مضمون سے نکالا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور تھوڑی دیر تک سیدھے کھڑے رہے ۱۲ منہ

[2] اس کو ابن خزیمہ اور طحاوی نے وصل کیا امام مالک کا یہی قول ہے لیکن باقی تینوں اماموں نے یہ کہا ہے کہ پہلے گھٹنے ٹیکے پھر ہاتھ زمین پر رکھے نووی نے کہا دونوں مذہب دلیل کی رو سے برابر ہیں اور اسحاق یعنی امام احمد سے ایک روایت یہ ہے کہ نمازی کو اختیار ہے چاہے گھٹنے پہلے رکھے چاہے ہاتھ امام ابن قیم نے وائل بن حجر کی حدیث کو ترجیح دی ہے جس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرنے لگتے تو پہلے گھٹنے زمین پر رکھتے پھر ہاتھ ۱۲ منہ

يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ حِيْنَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الْاِثْنَتَيْنِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَقُوْلُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَتْ هٰذِهٖ لَصَلٰوتُهٗ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا قَالَا وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَدْعُوْ لِرِجَالٍ فَيُسَمِّيْهِمْ بِاَسْمَائِهِمْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ ابْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ وَاَهْلُ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِنْ مُضَرَ مُخَالِفُوْنَ لَهٗ ۔

جھکتے تو اللہ اکبر کہتے پھر سجدہ سے سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے پھر دوسرا سجدہ کرتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر سجدے سے سر اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر جب دو رکعتیں پڑھ کر قعدہ کر کے کھڑے ہونے لگتے تو اللہ اکبر کہتے ہر رکعت میں ایسا ہی کیا کرتے نماز سے فارغ ہوئے تک پھر جب نماز پڑھ چکتے تو کہتے قسم اس (خدا) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سب لوگوں میں میری نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے اور آپ اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے ابوبکر اور ابوسلمہ دونوں نے کہا ابوہریرہؓ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب (رکوع سے) سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا و لک الحمد کہہ کر چند آدمیوں کے لیے دعا کرتے ان کا نام لیکر آپ فرماتے یا اللہ ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور غریب مسلمانوں کو (جو کافروں کے ہاتھ میں پھنسے تھے) چھڑا دے یا اللہ مضر کے کافروں پر سخت مار کر اور ان پر ایسی قحط بھیج جیسے حضرت یوسفؑ کے وقت میں قحط ہوئی تھی (ابوہریرہؓ نے کہا) اور اس زمانے میں پورب والے مضر کے لوگ آنحضرتؐ کے دشمن تھے[1]

۷۶۷ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَقَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيٰنُ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا وَقَعَدْنَا وَقَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً صَلَّيْنَا قُعُوْدًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کئی بار بیان کیا انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گر پڑے کبھی سفیان نے یہ بھی کہا کہ آپ کی داہنی پہلو چھل گئی تو ہم آپ کے پوچھنے کو گئے اتنے میں نماز کا وقت آگیا آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی ہم بھی بیٹھ گئے اور ایک بار سفیان نے یوں کہا ہم نے بھی بیٹھ کر نماز پڑھی جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا امام اس لیے مقرر ہوا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں نام لے لے کر دعا یا بددعا کرنے سے کوئی خلل نہیں آتا ۱۲ منہ

فَكَبِّرُوْا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا كَذَا جَاءَ بِهٖ مَعْمَرٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ حَفِظَ كَذَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَكَ الْحَمْدُ حَفِظْتُ مِنْ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَنَا عِنْدَهٗ فَجُحِشَ سَاقُهُ الْأَيْمَنُ۔

جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو سفیان نے علی بن مدینی سے پوچھا کیا معمر نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا علی نے کہا ہاں[1] سفیان نے کہا معمر نے بے شک یاد رکھا زہری نے یوں ہی کہا ولک الحمد سفیان نے یہ بھی کہا آپ کی داہنی پہلو چھل گئی جب ہم زہری کے پاس سے نکلے ابن جریج نے کہا میں زہری کے پاس موجود تھا تو انہوں نے یوں کہا آپ کی داہنی پنڈلی چھل گئی[2]

بَابٌ ۱۹۵ فَضْلِ السُّجُوْدِ

۷۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ هَلْ تُمَارُوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُوْنَهٗ سَحَابٌ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تُمَارُوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ كَذٰلِكَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَمِنْهُمْ

باب سجدے کی فضیلت

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سعید بن مسیب اور عطاء بن یزید لیثی نے خبر دی ان دونوں سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم قیامت کے دن اپنے مالک کو دیکھیں گے آپ نے فرمایا چودھویں رات کے چاند دیکھنے میں کیا تم کو شک رہتی ہے جب اس پر ابر نہ ہو (مطلع صاف ہو) انہوں نے کہا (ہرگز نہیں یا رسول اللہ) آپ نے فرمایا بھلا سورج کے دیکھنے میں تم کو کچھ شبہ رہتا ہے جب ابر نہ ہو انہوں نے کہا نہیں (بالکل) نہیں (شک کا کیا موقع ہے صاف دیکھتے ہیں) آپ نے فرمایا تو اسی طرح (بے شک و شبہ) تم اپنے مالک کو بھی دیکھو گے قیامت کے دن

---

[1] مگر علی نے خود معمر سے نہیں سنا لیکن معمر کے شاگردوں نے جیسے عبدالرزاق وغیرہ ہیں معمر سے اسی طرح اس حدیث کو روایت کیا ۱۲ منہ

[2] تو زہری نے کبھی تو پہلو کہا کبھی پنڈلی بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے سفیان نے کہا جب ہم زہری کے پاس سے نکلے تو ابن جریج نے اس حدیث کو بیان کیا میں ان کے پاس تھا ابن جریج نے پہلو کے بدل پنڈلی کہا حافظ نے کہا یہ ترجمہ زیادہ ٹھیک ہے واللہ اعلم اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے شاید یہ ہو کہ اس حدیث میں یہ مذکور ہے کہ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور ظاہر ہے کہ مقتدی امام کے بعد سجدے جاتا ہے تو تکبیر بھی اس کی امام کے بعد ہو گی اور جب دونوں فعل اس کے امام کے بعد ہوئے تو تکبیر اسی وقت پر آن کر پڑے گی جب مقتدی سجدہ کے لیے جھکے گا اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ

مَنْ يَتْبَعُ الشَّمْسَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتْبَعُ الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتْبَعُ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَدْعُوهُمْ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ وَلَا يَتَكَلَّمُ

لوگ اکھٹا کیے جائیں گے پھر پروردگار فرمائے گا جو کوئی جس کو پوجتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے تب کوئی تو سورج کے ساتھ ہو جائے گا[1] اور کوئی چاند کے اور کوئی شیطانوں اور بتوں اور ٹھاکروں کے اس امت کے لوگ (مسلمان) رہ جائیں گے ان میں منافق وغیرہ سب ملے جلے ہوں گے پھر اللہ جل جلالہ (ایک نئی صورت میں) اُن کے پاس آئے گا اور فرمائے گا میں تمہارا خدا ہوں[2] وہ کہیں گے ہم یہیں رہیں گے جب تک ہمارا مالک آئے جب ہمارا مالک آئے گا تو ہم اس کو پہچان لیں گے پھر اللہ تعالیٰ (اگلی صورت میں) اُن کے پاس آئے گا اور فرمائے گا میں تمہارا خدا ہوں وہ کہیں گے (بے شک) تو ہمارا خدا ہے پھر اُن کو بلائے گا اور پل صراط دوزخ کے بیچا بیچ رکھا جائے گا آنحضرت صلعم فرماتے ہیں سب پیغمبروں سے پہلے میں اپنی امت

[1] جو دنیا میں سورج کو پوجتے رہے بہت سے مشرک ہند اور فارس میں سورج پرست گذرے ہیں اور اب تک موجود ہیں سورج نارائن کہتے ہیں ۱۲ منہ

[2] صحیح مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ دوسری صورت میں نمود ہوگا جیسی صورت انہوں نے میدان حشر میں دیکھی ہو گی اور وہ اس کو پہچانتے ہوں گے اس کے سوا دوسری صورت میں ظاہر ہوگا تو مسلمانوں کو شبہ رہے گا کہیں یہ خدا نہ ہو تو مشکل ہے اور ہم اس کے ساتھ ہو جائیں اس کے بعد خداوند کریم اس صورت میں ظاہر ہوگا جس صورت میں مسلمان اس کو دیکھ چکے ہوں گے اور پہچانتے ہوں گے اور فرمائے گا میں تمہارا خداوند ہوں یہ دیکھتے ہی کل مسلمان سجدے میں گر پڑیں گے اور اس کے ساتھ ہو جائیں گے اس حدیث میں کئی باتیں مذکور ہیں ایک اللہ تعالیٰ کا آنا یہ قرآن شریف سے بھی ثابت ہے وجاء ربک والملک صفا صفا اور ہل ینظرون الا ان یاتیہم اللہ اخیر آیت تک دوسرے اللہ تعالیٰ کے لیے صورت ہونا صحیح حدیث میں ہے کہ میں نے اپنے پروردگار کو جوان بے ریش و بروت کی صورت میں دیکھا دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت میں بنایا اہل حدیث سلفاً و خلفاً برابر اس کو اور اس کی مثل دوسری آیتوں اور حدیثوں کو جن میں اللہ تعالیٰ کے لیے منہ اور آنکھ اور ہاتھ اور انگلیاں اور کمر اور قدم اور آنا جانا چڑھنا اُٹھنا بیٹھنا ہنسنا تعجب کرنا ثابت کیا گیا ہے مانتے ہیں اور ان کی تاویل و تحریف نہیں کرتے صرف یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس کی کوئی صفت مخلوق کی صفات سے مشابہت نہیں رکھتی جیسے اس کی ذات مخلوق کی ذوات سے مشابہت نہیں رکھتی اہل حدیث اس پر بھی متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب صفات سے موصوف ہے اور وہ حقیقۃً کلام کرتا ہے جب چاہتا ہے فرشتے اس کی آواز سنتے ہیں اور وہ اپنے عرش پر جو ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے بیٹھا ہے[عہ] رتی رتی ہر چیز کو دیکھ اور سن رہا ہے اس کی ذات جہت فوق میں عرش پر ہے مگر اس کا علم اور سمع اور بصر ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے اور اس کا اختیار ہے جب چاہے جہاں چاہے آئے جائے جس سے چاہے بات کرے جس صورت میں چاہے اپنے تئیں دکھلائے کوئی امر مانع نہیں اہل حدیث کا خدا یہ ہے اور متکلمین اور پچھلے لوگوں فلاسفہ کے چوزوں نے غضب ہی کر دیا ہے انہوں نے خداوند کریم کو ایک موہوم بلکہ معدوم بنا دیا ہے وہ کہتے ہیں معاذ اللہ خدا کسی جہت میں نہیں ہے نہ اوپر نہ نیچے نہ وہ جسم رکھتا ہے نہ چیز نہ مکان نہ شکل نہ صورت عرش کے اوپر کوئی چیز نہیں ہے اور عرش اور فرش کی نسبت خدا کے ساتھ یکساں ہے اہل حدیث ہر زمانہ میں ایسے لوگوں کو گمراہ اور اسلام سے خارج سمجھتے آئے اور اس تعلیم کو تمام انبیاء کی تعلیم کے خلاف کہتے آئے خدا ایسی گمراہیوں سے ہر مسلمان کو بچائے رکھے آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ

[عہ] یہ معنی علماء سلف کے خلاف ہیں استویٰ علی العرش کے صحیح معنی سلف کے نزدیک علیٰ و ارتفع ہے یعنی بلند ہوا ہے ... تمام اہل سنت کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا عرش کے ساتھ اتصال ثابت نہیں ۔ عبد الصمد

يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ
يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ
كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَاَيْتُمْ
شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهَا
مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ
قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ
فَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ
يُّخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْ حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ
مَنْ اَرَادَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَمَرَ اللّٰهُ الْمَلٰٓئِكَةَ
اَنْ يُّخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ
وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِاٰثَارِ السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ
عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيَخْرُجُوْنَ
مِنَ النَّارِ فَكُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ النَّارُ
اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيُخْرَجُوْنَ مِنَ
النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ
مَاءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ
الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ
اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقٰى
رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ
اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ مُقْبِلًا
بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ

لے کر پار ہو جاؤں گا اس دن سوا پیغمبروں کے کوئی بات تک نہ کر سکے گا اور پیغمبر بھی بات کیا یہی دعا کریں گے یا اللہ بچائیو بچائیو اور (دیکھو) دوزخ میں سعدان کے کانٹوں کی شکل آنکڑ دے ہوں گے[1] تم نے سعدان کا کانٹا دیکھا ہے صحابہؓ نے عرض کیا جی ہاں دیکھا ہے آپ نے فرمایا بس وہ آنکڑے اسی سعدان کے کانٹے کی شکل ہوں گے مگر اتنے بڑے کہ اللہ ہی ان کی بڑائی جانتا ہے وہ لوگوں کو اُن کے اعمال کے موافق جھپٹ لیں گے کوئی تو اپنی (برے) عمل کی وجہ سے بالکل ہلاک ہو جائے گا اور کوئی چکنا چور ہو کر پھر بچ جائے گا جب اللہ تعالیٰ دوزخیوں میں سے بعضوں پر رحم کرنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا (دیکھو دوزخ کی طرف جاؤ اور) جو اللہ کو پوجتا تھا اس کو نکال لو فرشتے ایسے (موحد) لوگوں کو نکال لیں گے۔ اور سجدے کے نشان سے دوزخیوں میں اُن کو پہچان لیں گے[2]۔ اور اللہ نے دوزخ پر حرام کر دیا ہے وہ سجدے کا مقام نہیں کھا سکتی تو یہ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے آدمی کا سارا بدن آگ کھا لے گی پر سجدے کا نشان رہ جائے گا یہ لوگ کوئلہ کی طرح جلے ہوئے دوزخ سے نکلیں گے پھر اُن پر آب حیات ڈالا جائے گا تو اس طرح ابھر آئیں گے۔ جیسے دانا نالے کے کچرے کوڑے میں ابھر آتا ہے[3] پھر اللہ تعالیٰ (حساب کتاب شروع کرے گا۔) بندوں کا فیصلہ چکا دے گا اور ایک شخص بہشت اور دوزخ کے بیچ میں رہ جائے گا وہ سب دوزخیوں کے بعد بہشت میں جائے گا اس کا منہ دوزخ کی طرف ہو گا وہ عرض کرے گا میرے مالک میرا منہ دوزخ

ف۱ سعدان ایک گھانس ہے جس کے بڑے سخت کانٹے ہوتے ہیں کانٹوں کے منہ ٹیڑھے آنکڑ دے کی طرح اونٹ اس کو بڑی رغبت سے کھاتا ہے ۱۲ منہ ف۲ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے سجدے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے ۱۲ منہ ف۳ جب بہیا آتی ہے اور پانی کچرکوڑا ایک طرف بہالے جاتا ہے اس پر جو دانہ پڑتا ہے وہ بہت جلد اگ آتا ہے اور خوب ابھرتا ہے کیونکہ پانی اور کھاد اس کو خوب پہنچتا ہے دوزخی بھی آبحیات ڈالنے سے اسی طرح تر و تازہ ہو جائیں گے یہ امر نہ خلاف عادت ہے نہ خلاف عقل ہے رات دن دیکھتے ہیں کہ ایک سوکھا مرجھایا درخت پہاڑوں میں ہوتا ہے کسی کو امید نہیں ہوتی کہ یہ درخت پھر تر و تازہ ہوگا لیکن پانی پڑتے ہی اس میں جان آجاتی ہے اور ایسی حالت بدل جاتی ہے کہ دیکھنے والا پہچان نہیں سکتا کہ یہ وہی درخت ہے یا دوسرا درخت ۱۲ منہ

اصرف وجهي عن النار فقد قشبني ريحها واحرقني ذكاؤها فيقول هل عسيت ان فعل ذلك بك ان تسأل غير ذلك فيقول لا وعزتك فيعطي الله عزوجل ما يشاء من عهد وميثاق فيصرف الله وجهه عن النار فاذا اقبل به على الجنة رای بهجتها سكت ما شاء الله ان يسكت ثم قال يا رب قدمني عند باب الجنة فيقول الله له اليس قد اعطيت العهود والميثاق ان لا تسأل غير الذي كنت سألت فيقول يا رب لا اكون اشقى خلقك فيقول فما عسيت ان اعطيت ذلك ان لا تسأل غيره فيقول لا وعزتك لا اسألك غير ذلك فيعطي ربه ما شاء من عهد وميثاق فيقدمه الى باب الجنة فاذا بلغ بابها فرای زهرتها وما فيها من النضرة والسرور فيسكت ما شاء الله ان يسكت فيقول يا رب ادخلني الجنة فيقول الله عزوجل ويحك يا ابن ادم ما اغدرك اليس قد اعطيت العهد والميثاق ان لا تسأل غير الذي اعطيت فيقول يا رب لا تجعلني اشقى خلقك فيضحك الله منه ثم

کی طرف سے پھیر دے کیونکہ اس کی بدبو مجھ کو مارے ڈالتی ہے اور اس کی چمک مجھے جلائے دیتی ہے اللہ فرمائے گا اچھا اگر میں یہ کر دوں تو پھر تو کوئی درخواست نہیں کرنے کا وہ عرض کرے گا ہرگز نہیں تیری بزرگی کی قسم اور جیسے جیسے اللہ چاہے گا وہ قول قرار کرے گا آخر اللہ تعالیٰ اس کا منہ دوزخ کی طرف سے پھیرا دے گا جب وہ بہشت کی طرف منہ کرے گا تو وہاں کی بہار (تروتازگی) دیکھ کر جتنی دیر اللہ کو منظور ہے خاموش رہے گا پھر دوسرا معروضہ کرے گا مالک میرے مجھ کو بہشت کے دروازے تک پہنچا دے وہاں پڑا رہوں گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے کیا کیا قول قرار کیے تھے کہ اب میں کوئی اور درخواست نہیں کرنے کا بندہ عرض کرے گا پروردگار (بے شک) مگر کیا تیری مخلوق میں ایک میں بے نصیب رہوں ارشاد ہوگا اچھا اگر میں یہ درخواست بھی تیری پوری کر دوں تو پھر اور تو کچھ نہیں مانگنے کا عرض کرے گا ہرگز نہیں تیری بزرگی کی قسم میں اب کچھ نہیں مانگوں گا اور جو اللہ کو منظور ہیں ویسے ویسے قول قرار کرے گا آخر پروردگار اس کو بہشت کے دروازے پر پہنچا دے گا جب بہشت کے دروازے پر پہنچے گا وہاں کی بہار (رونق) تازگی فرحت دیکھ کر جتنی دیر اللہ کو منظور ہے خاموش رہے گا پھر (تیسرا) معروضہ کرے گا پروردگار مجھ کو بہشت میں پہنچا دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا آدم کے بیٹے تجھ پر افسوس تو ایسا دغاباز کیوں بن گیا ارے کیا تو نے ایسے ایسے قول قرار نہیں کیے تھے کہ اب میں کوئی درخواست نہیں کرنے کا وہ عرض کرے گا بے شک کیے تھے مگر مالک میرے مجھ کو اپنی ساری مخلوق میں بے نصیب مت بنا یہ سن کر اللہ تعالیٰ ہنس دے گا[1] اور اس کو بہشت میں جانے

[1] اس حدیث میں من جملہ صفات اللہ صفت ضحک یعنی ہنسنے کا ثبوت ہی دوسری حدیثوں میں اور آیتوں میں غضب اور رحمت اور تعجب کا اثبات ہوا ہے اہل حدیث ان سب صفات کو مانتے ہیں جو قرآن اور حدیث میں وارد ہیں لیکن ان کو مخلوق کی صفات سے مشابہت نہیں دیتے جیسے اوپر گزر چکا لا منہ

يَأْذَنُ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ زِدْ مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ أَحْفَظْهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلَهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ۔

کی پروانگی دے گا اور فرمائے گا آرزوئیں کر (یہ ہونا وہ ہونا) جب سب آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو ارشاد ہوگا یہ بھی تو مانگ یہ بھی تو مانگ خود پروردگار اس کو یاد دلائے گا[۱] جب سب آرزوئیں کر چکے گا تو پروردگار فرمائے گا یہ سب تجھ کو دیں اور اتنی اور (ابو سعید خدریؓ صحابی) نے ابو ہریرۃؓ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اس حدیث میں) یوں فرمایا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ سب تجھ کو دیں اور دس گنی اور تو ابو ہریرۃؓ نے کہا مجھے تو یہ یاد نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا فرمایا ہو آپ نے یہی فرمایا تھا یہ سب تجھ کو دیں اور اتنی اور ابو سعیدؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ سب تجھ کو دیں اور دس گنی اور بھی۔

بَابٌ[۵۲] يُبْدِي ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِي فِي السُّجُودِ۔

باب سجدے میں دونوں بازو کھلے اور پیٹ کو رانوں سے الگ رکھے۔

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ نَحْوَهُ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے بکر بن مضر نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن مالک ابن بحینہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز پڑھتے تو (سجدے میں) اپنے دونوں ہاتھ (پہلو سے) الگ رکھتے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی کھل جاتی[۲] اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے بھی جعفر بن ربیعہ نے ایسی ہی حدیث بیان کی۔

---

[۱] تو وہ دانا ہے کہ سیری نہیں دینے سے تجھے لذت جود سے پھر مانگ سکھا یا مجھ کو ۱۲ منہ

[۲] دوسری حدیث میں ہے کہ پھر یہ شخص بہشت میں کوئی جگہ رہنے کی تلاش کرتا پھرے گا لیکن ہر گھر میں لوگ آباد ہوں گے آخر پروردگار سے عرض کرے گا حکم ہوگا اس کو اس کا گھر بتلا دو فرشتے اس کے گھر میں اس کو پہنچا دیں گے وہاں جا کر دیکھے گا تو دنیا سے دس حصے زیادہ اس کا گھر وسیع اور کشادہ ہوگا سبحان اللہ جلت قدرہ ۱۲ منہ

[۳] دوسری حدیث میں ہے کہ بازو اتنے الگ رکھتے کہ ایک چار پایہ اگر چاہے تو اس میں نکل جائے مسلم کی روایت میں سجدے میں بازو زمین پر رکھ دینے سے درندے کی طرح منع فرمایا ہے قسطلانی نے کہا ظاہر یہ ہے کہ یہ امر واجب ہے لیکن ابو داؤد کی حدیث میں ہے کہ صحابہ نے اس طرح سجدہ کرنے میں تکلیف کی شکایت کی تو حکم ہوا اچھا کہنیاں گھٹنوں سے لگا دیا کرو اور ابن ابی شیبہ نے ابن عون سے نکالا میں نے محمد سے پوچھا اگر آدمی سجدے میں کہنیاں گھٹنوں پر ٹیک دے انہوں نے کہا کچھ قباحت نہیں اور عبداللہ بن عمرؓ سجدے میں ایسا ہی کرتے ایک شخص نے ان سے پوچھا کیا میں اپنی کہنیاں (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابٌ ۵۲۱ يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ۔

قَالَهُ أَبُو حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ ۵۲۲ إِذَا لَمْ يُتِمَّ سُجُوْدَهُ۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهُ وَلَا سُجُوْدَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلٰوتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ۵۲۳ السُّجُوْدِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ وَلَا يَكُفَّ شَعَرًا وَلَا ثَوْبًا الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ۔

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نَّسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ

باب سجدے میں پاؤں کی انگلیاں قبلے کی طرف رکھے۔

یہ ابو حمید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے[1]

باب سجدہ پورا نہ کرنا کیسا گناہ ہے۔

ہم سے صلت بن محمد بصری نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے انہوں نے واصل سے انہوں نے ابو وائل شقیق بن سلمہ سے انہوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدہ پوری طرح نہیں کرتا تھا جب نماز پڑھ چکا تو حذیفہ نے اس سے کہا تو نے نماز ہی نہیں پڑھی ابو وائل نے کہا میں سمجھتا ہوں حذیفہ نے یہ کہا تو مرے گا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر نہیں مرے گا[2]

باب سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات اعضا پر سجدہ کرنے کا اور بال اور کپڑے نہ سمیٹنے کا حکم دیا[3] سات اعضا یہ ہیں پیشانی اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہم کو سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے

(بقیہ صفحہ سابقہ) سجدے میں رانوں پر ٹیک دو انہوں نے کہا جس طرح ہو سکے سجدہ کر اور شافعی نے ام میں کہا کہ سجدے میں کہنیاں پہلو سے الگ رکھنا اور پیٹ کو رانوں سے جدا رکھنا سنت ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر باب سنۃ الجلوس فی التشہد میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [2] یعنی نماز میں اگر بال یا کپڑے زمین پر گریں تو گرنے دے ان کو اٹھانا یا سمیٹنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں تکبر معلوم ہوتا ہے قاضی عیاض نے کہا اگر کوئی ایسا کرے تو نماز مکروہ ہوگی لیکن فاسد نہ ہوگی ۱۲ منہ

وَلَا نَكُفَّ شَعَرًا وَّلَا ثَوْبًا

کا اور بال اور کپڑے نہ سمیٹنے کا حکم ہوا۔

۷۷۳ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَآئِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَّهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهٗ عَلَى الْأَرْضِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے کہا ہم سے براء بن عازبؓ نے بیان کیا وہ جھوٹے نہ تھے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے آپ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم میں سے کوئی (سجدہ میں جانے کو) اپنی پیٹھ نہ جھکاتا یہاں تک آپ اپنی پیشانی زمین پر رکھ دیتے[1]

بَابٌ ۵۲۴ السُّجُوْدِ عَلَى الْأَنْفِ۔

باب سجدے میں ناک بھی زمین سے لگانا[2]

۷۷۴ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهٖ عَلٰى أَنْفِهٖ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعَرَ۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ طاؤس سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا پیشانی پر اور آپ نے (پیشانی سے لے کر) ناک تک ہاتھ پھرایا[3] اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں پاؤں کی انگلیوں پر اور یہ بھی حکم ہوا کہ ہم کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں۔

بَابٌ ۵۲۵ السُّجُوْدِ عَلَى الْأَنْفِ فِي الطِّيْنِ

باب کیچڑ میں بھی ناک زمین پر لگانا[4]

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ سجدے میں زمین پر پیشانی رکھنے کا ذکر ہے اصل میں پیشانی ہی زمین پر رکھنے کو سجدہ کہتے ہیں باقی اعضا کا زمین پر رکھنا ذیل میں ہے اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر پیشانی زمین پر نہ لگے تو سجدہ جائز ہی نہ ہوگا دوسرے اعضا میں اختلاف ہے ۱۲ منہ [2] گویا ناک تک پیشانی ہی میں داخل ہے لیکن پیشانی زمین سے لگانا ضرور ہے صرف ناک پر سجدہ کرنا کافی نہیں امام احمد کے نزدیک ناک اور پیشانی دونوں زمین پر لگانا واجب ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک صرف ناک پر بھی سجدہ کرنا کافی ہے ۱۲ منہ [3] نسائی کی روایت میں اس کی تصریح ہے کہ ہاتھ پیشانی پر رکھا اور ناک تک پھرایا صحیح مذہب ہمارے امام احمد بن حنبل اور اصحاب حدیث کا ہے کہ سجدہ ناک اور پیشانی دونوں پر ہونا چاہیے جیسا حدیث سے نکلتا ہے کہ آپ نے ان دونوں کو ایک ہی عضو قرار دیا ورنہ کل اعضا آٹھ ہو جاتے ہیں ۱۲ منہ [4] امام بخاری کی (باقی بر صفحہ آئندہ)

۷۷۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقُلْتُ أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ نَتَحَدَّثُ فَخَرَجَ قَالَ قُلْتُ حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأُوَلَ مِنْ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ فَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِيِّ فَلْيَرْجِعْ فَإِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نُسِّيتُهَا وَإِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي وِتْرٍ وَإِنِّي رَأَيْتُ كَأَنِّي أَسْجُدُ فِي طِينٍ وَمَاءٍ وَكَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ جَرِيدَ النَّخْلِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ شَيْئًا فَجَاءَتْ قَزَعَةٌ فَأُمْطِرْنَا فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ وَالْمَاءِ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْنَبَتِهِ تَصْدِيقَ رُؤْيَاهُ۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا میں ابوسعید خدریؓ پاس گیا اور ان سے کہا چلو ذرا کھجور کے باغ کی سیر کریں گے باتیں کریں گے وہ نکلے ابوسلمہ نے کہا میں نے (راہ میں) ابوسعیدؓ سے کہا تم نے شب قدر کے باب میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہو بیان کرو ابوسعیدؓ نے کہا (پہلے) رمضان کے اول دہے میں اعتکاف کیا ہم نے بھی آپ کے ساتھ اعتکاف کیا پھر حضرت جبرئیلؑ آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے تم جس (رات) کو چاہتے ہو (یعنی شب قدر کو) وہ آگے ہے تو آپ نے بیچ کے دہے میں اعتکاف کیا ہم نے بھی آپ کے ساتھ اعتکاف کیا پھر حضرت جبرئیلؑ آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے ابھی جس (رات) کو تم چاہتے ہو وہ آگے ہے یہ سن کر آپ کھڑے ہوئے اور رمضان کی بیسویں تاریخ خطبہ سنایا اور فرمایا جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا وہ لوٹ آئے پھر اعتکاف کرے) کیونکہ شب قدر مجھ کو دکھلائی گئی لیکن میں بھول گیا اور یہ شب رمضان کے اخیر دہے میں ہے طاق راتوں میں[1] اور میں نے یہ بھی دیکھا گویا اس شب کو میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں ابوسعید نے کہا مسجد کی چھت کھجور کی ڈالیوں کی تھی اور آسمان میں ابر وبر کچھ معلوم نہیں ہوتا تھا اتنے میں ایک پتلا سا بادل نمود ہوا اور پانی پڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی تو میں نے کیچڑ پانی کا نشان آپ کی پیشانی اور ناک کی نوک پر دیکھا آپ کا خواب سچا ہوا[2]

(بقیہ صفحہ سابقہ) غرض اس باب کے لانے سے یہ ہے کہ سجدے میں ناک زمین پر لگانا ضرور ہے کیونکہ آپ نے باوجود زمین تر ہوتے کے ناک لگائی اور کیچڑ کی کچھ پرواہ نہ کی ۱۲منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] یعنی اکیسویں[۲۱] تیسویں[۲۳] پچیسویں[۲۵] ستائیسویں[۲۷] انتیسویں[۲۹] شب میں ۱۲منہ [2] کہ میں اس شب میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ آپ نے پیشانی اور ناک پر سجدہ کیا حمیدی نے اس حدیث سے یہ دلیل کی پیشانی اور ناک میں اگر مٹی لگ جائے تو نماز میں نہ پونچھے شب قدر کا مفصل بیان خدا چاہے تو آگے آئے گا ۱۲منہ

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّالِثُ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الرَّابِعُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى۔ تیسرا پارہ تمام ہوا اب چوتھا پارہ اللہ چاہے تو شروع ہوتا ہے

چوتھا پارہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ ۵۲۶ عَقْدِ الثِّيَابِ وَشَدِّهَا

وَمَنْ ضَمَّ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ إِذَا خَافَ أَنْ تَنْكَشِفَ عَوْرَتُهُ۔

باب نماز میں کپڑوں میں گرہ لگانا باندھنا کیسا ہے اور اگر کسی نے ستر کھلنے کے ڈر سے ایسا کیا کپڑا لپیٹا تو کیا حکم ہے

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُوا أُزُرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلَى رِقَابِهِمْ فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو حازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ لوگ اپنے تہبندوں میں گردن پر گرہ لگا کر نماز پڑھا کرتے کیونکہ تہبند چھوٹے تھے اور عورتوں سے کہہ دیا گیا تھا تم اپنا سر (سجدے سے) اس وقت تک نہ اٹھاؤ جب تک مرد سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جائیں لے

بَابُ ۵۲۷ لَا يَكُفُّ شَعْرًا۔

باب (سجدے میں) بالوں کو نہ سمیٹے۔

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرَهُ وَلَا ثَوْبَهُ۔

ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو ابن دینار سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے عبد اللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا اور سجدے میں بال اور کپڑے نہ سمیٹنے کا حکم دیا لے

بَابُ ۵۲۸ لَا يَكُفُّ ثَوْبَهُ فِي الصَّلٰوةِ

باب نماز میں کپڑا نہ سمیٹے۔

لے اس سے یہ غرض تھی کہ عورتوں کی نگاہ مردوں کے ستر پر نہ پڑے ۱۲ منہ ۲ے کیونکہ بال بھی سجدہ کرتے ہیں جیسے دوسری روایت میں ہے ایک روایت میں ہے کہ بالوں کے جوڑے پر شیطان بیٹھ جاتا ہے ۱۲ منہ

۷۷۸ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ لَا أَكُفُّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ وضاح نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مجھ کو سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا اور بال اور کپڑے نہ سمیٹنے کا۔

بَابٌ ۵۲۹ التَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ

باب سجدے میں تسبیح اور دعا کا بیان

۷۷۹ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيٰنَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْاٰنَ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے کہا مجھ سے منصور بن معتمر نے بیان کیا انہوں نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر رکوع اور سجدے میں یہ کہا کرتے تھے سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی آپ قرآن میں جو حکم اترا اس پر عمل کرتے تھے[1]

بَابٌ ۵۳۰ الْمُكْثِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ ۔

باب دونوں سجدوں کے بیچ میں ٹھیرنا

۷۸۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ مَالِكَ ابْنَ الْحُوَيْرِثِ قَالَ لِأَصْحَابِهِ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَذَاكَ فِي غَيْرِ حِينِ صَلٰوةٍ فَقَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ هُنَيَّةً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ هُنَيَّةً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ هُنَيَّةً فَصَلّٰى صَلٰوةَ عَمْرٍو

ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو قلابہ عبداللہ بن زید سے انہوں نے کہا مالک بن حویرث صحابی نے اپنے یاروں سے کہا کیا میں تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتلاؤں ابو قلابہ نے کہا اس وقت کوئی فرض نماز کا وقت نہ تھا وہ کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا اور تکبیر کہی پھر (رکوع سے) سر اٹھایا اور تھوڑی دیر تک کھڑے رہے پھر سجدہ کیا پھر سر اٹھایا تھوڑی دیر ٹھیرے رہے پھر (دوسرا) سجدہ کیا پھر تھوڑی دیر سر اٹھا کر بیٹھے رہے ۔ غرض انہوں نے

---

[1] سورہ اذا جاء نصر اللہ یہ اترا فسبح بحمد ربک واستغفرہ تو آپ تسبیح اور استغفار رکوع اور سجدے میں دعا کرنا درست ہے ۱۲ منہ [2] بعضوں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ دونوں سجدوں کے بیچ میں ٹھیرنا بیان ہوا ۱۲ منہ [3] بعضے نسخوں میں یہ عبارت ثم سجد ثم رفع راسہ ھنیۃ ایک ہی بار ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

ابْنِ سَلِمَةَ شَيْخِنَا هٰذَا قَالَ اَيُّوْبُ كَانَ يَفْعَلُ شَيْئًا لَّمْ اَرَهُمْ يَفْعَلُوْنَهٗ كَانَ يَقْعُدُ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ اِلٰى اَهَالِيْكُمْ صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ۔

ہمارے اس شیخ عمرو بن سلمہ کی طرح نماز پڑھی ایوب سختیانی نے کہا عمرو بن سلمہ ایک ایسی بات کہا کرتا تھا جو میں نے اور لوگوں کو کرتے نہیں دیکھا وہ بیٹھتا تھا تیسری رکعت کے بعد یا چوتھی رکعت کے شروع میں[1] مالک بن حویرث نے کہا ہم تو (اپنی قوم کی طرف سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ٹھیرے رہے پھر آپ نے فرمایا تم اپنے لوگوں کے پاس لوٹ جاؤ (تو بہتر ہے) دیکھو یہ نماز فلاں وقت پڑھنا یہ نماز فلاں وقت جب نماز کا وقت آئے تم میں سے کوئی اذان دے اور جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ سُجُوْدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوْعُهٗ وَقُعُوْدُهٗ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ۔

ہم سے محمد بن عبدالرحیم صاعقہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو احمد محمد بن عبداللہ زبیری نے کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے انہوں نے براء بن عازب صحابی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سجدہ اور رکوع اور دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا برابر برابر ہوتا ہے[2]

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنِّيْ لَا اٰلُوْ اَنْ اُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا قَالَ ثَابِتٌ كَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَصْنَعُ شَيْئًا لَّمْ اَرَكُمْ تَصْنَعُوْنَهٗ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا میں کوتاہی نہیں کرنے کا تم کو اسی طرح نماز پڑھاؤں گا جس طرح میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھاتے دیکھا ہے ثابت نے کہا انس ایک ایسی بات (نماز میں) کیا کرتے تھے جو میں تم کو کرتے نہیں دیکھتا وہ کیا تھی انس جب رکوع کر کے اپنا سر اٹھاتے تو اتنی دیر کھڑے رہتے کوئی کہنے والا کہے بھول گئے اسی طرح دونوں سجدوں کے

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے نسخہ قسطلانی مطبوعہ مصر میں بھی یہ عبارت ایک ہی بار ہے اگر دو بار ہو تو دوسرے بار کا یہی مطلب ہو گا کہ دوسرا سجدہ کر کے ذرا بیٹھ گئے جلسہ استراحت کیا پھر کھڑے ہوئے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا)

[1] حافظ نے کہا راوی کو شک ہے کہ تیسری رکعت کے اخیر میں کہا یا چوتھی رکعت کے ابتدا میں اور مطلب ایک ہی ہے یعنی جلسہ استراحت کرتے تھے ۱۲ منہ

[2] قسطلانی نے کہا یہ جماعت کی نماز کا ذکر ہے اکیلے آدمی کو اختیار ہے کہ وہ اعتدال اور قومہ سے رکوع اور سجدہ دونا کرے حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے ظاہر ہے ۱۲ منہ

حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ ۔

بَابُ ۵۳۱ لَا يَفْتَرِشُ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُوْدِ ۔

وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا ۔

۷۸۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ ۔

بَابُ ۵۳۲ مَنِ اسْتَوٰى قَاعِدًا فِي وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ نَهَضَ ۔

۷۸۴ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيُّ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَاِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا ۔

بَابُ ۵۳۳ كَيْفَ يَعْتَمِدُ عَلَى الْاَرْضِ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ ۔

۷۸۵ ۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ

بیچ میں اتنا بیٹھتے کوئی کہنے والا کہے بھول گئے[1]

باب سجدے میں اپنی دونوں بانہیں (جانور کی طرح) زمین پر نہ بچھا دے ۔

اور ابوحمید نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ کیا اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھے بانہیں نہیں بچھائیں نہ اُن کو پہلو سے ملایا[2]

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سُنا انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سجدہ ٹھیک طور سے کرو اور کوئی تم میں سے کتے کی طرح اپنی بانہیں زمین پر نہ بچھا دے[3]

باب طاق رکعتوں کے بعد سیدھا بیٹھ جانا پھر اُٹھنا ۔

ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے خبر دی کہا ہم کو خالد حذاء نے انہوں نے ابوقلابہ سے کہا مجھ کو مالک بن حویرث نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا نماز پڑھتے ہوئے جب آپ طاق رکعت یا رکعتیں پڑھ چکتے تو کھڑے نہ ہوتے جب تک سیدھے بیٹھ نہ جاتے ۔[4]

باب جب رکعت پڑھ کر اُٹھنا چاہے تو زمین پر کیسے ٹیکا دے ؟[5]

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے

---

[1] ہمارے امام احمد بن حنبل نے اسی حدیث پر عمل کیا ہے اور دونوں سجدوں کے بیچ میں بار بار رب اغفر لی کہنا مستحب جانا ہے جیسے حذیفہ کی حدیث میں وارد ہے حافظ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں سے ثابت نے یہ گفتگو کی وہ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھے ہوں گے لیکن حدیث پر چلنے والا جب حدیث صحیح ہو جائے تو کسی کی مخالفت کی پرواہ نہیں کرتا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث آگے چل کر خود امام بخاری نے نکالا ۱۲ منہ [3] کیونکہ اس طرح بانہیں بچھا دینا سُستی اور کاہلی کی نشانی ہے قسطلانی نے کہا اگر کوئی ایسا کرے تو اس کی نماز صحیح ہو جائے گی پر مکروہ تنزیہی ہوگی ۱۲ منہ [4] طاق رکعتوں کے بعد یعنی پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدے سے جب اُٹھنے تو تھوڑی دیر بیٹھ کر پھر اٹھنا اس کو جلسہ استراحت کہتے ہیں ۱۲ منہ [5] امام بخاری نے یہ باب لا کر ابراہیم نخعی اور حنفیہ کا رد کیا جو کھڑے ہوتے وقت ہاتھوں کو ٹیک کر اٹھنے کو مکروہ جانتے ہیں ۱۲ منہ

أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فَصَلَّى بِنَا فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلٰوةَ لٰكِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ أَيُّوبُ فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ وَكَيْفَ كَانَتْ صَلٰوتُهُ قَالَ مِثْلَ صَلٰوةِ شَيْخِنَا هٰذَا يَعْنِي عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ قَالَ أَيُّوبُ كَانَ ذٰلِكَ الشَّيْخُ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ عَنِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَامَ۔

ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے کہا مالک بن حویرث ہمارے پاس آئے اس مسجد میں نماز پڑھائی کہنے لگے میں تم کو نماز پڑھاتا ہوں میری نیت (صرف) نماز پڑھنے کی نہیں ہے بلکہ میں تم کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے کیسے نماز پڑھتے دیکھا ایوب سختیانی نے کہا میں نے ابو قلابہ سے پوچھا مالک نے کیونکر نماز پڑھائی انہوں نے کہا ہمارے اس شیخ عمرو بن سلمہ کی طرح ایوب نے کہا عمرو بن سلمہ پوری (بائیس) تکبیریں کہتا اور جب دوسرا سجدہ کر کے (پہلی اور تیسری رکعت میں) سر اٹھاتا تو بیٹھ جاتا اور زمین پر ٹیکا دے کر پھر اٹھتا[1]

بَابُ ۵۳۴ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَنْهَضُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ

وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يُكَبِّرُ فِي نَهْضَتِهِ۔

باب جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھے تو تکبیر کہے

اور عبداللہ بن زبیر تیسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت تکبیر کہتے[2]

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰى لَنَا أَبُو سَعِيدٍ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَحِينَ سَجَدَ وَحِينَ رَفَعَ وَحِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے سعید بن حارث سے انہوں نے کہا ابو سعید خدری نے ہم کو نماز پڑھائی جب انہوں نے سجدے سے سر اٹھایا تو پکار کر تکبیر کہی پھر جب سجدہ کیا تو ایسا ہی کیا پھر جب سجدے سے سر اٹھایا تو ایسا ہی کیا اسی طرح جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی نماز پڑھتے دیکھا۔

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے غیلان بن جریر نے انہوں نے مطرف بن عبداللہ

---

[1] یعنی جلسۂ استراحت کر کے پھر دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک کر اٹھنا جیسے بوڑھا شخص دونوں ہاتھوں پر آٹا گوندھنے میں ٹیکا دیتا ہے حنفیہ نے جو اس کے خلاف ترمذی کی حدیث سے دلیل لی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پاؤں کی انگلیوں پر کھڑے ہو نے تھے تو یہ حدیث ضعیف ہے علاوہ اس کے اس سے یہ نکلتا ہے کہ کبھی آپ نے جلسہ استراحت کیا اور کبھی نہیں کیا اہل حدیث کا یہی مذہب ہے وہ جلسہ استراحت کو مستحب کہتے ہیں اور اس کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ آنحضرت ؐ نے ضعف یا علالت کی وجہ سے ایسا کیا اور یہ کہنا کہ نماز کا موضوع استراحت نہیں ہے قیاس ہے بمقابلہ نص اور وہ فاسد ہے ۱۲ منہ

[2] اس کو ابن ابی شیبہ نے باسناد صحیح وصل کیا ۱۲ منہ

جَرِيْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ صَلٰوةً خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ اِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَاِذَا رَفَعَ كَبَّرَ وَاِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا سَلَّمَ اَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِيْ فَقَالَ لَقَدْ صَلّٰى بِنَا هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ لَقَدْ ذَكَّرَنِيْ هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابن شخیر سے انہوں نے کہا میں نے اور عمران بن حصین (صحابی) نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی (بصرہ میں) وہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو تکبیر کہتے جب انہوں نے سلام پھیرا تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا انہوں نے (یعنی حضرت علیؓ نے) ایسی نماز پڑھائی جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو پڑھاتے تھے یا یوں کہا انہوں نے مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد دلا دی[1]

بَابٌ ۵۳۵ سُنَّةِ الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ

باب التحیات کے لیے کیونکر بیٹھنا سنت ہے؛

وَكَانَتْ اُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِيْ صَلٰوتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ فَقِيْهَةً۔

اور ام درداء (جو تابعیہ تھیں) نماز میں مرد کی طرح (دو زانوں) بیٹھتیں اور وہ فقہ جانتی تھیں[2]

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ يَرَى عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلٰوةِ اِذَا جَلَسَ فَفَعَلْتُهُ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيْثُ السِّنِّ فَنَهَانِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ اِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلٰوةِ اَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتَثْنِيَ الْيُسْرٰى فَقُلْتُ اِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ رِجْلَايَ لَا تَحْمِلَانِيْ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ سے وہ اپنے باپ عبداللہ بن عمر کو دیکھتے نماز میں چار زانوں ہو کر بیٹھتے (پالتی مار کر) میں بھی اسی طرح بیٹھا اُن دنوں میں کم سن تھا عبداللہ بن عمرؓ نے مجھ کو منع کیا اور کہا نماز میں یوں بیٹھنا سنت ہے کہ داہنا پاؤں کھڑا کرے اور بائیں کو موڑ دے (اُس پر بیٹھے) میں نے کہا (باوا) تم تو چار زانوں بیٹھتے ہو انہوں نے کہا میرے پاؤں میرا بوجھ اٹھا نہیں سکتے[3]

---

[1] یہ مطرف راوی کی شک ہے ۱۲ منہ [2] شرع کے مسائل سے واقف نہیں اس اثر کو ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں وصل کیا لیکن اس میں یہ نہیں ہے کہ وہ فقہ جانتی تھیں تو شاید یہ امام بخاری کا قول ہے حافظ نے کہا یہ ام درداء صغریٰ ہیں کیونکہ کبریٰ جو صحابیہ تھیں ان سے مکحول نہیں ملے اور یہ قول کہ فقہ جانتی تھیں مکحول کا قول ہے نہ امام بخاری کا جیسے تاریخ میں اور مسند فریابی میں اس کی صراحت موجود ہے اور عینی نے غلطی کی جو کہا کہ یہ ام درداء صحابیہ ہیں اگر ان کو فن رجال میں عبور ہوتا اور حدیث کی کتابوں پر پوری نظر ہوتی تو ایسی غلطیاں نہ کرتے ۱۲ منہ [3] بلکہ بیمار ہوں جیسے امام محمد نے مؤطا میں روایت کیا معلوم ہوا کہ مرد اور عورت دونوں کے لیے دو زانو ہو کر بیٹھنا سنت ہے لیکن یہ پہلے قعدے میں ہے اور دوسرے قعدے میں تورک یعنی سرین پر بیٹھنا سنت ہے یعنی داہنے پاؤں کو کھڑا کرے اور بائیں کو آگے کر کے تلے سے داہنی طرف باہر نکالے اور دونوں سرین زمین سے ملا کر بائیں ران پر بیٹھے یہ بھی معلوم ہوا کہ عذر سے چار زانو یا اور کسی طرح بھی بیٹھنا جائز ہے بعضے کہتے ہیں نفلی نماز میں بلا عذر بھی جائز ہے اور فرض نمازوں میں بلا عذر مکروہ ہے ۱۲ منہ

۷۸۹ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَّيَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَّعَ نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَّكَانَهُ وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهِ وَسَمِعَ اللَّيْثُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ وَّيَزِيدُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَلْحَلَةَ وَابْنُ حَلْحَلَةَ مِنِ ابْنِ عَطَاءٍ وَّقَالَ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے محمد بن عمرو بن حلحلہ سے انہوں نے محمد بن عمرو بن عطاء سے دوسری سند یحییٰ بن بکیر نے کہا مجھ سے لیث نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ابی حبیب اور یزید بن محمد قرشی سے انہوں نے محمد بن عمرو بن حلحلہ سے انہوں نے محمد بن عمرو بن عطاء سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب کے ساتھ بیٹھے تھے[۱] پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر آیا تو ابو حمید ساعدی نے کہا میں تم سب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو خوب یاد رکھنے والا ہوں میں نے دیکھا آپ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں کے برابر لے جاتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر جما دیتے پھر اپنی پیٹھ جھکا کر سر اور گردن کے برابر کر دیتے پھر سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاتے آپ کی پیٹھ کی ہر پسلی اپنی جگہ پر آجاتی اور جب سجدہ کرتے دونوں ہاتھ زمین پر رکھتے نہ بانہوں کو بچھاتے نہ سمیٹ کر پہلو سے لگا دیتے اور پاؤں کی انگلیوں کی نوکیں قبلے کی طرف رکھتے جب دو رکعتیں پڑھ چکتے تو بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھتے اور داہنا پاؤں کھڑا رکھتے جب آخیر رکعت پڑھ چکتے بایاں پاؤں آگے کرتے اور داہنا پاؤں کھڑا رکھتے اور سرین کے بل بیٹھتے[۲] اور لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اور یزید نے محمد بن حلحلہ سے سنا ہے اور محمد بن حلحلہ نے محمد بن عمرو بن عطاء سے سنا ہے

---

[۱] صحیح ابن خزیمہ میں ہے کہ دس صحابہ کے ساتھ بیٹھے تھے ان میں سہل بن سعد اور ابو اسید ساعدی اور محمد بن مسلمہ اور ابو ہریرہ اور ابو قتادہ تھے اور باقی صحابہ کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

[۲] اسی کو تورک کہتے ہیں جس کا ذکر ابھی گذر چکا ہے یہی مذہب ہے اہل حدیث اور شافعی کا ہمارے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ اگر چار رکعتی نماز ہو تو اخیر التحیات میں تورک کرے اگر دو رکعتی نماز ہو تو تورک نہ کرے اور شافعی کے نزدیک کرے حنفیہ کہتے ہیں کبھی تورک نہ کرے مالکیہ کہتے ہیں دونوں قعدوں میں تورک کرے ۱۲ منہ

اَبُوْصَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَهُ كُلُّ فَقَارٍ

(تو یہ حدیث منقطع نہیں ہے) اور ابو صالح نے لیث سے یوں نقل کیا ہے ہر پسلی اپنی جگہ آجاتی اور عبداللہ بن مبارک نے اس حدیث کو یحییٰ بن ایوب سے روایت کیا کہا مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے بیان کیا ان سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے اس میں یوں ہے ہر پسلی آپ کی[1]

بَابٌ ۵۳۶ مَنْ لَّمْ يَرَ التَّشَهُّدَ الْاَوَّلَ وَاجِبًا لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَرْجِعْ۔

باب اس کی دلیل جو پہلے تشہد کو (چار رکعتی یا تین رکعتی نمازیں) واجب نہیں جانتا (یعنی فرض) کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں[2]

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ هُرْمُزَ مَوْلٰى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ مَرَّةً مَوْلٰى رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُحَيْنَةَ قَالَ وَهُوَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَبْدِ مَنَافٍ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج نے بیان کیا جو بنی عبدالمطلب کے غلام تھے اور کبھی زہری نے یوں کہا جو ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کے غلام تھے کہ عبداللہ بن بحینہ نے کہا جو ازدشنوءہ کے قبیلے سے اور بنی عبد مناف کے حلیف[3] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ظہر کی نماز پڑھائی اور پہلی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب نماز پوری کر چکے تو لوگ انتظار میں تھے کہ اب سلام پھیریں گے تو آپ نے بیٹھے بیٹھے اللہ اکبر کہا پھر دو سجدے کیے سلام سے پہلے پھر سلام پھیرا۔

بَابٌ ۵۳۷ التَّشَهُّدِ فِي الْاُوْلٰى۔

باب پہلے قعدے میں تشہد پڑھنا

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے بکر بن مضر نے

---

[1] عبداللہ بن مبارک کی روایت کو فریابی اور جوزقی اور ابراہیم حربی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] باوجودیکہ لوگوں نے سبحان اللہ کہا لیکن آپ نہ بیٹھے اگر تشہد پہلا فرض ہوتا تو ضرور بیٹھ جاتے جیسے کوئی رکوع یا سجدہ بھول جائے اور یاد آئے تو اسی وقت لوٹنا لازم ہے ہمارے امام احمد بن حنبل نے کہا کہ یہ تشہد واجب ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہمیشہ کیا اور بھول گئے تو سجدہ سہو سے اس کا تدارک کیا ۱۲ منہ [3] جاہلیت کے زمانہ میں ایک شخص کسی قوم سے جاکر معاہدہ کر لیتا کہ میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گا تمہارے دوست کا دوست اور دشمن کا دشمن تو اس کو اس قوم کا حلیف کہتے ۱۲ منہ

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَامَ وَ عَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا كَانَ فِي اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ۔

بَابُ ۵۳۸ التَّشَهُّدِ فِي الْاٰخِرَةِ

۷۹۲ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ فَاِنَّكُمْ اِذَا قُلْتُمُوْهَا اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

انہوں نے جعفر ابن ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن مالک ابن بحینہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ظہر کی نماز پڑھائی (دو رکعتوں کے بعد) تشہد آپ کو پڑھنا تھا لیکن کھڑے ہو گئے[1] جب نماز ختم ہوئی تو آپ نے بیٹھے بیٹھے (سہو کے) دو سجدے کیے۔

باب دوسرے قعدے میں تشہد پڑھنا۔

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا ہم (پہلے پہل) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تو (سلام کے وقت) یوں کہتے جبرائیلؑ پر سلام اور میکائیل پر سلام فلانے پر سلام فلانے پر سلام (اللہ پر سلام) پھر (ایک روز ایسا ہوا کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا (تم اللہ کو سلام کرتے ہو[2]) اللہ کا نام تو خود سلامت ہے جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو یوں کہے التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین[3] جب تم یہ کہو گے تو تمہارا سلام آسمان اور زمین میں جہاں کوئی اللہ کا نیک بندہ ہے اس کو پہنچ جاوے گا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ[4]

[1] اور تشہد نہیں پڑھا حدیث میں علیہ جلوس ہے یعنی آپ پر بیٹھنا باقی رہ گیا جلوس سے مراد تشہد ہے تو ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے ۱۲ منہ [2] سلام درحقیقت دعا ہے یعنی تم سلامت رہو سبحانہ وتعالیٰ کو ایسی دعا دینے کی حاجت نہیں کیونکہ وہ ہر ایک آفت اور تغیر سے پاک ہے ازلی ابدی ہے وہ خود جس کو چاہے سلامت رکھتا ہے اسی لیے اس کا نام سلام ہوا ۱۲ منہ [3] ترجمہ یوں ہے ہر طرح کی ادب بندگیاں کورنشیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور نمازیں اور پاکیزہ باتیں یا پاکیزہ خیراتیں اے پیغمبر تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں سلام ہم پر اور اللہ کے سب نیک بندوں پر ۱۲ منہ [4] ترجمہ یوں ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے ہیں اور اس کے بھیجے ہوئے ایک روایت میں یوں ہے واشہد ان محمد رسول اللہ ایک روایت میں یوں ہے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ اخیر تک ایک میں یوں ہے التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات الصلوات للہ ایک میں یوں ہے بسم اللہ وباللہ التحیات للہ اخیر تک ہر طرح پڑھنا درست ہے نمازی کو اختیار ہے شافعی کے نزدیک پہلا تشہد سنت ہے دوسرا واجب حنفیہ اور مالکیہ کے باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابُ ۵۳۹ الدُّعَاءِ قَبْلَ السَّلَامِ

۷۹۳ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلٰوةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ سَمِعْتُ خَلَفَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ فِي الْمَسِيحِ وَالْمَسِيحِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا فَرْقٌ وَهُمَا وَاحِدٌ أَحَدُهُمَا عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْآخَرُ الدَّجَّالُ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيذُ فِي صَلٰوتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ۔

۷۹۴ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ

باب (تشہد کے بعد) سلام سے پہلے کیا دعا پڑھے؟

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا ہم کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں (تشہد کے بعد) یہ دعا پڑھتے تھے یا اللہ تیری پناہ قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ کانے دجال کے بہکانے سے اور تیری پناہ زندگی اور موت کے فتنے سے[۱] یا اللہ تیری پناہ گناہ سے اور قرض داری سے ایک شخص (حضرت عائشہؓ) نے آپ سے عرض کیا سبب کیا جو آپ قرض داری سے بہت پناہ مانگتے ہیں آپ نے فرمایا آدمی جب قرض دار ہوتا ہے تو اُس کی بات جھوٹ ہو جاتی ہے اور وعدہ خلاف ہو جاتا ہے محمد بن یوسف مطربری نے کہا امام بخاری نے کہا میں نے خلف بن عامر سے سنا مَسِیح اور مِسِّیح میں کچھ فرق نہیں دونوں ایک ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی مسیح اور مسیح کہہ سکتے ہیں اور دجال کو بھی اور اگلی سند سے زہری سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نماز میں دجال کے بہکانے سے پناہ مانگتے تھے[۲]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) نزدیک دونوں سنت ہیں ہمارے امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ والغفران کے نزدیک پہلا واجب ہے اگر بھول جائے تو سجدۂ سہو سے اس کا تدارک ہو سکتا ہے اور دوسرا فرض ہے اگر بھول جائے تو نماز باطل ہو گی ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا)

[۱] زندگی کا فتنہ دنیا کی وہ چیزیں ہیں جو خدا کو بھلا دیتی ہیں دولت مال اور اولاد وغیرہ موت کا فتنہ کہ مرتے وقت خاتمہ برا ہو شیطان کے بھکاوے میں آ جائے ۱۲ منہ

[۲] حالانکہ آپ کے گناہ اللہ تعالیٰ نے سب بخش دیئے تھے اور دجال آپ کا کچھ بگاڑ نہیں کر سکتا تھا مگر امت کو سکھانے کے لیے بارگاہ الٰہی میں اپنی عاجزی ظاہر کرنے کے لیے یہ دعا کی ۱۲ منہ

الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِي دُعَاءً اَدْعُو بِهِ فِي صَلوٰتِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

بَابُ ۵۴۰ مَا يُتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ

۷۹۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلوٰةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللهِ مِنْ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللهِ فَاِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے کوئی ایسی دعا سکھلا یئے جس کو میں پڑھا کروں آپ نے فرمایا یوں کہہ یا اللہ میں نے اپنی جان کو (گناہ کر کے) بہت مصیبت میں ڈالا اور گناہوں کو بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں ہے تو اپنی خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم کر بے شک تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے[1]

باب تشہد کے بعد جو دعا اختیار کی جاتی ہے اور اس دعا کا پڑھنا کچھ واجب نہیں ہے۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے کہا مجھ سے شقیق نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا (پہلے) جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو یوں کہا کرتے اللہ کے بندوں کی طرف سے اللہ پر سلام فلانے پر سلام فلانے پر سلام پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مت کہو اللہ پر سلام اللہ تو خود سلام ہے (سب کو سلامت رکھنے والا) بلکہ یوں کہو آداب بندگیاں اللہ ہی کے لیے ہیں اور نمازیں اور پاکیزہ خیراتیں سلام تم پر اے پیغمبر اور اللہ کی رحمت اور برکتیں سلام ہم پر اور

---

[1] ایک روایت میں یہ دعا آئی ہے اللھم اغفرلی ذنبی دوسع لی فی رزقی وبارک لی فیما رزقتنی ایک روایت میں یہ دعا آئی اللھم انی اسالک الثبات فی الامر والعزیمۃ علی الرشد واسالک شکر نعمتک وحسن عبادتک واسالک قلباً سلیماً ولساناً صادقاً واسالک من خیر ما تعلم واعوذبک من شر ما تعلم واستغفرک لما تعلم انک انت علام الغیوب ایک روایت میں یوں ہے اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک ایک روایت میں یوں ہے اللھم بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق احینی ما علمت الحیوٰۃ خیراً لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیراً لی اسالک خشیتک فی الغیب والشہادۃ وکلمۃ الحق فی الغضب والرضیٰ والقصد فی الفقر والغنی ولذۃ النظر الی وجھک والشوق الی لقائک واعوذبک من ضراء مضرۃ ومن فتنۃ مضلۃ اللھم زینا بزینۃ الایمان واجعلنا ھداۃ مھتدین ایک روایت میں یوں ہے اللھم انی اسالک من الخیر کلہ ما علمت منہ وما لم اعلم واعوذبک من الشر کلہ ما علمت منہ وما لم اعلم اللھم انی اسالک من خیر ما سالک منہ عبادک الصالحون واعوذبک من شر ما استعاذ منہ عبادک الصالحون ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار دعاؤں میں نمازی کو اختیار ہے جو دعا چاہے وہ پڑھے اور ان کے سوا بھی جو چاہے مانگ سکتا ہے خواہ دین کی ہو یا دنیا کی مثلاً یوں بھی کہہ سکتا ہے یا اللہ مجھ کو ایک خوبصورت بی بی عطا فرما یا اتنا روپیہ دے امام بخاری نے اس کو ثابت کیا آگے کے باب میں صحیح حدیث لا کر اور حنفیہ کہتے ہیں ادعیہ ماثورہ کے موافق جو دعا ہو وہی کر سکتا ہے ۱۲ منہ

وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ فِي السَّمَاءِ أَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ـــ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوْ۔

اور اللہ کے نیک بندوں پر جب تم یہ کہو گے تو آسمان زمین میں جہاں کوئی اللہ کا نیک بندہ ہے اس کو تمہارا سلام پہنچ جائے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں پھر دعاؤں میں سے جو دعا اس کو پسند ہو وہ مانگے[1]

بَابُ ۵۴۱ مَنْ لَّمْ يَمْسَحْ جَبْهَتَهُ وَأَنْفَهُ حَتّٰى صَلّٰى۔

باب اگر نماز میں پیشانی یا ناک سے مٹی لگ جائے تو نہ پونچھے جب تک نماز سے فارغ نہ ہو

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ رَأَيْتُ الْحُمَيْدِيَّ يَحْتَجُّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَنْ لَّا يَمْسَحَ الْجَبْهَةَ فِي الصَّلٰوةِ۔

امام بخاری نے کہا میں نے عبداللہ بن زبیر حمیدی کو دیکھا وہ اسی حدیث سے یہ دلیل لیتے تھے کہ نماز میں اپنی پیشانی نہ پونچھے۔[2]

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے (شب قدر کو) پوچھا انہوں نے کہا میں نے (اس رات میں) دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہے تھے یہاں تک کہ آپ کی پیشانی میں میں نے کیچڑ کا نشان دیکھا۔

بَابُ ۵۴۲ التَّسْلِيمِ

باب سلام پھیرنے کا بیان

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب زہری نے انہوں نے ہند بنت حارث سے کہ ام المومنین ام سلمہؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ

---

[1] یہ لفظ عام ہے دین اور دنیا کے متعلق ہر ایک قسم کی دعا مانگ سکتا ہے اور مجھ کو حیرت ہے کہ حنفیہ نے یہ کیسے کہا ہے کہ فلاں قسم کی دعا نماز میں مانگ سکتا ہے نماز میں بندے کو اپنے مالک کی بارگاہ میں باریابی کا شرف حاصل ہوتا ہے پھر اپنی اپنی لیاقت اور حوصلے کے موافق ہر بندہ اپنے مالک سے معروضہ کرتا ہے اور مالک اپنے کرم اور رحم سے عنایت فرماتا ہے اگر صرف دین کے متعلق دعائیں مانگنا نماز میں جائز ہوا اور دعائیں جائز نہ ہو تو دوسرے مطلب کس سے مانگے صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ سے اپنی سب حاجتیں مانگو یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے یا ہانڈی میں نمک نہ ہو تو بھی اللہ ہی سے کہو ۱۲ منہ

[2] حمیدی نے جو امام بخاری کے استاد اور شافعیؒ کے شاگرد ہیں اس حدیث سے یہ استدلال کیا کہ نماز میں پیشانی اور ناک سے مٹی پونچھنا جائز نہیں حالانکہ یہ استدلال اس حدیث سے پورا نہیں ہوتا کیونکہ احتمال ہے کہ آپ نے پونچھا ہو اور اس کا نشان رہ گیا ہو آپ کو اس کی خبر نہ ہوئی ہو ۱۲ منہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ وَمَكَثَ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأُرَى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّ مُكْثَهُ لِكَيْ يَنْفُذَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ مَنِ انْصَرَفَ مِنَ الْقَوْمِ ۔

بَابٌ ۵۴۳ يُسَلِّمُ حِينَ يُسَلِّمُ الْإِمَامُ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَحِبُّ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ أَنْ يُسَلِّمَ مَنْ خَلْفَهُ ۔

۷۹۸ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودٍ هُوَ ابْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ ۔

بَابٌ ۵۴۴ مَنْ لَمْ يَرُدَّ السَّلَامَ عَلَى الْإِمَامِ وَاكْتَفٰى بِتَسْلِيمِ الصَّلٰوةِ ۔

۷۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ وَزَعَمَ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ أَحَدَ

علیہ وآلہ وسلم جب (نماز سے) سلام پھیرتے[1] تو عورتیں سلام پھیرتے ہی کھڑی ہو کر چل دیتیں اور آپ تھوڑی دیر ویسے ہی بیٹھے رہتے ابن شہاب نے کہا میں سمجھتا ہوں اور پورا علم تو اللہ ہی کو ہے آپ اس لیے ٹھیر جاتے تھے کہ عورتیں چل دیں اور مرد نماز سے فارغ ہو کر ان کو نہ پائیں۔

باب امام کے سلام پھیرتے ہی مقتدی بھی سلام پھیرے[2]

اور عبداللہ بن عمرؓ مستحب جانتے تھے کہ جب امام سلام پھیرے تو اس کے پیچھے جو لوگ ہیں وہ بھی سلام پھیریں[3]

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر بن راشد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے محمود بن ربیع انصاری سے انہوں نے عتبان بن مالک انصاری سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے جب سلام پھیرا ہم نے بھی پھیرا۔

باب امام کو سلام کرنے کی ضرورت نہیں صرف نماز کے دو سلام کافی ہیں[4]

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو محمود بن ربیع نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (پوری طرح سے) یاد ہیں اور وہ کلی بھی آپ کی یاد ہے جو آپ نے ان کے گھر میں ایک ڈول سے لے کر محمود کے منہ پر ڈال دی تھی انہوں نے کہا میں نے عتبان بن مالک انصاری سے سُنا جو

---

[1] سلام پھیرنا امام احمد اور شافعی اور مالک اور جمہور علماء اور اہل حدیث کے نزدیک فرض اور نماز کا ایک رکن ہے لیکن امام ابو حنیفہؒ لفظ سلام کو فرض نہیں جانتے بلکہ نماز کے خلاف کوئی کام کر کے نماز سے نکلنا فرض جانتے ہیں اور ہماری دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ سلام پھیرا اور فرمایا کہ نماز سے نکلنا سلام پھیرنا ہے ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے یہ باب لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ مقتدی کو سلام پھیرنے میں دیر نہ کرنا چاہیے بلکہ امام کے سلام کے ساتھ ہی سلام پھیرنا چاہیے ۱۲ منہ [3] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] یہ باب لا کر امام بخاری نے مالکیہ کا رد کیا جو کہتے ہیں مقتدی ایک تیسرا سلام امام کو بھی کرے ۱۲ منہ

بَنِي سَالِمٍ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَإِنَّ السُّيُولَ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي فَلَوَدِدْتُ أَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّيْتَ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا فَقَالَ أَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي أَحَبَّ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ فَقَامَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ۔

بنی سالم میں ایک شخص تھے انہوں نے کہا میں اپنی قوم بنی سالم کی امامت کیا کرتا تھا تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا میں نے عرض کیا میری نگاہ میں خلل آگیا ہے اور کبھی پانی کے نالے میرے اور میری قوم کی مسجد کے درمیان بہنے لگتے ہیں میں چاہتا ہوں آپ میرے مکان پر تشریف لایے اور وہاں کسی جائے پر نماز پڑھ دیجئے میں اس جائے کو مسجد مقرر کر لوں آپ نے فرمایا اچھا انشاء اللہ پھر صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکرؓ کو ساتھ لے کر اس وقت تشریف لائے جب دن چڑھ گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اندر آنے کی) اجازت مانگی میں نے اجازت دی آپ بیٹھے بھی نہیں اور فرمایا تم اپنے گھر میں کس جگہ چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں عتبان نے ایک جگہ پسند کر کے نماز کے لیے بتلا دی آپ کھڑے ہوئے اور ہم لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی جب آپ نے سلام پھیرا ہم نے بھی سلام پھیرا[۱]

بَابُ ۵۴۵ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ۔

باب نماز کے بعد ذکر الٰہی کرنا۔

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذٰلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ۔

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق بن ہمام نے خبر دی کہا ہم کو عبدالملک بن جریج نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے ان سے ابو سعید (نافذ) نے بیان کیا جو ابن عباسؓ کے غلام تھے ان کو عبداللہ بن عباسؓ نے خبر دی کہ فرض نماز سے فارغ ہو کر پکار کر ذکر کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جاری تھا اور ابن عباسؓ نے کہا مجھ کو تو لوگوں کا نماز سے فراغت ہونا اسی ذکر کی آواز سن کر معلوم ہوتا[۲][۳]

---

[۱] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۲] امام بخاری نے اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکالا کہ ظاہر یہ ہے کہ مقتدیوں کا سلام بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلام کی طرح تھا اور اگر مقتدیوں نے کوئی تیسرا سلام کیا ہوتا تو اس کو ضرور بیان کرتے قسطلانی نے کہا امام مالکؒ یہ کہتے ہیں کہ مقتدی داہنی طرف سلام پھیرے پھر امام کو سلام کرے پھر بائیں طرف سلام پھیرے ۱۲ منہ [۳] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پکار کر یعنی جہر کے ساتھ ذکر الٰہی کرنا بدعت نہیں ہے جیسے بعضے لوگوں نے سمجھا ہے امام مالکؒ سے ایسا ہی منقول ہے اور تحقیق اس باب میں یہ ہے کہ جہاں پر جہر وارد ہوا ہے وہاں جہر کرنا بہتر ہے اور عموماً آہستہ ذکر کرنا بہتر ہے جیسے قرآن پاک میں ارشاد ہوا ہے واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفة ودون الجهر من القول

۸۰۱ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ كَانَ اَبُوْ مَعْبَدٍ اَصْدَقَ مَوَالِي ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِيٌّ وَاسْمُهٗ نَافِذٌ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ کو ابو سعید نے خبر دی انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ختم ہونا اس وقت پہچانتا جب تکبیر کی آواز سنتا[1] علی بن مدینی نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا انہوں نے عمرو بن دینار سے کہ ابن عباس کے غلاموں میں سب سے سچا ابو سعید تھا علی نے کہا اس کا نام نافذ تھا۔

۸۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ مِنَ الْاَمْوَالِ بِالدَّرَجٰتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ فَضْلٌ مِّنْ اَمْوَالٍ يَحُجُّوْنَ بِهَا وَيَعْتَمِرُوْنَ وَيُجَاهِدُوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِمَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ اَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ اَحَدٌ بَعْدَكُمْ وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ اَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ اِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهٗ تُسَبِّحُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ خَلْفَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا فَقَالَ بَعْضُنَا نُسَبِّحُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنَحْمَدُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ تَقُوْلُ

ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے سمی سے انہوں نے ابو صالح ذکوان سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا محتاج نادار لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے مالدار دولت مند لوگوں نے (سارے) بلند درجے کما لیے اور ہمیشہ کا چین لوٹ لیا ہماری طرح وہ نماز پڑھتے ہیں ہماری طرح وہ روزے رکھتے ہیں اور ان کے پاس پیسہ علاوہ ہے جس سے حج کرتے ہیں اور عمرہ اور جہاد اور صدقہ (اور ہم محتاجی کی وجہ سے ان کاموں کو نہیں کر سکتے۔) آپ نے فرمایا تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ اگر تم اس کو کرو تو آگے بڑھنے والوں کو پکڑ لو اور تم کو کوئی نہ پا سکے جو تمہارے پیچھے ہے اور تم اپنے زمانہ والوں میں سب سے اچھے ہو مگر ہاں جو وہی بات بجا لائے (وہ تمہارے برابر رہے گا)[2] تم ہر نماز کے بعد[3] تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر کہہ لیا کرو سمی نے کہا پھر ہم لوگوں نے اس حدیث میں اختلاف کیا بعضے لوگ کہنے لگے سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار کہنا چاہیے

[1] ابن حبیب نے واضحہ میں نقل کیا کہ صحابہ صبح اور عشاء کی نماز کے بعد لشکروں میں تین تین بار تکبیر بلند آواز سے کہنا مستحب جانتے ابن حبیب نے کہا ہمیشہ سے لوگوں کا یہ دستور رہا ہے ۱۲ منہ [2] یعنی ان لوگوں کو جو نیکیوں میں تم سے آگے بڑھ گئے ہیں ۱۲ منہ [3] یعنی فرض نماز کے بعد ۱۲ منہ

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ حَتّٰى يَكُوْنَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلَاثًا وَّثَلَاثُوْنَ۔

آخر میں پھر ابو صالح کے پاس گیا انہوں نے کہا سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر سب تینتیس (۳۳) تینتیس (۳۳) بار کہو[1]

۸۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَّرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ اَمْلٰى عَلَىَّ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِىْ كِتَابٍ اِلٰى مُعَاوِيَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِىْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِىَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِهٰذَا وَقَالَ الْحَسَنُ جَدٌّ غِنًى وَّعَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ وَّرَّادٍ بِهٰذَا۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے وراد سے جو مغیرہ بن شعبہؓ کے منشی تھے[2] انہوں نے کہا مغیرہ بن شعبہ نے ایک خط میں جو معاویہؓ کے نام تھا مجھ سے یہ لکھوایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ کہتے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر اللہم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد[3] اور شعبہ نے بھی عبدالملک سے ایسی ہی روایت کی ہے[4] اور امام حسن بصری نے کہا جد کہتے ہیں مالداری کو[5] اور شعبہ نے اس حدیث کو حکم بن عتبہ سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے وراد سے بھی روایت کیا ہے[6]

بَابٌ ۵۴۶ - يَسْتَقْبِلُ الْاِمَامُ النَّاسَ اِذَا سَلَّمَ

باب امام جب سلام پھیر چکے تو لوگوں کی طرف منہ کرے۔

۸۰۴ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے ابو رجاء عمران بن تمیم نے انہوں نے سمرہ بن جندبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب (فرض) نماز پڑھا چکتے تو ہماری طرف منہ کرتے۔

---

[1] ایک روایت میں ہے کہ اخیر میں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد ایک بار کہہ کر سو کا عدد پورا کرے ۱۲ منہ [2] مغیرہ بن شعبہ اس زمانہ میں معاویہؓ کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے معاویہ نے ان کو کہلا بھیجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد جو دعا پڑھتے تھے وہ مجھ کو لکھ بھیجو تب مغیرہ نے اپنے منشی سے یہ دعا لکھوا کر معاویہؓ کو بھیجی ۱۲ منہ [3] ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں اس کی بادشاہت ہے اور اسی کو تعریف زیب دیتی ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے اے میرے اللہ تو جو دینا چاہے اس کو کوئی روک نہیں سکتا اور تو جس کو روک لے اس کو کوئی دے نہیں سکتا اور مالدار کو اس کی مالداری تیرے سامنے کام نہیں آ سکتی ۱۲ منہ [4] اس کو سراج اور طبرانی اور ابن حبان نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا کہ امام حسن بصری نے اس آیت کی تفسیر میں وانہ تعالیٰ جد ربنا جد کے معنے غنا اور مالداری کے کیے ۱۲ منہ [6] اس کو بھی سراج اور طبرانی اور ابن حبان نے وصل کیا ۱۲ منہ

٨٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ أَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں[۱] ہم کو صبح کی نماز پڑھائی اور رات کو پانی برس چکا تھا جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف منہ کیا اور فرمایا تم جانتے ہو تمہارا پروردگار کیا فرماتا ہے انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آج صبح کو کچھ بندے میرے مومن ہوئے کچھ کافر جس نے کہا اللہ کے فضل سے اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی وہ تو میرا مومن ہے اور ستاروں کا منکر اور جس نے کہا فلانے تارے کی فلانی جگہ پر آنے سے بارش ہوئی وہ میرا منکر ہے اور ستاروں کا مومن[۲]

٨٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ ابْنَ هَارُوْنَ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَلَمَّا صَلّٰى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَرَقَدُوْا وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ۔

ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے کہا مجھ کو حمید طویل نے خبر دی انہوں نے انس بن مالکؓ سے ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (عشا کی) نماز میں آدھی رات تک دیر کی پھر (حجرے سے) باہر برآمد ہوئے جب نماز پڑھا چکے تو ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا دوسرے لوگ تو نماز پڑھ چکے اور سو بھی رہے اور تم لوگ تو جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے گویا نماز ہی میں رہے[۳]

بَابُ ۵۴۲ مُكْثِ الْإِمَامِ فِيْ مُصَلَّاهُ بَعْدَ السَّلَامِ۔

باب سلام کے بعد امام اسی جگہ ٹھیر (کر نفل وغیرہ پڑھ) سکتا ہے۔[۴]

[۱] حدیبیہ مکہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر ایک مقام ہے وہیں ۶ھ ہجری میں ایک درخت کے تلے بیعۃ الرضوان ہوئی تھی ۱۲ منہ [۲] کفر سے کفر حقیقی مراد ہے جو ایمان کے مقابل ہے جو کوئی ستاروں کو مؤثر جانے وہ بہ نص حدیث کافر ہے پانی برسانا اللہ کا کام ہے ستارے کیا کر سکتے ہیں قسطلانی نے کہا اگر ستاروں کو پانی کی نشانی سمجھے اور یہ اعتقاد رکھے کہ پانی کا برسانے والا اللہ ہی ہے تو وہ کافر نہ ہوگا ۱۲ منہ [۳] یعنی تم کو نماز کا ثواب ملتا رہا ۱۲ منہ [۴] بعضوں نے اس کو مکروہ جانا ہے کہ امام نے جہاں فرض نماز پڑھائی ہو وہیں نفل وغیرہ پڑھے وہاں سے سرک کر دوسری جگہ پڑھے تو بہتر ہے تو اس باب میں ایک مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں امام بخاری نے اس کا ضعف بیان کیا جیسے آگے آتا ہے ۱۲ منہ

وَقَالَ لَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْفَرِيضَةَ وَفَعَلَهُ الْقَاسِمُ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ لَا يَتَطَوَّعُ الْإِمَامُ فِي مَكَانِهِ وَلَمْ يَصِحَّ۔

اور ہم سے آدم بن ابی ایاس نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ جس جگہ فرض پڑھے ہوتے وہیں (نفل) نماز پڑھتے اور قاسم بن محمد بن ابی بکرؓ نے بھی ایسا کیا ہے[1] اور ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ امام اپنے فرض نماز کی جگہ میں نفل نہ پڑھے اور یہ صحیح نہیں ہے[2]

۸۰۷ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ يَمْكُثُ فِي مَكَانِهِ يَسِيرًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَنُرَى وَاللهُ أَعْلَمُ لِكَيْ يَنْفُذَ مَنْ يَنْصَرِفُ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مِنْ صَوَاحِبَاتِهَا قَالَتْ كَانَ يُسَلِّمُ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ فَيَدْخُلْنَ بُيُوتَهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْصَرِفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ الْفِرَاسِيَّةُ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ

ہم سے ابوالولید بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب زہری نے انہوں نے ہندہ بنت حارث سے انہوں نے ام سلمہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سلام پھیرتے تھوڑی دیر وہاں ٹھیرے رہتے ابن شہاب نے کہا ہم تو یہ سمجھتے ہیں آگے اللہ جانے آپ اس لیے ٹھیرے رہتے کہ جو عورتیں نماز پڑھ چکیں ہیں وہ چل دیں۔ اور سعید بن ابی مریم نے کہا ہم کو نافع بن یزید نے خبر دی کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا ابن شہاب نے ان کو یہ لکھ بھیجا کہ مجھ سے ہند فراسیہ بنت حارث نے بیان کیا اس نے ام المومنین ام سلمہؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں اور ہندہ اُن کی صحبت میں رہتی تھی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تو عورتیں لوٹ کر اپنے گھروں میں آجاتیں ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کی جگہ سے نہ لوٹتے اور عبداللہ بن وہب نے کہا انہوں نے یونس بن یزید سے روایت کی انہوں نے شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو ہند فراسیہ نے خبر دی[3] اور عثمان بن عمر نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی

---

[1] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے وصل کیا لیکن اس کا اسناد ضعیف ہے لیث بن ابی سلیم سفر رہ ہوا اس کی روایت میں اور وہ ضعیف ہے اور اس کی سند میں اضطراب بھی ہے اور ابوداؤد نے مغیرہ بن شعبہ سے بھی مرفوعاً ایسا ہی نکالا اس کا اسناد منقطع ہے البتہ ابن ابی شیبہ نے بہ سند حسن حضرت علیؓ سے نکالا کہ امام کا اس جگہ سے ہٹ کر نفل پڑھنا جہاں اس نے فرض پڑھا ہے سنت ہے اور یہ مرفوع کے حکم میں ہے ۱۲ منہ [3] اور مرد راہ میں اُن سے ملنے نہ پائیں ابن شہاب کی اس تقریر سے یہ نکلتا ہے کہ اگر جماعت میں عورتیں نہ ہوں تب امام کو ٹھیرے رہنا مستحب نہیں ہے ۱۲ منہ [4] عبداللہ بن وہب کی روایت کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ

الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ الْقُرَشِيَّةُ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّ هِنْدَ ابْنَةَ الْحَارِثِ الْقُرَشِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ تَحْتَ مَعْبَدِ ابْنِ الْمِقْدَادِ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَتْ تَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ الْقُرَشِيَّةُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ الْفِرَاسِيَّةِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ ابْنُ شِهَابٍ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ حَدَّثَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے ہندہ قرشیہ نے بیان کیا[1] اور محمد بن ولید زبیدی نے کہا مجھ کو زہری نے خبر دی اُن کو ہند بنت حارث قرشیہ نے اور وہ معبد بن مقداد کی جورو تھی اور معبد بن زہرہ کا حلیف تھا[2] اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کے پاس آیا جایا کرتی[3] اور شعیب نے زہری سے اس حدیث کو روایت کیا انہوں نے کہا مجھ سے ہند قرشیہ نے بیان کیا[4]۔ اور محمد بن عبداللہ بن ابی عتیق نے بھی زہری سے انہوں نے ہند فراسیہ[5] سے اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا ان سے ابن شہاب نے انہوں نے قریش کی ایک عورت سے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے[6]

بَابُ ۵۴۸ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَذَكَرَ حَاجَةً فَتَخَطَّاهُمْ۔

باب اگر امام لوگوں کو نماز پڑھا کر کسی کام کا خیال کرے (اور ٹھیرے نہیں) لوگوں کی گردنیں لانگھتا پھاندتا چلا جائے تو کیسا

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فَقَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَرَأَى أَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي فَأَمَرْتُ

ہم سے محمد بن عبید نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے انہوں نے عمر بن سعید سے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ نے خبر دی انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں نے کہا میں نے مدینہ میں عصر کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھی آپ نے سلام پھیرا اور جلدی سے اُٹھ کھڑے ہوئے لوگوں کی گردنیں پھاندتے اپنی ایک بی بی کے حجرے میں گئے لوگ گھبرا گئے آپ کی جلدی دیکھ کر پھر آپ باہر نکلے دیکھا تو لوگ آپ کے چلد جانے سے تعجب میں ہیں آپ نے فرمایا بات یہ تھی کہ ہمارے پاس سونے کا ایک ڈلا رہ گیا تھا مجھے اس میں دل لگا رہنا برا معلوم ہوا میں نے اس کے بانٹ

---

[1] اس روایت کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ۱۲ منہ [2] حلیف کا معنے اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ [3] اس کو طبرانی نے شامیوں کے مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو بھی زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ [6] ان سندوں کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ ہند کی نسبت کا اختلاف ثابت کریں کسی نے اس کو فراسیہ کہا کسی نے قرشیہ اور رد کیا اس شخص پر جس نے قرشیہ کو تصحیف قرار دیا کیونکہ لیث کی روایت میں اس کے قرشیہ ہونے کی تصریح ہے مگر لیث کی روایت موصول نہیں ہے اس لئے کہ ہند فراسیہ یا قرشیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سُنا ۱۲ منہ

بِغَنِیْمَتِہٖ ۔

بَابُ ۵۴۹ الْاِنْفِتَالِ وَالْاِنْصِرَافِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَالشِّمَالِ ۔

وَکَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ یَنْفَتِلُ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ یَسَارِہٖ وَیَعِیْبُ عَلٰی مَنْ یَتَوَخّٰی اَوْمَنْ تَعَمَّدَ الْاِنْفِتَالَ عَنْ یَمِیْنِہٖ

حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ لَا یَجْعَلْ اَحَدُکُمْ لِلشَّیْطَانِ شَیْئًا مِّنْ صَلٰوتِہٖ یَرٰی اَنَّ حَقًّا عَلَیْہِ اَنْ لَّا یَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ یَمِیْنِہٖ لَقَدْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَثِیْرًا یَنْصَرِفُ عَنْ یَسَارِہٖ ۔

بَابُ ۵۵۰ مَا جَآءَ فِی الثُّوْمِ النِّیِّ وَالْبَصَلِ وَالْکُرَّاثِ ۔

وَقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ الثُّوْمَ اَوِالْبَصَلَ مِنَ الْجُوْعِ اَوْغَیْرِہٖ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ۔

۸۱۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ

دینے کا حکم دے دیا[1]

باب نماز پڑھ کر داہنے یا بائیں دونوں طرف پھر بیٹھنا یا لوٹنا درست ہے ۔

اور انس دونوں طرف پھر کر بیٹھتے تھے اور اس شخص پر اعتراض کرتے تھے جو خواہ مخواہ قصد کر کے داہنے ہی طرف پھر بیٹھا کرے[2]

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود نے کہا تم میں کوئی اپنی نماز میں شیطان کا حصہ نہ لگائے خواہ مخواہ نماز پڑھ کر داہنی ہی طرف سے لوٹے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ بہت ایسا ہوتا کہ بائیں طرف سے لوٹتے[3]

باب کچی لہسن اور پیاز اور گندنا کے باب میں جو حدیث آئی ہے اس کا بیان

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کوئی لہسن یا پیاز بھوک مارے کو کھائے یا اور کسی لیے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ پھٹکے ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو عطاء

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فرض کے بعد امام کو خواہ مخواہ اپنی جگہ ٹھہرے رہنا کچھ لازم یا واجب نہیں ہے اور نماز میں کوئی خیال آنے سے نماز نہیں ٹوٹتی یہ حدیث آپ کے سچے پیغمبر ہونے کی بڑی دلیل ہے کس لیے دنیا کے مال سے ایسی بے ذغبتی اور صدقہ اور خیرات میں ایسی جلدی بجز اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کے اور کوئی نہیں کر سکتا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ نیک کام میں جلدی کرنا مستحب ہے اور تعجیل کی جو برائی آئی ہے وہ مباح کاموں سے متعلق ہے ۱۲ منہ [2] اس مسدد نے اپنی مسند کبیر میں وصل کیا سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۱۲ منہ [3] معلوم ہوا کہ کسی مباح یا مستحب کام کو لازم یا واجب کر لینا شیطان کا اغوا ہے ابن منیر نے کہا مستحب کام کو اگر کوئی لازم قرار دے تو وہ مکروہ ہو جاتا ہے جب مباح کام لازم قرار دینے سے شیطان کا حصہ سمجھا جائے تو جو کام مکروہ یا بدعت ہے اس کو کوئی لازم قرار دے لے اور اس کے نہ کرنے پر خدا کے بندوں کو سنائے یا ان کا عیب کرے تو اس پر شیطان کا کیسا تسلط ہے سمجھ لینا چاہیے ہمارے زمانہ میں یہ بلا بہت پھیلی ہے بے اصل کاموں کو عوام کیا بلکہ خواص نے لازم قرار دے لیا ہے ۱۲ منہ [4] مثلاً دوا یا سالن کے طور پر پکوڑے وغیرہ کا لفظ حدیث میں صاف مذکور نہیں ہے (باقی برصفحہ آئندہ)

اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ یُرِیْدُ الثُّوْمَ فَلَا یَغْشَانَا فِیْ مَسْجِدِنَا قُلْتُ مَا یَعْنِیْ بِهٖ قَالَ مَا اَرَاهُ یَعْنِیْ اِلَّا نِیْئَهٗ وَقَالَ مَخْلَدُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اِلَّا نَتْنَهٗ۔

بن ابی رباح نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اس درخت یعنی لہسن میں سے کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے عطاء نے کہا میں نے جابر سے پوچھا کچی لہسن مراد ہے یا پکی انہوں نے کہا میں سمجھتا ہوں کچی لہسن مراد ہے اور مخلد بن یزید نے ابن جریج سے یوں روایت کیا اس کی بدبو مراد ہے[1]

۸۱۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ غَزْوَةِ خَیْبَرَ مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ یَعْنِی الثُّوْمَ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر میں فرمایا جو شخص اس درخت یعنی لہسن میں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ پھٹکے۔

۸۱۲ - حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ زَعَمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَکَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْیَعْتَزِلْنَا اَوْ فَلْیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْیَقْعُدْ فِیْ بَیْتِهٖ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِقِدْرٍ فِیْهِ خَضِرَاتٌ مِّنْ بُقُوْلٍ

ہم سے سعید بن کثیر بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا عطا بن ابی رباح نے کہا کہ جابر بن عبداللہ انصاری کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اپنے گھر بیٹھا رہے (وہیں نماز پڑھ لے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس[2] ایک ہانڈی لائی گئی اس میں کئی قسم کی ہری ترکاریاں تھیں

(بقیہ صفحہ سابقہ) مگر امام بخاری نے اس کو دوسری حدیثوں سے نکالا ہے مطلب یہ ہے کہ غذا کے طور پر کھائے یا دوا کے طور پر ہر طرح کھا کر مسجد میں آنا منع ہے اور مولی کو بھی ان پر قیاس کیا ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] جابر کا مطلب یہ ہے کہ جب لہسن کھا کر منہ سے بدبو آرہی ہو تو مسجد میں نہ آئے کیونکہ اس کی بو سے فرشتوں اور نمازیوں کو ایذا ہوتی ہے اگر لہسن کو کوئی پکا کر اس کی بدبو مار کر کھا کر آئے تو وہ مکروہ نہ ہوگا ابن تین نے امام مالک سے نقل کیا اگر مولی میں سے بو پھوٹے تو وہ بھی لہسن کی طرح ہے مترجم جب مولانا فضل الرحمان صاحب مرادآبادی نوراللہ مرقدہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مسجد میں ٹھیرا تھا اتفاق سے میرے ساتھ جو صاحب تھے وہ بازار سے مولیاں خرید کر کے مسجد میں لائے مولانا مولیوں کو دیکھ کر بہت خفا ہوئے میں نے اپنے دل میں کہا کہ حدیث میں مولی کا ذکر نہیں ہے پھر فتح الباری میں امام مالک کا یہ قول مجھ کو ملا اور طبرانی کے معجم صغیر میں ایک حدیث ملی جس میں مولی کا بھی ذکر ہے لیکن اس کی سند میں یحییٰ بن راشد ضعیف ہے معلوم ہوا کہ مولانا مرحوم کی خفگی بجا تھی ۱۲ منہ [2] جب آپ مکہ سے مدینہ تشریف لائے تھے تو ابوایوب انصاری کے گھر میں اترے تھے ۱۲ منہ

فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرِّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي وَقَالَ أَحْمَدُ ابْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أُتِيَ بِبَدْرٍ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَأَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ۔

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مَا سَمِعْتَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثُّومِ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا وَلَا يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا۔

بَابُ ۵۵۱ وُضُوءِ الصِّبْيَانِ وَمَتَى يَجِبُ عَلَيْهِمُ الْغُسْلُ وَالطُّهُورُ وَحُضُورِهِمُ الْجَمَاعَةَ وَالْعِيدَيْنِ وَالْجَنَائِزَ وَصُفُوفِهِمْ

۸۱۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيَّ قَالَ

(پیاز یا گندنا تھی) آپ کو اس کی بو معلوم ہوئی پوچھا تو لوگوں نے کہہ دیا جو ترکاریاں اس میں تھیں آپ نے فرمایا فلاں صحابی کو دے دو[1] جو آپ کے ساتھ تھا جب وہ کھانا اس نے دیکھا تو اس نے بھی ناپسند کیا (کیونکہ آنحضرت صلی علیہ وسلم نے اس میں سے نہیں کھایا تھا) آپ نے فرمایا تو کھالے میں تو اُن سے کانا پھوسی کرتا ہوں جن سے تو نہیں کرتا[2] اور احمد بن صالح نے ابن وہب سے یوں نقل کیا آپ کے سامنے ایک بد لایا گیا ابن وہب نے کہا یعنی طباق (تھالہ) اس میں ہری ترکاریاں تھیں اور لیث اور ابو صفوان عبد اللہ بن سعید نے یونس سے ہانڈی کا قصہ نہیں بیان کیا امام بخاری نے (یا سعید یا ابن وہب نے) کہا میں نہیں جانتا یہ زہری کا کلام ہے یا حدیث میں داخل ہے۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث بن سعید نے انہوں نے عبد العزیز بن صہیب سے انہوں نے کہا ایک شخص[3] نے انس بن مالکؓ سے پوچھا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لہسن کے باب میں کیا سنا ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اس درخت یعنی لہسن میں سے کھائے وہ ہمارے نزدیک نہ آئے اور ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

باب لڑکوں کے وضو کرنے کا بیان[4] ۔ اور اس کا بیان کہ اُن پر نہانا اور پاک رہنا کب واجب ہوتا ہے اور جماعت اور عیدین اور جنازوں میں اُن کے آنے کا اور صفوں میں شریک ہونے کا۔

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے سلیمان شیبانی سے سُنا کہا میں نے

---

[1] کہتے ہیں وہ ابو ایوب انصاریؓ تھے جیسے صحیح مسلم کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے اس میں یہ ہے کہ اس کھانے میں لہسن تھی ابو ایوب نے پوچھا یا رسول اللہ کیا وہ حرام ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر مجھے اس سے نفرت ہے ۱۲ منہ [2] یعنی فرشتوں سے ۱۲ منہ [3] اس کا نام نہیں معلوم ہوا ۱۲ منہ [4] امام بخاری نے صاف یوں نہیں کہا کہ لڑکوں پر وضو واجب ہے یا نہیں کیونکہ صورت ثانی میں لڑکوں کی نماز بے وضو درست ہوتی اور صورت اولیٰ میں بڑکوں کو وضو اور نماز کی ترک پر عذاب لازم آتا، صرف اس قدر بیان کر دیا جتنا حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے، کہ لڑکے آنحضرتؐ کے زمانے میں نماز وغیرہ میں شریک ہوتے تھے اور یہ انکی کمال احتیاط ہے ۱۲

أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوا عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

۸۱۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ ثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

۸۱۶ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا يُخَفِّفُهُ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ جِدًّا ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَحَوَّلَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ فَأَتَاهُ الْمُنَادِي يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْنَا لِعَمْرٍو إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ

شعبی سے سنا کہا مجھ سے اس شخص (صحابی) نے خبر دی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اکیلی الگ تھلگ قبر پہ گیا تھا آپ نے امامت کی اور لوگوں نے صف باندھی سلیمان نے کہا میں نے شعبی سے پوچھا تم سے یہ کس نے بیان کیا انہوں نے کہا ابن عباس رضؓ نے۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے صفوان بن سلیم نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوسعید خدری رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہر جوان آدمی پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے [1]

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا مجھ سے کریب نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا میں ایک رات اپنی خالہ ام المومنین میمونہؓ کے پاس رہا پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (شروع رات میں) سو رہے جب رات کا ایک حصہ گزر گیا تو آپ کھڑے ہوئے اور ایک پرانی مشک سے جو لٹک رہی تھی ہلکا سا وضو کیا عمرو بن دینار کہتے تھے وہ بہت ہی ہلکا پھلکا وضو تھا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے میں نے بھی آپ ہی کا سا وضو کیا اور آپ کی بائیں طرف آن کر کھڑا ہو گیا آپ نے مجھ کو گھما کر اپنے داہنی طرف کر لیا [2] پھر جتنی اللہ کو منظور تھی اتنی نماز آپ نے پڑھی پھر لیٹ رہے سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے بعد اس کے مؤذن نماز کی خبر دینے کو آیا آپ اس کے ساتھ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا سفیان نے کہا ہم نے عمرو بن دینار سے کہا لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت

---

[1] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ لڑکے پر غسل واجب نہیں ہے جب تک جوان نہ ہو ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ ابن عباس نے وضو کیا اور نماز میں شریک ہوئے حالاں کہ اس وقت لڑکے نا بالغ تھے ۱۲ منہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ إِنَّ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا تھا عمرو نے کہا میں نے عبید بن عمیر سے سُنا وہ کہتے تھے پیغمبروں کا خواب وحی ہوتا ہے پھر عبید نے یہ آیت پڑھی انی اریٰ فی المنام انی اذبحک [1]

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ فَقَالَ قُومُوا فَلْأُصَلِّيَ بِكُمْ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْيَتِيمُ مَعِي وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے (ان کی ماں) اسحاق کی دادی ملیکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیافت کی کچھ کھانا آپ کے لیے پکا کر آپ نے اس میں سے کھایا پھر فرمایا چلو کھڑے ہو میں تم کو نماز پڑھاؤں میں کھڑا ہوا اور ایک بوریا ہمارے پاس تھا جو استعمال کرتے کرتے کالا پڑ گیا تھا اس کو کرپانی سے دھویا اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے میں اور میرے ساتھ ایک یتیم لڑکا بھی (ضمیر بن سعد) اور بڑھیا (ملیکہ ام سلیم) ہمارے پیچھے پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں [2]

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے کہا میں ایک مادہ گدھی پر سوار ہو کر آیا اُن دنوں میں جوانی کے قریب تھا (لیکن جوان نہ تھا) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منا میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے آپ کے سامنے دیوار (وغیرہ آڑ) نہ تھی تھوڑی صف کے تو میں سامنے سے گذر گیا پھر گدھی سے اترا اُس کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور میں صف میں شریک

[1] یہ آیت سورہ والصافات میں ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ سے کہا تھا بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں جیسے تجھ کو ذبح کر رہا ہوں۔ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ میرے ساتھ ایک یتیم لڑکا بھی کیونکہ اس نے نماز پڑھی صف میں شریک ہوا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دن کو نفل جماعت سے پڑھنا جائز ہے ۱۲ منہ

فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَىَّ اَحَدٌ۔

ہو گیا کسی نے مجھ پر اعتراض نہیں کیا۔[۱]

۸۱۹ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِشَاءِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ قَدْ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ يُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ يَوْمَئِذٍ يُّصَلِّيْ غَيْرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ ابن زبیر نے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک رات) عشا کی نماز میں دیر کی اور عیاش نے یوں کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے بیان کیا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے (ایک رات) عشا کی نماز میں دیر کی یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے آپ کو آواز دی عورتیں اور بچے تو سو گئے حضرت عائشہؓ نے کہا پھر باہر برآمد ہوئے اور فرمایا دیکھو ساری زمین میں (اس وقت) سوا تمہارے کوئی اس نماز کا پڑھنے والا نہیں اور اس وقت یہی حال تھا کہ مدینہ کے سوا اور کہیں کے لوگ نماز نہیں پڑھتے تھے۔[۲]

۸۲۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَّ الْخُرُوْجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِيْ مِنْهُ مَا شَهِدْتُّهُ يَعْنِيْ مِنْ صِغَرِهٖ اَتَى الْعَلَمَ الَّذِيْ عِنْدَ دَارِ كَثِيْرِ بْنِ الصَّلْتِ ثُمَّ خَطَبَ

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عابس نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے سنا ان سے ایک شخص[۳] نے کہا کیا تم نے (عورتوں کا) نکلنا عید کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ دیکھا ہے انہوں نے کہا ہاں دیکھا ہے اگر میں آپ کا رشتہ دار عزیز نہ ہوتا تو کبھی نہ دیکھتا (یعنی میری کم سنی اور قرابت کی وجہ سے آنحضرتؐ مجھ کو اپنے ساتھ رکھتے تھے آپ پہلے اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے گھر پر تھا

[۱] اس حدیث سے بھی باب کا مطلب ثابت ہوا ابن عباس اس وقت نابالغ لڑکے تھے اس کا صف میں شریک ہونا اور وضو کر کے نماز پڑھنا کیونکہ بغیر وضو کے تو نماز ہوتی ہی نہیں ۱۲ منہ [۲] کیونکہ اُس وقت مدینہ کے سوا اور کہیں اسلام نہ تھا امام بخاری نے اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکالا کہ لڑکے اور عورتیں نماز کے لیے مسجد میں آئے ہوں گے جب تو حضرت عمرؓ نے یہ عرض کیا کہ عورتیں اور بچے سو گئے اور یہ احتمال کہ عورتیں اور بچے اپنے گھروں میں سو گئے ہوں بعید ہے ۱۲ منہ [۳] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [۴] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ ابن عباس رضؓ بچے کم سن تھے اور عید کے لیے جاتے ۱۲ منہ

ثُمَّ اَتَی النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَکَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ اَنْ یَّتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُهْوِیْ بِیَدِهَا اِلٰی حَلْقِهَا تُلْقِیْ فِیْ ثَوْبِ بِلَالٍ ثُمَّ اَتٰی هُوَ وَبِلَالٌ الْبَیْتَ۔

وہاں خطبہ سنایا پھر عورتوں پاس تشریف لائے ان کو وعظ سنائی نصیحت کی خیرات کرنے کا حکم دیا کوئی عورت تو اپنے ہاتھ کو جھکا کر چھلے یا انگوٹھیاں بلال رضؓ کے کپڑوں میں ڈالنے لگی پھر آپ بلال سمیت گھر میں (لوٹ کر) آئے

بَابٌ ۵۵۲ خُرُوْجِ النِّسَآءِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِاللَّیْلِ وَالْغَلَسِ

باب عورتوں کا رات اور اندھیرے میں مسجدوں کو جانا

۸۲۱ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ حَتّٰی نَادَاهُ عُمَرُ نَامَ النِّسَآءُ وَالصِّبْیَانُ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا یَنْتَظِرُهَا اَحَدٌ غَیْرُکُمْ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا یُصَلّٰی یَوْمَئِذٍ اِلَّا بِالْمَدِیْنَةِ وَکَانُوْا یُصَلُّوْنَ الْعَتَمَةَ فِیْمَا بَیْنَ اَنْ یَّغِیْبَ الشَّفَقُ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ الْاَوَّلِ۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک رات) عشا کی نماز میں دیر کی یہاں تک حضرت عمر رضؓ نے آپ کو آواز دی عورتیں اور بچے سو گئے اس وقت آپ (حجرے سے) برآمد ہوئے اور فرمایا دیکھو ساری زمین میں (اس وقت) تمہارے سوا کوئی اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا ہے اور ان دنوں مدینہ کے سوا اور کہیں نماز ہی نہیں ہوتی تھی اور لوگ عشا کی نماز شفق ڈوبنے کے بعد سے رات کی پہلی تہائی گزرنے تک پڑھا کرتے تھے[1]

۸۲۲ ۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَاْذَنَکُمْ نِسَآءُکُمْ بِاللَّیْلِ اِلَی

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے حنظلہ بن ابی سفیان سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر رضؓ سے انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب تمہاری عورتیں رات کو مسجد میں جانے کی اجازت

---

[1] ترجمہ باب اس فقرے سے نکلتا ہے کہ عورتیں اور بچے سو گئے کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتیں بھی رات کو عشا کی نماز کے لیے مسجد میں آیا کرتیں اس کے بعد جو حدیث امام بخاری نے بیان کی اس سے بھی یہی نکلتا ہے کہ رات کو عورت مسجد میں جا سکتی ہے اور جماعت میں شریک ہو سکتی ہے دوسری حدیث میں جو ہے کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں میں جانے سے نہ روکو یہ حدیثیں اس کو خاص کرتی ہیں یعنی رات کو روکنا منع ہے) اب عورتوں کا جماعت میں آنا مستحب ہے یا مباح اس میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا جوان کو مباح ہے اور بڑھیوں کو مستحب حدیث سے یہی نکلا کہ عورتیں ضرورت کے لیے باہر نکل سکتی ہیں امام ابو حنیفہ رحؒ نے کہا میں عورتوں کا جمعہ میں جانا مکروہ جانتا ہوں اور بڑھیا عشا اور فجر کی جماعت میں آسکتی ہے اور نمازوں میں نہ آئے اور ابو یوسف نے کہا بڑھیا ہر ایک نماز کے لیے آسکتی ہے اور جوان کا آنا مکروہ ہے ۱۲ قسطلانی

الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مانگیں تو ان کو اجازت دو عبید اللہ کے ساتھ اس حدیث کو شعبہ نے بھی اعمش سے روایت کیا انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عثمان بن عمر نے انہوں نے کہا ہم سے یونس بن یزید نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے ہند بنت حارث نے بیان کیا کہ ام المومنین ام سلمہؓ نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی تھیں ان کو خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتیں (جماعت میں شریک ہوتیں) جب فرض نماز پڑھ کر سلام پھیرتیں تو (اسی وقت) کھڑے ہو کر چل دیتیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مرد جو آپ کے پیچھے نماز میں ہوتے وہ ٹھیرے رہتے جب تک اللہ کو منظور ہوتا پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوتے وہ بھی کھڑے ہوتے[1]

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے دوسری سند اور ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ لیتے پھر عورتیں چادریں لپیٹے (اپنے گھروں کو) لوٹتیں اندھیرے سے ان کی پہچان نہ ہو سکتی[2]

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ

ہم سے محمد بن مسکین نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن بکر نے کہا ہم کو امام اوزاعی نے خبر دی کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ انصاری سے انہوں نے

---

[1] اس حدیث کا مضمون اوپر بھی بار گذر چکا ہے یہاں باب کا مطلب اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتیں جماعت میں حاضر ہوتیں ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا کہ عورتیں اندھیرے میں نکل سکتی ہیں اور جماعت میں شریک ہو سکتی ہیں ۱۲ منہ

أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَقُومُ إِلَى الصَّلوٰةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلوٰتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ ۔

اپنے باپ ابوقتادہؓ (صحابی) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہوں اور میری نیت یہ ہوتی ہے کہ لمبی نماز پڑھوں گا پھر میں بچے کا رونا سنتا ہوں تو نماز مختصر کر دیتا ہوں مجھے اس کی ماں کو تکلیف دینا برا معلوم ہوتا ہے[۱]۔

۸۲۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ أَوَ مُنِعْنَ قَالَتْ نَعَمْ ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمن سے انہوں حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان عورتوں کے کرتوتوں کو دیکھتے جو انہوں نے بعد کو نکالے[۲]۔ تو ضرور اُن کو مسجد میں جانے سے منع کر دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کی گئی تھیں یحییٰ نے کہا میں نے عمرہ سے پوچھا کیا بنی اسرائیل کی عورتیں منع کی گئی تھیں انہوں نے کہا ہاں[۳]۔

بَابٌ ۵۵۳ صَلوٰةِ النِّسَاءِ خَلْفَ الرِّجَالِ ۔

باب عورتوں کا مردوں کے پیچھے نماز پڑھنا

۸۲۷ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ہند بنت حارث سے ام المومنین ام سلمہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سلام پھیرتے تو آپ کے

---

[۱] اس حدیث سے بھی یہ نکلا کہ عورتیں مسجد میں شریک جماعت ہو سکتی ہیں ۱۲ منہ [۲] کہ خوشبو لگا کر زیب و زینت زیور سے آراستہ ہو کر نکلتی ہیں ۱۲ منہ [۳] حافظ نے کہا اس سے یہ نہیں نکلتا کہ ہمارے زمانہ میں عورتوں کو مسجد میں جانا منع ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ یہ زمانہ پایا نہ منع کیا اور شریعت کے احکام کسی کے قیاس اور رائے سے بدل نہیں سکتے یہ ام المومنین کی رائے تھی کہ اگر آنحضرتؐ یہ زمانہ پاتے تو ایسا کرتے اور شاید ان کے نزدیک عورتوں کا مسجد میں جانا منع ہو گا اس لیے بہتر یہ ہے کہ فساد اور فتنے کا خیال رکھا جائے اور اس سے پرہیز کیا جائے کیونکہ آنحضرتؐ نے بھی خوشبو لگا کر اور زینت کر کے عورتوں کو نکلنے سے منع کیا اسی طرح رات کی قید لگائی اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جب یہ حدیث بیان کی کہ اللہ کی لونڈیوں کو اللہ کی مسجدوں میں جانے سے مت روکو تو ان کے بیٹے واقد یا بلالؓ نے کہا ہم تو روکیں گے عبداللہ نے ان کو ایک گھونسہ لگایا اور سخت سست کہا ایک روایت میں یوں ہے کہ مرنے تک اُن سے بات نہ کی اور یہ بھی سزا ہے اس نالائق کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سن کر سر نہ جھکائے اور آداب کے ساتھ تسلیم نہ کرے وکیع نے کہا کہ اشعار یعنی قربانی کے اونٹ کا کوہان چیر کر خون نکال دینا سنت ہے ایک شخص بولا ابوحنیفہ تو اس کو مثلہ کہتے ہیں وکیع نے کہا تو اس لائق ہے کہ قید رہے جب تک توبہ نہ کرے میں تو آنحضرتؐ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو ابوحنیفہ کا قول لاتا ہے اس روایت سے مقلدین بے انصاف کو سبق لینا چاہیے اگر حضرت عمر فاروقؓ زندہ ہوتے اور ان کے سامنے کوئی حدیث کے خلاف کسی مجتہد کا قول لاتا تو گردن مارنے کا حکم دیتے ارے لوگو ہائے خرابی یہ ایمان ہے یا کفر کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ سن کر پھر دوسروں کی رائے اور قیاس کو اس کے خلاف منظور کرتے باقی بر صفحہ آئندہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِيْنَ يَقْضِيْ تَسْلِيْمَهُ وَيَمْكُثُ هُوَ فِيْ مَقَامِهِ يَسِيْرًا قَبْلَ أَنْ يَّقُوْمَ قَالَ نَرٰى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ لِكَيْ تَنْصَرِفَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُّدْرِكَهُنَّ مِنَ الرِّجَالِ۔

سلام پھیرتے ہی عورتیں (جانے کے لیے) کھڑی ہو جاتیں اور آپ تھوڑی دیر ٹھیرے رہتے کھڑے نہ ہوتے ابن شہاب نے کہا ہم یہ سمجھتے ہیں آگے اللہ جانے یہ آپ اس لیے کرتے کہ عورتیں اس سے پہلے نکل جائیں کہ مرد راہ میں ان کو پالیں۔

۸۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ فَقُمْتُ وَيَتِيْمٌ خَلْفَهُ وَأُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا۔

ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیم (میری ماں) کے گھر میں نماز پڑھی میں اور یتیم مل کر آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور ام سلیم ہمارے پیچھے۔

بَابُ ۵۵۴ سُرْعَةِ انْصِرَافِ النِّسَاءِ مِنَ الصُّبْحِ وَقِلَّةِ مَقَامِهِنَّ فِي الْمَسْجِدِ۔

باب صبح کی نماز پڑھ کر عورتوں کو جلدی سے چلا جانا اور مسجد میں کم ٹھیرنا۔

۸۲۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَيَنْصَرِفُ نِسَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ أَوْ لَا يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن منصور نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھا کرتے پھر مسلمان عورتیں لوٹ کر گھر کو جاتیں اندھیرے سے ان کی پہچان نہ ہوتی یا وہ ایک دوسری کو نہ پہچان سکتیں۔

بَابُ ۵۵۵ اسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِالْخُرُوْجِ إِلَى الْمَسْجِدِ۔

باب عورت مسجد جانے کے لیے اپنے خاوند سے اجازت لے۔

۸۳۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم میں سے جب کسی کی جورو

(بقیہ صفحہ سابقہ) ہو تم جانو اپنے پیغمبر کو قیامت کے دن جو جواب دینا ہو وہ دے لینا وما علینا الا البلاغ ۱۲ منہ

فَلَا یَمْنَعْهَا۔

(مسجد میں جانے یا اور کسی کام کے لیے) نکلنے کی اجازت چاہے تو اس کو نہ روکے [1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

کتاب جمعہ کے بیان میں

بَابُ ۵۵۶ فَرْضِ الْجُمُعَةِ

باب جمعہ کی نماز فرض ہے [2]

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاسْعَوْا فَامْضُوْا۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ جمعہ میں) فرمایا جب جمعہ کے دن کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد کے لیے چل کھڑے ہو اور بیچ کھوچ چھوڑ دو تمہارے حق میں یہ بہتر ہے اگر تم سمجھو فاسعوا کے معنے چل کھڑے ہو [3]

۸۳۱ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْاَعْرَجَ مَوْلٰى رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهٗ فَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ الْيَهُوْدُ غَدًا وَّالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا ان سے عبدالرحمن بن ہرمز اعرج نے جو ربیعہ بن حارث کے غلام تھے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہم سب امتوں کے بعد دنیا میں آئے لیکن قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے [4] صرف اتنی بات ہے کہ یہود اور نصاریٰ کو ہم سے پہلے اللہ کی کتاب ملی پھر یہی جمعہ کا دن ان کے لیے بھی (عبادت کے واسطے) مقرر ہوا تھا لیکن انہوں نے اس میں گول مال کیا اور ہم کو اللہ نے یہ دن بتلا دیا سب لوگ ہمارے پیچھے ہو گئے یہود یوں کا دن کل اور نصاریٰ کا پرسوں [5]

---

[1] اجازت دے کس لیے کہ جورو کوئی ہماری لونڈی نہیں ہے بلکہ ہماری طرح وہ بھی آزاد ہے صرف معاہدہ نکاح کی وجہ سے وہ ہمارے ماتحت ہے شریعت محمدی میں عورت اور مرد کے حقوق برابر تسلیم کیے گئے اب اگر اس زمانہ کے مسلمان اپنی شریعت کی برخلاف عورتوں کو قیدی اور لونڈی بنا کر رکھیں تو اس کا الزام اُن پر ہے نہ شریعت محمدی پر اور جن پادریوں نے شریعت محمدی کو بدنام کیا ہے کہ اس شریعت میں عورتوں کو مطلق آزادی نہیں یہ اُن کی نادانی ہے ۱۲ منہ [2] یعنے فرض عین ہے ابن منذر نے اس پر اجماع نقل کیا ہے ۱۲ منہ [3] یہ نہیں کہ دوڑو کیونکہ نماز کے لیے دوڑنا منع ہے جیسے اوپر گزر چکا آیت سے یہ نکلا کہ جب جمعہ کی اذان ہو تو نماز کے لیے اُٹھ کھڑے ہونا اور چلنا فرض ہے تو جمعہ کی نماز بھی فرض ہوگی ۱۲ منہ [4] حساب کتاب میں اور بہشت کے اندر جانے میں ۱۲ منہ [5] ہوا یہ تھا کہ حضرت موسےٰ نے یہود کو جمعہ کے دن عبادت کے لیے حکم کیا انہوں نے کہا نہیں (باقی برصفحہ آیندہ)

بَابٌ ۵۷ فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهَلْ عَلَى الصَّبِيِّ شُهُوْدُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَوْ عَلَى النِّسَاءِ ۔

باب جمعہ کے دن نہانے کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ بچوں اور عورتوں پر جمعہ کی نماز کے لیے آنا فرض ہے یا نہیں۔

۸۳۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی جمعہ کی نماز کے لیے آنا چاہے تو غسل کرے[1]

۸۳۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَيْنَا هُوَ قَائِمٌ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ عُمَرُ أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ قَالَ إِنِّي شُغِلْتُ فَلَمْ أَنْقَلِبْ إِلَى أَهْلِي حَتّٰى سَمِعْتُ التَّأْذِيْنَ فَلَمْ أَزِدْ أَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ وَالْوُضُوْءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماءؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک صاحب اگلے مہاجرین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے (حضرت عثمانؓ) آئے حضرت عمرؓ نے (عین خطبہ میں) ان کو پکارا بھلا یہ کون سا وقت ہے آنے کا انہوں نے کہا مجھے کچھ کام لگ گیا تھا میں گھر میں بھی نہیں گیا اذان سنتے ہی میں نے وضو کیا (اور چلا آیا) حضرت عمرؓ نے کہا اچھا یہ کہتے تو آپ نے صرف وضو ہی پر قناعت کی حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن) غسل کا حکم دیتے تھے۔

۸۳۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے عطاء

(بقیہ صفحہ سابقہ) ہفتہ کا دن بہتر ہے حضرت موسیٰ بحکم الٰہی خاموش رہے اور نصاریٰ نے یہود کی ضد سے اتوار کا دن مقرر کر لیا مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے وہی جمعہ کا دن جتلایا اور انہوں نے قبول کیا تو مسلمان پہلے رہے یہود ایک دن پیچھے اور نصاریٰ دو دن پیچھے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] جمعہ کے دن غسل کرنا بہ شرطیکہ کوئی عذر نہ ہو اہل حدیث اور علماء ظاہر کے نزدیک واجب ہے اور ہمارے امام احمد بن حنبل سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے اور حنفیہ اور شافعیہ کے نزدیک سنت ہے اور امام احمد کا بھی مشہور قول یہی ہے اور امام بخاری نے آگے کی حدیث سے اس کا سنت ہونا ثابت کیا کیونکہ حضرت عمرؓ نے اس شخص کو یعنی عثمان کو یہ حکم نہیں دیا کہ لوٹ جائیں اور غسل کریں اگر واجب ہوتا تو ضرور یہ حکم دیتے اہل حدیث کہتے ہیں کہ شاید حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو کوئی عذر ہو گا ۱۲ منہ

ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

بن یسار سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن کا غسل ہر جوان مرد پر واجب ہے۔

بَابٌ ۵۵۸ الطِّيْبُ لِلْجُمُعَةِ

باب جمعہ کے دن نماز کے لیے خوشبو لگانا

۸۳۵ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ اَخْبَرَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَّاَنْ يَّسْتَنَّ وَاَنْ يَّمَسَّ طِيْبًا اِنْ وَّجَدَ قَالَ عَمْرٌو اَمَّا الْغُسْلُ فَاَشْهَدُ اَنَّهٗ وَاجِبٌ وَّاَمَّا الْاِسْتِنَانُ وَالطِّيْبُ فَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَوَاجِبٌ هُوَ اَمْ لَا وَلٰكِنْ هٰكَذَا فِي الْحَدِيْثِ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ هُوَ اَخُوْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَلَمْ يُسَمَّ اَبُوْبَكْرٍ هٰذَا رَوٰى عَنْهُ بُكَيْرُ بْنُ الْاَشَجِّ وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ هِلَالٍ وَّعِدَّةٌ وَّكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ يُكْنٰى بِاَبِيْ بَكْرٍ وَّاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ۔

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم کو حرمی بن عمارہ نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے بیان کیا انہوں نے ابوبکر بن منکدر سے انہوں نے کہا مجھ سے عمرو بن سلیم انصاری نے بیان کیا انہوں نے کہا میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ پر گواہی دیتا ہوں انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں آپ نے فرمایا جمعہ کے دن ہر جوان شخص پر غسل کرنا واجب ہے اور مسواک کرنا اور اگر میسر ہو تو خوشبو بھی لگانا[1] عمرو بن سلیم نے کہا غسل کے لیے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ واجب ہے لیکن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا تو اللہ کو معلوم ہے وہ واجب ہے یا نہیں لیکن حدیث میں تو یوں ہی آیا ہے[2] امام بخاری نے کہا ابوبکر بن منکدر محمد بن منکدر کے بھائی ہیں اور ان کا نام معلوم نہیں کیا تھا ان سے بکیر بن اشج اور سعید بن ابی ہلال اور بہت لوگوں نے روایت کی ہے اور محمد بن منکدر ان کے بھائی کی کنیت ابوبکر اور ابوعبداللہ بھی تھی۔

بَابٌ ۵۵۹ فَضْلُ الْجُمُعَةِ۔

باب جمعہ کی نماز کو جانے کی فضیلت

۸۳۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سمی سے جو ابوبکر بن عبدالرحمن کے غلام تھے انہوں نے ابوصالح سمان سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جمعہ کے دن (جماع کرکے) جنابت کا غسل کرے[3] پھر نماز کے لیے چلے تو گویا اس نے ایک اونٹ کی

---

[1] اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ وجوب سے وجوب شرعی مراد نہیں ہے کیونکہ جمعہ کے دن مسواک کرنا خوشبو لگانا بالاتفاق واجب نہیں ہے بعضوں نے یہ کہا ہے کہ خوشبو لگانا غسل کے بدل کافی ہے کیونکہ مقصود لطافت ہے ۱۲ منہ [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تینوں چیزوں کو واجب فرمایا حافظ نے کہا ان تینوں کے ساتھ ایک اور امر بھی ہے یعنی عمدہ کپڑے پہننا ۱۲ منہ [3] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو کوئی جمعہ کے دن جنابت کا سا غسل کرے ۱۲ منہ

قَرَّبَ بَدَنَةً وَّمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَّمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَّمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ۔

قربانی کی اور جو (اس کے بعد) دوسری گھڑی میں چلے اس نے گویا ایک گائے قربانی کی اور جو تیسری گھڑی میں چلے اس نے گویا ایک سینگوں والا مینڈھا قربانی کیا اور جو کوئی چوتھی گھڑی میں چلے اس نے گویا ایک مرغی قربانی کی اور جو کوئی پانچویں گھڑی میں چلے اس نے گویا انڈا اللہ کی راہ میں دیا پھر جب امام خطبہ کے لیے نکلتا ہے تو یہ حاضری لکھنے والے فرشتے بھی مسجد میں آجاتے ہیں خطبہ سنتے ہیں[1]

بَابٌ ۵۶

باب۔

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى هُوَ ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِمَ تَحْتَبِسُوْنَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا هُوَ اِلَّا سَمِعْتُ النِّدَاءَ تَوَضَّاْتُ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاحَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن نے یحییٰ ابن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ حضرت عمرؓ جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک صاحب آئے (حضرت عثمانؓ) حضرت عمرؓ نے کہا تم لوگ نماز سے کیوں رک جاتے ہو (اول وقت کیوں نہیں آتے) انہوں نے کہا میں نے تو کچھ دیر نہیں کی اذان سنتے ہی البتہ وضو تو کیا ہے اور آگیا حضرت عمرؓ نے کہا (یہ لو اور سہی) کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ نہیں سنا آپ فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے جمعہ کی نماز کے لیے آنا چاہے تو غسل کرلے[2]

بَابُ ۵۷ الدُّهْنِ لِلْجُمُعَةِ

باب جمعہ کی نماز کے لیے بالوں میں تیل ڈالنا

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنِ ابْنِ وَدِيْعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے مجھ کو میرے باپ ابوسعید مقبری) نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ودیعہ سے انہوں نے سلمان فارسی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

---

[1] اور دفتر بند کر دیا جاتا ہے ابونعیم کی روایت میں ہے کہ جمعہ کے دن اللہ فرشتے بھیجتا ہے ان کو نور کی کتابیں نور کی قلم دے کر معلوم ہوا کہ یہ فرشتے نگہبان فرشتوں کے علاوہ ہیں ۱۲ منہ

[2] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ ایسے جلیل الشان صحابی پر خفا ہوئے اگر جمعہ کی نماز فضیلت والی نہ ہوتی تو خفگی کی کیا ضرورت تھی پس جمعہ کی نماز کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہی ترجمہ باب ہے بعضوں نے کہا اور نمازوں کے لیے قرآن شریف میں یہ حکم ہوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوہکم الآیہ یعنی وضو کرلو اور جمعہ کی نماز کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کرنے کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز کا درجہ اور نمازوں سے بڑھ کر ہے اور دوسری نمازوں پر اس کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ

لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ اَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَمَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى۔

وسلم نے فرمایا جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک صفائی کر سکتا ہے صفائی کرے[1] اور اپنے تیل میں سے تیل لگائے یا اپنے گھر (والوں) کی خوشبو میں سے لگائے[2] پھر (نماز کے لیے) نکلے (مسجد میں آئے) تو دو کے بیچ میں نہ گھسے[3] پھر جتنی نماز اس کی تقدیر میں ہے وہ پڑھے (یعنی سنت نفل) اور جب امام خطبہ پڑھتا ہو اس وقت خاموش رہے تو اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے گناہ اس کے بخش دیے جائیں گے[4]

۸۳۹ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ طَاؤُسٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ ذَكَرُوْا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوْا رُءُوْسَكُمْ وَاِنْ لَمْ تَكُوْنُوْا جُنُبًا وَاَصِيْبُوْا مِنَ الطِّيْبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ وَاَمَّا الطِّيْبُ فَلَا اَدْرِيْ۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہ طاؤس بن کیسان نے ابن عباس رضؓ سے پوچھا لوگ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سر دھوؤ اگرچہ تم کو نہانے کی حاجت نہ ہو اور خوشبو لگاؤ ابن عباس رضؓ نے کہا غسل کا حکم تو (صحیح ہے) بے شک (آنحضرتؐ نے دیا ہے) خوشبو کا حال مجھ کو معلوم نہیں۔

۸۴۰ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَيَمَسُّ طِيْبًا اَوْ دُهْنًا اِنْ كَانَ عِنْدَ اَهْلِهِ فَقَالَ لَا اَعْلَمُهُ۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ابن جریج نے ان کو خبر دی کہا مجھ کو ابراہیم بن میسرہ نے خبر دی انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا جمعہ کے غسل کے باب میں بیان کیا طاؤس نے کہا میں نے ابن عباس رضؓ سے پوچھا اگر اس کے گھر والوں کے پاس تیل یا خوش بو ہو تو بھی لگائے انہوں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں[5]

بَابٌ ۵۶۲ يَلْبَسُ اَحْسَنَ مَا يَجِدُ

باب جمعہ کے دن عمدہ سے عمدہ کپڑا پہنے جو اس کو مل سکے[6]

---

[1] میل کچیل صاف کرے یا مونچھیں اور ناخن کترائے زیر ناف کے بال مونڈھے یا اچھے صاف ستھرے کپڑے پہنے ۱۲ منہ [2] ابو داؤد کی روایت میں یوں ہی ہے کہ اپنی جورو کی خوش بو ہی میں سے لگائے اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورتوں کو گھر میں خوش بو جیسے عطر عود وغیرہ رکھنا مزدہ ہے ۱۲ منہ [3] یعنی دو شخص ملے بیٹھے ہوں تو خواہ مخواہ ان کے بیچ میں گھس کر ان کو الگ الگ نہ کرے لوگوں کی گردنیں نہ پھاندے بلکہ جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائے ۱۲ منہ [4] قسطلانی نے کہا صغیرہ گناہ مراد ہیں جیسے ابن ماجہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ [5] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیل اور خوشبو لگانے کا حکم دیا ہے یا نہیں دیا تیل اور خوشبو لگانا جمعہ کے دن مستحب ہے یا نہیں ۱۲ منہ [6] یعنی وہی کپڑا جس کا پہننا شرع کی رو سے منع نہیں ۱۲ منہ

۸۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهٖ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوُفُوْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَاَعْطٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَخًا لَّهٗ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے (بازار میں) مسجد کے دروازے کے پاس ایک ریشمی جوڑا بکتا دیکھا[1] تو کہنے لگے یا رسول اللہ کاش آپ اس کو مول لے لیں اور جمعہ کے دن اور جب دوسری قوموں کے قاصد آپکے پاس آتے ہیں پہنا کریں[2]۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر (چند روز کے بعد ایسا ہوا کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اُسی قسم کے (ریشمی) کئی جوڑے آئے آپ نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت عمرؓ کو بھی دیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ جوڑا مجھ کو پہناتے ہیں اور (پہلے) آپ ہی نے عطارد کے جوڑے کے باب میں ایسا فرمایا تھا[3] آپ نے فرمایا میں نے اس لیے تجھے نہیں دیا کہ تو خود پہنے[4] آخر حضرت عمر نے وہ جوڑا اپنے ایک مشرک بھائی کو پہنا دیا جو مکہ میں رہتا تھا۔

بَابُ ۵۶۳ السِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

باب جمعہ کے دن مسواک کرنا

وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنُّ۔

اور ابوسعید خدری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کیا ہے کہ مسواک کرے[5]

۸۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ اَوْ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى النَّاسِ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت کی یا لوگوں کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو یہ حکم دیتا کہ ہر نماز پر مسواک کیا کریں[6]

---

[1] ایک شخص عطارد نامی اس کو بیچ رہا تھا ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیوں کہ حضرت عمرؓ نے جمعہ کے دن عمدہ کپڑے پہننے کی رائے دی اور آنحضرت صلعم نے جو خاص اس جوڑے کا پہننا منظور نہ فرمایا وہ اس وجہ سے تھا کہ وہ جوڑا ریشمی تھا اور مرد کو خالص ریشمی کپڑا پہننا درست نہیں ۱۲ منہ [3] کہ اس کو وہی پہنے گا جو آخرت میں بے نصیب ہے ۱۲ منہ [4] بلکہ اپنی عورت کو پہنائے یا اس کو بیچ کر کام میں لائے ۱۲ منہ [5] یہ اس حدیث کا ایک ٹکڑا ہے جو باب الطیب للجمعۃ میں گذر چکی ۱۲ منہ [6] اس عام حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جمعہ کی نماز کے لیے بھی مسواک کرنا چاہیے کیونکہ وہ بھی نماز ہے بلکہ اور نمازوں سے درجہ میں زیادہ ہے کہ اس کے لیے غسل کرنے کا حکم ہے جب سارا بدن صاف پاک کرنے کا حکم ہوا تو منہ کو ضرور پاک کرنا چاہیے ۱۲ منہ

۸۴۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ۔

ہم سے ابو معمر (عبداللہ) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے شعیب بن حجاب نے کہا ہم سے انس بن مالک نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے مسواک کے باب میں تم سے بہت کچھ کہا [1]

۸۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ وَّحُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے منصور بن معتمر اور حصین بن عبدالرحمٰن سے ان دونوں نے ابو وائل (شقیق بن سلمہ) سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو (تہجد کے لیے) اٹھتے تو اپنے منہ کو مسواک سے رگڑتے [2]

بَابٌ ۵۶۴ مَنْ تَسَوَّكَ بِسِوَاكِ غَيْرِهٖ۔

باب جو شخص دوسرے کی مسواک استعمال کرے

۸۴۵- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّمَعَهٗ سِوَاكٌ يَّسْتَنُّ بِهٖ فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ اَعْطِنِيْ هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَاَعْطَانِيْهِ فَقَصَمْتُهٗ ثُمَّ مَضَغْتُهٗ فَاَعْطَيْتُهٗ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰى صَدْرِيْ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے کہا ہشام بن عروہ نے بیان کیا مجھ کو میرے باپ عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر (حضرت عائشہؓ کے بھائی حجرے میں) آئے ان کے پاس ایک مسواک تھی جس کو وہ کیا کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیماری کی حالت میں) اس کو دیکھا [3] میں نے کہا عبدالرحمٰن یہ مسواک مجھ کو دے دے انہوں نے دے دی میں نے اس کو توڑ ڈالا پھر دانتوں سے چبا کر نرم کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی آپ نے اس کو استعمال کیا اور آپ میرے سینے پر ٹیکا دیے ہوئے تھے۔ [4]

---

[1] اس سے باب کا ترجمہ یوں نکلتا ہے کہ مسواک کی تاکید آپ نے ہر نماز کے لیے فرمائی تو جمعہ کی نماز کے لیے بھی اس کی تاکید ہوگی جمعہ میں تو اور نمازوں سے زیادہ مجمع ہوتا ہے تو منہ کا صاف پاک رکھنا اس دن اور زیادہ ضرور ہوگا تاکہ اس کی بدبو سے دوسرے مسلمانوں کو ایذا نہ ہو ۱۲ منہ [2] اور جب تہجد کے لیے مسواک کرنا ثابت ہوا تو جمعہ کے لیے بطریق اولیٰ مسواک مشروع ہوگی ۱۲ منہ [3] حضرت عائشہؓ آپ کے دیکھنے سے تاڑ گئیں کہ آپ مسواک کو استعمال کرنا چاہتے ہیں حدیث سے یہ نکلا کہ ایک آدمی دوسرے کی مسواک استعمال کر سکتا ہے ۱۲ منہ [4] یعنی اتنی لکڑی نکال ڈالی جو عبدالرحمٰن اپنے منہ سے لگایا کرتے ۱۲ منہ

بَابٌ ۵۶۵ مَا يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۸۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمٓ تَنْزِيْلُ وَهَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ۔

باب جمعہ کے دن صبح کی نماز میں کون سی سورت پڑھے؟

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز میں سورہ الم سجدہ اور ہل اتی الانسان پڑھا کرتے تھے[1]

بَابٌ ۵۶۶ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرٰى وَالْمُدُنِ۔

۸۴۷ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثٰى مِنَ الْبَحْرَيْنِ

۸۴۸ - حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَزَادَ اللَّيْثُ قَالَ يُوْنُسُ كَتَبَ رُزَيْقُ

باب گاؤں اور شہر دونوں جگہ جمعہ درست ہے۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعامر عقدی نے کہا ہم سے ابراہیم بن طہمان نے انہوں نے ابوجمرہ نصر بن عبدالرحمٰن ضبعی سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے بعد پہلا جمعہ جو ہوا وہ عبدالقیس کی مسجد میں جو بحرین کے ملک میں جواثی میں تھی[2]

مجھ سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم میں ہر شخص نگہبان ہے[4] لیث بن سعد نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا

---

[1] طبرانی کی روایت میں ہے کہ آپ ہمیشہ ایسا کرتے ان سورتوں میں انسان کی پیدائش اور قیامت وغیرہ کا ذکر ہے اور یہ جمعہ کے دن ہوئی اور ہوگی اس حدیث سے مالکیہ کا رد ہوا جو نماز میں سجدہ والی سورت پڑھنا مکروہ جانتے ہیں ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے ظہر کی نماز میں بھی سجدہ کی سورت پڑھی اور سجدہ کیا ۱۲ منہ [2] اس سے امام بخاری نے ان لوگوں کا رد کیا جو جمعہ کے لیے شہر کی شرط کرتے ہیں اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ جمعہ کی شرطیں جو حنفیوں نے لگائی ہیں وہ سب بے دلیل ہیں اور جمعہ دوسری نمازوں کی طرح ہے صرف جماعت میں شرط ہے یعنی امام کے سوا ایک آدمی اور ہونا اور نماز سے پہلے دو خطبے پڑھنا سنت ہے باقی کوئی شرط نہیں ہے دار الحرب اور کافروں کے ملک میں بھی جمعہ درست ہے اسی طرح گھر میں بھی ۱۲ منہ [3] جواثی ایک گاؤں یا گڈھی کا نام ہے حنفی کہتے ہیں جواثی شہر تھا ان کا جواب یہ ہے کہ خود حدیث میں گذر چکا ہے کہ جواثی ایک گاؤں تھا حافظ نے کہا ممکن ہے کہ بعد میں اس کی آبادی بڑھ گئی ہو اور شہر ہو گیا ہو ۱۲ [4] یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ صرف بادشاہ ہی حاکم ہے اسی کی یہ رعیت ہے نہیں ہر شخص کی حکومت ہے اپنے گھر والوں پر (باقی بر صفحہ آئندہ)

اِبْنُ حُكَيْمٍ اِلَى ابْنِ شِهَابٍ وَّاَنَا مَعَهٗ يَوْمَئِذٍ بِوَادِ الْقُرٰى هَلْ تَرٰى اَنْ اُجَمِّعَ وَرُزَيْقٌ عَامِلٌ عَلٰى اَرْضٍ يَّعْمَلُهَا وَفِيْهَا جَمَاعَةٌ مِّنَ السُّوْدَانِ وَغَيْرِهِمْ وَرُزَيْقٌ يَوْمَئِذٍ عَلٰى اَيْلَةَ فَكَتَبَ ابْنُ شِهَابٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ يَاْمُرُهٗ اَنْ يُّجَمِّعَ يُخْبِرُهٗ اَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ اَلْاِمَامُ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَّعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ قَالَ وَحَسِبْتُ اَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ مَالِ اَبِيْهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ۔

يونس نے کہا رزیق بن حکیم نے ابن شہاب کو لکھا میں ان دنوں وادی القری میں ابن شہاب کے پاس تھا[1] کیا تم سمجھتے ہو میں جمعہ پڑھوں ان دنوں میں اپنی زمین میں کھیتی کرا تا تھا وہاں کچھ حبشی وغیرہ موجود تھے اور (عمر بن عبدالعزیز کی طرف سے) ایلہ کا حاکم تھا[2] تو ابن شہاب نے جواب لکھا (اور پڑھا) میں سن رہا تھا کہ جمعہ پڑھ[3] اور مجھ سے سالم نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کی پرسش ہو گی بادشاہ نگہبان ہے اور اس سے (قیامت کے دن) اس کی رعیت کی پرسش ہو گی اور مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اس سے اس کی رعیت کی پوچھ ہو گی اور عورت اپنے خاوند کے مال کی محافظ ہے اس سے اس کی رعیت کی پوچھ ہو گی اور نوکر اپنے خاوند کے مال کا نگہبان ہے اور اس کی رعیت کی پوچھ ہو گی ابن عمر یا سالم یا یونسؓ نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے یہ بھی فرمایا اور مرد اپنے باپ کے مال کا نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کی پوچھ ہو گی غرض تم میں ہر شخص نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کی پرسش ہو گی[4]

بَابٌ هَلْ عَلٰى مَنْ لَّمْ يَشْهَدِ الْجُمُعَةَ غُسْلٌ مِّنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَغَيْرِهِمْ

باب جو لوگ جمعہ کی نماز کے لیے نہ آئیں جیسے عورتیں بچے مسافر بیمار اندھے معذور وغیرہ ان پر بھی غسل واجب

(بقیہ صفحہ سابقہ) نوکروں چاکروں پر اور وہ اس کی رعیت ہیں اگر یہ بھی نہ ہوں تو اپنے ہاتھ پاؤں اعضا پر حکومت ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] لیث کی روایت کو ذہلی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] وادی القری مدینہ کا ضلع ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۷ھ ہجری میں اس کو فتح کیا تھا ۱۲ منہ [3] ایلہ ایک مشہور شہر تھا شام اور مصر کے بیچ میں اب بالکل اجاڑ ہے رزیق ایلہ کی اطراف جنگل میں تھے ۱۲ منہ [4] ابن شہاب نے یہ حدیث پیش کر کے رزیق کو بتلایا کہ گو وہ گاؤں اور دیہات ہی میں ہے لیکن اس کو جمعہ پڑھنا چاہیے کیونکہ وہ اپنی رعایا کا جو وہاں رہتے ہیں اسی طرح اپنے نوکروں چاکروں کا نگہبان ہے جیسے بادشاہ نگہبان ہوتا ہے تو بادشاہ کی طرح اس کو بھی احکام شرعیہ قائم کرنا چاہیے منجملہ احکام شرعیہ ایک جمعہ بھی ہے ۱۲ منہ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنَّمَا الْغُسْلُ عَلٰى مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ ۔

۸۴۹ - حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَآءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

۸۵۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَآءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ۔

۸۵۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهٗ فَغَدًا لِلْيَهُوْدِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا

نہیں ہے اور ابن عمرؓ نے کہا غسل اسی پر واجب ہے جس پر جمعہ واجب ہے [1]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم میں جو کوئی جمعہ کی نماز کے لیے آنا چاہے وہ غسل کرے [2]

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے صفوان ابن سلیم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ (جوان) پر واجب ہے [3]

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ طاؤس بن کیسان سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوگ (یعنی مسلمان) دنیا میں تو بعد آئے مگر قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے اتنی بات بے شک ہے کہ یہود اور نصاریٰ کو ہم سے پہلے کتاب ملی ہم کو ان کے بعد تو یہ جمعہ کا دن وہ ہے جس میں انہوں نے اختلاف کیا اللہ نے ہم کو یہ دن بتلا دیا کل یہود کا دن ہے (ہفتہ) اور پرسوں نصاریٰ کا دن (اتوار) پھر آپ خاموش ہو رہے اس کے بعد فرمایا ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن (جمعہ کو) اپنا سر اور (سارا)

---

[1] اس کو امام بیہقی نے وصل کیا باسناد صحیح ۱۲منہ [2] اس سے یہ نکلا کہ جو لوگ جمعہ کے لیے نہ آنا چاہیں مثلاً بچے عورتیں معذور مسافر وغیرہ ان پر غسل بھی واجب نہیں ہے البتہ اگر ان میں سے بھی کوئی جمعہ کے لیے حاضر ہونے کا قصد کرے تو غسل کرے ۱۲منہ [3] تو جو کوئی بالغ نہیں ہے جیسے بچہ اس پر واجب نہیں ہے ۱۲منہ

يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلهِ تَعَالَى عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا۔

بدن دھونا ضرور ہے اس حدیث کو ابان بن صالح نے مجاہد سے روایت کیا انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا حق ہے ہر مسلمان پر کہ سات دن میں ایک دن (یعنی جمعہ کے دن) نہائے [1]

۸۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ نے کہا ہم سے ورقاء بن عمرو نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا عورتوں کو رات کو مسجدوں میں جانے دو [2]

۸۵۳ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ لِعُمَرَ تَشْهَدُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيلَ لَهَا لِمَ تَخْرُجِينَ وَقَدْ تَعْلَمِينَ أَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ وَيَغَارُ قَالَتْ فَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْهَانِي قَالَ يَمْنَعُهُ قَوْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ۔

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ حماد بن اسامہ نے کہا ہم سے عبیداللہ بن عمر نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ کی ایک عورت صبح اور عشاء کی جماعت میں مسجد میں آیا کرتی اس سے پوچھا تو کیوں باہر نکلتی ہے کہ جانتی ہے کہ عمر اس کو برا جانتے ہیں اور ان کو غیرت آتی ہے اس نے کہا پھر وہ منع کیوں نہیں کرتے لوگوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کی وجہ سے آپ نے فرمایا اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں میں آنے سے نہ روکو [3]

[1] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا مسلمان پر سات دن میں ایک دن اپنا سر اور بدن دھونا ضرور ہے تو معلوم ہوا کہ مسلمان مرد مراد ہے کیونکہ مسلم صیغہ مذکر کا ہے اور اس سے یہ نکلا کہ عورت پر یہ غسل واجب نہیں ۱۲ منہ

[2] اس حدیث کی مطابقت بھی ترجمہ باب سے مشکل ہے عینی نے کہا باب کی پہلی حدیث کا مضمون یہ ہے کہ جو کوئی جمعہ میں آئے وہ غسل کرے اور جب عورتوں کو دن میں نکلنے کی اجازت نہ ہوئی تو وہ جمعہ کے لیے نہ آسکیں گی پس ان پر غسل بھی واجب نہ ہوگا اور باب کا یہی مطلب ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے یہ حدیث لاکر اس امر کا بیان کیا کہ جب رات کو بھی عورتوں کو مسجد جانے کی اجازت دینے کا حکم ہوا تو دن کو بطریق اولیٰ ان کو مسجد جانے کی اجازت دینا ہوگی کیونکہ رات میں طرح طرح کے شبہے ہوتے ہیں جو دن دہاڑے نہیں ہوتے اور جب عورتیں دن کو جمعہ میں حاضر ہوں تو ان کو بھی غسل کرنا ہوگا جیسے باب کی پہلی حدیث کا مضمون ہے ۱۲ منہ

[3] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ جب عورت کو مسجد میں جانے سے روکنا منع ہوا تو وہ جمعہ کی نماز میں آسکیں گی اور باب کی پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی جمعہ کی نماز کو آنا چاہے وہ غسل کرے تو عورت کو بھی جمعہ کے لیے غسل کرنا ہوگا (باقی بصفحہ آئندہ)

بَابُ ۵۶۸ الرُّخْصَةِ إِنْ لَّمْ يَحْضُرِ الْجُمُعَةَ فِي الْمَطَرِ۔

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنُ عَمِّ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قُلْ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ فَكَانَ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا فَقَالَ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُخْرِجَكُمْ فَتَمْشُونَ فِي الطِّينِ وَالدَّحْضِ۔

باب اگر برسات ہو رہی ہو تو جمعہ میں حاضر ہونا واجب نہیں۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن علیہ نے کہا ہم کو عبدالحمید صاحب الزیادی نے خبر دی کہا ہم سے عبداللہ بن حارث نے بیان کیا جو محمد بن سیرین کے چچا زاد بھائی تھے[۱] کہ ابن عباسؓ نے برسات کے دن میں اپنے مؤذن سے کہا جب تو (اذان میں) اشہدان محمدا رسول اللہ کہہ لے تو اب حی علی الصلوٰۃ مت کہہ بلکہ یوں پکار دے لوگو اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھو اس بات پر جو لوگ حاضر تھے ان کو تعجب ہوا ابن عباسؓ نے کہا یہ تو انہوں نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی آنحضرتؐ نے جمعہ فرض ہے اور میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ تم کیچڑ پھسلوان میں نکال کر چلاؤں۔

بَابُ ۵۶۹ مِنْ أَيْنَ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ وَعَلٰى مَنْ تَجِبُ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا كُنْتَ فِي قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تَشْهَدَهَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ أَوْ لَمْ تَسْمَعْهُ وَكَانَ أَنَسٌ فِي قَصْرِهِ أَحْيَانًا يُجَمِّعُ وَأَحْيَانًا لَا يُجَمِّعُ وَ

باب جمعہ کے لیے کتنی دور والوں کو آنا چاہیئے اور جمعہ کس پر واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ جمعہ میں) فرمایا جب جمعہ کے دن نماز کی اذان ہو[۲] اور عطاء بن ابی رباحؒ نے کہا جب تو کسی ایسی بستی میں ہو جہاں جمعہ ہوتا ہے اور وہاں جمعہ کی اذان ہو تو تجھ پر حاضر ہونا واجب ہے اذان سنے یا نہ سنے[۳] اور انس بن مالک کبھی اپنے گھر میں جمعہ پڑھ لیتے اور کبھی نہ پڑھتے (بصرے کی جامع مسجد میں جاتے) ان کا گھر زاویہ میں تھا۔ جو بصرے سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) حدیث سے یہ بھی نکلا کہ حضرت عمرؓ کو شدت غیرت کی وجہ سے عورتوں کا باہر نکلنا بالکل ناگوار تھا مگر حدیث شریف کی متابعت مقدم رکھتے تھے اور عورتوں کو نماز کے لیے نکلنے سے منع نہیں کرتے تھے ایمان یہی ہے کہ غیرت اور غصہ اور خاندان کی رسم رواج سب پر اللہ اور رسول کے حکم کو مقدم رکھتے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا)

[۱] دمیاطی نے کہا چچازاد بھائی نہ تھے بلکہ محمد بن سیرین کے بہنوئی تھے حافظ نے کہا ممکن ہے کہ ان میں کوئی رضاعی وغیرہ رشتہ برادری کا بھی ہو تو صحیح روایت کو غلط ٹھہرانا کیا ضرور ہے ۱۲ منہ

[۲] اس آیت کے رو سے جمہور علماء نے یہ اختیار کیا ہے کہ جہاں تک اذان کی آواز پہنچتی ہو وہاں تک کے لوگوں کو جمعہ میں حاضر ہونا فرض ہے امام شافعی نے کہا کہ آواز پہنچنے سے یہ مراد ہے کہ مؤذن بلند آواز ہو اور کوئی غل نہ ہو ایسی حالت میں جتنی دور تک آواز پہنچے ابو داؤد میں حدیث ہے کہ جمعہ اس شخص پر واجب ہے جو اذان سنے ۱۲ منہ

[۳] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ

هُوَ بِالزَّاوِيَةِ عَلَى فَرْسَخَيْنِ۔

٨٥٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِي فَيَأْتُونَ فِي الْغُبَارِ يُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا۔

بَابٌ وَقْتُ الْجُمُعَةِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَذٰلِكَ يُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ۔

٨٥٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَمْرَةَ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّاسُ مَهَنَةَ أَنْفُسِهِمْ وَكَانُوا إِذَا رَاحُوا إِلَى الْجُمُعَةِ

چھ میل ہے [1]

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے عبیداللہ بن ابی جعفر سے ان سے محمد بن جعفر بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں انہوں نے کہا لوگ اپنے اپنے گھروں اور مدینہ کے اطراف بلند گاؤں سے باری باری جمعہ میں حاضر ہوتے [2] رستے میں ان پر گرد پڑتی پسینہ آجاتا خوب پھوٹ نکلتا (کپڑوں سے بو آنے لگتی) ان میں سے ایک شخص [3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آیا آپ میرے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا تم اس دن کے لیے صفائی کیا کرو تو بہتر ہو گا [4]

باب جمعہ کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے [5]

اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور نعمان بن بشیر اور عمرو بن حریث (صحابیوں) سے ایسا ہی منقول ہے [6]

ہم سے عبدان (عبداللہ بن عثمان) نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یحییٰ بن سعید نے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمن سے پوچھا جمعہ کے دن غسل کا کیا حکم ہے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ کہتی تھیں (آنحضرتؐ کے عہد میں) لوگ اپنے کام کاج آپ کیا کرتے وہ (سورج ڈھلے پر) جب

---

[1] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اس سے یہ بھی نکلا کہ جمعہ گاؤں میں بھی درست ہے ۱۲ منہ [2] بلند گاؤں عوالی کا ترجمہ ہے عوالی کا بیان اوپر گزر چکا ہے یہ مدینہ کے بالائی حصے میں تین میل چار میل پر واقع ہیں معلوم ہوا کہ اتنی دور رہنے والوں پر جمعہ میں حاضر ہونا فرض نہیں ہے ورنہ باری باری کیوں آتے سب آتے ۱۲ منہ [3] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [4] ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ غسل کا حکم اسی سبب سے دیا گیا ایک روایت میں ہے کہ وہ کمل اوڑھا کرتے کمل میں پسینہ آتا تو بالوں کی بدبو پھیلتی ۱۲ منہ [5] امام بخاری نے وہی مذہب اختیار کیا جو جمہور کا ہے کہ جمعہ کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے کیونکہ وہ ظہر کا قائم مقام ہے ہمارے امام احمد بن حنبل کا یہ قول ہے کہ جمعہ زوال سے پہلے بھی درست ہے عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوبکر صدیقؓ اور کئی صحابہ اور سلف سے ایسا منقول ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ مسلمانوں کی عید ہے اور نماز عید زوال سے پہلے پڑھی جاتی ہے ۱۲ منہ [6] حضرت عمرؓ کی روایت کو ابن ابی شیبہ نے اور حضرت علیؓ اور نعمان اور عمرو کی روایتوں کو بھی انہوں نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ

رَاحُوا فِي هَيْئَتِهِمْ فَقِيلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ

جمعہ کے لیے جاتے تو اسی حالت میں (میلے کچیلے) جاتے تو اس لیے ان کو حکم دیا گیا اگر تم غسل کر کے آؤ تو بہتر ہوگا[1]

۸۵۷ - حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ

ہم سے سریج بن نعمان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے عثمان بن عبدالرحمن تیمی سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا[2]۔

۸۵۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُبَكِّرُ بِالْجُمُعَةِ وَنَقِيلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو حمید طویل نے خبر دی انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا ہم جمعہ سویرے پڑھ لیا کرتے اور جمعہ کے دن نماز کے بعد آرام کرتے[3]

بَابٌ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب جب جمعہ سخت گرمی میں آن پڑے۔

۸۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ هُوَ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ وَقَالَ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو خَلْدَةَ وَقَالَ بِالصَّلٰوةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے حرمی بن عمارہ نے کہا ہم سے ابوخلدہ خالد بن دینار نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا آپ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سخت سردی ہوتی تو جمعہ کی نماز سویرے پڑھ لیتے اور جب سخت گرمی ہوتی تو ٹھنڈے وقت پڑھتے اور یونس بن بکیر نے ابوخلدہ سے صرف نماز کا لفظ روایت کیا ہے جمعہ کا ذکر نہیں کیا[4]۔ اور بشر بن ثابت نے کہا ہم سے ابوخلدہ نے

---

[1] امام بخاری نے اس لفظ سے اذا راحوا یہ نکالا کہ جمعہ سورج ڈھلے پر پڑھنا چاہیے کیونکہ روحہ اور رواح عربی زبان میں زوال کے بعد جو چلنا ہو اس کو کہتے ہیں مخالف یہ کہہ سکتا ہے کہ روحہ کے معنی مطلق چلنے کے بھی ہیں چنانچہ ہمارے زمانہ میں رح کا لفظ عربوں میں جاؤ کے معنوں میں ہے کسی وقت میں ہو ۱۲ منہ

[2] اس سے یہ نکلتا ہے کہ آنحضرتؐ اکثر ایسا کیا کرتے مگر یہ نہیں ثابت ہوتا کہ زوال سے پہلے جمعہ درست نہیں ۱۲ منہ

[3] اور دنوں میں ان کی عادت یہ تھی کہ دوپہر کو پہلے لیٹ رہتے پھر اٹھ کر ظہر کی نماز پڑھتے مگر جمعہ کے دن پہلے نماز پڑھ لیتے پھر لیٹتے تاکہ جمعہ کی نماز میں دیر نہ ہو اس حدیث سے بظاہر امام احمد کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ زوال سے پہلے بھی درست ہے اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ زوال ہوتے ہی پڑھ لیتے بہرحال افضل یہ ہے کہ زوال کے بعد جمعہ میں دیر نہ کی جائے جیسے ہمارے زمانہ میں بدعتی لوگ ہمیشہ تین بجے یا دو بجے جمعہ پڑھا کرتے ہیں ۱۲ منہ

[4] یونس بن بکیر کی روایت کو امام بخاری نے ادب مفرد میں نکالا اس میں یوں ہے کہ جب گرمی ہوتی تو آپ ٹھنڈے وقت نماز پڑھتے اور جب سردی ہوتی سویرے پڑھتے اور اسمٰعیل کی روایت میں ظہر کی صراحت ہے ۱۲ منہ

أَبُو خَلْدَةَ صَلَّى بِنَا أَمِيرٌ الْجُمُعَةَ ثُمَّ قَالَ لِأَنَسٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ۔

بیان کیا کہ ایک امیر نے ہم کو جمعہ کی نماز پڑھائی پھر انس رضؓ سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز کس وقت پڑھتے تھے[1]

بَابُ ۵۷۲ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ۔

باب جمعہ کی نماز کے لیے چلنے کا بیان

وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ قَالَ السَّعْيُ الْعَمَلُ وَالذَّهَابُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضؓ يَحْرُمُ الْبَيْعُ حِينَئِذٍ وَقَالَ عَطَاءٌ تَحْرُمُ الصِّنَاعَاتُ كُلُّهَا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ مُسَافِرٌ فَعَلَيْهِ أَنْ يَشْهَدَ۔

اور اللہ تعالیٰ نے جو (سورہ جمعہ میں) فرمایا فاسعوا الیٰ ذکر اللہ اس کی تفسیر اور جس نے کہا کہ سعی کے معنے عمل کرنا اور چلنا جیسے سورہ بنی اسرائیل میں ہے وسعی لہا سعیہا[2] اور ابن عباس رضؓ نے کہا جمعہ کی اذان ہوتے ہی بیچ کھوچ حرام ہو جاتی ہے[3] اور عطاء بن ابی رباح نے کہا ہر پیشہ (دنیا کا کام) حرام ہو جاتا ہے[4] اور ابراہیم ابن سعد ابن شہاب زہری سے روایت کی انہوں نے کہا جب جمعہ کے دن مؤذن اذان دے اور کوئی مسافر اس کو سنے تو جمعہ میں آنا اس پر واجب ہو جاتا ہے[5]

۸۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ قَالَ أَدْرَكَنِي أَبُو عَبْسٍ وَأَنَا أَذْهَبُ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے یزید بن ابی مریم نے کہا ہم سے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے انہوں نے کہا میں جمعہ کی نماز کے لیے جا رہا تھا (رستے میں) ابو عبس (عبد الرحمٰن بن جبر صحابی) مجھ سے ملے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ کی راہ میں جس کے پاؤں پر گرد پڑے

---

[1] بشر بن ثابت کی روایت کو اسمعیل اور بیہقی نے وصل کیا اس امیر کا نام حکم بن ابی عقیل ثقفی تھا یہ حجاج بن یوسف ظالم کا چچا زاد بھائی اور نائب تھا اور حجاج مردود کی طرح یہ بھی خطبے کو اتنا لمبا کرتا کہ نماز کا اخیر وقت ہو جاتا ۱۲ قسطلانی [2] یہاں سعی کے معنے عمل کے ہیں یعنی جس نے عمل کیا آخرت کے لیے وہ عمل جو اس کے لیے درکار ہے ابن منیر نے کہا جب سعی کا حکم ہوا اور بیع منع ہوئی تو معلوم ہوا کہ سعی سے وہ عمل مراد ہے جس میں خدا کی عبادت ہو مطلب آیت کا یہ ہے کہ جب جمعہ کی اذان ہو تو خدا کا کام کرو دنیا کو چھوڑ دو ۱۲ منہ [3] اس کو ابن حزم نے وصل کیا عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے ۱۲ منہ [4] اس کو عبد بن حمید نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [5] حافظ نے کہا میں نے اس کو ابراہیم کی روایت سے نہیں پایا البتہ ابن منذر نے زہری سے اس کو نقل کیا لیکن زہری سے اس باب میں مختلف روایتیں ہیں ایک میں یہ ہے کہ مسافر پر جمعہ واجب ہے دوسری میں یہ ہے کہ واجب نہیں ابن منذر نے کہا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ مسافر پر جمعہ واجب نہیں ہے بعضوں نے کہا زہری کا مطلب یہ ہے کہ مسافر حالت سفر میں کسی بستی پر سے گزرے وہاں جمعہ کی اذان سنی تو بغیر نماز پڑھے آگے جانا اس کو حرام ہے ۱۲ منہ

اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ ۔

٨٦١ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا ۔

٨٦٢ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ ۔

بَابٌ ٥٧٢ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ۔

تو اللہ اس کو دوزخ پر حرام کر دے گا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی ذئب نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب نماز کی تکبیر ہو تو نماز کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ (معمولی چال سے) چلتے ہوئے[1] اور آہستگی سے اور اطمینان کو لازم کر لو پھر جتنی نماز (امام کے ساتھ) ملے وہ پڑھ لو اور جتنی نہ ملے اس کو پورا کر لو۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو قتیبہ بن قتیبہ نے کہا ہم سے علی بن مبارک نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ انصاری سے امام بخاری نے کہا میں سمجھتا ہوں[2] انہوں نے اپنے باپ ابو قتادہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب تک مجھ کو نہ دیکھو نہ اٹھو اور آہستگی سے چلنا لازم کر لو۔

باب جمعہ کے دن جہاں دو آدمی ملے بیٹھے ہوں ان کے بیچ میں نہ گھسے۔

---

[1] عبایہ معمولی چال سے چل رہے تھے اگر دوڑ کر جاتے ہوتے تو ابو عبس اس سے بات چیت کیسے کر سکتے دوسرے یہ کہ ابو عبس نے جمعہ کے لیے جانے کو جہاد کی طرح قرار دیا اور جہاد میں معمولی چال سے چلتے ہیں دوڑتے نہیں پس یہ روایت باب کے مطابق ہو گئی ایسا ہی کہا ابن منیر نے ۱۲ منہ

[2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ جمعہ کی نماز بھی ایک نماز ہے اور اس لیے دوڑنا منع ہوا معمولی چال سے چلنے کا حکم ہوا یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ

[3] امام بخاری نے احتیاط کی راہ سے اس میں شک کیا کہ یہ حدیث ابو قتادہ کے بیٹے عبداللہ نے اپنے باپ سے موصولاً روایت کی یا عبداللہ نے اس کو مرسلاً روایت کیا شاید یہ حدیث انہوں نے اس کتاب میں اپنی یاد سے لکھی اس وجہ سے ان کو شک رہی لیکن اسمٰعیل نے اسی سند سے اس کو نکالا اس میں شک نہیں ہے عبداللہ سے انہوں نے ابو قتادہ سے روایت کی موصولاً ۱۲ منہ

۸۶۳ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ وَدِيْعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ اَوْمَسَّ مِنْ طِيْبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلّٰى مَاكُتِبَ لَهٗ ثُمَّ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ اَنْصَتَ غُفِرَلَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو ابن ابی ذئب نے خبر دی انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ ابو سعید سے انہوں نے عبداللہ بن ودیعہ سے انہوں نے سلمان فارسیؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک صفائی کر سکتا ہے صفائی اور طہارت کرے پھر تیل یا خوشبو لگائے پھر چلے اور (مسجد میں آنکر) دو کے بیچ میں نہ گھسے اور جتنی اس کی قسمت میں لکھی ہے (نفل) نماز پڑھے پھر جب امام برآمد ہو (خطبہ شروع کرے) تو خاموش رہے اس کے گناہ اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے بخش دیے جائیں گے[1]

بَابٌ ۵۷۴ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَقْعُدُ فِيْ مَكَانِهٖ۔

باب جمعہ کے دن کسی مسلمان بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے (یوں کہہ سکتا ہے بھیا ذرا کھل بیٹھو)

۸۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقِيْمَ الرَّجُلُ اَخَاهُ مِنْ مَّقْعَدِهٖ وَيَجْلِسَ فِيْهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ الْجُمُعَةَ قَالَ الْجُمُعَةَ وَغَيْرَهَا۔

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا میں نے نافع سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی اپنے بھائی (مسلمان) کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھے ابن جریج نے کہا میں نے نافع سے پوچھا کیا یہ جمعہ کے دن حکم ہے انہوں نے کہا جمعہ غیر جمعہ سب ہیں[2]

بَابٌ ۵۷۵ الْاَذَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

باب جمعہ کے دن اذان کا بیان

۸۶۵ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا کہ ہم سے محمد بن

---

[1] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ غفر اللہ لہ ولو الدیہ [2] مسجد خدا کی ہے کسی کے باوا دادا کی ملک نہیں جو نمازی پہلے آیا اور کسی جگہ بیٹھ گیا وہی اس جگہ کا حقدار ہے اب بادشاہ یا وزیر بھی آئے تو اس کو اٹھانے کا حق نہیں رکھتا کہتے ہیں حضرت مخدوم علی احمد صابر مسجد میں سب سے پہلے آتے اور بیٹھ جاتے اس کے بعد بستی کے امیر لوگ آتے تو ان کو غریب سمجھ کر اٹھاتے اٹھاتے مسجد کے باہر کر دیتے کئی بار ایسا اتفاق ہوا لیکن خاموش ہو رہے آخر جب تنگ آئے اور وہاں کے لوگوں نے یہ بری حرکت نہ چھوڑی تو مخدوم صاحب جو مسجد سے باہر نکال دیے گئے تھے اور امیر امراء سب اندر تھے ایک بارگی مسجد سے کہنے لگے سب لوگ سجدہ کرتے ہیں تو کیوں نہیں کرتی مسجد اسی وقت گر پڑی اور یہ سب مغرور لوگ وہیں دب کر مر گئے

اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوَّلُهُ اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّوْرَاءُ مَوْضِعٌ بِالسُّوْقِ بِالْمَدِيْنَةِ۔

عبدالرحمٰن بن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے زمانہ میں بھی جمعہ کے دن پہلی اذان اس وقت ہوا کرتی جب امام (خطبہ کے لیے) منبر پر بیٹھا کرتا حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں جب لوگ بہت ہو گئے (مدینہ کی آبادی بڑھ گئی) انہوں نے زوراء پر تیسری اذان بڑھائی امام بخاری نے کہا زوراء مدینہ کے بازار میں ایک مقام کا نام ہے

بَابُ ۵۷۶ الْمُؤَذِّنِ الْوَاحِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

باب جمعہ کے دن ایک ہی مؤذن کا اذان دینا۔

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ الَّذِيْ زَادَ التَّاْذِيْنَ الثَّالِثَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ حِيْنَ كَثُرَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنٌ غَيْرُ وَاحِدٍ وَّكَانَ التَّاْذِيْنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ يَعْنِيْ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ ماجشون نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے کہا تیسری اذان جمعہ کے دن حضرت عثمانؓ نے بڑھائی جب مدینہ کی آبادی بڑھ گئی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی مؤذن جمعہ میں اذان دیتا اور وہ بھی اس وقت جب امام منبر پر بیٹھتا ہے[1]

بَابُ ۵۷۷ يُجِيْبُ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ۔

باب امام منبر پر بیٹھے بیٹھے اذان سن کر اس کا جواب دے۔

[1] تیسری اذان اس کو اس لیے کہا کہ تکبیر بھی اذان ہے حضرت عثمانؓ کے بعد سے پھر یہی طریقہ جاری ہو گیا کہ جمعہ میں ایک پہلی اذان ہے پھر جب امام منبر پر جاتا ہے تو دوسری اذان دیتے ہیں پھر نماز شروع کرتے وقت تیسری اذان یعنی تکبیر کہتے ہیں گو حضرت عثمانؓ کا فعل بدعت نہیں ہو سکتا اس لیے کہ وہ خلفاء راشدین میں سے ہیں مگر انہوں نے یہ اذان ایک ضرورت سے بڑھائی کہ مدینہ کی آبادی دور دور تک پہنچ گئی تھی اور خطبہ کی اذان ان سب کے جمع ہونے کے لیے کافی نہ تھی آتے آتے ہی نماز ختم ہو جاتی مگر جہاں یہ ضرورت نہ ہو وہاں بموجب سنت نبوی صرف خطبے ہی کے وقت اذان دینا چاہیے اور خوب بلند آواز سے نہ کہ جیسا جاہل لوگ خطبہ کے وقت آہستہ سے اذان دیتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن عمرؓ سے نکالا کہ تیسری اذان بدعت ہے یعنی ایک نئی بات ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں نہ تھی اب اس سنت نبوی کو سوا اہل حدیث کے اور کوئی بجا نہیں لاتے جہاں دیکھو سنت عثمانی ہی کا رواج ہے ۱۲ منہ [2] اس سے ان لوگوں کا رد کیا ہو اجو کہتے ہیں آنحضرتؐ جب منبر پر جاتے تو تین مؤذن ایک کے بعد ایک اذان دیتے ۱۲ منہ

۸۶۷ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعٰوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ مُعٰوِيَةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَاَنَا قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَاَنَا فَلَمَّا اَنْ قَضَى التَّاْذِيْنَ قَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا الْمَجْلِسِ حِيْنَ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَقُوْلُ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّيْ مِنْ مَقَالَتِيْ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ابوبکر بن عثمان بن سہل بن حنیف نے انہوں نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے کہا میں نے معاویہ بن ابی سفیان سے سنا وہ منبر پر بیٹھے تھے مؤذن نے آذان دی اس نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر معاویہ نے بھی کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پھر مؤذن نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ معاویہؓ نے کہا وانا یعنی میں بھی گواہی دیتا ہوں پھر مؤذن نے کہا اشہد ان محمدا رسول اللہ معاویہؓ نے کہا وانا جب مؤذن اذان کہہ چکا تو معاویہؓ نے کہا لوگو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا اسی جگہ یعنی منبر پر آپ بیٹھے تھے مؤذن نے آذان دی تو آپ یہی فرماتے رہے جو تم نے مجھ کو کہتے سنا[1]

بَابُ ۵۷۸ الْجُلُوْسُ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ التَّاْذِيْنِ ـ

باب جمعہ کی آذان ختم ہونے تک امام منبر پر بیٹھا رہے ۔

۸۶۸ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ التَّاْذِيْنَ الثَّانِيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَمَرَ بِهٖ عُثْمَانُ حِيْنَ كَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ التَّاْذِيْنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ ـ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب سے ان سے سائب بن یزید نے بیان کیا کہ جمعہ کے دن دوسری اذان دینے کا حضرت عثمانؓ نے حکم دیا جب مسجد میں آنے والے بہت ہوگئے اور جمعہ کے دن آذان اس وقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھتا[2]

بَابُ ۵۷۹ التَّاْذِيْنُ عِنْدَ الْخُطْبَةِ

باب جمعہ کی اذان خطبے کے وقت دینا ۔

۸۶۹ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید نے انہوں نے

---

[1] یعنی اسی طرح اذان کا جواب دیتے رہے جیسے میں نے جواب دیا جو تم نے سنا ۱۲ منہ [2] ابن منیر نے کہا امام بخاری نے اس حدیث سے کوفہ والوں کا رد کیا جو کہتے ہیں خطبے سے پہلے منبر پر بیٹھنا مشروع ہے ۱۲ منہ

الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ إِنَّ الْأَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ أَوَّلُهُ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَكَثُرُوا أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّالِثِ فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ۔

زہری سے انہوں نے کہا میں نے سائب بن یزید سے سنا وہ کہتے تھے جمعہ کی پہلی آذان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اس وقت ہوتی جب امام (خطبہ کے لیے) منبر پر بیٹھتا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کے زمانے میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا جب حضرت عثمانؓ کا زمانہ آیا اور نمازی بہت بڑھ گئے تو انہوں نے تیسری اذان کا حکم وہ زوراء پر دی گئی پھر یہی دستور قائم رہا[1]

بَابُ ۵۸۰ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

باب خطبہ منبر پر پڑھنا۔

وَقَالَ أَنَسٌ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ

اور انسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ سنایا[2]

۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيُّ الْقُرَشِيُّ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّ رِجَالًا أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُودُهُ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ وَاللهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِمَّا هُوَ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةَ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن بن محمد بن عبداللہ بن عبدالقاری قرشی اسکندرانی نے کہا ہم سے ابو حازم (سلمہ) ابن دینار نے کہ کچھ لوگ سہل بن سعد ساعدی کے پاس آئے[3] وہ آنحضرتؐ کے منبر میں جھگڑ رہے تھے کہ اس کی لکڑی کس درخت کی تھی ان سے پوچھا انہوں نے کہا قسم خدا کی میں جانتا ہوں وہ لکڑی کون سی لکڑی تھی اور جس دن وہ رکھا گیا اور جب پہلے پہل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر بیٹھے ہیں اس کو بھی جانتا ہوں یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری فلانی عورت[4] پاس کہلا بھیجا (سہل نے اس کا نام بھی لیا) اپنے غلام سے کہہ جو بڑھئی ہے[5] وہ ایسی لکڑیاں مجھ کو بنا دے کہ لوگوں کو وعظ سناتے وقت ان پر بیٹھ جایا کروں[6] اس نے اپنے غلام کو حکم دیا اور غلام نے غابہ کے جھاؤ کا[7] منبر بنایا اور

---

[1] تمام شہروں میں یہی قاعدہ جاری ہو گیا کہ جمعہ کے لیے دو اذانیں دی جاتی ہیں ایک اقامت ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے باب الاعتصام والفتن میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] حافظ نے کہا ان کے نام مجھ کو معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ [4] اس کا نام فکیہہ یا علاثہ یا عائشہ تھا یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [5] اس کا نام میمون یا ابراہیم یا باقول یا باقوم یا صباح یا قبیصہ یا کلاب یا تمیم یا مینا یا رومی تھا ۱۲ منہ [6] یعنی کھڑے کھڑے ان لکڑیوں پر وعظ کہا کروں جب بیٹھنے کی ضرورت ہو تو ان پر بیٹھ بھی جاؤں پس ترجمہ باب نکل آیا بعضوں نے کہا امام بخاری نے یہ حدیث لا کر اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو طبرانی نے نکالا آپ نے اس منبر پر خطبہ پڑھا ۱۲ منہ [7] غابہ ایک گاؤں ہے مدینہ کے قریب وہاں جھاؤ کے درخت بہت تھے ۱۲ منہ

جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هٰهُنَا ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعَلَّمُوا صَلٰوتِي

اس عورت کے پاس سے آیا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا آپ نے حکم دیا وہ (مسجد میں) رکھا گیا سہل کہتے ہیں پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ نے اسی پر نماز شروع کر دی تکبیر کہی پھر رکوع بھی اسی پر کیا رکوع کے بعد الٹے پاؤں نیچے اترے[۱] اور اتر کر اس کی جڑ میں سجدہ کیا پھر منبر پر چلے گئے (دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا) جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف منہ کیا فرمایا میں نے یہ اس لیے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سیکھ جاؤ[۲]

۸۷۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ جِذْعٌ يَقُومُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ أَصْوَاتِ الْعِشَارِ حَتّٰى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ سَمِعَ جَابِرًا۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے کہا مجھ کو یحییٰ بن سعید انصاری نے خبر دی کہا مجھ کو حفص بن عبید اللہ بن انس نے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی سے سُنا (مسجد نبوی میں) ایک کھجور کی کڑی تھی آپ خطبہ سناتے وقت اس پر کھڑے ہوتے جب آپ کے لیے منبر رکھا گیا تو اس کڑی میں سے ہم نے (رونے کی) آواز سنی جیسے دس مہینے کی گابھن اونٹنی آواز کرتی ہے آپ نے جب یہ حال دیکھا تو منبر پر سے اترے اور اپنا ہاتھ اس پر رکھا) جب وہ آواز موقوف ہوئی تو سلیمان نے یحییٰ سے یوں روایت کی مجھ کو حفص بن عبید اللہ بن انس نے خبر دی انہوں نے جابر رضی سے سنا[۳]

۸۷۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ بن

---

[۱] الٹے پاؤں اس لیے اترے کہ منہ قبلے ہی کی طرف رہے ۱۲ منہ [۲] کیونکہ جب امام اونچی جگہ پر ہو تو اس کے سب کام سب مقتدیوں کو دکھلائی دیتے ہیں ورنہ پیچھے والوں کو اچھی طرح نہیں دکھلائی دیتا معلوم ہوا کہ اس قدر عمل سے نماز فاسد نہیں ہوتی ۱۲ منہ [۳] سلیمان کی روایت کو خود امام بخاری نے علامات النبوۃ میں نکالا اس روایت میں انس رضی کے بیٹے کا نام مذکور ہے یہ کڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی پر رونے لگے جب آپ نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا تو اس کو تسلی ہو گئی کیا مومن کو اس کڑی برابر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں جو آپ کے کلام پر دوسروں کی رائے اور قیاس کو مقدم سمجھتے ہیں ۱۲ منہ

عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ جَآءَ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ۔

بن عمرؓ سے انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی جمعہ کے لیے آئے وہ غسل کرے۔

بَابٌ ۵۸۱ اَلْخُطْبَةِ قَائِمًا۔

باب خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا [1]

وَقَالَ اَنَسٌ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا۔

اور انسؓ نے کہا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے کھڑے خطبہ سنا رہے تھے [2]

۸۷۳۔ حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُوْمُ كَمَا تَفْعَلُوْنَ الْاٰنَ

ہم سے عبیداللہ بن عمر قواریری نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے عبیداللہ بن عمر نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے پھر (پہلے خطبہ کے بعد) بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے جیسے تم اس وقت کرتے ہو۔

بَابٌ ۵۸۲ اِسْتِقْبَالِ النَّاسِ الْاِمَامَ اِذَا خَطَبَ

باب جب امام خطبہ پڑھے تو لوگ امام کی طرف منہ کریں۔

وَاسْتَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَسٌ الْاِمَامَ

اور عبداللہ بن عمرؓ اور انسؓ نے (خطبہ میں) امام کی طرف منہ کیا [3]

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ هِلَالِ ابْنِ اَبِىْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَآءُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے انہوں نے کہا ہم سے عطاء بن یسار نے بیان کیا انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے سنا کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر بیٹھے اور ہم (سب) آپ کے گرد اگرد بیٹھے [4]

---

[1] شافعیہ نے کہا قیام شرط ہے خطبہ کی کیونکہ قرآن شریف میں ہے وترکوک قائما اور حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے ہمیشہ کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا عبدالرحمٰن بن ابی الحکم بیٹھ کر خطبہ پڑھ رہا تھا تو کعب بن عجرہ صحابیؓ نے اس پر اعتراض کیا البتہ اگر کوئی عذر ہو تو بیٹھ کر خطبہ پڑھ سکتا ہے اور معاویہؓ نے مٹاپے کی وجہ سے بیٹھ کر خطبہ پڑھا جیسے ابن ابی شیبہ نے نکالا اور حنفیہ کے نزدیک خطبہ میں قیام سنت ہے ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری باب الاستسقاء میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] ابن عمرؓ کی روایت کو بیہقی نے اور انس کی روایت کو ابونعیم نے نکالا ۱۲ منہ [4] تو سب لوگوں نے آنحضرتؐ کی طرف منہ کیا اور باب کا یہی مطلب ہے شافعیہ اور جمہور علماء کے نزدیک یہ امر سنت ہے ۱۲ منہ

بَابٌ ۵۸۳ مَنْ قَالَ فِي الْخُطْبَةِ بَعْدَ الثَّنَاءِ أَمَّا بَعْدُ۔

رَوَاهُ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۷۵- وَقَالَ مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ قُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ قَالَتْ فَأَطَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِدًّا حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ وَإِلَى جَنْبِي قِرْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ فَفَتَحْتُهَا فَجَعَلْتُ أَصُبُّ مِنْهَا عَلَى رَأْسِي فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ قَالَتْ وَلَغِطَ نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْكَفَأْتُ إِلَيْهِنَّ لِأُسَكِّتَهُنَّ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ قَالَتْ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَإِنَّهُ قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ

باب خطبہ میں اللہ کی حمد وثنا کے بعد امابعد کہنا۔

اس کو عکرمہؓ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[1] اور محمود بن غیلان (امام بخاری کے شیخ) نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو فاطمہ بنت منذر نے خبر دی انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہؓ کے پاس گئی اس وقت لوگ (گہن کی) نماز پڑھ رہے تھے میں نے کہا یہ کیا معاملہ ہے لوگوں کو کیا ہوا ہے انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا کیا کوئی (عذاب کی) نشانی ہے انہوں نے سر ہلایا یعنی ہاں خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی لمبی نماز پڑھی یہاں تک کہ مجھ کو غشی آنے لگی اور میرے بازو پانی کی ایک مشک رکھی تھی میں اس کو کھول کر اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نماز سے فارغ ہوئے) اس وقت سورج صاف ہو گیا تھا آپ نے لوگوں کو خطبہ سنایا اور جیسی اللہ کو سزاوار ہے ویسی اس کی تعریف کی پھر فرمایا امابعد[2] فرمایا تھا کہ کچھ انصاری عورتوں نے شور وغل شروع کیا میں نے ان کے چپ کرنے کو ادھر مڑی (آپ کا کلام نہ سن سکی) میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا انہوں نے کہا آپ نے یہ فرمایا کہ کوئی چیز ایسی نہیں رہی جو مجھ کو نہیں دکھلائی گئی تھی مگر (آج) اس جگہ میں نے اس کو دیکھ لیا) یہاں تک کہ بہشت دوزخ کو بھی اور مجھ پر وحی آئی کہ قبروں میں تمہاری ایسی آزمائش ہوگی جیسے کانے دجال کے سامنے یا اس کے قریب قریب تم میں سے ہر ایک کے پاس فرشتہ آئے گا اور پوچھے گا تو اس شخص کے

۱؎ اس روایت کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ۱۲ منہ ۲؎ یعنی بعد حمد وثنا کے اب آپ نے مطلب شروع کیا اور فرمایا کہ گہن کہ اللہ جل جلالہ کی قدرت کی ایک نشانی ہے وہ کسی کی موت اور زیست سے نہیں ہوتا یہیں سے باب کا مطلب نکلا ۱۲ منہ

بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوْقَالَ الْمُوْقِنُ شَكَّ هِشَامٌ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مُحَمَّدٌ جَآءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَاٰمَنَّا وَاَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا وَصَدَّقْنَا فَيُقَالُ لَهٗ نَمْ صَالِحًا قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا بِهٖ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِالْمُرْتَابُ شَكَّ هِشَامٌ فَيُقَالُ لَهٗ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ لَآ اَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُ قَالَ هِشَامٌ فَلَقَدْ قَالَتْ لِيْ فَاطِمَةُ فَاَوْعَيْتُهٗ غَيْرَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ مَا يُغَلَّظُ عَلَيْهِ۔

باب میں کیا اعتقاد رکھتا تھا ایمان دار یا یقین والا ہشام راوی نے شک کی یوں کہے گا وہ اللہ کے پیغمبر ہیں محمدؐ ہمارے پاس دلیلیں اور ہدایت کی باتیں لے کر آئے ہم ان پر ایمان لائے اور مقبول کیا اور تابع ہوئے اور سچا جانا تب اس سے کہا جائے گا اچھی طرح (آرام سے) سو جا ہم تو (پہلے ہی سے) جانتے تھے کہ تو ان پر ایمان رکھتا تھا اور منافق یا شک کرنے والا ابوہشام راوی نے شک کی" اس سے جب کہا جائے گا تو اس شخص کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا تھا وہ کہے گا مجھے کچھ معلوم نہیں میں نے لوگوں کو کچھ کہتے سنا (کہ شاعر ہے یا جادوگر) میں بھی وہی کہنے لگا ہشام نے کہا فاطمہ بنت منذر نے جو جو کہا میں نے وہ سب یاد رکھا لیکن انہوں نے منافق پر جو سختی کی جائے گی اس کا بیان بھی کیا (وہ مجھے یاد نہ رہا) لہ

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِمَالٍ اَوْ بِشَيْءٍ فَقَسَمَهٗ فَاَعْطٰى رِجَالًا وَّتَرَكَ رِجَالًا فَبَلَغَهٗ اَنَّ الَّذِيْنَ تَرَكَ عَتَبُوْا فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ اُعْطِي الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِيْ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الَّذِيْ اُعْطِيْ وَلٰكِنْ اُعْطِيْ اَقْوَامًا لِّمَا اَرٰى فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِّنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَكِلُ اَقْوَامًا اِلٰى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِّنَ الْغِنٰى

ہم سے محمد بن معمر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعاصم نے انہوں نے جریر بن حازم سے انہوں نے کہا میں نے امام حسن بصری سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن تغلب نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس کچھ مال آیا یا کوئی چیز آئی آپ نے اس کو بانٹ دیا بعضوں کو دیا بعضوں کو نہیں دیا پھر آپ کو خبر پہنچی کہ جن لوگوں کو نہیں دیا وہ ناراض ہیں آپ نے اللہ کی حمد اور ثنا بیان کی پھر فرمایا اما بعد خدا کی قسم میں ایک شخص کو (مال وغیرہ) دیتا ہوں اور ایک کو نہیں دیتا پھر جس کو نہیں دیتا میں اس کو اس سے زیادہ چاہتا ہوں جس کو دیتا ہوں لیکن جن لوگوں کو میں دیتا ہوں اس وجہ سے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں بے چینی اور بھوکھلاپن پاتا ہوں اور بعضے لوگوں کو (جن کو نہیں دیتا) ان کی سیر چشمی اور بھلائی پر تکیہ کر کے جو اللہ نے

لہ دوسری روایت میں وہ سختی مذکور ہے کہ پھر فرشتہ اس کو آگ کے گرز سے مارے گا یہ حدیث اوپر کئی بار گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۵۲ یہیں سے ترجمہ باب نکلا ۱۲ منہ

وَالْخَيْرِ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَوَاللّٰهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِيْ بِكَلِمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ -

ان کے دلوں میں رکھی ہے انہی لوگوں میں عمرو بن تغلب ہے عمرو نے کہا خدا کی قسم یہ بات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (میرے حق میں) فرمائی اس کے بدل اگر سرخ سرخ اونٹ مجھ کو ملتے تو اتنی خوشی نہ ہوتی[1]

٨٧٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِّنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلٰوتِهٖ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّوْا مَعَهٗ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهٖ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهٖ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهٗ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ لٰكِنِّيْ خَشِيْتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا تَابَعَهٗ يُوْنُسُ -

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی ان کو حضرت عائشہؓ نے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آدھی رات کو (اپنے حجرے سے) باہر برآمد ہوئے آپ نے مسجد میں (تراویح) کی نماز پڑھی لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی صبح کو لوگوں نے اس کا چرچا کر دیا تو پہلی رات سے بھی زیادہ لوگ جمع ہوئے آپ کے ساتھ نماز پڑھی پھر صبح کو چرچا ہوا تو تیسری رات کو مسجد کے لوگ اور زیادہ اکٹھے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر برآمد ہوئے اور لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی چوتھی رات میں تو اتنے لوگ جمع ہوئے کہ مسجد میں جگہ نہ رہی (لیکن آپ برآمد نہیں ہوئے) صبح کی نماز کے وقت آپ باہر آئے جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے لوگوں کی طرف منہ کیا اور تشہد پڑھا پھر فرمایا اما بعدؑ[2] مجھ کو معلوم تھا کہ تم لوگ مسجد میں اکٹھا ہو لیکن (میں نہیں نکلا) اس ڈر سے کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے اور تم سے نہ ہو سکے عقیل کے ساتھ اس حدیث کو یونس نے بھی (زہری سے) روایت کیا[3]

---

[1] سبحان اللہ صحابہ کے نزدیک آنحضرتؐ کا ایک کلمہ فرمانا جس سے آپ کی رضامندی ان سے معلوم ہو ساری دنیا کا مال دولت ملنے سے زیادہ پسند تھا۔ اس حدیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال خلق ثابت ہوا کہ آپ کسی کی ناراضی پسند نہیں فرماتے تھے نہ کسی کی دل شکنی آپ نے ایسا خطبہ سنایا کہ جن لوگوں کو نہیں دیا تھا وہ ان سے بھی زیادہ خوش ہو گئے جن کو دیا تھا ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [3] اس کو امام مسلم نے نکالا ۱۲ منہ

۸۷۸ - حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيِّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَتَشَهَّدَ وَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ تَابَعَهٗ اَبُوْمُعَاوِيَةَ وَاَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّا بَعْدُ وَتَابَعَهُ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيٰنَ فِيْ اَمَّا بَعْدُ ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی انہوں نے ابوحمید ساعدیؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو (عشا کی) نماز کے بعد کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا اور جیسے اللہ کو لائق ہے ویسی اس کی تعریف کی پھر فرمایا اما بعدؐ زہری کے ساتھ اس حدیث کو ابو معاویہ اور ابو اسامہ نے بھی ہشام بن عروہ سے روایت کیا انہوں نے عروہ سے انہوں نے ابوحمیدؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا اما بعد اور ابوالیمان کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن یحیی عدنی نے بھی سفیان سے روایت کیا اس میں صرف اما بعد ہے[۲]

۸۷۹ - حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ ابْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَسَمِعْتُهٗ حِيْنَ تَشَهَّدَ يَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے علی بن حسین نے بیان کیا انہوں نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (خطبے کے لیے) کھڑے ہوئے میں نے خود سنا آپ نے تشہد پڑھ کر اما بعد فرمایا شعیب کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن ولید زبیدی نے بھی زہری سے روایت کیا[۳]

۸۸۰ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيْلِ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ وَكَانَ اٰخِرَ

ہم سے اسمٰعیل بن ابان نے بیان کیا کہا ہم سے ابن الغسیل عبدالرحمٰن بن سلیمان نے کہا ہم سے عکرمہ نے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (موت کی بیماری میں) منبر پر چڑھے اور یہ آپ کا آخری

---

[۱] یہ ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو امام بخاری نے ایمان اور نذور میں نکالا ہوا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن لتبیہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا جب زکوٰۃ کا مال لایا تو بعض چیزوں کی نسبت یہ کہنے لگا کہ یہ مجھ کو بطور تحفہ کے ملی ہیں اس وقت آپ نے عشا کے بعد یہ خطبہ سنایا ۱۲ منہ [۲] یعنی یہ متابعت صرف اما بعد کے کہنے میں ہے پوری حدیث میں نہیں ہے ابو معاویہ اور ابو اسامہ اور عدنی کی روایتوں کو امام مسلم نے نکالا ۱۲ منہ [۳] زبیدی کی روایت کو طبرانی نے وصل کیا شامیوں کی مسند میں ۱۲ منہ

مَجْلِسٍ جَلَسَهُ مُتَعَطِّفًا مِلْحَفَةً عَلَى مَنْكِبَيْهِ قَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ بِعِصَابَةٍ دَسِمَةٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِلَيَّ فَثَابُوا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ يَقِلُّونَ وَيَكْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ وَلِيَ شَيْئًا مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ أَنْ يَضُرَّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعَ فِيهِ أَحَدًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ۔

بیٹھنا تھا ایک چادر مونڈھوں پر ڈالے ہوئے ایک کالے کپڑے سے سر باندھے ہوئے آپ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا لوگو میرے پاس آؤ وہ (سب) آپ کے پاس جمع ہو گئے آپ نے فرمایا اما بعد دیکھو یہ انصار کا قبیلہ (جواب بہت ہے) کم ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بڑھ جائیں گے[1] پھر محمدؐ کی امت میں جو کوئی کچھ حکومت پیدا کرے جس کی وجہ سے کسی کو نفع اور نقصان پہنچا سکتا ہو تو اس کو چاہیئے کہ انصار کے نیک لوگوں کی نیکی منظور کرے اور ان کے بُرے کی برائی سے درگزر کرے[2]

بَابُ ۵۸۴ الْقَعْدَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

باب جمعہ کے دن دونوں خطبوں کے بیچ میں بیٹھنا:۔

۸۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَقْعُدُ بَيْنَهُمَا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا ہم سے بشیر بن مفضل نے کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ کے دن) دو خطبے پڑھتے ان کے بیچ میں بیٹھتے۔

بَابُ ۵۸۵ الْاِسْتِمَاعِ إِلَى الْخُطْبَةِ۔

باب خطبہ کان لگا کر سننا:۔

۸۸۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو عبد اللہ سلمان اغر سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے

---

[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی ترقی بے حد ہو گی ہزاروں لاکھوں آدمی اور قوموں کے مسلمان ہوں گے پھر انصار اتنے بہت سے آدمیوں میں کم ہی معلوم ہوں گے جو اس وقت مسلمانوں کی کمی کی وجہ سے بہت معلوم ہوتے ہیں ۱۲ منہ [2] یعنی انصار کے لوگوں پر نگاہ شفقت رکھے حتی المقدور اگر ان سے کوئی بھی خطا ہو جائے تو اس سے چشم پوشی کرے اور یہ صلہ ہے ان کے امداد اور اعانت کا جو انہوں نے پیغمبر صاحبؐ کے ساتھ کی اس لیے ہر مسلمان پر ان کا حق ہے امام بخاری ان سب حدیثوں کو اس لیے لائے کہ ان سے خطبہ میں اما بعد کہنا ثابت ہوتا ہے قسطلانی نے کہا حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حدود شرعیہ انصار پر سے اٹھا دی جائیں حدود تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر غریب امیر سب پر قائم کرنے کی تاکید فرمائی ہے بلکہ مراد دوسری خفیف غلطیاں اور خطائیں ہیں ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ۔

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے کیا کرتے ہیں (جامع) مسجد کے دروازے پہ کھڑے ہو کر (نمازیوں کے نام) لکھتے ہیں جو پہلے آتا ہے اس کو پہلے جو بعد آتا ہے اس کو بعد اور جو کوئی سویرے جاتا ہے اس کی مثال ایسے شخص کی ہے جو اونٹ قربانی کرے پھر ایسے کی جو گائے قربانی کرے پھر ایسے کی جو مینڈھا پھر ایسے کی جو مرغی پھر ایسے کی جو انڈا پھر جب امام خطبہ کے لیے نکلتا ہے تو وہ اپنی بہیاں لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ کان لگا کر سنتے ہیں[1]

بَابٌ ۵۸۶ اِذَا رَاَى الْاِمَامُ رَجُلًا جَآءَ وَهُوَ يَخْطُبُ اَمَرَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ۔

باب امام خطبہ کی حالت میں کسی شخص کو جو آئے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنے کا حکم دے سکتا ہے۔

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ فَقَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو ابن دینار سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے کہا جمعہ کے دن ایک آدمی (سلیک غطفانی) اس وقت آیا جب آپ خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا بھلے آدمی تو نے (تحیۃ المسجد کی) نماز پڑھی اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو کھڑا ہو پڑھ لے[2]

بَابٌ ۵۸۷ مَنْ جَآءَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

باب خطبہ ہو رہا ہو اور کوئی مسجد میں آئے تو ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھ لے[3]

---

[1] امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ نمازیوں کو بھی خطبہ کان لگا کر سننا چاہیے کیوں کہ فرشتے بھی کان لگا کر سنتے ہیں شافعیہ کے نزدیک خطبہ کی حالت میں کلام کرنا مکروہ ہے لیکن حرام نہیں ہے حنفیہ کے نزدیک خطبے کے وقت نماز اور کلام دونوں منع ہیں بعضوں نے کہا دنیا کا بیکار کلام منع ہے لیکن ذکر یا دعا منع نہیں ہے امام احمد کا قول یہ ہے کہ جو خطبہ سنتا ہو یعنی خطبہ کی آواز اس کو پہنچتی ہو اس کو منع ہے جو نہ سنتا ہو اس کو منع نہیں شوکانی نے اہل حدیث کا مذہب یہ لکھا ہے کہ خطبے کے وقت خاموش رہے سید علامہ نے کہا تحیۃ المسجد مستثنے ہے جو شخص مسجد میں آئے اور خطبہ ہو رہا ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد کی پڑھ لے اسی طرح امام کا کسی ضرورت سے بات کرنا جیسے صحیح احادیث میں وارد ہے ۱۲ منہ [2] مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھ لے یہی اہل حدیث اور امام احمد کی دلیل ہے کہ خطبے کی حالت میں تحیۃ المسجد پڑھ لینا چاہیے حدیث سے یہ نکلا کہ امام خطبے کی حالت میں ضرورت سے بات کر سکتا ہے اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ [3] ہلکی پھلکی سے یہ مطلب ہے کہ قرأت کو طول نہ دے یہ نہیں کہ جلدی جلدی پڑھے ۱۲ منہ

۸۸۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابرؓ سے سنا ایک شخص جمعہ کے دن اس وقت آیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے اس سے پوچھا تو نے (تحیۃ المسجد کی) نماز پڑھی اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اٹھ دو رکعتیں پڑھ۔

بَابُ ۵۸۸ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْخُطْبَةِ

باب خطبہ میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا۔

۸۸۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ ح وَعَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَ الْكُرَاعُ هَلَكَ الشَّاءُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عبدالعزیز بن انس سے دوسری سند اور حماد نے یونس سے بھی روایت کی عبدالعزیز اور یونس دونوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا کہنے لگا یارسول اللہ (برسات نہ ہونے سے) گھوڑے تباہ ہوگئے بکریاں مرگئیں تو اللہ سے دعا فرمایئے پانی برسائے آپ نے دونوں ہاتھ پھیلائے اور دعا کی[1]

بَابُ ۵۸۹ الْاِسْتِسْقَاءِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب جمعہ کے دن خطبہ میں پانی کی دعا کرنا۔

۸۸۶ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے امام ابوعمرو اوزاعی نے کہا ہم سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں لوگوں پر قحط پڑا ایک بار آپ جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے

---

[1] ترجمہ باب میں دونوں ہاتھ اٹھانے سے یہی ہاتھوں کا پھیلانا مراد ہے امام بخاری نے یہ لفظ فمد یدیہ لاکر اس طرف اشارہ کیا کہ رفع یدین سے وہ رفع مراد نہیں ہے جو نماز میں ہوتا ہے ورنہ آگے کے باب کی حدیث اس ترجمہ باب کے زیادہ مطابق تھی جس میں صاف فرفع یدیہ ہے ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى فَقَامَ ذٰلِكَ الْاَعْرَابِيُّ اَوْ قَالَ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ اِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِيْ قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِّنْ نَاحِيَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ۔

اتنے میں ایک گنوار کھڑا ہوا[1] کہنے لگا یا رسول اللہ جانور مر گئے اور بال بچے بھوکے ہو گئے اللہ سے دعا فرمایئے آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور آسمان میں ابر کا ایک ٹکڑا بھی نہیں دکھائی دیتا تھا تو اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آپ نے ابھی ہاتھوں کو اتارا نہیں تھا کہ پہاڑوں کی طرح بادل امنڈ آئے اور منبر سے آپ نہیں اترے (پانی برسنا شروع ہوا) یہاں تک کہ میں نے دیکھا آپ کی ریش مبارک پر پانی ٹپک رہا ہے غرض اس دن سارے دن پانی پڑتا رہا اور کل اور پرسوں اور ترسوں دوسرے جمعہ تک پھر (دوسرے جمعہ کو) وہی گنوار یا کوئی اور شخص کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ گھر گر گئے اور جانور ڈوب گئے اللہ سے دعا فرمایئے (اب پانی موقوف ہو) آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا یا اللہ ہمارے گرد برسا ہم پر نہ برسا پھر آپ ابر کے جس کونے کی طرف اشارہ کرتے ادھر سے ابر کھل جاتا کھلتے کھلتے سارے مدینے سے ابر ہٹ گیا) اور مدینہ گویا ایک گول دائرہ بن گیا[2] اور قناۃ[3] کا نالہ مہینہ بھر بہتا رہا اور جو کوئی باہر سے آیا اس نے کہا خوب بارش ہو رہی ہے۔

بَابٌ ۵۹ الْاِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ وَاِذَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا وَقَالَ سَلْمَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ۔

باب جمعہ کے دن خطبہ کے وقت چپ رہنا اور جب کسی نے (خطبہ کے وقت) اپنے ساتھی سے کہا چپ رہ تو اس نے خود لغو حرکت کی[4] اور سلمان فارسیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا جب امام خطبہ شروع کرے اس وقت چپ رہے[5]۔

---

[1] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [2] گرد اگرد ابر بیچ میں کھلا ہوا سبحان اللہ اس سے بڑھ کر اور معجزہ کیا ہوگا ۱۲ منہ [3] قناۃ ایک وادی کا نام ہے ۱۲ منہ [4] دوسرے کو نصیحت اپنے فضیحت چاہیے تھا چپ رہنا یہ کہنا کہ چپ رہ یہ بھی ایک بات ہے یہ مضمون خود ایک حدیث کی عبارت ہے جس کو نسائی نے نکالا ۱۲ منہ [5] یہ باب لا کر امام بخاری نے ان لوگوں کا رد کیا جنہوں نے خطبہ شروع ہونے سے پہلے ہی چپ رہنا لازم قرار دیا ہے سلمان کی یہ روایت اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا ان کو ابو ہریرہؓ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے ساتھی سے جمعہ کے دن یوں کہے چپ رہ اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو تو نے خود ایک لغو (بیجا) حرکت کی[1]

بَابٌ ۵۹۱ السَّاعَةُ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

باب جمعہ کے دن کی وہ ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن ذکر کیا تو فرمایا اس میں ایک ساعت ایسی ہے جب کوئی مسلمان بندہ اس میں کھڑا ہوا نماز پڑھتا ہو اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ اس کو عنایت فرمائے گا اور ہاتھ سے اشارہ کر کے آپ نے یہ بتلایا کہ وہ ساعت تھوڑی ہے[2]

بَابٌ ۵۹۲ إِذَا نَفَرَ النَّاسُ عَنِ الْإِمَامِ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَصَلٰوةُ الْإِمَامِ وَمَنْ بَقِيَ جَائِزَةٌ۔

باب اگر جمعہ کی نماز میں کچھ مقتدی چل دیں تو امام اور باقی مقتدیوں کی نماز صحیح ہو جائے گی[3]

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا

ہم سے معاویہ بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ نے

---

[1] چاہیے تھا اشارے سے منع کرنا یا کنکری پھینک کر دوسری روایت میں ہے اس کا جمعہ جمعہ نہیں رہا یعنی ظہر بن گیا عبداللہ بن عمر کی حدیث میں ہے جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھاندیں اس کا جمعہ ظہر ہو گیا ۱۲ منہ

[2] اس کا زمانہ کم ہے شب قدر کی طرح اس ساعت میں بھی بہت اختلاف ہے مگر سب میں قوی قول یہ ہے کہ وہ ساعت امام کے منبر پر بیٹھنے سے شروع ہوتی ہے اور نماز پوری ہونے پر ختم ہو جاتی ہے بعضوں نے کہا وہ جمعہ کی اخیر ساعت ہے بعضوں نے کہا یہ ساعت اب نہیں ہوتی اٹھالی گئی بعضوں نے کہا سال بھر میں ایک جمعہ میں آتی ہے ۱۲ منہ

[3] شافعیہ اور حنابلہ نے جمعہ کے لیے امام کے سوا چالیس شخصوں کی اور مالکیہ نے بارہ کی اور حنفیہ نے امام سمیت چار کی شرط کی ہے چونکہ ان اعداد کے اثبات کے لیے کوئی حدیث امام بخاری کی شرط پر نہ تھی لہٰذا اس کو نہ لا سکے صرف یہ امر بیان کیا کہ اگر کچھ مقتدی خطبہ پڑھتے میں یا نماز شروع ہوئے بعد چل دیں تو باقی لوگوں کی نماز صحیح ہو جائے گی اہل حدیث کے نزدیک ایک مقتدی بھی امام کے ساتھ رہے تو جمعہ کی نماز صحیح ہے ۱۲ منہ

زَائِدَۃُ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَتْ عِیْرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوْا اِلَیْھَا حَتّٰی مَا بَقِیَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوَا انْفَضُّوْا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَائِمًا۔

انہوں نے حصین سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کہا ہم سے جابر بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں تھے[1] اتنے میں غلہ لادے ہوئے ایک قافلہ آن پہنچا لوگ (خطبہ سننا چھوڑ کر) ادھر چل دیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بارہ آدمیوں کے سوا کوئی نہ رہا اس وقت سورہ جمعہ کی یہ آیت اتری اور جب وہ کوئی سوداگری کا مال یا تماشا دیکھتے ہیں تو ادھر دوڑ پڑتے ہیں اور تجھ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں[2]

بَابُ ۵۹۳ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ وَقَبْلَھَا۔

باب جمعہ کے بعد اور جمعہ سے پہلے سنت پڑھنا

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّھْرِ رَکْعَتَیْنِ وَبَعْدَھَا رَکْعَتَیْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَکْعَتَیْنِ فِیْ بَیْتِہٖ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَکْعَتَیْنِ وَکَانَ لَا یُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور ظہر کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کے بعد اپنے گھر میں دو رکعتیں اور عشا کے بعد دو رکعتیں اور جمعہ کے بعد مسجد میں کچھ نہ پڑھتے جب اپنے گھر میں لوٹ کر آتے تو دو رکعتیں پڑھتے[3]

---

[1] یعنی نماز کی تیاری میں جیسے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ پڑھ رہے تھے اور احتمال ہے کہ اس وقت تک نماز میں بھی چلنا یا کچھ دیکھنا منع نہ ہوا ہوگا ۱۲ منہ [2] اتفاق سے ان دنوں مدینہ میں غلہ کی قلت تھی اور لوگوں کو اناج کی بہت احتیاج تھی کہتے ہیں یہ قافلہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا تھا جیسے ابن مردویہ نے نقل کیا یا دحیہ کلبی کا جیسے طبرانی نے نقل کیا احتمال ہے کہ دونوں اس میں شریک ہوں ۱۲ منہ [2] یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ صحابی کی شان میں خود قرآن شریف میں یہ آیت ہے رجال لاتلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ تو یہ حدیث اس کے خلاف پڑتی ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ یہ واقع اس آیت کے نزول سے پہلے کا ہے اس کے بعد صحابہ نے توبہ کی ہوگی اور بار دگر ایسا کام نہ کیا ہوگا ۱۲ منہ [3] حدیث میں جمعہ سے پہلے کسی سنت کا ذکر نہیں ہے مگر شاید ظہر سے پہلے جو دو رکعتیں مذکور ہیں اسی پر جمعہ کو بھی قیاس کیا اکثر علما کا قول یہی ہے کہ جمعہ کے بعد دو رکعتیں سنت ہیں اور حنفیہ نے چار کو اور ابو یوسف نے چھ کو اختیار کیا ہے اور بہتر یہ ہے کہ جمعہ کی سنت اس جگہ نہ پڑھے جہاں فرض پڑھے ہوں اور مالکیہ کہتے ہیں کہ مسجد میں نہ پڑھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنتیں مسجد میں نہیں پڑھیں بلکہ گھر میں آن کر بعضوں کے نزدیک جمعہ کے قبل اور بعد کوئی سنت نہیں ہے اور ہمارے امام احمد بن حنبل نے جمعہ کے بعد دو سنتوں کو اختیار کیا ہے اور صحیح حدیثوں سے یہی ثابت ہے اور چار رکعت کی روایتیں ضعیف ہیں اور بعضی موقوف ہیں ۱۲ منہ

بَابُ ۵۹۴ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ جمعہ میں) یہ فرمانا جب جمعہ کی نماز ہو جائے تو (اپنے اپنے کام کاج کے لیے) زمین میں پھیل پڑو اور اللہ کا فضل (روزی رزق یا علم) ڈھونڈو۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كَانَتْ فِيْنَا امْرَاَةٌ تَجْعَلُ عَلٰى اَرْبِعَاءَ فِيْ مَزْرَعَةٍ لَهَا سِلْقًا فَكَانَتْ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ اُصُوْلَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِيْ قِدْرٍ ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قَبْضَةً مِّنْ شَعِيْرٍ تَطْحَنُهَا فَتَكُوْنُ اُصُوْلُ السِّلْقِ عَرْقَهٗ وَكُنَّا نَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَرِّبُ ذٰلِكَ الطَّعَامَ اِلَيْنَا فَنَلْعَقُهٗ وَكُنَّا نَتَمَنّٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذٰلِكَ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان محمد بن مطرف مدنی نے کہا مجھ سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا ہم لوگوں میں ایک عورت تھی [۱] وہ اپنے کھیت کی نالی پر چقندر بوتی جمعہ کا دن ہوتا تو چقندر کی جڑیں نکال کر ایک ہانڈی میں پکاتی اوپر سے مٹھی بھر جو کا آٹا پیس کر ڈال دیتی تو چقندر کی جڑیں گویا بوٹیاں ہو جاتیں اور ہم لوگ جمعہ کی نماز پڑھ کر (اس کے گھر پر جاتے) اس کو سلام کرتے وہ یہ کھانا ہمارے سامنے رکھتی ہم اس کو چاٹ جاتے اور اس کھانے کے خیال سے ہم کو جمعہ کے دن کی آرزو رہتی [۲]

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا وَقَالَ مَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سہل بن سعد سے یہی حدیث اتنا زیادہ ہے سہل نے کہا ہم دوپہر کا سونا اور دن کا کھانا جمعہ کی نماز کے بعد رکھتے [۳]

بَابُ ۵۹۵ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

باب جمعہ کی نماز کے بعد سونا

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كُنَّا نُبَكِّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَقِيْلُ۔

ہم سے محمد بن عقبہ شیبانی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسحاق فزاری ابراہیم بن محمد نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے کہا میں نے انس سے سنا وہ کہتے تھے ہم جمعہ کی نماز سویرے پڑھ لیتے پھر دوپہر کی نیند لیتے۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ

مجھ سے سعید ابن مریم نے بیان کیا کہا ہم سے

---

[۱] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [۲] باب کی مطابقت اس طرح پر ہے کہ صحابہ نماز کے بعد رزق کی تلاش میں نکلتے اور اس عورت کے گھر پر اس امید سے جاتے کہ کھانا ملے گا اللہ اکبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ نے کیسی تکلیف سے گزاری کہ چقندر کی جڑیں اور مٹھی بھر جو آٹا غنیمت سمجھتے اور اسی پر قناعت کرتے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۱۲ منہ [۳] یہ حدیث امام احمد کی دلیل ہے کہ جمعہ کی نماز زوال سے پہلے بھی پڑھ سکتے ہیں ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا اَبُوْغَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَہْلٍ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَۃَ ثُمَّ تَکُوْنُ الْقَائِلَۃُ ۔

ابو غسان نے کہا مجھ سے ابو حازم نے انہوں نے سہل بن سعدؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ لیتے پھر دوپہر کی نیند لیتے [1]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

اَبْوَابُ صَلٰوۃِ الْخَوْفِ

باب خوف کی نماز کا بیان

وَقَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اِلٰی قَوْلِہٖ عَذَابًا مُّہِیْنًا ۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا اور جب تم مسافر ہو تو تم پر گناہ نہیں اگر نماز کو کم کر دو اخیر آیت عذابا مہینا تک [2]۔

۸۹۵ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّہْرِیِّ سَاَلْتُہٗ ہَلْ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ فَقَالَ اَخْبَرَنَا سَالِمٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَیْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَہُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ لَنَا فَقَامَتْ طَآئِفَۃٌ مَّعَہٗ وَاَقْبَلَتْ طَآئِفَۃٌ عَلَی الْعَدُوِّ فَرَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَّعَہٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَکَانَ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے شعیب نے کہا میں نے زہری سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا ہم سے سالم نے بیان کیا ان کے باپ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف [3] جہاد کیا (غزوہ ذات الرقاع) میں ہم دشمنوں کے مقابل ہوئے اور صفیں باندھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو (ہم میں سے) ایک گروہ تو آپ کے ساتھ نماز میں کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کی طرف منہ کیے رہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع کیا اور ان لوگوں نے بھی جو نماز میں آپ کے ساتھ تھے اور دو

---

[1] یہ دونوں حدیثیں بھی امام احمد کی دلیل ہیں مخالفین یہ کہتے ہیں کہ ان حدیثوں سے یہ نہیں نکلتا کہ جمعہ زوال سے پہلے ادا کیا جاتا بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ جمعہ کے دن دوپہر کے قیلولہ میں دیر کرتے اس خیال سے کہ نماز کے لیے اٹھنا پڑے گا تو نماز پڑھ کر ہی قیلولہ کرتے ۱۲منہ

[2] اکثر علماء کے نزدیک یہ آیت قصر سفر کے باب میں ہے بعضوں نے کہا خوف کی نماز کے باب میں ہے امام بخاری نے اسی کو اختیار کیا ہے چنانچہ عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ ہم خوف کا قصر تو اللہ کی کتاب میں پاتے ہیں مگر سفر کا قصر نہیں پاتے انہوں نے کہا ہم نے اپنے پیغمبر صاحب کو جیسا کرتے ویسا ہم بھی کرتے ہیں یعنے گو یہ حکم اللہ کی کتاب میں نہ سہی پر حدیث میں تو ہے اور حدیث بھی قرآن کی طرح واجب العمل ہے ۱۲منہ

[3] نجد لغت میں بلندی کو اور شرف کو کہتے ہیں اور عرب میں نجد وہ ملک ہے جو تہامہ اور یمن سے لے کر عراق اور شام تک پھیلا ہوا ہے یہ جہاد ۴ھ ہجری میں ہوا بنی غطفان کے کافروں پر ۱۲منہ

طَائِفَةٌ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ فَجَاءُوا فَرَكَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

بَاب ۵۹۶ صَلٰوةِ الْخَوْفِ رِجَالًا وَرُكْبَانًا رَاجِلٌ قَائِمٌ۔

۶۹۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوًا مِنْ قَوْلِ مُجَاهِدٍ إِذَا اخْتَلَطُوا قِيَامًا وَزَادَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيُصَلُّوا قِيَامًا وَرُكْبَانًا۔

بَاب ۵۹۷ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ۔

۶۹۷ - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ

سجدے کیے اب یہ گروہ[1] لوٹ کر اس گروہ کی جگہ پر آ گیا جو نماز میں شریک نہیں ہوا تھا اور وہ گروہ آیا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت ان کے ساتھ پڑھی اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیر دیا اب اس گروہ میں سے ہر شخص کھڑا ہوا اور اس نے اکیلے ایک رکوع اور دو سجدے ادا کیے۔

باب خوف کی نماز پیدل اور سوار رہ کر پڑھنا قرآن شریف میں رجالا[2] راجل کی جمع ہے یعنی پاپیادہ۔

ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید قرشی نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ یحییٰ نے کہا ہم سے ابن جریج نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے مجاہد کے قول کی طرح کہ جب لڑائی میں غتّ پٹ ہو جائیں[3] کھڑے کھڑے پڑھ لیں اور ابن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اتنا اور بڑھایا ہے اگر کافر بہت سارے ہوں (کہ مسلمانوں کو دم نہ لینے دیں) تو کھڑے کھڑے اور سوار رہ کر نماز پڑھ لیں۔

باب خوف کی نماز میں نمازی ایک دوسرے کی حفاظت کرتے ہیں۔

ہم سے حیوہ بن شریح نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن حرب نے انہوں نے زبیدی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے

---

[1] یعنی دوسری رکعت اکیلے اکیلے پڑھ کر جیسے مسلم اور ابو داؤد کی روایتوں میں ہے اور بعض روایتوں میں یوں ہے کہ ایک ہی رکعت پڑھ کر چلا گیا اور جب دوسرا گروہ پوری نماز پڑھ کر گیا تو یہ گروہ دوبارہ آیا اور ایک رکعت اکیلے اکیلے پڑھ کر سلام پھیرا خوف کی نماز چھ سات طرح پر مروی ہے ہمارے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ جس طریق پر چاہیں اور جیسا موقع ہو اس طرح پڑھ سکتے ہیں ۱۲ منہ

[2] یعنی اس آیت میں فان خفتم فرجالا او رکبانا میں رجالا راجل کی جمع ہے نہ رجل کی ۱۲ منہ

[3] غتّ پٹ ہو جائیں یعنی بکھر جائیں صف باندھنے کا موقع نہ ملے تو جو جہاں کھڑا ہو وہیں نماز پڑھ لے بعضوں نے کہا قیاماً کا لفظ یہاں غلط ہے صحیح قائماً ہے اور پوری عبارت یوں ہے اذا اختلطوا فانما ھو الذکر والاشارۃ بالراس یعنی جب کافر اور مسلمان لڑائی میں خلط ملط ہو جائیں تو صرف زبان سے قرأت اور یہ رکوع سجدے کے بدل سر سے اشارہ کرنا کافی ہے ۱۲ منہ

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوْا مَعَهٗ وَرَكَعَ وَرَكَعَ نَاسٌ مِّنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوْا مَعَهٗ ثُمَّ قَامَ لِلثَّانِيَةِ فَقَامَ الَّذِيْنَ سَجَدُوْا وَحَرَسُوْا اِخْوَانَهُمْ وَاَتَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا مَعَهٗ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِيْ صَلٰوةٍ وَّلٰكِنْ يَّحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے عبد اللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (میدان جنگ میں) اور لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے آپ نے تکبیر کہی لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ تکبیر کہی سب نے پھر آپ نے رکوع کیا تو تھوڑے آدمیوں نے آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا تو انہی تھوڑے آدمیوں نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر آپ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اور جو لوگ (رکوع اور سجدہ آپ کے ساتھ کر چکے) تھے وہ کھڑے کھڑے اپنے بھائیوں کی نگہبانی کرتے رہے اور دوسرا گروہ آیا اس نے آپ کے ساتھ رکوع اور سجدہ کیا اور سب لوگ نماز ہی میں رہے لیکن ایک دوسرے کی نگہبانی کرتے رہے[1]

بَابُ ۵۹۸ الصَّلٰوةِ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ الْحُصُوْنِ وَلِقَاءِ الْعَدُوِّ۔

وَقَالَ الْاَوْزَاعِيُّ اِنْ كَانَ تَهَيَّاَ الْفَتْحُ وَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الصَّلٰوةِ صَلَّوْا اِيْمَاءً كُلُّ امْرِئٍ لِّنَفْسِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الْاِيْمَاءِ اَخَّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَنْكَشِفَ الْقِتَالُ اَوْ يَاْمَنُوْا

باب قلعوں پر چڑھائی ہو رہی ہو فتح کی امید ہو اور دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو اس وقت نماز پڑھے یا نہیں؟

اور امام اوزاعی نے کہا اگر فتح تیار ہو اور لوگ پوری طرح سب ارکان ادا کر کے نماز نہ پڑھ سکیں تو اشارے سے نماز پڑھ لیں ہر شخص اکیلے اکیلے اگر اشارہ بھی نہ کر سکیں تو لڑائی کے ختم ہوئے تک یا امن ہوئے تک[2] نماز موقوف رکھیں اس کے بعد

[1] مطلب یہ ہے کہ اول سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز کی نیت باندھی دو صف ہو گئے ایک صف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متصل دوسری صف ان کے پیچھے اور یہ اس حالت میں ہے جب دشمن قبلے کی جانب ہو اور سب کا منہ قبلے ہی کی طرف ہو خیر اب پہلی صف والوں نے آپ کے ساتھ رکوع اور سجدہ کیا اور دوسری صف والے کھڑے کھڑے ان کی حفاظت کرتے رہے اس کے بعد پہلے صف والے رکوع اور سجدہ کر کے دوسری صف والوں کی جائے پر حفاظت کے لیے کھڑے رہے اور دوسری صف والے ان کی جا ملے پر آن کر رکوع میں گئے اور سجدہ کر کے قیام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہو گئے اور دوسری رکعت کا رکوع اور سجدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کیا جب آپ التحیات پڑھنے لگے تو پہلی صف والے رکوع اور سجدہ میں گئے پھر سب نے ایک ساتھ سلام پھیرا جیسے ایک ساتھ نیت باندھی تھی ۱۲ منہ [2] جنگ میں مختلف حالتیں ہوتی ہیں کبھی ایسا موقع ہوتا ہے کہ اشارے سے نماز پڑھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے ابن بطال نے کہا اشارہ بھی نہ کر سکیں اس سے مراد یہ ہے کہ نہ وضو کر سکیں نہ تیمم اور شاید امام اوزاعی کے نزدیک اشارہ میں استقبال قبلہ کی شرط ہو اور وہ کبھی جنگ میں ممکن نہیں ہوتا اس سے یہ مراد ہے کہ مدد آن پہنچی یا دشمن مرعوب ہو جائیں ۱۲ منہ

فَيُصَلُّوْا رَكْعَتَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرُوْا صَلَّوْا رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرُوْا فَلَا يُجْزِئُهُمُ التَّكْبِيْرُ وَيُؤَخِّرُوْنَهَا حَتّٰى يَاْمَنُوْا وَبِهٖ قَالَ مَكْحُوْلٌ وَّقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَضَرْتُ مُنَاهَضَةَ حِصْنِ تُسْتَرَ عِنْدَ اِضَاءَةِ الْفَجْرِ وَاشْتَدَّ اشْتِعَالُ الْقِتَالِ فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الصَّلٰوةِ فَلَمْ نُصَلِّ اِلَّا بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَصَلَّيْنَاهَا وَنَحْنُ مَعَ اَبِيْ مُوْسٰى فَفُتِحَ لَنَا قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَّمَا يَسُرُّنِيْ بِتِلْكَ الصَّلٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

دو دو رکعتیں پڑھ لیں اگر دو رکعتیں نہ پڑھ سکیں تو ایک ہی رکوع اور دو سجدے کر لیں اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو صرف تکبیر تحریمہ کافی نہیں ہے امن ہونے تک نماز میں دیر کریں مکحول (تابعی) کا یہی قول[1] ہے اور انس بن مالکؓ نے کہا میں صبح کی روشنی میں تستر[2] کے قلعہ پر جب چڑھائی ہو رہی تھی اس وقت موجود تھا لڑائی کی آگ خوب بھڑک رہی تھی تو لوگ نماز نہ پڑھ سکے جب دن چڑھ گیا اس وقت (صبح کی) نماز پڑھی ہم ابو موسیٰ اشعریؓ کے ساتھ تھے پھر قلعہ فتح ہو گیا انس بن مالکؓ نے کہا اس دن جو نماز ہم نے پڑھی (گو سورج نکلے بعد پڑھی) اس سے اتنی خوشی ہوئی کہ ساری دنیا ملنے سے اتنی خوشی نہ ہو گی[3]

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَّيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَغِيْبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا بَعْدُ قَالَ فَنَزَلَ اِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ وَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بَعْدَهَا۔

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے علی بن مبارک سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ خندق کے دن قریش کے کافروں کو گالیاں دیتے ہوئے آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ میں نے تو عصر کی نماز اس وقت تک نہیں پڑھی کہ سورج ڈوبنے ہی کو تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (خیر تم نے تو اخیر وقت میں پڑھ بھی لی) میں نے تو قسم خدا کی ابھی تک نہیں پڑھی پھر آپ بطحان میں اترے (جو ایک میدان ہے مدینہ میں) وہاں وضو کیا اور عصر کی نماز پڑھی سورج ڈوب گیا تھا پھر مغرب کی نماز اس کے بعد پڑھی[4]

---

[1] اس کو عبد بن حمید نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] تستر اہواز کے شہروں میں سے ایک شہر ہے وہاں کا قلعہ سخت جنگ کے بعد حضرت عمرؓ کی خلافت میں ۲۰ھ ہجری میں فتح ہوا اس تعلیق کو ابن سعد اور ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ابو موسیٰ اشعریؓ اس فوج کے افسر تھے جس نے اس قلعہ پر چڑھائی کی تھی ۱۲ منہ [3] کیونکہ نماز کی طرح اس وقت دوسری عبادت یعنی جہاد میں مصروف تھے اور اللہ تعالیٰ نے جہاد کا ثواب بھی دے دیا قلعہ فتح کرا دیا پھر نماز بھی پڑھ لی بعضوں نے کہا انسؓ نے نماز فوت ہونے پر افسوس کیا یعنی اگر یہ نماز اپنے وقت پر پڑھ لیتے تو ساری دنیا ملنے سے زیادہ مجھ کو خوشی ہوتی ۱۲ منہ [4] باب کا ترجمہ اس حدیث سے نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑائی سے مصروف رہنے سے بالکل نماز کی فرصت نہیں ملی تو آپ نے نماز میں دیر کی یہ قسطلانی نے کہا ممکن ہے کہ اس وقت تک خوف کی نماز کا حکم نہ اترا ہو گا یا نماز (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَاب ۵۹۹ صَلٰوةِ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوْبِ رَاكِبًا وَّاِيْمَاءً۔

وَقَالَ الْوَلِيْدُ ذَكَرْتُ لِلْاَوْزَاعِيِّ صَلٰوةَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ وَاَصْحَابِهٖ عَلٰى ظَهْرِ الدَّابَّةِ فَقَالَ كَذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا اِذَا تُخُوِّفَ الْفَوْتُ وَاحْتَجَّ الْوَلِيْدُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ۔

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْاَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَاَدْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرُ فِي الطَّرِيْقِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّيْ حَتّٰى نَاْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّيْ لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب جو کوئی دشمن کے پیچھے لگا ہو یا دشمن اس کے پیچھے لگا ہو وہ سوار رہ کر اشارے ہی سے نماز پڑھ لے[۱][۲]۔

اور ولید بن مسلم نے کہا میں نے امام اوزاعی سے شرحبیل بن سمط اور ان کے ساتھیوں کی نماز کا ذکر کیا انہوں نے سواری پر ہی نماز پڑھ لی انہوں نے کہا ہمارا بھی یہی مذہب ہے جب نماز کے قضا ہو جانے کا ڈر ہو اور ولید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد سے دلیل لی کوئی تم میں سے عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ کے پاس پہنچ کر[۳]

ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ خندق سے لوٹے (ابوسفیان چل دیا) تو آپ نے فرمایا کوئی شخص عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ[۴] میں پہنچ کر پھر ان کو رستے میں عصر کا وقت آگیا اور بعضوں نے کہا ہم تو (جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے) جب تک بنی قریظہ کے پاس نہ پہنچ لیں گے عصر کی نماز نہیں پڑھنے کے اور بعضوں نے کہا ہم نماز پڑھ لیں گے آپ کا یہ مطلب نہ تھا (کہ نماز قضا کردو) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر آیا

(بقیہ صفحہ سابقہ) کا آپ کو خیال نہ رہا ہوگا یا خیال ہو مگر طہارت کرنے کا موقع نہ ملا ہوگا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا)

[۱] جو دشمن کے پیچھے لگا ہو اس کے پکڑنے کو جا رہا ہو اس کو طالب کہتے ہیں اور جس کے پیچھے دشمن لگا ہو اس کو مطلوب کہتے ہیں ۱۲ منہ

[۲] امام بخاری علیہ الرحمۃ کا یہی مذہب ہے اور شافعی اور احمد کے نزدیک جس کے پیچھے دشمن لگا ہو وہ تو اپنے بچانے کے لیے سواری پر اشارے ہی سے نماز پڑھ سکتا ہے اور جو خود دشمن کے پیچھے لگا ہو تو اس کو درست نہیں اور امام مالک نے کہا اس کو اس وقت درست ہے جب دشمن کے نکل جانے کا ڈر ہو ۱۲ منہ

[۳] یہ حدیث آگے آتی ہے ولید نے امام اوزاعی کے مذہب پر اسی حدیث سے دلیل لی ہے کیونکہ صحابہ بنو قریظہ کے طالب تھے یعنی ان کے پیچھے لگے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز قضا ہو جانے کی ان کے لیے پرواہ نہ کی جب طالب کو نماز کا قضا کردینا درست ہوا تو اشارے سے سواری پر پڑھ لینا بطریق اولیٰ درست ہوگا ۱۲ منہ

[۴] بنی قریظہ مدینہ کے وہ یہودی تھے جنہوں نے دغابازی کی اور معاہدہ کے خلاف مسلمانوں پر آفت دیکھ کر ابوسفیان کے شریک ہو گئے تھے جب ابوسفیان بھاگ گیا تو آپ نے ان بے ایمان یہودیوں پر حملہ کرنے کا حکم دیا اور ایسی جلدی کی کہ عصر کی نماز وہیں جاکر پڑھنے کا حکم دیا گو قضا ہو جائے ۱۲ منہ

فَلَمْ يُعَنِّفْ أَحَدًا مِنْهُمْ.

آپ نے ان میں سے کسی کو ملامت نہیں کی [1]

بَابُ التَّكْبِيرِ وَالْغَلَسِ بِالصُّبْحِ وَالصَّلٰوةِ عِنْدَ الْإِغَارَةِ وَالْحَرْبِ

باب دھاوا کرنے سے پہلے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھ لینا اسی طرح لڑائی میں۔

٩٠٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصُّبْحَ بِغَلَسٍ ثُمَّ رَكِبَ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ فَخَرَجُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ وَيَقُولُونَ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ قَالَ الْخَمِيسُ الْجَيْشُ فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذَّرَارِيَّ فَصَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَصَارَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ صَدَاقَهَا عِتْقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ لِثَابِتٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَنْتَ سَأَلْتَ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عبد العزیز بن صہیب اور ثابت بنانی سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی [2] پھر سوار ہوئے اور فرمایا اللہ اکبر [3] خیبر خراب ہوا ہم تو جب کسی قوم کے آنگن میں اترتے ہیں تو جو لوگ ڈرائے گئے اُن کی صبح منحوس ہو گی [4] پھر یہودی گلی کوچوں میں دوڑتے نکلے محمدؐ لشکر سمیت آن پہنچے کہتے ہوئے راوی نے کہا خمیس لشکر کو کہتے ہیں [5] آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر غالب ہو گئے اور لڑنے والے (جوانوں) کو قتل کیا اور عورتوں بچوں کو قید کر لیا اتفاق سے صفیہ دحیہ کلبی کو ملیں [6] اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے میں آئیں آپ نے ان سے نکاح کر لیا اور پھر ان کو آزاد کر دیا یہی ان کا مہر ٹھہرا عبد العزیز نے ثابت سے پوچھا ابو محمدؒ تم نے انسؓ سے پوچھا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا مہر کیا دیا ثابت نے کہا خود

---

[1] ہر ایک نے اپنی اجتہاد اور رائے پر عمل کیا بعضوں نے یہ خیال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا مطلب یہ ہے کہ جلد جاؤ بیچ میں ٹھہرو نہیں تو ہم نماز کیوں قضا کریں انہوں نے سواری پر پڑھ لی بعضوں نے خیال کیا کہ حکم بجالانا ضرور ہے نماز بھی خدا اور اس کے رسول کی رضامندی کے لیے پڑھتے ہیں تو آپ کے حکم کی تعمیل میں اگر نماز میں دیر ہو جائے گی تو ہم کچھ گناہ گار نہ ہوں گے ۱۲ منہ [2] فریقین کی نیت بخیر تھی اس لیے کوئی ملامت کے لائق نہ ٹھہرا معلوم ہوا کہ اگر مجتہد غور کرے اور پھر اس کے اجتہاد میں غلطی ہو جائے تو اس سے مواخذہ نہ ہو گا نووی نے کہا اس پر اتفاق ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر مجتہد صواب پر ہے ۱۲ منہ [3] بعضے نسخوں میں تکبیر ہے یعنی حملہ کے وقت اللہ اکبر کہنا ۱۲ منہ [4] کیونکہ معلوم نہیں آیندہ کیا صورت پیش آتی ہے نماز کا موقع ملتا ہے یا نہیں ۱۲ منہ [5] ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آپ نے صبح کی نماز سویرے اندھیرے منہ پڑھ لی اور اللہ اکبر کہا معلوم ہوا کہ ہر ایک ہولناک وقت میں اللہ اکبر کہنا مسنون ہے ایک حدیث میں ہے کہ اگر آگ لگے تو اللہ اکبر کہہ کر اس کو بجھاؤ ۱۲ منہ [6] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے خمیس لشکر کو اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں پانچ ٹکڑیاں ہوتی ہیں مقدمہ ساقہ میمنہ میسرہ قلب ۱۲ منہ [7] اس کا قصہ اوپر گزر چکا ہے کہ پہلے صفیہ دحیہ کو ملی تھیں پھر کسی نے آن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صفیہ کے حسن و جمال اور ان کی شرافت نسب کا حال بیان کیا آپ نے ان کو بلا کر دیکھا اور دحیہ سے کہا تم اور کوئی چھوکری پسند کر لو اور صفیہ (باقی بر صفحہ آیندہ)

اِنَّمَا مَا اَمْهَرَهَا فَقَالَ اَمْهَرَهَا نَفْسَهَا قَالَ فَتَبَسَّمَ

انہی کو ان کے مہر میں دیا پھر مسکرائے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الْعِيْدَيْنِ

کتاب دونوں عیدوں کے بیان میں

بَابٌ مَا جَاءَ فِي الْعِيْدَيْنِ وَالتَّجَمُّلِ فِيْهِمَا۔

باب دونوں عیدوں کا بیان اور ان میں بناؤ کرنے کا۔

۹۰۱ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ عُمَرُ جُبَّةً مِّنْ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوْقِ فَاَخَذَهَا فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهٖ تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَالْوُفُوْدِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّلْبَثَ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ وَاَرْسَلْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهِ الْجُبَّةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا حضرت عمرؓ ایک موٹے ریشمی کپڑے کا چغہ جو بازار بک رہا تھا لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ یہ آپ خرید لیجئے عید کے دن اور قاصدوں کے آنے کے وقت (اس کو پہن کر) بناؤ کیا کیجئے آپ نے ان سے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جو آخرت میں بے نصیب ہے[1] پھر عمرؓ جب تک اللہ نے چاہا ٹھہرے رہے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کو ایک ریشمی چغہ (تحفہ) بھیجا حضرت عمرؓ وہ چغہ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو یہ فرمایا تھا کہ اس کو وہی پہنے گا جو (آخرت میں) بے نصیب ہے پھر آپ نے میرے پاس یہ چغہ کیوں بھیجا آپ نے فرمایا (میں نے تیرے پہننے کو

(بقیہ صفحہ سابقہ) کو آزاد کر کے آپ نے ان سے نکاح کر لیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] سبحان اللہ اسلام کی بھی کیا عمدہ تعلیم ہے مردوں کو موٹا جھوٹا سوتی اونی کپڑا کافی ہے ریشمی اور باریک کپڑے یہ عورتوں کے سزاوار ہیں اسلام نے مسلمانوں کو مضبوط محنتی جفاکش سپاہی بننے کی تعلیم دی نہ عورتوں کی طرح بناؤ سنگار اور نازک بدن بننے کی اسلام نے عیش و عشرت کا ناجائز باب مثلاً نشہ شراب خواری وغیرہ بالکل بند کر دیا لیکن مسلمان اپنے پیغمبرؐ کی تعلیم چھوڑ کر نشہ اور رنڈی بازی میں مشغول ہوئے اور عورتوں کی طرح چکن اور ململ اور ریشمی گوٹا کناری کے کپڑے پہننے لگے ہاتھوں کڑے اور پاؤں میں مہندی آخر اللہ تعالیٰ نے ان سے حکومت چھین کر دوسری مردانہ قوم کو عطا فرمائی ایسے زمانے میں مسلمانوں کو ڈوب مرنا چاہیے بے غیرت بے حیا کم بخت ۱۲ منہ

اللہ علیہ وسلم تبیعھا وتصیب بہا حاجتک

بَابُ ۶۲ الْحِرَابِ وَالدَّرَقِ يَوْمَ الْعِيدِ۔

۹۰۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَسَدِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثٍ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ وَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطٰنِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا قَالَ تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ خَدِّي عَلَى خَدِّهِ وَهُوَ يَقُولُ دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ حَتّٰى

نہیں بھیجا) تو اس کو بیچ ڈال اور اس کی قیمت اپنے کام میں لا۔

باب عید کے دن برچھیوں ڈھالوں سے کھیلنا

ہم سے احمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے محمد بن عبدالرحمٰن اسدی نے بیان کیا انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت (انصار کی) دو لڑکیاں میرے گھر میں بعاث کی لڑائی کا قصہ گا رہی تھیں[۱] آپ بچھونے پر لیٹ گئے اور اپنا منہ پھیر لیا اور ابوبکرؓ آئے انہوں نے مجھ کو جھڑکا اور کہا یہ شیطانی باجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آخر آپ نے ان کی طرف منہ کیا اور فرمایا جانے دے (خاموش رہ[۲]) جب ابوبکرؓ دوسرے کام میں لگ گئے تو میں نے ان لڑکیوں کو اشارہ کیا وہ چل دیں یہ دن عید کا تھا اس دن حبشی لوگ ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیل کرتے تو یا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خواہش کی یا خود آپ نے فرمایا تو یہ کھیل دیکھنا چاہتی ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے مجھ کو اپنے پیچھے کھڑا کر لیا میرا گال آپ کی گال پر تھا آپ فرماتے تھے کھیلو کھیلو اے بنی ارفدہ[۳]

ف[۱] دوسری روایت میں ہے کہ یہ گانا دف کے ساتھ ہو رہا تھا بعاث ایک قلعہ ہے جس پر اوس اور خزرج کی جنگ ایک سو بیس برس سے جاری تھی اسلام کی برکت سے یہ جنگ موقوف ہوگئی اور دونوں قبیلوں میں الفت پیدا ہوگئی ۱۲ منہ ف[۲] دوسری روایت میں ہے آپ نے فرمایا ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے قسطلانی نے کہا یعنی خوشی کا دن ہے اور خوشی میں جیسے شادی وغیرہ ان امور پر انکار نہیں ہو سکتا اب غنا مع المزامیر میں علماء کا اختلاف ہے ہمارے اصحاب میں سے امام ابن قیم نے اس کی حرمت کو ترجیح دی ہے اور امام ابن حزم نے اس کی اباحت کو لیکن نفس غنا بغیر مزامیر کے وہ تو اکثر کے نزدیک مباح ہے اور یہ مسئلہ اختلافی ہے اور حضرات صوفیہ نے دل کو نرم کرنے کے لیے بہ شروط اس کا استعمال کیا ہے ۱۲ منہ ف[۳] بنی ارفدہ حبشیوں کا لقب ہے ۱۲ منہ

إِذَا مَلَكْتُ قَالَ بِيْ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِيْ۔

جب میں ادکتا گئی تو آپ نے فرمایا بس میں نے کہا جی ہاں فرمایا اچھا جا[1]

بَابُ ۶۰۳ سُنَّةِ الْعِيْدَيْنِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ

باب عیدین میں مسلمان کا طریق کیا ہے۔

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِيْ زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو زبید بن حارث نے خبر دی کہا میں نے شعبی سے سنا انہوں نے براء سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (عید کے دن) خطبہ پڑھتے سنا آپ نے فرمایا پہلا کام جو ہم سب اس دن کرتے ہیں وہ نماز ہے پھر لوٹ کر (بقر عید میں) قربانی کرتے ہیں جو کوئی یہ کرے وہ ہمارے طریق پر چلا۔

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ وَّعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ قَالَتْ وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَبِمَزَامِيْرِ الشَّيْطَانِ فِيْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَّهٰذَا عِيْدُنَا۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ابو بکرؓ آئے اس وقت میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں انصار کی وہ شعر ہیں گا رہی تھیں[2] جو بعاث کے جنگ میں انہوں نے کہیں تھیں[3]۔ حضرت عائشہ نے کہا یہ لڑکیاں کچھ ڈومنیاں نہ تھیں[4] ابو بکرؓ نے کہا اُیں یہ شیطانی باجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں اور یہ دن عید کا دن تھا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکرؓ سے فرمایا ابو بکر ہر قوم میں عید ہوا کرتی ہے اور آج ہماری عید ہے[5]

---

[1] اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورت بیگانے مردوں کو دیکھ سکتی ہے اور امام بخاری نے اس لیے ایک باب قائم کیا ہے باب نظر المراۃ الی الحبش وغیرہم من غیر ریبۃ یعنی جب فتنے کا خوف نہ ہو امام نووی نے کہا شہوت کے ساتھ دیکھنا تو بالاتفاق حرام ہے اسی طرح جب فتنے کا خوف ہو [2] ایک دوسرے کی ہجو اور اپنے فخریں [3] یعنی ان کا پیشہ گانے بجانے کا نہ تھا قسطلانی نے کہا اس مسئلہ کی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الاشربہ میں آئے گا [4] گویا عید کے دن یہ بھی سنت ہے کہ کچھ گانا بجانا خوشی کی باتیں ہوں اور شادی کو بھی اسی پر قیاس کیا ہے قسطلانی نے کہا اس دن خوشی کرنا یہ دین کی ایک نشانی ہے اور اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے (باقی برصفحہ آئندہ)

بَابٌ ۶۰۴ ـ الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ

۹۰۵ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَقَالَ مُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا

باب عید فطر کے دن نماز کے لئے نکلنے سے پہلے کچھ کھا لینا

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن سلیمان نے خبر دی کہا ہم کو ہشیم بن بشیر نے کہا ہم کو عبید اللہ بن ابی بکر بن انس نے انہوں نے اپنے دادا انس ابن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن جب تک کچھ کھجوریں نہ کھا لیتے نماز کو نہ جاتے[۱] اور مرجی بن رجاء نے کہا مجھ سے عبید اللہ بن ابی بکر نے بیان کیا کہا مجھ سے انسؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پھر یہی حدیث بیان کی اس میں یہ ہے کہ آپ طاق کھجوریں کھاتے[۲]

بَابٌ ۶۰۵ ـ الْأَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ

۹۰۶ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ هَذَا يَوْمٌ

باب بقر عید کے دن کھانا[۳]

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے وہ دوبارہ قربانی کرے ایک شخص (ابو بردہ) کھڑا ہوا اور کہنے لگا اس دن

(بقیہ صفحہ سابقہ) کہ چھوکری کا گانا سننا درست ہے گو وہ اپنی لونڈی نہ ہو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بھی سنا اور ابوبکرؓ کو بھی اس کے سننے سے منع نہ کیا اور جن لوگوں نے صوفیہ پر یہ طعن کیا ہے کہ یہ گانا تو جنگ کی شجاعت اور دلاوری کی باتوں کا تھا اس سے وہ گانا کیونکہ درست ہو گا جو صوفیہ سنا کرتے ہیں ان کا جواب یہ ہے کہ جب کھیل کود کی باتوں میں گانا سننا درست ہوا تو جس گانے میں اللہ کی عظمت کا بیان ہوا اور اس سے اللہ اور رسول کی محبت پیدا ہو وہ کیونکر نادرست ہو گا اور اہل حدیث کو اس مقدمہ میں انصاف کرنا چاہیے نہ غلو اور تشدد اور ہمارے اصحاب میں سے اگر ابن قیم نے اس سے منع کیا ہے تو ابن حزم نے اجازت دی ہے دونوں اکابر محدثین اور علماء ظاہر میں سے ہیں اور دونوں ہمارے پیشوا اہل السنۃ ابو حنیفہؒ نے غنا کو حرام کہا ہے تو حنفیوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہیے جن کو دلیل سے کچھ واسطہ نہیں ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا

[۱] بعضے تابعین نے اسی حدیث سے عید الفطر کے دن نماز سے پہلے کچھ میٹھا کھانا مستحب رکھا ہے اور شربت پینا بھی کافی ہے اگر گھر میں کچھ نہ کھا سکے تو راہ میں کھالے یا عیدگاہ میں پہنچ کر اور اس کا ترک کرنا مکروہ ہے ۱۲ منہ قسطلانی

[۲] مرجی کی روایت کو امام احمد اور مؤلف نے تاریخ میں وصل کیا ۱۲ منہ

[۳] اس باب میں امام بخاری وہ صاف حدیث نہ لائے جو امام احمد اور ترمذی نے روایت کی کہ بقر عید کے دن آپ لوٹ کر اپنی قربانی سے کھاتے کیونکہ وہ ان کی شرط پر نہ تھی ۱۲ منہ

يُشْتَهٰى فِيْهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ مِنْ جِيْرَانِهٖ فَكَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَهٗ قَالَ وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَدْرِيْ اَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ اَمْ لَا۔

تو گوشت کا ہوتا ہے اور اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا حال بیان کیا[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سچا سمجھا وہ کہنے لگا میرے پاس ایک سال کی پٹھیا ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے آپ نے اس کو اجازت دی کہ وہی قربانی کرلے اب میں نہیں جانتا کہ یہ اجازت اور کسی کے لیے بھی ہے یا نہیں[2]۔

۹۰۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَضْحٰى بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا نُسُكَ لَهٗ فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ خَالُ الْبَرَآءِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنِّيْ نَسَكْتُ شَاتِيْ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّاَحْبَبْتُ اَنْ تَكُوْنَ شَاتِيْ اَوَّلَ شَاةٍ تُذْبَحُ فِيْ بَيْتِيْ فَذَبَحْتُ شَاتِيْ وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ اَنْ اٰتِيَ الصَّلٰوةَ قَالَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَّنَا جَذَعَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ اَفَتَجْزِيْ عَنِّيْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بقر عید کے دن خطبہ سنایا نماز کے بعد پھر فرمایا جو شخص ہماری نماز کی سی نماز پڑھے اور ہماری قربانی کی طرح قربانی کرے اس کی قربانی صحیح ہوئی اور جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے وہ نماز سے پہلے (گوشت کھانا ہے) قربانی نہیں ابو بردہ بن دینارؓ نے عرض کیا جو براء بن عازبؓ کے ماموں تھے یارسول اللہ میں نے تو اپنی بکری نماز سے پہلے ہی کاٹ ڈالی اور مجھے یہ خیال رہا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے تو میں نے یہ چاہا کہ سب سے پہلے میرے ہی گھر میں بکری کٹے اس لیے میں نے اپنی بکری کاٹ ڈالی اور نماز کو آنے سے پہلے کھا بھی لی آپ نے فرمایا تیری بکری تو گوشت کی بکری ٹھہری (قربانی نہ ہوئی) اس نے عرض کیا یارسول اللہ میرے پاس ایک سال کی پٹھیا ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے مجھ کو اچھی لگتی ہے کیا وہ میری طرف سے قربانی میں کافی ہو جائے گی آپ نے فرمایا ہاں اور تیرے بعد کسی کی طرف سے کافی نہ ہوگی[3]

---

[1] ابو بردہ نے یہ عرض کیا اس دن ہر ایک کو گوشت کھانے کی آرزو ہوتی ہے اور میرے پڑوسی غریب نادار ہیں نے ان کے لحاظ سے نماز سے پہلے قربانی کرلی اور سویرے ان کو بھی کھلایا اور آپ بھی کھایا ۱۲ منہ [2] یہ اجازت خاص ابو بردہؓ کے لیے تھی جیسا آگے آئے گا انسؓ کو اس کی خبر نہیں ہوئی ۱۲ منہ [3] کیونکہ قربانی میں سنہ بکری ضرور ہے یعنی جو دوسرے سال میں لگی ہو دونسی ہو سوا سال یا ڈیڑھ سال کی بکری دوندا ہو جاتی ہے ۱۲ منہ

بَابُ ۶۰۶ الْخُرُوجِ إِلَى الْمُصَلَّى بِغَيْرِ مِنْبَرٍ۔

۹۰۸۔ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلَى ذٰلِكَ حَتّٰى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُصَلَّى إِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ فَإِذَا مَرْوَانُ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهِ فَجَبَذَنِي فَارْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ لَهُ غَيَّرْتُمْ وَاللّٰهِ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ فَقُلْتُ مَا أَعْلَمُ خَيْرٌ مِمَّا لَا أَعْلَمُ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ

باب عیدگاہ میں خالی جانا منبر نہ لے جانا[1]

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا مجھ سے زید بن اسلم نے انہوں نے عیاض بن عبداللہ بن ابی سرح سے انہوں نے ابو سعید خدری رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر اور عیدالضحیٰ میں (مدینہ کے باہر) عیدگاہ کو جاتے تو عید کے دن پہلے جو کام کرتے وہ نماز ہوتی پھر نماز پڑھ کر لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے لوگ صف باندھے بیٹھے رہتے ان کو وعظ اور نصیحت فرماتے اور اچھی باتوں کا حکم دیتے پھر اگر آپ کوئی فوج بھیجنا چاہتے تو اس کو الگ کرتے یا اور کوئی حکم جو چاہتے وہ دیتے پھر شہر کو لوٹ آتے ابو سعید رضؓ نے کہا لوگ بھی ہمیشہ ایسا ہی کرتے رہے پھر معاویہ رضؓ کے زمانہ میں مروان جو مدینہ کا حاکم تھا میں اس کے ساتھ عید اضحیٰ یا عید الفطر کی نماز کے لیے نکلا جب عیدگاہ پہنچے کیا دیکھتا ہوں وہاں ایک منبر ہے جس کو کثیر بن صلت نے بنایا تھا مروان نے اس پر نماز سے پہلے چڑھنا چاہا میں نے اس کا کپڑا پکڑ کر کھینچا لیکن اس نے مجھ کو کھینچ لیا اور منبر پر چڑھ گیا نماز سے پہلے خطبہ پڑھا میں نے کہا قسم خدا کی تم لوگوں نے سنت کو بدل ڈالا مروان نے کہا ابو سعید اب وہ زمانہ گزر گیا جس کو تم جانتے ہو[2] ابو سعید نے کہا قسم خدا کی جس زمانہ کو میں جانتا ہوں وہ اس زمانہ سے بہتر ہے جس کو میں نہیں

---

[1] عید کی نماز شہر کے باہر جنگل میں پڑھنا سنت ہے اور وہاں بغیر منبر کے خطبہ پڑھنا ۱۲ منہ [2] یہ مروان کی بے ایمانی تھی اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کی سنت کا خیال نہ کیا اور اپنی رائے سے جنگل میں ایک منبر اینٹوں کا بنوایا چونکہ لکڑی کا منبر کوئی جلدی نہ جا سکتا تھا دوسرے سنت کے خلاف پہلے خطبہ پڑھا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین نماز کے بعد خطبہ پڑھا کرتے تھے ابو سعیدؓ نے سمجھایا جب بھی اس نے نہ مانا الٹا یوں کہنے لگا کہ اب یہ زمانہ گزر گیا سچ ہے ہدایت اور خیر کا زمانہ گزر گیا اور مروانی شیطانی زمانہ آگیا ۱۲ منہ

لَمْ يَكُوْنُوْا يَجْلِسُوْنَ لَنَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ۔

جاتا مروان نے کہا بات یہ ہے کہ نماز کے بعد لوگ اٹھ کر چل دیتے ہیں ہمارا خطبہ نہیں سنتے اس لیے میں نے نماز سے پہلے خطبہ کر دیا[1]

بَابُ الْمَشْيِ وَالرُّكُوْبِ إِلَى الْعِيْدِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

باب عید کی نماز کو پیدل اور سواری پر جانا عید کی نماز میں اذان اور تکبیر نہ ہونا[2]

۹۰۹ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ۔

ہم سے ابراہیم بن منذر خرامی نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید اضحیٰ اور عید الفطر میں پہلے نماز پڑھتے پھر نماز کے بعد خطبہ سناتے۔

۹۱۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ وَأَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِيْ أَوَّلِ مَا بُوْيِعَ لَهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَإِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَأَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی ان سے ابن جریج نے کہا انہوں نے کہا مجھے عطاء بن ابی رباح نے خبر دی انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن عیدگاہ میں تشریف لے گئے پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ سنایا ابن جریج نے کہا اور عطاء نے مجھ سے یہ بھی بیان کیا کہ ابن عباسؓ نے ابن زبیرؓ سے کہلا بھیجا جب شروع شروع ان کی خلافت کا زمانہ تھا[3] کہ عید الفطر میں اذان نہیں دی جاتی تھی (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) اور خطبہ نماز کے بعد ہوا کرتا ابن جریج نے کہا اور عطاء نے ابن عباسؓ اور جابرؓ کا یہ قول مجھ سے بیان کیا کہ آنحضرتؐ کے زمانہ

---

[1] مروان کا خطبہ کون سنتا وہ تو بنی امیہ اور ظالموں کا طرف دار رہتا انہی کے فضائل بیان کرتا تھا لوگوں کو ان سے نفرت تھی اس کی بے ایمانی دیکھو اپنا خطبہ جبراً سنانے کے لیے اس نے سنت کا طریقہ ہی بدل دیا اور لگا نماز سے پہلے خطبہ پڑھنے ۱۲ منہ

[2] باب کی حدیثوں سے یہ نہیں نکلتا کہ عید کی نماز کے لیے سواری پر جانا یا پیدل جانا مگر امام بخاری نے سواری پر جانے کی ممانعت مذکور نہ ہونے سے یہ نکالا کہ سواری پر بھی جانا منع نہیں ہے گو پیدل جانا افضل ہے شافعی نے ام میں کہا ہمیں زہری سے پہنچا کہ آنحضرتؐ عید میں جنازے میں کبھی سوار ہو کر نہیں گئے اور ترمذی نے حضرت علیؓ سے نکالا کہ عید کی نماز کے لیے پیدل جانا سنت ہے ۱۲ منہ

[3] یعنی ۶۴ھ ہجری میں یزید بن معاویہ کے مرجانے کے بعد ۱۲ منہ

قَالَ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحٰى وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ بَعْدُ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ تُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ صَدَقَةً قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَتَرٰى حَقًّا عَلَى الْإِمَامِ الْآنَ أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ فَيُذَكِّرَهُنَّ حِينَ يَفْرُغُ قَالَ إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ أَنْ لَا يَفْعَلُوا۔

میں) نہ عید الفطر کی آذان ہوتی نہ عید اضحی کی اور جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (عید کے دن کھڑے ہوئے پہلے نماز پڑھی پھر نماز کے بعد لوگوں کو خطبہ سنایا جب خطبے سے فارغ ہوئے تو وہاں سے چلے جہاں عورتیں تھیں وہاں آئے اور ان کو نصیحت کی اور آپ بلالؓ پر ٹیکا دیے ہوئے تھے اور بلالؓ اپنا کپڑا پھیلائے تھے عورتیں اس میں خیرات ڈال رہی تھیں ابن جریج نے کہا میں عطاء سے پوچھا کیا اب بھی امام کو نماز سے فارغ ہو کر عورتوں کے پاس آنا اور ان کو نصیحت کرنا ضرور ہے انہوں نے کہا ضرور کیوں نہیں اور سبب کیا جو وہ ایسا نہ کریں[1]

بَابُ الْخُطْبَةِ بَعْدَ الْعِيدِ۔ ۶۰۸

باب عید میں نماز کے بعد خطبہ پڑھنا

۹۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ۔

ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو حسن بن مسلم نے انہوں نے طاوس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں عیدمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے سب پہلے نماز پڑھتے تھے پھر خطبہ۔

۹۱۲- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ۔

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ حماد بن اسامہ نے کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ سب دونوں عید کی نمازیں خطبہ سے پہلے پڑھتے۔

۹۱۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے

---

[1] اس سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ امام بخاری کا ترجمہ باب ثابت ہوتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ پر ٹیکا دیا معلوم ہوا کہ عید میں سوار ہو کر بھی جانا درست ہے ۱۲ منہ [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی سنت نہ چھوڑنا چاہیے ہر ایک امام کو لازم ہے کہ عیدین میں مردوں سے فارغ ہو کر پھر عورتوں کو سمجھائے دین کی باتیں بتلائے ۱۲ منہ

ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی یَوْمَ الْفِطْرِ رَکْعَتَیْنِ لَمْ یُصَلِّ قَبْلَھَا وَلَا بَعْدَھَا ثُمَّ اَتَی النِّسَآءَ وَمَعَہٗ بِلَالٌ فَاَمَرَھُنَّ بِالصَّدَقَۃِ فَجَعَلْنَ یُلْقِیْنَ تُلْقِی الْمَرْاَۃُ خُرْصَھَا وَسِخَابَھَا۔

ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید الفطر کے دن دو رکعتیں پڑھیں نہ ان سے پہلے کوئی نفل پڑھا نہ ان کے بعد پھر (خطبہ پڑھ کر) آپ عورتوں کے پاس آئے بلالؓ آپ کے ساتھ تھے آپ نے عورتوں سے فرمایا خیرات کرو وہ خیرات پھینکنے لگیں کوئی اپنی بالی پھینکتی کوئی ہار۔

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَیْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ فِیْ یَوْمِنَا ھٰذَا اَنْ نُّصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَّحَرَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّمَا ھُوَ لَحْمٌ قَدَّمَہٗ لِاَھْلِہٖ لَیْسَ مِنَ النُّسُکِ فِیْ شَیْءٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْ بُرْدَۃَ بْنُ نِیَارٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ذَبَحْتُ وَعِنْدِیْ جَذَعَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّسِنَّۃٍ قَالَ اجْعَلْہُ مَکَانَہٗ وَلَنْ تُوْفِیَ اَوْ تَجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے زبید بن حارث نے کہا میں نے عامر شعبی سے سُنا انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہلا کام جو اس عید کے دن ہم کرتے ہیں وہ نماز ہے[۱] پھر (خطبہ پڑھ کر) وہاں سے لوٹ کر قربانی کرتے ہیں جو کوئی ایسا کرے وہ ہمارے طریق پر چلا اور جس نے نماز سے پہلے جانور کاٹا قربانی سے کچھ تعلق نہیں رکھتا ایک انصاری مرد نے عرض کیا جس کو ابو بُردہ بن نیار کہتے تھے یا رسول اللہ میں تو نماز سے پہلے ہی ذبح کر چکا اب میرے پاس ایک برس بھر کی بچھیا ہے جو دو سال کی بکری سے بہتر ہے آپ نے فرمایا اچھا اسی کو دو سال کی بکری کے بدل کاٹ دے اور تیرے بعد پھر کسی کو یہ کافی نہ ہوگی۔

بَابٌ ۷۰۹ مَا یُکْرَہُ مِنْ حَمْلِ السِّلَاحِ فِی الْعِیْدِ وَالْحَرَمِ۔

باب عید کے دن اور حرم کے اندر ہتھیار باندھنا مکروہ ہے۔

وَقَالَ الْحَسَنُ نُھُوْا اَنْ یَّحْمِلُوا السِّلَاحَ یَوْمَ الْعِیْدِ اِلَّا اَنْ یَّخَافُوْا عَدُوًّا

اور امام حسن بصری نے کہا عید کے دن لوگوں کو ہتھیار لے جانا منع تھا مگر جب دشمن کا ڈر ہو[۲][۳]

[۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیوں کہ جب پہلا کام نماز ہوا تو معلوم ہوا کہ نماز خطبے سے پہلے پڑھنا چاہیے ۱۲ منہ [۲] یعنی وہی ہتھیار جس سے کسی مسلمان کو ایذا پہونچنے کا ڈر ہو وہ بھی غرور اور فخر کی راہ سے ۱۲ منہ [۳] اس کو ابن منذر نے وصل کیا اور ابن ماجہ نے باسناد ضعیف ابن عباسؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے شہروں میں ہتھیار باندھنے سے منع فرمایا مگر جہاں دشمن کا مقابلہ ہو اور مسلم نے جابر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں ہتھیار باندھنے سے منع فرمایا ۱۲ منہ

٩١٥ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى أَبُو السُّكَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حِينَ أَصَابَهُ سِنَانُ الرُّمْحِ فِي أَخْمَصِ قَدَمِهِ فَلَزِقَتْ قَدَمُهُ بِالرِّكَابِ فَنَزَلْتُ فَنَزَعْتُهَا وَذَلِكَ بِمِنًى فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ فَجَاءَ يَعُودُهُ فَقَالَ الْحَجَّاجُ لَوْ نَعْلَمُ مَنْ أَصَابَكَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَنْتَ أَصَبْتَنِي قَالَ وَكَيْفَ قَالَ حَمَلْتَ السِّلَاحَ فِي يَوْمٍ لَمْ يَكُنْ يُحْمَلُ فِيهِ وَأَدْخَلْتَ السِّلَاحَ الْحَرَمَ وَلَمْ يَكُنِ السِّلَاحُ يُدْخَلُ فِي الْحَرَمِ۔

ہم سے زکریا بن یحییٰ ابوالسکین نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن محاربی نے کہا ہم سے محمد بن سوقہ نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں (حج میں) عبداللہ ابن عمرؓ کے ساتھ تھا جب نیزے کی بھال اُن کے تلوے میں لگی اُن کا پاؤں رکاب سے چمٹ گیا[1] میں سواری سے اترا اور نیزہ ان کے پاؤں سے نکالا یہ واقعہ منا میں ہوا پھر حجاج ان کی بیمار پرسی کو آیا اور کہنے لگا اگر ہم کو معلوم ہو یہ حرکت کس نے کی (تو اس کو سزا دیں) ابن عمرؓ نے کہا تو ہی نے تو مجھ کو نیزہ مارا حجاج نے کہا کیونکر انہوں نے کہا تو نے اس دن ہتھیار اٹھوائے جس دن ہتھیار نہیں اٹھائے جاتے تھے اور حرم میں ہتھیار لایا حرم میں ہتھیار نہیں آنے پاتے تھے[2]

٩١٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ ابْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلَ الْحَجَّاجُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ كَيْفَ هُوَ قَالَ صَالِحٌ فَقَالَ مَنْ أَصَابَكَ قَالَ أَصَابَنِي مَنْ أَمَرَ بِحَمْلِ السِّلَاحِ فِي يَوْمٍ لَا يَحِلُّ فِيهِ حَمْلُهُ يَعْنِي الْحَجَّاجَ۔

ہم سے احمد بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعد بن عاص نے اس نے اپنے باپ سعید سے اس نے کہا حجاج عبداللہ بن عمرؓ پاس آیا میں وہاں موجود تھا کہنے لگا آپ کا مزاج کیسا ہے انہوں نے کہا اچھا ہوں کہنے لگا یہ برچھہ کس نے مارا انہوں نے کہا اس نے جس نے اس دن ہتھیار اٹھانے کا حکم دیا جس دن ہتھیار اٹھانا درست نہیں یعنی حجاج نے۔

بَابُ التَّبْكِيرِ لِلْعِيدِ

باب عید کی نماز کے لیے سویرے جانا:۔

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ إِنْ كُنَّا فَرَغْنَا فِي

اور عبداللہ بن بسر صحابیؓ نے (ملک شام میں امام کے دیر سے نکلنے پر

---

[1] کیونکہ نیزہ رکاب میں سے نکل کر ان کے پاؤں میں چھپ گیا ۱۲ منہ [2] حجاج ظالم ملعون دل میں عبداللہ بن عمرؓ سے دشمنی رکھتا تھا کیوں کہ انہوں نے اس کو کعبہ پر منجنیق لگانے اور عبداللہ بن زبیرؓ کے قتل کرنے پر ملامت کی تھی دوسرے عبدالملک بن مروان نے جو خلیفہ وقت تھا حجاج کو یہ لکھ بھیجا تھا کہ عبداللہ بن عمرؓ کی اطاعت کرتا رہے یہ امر اس مردود پر شاق گذرا اور اس نے چپکے سے ایک شخص کو اشارہ کر دیا اس نے زہر آلود برچھہ عبداللہ بن عمرؓ کے پاؤں میں گھسیڑ دیا خود ہی تو یہ شرارت کی اور خود ہی کیا مسکین بن کر عبداللہ کی عیادت کو آیا واہ رے تخذا کو کیا جواب دے گا آخر عبداللہ بن عمرؓ بھی جو اللہ کے بڑے مقبول بندے اور بڑے عالم اور عابد اور زاہد اور صحابی رسولؐ تھے اس کا مکر پہچان لیا اور فرمایا تو ہی نے تو مارا ہے اور تو ہی کہتا ہے کہ ہم مجرم کو پالیں تو اس کو سخت سزا دیں۔
دی خود کشتی بہ تیغ ظلم مارا بہانہ بین برائے پرسش بیمار ما آئی ۱۲ منہ

هٰذِهِ السَّاعَةَ وَذٰلِكَ حِيْنَ التَّسْبِيْحِ۔

الغرض کیا اور) کہا اس وقت تو ہم نماز سے فارغ ہو جاتے تھے یعنی جس وقت نفل پڑھنا درست ہوتا ہے[1]

۹۱۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُّصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ نُّصَلِّيَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ عَجَّلَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ فَقَامَ خَالِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اُصَلِّيَ وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ فَقَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا اَوْ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے زبید سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا عید اضحی کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا اور فرمایا دیکھو اس دن جو کام ہم پہلے کرتے ہیں وہ نماز ہے پھر (خطبہ پڑھ کر) لوٹتے ہیں تو قربانی کرتے ہیں جو کوئی ایسا کرے وہ ہمارے طریق پر چلا اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا اس کا جانور تو گوشت کا جانور ہوا جس کو اس نے جلدی سے اپنے گھر والوں کے لیے کاٹ لیا قربانی سے کیا تعلق کچھ بھی نہیں یہ سن کر ابو بردہ بن نیارؓ میرے ماموں کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ میں نے تو نماز سے پہلے ذبح کر لیا اور میرے پاس ایک سال کی ایک پٹھیا ہے جو دو سال والی بکری سے بہتر ہے آپ نے فرمایا اسی کو اس کے بدل سمجھ لے یا کاٹ لے اور تیرے بعد پھر ایک سال کی پٹھیا کسی کو کافی نہ ہوگی[2]

بَابٌ ۱۱۶ فَضْلِ الْعَمَلِ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ۔

باب ایام تشریق میں نیک کام کرنے کی فضیلت[3]

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ اَيَّامُ الْعَشْرِ وَالْاَيَّامُ الْمَعْدُوْدَاتُ اَيَّامُ

اور ابن عباسؓ نے کہا قرآن شریف میں جو ایام معلومات آئے ہیں[4] ان سے ذی الحجہ کے دس دن مراد ہیں اور ایام معدودات[5] ایام

---

[1] یعنی اشراق کی نماز مطلب یہ ہے کہ سورج ایک نیزہ یا دو نیزہ بلند ہو جانے بس یہی عید کی نماز کا افضل وقت ہے اور جو لوگ عید کی نماز میں دیر کرتے ہیں وہ بدعتی ہیں خصوصاً عید اضحیٰ کی نماز کو جلد پڑھنا چاہیے تاکہ لوگ قربانی وغیرہ سے جلد فارغ ہو جائیں اور سنت کے موافق قربانی میں سے کھائیں حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ عید الفطر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج دو نیزے بلند ہوتا اور عید اضحیٰ کی جب ایک نیزہ بلند ہوتا ۱۲ منہ

[2] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ آپ نے فرمایا اس دن پہلے جو کام ہم کرتے ہیں وہ نماز ہے اس سے یہ نکلا کہ عید کی نماز صبح سویرے پڑھنا چاہیے کیونکہ جو کوئی دیر میں پڑھے گا وہ نماز سے پہلے دوسرے کام کرے گا تو پہلا کام اس کا اس دن نماز نہ ہوگا ۱۲ منہ

[3] فقہاء کے نزدیک ایام تشریق ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ذی الحجہ کو کہتے ہیں حافظ نے کہا تشریق عید کے دن کو کہتے ہیں کیونکہ اس دن سورج اچھی طرح نکل آنے کے بعد نماز پڑھتے ہیں اور ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ کو بھی عید کے ذیل میں ایام تشریق کہہ دیتے ہیں اور شعبی نے کہا جو کوئی تشریق سے پہلے ذبح کرے یعنی عید کی نماز سے پہلے وہ دوبارہ ذبح کرے ۱۲ منہ

[4] یعنی سورہ حج میں ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات اور امام بخاری نے جو اذکروا اللہ کہا اس لفظ سے قرآن میں نہیں ہے ۱۲ منہ

[5] یعنی سورہ بقرہ میں واذکروا اللہ فی ایام معدودات ۱۲ منہ

التَّشْرِيقِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُوهُرَيْرَةَ يَخْرُجَانِ إِلَى السُّوقِ فِي الْأَيَّامِ الْعَشْرِ يُكَبِّرَانِ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيرِهِمَا وَكَبَّرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ خَلْفَ النَّافِلَةِ۔

تشریق مراد ہیں[1] اور عبداللہ بن عمرؓ اور ابوہریرہؓ ذیحجہ کے دس دنوں میں بازار کو جاتے تکبیر کہتے ہوئے[2] اور لوگ بھی ان کے ساتھ تکبیر کہتے[3] اور امام محمد باقر علیہ السلام نے نفل نماز کے بعد بھی تکبیر کہی[4]

۹۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنْهَا فِي هٰذِهٖ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ۔

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے مسلم سے جو بطین تھا[5] اس نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی دن میں عمل کرنا ان دنوں میں عمل کرنے سے بڑھ کر نہیں ہے[6] لوگوں نے عرض کیا جہاد بھی نہیں آپ نے فرمایا جہاد بھی نہیں مگر ہاں اس کا جہاد جس نے اپنی جان و مال کو خطرے میں ڈال دیا اور کچھ واپس نہ لایا[7]

بَابُ التَّكْبِيرِ أَيَّامَ مِنًى ۶۱۲

باب منا کے دنوں میں تکبیر کہنا

وَإِذَا غَدَا إِلَى عَرَفَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ فِي قُبَّتِهٖ بِمِنًى فَيَسْمَعُهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ فَيُكَبِّرُونَ وَيُكَبِّرُ أَهْلُ الْأَسْوَاقِ حَتّٰى تَرْتَجَّ مِنًى تَكْبِيرًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكَبِّرُ بِمِنًى تِلْكَ الْأَيَّامَ وَخَلْفَ الصَّلَوَاتِ وَعَلٰى فِرَاشِهٖ وَفِي فُسْطَاطِهٖ وَمَجْلِسِهٖ وَمَمْشَاهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامَ جَمِيعًا وَكَانَتْ مَيْمُونَةُ تُكَبِّرُ يَوْمَ

اور جب نویں تاریخ صبح کو عرفات جائے اور ابن عمرؓ منا میں اپنے ڈیرے میں تکبیر کہتے اور مسجد والے سن کر وہ بھی تکبیر کہتے اور بازار والے بھی کہنے لگتے یہاں تک کہ ساری منا تکبیر سے کانپ جاتی[9] اور ابن عمرؓ ان دنوں میں منا میں تکبیر کہتے اور نمازوں کے بعد اور اپنے بچھونے پر اور اپنے ڈیرے میں اور اپنی مجلس میں اور رستے میں چلتے ہوئے ان سب دنوں میں[8] اور ام المومنین میمونہ دسویں تاریخ تکبیر کہتیں[10] اور

---

[1] اس کو عبد بن حمید نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس اثر کی مناسبت ترجمہ باب سے بالکل نہیں ہے مگر امام بخاری کی عادت ہے کہ ذرا بھی تعلق ہو تو ایک بات کو بیان کر دیتے ہیں چونکہ ایام تشریق کی طرح ذیحجہ کے دنوں میں بھی حج کے کام کئے جاتے ہیں لہذا ایام تشریق کے ساتھ ان کا بھی ذکر کر دیا ۱۲ منہ [3] اس کو بغوی اور بیہقی نے بھی معلقاً ذکر کیا ہے باسناد نہیں ملا ۱۲ منہ [4] یعنی ایام تشریق میں جمہور علما فرض کے بعد ان دنوں میں تکبیر کے قائل ہوئے ہیں اسی کو دارقطنی نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] بڑا پیٹ رکھتا تھا اسی لیے اس کا لقب بطین ہوا یعنی پیٹ والا ۱۲ منہ [6] یعنی ذیحجہ کے دس دن میں عمل کرنا اور سب دنوں میں عمل کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے چونکہ ان دس دنوں میں عید کا دن بھی آ گیا لہذا ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کیونکہ عید کا دن ایک قول پر ایام تشریق میں ہے اور ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ کے اثر کی بھی مناسبت ثابت ہو گئی جس کے لیے کرمانی وغیرہ نے تکلف کیا ہے ۱۲ منہ [7] بلکہ جان اور مال دونوں خدا کی راہ میں نثار کر دیے ۱۲ منہ [8] منا میں رہنے کے دن مراد ہیں یعنی ۱۱-۱۲-۱۳ ذیحجہ کی ۱۲ منہ [9] اس کو سعید بن منصور اور ابوعبید اور بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [10] اس کو ابن منذر اور فاکہی نے وصل کیا ۱۲ منہ [11] حافظ نے کہا میں نے اس اثر کو موصولاً نہیں پایا قسطلانی صاحب عمدہ سے نقل کیا کہ اس کو بیہقی نے نکالا ۱۲ منہ

كَانَ النِّسَاءُ يُكَبِّرْنَ خَلْفَ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَعُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَيَالِيَ التَّشْرِيْقِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ

عورتیں مسجد میں ابان بن عثمان اور عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے ایام تشریق میں مردوں کے ساتھ تکبیر کہتیں[1]

۹۱۹- حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ عَنِ التَّلْبِيَةِ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُلَبِّي الْمُلَبِّيْ لَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے کہا مجھ سے محمد بن ابی بکر ثقفی نے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا جب ہم دونوں صبح کو منا سے عرفات کو جا رہے تھے لبیک پکارنا کیسا ہے اور تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کیا کرتے تھے انہوں نے کہا لبیک کہنے والا لبیک کہتا اس پر کوئی اعتراض نہ کرتا اور تکبیر کہنے والا تکبیر اس پر کوئی اعتراض نہ کرتا[2]

۹۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ اَنْ نَّخْرُجَ يَوْمَ الْعِيْدِ حَتّٰى نُخْرِجَ الْبِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا حَتّٰى نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيْرِهِمْ وَيَدْعُوْنَ بِدُعَائِهِمْ يَرْجُوْنَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَطُهْرَتَهٗ۔

ہم سے محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے کہا ہم سے میرے باپ نے انہوں نے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہؓ سے انہوں نے کہا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) ہم کو عید کے دن نکلنے کا حکم ہوتا یہاں تک کہ کنواری عورت بھی پردے میں سے نکلتی اور حائضہ بھی نکلتیں وہ لوگوں کے پیچھے رہتیں مردوں کے ساتھ تکبیر کہتیں اور ان کی دعا میں شریک ہوتیں اس دن کی برکت اور پاکیزگی حاصل کرنے کی امید رکھتیں[3]

بَابٌ الصَّلٰوةِ اِلَى الْحَرْبَةِ يَوْمَ الْعِيْدِ۔

باب عید کے دن برچھی کی آڑ میں نماز پڑھنا

۹۲۱- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ قُدَّامَهٗ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ ثُمَّ يُصَلِّيْ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ عیدالفطر اور عیدالضحیٰ کے دن آپ کے سامنے برچھی گاڑی جاتی پھر آپ (اس کی آڑ میں) نماز پڑھتے۔

---

[1] اس کو ابن ابی الدنیا نے کتاب العیدین میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] باب کا مطلب اس جملہ سے نکلتا ہے ہم دونوں صبح کو منا سے عرفات کو جا رہے تھے انس نے تکبیر کو لبیک کے بدل کہنا جائز سمجھا انسؓ کا یہ مطلب نہیں کہ بالکل لبیک نہ کہے لبیک تو کہنا اس وقت تک سنت ہے جب تک جمرہ عقبہ کی رمی کرے ۱۲ منہ [3] پاکیزگی سے مراد گناہوں کی معافی ہے ۱۲ منہ

بَابٌ ۶۱۴ حَمْلِ الْعَنَزَةِ اَوِ الْحَرْبَةِ بَيْنَ يَدَيِ الْاِمَامِ يَوْمَ الْعِيْدِ۔

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُوْ اِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا

باب گانسی یا برچھی عید کے دن امام کے آگے آگے لے کر چلنا۔

ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے امام ابوعمرو اوزاعی نے کہا مجھ سے نافع نے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صبح کو عیدگاہ کو جاتے اور برچھی آپ کے آگے آگے لے چلتے وہ عیدگاہ میں آپ کے سامنے گاڑی جاتی آپ اس کی آڑ میں نماز پڑھتے۔

بَابٌ ۶۱۵ خُرُوْجِ النِّسَاءِ وَالْحُيَّضِ اِلَى الْمُصَلّٰى۔

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ بِنَحْوِهٖ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ حَفْصَةَ قَالَ اَوْ قَالَتِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَيَعْتَزِلْنَ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى۔

باب عورتوں اور حیض والیوں کا عیدگاہ کو جانا۔

ہم سے عبداللہ بن وہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ام عطیہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے ہم کو حکم دیا تھا کہ ہم جوان عورتوں پردے والیوں کو (عید کے دن) نکالیں اور ایوب نے حفصہؓ سے ایسی ہی روایت کی حفصہؓ کی حدیث میں یہ ہے کہ ایوب نے کہا یا حفصہ نے جوان عورتوں کو اور پردے والیوں کو اور حیض والیاں نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں[1]

بَابٌ ۶۱۶ خُرُوْجِ الصِّبْيَانِ اِلَى الْمُصَلّٰى۔

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

باب بچوں کا عیدگاہ کو جانا

ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا انہوں نے

---

[1] نمازیوں میں نہ ملیں بلکہ علیحدہ مسجد کے باہر رہیں قسطلانی نے کہا یہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تھا جب فساد سے امن تھا اب بھی بوڑھی عورتوں کو اور جو خوبصورت نہ ہوں ان کا عیدگاہ میں حاضر ہونا مستحب ہے لیکن نہ خوشبو لگائیں نہ عمدہ کپڑے پہنیں نہ زینت کریں صرف پانی سے طہارت کر کے آجائیں اور خوبصورت عورتوں کو تو عیدگاہ اور مسجد میں آنا مکروہ ہے وہ عید کی نماز اپنے گھر میں پڑھ لیں انتہٰی میں کہتا ہوں یہ قسطلانی کا اجتہاد ہے شافعیہ کی تقلید ہے اور حدیث اس کے برخلاف ناطق ہے اور فساد کا انسداد حاکم وقت کو کرنا چاہیے ۱۲ منہ

قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ ۔

بَابٌ ۶۱۷ اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ النَّاسَ فِي خُطْبَةِ الْعِيدِ ۔

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَابِلَ النَّاسِ ۔

۹۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحَى إِلَى الْبَقِيعِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ نُسُكِنَا فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نَبْدَأَ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ وَافَقَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي ذَبَحْتُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَا تَفِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ ۔

بَابٌ ۶۱۸ الْعَلَمِ بِالْمُصَلَّى ۔

۹۲۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قِيلَ لَهُ أَشَهِدْتَ

کہا میں عید الفطر یا عید اضحیٰ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا آپ نے عید کی نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا پھر عورتوں کے پاس تشریف لائے ان کو وعظ اور نصیحت کی اور صدقے کا حکم دیا۔

باب امام عید کے خطبے میں لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو۔

اور ابو سعید خدری نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے مقابل کھڑے ہوئے[1]

ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن طلحہ نے انہوں نے زبید سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے براء سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ عید اضحیٰ کے دن بقیع کی طرف نکلے[2] اور دو رکعتیں (عید کی) پڑھائیں پھر ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا پہلی عبادت جو اس دن ہم کو کرنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ نماز شروع کریں پھر (نماز اور خطبے سے) لوٹ کر قربانی کریں جو کوئی ایسا کرے گا وہ ہماری سنت پر چلا اور جس نے نماز سے پہلے جانور کاٹ لیا اس نے اپنے گھر والوں (کو گوشت کھلانے) کے لیے جلدی سے کاٹ لیا وہ کچھ قربانی نہیں ہے یہ سن کر ایک شخص (ابو بردہ رض) کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ میں تو کاٹ چکا اب میرے پاس ایک پٹھیا ہے ایک سال کی جو دو سال والی سے بہتر ہے آپ نے فرمایا اسی کو کاٹ اور تیرے بعد پھر کسی کی طرف سے ایسی پٹھیا جائز نہ ہوگی۔

باب عیدگاہ میں نشان لگانا[3]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے عبد الرحمٰن بن عابس نے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رض سے سنا ان سے پوچھا گیا کیا تم

---

[1] اس کو خود امام بخاری نے وصل کیا باب الخروج الی المصلی میں ۱۲ منہ [2] بقیع مدینہ منورہ کا قبرستان ہے ۱۲ منہ [3] یعنی کوئی اونچی چیز جیسے لکڑی وغیرہ اس سے یہ غرض تھی کہ عیدگاہ کا مقام معلوم رہے ۱۲ منہ

الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِي مِنَ الصِّغَرِ مَا شَهِدْتُهُ حَتّٰى أَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ بِأَيْدِيهِنَّ يَقْذِفْنَهُ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلٰى بَيْتِهِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز میں حاضر تھے انہوں نے کہا ہاں اور اگر میرے چھٹپنے کی وجہ سے آنحضرتؐ کو مجھ سے الفت نہ ہوتی تو میں آپ کے ساتھ نہ رہ سکتا آپ اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے گھر کے نزدیک ہے؎ آپ نے نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا پھر عورتوں کے پاس تشریف لائے بلالؓ آپ کے ساتھ تھے آپ نے ان کو وعظ اور نصیحت کی خیرات کا حکم دیا میں نے خود دیکھا عورتیں اپنے ہاتھ پھیلاتیں اور بلالؓ کے کپڑے میں ڈالتیں پھر آپؐ بلالؓ سمیت اپنے گھر کو چلے۔

بَابٌ ۱۱۹ مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَاءَ يَوْمَ الْعِيدِ۔

باب امام کا عید کے دن عورتوں کو نصیحت کرنا۔

۹۲۷- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَطَبَ فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ تُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ الصَّدَقَةَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ زَكٰوةَ يَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ صَدَقَةً يَتَصَدَّقْنَ حِينَئِذٍ تُلْقِي فَتَخَهَا وَيُلْقِينَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَتُرٰى حَقًّا عَلَى الْإِمَامِ ذٰلِكَ وَيُذَكِّرُهُنَّ قَالَ إِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَهُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْفِطْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رض يُصَلُّونَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يُخْطَبُ بَعْدُ خَرَجَ النَّبِيُّ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو عبدالملک ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ سے عطاء بن ابی رباح انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کھڑے ہوئے پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ سنایا خطبہ سے فراغت کر کے اس جگہ سے چلے بلالؓ کے ہاتھ پر ٹیکا دیے ہوئے عورتوں کے پاس آئے ان کو نصیحت کی بلالؓ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے عورتیں اس میں خیرات ڈال رہی تھیں ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا کیا صدقہ فطر دے رہی تھیں انہوں نے کہا نہیں یہ اس وقت ایک الگ خیرات تھی کوئی عورت اپنا چھلا ڈالتی اور دوسری عورتیں بھی ایسا ہی کرتیں پھر میں نے عطاء سے کہا کیا امام پر عورتوں کو نصیحت کرنا لازم ہے انہوں نے کہا البتہ لازم ہے اور اماموں کو کیا ہو گیا ہے جو ایسا نہ کریں ابن جریج نے کہا مجھ سے حسن بن مسلم نے بیان کیا انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا میں عید الفطر کی نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ شریک رہا وہ سب پہلے نماز پڑھتے تھے پھر خطبہ اس کے بعد سناتے

۵؎ کثیر بن صلت کا گھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بنایا گیا ابن عباسؓ نے لوگوں کو عیدگاہ کا مقام بتلانے کے لیے اس کا پتہ دیا ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِيْنَ يُجَلِّسُ بِيَدِهٖ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى جَاءَ النِّسَاءَ مَعَهٗ بِلَالٌ فَقَالَ يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ الْآيَةَ ثُمَّ قَالَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْهَا أَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَّاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا نَعَمْ لَا يَدْرِيْ حَسَنٌ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ لَكُنَّ فِدَاءٌ أَبِيْ وَأُمِّيْ فَيُلْقِيْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيْمَ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ الْفَتَخُ الْخَوَاتِيْمُ الْعِظَامُ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

تھے غرض (خطبہ سنا کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ سے نکلے گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ لوگوں کو ہاتھ کے اشارے سے بٹھلا رہے تھے[1] پھر آپ صفوں کو چیرتے ہوئے عورتوں کے پاس آئے بلالؓ آپ کے ساتھ تھے آپ نے (سورہ ممتحنہ کی) یہ آیت پڑھی اے پیغمبر جب مسلمان عورتیں تیرے پاس بیعت کرنے کو آئیں آخیر تک اور فرمایا کیا تم ان باتوں پر قائم ہو کسی عورت نے آپ کو جواب نہ دیا صرف ایک عورت نے کہا ہاں حسن بن مسلم کو معلوم نہیں وہ کون سی عورت تھی[2] آپ نے فرمایا اچھا تو خیرات کرو پھر بلالؓ نے اپنا کپڑا پھیلایا اور کہا لاؤ ڈالو تم پر میرے ماں باپ قربان وہ لگیں چھلے اور انگوٹھیاں بلالؓ کے کپڑے میں ڈالنے۔ عبدالرزاق راوی نے کہا حدیث میں جو فتخ کا لفظ ہے اس سے بڑے چھلے مراد ہیں جو جاہلیت کے زمانہ میں پہنتی تھیں[3]

بَابٌ ٦٢ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ فِي الْعِيْدِ۔

باب اگر کسی عورت کے پاس دوپٹہ (یا چادر) نہ ہو

٩٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ جَوَارِيَنَا أَنْ يَّخْرُجْنَ يَوْمَ الْعِيْدِ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِيْ خَلَفٍ فَأَتَيْتُهَا فَحَدَّثَتْ أَنَّ زَوْجَ أُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً فَكَانَتْ أُخْتُهَا مَعَهٗ فِيْ سِتِّ غَزَوَاتٍ قَالَتْ فَكُنَّا نَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى وَنُدَاوِي الْكَلْمٰى فَقَالَتْ يَا

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے کہا ہم اپنی لڑکیوں کو عید کے دن باہر نکلنے سے منع کیا کرتے تھے پھر ایک عورت (باہر سے) بصرے میں آئی اور بنی خلف کے محل میں اتری میں اس سے ملنے گئی اس نے بیان کیا اس کے بہنوئی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بارہ جہاد کیے تھے[4] اور چھ جہادوں میں اس کی بہن بھی آنحضرتؐ کے ساتھ تھی اس نے کہا ہم بیماروں کی خدمت کیا کرتیں اور زخمیوں کی دوا دارو[5] اس نے آنحضرت سے

---

[1] حافظ نے کہا شاید لوگوں نے چل کھڑے ہونے کا قصد کیا ہوگا تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا ابھی بیٹھے رہو ۱۲ منہ [2] کہتے ہیں کہ یہ عورت اسماء بنت یزید تھی جیسے بیہقی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا عورتو تم اگر دوزخ میں جاؤگی اسماء نے کہا میں ذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دلیر تھی میں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا لعنت پھٹکار بہت کیا کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری تمہارا شعار ہے ۱۲ منہ [3] یعنی پاؤں کی انگلیوں میں مسلم کی روایت میں نجروں کا ذکر ہے اصمعی نے کہا فتخ وہ انگوٹھی جس میں نگینے نہوں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے لگیں چھلے اور آرسیاں ڈالنے ۱۲ منہ [4] نہ اس عورت کا نام معلوم ہو نہ اس کے بہنوئی کا کہتے ہیں یہ عورت ام عطیہ کی بہن تھی ۱۲ منہ [5] اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر فتنے کا ڈر (باقی برصفحہ آیندہ)

رسول الله اعلى احدانا باس اذا لم يكن لها جلباب ان لا تخرج فقال لتلبسها صاحبتها من جلبابها فليشهدن الخير ودعوة المؤمنين قالت حفصة فلما قدمت ام عطية اتيتها فسألتها اسمعت في كذا وكذا فقالت نعم بابي وقلما ذكرت النبي صلى الله عليه وسلم الا قالت بابي قال ليخرج العواتق ذوات الخدور او قال العواتق وذوات الخدور شك ايوب والحيض فتعتزل الحيض المصلى وليشهدن الخير ودعوة المؤمنين قالت فقلت لها آلحيض قالت نعم اليس الحائض تشهد عرفات وتشهد كذا وتشهد كذا۔

عرض کیا یا رسول اللہ کیا اگر ہم میں کسی عورت کے پاس دوپٹہ یا چادر نہ ہو تو کچھ قباحت تو نہیں اگر وہ عید کے دن نہ نکلے آپ نے فرمایا اس کی ہم جولی اپنی چادر یا دوپٹہ اس کو پہنا دے[1] اور عورتوں کو لازم ہے کہ ثواب کے کام میں حاضر ہوں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں حفصہ نے کہا جب ام عطیہ (بصرے میں) آئیں تو میں نے ان سے پوچھا تم نے ان باتوں میں کچھ سنا ہے انہوں نے کہا ہاں میرا باپ آپ پر سے قربان[2] اور ام عطیہ کم ایسا ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں اور یہ نہ کہتیں کہ میرا باپ آپ پر سے قربان آپ نے فرمایا جوان پردے والیاں یا جوان اور پردے والیاں عورتیں بھی نکلیں یہ شک ایوب کو ہوئی اور حیض والیاں بھی مگر حیض والیاں نماز کی جگہ سے جدا رہیں اور نیک کام میں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں حفصہ نے کہا میں نے ام عطیہ سے کہا حیض والیاں بھی نکلیں انہوں نے کہا کیا حیض والی حج میں عرفات میں نہیں آتی کیا فلاں جگہ نہیں آتی فلاں جگہ[3]

باب ٦٢١ اعتزال الحيض المصلى۔

باب حیض والیاں نماز کی جگہ سے الگ رہیں۔

٩٢٩ - حدثنا محمد بن المثنى قال حدثنا ابن ابي عدي عن ابن عون عن محمد قال قالت ام عطية امرنا ان نخرج فنخرج الحيض والعواتق وذوات الخدور وقال ابن عون او العواتق ذوات الخدور فاما الحيض فيشهدن جماعة المسلمين و

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابراہیم بن عدی نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا ام عطیہ نے کہا ہم کو آنحضرت ﷺ کا حکم تھا کہ (عید کے دن) نکلیں پھر ہم حیض والیوں اور جوانوں اور پردے والیوں سب کو نکالتے ابن عون نے کہا یا یوں کہا جوانوں پردے والیوں کو مگر حائضہ عورتیں صرف مسلمانوں کی جماعت اور دعا میں شریک ہوں اور نماز کے

(بقیہ صفحہ سابقہ) نہ ہو تو عورت غیر محرم مردوں سے بات کر سکتی ہے ان کو ہاتھ لگا سکتی ہے ان کی خدمت کر سکتی ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] اس حدیث سے عید کی نماز کے لیے عورتوں کو نکلنے کی تاکید ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں کو عید کے دن نکالتے تھے ثواب اور کسی شریف کی کیا حقیقت ہے کہ وہ اس سے انکار کرے ۱۲ منہ [2] یعنی آنحضرت ﷺ پر سے ۱۲ منہ [3] یعنی منا مزدلفہ وغیرہ سب مقامات میں جاتی ہے حج کے سب ارکان بجالاتی ہے صرف بیت اللہ کا طواف نہیں کرتی ۱۲ منہ

دعوتهم ويعتزلن مصلاهم۔

مقام سے الگ رہیں۔

باب ۶۲۲ النحر والذبح يوم النحر بالمصلى۔

باب عید اضحیٰ کے دن عیدگاہ میں نحر اور ذبح کرنا[1]

۹۳۰۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال حدثنا الليث قال حدثني كثير بن فرقد عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان ينحر ويذبح بالمصلى۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی سے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے کثیر بن فرقد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ ہی میں نحر اور ذبح کیا کرتے تھے[2]

باب ۶۲۳ كلام الامام والناس في خطبة العيد واذا سئل الامام عن شيء وهو يخطب۔

باب عید کے خطبے میں امام کا یا اور لوگوں کا باتیں کرنا[3] اور امام کا جواب دینا جب خطبے میں اس سے کچھ پوچھا جائے۔

۹۳۱۔ حدثنا مسدد قال حدثنا ابو الاحوص قال حدثنا منصور بن المعتمر عن الشعبي عن البراء بن عازب قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم النحر بعد الصلوة فقال من صلى صلوتنا ونسك نسكنا فقد اصاب النسك ومن نسك قبل الصلوة فتلك شاة لحم فقام ابو بردة بن نيار فقال يا رسول الله والله لقد نسكت قبل ان اخرج الى الصلوة وعرفت ان اليوم يوم اكل وشرب فتعجلت واكلت واطعمت اهلي وجيراني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو الاحوص سلام بن سلیم نے کہا ہم سے منصور بن معتمر نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو عید اضحیٰ کے دن نماز کے بعد خطبہ سنایا اور فرمایا جو کوئی ہماری نماز کی طرح نماز پڑھے اور ہماری قربانی کی طرح قربانی کرے اس کی قربانی درست ہوئی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی وہ (قربانی کا ہے کو ہوئی) گوشت کی بکری ہوئی ابو بردہ بن نیار نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے نماز کے لیے نکلنے سے پیشتر ہی قربانی کر لی میں یہ سمجھا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے اس لیے میں نے جلدی کی تو خود بھی کھایا اور اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو بھی کھلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ تو گوشت کی

---

[1] نحر اونٹ کا ہوتا ہے باقی جانوروں کو لٹا کر ذبح کرتے ہیں اونٹ کو بٹھا کر یا کھڑے کھڑے اس کے سینہ میں برچھا یا خنجر مار دیتے ہیں اس کا نام نحر ہے ۱۲ منہ

[2] کیونکہ قربانی شعائر اسلام سے ہے تو اس کا اظہار مجمع عام میں افضل ہے مالکیہ نے کہا ہے جب تک امام ذبح نہ کرے دوسرے لوگ بھی اپنی قربانیاں نہ کاٹیں تو ہاں ہے جہاں تشریح امام موجود ہو اور وہ خود قربانی کرتا ہو اگر امام ہی نہ ہو یا ہو اور شرعی قربانی نہ کرے تو دوسرے لوگ اپنے وقت پر یعنی نماز کے بعد قربانی کر سکتے اس پر سب کا اتفاق ہے ۱۲ منہ

[3] بات کرنے کی ممانعت جمعہ کے خطبے میں ہے عید کے خطبے میں نہیں ۱۲ منہ

شَاتَيْ لَحْمٍ قَالَ فَإِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقًا جَذَعَةً لَهِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تَجْزِيْ عَنِّيْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

بکری ٹھہری[1] ابو بردہ نے کہا میرے پاس ایک پٹھیا ہے سال بھر کی وہ گوشت کی دو بکریوں سے افضل ہے کیا میری طرف سے اس کی قربانی صحیح ہوگی آپ نے فرمایا ہاں مگر تیرے بعد پھر اور کسی کا فی نہ ہوگی۔

۹۳۲ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ فَاَمَرَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ اَنْ يُّعِيْدَ ذَبْحَهٗ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِيْرَانٌ لِّيْ اِمَّا قَالَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَّاِمَّا قَالَ بِهِمْ فَقْرٌ وَّاِنِّيْ ذَبَحْتُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعِنْدِيْ عَنَاقٌ لِّيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْهَا۔

ہم سے حامد بن عمر نے بیان کیا انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید اضحیٰ کے دن نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا اور لوگوں کو یہ حکم دیا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا ہو وہ دوبارہ کرے یہ سن کر ایک انصاری مرد کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میرے کچھ ہمسایہ ہیں ان کو بھوک کی تکلیف رہتی ہے یا یوں کہا وہ محتاج ہیں اور میں نے (اس وجہ سے) نماز سے پہلے ذبح کر لیا اب میرے پاس ایک سال کی پٹھیا ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے مجھے زیادہ پسند ہے آپ نے اس کو اجازت دی[2]

۹۳۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ اُخْرٰى مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِسْمِ اللّٰهِ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اسود بن قیس سے انہوں نے جندب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید اضحیٰ کے دن نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا پھر قربانی کی اور فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ اس کے بدل دوسری قربانی کرے اور جس نے ذبح نہ کیا ہو وہ اللہ کے نام پر ذبح کرے[3]

---

[1] اس سے یہ نکلا کہ امام مقتدی عید کے خطبے میں بات کر سکتے ہیں اور آگے کے فقروں سے وہ نکلتا ہے کہ امام سے کوئی بات پوچھے تو وہ جواب دے ۱۲ منہ [2] کہ اسی پٹھیا کی قربانی کرے یہ پوچھنے والا شخص ابو بردہ بن نیار تھا جیسے اوپر کئی بار گزر چکا ۱۲ منہ [3] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے کیونکہ اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے خطبہ کی حالت میں یہ حکم دیا شاید خطبہ ہی میں دیا ہو جیسے اگلی روایتوں میں ہے اور اس روایت کو امام بخاری ان کی تایید کے لیے لائے اس حدیث سے قربانی کا وجوب نکلتا ہے حنفیہ کا یہی قول ہے اور جمہور علماء کے نزدیک وہ سنت ہمارے امام احمد بن حنبل نے بھی اس کو سنت کہا ہے اور دلیل ان کی وہ حدیث ہے جس کو امام مسلم نے نکالا کہ جس نے ذی الحجہ کا چاند دیکھا اور قربانی کا ارادہ کیا تو وہ اپنے بال اور ناخون نہ کترائے ۱۲ منہ

بَابٌ ۶۲۴ مَنْ خَالَفَ الطَّرِيقَ إِذَا رَجَعَ يَوْمَ الْعِيدِ۔

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ تَابَعَهُ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ فُلَيْحٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ جَابِرٍ أَصَحُّ۔

بَابٌ ۶۲۵ إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَذٰلِكَ النِّسَاءُ وَمَنْ كَانَ فِي الْبُيُوتِ وَالْقُرَى لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عِيدُنَا يَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَأَمَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَوْلَاهُ ابْنَ أَبِي عُتْبَةَ بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَبَنِيهِ وَصَلَّى كَصَلٰوةِ أَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيرِهِمْ وَقَالَ عِكْرِمَةُ أَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُونَ فِي الْعِيدِ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

باب جو شخص عیدگاہ کو ایک رستے سے جائے وہ گھر کو دوسرے رستے سے آئے۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے ابو تمیلہ نے خبر دی اس کا نام یحییٰ بن واضح تھا اس نے فلیح بن سلیمان سے انہوں نے سعید بن حارث سے انہوں نے جابر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کا دن ہوتا تو ایک رستے سے عیدگاہ کو جاتے دوسرے رستے سے آتے ابو تمیلہ کے ساتھ فلیح بن سلیمان سے اس حدیث کو یونس نے بھی روایت کیا لیکن انہوں نے سعید کے بعد ابو ہریرہؓ کہا اور جابر کی روایت زیادہ صحیح ہے[1]

باب اگر کسی کو عید کی نماز (جماعت سے) نہ ملے تو اکیلے دو رکعتیں پڑھ لے عورتیں بھی اور جو لوگ گھروں اور گاؤں وغیرہ میں ہوں (اور جماعت میں نہ آسکیں) ایسا ہی کریں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمانو! یہ ہماری عید ہے[2] اور انس بن مالک نے اپنے غلام ابن ابی عتبہ کو زاویہ میں[3] حکم دیا اس نے انسؓ کے سب گھر والوں اور بیٹوں کو جمع کیا اور انسؓ نے شہر والوں کی طرح عید کی نماز پڑھائی اور ویسی ہی تکبیریں کہیں اور عکرمہ نے کہا گاؤں دیہات والے بھی عید کے دن جمع ہوں اور (شہر والوں کی طرح) دو رکعتیں پڑھیں جیسے امام پڑھتا ہے[4] اور عطاء بن ابی رباح نے کہا اگر عید کی نماز نہ ملے تو دو رکعتیں پڑھ لے[5]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث ابن سعد نے

[1] یعنے جو شخص سعید کا شیخ جابرؓ کو قرار دیتا ہے اس کی روایت اس سے زیادہ صحیح ہے جو ابو ہریرہؓ کو سعید کا شیخ کہتا ہے یونس کی اس روایت کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] جیسے امام کے ساتھ پڑھتا ہے امام احمد نے کہا چار رکعتیں پڑھے ابن مسعودؓ سے ایسا ہی مروی ہے ۱۲ منہ [3] یہ اوپر گزر چکی اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ عید کی نماز سب کو پڑھنا چاہیے خواہ گاؤں میں ہوں یا شہر میں اور وہ جو حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جمعہ اور تشریق یعنے عید شہر ہی میں چاہیے اس کی پیروی نہیں کی ۱۲ منہ [4] زاویہ ایک گاؤں تھا بصرے کے چھ میل پر انسؓ نے وہاں اپنا مقام بنوایا تھا ۱۲ منہ [5] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کو فریابی نے اپنی مصنف میں وصل کیا ۱۲ منہ

عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ أَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهٖ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُوْبَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيْدٍ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ أَمْنًا بَنِيْ أَرْفِدَةَ يَعْنِيْ مِنَ الْأَمْنِ۔

انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ ابو بکرؓ صدیق ان کے پاس گئے منا کے دنوں میں[1] وہاں دو لڑکیاں دف بجا رہی تھیں (بعاث کی لڑائی کی شعر میں گا رہی تھیں) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کپڑا تانے پڑے تھے ابوبکرؓ نے ان کو جھڑکا اس وقت آپ نے اپنا منہ کھولا اور فرمایا ابوبکرؓ جانے بھی دے یہ عید کے دن ہیں اور وہ بھی منا ئیں[2] اور حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری آڑ کر رہے تھے اور میں حبشیوں کی کثرت دیکھ رہی تھی وہ مسجد میں (ہتھیاروں سے) کھیل رہے تھے حضرت عمرؓ نے ان کو ڈانٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جانے دے اور ان سے فرمایا بنی ارفدہ تم بے فکر کھیلو[3]

بَابُ ۶۲۶ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْعِيْدِ وَبَعْدَهَا۔

باب عیدگاہ میں عید کی نماز سے پہلے یا اس کے بعد نفل پڑھنا کیسا ہے:-

وَقَالَ أَبُو الْمُعَلّٰى سَمِعْتُ سَعِيْدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَرِهَ الصَّلٰوةَ قَبْلَ الْعِيْدِ۔

اور ابوالمعلّٰی (یحیی بن میمون) نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے سُنا انہوں نے ابن عباسؓ سے وہ عید سے پہلے نفل پڑھنا مکروہ جانتے تھے[4]

۹۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَمَعَهُ بِلَالٌ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے خبر دی کہا میں نے سعید بن جبیر سے سُنا انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن (گھر سے) نکلے پھر دو رکعتیں (عید کی) پڑھائیں نہ ان سے پہلے نفل پڑھے نہ ان کے بعد اور بلال آپ کے ساتھ تھے[5]

---

[1] یعنی ۱۱-۱۲-۱۳-ذی الحجہ میں ۱۲ منہ [2] ایک تو عید کے دن خود خوشی کے دن ہیں دوسرے منا میں اور زیادہ خوشی ہے کہ اللہ نے حج نصیب کیا ۱۲ منہ [3] بنی ارفدہ حبشیوں کو کہتے ہیں وجہ تسمیہ اوپر مذکور ہو چکی اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے اور شاید امام بخاری نے باب کا مطلب اس سے یوں نکالا کہ جب ہر ایک شخص کے لیے یہ دن خوشی کے ہوئے تو ہر ایک کو عید کی نماز بھی پڑھنا ہوگا ۱۲ منہ [4] حافظ نے کہا مجھ کو یہ اثر موصولاً نہیں ملا اور ابوالمعلّٰی سے اس کتاب میں اس کے سوا اور کوئی روایت نہیں ہے ۱۲ منہ [5] اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ عیدگاہ میں عید کی نماز سے پہلے اور اس کے بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے حنفیہ نے کہا عید سے پہلے مکروہ ہے بعد نہیں ۱۲ منہ

اَبْوَابُ الْوِتْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

بَابُ ۶۲۷ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ۔

۹۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ حَتّٰى يَاْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهٖ۔

۹۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ وَهِيَ خَالَتُهٗ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ

وتر کے باب

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان رحم والا

باب وتر کا بیان [1]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع اور عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ ایک شخص (عبداللہ بن عمر یا اور کسی) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز (تہجد) کو پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں پھر جب کوئی صبح ہو جانے سے ڈرے تو ایک رکعت پڑھ لے وہ اس کی ساری نماز کو طاق بنا دے گی [2] اور اسی سند سے نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ وتر کی جب تین رکعتیں پڑھتے تو دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرتے یہاں تک کہ کسی ضرورت سے بات بھی کرتے [3]

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے مخرمہ بن سلیمان سے انہوں نے کریب سے عبداللہ بن عباسؓ نے ان سے کہا وہ ایک رات اپنی خالہ ام المومنین میمونہؓ کے پاس رہے وہ کہتے ہیں میں بچھونے کے عرض میں لیٹا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

[1] اہل حدیث اور امام احمد اور شافعی اور سب علماء کے نزدیک وتر سنت ہے اور امام ابوحنیفہؒ اس کو واجب کہتے ہیں حالانکہ عبداللہ بن مسعود اور حضرت علیؓ کے کلام سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وتر سنت ہے لیکن اس مسئلہ میں امام ابوحنیفہ نے ان دونوں صاحبوں کا بھی خلاف کیا ہے ۱۲ منہ

[2] اس حدیث سے دو باتیں نکلیں ایک یہ کہ رات کی نماز دو دو رکعت کر کے پڑھنا چاہیے پہلے ہر دوگانہ کے بعد سلام پھیرے دوسرے وتر کی ایک رکعت بھی پڑھ سکتا ہے اور حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے اور ان کی دلیل ضعیف ہے صحیح حدیثوں سے وتر کی ایک رکعت پڑھنا ثابت ہے اور تفصیل امام محمد بن نصر مروزی کی کتاب الوتر والنوافل میں ہے ۱۲ منہ

[3] اس روایت سے گو عبداللہ بن عمرؓ کا تین رکعتیں وتر پڑھنا ثابت ہوتا ہے مگر حنفیہ کے لیے کچھ مفید نہیں کیونکہ اس میں یہ نہیں ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ ہمیشہ وتر کی تین ہی رکعتیں پڑھتے علاوہ اس کے دو سلام سے تین رکعتیں وتر کی ثابت ہیں اور حنفیہ ایک سلام سے کہتے ہیں محمد ابن نصر مروزی نے کہا کہ ایک سلام سے تین رکعتیں وتر کی پڑھنا یہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے اور حافظ نے اس پر اعتراض کیا ہے پھر اس کا جواب دیا ہے ۱۲ منہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَھْلُہٗ فِیْ طُوْلِھَا فَنَامَ حَتَّی انْتَصَفَ اللَّیْلُ اَوْقَرِیْبًا مِّنْہُ فَاسْتَیْقَظَ یَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَّجْھِہٖ ثُمَّ قَرَاَ عَشْرَ اٰیَاتٍ مِّنْ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی شَنٍّ مُّعَلَّقَۃٍ فَتَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ فَصَنَعْتُ مِثْلَہٗ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِہٖ فَوَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی رَاْسِیْ وَاَخَذَ بِاُذُنِیْ یَفْتِلُھَا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰی جَاءَہُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّی الصُّبْحَ۔

۹۳۹ - حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَہٗ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَنْصَرِفَ فَارْکَعْ رَکْعَۃً تُوْتِرُ لَکَ مَا صَلَّیْتَ قَالَ الْقَاسِمُ وَرَاَیْنَا اُنَاسًا مُّنْذُ اَدْرَکْنَا یُوْتِرُوْنَ بِثَلٰثٍ وَّاِنَّ کُلًّا لَوَاسِعٌ وَّاَرْجُوْ اَنْ لَّا یَکُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْہُ بَاْسٌ۔

۹۴۰ - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ

اور آپ کی بی بی اس کی لمبائی میں لیٹے آپ سو گئے جب آدھی رات گزر گئی یا اس کے لگ بھگ تو آپ جاگے منہ پہ ہاتھ پھیر کر نیند کا خمار دفع کرتے تھے پھر آپ نے سورۂ آل عمران (کی آخر کی) دس آیتیں پڑھیں[1] پھر ایک پرانی مشک پانی کی لٹک رہی تھی اس طرف گئے اور اچھی طرح وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے میں نے بھی جیسا آپ نے کیا تھا وہی کیا اور آپ کے بازو کھڑا ہوا آپ نے (پیار سے) اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ کر ملنے لگے[2] پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں (سب بارہ رکعتیں) پھر (ایک) وتر پھر لیٹ رہے یہاں تک کہ مؤذن آیا (نماز کے لیے بلانے کو) اس وقت آپ اٹھے دو رکعتیں (سنت) پڑھیں پھر باہر نکلے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ قاسم بن محمد سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں پھر جب تو نماز سے فارغ ہونا چاہے تو ایک رکعت وتر کی پڑھ لے وہ تیری ساری نماز کو طاق کر دے گی قاسم بن محمد نے کہا ہمیں تو جب سے ہوش آیا ہم نے کئی لوگوں کو تین رکعت وتر پڑھتے دیکھا اور تین یا ایک سب جائز ہے اور مجھ کو امید ہے کسی میں قباحت نہ ہو گی[3]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی

---

[1] ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار سے ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا کہ اس قدر عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی ۱۲ منہ [3] یہ قاسم حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پوتے تھے بڑے عالم اور فقیہ تھے ان کے کلام سے اس شخص کی غلطی معلوم ہو گئی جو ایک رکعت وتر نا درست جانتا ہے اور مجھ کو حیرت ہے کہ صحیح حدیثیں دیکھ کر پھر کوئی مسلمان یہ کیسے کہے گا کہ ایک رکعت وتر پڑھنا نادرست ہے اب یہ حدیث کہ آپ نے بتیرا سے منع کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک رکعت پوری نہ پڑھے دوسرے یہ حدیث ضعیف ہے صحیح حدیثوں کے معارضہ کے لائق نہیں ہے ۱۲ منہ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رض أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلٰوتَهُ تَعْنِي بِاللَّيْلِ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوةِ۔

انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا ان سے حضرت عائشہ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (رات کو) گیارہ رکعتیں (وتر اور تہجد کی) پڑھا کرتے تھے رات کو نماز آپ کی یہی تھی ان میں سجدہ اتنی دیر تک کرتے کہ آپ کے سر اٹھانے سے پہلے تم میں کوئی پچاس آیتیں پڑھ لے اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں سنت کی پڑھا کرتے پھر داہنی کروٹ پر (ذرا دیر) لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن نماز کے لیے بلانے کو آپ کے پاس آتا۔

بَابُ ۶۲۸ سَاعَاتِ الْوِتْرِ

باب وتر پڑھنے کے وقت:

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ۔

ابو ہریرہؓ نے کہا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وصیت فرمائی سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرئے

۹۴۱ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ أُطِيلُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَكَأَنَّ الْأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ قَالَ حَمَّادٌ أَيْ بِسُرْعَةٍ۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے انس بن سیرین نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا تم کیا سمجھتے ہو میں فجر کی سنتوں میں لمبی قراءت کیا کروں انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو رات کی نماز (تہجد) دو دو رکعتیں کر کے پڑھتے پھر ایک رکعت پڑھ کر طاق کر لیتے اور فجر کی نماز سے پہلے دو سنتیں تو اس طرح پڑھتے گویا آپ کے کان میں تکبیر کی آواز پڑ رہی ہے حماد نے کہا یعنی جلدی سے

ف۱ پس گیارہ رکعتیں انتہا ہیں وتر کی دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت رمضان یا غیر رمضان میں کبھی گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے اب ابن عباسؓ کی حدیث میں جو تیرہ رکعتیں مذکور ہیں تو اس کے رد سے بعضوں نے انتہا وتر کی تیرہ رکعتیں قرار دی ہیں بعضوں نے کہا ان میں دو رکعتیں عشا کی سنت کی تھیں تو وتر کی وہی گیارہ رکعتیں ہوئیں غرض وتر ایک رکعت سے لے کر تین پانچ سات نو گیارہ رکعتوں تک منقول ہے بعضے کہتے ہیں ان گیارہ رکعتوں میں آٹھ تہجد کی تھی اور تین وتر کی اور صحیح یہ ہے کہ تراویح۔ تہجد، وتر، صلوٰۃ اللیل سب ایک ہی ہیں ۱۲ منہ ف۲ یہ بھی ایک سنت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فجر کی سنت پڑھ کر تھوڑی دیر داہنے کروٹ پر لیٹ رہے صدقے آپ کی سنت کے آپ کی ایک ادنے سنت پر عمل کرنا جیسے یہ ہے یا عیدگاہ کو ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے آنا بازار کا سودا سلف اپنے ہاتھ سے اٹھا لانا یا گھر کے کام اپنے ہاتھ سے کر لینا بڑی بڑی بدعتوں سے مثلاً مدرسہ خانقاہ بنانے سے کہیں زیادہ ثواب رکھتا ہے محبوب کی چال ڈھال مالک کو پسند ہے جس کو پیا چاہے وہی سہاگن تم کروڑ ہا روپیہ خلاف سنت خرچ کرو تو اس کو پروا نہیں ہے اس کے حبیب کے طریق پر ایک پیسہ خرچ کرو تو وہ مقبول ہے ۱۲ منہ ف۳ جس شخص کو اخیر رات میں اپنے جاگنے پر بھروسہ نہ ہو تو اس کو وتر پڑھ کر ہی سونا چاہیے ابو ہریرہؓ کے اس قول کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں وصل کیا ف۴ جلدی سے یہی مراد ہے کہ ان میں مختصر سورتیں پڑھتے جیسے دوسری حدیث میں ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

(باقی بر صفحہ آئندہ)

۹۴۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُلَّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے مسلم بن کیسان نے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے سب حصوں میں وتر پڑھا ہے اور اخیر میں آپ کا وتر صبح کے قریب پہنچا[1]

بَابُ ۶۲۹ إِيقَاظِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَهُ بِالْوِتْرِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وتر کے لیے اپنے گھر والوں کو جگانا۔

۹۴۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ سے میرے باپ عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد کی نماز پڑھا کرتے ہیں بچھونے پر سوتی آڑے پڑی رہتی جب آپ وتر پڑھنے لگتے تو مجھے جگا دیتے میں بھی وتر پڑھ لیتی[2]

بَابُ ۶۳۰ لِيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وِتْرًا

باب وتر کو رات کی نماز کے اخیر میں پڑھے۔

۹۴۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ بن عمر عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا رات میں آخری نماز وتر کو رکھو[3]

بَابُ ۶۳۱ الْوِتْرِ عَلَى الدَّابَّةِ۔

باب جانور پر سوار رہ کر وتر پڑھنا۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) کہ دو سورتیں کیا بھی سورتیں ہیں جو فجر کی سنتوں میں پڑھی جاتی ہیں کافرون اور اخلاص ابن عمر کا مطلب یہ ہے کہ فجر کی سنتوں میں لمبی قرات خلاف سنت ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا)

[1] وتر کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے صبح تک ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب وقتوں میں پڑھا ۱۲ منہ

[2] معلوم ہوا نماز کے لیے جگانا مستحب ہے گو نماز سنت ہو اس سے وتر کا وجوب درست نہیں نکلتا صرف اور نوافل کی نسبت اس کی زیادہ تاکید نکلتی ہے ۱۲ منہ

[3] گویا رات کے شروع میں مغرب ہے وہ بھی وتر ہے اور اخیر رات میں بھی وتر ہے وہ بھی وتر یعنی طاق ہے ابن عمرؓ رات کو جب جاگتے تو ایک رکعت پڑھ کر اگلا وتر توڑ ڈالتے پھر دو دو رکعتیں پڑھتے رہتے اخیر میں پھر ایک رکعت وتر کی پڑھ لیتے ۱۲ منہ

۹۴۵ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ سَعِيدٌ فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ لَحِقْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ خَشِيتُ الصُّبْحَ فَنَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَقُلْتُ بَلَى وَاللهِ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ -

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابوبکر بن عمر بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمر بن خطاب سے انہوں نے سعید بن یسار سے انہوں نے کہا میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ مکہ کے رستے میں چل رہا تھا مجھ کو ڈر ہوا صبح ہو جانے کا تو میں سواری پر سے اترا وتر پڑھا پھر (سواری جلدی جلدی چلا کر) ان سے مل گیا انہوں نے کہا تم کہاں رہ گئے تھے میں نے کہا میں ڈرا کہاں صبح ہو جاتی ہے تو میں اترا وتر پڑھا عبداللہ نے کہا تم کو آنحضرتؐ کی پیروی اچھی نہیں ہے میں نے کہا کیوں نہیں قسم خدا کی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اونٹ پر سوار رہ کر وتر پڑھ لیتے تھے[1]

بَابُ ۶۳۲ الْوِتْرِ فِي السَّفَرِ -

باب سفر میں بھی وتر پڑھنا۔

۹۴۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُومِئُ إِيمَاءً صَلٰوةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں رات کی نماز اپنی اونٹنی پر اشارے سے پڑھا کرتے وہ جدھر جاہے آپ کو لے جاتی مگر فرض نمازیں[2] اور وتر اپنی اونٹنی پر ہی پڑھتے[3]

بَابُ ۶۳۳ الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ -

باب قنوت (وتر میں اور ہر نماز میں) رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد پڑھ سکتے ہیں[4]

۹۴۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے

---

[1] یہ حدیث جمہور کی دلیل ہے کہ وتر واجب نہیں ہے اور یہ جو منقول ہے کہ کبھی عبداللہ بن عمرؓ سواری سے اتر کر وتر پڑھتے تو یہ فضیلت حاصل کرنے کے لیے تھا نہ اس لیے کہ وتر واجب ہے ورنہ سواری پر اس کا پڑھنا صحیح نہ ہوتا ۱۲ منہ [2] یعنی فرض نمازیں اونٹنی سے اتر کر زمین پر پڑھا کرتے ۱۲ منہ [3] اس باب سے امام بخاری نے اس کا رد کیا جو کہتا ہے سفر میں وتر پڑھنا سنت نہیں ہے اور یہ قول ضحاک سے منقول ہے ۱۲ منہ [4] گو ان حدیثوں میں جو امام بخاری اس باب میں لائے خاص وتر میں قنوت پڑھنے کا ذکر نہیں ہے مگر جب فرض نمازوں میں قنوت پڑھنا جائز ہو تو وتر میں بطریق اولیٰ جائز ہوگا اور بعضوں نے کہا مغرب دن کا وتر ہے جب اس میں قنوت پڑھنا ثابت ہوا تو رات کے وتر میں بھی ثابت ہوا حاصل یہ ہے کہ امام بخاری نے یہ باب لا کر ان لوگوں کا رد کیا جو قنوت کو بدعت کہتے ہیں ۱۲ منہ

عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَقَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ اَوَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا ۔

انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا انس بن مالک سے پوچھا گیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں قنوت پڑھا ہے انہوں نے کہا ہاں پھر پوچھا گیا رکوع سے پہلے انہوں نے کہا رکوع کے بعد تھوڑے دنوں تک [1]

۹۴۸ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوْتُ قُلْتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ قَالَ فَاِنَّ فُلَانًا اَخْبَرَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ كَذَبَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا اُرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ زُهَاءَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا اِلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ دُوْنَ اُولٰٓئِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے کہا میں نے انس بن مالک سے قنوت کو پوچھا انہوں نے کہا قنوت بے شک تھا (یعنی آنحضرتؐ کے زمانے میں) میں نے کہا رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد انہوں نے کہا رکوع سے پہلے میں نے کہا فلاں صاحب تو تم سے روایت کرتے ہیں کہ رکوع کے بعد انہوں نے کہا غلط کہتے ہیں رکوع کے بعد تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک قنوت پڑھا تھا میں سمجھتا ہوں ہوا یہ تھا کہ آپؐ نے صحابہ میں سے ستر قاریوں کے قریب مشرکوں کی ایک قوم (بنی عامر) کی طرف (ان کو تعلیم دینے کے لیے) بھیجے تھے یہ لوگ ان کے سوا تھے جن پر آپ نے بد دعا کی ان میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں عہد تھا (لیکن انہوں نے عہد شکنی کی اور قاریوں کو مار ڈالا) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے تک (رکوع کے بعد) قنوت پڑھتے رہے ان پر بد دعا کرتے رہے [2]

۹۴۹ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ نے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابو مجلز سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے

---

[1] یعنی ایک مہینے تک اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ قنوت رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد دونوں طرح درست ہے اور صبح کی نماز میں اسی طرح ہر نماز میں جب مسلمانوں پر کوئی آفت آئے قنوت پڑھنا چاہیے عبدالرزاق اور حاکم نے باسناد صحیح روایت کیا کہ آنحضرتؐ صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے رہے یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے شافعیہ کہتے ہیں قنوت ہمیشہ رکوع کے بعد پڑھے اور حنفیہ کہتے ہیں ہمیشہ رکوع سے پہلے پڑھے اور اہل حدیث سب سنتوں کا مزا لوٹتے ہیں ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا فلاں صاحب معلوم نہیں کون تھے اور شاید ابن سیرین ہوں ۱۲ منہ [3] معلوم ہوا کہ کافروں اور ظالموں پر نماز میں بد دعا کرنے سے نماز میں کوئی خلل نہیں آتا آپ نے ان قاریوں کو نجد والوں کی طرف بھیجا تھا راہ میں بیر معونہ پر یہ لوگ اترے عامر بن طفیل نے رعل اور ذکوان اور عصیہ کے لوگوں کو لے کر ان پر حملہ کیا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور ان سے عہد تھا لیکن انہوں نے دغا کی ۱۲ منہ

قَالَ قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ۔

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک قنوت پڑھا آپ رعل اور ذکوان قبیلوں پر بددعا کرتے تھے[1]

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْقُنُوْتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم کو خالد حذاء نے خبر دی انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا قنوت (آنحضرتؐ کے عہد میں) مغرب اور فجر کی نماز میں پڑھی جاتی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

أَبْوَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

استسقا یعنی پانی مانگنے کے باب

بَابُ ۶۳۴ الْاِسْتِسْقَاءِ وَخُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ۔

باب پانی مانگنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پانی کی دعا کرنے کے لیے (جنگل میں) نکلنا۔

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ۔

ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن زید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانی کی دعا کرنے کو نکلے اور اپنی چادر الٹائی[2]

بَابُ ۶۳۵ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قریش کے کافروں پر بددعا کرنا الٰہی ان کے سال ایسے کر دے جیسے یوسف کے سال (قحط کے) گزرے ہیں[3]

---

[1] قنوت کی صحیح دعا یہ ہے جو امام حسن علیہ السلام وتر میں پڑھا کرتے تھے اللهم اهدني فيمن هديت وعافني فيمن عافيت وتولني فيمن توليت وبارك لي فيما أعطيت وقني شر ما قضيت فإنك تقضي ولا يقضى عليك وإنه لا يذل من واليت ولا يعز من عاديت تباركت ربنا وتعاليت نستغفرك ونتوب إليك وصلى الله على النبي محمد یا یہ دعا اللهم اغفر لنا وللمؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات اللهم ألف بين قلوبهم وأصلح ذات بينهم وانصرهم على عدوك وعدوهم اللهم العن الكفرة الذين يصدون عن سبيلك ويقاتلون أولياءك اللهم خالف بين كلمتهم وزلزل أقدامهم وأنزل بهم بأسك التي لا ترده عن القوم المجرمين اللهم أنج المستضعفين من المؤمنين اللهم اشدد وطأتك على فلان واجعلها عليهم سنين كسني يوسف۔ فلاں کی جگہ اس شخص یا اس قوم کا نام لے جس پر بددعا کرنا منظور ہو ۱۲ منہ

[2] چادر الٹنے کی کیفیت آگے آئے گی اہل حدیث اور اکثر فقہاء کا یہ قول ہے کہ امام استسقا کے لیے نکلے تو دو رکعت نماز پڑھے پھر دعا اور استغفار کرے اور امام ابو حنیفہؒ نے صرف دعا اور استغفار کو کافی سمجھا ہے

[3] یہ حدیث امام بخاری استسقا میں اس لیے لائے کہ جیسے مسلمانوں کے لیے بارش کی دعا کرنا مسنون ہے اسی طرح کافروں پر قحط کی بددعا کرنا جائز ہے ۱۲ منہ

۹۵۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِي رَبِيْعَةَ اللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ قَالَ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ هٰذَا كُلُّهُ فِي الصُّبْحِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمن نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (فرض نماز کی) اخیر رکعت سے سر اٹھاتے تو یوں فرماتے یا اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو چھوڑوا دے یا اللہ سلمہ بن ہشام کو چھوڑوا دے یا اللہ ولید بن ولید کو چھوڑوا دے[1] یا اللہ بے بس ناتواں مسلمانوں کو چھوڑوا دے یا اللہ مضر کے کافروں کو سخت پکڑ یا اللہ ان کے ہنگام یوسف کے سے ہنگام کر دے[2] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفار کی قوم کو اللہ نے بخش دیا اور اسلم کی قوم کو اللہ نے سلامت[3] رکھا ابن ابی الزناد نے اپنے باپ سے صبح کی نماز میں یہی دعا نقل کی۔

۹۵۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ح حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ سَبْعًا كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ وَيَنْظُرُ اَحَدُهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوْعِ فَاَتَاهُ اَبُوْسُفْيٰنَ

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے **دوسری سند** ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ قریش کے کافر کسی طرح نہیں مانتے تو ان کے لیے بددعا کی یا اللہ سات برس کا قحط ان پر بھیج جیسے یوسف علیہ السلام کے وقت میں بھیجا تھا پھر ان پر ایسا قحط پڑا جس نے ہر چیز تباہ کر دی یہاں تک کہ وہ کھال مردار بدبودار سب کھا گئے ان میں کوئی آسمان کو دیکھتا تو بھوک کے مارے دھواں سا معلوم ہوتا

---

[1] یہ سب لوگ مکہ میں کافروں کی قید میں تھے اور کافر دوران کو سخت سخت تکلیفیں دیتے تھے آپ کی دعا کی برکت سے ان کو چھڑا دیا اور وہ مدینہ میں آپ کے پاس آ گئے۔ معلوم ہوا کہ نام بنام دعا یا بددعا کرنے سے نماز میں کوئی خلل نہیں آتا ۱۲ منہ [2] سات سال تک حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں مصر والوں پر متواتر قحط پڑا تھا اس کا قصہ قرآن شریف میں مذکور ہے ۱۲ منہ [3] یہ ایک دوسری حدیث ہے امام بخاری کو اسی سند سے پہنچی جو پہلی حدیث میں مذکور ہے اس لیے اس کو بھی بیان کر دیا یہ دونوں قومیں مدینہ کے گرد رہتی تھیں غفار تو قدیم سے مسلمان ہو گئے تھے اور اسلم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کر لی تھی ۱۲ منہ

فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ إِلٰى قَوْلِهٖ إِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَ اٰيَةُ الرُّوْمِ۔

آخر (مجبور ہوکر) ابوسفیان آیا اور کہنے لگا اے محمدؐ تم تو اللہ کی فرمانبرداری اور ناطا پروری کا دعوی کرتے ہو اور تمہاری قوم تو مر رہی ہے اس کے لیے دعا کرو اللہ تعالیٰ نے (سورہ دخان میں) فرمایا اس دن کا منتظر رہ جب آسمان کھلا دھواں دکھلائے گا انکم عائدون تک[1] جس دن ہم سخت پکڑیں گے سخت پکڑ بدر کے دن ہوئی (مارے گئے ذلیل ہوئے الخ قرآن شریف میں جس دھوئیں اور پکڑ اور قید کا ذکر ہے وہ سب ہو چکے اسی طرح سورہ روم کی آیت میں جو ذکر ہے وہ بھی ہو چکا ہے[2]

بَابُ ۶۳۶ سُؤَالِ النَّاسِ الْإِمَامَ الْاِسْتِسْقَآءَ إِذَا قُحِطُوْا۔

باب قحط کے وقت لوگ امام سے پانی کی دعا کرنے کے لیے کہہ سکتے ہیں۔

۹۵۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ أَبِيْ طَالِبٍ وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ۞ ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِّلْأَرَامِلِ ۞ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيْهِ وَرُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَأَنَا

ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو قتیبہ نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن دینار سے انہوں نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے سنا وہ ابوطالب کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔ گورا ان کا رنگ وہ حامی یتیموں بیوں کے بندہ لوگ پانی مانگتے ہیں ان کے منہ کے صدقے سے[3] اور عمر بن حمزہ نے کہا ہم سے سالم نے نقل کیا اپنے باپ ابن عمرؓ سے وہ کہتے تھے کبھی میں شاعر (ابوطالب) کا یہ شعر یاد

---

[1] پوری آیت یوں ہے اس دن کا منتظر رہ جس دن آسمان کھلا دھواں لے کر آئے گا یعنے دکھلاتے گا جو لوگوں کو گھیرے گا یہی تکلیف کا عذاب ہے اس وقت کہیں گے مالک ہمارے یہ عذاب ہم پر سے اٹھا دے ہم ایمان لاتے ہیں وہ بھلا کہاں سمجھنے والے ہیں ان کے پاس پیغمبر آ چکا جو کھول کر اللہ کے احکام سناتا ہے پھر اس سے منحرف ہو گئے اور کہنے لگے یہ تو سکھایا پڑھایا ہوا باولا ہے خیر ہم چند روز کے لیے عذاب اٹھالیں گے لیکن تم پھر وہی شرک اور کفر کی باتیں کرو گے اخیر تک ۱۲ منہ

[2] سورہ دخان میں دخان اور بطشہ کا ذکر ہے اور سورۂ فرقان میں اس آیت میں فسوف یکون لزاما لزام یعنی کافروں کے قید ہونے کا بیان ہے یہ تینوں باتیں آنحضرتؐ کے عہد میں ہو گئیں دخان سے مراد قحط تھا جس میں آسمان دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا تھا اور بطش کافروں کا بدر میں مارا جانا اور لزام ان کا قید ہونا سورہ روم کی آیت میں یہ بیان تھا کہ رومی کافر ایرانیوں سے مغلوب ہو گئے لیکن چند سال میں پھر رومی غالب ہو جائیں گے یہ بھی ہو چکا ہے ۱۲ منہ

[3] جناب ابوطالب حضرت امیر کے والد بزرگوار نے ایک بڑا قصیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں تصنیف کیا تھا یہ اس کا ایک شعر ہے اس کا مطلع یہ ہے ولما رایت القوم لا ود فیہم۔ وقد قطعوا کل العری والوسائل کہتے ہیں کہ اس قصیدے میں ایک سو دس شعر ہیں تعجب ۱۲ منہ

اَنْظُرُ اِلٰی وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَمَا يَنْزِلُ حَتّٰى يَجِيشَ كُلُّ مِيزَابٍ ۞ وَاَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ۞ ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ ۞ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي طَالِبٍ ۔

کرتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو دیکھتا آپ منبر پر پانی کی دعا کرتے پھر منبر سے اترنے بھی نہیں کہ تمام پرنالے زور سے بہنے لگتے وہ شعر یہ ہے گورا ان کا رنگ وہ حامی یتیموں بیوؤں کے ۞ لوگ پانی مانگتے ہیں ان کے منہ کے صدقے سے ۞ یہ ابوطالب کا کلام ہے[1]

۹۵۵ ۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ اِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ ۔

ہم سے حسن بن محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ بن مثنیٰ انصاری نے کہا مجھ سے میرے باپ عبداللہ بن مثنیٰ نے انہوں نے ثمامہ بن عبداللہ بن انس سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب قحط پڑا کرتا تو حضرت عباسؓ کے وسیلے سے دعا کرتے اور کہتے یا اللہ ہم پہلے تیرے پاس اپنے پیغمبر کا وسیلہ لایا کرتے تو تو پانی برساتا تھا اب اپنے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ لاتے ہیں ہم پر پانی برسا راوی نے کہا پھر پانی برستا[2]

بَابٌ ۶۳ ۔ تَحْوِيلِ الرِّدَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

باب استسقاء میں چادر الٹنا[3]

۹۵۶ ۔ حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن

[1] اس حدیث کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ پانی کبھی مسلمان مانگتے ہیں کبھی کافر دونوں فریق امام سے پانی کی دعا کے لیے درخواست کر سکتے ہیں۔ ابوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صغرسنی میں آپ کو کعبہ میں لے جا کر پانی کی دعا کی حق تعالیٰ نے پانی برسایا یہ قصہ ابن عساکر نے نقل کیا ہے ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے نیک بندوں کا وسیلہ لینا ثابت ہوا بنی اسرائیل بھی قحط میں اپنے پیغمبر کے اہل بیت کا توسل کیا کرتے اللہ تعالیٰ پانی برساتا اس سے یہ نہیں نکلتا کہ حضرت عمرؓ کے نزدیک آنحضرتؐ کا توسل آپ کی وفات کے بعد منع تھا کیونکہ آپ تو اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آنحضرتؐ نے ایک صحابی کو دعا سکھائی اس میں یوں ہے یا محمد انی اتوسل بک الی ربی اور ان کے صحابی نے آنحضرتؐ کے وفات کے بعد یہ دعا دوسروں کو سکھائی مگر ہمارے اصحاب میں سے امام ابن تیمیہ اور ابن قیم اس طرف گئے ہیں کہ اموات اور قبور کا توسل جائز نہیں نہ حضرت عمرؓ نے نہ اور کسی صحابی نے آپ کی قبر شریف کا توسل کیا اور خلاف کیا ان کی بدعت سے اکابر محدثین اور علماء نے اور یہ کہا کہ ایک امر کا منقول نہ ہونا اس کے عدم جواز پر دلالت نہیں کرتا جب اصل وسیلہ کا جواز شرع سے ثابت ہے ۱۲ منہ [3] یہ صحیح حدیثوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے امام اور مقتدی سب کو ایسا کرنا چاہیے کہ چادر کا نیچے کا کونا پکڑ کر اس کو الٹ لیں داہنا جانب بائیں طرف آجائے اور بایاں داہنے طرف گویا اس میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہنگام قحط بدل دے گا قحط اور گرانی کے بدل بارش اور ارزانی ہوگی امام احمد اور شافعی اور اہل حدیث سب اسی کے قائل ہیں مگر امام ابوحنیفہ نے اس کو سنت نہیں رکھا ۱۲ منہ

ابْنُ جَرِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَقَلَبَ رِدَآءَهُ۔

جریر نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے محمد بن ابی بکر سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقاء کیا (پانی مانگا) تو اپنی چادر کو الٹا۔

۹۵۷ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ ابْنَ تَمِيْمٍ يُحَدِّثُ اَبَاهُ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَآءَهُ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ هُوَ صَاحِبُ الْاَذَانِ وَلٰكِنَّهُ وَهْمٌ فِيْهِ لِاَنَّ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ مَازِنُ الْاَنْصَارِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکرؓ سے انہوں نے عباد بن ابی بکرؓ سے انہوں نے عباد بن تمیم سے سنا وہ عبداللہ کے باپ سے بیان کرتے تھے اپنے چچا عبداللہ بن زید سے سن کر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کو تشریف لے گئے وہاں جا کر پانی برسنے کے لیے دعا مانگی تو قبلے کی طرف منہ کیا اور اپنی چادر الٹی اور دو رکعتیں پڑھیں[1] امام بخاری نے کہا سفیان بن عیینہ کہتے تھے یہ عبداللہ بن زید وہی ہیں جنہوں نے خواب میں اذان دیکھی تھی لیکن یہ ان کی غلطی ہے یہ عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہیں جو انصار کے مازن قبیلے کے تھے[2]

بَابُ انْتِقَامِ الرَّبِّ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ بِالْقَحْطِ اِذَا انْتُهِكَ مَحَارِمُهُ۔

باب جب لوگ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کا خیال نہیں رکھتے تو اللہ قحط بھیج کر ان سے بدلہ لیتا ہے[3]

بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

باب جامع مسجد میں پانی کی دعا کرنا۔

۹۵۸ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ نے

---

[1] یعنی عید کی طرح استسقاء کی نماز کا وہی وقت ہے جو عید کی نماز کا ہے بعضے کہتے ہیں اس کا کوئی وقت مقرر نہیں پہلی رکعت میں عید کی طرح سات تکبیریں کہنا چاہییں اور دوسری رکعت میں پانچ اور قراءت جہر سے کرے سورہ ق اور اقتربت الساعہ پڑھے یا سبح اسم ربک الاعلیٰ اور سورہ غاشیہ یہ شافعیہ کا مذہب ہے اور امام مالک اور امام احمد اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک تکبیرات نہ کہے صرف تکبیر تحریمہ کافی ہے اور بعد نماز کے خطبہ پڑھے بعضوں نے کہا نماز سے پہلے اور دونوں طرح حدیث میں وارد ہے ۱۲ قسطلانی [2] اور اذان دیکھنے والے عبداللہ بن زید بن عبدربہ ہیں دونوں انصاری ہیں اور خزرجی اس لیے سفیان بن عیینہ کو شبہ ہو گیا ۱۲ منہ [3] امام بخاری نے اس ترجمہ باب میں کوئی حدیث یہاں لکھنا چاہتے ہوں گے مگر موقع نہیں ملا بعضے نسخوں میں یہ عبارت بالکل نہیں ہے اور باب کا مضمون اس حدیث سے نکلتا ہے جو اوپر گزر چکی کہ قریش کے کافروں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی وجہ سے قحط آیا اور مولانا روم فرماتے ہیں ؎ ابر نابد از پئے منع زکوٰۃ ؛ وز زنا خیزد وبا اندر جہات ۱۲ منہ

أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ
أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وِجَاهَ
الْمِنْبَرِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ
اللّٰهَ أَنْ يُغِيثَنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا
اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا قَالَ أَنَسٌ فَلَا
وَاللّٰهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا
قَزَعَةً وَلَا شَيْئًا وَلَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ
بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ
سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ
انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ
سَبْتًا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ
الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ
يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ
أَنْ يُمْسِكَهَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا
وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالْجِبَالِ وَالظِّرَابِ

انہوں نے انس بن عیاض سے انہوں نے کہا ہم سے شریک بن عبداللہ
بن ابی نمر نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے
ایک مرد (کعب بن مرہ یا ابوسفیان) جمعہ کے دن مسجد نبوی میں اس
دروازے سے آیا جو منبر کے سامنے تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اس وقت کھڑے ہوئے خطبہ پڑھ رہے تھے اس نے کھڑے ہی
کھڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ کیا اور کہنے لگا یا رسول
اللہ (مینہ نہ برسنے سے) جانور مر گئے اور رستے بند ہو گئے[1] تو
اللہ سے دعا فرمایئے مینہ برسائے انسؓ نے کہا یہ سن کر آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا یا اللہ ہم کو
پانی پلا یا اللہ ہم کو پانی پلا یا اللہ ہم کو پانی پلا انسؓ نے کہا ہرگز نہیں
قسم خدا کی ہم آسمان میں نہ کوئی بادل دیکھتے تھے نہ بادل کا ٹکڑا
اور نہ اور کوئی چیز (ہوا وغیرہ جس سے معلوم ہو کہ برسات آئے گی)
اور نہ ہمارے اور سلع کے بیچ میں کوئی گھر یا مکان تھا[2] اتنے میں سلع کے
پیچھے سے ڈھال برابر ایک بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا جب وہ بیچ آسمان میں آیا
تو پھیل گیا اور برسنے لگا انسؓ نے کہا خدا کی قسم پھر تو یہ حال ہوا کہ ایک
ہفتے تک سورج نہیں دیکھا دوسرے جمعہ میں ایک شخص اسی دروازے
سے آیا[3] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے
وہ کھڑے کھڑے آپ کے سامنے آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ (بہت
پانی برسنے سے) جانور مر گئے اور رستے بند ہو گئے تو اللہ تعالیٰ سے
دعا فرمایئے پانی تھم جائے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر یوں دعا کی یا اللہ ہمارے گرد اگرد
برسا اور ہم پر نہ برسا یا اللہ ٹیلوں اور پہاڑوں اور ٹیکریوں (پہاڑیوں)

---

۱ اس لیے کہ جب رستے میں چارہ نہ ملے گا تو جانور سفر کیسے کریں گے ۱۲ منہ ۲ سلع مدینہ کا پہاڑ ہے مطلب یہ ہے کہ کسی بلند مکان یا گھر کی آڑ بھی نہ تھی کہ ابر ہو اور ہم اس کو دیکھ نہ سکتے ہوں بلکہ شیشے کی طرح آسمان صاف تھا برسات کی کوئی نشانی نہ تھی ۱۲ منہ ۳ یہ وہی آدمی تھا یا دوسرا آدمی بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی آدمی تھا ۱۲ منہ

وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَانْقَطَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ فَسَأَلْتُ اَنَسًا اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ قَالَ لَا اَدْرِيْ۔

اور ٹیلوں اور درخت اگنے کے مقاموں پر برسا انسؓ نے کہا یہ دعا فرماتے ہی ابر کھل گیا اور ہم نکلے دھوپ میں چلنے پھرنے لگے شریک نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا یہ دوسرا شخص وہی تھا پہلے والا انہوں نے کہا معلوم نہیں لے

بَابٌ ۶۴۰ - الْاِسْتِسْقَاءِ فِيْ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ۔

باب جمعہ کا خطبہ پڑھتے وقت جب منہ کعبے کی طرف نہ ہو پانی کے لیے دعا کرنا۔

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيْثُنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا قَالَ اَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَّرَائِهِ سَحَابَةٌ مِّثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ انْتَشَرَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے شریک سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے ایک شخص جمعہ کے دن اس دروازے سے مسجد نبوی میں آیا جو دار القضا کی طرف تھا ؎ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے وہ کھڑے کھڑے ہی آپ کے سامنے آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ جانور مر گئے اور رستے بند ہو گئے تو اللہ سے دعا فرمایئے ہم پر پانی برسائے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر فرمایا یا اللہ ہم پر پانی برسا یا اللہ ہم پر پانی برسا یا اللہ ہم پر پانی برسا انسؓ نے کہا خدا کی قسم (اس وقت) آسمان میں نہ ابر تھا اور نہ ابر کا کوئی ٹکڑا اور ہمارے اور سلع پہاڑ کے بیچ میں کوئی گھر یا مکان بھی حائل نہ تھا اتنے میں سلع کے پیچھے سے ڈھال برابر ابر کا ٹکڑا نمود ہوا جب بیچ آسمان میں آیا تو پھیل گیا اور برسنے لگا تو خدا کی قسم ایک ہفتے تک ہم نے سورج نہ دیکھا پھر اسی دروازے سے دوسرے جمعہ کو ایک شخص آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ پڑھ رہے تھے وہ کھڑے ہی کھڑے آپ کے سامنے

لے اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جمعہ مسجد میں بھی استسقاء ہو سکتا ہے یعنی پانی کے لیے دعا مانگنا ۱۲ منہ۔ ؎ دار القضا ایک مکان تھا جو حضرت عمرؓ نے بنوایا تھا جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہونے لگا تو انہوں نے وصیت کی کہ یہ مکان بیچ کر میرا قرضہ ادا کر دینا یعنی وہ روپیہ جو میں نے بیت المال سے قرض لیا ہے عبداللہ بن عمرؓ نے معاویہ کے ہاتھ یہ گھر بیچ کر حضرت عمرؓ کا قرض ادا کیا اسی وجہ سے اس کو دار القضا کہنے لگے یعنی وہ گھر جس سے قرض ادا ہو ۱۲ منہ

قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَاقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ فَسَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ فَقَالَ مَا أَدْرِيْ۔

بَابُ ۶۴۱ الْاِسْتِسْقَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

۹۶۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَدَعَا فَمُطِرْنَا فَمَا كِدْنَا أَنْ نَصِلَ إِلَى مَنَازِلِنَا فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ قَالَ فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَقَطَّعُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا يُمْطَرُوْنَ وَلَا يُمْطَرُ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ۔

بَابُ ۶۴۲ مَنِ اكْتَفٰى بِصَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ۔

آیا کہنے لگا یا رسول اللہ جانور مر گئے اور رستے بند ہو گئے (پانی کی کثرت سے) اللہ سے دعا فرمایئے کہ پانی تھما دے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر دعا فرمائی یا اللہ ہمارے چوطرف برسے اور ہم پر نہ برسے یا اللہ ٹیلوں اور ٹیکریوں اور نالوں کے نشیب میں اور درخت اگنے کی جگہوں میں برسے انسؓ نے کہا اسی وقت ابر کھل گیا اور ہم نکلے دھوپ میں چلے شریک نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا کیا یہ دوسرا شخص وہی پہلا شخص تھا انہوں نے کہا میں نہیں جانتا۔

باب منبر پر پانی کے لیے دعا کرنا۔[۱]

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ برسات رک گئی ہے تو اللہ سے پانی برسنے کی دعا فرمایئے آپ نے دعا کی تو برسات شروع ہوئی ہم کو اپنے گھروں کو جانا مشکل ہو گیا دوسرے جمعے تک برابر برسات ہوتی رہی انس نے کہا پھر (دوسرے جمعے میں) وہی شخص یا اور کوئی کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ اللہ سے دعا فرمایئے یہ پانی ہم پر سے ٹال دے آپ نے یوں دعا فرمائی یا اللہ ہمارے اردگرد برسے اور ہم پر نہ برسے انس نے کہا میں نے دیکھا ابر داہنی اور بائیں طرف کٹ رہا تھا ان لوگوں پہ پانی برس رہا تھا اور مدینہ والوں پر نہیں۔[۲]

باب پانی کی دعا کرنے میں جمعہ کی نماز کافی سمجھنا[۳]

---

[۱] حدیث میں منبر کی صراحت نہیں ہے مگر آپ نے منبر بننے کے بعد جب خطبہ پڑھا تو منبر ہی پر پڑھا اس سے باب کا مطلب نکل آیا ۱۲ منہ

[۲] یعنی جو لوگ مدینہ کے داہنے بائیں طرف ملکوں میں رہتے تھے ۱۲ منہ

[۳] علیحدہ استسقا کی نماز پڑھنا اس کی نیت کرنا یہی استسقا کی ایک شکل ہے ۱۲ منہ

۹۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَدَعَا فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ فَقَامَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ -

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا جانور مر گئے اور رستے بند ہو گئے آپ نے دعا فرمائی تو اس جمعے سے لے کر دوسرے جمعہ تک پانی برستا رہا پھر وہ آیا اور کہنے لگا گھر گر گئے اور رستے بند ہو گئے اور جانور مر گئے تو آپ کھڑے ہوئے اور دعا کی یا اللہ ٹیلوں اور پہاڑیوں اور نالوں اور درخت اگنے کی جگہوں میں برسا دعا کرتے ہی مدینہ سے کپڑے کی طرح بادل پھٹ گیا[1]

بَابُ الدُّعَاءِ اِذَا تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَطَرِ -

باب اگر برسات کی کثرت سے رستے بند ہو جائیں تو پانی تھمنے کی دعا کر سکتے ہیں۔

۹۶۲ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُطِرُوْا مِنْ جُمُعَةٍ اِلٰى جُمُعَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ عَلٰى رُءُوْسِ الْجِبَالِ وَالْاٰكَامِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ -

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ (برسات نہ ہونے کی وجہ سے) جانور مر گئے رستے بند ہو گئے اللہ سے دعا فرمایئے آپ نے دعا کی تو ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعے تک پانی برستا رہا پھر ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ (برسات بہت ہونے سے) گھر گر گئے اور رستے بند ہو گئے جانور مر گئے تب آپ نے یوں دعا کی یا اللہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور ٹیلوں اور نالوں کے نشیب میں اور درخت اگنے کی جگہوں میں پانی برسا یہ دعا کرتے ہی کپڑے کی طرح مدینہ سے ابر پھٹ گیا[2]

---

[1] ان حدیثوں میں جو معجزے مذکور ہیں ان سے ظاہر ہے کہ صاف اللہ کیا معجزے ہو سکتے ہیں کسی ساحر یا جادوگر کی یہ طاقت نہیں کہ اجرام علویہ پر تصرف کرے ۱۲ منہ [2] پانی پروردگار کی رحمت ہے اس کے بند ہو جانے کی بالکل دعا نہیں فرمائی بلکہ یوں فرمایا جہاں مفید ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابٌ ۶۴۴ مَا قِيْلَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَوِّلْ رِدَآءَهُ فِي الْاِسْتِسْقَآءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

۹۶۳- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا شَكَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَاكَ الْمَالِ وَجَهْدَ الْعِيَالِ فَدَعَا اللّٰهَ يَسْتَسْقِيْ وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ حَوَّلَ رِدَآءَهُ وَلَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

باب جمعہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ہی میں پانی کی دعا کی تو چادر نہیں الٹائی [1]

ہم سے حسن بن بشیر نے بیان کیا کہا ہم سے معافی بن عمران نے انہوں نے امام اوزاعی سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک رضؓ سے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے (قحط سے) جانور مرجانے اور بال بچوں کے تکلیف اٹھانے کا شکوہ کیا آپ نے اللہ سے دعا کی پانی مانگتے تھے اس حدیث میں یہ بیان نہیں کیا کہ آپ نے چادر الٹی یا قبلے کی طرف منہ کیا۔

بَابٌ ۶۴۵ اِذَا اسْتَشْفَعُوْا اِلَى الْاِمَامِ لِيَسْتَسْقِيَ لَهُمْ لَمْ يَرُدَّهُمْ۔

۹۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ فَدَعَا اللّٰهَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ فَجَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِ الْجِبَالِ وَالْاٰكَامِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ۔

باب جب لوگ امام سے پانی مانگنے کے لیے سفارش کریں تو ان کی درخواست رد نہ کرے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے خبر دی انہوں نے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ پانی نہ برسنے سے جانور مر گئے اور رستے بند ہو گئے اللہ سے دعا فرمایئے آپ نے دعا فرمائی تو ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک ہم پر پانی پڑتا رہا پھر ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ (بارش کی کثرت سے) گھر گر گئے اور رستے بند ہو گئے اور جانور مر گئے اس وقت آپ نے یوں دعا فرمائی یا اللہ پہاڑوں کی پشت اور ٹیلوں اور نالوں کی نشیب اور درختوں کے اگنے کی جگہوں میں برسا اسی وقت ابر کپڑے کی طرح مدینہ سے پھٹ گیا۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) وہاں ہوسے حیدرآباد میں ابھی کثرت سے بارش ہوئی طوفان آیا تو ایک بزرگ یوں دعا کرنے لگے یا اللہ ہم پر رحمت کا پانی برسا عذاب کا پانی نہ برسا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] معلوم ہوا چادر الٹانا اس استسقاء میں سنت ہے جو میدان میں نکل کر کیا جائے اور نماز پڑھی جائے ۱۲ منہ

باب ۶۴۶ اِذَا اسْتَشْفَعَ الْمُشْرِكُوْنَ بِالْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ الْقَحْطِ۔

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ وَالْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ اَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اِنَّ قُرَيْشًا اَبْطَؤُا عَنِ الْاِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰى هَلَكُوْا فِيْهَا وَاَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ فَجَاءَهُ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَاْمُرُ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَقَرَاَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ الْاٰيَةَ ثُمَّ عَادُوْا اِلٰى كُفْرِهِمْ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى يَوْمَ بَدْرٍ وَزَادَ اَسْبَاطٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُقُوا الْغَيْثَ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا وَشَكَا النَّاسُ كَثْرَةَ الْمَطَرِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَانْحَدَرَتِ السَّحَابَةُ عَنْ رَاْسِهٖ فَسُقُوا النَّاسُ حَوْلَهُمْ

باب مشرک لوگ اگر مسلمانوں سے قحط کے وقت دعا چاہیں [۱]

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے کہا ہم سے منصور اور اعمش نے بیان کیا انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا میں ابن مسعودؓ کے پاس آیا انہوں نے کہا قریش کے کافروں نے ایمان لانے میں تامل کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بددعا کی ان پر قحط پڑا مرنے لگے مردار اور ہڈیاں تک کھا گئے آخر ابوسفیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا محمد تم تو (اللہ کے پاس سے) ناطہ جوڑنے کا حکم لے کر آئے ہو اور تمہاری قوم مر رہی ہے تو اللہ سے دعا کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ دخان کی یہ آیت پڑھی اس دن کا منتظر رہ جب آسمان سے کھلا دھواں نمود ہوگا (خیر آپ نے دعا کی بارش ہوئی قحط جاتا رہا) پھر وہ کفر کرنے لگے اس کا بیان سورۂ دخان کی اس آیت میں ہے جس دن ہم سخت پکڑیں گے اس سے مراد بدر کا دن ہے اسباط بن محمد نے منصور سے اتنا اور روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیئے دعا کی سات روز تک لگاتار پانی پڑتا رہا اب لوگوں نے کثرت بارش کی شکایت کی تو آپ نے یہ دعا فرمائی یا اللہ ہمارے اردگرد برسے ہم پر نہ برسے اسی وقت ابر سر پر سے سرک گیا اور اردگرد لوگوں پر برستا رہا۔

باب ۶۴۷ الدُّعَاءِ اِذَا كَثُرَ الْمَطَرُ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا۔

۹۶۶۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ

باب جب برسات حد سے زیادہ ہو تو یہ دعا اردگرد برسے ہم پر نہ برسے۔

ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے

---

[۱] یعنی اگر قحط پڑے اور مشرک لوگ مسلمانوں سے دعا کے طالب ہوں تو مسلمان دعا میں دریغ نہ کریں اس لیے کہ مشرکوں سے احسان کرنا منع نہیں دوسرے اس میں اسلام کی عزت ہے ۱۲ منہ

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ النَّاسُ فَصَاحُوا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّتِ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا مَرَّتَيْنِ وَايْمُ اللهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً مِنْ سَحَابٍ فَنَشَأَتْ سَحَابَةٌ وَأَمْطَرَتْ وَنَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ لَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ صَاحُوا إِلَيْهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ يَحْبِسْهَا عَنَّا فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَتَكَشَّطَتِ الْمَدِينَةُ فَجَعَلَتْ تَمْطُرُ حَوْلَهَا وَمَا تَمْطُرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةٌ فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ۔

بَابُ ۶۴۸ الدُّعَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ قَائِمًا۔

وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ خَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ وَخَرَجَ مَعَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَاسْتَسْقَى فَقَامَ لَهُمْ عَلَى رِجْلَيْهِ عَلَى غَيْرِ مِنْبَرٍ فَاسْتَسْقَى ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ وَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ وَرَأَى عَبْدُ اللهِ بْنُ

انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں لوگوں نے غل مچایا کہنے لگے یا رسول اللہ برسات رک گئی اور درخت لال ہو گئے اور جانور تباہ ہو گئے اللہ سے دعا کیجئے پانی برسائے آپ نے دو بار فرمایا یا اللہ ہم کو پانی پلا قسم خدا کی (اس وقت تک) ابر کا ایک ٹکڑا بھی آسمان پر نہیں دیکھتے تھے دعا فرماتے ہی ایک ابر اٹھا اور برسنے لگا آپ منبر پر سے اترے اور نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہو گئے اور پانی دوسرے جمعہ تک برابر پڑتا رہا جب آپ (دوسرے جمعہ میں) خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے تو لوگوں نے شور مچایا گھر گر گئے اور رستے بند ہو گئے اللہ سے دعا فرمایئے پانی ہم پر روک دے یہ سن کر آپ مسکرائے[1] اور دعا فرمائی یا اللہ ہمارے ارد گرد برسا اور ہم پر نہ برسا اور (آپ کی دعا سے) مدینہ کھل گیا اور مدینہ کے اطراف میں برستا رہا مدینہ میں ایک قطرہ نہیں پڑتا تھا میں نے مدینہ کو دیکھا ابر تاج کی طرح اردگرد تھا مدینہ اس کے بیچ میں۔

باب استسقاء میں کھڑے ہو کر خطبہ میں دعا مانگنا۔

اور ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا انہوں نے زہیر سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن یزید انصاری[2] استسقاء کے لیے نکلے ان کے ساتھ براء بن عازبؓ اور زید بن ارقم صحابی بھی تھے انہوں نے پانی کے لیے دعا کی تو پاؤں پر کھڑے رہے منبر نہ تھا دعا کی پھر دو رکعتیں پڑھیں ان میں پکار کر قرأت کی نہ اذان کہی نہ اقامت ابو اسحاق نے کہا عبد اللہ بن یزید انصاری

۱؎ کہ ابھی اگلے جمعہ میں تو پانی برسنے کے لیے یہ تقاضا تھا اور ابھی برسنے سے گھبرا رہے ہیں ۱۲ منہ ۲؎ یہ واقعہ ۶۴ھ ہجری کا ہے عبد اللہ بن یزید کوفہ کے حاکم تھے عبد اللہ بن زبیر کی طرف سے ۱۲ منہ

يَزِيدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا (وہ صحابی تھے)۔

۹۶۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ أَنَّ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي لَهُمْ فَقَامَ فَدَعَا اللهَ قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَأُسْقُوا۔

ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عباد بن تمیم نے بیان کیا ان کے چچا عبداللہ بن زید نے جو صحابی تھے ان کو خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ کر استسقاء کے لیے نکلے آپ کھڑے ہوئے اور کھڑے ہی کھڑے اللہ سے دعا کی پھر قبلے کی طرف منہ کیا اور اپنی چادر الٹی پھر پانی پڑا۔

بَابٌ ۶۴۹ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ۔

باب استسقاء کی نماز میں قراءت پکار کر کرنا۔

۹۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَتَوَجَّهَ إِلَى الْقِبْلَةِ يَدْعُو وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ۔

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا (عبداللہ بن زید) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے لیے نکلے تو قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا کرتے رہے اور اپنی چادر الٹی پھر دو رکعتیں پڑھیں ان میں پکار کر قراءت کی۔

بَابٌ ۶۵۰ كَيْفَ حَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقاء میں لوگوں کی طرف پیٹھ کیسے موڑی؟[۵]

۹۶۹ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي قَالَ فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُو ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن زید سے انہوں نے کہا جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے لیے نکلے میں نے آپ کو دیکھا آپ نے اپنی پیٹھ لوگوں کی طرف پھرائی اور قبلہ کی طرف منہ کیا دعا کر رہے تھے پھر اپنی چادر الٹی پھر دو رکعتیں ہم کو پڑھائیں ان میں پکار کر قراءت کی۔

---

[۵] یعنی وعظ نصیحت سے فراغت کر کے دعا کرتے وقت ۱۲ منہ

بَابٌ ۶۵۱ صَلوٰةِ الْاِسْتِسْقَاءِ رَكْعَتَيْنِ۔

۹۷۰ - حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ۔

باب استسقاء کی دو رکعتیں پڑھنا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن زید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے استسقاء کیا تو دو رکعتیں پڑھیں اور چادر پلٹی۔

بَابٌ ۶۵۲ الْاِسْتِسْقَاءِ فِي الْمُصَلّٰى

۹۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ سَمِعَ عَبَّادَ ابْنَ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِي وَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ قَالَ سُفْيَانُ وَأَخْبَرَنِي الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ جَعَلَ الْيَمِينَ عَلَى الشِّمَالِ۔

باب عیدگاہ میں استسقاء کرنا[1]

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عباد بن تمیم سے سنا انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن زید سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے لیے عیدگاہ کو نکلے اور قبلے کی طرف منہ کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں اور چادر الٹی سفیان نے کہا مجھے عبدالرحمٰن بن عبداللہ مسعودی نے خبر دی ابو بکر (عبداللہ کے والد) سے کہ آپ نے چادر کا داہنا کونا بائیں کندھے پر ڈالا[2]

بَابٌ ۶۵۳ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ۔

۹۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ ابْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى يُصَلِّي وَأَنَّهُ لَمَّا دَعَا أَوْ أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ

باب استسقاء میں قبلے کی طرف منہ کرنا۔

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی کہا ہم کو یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا مجھ کو ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے ان سے عباد بن تمیم نے بیان کیا ان سے عبداللہ بن زید انصاری نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (استسقاء کے لیے) عیدگاہ کی طرف نکلے وہاں نماز پڑھنے کو جب آپ دعا کرنے لگے یا دعا کرنا چاہا تو قبلے کی طرف منہ کیا اور چادر

---

[1] افضل تو یہ ہے کہ جنگل میدان میں استسقاء کی نماز پڑھے کیونکہ وہاں سب آ سکتے ہیں جانور حائضہ عورتیں وغیرہ اور عیدگاہ اور مسجد میں بھی درست ہے ۱۲ منہ

[2] اور بایاں کونا داہنے کندھے پر یہ تعلیق نہیں ہے بلکہ اسی اسناد سے سفیان تک مروی ہے جو اوپر بیان ہوا ۱۲ منہ

رِدَاءَهُ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ هٰذَا مَازِنِيٌّ وَالْاَوَّلُ كُوْفِيٌّ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ۔

الٹی امام بخاری نے کہا اس حدیث کے راوی عبداللہ بن زید مازنی ہیں اور پہلے (باب الدعاء فی الاستسقاء میں) جن کا ذکر گزرا وہ عبداللہ بن یزید ہیں کوفہ کے رہنے والے۔

بَابٌ ۶۵ رَفْعِ النَّاسِ اَيْدِيَهُمْ مَعَ الْاِمَامِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

باب استسقاء میں امام کے ساتھ لوگوں کا بھی ہاتھ اٹھانا۔

وَقَالَ اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ مِّنْ اَهْلِ الْبَدْوِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَاشِيَةُ هَلَكَ الْعِيَالُ هَلَكَ النَّاسُ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ يَدْعُوْ وَرَفَعَ النَّاسُ اَيْدِيَهُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَ قَالَ فَمَا خَرَجْنَا مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى مُطِرْنَا فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ حَتّٰى كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْاُخْرٰى فَاَتَى الرَّجُلُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَشِقَ الْمُسَافِرُ وَمُنِعَ الطَّرِيْقُ بَشِقَ اَيْ مَلَّ وَقَالَ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَشَرِيْكٍ

اور ایوب بن سلیمان نے کہا[1] مجھ سے ابوبکر بن ابی اویس نے بیان کیا انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے سُنا انہوں نے کہا ایک گنوار گاؤں والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمعے کے دن آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ (بھوک سے) جانور تباہ ہو گئے بال بچے ہلاک ہو گئے لوگ مر گئے آپ نے یہ سن کر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے دعا کرنے لگے اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھائے دعا کرنے لگے[2] انسؓ نے کہا پھر ہم مسجد سے باہر نکلا بھی نہیں تھا کہ مینہ شروع ہوا اور دوسرے جمعے تک برابر برستا رہا پھر وہی شخص (دوسرے جمعے میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ (بارش بہت ہونے سے) مسافر گھبرا گئے ہیں اور رستہ بند ہو گیا بشق کے معنی عربی زبان میں گھبرا گیا اور عبدالعزیز اویسی نے یوں روایت کی مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا[3] یحییٰ بن سعید اور شریک سے

---

[1] ایوب بن سلیمان خود امام بخاری کے شیخ ہیں مگر شاید یہ حدیث امام بخاری نے ان سے نہیں سنی تو اس کو بصیغہ تعلیق بیان کیا ابونعیم نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے یہ نکلا کہ استسقاء میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا مستحب ہے امام مالکؒ سے اور دعاؤں میں ہاتھ اٹھانا منقول نہیں ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ ہر ایک دعا میں ہاتھ اٹھانا مستحب ہے اور یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ آپ سوا استسقاء اور دعاؤں میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے اس مطلب یہ ہے کہ مبالغہ نہیں کرتے تھے یعنی بہت نہیں اٹھاتے تھے چنانچہ اسی حدیث میں ہے کہ استسقاء میں اتنے اٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ استسقاء کی دعا میں آپ نے ہتھیلی کی پشت آسمان کی طرف کی اور شافعیہ نے کہا قحط وغیرہ بلیات کے رفع کے لیے اسی طرح دعا کرنا سنت ہے ۱۲ قسطلانی [3] عبدالعزیز کی روایت کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ

قَالَا سَمِعْنَا اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ۔

ان دونوں نے کہا ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے (استسقاء میں دعا کے لیے) دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سپیدی دیکھی۔

بَابٌ ۶۵۵ رَفْعِ الْاِمَامِ يَدَهٗ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

باب امام کا استسقاء میں (دعا کے لیے) ہاتھ اٹھانا۔

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهٖ اِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ وَاِنَّهٗ يَرْفَعُ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان اور محمد بن ابراہیم بن عدی نے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا میں استسقاء کے سوا ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے[1] استسقاء میں اتنے ہاتھ اٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سپیدی دکھلائی دیتی۔

بَابٌ ۶۵۶ مَا يُقَالُ اِذَا مَطَرَتْ۔

باب مینہ برستے وقت کیا کہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ كَصَيِّبٍ اَلْمَطَرُ وَقَالَ غَيْرُهٗ صَابَ وَاَصَابَ يَصُوْبُ

اور ابن عباس نے (سورہ بقر میں) جو صیب کا لفظ ہے اس کے معنی برسات کے بیان کیے ہیں[2] اور دوسرے لوگوں نے کہا ہے کہ صیب صاب یصوب سے نکالا گیا ہے اسی سے ہے اصاب[3]

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا تَابَعَهٗ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عبیداللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مینہ برستا دیکھتے تو فرماتے یا اللہ فائدہ دینے والا مینہ برسا[4] محمد بن مقاتل کے ساتھ اس حدیث

---

[1] یعنی بہت مبالغہ کے ساتھ ورنہ اور دعاؤں میں بھی آنحضرت سے ہاتھ اٹھانا ثابت ہے اور امام بخاری نے کتاب الدعوات میں اس کے لیے ایک باب قائم کیا ہے ۱۲ منہ [2] چونکہ باب کی حدیث میں صیب کا لفظ آیا اور قرآن شریف میں بھی یہ آیا تھا تو امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کی تفسیر کر دی اس کو طبری نے علی بن ابی طلحہ کے طریق سے وصل کیا انہوں ابن عباس سے ۱۲ منہ [3] ابن عباس کے قول سے تو صیب کے معنے بیان کیے اب دوسروں کے قول سے صیب کا اشتقاق بیان کیا کہ یہ کلمہ اجوف واوی ہے اس کا مجرد صاب یصوب ہے اور مزید اصاب ۱۲ منہ [4] یعنی رحمت کا مینہ جس سے آدمیوں اور جانوروں کو فائدہ ہو پیک یعنی پیدا اور اچھی ہو نہ عذاب کا مینہ یعنی نقصان دینے والا ۱۲ منہ

الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ وَعُقَيْلٌ عَنْ نَافِعٍ ۔

کو قاسم بن یحییٰ نے بھی عبید اللہ سے روایت کیا ہے اور اوزاعی اور عقیل نے بھی نافع سے [1]

بَابٌ ۶۵۷ مَنْ تَمَطَّرَ فِي الْمَطَرِ حَتّٰى يَتَحَادَرَ عَلٰى لِحْيَتِهِ ۔

باب مینہ میں ٹھہرے رہنا یہاں تک کہ داڑھی سے پانی ٹپکنا [2]

۹۷۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا أَنْ يَسْقِيَنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةٌ قَالَ فَثَارَ سَحَابٌ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهِ قَالَ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيْهِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى فَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ رَجُلٌ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَمَا جَعَلَ يُشِيْرُ بِيَدِهِ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّمَاءِ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو امام اوزاعی نے کہا ہم سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری نے کہا مجھ سے انس بن مالک رضؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگوں پر قحط پڑا ایک بار ایسا ہوا آپ جمعہ کے دن منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک گنوار کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ جانور مرگئے اور بال بچے بھوکے ہو گئے تو اللہ سے دعا فرمایئے پانی برسائے آپ نے یہ سن کر (دعا کے لیے) اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اس وقت آسمان میں ابر کا ایک ٹکڑا بھی نہ تھا دعا فرماتے ہی پہاڑوں کی طرح بادل امنڈ آیا پھر آپ منبر پر سے بھی نہیں اترے تھے میں نے دیکھا آپ کی (مبارک) داڑھی پر پانی اتر رہا ہے خیر اس دن سارے دن برسات ہوتی رہی اور دوسرے دن اور تیسرے دن اور جو تھے دن دوسرے جمعے تک پھر وہی گنوار کھڑا ہوا یا دوسرا کوئی شخص اور کہنے لگا یا رسول اللہ مکان گر گئے اور جانور ڈوب گئے اللہ سے دعا فرمایئے (پانی روکے) تب آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا یا اللہ ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا انس نے کہا پھر آپ اپنے ہاتھوں سے آسمان کی جس طرف اشارہ

---

[1] حافظ نے کہا قاسم کی روایت مجھ کو موصولاً نہیں ملی اور اوزاعی کی روایت کو نسائی اور احمد نے وصل کیا اس میں نافعؓ کے بدل ابن شہاب ہے اور عقیل کی روایت کو دارقطنی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] یعنی بھیگنا یعنی رہنا بچنا ہے یعنی مینہ آسمان سے برستا ہے اور پروردگار بھی آسمان پر ہے تو گویا وہ تازہ تازہ اپنے پروردگار کے پاس سے آتا ہے یہ مضمون خود مسلم کی حدیث میں موجود ہے انہ حدیث عہد بربہ ۱۲ منہ

اِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتّٰی صَارَتِ الْمَدِیْنَۃُ فِیْ مِثْلِ الْجَوْبَۃِ حَتّٰی سَالَ الْوَادِیْ وَادِیْ قَنَاۃَ شَہْرًا قَالَ فَلَمْ یَجِئْ اَحَدٌ مِّنْ نَاحِیَۃٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ۔

کرتے ادھر ابر پھٹ جاتا یہاں تک کہ مدینہ حوض کی طرح ہو گیا اور قناۃ کا نالہ[1] ایک مہینے تک بہتا رہا اور جو کوئی جس طرف سے آیا اس نے یہی کہا خوب بارش ہو رہی ہے۔

بَابٌ ۶۵۸ اِذَا ھَبَّتِ الرِّیْحُ۔

باب جب آندھی چلے تو کیا کرے[2]

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُمَیْدٌ اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ کَانَتِ الرِّیْحُ الشَّدِیْدَۃُ اِذَا ھَبَّتْ عُرِفَ ذٰلِکَ فِیْ وَجْہِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو حمید طویل نے انہوں نے انس بن مالک سے سُنا وہ کہتے تھے جب زور کی آندھی چلتی تو آپ کے مبارک چہرے پر ڈر کا اثر معلوم ہوتا۔

بَابٌ ۶۵۹ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا مجھ کو پوربی ہوا (پُروا) سے مدد ملی[3]

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُھْلِکَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو پوربی ہوا سے مدد ملی اور عاد کی قوم پچھیاؤ سے تباہ ہوئی۔

بَابٌ ۶۶۰ مَا قِیْلَ فِی الزَّلَازِلِ وَالْاٰیَاتِ

باب بھونچال اور (قیامت کی) نشانیوں کا بیان[4]

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ

ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے

---

[1] قناۃ مدینہ کے ایک نالے کا نام ہے جیسے اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ [2] آندھی کے بعد چونکہ اکثر پانی آتا ہے اس مناسبت سے اس کو یہاں بیان کیا قوم عاد پر آندھی سے عذاب ہوا تھا اس لیے جب آتی تو آپ گھبرا جاتے مسلم کی روایت میں ہے جب آندھی چلتی تو آپ فرماتے اللھم انی اسألک خیرھا وخیر ما فیھا واعوذ بک من شرھا وشر ما فیھا اور سلسلہ کی ایک روایت میں ہے کہ آپ جب آندھی چلتی تو دو زانو بیٹھتے اور فرماتے اللھم اجعلھا ریاحا ولا تجعلھا ریحا ۱۲ منہ [3] جنگ خندق میں بارہ ہزار کافروں نے مسلمانوں کو ہر طرف سے گھیر لیا تھا آخر اللہ تعالیٰ نے پوربی ہوا ایسی بھیجی کہ ان کے ڈیرے اکھڑ گئے آگ بجھ گئی آنکھوں میں خاک گھس گئی پریشان ہو کر بھاگ نکلے ۱۲ منہ [4] سخت آندھی کا بیان ہوا تو اس کے ساتھ بھونچال کا بھی ذکر کر دیا دونوں آفتیں ہیں بھونچال یا گرج یا آندھی یا زمین دھنسنے میں ہر شخص کو دعا اور استغفار کرنا چاہیے اور زلزلے میں نماز بھی پڑھنا بہتر ہے لیکن اکیلے اکیلے جماعت اس میں مسنون نہیں حضرت عمرؓ نے اس کو حکم دیا اور حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ زلزلے میں انہوں نے جماعت سے نماز پڑھی تو یہ صحیح نہیں ہے ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ۔

خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد (عبد اللہ بن ذکوان) نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک (دین کا) علم اٹھ نہ جائے گا اور بھونچال بہت نہ ہوں گے اور زمانہ جلدی جلدی نہ گزرنے لگے گا اور فساد پھوٹ اٹھیں گے[1] اور ہرج بہت ہوگا یعنی قتل قتل اور مال تو تم کو اتنا ملے گا کہ ابل پڑے گا۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا قَالَ قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن حسن نے کہا ہم سے عبد اللہ بن عون نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے یوں دعا کی[2] یا اللہ ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت دے لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد میں کہا یا اللہ ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت دے لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد میں انہوں نے کہا وہاں تو زلزلے اور فساد ہوں گے اور وہیں سے شیطان کا گروہ نکلے گا[3]۔

بَابٌ ۶۶۱ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شُكْرَكُمْ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ واقعہ میں) یہ فرمانا تمہارا شکر یہی ہے کہ تم (اللہ کو) جھٹلاتے ہو ابن عباسؓ نے کہا اس آیت میں رزق سے شکر مراد ہے[4]۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے

---

[1] بادشاہت پر بادشاہت چڑھے گی جیسے انجیل مقدس میں ہے ۱۲ منہ [2] یہ روایت یہاں موقوفاً بیان ہوئی ہے اور درحقیقت مرفوع ہے ازہر سمان نے اس کو مرفوعاً روایت کیا ہے ۱۲ منہ [3] نجد عرب سے مشرق کی طرف واقع ہے نجد سے تمام ممالک مشرقیہ مراد ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ مشرق کا ملک فساد کی جڑ ہے اس لیے اس کے لیے دعا نہیں فرمائی ۱۲ منہ [4] اس کو سعید بن منصور ابن مردویہ نے نکالا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ کے فضل و کرم سے پانی برسے تو تم کو اس کا شکر کرنا چاہیے لیکن تم شکر کے بدلے یہ کرتے ہو کہ اللہ کو تو جھٹلاتے ہو جس نے پانی برسایا اور ستاروں کو مانتے ہو کہتے ہو ان کی گردش سے پانی پڑا اس آیت کی مناسبت باب استسقاء سے ظاہر ہوگئی اب زید ابن خالد کی حدیث جو اس باب میں لائے وہ بھی بارش ہی سے متعلق ہے اور مسلم کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بارش ہوئی پھر آپ نے یہی فرمایا جو اس حدیث میں ہے پھر یہ آیتیں اتریں فلا اقسم بمواقع النجوم سے لے کر وتجعلون رزقکم انکم تکذبون تک ۱۲ منہ

عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ۔

انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے عبید اللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں ہم کو صبح کی نماز پڑھائی رات کو بارش ہو چکی تھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف منہ کیا اور فرمایا تم جانتے ہو تمہارا مالک کیا فرماتا ہے انہوں نے کہا (ہم کیا جانیں) اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے کہا پروردگار فرماتا ہے آج میرے دو طرح کے بندوں نے صبح کی ایک مومن ہے ایک کافر جس نے کہا اللہ کے فضل اور رحم سے پانی پڑا وہ تو مجھ پر ایمان لایا اور ستاروں کا منکر ہوا اور جس نے کہا فلاں تارے کے فلاں جگہ آنے سے پانی پڑا اس نے میرا کفر کیا تاروں پر ایمان لایا[1]

بَابٌ ۶۶۲ لَا يَدْرِي مَتٰى يَجِيءُ الْمَطَرُ إِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

باب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی[2]۔

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ۔

اور ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا پانچ باتوں کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے[3]

۹۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي غَدٍ وَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي الْأَرْحَامِ وَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا غیب کی کنجیاں پانچ باتیں ہیں جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ایک یہ کہ کل کیا ہوگا کوئی نہیں جانتا دوسرے ماں کے پیٹ میں کیا ہے (لڑکا یا لڑکی) کوئی نہیں جانتا تیسرے آدمی کل کیا کرے گا (اچھا یا برا) کوئی

---

[1] تاروں کو بارش کی علت یا فاعل یا خالق یا مؤثر سمجھنا صریح کفر شرک ہے البتہ اگر کوئی یوں سمجھے کہ عادت الٰہی ہے کہ فلاں تارے کے فلاں مقام پر آنے کے وقت اکثر پانی برستا ہے جیسے منقول ہے کہ حضرت عمرؓ اور حضرت عباسؓ نے ثریا کے اوتار چڑھاؤ کا بارش کے لیے انتظار کیا ہمارے زمانہ میں شرک بہت پھیل گئی ہے اب تاروں سے بارش کا ذرا بھی تعلق سمجھنا مشرکوں کی رسم ہے مومن کو اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔

[2] ہمارے زمانہ میں بہت سے نام کے مسلمان دھوتی بند پنڈتوں کی بات پر یقین کرتے ہیں کہ فلاں تاریخ دو وقت (باقی برصفحہ آئندہ)

وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَمَا یَدْرِیْ اَحَدٌ مَّتٰی یَجِیْءُ الْمَطَرُ۔

نہیں جانتے چوتھے آدمی کہاں مرے گا کوئی نہیں جانتا پانچویں برسات کب آئے گی کوئی نہیں جانتا[1]

اَبْوَابُ الْکُسُوْفِ

ابواب گہن کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ ۶۶۳ الصَّلٰوۃِ فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ

باب سورج گہن کی نماز کا بیان[2]

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُوْبْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ یُّوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْکَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجُرُّ رِدَآءَہٗ حَتّٰی دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّاِذَا رَاَیْتُمُوْھَا فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰی یُکْشَفَ مَا بِکُمْ۔

ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے انہوں نے یونس سے انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے ابوبکرہ نفیع بن حارث صحابی سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اتنے میں سورج کو گہن لگا آپ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے (جلدی سے) اٹھے اور مسجد میں آئے ہم بھی مسجد گئے آپ نے سورج صاف ہوئے تک دو رکعتیں پڑھیں پھر فرمایا دیکھو سورج اور چاند کسی کے مرنے سے نہیں گہناتے[3] اور تم جب گہن دیکھو تو نماز پڑھو اور گہن کھل جانے تک دعا کرتے رہو۔

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا شِہَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ

ہم سے شہاب بن عبادہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن حمید نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا میں ابومسعود انصاری صحابی سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) پر پڑے گا یہ اُن کی جہالت ہے [3] یہ ایک ٹکڑا ہے اس حدیث کا جس کو امام بخاری نے کتاب الایمان اور کتاب التفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا) [1] جب اللہ نے صاف قرآن میں اور پیغمبر صاحب نے حدیث میں فرما دیا کہ اللہ کے سوا کسی کو یہ علم نہیں ہے کہ برسات کب پڑے گی تو جس شخص میں ذرا بھی ایمان ہوگا وہ ان دھوتی بند پنڈتوں کی بات کیوں ماننے لگا اور ان پر اعتقاد رکھے معلوم ہوا وہ دائرہ ایمان سے خارج اور کافر ہے لطف یہ ہے کہ رات دن پنڈتوں کا جھوٹ اور بے تکاپن دیکھتے جاتے ہیں اور پھر ان کا پیچھا نہیں چھوڑتے اور کافر لوگ ایسا کریں تو چنداں تعجب نہیں حیرت ہوتی ہے کہ باوجود دعویٰ اسلام مسلمان بادشاہ اور امیر نجومیوں کی باتیں نکلنی سنتے ہیں اور ان سے آیندہ کے واقعات پوچھتے ہیں معلوم نہیں کہ ان کے نام مسلمانو کی عقل کہاں تشریف لے گئی ہے صدہا مسلمان بادشاہتیں ہی نجومیوں پر اعتقاد رکھنے سے تباہ اور برباد ہو چکی ہیں اور اب بھی مسلمان بادشاہ اس حرکت سے جو کفر صریح سے باز نہیں آتے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ۱۲ منہ [2] اکثر علماء کے نزدیک یہ نماز سنت مؤکدہ ہے اور حنفیہ سے اس کا وجوب منقول ہے ۱۲ منہ [3] اتفاق سے جب حضرت ابراہیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے گذر گئے تو سورج کو گہن لگا بعضے لوگوں نے یہ سمجھا کہ ان کی موت سے یہ گہن لگا آپ نے اس اعتقاد کا رد کیا جاہلیت کے لوگ ستاروں کی تاثیر زمین پر پڑنے کا اعتقاد رکھتے تھے ہماری شریعت میں اس کا ابطال ہوا جو کچھ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کرتا ہے ستارے بے چارے کیا چیز ہیں وہ اللہ کی مخلوق ہیں اس کے حکم کے تابع ہیں ۱۲ منہ

يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا۔

سناوہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند میں کسی کو موت سے گہن نہیں لگتا وہ دونوں اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں جب تم گہن دیکھو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو[1]

۹۸۴ - حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا۔

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ قاسم بن محمد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے آپ نے فرمایا سورج اور چاند نہ کسی کے مرنے سے گہناتے ہیں نہ کسی کے جینے سے وہ تو اللہ کی نشانیوں میں دو نشان ہیں[2] جب تم گہن دیکھو تو نماز پڑھو۔

۹۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ النَّاسُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ فَصَلُّوْا وَادْعُوا اللّٰهَ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہاشم بن قاسم نے کہا ہم سے ابومعاویہ نحوی شیبان نے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن اُسی روز ہوا جس[3] دن ابراہیم آپ کے صاحبزادے گزر گئے لوگوں نے کہا ان کی موت سے سورج گہنا گیا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند کسی کی موت اور زندگی سے نہیں گہناتے جب تم گہن دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو۔

بَابُ ۶۶۴ الصَّدَقَةِ فِي الْكُسُوْفِ۔

باب سورج گہن میں خیرات کرنا۔

۹۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گہن کی نماز کا وہی وقت ہے جب گہن لگے خواہ وہ کسی وقت ہو اور حنفیوں نے اوقات مکروہہ کو مستثنیٰ کیا ہے اور امام احمد سے بھی مشہور روایت یہی ہے اور مالکیہ کے نزدیک اس کا وقت سورج نکلنے سے آفتاب کے ڈھلنے تک ہے اور اہل حدیث نے اوّل مذہب کو اختیار کیا ہے اور وہی راجح ہے ۱۲ منہ

[2] امام احمد اور نسائی اور ابن ماجہ وغیرہم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ جل شانہ جب کسی چیز پر تجلی کرتا ہے تو وہ عاجزی سے اطاعت کرتی ہے تجلی کا مفہوم اور اس کا اصل مطلب اللہ ہی کو معلوم ہے بظاہر علماء ہئیات جو کہتے ہیں کہ زمین یا چاند حائل ہو جانے کی وجہ گہن ہوتا ہے یہ حدیث کے خلاف نہیں ہے ۱۲ منہ

[3] یہ واقعہ ۱۰ھ ہجری ماہ ربیع الاول یا رمضان میں ہوا ۱۲ منہ

فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا۔

بَابُ ۶۶۵ النِّدَاءِ بِالصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فِي الْكُسُوفِ۔

۹۸۷- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی پہلے آپ کھڑے ہوئے تو بڑی دیر تک کھڑے رہے پھر کھڑے ہوئے اور دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلی بار سے کم پھر دیر تک رکوع میں رہے لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا اور دیر تک سجدے میں رہے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا جیسے پہلی رکعت میں[1] پھر نماز سے جب فارغ ہوئے تو سورج صاف ہو گیا تھا آپ نے لوگوں کو خطبہ سنایا اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں وہ کسی کی موت یا زیست سے نہیں گہناتے جب تم گہن دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور تکبیر کہو اور نماز پڑھو اور خیرات کرو پھر آپ نے فرمایا محمدؐ کی امت کے لوگو دیکھو اللہ سے زیادہ کوئی غیرت والا نہیں اس کو بڑی غیرت آتی ہے اگر اس کا غلام یا اس کی لونڈی زنا کرے[2]۔ اے محمد کی امت کے لوگو اگر تم وہ جانو جو میں جانتا ہوں تو ہنسو کم روؤ بہت۔

باب سورج گہن میں یوں پکارنا نماز کے لیے اکٹھا ہو جاؤ (جماعت سے پڑھو۔)

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا ہم کو یحییٰ بن صالح نے

[1] یعنی ہر رکعت میں دو دو رکوع کیے اور دو دو قیام اگرچہ بعض روایتوں میں تین تین رکوع اور بعض میں چار چار اور بعض میں پانچ پانچ ہر رکعت میں وارد ہوئے ہیں مگر دو دو رکوع کی روایتیں صحت میں بڑھ کر ہیں اور اہل حدیث اور شافعی کا اسی پر عمل ہے اور حنفیہ کے نزدیک ہر رکعت میں ایک ہی رکوع کرے امام ابن قیم نے کہا ایک رکوع کی روایتیں صحت میں دو رکوع کی روایتوں کے برابر نہیں ہیں اب جن روایتوں میں دو رکوع سے زیادہ منقول ہیں یا تو وہ راویوں کی غلطی ہے یا کسوف کا واقعہ کئی بار ہوا ہو گا بعضے علماء نے یہی اختیار کیا ہے کہ جن جن طریقوں سے کسوف کی نماز منقول ہے ان سب طریقوں سے پڑھنا درست ہے ۱۲ منہ

[2] قسطلانی نے پچھلے متکلمین کی طرح غیرت کی تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ غیرت غصے کے جوش کو کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے تغیرات سے پاک ہے اہل حدیث کا یہ طریق نہیں ہے اہل حدیث اللہ کی ان سب صفات کو جو قرآن اور حدیث میں وارد ہیں اپنے ظاہری معنے پر محمول رکھتے ہیں ان میں تاویل اور تحریف نہیں کرتے جب غضب اللہ کی صفات میں سے ہے تو غیرت بھی اس کی صفات میں سے ہو گی غضب زائد اور کم ہو سکتا ہے اور تغیر اللہ کی ذات اور صفات حقیقیہ میں نہیں ہوتا لیکن صفات افعال میں تو تغیر ضرور ہے مثلاً گناہ کرنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے پھر توبہ کرنے سے راضی ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے اور کبھی کلام نہیں کرتا کبھی اترتا ہے اور کبھی چڑھتا ہے غرض صفات افعالیہ کا حدوث تغیر اہل حدیث کے نزدیک جائز ہے ۱۲ منہ

صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ أَبِي سَلَّامٍ الْحَبَشِيُّ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُودِيَ أَنِ الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ

خبر دی کہا ہم سے معاویہ بن سلام بن ابی سلام حبشی دمشقی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ کو ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا تو لوگوں کو پکار دیا گیا نماز کے لیے جمع ہو جاؤ[1]

بَابٌ ۶۶۶ خُطْبَةِ الْإِمَامِ فِي الْكُسُوفِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب سورج گہن کی نماز میں امام کا خطبہ پڑھنا

اور حضرت عائشہ اور اسماء بنت ابی بکرؓ نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورج گہن میں) خطبہ سنایا[2]

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَكَبَّرَ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے دوسری سند اور مجھ سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے کہا ہم سے یونس بن یزید نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورج میں گہن لگا آپ مسجد میں تشریف لے گئے لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی آپ نے تکبیر کہی اور بہت لمبی قراءت کی[3] پھر تکبیر کہی اور بڑا لمبا رکوع کیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا (اور رکوع سے سر اٹھا کر) پھر کھڑے ہی رہے اور سجدہ نہیں کیا اور لمبی قرأت کی پہلی قرأت سے کچھ کم[4] پھر تکبیر کہی اور لمبا رکوع کیا پہلے رکوع سے کچھ کم پھر (سر اٹھا کر) سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا ولک الحمد کہا پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا تو (دو رکعتوں میں)

---

[1] کسوف اور خسوف اور استسقاء اور عیدین کی نماز میں اذان اور اقامت نہیں ہے صرف لوگوں کو خبر کرنے کے لیے اتنا پکار دینا درست ہے کہ نماز کے لیے اکٹھے ہو جاؤ ۱۲ منہ [2] حضرت عائشہ کی روایت اوپر گزر چکی باب الصدقۃ فی الکسوف اور اسماء کی روایت آگے اسی کتاب میں آتی ہے ۱۲ منہ [3] جتنی دیر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے جیسے دوسری روایت میں ہے ۱۲ منہ [4] جتنی دیر میں سورۂ آل عمران پڑھی جاتی ہے جیسے دوسری روایت میں ہے ۱۲ منہ

فَاسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ هُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَكَانَ يُحَدِّثُ كَثِيْرُ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ اِنَّ اَخَاكَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِالْمَدِيْنَةِ لَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ قَالَ اَجَلْ لِاَنَّهٗ اَخْطَاَ السُّنَّةَ۔

پورے چار رکوع اور چار سجدے کیے اور آپ ابھی نماز نہیں پڑھ چکے تھے کہ سورج صاف ہو گیا پھر (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے[1] جیسی تعریف اللہ کو سزاوار ہے ویسی تعریف کی پھر فرمایا چاند اور سورج دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں کسی کے مرنے جینے سے ان میں گہن نہیں ہوتا جب تم گہن دیکھو تو نماز کے لیے لپکو زہری نے کہا کثیر بن عباس اپنے بھائی عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے تھے وہ سورج گہن کا قصہ اسی طرح بیان کرتے تھے جیسے عروہ نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا زہری نے کہا میں نے عروہ سے کہا تمہارے بھائی عبداللہ بن زبیر نے جس دن مدینہ میں سورج گہن ہوا صبح کی نماز کی طرح دو رکعتیں پڑھیں اور کچھ نہیں پڑھایا[2] انہوں نے کہا ہاں مگر سنت کے طریق سے وہ چوک گئے[3]

بَابٌ ۶۶ هَلْ يَقُوْلُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ اَوْ خَسَفَتْ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَخَسَفَ الْقَمَرُ۔

باب سورج کا کسوف اور خسوف دونوں کہہ سکتے ہیں

اور اللہ نے (سورۂ قیامت میں) فرمایا وَخَسَفَ الْقَمَرُ[4]

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَقَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی نے اُن کو خبر دی جس دن سورج کا خسوف (گہن) ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی پھر بہت لمبی

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے گو اس میں خطبہ کی صراحت نہیں ہے مگر بصراحت حضرت عائشہؓ کی دوسری روایت میں موجود ہے جو اوپر بیان ہو چکی ۱۲ منہ [2] یعنی ہر رکعت میں دو دو رکوع نہیں کئے جیسے تم روایت کرتے ہو ۱۲ منہ [3] ان کو حضرت عائشہؓ کی حدیث نہ پہنچی ہوگی حالاں کہ عبداللہ بن زبیرؓ صحابی تھے اور عروہ تابعی ہیں مگر عروہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نقل کی اور حدیث کی پیروی سب پر مقدم ہے اس روایت سے یہ بھی نکلا کہ بڑے جلیل القدر صحابہ جیسے عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عباس ہیں ان سے غلطی ہو جاتی تھی تو اور مجتہدوں سے جیسے ابوحنیفہ یا شافعی ہیں غلطی کا ہونا کچھ بعید نہیں اور اگر منصف آدمی امام ابن قیم کے اعلام الموقعین انصاف سے دیکھے تو اس کو ان مجتہدوں کی غلطیاں بخوبی معلوم ہو سکتی ہیں ۱۲ منہ [4] اس باب سے امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ کسوف اور خسوف چاند اور سورج دونوں کے گہن میں مستعمل ہوتے ہیں اور جن لوگوں نے سورج گہن کو کسوف کہنے سے منع کیا ہے ان کا قول صحیح نہیں ہے اسی طرح جن لوگوں نے چاند گہن کو خسوف کہنے سے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے خود سورۂ قیامہ میں۔ باقی برصفحہ آئندہ

ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلٰوةِ۔

قراءت کی پھر بہت لمبا رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر اسی طرح کھڑے رہے اور لمبی قراءت کی مگر پہلی قرأت سے کچھ کم پھر لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کچھ کم پھر لمبا سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا پھر سلام پھیرا تو سورج روشن ہو گیا تھا پھر لوگوں کو خطبہ سنایا اور فرمایا سورج اور چاند کے کسوف میں[۱] وہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں کسی موت زیست سے اُن میں خسوف نہیں ہوتا[۲] جب تم اس کو دیکھو تو نماز کے لیے لپکو۔

بَابُ ۶۶۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ عِبَادَهُ بِالْكُسُوفِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ فرمانا کہ اللہ اپنے بندوں کو گہن دکھا کر ڈراتا ہے۔

قَالَهُ أَبُو مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یہ ابو موسیٰ اشعریؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے[۳]

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلٰكِنْ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهُ لَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الْوَارِثِ وَشُعْبَةُ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَمَّادُ بْنُ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے یونس بن عبید سے انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے ابو بکرہ صحابیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں وہ کسی کے مرنے سے نہیں گہناتے لیکن اللہ تعالیٰ ان کو گہنا کر اپنے بندوں کو ڈراتا ہے عبدالوارث اور شعبہ اور خالد بن عبداللہ اور حماد بن سلمہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) چاند گہن کو خسوف فرمایا ۱۲منہ ۵؎ یہاں سے ترجمہ باب نکلا کیونکہ سورج گہن کو خسوف کہا ۱۲منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱]؎ یہاں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ دونوں کے گہن کو کسوف فرمایا ۱۲منہ [۲]؎ یہاں سے ترجمہ نکلتا ہے کہ دونوں کو خسوف فرمایا ۱۲منہ [۳]؎ اس کو خود امام بخاری آگے چل کر وصل کیا کو کسوف اور خسوف زمین یا چاند کے حائل ہونے سے ہو جس میں اب کچھ شک نہیں رہا یہاں تک کہ منجمین اور اہل ہیات خسوف اور کسوف کا ٹھیک وقت اور یہ کہ وہ کس ملک میں کتنا ہوگا پہلے ہی سے بتلا دیتے ہیں اور تجربہ سے وہ بالکل ٹھیک نکلتا ہے اس میں سرمو فرق نہیں ہوتا مگر اس صحیح حدیث کے مطلب میں کوئی خلل نہیں آیا کیوں کہ خداوند کریم اپنی قدرت اور طاقت دکھلاتا ہے کہ چاند اور سورج کے سے بڑے اور روشن اجرام کو وہ دم بھر میں تاریک کر دیتا ہے اس کی عظمت اور طاقت اور ہیبت سے بندوں کو ہر دم ٹھرانا چاہیے اور جس نے چاند اور سورج گہن کے عادی اور حسابی ہونے کا انکار کیا ہے وہ عقلا کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے ۱۲منہ

سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا عِبَادَهُ وَتَابَعَهُ مُوسٰى عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَتَابَعَهُ اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ ۔

ان سب حافظوں نے یونس سے یہ جملہ کہ اللہ ان کو گہنا کر اپنے بندوں کو ڈراتا ہے بیان نہیں کیا[1] اور یونس کے ساتھ اس حدیث کو موسیٰ نے مبارک بن فضالہ سے انہوں نے امام حسن بصری سے روایت کیا اس میں یوں ہے کہ ابو بکرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر مجھ کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ ان کو گہنا کر اپنے بندوں کو ڈراتا ہے[2] اور یونس کے ساتھ اس حدیث کو اشعث بن عبدالملک نے بھی امام حسن بصری سے روایت کیا[3]

بَاب ۶۶۹ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْكُسُوفِ ۔

باب سورج گہن میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا

۹۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْاَلُهَا فَقَالَتْ لَهَا اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى فَمَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں انہوں نے کہا ایک یہودن حضرت عائشہؓ سے مانگنے آئی اور ان کو دعا دی اللہ تجھ کو قبر کے عذاب سے بچائے رکھے حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا قبروں میں بھی لوگوں کو عذاب ہوگا آپ نے فرمایا خدا کی پناہ اس سے[4] پھر ایک روز صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار ہوئے اسی روز سورج کو گہن لگا آپ دن چڑھے لوٹے اور اپنی بی بیوں کے حجرے کے درمیان سے گزرے پھر کھڑے ہو کر گہن کی نماز پڑھنے لگے لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے آپ بہت دیر تک کھڑے رہے پھر ایک بہت لمبا رکوع کیا پھر دیر تک کھڑے رہے

[1] عبدالوارث اور شعبہ کی روایت کو خود امام بخاری نے آگے چل کر نکالا اور خالد بن عبداللہ کی روایت اوپر گذر چکی اور حماد بن سلمہ کی روایت کو طبرانی نے نکالا ۱۲ منہ [2] اس کو طبرانی نے نکالا اس متابعت کے ذکر کرنے سے یہ بھی فائدہ ہوا کہ امام حسن بصری کا سماع ابو بکرہؓ سے معلوم ہو گیا اور جس نے اس کا رد ہوا ۱۲ منہ [3] اس کو ابن حبان اور نسائی وغیرہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] شاید اس وقت تک آپ کو قبر کے عذاب سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مطلع نہ کیا ہو گا لیکن حضرت عائشہؓ نے آپ کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے نہ سنا ہو گا ۱۲ منہ

وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ وَانْصَرَفَ فَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

(رکوع سے سر اٹھا کر) مگر پہلی بار سے کم پھر ایک لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سر اٹھایا اور سجدے میں گئے (دو سجدے کیے) پھر دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلی رکعت کے کھڑے ہوتے سے کم پھر لمبا رکوع کیا لیکن پہلی رکعت کے رکوع سے کم پھر (رکوع سے) سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے لیکن اگلے کھڑے ہوتے سے کم پھر لمبا رکوع کیا لیکن اگلے رکوع سے کم پھر رکوع سے سر اٹھایا اور سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے اور جو کچھ اللہ نے چاہا وہ بیان کیا پھر لوگوں کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگنے کا حکم دیا[1]

بَابُ ۶۷۰ طُولِ السُّجُودِ فِي الْكُسُوفِ۔

باب گہن کی نماز میں سجدہ بھی لمبا کرنا[2]

۹۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُودِيَ أَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ جُلِيَ عَنِ الشَّمْسِ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهَا۔

ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نحوی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (مبارک) زمانے میں سورج گہن ہوا تو لوگوں کو پکار دیا گیا نماز کے لیے جمع ہو جاؤ پھر آپ نے ایک رکعت میں دو رکوع کیے (اور سجدہ کر کے) پھر کھڑے ہوئے اور دو رکوع کیے پھر (سجدہ کر کے) بیٹھے پھر سورج روشن ہو گیا اور حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے کبھی اس سے زیادہ لمبا سجدہ نہیں کیا جتنا اس نماز میں تھا[3]

بَابُ ۶۷۱ صَلٰوةِ الْكُسُوفِ جَمَاعَةً

باب گہن کی نماز جماعت سے پڑھنا

وَصَلّٰى لَهُمُ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي صُفَّةِ زَمْزَمَ

اور ابن عباس نے لوگوں کو گہن کی نماز زمزم کے سایبان میں پڑھائی[4]

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے اس یہود ن کو شاید اپنی کتابوں سے قبر کا عذاب معلوم ہو گیا ہو گا ابن حبان نے اپنی صحیح میں نکالا کہ معیشۃً ضنکا سے عذاب قبر مراد ہے اور حضرت علیؓ نے کہا ہم کو قبر کے عذاب میں شک رہی یہاں تک کہ یہ آیت اتری حتی زرتم المقابر یہ ترمذی نے نکالا اور قتادہ اور ربیع نے اس آیت کی تفسیر میں سنعذبہم مرتین پہلا ایک دنیا کا عذاب ایک قبر کا عذاب بس حدیث میں جو دوسری رکعت میں جو دون القیام الاول ہے اس کے مطلب میں اختلاف ہے کہ دوسری رکعت کا قیام اوّل مراد ہے یہ اگلے کل قیام مراد ہیں بعضوں نے کہا چار قیام اور چار رکوع ہیں اور ہر ایک قیام اور رکوع اپنے ماسبق سے کم ہوتا تو ثانی اول سے کم اور ثالث ثانی سے کم اور رابع ثالث سے کم واللہ اعلم بالصواب کسوف کے وقت عذاب قبر سے ڈرایا اس کی مناسبت یہ ہے کہ جیسے کسوف کے مدت دنیا میں اندھیرا ہو جاتا ہے ویسے ہی گنہگار کی قبر میں جس پر عذاب ہو گا اندھیرا چھا جائے گا اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے ۱۲ منہ [2] بعضوں نے اس کا انکار کیا ہے کہ گہن کی نماز میں سجدہ بھی لمبا کیا جاوے امام بخاری نے ان پر رد کیا ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [4] اس کو شافعی اور سعید بن منصور نے

وَجَمَعَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ۔

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَتَنَاوَلْتُ عُنْقُودًا وَلَوْ أَصَبْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَأُرِيتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا بِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ

اور علی بن عبداللہ بن عباس نے لوگوں کو گہن کی نماز کے لیے جمع کیا اور ابن عمرؓ نے نماز پڑھائی [1]

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زید ابن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا تو آپ نے نماز پڑھائی اور بڑی دیر تک کھڑے رہے جتنی دیر میں کوئی سورۂ بقرہ پڑھے پھر ایک لمبا رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے اور یہ پہلی بار سے کم تھا پھر ایک لمبا رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا پھر دونوں سجدوں کے بعد دیر تک کھڑے رہے اور یہ اگلی بار سے کم تھا پھر ایک لمبا رکوع کیا یہ اگلے رکوع سے کم تھا پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر دیر تک کھڑے رہے یہ اگلی بار سے کم تھا پھر ایک لمبا رکوع کیا یہ اگلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا پھر نماز سے فارغ ہوئے اس وقت سورج روشن ہو گیا تھا پھر فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں وہ کسی کی موت زیست سے نہیں گہناتے جب تم یہ گہن دیکھو تو اللہ تعالیٰ کی یاد کرو لوگوں نے عرض کیا ہم نے دیکھا آپ نماز ہی میں اپنی جگہ جیسے کوئی چیز لینے لگے پھر ہم نے دیکھا آپ پیچھے ہٹے آپ نے فرمایا میں نے بہشت دیکھی ہیں اس میں سے ایک خوشہ لینے کو تھا اور اگر کہیں لے لیتا تو جب تک دنیا قائم ہے تم اس میں سے کھاتے رہتے اور میں نے دوزخ دیکھی میں نے آج کے دن سے بڑھ کر کوئی ڈراونی چیز کبھی نہیں دیکھی میں نے دیکھا اس میں عورتیں بہت ہیں لوگوں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ اس کی کیا وجہ ہے آپ نے فرمایا وہ

[1] یہ علی بن عبداللہ تابعی ہیں عبداللہ بن عباس کے بیٹے اور خلفاء عباسیہ ان ہی کی اولاد میں ہیں ان کو سجاد کہتے تھے کیونکہ ہر روز ہزار سجدے کیا کرتے جس رات کو حضرت علی مرتضیٰ شہید ہوئے اسی رات کو یہ پیدا ہوئے تو ان کا وہی نام رکھا گیا اس روایت کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ قسطلانی

قِيلَ أَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَىٰ إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ۔

فرمایا وہ کفر کرتی ہیں لوگوں نے کہا اللہ کا کفر آپ نے فرمایا نہیں خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں اگر تو کسی عورت کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر وہ ایک ذراسی برائی تجھ سے دیکھے تو کہتی ہے (اے لونج) کبھی مجھ کو تجھ سے بھلائی نہیں ہوئی[1]

بَابٌ ۶۷۲ صَلٰوةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْكُسُوفِ ۔

باب گہن کی نماز میں مردوں کے ساتھ عورتوں کا بھی شریک ہونا ۔

۹۹۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّونَ فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ أَيْ نَعَمْ قَالَتْ فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي الْمَاءَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ يُؤْتٰى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنی بی بی فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہؓ کے پاس آئی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں اس وقت سورج کو گہن لگا تھا دیکھا تو لوگ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور حضرت عائشہؓ بھی نماز میں کھڑی ہیں میں نے پوچھا کیا ہے کیا لوگوں کو کیا ہوا انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ کہا میں نے کہا کیا کوئی عذاب کی نشانی ہے انہوں نے اشارے سے ہاں بتلایا اسماءؓ کہتی ہیں میں بھی نماز میں کھڑی ہوئی یہاں تک کہ مجھ کو غش آنے لگا میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا جو جو چیزیں میں نے اب تک نہیں دیکھی تھیں وہ آج اس جگہ دیکھ لیں یہاں تک کہ دوزخ اور بہشت بھی دیکھ لی اور مجھ پر یہ وحی آئی ہے کہ قبروں میں تمہاری ایسی آزمائش ہوگی جیسے دجال کے سامنے یا اس کے قریب میں نہیں جانتا اسماءؓ نے کونسا لفظ کہا اسماءؓ نے کہا قبر میں تم میں سے ایک کے پاس فرشتہ آتا ہے پوچھتا ہے تو اُن

---

[1] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے دوزخ اور بہشت کی تصویر اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھلا دی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفر ناشکری کو بھی کہتے ہیں بعضوں نے کہا آپ نے اصلی دوزخ اور بہشت کو دیکھا اس طرح سے کہ حجاب درمیانی اوٹھ گیا مگر دوسری روایت میں ہے کہ اس دیوار کے عرض میں اور اصلی بہشت اور دوزخ تو ساری زمین میں نہیں سما سکتی مسجد کے کونے میں کیوں کر آئے گی یا مراد یہ ہے کہ دوزخ اور بہشت کا ایک ٹکڑا بطور نمونہ کے آپ کو دکھایا گیا ۱۲ منہ ۔ [2] جو بے وقت نماز

عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوْ قَالَ الْمُوْقِنُ لَآ اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جَآءَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى فَاَجَبْنَا وَاٰمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ لَهٗ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَآ اِنْ كُنْتَ لَمُوْقِنًا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَآ اَدْرِيْ اَيَّتَهُمَا قَالَتْ اَسْمَآءُ فَيَقُوْلُ لَآ اَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهٗ۔

بَابُ ٦٧٣ مَنْ اَحَبَّ الْعَتَاقَةَ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ۔

٩٩٥۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ لَقَدْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ۔

بَابُ ٦٧٤ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ فِي الْمَسْجِدِ۔

٩٩٦۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً جَآءَتْ تَسْاَلُهَا فَقَالَتْ اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِيْ قُبُوْرِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى

شخص (پیغمبر صاحب) کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا تھا ایمان دار یا یقین والا معلوم نہیں اسماءؓ نے کونسا لفظ کہا یوں کہتا ہے وہ اللہ کے رسول ہیں ہمارے پاس (دنیا میں) دلیلیں اور ہدایات کی باتیں لے کر آئے تھے ہم نے مان لیا ایمان لائے اُن کی پیروی کی پھر اس سے کہا جاتا ہے آرام سے سو جا ہم جانتے تھے تو ایمان دار ہے اور منافق یا شک کرنے والا معلوم نہیں اسماءؓ نے کونسا لفظ کہا یوں کہتا ہے میں نہیں جانتا میں نے لوگوں کو (ان کے باب میں) کچھ کہتے سُنا وہی بک دیا[1]

باب سورج گہن میں بردہ آزاد کرنا

ہم سے ربیع بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماءؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن میں بردہ آزاد کرنے کا حکم دیا[2]

باب گہن کی نماز مسجد میں پڑھنا

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہؓ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہ سے ایک یہودن سوال کرتی ہوئی اُن کے پاس آئی اور دعا دینے لگی اللہ تم کو قبر کے عذاب سے بچائے حضرت عائشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا قبروں میں بھی لوگوں کو عذاب ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس سے بچائے رہے پھر ایک دن صبح کو آپ سواری پر سوار ہوئے اُسی دن سورج گہن ہوا آپ دن چڑھے لوٹ آئے اور اپنی بی بیوں کے حجروں کے درمیان سے گزرے[3] پھر کھڑے ہو کر گہن کی نماز پڑھنے لگے

[1] کوئی شاعر کہتا تھا کوئی جادوگر میں بھی وہی کہنے لگا ۱۲ منہ [2] کیونکہ بردہ آزاد کرنا بڑا ثواب ہے اسی کی وجہ سے اللہ بلا دور کرے گا ۱۲ منہ [3] یعنی کچھ عبارت عائشہ مخفی ۱۲ منہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ وَهُوَ دُونَ السُّجُودِ الْأَوَّلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

لوگ بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے آپ بڑی دیر تک کھڑے رہے پھر بڑی دیر تک رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے مگر پہلی بار سے کم پھر ایک لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم پھر رکوع سے سر اٹھایا اور لمبا سجدہ کیا پھر دونوں سجدے کر کے دیر تک کھڑے رہے مگر اگلی بار سے کم پھر ایک لمبا رکوع کیا پر اگلے رکوع سے کم پھر دیر تک کھڑے رہے مگر اگلی بار سے کم پھر ایک لمبا رکوع کیا پر اگلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا پر اگلے سجدے سے کم پھر نماز سے فارغ ہو کر جو اللہ نے چاہا وہ آپ نے فرمایا (لوگوں کو سمجھایا بجھایا) پھر ان کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگنے کا حکم دیا۔

بَابٌ ۶۷۵ لَا تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ۔

باب سورج گہن کسی کی موت زیست سے نہیں ہوتا

رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ وَالْمُغِيرَةُ وَأَبُو مُوسَى وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ۔

اس کو ابو بکرہ اور مغیرہؓ اور ابو موسیٰ اشعریؓ اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ صحابیوں نے روایت کیا[1]

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا مجھ سے قیس نے بیان کیا انہوں نے ابو مسعودؓ عقبہ بن عامر انصاری صحابیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند کسی شخص کی موت سے نہیں گہناتے پر وہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشان ہیں جب تم ان کا گہنانا دیکھو تو نماز پڑھو۔

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری اور ہشام بن عروہ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) ۲؎ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ کی بی بیوں کے حجرے مسجد سے متصل تھے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱؎ یہ سب روایتیں اوپر اسی کتاب میں گذر چکی ہیں ابو موسیٰؓ کی روایت آگے آتی ہے ۱۲ منہ

قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ وَهِيَ دُوْنَ قِرَاءَتِهِ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ رُكُوْعِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُرِيْهِمَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ۔

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گہن ہوا تو آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی بہت لمبی قرأت کی پھر بہت لمبا رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر لمبی قرأت کی مگر پہلی قرأت سے کم پھر رکوع کیا پر پہلے رکوع سے کم پھر رکوع سے سر اٹھایا اور دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا پھر کھڑے ہوئے (نماز سے فارغ ہوکر) اور فرمایا سورج اور چاند کسی کی موت زیست[1] سے نہیں گہناتے وہ تو نشان ہیں اللہ کے نشانوں میں سے اللہ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے جب تم یہ گہن دیکھو تو نماز کی طرف لپکو۔

بَابُ ۶۷ الذِّكْرِ فِي الْكُسُوْفِ۔

باب سورج گہن کے وقت اللہ کی یاد کرنا

رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

اس کو ابن عباس نے روایت کیا۔

۹۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَّخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى بِاَطْوَلِ قِيَامٍ وَّرُكُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ رَاَيْتُهٗ قَطُّ يَفْعَلُهٗ وَقَالَ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ الَّتِيْ يُرْسِلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنْ

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہؓ نے انہوں نے برید بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا سورج گہن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر اٹھے آپ ڈرے کہیں قیامت نہ آ جائے[2] پھر آپ مسجد میں تشریف لائے اور بہت لمبے قیام اور رکوع اور سجدہ کے ساتھ جو میں نے کبھی آپ کو کرتے دیکھا نماز پڑھی اور (نماز کے بعد) فرمایا یہ نشانیاں جو اللہ بھیجتا ہے کسی کی موت اور زیست کی وجہ سے نہیں بھیجتا بلکہ ان کو بھیج کر اپنے

---

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] یہ روایت اوپر موصولاً اسی کتاب میں گزر چکی ہے اس میں یہ ہے فاذا رایتم ذلک فاذکروا اللہ ۱۲ منہ [3] گھبرانے اور ڈرنے کی وجہ اس حدیث میں مذکور ہے یہ گھبرانا صرف گہن سے نہ تھا کیوں کہ گہن تو معمولی چیز ہے پر اس وجہ سے تھا کہ شاید قیامت کا گہن ہو اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ ابھی تک قیامت کی نشانیاں جیسے دجال وغیرہ تو ظاہر ہی نہیں ہوئی تھیں پھر آپ کو یہ ڈر کیسے ہوا کہ شاید قیامت کا گہن ہو اس کا جواب یہ ہے کہ شاید اس وقت بڑی دس نشانیاں قیامت کی آپ کو نہ بتلائی گئی ہوں مگر یہ جواب قیاس سے بعید ہے کیونکہ یہ سورج گہن ۱۰ھ ہجری میں ہوا تھا جس سال حضرت ابراہیم آپ کے صاحب زادے کا انتقال ہوا اس سے پیشتر ہی آپ قیامت کی کئی نشانیاں صحابہ کو جتلا چکے تھے عمدہ جواب یہ ہے کہ یہ فقرہ کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ تھوڑے ہی بلکہ راوی کا گمان ہے اور ممکن ہے کہ آپ کی گھبراہٹ کسی اور وجہ سے ہو بعضوں نے کہا راوی کا مطلب یہ ہے کہ آپ ایسا گھبرا کر اٹھے جیسے قیامت

يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَدُعَائِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ ۔

بندوں کو ڈراتا جب تم ایسی کوئی نشانی دیکھو تو اللہ کی یاد اور دعا اور استغفار کی طرف لپکو۔

بَابٌ ۶۷۷ الدُّعَاءِ فِي الْكُسُوْفِ ۔

باب سورج گہن میں دعا کرنا

قَالَهٗ اَبُوْمُوْسٰى وَعَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

اس کو ابو موسیٰؓ اور حضرت عائشہؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے[1]

۱۰۰۰ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُوْلُ اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ النَّاسُ اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ ۔

ہم سے ابوالولید طیالسی نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے کہا ہم سے زیاد بن علاقہ نے کہا میں نے مغیرہ بن شعبہ سے سنا وہ کہتے تھے اتفاق سے جس دن حضرت ابراہیم مرے اُسی دن سورج گہن ہوا لوگ کہنے لگے ابراہیم کے مرنے سے سورج گہنایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند تو اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان میں نہ کسی کے مرنے سے گہن آتا ہے نہ کسی کے جینے سے تم جب یہ گہن دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور نماز پڑھو جب تک گہن چھٹ جائے۔

بَابٌ ۶۷۸ قَوْلِ الْاِمَامِ فِيْ خُطْبَةِ الْكُسُوْفِ اَمَّا بَعْدُ ۔

باب گہن کے خطبے میں امام کا اما بعد کہنا

۱۰۰۱ ۔ وَقَالَ اَبُوْاُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ ۔

اور ابو اسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا مجھے فاطمہ بنت منذر (ان کی بی بی) نے خبر دی انہوں نے اسماءؓ بنت ابی بکر سے سنا انہوں نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گہن کی نماز سے اس وقت فارغ ہوئے جب سورج روشن ہو گیا پھر آپ نے خطبہ سنایا اور جیسے تعریف اللہ کو سزاوار ہے ویسی اس کی تعریف کی پھر فرمایا اما بعد۔

بَابٌ ۶۷۹ الصَّلٰوةِ فِيْ كُسُوْفِ الْقَمَرِ

باب چاند گہن میں بھی نماز پڑھنا

۱۰۰۲ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن عامر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یونس سے انہوں نے امام حسن

[1] ابو موسیٰ کی حدیث تو ابھی گذری اور حضرت عائشہؓ کی حدیث آگے آتی ہے ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ اَنْکَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ۔

بصری سے انہوں نے ابو بکرہؓ صحابی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گہن ہوا تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں[1]

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ یَجُرُّ رِدَآءَہٗ حَتّٰی انْتَھٰی اِلَی الْمَسْجِدِ وَثَابَ اِلَیْہِ النَّاسُ فَصَلّٰی بِھِمْ رَکْعَتَیْنِ فَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ وَاِنَّھُمَا لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ فَاِذَا کَانَ ذٰلِکَ فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰی یُکْشَفَ مَا بِکُمْ وَذٰلِکَ اَنَّ ابْنًا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لَہٗ اِبْرَاھِیْمُ مَاتَ فَقَالَ النَّاسُ فِیْ ذٰلِکَ ۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے ابو بکرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا تو آپ اپنی چادر کھینچتے ہوئے نکلے مسجد تک پہنچے اور لوگ بھی آپ کے پاس جمع ہو گئے آپ نے ان کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر سورج روشن ہو گیا آپ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں دو نشانیاں ہیں وہ کسی کی موت سے نہیں گہناتے جب تم یہ گہن دیکھو تو نماز پڑھو[2] اور دعا کرتے رہو جب تک گہن چھٹ جائے اور یہ آپ نے اس لیے فرمایا کہ آپ کے ایک صاحبزادے جن کو ابراہیم کہتے تھے گزر گئے تھے لوگ کہنے لگے کہ گہن انہی کے مرنے سے لگا۔

بَابٌ ۶۸۰ صَبِّ الْمَرْاَۃِ عَلٰی رَاْسِھَا الْمَآءَ اِذَا اَطَالَ الْاِمَامُ الْقِیَامَ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی ۔

باب جب امام گہن کی نماز میں پہلی رکعت لمبی کرے اور کوئی عورت اپنے سر پہ پانی ڈالے[3]

بَابٌ ۶۸۱ الرَّکْعَۃُ الْاُوْلٰی فِی الْکُسُوْفِ اَطْوَلُ

باب گہن کی نماز میں پہلی رکعت کا لمبا کرنا۔

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ یَحْیٰی عَنْ عَمْرَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلّٰی

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو احمد محمد بن عبد اللہ زبیری نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ

---

[1] یہاں یہ اعتراض ہوا ہے کہ حدیث ترجمہ باب سے مطابقت نہیں رکھتی اس میں تو چاند کا ذکر تک نہیں ہے اور جواب یہ ہے کہ روایت مختصر ہے اس روایت کی جو آگے آتی ہے اس میں صاف چاند کا ذکر ہے تو مقصود وہی دوسری روایت ہے اور اس کو اس لیے ذکر کر دیا کہ معلوم ہو جائے کہ یہ روایت مختصر ابھی مروی ہوئی ہے بعضوں نے کہا صحیح بخاری کے ایک نسخہ میں اس حدیث میں یوں ہے انکسف القمر دوسرے ممکن ہے کہ امام بخاری نے اس حدیث کے اس طریق کی طرف اشارہ کیا ہو جس کو ابن ابی شیبہ نے نکالا اس میں یوں ہے انکسفت الشمس او القمر اور ایک طریق میں یوں ہے انکسفت الشمس و القمر اور امام بخاری کی عادت ہے کہ ایک حدیث بیان کر کے اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور باب کا مطلب اس سے نکالتے ہیں ۱۲ منہ

[2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیوں کہ آپ نے چاند اور سورج دونوں کے گہن میں نماز پڑھنے اور دعا کرنے کا حکم دیا ۱۲ منہ

[3] اس باب میں امام بخاری نے کوئی حدیث بیان نہیں کی بعضے نسخوں میں یہ ترجمہ باب نہیں ہے تو شاید ایسا ہوا کہ یہ باب قائم کر کے امام بخاری اس میں کوئی حدیث لکھنے والے تھے مگر اس کا موقع نہ ملا یا ان کو خیال نہ رہا اور اوپر جو حدیث اسماءؓ کی کئی بار گزری اس سے باب کا مطلب نکل آتا ہے ۱۲ منہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي سَجْدَتَيْنِ الْأَوَّلُ أَطْوَلُ۔

سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سورج گہن میں نماز پڑھائی دو رکعتوں میں چار رکوع کیے پہلی رکعت دوسری رکعت سے لمبی تھی۔

بَابُ ۶۸۲ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ

باب گہن کی نماز میں قراءت پکار کر کرنا۔

۱۰۰۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نَمِرٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهِ كَبَّرَ فَرَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُعَاوِدُ الْقِرَاءَةَ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوفِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَغَيْرُهُ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ مِثْلَهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ مَا صَنَعَ أَخُوكَ ذَاكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا صَلّٰى إِلَّا رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ إِذْ صَلّٰى بِالْمَدِينَةِ قَالَ أَجَلْ إِنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَسُفْيٰنُ ابْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْجَهْرِ۔

ہم سے محمد بن مہران نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن نمر نے انہوں نے ابن شہاب سے سنا انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گہن کی نماز میں پکار کر قراءت کی جب قراءت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی اور رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا پھر قراءت شروع کی غرض گہن کی نماز میں دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کیے اور امام اوزاعی وغیرہ نے کہا میں نے زہری سے سنا انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گہن ہوا تو آپ نے ایک شخص کو بھیجا لوگوں کو پکار دے نماز کے لیے اکٹھا ہو جاؤ پھر آپ آگے بڑھے اور دو رکعتیں پڑھیں ان میں چار رکوع اور چار سجدے کیے ولید بن مسلم نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن نمر نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے ایسا ہی سنا زہری نے کہا میں نے عروہ سے کہا تمہارے بھائی عبداللہ بن زبیر نے کیا کیا انہوں نے تو گہن کی نماز میں مدینہ میں صبح کی نماز کی طرح دو رکعتیں پڑھیں عروہ نے کہا ہاں بے شک مگر انہوں نے سنت کے خلاف غلطی کی[1] عبدالرحمٰن بن نمر کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان بن کثیر اور سفیان بن حسین نے بھی زہری سے روایت کیا اس میں بھی پکار کر قراءت کرنے کا بیان ہے[2]

---

[1] یعنی سنت یہ تھا کہ گہن کی نماز میں ہر رکعت میں دو رکوع کرتے دو قیام مگر عبداللہ بن زبیرؓ نے جو صبح کی نماز کی طرح اس میں ہر رکعت میں ایک ہی رکوع کیا اور ایک ہی قیام تو یہ ان کی غلطی ہے وہ چوک گئے طریقہ سنت کے خلاف کیا ۱۲ منہ

[2] بات یہ ہے کہ عبدالرحمان بن نمر دمشقی میں لوگوں نے کلام کیا ہے گو ذہلی وغیرہ نے اس کو ثقہ کہا ہے مگر یحیی بن معین نے اس کو ضعیف کہا ہے تو امام بخاری نے اس روایت کا ضعف رفع کرنے کے لیے یہ بیان کر دیا کہ عبدالرحمٰن کی متابعت سلیمان ابن کثیر اور سفیان بن حسین نے بھی کی ہے گو یہ دونوں بھی ضعیف ہیں مگر متابعت سے حدیث قوی ہو جاتی ہے حافظ نے کہا ان کے سوا عقیل اور اسحاق بن راشد نے بھی عبدالرحمٰن کی متابعت کی ہے سلیمان بن کثیر کی روایت کو امام احمد نے اور سفیان بن حسین کی روایت کو ترمذی اور طحاوی نے عقیل کی روایت کو بھی طحاوی نے اور اسحاق بن راشد کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں نکالا ۱۲ منہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بَابُ ۶۸۳ مَا جَاءَ فِی سُجُوۡدِ الۡقُرۡاٰنِ وَ سُنَّتِهَا

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنۡدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ عَنۡ اَبِیۡ اِسۡحٰقَ قَالَ سَمِعۡتُ الۡاَسۡوَدَ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ قَالَ قَرَاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ النَّجۡمَ بِمَکَّةَ فَسَجَدَ فِیۡهَا وَ سَجَدَ مَنۡ مَّعَهٗ غَیۡرَ شَیۡخٍ اَخَذَ کَفًّا مِّنۡ حَصًی اَوۡ تُرَابٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰی جَبۡهَتِهٖ وَ قَالَ یَکۡفِیۡنِیۡ هٰذَا فَرَاَیۡتُهٗ بَعۡدُ قُتِلَ کَافِرًا۔

بَابُ ۶۸۴ سَجۡدَةِ تَنۡزِیۡلُ السَّجۡدَةَ

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ یُوۡسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفۡیٰنُ عَنۡ سَعۡدِ بۡنِ اِبۡرَاهِیۡمَ عَنۡ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَقۡرَاُ فِی الۡجُمُعَةِ فِیۡ صَلٰوةِ الۡفَجۡرِ الٓمّٓ تَنۡزِیۡلُ السَّجۡدَةَ وَ هَلۡ اَتٰی عَلَی الۡاِنۡسَانِ

بَابُ ۶۸۵ سَجۡدَةِ صٓ

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا سُلَیۡمَانُ بۡنُ حَرۡبٍ وَّ اَبُو النُّعۡمَانِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بۡنُ زَیۡدٍ عَنۡ اَیُّوۡبَ عَنۡ

شروع اللہ کے نام سے جو بخشش کرنے والا بڑا مہربان

باب سجدہ تلاوت اور اس کے سنت ہونے کا بیان[1]

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے کہا میں نے اسود بن یزید سے سنا انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں سورہ نجم پڑھی اور سجدہ کیا اور جتنے لوگ آپ کے پاس تھے (مسلمان اور کافر) سب نے سجدہ کیا ایک بڈھے (امیہ بن خلف) کے سوا اس نے ایک مٹھی بھر کنکریاں یا مٹی لے کر اپنی پیشانی تک اٹھائی اور کہنے لگا یہ بس کرتا ہے عبداللہ نے کہا اس کے بعد میں نے دیکھا وہ بڈھا کافر ہی رہ کر مارا گیا[2]

باب الم تنزیل السجدہ میں سجدہ کرنا۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الم تنزیل السجدہ اور ہل اتی علی الانسان حین من الدہر پڑھا کرتے تھے[3]

باب سورہ صٓ میں سجدہ کرنا۔

ہم سے سلیمان بن حرب اور ابوالنعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے

[1] سجدۂ تلاوت اکثر اماموں کے نزدیک سنت ہے اگر کوئی ترک کرے تو گنہگار نہ ہوگا اور ابوحنیفہؒ نے اس کو واجب کہا ہے اہل حدیث اور امام احمدؒ کے نزدیک سارے قرآن میں پندرہ سجدۂ تلاوت ہیں سورۂ حج میں دو سجدے ہیں اور ایک سورۂ صاد میں اور شافعی اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک چودہ سجدے ہیں لیکن شافعی کے نزدیک صاد میں سجدہ نہیں ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک سورہ حج میں ایک ہی سجدہ ہے ۱۲ منہ [2] بدر کے دن وہ مردود قتل ہوا اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ سورہ نجم میں سجدہ کرنا ثابت ہوا اور یہ بھی نکلا کہ سجدہ تلاوت میں پیشانی زمین پر رکھنا چاہیے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں ہے اس میں یہ کہاں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے الم تنزیل السجدہ میں سجدہ کیا شاید امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو طبرانی نے معجم صغیر میں نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورہ الم تنزیل السجدہ پڑھ کر سجدہ کیا ۱۲ منہ

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صٓ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا۔

عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا سورہ صٓ کا سجدہ کچھ تاکیدی سجدوں میں سے نہیں ہے اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اس میں سجدہ کرتے[1]

بَابٌ ۶۸۶ سَجْدَةِ النَّجْمِ۔

باب سورہ نجم میں سجدے کا بیان :-

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کو ابن عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے[2]

۱۰۰۹ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ سُوْرَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِّنَ الْقَوْمِ إِلَّا سَجَدَ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ كَفًّا مِّنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى وَجْهِهِ وَقَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ والنجم پڑھی اس میں سجدہ کیا جتنے لوگ موجود تھے (مسلمان اور کافر) سب نے سجدہ کیا مگر لوگوں میں سے ایک شخص نے کیا کیا ایک مٹھی کنکر یا مٹی کی لے کر اٹھائی اور اپنے منہ تک لایا کہنے لگا بس یہ کافی ہے عبداللہ نے کہا پھر میں نے دیکھا وہ کفر ہی کی حالت میں مارا گیا[3]

بَابٌ ۶۸۷ سُجُوْدِ الْمُسْلِمِيْنَ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكُ نَجَسٌ لَيْسَ لَهُ وُضُوْءٌ

باب مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا حالانکہ مشرک ناپاک ہے اس کو وضو کہاں سے آیا[4]

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْجُدُ عَلَى غَيْرِ وُضُوْءٍ

اور ابن عمرؓ سجدہ بے وضو کیا کرتے[5]

۱۰۱۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ والنجم میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ مسلمان اور مشرک اور جن اور آدمی سب نے سجدہ کیا[6] اس حدیث کو ابراہیم بن طہمان

---

[1] سورہ صاد میں حضرت داؤد علیہ السلام کے سجدے کا ذکر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤدؑ نے توبہ کے لیے سجدہ کیا اور ہم شکریہ کے لیے کرتے ہیں ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ہے ۱۲ منہ [3] اس کو ایمان نصیب نہ ہوا یہ شخص امیہ بن خلف تھا جیسے اوپر گزر چکا بعضوں نے کہا ولید بن مغیرہ بعضوں نے کہا سعید بن عاص بعضوں نے کہا ابولہب ۱۲ منہ [4] مشرک اوّل تو وضو کرتا ہی نہیں کرے بھی تو اس کا وضو صحیح نہیں کیوں کہ کفر کے ساتھ کوئی عبادت صحیح نہیں ہو سکتی کہتے ہیں امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ سجدہ تلاوت بے وضو درست ہے یہ جمہور کے مذہب کے خلاف ہے اور سب لوگوں نے سجدے میں طہارت شرط رکھی ہے ۱۲ منہ [5] اس کو ابن ابی شیبہ نے نکالا کہ ابن عمر سواری سے اتر کر استنجا کرتے پھر سوار ہوتے اور تلاوت کا سجدہ بے وضو کرتے قسطلانی نے کہا شعبی کے سوا اور کوئی ابن عمرؓ کے ساتھ اس مسئلہ میں موافق نہیں ہوا ۱۲ منہ [6] اور ظاہر ہے کہ مسلمان ہی سب اس وقت باوضو نہ ہوں گے اس طرح مشرک تو ہمیشہ بے وضو رہتے ہیں پس بے وضو سجدہ تلاوت کرنے کا جواز نکلا اور امام بخاری کا یہی قول ہے کوئی مخالفت کر سکتا ہے کہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ۔

بَابُ ۶۸۸ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَسْجُدْ

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا

بَابُ ۶۸۹ سَجْدَةِ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ بِهَا فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَلَمْ أَرَكَ تَسْجُدُ قَالَ لَوْ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ لَمْ أَسْجُدْ

بَابُ ۶۹۰ مَنْ سَجَدَ بِسُجُودِ الْقَارِئِ

نے بھی ایوب سختیانی سے روایت کیا۔

باب سجدے کی آیت پڑھ کر سجدہ نہ کرنا[1]

ہم سے سلیمان بن داؤد ابوالربیع نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن جعفر نے کہا ہم کو یزید بن خصیفہ نے خبر دی انہوں نے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے زید بن ثابت صحابی سے پوچھا (کیا سورہ والنجم میں سجدہ ہے) انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سورت پڑھ کر سنائی آپ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے یزید بن عبداللہ بن قسیط نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے زید بن ثابت سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ والنجم پڑھی آپ نے اس میں سجدہ نہیں کیا[2]

باب سورہ اذا السماء انشقت میں سجدہ کرنا۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم اور معاذ بن فضالہ نے بیان کیا ان دونوں نے کہا ہم سے ہشام بن ابی عبداللہ دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہ کو دیکھا انہوں نے اذا السماء انشقت پڑھا اس میں سجدہ کیا میں نے کہا ابوہریرہ میں نے تم کو اس سورت میں سجدہ کرتے نہیں دیکھا انہوں نے کہا اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سورت میں سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی سجدہ نہ کرتا[3]

باب سننے والا اسی وقت سجدہ کرے جب پڑھنے والا کرے[4]

(بقیہ صفحہ سابقہ) مشرکوں کا سجدہ کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے نہ تھا انہوں نے اپنی خوشی سے غلط فہمی کی بنا پر سجدہ کیا اور مسلمان ممکن ہے کہ باوضو ہوں ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا)

[1] اس باب سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ سجدہ تلاوت کچھ واجب نہیں ہے بعضوں نے کہا اس کا رد منظور ہے جو کہتا ہے کہ مفصل میں سجدہ نہیں ہے کیونکہ سجدہ فوراً کرنا واجب نہیں ہے تو سجدہ کرنے سے یہ نہیں نکلتا کہ سورہ والنجم میں سجدہ نہیں ہے ۱۲ منہ [2] کیوں کہ سجدہ تلاوت کچھ واجب نہیں ہے اور جو لوگ واجب کہتے ہیں وہ بھی فوراً سجدہ کرنا ضرور نہیں جانتے ممکن ہے کہ آپ نے بعد کو سجدہ کر لیا ہوگا بزار دارقطنی نے ابوہریرہؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم میں سجدہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے مالکیہ کا رد ہوا جو کہتے ہیں قرآن میں صرف گیارہ سجدے ہیں اور مفصل میں کوئی سجدہ نہیں ہے ان کی دلیل وہ روایت ہے جو عطاء بن یسار نے ابی بن کعب سے کی انہوں نے کہا مفصل میں کوئی سجدہ نہیں ہے ۱۲ منہ [4] مطلب یہ ہے کہ سننے والے کو جب سجدہ کرنا چاہیے کہ پڑھنے والا بھی کرے اگر پڑھنے والا سجدہ نہ کرے تو سننے والے پر لازم نہیں ہے امام بخاری کا شاید یہی مذہب ہے اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ سننے والے پر ہر طرح سجدہ ہے اگرچہ پڑھنے والا بے وضو یا نابالغ کافر یا عورت یا تارک الصلوۃ یا نماز پڑھ رہا ہو ۱۲ منہ

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لِتَمِيمِ بْنِ حَذْلَمٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَقَرَأَ عَلَيْهِ سَجْدَةً فَقَالَ اسْجُدْ فَإِنَّكَ إِمَامُنَا فِيهَا.

اور عبداللہ بن مسعودؓ نے تمیم بن حذلم سے کہا وہ لڑکا تھا اس نے سجدے کی آیت پڑھی کہا سجدہ کر کیونکہ تو ہمارا امام ہے اس سجدے میں[1]

۱۰۱۴ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ الَّتِي فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سورت ہم کو پڑھ کر سناتے اس میں سجدہ کی آیت ہوتی تو سجدہ کرتے ہم بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ بعضوں کو پیشانی زمین پر رکھنے کی جگہ نہ ملتی[2]

بَابُ ۶۹۱ اِزْدِحَامِ النَّاسِ إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ السَّجْدَةَ

باب امام جب سجدے کی آیت پڑھے اور لوگ ہجوم کریں

۱۰۱۵ ۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ فَنَزْدَحِمُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا لِجَبْهَتِهِ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ.

ہم سے بشر بن آدم نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے کہا ہم کو عبیداللہ عمری نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کی آیت پڑھتے اور ہم آپ کے پاس ہوتے پھر آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے اتنا ہجوم ہو جاتا کہ ہم میں کوئی اپنی پیشانی لگانے کی جگہ نہ پاتا جس پر سجدہ کرے[3]

بَابُ ۶۹۲ مَنْ رَأَى أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُوجِبِ السُّجُودَ.

باب اس شخص کی دلیل جو سجدۂ تلاوت کو واجب نہیں کہتا

وَقِيلَ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الرَّجُلُ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَجْلِسْ لَهَا قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ قَعَدَ لَهَا كَأَنَّهُ لَا يُوجِبُهُ عَلَيْهِ. وَقَالَ سَلْمَانُ مَا لِهَذَا غَدَوْنَا. وَقَالَ عُثْمَانُ

اور عمران بن حصینؓ صحابی سے کہا گیا[4] ایک شخص سجدے کی آیت سنے مگر وہ اس کے سننے کی نیت سے نہیں بیٹھا تھا تو کیا اس پر سجدہ ہے؟ انہوں نے کہا اگر اس نیت سے بیٹھا بھی ہو تو کیا گویا انہوں نے سجدۂ تلاوت کو واجب نہیں سمجھا اور سلمان فارسیؓ نے کہا ہم اس لیے نہیں آئے تھے[5] اور حضرت عثمانؓ

---

[1] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا اور ابن ابی شیبہ نے نکالا کہ ایک لڑکے نے آنحضرتؐ کے سامنے سجدے کی آیت پڑھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدے کا انتظار کرتا رہا جب آپ نے سجدہ نہ کیا تو اس نے پوچھا کیا یہاں سجدہ نہیں ہے آپ نے فرمایا سجدہ تو ہے لیکن تو ہمارا امام تھا اگر تو سجدہ کرتا تو ہم بھی سجدہ کرتے ۱۲ منہ

[2] اسی حدیث سے بعضوں نے یہ نکالا کہ جب پڑھنے والا سجدہ کرے گویا اس سجدے کے سننے والا مقتدی ہے اور پڑھنے والا امام ہے بیہقی نے حضرت عمرؓ سے روایت کیا جب لوگوں کا بہت ہجوم ہو تو تم میں کوئی اپنے بھائی کی پشت پر سجدہ کر سکتا ہے ۱۲ منہ

[3] دوسرے کی پیٹھ پر ہجوم حالت میں سجدہ کرنا جائز ہے اگرچہ فرض نماز نہیں ہو اور امام مالک کا قول یہ ہے کہ ٹھہر جائے جب وہ سجدہ کر لیں تو یہ سجدہ کرے قسطلانی نے کہا جب ہجوم کی حالت میں فرض نماز میں پیٹھ پر سجدہ کرنا جائز ہوا تو تلاوت کا سجدہ ایسی حالت میں بطریق اولیٰ پیٹھ پر کرنا جائز ہو گا ۱۲ منہ

[4] اس کو ابن ابی شیبہ نے باسناد صحیح وصل کیا ۱۲ منہ

[5] ہوا یہ کہ سلمان فارسی کچھ لوگوں پر سے گزرے جو بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے سجدے کی آیت پڑھی اور سجدہ کیا گیا سلمانؓ نے نہیں کیا لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تب انہوں نے یہ کہا اس کو عبدالرزاق نے باسناد

إِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلَى مَنِ اسْتَمَعَهَا وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا يَسْجُدُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ طَاهِرًا فَإِذَا سَجَدْتَ وَأَنْتَ فِي حَضَرٍ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَإِنْ كُنْتَ رَاكِبًا فَلَا عَلَيْكَ حَيْثُ كَانَ وَجْهُكَ وَكَانَ السَّائِبُ ابْنُ يَزِيدَ لَا يَسْجُدُ لِسُجُودِ الْقَاصِّ۔

نے کہا سجدہ اس پر ہے جو قصد کرکے سجدے کی آیت سنے[1] اور زہری نے کہا سجدہ تلاوت نہ کرے مگر جب تو باوضو ہو[2] پھر جب تو سجدہ کرے اور سفر میں نہ ہو تو قبلے کی طرف منہ کر اور اگر سواری پر ہو (سفر میں) تو جدھر چاہے تیرا منہ ہو سجدہ کر لے اور سائب بن یزیدؓ (صحابی) واعظوں (قصہ خوانوں) کے سجدہ کرنے پر سجدہ نہ کرتے[3]

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ التَّيْمِيِّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَبِيعَةُ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ عَمَّا حَضَرَ رَبِيعَةُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِسُورَةِ النَّحْلِ حَتّٰى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْقَابِلَةُ قَرَأَ بِهَا حَتّٰى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا نَمُرُّ بِالسُّجُودِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ أَصَابَ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَسْجُدْ عُمَرُ وَزَادَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ السُّجُودَ إِلَّا أَنْ نَشَاءَ۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو عبدالملک بن جریج نے انہوں نے کہا مجھ کو ابوبکر (عبداللہ) بن ابی ملیکہ نے خبر دی انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی سے انہوں نے ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر تیمی سے ابوبکر بن ابی ملیکہ نے کہا اور ربیعہ بہت اچھے لوگوں میں سے تھے انہوں نے وہ حال بیان کیا جو حضرت عمرؓ کی مجلس میں انہوں نے دیکھا حضرت عمرؓ نے جمعہ کے دن منبر پر سورۂ نحل پڑھی جب سجدے کی آیت (وللہ یسجد ما فی السموات اخیر تک) پر پہنچے تو منبر پر سے اترے اور سجدہ کیا لوگوں نے بھی ان کے ساتھ سجدہ کیا دوسرے جمعہ کو پھر یہی سورہ پڑھی جب سجدے کی آیت پر پہنچے تو کہنے لگے لوگو ہم سجدہ کی آیت پڑھتے چلے جاتے ہیں پھر جو کوئی سجدہ کرے اس نے اچھا کیا اور جو کوئی نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور حضرت عمرؓ نے سجدہ نہیں کیا اور نافع نے ابن عمرؓ سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے سجدہ تلاوت فرض نہیں کیا ہماری خوشی پر رکھا[4]

بَابُ ۶۹۳ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ فِي الصَّلٰوةِ فَسَجَدَ بِهَا

باب نماز میں سجدہ کی آیت پڑھنا اور نماز ہی میں سجدہ کر لینا کیسا ہے[5]

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا کہا ہم سے بکر بن عبداللہ مزنی نے بیان کیا

---

[1] اس کو بھی عبدالرزاق نے باسناد صحیح وصل کیا زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے حضرت عثمانؓ سے ۱۲ منہ [2] اس کو عبداللہ بن وہب سے وصل کیا یونس سے انہوں نے زہری سے ۱۲ منہ [3] کیوں کہ ان کی غرض تلاوت کی نہیں ہوتی حافظ نے کہا مجھ کو یہ اثر موصولاً نہیں ملا ۱۲ منہ [4] یہ تعلیق نہیں ہے بلکہ اسی اسناد سے مروی ہے جو شروع حدیث میں بیان ہوا اور یہ ابن جریج کا کلام ہے ۱۲ منہ [5] امام بخاری کی غرض اس باب سے مالکیہ پر رد کرنا ہے جو سجدہ کی آیت نماز میں پڑھنا مکروہ جانتے ہیں ۱۲ منہ

رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتّٰى أَلْقَاهُ۔

انہوں نے ابورافع سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہؓ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی انہوں نے سورہ اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا میں نے کہا یہ سجدہ کیسا انہوں نے کہا میں نے اس سورۃ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا تو میں ہمیشہ اس میں سجدہ کرتا رہونگا جب تک آپ سے مل جاؤں

بَابٌ ۶۹۴ مَنْ لَّمْ يَجِدْ مَوْضِعًا لِّلسُّجُوْدِ مِنَ الزِّحَامِ

باب جو شخص ہجوم کی وجہ سے سجدہ تلاوت کی جا نہ پائے

۱۰۱۸ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السُّوْرَةَ الَّتِي فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتّٰى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا لِّمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ سورۃ پڑھتے جس میں سجدہ کی آیت ہوتی اور سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہم میں کسی کو اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ نہ ملتی [1]

اَبْوَابُ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ

نماز قصر کرنے کے باب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابٌ ۶۹۵ مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيْرِ وَكَمْ يُقِيْمُ حَتّٰى يَقْصُرَ۔

باب نماز میں قصر کرنے کا بیان اور اقامت کی حالت میں کتنی مدت تک قصر کر سکتا ہے [2]

۱۰۱۹ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ وَّحُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ فَنَحْنُ إِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا وَإِنْ زِدْنَا أَتْمَمْنَا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ وضاح یشکری نے انہوں نے عاصم احول اور حصین سلمی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ میں) انیس دن تک ٹھہرے قصر کرتے رہے تو ہم سفر میں انیس دن تک ٹھہرتے ہیں تو قصر کرتے رہتے ہیں اگر اس سے زیادہ ہو تو پوری نماز پڑھتے ہیں۔

۱۰۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے

---

[1] اس سے یہ نکلا کہ پھر وہ شخص کیا کرتا اور شاید امام بخاری نے اس طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو طبرانی نے نکالا مصعب بن ثابت سے انہوں نے نافع سے اس میں اتنا زیادہ ہے یہاں تک کہ وہ شخص اپنے بھائی کی پشت پر سجدہ کرتا ۱۲ منہ

[2] اس ترجمہ میں دو باتیں بیان ہوئی ہیں ایک یہ کہ سفر میں چار رکعتی نماز کو قصر کرے یعنی دو رکعتیں پڑھے دوسرے مسافر اگر کہیں ٹھہرنے کی نیت کرے تو کتنے دن تک ٹھہرنے کی نیت میں وہ قصر کر سکتا ہے امام شافعی اور امام احمد اور مالک کا مذہب ہے کہ جب کہیں چار دن ٹھہرنے کی نیت کرے تو پوری نماز پڑھے اور چار دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہو تو قصر کرتا رہے اور حنفیہ کے نزدیک ۱۵ دن سے کم میں قصر کرے پندرہ دن یا زیادہ ٹھہرنے کی نیت ہو تو پوری نماز پڑھے اور اسحاق بن راہویہ کا مذہب یہ ہے کہ انیس دن سے کم میں قصر کرتا رہے انیس دن یا زیادہ ٹھہرنے کی نیت ہو تو پوری نماز پڑھے امام بخاری کا بھی مذہب یہی معلوم ہوتا ہے ابن منذر نے کہا مغرب اور فجر کی نماز میں بالاجماع قصر نہیں ہے ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا۔

یحییٰ بن ابی اسحاق نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (حجۃ الوداع میں) مدینہ سے مکہ کو چلے آپ دو دو رکعتیں پڑھتے رہے (قصر کرتے رہے) یہاں تک کہ ہم مدینہ کو لوٹ آئے یحییٰ نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم مکہ میں کتنے دن ٹھہرے تھے انہوں نے کہا دس دن[1]

بَابٌ ۶۹۶ الصَّلٰوةِ بِمِنًى

باب منا میں نماز پڑھنے کا بیان۔

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ منا میں دو ہی رکعتیں پڑھیں اور عثمان کے ساتھ بھی ان کی خلافت کے شروع میں پھر وہ پوری نماز پڑھنے لگے[2]

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو ابو اسحاق عمرو بن عبد اللہ نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے حارثہ بن وہب سے سنا وہ کہتے تھے ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منا میں امن کی حالت میں جب بالکل خوف نہ تھا دو رکعتیں پڑھائیں[3]

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ صَلَّى بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقِيلَ فِي ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے کہا میں نے عبد الرحمٰن بن یزید سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عثمان نے ہم کو منا میں چار رکعتیں پڑھائیں (قصر نہ کیا) لوگوں نے یہ حال عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا انہوں نے انا للہ الخ کہا اور کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

---

[1] کیونکہ آپ چوتھی ذی الحجہ کو مکہ معظمہ میں پہنچے تھے اور چودھویں کو مراجعت فرمائے مدینہ منورہ ہوگئے تو مدت اقامت کل دس دن ہوئی اور مکہ میں صرف چار دن رہنا ہوا باقی ایام منا وغیرہ میں صرف ہوئے اسی لیے امام شافعی نے کہا کہ جب مسافر کسی مقام میں چار دن سے زیادہ رہنے کی نیت کر لے تو پوری نماز پڑھے چار دن تک قصر کرتا رہے امام احمد نے کہا اکیس نمازوں تک ۱۲ منہ

[2] مطلب یہ ہے کہ منا میں سب نے قصر کیا منا میں باہر کے جتنے لوگ آئیں وہ قصر کریں کیونکہ مسافر ہیں صرف منا اور مکہ کے رہنے والے قصر نہ کریں اور مالکیہ کے نزدیک مکہ کے رہنے والے بھی منا میں قصر کریں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بعد کو پوری نماز منا میں پڑھنے لگے اس کا سبب آگے مذکور ہوگا ۱۲ منہ

[3] قرآن شریف میں قصر کے لیے جو یہ شرط مذکور ہے ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا تو بعضوں نے کہا قصر اسی حالت میں شروع ہے جب دشمنوں کا ڈر ہو بے شک یہ صحیح ہے مگر حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد بھی سفر میں قصر کیا اور ایک شخص نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ اللہ کا صدقہ ہے تم پر اس کا صدقہ قبول کرو اہل حدیث اور حنفیہ نے اسی وجہ سے سفر میں قصر کرنا واجب قرار دیا ہے ۱۲ منہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ وَصَلَّیْتُ مَعَ أَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ وَصَلَّیْتُ مَعَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ فَلَیْتَ حَظِّیْ مِنْ أَرْبَعِ رَکَعَاتٍ رَکْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ۔

ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑھیں اور عمر بن خطابؓ کے ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑھیں کاش ان (خلاف سنت) چار رکعتوں کے بدل[1] (سنت کے موافق) مجھ کو دو مقبول رکعتیں ملتیں۔

بَابٌ ۶۹۷ کَمْ أَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّتِہٖ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج میں مکہ میں کتنے دن رہے۔

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ إِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُہَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَیُّوْبُ عَنْ أَبِی الْعَالِیَۃِ الْبَرَّاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُہٗ لِصُبْحِ رَابِعَۃٍ یُلَبُّوْنَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَہُمْ أَنْ یَّجْعَلُوْہَا عُمْرَۃً إِلَّا مَنْ کَانَ مَعَہٗ ہَدْیٌ تَابَعَہٗ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ۔

ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابوالعالیہ سے جن کا لقب براء تھا (تیر ساز) انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب (مدینہ سے) مکہ میں چوتھی ذی الحجہ کی صبح کو آئے[2] حج کی لبیک پکارتے ہوئے آپ نے ان کو حکم دیا کہ حج کو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالیں مگر جس کے ساتھ قربانی ہو[3] ابوالعالیہ کے ساتھ اس حدیث کو عطا بن ابی رباح نے بھی جابرؓ سے روایت کیا۔

بَابٌ ۶۹۸ فِیْ کَمْ تُقْصَرُ الصَّلٰوۃُ

باب کتنی مسافت میں قصر کرنا چاہیئے

وَسَمَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّفَرَ یَوْمًا وَّلَیْلَۃً وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ یَقْصُرَانِ وَیُفْطِرَانِ فِیْ أَرْبَعَۃِ بُرُدٍ وَہُوَ سِتَّۃَ عَشَرَ فَرْسَخًا۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن رات کی مسافت کو بھی سفر فرمایا[4] اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ چار برید کے سفر میں قصر اور افطار کرتے چار برید کے سولہ فرسخ یعنی ۴۸ میل ہوتے ہیں۔

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِیْ أُسَامَۃَ حَدَّثَکُمْ عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا میں نے ابو اسامہ سے کہا کیا تم سے عبید اللہ عمری سے نافع نے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ عورت تین

---

[1] عبد اللہ بن مسعود کو سخت افسوس ہوا اس پر کہ حضرت عثمانؓ نے سنت کے خلاف قصر نہیں کیا اور چار رکعتیں پڑھیں اس سے یہ بھی نکلا کہ سنت کے موافق تھوڑی سی عبادت بھی اس بہت بڑی عبادت پر ترجیح رکھتی ہے جو سنت کے موافق ہو ۱۲ منہ

[2] تو معلوم ہوا کہ آپ چار دن مکہ میں رہے اس لیے کہ آٹھویں تاریخ کو تو پھر حج کے لیے منا کو گئے ۱۲ منہ

[3] وہ قربانی ذبح ہونے تک احرام نہ کھولے اس کا مفصل بیان ان شاء اللہ تعالیٰ کتاب الحج میں کہ آئے گا ۱۲ منہ

[4] جیسے ابوہریرہؓ کی حدیث میں ہے جو آگے مذکور ہو گی اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ سفر کے لیے کم سے کم ایک رات دن کی راہ ضرور ہے حنفیہ نے تین دن کی مسافت کو سفر کہا ہے اس مسئلہ میں کوئی بیسؔ قول ہیں ابن منذر نے ان کو نقل کیا ہے صحیح اور مختار مذہب اہل حدیث کا ہے کہ ہر سفر میں قصر کرنا چاہیے جس کو عرف میں کہیں اس کی کوئی حد مقرر نہیں ہے امام شافعی اور مالک اور اوزاعی کا یہ قول ہے کہ دو منزل سے کم میں قصر جائز نہیں دو منزل کے ۴۸ میل ہوتے ہیں ایک میل چھ ہزار ہاتھ کا ایک ہاتھ ۲۴ انگل کا ایک انگل چھ جو کا ۱۲ منہ

الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ۔

دن کا سفر بغیر اپنے محرم رشتہ دار کے نہ کرے (ابو اسامہ نے کہا ہاں) [1]

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا مَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ تَابَعَهُ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر جب اس کے ساتھ کوئی محرم رشتہ دار ہو مسدد کے ساتھ اس حدیث کو احمد بن محمد مروزی نے بھی عبد اللہ بن مبارک سے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے [2]

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ تَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَسُهَيْلٌ وَمَالِكٌ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے اپنے باپ ابو سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر یقین رکھتی ہو اس کو ایک دن رات کا سفر کرنا جب اس کے ساتھ کوئی محرم رشتہ دار نہ ہو درست نہیں ابن ابی ذئب کے ساتھ اس حدیث کو یحییٰ بن ابی کثیر اور سہیل اور امام مالک نے بھی مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے [3][4]

بَابٌ ۶۹۹ يَقْصُرُ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَوْضِعِهِ۔

باب جب آدمی سفر کی نیت سے اپنی بستی سے نکل جائے تو قصر کرے

وَخَرَجَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَصَرَ وَهُوَ يَرَى الْبُيُوتَ فَلَمَّا رَجَعَ قِيلَ لَهُ هَذِهِ الْكُوفَةُ قَالَ لَا حَتَّى نَدْخُلَهَا۔

اور حضرت علیؓ (کوفہ سے) نکلے قصر کرنے لگے ابھی کوفہ کے گھر دکھلائی دیتے تھے جب لوٹ کر آئے تو لوگوں نے کہا یہ کوفہ آ گیا انہوں نے کہا نہیں ہم قصر کرتے رہیں گے جب تک کوفہ میں داخل نہ ہوں [5]

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے محمد بن منکدر اور ابراہیم بن میسرہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں

---

[1] حنفیہ نے اسی حدیث سے دلیل لی کہ اقل مدت سفر کی تین دن ہیں مگر یہ استدلال ابو ہریرہؓ کی حدیث سے بگڑ جاتا ہے جو آگے آتی ہے ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا بعضے لوگوں نے احمد سے احمد بن حنبل کو مراد سمجھا یہ بالکل غفلت ہے کیونکہ امام احمد نے عبد اللہ بن مبارک سے نہیں سنا ۱۲ منہ [3] یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت کو امام احمد نے اور سہیل کی روایت کو ابو داؤد اور ابن حبان نے اور امام مالک کی روایت کو مسلم نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [4] اس باب کا مطلب یہ ہے کہ مسافر جب سفر کا عزم کرے تو قصر کہاں سے شروع کرے حنفیہ کا یہ قول ہے کہ جب شہر کی آبادی سے نکل جائے شافعی نے کہا جس شہر میں فصیل ہو تو جب فصیل سے پار ہو جائے مالکیہ نے کہا جب شہر سے اور شہر کے متعلق جو باغات ہوں ان سے بھی پار ہو جائے ۱۲ منہ [5] اس کو حاکم نے وصل کیا ۱۲ منہ

بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ۔

پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں جا کر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں[1]

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الصَّلٰوةُ اَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَانِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَاُتِمَّتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ قَالَ تَاَوَّلَتْ مَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا پہلے (شروع اسلام میں) نماز دو ہی رکعتیں فرض ہوئی پھر سفر کی نماز تو اسی حال پر رہی اور گھر کی نماز بڑھادی گئی[2] زہری نے کہا میں نے عروہ سے پوچھا پھر حضرت عائشہ سفر میں کیوں پوری نماز پڑھتی ہیں انہوں نے کہا حضرت عثمان کی طرح وہ بھی تاویل کرتی تھیں[3]

بَابُ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا فِي السَّفَرِ

باب مغرب کی سفر میں بھی تین رکعتیں پڑھے

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَزَادَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ قَالَ سَالِمٌ وَاَخَّرَ ابْنُ عُمَرَ الْمَغْرِبَ وَكَانَ اسْتُصْرِخَ عَلَى امْرَاَتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي عُبَيْدٍ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ سِرْ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ سِرْ حَتّٰى سَارَ مِيْلَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں چلنے کی جلدی ہوتی (یعنی جلد پہنچنا منظور ہوتا) تو مغرب کی نماز میں دیر کرتے اور مغرب اور عشا ملا کر پڑھ لیتے سالم نے کہا عبداللہ بن عمرؓ کو بھی جب سفر میں جلد چلنا منظور ہوتا تو ایسا ہی کرتے اور لیث بن سعد نے اتنا زیادہ کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہ سالم نے کہا ابن عمرؓ مزدلفہ میں پہنچ کر مغرب اور عشا ملا کر پڑھتے سالم نے کہا اور ابن عمرؓ نے مغرب کی نماز میں دیر کی جب ان کی بی بی صفیہ بنت ابی عبید کی سخت بیماری کی خبر آئی تھی میں نے ان سے کہا نماز انہوں نے کہا چلے چلو پھر میں نے کہا نماز انہوں نے کہا چلے چلو یہاں تک کر دو میل نکل گئے اس وقت اترے اور نماز پڑھی کہنے لگے میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جلدی چلنا منظور ہوتا تو ایسا ہی کرتے اور عبداللہ

[1] حالانکہ ذوالحلیفہ مدینہ سے چھ میل پر ہے آپ مکہ کو تشریف لے جا رہے تھے مدینہ میں ظہر پڑھ کر روانہ ہوئے اور ذوالحلیفہ عصر کے وقت پہنچے وہاں قصر کیا حدیث سے یہ نکلا کہ مسافر جب اپنے شہر سے نکل جائے تو قصر شروع کرے جو باب کا مطلب ہے ۱۲ منہ [2] یعنی جب آدمی سفر میں نہ ہو اپنے گھر میں ہو تو ظہر اور عصر اور عشا کی نمازیں اضافہ ہوا دو رکعتوں کے بدل چار رکعتیں قرار پائیں ۱۲ منہ [3] سفر میں پوری نماز پڑھنا بہتر جانتی تھیں اور قصر کو رخصت سمجھتی تھیں حضرت عثمانؓ نے بھی جب منا میں پوری نماز پڑھی تو اس کا یہی عذر کیا کہ بہت سے عوام مسلمان جمع ہیں ایسا نہ ہو کہ نماز کی دو ہی رکعتیں سمجھ لیں اور یہ حضرت عثمان کی رائے تھی جو سنت صریحہ کے مخالف قابل قبول نہیں ہو سکتی شافعی کا بھی مذہب یہی ہے کہ سفر میں قصر اور اتمام دونوں درست ہیں اور حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ سفر میں قصر واجب ہے ۱۲ منہ

قَالَ عَبْدُاللّٰهِ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُقِيْمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيْهَا ثَلٰثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتّٰى يُقِيْمَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيْهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَلَا يُسَبِّحُ بَعْدَ الْعِشَاءِ حَتّٰى يَقُوْمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ۔

ابن عمرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ کو سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کی تکبیر کہواتے اور تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے پھر تھوڑی دیر ٹھیر کر عشا کی تکبیر کہواتے اس کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے اور عشا کے بعد سنت وغیرہ کچھ نہ پڑھتے پھر آدھی رات کے بعد کھڑے ہو کر نماز پڑھتے[۱]

بَابٌ ۷۰۱ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الدَّوَابِّ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ۔

باب نفل نماز سواری پر پڑھنا خواہ اس کا منہ کسی طرف ہو۔

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلی نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن عامر سے انہوں نے اپنے باپ عامر بن ربیعہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا آپ اپنی اونٹنی پر نماز پڑھتے رہتے اس کا منہ کدھر ہی ہوتا[۲]

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ وَهُوَ رَاكِبٌ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نحوی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے اُن سے جابر بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز سوار ہو کر پڑھا کرتے حالاں کہ آپ قبلے کے سوا اور طرف جاتے ہوتے[۳]

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا وَيُخْبِرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهٗ۔

ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا ابن عمرؓ اپنی اونٹنی پر (نفل) نماز پڑھا کرتے اور وتر بھی اُسی پر پڑھ لیتے اور بیان کرتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے۔

بَابٌ ۷۰۲ اَلْاِيْمَاءِ عَلَى الدَّابَّةِ۔

باب سواری پر اگر رکوع سجدہ نہ کر سکے تو اشارہ کافی ہے[۴]

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ اَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سفر میں اپنی اونٹنی پر (نفل) نماز پڑھ لیتے جدھر جا ہے

۱؎ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ آپ نے سفر میں بھی مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں ۱۲ منہ ۲؎ یعنی تہجد وتر وغیرہ ۱۲ منہ ۳؎ حدیث سے یہ نکلا کہ نوافل سواری پر درست ہیں اسی طرح وتر بھی امام شافعی اور مالک اور احمد اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وتر سواری پر پڑھنا درست نہیں ۱۲ منہ ۴؎ یہ واقعہ غزوہ انمار کا ہے قبلہ وہاں جانے والوں کے لیے بائیں طرف رہتا ہے سواری عام ہے اونٹ اور ہر جانور کو شامل ہے ۱۲ منہ ۵؎ خواہ سجدہ رکوع سے نیچا کرے امام مالک سے منقول ہے

بِهٖ يُومِئُ وَذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهٗ

بَابُ ۷۰۳ يَنْزِلُ لِلْمَكْتُوبَةِ

۱۰۳۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ ابْنِ رَبِيعَةَ اَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ اَخْبَرَهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ يُسَبِّحُ يُومِئُ بِرَاْسِهٖ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّي عَلٰى دَابَّتِهٖ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُسَافِرٌ مَا يُبَالِي حَيْثُ كَانَ وَجْهُهٗ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ۔

۱۰۳۶ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

وہ ان کو بے جانی اشارہ کرتے اور عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے کہ آنحضرتؐ ایسا ہی کیا کرتے۔

باب فرض نماز کے لیے سواری سے اترنا

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے کہ عامر بن ربیعہ نے اُن سے بیان کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اونٹنی پر نفل نماز پڑھ رہے تھے سر سے اشارہ کرتے جاتے تھے جدھر مونہہ ہوتا ادھر ہی سہی اور آپ فرض نماز میں ایسا نہیں کرتے (سواری پر نہ پڑھتے) اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا سالم نے کہا عبداللہ بن عمرؓ سفر میں رات کو اپنے جانور پر نماز پڑھتے کچھ پرواہ نہ کرتے اس کا منہ کسی طرف ہوا ابن عمرؓ نے کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اونٹنی پر نفل نماز پڑھا کرتے چاہے اس کا منہ کدھر ہی ہو اور وتر بھی اسی پر پڑھ لیتے صرف فرض نماز اس پر نہ پڑھتے [1]

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انہوں نے کہا مجھ سے جابر بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ اپنی اونٹنی پر نفل نماز پڑھا کرتے اس کا منہ پورب کی طرف ہوتا [3] جب آپ فرض نماز پڑھنا چاہتے تو اترتے قبلے کی طرف منہ کرتے [4]

تَمَّ الْجُزْءُ الرَّابِعُ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الْخَامِسُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اللہ کے فضل سے چوتھا پارہ تمام ہوا۔ اب پانچواں شروع ہوتا ہے۔ انشاء اللہ

[1] اس روایت کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب اسی فقرے سے نکلتا ہے معلوم ہوا فرض نماز کے لیے جانور سے اترتے کیوں کہ وہ سواری پر درست نہیں ہے اس پر علماء کا اجماع ہے ۱۲ منہ [3] حالاں کہ مدینہ والوں کا قبلہ جنوب کی طرف ہے ۱۲ منہ [4] امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ جانور پر بھی نفل پڑھتے وقت مستحب ہے کہ منہ قبلے کی طرف کر کے تکبیر تحریمہ کہہ لے پھر وہ جدھر منہ کرے کچھ قباحت نہیں یہ سواری پر نفل نماز ہر سفر میں درست ہے خواہ اس میں قصر جائز ہو یا نہ ہو مگر امام مالک اس سفر سے خاص کرتے ہیں جس میں قصر جائز ہو اور اسکا پر پاؤں سے چلنے والے کو بھی قیاس کیا گیا ہے وہ بھی چلتے چلتے نفل پڑھ سکتا ہے اور امام مالک نے اس کو جائز نہیں رکھا باوجود اس کے کہ کشتی پر نماز جائز رکھتے ہیں ۱۲ منہ

پانچواں پارہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ ۴ ۷ صَلٰوۃِ التَّطَوُّعِ عَلَی الْحِمَارِ

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا ھَمَّامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَنَسُ بْنُ سِیْرِیْنَ قَالَ اسْتَقْبَلْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حِیْنَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ فَلَقِیْنَاہُ بِعَیْنِ التَّمْرِ فَرَاَیْتُہٗ یُصَلِّیْ عَلٰی حِمَارٍ وَّوَجْھُہٗ مِنْ ذَا الْجَانِبِ یَعْنِیْ عَنْ یَّسَارِ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ رَاَیْتُكَ تُصَلِّیْ لِغَیْرِ الْقِبْلَةِ فَقَالَ لَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ لَمْ اَفْعَلْہُ رَوَاہُ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ طَھْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب گدھے پر سوار رہ کر نفل نماز پڑھنا

ہم سے احمد بن سعید مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے حبان بن ہلال نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم کو انس بن سیرین نے خبر دی انہوں نے کہا ہم انس بن مالکؓ کے استقبال کو نکلے جب وہ شام سے (لوٹ کر) آ رہے تھے[1] ہم اُن سے عین التمر میں ملے[2] میں نے اُن کو دیکھا وہ گدھے پر سوار نماز پڑھ رہے ہیں اور اُن کا منہ قبلے سے بائیں طرف تھا[3] میں نے کہا میں دیکھتا ہوں تم قبلے کی طرف نہیں اور طرف نماز پڑھ رہے ہو انہوں نے کہا اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ کرتا اس حدیث کو ابراہیم بن طہمان نے بھی حجاج سے انہوں نے انس بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے[4]

بَابُ ۵ ۷ مَنْ لَّمْ یَتَطَوَّعْ فِی السَّفَرِ دُبُرَ الصَّلَوَاتِ وَقَبْلَھَا

باب سفر میں فرض نماز سے پہلے یا اُس کے بعد سنتیں نہ پڑھنا۔

---

[1] انس رضی اللہ عنہ بصرے سے شام میں حجاج بن یوسف ثقفی ظالم کی شکایت عبد الملک بن مروان سے کرنے گئے تھے جو خلیفہ وقت تھا جب لوٹ کر بصرے میں آئے تو انس بن سیرین اُن کے استقبال کو گئے ۱۲ منہ

[2] عین التمر ایک مقام کا نام ہے عراق کی حد پر جو شام سے ملتی ہے ۱۲ منہ

[3] موطا میں یحییٰ بن سعید سے یوں روایت ہے میں نے انسؓ کو دیکھا وہ گدھے پر نماز پڑھ رہے تھے ان کا منہ قبلے کی طرف نہ تھا اور طرف تھا رکوع اور سجدہ اشارے سے کر رہے تھے اپنی پیشانی کسی چیز پر نہیں رکھتے تھے ۱۲ منہ

[4] حافظ نے کہا مجھ کو یہ حدیث ابراہیم بن طہمان کے طریق سے موصولاً نہیں ملی البتہ سراج نے عمرو بن عامر سے انہوں نے حجاج سے اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نماز پڑھتے چاہے جدھر وہ منہ کرتی تو انسؓ نے گدھے پر نماز پڑھنے کو اونٹنی پر پڑھنے پر قیاس کیا اور سراج نے یحییٰ بن سعید سے روایت کیا انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گدھے پر نماز پڑھتے دیکھا اور آپ خیبر کی طرف منہ کیے تھے شوکانی نے کہا قبلے کی طرف منہ کرنا نماز میں بالاجماع فرض ہے مگر جب آدمی عاجز ہو یا خوف ہو یا نماز نفل ہو تو قبلے کی طرف منہ کرنا فرض نہیں ۱۲ منہ

۱۰۳۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان کوفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمر بن محمد بن یزید نے اُن سے حفص بن عاصم بن عمر نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا سفر میں سنت پڑھنے کو انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا میں نے آپ کو کبھی سفر میں سنتیں پڑھتے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے سورہ ممتحنہ میں فرمایا تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی ہے[1]

۱۰۳۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِيسَى بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذَلِكَ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عیسیٰ بن حفص بن عاصم سے کہا مجھ سے تیرے باپ نے بیان کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا آپ سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمان بھی ایسا ہی کرتے تھے[2]

بَابٌ ۷۰۶ مَنْ تَطَوَّعَ فِي السَّفَرِ فِي غَيْرِ دُبُرِ الصَّلَوَاتِ وَقَبْلَهَا۔

باب فرض نمازوں کے بعد اور اول کی سنتوں کے سوا اور دوسرے نفل سفر میں پڑھنا[3]۔

وَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفر میں فجر کی سنتوں کو بھی پڑھا ہے[4]

۱۰۴۰- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کہا ہم سے ام ہانی کے سوا اور کسی نے نہیں بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

---

[1] دوسری روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے سفر میں لوگوں کو سنتیں پڑھتے دیکھا تو فرمایا اگر میں سنتیں پڑھوں تو فرض ہی کیوں پورے نہ پڑھوں ۱۲ منہ [2] یعنی صرف فرض پڑھ لیتے تھے سنتیں نہیں پڑھتے تھے اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نماز میں قصر کرتے تھے پوری چار رکعتیں نہیں پڑھتے تھے شوکانی نے کہا سفر میں قصر کرنا حنفیہ کے نزدیک فرض ہے زادی نے کہا اکثر اہل علم اور فقہاء کا یہی مذہب ہے اور حماد بن ابی سلیمان نے کہا جو شخص سفر میں چار رکعتیں پڑھے وہ دوبارہ نماز پڑھے اور شافعی اور مالک اور احمد کے نزدیک قصر رخصت ہے اور پوری نماز پڑھنا افضل ہے اور دلیل لیتے ہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث سے وہ صحیح نہیں ہے اور اُن کے جواب میں ہم کو اتنا کہنا کافی ہے کہ آنحضرتؐ کا ہمیشہ قصر کرنا اور کبھی پوری نماز سفر میں نہ پڑھنا قصر کے وجوب کی دلیل ہے اور یہ نہیں ہو سکتا کہ آنحضرتؐ نے ساری عمر افضل بات کو ترک کیا ہو اور غیر افضل پر مداومت کی ہو حاصل یہ کہ امام ابوحنیفہؒ کا مذہب اس مسئلہ میں صحیح اور راجح ہے اور اہل حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے ۱۲ منہ [3] مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ سفر میں آنحضرتؐ نے فرض نمازوں کے اوّل اور بعد کی سنن راتبہ نہیں پڑھی ہیں لیکن اور قسم کے نوافل جیسے اشراق وغیرہ سفر میں پڑھنا منقول ہے اور سنن راتبہ میں سے فجر کی سنت پڑھنا بھی ثابت ہے ۱۲ منہ [4] اس کو امام مسلم نے ابوقتادہ سے نکالا ۱۲ منہ

صَلَّى الضُّحٰى غَيْرَ أُمِّ هَانِئٍ ذَكَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا فَصَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فَمَا رَأَيْتُهُ صَلّٰى صَلٰوةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ۔

١٠٤١۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَبِّحُ عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ يُوْمِئُ بِرَأْسِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ

بَابُ الْجَمْعِ فِي السَّفَرِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

١٠٤٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آلہ وسلم نے اشراق (چاشت) کی نماز پڑھی اُم ہانی نے بیان کیا کہ جس دن مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے گھر میں غسل کیا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں ایسی ہلکی پھلکی کہ میں نے اُن سے ہلکی نماز پڑھتے آپ کو نہیں دیکھا بس یہ تو تھا کہ آپ رکوع اور سجدہ پورا کرتے[1] اور لیث بن سعد نے کہا[2] مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے اُن سے اُن کے باپ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے رات کو نفل نماز اپنی اونٹنی پر پڑھی وہ جدھر آپ کو لے جاتی ادھر ہی سہی۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ بن عمر نے انہوں نے (اپنے باپ) ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اونٹنی کی پیٹھ پر سوار نفل پڑھا کرتے کدھر ہی آپ کا منہ ہوتا آپ سر سے اشارہ کرتے (رکوع اور سجدے میں) اور ابن عمرؓ بھی ایسا کیا کرتے۔

باب سفر میں مغرب عشا (اور ظہر عصر) ملا کر پڑھنا[3]

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے زہری سے سنا انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغرب اور

ف ١ یعنی قراءت نہایت مختصر تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاں مختصر نماز پڑھنا منقول ہے اس کا یہی مطلب ہے کہ سورتیں چھوٹی پڑھیں یہ نہیں کہ رکوع اور سجدہ جلدی جلدی کر لیا یہ تو منع ہے اور خلاف سنت ہے ١٢ منہ ف ٢ اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ١٢ منہ ف ٣ امام بخاری جمع کا مسئلہ قصر کے ابواب میں اس لیے لائے کہ جمع بھی گویا ایک طرح کا قصر ہے۔ سفر میں ظہر عصر مغرب اور عشاء کا جمع کرنا اہل حدیث اور امام احمد اور شافعی اور ثوری اور اسحاق اور اشہب کے نزدیک جائز ہے خواہ جمع تقدیم کرے یعنی ظہر کے وقت عصر اور مغرب کے وقت عشا پڑھ لے خواہ جمع تاخیر کرے یعنی عصر کے وقت ظہر اور عشاء کے وقت مغرب بھی پڑھ لے اور سفر عام ہے خواہ لمبا ہو یا چھوٹا اور شافعیہ کے نزدیک چھوٹے سفر میں جمع جائز نہیں اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک سفر میں .... جائز نہیں سوائے حج کے سفر کے وہ بھی صرف دو مقاموں میں عرفات میں ظہر اور عصر اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کا جمع کرنا اور بعضوں کے نزدیک سفر میں جمع تاخیر جائز ہے لیکن جمع تقدیم جائز نہیں امام ابن حزم نے اسی کو اختیار کیا ہے اور امام مالک اور احمد سے ایک روایت ایسی ہی ہے۔ قسطلانی نے کہا جمعہ اور عصر کو بھی جمع کر سکتا ہے لیکن جمعہ کے دن جمع تقدیم کرے کیونکہ جمعہ کی تاخیر اپنے وقت سے جائز نہیں اور عصر کی نماز لکھے بعد پڑھ لے اب صبح اور ظہر کا جمع یا عصر اور مغرب کا یا عشا اور صبح کا بالاجماع جائز نہیں ١٢ منہ

يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلوٰةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَعَنْ حُسَيْنٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلوٰةِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ وَتَابَعَهُ عَلِيُّ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ حَفْصٍ عَنْ أَنَسٍ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عشا میں جمع کرتے تھے جب آپ کو جلد چلنا منظور ہوتا اور ابراہیم بن طہمان نے حسین معلم سے روایت کیا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر عصر کی نماز میں جمع کرتے جب سفر میں چلتے ہوتے اور مغرب عشا میں بھی جمع کرتے اور ابراہیم بن طہمان نے حسین معلم سے روایت کیا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے حفص بن عبید اللہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغرب اور عشا کی نماز سفر میں ملا کر پڑھتے[1] اور حسین معلم کے ساتھ اس حدیث کو علی ابن مبارک نے بھی یحییٰ سے روایت کیا انہوں نے حفص سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا[2]

بَابٌ هَلْ يُؤَذِّنُ أَوْ يُقِيمُ إِذَا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

باب اگر مغرب عشا ملا کر پڑھے تو اذان بھی دے یا صرف تکبیر کہنا کافی ہے۔

۱۰۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلوٰةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ وَقَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُقِيمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتَّى يُقِيمَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَلَا يُسَبِّحُ بَيْنَهُمَا بِرَكْعَةٍ وَلَا بَعْدَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے سالم نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ کو جب سفر میں جلد چلنا ہوتا تو مغرب کی نماز میں دیر کرتے مغرب اور عشا ملا کر پڑھ لیتے سالم نے کہا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے وہ بھی جب چلنے کی جلدی ہوتی تو مغرب کی تکبیر کہواتے اور تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر عشا کی تکبیر کہواتے[3] اس کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے اور ان کے بیچ میں نفل کی ایک رکعت بھی نہیں پڑھتے نہ عشا

---

[1] اس کو امام بیہقی نے نکالا ۱۲ منہ [2] اس میں یہ قید نہیں ہے کہ جب چلنے کی جلدی اور امام بخاری کے نزدیک ہر حال میں سفر میں جمع کرنا درست ہے چلتا ہو یا ڈیرہ لگائے بیٹھا ہو یا نہ ہو ۱۲ منہ [3] اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] چونکہ اس حدیث میں تکبیر کا ذکر کیا تو ظاہر یہ ہے کہ اذان نہ کہلوائی اور امام بخاری کا ترجمہ باب نکل آیا اور بعضوں نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ اذان کا ذکر نہ ہونے سے اس کی نفی نہیں نکلتی اور شاید امام بخاری نے اس طریق کی طرف اشارہ کیا ہو جس کو دارقطنی نے نکالا اس میں یہ ہے کہ سفر میں اذان نہیں ہوا کرتی تھی ۱۲ منہ

الْعِشَاءِ بِسَجْدَةٍ حَتّٰى يَقُوْمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ۔

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِیْ حَرْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ يَعْنِي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ۔

بَاب ۷۰۹ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ اِلَى الْعَصْرِ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ فِيْهِ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا فَاِذَا زَاغَتْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ۔

بَاب ۷۱۰ اِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ مَا زَاغَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ۔

کے بعد کوئی رکعت پڑھتے یہاں تک کہ آدھی رات کو اٹھتے[۱]۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا مجھ کو عبدالصمد بن عبدالوارثؒ نے خبر دی کہا مجھ سے حرب بن شداد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰی بن ابی کثیر نے کہا ہم سے حفص بن عبیداللہ ابن انس نے ان سے انسؓ بن مالک نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن دونوں نمازوں کو یعنی مغرب اور عشا کو سفر میں ملا کر پڑھا کرتے[۲]۔

باب مسافر جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرے تو ظہر کی نماز میں عصر کا وقت آنے تک دیر کرے۔

اس کو ابن عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

ہم سے حسان واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے مفضل بن فضالہ نے انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (سفر میں) جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کی نماز میں دیر کرتے عصر کے وقت تک پھر دونوں کو ملا کر پڑھ لیتے اگر کوچ سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے[۴]۔

باب جب سفر میں سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرنا چاہے تو ظہر پڑھ کر سوار ہو۔

---

[۱] اس وقت وتر اور تہجد پڑھتے ۱۲ منہ [۲] سفر کے حکم میں ہے عذر جیسے کسی کو بواسیر کا مرض ہو یا اور کوئی بیماری جس سے بار بار وضو ٹوٹتا ہو وہ بھی مغرب اور عشا میں جمع کر سکتا ہے اسی طرح ظہر اور عصر میں اللہ تعالیٰ نے دین اسلام میں عجب آسانی رکھی ہے ماجعل علیکم فی الدین من حرج مگر یہ اور ہی بات ہے کہ مسلمان اپنے اوپر آپ سختی کریں اور اللہ اور اس کے رسول کی دی ہوئی آسانی سے بھاگ کر اور لوگوں کی پناہ میں ان کے اقوال کو سند گردانیں ۱۲ منہ [۳] امام احمد نے اس کو وصل کیا اس لفظ سے کہ جب آنحضرت صلعم سفر میں کہیں ٹھیرے ہوتے اور سورج ڈھل جاتا تو ظہر اور عصر کوچ سے پہلے پڑھ لیتے اور اگر سورج نہ ڈھلتا تو چلتے رہتے جب عصر کا وقت آتا اس وقت اترتے اور ظہر اور عصر ملا کر پڑھ لیتے ۱۲ منہ [۴] اس روایت میں اور جو روایت آگے آتی ہے اس میں جمع تقدیم کا بیان نہیں ہے یعنے ظہر کے وقت عصر پڑھ لینے کا لیکن امام احمد کی روایت میں اس کی تصریح ہے بعضوں نے کہا امام بخاری کے نزدیک جمع تاخیر وہی کرے جو ظہر کا وقت آنے سے پیشتر کوچ کر دے ۱۲ منہ

١٠٤٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مفضل بن فضالہ نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (سفر میں) سورج ڈھلنے سے پیشتر کوچ کرتے تو ظہر کی نماز میں عصر کا وقت آنے تک دیر کرتے پھر اتر کر دونوں نمازیں ملا کر پڑھتے اگر کوچ کرنے سے پیشتر ہی سورج ڈھل جاتا تو ظہر کی نماز پڑھ کر سوار ہوتے۔

بَابُ ١١٧ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ

باب بیٹھ کر نماز پڑھنا۔

١٠٤٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلّٰى جَالِسًا وَصَلّٰى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامٌ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے آپ نے اپنے گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھائی بعضے لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے لگے آپ نے ان کو اشارہ کیا بیٹھ جاؤ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے مقرر ہوا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ[2]

١٠٤٨۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَقَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَخُدِشَ أَوْ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهُ فَحَضَرَتِ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑے پر سے گر پڑے آپ کو داہنے طرف کا بدن چھل گیا تو ہم آپ کے پوچھنے کو گئے اتنے میں نماز کا

ف ۱ اس میں بھی جمع تقدیم کا ذکر نہیں ہے مگر ابوداؤد اور ترمذی نے معاذ سے نکالا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ تبوک کے سفر میں جمع تقدیم کیا اس میں اہل حدیث نے کلام کیا ہے اور ابن عباسؓ کی حدیث امام احمد کے پاس ہے اس کا اسناد بھی ضعیف ہے اور بیہقی نے اس کا موقوف ہونا صحیح رکھا ہے ابوداؤد نے کہا جمع تقدیم میں کوئی حدیث عمدہ نہیں ہے اور امام ابن حزم نے اسی لیے جمع تقدیم کو جائز نہیں رکھا میں کہتا ہوں عرفات میں جو جمع تقدیم کی حدیث ہے وہ صحیح ہے اور اسی پر دوسرے سفر کو بھی قیاس کر سکتے ہیں ۱۲ منہ

ف ۲ یہ حدیث اوپر پوری گذر چکی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر پڑھو حمیدی اور شافعی اور کئی اہل علم نے اس حدیث کو منسوخ کہا ہے مرض موت کی حدیث سے لیکن ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ نسخ کا دعوے صحیح نہیں ہے اور ہمارے امام احمد بن حنبل اور اسحاق اور اوزاعی اور ابن منذر اور داؤد ظاہری اور امام ابن حزم رحمہم اللہ اور محققین اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر پڑھیں گو ان کو کوئی عذر

الصَّلٰوۃَ نُصَلِّیْ قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا قُعُوْدًا وَقَالَ. اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

وقت آگیا آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی اور آپ نے فرمایا امام اس لیے بنا ہے کہ اس کی پیروی کریں جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو جب وہ سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم کہو اللہم ربنا ولک الحمد[1]۔

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَكَانَ مَبْسُوْرًا قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا فَقَالَ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم کو حسین معلم نے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے عمران بن حصینؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا دوسری سند اور ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالصمد نے خبر دی کہا میں نے اپنے باپ عبدالوارث سے سُنا کہا ہم سے حسین معلم نے کہا مجھ سے عمران بن حصینؓ نے اُن کو بواسیر کا عارضہ تھا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا بیٹھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا اگر آدمی کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو وہ افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو اس کا آدھا ثواب ملے گا اور جو شخص لیٹ کر پڑھے اس کا بیٹھنے والے سے بھی آدھا[2]۔

بَابُ ۱۷ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ بِالْاِيْمَاءِ

باب اشارے سے بیٹھ کر نماز پڑھنا۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے حسین معلم نے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے کہ

[1] اس روایت میں اللہم ربنا ولک الحمد ہے واو کے ساتھ اور اکثر روایتوں میں اللہم ربنا لک الحمد ہے ۱۲ منہ

[2] نفل اور فرض دونوں کو شامل ہے بعضوں نے کہا یہ حدیث اس شخص کے باب میں ہے جو باوجود اس کے کہ کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت رکھتا ہے لیکن نفل نماز بیٹھ کر پڑھے خطابی نے کہا وہ فرض پڑھنے والا مراد ہے جو بیمار ہو اور تکلیف کے ساتھ کھڑا ہو سکتا ہو تو اس کو ترغیب دی کھڑے ہونے کے لیے کہ اس میں زیادہ ثواب ہے گو بیٹھ کر بھی اس کو پڑھنا درست ہے اور امام بخاری جو انسؓ اور حضرت عائشہ کی حدیث اس باب میں لائے اس سے خطابی کے کلام کی تائید ہوتی ہے کیونکہ یہ دونوں حدیثیں قطعاً فرض سے متعلق ہیں۔ اب نوافل لیٹ کر پڑھنے میں اختلاف ہے بعضوں نے اس کو جائز کہا بعضوں نے ناجائز اور صحیح جواز ہے ۱۲ منہ

أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَكَانَ رَجُلًا مَبْسُورًا وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ مَرَّةً عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ

عمران بن حصین (صحابیؓ) کو بواسیر تھی اور کبھی ابو معمر راوی نے یوں کہا عمران بن حصین سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا بیٹھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو وہ افضل ہے اور بیٹھ کر پڑھے اس کو کھڑے ہونے والے کا آدھا ثواب ملے گا اور جو لیٹ کر پڑھے اس کو بیٹھنے والے کا آدھا [1]

بَابٌ ۱۷۔ إِذَا لَمْ يُطِقْ قَاعِدًا صَلَّى عَلَى جَنْبٍ۔

باب جب کسی کو بیٹھنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھے۔

وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى أَنْ يَتَحَوَّلَ إِلَى الْقِبْلَةِ صَلَّى حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ۔

اور عطاء بن ابی رباح نے کہا جب آدمی قبلے کی طرف منہ نہ کر سکے تو جدھر منہ کر سکے ادھر ہی نماز پڑھ لے [2]

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ۔

ہم سے عبدان نے روایت کیا انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے کہا مجھ سے حسین نے بیان کیا جو بچوں کو لکھنا سکھاتا تھا انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے کہا مجھ سے بواسیر کا عارضہ تھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا نماز کیوں کر پڑھوں آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر پڑھ اگر نہ ہو سکے تو بیٹھ کر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کروٹ سے (لیٹ کر) [3]

---

[1] حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے کیونکہ حدیث میں اشارے کا مطلق ذکر نہیں ہے اور بعضوں نے کہا نائما کا لفظ کاتب کی غلطی ہے صحیح بایماء ہے یعنی اشارے سے بعضوں نے کہا امام بخاریؒ نے اشارہ کرنا اس حدیث سے اس طرح نکالا کہ جب بیٹھ کر پڑھنے والے نے قیام کو ترک کیا جو نماز کا ایک رکن ہے تو رکوع اور سجدے کو بھی ترک کر سکتا ہے اور ان کے بدل اشارہ کر سکتا ہے تا کہ اس کو آدھا ثواب ملے کیوں کہ اگر رکوع اور سجدہ برابر کرے تو مجموعی ثواب آدھے سے زیادہ ہونا چاہیے اور بہر حال یہ تکلیف ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو اشارہ کرنا کب درست ہے بعضوں نے کہا نوافل میں مطلقاً درست ہے گو رکوع اور سجدے کی قدرت ہو اور امام بخاری کے ترجمہ باب سے یہی مفہوم ہوتا ہے بعضوں نے کہا جب رکوع اور سجدے پر قدرت نہ ہو واللہ اعلم ۱۲ منہ

[2] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فاینما تولوا فثم وجہ اللہ اب منہ نہ کر سکنے کا سبب خواہ بیماری ہو یا دشمن کا ڈر یا اور کچھ اس اثر کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ باب قیام کے عجز سے متعلق تھا اور یہ استقبال قبلے سے عجز ہے دونوں نماز کے یکساں رکن ہیں ۱۲ منہ

[3] یعنی منہ قبلے کی طرف کر کے جیسے حضرت علیؓ کی روایت میں ہے اس کو دارقطنی نے نکالا اور داہنے کروٹ پر لیٹنا افضل ہے اور بائیں کروٹ پر بلا عذر لیٹنا مکروہ رکھا ہے نسائی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو چت لیٹ کر نہ ہو سکنے سے یہ مراد ہے کہ اس میں تکلیف ہوتی ہو اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور طبرانی کی (بقیہ برص ۹)

بَابٌ ۷۱۱ إِذَا صَلّٰى قَاعِدًا ثُمَّ صَحَّ أَوْ وَجَدَ خِفَّةً تَمَّمَ مَا بَقِيَ

وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ شَاءَ الْمَرِيضُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَاعِدًا وَرَكْعَتَيْنِ قَائِمًا

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى أَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتّٰى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً ثُمَّ رَكَعَ

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ نَحْوٌ مِنْ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَإِذَا قَضٰى صَلٰوتَهُ نَظَرَ فَإِنْ كُنْتُ

باب اگر کوئی شخص بیٹھ کر نماز شروع کرے پھر تندرست ہو جائے یا بیماری ہلکی پائے (اور کھڑا ہو سکے) تو جتنی نماز باقی ہے وہ کھڑے ہو کر پڑھے[۱] اور امام حسن بصری نے کہا بیمار آدمی اگر چاہے تو (فرض) نماز کی دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھے دو رکعتیں کھڑے ہو کر۔

ہم[۲] سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت ام المومنین عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہجد (رات کی نماز) کبھی بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ کی عمر زیادہ ہو گئی تو بیٹھ کر (تہجد میں) قرأت کیا کرتے جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو کر تیس چالیس آیتیں پڑھتے پھر رکوع کرتے[۳]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن یزید اور ابوالنضر سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے انہوں نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر (تہجد کی) نماز پڑھا کرتے اور بیٹھے بیٹھے ہی قرأت کرتے رہتے جب تیس چالیس آیتیں پڑھنی باقی رہتیں تو کھڑے ہو جاتے اور کھڑے رہ کر ان کو پڑھتے پھر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے جب نماز پڑھ چکتے تو دیکھتے اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے اور اگر سوتی ہوتی تو آپ بھی

(بقیہ حاشیہ صفحہ) روایت میں اس کی تصریح ہے اور اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں کہ اگر آدمی بیٹھ بھی سکے تو اس کے ذمے سے نماز ساقط ہو جاتی ہے ۱۲ الحمد حاشیہ صفحہ ہذا [۱] ساری نماز کا سرے سے لوٹانا ضرور نہیں بعضوں نے اس میں خلاف کیا ہے امام بخاری نے ان پر رد کیا ۱۲ منہ [۲] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] حدیث سے یہ نکلا کہ بیٹھ کر نماز شروع کرے تو اس سے لازم نہیں کہ ساری نماز بیٹھ کر پڑھے جیسے بیٹھ کر شروع کرنے کے بعد کھڑے ہونا درست ہے ویسے ہی کھڑے ہو کر شروع کرنے کے بعد بیٹھ جانا بھی درست ہوگا کیونکہ دونوں میں کچھ فرق نہیں ۱۲ منہ

يَقْظَى تَحَدَّثَ مَعِي وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ

لیٹ رہتے ۔

كِتَابُ التَّهَجُّدِ

کتاب تہجد کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا!

بَابُ ۱۵۷ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ.

باب رات کو تہجد پڑھنا اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بنی اسرائیل میں) فرمایا اور رات کے ایک حصے میں تہجد پڑھ یہ تیرے لیے زیادہ حکم ہے[۱]

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے سلیمان بن ابی مسلم نے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے سُنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھنے کے لیے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے اللھم لک الحمد اخیر تک[۲] یعنی یا میرے اللہ تجھ ہی کو تعریف سجتی ہے تو ہی آسمان اور زمین کا اور جو اُن میں ہے سنبھالنے والا ہے اور تجھ ہی کو تعریف سجتی ہے تو ہی آسمان اور زمین کا اور جو اُن میں ہے اُن کا نور ہے[۳] اور تجھی کو تعریف سجتی ہے تو ہی آسمان اور زمین کا اور جو ان میں ہے سب کا بادشاہ ہے اور تجھی کو تعریف سجتی ہے تو سچا اور تیرا وعدہ سچا اور (مرنے کے بعد) تجھ سے مل جانا سچا اور تیرا قول سچا اور بہشت سچ ہے اور دوزخ سچ ہے اور

---

[۱] یعنی امت کے لوگوں پر تو صرف پانچ نمازیں فرض ہیں اور تجھ پر ایک نماز زیادہ تہجد بھی فرض ہے ۱۲ منہ [۲] یعنے نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد جیسا ابن خزیمہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے یا نماز سے پہلے کھڑے ہوتے وقت جیسے امام مالک کی روایت سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [۳] یعنے تو ہی ان کا روشن کرنے والا ہے یا اُن سب کا رستہ بتانے والا ہے حضرات صوفیہ کہتے ہیں تو آسمان اور زمین کا نور ہے یعنی تیری ہی ہستی سے اُن کی ہستی ہے ہمہ نیستند ہرچہ ہستی توئی ہمہ از وست کا بھی یہی مفہوم ہے اور ہمہ اوست کا بھی یہی مطلب ہے یعنے ہمارا وجود اس کے وجود کا ایک پرتو ہے اگرچہ وہ اپنی ذات مقدس سے عرش کے اوپر ہے مگر اُس کا نور وجود ہر جگہ پھیلا ہوا ہے جیسے بلا تشبیہ آفتاب ہم سے کس قدر دور ہے مگر اس کا نور ہم تک آتا ہے۔ حضرات صوفیہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر چیز معاذ اللہ خدا ہے یا خدا اسی عالم کا نام ہے اس کے سوا کوئی علیحدہ ذات نہیں یہ دونوں اعتقاد کفر ہیں اور اُن میں ابطال ہے شریعت اور عذاب اور ثواب اور تکذیب ہے انبیاء علیہم السلام کی ۱۲ منہ

وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ قَالَ سُفْيَانُ زَادَ عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ سُلَيْمَانُ ابْنُ أَبِي مُسْلِمٍ سَمِعَهُ مِنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پیغمبر سچے ہیں اور محمد (خصوصاً) سچے ہیں اور قیامت سچ ہے[۱] یا میرے اللہ میں تیرا تابعدار بن گیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر ہی بھروسہ رکھتا ہوں اور تیری ہی طرف (ہر مشکل میں) رجوع کرتا ہوں[۲] اور تیرے ہی لیے (کافروں اور دین کے دشمنوں سے) جھگڑتا ہوں اور تجھ ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے اور کھلے گناہ بخش دے[۳] تو ہی جس کو چاہے آگے کردے اور جس کو چاہے پیچھے ڈال دے تیرے سوا کوئی سچا خدا نہیں سفیان بن عیینہ نے کہا اور عبدالکریم بن ابی المخارق نے اتنا اور بڑھایا اللہ کے سوا اور کوئی نہ (گناہوں سے) بچا سکتا ہے نہ نیکی کی توفیق دے سکتا ہے سفیان نے کہا سلیمان بن ابی مسلم نے اس حدیث کو طاؤس سے سنا انہوں نے ابن عباسؓ سے[۴] انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ

باب رات کو تہجد پڑھنے کی فضیلت۔

۱۰۵۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا فَأَقُصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف صنعانی نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی دوسری سند اور مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے زمانہ میں جب کوئی شخص کوئی خواب دیکھتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا آپ تعبیر دیتے مجھے بھی یہ ہوس ہوئی کوئی خواب دیکھوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کروں[۵] اور میں اس وقت گبرو جوان تھا میری بی بی بچے نہ تھے تو میں آنحضرت صلی

---

[۱] حالانکہ پیغمبروں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی آگئے تھے مگر آپ کو پھر خاص کر کے بیان کیا اس لیے کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں جس نے آپ کو نہ مانا گویا اس نے کسی پیغمبر کو نہ مانا اور جس نے آپ کو مانا کیوں کہ آپ نے اگلے سب پیغمبروں کو مانا اس نے سب پیغمبروں کی تصدیق کی ہے ۱۲ منہ [۲] اللہ کے سوا اور کسی کو مشکل کشا یا فریاد رس نہ سمجھنا چاہیئے اللہ کے سوا کوئی اپنے اختیار سے کچھ نہیں کرسکتا البتہ اللہ کے حکم سے ایک بندہ دوسرے بندہ کی مدد کرسکتا ہے ۱۲ منہ [۳] قیامت کی تعلیم کے لیے فرمایا ۱۲ منہ [۴] تو اس روایت میں سلیمان کے سماع کی طاؤس سے صراحت ہے یہ دونوں سفیان کے قول تعلیق نہیں ہیں بلکہ اسی اسناد سے مروی ہیں جو شروع حدیث میں بیان ہوا ۱۲ منہ [۵] دوسری روایت میں ہے میں نے اپنے دل میں کہا اگر تجھ میں کچھ بھلائی ہوتی تو ضرور اور لوگوں کی طرح تو بھی کوئی خواب دیکھتا ۱۲ منہ

عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ وَإِذَا فِيهَا أُنَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَقِيَنَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَكَانَ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا۔

اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد ہی میں سویا کرتا تھا خیر میں نے خواب میں دیکھا جیسے دو فرشتے آئے مجھ کو پکڑ کے دوزخ کی طرف لے گئے کیا دیکھتا ہوں کنوئے کی طرح اس کی بندش ہے اس پر دو کولے بنے ہیں[1] اور دیکھتا کیا ہوں اس میں کچھ لوگ میری پہچانت کے بھی ہیں میں دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگنے لگا پھر ہم کو ایک اور فرشتہ ملا وہ کہنے لگا ڈر نہیں میں نے یہ خواب (اپنی بہن) ام المومنین حفصہؓ سے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا عبداللہ اچھا آدمی ہے کاش وہ رات کو تہجد پڑھتا ہوتا راوی نے کہا آپ کے اس فرمانے کے بعد عبداللہ رات کو نہ سوتے (عبادت کرتے رہتے) مگر تھوڑی دیر[2]۔

بَابُ طُوْلِ السُّجُوْدِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

باب رات کی نماز میں سجدہ لمبا کرنا۔

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتَهُ يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُنَادِي لِلصَّلٰوةِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی اُن سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو (تہجد کی) گیارہ رکعتیں پڑھتے یہی آپ کی نماز تھی ان رکعتوں میں آپ اتنی دیر تک سجدہ میں رہتے کہ تم میں سے کوئی پچاس آیتیں آپ کے سر اٹھانے سے پہلے پڑھ لے اور (صبح طلوع ہونے پر) فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں سنت پڑھتے پھر داہنی کروٹ پر لیٹ رہتے یہاں تک کہ مؤذن نماز کے لیے آپ کو بلانے آتا[3]۔

---

[1] جن پر چرخ کی لکڑی رکھی جاتی ہے ۱۲ منہ [2] پچھلی رات کو اٹھنا اور تھوڑی بہت عبادت کرنا تمام صالحین کا طریقہ ہے حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ رات کو تہجد پڑھنا دوزخ سے نجات کا باعث ہے حضرت سلیمان کو ان کی والدہ نے وصیت کی بیٹا رات کو بہت مت سو کیونکہ ایسا کرنے سے آدمی قیامت کے دن محتاج ہوگا ایک بزرگ جب دسترخوان بچھاتا تو لوگوں سے کہتے دیکھو بہت نہ کھاؤ ورنہ بہت پانی پیوگے تو بہت سوگے تو قیامت کے دن افسوس کروگے حضرات صوفیہ نے لکھا ہے کہ ساری فقیری اور درویشی کا مدار تین باتوں پر ہے کم کھانا کم سونا کم کلام کرنا ۱۲ منہ [3] آپ سجدے میں بار بار یہ کہا کرتے سبحانک اللھم وبحمدک اللھم اغفرلی ایک روایت میں یوں ہے سبحانک لا الہ الا انت سلف صالحین بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے لمبا سجدہ کیا کرتے عبداللہ بن زبیرؓ اتنی دیر تک سجدہ میں رہتے کہ چڑیاں اتر کر ان کی پیٹھ پر بیٹھ جاتیں سمجھتیں کوئی دیوار ہے ۱۲ منہ

بَابُ ۱۸ تَرْكُ الْقِيَامِ لِلْمَرِيضِ۔

باب بیماری میں تہجد ترک کر سکتا ہے۔

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اسود بن قیس سے انہوں نے کہا میں نے جندب بن عبد اللہ بجلی سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے تو ایک یا دو رات آپ نماز کے لیے نہ اٹھے۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ احْتَبَسَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَبْطَأَ عَلَيْهِ شَيْطَانُهُ فَنَزَلَتْ وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اسود ابن قیس سے انہوں نے جندب بن عبد اللہ سے انہوں کہا حضرت جبرئیلؑ (چندروز تک) آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم کے پاس آنے سے رکے رہے تو قریش کی ایک کافر عورت (ام جمیل ابولہب کی جورو) کہنے لگی اب اس کے شیطان نے اس کے پاس آنے میں دیر لگائی اس وقت یہ آیتیں اتریں والضحٰی واللیل اذا سجٰی ما ودعک ربک وما قلٰی[1]

بَابُ ۱۹ تَحْرِيضُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ وَالنَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ وَطَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَعَلِيًّا لَيْلَةً لِلصَّلٰوةِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کی نماز اور نوافل پڑھنے کے لیے ترغیب دینا لیکن واجب نہ کرنا اور ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ اور حضرت علی کے پاس آئے ان کو نماز کے لیے جگانے کو آئے[2]

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ہند بنت حارث سے انہوں نے ام المومنین ام سلمہؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات کو جاگے اور فرمانے لگے سبحان اللہ

[1] ترجمہ یہ ہے قسم ہے چاشت کے وقت کی اور قسم ہے رات کی جب ڈھانپ لے تیرے مالک نے نہ تجھ کو چھوڑ دیا نہ تجھ پر غصے ہوا اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے اور اصل یہ ہے کہ یہ حدیث اگلی حدیث کا تتمہ ہے جب آپ بیمار ہوئے تھے تو رات کا قیام چھوڑ دیا تھا اسی زمانہ میں حضرت جبریلؑ نے بھی آنا موقوف کر دیا اور شیطانی ابولہب کی جورو نے یہ فقرہ کہا چنانچہ ابن ابی حاتم نے جندب سے روایت کیا کہ آپ کی انگلی کو پتھر کی مار لگی آپ نے فرمایا تو ہے کیا ایک انگلی ہے اللہ کی راہ میں تجھ کو مار لگی خون آلودہ ہوئی اسی صدمے سے آپ دو تین روز تہجد کے لیے بھی نہ اٹھ سکے تو ایک عورت کہنے لگی میں سمجھتی ہوں اب تیرے شیطان نے تجھ کو چھوڑ دیا اس وقت یہ سورت اتری والضحٰی واللیل اذا سجٰی ما ودعک ربک وما قلٰی ۱۲ منہ

[2] اگر رات کی نماز میں بڑی فضیلت نہ ہوتی تو آپ اپنی صاحبزادی اور داماد کو آرام کے وقت بے آرام نہ کرتے لیکن آپ نے یہ چاہا کہ ان دونوں کو فضیلت حاصل ہو اور وامر اہلک بالصلوٰة پر عمل ہو جائے ۱۲ منہ

مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يَارُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ۔

آج رات کو کیا کیا کچھ بلائیں اتریں[1] کیا کیا کچھ (رحمت اور عنایت کی) خزانے اترے اور حجرے والیوں) بی بیوں) کو کون جگاتا ہے[2] لوگوں بہت عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں پہنے اوڑھے ہیں پر آخرت میں ننگی ہونگی۔

١٠٦٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ ابْنُ الْحُسَيْنِ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ أَلَا تُصَلِّيَانِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ حِينَ قُلْتُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلٍّ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو امام زین العابدین علی بن حسین نے ان کو امام حسین رضی اللہ عنہ نے اُن کو جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ آنحضرت صلی اللہ وسلم رات کے وقت اُن کے اور حضرت فاطمہ اپنی صاحبزادی کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کیوں تم دونوں (تہجد کی) نماز نہیں پڑھتے[3] میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب ہم کو اٹھانا چاہے گا اٹھادے گا جب میں نے یہ کہا تو آپ لوٹ گئے اور کچھ جواب نہ دیا پھر میں نے سنا جب آپ پیٹھ موڑ کر جا رہے تھے اپنی ران پر ہاتھ مارتے جاتے تھے اور (سورہ کہف کی) یہ آیت پڑھتے جاتے تھے آدمی سب سے زیادہ جھگڑالو ہے[4]

١٠٦١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کام کو چھوڑ دیتے اور آپ کو اس کا کرنا

---

[1] یعنے خاص خاص فتنے اور فساد کیونکہ عام فتنوں سے تو آپ کی ذات مقدس اور حضرت عمرؓ کی ذات روک تھی جیسے حذیفہ کی روایت سے اوپر گزر البعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ فتنوں اور بلاؤں کے اُترنے کے اوقات مقرر ہوئے یا مجھ کو بتلائے گئے ۱۲ منہ [2] یعنے اس لیے کہ نماز پڑھیں اور عبادت کریں اور پیغمبر کی بی بی ہونے پر تکیہ نہ کریں یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کس لیے کہ آپ نے قیام اللیل کی ترغیب دلائی اور واجب نہ ہونا اس سے نکلتا ہے کہ وہ بی بیاں ہر رات کو نہیں اٹھتیں تھیں ورنہ جگانے کی کیا ضرورت تھی اگر قیام اللیل واجب ہوتا تو ہر رات کو ادا کرتیں ۱۲ منہ [3] دوسری روایت میں ہے کہ ایک بار آپ آئے ہم کو جگایا پھر اپنے گھر کو لوٹ گئے جب ہماری آہٹ نہ پائی تو دوبارہ آئے اور ہم کو جگایا ۱۲ منہ [4] حضرت علیؓ نے جو جواب دیا وہ فی الحقیقت درست تھا مگر اس کا استعمال اس موقع پر درست نہ تھا کیونکہ دنیادار کو تکلیف ہے اس میں نفس پر زور ڈال کر تمام او امر الٰہی بجالانا چاہیے تقدیر پر تکیہ کر لینا اور عبادت سے قاصر ہو کر بیٹھنا اور جب کوئی اچھی بات کا حکم کرے تو تقدیر پر حوالہ کرنا کج بحثی اور جھگڑا ہے تقدیر کا اعتقاد اس لیے نہیں ہے کہ آدمی اپاہج ہو کر بیٹھ رہے اور تدبیر سے غافل ہو جائے بلکہ (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ اَنْ يَّعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ فَمَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحٰى قَطُّ وَاِنِّيْ لَاُسَبِّحُهَا۔

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْ صَنَعْتُمْ وَلَمْ يَمْنَعْنِيْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يُّفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ

بَاب ۷۲۔ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَتّٰى تَفَطَّرَ قَدَمَاهُ وَالْفُطُوْرُ الشُّقُوْقُ اِنْفَطَرَتْ اِنْشَقَّتْ۔

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ يَقُوْلُ اِنْ كَانَ

پسند ہوتا آپ کو یہ ڈر رہتا ایسا نہ ہو لوگ اس کام کو کرنے لگیں پھر وہ اُن پر فرض ہو جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی چاشت کی نفل نماز نہیں پڑھی اور میں اس کو پڑھا کرتی ہوں ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ اُم المومنین سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات مسجد میں (تراویح اور تہجد کی) نماز پڑھی لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ پڑھی پھر دوسری رات بھی آپ نے پڑھی اور مقتدی بہت ہو گئے پھر تیسری چوتھی رات کو بھی وہ جمع ہوئے مگر آپ برآمد ہی نہیں ہوئے جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا میں نے تمہارا کام دیکھا اور مجھے تمہارے پاس نکلنے سے کسی چیز نے نہیں روکا مگر اسی بات نے کہ میں ڈرا کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے یہ واقعہ رمضان میں ہوا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو نماز میں اتنا کھڑے رہتے کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے اور حضرت عائشہؓ نے کہا یہاں تک کہ آپ کے پاؤں پھٹ جاتے فطور کے معنی عربی زبان میں پھٹنا اسی سے ہے انفطرت قرآن میں یعنی پھٹ جائے ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر نے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے انہوں نے کہا میں نے مغیرہ بن شعبہ سے سُنا وہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) تقدیر کا مطلب یہ ہے کہ سب کچھ باقی محنت اور مشقت اور اسباب حاصل کرنے میں کوشش کرے مگر یہ سمجھے رہے کہ ہوگا وہی جو اللہ نے قسمت میں لکھ دیا ہے چونکہ رات کا وقت تھا اور حضرت علیؓ آپ کے چھوٹے بھائی تھے دوسرے داماد لہذا آپ نے ایسے موقع پر تطویل بحث اور سوال جواب کو نامناسب سمجھ کر کچھ جواب نہ دیا مگر اُن کی کج بحثی اور مجادلہ پر افسوس کیا ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا ۔ ۱؎ حضرت عائشہؓ کو شاید وہ قصہ معلوم نہ ہوگا جس کو ام ہانی نے نقل کیا کہ آپ نے فتح مکہ کے دن چاشت کی نماز پڑھی ۔ باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلتا ہے کہ چاشت کی نفل نماز کا پڑھنا آپ کو پسند تھا جب پسند ہوا تو گویا آپ نے اس پر ترغیب دلائی اور پھر اس کو واجب نہ کیا کیونکہ آپ نے خود اس کو نہیں پڑھا بعضوں نے کہا آپ نے کبھی چاشت کی نفل نماز نہیں پڑھی اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے ہمیشگی کے ساتھ کبھی نہیں پڑھی کیونکہ دوسری روایت میں خود حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ آپ نے اس کو پڑھا ۱۲ منہ ۲؎ تم جو نماز کے لیے جمع ہوئے اور جیسے تم کو عبادت کی حرص اور مستعدی ہے عینی نے کہا اس حدیث سے باب کے دونو مطلب نکلے اور یہی ثابت ہوا کہ امام نے امامت کی نیت نہ کی (باقی برصفحہ آئندہ)

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُومُ أَوْ لَيُصَلِّي حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ أَوْسَاقَاهُ فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُولُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا۔

کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنا کھڑے رہتے یا اتنی نماز پڑھتے کہ آپ کے پاؤں یا پنڈلیوں پر ورم ہو جاتا جب آپ سے اس باب میں کہا جاتا[۱] تو آپ فرماتے کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

بَابٌ ۷۲۱ مَنْ نَامَ عِنْدَ السَّحَرِ

باب سحر کو یعنی صبح کے قریب سو جانا

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الصَّلٰوةِ إِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُومُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ابن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے اُن سے عمرو بن اوس نے بیان کیا ان سے عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا سب نمازوں میں اللہ تعالیٰ کو داؤد پیغمبر[۴] کی نماز بہت پسند ہے اور سب روزوں میں اللہ کو داؤد پیغمبر کا روزہ بہت پسند ہے داؤد علیہ السلام آدھی رات تک سو رہتے اور پھر تہائی رات تک عبادت کرتے اور پھر چھٹے حصہ میں سو جاتے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے[۲]

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ مَتٰى كَانَ يَقُومُ قَالَتْ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ (عثمان بن جبلہ) نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اشعث سے انہوں نے کہا میں نے اپنے باپ (سلیم بن اسود) سے سُنا انہوں نے کہا میں نے مسروق سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا نیک عمل بہت پسند تھا انہوں نے کہا جو ہمیشہ ہوتا رہے میں نے پوچھا رات کو آپ کب اٹھتے تھے انہوں نے کہا جب مرغ کی آواز سنتے[۳]

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ قَالَ إِذَا سَمِعَ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے ابو الاحوص سلام بن سلیم نے انہوں نے اشعث سے وہی حدیث جو اوپر گزری اس میں یوں ہے

بقیہ صفحہ سابقہ) ہو اور کوئی آن کر اس کے پیچھے اقتدا کرے تو اس کی نماز صحیح ہوگی ۱۲ منہ [۳] سورۂ اذا السماء انفطرت میں حضرت عائشہؓ کے اس قول کو خود امام بخاری نے کتاب التفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ حاشیہ صفحہ ہذا [۱] کہ آپ اتنی محنت مشقت کیوں اٹھاتے ہیں آپ کے تو اللہ تعالیٰ نے اگلے اور پچھلے سب قصور بخش دیئے ہیں ۱۲ منہ [۲] رات کے بارہ گھنٹے ہوتے ہیں تو پہلے چھ گھنٹے میں سو جاتے پھر چار گھنٹے عبادت کرتے پھر دو گھنٹے سو رہتے گویا سحر کے وقت سوتے ہوتے یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ [۳] کہتے ہیں پہلے پہل مرغ آدھی رات کے وقت بانگ دیتا ہے احمد اور ابوداؤد نے نکالا کہ مرغ کو بُرا مت کہو وہ نماز کے لیے جگاتا ہے مرغ کی عادت ہے کہ فجر طلوع ہوتے ہی اور سورج کے ڈھلنے پر بانگ دیا کرتا ہے یہ خدا کی فطرت ہے ۱۲ منہ

الصَّارِخَ قَامَ فَصَلَّى۔

١٠٦٧۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ذَكَرَ أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ٧٢٢ مَنْ تَسَحَّرَ فَلَمْ يَنَمْ حَتّٰى صَلَّى الصُّبْحَ

١٠٦٨۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلَّيَا فَقُلْنَا لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَقَدْرِ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً

بَابُ ٧٢٣ طُولِ الصَّلٰوةِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

١٠٦٩۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى هَمَمْتُ بِأَمْرِ

جب مرغ کی آواز سنتے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھتے [1]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے کہا میرے باپ سعد بن ابراہیم نے اپنے چچا ابوسلمہ سے نقل کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میرے پاس تو سحر کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوتے ہی رہتے [2]

باب سحری کھا کر پھر صبح کی نماز پڑھنے تک نہ سونا

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زید بن ثابت دونوں نے مل کر سحری کھائی جب سحری سے فراغت کر چکے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (صبح کی) نماز کے لیے کھڑے ہوئے پھر دونوں نے نماز پڑھی قتادہ کہتے ہیں ہم نے انسؓ سے پوچھا سحری اور فجر کی نماز میں کتنا فاصلہ ہوتا انہوں نے کہا اتنا کہ تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھے [3]

باب رات کی نماز میں قیام لمبا کرنا (یعنی قراءت بہت کرنا)۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل شقیق بن سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات نماز پڑھی آپ اتنا کھڑے رہے کہ میری نیت بگڑ گئی

---

[1] اس روایت میں یہ تصریح ہے کہ اٹھ کر کیا کرتے اگلی روایت میں مجمل ہے ان دونوں حدیثوں کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے اور اصل یہ ہے کہ امام بخاری نے حضرت داؤد کی شب بیداری کا حال بیان کیا پھر ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی عمل اس کے مطابق ثابت کیا تو ان دونوں حدیثوں سے نکلا کہ آپ اول شب میں آدھی رات تک سو رہتے پھر مرغ کی بانگ کے وقت یعنی آدھی رات پر اٹھتے پھر آگے کی حدیث سے یہ ثابت کیا کہ سحر کو آپ سوتے ہوتے پس آپ اور حضرت داؤد پیغمبرؑ کا عمل ایک ساں ہو گیا ۱۲ منہ

[2] حضرت بی بی ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی سنتیں پڑھ کر کیا کرتے سحر کو سو رہتے تب انہوں نے یہ کہا ۱۲ منہ

[3] معلوم ہوا کہ سحری صبح کے قریب ہی کھانا مسنون ہے اور بہت رات رہے سے سحری کھا لینا خلاف سنت ہے ۱۲ منہ

سَوْءٍ قُلْنَا مَا هَمَمْتَ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابو وائل نے کہا ہم نے پوچھا تمہارے دل میں کیا آیا انہوں نے کہا میرے دل میں یہ آیا بیٹھ بھی رہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دوں[1]

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے حذیفہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کے لیے رات کو اٹھتے تو اپنا منہ مسواک سے رگڑتے[2]

بَابٌ ۷۴۴ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَكَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ۔

باب رات کی نماز کیوں کر پڑھنا چاہیئے۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے ایک شخص نے[3] عرض کیا یا رسول اللہ رات کی نماز کیسے پڑھیں آپ نے فرمایا دو رکعت کرکے جب صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ کر سب کو طاق کرلے[4]

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے کہا مجھ سے ابو جمرہ نصر بن عمران نے بیان کیا انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی

---

[1] یہ ایک وسوسہ تھا جو شیطان کی طرف سے عبداللہ بن مسعودؓ کے دل میں آیا تھا شیطان سب لوگوں کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے خصوصاً اچھے اور نیک لوگوں کے تو وہ اور زیادہ پیچھے لگتا ہے مگر عبداللہ بن مسعودؓ اس کے دام میں کب آنے والے تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاص خادم اور صحبت یافتہ اور جان نثار تھے حدیث سے یہ نکلا کہ رات کی نماز میں آپ بہت لمبی قرأت کیا کرتے تھے ۱۲ منہ

[2] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے سمجھ میں نہیں آتی بعضوں نے ایک احتمال بعید بیان کیا ہے کہ جب تہجد کے لیے مسواک میں اتنا اہتمام کرتے تھے جو نماز کا ایک بیرونی کام ہے تو نماز کے اندرونی ارکان یعنی قیام اور قرأت وغیرہ میں بھی بہت اہتمام فرماتے ہوں گے اور اس طرح طول قیام ثابت ہوا جو باب کا مضمون ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ

[3] کہتے ہیں یہ خود عبداللہ بن عمرؓ تھے جیسے طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کیا مگر امام مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص تھا اور ابو داؤد کی روایت میں یہ ہے کہ جنگل کا ایک شخص تھا ۱۲ منہ

[4] اس حدیث سے باب کا پہلا مطلب نکلا قسطلانی نے کہا ابو حنیفہؒ ایک رکعت وتر پڑھنا جائز نہیں کہتے اور صحیح حدیثیں ان کا رد کرتی ہیں اور امام مالک اور شافعی اور امام احمد کا مذہب یہی ہے کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں کرکے پڑھنا چاہیے یعنی ہر دوگانہ کے بعد سلام پھیرے اور ایسے ہی دن کے نوافل بھی مگر صاحبین کہتے ہیں کہ دن میں چار چار رکعت پڑھنا افضل ہے اور ابو حنیفہؒ کہتے کہ رات اور دن دونوں چار چار رکعت پڑھنا افضل ہے ۱۲ منہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یَعْنِیْ بِاللَّیْلِ

صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز تیرہ رکعتیں تھیں[1]۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ قَالَ أَخْبَرَنِیْ إِسْرَائِیْلُ عَنْ أَبِیْ حَصِیْنٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَۃَ عَنْ صَلٰوۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَّتِسْعٌ وَّإِحْدٰی عَشْرَۃَ سِوٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبید اللہ بن موسیٰ نے خبر دی کہا مجھ کو اسرائیل نے انہوں نے ابو حصین عثمان بن عاصم سے انہوں نے یحییٰ بن وثاب سے انہوں نے مسروق بن اجدع سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز پوچھی انہوں نے کہا آپ کبھی سات رکعتیں پڑھتے کبھی نو اور کبھی گیارہ (گیارہ سے نہیں بڑھاتے) فجر کی سنتوں کے سوا۔

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی قَالَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَۃُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ ثَلَاثَ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً مِّنْھَا الْوِتْرُ وَرَکْعَتَا الْفَجْرِ۔

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے انہی میں وتر اور فجر کی سنتیں بھی شریک تھیں۔

بَابُ ۷۲۵ قِیَامِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ وَنَوْمِہٖ وَمَا نُسِخَ مِنْ قِیَامِ اللَّیْلِ

وَقَوْلِہٖ یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا نِّصْفَہٗ اِلٰی قَوْلِہٖ سَبْحًا طَوِیْلًا وَقَوْلِہٖ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْہُ فَتَابَ عَلَیْکُمْ اِلٰی قَوْلِہٖ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَشَأَ قَامَ بِالْحَبَشِیَّۃِ وِطَاءً مُوَاطَاۃً لِّلْقُرْاٰنِ اَشَدُّ مُوَافَقَۃً لِسَمْعِہٖ وَبَصَرِہٖ وَقَلْبِہٖ لِیُوَاطِئُوْا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رات میں اور سو جانا

اور رات کی نماز میں سے جو منسوخ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اسی باب میں فرمایا (سورہ مزمل میں) اے کپڑا لپیٹنے والے رات کو (نماز میں) کھڑا رہ آدھی رات یا اس سے کچھ کم سبحاً طویلاً تک اور فرمایا اللہ جانتا ہے کہ تم رات کی اتنی عبادت کو نباہ نہ سکو گے تو تم کو معاف کر دیا[2] واستغفروا اللہ ان اللہ غفور رحیم تک ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا قرآن میں جو ناشئۃ اللیل ہے تو نشا کا معنے حبشی زبان میں کھڑا ہوا اور وطا کا معنی موافق ہونا یعنی رات کا قرآن کان اور آنکھ اور دل کو ملا کر پڑھا جانا

---

[1] وتر سمیت یعنے دس رکعتیں تہجد کی دو دو کر کے پڑھتے پھر ایک رکعت پڑھ کر سب کو طاق کر لیتے یہ گیارہ رکعتیں تہجد اور وتر کی تھیں اور دو فجر کی سنتیں ملا کر تیرہ رکعتیں کہہ دیں کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ آپ رمضان یا غیر رمضان میں کبھی گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے اور آگے کی حدیث میں یہی تفصیل بیان ہوئی ہے ۱۲ منہ

[2] ہوا یہ کہ پہلے رات یا آدھی سے کچھ کم یا آدھی سے کچھ زیادہ کا قیام فرض ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر رحم فرمایا اور ان کی ضعف اور ناطاقتی کو دیکھ کر یہ حکم دیا کہ جس قدر قیام ہو سکے اتنا ہی بجا لاؤ علم ان لن تحصوہ فتاب علیکم فاقرءوا ما تیسر من القرآن کا یہی مطلب ہے تو یہ حکم پہلے حکم کا ناسخ ہوا قسطلانی نے کہا پھر اس کی فرضیت بھی پانچ نمازوں کے فرض ہونے سے منسوخ ہو گئی اور رات کا قیام سنت رہ گیا ۱۲ منہ

لِيُوَافِقُوا۔

ہے[1] اور سورہ براءت میں لیواطئوا اُسی سے ہے یعنی اس لیے کہ موافقت کریں[2]

۱۰۷۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن جعفر نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انسؓ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں اتنا افطار کرتے کہ ہم سمجھتے اس میں بالکل روزہ نہیں رکھیں گے اور کسی میں اتنے روزے رکھتے کہ ہم سمجھتے اس میں بالکل افطار نہیں کرنے کے اور رات کو نماز تو آپ ایسی پڑھتے تھے کہ تم جب چاہتے آپ کو نماز پڑھتے دیکھ لیتے[3] اور جب چاہتے سوتا دیکھ لیتے محمد بن جعفر کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان اور ابو خالد نے بھی حمید سے روایت کیا[4]

بَابُ ۷۲۶ عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلَى قَافِيَةِ الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ۔

باب جب آدمی رات کو نماز نہ پڑھے[5] تو شیطان کا گدی پر گرہ لگانا۔

۱۰۷۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عِنْدَ كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی (رات کو) سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے (جادو کی گرہیں) اور ہر گرہ پر یہ افسون پھونک دیتا ہے بڑی

---

[1] اس کو بھی عبد بن حمید نے وصل کیا یعنی رات کو بوجہ سکوت اور خاموشی کے قرآن پڑھنے میں دل اور زبان اور کان اور آنکھ سب اسی کی طرف متوجہ رہتے ہیں ورنہ دن کو آنکھ کسی طرف پڑتی ہے کان کہیں لگتا ہے دل کہیں ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] اس کو طبرانی نے وصل کیا مگر اس میں لیوافقوا کے بدل لیشابہوا ہے ۱۲ منہ [3] اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ساری رات سوتے بھی نہیں تھے اور عبادت بھی نہیں کرتے تھے ہر رات میں سوتے بھی اور عبادت بھی کرتے تو جو شخص آپ کو جس حال میں دیکھنا چاہتا دیکھ لیتا یعنی بے وقوف یہ سمجھتے ہیں کہ ساری رات جاگنا اور عبادت کرنا یا ہمیشہ روزے رکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت سے بڑھ کر ہے ان کو اتنا شعور نہیں کہ ساری رات جاگتے رہنے سے یا ہمیشہ روزہ رکھنے سے نفس کو عادت ہو جاتی ہے پھر اس کو عبادت میں کوئی تکلیف نہیں رہتی مشکل یہی ہے کہ رات کو سونے کی عادت بھی رہے اس طرح دن کو کھانے پینے کی اور پھر نفس پر زور ڈال کر جب چاہے اس کی عادت توڑ دے میٹھی نیند سے منہ موڑے پس جو آنحضرتؐ نے کیا ہے وہی افضل اور وہی اعلیٰ اور وہی مشکل ہے آپ کی خوبی بیان تھیں آپ اُن کا بھی حق ادا فرماتے اپنے نفس کا بھی حق ادا فرماتے اپنے عزیز و اقارب اور عام مسلمانوں کے بھی حقوق ادا فرماتے اس کے ساتھ خدا کی عبادت بھی کرتے کہیے اس لیے کتنا بڑا دل اور جگرہ چاہیے ایک سونٹا لے کر لنگوٹ باندھ کر ایک دم بیٹھ رہنا اور بے فکری سے ایک طرف کا ہو نا یہ نفس پر بہت سہل ہے ۱۲ منہ [4] ابو خالد کی روایت کو خود امام بخاری نے صوم میں نکالا ۱۲ منہ [5] یعنی عشاء کی نماز میں پڑھے سو جائے ۱۲ منہ

لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔

رات بڑی ہے (بے فکر) سو جا پھر اگر آدمی جاگا اور اللہ کی یاد کی تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر نماز پڑھے (فرض یا نفل) تو آدمی صبح کو خوش مزاج رہتا ہے ورنہ صبح کو سست مزاج رہتا ہے[1]

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّؤْيَا قَالَ أَمَّا الَّذِيْ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْقُرْاٰنَ فَيَرْفِضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ۔

ہم سے مومل بن ہشام نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم سے عوف اعرابی نے کہا ہم سے ابو رجاء عمران بن ملحان نے کہا ہم سے سمرہ بن جندب نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب کی حدیث میں آپ نے فرمایا جس کا سر پتھر سے کچلا جاتا تھا وہ شخص تھا جس نے (دنیا میں) قرآن حاصل کیا تھا پھر چھوڑ دیا[2] اور فرض نماز نہ پڑھ کر سو نا رہتا[3]

بَابٌ إِذَا نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ أُذُنِهٖ۔

باب جو شخص سوتا رہے اور (صبح کی) نماز نہ پڑھے معلوم ہوا شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کر دیا۔

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيْلَ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ بَالَ الشَّيْطٰنُ فِيْ أُذُنِهٖ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو الاحوص سلام بن سلیم نے کہا ہم سے منصور بن معتمر نے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا[4] لوگوں نے کہا وہ صبح تک سوتا رہا (فرض) نماز کے لیے بھی نہیں اٹھا آپ نے فرمایا شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کر دیا[5]

بَابُ الدُّعَاءِ وَالصَّلٰوةِ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَقَالَ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ

باب اخیر رات میں دعا اور نماز کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ والذاریات میں) فرمایا وہ رات کو تھوڑی دیر ہجوع کرتے تھے ہجوع کے

[1] حدیث میں جو آیا ہے وہ بالکل ٹھیک ہے حقیقت میں شیطان گرہیں لگاتا ہے اور یہ گرہیں ایک شیطانی دھاگے میں ہوتی ہیں وہ دھاگہ گدی پر رہتا ہے امام احمد کی روایت میں صاف ہے کہ ایک رسی سے گرہ لگاتا ہے بعضوں نے کہا گرہ لگانے سے یہ مقصود ہے کہ شیطان جادوگر کی طرح اس پر افسوں چلاتا ہے ۱۲ منہ [2] یعنی قرآن سیکھا اور پڑھا لیکن قرآن کے حکموں پر عمل نہیں کیا یا قرآن یاد کیا پھر اس کو چھوڑ کر بھول بیٹھا ۱۲ منہ [3] یعنی عشا کی نماز بن پڑھے سو جاتا یا صبح کی نماز کے لیے نہ اٹھتا سوتا رہتا ۱۲ منہ [4] اس کا نام معلوم نہیں ہوا بعضوں نے کہا خود عبداللہ بن مسعود یہ شخص تھے ۱۲ منہ [5] جب شیطان کھاتا پیتا ہے تو پیشاب بھی کرتا ہوگا اس میں کوئی امر قیاس کے خلاف نہیں بعضوں نے کہا پیشاب کر دینے سے یہ مطلب ہے کہ شیطان نے اس کو اپنا محکوم بنا لیا اور کان کی تخصیص اس وجہ سے کی کہ آدمی کان ہی سے آواز وغیرہ سن کر بیدار ہوتا ہے شیطان نے اس میں موت کر اس کے کان بہرے کر دیئے ۱۲ منہ

مَا يَهْجَعُوْنَ يَنَامُوْنَ ۔

مغے سونا۔

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابوعبداللہ اغر سے اُن دونوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا پروردگار بلند اور برکت والا ہر رات کو جس وقت رات کا اخیر تیسرا حصہ رہ جاتا ہے پہلے آسمان پر اترتا ہے[۱] فرماتا ہے کون مجھ سے دعا کرتا ہے میں قبول کروں کون مجھ سے مانگتا ہے میں دوں کون مجھ سے بخشش چاہتا ہے میں اس کو بخش دوں[۲]

بَابُ ۷۲۹ مَنْ نَّامَ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَاَحْيٰى اٰخِرَهٗ وَقَالَ سَلْمَانُ لِاَبِي الدَّرْدَاءِ نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ قَالَ قُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ ۔

باب جو شخص رات کے شروع میں سو جائے اور اخیر میں جاگے اور سلمان فارسیؓ نے ابوالدرداءؓ سے کہا (شروع رات میں) جاگے جب اخیر رات ہو تو اٹھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا سلمان سچ کہتا ہے۔

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَهٗ وَيَقُوْمُ اٰخِرَهٗ فَيُصَلِّيْ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ فَاِنْ كَانَتْ بِهٖ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے دوسری سند اور مجھ سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق عمرو بن عبداللہ سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کیونکر نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا آپ شروع رات میں سو رہتے اور اخیر رات میں اٹھتے (تہجد کی) نماز پڑھتے پھر اپنے بچھونے پر کہاتے جب مؤذن اذان دیتا اٹھ کھڑے ہوتے اگر آپ کو نہانے کی حاجت

[۱] یعنی خود اپنی ذات سے اترتا ہے جیسے دوسری روایت میں ہے تنزل بذاتہ اب یہ تاویل کرنا کہ اس کی رحمت اترتی ہے محض فاسد ہے علاوہ اس کے اُس کی رحمت اتر کر آسمان تک رہ جانے سے ہم کو فائدہ ہی ہے اسی طرح یہ تاویل کہ ایک فرشتہ اس کا اترتا ہے یہ بھی فاسد ہے کیونکر فرشتہ یہ کیسے کہہ سکتا ہے جو کوئی مجھ سے دعا کرے میں قبول کروں گا گناہ بخش دوں گا دعا قبول کرنا یا گناہوں کا بخشنا خاص پروردگار کا کام ہے اہل حدیث نے اس کی قسم کی حدیثوں کو جن میں صفات الٰہی کا بیان ہے بدل وجان قبول کیا ہے اور ان کو اپنے ظاہری معنے پر محمول رکھا ہے مگر یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس کی صفات مخلوق کی صفات کے مشابہ نہیں ہیں اور ہمارے اصحاب میں سے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اس حدیث کی شرح میں ایک مستقل کتاب لکھی ہے جو دیکھنے کے قابل ہے اور مخالفین کے تمام اعتراضوں اور شبہوں کا جواب دیا ہے ۱۲ منہ [۲] اس حدیث سے اخیر رات کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی جو ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ [۳] اس کو خود امام بخاری

[illegible]

وَاِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ۔

ہوتی[1] تو غسل کرتے ورنہ وضو کر کے باہر نکلتے۔

بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان اور غیر رمضان میں رات کو نماز پڑھنا۔

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان میں (رات کو) کتنی رکعتیں پڑھتے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اور غیر رمضان میں (کبھی) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے[2] پہلے چار رکعتیں پڑھتے اُن کی خوبی اور لمبائی کا کیا پوچھنا پھر چار رکعتیں پڑھتے اُن کی خوبی اور لمبائی کا کیا پوچھنا[3] پھر تین رکعتیں پڑھتے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں آپ نے فرمایا عائشہؓ میری آنکھیں (ظاہر میں) سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي شَيْءٍ مِّنْ صَلٰوةِ

ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰی بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کی کسی نماز میں بیٹھ

---

[1] قسطلانی نے اس کا ترجمہ یوں قرار دیا ہے اگر آپ کو عورت سے صحبت کرنے کی ضرورت ہوتی تو آپ صحبت کرتے اور غسل کر لیتے ورنہ وضو کر کے باہر نکلتے ۱۲ منہ

[2] انہی گیارہ رکعتوں کو تراویح قرار دو یا تہجد کہو وتر کہو جو چاہو نام رکھ لو بس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت رات کی نماز یہی ہے اب جو لوگ شروع رات میں رمضان کے مہینے میں بیس رکعتیں تراویح کی پڑھتے ہیں اور اخیر رات میں تہجد پڑھتے یہ سنت نبوی نہیں ہے البتہ بیس رکعتیں تراویح کی خلفاء راشدین سے منقول ہیں تو یہ سنت خلفاء ہوگی اور افسوس ہے اُن کم سمجھوں پر جو سنت نبوی کی پیروی کرنے والے کو بُرا سمجھیں اور آٹھ رکعتیں تراویح پڑھنے والے پر ملامت کریں ان کو خدا کا خوف کرنا چاہیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بروز حشر کیا جواب دیں گے ۱۲ منہ

[3] امام ابوحنیفہ نے نصبورات کے نوافل چار چار رکعت ملا کر پڑھنا افضل کہا ہے وہ اسی حدیث سے دلیل لیتے ہیں حالانکہ اس میں یہ تصریح نہیں ہے کہ آپ چار چار کے بعد سلام پھیرتے ممکن ہے کہ پہلے آپ چار رکعتیں بہت لمبی پڑھتے ہوں پھر اُس سے ذرا کم کر چار رکعتیں تو حضرت عائشہ رضی نے چار چار کو علیحدہ بیان کیا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اخیر میں تین رکعتیں بیان کیں حالانکہ ان کے بیچ میں سلام ہوتا کیونکہ تین رکعتیں وتر کی ایک سلام سے صحیح حدیثوں سے ثابت نہیں ہوئیں ۱۲ منہ

اللَّيْلِ جَالِسًا حَتَّى إِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا فَإِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلٰثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ۔

قرآن پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ بوڑھے ہو گئے تو کیا کرتے بیٹھ کر قرآن پڑھتے رہتے جب سورت میں تیس یا چالیس آیتیں باقی رہتیں تو کھڑے ہو جاتے پھر اُن کو پڑھ کر رکوع کرتے۔

بَابُ ۷۳۱ فَضْلُ الطُّهُوْرِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَفَضْلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

باب رات اور دن باوضو رہنے کی فضیلت اور وضو کے بعد رات اور دن میں نماز پڑھنے کی فضیلت۔

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيْ حَيَّانَ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِيْ بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجٰى عِنْدِيْ أَنِّيْ لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِيْ سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِيْ أَنْ أُصَلِّيَ۔

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ حماد بن اسامہ نے انہوں نے ابو حیان یحیی بن سعید سے انہوں نے ابو زرعہ ہرم بن جریر سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے وقت بلال رضؓ سے فرمایا بلال مجھ سے کہہ تو نے اسلام کے زمانے میں سب سے زیادہ امید کا کونسا نیک کام کیا ہے[1] کیونکہ میں نے بہشت میں اپنے آگے تیرے جوتوں کی پھٹ پھٹ کی آواز سنی[2] بلال رضؓ نے عرض کیا میں نے تو اپنے نزدیک اس سے زیادہ امید کا کوئی کام نہیں کیا کہ جب میں نے رات یا دن میں کسی وقت بھی وضو کیا تو میں اُس وضو سے (نفل) نماز پڑھتا رہا جتنی میری تقدیر میں لکھی تھی[3]

بَابُ ۷۳۲ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّشْدِيْدِ فِي الْعِبَادَةِ

باب عبادت میں بہت سختی اٹھانا مکروہ ہے[4]

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے ابو معمر عبد اللہ بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث بن سعد نے انہوں نے کہا ہم سے عبد العزیز بن صہیب نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آپ آئے

---

[1] یعنی جس عمل پر تجھ کو بہت امید ہے کہ ضرور قبول ہوگا اور اس کا ثواب ملے گا ۱۲ منہ [2] یعنی جیسے تو بہشت میں چل رہا ہے اور تیری جوتیوں کی آواز نکل رہی ہے یہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھلا دیا جو آئندہ ہونے والا تھا علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ بہشت میں بیداری کے عالم میں اس دنیا میں رہ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی نہیں گیا آپ معراج کی شب میں وہاں تشریف لے گئے تھے اسی طرح دوزخ میں اور یہ جو بعض فقراء سے منقول ہے کہ اُن کا خادم حقہ کے لیے آگ لینے کو دوزخ میں گیا محض غلط ہے ۱۲ منہ [3] بلال تو دنیا میں بھی بطور خادم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے سامان وغیرہ لے کر چلا کرتے ویسا ہی اللہ نے اپنے پیغمبر کو دکھلایا کہ بہشت میں بھی ہوگا اس حدیث سے بلالؓ کی بڑی فضیلت نکلی اور ان کا جنتی ہونا ثابت ہوا ۱۲ منہ [4] کیونکہ ایسی عبادت نبھ نہیں سکتی چند روز تک آدمی کرتا ہے پھر اکتا کر بالکل چھوڑ دیتا ہے یہ عقل مندوں کا کام نہیں ہے عمدہ عبادت وہی ہے جو اگرچہ تھوڑی ہو لیکن ہمیشہ کرے جیسے دوسری حدیث میں اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ

فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبْلُ قَالُوا هٰذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حُلُّوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ وَقَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ مِّنْ بَنِي أَسَدٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ بِاللَّيْلِ فَذُكِرَ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ مِنَ الْأَعْمَالِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا۔

بَابٌ ۷۳۳ مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

تو دیکھتے کیا ہیں ایک رسی دو ستونوں کے بیچ میں تنی ہوئی ہے آپ نے پوچھا یہ رسی کیسی لوگوں نے کہا یہ ام المومنین زینبؓ نے تانی ہے جب وہ کھڑی کھڑی (نماز میں) تھک جاتی ہیں تو اس سے لٹک رہتی ہیں (اور کھڑا ہونا نہیں چھوڑتیں) آپ نے فرمایا نہیں (یہ رسی نہیں ہونا چاہیئے اس کو کھول ڈالو تم میں ہر شخص کو چاہیئے جب تک دل لگے نماز پڑھے تھک جائے تو بیٹھ جائے اور امام بخاری نے کہا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا بنی اسد قبیلہ کی ایک عورت (خولہ بنت تویت) میرے پاس بیٹھی تھی اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے پوچھا یہ عورت کون ہے میں نے کہا فلانی عورت ہے جو رات بھر نہیں سوتی پھر اس کی نماز کا کیا حال بیان کیا گیا آپ نے فرمایا بس بس اتنا عمل کرو جتنے کی طاقت ہے (آرام سے ہو سکتا ہے) اس لیے کہ اللہ تو ثواب دینے سے تھکتا نہیں تم ہی (عمل کرتے کرتے) تھک جاؤ گے۔

باب جو شخص رات کو عبادت کیا کرتا تھا پھر چھوڑ دے تو مکروہ ہے۔

ہم سے عباس بن حسین[1] نے بیان کیا کہا ہم سے مبشر بن اسمٰعیل حلبی نے انہوں نے امام اوزاعی سے دوسری سند اور مجھ سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے کہا مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا عبداللہ تو فلانے شخص[2] کی طرح نہ ہونا وہ (پہلے) رات کو اٹھا کرتا

[1] عباس بن حسین سے امام بخاری اس کتاب میں ایک یہ حدیث اور ایک جہاد کے باب میں روایت کی بس دو ہی حدیثیں یہ بغداد کے رہنے والے تھے ۱۲ منہ

[2] اس شخص کا نام نہیں معلوم ہوا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ وَقَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْعِشْرِيْنَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ بِهٰذَا مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ۔

تھا پھر اُس نے رات کا اٹھنا چھوڑ دیا اور ہشام بن عمار نے کہا ہم سے عبدالحمید بن ابی العشرین نے بیان کیا کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے عمرو بن حکم بن ثوبان سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے پھر یہی حدیث بیان کی[1] ابن ابی عشرین کی طرح عمرو بن ابی سلمہ نے بھی اس کو امام اوزاعی سے روایت کیا[2]

بَابٌ ۷۳۴

باب[5]

۱۰۸۶ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ قُلْتُ إِنِّيْ أَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنُكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ وَإِنَّ لِنَفْسِكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ حَقًّا فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابوالعباس سائب بن فروخ سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مجھ کو یہ خبر ہوئی ہے کہ تو ساری رات عبادت کرتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے میں نے کہا سچ ہے میں ایسا ہی کرتا آپ نے فرمایا ایسا کرے گا تو تیری آنکھیں بلیٹھ جائیں گی اور تیری جان ناتواں ہو جائے گی اور تو یہ سمجھ لے کہ تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیری جورو کا بھی تجھ پر حق ہے روزہ بھی رکھ افطار بھی کر عبادت بھی کر سو بھی[6]

بَابٌ ۷۳۵ فَضْلِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى۔

باب جس شخص کی رات کو آنکھ کھلے پھر وہ نماز پڑھے اُس کی فضیلت۔

۱۰۸۷ ۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو ولید بن مسلم نے خبر دی کہا ہم کو امام اوزاعی نے کہا مجھ سے عمیر بن ہانی نے کہا

---

[1] اس روایت کو اسمٰعیل وغیرہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] یہ امام اوزاعی کا منشی تھا اس میں اہل حدیث نے کلام کیا ہے مگر امام بخاری اُس کی روایت متابعۃً لائے ۱۲ منہ [3] اس سند کو امام بخاری اس لیے لائے کہ اس میں یحییٰ بن ابی کثیر اور ابوسلمہ میں ایک شخص کا واسطہ ہے یعنی عمر بن حکم کا اور اگلی سند میں یحییٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے خود ابوسلمہ نے بیان کیا تو شاید یحییٰ نے یہ حدیث عمر کے واسطے سے اور بلا واسطہ دونوں طرح ابوسلمہ سے سنی ۱۲ منہ [4] یعنے اس میں بھی عمر بن حکم کا واسطہ ہے ۱۲ منہ [5] یہاں فقط باب کا لفظ ہے کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے تو یہ باب گویا پہلے ہی باب سے متعلق ہے ۱۲ منہ [6] گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے سخت مجاہدہ سے منع کیا اب جو لوگ ایسا کریں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف چلتے ہیں اس سے نتیجہ نکلا کہ عبادت اسی لیے ہے کہ اللہ اور رسول راضی ہوں البتہ بعضے بزرگوں نے شروع شروع میں نفس کو توڑنے کے لیے چند روز ایسا مجاہدہ کیا ہے پھر ہمیشہ سنت کے موافق چلتے رہے ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنِيْ جُنَادَةُ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ
عُبَادَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ
اغْفِرْلِيْ اَوْ دَعَا اُسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّاَ قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
اَخْبَرَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ اَبِيْ سِنَانٍ اَنَّهٗ سَمِعَ
اَبَا هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَقُصُّ فِيْ قَصَصِهٖ وَهُوَ
يَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
اَخًا لَكُمْ لَا يَقُوْلُ الرَّفَثَ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ رَوَاحَةَ وَفِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ يَتْلُوْ كِتَابَهٗ
اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِّنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ ۔ اَرَانَا
الْهُدٰى بَعْدَ الْعَمٰى فَقُلُوْبُنَا ۔ بِهٖ مُوْقِنَاتٌ
اَنَّ مَا قَالَ وَاقِعٌ ۔ يَبِيْتُ يُجَافِيْ جَنْبَهٗ عَنْ فِرَاشِهٖ
اِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِيْنَ الْمَضَاجِعُ تَابَعَهٗ عُقَيْلٌ
وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ وَالْاَعْرَجِ

مجھ سے جنادہ بن ابی امیہ نے کہا مجھ سے عبادہ بن صامت رضؓ نے
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص رات
کو جاگ اٹھے پھر یہ کہے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک و
ہو علےٰ کل شئی قدیر الحمد للہ و سبحان اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا
قوۃ الا باللہ[1] پھر دعا مانگے یا یوں کہے یا اللہ مجھ کو بخش دے
تو اُس کی دعا قبول ہو گی اگر وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس کی
نماز قبول ہو گی۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے
انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے
کہا مجھ کو ہیثم بن ابی سنان نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہؓ سے
سُنا وہ لوگوں کو وعظ سنا رہے تھے اُس وعظ میں انہوں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا[2] کہنے لگے تمہارے ایک بھائی عبداللہ
بن رواحہ نے کوئی غلط بیہودہ مضمون نہیں کہا اُن کی شعر یہ ہیں[3]
ایک پیغمبر خدا پڑھتا ہے اُس کی کتاب اور سُناتا ہے جب
صبح کی پو پھٹتی ہے ہم تو اندھے تھے اُسی نے رستہ بتلا دیا بات
ہے اس کی یقینی دل میں جا کر کھبتی ہے۔ رات کو رکھتا ہے
پہلو اپنے بستر سے الگ، کافروں کے خواب گاہ کو بند
بھاری کرتی ہے[4] یونس کی طرح اس حدیث کو عقیل نے بھی
زہری سے روایت کیا اور زبیدی نے یوں کہا مجھ سے زہری نے

---

[1] اس کا ترجمہ یہ ہے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں اُسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف سجتی ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے سب تعریف اسی کو سزاوار ہے اس کی شان بہت بلند ہے وہ سب سے بڑا ہے اس کے سوا نہ کوئی گناہ سے بچانے والا ہے نہ نیک کام کی طاقت دینے والا ۱۲ منہ

[2] خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد (بیان) کرنے کے لیے اور آپ کے حالات سنانے کے لیے ایک مجلس مقرر کرنا یہ تو صحابہ اور تابعین کے عہد میں رائج نہ تھا اور اسی لیے بعضے علماء نے اس کو بدعت قرار دیا ہے اور بعضوں نے اس کو بدعت حسنہ کہا ہے بشرطیکہ دوسرے منکرات شرعی سے خالی لیکن وعظ کی مجلس آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ سے منقول ہے اور اُس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات بیان کرنا اور آپ کے قصے بالاتفاق درست اور باعث اجر و ثواب عظیم ہے اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا ۱۲ منہ

[3] یعنے شاعروں کی طرح ان کی شعر بیہودہ اور لغو عشق اور فحش مضامین کی نہیں ہیں بلکہ انہوں نے اللہ کے پیغمبر کی مدح کی ہے ایسی شعر میں کہنا بالاتفاق جائز بلکہ ثواب ہے

[4] عقیل کی روایت کو طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کیا ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ۔

بیان کیا سعید بن مسیب اور اعرج سے انہوں نے ابوہریرۃؓ سے[1]

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ بِیَدِیْ قِطْعَةَ اِسْتَبْرَقٍ فَكَاَنِّیْ لَا اُرِیْدُ مَكَانًا مِّنَ الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ اِلَیْهِ وَرَاَیْتُ كَاَنَّ اثْنَیْنِ اَتَیَانِیْ اَرَادَا اَنْ یَّذْهَبَا بِیْ اِلَی النَّارِ فَتَلَقَّاهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لَمْ تُرَعْ خَلِّیَا عَنْهُ فَقَصَّتْ حَفْصَةُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی رُؤْیَایَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ وَكَانُوْا لَا یَزَالُوْنَ یَقُصُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْیَا اَنَّهَا فِی اللَّیْلَةِ السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرٰی رُؤْیَاكُمْ قَدْ تَوَاطَتْ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّیْهَا فَلْیَتَحَرَّهَا مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواب دیکھا جیسے میرے ہاتھ میں ایک گاڑھے ریشمی کپڑے کا ٹکڑا ہے میں بہشت میں جہاں چاہتا ہوں وہ مجھ کو اڑا لے جاتا ہے اور میں نے یہ بھی دیکھا جیسے دو (فرشتے) میرے پاس آئے اور مجھ کو دوزخ کو لے جانے لگے پھر ایک اور فرشتہ ان کو (راہ میں) ملا وہ مجھ سے کہنے لگا ڈر نہیں اور اُن فرشتوں سے کہا اس کو چھوڑ دو میری بہن ام المومنین حفصہؓ نے میرا ایک خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا عبداللہ اچھا آدمی ہے اگر رات کو نماز پڑھتا ہوتا (آپ کے یہ فرمانے کے بعد) عبداللہ (ہمیشہ) رات کو نماز پڑھتا کرتے اور صحابہ کا یہ حال تھا کہ وہ ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اپنے اپنے) خواب بیان کرتے کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات میں ہے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں تم سب کے خواب رمضان کے اخیر دہے میں شب قدر ہونے پر متفق ہیں پھر جو کوئی شب قدر ڈھونڈنا چاہے تو رمضان کے اخیر دہے میں ڈھونڈے

بَابُ ۷۳۶ الْمُدَاوَمَةِ عَلٰی رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ

باب فجر کی سنتیں ہمیشہ پڑھنا۔

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ هُوَ ابْنُ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِیْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ

ہم سے عبداللہ بن یزید نے روایت کیا کہا ہم سے سعید بن ابی ایوب نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے انہوں نے عراک بن مالک سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے

---

[1] زبیدی کی روایت کو امام بخاری نے تاریخ میں اور طبرانی نے معجم کبیر میں نکالا امام بخاری کی غرض اس بیان سے یہ ہے کہ زہری کے شیخ میں راویوں کا اختلاف ہے یونس اور عقیل نے ہشیم بن ابی سنان کہا ہے اور زبیدی نے سعید بن مسیب اور اعرج اور ممکن ہے کہ زہری نے ان تینوں سے اس حدیث کو سنا ہو حافظ نے کہا امام بخاری کے نزدیک پہلا طریق راجح ہے چونکہ یونس اور عقیل دونوں نے بالاتفاق زہری کا شیخ ہشیم کو قرار دیا ہے ۱۲ منہ

قَالَتْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا وَرَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَائَيْنِ وَلَمْ يَكُنْ يَدَعُهُمَا اَبَدًا

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز پڑھائی اور (تہجد کی) آٹھ رکعتیں پڑھیں اور دو رکعتیں بیٹھ کر اور دو رکعتیں صبح کی اذان اور تکبیر کے بیچ میں آپ انکو کبھی نہیں چھوڑتے تھے[1]

بَابٌ ۷۳۷ الضَّجْعَةِ عَلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

باب فجر کی سنتیں پڑھ کر داہنے کروٹ پر لیٹ جانا۔

۱۰۹۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ۔

ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی ایوب نے کہا مجھ سے ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی سنتیں پڑھ لیتے تو داہنے کروٹ پر لیٹ جاتے[2]

بَابٌ ۷۳۸ مَنْ تَحَدَّثَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَضْطَجِعْ

باب فجر کی سنتیں پڑھ کر باتیں کرنا اور نہ لیٹنا[3]

۱۰۹۲. حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ حَتّٰى يُؤْذَنَ بِالصَّلٰوةِ

ہم سے بشر بن حکم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے سالم ابوالنضر نے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی سنتیں پڑھ چکتے تو اگر میں جاگتی ہوتی مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے جب تک نماز کی اذان ہوتی[4]

بَابٌ ۷۳۹ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ مَثْنٰى مَثْنٰى قَالَ مُحَمَّدٌ وَيُذْكَرُ ذٰلِكَ عَنْ عَمَّارٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ

باب نفل نماز دو دو رکعت کر کے پڑھنا امام بخاری نے کہا اور ایسا ہی منقول ہے عمارؓ اور ابوذرؓ اور انسؓ صحابیوں

---

[1] اسی سے بعضوں نے فجر کی سنتوں کو واجب کہا ہے امام حسن بصری سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ

[2] یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت ہے بلکہ ابن حزم نے اس کو واجب کہا ہے اور ابوداؤد نے بسند صحیح روایت کیا کہ جب کوئی تم میں سے فجر کی سنتیں پڑھ چکے تو داہنے کروٹ پر لیٹ جائے عبداللہ بن مسعودؓ اور ابن عمرؓ اور ابراہیم نخعی سے جو اس کا انکار منقول ہے اُن کو شاید یہ حدیث نہ پہونچی ہوگی ۱۲ منہ

[3] یہ باب امام بخاری نے لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ فجر کی سنتوں کے بعد لیٹ رہنا کچھ واجب نہیں ہے اور بعضے علماء کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام استراحت کے لیے کیا تھا تہجد کی تھکاوٹ دور کرنے کو تو یہ سنت نہیں اور ابن مسعودؓ اور ابراہیم نخعی کے انکار کو سند لاتے ہیں اور ابن عمرؓ کے اس قول کو کہ یہ لیٹنا بدعت ہے اور صحیح یہی ہے کہ یہ فعل سنت ہے اور ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ اور ابراہیم نخعی کو یہ حدیثیں نہ پہونچی ہوں گی اور شافعیہ نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا مستحب ہے اگر نہ لیٹے تو کچھ باتیں ہی کر لے یا وہاں سے سرک جائے ۱۲ منہ

[4] اس حدیث سے لیٹنے کے استحباب کی نفی نہیں ہوتی بلکہ ثبوت ہوتا ہے اور امام احمد نے اسی حدیث کو ابوالنضر سے یوں نکالا کہ آپ لیٹ جاتے اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے رہتے اس سے یہ نکلتا ہے کہ آپ باتیں بھی کرتے تو لیٹے ہوئے ۱۲ منہ

أَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعِكْرِمَةَ وَالزُّهْرِيِّ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ مَا أَدْرَكْتُ فُقَهَاءَ أَرْضِنَا إِلَّا يُسَلِّمُونَ فِي كُلِّ اثْنَتَيْنِ مِنَ النَّهَارِ

سے اور جابر بن زید اور عکرمہ اور زہری تابعیوں سے اور یحییٰ بن سعید انصاری (تابعی) نے کہا میں نے تو اپنے ملک (مدینہ طیبہ) کے عالموں کو یہی دیکھا کہ وہ (نوافل میں) دن کو ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے[1]

۱۰۹۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی الموال نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو (دنیا اور دین کے) سب کاموں میں استخارہ کرنا سکھلاتے تھے[2] جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے آپ فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض نہیں نفل طور پر دو رکعتیں پڑھے[3] پھر یوں کہے اللھم انی استخیرک اخیر تک یعنی یا میرے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کی بدولت بھلائی چاہتا ہوں اور تیری قدرت کی بدولت طاقت چاہتا ہوں اور تیرا بڑا فضل مانگتا ہوں تجھ کو قدرت ہے اور مجھ کو قدرت نہیں تجھ کو علم ہے اور مجھ کو علم نہیں اور تو غیب کا جاننے والا ہے یا میرے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (جس کے لیے استخارہ کیا جاتا ہے) میرے دین اور دنیا اور انجام کار کے لیے بہتر ہے یا یوں فرمایا بالفعل اور آئندہ[4] میرے لیے بہتر ہے تو وہ مجھ کو نصیب کر اور آسان کر اور اس میں برکت دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین اور دنیا اور انجام کار کے لیے بُرا ہے یا یوں فرمایا بالفعل اور آئندہ میرے لیے بُرا

[1] حافظ نے کہا اور ابوذر اور رفاعہ اور زید کی حدیثوں کو ابن ابی شیبہ نے نکالا اور انس رضی اللہ عنہ کی حدیث تو اسی کتاب میں گزری کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں جا کر دن کو دو رکعتیں نفل پڑھیں اور جابر بن زید کا اثر مجھ کو نہیں ملا اور عکرمہ کا اثر ابن ابی شیبہ نے نکالا اور یحییٰ بن سعید کا اثر مجھ کو نہیں ملا ۱۲ منہ

[2] یعنی دعا اور نماز سے جس کا بیان آگے حدیث میں ہے اہل سنت کے نزدیک یہی استخارہ ثابت ہے اور کوئی صورت ثابت نہیں ۱۲ منہ

[3] یہیں سے امام بخاری نے ترجمہ باب نکالا کہ نفل نماز کی دو دو رکعتیں پڑھنا افضل ہے اور حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر فرض نماز پڑھ کر یہ دعا کر لے تو سنت کے موافق نہ ہوگا ۱۲ منہ

[4] یہ راوی کا شک ہے بالفعل سے دنیا مراد ہے اور آئندہ سے آخرت یا بالفعل سے مراد سردست اور آئندہ سے دنیا کا آئندہ ۱۲ منہ

عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ قَالَ وَیُسَمِّیْ حَاجَتَہٗ۔

ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور جہاں میرے لیے بہتری ہو وہ مجھ کو نصیب کر اور مجھ کو اس پر خوش رکھ[1] اور یہ کام کی جگہ اس کا نام لے۔

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا الْمَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمٍ الزُّرَقِیِّ سَمِعَ اَبَا قَتَادَۃَ بْنَ رِبْعِیِّ الْاَنْصَارِیَّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا یَجْلِسْ حَتّٰی یُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن سعید انہوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے انہوں نے ابوقتادہ بن ربعی انصاری صحابی سے رضی سُنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے مسجد میں آئے تو نہ بیٹھے جب تک دو رکعتیں (تحیۃ المسجد کی) نہ پڑھ لے[2]

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا مجھ کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہمارے گھر میں جب دعوت میں آئے تھے) دو رکعتیں پڑھائیں پھر تشریف لے گئے۔

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الظُّھْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الظُّھْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ وَرَکْعَتَیْنِ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں (سنت کی) ظہر سے پہلے پڑھیں اور دو رکعتیں ظہر کے بعد اور دو رکعتیں جمعہ کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے

[1] یعنی دل میں بھی میرے رنج اور کراہت نہ رہے ایک بزرگ سے پوچھا گیا تمہارا کیا حال ہے خوش ہو یا ملول انہوں نے کہا جس کی مراد پر دو نوں جہاں چل رہے ہوں وہ خوش ہوگا یا رنجیدہ میری مراد اور خوشی وہی ہے جو میرے مالک کی مراد اور خوشی ہے پھر مجھ کو رنج کیسا خوشی ہی خوشی ہے یہ درویشی اور فقیری کا انتہائی درجہ ہے کہ آدمی اپنی سب مرادیں خدا وند کریم جل جلالہ کی مرادیں غرق کر دے اور کوئی مراد بجز اس کی ذات مقدس کے باقی نہ رہے ۱۲ منہ

[2] اس حدیث سے بھی امام بخاری نے یہ نکالا کہ نوافل کی دو دو رکعتیں پڑھنا چاہییں تحیۃ المسجد جمہور علماء کے نزدیک سنت ہے لیکن ظاہریہ اور اہل حدیث کے نزدیک واجب ہے گو اوقات مکروہ میں بھی مسجد جائے مگر تحیۃ المسجد ضرور پڑھے حافظ نے کہا عید کے دن تحیۃ المسجد نہ پڑھے بلکہ صرف عید کی نماز ادا کرے ۱۲ منہ

بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

بعد اور دو رکعتیں عشا کے بعد[1]

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضؓ سے سُنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے جب کوئی تم میں سے (مسجد میں) آئے اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو خطبہ کے لیے نکل چکا ہو تو دو رکعتیں (تحیۃ المسجد کی) پڑھ لے۔

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ اُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ مَنْزِلِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ هٰذَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ فَاَقْبَلْتُ فَاَجِدُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَاَجِدُ بِلَالًا عِنْدَ الْبَابِ قَائِمًا فَقُلْتُ يَا بِلَالُ اَصَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَاَيْنَ قَالَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ وَجْهِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَوْصَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَقَالَ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ غَدَا عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ بَعْدَ مَا امْتَدَّ النَّهَارُ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهٗ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سیف بن سلیمان مکی نے کہا میں نے مجاہد سے سُنا وہ کہتے تھے عبداللہ بن عمر (مکہ میں) اپنے گھر میں آئے کسی نے کہا (بیٹھے کیا ہو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ آئے اور کعبے کے اندر جا بھی چکے عبداللہ نے کہا یہ سُن کر میں آیا دیکھا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کعبے سے باہر نکل چکے ہیں اور بلال رضؓ دروازے پر کھڑے ہیں میں نے کہا بلال رضؓ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز پڑھی انہوں نے کہا ہاں میں نے پوچھا کہاں پر انھوں نے کہا ان دونوں ستونوں کے بیچ میں پھر آپ باہر نکلے اور کعبے کے دروازے کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں اور ابوہریرہ رضؓ نے کہا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے کی وصیت[2] کی اور عتبان بن مالک نے کہا[3] صبح کو دن چڑھے پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضؓ اور عمر رضؓ میرے پاس آئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں[4]۔

---

[1] یہی سنن راتبہ ہیں شوکانی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چار چار رکعتیں بھی سنت کی ثابت ہیں تو یہ محمول ہے اس پر کہ کبھی آپ نے دو دو رکعتیں پڑھیں کبھی چار چار رکعتیں ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے باب صلوۃ الضحیٰ فی الحضر میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر اسی کتاب میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [4] ان سب حدیثوں سے امام بخاری نے دن کے نوافل دو دو رکعتیں پڑھنے پر دلیل لی ۱۲ منہ

بَابٌ الْحَدِيثِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۱۰۹۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنِي عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَاِلَّا اضْطَجَعَ قُلْتُ لِسُفْيٰنَ فَاِنَّ بَعْضَهُمْ يَرْوِيهِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ سُفْيٰنُ هُوَ ذَاكَ -

بَابٌ تَعَاهُدِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَمَنْ سَمَّاهَا تَطَوُّعًا -

۱۱۰۰ - حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

بَابٌ مَا يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۱۱۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

باب فجر کی سنتوں کے بعد باتیں کرنا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عینیہ نے انہوں نے کہا ابو النضر سالم نے مجھ سے بیان کیا ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فجر کی سنت) دو رکعتیں پڑھتے پھر اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے نہیں تو لیٹ رہتے علی بن مدینی نے کہا میں نے سفیان سے پوچھا بعضے لوگ یوں روایت کرتے ہیں فجر کی دو رکعتیں پڑھتے انہوں نے کہا یہی تو مراد ہیں [1]

باب فجر کی سنت کی دو رکعتیں ہمیشہ لازم کر لینا اور اُن کے سنت ہونے کی دلیل۔

ہم سے بیان کیا بیان بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ ابن سعید قطان نے کہا ہم سے ابن جریج نے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عبید بن عمیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی نفل نماز کی اتنی پابندی نہیں رکھتے تھے جتنی فجر کی (سنت کی) دو رکعتوں کی پابندی کرتے تھے [2]

باب فجر کی سنتوں کی قراءت کیسی کرے [3]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں کہا آنحضرت صلی اللہ

[1] بعضے لوگوں سے امام مالک مراد ہیں جیسے دارقطنی نے نکالا غرض سفیان کی یہ ہے کہ حدیث میں رکعتیں سے فجر کی سنت کی دو رکعتیں مراد ہیں اس حدیث سے فجر کی سنت اور فرض کے بیچ میں باتیں کرنے کا جواز معلوم ہوا اور جنہوں نے اس کو مکروہ سمجھا انہوں نے غلطی کی ان کو یہ حدیث نہیں پہونچی ۱۲ منہ

[2] تمام سنن موکدہ میں فجر کی سنتوں کی بہت زیادہ تاکید ہے دوسری روایت میں ہے کہ سفر اور حضر میں کبھی آپ ان کو ناغہ نہیں کرتے تھے اسی لیے بعضے علماء نے ان کو واجب بھی کہا ہے مگر امام بخاریؒ نے اس حدیث سے دلیل لی کہ وہ سنت ہیں کیونکہ اُن کو نوافل میں سے کہا ہر آدمی کو ہمیشہ فجر کی سنتیں پڑھنا چاہیئے اگر وقت تنگ ہو اور فرض کے فوت ہونے کا خیال ہو تو فرض کے بعد اُن کو پڑھ لے اسی طرح جب فرض کی تکبیر ہو رہی ہو جیسے اوپر گزر چکا ۱۲ منہ

[3] یعنے مختصر یا مطول آگے حدیثوں سے ثابت کیا کہ فجر کی سنتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی مختصر قراءت کرتے ایک حدیث میں ہے کہ کافرون اور اخلاص کیا اچھی دو سورتیں ہیں جو فجر کی سنتوں میں پڑھی جاتی ہیں ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے[1] پھر جب صبح کی اذان سنتے تو ہلکی پھلکی دو رکعتیں (سنت کی) پڑھ لیتے۔

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمَّتِهِ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى إِنِّي لَأَقُولُ هَلْ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنی پھوپھی عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسری سند اور ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز سے پہلے جو (سنت کی) دو رکعتیں پڑھتے وہ ایسی ہلکی پھلکی پڑھتے ہیں کہتی آپ نے سورۂ فاتحہ ہی پڑھی یا نہیں[2]

بَابُ ۴۳۔ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ

باب فرضوں کے بعد سنت کا بیان[3]

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَأَمَّا

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سنت کی) دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشا کے بعد اور دو رکعتیں جمعہ کے بعد پڑھیں[4] اور

[1] اگلی روایتوں میں جو گیارہ رکعتوں کا ذکر آیا ہے وہ اس کے خلاف نہیں ہے آپ تہجد شروع کرتے وقت پہلی دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھا کرتے ان کو اگلی روایت میں حضرت عائشہؓ نے شمار نہیں کیا یا وتر کے بعد بیٹھ کر جو ایک دوگانہ پڑھا کرتے اس کو شمار نہیں کیا اور یہاں اس کو شریک کر لیا ہے ۱۲ منہ [2] یہ مبالغہ ہے یعنی بہت ہلکی پھلکی پڑھتے تھے مسلم اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ آپ ان میں سورہ کافرون اور اخلاص پڑھا کرتے ۱۲ منہ [3] پہلے فجر کی سنت کا بیان کیا کیونکہ وہ سب سنتوں سے زیادہ موکد ہیں اب اور نمازوں کی سنتیں بیان کیں اور چونکہ یہ اکثر فرض کے بعد ہوتی ہیں اس لیے المکتوبۃ کہا ورنہ ظہر میں فرض سے پہلے بھی دو یا چار سنتیں ہیں ۱۲ منہ [4] ساتھ پڑھنے سے یہ غرض نہیں ہے کہ جماعت سے پڑھیں اور جو شخص سنن رواتب میں جماعت کا قائل ہوا ہے اس کا قول بے دلیل ہے ۱۲ منہ

الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فَفِي بَيْتِهِ وَحَدَّثَتْنِي أُخْتِي حَفْصَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَكَانَتْ سَاعَةً لَا أَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا تَابَعَهُ كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَأَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ۔

اور مغرب اور عشا کی سنتیں آپ اپنے گھر میں پڑھا کرتے[1] اور عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا مجھ سے میری بہن ام المومنین حفصہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فجر طلوع ہونے کے بعد دو رکعتیں (سنت کی) ہلکی پھلکی پڑھا کرتے اور یہ وہ وقت ہوتا کہ میں اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں جاتا تھا[2] عبید اللہ کے ساتھ اس حدیث کو کثیر بن فرقد اور ایوب نے بھی نافع سے روایت کیا اور ابن ابی الزناد نے اس حدیث کو موسٰی بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے روایت کیا اس میں فی بلیتہ کے بدل فی اہلہ ہے[3]

بَابٌ ۴۴ مَنْ لَّمْ يَتَطَوَّعْ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ

باب فرض کے بعد سنت نہ پڑھنا۔

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ جَابِرًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا قُلْتُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ قَالَ وَأَنَا أَظُنُّهُ۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا میں نے ابو الشعثاء جابر بن زید سے سُنا انہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ظہر عصر کی) آٹھ رکعتیں اور (مغرب عشا کی) سات رکعتیں ملا کر پڑھیں (بیچ میں سنت وغیرہ کچھ نہیں) عمرو نے کہا میں نے ابو الشعثاء سے کہا میں سمجھتا ہوں آپ نے ظہر میں دیر کی اور عصر میں جلدی اور عشا میں جلدی کی اور مغرب میں دیر ابو الشعثاء نے کہا میں بھی ایسا ہی سمجھتا ہوں[4]

---

[1] اس سے بعضے لوگوں نے دلیل لی ہے کہ رات کے نفل گھر میں پڑھنا افضل ہے مگر بات یہ تھی کہ دن کو آپ کام کاج کے لیے مسجد میں رہتے اس لیے سنتیں بھی وہیں پڑھتے اور رات کو آپ اکثر گھر میں رہتے اور مغرب اور عشاء کی سنتیں گھر ہی میں پڑھ لیتے ۱۲ منہ

[2] کیوں کہ فجر سے پہلے اور عشا کی نماز کے بعد اور ٹھیک دوپہر کو گھر کے کام کاجی لوگوں کو بھی اجازت لے کر اندر آنا چاہیئے اس وقت غیر لوگ آپ سے کیوں کر مل سکتے اسی لیے ابن عمرؓ نے اُن سنتوں کا حال اپنی بہن ام المومنین حفصہؓ سے سن کر معلوم کیا ۱۲ منہ

[3] مطلب ایک ہی ہے یعنے مغرب اور عشا کی سنتیں اپنے گھر والوں میں پڑھتے ۱۲ منہ

[4] یہ عمرو بن دینار کا خیال ہے ورنہ یہ حدیث صاف ہے کہ دو نمازوں کا جمع کرنا جائز ہے دوسری روایت میں ہے کہ یہ واقعہ مدینہ کا ہے نہ وہاں کوئی خوف تھا نہ بارش تھی اور پر گزر چکا کہ اہل حدیث کے نزدیک یہ جائز ہے اور امامیہ کی کتب میں ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم سے صد ہا روایتیں جمع کے باب میں آئی ہیں اور کوئی وجہ نہیں کہ روایتیں غلط ہوں امام بخاری نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ سنتوں کا ترک کرنا جائز ہے اور سنت بھی یہی ہے کہ جمع کرے تو سنتیں

بَابُ ۷۴۵ صَلٰوةِ الضُّحٰى فِي السَّفَرِ

۱۱۰۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ تَوْبَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَتُصَلِّي الضُّحٰى قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَأَبُو بَكْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِخَالُهُ -

۱۱۰۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى يَقُولُ مَا حَدَّثَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ أَرَ صَلٰوةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ -

بَابُ ۷۴۶ مَنْ لَمْ يُصَلِّ الضُّحٰى وَرَاٰهُ وَاسِعًا -

۱۱۰۷ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب سفر میں چاشت کی نماز پڑھنا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے توبہ بن کیسان سے انہوں نے مورق بن مشمرج سے انہوں نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کیا تم چاشت کی نماز پڑھتے ہو انہوں نے کہا نہیں میں نے کہا عمرؓ نے پڑھی ہے انہوں نے کہا نہیں میں نے کہا ابوبکرؓ نے انہوں نے کہا نہیں میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے کہا میں نہیں سمجھتا[1]

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ سے عمرو بن مرہ نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے کسی صحابی نے یہ بیان نہیں کیا کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا سوا ام ہانیؓ کے انہوں نے کہا کہ جس دن مکہ فتح ہوا آپ وہاں مسافر تھے) اُن کے گھر میں گئے اور غسل کیا اور آٹھ رکعتیں (چاشت کی) پڑھیں تو میں نے ایسی ہلکی پھلکی نماز کبھی نہیں دیکھی یہ تو تھا کہ آپ رکوع اور سجدہ پورا ادا کرتے۔

باب چاشت کی نماز نہ پڑھنا اور اس کو ضروری نہ جاننا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت

---

[1] عبداللہ بن عمرؓ نے خود تو آنحضرت صلعم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا نہیں لیکن دوسرے کسی سے سُنا اُن کو یقین نہ آیا اس لیے کہا کہ میں نہیں سمجھتا ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے اس کو بدعت کہا اب امام بخاری نے اس حدیث کو جو اس باب لائے اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا کیونکہ یہ باب اس لیے موضوع ہوا ہے کہ سفر کی حالت میں آپ نے چاشت کی نماز پڑھی جیسے ام ہانی کی حدیث سے نکلتا ہے بعضوں نے کہا امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ جن احادیث میں چاشت کی نماز نہ پڑھنا مذکور ہے وہ حالت سفر پر محمول ہیں اور جن میں مذکور ہے وہ حالت حضر میں بعضوں نے کہا ترجمہ باب کا مطلب یہ ہے کہ سفر میں چاشت کی نماز پڑھی جائے یا نہیں تو ابن عمرؓ کی حدیث سے نفی ثابت کی اور ام ہانی کی حدیث سے اس کا اثبات کیا واللہ اعلم ۱۲ منہ

سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحٰى وَاِنِّیْ لَاُسَبِّحُهَا۔

بَابٌ ۷۴۷ صَلٰوةِ الضُّحٰى فِی الْحَضَرِ

قَالَهٗ عِتْبَانُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ هُوَالْجُرَیْرِیُّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ. قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَلٰثٍ لَا اَدَعُهُنَّ حَتّٰی اَمُوْتَ صَوْمِ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّصَلٰوةِ الضُّحٰى وَنَوْمٍ عَلٰی وِتْرٍ

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَ ضَخْمًا لِّلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَا اَسْتَطِیْعُ الصَّلٰوةَ مَعَكَ فَصَنَعَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ اِلٰی بَیْتِهٖ وَنَضَحَ لَهٗ طَرَفَ حَصِیْرٍ بِمَآءٍ فَصَلّٰی عَلَیْهِ رَكْعَتَیْنِ وَقَالَ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ بْنِ الْجَارُوْدِ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰى فَقَالَ مَا رَاَیْتُهٗ صَلّٰی غَیْرَ ذٰلِكَ

بَابٌ ۷۴۸ الرَّكْعَتَیْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ.

نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر میں پڑھتی ہوں[1]

باب چاشت کی نماز اپنے شہر میں پڑھے

یہ عتبان بن مالک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عباس بن فروخ جریری نے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا مجھ کو میرے جانی دوست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت کی میں مرتے تک ان کو نہیں چھوڑنے کا ایک تو ہر مہینے میں تین روزے رکھنا[2] دوسرے چاشت کی نماز پڑھنا[3] تیسرے وتر پڑھ کر سونا۔

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے انس بن سیرین سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سُنا وہ کہتے تھے ایک انصاری مرد جو موٹا آدمی تھا (عتبان بن مالک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگا میں آپ کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہو سکتا پھر اس نے آپ کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ کو اپنے گھر پر بلایا اور بوریے کے ایک ٹکڑے کو پانی سے دھو کر صاف کیا آپ نے اس پر دو رکعتیں پڑھیں اور عبدالحمید بن منذر بن جارود نے انسؓ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے انہوں نے کہا میں نے تو آپ کو اس دن کے سوا پڑھتے نہیں دیکھا۔

باب ظہر سے پہلے دو رکعتیں سنت کی پڑھنا

---

[1] اس لفظ سے کہ میں نے آنحضرت صلعم کو پڑھتے نہیں دیکھا باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ اس کا پڑھنا ضرور ہوتا تو وہ آنحضرت صلعم کو ہر روز پڑھتے دیکھتیں قسطلانی نے کہا حضرت عائشہؓ کے نہ دیکھنے سے چاشت کی نماز کی نفی نہیں ہوتی ایک جماعت صحابہ نے اس کو روایت کیا ہے جیسے انسؓ اور ابوہریرہؓ اور ابوذرؓ اور ابو امامہؓ اور عقبہ بن عبد اور ابن ابی اوفیؓ اور ابوسعیدؓ اور زید بن ارقم اور ابن عباسؓ اور جابرؓ اور جبیر بن مطعمؓ اور حذیفہؓ اور ابن عمرؓ اور ابوموسیٰؓ اور عتبان اور عقبہ بن عامرؓ اور علیؓ اور معاذ بن انسؓ اور نواس اور ابوبکرہ اور ابو مرہ وغیرہ ۱۲ منہ [2] عتبان بن مالک کی حدیث اُوپر کئی بار اس کتاب میں گزر چکی ہے اور امام احمد نے اس کو اس لفظ سے نکالا کہ آنحضرت صلعم نے ان کے گھر میں چاشت کے نفل پڑھے سب لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی ۱۲ منہ [3] یعنی ایام بیض کے روزے ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخوں میں ہر مہینے کے ۱۲ منہ باقی بر صفحہ آئندہ

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَكَانَتْ سَاعَةً لَا يُدْخَلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَطَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتیں (سنت کی) یاد رکھیں دو ظہر سے پہلے دو اس کے بعد دو مغرب کے بعد اپنے گھر میں دو عشا کے بعد اپنے گھر میں دو فجر کی نماز سے پہلے اور یہ وہ وقت تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت کوئی نہ جاتا مگر ام المومنین حفصہؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ مؤذن جب اذان دیتا اور صبح نمود ہو جاتی تو آپ دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے انہوں نے اپنے باپ محمد بن منتشر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعت سنت کو[۱] اور فجر سے پہلے دو رکعت سنت کو نہیں چھوڑتے تھے یحییٰ کے ساتھ اس حدیث کو ابن ابی عدی اور عمرو بن مرزوق نے بھی شعبہ سے روایت کیا۔

بَابُ ۷۴۹ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

باب مغرب سے پہلے سنت پڑھنا۔

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ هُوَ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے حسین معلم سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن مغفل مزنی نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مغرب سے پہلے (سنت کی دو رکعتیں) پڑھو تیسری بار یوں فرمایا جو

بقیہ صفحہ سابقہ ۔[۲] کم سے کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں یا بارہ رکعتیں ہمارے اصحاب میں سے امام ابن قیم نے چاشت کی نماز میں چھ مذہب نقل کیے ہیں ایک یہ ہے کہ مستحب ہے دوسرے یہ کہ کسی سبب سے پڑھنا چاہیے تیسرے مستحب نہیں چوتھے کبھی پڑھنا کبھی نہ پڑھنا پانچویں ہمیشہ پڑھنا لیکن گھر میں چھٹے یہ کہ بدعت ہے حاکم نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحیٰ یعنی چاشت کی نماز میں ان سورتوں کے پڑھنے کا حکم دیا جن میں ضحیٰ کا لفظ ہے والضحیٰ والشمس وضحٰہا قسطلانی نے کہا طبرانی نے اوسط میں روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت کا ایک دروازہ ہے جس کو باب الضحیٰ کہتے ہیں قیامت کے دن ایک پکارنے والا پکارے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو ضحیٰ کی نماز پڑھتے تھے یہ ان کا دروازہ ہے اللہ کی رحمت سے اس میں داخل ہوں اس نماز کا وقت سورج کے بلند ہونے سے زوال تک ہے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا ۔[۱] یہ حدیث باب کے مطابق نہیں کیونکہ باب میں دو رکعتیں ظہر سے پہلے پڑھنے کا ذکر ہے اور شاید ترجمہ باب کا یہ مطلب ہو کہ ظہر سے پہلے دو ہی رکعتیں پڑھنا کچھ ضرور نہیں چار بھی پڑھ سکتا ہے ۱۲ منہ

لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْثَدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيَّ قَالَ أَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ أَلَا أُعْجِبُكَ مِنْ أَبِي تَمِيمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ

بَابٌ ۵۰ صَلَاةِ النَّوَافِلِ جَمَاعَةً

ذَكَرَهُ أَنَسٌ وَعَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِهِ مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ فَزَعَمَ مَحْمُودٌ أَنَّهُ سَمِعَ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بِبَنِي سَالِمٍ وَكَانَ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَادٍ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَنْكَرْتُ

کوئی چاہے آپ نے برا جانا لوگ اس کو لازمی نہ سمجھ لیں[1]

ہم سے عبد اللہ بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی ایوب نے کہا مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے کہا میں نے مرثد بن عبد اللہ یزنی سے کہا میں عقبہ بن عامر جہنی صحابی کے پاس آیا میں نے کہا تم کو ابو تمیم عبد اللہ بن مالک پر تعجب نہیں آتا[2] وہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے ہیں عقبہ نے کہا ہم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ان کو پڑھتے تھے میں نے کہا پھر اب کیوں نہیں پڑھتے انہوں نے کہا دنیا کے کاروبار مانع ہیں

باب نفل نمازیں جماعت سے پڑھنا[3]

یہ انسؓ اور عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا ہم کو میرے باپ ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو محمود بن ربیع انصاری نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یاد تھے اور آپ کا اس کے منہ پر کلی کر دینا بھی یاد تھا جو آپ نے ایک کنوئیں کا پانی لے کر کی تھی یہ کنواں اُن کے گھر میں تھا محمود نے کہا میں نے عتبان بن مالک انصاریؓ سے سُنا وہ جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے کہتے تھے میں اپنی قوم بنی سالم کی امامت کیا کرتا تھا میرے اور ان کے بیچ میں ایک نالہ تھا جب مینہ برستے تو اس نالے سے پار ہونا اور ان کی مسجد کی طرف مجھ کو جانا مشکل ہو جاتا آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا میں اپنی بینائی میں فتور

---

[1] یعنی سنت مؤکدہ نہ سمجھ لیں اکثر شافعیہ نے اس کو سنن راتبہ میں نہیں بیان کیا ۔۱۲ منہ [2] عبد اللہ بن مالک جیشانی یہ تابعی مخضرم تھا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں موجود تھا پر آپ سے نہیں ملا یہ مصر میں حضرت عمرؓ کے زمانہ میں آیا پھر وہیں رہ گیا ایک جماعت نے اس کو صحابہ میں سے گنا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مغرب کا وقت لمبا ہے اور جس نے اس کو تھوڑا اقرار دیا کا قول بے دلیل ہے ہے مگر یہ رکعتیں جماعت کھڑے ہونے سے پہلے پڑھ لینا ہے مستحب ہے اثرمؒ نے امام احمد سے نقل کیا کہ میں نے یہ رکعتیں صرف ایک بار پڑھی ہیں ۱۲ منہ [3] امام بخاری نے اس باب کے مطلب پر انسؓ کی حدیث سے دلیل لی جو اوپر گذر چکی ہے اور حضرت عائشہؓ کی حدیث بھی باب قیام اللیل میں گذر چکی قسطلانی نے کہا حضرت عائشہؓ کی حدیث سے مراد کسوف کی حدیث ہے جس میں آپ نے جماعت سے نماز پڑھی ان احادیث سے نفل نمازوں میں جماعت کا جواز ثابت ہوتا ہے اور بعضوں نے تداعی یعنی بلانے کے ساتھ ان میں امامت مکروہ رکھی ہے اگر خود بخود کچھ آدمی جمع ہو جائیں تو امامت مکروہ نہیں ہے ۱۲ منہ

بَصَرِي وَإِنَّ الْوَادِيَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمِي يَسِيلُ
إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ فَوَدِدْتُ
أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ
فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو
بَكْرٍ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ
فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ
فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ
فِيهِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ
وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَسَلَّمْنَا
حِينَ سَلَّمَ وَحَبَسْتُهُ عَلٰى خَزِيرَةٍ تُصْنَعُ لَهُ فَسَمِعَ
أَهْلُ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي بَيْتِي فَثَابَ رِجَالٌ مِنْهُمْ حَتّٰى كَثُرَ الرِّجَالُ
فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مَا فَعَلَ مَالِكٌ لَا أَرَاهُ
فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ذَاكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذَاكَ
أَلَا تَرَاهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَمَّا نَحْنُ فَوَاللّٰهِ لَا نَرٰى وُدَّهُ ــــــ

پاتا ہوں اور جب مینہ برستے ہیں تو یہ نالہ جو میری اور میری قوم کے بیچ میں ہے بہنے لگتا ہے اس سے پار ہونا مجھ کو مشکل ہو جاتا ہے میں چاہتا ہوں آپ تشریف لائیے اور میرے گھر میں ایک جگہ نماز پڑھ دیجئے میں اس کو نماز کی جگہ مقرر کر لوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ضرور آؤنگا (انشاء اللہ) پھر صبح کو آپ ابوبکرؓ سمیت میرے پاس اس وقت آئے جب دن چڑھ گیا تھا آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اجازت دی آپ بیٹھے بھی نہیں اور فرمانے لگے تو اپنے گھر میں کس جگہ چاہتا ہے میں کہاں نماز پڑھوں میں نے ایک جگہ بتلادی جو مجھ کو پسند تھی کہ آپ وہاں نماز پڑھیں آپ کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا اور ہم لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیر دیا ہم نے بھی آپ کے سلام کے ساتھ ہی سلام پھیر دیا میں نے آپ کو حلیم (لحیم) کھانے کے لیے روک لیا جو تیار ہو رہا تھا محلہ والوں نے جو سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں ہیں تو کئی آدمی ان میں سے آگئے اور گھر میں بہت سے آدمی اکٹھے ہو گئے ان میں سے ایک بولا مالک بن دخشن کہاں ہے وہ دکھائی نہیں دیتا دوسرا بولا اجی وہ منافق ہے اس کو اللہ اور رسول سے الفت کہاں ہے آپ نے فرمایا ارہا میں یہ کیا بات ہے ایسی بات مت کہہ کیا اس کو لا الٰہ الا اللہ کہتے تو نے نہیں دیکھا آخر وہ اللہ ہی کے لیے یہ کہتا ہے تب وہ کہنے لگا اللہ اور اس کا رسول اس کا حال خوب جانتا ہے ہم تو ظاہر ہیں خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اس کی دوستی اور

لہ مجھے اس وقت وہ حکایت یاد آئی کہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں خفگی ہوئی تھی ہوا یہ تھا کہ ان کے پیر شیخ ابومدین مغربی کو ایک شخص برا کہا کرتا تھا شیخ ابن عربی اس سے دشمنی رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم خواب میں ان پر اپنی خفگی ظاہر کی انہوں نے وجہ پوچھی ارشاد ہوا کہ فلاں شخص سے کیوں دشمنی رکھتا ہے شیخ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پیر کو برا کہتا ہے آپ نے فرمایا تو نے اپنے پیر کو برا کہنے کی وجہ سے تو اس سے دشمنی رکھی اور اللہ اور اس کے رسول سے جو وہ محبت رکھتا ہے اس کا خیال کر کے تو نے اس سے محبت کیوں نہ رکھی شیخ نے توبہ کی اور شیخ کو معذرت کے لیے اس کے پاس گئے مومنین کو لازم ہے کہ اہل حدیث سے محبت رکھیں کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتے ہیں اور گو مجتہدوں کی رائے اور قیاس کو نہیں مانتے مگر وہ بھی اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی وجہ سے پیغمبر صاحب کے خلاف وہ کسی کی رائے اور قیاس کو کیوں مانیں ۱۲ منہ

وَلَا حَدِيْثَهٗ اِلَّا اِلَى الْمُنَافِقِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ فَحَدَّثْتُهَا قَوْمًا فِيْهِمْ اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَتِهِ الَّتِيْ تُوُفِّيَ فِيْهَا وَيَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَلَيْهِمْ بِاَرْضِ الرُّوْمِ فَاَنْكَرَهَا عَلَيَّ اَبُوْ اَيُّوْبَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَظُنُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتَ قَطُّ فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَجَعَلْتُ لِلّٰهِ عَلَيَّ اِنْ سَلَّمَنِيْ حَتّٰى اَقْفُلَ مِنْ غَزْوَتِيْ اَنْ اَسْاَلَ عَنْهَا عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ اِنْ وَجَدْتُهٗ حَيًّا فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِهٖ فَقَفَلْتُ فَاَهْلَلْتُ بِحَجَّةٍ اَوْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ سِرْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَيْتُ بَنِيْ سَالِمٍ فَاِذَا عِتْبَانُ شَيْخٌ اَعْمٰى يُصَلِّيْ لِقَوْمِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَاَخْبَرْتُهٗ مَنْ اَنَا ثُمَّ سَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْهِ كَمَا حَدَّثَنِيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ

بات چیت منافقوں ہی سے رہتی ہے آپ نے فرمایا جو کوئی خالص اللہ کی رضامندی کے لیے لا الٰہ الا اللہ کہے اس کو تو اللہ نے دوزخ پر حرام کر دیا ہے محمود بن ربیع نے کہا میں نے یہ حدیث کچھ لوگوں سے بیان کی جن میں ابی ایوب انصاریؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابی بھی تھے اس لڑائی میں جس میں انہوں نے انتقال فرمایا ملک روم میں اور یزید بن معاویہ کا بیٹا ان کا سردار تھا[1] ابو ایوب نے اس کا انکار کیا (کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے) اور کہنے لگے خدا کی قسم میں نہیں سمجھتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی وہ فرمایا ہو گا جو تو نے بیان کیا مجھ کو ان کی یہ بات بہت ناگوار گزری میں نے اللہ کی منت مانی اگر وہ مجھ کو اس جہاد سے سلامتی کے ساتھ گھر لوٹے گا اور عتبان بن مالک کو ان کی قوم کی مسجد میں زندہ پاؤں گا۔ تو (دوبارہ) ان سے یہ حدیث پوچھوں گا آخر میں جہاد سے لوٹا اور میں نے حج یا عمرے کا احرام باندھا پھر (فارغ ہو کر) چلا اور مدینہ میں آیا بنی سالم کے محلہ میں گیا دیکھا تو عتبان بوڑھے نابینا ہو گئے ہیں اور اپنی قوم کی امامت کرتے ہیں میں نے ان کو سلام کیا اور بیان کیا میں فلاں شخص ہوں پھر میں نے ان سے یہ حدیث پوچھی انہوں نے اسی طرح بیان کی جس طرح پہلی بار مجھ سے بیان کی تھی[2]

بَابُ ۷۵۱ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

باب گھر میں نفل نماز پڑھنا۔

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے عبدالاعلی ابن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے ایوب سختیانی اور عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] یہ ۵۰ھ ہجری یا اس کے بعد کا واقعہ ہے جب معاویہ نے قسطنطنیہ پر چڑھائی کی تھی اور اس کا محاصرہ کر لیا تھا مسلمانوں کی فوج کا سردار یزید بن معاویہ تھا اس فوج میں ابو ایوب انصاریؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بھی موجود تھے انہوں نے مرتے وقت وصیت کی مجھ کو گھوڑوں کی ٹاپوں میں گاڑ دینا اور میری قبر کا نشان بھی نہ رکھنا چنانچہ قسطنطنیہ کے حصار کے دیوار تلے دفن ہوئے اب تک قسطنطنیہ میں ایک جامع مسجد ان کے نام کی موجود ہے اس کو جامع ابو ایوب کہتے ہیں ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب حدیث کی اس عبارت سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی کیونکہ جماعت سے نفل نماز پڑھنا ثابت ہوا ۱۲ لامنہ

وَسَلَّمَ اجْعَلُوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ مِنْ صَلٰوتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا تَابَعَهٗ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَیُّوْبَ۔

فرمایا کچھ نماز اپنے گھروں میں بھی پڑھا کرو اور ان کو قبریں نہ بناؤ[1] وہیب کے ساتھ اس حدیث کو عبدالوہاب ثقفی نے بھی ایوب سے روایت کیا ہے[2]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابٌ ۷۵۲ فَضْلِ الصَّلٰوةِ فِیْ مَسْجِدِ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ

باب مکہ اور مدینہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْمَلِکِ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدٍ اَرْبَعًا قَالَ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ غَزَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ غَزْوَةً ح وَحَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عبدالملک بن عمیر نے انہوں نے قزعہ بن یحیٰی سے انہوں نے کہا میں نے ابو سعید خدری ؓ سے چار باتیں سنیں انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیں اور ابو سعید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ جہاد کیے تھے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ ؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کجاوے نہ باندھے جائیں (یعنی) سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف ایک مسجد حرام دوسرے مدینہ کی مسجد نبوی تیسری مسجد اقصی یعنی بیت المقدس[4]

---

[1] نماز سے مراد یہاں نفل ہی ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ آدمی کی افضل نماز وہ ہے جو گھر میں ہو مگر فرض نماز یعنی فرض کا مسجد میں پڑھنا افضل ہے قبر میں مردہ نماز نہیں پڑھتا جس گھر میں نماز نہ پڑھی جائے وہ بھی قبر ہوا ۱۲ منہ [2] عبدالوہاب کی روایت کو امام مسلم نے نکالا ۱۲ منہ [3] ان چار باتوں کا بیان آگے آئے گا اسی کتاب میں ان باتوں میں ایک بات وہ بھی ہے جو ابو ہریرہؓ کی روایت سے اس باب میں بیان ہوئی یعنی لا تشد الرحال الا الی ثلثہ مساجد اخیر تک ۱۲ منہ [4] کیونکہ وہ مسجدیں سب فضیلت میں برابر ہیں پھر ان میں نماز پڑھنے کے لیے سفر کرنا بے فائدہ تعب اٹھانا اور روپیہ برباد کرنا ہوگا اس کا مطلب یہ نہیں کہ اور کسی مقام کا سفر نہ کیا جائے ورنہ طلب علم یا جہاد وغیرہ کے لیے بھی سفر کرنا منع ہوگا اکثر اہل حدیث اور اہل علم کا یہی قول ہے لیکن ہمارے اصحاب میں سے امام ابن تیمیہ کا یہ قول ہے کہ اور کسی مقام کا سفر کرنا بقصد تحصیل ثواب ممنوع ہے اور جہاد اور طلب علم کا سفر دوسری آیات اور احادیث سے جائز کیا گیا ہے اور انہوں نے اس بنا پر یہ حکم دیا کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کے لیے سفر کرے تو یہ ناجائز ہے بلکہ مسجد نبوی کی زیارت کی نیت کرے اور جب وہاں پہنچ جائے تو اب زیارت قبر شریف کی مستحب ہے اور ان میں اور سبکی میں اس باب میں بڑے جھگڑے ہوئے اور طرفین سے رسالے اور کتابیں لکھی گئی ہیں اور امام ابن تیمیہ پر اس مسئلہ کی وجہ سے بہت طعن کیے گئے حافظ نے کہا یہ مسئلہ ابن تیمیہ کے بد مزہ مسائل میں سے ہے میں کہتا ہوں ابن تیمیہ اکیلے کا یہ قول نہیں بلکہ ایک جماعت علماء جیسے ابو محمد جوینی قاضی حسین قاضی عیاض بھی ابن تیمیہ سے متفق ہیں اور نضرہ غفاری کی حدیث انہوں نے ابو ہریرہؓ پر کوہ طور جانے پر اعتراض کیا تھا موطا میں موجود ہے اس سے ابن تیمیہ کے قول کی تائید ہوتی ہے باقی بر صفحہ آئندہ

١١١٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن رباح اور عبید اللہ بن ابی عبداللہ اغر سے انہوں نے ابو عبداللہ سلمان اغر سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کے سوا دوسری اور مسجدوں کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔

بَابٌ ٧٥٣ مَسْجِدِ قُبَاءٍ

باب مسجد قبا کا بیان

١١١٨۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يُصَلِّي مِنَ الضُّحَى إِلَّا فِي يَوْمَيْنِ يَوْمَ يَقْدَمُ بِمَكَّةَ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْدَمُهَا ضُحًى فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ وَيَوْمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ فِيهِ قَالَ وَكَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُهُ رَاكِبًا وَمَاشِيًا قَالَ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّمَا أَصْنَعُ كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يَصْنَعُونَ لَا أَمْنَعُ أَحَدًا أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَيِّ سَاعَةٍ شَاءَ

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم کو ایوب سختیانی نے خبر دی انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ چاشت کی نماز کبھی نہیں پڑھتے تھے مگر دو دن ایک تو جس دن مکہ میں آتے[1] چاشت کے وقت آتے پھر طواف کرتے پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھتے دوسرے جس دن مسجد قبا میں آتے ہر ہفتہ وہاں جاتے جب مسجد میں جاتے تو بغیر نماز پڑھے وہاں سے نکلنا برا جانتے[2] نافع نے کہا عبداللہ بن عمرؓ حدیث بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں پیدل اور سوار دونوں طرح جاتے نافع نے یہ بھی کہا عبداللہ بن عمر کہتے تھے میں تو ویسا ہی کیا کرتا ہوں جیسے میں نے اپنے ساتھیوں (صحابہ) کو کرتے دیکھا اور میں کسی کو کسی وقت نماز پڑھنے سے نہیں روکتا رات دن

(بقیہ صفحہ سابقہ) پھر جب صحابہ بھی اس مسئلہ میں مختلف ہوں تو ابن تیمیہ پر طعن کرنا کیوں کر درست ہوگا غایۃ ما فی الباب یہ ہے کہ ان سے اجتہاد میں غلطی ہوئی تب بھی ان کے لیے ایک اجر ہے اللہ ان پر رحم کرے انہوں اپنی ساری عمر حدیث اور قرآن کی خدمت میں صرف کی اور مخالفین اسلام کا رد کرتے رہے کیا ان کے یہ فضائل ایک مسئلہ اختلافی کی وجہ سے مفقود ہو جائیں گے نہیں ہرگز نہیں ۱۲ منہ ۵ قبا ایک مقام ہے مدینہ سے دو تین میل پر سب سے پہلے وہیں مسجد بنی ہے اور آنحضرتؐ نے وہیں نماز پڑھی ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا) [1] عبداللہ بن عمرؓ بے انتہا سنت کے پیرو تھے انہوں نے جب ام ہانیؓ کی حدیث سنی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے فتح کے دن چاشت کی نماز پڑھی تو وہ بھی یہی کرنے لگے کہ جب مکہ میں داخل ہوتے تو چاشت کی نماز پڑھتے اور وقتوں میں اس لیے نہ پڑھتے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور دنوں میں یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی صحابہ پر ختم تھی اور یہی وجہ ہے کہ کوئی ولی کسی صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا ۱۲ منہ [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر ہفتہ کے دن مسجد قبا میں تشریف لے جایا کرتے عبداللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے نسائی کی روایت میں ہے جو مسجد قبا میں آئے وہاں نماز پڑھے اس کو ایک عمرے کا ثواب ملے گا سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا مسجد قبا میں دو رکعتیں پڑھنا باقی بر صفحہ آئندہ

مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ غَيْرَ أَنْ لَا يَتَحَرَّوْا طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا۔

بَابٌ ۷۵۴ مَنْ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ

بَابٌ ۷۵۵ إِتْيَانِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ۔

بَابٌ ۷۵۶ فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ۔

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ

میں جس وقت چاہے پڑھے صرف اتنی بات ہے کہ قصد کر کے سورج نکلتے یا ڈوبتے وقت نہ پڑھے۔

باب ہر ہفتے مسجد قبا میں آنا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں ہر ہفتے کے دن پیدل اور سوار ہو کر آتے اور عبداللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے۔

باب مسجد قبا میں پیدل اور سوار ہو کر آنا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں سوار اور پیدل دونوں طرح تشریف لاتے عبداللہ بن نمیر نے اتنا اور بڑھایا ہم سے عبیداللہ نے بیان کیا انہوں نے نافع سے کہ وہاں دو رکعتیں پڑھتے [۱]

باب مسجد نبوی میں قبر اور منبر کے بیچ میں جو جگہ ہے اس کی فضیلت۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن زید مازنی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر (یعنی حجرہ جہاں اب آپ کی قبر ہے) اور منبر کے بیچ میں بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے [۲]

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) بیت المقدس میں دو بار جانے سے زیادہ مجھ کو افضل معلوم ہوتا ہے مگر لوگ مسجد قبا کی فضیلت جان لیں تو اونٹوں کے جگر مار کر وہاں آئیں ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱؎ اس کو امام مسلم اور ابویعلیٰ نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ ۲؎ یعنی حقیقتہً اس قدر قطعہ زمین بہشت کا ایک ٹکڑا ہے یا جو وہاں عبادت کرے گا اس کو آخرت میں بہشت ملے گی علماء نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص یوں قسم کھائے کہ اگر میں بہشت میں نہ جاؤں تو اس کی زوجہ پر طلاق ہے اور وہ طلاق سے بچنا چاہے تو اس مقدس اور بابرکت جائے میں

عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلٰى حَوْضِي.

عبید اللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ سے خبیب بن عبد الرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میرے گھر اور منبر کے بیچ میں بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے اور میرا منبر (قیامت کے دن) میرے حوض پر ہو گا[1]

بَابُ ۷۵۷ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

باب بیت المقدس کی مسجد کا بیان

۱۱۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ قَزَعَةَ مَوْلٰى زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ بِأَرْبَعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى وَمَسْجِدِي.

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے کہا میں نے قزعہ سے سُنا جو زیاد کے غلام تھے انہوں نے کہا میں نے ابو سعید خدریؓ سے چار حدیثیں سنیں جن کو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے مجھے بہت پسند آئیں اور اچھی لگیں ایک تو یہ کہ عورت دو دن کا سفر نہ کرے جب تک اس کے ساتھ اس کا خاوند یا محرم رشتہ دار نہ ہو دوسرے یہ کہ دو دن روزہ نہ رکھنا چاہیئے عید الفطر عید الضحٰے کے دن تیسرے یہ کہ فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک نماز نہ پڑھیں اسی طرح عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک چوتھے یہ کہ کجاوے نہ باندھے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف ایک مسجد حرام دوسری مسجد اقصٰی (یعنی بیت المقدس) تیسری میری مسجد[2]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ ۷۵۸ اسْتِعَانَةِ الْيَدِ فِي الصَّلٰوةِ إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِ الصَّلٰوةِ وَقَالَ ابْنُ

باب نماز میں ہاتھ سے نماز کا کوئی کام کرنا[3] اور عبد اللہ

---

[1] قیامت کے دن حوض کوثر پر ایک منبر رکھیں گے اس پر آپ اجلاس فرمائیں گے اور اپنی امت کے پیاسوں کو بلا کر سیراب کریں گے ماہمہ تشنہ لبانیم د تو ۂ آب حیات مدد رحم فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی + بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ میرا یہ منبر جو دنیا میں ہے اس جائے پر ہے جہاں قیامت کے دن حوض کوثر پر لگایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ پھر اس کو موجود کر دے گا اور یہ اس کی قدرت سے بعید نہیں جیسے مردوں کو جلائے گا۔ ۱۲ منہ

[2] اس حدیث سے مسجد اقصٰے کی فضیلت نکلی ابن ماجہ نے مرفوعاً نکالا کہ مسجد اقصٰے میں ایک نماز پچاس ہزار نماز کے برابر ہے اور طبرانی نے نکالا کہ جب حضرت سلیمانؑ نے اس کو بنایا تو دعا کی یا اللہ جو کوئی یہاں نماز کے ارادے سے آئے تو اس کو گناہوں سے ایسا پاک کر دے جیسے اس دن پاک تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا ۱۲ منہ

[3] مثلاً نماز کے سامنے سے کوئی گذر رہا ہو اس کو ہٹا دینا یا سجدے کے مقام پر کوئی ایسی چیز آن پڑے جس پر سجدہ نہ ہو سکے تو اس کو سرکا دینا آگے جا کر امام بخاری نے حضرت علیؓ کا جو اثر نقل کیا اس سے یہ نکالا کہ بلن کھجانا یا کپڑا درست کرنا گو نماز کا کام نہیں مگر یہ مستثنٰے ہے یعنی نماز میں جائز ہے مترجم کہتا ہے نماز کے کاموں میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ (باقی صفحہ آیندہ)

(باقی صفحہ آیندہ)

عَبَّاسٍ يَسْتَعِينُ الرَّجُلُ فِي صَلٰوتِهٖ مِنْ جَسَدِهٖ بِمَا شَاءَ وَوَضَعَ اَبُوْ اِسْحَاقَ قَلَنْسُوَتَهٗ فِي الصَّلٰوةِ وَرَفَعَهَا وَوَضَعَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَفَّهٗ عَلٰى رُصْغِهِ الْاَيْسَرِ اِلَّا اَنْ يَّحُكَّ جِلْدًا اَوْ يُصْلِحَ ثَوْبًا۔

ابن عباسؓ نے کہا آدمی نماز میں اپنے بدن سے جو چاہے وہ کام لے[1] اور ابواسحاق سبیعی تابعی نے اپنی ٹوپی نماز میں اتاری اور نماز میں پہنی بھی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ہتھیلی اپنے بائیں پہنچے پر رکھی مگر بدن کھجاتے وقت یا کپڑا اسنوارتے وقت[2]

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهٗ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ فِي طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهٗ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهٗ بِقَلِيْلٍ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَمَسَحَ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا بِيَدِهٖ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے مخرمہ بن سلیمان سے انہوں نے کریب سے جو ابن عباسؓ کے غلام تھے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے وہ ایک رات کو اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہے وہ کہتے تھے میں بچھونے کی عرض میں لیٹا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی دونوں اس کے لمباؤں میں لیٹے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آرام فرمایا جیسا آدھی رات گزر گئی یا اس سے کچھ پہلے یا اس سے کچھ بعد تو آپ جاگے اور بیٹھ کر نیند کا خمار منہ پر سے اپنے ہاتھوں سے پونچھنے لگے پھر سورہ آل عمران کی آخیر کی دس آیتیں پڑھیں[3] پھر ایک پرانی مشک کی طرف گئے جو لٹک رہی تھی اس میں سے پانی لے کر اچھی طرح وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے عبداللہ بن عباسؓ نے کہا میں بھی کھڑا ہوا اور جیسا آپ نے کیا تھا میں نے بھی کیا اور میں جا کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہوا تو آپ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا داہنا کان پکڑ کے اس کو اپنے ہاتھ سے مروڑنے لگے[4] پھر آپ نے دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں سب بارہ رکعتیں، پھر وتر پڑھا پھر لیٹ رہے یہاں تک کہ مؤذن آپ کے پاس آیا تو کھڑے ہو کر دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھیں پھر باہر نکلے

(بقیہ صفحہ سابقہ) ہاتھ سے پکڑ ان لے کر اس میں تھوک لینا یا گالدان سرکا لینا اس سے بھی نماز فاسد نہ ہوگی ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا ۱؎ بشرطیکہ وہ تھوڑا کام ہو جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عباس کو پیچھے سے گھما کر داہنی طرف کر لیا تھا ۱۲ منہ ۲؎ اس کو سفینہ جرائد یہ میں وصل کیا سلفی کے طریق سے اور ابن ابی شیبہ نے بھی نکالا اس میں یوں ہے الا ان یصلح ثوبہ او یحک جسدہ اور جن لوگوں نے گمان کیا کہ یہ ترجمہ باب کا ایک ٹکڑا ہے انہوں نے غلطی کی یہ حضرت علیؓ کے اثر میں داخل ہے ۱۲ منہ ۳؎ ان فی خلق السموات سے لے کر اخیر تک ۱۲ منہ ۴؎ اس سے آپ کی یہ غرض تھی کہ ابن عباسؓ سمجھ جائیں کہ ان کو داہنی طرف کھڑا ہونا چاہیے تھا یہیں سے امام بخاری نے ترجمہ باب نکالا کیونکہ جب نمازی کو دوسرے کی نماز درست کرنے کے لیے ہاتھ سے کام لینا درست ہوا تو اپنی نماز درست کرنے کے لیے تو بطریق اولیٰ باقی بر صفحہ آئندہ

خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

اور صبح کی نماز پڑھائی۔

بَابُ ۷۵۹ مَا يُنْهَى مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ

باب نماز میں بات کرنا منع ہے[1]

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا وَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا۔

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا نماز ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے آپ جواب بھی دیا کرتے جب ہم (حبش کے ملک سے) نجاشی (حبش کے بادشاہ) کے پاس سے لوٹ کر (مدینہ میں آئے) تو آپ کو سلام کیا (آپ نماز میں تھے) جواب نہیں دیا اور نماز کے بعد فرمایا نماز میں آدمی کو فرصت کہاں۔

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيٰنَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن منصور سلولی نے کہا ہم سے ہریم بن سفیان نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے پھر ایسی ہی روایت بیان کی۔

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عِيسٰى هُوَ ابْنُ يُونُسَ عَنْ اِسْمٰعِيلَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اِنْ كُنَّا لَنَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ اَحَدُنَا صَاحِبَهٗ بِحَاجَتِهٖ حَتّٰى نَزَلَتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے حارث بن شبیل سے انہوں نے ابو عمرو سعد بن ابی ایاس شیبانی سے انہوں نے کہا مجھ سے زید بن ارقم صحابیؓ نے کہا ہم (شروع شروع) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نماز میں باتیں کیا کرتے ہم میں سے کوئی اپنے ساتھی سے کسی کام کے لیے کہتا یہاں تک کہ یہ آیت (سورہ بقرہ کی) اتری نمازوں کا خیال رکھو اور بیچ والی نماز کا اور اللہ کے سامنے ادب سے چپکے کھڑے ہو تو ہم کو (نماز میں) چپ رہنے کا حکم ہوا[2][3]

بَابُ ۷۶۰ مَا يَجُوزُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالْحَمْدِ فِي الصَّلٰوةِ لِلرِّجَالِ

باب نماز میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا مردوں کا۔[4]

(بقیہ صفحہ سابقہ) اولی ہاتھ سے کام لینا جائز ہوگا ۱۲ منہ ۵ ؎ یعنی ایک رکعت پڑھ کر ساری نماز کو طاق کر لیا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آپ تہجد کا بیرہ رکعتیں بھی پڑھتے ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ ہذا) ۱ ؎ نماز میں عمداً بات کرنا بالاتفاق مفسد صلوۃ ہے مگر بھول کر یوں کوئی بات کرے یا بے اختیار اس کی زبان سے کوئی تھوڑی سی بات نکل جائے تو اس سے نماز فاسد نہ ہوگی امام احمد اور شافعی اور مالک اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک اس سے بھی فاسد ہو جائے گی اور ذوالیدین کی حدیث ان پر حجت ہے جو اوپر گذر چکی ۱۲ منہ

۲ ؎ نماز میں تو آدمی حق تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہنا چاہیے ادھر ادھر دل لگائے رہنا ہے لوگوں کو سلام اور کلام کا موقع نہیں ۱۲ منہ ۳ ؎ معلوم ہوا کہ نماز میں بات کرنا مدینہ میں منع ہوا کیونکہ یہ آیت مدینہ میں اتری ۴ ؎ یعنے کسی آفت کے وقت مثلاً امام بھول جائے یا کوئی اندھا یا بچہ کنوئیں میں گر رہا ہو یا کوئی سانپ یا اژدہا نکلے ۱۲ منہ

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ بِلَالٌ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ حُبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَؤُمُّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتُمْ فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلٰوةَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَصَلّٰى فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ يَشُقُّهَا شَقًّا حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ فَقَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرُونَ مَا التَّصْفِيحُ هُوَ التَّصْفِيقُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا أَكْثَرُوا الْتَفَتَ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ فَأَشَارَ إِلَيْهِ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے اپنے باپ ابو حازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد صحابیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کے لوگوں میں ملاپ کرانے تشریف لے گئے تھے اور نماز کا وقت آن پہنچا بلالؓ نے ابوبکر صدیقؓ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھنس گئے اب تم امامت کرتے ہو انہوں نے کہا اچھا اگر تم چاہو خیر بلالؓ نے تکبیر کہی اور ابوبکرؓ آگے بڑھے نماز شروع کر دی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے صفوں کو چیرتے ہوئے آپ چلے آ رہے تھے یہاں تک پہلی صف میں آن کر کھڑے ہوئے اور لوگوں نے تصفیح شروع کی سہل نے کہا جانتے ہو تصفیح کسے کہتے ہیں یعنی تالی بجانا اور ابوبکر کی عادت تھی وہ نماز میں کسی اور طرف دھیان ہی نہیں کرتے تھے جب لوگوں نے بہت تالیاں بجائیں تو انہوں نے نگاہ پھیری دیکھتے کیا ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صف میں کھڑے ہیں آپ نے ان کو اشارہ کیا (پڑھاؤ) اپنی جگہ رہو لیکن ابوبکرؓ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر کیا پھر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے آپ نے نماز پڑھائی[1]

بَابُ مَنْ سَمّٰى قَوْمًا أَوْ سَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى غَيْرِهِ مُوَاجَهَةً وَهُوَ لَا يَعْلَمُ۔

باب نماز میں نام لے کر دعا یا بد دعا کرنا یا کسی کو سلام کرنا بغیر اس کے مخاطب کیے۔ اور نمازی کو معلوم نہ ہو[2]

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ

ہم سے عمرو بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عبدالصمد عمی عبدالعزیز بن عبدالصمد نے کہا ہم سے حصین بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے

[1] اس روایت کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے کیونکہ اس میں سبحان اللہ کہنے کا ذکر ہی نہیں اور شاید امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو اوپر گزر چکا ہے اس میں صاف یوں ہے کہ تالیاں تم نے بہت بجائیں نماز میں کوئی واقعہ ہو تو سبحان اللہ کہا کرو اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے اب رہا الحمد للہ کہنا تو وہ ابوبکرؓ کے فعل سے نکلتا کہ انہوں نے نماز میں دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر کیا بعضوں نے کہا امام بخاری نے تسبیح کو تحمید پر قیاس کیا تو یہ روایت بھی ترجمہ باب کے مطابق ہو گئی ۱۲ منہ

[2] کہ اس سے نماز میں خلل آتا ہے غرض امام بخاری کی یہ ہے کہ اس طرح سلام کرنے سے نماز فاسد نہ ہوگی السلام علیک ایہا النبی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنا ہے لیکن نمازی آپ کو مخاطب نہیں کرتا اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے سلام کی خبر ہوتی ہے جب تک فرشتے آپ کو خبر نہیں دیتے تو اس سے باقی بر صفحہ آئندہ

قَالَ كُنَّا نَقُولُ التَّحِيَّةَ فِي الصَّلٰوةِ وَنُسَمِّي وَيُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَسَمِعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُوْلُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَاِنَّكُمْ اِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ لِّلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔

انہوں نے کہا ہم (پہلے) نماز میں یوں کہا کرتے تھے فلانے کو سلام اور نام لیتے تھے اور آپس میں ایک دوسرے کو سلام کرتے تھے[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا یوں کہا کرو التحیات سراخیر تک یعنی ساری بندگیاں اور کورنشیں اور اچھی باتیں اللہ ہی کے لیے ہیں اے پیغمبر تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی پوجنے کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں محمد اس کے بندے اور بھیجے ہوئے ہیں۔ جب تم نے یہ کہا تو اللہ کے ہر ایک بندے کو آسمان میں ہو یا زمین میں اپنا سلام پہنچا دیا۔

بَابُ ۷۶۲ التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ

باب تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا ہم سے زہری نے بیان کیا انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے اور سبحان اللہ کہنا مردوں کیلئے ہے[2]۔

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ

ہم سے یحییٰ بن جعفر بلخی نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابوحازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کے لیے سبحان اللہ کہنا ہے اور عورتوں کے لیے تالی بجانا[3]

بَابُ ۷۶۳ مَنْ رَّجَعَ الْقَهْقَرٰى فِيْ صَلٰوتِهٖ

باب جو شخص نماز میں الٹے پاؤں پیچھے سرک جائے

(بقیہ صفحہ سابقہ) نماز فاسد نہیں ہوتی مگر کوئی قبر شریف کے پاس آپ کو مخاطب کر کے نماز میں سلام کرے تو نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ آپ اپنی قبر پاک میں زندہ ہیں اور جو کوئی وہاں سلام کرے تو آپ خود سن لیتے ہیں جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ اس وقت تک عبداللہ بن مسعودؓ کو یہ مسئلہ معلوم نہ تھا کہ نماز میں اس طرح سلام کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اعادے کا حکم نہ دیا ۱۲ منہ [2] یعنی جب نماز میں کوئی حادثہ پیش آئے جمہور علماء کا یہ قول ہے امام مالکؒ کہتے ہیں کہ عورتیں اور مرد دونوں سبحان اللہ کہیں ۱۲ منہ [3] قسطلانی نے کہا عورت اس طرح تالی بجائے کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر مارے اگر کھیل کے طور پر بائیں ہتھیلی پر مارے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر کسی مرد کو یہ مسئلہ معلوم نہ ہو اور وہ تالی بجاوے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابہ کو جنہوں نے ناوانستہ تالیاں بجائیں تھیں نماز کے اعادہ کا حکم نہیں دیا ۱۲ منہ

اَوْ تَقَدَّمَ بِاَمْرٍ يَنْزِلُ بِهٖ۔ رَوَاهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یا آگے بڑھ جائے کسی حادثے کی وجہ سے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ سہل بن سعد نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے[1]

۱۱۳۲ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ بَيْنَاهُمْ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَفَجَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوْفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَنَكَصَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يَّفْتَتِنُوْا فِيْ صَلٰوتِهِمْ فَرَحًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاَوْهُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ اَتِمُّوْا ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَاَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم سے یونس بن یزید نے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا انس بن مالک صحابیؓ نے بیان کیا کہ ایک دن پیر کے روز مسلمان صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اور ابو بکرؓ ان کی امامت کر رہے تھے ایک ہی ایکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی نگاہ پڑ گئی آپ نے حضرت عائشہؓ کے حجرے کا پردہ اٹھایا اور ان کو اٹھایا اور ان کو دیکھا وہ (نماز میں) صفیں باندھے کھڑے تھے آپ مسکرا کر ہنسے ابو بکرؓ الٹے پاؤں پیچھے ہٹے[2] اور سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے برآمد ہوں گے اور مسلمانوں کا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر خوشی کے مارے یہ حال ہوا کہ نماز ہی توڑ دیں[3] لیکن ہاتھ سے اشارہ فرمایا اپنی نماز پوری کرو پھر آپ حجرے کے اندر تشریف لے گئے اور پردہ ڈال لیا اور اسی روز آپ کی وفات ہوئی رحمت اللہ کی آپ پر اور سلام۔

بَابٌ ۷۶ اِذَا دَعَتِ الْاُمُّ وَلَدَهَا فِي الصَّلٰوةِ۔

باب اگر کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اس کی ماں اس کو بلائے تو کیا کرے[4]؟

---

[1] سہل بن سعد کی حدیث موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ پہلے ابو بکرؓ پیچھے ہٹے پھر آپ کے اشارہ فرمانے کے بعد آگے بڑھ گئے ہوں گے تو باب کے دونوں مسئلے نکل آئے ۱۲ منہ [3] صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق زار تھے اپنے معشوق کا چہرہ دیکھ کر ان کو صبر کی طاقت نہ رہی ایسی خوشی ہوئی کہ نماز کا بھی خیال نہ رہا نماز توڑنے ہی کو تھے یہاں سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ نماز اللہ جل جلالہ کی عبادت ہے اور اس کی محبت ہر مخلوق کی محبت سے زیادہ ہونا چاہیے تو صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں نماز کیسے توڑنے کو تھے کیونکہ صحابہؓ آخر بشر تھے اور بشر پر اکثر ایسی حالت غالب ہو جاتی ہے کہ وہ سب کچھ بھول جاتا ہے جیسے حدیث میں ہے کہ خوشی کے مارے ایک شخص آخرت میں پروردگار سے یوں عرض کرنے لگے گا تو میرا بندہ ہے میں تیرا رب ہوں حالاں کہ چاہیے تھا یوں کہنا تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں دوسرے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت درحقیقت اللہ ہی کی محبت ہے سہ در نماز م خم آبروئے تو بیاد آمد حالتے رفت کہ محراب بہ فریاد آمد۔ افسوس صحابہ کے لیے دنیا میں یہ آپ کا آخری دیدار تھا یا اللہ ہم کو بھی اپنے پیغمبر کے دیدار سے اور آپ کی شفاعت سے مشرف فرما اور ہمارے گناہوں کو چھپائے رکھ تو ستار اور کریم ہے ہم کو اپنے پیغمبر کے سامنے شرمندہ نہ کر ۱۲ منہ [4] ماں کی اطاعت فرض ہے اور باپ سے ماں کا زیادہ حق ہے اس مسئلہ میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا کہ جواب اگر دیگا تو نماز فاسد ہو جائے گی بعضوں نے کہا جواب دے اور نماز فاسد نہ ہوگی اور ابن ابی شیبہ نے مرفوعاً روایت کیا جب تو نماز میں ہو اور تیری ماں تجھ کو بلائے تو جواب دے اور اگر باپ بلائے تو جواب نہ دے باقی بر صفحہ آیندہ

۱۱۳۲۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَتِ امْرَأَةٌ ابْنَهَا وَهُوَ فِي صَوْمَعَتِهٖ قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللّٰهُمَّ اُمِّي وَصَلٰوتِي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللّٰهُمَّ اُمِّي وَصَلٰوتِي قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللّٰهُمَّ اُمِّي وَصَلٰوتِي قَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا يَمُوْتُ جُرَيْجُ حَتّٰى يَنْظُرَ فِي وُجُوْهِ الْمَيَامِيْسِ وَكَانَتْ تَاْوِيْ اِلٰى صَوْمَعَتِهٖ رَاعِيَةٌ تَرْعَى الْغَنَمَ فَوَلَدَتْ فَقِيْلَ لَهَا مِمَّنْ هٰذَا الْوَلَدُ قَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ نَزَلَ مِنْ صَوْمَعَتِهٖ قَالَ جُرَيْجٌ اَيْنَ هٰذِهِ الَّتِي تَزْعُمُ اَنَّ وَلَدَهَا لِي قَالَ يَا بَابُوْسُ مَنْ اَبُوْكَ قَالَ رَاعِي الْغَنَمِ۔

اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے کہا ابوہریرہؓ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کہ بنی اسرائیل میں) ایک عورت تھی اس نے اپنے بیٹے کو آواز دی وہ اپنے عبادت خانے میں تھا کہنے لگی جریج جریج اس وقت نماز میں لگا دعا کرتے یا میرے اللہ اب میں کیا کروں نماز پڑھوں یا ماں کا جواب دوں[۱] پھر ماں نے پکارا جریج جریج دعا کرنے لگا یا میرے اللہ میں کیا کروں ماں کو دیکھوں یا نماز کو پھر اس نے پکارا جریج جریج نے یہی دعا کی یا میرے اللہ نماز پڑھوں یا ماں کو جواب دوں آخر اس کی ماں نے (تنگ ہو کر) بد دعا کی یا اللہ جریج اس وقت تک نہ مرے جب تک کنچیوں کا منہ نہ دیکھے اس کے عبادت خانے کے پاس ایک گڈرنی (دھنگرنی) رہتی تھی جو بکریاں چرایا کرتی تھی وہ جنی تو لوگوں نے پوچھا یہ لڑکا کہاں سے لائی ہو وہ کہنے لگی جریج کا لڑکا ہے اور کس کا وہ اپنے عبادت خانے سے اتر کر میرے پاس رہا تھا جریج کو (جب[۲] حال معلوم ہوا تو کہنے لگا) وہ عورت کہاں ہے جو اپنا بچہ مجھ سے بیان کرتی ہے (خیر اس بچے کو سامنے لائی جریج نے اس سے پوچھا بابوس[۳] بتا تیرا باپ کون ہے وہ بول اٹھا میرا باپ گڈریا دھنگر ہے

بَابُ ۷۶۵ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ۔

باب نماز میں کنکریاں ہٹانا۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) امام بخاری جریج عابد کی حدیث اس باب میں لائے کہ ماں کا جواب نہ دینے سے وہ بلا میں مبتلا ہو گئے بعضوں نے کہا جریج کی شریعت میں نماز میں بات کرنا مباح تھا تو ان لوگوں کو جواب دینا لازم تھا انہوں نے نہ دیا اس لیے ماں کی بد دعا لگ گئی ۱۲ منہ [۱] اس کو اسمٰعیل نے وصل کیا اپنی صحیح میں عاصم بن علی سے انہوں نے لیث بن سعد سے ۱۲ منہ [۲] ایک روایت میں ہے کہ اگر جریج کو علم ہوتا تو جان لیتا کہ ماں کا جواب دینا اپنے رب کی عبادت سے بہتر ہے لیکن اس کے اسناد میں ایک راوی مجہول ہے ۱۲ منہ [۳] بابوس ہر شیر خوار بچے کو کہتے ہیں یا اس بچے کا نام ہوگا سا اللہ نے اپنی قدرت سے اس بچے کو بولنے کی طاقت دی .... اس نے اپنا باپ بتلا دیا جریج پر سے تہمت اٹھ گئی ادھر ماں کی بد دعا بھی اس پر اثر کر گئی کہ پہلے پہل نام کی بدنامی اور سب لوگوں میں رسوائی ہوئی ماں کو خوش رکھنا اور مرتے تک اس کو راضی رکھنا بڑی سعادت اور اقبال مندی کی دلیل ہے تجربہ سے معلوم ہو گیا ہے کہ جن لڑکوں کے والدین ان سے خوش ہوتے ہیں ان کو دنیا میں بے انتہا خوشی اور فراغت رہتی ہے اور والدین کو ناراض رکھنے والے کبھی چین نہیں پاتے ایک نہ ایک بلا میں

۱۱۳۴ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُعَيْقِيْبٌ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِى الرَّجُلِ يُسَوِّى التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے کہا مجھ سے معیقیب بن ابی فاطمہ صحابیؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے فرمایا جو سجدے کی جگہ پر مٹی برابر کیا کرتا تھا اگر ایسا کرنا ہے تو ایک ہی بار کر لے[1]

بَابٌ ۷۶۶ بَسْطِ الثَّوْبِ فِى الصَّلٰوةِ لِلسُّجُوْدِ

باب نماز میں سجدے کے لیے کپڑا بچھانا[2]

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا غَالِبُ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّىْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ شِدَّةِ الْحَرِّ فَاِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَحَدُنَا اَنْ يُّمَكِّنَ وَجْهَهٗ مِنَ الْاَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهٗ فَسَجَدَ عَلَيْهِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے غالب قطان نے انہوں نے بکر بن عبداللہ مزنی سے انہوں نے انسؓ بن مالکؓ سے انہوں نے کہا ہم لوگ سخت گرمی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تو ہم میں کوئی (سخت گرمی کی وجہ سے) اپنی پیشانی زمین سے نہ لگا سکتا تو اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرتا[3]

بَابٌ ۷۶۷ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِى الصَّلٰوةِ

باب نماز میں کون کون سے کام درست ہیں!

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى النَّضْرِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَمُدُّ رِجْلِىْ فِىْ قِبْلَةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّىْ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِىْ فَرَفَعْتُهَا فَاِذَا قَامَ مَدَدْتُهَا۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابوالنضر سالم بن ابی امیہ سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلے میں (یعنی آپ کے منہ کی طرف) میں اپنے پاؤں لمبے کیے ہوتی آپ نماز پڑھتے ہوتے جب آپ سجدہ کرنے لگتے تو مجھے ہاتھ لگاتے میں پاؤں سمیٹ لیتی پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں پاؤں لمبے کر لیتی[4]

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى صَلٰوةً فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ بن سوار نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ایک نماز پڑھی اس کے بعد فرمایا کہ شیطان میرے سامنے

---

[1] یہ صحیح بخاری میں معیقیب صحابی سے بس یہی ایک حدیث مروی ہے نووی نے کہا نماز میں کنکریاں وغیرہ ہٹانا بالاتفاق مکروہ ہے اور حافظ نے نووی پر اعتراض کیا کہ امام مالک کے نزدیک یہ جائز ہے بعض اہل ظاہر نے یہ کہا کہ ایک بار سے زیادہ ہٹانا حرام ہے ۱۲ منہ

[2] یعنی نماز کے اندر ہی سجدہ کرتے وقت کوئی شخص [illegible] پر کپڑا ڈال دے اور اس پر سجدہ کرے تو جائز ہے ۱۲ منہ

[3] کیونکہ یہ عمل قلیل ہے ایسے عمل قلیل سے نماز فاسد نہیں ہوتی ۱۲ منہ

[4] معلوم ہوا کہ ہاتھ سے کسی کو چھو دینا یا دبا دینا عمل قلیل ہے اور نماز میں جائز ہے اس حدیث سے شافعیہ کا رد ہوتا ہے جو عورت کو ہاتھ لگانا ناقض وضو جانتے ہیں ۱۲ منہ

عَرَضَ لِي فَشَدَّ عَلَيَّ لِيَقْطَعَ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ فَذَعَتُّهُ وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُوثِقَهُ إِلَى سَارِيَةٍ حَتّٰى تُصْبِحُوا فَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ قَوْلَ سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَّهُ اللّٰهُ خَاسِئًا۔

آیا۔ اس نے میری نماز توڑنے کے لیے زور لگایا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے قابو میں کر دیا میں نے اس کا گلا گھونٹا یا اس کو دھکیل دیا اور میں نے یہ چاہا مسجد کے ایک ستون سے اس کو باندھ دوں صبح کو تم اس کو دیکھو لیکن مجھ کو حضرت سلیمان کی یہ دعا یاد آئی پروردگار مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد پھر کسی کو نہ ملے آخر اللہ تعالیٰ نے ذلت کے ساتھ اس کو بھگا دیا[1]

بَابٌ ۷۶ - إِذَا انْفَلَتَتِ الدَّابَّةُ فِي الصَّلٰوةِ

وَقَالَ قَتَادَةُ إِنْ أُخِذَ ثَوْبُهُ يَتْبَعُ السَّارِقَ وَيَدَعُ الصَّلٰوةَ۔

باب اگر آدمی نماز میں ہو اور اس کا جانور چھوٹ بھاگے

اور قتادہ نے کہا اگر چور نمازی کے کپڑے لے بھاگے تو اس کے پیچھے دوڑے اور نماز چھوڑ دے[2]

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا بِالْأَهْوَازِ نُقَاتِلُ الْحَرُورِيَّةَ فَبَيْنَا أَنَا عَلٰى جُرُفِ نَهْرٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَإِذَا لِجَامُ دَابَّتِهِ بِيَدِهِ فَجَعَلَتِ الدَّابَّةُ تُنَازِعُهُ وَجَعَلَ يَتْبَعُهَا قَالَ شُعْبَةُ هُوَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَ الْخَوَارِجِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ افْعَلْ بِهٰذَا الشَّيْخِ فَلَمَّا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ازرق بن قیس نے انھوں نے کہا ہم اہواز میں (جو کئی بستیاں ہیں بصرے اور ایران کے بیچ میں) خارجیوں سے لڑ رہے تھے ایک بار میں نہر کے کنارے بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص (ابو برزہ صحابیؓ) نماز پڑھنے لگا گھوڑے کی لگام ہاتھ میں لیے ہوئے گھوڑا اس کو کھینچنے لگا اور وہ اس کے پیچھے جانے شعبہ نے کہا وہ شخص (ابو برزہ اسلمی صحابی) تھا یہ دیکھ کر ایک (مردود اس کا نام معلوم نہیں ہوا) کہنے لگا یا اللہ اس بوڑھے کا ناس کر[3] جب وہ بوڑھا نماز سے فارغ ہوا

[1] یہاں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ شیطان عمرؓ کے سایہ سے بھاگتا جب عمرؓ سے شیطان ایسا ڈرتا ہے تو آنحضرتؐ کے پاس کیوں کر آیا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو حضرت عمرؓ سے کہیں افضل ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ چور ڈاکو بدمعاش کوتوال سے زیادہ ڈرتے ہیں بادشاہ سے اتنا نہیں ڈرتے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ بادشاہ کو ہم پر رحم آجائے گا تو اس سے یہ نہیں نکلتا کہ کوتوال بادشاہ سے افضل ہے ۱۲ منہ

[2] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ کسی دشمن کو دھکیلنا یا اسکو دھکا دینا اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی امام ابن قیم نے کتاب الصلوٰۃ میں اہل حدیث کا یہ مذہب صحیح قرار دیا کہ نماز میں کھنکارنا یا گھر میں کوئی نہ ہو تو دروازہ کھول دینا سانپ بچھو نکلے تو اس کا مار ڈالنا سلام کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دینا کسی ضرورت سے آگے یا پیچھے سرک جانا یہ سب کام درست ہیں ان سے نماز فاسد نہیں ہوتی ۱۲ منہ

[3] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا اس میں اتنا زیادہ ہے اگر کسی بچے کو دیکھے کہ کنوئیں میں گرنے کو ہے تو ادھر چلا جائے اس بچے کو بچائے قسطلانی نے کہا ایسی حالت میں نماز چھوڑ دینا واجب ہے سے دگر بینم کہ نابینا در چاہ است + اسی طرح اگر کوئی آفت آن پڑے مثلاً شیر بھیڑیا اژدہا یا دشمن چڑھ آئے تو نماز چھوڑ کر بھاگنا درست ہے اس طرح اگر ظلم سے قید ہو جانے کا ڈر ہو ۱۲ منہ

[4] جس نے نماز کا خیال کیا نہ گھوڑے کے پیچھے (باقی بر صفحہ آیندہ)

انْصَرَفَ الشَّيْخُ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ قَوْلَكُمْ وَاِنِّي
غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سِتَّ غَزَوَاتٍ اَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَوْ ثَمَانِيَ
وَشَهِدْتُّ تَيْسِيْرَهٗ وَاِنِّيْ كُنْتُ اَنْ اَرْجِعَ
مَعَ دَابَّتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ
اَدَعَهَا تَرْجِعُ اِلٰى مَاْلَفِهَا فَيَشُقُّ عَلَيَّ۔

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ
اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ
خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَرَاَ سُوْرَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ
ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ سُوْرَةً اُخْرٰى
ثُمَّ رَكَعَ حَتّٰى قَضَاهَا وَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ
فِي الثَّانِيَةِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ
اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يُفْرَجَ
عَنْكُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ
وُعِدْتُّهٗ حَتّٰى لَقَدْ رَاَيْتُ اُرِيْدُ اَنْ اٰخُذَ قِطْفًا
مِّنَ الْجَنَّةِ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ جَعَلْتُ اَتَقَدَّمُ
وَلَقَدْ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا
حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ وَرَاَيْتُ فِيْهَا
عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَّهُوَ الَّذِيْ سَيَّبَ

تو ان مردود خارجیوں سے کہنے لگا میں نے تمہاری بات سنی اور (تم ہو بے چارے) میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ یا سات آٹھ جہاد کیے ہیں اور میں دیکھ چکا ہوں جو آپ لوگوں پر آسانی کرتے تھے[1] اور مجھ کو یہ اچھا معلوم ہوا کہ اپنا گھوڑا ساتھ لے کر لوٹوں نہ کہ اس کو چھوڑ دوں وہ جہاں چاہے چل دے اور میں تکلیف اٹھاؤں۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا سورج گہن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں کھڑے ہوئے) آپ نے ایک لمبی سورت پڑھی پھر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر دوسری سورت شروع کی پھر رکوع کیا تو اس رکعت کو ختم کیا اور سجدے میں گئے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا پھر (نماز سے فارغ ہو کر) فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم ان کا گھنانا دیکھو تو نماز پڑھتے رہو جب تک گہن موقوف ہو اور دیکھو میں نے اسی جگہ وہ سب چیزیں دیکھ لیں جن کا مجھ سے وعدہ ہے یہاں تک میں نے یہ بھی دیکھا کہ میں بہشت کا ایک خوشہ لینا چاہتا ہوں جب تم نے دیکھا ہو گا میں (نماز میں) آگے بڑھنے لگا تھا۔ اور میں نے دوزخ دیکھی وہ اپنے کو آپ کھا رہی تھی جب تم نے دیکھا میں نماز میں پیچھے ہٹ گیا[1] اور میں نے عمرو بن لحی کو دوزخ میں دیکھا اسی نے (عرب میں) سانڈ کی

بقیہ صفحہ سابقہ ہودطرابیہ واقعہ ۶۵ھ ہجری کا ہے جب خارجیوں نے بصرے کا محاصرہ کر لیا تھا اور عبداللہ بن زبیرؓ نے مہلب بن ابی صفرہ کو افسر بنا کر ان پر لڑنے کو مامور کیا تھا اسمٰعیل کی روایت میں یوں ہے کہ گھوڑا قبلے کی طرف بھاگا ابو برزہ نے آگے چل کر اس کو پکڑ لیا اور پھر پچھلے پاؤں لوٹ آئے دوسری روایت میں ہے خارجی مردود کہنے لگا اس گدھے کو دیکھو اس نے گھوڑے کے لیے نماز چھوڑ دی عمرو بن مرزوق نے کہا اللہ تجھ کو ذلیل کرے گا تو آنحضرتؐ کے اصحاب کو گالیاں دیتا ہے اس قصے سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ ابو برزہ نے اپنی نماز نہیں توڑی حالاں کہ آگے چلے اور پیچھے لوٹے اگر انہوں نے نماز توڑ دی ہوتی تو پچھلے پاؤں کیوں لوٹتے ابن ابی شیبہ نے مصنف میں نکالا امام حسن بصری نے کہا نماز پڑھتے میں گھوڑا بھاگے تو نماز چھوڑ کر اس کو پکڑ لے اور اگر قبلہ کی طرف پیٹھ ہو گئی تو نماز دوبارہ پڑھے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا [1] خوارج باقی بر صفحہ آئندہ

السَّوَائِبَ۔

رسم نکالی[1]

بَابُ ۷۶۹ مَا يَجُوزُ مِنَ الْبُصَاقِ وَالنَّفْخِ فِي الصَّلٰوةِ وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو نَفَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُجُوْدِهٖ فِي كُسُوْفٍ۔

باب نماز میں تھوکنا اور پھونکنا درست ہے اور عبداللہ بن عمروؓ سے گہن کی حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گہن کی نماز میں سجدے میں پھونک ماری[2]

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ۔ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلٰى اَهْلِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ اَحَدِكُمْ فَاِذَا كَانَ فِي صَلٰوتِهٖ فَلَا يَبْزُقَنَّ اَوْ قَالَ لَا يَتَنَخَّعَنَّ ثُمَّ نَزَلَ فَحَتَّهَا بِيَدِهٖ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا بَزَقَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْزُقْ عَنْ يَسَارِهٖ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ابوایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں سینڈ دیکھا تو مسجد والوں پر غصے ہوئے اور فرمایا اللہ منہ کے سامنے ہے جب تم میں کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو نہ تھوکے رینٹ (بلغم) نہ نکالے پھر آپ اترے اور اپنے ہاتھ سے اس کو کھرچ ڈالا اور ابن عمرؓ نے کہا جب کوئی تھوکنا چاہے تو بائیں طرف تھوکے[3]

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِهٖ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی جب نماز میں ہو تو وہ اپنے مالک سے چپکے چپکے عرض کرتا ہے اس کو چاہیے سامنے نہ تھوکے نہ داہنے طرف نہ البتہ بائیں طرف بائیں پاؤں کے تلے تھوک لے[4]

(بقیہ صفحہ سابقہ) مردود نے دین اسلام کو جو سب دینوں سے آسان ہے مشکل بنا رکھا تھا ذری ذری سی بات میں کفر کا فتویٰ دینا ہر گناہگار کو کافر کہنا اس کا شعار رکھا تھا ظاہر میں بڑے متقی پرہیزگار سر منڈا ہوا ایسی داڑھی مگر دل میں ذرا بھی نور ایمان نہ تھا ۱۲ منہ [2] باب کا مطلب آپ کے اس کلام سے نکلتا ہے کہ میں آگے بڑھنے لگا پھر فرمایا میں پیچھے ہٹ گیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہٰذا) [1] جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ما جعل اللہ من بحیرۃ ولا سائبۃ ولا وصیلۃ ولا حام عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں کسی جانور کو منت مان کر چھوڑ دیتے وہ کھاتا پھرتا پھرتا کوئی اس پر سواری نہ کرتا اس کو سائبہ کہتے ہندوستان کے مشرک اس کو سانڈ کہتے ہیں ۱۲ منہ [2] اس حدیث کو امام احمد اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا اور صحیح کہا شافعیہ کہتے ہیں اگر پھونکنے میں دو حرف پیدا ہوں تو نماز باطل ہو جائے گی اگر وہ جانتا ہو کہ اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے اور عمداً ایسا کرے مگر اہل حدیث کے نزدیک کسی حال میں باطل نہ ہوگی ایک حرف پیدا ہو یا دو حرف پیدا ہوں ابوداؤد کی روایت میں صاف یہ مذکور ہے کہ آپ نے سجدے میں پھونک ماری اف اف کی آواز نکلی ۱۲ منہ [3] اگرچہ اس روایت میں یہ موقوفاً یعنی ابن عمرؓ کا قول مروی ہے مگر آگے جو روایت آئی ہے اس میں مرفوعاً مروی ہے تو حدیث باب کے مطابق ہو گئی اور نماز میں تھوکنے کا جواز معلوم ہوا ۱۲ منہ [4] قسطلانی نے کہا یہ جب ہے کہ مسجد میں نہ ہو اگر مسجد میں ہو تو کپڑے میں تھوک لے نماز میں رونے سے یا آہ آہ کرنے سے نماز فاسد ہوتی ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اسی طرح ہنسنے سے مگر ابن منذر نے کہا کہ ہنسنے سے بالاجماع نماز فاسد ہو جاتی ہے اور حنفیہ نے کہا اگر خدا کے خوف سے روئے یا رونے کی آواز نکالے تو نماز فاسد نہ ہوگی ۱۲ منہ

بَابٌ ۷۰۔ مَنْ صَفَّقَ جَاهِلًا مِّنَ الرِّجَالِ فِي صَلٰوتِهٖ لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهٗ فِيْهِ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ۷۱۔ إِذَا قِيْلَ لِلْمُصَلِّيْ تَقَدَّمْ اَوِ انْتَظِرْ فَانْتَظَرَ فَلَا بَأْسَ۔

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُوْٓا اُزُرِهِمْ مِّنَ الصِّغَرِ عَلٰى رِقَابِهِمْ فَقِيْلَ لِلنِّسَآءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا۔

بَابٌ ۷۲۔ لَا يَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلٰوةِ

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا۔

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

باب اگر کوئی مرد مسئلہ نہ جان کر نماز میں دستک دے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی اس باب میں سہل بن سعد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا[1]

باب اگر نمازی سے کوئی کہے آگے بڑھ جا یا ٹھیر جا اور وہ آگے بڑھ جائے۔ یا ٹھیر جائے تو کوئی قباحت نہیں[2]

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مرد لوگ اپنے تہ بند گردن سے باندھے ہوئے نماز پڑھتے کیونکہ تہ بند چھوٹے تھے اور عورتوں سے کہہ دیا جاتا تم اپنا سر (سجدے سے) اس وقت تک نہ اٹھانا کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں[3]

باب نماز میں سلام کا جواب (زبان سے) نہ دے۔

ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا پہلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز میں سلام کیا کرتا تو آپ جواب دیتے جب ہم (حبش سے) لوٹ کر آئے تو میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا اور فرمایا نماز میں تو آدمی (خدا کی طرف) مشغول رہتا ہے۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا

---

[1] سہل کی حدیث اوپر بھی گذر چکی ہے اور آگے بھی آوے گی ۱۲ منہ [2] یعنی نمازی اس شخص کے کہنے پر عمل کرے جو نماز میں نہیں ہے تو اس کی نماز میں کوئی خلل نہ آئے گا اس سے معلوم ہو گیا کہ امام اگر کسی شخص کے لیے رکوع میں زیادہ توقف کرے تاکہ وہ رکعت پائے تو یہ جائز ہے اسی طرح اگر تشہد میں توقف کرے تاکہ لوگ جماعت پالیں ۱۲ منہ [3] تاکہ اس کی نگاہ مردوں کے ستر پر نہ جائے اس حدیث میں یہ کہاں ہے کہ عورتوں سے یہ اس وقت کہا جاتا جب وہ نماز میں ہوتیں تو باب کا مطلب حدیث سے نکلنا دشوار ہے اور اس کی توجیہ یوں کی کہ امام بخاری کی عادت ہے گو لفظ میں دو احتمال ہوتے ہیں جب بھی وہ اس سے دلیل لیتے ہیں اور یہاں یہ بھی احتمال ہے کہ عورتوں سے یہ نماز کی حالت میں کہا گیا ہو اور جب عورتوں سے یہ کہا گیا کہ تم اپنے سر اس وقت تک نہ اٹھاؤ جب تک مرد سیدھے نہ بیٹھ لیں تو مردوں کا عورتوں سے آگے بڑھنا بھی اس سے نکل آیا ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ لَهُ فَانْطَلَقْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا اللهُ بِهِ أَعْلَمُ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَعَلَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَيَّ أَنِّي أَبْطَأْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الْأُولَى ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ وَقَالَ إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي وَكَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ۔

ہم سے کثیر بن شنظیر نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے، انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ بنی مصطلق میں) مجھ کو ایک کام کے لئے بھیجا میں گیا اور کام پورا کرکے لوٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپؐ کو سلام کیا، آپؐ نے جواب نہیں دیا میرے دل میں اللہ جانے کیا بات آئی، میں نے اپنے دل میں کہا شاید میں دیر سے آیا اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر خفا ہیں، پھر میں نے آپؐ کو سلام کیا، آپؐ نے جواب نہ دیا، اب تو میرے دل میں پہلے سے زیادہ خیال آیا پھر میں نے تیسری بار سلام کیا تو آپؐ نے جواب دیا اور فرمایا پہلے (دوبار) جو میں نے جواب نہ دیا تو اس وجہ سے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا، اور آپؐ اپنی اونٹنی پر سوار تھے، اس کا منہ قبلے کی طرف نہ تھا، اور طرف تھا۔

بَابُ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الصَّلٰوةِ لِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ۔

باب نماز میں کوئی حادثہ پیش آئے تو ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا ؎

۱۱۴۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ بَلَغَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِقُبَاءٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَحُبِسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتُمْ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے ابوحازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ بنی عمر بن عوف کے لوگوں نے آپس میں کچھ جھگڑا کیا ہے، آپؐ اپنے کئی اصحاب کے ساتھ ان میں ملاپ کرانے کو تشریف لے گئے وہاں آپؐ ٹھہر گئے اور ادھر نماز کا وقت آن پہنچا تو بلالؓ ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے ابوبکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (تو بنی عمر بن عوف کے لوگوں میں) پھنس گئے اور نماز کا وقت آن پہنچا تم لوگوں کی امامت کرتے ہو انہوں نے کہا اچھا اگر تم چاہتے ہو، خیر

؎ اس باب کی حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نماز میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز ہے، اور جن لوگوں نے اس سے منع کیا ہے ان کا قول غلط ہے کیوں کہ دعا عاجزی اور تابعداری ہے اور ہاتھ اٹھانا دعا میں مشروع ہے اگر یہ منع ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرما دیتے ۱۲ منہ

فَاَقَامَ بِلَالٌ الصَّلٰوۃَ وَتَقَدَّمَ اَبُوْبَکْرٍ وَکَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ فِی الصُّفُوْفِ یَشُقُّھَا شَقًّا حَتّٰی قَامَ مِنَ الصَّفِّ فَاَخَذَ النَّاسُ فِی التَّصْفِیْحِ قَالَ سَھْلٌ اَلتَّصْفِیْحُ ھُوَ التَّصْفِیْقُ قَالَ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ لَّا یَلْتَفِتُ فِیْ صَلَاتِہٖ فَلَمَّآ اَکْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَیْہِ یَاْمُرُہٗ اَنْ یُّصَلِّیَ فَرَفَعَ اَبُوْبَکْرٍ یَدَیْہِ فَحَمِدَ اللّٰہَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَھْقَرٰی وَرَآءَہٗ حَتّٰی قَامَ فِی الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ یَآ اَیُّھَا النَّاسُ مَا لَکُمْ حِیْنَ نَابَکُمْ شَیْءٌ فِی الصَّلٰوۃِ اَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِیْحِ اِنَّمَا التَّصْفِیْحُ لِلنِّسَآءِ مَنْ نَابَہٗ شَیْءٌ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰہِ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰٓی اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ یَآ اَبَا بَکْرٍ مَا مَنَعَکَ اَنْ تُصَلِّیَ حِیْنَ اَشَرْتُ اِلَیْکَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ مَا کَانَ یَنْبَغِیْ لِابْنِ اَبِیْ قُحَافَۃَ اَنْ یُّصَلِّیَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بَابُ الْخَصْرِ فِی الصَّلٰوۃِ

۱۱۴۶ - حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نُھِیَ عَنِ الْخَصْرِ فِی الصَّلٰوۃِ وَقَالَ ھِشَامٌ وَّاَبُوْ ھِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

بلال رض نے تکبیر کہی اور ابوبکر صدیق رض آگے بڑھے ، اللہ اکبر کہا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو چیرتے ہوئے آن پہنچے اور چیرتے چیرتے پہلی صف میں آن کر کھڑے ہوگئے لوگوں نے تصفیح کرنا شروع کی سہل نے کہا تصفیح کہتے ہیں دستک دینے کو، سہل رض نے کہا ابوبکر نماز میں کسی طرف دھیان نہیں کرتے تھے جب لوگوں نے بہت دستکیں دیں تو انہوں نے دیکھا کیا دیکھتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں آپ نے ابوبکر رض کو اشارہ کیا تم نماز پڑھاؤ، انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر کیا[1] پھر الٹے پاؤں پیچھے سرکے صف میں شریک ہوگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے لوگوں کی طرف منہ کیا اور فرمایا لوگو تم کو کیا ہوگیا جب نماز میں کوئی حادثہ پیش آتا ہے تو تالیاں بجانے لگتے ہو تالی بجانا تو عورتوں کیلئے ہے جس کو نماز میں کوئی حادثہ پیش آجائے وہ سبحان اللہ کہے۔ پھر آپ نے ابوبکر صدیق رض کی طرف دیکھا، اور فرمایا ابوبکر تم نے نماز کیوں نہ پڑھائی جب میں نے تم کو اشارہ کر دیا ابوبکر رض نے عرض کیا بھلا ابو قحافہ کے بیٹے کو یہ زیب دیتا ہے کہ اللہ کے رسول کے آگے نماز پڑھائے[2]

باب نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا کیسا ہے ؟

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا منع ہوا اور ہشام اور ابوہلال محمد بن سلیم نے ابن سیرین سے ، اس حدیث کو روایت کیا انہوں نے ابوہریرہ رض سے ، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[3] ہم سے عمرو بن

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امامت کے لائق سمجھا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر کئی بار گذر چکی ہے ابوبکر رض نے اپنے تائیں اور حقیر بنانے کے لیے ابو قحافہ کا بیٹا کہا ابو قحافہ ان کے باپ کسی بات میں نامور نہ تھے اس کسر نفسی کا یہ صلہ ملا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین تمام صحابہ میں وہی سمجھے گئے۔ نہد شاخ ریشہ سر بر زمین ہے حافظ نے کہا حضرت صدیق رض کا مرتبہ سب صحابہ سے زیادہ ہے ۱۲ منہ [3] ہشام کی روایت خود امام بخاری نے آگے بیان کی اور ابو ہلال کی

عَلِیٌّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا۔

علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے، انہوں نے ہشام بن حسان فردوسی سے انہوں نے کہا مجھ کو ابن سیرین نے خبر دی ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا[1]۔

بَابٌ ۷۷۵ یُفَکِّرُ الرَّجُلُ الشَّیْءَ فِی الصَّلٰوةِ

وَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ لَاُجَهِّزُ جَیْشِیْ وَاَنَا فِی الصَّلٰوةِ۔

باب نماز میں آدمی کسی بات کی فکر کرے تو کیسا اور

حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں نماز میں جہاد کرکے اپنی فوج کا سامان کیا کرتا ہوں[2]

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ هُوَ ابْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِیْعًا دَخَلَ عَلٰی بَعْضِ نِسَائِهٖ ثُمَّ خَرَجَ وَرَاٰی مَا فِیْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ مِنْ تَعَجُّبِهِمْ لِسُرْعَتِهٖ فَقَالَ ذَكَرْتُ وَاَنَا فِی الصَّلٰوةِ تِبْرًا عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ یُّمْسِیَ اَوْ یَبِیْتَ عِنْدَنَا فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ۔

ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے عمر بن سعید نے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ نے انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی جب آپؐ نے سلام پھیرا تو جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی ایک بی بی کے پاس گئے پھر باہر نکلے اور لوگوں کے چہروں پر جو آپؐ کے جلد اٹھ جانے سے تعجب تھا، اس کو ملاحظہ کیا فرمایا مجھے نماز میں سونے کی ایک ڈلی کا خیال آیا، مجھے معلوم ہوا کہ رات تک یا شام تک وہ ہمارے پاس رہے میں نے اس کے بانٹنے کا حکم دیدیا[3]۔

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُكَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے

---

[1] یہ نہی بطور کراہت کے ہے لیکن اہل حدیث اس کو حرام کہتے ہیں نہی کی علت شیطان کی مشابہت سے یا یہود کی مجاہد اور عائشہؓ سے منقول ہے کہ یہ دوزخیوں کا فعل ہے بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ یہ تکبر اور غرور کی نشانی ہے بعضوں نے کہا اہل مصائب کے وہ ماتم میں ایسا ہی کیا کرتے ہیں شوکانی نے کہا حق اہل حدیث کا مذہب ہے کہ نماز میں ایسا کرنا حرام ہے ۱۲ منہ

[2] جہاد خود افضل ترین عبادات ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کو اپنے دین کی ترقی کے لیے بنایا تھا وہ نماز میں بھی اسی فکر میں رہے رضی اللہ عنہ وارضاہ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

[3] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اور باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلا کہ نماز کی حالت میں آپ کو اس ڈلے کا خیال آیا اور آپ نے اس کا بانٹ دینا مناسب تصور فرمایا اور نماز کا اعادہ نہیں کیا ابن ابی شیبہ نے حضرت عمرؓ سے نکالا انہوں نے کہا میں بحرین کی آمدنی کا نماز میں حساب کر لیتا ہوں اور صالح بن احمد بن حنبل نے نکالا کہ حضرت عمرؓ نے مغرب کی نماز پڑھی اس میں قرأت ہی نہیں کی جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے ایک قافلہ کا خیال رہا جو میں نے مدینہ سے شام کو روانہ کیا تھا پھر نماز دوبارہ پڑھی اس وجہ سے کہ قرأت نہیں کی تھی نہ اس وجہ سے کہ ایک خیال میں سرگرم تھے ان روایتوں سے یہ کوئی نہ سمجھے کہ دنیا کے خیالات نماز میں کچھ برے نہیں ہیں کیونکہ حضرت عمرؓ کے خیالات تھے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال بھی اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے کا دینی خیال اور دوسرے (باقی برصفحہ آئندہ)

جَعْفَرٍ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ اَقْبَلَ فَاِذَا ثُوِّبَ اَدْبَرَ فَاِذَا سَكَتَ اَقْبَلَ فَلَا يَزَالُ بِالْمَرْءِ يَقُوْلُ لَهٗ اذْكُرْ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِذَا فَعَلَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَسَمِعَهٗ اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر گوز لگاتا بھاگتا ہے اس لئے کہ اذان نہ سنے جہاں موذن خاموش ہوا یہ مردود پھر آجاتا ہے جب تکبیر ہوئی پھر چلدیتا ہے جہاں تکبیر ہو چکی پھر آجاتا ہے اور آدمی سے (دل میں گھس کر) کہتا ہے وہ یاد کر یہ یاد کر وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو کبھی یاد نہ آئیں یہانتک کہ آدمی بھول جاتا ہے اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں، ابوسلمہ نے کہا جب کسی آدمی کو ایسا ہو تو بیٹھے بیٹھے (سہو کے) دو سجدے کرلے[۱] ابوسلمہ نے یہ ابوہریرہؓ سے سنا۔

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ النَّاسُ اَكْثَرَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَلَقِيْتُ رَجُلًا فَقُلْتُ بِمَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِي الْعَتَمَةِ فَقَالَ لَا اَدْرِيْ فَقُلْتُ لَمْ تَشْهَدْهَا قَالَ بَلٰى قُلْتُ لٰكِنْ اَنَا اَدْرِيْ قَرَاَ سُوْرَةَ كَذَا وَكَذَا۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان ابن عمر نے کہا ہم کو ابن ابی ذئب نے خبر دی، انہوں نے سعید مقبری سے، انہوں نے کہا ابوہریرہؓ نے کہا لوگ کہتے ہیں ابوہریرہؓ نے بہت حدیثیں بیان کیں اور حال یہ تھا کہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں) میں نے ایک شخص سے پوچھا گذشتہ رات کو آنحضرتؐ نے کونسی سورت پڑھی تھی وہ کہنے لگا میں نہیں جانتا میں نے کہا کیا تو نماز میں شریک نہیں تھا وہ کہنے لگا تھا تو سہی پر (مجھ کو یاد نہیں) میں نے کہا مجھے تو (خوب) یاد ہے فلانی فلانی سورتیں آپ نے پڑھی تھیں[۲]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔

بَابُ ۷۶۔ مَا جَاءَ فِي السَّهْوِ اِذَا قَامَ مِنْ رَكْعَتَيِ الْفَرِيْضَةِ

باب اگر چار رکعتی نماز میں قعدہ نہ کرے اور بھولے سے اٹھ کھڑا ہو تو سجدہ سہو کرے

(بقیہ صفحہ سابقہ) بے اختیار آجائیں تو ان سے نماز نہیں جاتی مگر حتی المقدور ان کو دفع کرنا چاہیئے احمد اور ابوداؤد نے ابوذرؓ سے مرفوعاً نکالا اللہ اپنے بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے نماز میں جب تک وہ اور طرف دھیان نہ کرے جب وہ اور طرف دھیان کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لیتا ہے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا) [۱] قسطلانی نے کہا یعنے جتنی رکعتیں یقینی ہوں اتنی قرار دے کر اور باقی پڑھ کر دو سجدے سہو کے کرے اور اپنے گمان پر نہ کرے یہ حدیث اوپر ابواب الاذان میں گذر چکی ہے۔ یہاں امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ شیطانی ڈر کے کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی ۱۲ منہ [۲] ابوہریرہؓ کا مطلب یہ تھا کہ اس کو کوئی کیا کرے بعضوں کو اللہ تعالیٰ ایسا حافظہ دیتا ہے کہ کوئی بات نہیں بھولتے بعضے رات کی بات دن کو بھول جاتے ہیں جیسے ان صحابی کو یہ یاد نہ رہا کہ آنحضرتؐ نے گذشتہ رات کو عشا کی نماز میں کون سی سورتیں پڑھی تھیں اللہ نے مجھ کو حافظہ اچھا دیا تھا اس لیے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت حدیثیں یاد رکھیں اور ان کو روایت کیا امام بخاری نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ وہ صحابی کسی دوسرے خیال میں نماز میں غرق ہوں گے جب تو ان کو یہ یاد نہ رہا کہ آپ نے کون سی سورتیں پڑھی تھیں تو باب کا مطلب نکل آیا (باقی بر صفحہ آئندہ)

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن بحینہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی (چار رکعتی) نماز میں دو رکعتیں پڑھا کیں پھر اٹھ کھڑے ہوئے پہلا قعدہ نہیں کیا لوگ بھی آپ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے جب نماز پوری کر چکے تو ہم آپ کے سلام کے منتظر تھے آپ نے اللہ اکبر کہا اور سلام سے پہلے دو سجدے کئے بیٹھے بیٹھے پھر سلام پھیرا[1]

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ اثْنَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ لَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن بحینہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور قعدہ اولیٰ نہیں کیا، جب نماز پوری کر چکے تو دو سجدے کئے پھر ان کے بعد سلام پھیرا۔

بَابٌ إِذَا صَلَّى خَمْسًا

باب اگر پانچ رکعتیں پڑھ لیں،

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (بھولے سے) ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں تب آپ نے سلام کے بعد سجدے کئے[2]

بقیہ صفحہ سابقہ [3] سجدہ سہو شافعیہ کے نزدیک مسنون ہے اور مالکیہ کے نزدیک نقصان کی صورت میں واجب ہے اور حنابلہ ارکان کے سوا واجبات کے ترک پر واجب اور سنن قولیہ کے ترک پر سنت نیز ایسے فعل یا قول کی زیارت پر واجب جانتے ہیں جس کے عمداً کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے اور حنفیہ مطلقاً واجب کہتے ہیں ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا [1] حدیث سے کئی باتیں نکلیں قعدہ اولیٰ نہ کر کے کھڑا ہو جائے پھر یاد بھی آئے تو نہ بیٹھے سجدہ سہو اس صورت میں سلام سے پہلے کرے اور حنفیہ کا رد ہوا جو سجدہ سہو ہمیشہ ایک سلام کے بعد کہتے ہیں امام ابن قیم اور محققین اہل حدیث نے اس کو ترجیح دیا ہے کہ سہو میں جن مقاموں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام سے پہلے سجدہ کیا وہاں سلام سے پہلے کرے جہاں بعد کیا ہے وہاں بعد کرے اور جس سہو میں کچھ وارد نہیں اس میں سلام سے پہلے کرے ہمارے امام احمد بن حنبل کا یہی قول ہے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جب سجدہ سہو سلام سے پہلے ہو تو اس کے بعد پھر تشہد نہیں ہے ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ جب نماز میں زیادتی ہو جائے تو سلام کے بعد سجدہ سہو کرے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بھولے سے اگر نماز میں بات کرے تو نماز فاسد نہیں ہوتی دوسری روایت باقی بر صفحہ آئندہ

بَابٌ ۷۸ اِذَا سَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ اَوْفِي ثَلَاثٍ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مِثْلَ سُجُوْدِ الصَّلٰوةِ اَوْاَطْوَلَ

۱۱۵۳ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِالْعَصْرَ فَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ الصَّلٰوةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَقَصَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَحَقٌّ مَّا يَقُوْلُ قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اُخْرَاوَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ سَعْدٌ وَّرَاَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ صَلّٰى مِنَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فَسَلَّمَ وَتَكَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى مَابَقِيَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ۷۹ مَنْ لَّمْ يَتَشَهَّدْ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَسَلَّمَ اَنَسٌ وَّالْحَسَنُ وَلَمْ يَتَشَهَّدَا وَقَالَ قَتَادَةُ لَايَتَشَهَّدُ۔

۱۱۵۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

باب دو رکعتیں یا تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دے تو نماز کے سجدوں کی طرح یا ان سے لمبے (سہو کے) دو سجدے کرے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی پھر سلام پھیرا تو ذوالیدین کہنے لگا نماز کا کیا حال ہے یا رسول اللہ کیا گھٹ گئی؟ آپؐ نے اپنے اصحاب سے پوچھا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! تب آپؐ نے اور دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو سجدے کیے، سعد نے کہا میں نے دیکھا عروہ بن زبیر نے مغرب کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور باتیں بھی کیں پھر باقی ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کیے اور کہتے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔[1]

باب سہو کے سجدوں کے بعد پھر تشہد نہ پڑھے اور انسؓ اور حسن بصریؒ نے سلام پھیرا (یعنے سجدہ سہو کے بعد) اور تشہد نہیں پڑھا اور قتادہ نے کہا تشہد نہ پڑھے۔[2]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) میں ہے کہ جب تم سے کسی کو شک ہو اپنی نماز میں تو تحری کرے اور اس پر نماز پوری کرے شافعیہ نے کہا تحری سے مراد یقین پر بنا کرنا ہے یعنے کم کو اختیار کرے اور امام احمد نے کہا تحری سے ظن غالب مراد ہے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اگر بھول کر قعدہ اخیرہ نہ کیا تو نماز باطل نہیں ہوتی حنفیوں کے نزدیک باطل ہو جاتی ہے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جو کوئی بھول کر قبلے سے منہ پھیرے تو اس پر اعادہ واجب نہیں کیونکہ دوسرے طریق میں یہ ہے کہ جب آپ نے منہ پھیرا تو لوگ چپکے چپکے کھسن پھسن کرنے لگے پھر آپ نے پوچھا اور حال معلوم ہونے کے بعد آپ نے اپنے پاؤں کو دوہرا کیا اور دو سجدے کیے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا)

[1] گو اس حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ نماز کے سجدوں کے برابر یا اس سے لمبے مگر دوسرے طریق میں جو آگے آتا ہے یہ موجود ہے امام بخاری نے اس طرف اشارہ کر دیا اسی طرح اس حدیث میں تین رکعتوں کے بعد بھی سلام پھیر دینے کا ذکر نہیں ہے لیکن امام مسلم نے جو عمران بن حصینؓ سے روایت کی اس میں یہ ذکر ہے امام بخاری نے اس طرف اشارہ کیا اب حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے ثابت ہو گئی ۱۲ منہ

[2] جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ سلام کے بعد سجدہ سہو کرے تو تشہد نہ پڑھے اسی طرح سلام سے پہلے کرے جب بھی تشہد دوبارہ نہ پڑھے اور حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے انسؓ اور حسن کی اثر کو ابن ابی شیبہ باقی بر صفحہ آئندہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَیْنِ فَقَالَ لَہٗ ذُوالْیَدَیْنِ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوۃُ اَمْ نَسِیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُوالْیَدَیْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلَّی اثْنَتَیْنِ اُخْرَیَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ کَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِہٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھ کر اٹھ کھڑے ہوئے تو ذوالیدین کہنے لگا کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے یا رسول اللہ! آپ نے (اور لوگوں کی طرف دیکھ کر) فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں، یہ سن کر آپ کھڑے ہوئے، اور دو رکعتیں جو رہ گئی تھیں ان کو پڑھا پھر سلام پھیرا، پھر اللہ اکبر کہا اور اپنے سجدے کی طرح (یعنی نماز کے معمول سجدے کی طرح سجدہ کیا یا اس سے لمبا پھر سر اٹھایا[1]۔

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ عَلْقَمَۃَ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ فِیْ سَجْدَتَیِ السَّہْوِ تَشَھُّدٌ فَقَالَ لَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے سلمہ بن علقمہ سے، انہوں نے کہا، میں نے ابن سیرین سے پوچھا کیا سہو کے سجدوں کے بعد تشہد ہے؟ انہوں نے کہا ابوہریرہؓ کی حدیث میں تو تشہد کا ذکر نہیں ہے۔

بَابٌ مَنْ یُکَبِّرُ فِیْ سَجْدَتَیِ السَّہْوِ

باب سہو کے سجدوں میں تکبیر کہنا

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی صَلٰوتَیِ الْعَشِیِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَکْثَرُ ظَنِّیْ اَنَّھَا الْعَصْرُ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلٰی خَشَبَۃٍ فِیْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلَیْھَا وَفِیْھِمْ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ فَھَابَاہُ اَنْ یُّکَلِّمَاہُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوْا قَصُرَتِ الصَّلٰوۃُ وَرَجُلٌ یَدْعُوْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَا الْیَدَیْنِ

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابراہیم نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرۃؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے پہر کی دو نمازوں (ظہر یا عصر) میں سے ایک نماز پڑھائی ابن سیرین نے کہا میرا گمان غالب یہ ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی، خیر آپ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر ایک لکڑی پر ٹیکا دے کر آپ کھڑے ہوئے جو مسجد کے آگے لگی تھی آپ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور لوگوں میں ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تھے، وہ بات کرنے میں آپ سے ڈرے اور جلد باز لوگ مسجد سے چل بھی دیئے کہتے جاتے تھے نماز گھٹ گئی ایک شخص جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذوالیدین پکارا کرتے تھے اس نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) نے وصل کیا اور قتادہ کے اثر کو عبدالرزاق نے نکالا مگر اس میں یوں ہے کہ تشہد پڑھے ۱۲ منہ [1] اس حدیث کے دوسرے طریق میں امام بخاری نے دوسرا سجدہ بھی ثابت کیا ہے اس کے بعد تشہد کا ذکر نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ سجدہ سہو کے بعد تشہد نہیں ہے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں تشہد مذکور ہے لیکن وہ روایت ضعیف ہے اس حدیث سے وہ قاعدہ مالکیہ کا باندھا ہوا ٹوٹ جاتا ہے کہ اگر نماز میں نقصان ہوا ہو تو سجدہ سہو سلام سے پہلے کرے ۱۲ منہ [2] اس صورت میں اگلی روایت میں جو مذکور ہوا کہ آپ صحابہ کے پوچھنے کے بعد کھڑے ہوئے اس کا مطلب کیا ہوگا کیونکہ آپ تو پہلے ہی سے کھڑے تھے شاید اس سے یہ مراد ہو آپ سیدھے کھڑے ہو گئے یا قیام سے نماز شروع کرنا مراد ہو ۱۲ منہ [3] یہ ذوالیدین دوسرا شخص ہے اور ذوالشمالین دوسرا شخص کیونکہ آخر الذکر تو جنگ بدر میں شہید ہوا اور (بقیہ صفحہ آئندہ)

فَقَالَ أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتْ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ قَالَ بَلَى قَدْ نَسِيتَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ۔

آپ سے عرض کیا کیا آپ بھول گئے یا نماز گھٹ گئی، آپ نے فرمایا نہ میں بھولا نہ نماز گھٹ گئی، اس نے کہا نہیں آپ بھول گئے، پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا، پھر اللہ اکبر کہا اور (اپنی نماز) کے سجدہ کی طرح سجدہ کیا یا اس سے لمبا پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا پھر سر زمین پر رکھا اور اللہ اکبر کہا اور اپنے (نماز کے) سجدہ کی طرح سجدہ کیا یا اس سے لمبا پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا [1]۔

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي التَّكْبِيرِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے عبد اللہ بن بحینہ اسدی سے جو بنی عبد المطلب کے حلیف تھے [2]۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں قعدہ اولیٰ کیے بغیر اٹھ کھڑے ہوئے جب نماز پوری کر چکے تو سلام سے پہلے (سہو کے) دو سجدے کئے ہر سجدے میں بیٹھے بیٹھے اللہ اکبر کہا، اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ دونوں سجدے کیے۔ یہ سجدے اس قعدے کے بدل تھے جو آپ بھول گئے تھے، لیث کے ساتھ اس حدیث کو ابن جریج نے بھی ابن شہاب سے روایت کیا اور سجدوں میں اللہ اکبر کہنا نقل کیا [3]۔

بَابٌ ۱۸۷ إِذَا لَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

باب اگر کسی کو یاد نہ رہے کہ تین رکعتیں پڑھیں یا چار، تو وہ (سلام سے پہلے) بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے [4]۔

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور ابو ہریرہ اس کے پانچ برس بعد اسلام لائے وہ کیسے اس نماز میں شریک ہو سکتے تھے جو جنگ بدر سے پہلے ہوئی ہو اور زہری نے غلطی کی جو ذوالیدین کو ذوالشمالین سمجھا حالانکہ ذوالیدین حضرت عمرؓ کی خلافت تک زندہ رہا یہ بنی سلیم میں سے تھا اس کا نام خرباق تھا ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا

[1] اس روایت میں صاف دو سجدے کرنا مذکور ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر بھولے سے آدمی نماز میں وہ کام کرے جو نماز کے منافی ہیں تو نماز نہیں جاتی مثلاً بعضے جلد باز لوگ مسجد سے چل کھڑے ہوئے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ بھی اپنے گھر لوٹ گئے تھے پھر لوٹے ۱۲ منہ

[2] حلیف کے معنے اوپر گذر چکے ہیں قسطلانی نے کہا بنی کا لفظ اسقاط کے قابل ہے کیونکہ عبد اللہ کے دادا مطلب بن عبد مناف کے حلیف تھے ۱۲ منہ

[3] ابن جریج کی روایت کو عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ

[4] اور دو سجدے کر کے سلام پھیر دے اب دوبارہ تشہد پڑھنا ضرور نہیں ہے اہل حدیث کا یہی مذہب ہے ۱۲ منہ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

ابی عبداللہ دستوائی نے انہوں نے یحیٰی بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پادتا ہوا پیٹھ موڑ کر چل دیتا ہے۔ وہ چاہتا ہے اذان نہ سنے پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو آجاتا ہے۔ پھر جب تکبیر ہوتی ہے تو پیٹھ موڑ کر چل دیتا ہے تکبیر ہو چکنے کے بعد پھر آجاتا ہے۔ اور نمازی کا دل اور طرف لگا دیتا ہے کہتا ہے فلانی بات یاد کر فلانی بات یاد کر جو اس کو یاد نہیں ہوتیں یہاں تک کہ نمازی بھول جاتا ہے اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں جب تم میں کسی کو یاد نہ رہے اس نے تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کرلے[۱]۔

بَابُ ۸۲ السَّهْوِ فِي الْفَرْضِ وَالتَّطَوُّعِ

وَسَجَدَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ وِتْرِهِ۔

باب سجدہ سہو فرض اور نفل نماز دونوں میں کرنا چاہئے اور عبداللہ بن عباس نے وتر کے بعد سہو کے دو سجدے کیے[۲]

۱۱۵۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آکر اس کی نماز میں شبہ ڈال دیتا ہے اس کو یاد نہیں رہتا کتنی رکعتیں پڑھیں

---

[۱] ایک جماعت اہل حدیث نے اس کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے اور یہ کہا ہے کہ جس آدمی کو بہت شک ہوا کرے اس کے باب میں یہ حدیث ہے تو ایسا آدمی جب اس کو شک ہو کہ تین رکعتیں پڑھیں یا چار وہ بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے دو سجدے کرلے اور سلام پھیر دے اب اگر اس نے تین رکعتیں پڑھی ہوں گی تو یہ دو سجدے باقی ایک رکعت کے قائم مقام ہو جائیں گے اور جو چار پڑھی ہوں گی اور دو سجدوں کا علیحدہ ثواب ملے گا لیکن جمہور علماء اور امام مالک اور شافعی اور ہمارے امام احمد بن حنبل یہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یقینی امر پر نماز پوری کرکے یہ سجدے کرلے جیسے ابوسعیدؓ کی حدیث میں ہے جو امام مسلم نے روایت کی یعنی دو تین میں شک ہو تو دو کو اختیار کرے تین چار میں شک ہو تو تین کو اختیار کرے اب یہ ضروری نہیں کہ تین رکعتوں کے بعد قعدہ اخیر کرے اور پھر چوتھی رکعت کے بعد اس خیال سے کہ شاید تیسری رکعت جس کو سمجھتا ہے وہ چوتھی ہو کیونکہ قعدہ اخیرہ ترک ہونے سے نماز باطل نہیں ہوتی سجدہ سہو کافی ہے جیسے اوپر گذر چکا ہے اور حنفیہ کے نزدیک جس کو تیسری قرار دے اس کے بعد بھی قعدہ کرے شاید وہ چوتھی ہو کیونکہ ان کے نزدیک قعدہ اخیر فرض ہے جس کے ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے اور سجدہ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ

[۲] حالانکہ وتر سنت ہے اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا باسناد صحیح ۱۲ منہ

فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

جب تم میں کسی کو ایسا اتفاق ہو تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے[1]

بَابٌ ۷۸۳ اِذَا كُلِّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَاَشَارَ بِيَدِهٖ وَاسْتَمَعَ

باب اگر نمازی سے کوئی بات کرے وہ سن کر ہاتھ کے اشارے سے جواب دے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَزْهَرَ اَرْسَلُوْهُ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالُوْا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُلْ لَهَا اِنَّا اُخْبِرْنَا اَنَّكِ تُصَلِّيْهِمَا وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُمَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ اَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهَا قَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِيْ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّوْنِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا اَرْسَلُوْنِيْ بِهٖ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهَا ثُمَّ رَاَيْتُهُ يُصَلِّيْهِمَا حِيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِيْ نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِيْ حَرَامٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْمِيْ بِجَنْبِهٖ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے بکیر سے انہوں نے کریب سے کہ عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن ازہر نے ان کو حضرت عائشہؓ کے پاس بھیجا اور کہا ہمارے سب کی طرف سے ان کو سلام کہو اور ان سے پوچھو کہ عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں (سنت کی) پڑھنا کیسا ہے ہمیں خبر پہنچی ہے کہ آپ ان کو پڑھا کرتی ہیں اور ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع کیا اور ابن عباسؓ نے کہا میں تو حضرت عمرؓ کے ساتھ ان رکعتوں کے پڑھنے پر لوگوں کو مارا کرتا[2] کریب نے کہا میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور میں نے ان لوگوں کا پیغام ان کو پہنچا دیا انہوں نے کہا تو ام سلمہؓ سے پوچھ میں لوٹ کر ان لوگوں کے پاس آیا اور جو حضرت عائشہؓ نے کہا تھا وہ ان سے کہہ دیا انہوں نے پھر مجھ کو ام المومنین ام سلمہؓ کے پاس بھیجا اور وہی کہلا یا جو حضرت عائشہؓ کو کہلایا تھا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع کرتے تھے پھر میں نے دیکھا آپ نے یہ دو رکعتیں عصر پڑھ کر پڑھیں جب میرے پاس تشریف لائے اس وقت انصار میں سے بنی حرام قبیلے کی کئی عورتیں میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں میں نے چھوکری

---

[1] اس حدیث میں مطلق نماز کا ذکر ہے تو اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ فرض اور نفل نماز دونوں میں سہو کا ایک ہی حکم ہے یعنے سجدہ سہو کرے ۱۲ منہ

[2] نماز پڑھنے پر یہ مارنا نہ تھا کیوں کہ نماز تو عبادت ہے بلکہ اس وجہ سے کہ حضرت عمرؓ کو یہ حدیث پہنچی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اس حدیث کی مخالفت کی وجہ سے وہ لوگوں کو سزا دیتے معلوم ہوا کہ حکم کے خلاف کرنا ہر حال میں برا ہے اسی طرح سنت کے خلاف کرنا حتیٰ کہ نماز کی سی عبادت بھی خلاف سنت سزا کے قابل ٹھہری ۱۲ منہ

قُوْلِی لَهٗ تَقُوْلُ لَكَ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ وَاَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا فَاِنْ اَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاْخِرِيْ عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا ابْنَةَ اَبِيْ اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَاِنَّهٗ اَتَانِيْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔

بَابُ ۷۸۴ الْاِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَهٗ كُرَيْبٌ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۶۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهٗ اَنَّ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِيْ اُنَاسٍ مَّعَهٗ فَحُبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ بِلَالٌ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ اَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ

کو آپ کے پاس بھیجا اور کہہ دیا[1] تو آپ کے بازو کھڑے ہو کر پوچھ یا رسول اللہ ام سلمہ کہتی ہیں آپ تو اس دوگانے سے منع کیا کرتے تھے اور اب میں دیکھتی ہوں آپ اس کو پڑھ رہے ہیں اگر آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو پیچھے سرک جانا[2] چھوکری نے جا کر یہی عرض کیا آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا وہ پیچھے ہٹ گئی جب آپ نماز پڑھ چکے تو (ام سلمہؓ سے) فرمایا ابوامیہ کی بیٹی[3] تو نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کو پوچھا بات یہ ہے کہ عبدالقیس قبیلے کے کچھ لوگ میرے پاس آ گئے تھے ان سے باتیں کرنے میں میں ظہر کے بعد کا دوگانہ پڑھ سکا میں نے اب ان کو پڑھ لیا[4]

باب نماز میں اشارہ کرنا یہ کریب نے ام المومنین ام سلمہ سے نقل کیا[5] انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن نے انہوں نے ابوحازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ[6] سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ بنی عمرو بن عوف کے لوگوں میں (آپس میں) کچھ ٹنٹا ہوا تو آپ ان میں ملاپ کرانے کے لیے چند آدمی اپنے ساتھ لیکر تشریف لے گئے وہاں آپ کو دیر لگی آپ رک گئے ادھر نماز کا وقت آن پہنچا بلالؓ ابوبکرؓ صدیق کے پاس آئے اور کہنے لگے ابوبکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو وہاں پھنس گئے اور یہاں نماز کا وقت آن پہنچا تم لوگوں کی امامت کرو گے انہوں نے کہا اچھا اگر تم چاہتے ہو پھر

---

[1] حافظ نے کہا مجھے اس چھوکری کا نام معلوم نہیں ہوا اور شاید ان کی بیٹی زینب ہو لیکن امام بخاری نے مغازی میں جو روایت کی اس میں خادم کا لفظ ہے ۱۲ منہ [2] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ چھوکری نے نماز پڑھنے میں آپ کو ام المومنین ام سلمہؓ کا پیغام پہنچایا اور آپ نے نماز ہی میں ہاتھ کے اشارے سے جواب دیا ۱۲ منہ [3] ابوامیہ ام المومنین ام سلمہؓ کے والد تھے ان کا نام سہیل یا حذیفہ تھا ۱۲ منہ [4] اس سے یہ نکلا کہ سنت کی بھی قضا پڑھ سکتے ہیں اور عصر کے بعد سنت کی قضا پڑھنا بھی درست ہے جیسے فرض نماز کی قضا بالاتفاق پڑھنا درست ہے بعضوں نے کہا یہ آنحضرتؐ کا خاصہ تھا آپ کو عصر کے بعد بھی نفل پڑھنا جائز تھا لیکن اہل سنت کو ایسا کرنا درست نہیں ۱۲ منہ [5] یہ حدیث ابھی گذر چکی ۱۲ منہ [6] یہ حدیث اوپر کئی بار گذر چکی ہے ۱۲ منہ

فَقَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُوبَكْرٍ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوْفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيْقِ وَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُهُ أَنْ يُصَلِّيَ فَرَفَعَ أَبُوْبَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَآءَهُ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيْقِ إِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ حِيْنَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِلَّا الْتَفَتَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِيْنَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ

بلالؓ نے تکبیر کہی اور ابوبکرؓ آگے بڑھے اللہ اکبر کہا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صفوں کے اندر ہوتے چلے آ رہے تھے (پہلی) صف میں آ کر کھڑے ہو گئے اس وقت لوگوں نے دستک دینا شروع کی اور ابوبکرؓ نماز میں کسی طرف دھیان نہیں کرتے تھے جب لوگوں نے بہت تالیاں بجائیں تو انہوں نے نگاہ کی دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں آپ نے ابوبکرؓ کو اشارہ کیا کہ تم نماز پڑھاؤ (اپنی جگہ پر رہو) انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اللہ کا شکر کیا اور الٹے پاؤں پیچھے سرک کر صف میں کھڑے ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف منہ کیا اور فرمایا لوگو تم کو کیا ہو گیا جب نماز میں کوئی امر پیش آیا تو لگے دستکیں دینے دستک دینا تو عورتوں کا کام ہے جس کو نماز میں کوئی حادثہ پیش آئے وہ سبحان اللہ کہے سبحان اللہ کہنا جو سنے گا وہ اُدھر خیال کرے گا ابوبکرؓ تم کو کیا ہوا تھا جب میں نے تم کو اشارہ کیا تو تم نماز کیوں نہیں پڑھاتے رہے ابوبکر نے عرض کیا بھلا ابو قحافہ کے بیٹے کی یہ مجال تھی کہ اللہ کے پیغمبر کے آگے نماز پڑھائے۔

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الثَّوْرِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَآءَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي قَآئِمَةً وَّالنَّاسُ قِيَامٌ فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَآءِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے سفیان ثوری نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسما بنت ابی بکرؓ سے وہ حضرت عائشہؓ کے پاس گئیں حضرت عائشہؓ (گہن) کی نماز کھڑی پڑھ رہی تھیں لوگ بھی نماز میں کھڑے تھے اسماء نے پوچھا یہ لوگوں کو کیا ہوا۔ حضرت عائشہؓ اپنے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا کیا کوئی (عذاب کی) نشانی ہے انہوں نے کہا سر کے اشارے سے تبلایا ہاں۔

---

۵۱ باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے نماز میں اشارہ کرنا ثابت ہوا ۱۲ منہ ۵۲ جو اس طرح گھبرائے ہوئے بے وقت نماز پڑھ رہے ہیں ۱۲ منہ ۵۳ باب کا مطلب یہاں سے نکل آیا نماز میں اشارہ کرنا ثابت ہوا ۱۲ منہ

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ جَالِسًا وَصَلّٰى وَرَاءَهٗ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری میں اپنے گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور کچھ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھ رہے تھے آپ نے ان کو اشارہ کیا بیٹھ جاؤ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا امام اس لیے مقرر ہوا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

کتاب جنازوں کے احکام میں

بَابُ ۸۵۷ مَا جَاءَ فِي الْجَنَائِزِ وَمَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهٖ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَقِيْلَ لِوَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَلَيْسَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ إِلَّا لَهٗ أَسْنَانٌ فَإِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهٗ أَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَإِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ۔

باب جنازوں کے باب میں جو حدیثیں آئیں ہیں ان کا بیان اور جس شخص کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہو اس کا بیان اور وہب بن منبہ سے کہا گیا لا الٰہ الا اللہ بہشت کی کنجی نہیں ہے انہوں نے کہا کیوں نہیں ہے لیکن ہر کنجی میں دندانے ہونا چاہئیں اگر دندانوں والی کنجی لائے گا تو تالا (قفل) کھلے گا ورنہ نہیں کھلے گا۔[۱]

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحْدَبُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِيْ آتٍ مِنْ رَبِّيْ فَأَخْبَرَنِيْ أَوْ قَالَ بَشَّرَنِيْ أَنَّهٗ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِيْ

ہم سے موسٰی بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے کہا ہم سے واصل بن حیان احدب (کبڑے) نے انہوں نے معرور بن سوید سے انہوں نے ابوذر غفاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس (خواب میں) ایک آنے والا (فرشتہ) میرے مالک کے پاس سے آیا اس نے بیان کیا یا مجھ کو یہ خبر دی کہ میری امت میں سے جو کوئی

---

[۱] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے ۱۲ منہ [۲] اس کو امام بخاری نے تاریخ میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں وصل کیا۔ دندان سے مراد اعمال صالحہ ہیں وہب ابن منبہ کا مطلب یہ ہے کہ خالی کلمہ شہادت سے بہشت کا دروازہ فوراً نہ کھلے گا جیسے بے دندان والی کنجی سے فوراً قفل نہیں کھلتا البتہ سخت محنت اور مشقت کے بعد شاید کھل جائے ایسے ہی اگر اعمال صالحہ نہ ہوں تو اللہ کو اختیار ہے چاہیے اس کو بخش دے فوراً بہشت میں لے جائے چاہیے عذاب کرے اور عذاب کے بعد پھر بہشت میں لے جائے لا الٰہ الا اللہ سے پورا کلمہ شہادت مراد ہے یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللھم اجعل آخر کلامنا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۱۲ منہ

لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ۔

اس حال میں مرجائے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو وہ بہشت میں جائے گا میں نے عرض کیا وہ زنا کرے گو وہ چوری کرے آپ نے فرمایا گو وہ زنا کرے گو وہ چوری کرے[1]

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِيْقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ اَنَا مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ حفص بن غیاث نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے شقیق بن سلمہ نے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شرک کی حالت میں مرجائے وہ دوزخ میں جائے گا اور میں یہ کہتا ہوں کہ جو شخص اس حال میں مرجائے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو وہ بہشت میں جائے گا[2]

بَابُ الْاَمْرِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ۔

باب جنازے میں شریک ہونے کا حکم

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ ابْنَ سُوَيْدِ ابْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِیْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَنَهَانَا عَنْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اشعث بن ابی الشعثاء سے انہوں نے کہا میں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے سنا انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا آپ نے حکم دیا جنازوں کے ساتھ جانے کا بیمار کو پوچھنے کا دعوت قبول کرنے کا مظلوم کی مدد کرنے کا قسم پورا کرنے کا[3] سلام کا جواب دینے کا چھینکنے والے کے لیے دعا کرنے کا اور آپ نے منع فرمایا چاندی کے برتن سینے کی انگوٹھی خالص ریشمی کپڑے اور دیبا

---

[1] مطلب یہ ہے کہ جو شخص توحید پر مرے وہ ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہنے کا ایک نہ ایک دن ضرور اس کو بہشت ملے گی گو وہ ایسے گناہوں میں گرفتار ہو جو حق اللہ ہیں جیسے زنا یا حق العباد جیسے چوری اور یہ ان حدیثوں کے خلاف نہیں ہے جن میں یہ مذکور ہے کہ حقوق العباد ساقط نہیں ہو سکتے کیوں کہ جن ایسے گنہگاروں کو اللہ تعالیٰ بہشت میں داخل کرنا چاہے گا ان کے حقوق حقداروں کو خوش کر کے بخشوائے گا ۱۲ منہ

[2] مسلم کی روایت میں اس کا الٹ ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا کہ جو شخص مرجائے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو وہ بہشت میں جائے گا اور میں یہ کہتا ہوں کہ جو شخص مرجائے اور وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہو تو وہ دوزخ میں جائے گا نووی نے کہا ابن مسعودؓ نے دونوں باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں مگر کبھی ایک یاد آئی اسی کا یقین ہوا تو اس کو بیان کیا دوسرے وقت دوسری یاد آئی تو اس کو بیان کیا۔ امام بخاری نے یہ حدیث لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ اگلی حدیث میں جو فرمایا جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو اس سے آخری حکماً یا لفظاً مراد ہے یعنے ضرور نہیں کہ خواہ مخواہ مرتے وقت زبان سے کلمہ کہہ بلکہ توحید کے اعتقاد پر مرے اور وہب کا قول لا کر مرجئہ کا رد کیا جو نرے ایمان کو کافی جانتے ہیں اعمال صالحہ کی ضرورت نہیں سمجھتے ۱۲ منہ

[3] یعنے جب گناہ اور خلاف شرع کام کی قسم نہ کھائے ورنہ اس کو توڑ ڈالنا اور کفارہ دینا ضرور ہے ۱۲ منہ

وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ اَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ وَتَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَرَوَاهُ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ

بَابُ ۷۸۷ الدُّخُولِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ الْمَوْتِ اِذَا اُدْرِجَ فِي اَكْفَانِهِ۔

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اَقْبَلَ اَبُو بَكْرٍ عَلَى فَرَسِهِ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتّٰى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَتَيَمَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ اَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ بِاَبِي اَنْتَ

اور قسی اور استبرق سے[1]

ہم سے محمد ذہلی نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن ابی سلمہ نے انہوں نے امام اوزاعی سے انہوں نے کہا مجھ کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا بیمار ہو تو اس کو جا کر پوچھنا اس کے جنازے کے ساتھ جانا دعوت قبول کرنا چھینک کا جواب دینا[2] عمرو بن ابی سلمہ کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرزاق نے بھی روایت کیا کہا ہم کو معمر نے خبر دی (انہوں نے زہری) سے[3]

باب جب مردہ کفن میں لپیٹ دیا جائے تو اس کے پاس جانا (اس کو دیکھنا)[4]

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا مجھ کو معمر بن راشد اور یونس نے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے ابو سلمہ نے بیان کیا ان سے حضرت عائشہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی نے انہوں نے کہا (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی) تو ابو بکرؓ اپنے مکان سے جو سنح میں تھا گھوڑے پر سوار ہو کر آئے[5] گھوڑے سے اتر کر مسجد میں گئے کسی سے بات نہیں کی پھر حضرت عائشہؓ کے حجرے میں گئے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے لگے آپ کو ایک لکیر دار یمنی چادر سے ڈھانپ دیا تھا ابو بکرؓ نے آپ کا منہ کھولا اور گر کر آپ کا بوسہ لیا[6] پھر روئے اور کہنے لگے اے

[1] دیبا اور قسی اور استبرق یہ بھی ریشمی کپڑوں کی قسمیں ہیں کہتے ہیں قسی کپڑے شام یا مصر سے بن کر آتے اور استبرق موٹا ریشمی کپڑا یہ سب چھ چیزیں ہوئیں ساتویں چیز کا بیان اس روایت میں چھوٹ گیا ہے وہ ریشمی چار جاموں پر سوار ہونا یا ریشمی گدیوں پر جو زین کے اوپر رکھی جاتی ہیں ۱۲ منہ

[2] چھینکنے والا الحمد اللہ کہے تو یرحمک اللہ کہے ۱۲ منہ

[3] حافظ نے کہا عبدالرزاق کی روایت کو امام مسلم نے نکالا اور سلامہ کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں ۱۲ منہ

[4] بعضوں نے اس سے منع کیا ہے اور کہا ہے سوا غسل دینے والے اور ولی کے اور کوئی نہ دیکھے امام بخاری نے ان پر رد کیا ۱۲ منہ

[5] سنح مدینہ کے باہر بنی حارث بن خزرج کے مکانات کو کہتے تھے ۱۲ منہ

[6] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عثمان بن مظعون کے ساتھ جب وہ مر گئے تھے ایسا ہی کیا تھا ابو بکرؓ نے بھی اسی سنت کی پیروی کی ۱۲ منہ

يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ اَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِيْ كُتِبَ اللّٰهُ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ فَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ فَاَبٰى فَقَالَ اجْلِسْ فَاَبٰى فَتَشَهَّدَ اَبُوْبَكْرٍ فَمَالَ اِلَيْهِ النَّاسُ وَتَرَكُوْا عُمَرَ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اِلَى الشَّاكِرِيْنَ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ حَتّٰى تَلَاهَا اَبُوْبَكْرٍ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ فَمَا يَسْمَعُ بَشَرٌ اِلَّا يَتْلُوْهَا۔

اللہ کے نبی میرا باپ آپ پر قربان آپ کو اللہ تعالیٰ دو بار نہیں مارنے کا بس جو موت آپ کے حصے میں اللہ نے لکھ دی تھی وہ ہو چکی[1] ابوسلمہ نے کہا مجھ سے ابن عباسؓ نے بیان کیا ابوبکرؓ (اس کے بعد حجرے سے) نکلے اور عمرؓ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے[2] ابوبکرؓ نے کہا اجی بیٹھو بھی انہوں نے نہ مانا پھر کہا بیٹھو نہ مانا آخر ابوبکرؓ نے کلمہ شہادت پڑھا لوگ سب ان کی طرف جھک گئے عمرؓ کو چھوڑ دیا ابوبکرؓ نے کہا اما بعد دیکھو (مسلمانو) جو کوئی تم میں اگر محمدؐ کو پوجتا تھا تو محمدؐ تو گذر گئے اور جو کوئی اللہ کو پوجتا ہے (اس کو کوئی ڈر نہیں) اللہ ہمیشہ زندہ ہے کبھی مرنے والا نہیں سورہ آل عمران کی یہ آیت پڑھی محمدؐ تو اور کچھ نہیں پیغمبر ہیں ان سے پہلے کئی پیغمبر گذر چکے ہیں شاکرین تک[3] خدا کی قسم ایسا معلوم ہوا گویا لوگ جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ نے یہ آیت اتاری ہے یہاں تک کہ ابوبکرؓ نے اس کو پڑھا اس وقت لوگوں نے سیکھ لیا پھر تو جس سے سنو وہی آیت پڑھ رہا تھا[4]

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ اُمَّ الْعَلَاءِ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے خارجہ بن زید بن ثابت نے بیان کیا ان سے ام العلاء نے جو ایک انصاری عورت تھی اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی بیان کیا

۱؎ جب آپ کی وفات ہوئی تو حضرت عمرؓ پریشانی میں یہ فرمانے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر زندہ ہو کر ہمارے پاس آئیں گے اور تمام ملکوں کی فتح کریں گے حضرت ابوبکرؓ نے ان کا رد کیا کہ اگر ایسا ہو تو پھر آپ موت کی تلخی اٹھائیں گے یہ نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ

۲؎ کہ آپ ابھی پھر زندہ ہوتے ہیں اور دیکھو دوبارہ تشریف لاتے ہیں اور منافقوں اور کافروں کا ستیاناس کرتے ہیں حضرت عمرؓ کا یہ ڈرانا اور دھمکانا مصلحت سے خالی نہ تھا سیاست مدن میں حضرت عمرؓ کا نظیر صحابہ میں کوئی نہ تھا ۱۲ منہ

۳؎ پوری آیت یوں ہے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئا وسیجزی اللہ الشاکرین اس آیت میں صاف اللہ تعالیٰ فرما دیا ہے کہ اگر محمدؐ مر جائیں یا مارے جائیں تو کیا تم اسلام سے پھر جاؤ گے باوجودیکہ صحابہ اور حضرت عمرؓ اس آیت کو بارہا پڑھ چکے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وہ صدمہ اور قلق تھا کہ پڑھا لکھا سب بھول گئے حالانکہ حضرت عمرؓ دل کے چوٹ اور سخت مشہور تھے مگر ایسے سخت وقت میں وہ بھی ثابت قدم نہ رہ سکے اور ابوبکرؓ جو نرم دل تھے ان کو اللہ نے ثابت قدم اور مضبوط رکھا یہ حق تعالیٰ کی تائید تھی اور ابوبکرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین کرانا منظور تھا رضی اللہ عنہ وارضاہ ۱۲ منہ

۴؎ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے پھر تو جس نے سنا وہ بھی آیت پڑھنے لگا ۱۲ منہ

اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُ اقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فَاَنْزَلْنَاهُ فِيْ اَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِيْ اَثْوَابِهٖ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكِ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهُ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ يُّكْرِمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ اَمَّا هُوَ فَقَدْ جَآءَهُ الْيَقِيْنُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا لَهُ الْخَيْرَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا اُزَكِّيْ اَحَدًا بَعْدَهُ اَبَدًا۔

کہ مہاجرین قرعہ ڈال کر (انصار کو) بانٹ دیے گئے[۵۱] ہمارے حصہ میں عثمان بن مظعون آئے ہم نے ان کو اپنے گھروں میں اتارا پھر وہ اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں انتقال کیا جب وہ مر گئے ان کو غسل دیا گیا اور کفن کے کپڑے پہنائے گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے[۵۲] میں نے کہا اے ابو السائب (یہ عثمان کی کنیت تھی) اللہ تم پر رحم کرے میں تو یہ گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تم کو عزت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ام العلاء) تجھ کو کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے اس کو عزت دی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر میرا ماں باپ صدقے پھر اللہ تعالیٰ کس کو عزت دے گا[۵۳] آنحضرتؐ نے فرمایا عثمان مر تو گیا بیشک خدا کی قسم مجھے بھی امید ہے کہ اس کے لیے اچھا ہوگا لیکن خدا کی قسم میں اللہ کا پیغمبر ہوں اور اس پر یہ نہیں جانتا کہ میرا کیا حال ہونا ہے[۵۴] ام العلاء نے کہا خدا کی قسم اب کبھی اس کے بعد کسی کو پاک نہیں کہنے کی[۵۵]

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ مِثْلَهُ وَقَالَ نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عُقَيْلٍ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے ویسی ہی حدیث جیسے اوپر گزری اور نافع نے عقیل سے یوں روایت

---

[۵۱] ہوا یہ تھا کہ جب مہاجرین مدینہ میں اپنے عزیز و اقارب اور وطن اور جائداد چھوڑ کر آ گئے تو بہت پریشان رہتے بعضوں کو فکر معاش دامن گیر تھی آنحضرتؐ نے ان کی پریشانی رفع کرنے کے لیے انصار اور مہاجرین میں بھائی چارہ کر دیا اور قرعہ ڈال کر جو مہاجر انصاری کے حصے میں آیا اس کے حوالے کر دیا گیا اس نے اپنے سگے بھائیوں سے زیادہ اس کی خاطر داری کی رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ [۵۲] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ آنحضرتؐ نے غسل و کفن کے بعد عثمان بن مظعون کو دیکھا دوسری روایت میں ہے کہ آپ ان پر گرے اور روئے اور ران کا بوسہ لیا ۱۲ منہ [۵۳] یعنی اگر عثمان سے موحد اور دیندار اور مومن اور مخلص کو آخرت میں عزت نہیں ملنے کی تو پھر اور کون لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ سرفراز فرمائے گا ۱۲ منہ [۵۴] عیسائی پادریوں نے یہاں ایک بڑا اعتراض کیا ہے کہ جب مسلمانوں کے پیغمبر کو خود اپنی نجات کا یقین نہ تھا تو وہ دوسرے گناہ گاروں کی کیا سفارش کریں گے اس کا جواب کئی طرح دیا جا سکتا ہے ایک یہ کہ آپ کا یہ فرمانا سورہ فتح اترنے سے پہلے کا ہے جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ خوشخبری دی کہ تمہارے اگلے اور پچھلے سب گناہ بخش دے جائیں گے دوسرے یہ کہ میرا کیا حال ہونا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جو واقعات مجھ پر خود گذرنے والے ہیں ان کا مجھ کو علم نہیں ہے تو تم لوگوں کو دوسرے کے واقعات خصوصاً آخرت کے واقعات کیونکر معلوم ہو سکتے ہیں تیسرے یہ کہ ہمارے پیغمبر صاحب سے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے سب وعدے فرمائے تھے اور آپ کو قطعی یقین اپنی نجات کا تھا مگر شان بندگی اس کو مستلزم ہے کہ پروردگار کے استغنا اور جلال کو ہمیشہ ملحوظ نظر رکھے اور کبھی اپنے قرب اور صلاحیت پر تکیہ نہ کرے جیسے حضرت خواجہ شرف الدین یحییٰ منیریؒ اپنے مکاتیب میں لکھتے ہیں کہ پروردگار جل شانہ کا استغنا ایسا ہے کہ اگر چاہے تو دم بھر میں تمام کافروں اور مشرکوں کو اپنا ولی مقرب بنائے اور تمام اولیا اور انبیا کو محروم کر دے ۱۲ منہ [۵۵] اس سے یہ نکلا کہ کسی کو قطعی جنتی نہیں کہہ سکتے یہاں جتنے

مَا يُفْعَلُ بِهٖ وَتَابَعَهٗ شُعَيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَمَعْمَرٌ۔

کیا میں نہیں جانتا عثمان کا کیا حال ہونا ہے[۱] اور عقیل کے ساتھ اس حدیث کو شعیب اور عمرو بن دینار اور معمر نے بھی روایت کیا[۲]

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا قُتِلَ اَبِيْ جَعَلْتُ اَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهٖ اَبْكِيْ وَيَنْهَوْنِيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِيْ فَجَعَلَتْ عَمَّتِيْ فَاطِمَةُ تَبْكِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِيْنَ اَوْ لَا تَبْكِيْنَ مَا زَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے محمد بن منکدر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا انہوں نے کہا جب میرے باپ (عبد اللہ بن عمرو) واحد کے دن قتل کیے گئے میں ان کے منہ سے کپڑا کھول کر رونے لگا اور لوگ مجھ کو منع کرتے تھے[۳] لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں منع کرتے تھے میری پھوپھی فاطمہ رونے لگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو رو یا نہ رو عبد اللہ (تیرے بھائی) کا تو وہاں یہ درجہ ہے کہ فرشتے اپنے پروں سے اس پر سایہ کیے رہے جب تم لوگوں نے اس کو اٹھایا شعبہ کے ساتھ ابن جریج نے بھی اس حدیث کو روایت کیا اور کہا مجھ سے محمد بن منکدر نے بیان کیا انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا۔

بَابٌ الرَّجُلِ يَنْعٰى اِلٰٓى اَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهٖ

باب آدمی اپنی ذات سے موت کی خبر میت کے وارثوں کو سنا سکتا ہے[۴]

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا۔

ہم سے اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی حبش کے بادشاہ کے مرنے کی اس روز خبر دی جس روز وہ مرا اور عیدگاہ کو تشریف لے گئے اور لوگوں کی صف بندھوائی چار تکبیریں کہیں[۵]

---

۱ اس آیت پر تو کوئی اعتراض ہی نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ ۲ نافع کی روایت کو اسمعیل اور شعیب کی روایت کو امام بخاری اور عمرو کی روایت کو ابن ابی عمر نے سند میں اور معمر کی روایت کو امام بخاری نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳ منع کرنے کی وجہ یہ تھی کہ کافروں نے جابر کے والد کو قتل کر کے ان کے ناک کان بھی کتر ڈالے تھے ایسی حالت میں صحابہ نے یہ مناسب سمجھا کہ جابر ان کو نہ دیکھیں تو بہتر ہے ورنہ اور زیادہ صدمہ ہوگا حدیث سے یہ نکلا کہ مردے کو دیکھ سکتے ہیں جب تو آنحضرتؐ نے جابرؓ کو منع کیا ۱۲ منہ ۴ بعضوں نے اس کو برا سمجھا ہے امام بخاری نے یہ باب لا کر ان کا رد کیا کیونکہ آنحضرتؐ نے خود نجاشی اور زید اور جعفر اور عبد اللہ بن رواحہؓ کی موت کی خبریں ان کے لوگوں کو سنائیں ۱۲ منہ

۵ نجاشی پر نماز جنازہ پڑھی حالانکہ وہ حبش کے ملک میں مرا تھا آپ مدینہ میں تھے تو میت غائب پر نماز پڑھنا جائز ہوا اہل حدیث اور جمہور علماء کے نزدیک یہ جائز ہے اور حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے۔ یہ حدیث ان پر حجت ہے اب یہ تاویل کہ اس کا جنازہ آنحضرتؐ کے سامنے لایا گیا تھا فاسد ہے کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں (باقی بر صفحہ آئندہ)

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ وَاِنَّ عَيْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَذْرِفَانِ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ موتہ[1] کا ذکر کیا) تو فرمایا پہلے زید نے جھنڈا سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر جعفرؓ نے سنبھالا وہ بھی شہید ہوئے پھر عبداللہ بن رواحہؓ نے سنبھالا وہ بھی شہید آپ یہ فرماتے جاتے تھے اور آپ کی آنکھیں بہ رہی تھیں[2] پھر خالد بن ولید نے جھنڈا سنبھالا میں نے ان کو سردار نہیں کیا تھا لیکن اللہ نے ان کو فتح دی

بَابُ الْاِذْنِ بِالْجَنَازَةِ وَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اٰذَنْتُمُوْنِيْ۔

باب جنازہ تیار ہو تو لوگوں کو خبر دینا اور ابو رافع نے ابو ہریرہؓ سے نقل کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا تم نے مجھ کو خبر کیوں نہ دی[3]

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَ اِنْسَانٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَمَاتَ بِاللَّيْلِ فَدَفَنُوْهُ لَيْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ اَنْ تُعْلِمُوْنِيْ قَالُوْا كَانَ اللَّيْلُ فَكَرِهْنَا وَكَانَتْ ظُلْمَةٌ اَنْ نَشُقَّ عَلَيْكَ فَاَتٰى قَبْرَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی انہوں نے ابو اسحاق شیبانی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ایک آدمی مر گیا جس کے پوچھنے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جایا کرتے وہ رات کو مرا رات ہی کو لوگوں نے دفن کر دیا صبح کو آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا تم نے (جنازہ طیار ہوتے وقت) کیوں مجھ کو خبر نہیں کی انہوں نے کہا رات تھی اور اندھیرا تھا ہم کو آپ کا تکلیف دینا برا معلوم ہوا آخر آپ اس کی قبر پر آئے اور نماز پڑھی۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) دوسرے اگر سامنے لایا بھی گیا ہو تو آنحضرتؐ کے سامنے لایا گیا ہوگا نہ صحابہ کے انہوں نے غائب پر نماز پڑھی ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] یہ لڑائی ۸ھ ہجری میں ہوئی بلقاء کے زمین میں ملک شام کے پاس مسلمان تین ہزار تھے اور کافر بے شمار آپ نے زید بن حارثہ کو لشکر کا سردار مقرر کر کے بھیجا تھا اور فرما دیا تھا اگر زید مارے جائیں تو جعفر سردار ہوں اگر جعفر مارے جائیں تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہوں ایسا ہوا یہ تینوں مارے گئے اخیر میں خالد بن ولید نے فوج کی کمان کی اور کافروں کو شکست فاش دی آپ نے اس لشکر کے لوٹنے سے پہلے ہی سب خبر لوگوں کو سنا دی اس حدیث میں آپ کے کئی معجزے ہیں ۱۲ منہ [2] یعنے آپ کے آنسو جاری تھے حضرت زیدؓ آپ کے متبنیٰ تھے اور حضرت جعفرؓ آپ کے چچا زاد بھائی تھے اور عبداللہ بن رواحہؓ آپ کے چہیتے صحابی تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں بہت سی شعر یں کہی ہیں رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر باب کنس المسجد میں موصولاً گذر چکی ہے کہ مسجد میں ایک کالا آدمی جھاڑو دیا کرتا تھا یا ایک کالی عورت جھاڑو دیا کرتی تھی وہ مر گیا یا مر گئی تو صحابہ نے اس کو گاڑ دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر نہ کی جب آپ نے اس کا حال پوچھا تو انہوں (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابُ ۷۹۰ فَضْلِ مَنْ مَاتَ لَهُ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ

۱۱۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَفّٰى لَهُ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ

۱۱۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النِّسَآءَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ لَنَا يَوْمًا فَوَعَظَهُنَّ فَقَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ كُنَّ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَّاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ وَقَالَ شَرِيْكٌ عَنِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ۔

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَلِجُ النَّارَ

باب جس کا بچہ مر جائے وہ صبر کرے اس کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں فرمایا صبر کرنے والوں کو خوشخبری سُنا۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے عبدالعزیز نے انہوں نے انس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کے تین نابالغ بچے[۱] مر جائیں مگر اللہ تعالیٰ اس کو بہشت میں لے جائے گا ان بچوں پر اپنی بڑی رحمت کی وجہ سے[۲]

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبدالرحمن بن عبداللہ اصبہانی نے انہوں نے ذکوان سے انہوں نے ابو سعید خدری سے عورتوں ۔ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ایک دن ہم کو وعظ سنانے کا مقرر فرما دیجئے (آپ نے مقرر کر دیا) ان کو وعظ سنائی تو فرمایا جس عورت کے تین بچے مر جائیں وہ (قیامت کے دن) دوزخ سے اس کے آڑ ہوں گے ایک عورت (ام سلیم[۳]) نے عرض کیا اگر دو مر جائیں آپ نے فرمایا دو بھی اور شریک نے ابن اصبہانی سے یوں روایت کی مجھ سے ابو صالح ذکوان نے ابو سعید اور ابو ہریرہؓ سے نقل کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو ہریرہؓ نے یہ بھی کہا کہ تین نابالغ بچے۔

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے کہا میں نے زہری سے سنا انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں وہ صرف قسم اتارنے کیلئے

بقیہ صفحہ سابقہ) نے بیان کیا آپ نے فرمایا مجھ کو کیوں خبر نہ دی اس سے امام بخاری نے نکالا کہ جنازہ غسل کفن سے تیار ہو جائے تو لوگوں کو خبر دینا چاہیے کہ نماز کے لیے آجائیں ۱۲ منہ [۱] ابن منیر نے کہا جب نابالغ بچوں کے مرجانے میں یہ ثواب ہے تو جوان اور کمائو اولاد کے مرجانے میں بھی یہی اجر ملے گا بلکہ بطریق اولےٰ ۱۲ منہ [۲] دوسری روایت میں دو بچوں کا بھی یہی حکم ہے ایک روایت میں ایک بچے کا بھی یہی حکم ہے بشرطیکہ صبر کرے اور کوئی کلمہ بے ادبی کا زبان سے نہ نکالے ۱۲ منہ [۳] جو انسؓ کی والدہ تھیں جیسے طبرانی کی روایت میں ہے بعضوں نے کہا ام مبشر بعضوں نے کہا ام ہانی ۱۲ منہ

لَا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔

دوزخ میں جائے گا[1]

بَابُ ۷۹۱ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ اصْبِرِي۔

باب ایک عورت قبر کے پاس ہو مرد اس سے کہے صبر کر۔

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ثابت نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پر سے گزرے وہ قبر کے پاس بیٹھے رو رہی تھی آپ نے فرمایا خدا سے ڈر اور صبر کر[2]

بَابُ ۷۹۲ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَوُضُوْئِهِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ۔

باب میت کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل اور وضو کرانا[3]

وَحَنَّطَ ابْنُ عُمَرَ ابْنًا لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَحَمَلَهُ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا وَقَالَ سَعْدٌ لَوْ كَانَ نَجِسًا مَا مَسِسْتُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ۔

اور عبداللہ بن عمرؓ نے سعید بن زید کے بچے کو (جو مر گیا تھا) خوشبو لگائی اور اس کو اٹھایا اور (جنازے کی) نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا[4] اور ابن عباسؓ نے کہا مسلمان نہ زندگی میں ناپاک ہوتا ہے اور نہ مرکر[5] اور سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا اگر مردہ نجس ہوتا تو میں اس کو نہ چھوتا[6] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ناپاک نہیں ہوتا[7]

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ

ہم سے اسماعیل بن عبداللہ بن ادریس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؓ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے

---

[1] یعنی بہت ہی تھوڑی دیر کے لیے ایک روایت میں ہے کہ پھر سفیان نے یہ آیت پڑھی وان منکم الا واردہا یعنی کوئی تم میں سے ایسا نہیں جو دوزخ پر سے نہ گذرے یعنی مومن اور کافر سب پلصراط پر سے گذریں گے وہ دوزخ کی پشت پر نصب ہے بس مومن کا دوزخ میں جانا یہی پلصراط پر سے گذرنا ہے بعضوں نے کہا دوزخ میں جائیں گے پھر اس میں سے نکلیں گے عبداللہ بن مسعودؓ سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ

[2] اس حدیث کی بحث انشاء اللہ آگے آئے گی ۱۲ منہ

[3] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ مومن مرنے سے نجس نہیں ہو جاتا اور غسل محض بدن کو صاف اور ستھرا کرانے کے لیے دیا جاتا ہے اور اسی لیے غسل کے پانی میں بیری کے پتوں کا ڈالنا مسنون ہوا ۱۲ منہ

[4] اس کو امام مالک نے مؤطا میں وصل کیا اگر مردہ نجس ہوتا تو عبداللہ بن عمرؓ اس کو نہ چھوتے نہ اٹھاتے اگر چھوتے تو پھر اپنے اعضا کو دھوتے امام بخاری نے اس سے اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا کہ جو میت کو نہلائے وہ غسل کرے اور جو اٹھائے وہ وضو کرے ۱۲ منہ

[5] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا باسناد صحیح ۱۲ منہ

[6] یہ ابن ابی شیبہ نے نکالا کہ سعد کو سعید بن زید کے مرنے کی خبر ملی وہ گئے ان کو غسل اور کفن دیا خوشبو لگائی پھر گھر میں آکر غسل کیا اور کہنے لگے میں نے گرمی کی وجہ سے غسل کیا نہ مردے کی وجہ سے اگر وہ نجس ہوتا تو میں اس کو نہ چھوتا ۱۲ منہ

[7] یہ حدیث موصولاً کتاب الغسل میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ

ابنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ الْاَنْصَارِیَّۃِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَتِ ابْنَتُہٗ فَقَالَ اغْسِلْنَہَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ اِنْ رَاَیْتُنَّ ذٰلِکَ بِمَاءٍ وَّ سِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِی الْاٰخِرَۃِ کَافُوْرًا اَوْ شَیْئًا مِّنْ کَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاہُ فَاَعْطَانَا حَقْوَہٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَہَا اِیَّاہُ تَعْنِیْ اِزَارَہٗ۔

محمد بن سیرین سے انہوں نے ام عطیہؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (علیا حضرت زینبؓ) کا انتقال ہوا تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے اس کو تین بار یا اگر مناسب سمجھو تو پانچ بار یا زیادہ پانی اور بیری کے پتوں سے نہلاؤ اور اخیر میں کافور رکھو یا کچھ کافور ملا دو پھر جب تم نہلا چکو تو مجھ کو خبر کرو ام عطیہؓ نے کہا جب ہم نہلا چکیں تو آپ کو خبر دی آپ نے اپنا تہ بند عنایت کیا اور فرمایا یہ اندر اس کے بدن پر لپیٹ دو حدیث میں حقو کا لفظ ہے اس سے مراد تہ بند ہے[1]

بَابُ ۷۹۳ مَا یُسْتَحَبُّ اَنْ تُغْسَلَ وِتْرًا

باب میت کو طاق بار نہلانا مستحب ہے۔

۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَہٗ فَقَالَ اغْسِلْنَہَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِی الْاٰخِرَۃِ کَافُوْرًا فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاہُ فَاَلْقٰی اِلَیْنَا حَقْوَہٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَہَا اِیَّاہُ فَقَالَ اَیُّوْبُ وَحَدَّثَتْنِیْ حَفْصَۃُ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مُحَمَّدٍ وَکَانَ فِیْ حَدِیْثِ حَفْصَۃَ اغْسِلْنَہَا وِتْرًا وَکَانَ فِیْہِ ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَکَانَ فِیْہِ اَنَّہٗ قَالَ ابْدَءُوْا بِمَیَامِنِہَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْہَا وَکَانَ فِیْہِ اَنَّ اُمَّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ وَمَشَطْنَاہَا

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ام عطیہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں آپ نے فرمایا تم اس کو پانی اور بیری کے پتے سے تین بار یا پانچ بار یا زیادہ نہلاؤ اور اخیر بار کافور شریک کرو جب نہلا چکو تو مجھ سے کہو جب ہم نہلا چکیں تو آپ کو خبر کی تو آپ نے اپنا تہ بند پھینک دیا اور فرمایا یہ اندر اس کے بدن پر لپیٹ دو ایوب نے کہا اور حفصہ بنت سیرین نے بھی مجھ سے محمد بن سیرین کی طرح یہ حدیث بیان کی حفصہ کی حدیث میں یوں ہے اس کو طاق بار نہلاؤ تین یا پانچ یا سات بار اور یہ بھی ہے کہ داہنی طرف سے شروع کرو اور وضو کے اعضا سے اس میں یہ بھی ہے کہ ام عطیہؓ نے کہا ہم نے ان کو بالوں میں کنگھی کر کے

[1] آپ نے اپنا تہ بند تبرک کے لیے عنایت فرمایا اور اسی لیے ارشاد ہوا کہ یہ ان کے مبارک بدن سے ملا رہے اب اختلاف ہے اس میں کہ میت کو غسل دینا فرض ہے یا سنت اور جمہور کا مذہب یہی ہے کہ وہ فرض ہے ۱۲ منہ

ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ۔

تین لٹیں کر دیں [۱]

بَابٌ ۷۹۴ یُبْدَأُ بِمَیَامِنِ الْمَیِّتِ۔

۱۱۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غُسْلِ ابْنَتِهٖ ابْدَأْنَ بِمَیَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا۔

باب غسل میّت کی داہنی طرفوں سے شروع کیا جائے

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے حفصہؓ بنت سیرین سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے غسل میں فرمایا اس کی داہنی جانبوں سے اور وضو کے مقاموں سے شروع کرو [۲]

بَابٌ ۷۹۵ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَیِّتِ

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ لَمَّا غَسَّلْنَا بِنْتَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا ابْدَءُوْا بِمَیَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا۔

باب میّت کا غسل وضو کے مقاموں سے شروع کرنا۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہؓ سے انہوں نے کہا ہم نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو نہلایا ہم نہلا رہے تھے کہ آپ نے فرمایا داہنے حصوں سے اور وضو کے مقاموں سے غسل شروع کرو۔

بَابٌ ۷۹۶ هَلْ تُکَفَّنُ الْمَرْاَةُ فِیْ اِزَارِ الرَّجُلِ۔

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ تُوُفِّیَتِ ابْنَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَیْتُنَّ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ فَلَمَّا فَرَغْنَا

باب کیا عورت کے کفن میں مرد کی تہ بند شریک ہو سکتی ہے۔؟

ہم سے عبد الرحمٰن بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن عون نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ام عطیہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی گزر گئیں آپ نے فرمایا اس کو تین بار نہلاؤ یا ضرورت سمجھو تو پانچ بار یا زیادہ پھر جب نہلا چکو تو مجھ سے کہو خیر ہم جب نہلا چکے تو آپ کو

---

[۱] اور گوندھ کر پیچھے ڈال دیں شافعیہ اور ہمارے امام احمد بن حنبل کا یہی قول ہے اور حنفیہ نے کہا دو لٹیں کر کے سینے پر ڈال دینا چاہیئے ۱۲ منہ

[۲] اس سے ابو قلابہ کا رد ہوا وہ کہتے ہیں غسل سر اور داڑھی سے شروع کیا جائے ۱۲ منہ [۳] اس سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ میت کو کلی کرانا اور ناک میں پانی ڈالنا

اٰذَنَّاہُ فَنَزَعَ مِنْ حَقْوِہٖ اِزَارَہٗ وَقَالَ۔ اَشْعِرْنَہَا اِیَّاہُ۔

بَابٌ ۷۹۷ یُجْعَلُ الْکَافُوْرُ فِی الْاٰخِرَۃِ

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ تُوُفِّیَتْ اِحْدٰی بَنَاتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَہَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ اِنْ رَاَیْتُنَّ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِی الْاٰخِرَۃِ کَافُوْرًا اَوْ شَیْئًا مِّنْ کَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ قَالَتْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاہُ فَاَلْقٰی اِلَیْنَا حَقْوَہٗ وَقَالَ اَشْعِرْنَہَا اِیَّاہُ وَعَنْ اَیُّوْبَ عَنْ حَفْصَۃَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ بِنَحْوِہٖ وَقَالَتْ اِنَّہٗ قَالَ اغْسِلْنَہَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ اِنْ رَاَیْتُنَّ قَالَتْ حَفْصَۃُ قَالَتْ اُمُّ عَطِیَّۃَ وَجَعَلْنَا رَاْسَہَا ثَلٰثَۃَ قُرُوْنٍ۔

بَابٌ ۷۹۸ نَقْضِ شَعْرِ الْمَرْاَۃِ۔

وَقَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ لَا بَاْسَ اَنْ یُّنْقَضَ شَعْرُ الْمَرْاَۃِ

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ وَہْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَیُّوْبُ وَسَمِعْتُ حَفْصَۃَ بِنْتَ سِیْرِیْنَ قَالَ حَدَّثَتْنَا اُمُّ عَطِیَّۃَ اَنَّہُنَّ جَعَلْنَ رَاْسَ بِنْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

خبر کی آپ نے اپنا حقو یعنی تہ بند اتار کر دے دیا اور فرمایا اس کو اندر لپیٹ دو[1]

باب اخیر بار کے غسل میں کافور شریک کرنا۔

ہم سے حامد بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ام عطیہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی گزر گئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور فرمایا اس کو تین بار اگر مناسب جانو تو پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ پانی اور بیری کے پتے سے نہلاؤ اور اخیر میں کافور یا تھوڑا کافور شریک کرو جب نہلا چکو تو مجھے خبر کرنا ام عطیہؓ نے کہا ہم نہلا چکے تو آپ کو خبر کر دی آپ نے اپنا تہ بند ہماری طرف پھینکا اور فرمایا یہ اندر کا کپڑا کرو اور ایوب نے حفصہؓ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہؓ سے ایسا ہی روایت کیا اس میں یہ ہے آپ نے فرمایا تین یا پانچ یا سات بار یا اس سے بھی زیادہ اگر مناسب جانو نہلاؤ حفصہؓ نے کہا ام عطیہؓ نے کہا ہم نے ان کے سر کے بالوں کی تین لٹیں کر دیں۔

باب میت عورت ہو تو غسل کے وقت اس کے بال کھولنا[2]

اور ابن سیرین نے کہا عورت کے بال کھولنا کچھ برا نہیں[3]

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی ایوب نے کہا میں نے سنا ایسا ایسا اور میں نے حفصہ بنت سیرین سے سنا وہ کہتی تھیں مجھ سے ام عطیہؓ نے بیان کیا کہ عورتوں نے آنحضرت صلی اللہ

---

[1] ابن بطال نے کہا اس کے جواز پر اتفاق ہے اور جس نے یہ دعویٰ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اور تھی دوسروں کو ایسا نہ کرنا چاہیے اس کا قول بے دلیل ہے ۱۲ منہ [2] قسطلانی نے کہا مرد کے بال اگر لمبے ہوں تو وہ بھی کھولے جائیں ۱۲ منہ [3] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ نَقَضْنَهٗ ثُمَّ غَسَلْنَهٗ ثُمَّ جَعَلْنَهٗ ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ۔

علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بالوں کو تین لٹیں کر دیا بالوں کو کھول ڈالا پھر دھویا پھر ان کی تین لٹیں کر دیں۔

بَابُ ۷۹۹ كَيْفَ الْاِشْعَارُ لِلْمَيِّتِ

باب میت پر کپڑا کیونکر لپیٹنا چاہیئے ؟

وَقَالَ الْحَسَنُ الْخِرْقَةُ الْخَامِسَةُ تَشُدُّ بِهَا الْفَخِذَيْنِ وَالْوَرِكَيْنِ تَحْتَ الدِّرْعِ۔

اور امام حسن بصری نے کہا عورت کے لیے ایک پانچواں کپڑا چاہیئے جس سے قمیص کے تلے رانیں اور سرین باندھے جائیں [۱]

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ اَيُّوْبَ اَخْبَرَهٗ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ جَاءَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنَ اللَّاتِيْ بَايَعْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتِ الْبَصْرَةَ تُبَادِرُ ابْنًا لَّهَا فَلَمْ تُدْرِكْهُ فَحَدَّثَتْنَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَا اَدْرِيْ اَيُّ بَنَاتِهٖ وَزَعَمَ اَنَّ الْاِشْعَارَ الْفُفْنَهَا فِيْهِ وَكَذٰلِكَ كَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَاْمُرُ بِالْمَرْاَةِ اَنْ تُشْعَرَ وَلَا تُؤْزَرَ۔

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی اُن کو ایوب سختیانی نے انہوں نے کہا میں نے ابن سیرین سے سُنا وہ کہتے تھے ام عطیہؓ جو ایک انصاری عورت ان عورتوں میں سے تھی جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی وہ جلدی جلدی اپنے بیٹے کو دیکھنے کے لیے بصرے میں آئی لیکن اس کو نہ پاسکی (وہ پہلے ہی مر گیا یا چل دیا) اس نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے ہم آپ کی صاحبزادی کو نہلا رہے تھے آپ نے فرمایا تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اگر مناسب سمجھو پانی اور بیری سے اس کو نہلاؤ اور اخیر میں کافور شریک کرو جب نہلا چکو تو مجھے اطلاع دو ام عطیہؓ نے کہا ہم نے نہلا کر آپ کو خبر کی آپ نے اپنا تہبند پھینکا اور فرمایا یہ تو اندر بدن سے لپیٹ دو اور ابن سیرین بھی عورت کے لیے یہی حکم دیتے تھے کہ اس کے بدن پر کپڑا لپیٹ دیا جائے تہبند نہ پہنایا جائے۔

بَابُ ۸۰۰ هَلْ يُجْعَلُ شَعْرُ الْمَرْاَةِ ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ۔

باب کیا عورت کے بالوں کی تین لٹیں کی جائیں گی ؟

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے

[۱] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا امام حسن بصری کا مذہب یہ ہے کہ عورت کے کفن میں پانچ کپڑے سنت ہیں احمد اور ابو داؤد کی روایت میں لیلیٰ بنت قانف سے یہ ہے کہ میں بھی ان عورتوں میں تھی جنہوں نے علیا حضرت ام کلثوم کو غسل دیا پہلے آپ نے کفن کے لیے تہ بند دیا پھر کرتہ پھر اوڑھنی یعنی سر بندھن پھر چادر پھر لفافہ میں لپیٹ دی گئیں معلوم ہوا عورت کے کفن میں یہ پانچ کپڑے سنت ہیں اگر میسر ہو ورنہ ایک کپڑا بھی کافی ہے ۱۲ منہ

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ ضَفَرْنَا شَعْرَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي ثَلٰثَةَ قُرُونٍ وَقَالَ وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ نَاصِيَتَهَا وَقَرْنَيْهَا۔

ہشام بن حسان سے انہوں نے ام الہذیل حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہؓ سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بال گوندھ کر اُن کی تین چوٹیاں کر دیں اور وکیع نے سفیان سے یوں روایت کیا ایک پیشانی کی طرف کے بالوں کی چوٹی اور ادھر ادھر کی[۱]

بَابٌ ۸۰۱ يُلْقٰى شَعْرُ الْمَرْأَةِ خَلْفَهَا ثَلٰثَةَ قُرُونٍ۔

باب عورت کے بالوں کی تین لٹیں کر کے اس کے پیچھے ڈال دی جائیں۔

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا بِالسِّدْرِ وِتْرًا ثَلٰثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقٰى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُونٍ وَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے کہا ہم سے حفصہ بنت سیرین نے بیان کیا انہوں نے ام عطیہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا تو آپ ہمارے پاس آئے اور فرمانے لگے اس کو بیری (ڈال کر پانی) سے طاق بار نہلاؤ تین بار یا پانچ بار اس سے بھی زیادہ اگر مناسب سمجھو اور اخیر میں کافور یا یوں فرمایا تھوڑا کافور شریک کر دو جب نہلا چکو تو مجھے خبر کر دو خیر ہم جب نہلا چکے تو آپ کو اطلاع کی آپ نے اپنا تہ بند پھینکا ہم نے اُن کے بالوں کی تین چوٹیاں گوندھ کر اُن کی پیٹھ کے پیچھے ڈال دیں[۲]

بَابٌ ۸۰۲ الثِّيَابُ الْبِيضُ لِلْكَفَنِ

باب سفید کپڑوں کا کفن کرنا۔

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلٰثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یمن کے تین سفید سوتی دھوئے کپڑوں میں کفن دیے گئے نہ اُن میں

---

[۱] صحیح ابن حبان میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا حکم دیا تھا کہ بالوں کی تین چوٹیاں کر دو اس حدیث سے میت کے بالوں کا گوندھنا بھی ثابت ہوا اور بعضوں نے اس سے منع کیا ہے ۱۲ منہ

[۲] حنفیہ نے کہا دو چوٹیاں کر کے کرتے کے اوپر سینے پر ڈال دینا چاہئیں ۱۲ منہ سلمہ اللہ

كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ۔

قمیص تھا نہ عمامہ[1]

بَابُ ۸۰۳ الْكَفَنِ فِي ثَوْبَيْنِ۔

باب دو کپڑوں میں کفن دینا۔

۱۱۹۰ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (حج کا احرام باندھے عرفات میں ٹھیرا ہوا تھا اتنے میں اونٹنی پر سے گرا اونٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی (وہ مرگیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں میں کفن کرو اور خوشبو نہ لگاؤ نہ اس کا منہ ڈھانپو وہ قیامت کے دن لبیک پکارتا ہوا اٹھے گا۔

بَابُ ۸۰۴ الْحَنُوطِ لِلْمَيِّتِ۔

باب میت کو خوشبو لگانا۔

۱۱۹۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَأَقْصَعَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ ایک شخص احرام باندھے تھا اونٹ نے (اس کو گرا کر) اس کی گردن توڑ ڈالی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا ایسا کرو اس کو پانی اور بیری کے پتے سے غسل دو اور دو کپڑوں میں اس کا کفن کرو اور خوشبو نہ لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو کیونکہ اللہ اس کو قیامت کے دن (احرام ہی کی حالت میں[2]) لبیک پکارتا ہوا اٹھائے گا۔

---

[1] بلکہ ایک ازار تھی ایک چادر ایک لفافہ بس سنت یہی تین کپڑے ہیں عمامہ باندھنا بدعت ہے حنابلہ اور ہمارے امام احمد بن حنبل نے اس کو مکروہ رکھا ہے شافعیہ نے قمیص اور عمامہ کا بڑھانا جائز رکھا ہے ایک حدیث میں ہے کہ سفید کپڑوں میں کفن دیا کرو ترمذی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن کے بارے میں جتنی حدیثیں وارد ہوئی ہیں ان سب میں حضرت عائشہ کی یہ حدیث زیادہ صحیح ہے افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ کے لوگ زندگی بھر شادی اور غمی کے رسوم اور بدعات میں گرفتار رہتے ہیں اور مرتے وقت بھی بے چاری میت کا پیچھا نہیں چھوڑتے کہیں کفن خلاف سنت کرتے ہیں کہیں لفافہ کے اوپر پھر ایک چادر ڈالتے ہیں کہیں میت پر شامیانہ تانتے ہیں کہیں تیجا دسواں چہلم کرتے ہیں کہیں قبر میں پیری مریدی کا شجرہ رکھتے ہیں کہیں قبر پر چراغ جلاتے ہیں کہیں صندل شربتی چادر چڑھاتے ہیں کہیں قبر پر مجمع اور میلہ کرتے ہیں اور اس کا نام عرس رکھتے ہیں کہیں قبر کو پختہ کرتے اس پر عمارت اور گنبد اٹھاتے ہیں یہ سب امور بدعت اور ممنوع ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھ کھولے اور ان کو نیک توفیق دے (باقی بر صفحہ آئندہ)

(باقی بر صفحہ آئندہ)

باب ۸۰۵ کَیْفَ یُکَفَّنُ الْمُحْرِمُ۔

باب محرم کو کیونکر کفن دیا جاوے؟

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَۃَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا وَقَصَہٗ بَعِیْرُہٗ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْہُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّکَفِّنُوْہُ فِیْ ثَوْبَیْنِ وَلَا تُمِسُّوْہُ طِیْبًا وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَہٗ فَاِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مُلَبِّدًا۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے ابو بشر جعفر بن ابی وحشیہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ ایک محرم شخص کی گردن اس کے اونٹ نے توڑ ڈالی اور ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں میں اسے کفن دو اور خوشبو نہ لگانا نہ اس کا سر ڈھانپنا کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن (احرام والوں کی شکل میں گوند سے) بال جمائے ہوئے اٹھائے گا۔

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرٍو وَّاَیُّوْبَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَجُلٌ وَّاقِفٌ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَۃَ فَوَقَعَ عَنْ رَّاحِلَتِہٖ قَالَ اَیُّوْبُ فَوَقَصَتْہُ وَقَالَ عَمْرٌو فَاَقْعَصَتْہُ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوْہُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّکَفِّنُوْہُ فِیْ ثَوْبَیْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْہُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَہٗ فَاِنَّہٗ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَ اَیُّوْبُ یُلَبِّیْ وَقَالَ عَمْرٌو مُلَبِّیًا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار اور ایوب سختیانی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھیرا ہوا تھا اتنے میں اپنی اونٹنی پر سے گر پڑا ایوب نے کہا اونٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی اور عمرو نے یوں کہا اونٹنی نے اس کو گرتے ہی مار ڈالا آخر وہ مر گیا آپ نے فرمایا اس کو پانی اور بیری سے نہلاؤ اور دو کپڑوں میں کفن دو اور خوشبو مت لگاؤ نہ اس کا منہ چھپاؤ کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھے گا یہ عمرو نے کہا ایوب نے یوں کہا لبیک کہہ رہا ہوگا۔

باب ۸۰۶ اَلْکَفَنِ فِی الْقَمِیْصِ الَّذِیْ یُکَفُّ اَوْ لَا یُکَفُّ وَمَنْ کُفِّنَ بِغَیْرِ قَمِیْصٍ

باب قمیص میں کفن دینا، اس کا حاشیہ سیا ہوا ہو یا بے سیا اور بغیر قمیص کے کفن دینا۔

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا

بقیہ صفحہ سابقہ آمین یارب العالمین ۱۲ منہ ۵۲ معلوم ہوا کہ محرم جب مر جائے تو اس کا احرام باقی رہتا ہے شافعیہ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ اور مالکیہ نے قیاس سے حدیث کے خلاف حکم دیا ہے کہ موت سے تکلیف جاتی رہی تو احرام کے احکام بھی باقی نہ رہے ۱۲ منہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ جَآءَ ابْنُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطِنِيْ قَمِيْصَكَ اُكَفِّنْهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهٗ فَاَعْطَاهُ قَمِيْصَهٗ فَقَالَ اٰذِنِّيْ اُصَلِّيْ عَلَيْهِ فَاٰذَنَهٗ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهٗ عُمَرُ فَقَالَ اَلَيْسَ اللّٰهُ نَهَاكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ اَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ۔

انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ عبداللہ بن ابی (منافق مشہور) جب مر گیا اس کا بیٹا (عبداللہ جو پکا مسلمان تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا اپنا قمیص عنایت فرمایئے اور اس پر نماز پڑھیئے اس کے لیے دعا کیجئے آپ نے اپنا قمیص اس کو دے دیا[۵۱] اور فرمایا (جنازہ تیار ہو تو) مجھ کو خبر کر عبداللہ نے خبر کر دی آپ نے پڑھنے کا قصد کیا حضرت عمرؓ نے آپ کو کھینچا اور عرض کیا کیا اللہ نے آپ کو منافقوں پر نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا آپ نے فرمایا مجھ کو یہ اختیار دیا ہے کہ ان کے لیے دعا کر یا نہ کر اگر ستر بار دعا کرے گا جب بھی اللہ ان کو ہرگز نہیں بخشنے کا غرض آپ نے اس پر نماز پڑھی پھر سورہ براءت کی یہ آیت اتری منافق جو کوئی مر جائے اس پر کبھی نماز مت پڑھ نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو[۵۲]

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اُبَيٍّ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَاَخْرَجَهٗ فَنَفَثَ فِيْهِ مِنْ رِّيْقِهٖ وَاَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ۔

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی منافق کی قبر پر اس وقت آئے جب وہ دفن ہو چکا تھا آپ نے اس کی لاش نکلوائی اور اپنا لب اس پر ڈالا اور اپنا کرتہ اس کو پہنایا[۵۳]

بَابُ الْكَفَنِ بِغَيْرِ قَمِيْصٍ

باب بغیر قمیص کے کفن دینا

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے

[۵۱] آپ نے اس کے بیٹے عبداللہ کی جو سچا مومن تھا دل شکنی گوارا نہ کی گو اس کا باپ منافق تھا بعضوں نے کہا جنگ بدر میں جب حضرت عباسؓ قید ہو کر آئے تھے تو عبداللہ بن ابی نے وہ ننگے تھے اپنا کرتہ ان کو پہنا دیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بدلہ کر دیا کہ منافق کا احسان باقی نہ رہے ۱۲ منہ

[۵۲] گو منافقوں پر نماز پڑھنا اس آیت سے منع ہوا مگر حضرت عمرؓ پہلی آیت سے یعنی فلن یغفر اللہ لہم سے یہ سمجھے کہ نماز پڑھنا منع ہے کیونکہ جب اللہ ان کو بخشنے ہی کا نہیں تو پھر نماز سے فائدہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سمجھا دیا کہ اس آیت میں نماز کی ممانعت نہیں ہے مجھ کو اختیار دیا گیا ہے تب حضرت عمرؓ خاموش ہو رہے آخر وہی حکم اترا جو حضرت عمرؓ سمجھے تھے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ

[۵۳] یہ اگلی روایت کے خلاف نہیں ہے اس میں کرتہ دے دینے سے مراد یہ ہے کہ کرتہ دینے کا آپ نے وعدہ فرما لیا ہوا یہ کہ عبداللہ کے عزیزوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا اور عبداللہ کا جنازہ طیار کر کے قبر میں رکھ بھی دیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن پہنچے آپ نے اس کو پھر نکلوایا اپنا تھوک اس پر ڈالا اپنا قمیص اس کو پہنایا اس پر نماز پڑھی (وہیں حضرت عمرؓ نے نماز پڑھتے وقت) باقی بر صفحہ آئندہ

كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سَحُولٍ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ۔

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین کپڑوں میں دھوئے ہوئے سوتی تھے کفن دیے گئے نہ اُن میں قمیص تھا نہ عمامہ[1]

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَبُو نُعَيْمٍ لَا يَقُولُ ثَلَاثَةٍ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سُفْيَانَ يَقُولُ ثَلَاثَةٍ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے کہا میرے باپ عروہ نے مجھ سے بیان کیا حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا ان میں نہ قمیص تھا نہ عمامہ امام بخاریؒ نے کہا ابو نعیم راوی تین کا لفظ نہیں کہتا اور عبد اللہ بن ولید نے سفیان سے تین کا لفظ نقل کیا ہے۔

بَابٌ۔ الْكَفَنِ بِلَا عِمَامَةٍ۔

باب کفن میں عمامہ نہ ہونا

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین دھوئے ہوئے سفید کپڑوں میں کفن دیے گئے نہ اُن میں قمیص تھا نہ عمامہ۔

بَابٌ۔ الْكَفَنِ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ۔

باب کفن کی تیاری میت کے سارے مال میں سے کرنا چاہیئے[2]

وَبِهِ قَالَ عَطَاءٌ وَالزُّهْرِيُّ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَقَتَادَةُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ الْحَنُوطُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ يُبْدَأُ بِالْكَفَنِ ثُمَّ بِالدَّيْنِ

اور عطا اور زہری اور عمرو بن دینار اور قتادہ کا یہی قول ہے[3]۔ اور عمرو بن دینار نے کہا خوشبودار کا خرچ بھی سارے مال سے کیا جائے[4] اور ابراہیم نخعی نے کہا پہلے مال میں سے کفن کی تیاری کریں پھر قرض ادا کریں

بقیہ صفحہ سابقہ آپ کو کھینچا ۱۲ منہ ۵ مستملی کے نسخہ میں یہ ترجمہ باب نہیں ہے اور وہی ٹھیک ہے کیونکہ یہ وہی مضمون تو اگلے باب میں بیان ہو چکا ہے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہٰذا

[1] مطلب یہ ہے کہ چوتھا کپڑا نہ تھا قسطلانی نے کہا شافعی نے قمیص پہنانا جائز رکھا ہے مگر اس کو سنت نہیں سمجھا اور ان کی دلیل ابن عمرؓ کا فعل ہے جس کو بیہقی نے نکالا کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا تین لفافے اور ایک قمیص اور ایک عمامہ لیکن شرح مہذب میں ہے کہ افضل یہی ہے کہ قمیص اور عمامہ نہ ہو اگرچہ قمیص اور عمامہ مکروہ نہیں پر اولیٰ کے خلاف ہے ۱۲ منہ

[2] مطلب یہ ہے کہ گورکفن وغیرہ کا سامان قرض پر مقدم ہے پہلے میت جو مال چھوڑ گئے اس میں گورکفن کا خرچ ہو پھر جو بچے وہ قرض میں دیا جائے پھر ثلث میں سے وصیت پوری کی جائے باقی جو بچے وہ وارثوں کو دیا جائے ابن منذر نے کہا اس پر علماء کا اتفاق ہے لیکن طاؤس اور خلاس بن عمرو سے منقول ہے کہ کفن کی طیاری ثلث مال میں سے ہونا چاہیئے ۱۲ منہ

[3] عطاء کے قول کو دارمی نے اور باقی قولوں کو عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ

[4] اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ

ثُمَّ بِالْوَصِيَّةِ وَقَالَ سُفْيٰنُ اَجْرُ الْقَبْرِ وَالْغُسْلِ هُوَ مِنَ الْكَفَنِ۔

پھر وصیّت پوری کریں[1] اور سفیان ثوری نے کہا قبر اور غسال کی اجرت بھی کفن میں داخل ہے[2]

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِنِ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اُتِيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يَوْمًا بِطَعَامِهِ فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ وَّكَانَ خَيْرًا مِّنِّيْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مَا يُكَفَّنُ فِيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ وَّقُتِلَ حَمْزَةُ اَوْ رَجُلٌ اٰخَرُ خَيْرٌ مِّنِّيْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مَا يُكَفَّنُ فِيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ عُجِّلَتْ لَنَا طَيِّبٰتُنَا فِيْ حَيَاتِنَا الدُّنْيَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ۔

ہم سے احمد بن محمد مکی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سعد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے باپ ابراہیم بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن عوف کے سامنے ایک روز کھانا رکھا گیا انہوں نے کہا مصعب بن عمیر مجھ سے بہتر تھے وہ (جنگ احد میں) شہید ہوئے ان کے کفن کو صرف ایک چادر ملی اور حمزہ بن عبدالمطلب یا کسی اور کو کہا[3] وہ شہید ہوئے مجھ سے بہتر تھے ان کے کفن کو صرف ایک چادر ملی[4] میں ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو ہمارے چین آرام کے سامان ہم کو جلدی سے دنیا ہی میں دے دیئے گئے ہوں[5] پھر رونا شروع کیا۔

بَابٌ ۱۵۔ اِذَا لَمْ يُوْجَدْ اِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ

باب اگر میت کے پاس ایک ہی کپڑا نکلے

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اُتِيَ بِطَعَامٍ وَّكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ كُفِّنَ فِيْ بُرْدَةٍ اِنْ غُطِّيَ رَاْسُهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُهٗ وَاُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ اَوْ قَالَ اُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا اُعْطِيْنَا وَقَدْ خَشِيْنَا اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے باپ ابراہیم بن عبدالرحمٰن سے کہ عبدالرحمان بن عوف رض کے سامنے کھانا لایا گیا وہ روزہ دار تھے تو کہنے لگے ہائے مصعب بن عمیر شہید ہوئے وہ مجھ سے بہتر تھے ان کو ایک چادر کا کفن ملا ان کا سر ڈھانکتے تو پاؤں کھل جاتے پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا اور میں سمجھتا ہوں یہ بھی کہا حمزہ رض شہید ہوئے وہ مجھ سے بہتر تھے پھر ان کے بعد تو ہم کو دنیا کی خوب کشائش ہوئی یا یوں کہا ہم کو دنیا بھی بہت ملی ہم ڈرتے ہیں کہیں ایسا نہ ہو ہماری نیکیوں کا

---

[1] اس کو دارمی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو بھی دارمی نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [4] امام بخاری نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ مصعب اور حمزہ کا سارا مال یہی تھا بس ایک چادر تو کفن کے لیے سارا مال خرچ کرنا چاہیئے اب اس میں اختلاف ہے کہ میت قرض دار ہو تو صرف اتنا کفن دینا چاہیئے کہ اس کا ستر ڈھنکے یا سارے بدن کو ڈھانکنے والا ہو حافظ نے کہا راجح یہی ہے کہ سارے بدن کو ڈھانکنے والا کفن دیا جائے ۱۲ منہ [5]

عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ۔

بدلہ دنیا ہی میں مل گیا ہو پھر لگے رونے اور کھانا بھی چھوڑ دیا [1]

بَابٌ ۱۸۱۔ إِذَا لَمْ يَجِدْ كَفَنًا إِلَّا مَا يُوَارِي رَأْسَهُ أَوْ قَدَمَيْهِ غُطِّيَ بِهِ رَأْسُهُ۔

باب اگر کفن کا کپڑا چھوٹا ہو کہ سر اور پاؤں دونوں نہ ڈھنپ سکیں تو سر چھپا دیں (پاؤں پر گھانس وغیرہ ڈال دیں)

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ بِهِ إِلَّا بُرْدَةً إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے شقیق نے کہا ہم سے خباب بن ارت نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محض اللہ کے لیے ہجرت کی (وطن چھوڑا) تو ہمارا بدلہ اللہ کے ذمے ہو گیا ہم میں سے بعضوں نے تو مرتے تک اپنے بدلے میں سے کچھ نہ کھایا ان میں مصعب بن عمیر تھے اور بعضوں کا میوہ پک گیا وہ چن چن کر کھاتا ہے مصعبؓ احد کے دن شہید ہوئے ہم ان کے کفن کے لیے کچھ نہ ملا بس ایک چادر تھی ان کا سر اس سے چھپاتے تو پاؤں کھل جاتے پاؤں چھپاتے تو سر باہر نکل آتا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا کہ ان کا سر چھپا دو اور اُن کے پاؤں پر اذخر (خوشبودار گھاس) ڈال دو۔

بَابٌ ۱۸۲۔ مَنِ اسْتَعَدَّ الْكَفَنَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكَرْ عَلَيْهِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنا کفن طیار کرنا اور اس پر اعتراض نہ ہونا۔

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوجَةٍ فِيهَا حَاشِيَتُهَا أَتَدْرُونَ مَا

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے کہ ایک عورت [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور ایک بُنی ہوئی حاشیہ دار چادر آپ کے لیے تحفہ لائی تم جانتے ہو

[1] حالاں کہ روزہ دار تھے دن بھر کے بھوکے ہائے مومنو! دل پاش پاش ہو جاتا ہے جب ہم اپنے پیغمبر کا حال سنتے ہیں کہ مہینوں گھر میں چولہا نہ سلگتا جو کی روکھی روٹی پر قناعت کرتے خالی بوریے پر آرام فرماتے گھر میں روشنی کو چراغ نہ ہوتا ہمارے پیغمبر کی شہزادی حضرت فاطمہؓ اپنے دست مبارک سے چکی پیستیں گھر کے سارے کام کرتیں ہمارے پیشوا صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس تکلیف اور محتاجی کے ساتھ دنیا کی زندگی کاٹی کچھ مرتے وقت کفن کو پورا کپڑا بھی نہ تھا اور ہم ہیں نا خلف کہ اپنے بزرگوں کے خلاف رات دن دنیا اکٹھا کرنے میں مصروف ہیں حلال حرام کی کچھ قید نہیں اگر غور کرو تو مرتے ہی سب چھوڑ جاؤ گے کمایا تو تم نے اڑائیں گے دوسرے اور حرام کمائی کا وبال تم پر ہوگا پکڑے تو تم جاؤ گے لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ

[2] اس عورت کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ

الْبُرْدَةُ قَالُوا الشَّمْلَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ نَسَجْتُهَا بِيَدِي فَجِئْتُ لِأَكْسُوَكَهَا فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ فَحَسَّنَهَا فُلَانٌ فَقَالَ اكْسُنِيهَا مَا أَحْسَنَهَا فَقَالَ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ لِأَلْبَسَهُ وَإِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِتَكُونَ كَفَنِي قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ۔

چادر کیا لوگوں نے کہا شملہ سہل نے کہا ہاں شملہ خیر وہ کہنے لگی یہ میں نے اپنے ہاتھ سے بنی ہے میں اس لیے لائی ہوں کہ آپ اس کو پہنیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چادر کی اس وقت احتیاج تھی آپ نے لے لی باہر نکلے تو اسی کی تہ بند باندھے ہوئے ایک شخص (عبدالرحمن بن عوف) کہنے لگے کیا عمدہ چادر ہے یہ مجھ کو عنایت کیجئے لوگوں نے عبدالرحمن سے کہا تم نے اچھا نہیں کیا تم جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چادر کی ضرورت تھی آپ نے اس کو پہن لیا پھر تم نے کیسے مانگی تم یہ بھی جانتے ہو کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں کرتے عبدالرحمن نے کہا قسم خدا کی میں نے پہننے کے لیے نہیں مانگی بلکہ میرا اس کو اپنا کفن کروں گا سہل نے کہا پھر وہ اُن کے کفن میں شریک ہوئی[1]

بَابُ ۸۱۳ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَازَةَ

باب عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا کیسا ہے

۱۲۰۳ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّهَا قَالَتْ نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ام الہذیل حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے کہا ہم کو جنازوں کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا مگر تاکید سے منع نہیں ہوا[2]

بَابُ ۸۱۴ إِحْدَادِ الْمَرْأَةِ عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا۔

باب عورت کا اپنے خاوند کے سوا اور کسی پر سوگ کرنا۔

۱۲۰۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ تُوُفِّيَ ابْنٌ لِأُمِّ عَطِيَّةَ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ دَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَتَمَسَّحَتْ بِهِ وَقَالَتْ نُهِينَا أَنْ نُحِدَّ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے سلمہ بن علقمہ نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا ام عطیہ (صحابیہ) کا ایک بیٹا مر گیا انہوں نے تیسرے دن زرد خوشبو منگوا کر اپنے بدن پر لگائی اور کہنے لگیں ہم کو خاوند کے سوا اور کسی پر تین

[1] آپ نے چادر عبدالرحمن کو دے دی اور اس پر اعتراض نہ کیا کہا ابھی سے کفن کی طیاری کی کیا ضرورت ہے معلوم ہوا کفن پیشتر سے طیار رکھنے میں کوئی قباحت نہیں بعضوں نے کہا مستحب ہے ۱۲ منہ [2] تو معلوم ہوا کہ عورتوں کا جنازوں کے ساتھ جانا مکروہ ہے پر حرام نہیں ہے جمہور علماء کا یہی قول ہے اور امام مالکؒ نے اس کی اجازت دی ہے لیکن جوان عورت کے لیے مکروہ رکھا ہے ۱۲ منہ

اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ اِلَّا لِزَوْجٍ -

۱۲۰۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ ابْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ اَبِيْ سُفْيَانَ مِنَ الشَّامِ دَعَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِصُفْرَةٍ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَمَسَحَتْ عَارِضَيْهَا وَذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ اِنْ كُنْتُ عَنْ هٰذَا لَغَنِيَّةً لَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا -

۱۲۰۶ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ بِهٖ ثُمَّ قَالَتْ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ

دن سے زیادہ سوگ کرنا منع ہوا۔

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ایوب بن موسیٰ نے کہا مجھ کو حمید بن نافع نے خبر دی انہوں نے زینب بن ابی سلمہ سے سُنا انہوں نے کہا جب شام کے ملک سے ابوسفیان[1] کے مرنے کی خبر آئی تو ام المومنین ام حبیبہؓ نے تیسرے دن زرد خوشبو منگوائی اور اپنی گالوں اور بانہوں پر ملی اور فرمانے لگیں (میں تو رانڈ مونڈ ہوں) مجھے خوشبو کی کوئی حاجت نہ تھی پر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جو عورت اللہ پر اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتی ہے اس کو کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرنا چاہیئے۔ البتہ خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے کہا میں ام المومنین ام حبیبہؓ کے پاس گئی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو عورت اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کو کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں مگر خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے پھر میں ام المومنین زینب بنت جحش کے پاس گئی جب ان کے بھائی مر گئے تھے انہوں نے خوشبو منگوائی اور لگائی پھر فرمانے لگیں مجھے خوش بو کی کون سی ضرورت ہے بات یہ ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو عورت اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کو کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں مگر خاوند پر چار مہینے دس دن

[1] ابوسفیان حضرت ام حبیبہؓ کے والد تھے معاویہؓ کے باپ ۱۲ منہ

أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

سوگ کرے۔

بَابُ ۸۱۵ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

باب قبروں کی زیارت کرنا[1]

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي قَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيلَ لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ فَقَالَتْ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ثابت نے، انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پر سے گذرے[2] جو ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ وہ کہنے لگی ناجی پرے ہٹو، تم پر میری مصیبت تھوڑی پڑی ہے۔ اس نے آپؐ کو پہچانا نہیں۔ پھر لوگوں نے اس سے کہہ دیا کہ یہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ وہ (گھبرا کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آئی اور دربان وغیرہ کوئی بھی نہ تھے اور عذر کرنے لگی میں نے آپ کو نہیں پہچانا (معاف فرمایئے) آپؐ نے فرمایا (اب کیا ہوتا ہے) صبر تو جب صدمہ شروع ہو اس وقت کرنا چاہیئے[3]

بَابُ ۸۱۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ النَّوْحُ مِنْ سُنَّتِهِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا، میت پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔

قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ

یعنی جب رونا پیٹنا میت کے خاندان کی رسم ہو[4] کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ تحریم میں فرمایا اپنے تئیں اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ (برے کام سے منع کرو) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] امام بخاری نے صاف نہیں بیان کیا کہ قبروں کی زیارت جائز ہے یا نہیں کیوں کہ اس میں اختلاف ہے اور جن حدیثوں میں زیارت کی اجازت آئی ہے وہ ان کی شرط پر نہ تھیں مسلم نے مرفوعاً نکالا میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اب زیارت کرو کیوں کہ اس سے آخرت کی یاد پیدا ہوتی ہے ابن ابی شیبہ نے ابن سیرین اور ابراہیم نخعی اور شعبی سے نقل کیا کہ وہ قبروں کی زیارت مکروہ جانتے تھے اب جو جائز رکھتے ہیں وہ اس میں اختلاف کرتے ہیں کہ عورت مرد سب کے لیے جائز ہے یا صرف مردوں کے لیے ابن حزم نے کہا قبروں کی زیارت فرض ہے اگرچہ عمر بھر میں ایک ہی بار ہو اور وہ جو حدیث میں ہے کہ اللہ نے لعنت کی ان عورتوں پر جو قبروں کی بہت زیارت کرتی ہیں تو قرطبی نے کہا کہ یہ لعنت بہت زیارت کرنے والیوں پر ہے جو خاوند کے کاموں کا خیال نہ رکھیں اور رات دن قبروں ہی میں گھومتی پھریں نہ یہ کہ مطلق زیارت عورتوں کو منع ہے کیوں کہ موت کے یاد دلانے کی مرد اور عورت دونوں محتاج ہیں ۱۲ منہ

[2] نہ اس عورت کا نام معلوم ہوا نہ صاحب قبر کا ۱۲ منہ

[3] رو پیٹ کر تو سب کو صبر آ جاتا ہے ۱۲ منہ

[4] تو میت پر ان کے رونے پیٹنے سے عذاب ہوگا کیونکہ اس بری رسم کا اس کو موقوف کرنا تھا۔ امام بخاری نے تو یہ توجیہ کر کے حضرت عمرؓ اور حضرت عائشہؓ کے اختلاف کو مٹا دیا جس کا ذکر آگے آئے گا ۱۲ منہ

مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مِنْ سُنَّتِهِ فَهُوَ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرَى وَهُوَ كَقَوْلِهِ وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَمَا يُرَخَّصُ مِنَ الْبُكَاءِ فِي غَيْرِ نَوْحٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا وَذٰلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔

فرمایا[1] تم میں ہر کوئی نگہبان ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا، اگر اس کے خاندان کی رسم نہ ہو (اور کوئی اس پر رو دے) تو حضرت عائشہؓ کا دلیل لینا اس آیت سے صحیح ہے کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھانے کا اور اگر کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کو بلائے (اپنا بوجھ اٹھانے کو) تو وہ نہیں اٹھائے گی[2] اور بغیر نوحہ (چلائے پیٹے) رونا درست ہونا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں جب کوئی ناحق خون ہوتا ہے۔ تو آدمؑ کے پہلے بیٹے (قابیل) پر اس خون کا کچھ وبال پڑتا ہے کیونکہ ناحق خون کی بنا اسی نے سب سے پہلے ڈالی[3]

۱۲۰۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ وَمُحَمَّدٌ قَالَا أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ أَنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ فَأْتِنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ

ہم سے عبدان اور محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عاصم بن سلیمان نے انہوں نے ابو عثمان عبدالرحمٰن نہدی سے انہوں نے کہا مجھ سے اسامہ بن زید نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی (حضرت زینبؓ) نے آپ کو کہلا بھیجا کہ میرا ایک بیٹا مر رہا ہے آپ تشریف لائیے آپؐ نے سلام کہلا بھیجا اور یہ کہ اللہ ہی کا سارا مال ہے جو لے لے اور جو عنایت کرے اور ہر بات کا اس کے پاس ایک وقت مقرر ہے تو صبر کرو اور ثواب چاہیئے پھر انہوں نے قسم دے کر کہلا بھیجا آپ ضرور تشریف لائیے اس وقت آپؐ اٹھے، آپؐ کی ہمراہی میں سعدؓ بن

---

[1] یہ حدیث موصولاً کتاب الجمعہ میں گذر چکی ہے ۱۲منہ [2] یہ آیت سورہ فاطر میں ہے مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ کسی شخص پر غیر کے فعل سے سزا نہ ہوگی مگر ہاں جب اس کو بھی اس فعل میں ایک طرح کی شرکت رہی ہو جیسے کسی کے خاندان کی رسم رونا پیٹنا نوحہ کرنا ہو اور وہ اس سے منع کر جائے تو بے شک اس کے گھر والوں کے نوحہ کرنے سے اس پر بھی عذاب ہوگا بعضوں نے کہا حضرت عمرؓ کی حدیث اس پر محمول ہے کہ جب میت نوحہ کرنے کی وصیت کر جائے بعضوں نے کہا عذاب سے یہ مطلب ہے کہ میت کو تکلیف ہوتی ہے اس کے گھر والوں کے نوحہ کرنے سے امام ابن تیمیہ نے اسی کی تاکید کی ہے ۱۲منہ [3] اس حدیث کو خود امام بخاری نے دیات وغیرہ میں وصل کیا اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ ناحق خون کوئی اور بھی کرتا ہے تو قابیل پر اس کے گناہ کا ایک حصہ ڈالا جاتا ہے اور اس کی وجہ آنحضرتؐ نے یہ بیان فرمائی کہ اس نے ناحق خون کی بنا سب سے پہلے قائم کی تو اسی طرح جس کے خاندان میں نوحہ کرنے اور رونے پیٹنے کی رسم ہے اور اس نے منع نہ کیا تو کیا عجب ہے کہ نوحہ کرنے والوں کے گناہ کا ایک حصہ اس پر بھی ڈالا جائے اور اس کو عذاب ہو ۱۲منہ

جَبَلٍ وَّاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَّزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّبِیُّ وَنَفْسُہٗ تَتَقَعْقَعُ قَالَ حَسِبْتُہٗ اَنَّہٗ قَالَ کَاَنَّھَا شَنٌّ فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ فَقَالَ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھٰذَا قَالَ ھٰذِہٖ رَحْمَۃٌ جَعَلَھَا اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِ عِبَادِہٖ وَ اِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الرُّحَمَآءَ۔

عبادہؓ اور معاذ بن جبلؓ اور ابی ابن کعبؓ اور زید بن ثابتؓ (انصاری لوگ) اور کئی آدمی تھے۔ اس بچے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اٹھا کر لائے اور وہ دم توڑ رہا تھا۔ ابوعثمان نے کہا میں سمجھتا ہوں اسامہ نے یہ کہا جیسے پرانی مشک، یہ حال دیکھ کر آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے، سعد بن عبادہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ رونا کیسا آپ نے فرمایا، یہ تو اللہ کی رحمت ہے جو اس نے اپنے (نیک) بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ انہی بندوں پر رحم کرے گا جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں[1]۔

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ ھِلَالِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ شَھِدْنَا بِنْتًا لِّرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَی الْقَبْرِ قَالَ فَرَاَیْتُ عَیْنَیْہِ تَدْمَعَانِ قَالَ فَقَالَ ھَلْ مِنْکُمْ رَجُلٌ لَّمْ یُقَارِفِ اللَّیْلَۃَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ قَالَ فَنَزَلَ فِیْ قَبْرِھَا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعامر عقدی نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے ہلال بن علی سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی (ام کلثومؓ) کے جنازے میں حاضر تھے (وہ حضرت عثمانؓ کی بی بی تھیں ۹ھ میں مریں[2]) آپ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا، آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے آپ نے فرمایا لوگو کوئی تم میں ایسا بھی ہے جو آج رات کو عورت کے پاس نہ گیا ہو۔ ابوطلحہؓ نے کہا میں حاضر ہوں، آپ نے فرمایا تو پھر اترو وہ ان کی قبر میں اتر گئے[3]۔

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ

ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ بن مبارکؒ

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوٹے بچے کی تکلیف پر رحم آگیا جس آدمی میں رحم نہ ہو وہ آدمی نہیں پتھر ہے اللہ بھی اس پر رحم نہیں کرنے کا حدیث شریف سے یہ نکلا کہ کسی کے مرنے پر یا مصیبت پر صرف رونا منع نہیں ہے لیکن زبان سے ناشکری کے کلمے نکلنا یا چلانا یا پیٹنا یعنی نوحہ کرنا منع ہے۔ ۱۲ منہ

[2] اور حضرت رقیہ آپ کی دوسری صاحبزادی جو حضرت عثمانؓ سے پہلے منسوب ہوئی تھیں وہ اس وقت مریں جب آپ جنگ بدر میں تھے اس لیے آپ ان کے جنازے میں شریک نہ ہو سکے اور ان ہی کی خبرگیری اور علاج و معالجہ کے لیے آپ حضرت عثمان کو مدینہ میں چھوڑ گئے تھے جنگ میں ہمراہ نہیں لے گئے تھے شیعہ حضرت عثمانؓ پر اس باب میں طعنہ مارتے ہیں کہ وہ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے یہ ان کی بے وقوفی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مدینہ میں رہ گئے تھے حضرت عثمانؓ کا وہ مرتبہ ہے کہ حضرت رقیہؓ کے انتقال کے بعد آپ نے اپنی دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثوم کو ان کے عقد میں دیا اور جب وہ بھی مر گئیں تو فرمایا اگر میرے پاس تیسری بیٹی ہوتی تو میں وہ بھی تجھ ہی سے بیاہ دیتا سبحان اللہ یہ فضیلت کس کو نصیب ہوئی ہے۔ ۱۲ منہ

[3] حضرت عثمانؓ کو آپ نے نہیں اتارا ایسا فرمانے سے ان کو تنبیہ کرنا منظور تھی کہتے ہیں حضرت عثمان نے اسی شب میں جس میں حضرت ام کلثوم نے انتقال فرمایا ایک لونڈی سے صحبت کی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (باقی بر صفحہ آئندہ)

قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ بِمَكَّةَ وَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَاِنِّيْ لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا اَوْ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰى اَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الْاٰخَرُ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ اَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ قَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ قَالَ فَنَظَرْتُ فَاِذَا صُهَيْبٌ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ادْعُهٗ لِيْ فَرَجَعْتُ اِلٰى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا اُصِيْبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِيْ يَقُوْلُ وَا اَخَاهُ وَاصَاحِبَاهُ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ اَتَبْكِيْ عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللهُ عُمَرَ وَاللهِ مَا حَدَّثَ

نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ نے خبر دی انہوں نے کہا حضرت عثمانؓ کی ایک صاحبزادی (ام ابان) نے مکہ میں انتقال کیا اور ہم ان کے جنازے میں شریک ہونے کو آئے عبداللہؓ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عباسؓ بھی آئے، میں دونوں کے بیچ میں بیٹھا تھا یا یوں کہا دونوں میں سے ایک کے پاس بیٹھا تھا، اتنے میں دوسرے صاحب آئے اور میرے بازو بیٹھ گئے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے عمرو بن عثمان (ام ابان کے بھائی) سے کہا تم عورتوں کو رونے پیٹنے سے منع نہیں کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے، میت پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا، عمرؓ بھی ایسا ہی کچھ کہتے تھے (کہ میت پر اس کے لوگوں کے رونے سے عذاب ہوگا) پھر بیان کرنے لگے کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ (حج کرکے) مکہ سے لوٹا آرہا تھا، جب بیداء[1] میں پہنچا تو انہوں نے چند سواروں کو ببول کے سائے میں دیکھا مجھ سے فرمایا جا ان کی خبر لے یہ سوار کون لوگ ہیں، میں آیا دیکھا تو صہیبؓ ہیں میں نے حضرت عمرؓ سے بیان کیا، انہوں نے کہا، ان کو بلا لاؤ میں لوٹ کر آیا اور صہیبؓ سے کہا چلو امیر المومنین نے تم کو بلایا ہے (خیر یہ قصہ تو ہو چکا) جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے[2] تو صہیبؓ روتے ہوئے آئے کہہ رہے تھے ہائے بھیا ہائے میرے یار حضرت عمرؓ نے ان سے کہا صہیبؓ تم مجھ پر روتے ہو اور (تم نہیں جانتے کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا خیر جب حضرت عمرؓ کا انتقال ہو چکا تو میں نے ان کی یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے بیان کی انہوں نے کہا اللہ حضرت عمرؓ پر رحم کرے (ان کی غلطی معاف

بقیہ صفحہ سابقہ کو ان کا یہ کام پسند نہ آیا ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا [1] بیداء ایک میدان ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان ۱۲ منہ [2] مردود ابولولو مجوسی نے آپ کو عین نماز میں خنجر زہر آلودہ سے زخمی کیا ۱۲ منہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَيَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَقَالَتْ حَسْبُكُمُ الْقُرْاٰنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكٰى قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَاللّٰهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْئًا۔

کرے، خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ اللہ مومن پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب کرے گا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا کہ کافر کے گھر والے جب اس پر روتے ہیں تو اللہ اور زیادہ اس کو عذاب کرتا ہے اور کہنے لگیں قرآن کی یہ آیت تم کو بس کرتی ہے کوئی جان بوجھ اٹھانے والی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی ابن عباسؓ نے اس وقت (یعنی ام ابان کے جنازے میں) سورہ والنجم کی یہ آیت پڑھی اور اللہ ہی ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے[1] ابن ابی ملیکہ نے کہا ابن عباسؓ کی یہ تقریر سن کر عبداللہ بن عمرؓ نے کچھ جواب نہیں دیا۔

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَمَّا أُصِيْبَ عُمَرُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُوْلُ وَا أَخَاهُ فَقَالَ عُمَرُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ۔

ہم سے اسمٰعیل بن خلیل نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے کہا ہم کو ابو اسحاق شیبانی نے خبر دی انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے اپنے باپ ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے تو صہیب چلانے لگے ہائے بھیا ہائے بھیا حضرت عمرؓ نے کہا تم نہیں جانتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يَبْكِيْ عَلَيْهَا أَهْلُهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد عمرو بن حزم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے سنا جو بی بی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت پر سے گزرے اس کے گھر والے اس پر رو رہے تھے (وہ مر گئی تھی)، آپ نے فرمایا یہ تو (یہاں) رو رہے ہیں اور وہاں اس کو اپنی قبر میں عذاب ہو رہا ہے[2]

[1] یعنی غم کے موقع پر جو آنسو بے اختیار نکل آتے ہیں وہ اللہ کی طرف سے ہیں آدمی پر اس کا گناہ کیسے پڑ سکتا ہے غرض یہ ہے کہ ابن عباسؓ نے صرف رونے کا جواز ثابت کیا اور باب کا مطلب بھی یہی ہے [2] اس کے دو نو معنے ہو سکتے ہیں یعنی اس کے گھر کے والوں کے رونے سے یا اس کے کفر کی وجہ سے دوسری صورت میں مطلب یہ ہو گا کہ تو اس رنج میں ہے کہ ہم سے جدا ہو گئی اور اس کی جان عذاب میں گرفتار ہے اس حدیث سے امام بخاری نے حضرت عمرؓ (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابُ ۸۱۷ مَا يُكْرَهُ مِنَ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ۔

وَقَالَ عُمَرُ دَعْهُنَّ يَبْكِيْنَ عَلَى اَبِيْ سُلَيْمَانَ مَا لَمْ يَكُنْ نَقْعٌ اَوْ لَقْلَقَةٌ وَالنَّقْعُ التُّرَابُ عَلَى الرَّاْسِ وَاللَّقْلَقَةُ الصَّوْتُ۔

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى اَحَدٍ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ۔

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ تَابَعَهٗ عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ

باب میت پر[1] نوحہ کرنا مکروہ ہے[2]

اور حضرت عمرؓ نے فرمایا عورتوں کو ابو سلیمان (خالد بن ولید) پر رونے دے[3] جب تک خاک نہ اڑائیں اور چلائیں نہیں نقع کہتے ہیں سر پر مٹی ڈالنے کو اور لقلقہ چلانے کو۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن عبیدہ نے انہوں علی بن ربیعہ سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مجھ پر جھوٹ باندھنا اور لوگوں پر جھوٹ باندھنے کی طرح نہیں جو شخص مجھ پر قصداً جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا آپ فرماتے تھے جس پر نوحہ کیا جائے اس پر نوحہ کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

ہم سے عبداللہ بن عثمان نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے سنا انہوں نے قتادہ سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے اپنے والد حضرت عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میّت پر قبر میں عذاب ہوتا ہے اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے عبدان کے ساتھ اس حدیث کو عبدالاعلیٰ نے بھی یزید بن زریع سے روایت

(بقیہ صفحہ سابقہ) کی اگلی حدیث کی تفسیر کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد وہ میّت ہے جو کافر ہو لیکن حضرت عمرؓ اس کو عام سمجھے اور اسی لیے صہیب پر انکار کیا ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا) [1] شوکانی نے کہا رونا اور کپڑے پھاڑنا اور نوحہ کرنا یہ سب کام حرام ہیں ایک جماعت سلف کا جن میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہیں یہ قول ہے کہ میّت کے لوگوں کے رونے سے میّت کو عذاب ہوتا ہے اور جمہور علماء اس کی یہ تاویل کرتے ہیں اس کو عذاب ہوتا ہے جو رونے کی وصیّت کر جائے اور ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلقاً یہ ثابت ہوا ہے کہ میّت پر رونے سے اس کو عذاب ہوتا ہے ہم نے آپ کے ارشاد کو مانا اور سن لیا اس پر ہم کچھ زیادہ نہیں کرتے نووی نے اس پر اجماع نقل کیا کہ جس رونے سے میّت کو عذاب ہوتا ہے وہ پکار کر رونا اور نوحہ کرنا ہے نہ صرف آنسو بہانا ہے ۱۲ منہ [2] یعنی حرام ہے نوحہ کہتے ہیں چلا کر میّت پر رونا اس کی خوبیاں بیان کرنا ۱۲ منہ [3] ہوا یہ تھا کہ خالد بن ولید ۲۱ھ ہجری میں ملک شام میں مر گئے ان کی عورتیں ان پر رو رہی تھیں کسی نے حضرت عمرؓ سے کہا ان کو منع کرا بھیجئے جب انہوں نے یہ فرمایا اس روایت کو امام بخاری نے تاریخ اوسط میں وصل کیا ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ح وَقَالَ آدَمُ عَنْ شُعْبَةَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ

گیا انہوں نے کہا ہم سے سعید ابن ابی عروبہ نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے[1] اور آدم بن ابی ایاس نے شعبہ سے یوں روایت کیا کہ میت پر زندے کے اس پر رونے سے عذاب ہوتا ہے۔

بَابٌ ۸۱۸

۱۲۱۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جِيْءَ بِاَبِيْ يَوْمَ اُحُدٍ قَدْ مُثِّلَ بِهٖ حَتّٰى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُجِّيَ ثَوْبًا فَذَهَبْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِيْ قَوْمِيْ ثُمَّ ذَهَبْتُ اَكْشِفُ عَنْهُ فَنَهَانِيْ قَوْمِيْ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقَالُوْا بِنْتُ عَمْرٍو اَوْ اُخْتُ عَمْرٍو قَالَ فَلِمَ تَبْكِيْ اَوْ لَا تَبْكِيْ فَمَا زَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ۔

باب

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے محمد بن منکدر نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سُنا وہ کہتے تھے میرے باپ کی لاش احد کے دن لائی گئی ان کے ناک کان کاٹ ڈالے گئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھدی گئی ایک کپڑا اس پر اڑھا دیا تھا میں کپڑا اٹھا کر لاش کو کھولنے لگا تو میری قوم کے لوگوں نے منع کیا پھر میں کھولنے گیا تو میری قوم کے لوگوں نے منع کیا پھر آپ نے حکم دیا تو لاش اٹھائی گئی آپ نے ایک چلانے والی عورت کی آواز سُنی پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا عمرو کی بیٹی یا عمرو کی بہن[2] آپ نے فرمایا کیوں روتی ہے یا یوں فرمایا مت رو فرشتے اپنے پروں سے اس پر سایہ کیے رہے جب تک اس کا جنازہ اُٹھا۔

بَابٌ ۸۱۹ - لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوْبَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جو گریبان پھاڑے وہ ہم میں سے نہیں[3]

۱۲۱۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدُ الْيَامِيُّ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے زبید یامی نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ ابن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی گالوں پر تھپیڑے مارے اور گریبان پھاڑے اور کفر کی باتیں بکے وہ ہم مسلمانوں میں سے

---

[1] پھر قتادہ سے وہی سند ہے یعنی انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابن عمرؓ سے ۱۲ منہ [2] عمرو جابر کے دادا تھے اگر عمرو کی بیٹی تھیں تو جابرؓ کی پھوپھی ہوئیں اگر عمرو کی بہن تھیں تو مقتول کی پھوپھی اور جابر کی دادی ہوئیں یعنی دادا کی بہن ۱۲ منہ [3] یعنی اس کا طریق مسلمانوں کا طریق نہیں ہے بلکہ کافروں کا طریق اس نے اختیار کیا ۱۲ منہ

الْجَاهِلِيَّةِ۔

بَابُ ۸۲ رِثَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ خَوْلَةَ۔

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا فَقُلْتُ فَالشَّطْرُ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً ثُمَّ لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ

نہیں ہے[۱]۔

باب سعد بن خولہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا افسوس کرنا[۲]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص رضؓ سے انہوں نے کہا جس سال حج وداع ہوا یعنی ۱۰ھ ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری بیمار پرسی کو تشریف لایا کرتے میری بیماری سخت ہو گئی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری بیماری تو اس درجہ کو پہنچ گئی (اب امید بچنے کی نہیں) اور میری وارث صرف ایک لڑکی ہے کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا آدھا فرمایا نہیں پھر آپ نے فرمایا تہائی مال خیرات کرنا کافی ہے یہ بھی بڑی خیرات ہے یا بہت خیرات ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ بہتر ہے یا محتاج چھوڑے لوگوں کے سامنے ہاتھ پسارتے پھریں اور تو اللہ کی رضامندی کے لیے جو خرچ کرے گا (گو تھوڑا ہو) اس پر ثواب پائے گا یہاں تک کہ تو جو اپنی جورو کے منہ میں ڈالے گا اس پر بھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ساتھی تو مدینہ چلے جائیں گے اور میں اُن سے پیچھے مکہ میں رہ جاؤں گا آپ نے فرمایا تو کبھی پیچھے نہیں رہنے کا[۳] تو جو کوئی

---

[۱] حافظ نے کہا حدیث سے یہ نکلا کہ گریبان پھاڑنا اور گال پیٹنا حرام ہے اس وجہ سے کہ اس میں قضائے الٰہی سے عدم رضا نکلتی ہے اور جس کو اس کی حرمت معلوم ہو اور وہ اس کو حلال جان کر کرے وہ تو بے شک دین سے خارج ہو جائے گا ۱۲ منہ

[۲] ترجمہ باب میں رثا سے وہی افسوس اور رنج و غم مراد ہے نہ مرثیہ پڑھنا مرثیہ اس کو کہتے ہیں کہ میت کے فضائل اور مناقب بیان کیے جائیں اور لوگوں کو بیان کر کے رلایا جائے خواہ نظم ہو یا نثر یہ تو ہماری شریعت میں منع ہے خصوصاً لوگوں کو جمع کر کے سنانا اور رلانا اس کی ممانعت میں تو کسی کا اختلاف نہیں ہے صحیح حدیث میں وارد ہے جس کو احمد اور ابن ماجہ نے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا ۱۲ منہ

[۳] سعد کا مطلب یہ تھا کہ اور صحابہ تو آپ کے ساتھ مدینہ طیبہ میں روانہ ہو جائیں گے اور میں مکہ ہی میں پڑے پڑے مر جاؤں گا آپ نے پہلے گول گول فرمایا جس سے سعد نے معلوم کر لیا کہ میں اس بیماری سے مروں گا نہیں پھر آگے صاف فرمایا کہ شاید تو زندہ رہے گا اور تیرے ہاتھ سے مسلمانوں کو فائدہ کافروں کو نقصان ہو گا اس حدیث میں (باقی بر صفحہ آئندہ)

حَتّٰی یَنْتَفِعَ بِکَ اَقْوَامٌ وَّیُضَرَّ بِکَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰھُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِیْ ھِجْرَتَھُمْ وَلَا تَرُدَّھُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِھِمْ لٰکِنِ الْبَآئِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَۃَ یَرْثِیْ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ مَّاتَ بِمَکَّۃَ۔

نیک کام کرے گا تیرا درجہ اور مرتبہ اور بڑھے گا پھر میں کہتا ہوں شاید تو ابھی زندہ رہے گا تجھ سے کچھ لوگ فائدہ اٹھائینگے کچھ نقصان یا اللہ میرے اصحاب کی ہجرت پوری کردے اور ان کو ایڑیوں کے بل مت لوٹا کر مکہ سے ہجرت کرکے پھر مکہ میں آکر مریں) تو تو اچھا ہے مگر سعد بن خولہ بیچارہ ہے اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افسوس کیا کرتے تھے کہ وہ مکہ ہی میں مرا[1]

بَابٌ ۸۲۱ مَا یُنْھٰی مِنَ الْحَلْقِ عِنْدَ الْمُصِیْبَۃِ۔

باب غمی میں بال منڈانا منع ہے (جیسے ہندو سونک کیا کرتے ہیں)۔

۱۲۱۸۔ وَقَالَ الْحَکَمُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمْزَۃَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَیْمِرَۃَ حَدَّثَہٗ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بُرْدَۃَ بْنُ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ وَجِعَ اَبُوْ مُوْسٰی وَجَعًا فَغُشِیَ عَلَیْہِ وَرَاْسُہٗ فِیْ حِجْرِ امْرَاَۃٍ مِّنْ اَھْلِہٖ فَلَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یَّرُدَّ عَلَیْھَا شَیْئًا فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ اَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّنْ بَرِیَٔ مِنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الصَّالِقَۃِ وَالْحَالِقَۃِ وَالشَّاقَّۃِ

اور حکم بن موسٰی نے کہا ہم سے یحیٰی بن حمزہ نے بیان کیا[2] انہوں نے عبدالرحمٰن بن جابر سے ان سے قاسم بن مخیمرہ نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے ابوبردہ بن ابی موسٰی نے انہوں نے کہا ابوموسٰی اشعری بیمار ہوئے ایسے کہ ان کو غش آگیا ان کا سر ان کے گھر والوں میں سے ایک عورت (ام عبداللہ) کی گود میں تھا اس نے چیخ ماری رونے لگی) ابوموسٰی اس کو جواب نہ دے سکے جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے اس کام سے بیزار ہوں جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیزار ہوئے اس عورت سے چلائے اور جو بال منڈائے اور کپڑے پھاڑے

بَابٌ ۸۲۲ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ

باب جو گالوں پر تھپیڑے مارے وہ ہم میں سے نہیں ہے

(بقیہ صفحہ سابقہ) آپ کا ایک بڑا معجزہ ہے جیسے آپ کی پیشین گوئی تھی ویسا ہی ہوا سعدؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مدت تک زندہ رہے عراق اور ایران انہوں نے فتح کیا رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا) [1] حالاں کہ وہاں سے ہجرت کرچکا تھا جس ملک سے ہجرت کی ہو پھر وہاں رہنا اور مرنا بہت مکروہ تھا اسی فقرہ سے ترجمہ باب نکلتا ہے اسمٰعیلی نے امام بخاری پر اعتراض کیا ہے کہ یہاں رثاء سے وہ مرثیہ تھوڑے مراد ہے جو لوگ اموات کے لیے تصنیف کیا کرتے تھے اور اس کو سنایا کرتے تھے یہاں تو رثاء رنج اور افسوس کے معنوں میں ہے اس کے سوا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام بھی نہیں ہے بلکہ زہری کا کلام ہے جو حدیث میں شریک ہوگیا ہے اور اصل یہ ہے کہ فی نفسہٖ مرثیہ لکھنا کچھ ممنوع نہیں ہے مرثیوں کے لیے لوگوں کو جمع کرنا اور ان کو رلانے کے لیے سنانا اور اس کا سامان کرنا اور اس کی مجلس کرنا جیسے اس زمانہ میں حضرات شیعہ کیا کرتے ہیں ہماری شریعت میں موجب بدعت صحیح ممنوع ہے ورنہ نفس مرثیہ کی تالیف تو صحابہ سے ماثور ہے حضرت فاطمہ فرماتی ہیں۔ ماذا علی من شم تربۃ احمد۔ ان لا یشم مدی الزمان غوالیا صبت علی مصائب لو انہا صبت علی الایام صرن لیالیا ۱۲ منہ [2] حکم بن موسٰی امام بخاری کے شیوخ میں نہیں ہیں تو صحیح یہ ہے کہ یہ تعلیق ہے اس کو امام مسلم اور ابن حبان نے وصل کیا

۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص گالوں پر تھپیڑے مارے اور گریبان پھاڑے اور کفر کی باتیں بکے وہ ہم میں سے نہیں۔

بَابُ ۸۲۳ مَا يُنْهٰى مِنَ الْوَيْلِ وَدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ۔

باب مصیبت کے وقت واویلا اور کفر کی باتیں بکنا منع ہے[1]۔

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی گالوں پر تھپیڑے مارے اور گریبان پھاڑے اور کفر کی باتیں بکے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

بَابُ ۸۲۴ مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ۔

باب مصیبت کے وقت اس طرح بیٹھنا کہ چہرے پر رنج معلوم ہو۔

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ وَاَنَا اَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے انہوں نے کہا میں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے سُنا انہوں نے کہا مجھ سے عمرہ نے بیان کیا کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے سُنا انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (جنگ موتہ میں) زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ ابن رواحہ کے مارے جانے کی خبر آئی تو آپ اس طرح سے بیٹھے کہ آپ پر رنج معلوم ہوتا تھا میں دروازے کی دراڑ میں سے دیکھ رہی تھی[2] اتنے میں ایک شخص آپ کے پاس آیا

---

[1] باب کی حدیث میں واویلا کا ذکر نہیں ہے شاید امام بخاری نے اس کو یوں نکالا کہ واویلا بھی ایک کفر کے زمانے کی بات ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے ابوامامہ کی حدیث کی طرف اشارہ کیا جس کو ابن ماجہ نے نکالا اس میں صاف مذکور ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت پر لعنت کی جو منہ نوچے گریبان پھاڑے واویلا اور واثبورا پکارے یعنی ہائے خرابی ہائے میں مرگئی ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے یہ نکالا کہ عورت غیر مردوں کی طرف دیکھ سکتی ہے بہ شرطیکہ بدنیت سے نہ دیکھے ۱۲ منہ [3] حافظ نے کہا اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ وَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ۔

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا حِينَ قُتِلَ الْقُرَّاءُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزِنَ حُزْنًا قَطُّ أَشَدَّ مِنْهُ

بَاب ۸۲۵ مَنْ لَمْ يُظْهِرْ حُزْنَهُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ۔

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْجَزَعُ الْقَوْلُ السَّيِّئُ وَالظَّنُّ السَّيِّئُ وَقَالَ يَعْقُوبُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللّٰهِ۔

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ

کہنے لگا جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں آپ نے فرمایا جا منع کر وہ گیا اور پھر لوٹ کر آیا کہنے لگا وہ عورتیں نہیں مانتیں آپ نے فرمایا جا منع کر پھر تیسری بار آیا اور کہنے لگا قسم خدا کی یا رسول اللہ وہ تو ہم پر غالب ہو گئیں حضرت عائشہؓ نے کہا آپ نے فرمایا جا اُن کے منہ میں خاک جھونک دے میں نے اس سے کہا اللہ تیری ناک[1] میں مٹی لگائے (ماٹی ملا کہاں سے آیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تجھ سے فرمایا وہ تو تو کر نہ سکا اور پھر آنحضرتؐ کا ستانا بھی نہیں چھوڑتا[2]

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے عاصم احول نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا جب قاری لوگ (عامر بن طفیل کے ساتھ سے بیر معونہ پر) قتل ہوئے تو آپ نے ایک مہینے تک نماز میں قنوت پڑھی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن دنوں سے زیادہ رنجیدہ کبھی نہیں دیکھا[3]

باب جو شخص مصیبت کے وقت (نفس پر زور ڈال کر) اپنا رنج ظاہر نہ کرے۔

اور محمد بن کعب قرظی نے کہا جزع اس کو کہتے ہیں کہ بری بات منہ سے نکالنا اور پروردگار سے بدگمانی کرنا[4] اور حضرت یعقوبؑ نے فرمایا (جو سورہ یوسف میں ہے) میں تو اپنی بیقراری اور رنج کا شکوہ اللہ ہی سے کرتا ہوں[5]

ہم سے بشر بن حاکم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم کو اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے خبر دی انہوں نے انس بن

---

[1] یعنی خدا کرے تو ذلیل اور خوار ہو ہمارے ملک میں عورتیں ایسے وقت میں کہتی ہیں ند موئی اور دکن میں کہتی ہیں ماٹی ملا مٹی پڑو ۱۲ منہ [2] یعنی تو مرد تھا تو عورتوں کو جا کر ڈرا دھمکا کر روک دینا تھا وہ تو تجھ سے ہو نہ سکا خیر نہ سہی تو خاموش تو رہنا تھا بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رنج کی خبر دے کر اور رنجیدہ کرنا کون سی عقلمندی ہے ایک تو آپ خود اس وقت رنج میں تھے دوسرے اس کے بار بار آنے سے اور آپ کو تکلیف ہوئی ہو گی خدا ایسے بے وقوف آدمی سے بچائے ۱۲ منہ [3] ان کا قصہ اور زید بن حارثہ اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے قتل کا قصہ دونوں اوپر گذر چکے ہیں ۱۲ منہ [4] اس کے کرم اور رحم اور اجر اور ثواب سے مایوس ہو جانا امام بخاری نے جزع کو اس لیے بیان کیا کہ وہ مصیبت ظاہر نہ کرنے کی ضد ہے مصیبت ظاہر نہ کرنا صبر ہے اور جزع بے صبری ۱۲ منہ [5] اور کسی سے اپنے دل کا دکھ نہیں کھولتا اسی کو نام صبر ہے اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ اشْتَكَى ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ فَمَاتَ وَأَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ هَيَّأَتْ شَيْئًا وَنَحَّتْهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمَّا جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهَا صَادِقَةٌ قَالَ فَبَاتَ فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُبَارِكَ لَهُمَا فِي لَيْلَتِهِمَا قَالَ سُفْيٰنُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَرَأَيْتُ تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ۔

بَابٌ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى۔

وَقَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْعِدْلَانِ وَنِعْمَ الْعِلَاوَةُ الَّذِيْنَ

مالک رضؓ سے سنا انہوں نے کہا ابوطلحہ کا ایک بچہ بیمار ہوا[1] انسؓ نے کہا وہ مرگیا اس وقت ابوطلحہ گھر میں نہ تھے جب ان کی بی بی ام سلیم انسؓ کی ماں نے دیکھا وہ مرچکا تو انہوں نے کچھ کھانا تیار کیا اور بچے کو ایک طرف کونے میں کردیا اتنے میں ابوطلحہ آئے انہوں نے پوچھا بچہ کیسا ہے ام سلیمؓ نے کہا اس کو آرام ہے اور میں سمجھتی ہوں اب اس کو چین ملا[2] ابوطلحہ سمجھے کہ ام سلیم سچ کہتی ہیں (اب بچہ اچھا ہے) انسؓ نے کہا ابوطلحہ رات کو ام سلیم کے پاس رہے صبح کو غسل کیا جب باہر جانے لگے تو ام سلیمؓ نے ان سے کہا بچہ تو مرگیا[3] ابوطلحہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آکر نماز پڑھی اور آپ سے ام سلیمؓ کا حال بیان کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ شاید اس رات میں ان دونوں (جورو خاوند) کو برکت دے گا سفیان) ابن عیینہ نے کہا ایک انصاری مرد (عبایہ بن رافع بن خدیج) کہتا تھا میں نے ام سلیم کے نو لڑکے دیکھے سب کے سب قرآن کے قاری تھے[4]

باب صبر وہی ہے جو مصیبت آتے ہی کیا جائے[5]

اور حضرت عمرؓ نے کہا دونوں طرف کے بوجھے اور بیچ کا بوجھ کیا اچھے ہیں

---

[1] جس کو ابوعمیر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پیار سے فرمایا کرتے تھے ابوعمیر تمہاری نغیر کیسی ہے یعنی چڑیا یہ لڑکا بڑا خوبصورت اور وجیہ تھا ابوطلحہ اس سے بڑی محبت رکھتے تھے ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ ایسی عقل مند اور پارسا بیبیاں کہاں پیدا ہوتی ہیں حالاں کہ ماں کو بچہ سے بے حد محبت ہوتی ہے مگر ام سلیم کے استقلال کو دیکھیے کہ منہ پر تیوری نہ آنے دی اور رنج کو ایسا چھپایا کہ ابوطلحہ سمجھے واقعی بچہ اچھا ہوگیا پھر یہ دیکھیے کہ ام سلیم نے بات بھی کہی تو ایسی کہ جھوٹ نہ ہو کیوں کہ موت درحقیقت راحت ہے وہ معصوم جان تھی اس کے لیے تو مرنا آرام ہی آرام تھا ادھر بیماری کی تکلیف گئی ادھر دنیا کے فکروں اور گناہوں سے نجات پائی جیتا تو معلوم نہیں کیا کیا جھنجھٹ میں گرفتار ہوتا ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ ام سلیم نے رنج اور صدمہ پی لیا بالکل ظاہر نہ ہونے دیا ۱۲ منہ [3] دوسری روایت میں یوں ہے ام سلیم نے کہا ابوطلحہ اگر کچھ لوگ عاریت کی چیز لیں پھر واپس دینے سے انکار کریں تو کیسا ہے انہوں نے کہا ہرگز ان کا اُن کا انکار نہ کرنا چاہیئے عاریت کی چیز بخوشی واپس دینا چاہیئے تب ام سلیم نے کہا ہمارا بچہ بھی اللہ کا تھا ہم کو عاریت ملا تھا اللہ نے لے لیا تو ہم کو رنج نہ کرنا چاہیئے ایک روایت میں ہے کہ ابوطلحہ غصے ہوتے کہنے لگے مجھے پہلے کیوں نہیں خبر کی میں نے رات کو صحبت بھی کی ۱۲ منہ [4] یہ ام سلیم کے صبر اور استقلال کا نتیجہ تھا مترجم پر بھی یہ واقعہ گذر چکا ہے پہلے میرا ایک ہی لڑکا تھا اور نہایت ذکی اور صبیح وہ مکہ معظمہ میں مرگیا اللہ نے مجھ کو صبر دیا اور اس کے بدل تین لڑکے عنایت فرمائے ۱۲ منہ [5] قرآن میں جو آیا ہے واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ اس سے یہی صبر مراد ہے ورنہ رو پیٹ کر تو سب کو

إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَوةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ۔

یعنی سورہ بقرہ کی اس آیت میں خوشخبری سنا صبر کرنے والوں کو جن کو کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں ہم اللہ کی ملک ہیں اور اللہ ہی کے پاس جانے والے ہیں ایسے لوگوں پر ان کے مالک کی طرف سے شاباشیاں ہیں اور مہربانی اور یہی لوگ رستہ پانے والے ہیں[۱] اور اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں فرمایا اور صبر اور نماز سے مدد لو اور نماز مشکل ہے مگر (خدا سے) ڈرنے والوں پر مشکل نہیں[۲]

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے سُنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا صبر وہی ہے جو صدمے کے شروع میں کیا جائے۔

بَابُ[۸۲۷] قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ابراہیم! ہم تیری جدائی سے رنجیدہ ہیں۔

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ۔

اور عبداللہ بن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل رنج کرتا ہے[۴]

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَيْشٌ هُوَ ابْنُ حَيَّانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَيْفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيمَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِبْرَاهِيمُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

ہم سے حسن بن عبدالعزیز نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حسان نے کہا ہم سے قریش بن حیان نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوسیف لوہار کے گھر پر گئے وہ ابراہیم کی انا کا خاوند تھا[۵] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو (گود میں) لیا اور ان کو پیار کیا اور سونگھا پھر اس کے بعد جو ہم ابوسیف کے پاس گئے دیکھا تو ابراہیم دم توڑ رہے ہیں یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو

---

[۱] اس کو حاکم نے مستدرک میں وصل کیا حضرت عمرؓ نے صلوات اور رحمت کو دو جانور کے دونوں طرف کے بوجھ قرار دیئے اور بیچ کا بوجھ جو پیٹھ پر رہتا ہے اولئک ہم المہتدون کو ۱۲ منہ [۲] اس آیت میں بھی صبر سے وہی صبر مراد ہے جو مصیبت آتے ہی شروع میں کیا جائے ۱۲ منہ [۳] یہ حدیث اسی باب میں آگے مذکور ہوتی ہے ۱۲ منہ [۴] یہ حدیث بھی آگے آتی ہے مطلب یہ ہے کہ مصیبت کے وقت دل کو رنج ہونا آنکھوں سے آنسو نکلنا خاصہ بشری ہے اس میں آدمی مجبور ہے تو اس پر عذاب نہیں ہوگا ۱۲ منہ [۵] حضرت ابراہیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے تھے ماریہ قبطیہ کے بطن سے ان کی انا ابوسیف لوہار کی بی بی تھی حضرت ابراہیم وہیں پرورش پاتے ابوسیف کا نام براء بن اوس تھا ۱۲ منہ

تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَ اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى فَقَالَ اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ رَوَاهُ مُوْسٰى عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بہ نکلے عبدالرحمن بن عوف نے آپ سے عرض کیا یارسول اللہ آپ بھی لوگوں کی طرح بے صبری کرنے لگے آپ نے فرمایا عوف کے بیٹے یہ بے صبری نہیں رحمت ہے پھر دوسری بار روئے اور فرمایا آنکھ تو آنسو بہاتی ہے اور دل کو رنج ہوتا ہے پر زبان سے ہم وہی کہتے ہیں جو ہمارے پروردگار کو پسند ہے[1] بے شک ابراہیم ہم تیری جدائی سے غمگین ہیں اس حدیث کو موسیٰ ابن اسماعیل نے سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ ۲۸ اَلْبُكَاءُ عِنْدَ الْمَرِيْضِ

باب بیمار کے پاس رونا[2]

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهُ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِيْ غَاشِيَةِ اَهْلِهِ فَقَالَ قَدْ قَضٰى فَقَالُوْا لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے سعید بن حارث انصاری سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا سعد بن عبادہؓ کو ایک بیماری ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود کو اپنے ساتھ لے کر اُن کے پوچھنے کو گئے جب وہاں پہنچے دیکھا تو ان کے گھر والے خدمت کرنے والے سب جمع ہیں[3] آپ نے فرمایا کیا گذر گئے لوگوں نے کہا نہیں یارسول اللہ یہ سن کر آپ روئے سعد کی بیماری دیکھ کر لوگوں نے جو آپ کو روتے دیکھا تو وہ بھی رو دیے آپ نے فرمایا سُن لو اللہ تعالیٰ آنکھ سے آنسو نکلنے پر اور دل کے رنجیدہ ہونے پر عذاب نہیں کرنے کا وہ تو اس پر

[1] یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون صبر اور شکر ۱۲ منہ [2] جب ایسی سخت نشانی ظاہر ہو جس سے بچنے کی امید نہ رہے ورنہ بیمار کو تسلی اور تشفی دینا مسنون ہے ۱۲ منہ [3] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے دیکھا تو وہ بے ہوش ہیں اور ان کے لوگ گرد اگرد جمع ہیں آپ نے لوگوں کو اکٹھا دیکھ کر یہ گمان کیا کہ شاید سعد کا انتقال ہو گیا ۱۲ منہ

بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ فِيْهِ بِالْعَصَا وَيَرْمِيْ بِالْحِجَارَةِ وَيَحْثِيْ بِالتُّرَابِ۔

بَابٌ ۸۲۹ مَا يُنْهٰى عَنِ النَّوْحِ وَالْبُكَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ۔

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ وَاَنَا اَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتٰى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ اَنَّهٗ لَمْ يُطِعْنَهٗ فَاَمَرَهُ الثَّانِيَةَ اَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنِيْ اَوْ غَلَبْنَنَا الشَّكُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَوْشَبٍ فَزَعَمَتْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ فَقُلْتُ اَرْغَمَ

عذاب کرے گا آپ نے زبان کی طرف اشارہ کیا[۱] اور دیکھو میت پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے اور حضرت عمرؓ تو جب ایسا دیکھتے تو لاٹھی اور پتھر سے مارتے اور رونے والوں کے منہ پر خاک جھونکتے[۲]۔

باب نوحہ کرنے اور رونے سے منع کرنا اور اس پر جھڑکی دینا۔

ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے کہا ہم سے یحیٰی بن سعید انصاری نے کہا مجھ کو عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے سُنا وہ کہتی تھیں جب زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ کے شہید ہونے کی خبر آئی تو آپ (مسجد میں) بیٹھ رہے آپ کے چہرے پر رنج معلوم ہوتا تھا میں دروازے کی دراڑ میں سے جھانک رہی تھی اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں[۳] آپ نے فرمایا جا اُن کو منع کر وہ گیا پھر آیا اور کہنے لگا میں نے منع کیا لیکن وہ نہیں سنتیں آپ نے دوبارہ جا اُن کو منع کر وہ گیا پھر (تیسری بار) آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم وہ مجھ سے یا ہم سے زبردست نکلیں یہ شک محمد بن حوشب راوی کو ہوئی حضرت عائشہؓ نے کہا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا جا ان کے منہ میں خاک جھونک دے میں نے کہا ارے ماٹی ملے (تجھ پر خدا کی سنوار)[۴]

---

[۱] اگر زبان سے صبر اور شکر کے کلمے نکالے تو رحم ہوگا اجر ملے گا اگر ناشکری اور کفر کے کلمے نکالے تو عذاب ہوگا زبان ہی بڑی چیز ہے میں نے جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ دین اور دنیا کی اکثر آفتیں اسی زبان کی وجہ سے آتی ہیں جس نے زبان کو شرع اور عقل کے قابو میں کر دیا وہ تمام آفتوں سے بچا رہتا ہے اللھم انی اعوذ بک من شر لسانی ۱۲ منہ [۲] اس حدیث کی پیروی کرکے کہ جعفر کی عورتوں کے منہ پر خاک جھونک دے جو اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۳] یعنی جس قدر جائز ہے اس سے زیادہ ۱۲ منہ [۴] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے لفظی ترجمہ تو ارغم اللہ انفک کا یہ ہے کہ اللہ تیری ناک میں مٹی لگائے یعنی تو ذلیل اور خوار ہو مگر ہمارے محاورے میں ایسے موقع پر یہی بولتے ہیں ارے تجھ پر خدا کی سنوار ۱۲ منہ

اللہ انفک فواللہ ما انت بفاعل وما ترکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من العناء۔

نہ تو وہ کام کر سکا جس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا تھا اور نہ آپ کو تکلیف دینا چھوڑتا ہے۔

۱۲۲۸۔ حدثنا عبد اللہ بن عبد الوھاب قال حدثنا حماد قال حدثنا ایوب عن محمد عن ام عطیۃ قالت اخذ علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند البیعۃ ان لا ننوح فما وفت منا امراۃ غیر خمس نسوۃ ام سلیم وام العلاء وابنۃ ابی سبرۃ امراۃ معاذ وامراتان او ابنۃ ابی سبرۃ وامراۃ معاذ وامراۃ اخری۔

ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ام عطیہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہم سے بیعت لی تو یہ بھی اقرار کرایا کہ ہم (میت پر) نوحہ نہ کریں گے پھر اس اقرار کو پانچ عورتوں کے سوا کسی نے پورا نہ کیا ام سلیم اور ام العلاء اور ابو سبرہ کی بیٹی معاذ بن جبل کی جورو اور دو اور عورتیں یا یوں کہا ابو سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی جورو اور ایک عورت اور[1]

باب ۸۳۰ القیام للجنازۃ

باب جنازہ دیکھ کر کھڑا ہو جانا[2]

۱۲۲۹۔ حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفین قال حدثنا الزھری عن سالم عن ابیہ عن عامر بن ربیعۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رایتم الجنازۃ فقوموا حتی تخلفکم قال سفین قال الزھری اخبرنی سالم عن ابیہ قال اخبرنا عامر بن ربیعۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم زاد الحمیدی حتی تخلفکم او توضع۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے عامر بن ربیعہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور کھڑے رہو یہاں تک کہ آگے بڑھ جائے سفیان نے یوں کہا زہری نے کہا مجھے سالم نے اپنے باپ سے خبر دی انہوں نے کہا مجھ سے عامر ابن ربیعہ نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حمیدی نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا یہاں تک کہ آگے بڑھ جائے یا زمین پر رکھا جائے۔

باب ۸۳۱ متی یقعد اذا قام للجنازۃ۔

باب جنازے کے لیے کھڑا ہو تو کب بیٹھے۔؟

۱۲۳۰۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید قال حدثنا اللیث

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے

---

[1] یہ راوی کو شک ہوئی کہ ابو سبرہ کی بیٹی کو معاذ کی جورو کو الگ گنا حافظ نے کہا دوسرا امر صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ معاذؓ کی جورو ام عمرو بنت خلاد تھی

[2] کہتے ہیں اوائل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا پھر منسوخ ہو گیا شافعیہ کا یہی قول ہے اور جمہور علماء نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے ۱۲ منہ

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى يُخَلِّفَهَا أَوْ تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ۔

انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے عامر بن ربیعہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب تم میں کوئی جنازہ دیکھے تو اگر اس کے ساتھ چلنے والا نہ ہو تو کھڑا ہی ہو جائے یہاں تک کہ وہ جنازے کو پیچھے چھوڑے یا جنازہ آگے بڑھ جائے یا زمین پر رکھا جائے آگے بڑھ جانے سے پہلے۔

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو کوئی جنازے کے ساتھ ہو وہ جب تک جنازہ رکھا نہ جائے نہ بیٹھے۔

بَابٌ ۸۳۲ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ عَنْ مَنَاكِبِ الرِّجَالِ فَإِنْ قَعَدَ أُمِرَ بِالْقِيَامِ۔

باب جو شخص جنازے کے ساتھ ہو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ کندھوں سے اتار کر زمین پر رکھا نہ جائے اگر بیٹھ جائے تو اس سے کھڑے ہونے کو کہیں۔

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ أَبُو هُرَيْرَةَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَجَلَسَا قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ فَجَاءَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَقَالَ قُمْ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ هٰذَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ صَدَقَ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ کیسان سے انہوں نے کہا ہم ایک جنازے کے ساتھ تھے تو ابوہریرہؓ نے مروان کا ہاتھ پکڑا اور دونوں جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھ گئے اتنے میں ابوسعید خدریؓ آئے انہوں نے مروان کا ہاتھ پکڑ کر کہا اٹھ کھڑا ہو قسم خدا کی یہ شخص (یعنی ابوہریرہؓ) جانتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس سے منع کیا ہے ابوہریرہؓ نے کہا ابوسعیدؓ سچ کہتے ہیں[1]

بَابٌ ۸۳۳ مَنْ قَامَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ

باب یہودی (یا کافر) کے جنازے کے لیے کھڑا ہونا

[1] اکثر صحابہ اور تابعین اس کو مستحب جانتے ہیں اور شعبی اور نخعی نے کہا کہ جنازہ زمین پر رکھا جانے سے پہلے بیٹھ جانا مکروہ ہے اور بعضوں نے کھڑے رہنے کو فرض کہا ہے نسائی نے ابوہریرہؓ اور ابوسعید سے نکالا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی جنازے میں بیٹھے نہیں دیکھا جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جاتا ۱۲ منہ

۱۲۲۳- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَرَّبِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ قَالَ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبید اللہ بن مقسم سے انہوں نے جابر بن عبد اللہؓ سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا کہ ایک یہودی کا جنازہ ہمارے سامنے سے نکلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے ہم بھی کھڑے ہو گئے اور ہم نے کہا یا رسول اللہ یہ یہودی کا جنازہ ہے آپ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو[1]

۱۲۲۴- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّوا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَيْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ أَلَيْسَتْ نَفْسًا وَقَالَ أَبُو حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ مَعَ سَهْلٍ وَقَيْسٍ فَقَالَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ أَبُو مَسْعُودٍ وَقَيْسٌ يَقُومَانِ لِلْجَنَازَةِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے کہا میں نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا وہ کہتے تھے سہل بن حنیف اور قیس بن سعد (صحابیؓ) دونوں قادسیہ میں بیٹھے تھے[2] اتنے میں ایک جنازہ سامنے سے گزرا وہ دونوں کھڑے ہو گئے

لوگوں نے کہا یہ جنازہ تو یہاں کی رعیت یعنی ذمی کافر وں کا ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی اسی طرح ایک جنازہ گزرا تھا آپ کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا یہ یہودی کا جنازہ ہے آپ نے فرمایا کیا یہودی کی جان نہیں ہے اور ابو حمزہ محمد بن میمون نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے یوں روایت کی ہے میں سہل اور قیس کے ساتھ۔ انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے[3] اور زکریا نے شعبی سے یوں روایت کیا انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے کہ ابو مسعود (عقبہ بن عمرو) اور قیس بن سعد دونوں جنازے کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے[4]

---

[1] خواہ کسی کا بھی جنازہ ہو مسلمان کا یا کافر کا مقصود یہ ہے کہ آدمی موت دیکھ کر ہوشیار رہے کہ ہم کو بھی ایک دن اسی طرح مرنا ہے اسے دوست بر جنازۂ دشمن چو بگذری ؛ شادی مکن کہ باتو ہم این ماجرا رود ۱۲ منہ [2] قادسیہ ایک بستی ہے کوفہ سے دو منزل ۱۲ منہ [3] پھر یہی حدیث بیان کی اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ

بَابٌ ۸۳۴ حَمْلِ الرِّجَالِ الْجَنَازَةَ دُوْنَ النِّسَاءِ۔

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ لَصَعِقَ۔

بَابٌ ۸۳۵ السُّرْعَةِ بِالْجَنَازَةِ۔

وَقَالَ اَنَسٌ اَنْتُمْ مُشَيِّعُوْنَ فَامْشُوْا بَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا وَعَنْ يَمِيْنِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا۔ وَقَالَ غَيْرُهُ قَرِيْبًا مِّنْهَا۔

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ

باب جنازہ مرد اٹھائیں، نہ عورتیں [1]

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ (کیسان) سے انہوں نے ابو سعید خدری رضؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت (گھاٹ) پر رکھی جاتی ہے اور مرد اس کو اپنی گردنوں پر اٹھا لیتے ہیں تو اگر جنازہ نیک ہو (وہ کہتا ہے مجھ کو آگے لے چلو [2] اور اگر نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے اے خرابی مجھ کو کہاں لیے جاتے ہو [3] اس کی آواز ساری مخلوق سنتی ہے ایک آدمی نہیں سنتا آدمی سنے تو بیہوش ہو جائے۔

باب جنازے کو جلد لے چلنا [4]

اور انس رضؓ نے کہا تم جنازے کو پہنچا دینے والے ہو تو اُس کے آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں (سب طرف) چل سکتے ہو اور انس رضؓ کے سوا اور لوگوں نے کہا جنازے کے قریب چلنا چاہیئے [5]

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا ہم نے زہری سے اس حدیث کو یاد

---

[1] گو اس پر سب کا اتفاق ہے کہ جنازہ مردوں ہی کو اٹھانا چاہئے مگر باب کی حدیث سے عورتوں کو جنازہ اٹھانے کی ممانعت نہیں نکلتی البتہ ابو یعلیٰ نے انس رضؓ سے نکالا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں نکلے، وہاں آپ نے چند عورتیں دیکھیں۔ فرمایا کیا یہ بھی جنازہ اٹھائیں گی؟ عورتوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو کیا دفن کریں گی؟ انہوں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا تو گناہ لے کر لوٹ جائیں نہ ثواب لے کر ۱۲ منہ [2] تاکہ میں اپنے ٹھکانے پہنچوں اور وہاں عیش کروں ۱۲ منہ [3] عذاب میں پھنسانے کو لیے جاتے ہو ۱۲ منہ [4] یعنی عادت سے زیادہ تیز چلنا یہ نہیں کہ دوڑنا علماء نے اس کو مستحب رکھا ہے ۱۲ منہ [5] اس کو عبد الوہاب بن عطا خفاف نے کتاب الجنائز میں اور ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] یعنی آگے پیچھے داہنے بائیں، جدھر چاہو چلو مگر جنازے سے قریب رہو یہ نہیں کہ جنازہ دور چھوڑ دو انس رضؓ کے سوا سے مراد عبد الرحمٰن بن قرط صحابی ہیں ان کی روایت کو سعید بن منصور نے نکالا اب اس میں اختلاف ہے کہ جنازے سے آگے چلنا افضل ہے یا پیچھے شافعیہ اور جمہور علماء نے آگے آگے چلنا افضل رکھا ہے اور حنفیہ کے نزدیک پیچھے چلنا افضل ہے اور پیدل چلنا چاہیے سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے البتہ اگر عذر ہو تو اور بات ہے۔ انس رضؓ کا اثر ترجمہ باب سے اس طرح مطابق ہو سکتا ہے کہ جب سب طرف جانے کی اجازت ہوئی تو معلوم ہوا کہ جنازے کو ذرا تیزی سے لے جانا چاہیئے ۱۲ منہ

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا وَإِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ

رکھا انہوں نے سعید بن مسیّب سے روایت کی انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جنازہ لے کر جلد چلا کرو اگر وہ نیک ہے تو تم اُس کو بھلائی کی طرف نزدیک کرتے ہو اور اگر نیک نہیں ہے تو برے کو اپنی گردنوں پر سے اتارتے ہو[1]

بَابُ ۸۳۶ قَوْلِ الْمَيِّتِ وَهُوَ عَلَى الْجَنَازَةِ قَدِّمُوْنِيْ.

باب نیک میت کھاٹ پر سے ہی کہتا ہے مجھے آگے لے چلو (جلد دفناؤ)

۱۲۳۷. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِأَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا أَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ.

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے اپنے باپ کیسان) سے انہوں نے ابوسعید خدری سے سُنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب میت کھاٹ پر رکھا جاتا ہے پھر مرد اس کو اپنی گردنوں پر اٹھا لیتے ہیں اگر وہ نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے آگے لے چلو اور اگر نیک نہیں ہوتا تو اپنے لوگوں سے کہتا ہے ہائے خرابی مجھے کہاں لیے جاتے ہو اس کی آواز ہر ایک مخلوق سنتی ہے ایک آدمی نہیں سنتا۔ سنے تو بے ہوش ہو جائے[2]

بَابُ ۸۳۷ مَنْ صَفَّ صَفَّيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً عَلَى الْجَنَازَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ.

باب جنازے پر امام کے پیچھے دو یا تین صفیں کرنا۔

۱۲۳۸. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے ابو عوانہ وضاح یشکری سے انہوں نے قتادہؓ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجاشی (حبش کے بادشاہ) پر نماز پڑھی میں دوسری صف میں تھا یا تیسری

---

[1] بہر حال جلدی لے جانے میں فائدہ ہے ۱۲ منہ [2] بہشت کے دم نکل جائے یہ بھی اللہ کی حکمت ہے اگر آدمی بھی اس کی آواز سنتے تو ایمان بالغیب نہ رہتا سب مومن ہو جاتے بحکمت خداوندی کے خلاف ہے دوزخ اور بہشت دونوں کا آباد کرنا منظور رہے ۱۲ منہ [3] اس باب سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ اگر تین صفیں نہ ہوں تو دو ہی صفیں کافی ہیں تین صفوں کا ہونا ضروری نہیں ہے ۱۲ منہ

أَوِ الثَّالِثِ.

بَابُ ۸۳۸ الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ.

۱۲۳۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ النَّجَاشِيَّ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَفُّوا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

۱۲۴۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّى عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَصَفَّهُمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۱۲۴۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِّنَ الْحَبَشِ فَهَلُمُّوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَصَفَفْنَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ صُفُوفٌ وَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي

صف میں ہے۔

باب جنازے کی نماز میں صفیں باندھنا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نجاشی کے مرنے کی خبر سنائی پھر آپ آگے بڑھے لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سلیمان شیبانی نے انہوں نے شعبی سے کہا مجھ سے اُس شخص نے بیان کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا[1] آپ ایک قبر پہ آئے جو اور قبروں سے الگ تھی اور لوگوں کی صف بندھوائی چار تکبیریں کہیں شیبانی نے کہا بتاؤ تم سے یہ حدیث کس نے بیان کی انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے ان سے ابن جریج نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج حبشیوں میں سے ایک نیک آدمی (نجاشی حبش کا بادشاہ) مر گیا آؤ اس پر نماز پڑھو جابرؓ نے کہا پھر ہم نے صفیں باندھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ہم صفیں باندھے ہوئے تھے اور ابوالزبیر نے جابرؓ سے یوں نقل کیا میں دوسری صف میں تھا[1]

---

[1] اس حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ جابرؓ جس صف میں تھے وہ آخری صف تھی اس لیے ترجمہ باب کی مطابقت مشکل ہے مگر امام بخاریؒ نے یہ حدیث لا کر اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام مسلم نے نکالا اس میں صاف مذکور ہے کہ ہم تیسری دو صفیں کیں اور علماء نے مستحب رکھا ہے اگر ہو سکے تو جنازے پر تین صفیں کر لیں کیونکہ ابوداؤد اور ترمذی نے مرفوعاً نکالا جو مسلمان مر جائے اور اس پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھیں تو اس کی مغفرت واجب ہو جائے گی ۱۲ منہ [2] یعنی صحابی تھا اور صحابی کی جہالت ضرور نہیں کرتی کس لیے کہ صحابہؓ سب ثقہ ہیں ۱۲ منہ [3] ان سب حدیثوں سے میت غائب پر نماز پڑھنا ثابت ہوا امام شافعی اور امام احمد اور اکثر سلف کا یہی قول ہے ابن حزم نے کہا کسی صحابی سے اس کی ممانعت منقول نہیں (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابُ ۸۳۹ صُفُوْفِ الصِّبْيَانِ مَعَ الرِّجَالِ عَلَى الْجَنَائِزِ

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتٰى دُفِنَ هٰذَا فَقَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ اَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِيْ قَالُوْا دَفَنَّاهُ فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ نَكْرَهْنَا اَنْ نُوْقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَنَا فِيْهِمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

باب جنازے کی نماز میں بچے بھی مردوں کے ساتھ کھڑے ہوں۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے سلیمان شیبانی نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر سے گزرے جس میں رات کو مردہ دفن ہوا تھا آپ نے پوچھا یہ کب دفن ہوا لوگوں نے کہا اگلی رات کو آپ نے فرمایا تم نے مجھ کو خبر نہیں کی انہوں نے کہا ہم نے اس کو رات کے اندھیرے میں دفن کیا آپ کو ایسے وقت میں جگانا برا سمجھا آپ کھڑے ہوئے ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی ابن عباس رض نے کہا میں بھی صف میں تھا[1] پھر آپ نے اس پر نماز پڑھی۔

بَابُ ۸۴۰ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ وَقَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ وَقَالَ صَلُّوْا عَلَى النَّجَاشِيِّ سَمَّاهَا صَلٰوةً لَيْسَ فِيْهَا رُكُوْعٌ وَّلَا سُجُوْدٌ وَّلَا يُتَكَلَّمُ فِيْهَا وَفِيْهَا تَكْبِيْرٌ وَّتَسْلِيْمٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّيْ اِلَّا طَاهِرًا وَّلَا يُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا وَيَرْفَعُ

باب جنازے پر نماز کا مشروع ہونا۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے پر نماز پڑھے[2] اور آپ نے صحابہ سے فرمایا تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو[3] اور آپ نے فرمایا نجاشی پر نماز پڑھو[4] اس کو نماز کہا اس میں نہ رکوع ہے نہ سجدہ اور اس میں بات نہ کرنا چاہیئے اور اس میں تکبیر ہے اور سلام ہے اور ابن عمر رض جنازے کی نماز نہ پڑھتے جب تک باوضو نہ ہوتے[5] اور سورج ڈوبنے یا نکلنے کے وقت نہ پڑھتے[6] اور

(بقیہ صفحہ سابقہ) ہے اور قیاس بھی اسی کو مقتضی ہے کس لیے کہ جنازے کی نماز دعا ہے اور دعا کرنے میں یہ ضرور نہیں کہ جس کے لیے دعا کرو وہ حاضر ہو ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا)

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ ابن عباس حجۃ الوداع تک بالغ نہیں ہوئے تھے اس حدیث سے یہ نکلا کہ جس نے میت کے جنازے پر نماز نہ پڑھی ہو وہ اس کی قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے اور یہ بھی نکلا کہ رات کو دفن کرنے میں کوئی قباحت نہیں چاروں خلیفہ رات ہی کو دفن ہوئے ہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی چہارشنبہ کی رات کو دفن ہوئے اور جس حدیث میں اس کی ممانعت وارد ہے شاید وہ اوائل اسلام کی ہے پھر آپ نے اس کی اجازت دی ۱۲ منہ

[2] امام بخاری کی غرض اس باب سے یہ ہے کہ جنازے کی نماز ایک نماز ہے صرف دعا کی طرح نہیں ہے اس حدیث کو امام مسلم نے وصل کیا ابو ہریرہ رض سے ۱۲ منہ

[3] یہ حدیث آگے اس کتاب میں آتی ہے سلمہ بن اکوع رض کی روایت سے ۱۲ منہ

[4] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے باب الصفوف علی الجنازہ میں ۱۲ منہ

[5] اس کو امام مالک نے مؤطا میں وصل کیا ۱۲ منہ

[6] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا قسطلانی نے کہا امام مالک اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے کہ ان وقتوں میں جنازے کی نماز مکروہ ہے لیکن شافعیہ کے نزدیک جائز ہے ۱۲ منہ

يَدَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَأَحَقُّهُمْ عَلَى جَنَائِزِهِمْ مَنْ رَضُوهُ لِفَرَائِضِهِمْ وَإِذَا أَحْدَثَ يَوْمَ الْعِيدِ أَوْ عِنْدَ الْجَنَازَةِ يَطْلُبُ الْمَاءَ وَلَا يَتَيَمَّمُ وَإِذَا انْتَهَى إِلَى الْجَنَازَةِ وَهُمْ يُصَلُّونَ يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِتَكْبِيرَةٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ يُكَبِّرُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالسَّفَرِ وَالْحَضَرِ أَرْبَعًا وَقَالَ أَنَسٌ التَّكْبِيرَةُ الْوَاحِدَةُ اسْتِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَفِيهِ صُفُوفٌ وَإِمَامٌ

جنازے کی نماز میں ہاتھ اٹھاتے[1] اور امام حسن بصری نے کہا میں نے بہت صحابہ اور تابعین کو پایا وہ جنازے کی نماز میں امامت کا زیادہ حق دار اسی کو جانتے جس کو فرض نماز میں امامت کا حق دار سمجھتے[2] اور جب عید کے دن یا جنازے پر وضو نہ ہو تو پانی ڈھونڈے تیمم نہ کرے[3] اور جب جنازے پر اس وقت پہنچے کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہوں تو اللہ اکبر کہہ کے شریک ہو جائے[4] اور سعید بن مسیب نے کہا رات ہو یا دن سفر ہو یا حضر جنازے میں چار تکبیریں کہے[5] اور انس نے کہا پہلی تکبیر جنازے کی نماز میں شروع کرنے کی ہے[6]۔ اور اللہ جل جلالہ نے (سورۂ توبہ میں) فرمایا ان منافقوں میں جب کوئی مر جائے تو ان پر کبھی نماز نہ پڑھو[7] اور اس میں صفیں ہیں اور امام ہوتا ہے[8]۔

۱۲۴۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّنَا فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّيْنَا فَقُلْنَا يَا أَبَا عَمْرٍو وَمَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے کہا مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جو تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک الگ تھلگ قبر پر سے گزرا وہ کہتا تھا کہ آنحضرتؐ نے ہماری امامت کی ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور نماز پڑھی شیبانی نے کہا ہم نے پوچھا ابو عمرو (یہ شعبی کی کنیت ہے)

---

[1] یعنی ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے اس کو امام بخاری نے کتاب رفع الیدین میں نکالا ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا یہ اثر مجھ کو موصولاً نہیں ملا ۱۲ منہ [3] یعنی عید کی نماز طیار ہو یا جنازے کی اور کسی آدمی کو وضو نہ ہو تو تیمم سے پڑھنا درست نہیں بلکہ وضو کرنا چاہیئے البتہ اگر پانی نہ ملے تو تیمم سے پڑھ سکتا ہے حسن بصری کے اس قول کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا مگر اس میں عید کا ذکر نہیں ہے اور سعید بن منصور نے حسن سے اس کے خلاف نکالا اس میں یوں ہے کوئی شخص جنازے میں بے وضو ہو اگر وضو کرتا ہے تو نماز جنازہ فوت ہوتی ہے حسن نے کہا تیمم کر کے پڑھ لے اور سلف کی ایک جماعت کا یہ قول ہے کہ اگر نماز جنازہ فوت ہوتی ہو تو تیمم کر کے پڑھ لے گو پانی موجود ہو امام احمد سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے ۱۲ منہ [4] جیسے نماز میں مسبوق شریک ہوتا ہے اور امام کے سلام کے بعد باقی تکبیریں کہہ کر سلام پھیرے اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] حافظ نے کہا یہ اثر مجھ کو موصولاً نہیں ملا البتہ ابن ابی شیبہ نے یہ مضمون عقبہ بن عامر صحابی سے روایت کیا موقوفاً ۱۲ منہ [6] جیسے اور نمازوں میں تکبیر تحریمہ ہوتی ہے اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] تو اس سے بھی یہ نکلا کہ جنازے کی نماز نماز ہے ۱۲ منہ [8] صفوں اور امام کے ہونے سے بھی اس کے نماز ہونے کا ثبوت حاصل ہوتا ہے ۱۲ منہ

عبّاسٍ۔

بَابٌ ۸۴۱ فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِذَا صَلَّيْتَ فَقَدْ قَضَيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ مَا عَلِمْنَا عَلَى الْجَنَازَةِ إِذْنًا وَلٰكِنْ مَنْ صَلّٰى ثُمَّ رَجَعَ فَلَهُ قِيرَاطٌ۔

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ حُدِّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ فَقَالَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْنَا فَصَدَّقَتْ يَعْنِي عَائِشَةَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ فَرَّطْتُ ضَيَّعْتُ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ۔

بَابٌ ۸۴۲ مَنِ انْتَظَرَ حَتّٰى يُدْفَنَ

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ

تم سے بیرکس نے بیان کیا انھوں نے کہا ابن عباس رضؓ نے[۱]

باب جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت

اور زید بن ثابت نے کہا جب تو نے جنازے کی نماز پڑھلی تو اپنے اوپر جو حق تھا ادا کر دیا[۲] اور حمید بن ہلال (تابعی) نے کہا ہم جنازے کی نماز کے بعد اجازت لینا نہیں جانتے[۳] لیکن جو کوئی صرف نماز پڑھ کر لوٹ جائے اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا[۴]

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے ہیں نے نافع سے سُنا وہ کہتے تھے عبداللہ بن عمرؓ سے ذکر کیا گیا کہ ابو ہریرہؓ یہ حدیث بیان کرتے ہیں جو شخص (دفن تک) جنازے کے ساتھ رہے اس کو ایک قیراط ملے گا انہوں نے کہا ابو ہریرہؓ نے تو بہت حدیثیں بیان کیں ہیں پھر حضرت عائشہ نے بھی ابو ہریرہؓ کی حدیث کی تصدیق کی اور کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی فرماتے سُنا جیسا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں تب تو ابن عمرؓ کہنے لگے ہم نے بہت سے قیراطوں کا نقصان اٹھایا (سورہ زمر میں) جو فرطت کا لفظ ہے اس کے بھی معنی ہیں میں نے ضائع کیا[۵]

باب جو شخص دفن تک ٹھہرا رہے۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا میں نے ابن

---

[۱] اس حدیث سے بھی یہ نکلا کہ جنازے کی نماز نماز ہے یہ سب اقوال اور حدیث لاکر امام بخاری نے ان کا رد کیا جو جنازے کی نماز کو صرف دعا جانتے ہیں اور کہتے ہیں اس کا بے وضو بھی پڑھنا درست ہے ۱۲ منہ [۲] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا مطلب یہ ہے کہ جنازے کے ساتھ قبرستان تک جانا ضرور نہیں ہے اگر جائے تو اور زیادہ ثواب ہے ۱۲ منہ [۳] حافظ نے کہا یہ اثر مجھ کو موصولاً نہیں ملا اور غرض امام بخاری کی رد ہے ان لوگوں پر جو کہتے ہیں اگر کوئی صرف نماز پڑھ کر گھر کو لوٹ جانا چاہے تو جنازے کے وارثوں سے اجازت لے کر جائے اور اس باب میں ایک مرفوع حدیث وارد ہے جو ضعیف ہے ۱۲ منہ [۴] اور جو دفن تک شریک رہے اس کو دو قیراط ملیں گے ۱۲ منہ [۵] امام بخاری کی عادت ہے کہ قرآن کی آیتوں میں جو لفظ وارد ہیں اگر حدیث میں کہیں وہی لفظ آتا ہے تو اس کے ساتھ قرآن کے لفظ کی بھی تفسیر کر دیتے ہیں یہاں ابن عمرؓ کے کلام میں فرطنا کا لفظ آیا اور قرآن میں بھی فرطت فی جنب اللہ آیا ہے تو اس کی تفسیر کر دی یعنی میں نے اللہ کا حکم کچھ ضائع کیا ابن عمرؓ نے جو ابو ہریرہؓ کی نسبت کہا انہوں نے بہت حدیثیں بیان کیں اُس سے یہ مطلب نہیں تھا کہ ابو ہریرہؓ جھوٹے ہیں بلکہ ان کو یہ شبہ رہا کہ شاید ابو ہریرہؓ بھول گئے ہوں یا حدیث کا مطلب اور ہو وہ نہ سمجھے ہوں جب حضرت عائشہؓ نے بھی اُس کی شہادت دی تو ان کو پورا یقین آگیا اور انہوں نے افسوس کیا کہ ہمارے بہت سے قیراط اب تک ضائع ہوئے ۱۲ منہ

قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَهٗ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتّٰى يُدْفَنَ كَانَ لَهٗ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ۔

ابی ذئب کو پڑھ کر سنایا انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیسری سند اور امام بخاری نے کہا ہم سے احمد بن شبیب بن سعید نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے یونس بن یزید نے انہوں نے کہا ابن شہاب نے کہا مجھ سے فلاں شخص نے بیان کیا کہ مجھ سے اعرج نے بھی بیان کیا کہ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے میں نماز ہوئے تک شریک رہے اس کو ایک قیراط کو ثواب ملے گا اور جو دفن تک شریک رہے اس کو دو قیراط ملیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا دو قیراط کتنے ہوں گے آپ نے فرمایا دو بڑے پہاڑوں کی طرح [1]

بَابُ ۸۴۳ صَلٰوةُ الصِّبْيَانِ مَعَ النَّاسِ عَلَى الْجَنَائِزِ۔

باب جنازے کی نماز میں لوگوں کے ساتھ بچوں کا بھی شریک ہونا [2]

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن ابی بکیر نے کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے کہا ہم سے ابواسحاق شیبانی نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر

---

[1] یعنی دنیا کا قیراط مت سمجھو جو درہم کا بارھواں حصہ ہوتا ہے دوسری روایت میں ہے کہ آخرت کے قیراط احد پہاڑ کے برابر ہیں ۱۲ منہ
[2] اس سے پہلے جس باب میں امام بخاری بچوں کا مردوں کے برابر جنازے کی نماز میں کھڑا ہونا بیان کر آئے ہیں گو اس سے بھی یہ نکلتا تھا کہ بچے جنازے کی نماز پڑھیں مگر اس باب سے اس مطلب کو صاف کر دیا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرًا فَقَالُوا هٰذَا دُفِنَ اَوْ دُفِنَتِ الْبَارِحَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا۔

تشریف لے گئے لوگوں نے کہا یہ مرد کل رات کو دفن ہوا یا یہ عورت کل رات کو دفن ہوئی ابن عباسؓ نے کہا پھر ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی آپ نے اس پر نماز پڑھی۔

بَابُ ۸۴۴ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمُصَلّٰى وَالْمَسْجِدِ۔

باب عیدگاہ یا مسجد میں جنازے کی نماز پڑھنا۔

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَعٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلّٰى فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن المسیب اور ابو سلمہ سے ان دونوں نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نجاشی (حبش کے بادشاہ) کے مرنے کی اس روز خبر دی جس روز وہ حبش میں مرا (یہ آپ کا معجزہ تھا) آپ نے فرمایا اپنے بھائی کے لیے دعا کرو اور اگلی سند سے ابن شہاب سے روایت ہے مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کی صف بندھوائی عیدگاہ میں اور اس پر چار تکبیریں کہیں[1]

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِّنْهُمْ وَامْرَاَةٍ زَنَيَا فَاَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيْبًا مِّنْ مَّوْضِعِ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ

ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو ضمرہ انس بن عیاض نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے (خیبر کے) یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو لے کر جنہوں نے زنا کی تھی آپ نے حکم دیا وہ دونوں مسجد کے پاس جنازے رکھنے کے مقام کے قریب سنگسار کیے گیے[3]

[1] بعض لوگوں نے اس کو مکروہ سمجھا ہے کہ جنازے کی نماز مسجد میں پڑھی جائے امام ابو حنیفہؒ سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور امام مالک کا بھی یہی قول ہے لیکن امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور جمہور علماء کے نزدیک یہ جائز ہے امام بخاری کا بھی یہی مذہب ہے اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن عفراء پر مسجد میں نماز پڑھی اور حنفیہ اور مالکیہ جس مرفوع حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ جو شخص مسجد میں جنازے کی نماز پڑھے اس کو کچھ ثواب نہیں تو یہ ضعیف ہے دوسرے ابو داؤد نے اس حدیث کو یوں نقل کیا ہے اس پر کچھ گناہ نہیں ۱۲ منہ [2] عیدگاہ کا حکم بھی مسجد کا سا ہے تو حدیث ترجمہ باب کے مطابق ہو گئی ۱۲ منہ [3] معلوم ہوا کہ جنازہ رکھنے کا مقام مسجد میں تھا جب وہ اس کے قریب سنگسار کئے گئے اور باب کا یہی مطلب ہے ۱۲ منہ

باب ۸۴۵ مَا يُكْرَهُ مِنِ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُوْرِ۔

وَلَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتِ امْرَاَتُهُ الْقُبَّةَ عَلٰى قَبْرِهٖ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعُوْا صَائِحًا يَقُوْلُ اَلَا هَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَاَجَابَهٗ اٰخَرُ بَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا۔

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ هِلَالٍ هُوَ الْوَزَّانُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَاُبْرِزَ قَبْرُهٗ غَيْرَ اَنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يُّتَّخَذَ مَسْجِدًا۔

باب ۸۴۶ الصَّلٰوةِ عَلَى النُّفَسَاءِ اِذَا مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا۔

باب قبروں پر مسجد بنانا مکروہ ہے[1]

اور جب حسن بن حسن بن علی علیہم السلام گذر گئے تو ان کی بی بی (فاطمہ بنت حسین) نے ان کی قبر پر سال بھر خیمہ جمایا آخر اٹھا لیا اس وقت ایک پکارنے والے (فرشتے یا جن) کی آواز سنی کہتا تھا کیا ان لوگوں نے جن کو کھویا تھا ان کو پا لیا دوسرے (فرشتے یا جن) نے جواب دیا نہیں نا امید ہو کر لوٹ گئے[2]

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے شیبان سے انہوں نے ہلال وزان سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے اپنی اس بیماری میں جس میں وفات ہوئی یہ فرمایا اللہ یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا[3] حضرت عائشہؓ نے کہا اگر یہ ڈر نہ ہوتا تو آپ کی قبر کھلی رہتی میں یہی ڈرتی ہوں کہیں آپ کی قبر کو مسجد نہ بنا لیں۔

باب زچگی میں عورت مر جائے نفاس کی حالت میں تو اس پر نماز پڑھنا۔

---

[1] یعنی خاص قبر پر یا قبر کے آس پاس اس میں مصلحت یہ ہے کہیں ایسا نہ ہو رفتہ رفتہ لوگ قبر والوں کی پرستش کرنے لگیں جیسے اگلے بت پرستوں کا حال ہوا تو سداً للباب قبر کے پاس بھی مسجد بنانا منع کر دیا گیا جب قبر پر یا قبر کے پاس اللہ کی عبادت منع ہوئی تو قبر پرستی کس درجہ منع ہوگی عاقل کو سمجھ لینا چاہیئے ۱۲ منہ

[2] یہ حسن علیہ السلام کے صاحبزادے اور بڑے ثقات تابعین میں سے تھے اس کی بی بی فاطمہؓ امام حسین علیہ السلام کی صاحبزادی تھیں اور ان کے ایک صاحبزادے تھے ان کا نام نامی بھی حسن تھا گویا تین پشت تک یہی مبارک نام رکھا گیا ان کی بی بی نے اپنے دل کو تسلی اور غم غلط کرنے کے لیے سال بھر تک اپنے محبوب شوہر کے مزار پر ڈیرہ رکھا آخر نماز بھی وہیں پڑھتی ہوں گی اسی پر ان کو ہاتفِ غیب سے ملامت ہوئی کہ قبر کو مسجد کیوں بنایا ۱۲ منہ

[3] یعنی خود قبروں کی پرستش کرنے لگے یا قبروں پر مسجدیں اور گرجا بنا کر وہاں خدا کی عبادت کرنے لگے تو باب کی مطابقت حاصل ہوگی امام ابن قیم نے کہا جو لوگ قبروں پر ایک وقت معین پر جمع ہوا کرتے ہیں وہ بھی گویا قبر کو مسجد بناتے ہیں دوسری حدیث میں ہے کہ میری قبر کو عید نہ کر لینا یعنی عید کی طرح وہاں میلہ اور جماؤ نہ کرنا جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ بھی ان یہودیوں اور نصاریٰ کے پیرو ہیں جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی افسوس ہے ہمارے زمانہ میں گور پرستی ایسی شائع ہو رہی ہے کہ خدا کی پناہ یہ نام کے مسلمان خدا اور رسول سے نہیں شرماتے اللہ ان کو ہدایت کرے ۱۲ منہ

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے حسین معلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے انہوں نے سمرہ بن جندبؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک عورت (ام کعب) پر جو نفاس کی حالت میں مرگئی تھی نماز پڑھی آپ اس کی کمر کے مقابل کھڑے ہوئے[۱]

بَابٌ ۸۴۷ أَيْنَ يَقُومُ مِنَ الْمَرْأَةِ وَالرَّجُلِ۔

باب امام عورت پر نماز پڑھے تو کہاں کھڑا ہو اور مرد پر پڑھے تو کہاں کھڑا ہو[۲]؟

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے حسین معلم نے انہوں نے عبداللہ ابن ابی بریدہ سے انہوں نے کہا ہم سے سمرہ بن جندبؓ نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک عورت پر نماز پڑھی جو نفاس میں مرگئی تھی آپ اس کے بیچا بیچ کھڑے ہوئے۔

بَابٌ ۸۴۸ اَلتَّكْبِيرُ عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعًا

باب جنازے کی نماز میں چار تکبیریں کہنا۔

وَقَالَ حُمَيْدٌ صَلَّى بِنَا أَنَسٌ فَكَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ سَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبَّرَ الرَّابِعَةَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

اور حمید طویل نے کہا انس نے ہم کو جنازے کی نماز پڑھائی تو تین تکبیریں کہیں[۳] لوگوں نے ان سے کہا انہوں نے پھر قبلے کی طرف منہ کیا چوتھی تکبیر کہی پھر سلام پھیرا۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجاشی کے مرنے کی اسی روز خبر دی جس روز (حبش کے ملک میں)

---

[۱] مسنون یہی ہے کہ امام عورت کی کمر کے مقابل کھڑا ہو اور مرد کے سر کے مقابل ابوداؤد نے انسؓ سے نکالا کہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور کہا کہ آنحضرتؐ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے ۱۲ منہ [۲] امام بخاری کے نزدیک مرد اور عورت دونوں کی کمر کے مقابل امام کھڑا ہو انہوں نے ابوداؤد کی حدیث کو ضعیف سمجھا حنفیہ کے نزدیک مرد اور عورت دونوں کے سینے کے مقابل کھڑا ہو اور امام مالک کے نزدیک مرد کی کمر کے مقابل اور عورت کے مونڈھوں کے مقابل ۱۲ منہ [۳] اکثر علماء جیسے امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور سفیان ثوری اور ابو حنیفہ اور امام مالک کا یہی قول ہے اور سلف کا اس میں اختلاف ہے کسی نے پانچ تکبیریں کہیں کسی نے تین کسی نے سات امام احمد نے کہا چار سے کم نہ ہوں اور سات سے زیادہ نہ ہوں بیہقی نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جنازہ پر لوگ سات اور چھ اور پانچ اور چار تکبیریں کہا کرتے حضرت عمرؓ نے چار پر لوگوں کا اتفاق کرا دیا ۱۲ منہ [۴] ممکن ہے کہ راوی نے پہلی تکبیر کا شمار نہ کیا ہو کیونکہ تکبیر تحریمہ ہے جو ہر نماز میں کہی جاتی ہے حافظ نے کہا یہ اثر حمید

مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ۔

مرا اور آپ لوگوں کو لے کر عیدگاہ گئے وہاں اُن کی صف بندھوائی اور چار تکبیریں اس پر کہیں۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ سَلِيمٍ أَصْحَمَةَ۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے سلیم بن حیان نے کہا ہم سے سعید بن میناء نے انہوں نے جابرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی[1] پر نماز پڑھی تو چار تکبیریں کہیں اور یزید بن ہارون واسطی[2] اور عبدالصمد نے سلیم سے اس کا نام اصحمہ روایت کیا ہے[3]

بَابٌ ۸۴۹ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ

وَقَالَ الْحَسَنُ يُقْرَأُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَسَلَفًا وَأَجْرًا۔

باب جنازے کی نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

اور امام حسن بصری نے کہا بچے پر (جنازے کی نماز میں) سورہ فاتحہ پڑھی اور یہ دعا اللھم اجعلہ لنا فرطا وسلفا واجرا[4]

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقَالَ لِتَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے طلحہ سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عباسؓ کے پیچھے جنازے کی نماز پڑھی دوسری سند امام بخاری نے کہا ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عباس کے پیچھے ایک جنازے پر نماز پڑھی انہوں نے سورہ فاتحہ (ذرا پکار کر پڑھی) اور کہا میں نے یہ اس لیے کیا کہ تم جان لو کہ یہ سنت ہے[5]

---

[1] نجاشی تو لقب ہے حبش کے بادشاہ کا جیسے فغفور چین کے بادشاہ کا اور خدیو مصر کے بادشاہ کا اور قیصر روم کے بادشاہ کا مگر اس کا نام اصحمہ تھا بعضوں نے صحمہ کہا بعضوں نے اصحبہ ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے باب ہجرۃ الحبشہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] کرمانی نے کہا یزید نے اصحمہ روایت کیا ہے قاضی عیاض نے اسی کو ٹھیک کہا لیکن نووی نے کہا یہ شاذ ہے ٹھیک اصحمہ ہے بعضوں نے کہا صحمہ ۱۲ منہ [4] کیونکہ وہ نماز ہے جیسے اوپر امام بخاری نے آیتوں اور حدیثوں سے ثابت کیا اور صحیح حدیث میں ہے لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب امام شافعی اور ہمارے امام احمد بن حنبل اور اسحاق کا یہی قول ہے اور اہل حدیث نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک سورۂ فاتحہ نہ پڑھے شوکانی نے کہا امام احمد اور اہل حدیث کا مذہب حق ہے ۱۲ منہ [5] ترجمہ یوں ہے یا اللہ اس کو ہمارا میر سامان کر دے اور آگے چلنے والا اور ثواب دلانے والا اس اثر کو عبدالوہاب بن عطاء نے کتاب الجنائز میں وصل کیا ۱۲ منہ [6] دوسری روایت میں ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد پڑھی ایک روایت میں ہے کہا انہوں نے سورۂ فاتحہ اور ایک سورت آواز سے پڑھی کہ ہم (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابٌ ۸۵ ـ الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ مَا يُدْفَنُ

۱۲۵۵ ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوْذٍ فَاَمَّهُمْ وَصَلَّوْا خَلْفَهُ قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ هٰذَا يَا اَبَا عَمْرٍو قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

۱۲۵۶ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَسْوَدَ رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً كَانَ يَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ وَلَمْ يَعْلَمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْتِهٖ فَذَكَرَهٗ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ ذٰلِكَ الْاِنْسَانُ قَالُوْا مَاتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِيْ فَقَالُوْا اِنَّهٗ كَانَ كَذَا وَكَذَا قِصَّتَهٗ قَالَ فَحَقَرُوْا شَاْنَهٗ قَالَ فَدُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ قَالَ فَاَتٰى قَبْرَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ

بَابٌ ۸۶ ـ الْمَيِّتُ يَسْمَعُ خَفْقَ النِّعَالِ

باب مردہ دفن ہونے کے بعد قبر پر نماز پڑھنا

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ سے سلیمان شیبانی نے بیان کیا کہا میں نے عامر شعبی سے سنا کہا مجھ کو اس نے خبر دی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک الگ تھلگ قبر پر گذرا تھا آپ نے لوگوں کی امامت کی اور انہوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی شیبانی نے کہا میں نے شعبی سے کہا ابو عمرو کہو تو یہ حدیث تم سے کس نے بیان کی انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے ۔

ہم سے محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے ابو رافع سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ ایک کالا مرد مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا یا ایک کالی عورت دیا کرتی وہ مر گیا یا مر گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے مرنے کی خبر نہ ہوئی ایک دن آپ نے اس کو یاد فرمایا اور پوچھا وہ کدھر ہے کیا ہوا دیا کیا ہوئی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ مر گیا (یا مر گئی) آپ نے فرمایا تم نے مجھ کو خبر کیوں نہیں کی لوگوں نے کہا ایسا ہوا ایسا ہوا اس کا قصہ بیان کیا غرض اس کو حقیر سمجھا[۱] آپ نے فرمایا اب مجھ کو اس کی قبر بتلاؤ ابو ہریرہؓ نے کہا پھر آپ اس کی قبر پر آئے اس پر نماز پڑھی[۲]

باب مُردہ لوٹ کر جانے والوں کے جوتوں[۳] کی آواز سنتا ہے

(بقیہ صفحہ سابقہ) نے سن لی پھر کہا کہ میں نے پکار کر اس لیے پڑھی کہ تم کو معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے اور صحابی کا کسی کام کو سنت کہنا مثل مرفوع حدیث کے ہے اس پر اتفاق ہے شوکانی نے کہا اہل حدیث کے نزدیک نماز جنازہ اس طرح پڑھنا چاہیئے کہ پہلی تکبیر کے بعد فاتحہ اور ایک سورت پڑھے اور دوسری تکبیروں میں وہ دعائیں جو حدیث میں وارد ہیں ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] جس نے مردے پر نماز نہ پڑھی ہو وہ دفن ہونے کے بعد نماز پڑھ سکتا ہے بعضوں نے دعویٰ کیا کہ یہ آنحضرتؐ کا خاصہ تھا مگر اس پر کوئی دلیل نہیں ہے ۱۲ منہ [۲] ایک کالی مجہول الحال غریب عورت مر گئی اور رات کا وقت تھا آپ کو اس کے لیے کیا تکلیف دیتے ہم نے اس کو گاڑ دیا ۱۲ منہ [۳] خاکساران جہاں را بحقارت منگر + تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد + یہ کالا مرد یا کالی عورت مسجد نبوی کی جاروب کش بڑے بڑے بادشاہاں ہفت اقلیم سے اللہ کے نزدیک درجہ اور مرتبہ میں زائد تھی کہ حبیب خدا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھونڈ کر اس کی قبر پر نماز پڑھی واہ رے قسمت آپ کی کفش برداری اگر ہم کو بہشت میں نصیب ہو جائے تو ایسی دنیا کی لاکھوں سلطنتیں اس پر سے تصدق کر دیں ۱۲ منہ [۴] یہاں سے یہ نکلا کہ قبرستان میں جوتے پہن کر جانا جائز ہے ابن منیر نے کہا امام بخاری نے یہ باب اس لیے قائم کیا کہ دفن کے آداب کا لحاظ رکھیں اور شور و غل اور زمین پر زور کے ساتھ چلنے سے پرہیز کریں جیسے زندہ سوتے آدمی کے ساتھ کرتا ہے مترجم کہتا ہے اس حدیث سے بھی سماع موتیٰ ثابت ہوتا ہے جو اہل حدیث

۱۲۵۷ ۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ ح قَالَ وَقَالَ لِي خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهٖ وَتُوُلِّيَ وَذَهَبَ أَصْحَابُهٗ حَتّٰى إِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَأَقْعَدَاهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ فَيَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ انْظُرْ إِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِيْ كُنْتُ أَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب آدمی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی پیٹھ موڑ کر چل دیتے ہیں وہ ان کے جوتوں کی آواز تک سنتا ہے اس وقت اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اس کو بٹھلاتے ہیں پوچھتے ہیں تو ان صاحب کے محمدؐ کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا تھا وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں پھر اس سے کہا جاتا ہے دوزخ میں جو تیری جگہ تھی اس کو دیکھ لے اللہ نے اس کے بدل تجھے بہشت میں ٹھکانا دیا[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو وہ اپنے دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے[2] اور کافر یا منافق (کم بخت) فرشتوں کے جواب میں کہتا ہے میں نہیں جانتا میں تو وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے[3] پھر اس سے کہا جائے گا نہ تو نے خود غور کیا اور نہ عالموں کی پیروی کی[4] پھر لوہے کی گرز سے اس کے کانوں کے بیچ ایک مار لگائی جاتی ہے وہ ایک چیخ مارتا ہے کہ اس کے

سلہ معلوم ہوا ہر شخص کے لیے دو ٹھکانے بنے ہیں ایک بہشت میں ایک دوزخ میں اور یہ مضمون قرآن شریف سے ثابت ہے کہ کافروں کے ٹھکانے جو بہشت میں ہیں ان میں دوزخ کے جانے کی وجہ سے ایمان دار لے لیں گے ۱۲ منہ

سلہ اور بہشت میں ٹھکانا ملنے پر حق تعالیٰ کا لاکھ شکر بجا لاتا ہے اور دوزخ کا ٹھکانا اس کو اس لیے دکھایا جاتا ہے کہ بہشت کی قدر و منزلت اس کو معلوم ہو اور اللہ کا بے حد شکر بجا لائے بقول سعدی ۔ قدر عافیت کسی داند کہ بمصیبتے گرفتار آید ۱۲ منہ

سلہ کوئی ساحر ہیں یا شاعر ہیں کاہن کہتے ہیں اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک مبارک صورت مردے کو نظر آتی ہے جب تو وہ اشارہ کر کے پوچھتے ہیں کہ ان صاحب کے باب میں تیرا کیا اعتقاد تھا بہت سے مسلمانوں نے گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں نہیں دیکھا مگر اس وقت پہچان لیں گے بعضوں نے کہا نام آپ کا لے کر مردے سے پوچھتے ہیں اور چونکہ آپ نے اپنی زبان سے یہ حدیث فرمائی اس لیے ہذا الرجل کے ساتھ اپنی طرف اشارہ فرمایا ۱۲ منہ

سلہ یعنی نہ مجتہد ہوا نہ مقلد اگر کوئی اعتراض کرے مقلد تو ہوا کیونکہ اس نے پہلے کہا کہ لوگ جیسا کہتے تھے میں نے بھی ایسا ہی کہا تو اس کا جواب یہ ہے کہ تقلید کچھ کام کی نہیں کہ سنے سنائے پر ہر شخص کے کہنے پر عمل کرنے لگا بلکہ تقلید کے لیے بھی غور لازم ہے کہ جس شخص کے ہم مقلد بنتے ہیں آیا وہ لائق اور فاضل اور سمجھ دار تھا یا نہیں اور دین کا علم اس کو تھا یا نہیں سب باتیں بخوبی تحقیق کر کے اگر مقلد بنتا تو اس آفت میں کاہے کو گرفتار ہوتا دوسرے ہر مقلد کو لازم ہے کہ جس کی تقلید کرتا ہے اگر اس کا قول غلط پائے تو اسی وقت تقلید چھوڑ دے اور حق کی پیروی کرے غلطی معلوم (باقی بر صفحہ آئندہ)

(باقی بر صفحہ آئندہ)

إِلَّا الثَّقَلَيْنِ۔

پاس والی مخلوق آدمی اور جن کے سوا سن لیتی ہے[1]

بَابٌ ۸۵۲ مَنْ أَحَبَّ الدَّفْنَ فِي الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ أَوْ نَحْوِهَا۔

باب جو شخص کسی برکت والی زمین میں جیسے بیت المقدس وغیرہ ہے دفن ہونے[2] کی آرزو کرے[3]

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ فَسَأَلَ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ۔

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا موت کا فرشتہ حضرت موسیٰؑ کے پاس بھیجا گیا (آدمی کی شکل میں) جب وہ آیا (آپ کسی کام میں مشغول تھے) اس نے ستایا آپ نے اس کو نہ پہچان کر ایک طمانچہ رسید کیا اس کی آنکھ پھوڑ ڈالی وہ اپنے مالک کے پاس لوٹ گیا اور عرض کیا تو نے مجھ کو ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا اللہ نے اس کی آنکھ درست کر دی اور فرمایا موسیٰ کے پاس پھر جا اور کہہ ایک بیل کی پیٹھ پر ہاتھ رکھو جتنے بال ان کے ہاتھ تلے آئیں اتنے برس زندہ رہیں گے (فرشتے نے ایسا ہی کہا) حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا پھر اس کے بعد حکم ہوا موت انہوں نے کہا تو ابھی سہی پھر انہوں نے خدا سے دعا کی یا اللہ مجھ کو بیت المقدس سے ایک پتھر کی مار پر نزدیک کر دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں وہاں ہوتا تو تم کو موسیٰؑ کی قبر بتلا دیتا رستے پر لال ٹیلے کے پاس[4]

بَابٌ ۸۵۳ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ وَدُفِنَ أَبُو بَكْرٍ لَيْلًا۔

باب رات کو دفن کرنا کیسا ہے۔؟

اور ابوبکر صدیقؓ رات کو دفن ہوئے[5]۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) کر کے پھر مقلد بنے رہنا یہ اگلے مشرکوں کی رسم ہے جو پیغمبر صاحب سے توحید کے ہزار ہا دلائل سنتے تھے لیکن اپنے باپ دادا کی چال پر جمے رہتے تھے اللہ تعالیٰ نے ایسے مقلدوں کی قرآن شریف میں جابجا ہجو کی ہے ۱۲منہ حواشی صفحہ ہذا [1] آدمی اور جن اگر سنتے تو بڑی خرابی پڑتی دنیا کے سب کام معطل ہو جاتے ایمان بالغیب نہ رہتا ۱۲منہ [2] خدایا آرزو ہے دل سے مجھ کو کب وہ دن ہو ؎ مدینہ میں مروں اور بقیع پاک مدفن ہو ۱۲منہ [3] بیت المقدس کی مثل ہے مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ اور کربلاء معلےٰ اور نجف اشرف اور سارے مقامات جہاں اللہ کے نیک بندے مدفون ہیں باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ دفن کے لیے کسی پیغمبر یا ولی کا جوار ڈھونڈھنا جائز ہے اس میں کوئی قباحت نہیں ۱۲منہ [4] حضرت موسیٰؑ بڑے قوی شہ زور تھے فرشتہ آدمی کے لباس میں تھا اس لیے طمانچہ سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی ۱۲منہ [5] اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ۱۲منہ

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِلَیْلَۃٍ قَامَ ھُوَ وَاَصْحَابُہٗ وَکَانَ سَاَلَ عَنْہُ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا قَالُوْا فُلَانٌ دُفِنَ الْبَارِحَۃَ فَصَلَّوْا عَلَیْہِ۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے شیبانی سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص پر جو رات کو دفن کر دیا گیا تھا (دوسرے روز) نماز پڑھی آپ اپنے صحابہؓ سمیت کھڑے ہوئے اور آپ نے پوچھا یہ کس کی قبر ہے لوگوں نے کہا یہ کل رات کو دفن ہوا پھر اس پر نماز پڑھی۔

بَابٌ ۸۵۴ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ عَلَی الْقَبْرِ۔

باب قبر پر مسجد بنانا کیسا ہے؟[۱]

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا اشْتَکَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ بَعْضُ نِسَائِہٖ کَنِیْسَۃً رَاَیْنَھَا بِاَرْضِ الْحَبَشَۃِ یُقَالُ لَھَا مَارِیَۃُ وَکَانَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ وَاُمُّ حَبِیْبَۃَ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَۃِ فَذَکَرَتَا مِنْ حُسْنِھَا وَتَصَاوِیْرِفِیْھَا فَرَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ اِذَا مَاتَ مِنْھُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِہٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِیْہِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰہِ۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوئے (وفات کی بیماری میں) تو آپ کی بعضی بی بیوں (ام سلمہؓ اور ام حبیبہؓ نے) ایک گرجا کا ذکر کیا جس کا نام ماریہ تھا حبش کے ملک میں دیکھا تھا ام سلمہؓ اور ام حبیبہؓ دونوں حبش کے ملک میں گئی تھیں انہوں نے اس کی خوبصورتی اور وہاں کی تصویروں کا حال بیان کیا آپ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا ان لوگوں کا قاعدہ تھا جب ان میں کوئی شخص نیک مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور مسجد میں اس کی مورت رکھتے اللہ کے نزدیک یہ لوگ ساری مخلوق میں برے ہیں۔

[۱] قسطلانی نے کہا حدیث سے اس کی حرمت نکلتی ہے خصوصاً جب اس پر لعنت آئی لیکن شافعیہ نے اس کو مکروہ کہا ہے اس سے پہلے جو باب امام بخاری لاچکے ہیں وہ قبرستان میں مسجد بنانے کے متعلق تھا اور اس باب سے یہ مقصود ہے کہ خود قبر پر مسجد بنانا کیسا ہے ابن منیر نے کہا قبرستان میں قبروں سے علاحدہ مسجد بنانے میں قباحت نہیں شوکانی نے کہا یہ اس بیماری میں آپ نے فرمایا جس میں رحلت کی اور اس سے قبروں کو مسجد بنانے کی حرمت نکلتی ہے بعضوں نے کہا یہ حرمت اسی زمانہ میں تھی جب بت پرستی کا زمانہ قریب گذرا تھا ابن دقیق العید نے اس کا رد کیا بیضاوی نے کہا مراد یہ ہے کہ قبر کو گرا کر برابر کر کے اس پر مسجد بنانا یہ حرام ہے کیونکہ مسلمانوں کی قبر کی حرمت کرنا چاہیئے البتہ مشرکوں کی قبریں برابر کر کے اس پر مسجد بنا سکتا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی بناتے وقت کیا بیضاوی نے کہا یہود اور نصاریٰ پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ تعظیم کیا کرتے تھے اور نماز میں ان کی قبر کو قبلہ بناتے اور ان کو بت کی طرح کر لیا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر لعنت کی اور مسلمانوں کو ایسا کرنے سے منع کیا لیکن اگر کوئی شخص کسی ولی یا بزرگ کے مزار کے پاس مسجد بنائے اور اس سے مقصود برکت ہو نہ نماز میں اس کی تعظیم اور نہ اس طرف توجہ کرے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں انتہیٰ اور حق تعالیٰ نے ایمان والوں سے سورہ کہف میں نقل کیا قال الذین غلبوا علیٰ امرہم لنتخذن علیہم مسجداً مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں تو پھر بت پرستی اور گور پرستی ایسی پھیل گئی ہے کہ معاذ اللہ ہزاروں نام کے مسلمان قبروں پر جا کر ان کو سجدہ کرتے ہیں اس وقت میں بھی یہ حکم مناسب ہے کہ قبروں کے پاس مطلقاً

بَاب ۸۵۵ مَنْ يَدْخُلُ قَبْرَ الْمَرْأَةِ

۱۲۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا قَالَ فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ فُلَيْحٌ أُرَاهُ يَعْنِي الذَّنْبَ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ لِيَقْتَرِفُوا لِيَكْتَسِبُوا.

باب عورت کی قبر میں کون اترے؟

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے جنازے میں حاضر تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر پر بیٹھے ہوئے تھے میں نے دیکھا آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے آپ نے فرمایا تم میں کوئی ایسا بھی ہے جو آج رات کو عورت کے پاس نہ گیا ہو ابوطلحہؓ نے کہا میں ہوں آپ نے فرمایا تو اس کی قبر میں اتر[1] (انسؓ نے) کہا پس ابوطلحہ اُن کی قبر میں اترے عبداللہ بن مبارک نے کہا فلیح نے کہا میں سمجھتا ہوں لم یقارف کا معنے یہ ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو امام بخاری نے کہا (سورہ انعام میں) جو لیقترفوا آیا ہے اس کا معنے یہی ہے تاکہ گناہ کریں[2]

بَاب ۸۵۶ الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيْدِ

۱۲۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ

باب شہید پر نماز پڑھیں یا نہیں؟

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا جنگ احد میں ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ مارے گئے تھے ان میں سے دو دو لاشیں اکٹھا کرتے پھر فرماتے ان دونوں میں کس کو زیادہ قرآن یاد تھا جب لوگ ایک کو بتلاتے تو آپ اس کو بغلی قبر میں آگے رکھتے اور فرماتے میں قیامت کے دن ان

(بقیہ صفحہ سابقہ) مسجد بنانے کی اجازت نہ دی جائے واللہ اعلم ۱۲ منہ [2] ماریہ اصل میں میری کا معرب ہے میری کسی عورت کا نام ہوگا جس نے وہ گرجا بنایا ہوگا ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا [1] معلوم ہوا غیر شخص بھی عورت کا جنازہ قبر میں رکھ سکتا ہے حالانکہ حضرت عثمانؓ صاحبزادی کے شوہر بھی موجود تھے مگر جب آپ نے یہ فرمایا کہ کوئی ایسا ہے جس نے آج رات کو عورت سے صحبت نہ کی ہو تو وہ ہٹ گئے اس کا قصہ اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق چونکہ حدیث میں لم یقارف کا لفظ آیا ہے تو قرآن میں جو اقتراف کا لفظ آیا اس کی تفسیر کر دی کیونکہ مقارفت اور اقتراف دونوں کا مادہ ایک ہے یعنی قرف حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ تم میں کوئی ایسا ہے جس نے آج کی رات گناہ نہ کیا ہو مگر یہ معنی نہیں بنتا کیونکہ گناہ تو حضرت عثمانؓ نے بھی نہیں کیا تھا انہوں نے صرف اپنی لونڈی سے اس رات صحبت کی تھی جو اخلاقاً اپنی بیوی کی ایسی سخت بیماری میں معیوب تھی امام ابن حزم نے بھی اس معنے کا انکار کیا ہے کہ بھلا ابوطلحہ یہ کیونکر کہہ سکتے تھے کہ میں نے آج کی رات کوئی گناہ نہیں کیا ایسا تو کوئی عام آدمی بھی نہیں کہتا خصوصاً آنحضرت صلی اللہ

اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِيْ دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ

لوگوں کا گواہ ہوں[۱] اور آپ نے حکم دیا اسی طرح خون لگے ہوئے ان کو گاڑ دینے کا نہ غسل دیا نہ ان پر نماز پڑھی[۲]

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِي الْاٰنَ وَاِنِّيْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے انہوں نے ابوالخیر یزید بن عبداللہ سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن (مدینہ سے) باہر نکلے اور احد والوں کے لیے اس طرح نماز پڑھی (دعا کی) جیسے میت کے لیے کرتے تھے[۳] پھر منبر کی طرف آئے (اس پر چڑھے) فرمایا دیکھو میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت دیکھ رہا ہوں اور مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں یا زمین کی کنجیاں دی گئیں[۴] اور قسم خدا کی میں اپنے بعد یہ نہیں ڈرتا کہ تم مشرک بن جاؤ گے (یعنی سب کے سب مشرک ہو جاؤ گے) لیکن مجھ کو یہ ڈر ہے کہ تم دنیا میں نہ لگ جاؤ[۵]

بَابُ دَفْنِ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ

باب دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا۔

[۱] کہ انہوں نے اپنی جان اللہ اور رسول پر تصدق کی اور ایمان پر مرے ۱۲ منہ [۲] شافعیہ اور اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ شہید پر نماز پڑھیں اور امام احمد سے اس باب میں دو روایتیں ہیں امام ابوحنیفہ کے نزدیک نماز پڑھیں لیکن غسل نہ دینا چاہیئے اور مراد وہ شہید ہے جو میدان جنگ میں کافروں یا باغیوں کے ہاتھ سے مارا جائے لیکن وہ لوگ جن کے لیے شہادت کا ثواب حدیث میں آیا ہے جیسے طاعون سے مرنے والا یا ڈوب کر مرنے والا اس کو بالاتفاق غسل دینا چاہیے ۱۲ منہ [۳] یہ نماز جنازے کی نماز نہ تھی فقط دعا تھی کیونکہ جنازے کی نماز آٹھ برس بعد تھوڑی پڑھی جاتی ہے اور شاید یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاصہ ہو نووی نے کہا یہاں صلوٰۃ سے مراد دعا ہے یعنی جیسے میت کے لیے آپ دعا کیا کرتے تھے ویسی ہی دعا کی ۱۲ منہ [۴] یہ آپ نے ان فتوحات کی طرف اشارہ فرمایا جو مسلمانوں کو حاصل ہوئیں کہ مغرب یعنی ممالک اندلس سے لے کر اقصائے مشرق یعنی ممالک چین تک اسلام پھیلا ۱۲ منہ [۵] یعنی دنیا کی طمع تم پر غالب نہ آئے اور دنیا کے پیچھے اپنا دین نہ گنوا دو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا مسلمان دنیا کے پیچھے لگ گئے اور ہر ایک نے یہ چاہا کہ میں بڑھ چڑھ کر رہوں نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں نفسی نفسی پڑ گئی اور سارے مسلمان مل کر جو ایک جان اور ایک خیال تھے وہ بات جاتی رہی جب ان کا اتحاد مٹ گیا تو کافروں نے اس کو غنیمت سمجھا اور مسلمانوں پر غالب آنا شروع کیا یہاں تک کہ ہمارے زمانہ میں جس قدر ملک اگلے مسلمانوں نے اپنے خون بہا کر فتح کیے تھے وہ ان ناخلف اولاد نے کھو دیے اور اب بھی نا اتفاقی اور اختلاف سے باز نہیں آتے سب مل کر قرآن اور حدیث کو اپنا قانون نہیں بناتے اگر اب بھی مسلمان قرآن اور حدیث پر چلنے لگیں تو اگلی حالت ان کی پھر عود کر آئے گی ورنہ ان کی اولاد ان سے زیادہ کافروں کی دست نگر اور محتاج بنے گی وما علینا الا البلاغ ۱۲ منہ [۶] ضرورت کے وقت یہ جائز ہے باب کی حدیث میں صرف دو ہی شخصوں کا ذکر ہے تین کو بھی اسی پر قیاس کیا یا اس طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو عبدالرزاق نے نکالا کہ دو اور تین شہیدوں کو ایک ہی قبر میں دفن کیا جاتا عبدالرزاق کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ عورت اور مرد ایک ہی قبر میں دفن کیے جاتے ۱۲ منہ

۱۲۶۴- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ كَعْبٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ

ہم سے سعید بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب سے ان سے جابر بن عبداللہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہید مردوں کو دو دو کو (ایک قبر میں) اکھٹا کرتے۔

بَابُ ۸۵۸ مَنْ لَمْ يَرَ غُسْلَ الشُّهَدَاۤءِ

باب شہیدوں کو غسل نہ دینا۔

۱۲۶۵- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْفِنُوهُمْ فِي دِمَآئِهِمْ يَعْنِي يَوْمَ اُحُدٍ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ۔

ہم سے ابوالولید طیالسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہیدوں کو یہ فرمایا کہ خون لگے ہوئے اُن کو یوں ہی دفن کر دو اور ان کو غسل نہ دیا۔[1]

بَابُ ۸۵۹ مَنْ يُقَدَّمُ فِي اللَّحْدِ

باب بغلی قبر میں کون آگے رکھا جائے؟

قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ سُمِّيَ اللَّحْدَ لِاَنَّهُ فِي نَاحِيَةٍ مُلْتَحَدًا مَعْدِلًا وَلَوْ كَانَ مُسْتَقِيمًا كَانَ ضَرِيحًا۔

امام بخاری نے کہا بغلی قبر کو لحد اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ایک کونے میں ہوتی ہے اُسی سے ہے (سورہ کہف میں) ملتحد الیعنی پناہ کا کونہ اگر سیدھی (صندوقی) قبر ہو تو اس کو ضریح کہتے ہیں[2]

۱۲۶۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيرَ لَهُ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيدٌ عَلٰى هٰؤُلَاۤءِ وَاَمَرَ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی کہا مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہیدوں میں سے دو دو مردوں کو ایک ہی کپڑے میں کفن دیتے پھر پوچھتے اُن میں زیادہ قرآن کس کو یاد تھا جب آپ کو بتلاتے تو آپ اُس کو بغلی قبر میں آگے رکھتے[3] اور فرماتے میں ان لوگوں کا گواہ ہوں اور آپ نے حکم دیا

---

[1] گو وہ حالت جنابت یا حیض یا نفاس میں شہید ہوں اس پر ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کا اتفاق ہے ایک شاذ قول سعید بن مسیب اور حسن بصری سے یہ منقول ہے کہ شہید کو غسل دیا جائے امام بخاری نے یہ باب لا کر اس کا رد کیا ۱۲ منہ

[2] نسخہ مطبوعہ مصر میں یہاں اتنی عبارت اور زائد ہے وکل جائر ملحد اور ہر ظلم کرنے والے کو ملحد کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی انصاف کا سیدھا راستہ چھوڑ کر ایک طرف مائل ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

[3] یعنی قبلے کی جانب وہ آگے رہتا اس کے پیچھے وہ جس کو اس سے کم قرآن یاد ہوتا ۱۲ منہ

يَدْفِنُهُمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ قَالَ وَاَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِقَتْلٰى اُحُدٍ اَيُّ هٰؤُلَاءِ اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهٗ اِلٰى رَجُلٍ قَدَّمَهٗ فِي اللَّحْدِ قَبْلَ صَاحِبِهٖ قَالَ جَابِرٌ فَكُفِّنَ اَبِيْ وَعَمِّيْ فِيْ نَمِرَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ جَابِرًا۔

اسی طرح خون لگے ہوئے گاڑ دیے گئے نہ ان پر نماز پڑھی اور نہ ان کو غسل دیا عبداللہ بن مبارک نے کہا اور ہم کو اوزاعی نے خبر دی زہری سے انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہیدوں کا پوچھتے ان میں کس کو قرآن زیادہ یاد تھا جب لوگ بتلاتے تو آپ اس کو بغلی قبر میں اس کے ساتھی سے آگے رکھتے جابرؓ نے کہا میرے باپ (عبداللہ) اور میرے چچا (عمرو بن جموح[1]) ایک کمل میں کفن دیے گئے اور سلیمان بن کثیر نے اپنی روایت میں یوں کہا مجھ سے زہری نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے اس نے بیان کیا جس نے جابرؓ سے سنا[2]۔

بَابُ الْاِذْخِرِ وَالْحَشِيْشِ فِي الْقَبْرِ

باب اذخر اور سوکھی گھانس قبر میں بچھانا۔

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ اللّٰهُ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُعَرِّفٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُؓ اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ اِلَّا

ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے بیان کیا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے خالد حذا نے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے مکہ کو حرم کیا ہے[3] نہ مجھ سے پہلے وہ کسی کے لیے حلال ہوا نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور (فتح مکہ کے دن) گھڑی بھر کے لیے وہ مجھ کو حلال ہوا تھا اس کی گھانس نہ کاٹی جائے اور اس کا درخت قلم نہ کیا جائے اور وہاں کا جانور (شکار) نہ بھگایا جائے[4] اور وہاں کی پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر جو اس کو شناخت کرائے[5] حضرت عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اذخر کی اجازت دیجئے وہ ہمارے[6] سنار کام میں لاتے ہیں ہماری قبروں میں ڈالی جاتی ہے آپ نے فرمایا

[1] عمرو بن جموح جابر کے چچا نہ تھے بلکہ چچا کے بیٹے اور ان کے بہنوئی تھے تعظیماً ان کو چچا کہا ۱۲ منہ [2] سلیمان بن کثیر کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا امام بخاری نے جابرؓ کی حدیث پہلے ابن مبارک کے طریق سے متصلاً روایت کی پھر اوزاعی کا طریق بیان کیا جو منقطع ہے کیونکہ زہری نے جابرؓ سے نہیں سنا ۱۲ منہ [3] اذخر ایک گھانس ہے خوش بودار چونکہ میں بہت پیدا ہوتی ہے ۱۲ منہ [4] اسی واسطے مکہ کی مسجد کو حرام کہتے ہیں یعنی وہاں لڑائی حرام ہے ۱۲ منہ [5] یعنی اس کی نیت یہ ہو کہ لوگوں کو بتلائے گا پہنچوائے گا اور مالک ملے گا تو اس کو پہونچا دے گا ایسا شخص وہاں کی پڑی چیز اٹھا سکتا ہے ۱۲ منہ [6] یعنی اس کے کاٹنے کی ۱۲ منہ

الْإِذْخِرَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا وَقَالَ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوتِهِمْ۔

اذخر کی اجازت ہے اور ابوہریرہؓ نے آنحضرتؐ سے یوں روایت کیا ہے ہماری قبروں اور گھروں کے کام آتی ہے اور ابان بن صالح حسن بن مسلم سے انہوں نے صفیہ بنت شیبہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی ہے اور مجاہد نے طاؤس سے جو روایت کی انہوں نے ابن عباسؓ سے اُس میں یوں ہے کہ لوہاروں اور گھروں کے کام آتی ہے[۱]۔

بَابٌ ۸۶۱ هَلْ يُخْرَجُ الْمَيِّتُ مِنَ الْقَبْرِ وَاللَّحْدِ لِعِلَّةٍ۔

باب کیا میت کو کسی ضرورت سے قبر سے پھر نکال سکتے ہیں؟

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ فَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيصًا وَقَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ أَبُو هَارُونَ وَكَانَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَانِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلْبِسْ أَبِي قَمِيصَكَ الَّذِي يَلِي جِلْدَكَ قَالَ سُفْيَانُ فَيُرَوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْبَسَ عَبْدَ اللّٰهِ قَمِيصَهُ مُكَافَأَةً لِمَا

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی (منافق) کی قبر پر اُس وقت تشریف لائے جب اس کی لاش قبر میں رکھ دی گئی تھی، آپؐ نے فرمایا نکالو وہ نکالی گئی، آپؐ نے اس کو اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اپنا تھوک اس پر ڈالا اور اپنا کرتہ اسے پہنا دیا، اللہ جانے اس کا کیا سبب تھا اس نے حضرت عباسؓ کو ایک کرتہ پہنایا تھا اور سفیان بن عیینہ نے کہا ابو ہارونؒ (موسیٰ بن ابی عیسیٰ) نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت دو کرتے تلے اوپر پہنے تھے، عبداللہ کے بیٹے نے (جو سچا مسلمان تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یارسول اللہ اس کو وہ کرتہ پہنا دیجیے جو آپؐ کے جسم سے لگا ہے، سفیان نے کہا لوگ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کرتہ اس کرتے کے بدل پہنا دیا جو اس نے حضرت عباسؓ کو

---

[۱] ابوہریرہؓ کی حدیث کو خود امام بخاری نے کتاب العلم میں وصل کیا ہے اور ابان بن صالح کی روایت کو ابن ماجہ نے وصل کیا اور مجاہد کی روایت اسی کتاب میں کتاب الحج میں آئے گی ۱۲ منہ [۲] امام بخاری نے اس باب میں اس کا جواز ثابت کیا کسی شخص پر زہر کھلانے یا ضرب لگانے سے موت کا گمان ہو تو اس کی لاش بھی قبر سے نکال کر دیکھ سکتے ہیں البتہ مسلمان کی لاش کا چیر نا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے پر ضرورت سے وہ بھی جائز ہو سکتا ہے اب عدالتی مقدمات میں اکثر اس کی ضرورت پڑتی ہے ۱۲ منہ [۳] ابھی قبر کو پاٹا نہ تھا صرف لاش اس میں اتاری گئی تھی ۱۲ منہ [۴] یہ ابو ہارون تبع تابعین میں سے ہے تو حدیث معضل ہوئی کیونکہ اس میں دو واسطے چھوٹ گئے ہیں ۱۲ منہ

صَنَعَ -

۱۲۶۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِيْ اَبِيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا اُرَانِيْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِيْ اَوَّلِ مَنْ يُّقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ لَا اَتْرُكُ بَعْدِيْ اَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَاَصْبَحْنَا فَكَانَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ وَّدَفَنْتُ مَعَهٗ اٰخَرَ فِيْ قَبْرِهٖ ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِيْ اَنْ اَتْرُكَهٗ مَعَ الْاٰخَرِ فَاسْتَخْرَجْتُهٗ بَعْدَ سِتَّةِ اَشْهُرٍ فَاِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهٗ هُنَيَّةً غَيْرَ اُذُنِهٖ -

۱۲۷۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَطَاءٍ

پہنایا تھا[1] -

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے حسین معلم نے انہوں نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا جب جنگ احد آن پہنچی (یعنی صبح کو لڑائی تھی) تو میرے باپ عبداللہؓ نے رات کو مجھے بلا بھیجا اور کہنے لگے میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں پہلے میں مارا جاؤں گا[2]، اور میں اپنے بعد (اپنے عزیزوں اور وارثوں میں سے) تجھ سے زیادہ عزیز کسی کو نہیں چھوڑتا البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بس فقط تجھ سے زیادہ عزیز ہیں[3] اور دیکھ مجھ پر قرض ہے اس کو ادا کر دیجیو اور اپنی (نو) بہنوں سے اچھا سلوک کرتے رہیو، خیر جب صبح ہوئی تو سب سے پہلے میرے باپ ہی شہید ہوئے اور پہلے میں نے ایک اور شخص (اپنے بہنوئی) کو ملا کر ان کے ساتھ دفن کیا تھا، پھر مجھے اچھا نہ معلوم ہوا کہ میں اپنے باپ کو دوسرے کے ساتھ رکھوں میں نے چھ مہینے بعد ان کی لاش کو نکالا، دیکھا تو جوں کے توں جیسے رکھا تھا ویسے ہی ہیں، ذرا سا کان گل گیا تھا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سعید بن عامر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابن ابی نجیح سے، انہوں نے عطاء

---

[1] آپ نے یہ کرتا پہنا کر منافق کا احسان اپنے اوپر سے اتار دیا حالاں کہ آپ خوب جانتے تھے کہ عبداللہ بن ابی منافق تھا مگر آپ نے اس کے بیٹے کی دلجوئی کی جو سچا مسلمان تھا اور عبداللہ بن ابی کی قسمت میں تو جو ہونا ہے وہ مٹ نہیں سکتا تھا ۱۲ منہ

[2] جابرؓ کے والد عبداللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے جان نثار تھے اور ان کے دل میں جنگ کا جوش بھرا ہوا تھا انہوں نے یہ ٹھان لی کہ میں کافروں پر جا گروں گا اور مروں گا کہتے ہیں انہوں نے ایک خواب بھی دیکھا تھا کہ مبشر بن عبدمنذر جو جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے وہ ان سے کہہ رہے ہیں تم ہمارے پاس ان ہی دنوں میں آیا چاہتے ہو انہوں نے یہ خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تیری قسمت میں شہادت ہے زہے قسمت عبداللہ کی ۱۲ منہ

[3] سبحان اللہ ایمان یہی ہے کہ پیغمبر صاحب اپنی اولاد سے بھی زیادہ عزیز ہوں جیسے دوسری حدیث میں ہے لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین جابرؓ اپنے باپ کے اکلوتے بیٹے تھے باقی اولاد سب بیٹیاں تھیں اکلوتا بیٹا اپنی جان سے زیادہ پیارا ہوتا ہے لیکن آنحضرت صلعم کی محبت اکلوتے بیٹے کی محبت سے بھی زیادہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ سب مسلمان کرتے ہیں مگر یہ زبانی دعویٰ کام نہیں آئے گا جب تک امتحان کی کسوٹی میں پورے نہ اتریں کسوٹی یہ ہے کہ آپ کا دین پھیلانے میں جان اور مال سب تصدق کریں دشمنان دین سے ہر طرح مقابلہ کا سامان کریں آپ کے ارشاد کے سامنے تمام جہان کے اقوال اور خیالات کو گوز شتر سے بھی زیادہ بےوقعت جانیں جب ایمان پورا ہوگا آپ کی حدیث اور آپ کی سنت سے ایسی محبت رکھیں کہ ہمہ تن اس میں غرق ہو جائیں کسی مجتہد یا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٌ فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُ فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرٍ عَلَى حِدَةٍ۔

بن ابی رباح سے انہوں نے جابر سے انہوں نے کہا میرے باپ کے ساتھ ایک اور شخص بھی دفن ہوئے تھے مجھ کو اچھا نہ لگا، میں نے ان کو نکالا اور جدا ایک قبر میں رکھا۔

بَابُ ٨٦٢ اللَّحْدِ وَالشَّقِّ فِي الْقَبْرِ

باب قبر بغلی بنانا یا صندوقی [1]

١٢٧١۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو لیث بن سعد نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد میں جو لوگ شہید ہوئے ان میں سے دو دو شخصوں کو ملاتے پھر پوچھتے ان دونوں میں کس نے زیادہ قرآن یاد کیا تھا، جب ایک کو بتلایا جاتا تو آپ اس کو بغلی قبر میں آگے رکھتے پھر فرماتے میں ان لوگوں کے (ایمان کا) قیامت کے دن گواہ ہوں آپ نے خون لگے اسی طرح ان کو گڑوا دیا اور غسل نہیں دلایا۔

بَابُ ٨٦٣ إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الْإِسْلَامُ۔

باب اگر بچہ اسلام لائے اور جوان ہونے سے پہلے مرجائے تو اس پر نماز پڑھیں یا نہیں؟ اور بچے کو مسلمان ہو جانے کے لئے کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

وَقَالَ الْحَسَنُ وَشُرَيْحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَقَتَادَةُ إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُهُمَا فَالْوَلَدُ مَعَ الْمُسْلِمِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَعَ أُمِّهِ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَبِيهِ عَلَى دِينِ قَوْمِهِ وَقَالَ

اور امام حسن بصری اور شریح اور ابراہیم نخعی اور قتادہ کہتے تھے جب ماں باپ میں سے کوئی مسلمان ہو جائے تو لڑکا مسلمان کے پاس رہے گا [2]۔ اور ابن عباسؓ اپنی ماں کے ساتھ کمزور مسلمان (سمجھے جاتے) تھے، اور اپنے باپ کے ساتھ اپنی قوم کے دین پر نہ تھے [3]، اور آنحضرت صلعم نے

---

[1] باب کی حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ بغلی قبر بنانا افضل ہے کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کی پریشانی میں بغلی قبریں بنوائیں دوسری حدیث میں ہے کہ بغلی قبر ہمارے لیے ہے اور صندوقی اوروں کے لیے ۱۲ منہ [2] اور اس کے اسلام کا حکم دیا جائے گا تو اس پر جنازے کی نماز پڑھیں گے حسن اور شریح کا قول بیہقی نے اور ابراہیم اور قتادہ کا قول عبدالرزاق نے نکالا ۱۲ منہ [3] ہوا یہ تھا کہ جنگ بدر کے چند روز بعد ابن عباس کی ماں لبابہ بنت حارث مسلمان ہو گئی تھیں لیکن ان کے شوہر حضرت عباسؓ اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے اور اپنی قوم قریش کے دین یعنی شرک پر قائم تھے ابن عباسؓ اپنی ماں کے ساتھ ان کمزور مسلمانوں میں گنے جاتے تھے جن کا ذکر قرآن شریف کی اس آیت میں ہے والمستضعفین من النساء والولدان اخیر تک اس حدیث کو خود امام بخاری نے وصل کیا ۱۲ منہ

اَلْاِسْلَامُ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی۔

(یا ابن عباسؓ نے) فرمایا اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔[1]

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰہِ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَھْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَیَّادٍ حَتّٰی وَجَدُوْہُ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَۃَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَیَّادٍ الْحُلُمَ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَیَّادٍ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَنَظَرَ اِلَیْہِ ابْنُ صَیَّادٍ فَقَالَ اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَرَفَضَہٗ وَقَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ فَقَالَ لَہٗ مَاذَا تَرٰی قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَّکَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَیْکَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ قَدْ خَبَاْتُ لَکَ خَبِیْئًا فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ ھُوَ

ہم سے عبدان نے بیان کیا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ بن عمرؓ نے خبر دی عبداللہ بن عمرؓ نے ان سے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ اور چند آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر ابن صیاد[2] کے پاس گئے دیکھا تو وہ بچوں کے ساتھ بنی مغالہ[3] کے مکانوں کے پاس کھیل رہا ہے، ان دنوں ابن صیاد جوانی کے قریب تھا، اس کو آپ کے آنے کی خبر ہی نہیں ہوئی، یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس پر مارا، پھر فرمایا ابن صیاد تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں، اس نے آپ کی طرف دیکھا اور کہنے لگا، میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھ لوگوں کے پیغمبر ہیں۔ پھر ابن صیاد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، آپ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں، آپ نے یہ بات سن کر اس کو چھوڑ دیا[4]، اور فرمایا، میں اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لایا، پھر آنحضرت صلعم نے اس سے پوچھا کہ تجھے کیا دکھائی دیتا ہے[5]؛ اس نے کہا، میرے پاس سچی اور جھوٹی دونوں خبریں آتی ہیں[6] آپ نے فرمایا پھر تو تیرا کام سب گڈمڈ ہو گیا، پھر آپ نے (امتحان کے لئے) اس سے فرمایا، اچھا میں نے ایک بات دل میں رکھی ہے وہ بتلا (آپ نے سورہ دخان کی اس آیت کا تصور کیا

---

[1] اس کو دارقطنی نے مرفوعاً روایت کیا اور ابن حزم نے ابن عباسؓ سے ان کا قول بھی ایسا ہی نقل کیا ۱۲ منہ [2] ابن صیاد ایک یہودی لڑکا تھا مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض نشانیوں سے اس کی نسبت یہ شبہ ہوا تھا کہ شاید یہی ایک زمانہ میں دجال ہو جائے گا پورا بیان اس کا انشاء اللہ تعالیٰ اپنے باب میں آئے گا امام بخاری یہ حدیث اس باب میں اس لیے لائے کہ اس سے باب کا مطلب یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابن صیاد پر اسلام عرض کرنا ثابت ہوتا ہے حالاں کہ وہ اس وقت نابالغ بچہ تھا ۱۲ منہ [3] بنی مغالہ انصار کے ایک قبیلہ کا نام تھا ۱۲ منہ [4] یعنی اس کی طرف سے مایوس ہو گئے کہ وہ ایمان لانے والا نہیں یا آپ نے جواب میں اس کو چھوڑ دیا یعنی اس کی نسبت لا و نعم کچھ نہیں کہا گول گول یہ فرما دیا کہ میں اللہ کے سب پیغمبروں پر ایمان لایا بعض روایتوں میں فرفصہ ہے صاد مہملہ سے یعنی ایک لات اس کی جمائی اور بعضوں نے فرفضہ نقل کیا ہے یعنی آپ نے اس کو دبا کر بھینچا ۱۲ منہ [5] اس پوچھنے سے آپ کی غرض یہ تھی کہ ابن صیاد کا جھوٹ کھل جائے اور اس کا پیغمبری کا دعویٰ غلط ہو ۱۲ منہ [6] یعنی کبھی سچا خواب دیکھتا ہوں کبھی جھوٹا یہ ابن صیاد پر کیا منحصر ہے ہر شخص کا یہی حال ہے بعضوں نے کہا ابن صیاد کاہن تھا اس کو شیطان خبریں دیا کرتے کبھی سچ نکلتیں کبھی جھوٹ ۱۲ منہ

الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ وَقَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ ثُمَّ انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْزَةٌ أَوْ زَمْرَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافِ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هَذَا مُحَمَّدٌ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ وَقَالَ شُعَيْبٌ زَمْزَمَةٌ فَرَفَصَهُ وَقَالَ إِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ وَعُقَيْلٌ رَمْرَمَةٌ وَقَالَ مَعْمَرٌ رَمْزَةٌ۔

فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین، ابن صیاد نے کہا وہ دخ ہے[1] آپ نے فرمایا چل دور ہو تو اپنی بساط سے کبھی بڑھ نہ سکے گا[2]۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو چھوڑ دیجیے، میں اس کی گردن مار دیتا ہوں[3]، آپ نے فرمایا اگر یہ دجال ہے تب تو تو اس پر غالب نہ ہوگا اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کو مار ڈالنا تیرے لیے بہتر نہ ہوگا[4] اور سالم نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے سنا، وہ کہتے تھے پھر اس کے بعد ایک دن (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن کعب دونوں مل کر) ان کھجور کے درختوں میں گئے، جہاں ابن صیاد تھا آپ چاہتے تھے کہ ابن صیاد آپ کو نہ دیکھے اور) اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھے آپ غفلت میں اس کی کچھ باتیں سن لیں[5] آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھ پایا، وہ ایک چادر اوڑھے پڑا تھا کچھ گُن گُن یا بھن بھن کر رہا تھا لیکن (مشکل یہ ہوئی) کہ ابن صیاد کی ماں نے (دور ہی سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ پایا، آپ کھجور کے تنوں میں چھپ چھپ کر جا رہے تھے اس نے (پکار کر) ابن صیاد سے کہدیا صاف یہ ابن صیاد کا نام تھا دیکھو محمدؐ آن پہنچے، یہ سنتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کاش اس کی ماں ابن صیاد کو باتیں کرنے دیتی تو وہ اپنا حال کھولتا، شعیب نے اپنی روایت میں بجائے رمزہ کے زمزمہ کہا اور فرفضہ، کے بدل فرنصہ[6]، اور اسحاق کلبی اور عقیل نے رمرمہ[7] کہا اور معمر نے رمزہ کہا[8]۔

---

[1] دخان کا لفظ پورا نہ بتلا سکا اول کے دو حرف دخ کہہ کے رہ گیا خیر ابن صیاد کا یہاں تک بھی بتلانا غنیمت تھا ہمارے زمانہ کے تو کاہن اور نجومی اور رمال جھوٹے صیاد ہیں ایک بات بھی دل کی نہیں بتلا سکتے ۱۲ منہ [2] یعنی بس شیطانوں کی اتنی ہی طاقت ہوتی ہے کہ ایک آدھ کلمہ اچک لیتے ہیں اسی میں جھوٹ ملا کر مشہور کرتے ہیں کہتے ہیں کہ آپ نے یہ آیت آہستہ پڑھی تو ابن صیاد کے شیطان نے کچھ سن لی مگر پوری آیت نہ پڑھ سکا ۱۲ منہ [3] سارا جھگڑا ابھی ختم ہو جاتا ہے نہ کم بخت یہ دنیا میں رہے گا نہ اخیر زمانہ میں نکل کر لوگوں کو گمراہ کرے گا ۱۲ منہ [4] بلکہ ایک خون ناحق تیری گردن پر ہوگا کہتے ہیں ابن صیاد بعد کو مسلمان ہو گیا مدت تک جیا اس کی اولاد ہوئی پھر مدینہ میں مر گیا لیکن بعضے لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ واقعہ حرہ میں گم ہو گیا غرض آج تک اس کے باب میں شبہ ہی رہا کہ وہ دجال تھا یا نہیں ۱۲ منہ [5] جن سے اس کا حال کھلے کہ وہ کوئی ساحر ہے یا کاہن ۱۲ منہ [6] شعیب کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الادب میں نکالا زمزمہ کے معنے بھی وہی گنگناہٹ اور رفصہ کے معنے اس کو لات ماری جیسے اوپر گزر چکا بعضے روایتوں میں رمرمنہ ہے ۱۲ منہ [7] رمرمہ کے بھی معنی وہی ہیں جو زمزمہ کے ہیں اسحاق کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں اور عقیل کی روایت کو امام بخاری نے جہاد میں وصل کیا ۱۲ منہ [8] یا رمزہ یعنی ستار کی سی آواز ۱۲ منہ

١٢٧٣۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَسْلِمْ فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ایک یہودی چھوکرا (عبد القدوس) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بیمار پرسی کو تشریف لائے اس کے سرہانے بیٹھے، آپ نے اس سے فرمایا مسلمان ہو جا وہ اپنے باپ کی طرف جو پاس بیٹھا تھا دیکھنے لگا اس کے باپ نے کہا کیا مضائقہ ابوالقاسم کا کہنا مان لے۔ وہ مسلمان ہو گیا تب آپ یہ فرماتے ہوئے باہر نکلے اللہ کا شکر ہے جس نے اسے دوزخ سے بچالیا۔[۵۱]

١٢٧٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ أَنَا مِنَ الْوِلْدَانِ وَأُمِّي مِنَ النِّسَاءِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا عبیداللہ بن ابی یزید نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں اور میری ماں (لبابہ ام الفضل) دونوں کمزور مسلمانوں میں تھے میں بچوں میں اور میری ماں عورتوں میں[۵۲]

١٢٧٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ يُصَلَّى عَلَى كُلِّ مَوْلُودٍ مُتَوَفًّى وَإِنْ كَانَ لِغَيَّةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ يَدَّعِي أَبَوَاهُ الْإِسْلَامَ أَوْ أَبُوهُ خَاصَّةً وَإِنْ كَانَتْ أُمُّهُ عَلَى غَيْرِ الْإِسْلَامِ إِذَا اسْتَهَلَّ صَارِخًا صُلِّيَ عَلَيْهِ وَلَا يُصَلَّى عَلَى مَنْ لَا يَسْتَهِلُّ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ سِقْطٌ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہ ابن شہاب نے کہا ہر بچہ پر جو مر جائے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اگرچہ وہ حرام کا ہو اس لیے کہ وہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوا اسکے ماں باپ دونوں مسلمان ہوں یا صرف باپ مسلمان ہو اگرچہ اس کی ماں مسلمان نہ ہو جب وہ پیدا ہوتے وقت آواز نکالے تو اس پر نماز پڑھی جائے اور اگر آواز نہ نکالے تو نماز نہ پڑھیں وہ کچا بچہ ہے[۵۳] کیونکہ ابوہریرہؓ بیان کرتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بچہ اسلام یعنی توحید پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی،

---

[۵۱] اس لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا گویا باپ کی اجازت چاہی جب اس نے اجازت دی توشوق سے مسلمان ہو گیا اس حدیث سے باب کا مطلب ثابت ہوا کہ آپ نے بچے سے مسلمان ہونے کے لیے فرمایا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جب بچہ کفر پر مرے تو وہ بھی اپنے کافر ماں باپ کے ساتھ دوزخی بنے گا اور یہ بھی نکلا کہ بچہ جب سمجھ دار ہو تو اس کا اسلام صحیح ہے ۱۲ منہ [۵۲] جن کا ذکر سورۃ النساء کی دو آیتوں میں ہے والمستضعفین من الرجال والنساء والولدان اور الا المستضعفین من الرجال والنساء والولدان ۱۲ منہ [۵۳] قسطلانی نے کہا اگر وہ ایک سو بیس دن یعنی چار مہینے کا بچہ ہو تو اس کو غسل اور کفن دینا واجب ہے اسی طرح دفن کرنا لیکن نماز واجب نہیں کیونکہ اس نے آواز نہیں کی اور اگر چار مہینے سے کم کا ہو تو ایک کپڑے میں لپیٹ کر فقط دفن کر دیں ابن عبدالبر نے کہا قتادہ کے سوا سب کا قول یہ ہے کہ ولد الزنا پر نماز پڑھیں ۱۲ منہ

اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا الْاٰيَةَ۔

یا پارسی بنا دیتے ہیں جیسے چوپائے جانوروں کو دیکھو، سب پورے بدن کے پیدا ہوتے ہیں کوئی کن کٹا بھی پیدا ہوتے دیکھا ہے؟ ابوہریرہؓ یہ حدیث بیان کرکے سورہ روم کی یہ آیت پڑھتے تھے۔ اللہ کی فطرت کو لازم کرو جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے[1]

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی انہوں نے کہا ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے بچے پیدا ہوتے ہیں وہ سب اپنی فطرت یعنی اسلام پر پھر ان کے ماں باپ ان کو یہودی نصرانی پارسی بنا دیتے ہیں جیسے چوپایہ جانور پورے بدن کا پیدا ہوتا ہے، کہیں تم نے کن کٹا بھی پیدا ہوتے دیکھا ہے؟ یہ حدیث بیان کرکے ابوہریرہؓ سورہ روم کی یہ آیت پڑھتے تھے، فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ، ذالک الدین القیم۔

بَابُ ۸۶۴ اِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَ الْمَوْتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

باب اگر مشرک مرتے وقت (سکرات سے پہلے) لا الہ الا اللہ کہہ لے۔[2]

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا ہم سے میرے باپ ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے سعید بن مسیّب نے نقل کیا انہوں نے اپنے باپ مسیّب بن حزن صحابیؓ سے انہوں نے کہا جب ابوطالب مرنے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے دیکھا تو وہاں ابوجہل بن

---

[1] باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلتا ہے کہ جب ہر آدمی کی فطرت اسلام پر ہوتی ہے تو بچہ پر بھی اسلام لانا صحیح ہوگا ابن شہاب نے اسی حدیث سے دو مسئلے نکالے کہ ہر بچے پر نماز پڑھی جائے کیونکہ وہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوا ہے ۱۲ منہ

[2] یعنی جب تک موت کا یقین نہ ہوا ہو اور موت کی نشانیاں ظاہر نہ ہوئی ہوں کیونکہ ان کے ظاہر ہو جانے کے بعد پھر ایمان فائدہ نہیں کرتا جیسے قرآن شریف میں ہے فلم یک ینفعہم ایمانہم لما راوا باسنا اور لیست التوبۃ للذین یعملون السیئات حتی اذا حضر احدہم الموت قال انی تبت الاٰن اور ابوطالب کو بھی آپ نے نزع سے پہلے ایمان لانے کے لیے فرمایا ہوگا یا اگر نزع کی حالت شروع ہوگئی تھی تو یہ ابوطالب کی خصوصیت ہوگی جیسے آپ کی دعا سے ابوطالب کے عذاب میں تخفیف ہوئی ۱۲ منہ

وَعَبْدَ اللّٰہِ بْنَ اَبِیْ اُمَیَّۃَ بْنِ الْمُغِیْرَۃِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ طَالِبٍ اَیْ عَمِّ قُلْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَلِمَۃً اَشْھَدُ لَکَ بِھَا عِنْدَ اللّٰہِ فَقَالَ اَبُوْجَھْلٍ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ اُمَیَّۃَ یَا اَبَا طَالِبٍ اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّۃِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْرِضُھَا عَلَیْہِ وَیَعُوْدَانِ بِتِلْکَ الْمَقَالَۃِ حَتّٰی قَالَ اَبُوْ طَالِبٍ اٰخِرَ مَا کَلَّمَھُمْ بِہٖ ھُوَ عَلٰی مِلَّۃِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبٰی اَنْ یَّقُوْلَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا وَاللّٰہِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ مَا لَمْ اُنْہَ عَنْہُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ فِیْہِ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ الْاٰیَۃَ۔

ہشام اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ (ام سلمہ کے بھائی جو سخت کافر تھے) بیٹھے ہوئے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب سے فرمایا، چچا میاں تم ایک کلمہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لو میں پروردگار کے پاس تمہارے لیے گواہی دوں گا یہ سن کر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بولے ہائیں، ابوطالب کیا تم اپنے باپ عبدالمطلب کے دین سے پھرے جاتے ہو غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برابر یہ کلمہ ان پر پیش کرتے رہے اور وہ دونوں وہی کہتے رہے (کہ اپنے باپ عبدالمطلب کے دین سے پھرے جاتے ہو) آخر ابوطالب نے اخیر بات جو کہی وہ یہی تھی کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں اور لا الٰہ الا اللہ کہنے سے انکار کیا۔ اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (بہت رنجیدہ ہوکر) یہ فرمایا خیر (جو ہونا تھا وہ ہؤا) اب میں تمہارے لئے اللہ سے اس وقت تک دعا کرتا رہوں گا جب تک منع نہ کیا جاؤں پھر اللہ نے یہ آیت سورہ توبہ کی اتاری، ما کان للنّبی اخیر تک[۱]۔

بَابُ ۸۶۵ الْجَرِیْدِ عَلَی الْقَبْرِ۔

باب قبر پر کھجور کی ڈالیاں لگانا

وَاَوْصٰی بُرَیْدَۃُ الْاَسْلَمِیُّ اَنْ یُّجْعَلَ فِیْ قَبْرِہٖ جَرِیْدَانِ وَرَاٰی ابْنُ عُمَرَ فُسْطَاطًا عَلٰی قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ انْزِعْہُ یَا غُلَامُ فَاِنَّمَا یُظِلُّہٗ عَمَلُہٗ وَقَالَ خَارِجَۃُ بْنُ زَیْدٍ رَاَیْتُنِیْ وَنَحْنُ شُبَّانٌ فِیْ زَمَنِ عُثْمَانَ وَاِنَّ اَشَدَّنَا وَثْبَۃً الَّذِیْ یَثِبُ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ حَتّٰی یُجَاوِزَہٗ وَقَالَ عُثْمَانُ

اور بریدہ اسلمی صحابیؓ نے وصیت کی تھی کہ ان کی قبر پر دو شاخیں لگائی جائیں[۲] اور ابن عمرؓ نے عبدالرحمٰنؓ بن ابی بکرؓ کی قبر پر ایک ڈیرہ دیکھا تو کہنے لگے اسے غلام اس کو نکال ڈال ان کا عمل ان پر سایہ کرے گا[۳] اور خارجہ بن زید نے کہا میں نے اپنے تئیں حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں دیکھا اس وقت میں جوان تھا، ہم میں بڑا کودنے والا وہ ہوتا جو عثمان بن مظعونؓ کی قبر پر سے اس پار کو دجاتا[۱] اور عثمان بن حکیم نے کہا

---

۱ ابوطالب کے آنحضرت صلعم پر بڑے احسان تھے انہوں نے اپنے بچوں سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پالا اور پرورش کیا اور کافروں کی ایذا دہی سے آپ کو بچاتے رہے اس لیے آپ نے محبت کی وجہ سے یہ فرمایا کہ خیر میں تمہارے لیے دُعا کرتا رہوں گا اور آپ نے ان کے لیے دعا شروع کی جب سورہ توبہ کی یہ آیت اتری کہ پیغمبر اور ایمان والوں کو نہیں چاہیے کہ مشرکوں کے لیے دعا کریں اس وقت آپ باز آئے حدیث سے یہ نکلا کہ مرتے وقت بھی اگر مشرک شرک سے توبہ کرے تو اس کا ایمان صحیح ہوگا باب کا یہی مطلب ہے ۱۲ منہ ۲ آنحضرتؐ نے ایک قبر پر کھجور کی ڈالیاں لگا دی تھیں بعضوں نے یہ سمجھا کہ یہ مسنون ہے بعضے کہتے ہیں کہ یہ آنحضرتؐ کا خاصہ تھا اور کسی کو ڈالیاں لگانے میں کوئی فائدہ نہیں چنانچہ امام بخاری ابن عمرؓ کا اثر اسی بات کو ثابت کرنے کے لیے لائے ابن عمرؓ اور بریدہ کے اثر کو ابن سعد نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳ غلام نے کہا میری بی بی مجھ کو ماریں گی ابن عمرؓ نے کہا ہرگز نہیں مار سکتیں پھر غلام نے وہ ڈیرہ اتار ڈالا ابن سعد نے روایت کیا کہ یہ ڈیرہ باقی بر صفحہ آئندہ

ابْنُ حَكِيمٍ أَخَذَ بِيَدِي خَارِجَةُ فَأَجْلَسَنِي عَلَى قَبْرٍ وَأَخْبَرَنِي عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ إِنَّمَا كُرِهَ ذَلِكَ لِمَنْ أَحْدَثَ عَلَيْهِ قَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْلِسُ عَلَى الْقُبُورِ

۱۲۷۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا

بَابُ ۸۶۶ مَوْعِظَةِ الْمُحَدِّثِ عِنْدَ الْقَبْرِ وَقُعُودِ أَصْحَابِهِ حَوْلَهُ

يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ الْقُبُورِ بُعْثِرَتْ أُثِيرَتْ بَعْثَرْتُ حَوْضِي جَعَلْتُ أَسْفَلَهُ أَعْلَاهُ الْإِيفَاضُ الْإِسْرَاعُ وَقَرَأَ الْأَعْمَشُ إِلَى نَصْبٍ يُوفِضُونَ إِلَى شَيْءٍ مَنْصُوبٍ يَسْتَبِقُونَ

خارجہ بن زید نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو ایک قبر پر بٹھایا[۱] اور اپنے چچا یزید بن ثابت سے نقل کیا کہ قبر پر بیٹھنا اس کو منع ہے جو قبر پر پیشاب یا پاخانہ کرے[۲] اور نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمرؓ قبروں پر بیٹھا کرتے تھے[۳]۔

ہم سے یحیٰی بن جعفر بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابومعاویہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر سے گذرے جنکو عذاب ہو رہا تھا آپ نے فرمایا ان کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے[۴] نہیں ایک تو ان دونوں میں پیشاب سے بچاؤ نہیں کرتا تھا[۵] اور دوسرا چغلی کھاتا پھرتا تھا، پھر آپ نے کھجور کی ایک ہری ڈال لی اس کو بیچ میں سے چیر کر دو کیے اور ہر قبر پر ایک ایک گاڑ دی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا، آپ نے فرمایا شاید جبتک یہ ڈالیاں سوکھیں انکا عذاب ہلکا ہو[۶]

باب قبر کے پاس عالم کا بیٹھنا اور لوگوں کو نصیحت کرنا، اور لوگوں کا اس کے گرد بیٹھنا۔

سورہ قمر میں اجداث کے لفظ سے قبریں مراد ہیں اور سورہ الفطرت میں بعثرت کا ترجمہ ہے اٹھائی جائیں عرب کے لوگ کہتے ہیں بعثرت حوضی یعنی اس کو تلے اوپر کر دیا ایفاض کا معنی جلدی کرنا اور اعمش نے سورہ معارج میں یوں پڑھا ہے الی نُصُب یوفضون یعنی ایک کھڑی کی ہوئی چیز کی،

(بقیہ صفحہ سابقہ) حضرت عائشہ نے لگوایا تھا اسکو امام بخاری نے تاریخ صغیر میں وصل کیا اس اثر اور اس کے بعد کے اثر کو بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ قبر والیوں کو اس کے عمل ہی فائدہ دیتے ہیں اونچی چیز اس پر لگانا جیسے شاخیں وغیرہ یا قبر کی عمارت اونچی بنانا یا قبر پر بیٹھنا یہ چیزیں ظاہر میں کوئی فائدہ یا نقصان دینے والی نہیں ہیں بعضوں نے کہا اس اثر کی مناسبت یہ ہے کہ قبر پر شاخیں لگانا جب جائز ہوا تو اسی طرح قبر کو اونچا کرنا بھی جائز ہو گا کیونکہ لکڑیاں لگانے سے بھی قبر اونچی ہوتی ہے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا)

[۱] اس کو مسدد نے اپنی مسند کبیر میں وصل کیا کہ عثمان نے خارجہ کو ابوہریرہؓ کی یہ حدیث سنائی کہ آگ کی چنگاری پر بیٹھنا مجھ کو قبر پر بیٹھنے سے زیادہ پسند ہے تب خارجہ نے میرا ہاتھ پکڑ کے مجھ کو ایک قبر پر بٹھا دیا یہ خارجہ اہل مدینہ کے سات فقہا میں سے تھے انہوں نے اپنے چچا یزید بن ثابت سے نقل کیا کہ قبر پر بیٹھنا اس کو مکروہ ہے جو اس پر پاخانہ یا پیشاب کرے ۱۲ منہ

[۲] یا فحش اور لغو باتیں کرے کیونکہ اس سے قبر والے کو تکلیف ہو گی ۱۲ منہ

[۳] اس کو طحاوی نے وصل کیا اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف کہ قبر پر بیٹھنا جائز ہے یا نہیں صحیح مسلم میں ابومرثدؓ کی حدیث ہے کہ قبروں پر مت بیٹھو نہ ان کی طرف نماز پڑھو بعضوں نے کہا بیٹھنے سے یہی مراد ہے کہ حاجت کے لیے بیٹھے ۱۲ منہ

[۴] یعنی جس کو تم بڑا گناہ سمجھتے ہو یعنی یہ باتیں تمہاری نظر میں حقیر ہیں لیکن اللہ کے نزدیک سخت گناہ ہیں جب تو ان پر عذاب ہو رہا ہے ۱۲ منہ

[۵] بے احتیاطی سے کپڑا یا بدن اس سے آلودہ کر لیتا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے پیشاب کے لیے آڑ نہیں ڈھونڈتا یعنی اپنا ستر کھول دیتا تھا ۱۲ منہ

[۶] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے کہتے ہیں ہری ڈالی اللہ کی تسبیح کرتی رہتی ہے تو اس کی برکت سے عذاب میں تخفیف ہونے کی امید ہے قسطلانی نے کہا کھجور کی باقی بر صفحہ آئندہ

باقی بر صفحہ آئندہ

اِلَیۡہِ وَالنُّصُبُ وَاحِدٌ وَالنَّصۡبُ مَصۡدَرٌ یَوۡمُ الۡخُرُوۡجِ مِنَ الۡقُبُوۡرِ یَنۡسِلُوۡنَ یَخۡرُجُوۡنَ۔

طرف دوڑتے جارہے ہیں اور نصب مفرد کا صیغہ ہے اور نصب مصدر ہے اور سورہ ق میں جو ہے ذالک یوم الخروج یعنی قبروں سے نکلنے کا دن اور سورہ انبیار میں جو ینسلون کا لفظ ہے اس کے معنے نکل پڑیں گے[۱]

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عُثۡمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیۡرٌ عَنۡ مَنۡصُوۡرٍ عَنۡ سَعۡدِ بۡنِ عُبَیۡدَۃَ عَنۡ اَبِیۡ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ عَنۡ عَلِیٍّ قَالَ کُنَّا فِیۡ جَنَازَۃٍ فِیۡ بَقِیۡعِ الۡغَرۡقَدِ فَاَتَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدۡنَا حَوۡلَہٗ وَمَعَہٗ مِخۡصَرَۃٌ فَنَکَسَ فَجَعَلَ یَنۡکُتُ بِمِخۡصَرَتِہٖ ثُمَّ قَالَ مَا مِنۡکُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ اَوۡ مَا مِنۡ نَّفۡسٍ مَنۡفُوۡسَۃٍ اِلَّا کُتِبَ مَکَانُہَا مِنَ الۡجَنَّۃِ وَالنَّارِ وَاِلَّا قَدۡ کُتِبَتۡ شَقِیَّۃً اَوۡ سَعِیۡدَۃً فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ اَفَلَا نَتَّکِلُ عَلٰی کِتَابِنَا وَنَدَعُ الۡعَمَلَ فَمَنۡ کَانَ مِنَّا مِنۡ اَہۡلِ السَّعَادَۃِ فَسَیَصِیۡرُ اِلٰی عَمَلِ اَہۡلِ السَّعَادَۃِ وَاَمَّا مَنۡ کَانَ مِنَّا مِنۡ اَہۡلِ الشَّقَاوَۃِ فَسَیَصِیۡرُ اِلٰی عَمَلِ اَہۡلِ الشَّقَاوَۃِ قَالَ اَمَّا اَہۡلُ السَّعَادَۃِ فَیُیَسَّرُوۡنَ لِعَمَلِ السَّعَادَۃِ وَاَمَّا اَہۡلُ الشَّقَاوَۃِ فَیُیَسَّرُوۡنَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَۃِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنۡ اَعۡطٰی وَاتَّقٰی الۡاٰیَۃَ۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن حبیب سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا ہم بقیع میں ایک جنازے کے ساتھ تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیٹھ گئے ہم آپؐ کے گرد بیٹھے آپؐ کے پاس ایک چھڑی تھی، آپؐ نے سر جھکالیا اور چھڑی سے زمین کریدنے لگے پھر فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں یا کوئی جان ایسی نہیں جس کا ٹھکانہ بہشت اور دوزخ دونوں جگہ نہ لکھا گیا ہو، اور یہ بھی کہ وہ نیک بخت ہوگی یا بدبخت، ایک شخص (حضرت علیؓ یا حضرت عمرؓ یا سراقہؓ) نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ہم اپنی قسمت کے لکھے پر بھروسا کیوں نہ کرلیں اور عمل کرنا (محنت اٹھانا) چھوڑ دیں کیونکہ جس کا نام نیک بختوں میں لکھا ہے وہ ضرور نیک کام کی طرف رجوع ہوگا اور جس کا نام بدبختوں میں لکھا ہے وہ ضرور بدی کی طرف جائے گا، آپؐ نے فرمایا، بات یہ ہے کہ جن کا نام نیک بختوں میں ہے ان کو نیک کام کرنے کی توفیق دی جائے گی اور جو بدبخت ہیں ان کو بدی کرنے کی توفیق ملے گی پھر آپؐ نے سورہ واللیل کی یہ آیت پڑھی فاما من اعطٰے واتقٰے اخیر تک[۲]

(بقیہ صفحہ سابقہ) لکڑی اور ہری لکڑی سے کیا ہوتا ہے یہ آپؐ کے پاک ہاتھ کی برکت تھی اور خطابی اور طرطوشی نے قبروں پر ہری ڈالی لگانے پر انکار کیا ۱۲ منہ [۳] مشہور قرأت الی نُصُبٍ یوفضون ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] یہاں امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق قرآن کے کئی لفظوں کی تفسیر کردی قبروں کی مناسبت سے اجداث کے اور بعثرت کے معنے بیان کیے اور دوسری آیت میں کہ قبروں سے اس طرح نکل کر بھاگیں گے جیسے تھانوں کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اس مناسبت سے ایفاض اور نصب کے اور قبروں کی مناسبت سے ذلک یوم الخروج اور خروج کی مناسبت سے ینسلون کے کیونکہ وہ بھی یخرجون کے معنوں میں ہے ۱۲ منہ [۲] یعنی جس نے اللہ کی راہ میں دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور اچھے دین کو سچ مانا اس کو ہم آسانی کے گھر یعنی بہشت میں پہنچنے کی توفیق دینگے حافظ نے کہا اس حدیث کی پوری شرح واللیل کی تفسیر میں آئے گی اور یہ حدیث تقدیر کے اثبات میں ایک اصل عظیم ہے آپ کے فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ عمل کرنا اور محنت اٹھانا ضرور ہے جیسے حکیم کہتا ہے دوا کھاتے جاؤ حالاں کہ شفا دینا اللہ کا کام ہے بندے کا کام بندگی ہے نہ خدائی تقدیر کا علم اللہ ہی کو ہے ہمارا کام اس کے احکام ماننا نہ بحث کرنا ہے ۱۲ منہ

باب ۸۶۰ مَا جَاءَ فِي قَاتِلِ النَّفْسِ۔

۱۲۸۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ عُذِّبَ بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ قَالَ وَقَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا جُنْدُبٌ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ فَمَا نَسِينَاهُ وَمَا نَخَافُ أَنْ يَكْذِبَ جُنْدُبٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ اللهُ بَدَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

۱۲۸۱ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

باب جو شخص خودکشی کرے اس کی سزا [1]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے ابو قلابہ سے، انہوں نے ثابت بن ضحاکؓ (صحابی) سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا جو شخص اسلام کے سوا اور کسی دین کی اپنے تئیں جھوٹا جان کر قسم کھائے [2] اور جو شخص تیز ہتھیار سے اپنے تئیں آپ مار ڈالے، اس پر اسی ہتھیار سے دوزخ کا عذاب ہوتا رہے گا [3] اور حجاج بن منہال نے [4] کہا ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا، انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے کہا ہم سے جندب بن عبداللہ بجلی نے اسی (بصرے کی) مسجد میں حدیث بیان کی ہم اس کو بھولے نہیں اور نہ ہم کو یہ خیال ہے کہ جندبؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھا ہو گا، آپ نے فرمایا ایک شخص کو زخم لگا، اس نے اپنے تئیں آپ مار ڈالا، اللہ نے فرمایا میرے بندے نے جان نکالنے میں مجھ پر جلدی کی [5] اس کی سزا میں میں نے اس پر بہشت حرام کر دی۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے کہا ہم کو ابو الزناد نے خبر دی انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے

---

[1] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ جو شخص خودکشی کرے جب وہ جہنمی ہوا تو اس پر جنازے کی نماز نہ پڑھنا چاہیئے اور شاید امام بخاری نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا جس کو اصحاب سنن نے جابر بن سمرہؓ سے نکالا کہ آنحضرتؐ کے سامنے ایک جنازہ لایا گیا اس نے اپنے تئیں آپ تیروں سے مار ڈالا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز نہیں پڑھی مگر نسائی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ نے پڑھ لی تو معلوم ہوا کہ اور لوگوں کی عبرت کے لیے جو امام اور مقتدیٰ ہو وہ اس پر نماز نہ پڑھے لیکن عوام لوگ پڑھ لیں اور امام مالک اور شافعی اور ابو حنیفہؒ اور جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ فاسق پر نماز پڑھی جائے گی یہ بھی فاسق ہے اور عمر بن عبدالعزیز اور اوزاعی کے نزدیک فاسق پر نماز نہ پڑھیں اسی طرح باغی اور ڈاکو پر ۱۲ منہ [2] مثلاً یوں کہے اگر میں نے فلانا کام نہ کیا ہو تو میں یہودی ہوں یا نصرانی حالاں کہ وہ جانتا ہے کہ اس نے یہ کام نہیں کیا قصداً جھوٹی قسم کھاتا ہے تو وہ یہودی یا نصرانی ہو جائے گا اسلام سے نکل جائے گا قسطلانیؒ نے کہا مطلب یہ ہے کہ یہودی یا نصرانی دین کی عظمت کر کے اس کی قسم کھائے تو اس پر کفر کا حکم ہو گا یہ تغلیظاً فرمایا جیسے دوسری حدیث میں ہے جو شخص اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھائے وہ مشرک ہو گیا ۱۲ منہ [3] دوسری روایت میں یوں ہے کسی چیز سے تو وہ ہر طرح کی خودکشی کو شامل ہے ۱۲ منہ [4] اس کو خود امام بخاری نے ذکر بنی اسرائیل میں وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا جان نکالنے میں جلدی کی یعنی پروردگار پر اپنی موت نہ چھوڑی بلکہ یہ قصد کیا کہ اس سے پیشتر مر جاؤں کیونکہ خودکشی کرنے والا بھی اپنے معین وقت پر ہی مرتا ہے ۱۲ منہ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ۔

بَابُ ٨٦ مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِيْنَ

رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُوْلَ دُعِيَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتُصَلِّي عَلَى ابْنِ أُبَيٍّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا أُعَدِّدُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ إِنِّي خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِيْنَ يُغْفَرْ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى نَزَلَتِ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا گلا آپ گھونٹ کر مارے وہ دوزخ میں بھی اپنا گلا گھونٹتا رہے گا اور جو برچھے یا تیر سے اپنے تئیں مارے وہ دوزخ میں بھی اپنے تئیں مارتا رہے گا۔

باب منافقوں پر نماز پڑھنا اور مشرکوں کے لئے دعا کرنا۔

اس کو عبداللہ بن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے[1]۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا جب عبداللہ بن ابی ابن سلول (منافق) مرگیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز پڑھنے کے لئے بلائے گئے، جب آپ نماز کے ارادے سے کھڑے ہوئے تو میں آپ کی طرف جھپٹا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ابی کے بیٹے پر نماز پڑھتے ہیں اس نے تو فلانے دن یہ بات کہی تھی فلانے دن یہ، اس کی کفر کی باتیں میں گننے لگا، آپ یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا اجی پیچھے سرکو، جب میں نے بہت اصرار کیا تو آپ نے فرمایا، اللہ کی طرف سے مجھ کو اختیار ملا ہے[2] اگر میں یہ جانوں کہ ستر بار سے زیادہ دعا کروں تو اللہ اس کو بخش دے گا تو میں ستر بار سے زیادہ دعا کروں، غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر (جنازے کی) نماز پڑھی اور نماز پڑھ کر لوٹے تھوڑی دیر گذری تھی کہ سورہ برائت کی یہ دو آیتیں اتریں،

---

[1] اس کو خود امام بخاری نے جنائز میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] یعنی سورہ براءت کی اس آیت میں استغفر لہم او لا تستغفر لہم ان تستغفر لہم سبعین مرة فلن یغفر اللہ لہم تم ان کے لیے دعا کرو یا نہ کرو اگر ستر بار دعا کرو گے تو بھی اللہ ان کو ہرگز نہیں بخشے گا ۱۲ منہ [3] یہ آپ کا کرم اور رحم تھا سبحان آپ یہ چاہتے تھے کہ جس طرح سے ہو سکے میری امت کے لوگ دوزخ سے بچ جائیں ایسا مہربان پیغمبر جس کو اپنی امت سے اتنی محبت تھی اللہ تعالیٰ نے ہم کو عنایت فرمایا فالحمد لہ حمداً کثیرا ۱۲ منہ

الْاٰیَتَانِ مِنْ بَرَآءَۃَ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا اِلٰی قَوْلِہٖ وَھُمْ فٰسِقُوْنَ وَلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ اِنَّھُمْ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَاتُوْا وَھُمْ فٰسِقُوْنَ قَالَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْاَتِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗٓ اَعْلَمُ۔

ان منافقوں میں سے جو کوئی مر جائے، اس پر کبھی نماز نہ پڑھ (یہم فاسقون تک اور اس کی قبر پر بھی مت کھڑا ہو، ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کو نہ مانا اور مرے بھی تو نافرمان رہ کر حضرت عمرؓ نے کہا، پھر میں نے اپنے اوپر آپ تعجب کیا کہ میں نے اللہ کے پیغمبر پر اس دن بڑی دلیری کی حالانکہ اللہ اور رسول (ہر مصلحت کو) خوب جانتے ہیں۔

بَابُ ۸۶۹ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَی الْمَیِّتِ

باب میت کی تعریف کرنا جائز ہے[1]

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ صُھَیْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَّقُوْلُ مَرُّوْا بِجَنَازَۃٍ فَاَثْنَوْا عَلَیْھَا خَیْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰی فَاَثْنَوْا عَلَیْھَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا وَجَبَتْ قَالَ ھٰذَا اَثْنَیْتُمْ عَلَیْہِ خَیْرًا فَوَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَھٰذَا اَثْنَیْتُمْ عَلَیْہِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَہُ النَّارُ اَنْتُمْ شُھَدَآءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا، لوگ ایک جنازہ پر سے گذرے تو اس کی تعریف کی (کیا اچھا آدمی تھا[2]) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی، پھر ایک جنازے پر سے گذرے تو اسکی برائی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی[3] حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا چیز واجب ہو گئی، آپ نے فرمایا پہلے شخص کی تم نے تعریف کی تو اس کے لئے بہشت واجب ہو گئی اور دوسرے کی تم نے برائی کی تو اس کے لئے دوزخ واجب ہو گئی تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو[4]۔

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ھُوَ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِی الْفُرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ وَقَدْ وَقَعَ بِھَا مَرَضٌ

ہم سے عفان بن مسلم صفار نے بیان کیا کہا ہم سے داؤد بن ابی الفرات نے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے ابوالاسود[5] سے انہوں نے کہا میں مدینہ میں آیا ان دنوں میں وہاں بیماری پھیلی

---

[1] بلکہ تعریف کرنا بہتر ہے تاکہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے برخلاف زندے کے اس کی تعریف کرنے میں اندیشہ ہے کہیں اس کو تکبر نہ پیدا ہو ۱۲ منہ [2] حاکم کی روایت میں ہے یوں کہا کہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا تھا اور اللہ کی تابعداری پر عمل اور اس میں کوشش کرتا تھا [3] حاکم کی روایت میں یوں کہا کہ اللہ اور اس کے رسول سے دشمنی رکھتا تھا اور گناہ میں مصروف رہتا تھا اسی کی کوشش میں رہتا تھا ۱۲ منہ [4] مراد صحابہ ہیں یا دوسرے پرہیز گار دیندار شخص وہ ایسے ہی شخص کی تعریف کریں گے جو دیندار پرہیز گار ہوگا اور گو مردوں کو برا کہنا دوسری حدیث میں منع ہے پر مراد وہی مردے ہیں جو مومن اور صالح ہوں لیکن کافر اور فاسق اور کھلم کھلا بدعتی کو مرے بعد بھی برا کہہ سکتے ہیں جیسے صحابہ نے دوسرے شخص کو کہا ۱۲ منہ [5] یہ ابوالاسود دیلی یا دؤلی ہیں بانی علم نحو کے ان کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان تھا حضرت علی کے بعد سب سے پہلے انہوں ہی نے علم کے قاعدے قائم کیے ورنہ عربی زبان میں صرف نحو کے قاعدے نہیں بنے تھے ۱۲ منہ

فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ فَقُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَقُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ۔

بَابُ ۵۰۔ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

وَقَوْلِ اللَّهِ وَلَوْ تَرَى إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْهُونُ هُوَ الْهَوَانُ وَالْهَوْنُ الرِّفْقُ وَقَوْلُهُ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ وَقَوْلُهُ وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ النَّارُ

تھی، میں حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک جنازہ سامنے سے گذرا لوگوں نے اس کی تعریف کی، حضرت عمرؓ نے کہا واجب ہوگئی پھر ایک اور جنازہ گذرا، لوگوں نے اس کی تعریف کی انہوں نے کہا واجب ہوگئی، پھر ایک تیسرا جنازہ گذرا لوگوں نے اس کی برائی کی انہوں نے کہا واجب ہوگئی ابوالاسود دیلی نے کہا اے امیرالمومنین کیا چیز واجب ہوگئی حضرت عمرؓ نے کہا میں نے وہی کہا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جس مسلمان کی اچھائی پر چار مسلمان گواہی دیں اللہ اس کو جنت میں لے جائے گا ہم نے عرض کیا اگر تین مسلمان گواہی دیں، آپؐ نے فرمایا تین بھی، ہم نے عرض کیا اگر دو مسلمان گواہی دیں، آپؐ نے فرمایا دو بھی پھر ہم نے یہ نہیں پوچھا کہ اگر ایک مسلمان گواہی دے[1]۔

باب قبر کے عذاب کا بیان

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ انعام میں) فرمایا اور اے پیغمبر کاش تو اس وقت دیکھے جب ظالم (کافر) موت کی سختیوں میں گرفتار ہوتے ہیں اور فرشتے ہاتھ پھیلائے کہتے جاتے ہیں اپنی جانیں نکالو آج تمہاری سزا میں تم کو رسوائی کا عذاب (یعنی قبر کا عذاب) ہونا ہے امام بخاری نے کہا ہون قرآن میں ہوان کے معنوں میں ہے یعنی ذلت اور رسوائی اور ہون کا معنی نرمی اور ملامت ہے اور اللہ نے سورہ توبہ میں فرمایا ہم ان کو دو بار عذاب دیں گے (یعنی دنیا میں اور قبر میں) پھر بڑے عذاب میں لوٹائے جائیں گے[2] اور سورہ مومن میں فرمایا، فرعون

---

[1] کیونکہ گواہی کا نصاب کم سے کم دو آدمی ہیں ابن حبان کی روایت میں یوں ہے کہ جو مسلمان مر جائے اس کے چار پڑوسی قریب والے کہیں کہ یہ اچھا آدمی تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے تمہاری بات قبول کی اور اس کے گناہ بخش دیے جو تم کو معلوم نہیں ہیں ۱۲ منہ

[2] قبر کا عذاب اہل سنت بالاتفاق تسلیم کرتے ہیں اور ان کا ماننا عقاید میں داخل ہے اور جو کوئی قبر کے عذاب کا انکار کرے وہ معتزلی یا خارجی اور گمراہ اور بدعتی ہے قسطلانی نے کہا قرآن اور حدیث سے قبر کا عذاب ثابت ہے اور اہل سنت کا اس پر اجماع ہے اور عقلاً بھی اس میں کوئی اشکال نہیں بدن کے ہر جزء سے روح کا تعلق باقی رہنا کوئی مشکل نہیں گو بدن کے اجزاء متفرق ہو گئے ہوں یا درندے یا جانور اس کو کھا گئے جیسے اللہ تعالیٰ ان سب اجزاء کو جمع کر کے حشر کریگا مصابیح الجامع میں ہے کہ عذاب قبر میں اس کثرت سے حدیثیں وارد ہیں کہ کئی علماء نے ان کو متواتر قرار دیا ہے ۱۲ منہ

[3] یعنی دوزخ کے عذاب میں طبری اور ابن ابی حاتم اور طبرانی کی روایت میں ابن عباس سے اس کی تصریح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے منافقوں کو ذلیل کیا یہ پہلا عذاب ہے اور دوسرا عذاب قبر کا عذاب ہے ۱۲ منہ

يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَّيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ۔

والوں کو برے عذاب نے گھیر لیا۔ صبح اور شام آگ کے سامنے لائے جاتے ہیں، اور قیامت کے دن تو فرعون والوں کے لئے کہا جائے گا، ان کو سخت عذاب میں لے جاؤ۔[1]

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِيْ قَبْرِهٖ أُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا جب مومن اپنی قبر میں بٹھلایا جاتا ہے[2] اس کے پاس فرشتے آتے ہیں وہ یہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں اور حضرت محمدؐ اس کے پیغمبر ہیں اور سورہ ابراہیم میں جو اللہ نے فرمایا کہ اللہ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی اور آخرت میں ٹھیک بات یعنی توحید پر مضبوط رکھتا ہے اس کا یہی مطلب ہے۔

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا وَزَادَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے پھر یہی حدیث بیان کی اتنا بڑھایا کہ یہ آیت یثبت اللہ الذین آمنوا قبر کے عذاب میں اتری۔

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهٗ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَهْلِ الْقَلِيْبِ فَقَالَ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقِيْلَ لَهٗ تَدْعُوْ أَمْوَاتًا قَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے میرے باپ ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا ان سے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھے کنوئیں میں جو کافر بدر کے دن ڈال دیے گئے تھے ان کو جھانکا اور فرمایا تمہارے مالک نے جو سچا وعدہ تم سے کیا تھا وہ تم نے پایا لوگوں نے عرض کیا آپ مردوں کو پکارتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم کچھ ان سے زیادہ نہیں سنتے

---

[1] امام بخاری نے ان آیتوں سے قبر کا عذاب ثابت کیا اس کے سوا اور آیتیں بھی ہیں یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت اخیر تک یہ بالاتفاق سوال قبر میں اتری ہے اور اغرقوا فادخلوا نارا ۱۲ منہ

[2] یعنی مومن کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں بیٹھا ہوں یہ ضرور نہیں کہ ہم لوگوں کو بھی اس کا بیٹھایا جانا دکھلائی دے کبھی قبر تنگ ہوتی ہے اس میں بیٹھنے کی گنجائش نہیں ہوتی یا آدمی کو کوئی جانور کھا جاتا ہے پر ہر صورت میں اس کو یہ معلوم ہوگا میں بٹھلایا گیا ۱۲ منہ

لَا يُجِيْبُوْنَ۔

البتہ وہ جواب نہیں دے سکتے[1]۔

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمْ لَيَعْلَمُوْنَ الْاٰنَ اَنَّ مَا كُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ حَقٌّ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى۔

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے کافروں کو یہ فرمایا تھا کہ میں جو ان سے کہا کرتا تھا اب ان کو معلوم ہوا ہوگا کہ وہ سچ ہے اور اللہ تعالیٰ نے سورہ روم میں فرمایا اے پیغمبرؐ تو مُردوں کو نہیں سنا سکتا[2]۔

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَشْعَثَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ زَادَ غُنْدَرٌ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ (عثمان) نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے کہا میں نے اشعث سے سنا، انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی اور قبر کے عذاب کا ذکر کر کے کہنے لگی اللہ تجھ کو قبر کے عذاب سے بچائے رکھے، حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا قبروں میں عذاب ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں قبر کا عذاب سچ ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں پھر میں نے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپؐ نے کوئی نماز پڑھی ہو مگر اس میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگی، غندر نے اپنی روایت میں اتنا بڑھایا کہ عذاب قبر برحق ہے۔

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے

---

[1] اس حدیث سے صاف سماع موتیٰ کا ثبوت ہوتا ہے اہل حدیث اس پر متفق ہیں اور جب سماع ہوا تو حیات بھی ہوئی اگر حیات نہ ہو تو عذاب قبر کس پر ہوگا تو امام بخاری نے یہ حدیث لاکر قبر کا عذاب ثابت کیا حافظ نے کہا صرف حضرت عائشہؓ نے ابن عمرؓ کی روایت کو رد کیا ہے لیکن جمہور علما اس مسئلہ میں حضرت عائشہؓ کے مخالف ہیں اور انہوں نے ابن عمرؓ کی حدیث کو قبول کیا ہے اور حضرت عائشہؓ نے جس آیت سے دلیل لی اس کا مطلب یہ کہتے ہیں کہ تو ان کو ایسا سنا نا سنا نہیں سکتا جو ان کو فائدہ دے یا مطلب ہے کہ تو ان کو سنا نہیں سکتا مگر یہ کہ اللہ چاہے اور ابن حزم اور ابن ہبیرہ کا یہ مذہب ہے کہ سوال صرف روح سے ہوتا ہے بدون بدن میں ڈالنے کے لیکن جمہور اس کے مخالف ہیں ۱۲ منہ [2] حضرت عائشہؓ کا یہ استدلال قابل تسلیم نہیں کیوں کہ آیت میں سنانے کی نفی ہے نہ سننے کی تو مطلب ہوگا کہ ہر وقت جب تم چاہو مردوں کو سُنا نہیں سکتے مگر اس سے کسی کسی وقت میں سماع کی نفی نہیں ہوتی دوسرے حضرت عائشہؓ ان کے لیے علم ثابت کرتی ہیں جب علم ہوا تو سماع کونسی بات مانع ہے اور کافروں کو مردوں سے اس باب میں تشبیہ دی ہے کہ کافر حق بات کو اس طرح نہیں سنتے تھے کہ اس کی اجابت کریں یعنی قبول کریں اور جواب دیں مردے بھی جواب نہیں دیتے ۱۲ منہ

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ تَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يُفْتَتَنُ فِيهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً۔

عروہ بن زبیر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے سنا وہ کہتی تھیں ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے اور قبر کے امتحان کا حال بیان کیا جس میں آدمی جانچا جاتا ہے اس کو سن کر مسلمانوں نے شور مچایا (رونے لگے)۔

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهُ اِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ اَشْهَدُ اَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا قَالَ قَتَادَةُ وَذُكِرَ لَنَا اَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى حَدِيثِ اَنَسٍ قَالَ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا اَدْرِي كُنْتُ اَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيدٍ

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے لوگ (دفن کرکے) لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے[1] اس کے پاس دو فرشتے (منکر نکیر) آتے ہیں پوچھتے ہیں تو ان صاحب محمدؐ کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا تھا جو ایمان دار ہے وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں پھر اس سے کہا جاتا ہے تو دوزخ میں اپنا ٹھکانا دیکھ اللہ نے اس کے بدل تجھ کو جنت میں ٹھکانا دیا وہ اپنے دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے۔ قتادہ نے کہا اور ہم سے یہ بھی بیان کیا گیا کہ اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے[2] پھر قتادہؓ نے انسؓ کی حدیث بیان کرنا شروع کی ، کہنے لگے لیکن منافق یا کافر اس سے جب پوچھا جاتا ہے تو ان صاحب کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا تھا وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا لوگ کچھ کہتے تھے میں بھی وہی کہتا رہا پھر اس سے کہا جائے گا نہ تو تو خود سمجھا نہ سمجھنے والے کی رائے پر چلا اور لوہے کی گرزوں سے ایک مار اس کو

[1] مجھے ان لوگوں پر تعجب آتا ہے جو باوصف ادعاء اہل حدیث ہونے کے سماع ہو نسل ہر حدیث کی تاویل کرتے ہیں یہاں یہ تاویل کرتے ہیں کہ فرشتے منکر نکیر چونکہ آنے والے ہوتے ہیں لہذا روح اس کے بدن میں ڈالی جاتی ہے تو وہ اپنے لوگوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے ارے یار و دوسری حدیث کو کیا کرو گے کہ جب جنازہ اٹھاتے ہیں تو اگر نیک مردہ ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے آگے لے چلو جو ابھی اوپر گذر چکی اور جب مردے کا بات کرنا حدیث سے ثابت ہوا تو سماع کے انکار کی کیا وجہ ہے اگر یہ لوگ امام سیوطی کی کتاب شرح الصدور فے احوال الموتیٰ والقبور دیکھیں تو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ سماع موتیٰ کا انکار کرنا بہت سی حدیثوں کی تکذیب کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ تعصب سے بچائے ۱۲ منہ [2] قتادہ نے یہ بات انسؓ کے سوا اور کسی دوسرے صحابی سے سنی ہو گی دوسری حدیث میں ہے کہ ستر ہاتھ تک قبر کشادہ ہو جاتی ہے اور چودھویں تاریخ کی چاندنی کی طرح وہاں روشنی رہتی ہے ۱۲ منہ

ضَرْبَةً فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ۔

بَابُ ۸۷۱ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَوْنُ بْنُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا وَقَالَ النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنٌ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُعَلًّى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

بَابُ ۸۷۲ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْغِيْبَةِ وَالْبَوْلِ۔

پڑے گی کہ چلا اٹھے گا جتنے اس کے پاس والے ہیں آدمی اور جن کے سوا وہ سب سنیں گے۔

باب عذاب قبر سے پناہ مانگنا،

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان، نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ سے عون بن ابی جحیفہ نے انہوں نے اپنے باپ ابو جحیفہ سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے ابو ایوب انصاریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈوبنے کے بعد مدینہ سے باہر گئے وہاں ایک آواز سنی فرمایا کہ یہودیوں کو ان کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے اور نضر بن شمیل نے کہا[1] ہم کو شعبہ نے خبر دی کہا ہم سے عون نے بیان کیا کہا میں نے اپنے باپ ابو جحیفہ سے سنا انہوں نے کہا میں نے براءؓ سے انہوں نے ابو ایوبؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے کہا مجھ سے خالد بن سعید بن عاص کی بیٹی (ام خالد) نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرۃؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دوزخ کے عذاب سے اور زندگی اور موت کی بلاؤں سے اور کانے دجال کی بلا سے۔

باب غیبت اور پیشاب کی آلودگی سے قبر کا عذاب ہونا۔

---

[1] یہ بھی حدیث بیان کی نضر کی روایت کو اسمٰعیلی نے وصل کیا اس کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ عون کا سماع اپنے باپ سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ بَلَى أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعَى بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ عُودًا رَطْبًا فَكَسَرَهُ بِاثْنَتَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى قَبْرٍ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر سے گذرے آپؐ نے فرمایا ان کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی بات میں نہیں پھر فرمایا البتہ بڑی تو تھا ان میں سے ایک چغلی کھاتا پھرتا تھا (غیبت کرتا تھا) دوسرا اپنے پیشاب کی احتیاط نہیں کرتا تھا، ابن عباسؓ نے کہا پھر آپؐ نے ایک ہری ٹہنی لی، اس کے توڑ کر دو ٹکڑے کیے اور ہر قبر پر ایک ٹکڑا لگا دیا، پھر فرمایا شاید جب تک سوکھیں نہیں ان کا عذاب کم ہو۔[۱]

بَابُ ۸۷۳ الْمَيِّتُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ۔

باب مردے کو دونوں وقت صبح و شام اس کا ٹھکانا بتلایا جاتا ہے۔

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی جب مرجاتا ہے تو صبح اور شام[۲] اس کا ٹھکانا اس کو بتلایا جاتا ہے، اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت والوں میں اور جو دوزخی ہے تو دوزخ والوں میں[۳] پھر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے جب قیامت کے دن اللہ تجھ کو اٹھائے گا[۴]۔

بَابُ ۸۷۴ كَلَامِ الْمَيِّتِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب میت کا کھاٹ پر بات کرنا۔

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے اپنے باپ سے

---

[۱] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲منہ [۲] یعنی اگر بہشتی ہے تو بہشت کا گھر دوزخی ہے تو دوزخ کا مقام دونوں وقت اس کو دکھلایا جاتا ہے اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ مردوں میں ادراک ہے ورنہ ٹھکانا دکھانا بے کار ہے کیا منکرین سماع موتٰی اس میں بھی یہ تاویل کریں گے کہ دن میں دو وقت اس میں روح پھونکی جاتی ہے ۱۲منہ [۳] حافظ نے کہا صبح اور شام سے ان کا وقت مراد ہے کیونکہ مردوں کے پاس صبح اور شام نہیں ہے ۱۲منہ [۴] مسلم کی روایت میں یوں ہے حتیٰ یبعثک اللہ الیہ یوم القیامۃ یعنی قیامت کے دن جب تجھ کو اللہ اٹھائے گا تو اس میں داخل ہو گا ۱۲منہ

سَمِعَ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَۃُ فَاحْتَمَلَھَا الرِّجَالُ عَلٰی اَعْنَاقِھِمْ فَاِنْ کَانَتْ صَالِحَۃً قَالَتْ قَدِّمُوْنِیْ قَدِّمُوْنِیْ وَاِنْ کَانَتْ غَیْرَ صَالِحَۃٍ قَالَتْ یَا وَیْلَھَا اَیْنَ تَذْھَبُوْنَ بِھَا یَسْمَعُ صَوْتَھَا کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَھَا الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ

انہوں نے ابو سعید خدری رضؓ سے وہ کہتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ طیار ہوتا ہے پھر مرد اس کو اپنی گردنوں پر اٹھا لیتے ہیں، اگر وہ نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے، مجھ کو آگے لے چلو، اگر نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے، ہائے خرابی جنازہ کہاں لیے جاتے ہو، اس کی آواز آدمی کے سوا ساری مخلوق سنتی ہے، اگر آدمی سنے تو بیہوش ہو جائے۔

بَابُ مَا قِیْلَ فِیْ اَوْلَادِ الْمُسْلِمِیْنَ

باب مسلمانوں کی نابالغ اولاد کہاں رہے گی!

وَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ لَہٗ ثَلٰثَۃٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ کَانَ لَہٗ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔

اور ابو ہریرۃ رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، جس کے تین لڑکے مر جائیں جو گناہ کو نہیں پہنچے (جوان نہیں ہوئے) تو وہ اس کیلئے دوزخ کی روک ہوں گے یا وہ بہشت میں جائیگا[1]۔

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُھَیْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ یَمُوْتُ لَہٗ ثَلٰثَۃٌ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ بِفَضْلِ رَحْمَتِہٖ اِیَّاھُمْ

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن عُلَیَّہ نے انہوں نے عبد العزیز بن صہیب سے انہوں نے انس رضؓ بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی مسلمان لوگوں میں ایسا نہیں جس کے تین بچے مر جائیں جو گناہ کے لائق نہ ہوئے ہوں، مگر اللہ اپنے فضل رحمت سے جو ان بچوں پر کرے گا اس کو بہشت میں لے جائے گا[2]۔

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّہٗ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ اِبْرَاھِیْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَہٗ مُرْضِعًا فِی الْجَنَّۃِ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براء بن عازب رضؓ سے سنا کہ جب حضرت ابراہیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے مر گئے تو آپؐ نے فرمایا بہشت میں ان کیلئے ایک دودھ پلانے والی ہے[3]۔

---

[1] اکثر علماء کے نزدیک وہ بہشتی ہیں اور جبریہ نے کہا اللہ کی مشیت پر ہیں اور امام احمد نے مرفوعاً حضرت علی رضؓ سے نکالا مسلمان اور ان کی اولاد یں بہشت میں ہوں گی اور مشرکین اور ان کی اولادیں دوزخ میں ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا ابو ہریرہؓ کی یہ حدیث اس لفظ سے مجھ کو موصولاً نہیں ملی البتہ امام احمد نے مسند میں ابو ہریرہؓ سے یوں روایت کیا جن دو مسلمانوں کے یعنی ماں باپ کے تین بچے مر جائیں جو گناہ کو نہ پہنچے ہوں تو اللہ ان کو اور ان کے بچوں کو اپنی رحمت کے فضل سے بہشت میں لے جائے گا ۱۲ منہ [3] یعنی بچوں کی شفاعت سے اس کو بھی جنت ملے گی ۱۲ منہ [4] کیونکہ وہ ڈیڑھ سال کی عمر شیر خوارگی میں فوت ہوئے تھے اللہ نے باقی رضعت (باقی آئندہ)

(بقیہ صفحہ سابقہ) اپنے پیغمبر کی عزت اور عظمت ایسی کی کہ ان کے صاحبزادے کے لیے بہشت میں انا رکھی۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسلمانوں کی اولاد بہشت میں رہے گی جو باب کا مطلب ہے ۱۲ منہ

تَمَّ الْجُزْءُ الْخَامِسُ وَيَتْلُوْهُ الْجُزْءُ السَّادِسُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

پانچواں پارہ اللہ کے فضل سے ختم ہوا۔ اب اگر اللہ نے چاہا تو چھٹا پارہ شروع ہونا ہے۔

تیسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

حضرت علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ

نعمانی کتب خانہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

از: حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ میں مطالب کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی، اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے لکھی گئی ہے اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

ناشر: ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ / اردو بازار / لاہور / پاکستان

نام کتاب ------ تیسیر الباری شرح صحیح بخاری

مؤلف ------ امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم ---- علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالےٰ

تصحیح وتحقیق --- مولانا عبدالصمد ریالوی

طابع ---- بشیر احمد نعمانی

ناشر ---- ضیاء۔ احسان پبلشرز لاہور

جلد ------- دوم

صفحات ---- ۷۴۰ (کاپیاں ½ ۹۲)

تعداد ------ ایک ہزار

ایڈیشن ---- اوّل

تاریخ اشاعت ---- جون ۱۹۹۰ء

قیمت مکمل ----

مطبع -------

فہرست ابواب تیسیر الباری ترجمہ وشرح اردو صحیح البخاری جلد دوم

کتاب المناسک
حج اور عمرے کا بیان

ساتواں پارہ

کتاب الصوم

کتاب روزے کے بیان میں

آٹھواں پارہ

كِتَابُ الْبُيُوْع

کتاب بیچ کھوچ کے بیان میں

كِتَابُ السَّلَمِ

بیع سلم کا بیان

نواں پارہ

كتابُ الحوالاتِ

کتاب حوالوں کی۔

كتاب الكفالة في القرض والديون بالابدان وغيرها

قرض و دیون وغیرہ کی حاضر ضمانت اور مال ضمانت کے بیان میں۔

كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ

کتاب مساقات کے بیان میں۔

کتاب فی الخصومات

نالشوں اور جھگڑوں کا بیان

کتاب فی اللقطۃ

پڑی ہوئی چیز کے اٹھانے کا بیان۔

کتاب فی المظالم والغصب

لوگوں کے حقوق اور ان کی زبردستی چھین لینے کا بیان

کتاب المکاتب

مکاتب کا بیان

کتاب الهبة وفضلها والتحریض علیها

ہبہ کا بیان اس کی فضیلت اور اس کی ترغیب دلانا

کتاب الشہادات گواہی کا بیان

کتاب الصلح

صلح کا بیان

کتاب الشروط

شرطوں کا بیان

تمت

جلد دوم

چھٹا پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا ہے بڑا مہربان

بَابُ مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ

۱ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللّٰهُ إِذْ خَلَقَهُمْ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ؁

۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ؁

باب مشرکوں کی (نابالغ) اولاد کا بیان

ہم سے حبان بن موسےٰ مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے ابو بشر جعفر سے انہوں نے سعید ابن جبیر سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مشرکوں کی اولاد (آخرت میں) کہاں رہے گی آپ نے فرمایا اللہ نے جب ان کو پیدا کیا تھا وہ خوب جانتا تھا اگر وہ بڑے ہوں تو کیسے کام کریں گے

ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو عطاء بن یزید لیثی نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہؓ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مشرکوں کی اولاد کہاں رہے گی۔ آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے وہ کیسے عمل کرنے والے تھے

۱؎ مومنین کی اولاد تو بہشتی ہے لیکن کافروں کی اولاد میں جو نابالغی کی حالت میں مر جائیں بہت اختلاف ہے امام بخاری کا مذہب یہ ہے کہ وہ بہشتی ہیں کیونکہ بغیر گناہ کے عذاب نہیں ہو سکتا اور وہ معصوم مرے ہیں بعضوں نے کہا اللہ کو اختیار ہے۔ اور اس کی مشیت پر موقوف ہے چاہے بہشت میں لے جائے چاہے دوزخ میں بعضوں نے کہا اپنے ماں باپ کے ساتھ وہ بھی دوزخ میں رہیں گے بعضوں نے کہا خاک ہو جائیں گے بعضوں نے کہا اعراف میں رہیں گے بعضوں نے کہا ان کا امتحان کیا جائے گا واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ ۲؎ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے اپنے علم کے موافق سلوک کرے گا بظاہر یہ حدیث اس مذہب کی تائید کرتی ہے کہ مشرکوں کی اولاد کے بارے میں توقف کرنا چاہیے امام احمد اور اسحاق اور اکثر اہل علم کا یہی قول ہے اور بیہقی نے امام شافعی سے بھی ایسا ہی نقل کیا ہے ۱۲ منہ ۳؎ اگر اس کے علم میں یہ ہے کہ وہ بڑے ہو کر اچھے کام کرتے والے تھے تو بہشت میں جائیں گے ورنہ دوزخ میں بظاہر یہ حدیث مشکل ہے کیونکہ اس کے علم میں جو ہوتا ہے وہ ضرور ظاہر ہوتا ہے تو اس کے علم میں تو یہی تھا کہ وہ بچپنے میں مر جائیں گے اور اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ قطعی بات تو یہی تھی کہ وہ بچپنے میں مر جائیں گے اور پروردگار کو اس کا علم بیشک تھا مگر اس کے ساتھ پروردگار یہ بھی جانتا تھا کہ اگر یہ زندہ رہتے تو نیک بخت ہوتے یا بد بخت ہوتے اور مشروطی امور کا واقع ہونا ضرور نہیں جیسے حضرت خضرؑ نے ایک نابالغ لڑکے کی نسبت یہ کہا تھا کہ اگر یہ لڑکا بڑا ہوتا تو شرارت اور کفر سے اپنے ماں باپ کو ستاتا ۱۲ منہ

۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَثَلِ الْبَهِيْمَةِ تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ هَلْ تَرٰى فِيْهَا جَدْعَاءَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ اپنے پیدائشی دین (یعنی اسلام) پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا پارسی بنا دیتے ہیں جیسے جانور کا بچہ (صحیح اور سالم) پیدا ہوتا ہے کبھی دیکھا کوئی بوچا پیدا ہوا ہے[1]۔

بَابٌ

باب

۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ هُوَ ابْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ مَنْ رَاٰى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ فَاِنْ رَاٰى اَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُوْلُ مَا شَآءَ اللّٰهُ فَسَاَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَاٰى مِنْكُمْ اَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّيْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَاَخَذَا بِيَدِيْ فَاَخْرَجَانِيْ اِلٰى اَرْضٍ مُّقَدَّسَةٍ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَّرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهٖ قَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنْ مُّوْسٰى كَلُّوْبٌ مِّنْ حَدِيْدٍ يُّدْخِلُهٗ فِيْ شِدْقِهٖ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْاٰخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ هٰذَا فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ انْطَلِقْ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے ابورجاء عمران بن تیم نے انہوں نے سمرہ بن جندبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (صبح کی نماز) پڑھ چکتے تو ہماری طرف منہ کرتے اور فرماتے آج رات کو تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہو تو وہ بیان کرے اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا ہو تو بیان کرتا آپ جو اللہ کو منظور ہوتا اس کی تعبیر بیان فرماتے ایک دن ایسا ہوا آپ نے ہم سے بھی پوچھا کیا تم میں کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے ہم نے عرض کیا جی نہیں آپ نے فرمایا مگر میں نے تو آج رات کو (خواب میں) دیکھا دو شخص (فرشتے) میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر بیت المقدس کی طرف لے گئے وہاں کیا دیکھتا ہوں ایک شخص تو بیٹھا ہے اور دوسرا شخص لوہے کا آنکڑا ہاتھ میں لیے کھڑا ہے (امام بخاری نے کہا ہمارے بعضے ساتھیوں[2] نے موسیٰ بن اسمٰعیل سے یوں روایت کیا ہے) وہ بیٹھے ہوئے شخص کے ایک گلپھڑے میں یہ آنکڑا گھسیڑتا ہے کہ اس کی گدی تک جا پہنچتا ہے پھر دوسرے گلپھڑے میں بھی اسی طرح گھسیڑتا ہے اتنے میں پہلا گلپھڑا جڑ جاتا ہے پھر دوبارہ اس میں گھسیڑتا[3] ہے میں نے

---

[1] اس حدیث سے امام بخاری نے اپنا مذہب ثابت کیا کہ جب ہر بچہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے تو اگر وہ بچپنے ہی میں مر جائے تو اسلام پر مرے گا اور جب اسلام پر مرا تو بہشتی ہوگا۔ اسلام کے دین میں سب سے بڑا جز توحید ہے۔ تو ہر بچہ کے دل میں خدا کی معرفت اور اس کی توحید کی قابلیت ہوتی ہے اگر بری صحبت میں نہ رہے تو ضرور وہ موحد ہو لیکن مشرک ماں باپ اور عزیز واقربا اس فطرت سے اس کا دل پھرا کر شرک میں پھنسا دیتے ہیں ۱۲ منہ

[2] حافظ نے کہا یہ بعضے ساتھی معلوم نہیں ہوئے کون تھے اور شاید عباس بن فضل استقاطی ہوں جنہوں نے اس حدیث کو موسیٰ بن اسمٰعیل سے روایت کیا ہے اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں نکالا ۱۲ منہ

[3] اور اتنے میں دوسرا گلپھڑا جڑ کر صحیح اور سالم ہو جاتا ہے پھر سہ بارہ اس میں گھسیڑتا ہے غرض برابر یہی ہو رہا ہے یہ دوزخ کا عذاب ہے معاذ اللہ اس کی حقیقت اللہ ہی جانتا ہے ۱۲ منہ

فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُّضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِهٖ بِفِهْرٍ اَوْ صَخْرَةٍ فَيَشْدَخُ بِهَا رَاْسَهٗ فَاِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ لِيَاْخُذَهٗ فَلَا يَرْجِعُ اِلٰى هٰذَا حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَاْسُهٗ وَعَادَ رَاْسُهٗ كَمَا هُوَ فَعَادَ اِلَيْهِ فَضَرَبَهٗ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا اِلٰى نَقْبٍ مِّثْلِ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَّاَسْفَلُهٗ وَاسِعٌ تَتَوَقَّدُ تَحْتَهٗ نَارٌ فَاِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادُوْا يَخْرُجُوْنَ فَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا وَفِيْهَا رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ مِّنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَّعَلٰى وَسَطِ النَّهَرِ قَالَ يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرِ ابْنِ حَازِمٍ وَّعَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهَرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ رَمَاهُ الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهٗ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ وَّفِيْ اَصْلِهَا شَيْخٌ وَّصِبْيَانٌ وَّاِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِّنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُّوْقِدُهَا فَصَعِدَا

اپنے ساتھ والوں سے پوچھا یہ ہے کیا انہوں نے کہا آگے تو چلو خیر ہم ایک مرد پاس پہنچے جو چت پڑا ہوا ہے اور ایک دوسرا مرد اس کے سر پر فہر یا صخرہ (پتھر) لیے کھڑا ہے اور اس سے اس کا سر پھوڑ رہا ہے[۱] پتھر مارتے ہی (سر پھوڑ کر) لڑھک جاتا ہے مارنے والا اس کے لینے کو جاتا ہے ابھی لوٹ کر نہیں آتا کہ جس کو مارا تھا اس کا سر جڑ کر اچھا خاصا جیسے پہلے تھا ہو جاتا ہے پھر وہ لوٹ کر مارتا ہے اور میں نے (اپنے ساتھیوں سے) پوچھا یہ ہے کون انہوں نے کہا آگے تو چلو خیر ہم تنور کی طرح ایک گڑھے پر پہنچے اوپر سے تو اس کا منہ تنگ اور نیچے سے کشادہ اس کے تلے آگ سلگ رہی تھی جب آگ کی لپٹ اوپر تنور کے کنارے تک آتی تو اس کے اندر جو لوگ تھے وہ بھی اوپر اٹھ آتے نکلنے کے قریب ہو جاتے پھر جب دھیمی ہو جاتی تو لوگ بھی اندر لوٹ جاتے ان لوگوں میں کئی عورتیں اور مرد ننگے بھی تھے میں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا یہ ہے کیا انہوں نے کہا آگے تو چلو۔ خیر ہم پھر چلے ایک خون کی ندی پر پہنچے اس ندی میں ایک شخص کھڑا ہے اور ندی کے ایک عمدہ مقام پر اور یزید بن ہارون اور وہب بن جریر راویوں نے جریر بن حازم سے یوں نقل کیا ندی کے کنارے ایک شخص ہے جس کے سامنے پتھر رکھے ہیں وہ شخص جو ندی کے اندر تھا بڑھ آیا اور ندی سے نکلنے لگا۔ اس وقت دوسرے شخص نے ایک پتھر اس کے منہ پر مارا اور جہاں پر وہ تھا وہیں اس کو لوٹا دیا پھر ایسا ہی کیا جب اس نے نکلنا چاہا اس نے ایک پتھر اس کے منہ پر مار دیا وہ لوٹ کر اپنی جگہ جا رہا میں نے (اپنے ساتھیوں سے) پوچھا یہ معاملہ کیا ہے خیر ہم چلتے چلتے ایک ہرے بھرے باغیچہ پر پہنچے وہاں ایک بڑا درخت تھا اس کی جڑ میں ایک بوڑھا بیٹھا تھا اور کئی بچے اور اس درخت کے پاس ایک مرد اور تھا جو اپنے سامنے آگ سلگا رہا تھا خیر میرے دونوں ساتھی مجھ کو

---

[۱] یعنی سب چیزیں دیکھ کر پھر اخیر میں سب کی کیفیت تم سے بیان کریں گے ابتدا دوزخ کی پوچھ پاچھ کیا۔ آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا ۱۲منہ [۲] یہ راوی کا شک ہے کہ فہر کا لفظ کہا یا صخرہ کا فہر اس پتھر کو کہتے ہیں جس سے ہاتھ بھر جائے ۱۲منہ [۳] جیسے ناریل پھوڑتے ہیں ۱۲منہ

بِيْ فِي الشَّجَرَةِ فَأَدْخَلَانِيْ دَارًا لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ
وَأَفْضَلَ مِنْهَا فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ
وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ ثُمَّ أَخْرَجَانِيْ مِنْهَا فَصَعِدَا بِيْ
الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَ
أَفْضَلُ فِيْهَا شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ قُلْتُ
طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَأَخْبِرَانِيْ عَمَّا رَأَيْتُ
قَالَا نَعَمْ أَمَّا الَّذِيْ رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ
فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ
عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
وَالَّذِيْ رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ
اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ
فِيْهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِيْ
رَأَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِيْ
رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ اٰكِلُوا الرِّبٰوا وَالشَّيْخُ الَّذِيْ
فِيْ أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيْمُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ
فَأَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِيْ يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ
خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْأُوْلَى الَّتِيْ دَخَلْتَ
دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَأَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ
فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَأَنَا جِبْرِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ
فَارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَإِذَا فَوْقِيْ
مِثْلُ السَّحَابِ قَالَا ذٰلِكَ مَنْزِلُكَ فَقُلْتُ
دَعَانِيْ أَدْخُلْ مَنْزِلِيْ قَالَا إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ

لے کر اس درخت پر چڑھے اور ایسے ایک گھر میں لے گئے کہ میں نے
اس سے اچھا اور اس سے عمدہ کوئی گھر ہی نہیں دیکھا اس میں بوڑھے
اور جوان اور عورتیں اور بچے (سب طرح کے لوگ) تھے پھر وہاں سے
نکال کر درخت پر چڑھا لے گئے اور ایک دوسرے گھر میں لے گئے
وہ پہلے گھر سے بھی اچھا اور عمدہ گھر تھا وہاں بوڑھے جوان (دو طرح کے
لوگ تھے) میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم نے تو مجھ کو آج رات خوب
گھمایا اب جو میں نے دیکھا اس کیفیت تو بتلاؤ انہوں نے کہا اچھا
جس کا کلپھڑا تم نے دیکھا چیرا جا رہا تھا وہ (دنیا کا) ایک بڑا
جھوٹا شخص ہے جو جھوٹی بات بیان کرتا لوگ اس سے سن کر سب
طرف مشہور کر دیتے قیامت تک اس کو یہی سزا ملتی رہے گی اور جس
کا سر تم نے دیکھا پھوڑا جا رہا تھا وہ شخص ہے جس کو (دنیا میں) اللہ
نے قرآن کا علم دیا تھا لیکن رات کو تو وہ سوتا رہا[1] اور دن کو اس پر عمل
نہیں کیا قیامت تک اس کو یہی سزا ملتی رہے گی اور تنور میں جو لوگ
تم نے دیکھے وہ زانی بدکار لوگ ہیں اور نہر میں جن کو دیکھا اور سود
خوار ہیں اور درخت کی جڑ میں جو بوڑھا دیکھا تھا وہ ابراہیمؑ پیغمبر ہیں
ان کے گرد جو بچے دیکھے وہ لوگوں کے بچے ہیں اور وہ شخص جو آگ سلگا
رہا تھا مالک فرشتہ ہے دوزخ کا داروغہ اور پہلے جس گھر میں
تم گئے تھے وہ عام مسلمانوں کے رہنے کا گھر ہے اور یہ دوسرا
شہیدوں کے رہنے کا گھر ہے[2] اور میں جبریلؑ ہوں اور یہ (میرا ساتھی)
میکائیل تم اپنا سر تو اٹھاؤ میں نے سر اٹھایا دیکھا تو ابر کی طرح ایک
چیز میرے اوپر ہے انہوں نے کہا یہ تمہارا مقام ہے میں نے کہا مجھ کو
چھوڑ دو میں اپنے مقام میں جاؤں انہوں نے کہا ابھی دنیا میں رہنے کی تمہاری

[1] یعنی رات غفلت میں کاٹی نہ قرآن کی تلاوت کی نہ تہجد پڑھا اور دن کو دنیا کے کام کاج میں غرق رہ کر قرآن پر عمل نہ کر سکا ۱۲ منہ [2] اس سے معلوم ہوا کہ شہیدوں کا مقام بہت اعلیٰ ہے مگر یہ نہیں ثابت ہوتا کہ شہیدوں کا درجہ حضرت ابراہیمؑ سے بھی زیادہ ہے کیونکہ حضرت ابراہیم کا اصل مقام اس سے اعلیٰ ہوگا اور وہ درخت کی جڑ میں بچوں اور لڑکوں کی نگرانی کے لیے بیٹھے ہوں گے ۱۲ منہ

لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِاسْتَكْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ -

بَابٌ مَوْتِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ

۵ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ فِي كَمْ كَفَّنْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ وَقَالَ لَهَا فِي أَيِّ يَوْمٍ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالَتْ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ قَالَ أَرْجُو فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّيْلِ فَنَظَرَ إِلَى ثَوْبٍ عَلَيْهِ كَانَ يُمَرَّضُ فِيهِ بِهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ اغْسِلُوا ثَوْبِي هٰذَا وَزِيدُوا عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ فَكَفِّنُونِي فِيهِمَا قُلْتُ إِنَّ هٰذَا خَلَقٌ قَالَ إِنَّ الْحَيَّ أَحَقُّ بِالْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ إِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ فَلَمْ يُتَوَفَّ حَتّٰى أَمْسٰى مِنْ لَيْلَةِ الثُّلَاثَاءِ وَدُفِنَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ -

بَابٌ مَوْتِ الْفُجَاءَةِ بَغْتَةً

۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ

کچھ عمر باقی ہے جس کو تم نے تیر نہیں کیا اگر تیر کر چکے ہوتے تو اپنے مقام میں آجاتے۔

باب پیر کے دن مرنے کی فضیلت[1]

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں ابوبکر صدیقؓ پاس (ان کی بیماری میں) گئی انہوں نے پوچھا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا میں نے کہا تین دھوئے ہوئے سفید کپڑوں میں نہ ان میں قمیص تھا نہ عمامہ انہوں نے یہ بھی پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کس دن ہوئی تھی میں نے کہا پیر کے دن انہوں نے کہا آج کونسا دن ہے میں نے کہا پیر کا دن انہوں نے کہا مجھے بھی امید ہے کہ اب سے لے کر رات تک کسی وقت میں گزر جاؤں[2] پھر اپنے کپڑے پر نگاہ ڈالی جو بیماری میں پہنے تھے اس پر زعفران کا دھبا لگا تھا اور کہا یہ کپڑا دھو ڈالنا اور دو کپڑے اور لے لینا ان میں میرا کفن کر دینا میں نے کہا یہ کپڑا تو پرانا ہے انہوں نے کہا نیا کپڑا تو زندہ آدمی کے لیے زیادہ درکار ہے بہ نسبت مردے کے کیونکہ مردے کا کپڑا تو پیپ اور خون میں بھرنے کے لیے ہے[3] پھر اس روز ابوبکرؓ نہیں مرے یہاں تک کہ منگل کی رات آگئی اور صبح ہونے سے پہلے دفن کر دیئے گئے۔

باب ناگہانی موت کا بیان

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے کہا مجھ کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے

---

[1] جمعہ کے دن کی موت کی فضیلت اسی طرح جمعہ کی رات کو مرنے کی فضیلت دوسری حدیثوں میں آئی ہے پیر کا دن بھی موت کے لیے بہت افضل ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن وفات فرمائی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی دن مرنے کی آرزو کی مگر وہ منگل کی شب کو مرے ۱۲ منہ

[2] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح پیر کے دن موت کی فضیلت پاؤں یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ پیر کے دن ابوبکرؓ نے مرنے کی آرزو کی ۱۲ منہ

[3] یعنی مردے کو کچھ بناؤ سنگار کی ضرورت نہیں پڑتی اس کو نئے کپڑے کی اتنی حاجت نہیں ہوتی جتنی زندے کو ہے مردے کا کپڑا تو خون پیپ میں گل سڑ کر خراب خستہ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ ؂

اپنے باپ عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (سعد بن عبادہؓ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری ماں ایک ہی ایکا مر گئی اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کرنے پاتی تو کچھ خیرات کرتی اب اگر میں اس کی طرف سے خیرات کروں تو اس کو کچھ ثواب ملے گا۔ آپ نے فرمایا ہاں۔[۱]

بَابٌ مَا جَآءَ فِيْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَاَقْبَرَهُ اَقْبَرْتُ الرَّجُلَ اُقْبِرُهٗ اِذَا جَعَلْتَ لَهٗ قَبْرًا وَّقَبَرْتُهٗ دَفَنْتُهٗ كِفَاتًا يَكُوْنُوْنَ فِيْهَا اَحْيَآءً وَّيُدْفَنُوْنَ فِيْهَا اَمْوَاتًا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کی قبروں کا بیان سورۂ عبس میں جو آیا ہے فاقبرہ تو عرب لوگ کہتے ہیں اقبرت الرجل اقبرہ یعنے میں نے اس کے لیے قبر بنائی اور قبرتہ کا معنے ہیں تے اس کو دفن کیا اور سورہ والمرسلات میں جو کفاتاً کا لفظ ہے[۲] اس کا مطلب یہ ہے کہ زندگی بھی زمین میں بسر کرو گے اور مر کر بھی اسی میں گڑو گے۔

۷ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ هِشَامٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَعَذَّرُ فِيْ مَرَضِهٖ اَيْنَ اَنَا الْيَوْمَ اَيْنَ اَنَا غَدًا اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ فَلَمَّا كَانَ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ کو محمد بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے ابو مروان یحییٰ بن ابی ذکریا نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی (موت کے شروع) بیماری میں (دوسری بیبیوں سے معذرت کے طور پر فرماتے تھے[۳] آج میں کہاں رہوں گا کل میں کہاں رہوں گا حضرت عائشہؓ کا دن آپ دور سمجھتے تھے[۴] آخر میری باری ہی کے دن اللہ

---

[۱] باب کی حدیث لا کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ مومن کے لیے ناگہانی موت سے کوئی ضرر نہیں گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پناہ مانگی ہے کیونکہ اس میں وصیت کرنے کی مہلت نہیں ملتی ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہے کہ ناگہانی موت مومن کے لیے راحت ہے اور بدکار کے لیے غصے کی پکڑ ہے ۱۲ منہ [۲] اس تفسیر کو ترجمہ باب سے کوئی تعلق نہیں امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق چونکہ کفاتاً کے معنے میں موت کا ذکر بھی شامل تھا اس کو یہاں بیان کر دیا ۱۲ منہ [۳] یہ تیتعذر کا ترجمہ ہے یا آپ کی کمال مروت اور عنایت اور خوش خلقی تھی کہ دوسری بیبیوں سے حضرت عائشہؓ کے گھر میں جانے کے لیے معذرت کرتے تھے حالاں کہ آپ پر باری باری رہنا واجب نہ تھا۔ بعض روایتوں میں تیتعذر ہے یعنے آپ پوچھتے تھے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس جانے میں کتنے دن باقی ہیں اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ بیمار تھے اور بیماری میں آپ کو حضرت عائشہؓ کے گھر میں زیادہ آرام ملتا تھا ۱۲ منہ [۴] آپ کو انہی کے دن کا اشتیاق رہتا کہ ان کی باری کب آتی ہے اور یہ خیال کر کے کہ ان کی باری میں اب کتنی دیر ہے بار بار پوچھتے آج کس کی باری ہے؟ کل کس کی باری ہے۔ یہ آپ کی شروع بیماری کا ذکر ہے تو اس دوسری حدیث کے خلاف نہ ہوگا جس میں یہ مذکور ہے کہ آپ نے دوسری بیبیوں سے اجازت لے کر اپنی بیماری کے دن حضرت عائشہ کے گھر میں بسر کیے ۱۲ منہ

يَوْمِيْ قَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ وَدُفِنَ فِيْ بَيْتِيْ ۞

۸ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ لَوْلَا ذٰلِكَ اُبْرِزَ قَبْرُهُ غَيْرَ اَنَّهُ خَشِيَ اَوْ خُشِيَ اَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا وَعَنْ هِلَالٍ قَالَ كَنَّانِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يُوْلَدْ لِيْ ۞

۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ رَاَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا ۞

۱۰ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ لَمَّا سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْحَائِطُ فِيْ زَمَانِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ اَخَذُوْا فِيْ بِنَائِهِ فَبَدَتْ لَهُمْ قَدَمٌ فَفَزِعُوْا وَظَنُّوْا اَنَّهُ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا وَجَدُوْا اَحَدًا يَعْلَمُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَهُمْ عُرْوَةُ لَا وَاللّٰهِ مَا هِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نے آپ کو اٹھا لیا میرے پہلو اور سینے کے بیچ میں اور میرے ہی گھر میں دفن ہوئے[1]۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے ہلال بن حمید سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں جس سے (اچھے ہو کر) نہیں اٹھے یوں فرمایا اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں اگر یہ ڈر نہ ہوتا تو آپ کی قبر کھول دی جاتی مگر آپ ڈرے یا لوگوں کو ڈر ہوا کہیں آپ کی قبر سجدہ نہ ہو جائے[2] اور ہلال اس حدیث کے راوی نے کہا عروہ نے میری کنیت رکھ دی اور میری کوئی اولاد ہی نہ تھی[3]۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو ابوبکر بن عیاش نے خبر دی انہوں نے سفیان بن دینار سے جو کھجور فروش تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو دیکھا وہ اونٹ کی کوہان کی طرح تھی[4]۔

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا جب ولید بن عبدالملک بن مروان کی حکومت کے زمانہ میں حضرت عائشہؓ کے حجرے کی دیوار گری تو اس کو بنانے لگے ایک ٹانگ دکھلائی دی لوگ گھبرا گئے سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک قدم ہے اور کسی ایسے شخص کو نہ پایا جو اس کو پہچانتا ہو یہاں تک کہ عروہ بن زبیر نے ان سے کہا ہر گز نہیں خدا کی قسم یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم نہیں ہے بلکہ حضرت عمرؓ کا قدم ہے[5]

[1] باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے اس حدیث سے گھر میں دفن کرنے کا جواز بھی معلوم ہوا ۱۲ منہ [2] لوگ اس کی طرف سجدہ کرنے لگیں یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [3] حالانکہ کنیت اکثر اولاد ہونے کے بعد رکھی جاتی ہے اس سے امام بخاری کی غرض ہلال کا سماع عروہ سے ثابت کرنا ہے ۱۲ منہ [4] ابونعیم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کی قبریں بھی اسی طرح کی تھیں چنانچہ اہل حدیث اور امام احمدؒ اور امام ابوحنیفہؒ اسی روایت کے رو سے قبر کو کوہان کی طرح بنانا افضل جانتے ہیں لیکن شافعی نے مسطح بنانا افضل کہا ہے ۱۲ منہ [5] ہوا یہ کہ ولید کی خلافت کے زمانہ میں اس نے عمر بن عبدالعزیز کو جو اس کی طرف سے مدینہ کے عامل تھے یہ لکھا کہ ازواج مطہرات کے حجرے گروا کر مسجد کو وسیع کرو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک بلند کر دو کہ نماز میں ادھر منہ نہ ہو عمر بن عبدالعزیز (باقی بر صفحہ آئندہ)

وَسَلَّمَ مَا هِيَ إِلَّا قَدَمُ عُمَرَ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَوْصَتْ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ لَا تَدْفِنِّي مَعَهُمْ وَادْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي بِالْبَقِيعِ لَا أُزَكَّى بِهِ أَبَدًا -

اور اسی اسناد سے ہشام سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے (مرتے وقت) عبداللہ بن زبیر کو وصیت کی مجھ کو پیغمبر صاحب اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے پاس نہ گاڑنا بلکہ بقیع میں میری سوکنوں کے پاس دفن کر دینا میں یہ نہیں چاہتی کہ ان کے ساتھ میری تعریف بھی ہوا کرے[۱]

۱۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ اذْهَبْ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَقُلْ يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكِ السَّلَامَ ثُمَّ سَلْهَا أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ قَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي فَلَأُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَهُ مَا لَدَيْكَ قَالَ أَذِنَتْ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ الْمَضْجَعِ فَإِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمُوا ثُمَّ قُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَادْفِنُونِي وَإِلَّا فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَمَنِ اسْتَخْلَفُوا بَعْدِي فَهُوَ الْخَلِيفَةُ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے کہا ہم سے حصین نے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ کو (اس وقت) دیکھا (جب وہ زخمی ہوئے) انہوں نے کہا عبداللہ تو ام المومنین عائشہ صدیقہ پاس جا اور کہہ عمرؓ تم کو سلام کہتا ہے پھر ان سے عرض کر کیا میں اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہوں (عبداللہ گئے اور ایسا ہی پیغام پہنچایا) حضرت عائشہؓ نے کہا یہ جگہ تو میں نے اپنے لیے رکھی تھی مگر میں آج ان کو اپنے اوپر مقدم رکھوں گی عبداللہ لوٹ کر آئے تو حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا ہوا انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے اجازت دی حضرت عمرؓ نے کہا مجھ کو اس جگہ دفن ہونے کا بڑا خیال تھا اتنا خیال کسی بات کا نہ تھا جب میں مر جاؤں تو ایسا کرو میرا جنازہ اٹھا کر لے جاؤ اور حضرت عائشہؓ کو سلام کہو اور عرض کرو کہ عمرؓ آپ کے حجرے میں دفن ہونے کی اجازت چاہتا ہے اگر وہ اجازت دیں تو مجھے وہاں[۱] دفنا دو ورنہ مسلمانوں کے مقبرے میں دفن کر دینا دیکھو خلافت کا حق دار میں ان چند لوگوں سے بڑھ کر کسی کو نہیں پاتا جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات تک راضی رہے ہیں پھر یہ لوگ جس کو خلیفہ بنائیں میرے بعد وہی خلیفہ ہے اس کی بات سننا اور اس کا کہا ماننا حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور عبدالرحمنؓ بن عوفؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ کا نام لیا

(بقیہ صفحہ سابقہ) نے یہ حجرے گرانے شروع کیے اس وقت ایک پاؤں اندر سے نمودار ہوا عروہ نے بتایا کہ یہ حضرت عمرؓ کا پاؤں ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱؎ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی کسرِ نفسی تھی انہوں نے فرمایا میں اس لائق نہیں کہ لوگ میری تعریف کریں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہونگی تو لوگ آپ کے ساتھ میرا بھی ذکر کریں گے اور دوسری بیبیوں پر میری ترجیح اور فضیلت بیان کریں گے کہ وہ سب بقیع میں دفن ہوئیں اور میں خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۱۲ منہ ۲؎ سبحان اللہ یہ حضرت عمرؓ کی بڑی احتیاط اور حق شناسی تھی انہوں نے یہ خیال کیا کہ شاید حضرت عائشہؓ نے میری مروت سے اور یہ سمجھ کر کہ میں امیر المومنین ہوں اس کی اجازت دے دی ہو لیکن دل سے نہ چاہتی ہوں تو میرے بعد پھر اجازت لینا مرنے کے بعد پھر کچھ دباؤ نہیں رہنا ۱۲ منہ ۳؎ عشرہ مبشرہ میں سے یہی لوگ موجود تھے ابو عبیدہ بن الجراح کا انتقال ہو چکا تھا اور سعید بن زید گو زندہ تھے باقی بر صفحہ آئندہ

فَاسْمَعُوا لَهُ وَاَطِيْعُوا فَسَمّٰى عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَّطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَّسَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّوَلَجَ عَلَيْهِ شَابٌّ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَبْشِرْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِبُشْرَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كَانَ لَكَ مِنَ الْقَدَمِ فِي الْاِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ الشَّهَادَةُ بَعْدَ هٰذَا كُلِّهٖ فَقَالَ لَيْتَنِيْ يَا ابْنَ اَخِيْ وَذٰلِكَ كَفَافٌ لَّا عَلَيَّ وَلَا لِيْ اُوْصِي الْخَلِيْفَةَ مِنْ بَعْدِيْ بِالْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ خَيْرًا اَنْ يَّعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَاَنْ يَّحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَاُوْصِيْهِ بِالْاَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ اَنْ يُّقْبَلَ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَيُعْفٰى عَنْ مُّسِيْئِهِمْ وَاُوْصِيْهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهٖ اَنْ يُّوْفٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَاَنْ يُّقَاتَلَ مِنْ وَّرَائِهِمْ وَاَنْ لَّا يُكَلَّفُوْا فَوْقَ طَاقَتِهِمْ۔

اور ایک انصاری جوان ان کے پاس پہنچا وہ کہنے لگا اے امیر المومنین تم کو اللہ کی طرف سے خوشی ہی خوشی ہے خوش ہو جاؤ ایک تو اسلام میں تمہارا جیسا درجہ ہے۔ وہ تم جانتے ہو پھر اُس کے بعد خلیفہ ہوئے تو انصاف کرتے رہے پھر اُن سب کے بعد شہادت ملی حضرت عمرؓ نے کہا میرے بھتیجے میری تو یہ آرزو ہے۔ کاش یہ خلافت برابر سرابر اُتر جائے نہ مجھے کچھ ثواب ملے نہ میرے اُوپر کچھ وبال ہو[1] میرے بعد جو خلیفہ ہو میں اس کو وصیت کرتا ہوں کہ اگلے مہاجرین سے بھلائی کرتا رہے ان کا حق پہچانے اور ان کی عزت کا خیال رکھے اور انصار کے ساتھ بھی بھلائی کرے جنہوں نے مدینہ میں جگہ لی اور ایمان پر ثابت قدم رہے یعنی ان میں جو نیک ہے اس کی نیکی کی قدر کرے اور جو ان میں قصور کرے اُس کے قصور سے درگزر کرے میں یہ بھی خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ اور اُس کے رسول کے ذمہ کا خیال رکھے[2] اور کافر ذمیوں کا عہد پورا کرے اُن سے نہ لڑے اُن کے سوا دوسرے کافروں سے لڑے۔ اور طاقت سے زیادہ اُن کو تکلیف نہ دے۔

بَابُ مَا يُنْهٰى مِنْ سَبِّ الْاَمْوَاتِ

باب جو لوگ مر گئے اُن کو برا کہنا منع ہے[3]۔

۱۲ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے اعمش سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے

بقیہ صفحہ سابقہ مگر حضرت عمرؓ کے رشتہ یعنی چچا زاد بھائی ہوتے تھے۔ اس لیئے ان کا نام تک نہیں لیا دُوسری روایت میں ہے یوں فرمایا دیکھو میرے بیٹے کا خلافت میں کوئی حق نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ کا ایک یہی کام دیکھو اور اس کو معاویہؓ کے کام سے ملاؤ کہ انھوں نے مرتے وقت زبردستی اپنے ناخلف بیٹے یزید سے بیعت کرا دی تو دونوں میں زمین آسمان کا فرق معلوم ہوتا ہے۔ جو لوگ حضرت عمرؓ پر طعنہ کرتے ہیں انکو یہ کاروائی ان کی دیکھ کر حق تعالیٰ سے شرمانا چاہیے جس شخص کی پاک نفسی اور عدالت کا یہ حال ہے۔ کہ حکومت کے ساتھ اپنے عزیزوں کی ذرا رعایت نہ کی اور اپنے خاص بیٹے کو ایک ادنیٰ سپاہی کے برابر رکھا ہو اور مرتے وقت بھی اس کو ترجیح نہ دی ہو۔ بھلا کسی کا منہ ہے۔ جو اس پر طعنے مارے سارے زمانہ کے بدمعاش اور اٹھائی گیرے اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتے اور بزرگوں کی آنکھ کا تنکا دیکھتے ہیں۔ استغفر اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ منہ

حواشی صفحہ ھٰذا

[1] اللہ اکبر خلافت اور حکومت ایسی ہی نازک چیز ہے حضرت عمرؓ نے اس کے عدل کے ساتھ چلائی مگر مرتے وقت اسی کو غنیمت سمجھے کہ خلافت کا نہ ثواب ملے نہ عذاب ہو برابر سرابر اُتر جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جو زمانہ گزرا اس کی نیکیاں قائم رہیں ۱۲ منہ

[2] یعنی کافروں سے عہد کرے اور انکو امان دے اور وہ جزیہ ادا کرتے رہیں تو پھر ان کو نہ ستائے اُن کے جان اور مال کی مسلمانوں کی طرح محافظت کی جائے ۱۲ منہ

[3] یعنی مسلمان جو مر جائیں۔ اُن کا مرے بعد عیب کرنا چاہیے اگر کافر یا فاسق ہو تو انکا عیب کرنا درست ہے۔ تاکہ دوسرے لوگوں کو تنبیہ ہو۔۔۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ عَنِ الْأَعْمَشِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ۞

بَابُ ذِكْرِ شِرَارِ الْمَوْتَى ۞

۱۳۱۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو لَهَبٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۞

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

بَابُ وُجُوبِ الزَّكٰوةِ وَقَوْلِ اللهِ

عَزَّ وَجَلَّ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ مر گئے اُن کو بُرا نہ کہو کیونکہ انہوں نے جیسے عمل کئے تھے ویسا بدلہ پا چکے[1] آدم بن ابی ایاس کے ساتھ اس حدیث کو علی بن جعد اور محمد بن عرعرہ اور ابن ابی عدی نے بھی شعبہ سے روایت کیا ہے۔ اور عبداللہ بن عبدالقدوس اور اور محمد بن انس نے بھی اُس کو اعمش سے روایت کیا ہے۔

باب بُرے مردوں کی بُرائی بیان کرنا درست ہے[2]

ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے انھوں نے اعمش سے انہوں نے کہا مجھ سے عمرو بن مرہ نے بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ابولہب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تیری خرابی ہو سارے دن تب یہ آیت اُتری تبت یدا ابی لہب وتب[3]

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔

کتاب زکوٰۃ کے بیان میں

باب زکوٰۃ دینا فرض ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور درستی سے ادا کرو نماز کو اور زکوٰۃ دو[4] اور عبداللہ بن عباسؓ نے کہا مجھ سے ابوسفیان نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قصہ نقل کیا[5] تو کہا وہ ہم کو نماز اور زکوٰۃ اور ناطہ جوڑنے اور حرامکاری

---

[1] اب ان کو برا کہتے ہیں کوئی فائدہ نہیں بلکہ ان کے عزیز و قریب اور رشتہ دار دوستوں کو ایذا دینا ہے۔ البتہ حدیث کے راویوں کا حال مرے بعد بھی بیان کرنا درست ہے کیونکہ اس میں دین کی حفاظت مقصود ہے۔ ۱۲ منہ [2] یہ باب لا کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ جس حدیث میں مردوں کی برائی بیان کرنا منع ہوا ہے۔ اُس سے مراد وہ مسلمان مردے ہیں جو بظاہر نیک گزرے ہوں لیکن کافروں اور فاسقوں کی برائی تو مرے بعد بھی کرنا درست ہے جیسے ابن عباسؓ نے ابولہب مردود کی برائی اُس کے مرے بعد بیان کی ۱۲ منہ [3] جب یہ آیت اتری وانذر عشیرتک الاقربین یعنی اپنے قریب رشتہ داروں کو ڈرا تو آپ صفا پر چڑھے اور قریش کے لوگوں کو پکارا وہ سب اکٹھے ہوئے پھر آپ نے انکو خدا کے عذاب سے ڈرایا تب ابولہب مردود کہنے لگا تیری خرابی ہو سارے دن کیا تو نے ہم کو اسی بات کے لئے اکٹھا کیا تھا۔ اُس وقت یہ سورت اُتری تبت یدا ابی لہب وتب یعنی ابولہب ہی کے دونوں ہاتھ ٹوٹے اور ہلاک ہوا ۱۲ منہ [4] خود قرآن سے زکوٰۃ کی فرضیت ثابت ہوئی نماز کے ساتھ بیاسی جگہ قرآن میں زکوٰۃ کا بھی ذکر ہے اور وہ ایک رکن ہے اسلام کا اُس کا منکر کافر ہے۔ اور جو لوگ زکوٰۃ نہ دیں حاکم اسلام (باقی بر صفحہ آئندہ)۔

وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ ۔

۱۳۱۴ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ زَكَرِيَّا ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِيْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ فِيْ فُقَرَائِهِمْ ۔

۱۳۱۵ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ مَالَهٗ مَالَهٗ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَبٌ مَّالَهٗ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَقَالَ بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ وَاَبُوْهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُمَا سَمِعَا مُوْسَى

سیکھنے کا حکم دیتے ہیں۔

ہم سے ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا انھوں نے زکریا بن اسحٰق سے انھوں نے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی سے انھوں نے ابومعبد نافذ سے انھوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجا[۱] اور فرمایا یمن والوں سے (پہلے) کہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں پھر اگر وہ اس کو مان لیں تو اُن سے یہ کہہ کہ اللہ نے ہر دن رات میں اُن پر پانچ نمازیں فرض کیں ہیں۔ پھر اگر وہ اس کو بھی مان لیں تو اُن کو یہ بتلا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر مال کا صدقہ فرض کیا ہے۔ جو ان کے مالداروں سے لیا جائے گا۔ اور انھیں کے محتاجوں کو دیا جائے گا۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے محمد بن عثمان بن عبداللہ بن موہب سے انھوں نے موسیٰ بن طلحہ سے انھوں نے ابوایوبؓ سے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کوئی ایسا کام بتلایئے جو مجھ کو بہشت میں لے جائے لوگ کہنے لگے اس کو کیا ہُوا ہے (اس کے پوچھنے کی کونسی ضرورت ہے) آپنے فرمایا کیوں ضرورت کیوں نہیں یہ تو بڑی ضروری بات ہے تو ایسا کر اللہ کو پوج اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز درستی سے ادا کر اور زکوٰۃ دیتا رہ اور ناطا جوڑتا رہ[۲] اور بہز بن اسد راوی نے یوں کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم محمد بن عثمان اور ان کے باپ عثمان بن عبداللہ نے اُن دونوں نے موسیٰ بن طلحہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) ان پر جہاد کر سکتا ہے ہجرت کے دوسرے سال زکوٰۃ فرض ہوئی ۱۲ منہ ۵ یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے شروع کتاب میں جس میں ہرقل بادشاہِ روم کا ذکر ہے ۱۲ منہ ۱؎ سنہ ۹ھ میں یا سنہ ۱۰ ہجری میں جب آپ غزوۂ تبوک سے لوٹ کر آئے تھے ۱۲ منہ ۲؎ اس حدیث سے بھی زکوٰۃ کی فرضیت ثابت ہوئی قسطلانی نے کہا حدیث سے یہ بھی نکلا کہ کافر کو زکوٰۃ دینا درست نہیں اسی طرح اگر اپنے شہر میں محتاج لوگ موجود ہوں تو دوسرے شہروں میں زکوٰۃ کا مال بھیجنا منع ہے۔ اگر ایسا کرے گا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی ۱۲ منہ ۳؎ بعضوں نے کہا یہ خود ابوایوبؓ تھے بعضوں نے کہا کوئی اعرابی تھا۔ بعضوں نے کہا ابن منتفق ۱۲ منہ ۴؎ جب تو یہ کام کریگا تو تجھ کو بہشت مل جائے گی۔ امام بخاری نے اس حدیث زکوٰۃ کی فرضیت یوں نکالی کہ نماز کے بعد اُس کو بیان کیا دوسرے بہشت میں جانا زکوٰۃ دینے پر منحصر ہُوا تو معلوم ہوا کہ جو زکوٰۃ نہ دے گا وہ دوزخ میں جائے گا اور دوزخ میں جانا اُسی چیز کے ترک سے ہوتا ہے۔ جو واجب ہو ۱۲ منہ ؛

ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ أَخْشٰى أَنْ يَكُونَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مَحْفُوظٍ إِنَّمَا هُوَ عَمْرٌو۔

سے انہوں نے ابو ایوبؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث بیان کی امام بخاری نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ محمد بن عثمان صحیح نہ ہو بلکہ عمرو بن عثمان صحیح ہو۔[۱]

۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلٰى هٰذَا فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا۔

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے عفان بن مسلم نے کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے یحییٰ بن سعید بن حیان سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے ایک گنوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو ایسا کام بتلائیے جب میں اس کو کروں تو بہشت میں جاؤں آپ نے فرمایا اللہ کو پوجتا رہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا اور فرض نماز درستی سے ادا کرتا رہ اور فرض زکوٰۃ دیتا رہ[۲] اور رمضان کے روزے رکھتا رہ[۳] وہ گنوار کہنے لگا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں اس میں بڑھاؤں گا نہیں[۴] جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے فرمایا اگر کسی کو بہشتی آدمی دیکھنا اچھا لگتا ہو۔ تو وہ اس شخص کو دیکھے۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے ابوحیان سے[۵] انہوں نے کہا مجھ سے ابوزرعہ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کی۔[۶]

۱۸۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ابوجمرہ نصر بن عمران ضبعی نے کہا ہم نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے عبدالقیس قبیلے کے (چودہ یا چالیس لوگ) آنحضرت

---

[۱] امام بخاری نے دوسری سند بہز کی اسی لئے بیان کی کہ حفص بن عمر کی طرح انہوں نے بھی شعبہ سے محمد بن عثمان کہا ہے اور صحیح یہ ہے کہ شعبہ نے اس حدیث میں غلطی کی اور ٹھیک یوں ہے عمرو بن عثمان یحییٰ بن سعید قطان اور اسحٰق اور ابواسامہ اور ابونعیم سب نے عمرو بن عثمان کہا ہے اور امام بخاری نے تاریخ میں کہا کہ یہ صحیح ہے۔ اور دارقطنی اور نووی نے کہا کہ شعبہ نے اس میں غلطی کی اور صحیح عمرو ہے۔ ۱۲ منہ [۲] اس حدیث میں تو صاف اور صریح مذکور ہے کہ زکوٰۃ فرض ہے ۱۲ منہ [۳] حج کا ذکر نہیں کیا بعضوں نے کہا کہ راوی اس کو بھول گیا ۱۲ منہ [۴] مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے۔ اور گھٹاؤں گا بھی نہیں ۱۲ منہ [۵] ان کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان ہے ۱۲ منہ [۶] مگر یحییٰ بن سعید قطان کی یہ روایت مرسل ہے۔ کیونکہ ابوزرعہ تابعی ہیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا اور وہیب کی روایت جو اوپر گذری وہ موصول ہے اور وہیب ثقہ ہیں ان کی زیادت مقبول ہے اس لئے حدیث میں کوئی علت نہیں ۱۲ منہ۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَّبِيْعَةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُوْا إِلَيْهِ مَنْ وَّرَاءَنَا قَالَ اٰمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَّأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ اَلْإِيْمَانِ بِاللهِ وَشَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَعَقَدَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَأَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ وَأَبُو النُّعْمَانِ عَنْ حَمَّادٍ اَلْإِيْمَانِ بِاللهِ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہم ربیعہ قبیلہ کی ایک شاخ ہیں ہمارے اور آپ کے بیچ میں مضر کے کافر حائل ہیں ہم سوا حرام مہینے کے (جس میں عرب لوگ جنگ نہیں کرتے تھے۔) اور دنوں میں آپ تک نہیں پہنچ سکتے۔ تو ہمیں ایک ایسی بات بتا دیجئے جس کو ہم خود بھی آپ سے سیکھ لیں اور (ہماری قوم کے) جو لوگ یہاں نہیں آئے ان کو بھی سکھائیں آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں جن کا حکم دیتا ہوں وہ یہ ہیں اللہ پر ایمان لانا اور اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور آپ نے انگلی سے ایک کا اشارہ کیا اور نماز درستی اور زکوٰۃ دینا اور لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ داخل کرنا اور میں تم کو منع کرتا ہوں کدو کے تونبے اور سبز لاکھی مرتبان اور کریدی ہوئی لکڑی کے باسن اور روغنی باسن سے اور سلیمان بن حرب اور ابو النعمان نے حماد سے یوں روایت کی اللہ پر ایمان لانا اس بات کی گواہی دینا اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے۔

۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ وَّكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ

ہم سے ابو الیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انھوں نے زہری سے انہوں نے کہا ہم سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے بیان کیا کہ ابو ہریرہؓ نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور عرب کے کئی لوگ کافر ہوگئے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے لڑنا چاہا حضرت عمرؓ نے کہا۔ تم ان لوگوں سے کیسے لڑو گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یوں فرمایا ہے مجھے لوگوں سے لڑنے کا اسی وقت تک حکم ہے

۱؎ یہ حدیث اوپر کئی بار گزر چکی ہے سلیمان اور ابو النعمان کی روایت میں بالایمان باللہ کے بعد واو عطف نہیں ہے اور حجاج کی روایت میں واو عطف تھا جیسے اوپر گزرا ایمان باللہ اور شہادت ان لا الٰہ الا اللہ دونوں ایک ہی ہیں اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ یہ پانچ باتیں ہوگئیں اور حج کا ذکر نہیں کیا کیونکہ ان لوگوں پر شاید حج فرض نہ ہوگا اس حدیث سے بھی زکوٰۃ کی فرضیت نکلتی ہے کیونکہ آپ نے اسکا امر کیا اور امر وجوب کے لیے ہوا کرتا ہے مگر جب کوئی دوسرا قرینہ ہو جس سے عدم وجوب ثابت ہو حافظ نے کہا سلیمان کی روایت کو خود مؤلف نے مغازی میں اور ابو سلیمان کی روایت کو بھی خود مؤلف نے خمس میں وصل کیا ۱۲ منہ ۲؎ یعنے کچھ بت پرست بن گئے اور بعضے مسیلمہ کذاب کے تابع ہو گئے جیسے یمامہ والے اور بعضے مسلمان رہے مگر زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کرنے لگے اور قرآن شریف کی یوں تاویل کرنے لگے کہ زکوٰۃ لینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص تھا۔ کیوں کہ اللہ نے فرمایا خذ من اموالہم صدقۃ تطہرہم وتزکیہم بہا وصل علیہم ان صلوتک سکن لہم اور پیغمبر کے سوا اور کسی کی دعا سے ان کو تسلی اور طہارت نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ

أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں جب یہ کہنے لگے تو انہوں نے اپنے مال اور جان کو مجھ سے بچا لیا البتہ کسی حق کے بدل یہ اور بات ہے اب اُن کا حساب اللہ پر رہیگا[1] ابوبکرؓ نے کہا میں تو قسم خدا کی جو کوئی نماز اور زکوٰۃ میں فرق سمجھے گا۔[2] اس سے ضرور لڑوں گا۔ کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ (جیسے نماز بدن کا حق ہے) قسم خدا کی اگر یہ لوگ ایک بکری کا بچہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے مجھ کو نہ دیں گے۔ تو میں اُس کے نہ دینے پر اُن سے ضرور لڑوں گا حضرت عمرؓ نے کہا۔ پھر خدا کی قسم اللہ نے ابوبکرؓ کا سینہ کھول دیا تھا (اور یہ خیال ان کا اللہ کی طرف سے تھا) میں سمجھ گیا کہ یہی حق ہے[3]

بَابُ الْبَيْعَةِ عَلٰى إِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ

باب زکوٰۃ دینے پر بیعت کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے سورۂ براءت میں فرمایا اگر وہ توبہ کریں اور نماز درستی سے ادا کریں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔

۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے انھوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا جریر بن عبداللہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کو درستی کے ساتھ ادا کرنے اور زکوٰۃ دینے اور ہر ایک مسلمان کے خیر خواہ رہنے پر بیعت کی۔

بَابُ إِثْمِ مَانِعِ الزَّكٰوةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ

باب زکوٰۃ نہ دینے والے کا گناہ۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ براءت میں) فرمایا جو لوگ سونا اور چاندی گاڑ رکھتے

---

[1] یعنی دل میں ان کے ایمان ہے یا نہیں اس سے ہم کو غرض نہیں اس کی پوچھ قیامت کے دن اللہ کے سامنے ہوگی۔ اور دنیا میں جو کوئی زبان میں لا الٰہ الا اللہ کہے گا اس کو مومن سمجھیں گے اس کے مال اور جان پر حملہ نہ کریں گے ۱۲ منہ

[2] نماز کو فرض کہے گا۔ پر زکوٰۃ کو فرض نہ جانے گا۔ ۱۲ منہ

[3] حضرت عمرؓ نے بعد کو ابوبکرؓ کی رائے سے اتفاق کیا اور سب صحابہ بھی متفق ہو گئے۔ اور زکوٰۃ نہ دینے والوں پر جہاد کیا ہمارے زمانہ میں بعض نادان لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے۔ کہ صرف لا الٰہ الا اللہ کہہ دینے سے آدمی مومن ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ اسلام کے دوسرے اصول کو مانے یا نہ مانے ان بےوقوفوں کا اس حدیث سے پورا رد ہو گیا لا الٰہ الا اللہ کہنا بیشک ایمان کی نشانی ہے۔ مگر اسی شرط کے ساتھ کہ اسلام کے دوسرے اصول اور ارکان کا انکار نہ کرے اگر اسلام کے ایک رکن کا بھی انکار کرے جیسے نماز یا روزے یا زکوٰۃ یا حج کا یا اللہ جل جلالہ کے صفات کا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا یا قیامت یا حشر نشر یا ملائکہ کا یا حور یا قصور اور جنت کی نعمتوں اور دوزخ کے عذابوں کا تو وہ کافر ہے۔ دائرہ اسلام سے خارج اُس سے مسلمانوں کی طرح برتاؤ نہیں کر سکتے نہ اُس سے شادی بیاہ درست ہے۔ ۱۲ منہ

وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ۔

۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهٗ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِي الْإِبِلُ عَلٰى صَاحِبِهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيْهَا حَقَّهَا تَطَأُهٗ بِأَخْفَافِهَا وَتَأْتِي الْغَنَمُ عَلٰى صَاحِبِهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا لَمْ يُعْطِ فِيْهَا حَقَّهَا تَطَأُهٗ بِأَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ قَالَ وَلَا يَأْتِيْ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلٰى رَقَبَتِهٖ لَهَا يُعَارٌ فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ وَلَا يَأْتِيْ بِبَعِيْرٍ يَحْمِلُهٗ عَلٰى رَقَبَتِهٖ لَهٗ رُغَاءٌ فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ۔

۲۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ

ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اخیر آیت فذوقوا ما کنتم تکنزون تک یعنی اپنے گاڑنے کا مزہ چکھو[1]۔

ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا اُن سے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سُنا وہ کہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) اونٹ جن کی دنیا میں زکوٰۃ نہ دی ہو خوب موٹے تازے اچھے بن کر آئیں گے اور اپنے مالک کو پاؤں سے روندیں گے۔ اور اسی طرح بکریاں بھی جن کی زکوٰۃ نہ دی ہو۔ اچھی موٹی تازی بن کر اپنے مالک کو کھروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی آپ نے فرمایا بکریوں کا ایک حق یہ بھی ہے۔ کہ پانی پر پہنچ کر اُن کا دودھ دوہا جائے[2] آپ نے فرمایا ایسا نہ ہو۔ تم میں سے کوئی قیامت کے دن بکری کو اپنی گردن پر لادے ہوئے لائے وہ بھائیں بھائیں کر رہی ہو۔ مجھ کو پکارے اے محمدؐ مجھ کو بچاؤ میں کہوں گا۔ میں کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو اللہ کا حکم تم کو پہنچا دیا تھا اور ایسا نہ ہو کوئی اونٹ اپنی گردن پر لادے ہوئے لائے وہ بڑ بڑ کر رہا ہو پھر کہے محمدؐ مجھ کو چھڑاؤ میں کہونگا میں کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو اللہ کا حکم تم کو پہنچا دیا تھا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ہاشم بن قاسم نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوصالح روغن فروش سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں

---

[1] آیت میں کنز کا لفظ ہے کنز اس مال کو کہیں گے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائیگی اور اکثر صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے۔ کہ آیت اہل کتاب اور مشرکین اور مومنین سب کو شامل ہے امام بخاری نے بھی اسی طرف اشارہ کیا اور بعضے صحابہ نے اس آیت کو کافروں سے خاص کیا ہے ۱۲ منہ [2] مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے منہ سے یہ جو پچاس ہزار کا جو دن ہوگا اس دن بھی کرتے رہیں گے کہ اللہ بندوں کا فیصلہ کرے اور وہ اپنا ٹھکانا دیکھ لے یا بہشت میں یا دوزخ میں ۱۲ منہ [3] پانی پر اکثر غریب لوگ جمع رہتے ہیں۔ وہاں دودھ دوہنے سے یہ غرض ہے۔ کہ کچھ دودھ غریب مسکینوں کو بھی پلایا جائے بعضوں نے کہا یہ حکم زکوٰۃ کی فرضیت سے پہلے تھا۔ جب زکوٰۃ فرض ہوئی تو اب کوئی اور صدقہ یا حق واجب نہیں رہا ایک حدیث میں ہے۔ کہ زکوٰۃ کے سوا مال میں دوسرا حق بھی ہے۔ اس کو ترمذی نے فاطمہ بنت قیس سے نکالا ایک حدیث میں ہے۔ کہ اونٹوں کا بھی یہی حق ہے۔ کہ پانی کے کنارے ان کا دودھ دوہا جائے ۱۲ منہ؛

السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِیْبَتَانِ یُطَوَّقُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ یَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَیْهِ یَعْنِیْ بِشِدْقَیْهِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا کَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ الْاٰیَةَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جس کو مال دے اور وہ اس زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اُس کا مال ایک گنجے سانپ کی شکل بن کر جس کی آنکھوں پر دو کالے ٹیکے[1] (داغ) ہوں گے اُس کے گلے کا طوق ہو جائے گا پھر اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ اُس کے بعد آپ نے سُورۂ آل عمران کی یہ آیت پڑھی جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے مال دیا ہے۔ اور وہ اس میں بخیلی کرتے ہیں تو بخیلی اپنے لئے بہتر نہ سمجھیں بلکہ اُن کے حق میں بری ہے۔ جس کے لئے بخیلی کرتے تھے۔ وہ قیامت کے دن قریب میں اُن کے گلے کا طوق ہونے والا ہے[2]۔

بَابٌ مَّا اُدِّیَ زَکٰوتُهٗ فَلَیْسَ بِکَنْزٍ

لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

باب جس مال کی زکوٰۃ دی جایا کرے اُن کو کنز نہیں کہیں گے

کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے[3]۔

۲۳ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَبِیْبِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ یُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ اَخْبِرْنِیْ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ کَنَزَهَا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَهَا فَوَیْلٌ لَّهٗ اِنَّمَا کَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تُنَزَّلَ الزَّکٰوةُ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ

ہم سے احمد بن شبیب بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ شبیب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے خالد بن اسلم سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ نکلے تو ایک گنوار نے پوچھا مجھے اس آیت کی تفسیر بتلائیے والذین یکنزون الذھب والفضۃ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا جس شخص نے چاندی سونا جوڑ رکھا اور اُسکی زکوٰۃ نہ دی اس کی خرابی ہوگی۔ اور یہ آیت زکوٰۃ کا حکم اترنے سے پہلے کی ہے۔ جب زکوٰۃ۔

[1] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ اس کے منہ پر دو نوں کنا رہ (پھین) (جھاگ) ہوگا ۱۲ منہ [2] یعنی حقیقۃً طوق ہوگا بعضوں نے کہا طوق ہونیسے مجازی معنی مراد ہے یعنی اس پر وبال ہوگا اور اس حدیث سے اس کا رد ہوتا ہے ۱۲ منہ [3] یعنی اس مال سے یہ آیت متعلق نہیں ہے۔ والذین یکنزون الذھب والفضۃ معلوم ہوا اگر کوئی مال جمع کرے تو گنہگار نہیں بشرطیکہ زکوٰۃ دیا کرے تقوی اور فضیلت کے خلاف ہے۔ یہ ترجمہ باب خود ایک حدیث ہے۔ جس کو امام مالکؒ نے ابن عمرؓ سے موقوفاً نکالا اور ابو داؤد نے ایک مرفوع حدیث نکالی۔ جس کا مطلب یہی ہے۔ ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اس باب میں آتی ہے۔ امام بخاری نے اس حدیث سے یہ دلیل لی کہ جس مال کی زکوٰۃ ادا کی جائے وہ کنز نہیں ہے۔ اس کا دبانا اور رکھ چھوڑنا درست ہے۔ کیونکہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں بموجب نص حدیث زکوٰۃ نہیں ہے۔ پس اتنی چاندی کا رکھ چھوڑنا اور دبانا کنز نہ ہوگا۔ اور اس آیت میں سے اس کو خاص کرنا ہوگا۔ اور خاص کرنے کی وجہ یہی ہوئی کہ زکوٰۃ اس پر نہیں ہے تو جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی گئی تو وہ بھی کنز نہ ہوگا کیونکہ اس پر بھی زکوٰۃ نہیں رہی۔ ۱۲ منہ

جَعَلَهَا اللّٰهُ طُهْرًا لِّلْاَمْوَالِ۔

فرض ہوئی تو اللہ نے مالوں کو اس سے پاک کر دیا۔

۲۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ اَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

ہم سے اسحاق بن یزید نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن اسحاق نے خبر دی کہا ہم کو امام اوزاعی نے کہا مجھ کو یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے عمرو بن یحییٰ بن عمارہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ یحییٰ بن عمارہ ابن ابی الحسن سے انہوں نے ابوسعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ وسق کھجور سے کم میں زکوٰۃ ہے[2]۔

۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ هَاشِمٍ سَمِعَ هُشَيْمًا قَالَ اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِالرَّبَذَةِ فَاِذَا اَنَا بِاَبِيْ ذَرٍّ فَقُلْتُ لَهُ مَا اَنْزَلَكَ مَنْزِلَكَ هٰذَا قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفْتُ اَنَا وَمُعَاوِيَةُ فِي الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ نَزَلَتْ فِيْ اَهْلِ الْكِتٰبِ فَقُلْتُ نَزَلَتْ فِيْنَا وَفِيْهِمْ فَكَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ فِيْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ اِلٰى عُثْمَانَ يَشْكُوْنِيْ فَكَتَبَ اِلَيَّ عُثْمَانُ اَنِ اقْدَمِ الْمَدِيْنَةَ فَقَدِمْتُهَا فَكَثُرَ عَلَيَّ النَّاسُ

ہم سے علی بن ابی ہاشم نے بیان کیا انہوں نے ہشیم سے سنا انہوں نے کہا ہم کو حصین نے خبر دی انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے کہا میں ربذہ پر سے گذرا[3] وہاں مجھ کو ابوذر (صحابی) ملے میں نے پوچھا تم اس جگہ شہر چھوڑ کر جنگل میں کیوں رہنے لگے؟ انہوں نے کہا میں شام کے ملک میں گیا تھا وہاں مجھ میں اور معاویہ میں (جو حضرت عثمانؓ کی طرف سے شام کے حاکم تھے) اس آیت میں اختلاف ہوا الذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ معاویہؓ کہنے لگے یہ آیت اہل کتاب کے حق میں اتری میں نے کہا نہیں ہم مسلمانوں کے باب میں بھی اور اہل کتاب کے حق میں بھی۔ خیر مجھ میں اور ان میں (خوب) بحث ہوئی انہوں نے حضرت عثمانؓ کو میری شکایت لکھی حضرت عثمانؓ نے مجھے لکھ بھیجا تم مدینہ میں چلے آؤ میں مدینہ میں آیا تو اتنے

---

[1] عبداللہ بن عمرؓ کا مطلب یہ ہے کہ آیت والذین یکنزون الذہب والفضۃ میں جو وعید ہے وہ انہی لوگوں کے لیے ہے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور سونا اور چاندی جوڑ رکھتے ہیں لیکن جو لوگ زکوٰۃ دیا کریں وہ کتنا بھی سونا چاندی اکھٹا کریں تو کچھ گنہگار نہ ہوں گے کیونکہ زکوٰۃ سے ان کا مال پاک اور صاف رہتا ہے اس کو کنز نہیں رکھیں گے اکثر صحابہ بلکہ سب اس مسئلہ میں ابن عمرؓ سے موافق ہیں صرف ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جو بڑے زاہد اور درویش اور تارک الدنیا تھے وہ کہتے ہیں کہ یہ آیت مطلق ہے ہر مال جوڑنے والے کو شامل ہے زکوٰۃ دے یا نہ دے ان کا مذہب درویشانہ ہے کہ مال جوڑنا مسلمان کو کسی حال میں جائز نہیں جو آوے کھاوے اور کھلاوے اور اللہ پر بھروسہ رکھے وہ رزاق مطلق ہے جب تک جئینگے دے گا ۱۲ منہ [2] ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے پانچ اوقیوں کے دو سو درم ہوئے یعنے ساڑھے باون تولے چاندی یہی چاندی کا نصاب ہے اس سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے صاع چار مد کا ایک رطل اور تہائی رطل کا ہندستان کا وزن کے لحاظ سے ایک وسق پکے ساڑھے چار یا پانچ من کے قریب ہوتا تو پانچ وسق کے ایک کھنڈی سے کچھ زیادہ ہو وے ایک کھنڈی سے کم غلہ یا کھجور میں زکوٰۃ نہیں ہے ۱۲ منہ [3] ربذہ ایک گاؤں ہے مدینہ سے تین منزل کے فاصلے پر ابوذر غفاریؓ وہیں جاکر رہے تھے اور وہیں انتقال کیا ۱۲ منہ [4] یعنے آیت عام ہے جو کوئی سونا چاندی جوڑ رکھے مسلمان ہو یا کافر یہ آیت اس کو شامل ہے ۱۲ منہ

حَتّٰى كَاَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْنِيْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لِيْ اِنْ شِئْتَ تَنَحَّيْتَ فَكُنْتَ قَرِيْبًا فَذَاكَ الَّذِيْ اَنْزَلَنِيْ هٰذَا الْمَنْزِلَ وَلَوْ اَمَّرُوْا عَلَيَّ حَبَشِيًّا لَسَمِعْتُ وَاَطَعْتُ ۔

بہت لوگ میرے پاس جمع ہونے لگے جیسے انہوں نے مجھ کو اس سے پہلے کبھی دیکھا ہی نہ تھا میں نے حضرت عثمانؓ سے اس کا ذکر کیا انہوں نے کہا تم چاہو تو الگ ایک گوشے میں رہو مدینہ سے قریب ہیں اسی وجہ سے یہاں (جنگل میں) پڑا ہوں اور حضرت عثمانؓ تو بڑے شخص ہیں (اگر مجھ پر ایک حبشی کو سردار کریں تو میں اس کی بات سنوں گا اور اس کا کہا مانوں گا

٢٦ - حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَسْتُ ح وَحَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَلَاءِ بْنُ الشِّخِّيْرِ اَنَّ الْاَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰى مَلَاٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَجَاءَ رَجُلٌ خَشِنُ الشَّعْرِ وَالثِّيَابِ وَالْهَيْئَةِ حَتّٰى قَامَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ثُمَّ يُوْضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ اَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهٖ وَيُوْضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفِهٖ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيِهٖ يَتَزَلْزَلُ ثُمَّ وَلّٰى فَجَلَسَ اِلٰى سَارِيَةٍ وَّتَبِعْتُهٗ وَجَلَسْتُ اِلَيْهِ وَاَنَا لَا اَدْرِيْ مَنْ هُوَ

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے سعید جریری نے انہوں نے ابوالعلاء یزید سے انہوں نے احنف بن قیس سے انہوں نے کہا دوسری سند اور امام بخاری نے کہا مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے سعید جریری نے کہا ہم سے ابوالعلاء بن شخیر نے ان سے احنف بن قیس نے بیان کیا کہا میں قریش کے لوگوں کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص آیا جس کے بال سخت کپڑے موٹے شکل بھی سیدھی سادی وہ ان کے پاس کھڑا ہوا اور سلام علیک کی پھر کہنے لگا جو لوگ مال جمع کرتے ہیں ان کو خوش خبری سنا ایک پتھر دوزخ کی آنچ میں سینکا جائے گا وہ ان کی چھاتی کی بھٹنی پر رکھ دیا جائے گا اور ان کے مونڈھے کی اوپر والی ہڈی سے پار ہو جائے گا اور ان کے مونڈھے کی اوپر والی ہڈی پر رکھا جائے گا اور چھاتی کی بھٹنی سے پار ہو جاوے گا اسی طرح وہ پتھر ڈھلکتا رہے گا یہ کہہ کر اس نے پیٹھ موڑی اور ایک ستون پاس جا بیٹھا میں اس کے پیچھے چلا اور اس کے پاس جا کر بیٹھا مجھے معلوم نہ تھا یہ کون شخص ہے میں نے اس

۱ے حضرت ابوذر غفاری بڑے عالی شان صحابی اور زاہد اور درویشی میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے ایسے بزرگ شخص کے پاس خواہ مخواہ لوگ بہت جمع ہوتے ہیں معاویہؓ نے ان سے یہ اندیشہ کیا کہ کہیں کوئی فساد نہ اٹھ کھڑا ہو حضرت عثمانؓ نے ان کو وہاں سے بلا بھیجا تو فوراً چلے آئے خلیفہ اور حاکم اسلام کی اطاعت فرض ہے ابوذرؓ نے ایسا ہی کیا مدینہ میں آئے تو یہاں شام سے بھی زیادہ ان کے پاس جمع ہونے لگے حضرت عثمانؓ کو بھی وہی اندیشہ ہوا جو معاویہ کو ہوا تھا انہوں صاف تو یہ نہیں کہا کہ تم مدینہ سے نکل جاؤ مگر صلاح کے طور پر بیان کیا ابوذرؓ نے ان کی مرضی پا کر مدینہ کو بھی چھوڑا اور ربذہ ایک گاؤں میں جا کر رہ گئے اور تادم وفات وہیں مقیم رہے آپ کی قبر بھی وہیں ہے امام احمد اور ابویعلیٰ نے مرفوعاً نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذرؓ سے فرمایا جب تو مدینہ سے نکالا جائے گا تو کہاں جائے گا انہوں نے کہا شام کے ملک میں آپ نے فرمایا جب وہاں سے نکالا جائے گا پھر مدینہ میں آ جاؤں گا آپ نے فرمایا جب پھر وہاں سے نکالا جائے گا تو کیا کرے گا ابوذرؓ نے کہا میں اپنی تلوار سنبھالوں گا اور ماروں گا آپ نے فرمایا میں تجھ کو اس سے بہتر بات نہ بتاؤں تو سن کے اور کہا مان لے اور جہاں وہ تجھ کو ہانکیں وہاں چلا جا ابوذرؓ نے اسی حدیث پر عمل کیا اور دم نہ مارا رضی اللہ عنہ

فَقُلْتُ لَهُ لَا أَرَى الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَرِهُوا الَّذِي قُلْتَ قَالَ إِنَّهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا قَالَ لِي خَلِيلِي قَالَ قُلْتُ وَمَنْ خَلِيلُكَ تَعْنِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتُبْصِرُ أُحُدًا قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَى الشَّمْسِ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ وَأَنَا أُرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسِلُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ وَإِنَّ هَؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا إِنَّمَا يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا وَلَا وَاللَّهِ لَا أَسْأَلُهُمْ دُنْيَا وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ حَتَّى أَلْقَى اللَّهَ ۔

سے کہا میں سمجھتا ہوں تمہاری اس بات سے لوگ ناراض ہوئے اس نے کہا یہ لوگ تو بے وقوف ہیں مجھ سے میرے جانی دوست نے کہا میں نے کہا تمہارا جانی دوست کون ہے اس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کون آپ نے فرمایا اے ابوذر کیا تو احد پہاڑ دیکھتا ہے یہ سن کر میں نے سورج کو دیکھا کتنا دن باقی ہے میں سمجھا کہ آپ کسی کام کے لیے مجھ کو بھیجنے والے ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا میں نہیں چاہتا میرے پاس احد پہاڑ برابر سونا ہو اگر ہو تو میں سب اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالوں صرف تین اشرفیاں رکھ لوں[1]۔ اور یہ لوگ تو بے وقوف ہیں روپیہ اکٹھا کرتے ہیں اور میں تو خدا کی قسم نہ ان سے دنیا کا کوئی سوال کروں گا نہ دین کی کوئی بات پوچھوں گا یہاں تک کہ اللہ سے مل جاؤں[2]۔

بَابُ إِنْفَاقِ الْمَالِ فِي حَقِّهِ ۔

باب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت[3]

۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دو ہی آدمیوں پر رشک کر سکتے ہیں ایک تو اس شخص پر جس کو اللہ نے روپیہ دیا اور اس کو نیک کاموں میں خرچ کرنے کی توفیق دی دوسرے وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن اور حدیث کا علم دیا وہ خود بھی ان پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے۔

---

[1] شاید تین اشرفیاں اس وقت آپ پر قرض ہوں گی یا آپ کا روزانہ خرچ تین اشرفیوں کا ہوگا۔ حافظ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مال جمع نہ کرے مگر یہ اولویت پر محمول ہے کیونکہ جمع کرنے والا کو زکوٰۃ دے تب بھی اس کو قیامت کے دن حساب دینا ہوگا اس لیے بہتر یہی ہے کہ جو کچھ آئے خرچ کر ڈالے ۱۲ منہ [2] ابوذرؓ کا مطلب یہ ہے کہ مجھ کو ان لوگوں سے کوئی غرض یا احتیاج نہیں ہے کہ میں اُن کی ناراضی کا اندیشہ کروں نہ میں ان سے کوئی دنیا کا مال متاع چاہتا ہوں نہ دین کا علم ان سے حاصل کرنا چاہتا ہوں پھر حق بات کہنے میں مجھے کونسا امر مانع ہے سبحان اللہ مسلمان مولویوں اور درویشوں کو حضرت ابوذرؓ کی طرح بے غرض اور متوکل رہنا چاہیے اور شریعت کی بات سنانے اور خدا کا حکم پہنچا دینے میں کسی کی کچھ پرواہ نہ کرنا چاہیے کوئی نواب یا امیر یا بادشاہ ناراض ہو جائے تو بیزار سے اپنی روٹی محنت مشقت سے پیدا کرے ان کی ناراضی یا رضامندی سے کچھ غرض نہ رکھے اگر عالم یا درویش میں یہ بات نہ ہو اور وہ دنیا داروں کی رعایت یا مروت کرے تو وہ خدا کا چور ہے ایسے عالم اور درویش سے دور بھاگنا چاہیئے اس سے تو جاہل دنیا دار بہتر ہیں ہمارے زمانے کے مولوی اور مشائخ اکثر اسی بلا میں مبتلا ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون ۱۲ منہ [3] یعنے کاموں میں جیسے فقرا اور محتاجین کو کھلانے پلانے مدرسہ اور مشائخ اور سرا بنانے مجاہدین کے لیے جہاد کا سامان کر دینے طالب علموں کی خوراک اور پوشاک مہیا کر دینے ۱۲ منہ

بَابُ ۱۳ الرِّيَاءِ فِي الصَّدَقَةِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلْدًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَابِلٌ مَطَرٌ شَدِيْدٌ وَالطَّلُّ النَّدٰى ؞

باب ریا کی نیت سے خیرات کرنا[1]

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا مسلمانوں اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور فقیر کو ستا کر برباد نہ کرو اس شخص کی طرح جو لوگوں کے دکھاوے کے لیے اپنا مال خرچتا ہے اور اس کو اللہ اور آخرت کے دن کا یقین نہیں اخیر آیت واللہ لا یہدی القوم الکافرین تک[2]۔ ابن عباسؓ نے کہا اس آیت میں جو صلداً کا لفظ ہے اس کا معنے (صفا چٹ) یعنے اس پر کچھ نہ رہا اور عکرمہ نے کہا وابل زور کا مینہ اور طل کہتے ہیں شبنم (اوس کو)[3]

بَابُ ۱۴ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِّنْ غُلُوْلٍ وَلَا يَقْبَلُ اِلَّا مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ؞

باب چوری کے مال میں سے خیرات قبول نہ ہوگی وہی خیرات قبول ہوگی جو حلال کمائی سے دی جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسی سورہ بقرہ میں فرمایا[4] نرمی سے جواب دے دینا اور فقیر کی سخت باتوں سے درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو اور اللہ تو بے نیاز تحمل والا ہے[5]۔

بَابُ ۱۵ الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ؞

باب حلال کمائی میں سے خیرات قبول ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا اللہ سود کو گھٹاتا اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور اللہ ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے اور نماز درستی سے ادا کی اور زکوٰۃ دی ان کو پروردگار کے پاس ان کا ثواب ملے گا نہ ان کو ڈر ہوگا نہ غم۔

۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ اَبَا النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے ابوالنضر سالم بن ابی امیہ سے سنا انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

[1] یعنی لوگوں کو دکھلانے کے لیے تاکہ لوگ تعریف کریں اور سخی کہلائیں ایسی خیرات سے بجائے ثواب کے اور عذاب ہوگا ۱۲ منہ [2] اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے احسان جتانے والے اور فقیر کو ستانے والے کی تشبیہ دی ریاکار کے ساتھ تو معلوم ہوا کہ ریاکار کی خیرات اس سے بھی بڑھ کر لغو اور بے فائدہ اور برباد ہے ۱۲ منہ [3] اس سورت میں آگے وابل اور طل کا لفظ آیا ہے امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق ان کی تفسیر کردی ۱۲ منہ [4] اس آیت سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ جب چوری کے مال میں سے خیرات کرے گا تو جن لوگوں پر خیرات کرے گا ان کو جب اس کی خبر معلوم ہوگی تو وہ رنجیدہ ہوں گے ان کو ایذا ہوگی ۱۲ منہ [5] اس آیت کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے اس کی توجیہ یوں کی ہے کہ آیت میں صدقات سے وہی صدقہ مراد ہیں جو حلال مال سے دیئے جائیں کیونکہ اسکے آگے یہ بیان فرمایا ہے ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون اخیر تک ۱۲ منہ

تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَّلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهٖ كَمَا يُرَبِّيْ أَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ تَابَعَهٗ سُلَيْمَانُ عَنِ ابْنِ دِيْنَارٍ وَّقَالَ وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَسُهَيْلٌ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ٭

حلال کمائی سے ایک کھجور برابر صدقہ کرے اور اللہ حلال کمائی کو قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے داہنے ہاتھ لیتا ہے[1] پھر صدقہ دینے والے کے فائدے کے لیے اس کو پالتا ہے جیسے کوئی تم میں سے اپنا بچھیرا پالتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ برابر ہو جاتا ہے عبدالرحمٰن کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان بن بلال نے بھی عبداللہ بن دینار سے روایت کیا[2]۔ اور ورقا نے اس کو عبداللہ بن دینار سے روایت کیا اس نے سعید بن یسار سے اس نے ابوہریرہؓ سے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مسلم بن ابی مریم اور زید بن اسلم اور سہیل نے اس کو ابوصالح سے روایت کیا اس نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ ٭

باب اس زمانہ کے آنے سے پہلے جب کوئی صدقہ نہ لیگا صدقہ دینا

۲۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَإِنَّهٗ يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَّمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهَا ٭

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے معبد بن خالد نے کہا میں نے حارثہ بن وہب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے خیرات کرو کیونکہ ایک زمانہ تم پر ایسا آنے والا ہے کہ آدمی خیرات لے کر چلے گا اور کوئی ایسا شخص نہ ملے گا جو اس کو قبول کرے جس کو دینے لگے گا وہ کہے گا اگر تو کل لاتا تو میں لے لیتا آج تو مجھ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے[3]۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰى يَعْرِضَهٗ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ يَعْرِضُهٗ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِيْ

ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد ذکوان نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ تم میں دولت ریل پیل ہو کر ابل نہ پڑے یہاں تک کہ مالدار کو یہ فکر رہے گی اس کی خیرات کون لے گا اور کسی شخص کو خیرات دینے لگے گا تو وہ کہے گا مجھے کیا کرنا ہے

[1] حدیث میں ہے کہ اللہ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں یعنی ایسا نہیں کہ اس کے ایک ہاتھ میں دوسرے ہاتھ سے قوت کم ہو جیسے مخلوقات میں ہوا کرتا ہے اہل حدیث اس قسم کی آیتوں اور حدیثوں کی تاویل اور تحریف نہیں کرتے اور ان کو اپنے ظاہری معنے پر محمول رکھتے ہیں امام ترمذی نے کہا یوں کہنا کہ اللہ کے ہاتھ ہیں تشبیہ نہیں ہے بلکہ تشبیہ یہ ہے کہ اس کے ہاتھ ہمارے ہاتھ کی طرح ہیں ۱۲ منہ [2] سلیمان کی روایت کو خود مؤلف نے اور ابوعوانہ نے وصل کیا اور ورقا کی روایت کو امام بیہقی اور ابوبکر شافعی نے اپنی فوائد میں اور مسلم کی روایت کو قاضی یوسف بن یعقوب نے کتاب الزکوٰۃ میں اور زید بن اسلم اور سہیل کی روایتوں کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] قیامت کے قریب زمین کی ساری دولت باہر نکل آئے گی اور لوگ کم رہ جائیں گے ایسی حالت میں کسی کو مال کی احتیاج نہ ہوگی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت کو غنیمت سمجھو جب تم میں محتاج لوگ موجود ہیں اور جتنی ہو سکے خیرات کر لو حدیث سے یہ بھی نکلا کہ قیامت کے قریب ایسے جلد جلد انقلاب ہوں گے کہ آج آدمی محتاج ہے کل امیر کبیر ہو گا ۱۲ منہ

۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوعَاصِمٍ النَّبِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُومُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ الطَّائِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ وَالْآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيلٌ حَتّٰى تَخْرُجَ الْعِيرُ إِلٰى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيرٍ وَأَمَّا الْعَيْلَةُ فَإِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتّٰى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا مِنْهُ ثُمَّ لَيَقِفَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ وَّلَا تَرْجُمَانٌ يُّتَرْجِمُ لَهُ ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ أَلَمْ أُوتِكَ مَالًا فَلَيَقُولَنَّ بَلٰى ثُمَّ لَيَقُولَنَّ أَلَمْ أُرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَلَيَقُولَنَّ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا النَّارَ ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا النَّارَ فَلْيَتَّقِيَنَّ أَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نبیل نے کہا ہم کو سعدان بن بشر نے خبر دی کہا ہم کو ابو مجاہد سعد طائی نے کہا ہم کو محل بن خلیفہ طائی نے کہا میں نے عدی بن حاتم سے سنا انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اتنے میں دو آدمی آپ پاس آئے ایک تو محتاجی کا شکوہ کرتا تھا اور دوسرا رستہ کی بے امنی کا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رستہ کی بے امنی تو تھوڑی ہی مدت باقی ہے جب مکہ تک قافلہ روانہ ہو اور کوئی ضمانت کے طور پر ساتھ نہ ہو گا۔ رہی محتاجی تو قیامت اس وقت تک برپا نہ ہو گی کہ تم میں سے کوئی اپنی خیرات لیے ہوئے گھومتا رہے گا اور کوئی ایسا نہ ملے گا جو خیرات قبول کرے پھر قیامت کے دن تم میں کوئی اللہ کے سامنے کھڑا ہو گا اس میں اور اللہ کے بیچ میں کوئی پردہ نہ ہو گا اور نہ کوئی درمیانی ترجمان ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیگا کیا میں نے تجھ کو (دنیا میں) روپیہ نہیں دیا تھا؟ وہ عرض کرے گا کیوں نہیں بیشک تو نے دیا تھا۔ پھر فرمائے گا کیا میں نے دنیا میں رسول نہیں بھیجے تھے؟ وہ عرض کرے گا کیوں نہیں تو نے بھیجے تھے پھر اپنے داہنے طرف دیکھے گا تو آگ بائیں طرف دیکھے گا تو آگ تم میں ہر شخص کو آگ سے بچنا چاہیے اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی دے۔ اگر یہ بھی نہ ملے تو اچھی بات ہی کہے۔

۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلُذْنَ

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ (حماد بن اسامہ) نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کوئی شخص خیرات کا سونا لیے ہوئے گھومتا پھرے گا پھر کسی کو نہ پائے گا جو وہ خیرات اس سے لے لے اور ایسا بھی ایک شخص نظر آئے گا جس کی پناہ میں چالیس

۱؎ کہ راہ میں مسافر کو لوٹ لیتے ہیں یعنے رہزنی کرتے ہیں ۱۲منہ ۲؎ لفظی ترجمہ یوں ہے یہاں تک کہ مکہ تک قافلہ نکلے گا اور کوئی خفیر ہمراہ نہ ہو گا خفیر کہتے ہیں اس شخص کو جو عرب کے ملک میں ہر ہر قبیلے میں سے جہاں تک اس کی حد ہوتی ہے قافلہ کے ساتھ رہتا ہے وہ رستہ بھی بتلاتا ہے اور لٹیروں سے حفاظت بھی کرتا ہے ۱۲منہ ۳؎ جو ترجمہ کر کے بندے کا کلام اللہ سے عرض کرے اور اللہ کا ارشاد بندے کو سنائے بلکہ خود اللہ جل جلالہ کلام فرمائے گا ۱۲منہ اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں اللہ کے کلام میں آواز اور حروف نہیں ہیں اگر آواز اور حروف نہیں ہیں تو بندہ سنے گا کیسے اور سمجھے گا کیسے ۱۲منہ ۴؎ یعنے اگر خیرات نہ دے سکے تو نرمی کے ساتھ جواب دے بھائی اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے معاف کرو گھرکنا جھڑکنا منع ہے ۱۲منہ

بِهٖ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ ؃

عورتیں رہیں گی کیونکہ مرد کم ہوں گے عورتیں بہت ہوں گی۔[1]

بَابٌ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ وَالْقَلِيلِ مِنَ الصَّدَقَةِ

وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيتًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ إِلَى قَوْلِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ؃

باب کھجور کا ٹکڑا یا تھوڑا سا بھی صدقہ دے کر دوزخ آگ سے بچنا

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا جو لوگ اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے اور نیت ٹھیک رکھ کر اپنے مال خرچ کرتے ہیں اُن کی خیرات کی مثال ایک باغ کی طرح ہے من کل الثمرات تک[2]۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ هُوَ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نُحَامِلُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيرٍ فَقَالُوا مُرَائِي وَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ فَقَالُوا إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَاعِ هٰذَا فَنَزَلَتْ وَالَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمُ الْآيَةَ ؃

ہم سے ابو قدامہ عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو النعمان حکم بن عبد اللہ بصری نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے سلیمان اعمش سے اُنہوں نے ابو وائل سے اُنہوں نے ابو مسعودؓ انصاری سے جب صدقہ کی آیت اُتری[3]۔ اُس وقت ہم حمالی (مزدوری) کیا کرتے تھے ایک شخص (عبد الرحمٰن بن عوفؓ) آئے اُنہوں نے بہت سی خیرات کی لوگ کہنے لگے یہ ریا کار ہے اور ایک دوسرا شخص (ابو عقیل) آیا اُس نے ایک صاع کھجور[4] صدقہ دی تو لوگ کہنے لگے اللہ اس کے ایک صاع کا محتاج نہیں ہے تب سورہ براءۃ کی آیت اُتری جو لوگ خوشی سے صدقہ دینے والے مسلمانوں پر طعنہ کرتے ہیں اور اُن (غریب) مسلمانوں پر جن کو محنت کی کمائی کے سوا زیادہ مقدور نہیں آخیر آیت تک[5]۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے سعید بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ یحییٰ بن سعید نے کہا ہم سے اعمش نے اُنہوں نے شقیق سے انہوں ابو مسعودؓ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم کو

---

[1] قیامت کے قریب یا تو عورتوں کی پیدائش بڑھ جائے گی مرد کم پیدا ہوں گے یا لڑائیوں کی کثرت سے مردوں کی قلت ہو جائے گی ۱۲ منہ [2] یہ آیت سورہ بقرہ ۳۵ رکوع میں ہے اس آیت اور حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ صدقہ تھوڑا ہو یا بہت ہر طرح اُس پر ثواب ملے گا کیونکہ آیت میں مطلق اموالہم کا ذکر ہے جو قلیل اور کثیر سب کو شامل ہے ۱۲ منہ [3] خذ من اموالہم صدقۃ تطہرہم بہا وتزکیہم اخیر تک ۱۲ منہ [4] پیٹھ پر بوجھ لاد کر محنت مزدوری کر کے کچھ کماتے تھے تاکہ اللہ کی راہ میں خیرات کریں ۱۲ منہ [5] یہ طعنہ مارنے والے کمبخت منافق تھے اُن کو کسی طرح چین ہی نہ تھا عبد الرحمٰن بن عوف نے اپنا آدھا مال آٹھ ہزار درہم تصدق کر دیئے تو ان کو ریا کار کہنے لگے ابو عقیل بے چارے غریب آدمی نے محنت مزدوری کی کمائی سے ایک صاع کھجور اللہ کی راہ میں دی تو اس پر ٹھٹھا مارنے لگے کہ اللہ کو اس کی احتیاج نہ تھی ارے مردود اللہ کو تو کسی چیز کی احتیاج نہیں آٹھ ہزار کیا آٹھ کروڑ بھی ہوں تو اُس کے آگے بے حقیقت ہیں وہ تو دل کی نیت کو دیکھتا ہے ایک صاع کھجور بھی بہت ہے ایک کھجور بھی کوئی خلوص کے ساتھ حلال مال سے دے تو وہ اللہ کے نزدیک مقبول ہے انجیل شریف میں ہے کہ ایک بڑھیا نے خیرات میں ایک دمڑی ڈالی لوگ اس پر ہنسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس بڑھیا کی خیرات تم سب سے بڑھ کر ہے ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيبُ الْمُدَّ وَإِنَّ لِبَعْضِهِمُ الْيَوْمَ لَمِائَةَ أَلْفٍ ٭

صدقہ کرنے کا حکم دیتے تو ہم میں سے کوئی بازار کو جاتا وہاں مزدوری پر بوجھ اٹھاتا اور ایک مد اناج کماتا[1] اور آج (ہم میں سے (کسی کے پاس ایک لاکھ درہم جمع ہیں۔

۳۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ٭

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق عمرو بن عبداللہ سبیعی نے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن معقل سے سنا انہوں نے کہا میں نے عدی بن حاتم سے سنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (دوزخ کی) آگ سے بچو (صدقہ دے کر) گو کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔

۳۶- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ۔

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں کہا مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا انہوں نے عروۃ بن الزبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت آئی مانگتی ہوئی[2] اس کے ساتھ دو بیٹیاں تھیں اس کی میرے پاس کچھ نہیں تھا ایک کھجور تھی میں نے وہی اس کو دے دی اس نے وہ کھجور آدھی آدھی[3] اپنی دونوں بیٹیوں کو دے دی اور خود کچھ نہیں کھائی پھر کھڑی ہو کر چل دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے میں نے یہ حال آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تم میں جو کوئی ان بیٹیوں کی وجہ سے کسی آفت میں پھنس جائے۔ تو وہ اس کے لیے (قیامت کے دن) دوزخ سے آڑ ہوں گے[4]۔

---

[1] اس میں سے صدقہ دیتا سبحان اللہ صحابہ کی محنت مزدوری کا ایک مد غلہ جو وہ اللہ کی راہ میں دیتے ہمارے ہزاروں لاکھوں روپیہ دینے سے زیادہ ثواب رکھتا تھا مد ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے ہمارے ملک کے وزن سے ازھائی پاؤ کے قریب ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا اس عورت کا نام نہیں معلوم ہوا نہ اس کی بیٹیوں کے ۱۲ منہ [3] یعنی۔ اس کی بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی فکر رکھے ان کو کھلائے پلائے مصیبت اٹھائے ۱۲ منہ [4] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ اس عورت نے ایک کھجور کے دو ٹکڑے کر کے اپنی دونوں بیٹیوں کو دیئے جو نہایت قلیل صدقہ ہے اور باوجود اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دوزخ سے بچاؤ کی بشارت دی میں کہتا ہوں اس کی تکلیف کی حاجت نہیں باب میں دو مضمون تھے ایک تو کھجور کا ٹکڑا دے کر دوزخ سے بچنا دوسرے قلیل صدقہ دینا تو عدی کی حدیث سے پہلا مطلب ثابت کیا اور حضرت عائشہؓ کی حدیث سے دوسرا مطلب انہوں نے بہت قلیل صدقہ دیا یعنی ایک کھجور ۱۲ منہ

بَابُ ۱۸ فَضْلِ صَدَقَةِ الشَّحِيحِ الصَّحِيحِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَىٰ وَأَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِلَىٰ آخِرِهَا وَقَوْلِهِ تَعَالَىٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ الْآيَةَ ۔

۳۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَىٰ وَلَا تُمْهِلُ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ ۔

بَابُ ۱۹ ۔ ۳۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا قَالَ أَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ

باب تندرستی اور مال کی خواہش کے زمانہ میں صدقہ دینے کی فضیلت

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ منافقون میں) فرمایا اور ہم نے جو تم کو دیا اس میں سے خرچ کرو اس سے پہلے کہ موت تم پر آن پڑے آخیر آیت تک اور (سورہ بقر) میں فرمایا مسلمانو ہم نے جو تم کو دیا اُس میں سے خرچ کرو اس سے پہلے کہ وہ دن آن پہنچے کہ جس دن نہ بیچ کھوچ ہو گی نہ دوستی نہ سفارش چلے گی آخیر آیت تک[۱]۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عمارہ بن قعقاع نے کہا ہم سے ابوزرعہ نے کہا ہم سے ابوہریرہؓ نے ایک شخص[۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ کس صدقے میں زیادہ ثواب ملے گا آپ نے فرمایا جب تو تندرستی کی حالت میں مال کی خواہش ہوتے ہوئے محتاجی سے ڈر کر مالداری کی طمع رکھ کر خیرات کرے[۳] اور اتنی دیر مت کر کہ جان حلق میں آپہنچے اُس وقت تو کہے فلانے کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اب تو فلانے کا مال ہو ہی چکا[۴]۔

باب[۵] ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ وضاح یشکری نے اُنہوں نے فراس بن یحییٰ سے اُنہوں نے عامر شعبی سے اُنہوں نے مسروق سے اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی بیبیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم میں سب سے پہلے آپ سے کون ملے گا[۶] آپ نے فرمایا جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں پھر وہ ایک چھڑی لے کر اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں تو سودہ

---

[۱] ان آیتوں سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ صدقہ دینے میں جلدی کرنا چاہیئے ایسا نہ ہو موت آن دبوچے اس وقت کف افسوس ملتا رہے اگر ہیں اور جیتا تو صدقہ دیتا یہ کرتا وہ کرتا باب کا مطلب بھی قریب قریب یہی ہے ۱۲ منہ [۲] اس کا نام معلوم نہیں ہوا بعضوں نے کہا ابوذر تھے ۱۲ منہ [۳] یعنے آدمی اچھی طرح صحیح و سالم چاق اور چست ہو مال کمانے کی خواہش ہو نفس بخیلی کر رہا ہو محتاجی کا اندیشہ لگا ہوا آئندہ یہ توقع ہو کہ ہم مالدار ہو جائیں گے اگر مال جوڑتے رہیں گے ۱۲ منہ [۴] یعنے اب تیرا مال کہاں رہا کوئی دم کا تو مہمان ہے جو کچھ تیرا مال متاع ہے وہ گویا دوسروں کا ہو گیا ۱۲ منہ [۵] اس باب میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے گویا یہ اگلے ہی باب سے متعلق ہے ۱۲ منہ [۶] یعنے سب بیبیوں میں پہلے کس بی بی کا انتقال ہو گا ۱۲ منہ

أَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ ٭

کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے نکلے بعد (جب سب بیبیوں میں پہلے حضرت زینبؓ کا انتقال ہوا تو ہم سمجھے کہ ہاتھ کی لمبائی سے خیرات کرنا مراد تھا اور وہ سب بیبیوں میں پہلے آپ سے ملیں اور خیرات کرنا اُن کو بہت پسند تھا۔[1]

بَابٌ ۲۰ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ وَقَوْلِهٖ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٭

باب لوگوں کے سامنے خیرات کرنا (جائز ہے) اور اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں فرمایا جو لوگ رات دن اپنے مال چھپ کر اور کھلم کھلا خرچ کرتے ہیں اُن کو اپنا ثواب اُن کے مالک کے پاس ملے گا نہ ان کو ڈر رہو گا نہ غم۔[2]

بَابٌ ۲۱ صَدَقَةِ السِّرِّ وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ وَقَوْلِهٖ إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ٭

باب چھپ کر خیرات کرنا (افضل ہے) اور ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی (جو اوپر گذر چکی ہے) اور ایک وہ مرد جس نے اتنی چھپا کر خیرات کی کہ داہنا ہاتھ جو خرچ کرتا ہے بائیں ہاتھ کو اس کی خبر نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا اگر تم کھلم کھلا خیرات کرو تو بھی اچھا ہے اور جو چھپاؤ اور محتاجوں کو پہنچاؤ تو اور زیادہ اچھا ہے اللہ تمہاری برائیاں اُتار دے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

بَابٌ ۲۲ إِذَا تَصَدَّقَ عَلٰى غَنِيٍّ وَّهُوَ لَا يَعْلَمُ ٭

باب اگر کسی نے نادانستہ (معلوم نہ تھا) مالدار کو صدقہ دے دیا تو اس کا ثواب مل جائے گا۔[3]

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے

---

[1] وہ کاتتی تھیں محنت مشقت کرتی تھیں اور جو اس سے حاصل ہوتا وہ اللہ کی راہ میں خیرات کر دیتیں اکثر علماء نے یہی کہا ہے کہ طول یدہا اور کانت کی ضمیروں سے حضرت زینب مراد ہیں گو اُن کا ذکر اس روایت میں نہیں ہے کیوں کہ اُس امر پر اتفاق ہے کہ آنحضرت کی وفات کے بعد سب بیبیوں میں پہلے حضرت زینب ہی کا انتقال ہوا لیکن امام بخاری نے تاریخ میں جو روایت کی اُس میں اُم المومنین سودہ کی صراحت ہے اور یہ مشکل ہے اور ممکن ہے یوں جواب دینا کہ جس جگہ میں یہ سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تھا وہاں حضرت زینب موجود نہ ہوں گی اور جتنی بیبیاں وہاں موجود تھیں ان سب میں پہلے حضرت سودہ کا انتقال ہوا اگر ابن حبان کی روایت میں یوں ہے کہ اس وقت کی سب بیبیاں موجود تھیں کوئی باقی نہ رہی تھیں اس حالت میں یہ احتمال چل نہیں سکتا واللہ اعلم ۱۲ منہ

[2] اس آیت سے علانیہ خیرات کرنے کا جواز نکلا گو پوشیدہ خیرات کرنا بہتر ہے کیونکہ اس میں ریا کا اندیشہ نہیں رہتا کہتے ہیں یہ آیت حضرت علیؓ کی شان میں اتری ان کے پاس چار اشرفیاں تھیں ایک دن کو دی ایک رات کو ایک علانیہ ایک چھپ کر ۱۲ منہ

[3] یعنے نفل صدقے کا لیکن فرض صدقہ یعنے زکوٰۃ وہ اگر مالدار کو پہنچے گو اس کو معلوم نہ ہو بعد کو معلوم ہوا تو دوبارہ دینا چاہیئے اکثر اماموں کا یہی قول ہے لیکن ابو حنیفہ اور محمدؒ کے نزدیک دوبارہ دینے کی ضرورت نہیں اُن کی دلیل یہی حدیث ہے ۱۲ منہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ وَّعَلٰى زَانِيَةٍ وَّعَلٰى غَنِيٍّ فَاُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَاَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَاَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهٗ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ؕ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بنی اسرائیل کا) ایک شخص کہنے لگا میں (آج رات کو) ضرور خیرات کروں گا پھر وہ (رات کو اپنی خیرات لے کر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ میں ڈال دی صبح کو لوگ باتوں میں کہنے لگے چور کو خیرات ملی یہ سن کر وہ شخص بولا یا اللہ تیرا شکر ہے[1]۔ میں (آج رات کو) اور ایک خیرات کروں گا۔ خیر پھر (رات کو) اپنی خیرات لے کر نکلا اور ایک کنچنی کے ہاتھ میں ڈال آیا صبح کو لوگ باتیں بنانے لگے (عجیب بات ہے) رات کو ایک کنچنی کو خیرات ملی یہ سن کر اس نے کہا یا اللہ تیرا شکر ہے کنچنی کو خیرات پہنچنے پر میں (آج رات کو) ضرور ایک خیرات ادا کروں گا پھر رات کو خیرات لے کر نکلا اور ایک مالدار آدمی کے ہاتھ میں رکھ آیا صبح کو لوگ لگے باتیں کرنے دیکھو مالدار کو خیرات ملی یہ سن کر وہ بولا یا اللہ چور اور کنچنی اور مالدار ان سب کو خیرات پہنچنے پر تیرا شکر کرتا ہوں پھر ایک آنے والا اس کے پاس آیا[2] اور کہنے لگا تیری تینوں خیراتیں قبول ہوئیں چور کی اس وجہ سے شاید وہ اس رات خیرات پا کر) چوری سے باز رہے کنچنی کی اس لیے شاید وہ زنا سے پرہیز کرے مالدار کی اس لیے کہ شاید وہ سوچے اس کو عبرت ہو اور اللہ نے جو اس کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرے[3]۔

باب ۲۳ اِذَا تَصَدَّقَ عَلٰى ابْنِهٖ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ ؕ

باب اگر باپ ناواقفی سے اپنے بیٹے کو خیرات دیدے اس کو معلوم نہ ہو

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْجُوَيْرِيَةِ اَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيْدَ حَدَّثَهٗ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَبِيْ وَجَدِّيْ وَخَطَبَ عَلَيَّ فَاَنْكَحَنِيْ وَخَاصَمْتُ اِلَيْهِ وَكَانَ اَبِيْ يَزِيْدُ اَخْرَجَ دَنَانِيْرَ

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے کہا ہم سے ابوالجویریہ (حطان بن خفاف) نے ان سے معن بن یزید صحابی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے اور میرے باپ یزید اور میرے دادا (اخنس بن حبیب) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپ نے میری منگنی کرائی اور نکاح پڑھایا اور میں ایک مقدمہ آپ کے پاس لے کر گیا ہوا یہ کہ میرے باپ یزید نے

---

[1] جیسا تجھے منظور تھا ویسا ہی ہوا تیری کچھ حکمت اسی میں تھی کہ چور کو میری خیرات دلوا دی ۱۲ منہ [2] یعنی خواب میں اس کو بتلایا گیا یا ہاتف غیب نے ندا دی یا اس زمانہ کے پیغمبر نے اس سے کہا ۱۲ منہ [3] حدیث سے معلوم ہوا کہ ناواقفی سے اگر غیر مستحق کو صدقہ دیا جائے تو بھی اللہ قبول کر لیتا ہے دینے والے کو ثواب مل جاتا ہے اور اوپر گذر چکا کہ امام ابوحنیفہ اور محمد کے نزدیک فرض زکوٰۃ میں بھی یہی حکم ہے ۱۲ منہ

يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ ۔

بَابُ ۲۴ الصَّدَقَةِ بِالْيَمِينِ ۔

۱۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا

خیرات کی کچھ اشرفیاں نکالیں اور مسجد میں ایک شخص[۱] کے پاس رکھوا آیا میں اُس کے پاس گیا اور وہ اشرفیاں لے لیں[۲]۔ اپنے باپ پاس لایا۔ وہ کہنے لگا خدا کی قسم میرا یہ مطلب نہ تھا کہ یہ خیرات تجھ کو پہنچے آخر میں اور وہ جھگڑتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے[۳] آپ نے فرمایا یزید تیری نیت پوری ہو گئی اور معن جو تو نے لیا وہ تیرا ہو گیا[۴]۔

باب داہنے ہاتھ سے خیرات دینا بہتر ہے۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے اُنہوں نے عبید اللہ عمری سے اُنہوں نے کہا مجھ سے خبیب بن عبد الرحمٰن نے اُنہوں نے حفص بن عاصم سے اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سات آدمیوں کو اللہ اس دن اپنے سائے میں رکھے گا جس دن اس کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہو گا ایک تو عادل بادشاہ دوسرے وہ جوان جو جوانی کی امنگ سے اللہ کی عبادت میں رہا تیسرے وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا ہوا ہے[۵] چوتھے وہ دو مرد جنہوں نے اللہ کے لیے محبت رکھی پھر اُس پر قائم رہے اور محبت ہی پر جدا ہوئے (مر گئے) پانچویں وہ مرد جس کو ایک شاندار خوبصورت عورت نے (بُرے کام کے لیے) بلایا وہ کہنے لگا میں اللہ سے ڈرتا ہوں چھٹے وہ مرد جس نے داہنے ہاتھ سے ایسا چھپا کر صدقہ دیا کہ بائیں ہاتھ کو اُس کی خبر نہ ہوئی[۶] ساتویں وہ مرد جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس

---

[۱] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [۲] اُس نے مجھ کو مستحق سمجھ کر دے دیں ۱۲ منہ [۳] معن کہتے تھے کہ تم نے فقیروں کو دینا چاہا تھا میں بھی فقیر ہوں میں نے لیا تو کیا یزید کہتے تھے واہ واہ میں نے فقیروں کے لیے یہ مال نکالا تھا نہ تیرے لیے ۱۲ منہ [۴] امام اعظم اور امام محمد کا یہی قول ہے کہ اگر ناواقفی میں باپ بیٹے کو فرض زکوٰۃ بھی دے دے تو زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے اور دوسرے علماء کہتے ہیں کہ اعادہ واجب ہے اور اہل حدیث کے نزدیک ہر حال میں ادا ہو جاتی ہے بلکہ عزیز اور قریب لوگوں کو جو محتاج ہوں زکوٰۃ دینا اور زیادہ ثواب ہے سید علامہ نے کہا متعدد دلائل اس پر قائم ہیں کہ عزیزوں کو خیرات دینا زیادہ افضل ہے خیرات فرض ہو یا نفل اور عزیزوں میں خاوند اور اولاد کی صراحت ابوسعید کی حدیث میں موجود ہے ۱۲ منہ [۵] ایک نماز پڑھ کر آتا ہے تو پھر دوسری نماز کے لیے مسجد میں جانے کا خیال ہے ۱۲ منہ [۶] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے یہ مبالغہ ہے یعنی ایسے پوشیدہ طور سے صدقہ دیا کہ اگر بائیں ہاتھ کو ایک عقل والا شخص فرض کیا جائے تو بھی اُس کو خبر نہ ہو بعضے بزرگان دین خیرات کا روپیہ چپکے سے مسجد میں رکھ کر چلے جاتے تاکہ کسی کو ان کا پتہ معلوم نہ ہو بعضے یوں کرتے کہ فقیر اور محتاج سے ایک روپیہ کی چیز دس روپیہ کو خرید کرتے تاکہ اُس کو فائدہ ہو اور ظاہر میں کوئی احسان نہ معلوم ہو ۱۲ منہ

فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ ۔

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَسَيَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُهَا مِنْكَ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهَا

کے آنسو بہ نکلے[1]

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی کہا مجھ کو سعید بن خالد نے کہا میں نے حارثہ بن وہب خزاعی سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے خیرات کرو قریب میں تم پر ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ آدمی اپنی خیرات لے کر چلے گا ایک شخص زکوٰۃ دینے جائے گا وہ کہے گا اگر تو کل لاتا تو میں لے لیتا آج تو مجھ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں[2]۔

بَابٌ ۲۵ مَنْ اَمَرَ خَادِمَهُ بِالصَّدَقَةِ وَلَمْ يُنَاوِلْ بِنَفْسِهِ وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ ۔

باب اگر کوئی شخص اپنے خدمت گار (نوکر یا غلام) کو صدقہ دینے کا حکم دے اپنے ہاتھ سے نہ دے اور ابو موسیٰ اشعری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کی ہے کہ وہ خدمت گار بھی صدقہ دینے والوں میں گنا جائے گا[3]

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے اُنہوں نے منصور سے اُنہوں نے شقیق سے اُنہوں نے مسروق سے اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے کچھ خیرات کرے بہ شرطے کہ بگاڑ کی نیت نہ ہو[4] تو عورت کو بھی خیرات کرنے کا ثواب ملے گا جیسے خاوند کو اُس مال کے کمانے کی وجہ سے

---

[1] دوسری حدیثوں میں آٹھواں وہ شخص مذکور ہے جو جہاد میں مسلمانوں کو بچیا بچائے جب مسلمان بھاگ نکلیں نواں وہ جو بچپنے میں قرآن سیکھے اور بڑا ہو کر اس کو پڑھتا رہے دسواں وہ جو نماز کا وقت دریافت کرنے کیلئے سورج کو دیکھتا رہے گیارھواں وہ جو بات کرے تو علم کی بات ورنہ خاموش رہے تو علم کے ساتھ بارھواں وہ سوداگر جو سوداگری اور معاملہ میں بھی بات کہے تیرھواں وہ جو تنگدست قرضدار کو مہلت دے یا قرضہ کم کردے چودھواں وہ جو مسجد میں ایک نماز پڑھ کر دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے پندرھواں وہ جو قرضدار کو قرضہ معاف کردے سولھواں وہ جو تنگدست قرضدار پر خیرات کرے یا اُس کو مہلت دے سترھواں وہ جو بے ہنر شخص کی خبرگیری کرے جو ہنر نہیں سیکھ سکتا کہ اس سے اپنی روٹی کمائے اٹھارھواں جو مجاہدین کی۔ کرے انیسواں جو تنگدست قرضدار کی بیسواں جو مکاتب کی مدد کرے اُس کے چھڑانے میں اکیسواں جو غازی کے سر پر سایہ کرے بائیسواں جو تکلیف کے وقت وضو کرے تئیسواں جو اندھیرے میں مسجد کو جائے چوبیسواں جو بھوکے کو کھانا کھلائے پچیسواں جو بھوکے کو پیٹ بھر کر کھلائے چھبیسواں جو سوداگر خرید اور فروخت میں جھوٹی تعریف یا جھوٹی برائی نہ کرے اور خریداری کو نقص بیان کرے ستائیسواں جس کے اخلاق اچھے ہوں مسلمان اور کافر سب کے ساتھ اٹھائیسواں جو یتیم کی پرورش کرے انتیسواں جو بیوہ کی پرورش کرے ان کے سوا اور لوگ بھی مذکور ہیں اور حافظ اور قسطلانی نے اُن کو تفصیل سے بیان کیا ہے کل شخصوں کی جن کو آخرت میں اللہ اپنے سایہ میں رکھے گا تعداد ستر شخصوں تک پہنچ گئی ہے ۱۲ منہ [2] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے البتہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ اس میں خیرات دینے کا حکم ہے اور مطلق ہمیشہ فرد کامل پر محمول ہوتا ہے اور فرد کامل یہی ہے کہ داہنے ہاتھ سے خیرات دے ۱۲ منہ [3] اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا مالک مال کو اس حدیث کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ہے ۱۲ منہ [4] یعنی اتنی خیرات کرے جو خاوند کو ناگوار نہ ہو اور اس سے کوئی نقصان نہ پہنچے ۱۲ منہ

وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا۔

اور داروغہ کو بھی اتنا ہی اور کسی کا ثواب دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرنے کا

بَابُ ۲۶ لَا صَدَقَةَ اِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى

وَمَنْ تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ اَوْ اَهْلُهٗ مُحْتَاجٌ اَوْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَالدَّيْنُ اَحَقُّ اَنْ يُّقْضٰى مِنَ الصَّدَقَةِ وَالْعِتْقِ وَالْهِبَةِ وَهُوَ رَدٌّ عَلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يُّتْلِفَ اَمْوَالَ النَّاسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَعْرُوْفًا بِالصَّبْرِ فَيُؤْثِرُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَلَوْ كَانَ بِهٖ خَصَاصَةٌ كَفِعْلِ اَبِيْ بَكْرٍ حِيْنَ تَصَدَّقَ بِمَالِهٖ وَكَذٰلِكَ اٰثَرَ الْاَنْصَارُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يُّضَيِّعَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِعِلَّةِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ قَالَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ ۔

باب صدقہ وہی عمدہ ہے جس سے آدمی مالدار رہے[1]۔ اور جو شخص محتاج ہو کر خیرات کرے یا اُس کے بال بچے محتاج ہوں (تو ایسی خیرات درست نہیں)[2] اسی طرح اگر قرضدار ہو تو صدقہ اور آزادی اور ہبہ پر قرض ادا کرنا مقدم ہوگا اور اُس کا صدقہ اس پر پھیر دیا جائے گا اور اس کو یہ درست نہیں کہ (خیرات دے کر) لوگوں کا پیسہ تباہ کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[3] جو شخص (پرایا) لوگوں کا پیسہ اُڑانے کی نیت سے لے تو اللہ اس کو برباد کر دے گا البتہ اگر صبر اور تکلیف اٹھانے میں مشہور ہو تو اپنی خاص حاجت کو مقدم کر سکتا ہے[4] جیسے ابوبکر صدیقؓ نے اپنا سارا مال خیرات کر دیا[5]۔ اور اسی طرح انصاری اپنی حاجت پر مہاجرین کی حاجت کو مقدم کیا[6] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کو تباہ کرنے سے منع فرمایا ہے[7] تو جب اپنا مال تباہ کرنا منع ہوا تو پرائے لوگوں کا مال تباہ کرنا کبھی درست نہ ہوگا اور کعب بن مالک نے (جو جنگ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے) عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی توبہ کو اس طرح پورا کرتا ہوں کہ اپنا سارا مال اللہ اور رسول پر تصدق کرتا ہوں آپ نے فرمایا (نہیں) کچھ تھوڑا مال رہنے دے وہ تیرے حق میں بہتر ہے کعب نے کہا بہت خوب میں اپنا خیبر کا حصہ رہنے دیتا ہوں[8]۔

۱۳۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

ہم سے عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک

---

[1] یعنی اپنا ضروری خرچہ وغیرہ محفوظ رکھ کر باقی خیرات کرے یہ نہیں کہ خیرات کر کے خود محتاج ہو جائے ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے باب الاستقراض میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [3] مثلاً آپ بھوکا رہے اور فقیر کو کھلا دے مگر یہ نہیں کر سکتا کہ اس کے بال بچے بھوکے رہیں اور وہ سارا کھانا فقیروں کو لٹا دے ۱۲ منہ [4] اس کو ابوداؤد اور ترمذی اور حاکم نے نکالا حضرت عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صدقے کا حکم دیا میں نے اپنے دل میں کہا میں آج ابوبکر سے بڑھ کر رہوں گا اور اپنا آدھا مال آنحضرتؐ پاس لے آیا اور ابوبکر سارا مال لے آئے تو آنحضرت صلعم نے مجھ سے پوچھا عمرؓ تم اپنے بال بچوں کے لیے کیا چھوڑ آئے میں نے عرض کیا آدھا مال ابوبکرؓ سے پوچھا تو انہوں نے کہا میں اپنے بال بچوں کیلئے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ کر آیا ہوں سبحان اللہ ۱۲ منہ [5] ان کو اپنے مال اور جائداد میں شریک کر لیا یہاں تک کہ ایک انصاری نے اپنے بھائی مہاجر سے کہا بھائی میرے نکاح میں دو بیبیاں ہیں تم دونوں کو دیکھو جو پسند کرو میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں تم اس سے نکاح کر لو اس حدیث سے خود امام بخاری نے کتاب الہبہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [6] یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [7] کعب کی حدیث خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کی ہے آپ نے کعب کو سارا مال خیرات کر دینے سے منع فرمایا اور ابوبکرؓ کو اجازت دی کیونکہ ابوبکر کا ایمان اور توکل اعلیٰ درجہ کا تھا کعب کو

عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ ۔

نے اُنہوں یونس سے اُنہوں زہری سے اُنہوں نے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا عمدہ خیرات وہی ہے جس کے دینے کے بعد آدمی مالدار رہے اور پہلے اُن لوگوں سے شروع کر جو تیری نگہبانی میں ہیںؑ

۴۵ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ وَعَنْ وُهَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے حکیم بن حزام سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اُوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے اور پہلے اپنے بال بچوں عزیزوں کو دےؑ اور عمدہ خیرات وہی ہے جس کو دے کر آدمی مالدار رہے اور جو کوئی سوال کرنے سے بچنا چاہے گا اللہ اس کو بچائے گا اور جو کوئی بے پرواہی کی دُعا کرے گا اللہ اس کو بے پرواہ کر دے گا موسیٰ نے اس حدیث کو وہیب سے اُنہوں نے ہشام سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت کیا ہے

۴۶ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالْمَسْئَلَةَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے اُنہوں نے ایوب سے اُنہوں نافع سے اُنہوں نے ابن عمرؓ سے اُنہوں کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا اُنہوں نے امام مالک سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خیرات اور سوال سے بچنے کا اور سوال کرنے کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اُوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا اور نیچے والا ہاتھ

ؑ پہلے اپنے بال بچوں اور متعلقین کو کھلا پلا اُن کی خبر گیری کر ان سے جو بچے وہ خیرات کر ۱۲ منہ ؑ دوسری حدیث میں ہے اپنے ماں باپ بہن بھائی پھر دوسرے رشتہ داروں کو ایک حدیث میں ہے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ میرے پاس ایک اشرفی ہے آپ نے فرمایا اپنے اُوپر خرچ کر اس نے کہا ایک اور ہے آپ نے فرمایا اپنی بی بی پر خرچ کر کہنے لگا ایک اور ہے آپ نے فرمایا اپنی اولاد پر خرچ کر کہنے لگا ایک اور ہے آپ نے فرمایا اپنے غلام لونڈی پر خرچ کر کہنے لگا ایک اور ہے آپ نے فرمایا اب تجھ کو اختیار ہے اس کو امام نسائی نے نکالا ۱۲ منہ ۔

الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ۔

مانگنے والا ہے۔

بَابٌ ۲۷ الْمَنَّانِ بِمَا أَعْطٰى لِقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَا أَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَا أَذًى الْآيَةَ۔

باب جو دے کر احسان جتائے اُس کی مذمت کیونکہ اللہ تعالیٰ

نے (سورۂ بقرہ) میں فرمایا ہے جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کیے پیچھے نہ احسان جتاتے ہیں نہ جس کو دیا اس کو ستاتے ہیں اخیر آیت تک۔[۲]

بَابٌ ۲۸ مَنْ أَحَبَّ تَعْجِيْلَ الصَّدَقَةِ مِنْ يَوْمِهَا

باب خیرات میں جلدی کرنا بہتر ہے

۷۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهٗ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ فَقُلْتُ أَوْ قِيْلَ لَهٗ فَقَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِّنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهٗ فَقَسَمْتُهٗ۔

ہم سے ابوعاصم نبیل نے بیان کیا اُنہوں نے عمر بن سعید سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے ان سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی پھر جلدی سے گھر میں تشریف لے گئے تھوڑی دیر میں باہر نکلے میں نے آپ سے اس کا سبب پوچھا یا کسی اور نے پوچھا آپ نے فرمایا خیرات کے مال میں سے میں ایک سونے کا ٹکڑا گھر میں چھوڑ آیا تھا مجھے بُرا معلوم ہوا کہ وہ رات کو میرے پاس رہے میں نے اُس کو بانٹ دیا۔[۳]

بَابٌ ۲۹ التَّحْرِيْضِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيْهَا۔

باب خیرات کے لیے لوگوں کو تحریک کرنا اور سفارش کرنا

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَدِيٌّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيْدٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ وَبِلَالٌ مَّعَهٗ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَّتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عدی بن ثابت نے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر کے دن نکلے (مدینہ کے باہر تشریف لے گئے) وہاں دو رکعتیں عید کی نماز کی پڑھیں اس سے پہلے یا پیچھے نفل نہیں پڑھا پھر عورتوں کی طرف مڑے ان کو نصیحت کی اور خیرات کرنے کا حکم دیا کوئی عورت اپنا کنگن پھینکنے

---

[۱] اس سے وہ قول رد ہوتا ہے جو لینے والے ہاتھ کو اونچا کہتے ہیں بعضے بزرگوں نے خیرات دیتے وقت یوں دی ہے کہ اپنا ہاتھ نیچے رکھا اور فقیر سے کہا کہ اوپر سے اٹھائے اور یہ ادب اور کسر نفس ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے ظاہر ہے کیونکہ جب کوئی آدمی خود محتاج ہو کر خیرات کرے گا تو اس کو سوال کرنے کی ضرورت پڑے گی اور اپنا ہاتھ نیچا کرنا ہوگا ۱۲ منہ [۲] اس باب میں امام بخاری نے قرآن شریف کی آیت پر اکتفا کی اور کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید اُن کی شرط پر کوئی حدیث اُن کو نہ ملی ہوگی امام مسلم نے ابوذرؓ سے روایت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ قیامت کے دن بات نہیں کرنے کا ایک تو وہ جو دے کر احسان جتائے دوسرے جو جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال چلائے تیسرے جو اپنی ازار لٹکائے ۱۲ منہ [۳] حدیث سے یہ نکلا کہ خیرات اور صدقہ میں جلدی کرنا بہتر ہے ایسا نہ ہو موت آجائے یا مال باقی نہ رہے اور ثواب سے محروم رہ جائے ۱۲ منہ

الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُلْبَ وَالْخُرْصَ۔

لگی کوئی بالی۔[۱]

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ ابْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے ابو بردہ بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے کہا ہم سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے انہوں نے اپنے باپ ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی سائل آتا یا کوئی شخص اپنی غرض بیان کرتا تو آپ (دوسرے لوگوں سے) فرماتے تم بھی سفارش کرو تم کو ثواب ملے گا اور اللہ اپنے پیغمبر کی زبان سے جو چاہے گا حکم دے[۲] گا۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنی بی بی فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا (خیرات کو) مت روک ورنہ تیرا رزق بھی روکا جائے گا۔

۵۱۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدَةَ وَقَالَ لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا انہوں نے عبدہ سے یہی حدیث روایت کی اس میں یہ ہے مت گن ورنہ اللہ بھی تجھے شمار سے دے[۳] گا۔

بَابُ الصَّدَقَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ

باب جہاں تک ہو سکے خیرات کرنا

۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

ہم سے ابو عاصم (ضحاک) نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے دوسری سند اور مجھ سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا انہوں نے حجاج بن محمد سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ نے خبر دی انہوں نے عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے انہوں نے

[۱] باب کی مطابقت ظاہر ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو خیرات کرنے کے لیے رغبت دلائی ۱۲ منہ [۲] معلوم ہوا کہ حاجت مندوں کی حاجت اور غرض پوری کرنا یا ان کے لیے سعی اور سفارش کرنا بڑا ثواب ہے کیونکہ خلق خدا کی راحت رسانی ہے جس سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں ہے اہل اللہ اور بزرگ لوگ ارباب حاجات کی سفارش کرنے میں کبھی دریغ نہیں کرتے اور ان کی حاجتیں پوری کرانے کے لیے امراء اور دنیا داروں کے پاس جانا بھی گوارا کرتے ہیں اور ذلت اور خفت بھی اٹھاتے ہیں مگر جو ثواب اس میں حاصل ہوتا ہے اس کے مقابلہ میں اس ذلت اور خفت کو کوئی چیز نہیں سمجھتے بلکہ خوش ہوتے ہیں البتہ فقراء اپنی خاص حاجتیں ارباب دنیا کے پاس نہیں لے جاتے بلکہ فقر و فاقہ میں بسر کر لیتے ہیں اور اپنی کل حاجتیں پروردگار ہی سے طلب کرتے ہیں سچے فقیر کی ایک بڑی شناخت یہ بھی بیان کی ہے کہ وہ دوسرے بندگان خدا کے کام اور حاجتیں پوری کرنے کے لیے دوڑتا پھرے محنت اور مشقت اٹھائے مگر اپنی کوئی حاجت کسی دنیا دار کے پاس نہ لے جائے ۱۲ منہ [۳] اور جو بے گنے بے حساب خیرات کرے گا اللہ بھی بے شمار رزق دے گا ۱۲ منہ

اَخْبَرَهٗ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُوْعِیْ فَیُوْعِیَ اللّٰهُ عَلَیْكِ اِرْضَخِیْ مَا اسْتَطَعْتِ۔

بَابٌ ۳۱ الصَّدَقَةُ تُکَفِّرُ الْخَطِیْئَةَ۔

۵۳ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَیُّکُمْ یَحْفَظُ حَدِیْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِتْنَةِ قَالَ قُلْتُ اَنَا اَحْفَظُهٗ کَمَا قَالَ قَالَ اِنَّكَ عَلَیْهِ لَجَرِیْءٌ فَکَیْفَ قَالَ قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِیْ اَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ تُکَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْمَعْرُوْفُ قَالَ سُلَیْمَانُ قَدْ کَانَ یَقُوْلُ الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ قَالَ لَیْسَ هٰذِهٖ اُرِیْدُ وَلٰکِنِّیْ اُرِیْدُ الَّتِیْ تَمُوْجُ کَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ لَیْسَ عَلَیْكَ مِنْهَا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بَاْسٌ بَیْنَهَا وَبَیْنَكَ بَابٌ مُغْلَقٌ قَالَ فَیُکْسَرُ الْبَابُ اَمْ یُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ یُکْسَرُ قَالَ فَاِنَّهٗ اِذَا کُسِرَ لَمْ یُغْلَقْ اَبَدًا قَالَ قُلْتُ اَجَلْ فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَهٗ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ قَالَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ قَالَ فَقُلْنَا اَفَعَلِمَ عُمَرُ مَنْ تَعْنِیْ

اسماء بنت ابی بکرؓ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں آپ نے فرمایا تھیلیوں میں بند کر کے روپیہ پیسہ مت رکھ ورنہ اللہ بھی تیرا رزق بند کر کے رکھ لے گا جہاں تک ہو سکے خیرات کرتی رہ۔

باب خیرات سے گناہ اُتر جاتے ہیں۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں کہا حضرت عمرؓ نے فرمایا تم میں سے کس کو فتنوں کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد ہے حذیفہؓ نے کہا مجھ کو یاد ہے جس طرح آپ نے فرمایا حضرت عمرؓ نے کہا (تیرا کیا کہنا تو بڑا بہادر ہے[1]) اچھا کہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا میں نے کہا آدمی کو اس کے گھر والوں بال بچوں (دوست) ہمسایوں میں ایک فتنہ ہوتا ہے (اُن کی محبت میں عبادت سے غافل رہتا ہے) نماز اور صدقہ اور اچھی بات کہنے سے اس فتنے کا اتار ہو جاتا ہے اعمش نے کہا ابو وائل کبھی یوں کہتے تھے نماز اور صدقہ اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا یہ اتار ہیں اس فتنے کے حضرت عمرؓ نے کہا میں اس فتنے کو نہیں پوچھتا میں تو اس فتنے کو پوچھتا ہوں جو سمندر کی موج کی طرح امنڈ آئے گا۔ میں نے کہا امیر المومنین تم کو اس فتنے کا ڈر نہیں تمہارے اور اس کے بیچ میں تو ایک بند دروازہ ہے حضرت عمرؓ نے کہا پھر وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا میں نے کہا نہیں توڑا جائے گا انہوں نے کہا جب توڑا جائے گا تو پھر تو کبھی بند نہ ہو گا میں نے کہا ہاں ابو وائل نے کہا ہم حذیفہ سے یہ پوچھنے میں ڈرے کہ دروازے سے کیا مراد ہے ہم نے مسروق سے کہا تم پوچھو انہوں نے پوچھا حذیفہ نے کہا دروازہ خود عمرؓ تھے ہم نے کہا کیا عمرؓ اس بات کو

۱؎ یعنی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اکثر فتنوں اور فسادوں کو جو آپ کے بعد ہونے والے تھے پوچھتا رہتا دوسرے لوگوں کو اتنی جرأت نہ ہوتی بے شک تو بہادری سے اُن کو بیان کرے گا کیونکہ تو خوب جانتا ہے ۱۲ منہ۔

قَالَ نَعَمْ كَمَا اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً وَّذٰلِكَ اَنِّيْ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ۔

جانتے تھے انہوں نے کہا ہاں اس طرح (یقین کے ساتھ) جانتے تھے جیسے یہ کہ آج کی رات کل کے دن سے نزدیک ہے وجہ یہ تھی کہ میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی تھی جو اٹکل پچو بات نہ تھی[۱]

بَابٌ ۳۲۔ مَنْ تَصَدَّقَ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ اَسْلَمَ

باب جس نے شرک (یعنی کفر) کی حالت میں خیرات کی پھر مسلمان ہو گیا[۲]

۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اَشْيَاءَ كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ اَوْ عَتَاقَةٍ وَّصِلَةِ رَحِمٍ فَهَلْ فِيْهَا مِنْ اَجْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بتلائیے کفر کے زمانہ میں جو میں نے نیکیاں کی ہیں، جیسے خیرات کرنا، بردہ آزاد کرنا، ناطے والوں سے سلوک کرنا کیا اُن کا ثواب مجھ کو ملے گا آپ نے فرمایا تو جتنے نیک کام کر چکا ہے اُن کو قائم رکھ کر مسلمان ہوا ہے[۳]۔

بَابٌ ۳۳۔ اَجْرِ الْخَادِمِ اِذَا تَصَدَّقَ بِاَمْرِ صَاحِبِهٖ غَيْرَ مُفْسِدٍ۔

باب خدمت گار (بی بی، غلام لونڈی نوکر) اگر اپنے صاحب کے حکم سے خیرات کرے مگر بگاڑ کی نیت نہ ہو تو اس کو ثواب ملے گا[۴]

۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند کے کھانے میں سے کچھ خیرات کرے بشرطیکہ

---

[۱] یہ حدیث اُوپر گذر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لیے لائے کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صدقہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [۲] تو اس کو ثواب ملے گا بعضے علماء نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ کافر نے جو نیکیاں کفر کے زمانہ میں کیں وہ سب لغو ہو جاتی ہیں کیونکہ کافر کی نیت صحیح نہیں اور نیت شرط ہے اعمال کی امام بخاری نے باب کی حدیث لا کر ان پر رد کیا اور یہ ثابت کیا کہ اگر کافر مسلمان ہو جائے تو کفر کے زمانہ کی نیکیوں کا بھی اس کو ثواب ملے گا یہ اللہ جل جلالہ کی عنایت ہے اس میں کسی کا کیا اجارہ بادشاہ حقیقی کی پیغمبر نے جو فرمایا وہی قانون ہے ۱۲ منہ [۳] یعنے اسلام لانے سے تیری اگلی نیکیاں برباد نہیں ہو سکتیں بلکہ اور مضبوط ہو جاتی ہے اگر اسلام نہ لاتا تو وہ سب نیکیاں آخرت میں بیکار ہو جاتیں اس سے زیادہ تصریح دارقطنی کی روایت میں ہے اس میں یوں ہے جب کافر اسلام لاتا ہے اور اچھی طرح مسلمان ہو جاتا ہے تو اس کی ہر نیکی جو اس نے (اسلام سے پہلے) کی تھی لکھ لی جاتی ہے اور ہر برائی جو (اسلام سے پہلے) کی تھی میٹ دی جاتی ہے اس کے بعد ہر نیکی کا ثواب دس گنا سات سو گنے تک ملتا رہتا ہے اور ہر برائی کے بدل ایک برائی لکھی جاتی ہے مگر جب اللہ اس کو بھی معاف کر دے ۱۲ منہ [۴] یعنی بیکار مال تباہ کرنے کی نیت نہ ہو تو اس کو بھی ثواب ملے گا قسطلانی نے کہا خادم کے لفظ میں بی بی بھی آ گئی بعضوں نے خدمت گار اور بی بی میں فرق کیا ہے کہ بی بی بغیر خاوند کی اجازت کے اس کے مال میں سے خیرات کر سکتی ہے لیکن خدمت گار ایسا نہیں کر سکتا اکثر علماء کے نزدیک بی بی کو بھی اس وقت تک خاوند کے مال میں سے خیرات درست نہیں جب تک اجمالاً یا تفصیلاً اس نے اجازت نہ دی ہو اور یہی مختار ہے امام بخاری کے نزدیک یہ عرف اور دستور کو دیکھ کر یعنی بی بی پکا ہوا کھانا وغیرہ ایسی تھوڑی چیزیں جن کو دینے سے کوئی ناراض نہیں ہوتا خیرات کر سکتی گو خاوند کی اجازت ملے مگر نقد اور بیش قیمت چیزیں بغیر خاوند کی اجازت کے خرچ [illegible]

زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

خرابی نہ ڈالے[1] تو اس کو ثواب ملے گا (دینے کا) اور اس کے خاوند کو کمائی کا اور داروغہ کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا[2]

۵۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِذُ وَرُبَّمَا قَالَ يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبًا بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (خزانچی) داروغہ جو مسلمان اور امانت دار ہو صاحب کا حکم جاری کر دے یا اس کا مال جو دلائے وہ پورا خوشی کے ساتھ اس کو دے دے جس کو دلایا گیا (اس میں سے اپنا حق نہ مانگے نہ دینے میں کنیا[3]) تو دو خیرات کرنے والوں میں کا ایک وہ ہوگا۔

بَابُ[۳] أَجْرِ الْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ أَوْ أَطْعَمَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ۔

باب عورت اپنے خاوند کے مال میں سے خیرات کرے یا اپنے خاوند کے گھر میں سے کسی کو کھلائے بشرطیکہ برباد کرنے کی نیت نہ ہو تو اس کو ثواب ملے گا)

۵۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا ح وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطْعَمَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ لَهَا أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ وَلِلْخَازِنِ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی کہا ہم سے منصور بن معتمر اور اعمش دونوں نے بیان کیا انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند کے گھر میں سے خیرات کرے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ حفص بن غیاث نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابو وائل شقیق سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند کے گھر میں سے (محتاج کو) کھانا کھلائے بشرطیکہ بگاڑ کی نیت نہ ہو تو عورت کو خیرات کا ثواب ملیگا

---

[1] مثلاً ایک لقمہ یا ایک روٹی خیرات کرے کہ خاوند کو تکلیف نہ ہو یہ نہیں کہ سارا کھانا اٹھا کر فقیروں کو دے دے اور گھر والے بھوکے رہیں ۱۲ منہ [2] داروغہ سے وہ مرد یا عورت مراد ہے جس کی حفاظت میں مودی خانہ رہتا ہے ۱۲ منہ [3] یعنے ایسا ہوگا گویا دو شخصوں نے خیرات کی ایک تو مالک مال اور ایک اس کا داروغہ دونوں کو خیرات کا ثواب ملے گا ۱۲ منہ۔

مِثْلُ ذٰلِكَ لَهٗ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَآ أَنْفَقَتْ۔

اور خاوند کو بھی اُتنا ہی اور داروغہ کو بھی اُتنا ہی خاوند کو کمانے کا اور عورت کو خرچ کرنے کا

۵۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا أَجْرُهَا وَلِلزَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابووائل شقیق سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے (خدا کی راہ میں) خرچ کرے تباہ کرنے کی نیت نہ ہو تو اس کو الگ ثواب ملے گا اور خاوند کو الگ کمانے کا اور داروغہ کو بھی اُتنا ہی[1]

بَابٌ ۳۵ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى الْآيَةَ اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقَ مَالٍ خَلَفًا۔

باب سورۂ واللیل کی اس آیت کا بیان

پھر جس نے اللہ کی راہ میں دیا اور اللہ سے ڈرتا رہا اور اچھی بات یعنے اسلام کے دین کو سچا سمجھا تو ہم آسانی کی جگہ یعنی بہشت اس کے لیے آسان کر دیں گے۔ اور جس نے بخیلی کی اور آخرت کی پروا نہ کی، اخیر آیت تک اور فرشتوں کی اس دعا کا بیان یا اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدل دے۔

---

۵۹ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ مُزَرِّدٍ عَنْ أَبِي الْحُبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ أَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا۔

ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی ابوبکر بن ابی اویس نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے معاویہ بن ابی مزرد سے انہوں نے ابوالحباب سعید بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دن ایسا نہیں ہوتا جو بندوں پر گذرے جس دن صبح کو دو فرشتے (آسمان سے) نہ اترتے ہوں ان میں ایک تو یوں دعا کرتا ہے یا اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدل دے[2] اور دوسرا یوں دعا کرتا ہے یا اللہ بخیل کا مال تباہ کر دے[3]

[1] امام بخاری نے اس حدیث کو تین طریقوں سے بیان کیا اور یہ تکرار نہیں ہے کیونکہ ہر ایک کے الفاظ جدا ہیں کسی میں اذا تصدقت المرأۃ ہے کسی میں اذا اطعمت المرأۃ ہے کسی میں من بیت زوجہا ہے کسی میں طعام بیتہا ہے اور ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ تینوں کو برابر ثواب ملے گا لیکن دوسری روایت میں ہے کہ عورت کو مرد کا آدھا ثواب ملے گا قسطلانی نے کہا کہ داروغہ کو بھی ثواب ملے گا مگر مالک مال کی طرح اس کو دوگنا ثواب نہ ہوگا واللہ اعلم ۱۲ منہ [2] یعنے جتنا مال اس نے نیک راہ میں خرچ کیا ہے تو اتنا ہی مال اس کو اور دے دوسری حدیث میں ہے کہ کسی بندے کا مال خیرات سے کم نہیں ہوا ۱۲ منہ [3] ابن ابی حاتم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے تب اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اتاری فاما من اعطی واتقی اخیر تک اور اس روایت سے باب میں اس آیت کے ذکر کرنے کی وجہ معلوم ہو گئی ۱۲ منہ

بَابُ ۳۶ مَثَلُ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيْلِ

۶۰ - حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِّنْ ثُدِيِّهِمَا اِلٰى تَرَاقِيْهِمَا فَاَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ اِلَّا سَبَغَتْ اَوْ وَفَرَتْ عَلٰى جِلْدِهٖ حَتّٰى تُخْفِيَ بَنَانَهٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَهٗ وَاَمَّا الْبَخِيْلُ فَلَا يُرِيْدُ اَنْ يُّنْفِقَ شَيْئًا اِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَّكَانَهَا فَهُوَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ تَابَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوٗسٍ فِي الْجُبَّتَيْنِ وَقَالَ حَنْظَلَةُ عَنْ طَاوٗسٍ جُنَّتَانِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرٌ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنَّتَانِ ۔

باب صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ طاؤس سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو مردوں کی طرح ہے جو لوہے کے دو کرتے (زرہیں) پہنے ہوں دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم کو ابوالزناد نے ان سے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال اُن دو شخصوں کی طرح سے جو لوہے کے دو کرتے چھاتیوں سے ہنسلیوں تک پہنے ہوں خرچ کرنے والا جب کچھ خرچ کرتا ہے تو وہ کرتہ گویا پھیل جاتا ہے بالمبا چوڑا ہو کر سارا بدن ڈھانپ لیتا ہے انگلیوں تک بھی اور چلنے میں اس کے پاؤں کا نشان مٹتا جاتا ہے[۱] اور بخیل جب کچھ خرچ کرنا چاہتا ہے تو ہر حلقہ اپنی جگہ پر چمٹ کر رہ جاتا ہے وہ اس کو کشادہ کرنا چاہتا ہے لیکن کشادہ نہیں ہوتا عبداللہ بن طاؤس کے ساتھ اس حدیث کو حسن بن مسلم نے بھی طاؤس سے روایت کیا اس میں دو کرتے ہیں اور حنظلہ نے طاؤس سے دو زرہیں نقل کیا ہے اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی حدیث بیان کی اس میں دو زرہیں ہیں[۲]۔

بَابُ ۳۷ صَدَقَةِ الْكَسْبِ وَالتِّجَارَةِ

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا

باب محنت اور سوداگری کے مال میں سے خیرات کرنا بڑا ثواب ہے

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا مسلمانو اپنی کمائی میں سے عمدہ چیزیں

---

[۱] اتنا نیچا ہو جاتا ہے جیسے بہت نیچا کپڑا آدمی جب چلے تو زمین پر گھسیٹتا رہتا ہے اور پاؤں کا نشان میٹ دیتا ہے مطلب یہ ہے کہ سخی آدمی کا دل روپیہ خرچ کرنے سے خوش ہوتا ہے اور کشادہ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [۲] حسن بن مسلم کی روایت کو امام بخاری نے کتاب اللباس میں اور حنظلہ کی روایت کو اسمٰعیلی نے وصل کیا اور لیث بن سعد کی روایت اس سند سے نہیں ملی لیکن ابن حبان نے اُس کو دوسری سند سے لیث سے نکالا کذا قال الحافظ ۱۲ منہ

مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْأَرْضِ إِلَىٰ قَوْلِهِ غَنِيٌّ حَمِيدٌ.

(الشکر ادا) میں خرچ کرو اور ان چیزوں میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے اگائیں۔ اخیر آیت غنی حمید تک[1]۔

بَابٌ ٣٨ عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ۔

باب ہر مسلمان پر خیرات کرنا واجب ہے جس کے پاس مال نہ ہو اس کے لیے اچھی بات پر عمل کرنا یا اچھی بات دوسرے کو بتلانا بھی خیرات ہے۔

٦١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللهِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَقَالَ يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سعید بن ابی بردہ نے انہوں نے اپنے باپ ابو بردہ عامر سے انہوں نے سعید کے دادا ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہر مسلمان کو خیرات کرنا ضرور ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ جس کا مال نہ ہو آپ نے فرمایا وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرے خود بھی فائدہ اٹھائے اور خیرات بھی کرے لوگوں نے کہا اگر یہ بھی نہ ہو سکے آپ نے فرمایا تو اچھی بات پر عمل کرے[2] اور بری بات سے باز رہے اس کے لیے یہی خیرات ہے۔

بَابٌ ٣٩ قَدْرُ كَمْ يُعْطَىٰ مِنَ الزَّكٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَمَنْ أَعْطَىٰ شَاةً

باب زکوٰۃ اور صدقہ میں کتنا مال دینا درست ہے اور ایک پوری بکری دینا۔

٦٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّهَا قَالَتْ بُعِثَ إِلَىٰ نُسَيْبَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَىٰ عَائِشَةَ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا إِلَّا مَا أَرْسَلَتْ بِهِ نُسَيْبَةُ مِنْ ذٰلِكَ الشَّاةِ فَقَالَ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو شہاب نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہؓ سے (ان کا نام نسیبہ تھا) ان کے پاس ایک بکری خیرات کی بھیجی گئی[3] انہوں نے اس میں سے کچھ گوشت حضرت عائشہؓ پاس بھیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے انہوں نے کہا کچھ نہیں وہی گوشت ہے جو نسیبہ نے صدقہ کی بکری میں سے

[1] امام بخاری نے اشارہ کیا اس روایت کی طرف جو مجاہد سے منقول ہے کہ کسب اور کمائی سے اس آیت میں تجارت اور سوداگری مراد ہے اور زمین سے جو چیزیں اگائیں ان سے غلہ اور کھجور وغیرہ مراد ہے ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے ادب میں جو روایت نکالی اس میں یوں ہے کہ اچھی یا نیک بات کا حکم کرے ابو داؤد طیالسی نے اتنا زیادہ کیا اور بری بات سے منع کرے معلوم ہوا جو شخص نادار ہو اس کے لیے وعظ و نصیحت میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے ۱۲ منہ [3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھجوائی اس سے باب کا مطلب ثابت ہوا کہ پوری بکری صدقے میں دینا اب ام عطیہؓ نے اس بکری میں سے جو تھوڑا گوشت حضرت عائشہؓ کو تحفہ کے طور پر بھیجا اس سے یہ نکلا کہ تھوڑا گوشت بھی صدقہ دے سکتے ہیں کیونکہ ام عطیہؓ کا حضرت عائشہ کو بھیجنا کو صدقہ نہ تھا مگر ہدیہ تھا پس صدقہ کو اس پر قیاس کیا ابن منیر نے کہا امام بخاری نے یہ باب لا کر ان لوگوں کا رد کیا جو زکوٰۃ میں ایک فقیر کو اتنا دینا مکروہ سمجھتے ہیں کہ وہ صاحب نصاب ہو جائے امام ابو حنیفہ رح سے ایسا ہی منقول ہے لیکن امام محمد نے کہا اس کی کوئی قباحت نہیں ۱۲ منہ

هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔

بھیجا ہے آپ نے فرمایا لاؤ اب اس کا کھانا درست ہو گیا[1]

بَابُ ۲۴ زَكٰوةِ الْوَرِقِ۔

باب چاندی کی زکوٰۃ کا بیان

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ مِنَ الْاِبِلِ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عمرو بن یحییٰ مازنی سے انہوں نے اپنے باپ یحییٰ بن عمارہ سے انہوں نے کہا میں نے ابوسعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ مہار اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیے چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم (کھجور یا اناج یا میوہ) میں زکوٰۃ نہیں ہے[2]

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو سَمِعَ اَبَاهُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا مجھ کو عمرو بن یحییٰ نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث سنی[3]

بَابُ ۲۵ الْعَرْضِ فِي الزَّكٰوةِ

باب زکوٰۃ میں (چاندی سونے کے سوا اور) اسباب کا لینا[4]

وَقَالَ طَاؤُسٌ قَالَ مُعَاذٌ لِاَهْلِ الْيَمَنِ ائْتُوْنِيْ بِعَرْضٍ ثِيَابٍ خَمِيْصٍ اَوْ لَبِيْسٍ فِي الصَّدَقَةِ مَكَانَ الشَّعِيْرِ وَالذُّرَةِ اَهْوَنُ عَلَيْكُمْ وَخَيْرٌ لِاَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

اور طاؤس نے کہا معاذ بن جبلؓ نے یمن والوں سے کہا زکوٰۃ میں مجھ کو جو اور جوار کے بدل سامان دو کپڑے جیسے کالی چادریں دھاری دار یا دوسرے لباس اس میں تم پر بھی آسانی ہو گی اور مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے بھی بہتر ہو گا۔[5] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] یعنی زکوٰۃ کا مال تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر حرام تھا مگر جب فقیر کو دے دیا اور فقیر نے اس میں سے کچھ تحفہ کے طور پر بھیجا تو وہ درست ہے کیونکہ ملک کے بدل جانے سے حکم بدل جاتا ہے یہی مضمون بریرہؓ کی حدیث میں بھی وارد ہے جب بریرہؓ نے صدقہ کا گوشت حضرت عائشہؓ کو تحفہ میں بھیجا تھا تو آپ نے فرمایا ہو لہا صدقۃ ولنا ہدیۃ ۱۲ منہ [2] یہ حدیث ابھی اوپر باب ما ادی زکوٰتہ فلیس بکنز میں گزر چکی ہے اور وسق اور اوقیہ کی مقدار بھی وہیں مذکور ہو چکی ہے پانچ اوقیہ دو سو درہم ہوتے ہیں ہر درہم چھ دانق کا ہر دانق آٹھ جو اور ۲/۵ جو کا تو درہم ۵۰ جو اور ۲/۵ جو کا ہوا بعضوں نے کہا درہم چار ہزار دو سو رائی کے دانوں کا ہوتا ہے اور دینار ایک درم اور ۳/۷ درم کا یا چھ ہزار رائی کے دانوں کا ایک قیراط ۳/۷ دانق کا ہوتا ہے ۱۲ منہ [3] اس سند کو بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ عمرو بن یحییٰ کا سماع اپنے باپ سے معلوم ہو جائے جس کی اس میں صراحت ہے ۱۲ منہ [4] جمہور علماء کے نزدیک زکوٰۃ میں چاندی سونے کے سوا دوسرے اسباب کا لینا درست نہیں لیکن حنفیہ نے اس کو جائز کہا ہے اور امام بخاری نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے ۱۲ منہ [5] اس لیے کہ اول تو جو اور جوار کا مدینہ تک لاد کر لے جانے میں باربرداری کا خرچ بہت پڑتا دوسرے زکوٰۃ دینے والوں کو بھی اپنے گاؤں سے معاذ تک یہ غلہ لاد کر لانا دشوار ہوتا تیسرے اس وقت صحابہ کو مدینہ منورہ میں غلہ سے زیادہ کپڑوں کی احتیاج تھی تو معاذ نے زکوٰۃ میں اسی کا لینا مناسب سمجھا مخالفین یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ روایت منقطع ہے طاؤس نے (باقی)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ اَدْرُعَهُ وَاَعْتُدَهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَلَمْ يَسْتَثْنِ صَدَقَةَ الْعَرْضِ مِنْ غَيْرِهَا فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِيْ خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا وَلَمْ يَخُصَّ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ مِنَ الْعُرُوْضِ۔

۶۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلٰى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ۔

۶۶ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَرَاٰى اَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ

نے فرمایا خالد بن ولید نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار اور گھوڑے وغیرہ (سامان جنگ) اللہ کی راہ میں وقف کر دیے ہیں [1] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (عید کے دن) عورتوں کو فرمایا کچھ خیرات کرو اپنے زیور ہی میں سے سہی تو یہ نہیں فرمایا کہ اسباب کا صدقہ درست نہیں ہے پھر کوئی عورت اپنی بالی ڈالتی کوئی گلے کا ہار اور آپ نے زکوٰۃ کے لیے سونے اور چاندی کی تخصیص نہیں کی [2]

ہم سے محمد بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ عبد اللہ بن مثنیٰ نے کہا مجھ سے ثمامہ بن عبد اللہ نے اُن سے انسؓ نے بیان کیا کہ ابو بکر صدیقؓ نے اُن کو فرض زکوٰۃ لکھ دی جس کا حکم اللہ نے اپنے رسولؐ کو دیا تھا اس نے یہ بھی تھا کہ جس پر ایک برس کی اونٹنی (زکوٰۃ میں) واجب ہو وہ اُس کے پاس نہ ہو دو برس کی اونٹنی ہو تو وہی لے لی جائے گی اور زکوٰۃ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں اس کو دیدے گا اگر برس بھر کی اونٹنی جیسی زکوٰۃ میں دینا چاہیے اُس کے پاس نہ ہو اور نر اونٹ دو برس کا ہو تو وہی لے لیا جائے گا اور نقد نہ دینا ہوگا [3]

ہم سے مؤمل بن ہشام نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے عید کی نماز خطبے سے پہلے پڑھی پھر آپ نے خیال کیا کہ عورتوں تک آواز

(بقیہ صفحہ سابقہ) معاذ سے نہیں سُنا دوسرے یہ معاذ کا اجتہاد ہے اور صحابی کی رائے حجت نہیں ہے ۱۲ منہ۔

[1] اس حدیث کو خود مؤلف نے آگے چل کر وصل کیا ہے اس سے امام بخاری نے یہ مطلب کہ زکوٰۃ میں اسباب دینا درست ہے اس طرح نکالا کہ اگر خالد نے ان چیزوں نے کو وقف کیا ہوتا تو ضرور ان میں سے کچھ زکوٰۃ میں دیتے مخالفین یہ کہتے ہیں کہ اگر خالد نے یہ وقف نہ کیا ہوتا تو زکوٰۃ میں کچھ چاندی سونا قیمت لگا کر نکالتے فلا حجۃ فیہ لعنوں نے یوں توجیہ کی ہے کہ جب خالد نے مجاہدین کی سربراہی سامان سے کی اور یہ بھی زکوٰۃ کا ایک مصرف ہے تو گویا زکوٰۃ میں سامان دیا ہو المطلوب ۱۲ منہ

[2] یہ حدیث موصولاً کتاب العیدین میں گذر چکی ہے اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ زکوٰۃ میں اسباب کا دینا درست ہے کیونکہ ان عورتوں کے سب زیور چاندی سونے کے نہ تھے جیسے ہار کہ وہ مشک اور لونگ سے بنا کر گلوں میں ڈالتیں مخالفین یہ جواب دیتے ہیں کہ نفل صدقہ تھا نہ فرض زکوٰۃ کیونکہ زیور میں اکثر علماء کے نزدیک زکوٰۃ فرض نہیں ہے ۱۲ منہ

[3] یہ حدیث تفصیل کے ساتھ آگے آئے گی اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جب واجب سے زیادہ اونٹنی زکوٰۃ میں یہ دینا درست ٹھہری تو اسباب کا دینا زکوٰۃ میں جائز ہوا مخالفین یہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں کوئی حجت نہیں بلکہ یہ ہماری دلیل ہے کیونکہ اگر زکوٰۃ میں قیمت کا لحاظ ہوتا تو پھر ان عمروں کے تفاوت کا معین کرنا ضرور نہ تھا ۱۲ منہ

النِّسَاءَ فَاَتَاهُنَّ وَمَعَهُ بِلَالٌ نَاشِرٌ ثَوْبَهُ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ اَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِي وَاَشَارَ اَيُّوْبُ اِلٰى اُذُنِهِ وَاِلٰى حَلْقِهِ ۔

نہیں پہنچی آپ ان کے پاس آئے بلال آپ کے ساتھ تھے اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے آپ نے اُن کو نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم دیا کوئی عورت پھینکنے لگی اور ایوب راوی نے اپنی کان اور حلق کی طرف اشارہ کیا[1]

بَابٌ ۲۲ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ

وَيُذْكَرُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهُ ۔

باب زکوٰۃ لینے وقت جو مال جُدا جُدا ہوں وہ اکٹھا نہ کیے جائیں اور جو اکٹھا ہوں جُدا جُدا نہ کیے جائیں اور سالم نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے[2]

۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ ۔

ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا مجھ سے ثمامہ نے اُن سے انسؓ نے بیان کیا کہ ابوبکرؓ نے اُن کے لیے فرض زکوٰۃ کا بیان لکھ دیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی تھی اس میں یہ بھی تھا کہ زکوٰۃ کے ڈر سے جُدا جُدا مال کو ایک جا اور ایک جا مال کو جُدا جُدا نہ کیا جائے

بَابٌ ۲۳ مَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

وَقَالَ طَاوُسٌ وَّعَطَاءٌ اِذَا عَلِمَ الْخَلِيْطَانِ اَمْوَالَهُمَا فَلَا يُجْمَعُ مَالُهُمَا وَقَالَ سُفْيٰنُ لَا تَجِبُ حَتّٰى يَتِمَّ لِهٰذَا اَرْبَعُوْنَ شَاةً وَّلِهٰذَا اَرْبَعُوْنَ شَاةً ۔

باب اگر دو شخص شریک ہوں تو زکوٰۃ کا خرچہ حساب سے برابر برابر ایک دوسرے سے مجرا لے اور طاؤس اور عطا نے کہا[3] اگر دونوں شریکوں کے جانور الگ الگ ہوں اپنے اپنے جانور پہچانتے ہوں تو اُن کو اکٹھا نہ کریں گے[4] اور سفیان ثوری نے کہا مشترک بکریوں میں زکوٰۃ نہ ہوگی جب تک ہر شریک کی چالیس بکریاں (یا اس سے زیادہ) نہ ہوں[5]

۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ

ہم سے محمد بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے

---

[1] مطلب یہ ہے کہ جو زیور ان کے کان اور گلے میں تھا وہ بلال کے کپڑے میں پھینکنے لگیں اور پرگز رچکا کہ ان کے بعضے زیور چاندی سونے کے نہ تھے جیسے گلے کے ہار وغیرہ پس معلوم ہوا کہ اسباب کا زکوٰۃ میں دینا درست ہے اور مخالفین جو اس جواب دیتے ہیں وہ گذر چکا ہے ۱۲ منہ [2] سالم کی روایت کو امام احمد اور ابو یعلی اور ترمذی وغیرہ نے وصل کیا ہے امام مالک نے موطا میں اس کی تفسیر یوں بیان کی ہے مثلاً تین آدمیوں کی الگ الگ چالیس چالیس بکریاں ہوں تو ہر ایک پر ایک بکری زکوٰۃ کی واجب ہے زکوٰۃ لینے والا جب آیا تو یہ تینوں بکریاں ایک جگہ کر دیں اس صورت میں ایک ہی بکری دینا پڑے گی اسی طرح دو آدمیوں کی شرکت کے مال میں دو سو بکریاں ہوں تو اُن پر تین بکریاں زکوٰۃ کی لازم ہوں گی اگر وہ زکوٰۃ لینے والے جب آئے اس کو جُدا جُدا کر دیں تو دو ہی بکریاں دینا ہوں گی اس منع فرمایا کیونکہ یہ حق تعالےٰ کے ساتھ فریب کرنا ہے معاذ اللہ وہ تو سب جانتا ہے ۱۲ منہ [3] اس کو ابو عبید نے کتاب الاموال میں وصل کیا اور عبد الرزاق نے سفیان ثوری کی تعلیق کو وصل کیا ۱۲ منہ [4] بلکہ جُدا جُدا رہنے دیں گے اور اگر ہر ایک کا مال بقدر نصاب ہوگا تو اس میں سے زکوٰۃ لیں گے ورنہ نہ لیں گے مثلاً دو شریکوں کو چالیس بکریاں ہیں مگر ہر شریک کو اپنی اپنی بیس بکریاں علیحدہ اور معین طور سے معلوم ہیں تو کسی پر زکوٰۃ نہ ہوگی اور زکوٰۃ لینے والے کو یہ نہیں پہنچتا کہ دونوں کے جانور ایک جگہ کر کے ان کو چالیس بکریاں سمجھ کر ایک بکری زکوٰۃ کی لے ۱۲ منہ [5] امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے لیکن امام احمد اور شافعی اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ جب دونوں شریکوں کے جانور مل کر حد نصاب کو پہنچ جائیں تو زکوٰۃ لی جائے گی ۱۲ منہ

اَبِی قَالَ حَدَّثَنِی ثُمَامَۃُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَہٗ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ کَتَبَ لَہُ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا کَانَ مِنْ خَلِیْطَیْنِ فَاِنَّھُمَا یَتَرَاجَعَانِ بَیْنَھُمَا بِالسَّوِیَّۃِ۔

کہا مجھ سے ثمامہ نے اُن سے انس رضؓ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضؓ نے اُن کے لیے فرض زکوٰۃ لکھ دی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی تھی اس میں یہ تھا کہ جو مال دو شریکوں کا ہو تو وہ ایک دوسرے سے برابر برابر مجرا لیں[1]

بَابٌ ۴۴ زَکٰوۃِ الْاِبِلِ۔

باب اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان

ذَکَرَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَّاَبُوْذَرٍّ وَّاَبُوْھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

اس باب میں ابوبکرؓ اور ابوذرؓ اور ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روائتیں کیں ہیں[2]

۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِی الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ شِھَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ اَعْرَابِیًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْھِجْرَۃِ فَقَالَ وَیْحَکَ اِنَّ شَاْنَھَا شَدِیْدٌ فَھَلْ لَکَ مِنْ اِبِلٍ تُؤَدِّیْ صَدَقَتَھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰہَ لَنْ یَّتِرَکَ مِنْ عَمَلِکَ شَیْئًا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا مجھ سے ولید بن مسلم کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے انہوں نے عطاء بن یزید سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے ایک گنوار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کو پوچھا یعنے اگر آپ فرمائیے تو مدینہ میں ہجرت کر آؤں) آپ نے فرمایا ارے ہجرت بہت مشکل ہے تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں جن کی تو زکوٰۃ دیا کرتا ہے اُس نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا تو پھر کیا ہے سمندروں کے اس پار (یعنے جس ملک میں تو رہے وہاں) عمل کرتا رہ اللہ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرنے کا

بَابٌ ۴۵ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃُ بِنْتِ مَخَاضٍ وَّلَیْسَتْ عِنْدَہٗ۔

باب جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ زکوٰۃ میں[3] ایک برس کی اونٹنی[4] دینا ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی اَبِی قَالَ حَدَّثَنِی ثُمَامَۃُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَہٗ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ کَتَبَ لَہٗ فَرِیْضَۃَ الصَّدَقَۃِ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ رَسُوْلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَہٗ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃُ الْجَذَعَۃِ وَلَیْسَتْ عِنْدَہٗ جَذَعَۃٌ وَّعِنْدَہٗ حِقَّۃٌ فَاِنَّھَا تُقْبَلُ مِنْہُ الْحِقَّۃُ وَیَجْعَلُ مَعَھَا شَاتَیْنِ اِنِ اسْتَیْسَرَتَا لَہٗ اَوْ عِشْرِیْنَ

ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا کہا مجھ سے ثمامہ نے اُن سے انسؓ نے بیان کیا کہ ابوبکر نے اُن کے لیے فرض زکوٰۃ لکھ دی جس کا حکم اللہ نے اپنے پیغمبر کو دیا یعنے جس کے پاس اتنے اونٹ ہو جائیں کہ چار برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا پڑے (یعنے ۶۱ سے ۷۵ تک) اور چار برس کی اونٹنی اس کے پاس نہ ہو بلکہ تین برس کی ہو تو وہی لے لی جائے اور اُس کے ساتھ اگر بکریاں اُس کے پاس ہوں تو دو بکریاں لے لی جائیں یا بیس درہم لیے جائیں اور جس کے پاس

[1] مثلاً دو شریکوں کی چالیس بکریاں ہوں تو زکوٰۃ کی لے اب جس کے مال میں سے یہ بکری لی گئی ہو وہ اپنے شریک سے اس بکری کی آدھی قیمت وصول کرے یہ نہیں کہ ایک غریب آدھی بکری دے اور دوسرا شریک آدھی بکری ۱۲ منہ [2] ان سب روائتوں کو خود امام بخاری نے اسی کتاب میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [3] یعنے ۲۵ اونٹوں سے ۳۵ اونٹ تک ہوں ۱۲ منہ

دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ۔

اتنے اونٹ ہوں کہ تین برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا ہو (۴۶ سے ۶۰ تک) اور اس کے پاس تین برس کی اونٹنی نہ ہو چار برس کی ہو تو وہی لے لی جائے اور زکوٰۃ کا تحصیل دار اس کو بیس درم یا دو بکریاں دیدے اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ تین برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا ہو وہ اس کے پاس نہ ہو دو برس کی اونٹنی ہو تو وہی اس سے لے لی جائے اور وہ بیس درم یا دو بکریاں اور تحصیل دار کو دے اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ دو برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا ہو (۳۶ سے ۴۵ تک) لیکن اس کے پاس وہ نہ ہو تین برس کی اونٹنی ہو تو وہی لے لی جائے اور تحصیل دار اس کو بیس درم یا دو بکریاں دیدے اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ دو برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا ہو وہ اس کے پاس نہ ہو ایک برس کی اونٹنی ہو تو وہی لے لی جائے اور اس کے ساتھ تحصیل دار کو بیس درم یا دو بکریاں اور دے۔

بَابُ ۴۶ زَكٰوةِ الْغَنَمِ

باب بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان

۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هٰذِهِ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ رَسُوْلَهُ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ إِلٰى خَمْسٍ وَثَلٰثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثٰى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَثَلٰثِيْنَ إِلٰى خَمْسٍ وَأَرْبَعِيْنَ

ہم سے محمد بن عبد اللہ بن مثنیٰ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا مجھ سے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے ان سے انسؓ نے بیان کیا کہ ابوبکرؓ نے جب انسؓ کو بحرین کا حاکم مقرر کیا ان کو یہ پروانہ لکھ کر دیا۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

یہ زکوٰۃ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر مقرر کی اور جس کا حکم اللہ نے اپنے پیغمبر کو دیا تو اس پروانہ کے موافق جس مسلمان سے زکوٰۃ مانگی جائے وہ ادا کرے اور اگر کوئی اس سے زیادہ مانگے تو ہرگز نہ دے چوبیس اونٹوں میں یا ان سے کم میں ہر پانچ میں ایک بکری دینا ہوگی (پانچ سے کم میں کچھ نہیں) جب پچیس اونٹ ہو جائیں پینتیس اونٹوں تک تو ان میں ایک برس کی اونٹنی دینا ہوگی جب چھتیس اونٹ ہو جائیں پینتالیس تک تو ان میں دو برس کی اونٹنی دینا ہوگی جب چھیالیس اونٹ ہو جائیں

فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ يَعْنِي سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلٰثِ مِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا۔

ساٹھ اونٹوں تک تو ان میں تین برس کی اونٹنی جفتی کے لائق دینا ہوگی اکسٹھ اونٹ ہو جائیں پچھتر اونٹوں تک تو ان میں چار برس کی اونٹنی دینا ہوگی جب چھہتر اونٹ ہو جائیں نوے اونٹوں تک تو ان میں دو دو برس کی دو اونٹنیاں دینا ہونگی جب اکیانوے اونٹ ہو جائیں ایک سو بیس اونٹوں تک تو ان میں تین تین برس کی دو اونٹنیاں جفتی کے قابل دینا ہونگی جب ایک سو بیس اونٹوں سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس اونٹ میں دو برس کی اونٹنی اور ہر پچاس میں تین برس کی دینا ہوگی اور جس کے پاس چار ہی (یا چار سے کبھی کم) اونٹ ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب مالک اپنی خوشی سے کچھ دے جب پانچ ہو جائیں تو ایک بکری دینا ہوگی اور جنگل میں چرنے والی بکریاں[1] جب چالیس ہو جائیں ایک سو بیس بکریوں تک تو ایک بکری دینا ہوگی جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں دو سو تک تو دو بکریاں دینا ہوں گی جب دو سو سے زیادہ ہو جائیں تین سو تک تو تین بکریاں دینا ہوں گی جب تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سینکڑے پیچھے ایک بکری دینا ہوگی جب کسی شخص کی چرنے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہیں ہے مگر اپنی خوشی سے مالک کچھ دینا چاہے تو دے سکتا ہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا ہوگا (بشرطیکہ دو سو درم یا اس سے زیادہ چاندی ہو) اگر ایک سو نوے درم برابر (یا ایک سو ننانوے) برابر چاندی ہو تو زکوٰۃ نہ ہو گی مگر خوشی سے کچھ مالک دینا چاہے (تو اور بات ہے)

بَابٌ لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ

باب زکوٰۃ میں بوڑھا یا عیب دار یا نر جانور نہ لیا جائے گا مگر جب تحصیلدار اس کا لینا مناسب سمجھے[2]۔

۲۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ

ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا مجھ سے ثمامہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو وہ زکوٰۃ

[1] زکوٰۃ انہی گائے بیل یا اونٹوں یا بکریوں میں واجب ہے جو آدھے برس سے زیادہ جنگل میں چر لیتی ہوں اور اگر آدھے برس سے زیادہ ان کو گھر سے کھلانا پڑتا ہو تو ان میں زکوٰۃ نہیں ہے اہل حدیث کے نزدیک سوا ان تین جانوروں یعنی اونٹ گائے بکری کسی جانور میں زکوٰۃ نہیں ہے مثلاً گھوڑوں یا خچروں یا گدھوں میں ۱۲ منہ [2] مثلاً زکوٰۃ کے جانور سب مادیاں ہی مادیاں ہوں نر کی ضرورت ہو تو نر لے سکتا ہے یا کسی عمدہ نسل کے اونٹ یا گائے یا بکری کی ضرورت ہو گو اس میں عیب ہو مگر اس نسل لینے میں آئندہ فائدہ ہو تو لے سکتا ہے ۱۲ منہ

لَهُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ

بَابُ ۴۸ أَخْذِ الْعَنَاقِ فِي الصَّدَقَةِ

۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ بِالْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ -

بَابُ ۴۹ لَا تُؤْخَذُ كَرَائِمُ أَمْوَالِ النَّاسِ فِي الصَّدَقَةِ

۳۸ - حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا عَلَى الْيَمَنِ قَالَ إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ

لکھ دی جس کا حکم اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا کہ زکوٰۃ میں بوڑھا اور عیب دار جانور اور نر نہ نکالا جائے مگر جب تحصیلدار لینا چاہے

باب بکری کا بچہ زکوٰۃ میں لینا[1]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ابوہریرہؓ کہتے تھے ابوبکر صدیقؓ نے یہ کہا خدا کی قسم اگر وہ مجھے بکری کا بچہ نہ دیں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (زکوٰۃ میں) دیا کرتے تھے تو میں اس کے نہ دینے پر ان سے جہاد کروں گا عمرؓ نے کہا اور کچھ نہ تھا بات یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ کا سینہ کھول دیا تھا لڑنے کے لیے میں بھی سمجھ گیا کہ یہی حق ہے[3]

باب زکوٰۃ میں لوگوں کے عمدہ اور چنے ہوئے مال نہ لیے جائینگے[4]

ہم سے امیہ بن بسطام نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے روح بن قاسم نے انہوں نے اسمٰعیل بن امیہ سے انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ صیفی سے انہوں نے ابومعبد نافذ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو فرمایا معاذ تو اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) لوگوں پاس پہنچے گا تو سب سے پہلے ان کو خدا کی عبادت کی طرف بلا (اس کی توحید کی طرف) جب وہ اللہ

---

[1] بکری کا بچہ اس وقت زکوٰۃ میں لیا جائے گا کہ تحصیلدار مناسب سمجھے یا کسی شخص کے پاس نر سے بچے ہی بچے رہ جائیں امام ابوحنیفہ کے نزدیک نرے بچوں میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی وہ کہتے ہیں حضرت صدیقؓ کا فرمانا بطریق مبالغہ کے ہے یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ واقعی زکوٰۃ میں بچہ دیا کرتے تھے ۱۲ منہ [2] لیث کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] پہلے پہل حضرت عمرؓ کو ان لوگوں سے جو زکوٰۃ نہ دیتے تھے لڑنے میں تامل ہوا کیونکہ وہ کلمہ گو تھے لیکن ابوبکرؓ کو ان سے زیادہ علم تھا آخر کو حضرت عمرؓ بھی ان سے متفق ہو گئے اس حدیث سے صاف یہ نکلتا ہے کہ صرف کلمہ پڑھنے سے آدمی کا اسلام پورا نہیں ہوتا جب تک اسلام کے تمام اصول قطعی فرائض کو نہ مانے اگر ایک قطعی فرض کا کوئی انکار کرے جیسے نماز یا روزہ یا زکوٰۃ یا جہاد یا حج تو وہ کافر ہو جاتا ہے اور اس پر جہاد کرنا درست ہے ۱۲ منہ [4] کیونکہ ایسا کرنے سے لوگوں کے ناراضی پیدا ہوگی بلکہ اوسط درجہ کا مال لینا چاہیئے نہ خراب ادنیٰ نہ اعلیٰ البتہ اگر زکوٰۃ دینے والا اللہ کی راہ میں اپنا چن کر عمدہ سے عمدہ مال دے تو یہ اور بات ہے تحصیلدار اس کو لے لے ۱۲ منہ

اللّٰهِ فَإِذَا عَرَفُوا اللّٰهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا فَعَلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكٰوةً تُؤْخَذُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ.

کو پہچان لیں تو اُن سے کہہ کہ اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں جب وہ نماز پڑھنے لگیں تو اُن سے کہہ کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے ان کے مالوں میں سے لی جائے گی اور ان کے فقیروں کو دی جائے گی[1] جب وہ اس کو بھی مان لیں تو اُن سے زکوٰۃ وصول کر اور ان کے عمدہ مالوں سے پرہیز کر[2]

بَابٌ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ

باب پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ مازنی سے انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی صعصعہ) سے[3] انہوں نے ابو سعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ مہار اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

بَابٌ زَكٰوةِ الْبَقَرِ

باب گائے بیل کی زکوٰۃ کا بیان

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللّٰهَ رَجُلٌ بِبَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ وَيُقَالُ جُؤَارٌ يَجْأَرُونَ يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ۔

اور ابو حمید ساعدی[4] نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ قیامت کے دن میں تم کو وہ شخص دکھلا دوں گا جو اللہ کے پاس گائے اٹھائے ہوئے حاضر ہو گا وہ آواز کر رہی ہوگی اور ایک روایت میں خوار کے بدل جوار ہے سورۂ مومنون میں جو یجأرون ہے وہ اسی سے نکلا ہے یعنے گائے کی طرح چلا رہے ہوں گے۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَوْ وَالَّذِي

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے معرور بن سوید سے انہوں نے ابوذرؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہنچا آپ نے فرمایا قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یا قسم اُس کی جس کے سوا کوئی بندگی

---

[1] بعضوں نے اس کے یہ معنے کیے ہیں کہ انہی کے ملک کے فقیروں کو اور انہوں نے ایک ملک کی زکوٰۃ دوسرے ملک کے فقیروں کو بھیجنا ناجائز رکھی ہے لیکن جمہور علماء کہتے ہیں کہ مراد مسلمان فقیر ہیں خواہ وہ کہیں ہوں یا کسی ملک کے ہوں اور انہوں نے زکوٰۃ کا دوسرے ملک میں بھیجنا درست رکھا ہے ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے یعنی چھنے ہوں عمدہ مال زکوٰۃ میں مت لے ۱۲ منہ [3] محمد در حقیقت عبداللہ کے بیٹے ہیں اور عبدالرحمٰن ان کے دادا ہیں پھر عبدالرحمٰن عبداللہ بن ابی صعصعہ کے بیٹے ہیں اور ابو صعصعہ ان کے دادا ہیں ۱۲ منہ [4] اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر باب ترک الحیل میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ

لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ اَوْكَمَا حَلَفَ مَا مِنْ رَّجُلٍ تَكُوْنُ لَهٗ اِبِلٌ اَوْ بَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ لَّا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا تَكُوْنُ وَاَسْمَنَهٗ تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا جَازَتْ عَلَيْهِ اُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ بُكَيْرٌ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ۵۲ الزَّكٰوةُ عَلَى الْاَقَارِبِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَالصَّدَقَةِ۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَكَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ

کے لائق نہیں یا ایسی ہے کچھ آپ نے قسم کھائی جس کے پاس اونٹ گائے بیل بکریاں ہوں وہ ان کی زکوٰۃ نہ دے تو قیامت کے دن ان کو خوب موٹا اور بڑا کر کے لائیں گے وہ اپنے مالک کو پاؤں سے کچلیں گے اور سینگ سے ماریں گے جب (مندہ کا مندہ) سب اس پر سے گذر جائے گا اخیر کا جانور بھی نکل جائے گا تو پھر پہلا جانور آئے گا برابر ایسا ہی ہوتا رہے گا یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ ہو[۱]۔ اس حدیث کو بکیر بن عبد اللہ نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے[۲]۔

باب اپنے رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا[۳]

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب کے حق میں فرمایا جو عبد اللہ بن مسعودؓ کی جورو تھیں اس کو دوہرا ثواب ملے گا ناطا جوڑنے کا اور صدقہ کا۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے ابو طلحہ مدینہ میں سب انصار سے زیادہ مالدار تھے ان کے باغ بہت تھے اور سب باغوں میں ان کو بیرحا کا باغ بہت پیارا تھا وہ مسجد کے سامنے تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ میں جایا کرتے اور وہاں کا پاکیزہ پانی پیا کرتے انسؓ نے کہا جب یہ آیت سورۂ آل عمران کی اتری تم نیکی کا درجہ اس وقت تک نہیں پا سکتے جب تک پیاری چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو تو ابو طلحہ کھڑے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ جل جلالہ یہ فرماتا ہے تم نیکی کا درجہ اس وقت تک نہیں پا سکتے جب تک پیاری چیزوں میں سے خرچ نہ کرو اور مجھے اپنے سب مالوں میں بیرحا زیادہ پیارا ہے اور اسی کو میں اللہ کی راہ

---

[۱] فیصلہ ہونے سے یہ مراد ہے کہ بعضوں کو بہشت کا حکم ہو جائے بعضوں کو دوزخ کا ۱۲ منہ [۲] اس کو امام مسلم نے وصل کیا اس حدیث سے باب کا مطلب یعنی گائے بیل کی زکوٰۃ دینے کا وجوب ثابت ہوا کیونکہ عذاب اسی امر کے ترک پر ہوگا جو واجب ہے ۱۲ منہ [۳] اہل حدیث کے نزدیک یہ مطلقاً جائز ہے جب اپنے رشتہ دار محتاج ہوں گو باپ بیٹے کو یا بیٹا باپ کو خاوند جورو کو یا جورو خاوند کو دے بعضوں نے کہا اپنے چھوٹے بچے کو فرض زکوٰۃ دینا بالاجماع درست نہیں اور امام ابو حنیفہ اور مالک نے اپنے خاوند کو بھی دینا درست نہیں رکھا اور امام شافعی اور امام احمد نے حدیث کے موافق اس کو ناجائز رکھا ہے مترجم کہتا ہے رشتہ داروں کو اگر وہ محتاج ہوں زکوٰۃ دینے میں دوہرا ثواب ملے گا ناجائز ہونا کیسا ۱۲ منہ [۴] یہ حدیث آگے اسی کتاب میں موصولاً آتی ہے ۱۲ منہ

لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ تَابَعَهُ رَوْحٌ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْمٰعِيلُ عَنْ مَالِكٍ رَايِحٌ بِالْيَاءِ

۷۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحٰى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَوَعَظَ النَّاسَ وَأَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَصَدَّقُوا فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمَّا صَارَ إِلَى مَنْزِلِهِ جَاءَتْ زَيْنَبُ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ تَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ زَيْنَبُ فَقَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ فَقِيلَ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ نَعَمْ ائْذَنُوا

میں خیرات کرتا ہوں اللہ سے اُمید ہے وہ مجھ کو اس کا ثواب دے گا اور وہ[1] میرا ذخیرہ رہے گا یا رسول اللہ آپ جس کام میں مناسب سمجھئے اس کی آمدنی خرچ کیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا واہ واہ شاباش یہ تو بڑی آمدنی کا مال ہے بڑے فائدے کا میں نے سنا جو تم نے کہا لیکن میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اس کو اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو ابوطلحہ نے کہا بہت خوب میں ایسا ہی کرتا ہوں پھر اپنے باغ کو اپنے ناتے داروں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا عبداللہ بن یوسف کے ساتھ اس حدیث کو روح نے بھی روایت کیا اور یحییٰ بن یحییٰ اور اسمٰعیل نے امام مالک سے رائح کے بدل رایح نقل کیا[2]

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو زید بن اسلم نے انہوں نے عیاض بن عبداللہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الضحیٰ یا عید الفطر میں عیدگاہ کو تشریف لے گئے پھر (نماز پڑھ کر) لوٹے تو لوگوں کو وعظ سنائے ان کو خیرات کرنے کا حکم دیا فرمایا لوگو خیرات کرو پھر عورتوں پر سے گذرے فرمایا عورتو تم بھی خیرات کرو کیونکہ مجھ کو دکھلایا گیا دوزخ میں عورتیں بہت ہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا ہے آپ نے فرمایا تم کوستی کاٹتی بہت ہو (بات بات میں اللہ کی سنوار) اور خاوند کی ناشکری تمہارا شعار عورتو! میں نے کم عقل اور ناقص دین والیوں میں تم سے بڑھ کر ہوشیار آدمی کی عقل کو کھونے والا کسی کو نہیں دیکھا یہ فرما کر آپ گھر کو لوٹے جب گھر میں پہنچے تو عبداللہ بن مسعود کی جورو زینب آئیں انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی کسی نے کہا یا رسول اللہ یہ زینب (دروازے پر کھڑی) ہے آپ نے فرمایا کونسی زینب کہا عبداللہ بن مسعود کی جورو آپ نے فرمایا اچھا اس کو آنے دو پھر اسے اذن دیا وہ آئی اور کہنے لگی یا نبی اللہ آپ نے آج عید کے دن ہم کو خیرات کرنے

[1] تو خیرات کا بھی ثواب ملے گا اور ناطا جوڑنے کا بھی ہر چند یہ صدقہ نفل تھا مگر امام بخاری نے زکوٰۃ کو بھی نفل صدقہ پر قیاس کیا ۱۲ منہ [2] رائح کا معنے بے کھٹکے آمدنی کا مال یا بے محنت اور مشقت کے آمدنی کا ذریعہ روح کی روایت خود امام بخاری نے کتاب البیوع میں اور یحییٰ بن یحییٰ کی کتاب الوصایا میں اور اسمٰعیل کی کتاب التفسیر میں وصل کی ۱۲ منہ

لَهَا فَأَذِنَ لَهَا قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّكَ أَمَرْتَ الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ وَكَانَ عِنْدِي حُلِيٌّ لِي فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ وَوَلَدَهُ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ

کا حکم دیا اور میرے پاس کچھ زیور ہے میں اس کو خیرات کرنا چاہتی تھی لیکن میرا خاوند ابن مسعود کہتا ہے کہ وہ اور اس کا بیٹا اس خیرات کا زیادہ حق دار ہے ان سب لوگوں سے جن پر تو خیرات کرنا چاہتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن مسعود سچ کہتا ہے تیرا خاوند اور تیرا بیٹا سب لوگوں سے جن پر تو خیرات کرنا چاہے زیادہ حق دار ہے[1]

بَابٌ ۵۳ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ

باب مسلمان کو اپنے گھوڑے کی زکوٰۃ دینا ضرور نہیں

۷۹ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَغُلَامِهِ صَدَقَةٌ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن دینار نے کہا میں نے سلیمان بن یسار سے سنا انہوں نے عراک بن مالک سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اس کے گھوڑے اور اس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے[2]

بَابٌ ۵۴ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ

باب مسلمان کو اپنے غلام (لونڈی) کی زکوٰۃ دینا ضرور نہیں

۸۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خُثَيْمُ بْنُ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ.

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے خثیم بن عراک بن مالک سے انہوں نے کہا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے خثیم بن عراک بن مالک نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ لازم نہیں ہے[3]

---

[1] اس حدیث سے صاف نکلا کہ اپنے رشتہ داروں پر خیرات کرنا درست ہے یہاں تک کہ بی بی بھی اپنے مفلس خاوند اور مفلس بیٹے پر خیرات کر سکتی ہے اور گو یہ صدقہ فرض زکوٰۃ نہ تھا مگر فرض زکوٰۃ کو بھی اسی پر قیاس کیا ہے بعضوں نے کہا جس کا نفقہ آدمی پر واجب ہو جیسے بی بی کا یا چھوٹے لڑکے کا تو اس کو زکوٰۃ دینا درست ہے اور چونکہ عبد اللہ بن مسعود زندہ تھے اس لیے ان کے ہوتے ہوئے بچے کا خرچ ان پر واجب نہ تھا لہذا ماں کو اس پر خیرات کرنا جائز ہوا واللہ اعلم ۱۲ منہ

[2] اہل حدیث کا محقق مذہب یہی ہے کہ غلاموں اور گھوڑوں میں مطلقاً زکوٰۃ نہیں ہے گو تجارت کے لیے ہوں مگر ابن منذر نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ اگر تجارت کے لیے ہوں تو ان میں زکوٰۃ ہے ۱۲ منہ

[3] اصل یہ ہے کہ زکوٰۃ انہیں جنسوں میں لازم ہے جس کا بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا یعنے چارپایوں میں سے اونٹ اور گائے بیل بکریوں میں اور نقد مال میں سے سونے چاندی میں اور غلوں میں سے گیہوں اور جو اور جوار اور میوؤں میں سے کھجور اور سوکھی انگور میں بس ان کے سوا اور کسی مال میں زکوٰۃ واجب نہیں گو وہ تجارت اور سوداگری ہی کے لیے ہوں اور ابن منذر نے جو اجماع اس کے خلاف پر نقل کیا وہ صحیح نہیں ہے جب ظاہر یہ اہل حدیث اس مسئلہ میں مختلف ہیں تو اجماع کیونکر ہو سکتا ہے اور ابو داؤد کی حدیث اور دارقطنی کی حدیث کہ جس مال کو ہم بیچنے کے لیے رکھیں اس میں آپ نے حکم دیا کپڑے میں زکوٰۃ ہے ضعیف ہے حجت لینے کے لائق نہیں اور آیت قرآنی خذ من اموالہم میں اموال مطلق

بر صفحہ آئندہ

بَابُ ۵۵ الصَّدَقَةِ عَلَى الْيَتَامٰى

۸۱ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِّنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهُ مَا شَأْنُكَ تُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ أَكَلَتْ حَتّٰى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ وَرَتَعَتْ

باب یتیموں پر صدقہ کرنا بڑا ثواب ہے۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے انہوں نے کہا ہم سے عطا بن یسار نے بیان کیا انہوں نے ابوسعید خدری سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور ہم بھی آپ کے گرد اگرد وعظ سننے کو بیٹھے آپ نے فرمایا دیکھو مجھے اپنے بعد جس چیز کا تم پر ڈر ہے[۱] وہ دنیا کی زیب و زینت ہے جو (چار طرف سے تم پر) پھیل پڑے گی ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اچھی چیز سے بھی برائی پیدا ہوگی[۲] یہ سن کر آپ خاموش ہو رہے لوگوں نے اس سے کہا ارے تجھے کیا ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کیے جاتا ہے اور آنحضرت[۳] تجھ سے بات نہیں کرتے پھر جو ہم نے (غور سے) دیکھا تو آپ پر وحی اتر رہی ہے آپ نے چہرہ پر سے پسینہ پونچھا، پوچھا کہ سوال کرنے والا کہاں ہے؟ جیسے آپ کو اس کا پوچھنا اچھا لگا۔ پھر آپ نے فرمایا بیشک یہ بات تو ہے کہ اچھی چیز بری نہیں ہو سکتی مگر (بے موقع استعمال سے برائی پیدا کرتی ہے) دیکھو ربیع جو گھانس اگاتی ہے وہ کبھی جانور کو مار ڈالتی ہے یا مرنے کے قریب کر دیتی ہے[۴] لیکن وہ جانور جو ہری ہری دوب چرے جب اس کی دونوں کوکھیں تن جائیں تو سورج کی طرف منہ کر کے پھر نیلا کرے اور موتے اور چرتا رہے (وہ نہیں

(بقیہ صفحہ سابقہ) سے وہی مال مراد ہیں جن کی زکوٰۃ کی تصریح حدیث میں آئی ہے یہ امام شوکانی کی تحقیق ہے اور سید علامہ نے اسی کی تائید کی ہے اس بنا پر جواہر موتی مونگا یاقوت الماس اور دوسری صد ہا اشیا تجارتی میں جیسے گھوڑے گاڑیاں کتابیں کاغذ وغیرہ میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی مگر چونکہ آئمہ اربعہ اور جمہور علماء اموال تجارتی میں وجوب زکوٰۃ کی طرف گئے ہیں لہٰذا احتیاط اور تقویٰ یہی ہے کہ ان میں زکوٰۃ نکالے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا [۱] یعنے مال دولت تو اللہ کی نعمت ہے وہ عذاب کا سبب کیونکر ہوگی ۱۲ منہ [۲] صحابہ سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پوچھنے سے ناراض ہو رہے ۱۲ منہ [۳] یہ مثال دے کر آپ نے اس کو سمجھایا کہ دولت گو حق تعالیٰ کی نعمت اور اچھی چیز ہے مگر جب بے موقع اور گناہوں میں صرف ہوگی تو وہی دولت عذاب ہو جائے گی جیسے فصل کی ہری گھانس وہ جانور کے لیے بڑی عمدہ نعمت ہے مگر جو جانور ایک ہی مرتبہ گر کر اس کو حد سے زیادہ کھا جائے تو اس کے لیے زہر کا کام دیتی ہے جانور پر کیا منحصر ہے یہی روٹی جو آدمی کے لیے باعث حیات ہے اگر اس میں بے اعتدالی کی جائے تو باعث موت ہے تم نے دیکھا ہوگا قحط سے بھوکے لوگ جب ایک ہی مرتبہ کھانا پا لیتے ہیں اور جھک کر کھا جاتے ہیں تو پانی پیتے ہی دم توڑ دیتے ہیں اور ہلاک ہو جاتے ہیں یہ کھانا ان کے لیے زہر قاتل کا کام دیتا ہے ۱۲ منہ۔

وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا اَعْطٰى مِنْهُ الْمِسْكِيْنَ وَالْيَتِيْمَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ اَوْكَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهٗ مَنْ يَّاْخُذُهٗ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ شَهِيْدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

مرتا اور یہ دنیا کا مال (ظاہر میں) ہرا بھرا شیریں ہے تو مالدار مسلمان اچھا ہے جب تک اس مال میں سے مسکین اور یتیم اور مسافر کے ساتھ سلوک کرتا رہے یا جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ شک یحییٰ بن ابی کثیر راوی کو ہوئی) اور دیکھو جو کوئی ناجائز طور سے مال کماتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھاتا ہے پھر اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور وہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا۔

بَابٌ الزَّكٰوةُ عَلَى الزَّوْجِ وَالْاَيْتَامِ فِي الْحَجْرِ قَالَهٗ اَبُوْسَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب خاوند کو اور جن یتیموں کو پرورش کر رہا ہو ان کو زکوٰۃ دینا یہ ابو سعید خدری رضی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۸۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَذَكَرْتُهٗ لِاِبْرَاهِيْمَ فَحَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهٖ سَوَاءً قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَاَيْتَامٍ فِيْ حَجْرِهَا فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ سَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَجْزِيْ عَنِّيْ اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ حَجْرِيْ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے شقیق سے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے زینب سے جو عبد اللہ بن مسعود کی بی بی تھیں اعمش نے کہا میں نے روایت ابراہیم نخعی سے بیان کی تو انہوں نے ابو عبیدہ سے روایت کی انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے زینب سے جو عبد اللہ بن مسعود کی بی بی تھیں بالکل ایسی ہی روایت جیسے شقیق نے کی زینب نے کہا میں مسجد نبوی میں تھی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے فرمایا تم لوگ خیرات کرو اپنے زیور ہی میں سے دو اور زینب اپنے خاوند عبد اللہ بن مسعودؓ کو اور چند یتیموں کو جو اُن کی پرورش میں تھے خرچ دیا کرتیں انہوں نے اپنے خاوند سے کہا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو میں اگر خیرات کا مال اپنے خاوند کو اور چند یتیموں کو جو میری پرورش میں ہیں دوں تو کیا درست ہوگا انہوں نے

۱؎ مطلب یہ ہے کہ جو جانور ایک ہی مرتبہ ربیع کی پیداوار پر نہیں گرتا بلکہ سوکھی گھانس پر جو بارش سے ذرا ذرا ہری دوب نکلتی ہے اس کے کھانے پر قناعت کرتا ہے اور پھر کھانے کے بعد سورج کے طرف منہ کر کے کھڑا ہو کر اس کے ہضم ہونے کا انتظار کرتا ہے پیشاب یا خانہ کرتا ہے تو وہ ہلاک نہیں ہوتا اسی طرح دنیا کا مال بھی ہے جو اعتدال سے ہلاک و حرام کی پابندی کے ساتھ اُس کو کماتا ہے اس سے فائدہ اٹھاتا ہے آپ کھاتا ہے اور دوسرے خلق خدا کو راحت پہنچاتا ہے وہ بچا رہتا ہے مگر جو حریص کتے کی طرح دنیا کے مال و اسباب پر گر پڑتا ہے اور حلال حرام کی قید اٹھا دیتا ہے آخر وہ مال اس کو ہضم نہیں ہوتا اور استفراغ کی ضرورت پڑتی ہے کبھی بدہضمی ہو کر اسی مال کی دھن میں اپنی جان بھی گنوا دیتا ہے اللہ تعالیٰ ایسی طمع اور حرص سے بچائے رکھے ۱۲ منہ ۲؎ اس کی ظاہری خوبصورتی پر فریب مت کھاؤ ہوشیار رہو حلوا کے اندر زہر لپٹا ہوا ہے ہمہ آسد زمن تو این ست کہ تو طفلی و خانہ رنگین ست ۱۲ منہ ۳؎ اس کو جوع البقر کی بیماری ہو گئی ہے کسی طرح دنیا کی حرص نہیں جاتی ۱۲ منہ ۴؎ یہ حدیث موصولاً باب الزکوٰۃ علی الاقارب میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۵؎ اس حدیث میں صدقہ یعنے خیرات کا لفظ ہے جو فرض صدقہ یعنی زکوٰۃ اور نفل خیرات دونوں کو شامل ہے امام شافعی اور ثوری اور صاحبین اور امام مالکؒ اور امام احمدؒ سے ایک روایت ایسی ہی ہے کہ زکوٰۃ اپنے خاوند

مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ سَلِي أَنْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُجْزِيُّ عَنِّي أَنْ أَنْصَدَّقَ عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامٍ لِي فِي حَجْرِي وَقُلْنَا لَا تُخْبِرْ بِنَا فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ فَقَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ لَهَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ۔

۸۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِيَ أَجْرٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ أَنْفِقِي عَلَيْهِمْ فَلَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ۔

بَابُ[۵] قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يُعْتِقُ مِنْ زَكٰوةِ مَالِهِ وَيُعْطِي فِي الْحَجِّ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنِ اشْتَرَى أَبَاهُ مِنَ الزَّكٰوةِ جَازَ وَيُعْطِي فِي الْمُجَاهِدِينَ وَالَّذِي لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ تَلَا إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ الْآيَةَ

کہا نہیں تم خود جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لو آخر زینب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں وہاں ایک انصاری عورت (زینب ابو مسعود انصاری کی بی بی) کو آپ کے دروازے پر پایا وہ بھی یہی پوچھنے آئی تھی جو میں پوچھنا چاہتی تھی اتنے میں بلال ہمارے سامنے سے نکلا ہم نے ان سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کیا اگر میں اپنے خاوند اور چند یتیموں کو جو میری پرورش میں ہیں خیرات دوں تو درست ہوگا اور ہم نے بلال سے یہ بھی کہہ دیا کہ ہمارا نام نہ لینا بلال نے آپ سے عرض کیا کہ دو عورتیں یہ مسئلہ پوچھتی ہیں آپ نے فرمایا کونسی عورتیں بلال نے کہا زینب نامی آپ نے فرمایا کونسی زینب بلال نے کہا عبد اللہ بن مسعود کی جورو آپ نے فرمایا بیشک درست ہے اور اس کو دوہرا ثواب ملے گا ایک تو ناطا جوڑنے کا دوسرا خیرات کا۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے زینب بنت ام سلمہ سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں ابو سلمہ اپنے اگلے خاوند کے بیٹوں پر خرچ کروں تو درست ہے یا نہیں (وہ میرے بھی بیٹے ہیں آپ نے فرمایا کیوں نہیں ان پر خرچ کر تو جو ان پر خرچ کرے گی اس کا ثواب تجھ کو ملے گا۔

باب اللہ تعالیٰ نے جو (سورہ برات میں) فرمایا خیرات کا مال گردنیں چھوڑانے میں اور قرض داروں میں اور اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے اس کا بیان اور ابن عباس سے منقول ہے آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ میں سے بردہ[۱] آزاد کرسکتا ہے[۲] اور حاجیوں کو دے سکتا ہے اور امام حسن بصری نے کہا[۳] اگر کوئی زکوٰۃ کے مال میں سے اپنے باپ کو (جو غلام ہو) خرید کر آزاد کر دے تو درست ہوگا اور زکوٰۃ کا مال مجاہدین میں خرچ کیا جائیگا اور جس نے حج نہ کیا ہو اس

(بقیہ صفحہ سابقہ) خاوند کو اور بیٹوں کو دینا درست ہے بعضے کہتے ہیں ماں باپ اور بیٹے کو دینا درست نہیں اور ابو حنیفہ کے نزدیک خاوند کو بھی زکوٰۃ دینا درست نہیں وہ کہتے ہیں کہ ان حدیثوں میں صدقہ سے نفل صدقہ مراد ہے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا) [۱] وفی الرقاب سے یہی مراد ہے بعضوں نے کہا مکاتب کی مدد کرنا مراد ہے اور اللہ کی راہ سے مراد غازی اور مجاہد لوگ ہیں اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ حاجیوں کو بھی دینا فی سبیل اللہ میں داخل ہے ۱۲ منہ [۲] ابن عباس کے اس قول کو ابو عبید نے کتاب الاموال میں وصل کیا ۱۲ منہ [۳] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

فِي أَيِّهَا أَعْطَيْتَ أَجْزَأَتْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالِدًا احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي لَاسٍ حَمَلَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ لِلْحَجِّ۔

کو حج کرا دیتے ہیں پھر انہوں نے (سورہ توبہ کی) یہ آیت پڑھی انما الصدقات للفقراء اخیر تک اور کہا کہ ان میں سے جس میں زکوٰۃ کا مال دیا جائے کافی ہے[1] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خالد نے تو اپنی زرہیں اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہیں[2] اور ابو لاس (زیاد خزاعی صحابی) سے منقول ہے ہم کو آنحضرت[3] صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے اونٹوں پر سوار کرا کے حج کے لیے بھیجا[4]

۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَعَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ هِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ تحصیل کرنے کا حکم دیا لوگوں نے آپ سے کہا ابن جمیل[4] اور خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب زکوٰۃ نہیں دیتے آپ نے فرمایا ابن جمیل یہ شکر نہیں کرتا کہ وہ محتاج تھا اللہ اور اس کے رسول کی برکت سے وہ مالدار بن گیا[5] رہا خالد تو اس سے زکوٰۃ مانگنا تمہارا ظلم ہے اس نے تو اپنی زرہوں اور ہتھیاروں کو اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے[6] عباس بن عبدالمطلب تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں ان کی زکوٰۃ انہی پر صدقہ ہے اور اتنا ہی اور (میری طرف سے)[7] شعیب کے ساتھ اس حدیث کو ابن ابی الزناد نے بھی اپنے باپ سے روایت کیا اور ابن اسحاق نے ابوالزناد سے یوں روایت کی عباس پر یہ ہے اور اتنی ہی اور ابن جریج نے کہا مجھ کو

---

[1] قرآن شریف میں زکوٰۃ کے آٹھ مصرف مذکور ہیں فقراء مساکین عاملین۔ زکوٰۃ مؤلفۃ القلوب۔ رقاب۔ غارمین فی سبیل اللہ ابن السبیل یعنے مسافر امام حسن بصری کے قول کا مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے والا ان میں سے کسی میں بھی زکوٰۃ کا مال خرچ کرے تو کافی ہوگا اگر ہو سکے تو آٹھوں قسموں میں دے مگر یہ ضرور نہیں ہے امام ابوحنیفہؒ اور جمہور علماء اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اور شافعیہ سے منقول ہے کہ آٹھوں مصرف میں زکوٰۃ خرچ کرنا واجب ہے گو کسی مصرف کا ایک ہی آدمی ملے مگر ہمارے زمانہ میں اس پر عمل مشکل ہے اکثر ملکوں میں مجاہدین اور مولفۃ القلوب اور رقاب نہیں ملتے اسی طرح عاملین زکوٰۃ ۱۲ منہ [2] یہ حدیث آگے موصولاً اسی باب میں آئے گی ۱۲ منہ [3] اس کو امام احمد اور ابن خزیمہ اور حاکم نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] ان کا نام معلوم نہیں ہوا بعضوں نے کہا ان کا نام حمید تھا بعضوں نے کہا عبداللہ ذہبی نے کہا وہ اپنے باپ ہی کے نام سے مشہور ہیں ۱۲ منہ [5] یعنے اسلام لانے سے پہلے محض قلاش اور مفلس تھا اسلام کی برکت سے مالدار بن گیا تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے میں کراہتا ہے اور خفا ہوتا ہے ۱۲ منہ [6] اب وقفی مال کی وہ زکوٰۃ کیوں دینے لگا اللہ کی راہ میں مجاہدین کو دینا یہ خود زکوٰۃ ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ خالد تو ایسا سخی ہے کہ اس نے ہتھیار سامان گھوڑے وغیرہ سب راہ خدا میں دے ڈالے ہیں وہ بھلا فرض زکوٰۃ کیسے نہ دے گا تم غلط کہتے ہو کہ وہ زکوٰۃ نہیں دیتا ۱۲ منہ [7] یعنے یہ زکوٰۃ بلکہ اس کا دونا میں ان پر سے تصدق کروں گا مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ عباسؓ کی زکوٰۃ بلکہ اس کا دونا روپیہ میں دوں گا وہ مجھ پر ہے کہتے ہیں حضرت عباسؓ دو برس کی زکوٰۃ پیشگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دے چکے تھے اس لیے انہوں نے ان تحصیل کرنیوالوں کو زکوٰۃ نہ دی بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ان کو مہلت دو سال آئندہ ان سے دھرا یعنے دو برس کی زکوٰۃ وصول کرنا ۱۲ منہ

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثْتُ عَنِ الْأَعْرَجِ مِثْلَهُ

عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے ایسے ہی حدیث بیان کی۔

بَابُ ۵۸ الْاِسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْئَلَةِ

باب سوال سے بچنے کا بیان۔

۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انصار کے کچھ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا (روپیہ پیسہ مانگا) آپ نے اُن کو دیا پھر انہوں نے سوال کیا آپ نے پھر دیا یہاں تک کہ آپ کے پاس جو مال تھا وہ ختم ہو گیا آپ نے فرمایا دیکھو میرے پاس جو مال و دولت ہو وہ میں تم سے اٹھا نہیں رکھوں گا مگر جو کوئی سوال سے بچے تو اللہ بھی اس کو بچائے گا اور جو کوئی (دنیا کے مال سے) بے پرواہی کرے اللہ اس کو بے پرواہ کرے گا اور جو کوئی (اپنے اوپر) زور ڈال کر صبر کرے اللہ اس کو صبر دے گا اور صبر سے بہتر اور کشادہ تر کسی کو کوئی نعمت نہیں ملی (صبر تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے)۔

۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّاْتِيَ رَجُلًا فَيَسْاَلَهُ اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی اپنی رسی اٹھائے اور لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے[۱] (اس کو بیچ کر اپنا پیٹ چلائے) تو وہ اس سے اچھا ہے کہ کسی سے جا کر سوال کرے وہ دے یا نہ دے۔

۸۷ - حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے زبیر بن عوام سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی اپنی رسی لے پھر لکڑی کا گٹھا

---

[۱] یعنے اس میں ہے علیہ و مثلہا معہا ہے صدقہ کا لفظ نہیں ہے ۱۲ منہ۔ [۲] حدیث سے نکلتا ہے کہ ہاتھ سے محنت کر کے کھانا کمانا نہایت افضل ہے علماء نے کہا ہے کہ کمائی کے تین اصول ہیں ایک زراعت دوسری تجارت تیسری صنعت و حرفت بعضوں نے کہا ان تینوں میں تجارت افضل ہے بعضوں نے کہا زراعت افضل کیونکہ اس میں ہاتھ سے محنت کی جاتی ہے اور حدیث میں ہے کہ کوئی کھانا اس سے بہتر نہیں ہے جو ہاتھ سے محنت کر کے پیدا کیا جائے زراعت کے بعد پھر صنعت افضل ہے اس میں بھی ہاتھ سے کام کیا جاتا ہے اور نوکری تو بدترین کسب ہے کبھی نوکری میں جو کام کرنا پڑتا ہے وہ جائز ہوتا ہے کبھی ناجائز مگر افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ میں مسلمانوں نے کمائی کے عمدہ ذریعے تو چھوڑ دیئے ہیں اور نوکری پر مرتے جاتے ہیں جو غلامی سے کم نہیں ہے منہ

حَبْلَهُ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمٍ أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى

اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لائے اس کو بیچے اور اللہ اُس کی آبرو بچائے رکھے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے وہ دیں یا نہ دیں۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب سے حکیم بن حزام (صحابی) نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (کچھ روپیہ) مانگا آپ نے دیا پھر مانگا پھر آپ نے دیا پھر مانگا پھر آپ نے دیا پھر فرمایا حکیم یہ (دنیا کا) مال ہرا بھرا (ظاہر میں) بہت شیریں لیکن جو کوئی اس کو اپنا نفس سخی رکھ کر لے اس کو تو برکت ہوگی اور جو کوئی جی میں لالچ رکھ کر لے اس کو برکت نہ ہوگی اس کا حال اس شخص کا سا ہوگا جو کھائے اور سیر نہ ہو۱؎ اور اونچا دینے والا ہاتھ نیچے لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے حکیم بن حزام کہتے ہیں میں نے آپ سے یہ سن کر عرض کیا یا رسول اللہ قسم اُس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں اب آپ کے بعد سرے تک کسی سے کچھ نہیں لینے کا (حکیم اسی قول پر قائم رہے) ابوبکر صدیقؓ اپنی خلافت میں حکیم کو اُن کا معمول دینے کے لیے بلاتے وہ نہ لیتے پھر حضرت عمرؓ نے بھی اپنی خلافت میں ان کو ان کا حصہ دینے کے لیے بلایا انہوں نے لینے سے انکار کیا آخر حضرت عمرؓ نے لوگوں سے کہا تم گواہ رہنا مسلمانوں میں حکیم کو ملک کی آمدنی میں سے ان کا حصہ دے رہا ہوں مگر وہ لینے سے انکار کر رہے ہیں۔ غرض حکیم نے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے کوئی چیز قبول نہیں کی ۲؎ یہاں تک کہ

۱؎ یعنی اس کو جوع البقر کا عارضہ ہو جو پائے کھا جائے مگر کسی طرح پیٹ نہ بھرے حریص آدمی کا دنیا میں یہی حال رہتا ہے کتنی ہی مال و دولت اس کو ملے سیری نہیں ہوتی اور زیادہ کی طمع اور لالچ بڑھتی ہے ۱۲ منہ ۲؎ حکیم بن حزام مدت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زندہ رہے یہاں تک کہ معاویہؓ کی امارت بھی دس سال تک انہوں نے دیکھی لیکن کسی سے کبھی ایک پیسہ بھی انہوں نے نہیں لیا نووی نے کہا بے ضرورت سوال کرنا تو حرام ہے اس پر زوال ہے لیکن جو شخص محنت مزدوری پر قادر ہو اور سوال کرے تو اس کے باب میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا حرام ہے بعضوں نے کہا حلال ہے لیکن مکروہ ہے پر کئی شرطوں سے اپنے تئیں ذلیل نہ کرے مانگنے میں اصرار نہ کرے جس سے مانگے اس کو تکلیف نہ دے اگر یہ شرطیں نہ ہوں تو بالاتفاق حرام ہے ۱۲ منہ

تُوُفِّيَ ۔

بَابُ ۵۹ مَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ وَّلَا اِشْرَافِ نَفْسٍ وَّفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۔

۸۹ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَآءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهِ مَنْ هُوَ اَفْقَرُ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ خُذْهُ اِذَا جَآءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَّاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَآئِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ۔

بَابُ ۶۰ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا ۔

۹۰ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَاْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ وَّقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْاُذُنِ فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اسْتَغَاثُوْا بِاٰدَمَ ثُمَّ بِمُوْسٰى

کہ مر گئے[1] ۔

باب اگر اللہ کسی کو بن مانگے اور بن دل لگائے اور امیدوار رہے کوئی چیز دلا دے تو اس کو لے لے (حق تعالیٰ نے (سورۂ والذریات میں فرمایا اُن کے مالوں میں مانگنے والے اور خاموش رہنے والے دونوں کا حق ہے[2]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں زہری سے انہوں سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو (کام کے بدل) کچھ تنخواہ مرحمت فرماتے میں عرض کرتا اُس کو دے دیجیے نا جو مجھ سے زیادہ اس کا محتاج ہے آپ فرماتے نہیں لے لے جب تیرے پاس دنیا کے مال میں سے کچھ آئے اور تجھ کو اُس کا خیال نہ لگا ہو نہ تو سوال کرے تو لے لے اور جو نہ ملے تو اُس کی پرواہ نہ کر[3]

باب جو شخص خواہ مخواہ اپنی دولت بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرے

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عبیداللہ بن ابی جعفر سے انہوں نے کہا میں نے حمزہ بن عبداللہ بن عمرؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ آدمی لوگوں سے مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ (مرنے کے بعد) قیامت کے دن ایسی (بُری) صورت میں آئے گا کہ اُس کے منہ پر گوشت کا ایک بجھ بھی نہ ہوگا[4] اور آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سورج لوگوں کے نزدیک آجائے گا ان کے بدنوں سے اتنا پسینہ نکلے گا جو کانوں تک پہونچ جائے گا اسی حال میں وہ (اپنی مخلصی کے لیے آدم سے

---

[1] سبحان اللہ یہ بہت بڑا درجہ ہے کہ کوئی بغیر سوال کے بھی دے تو نہ لے اور اپنی محنت مزدوری سے روٹی پیدا کرے اور دوسری حدیث میں جو آگے آتی ہے کہ جب بغیر دل لگائے اور سوال کے کوئی چیز آئے تو لے لے اس سے مقصود یا حسن ہے یعنی لے لینا درست ہے اور نہ لینا اور حق تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا اور محنت سے روٹی پیدا کرنا یہ اعلیٰ درجہ ہے بعضوں نے کہا بادشاہ سے لے لینا درست ہے بلکہ واجب ہے اوروں سے لینا ضرور نہیں چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عہد کے بادشاہ بھی تھے لہٰذا حضرت عمرؓ کو قبول کرنے کا حکم فرمایا واللہ اعلم ۱۲ منہ [2] اس آیت سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ بن مانگے جو اللہ دے دے اس کا لینا درست ہے، ورنہ محروم یعنے خاموش فقیر کا حصہ کچھ نہ رہے گا ۱۲ منہ [3] قسطلانی نے کہا بغیر سوال جو آئے اس کا لے لینا درست ہے بشرطیکہ حلال کا مال ہو اگر حلال ہونے میں شک ہو تو پھیر دینا پرہیزگاری ہے اور لے لینا بھی درست ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زرہ رہن رکھ کر یہودی سے مال لیا حالانکہ یہودیوں کی کمائی اُس وقت اکثر حرام کی تھی اسی طرح کافروں سے جزیہ لیتے ہیں حالانکہ وہ شراب اور سور کی تجارت کرتے ہیں سود کے معاملے کرتے ہیں ۱۲ منہ [4] بلکہ نری ہڈیاں ہی ہڈیاں ہونگی گویا سوال کرنے کی سزا میں اس کے منہ کی رونق مٹا دی جائے گی ایک بھیانک قبیح صورت میں اس کا حشر ہوگا جیسے مردہ قبر سے اٹھایا

ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ عَبْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ فَيَشْفَعُ لِيُقْضَى بَيْنَ الْخَلْقِ فَيَمْشِي حَتَّى يَأْخُذَ بِحَلْقَةِ الْبَابِ فَيَوْمَئِذٍ يَبْعَثُهُ اللهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يَحْمَدُهُ أَهْلُ الْجَمْعِ كُلُّهُمْ وَقَالَ مُعَلًّى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْأَلَةِ ٭

فریاد کریں گے پھر موسیٰ سے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے[1] اور عبداللہ بن صالح نے اپنی روایت میں اتنا بڑھایا ہے مجھ سے لیث نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی جعفر نے پھر آنحضرت خلق کا فیصلہ کرنے کے لیے سفارش کریں گے آپ چلیں گے یہاں تک کہ بہشت کے دروازے کا حلقہ تھام لیں گے اس دن اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا جتنے لوگ وہاں جمع ہوں گے سب اس کی تعریف کریں گے اور معلی بن اسد نے کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا انہوں نے نعمان بن راشد سے انہوں نے عبداللہ بن مسلم سے جو ابن شہاب زہری کے بھائی تھے انہوں نے حمزہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر اتنی حدیث بیان کی جو سوال کے باب میں ہے[2]۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَكَمِ الْغِنَى وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّ اللهَ بِهِ عَلِيمٌ ٭

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا وہ لوگوں سے چمٹ کر نہیں مانگتے اور کتنے مال سے آدمی مالدار کہلاتا ہے اس کا بیان[3] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا[4] اس کو تونگری نہیں جو بے پرواہ بنا دے اور اللہ نے اسی صورت میں فرمایا خیرات تو ان محتاجوں کے لیے ہے جو اللہ کی راہ میں گھر گئے ہیں کسی ملک میں جا نہیں سکتے نہ جاننے والا اُن کے نہ مانگنے سے ان کو مالدار سمجھتا ہے اخیر آیت فان اللہ بہ علیم تک[5]۔

۹۱- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ الْأُكْلَةُ وَالْأُكْلَتَانِ وَلَكِنِ الْمِسْكِينُ الَّذِي لَيْسَ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن زیاد نے خبر دی کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مسکین (اصل میں) وہ نہیں ہے جس کو ایک لقمے دو لقمے کی خواہش (در بدر) پھرتی رہتی ہے[6] لیکن مسکین وہ ہے جس کو احتیاج ہے اور مانگنے میں شرم کرتا ہے لگ

---

[1] اس روایت میں اختصار ہے دوسری روایتوں میں حضرت نوح اور حضرت ابراہیمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا بھی ذکر ہے اور ان سب پیغمبروں کے جواب دینے کا بھی ۱۲ منہ [2] یعنی مزعہ لحم تک اس میں قیامت کا اور سورج کے قریب آنے کا ذکر نہیں ہے عبداللہ بن صالح کی روایت کو بزار اور طبرانی اور ابن مندہ نے وصل کیا اور معلی کی روایت کو امام بیہقی نے ۱۲ منہ [3] یعنی وہ حد کیا ہے جس سے سوال کرنا ناجائز ہو باب کی حدیث میں اس کی تصریح نہیں ہے شاید امام بخاری کو کوئی حدیث اس کے متعلق ایسی نہیں ملی جو ان کی شرط پر ہو ابوداؤد نے سہل بن حنظلیہ سے نکالا صحابہ نے پوچھا تونگری جس سے سوال منع ہوگیا ہے آپ نے فرمایا جب صبح شام کا کھانا اس کے پاس موجود ہو ابن خزیمہ کی روایت میں یوں ہے جب ایک دن رات کا پیٹ بھر کر کھانا اُس کے پاس ہو بعضوں نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیثوں سے جن میں مالدار اس کو فرمایا ہے جس کے پاس پچاس درہم ہوں یا اتنی مالیت کی چیزیں ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اسی باب میں آگے موصولاً مذکور ہوگی ۱۲ منہ [5] اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان محتاجوں کا ذکر فرمایا جو اصحاب صفہ کہلاتے تھے وہ رات دن مسجد نبوی کے سائبان میں پڑے رہتے ان کا شمار چار سو کے قریب تھا ہر ایک جہاد میں جایا کرتے اور خرچ نہ ہونے کی وجہ سے اور کسی ذریعہ کچھ روپیہ کمانے کی قدرت نہ تھی ۱۲ منہ [6] یعنی پورا مسکین نہیں ہے کیونکہ وہ در بدر پھر کر اپنی روٹی پیدا کر لیتا ہے اس کو احتیاج نہیں رہتی اور نہ تکلیف اٹھاتا ہے شریف آدمی جو سوال کرنے میں شرم کرتا ہے تکلیف پر صبر کرکے رہتا ہے وہ پورا

لَهٗ غِنًى وَّيَسْتَحْيِيْ وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ اِلْحَافًا ۔

لپٹ کر لوگوں سے مانگتا بھی نہیں۔

۹۲ - حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنِ ابْنِ اَشْوَعَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ كَاتِبُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنِ اكْتُبْ اِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيْلَ وَقَالَ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے سعید بن عمرو بن اشوع سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے کہا مجھ سے مغیرہ بن شعبہ کے منشی (وراد) نے بیان کیا انہوں نے کہا معاویہ نے مغیرہ بن شعبہ کو لکھا تم مجھے کوئی حدیث لکھ بھیجو جو تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو انہوں نے جواب میں یہ لکھا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ کو تین باتیں ناپسند ہیں ایک بے فائدہ بک بک دوسرے روپیہ تباہ کرنا تیسرے بہت مانگنا[۱]۔

۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَّاَنَا جَالِسٌ فِيْهِمْ قَالَ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فِيْهِمْ لَمْ يُعْطِهٖ وَهُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ فَقُمْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهٗ فَقُلْتُ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ وَّاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَعْلَمُ فِيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ وَّاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَعْلَمُ فِيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ وَّاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنِّيْ لَاُعْطِي

ہم سے محمد بن غریر زہری نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عامر بن ابی وقاص نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کو کچھ مال دیا اور میں بھی وہاں بیٹھا تھا آپ نے ایک شخص (جعیل بن سراقہ) کو ان میں چھوڑ دیا کچھ نہیں دیا اور ان لوگوں میں مجھے وہی زیادہ پسند تھا آخر میں اٹھ کر آپ کے پاس گیا اور آپ سے کان میں کچھ عرض کیا میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کو فلاں شخص کی طرف سے کیا خیال ہے اس کو کیوں چھوڑ دیا خدا کی قسم میں تو اس کو ایمان دار سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا یا مسلمان پھر تھوڑی دیر میں چپ رہا بعد اس کے میں جو اس کا حال جانتا تھا اس نے زور کیا میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ فلاں شخص سے آپ کیوں خفا ہیں اس کو چھوڑ دیا خدا کی قسم میں تو اس کو ایمان دار سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا یا مسلمان سعد نے کہا پھر تھوڑی دیر میں چپ رہا بعد اس کے جو حال اس کا میں جانتا تھا اس نے زور کیا میں نے کہا یا رسول اللہ آپ فلاں شخص سے کیوں خفا ہیں میں تو قسم خدا کی اس کو ایمان دار سمجھتا ہوں آپ نے

---

[۱] بے فائدہ بک بک یعنی فضول باتیں کرتا ہے ناحق کی بڑ بڑ لگائے جس میں نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا روپیہ تباہ کرنا یہ ہے کہ بیجا خرچ کرے نہ دنیا کی ضرورت میں نہ دین کے کاموں میں جیسے شادی بیاہ موت غمی کے رسومات میں لوگ بیکار روپیہ اڑاتے ہیں آتش بازی ناچ رنگ آرائش وغیرہ کھیل کود مثلاً پتنگ بازی مرغ بازی بٹیر بازی وغیرہ میں بہت مانگنا یہ ہے کہ بے ضرورت سوال کرتا رہے کھلانے کو اللہ نے دیا ہو مگر خواہ مخواہ بھی مال جمع کرنے کی طمع سے سوال کرتا پھرے اپنی محتاجی کا اظہار کرے ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث کتاب الایمان میں گذر چکی ہے ابن اسحاق نے مغازی میں نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ نے عیینہ بن حصن، اقرع بن حابس کو سو سو روپیہ دیئے اور جعیل کو کچھ نہیں دیا آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جعیل بن سراقہ باقی ...

الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ وَعَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ بِهٰذَا فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَجَمَعَ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي ثُمَّ قَالَ أَقْبِلْ أَيْ سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فَكُبْكِبُوا قُلِبُوا مُكِبًّا أَكَبَّ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ فِعْلُهُ غَيْرَ وَاقِعٍ عَلَى أَحَدٍ فَإِذَا وَقَعَ الْفِعْلُ قُلْتَ كَبَّهُ اللَّهُ بِوَجْهِهِ وَكَبَبْتُهُ أَنَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ هُوَ أَكْبَرُ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ قَدْ أَدْرَكَ ابْنَ عُمَرَ ۞

فرمایا یا مسلمان تین بار یہی گفتگو ہوئی آپ نے فرمایا میں ایک شخص کو دیتا ہوں اور دوسرا شخص اس سے زیادہ مجھ کو پسند ہوتا ہے میں یہ ڈرتا ہوں کہیں وہ اوندھے منہ دوزخ میں نہ گرایا جاوے اور یعقوب نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے صالح سے انہوں نے اسمٰعیل بن محمد سے انہوں نے کہا میں نے اپنے باپ محمد بن سعد سے سُنا وہ یہی حدیث بیان کرتے تھے انہوں نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ جوڑ کر میری گردن اور مونڈھے کے بیچ میں مارا اور فرمایا سعد ادھر آ[1] میں ایک شخص کو دیتا ہوں (اخیر حدیث تک) امام بخاری نے کہا سورہ شعرا میں جو فکبکبوا کا لفظ ہے اس کا معنے یہ ہے اوندھے گرا دیئے گئے اور سورہ ملک میں جو مکبا کا لفظ ہے وہ اکب سے نکلا ہے اکب لازم ہے یعنے اوندھا گرا اور اُس کا متعدی کب ہے کہتے ہیں کبہ اللہ لوجہہ یعنے اللہ نے اس کو اوندھے منہ گرایا کببتہ یعنے میں نے اس کو اوندھا گرایا امام بخاری نے کہا صالح بن کیسان عمرو بن زہری سے بڑے تھے وہ عبداللہ بن عمرؓ سے ملے ہیں[2]۔

۹۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنِ الْمِسْكِينُ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ ۞

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں پاس گھومتا رہتا ہے ایک لقمہ اور دو لقمہ اور ایک کھجور اور دو کھجور کی خواہش اس کو دربدر پھراتی ہے بلکہ (پورا اور اصلی) مسکین وہ ہے جس کو اتنی دولت نہیں ملتی کہ وہ بے پرواہ ہو جائے اور نہ کوئی اس کا حال جانتا ہے کہ اس کو خیرات دے اور نہ اٹھ کر سوال کرتا ہے۔

۹۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابو صالح ذکوان نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنی رسی

بقیہ صفحہ سابقہ عیینہ اور اقرع ایسے ساری زمین بھر لوگوں سے بہتر ہے لیکن میں عیینہ اور اقرع کو روپیہ دے کر دل ملاتا ہوں اور جعیل کے ایمان [illegible] کو بھروسا ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] شاید سعد پیٹھ موڑ کر چل دیئے ہوں تو آپ نے فرمایا سعد ادھر آ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے سعد اس بات کو قبول کر اور رہنے دے ۱۲ منہ [2] باوجود اس کے انہوں نے یہ حدیث ابن شہاب زہری سے روایت کی جو ان سے عمر میں کم تھے ۱۲ منہ

يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ ثُمَّ يَغْدُوَ أَحْسِبُهُ قَالَ إِلَى الْجَبَلِ فَيَحْتَطِبَ فَيَبِيعَ فَيَأْكُلَ وَيَتَصَدَّقَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ

بَابُ ٦٢ خَرْصِ التَّمْرِ

۹۶ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَلَمَّا جَاءَ وَادِيَ الْقُرَى إِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ اخْرُصُوا وَخَرَصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ لَهَا أَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَلَمَّا أَتَيْنَا تَبُوكَ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ وَلَا يَقُومَنَّ أَحَدٌ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ بَعِيرٌ فَلْيَعْقِلْهُ فَعَقَلْنَاهَا وَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَأَلْقَتْهُ بِجَبَلِ طَيِّءٍ وَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ فَلَمَّا أَتَى وَادِيَ الْقُرَى قَالَ لِلْمَرْأَةِ كَمْ جَاءَتْ حَدِيقَتُكِ قَالَتْ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ خَرْصَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ

لے کر میں سمجھتا ہوں یوں فرمایا پہاڑ پر جائے وہاں لکڑیاں بنے اس کو بیچ کر آپ کھائے اور خیرات بھی کرے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے

باب کھجور کا درختوں پہ پختہ تخمینہ آنک اندازہ کرنا درست ہے[۱]

ہم سے سہل بن بکار نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے عباس بن سہل بن ساعدی سے انہوں نے ابو حمید ساعدی سے انہوں نے کہا ہم جنگ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب آپ وادی القریٰ میں[۲] پہنچے دیکھا تو ایک عورت اپنے باغ میں (کھڑی) ہے[۳] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا بھلا آنکھو تو اس میں کتنی کھجور نکلے گی (لوگوں نے آنکا) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس وسق آنکی پھر اس عورت سے فرمایا یاد رکھیو اس میں سے جتنی کھجور نکلے جب ہم تبوک میں پہنچے تو آپ نے فرمایا ہوشیار ہو آج رات کو زور کی آندھی آئے تو کوئی کھڑا نہ رہے اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کو باندھ دے خیر ہم نے اونٹوں کو باندھ دیا اور زور کی آندھی چلی ایک شخص کھڑا ہوا تھا آندھی نے اس کو طے کے پہاڑوں پر جا پھینکا[۴] اور ایلہ[۵] کے بادشاہ (یوحنا بن روبہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سپید خچر تحفہ بھیجا[۶] اور ایک چادر گذرانی اور آپ نے اس کے ملک کی حکومت اُس کے نام لکھ دی جب آپ لوٹ کر پھر وادی القریٰ پر آئے تو اُس عورت سے پوچھا تیرے باغ میں کتنا میوہ نکلا اس نے کہا (پورے) دس وسق جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے تھے پھر آپ نے فرمایا میں ذرا مدینہ کو جلدی جایا چاہتا ہوں تم میں جس کو جلد چلنا ہو وہ میرے ساتھ جلدی روانہ ہو سہل

---

[۱] جب کھجور یا انگور یا اور کوئی میوہ درختوں پر پختہ ہو جائے تو ایک جاننے والے شخص کو بادشاہ یا حاکم بھیجتا ہے وہ جا کر اندازہ کرتا ہے اس میں اتنا زیادہ میوہ اترے گا پھر اسی کا دسواں حصہ زکوٰۃ کے طور پر لیا جاتا ہے اس کو خرص کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ یہ جاری رکھا اور خلفائے راشدین نے بھی امام شافعی اور احمد اور اہلحدیث سب اس کو جائز کہتے ہیں لیکن حنفیہ نے برخلاف احادیث صحیح کے صرف اپنی رائے سے اس کو ناجائز قرار دیا ہے اُن کا قول دیوار پر پھینک دینے کے لائق ہے ۱۲ منہ [۲] وادی القریٰ ایک بستی کا نام ہے مدینہ اور شام کے بیچ میں ۱۲ منہ [۳] اس عورت کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [۴] جو تبوک سے کئی دن کی راہ پر واقع ہیں بعضے نسخوں میں جبلی کے بدل جبلی ہے یعنی طے کے پہاڑوں پر ۱۲ منہ [۵] ایلہ ایک شہر کا نام تھا سمندر کے کنارے پر ۱۲ منہ [۶] کہتے ہیں اسی خچر کا نام دلدل تھا بعضوں نے کہا دلدل پر تو آپ جنگ حنین میں سوار تھے وہ ۸ھ میں ہوئی اور غزوہ تبوک ۹ھ ہجری میں ہوا بعضوں نے کہا حنین میں جس خچر پر سوار تھے وہ فروہ جذامی نے آپ کو گذرانا تھا ۱۲ منہ

أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَتَعَجَّلْ فَلَمَّا قَالَ ابْنُ بَكَّارٍ كَلِمَةً مَعْنَاهَا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هَذِهِ طَابَةُ فَلَمَّا رَأَى أُحُدًا قَالَ هَذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ قَالُوا بَلَى قَالَ دُورُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دُورُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دُورُ بَنِي سَاعِدَةَ أَوْ دُورُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ يَعْنِي خَيْرًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ كُلُّ بُسْتَانٍ عَلَيْهِ حَائِطٌ فَهُوَ حَدِيقَةٌ وَمَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ حَائِطٌ لَا يُقَالُ حَدِيقَةٌ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عَمْرٌو ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ سَعْدِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ۔

بَابُ ۶۳ الْعُشْرِ فِيمَا يُسْقَى مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ وَالْمَاءِ الْجَارِي وَلَمْ يَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْعَسَلِ شَيْئًا

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا تَفْسِيرُ الْأَوَّلِ لِأَنَّهُ لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْأَوَّلِ يَعْنِي حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ وَبَيَّنَ فِي هَذَا وَوَقَّتَ وَالزِّيَادَةُ مَقْبُولَةٌ وَالْمُفَسَّرُ يَقْضِي عَلَى

بن بکار نے ایک لفظ کہا اس کا معنے یہ تھا جب مدینہ دکھلائی دینے لگا تو فرمایا یہ طابہ ہے[1] جب احد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں کیا تم کو بتلا دوں انصار کا کونسا گھرانہ بہتر ہے لوگوں نے کہا بتلائیے آپ نے فرمایا بنی نجار[2] پھر بنی عبد الاشہل کے گھرانے پھر بنی ساعدہ کے گھرانے یا بنی حارث بن خزرج کے اور انصار کا ہر گھرانہ بہتر ہے[3] امام بخاری نے کہا جس باغ کے گرد دیوار ہو (حصار) اس کو حدیقہ کہتے ہیں اور جس کے گرد دیوار نہ ہو اس کو حدیقہ نہیں کہتے اور سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے عمرو نے بیان کیا آپ نے یوں فرمایا پھر بنی حارث بن خزرج کا گھرانہ پھر بنی ساعدہ کا اور سلیمان نے سعد بن سعید سے روایت کیا انہوں نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے عباس بن سہل سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں یوں ہے اُحد وہ پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم اُس کو چاہتے ہیں۔

باب جو بارانی کھیتی ہو یا ندی سے سینچی جائے اس میں دسواں حصہ واجب ہوگا۔ اور عمر بن عبد العزیز نے شہد کی زکوٰۃ نہیں لی[4]

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس بن یزید نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس کھیتی کو آسمان یا چشمے کا پانی دیا جائے یا وہ زمین خود بخود سیراب ہو اس میں سے دسواں حصہ لیا جائے اور جس کھیتی میں کنویں سے پانی دیا جائے اس میں سے بیسواں حصہ لیا جائے امام بخاری نے کہا یہ حدیث یعنے عبد اللہ بن عمرؓ کی حدیث کہ جس کھیتی میں آسمان کا پانی دیا جائے دسواں حصہ ہے پہلی حدیث یعنی ابو سعید کی حدیث کی تفسیر ہے اس میں زکوٰۃ کی

---

[1] طابہ طیب سے مشتق ہے یہ مدینہ منورہ کا دوسرا نام ہے یعنے پاکیزہ اور عمدہ سبحان اللہ جنت کا ٹکڑا دنیا میں مدینہ منورہ ہے حق تعالیٰ وہاں موت نصیب کرے آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ
[2] انہی لوگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ننھیال تھی اور سب سے پہلے جب آپ مدینہ میں آئے یہ لوگ ہتھیار باندھ کر آپ کی حفاظت کے لیے حاضر ہوئے ۱۲ منہ
[3] سبھوں نے آپ کی مدد کی اُن کے سب گھرانے نور علیٰ نور ہیں سبحان اللہ مدینہ منورہ کے لوگوں کے چہرے پر اب تک حسن اور جمال برستا ہے دیکھتے ہی عاشق ہونے کو جی چاہتا ہے ۱۲ منہ
[4] اس کو امام مالک نے موطا میں وصل کیا کہ گھوڑوں اور شہد کی زکوٰۃ نہ لی جائے اور حنفیہ کے نزدیک شہد میں زکوٰۃ لی جائے گی ۱۲ منہ

الْمُبْهَمِ إِذَا رَوَاهُ أَهْلُ الثَّبْتِ كَمَا رَوَى الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ بِلَالٌ قَدْ صَلَّى فَأُخِذَ بِقَوْلِ بِلَالٍ وَتُرِكَ قَوْلُ الْفَضْلِ ؕ

بَابٌ ۶۴ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

۹۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا أَقَلُّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ الذَّوْدِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ

بَابٌ ۶۵ أَخْذِ صَدَقَةِ التَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ وَهَلْ يُتْرَكُ الصَّبِيُّ فَيَمَسُّ تَمْرَ الصَّدَقَةِ ؕ

۹۹ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

کوئی مقدار مذکور نہیں ہے اور اس میں مذکور ہے اور زیادتی قبول کی جاتی ہے، اور گول گول حدیث کا حکم صاف صاف حدیث کے موافق لیا جاتا ہے جب اس کا راوی ثقہ ہو جیسے فضل بن عباسؓ نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے میں نماز نہیں پڑھی اور بلالؓ نے کہا پڑھی تو بلالؓ کا قول معتبر مانا گیا۔ اور فضل کا قول چھوڑ دیا گیا[1]۔

باب پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں[2]۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے امام مالک نے کہا مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابی صعصعہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ پانچ مہار اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ اوقیے چاندی سے کم میں زکوٰۃ ہے[3]۔

باب جب کھجور درختوں سے کاٹیں اس وقت زکوٰۃ لی جائے اور زکوٰۃ کی کھجور کو بچے کا ہاتھ لگانا یا بچے کا اس میں سے کھانا۔

ہم سے عمر بن محمد بن حسن اسدی نے روایت کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے ابراہیم بن طہمان نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا جس وقت کھجور کٹتی تھی تو لوگ اپنی اپنی زکوٰۃ کی کھجوریں

---

[1] کیونکہ بلال کی حدیث میں ایک زیادتی تھی اور اس کے راوی ثقہ ہیں اس لیے وہ قبول کی گئی اصول حدیث میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ثقہ اور ضابط شخص کی زیادتی مقبول ہے اسی بنا پر ابوسعید کی حدیث سے جس میں یہ مذکور نہیں ہے کہ زکوٰۃ میں مال کا کون سا حصہ لیا جائے گا یعنے دسواں حصہ یا بیسواں حصہ اس حدیث میں یعنے ابن عمر کی حدیث میں زیادتی ہے تو یہ زیادتی واجب القبول ہوگی بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے یہ حدیث یعنے ابوسعیدؓ کی حدیث پہلی حدیث یعنی ابن عمرؓ کی تفسیر کرتی ہے کیونکہ ابن عمرؓ کی حدیث میں نصاب کی مقدار مذکور نہیں ہے بلکہ ہر ایک پیداوار سے دسواں حصہ یا بیسواں حصہ لیے جانے کا اس میں ذکر ہے خواہ پانچ وسق ہو یا اس سے کم ہو اور ابوسعید کی حدیث میں تفصیل ہے کہ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں تو یہ زیادتی ہے اور زیادتی ثقہ اور معتبر راوی کی مقبول ہے ۱۲ منہ

[2] اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ گیہوں اور جو اور جوار اور کھجور اور انگور میں جب ان کی مقدار پانچ وسق یا زیادہ ہو زکوٰۃ واجب ہے اور ان کے سوا دوسری چیزوں میں جیسے ترکاریاں میوے وغیرہ ہیں مطلقاً زکوٰۃ نہیں خواہ وہ کتنے ہی ہوں قسطلانی نے کہا میووں میں سے صرف کھجور اور انگور میں اور اناجوں میں سے ہر ایک اناج میں جو ذخیرہ رکھے جاتے ہیں جیسے گیہوں جو جوار مسور ماش باجرا لوبیا چنا وغیرہ ان سب میں زکوٰۃ ہے اور حنفیہ کے نزدیک پانچ وسق کی قید بھی نہیں ہے قلیل ہو یا کثیر سب میں زکوٰۃ واجب ہے اور امام بخاری نے یہ حدیث لاکر ان کا رد کیا ۱۲ منہ [3] وسق اور اوقیہ کا بیان اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَيَجِيْءُ هٰذَا بِتَمْرِهٖ وَهٰذَا مِنْ تَمْرِهٖ حَتّٰى يَصِيْرَ عِنْدَهٗ كَوْمًا مِّنْ تَمْرٍ فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ بِذٰلِكَ التَّمْرِ فَاَخَذَ اَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهٗ فِيْ فِيْهِ نَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَهَا مِنْ فِيْهِ فَقَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا يَاْكُلُوْنَ الصَّدَقَةَ ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے جاتے یہاں تک کہ کھجور کا ایک ڈھیر آپ کے پاس لگ جاتا ایک بار ایسا ہوا کہ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما اُس کھجور سے کھیل رہے تھے انتنے میں ایک نے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور ان کے منہ سے نکال لی اور فرمایا کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ محمد کی آل زکوٰۃ کا مال نہیں کھاتی[1]

بَابٌ ۶۶ مَنْ بَاعَ ثِمَارَهٗ اَوْ نَخْلَهٗ اَوْ اَرْضَهٗ اَوْ زَرْعَهٗ وَقَدْ وَجَبَ فِيْهِ الْعُشْرُ اَوِ الصَّدَقَةُ فَاَدَّى الزَّكٰوةَ مِنْ غَيْرِهٖ اَوْ بَاعَ ثِمَارَهٗ وَلَمْ تَجِبْ فِيْهِ الصَّدَقَةُ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَةَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَلَمْ يَحْظُرِ الْبَيْعَ بَعْدَ الصَّلَاحِ عَلٰى اَحَدٍ وَلَمْ يَخُصَّ مَنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ الزَّكٰوةُ مِمَّنْ لَمْ تَجِبْ ۔

باب جو شخص اپنا میوہ یا کھجور کا درخت یا کھیت بیچ ڈالے حالاں کہ اس میں دسواں حصہ یا زکوٰۃ واجب ہو چکی ہو اب وہ اپنے دوسرے مال سے یہ زکوٰۃ ادا کرے تو یہ درست ہے[2] یا وہ میوہ بیچے جس میں صدقہ واجب نہ ہوا ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[3] میوہ اس وقت تک نہ بیچو جب تک اُس کی پختگی معلوم نہ ہو جائے تو پختگی معلوم ہو جانے کے بعد کسی کو بیچنے سے آپ نے منع نہیں فرمایا کہ زکوٰۃ واجب ہو گئی ہو تو نہ بیچے اور واجب نہ ہوئی ہو تو بیچے[4]

۱۰۰ ۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَكَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا قَالَ حَتّٰى تَذْهَبَ عَاهَتُهٗ ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عبد اللہ بن دینار نے خبر دی کہا میں نے ابن عمرؓ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کو بیچنے سے منع فرمایا جب تک اس کی پختگی کھل نہ جائے[5] اور ابن عمرؓ سے جب پوچھتے اس کی پختگی کیا ہے وہ کہتے جب یہ معلوم ہو جائے کہ آفت سے بچ رہے گا[6]

۱۰۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے کہا مجھ سے خالد بن یزید نے انہوں نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے بیچنے سے منع کیا جب

---

[1] معلوم ہوا کہ یہ زکوٰۃ فرض زکوٰۃ تھی کیونکہ وہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر حرام ہے حدیث سے یہ نکلا کہ چھوٹے بچوں کو دین کی باتیں سکھلانا اور ان کو تنبیہ کرنا ضرور ہے ۱۲ منہ [2] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ ہر حال میں مالک کو اپنے مال کا بیچنا درست ہے خواہ اُس میں زکوٰۃ اور عشر واجب ہو یا نہ ہوا ہو اور رد کیا شافعی کے قول کو جنہوں نے ایسے مال کا بیچنا جائز نہیں رکھا جس میں زکوٰۃ واجب ہو گئی ہو جب تک زکوٰۃ ادا نہ کرے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث آگے اسی کتاب میں موصولاً آئے گی ۱۲ منہ [4] امام بخاری نے اس حدیث کے عموم سے دلیل لی کہ میوہ کی پختگی کے جب آثار معلوم ہو جائیں تو اُس کا بیچنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلقاً درست رکھا اور زکوٰۃ کے وجوب یا عدم وجوب کی کوئی قید آپ نے نہیں لگائی ۱۲ منہ [5] یعنے یہ یقین نہ ہو جائے کہ میوہ اب ضرور اُترے گا اور کسی آفت کا ڈر نہ رہے جس سے میوہ بالکل تباہ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [6] مثلاً اس کا رنگ بدل جائے نرم ہو جائے اس میں سرخی یا زردی یا سیاہی آ جائے اور اس سے پہلے بیچنا اس لیے منع ہوا کہ کبھی کوئی آفت آتی ہے تو سارا میوہ خراب ہو جاتا ہے یا گر جاتا ہے اب گویا مشتری کا مال مفت کا لینا ٹھہرا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ۞

ان کی بختگی کھل نہ جائے ۔

۱۰۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِيَ قَالَ حَتَّى تَحْمَارَّ ۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے بیچنے سے منع فرمایا جب تک ان میں سرخی نہ آجائے ۔

بَابٌ ۶۷ هَلْ يَشْتَرِي صَدَقَتَهُ وَلَا بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ صَدَقَةَ غَيْرِهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى الْمُتَصَدِّقَ خَاصَّةً عَنِ الشِّرَاءِ وَلَمْ يَنْهَ غَيْرَهُ ۞

باب کیا آدمی اپنی چیز کو جو صدقہ میں دی ہو پھر خرید کر سکتا ہے اور دوسرے کا دیا ہوا صدقہ خریدنے میں تو کوئی قباحت نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص صدقہ دینے والے کو پھر اس کے خریدنے سے منع فرمایا لیکن دوسرے شخص کو منع نہیں فرمایا[۱] ۔

۱۰۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْمَرَهُ فَقَالَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَبِذَلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَتْرُكُ أَنْ يَبْتَاعَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا جَعَلَهُ صَدَقَةً ۞

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے کہ عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے تھے کہ حضرت عمرؓ نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں خیرات دے دیا پھر دیکھا تو (بازار میں) وہ بک رہا ہے انہوں نے اس کو (دوبارہ) مول لینا چاہا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ سے اجازت چاہی آپ نے فرمایا اپنی خیرات کو مت پھیر یہی سبب تھا کہ عبداللہ بن عمرؓ جب خیرات میں دی ہوئی چیز کو پھر خرید لیتے تو اس کو خیرات کر دیتے (اپنے استعمال[۲] میں نہ رکھتے)

۱۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں سواری کے لیے دے ڈالا جس کو دیا تھا اس نے اُس کو خراب کر دیا[۳] میں نے اُس کو پھر مول لینا چاہا میں سمجھا وہ سستا بیچ ڈالے گا پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اب اس کو مت خرید اور اپنی خیرات مت پھیر اگرچہ وہ ایک روپیہ میں تجھے دے ڈالے کیونکہ خیرات دے کر پھر لینے والا

---

[۱] باب کی حدیثوں سے بظاہر یہ نکلتا ہے کہ اپنا دیا ہوا صدقہ خریدنا حرام ہے لیکن دوسرے کا دیا ہوا صدقہ فقیر سے فراغت کے ساتھ خرید سکتا اگر اپنا دیا ہوا صدقہ بھی ایک شخص ثالث سے لے تو اس کو بھی بعضوں نے جائز رکھا ہے جمہور علماء کہتے ہیں کہ یہ ممانعت تنزیہی ہے نہ تحریمی ۱۲ منہ [۲] عبداللہ بن عمرؓ نے خیال کیا کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس کا فائدہ اٹھانے اور استعمال کرنے کے لیے نہ خریدے اگر اُس نیت سے خریدے کہ دوبارہ خیرات کرے گا تو قباحت نہیں ۱۲ منہ [۳] اس کی خدمت اور داشت نہ کی دانہ چارے کی خبر برابر نہ لی وہ خراب ہو گیا ۱۲ منہ ۔

كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ ۔

ایسا ہے جیسے قے کر کے پھر چاٹنے والا۔

بَابٌ ۷۸ مَا يُذْكَرُ فِي الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کرام پر صدقہ کا حرام ہونا

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محمد بن زیاد نے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے امام حسن بن علی علیہ السلام نے زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھی چھی اس لیے کہ وہ اس کو پھینک دیں پھر فرمایا کیا تجھ کو معلوم نہیں ہم لوگ صدقہ کا مال نہیں کھاتے۔

بَابٌ ۷۹ الصَّدَقَةُ عَلَى مَوَالِي أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کی لونڈی غلاموں کو صدقہ دینا درست ہے۔

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَيِّتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا ۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مُردہ بکری دیکھی جو ام المومنین میمونہؓ کی لونڈی کو خیرات میں ملی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی کھال کیوں کام میں نہ لائے انہوں نے عرض کیا وہ مردار تھی آپ نے فرمایا مردار کا صرف کھانا حرام ہے۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعِتْقِ وَأَرَادَ مَوَالِيهَا أَنْ يَشْتَرِطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حکم بن عتیبہ نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے بریرہؓ کو آزاد کرنے کے لیے خریدنا چاہا اور بریرہؓ کے مالک یہ شرط کرنا چاہتے تھے کہ اس کا ترکہ وہ لیں گے حضرت عائشہؓ

۱ے قسطلانی نے کہا کہ ہمارے اصحاب کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ فرض زکوٰۃ آپ کی آل کے لیے حرام ہے امام احمد بن حنبل کا بھی یہی قول ہے امام جعفر صادق سے شافعی اور بیہقی نے نکالا کہ وہ سبیلوں میں سے پانی پیا کرتے لوگوں نے کہا یہ صدقہ کا پانی ہے انہوں نے کہا ہم پر فرض زکوٰۃ حرام ہے ۱۲ منہ ۲ے کیوں کہ لونڈی غلام آل نہیں ہو سکتی بعضوں نے کہا آپ کی بی بیوں کے آزاد کردہ غلام اور لونڈی کو بھی صدقہ لینا درست نہیں امام ابوحنیفہ اور امام احمد اور بعض مالکیہ سے ایسا ہی منقول ہے اور جمہور علماء کے نزدیک درست ہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج کو بھی کیونکہ وہ آل میں داخل نہیں ہے لیکن ایک روایت میں حضرت عائشہؓ سے منقول ہے انہوں نے کہا ہم محمد کی آل ہیں ہم کو صدقہ کا مال حلال نہیں اس کو خلال نے نکالا البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے آزاد شدہ لونڈی اور غلاموں کو بھی صدقہ لینا درست نہیں آل سے مراد بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں کیونکہ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ صدقہ ہم کو درست نہیں اور قوم کا مولیٰ یعنے آزاد شدہ غلام اور لونڈی بھی اسی قوم میں سے ہے ۱۲ منہ ۳ے اس کی کھال کام میں اٹھانا جائز ہے ۱۲ منہ

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقُلْتُ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ ؛

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے ان سے فرمایا تو خرید لے (اور آزاد کردے) ترکہ تو اسی کو ملے گا جو آزاد کرے حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوشت آیا میں نے کہہ دیا یہ وہ گوشت ہے جو بریرہؓ کو خیرات میں ملا ہے آپ نے فرمایا اس کے لیے خیرات ہے اور ہمارے لیے تحفہ ہےؑ۔

بَابٌ إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ ۔

باب صدقہ جب محتاج کی ملک ہو جائےؒ (تو پھر سید کو اس میں سے کھانا درست ہے۔

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْنَا نُسَيْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتَ لَهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا ؛

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ انصاریہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ پاس گئے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے انہوں نے کہا کچھ نہیں مگر گوشت ہے اس بکری کا جو آپ نے نسیبہ کو خیرات دی تھی اور نسیبہ نے (تحفہ کے طور پر) ہم کو بھیجا آپ نے فرمایا (لاؤ) خیرات تو اپنے ٹھکانے پہنچ گئی۔

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَّقَالَ أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس وہ گوشت لایا گیا جو بریرہؓ کو خیرات میں ملا تھا آپ نے فرمایا بریرہؓ پر یہ صدقہ تھا اور ہمارے لیے تحفہ ہے اور ابوداؤد طیالسی نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے انسؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ وَتُرَدُّ فِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوا

باب مالداروں سے زکوٰۃ لینا اور محتاجوں کو دینا کہیں بھی ہوں

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو زکریا بن اسحاق نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی سے انہوں نے ابومعبد (نافذ) سے جو غلام تھے ابن عباسؓ کے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ

۱؎ بریرہؓ حضرت عائشہؓ کی لونڈی تھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کی لونڈیوں کو خیرات دینا ثابت ہوا اور باب کا یہی مطلب تھا ۱۲ منہ ۲؎ مثلاً ایک جانور کسی محتاج کو خیرات دیا وہ اس کو لے کر چل دیا اب اس نے وہ جانور کاٹا اور اس کے گوشت میں سے خیرات دینے والے کو تحفہ کے طور پر کچھ بھیجا تو اس کا کھانا درست ہے کیونکہ جب خیرات محتاج کو پہنچ گئی اس کی ملک ہو گئی اب اُس کا حکم خیرات کا سا نہ رہا ۱۲ منہ ۳؎ اس کو ابوداؤد طیالسی نے اپنی مسند میں وصل کیا امام بخاری نے اس اسناد کو اس لیے بیان کیا کہ اس میں قتادہ کے سماع کی انسؓ سے تصریح ہے ۱۲ منہ ۴؎ شاید امام بخاری کے نزدیک ایک ملک کی زکوٰۃ دوسرے ملک کے فقیروں کو بھیجنا درست ہے حنفیہ کا یہی مذہب ہے اور شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک اصح روایت میں یہ درست نہیں ۱۲ منہ

عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِيْنَ بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ اِنَّكَ سَتَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ الْكِتَابِ فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰى اَنْ يَّشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ ابن جبل سے فرمایا جب ان کو یمن کی طرف روانہ کیا تم کو اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) ملیں گے جب تو ان کے پاس پہنچے تو (پہلے) ان سے کہہ اس بات کی گواہی دو اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد اُس کے پیغمبر ہیں اگر وہ یہ مان لیں تو پھر ان سے یہ کہہ اللہ نے اُن پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر یہ بھی مان لیں تو پھر ان سے کہہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور ان کے محتاجوں کو دیدی جائے گی[1] اگر وہ یہ بھی مان لیں تو ان کے عمدہ عمدہ مالوں سے بچا رہ[2] اور مظلوم کی بد دعا سے بھی بچا رہ اللہ میں اور اس میں کوئی آڑ نہیں ہے[3]۔

بَابُ صَلٰوةِ الْاِمَامِ وَدُعَائِهٖ لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ الْاٰيَةَ۔

باب زکوٰۃ دینے والے کے لیے امام (حاکم) کا دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ میں فرمایا اُن کے مال میں سے خیرات لے اُن کو اس خیرات سے پاک اور صاف بنا اور ان کے لیے دعا کر آخیر آیت تک۔

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی قوم اپنی زکوٰۃ لے کر آتی تو آپ اس کے لیے دعا کرتے فرماتے یا اللہ فلانے کی آل پر رحم کر میرا باپ اپنی زکوٰۃ آپ پاس لیکر آیا تو آپ نے فرمایا یا اللہ ابو اوفیٰ کی آل پر رحم کر[4]

بَابُ مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَ الْعَنْبَرُ بِرِكَازٍ هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ

باب جو مال سمندر میں سے نکالا جائے[5] اور عبداللہ بن عباس رضی نے کہا عنبر کو رکاز نہیں کہہ سکتے[6] عنبر تو ایک چیز ہے جس کو سمندر کنارے پر

---

[1] یعنے مسلمانوں محتاجوں کو وہ کہیں بھی ہوں معلوم ہوا زکوٰۃ کا فر کو دینا درست نہیں مگر نفلی صدقہ دینا درست ہے ۱۲ منہ [2] یعنے زکوٰۃ میں چن چن کے عمدہ مال نہ لے جیسے اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ [3] یعنے مظلوم کی دعا فوراً بارگاہ الٰہی تک پہنچ جاتی ہے اور ظالم کی خرابی آتی ہے۔ بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن۔ اجابت از در حق بہر استقبال مے آید۔ ۱۲ منہ [4] یعنے خود اس پر چونکہ آل کا اطلاق خود اس پر ہوتا ہے جیسے حدیث میں ہے لقد اعطیت مزمارا من مزامیر آل داؤد اور مراد خود داؤد علیہ السلام ہیں قسطلانی نے کہا آنحضرت صلعم کے خصائص میں سے یہ تھا کہ آپ صلوٰۃ دوسروں پر بھیج سکتے تھے اوروں کے لیے یہ امر مکروہ ہے کہ بالانفراد کسی پر صلوٰۃ بھیجیں مثلاً یوں کہیں ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ [5] خواہ غوطہ مار کر محنت کر کے یا بے محنت اور مشقت کنارے پر آجائے ہر حال میں اس کا لینا درست ہے گو وہ چیز پہلے کسی کی ملک ہو لیکن دریا میں بہ جانے سے پہلا مالک اس سے ناامید ہو گیا ہو اب دریا سے جو چیزیں نکالی جاتی ہیں جیسے موتی مونگا عنبر وغیرہ جمہور علماء کے نزدیک اس میں زکوٰۃ نہیں ہے اہل حدیث کا یہی مذہب ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے شوکانی نے ۱۲ منہ [6] رکاز وہ خزانہ جو زمین سے نکلے اس میں پانچواں حصہ زکوٰۃ کا واجب ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے ۱۲ منہ

وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْعَنْبَرِ وَاللُّؤْلُؤِ الْخُمُسُ وَإِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ لَيْسَ فِي الَّذِي يُصَابُ فِي الْمَاءِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ فَرَمٰى بِهَا فِي الْبَحْرِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ۔

بھینک دیتا ہے[1] اور امام حسن بصری نے کہا عنبر اور موتی میں پانچواں حصہ لازم ہے[2] حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکاز میں پانچواں حصہ مقرر فرمایا ہے تو رکاز اس کو نہیں کہتے ہیں جو پانی میں ہے اور لیث نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبد الرحمٰن بن ہرمز سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس میں ایک دوسرے بنی اسرائیل کے شخص سے ہزار اشرفیاں قرض مانگیں اس نے (اللہ کے بھروسے پر) اس کو دے دیں اب جس نے قرض لیا تھا وہ سمندر پر گیا کہ سوار ہو کر جائے اور قرض خواہ کا قرض ادا کرے لیکن سواری نہ ملی آخر اس نے (قرض خواہ تک پہنچنے سے ناامید ہو کر) ایک لکڑی لی اس کو کریدا اور ہزار اشرفیاں اس میں بھر کر وہ لکڑی سمندر میں پھینک دی اتفاق سے قرضخواہ کام کاج کو باہر نکلا سمندر پر پہنچا تو ایک لکڑی دیکھی اس کو گھر میں جلانے کے لیے لے آیا پھر پوری حدیث بیان کی جب لکڑی کو چیرا تو اس میں اشرفیاں پائیں[3]

بَابٌ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَقَالَ مَالِكٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ الرِّكَازُ دِفْنُ الْجَاهِلِيَّةِ فِي قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ الْخُمُسُ وَلَيْسَ الْمَعْدِنُ بِرِكَازٍ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَعْدِنِ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَ

باب رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہے اور امام مالکؒ اور امام شافعی نے کہا رکاز جاہلیت کے زمانے کا خزانہ ہے اس میں تھوڑا مال نکلے یا بہت پانچواں حصہ لیا جائے گا اور کان رکاز نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کان کے بارے میں فرمایا اس میں جو کوئی گر کر یا کام کرتے ہوئے مر جائے تو اس کی جان مفت گئی[4] اور رکاز میں پانچواں حصہ

---

[1] اس کو امام شافعی اور بیہقی نے وصل کیا قاموس میں ہے کہ عنبر ایک دریائی جانور کی لید ہے بعضوں نے کہا عنبر ایک دریائی گھانس ہے امام شافعی نے ام میں ایسا ہی نقل کیا ہے ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] یہ امام بخاری نے امام حسن بصری کے قول کا رد کیا کہ دریائی مال میں یعنے عنبر اور موتی وغیرہ میں جو انہوں نے پانچواں حصہ اس کو رکاز سمجھ کر لازم کیا ہے یہ ان کی غلطی ہے رکاز تو وہ مال ہے جو زمین میں سے نکلے نہ وہ مال جو دریا میں ہاتھ آئے ۱۲ منہ [4] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ دلیل لی کہ دریا میں بہ کر جو چیز آ جائے اس کا لے لینا درست ہے کیونکہ اس شخص نے لکڑی کو لے لیا اور اس میں اشرفیاں بھی ملیں حالانکہ اس کو یہ یقین نہ تھا کہ یہ لکڑی یا اشرفیاں میری ہیں اس پر بعضوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ لکڑی کے اندر تو خط ہو گا جو قرضدار شخص نے بھیجا ہو گا پس اشرفیاں تو اس نے پہچان لی تھیں کہ میرا ہی مال ہے اس لیے کہ او نے یہ ہے کہ لکڑی کے لینے سے دلیل لی جائے کیونکہ جب اس نے لکڑی لی تھی اس کو معلوم نہ تھا کہ یہ میرا مال ہے اور جب لکڑی کا لینا درست ہوا جو دوسرے کی ملک تھی تو جو چیز خود دریا میں پیدا ہوا اور کسی کی ملک نہ ہو جیسے موتی مونگا عنبر سیپی مچھلی وغیرہ اس کا تو لینا بطریق اولیٰ درست ہو گا ۱۲ منہ [5] اس کو ابو عبید نے کتاب الاموال میں وصل کیا ۱۲ منہ [6] یعنے کسی نے اپنی زمین میں کان کھودی اس میں کوئی گر کر مر گیا یا کام کرتے ہوئے مزدور وغیرہ تو اس مالک پر اس کے خون کا تاوان نہ ہو گا ۱۲ منہ

أَخَذَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنَ الْمَعَادِنِ مِنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةً وَقَالَ الْحَسَنُ مَا كَانَ مِنْ رِكَازٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ فَفِيهِ الْخُمُسُ وَمَا كَانَ مِنْ أَرْضِ السِّلْمِ فَفِيهِ الزَّكٰوةُ وَإِنْ وَجَدْتَ لُقَطَةً فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَعَرِّفْهَا فَإِنْ كَانَتْ مِنَ الْعَدُوِّ فَفِيهَا الْخُمُسُ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ الْمَعْدِنُ رِكَازٌ مِثْلُ دِفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ لِأَنَّهُ يُقَالُ أَرْكَزَ الْمَعْدِنُ إِذَا أُخْرِجَ مِنْهُ شَيْءٌ قِيلَ لَهُ فَقَدْ يُقَالُ لِمَنْ وُهِبَ لَهُ الشَّيْءُ أَوْ رَبِحَ رِبْحًا كَثِيرًا أَوْ كَثُرَ ثَمَرُهُ أَرْكَزْتَ ثُمَّ نَاقَضَهُ وَقَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَكْتُمَهُ وَلَا يُؤَدِّيَ الْخُمُسَ

۱۱۱۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْعٰمِلِينَ عَلَيْهَا وَمُحَاسَبَةِ الْمُصَدِّقِينَ مَعَ الْإِمَامِ۔

[۱] اور عمر بن عبداللہ بن عبدالعزیز خلیفہ کانوں سے چالیسواں حصہ لیا کرتے تھے دو سو روپیہ میں سے پانچ روپیہ[۲] اور امام حسن بصری نے کہا جو رکاز دار الحرب میں پائے تو اس میں سے پانچواں حصہ لیا جائے اور جو امن اور صلح کے ملک میں ملے اس میں سے زکوٰۃ (چالیسواں حصہ لیا جائے) اور اگر دشمن کے ملک میں پڑی ہوئی چیز ملے تو اس کو پہنچوا دے (شاید مسلمان کا مال ہو) اگر دشمن کا مال ہو تو اس میں سے پانچواں حصہ ادا کرے[۳] اور بعضے لوگوں نے کہا معدن بھی رکاز ہے جاہلیت کے دفینہ کی طرح کیونکہ عرب لوگ کہتے ہیں ارکز المعدن جب اس میں سے کوئی چیز نکلے ان کا جواب یہ ہے اگر کسی شخص کو کوئی چیز ہبہ کی جائے یا وہ نفع کمائے یا اس کے باغ میں میوہ بہت نکلے تو کہتے ہیں ارکزت (حالاں کہ یہ چیزیں بالاتفاق رکاز نہیں ہیں) پھر ان لوگوں نے اپنے قول کے آپ خلاف کیا کہتے ہیں رکاز کا چھپا لینا کچھ برا نہیں پانچواں حصہ نہ دے[۴]۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور سے جو نقصان پہنچے اس کا کچھ بدلہ نہیں اور کنوے کا بھی یہی حال ہے اور کان کا بھی یہی حکم ہے اور رکاز میں سے پانچواں حصہ لیا جائے

باب اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ میں فرمایا زکوٰۃ کے تحصیل داروں کو بھی زکوٰۃ میں سے دیا جائے گا اور ان کو حاکم کو حساب سمجھانا ہو گا

---

[۱] یہ حدیث آگے موصولاً اسی کتاب میں آتی ہے اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا معدن یعنے کان رکاز نہیں کیونکہ آنحضرت نے رکاز کو معدن کے بعد علیحدہ بیان فرمایا ۱۲ منہ [۲] اس کو ابو عبید نے کتاب الاموال میں وصل کیا امام بخاری نے عمر بن عبدالعزیز کے اس فعل سے یہ دلیل لی کہ کان رکاز نہیں ہے اگر رکاز ہوتی تو اس میں سے پانچواں حصہ حدیث کے موافق لیتے نہ چالیسواں حصہ ۱۲ منہ [۳] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۴] قسطلانی نے کہا امام بخاری نے بعض الناس سے امام ابوحنیفہ کو مراد لیا اور ساری کتاب میں ان کا نام نہیں لیا ہے بلکہ بعض الناس سے تعبیر کیا ہے اور یہ پہلا موقع ہے ان موقعوں میں سے میں کہتا ہوں یہ اعتراض امام بخاری کا امام ابوحنیفہ پر صحیح نہیں ہے اول تو امام ابوحنیفہ نے ارکز المعدن کے معنے یہ نہیں بیان کیے ہیں کہ جب معدن میں سے کچھ نکلے نہ عرب کے محاورے میں ارکز المعدن کا یہ معنے ہے بلکہ ارکز المعدن کا معنے یہ ہے کہ معدن رکاز بن گئی تو ارکز میں صیرورت کی خاصیت ہے جو باب افعال کی خاصیتوں میں سے ایک خاصیت ہے، دوسرے یہ بھی صحیح نہیں کہ کسی کو کچھ ہبہ ہے یا نفع کمائے تو اس کو ارکزت کہتے ہیں بلکہ عرب لوگ ارکز الرجل جب کہتے ہیں جب وہ کوئی رکاز پائے تیسرے امام ابوحنیفہ نے رکاز کا چھپانا اس وقت جائز رکھا ہے جب پانے والا شخص محتاج ہو اور اس کو بیت المال پر یہ دعوے ہو کہ اس کا حق بیت المال میں مارا گیا ہے تو وہ اپنے حق کے بدل اگر رکاز پائے تو اس کو چھپا سکتا ہے اور احتمال ہے کہ امام بخاری کی مراد بعض الناس سے کوئی اور لوگ ہوں کیونکہ امام ابوحنیفہؒ پر تو یہ اعتراض متوجہ نہیں ہوتا ۱۲ منہ۔

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَسْدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ۔

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے انہوں نے ابو حمید ساعدیؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی سلیم کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے اسد قبیلے کے ایک شخص کو مقرر کیا جس کو (عبد اللہ) ابن اللتبیہ کہتے تھے جب وہ آیا تو آپ نے اس سے حساب لیا۔[۱]

بَابُ اسْتِعْمَالِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَأَلْبَانِهَا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ۔

باب مسافر لوگ زکوٰۃ کے اونٹوں سے کام لے سکتے ہیں ان کا دودھ پی سکتے ہیں

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُنَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ اجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَعَضُّونَ الْحِجَارَةَ تَابَعَهُ أَبُو قِلَابَةَ وَثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا عرینہ کے کچھ لوگوں کو مدینہ کی ہوا موافق نہ آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اجازت دی کہ وہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں چلے جائیں اُن کا دودھ اور موت پئیں انہوں نے کیا کیا چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹوں کو ہانک لے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں کو ان کے تعاقب میں بھیجا وہ گرفتار ہو کر آئے آپ نے اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹنے اور آنکھیں پھوڑنے کا حکم دیا اور ان کو پتھریلے میدان میں ڈلوا دیا وہ پتھر چاب رہے تھے[۲] قتادہ کے ساتھ اس حدیث کو ابو قلابہ اور ثابت اور حمید نے بھی انس سے روایت کیا۔[۳]

بَابُ وَسْمِ الْإِمَامِ إِبِلَ الصَّدَقَةِ بِيَدِهِ۔

باب زکوٰۃ کے اونٹوں پر حاکم کا اپنے ہاتھ سے داغ دینا

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ غَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ فَوَافَيْتُهُ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے ابو عمرو اوزاعی نے کہا مجھ سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے بیان کیا کہا مجھ سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا میں صبح کو ابو طلحہ کے نومولود بچے عبد اللہ کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا کہ آپ کھجور چبا کر اس کے منہ میں دیں میں نے دیکھا آپ کے ہاتھ

---

[۱] یہ شخص جب زکوٰۃ وصول کر کے آیا تو کہنے لگا یہ مجھ کو تحفہ میں ملی ہیں اس حدیث کا پورا بیان انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الاحکام میں آئے گا ۱۲ منہ [۲] یعنی پیاس کی شدت سے یا درد کی بے تابی سے اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جب زکوٰۃ کے جانوروں کا دودھ پینا درست ہوا تو سواری یا اور منفعت لینا بطریق اولیٰ درست ہوگا ۱۲ منہ [۳] تو اب قتادہ میں تدلیس کی عادت ہونے سے حدیث میں کوئی ضعف نہ رہا ثابت اور ابو قلابہ کی روایت کو خود امام بخاری نے وصل کیا اور حمید کی روایت کو امام مسلم اور نسائی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ۱۲ منہ

فِیْ یَدِہِ الْمِیْسَمُ یَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَۃِ ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بَابٌ فَرْضِ صَدَقَۃِ الْفِطْرِ وَرَاٰی اَبُو الْعَالِیَۃِ وَعَطَاءٌ وَّابْنُ سِیْرِیْنَ صَدَقَۃَ الْفِطْرِ فَرِیْضَۃً ؕ

۱۱۱۶ - حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّکَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَھْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ھُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ عَلَی الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی وَالصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَمَرَ بِھَا اَنْ تُؤَدّٰی قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَی الصَّلٰوۃِ ؕ

بَابٌ صَدَقَۃِ الْفِطْرِ عَلَی الْعَبْدِ وَغَیْرِہٖ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

۱۱۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ عَلٰی کُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

بَابٌ صَدَقَۃُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ شَعِیْرٍ ؕ

۱۱۱۸ - حَدَّثَنَا قَبِیْصَۃُ بْنُ عُقْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا نُطْعِمُ الصَّدَقَۃَ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ ؕ

میں داغ دینے کا آلہ تھا آپ زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغ دے رہے تھے[1]

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب صدقہ فطر کا فرض ہونا اور ابو العالیہ اور عطاء اور ابن سیرین نے بھی اس کو فرض کہا ہے[2]

ہم سے یحییٰ بن محمد بن السکن نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جہضم نے کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے انہوں نے عمر بن نافع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کا صدقہ کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع فرض کیا ہر غلام اور آزاد اور مرد اور عورت اور چھوٹے اور بڑے کی طرف سے جو مسلمان ہوں اور عید کی نماز کے لیے نکلنے سے پہلے اس کے ادا کرنے کا حکم فرمایا[3]

باب صدقہ فطر کا مسلمانوں پر یہاں تک کہ غلام لونڈی پر بھی فرض ہونا

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کا صدقہ کھجور یا جو کا ایک ایک صاع ہر آزاد اور غلام مرد اور عورت پر بشرطیکہ مسلمان ہو فرض کیا[4]

باب صدقہ فطر میں اگر جو دے تو ایک صاع دے

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عیاض بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے کہا ہم صدقہ میں ایک صاع جو دیا کرتے (یعنے آنحضرت ؐ کے زمانہ میں)

---

[1] معلوم ہوا کہ جانور کو کسی ضرورت سے داغ دینا درست ہے اور رد ہوا حنفیہ کا جنہوں نے داغ دینا مکروہ اور اس کو مثلہ سمجھا ہے ۱۲ منہ [2] ابو العالیہ اور ابن سیرین کے قول کو ابن ابی شیبہ نے اور عطاء کے قول کو عبد الرزاق نے وصل کیا شافعیہ اور جمہور علماء کے نزدیک اور ابن منذر نے کہا بالاجماع صدقہ فطر فرض ہے حنفیہ نے اس کو واجب کہا ہے اور مالکیہ نے اشہب سے نقل کیا کہ وہ سنت موکدہ ہے ۱۲ منہ [3] قسطلانی نے کہا امام احمد اور مالک اور شافعی اور اہل حجاز کے نزدیک صاع ۵⅓ رطل کا ہوتا ہے اور رطل ۱۲۸ درہم کا اور اول صورت میں صاع ۶۸۵ درہم ہو دے اور دوسری صورت میں ... مسلمان کی قید سے معلوم ہوا کہ کافر غلام اور لونڈی کی طرف سے صدقہ فطر دینا ضرور نہیں ۱۲ منہ [4] غلام اور لونڈی پر صدقہ فرض ہونے سے یہ مراد ہے کہ ان کا مالک ان کی طرف سے صدقہ دے بعضوں نے کہا یہ صدقہ پہلے غلام لونڈی پر فرض ہوتا ہے پھر مالک ان کی طرف سے اپنے اوپر اٹھا لیتا ہے ۱۲ منہ

بَابٌ ۸۱ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ۔

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ الْعَامِرِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيبٍ

باب گیہوں یا دوسرا اناج بھی ایک صاع دینا چاہیئے

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح عامری سے انہوں نے ابوسعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے ہم فطر کا صدقہ ایک صاع اناج (گیہوں) کا یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع پنیر کا یا ایک صاع منقے کا نکالا کرتے

بَابٌ ۸۲ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ۔

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ

باب کھجور بھی ایک صاع دینا چاہیئے

ہم سے احمد بن یونس سے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا صدقہ فطر میں ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو دینے کا عبداللہ نے کہا پھر لوگوں نے دو مد گیہوں (نصف صاع) اس کے برابر سمجھی

بَابٌ ۸۳ صَاعٌ مِّنْ زَبِيبٍ۔

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ اَبِي حَكِيمٍ الْعَدَنِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُعْطِيهَا فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيبٍ فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتِ السَّمْرَاءُ قَالَ اُرٰى مُدًّا مِّنْ هٰذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ۔

باب منقیٰ بھی ایک صاع دینا چاہیئے

ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ابی حکیم عدنی سے سنا انہوں نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے کہا مجھ سے عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے بیان کیا انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صدقہ فطر ایک صاع (اناج یا) گیہوں کا یا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع منقیٰ کا دیا کرتے جب معاویہؓ (مدینہ میں) آئے اور گیہوں کی آمدنی ہوئی تو کہنے لگے میں سمجھتا ہوں اس کا ایک مد دوسرے اناج کے دو مد کے برابر ہے

بَابٌ ۸۴ الصَّدَقَةُ قَبْلَ الْعِيدِ۔

باب صدقہ عید سے پہلے دینا

۱ے طعام سے اکثر لوگوں کے نزدیک گیہوں ہی مراد ہے بعضوں نے کہا جو کے سوا دوسرے اناج اور اہل حدیث اور شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ اگر صدقہ فطر میں گیہوں دے تو بھی ایک صاع دے اور حنفیہ نے اس مسئلہ میں معاویہ بن ابی سفیان کی تقلید کی ہے انہوں نے گیہوں کا آدھا صاع دینا کافی سمجھا ابن خزیمہ اور حاکم نے ابوسعیدؓ سے نکالا میں تو وہی صدقہ دوں گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیا کرتا تھا یعنے ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع جو ایک شخص نے کہا یا دو مد یعنے نصف صاع گیہوں انہوں نے کہا نہیں یہ معاویہؓ کی ٹھہرائی ہوئی بات ہے میں اس کو مانوں گا نہ اس پر عمل کروں گا ۱۲ منہ ۲ے معاویہ بن ابی سفیان کی یہ رائے تھی جو حدیث اور فرمان نبوی کے بالکل عمل کے لائق نہیں ہو سکتی اور حنفیہ سے تعجب ہے کہ حدیث کو چھوڑ کر معاویہؓ کے اجتہاد پر چلیں حالانکہ ابوسعید صحابی بھی جو اُن سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے تھے اس کا انکار کیا ۱۲ منہ

۱۲۲- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلٰوةِ ۞

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے حفص بن میسرہ نے نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز کے لیے لوگوں کے نکلنے سے پہلے صدقہ فطر دینے کا حکم[۱] کیا۔

۱۲۳- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَكَانَ طَعَامُنَا الشَّعِيرَ وَالزَّبِيبَ وَالْأَقِطَ وَالتَّمْرَ ۞

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عمر حفص بن میسرہ نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عیاض بن عبداللہ بن سعد سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عید الفطر کے دن ایک صاع کھانے کا (صدقہ کے لیے) نکالا کرتے ابو سعید نے کہا ان دنوں ہمارا کھانا یہی تھا جو اور منقی اور پنیر اور کھجور۔

بَابٌ ۸۵ صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ

باب آزاد اور غلام پر صدقہ فطر کا واجب ہونا[۲]

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْمَمْلُوكِينَ لِلتِّجَارَةِ يُزَكّٰى فِي التِّجَارَةِ وَيُزَكّٰى فِي الْفِطْرِ ۞

اور زہری نے کہا[۳] جو غلام لونڈی سوداگری کا مال ہوں تو ان کی سالانہ زکوٰۃ بھی دی جائے اور ان کی طرف سے صدقہ فطر بھی دیا جائے[۴]

۱۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ أَوْ قَالَ رَمَضَانَ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي التَّمْرَ فَأَعْوَزَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنَ التَّمْرِ فَأَعْطَى شَعِيرًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کا صدقہ یا یوں فرمایا رمضان کا صدقہ مرد عورت اور آزاد اور غلام ہر ایک پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو کا فرض کیا پھر لوگوں نے گیہوں کا آدھا صاع اس کے برابر سمجھ لیا اور عبداللہ بن عمرؓ صدقہ فطر کھجوریں سے دیا کرتے جب مدینہ والے کھجور کے محتاج ہو گئے (کھجور کم ملنے لگی) تو وہ جو دینے لگے اور عبداللہ بن عمرؓ یہ صدقہ چھوٹے اور بڑے

---

[۱] یہ حکم اکثر علماء کے نزدیک استحبابی ہے ابن عیینہ نے کہا اللہ نے بھی اپنی کتاب میں پہلے صدقہ فطر کو بیان کیا پھر عید کی نماز کو فرمایا قد افلح من تزکی و ذکر اسم ربہ فصلے اور غروب آفتاب تک بھی صدقہ کی تاخیر درست ہے اور اس سے زیادہ تاخیر کرنا حرام ہے ۱۲ منہ [۲] پہلے ایک باب اس مضمون کا گذر چکا ہے کہ غلام وغیرہ پر جو مسلمان ہوں صدقہ فطر واجب ہے پھر اس باب کے دوبارہ لانے سے کیا غرض ہے معلوم نہیں ہوتی ابن منیر نے کہا پہلے باب سے امام بخاری کا مطلب یہ تھا کہ کافر کی طرف سے صدقہ فطر نہ نکالیں اس لیے اس میں قید کی من المسلمین اور اس باب کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان ہونے پر صدقہ فطر کس کس پر اور کس کس کی طرف سے واجب ہے ۱۲ منہ [۳] حافظ نے کہا اس تعلیق کو ابن منذر نے وصل کیا اور اس میں کا کچھ مضمون ابو عبیدہ نے کتاب الاموال میں نکالا ۱۲ منہ [۴] جمہور علماء کا یہی قول ہے اور حنفیہ کہتے ہیں تجارت کی لونڈی غلاموں کی طرف سے صدقہ فطر مالک کو دینا ضرور نہیں ۱۲ منہ۔

يُعْطِي عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ حَتَّى أَنْ كَانَ لِيُعْطِي عَنْ بَنِيَّ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيهَا الَّذِينَ يَقْبَلُونَهَا وَكَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بَنِيَّ يَعْنِي بَنِي نَافِعٍ قَالَ كَانُوا يُعْطُونَ لِيُجْمَعَ لَا لِلْفُقَرَاءِ ۞

سب کی طرف سے دیتے یہاں تک کہ میرے بیٹوں کی طرف سے بھی[1] اور عبداللہ بن عمرؓ ہر ایک فقیر کو جو یہ صدقہ قبول کرتا دیتے[2] اور لوگ عید الفطر سے ایک دن یا دو دن پہلے یہ صدقہ دیدیتے[3] امام بخاری نے کہا میرے بیٹوں سے نافع کے بیٹے مراد ہیں امام بخاری نے کہا وہ عید سے پہلے جو صدقہ دیدیتے تو اکٹھا ہونے کے لیے نہ فقیروں کے لیے۔

بَابٌ ۸۶ صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ

قَالَ أَبُو عَمْرٍو رَأَى عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَعَائِشَةُ وَطَاوُسٌ وَعَطَاءٌ وَابْنُ سِيرِينَ أَنْ يُزَكَّى مَالُ الْيَتِيمِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ يُزَكَّى مَالُ الْمَجْنُونِ ۞

باب چھوٹے اور بڑے سب پر صدقہ فطر واجب ہونا ابو عمرو نے کہا حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور ابن عمرؓ اور حضرت عائشہ اور طاؤس اور عطاء اور ابن سیرین کے نزدیک یتیم کے مال میں سے زکوٰۃ دینا چاہیئے اور زہری نے کہا دیوانے کے مال میں سے بھی زکوٰۃ نکالی جائے

۱۲۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ ۞

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے کہا انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور چھوٹے بڑے آزاد غلام سب پر فرض کیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

کتاب حج اور عمرے کے بیان میں

بَابٌ ۸۷ وُجُوبُ الْحَجِّ وَفَضْلِهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ۞

باب حج کی فرضیت اور اس کی فضیلت اللہ تعالیٰ نے (سورہ آل عمران میں) فرمایا لوگوں پر فرض ہے اللہ کے لیے خانہ کعبہ کا حج کریں جس کو وہاں تک راہ مل سکے اور جو نہ مانے (اور باوجود قدرت کے حج نہ کرے) تو اللہ سارے جہان سے بے نیاز ہے[4]

۱۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے

---

[1] حالانکہ نافع کو عبداللہ بن عمرؓ نے آزاد کر دیا تھا مگر وہ ان کے گھر میں رہتے تو ان کی اولاد کی طرف سے بھی تبرعاً عبداللہ صدقہ فطر ادا کر دیتے ۱۲ منہ [2] کچھ تحقیق نہ کرتے کہ واقعی وہ محتاج ہے یا نہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا کہ صدقہ فطر ان عاملوں کو دیدیتے جو زکوٰۃ کی تحصیل پر بادشاہ وقت کی طرف سے مامور ہوتے ۱۲ منہ [3] معلوم ہوا عید سے پہلے بھی یہ صدقہ دینا درست ہے قسطلانی نے کہا لیکن رمضان سے پہلے اس کا دینا درست نہیں ۱۲ منہ [4] اس آیت سے امام بخاری نے حج کی فرضیت ثابت کی اور حج اسلام کے پانچ رکنوں میں سے ایک رکن ہے اور وہ ساری عمر میں ایک بار فرض ہے ۹ھ ہجری میں اس کی فرضیت کا حکم ہوا یا ۶ھ ہجری میں اب اس میں اختلاف ہے کہ حج قدرت کے ساتھ ہی فوراً واجب ہو جاتا ہے یا اس میں دیر کرنا بھی درست ہے حج کی فرضیت کا منکر کافر ہے اور باوجود قدرت کے حج نہ کرنے والے کو بھی تغلیظاً کافر فرمایا ایک حدیث میں ہے جو کوئی قدرت کے ساتھ حج نہ کرے وہ کچھ تعجب نہیں اگر یہودی یا نصرانی ہو کر مرے ۱۲ منہ۔

يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ؁

نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا فضل بن عباس (حجۃ الوداع میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے اتنے میں خثعم قبیلے کی ایک (خوبصورت) عورت آئی فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت فضل کو جو گورے چٹے خوبصورت تھے) دیکھنے لگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ (بار بار) دوسری طرف پھیرنے لگے اس عورت نے کہا یا رسول اللہ اللہ نے جو بندوں پر حج فرض کیا تو ایسے وقت کہ میرا باپ بوڑھا پھونس ہے وہ اونٹنی پر جم نہیں سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں آپ نے فرمایا ہاں یہ قصہ حج وداع کا ہے[1]

بَابُ ۸۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ فِجَاجًا الطُّرُقُ الْوَاسِعَةُ ؁

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ حج میں) یہ فرمانا لوگ پیدل چل کر تیرے پاس آئیں اور دُبلے اونٹوں پر دور دراز رستوں سے اس لیے کہ دین دنیا کے فائدے حاصل کریں امام بخاری نے کہا سورہ نوح میں جو فجاجا کا لفظ ہے اس کے معنے ہیں کھلے اور کشادہ رستے[2]۔

۱۲۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِينَ تَسْتَوِي قَائِمَةً ؁

ہم سے احمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے ان کو سالم بن عبداللہ بن عمر نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی اونٹنی پر ذوالحلیفہ میں سوار ہوتے جب وہ سیدھی کھڑی ہوتی تو آپ لبیک پکارتے[3]

۱۲۸- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ رازی نے بیان کیا کہا ہم کو ولید بن مسلم

---

[1] اس حدیث سے یہ نکلا کہ نیابۃً دوسرے کی طرف سے حج کرنا درست ہے مگر وہ شخص دوسرے کی طرف سے حج کر سکتا ہے جو اپنا فرض حج ادا کر چکا ہو اور حنفیہ کے نزدیک مطلقاً درست ہے اور ان کے مذہب کو وہ حدیث رد کرتی ہے جس کو ابن خزیمہ اور اصحاب سنن نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے لبیک پکارتے ہوئے سنا فرمایا کیا تو اپنی طرف سے حج کر چکا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو پہلے اپنی طرف سے حج کر پھر شبرمہ کی طرف سے کر یوں اسی طرح کسی شخص کے مرجانے کے بعد بھی اس کی طرف سے حج درست ہے بشرطیکہ وہ وصیت کر گیا ہو اور بعضوں نے ماں باپ کی طرف سے بلا وصیت بھی حج درست رکھا ہے ۱۲ منہ

[2] اگلی آیت سورہ حج کی اس باب سے متعلق تھی اور چونکہ اس میں فج کا لفظ ہے اور فجاجا اسی کی جمع ہے جو سورہ نوح میں مراد ہے اس لیے اس کی بھی تفسیر بیان کر دی ۱۲ منہ

[3] امام بخاری کی غرض ان حدیثوں کے لانے سے یہ ہے کہ حج پا پیادہ اور سوار ہو کر دونوں طرح درست ہے بعضوں نے کہا ان لوگوں پر رد کیا جو کہتے ہیں حج پا پیادہ افضل ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو آپ بھی پا پیادہ حج کرتے مگر آپ نے اونٹنی پر سوار ہو کر کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی سب سے افضل ہے ۱۲ منہ

الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ سَمِعَ عَطَآءً يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ اِهْلَالَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ رَوَاهُ اَنَسٌ وَّابْنُ عَبَّاسٍ يَّعْنِيْ حَدِيْثَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُوْسٰى ۞

نے خبر دی کہا ہم سے امام اوزاعی نے بیان کیا انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے سُنا وہ جابر بن عبداللہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ سے احرام باندھا جب وہ آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوئی اس حدیث کو انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کیا یعنے اسی ابراہیم بن موسیٰ کی حدیث کو[1]

بَابُ ۸۹ الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ

وَقَالَ اَبَانُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهَا اَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَاَعْمَرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ وَحَمَلَهَا عَلٰى قَتَبٍ وَقَالَ عُمَرُ شُدُّوا الرِّحَالَ فِي الْحَجِّ فَاِنَّهٗ اَحَدُ الْجِهَادَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ حَجَّ اَنَسٌ عَلٰى رَحْلٍ وَّلَمْ يَكُنْ شَحِيْحًا وَّحَدَّثَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلٰى رَحْلٍ وَّكَانَتْ زَامِلَتَهٗ ۞

باب پالان پر سوار ہو کر حج کرنا[2]

اور ابان نے کہا ہم سے مالک بن دینار نے بیان کیا انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بھائی عبدالرحمٰن کو ان کے ساتھ بھیجا انہوں نے تنعیم سے ان کو عمرہ کرایا اور پالان کی پچھلی لکڑی پر ان کو بٹھا لیا اور حضرت عمرؓ نے کہا حج میں پالانیں باندھو حج بھی ایک جہاد ہے[3] اور محمد بن ابی بکرؓ نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے عزرہ بن ثابت نے انہوں نے ثمامہ بن عبداللہ بن انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا انسؓ نے ایک پالان پر حج کیا اور وہ کچھ بخیل نہ تھے[4] اور بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک پالان پر سوار ہو کر حج کیا اسی پر آپ کا اسباب بھی لدا تھا[5]

۱۲۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْتَمَرْتُمْ وَلَمْ اَعْتَمِرْ قَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اذْهَبْ بِاُخْتِكَ فَاَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ فَاَحْقَبَهَا عَلٰى نَاقَةٍ فَاعْتَمَرَتْ ۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعاصم نے کہا ہم سے ایمن بن نابل نے کہا ہم سے قاسم بن محمد نے انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ لوگوں نے تو عمرہ بھی کیا اور میں نے عمرہ نہیں کیا آپ نے فرمایا عبدالرحمٰن اپنی بہن کو لے جا اور تنعیم سے عمرہ کرا لا عبدالرحمٰن نے اونٹنی پر ان کو پیچھے بٹھا لیا انہوں نے عمرہ کیا۔

---

[1] انسؓ اور ابن عباسؓ کی حدیثوں کا خود امام بخاری نے اسی کتاب میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] مطلب یہ ہے کہ حج میں تکلف کرنا اور آرام کی سواری ڈھونڈنا سنت کے خلاف ہے سادے پالان پر چڑھنا کافی ہے شغدف اور محمل اور عمدہ عمدہ کجاوے اور گدے اور تکیے ان چیزوں کی ضرورت نہیں عبادت میں جس قدر مشقت ہو اتنا ہی زیادہ ثواب ہے ۱۲ منہ [3] کیونکہ حج میں بھی نفس کو سفر کی تکلیفیں اور سختیاں برداشت کرنا پڑتی ہیں ۱۲ منہ [4] یعنے یہ فعل ان کا بخیلی کی وجہ سے نہ تھا بلکہ نفس پر بار ڈالنا اور سنت کی پیروی کرنا منظور رہتا ۱۲ منہ [5] تو سنت یہی ہے کہ اونٹ کے دونوں طرف دو تھیلوں میں اپنا اسباب رکھے اور پر پالان باندھ کر خود سوار ہو اسی طرح حج کرے شغدف اور شبری باندھنا دونوں سنت نہیں ہیں ۱۲ منہ ۔

بَابٌ ٩٠ فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ

۱۳۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ.

۱۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ لٰكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ.

۱۳۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

بَابٌ ٩١ فَرْضِ مَوَاقِيتِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۱۳۳ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ فِي مَنْزِلِهِ وَلَهُ فُسْطَاطٌ وَسُرَادِقٌ فَسَأَلْتُهُ

باب مقبول حج کی فضیلت[1]

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا پوچھا پھر کون سا فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا پوچھا پھر کون سا فرمایا مبرور (مقبول حج)

ہم سے عبدالرحمٰن بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے کہا ہم کو حبیب بن ابی عمرہ نے خبر دی انہوں نے عائشہ بنت طلحہ سے انہوں نے حضرت عائشہ ام المومنین سے انہوں عرض کیا رسول اللہ ہم جانتے ہیں کہ جہاد سب نیک عملوں سے بڑھ کر ہے تو ہم جہاد کریں آپ نے فرمایا نہیں عمدہ جہاد حج ہے مبرور ہو۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سیار ابوالحکم نے کہا میں نے ابوحازم سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی اللہ کے لیے حج کرے اور شہوت اور گناہ کی باتیں نہ کرے وہ ایسا پاک ہو کر لوٹے گا جیسے اس دن پاک تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا[2]

باب حج اور عمرے کی میقاتوں کا بیان[3]

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا مجھ سے زید بن جبیر نے وہ عبداللہ بن عمر پاس آئے ان کے ٹھکانے میں دیکھا تو انہوں نے ڈیرہ لگایا ہے قنات کھڑی کی ہے[4] زید نے

---

[1] حدیث میں مبرور کا لفظ ہے اختلاف ہے کہ حج مبرور کسے کہتے ہیں بعضوں نے کہا جس میں ریا نہ ہو خالص اللہ کے لیے ہو بعضوں نے کہا جس میں کوئی گناہ نہ کرے بعضوں نے کہا جس کے بعد حاجی گناہوں سے توبہ کرے بعضوں نے کہا جو حج خدا کی بارگاہ میں قبول ہو ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ حج مقبول سے حقوق العباد بھی معاف ہو جاتے ہیں بعضوں نے کہا حقوق اللہ معاف ہوتے ہیں نہ حقوق العباد واللہ اعلم ۱۲ منہ [3] میقات اس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے حج یا عمرے کا احرام باندھنا چاہیئے اور وہاں سے بغیر احرام کے آگے بڑھنا ناجائز ہے اب اختلاف ہے اس میں کہ میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لینا درست ہے یا نہیں بعضوں نے کہا مکروہ ہے ۱۲ منہ [4] شاید ان کے ساتھ زنانہ ہو گا پردے کے لیے قناۃ ٹھیری ہو گی ۱۲ منہ

مِنْ اَیْنَ یَجُوْزُ اَنْ اَعْتَمِرَ قَالَ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ ذَا الْحُلَیْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ ۔

کہا میں نے ان سے پوچھا عمرے کا احرام کہاں سے باندھوں انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد والوں کے لیے قرن[1] اور مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے جحفہ مقرر کیا ہے

بَابٌ ۹۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۔

باب اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا توشہ لو اچھا توشہ سوال سے بچنا ہے۔

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْیَمَنِ یَحُجُّوْنَ وَلَا یَتَزَوَّدُوْنَ وَیَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَاَلُوا النَّاسَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى رَوَاهُ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا ۔

ہم سے یحییٰ بن بشر نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ بن سوار نے انہوں نے ورقاء بن عمرو سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا یمن کے لوگ حج کیا کرتے تھے اور توشہ (خرچ) ساتھ نہیں لاتے تھے اور کہتے تھے ہم متوکل ہیں جب مکہ میں پہنچتے تو لوگوں سے بھیک مانگتے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری توشہ لیا کرو اچھا توشہ یہ ہے کہ آدمی سوال سے بچے اس حدیث کو ابن عیینہ نے عمرو سے انہوں نے عکرمہ سے مرسلا روایت کیا ہے[2]

بَابٌ ۹۳ مُهَلِّ اَهْلِ مَكَّةَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ۔

باب مکہ والے حج اور عمرے کا احرام کہاں سے باندھیں

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ ذَا الْحُلَیْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْیَمَنِ یَلَمْلَمَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَیْهِنَّ مِنْ غَیْرِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَیْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے (احرام) باندھنے کا مقام) ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن المنازل اور یمن والوں کے لیے یلملم مقرر کیا[3] یہ مقام ان ملک والوں کے لیے بھی ہیں اور جو دوسرے ملک والے ان پر سے گذریں ان کے لیے بھی جو حج اور عمرے کے ارادے سے آئیں[4] اور جو ان مقاموں کے اس طرف (مکہ کی جانب) رہتا ہو وہ جہاں سے

---

[1] قرن مکہ سے دو منزل پر طائف کے قریب ہے اور ذوالحلیفہ مدینہ سے چھ میل پر ہے اور جحفہ مکہ سے پانچ منزل پر ہے یا چھ یا تین منزل پر قسطلانی نے کہا اب لوگ جحفہ کے مقابل رابغ سے احرام باندھ لیتے ہیں جو جحفہ کے برابر ہے کیونکہ جحفہ ویران ہے وہاں کی آب و ہوا خراب ہے کوئی وہاں نہیں جاتا نہ اترتا ہے ۱۲ منہ [2] اس میں ابن عباس رض کا ذکر نہیں ہے مرسل اسی حدیث کو کہتے ہیں کہ تابعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرے اور صحابی کا نام نہ لے ۱۲ منہ [3] یلملم ایک پہاڑ ہے مکہ سے دو منزل پر ہندوستان سے جو لوگ مکہ کو جاتے ہیں وہ جہاز ہی میں سے اس پہاڑ کے برابر پہنچ کر احرام باندھ لیتے ہیں ۱۲ منہ [4] معلوم ہوا کہ اگر تجارت یا اور کسی ضروری کام کے لیے مکہ جائے تو ان مقاموں پر سے احرام باندھنا ضرور نہیں لیکن حج یا عمرے کی نیت ہو اور میقات سے بغیر احرام کے آگے بڑھ جائے تو گنہگار ہوگا اور اس پر دم لازم آئیگا اور سعید بن جبیر

مِنْ مَكَّةَ۔

چلے وہیں سے احرام باندھے مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں

بَابٌ ۹۴ مِيقَاتُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَلَا يُهِلُّوا قَبْلَ ذِي الْحُلَيْفَةِ ‎

باب مدینہ والوں کا میقات وہ لوگ ذوالحلیفہ پہنچنے سے پہلے احرام نہ باندھیں۔[1]

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا مجھ کو خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور یمن والے یلملم سے احرام باندھیں

بَابٌ ۹۵ مُهَلِّ أَهْلِ الشَّامِ ‎

باب شام والے کہاں سے احرام باندھیں

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَالِكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا ‎

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ (میقات) ٹھہرایا اور شام والوں کے لیے جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن المنازل اور یمن والوں کے لیے یلملم یہ مقام ان ملک والوں کے لیے ہیں اور ان کے لیے بھی جو دوسرے ملکوں سے ان پر ہو کر آئیں جو حج یا عمرے کی نیت رکھتے ہوں جو لوگ ان کے ادھر رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں اسی طرح مکے والے مکے سے

بَابٌ ۹۶ مُهَلِّ أَهْلِ نَجْدٍ ‎

باب نجد والے کہاں سے احرام باندھیں[2]

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم نے زہری سے یہ حدیث یاد رکھی انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے احمد ہمدانی نے کیا کہا ہم سے عبداللہ

---

[1] شاید امام بخاری کا مذہب یہ ہے کہ میقات سے پہلے احرام باندھنا درست نہیں ہے اسحاق اور داؤد کا بھی یہی قول ہے جمہور کے نزدیک درست ہے یہ میقات مکانی میں اختلاف ہے لیکن میقات زمانی یعنے حج کے مہینوں سے پہلے حج کا احرام باندھنا تو بالاتفاق درست نہیں ہے ۱۲ منہ

[2] نجد وہ ملک ہے جو عرب کا بالائی حصہ تہامہ سے عراق تک واقع ہے بعضوں نے کہا جرش سے لے کر کوفہ کے نواح تک اس کی مغربی حد حجاز ہے ۱۲ منہ۔

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةُ وَهِيَ الْجُحْفَةُ وَأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زَعَمُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ.

بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام والے مہیعہ یعنے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے ابن عمرؓ نے کہا لوگ کہتے تھے میں نے خود نہیں سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اور یمن والے یلملم سے احرام باندھیں

بَابٌ ۹۷ مُهَلِّ مَنْ كَانَ دُونَ الْمَوَاقِيتِ.

باب جو لوگ میقات کے ادھر (یا ورے) رہتے ہوں

۱۳۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ حَتَّى إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا.

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ میقات ٹھہرایا اور شام والوں کے لیے جحفہ اور یمن والوں کے لیے یلملم اور نجد والوں کے لیے قرن تو یہ مقام ان ملکوں والوں کے لیے ہیں اور باہر والوں کے لیے بھی جو ان پر ہو کر گذریں اور وہ حج یا عمرے کا ارادہ رکھتے ہوں اور جو لوگ ان کے اس طرف رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں مکہ والے خود مکہ سے

بَابٌ ۹۸ مُهَلِّ أَهْلِ الْيَمَنِ.

باب یمن والے کہاں سے احرام باندھیں

۱۴۰- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لِأَهْلِهِنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ.

ہم سے معلیٰ بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے عبد اللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر کیا اور شام والوں کے لیے جحفہ کو نجد والوں کے لیے قرن المنازل کو اور یمن والوں کے لیے یلملم یہ مقام ان ملک والوں کیلئے بھی ہیں اور ان غیر ملک والوں کیلئے بھی جو ادھر سے گذریں اور وہ حج یا عمرے کا قصد رکھتے ہوں پھر جو لوگ ان مقاموں سے ادھر رہتے ہوں وہ جہاں سے چلیں وہیں سے احرام باندھیں مکہ والے مکہ سے

بَابٌ ۹۹ ذَاتُ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ.

باب عراق والے ذات عرق سے احرام باندھیں[1]

[1] عراق وہ ٹکڑا ہے عرب کے ملک کا جو ایران اور فارس سے ملا ہوا ہے بصرہ اور کوفہ اور کربلا اور کاظمین اور حلہ اور بصرہ اور موصل یہ عراق کے بڑے بڑے شہر ہیں ۱۲ منہ

۱۴۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فُتِحَ هٰذَانِ الْمِصْرَانِ اَتَوْا عُمَرَ فَقَالُوْا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّ لِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِيْقِنَا وَاِنَّا اِنْ اَرَدْنَا قَرْنًا شَقَّ عَلَيْنَا قَالَ فَانْظُرُوْا حَذْوَهَا مِنْ طَرِيْقِكُمْ فَحَدَّ لَهُمْ ذَاتَ عِرْقٍ ؎

ہم سے علی بن مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جب یہ دونوں شہر (بصرہ اور کوفہ) فتح ہو دے تو لوگ حضرت عمر پاس آئے کہنے لگے امیر المومنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد والوں کے لیے ایک حد باندھی ہے (میقات مقرر کیا ہے) ہمارا راستہ اُدھر سے نہیں ہے اور اگر ہم اُدھر سے جائیں تو مشکل ہوتی ہے حضرت عمرؓ نے کہا تم اس کے برابر کوئی دوسرا مقام اپنے رستہ میں بناؤ آخر ذات عرق اُن کے لیے مقرر کر دیا۔[1]

بَابٌ الصَّلٰوةِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ؎

باب ذوالحلیفہ میں (احرام باندھتے وقت نماز پڑھنا)

۱۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ بِالْبَطْحَآءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کے پتھریلے میدان میں اپنی اونٹنی بٹھائی وہاں نماز پڑھی (یعنے احرام کا دوگانہ ادا کیا) اور عبداللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے

بَابٌ خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ پر سے گذر جانا[2]

۱۴۳ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ يُصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَاِذَا رَجَعَ صَلّٰى بِذِي الْحُلَيْفَةِ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ کے رستے سے (مدینہ سے) روانہ ہوا کرتے اور معرس کے رستے سے مدینہ میں آتے[3] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (مدینہ سے) مکہ کو روانہ ہوتے تو شجرہ کی مسجد میں نماز پڑھا کرتے اور جب لوٹ کر آتے تو (رات کو) ذوالحلیفہ میں نالے کے نشیب میں ٹھہر جاتے

[1] یہ مقام مکہ سے بیالیس ۴۲ میل پر ہے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہ مقام اپنی رائے اور اجتہاد سے مقرر کیا مگر جابر کی روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عراق والوں کا میقات ذات عرق مروی ہے گو اس کے مرفوع ہونے میں شک ہے اس روایت سے یہ بھی نکلا کہ اگر کوئی مکہ میں حج یا عمرے کی نیت سے اور کسی رستے سے آئے جس میں کوئی میقات راہ میں نہ پڑے تو جس میقات کے مقابل پہنچے وہاں سے احرام باندھ لے بعضوں نے کہا اگر کسی میقات کی برابری معلوم نہ ہو سکے تو جو میقات سب سے دور ہے اتنی دور سے احرام باندھ لے میں کہتا ہوں ابوداؤد اور نسائی نے باسناد صحیح حضرت عائشہؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عراق والوں کے لیے ذات عرق مقرر کیا اور احمد اور دارقطنی نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے بھی ایسا ہی نکالا پس حضرت عمرؓ کا اجتہاد حدیث کے مطابق پڑا ۱۲ منہ [2] شجرہ ایک درخت تھا قریب ذوالحلیفہ کے آنحضرتؐ اسی راہ سے آتے اور جاتے اب وہاں ایک مسجد بن گئی ہے ۱۲ منہ [3] معرس عرب کی زبان میں اس کو کہتے ہیں جہاں مسافر رات کو اترے یہ معرس ذوالحلیفہ کی مسجد کے تلے واقع ہے اور ذوالحلیفہ کی بہ نسبت مدینہ سے زیادہ قریب

بِبَطْنِ الْوَادِي وَبَاتَ حَتّٰى يُصْبِحَ ؎

صبح تک وہیں رہنے؎

بَابُ ۱۰۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَقِيقُ وَادٍ مُّبَارَكٌ ؎

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ عقیق کا نالہ ایک برکت والا نالہ ہے؎۔

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ التِّنِّيسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَادِ الْعَقِيقِ يَقُولُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِّنْ رَّبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ ؎

ہم سے ابوبکر بن عبداللہ حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید اور بشر بن بکر تنیسی نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے عکرمہ نے انہوں نے ابن عباس سے سُنا انہوں نے حضرت عمرؓ سے وہ کہتے تھے میں نے وادی عقیق کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے آج رات کو میرے مالک کے پاس سے ایک آنے والا (فرشتہ) آیا اور کہنے لگا اس برکت والی وادی میں نماز پڑھ اور کہہ عمرہ حج میں شریک ہوگیا؎

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسٍ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي قِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ يَتَوَخَّى الْمُنَاخَ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيخُ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِّنْ ذٰلِكَ ؎

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہم سے سالم بن عبداللہ بن عمر نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے خواب میں دیکھا آپ رات کو ذوالحلیفہ میں نالے کے نشیب میں اترے ہیں آپ سے کہہ رہے ہیں کہ تم برکت والے میدان میں ٹھہرے ہو موسیٰ بن عقبہ نے کہا سالم نے ہم کو بھی وہاں ٹھہرایا وہ اس مقام کو ڈھونڈھ رہے تھے جہاں عبداللہ اُونٹ کو بٹھایا کرتے یعنی جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اترا کرتے وہ مقام اس مسجد کی نیچے کی طرف میں ہے جو نالے کے نشیب میں ہے اُترنے والوں اور رستے کے بیچا بیچ

بَابُ ۱۰۳ غَسْلِ الْخَلُوقِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِّنَ الثِّيَابِ ؎

باب اگر کپڑوں میں خوشبو لگی ہو تو احرام باندھنے سے پہلے اُن کو تین بار دھو ڈالنا۔

؎ دن کی روشنی میں مدینہ میں داخل ہوتے سنت بھی ہے کہ مسافر جب دوسرے ملک سے کہیں آئے تو رات کو نہ جائے دن کو اپنے گھر میں داخل ہو اگر راستہ میں رات ہو جائے تو رات کو وہیں ٹھہر جائے ۱۲منہ ؎ وادی عقیق بقیع کے قریب ہے مدینہ سے چار میل کے فاصلہ پر ۱۲منہ ؎ یعنے قران جائز ہے یعنے حج اور عمرہ دونو کا ایک ساتھ احرام باندھنا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے حج کے ساتھ عمرے کی بھی نیت کرے یعنے قران کرے ۱۲منہ ؎ نسخہ مطبوعہ مصر میں حدثنا محمد نہیں ہے صرف یوں ہے قال ابو عاصم حافظ نے کہا محمد سے محمد بن بشار مراد ہیں یا محمد بن معمر یا خود امام بخاری مراد ہیں اور اس روایت میں گو لفظ خلوق کا ذکر نہیں ہے مگر امام بخاری نے اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ابواب العمرہ میں نکالا اس میں صاف یوں ہے علیہ اثر الخلوق ۱۲منہ۔

۱۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى قَالَ لِعُمَرَ أَرِنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُوحَى إِلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى فَجَاءَ يَعْلَى وَعَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ وَهُوَ يَغِطُّ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي سَأَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ فَقَالَ اغْسِلِ الطِّيبَ الَّذِي بِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَانْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَرَادَ الْإِنْقَاءَ حِينَ أَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ نَعَمْ ۔

ہم سے محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نبیل نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا ہم کو عطا بن ابی رباح نے ان کو صفوان بن یعلیٰ نے خبر دی کہ ان کے باپ یعلیٰ بن امیہ نے حضرت عمرؓ سے کہا مجھ کو دکھلاؤ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری ہے تو ایسا ہوا ایک بار آپ جعرانہ میں تھے آپ کے ساتھ کئی اصحاب بھی تھے اتنے میں ایک شخص[1] آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں ایک شخص نے عمرے کا احرام باندھا اور اس کے کپڑے میں (خوشبو لتھڑی ہو یہ سن کر ایک گھڑی تک آپ خاموش رہے آپ پر وحی آنے لگی حضرت عمرؓ نے یعلیٰ کو اشارہ کیا وہ آئے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کپڑا سب طرف سے گھیر دیا گیا ہے یعلیٰ نے اپنا سر اس کے اندر ڈالا کیا دیکھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ سرخ ہو رہا ہے۔ اور آپ خراٹے لے رہے ہیں پھر یہ حالت جاتی رہی تو آپ نے فرمایا وہ شخص کہاں گیا جو عمرے کا مسئلہ پوچھتا تھا لوگ اس کو بلا لائے آپ نے فرمایا جو خوشبو تیرے لگی ہو اس کو تین بار دھو ڈال اور کرتہ یا چغہ اتار ڈال اور حج میں جن باتوں سے پرہیز کرتا ہے عمرے میں بھی کر ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا آنحضرتؐ نے جو اس کو تین بار دھونے کا حکم دیا اس سے یہ غرض ہے کہ خوب صفائی ہو جائے انہوں نے کہا ہاں[2]

بَابُ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَمَا يَلْبَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَتَرَجَّلَ وَيَدَّهِنَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَشَمُّ الْمُحْرِمُ الرَّيْحَانَ وَيَنْظُرُ فِي الْمِرْآةِ وَيَتَدَاوَى بِمَا يَأْكُلُ الزَّيْتِ وَالسَّمْنِ وَقَالَ عَطَاءٌ يَتَخَتَّمُ وَيَلْبَسُ الْهِمْيَانَ

باب احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا اور جب احرام کا قصد کرے تو کیا کپڑے پہنے اور کنگھی کرے تیل ڈالے اور ابن عباسؓ نے کہا محرم خوشبو دار پھول سونگھ سکتا ہے اور آئینہ دیکھ سکتا ہے اور جن چیزوں کو کھا سکتا ہے جیسے تیل گھی وغیرہ ان سے دوا بھی کر سکے[3] اور عطا بن ابی رباح نے کہا انگوٹھی پہن سکتا ہے اور ہمیانی باندھ

۱ حافظ نے کہا اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا لیکن ابن فتحون نے ذیل میں طرطوشی کی تفسیر سے نقل کیا کہ اس کا نام عطاء بن منیہ تھا ابن فتحون نے کہا اگر یہ صحیح ہو تو وہ یعلیٰ بن امیہ کا بھائی ہے جو راوی ہے اس حدیث کا ۱۲ منہ ۲ اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو احرام کے وقت خوشبو لگانا جائز نہیں سمجھتے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خوشبو کے اثر کو تین بار دھو ڈالنے کا حکم فرمایا امام مالک اور امام محمد کا یہی قول ہے اور جمہور علماء کے نزدیک احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا درست ہے گو اس کا اثر احرام کے بعد باقی رہے وہ کہتے ہیں یعلیٰ کی حدیث ۸ھ ہجری کی ہے اور ۱۰ھ ہجری یعنی حجۃ الوداع میں حضرت عائشہؓ نے احرام باندھتے وقت آپ کے خوشبو لگائی اور یہ آخری فعل پہلے حکم کا ناسخ ہے ۱۲ منہ ۳ اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا دارقطنی کی روایت میں یوں ہے اور حمام میں جا سکتا ہے اور داڑھ میں درد ہو تو دوا لگا سکتا ہے پھوڑا پھوڑ سکتا ہے اگر ناخن ٹوٹ گیا ہو تو اتنا کتر ڈال سکتا ہے پھول سونگھنے میں اختلاف ہے اسحاق نے کہا درست ہے امام احمد نے اس میں توقف کیا شافعی نے حرام کہا حنفیہ مالکیہ مکروہ کہتے ہیں

وَطَافَ ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَقَدْ حَزَمَ عَلَى بَطْنِهِ بِثَوْبٍ وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ بِالتُّبَّانِ بَاسًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ تَعْنِيْ لِلَّذِيْنَ يَرْحَلُوْنَ هَوْدَجَهَا ؞

سکتا ہے[1] اور ابن عمرؓ احرام کی حالت میں طواف کر رہے تھے ان کے پیٹ پر کپڑا بندھا ہوا تھا[2] اور حضرت عائشہؓ نے جانگیا پہننا جائز رکھا[3] امام بخاری نے کہا ان لوگوں کے لیے جو ان کا ہودہ اونٹ پر کسا کرتے تھے

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ فَذَكَرْتُهُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُ بِقَوْلِهٖ حَدَّثَنِي الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ؞

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر احرام باندھتے وقت بالوں میں سادہ تیل ڈالتے (بن خوشبو کا)[4] منصور نے کہا میں نے ابراہیم نخعی سے اس کا بیان کیا انہوں نے کہا ابن عمرؓ کے فعل کو تو کیا کرے گا مجھ سے تو اسود نے حضرت عائشہؓ سے یہ حدیث نقل کی گویا میں دیکھ رہی ہوں احرام کی حالت میں جو خوشبو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگ میں چمکتی رہتی[5]

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهٖ حِيْنَ يُحْرِمُ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ ؞

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے جو بی بی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انہوں نے کہا میں احرام باندھتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی اسی طرح جب آپ احرام کھول ڈالتے طواف الزیارۃ سے پہلے[6]

بَابُ ۱۰۵ مَنْ اَهَلَّ مُلَبِّدًا ؞

باب بالوں کو جما کر احرام باندھنا[7]

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ

---

[1] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو امام شافعی نے طاؤس کے طریق سے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا یہ حضرت عائشہؓ کا اجتہاد ہے جمہور علماء کے نزدیک احرام میں جانگیا پہننا درست نہیں کیونکہ جانگیا اور پاجامہ کا ایک ہی حکم ہے ۱۲ منہ [4] ابراہیم نخعی کا مطلب یہ ہے کہ ابن عمرؓ نے جو احرام لگاتے وقت خوشبو سے پرہیز کیا اور سادہ بن خوشبو کا تیل ڈالا تو ہمیں ان کے اس فعل سے کوئی غرض نہیں جب آنحضرتؐ کی حدیث موجود ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ احرام باندھتے وقت آپ نے خوشبو لگائی یہاں تک کہ احرام کے بعد بھی اس کا اثر آپ کی مانگ میں رہا اس روایت سے حنفیہ کو سبق لینا چاہیئے ابراہیم نخعی ابو حنیفہؒ کے استاذ الاستاذ ہیں انہوں نے حدیث کے خلاف عبداللہ بن عمر کا قول فعل رد کر دیا تو اور کس مجتہد یا فقیہ کا قول حدیث کے خلاف کب قابل قبول ہوگا ۱۲ منہ [5] دسویں تاریخ جب جمرہ عقبہ کی رمی کر کے سر منڈا [6] تو عورتوں کے سوا اور سب چیزیں جن کا احرام میں پرہیز تھا درست ہو جاتی ہیں طواف الزیارۃ کے بعد عورتوں سے بھی صحبت کرنا درست ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [7] احرام باندھتے وقت اس خیال سے کہ بال پریشان نہ ہوں ان میں گرد و غبار زیادہ نہ سمائے بالوں کو گوندیا خطمی یا کسی اور لعاب سے جما لیتے ہیں عربی زبان میں اس کو تلبید کہتے ہیں ۱۲ منہ۔

وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا ۞

بَابٌ الْإِهْلَالِ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ ۞

۱۵۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ ۞

بَابٌ مَا لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ ۞

۱۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ أَوْ وَرْسٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَلَا يَتَرَجَّلُ وَلَا يَحُكُّ جَسَدَهُ وَيُلْقِي الْقَمْلَ مِنْ رَأْسِهِ وَجَسَدِهِ فِي الْأَرْضِ ۞

بَابٌ الرُّكُوبِ وَالْإِرْتِدَافِ فِي الْحَجِّ ۞

۱۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

وسلم بالوں کو جمائے ہوئے لبیک پکار رہے تھے

باب ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس احرام باندھنا

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا میں نے سالم بن عبداللہ سے سنا کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کی مسجد ہی کے پاس سے احرام باندھا یعنے لبیک پکاری[۱]

باب محرم کو کون سے کپڑے پہننا درست نہیں ہیں

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے ایک شخص[۲] نے عرض کیا یارسول اللہ محرم کون سے کپڑے پہنے آپ نے فرمایا کرتہ نہ پہنے نہ عمامہ نہ پاجامہ نہ کن ٹوپ (یا باران کوٹ) اور نہ موزہ مگر جس کو جوتیاں نہ ملیں تو وہ موزے ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ کر پہن سکتا ہے اور وہ کپڑا بھی (احرام میں) نہ پہنو جس میں زعفران یا ورس لگی ہو[۳] امام بخاری نے کہا محرم اپنا سر دھو سکتا ہے لیکن کنگھی نہ کرے نہ اپنا بدن کھجلائے[۴] اور جوؤں کو سر یا بدن سے نکال کر زمین پر ڈال دے (اُن کو مارے نہیں)

باب سواری پر حج کرنا اور سواری پر ایک ساتھ بیٹھنا درست ہے

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے

---

[۱] اس میں اختلاف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ سے احرام باندھا بعضے کہتے ہیں ذوالحلیفہ کی مسجد سے جہاں دوگانہ احرام کا ادا کیا بعضے کہتے ہیں جب مسجد سے نکل کر اونٹنی پر سوار ہوئے بعضے کہتے ہیں جب آپ بیداء کی بلندی پر پہنچے یہ اختلاف درحقیقت اختلاف نہیں ہے کیونکہ ان تینوں مقاموں میں آپ نے لبیک پکاری ہوگی بعضوں نے اول اور دوسرے مقام کی نہ سنی ہوگی بعضوں نے اول کی نہ سنی ہوگی تو ان کو یہی گمان ہوا کہ یہیں سے احرام باندھا ۱۲ منہ [۲] حافظ نے کہا اس کا نام مجھ کو معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [۳] ورس ایک زرد گھانس ہوتی ہے خوشبودار اس پر سب کا اتفاق ہے کہ محرم کو یہ کپڑے پہننا ناجائز ہیں حنابلہ کہتے ہیں اگر کسی کو تہبند نہ ملے تو پاجامہ پہن لے لیکن جب تہبند مل جائے تو پاجامہ اتار ڈالے اسی طرح سر پر سیا ہوا کپڑا پہننا محرم مرد کو ناجائز ہے لیکن عورتوں کو درست ہے ۱۲ منہ [۴] یعنے اس طرح کہ اُس سے جوں یا اور کسی جانور کے مرنے کا ڈر ہو لیکن خفیف کھجلانا منع نہیں ۱۲ منہ

وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ الأَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُسَامَةَ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى قَالَ فَكِلاَهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ۔

کہا مجھ سے میرے باپ جریر بن حازم نے انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ عرفات سے مزدلفہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسامہ بن زید سوار تھے پھر مزدلفہ سے منیٰ تک آپ نے فضل بن عباس کو اپنے پیچھے بٹھایا دونوں بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں[1]

بَابُ ۱۰۹ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالأَرْدِيَةِ وَالأُزُرِ وَلَبِسَتْ عَائِشَةُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ وَقَالَتْ لاَ تَلَثَّمْ وَلاَ تَبَرْقَعْ وَلاَ تَلْبَسْ ثَوْبًا بِوَرْسٍ وَلاَ زَعْفَرَانٍ وَقَالَ جَابِرٌ لاَ أَرَى الْمُعَصْفَرَ طِيبًا وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ بَأْسًا بِالْحُلِيِّ وَالثَّوْبِ الأَسْوَدِ وَالْمُوَرَّدِ وَالْخُفِّ لِلْمَرْأَةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لاَ بَأْسَ أَنْ يُبْدِلَ ثِيَابَهُ ۔

باب محرم چادر اور تہ بند کون کون سے پہنے اور حضرت عائشہ رضی نے احرام کی حالت میں کم میں رنگے ہوئے کپڑے پہنے اور کہتی تھیں عورت احرام کی حالت میں اپنے ہونٹ نہ چھپائے نہ اپنے منہ پر برقعہ ڈالے نہ کوئی ایسا کپڑا پہنے جس میں ورس یا زعفران لگی ہو[2] اور جابر بن عبداللہ انصاری نے کہا کسم کو میں خوشبو نہیں سمجھتا[3] اور حضرت عائشہ رضی نے کہا عورت احرام کی حالت میں زیور کالا اور گلابی کپڑا اور موزہ پہن سکتی ہے[4] اور ابراہیم نخعی نے کہا عورت احرام میں کپڑے بدل سکتی ہے[5]

۱۵۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ إِزَارَهُ وَرِدَاءَهُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الأَرْدِيَةِ وَالأُزُرِ تُلْبَسُ إِلاَّ الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِي تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ فَأَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو کریب نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی سے انہوں نے کہا (حجۃ الوداع میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے کنگھی کر کے بالوں میں تیل لگا کر چلے (ظہر اور عصر کے بیچ میں ہفتہ کے دن) اور اپنی تہ بند پہنی اور چادر اوڑھی آپ کے اصحاب رضی نے بھی تہ بند اور چادر پہنی آپ نے چادروں اور نہ تہ بندوں سے بالکل منع نہیں کیا[6] مگر ہاں اس کپڑے سے منع کیا جو زعفران میں رنگا ہوا ہو زعفران بھی اتنی کہ بدن پر جھڑ رہی ہو خیر صبح کے وقت آپ ذوالحلیفہ سے اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب وہ بیداء پر آپ کو لے کر پہنچی تو آپ نے اور آپ کے

---

[1] اس وقت لبیک موقوف کیا ۱۲ منہ [2] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا اور جمہور علماء کسم کا رنگ محرم کے لیے جائز سمجھتے ہیں لیکن ابوحنیفہ نے اس سے منع کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ خوشبو ہے اگر کوئی کسم کا رنگا ہوا کپڑا احرام میں پہنے تو اس پر دم لازم ہوگا ۱۲ منہ [3] اس کو امام شافعی نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ہے اور موزے کے جواز کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

[5] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ محرم کو چادر اور تہ بند پہننے کی اجازت ہوئی ۱۲ منہ

وَقَلَّدَ بُدْنَهُ وَذٰلِكَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ فَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ بُدْنِهٖ لِأَنَّهٗ قَلَّدَهَا ثُمَّ نَزَلَ بِأَعْلٰى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُوْنِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهٖ بِهَا حَتّٰى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهٗ أَنْ يَّطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يُقَصِّرُوْا مِنْ رُؤُسِهِمْ ثُمَّ يَحِلُّوْا وَذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهٗ امْرَأَتُهٗ فَهِيَ لَهٗ حَلَالٌ وَالطِّيْبُ وَالثِّيَابُ ؞

اصحاب نے احرام باندھا (لبیک پکاری) اور اونٹوں کے گلے میں ہار ڈالے اُس وقت ذیقعد مہینہ کے پانچ دن باقی تھے[۱] خیر آپ مکہ میں اس وقت پہنچے جب ذیحجہ کے چار دن گذر گئے تھے (اتوار کے دن صبح کو آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ دوڑے اور چونکہ آپ قربانی کے اونٹ ساتھ لائے تھے ان کے گلے میں ہار ڈالے تھے اس لیے احرام نہ کھول سکے پھر آپ مکہ کے بالائی حصہ میں حجون[۲] پہاڑ کے پاس اُترے اور حج کا احرام باندھے رہے طواف کرنے کے بعد پھر آپ کعبے کے پاس بھی نہیں گئے یہاں تک کہ عرفات سے لوٹے[۳] اور آپ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر کے بال کترا ڈالیں اور احرام کھول دیں مگر یہ حکم انہی لوگوں کو دیا جن کے ساتھ قربانی کا اونٹ نہ تھا جس کو ہار پہنایا ہو اور جس کے ساتھ اس کی بی بی تھی اس کو اپنی بی بی سے صحبت کرنا اور خوشبو لگانا اور کپڑے پہننا سب درست ہو گیا

بَابٌ مَنْ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتّٰى أَصْبَحَ

قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؞

۱۴۵۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ حَتّٰى أَصْبَحَ بِذِي

باب ذوالحلیفہ میں (مدینہ سے چل کر) صبح تک ٹھہرنا یہ ابن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے[۴]

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ سے محمد بن منکدر نے بیان کیا انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں (ظہر کی) چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں پہنچ کر (عصر کی) دو رکعتیں پھر رات کو وہیں رہ گئے صبح کو ذوالحلیفہ سے اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے

---

[۱] یعنی آپ ہفتہ کے دن مدینہ منورہ سے نکلے تھے اس دن ذیقعدہ کی ۲۵ تاریخ تھی اگر مہینہ تیس دن کا ہوتا تو پانچ دن باقی رہتے تھے لیکن اتفاق سے مہینہ ۲۹ دن کا ہو گیا اور ذیحجہ کی پہلی تاریخ پنجشنبہ کو واقع ہوئی کیونکہ دوسری روایتوں سے ثابت ہے کہ عرفات میں جمعہ کے دن ٹھہرے تھے ابن حزم نے جو کہا کہ آپ جمعرات کے دن مدینہ سے نکلے تھے یہ ذہن میں نہیں آتا البتہ ممکن ہے کہ آپ جمعہ کو مدینہ سے نکلے ہوں مگر صحیحین کی روایتوں میں ہے کہ آپ نے اس دن ظہر کی مدینہ میں چار رکعتیں پڑھیں اور عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں ان روایتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ دن جمعہ کا دن نہ تھا ۱۲ منہ [۲] حجون بفتح خائے مہملہ اور ضم جیم ایک پہاڑ ہے محصب کے قریب مسجد عقبہ کے برابر اور مشارق میں ہے کہ حجون جنت المعلیٰ کے مقبرہ کو کہتے ہیں ۱۲ منہ [۳] آپ کچھ کاموں میں مشغول ہوں گے آپ کو بالکل فرصت نہ ہوئی ہو گی کہ کعبے کے پاس آن کر نفل طواف کرتے ۱۲ منہ [۴] یہ حدیث اوپر موصولاً گذر چکی ہے باب خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی طریق الشجرۃ میں ۱۲ منہ

الْحُلَيْفَةِ فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهَلَّ ۞

جب وہ آپ کو لے کر سیدھی ہوئی تو آپ نے لبیک پکاری

۱۵۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ ۞

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہاب نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی مدینہ میں چار رکعتیں پڑھیں اور عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں (وہاں پہنچ کر قصر شروع کر دیا) ابوقلابہ نے کہا میں سمجھتا ہوں آپ رات کو ذوالحلیفہ میں رہے صبح تک

بَابُ ۱۱۱ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ ۞

باب لبیک بلند آواز سے کہنا

۱۵۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا ۞

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن یزید نے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں اور میں نے سنا لوگ حج اور عمرہ دونوں کا پکار کر نام لے رہے[1] تھے

بَابُ ۱۱۲ التَّلْبِيَةِ ۞

باب لبیک کا بیان

۱۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ۞

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح لبیک کہتے لبیک اللھم لبیک اخیر تک یا اللہ میں حاضر ہوتا ہوں حاضر حاضر تیرا کوئی ساجھی نہیں میں حاضر ہوتا ہوں ساری تعریف اور نعمت اور بادشاہت تجھ ہی کو سزاوار ہے تیرا کوئی ساجھی نہیں[2]

۱۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ سے انہوں نے ابی عطیہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں جانتی ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح لبیک کہتے تھے آپ فرماتے لبیک اللھم لبیک لبیک

ا ے جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ لبیک پکار کر کہنا مستحب ہے مگر یہ مرد کے لیے ہے عورت آہستہ کہے امام احمد نے مرفوعاً ابوہریرہؓ سے نکالا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو لبیک پکار کر کہنے کا حکم دیا اب لبیک کہنا امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک سنت ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک بغیر لبیک کہے احرام پورا نہ ہوگا ۲ے یعنے جن لوگوں نے قران کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قران کیا تھا جو کوئی قران کرے وہ یوں کہے لبیک بحجۃ وعمرۃ اور جو کوئی مفرد حج کرے وہ لبیک بحجۃ کہتے اور جو کوئی صرف عمرہ کرے وہ لبیک بعمرۃ کہے ۲منہ ۳ے ایک روایت میں یوں آیا ہے لبیک الٰہ الحق لبیک ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے انا الجز خیر الآخرہ ایک روایت میں یوں ہے لبیک حجاً حقاً لبیک تعبدا ورقا ایک روایت میں یوں ہے لبیک اللھم لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک والرغباء الیک والعمل حضرت عمرؓ نے اتنا اور بڑھایا لبیک مرغوباً مرہوباً الیک ذا النعماء والفضل الحسن اس سے یہ نکلا کہ لبیک آدمی بڑھا سکتا ہے بعض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ تَابَعَهُ أَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ ۔

بَاب ۱۱۳ التَّحْمِيْدِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ قَبْلَ الْإِهْلَالِ عِنْدَ الرُّكُوْبِ عَلَى الدَّابَّةِ ۔

۱۵۹ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِيْنَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوْا حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوْا بِالْحَجِّ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا وَذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ قَالَ أَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسٍ ۔

بَاب ۱۱۴ مَنْ أَهَلَّ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ

۱۶۰ - حَدَّثَنَا أَبُوْعَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً ۔

بَاب ۱۱۵ الْإِهْلَالِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَقَالَ

لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک سفیان ثوری کی طرح ابومعاویہ نے بھی اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا اور شعبہ نے کہا مجھ کو سلیمان اعمش نے خبر دی کہا میں نے خیثمہ سے سنا انہوں نے ابوعطیہ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے سنا پھر یہی حدیث بیان کی

باب احرام باندھنے کے وقت جب جانور پر سوار ہونے لگے تو لبیک سے پہلے الحمد للہ سبحان اللہ اللہ اکبر کہنا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں ہم آپ کے ساتھ تھے اور ذوالحلیفہ میں پہنچ کر عصر کی دو رکعتیں پھر رات کو وہیں رہے صبح کو وہاں سے سوار ہوئے جب آپ کی اونٹنی بیداء پہنچی تو آپ نے الحمد للہ سبحان اللہ اللہ اکبر کہا پھر حج اور عمرہ دونوں کی لبیک پکاری اور لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا (یعنی قران کیا) جب ہم مکہ میں پہنچے تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا انہوں نے احرام کھول ڈالا[1] پھر آٹھویں تاریخ حج کا احرام باندھا انس نے کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حج سے فارغ ہو کر) اونٹوں کو کھڑا کر کے اپنے ہاتھ سے نحر کیا اور مدینہ میں (عید الضحیٰ کے دن) آپ نے دو چت کبرے مینڈھے کاٹے امام بخاری نے کہا بعض لوگ اس حدیث کو یوں روایت کرتے ہیں ایوب سے انہوں نے ایک شخص[2] سے انہوں نے انس سے،

باب جب سواری سیدھی لے کر کھڑی ہو اس وقت لبیک کہنا

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو صالح بن کیسان نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت لبیک پکاری جب اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوئی

باب قبلے کی طرف منہ کر کے احرام باندھنا اور ابومعمر نے کہا

---

[1] یعنی عمرہ کر کے مراد وہی لوگ ہیں جو اپنے ساتھ قربانی نہیں لائے تھے جیسے اوپر گزر چکا ۱۲ منہ [2] وہ شخص ابوقلابہ ہیں یا حماد بن سلمہ ۱۲ منہ۔

أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَرُحِلَتْ ثُمَّ رَكِبَ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَائِمًا ثُمَّ يُلَبِّي حَتَّى يَبْلُغَ الْحَرَمَ ثُمَّ يُمْسِكُ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذَا طُوًى بَاتَ بِهِ حَتَّى يُصْبِحَ فَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اغْتَسَلَ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ فِي الْغُسْلِ ٭

ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے نافع سے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر جب صبح کی نماز ذوالحلیفہ میں پڑھ لیتے تو اپنی اونٹنی پر پالان لگانے کا حکم دیتے پھر اُس پر سوار ہوتے جب وہ اُن کو لے کر اٹھ کھڑی ہوتی تو قبلے کی طرف منہ کرتے پھر لبیک کہتے رہتے جب حرم میں[1] پہنچتے تو لبیک چھوڑ دیتے جب ذی طوی میں آتے[2] تو رات کو وہیں رہ جاتے صبح تک صبح کی نماز پڑھ کر غسل کرتے (پھر مکہ میں داخل ہوتے) اور کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے عبدالوارث کی طرح اس حدیث کو اسمٰعیل نے بھی ایوب سے روایت کیا اس میں بھی غسل کا ذکر ہے[3]

۱۶۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَرَادَ الْخُرُوجَ إِلَى مَكَّةَ ادَّهَنَ بِدُهْنٍ لَيْسَ لَهُ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْكَبُ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَحْرَمَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

ہم سے سلیمان بن داؤد ابوالربیع نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر جب (حج یا عمرے کے لیے) مکہ کو جانا چاہتے تو ایسا تیل لگاتے جس میں خوشبو نہ ہوتی پھر ذوالحلیفہ کی مسجد میں آتے وہیں صبح کی نماز پڑھتے پھر سوار ہوتے جب اونٹنی ان کو لے کر سیدھی کھڑی ہو جاتی تو احرام باندھتے پھر کہتے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا

بَابٌ ۱۱۶ التَّلْبِيَةِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي ٭

باب محرم نالے میں اُترے تو لبیک کہنے[4]

۱۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ أَنَّهُ قَالَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَّا مُوسَى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن عدی نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن عباسؓ کے پاس بیٹھے تھے لوگوں نے دجال کا ذکر کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اُس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا ابن عباسؓ نے کہا میں نے تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا البتہ آپؐ نے یہ فرمایا گویا میں موسیٰ کو دیکھ رہا ہوں جب وہ نالے میں اترے تو لبیک

---

[1] حرم سے مراد زمین ہے حرم کی بعضوں نے کہا مسجد مراد ہے مطلب یہ ہے کہ جب خانہ کعبہ میں پہنچتے تو لبیک موقوف کر دیتے کیونکہ طواف اور سعی وغیرہ میں مشغول ہو جاتے ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں عطاء سے نکالا کہ ابن عمرؓ حرم میں داخل ہوتے ہی لبیک موقوف کر دیتے پھر جب بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر لیتے تو لبیک کہتے رہتے ۱۲ منہ

[2] ذی طویٰ بالکل مکہ سے قریب ہے ایک میل پر آپ اس کو بیر زاہر کہتے ہیں ۱۲ منہ [3] اسمٰعیل کی روایت کو خود مؤلف نے وصل کیا آگے چل کر ۱۲ منہ [4] اسی طرح جب چڑھائی پر چڑھے رستہ بھر لبیک کہتے رہنا مستحب ہے لیکن اترتے چڑھتے اور زیادہ اس کے کہنے کی تاکید ہے ۱۲ منہ

يُلَبِّيْ ۔

بَابٌ[1] كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ أَهَلَّ تَكَلَّمَ بِهٖ وَاسْتَهْلَلْنَا وَأَهْلَلْنَا الْهِلَالَ[2] كُلُّهٗ مِنَ الظُّهُوْرِ وَاسْتَهَلَّ الْمَطَرُ خَرَجَ مِنَ السَّحَابِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَهُوَ مِنِ اسْتِهْلَالِ الصَّبِيِّ ۔

۱۶۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَأْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَأَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا

کہہ رہے ہیں۔

باب حیض اور نفاس والی عورت کیونکر احرام باندھے عرب لوگ کہتے ہیں اَھَلَّ یعنے بات منہ سے نکال دی واستہللنا اھللنا الھلال ان سب لفظوں کا معنے ظاہر ہونا ہے اور استہل المطر کا معنے پانی ابر میں سے نکلا اور قرآن شریف میں سورۂ مائدہ میں جو وما اہل لغیر اللہ بہ ہے اس کا معنے جس جانور پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا جائے اور یہ بچہ کی استہلال سے نکلا ہے یعنے پیدا ہوتے وقت اس کا آواز کرنا[3]

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ ام المومنینؓ سے انہوں نے کہا ہم حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے مکہ کو) روانہ ہوئے ہم نے عمرے کا احرام باندھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن لوگوں کے ساتھ قربانی ہے وہ تو حج کے ساتھ عمرہ کا بھی احرام باندھیں وہ اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتے جب تک دونوں سے فراغت نہ کریں خیر میں جب مکہ پہنچی تو حائضہ ہو گئی میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا نہ صفا مروے کا اور میں نے اپنا یہ شکوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا (کہ حج کے دن آن پہنچے ہیں ابھی عمرے سے بھی فارغ نہیں ہوئی) آپ نے سر کھول ڈال کنگھی کر اور حج کا احرام باندھ لے اور عمرے کو رہنے دے[3] میں نے ایسا ہی کیا جب ہم حج پورا کر چکے تو

---

۱ یہیں سے ترجمہ باب نکلا مہلب نے کہا راوی کی غلطی ہے کیونکہ حضرت موسیٰ تو گذر گئے البتہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اور مؤید ہے اس کے دوسری حدیث جس میں یہ ہے مزاحم کے بیٹے فج الروحا میں احرام باندھیں گے میں کہتا ہوں ایک روایت میں حضرت ابراہیم کا بھی ذکر ہے اور گو حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم گذر گئے ہیں مگر ان کی مثالی صورتیں آنحضرت کو دکھائی جانا کچھ بعید نہیں جیسے شب معراج میں دکھائی گئی تھیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ خواب میں آپ نے یہ دیکھا ہو حافظ نے کہا میرے نزدیک یہی معتمد ہے ۱۲ منہ

۲ امام بخاری کی غرض اس لغوی تحقیقات سے یہ ہے کہ اہلال کے اصلی معنے ظاہر ہونے کے ہیں اور چونکہ پکارنے اور آواز بلند کرنے میں بھی ایک امر کا اظہار ہوتا ہے لہٰذا اہلال اس معنے میں بھی مستعمل ہوا اور حج کے باب میں اہلال کا شرعی معنے پکار کر لبیک کہنا ہے ۱۲ منہ

۳ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ حیض والی عورت کو حج یا عمرے کا احرام باندھنا درست ہے وہ احرام کا دوگانہ نہ پڑھے صرف لبیک پکار کر حج یا عمرے کی نیت کرے اس روایت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے عمرہ چھوڑ دیا اور حج مفرد کا احرام باندھا حنفیہ کا یہی قول ہے اور شافعی کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ عمرے کو بالفعل رہنے دے حج کے ارکان ادا کرنا شروع کر تو حضرت عائشہؓ نے قران کیا اور سر کھولنے اور کنگھی کرنے میں احرام کی حالت میں قباحت نہیں اگر بال نہ اکھڑیں مگر یہ تاویل ظاہر کے خلاف ہے ۱۲ منہ

قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا ؞

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن ابن ابی بکر کو میرے ساتھ دے کر مجھ کو تنعیم کو بھیجا میں نے وہاں سے عمرہ کیا آپ نے فرمایا یہ عمرہ اس عمرے کے بدل ہے[1] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر کے احرام کھول ڈالا پھر منیٰ سے لوٹنے کے بعد دوسرا طواف کیا یعنی طواف الزیارۃ کیا اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کی نیت کی تھی انہوں نے ایک ہی طواف یعنی طواف الزیارۃ کیا[2]

بَابٌ ۱۱۸ مَنْ أَهَلَّ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؞

باب جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے احرام میں یہ نیت کی کہ جو نیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے[3]

۱۶۴ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَذَكَرَ قَوْلَ سُرَاقَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ ؞

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے کہ عطاء بن ابی رباح نے کہا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو حکم دیا کہ وہ اپنے احرام پر قائم رہیں اور سراقہ بن مالک کا قول بیان کیا[4]۔ اور محمد بن بکر نے ابن جریج سے یوں روایت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم نے کیا احرام باندھا انہوں نے کہا میں نے یہ پکارا کہ جو احرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے آپ نے فرمایا تو قربانی دے اور احرام میں رہ جیسے اب ہے

۱۶۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْهُذَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْأَصْفَرَ عَنْ

ہم سے حسن بن علی خلال ہذلی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا ہم سے سلیم بن حیان نے کہا میں نے مروان اصفر سے سنا انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا حضرت علی یمن سے مکہ میں

---

[1] جس کو تو نے چھوڑ دیا تھا بظاہر اس روایت سے اور نیز امام بخاری کی اس روایت سے جس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ سب لوگ حج اور عمرہ دونوں کر کے جا رہے ہیں میں صرف حج کر کے جا رہی ہوں حنفیہ کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حج مفرد کیا تھا شافعی کہتے ہیں اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس عمرے کے بدل ہے جس کو تو نے اکیلا پہلے کرنا چاہا تھا تو یہ عمرہ جو تنعیم سے انہوں نے کیا نفل ہوگا مگر یہ تاویل حدیث کے دوسرے لفظوں پر نہیں جمتی ۱۲ منہ [2] اس لیے کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے اور عمرے کے افعال حج میں شریک ہو جاتے ہیں امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے فقط حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ قارن کو دو طواف اور دو سعیاں کرنا چاہئیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود اور امام حسن بن علی سے ایسا ہی نقل کرتے ہیں مگر کوئی روایت صحیح نہیں ہے بعضے حنفیوں نے ابن عمر کی حدیث سے دلیل لی جو دارقطنی نے نکالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے میں جمع کیا اور دو طواف کئے دو بار سعی کی بعضوں نے ابن مسعود اور عمران بن حسین کی حدیثیں سے مگر ان سب حدیثوں میں کلام ہے اور ضعف کی وجہ سے وہ حجت لینے کے لائق نہیں ہیں کذا فی ارشاد الساری ۱۲ منہ [3] اس کو خود امام بخاری باب بعث علی الی الیمن میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] یہ حدیث

اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے ان سے پوچھا تم نے احرام کا ہے کا باندھا انہوں نے کہا اسی کا جو آپ نے باندھا آپ نے فرمایا میرے ساتھ تو قربانی ہے ورنہ میں احرام کھول ڈالتا

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْمِي بِالْيَمَنِ فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ فَقُلْتُ اَهْلَلْتُ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا فَاَمَرَنِي اَنْ اَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَمَرَنِي فَاَحْلَلْتُ فَاَتَيْتُ امْرَاَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي اَوْ غَسَلَتْ رَاْسِي فَقَدِمَ عُمَرُ فَقَالَ اِنْ نَاْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ يَاْمُرُنَا بِالتَّمَامِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَاِنْ نَاْخُذْ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ ؏

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یمن میں میری قوم کی طرف بھیجا میں لوٹ کر آیا اس وقت آپ بطحاء میں تھے (مکہ کے میدان میں) آپ نے پوچھا تو نے کیا احرام باندھا میں نے کہا وہی جو اللہ کے پیغمبر نے باندھا آپ نے پوچھا تیرے ساتھ قربانی کا جانور ہے میں نے کہا نہیں تب آپ نے مجھ کو یہ حکم دیا کہ بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر کے میں احرام کھول ڈالوں میں نے ایسا ہی کیا پھر میں اپنی قوم کی ایک عورت پاس آیا[1]۔ اس نے میرے بالوں میں کنگھی کی یا سیر اسر دھویا جب حضرت عمرؓ کا وقت آیا (وہ خلیفہ ہوئے) تو انہوں نے کہا اگر ہم اللہ کی کتاب پر عمل کریں تو وہ یہ حکم دیتی ہے کہ حج اور عمرہ پورا کرو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور حج اور عمرہ پورا کرو خدا کی رضامندی کے لیے اور اگر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو لیں تو آنحضرتؐ نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک قربانی نہیں کاٹی[2]

بَابٌ ۱۱۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُومٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) یہ فرمانا حج کے مہینے مقرر ہیں جو کوئی ان میں حج کی ٹھان لے تو شہوت کی باتیں نہ کرے نہ گناہ اور نہ جھگڑا جب حج کر رہا ہو اے پیغمبر لوگ تجھ سے چاند کو پوچھتے ہیں کہہ دے چاند سے لوگوں کے کاموں کے اور حج کے وقت معلوم ہوتے ہیں اور ابن عمرؓ نے کہا حج کے مہینے یہ ہیں شوال اور ذیقعد اور ذی الحجہ کے

[1] اس عورت کا نام نہیں معلوم ہوا یہ عورت قیس قبیلے کی ایک عورت تھی اور شاید ابوموسیٰ کی محرم ہوگی ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اور یہ بیان ہو چکا ہے کہ حضرت عمرؓ کی رائے صحیح نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو احرام نہیں کھولا اس کی وجہ خود بیان فرما دی کہ آپ کے ساتھ ہدی تھی اور حدیث کے خلاف کسی کی رائے قبول نہیں ہو سکتی خواہ حضرت عمرؓ ہوں یا اور کوئی حضرات مقلدین کو غور کرنا چاہیے کہ جب حضرت عمرؓ جو خلیفہ راشد تھے اور جن کی پیروی کرنے کا خاص حکم نبوی ہے اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر حدیث کے خلاف قابل اقتداء نہ ٹھہرے تو اور کسی امام یا مجتہد کی کیا بساط ہے ۱۲ منہ ؏

ذِی الْحِجَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَّا يُحْرِمَ بِالْحَجِّ اِلَّا فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَكَرِهَ عُثْمَانُ اَنْ يُّحْرِمَ مِنْ خُرَاسَانَ اَوْكَرْمَانَ ؞

دس دن[1] اور ابن عباس رضؓ نے کہا سنت یہ ہے کہ حج کا احرام نہ باندھے مگر حج کے مہینوں میں[2] اور حضرت عثمان رضؓ نے کہا کوئی خراساں (یا ہندوستان) یا کرمان سے احرام باندھ کر چلے تو یہ مکروہ ہے[3]

۱۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَلَيَالِي الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ فَنَزَلْنَا بِسَرِفَ قَالَتْ فَخَرَجَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنْكُمْ مَّعَهٗ هَدْيٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَا قَالَتْ فَالْاٰخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ اَصْحَابِهٖ قَالَتْ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَكَانُوْا اَهْلَ قُوَّةٍ وَّكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الْعُمْرَةِ قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ يَا هَنْتَاهُ قُلْتُ سَمِعْتُ قَوْلَكَ لِاَصْحَابِكَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ وَمَا شَأْنُكِ قُلْتُ لَا اُصَلِّيْ قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ اِنَّمَا اَنْتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنَاتِ اٰدَمَ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ فَكُوْنِيْ فِيْ حَجِّكِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابوبکر حنفی نے کہا ہم سے افلح بن حمید نے کہا میں نے قاسم بن محمد سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا ہم (مدینہ سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے مہینوں میں اور حج کی راتوں میں اور حج کے موسم میں نکلے پھر سرف میں جا کر اترے[4] آپ اپنے اصحاب پر برآمد ہوئے اور فرمانے لگے جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو تو میں چاہتا ہوں وہ حج کو عمرہ کر ڈالے اور جس کے ساتھ قربانی ہو وہ ایسا نہ کرے حضرت عائشہ کہتی ہیں پھر کسی نے اس ارشاد پر عمل کیا اور کسی نے عمل نہیں کیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور چند صحابہ جو زر اور قوت رکھتے تھے (احرام کے ممنوعات سے بچ سکتے تھے) اپنے ساتھ قربانی لائے تھے وہ عمرہ نہیں کر سکتے تھے (احرام نہیں کھول سکتے تھے) حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی آپ نے پوچھا روتی کیوں ہے بھولی بھالی عورت میں نے عرض کیا آپ نے جو اپنے اصحاب رضؓ سے فرمایا وہ میں نے سنا[5] لیکن میں تو عمرہ ہی نہیں کر سکتی آپ نے پوچھا کیوں میں نے کہا میں نماز نہیں پڑھتی[6] آپ نے فرمایا (اس کا غم نہ کر) آخر تو بھی آدم کی ایک بیٹی ہے اور اللہ نے جو ان کی قسمت میں لکھا ہے تیرے لیے بھی لکھا ہے تو حج کرتی رہ اللہ سے امید ہے کہ وہ عمرہ بھی تجھ کو نصیب کرے حضرت عائشہ رضؓ نے کہا پھر ہم حج کرنے کے لیے نکلے جب

---

[1] اس کو ابن جریر طبری اور دارقطنی نے وصل کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ حج کا احرام پہلے غرہ شوال سے باندھ سکتے ہیں لیکن اس کے پہلے درست نہیں امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے نزدیک یوم النحر بھی ان میں داخل ہے اور شافعی نے کہا داخل نہیں ۱۲ منہ [2] اس کو ابن خزیمہ اور دارقطنی اور حاکم نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] بلکہ میقات یا میقات کے قریب سے احرام باندھنا سنت اور بہتر ہے گو میقات سے پہلے باندھ لینا درست ہے اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا اور احمد بن سیار نے تاریخ مرو میں نکالا کہ جب عبداللہ بن عامر نے خراساں فتح کیا تو اس کے شکریہ میں انہوں نے منت مانی کہ میں یہیں سے احرام باندھ کر نکلوں گا حضرت عثمانؓ پاس آئے تو انہوں نے ان کو ملامت کی کہتے ہیں اسی سال حضرت عثمان شہید ہوئے رضی اللہ عنہ وارضاہ ۱۲ منہ [4] سرف ایک مقام کا نام ہے مکہ سے قریب دس میل پر اب اس کو فاطمہ وادی کہتے ہیں ۱۲ منہ [5] یعنی آپ کا یہ حکم کہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالو ۱۲ منہ [6] کنایہ ہے حیض سے یعنی حائضہ ہوں ۱۲ منہ ؛

فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّرْزُقَكِيْهَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فِيْ حَجَّتِهٖ حَتّٰى قَدِمْنَا مِنًى فَطَهُرْتُ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مِّنًى فَاَفَضْتُ بِالْبَيْتِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ فِي النَّفْرِ الْاٰخِرِ حَتّٰى نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَنَزَلْنَا مَعَهٗ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اخْرُجْ بِاُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا ثُمَّ ائْتِيَا هٰهُنَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُكُمَا حَتّٰى تَاْتِيَانِيْ قَالَتْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اِذَا فَرَغْتُ وَفَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ ثُمَّ جِئْتُهٗ بِسَحَرٍ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتُمْ قُلْتُ نَعَمْ فَاٰذَنَ بِالرَّحِيْلِ فِيْ اَصْحَابِهٖ فَارْتَحَلَ النَّاسُ فَمَرَّ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يَضِيْرُ مِنْ ضَارَ يَضِيْرُ ضَيْرًا وَيُقَالُ ضَارَ يَضُوْرُ ضَوْرًا وَضَرَّ يَضُرُّ ضَرًّا ۞

میں (عرفات سے) منیٰ کو آئی اس وقت پاک ہوئی پھر میں منیٰ سے نکلی اور مکہ جاکر طواف الزیارت کیا بعد اس کے آخری کوچ میں آپ کے ساتھ نکلی[1] آپ محصب میں آن کر اترے ہم بھی آپ کے ساتھ اترے اس وقت آپ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر (بھائی) کو بلایا اور فرمایا اپنی بہن کو لے کر حرم کی حد سے باہر جاؤ وہاں سے وہ عمرے کا احرام باندھے پھر دونوں عمرے سے فارغ ہو کر یہاں آجاؤ میں تمہارا انتظار کرتا رہوں گا حضرت عائشہؓ نے کہا ہم نکلے (یعنی محصب سے) جب میں اور عبدالرحمٰن دونوں طواف سے فارغ ہو گئے تو سحر کے وقت آپ پاس آگئے آپ نے فرمایا تم فارغ ہو چکے میں نے کہا جی ہاں تب آپ نے اپنے اصحاب میں کوچ کی منادی کی لوگوں نے چلنا شروع کیا آپ بھی چلے مدینہ کی طرف رخ کیا امام بخاری نے کہا حدیث میں جو لایضیر ہے وہ ضار یضیر ضیرا سے نکلا ہے اور بعضوں نے اس کو (اجوف واوی) یعنی ضار یضور ضورا کہا ہے اور جس روایت میں لایضرک ہے وہ ضر یضر ضرا سے نکلا ہے[2]۔

باب ۱۲ التَّمَتُّعِ وَالْاِقْرَانِ وَالْاِفْرَادِ بِالْحَجِّ وَفَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْيٌ ۞

باب تمتع اور قران اور حج مفرد کا بیان[3]

اور حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینا جس کے ساتھ قربانی نہ ہو[4]

۱۶۸ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] آخری کوچ منیٰ سے تیرھویں ذی الحجہ کو ہوتا ہے۔ بعضے لوگ بارھویں ہی کو چلے جاتے ہیں یہ پہلا کوچ کہلاتا ہے ۱۲ منہ [2] یعنے مضاعف سے اور معنے دونوں کے ایک ہیں یعنے تجھے کچھ نقصان نہیں ۱۲ منہ [3] حج تین قسمیں ہیں ایک تمتع وہ یہ ہے کہ میقات سے عمرے کا احرام باندھے اور مکہ میں جا کر طواف اور سعی کر کے احرام کھول ڈالے پھر آٹھویں تاریخ حرم ہی میں سے حج کا احرام باندھے دوسرے قران وہ یہ ہے کہ میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھے یا پہلے صرف عمرے کا احرام باندھے پھر حج کو بھی اس میں شریک کرے اس صورت میں عمرے کے افعال حج میں شریک ہو جاتے ہیں اور عمرے کے افعال علیحدہ نہیں کرنا پڑتے تیسرے حج مفرد یعنے میقات سے نرے حج ہی کا احرام باندھے ۱۲ منہ [4] یہ ہمارے امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث کے نزدیک جائز ہے اور امام مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور جمہور علماء نے کہا ہے کہ یہ امر خاص تھا ان صحابہ سے جن کو آنحضرتؐ نے اس کی اجازت دی تھی اور دلیل لیتے ہیں بلال بن حارث کی حدیث سے جس میں یہ ہے کہ یہ تمہارے لیے خاص ہے اور یہ روایت ضعیف ہے اعتماد کے لائق نہیں امام ابن قیم اور شوکانی اور محققین اہل حدیث نے کہا ہے کہ فسخ حج کو چوبیس صحابہ نے روایت کیا ہے بلال بن حارث کی ایک ضعیف روایت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ وَمَا طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ كَذَا وَكَذَا وَقَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ فَقَالَ عَقْرٰى حَلْقٰى أَوَمَا طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ قُلْتُ بَلٰى قَالَ لَا بَأْسَ انْفِرِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا۔

کے ساتھ نکلے اور ہماری نیت حج ہی کی تھی جب مکہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا (یعنے اور لوگوں نے) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جو قربانی ساتھ نہیں لائے تھے یہ حکم دیا کہ احرام کھول ڈالیں انہوں نے کھول ڈالا آپ کی بی بیوں نے بھی احرام کھول ڈالا وہ بھی قربانی نہیں لائیں تھیں مجھ کو حیض آگیا تھا اس لیے میں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا (حج کرتی چلی گئی) جب محصب کی رات آئی تو میں نے کہا یارسول اللہ لوگ تو عمرہ اور حج دونوں کر کے لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے آپ نے فرمایا جب تو مکہ میں آئی تھی تو طواف نہیں کیا تھا میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اچھا تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم تک جا وہاں سے عمرے کا احرام باندھ لے پھر عمرے سے فارغ ہو کر فلاں جگہ پر مجھ سے ملے آپ کی ام المؤمنین صفیہؓ کہنے لگیں میں شائد تم کو روک رکھوں گی آپ نے فرمایا مردار سر منڈی کیا تو نے دسویں تاریخ طواف نہیں کیا تھا وہ کہنے لگیں طواف تو کر چکی ہوں آپ نے فرمایا پھر کیا ہے چل کوچ کر حضرت عائشہؓ نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اس وقت ملے جب آپ مکہ سے اوپر چڑھ رہے تھے اور میں مکہ پر اتر رہی تھی یا میں چڑھ رہی تھی آپ اتر رہے تھے[۲]

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالاسود سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج وداع کیا ہم بھی آپ کے ساتھ گئے تھے اور ہم لوگوں میں کسی نے عمرے کا احرام باندھا تھا کسی نے حج اور عمرہ دونوں کا کسی نے صرف حج کا[۳] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام (پہلے) باندھا تھا (پھر عمرہ بھی شریک کر لیا) پھر جن لوگوں نے حج کا احرام باندھا تھا

[۱] آپ نے ان صحابہ کو جو قربانی نہیں لائے تھے عمرہ کر کے طواف کھول ڈالنے کا حکم دیا تو اس سے تمتع اور حج کو فسخ کر کے عمرہ کر ڈالنے کا جواز معلوم ہوا اور حضرت عائشہ کو جو حج کی نیت کر لینے کا حکم دیا اس سے قران کا جواز نکلا گو اسی روایت میں اس کی صراحت نہیں ہے مگر جب انہوں نے حیض کی وجہ سے عمرہ ادا نہیں کیا تھا اور حج کرنے لگیں تو یہ مطلب نکل آیا اوپر کی روایتوں میں اس کی صراحت ہو چکی ہے ۱۲ منہ [۲] یہ راوی کی شک ہے ۱۲ منہ [۳] اس روایت سے حج کی تینوں قسموں کا جواز معلوم ہوا عرب کے لوگ جاہلیت کے زمانہ میں حج کے دنوں میں عمرہ کرنا برا جانتے تھے آپ نے اس کو ناجائز کر دیا ۱۲ منہ

بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ ۔

یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام دسویں تاریخ تک نہ کھل سکا[1]

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَعُثْمَانُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَاَنْ يُّجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا رَاٰى عَلِيٌّ اَهَلَّ بِهِمَا لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ قَالَ مَا كُنْتُ لِاَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ اَحَدٍ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے علی بن حسین (امام زین العابدین) سے انہوں نے مروان بن حکم سے انہوں نے کہا میں اس وقت موجود تھا جب حضرت عثمانؓ (اپنی خلافت میں) تمتع اور قران سے منع کرتے تھے حضرت علی نے یہ دیکھ کر یوں احرام باندھا لبیک بحجۃ وعمرۃ (یعنے قران کیا) اور کہنے لگے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو کسی کے قول (یا فعل) سے نہیں چھوڑ سکتا[2]

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ الْعُمْرَةَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ اَفْجَرُ الْفُجُوْرِ فِي الْاَرْضِ وَيَجْعَلُوْنَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُوْلُوْنَ اِذَا بَرَاَ الدَّبَرُ وَعَفَا الْاَثَرُ وَانْسَلَخَ صَفَرٌ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ صَبِيْحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوْا يَا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا عرب لوگ (جاہلیت کے زمانہ میں) حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا بڑا گناہ جانتے تھے اور محرم کو صفر کر لیتے[3] اور کہتے جب اونٹ کی پیٹھ چنگی ہو جائے اور اس پر خوب بال اُگ جائیں[4] اور صفر گذر جائے تو عمرہ کرنے والے کو عمرہ درست ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ چوتھی تاریخ ذیحجہ کی صبح کو مکہ میں تشریف لائے لوگ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے آپ نے یہ حکم دیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالو یہ امر ان پر گراں گذرا[5] انہوں نے

[1] مراد وہ وہ لوگ ہیں جو قربانی ساتھ لائے تھے لیکن جو قربانی نہیں لائے تھے ان کو تو آپ نے حج کو فسخ کر کے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالنے کا حکم دیا اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ حج کی تینوں قسموں میں تمتع سب سے افضل ہے اور بعضوں نے قران کو افضل کہا ہے اور یہ کرتا ہے اس قول کو آپ کا یہ فرمانا کہ اگر مجھے پہلے سے وہ معلوم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوا تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا اور تمتع کرتا ۱۲ منہ [2] حضرت عثمانؓ شاید حضرت عمرؓ کی تقلید سے تمتع کو بُرا سمجھے ان کو بھی یہی خیال ہوا کہ آنحضرتؐ نے حج کو فسخ کرا کر جو حکم عمرے کا دیا تھا وہ خاص تھا صحابہؓ سے بعضوں نے کہا مکروہ تنزیہی سمجھا اور چونکہ حضرت عثمانؓ کا یہ خیال حدیث کے خلاف تھا اس لیے حضرت علی نے اس پر عمل نہیں کیا اور یہ فرمایا کہ میں آنحضرتؐ کی حدیث کو کسی کے قول سے چھوڑ نہیں سکتا مسلمان بھائیو ذرا حضرت علی کے اس قول کو غور سے دیکھو حضرت عثمان خلیفہ وقت اور خلیفہ بھی کیسے راشد اور امیر المومنین لیکن حدیث کے خلاف ان کا قول پھینک دیا گیا اور خود ان کے سامنے ان کا خلاف کیا گیا پھر تم کو کیا ہو گیا ہے جو تم ابو حنیفہ یا شافعی کے قول کو لیے رہتے ہو اور صحیح حدیث کے خلاف ان کے قول پر عمل کرتے ہو یہ صریح گمراہی ہے خدا کے لیے اس سے باز آؤ اور ہمارا کہنا مانو ہم نے جو حق بات تھی وہ تم کو بتا دی آئندہ تم کو اختیار ہے تم قیامت کے دن جب آنحضرتؐ کے سامنے کھڑے ہو گے اپنا عذر بیان کر لینا والسلام ۱۲ منہ [3] عرب میں یہ چار مہینے حرام کہلاتے تھے رجب ذیقعدہ ذیحجہ محرم ان مہینوں میں لڑنا بھڑنا لوٹ پوٹ کرنا حرام جانتے بعضے عرب لوگ تین مہینے پے در پے حرام آنے سے یعنے ذیقعدہ ذیحجہ محرم سے گھبرا جاتے اور لوٹ پوٹ کی طمع سے محرم کو حلال کر کے صفر بنا دیتے اور صفر کو محرم کر کے حرام سمجھتے ۱۲ منہ [4] بعضوں نے وعفا الاثر کا یوں ترجمہ کیا ہے اور حاجیوں کے چلنے کا نشان زمین سے مٹ جائے بعضوں نے یوں کیا ہے اور زخم کا نشان مٹ جائے ۱۲ منہ [5] ہر آدمی کے دل میں قدیمی رسم رواج بڑا اثر رہتا ہے جاہلیت کے زمانہ سے اُن کا یہ اعتقاد چلا آتا تھا کہ حج کے دنوں میں عمرہ کرنا بڑا گناہ ہے اسی وجہ سے آپ کا یہ حکم ان پر گراں گزرا ۱۲ منہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْحِلِّ قَالَ حِلٌّ کُلُّہٗ۔

عرض کیا یا رسول اللہ عمرہ کرکے ہم کو کیا چیز حلال ہوگی آپ نے فرمایا سب چیزیں[1]

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَہٗ بِالْحِلِّ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے وہ (یمن سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (حج وداع میں) آئے آپ نے عمرہ کرکے اُن کو احرام کھول ڈالنے کا حکم دیا۔

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ هَدْیِیْ فَلَا اُحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے ام المومنین حفصہ سے جو بی بی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انہوں نے کہا یا رسول اللہ لوگوں کو کیا ہوا ہے انہوں نے عمرہ کرکے احرام کھول ڈالا اور آپ نے عمرہ کرکے احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے اپنے بال جمالیے تھے اور قربانی کے گلے میں ہار ڈالا تھا تو جب تک میں قربانی نحر نہ کروں احرام نہیں کھول سکتا

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِیُّ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا ہم سے ابوجمرہ بن عمران ضبعی نے انہوں نے کہا میں نے تمتع کیا تو کئی لوگوں نے اس سے منع کیا[2] آخر میں نے

---

[1] یعنے جتنی چیزیں احرام میں منع تھیں وہ سب درست ہو جائیں گی انہوں نے یہ خیال کیا کہ شاید عورتوں سے جماع درست نہ ہو جیسے رمی اور حلق اور قربانی کے بعد سب چیزیں درست ہو جاتی ہیں لیکن جماع درست نہیں ہوتا جب تک طواف الزیارۃ نہ کرے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں عورتیں بھی درست ہو جائیں گی دوسری روایت میں ہے کہ بعضے صحابہ کو اس میں تامل ہوا اور ان میں سے بعضوں نے یہ بھی کہا کہ کیا ہم حج کو اس حال میں جائیں کہ ہمارے ذکر سے منی ٹپک رہی ہو آنحضرتؐ کو ان کا یہ حال دیکھ کر سخت ملال ہوا کہیں حکم دیتا ہوں اور یہ اس کی تعمیل میں تامل کرتے ہیں اور چہ میں گوئیاں نکالتے ہیں لیکن جو صحابہ قوی الایمان تھے انہوں نے فوراً آنحضرتؐ کے ارشاد پر عمل کیا اور عمرہ کرکے احرام کھول ڈالا پیغمبر صاحب جو حکم دیں وہی اللہ کا حکم ہے اور یہ ساری محنت اور مشقت اٹھانے سے غرض کیا ہے اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی عمرہ کرکے احرام کھول ڈالنا تو کیا چیز ہے اگر عین حج میں آپ جماع کرنے کا حکم صادر فرماتے تو ہم اُسی وقت بجالاتے ہم اللہ کی مرضی کیا جانیں جو حکم آپ دیں اسی میں اللہ کی مرضی ہے گو سارا زمانہ اس کے خلاف بکتا رہے ان کا قول اور خیال انہی کو مبارک رہے ہم کو مرتے ہی اپنے پیغمبر کے ساتھ رہنا ہے اگر بالفرض دوسرے مجتہد اور یا امام یا پیر مرشد درویش ولی قطب یا غوث پیغمبر صاحب کی پیروی کرنے میں ہم سے خفا ہو جائیں۔ تو ہم کو اُن کی خفگی کی ذرہ پرواہ نہیں ہے ہم کو قیامت میں ہمارے پیغمبر صاحب کا سایہ عاطفت بس کرتا ہے سارے ولی اور درویش اور غوث اور قطب اور مجتہد اور امام اسی بارگاہ کے ایک ادنیٰ کفش بردار ہیں کفش برداروں کو راضی رکھیں یا اپنے سردار کو اللھم صلی علیہ وعلٰی آلہ واصحابہ وسلم وارزقنا شفاعتہ یوم القیمۃ واحشرنا فی زمرۃ اتباعہ وثبتنا علی متابعتہ والعمل لسنتہ ۱۲ منہ

[2] حافظ نے کہا مجھے ان لوگوں کے نام نہیں معلوم ہوئے یہ عبداللہ بن زبیر کا زمانہ تھا وہ بھی تمتع سے منع کرتے تھے ۱۲ منہ

قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
فَأَمَرَنِي فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلًا يَقُولُ لِي حَجٌّ
مَبْرُورٌ وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
فَقَالَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ
لِي أَقِمْ عِنْدِي وَأَجْعَلُ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي قَالَ
شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِمَ فَقَالَ لِلرُّؤْيَا الَّتِي رَأَيْتُ ۞

۱۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ
قَالَ قَدِمْتُ مُتَمَتِّعًا مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْنَا قَبْلَ
التَّرْوِيَةِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَقَالَ لِي أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ
مَكَّةَ تَصِيرُ الْآنَ حَجَّتُكَ مَكِّيَّةً فَدَخَلْتُ
عَلَى عَطَاءٍ أَسْتَفْتِيهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ
اللهِ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ سَاقَ
الْبُدْنَ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ لَهُمْ
أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ بِطَوَافِ الْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا ثُمَّ أَقِيمُوا حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ
يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا
مُتْعَةً فَقَالُوا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ
فَقَالَ افْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ فَلَوْلَا أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ

ابن عباسؓ سے پوچھا اُنہوں نے کہا تمتع کر پھر میں نے خواب میں نے دیکھا
جیسے ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے تیرا حج مبرور ہوا اور تیرا عمرہ مقبول ہوا
میں نے یہ خواب ابن عباسؓ سے بیان کیا اُنہوں نے کہا اس میں شک کیا ہے
تمتع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے[1] پھر اُنہوں نے کہا تو میرے پاس رہ جا
اور میں اپنے مال میں تیرا ایک حصہ لگا دوں گا شعبہ نے کہا میں نے ابوجمرہ سے پوچھا
اُس کی وجہ کیا تھی اُنہوں نے کہا وہی خواب جو میں نے دیکھا تھا[2]۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوشہاب نے کہا میں تمتع کی
حالت سے عمرے کا احرام باندھ کر مکہ میں آیا آٹھویں ذی الحجہ سے تین دن پہلے مکہ
میں پہنچا تو مکہ کے چند لوگ مجھ سے کہنے لگے جب تیرا حج مکی ہو جائیگا[3] (یعنی اس کا
ثواب کم ملے گا) یہ سن کر میں عطاء بن ابی رباح پاس گیا ان سے مسئلہ پوچھا اُنہوں نے
کہا مجھ سے جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
اس دن حج کیا جس دن قربانی کے جانور آپ کے ساتھ ہانکے ان لوگوں نے
مفرد حج کا احرام باندھا تھا تو آپ نے فرمایا تم طواف اور صفا مروہ کی سعی
کر کے اپنا احرام کھول ڈالو اور بال کترا دو پھر اُسی طرح بے احرام ٹھہرے رہو
جب آٹھویں تاریخ ہو تو (مکہ ہی سے) حج کا احرام باندھو اور اس طرح اپنے
حج مفرد کو جس کی تم نے پہلے نیت کی تھی تمتع کر دو اُنہوں نے کہا ہم اس کو تمتع
کیسے کر دیں ہم نے تو احرام باندھتے وقت حج کا نام لیا تھا آپ نے فرمایا میں
جیسے کہتا ہوں ویسا کرو اگر میں قربانی نہ لایا ہوتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا لیکن میں

---

[1] اور سنت کے موافق جو کوئی کام کرے تو ضرور اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوگا سنت کے موافق تھوڑی سی عبادت بھی خلاف سنت بڑی عبادت سے زیادہ ثواب رکھتی ہے علماء دین سے منقول ہے کہ ادنیٰ سنت کی پیروی جیسے فجر کی سنت کے بعد لیٹ جانا درجہ میں بڑے بڑے بدعات حسنہ سے مثلاً بنائے مدارس وغیرہ سے زیادہ ہے اور یہ ساری نعمت آنحضرتؐ کی غلامی اور کفش برداری کی وجہ سے ملتی ہے پروردگار کو کسی کی عبادت کی احتیاج نہیں بڑے سے بڑا دنیا کا بادشاہ اور اس کی دولت خداوند کریم کے نزدیک ایک پر پشہ سے بھی زیادہ حقیقت ہے اس کو یہ پسند ہے کہ اس کے حبیب کی چال ڈھال اختیار کی جائے جس کو پیا چاہے وہی سہاگن کیا یہ مثل تم نے نہیں سنی ۱۲منہ

[2] ابن عباس کو ابوجمرہ کا یہ خواب بہت بھلا معلوم ہوا کیونکہ انہوں نے جو فتویٰ دیا تھا اس کی صحت اُس سے نکلی ہر چند خواب کوئی شرعی حجت نہیں ہے مگر نیک لوگوں کے خواب جب شرعی امور کی تائید میں ہوں تو ان کے صحیح ہونے کا ظن غالب ہوتا ہے ۱۲منہ

[3] مکی حج سے یہ مراد ہے کہ مکہ والے جو مکہ سے حج کیا کرتے ہیں ان کو چونکہ تکلیف اور محنت کم ہوتی ہے لہٰذا ثواب بھی زیادہ نہیں ملتا ان لوگوں کی یہ غرض تھی کہ جب تم نے تمتع کیا اور حج کا احرام مکہ سے باندھا تو ثواب حج کا ثواب اتنا نہ ملے گا جتنا حج مفرد میں ملتا جس کا احرام باہر سے باندھا ہوتا ۱۲منہ

لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَفَعَلُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ أَبُو شِهَابٍ لَيْسَ لَهُ مُسْنَدٌ إِلَّا هٰذَا ۔

۱۷۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اخْتَلَفَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ وَهُمَا بِعُسْفَانَ فِي الْمُتْعَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا تُرِيدُ إِلَى أَنْ تَنْهَى عَنْ أَمْرٍ فَعَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنِي عَنْكَ قَالَ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا ۔

بَابُ ۱۲۱ مَنْ لَبَّى بِالْحَجِّ وَسَمَّاهُ ۔

۱۷۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُولُ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً ۔

بَابُ ۱۲۲ التَّمَتُّعِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۷۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا

کیا کروں جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ لے کوئی چیز جو احرام میں حرام ہے مجھ پر حلال نہیں ہو سکتی[۱] پھر اُن لوگوں نے ایسا ہی کیا امام بخاری نے کہا ابوشہاب راوی سے ایک ہی مرفوع حدیث مروی ہے

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن محمد اعور نے اُنہوں نے شعبہ سے اُنہوں نے عمرو بن مرہ سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے اُنہوں نے کہا حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ نے عسفان میں[۲] تمتع کے بارے میں اختلاف کیا حضرت علیؓ نے کہا تمہارا مطلب کیا ہے تم اُس کام سے منع کرتے ہو جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حضرت عثمانؓ نے (لاجواب ہو کر) کہا یہ بحث جانے دو جب حضرت علیؓ نے یہ دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا[۳]

باب اگر کوئی لبیک میں حج کا نام لے[۴]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے اُنہوں نے ایوب سختیانی سے اُنہوں نے کہا میں نے مجاہد سے سُنا وہ کہتے تھے ہم سے جابر بن عبداللہ نے بیان کیا اُنہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور حج کی لبیک کہہ رہے تھے (جب مکہ میں پہنچے) تو آپ نے حکم دیا ہم نے حج کو عمرہ کر دیا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تمتع جاری ہونا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے

ف[۱] جابرؓ نے یہ حدیث بیان کر کے مکہ والوں کا رد کیا اور ابوشہاب کا شبہ دور کر دیا کہ تمتع میں ثواب کم ملے گا تمتع تو سب قسموں میں افضل ہے اور اس میں افراد اور قران دونوں سے زیادہ ثواب ہے ۱۲ منہ ف[۲] عسفان ایک مقام ہے مکہ سے ۳۶ میل پر ہمارے زمانہ میں حاجیوں کی جو مدینہ کو روانہ ہوتے ہیں دوسری منزل ہوتی ہے پہلے منزل فاطمہ وادی دوسری عسفان عسفان میں تربوز ایسے عمدہ پیدا ہوتے ہیں کہ ویسے عمدہ تربوز کسی نے بہت کم کھائے ہوں گے ایسا خشک ریت کا ملک اور ایسے شاداب تربوز خدا کی قدرت صاف معلوم ہوتی ہے ۱۲ منہ ف[۳] آنحضرت نے گو خود تمتع نہیں کیا تھا مگر دوسرے لوگوں کو اس کا حکم دیا تو گویا خود کیا یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ بحث تو تمتع میں تھی پھر حضرت علی نے قران کیا اس کا مطلب کیا جواب یہ ہے کہ قران اور تمتع دونوں کا ایک حکم ہے حضرت عثمان دونوں کو ناجائز سمجھتے تھے عجیب بات ہے قرآن شریف میں صاف یہ موجود ہے فمن تمتع بالعمرة الی الحج اور احادیث صحیحہ متعدد صحابہ کے موجود ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ نے تمتع کا حکم دیا پھر ان صاحبوں کا اس سے منع کرنا سمجھ میں نہیں آتا بعضوں نے کہا حضرت عمرؓ اور عثمانؓ اس تمتع سے منع کرتے تھے کہ حج کی نیت کر کے حج کا فسخ کرنا اُس کا عمرہ بنا دینا مگر یہ بھی صراحتہً احادیث سے ثابت ہے بعضوں نے کہا ممانعت بطور تنزیہ کے تھی یعنے تمتع کو فضیلت کے خلاف جانتے تھے یہ بھی صحیح نہیں ہے کس لیے کہ حدیث سے صاف یہ ثابت ہے کہ تمتع سب سے افضل ہے اس کلام مشکل ہے اور یہی وجہ تھی کہ حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ کے مقابل کچھ جواب نہ بن پڑا ۱۲ منہ ف[۴] یعنے لبیک دیا تی بر صفحہ آئندہ

هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ تَمَتَّعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ وَقَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ۔

بَاب ۱۲۳ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْبَصْرِيُّ۔

۱۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ أَهَلَّ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَأَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَهْلَلْنَا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا إِهْلَالَكُمْ بِالْحَجِّ عُمْرَةً إِلَّا مَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَتَيْنَا النِّسَاءَ وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ وَقَالَ مَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ ثُمَّ أَمَرَنَا عَشِيَّةَ التَّرْوِيَةِ أَنْ نُهِلَّ بِالْحَجِّ فَإِذَا فَرَغْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ جِئْنَا فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ تَمَّ حَجُّنَا وَعَلَيْنَا الْهَدْيُ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَى أَمْصَارِكُمْ الشَّاةُ تَجْزِي فَجَمَعُوا نُسُكَيْنِ فِي عَامٍ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَهُ فِي كِتَابِهِ وَسَنَّهُ نَبِيُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَاحَهُ لِلنَّاسِ غَيْرَ أَهْلِ

انہوں نے قتادہ سے کہا مجھ سے مطرف نے بیان کیا انہوں نے عمران بن حصینؓ سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تمتع کیا اور خود قرآن میں تمتع کا حکم اترا لیکن ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا وہ کہہ دیا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) یہ فرمانا تمتع (یا قربانی کا حکم) ان لوگوں کے لیے ہے جن کے گھر والے مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں اور ابو کامل فضیل بن حسین بصری نے کہا

ہم سے معشر یوسف بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن غیاث نے انہوں عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اُن سے پوچھا گیا حج میں تمتع کرنا کیسا ہے انہوں نے کہا مہاجرین اور انصار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں سبھوں نے حجۃ الوداع میں احرام باندھا ہم نے بھی احرام باندھا جب ہم مکہ میں پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حج کے احرام کو عمرے کا احرام کر دو مگر جس کے ساتھ قربانی ہو وہ نہ کرے یہ سن کر ہم نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا (احرام کھول ڈالا) عورتوں سے صحبت کی سیئے ہوئے کپڑے پہنے آپ نے یہ فرمایا کہ جس نے قربانی کے گلے میں ہار ڈالا وہ جب تک قربانی ذبح نہ ہوے احرام نہیں کھول سکتے پھر آٹھویں ذی الحجہ شام کو آپ نے یہ حکم دیا کہ ہم حج کا احرام باندھیں جب ہم حج کے کاموں سے فارغ ہوئے تو مکہ میں آئے اور بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا ہمارا حج پورا ہو گیا اب ہم پر قربانی لازم ہوئی جیسے اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا جو قربانی میسر ہو وہ کرے جس کو قربانی کا مقدور نہ ہو وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے جب اپنے شہر کو لوٹے قربانی میں ایک بکری بھی کافی ہے تو لوگوں نے دونوں عبادتیں یعنے حج اور عمرہ ایک ہی سال میں ادا کیں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم اپنی کتاب میں اُتارا اور اُس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو جاری کیا اور مکہ والوں کے سوا

بقیہ صفحہ سابقہ) حج کی پکار سے اور حج کا احرام باندھے جب بھی مکہ میں پہنچ کر حج کو فسخ کر سکتا ہے اور عمرہ کر کے احرام کھول سکتا ہے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا ۱؎ اس سے مراد حضرت عمرؓ ہیں یا حضرت عثمانؓ بعضوں نے کہا حضرت عثمانؓ نے اُن کی تقلید کی تھی ۱۲ منہ ۲؎ یہ تعلیق ہے اس کو اسمٰعیل نے اپنی صحیح میں وصل کیا ۱۲ منہ ۳؎ یہ عبدالرحمن بن عباسؓ کی تفسیر ہے کہ جب حاجی لوٹ کر اپنے ملک میں آئے اس وقت سات روزے رکھے اگر کوئی حج کے بعد مکہ ہی میں رہ جائے تو وہیں یہ روزے رکھ لے ۱۲ منہ

مَكَّةَ قَالَ اللهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاَشْهُرُ الْحَجِّ الَّتِيْ ذَكَرَ اللهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ شَوَّالٌ وَّذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحَجَّةِ فَمَنْ تَمَتَّعَ فِيْ هٰذِهِ الْاَشْهُرِ فَعَلَيْهِ دَمٌ اَوْ صَوْمٌ وَالرَّفَثُ الْجِمَاعُ وَالْفُسُوْقُ الْمَعَاصِيْ وَالْجِدَالُ الْمِرَآءُ ۔

اور لوگوں کے لیے یہ جائز رکھا اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے یہ حکم اُن لوگوں کے لیے ہے جن کے گھر والے مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں[۱] اور حج کے مہینے جن کا ذکر قرآن میں ہے (الحج اشہر معلومات) یہ ہیں شوال اور ذیقعدہ اور ذیحجہ جو کوئی ان مہینوں میں تمتع کرے وہ یا قربانی دے یا اگر مقدور نہ ہو تو روزے رکھے اور رفث کا معنے جماع (یا فحش باتیں) اور فسوق گناہ اور جدال لوگوں سے جھگڑنا

بَابُ ۱۲۴ الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ دُخُوْلِ مَكَّةَ ۔

باب مکہ میں جب پہنچنے لگے تو غسل کرنا[۲]

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا دَخَلَ اَدْنَى الْحَرَمِ اَمْسَكَ عَنِ التَّلْبِيَةِ ثُمَّ يَبِيْتُ بِذِيْ طُوًى ثُمَّ يُصَلِّيْ بِهِ الصُّبْحَ وَيَغْتَسِلُ وَيُحَدِّثُ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم کو ایوب سختیانی نے خبر دی اُنہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر جب حرم کی سرحد کے قریب پہنچتے تو لبیک کہنا موقوف کر دیتے پھر رات کو ذی طوی[۳] میں رہ جاتے پھر لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتے اور غسل کرتے اور یہ بیان کرتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے

بَابُ ۱۲۵ دُخُوْلِ مَكَّةَ نَهَارًا وَّلَيْلًا ۔

باب مکہ میں دن اور رات کو جانا[۴]

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِيْ طُوًى حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے اُنہوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ذی طویٰ میں رہ گئے صبح تک وہیں رہے پھر مکہ میں داخل ہوئے اور ابن عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے[۵]

بَابُ ۱۲۶ مِنْ اَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ ۔

باب مکہ میں کدھر سے داخل ہو

---

[۱] اختلاف ہے کہ حاضری المسجد الحرام کون لوگ ہیں امام مالک کے نزدیک اہل مکہ مراد ہیں بعضوں کے نزدیک اہل حرم ہمارے امام احمد بن حنبل اور شافعی کا یہ قول ہے کہ وہ لوگ مراد ہیں جو مکہ سے مسافت قصر کے اندر رہتے ہوں حنفیہ کے نزدیک مکہ والوں کو تمتع درست نہیں اور شافعی وغیرہ کا قول یہ ہے کہ مکہ والے تمتع کر سکتے ہیں لیکن ان پر قربانی یا روزے واجب نہیں ہیں اور ذلک کا اشارہ اسی طرف ہے یعنے یہ قربانی اور روزوں کا حکم حنفیہ کہتے ہیں ذلک کا اشارہ تمتع کی طرف ہے یعنی تمتع اُسی کو جائز ہے جو مسجد حرام کے پاس نہ رہتا ہو یعنے آفاقی ہو ۱۲ منہ

[۲] یہ غسل ہر ایک کے لیے مستحب ہے گو حائضہ یا نفاس والی عورت ہو اگر کوئی تنعیم سے عمرے کا احرام باندھ کر آئے اور احرام باندھتے وقت غسل کر چکا ہو تو مکہ میں گھستے وقت پھر غسل کرنا مستحب نہیں کیونکہ تنعیم مکہ سے بہت قریب ہے البتہ اگر دور سے احرام باندھ کر آیا ہو جیسے جعرانہ یا حدیبیہ سے تو پھر غسل کر لینا مستحب ہے ۱۲ منہ

[۳] جو ایک کنواں ہے یا مقام بالکل مکہ کے قریب مکہ سے ایک میل پر ۱۲ منہ

[۴] نسخہ مطبوعہ مصر میں اس کے بعد اتنی عبارت زیادہ ہے بات النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذی طوی حتے اصبح ثم دخل مکۃ یعنے آپ رات کو ذی طوی میں رہ گئے صبح تک پھر مکہ میں داخل ہوئے ۱۲ منہ

[۵] ترجمہ باب میں رات کو بھی داخل ہونا مذکور ہے لیکن حدیث اس مضمون کی امام بخاری نہیں لائے اصحاب سنن نے روایت کیا کہ آپ جعرانہ کے عمرے میں مکہ میں رات کو داخل ہوئے اور شاید امام بخاری نے اس طرف اشارہ کیا بعضوں نے یوں جواب دیا کہ ذی طوی گویا خود مکہ ہے اور آپ شام کو وہاں پہنچے تھے تو اس سے رات کو داخل ہونے کا بھی جواز نکل آیا کیونکہ شام اور رات قریب ہیں سعید بن منصور نے عطا سے نکالا انہوں نے کہا مکہ میں رات کو جاؤ یا دن کو دونوں امر تمہارے لیے برابر ہیں آنحضرتؐ امام وقت تھے تو آپؐ نے دن کو داخل ہونا مناسب سمجھا تاکہ لوگ آپ کو دیکھیں ۱۲ منہ

۱۸۲- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِيْ مَعْنٌ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى ﴿

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا مجھ سے معن بن عیسی نے کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں بلند گھاٹی (یعنے جنت المعلی) کی طرف سے داخل ہوتے اور نیچے کی گھاٹی (باب شبیکہ) کی طرف سے نکل جاتے

بَابٌ ۱۲ مِنْ اَيْنَ يَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ ﴿

باب مکہ سے جاتے وقت کون سی راہ سے جائے۔

۱۸۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِيْ بِالْبَطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى ﴿

ہم سے مسدد بن مسرہد بصری نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کداء کی طرف سے یعنے اونچی گھاٹی کی طرف سے جو بطحاء میں ہے داخل ہوئے اور نیچے کی گھاٹی کی طرف سے نکلے (جاتے وقت[1])

۱۸۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا

ہم سے حمیدی اور محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو اوپر کی بلند جانب سے داخل ہوئے اور جب گئے تو نیچے کی طرف سے نکل گئے

۱۸۵- حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَخَرَجَ مِنْ كُدًى مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ ﴿

ہم سے محمد بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کداء سے داخل ہوئے اور کدے سے نکل گئے جو مکہ کی بلند جانب[2] ہے

۱۸۶- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

ہم سے احمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا

---

[1] ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مکہ میں ایک راہ سے آنا اور دوسری راہ سے جانا مستحب ہے نسخہ مطبوعہ مصر میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے قال ابو عبد اللہ کان یقال ہو مسدد کاسمہ قال ابو عبد اللہ سمعت یحیی بن معین یقول سمعت یحیی بن سعید القطان یقول لو ان مسددا اتیتہ فی بیتہ فحدثتہ لاستحق ذلک وما ابالی کتبی کانت عندی او عند مسدد یعنے امام بخاری نے کہا مسدد اسم بامسمیٰ تھی یعنے مسدد کے معنے زبان عربی میں مضبوط اور درست کے ہیں تو وہ حدیث کی روایت میں مضبوط اور درست تھے اور میں نے یحییٰ بن معین سے سنا وہ کہتے تھے اگر میں مسدد کے گھر پر جاکر ان کو حدیث سنایا کرتا تو وہ اس کے لائق تھے اور میری کتابیں حدیث کی میرے پاس رہیں یا مسدد کے پاس مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے گویا یحییٰ قطان نے مسدد کی بے حد تعریف کی اور ان کو نہایت ثقہ اور ضابط قرار دیا ۱۲ منہ

[2] کداء بالمد ایک پہاڑ ہے مکہ کے نزدیک اور کدے بضم کاف بھی ایک دوسرا پہاڑ ہے جو یمن کے راستہ پر ہے یہ روایت بظاہر اگلی روایتوں کے خلاف ہے لیکن کرمانی نے کہا یہ فتح مکہ کا ذکر ہے اور اگلی روایتوں میں حجۃ الوداع کا حافظ نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے اور ٹھیک یہ ہے کہ آپ کداء یعنے بلند جانب سے داخل ہوئے یہ عبارت من اعلی مکہ کداء سے متعلق ہے نہ کدی بالقصر سے ۱۲ منہ

قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ عَلٰى كِلْتَيْهِمَا مِنْ كَدَاءٍ وَكُدًى وَاَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَّ كَانَتْ

ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کداء سے جو مکہ کے اعلیٰ جانب ہیں ہے مکہ میں داخل ہو گئے ہشام نے کہا اور عروہ مکہ میں کداء اور کدی دونوں مقاموں میں سے داخل ہوا کرتے جو ان کے گھر سے قریب تھا۔

۱۸۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ وَكَانَ عُرْوَةُ اَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَ اَقْرَبَهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کداء بلند جانب سے مکہ میں داخل ہوئے اور عروہ اکثر کدی نشیبی جانب سے داخل ہوا کرتے وہ اُن کے گھر سے قریب تھا

۱۸۸- حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلْتَيْهِمَا وَكَانَ اَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى اَقْرَبِهِمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كَدَاءٌ وَكُدًى مَوْضِعَانِ-

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کداء کی جانب سے داخل ہوئے اور عروہ دونوں طرف سے داخل ہوا کرتے اور اکثر کدی کی طرف سے داخل ہوا کرتے جو اُن کے مکان سے قریب تھا امام بخاری نے کہا کداء اور کدی دونوں مقاموں کے نام ہیں

بَابٌ ۱۲۸ فَضْلِ مَكَّةَ وَبُنْيَانِهَا وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى

باب مکہ کی فضیلت اور کعبے کی بنا کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ

اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لوٹ آنے کی اور امن کی جگہ بنایا اور اُن کو حکم دیا کہ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل سے فرمایا تم میرا گھر طواف کرنے والوں اور مجاوروں اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھو اور اے پیغمبر وہ وقت یاد کر جب ابراہیم نے عرض کیا میرے مالک اس شہر کو (مکہ کو) امن کا گھر بنا دے اور یہاں کے رہنے والوں کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہوں میوے کھانے کو دے پروردگار نے فرمایا جو منکر ہوگا اس کو بھی میں چند روز (دنیا میں) مزے کرنے دوں گا پھر دوزخ کے عذاب میں کھینچ لاؤں گا وہ برا مقام ہے اور اے پیغمبر وہ وقت یاد کر جب ابراہیم اور اسمٰعیل کعبے کے پائے اٹھا رہے تھے اور دعا کر رہے تھے مالک ہمارے یہ خدمت ہماری قبول فرما تو سب کچھ سنتا جانتا ہے مالک ہمارے ہم دونوں کو اپنا تابعدار رکھ اور ہماری اولاد میں سے ایک مسلمان جتھا نکال

وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔

اور ہم کو حج کے طریقے بتلا دے اور ہمارے قصور معاف کر دے بیشک تو بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے۔

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ اِزَارَكَ عَلٰى رَقَبَتِكَ فَخَرَّ اِلَى الْاَرْضِ فَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ اَرِنِيْ اِزَارِيْ فَشَدَّهُ عَلَيْهِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نبیل نے کہا مجھ کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سُنا وہ کہتے تھے جب (جاہلیت کے زمانہ میں)[1] کعبہ بننا شروع ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباسؓ آپ کے چچا پتھر ڈھو رہے تھے۔ حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ اپنی تہ بند اُتار کر کاندھے پر ڈال لیجئے (آپ نے ایسا ہی کیا) ننگے ہوتے ہی آپ بیہوش ہو کر گرے آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف لگ گئیں آپ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا میرا تہ بند دو انہوں نے دیا آپ نے مضبوط باندھ لیا

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَئِنْ كَانَتْ عَآئِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ الَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا عبداللہ بن محمد بن ابی بکر نے عبداللہ بن عمرؓ سے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ یہ روایت کرتی تھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کیا تو نے نہیں دیکھا جب تیری قوم (قریش) نے کعبہ بنایا تو ابراہیم کے پایوں میں کمی کر دی (چھوٹا بنایا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر آپ ابراہیم کے پایوں پر اُس کو کیوں نہیں بنا دیتے آپ نے اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی قریب نہ گذرا ہوتا تو بیشک میں ایسا ہی کرتا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا اگر حضرت عائشہؓ نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے (جو ضرور سُنی ہے کیونکہ وہ سچی اور حافظہ تھیں) تو میں سمجھتا ہوں یہی وجہ تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حطیم کے متصل جو دیواروں کے کونے ہیں اُن کو نہیں چومتے تھے کیوں کہ

---

[1] کہتے ہیں کعبہ کی یہ تعمیر آپ کی نبوت سے پانچ برس پہلے ہوئی تھی اور سب سے پہلے کعبے کو فرشتوں نے بنایا تھا پھر آدم علیہ السلام نے پھر اُن کی اولاد نے پھر حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں طوفان سے غرق ہوگیا حضرت ابراہیم نے اپنے زمانہ میں از سر نو بنایا پھر عمالقہ نے پھر جرہم نے پھر قصی بن کلاب نے پھر قریش نے جس کا ذکر اس حدیث میں ہے پھر عبداللہ بن زبیر نے ۶۴ھ ہجری میں پھر حجاج بن یوسف ظالم نے ۱۲ منہ [2] اس زمانہ میں محنت مزدوری کے وقت ننگے ہونے میں عیب نہ تھا لیکن چونکہ یہ امر مروت اور غیرت کے خلاف تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے لیے اس وقت بھی یہ گوارا نہ کیا گو اس وقت تک آپکو پیغمبری نہیں ملی تھی ۱۲ منہ

إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ.

خانہ کعبہ ابراہیم کے پایوں پر پورا نہ تھا[۱]

۱۹۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكِ قَصُرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذَٰلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص سلام بن سلیم جعفی نے کہا ہم سے اشعث نے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا حطیم خانہ کعبہ میں شامل ہے آپ نے فرمایا ہاں میں نے کہا پھر لوگوں نے اس کو کعبے میں شریک کیوں نہیں کیا آپ نے فرمایا تیری قوم [illegible] روپیہ کم تھا میں نے پوچھا کعبے کا دروازہ اونچا کیوں بنایا آپ نے فرمایا اس [illegible] قوم کے لوگ جس کو چاہیں اس کو اندر کرلیں اور جس کو چاہیں اندر نہ آنے دیں [illegible] اگر تیری قوم کا جاہلیت کا زمانہ ابھی تازہ تازہ نہ ہوتا اور ان کے دل بگڑ جانے کا مجھے اندیشہ نہ ہوتا تو میں حطیم کو کعبے کے اندر شریک کر دیتا اور کعبے کا دروازہ زمین سے لگا ہوا بناتا

۱۹۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهُ عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْ بِنَاءَهُ وَجَعَلْتُ لَهُ خَلْفًا وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ خَلْفًا يَعْنِي بَابًا.

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ نہ ہوتا تو کعبے کو توڑ ڈالتا اور ابراہیم علیہ السلام کے پایوں پر اس کو اٹھاتا ہوا یہ تھا کہ قریش نے اس کو چھوٹا کر دیا اور اس میں ایک اور دروازہ اس دروازے کے مقابل رکھا۔ ابومعاویہ نے کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا حدیث میں خلف سے دروازہ مراد ہے[۲]

۱۹۳ - حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ

ہم سے بیان بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے یزید بن رومان نے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا عائشہؓ اگر تیری قوم کی جاہلیت کا زمانہ ابھی تازہ نہ

---

[۱] کیونکہ حطیم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بناء میں کعبہ میں داخل تھا قریش نے پیسہ کم ہونے کی وجہ سے کعبے کو چھوٹا کر دیا اور حطیم کی زمین کعبے کے باہر چھٹی رہنے دی اسی لیے طواف میں حطیم کو شامل کر لیتے ہیں ۱۲ منہ [۲] اب کعبے میں ایک ہی دروازہ ہے وہ بھی آدم قد سے زیادہ اونچا داخلے کے وقت لوگ بڑی مشکل سے سیڑھی پر چڑھ کر کعبے کے اندر جاتے ہیں اور ایک ہی دروازہ ہونے سے اس کے اندر تازی ہوا مشکل سے آتی ہے ہجوم کے وقت دم رک جاتا ہے عبداللہ بن زبیرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہو بہو کعبے کو بنا دیا تھا لیکن خدا حجاج ظالم سے سمجھے اس نے پھر جاہلیت کے زمانہ کی طرح کر دیا بھلا ایسے شخص کو کوئی مسلمان کہہ سکتا ہے حجاج کے بعد دوسرے بادشاہوں نے گھڑی گھڑی کعبہ کا توڑنا مناسب نہ سمجھا ۱۲ منہ

حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ فَأَدْخَلْتُ فِيهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ وَأَلْزَقْتُهُ بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا فَبَلَغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ فَذَلِكَ الَّذِي حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى هَدْمِهِ قَالَ يَزِيدُ وَشَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِينَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ وَأَدْخَلَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ وَقَدْ رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ حِجَارَةً كَأَسْنِمَةِ الْإِبِلِ قَالَ جَرِيرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ مَوْضِعُهُ قَالَ أُرِيكَهُ الْآنَ فَدَخَلْتُ مَعَهُ الْحِجْرَ فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ فَقَالَ هَا هُنَا قَالَ جَرِيرٌ فَحَزَرْتُ مِنَ الْحِجْرِ سِتَّةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا۔

بَابُ ۱۲۹ فَضْلِ الْحَرَمِ وَقَوْلِهِ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَوْلِهِ أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ۔

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللَّهُ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا۔

بَابُ ۱۳۰ تَوْرِيثِ دُورِ مَكَّةَ وَبَيْعِهَا وَشِرَائِهَا

گذرا ہوتا تو میں کعبے کو گرانے کا حکم دیتا اور جتنا حصہ اس میں سے نکال دیا گیا ہے وہ شریک کر دیتا اور اُس کی کرسی زمین دوز کر دیتا اور اُس میں دو دروازے رکھتا ایک پوربی ایک پچھمی اور ابراہیم کے پائے پر برابر اٹھا دیتا اُسی حدیث کو عبداللہ بن زبیر نے سُن کر (اپنی خلافت میں) کعبہ کو گرایا یزید بن رومان نے کہا میں اس وقت موجود تھا جب عبداللہ بن زبیر نے کعبے کو گرایا اور بنایا اور حطیم کو اُس کے اندر کر دیا اور میں نے ابراہیم کے پائے کے پتھر دیکھے اونٹوں کی کوہانوں کی وضع تھی جریر بن حازم نے کہا میں نے یزید بن رومان سے پوچھا ابراہیمؑ کا پایا کہاں پر تھا انہوں نے کہا میں تجھے ابھی دکھاتا ہوں پھر میں اُن کے ساتھ حطیم میں گیا اُنہوں نے ایک جگہ بتلائی کہا یہاں جریر نے کہا میں نے اس کا اندازہ کیا حطیم میں سے چھ ہاتھ ہوگی یا ایسی ہی کچھ[1]

باب حرم کی زمین کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نمل میں) فرمایا مجھے تو حکم ہوا اس شہر یعنی مکہ کے مالک کو پوجنے کا جس نے اُس کو حرام کیا (عزت دی) اور اُسی کا سب کچھ ہے اور مجھے حکم ہے تابعدار رہنے کا اور (سورہ قصص میں) فرمایا کیا ہم نے ان کو حرم میں جگہ نہیں دی جہاں امن ہے اور اس طرح کا میوہ کھانے کو ہماری طرف سے کھچا چلا آتا ہے اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

ہم سے علی بن عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور سے اُنہوں نے مجاہد سے اُنہوں نے طاؤس سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا اُس شہر کو اللہ نے حرام کیا ہے یا عزت دی ہے) وہاں کا کانٹا تک نہ کاٹا جائے نہ وہاں کا شکاری جانور ہنکایا جائے نہ وہاں کی پڑی چیز اٹھائی جائے مگر وہ اُٹھائے جو اُس کو پہچنوائے۔

باب مکہ کے گھر میراث ہو سکتے ہیں اُن کا بیچنا اور خریدنا جائز ہے[2]

[1] معلوم ہوا کہ کل حطیم کی زمین کعبے میں شریک نہ تھی کیونکہ پرنالے سے لے کر حطیم کی دیوار تک سترہ ہاتھ جگہ ہے اور ایک تہائی ہاتھ دیوار کا عرض دو ہاتھ ہے باقی پندرہ ہاتھ جگہ حطیم کے اندر ہے بعضے کہتے ہیں کل حطیم کی جگہ کعبہ میں شریک تھی اور حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں امتیاز کے لیے حطیم کے گرد ایک چھوٹی سی دیوار اٹھا دی ۱۲ منہ [2] مجاہد سے منقول ہے کہ مکہ تمام مباح ہے نہ وہاں کے گھروں کا بیچنا درست ہے نہ کرایہ دینا اور ابن عمرؓ سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور امام ابو حنیفہؒ اور ثوری کا یہی مذہب ہے اور جمہور علماء کے نزدیک مکہ کے گھر ملک ہیں اور مالک کے مر جانے کے بعد وارثوں کے ملک ہو جاتے ہیں امام ابو یوسف کا یہی قول ہے اور امام بخاری نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے ۱۲ منہ

وَاَنَّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَآءٌ خَاصَّةً لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَنِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ الْبَادِي الطَّارِيْ مَعْكُوْفًا مَحْبُوْسًا۔

اور مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں یعنے خاص مسجد میں[1] کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ حج میں فرمایا) جو لوگ منکر ہوے اور اللہ کے رستے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور مسجد حرام میں جانے سے جس کو ہم نے سب لوگوں کے لیے یکساں مقرر کیا ہے وہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے اور جو کوئی وہاں شرارت سے کفر کرنا چاہے اس کو ہم دکھ کا عذاب چکھائیں گے امام بخاری نے کہا بادی سے (اس سورة میں) مراد باہر والا اور (سورۂ فتح میں) جو معکوفا کا لفظ ہے اُس کا معنے رکی ہوئی[2]

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ عَقِيْلٌ مِّنْ رِّبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَّرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَّلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَّلَا عَلِيٌّ شَيْئًا لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَّطَالِبٌ كَافِرَيْنِ فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّكَانُوْا يَتَاوَّلُوْنَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ الْاٰيَةَ۔

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی اُنہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے علی بن حسین سے اُنہوں نے عمرو بن عثمان سے اُنہوں نے اسامہ بن زید سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا (جب آپ مکہ کے قریب پہنچے) آپ مکہ میں اپنے گھر میں کہاں اُتریں گے آپ نے فرمایا عقیل نے کوئی محلہ یا مکان ہمارے لیے کہاں چھوڑا ہے (بلکہ سب بیچ کھوچ برابر کر دیئے) ہوا یہ کہ عقیل اور طالب ابو طالب اپنے باپ کے وارث ہوئے اور جعفر اور علی کو خاک نہیں ملا کیونکہ وہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے اُس وقت عقیل اور طالب کافر تھے[3] حضرت عمرؓ یوں کہتے تھے کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا ابن شہاب نے کہا وہ لوگ اس آیت سے دلیل لیتے تھے (جو سورۂ انفال میں ہے) جو لوگ ایمان لائے اور دیس چھوڑا اور اللہ کی راہ میں جان اور مال سے جہاد کیا اور جن لوگوں نے اُن کو جگہ دی اور ان کی مدد کی وہی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے[4]

---

[1] خاص مسجد میں سب مسلمانوں کا حق برابر ہے جو جہاں بیٹھ گیا اس کو وہاں سے کوئی اٹھا نہیں سکتا ۱۲ منہ [2] اوپر کی آیت میں عاکف اور معکوف کا مادہ ایک ہی ہے اس لیے معکوف کی بھی تفسیر بیان کر دی ۱۲ منہ [3] ابو طالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور علی اور جعفر نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا اور آپ کے ساتھ مسلمان ہو کر مدینہ میں آگئے تھے لیکن عقیل مسلمان نہیں ہوئے تھے اس لیے سارے مکانات اور ابو طالب کی جائداد اُن کی جو مکہ میں تھی ان کے قبضے میں آگئی تھی اُنہوں نے ان کو بیچ باچ ڈالا اور کھاپی کر برابر کر دیا داؤدی نے کہا جو کوئی ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلا آتا اس کا عزیز کافر جو مکہ میں رہتا ساری جائداد دبا لیتا آنحضرت نے بھی مکہ فتح ہونے کے بعد ان معاملات کو قائم رکھا تا کہ لوگوں کی دل شکنی نہ ہو کہتے ہیں ابو طالب کے یہ مکانات مدت دراز تک عقیل ہی کی اولاد پاس رہے اخیر میں ان میں سے ایک مکان محمد بن یوسف حجاج ظالم کے بھائی نے ایک لاکھ دینار کو خریدا اصل میں یہ مکانات ہاشم کے تھے ان سے عبدالمطلب کو ملے انہوں نے سب بیٹوں کو تقسیم کر دیئے اس وجہ سے آنحضرت کا بھی اُن میں حصہ تھا کیونکہ آپ کے والد عبداللہ بھی عبدالمطلب کے صاحبزادے تھے ۱۲ منہ [4] یہ آیت شروع اسلام میں مدینہ منورہ میں اُتری تھی اللہ تعالیٰ نے مہاجرین اور انصار کو ایک دوسرے کا وارث بنا دیا تھا بعد میں یہ آیت اُتری واولوا الارحام بعضہم اولی ببعض یعنے غیر آدمیوں کی نسبت رشتہ دار میراث کے زیادہ حقدار ہیں پھر اس آیت سے پہلی آیت منسوخ ہو گئی

بَابُ ۱۳۱ نُزُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ

قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ نُسِبَتِ الدُّوْرُ اِلٰى عَقِيْلٍ يُوْرَثُ الدُّوْرُ وَتُبَاعُ وَتُشْتَرٰى۔

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَادَ قُدُوْمَ مَكَّةَ مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ بِمِنًى نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ وَذٰلِكَ اَنَّ قُرَيْشًا وَكِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَوْ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَنْ لَّا يُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا يُبَايِعُوْهُمْ حَتّٰى يُسْلِمُوْا اِلَيْهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ وَّيَحْيَى بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ وَقَالَا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہیں کہاں اُترے تھے امام بخاری نے اس حدیث میں (جو اگلے باب میں گذری) گھروں کی نسبت عقیل کی طرف کی اور گھر میراث ہوتے ہیں بیچے جاتے ہیں خریدے جاتے ہیں۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے کہا مجھ سے ابوسلمہ نے بیان کیا کہ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (منیٰ سے لوٹ کر) مکہ کو آنے لگے تو فرمایا اللہ چاہے تو کل ہم خیف بنی کنانہ (یعنی محصب) میں اُتریں گے جہاں قریش نے کفر پر اڑے رہنے کی قسم کھائی تھی۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا مجھ سے زہری نے اُنہوں نے ابوسلمہ سے اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گیارھویں ذوالحجہ کو فرمایا اُس وقت آپ منیٰ میں تھے ہم کل بنی کنانہ کے خیف میں اُتریں گے جہاں اُنہوں نے کفر پر قسم کھائی تھی یعنی محصب میں اس کا قصہ یہ ہے کہ قریش اور کنانہ نے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے خلاف میں قسم کھا کر قول قرار کیا تھا کہ اُن سے بیاہ شادی نہ کریں گے نہ بیچ کھوچ جب تک وہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے سپرد نہ کر دیں اور سلامہ بن روح نے اس حدیث کو عقیل سے اور یحییٰ بن ضحاک نے اوزاعی سے یوں روایت کیا مجھ کو ابن شہاب نے خبر دی ان دونوں کی روایت میں بنی ہاشم اور بنی مطلب ہے امام بخاری نے کہا

(بقیہ صفحہ سابقہ) سے مومنوں کا ایک دوسرے کا وارث ہونا نکلتا ہے اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ مومن کافر کا وارث نہ ہوگا اور شاید امام بخاری نے اس مضمون کی طرف اشارہ کیا جو اس کے بعد ہے والذین آمنوا ولم یہاجروا یعنی جو لوگ ایمان بھی لے آئے لیکن کافروں کے ملک سے ہجرت نہیں کی تو تم ان کے وارث نہیں ہو سکتے جب اُن کے وارث نہ ہوئے تو کافروں کے بطریق اولیٰ وارث نہ ہوں گے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا ۱ یہ عبارت قال ابوعبداللہ سے تباع وتشتری تک نسخہ مطبوعہ مصر میں نہیں ہے اور وہی نسخہ صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس مضمون کو اگر تعلق ہے تو اگلے باب سے نہ اس باب سے اس لیے اس باب میں شاید کاتب نے سہو سے یہ مضمون لکھ دیا ہے ۱۲ منہ ۲ اس قسم اور قول قرار کا بیان آگے کی حدیث میں آتا ہے خیف کہتے ہیں پہاڑ کی نشیبی جانب کو جو نالے سے اونچا ہوتا ہے ۱۲ منہ ۳ اور اس مضمون کی ایک تحریری دستاویز کی گئی تھی کہتے ہیں اس کو منصور بن عکرمہ نے لکھا تھا اللہ نے اس کا ہاتھ شل کر دیا جب یہ معاہدہ بنی ہاشم اور بنی مطلب نے سنا تو وہ گھبرائے مگر اللہ کی قدرت عجیب ظاہر ہوئی قریش نے یہ معاہدہ تحریری کعبے کے اندر لٹکا دیا تھا اس کو دیمک چاٹ گئی فقط وہ مقام رہ گیا جہاں اللہ کا نام تھا آنحضرت صلعم نے اس کی خبر ابوطالب کو دی ابوطالب نے اُن کافروں سے کہا میرا بھتیجا یہ کہتا ہے تم جا کر اس کاغذ کو دیکھو اگر اس کا بیان سچ نکلے تو اس کی ایذادہی سے باز آؤ اگر جھوٹ نکلے تو میں اس کو تمہارے حوالہ کر دوں گا مار ڈالو یا زندہ رکھو تمہارا اختیار ہے قریش نے جا کر دیکھا تو جیسا آنحضرتؐ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا تھا کہ ساری تحریر کو دیمک چاٹ گئی تھی صرف اللہ کا نام رہ گیا تھا تب بہت شرمندہ ہوئے آنحضرتؐ جو اس مقام پر جا کر اُترے تو اللہ کا شکر ظاہر کرنے کو کہ ایک وقت وہ تھا کہ آنحضرتؐ اپنے مجبور اور کمزور تھے یا اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کو مکہ کی حکومت دی کافروں اور مخالفوں کا ستیاناس ہو گیا ۱۲ منہ

بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَشْبَهُ

نے کہا بنی مطلب زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے[1]

بَاب ۱۳۲ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ إِلَى قَوْلِهِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ۔

باب اللہ تعالیٰ نے (سورہ ابراہیم میں) فرمایا اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم نے کہا تھا مالک میرے اس شہر کو امن کا مقام کر دے اور مجھ کو اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچائے رکھ مالک میرے ان (کمبخت) بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا لعلہم یشکرون تک[2]

بَاب ۱۳۳ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى جَعَلَ اللهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ إِلَى قَوْلِهِ وَأَنَّ اللهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔

باب اللہ تعالیٰ نے (سورہ مائدہ میں) فرمایا خدا نے کعبے کو جو عزت والا گھر ہے لوگوں کا گذارا بنایا اسی طرح حرمت والے مہینے کو[3] اخیر آیت ان اللہ بکل شیٔ علیم تک۔

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زیاد بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (قیامت کے قریب) ایک چھوٹی پنڈلیوں والا (حقیر) حبشی کعبے کو ویران کرے گا[4]

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانُوا يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ وَكَانَ يَوْمًا تُسْتَرُ فِيهِ الْكَعْبَةُ فَلَمَّا فَرَضَ اللهُ رَمَضَانَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو محمد بن ابی حفصہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے کہا لوگ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے عاشورہ (دسویں محرم) کو روزہ رکھا کرتے تھے اور اسی دن کعبے کو پردہ پہنایا جاتا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کا جی چاہے اب

---

[1] کیونکہ عبدالمطلب تو خود ہاشم کے بیٹے تھے اور بنی ہاشم میں عبدالمطلب کی کل اولاد آگئی البتہ مطلب ہاشم کے بھائی تھے لیکن بیہقی کی ایک دوسرے طریق میں بھی بنی عبدالمطلب ہے ۱۲ منہ [2] اس باب میں امام بخاری نے صرف آیت پر اکتفا کی اور کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید ان کو کوئی حدیث اپنی شرط کے موافق نہ ملی ہوگی ۱۲ منہ [3] یعنے کعبے اور ماہ حرام کی بدولت سینکڑوں ہزاروں آدمیوں کو روٹی ملتی ہے ہزاروں آدمی حج کو آتے ہیں تو مکہ والے پرورش پاتے ہیں اونٹ والوں کے اونٹ کرایہ پر چلتے ہیں صدہا سوداگر تجارت کر کے روپیہ کماتے ہیں اسی طرح اگر ماہ حرام نہ ہوتا اور ہمیشہ لوٹ کھسوٹ کا خوف لگا رہتا تو تجارت بند ہو جاتی اور صدہا آدمی روٹی نہ ملنے سے ہلاک ہو جاتے ۱۲ منہ [4] یہ واقع بالکل قیامت کے قریب ہوگا جب دنیا پوری ہونے کو ہوگی تو یہ ان آیتوں کے خلاف نہیں ہے جن میں مکہ کو امن کا شہر فرمایا ہے اس لیے کہ قیامت تک اللہ تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے گا پھر جب قیامت ہی آجائے گی تو کعبہ کیا ہر چیز تباہ اور ویران ہو جائے گی ۱۲ منہ

وَمَنْ شَآءَ اَنْ يَّتْرُكَهٗ فَلْيَتْرُكْهُ۔

عاشورے کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے (وہ نفل ہو گیا)[1]

۲۰۰- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ تَابَعَهٗ اَبَانُ وَعِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُحَجَّ الْبَيْتُ وَالْاَوَّلُ اَكْثَرُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ قَتَادَةُ عَبْدَ اللّٰهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ اَبَا سَعِيْدٍ۔

ہم سے احمد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے ابراہیم بن طہمان نے انہوں نے حجاج بن حجاج اسلمی سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی عتبہ سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یاجوج اور ماجوج نکلنے کے بعد بھی خانہ کعبہ کا حج اور عمرہ ہوتا رہے گا[2] عبداللہ ابن ابی عتبہ کے ساتھ اس حدیث کو ابان اور عمران نے بھی قتادہ سے روایت کیا ہے[3] اور عبدالرحمٰن نے اس حدیث کو شعبہ سے یوں روایت کیا قیامت جب تک قائم نہ ہوگی جب تک خانہ کعبہ کا حج موقوف نہ ہوگا[4] امام بخاری نے کہا پہلی روایت بہت لوگوں نے کی ہے اور قتادہ نے عبداللہ بن عتبہ سے اور عبداللہ نے ابوسعید خدری سے سنا ہے[5]

بَاب ۱۳۴ كِسْوَةِ الْكَعْبَةِ

باب کعبے پر غلاف چڑھانا[6]

۲۰۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْاَحْدَبُ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ قَالَ جِئْتُ اِلٰى شَيْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ قَالَ جَلَسْتُ مَعَ شَيْبَةَ عَلَى الْكُرْسِيِّ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَقَدْ جَلَسَ هٰذَا

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے کبڑے واصل نے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے کہا میں شیبہ بن عثمان پاس آیا[7] دوسری سند اور ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے واصل سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے کہا میں شیبہ کے ساتھ کعبے میں کرسی پر بیٹھا شیبہ نے کہا (ایک دن) اسی جگہ حضرت عمرؓ بیٹھے تھے انہوں نے کہا میرا قصد یہ ہے کہ کعبے

---

[1] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ اس میں عاشورے کے دن کعبے پر پردہ ڈالنے کا ذکر ہے تو کعبے کی عظمت اس سے ثابت ہوئی جو باب کا مقصود ہے ۱۲ منہ

[2] یاجوج ماجوج دو قومیں ہیں کافروں کی یافث بن نوح کی اولاد میں جن کی اولاد میں ترک اور روس بھی ہیں قیامت کے قریب وہ ساری دنیا پر غالب ہو کر بڑا دھند مچائیں گے پورا ذکر ان کا علامات قیامت میں آئے گا اس حدیث کو امام بخاری اس لیے لائے کہ اس کی دوسری روایت میں بظاہر تعارض ہے اور فی الحقیقت تعارض نہیں کس لیے کہ قیامت تو یاجوج اور ماجوج کے نکلنے اور ہلاک ہونے کے بہت دنوں بعد قائم ہوگی تو یاجوج ماجوج کے وقت میں لوگ حج اور عمرہ کرتے رہیں گے اس کے بعد پھر قریب قیامت پر لوگوں میں کفر پھیل جائے گا اور حج اور عمرہ موقوف ہو جائے گا ۱۲ منہ

[3] ابان کی روایت کو امام احمد نے اور عمران کی روایت کو ابویعلیٰ اور ابن خزیمہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

[4] اس کو حاکم نے وصل کیا ۱۲ منہ

[5] یہ امام بخاری نے اس لیے بیان کر دیا کہ قتادہ پر تدلیس کی نسبت کی گئی ہے تو ان کا سماع کھول دیا گیا ۱۲ منہ

[6] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ کعبے پر غلاف چڑھانا جائز ہے یا اس کے غلاف کا تقسیم کرنا کہتے ہیں سب سے پہلے تبع حمیری نے اس پر غلاف چڑھایا اسلام سے نو سو برس پہلے بعضوں نے کہا عدنان نے اور ریشمی غلاف عبداللہ بن زبیر نے چڑھایا اور آنحضرت کے عہد میں ٹاٹ کا غلاف انطاع اور کمل کا تھا پھر آپ نے یمنی کپڑے کا غلاف چڑھایا ۱۲ منہ

[7] یہ شیبہ بن عثمان صحابی تھے کعبے کی کنجی انہی کے پاس رہتی اور اب تک ان کی اولاد میں قائم ہے اسی لیے اس کو شیبی کہتے ہیں جو کعبے کی کلید برداری کی خدمت رکھتا ہے ۱۲ منہ

الْمَجْلِسَ عُمَرُ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَدَعَ فِيْهَا صَفْرَآءَ وَلَا بَيْضَآءَ اِلَّا قَسَمْتُهٗ قُلْتُ اِنَّ صَاحِبَيْكَ لَمْ يَفْعَلَا قَالَ هُمَا الْمَرْاٰنِ اَقْتَدِيْ بِهِمَا۔

میں جتنا سونا چاندی ہے بس اُس میں سے کچھ نہ رکھوں سب بانٹ دوں میں نے کہا تمہارے دونوں ساتھیوں نے تو ایسا نہیں کیا اُنہوں نے کہا انہی دونوں صاحبوں کی تو میں پیروی کر رہا ہوں۔

بَابُ ۱۳۵ هَدْمِ الْكَعْبَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَيُخْسَفُ بِهِمْ

باب کعبہ گرانے کا بیان اور حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک لشکر کعبے پر لڑنے کے لیے چڑھ آئے گا وہ زمین میں دھنس جائے گا

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَخْنَسِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاَنِّيْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن قطان نے کہا ہم سے عبیداللہ بن اخنس نے کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گویا میں کعبے کے گرانے والے کو دیکھ رہا ہوں ایک کالا پھڈا اُس کا ایک ایک پتھر اکھیڑ رہا ہے

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے اُنہوں نے یونس سے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے کہ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبے کو ایک چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا

بَابُ ۱۳۶ مَا ذُكِرَ فِي الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ۔

باب حجر اسود کا بیان

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ جَآءَ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فَقَبَّلَهٗ فَقَالَ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابراہیم نخعی سے اُنہوں نے عابس بن ربیعہ سے اُنہوں نے حضرت عمرؓ سے وہ حجر اسود پاس آئے اُس کو چوما پھر کہنے لگے

۱؎ دونوں صاحبوں سے مراد پیغمبر صاحب اور ابوبکر صدیقؓ ہیں کہتے ہیں کعبے کے تلے ایک بڑا خزانہ ہے اس کے کھودنے اور خرچ کر ڈالنے کا حضرت عمرؓ نے ارادہ کیا بعضے کہتے ہیں اُس خزانہ سے مراد وہ آمدنی ہے جو بطور نذر و نیاز کے حاجی اور زائر چڑھاتے اور وہ ایک صندوق میں جمع رہتی اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جب وہاں کی آمدنی کی تقسیم جائز ہوئی تو کعبے کا غلاف بھی تقسیم ہو سکتا ہے اور اُس کے خریدنے میں علماء کا اختلاف ہے اور صحیح یہی ہے کہ اُس کی خرید و فروخت درست ہے فاکہی نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی اُنہوں نے کہا کعبے کا غلاف بیچ ڈال اور اس کا پیسہ محتاجوں کو دے ۱۲ منہ ۲؎ اس کو خود امام بخاری نے کتاب البیوع میں نکالا ۱۲ منہ ۳؎ حدیث میں افحج کا لفظ ہے افحج زبان عربی میں اُس شخص کو کہتے ہیں جو اکڑتا ہوا چلے یا چلنے میں اس کے دونوں پنجے تو نزدیک ہیں اور دونوں ایڑیوں میں فاصلہ رہے وہ حبشی مردود جو قیامت کے قریب کعبے کو ڈھائے گا اسی شکل کا ہوگا ۱۲ منہ ۴؎ دوسری روایت میں ہے اُس کی آنکھیں نیلی ناک پھیلی ہوئی ہوگی پیٹ بڑا اس کے اور لوگ ہوں گے وہ کعبے کا ایک ایک پتھر اکھاڑ ڈالیں گے اور اکھاڑ کر سمندر میں جا کر پھینک دیں گے غالباً یہ لوگ دہری نیچری ہوں گے جو قیامت کے قریب بہت پھیل جائیں گے حلیمی نے کہا حضرت عیسیٰ کی زندگی میں یہ ہوگا اور صحیح یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد ہوگا جب قرآن بھی دلوں سے اُٹھ جائے اور مصلحت میں سے بھی نعوذ باللہ من ذلک الزمان الفاسد ۱۲ منہ ۵؎ حجر اسود وہ کالا پتھر ہے جو کعبے کے مشرقی کونے میں لگا ہے صحیح حدیث میں ہے کہ حجر اسود جنت کا پتھر ہے پہلے وہ دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا پھر آدمیوں کے گناہوں نے اس کو کالا کر دیا ۱۲ منہ

إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ

بَابُ ۱۳۷ إِغْلَاقِ الْبَيْتِ وَيُصَلِّي فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ

۲۰۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ -

بَابُ ۱۳۸ الصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ

۲۰۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشٰى قِبَلَ الْوَجْهِ حِينَ يَدْخُلُ وَيَجْعَلُ الْبَابَ قِبَلَ الظَّهْرِ يَمْشِي حَتّٰى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلٰثَةِ

میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ بگاڑ کر سکتا ہے نہ فائدہ[1] اور اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا تجھ کو چومتے ہوئے تو میں کبھی تم کو نہ چومتا[2]

باب کعبے کا دروازہ اندر سے بند کر لینا اور اس کے ہر کونے میں نماز پڑھنا جدھر چاہے

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اور اسامہ بن زیدؓ اور بلالؓ اور عثمان بن طلحہؓ چاروں مل کر کعبے کے اندر گئے اور دروازہ لگا لیا جب دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں گھسا بلالؓ سے ملا میں نے ان سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز پڑھی اُنہوں نے کہا ہاں دونوں یمنی ستونوں کے درمیان[3]

باب کعبے کے اندر نماز پڑھنا۔[4]

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمرؓ سے وہ جب کعبے کے اندر جاتے تو سیدھے منہ کے سامنے چلے جاتے اور دروازہ پیٹھ کی طرف کرتے اتنا آگے بڑھتے کہ وہ دیوار جو منہ کے سامنے ہوتی تین ہاتھ کے قریب رہ جاتی وہاں نماز پڑھتے اس مقام میں قصد کر کے جہاں پر بلالؓ

---

[1] حاکم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے حضرت علیؓ نے کہا اے امیر المومنین یہ بگاڑ اور فائدہ کر سکتا ہے قیامت کے دن اس کی آنکھیں ہونگی اور زبان اور ہونٹ اور گواہی دے گا حضرت عمرؓ نے یہ سن کر کہا ابو الحسن جہاں تم نہ ہو وہاں اللہ مجھ کو نہ رکھے ذہبی نے کہا حاکم کی روایت ساقط ہے خود مرفوع حدیث میں آنحضرتؐ سے ثابت ہے کہ آپ نے بھی حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت یہی فرمایا تو ایک پتھر ہے نہ بگاڑ کر سکتا ہے نہ فائدہ اور حضرت ابوبکرؓ نے بھی ایسا ہی کہا اخرجہ ابن ابی شیبہ ۱۲ منہ

[2] یعنے تیرا چومنا محض آنحضرت کی اتباع کی نیت سے ہے اس روایت سے صاف یہ نکلا کہ قبروں کی چوکھٹ چومنا یا قبروں کی زمین چومنا یا خود قبر کو چومنا یہ سب امور مکروہ ہیں کیوں کہ حضرت عمرؓ نے حجر اسود کو صرف اس لیے چوما کہ آنحضرتؐ نے اس کو چوما تھا اور آنحضرتؐ یا صحابہ سے کہیں منقول نہیں ہے کہ انہوں نے قبر کا بوسہ لیا ہو یہ سب کام جاہلوں کے نکالے ہوئے اور بدعت ہیں ۱۲ منہ

[3] اس حدیث سے ترجمہ باب کا ایک مطلب یعنی دروازہ بند کر لینا تو نکل آیا لیکن دوسرا مطلب نہیں نکلا کہ جس کونے میں چاہے نماز پڑھے اور ممکن ہے کہ جب آپ نے کعبے کے اندر ایک طرف بھی نماز پڑھی تو اس سے یہ سمجھ لیا جائے کہ ہر طرف جائز ہے کیوں کہ کعبے کے اندر سب جوانب برابر ہیں اور اس طرح سے باب کا دوسرا مطلب بھی ثابت ہوا ۱۲ منہ

[4] اس میں اختلاف ہے ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ درست نہیں اور جمہور علماء کے نزدیک اس کے اندر فرض اور نفل سب درست ہیں اور مالکیہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ نفل درست ہیں فرض درست نہیں ہیں ۱۲ منہ

اَذْرُعٍ فَیُصَلِّی یَتَوَخّٰی الْمَکَانَ الَّذِیْ اَخْبَرَہٗ بِلَالٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ وَلَیْسَ عَلٰی اَحَدٍ بَاْسٌ اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ اَیِّ نَوَاحِی الْبَیْتِ شَاءَ۔

نے اُن سے بیان کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی اور ابن عمرؓ یہ کہتے کہ کچھ قباحت نہیں کعبے میں جس طرف چاہے نماز پڑھے[1]

بَابُ ۱۳۹ مَنْ لَّمْ یَدْخُلِ الْکَعْبَۃَ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَحُجُّ کَثِیْرًا وَّلَا یَدْخُلُ۔

باب کعبہ کے اندر جانا کچھ ضرور نہیں ابن عمرؓ اکثر حج کیا کرتے اور کعبے کے اندر نہ جاتے[2]۔

۲۰۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَیْتِ وَصَلّٰی خَلْفَ الْمَقَامِ رَکْعَتَیْنِ وَمَعَہٗ مَنْ یَّسْتُرُہٗ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْکَعْبَۃَ قَالَ لَا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبد اللہ نے کہا ہم کو اسمٰعیل بن ابی خالد نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے ساتھ کچھ لوگ آپ پر آڑ کیے ہوئے تھے[3] ایک شخص نے ابن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے اندر بھی گئے تھے انہوں نے کہا نہیں[4]۔

بَابُ ۱۴۰ مَنْ کَبَّرَ فِیْ نَوَاحِی الْکَعْبَۃِ

باب کعبے کے چاروں کونوں میں اللہ اکبر کہنا

۲۰۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا عِکْرِمَۃُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ اَبٰی اَنْ یَّدْخُلَ الْبَیْتَ وَفِیْہِ الْاٰلِہَۃُ فَاَمَرَ بِہَا فَاُخْرِجَتْ فَاَخْرَجُوْا صُوْرَۃَ اِبْرَاہِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ فِیْ اَیْدِیْہِمَا الْاَزْلَامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاتَلَہُمُ اللّٰہُ اَمَا وَاللّٰہِ قَدْ عَلِمُوْا اَنَّہُمَا لَمْ

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے ایوب نے کہا ہم سے عکرمہ نے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا (مکہ فتح ہونے کے بعد) جب آپ کعبے کے پاس تشریف لائے اندر جانے سے انکار کیا کیونکہ وہاں بت تھے پھر آپ نے حکم دیا وہ نکالے گئے لوگوں نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کی مورتیں بھی نکالیں اُن کے ہاتھوں میں پانسے تھے یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا اللہ مشرکوں کو تباہ کرے قسم خدا کی اُن کو (خوب) معلوم ہے کہ ابراہیم اور اسمٰعیلؑ نے کبھی پانسے نہیں پھینکے[5] خیر پھر آپ کعبے

---

[1] یعنے جب دروازہ بند ہو اگر دروازہ کھلا ہو تو اس جانب نماز درست نہیں جہاں پر نمازی کے سامنے کعبے کی دیوار نہیں ہے بلکہ کشادہ ہوا ہے ۱۲ منہ [2] یعنے داخل ہونا کوئی لازمی رکن نہیں نہ حج کی کوئی عبادت ہے اگر کوئی کعبہ کے اندر نہ جائے تو کچھ قباحت نہیں بلکہ ہمارے زمانہ میں نہ جانا ہی بہتر ہے اول تو ہجوم اتنا ہوتا ہے کہ اندر جاکر نہ نمازی کی جگہ اچھی طرح ملتی ہے نہ خضوع خشوع باقی رہتا ہے ایک ایک پلا پڑتا ہے دوسرے کلیا کرتے ہیں کہ فی آدمی ایک ریال شیبی لیتے ہیں اور خود کھا جاتے ہیں بہتر یہ ہے کہ یہ ریال اللہ کی راہ میں محتاجوں کو دے شیبی تو بڑے مالدار اور امیر ہیں اس تعلیق کو سفیان ثوری نے اپنی جامع میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] ایسا نہ ہو کہ کوئی مشرک آپ پر حملہ کر بیٹھے یہ عمرہ قضا کا ذکر ہے اس وقت مکہ میں مشرکوں کی حکومت تھی ۱۲ منہ [4] نووی نے کہا شاید اس وجہ سے بھی اندر تشریف نہیں لے گئے کہ وہاں اس وقت سب بت دھرے ہوئے تھے جب مکہ فتح ہوا تو آپ نے تمام بت وہاں سے نکلوا کر پھنکوا دیے پھر اندر تشریف لے گئے ۱۲ منہ [5] کعبے میں یہ تین پانسے تھے ایک میں افعل ایک میں لاتفعل ایک خالی عرب کے مشرکوں میں جب کوئی کسی بڑے کام یا سفر کا قصد کرتا تو ان پانسوں کو پھینکتا افعل نکلتا تو وہ کام کرتا لاتفعل نکلتا تو نہ کرتا اگر خالی پانسہ نکلتا تو پھر پھینکتا معاذ اللہ کیسے جاہل تھے ایسی فالوں سے کیا ہوتا ہے آئندہ کا علم بجز خدائے قدیر کے اور کسی کو نہیں ہے انہی مشرکوں کی تقلید ہے جو بعضے شیعہ امامیہ اس قسم کا ایک استخارہ کیا کرتے اور اس کو ذات الرقاع کا استخارہ کہا کرتے ہیں اور ہمارے آئمہ اہل بیت پر جھوٹا بہتان کرتے ہیں کہ ان سے یہ استخارہ منقول ہے اتنا نہیں سمجھتے کہ ائمہ اہل بیت قرآن کے خلاف اس استخارہ کو کیونکر جائز رکھتے قرآن شریف میں تو صاف موجود ہے انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ باقی بر صفحہ آئندہ

يَسْتَقْسِمُ بِهَا قَطُّ فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ لَمْ يُصَلِّ فِيهِ — کے اندر گئے اور اُس کے گوشوں میں اللہ اکبر کہا نماز نہیں پڑھی[5]

بَابُ ۱۴۱ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الرَّمَلِ

باب رمل کرنا کیسے شروع ہوا[1]

۲۰۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے اُنھوں نے ایوب سختیانی سے اُنھوں نے سعید بن جبیر سے اُنھوں نے ابن عباسؓ سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب (عمرۃ قضا میں کے ہجری میں) مکہ میں آئے تو مشرک کہنے لگے محمدؐ آتے ہیں اُن کے ساتھ وہ لوگ ہیں جن کو مدینہ کے بخار نے کمزور کر دیا ہے پھر (ان کی بات کو غلط کرنے کے لیے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو یہ حکم دیا کہ طواف کے پہلے تین پھیروں میں رمل کریں[2] اور دونوں یمانی رُکنوں کے درمیان معمولی چال سے چلیں[3] اور آپ نے یہ حکم نہیں دیا کہ سب پھیروں میں رمل کریں اس لیے کہ اُن پر آسانی ہو

بَابُ ۱۴۲ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ وَيَرْمُلُ ثَلَاثًا۔

باب جب کوئی مکہ میں آئے تو پہلے حجر اسود کو چومے طواف شروع کرتے وقت اور تین پھیروں میں رمل کرے

۲۱۰ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ۔

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ وہب نے خبر دی اُنھوں نے یونس سے اُنھوں نے زہری سے اُنھوں نے سالم سے اُنھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے اُنھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب مکہ آتے تو طواف شروع کرتے وقت پہلے حجر اسود کو چومتے اور سات پھیروں میں سے پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے

بَابُ ۱۴۳ الرَّمَلِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔

باب حج اور عمرے میں رمل کرنے کا بیان

۲۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے سریج بن نعمان نے کہا ہم سے فلیح نے اُنھوں نے نافع سے اُنھوں نے ابن عمرؓ سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلے اور چار پھیروں میں

(بقیہ صفحہ سابقہ) استخارہ مسنون وہی ہے جو حدیث میں وارد ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [5] امام بخاری نے بلال کی حدیث کو جس میں کعبے کے اندر نماز پڑھنا مذکور ہے اس کو لیا اس حدیث سے یہ نہیں نکلا کہ آپ نے کعبے کے اندر نماز نہیں پڑھی کیونکہ بلال کی حدیث میں اثبات ہے اور بلالؓ آنحضرتؐ کے ساتھ اندر گئے تھے ابن عباسؓ کا آپ کے ساتھ کعبے کے اندر جانا ثابت نہیں ۱۲ منہ [1] طواف کے پہلے تین پھیروں میں ذرا جلدی جلدی چلنا مسنون ہے حنفیہ کہتے ہیں مونڈھے ہلاتے ہوئے جیسے کوئی جنگ کو جاتا ہے اکڑتے ہوئے چلنا اسی کو رمل کہتے ہیں ۱۲ منہ [2] حالانکہ اکڑ کر اُترا تے ہوئے چلنا منع ہے مگر انما الاعمال بالنیات یہاں کافروں پر رعب ڈالنا اور ان کے خیال کو غلط کرنا منظور تھا تو یہ فعل پروردگار کو پسند آیا اور ہمیشہ کے لیے سنت ہو گیا ۱۲ منہ [3] کیونکہ اُس وقت کافر لوگ دونوں شامی رکنوں کی طرف جمع تھے اُدھر ان کی نگاہ نہیں جاتی تھی ۱۲ منہ

وَمَشٰی اَرْبَعَةً فِی الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِی كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِی مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِی زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِلرُّكْنِ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّی لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّی رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَلَمَكَ مَا اسْتَلَمْتُكَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ وَمَا لَنَا وَلِلرَّمَلِ اِنَّمَا كُنَّا رَاءَيْنَا بِهِ الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ اَهْلَكَهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ شَیْءٌ صَنَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نُحِبُّ اَنْ نَتْرُكَهُ

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰی عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِی شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا قُلْتُ لِنَافِعٍ اَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْشِی بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ قَالَ اِنَّمَا كَانَ يَمْشِی لِيَكُونَ اَيْسَرَ لِاسْتِلَامِهِ۔

بَابُ ۱۴۴ اِسْتِلَامِ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَيَحْيٰی بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ

معمولی چال سے حج اور عمرہ دونوں میں[1] اس کے ساتھ اس حدیث کو لیث نے بھی روایت کیا کہا مجھ سے کثیر بن فرقد نے بیان کیا اُنھوں نے نافع سے اُنھوں نے ابن عمرؓ سے اُنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا مجھ کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو زید بن اسلم نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے نے حجر اسود کو کہا قسم خدا کی میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے تیرے سے نہ فائدہ ہو سکتا ہے نہ نقصان اور اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا تجھ کو چومتے ہوئے تو میں کبھی تجھ کو نہ چومتا پھر کہنے لگے اب ہم کو رمل کی کیا ضرورت ہے رمل ہم نے مشرکوں کے دکھانے کے لیے کی تھی تو اللہ نے اُن کو تباہ کر دیا پھر کہنے لگے یہ وہ بات ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی اس کا چھوڑ دینا ہم کو پسند نہیں[2]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے اُنھوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے اُنھوں نے ابن عمرؓ سے اُنھوں نے کہا میں نے حجر اسود اور رکن یمانی کا چومنا نہیں چھوڑا نہ سختی میں نہ آسانی میں[3] جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ان کو چومتے ہوئے عبید اللہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا کیا ابن عمرؓ دونوں یمانی رکنوں کے درمیان معمولی چال سے چلتے تھے انہوں نے کہا ہاں معمولی چال سے چلتے تھے تاکہ حجر اسود کے چومنے میں مشکل نہ ہو

باب لکڑی سے حجر اسود کو چھونا اور اس کو چومنا[4]

ہم سے احمد بن صالح اور یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی اُنھوں نے ابن شہاب سے اُنھوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُنھوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا

---

[1] مراد حجۃ الوداع اور عمرۃ القضا ہے کیونکہ حدیبیہ میں تو آپ کعبے تک پہنچ ہی نہ سکے تھے اور جعرانہ میں ابن عمر آپ کے ساتھ نہ تھے ۱۲ منہ [2] حضرت عمرؓ نے پہلے رمل کی علت اور سبب پر خیال کر کے اس کو چھوڑ دینا چاہا پھر اُن کو خیال آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فعل کیا تھا شاید اس میں اور کوئی حکمت ہو اور آپ کی پیروی ضروری ہے اس لیے اس کو جاری رکھا ۱۲ منہ [3] یعنی یہ کہ وہاں ہجوم بہت ہو حجر اسود تک رسائی مشکل ہو آسانی یہ کہ وہاں ہجوم نہ ہو اور بخوبی چومنے کا موقع ملے ۱۲ منہ [4] جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ حجر اسود کو منہ لگا کر چومنا چاہیئے اگر یہ نہ ہو سکے تو ہاتھ لگا کر چومنا چاہیئے اگر یہ نہ ہو سکے تو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چوم لے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو لکڑی لگا کر اس کو چوم لے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو جب حجر اسود کے سامنے پہنچے ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کر کے اس کو چوم لے ۱۲ منہ

ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ تَابَعَهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا آپ حجراسود میں ایک چھڑی لگا کر اس کو چومتے تھے یونس کے ساتھ اس حدیث کو دراوردی نے زہری کے بھتیجے سے روایت کیا انہوں نے اپنے چچا یعنی زہری سے۔

بَابٌ ۱۴۵ مَنْ لَمْ يَسْتَلِمْ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

باب دونوں یمانی رکنوں کے سوا اور رکنوں کو چومنا[1]

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَتَّقِي شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّهُ لَا نَسْتَلِمُ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فَقَالَ لَهُ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ مَهْجُورًا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْتَلِمُهُنَّ كُلَّهُنَّ

اور محمد بن بکر نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے ابوالشعثاء سے انہوں نے کہا کعبے کی کسی چیز سے کون پرہیز کرتا ہے[2] اور معاویہ یہ چاروں رکنوں کو چومتے تھے تو ابن عباسؓ نے ان سے کہا یہ دونوں رکن یعنے شامی اور عراقی ہم نہیں چومتے معاویہؓ نے ان سے کہا خانہ کعبہ کی کوئی چیز نہیں چھوڑی جا سکتی[3] اور عبداللہ بن زبیر بھی چاروں رکنوں کو چومتے[4]

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

ہم سے ابوالولید طیالسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبے کا کوئی کونہ چومتے نہیں دیکھا سوا دونوں یمانی رکنوں کے[5]

بَابٌ ۱۴۶ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ۔

باب حجر اسود کا چومنا

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ

ہم سے احمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو ورقاء نے خبر دی کہا ہم کو زید بن اسلم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا انہوں نے حجر اسود کو چوما اور کہنے لگے اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا تجھ کو چومتے ہوئے تو میں[6]

---

[1] کعبے کے چار کونے ہیں حجر اسود اور رکن یمانی اور رکن شامی اور رکن عراقی اور حجر اسود اور رکن یمانی کو یمانیین کہہ دیتے ہیں اور شامی اور عراقی کو شامیین یہ عرب کا محاورہ ہے جیسے شمس اور قمر کو قمرین اور عمرین کہہ دیتے ہیں۔ ۱۲ منہ [2] یعنے اُس کے سب کونے متبرک ہیں سب کو چومنا چاہیئے حجر اسود مشرقی کونا ہے اور رکن یمانی جنوبی اور رکن شامی شمالی اور رکن عراقی مغربی اس تعلیق کو امام احمد نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو امام احمد اور ترمذی اور حاکم نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] معاویہؓ کی یہ رائے صحیح نہیں ہے بے شک سارا خانہ کعبہ متبرک ہے مگر ہر کام میں سنت کی پیروی ضرور ہے معاویہ کی رائے پر لازم آتا ہے کہ آدمی کعبہ کی ساری دیواروں کو چپہ چپہ برابر چومتا جائے اور کوئی جائے نہ چھوڑے پھر تو طواف مشکل ہو جائے گا ۱۲ منہ [5] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] یعنے حجر اسود اور رکن یمانی کے عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عباسؓ اور اجلائے صحابہ کا اسی پر عمل رہا ہے ہم کو اپنے پیغمبر کے طریق پر چلنا چاہیئے معاویہؓ کے فعل سے ہم کو غرض نہیں ۱۲ منہ [7] اس پر لب لگا کر لیکن آواز نہ نکلنا چاہیئے امام شافعی سے ایسا ہی منقول ہے اور فاکہی نے سعید بن جبیر سے نکالا جب تو حجر اسود کو چومے تو آواز مت نکال عورتوں کے چومنے کی طرح ۱۲ منہ

مَا قَبَّلْتُكَ۔

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ وَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ قَالَ اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ كُوفِيٌّ وَالزُّبَيْرُ بْنُ عَرَبِيٍّ بَصْرِيٌّ۔

بَابٌ ۱۴۷ مَنْ أَشَارَ إِلَى الرُّكْنِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ

بَابٌ ۱۴۸ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرُّكْنِ

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى الرُّكْنَ أَشَارَ إِلَيْهِ

کبھی تجھ کو نہ چومتا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے اُنہوں نے زبیر بن عربی سے انہوں نے کہا ایک شخص (زبیر) نے عبداللہ بن عمرؓ سے حجر اسود کے چومنے کو پوچھا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اس کو ہاتھ لگاتے تھے اور چومتے تھے اُنہوں نے کہا بھلا بتاؤ اگر ہجوم ہو یا میں عاجز ہو جاؤں تو کیا کروں اُنہوں نے کہا یہ اگر مگر یمن میں جا کر رکھو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ حجر اسود کو ہاتھ لگاتے تھے اور چومتے تھے[1] اور محمد بن یوسف فربری (امام بخاری کے شاگرد) نے کہا ابوجعفر بن ابی حاتم کی کتاب میں دیکھا امام بخاری نے کہا زبیر بن عدی کوفے کا رہنے والا ہے اور یہ زبیر بن عربی اس حدیث کا راوی بصری کا۔

باب حجر اسود کے سامنے آن کر اشارہ کرنا (جب چومنا نہ ہو سکے)

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے خالد حذاء نے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُونٹ پر سوار ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کیا جب حجر اسود کے سامنے آتے تو کسی چیز سے اشارہ کرتے۔

باب حجر اسود کے سامنے اللہ اکبر کہنا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے کہا ہم سے خالد بن مہران حذاء نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا جب آپ حجر اسود کے سامنے آتے تو کوئی چیز جو آپ پاس تھی[2] اس سے اشارہ کرتے اور

---

[1] یعنے آنحضرت کی سنت پر چل اب اس میں چہ میں گوئیاں اور اگر مگر نکالنا کیا واہیات بات ہے اہل بدعات کی یہی عادت ہے حدیث شریف بیان کرو تو لغو معذرات پیش کرتے ہیں اگر ایسا ہو مگر ویسا ہو عبداللہ بن عمرؓ نے اس پر انکار کیا ایمان کی نشانی یہ ہے کہ جہاں حدیث شریف سُنی بس فوراً اس پر عمل کرنا شروع کر دے سارا زمانہ اس کے خلاف بکتا رہے اگر حدیث شریف پر عمل کرنے کی وجہ سے کوئی وہابی کہے کوئی غیر مقلد تو اپنے حق میں نعمت غیر مترقبہ سمجھے یہ دولت کس کو نصیب ہوتی ہے کہ یہ حدیث پر عمل کرنے میں ایذا اور تکلیف اٹھائے اللہ کی راہ میں گالیاں یا مار کھانا ان ذلیل ٹٹ پونجیئے دنیا کے بادشاہوں اور نوابوں کی لاکھوں خطاب اور خلعت سے زیادہ بیش بہا اور قابل قدر ہے ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ۱۲ منہ

[2] یعنے چھڑی سے امام شافعی اور ہمارے امام احمد بن حنبل نے یہ کہا ہے کہ طواف شروع کرتے وقت جب حجر اسود کو چومے تو مستحب ہے کہ یوں کہے بسم اللہ واللہ اکبر اللھم ایمانا بک وتصدیقا بکتابک ووفاء بعھدک واتباعا لسنۃ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم امام شافعی نے ابو نجیح سے نکالا کہ صحابہ نے آنحضرتؐ سے پوچھا حجر اسود کو چومتے وقت ہم کیا کہیں آپ نے فرمایا یوں کہو بسم اللہ واللہ اکبر ایمانا باللہ وتصدیقا اجابۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ

بِشَيْءٍ عِنْدَهٗ وَكَبَّرَ تَابَعَهٗ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ۔

اللہ اکبر کہتے خالد طحان کے ساتھ اس حدیث کو ابراہیم بن طہمان نے بھی خالد حذاء سے روایت کیا۔

بَابُ ۱۴۹ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ قَبْلَ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا

باب جو شخص مکہ میں (حج یا عمرے کی نیت سے) آئے تو اپنے گھر لوٹ جانے سے پہلے طواف کرے پھر دوگانہ طواف ادا کرے پھر صفا پہاڑ پر جائے

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ذَكَرْتُ لِعُرْوَةَ قَالَ فَاَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ مِثْلَهٗ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ اَبِي الزُّبَيْرِ فَاَوَّلُ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ ثُمَّ رَاَيْتُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ يَفْعَلُوْنَهٗ وَقَدْ اَخْبَرَتْنِيْ اُمِّيْ اَنَّهَا اَهَلَّتْ هِيَ وَاُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَّفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوْا۔

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا اُنہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی اُنہوں نے ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن سے اُنہوں نے کہا میں نے عروہ سے ذکر کیا[1] تو انہوں نے کہا مجھ سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو پہلا کام آپ نے یہ کیا کہ وضو کیا پھر طواف کیا طواف کرنے سے عمرہ نہیں ہوا پھر آپ کے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ نے بھی ایسا ہی حج کیا پھر عروہ نے کہا میں نے اپنے والد زبیر کے ساتھ حج کیا اُنہوں نے بھی پہلا جو کام کیا وہ طواف تھا بعد اس کے میں نے مہاجرین اور انصار سب کو ایسا ہی کرتے دیکھا[2] اور مجھ سے والدہ (اسماء) نے بیان کیا اُنہوں نے اور اُن کی بہن حضرت عائشہؓ اور زبیر اور فلاں لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا جب اُنہوں نے حجر اسود کو چوما (اور صفا مروہ پر دوڑے اور سر منڈایا) اُس وقت احرام کھولا۔

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ انس بن عیاض نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج یا عمرے میں مکہ آتے ہی پہلے طواف کرتے اوّل

---

[1] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ عمرے میں صرف طواف کر لینے سے آدمی کا احرام پورا نہیں ہوتا جب تک صفا اور مروہ میں سعی نہ کرے گو ابن عباسؓ سے اس کے خلاف منقول ہے لیکن یہ قول جمہور علماء کے خلاف ہے اور امام بخاری نے بھی اس کا رد کیا بعضے کہتے ہیں ابن عباسؓ کا یہ مذہب ہے کہ جو کوئی حج مفرد کی نیت کرے وہ جب بیت اللہ میں داخل ہو تو طواف نہ کرے جب تک عرفات سے لوٹ کر نہ آئے اگر طواف کرے گا تو حلال ہو جائے گا اور حج کا احرام ٹوٹ جائے گا یہ قول بھی جمہور علماء کے خلاف ہے اور امام بخاری نے یہ باب لا کر اس قول کا رد کیا ۱۲ منہ [2] کیا ذکر کیا وہ اس روایت میں مذکور نہیں ہے لیکن امام مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ عراق کے ایک شخص نے ابوالاسود سے کہا تم عروہ بن زبیر سے یہ مسئلہ پوچھو اگر ایک شخص حج کا احرام باندھے پھر بیت اللہ کا طواف کرے تو وہ بغیر صفا مروہ دوڑے حلال ہو جاتا ہے یا نہیں ابوالاسود نے کہا میں نے پوچھا عروہ نے کہا جو حج کا احرام باندھے وہ بے حج کیے حلال نہیں ہو سکتا پھر اس شخص سے بیان کیا اس نے کہا عروہ سے کہو کہ ابن عباسؓ اس کے خلاف بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے اُن لوگوں کو جنہوں نے حج کا احرام باندھا تھا اور ہدی نہ لائے تھے یہ حکم دیا تھا کہ اُس کو عمرہ کر ڈالیں دوسری روایت میں یوں ہے ابن عباسؓ نے کہا جب خانہ کعبہ کا طواف کر لیا تو وہ حلال ہو گئے ۱۲ منہ [3] یعنی حج کا احرام باندھ کر سب مکہ میں آ کر طواف کرتے اور طواف سے یہ نہ ہوتا کہ ان کا احرام کھل جائے یا حج بگڑ جائے جیسے ابن عباسؓ کہتے ہیں ۱۲ منہ

كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَّمَشَى أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَّيَمْشِي أَرْبَعَةً وَّأَنَّهُ كَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

بَابُ ۱۵۰ طَوَافِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ

وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ إِذْ مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ كَيْفَ تَمْنَعُهُنَّ وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ قُلْتُ بَعْدَ الْحِجَابِ أَوْ قَبْلُ قَالَ إِي لَعَمْرِي لَقَدْ أَدْرَكْتُهُ بَعْدَ الْحِجَابِ قُلْتُ كَيْفَ يُخَالِطُهُنَّ الرِّجَالُ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُخَالِطْنَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَطُوفُ حَجْرَةً مِّنَ الرِّجَالِ لَا تُخَالِطُهُمْ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ انْطَلِقِي نَسْتَلِمْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتِ انْطَلِقِي عَنْكِ وَأَبَتْ يَخْرُجْنَ مُتَنَكِّرَاتٍ بِاللَّيْلِ فَيَطُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ وَلٰكِنَّهُنَّ كُنَّ إِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ قُمْنَ حِينَ يَدْخُلْنَ وَأُخْرِجَ الرِّجَالُ وَكُنْتُ آتِي عَائِشَةَ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّهِيَ مُجَاوِرَةٌ فِي جَوْفِ ثَبِيرٍ قُلْتُ وَمَا حِجَابُهَا قَالَ هِيَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ

کے تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور چار میں معمولی چال سے پھر طواف کا دوگانہ ادا کرتے پھر صفا مروہ کا طواف کرتے۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ کا پہلا طواف (یعنے طواف قدوم کرتے تو اول کے تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور چار پھیروں میں معمولی چال سے اور صفا اور مروے کے بیچ میں نالے کے نشیب میں دوڑ کر چلتے[1]

باب عورتیں بھی مردوں کے ساتھ طواف کریں یا الگ ہو کر

امام بخاری نے کہا عمرو بن علی نے مجھ سے کہا کہ ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا ابن جریج نے کہا ابن ہشام نے (جب وہ ہشام بن عبد الملک کی طرف سے مکہ کا حاکم تھا) عورتوں کو منع کیا مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے تو ابن ابی رباح نے کہا تو اُن کو کیسے منع کرتا ہے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں نے مردوں کے ساتھ طواف کیا ابن جریج نے پوچھا حجاب کا حکم اُترنے کے بعد یا اس سے پہلے انہوں نے کہا میری عمر کی قسم میں نے یہ حجاب کا حکم اُترنے کے بعد دیکھا[2] ابن جریج نے کہا مرد عورت مل جل جاتے تھے انہوں نے کہا نہیں حضرت عائشہؓ ایک الگ کونے میں مردوں سے جدا رہ کر طواف کیا کرتیں مردوں میں نہ گھستیں[3] ایک عورت نے اُن سے کہا (جس کا نام وقرہ تھا) ام المومنین چلو حجر اسود چومیں انہوں نے کہا تو جا چوم میں نہیں چومتی اور عورتیں رات کو نکلتیں اس طرح کہ پہچانی نہ جائیں اور مردوں کے ساتھ طواف کرتیں البتہ عورتیں جب کعبے کے اندر جانا چاہتیں تو کھڑی رہتیں مرد باہر نکالے جاتے اس وقت اندر جاتیں اور میں اور عبید بن عمیر حضرت عائشہؓ پاس جایا کرتے وہ ثبیر پہاڑ پر ٹھہری تھیں (جو مزدلفہ میں ہے) ابن جریج نے کہا میں نے عطاؒ

---

[1] اب وہاں حاجیوں کے پہچاننے کے لیے دو سبز پتھروں کے نشان قائم کر دیے ہیں ۱۲ منہ [2] عطاؒ تو تابعی تھے مطلب یہ ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرتے دیکھا اور جب عطا نے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پر ایک مدت گذر چکی تھی تو ظاہر ہے کہ حجاب کے بعد یہ معاملہ ہوا ۱۲ منہ [3] مطاف کا دائرہ وسیع ہے حضرت عائشہؓ ایک طرف الگ رہ کر طواف کرتیں اور مرد بھی طواف کرتے رہتے بعضے نسخوں میں حجزہ ہے زائے معجمہ سے یعنے آڑ میں رہ کر طواف کرتیں ۱۲ منہ

لَهَا غِشَاءٌ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذٰلِكَ وَرَأَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا مُوَرَّدًا۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوْفِي مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ يُّصَلِّي إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ

بَابٌ ۱۵۱ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ رَبَطَ يَدَهُ إِلٰى إِنْسَانٍ بِسَيْرٍ أَوْ بِخَيْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ قُدْ بِيَدِهٖ۔

سے پوچھا پھر پردہ کیا تھا انہوں نے کہا وہ ایک ترکی ڈیرے میں تھیں اس پر پردہ پڑا تھا بس ہمارے اُن کے بیچ میں یہی پردہ تھا میں نے دیکھا وہ گلابی کرتہ پہنی ہوئی تھیں[1]۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہؓ سے انہوں نے ام سلمہؓ سے جو بی بی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی میں بیمار ہوں (پیدل طواف نہیں کر سکتی) آپ نے فرمایا سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے رہ کر طواف کر لے آخر میں نے لوگوں کے پیچھے رہ کر طواف کیا اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے بازو نماز پڑھ رہے تھے آپ سورہ والطور وکتاب مسطور پڑھ رہے تھے۔

باب طواف میں باتیں کرنا

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام صنعانی نے اُن سے ابن جریج نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ کو سلیمان بن ابی مسلم احول نے خبر دی اُن کو طاؤس نے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کا طواف کر رہے تھے اتنے میں ایک آدمی کو دیکھا اُس نے اپنا ہاتھ دوسرے آدمی سے باندھ لیا تھا تسمے سے یا دھاگے سے یا اور کسی چیز سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو اپنے ہاتھ سے کاٹ دیا پھر فرمایا ہاتھ پکڑ کر اُس کو لے چل[2]

---

[1] حضرت عائشہؓ کے لباس پر بطاً کی نظر پڑی یہ کچھ منع نہیں ہے عورت کے اعضا ڈھنپے رہنا چاہئیں نہ یہ کہ اس کا لباس اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ازواج مطہرات کا حجاب یہی تھا کہ ساتر کپڑے پہنے رہیں نہ یہ کہ ایک چار دیواری میں بند رہیں عمر بھر اس کے باہر نہ نکلیں جیسے ہندستان میں رواج ہے ہندستان کا یہ پردہ بالکل رسمی ہے کہ شرعی حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ عورت اور مرد کسی مقام میں جمع ہو سکتے ہیں جیسے مجلس وعظ یا نماز یا عید یا طواف یا حج یا اور ثواب کے کاموں میں گو اختلاط یعنے بالکل میل جول جائز نہیں ۱۲منہ [2] شاید وہ اندھا ہو گا مگر طبرانی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ باپ بیٹے تھے یعنے طلق بن بشر اور ایک رسی سے دونوں بندھے ہوئے تھے آپ نے حال پوچھا تو بشر کہنے لگا میں نے حلف کی تھی اگر اللہ تعالیٰ میرا مال اور میری اولاد دلا دے گا تو میں بندھا ہوا حج کروں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ رسی کاٹ دی اور فرمایا دونوں حج کرو مگر یہ باندھنا شیطانی کام ہے حدیث سے یہ نکلا کہ طواف میں کلام کرنا درست ہے کیونکہ آپ نے عین طواف میں فرمایا کہ ہاتھ پکڑ کر لے چل ۱۲منہ

بَابٌ ۱۵۲ اِذَا رَاٰی سَیْرًا اَوْ شَیْئًا یُکْرَہُ فِی الطَّوَافِ قَطَعَہٗ۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ سُلَیْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یَطُوْفُ بِالْکَعْبَۃِ بِزِمَامٍ اَوْ غَیْرِہٖ فَقَطَعَہٗ۔

بَابٌ ۱۵۳ لَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ وَّلَا یَحُجُّ مُشْرِکٌ

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ ثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِہَابٍ حَدَّثَنِیْ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا ہُرَیْرَۃَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اَبَا بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقَ بَعَثَہٗ فِی الْحَجَّۃِ الَّتِیْ اَمَّرَہٗ عَلَیْہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ یَوْمَ النَّحْرِ فِیْ رَھْطٍ یُؤَذِّنُ فِی النَّاسِ اَنْ لَّا یَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِکٌ وَّلَا یَطُوْفَ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ

بَابٌ ۱۵۴ اِذَا وَقَفَ فِی الطَّوَافِ وَقَالَ عَطَاءٌ فِیْمَنْ یَطُوْفُ فَتُقَامُ الصَّلٰوۃُ اَوْ یُدْفَعُ عَنْ مَکَانِہٖ اِذَا سَلَّمَ یَرْجِعُ اِلٰی حَیْثُ قُطِعَ عَلَیْہِ فَیَبْنِیْ وَیُذْکَرُ نَحْوُہٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرٍ۔

بَابٌ ۱۵۵ طَافَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَلّٰی لِسُبُوْعِہٖ رَکْعَتَیْنِ وَقَالَ نَافِعٌ کَانَ ابْنُ عُمَرَ یُصَلِّیْ

باب جب طواف میں کسی کو باندھا دیکھے یا اور کوئی مکروہ چیز تو اس کو کاٹ سکتا ہے۔

ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا اُنہوں نے ابن جریج سے اُنہوں نے سلیمان احول سے اُنہوں نے طاؤس سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا وہ باگ کی رسی یا اور کسی چیز سے بندھا ہوا کعبہ کا طواف کر رہا تھا آپ نے اس کو کاٹ دیا۔

باب کوئی شخص ننگا بیت اللہ کا طواف نہ کرے نہ مشرک حج کو آنے پائے

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے یونس نے اُنہوں نے کہا ابن شہاب نے کہا مجھ سے حمید بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا اُن کو ابو ہریرہؓ نے خبر دی ابو بکر صدیقؓ نے ان کو چند اور لوگوں کے ساتھ اس حج میں بھیجا جو حج وداع سے پہلے تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیقؓ کو امیر مقرر کیا تھا اس لیے کہ وہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ لوگوں میں یہ منادی کر دیں اس سال کے بعد کوئی مشرک مکہ کا حج نہ کرے نہ کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف کرے[1]۔

باب اگر طواف کرتے کرتے بیچ میں ٹھہر جائے تو کیا حکم ہے[2]

اور عطاء نے کہا ایک شخص طواف کر رہا ہو پھر نماز کی تکبیر ہو یا وہ وہاں سے ہٹا دیا جائے تو سلام پھیر کر (یا موقع پا کر) جب لوٹے سابق کے طواف پر بنا کرے[3] اور عبداللہ بن عمرؓ اور عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے بھی ایسا ہی نقل کیا جاتا ہے[4]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طواف کے سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھنا اور نافع نے کہا عبداللہ بن عمرؓ ہر سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں

۱؎ معلوم ہوا کہ طواف میں ستر ڈھانکنا ضروری ہے جاہلیت کے زمانہ میں اور بے وقوفیاں تھیں ایک یہ بھی تھی کہ ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا کرتے اور کہتے کیا کہ جن کپڑوں کو پہن کر ہم نے گناہ کیے ہیں ان کو اتار ڈالنا بہتر ہے ۱۲ منہ ۲؎ امام حسن بصری سے منقول ہے اگر کوئی طواف کر رہا ہو اور نماز کی تکبیر ہو تو طواف چھوڑ دے جماعت میں شریک ہو جائے اور نماز کے بعد از سر نو طواف شروع کرے امام بخاری نے عطاء کا قول لا کر اُن پر رد کیا امام مالکؒ اور شافعیؒ نے کہا کہ فرض نماز کے لیے اگر طواف چھوڑ دے تو بنا کر سکتا ہے لیکن نفل نماز کے واسطے اگر چھوڑ دے تو از سر نو شروع کرنا اولیٰ ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہر حال میں بنا درست ہے حنابلہ کہتے ہیں طواف میں موالات واجب ہے اگر عمداً یا سہواً موالاۃ چھوڑ دے تو طواف صحیح نہ ہو گا مگر نماز فرض یا جنازے کے لیے قطع کرنا جائز جانتے ہیں ۱۲ منہ ۳؎ یعنے جتنے پھیرے کر چکا تھا اُن کو قائم رکھ کر سات پھیرے پورے کر لے ۱۲ منہ ۴؎ عطاء کے قول کو عبدالرزاق نے اور ابن عمرؓ کے قول کو سعید بن منصور نے اور عبدالرحمٰن کے قول کو بھی عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ

لِكُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ إِنَّ عَطَاءً يَقُولُ تُجْزِئُهُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ فَقَالَ السُّنَّةُ أَفْضَلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبُوعًا قَطُّ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ أَيَقَعُ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي الْعُمْرَةِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبُ امْرَأَتَهُ حَتّٰى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

بَابُ ۱۵۶ مَنْ لَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ وَلَمْ يَطُفْ حَتّٰى يَخْرُجَ إِلٰى عَرَفَةَ وَيَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَافِ الْأَوَّلِ۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ سَبْعًا وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتّٰى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ

بَابُ ۱۵۷ مَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَارِجًا مِنَ

پڑھا کرتے[1] اور اسمٰعیل بن اُمیہ نے کہا میں نے زہری سے کہا عطاء کہتے ہیں کہ فرض نماز (طواف کے بعد) پڑھنا کافی ہے پھر دوگانہ طواف کی ضرورت نہیں اُنہوں نے کہا سُنت کی پیروی افضل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب طواف کے سات پھیرے پورے کیے تو دوگانہ ادا کیا[2]۔

ہم سے قتیبہ بن سعد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے عمرو بن دینار سے اُنہوں نے کہا ہم نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا کیا عمرے میں آدمی صفا مروہ دوڑنے سے پہلے اپنی عورت سے صحبت کر سکتا ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے اور بیت اللہ کے سات پھیرے کیے پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا مروہ کا طواف کیا اور کہنے لگے تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی پیروی ہے عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہؓ سے اسی مسئلہ کو پوچھا اُنہوں نے کہا جب تک صفا مروہ کا طواف نہ کرے اپنی عورت سے صحبت نہ کرے۔

باب جو شخص پہلے طواف یعنی طواف قدوم کے بعد پھر کعبے کے نزدیک نہ پھٹکے اور عرفات کو حج کے لیے چلا جائے[3]

ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو کریب نے خبر دی اُنہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے سات بار بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ دوڑے اور طواف کے بعد پھر بیت اللہ کے نزدیک نہ گئے یہاں تک کہ حج کر کے عرفات سے لوٹے[4]

باب طواف کا دوگانہ مسجد سے باہر پڑھنا اور حضرت عمرؓ نے حرم سے

---

[1] اس کو عبدالرزاق نے ثوری سے اُنہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم سے اُنہوں نے ابن عمرؓ سے وصل کیا یہ دوگانہ طواف کہلاتا ہے جمہور علماء کے نزدیک سنت ہے اور حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک واجب ہے ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا قسطلانیؒ نے کہا صحیح جمہور کا قول ہے کہ دوگانہ طواف سنت ہے اور مسور بن مخرمہ سے منقول ہے کہ وہ جب صبح یا عصر کے بعد طواف کرتے تو سات پھیروں کے بعد دوسرے تیسرے سات پھیرے کرتے اور سورج نکلنے یا ڈوبنے کے بعد ہر سات پھیروں کے لیے دو رکعتیں پڑھ لیتے ۱۲ منہ [3] یعنی اس میں کوئی قباحت نہیں اگر کوئی نفل طواف حج سے پہلے نہ کرے اور کعبے کے پاس بھی نہ جائے تو حج سے فارغ ہو کر طواف الزیارۃ کرے جو فرض ہے ۱۲ منہ [4] اس سے یہ کوئی نہ سمجھے کہ حاجی کو طواف قدوم کے بعد پھر نفل طواف کرنا منع ہے نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے کاموں میں مشغول ہوں گے اور آپ کعبہ سے دور ٹھہرے تھے یعنی محصب میں اس لیے حج سے فراغت ہوئے تک آپ کو کعبہ میں آنے کی اور نفل طواف کرنے کی مہلت نہیں ملی ۱۲ منہ

المسجد وصلى عمر خارجا من الحرم۔

۲۲۹۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن محمد بن عبد الرحمن عن عروة عن زينب عن ام سلمة قالت شكوت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ح قال وحدثني محمد بن حرب قال حدثنا ابو مروان يحيى بن ابي زكريا الغساني عن هشام عن عروة عن ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو بمكة واراد الخروج ولم تكن ام سلمة طافت بالبيت وارادت الخروج فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقيمت الصلوة للصبح فطوفي على بعيرك والناس يصلون ففعلت ذلك

باب ۱۵۸ من صلى ركعتي الطواف خلف المقام

۲۳۰۔ حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا عمرو بن دينار قال سمعت ابن عمر يقول قدم النبي صلى الله عليه وسلم فطاف بالبيت سبعا وصلى خلف المقام ركعتين ثم خرج الى الصفا وقد قال الله عز وجل لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة

باب ۱۵۹ الطواف بعد الصبح والعصر وكان ابن عمر يصلي ركعتي الطواف ما لم تطلع الشمس وطاف عمر بعد صلوة الصبح فركب حتى صلى الركعتين بذي طوى

۲۳۱۔ حدثنا الحسن بن عمر البصري قال حدثنا

بھی باہر طواف کا دوگانہ ادا کیا[۱]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے محمد بن عبدالرحمن سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہؓ سے انہوں نے ام سلمہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیماری کی شکایت کی **دوسری سند** امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے ابومروان یحییٰ بن ابی زکریا غسانی نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے ام سلمہؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ سے فرمایا اس وقت آپ مکہ میں تھے اور روانہ ہونا چاہتے تھے اور ام سلمہؓ نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا وہ بھی روانہ ہونا چاہتی تھیں آپ نے ان سے فرمایا جب صبح کی نماز کی تکبیر ہو تو اپنے اونٹ پر سوار رہ کر طواف کر لے اور لوگ نماز پڑھتے رہیں انہوں نے ایسا ہی کیا اور طواف کا دوگانہ نہیں پڑھا یہاں تک کہ مکہ یا مسجد سے نکل گئیں۔

باب مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے آپ نے طواف کے سات پھیرے کیے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ صفا پہاڑ کی طرف نکلے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ احزاب میں) فرمایا البتہ تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے

باب صبح اور عصر کی نماز کے بعد طواف کرنا اور عبداللہ بن عمرؓ طواف کا دوگانہ اس وقت تک پڑھتے تھے جب تک سورج نہ نکلے[۲] اور حضرت عمرؓ نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا پھر سوار ہو گئے اور دوگانہ طواف کا ذی طوی میں پڑھا[۳]

ہم سے حسن بن عمر بصری نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع

---

[۱] اس کو امام بیہقی نے وصل کیا مطلب یہ ہے کہ طواف کا دوگانہ جب چاہے اور جہاں چاہے پڑھ لے یہ ضرور نہیں کہ طواف کے بعد ہی یا حرم یا مسجد حرام ہی میں پڑھے ۱۲ منہ [۲] یہ عبداللہ بن عمرؓ کا مذہب تھا کہ خاص نماز اس وقت مکروہ ہے جب سورج نکل رہا ہو یا ڈوب رہا ہو لیکن سورج نکلنے سے پہلے نماز درست ہے ۱۲ منہ [۳] ذی طوی ایک مقام ہے مکہ کے متصل ایک میل پر ۱۲ منہ

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَاسًا طَافُوا بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ قَعَدُوا إِلَى الْمُذَكِّرِ حَتَّى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامُوا يُصَلُّونَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَعَدُوا حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِي تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلٰوةُ

نے انہوں نے حبیب معلم سے انہوں نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کچھ لوگوں نے صبح کی نماز کے بعد خانہ کعبہ کا طواف کیا پھر واعظ کے پاس جا بیٹھے جب سورج نکلنے لگا تو لگے طواف کا دوگانہ پڑھنے حضرت عائشہؓ نے کہا تو بیٹھے رہے جب وہ گھڑی آئی جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے تو نماز پڑھنے کو کھڑے ہو گئے۔[1]

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سورج نکلنے اور ڈوبتے وقت نماز سے منع کرتے۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَطُوفُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَرَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيُخْبِرُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا إِلَّا صَلَّاهُمَا

ہم سے حسن بن محمد صباح نے بیان کیا کہا ہم سے عبیدہ بن حمید نے کہا مجھ سے عبدالعزیز بن رفیع نے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن زبیر کو دیکھا وہ فجر کی نماز کے بعد طواف کرتے اور طواف کا دوگانہ پڑھتے عبدالعزیز نے کہا اور میں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو دیکھا وہ عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں سنت کی پڑھا کرتے اور کہتے کہ حضرت عائشہؓ نے ان سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کے گھر میں آتے تو یہ رکعتیں پڑھتے۔[2]

بَابُ الْمَرِيضِ يَطُوفُ رَاكِبًا

باب بیمار سوار رہ کر طواف کر سکتا ہے

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ۔

ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد طحان نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار رہ کر بیت اللہ کا طواف کیا جب حجر اسود کے برابر آتے تو آپ کے ہاتھ میں ایک چیز تھی اس سے اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔[3]

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے

---

[1] شاید حضرت عائشہ کا بھی یہی مذہب ہوگا کہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد مکہ میں نماز پڑھنی مکروہ ہے ۱۲ منہ [2] ان دونوں حدیثوں میں گو عصر اور فجر کے بعد طواف کا ذکر نہیں ہے جو ترجمہ باب تھا مگر امام بخاری نے طواف کو نماز پر قیاس کیا حنفیہ نے فجر اور عصر کے بعد طواف جائز رکھا ہے لیکن طواف کا دوگانہ پڑھنا مکروہ رکھا ہے ۱۲ منہ [3] اس حدیث میں گو یہ ذکر نہیں ہے کہ آپ بیمار تھے اور بظاہر ترجمہ باب سے مطابق نہیں ہے مگر امام بخاری نے ابوداؤد کی روایت کی طرف اشارہ کیا جس میں صاف یہ ہے کہ بیمار تھے بعضوں نے کہا جب بغیر بیماری اور عذر کے سواری پر طواف کرنا درست ہوا تو بیماری میں بطریق اولیٰ درست ہوگا اور اس طرح باب کا مطلب نکل آیا حنفیہ کے نزدیک طواف پیدل کرنا چاہیے جو بلا عذر سوار ہو کر کرے تو اعادہ لازم ہے اگر مکہ میں ہے اور اگر چلا جائے تو دم دینا ہے ۱۲ منہ

مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ۔

بَابُ ۱۶۱ سِقَايَةِ الْحَاجِّ

۲۳۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ

۲۳۷ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِي قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ قَالَ اسْقِنِي فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَعْمَلُونَ فِيهَا فَقَالَ اعْمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوا لَنَزَلْتُ حَتَّى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلَى هٰذِهِ يَعْنِي عَاتِقَهُ وَأَشَارَ عَلَى عَاتِقِهِ۔

بَابُ ۱۶۲ مَا جَاءَ فِي زَمْزَمَ وَقَالَ عَبْدَانُ

اُنھوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل سے اُنھوں نے عروہ سے اُنھوں نے زینب بنت اُم سلمہ سے اُنھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیماری کا شکوہ کیا آپ نے فرمایا تو سوار رہ کر لوگوں کے پرے پرے طواف کرلے میں نے اسی طرح طواف کیا اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے بازو نماز پڑھ رہے تھے اس میں سورہ والطور کتاب مسطور پڑھ رہے تھے۔

باب حاجیوں کو پانی پلانا

ہم سے عبداللہ بن محمد بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے اُنھوں نے نافع سے اُنھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے اُنھوں نے کہا حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منٰی کی راتوں میں مکہ رہنے کی اجازت چاہی کیونکہ وہ حاجیوں کو پانی پلایا کرتے تھے آپ نے اُن کو اجازت دی[1]

ہم سے اسحاق بن شاہین نے بیان کیا کہا ہم سے خالد طحان نے اُنھوں نے خالد حذاء سے اُنھوں نے عکرمہ سے اُنھوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سبیل پر آئے (پانی پلانے کی جگہ پر جو ایک حوض تھا) آپ نے پانی مانگا حضرت عباسؓ نے اپنے بیٹے فضل سے کہا اپنی ماں پاس جا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھجور کا شربت اُس کے پاس سے لے آ آنحضرت نے فرمایا مجھ کو پانی پلا دو حضرت عباسؓ نے کہا یارسول اللہ اس پانی میں لوگ ہاتھ ڈال دیتے ہیں آپ نے فرمایا اسی میں سے پلا دو خیر آپ نے پانی پیا پھر زمزم پر آئے وہاں لوگ پانی پلا رہے تھے کنوئیں سے کھینچ کھینچ کر آپ نے فرمایا کھینچے جاؤ تم نیک کام کر رہے ہو پھر فرمایا اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم کو تکلیف ہوگی[2] تو میں اُونٹ سے اُترتا اور کاندھے پر رسی ڈالتا یعنے کنوئیں سے پانی کھینچ کر لوگوں کو پلاتا۔

باب زمزم کا بیان[3]

---

[1] معلوم ہوا اگر کوئی عذر نہ ہو تو گیارھویں بارھویں شب کو منٰی ہی میں رہنا ضروری ہے شافعیہ کے نزدیک واجب ہے اور حنفیہ کے نزدیک سنت ۱۲ منہ [2] مطلب یہ ہے کہ اگر میں اتر کر خود پانی کھینچوں گا تو صدہا آدمی مجھ کو دیکھ کر پانی کھینچنے کے لیے پل پڑیں گے اور تم کو تکلیف ہوگی ۱۲ منہ [3] وہ مشہور کنواں ہے کعبے کے سامنے مسجد حرام میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پر مارنے سے یہ چشمہ پھوٹ نکلا تھا کہتے ہیں زمزم اس کو اسی لیے کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے وہاں لات کی تھی بعضوں نے کہا اس میں پانی بہت ہونے سے اس کا نام زمزم ہوا زمزم عرب کی زبان میں بہت پانی کو کہتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ زمزم کا پانی جس مقصد کے لیے پیا جائے وہ حاصل ہوتا ہے ۱۲ منہ

اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهٗ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهَا فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ اَطْبَقَهٗ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَقَالَ جِبْرِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ قَالَ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ عَاصِمٌ فَحَلَفَ عِكْرِمَةُ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا عَلٰى بَعِيْرٍ

بَابُ ۱۶۳ طَوَافِ الْقَارِنِ

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَلَمَّا قَضَيْنَا حَجَّنَا اَرْسَلَنِيْ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَى التَّنْعِيْمِ

اور عبدان نے کہا مجھ کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے اُنہوں نے زہری سے کہ انس بن مالکؓ نے کہا ابوذر غفاریؓ حدیث بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری چھت چیری گئی اُس وقت میں مکہ میں تھا اور جبریلؑ اُترے اُنہوں نے میرا سینہ چاک کیا پھر زمزم کے پانی سے اس کو دھویا[1] بعد اُس کے ایک سونے کا طشت لائے جو علم اور ایمان سے بھرا ہوا تھا وہ میرے سینے میں اُنڈیل دیا پھر سینہ جوڑ دیا پھر میرا ہاتھ پکڑ کر پہلے آسمان پر مجھ کو چڑھا لے گئے جبریلؑ نے وہاں کے داروغہ کو پکارا کھول اس نے پوچھا کون بولے جبریلؑ (اخیر حدیث تک)

مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو مروان بن معاویہ فزاری نے خبر دی اُنہوں نے عاصم احول سے اُنہوں نے شعبی سے ابن عباسؓ نے اُن سے بیان کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپ نے کھڑے کھڑے پیا عاصم نے کہا میں نے عکرمہ سے اس کا ذکر کیا اُنہوں نے قسم کھا کر کہا اس دن تو آپ اُونٹ پر سوار تھے۔[2]

باب قران کرنے والا ایک طواف کرے یا دو

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے اُنہوں نے کہا ہم حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) نکلے اور عمرے کا احرام باندھا پھر آپ نے فرمایا جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو وہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھے اور جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو احرام نہ کھولے خیر میں جب مکہ پہنچی تو (اتفاق سے) حائضہ تھی جب ہم لوگ حج پورا کر چکے تو آپ نے مجھ کو عبدالرحمٰن کے ساتھ تنعیم تک بھیجا[3] میں نے

---

[1] یہ معراج کی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے جو مشہور ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لیے لائے کہ اس سے زمزم کے پانی کی فضیلت نکلتی ہے کس لیے کہ آپ کا سینہ اسی پانی سے دھویا گیا ۱۲ منہ

[2] گویا عکرمہ نے شعبی کی روایت کو غلط سمجھا مگر ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے اُونٹ بٹھایا پھر دو رکعتیں پڑھیں تو شاید اونٹ سے اُتر کر آپ نے کھڑے ہو کر پانی پیا ہوگا اور شعبی ثقہ ہیں حافظ ہیں بلکہ عکرمہ میں تو لوگوں نے کلام کیا ہے شعبی کے ثقہ ہونے میں کسی نے گفتگو نہیں کی کھڑے ہو کر پانی پینا گو بعضوں نے مکروہ رکھا ہے مگر زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا اسی حدیث کے رو سے جائز رکھا ہے ۱۲ منہ

[3] تنعیم ایک مقام مشہور ہے مکہ سے تین میل پر اس کو مسجد عائشہ بھی کہتے ہیں اکثر لوگ اب وہیں سے عمرے کا احرام باندھا کرتے ہیں کیونکہ وہ حل کی قریب ترین سرحد ہے ۱۲ منہ

فَاعْتَمَرَتْ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِيْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِّنًى وَّاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا۔

۱۴۰۔ حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ ابْنُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَظَهْرُهٗ فِي الدَّارِ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّكُوْنَ الْعَامَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ فَيَصُدُّوْكَ عَنِ الْبَيْتِ فَلَوْ اَقَمْتَ فَقَالَ قَدْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَاِنْ يُّحَلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ اَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ثُمَّ قَالَ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِيْ حَجًّا قَالَ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا۔

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَّاِنَّا نَخَافُ اَنْ يَّصُدُّوْكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اِذًا اَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ

وہاں سے عمرہ کیا آپ نے فرمایا تیرے عمرے کے بدل یہ عمرہ ہے خیر جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا اُنہوں نے طواف (اور سعی) کر کے احرام کھول ڈالا پھر جب منیٰ سے لوٹ کر آئے تو دوسرا طواف یعنے طواف الزیارۃ کیا اور جنہوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا اُنہوں نے بھی ایک ہی طواف کیا[1]

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے اُنہوں نے ایوب سے اُنہوں نے نافع سے عبد اللہ بن عمرؓ کے بیٹے عبد اللہ اُن کے پاس گھر میں گئے ان کی سواری (حج کو جانے کے لیے) طیار تھی عبد اللہ بن عبد اللہ نے کہا مجھے اس سال ڈر ہے کہیں لوگوں میں لڑائی نہ ہو جائے اور تم کو کعبے میں جانے سے روک دیں بہتر یہ ہے کہ اس سال گھر میں رہو انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی (حدیبیہ کے سال عمرے کی نیت سے نکلے لیکن قریش کے کافروں نے آپ کو کعبے جانے نہ دیا اگر مجھ کو بھی لوگ روکیں گے تو میں بھی وہی کروں گا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا کیوں کہ تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے پھر کہنے لگے تم گواہ رہو میں نے عمرے کے ساتھ حج کی بھی نیت کر لی[2] پھر عبد اللہ بن عمر مکہ پہنچے تو حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے اُنہوں نے نافع سے کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے اُس سال جس سال حجاج عبد اللہ بن زبیر سے لڑنے گیا حج کا قصد کیا لوگوں نے ان سے کہا کہ اس سال جنگ کا احتمال ہے ایسا نہ ہو تم کو کعبے میں نہ جانے دیں اُنہوں نے یہ جواب تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے اگر ایسا ہوا تو میں ویسا ہی کروں گا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا دیکھو تم گواہ رہنا میں نے اپنے اُوپر عمرہ واجب کر لیا پھر وہ نکلے جب بیداء[3] کے میدان میں پہنچے تو کہنے لگے حج اور عمرہ دونوں کا

---

[1] اور ایک ہی سعی کی جمہور علماء اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ قارن کے لیے ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی حج اور عمرہ دونوں کی طرف سے کافی ہے اور ابو حنیفہؒ کے دو طواف اور دو سعی لازم رکھے ہیں اور جن روایتوں سے دلیل لی ہے وہ سب ضعیف ہیں ۱۲ منہ

[2] پہلے عبد اللہ بن عمرؓ نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا پھر اُنہوں نے خیال کیا کہ صرف عمرہ کرنے سے حج اور عمرہ دونوں یعنے قران کرنا بہتر ہے تو حج کی بھی نیت باندھ لی اور پکار کر لوگوں سے اس لیے کہہ دیا کہ اور لوگ بھی ان کی پیروی کریں رضی اللہ عنہ وارضاہ ۱۲ منہ

[3] بیداء ایک مقام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان ذوالحلیفہ سے آگے ۱۲ منہ

مَاشَانُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا وَاحِدًا اُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ اَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَاَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ فَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَرَاٰى اَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْاَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حال یک ساں ہے تم گواہ رہنا میں نے عمرے کے ساتھ حج کو بھی اپنے اوپر واجب کر لیا اور وہ قدید سے قربانی کا جانور بھی خرید کر کے اپنے ساتھ لے گئے[۱] اور کوئی کام نہیں کیا اُنہوں نے قربانی کا نحر نہیں کیا نہ اور کوئی کام جو احرام میں منع ہے نہ سر منڈایا نہ بال کترائے جب دسویں ذی الحجہ آئی تو قربانی کا نحر کیا اور سر منڈایا اور پہلا طواف جو کر چکے تھے حج اور عمرہ دونوں کی طرف سے اُسی کو کافی سمجھے[۲] اور کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

بَابُ ۱۶۴ الطَّوَافِ عَلٰى وُضُوْءٍ

باب باوضو طواف کرنا[۳]

۲۴۲ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ اَنَّهُ سَاَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ حِيْنَ قَدِمَ اَنَّهُ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَكْرٍ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَاَيْتُهُ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ اَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ رَاَيْتُ

ہم سے احمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی اُنہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل قرشی سے اُنہوں نے عروہ بن زبیر سے پوچھا[۴] وہ کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا مجھ سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا سب سے پہلے جو کام آپ نے مکہ میں آن کر کیا وہ یہ تھا کہ آپ نے وضو کیا پھر بیت اللہ کا طواف کیا[۵] پھر آپ کا حج عمرہ نہیں بنا بعد اُس کے ابوبکر صدیقؓ نے (اپنی خلافت میں) حج کیا اُنہوں نے بھی سب باتوں سے پہلے طواف کیا اُن کا حج بھی عمرہ نہیں بنا پھر حضرت عمرؓ نے بھی ایسا ہی کیا پھر حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت میں حج کیا اور پہلے جو کام کیا وہ طواف ہی تھا اُن کا بھی حج عمرہ نہ ہوا پھر معاویہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ نے حج کیا پھر میں نے اپنے باپ زبیر بن عوام کے ساتھ حج کیا اُنہوں نے بھی پہلے جو کام کیا وہ یہی بیت اللہ کا طواف تھا لیکن ان کا حج عمرہ نہیں بنا بعد اس کے میں نے مہاجرین اور انصار کو ایسا ہی کرتے دیکھا اُن میں سے کسی کا حج عمرہ نہیں بنا پھر سب کے اخیر میں میں نے عبداللہ بن عمرؓ کو ایسا کرتے دیکھا

---

[۱] قدید ایک مقام ہے جحفہ کے پاس ۱۲ منہ [۲] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [۳] جمہور علماء کے نزدیک طواف میں طہارت یعنے باوضو ہونا شرط ہے اور حنفیہ کے نزدیک بے وضو بھی طواف درست ہو جاتا ہے مگر گنہگار ہوگا ۱۲ منہ [۴] اس روایت میں مذکور نہیں کہ کیا پوچھا لیکن امام مسلم کی روایت میں اس کا بیان ہے ایک عراقی مرد نے محمد بن عبدالرحمٰن سے کہا تم عروہ سے پوچھو اگر ایک شخص حج کا احرام باندھے تو طواف کر کے وہ حلال ہو سکتا ہے اگر وہ کہیں نہیں ہو سکتا تو کہنا ایک شخص تو کہتے ہیں حلال ہو جاتا ہے محمد بن عبدالرحمٰن نے کہا میں نے عروہ سے پوچھا اُنہوں نے کہا جو کوئی حج کا احرام باندھے وہ جب تک حج سے فارغ نہ ہو حلال نہیں ہو سکتا میں نے کہا ایک شخص تو کہتے ہیں حلال ہو جاتا ہے اُنہوں نے کہا اس نے بری بات کہی اخیر حدیث تک ۱۲ منہ [۵] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے گو اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ وضو طواف کی شرط ہے مگر جب دوسری حدیث کو اس کے ساتھ ملاؤ جس میں یہ ہے خذوا عنی مناسککم تو مطلب حاصل ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ اٰخِرُ مَنْ رَاَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا عُمْرَةً وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلَا يَسْاَلُوْنَهُ وَلَا اَحَدٌ مِّمَّنْ مَّضٰى مَا كَانُوْا يَبْدَءُوْنَ بِشَيْءٍ حَتّٰى يَضَعُوْنَ اَقْدَامَهُمْ مِّنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّوْنَ وَقَدْ رَاَيْتُ اُمِّيْ وَخَالَتِيْ حِيْنَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْتَدِاٰنِ بِشَيْءٍ اَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوْفَانِ بِهٖ ثُمَّ اِنَّهُمَا لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ اَخْبَرَتْنِيْ اُمِّيْ اَنَّهَا اَهَلَّتْ هِيَ وَاُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَّفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوْا۔

بَابُ ۱۶۵ وُجُوْبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَجُعِلَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ سَاَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا اَرَاَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا فَوَاللّٰهِ مَا عَلٰى اَحَدٍ جُنَاحٌ اَنْ لَّا يَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ اُخْتِيْ اِنَّ هٰذِهٖ لَوْ كَانَتْ كَمَا اَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا اُنْزِلَتْ فِي الْاَنْصَارِ كَانُوْا قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ فَكَانَ مَنْ اَهَلَّ

انہوں نے حج کو توڑ کر عمرہ نہیں قرار دیا افسوس تو یہ ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ ان کے پاس موجود ہیں ان سے کیوں نہیں پوچھتے اور جتنے اگلے لوگ گذرے ہیں انہوں نے بھی حج کو توڑ کر عمرہ نہیں قرار دیا وہ جہاں اپنا قدم بیت اللہ میں رکھتے تو طواف کرتے پھر ان کا احرام نہیں کھلتا[1] اور میں نے اپنی ماں (اسماء) اور خالہ (حضرت عائشہؓ) کو دیکھا وہ جب مکہ میں آتیں تو پہلے بیت اللہ پاس آ کر طواف شروع کرتیں اور ان کا احرام نہ کھلتا (حج کا احرام قائم رہتا) اور میری ماں نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے اور ان کی بہن (حضرت عائشہؓ) اور زبیر اور فلاں فلاں لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا جب انہوں نے حجر اسود چوما اور صفا مروہ پر دوڑے سر منڈایا اس وقت احرام کھلا[2]

باب صفا مروہ دوڑنا واجب ہے وہ اللہ کی نشانی ہیں

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے عروہ نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا یہ تو بتلاؤ اللہ تعالیٰ جو (سورہ بقرہ میں) فرمایا ہے بے شک صفا مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں پھر جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر ان کے طواف کرنے میں کوئی گناہ نہیں اس کا مطلب تو قسم خدا کی یہ معلوم ہوتا ہے اگر کوئی صفا مروے کا طواف نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں انہوں نے کہا میرے بھانجے تو نے یہ بری بات کہی اگر اللہ کا یہ مطلب ہوتا تو قرآن میں یوں اترتا ان کے طواف نہ کرنے میں کوئی گناہ نہیں بات یہ ہے کہ یہ آیت انصار کے باب میں اتری وہ اسلام لانے سے پہلے مناۃ بت کے لیے احرام باندھا کرتے تھے اسی کو پوجتے تھے وہ مشلل پر رکھا تھا[3] تو انصار کے لوگ جو حج یا عمرے کا احرام باندھتے وہ صفا

[1] یہ سدا ر عبداللہ بن عباسؓ کا ہے ان کا یہ خیال تھا کہ جو کوئی حج کی نیت سے بیت اللہ میں آئے اُس کو طواف نہ کرنا چاہیئے جب تک کہ حج سے فارغ نہ ہو اگر طواف کرے گا تو حج فسخ ہو کر عمرہ ہو جائے گا ۱۲ منہ [2] عروہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر صرف عمرے کا احرام باندھے تو اس وقت طواف اور سعی کر لینے کے بعد احرام کھل جاتا ہے لیکن قران یا تمتع میں طواف کرنے سے حج عمرہ نہیں ہو جاتا نہ احرام کھلتا ہے ۱۲ منہ [3] مشلل ایک ٹیلہ ہے قدید پر مناۃ وہیں نصب تھا انصار اسی کی پوجا کیا کرتے تھے دوسرے لوگ اساف اور نائلہ کی پرستش کرتے اساف صفا پہاڑ پر اور نائلہ مروہ پر رکھا تھا انصار لوگ صفا مروہ کے درمیان دوڑنا برا جانتے کیونکہ وہاں اساف اور نائلہ کو پوجنے والے جایا کرتے انصار تو ان کے پوجنے والوں میں نہ تھے غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے سے پہلے عربوں کا یہ حال ہو رہا تھا کہ ایک ایک قوم کا معبود جدا جدا تھا اور ہر ایک قوم دوسری قوم کے خون کی پیاسی تھی لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ

يَتَحَرَّجُ اَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا اَسْلَمُوْا سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ اَنْ نَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ قَالَتْ عَآئِشَةُ وَقَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اَخْبَرْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُوْنَ اَنَّ النَّاسَ اِلَّا مَنْ ذَكَرَتْ عَآئِشَةُ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ لِمَنَاةَ كَانُوْا يَطُوْفُوْنَ كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا ذَكَرَ اللّٰهُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْاٰنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نَطُوْفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ اَنْ نَّطَّوَّفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَسْمَعُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي الْفَرِيْقَيْنِ كِلَيْهِمَا فِي الَّذِيْنَ كَانُوْا يَتَحَرَّجُوْنَ اَنْ يَّطُوْفُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالَّذِيْنَ يَطُوْفُوْنَ ثُمَّ تَحَرَّجُوْا اَنْ يَّطُوْفُوْا بِهِمَا فِي الْاِسْلَامِ مِنْ اَجْلِ اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا حَتّٰى ذَكَرَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ ـ

مروہ دوڑنا برا سمجھتے جب اسلام لائے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو پوچھا اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہم تو صفا مروہ کا طواف برا سمجھا کرتے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں اخیر آیت تک حضرت عائشہؓ نے کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروے کے طواف کو جاری فرمایا اب کوئی ان کا طواف چھوڑ نہیں سکتا زہری نے کہا پھر میں نے حضرت عائشہؓ کا قول ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے تو یہ علم کی بات اب تک نہیں سنی تھی میں نے تو کئی علم والوں سے سنا وہ یوں کہتے تھے کہ عرب کے لوگ (ان لوگوں کے سوا جن کا حضرت عائشہؓ نے ذکر کیا جو مناۃ کے لیے احرام باندھتے تھے سب صفا مروے کا پھیرا کیا کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیت اللہ کا طواف بیان فرمایا اور صفا مروے کا ذکر نہیں کیا تو وہ لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ ہم تو (جاہلیت کے زمانہ میں) صفا مروہ کا پھیرا کیا کرتے تھے اور اب اللہ نے بیت اللہ کا طواف کا ذکر فرمایا لیکن صفا (مروے) کا ذکر نہیں کیا تو کیا صفا مروہ کا پھیرا کرنے میں ہم پر کچھ گناہ ہوگا تب اللہ نے یہ آیت اتاری صفا مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔ اخیر تک ابوبکرؓ نے کہا میں سنتا ہوں کہ یہ آیت دونوں فرقوں کے باب میں اتری ہے یعنے اُس فرقے کے باب میں جو جاہلیت کے زمانہ میں صفا مروے کا طواف برا جانتا تھا اور اُس کے باب میں بھی جو جاہلیت کے زمانہ میں صفا مروہ کا طواف کیا کرتے تھے پھر مسلمان ہونے کے بعد اُس کا کرنا اس وجہ سے کہ اللہ نے بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا اور صفا مروے کا ذکر نہیں کیا بُرا سمجھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کے بعد ان کے طواف کا بھی ذکر فرمایا[1]

بَابُ ۱۶۶ مَا جَآءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ السَّعْيُ مِنْ دَارِ بَنِيْ عَبَّادٍ اِلٰى زُقَاقِ بَنِيْ اَبِيْ حُسَيْنٍ

باب صفا مروے میں کس طرح دوڑے اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا بنی عباد کے گھر سے لے کر بنی ابی الحسین کے کوچے تک دوڑ کر چلے (باقی راہ میں معمولی چال سے)[2]

[1] تو صفا مروے کا طواف حج اور عمرے کا ایک رکن ہے جس کے بغیر حج یا عمرہ پورا نہ ہوگا جمہور علماء کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہ اس کو واجب کہتے ہیں ۱۲ منہ

[2] بنی عباد کا گھر اور بنی ابی الحسین کا کوچہ اُس زمانہ میں مشہور ہوگا اب حاجیوں کی شناخت کے لیے دوڑنے کے مقام میں دو سبز منارے بنا دیے ہیں ۱۲ منہ

۲۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَمْشِي إِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يُزَاحَمَ عَلَى الرُّكْنِ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُهُ حَتَّى يَسْتَلِمَهُ۔

ہم سے محمد بن عبید نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے انہوں نے عبید اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (مکہ میں آن کر) پہلا طواف (یعنے طواف قدوم اور طواف الزیارۃ) کرتے تو تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور چار پھیروں میں معمولی چال سے اور جب صفا مروہ کا طواف کرتے تو نالے کے نشیب میں دوڑ کر چلتے عبید اللہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا کیا عبداللہ بن عمرؓ جب رکن یمانی پاس پہنچتے تو معمولی چال سے چلتے انہوں نے کہا نہیں مگر جب ہجوم ہوتا تو حجر اسود پاس آن کر آہستہ چلنے لگتے کیوں کہ وہ بغیر چومے اس کو نہ چھوڑتے

۲۴۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا ہم نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا ایک شخص بیت اللہ کا طواف عمرے کے احرام میں کرے لیکن صفا مروہ کا طواف ابھی اس نے نہ کیا ہو کیا وہ اپنی عورت سے صحبت کر سکتا ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں تشریف لائے) تو بیت اللہ کے سات چکر کیے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا مروے پر سات پھیرے کیے اور تم کو اللہ کے رسول کی اچھی پیروی ہے اور ہم نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا (یہی مسئلہ) تو انہوں نے کہا اپنی عورت سے اس وقت تک صحبت نہ کرے جب تک صفا مروے کا طواف نہ کرتے[1]

۲۴۶- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ تَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی کہا میں نے عبداللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو بیت اللہ کا طواف کیا پھر طواف کا دوگانہ ادا کیا پھر صفا مروہ دوڑے پھر عبداللہ نے یہ آیت (سورہ احزاب کی) پڑھی تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے

---

[1] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ اس میں صفا مروہ کے ساتھ پھیرے کرنا مذکور ہے چونکہ صفا مروہ کی سعی حج اور عمرے کا رکن ہے تو اس سے پہلا اگر صحبت کرے گا تو حج اور عمرہ باطل ہو جائے گا اور دم سے اس کا تدارک نہیں ہو سکتا لیکن حنفیہ کے نزدیک دم سے اس کا تدارک ہو جائے گا ۱۲ منہ

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَكُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ نَعَمْ لِاَنَّهَا كَانَتْ مِنْ شَعَآئِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا

ہم سے احمد بن محمد مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عاصم احول نے کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا تم صفا مروی دوڑنا برا سمجھتے تھے اُنہوں نے کہا ہاں اس لیے کہ یہ ایک جاہلیت کے زمانہ کی نشانی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری صفا اور مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اور اس پر کچھ گناہ نہیں اگر اُن کا طواف کرےلہ

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهٗ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِّثْلَهٗ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے عمرو بن دینار سے اُنہوں نے عطاء بن ابی رباح سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ اور صفا مروہ کے طواف میں اس لیے دوڑے کہ مشرک آپ کی زور قوت دیکھ لیںلہ حمیدی نے اتنا اور بڑھایا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا میں نے عطاء سے سُنا اُنہوں نے ابن عباسؓ سے یہی حدیثلہ

بَابٌ تَقْضِی الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَاِذَا سَعٰى عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب حیض والی عورت حج کے سب ارکان بجا لائے صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور صفا مروہ کا طواف بے وضو کرے تو کیا حکم ہےلہ

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے اُنہوں نے کہا میں مکہ میں پہنچی اس وقت

لہ یہ مضمون اس روایت کے موافق ہے جو حضرت عائشہؓ سے اُوپر گذری کہ انصار صفا مروہ کی سعی بری سمجھتے تھے ۱۲ منہ لہ اور ان کا وہ خیال باطل ہو کہ مسلمان مدینہ کی آب و ہوا سے کمزور ہو گئے ہیں ۱۲ منہ لہ اس سند میں اتنی زیادتی ہے کہ سفیان کے سماع کی عمرو سے اور عمرو کے سماع کی عطاء سے اس میں تصریح ہے ۱۲ منہ لہ باب کی حدیثوں سے پہلا حکم تو ثابت ہوتا ہے لیکن دوسرے حکم کا اُن میں ذکر نہیں ہے اور شاید امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے جس میں امام مالک سے اتنا زیادہ منقول ہے کہ صفا مروہ کا طواف بھی نہ کر ابن عبدالبر نے کہا اس زیادت کو صرف یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری نے نقل کیا ہے اور ابن ابی شیبہ نے باسناد صحیح ابن عمرؓ سے نقل کیا کہ حیض والی عورت سب کام کرے مگر بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف نہ کرے ابن بطال نے کہا امام بخاری نے دوسرا مطلب باب کی حدیث سے یوں نکالا کہ اس میں یوں ہے سب کام کر جیسے حاجی کرتے ہیں صرف بیت اللہ کا طواف نہ کر تو معلوم ہوا کہ صفا مروہ کا طواف بے وضو اور بے طہارت درست ہے اور ابن ابی شیبہ نے ابن عمرؓ سے نکالا کہ اگر طواف کے بعد عورت کو حیض آ جائے صفا مروہ کی سعی سے پہلے تو صفا مروہ کی سعی کرے ۱۲ منہ

حَائِضٌ وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْعَلِيْ كَمَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ۔

حیض میں تھی اور میں نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف نہیں کیا تھا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کا شکوہ کیا آپؐ نے فرمایا جیسے کام حاجی کرتے ہیں تو بھی (سب کام) کر صرف بیت اللہ کا طواف نہ کر جب تک پاک نہ ہو لے

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَاَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ وَمَعَهٗ هَدْيٌ فَقَالَ اَهْلَلْتُ بِمَآ اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً وَّيَطُوْفُوْا ثُمَّ يُقَصِّرُوْا وَيَحِلُّوْا اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوْا نَنْطَلِقُ اِلٰى مِنًى وَذَكَرُ اَحَدِنَا يَقْطُرُ مَنِيًّا فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَآ اَهْدَيْتُ وَلَوْلَآ اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ وَحَاضَتْ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ اَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَنْطَلِقُوْنَ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ وَّاَنْطَلِقُ بِحَجٍّ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يَّخْرُجَ مَعَهَا اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے دوسری سند اور خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے بیان کیا کہا ہم سے حبیب معلم نے اُنہوں نے عطا بن ابی رباح سے اُنہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور ان میں سے کسی کے پاس سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور طلحہ کے قربانی کا جانور نہ تھا اور جب آپ مکہ میں پہنچے تو حضرت علیؓ یمن سے تشریف لائے آپ نے اُن سے پوچھا تم نے کیا احرام باندھا اُنہوں نے عرض کیا وہی جو آپ نے باندھا پھر آپ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ حج کو عمرہ بنا دیں اور طواف کریں اور بال کترائیں اور احرام کھول ڈالیں مگر جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو (وہ احرام نہ کھولے) یہ سن کر صحابہ کہنے لگے کیا ہم منیٰ کو اس حال میں جائیں کہ ہمارے ذکر سے منی ٹپک رہی ہو یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا جو اب معلوم ہوا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول ڈالتا اور ایسا ہوا کہ حضرت عائشہؓ کو حیض آ گیا اُنہوں نے حج کے سب کام کیے صرف بیت اللہ کا طواف نہیں کیا جب حیض سے پاک ہوئیں اس وقت طواف کیا وہ کہنے لگیں یا رسول اللہ آپ تو حج اور عمرہ دونوں کر کے جاتے ہیں اور میں صرف حج کر کے پھر آپ نے عبد الرحمٰن بن ابی بکرؓ کو حکم دیا کہ تنعیم تک اُن کے ساتھ جائیں اُنہوں نے حج کے بعد عمرہ کیا

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا

ہم سے مؤمل بن ہشام نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ

إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ أَنَّ أُخْتَهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ غَزْوَةً وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ قَالَتْ كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمٰى وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضٰى فَسَأَلَتْ أُخْتِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هَلْ عَلٰى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ سَأَلْتُهَا أَوْ قَالَتْ سَأَلْنَاهَا قَالَتْ وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا إِلَّا قَالَتْ بِيَبَا فَقُلْتُ أَسَمِعْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ بِيَبَا فَقَالَتْ لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ أَوِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى فَقُلْتُ الْحَائِضُ فَقَالَتْ أَوَلَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا۔

نے اُنہوں نے ایوب سختیانی سے اُنہوں نے حفصہ بنت سیرین سے اُنہوں نے کہا ہم اپنی کنواری عورتوں کو باہر نکلنے سے منع کرتے تھے پھر ایک عورت آئی[1] اور بنی خلف کے محل میں (جو بصرے میں تھا) اتری اُس نے یہ بیان کیا کہ اس کی بہن (ام عطیہؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کی بی بی تھی جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ جہاد کئے تھے اور میری بہن بھی چھ جہادوں میں اُس کے ساتھ تھی وہ کہتی تھی کہ ہم زخمیوں کی دوا اور بیماریوں کی خبر لیا کرتے تھے[2]

پھر میری بہن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر ہم میں سے کسی عورت پاس چادر نہ ہو تو کچھ بُرا تو نہیں اگر وہ عیدگاہ کو نہ جائے آپ نے فرمایا اُس کی گیان اپنی چادر اُس کو اُڑھا دیں اور اس کو چاہیئے کہ نیک کام میں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہو خیر جب ام عطیہ خود بصرے میں آئیں تو حفصہؓ کہتی ہیں میں نے اُن سے یہ حدیث پوچھی ام عطیہ کی عادت تھی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام لیتیں تو ہمیشہ یوں کہتیں میرا باپ آپ پر صدقے ہیں نے اُن سے پوچھا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ایسا فرماتے سُنا ہے[3] اُنہوں نے کہا ہاں میرا باپ آپ پر قربان ام عطیہؓ نے کہا آنحضرتؐ نے فرمایا کنواریاں اور پردے والیاں یا یوں فرمایا کہ پردے والی کنواریاں اور حیض والیاں یہ سب (نکلیں) نیک کام اور مسلمانوں کی دُعا میں شریک ہوں اور حیض والیاں نماز کے مقام سے الگ رہیں میں نے کہا حیض والیاں بھی نکلیں اُنہوں نے کہا کیوں کیا حیض والیاں عرفات نہیں جاتیں یہاں نہیں جاتیں وہاں نہیں جاتیں[4]

---

[1] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [2] اسی حدیث سے یہ نکلا کہ عورت غیر مردوں سے بات چیت اور ضرورت کے وقت اُن کے بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے افسوس یہ امر جو مسلمان عورتوں کا قدیمی شیوہ تھا نصاریٰ میں جا تا رہا اُن کی عورتیں ہر جنگ میں اپنی ہم قوم بہادروں کی دوا دارو اور خدمت کرتی ہیں وہ بھی صفت انسانی ہمدردی کے تقاضے سے اور مسلمانوں کی عورتیں تو کجا مردوں میں بھی ہمدردی کا مضمون کافور ہے اور اگر کسی ملک کے مسلمانوں پر دشمنوں کا ہجوم ہوتا ہے تو دوسرے ملک کے مسلمان خوشی سے تماشا دیکھتے رہتے ہیں ۱۲ منہ [3] یعنے جیسا اُن کی بہن نے بیان کیا تھا ۱۲ منہ [4] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ حیض والی طواف نہ کرے جو ترجمہ باب کا ایک مطلب تھا کیونکہ حیض والی عورت کو جب نماز کے مقام سے الگ رہنے کا حکم ہوا تو کعبے کے پاس جانا بھی اس کو جائز نہ ہوگا بعضوں نے کہا باب کا دوسرا مطلب بھی اس حدیث سے نکلتا ہے یعنے صفا مروہ کی سعی حائضہ کر سکتی ہے کیونکہ حائضہ عرفات کا وقوف کر سکتی ہے اور صفا مروہ عرفات کی طرح ہے ۱۲ منہ

بَابُ ١٦٨ الْاِهْلَالِ مِنَ الْبَطْحَآءِ وَغَيْرِهَا لِلْمَكِّيِّ وَلِلْحَاجِّ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مِنًى وَّسُئِلَ عَطَآءٌ عَنِ الْمُجَاوِرِ يُلَبِّي بِالْحَجِّ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُلَبِّي يَوْمَ التَّرْوِيَةِ اِذَا صَلَّى الظُّهْرَ وَاسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْلَلْنَا حَتّٰى يَوْمِ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَآءِ وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ جُرَيْجٍ لِابْنِ عُمَرَ رَاَيْتُكَ اِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ اَنْتَ حَتّٰى يَوْمِ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ لَمْ اَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ۔

بَابُ ١٦٩ اَيْنَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

٢٥٢- حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ

باب جو شخص مکہ میں رہتا ہو وہ منا کو جاتے وقت بطحا وغیرہ مقاموں سے احرام باندھے[1] اور اسی طرح ہر ملک والا حاجی جو عمرہ کر کے مکہ میں رہ گیا ہو اور عطاء بن ابی رباح سے پوچھا گیا جو شخص مکہ ہی میں رہتا ہو وہ حج کے لیے لبیک کہے انہوں نے کہا ابن عمرؓ آٹھویں ذیحجہ کو ظہر کی نماز پڑھ کر جب اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے تو لبیک کہتے[2] اور عبد الملک بن ابی سلیمان نے عطاء سے روایت کی انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا ہم (حجۃ الوداع میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (احرام باندھے ہوئے) آئے پھر آٹھویں تاریخ تک ہمارا احرام کھلا رہا آٹھویں کو مکہ کو ہم نے اپنی پشت پر کیا اور حج کی لبیک پکاری[3] اور ابو الزبیر نے جابر سے یوں نقل کیا ہم نے بطحا سے احرام باندھا[4] اور عبید بن جریج نے ابن عمرؓ سے کہا میں دیکھتا ہوں تم مکہ میں ہوتے ہو تو لوگ تو ذیحجہ کا چاند دیکھتے ہی حج کا احرام باندھ لیتے ہیں اور تم آٹھویں تاریخ تک احرام نہیں باندھتے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب تک آپ اونٹنی پر سوار نہ ہوتے (منیٰ جانے کو) احرام نہ باندھتے[5]

باب آٹھویں ذیحجہ کو آدمی نماز ظہر کی کہاں پڑھے

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق ازرق نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبد العزیز بن رفیع سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات اچھی طرح یاد ہو تو مجھ سے بیان کرو آپ نے آٹھویں ذیحجہ کو ظہر اور عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی انہوں نے کہا منیٰ میں میں نے پوچھا پھر کوچ کے دن

[1] بطحا مکہ کا میدان ہے ۱۲ منہ [2] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا مطلب یہ ہے کہ مکہ کا رہنے والا اور تمتع کرنے والا حج کا احرام مکہ ہی سے باندھے اور کوئی خاص جگہ کی تعیین نہیں ہے مکہ میں ہر مقام سے احرام باندھ سکتا ہے اور افضل یہ ہے کہ اپنے گھر کے دروازے سے احرام باندھے ۱۲ منہ [3] اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو امام احمد اور مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] یہ حدیث خود اسی کتاب میں باب غسل الرجلین فی النعلین میں موصولاً گذر چکی ہے اور باب اللباس میں بھی مذکور ہوگی ۱۲ منہ [6] یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ذو الحلیفہ ہی سے احرام باندھ کر آئے تھے اور مکہ میں حج سے فارغ ہوگئے تک آپ نے احرام کھولا ہی نہیں تھا تو ابن عمرؓ نے کیسے دلیل لی اس کا جواب یہ ہے کہ ابن عمر کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے احرام باندھتے ہی حج یا عمرے کے اعمال شروع کر دیے اور احرام میں اور حج کے کاموں میں فاصلہ نہیں کیا پس اس سے نکل آیا کہ مکہ کا رہنے والا یا متمتع آٹھویں تاریخ سے احرام باندھے کیونکہ اسی تاریخ لوگ منیٰ روانہ ہوتے ہیں اور حج کے کام شروع ہوتے ہیں ۱۲ منہ

بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاءُكَ۔

بارھویں تاریخ (عصر کی نماز کہاں پڑھی انہوں کہا محصب میں آن کر لیکن تو اپنے حاکموں کی پیروی کر[۱]

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ لَقِيتُ أَنَسًا ح وَحَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى مِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَلَقِيتُ أَنَسًا ذَاهِبًا عَلَى حِمَارٍ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْيَوْمَ الظُّهْرَ قَالَ انْظُرْ حَيْثُ يُصَلِّي أُمَرَاؤُكَ فَصَلِّ۔

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا انہوں نے ابوبکر بن عیاش سے سنا انہوں نے کہا ہم سے عبد العزیز بن رفیع نے بیان کیا کہا میں انسؓ سے ملا دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے اسمٰعیل بن ابان نے بیان کیا کہا ہم سے ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے عبد العزیز سے انہوں نے کہا میں آٹھویں تاریخ کو منیٰ گیا وہاں انسؓ سے ملا وہ ایک گدھے پر سوار جا رہے تھے میں نے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج کس دن ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی انہوں نے کہا دیکھ جہاں تیرے حاکم لوگ نماز پڑھیں تو بھی وہیں پڑھ لے۔[۲]

[۱] جہاں وہ نماز پڑھیں تو بھی پڑھ لے اگرچہ افضل یہی ہے کہ جو نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں پڑھی ہے وہیں پڑھے اور سنت کی پیروی کرے ۱۲ منہ

[۲] معلوم ہوا کہ حاکم اور بادشاہ اسلام کی اطاعت واجب ہے جب اس کا حکم شرع کے خلاف نہ ہو اور جماعت کے ساتھ رہنا ضرور ہے اگرچہ اس میں شک نہیں کہ مستحب وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مگر مستحب امر کے لیے حاکم یا جماعت کی مخالفت کرنا بہتر نہیں ہے ابن منذر نے کہا سنت یہ ہے کہ امام ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اور صبح کی نمازیں منیٰ میں پڑھے اور منیٰ کی طرف ہر وقت نکلنا درست ہے لیکن سنت یہی ہے کہ آٹھویں تاریخ نکلے اور ظہر کی نماز جا کر منیٰ میں ادا کرے ۱۲ منہ

تَمَّ الْجُزْءُ السَّادِسُ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ السَّابِعُ إِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

چھٹا پارہ تمام ہوا اب اللہ چاہے تو ساتواں پارہ شروع ہوگا۔ فقط

ساتواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔

بَابُ الصَّلٰوةِ بِمِنًى

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمٰنُ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهٖ۔

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُهٗ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ۔

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ

باب منیٰ میں نماز پڑھنے کا بیان[1]

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر اور عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے رہے حضرت عثمان بھی اپنی شروع خلافت میں ایسا ہی کرتے رہے[2]

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق ہمدانی سے انہوں نے حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منیٰ میں دو رکعتیں پڑھائیں اور ہمارا شمار اس وقت سب وقتوں سے زیادہ تھا اور ہم اتنے بے ڈر کسی وقت میں نہ تھا۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبد الرحمن بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا میں نے (منیٰ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکرؓ کے ساتھ بھی دو رکعتیں اور حضرت عمر کے ساتھ بھی دو رکعتیں پھر ان کے بعد تم میں اختلاف ہو گیا[3] تو کاش ان چار

---

[1] اب یہ ہے کہ منیٰ میں قصر کرے یا نہ کرے ۱۲ منہ

[2] اوپر گذر چکا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے چھٹے برس اپنی خلافت میں منیٰ میں نماز کا قصر موقوف کیا اور پوری نماز پڑھی لیکن دوسرے صحابہ سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ فعل خلاف سنت سمجھا ۱۲ منہ

[3] کوئی منیٰ میں قصر کرتا تھا دو رکعتیں پڑھتا اور کوئی چار چار رکعتیں پڑھنے لگا ۱۲ منہ

بِكُمُ الطُّرُقُ فَيَالَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ۔

بَابٌ ۱۷۱ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ۔

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَالِمٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ شَكَّ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ۔

بَابٌ ۱۷۲ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ إِذَا غَدَا مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ مِنَّا الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔

بَابٌ ۱۷۳ التَّهْجِيرِ بِالرَّوَاحِ يَوْمَ عَرَفَةَ۔

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ لَا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ مَالَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

رکعتوں کے بدل[1] مجھ کو دو رکعتیں نصیب ہوتیں جو قبول ہوتیں

باب عرفے کے دن روزہ رکھنے کا بیان[2]

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے کہا ہم سے سالم ابوالنضر نے بیان کیا کہا میں نے عمیر سے سُنا جو ام الفضل کے غلام تھے انہوں نے ام الفضل سے انہوں نے کہا عرفہ کے دن لوگوں کو شک ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے ہیں یا نہیں میں نے آپ کے لیے پینے کو کچھ بھیجا آپ نے پی لیا

باب جب صبح کو منیٰ سے عرفات کو روانہ ہو تو لبیک اور تکبیر کہنا

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے محمد بن ابی بکر ثقفی سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا وہ دونوں صبح کو منیٰ سے عرفات کو جا رہے تھے تم آج کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے انہوں نے کہا کوئی ہم سے لبیک پکارتا اس پر کوئی اعتراض نہ کرتا اور کوئی تکبیر کہتا اُس پر بھی کوئی اعتراض نہ کرتا[3]

باب عرفہ کے دن عین گرمی میں ٹھیک دوپہر کو روانہ ہونا[4]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے انہوں نے کہا عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا[5] کہ حج کے کاموں میں عبداللہ بن عمرؓ کا خلاف نہ کرے سالم نے کہا تو عبداللہ سورج ڈھلتے ہی آئے میں اُن کے ساتھ تھا اور حجاج کے ڈیرے پر پہنچ کر زور سے آواز دی حجاج کسم میں رنگی ہوئی چادر اوڑھے باہر نکل آیا کہنے لگا ابو عبدالرحمٰن[6] کیا کہتے ہو

---

[1] جو حضرت عثمانؓ بعد کو منیٰ میں پڑھنے لگے ۱۲ منہ [2] اس روزے میں علما کا بہت اختلاف ہے ابن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ روزہ نہیں رکھا نہ عمرؓ نہ عثمانؓ نے اور میں بھی نہیں رکھتا بعضے شافعیہ نے اس کو مکروہ کہا ہے اور امام مالک اور ثوری اور ابوحنیفہ نے بھی یہی کہا ہے کہ اس دن افطار کرنا بہتر ہے تاکہ آدمی کو حج کے کام ادا کرنے میں ضعف نہ پیدا ہو مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ عرفہ کے روزے سے دو برس کے گناہ اتر جاتے ہیں ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاجی کو اختیار ہے لبیک پکارتا ہے یا تکبیر کہتا رہے ۱۲ منہ [4] یعنی وقوف کے لیے نمرہ سے نکلنا نمرہ وہ مقام ہے جہاں حاجی نویں تاریخ پہنچ کر ٹھہرتے ہیں وہ حرم کی حد سے خارج عرفات سے متصل ہے ۱۲ منہ [5] حجاج عبدالملک کی طرف سے حجاز کا حاکم تھا جب اُس نے عبداللہ بن زبیرؓ پر فتح پائی تو عبدالملک نے اسی کو وہاں کا حکم بنا دیا ۱۲ منہ [6] ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن عمرؓ کی کنیت ہے ۱۲ منہ

فَقَالَ الرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ قَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَانْظِرْنِي حَتَّى أُفِيضَ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخْرُجَ فَنَزَلَ حَتَّى خَرَجَ الْحَجَّاجُ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ صَدَقَ۔

اُنہوں نے کہا اگر تو سنت کی پیروی چاہتا ہے تو جلدی اُٹھ چل کھڑا ہو حجاج[1] نے کہا اسی وقت عبد اللہ نے کہا ہاں اسی وقت حجاج نے کہا اچھا اتنی مہلت دو کہ میں ذرا نہالوں پھر نکلتا ہوں عبد اللہ سواری پر سے اُتر پڑے یہاں تک کہ حجاج باہر نکلا اور میرے اور والد کے درمیان چلنے لگا میں نے حجاج سے کہا اگر تو سنت پر چلنا چاہتا ہے تو خطبہ چھوٹا پڑھ اور وقوف میں جلدی کر وہ یہ سُن کر عبد اللہ کی طرف دیکھنے لگا جب عبد اللہ نے یہ دیکھا تو کہا سالم سچ کہتا ہے[2]۔

بَابٌ ۱۷۴ الْوُقُوفِ عَلَى الدَّابَّةِ بِعَرَفَةَ۔

باب عرفات کا وقوف جانور پر سوار رہ کر کرنا

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَشَرِبَهُ۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے اُنہوں نے ابو النضر سے انہوں نے عمیر سے جو عبد اللہ بن عباسؓ کے غلام تھے اُنہوں نے اُم الفضل بنت حارث سے کچھ لوگوں نے جو اُن کے پاس تھے اس میں اختلاف کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے دن روزے سے ہیں یا نہیں بعضوں نے کہا روزے سے ہیں بعضوں نے کہا نہیں ہیں آخر میں نے ایک پیالہ دودھ کا آپ پاس بھیجا آپ اونٹ پر سوار ٹھہرے ہوئے تھے آپ نے اُس کو پی لیا

بَابٌ ۱۷۵ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِعَرَفَةَ

باب عرفات میں دو نمازوں (ظہر اور عصر) کو ملا کر پڑھنا[3]

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ مَعَ الْإِمَامِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي

اور عبد اللہ بن عمرؓ کو جب امام کے ساتھ (عرفات میں) نماز نہیں ملتی تھی تو بھی جمع کرتے اور لیث نے کہا مجھ سے عقیل نے بیان کیا انہوں نے ابن

---

[1] والد سے مراد عبد اللہ بن عمرؓ ہیں سالم ان کے صاحبزادے تھے ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا کہ وقوف عرفات میں گرمی کے وقت دوپہر کے بعد ہی کرنا چاہیئے کیونکہ عبد اللہ نے کہا ہاں اسی وقت وقوف کے لیے غسل کرنا اکثر اہل علم نے مستحب رکھا ہے ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ وقوف کے لیے شام کو نہایا کرتے اور احرام میں کسم کا رنگ پہننا منع ہے مگر حجاج ظالم جہاں اور بڑے سخت گناہ کیا کرتا وہاں یہ حرکت بھی اس شقی اور تعجب ہے کہ امام طحاوی نے حجاج کے فعل سے یہ دلیل لی کہ احرام میں کسم کا رنگ درست ہے اور ممکن ہے کہ امام طحاوی نے عبد اللہ بن عمرؓ کے انکار نہ کرنے سے دلیل لی ہو مگر احتمال ہے کہ عبد اللہ کو اس سے مایوسی ہو کہ حجاج ان کی بات مانے گا اس وجہ سے خاموش ہو رہے ہوں یا انکار کیا ہو لیکن یہ انکار منقول نہ ہوا ہو واللہ اعلم ۱۲ منہ [3] محققین اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ عرفات اور مزدلفہ میں مطلقاً جمع کرنا چاہیئے خواہ آدمی مسافر ہو یا نہ ہو امام کے ساتھ نماز پڑھے یا اکیلے پڑھے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک وہی عرفات میں جمع کرے جو امام کے ساتھ نماز پڑھے اور مزدلفہ میں مغرب کو عشاء کے وقت پڑھنا ان کے نزدیک بھی واجب ہے اگر راہ میں مغرب کی نماز پڑھ لے تو پھر اعادہ کرے اور امام مالک کے نزدیک عذر سے راہ میں پڑھ لینا درست ہے لیکن لال شفق غائب ہونے کے بعد پڑھے ۱۲ منہ

عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَالِمٌ اَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ تَصْنَعُ فِى الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِى السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ اَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ تَتَّبِعُوْنَ فِىْ ذٰلِكَ اِلَّا سُنَّتَهٗ۔

شہاب سے اُنہوں نے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی کہ حجاج بن یوسف جس سال عبداللہ بن زبیرؓ سے لڑنے کے لیے (مکہ میں) اُترا تو عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھنے لگا عرفہ کے دن تم عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ میں کیا کرتے ہو (ظہر اور عصر کی نماز وقوف سے پہلے پڑھ لیتے ہو یا کیا) سالم نے کہا اگر تو سنت پر چلنا چاہتا ہے تو عرفہ کے دن نماز دوپہر ڈھلتے ہی پڑھ لے عبداللہ نے کہا سالم سچ کہتا ہے صحابہ سنت کے موافق ظہر اور عصر جمع کیا کرتے تھے زہری کہتے ہیں میں نے سالم سے کہا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا سالم نے کہا پھر اور کس کی سنت پر اس مسئلے میں چلتے ہو[1]

بَابٌ ۱۷۶ قَصْرِ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ۔

باب عرفات میں خطبہ مختصر پڑھنا[2]

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ كَتَبَ اِلَى الْحَجَّاجِ اَنْ يَّاْتَمَّ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِى الْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ جَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ اَوْ زَالَتْ فَصَاحَ عِنْدَ فُسْطَاطِهٖ اَيْنَ هٰذَا فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ الرَّوَاحَ فَقَالَ الْاٰنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَنْظِرْنِىْ اُفِيْضُ عَلَىَّ مَاءً فَنَزَلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَتّٰى خَرَجَ فَسَارَ بَيْنِىْ وَبَيْنَ اَبِىْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تُصِيْبَ السُّنَّةَ الْيَوْمَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوْفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صَدَقَ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے سالم بن عبداللہ سے کہ عبدالملک بن مروان نے (جو خلیفہ تھا) حجاج کو یہ لکھا کہ حج کے کاموں میں عبداللہ بن عمرؓ کے کہے پر چلے جب عرفہ کا دن ہوا تو میں عبداللہ (اپنے باپ) کے ساتھ تھا وہ سورج ڈھلتے ہی حجاج کے ڈیرے پر آئے اور ایک آواز لگائی حجاج کہاں ہے وہ باہر نکلا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا چل جلدی کر حجاج نے کہا ابھی سے ابن عمرؓ نے کہا ہاں حجاج نے کہا اتنی مہلت دو کہ میں اپنے اوپر پانی بہالوں (نہالوں) آخر ابن عمرؓ سواری پر سے اُتر پڑے حجاج نکلا اور میرے اور والد کے بیچ میں چلنے لگا میں نے کہا اگر تو آج کے دن سنت کی پیروی چاہتا ہے تو خطبہ مختصر پڑھ[3] اور وقوف میں جلدی کر ابن عمرؓ نے کہا سالم سچ کہتا ہے

بَابٌ ۱۷۷ التَّعْجِيْلِ اِلَى الْمَوْقِفِ۔

باب عرفات میں ٹھہرنے کے لیے جلدی جانا[3]

---

[1] یعنے عرفات میں ظہر اور عصر میں جمع کرنا آنحضرتؐ ہی کی سنت ہے آپ کے سوا اور کس کا فعل سنت ہو سکتا ہے اور آپ کی سنت کے سوا اور کس کی سنت پر تم چل سکتے ہو بعضے نسخوں میں یتبعون کے بدل تبتغون ہے یعنے آپ کے سوا اور کس کا طریق لوگ ڈھونڈتے ہیں ۱۲ منہ [2] باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے بعضوں کے نزدیک عرفات میں خطبہ نہ پڑھے لیکن جمہور علما کہتے ہیں خطبہ پڑھے ۱۲ منہ [3] صحیح بخاری کے اکثر نسخوں میں اس باب میں کوئی حدیث مذکور نہیں ہے کیوں کہ اگلے باب میں جو حدیث بیان ہوئی اس سے اس باب کا بھی مطلب نکل آتا ہے نسخہ مطبوعہ دہلی میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے قال ابو عبداللہ یزید ادفی ہذا الباب ہم ہذا۔ الحدیث (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابُ ۱۷۸ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ۔

۲۶۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ كُنْتُ اَطْلُبُ بَعِيْرًا لِّيْ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَضْلَلْتُ بَعِيْرًا لِّيْ فَذَهَبْتُ اَطْلُبُهٗ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ هٰذَا وَاللهِ مِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَاْنُهٗ هٰهُنَا۔

باب عرفات میں ٹھہرنے کا بیان

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا ہم سے محمد بن جبیر بن مطعم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں (عرفہ کے دن) اپنا اونٹ ڈھونڈ رہا تھا دوسری سند اور ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے محمد بن جبیر سے انہوں نے اپنے باپ جبیر بن مطعم سے انہوں نے کہا میرا اونٹ کھو گیا تو میں عرفہ کے دن اس کو ڈھونڈھنے گیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ عرفات میں کھڑے تھے میں نے کہا خدا کی قسم یہ شخص (یعنے پیغمبر صاحب) تو قریش میں سے ہیں ان کا یہاں کیا کام؎

۲۶۳ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ عُرْوَةُ كَانَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عُرَاةً اِلَّا الْحُمْسَ وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَّمَا وَلَدَتْ وَكَانَتِ الْحُمْسُ يَحْتَسِبُوْنَ عَلَى النَّاسِ يُعْطِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ الثِّيَابَ يَطُوْفُ فِيْهَا وَتُعْطِي الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ الثِّيَابَ تَطُوْفُ فِيْهَا فَمَنْ لَّمْ يُعْطِهِ الْحُمْسُ طَافَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا وَكَانَ يُفِيْضُ جَمَاعَةُ النَّاسِ مِنْ عَرَفَاتٍ

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہ عروہ نے کہا لوگ جاہلیت کے زمانہ میں ننگے ہو کر طواف کیا کرتے تھے مگر حمس یعنے قریش کے لوگ اور ان کی اولاد (جیسے خزاعہ بنی کنانہ وغیرہ) اور قریش کے لوگ دوسرے لوگوں کو خدا واسطہ کپڑے دیا کرتے تھے ان میں سے مرد مرد کو کپڑے دیتا وہ ان کو پہن کر طواف کرتا اور ان میں سے عورت عورت کو کپڑے دیتی وہ ان کو پہن کر طواف کرتی اور جس کو قریش کے لوگ کپڑا نہ دیتے وہ ننگا طواف کرتا اور دوسرے سب لوگ (وقوف کر کے) عرفات سے لوٹتے اور قریش

(بقیہ صفحہ سابقہ) حدیث مالک عن ابن شہاب ولکنی ارید ان ادخل فیہ غیر معاد یعنے امام بخاری نے کہا کہ اس باب میں بھی وہی حدیث امام مالک کی ابن شہاب سے (جو اوپر گذری) بڑھائی جاتی ہے لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کتاب میں وہی حدیث لاؤں جو مکرر نہ ہو یعنے جس میں بلا فائدہ تکرار نہ ہو اس عبارت سے یہ نکلتا ہے کہ امام بخاری نے اس کتاب میں ایسی حدیثیں نہیں لکھیں جن میں بلا فائدہ تکرار ہو بلکہ جہاں کسی حدیث کو مکرر لائے ہیں تو یا تو اسناد میں کچھ فرق ہے یا الفاظ میں کچھ اختلاف ہے یا ایک موصول ہے ایک معلق ہے یا ایک مطول ہے ایک مختصر اور ایسا بہت کم ہے کہ بے فائدہ محض تکرار ہو ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا) ؎ قریش لوگ جاہلیت کے زمانہ میں حرم کے باہر نہیں نکلتے تھے اور عرفات میں جو حرم کی حد سے خارج ہے وقوف نہیں کرتے تھے وہ کہتے تھے ہم اہل اللہ ہیں ہمارا حرم کے باہر کیا کام عرفات کے بدل وہ مزدلفہ ہی میں جو حرم کی حد کے اندر ہے وقوف کر لیتے تھے جبیر بن مطعم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی چونکہ آپ قریشی تھے یہی خیال کیا اور ان کو آپ کے عرفات میں کھڑے ہونے پر تعجب آیا حمس حماست سے مشتق ہے قریش کے لوگوں کو حمس اس وجہ سے کہتے کہ وہ اپنے دین میں حماست یعنے سختی رکھتے تھے ۱۲ منہ

وَتُفِيضُ الْحُمْسُ مِنْ جَمْعٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي الْحُمْسِ ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ قَالَ كَانُوا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ فَدُفِعُوا اِلَى عَرَفَاتٍ۔

بَابٌ ۱۷۹ السَّيْرِ اِذَا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ۔

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ وَاَنَا جَالِسٌ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ فَجْوَةٌ مُتَّسَعٌ وَالْجَمْعُ فَجَوَاتٌ وَفِجَاءٌ وَكَذٰلِكَ رَكْوَةٌ وَرِكَاءٌ مَنَاصٌ لَيْسَ حِينَ فِرَارٍ۔

بَابٌ ۱۸۰ النُّزُولِ بَيْنَ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ اِلَى الشِّعْبِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَتُصَلِّي فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ

کے لوگ مزدلفہ سے ہی لوٹ آتے ہشام نے کہا میرے باپ عروہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ (سورہ بقرہ کی) یہ آیت ثم افیضوا من حیث افاض الناس قریش کے باب میں اتری وہ مزدلفہ سے لوٹ آتے تھے تو ان کو حکم ہوا عرفات سے لوٹنے کا

باب عرفات سے لوٹتے وقت کس چال چلے[1]

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ اسامہ بن زیدؓ سے کسی نے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب حجۃ الوداع میں عرفات سے لوٹے تو کس چال سے چل رہے تھے میں بیٹھا ہوا تھا انہوں نے کہا آپ پاؤں اٹھا کر چلتے تھے (یعنے ذرا تیز) جب جگہ پاتے (ہجوم نہ ہوتا) تو تیز چلتے ہشام نے کہا عنق تیز چلنا ہے اور نص عنق سے زیادہ تیز چلنے کو کہتے ہیں فجوہ کے معنے کشادہ جگہ اس کی جمع فجوات اور فجاء ہے جیسے رکوۃ مفرد ہے اس کی جمع رکاء اور سورۂ صٓ میں جو مناص کا لفظ ہے اُس کا معنے بھاگنا[2]۔

باب عرفات اور مزدلفہ کے درمیان اُترنا[3]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے کریب سے جو ابن عباسؓ کے غلام تھے انہوں نے اسامہ بن زیدؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفات سے لوٹے (مزدلفہ کو آرہے تھے) (تو راہ میں) ایک گھاٹی کی طرف مڑے وہاں حاجت سے فارغ ہوئے وضو کیا میں نے عرض کیا (مغرب کی) نماز یا رسول اللہ آپ نہیں پڑھتے آپ نے فرمایا نماز آگے چل کر

---

[1] یعنے دھیمی چال سے یا جلدی چونکہ مزدلفہ میں آکر مغرب اور عشا کی نمازیں ملا کر پڑھتے ہیں عرفات سے لوٹتے وقت جلد چلنا مسنون ہے جیسے آگے حدیث میں آتا ہے ۱۲ منہ [2] تو وہ اس نص سے مشتق نہیں ہے جو حدیث میں مذکور ہے یہ تو ایک ادنیٰ آدمی بھی جس کو عربیت میں ذرا سی استعداد ہو سمجھ سکتا ہے کہ مناص کو نص سے کیا علاقہ نص مضاعف ہے اور مناص معتل باب یہ خیال کرنا کہ امام بخاری نے مناص کو نص سے مشتق سمجھا اسی لیے یہاں مناص کے معنے بیان کر دیئے جیسے عینی نے نقل کیا بالکل کم فہمی ہے اور اصل یہ ہے کہ اکثر نسخوں میں یہ عبارت ہی نہیں ہے اور جن نسخوں میں موجود ہے اُن کی توجیہ دلوں ہو سکتی ہے کہ بعض لوگوں کو کم استعدادی سے یہ وہم ہوا ہوگا کہ مناص اور نص کا مادہ ایک ہی ہے تو امام بخاری نے مناص کو تفسیر کر کے اس وہم کا رد کر دیا واللہ اعلم ۱۲ منہ [3] یعنے کسی ضرورت سے مثلاً قضا حاجت وغیرہ کے لیے ۱۲ منہ

۲۶۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ غَيْرَ أَنَّهُ يَمُرُّ بِالشِّعْبِ الَّذِي أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُ فَيَنْتَفِضُ وَيَتَوَضَّأُ وَلَا يُصَلِّي حَتَّى يُصَلِّيَ بِجَمْعٍ.

۲۶۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ أَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ قَالَ كُرَيْبٌ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى بَلَغَ الْجَمْرَةَ.

بَابُ ۱۸۱ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّكِينَةِ عِنْدَ الْإِفَاضَةِ وَإِشَارَتِهِ إِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انھوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ مزدلفہ میں آکر مغرب اور عشاء ملا کر پڑھا کرتے صرف اتنا کرتے کہ راہ میں جس گھاٹی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مڑ گئے تھے عبداللہ بھی اس میں جاتے حاجت سے فارغ ہوتے اور وضو کرتے لیکن نماز نہ پڑھتے نماز مزدلفہ میں آکر پڑھتے[1]۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے محمد بن ابی حرملہ سے انہوں نے کریب سے جو ابن عباس کے غلام تھے انھوں نے اسامہ بن زید سے، انھوں نے کہا میں عرفات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر بیٹھا، جب آپ بائیں طرف پہاڑ کی گھاٹی پر پہنچے جو مزدلفہ سے قریب ہے، آپ نے اپنا اونٹ بٹھایا اور پیشاب کیا پھر آئے میں نے وضو کا پانی آپ پر ڈالا آپ نے ہلکا سا وضو کیا[2] میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز آپ نے فرمایا نماز آگے چل کر اور آپ سوار ہوگئے مزدلفہ میں آئے وہاں (مغرب اور عشاء کی) نماز پڑھی پھر مزدلفہ کی یعنے دسویں تاریخ کو فضل بن عباسؓ آپ کے ساتھ سوار ہوئے کریب نے کہا مجھ کو عبداللہ بن عباسؓ نے فضل سے سن کر خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک کہتے رہے یہاں کہ جمرہ عقبہ پر[3] (کنکریاں مارنے کے لیے پہنچے۔)

باب عرفات سے لوٹتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اطمینان سے چلنے کے لیے حکم دینا اور کوڑے سے اشارہ فرمانا۔

[1] یہ عبداللہ بن عمرؓ کی کمال متابعت سنت تھی حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ ضرورت حاجت بشری اس گھاٹی پر ٹھہرے تھے کوئی حج کا رکن نہ تھا مگر عبداللہ بھی وہاں ٹھہرتے اور حاجت وغیرہ سے فارغ ہو کر وہاں وضو کر لیتے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ ۱۲ منہ [2] لیکن اگر کوئی اس گھاٹی میں مغرب کی نماز پڑھ لے تو علما کا اس میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک مزدلفہ میں آکر دوبارہ پڑھے امام صاحبؒ نے کہا ہے نماز تو ہو جائے گی مگر خلاف سنت ہے اور ابو یوسفؒ اور جمہور علما کا یہی قول ہے ۱۲ منہ [3] یعنی اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھویا یا پانی بہت کم ڈالا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ وضو میں دوسرے آدمی سے مدد لینا درست ہے یعنے پانی ڈالنے یا پانی لا دینے میں کوئی حرج نہیں اور جس نے اس کو مکروہ سمجھا اس کا قول غلط ہے البتہ اعضاء کے دھونے میں دوسرے سے مدد لینا مکروہ ہے اگر عذر نہ ہو اور عذر سے یہ بھی درست ہے، ۱۲ منہ۔ [4] معلوم ہوا کہ جب تک رمی جمار کیلئے جمرہ عقبہ پر پہنچے اس وقت سے لبیک پکارنا موقوف کرے امام ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ اور امام احمد اور اسحاق سب کا یہی قول ہے ۔

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سُوَیْدٍ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ اَبِیْ عَمْرٍو مَوْلَی الْمُطَّلِبِ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ مَوْلٰی وَالِبَةَ الْکُوْفِیِّ حَدَّثَنِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ دَفَعَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَآءَهٗ زَجْرًا شَدِیْدًا وَضَرْبًا وَصَوْتًا لِّلْاِبِلِ فَاَشَارَ بِسَوْطِهٖ اِلَیْهِمْ وَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَیْسَ بِالْاِیْضَاعِ اَوْضَعُوْا اَسْرَعُوْا خِلَالَکُمْ مِنَ التَّخَلُّلِ بَیْنَکُمْ وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا بَیْنَهُمَا۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سوید نے کہا مجھ سے عمرو بن ابی عمرو مطلب کے غلام نے کہا مجھ کو سعید بن جبیر نے خبر دی جو والبہ کوفی کے غلام تھے کہا مجھ سے ابن عباسؓ نے بیان کیا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفہ کے دن (عرفات سے) لوٹے آپ نے اپنی (سواری کے) پیچھے بہت غل شور کی اور اونٹوں کو مار دھاڑ کی آواز سنی آپ نے اپنے کوڑے سے اُن کو اشارہ کیا اور فرمایا لوگو آہستگی اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ دوڑنا یا دوڑانا کچھ ثواب نہیں ہے۔ (سورہ براۃ میں[۱]) اوضعوا کے معنے رلیشہ دوانی کی۔ خلالکم کا معنے تمہارے بیچ میں اُسی سے (سورہ کہف میں) آیا ہے۔ فجرنا خلالہما یعنے اُن کے بیچ میں۔

بَابُ ۱۸۲ الْجَمْعِ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب مزدلفہ میں دو نمازوں کا ملا کر پڑھنا۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ کُرَیْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَهٗ یَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ فَنَزَلَ الشِّعْبَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ یُسْبِغِ الْوُضُوْٓءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَکَ فَجَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ فَتَوَضَّأَ فَاَسْبَغَ ثُمَّ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ کُلُّ اِنْسَانٍ بَعِیْرَهٗ فِیْ مَنْزِلِهٖ ثُمَّ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰی وَلَمْ یُصَلِّ بَیْنَهُمَا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے کریب سے انہوں نے اسامہ بن زیدؓ سے وہ کہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اور گھاٹی میں (جو مزدلفہ کے قریب ہے۔) اُترے وہاں پیشاب کیا پھر وضو کیا اور پورا وضو نہیں کیا (خوب پانی نہیں بہایا ہلکا وضو کیا) میں نے عرض کیا نماز آپ نے فرمایا نماز آگے چل کر پھر مزدلفہ میں آن کر پورا وضو کیا پھر نماز کی تکبیر ہوئی مغرب کی نماز پڑھی[۲] پھر ہر آدمی نے اپنا اونٹ اپنے ٹھکانے میں بٹھایا پھر تکبیر ہوئی اور (عشا کی) نماز پڑھی ان کے بیچ میں کوئی نفل وغیرہ نہیں پڑھا

بَابُ ۱۸۳ مَنْ جَمَعَ بَیْنَهُمَا وَلَمْ یَتَطَوَّعْ

باب مغرب اور عشاء مزدلفہ میں[۳]

---

[۱] چونکہ حدیث میں ایضاع کا لفظ آیا تو امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق قرآن کے اُس آیت کی تفسیر کر دی جس میں ولا وضعوا خلالکم آیا ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ خلالکم کے معنی بیان کر دیئے پھر سورہ کہف میں بھی خلالہما کا لفظ آیا تھا اُس کی تفسیر کر دی ۱۲ منہ [۲] اس حدیث سے مزدلفہ میں جمع کرنا ثابت ہوا جو باب کا مطلب ہے۔ اور یہ بھی نکلا کہ اگر دو نمازوں کے بیچ میں جن کو جمع کرنا ہو۔ آدمی کوئی تھوڑا سا کام کرے تو قباحت نہیں یہ بھی نکلا کہ جمع کی حالت میں سنت وغیرہ پڑھنا ضرور نہیں یہ جمع شافعیہ کے نزدیک سفر کی وجہ سے ہے۔ اور حنفیہ اور مالکیہ حج کی وجہ سے کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ [۳] مزدلفہ کو جمع کہتے ہیں کیونکہ وہاں آدم اور حوا کا جمع ہوا تھا۔ بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہاں دو نمازیں جمع کی جاتی ہیں ابن منذر نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ مزدلفہ میں دو نمازوں کے بیچ میں سنت نفل نہ پڑھے (ابن منذر نے کہا جو کوئی بیچ میں سنت یا نفل پڑھیگا تو اس کا جمع صحیح نہ ہوگا ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا۔

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْخَطْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

بَابُ ۱۸۱ مَنْ أَذَّنَ وَأَقَامَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا۔

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ حَجَّ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ حِينَ الْأَذَانِ بِالْعَتَمَةِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ رَجُلًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَصَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِ فَتَعَشَّى ثُمَّ أَمَرَ أُرَى فَأَذَّنَ وَأَقَامَ قَالَ عَمْرٌو وَلَا أَعْلَمُ الشَّكَّ

ملا کر پڑھنا سنت وغیرہ نہ پڑھنا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا ملا کر پڑھی ہر ایک کے لئے الگ تکبیر ہوئی لیکن ان کے بیچ میں سنت نفل نہیں پڑھی اور ان کے بعد ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلالؒ نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے خبر دی کہا مجھ کو عبداللہ بن یزید خطمی نے کہا مجھ سے ابوایوب انصاری نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں مزدلفہ میں آن کر مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھا۔

باب جس نے کہا ہر نماز کے لئے اذان اور تکبیر دینا چاہیئے۔ اس کی دلیل۔

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ابواسحاق (عمرو بن عبداللہ) نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے سنا وہ کہتے تھے عبداللہ بن مسعودؓ نے حج کیا تو ہم مزدلفہ میں اُس وقت پہنچے جب عشا کی اذان ہوا کرتی یا اُس کے قریب انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا اس نے اذان اور تکبیر کہی پھر انہوں نے مغرب کی نماز پڑھی اور اُس کے بعد دو رکعتیں (سنت کی) پڑھیں پھر رات کا کھانا منگوایا اور کھایا میں سمجھتا ہوں پھر انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا اُس نے اذان کہی پھر تکبیر کہی۔

له عینی نے کہا اس مسئلہ میں علماء کے چھ قول ہیں ایک یہ کہ ہر نماز کے لئے الگ الگ تکبیر کہے اور اذان بالکل نہ کہے دوسرے یہ کہ صرف پہلی نماز کے لئے تکبیر کہے اذان بالکل نہ کہے تیسرے یہ کہ پہلی نماز کے لئے اذان کہے اور دونوں کے لئے الگ الگ تکبیر کہے شافعیہ کا یہی صحیح مذہب ہے۔ اور حنابلہ بھی اسی کے قائل ہیں چوتھے یہ کہ پہلی نماز کے لئے اذان اور تکبیر دونوں کہے اور دوسری کے لئے نہ اذان کہے نہ تکبیر امام ابوحنیفہؒ سے ایسا ہی منقول ہے۔ پانچویں یہ کہ ہر ایک کے لئے الگ الگ اذان اور تکبیر کہے امام مالکؒ سے ایسا ہی منقول ہے چھٹے یہ کہ کسی نماز کے لئے نہ اذان کہے۔ نہ تکبیر اور ابن عمرؓ سے اس باب میں مختلف روایتیں ہیں۔ امام بخاری نے پانچواں قول اختیار کیا اور اس مسئلہ میں اہل مدینہ نے تو عبداللہ بن مسعودؓ کے فعل کو لیا اور اہل کوفہ نے عبداللہ بن عمرؓ کے فعل کو حالانکہ یہ اُن کی عادت کے خلاف ہے۔ اور راجح ان سب اقوال میں میرے نزدیک تیسرا قول ہے جو ہمارے امام احمد بن حنبل نے اختیار کیا ہے۔ اور امام ابن حزم نے بھی اسی کو قوی کہا ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

إِلَّا مِنْ زُهَيْرٍ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هُمَا صَلٰوتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ وَالْفَجْرُ حِيْنَ يَبْزُغُ الْفَجْرُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

پھر انہوں نے مغرب کی نماز پڑھی اور اُس کے بعد دو رکعتیں (سنت) اُن کی پڑھیں پھر رات کا کھانا منگوایا اور کھایا میں سمجھتا ہوں پھر انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا انہوں نے اذان کہی پھر تکبیر کہی عمرو بن خالد نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ شک زہیر کو ہوئی[1] پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں جب صبح نمودار ہوئی تو کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت (یعنی تاریکی میں) صبح کی نماز اسی دن اسی جگہ میں پڑھتے تھے عبداللہ بن مسعود رضؓ نے کہا یہ دو نمازیں ہیں جو اپنے معمولی وقت سے ہٹائی گئیں ایک تو مغرب کی نماز اُس وقت پڑھنا چاہیے[2] جب لوگ مزدلفہ میں پہنچ لیں دوسرے صبح کی نماز فجر طلوع ہوتے ہی پڑھنا چاہیے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ کو ایسا ہی کرتے دیکھا۔

بَابُ ۱۸۵ مَنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ بِلَيْلٍ فَيَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَدْعُوْنَ وَيُقَدِّمُ إِذَا غَابَ الْقَمَرُ۔

باب عورتوں اور بچوں کو مزدلفہ کی رات میں آگے مِنیٰ میں روانہ کر دینا وہ مزدلفہ میں ٹھہریں اور دعا کریں چاند ڈوبتے ہی چل دیں۔

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ فَيَقِفُوْنَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَا بَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِذَا قَدِمُوْا رَمَوُا الْجَمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے سالم نے کہا عبداللہ بن عمر رضؓ اپنے گھر والوں میں کمزور لوگوں کو (عورتوں بچوں کو) آگے ہی سے (مِنیٰ) روانہ کر دیتے وہ رات کو مزدلفہ میں مشعر حرام پاس ٹھہرتے[3] پھر جب تک اُن کے دل میں آتا اللہ کی یاد کرتے پھر لوٹ جاتے امام کے ٹھہرنے اور لوٹنے سے پہلے تو اُن میں بعضے تو مِنیٰ میں صبح کی نماز کے وقت پہنچ جاتے اور بعضے اُس کے بعد جب مِنیٰ میں پہنچتے تو کنکریاں مارتے اور عبداللہ بن عمر رضؓ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے۔

---

[1] یعنی جو کہا میں سمجھتا ہوں اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ نمازوں کا جمع کرنے والا دونوں نمازوں کے بیچ میں کھانا کھا سکتا ہے۔ یا اور کچھ کام کر سکتا ہے۔ اس حدیث میں جمع کے ساتھ نفل پڑھنا بھی مذکور ہے۔ اور ابن منذر نے اس کے خلاف پر اجماع نقل کیا ہے۔ ۱۲ منہ

[2] یہ عبداللہ بن مسعود کا خیال تھا۔ کہ آنحضرت صلعم نے صبح کی نماز اُسی دن تاریکی میں پڑھی اور شاید مراد اُن کی یہ ہو۔ کہ اُس دن بہت تاریکی میں پڑھی یعنی صبح صادق طلوع ہوتے ہی ورنہ دوسرے بہت صحابہ نے روایت کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت ہمیشہ یہی تھی۔ کہ صبح کی نماز تاریکی میں پڑھا کرتے اور حضرت عمر رضؓ نے اپنے عاملوں کو پروانہ لکھا کہ صبح کی نماز اُس وقت پڑھا کرو جب تارے گھنے ہوئے ہوں یہ بھی صرف ابن مسعود رضؓ کا خیال ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے سوا اس مقام کے اور کہیں جمع نہیں کیا دوسرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سفر میں آپ سے جمع نقل کیا ہے۔ اور ابن عباس رضؓ نے حضر میں بھی جیسے اوپر ہے۔ ۱۲ منہ

[3] مشعر حرام ایک پہاڑ ہے مزدلفہ میں ۱۲ منہ

أَرْخَصَ فِي أُولَئِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

واسطے یہ اجازت دی ہے[۱]

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ .

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو رات ہی کو مزدلفہ سے منٰی میں روانہ کر دیا۔

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ .

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن ابی یزید نے خبر دی انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں ان لوگوں میں تھا جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے سے مزدلفہ کی رات میں منٰی کو بھیج دیا تھا۔ یعنی آپ کے گھر والوں کے کمزور لوگوں میں

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ فَقَامَتْ تُصَلِّي فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَارْتَحِلُوا فَارْتَحَلْنَا وَمَضَيْنَا حَتَّى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا يَا هَنْتَاهُ مَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ يَا بُنَيَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعُنِ .

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحیٰی بن سعید قطان سے انہوں نے ابن جریج نے انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ نے بیان کیا جو اسماء کے غلام تھے۔ اسماء بنت ابی بکرؓ مزدلفہ میں رات کو اتریں اور کھڑی ہو کر ایک گھڑی تک نماز پڑھتی رہیں پھر کہنے لگیں بیٹا کیا چاند ڈوب گیا میں نے کہا نہیں تب تھوڑی دیر اور نماز پڑھتی رہیں پھر کہنے لگیں کیا چاند ڈوب گیا میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا تو کوچ کرو ہم نے کوچ کیا اور چلے منٰی میں پہنچ کر انہوں نے کنکریاں ماریں[۲] اور لوٹ کر صبح کی نماز اپنے ٹھکانے میں پڑھی میں نے اُن سے کہا اجی بی بی ہم سمجھتے ہیں ہم نے تاریکی میں وقت سے پہلے کنکریاں ماریں انہوں نے کہا بیٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اس کی اجازت دی ہے۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے۔

---

[۱] یعنی عورتوں اور بچوں کو مزدلفہ میں تھوڑی دیر ٹھہر کر چلے جانے کی اجازت دی ہے اُن کے سوا دوسرے سب لوگوں کو رات کو مزدلفہ میں رہنا چاہیئے شعبی اور نخعی اور علقمہ نے کہا۔ جو کوئی رات کو مزدلفہ میں نہ رہے۔ اُس کا حج فوت ہوا اور عطاء اور زہری کہتے ہیں کہ اس پر دم لازم آتا ہے۔ اور آدھی رات سے پہلے وہاں سے لوٹنا درست نہیں ہے۔ ۱۲ منہ [۲] معلوم ہوا کہ سورج نکلنے سے پہلے بھی کنکریاں مار لینا درست ہے۔ لیکن حنفیہ نے اُس کو جائز نہیں رکھا اور امام احمد اور اسحاق اور جمہور علما کا یہ قول ہے۔ کہ صبح صادق سے پہلے درست نہیں اگر کوئی اُس سے پہلے مارے تو صبح ہونے کے بعد دوبارہ مارنا چاہیئے اور شافعیؒ کے نزدیک صبح سے پہلے بھی کنکریاں مار لینا درست ہے۔ ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقٰسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَكَانَتْ ثَقِيلَةً ثَبِطَةً فَأَذِنَ لَهَا۔

کہا ہم سے عبدالرحمن بن قاسم نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا بی بی سودہ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ کی رات میں جلدی سے روانہ ہو جانے کی اجازت چاہی وہ بھاری بھر کم عورت تھیں آپ نے ان کو اجازت دی۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةُ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتِ امْرَأَةً بَطِيئَةً فَأَذِنَ لَهَا فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَأَقَمْنَا حَتّٰى أَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ فَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے افلح بن حمید نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا ہم مزدلفہ میں اترے تو بی بی سودہ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے روانہ ہو جائیں اور وہ دیر میں چل پھر سکتی تھیں آپ نے ان کو اجازت دی وہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے ہی نکل کھڑی ہوئیں اور ہم لوگ صبح تک وہیں ٹھہرے رہے اور جب آپ لوٹے تو ہم بھی لوٹے اگر میں بھی بی بی سودہ کی طرح آپ سے اجازت لے لیتی تو مجھ کو (تمام) خوشی کی چیزوں میں یہ بہت ہی پسند ہوتا۔

بَابُ ۱۸۶ مَتٰى يُصَلِّي الْفَجْرَ بِجَمْعٍ

باب صبح کی نماز مزدلفہ ہی میں پڑھنا۔

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً بِغَيْرِ مِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عمارہ نے انہوں نے عبدالرحمن بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نماز بے وقت پڑھتے نہیں دیکھا مگر دو نمازیں مغرب اور عشا جن کو (مزدلفہ میں) ملا کر پڑھا اور صبح کی نماز بھی اس دن (معمولی) وقت سے پہلے پڑھی [1]

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلٰى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلَاتَيْنِ كُلَّ صَلٰوةٍ

ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمن بن یزید سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن مسعود رض کے ساتھ مکہ کی طرف نکلے (حج شروع کیا) پھر ہم مزدلفہ میں آئے تو انہوں نے دو نمازیں (ملا کر) پڑھیں ہر نماز میں الگ الگ

[1] یعنی بہت اول وقت یہ نہیں کہ صبح صادق ہونے سے پہلے پڑھ لی جیسے بعضوں نے گمان کیا اور دلیل اس کی آگے کی روایت ہے اس میں صاف ہے کہ صبح کی نماز فجر طلوع ہوتے ہی پڑھی ۱۲ منہ

وَتَعَشَّى بَيْنَهُمَا بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ وَالْعَشَاءَ وَبَيْنَهُمَا ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ قَائِلٌ يَقُولُ طَلَعَ الْفَجْرُ وَقَائِلٌ يَقُولُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فَلَا يَقْدَمُ النَّاسُ حَتّٰى يُعْتِمُوا وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ وَقَفَ حَتّٰى أَسْفَرَ ثُمَّ قَالَ لَوْ أَنَّ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَفَاضَ الْآنَ أَصَابَ السُّنَّةَ فَمَا أَدْرِي أَقَوْلُهُ كَانَ أَسْرَعَ أَمْ دَفْعُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ۔

اذان اور اقامت کہی اور ان کے بیچ میں کھانا کھایا پھر صبح کی نماز فجر طلوع ہوتے ہی پڑھی کوئی کہتا تھا صبح ہوئی کوئی کہتا تھا ابھی نہیں ہوئی پھر عبداللہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا یہ نمازیں مغرب اور عشا کی۔ اس مقام میں اپنے مقررہ وقت سے ہٹا دی گئی ہیں اور لوگوں کو چاہیئے مزدلفہ میں اُس وقت داخل ہوں جب اندھیرا ہو جائے اور فجر کی نماز اُس وقت پڑھیں پھر (فجر کی نماز پڑھ کر) عبداللہ مزدلفہ میں ٹھہرے رہے۔ یہاں تک کہ روشنی ہوگئی پھر کہنے لگے اگر مسلمانوں کے امیر حضرت عثمانؓ اُس وقت مزدلفہ سے لوٹیں تو انہوں نے سنّت کے موافق کیا عبدالرحمٰن کہتے ہیں۔ پھر میں نہیں جانتا ابن مسعودؓ کا کہنا پہلے ہوا یا حضرت عثمانؓ کا لوٹنا[1] اور ابن مسعودؓ برابر لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ دسویں تاریخ جمرہ عقبہ کی رمی کی۔

بَابُ ۱۸۷ مَتٰى يُدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ۔

باب مزدلفہ سے کب چلے۔

۲۸۱ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يَقُولُ شَهِدْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَلَّى بِجَمْعٍ الصُّبْحَ ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ إِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوا لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُوْنَ أَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے کہا میں نے عمرو بن میمون سے سُنا وہ کہتے تھے میں حضرت عمرؓ کے پاس موجود تھا انہوں نے مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھی پھر ٹھہرے رہے اور کہنے لگے مشرک لوگ (جاہلیت کے زمانہ میں) مزدلفہ سے اُس وقت لوٹتے جب سورج نکل آتا اور کہتے ثبیر[2] چمک جا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا خلاف کیا آپ مزدلفہ سے سورج نکلنے سے پہلے لوٹے۔

بَابُ ۱۸۸ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ غَدَاةَ النَّحْرِ حِيْنَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ وَالْاِرْتِدَافِ فِي السَّيْرِ۔

باب دسویں تاریخ صبح کو تکبیر اور لبیک کہتے رہنا جمرہ عقبہ کی رمی تک اور راہ میں کسی کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا لینا۔

۲۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ

ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی انہوں نے عطا سے انہوں نے ابن عباسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] یعنی ابن مسعودؓ یہ کہہ رہے تھے کہ حضرت عثمانؓ مزدلفہ سے لوٹے سنت یہی ہے۔ کہ مزدلفہ سے فجر کی روشنی ہونے کے بعد سورج کے نکلنے سے پہلے لوٹنے ۱۲ منہ

[2] ثبیر ایک پہاڑ کا نام ہے۔ مزدلفہ میں جو منیٰ کو آتے ہوئے بائیں جانب پڑتا ہے۔ چمک جا یعنی سورج کی کرنوں سے چمک ۱۲ منہ؛

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْدَفَ الْفَضْلَ فَاَخْبَرَ الْفَضْلُ اَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ

فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو مزدلفہ سے لوٹتے وقت اپنے ساتھ سوار کر لیا فضل کہتے تھے۔ آپ برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ کی رمی کی۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيْرٍ عَنْ يُوْنُسَ الْاَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى قَالَ فَكِلَاهُمَا قَالَا لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے میرے باپ جریر بن حازم نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما عرفات سے لے کر مزدلفہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے۔ پھر آپ نے مزدلفہ سے منیٰ تک اپنے ساتھ فضل بن عباس رض کو سوار کر لیا دونوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک کہتے رہے یہانتک کہ جمرہ عقبہ کی رمی کی۔

بَابٌ ۱۸۹۔ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۞

باب (سورۂ بقرہ کی) اس آیت کے بیان میں جو کوئی عمرے کے ساتھ۔ حج کو ملا کر فائدہ اٹھائے (یعنی تمتع کرے) اس کو جو میسر ہو قربانی کرے جس کو قربانی نہ ملے حج کے دنوں میں روزے رکھے اور سات روزے جب حج سے لوٹے یہ سب دس روزے ہوئے یہ تمتع ان لوگوں کے لئے (درست) ہے۔ جن کے گھر والے مسجد حرام کے پاس رہتے ہوں[1]

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْمُتْعَةِ فَاَمَرَنِيْ بِهَا وَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْهَدْيِ فَقَالَ فِيْهَا جَزُوْرٌ اَوْ بَقَرَةٌ اَوْ شَاةٌ اَوْ شِرْكٌ فِيْ دَمٍ قَالَ وَكَاَنَّ نَاسًا

ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے کہا ہم سے ابو جمرہ نے بیان کیا کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تمتع کو پوچھا انہوں نے کہا کرو اور میں نے ان سے قربانی کو پوچھا انہوں نے کہا ایک اونٹ قربانی کرے یا ایک گائے یا ایک بکری یا اونٹ یا گائے میں شریک ہو جائے[2] ابو جمرہ نے کہا[3]

---

[1] یعنی آفاقی ہوں دوسرے ملک کے رہنے والے کیونکہ مکہ میں رہنے والوں کو تمتع درست نہیں وہ ہر وقت عمرہ کر سکتے ہیں ۱۲ منہ [2] اونٹ اور گائے میں سات آدمی تک شریک ہو سکتے ہیں جمہور علما کا یہی قول ہے۔ اسحاق ابن خزیمہ کے نزدیک دس آدمی تک شریک ہو سکتے ہیں بکری میں کوئی شریک نہیں ہو سکتا اس پر اجماع ہے۔ تمتع میں بکری کی قربانی درست ہے۔ کیونکہ قرآن میں فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ عام ہے شامل ہے بکری کو بھی اور بعضوں اس کو اونٹ اور گائے سے خاص کیا ہے ۱۲ منہ [3] حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے تمتع کی کراہت منقول ہے۔ لیکن ان کا قول احادیث صحیحہ اور نص قرآن کے برخلاف ہے اسلئے ترک کیا گیا اور کسی نے اس پر عمل نہیں کیا۔ جب حضرت عمرؓ کی رائے جو خلفائے راشدین میں سے ہیں حدیث کے خلاف مقبول نہ ہو اور مجتہد یا مولوی کس شمار میں ہیں[illegible]

کرِهُوهَا فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ إِنْسَانًا يُنَادِي حَجٌّ مَبْرُورٌ وَمُتْعَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالَ آدَمُ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ.

بَابُ ۱۹۰ رُكُوبِ الْبُدْنِ لِقَوْلِهِ وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ لَنْ يَنَالَ اللّٰهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ قَالَ مُجَاهِدٌ سُمِّيَتِ الْبُدْنَ لِبُدْنِهَا وَالْقَانِعُ السَّائِلُ وَالْمُعْتَرُّ الَّذِي يَعْتَرُّ بِالْبُدْنِ مِنْ غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ وَشَعَائِرُ اللّٰهِ اسْتِعْظَامُ الْبُدْنِ وَاسْتِحْسَانُهَا وَالْعَتِيقُ عِتْقُهُ مِنَ الْجَبَابِرَةِ وَيُقَالُ وَجَبَتْ سَقَطَتْ إِلَى الْأَرْضِ وَمِنْهُ وَجَبَتِ الشَّمْسُ.

۲۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

جیسے بعضے لوگوں نے تمتع کو برا سمجھا میں سو گیا خواب میں کیا دیکھتا ہوں کوئی آدمی پکار رہا ہے یہ حج مبرور یعنے مبارک ہے اور یہ تمتع مقبول سے پھر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما پاس آیا میں نے اُن سے یہ خواب بیان کیا انہوں نے کہا اللہ اکبر آخر یہ سنت ہے حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی آدم اور وہب بن جریر اور غندر نے شعبہ سے یوں روایت کیا یہ عمرہ مقبول ہے۔ اور یہ حج مبرور (مبارک) ہے۔

باب قربانی کے جانور (اونٹ یا گائے) پر سوار ہونا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ حج میں) فرمایا[۱] اور قربانیوں کو ہم نے اللہ کی نشانی مقرر کی ہے۔ اُن میں تمہاری بھلائی ہے تو اُن کی قطار باندھ کر (نحر کرتے وقت) اللہ کا نام لو جب وہ کروٹ پر گر پڑیں تو اُن میں سے کھاؤ اور صبر کرنے والے اور مانگنے والے دونوں طرح کے فقیروں کو کھلاؤ ہم نے ان جانوروں کو تمہارے بس میں دیدیا اس لئے کہ تم شکر کرو اللہ تعالیٰ کو اُن کا خون اور گوشت نہیں پہنچتا بلکہ تمہاری پرہیز گاری اُس کو پہنچتی ہے ہم نے اسی طرح ان جانوروں کو تمہارے بس میں کر دیا اس لئے کہ اللہ نے جو تم کو رستہ بتلایا اُس پر اللہ کی بڑائی کرو اور اے پیغمبر نیکوں کو خوشخبری دے مجاہد نے کہا ان کو بدن اس واسطے کہتے ہیں کہ موٹے اور تازے ہوتے ہیں اور قانع مانگنے والا فقیر اور معتر وہ فقیر جو گوشت کے لئے مالدار و محتاج کے پاس گھومتا پھرے سامنے آئے اللہ کی نشانی سے مراد اُن کا موٹا اور تر و تازہ خوب صورت کرنا ہے اور اسی صورت البیت العتیق کا جو لفظ ہے تو عتیق کے معنی یہ ہیں کہ ظالم بادشاہوں کا زور اس گھر پر نہیں چلتا اور وجبت کا معنی سقطت یعنی زمین پر گر پڑیں اُسی سے عرب لوگ کہتے ہیں وجبت الشمس یعنی سورج گر گیا یعنی ڈوب گیا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ

ـــــ بقیہ صفحہ سابقہ فتویٰ حدیث کے خلاف محض لغو اور پوچ ہے۔ ۱۲ منہ حواشی صفحہ ھٰذا ۱؎ حج مبرور وہ حج جو پروردگار کی بارگاہ میں قبول ہو جائے بعضوں نے کہا جس کے بعد حاجی گناہوں سے باز آجائے ہم نے مبرور کا ترجمہ مبارک کیا ۱۲ منہ ۲؎ اس آیت میں یہ جو فرمایا اُن میں تمہاری بہتری ہے یعنی تمہارا فائدہ ہے اُن کا دودھ پی سکتے ہو اُن پر سواری کر سکتے ہو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْکَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْکَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْکَبْهَا وَیْلَكَ فِی الثَّالِثَةِ اَوْ فِی الثَّانِیَةِ۔

۲۸۶ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَّشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْکَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْکَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْکَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْکَبْهَا ثَلٰثًا

بَابُ ۱۹۱ مَنْ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهٗ ؛

۲۸۷ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ وَاَهْدٰی فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْیَ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَبَدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ فَکَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰی

عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا[1] وہ قربانی کا اونٹ ہانک رہا تھا خود پیدل چل رہا تھا آپ نے فرمایا اُس پر سوار ہو جا اُس نے کہا یہ قربانی کا جانور ہے آپ نے فرمایا ارے سوار ہو جا اُس نے کہا یہ قربانی کا جانور ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا کمبخت[2] دوسری یا تیسری بار یوں فرمایا۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام اور شعبہ نے دونوں نے کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کا اونٹ ہانکتا لیئے جاتا تھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا وہ کہنے لگا یہ قربانی کا ہے۔ آپ نے فرمایا سوار ہو جا کہنے لگا یہ قربانی کا ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا تین بار یہی فرمایا۔

باب جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے چلے

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں تمتع کیا یعنی عمرہ کر کے پھر حج کیا اور آپ ذوالحلیفہ سے اپنے ساتھ قربانی لے گئے تھے اور پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی شروع کیا آپ نے عمرے کا احرام پکارا پھر حج کا احرام پکارا لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا[3] یعنی عمرہ کر کے حج کیا اب لوگوں میں دو طرح کے لوگ تھے۔ بعضے تو قربانی ساتھ لے چلے تھے اور بعضے قربانی اپنے ساتھ نہیں لائے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں

---

[1] اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [2] جب اُس نے باوجود آپ کے حکم دینے کے ہدی کے جانور پر سواری نہ کی تو آپ نے زجر سے فرمایا ارے کمبخت سوار ہو جا لفظی ترجمہ یوں ہے۔ تیری خرابی ہو سوار ہو جا اس حدیث سے یہ نکلا کہ ہدی کے جانور پہ سوار ہونا درست ہے کہ خواہ ہدی واجب ہو یا نفل خواہ ضرورت ہو یا نہ ہو اور بعضوں نے بے عذر اس پہ سواری مکروہ رکھی ہے۔ امام ابو حنیفہؒ سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ [3] بعض علما ظاہر کا یہ قول ہے۔ کہ ہدی کے جانور پہ سوار ہو جانا واجب ہے۔ کیونکہ آپ نے تین بار سوار ہو جانے کا حکم فرمایا۔ اور میں بھی اُسی قول کو اختیار کرتا ہوں ۱۲ [4] نووی نے کہا تمتع سے یہاں قران مراد ہے۔ ہوا یہ کہ پہلے آپ نے صرف حج کا احرام باندھا تھا پھر عمرہ بھی اس میں شریک کر لیا اور قران کو بھی تمتع کہتے۔ ۱۲ منہ؛

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ۔

فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَطَافَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعًا فَرَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ وَعَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

پہنچے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا تم میں سے جو کوئی قربانی ساتھ لایا ہو وہ احرام میں جن چیزوں سے پرہیز کرتا ہے پرہیز رکھے حج پورا ہونے تک اور جو قربانی ساتھ نہیں لایا تو بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ میں دوڑ کر بال کترائے اور احرام کھول ڈالے پھر ساتویں یا آٹھویں تاریخ حج کا احرام باندھے اب جس کو قربانی کا مقدور نہ ہو وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے[1] اور سات روزے جب اپنے گھر لوٹ کر جائے غرض آنحضرت جب مکہ میں آئے تو پہلے جو کام کیا وہ طواف تھا اور حجر اسود کا چومنا اور طواف میں پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلے[2] اور چار پھیروں میں معمولی چال سے اور طواف کے بعد دو رکعتیں بیت اللہ کے پاس مقام ابراہیم میں پڑھیں پھر سلام پھیرا اور فارغ ہو کر صفا پہاڑ پر گئے وہاں صفا مروہ کے سات پھیرے کیے پھر جتنی چیزوں سے احرام میں پرہیز تھا ان سے حج پورا کیے تک پرہیز کرتے رہے اور دسویں تاریخ ذی الحجہ کی قربانی کا نحر کیا اور لوٹ کر مکہ میں آئے بیت اللہ کا طواف کیا اب جتنی چیزوں سے احرام میں پرہیز تھا۔ ان کا پرہیز جاتا رہا اور جو جو لوگ قربانی ساتھ لائے تھے انہوں نے بھی وہی کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور ابن شہاب نے اسی اسناد سے عروہ سے روایت کی انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا یعنی عمرہ کر کے حج کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا۔ اور ایسی ہی حدیث بیان کی جیسے سالم نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ سے بیان کی۔

بَابُ ۱۹۲ مَنِ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنَ الطَّرِيقِ

باب اگر کوئی حج کو جاتے ہوئے رستے میں قربانی کا جانور خرید کرے

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ

[1] یعنی ساتویں آٹھویں نویں کو یا چھٹی ساتویں آٹھویں کو ۱۲ منہ [2] یعنی اکڑ کر مونڈھوں کو ہلاتے ہوئے جسکو رمل کہتے ہیں یہ اس واسطے کیا کہ مکہ کے مشرکوں نے مسلمانوں کی نسبت ایک وقت یہ خیال کیا تھا کہ مدینہ کے بخار سے وہ ناتواں ہو گئے ہیں تو پہلی بار یہ فعل ان کا خیال غلط کرنے کیلئے کیا گیا تھا پھر ہمیشہ یہی سنت قائم رہی ۱۲ منہ

عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لِأَبِيهِ أَقِمْ فَإِنِّي لَا آمَنُهَا أَنْ سَتُصَدُّ عَنِ الْبَيْتِ قَالَ إِذًا أَفْعَلَ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَأَنَا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عَلَى نَفْسِي الْعُمْرَةَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَقَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ ثُمَّ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنْ قُدَيْدٍ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا فَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا۔

عنہم نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے کہا تم (اس سال ٹھہر جاؤ) حج کو نہ جاؤ[1] مجھے ڈر ہے کہیں کعبے میں جانے سے تم روکے نہ جاؤ انہوں نے کہا (کیا ہوگا) میں وہی کروں گا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور اللہ تعالیٰ (سورہ ممتحنہ میں) فرماتا ہے تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا پھر انہوں نے عمرے کا احرام باندھا[2] نافع کہا تو عبداللہ (مدینہ سے) نکلے جب بیداء[3] میں پہنچے تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لیا تو کہنے لگے حج اور عمرہ ایکساں ہے پھر قدید[4] میں جب پہنچے وہاں قربانی خرید کی پھر مکہ میں آئے تو حج اور عمرہ دونوں کے لئے ایک ہی طواف کیا اور احرام اُس وقت تک نہیں کھولا جب تک دونوں سے فارغ نہیں ہوئے۔

بَابٌ ۱۹۳ مَنْ أَشْعَرَ وَقَلَّدَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ أَحْرَمَ

وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذَا أَهْدَى مِنَ الْمَدِينَةِ قَلَّدَهُ وَأَشْعَرَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ يَطْعَنُ فِي شِقِّ سَنَامِهِ الْأَيْمَنِ بِالشَّفْرَةِ وَوَجْهُهَا قِبَلَ الْقِبْلَةِ بَارِكَةً۔

باب جو شخص ذوالحلیفہ[5] میں پہنچ کر اشعار اور تقلید کرے پھر احرام باندھے

اور نافع نے کہا ابن عمرؓ جب مدینہ سے اپنے ساتھ قربانی لیجاتے تھے۔ تو تقلید اور اشعار[6] ذوالحلیفہ میں پہنچ کر کرتے تو قربانی کے جانوروں کا منہ قبلے کی طرف کر کے بٹھاتے پھر اُسکی کوہان داہنی جانب چھری سے چیر دیتے۔

۲۸۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ النَّبِيُّ

ہم سے احمد بن محمدؒ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے مسور بن مخرمہ اور مروان سے اُن دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہزار پر کئی اصحاب کے ساتھ مدینہ سے (عمرے کے لئے) نکلے جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کی تقلید کی اور اشعار

---

[1] ہوا یہ تھا کہ اُس سال مردود حجاج بن یوسف نے عبداللہ بن زبیرؓ پر چڑھائی کی تھی رستہ میں فساد ہو رہا تھا لڑائی پھیل رہی تھی ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا کہ میقات سے پہلے بھی احرام باندھ سکتے ہیں ۱۲ منہ [3] بیداء ایک مقام ہے ذوالحلیفہ کے سامنے اور فیض الباری میں جو بیداء کو مزدلفہ میں لکھا ہے۔ یہ صریح غلطی ہے عبداللہ بن عمرؓ تو مدینہ سے چلے تھے مزدلفہ میں کہاں سے آ گئے ۱۲ منہ [4] قدید ایک مقام کا نام ہے۔ جو مکہ اور مدینہ کے بیچ میں ہے۔ ذوالحلیفہ سے تین منزل آگے ۱۲ منہ [5] ذوالحلیفہ ایک مقام ہے۔ مدینہ سے چھ میل پر وہی اہل مدینہ کا میقات ہے ۱۲ منہ [6] تقلید کہتے ہیں قربانی کے جانور کے گلے میں جوتیوں وغیرہ کا ہار بنا کر ڈالنا یہ عرب کے ملک میں نشان تھا ہدی کا ایسے جانور کو عرب لوگ نہ لوٹتے نہ اُس سے معترض ہوتے اور اشعار کے معنے خود کتاب میں مذکور ہیں۔ یعنی اونٹ کا کوہان داہنی طرف سے ذرا سا چیر دینا اور خون بہا دینا یہ بھی سنت ہے۔ اور جس نے اُس سے منع کیا ہے۔ اُس نے غلطی کی ۱۲ منہ۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ۔

کیا اور عمرے کا احرام باندھا۔

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ۔

ہم سے ابونعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے افلح بن حمید نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے ہار اپنے ہاتھ سے بٹے پھر آپ نے اُن کے گلے میں ڈالے اور اشعار کیا اور اُن کو مکہ کی طرف روانہ کیا آپ نے کسی چیز سے جو درست تھی پرہیز نہیں کیا۔[۱]

بَابُ ۱۹۴ فَتْلِ الْقَلَائِدِ لِلْبُدْنِ وَالْبَقَرِ۔

باب قربانی کے اُونٹ اور گایوں کے لئے ہار بٹنا

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر عمری سے انہوں نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے ام المؤمنین حفصہ رض سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت رحمۃ سے عرض کیا لوگوں نے تو احرام کھول ڈالا اُن کو کیا ہوا ہے۔ اور آپ نے احرام کھولا ہی نہیں آپ نے فرمایا میں نے اپنے بالوں کو جما لیا اور قربانی کو ہار ڈالا میں جب تک حج سے فارغ نہ ہوں احرام نہیں کھول سکتا۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے عروہ بن زبیر اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے کہ حضرت عائشہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ سے قربانی روانہ کرتے میں آپ کی قربانی کے لئے ہار بٹتی آپ ان باتوں کا پرہیز نہ کرتے جن سے احرام والا پرہیز کرتا ہے۔

بَابُ ۱۹۵ إِشْعَارِ الْبُدْنِ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَلَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب قربانی کے اُونٹوں کا اشعار کرنا[۳]

اور عروہ نے مسور سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانوروں کے گلے میں

---

[۱] یہ واقعہ ہجرت کے نویں سال کا ہے جب آپ نے ابوبکر رض کو حاجیوں کا سردار بنا کر مکہ روانہ کیا تھا اُن کے ساتھ قربانی کے اُونٹ بھی آپ نے بھیجے تھے نووی نے کہا حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کوئی شخص خود مکہ کو نہ جا سکے تو قربانی کا جانور وہاں بھیج دینا مستحب ہے اور جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ کہ صرف قربانی روانہ کرنے سے آدمی محرم نہیں ہوتا جب تک احرام کی نیت نہ کرے ۱۲ منہ [۲] دونوں حدیثوں میں قربانی کا لفظ ہے۔ وہ عام ہے اونٹ اور گائے دونوں کو شامل ہے۔ تو باب کا مطلب ثابت ہوگیا یعنی قربانی کے اونٹ اور گایوں کیلئے ہار بٹنا ۱۲ منہ [۳] اشعار سنت ہے حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی اُس کو مکروہ قرار دینا سخت بے ادبی اور سخت غلطی ہے۔ امام ابن حزم نے کہا کہ ابوحنیفہ کے سوا اور کسی سے اُس کا کراہت منقول نہیں طحاوی نے کہا کہ ابراہیم نخعی سے بھی اُس کی کراہت منقول ہے۔ طحاوی نے یہ بھی کہا کہ ابوحنیفہ نے اصل اشعار کو مکروہ نہیں رکھا بلکہ اُس میں مبالغہ کرنے کو جس سے اونٹ کی ہلاکت کا ڈر ہو اور ہمارا بھی گمان امام ابوحنیفہ سے جو مسلمانوں کے پیشوا ہیں یہی ہے۔ اصل اشعار کو وہ کیسے مکروہ کر سکتے ہیں جب اس کا سنت ہونا احادیث سے ثابت ہے ۱۲ منہ

الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ ۔

۲۹۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا أَوْ قَلَّدْتُهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلٌّ ۔

بَابُ ۱۹۶ مَنْ قَلَّدَ الْقَلَائِدَ بِيَدِهِ ۔

۲۹۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ ۔

بَابُ ۱۹۷ تَقْلِيدِ الْغَنَمِ ۔

۲۹۵ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

ہار ڈالے اور اُن کا اشعار کیا اور عمرے کا احرام باندھا۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا ہم سے افلح بن حمید نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے اُنہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے ہار بٹے پھر آپ نے اُن کا اشعار کیا اور اُن کے گلے میں آپ نے ہار ڈالے یا میں نے ہار ڈالے پھر آپ نے اُن کو کعبے کی طرف روانہ کر دیا اور خود مدینہ میں ٹھہرے رہے جو جو باتیں درست تھیں اُن میں سے کوئی بات آپ پر حرام نہیں ہوئی۔

باب جس نے اپنے ہاتھ سے ہار بٹے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا کہ زیاد بن ابی سفیان نے (جو معاویہؓ کی طرف سے عراق کا حاکم تھا) حضرت عائشہ رضؓ کو لکھا کہ عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں جو کوئی قربانی کا جانور (بیت اللہ کو) روانہ کرے تو جبتک وہ قربانی کاٹی جائے اُس پر وہ سب باتیں حرام ہو جاتی ہیں جو حاجی پر حرام ہوتی ہیں عمرہ نے کہا حضرت عائشہ رضؓ نے کہا عبداللہ بن عباسؓ کا کہنا صحیح نہیں ہے۔ میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لئے اپنے ہاتھ سے ہار بٹے تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے وہ ہار جانوروں کو پہنائے اور میرے باپ (ابو بکرؓ) کے ساتھ (بیت اللہ کو) روانہ کر دیے اور آپ پر کوئی چیز جو اللہ نے حلال کی ہے۔ حرام نہیں ہوئی یہاں تک کہ وہ جانور کاٹے گئے۔

باب بکریوں کے گلے میں بھی ہار لٹکانا[1]

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے انھوں نے

[1] لیکن بکریوں کا اشعار کرنا بالاتفاق جائز نہیں ہے۔ البتہ گائے کا اشعار کر سکتے ہیں۔

عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً غَنَمًا۔

ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کے لئے بکریاں (بیت اللہ کو) بھیجیں [1]

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ الْغَنَمَ وَيُقِيمُ فِي اَهْلِهِ حَلَالًا۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہار بٹ کر تیار کرتی تھی۔ آپ بکریوں کے گلوں میں ڈالتے اور بے احرام گھر میں رہتے۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يَمْكُثُ حَلَالًا۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے منصور بن معتمر نے **دُوسری سند** اور ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانی کی بکریوں کے ہار بٹا کرتی پھر آپ اُن بکریوں کو روانہ کر دیتے اور خود بے احرام رہتے۔

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ لِهَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي الْقَلَائِدَ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے ہار بٹے آپ کے احرام باندھنے سے پہلے [2]

بَابُ الْقَلَائِدِ مِنَ الْعِهْنِ

باب اون کے ہار بٹنا۔

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي۔

ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن معاذ نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے انہوں نے کہا میرے پاس کچھ اون تھا میں نے اُس کے ہار قربانی کے جانوروں کے لئے بنا دیے۔

---

[1] گو اس حدیث میں بکریوں کے گلے میں ہار لٹکانے کا ذکر نہیں ہے جو باب کا مطلب ہے۔ لیکن آگے کی حدیث میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ

[2] گو اس حدیث میں بکروں کی صراحت نہیں ہے مگر اگلی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کے جانوروں سے بکریاں ہی مراد ہیں پس باب کی مطابقت ہو گئی ۱۲

باب ۱۹۹ تَقْلِيدِ النَّعْلِ ؛

۳۰۰ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ رَاكِبَهَا يُسَايِرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّعْلُ فِيْ عُنُقِهَا تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ،

۳۰۱ ـ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

باب ۲۰۰ الْجِلَالِ لِلْبُدْنِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا يَشُقُّ مِنَ الْجِلَالِ اِلَّا مَوْضِعَ السَّنَامِ وَاِذَا نَحَرَهَا نَزَعَ جِلَالَهَا مَخَافَةَ اَنْ يُفْسِدَهَا الدَّمُ ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِهَا ؛

۳۰۲ ـ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِيْ نَحَرْتُ وَبِجُلُوْدِهَا ؛

باب ۲۰۱ مَنِ اشْتَرٰى هَدْيَهُ مِنَ الطَّرِيْقِ وَقَلَّدَهَا

باب جوتی کا ہار بنانا[۱]

ہم سے محمد بن سلام یا محمد بن مثنٰی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالاعلی نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا۔ وہ قربانی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا ابوہریرہؓ نے کہا میں نے اس کو دیکھا اونٹ پر سوار آپ کے ساتھ چل رہا تھا اور جوتی اس کے گلے میں لٹک رہی تھی۔ محمد بن سلام یا محمد بن مثنٰی کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن بشار نے بھی روایت کیا انہوں نے کہا۔

ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

باب اونٹوں کی جھولوں کو کیا کرنا چاہیے اور عبداللہ بن عمرؓ جھول کو اتنا ہی پھاڑتے کہ کوہان باہر نکل آتا (اشعار کے لئے) اور جب اونٹ کو نحر کرتے تو جھول اتار لیتے کہیں خون لگ کر خراب نہ ہو پھر اس کو خیرات کر دیتے[۲]

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ حکم دیا کہ قربانی کے اونٹ جن کو میں نے نحر کیا ان کی جھولیں اور کھالیں فقیروں کو خیرات کر دوں۔

باب جس نے راہ میں قربانی کا جانور خریدا اور اسکو ہار پہنایا

---

[۱] اس میں اشارہ ہے۔ کہ ایک جوتی بھی لٹکانا کافی ہے۔ اور رد ہے۔ اس کا جو کہ کم سے کم دو جوتیاں لٹکانا ضرور کہتا ہے۔ اور مستحب یہی ہے کہ دو جوتیاں ڈالے ۱۲ منہ

[۲] حالانکہ جھول کا خیرات کرنا کچھ ضرور نہیں مگر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس چیز کا پھیر لینا مکروہ جانتے جو اللہ کے نام پر نکالی گئی۔ اسی طرح بہتر یہ ہے۔ کہ کھال فقیروں کو دے اور قصائی کی اجرت میں نہ دے ۱۲ منہ ؛

۳۰۳ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ اَرَادَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْحَجَّ عَامَ حَجَّةِ الْحَرُوْرِيَّةِ فِيْ عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَنَخَافُ اَنْ يَّصُدُّوْكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اِذًا اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً حَتّٰى كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَاْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ جَمَعْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَةٍ وَّاَهْدٰى هَدْيًا مُقَلَّدًا اشْتَرَاهُ حَتّٰى قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَوْمِ النَّحْرِ فَحَلَقَ وَنَحَرَ وَرَاٰى اَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَهُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ بِطَوَافِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو ضمرہ نے کہا ہم سے موسٰی بن عقبہ نے اُنہوں نے نافع سے انہوں نے کہا جس سال حروریہ کے خارجیوں نے حج کا ارادہ کیا عبداللہ بن زبیر کی خلافت میں[1] اسی سال عبداللہ بن عمرؓ نے بھی حج کا قصد کیا لوگوں نے اُن سے کہا اس سال لڑائی ہوگی۔ اور ہمیں ڈر ہے۔ کہیں تم کو روک نہ دیں انہوں نے (سورہ ممتحنہ کی) یہ آیت پڑھی تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے۔ اگر ایسا ہو تو وہی کرونگا جو آنحضرتؐ نے کیا تھا[2] میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے حج اور عمرہ اپنے اُوپر واجب کر لیا جب بیداء کے کھلے میدان میں پہنچے تو کہنے لگے حج اور عمرہ دونوں ایک ہی ہیں۔ میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے حج اور عمرہ دونوں کی نیت کر لی اور قربانی کا جانور بھی ساتھ لیا اس پہ ہار پڑا ہوا تھا۔ (راستہ میں) اُس کو خریدا جب بیت اللہ پہنچے تو طواف کیا صفا مروہ کا دوڑے بس اور کچھ نہیں کیا۔ اور دسویں تاریخ تک احرام کی حالت میں رہے اُس دن سر منڈایا اور نحر کیا اور عبداللہ بن عمرؓ نے یہ خیال کیا کہ ان کا پہلا طواف حج اور عمرہ دونوں کے لئے کافی تھا[3] پھر کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

بَابُ ۲۰۲ ذَبْحِ الرَّجُلِ الْبَقَرَ عَنْ نِّسَآئِهٖ مِنْ غَيْرِ اَمْرِهِنَّ ؕ

باب اپنی عورتوں کی طرف سے بے اُن کی اجازت کے گائے ذبح کرنا۔

۳۰۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحیٰی بن سعید سے انہوں نے عمرہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سُنا وہ کہتی تھیں ذیقعدہ مہینے کے پانچ دن باقی رہے تھے۔ کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] یہ اُس روایت کے خلاف ہے۔ کہ عبداللہ بن عمرؓ اُس سال حج کو نکلے جس سال حجاج ظالم نے عبداللہ بن زبیرؓ پر چڑھائی کی تھی کیونکہ حجاج کی چڑھائی ۷۳ھ میں ہوئی اور حروریہ کے خارجیوں نے ۷۲ھ ہجری میں حج کیا تھا تو احتمال ہے۔ کہ عبداللہ نے دونوں سالوں میں حج کیا ہوگا۔ یا حجاج ظالم کے لوگروں کو بھی راوی نے حروریہ کا خارجی کہا کیونکہ حجاج بھی ان حروریہ خارجیوں کا ہم عقیدہ اور ہم مشرب تھا۔ اور اُنہی کی طرح ظالم اور سفاک اور خلیفہ وقت کا مخالف اور دشمن تھا ۱۲ منہ [2] یعنی جب آپکو مشرکوں نے حدیبیہ میں روک دیا تھا۔ عمرہ منہ کرنے دیا تھا یہ قصہ مشہور ہے آگے اسکی بحث اُوپر باب طواف القارن میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

ذِی الْقَعْدَۃِ لَا نُرَی اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَکَّۃَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَکُنْ مَعَہٗ ھَدْیٌ اِذَا طَافَ وَسَعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ اَنْ یَّحِلَّ قَالَتْ فَدُخِلَ عَلَیْنَا یَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا ھٰذَا قَالَ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِہٖ قَالَ یَحْیٰی فَذَکَرْتُہٗ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ اَتَتْکَ بِالْحَدِیْثِ عَلٰی وَجْھِہٖ ؀

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) نکلے ہمارا ارادہ حج کرنے ہی کا تھا۔[1] جب مکہ کے قریب پہنچے تو جن لوگوں کے ساتھ قربانی نہ تھی ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ طواف کرکے صفا مروہ دوڑ کے احرام کھول ڈالیں۔ پھر بقر عید کے دن لوگ گائے کا گوشت لے کر ہمارے پاس آئے میں نے پوچھا یہ گوشت کیسا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کی طرف سے گائے کا نحر کیا[2] یحییٰ نے کہا میں نے یہ عمرہ کی حدیث قاسم سے بیان کی انہوں نے کہا عمرہ نے یہ حدیث ٹھیک ٹھیک بیان کی۔

بَابُ ۲۰۳ النَّحْرِ فِیْ مَنْحَرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِنًی

باب منیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں نحر کیا[3] وہاں نحر کرنا۔

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ سَمِعَ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ کَانَ یَنْحَرُ فِی الْمَنْحَرِ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ مَنْحَرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؀

ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ نے بیان کیا انہوں نے خالد بن حارث سے سنا انہوں نے کہا ہم سے عبیداللہ بن عمر نے بیان کیا انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ اس مقام میں نحر کیا کرتے تھے عبیداللہ نے کہا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نحر کیا کرتے تھے۔

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَۃَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض کَانَ یَبْعَثُ بِھَدْیِہٖ مِنْ جَمْعٍ مِّنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ حَتّٰی یُدْخَلَ بِہٖ مَنْحَرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ حُجَّاجٍ فِیْھِمُ الْحُرُّ وَالْمَمْلُوْکُ ؀

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ اپنی قربانی کے جانوروں کو مزدلفہ سے اخیر رات میں منیٰ کو بھجوا دیتے۔ یہ قربانیاں حاجی لوگ جن میں غلام اور آزاد دونوں طرح کے لوگ ہوتے اُس مقام میں لے جاتے جہاں آنحضرت نحر کیا کرتے[4]

بَابُ ۲۰۴ مَنْ نَّحَرَ بِیَدِہٖ

باب اپنے ہاتھ سے نحر کرنا[5]

[1] کیونکہ جاہلیت کے زمانہ میں حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا بُرا سمجھتے تھے ۱۲ منہ [2] یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ترجمہ باب میں تو گائے کا ذبح کرنا مذکور ہے اور حدیث میں نحر کا لفظ ہے۔ تو حدیث باب کے مطابق نہیں ہوئی اور اُس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں نحر سے ذبح مراد ہے۔ چنانچہ اس حدیث کے دوسرے طریق میں جو آگے مذکور ہوگا۔ ذبح ہی کا لفظ ہے۔ اور گائے کا نحر کرنا بھی جائز ہے۔ مگر ذبح کرنا علماء نے بہتر سمجھا ہے۔ اور قرآن شریف میں بھی اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَۃً وارد ہے ۱۲ منہ [3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نحر کا مقام منیٰ میں جمرہ عقبہ کے قریب مسجد خیف کے پاس تھا۔ ہر چند سارے منیٰ میں کہیں بھی نحر کرنا درست ہے۔ مگر عبداللہ بن عمرؓ کو اتباع سنت میں بڑا تشدد تھا۔ وہ ڈھونڈ کر انہی مقاموں میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ جہاں آنحضرتؐ نے پڑھی تھی جیسے اوپر گزر چکا ہے۔ اسی طرح نحر بھی اسی مقام میں کرتے جہاں آنحضرتؐ نے نحر کیا تھا ۱۲ منہ [4] اس کا مطلب یہ ہے کہ قربانیاں لیجانے کیلئے کچھ آزاد لوگوں کی تخصیص نہ تھی بلکہ غلام بھی لیجاتے ۱۲ منہ [5] مستحب یہی ہے کہ آدمی اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے نحر یا ذبح کرے اگر کوئی عذر ہو یا جانور بہت ہوں [illegible]

۳۰۷۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا وَضَحَّى بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ مُخْتَصَرًا

ہم سے سہل بن بکار نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے مختصر طور سے حدیث بیان کی اور کہا آنحضرتؐ نے سات اونٹوں کو کھڑا کر کے اپنے ہاتھ سے نحر کیا۔ اور مدینے میں دو چتکبرے سینگ دار مینڈھے قربانی کئے

بَابُ ۲۰۵ نَحْرِ الْإِبِلِ مُقَيَّدَةً

باب اونٹ کو باندھ کر نحر کرنا

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زیاد بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا وہ ایک شخص کے پاس آئے جس نے نحر کرنے کے لئے اپنا اونٹ بٹھایا تھا عبداللہ نے کہا اُس کو کھڑا کر اور پاؤں باندھ دے اور نحر کر[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی سنت ہے اور شعبہ نے جو یونس سے روایت کی اُس میں یوں ہے۔ زیاد نے مجھ کو خبر دی۔

بَابُ ۲۰۶ نَحْرِ الْبُدْنِ قَائِمَةً

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا صَوَافَّ قِيَامًا۔

باب اُونٹوں کو کھڑا کر کے نحر کرنا اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہی ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا (سورہ حج میں) جو آیا ہے۔ اذکروا اسم اللہ علیہا صواف کے معنے یہی ہیں۔ وہ کھڑے ہوں۔

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَبَاتَ بِهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَجَعَلَ يُهَلِّلُ وَيُسَبِّحُ فَلَمَّا عَلَا عَلَى الْبَيْدَاءِ لَبَّى بِهِمَا جَمِيعًا فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ أَمَرَهُمْ أَنْ

ہم سے سہل بن بکار نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ پہنچ کر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں (قصر کیا ذوالحلیفہ مدینے سے تین کوس پر ہے۔) رات کو وہاں رہ گئے۔ جب صبح ہوئی تو اونٹنی پر سوار ہوئے تہلیل اور تسبیح کرنے لگے۔ جب بیداء میں پہنچے تو حج اور عمرہ دونوں کے لئے لبیک پکاری جب مکہ میں پہنچے تو لوگوں کو

---

[1] معلوم ہوا اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا افضل ہے۔ اور حنفیہ نے کھڑا اور بیٹھا دونوں طرح نحر کرنا برابر رکھا ہے۔ اور اس حدیث سے اُن کا رد ہوتا ہے۔ کیوں کہ اگر ایسا ہوتا تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شخص پر انکار نہ کرتے اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ۔

يَحِلُّوا وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا وَضَحّٰى بِالْمَدِيْنَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ؛

حکم دیا کر (عمرہ کرکے) احرام کھول ڈالیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات اُونٹ کھڑے کر کے اپنے ہاتھ سے نحر کیئے اور مدینہ میں دو چت کبرے سینگ دار مینڈھے قربانی کیئے۔

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَعَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ بَاتَ حَتّٰى أَصْبَحَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ حَتّٰى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ ؛

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں، اور ذوالحلیفہ (جو مدینہ سے چھ میل پر ہے) پہنچ کر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں ایوب نے ایک شخص سے روایت کی[۱] انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے پھر آپ صبح تک وہیں رہ گئے بعد اُس کے صبح کی نماز پڑھی اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب بیداء میں آپ کو لے کر پہنچی تو آپ نے عمرہ اور حج دونوں کا نام لے کر لبیک کہی۔

بَابٌ ۲ لَا يُعْطَى الْجَزَّارُ مِنَ الْهَدْيِ شَيْئًا

باب قصاب کو مزدوری میں قربانی کی کوئی چیز نہ دیں[۲]

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ ابْنُ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَلَى الْبُدْنِ فَأَمَرَنِيْ فَقَسَمْتُ لُحُوْمَهَا ثُمَّ أَمَرَنِيْ فَقَسَمْتُ جِلَالَهَا وَجُلُوْدَهَا قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُوْمَ عَلَى الْبُدْنِ وَلَا

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا مجھ کو عبداللہ بن ابی نجیح نے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اُنہوں نے حضرت علی رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو بھیجا میں قربانی کے اُونٹوں پاس کھڑا ہوا میں نے اُن کا گوشت بانٹا پھر آپ نے حکم دیا تو میں نے اُن کی جھولیں اور کھالیں بھی بانٹ دیں سفیان نے کہا مجھ سے عبدالکریم نے مجاہد سے روایت کی انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حضرت علی رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا قربانی کے اُونٹوں کا بندوبست کروں[۳] اور اُن میں سے کوئی چیز قصائی کو نہ

---

[۱] یہ شخص مجہول ہے مگر امام بخاری نے متابعت کے طور پر اس سند کو ذکر کیا تو اُس کے مجہول ہونے میں قباحت نہیں بعضوں نے کہا یہ شخص ابو قلابہ ہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ [۲] جیسے بعضے لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ قصائی کو اُجرت میں کھال یا اوجڑی یا سری پائے حوالہ کر دیتے ہیں۔ بلکہ اُجرت علیحدہ اپنے پاس سے دینا چاہیئے۔ البتہ اگر قصاب کو تشد کوئی چیز قربانی میں سے دیں تو اس میں قباحت نہیں ۱۲ منہ [۳] یہ وہ اونٹ تھے۔ جو آنحضرت حجۃ الوداع میں قربانی کے لیئے گئے تھے دوسری روایت میں ہے۔ کہ یہ سو اونٹ تھے۔ اُن میں سے ترسٹھ اُونٹوں کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے نحر کیا باقی اُونٹوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کے حکم سے نحر کیا۔ ۱۲ منہ

أُعطي عليها شيئًا في جزارتها:

باب ٢٠٨ يتصدق بجلود الهدي:

٣١٢ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن ابن جريج قال أخبرني الحسن بن مسلم وعبد الكريم الجزري أن مجاهدًا أخبرهما أن عبد الرحمٰن ابن أبي ليلى أخبره أن عليًا رضي الله عنه أخبره أن النبي صلى الله عليه وسلم أمره أن يقوم على بدنه وأن يقسم بدنه كلها لحومها وجلودها وجلالها ولا يعطي في جزارتها شيئًا:

باب ٢٠٩ يتصدق بجلال البدن:

٣١٣ حدثنا أبو نعيم حدثنا سيف بن أبي سليمان قال سمعت مجاهدًا يقول حدثني ابن أبي ليلى أن عليًا رضي الله عنه حدثه قال أهدى النبي صلى الله عليه وسلم مائة بدنة فأمرني بلحومها فقسمتها ثم أمرني بجلالها فقسمتها ثم بجلودها فقسمتها:

باب ٢١٠ وإذ بوأنا لإبراهيم مكان البيت أن لا تشرك بي شيئًا وطهر بيتي للطائفين والقائمين والركع السجود وأذن في الناس بالحج يأتوك رجالًا وعلى كل ضامر يأتين من كل فج عميق ليشهدوا منافع لهم

مزدوری میں نہ دوں۔

باب قربانی کی کھال خیرات کر دی جائے

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا مجھ کو حسن بن مسلم اور عبد الکریم جزری نے خبر دی ان دونوں کو مجاہد نے ان سے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ان کو حضرت علی مرتضیٰ رض نے خبر دی ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ آپ کے قربانی کے اونٹوں کو دیکھیں اور ان کی سب چیزیں بانٹ دیں۔ گوشت اور کھال اور جھول اور قصائی کی اُجرت میں کچھ نہ دیں۔

باب قربانی کے جانوروں کی جھولیں خیرات کر دی جائیں[1]

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سیف بن ابی سلیمان نے کہا میں نے مجاہد سے سنا وہ کہتے تھے۔ مجھ سے ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ قربانی کیئے اور مجھ کو حکم دیا کہ ان کے گوشت بانٹ دوں میں نے بانٹ دیے پھر آپ نے فرمایا ان کی جھولیں بھی بانٹ دو میں نے وہ بھی بانٹ دیں پھر کھالوں کے بانٹنے کا حکم فرمایا میں نے ان کو بھی بانٹ دیا۔

باب (سورۂ حج میں[2]) اللہ نے فرمایا جب ہم نے ابراہیم کو کعبے کی جگہ بتلا دی اور کہہ دیا میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور میرا گھر طواف کرنے والوں اور کھڑے رہنے والوں اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھ اور لوگوں میں حج کی منادی کر دے وہ پیدل اور دُبلے دُبلے اونٹوں پر سوار ہو کر دور دراز رستوں سے آئیں۔ تاکہ

---

[1] عینی نے کہا جھولوں کو خیرات کر دینے کا حکم استحبابی ہے۔ ۱۲ منہ [2] اس باب میں امام بخاری نے صرف آیت قرآنی پر اقتصار کیا۔ اور کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید ان کی شرط پر اس باب کے مناسب کوئی حدیث ان کو نہ ملی ہو یا ملی ہو اور لکھنے کا اتفاق نہ ہوا ہو بعضے نسخوں میں اس کے بعد کا باب مذکور نہیں بلکہ یوں عبارت ہے ومایاکل من البدن ومایتصدق یہ واؤ عطف کے ساتھ اس صورت میں آگے جو حدیثیں بیان کی ہیں وہ اسی باب سے متعلق ہونگی گویا پہلی آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ قربانی کے گوشت میں سے خود بھی کھانا درست ہے پھر حدیثوں سے بھی ثابت کیا ۱۲ منہ

وَیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَھُمْ مِّنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ فَکُلُوْا مِنْھَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَھُمْ وَلْیُوْفُوْا نُذُوْرَھُمْ وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ذٰلِکَ وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰہِ فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ۔

اپنے فائدوں کو حاصل کریں اور مقرر دنوں میں اللہ کی یاد کریں اُن سے چو پائے جانوروں کو پر جو اللہ نے اُن کو دیئے ہیں اُن میں سے خود بھی کھاؤ اور دکھیا محتاج کو بھی کھلاؤ پھر اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذر پوری کریں اور پرانے گھر (کعبہ) کا طواف کریں۔ یہ سب اس لئے کہ جو کوئی اللہ کی عزت دی ہوئی چیزوں کی عزت کرے تو اس کو اپنے مالک پاس بھلائی پہنچے گی۔

بَابٌ ۱۲۱۔ مَا یَأْکُلُ مِنَ الْبُدْنِ وَمَا یُتَصَدَّقُ

وَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا لَا یُؤْکَلُ مِنْ جَزَآءِ الصَّیْدِ وَالنَّذْرِ وَیُؤْکَلُ مِمَّا سِوٰی ذٰلِکَ وَقَالَ عَطَآءٌ یَأْکُلُ وَیُطْعِمُ مِنَ الْمُتْعَۃِ۔

باب قربانی کے جانوروں میں سے کیا کھائیں اور کیا خیرات کریں

اور عبیداللہ نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا احرام میں کوئی شکار کرے اور اُس کا بدلہ دینا پڑے تو بدلہ کے جانور اور نذر کے جانور میں سے کچھ نہ کھائے[۱] باقی سب میں سے کھائے۔ اور عطاء نے کہا تمتع کی قربانی میں سے کھائے۔

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ حَدَّثَنَا عَطَآءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَقُوْلُ کُنَّا لَا نَأْکُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلٰثِ مِنًی فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَاَکَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا قُلْتُ لِعَطَآءٍ اَقَالَ حَتّٰی جِئْنَا الْمَدِیْنَۃَ قَالَ لَا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے ابن جریج سے کہا ہم سے عطاء نے بیان کیا انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے سنا وہ کہتے تھے۔ ہم قربانیوں کے گوشت منیٰ کے تین دنوں کے بعد نہیں کھاتے تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو اجازت دی فرمایا کھاؤ اور توشہ کے طور پر ساتھ لو ہم نے کھائے اور توشے بنائے ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے کہا یہاں تک کہ ہم مدینہ میں پہنچے انہوں نے کہا نہیں[۲]۔

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَتْنِیْ عَمْرَۃُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِیْنَ مِنْ

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلالؓ نے کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا مجھ سے عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا وہ کہتی تھیں ذیقعد مہینے کے پانچ دن باقی رہے تھے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

[۱] امام احمد نے فرمایا ہے۔ کہ نفل قربانی اور تمتع اور قران کی قربانی میں سے کھانا درست ہے عینی نے کہا حنفیہ کا بھی یہی قول ہے ۱۲ منہ [۲] یعنی جابرؓ نے یہ نہیں کہا کہ ہم نے مدینہ پہنچے تک اُس گوشت کو توشہ کے طور پر رکھا لیکن مسلم کی روایت میں یوں ہے۔ کہ عطاء نے نہیں کے بدل ہاں کہا شاید عطا بھول گئے ہوں پہلے نہیں کہا ہو پھر یاد آیا تو ہاں کہنے لگے۔ اس حدیث سے وہ حدیث منسوخ ہے۔ جس میں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع فرمایا ۱۲ منہ

ذِی الْقَعْدَةِ وَلَا نُرٰی اِلَّا الْحَجَّ حَتّٰی اِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَکَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَکُنْ مَعَهٗ هَدْیٌ اِذَا طَافَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ یَحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَدُخِلَ عَلَیْنَا یَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقِیْلَ ذَبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ قَالَ یَحْیٰی فَذَکَرْتُ هٰذَا الْحَدِیْثَ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ اَتَتْکَ بِالْحَدِیْثِ عَلٰی وَجْهِهٖ۔

بَابُ ۲۱۲ اَلذَّبْحِ قَبْلَ الْحَلْقِ۔

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ یَّذْبَحَ وَنَحْوِهٖ فَقَالَ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ۔

۳۱۷ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَکْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ لَا حَرَجَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِیْمِ الرَّازِیُّ عَنِ ابْنِ خُثَیْمٍ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ

کے ساتھ مدینہ سے نکلے ہمارا ارادہ صرف حج ہی کا تھا جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو جو لوگ قربانی اپنے ساتھ لائے تھے اُن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا۔ کہ وہ بیت اللہ کا طواف (اور صفا مروہ کی سعی) کر کے احرام کھول ڈالیں حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں پھر میرے پاس بقر عید کے دن گائے کا گوشت لایا گیا میں نے پوچھا یہ کہاں سے آیا لوگوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کی طرف سے گائے کی یحییٰ ابن سعید انصاری نے کہا میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد سے بیان کی تو انہوں نے کہا عمرہ نے تم سے ٹھیک ٹھاک حدیث بیان کر دی۔

باب پہلے قربانی کرنا چاہیے پھر سر منڈانا۔

ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم بن بشیر نے کہا ہم سے منصور بن زاذان نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قربانی سے پہلے کوئی سر منڈا لے یا ایسا ہی کوئی کام آگے پیچھے کرے آپ نے فرمایا کوئی قباحت نہیں کوئی قباحت نہیں۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم کو ابوبکر بن عیاش نے خبر دی انہوں نے عبدالعزیز ابن رفیع سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے رمی سے پہلے طواف الزیارۃ کر لیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں اُس نے کہا میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں[1]۔ اور عبدالرحیم رازی نے اس حدیث کو ابن خثیم سے روایت کیا کہا مجھ کو عطاء نے خبر دی انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور قاسم بن یحییٰ نے کہا مجھ سے ابن خثیم (عبداللہ بن عثمان مکی) نے بیان

---

[1] اس تعلیق کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا یہ تعلیق مجھ کو موصولاً نہیں ملی ۱۲ منہ۔

الْقٰسِمُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنِى ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ عَفَّانُ أُرَاهُ عَنْ وُهَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ لَا حَرَجَ۔

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِى أَبِى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِى مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنْتَ انْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا

انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[1] اور عفان بن مسلم صفار نے کہا میں سمجھتا ہوں وہیب بن خالد سے روایت ہے ہم سے ابن خثیم نے بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[2] اور حماد بن سلمہ بصری نے قیس بن سعد سے روایت کی اور عباد بن منصور سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الاعلیٰ نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا میں نے شام ہو جانے کے بعد رمی کی آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں اس نے کہا میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا۔ آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں ہے[3]

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ کو والد (عثمان) نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اس وقت آپ بطحاء میں تھے۔ (مکہ کے پاس ایک جگہ ہے۔) آپ نے پوچھا کیا تو نے حج کی نیت کی میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا تو نے لبیک میں کیا پکارا میں نے عرض کیا لبیک اسی طرح جس طرح پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

[1] اس تعلیق کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو نسائی اور طحاوی اور اسمٰعیلی اور ابن حبان نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] قسطلانی نے کہا رمی یعنے کنکریاں ملنے کا افضل وقت زوال تک ہے۔ اور غروب آفتاب سے قبل تک بھی عمدہ ہے۔ اور اس کے بعد جائز ہے۔ اور حلق اور قصر اور طواف الزیارۃ کا وقت معین نہیں لیکن یوم النحر سے اُن کی تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ اور ایام تشریق سے تاخیر کرنا سخت مکروہ ہے۔ غرض یوم النحر کے دن حاجی کو چار کام کرنے ہوتے ہیں۔ رمی اور قربانی اور حلق یا قصر اور طواف الزیارۃ ان چاروں میں ترتیب سنت ہے۔ لیکن فرض نہیں اگر کوئی کام دوسرے سے آگے پیچھے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں جیسے ان حدیثوں سے نکلتا ہے۔ امام مالک اور شافعی اور اسحٰق اور ہمارے امام احمد بن حنبل کا یہی قول ہے۔ اور ابو حنیفہ کہتے ہیں۔ اُس پر دم لازم آئے گا اور اگر قارن ہوں تو دو دم لازم آئیں گے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ النَّاسَ حَتَّى خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُهُ لَهُ فَقَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ۔

لے پکاری آپ نے فرمایا تو نے اچھا کیا اب جا بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر دمیں نے کیا اور احرام کھول ڈالا) پھر میں بنی قیس کی ایک عورت پاس آیا اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں[1] پھر اس کے بعد میں نے حج کا احرام باندھا اور میں لوگوں کو بھی یہی فتویٰ دیتا رہا جب حضرت عمرؓ کی خلافت ہوئی تو میں نے ان سے یہ بیان کیا انہوں نے کہا اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ کہتی ہے کہ حج اور عمرہ پورا کرو اور اگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو لیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام اُس وقت تک نہیں کھولا جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہیں پہنچ لی[2]

بَابُ ۲۱۳ مَنْ لَبَّدَ رَأْسَهُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَحَلَقَ۔

باب احرام باندھتے وقت بالوں کو جما لینا اور احرام کھولتے وقت سر منڈانا۔

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے ام المومنین حفصہؓ سے انہوں نے کہا یا رسول اللہ لوگوں کو کیا ہوا ہے انہوں نے تو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور آپ نے عمرہ کر کے احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے اپنے بال جمائے[3] قربانی کے گلے میں ہار ڈالے ہیں تو نحر کیے تک احرام نہیں کھول سکتا

بَابُ ۲۱۴ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ۔

باب احرام کھولتے وقت سر منڈانا یا بال کترانا

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر

---

[1] ہوا یہ کہ ابوموسیٰؓ کے ساتھ قربانی نہ تھی جن لوگوں کے ساتھ قربانی نہ تھی گو انہوں نے میقات سے حج کی نیت کی تھی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کو فسخ کر کے ان کو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالنے کا حکم دے دیا اور فرمایا اگر میرے ساتھ بھی ہدی نہ ہوتی تو میں ایسا ہی کرتا ابوموسیٰؓ اسی کے موافق فتوی دیتے رہے کہ تمتع کرنا درست ہے اور حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینا درست ہے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا انہوں نے تمتع سے منع کیا ۱۲ منہ

[2] اس روایت سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ جب آنحضرتؐ نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہیں پہنچ لی یعنی منیٰ میں ذبح یا نحر نہیں کی گئی تو یہ معلوم ہوا کہ قربانی حلق پر مقدم ہے اور باب کا یہی مطلب تھا حضرت عمرؓ نے اللہ کی کتاب سے یہ آیت مراد لی واتموا الحج والعمرۃ للہ اور اس آیت سے استدلال کر کے انہوں نے حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینا اور احرام کھول ڈالنا ناجائز سمجھا حالانکہ حج کو فسخ کر کے عمرہ کر دینا آیت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس کے بعد پھر حج کا احرام باندھ کر اس کو پورا کرتے ہیں اور اس حدیث سے بھی استدلال صحیح نہیں اس لیے کہ آنحضرتؐ ہدی ساتھ لائے تھے اور جو شخص ہدی ساتھ لائے اس کو بے شک احرام کھولنا اس وقت تک درست نہیں جب تک ہدی ذبح نہ ہو لے لیکن کلام اس شخص میں ہے جس کے ساتھ ہدی نہ ہو

[3] یعنی گوند وغیرہ سے تاکہ گرد اور غبار سے محفوظ رہیں اس کو عربی زبان میں تلبید کہتے ہیں ۱۲ منہ

اَبِی حَمْزَةَ قَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ حَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی حَجَّتِهِ

دی نافع نے کہا عبداللہ بن عمر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج میں سر منڈایا (معلوم ہوا سر منڈانا یا بال کترانا بھی ایک حج کا کام ہے)

۳۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِی نَافِعٌ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِينَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِی نَافِعٌ وَقَالَ فِی الرَّابِعَةِ وَالْمُقَصِّرِينَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ سر منڈانے والوں پر رحم کر لوگوں نے عرض کیا اور بال کترانے والوں پر یا رسول اللہ آپ نے فرمایا سر منڈانے والوں پر یا اللہ رحم کر لوگوں نے عرض کیا اور بال کترانے والوں پر یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اور بال کترانیوالوں پر اور لیث نے کہا مجھ سے نافع نے بیان اللہ سر منڈانے والوں پر رحم کرے ایک بار یا دو بار یہ فرمایا[1] اور عبیداللہ نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ آپ نے چوتھی بار میں فرمایا اور بال کترانے والوں پر

۳۲۳ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِی زُرْعَةَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالُوا اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِينَ۔

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے عمارہ بن قعقاع نے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا اللہ سر منڈانے والوں کو بخش دے لوگوں نے عرض کیا اور بال کترانے والوں کو آپ نے فرمایا یا اللہ سر منڈانے والوں کو بخش دے لوگوں نے عرض کیا اور بال کترانے والوں کو آپ نے تین بار یہی فرمایا بال منڈانے والوں کو پھر چوتھی بار میں فرمایا اور بال کترانے والوں کو۔

۳۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ حَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْ اَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ میں سے ایک گروہ نے سر منڈایا اور بعضوں نے بال کترائے۔

[1] یعنی لیث کو اس میں شک ہے کہ آپ نے سر منڈانے والوں کے لیے ایک بار دعا کی یا دو بار اور اکثر راویوں کا اتفاق امام مالکؒ کی روایت پر ہے کہ آپ نے سر منڈانے والوں کے لیے دو بار دعا کی اور تیسری بار میں بال کترانے والوں کو بھی شریک کر لیا عبیداللہ کی روایت میں ہے کہ چوتھی بار میں بال کترانے والوں کو شریک کیا بہر حال حدیث سے یہ نکلا کہ سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہے امام مالک اور امام احمد کہتے ہیں کہ سارا سر منڈائے اور ابوحنیفہ کے نزدیک چوتھائی سر بھی منڈانا کافی ہے اور ابویوسف کے نزدیک آدھا سر امام شافعی کے نزدیک تین بال منڈانا کافی ہیں بعض شافعیہ نے ایک بال منڈانا بھی کافی سمجھا ہے اور عورتوں کو بال کترانا چاہئیں ان کو سر منڈانا منع ہے ۱۲ منہ

۳۲۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ۔

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال ایک قینچی سے کترے

بَاب ۲۱۵ تَقْصِيْرِ الْمُتَمَتِّعِ بَعْدَ الْعُمْرَةِ۔

باب تمتع کرنے والا عمرہ کے بعد بال کتروائے

۳۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِىْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يَّطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَحِلُّوْا وَيَحْلِقُوْا اَوْ يُقَصِّرُوْا۔

ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو کریب نے خبر دی انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو آپ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر کے احرام کھول ڈالیں اور سر منڈائیں یا بال کترائیں

بَاب ۲۱۶ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَخَّرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزِّيَارَةَ اِلَى اللَّيْلِ وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِىْ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُوْرُ الْبَيْتَ اَيَّامَ مِنًى۔

باب دسویں تاریخ طواف الزیارۃ کرنا اور ابو الزبیرؓ نے حضرت عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف الزیارۃ میں اتنی دیر کی کہ رات ہو گئی اور ابی حسانؓ سے منقول ہے انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف الزیارۃ منیٰ کے دنوں میں کرتے اور ابو نعیم نے کہا

وَقَالَ لَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ طَافَ طَوَافًا وَّاحِدًا ثُمَّ يَقِيْلُ ثُمَّ يَاْتِىْ مِنًى يَعْنِىْ يَوْمَ النَّحْرِ وَرَفَعَهٗ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ۔

ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے طواف الزیارۃ کیا پھر سو رہے پھر منیٰ کو آئے یعنی دسویں تاریخ ابو نعیم نے کہا عبد الرزاق نے اس حدیث کو رفع کیا کہا ہم کو عبید اللہ نے خبر دی۔

۳۲۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے

۱؎ اس کو ترمذی اور ابو داؤد اور امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ ۲؎ ابو حسان کا نام مسلم بن عبد اللہ عدوی ہے اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں اور بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳؎ اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَضْنَا يَوْمَ النَّحْرِ فَحَاضَتْ صَفِيَّةُ فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَا يُرِيْدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا حَائِضٌ قَالَ حَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اخْرُجُوْا وَيُذْكَرُ عَنِ الْقَاسِمِ وَعُرْوَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَفَاضَتْ صَفِيَّةُ يَوْمَ النَّحْرِ۔

انہوں نے جعفر بن ابی ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضہ نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو دسویں تاریخ طواف الزیارۃ کیا پھر اُم المومنین صفیہؓ کو حیض آگیا آپ نے اُن سے صحبت کرنا چاہی میں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ حائضہ ہیں آپ نے فرمایا تو اسی نے ہم کو یہاں روک رکھا ہے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ دسویں تاریخ طواف الزیارۃ کرچکی ہیں آپ نے فرمایا پھر کیا ہے چلو نکلو[1] اور قاسم اور عروہ اور اسود سے منقول ہے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ اُم المومنین صفیہؓ نے دسویں تاریخ طواف الزیارۃ کرلیا تھا

بَابُ إِذَا رَمٰى بَعْدَ مَا أَمْسٰى أَوْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا۔

باب کسی نے شام تک رمی نہ کی یا قربانی سے پہلے بھولے سے یا مسئلہ نہ جان کر سر منڈا لیا تو کیا حکم ہے۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيْمِ وَالتَّأْخِيْرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قربانی اور سر منڈانے اور رمی کو پوچھا گیا ان میں آگے پیچھے کرنا آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں[2]۔

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُوْلُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگ دسویں تاریخ منیٰ میں حج کی باتیں پوچھتے آپ فرماتے کچھ حرج نہیں ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہنے لگا میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا آپ نے فرمایا اب قربانی کرلے کچھ حرج نہیں

[1] معلوم ہوا کہ طواف الوداع واجب نہیں ہے مالکیہ کا یہی قول ہے اور شافعیہ کے نزدیک واجب ہے ۱۲ منہ [2] آپ نے ان صورتوں میں نہ کوئی گناہ لازم کیا نہ فدیہ اہل حدیث کا یہی مذہب ہے اور شافعیہ اور حنابلہ بھی اسی کے قائل ہیں اور مالکیہ اور حنفیہ کہتے ہیں ان میں ترتیب واجب ہے اور اس کا خلاف کرنے سے دم لازم ہوگا ۱۲ منہ

لَا حَرَجَ۔

اور اُس نے کہا میں نے منحر تک رمی نہیں کی آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں

بَاب ۲۱۸ الْفُتْيَا عَلَى الدَّابَّةِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ

باب جمرے کے پاس سوار رہ کر لوگوں کو مسئلہ بتانا[1]

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَجَعَلُوا يَسْأَلُونَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے اُنہوں نے عبداللہ ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں ٹھہرے رہے لوگ آپ سے مسئلے پوچھنے لگے ایک شخص نے کہا مجھ کو معلوم نہ تھا میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا آپ نے فرمایا اب قربانی کر لے کچھ حرج نہیں دوسرا آیا اور بولا مجھ کو معلوم نہ تھا میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی آپ نے فرمایا اب رمی کر لے کچھ حرج نہیں پھر اُس دن جو بات کسی نے پوچھی جس کو اس نے آگے کیا تھا یا پیچھے کیا تھا آپ نے یہی جواب دیا اب کر لے کچھ حرج نہیں

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ وَأَشْبَاهَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے ابن جریج نے کہا مجھ سے زہری نے اُنہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے اُنہوں نے بیان کیا وہ موجود تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دسویں تاریخ (منیٰ میں) خطبہ سُنا رہے تھے ایک شخص آپ کی طرف گیا اور کہنے لگا میں سمجھا یہ کام اس کام سے پہلے کرنا چاہیئے پھر دوسرا کھڑا ہوا اور کہنے لگا میں سمجھا یہ کام اس کام سے پہلے کرنا چاہیئے میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی اور ایسی ہی باتیں کہیں آپ نے ان سب کے جواب میں فرمایا اب کر لے کچھ حرج نہیں پھر اس دن جو بات آپ سے پوچھی گئی آپ نے یہی فرمایا اب کر لے کچھ حرج نہیں

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا ہم سے میرے باپ ابراہیم بن سعد نے بیان

[1] کتاب العلم میں بھی باب کی حدیث گذر چکی ہے ۱۲ منہ

شِهَابٍ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

بَابُ ۲۱۹ الْخُطْبَةِ أَيَّامَ مِنًى۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا يَوْمٌ حَرَامٌ قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا بَلَدٌ حَرَامٌ قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فَأَعَادَهَا مِرَارًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ إِلَى أُمَّتِهِ فَلْيُبْلِغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

ابراہیم نے خبر دی کہا ہم سے میرے باپ ابراہیم بن سعد نے بیان کیا اُنہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے سُنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ٹھہرے رہے پھر یہی حدیث بیان کی صالح کے ساتھ اس حدیث کو معمر نے بھی زہری سے روایت کیا

باب منیٰ کے دنوں میں خطبہ سُنانا

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے فضیل بن غزوان نے کہا ہم سے عکرمہ نے اُنہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دسویں تاریخ (منیٰ میں) لوگوں کو خطبہ سُنایا[1] فرمایا لوگو! یہ کون سا دن ہے اُنہوں نے کہا حرمت کا دن ہے آپ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے لوگوں نے کہا حرمت کا شہر آپ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے لوگوں نے کہا حرمت کا مہینہ آپ نے فرمایا تو تمہارے خون مال آبروئیں (ایک دوسرے کی) تم پر حرام ہیں جیسے اُس دن کی اس شہر میں اس مہینے میں حرمت ہے کئی بار آپ نے یہ کلمہ فرمایا پھر (آسمان کی طرف) سر اٹھایا[2] فرمایا یا اللہ میں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا یا اللہ میں نے پہنچا دیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آپ کی وصیت اپنی اُمت کو یہی تھی کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ اُن کو پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں دیکھو میرے بعد ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر نہ بن جانا

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا

---

[1] یہ خطبہ یوم النحر کے دن سنانا سنت ہے اس میں رمی وغیرہ کے احکام بیان کرنا چاہیئے اور یہ حج کے چار خطبوں میں سے تیسرا خطبہ ہے اور سب نماز کے بعد ہیں مگر عرفہ کا خطبہ نماز سے پہلے ہے اس دن دو خطبے پڑھنا چاہیئے [2] اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کا فوق العرش اور اوپر کی جہت میں ہونے کا ثبوت ہوتا ہے اہل حدیث کا اس پر اتفاق ہے ۱۲ منہ

قَالَ اَخْبَرَنِی عَمْرٌو وَقَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ تَابَعَہٗ ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ عَمْرٍو۔

مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی کہا میں نے جابر بن زید سے سنا کہا میں نے ابن عباسؓ سے سنا کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ عرفات میں خطبہ سنا رہے تھے شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو سفیان بن عیینہ نے بھی عمرو بن دینار سے روایت کیا

۳۲۵۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّۃُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ وَرَجُلٌ اَفْضَلُ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اَیُّ شَہْرٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ فَقَالَ اَلَیْسَ ذَا الْحَجَّۃِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَتْ بِالْبَلْدَۃِ الْحَرَامِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَہْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا

مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر نے کہا ہم سے قرہ نے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا مجھ کو عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے خبر دی انہوں نے ابو بکرہ سے اور ایک اور شخص نے بھی جو میرے نزدیک عبدالرحمٰن سے افضل تھے یعنے حمید بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابو بکرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو دسویں تاریخ (منیٰ میں) خطبہ سنایا فرمایا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ خاموش ہو رہے ہم سمجھے کہ شاید آپ اس دن کا اور کچھ نام رکھیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے ہم نے عرض کیا بیشک ہے آپ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے پھر آپ چپ ہو رہے ہم سمجھے شاید آپ اس مہینے کا اور کچھ نام رکھیں گے پھر آپ ہی نے فرمایا کیا یہ ذیحجہ کا مہینہ نہیں ہے ہم نے کہا بے شک ذیحجہ کا مہینہ ہے آپ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے پھر آپ خاموش ہو رہے ہم سمجھے شائد آپ اس شہر کا اور کچھ نام رکھیں گے پھر فرمایا کیا یہ حرمت کا شہر نہیں ہے[2] ہم نے کہا بے شک ہے آپ نے فرمایا دیکھو تمہارے خون اور مال (ایک دوسرے کے) تم پر حرام ہیں جیسے اس دن کی اس مہینے اس شہر میں حرمت جب

[1] یعنے یوم النحر کو ذیحجہ کی آٹھویں کو یوم الترویہ اور نویں کو یوم عرفہ اور دسویں کو یوم النحر اور گیارھویں کو یوم القر اور بارھویں کو یوم النفر الاول اور تیرھویں کو یوم النفر الثانی کہتے ہیں اور دسویں گیارھویں بارھویں کو ایام تشریق بھی کہتے ہیں ۱۲ منہ [2] یعنے ادب اور تعظیم کا وہاں کسی کو ستانا یا مارنا حرام ہے ۱۲ منہ

نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اَتَدْرُوْنَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَقَالَ فَاِنَّ هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ اَفَتَدْرُوْنَ اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ اَفَتَدْرُوْنَ اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا وَقَالَ هِشَامُ بْنُ الْغَازِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ حَجَّ بِهٰذَا وَقَالَ هٰذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ وَوَدَّعَ النَّاسَ فَقَالُوْا هٰذِهٖ حَجَّةُ الْوَدَاعِ

تک تم اپنے مالک سے ملو کہو میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا لوگوں نے کہا بے شک آپ نے فرمایا اللہ تو گواہ رہ اب جو یہاں موجود ہے وہ اُس کو جو موجود نہیں میری بات پہنچا دے[1] کبھی ایسا ہوگا جس کو پہنچائے گا وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوگا میرے بعد ایسا نہ کرنا کہ ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر بن جاؤ[2]

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو عاصم بن محمد بن زید نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منیٰ میں فرمایا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ حرمت کا دن ہے جانتے ہو یہ کون سا مہینہ ہے لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا حرمت کا مہینہ ہے پھر فرمایا دیکھو اللہ نے تم پر ایک دوسرے کے خون مال آبروئیں ایسی ہی حرام کر دی ہیں جیسے اس دن کی اس مہینے اس شہر میں حرمت ہے اور ہشام بن غازی نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمروں کے بیچ میں اپنے حج میں ٹھہرے اور یہ باتیں فرمائیں اور فرمایا دیکھو یہ حج اکبر کا دن ہے[3] پھر آپ نے یہ کہنا شروع کیا یا اللہ گواہ رہیو اور لوگوں کو رخصت کیا[4] آپ سمجھ گئے کہ وفات کا زمانہ آن پہنچا جب سے لوگ اس حج کو حجۃ الوداع کہنے لگے۔

---

[1] معلوم ہوا کہ دین کا علم دوسروں کو پہنچا دینا اور سکھانا فرض کفایہ ہے ۱۲ منہ [2] یعنے کافروں کے مشابہ نہ ہو جاؤ یا اگر اس کو حلال جانے تو کافر ہی بن جائے گا افسوس مسلمانوں نے اس نصیحت پر چند ہی روز عمل کیا اس کے بعد آپس ہی میں تلوار چلنے لگی جو اب تک جاری ہے اور کافر مسلمانوں کی یہ نااتفاقی دیکھ کر خوش ہوگئے اور جا بجا ان کو اپنی رعیت بنا کر غلاموں کی طرح رکھنے لگے اب تک مسلمان اس نااتفاقی اور خانہ جنگی سے باز نہیں آتے لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ [3] حج اکبر حج کو کہتے ہیں اور حج اصغر عمرے کو اور عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ نویں تاریخ جمعہ کو آئے تو وہ حج اکبر ہے اس کی سند صحیح حدیث سے کچھ نہیں ہے البتہ چند ضعیف حدیثیں اس حج کی زیادہ فضیلت میں وارد ہیں جس میں نویں تاریخ جمعہ کو آن پڑے بعضوں نے کہا یوم الحج الاصغر نویں تاریخ کو کہتے ہیں اور یوم الحج الاکبر دسویں تاریخ کو ۱۲ منہ [4] کہتے ہیں انہی دنوں میں آپ پر سورہ اذا جاء نصر اللہ اتری اور سمجھ گئے کہ اب دنیا سے روانگی قریب ہے شاید ایسے جماع کا موقعہ نہ ملے گا ۱۲ منہ

بَابٌ ۲۲۰ هَلْ يَبِيتُ أَصْحَابُ السِّقَايَةِ أَوْ غَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى۔

باب منیٰ کی راتوں میں جو لوگ مکہ میں پانی پلاتے ہیں یا اور کچھ کام کرتے ہیں وہ مکہ میں رہ سکتے ہیں۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو ضَمْرَةَ۔

ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے اُنہوں نے عبید اللہ سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی دوسری سند اور ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن بکر نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو عبید اللہ نے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اذن دیا دوسری سند اور مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے عبید اللہ نے کہا مجھ سے نافع نے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منا کی راتوں میں مکہ میں رہنے کی اجازت مانگی اس لیے کہ وہ لوگوں کو پانی پلایا کرتے تھے آپ نے اُن کو اجازت دی[1] محمد بن عبد اللہ کے ساتھ اس حدیث کو ابو اسامہ اور عقبہ بن خالد اور ابو ضمرہ نے بھی روایت کیا

بَابٌ ۲۲۱ رَمْيِ الْجِمَارِ وَقَالَ جَابِرٌ رَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَرَمَى بَعْدَ ذٰلِكَ بَعْدَ الزَّوَالِ۔

باب کنکریاں مارنے کا بیان اور جابر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں تاریخ دن چڑھے کنکریاں[2] ماریں اور اس کے بعد گیارھویں بارھویں کو سورج ڈھلے

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَتَى أَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَمَى إِمَامُكَ فَارْمِهْ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر نے اُنہوں وبرۃ سے کہا میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کنکریاں کس وقت ماروں انہوں نے کہا جب تیرا امام مارے تو بھی ماریں نے

[1] معلوم ہوا کہ جس کو کوئی عذر نہ ہو اس کو منیٰ کی راتوں میں منیٰ میں رہنا واجب ہے شافعیہ اور حنابلہ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اور بعضوں کے نزدیک یہ واجب نہیں سنت ہے ۱۲ منہ

فَاعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا۔

بَابٌ ۲۲۲ رَمْيِ الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَمَى عَبْدُ اللّٰهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ هٰذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهٰذَا۔

بَابٌ ۲۲۳ رَمْيِ الْجِمَارِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ذَكَرَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ وَرَمَى بِسَبْعٍ وَقَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ۲۲۴ مَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ

پھر پوچھا تو انہوں نے کہا ہم انتظار کرتے رہتے جب سورج ڈھل جاتا تو کنکریاں مارتے

باب نالے کے نشیب میں جاکر کنکریاں مارنا

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن یزید سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن مسعودؓ نے نالے کے نشیب میں جاکر وہاں سے کنکریاں ماریں میں نے کہا ابو عبد الرحمٰن بعضے تو اوپر ہی کھڑے ہوکر مارتے ہیں انہوں نے کہا قسم اس کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اس مقام سے انہوں نے کنکریاں ماریں جن پر سورہ بقرہ اتری اور عبد اللہ بن ولید نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے یہی حدیث۔

باب سات کنکریاں مارنا ہر جمرہ پر

یہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ بڑے جمرہ (عقبہ) کے پاس گئے اور بیت اللہ کو بائیں طرف کیا اور منا کو داہنی طرف اور سات کنکریاں ماریں اور کہنے لگے جن پر سورہ بقرہ اتری (یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) اسی طرح کنکریاں ماریں

باب جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے وقت بیت اللہ کو بائیں طرف کرنا۔

۱؎ افضل وقت کنکریاں مارنے کا یہی ہے کہ یوم النحر کو چاشت کے وقت مارے اور جائز ہے دسویں شب کی آدھی رات کے بعد سے اور بعد غروب آفتاب دسویں تاریخ کو اس کا اخیر وقت ہے اور گیارھویں بارھویں زوال کے بعد مارنا افضل ہے ظہر کی نماز سے پہلے ۱۲ منہ ۲؎ تو سات سے کم درست نہیں جمہور علما کا یہی قول ہے لیکن عطا نے پانچ اور مجاہد نے چھ بھی کافی سمجھی ہیں ۱۲ منہ

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ حَجَّ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَاٰهُ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْكُبْرٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حکم بن عتیبہ نے اُنہوں نے ابراہیم نخعی سے اُنہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ حج کیا اُن کو دیکھا بڑے جمرے کو سات کنکریاں مارتے اُنہوں نے کعبہ شریف کو اپنی بائیں اور منیٰ کو داہنی طرف کیا پھر کہنے لگے یہیں وہ کھڑے ہوئے تھے جن پر سورہ بقرہ اُتری[1]

بَابُ ۲۲۵ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ہر کنکری مارنے پر اللہ اکبر کہے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ السُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا اٰلُ عِمْرَانَ وَالسُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا النِّسَاءُ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ يَزِيْدَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ حَتّٰى اِذَا حَاذَى بِالشَّجَرَةِ اعْتَرَضَهَا فَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ قَامَ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا اُنہوں نے عبدالواحد بن زیاد بصری سے اُنہوں نے کہا ہم سے سلیمان اعمش نے بیان کیا کہا میں نے حجاج (ظالم) سے سُنا وہ سورتوں کا نام منبر پر یوں لیتا[2] وہ سورت جس میں گائے کا ذکر ہے وہ سورت جس میں آل عمران کا بیان ہے وہ سورت جس میں عورتوں کا تذکرہ ہے (سورہ نسا) میں نے ابراہیم نخعی سے یہ ذکر کیا اُنہوں نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن یزید نے بیان کیا وہ عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ تھے جب اُنہوں نے بڑے جمرے پر کنکریاں ماریں وہ نالہ کے نشیب میں گئے جب درخت کے برابر پہنچے تو آڑے ہو گئے اور سات کنکریاں ماریں ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہا[3] پھر کہنے لگے قسم اس کی جس کے سوا کوئی پوجنے کے لائق نہیں یہیں وہ کھڑے ہوئے تھے جن پر سورہ بقرہ اُتری

بَابُ ۲۲۶ مَنْ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَلَمْ يَقِفْ

باب جمرہ عقبہ کو کنکریاں مار کر پھر وہاں نہ ٹھہرنا اس کو

[1] قسطلانی نے کہا یہ دسویں تاریخ کی رمی ہے لیکن گیارھویں بارھویں تاریخ اوپر سے مارنا چاہیئے اور جمرہ عقبہ جس کو ہمارے زمانہ میں عوام بڑا شیطان کہتے ہیں چار باتوں میں اور جمروں سے ممتاز ہے ایک تو یہ کہ یوم النحر کو فقط اسی کی رمی ہے دوسرے یہ کہ اس کی رمی چاشت کے وقت ہے تیسرے یہ کہ نشیب میں جاکر اس کو مارنا مستحب ہے چوتھے یہ کہ دعا وغیرہ کے لیے اس کے پاس نہیں ٹھہرنا چاہیئے اور دوسرے جمروں کے پاس رمی کے بعد ٹھہر کر دُعا کرنا مستحب ہے ۱۲ منہ [2] اپنی دانست میں گویا حجاج مردود قرآن شریف کا ادب کرتا تھا کہ سورۃ کو سورہ بقرہ نہ کہتا مگر امام بخاری نے عبداللہ بن مسعود کے قول سے یہ ثابت کیا کہ اس طرح کہنا درست ہے اور حجاج کا قول لغو ہے ۱۲ منہ [3] معلوم ہوا کہ ہر کنکری کو جدا جدا مارنا چاہیئے اور ہر ایک کے مارتے وقت اللہ اکبر کہنا چاہیئے اور ابو حنیفہؒ سے منقول ہے کہ اگر ساتوں کنکریاں ایک بارگی مار دے تب بھی درست ہو گا ۱۲ منہ

قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبد اللہ بن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے (چنانچہ یہ حدیث آگے کے باب میں مذکور ہوگی)

بَاب ۲۲۷ إِذَا رَمَى الْجَمْرَتَيْنِ يَقُومُ وَيُسْهِلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ۔

باب جب پہلے اور دوسرے جمرے کو مارے تو قبلہ رُخ کھڑا ہو نرم زمین میں۔

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يُسْهِلَ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُومُ طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطَى ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُومُ طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے طلحہ بن یحییٰ نے کہا ہم سے یونس نے اُنھوں نے زہری سے اُنھوں نے سالم سے انھوں نے ابن عمرؓ سے پہلے جمرے پر سات کنکریاں مارتے ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے پھر آگے بڑھتے اور نرم ہموار زمین میں (یعنے نالے کے اندر) آجاتے قبلے کی طرف منہ کرکے دیر تک کھڑے دعا کرتے رہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر دوسرے جمرے کو مارتے پھر بائیں طرف چل کر نرم زمین میں آجاتے اور قبلے کی طرف منہ کرکے دیر تک کھڑے دعا کرتے رہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر جمرہ عقبہ کو نالے کے نشیب میں آن کر مارتے اور وہاں دعا وغیرہ کے لیے نہ ٹھہرتے (بلکہ مار کر چل دیتے) اور کہتے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا

بَاب ۲۲۸ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ جَمْرَةِ الدُّنْيَا وَالْوُسْطَى

باب پہلے اور دوسرے جمرے پاس (دعا کے لیے) ہاتھ اٹھانا[1]

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ثُمَّ يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُسْهِلُ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبد الحمید) نے اُنھوں نے سلیمان سے اُنھوں نے یونس بن یزید سے اُنھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے سالم بن عبد اللہ سے کہ عبد اللہ بن عمرؓ پہلے جمرے پر سات کنکریاں مارتے ہر کنکری مارنے پر تکبیر کہتے پھر آگے بڑھ کر نرم اور ہموار زمین میں چلے جاتے قبلے رُخ دیر تک کھڑے رہتے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے پھر دوسرے

[1] جمہور علماء کے نزدیک ہاتھ اٹھا کر جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطےٰ پاس دعا مانگنا مستحب ہے ابن قدامہ نے کہا ہیں اس میں کسی کا اختلاف نہیں جانتا مگر امام مالک رحمہ سے منقول ہے کہ وہ ہاتھ نہ اٹھائے ۱۲ منہ

الْوُسْطٰى كَذٰلِكَ فَيَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيْلًا فَيَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا وَيَقُوْلُ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

جمرے کو اسی طرح مارتے اور بائیں طرف سرک کر نرم زمین میں قبلہ رُخ دیر تک کھڑے رہتے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے پھر جمرہ عقبہ (بڑے جمرہ) کو نالے کے نشیب میں سے مارتے اور اس کو مار کر وہاں نہ ٹھہرتے اور کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا

بَابُ ۲۲۹ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ

باب دونوں جمروں کے پاس دعا کرنا

وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ تَلِيْ مَسْجِدَ مِنًى يَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ وَكَانَ يُطِيْلُ الْوُقُوْفَ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيَ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ مِثْلَ هٰذَا عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

اور محمد بن بشار (یا ابن مثنی) نے کہا ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اُس جمرے کو مارتے جو منیٰ کی مسجد کے پاس ہے تو سات کنکریاں اس پر مارتے ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر آگے بڑھ جاتے اور قبلے کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگتے کھڑے رہتے اور دیر تک کھڑے رہتے پھر دوسرے جمرے پر آتے اس پر بھی سات کنکریاں مارتے ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہتے پھر نالے کے نزدیک بائیں طرف اُتر جاتے اور قبلہ رُخ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا مانگتے کھڑے رہتے پھر اس جمرہ پر آتے جو عقبہ پر ہے اس پر بھی سات کنکریاں مارتے ہر کنکری پر تکبیر کہتے پھر وہاں سے چلے آتے وہاں (دعا کیلئے) نہ ٹھہرتے زہری نے کہا میں نے سالم بن عبداللہ سے سُنا وہ ایسی ہی حدیث اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتے اور عبداللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے)

بَابُ ۲۳۰ الطِّيْبِ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ وَالْحَلْقِ قَبْلَ الْإِفَاضَةِ

باب کنکریاں مارنے کے بعد خوشبو لگانا اور سر منڈانا طواف الزیارۃ سے پہلے

۳۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن

لہ امام بخاری نے باب کی حدیث سے یہ اس طرح پر نکالا کہ دوسری روایت سے یہ ثابت ہے کہ آپ جب مزدلفہ سے لوٹے تو حضرت عائشہؓ آپ کے ساتھ نہ تھیں اور یہ بھی ثابت ہے کہ جمرہ عقبہ کی رمی تک سوار رہے پس لامحالہ انہوں نے رمی کے بعد آپ کے خوشبو لگائی ہوگی جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ رمی اور حلق کے بعد خوشبو وغیرہ سیئے ہوئے کپڑے درست ہو جاتے ہیں صرف عورتوں سے صحبت کرنا درست نہیں ہوتا طواف الزیارۃ کے بعد وہ بھی درست ہو جاتا ہے بیہقی نے یہ مضمون مرفوعاً روایت کیا ہے گو وہ حدیث ضعیف ہے اور نسائی کی روایت میں یوں ہے اذا رمیتم الجمرۃ فقد حل لکم کل شئی الا النساء ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ وَكَانَ اَفْضَلَ اَهْلِ زَمَانِهٖ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّهٖ حِيْنَ اَهَلَّ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفَ وَبَسَطَتْ يَدَيْهَا۔

بن عیینہ نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے انہوں نے اپنے باپ سے سُنا وہ اپنے زمانے کے لوگوں میں بڑے بزرگ تھے وہ کہتے تھے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سُنا وہ کہتی تھیں میں نے اپنے ان ہاتھوں سے احرام باندھتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگائی اور احرام کھولتے وقت طواف الزیارۃ سے پہلے اور اپنے ہاتھوں کو کھول کر بتایا (کہ اس طرح خوشبو لگائی)

بَابُ ۲۳۱ طَوَافِ الْوَدَاعِ

باب طواف الوداع کا بیان[1]

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُمِرَ النَّاسُ اَنْ يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا لوگوں کو یہ حکم تھا کہ اخیر وقت اُن کا بیت اللہ پر ہو (طواف الوداع کریں) مگر حیض والی عورت کو یہ طواف معاف ہوا

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ تَابَعَهُ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ خَالِدٌ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم کو ابن وہب نے خبر دی انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے قتادہ سے ان سے انس بن مالک رضؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی نمازیں پڑھیں پھر محصب میں ایک نیند لی پھر سوار ہو کر خانہ کعبہ کو گئے وہاں طواف کیا عمرو بن حارث کے ساتھ اس حدیث کو لیث نے بھی روایت کیا کہا مجھ سے خالد نے بیان کیا انہوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے اُن سے انس بن مالک نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ ۲۳۲ اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ

باب اگر طواف الزیارۃ کر لینے کے بعد عورت کو حیض آجائے

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنْ اَبِيْهِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے

[1] اس کو طواف الصدر بھی کہتے ہیں اکثر علماء کے نزدیک یہ طواف واجب ہے اور امام مالک وغیرہ اس کو سنت کہتے ہیں مگر صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے کہ حیض نفاس کے عذر سے اس کا ترک کر دینا اور وطن کو چلے جانا جائز ہے ۱۲ منہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوْا اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ قَالَ فَلَا اِذًا۔

انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اُم المومنین صفیہؓ کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں حیض آ گیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کیا وہی ہم کو رکھے گی لوگوں نے کہا وہ طواف الزیارۃ کر چکی ہیں آپ نے فرمایا تو پھر وہ ہم کو نہیں روک سکتی

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ سَاَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ امْرَاَةٍ طَافَتْ ثُمَّ حَاضَتْ قَالَ لَهُمْ تَنْفِرُ قَالُوْا لَا نَاْخُذُ بِقَوْلِكَ وَنَدَعُ قَوْلَ زَيْدٍ قَالَ اِذَا قَدِمْتُمُ الْمَدِيْنَةَ فَسَلُوْا فَقَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلُوْا فَكَانَ فِيْمَنْ سَاَلُوْا اُمُّ سُلَيْمٍ فَذَكَرَتْ حَدِيْثَ صَفِيَّةَ رَوَاهُ خَالِدٌ وَّقَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے کہ مدینہ والوں نے ابن عباسؓ سے پوچھا ایک عورت کو طواف زیارۃ کر چکنے کے بعد حیض آئے تو وہ کیا کرے انہوں نے کہا چل دے (اور طواف الوداع کرنا ضرور نہیں) مدینہ والوں نے کہا ہم تمہارے قول پر زید بن ثابت کا قول چھوڑ کر عمل نہیں کرنے کے ابن عباسؓ نے کہا اچھا جب تم مدینہ پہنچنا تو وہاں لوگوں سے یہ مسئلہ پوچھنا وہ لوگ مدینہ میں آئے اور لوگوں سے پوچھا اُن میں اُم سلیم بھی تھیں انہوں نے اُم المومنین صفیہؓ کی حدیث بیان کی (جو ابھی گذری) اس حدیث کو خالد اور قتادہ نے بھی عکرمہ سے روایت کیا ہے)

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ اَنْ تَنْفِرَ اِذَا اَفَاضَتْ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بَعْدُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ابن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے کہا حائضہ عورت اگر طواف الزیارۃ کر چکی ہو تو چل دے طاؤس نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے سُنا وہ کہتے تھے جب تک طواف الوداع نہ کرے کوچ نہ کرے پھر میں نے ان سے سُنا (ان کے مرنے سے ایک سال پہلے) وہ کہتے

ل یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ ایک روایت میں پہلے گذر چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ سے صحبت کرنا چاہا تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ وہ حائضہ ہیں پس اگر آپ کو یہ معلوم نہ تھا کہ وہ طواف الزیارۃ کر چکی ہیں جیسے اس روایت سے نکلتا ہے تو پھر آپ نے ان سے صحبت کرنے کا ارادہ کیونکر کیا اور اس کا جواب یہ ہے کہ صحبت کا قصد کرتے وقت آپ یہ سمجھے ہوں گے کہ اور بی بیوں کے ساتھ وہ بھی طواف الزیارۃ کر چکی ہیں کیونکہ آپ نے اپنی سب بی بیوں کو اس طواف کا اذن دیا تھا اور چلتے وقت آپ کو اس کا خیال نہ رہا یا آپ کو یہ خیال آیا کہ شاید طواف الزیارۃ سے پہلے ان کو حیض آ گیا تھا تو انہوں نے طواف الزیارۃ بھی نہیں کیا ۱۲ منہ

رَخَّصَ لَهُنَّ۔

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَطَافَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِ وَأَصْحَابِهِ وَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَحَاضَتْ هِيَ فَنَسَكْنَا مَنَاسِكَنَا مِنْ حَجِّنَا فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ لَيْلَةُ النَّفْرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلُّ أَصْحَابِكَ يَرْجِعُ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ غَيْرِي قَالَ مَا كُنْتِ تَطُوفِي بِالْبَيْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا قُلْتُ لَا قَالَ فَاخْرُجِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ وَمَوْعِدُكِ مَكَانُ كَذَا وَكَذَا فَخَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَحَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَى حَلْقَى إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا أَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَلَا بَأْسَ انْفِرِي فَلَقِيتُهُ مُصْعِدًا عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ وَقَالَ مُسَدَّدٌ قُلْتُ لَا تَابَعَهُ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ فِي قَوْلِهِ لَا۔

تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی حالت میں کوچ کی اجازت دی ہے

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہم (مدینہ سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہماری نیت حج ہی کی تھی خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں) تشریف لائے اور بیت اللہ کا اور صفا مروہ کا طواف کیا اور احرام نہیں کھولا آپ کے ساتھ قربانی تھی جتنے مرد اور عورت آپ کے ساتھ تھے سب نے آپ کے ساتھ طواف کیا اور ان میں جن کے ساتھ قربانی نہ تھی انہوں نے احرام کھول ڈالا حضرت عائشہؓ کو حیض آگیا وہ کہتی ہیں ہم حج کے سب کام کرتے رہے جب کوچ کی رات آئی جس رات آپ محصب میں اترے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے سب اصحاب تو حج اور عمرہ دونوں کر کے لوٹ رہے ہیں ایک میں ایسی ہوں جو صرف حج کر کے جا رہی ہوں آپ نے فرمایا جن راتوں میں ہم مکہ میں آئے تھے تو نے طواف نہیں کیا تھا انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو ایسا کر اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم کو جا وہاں سے عمرے کا احرام باندھ اور فلاں جگہ پر مجھ سے آملنا میں عبد الرحمٰن کے ساتھ تنعیم کو گئی عمرے کا احرام باندھا اور صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ حال سن کر فرمایا) اری بانجھ سر منڈی تو ہم کو اٹکا کر رکھے گی کیا تو نے دسویں تاریخ طواف نہیں کیا تھا وہ کہنے لگیں کیوں نہیں میں تو طواف کر چکی ہوں آپ نے فرمایا تو پھر کیا غم ہے کوچ کر خیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت ملی کہ آپ مکہ والوں کے اوپر جا رہے تھے میں نیچے اتر رہی تھی یا میں چڑھ رہی تھی آپ اتر رہے تھے مسدد کی روایت میں بھی یوں ہی ہے انہوں نے کہا نہیں اور مسدد کے ساتھ جریر نے بھی نہیں کا لفظ روایت کیا

بَابٌ ۲۳۳ مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْأَبْطَحِ

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ۔

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنُ طَالِبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ أَنَّ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ۔

بَابٌ ۲۳۴ الْمُحَصَّبِ۔

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ مَنْزِلٌ يَنْزِلُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُونَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ تَعْنِي بِالْأَبْطَحِ۔

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيبُ

باب کوچ کے دن عصر کی نماز ابطح (محصب) میں پڑھنا

ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن یوسف نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک رضی سے پوچھا مجھ کو وہ بات بتلاؤ جو تم نے سمجھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یاد رکھی ہو بھلا آپ نے آٹھویں تاریخ ظہر کی نماز کہاں پڑھی انس نے کہا منٰی میں میں نے کہا اچھا کوچ کے دن (۱۲ یا ۱۳ کو) عصر کی نماز کہاں پڑھی انہوں نے کہا ابطح میں مگر تو اپنے امیروں کی طرح کر[1]

ہم سے عبدالمتعال بن طالب نے بیان کیا کہا ہم سے ابن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالک رضی سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی نماز (کوچ کے دن) محصب میں پڑھی پھر ایک نیند وہاں لی بعد اس کے سوار ہو کر خانہ کعبہ کی طرف گئے اور اس کا طواف کیا۔

باب محصب میں اترنے کا بیان[2]

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (منٰی سے کوچ کر کے) محصب میں ایک منزل کرتے وہاں اس لیے ٹھہرتے کہ وہاں سے مدینہ کو نکلنا آسان ہوتا

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا عمرو بن دینار نے عطا بن ابی رباح سے روایت کی انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ محصب میں

---

[1] جہاں وہ نماز پڑھیں تو بھی ان کے ساتھ پڑھ لے کیوں کہ ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں میں امراء کا خلاف کرنا ٹھیک نہیں ۱۲ منہ [2] محصب ایک کھلا میدان ہے مکہ اور منٰی کے درمیان اس کو ابطح اور بطحاء اور خیف بنی کنانہ بھی کہتے ہیں ۱۲ منہ

بِشَیْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۲۳۵ النُّزُوْلِ بِذِیْ طُوًی قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ وَالنُّزُوْلِ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِیْ بِذِی الْحُلَيْفَةِ اِذَا رَجَعَ مِنْ مَّكَّةَ۔

۲۵۶۔ حَدَّثَنَآ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَآ اَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَبِيْتُ بِذِیْ طُوًی بَيْنَ الثَّنِيَّتَيْنِ ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الَّتِیْ بِاَعْلٰى مَكَّةَ وَكَانَ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا لَّمْ يُنِخْ نَاقَتَهٗ اِلَّا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيَاْتِی الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ فَيَبْدَاُ بِهٖ ثُمَّ يَطُوْفُ سَبْعًا ثَلٰثًا سَعْيًا وَّاَرْبَعًا مَّشْيًا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيُصَلِّیْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَنْطَلِقُ قَبْلَ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَيَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ اِذَا صَدَرَ عَنِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِیْ بِذِی الْحُلَيْفَةِ الَّتِیْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيْخُ بِهَا۔

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سُئِلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ الْمُحَصَّبِ فَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ نَزَلَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يُصَلِّیْ بِهَا

اُترنا حج کی کوئی عبادت نہیں ہے[لہ] محصب ایک منزل تھی جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرا کرتے تھے

باب مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طویٰ میں (جو مکہ کے متصل ہے) اور جب مکہ سے (مدینہ کو) لوٹے تو اس کنکریلے میدان میں ٹھہرنا جو ذوالحلیفہ میں ہے۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ انس بن عیاض نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے اُنھوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (جب مکہ کو جاتے تو) رات کو ذی طویٰ میں ٹھہر جاتے دونوں پہاڑیوں کے بیچ میں پھر اُس ٹھیکری پر سے مکہ میں داخل ہوتے جو مکہ کی بالائی جانب میں ہے اور جب مکہ میں حج یا عمرے کا احرام باندھے ہوئے آتے تو مسجد کے دروازے ہی پر اپنی اونٹنی بٹھاتے مسجد میں جا کر حجر اسود سے شروع کرتے سات چکر لگاتے تین دوڑتے ہوئے اور چار معمولی چال سے چل کر پھر طواف سے فارغ ہو کر دو رکعتیں پڑھتے پھر اپنے گھر جانے سے پہلے صفا پر جاتے اور صفا مروہ کا طواف کرتے اور جب حج یا عمرے سے لوٹ کر مدینہ میں آتے تو اپنی اونٹنی کنکریلے میدان میں بٹھاتے جو ذوالحلیفہ میں ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی بٹھایا کرتے

ہم سے عبداللہ بن وہاب نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے اُنھوں نے کہا عبیداللہ عمری سے کسی نے محصب میں اُترنے کو پوچھا اُنھوں نے نافع سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اُترے اور عمرؓ اور نافع سے یہ بھی روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہیں محصب میں ظہر اور

[لہ] یعنی محصب میں اُترنا کوئی حج کا رکن نہیں ہے آپ وہاں آرام کے لیے اس خیال سے کہ مدینہ کی روانگی وہاں سے آسان ہوگی ٹھہر گئے تھے چنانچہ ظہر، عصر اور مغرب عشاء کی نمازیں آپ نے وہیں ادا کیں اس پر بھی آپ وہاں ٹھہرے تو یہ ٹھہرنا مستحب ہوگیا اور آپ کے بعد حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی وہاں ٹھہرا کیے۔ سامنہ

يَعْنِي الْمُحَصَّبَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ اَحْسِبُهٗ قَالَ وَالْمَغْرِبَ قَالَ خَالِدٌ لَا اَشُكُّ فِي الْعِشَاءِ وَيَهْجَعُ هَجْعَةً وَّيَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عصر کی نماز پڑھتے راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں مغرب کی بھی خالد نے کہا مجھ کو اس میں شک نہیں ہے کہ عشا کی نماز بھی اور ایک نیند بھی وہاں لیتے اور کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا

بَابٌ ۲۳۶ مَنْ نَّزَلَ بِذِي طُوًى إِذَا رَجَعَ مِنْ مَّكَّةَ

باب مکہ سے لوٹتے وقت بھی ذی طویٰ میں اُترنا

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ إِذَا اَقْبَلَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتّٰى إِذَا اَصْبَحَ دَخَلَ وَإِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِي طُوًى وَّبَاتَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ يَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

اور محمد بن عیسیٰ نے کہا ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ جب مدینہ سے مکہ کو آتے تو رات کو ذی طویٰ میں رہتے صبح کو مکہ میں داخل ہوتے اور جب مکہ سے کوچ کرتے اور ذی طویٰ پر سے جاتے تو رات کو وہاں ٹھہر جاتے صبح تک اور کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے

بَابٌ ۲۳۷ التِّجَارَةِ اَيَّامَ الْمَوْسِمِ وَالْبَيْعِ فِي اَسْوَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ۔

باب حج کے دنوں میں سوداگری اور جاہلیت کے زمانہ کے بازاروں میں خرید و فروخت درست ہونا[1]

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ الْهَيْثَمِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ ذُو الْمَجَازِ وَعُكَاظُ مَتْجَرَ النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كَاَنَّهُمْ كَرِهُوا ذٰلِكَ حَتّٰى نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ۔

ہم سے عثمان بن ہیثم نے بیان کیا کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی عمرو بن دینار نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ذوالمجاز اور عکاظ جاہلیت کے زمانہ کی منڈیاں تھیں جب اسلام کا زمانہ آیا تو لوگوں نے (حج کے دنوں میں) سوداگری کرنا بُرا سمجھا اُس وقت (سورہ بقرہ کی) یہ آیت اُتری حج کے دنوں میں اللہ کا فضل (ڈھونڈھنے) روپیہ پیدا کرنے) میں تم پر کوئی گناہ نہیں

بَابٌ ۲۳۸ الْاِدِّلَاجِ مِنَ الْمُحَصَّبِ۔

باب محصب سے اخیر رات کو چلنا[2]

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ

ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے

---

[1] جاہلیت کے زمانہ کی چار بازاریں تھیں عکاظ اور ذوالمجاز اور مجنہ اور حباشہ اسلام کے بعد بھی حج کے دنوں میں ان بازاروں میں خرید اور فروخت اور تجارت درست رہی اللہ تعالیٰ نے خود قرآن شریف میں اس کا جواز اتارا ۱۲ منہ [2] امام بخاری کا مطلب اس باب کے لانے سے یہ ہے کہ محصب میں ساری رات پڑا رہنا ضرور نہیں ہے بلکہ رات ہی کو وہاں سے نکل سکتے ہیں ادلاج کے معنے رات کو چلنا لیے شروع رات میں یا اخیر رات میں اور یہاں دوسرا معنے مراد ہے ۱۲ منہ

لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرٰى حَلْقٰى أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي قَالَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ النَّفْرِ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلْقٰى عَقْرٰى مَا أُرَاهَا إِلَّا حَابِسَتَكُمْ ثُمَّ قَالَ كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ حَلَلْتُ قَالَ فَاعْتَمِرِي مِنَ التَّنْعِيمِ فَخَرَجَ مَعَهَا أَخُوهَا فَلَقِينَاهُ مُدَّلِجًا فَقَالَ مَوْعِدُكِ مَكَانُ كَذَا وَكَذَا۔

کہا (اتفاق سے) اُم المومنین صفیہ کو اُسی رات حیض آیا جو کوچ کی رات تھی وہ کہنے لگیں میں سمجھتا ہوں میں تم کو اٹکائے رکھوں گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اری منڈی کاٹی سر منڈی کیا اُس نے دسویں تاریخ طواف الزیارۃ کیا تھا لوگوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا پھر کیا چل امام بخاری نے کہا محمد بن سلام نے بڑھایا مجھ سے محاضر نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے اُنہوں نے ابراہیم نخعی سے اُنہوں نے اسود سے اُنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) نکلے ہم کو حج ہی کا تعلقہ لگا تھا جب مکہ پہنچے تو آپ نے ہم کو احرام کھول ڈالنے کا حکم دیا خیر جب کوچ کی رات ہوئی تو صفیہ بنت حیی کو حیض آ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سر منڈی مونڈی کاٹی میں سمجھتا ہوں یہ تم کو اٹکا دے گی پھر آپ نے اُن سے پوچھا تو نے دسویں تاریخ طواف الزیارت کیا تھا اُنہوں نے کہا جی آپ نے فرمایا تو پھر چل دے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے تو حج سے پہلے احرام نہیں کھولا تھا (عمرہ نہیں کیا تھا) آپ نے فرمایا تنعیم سے عمرہ کر لے پھر حضرت عائشہ رضہ کے ساتھ اُن کے بھائی عبدالرحمٰن گئے ہم آپ سے اس وقت ملے جب آپ اخیر رات میں (طواف الوداع کے لیے) نکلے تھے آپ نے فرمایا[1] فلاں جگہ ہم سے ملنا

اَبْوَابُ الْعُمْرَةِ

عمرے کے بابوں کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ ۲۲۹ الْعُمْرَةِ وُجُوْبُ الْعُمْرَةِ وَفَضْلُهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَيْسَ أَحَدٌ إِلَّا وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

باب عمرے کا واجب ہونا[2] اور اس کی فضیلت اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہر شخص پر ایک حج اور ایک عمرہ واجب ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا[3] اللہ نے عمرے کو اپنی کتاب میں

[1] آپ نے ایک مقام معین فرما دیا کہیں طواف سے فارغ ہو کر جب لوٹوں تو تم فلاں مقام پر مجھ سے مل جانا ۱۲ منہ [2] امام شافعی اور احمد اور جمہور علما کا یہی قول ہے کہ عمرہ واجب ہے اور مالکیہ اُس کو مستحب کہتے ہیں اور حنفیہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ [3] اس کو ابن خزیمہ اور دارقطنی اور حاکم نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو امام شافعی اور سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَنْهُمَا اَنَّهَا لَقَرِيْنَتُهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ۔

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ۔

بَابٌ ۲۴۰ مَنِ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ لَا بَاْسَ قَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَحُجَّ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ ابْنُ خَالِدٍ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ۔

بَابٌ ۲۴۱ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ

حج کے ساتھ رکھا ہے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا اور حج اور عمرے کو اللہ کے لیے پورا کرو

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سمی سے جو ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے غلام تھے انہوں نے ابوصالح روغن فروش سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک عمرے سے لے کر دوسرے عمرے تک جتنے گناہ ہوتے ہیں وہ سب عمرے سے اتر جاتے ہیں اور مقبول حج کا بدلہ بہشت کے سوا اور کچھ نہیں[1]

باب حج سے پہلے عمرہ کرنا

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہ عکرمہ بن خالد نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا حج سے پہلے عمرہ کر لے تو کیسا ہے انہوں نے کہا کچھ قباحت نہیں عکرمہ نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے عمرہ کیا اور ابراہیم بن سعد بن ابراہیم نے محمد بن اسحاق سے روایت کی[2] مجھ سے عکرمہ بن خالد نے بیان کیا میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا پھر یہی حدیث بیان کی

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعاصم نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہ عکرمہ بن خالد نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا پھر یہی حدیث بیان کی۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے ہیں[3]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے منصور سے

---

[1] حدیث میں مبرور کا لفظ ہے اس کے کئی معنے لوگوں نے بیان کیے ہیں یعنے جس حج میں آدمی گناہ نہ کرے یا جس میں ریا نہ ہو یا جس کے بعد آدمی گناہوں سے بچا رہے یا جو بارگاہ الٰہی میں قبول ہو ۱۲ منہ [2] اس کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] کسی روایت میں چار عمرے مذکور ہیں کسی میں دو عمرے ان میں جمع یوں کیا ہے کہ اخیر کی روایت میں وہ عمرہ جو آپ نے حج کے ساتھ کیا تھا اسی طرح وہ عمرہ جس سے آپ روکے گئے تھے شمار نہیں کیا سعید بن منصور نے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین عمرے کیے دونوں ذی قعدہ میں اور ایک شوال میں اور دوسری روایتوں میں یہ ہے کہ تینوں عمرے ذیقعدہ میں کیے ۱۲ منہ

مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا جَالِسٌ اِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَاِذَا نَاسٌ يُصَلُّوْنَ فِي الْمَسْجِدِ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ صَلٰوتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعًا اِحْدٰهُنَّ فِيْ رَجَبٍ فَكَرِهْنَا اَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ يَا اُمَّاهُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلَا تَسْمَعِيْنَ مَا يَقُوْلُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ مَا يَقُوْلُ قَالَ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمُرَاتٍ اِحْدٰهُنَّ فِيْ رَجَبٍ قَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةً اِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهٗ وَمَا اعْتَمَرَ فِيْ رَجَبٍ قَطُّ۔

انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا میں اور عروہ بن زبیر دونوں مسجد نبوی میں گئے وہاں دیکھا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہؓ کے حجرے کے پاس بیٹھے ہیں اور کچھ لوگ مسجد میں اشراق کی نماز پڑھ رہے ہیں ہم نے عبداللہ سے پوچھا کہ اشراق کی نماز پڑھنا کیسا ہے انہوں نے کہا بدعت ہے[1] پھر یہ پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے تھے انہوں نے کہا چار عمرے ان میں ایک رجب کے مہینے میں کیا تھا ہم نے اُن کی بات کو کاٹنا بُرا سمجھا اتنے میں ہم نے حضرت عائشہؓ کے مسواک کرنے کی آواز حجرے میں سے سُنی عروہ نے پکار کر کہا مسلمانوں کی اماں تم نہیں سنتیں ابو عبدالرحمٰن کیا کہہ رہے ہیں عروہ نے کہا یہ کہہ رہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے تھے اُن میں ایک رجب کے مہینے میں کیا تھا حضرت عائشہؓ نے کہا ابو عبدالرحمٰن[2] پر اللہ رحم کرے آنحضرتؐ نے کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا جس میں ابو عبدالرحمٰن موجود نہ ہوں اور رجب میں تو آپ نے عمرہ ہی نہیں کیا۔

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَجَبٍ

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریج نے کہا مجھ کو عطاء نے خبر دی انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجب میں تو کوئی عمرہ ہی نہیں کیا۔

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ سَاَلْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِكُوْنَ وَعُمْرَةٌ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ وَعُمْرَةٌ

ہم سے حسان بن حسان نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے انہوں نے کہا چار ایک تو حدیبیہ کا عمرہ ذیقعدہ مہینے میں جہاں پر مشرکوں نے آپ کو روک دیا تھا اور دوسرا آئندہ سال میں اس عمرے کی قضا ذی قعدہ مہینے میں جب ان سے صلح کی ہے تیسرا جعرانہ کا عمرہ جب

---

[1] اس کا بیان اوپر ابواب التطوع میں ہو چکا ہے عبداللہ بن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اشراق کی نماز پڑھتے نہ دیکھا ہوگا اس لیے اس کو بدعت کہا اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ نوافل پڑھنے میں بھی اتباع سنت ضروری ہے۔ اس کے بغیر نفل پڑھنا بھی ایک بدعت ہے ۱۲ منہ

[2] ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن عمرؓ کی کنیت ہے حضرت عائشہؓ نے ان کے لیے دعا کی اور یہ اشارہ کیا کہ ان سے غلطی ہو گئی ۱۲ منہ

الجعرانۃ اذ قسم غنیمۃ اراہ حنین قلت کم حج قال واحدۃ

جنگ حنین کی لوٹ آپ نے بانٹی (یہ پوچھا) حج کتنے کیے انہوں نے کہا ایک

۳۶۶- حدثنا ابو الولید ہشام بن عبد الملک حدثنا ہمام عن قتادۃ قال سالت انسا رضی اللہ عنہ فقال اعتمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم حیث ردوہ ومن القابل عمرۃ الحدیبیۃ وعمرۃ فی ذی القعدۃ وعمرۃ مع حجتہ۔

ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے انس سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تو وہ عمرہ کیا تھا جس سے مشرکوں نے آپ کو لوٹا دیا دوسرے سال آئندہ اس کی قضا کا عمرہ تیسرے ذلقعدہ میں عمرہ چھوتھے حج کے ساتھ۔

۳۶۷- حدثنا ھدبۃ حدثنا ہمام وقال اعتمر اربع عمر فی ذی القعدۃ الا التی اعتمر مع حجتہ عمرتہ من الحدیبیۃ ومن العام المقبل ومن الجعرانۃ حیث قسم غنائم حنین وعمرۃ مع حجتہ۔

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے اس روایت میں یوں ہے کہ آپ نے چاروں عمرے ذلقعدہ میں کیے مگر وہ عمرہ جو حج کے ساتھ کیا[1] ایک تو حدیبیہ کا عمرہ دوسرے سال آئندہ اس کی قضا کا تیسرے جعرانہ کا جہاں حنین کی لوٹ کے مال بانٹے چوتھے حج کے ساتھ کا عمرہ (کیوں کہ آپ نے قران کیا تھا۔

۳۶۸- حدثنا احمد بن عثمن حدثنا شریح بن مسلمۃ حدثنا ابراہیم بن یوسف عن ابیہ عن ابی اسحق قال سالت مسروقا وعطاء ومجاھدا فقالوا اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذی القعدۃ قبل ان یحج وقال سمعت البراء بن عازب رضی اللہ عنہما یقول اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذی القعدۃ قبل ان یحج مرتین۔

ہم سے احمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے مسروق اور عطاء اور مجاہد سے پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے ذلقعدہ میں ایک عمرہ کیا اور ابو اسحاق نے کہا میں نے براء بن عازب صحابی رضی اللہ عنہما سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے ذلقعدہ میں دو عمرے کیے۔

باب ۲۴۲ عمرۃ فی رمضان۔

باب رمضان میں عمرہ کرنا[2]

۳۶۹- حدثنا مسدد حدثنا یحیی

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان

---

[1] وہ تو ذی الحجہ میں ہوا تھا اس صورت میں عبارت میں کوئی اشکال نہ ہوگا ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے ترجمہ باب میں اس کی فضیلت کی تصریح نہیں کی اور شاید انہوں نے اس روایت کی طرف اشارہ کیا جو دارقطنی نے نکالی حضرت عائشہؓ سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے عمرے میں نکلی آپ نے افطار کیا میں نے روزہ رکھا آپ نے قصر کیا میں نے پوری نماز پڑھی بعضوں نے کہا یہ روایت غلط ہے کیوں کہ آپ نے رمضان میں کوئی عمرہ نہیں کیا حافظ نے کہا شاید مطلب یہ ہو مکہ میں رمضان کے مہینے میں عمرے کے لیے مدینہ سے نکلی یہ صحیح ہے کیوں کہ فتح مکہ کا سفر رمضان ہی میں ہوا تھا ۱۲ منہ

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُنَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيْتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكِ اَنْ تَحُجِّيْنَ مَعَنَا قَالَتْ كَانَ لَنَا نَاضِحٌ فَرَكِبَهُ اَبُوْ فُلَانٍ وَّابْنُهُ لِزَوْجِهَا وَابْنِهَا وَتَرَكَ نَاضِحًا نَّنْضَحُ عَلَيْهِ قَالَ فَإِذَا كَانَ رَمَضَانُ اعْتَمِرِيْ فِيْهِ فَإِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ حَجَّةٌ اَوْ نَحْوًا مِّمَّا قَالَ۔

نے اُنہوں نے ابن جریج سے اُنہوں نے عطاء بن رباح سے اُنہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سُنا وہ ہم سے کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کی ایک عورت (ام سنان) سے فرمایا ابن عباسؓ نے اس کا نام لیا تھا لیکن میں بھول گیا[1] تو ہمارے ساتھ حج کیوں نہیں کرتی وہ کہنے لگی میرے پاس پانی لادنے والا ایک اُونٹ تھا اُس پر فلانے کا باپ یعنے اس کا خاوند اور اس کا بیٹا سوار ہو کر کہیں چل دیا ہے ایک ہی اُونٹ چھوڑ گیا ہے اُس پر ہم پانی لادتے ہیں آپ نے فرمایا جب رمضان آئے تو عمرہ کر لے رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے[2] یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔

بَابُ ۲۴۳ الْعُمْرَةِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ وَغَيْرِهَا

باب محصب کی رات میں یا اور کسی وقت میں عمرہ کرنا

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ لَنَا مَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّهِلَّ بِالْحَجِّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلَوْ لَا اَنِّيْ اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَتْ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَّكُنْتُ مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَظَلَّنِيْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْفُضِيْ عُمْرَتَكِ وَانْقُضِيْ رَأْسَكِ

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے بیان کیا اُنہوں نے اپنے باپ عروہ سے اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے اُنہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے اُس وقت نکلے کہ ذی الحجہ کا چاند آن پہنچا تھا آپ نے فرمایا تم میں جو حج کا احرام باندھنا چاہے وہ حج کا احرام باندھے اور جو عمرے کا احرام باندھنا چاہے وہ عمرے کا احرام باندھے اور میں اگر اپنے ساتھ قربانی نہ لاتا تو میں بھی عمرے ہی کا احرام باندھتا حضرت عائشہ رضی اللہ نے کہا تو ہم میں کسی نے عمرے کا احرام باندھا کسی نے حج کا اور میں نے بھی عمرے کا احرام باندھا تھا تو عرفہ کا دن سر پر آن لگا اور میرا حیض تمام نہیں ہوا تھا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا شکوہ کیا آپ نے فرمایا

[1] یہ ابن جریج کا کلام ہے نہ عطا کا دوسری روایت میں امام بخاری کے اس عورت کا نام ام سنان مذکور ہے بعضوں نے کہا وہ ام سلیم تھی جیسے ابن حبان کی روایت میں ہے اور نسائی نے نکالا کہ بنی اسد کی ایک عورت ام معقل نے کہا میں نے حج کا قصد کیا لیکن میرا اونٹ بیمار ہو گیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا رمضان میں عمرہ کر لے رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے ۱۲ منہ

[2] حافظ نے کہا اگر یہ عورت ام سنان تھی تو اس کے بیٹے کا نام شاید سنان ہوگا اور اگر ام سلیم تھی تو اس کا بیٹا ہی کوئی ایسا نہ تھا جو حج کے قابل ہوتا ایک انسؓ تھے وہ صغیر سن تھے اور شاید ان کے خاوند ابوطلحہ کا بیٹا مراد ہو وہ بھی گویا ام سلیم کا بیٹا ہوا کیوں کہ ابوطلحہ ام سلیم کے خاوند تھے ۱۲ منہ

وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِيَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِي۔

بَابٌ ۲۴۲ عُمْرَةُ التَّنْعِيمِ۔

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ وَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً سَمِعْتُ عَمْرًا كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرٍو۔

۳۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَكَانَ عَلِيٌّ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو ایسا کر عمرے کو چھوڑ دے اور سر کھول ڈال کنگھی کر لے اور حج کا احرام باندھ لے (میں نے ایسا ہی کیا) جب محصب کی رات آئی تو آپ نے عبدالرحمٰن (میرے بھائی) کو میرے ساتھ کر کے تنعیم کو بھیجا میں نے اس عمرے کے بدل (جس کو توڑ ڈالا تھا) دوسرا عمرہ کیا۔

باب تنعیم سے عمرے کا احرام باندھنا[1]

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عمرو بن اوس سے سنا ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے بیان کیا ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ حضرت عائشہؓ کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا کر لے جائیں اور تنعیم سے ان کو عمرہ کرالائیں سفیان بن عیینہ نے کبھی یوں کہا میں نے عمرو بن دینار سے سنا کبھی یوں کہا میں نے کئی بار اس حدیث کو عمرو سے سنا

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید نے انہوں نے حبیب معلم سے انہوں نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے کہا مجھ سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور طلحہ کے اور کسی کے ساتھ قربانی نہ تھی اور (انہی دنوں) حضرت علی بھی یمن سے تشریف لائے ان کے ساتھ قربانی بھی تھی انہوں نے کہا میں نے تو اسی کا احرام باندھا جس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

---

[1] یہ خاص حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے کیا تھا باقی کسی صحابی سے منقول نہیں کہ اس نے عمرے کا احرام تنعیم سے جا کر باندھا ہو نہ آنحضرتؐ نے کبھی ایسا کیا امام ابن قیم نے زاد المعاد میں ایسا ہی کہا جب حضرت عائشہؓ نے بحکم نبوی ایسا کیا تو اس کا مشروع ہونا ثابت ہو گیا اگرچہ اس میں شک نہیں کہ عمرے کے لیے بھی خاص اپنے ملک سے سفر کر کے جانا افضل اور اعلیٰ ہے اور سلف کا اس میں اختلاف ہے کہ ہر سال ایک عمرے سے زیادہ کر سکتے ہیں یا نہیں امام مالک نے ایک سے زیادہ کرنا مکروہ جانا ہے اور جمہور علماء نے ان کا خلاف کیا ہے اور امام ابوحنیفہ نے عرفہ اور یوم النحر اور ایام تشریق میں عمرہ کرنا مکروہ رکھا ہے ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا یہ اس روایت کے مخالف ہے جو امام احمد اور مسلم نے نکالی اس میں یہ ہے کہ قربانی آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ تھی ۱۲ منہ

اَذِنَ لِاَصْحَابِهٖ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً يَّطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُقَصِّرُوْا وَيَحِلُّوْا اِلَّا مَنْ مَّعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوْا نَنْطَلِقُ اِلٰى مِنًى وَّ ذَكَرُ اَحَدِنَا يَقْطُرُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوِاسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَيْتُ وَلَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ وَاَنَّ عَائِشَةَ حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ اَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ قَالَ فَلَمَّا طَهُرَتْ وَطَافَتْ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنْطَلِقُوْنَ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ وَّاَنْطَلِقُ بِالْحَجِّ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يَّخْرُجَ مَعَهَا اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ فِيْ ذِي الْحَجَّةِ وَاَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعَقَبَةِ وَهُوَ يَرْمِيْهَا فَقَالَ اَلَكُمْ هٰذِهٖ خَاصَّةً يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ لِلْاَبَدِ۔

باندھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں اپنے اصحاب کو (مکہ میں پہنچ کر) یہ اجازت دے دی تھی کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں بیت اللہ (اور صفا مروہ کا) طواف کرکے بال کترائیں اور احرام کھول ڈالیں پر جس کے ساتھ قربانی ہو وہ احرام نہ کھولے اس پر اصحاب کہنے لگے کیا ہم (حج کے لیے) منیٰ کو جائیں اور ہمارے ذکر سے منی ٹپک رہی ہو[2] یہ خبر آپ کو پہنچی آپ نے فرمایا اگر مجھے پہلے سے وہ معلوم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوا تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا اور جو قربانی میرے ساتھ نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا خیر حضرت عائشہؓ کو حیض آگیا[3] انہوں نے حج کے سب کام کیے فقط خانہ کعبہ کا طواف نہیں کیا جب وہ حیض سے پاک ہوئیں اور طواف کر چکیں تو کہنے لگیں یا رسول اللہ آپ سب لوگ تو عمرہ اور حج دونوں کرکے گھر کو جا رہے ہیں اور میں فقط حج ہی کرکے آپ نے عبد الرحمٰن بن ابی بکر کو حکم دیا کہ تنعیم تک اُن کے ساتھ جاؤ اُنہوں نے حج کے بعد ذی الحجہ میں عمرہ کیا اور ایسا ہوا کہ سراقہ بن مالک بن جعشم آپ سے اُس وقت ملا جب آپ جمرہ عقبہ پر کنکریاں مار رہے تھے اس نے پوچھا کیا یہ حج کو فسخ کرکے عمرہ کر دینا خاص آپ کے لیے ہے آپ نے فرمایا نہیں یہ حکم ہمیشہ کے لیے ہے[4]۔

بَابٌ ۲۴۵ اَلْاِعْتِمَارِ بَعْدَ الْحَجِّ بِغَيْرِ هَدْيٍ

باب حج کے بعد عمرہ کرنا اور قربانی نہ دینا[5]

[1] اُنہوں یوں لبیک پکاری تھی لبیک بما اہل بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا لبیک بحجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے حضرت علی کو یہ حکم دیا کہ وہ احرام نہ کھولیں اور قربانی میں ان کو شریک کر لیا ۱۲ منہ [2] یعنی جماع کرکے ایک دو ہی دن گذرے ہوں ۱۲ منہ [3] ایک روایت میں ہے کہ سرف ہی میں ان کو حیض آگیا مکہ پہنچنے سے پہلے ابن حزم نے کہا تیسری تاریخ کو اُن کو حیض آیا ہفتہ کے دن اور اسی دن دسویں تاریخ کو پاک ہوئیں مجاہد نے کہا عرفہ کے دن پاک ہوئیں اور شاید عرفہ کے دن پاک ہوئی ہوں گی لیکن پوری پاکی اور غسل وغیرہ دسویں تاریخ کو ہوا ہو اس صورت میں اختلاف نہ رہے گا ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ [4] یزید کی روایت میں یوں ہے کیا یہ حکم خاص ہمارے لیے ہے امام مسلم کی روایت میں یوں ہے سراقہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ کیا یہ حکم خاص اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے آپ نے انگلیوں کو انگلیوں میں ڈالا اور دو بار فرمایا عمرہ حج میں ہمیشہ کے لیے شریک ہو گیا نووی نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا درست ہوا اور جاہلیت کا قاعدہ ٹوٹ گیا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا مکروہ ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ قران یعنے حج اور عمرے کو جمع کرنا درست ہوا ۱۲ منہ [5] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ تمتع جس میں قربانی ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

۳۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحَجَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُهِلَّ وَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحِضْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْخُلَ مَكَّةَ فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَرْدَفَهَا فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِهَا فَقَضَى اللَّهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صَوْمٌ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی کہا مجھ کو حضرت عائشہؓ نے خبر دی انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) اس وقت نکلے جب ذیحجہ کا چاند آن پہنچا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا جس کا جی چاہے وہ عمرے کا احرام باندھے تو عمرے کا احرام باندھے اور میں اگر قربانی نہ لاتا تو عمرے ہی کا احرام باندھتا خیر بعضوں نے عمرے کا احرام باندھا بعضوں نے حج کا اور میں نے عمرے کا احرام باندھا تھا لیکن مکہ پہنچنے سے پہلے مجھ کو حیض آیا عرفہ کا دن آگیا میں حیض ہی میں تھی آخر میں نے اس کا شکوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا عمرہ چھوڑ دے اور سر کھول ڈال کنگھی کرلے اور حج کا احرام باندھ لے میں نے ایسا ہی کیا جب محصب کی رات ہوئی تو آنحضرتؐ نے عبدالرحمٰن کو میرے ساتھ کر کے مجھ کو تنعیم بھیجا عبدالرحمٰن نے مجھ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا میں نے اگلے عمرے کے بدل دوسرے عمرے کا احرام باندھا اللہ نے (اپنے فضل سے) مجھ کو حج بھی کرا دیا عمرہ بھی نہ مجھے قربانی دینا پڑی نہ خیرات نہ روزے رکھنا پڑے

بَابُ ۲۴۶ أَجْرُ الْعُمْرَةِ عَلَى قَدْرِ النَّصَبِ۔

باب عمرے میں جتنی تکلیف ہو اتنا ثواب ہے

۳۷۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے قاسم بن محمد سے اور عبداللہ بن عون نے اس حدیث کو ابراہیم نخعی سے بھی روایت

(بقیہ صفحہ سابقہ) وہ یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں حج سے پہلے عمرہ کرے اور جو لوگ حج کے مہینوں میں سارے ذیحجہ کو شامل رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ذیحجہ میں حج کے بعد بھی عمرہ کرے تو وہ بھی تمتع ہے ان اس میں قربانی یا روزے واجب ہیں وہ اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کی طرف سے قربانی کی تھی جیسے ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اپنی بی بیوں کی طرف سے ایک گائے قربانی کی اور مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے قربانی دی اور شاید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس کی خبر نہ ہوئی ہو ۱۲ منہ

قَالَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَاَصْدُرُ بِنُسُكٍ فَقِيلَ لَهَا انْتَظِرِي فَإِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِي إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي ثُمَّ ائْتِينَا بِمَكَانِ كَذَا وَلٰكِنَّهَا عَلٰى قَدْرِ نَفَقَتِكِ أَوْ نَصَبِكِ۔

کیا انہوں نے اسود سے قاسم اور اسود دونوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ لوگ تو دو دو نیکیاں لے کر جارہے ہیں اور میں ایک ہی نیکی لے کر جاؤں آپ نے فرمایا ٹھہر جا جب تو حیض سے پاک ہو تو تنعیم کو جا وہاں سے عمرے کا احرام باندھ لے پھر فلاں جگہ آن کر ہم سے مل جائیو مگر بات یہ ہے ثواب تو اتنا ہی ملے گا جتنا تو خرچ کرے یا جتنی تو تکلیف اُٹھائے۔[۱]

بَابٌ ۲۴۷ الْمُعْتَمِرُ إِذَا طَافَ طَوَافَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ خَرَجَ هَلْ يُجْزِئُهُ مِنْ طَوَافِ الْوَدَاعِ۔

باب (حج کے بعد) عمرہ کرنے والا عمرے کا طواف کر کے مکہ سے چل کھڑا ہو تو طواف وداع کی ضرورت ہے یا نہیں

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ فَنَزَلْنَا سَرِفَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ذَوِي قُوَّةٍ الْهَدْيُ فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ عُمْرَةً فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُولُ لِأَصْحَابِكَ مَا قُلْتَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ وَمَا شَأْنُكِ قُلْتُ لَا أُصَلِّي قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ كُتِبَ عَلَيْكِ مَا كُتِبَ عَلَيْهِنَّ فَكُونِي فِي حَجَّتِكِ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَرْزُقَكِيهَا قَالَتْ فَكُنْتُ حَتّٰى نَفَرْنَا مِنْ مِنًى فَنَزَلْنَا الْمُحَصَّبَ فَدَعَا

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے افلح بن حمید نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا ہم حج کا احرام باندھ کر حج کے مہینوں میں حج کے آداب کے ساتھ مدینہ سے) نکلے تو ہم سرف میں اُترے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا دیکھو جس کے ساتھ قربانی نہ ہو اور وہ حج کو عمرہ کر دینا چاہے تو کر دے البتہ جس کے ساتھ قربانی ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب میں سے کئی مقدور والوں کے ساتھ قربانی تھی ان کو تو یہ نہ ہو سکا کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں رو رہی تھی آپ نے پوچھا روتی کیوں ہے میں نے کہا آپ نے اپنے اصحاب کو جو فرمایا میں نے سنا لیکن میں عمرہ کیونکر کر سکتی ہوں آپ نے پوچھا کیوں میں نے کہا میں نماز نہیں پڑھتی آپ نے فرمایا ہرج کیا ہے تو بھی آخر آدم کی بیٹی ہے جو اور بیٹیوں کی قسمت میں لکھا گیا ہے وہی تیری بھی قسمت میں تو اپنے حج پر قائم رہ شاید اللہ عمرہ بھی تجھے نصیب کرے حضرت عائشہؓ نے کہا میں چپ رہی جب ہم

[۱] ابن عبدالسلام نے کہا یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہے بعض عبادتوں سے تکلیف اور مشقت کم ہوتی ہے لیکن ثواب زیادہ ہوتا ہے جیسے شب قدر میں عبادت کرنا رمضان کی کئی راتوں کو عبادت کرنے سے ثواب میں زیادہ ہے یا فرض نماز یا فرض زکوٰۃ کا ثواب نفل نمازوں اور نفل صدقوں سے بہت زیادہ ہے ۱۲ منہ

عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اخْرُجْ بِاُخْتِكَ الْحَرَمَ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا مِنْ طَوَافِكُمَا انْتَظِرْكُمَا هٰهُنَا فَاَتَيْنَا فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ فَرَغْتُمَا قُلْتُ نَعَمْ فَنَادٰى بِالرَّحِيْلِ فِي اَصْحَابِهٖ فَارْتَحَلَ النَّاسُ وَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ مُوَجِّهًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

بَابٌ ۲۴۸ يَفْعَلُ فِي الْعُمْرَةِ مَا يَفْعَلُ فِي الْحَجِّ۔

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ يَعْنِي عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهِ اَثَرُ الْخَلُوْقِ اَوْ قَالَ صُفْرَةٌ فَقَالَ كَيْفَ تَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ وَوَدِدْتُ اَنِّي قَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَقَالَ عُمَرُ تَعَالَ اَيَسُرُّكَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ الْوَحْيَ قُلْتُ نَعَمْ فَرَفَعَ طَرَفَ الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ لَهٗ غَطِيْطٌ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ كَغَطِيْطِ الْبَكْرِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ اخْلَعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ اَثَرَ الْخَلُوْقِ عَنْكَ

حج سے فراغت کر کے) منیٰ سے چلے محصب میں اترے تو آپ نے عبدالرحمٰن کو بلایا اور فرمایا اپنی بہن کو لے کر حرم کی سرحد کے پار جا وہ وہاں سے عمرے کا احرام باندھ لے گی پھر تم دونوں بھائی بہن طواف سے فراغت کر لو میں یہاں تمہارا منتظر ہوں ہم آدھی رات کو لوٹ کر آئے آپ نے فرمایا فراغت ہوئی میں نے کہا جی ہاں تب آپ نے کوچ پکارا لوگ چل کھڑے ہوئے[1] وہ لوگ بھی چلے جو صبح کی نماز سے پہلے طواف الوداع کر چکے تھے پھر آپ بھی مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔

باب عمرے میں بھی انہی کاموں کا پرہیز ہے جن کا حج میں پرہیز ہے۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے عطا نے کہا مجھ سے صفوان بن یعلی بن امیہ نے انہوں نے اپنے باپ سے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا آپ جعرانہ میں تھے ایک جبہ پہنے ہوئے اس پر خوشبو یا زردی کا نشان تھا اس نے پوچھا عمرے میں آپ مجھ کو کیا حکم فرماتے ہیں میں کیا کروں اسی وقت اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی اتاری لوگوں نے ایک کپڑا آپ کو اڑھا دیا اور مجھے آرزو تھی کہ میں وحی اترتے ہوئے آپ کو دیکھوں حضرت عمرؓ نے مجھ کو بلایا کہنے لگے تم چاہتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی اترتے ہوئے دیکھو میں نے کہا ہاں انہوں نے کپڑے کا ایک کنارہ اٹھایا میں نے آپ کو دیکھا آپ خراٹے لے رہے تھے میں سمجھتا ہوں جیسے کوئی اونٹ خراٹے لیتا ہے خیر جب وحی اترنا موقوف ہوا تو آپ نے پوچھا وہ شخص کہاں ہے جو عمرے کا حال پوچھتا تھا ایسا کر اپنا جبہ اتار ڈال اور خوشبو کا نشان دھو ڈال اور (زعفران کی

---

[1] حافظ نے کہا اس روایت میں غلطی ہو گئی ہے صحیح یوں ہے لوگ چل کھڑے ہوئے پھر آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا امام مسلم اور ابوداؤد کی روایت میں ایسا ہی کیا ۱۲ منہ

وَاتَّقِ الصُّفْرَةَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ

۲۷۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَلَا أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا زَادَ سُفْيَانُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ مَا أَتَمَّ اللهُ حَجَّ امْرِئٍ وَلَا عُمْرَتَهُ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

زردی صاف کر اور جیسے حج میں کرتا ہے ویسا ہی عمرے میں بھی کر

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی تھیں اُن دنوں میں کم سن تھا بتلاؤ تو اللہ تعالیٰ جو (سورہ بقرہ میں) فرماتا ہے صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں پھر جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اُن میں پھرنے سے وہ گناہ گار نہ ہوگا اس کا مطلب تو یہ نکلتا ہے کہ اگر کوئی صفا مروہ کا پھیرا نہ کرے تو کچھ قباحت نہیں حضرت عائشہ نے کہا نہیں ہرگز نہیں اگر یہ مطلب ہوتا جو تو کہتا ہے تو قرآن میں یوں اُترتا تو ان میں پھیرا نہ کرنے سے وہ گنہگار نہ ہوگا بات یہ ہے کہ یہ آیت انصاری لوگوں کے باب میں اُتری وہ مناۃ بت کے نام کا احرام باندھا کرتے تھے جو قدید کے مقابل رکھا تھا وہ صفا مروہ کا پھیرا بُرا سمجھتے تھے جب اسلام کا زمانہ آیا تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کو پوچھا اس وقت اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اُتاری صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے وہ ان کا پھیرا کرنے سے گناہ گار نہ ہوگا سفیان اور ابو معاویہ نے ہشام سے اتنا اور بڑھایا جو کوئی صفا اور مروے کا پھیرا نہ کرے تو اللہ اس کا حج پورا نہ کرے گا۔

بَابٌ ۲۴۹ مَتَى يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب عمرہ کرنے والا احرام سے کب نکلتا ہے[1]

اور عطاء بن ابی رباح نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی[2] کہ آنحضرت صلی

[1] ابن بطال نے کہا میں تو علماء کا اختلاف اس باب میں نہیں جانتا کہ عمرہ کرنے والا اس وقت حلال ہوتا ہے جب طواف اور سعی سے فارغ ہو جائے مگر ابن عباسؓ سے ایک شاذ قول منقول ہے کہ صرف طواف کرنے سے حلال ہو جاتا ہے اور اسحاق بن راہویہ امام بخاری کے استاد نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور امام بخاری نے یہ باب لا کر ابن عباسؓ کے مذہب کی طرف اشارہ کیا اور قاضی عیاض نے بعض اہل علم سے یہ نقل کیا ہے کہ عمرہ کرنے والا جہاں حرم میں پہنچا وہ حلال ہو گیا گو طواف اور سعی نہ کرے ۱۲ منہ [2] یہ اس حدیث کا ٹکڑا ہے جو باب عمرۃ التنعیم میں موصولاً گذر چکا ہے ۱۲ منہ

أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً وَيَطُوفُوا ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا۔

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحاب کو یہ حکم دیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں اور (بیت اللہ صفا مروہ کا) طواف کر کے بال کترائیں احرام سے نکل جائیں

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْتَمَرْنَا مَعَهُ فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ وَطُفْنَا مَعَهُ وَأَتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَأَتَيْنَاهَا مَعَهُ وَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَرْمِيَهُ أَحَدٌ فَقَالَ لَهُ صَاحِبٌ لِي أَكَانَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا قَالَ حَدِّثْنَا مَا قَالَ لِخَدِيجَةَ قَالَ بَشِّرُوا خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ۔

ہم سے اسحاق بن ابراہیم[1] نے بیان کیا انہوں نے جریر سے انہوں نے اسمٰعیل سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ عمرہ کیا جب آپ مکہ پہنچے تو طواف کیا ہم نے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا اور آپ صفا مروہ پر تشریف لے گئے ہم بھی آپ کے ساتھ گئے اور ہم آپ پر آڑ کیے ہو وے تھے ایسا نہ ہو کوئی مکہ والا (کافر) آپ کو تیر مارے میرے ایک ساتھی نے ابن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا آپ کے کعبے کے اندر بھی گئے تھے انہوں نے کہا نہیں پھر اس نے کہا اچھا بیان کرو آپ نے خدیجہ رضؓ کے لیے کیا فرمایا تھا انہوں نے کہا یہ فرمایا کہ خدیجہ کو بہشت میں ایک گھر کی خوشخبری دو جو خولدار موتی کا ہے نہ اس میں غل شور ہے نہ کوئی تکلیف

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتّٰى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا اگر کوئی شخص عمرے میں بیت اللہ کا طواف کرے لیکن صفا مروہ کا پھیرا نہ کرے وہ اپنی عورت سے صحبت کر سکتا ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ سے) مکہ میں تشریف لائے بیت اللہ کا طواف کیا سات بار اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا مروہ کے پھیرے کیے سات بار اور تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی پیروی ہے عمرو بن دینار نے کہا ہم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا انہوں نے کہا اپنی عورت سے صحبت نہیں کر سکتا جب تک صفا مروہ کا پھیرا نہ کرے۔

---

[1] یعنے اسحاق بن راہویہ مجتہد مشہور ۱۲ منہ

۳۸۰ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ مُنِيخٌ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنْتَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَحِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِّنْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ حَتَّى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ إِنْ أَخَذْنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَإِنْ أَخَذْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ ـ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس بطحا، میں حاضر ہوا آپ وہاں اترے ہوئے تھے آپ نے فرمایا کیا تو حج کے ارادے سے آیا میں نے کہا جی آپ نے فرمایا تو نے لبیک میں کیا کہا میں نے کہا لبیک اسی احرام کے جو احرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا آپ نے فرمایا تو نے اچھا کیا اب بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر کے پھر احرام کھول ڈال میں نے کعبے کا طواف کیا اور صفا مروہ کا پھر قیس قبیلے کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے سر کی جوئیں نکالیں پھر حج کا احرام باندھا میں لوگوں کو ایسا ہی کرنے کا فتویٰ دیتا رہا یہاں تک کہ حضرت عمرؓ کی خلافت کا زمانہ آیا انہوں نے کہا اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ حج اور عمرہ پورا کرنے کا ہم کو حکم دیتی ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کو لیں تو آپ نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہونچ لی ـ

۳۸۱ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ تَقُولُ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هٰهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافٌ قَلِيلٌ ظَهْرُنَا قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا

ہم سے احمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن وہب نے کہا ہم کو عمرو نے خبر دی انہوں نے ابوالاسود سے ان سے عبداللہ نے بیان کیا جو اسماء بنت ابی بکر کے غلام تھے وہ اسماء سے سنتے جب وہ حجون[۵] (پہاڑ) پر گذرتیں تو یہ کہتیں حضرت محمدؐ پر اپنی رحمت بھیجے ہم ان کے ساتھ اس جگہ اترے ان دنوں ہم ہلکے پھلکے تھے ہمارے پاس سواریاں کم تھیں توشے بھی کم تھے تو میں اور میری بہن عائشہؓ اور زبیر اور فلاں فلاں نے (حج کو فسخ

۵ حجون ایک پہاڑ ہے مشہور مکہ میں جنۃ المعلیٰ کے پاس مکہ کو جاتیو اے کے بائیں ہاتھ پر پڑتا ہے اور جو مکہ سے منیٰ کو جائے اس کے داہنے ہاتھ پر ۱۲ منہ فتح

مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ۔

کر کے) عمرہ کیا ہم لوگ کعبے کو چھوتے ہی (طواف کرتے ہی) احرام سے نکل گئے پھر تیسرے پہر کو ہم نے حج کا احرام باندھا

بَابٌ ۲۵۰ مَا يَقُوْلُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوِ الْغَزْوِ۔

باب جب کوئی حج یا عمرے یا جہاد سے لوٹے تو کیا کہے

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرے سے لوٹتے تو ہر چڑھائی پر تین تکبیریں کہتے (تین بار اللہ اکبر) پھر فرماتے اللہ کے سوا کوئی پوجنے کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں اُسی کی بادشاہت ہے اور اُسی کو تعریف بھاتی ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے ہم سفر سے لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے اپنے مالک کی بندگی کرنے والے اس کو سجدہ کرنے والے اپنے مالک کی تعریف کرنیوالے اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی کمک کی اور کافروں کی فوجوں کو بھگا دیا۔

بَابٌ ۲۵۱ اِسْتِقْبَالِ الْحَاجِّ الْقَادِمِيْنَ وَالثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ۔

باب جو حاجی مکہ میں آئیں اُن کا استقبال کرنا اور تین آدمیوں کا ایک جانور پر چڑھنا)

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَتْهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو عبد المطلب کی اولاد میں سے کئی لڑکوں نے آپ کا استقبال کیا آپ نے اُن میں سے ایک کو اپنے سامنے بٹھا لیا اور دوسرے کو پیچھے۔

بَابٌ ۲۵۲ الْقُدُوْمِ بِالْغَدَاةِ۔

باب مسافر کا صبح کو اپنے گھر میں آنا

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ

ہم سے احمد بن حجاج شیبانی نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ يُصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَاِذَا رَجَعَ صَلّٰى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِيْ وَبَاتَ حَتّٰى يُصْبِحَ۔

بَابٌ ۲۵۳ الدُّخُوْلِ بِالْعَشِيِّ۔

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ كَانَ لَا يَدْخُلُ اِلَّا غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً۔

بَابٌ ۲۵۴ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ اِذَا بَلَغَ الْمَدِيْنَةَ۔

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَطْرُقَ اَهْلَهٗ لَيْلًا۔

بَابٌ ۲۵۵ مَنْ اَسْرَعَ نَاقَتَهٗ اِذَا بَلَغَ الْمَدِيْنَةَ

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَاَبْصَرَ دَرَجَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ نَاقَتَهٗ وَاِنْ كَانَتْ دَابَّةً حَرَّكَهَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ زَادَ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ

سے اُنھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب (مدینہ سے) مکہ کو روانہ ہوتے تو شجرہ کی مسجد میں نماز پڑھتے اور جب (مدینہ کو) لوٹ کر آتے تو ذوالحلیفہ میں نالے کے نشیب میں نماز پڑھتے پھر رات کو وہیں رہ جاتے صبح تک

باب شام کو گھر میں آنا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے اُنھوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اُنھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (سفر سے) اپنے گھر والوں میں رات کو نہ آتے یا صبح کو آتے یا شام کو (زوال سے لے کر غروب تک۔

باب جب آدمی اپنے شہر میں آئے تو رات کو گھر میں نہ جائے

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنھوں نے محارب بن دثار سے اُنھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (سفر سے) رات کو اپنے گھر میں آنے سے منع فرمایا۔

باب جب مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو سواری کو تیز کرنا

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو حمید طویل نے انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے لوٹ کر آتے تو مدینہ کی چڑھائیاں دیکھتے[1] اور اپنی اونٹنی کو تیز چلاتے اور اگر کوئی جانور ہوتا تو اس کو ایڑ لگاتے امام بخاری نے کہا حارث بن عمیر نے حمید سے اس حدیث میں اتنا بڑھایا مدینہ کی محبت سے

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر سے

[1] حدیث میں درجات ہے یعنے بلند رستے بعضی روایتوں میں دوحات ہے یعنے مدینہ کے درخت بعضے روایتوں میں جدرات ہے یعنے مدینہ طیبہ کی دیواریں ۱۲ منہ

عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جُدُرَاتِ تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ۔

انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضؓ سے یہی حدیث اس میں بجائے چڑھائیوں کے دیواریں ہیں اسمٰعیل کی طرح حارث بن عمیر نے بھی اس کو روایت کیا۔

بَابٌ ۲۵۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا اور گھروں میں دروازوں سے آؤ

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا كَانَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا حَجُّوْا فَجَاءُوْا لَمْ يَدْخُلُوْا مِنْ قِبَلِ اَبْوَابِ بُيُوْتِهِمْ وَلٰكِنْ مِنْ ظُهُوْرِهَا فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ قِبَلِ بَابِهٖ فَكَاَنَّهٗ عُيِّرَ بِذٰلِكَ فَنَزَلَتْ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء سے سُنا وہ کہتے تھے یہ آیت (گھروں میں دروازوں سے آؤ) ہم انصاری لوگوں کے باب میں اُتری وہ جب حج کرکے آتے تو اپنے گھروں میں دروازوں سے نہ گھستے بلکہ گھروں کی پشت کی طرف سے ایک انصاری آدمی کہیں گھر کے دروازے سے گھس آیا[1] تو اُس کو لعنت ملامت ہونے لگی اس وقت یہ آیت اُتری یہ کوئی نیکی نہیں کہ گھروں میں پشت کی طرف سے آؤ نیکی تو یہ ہے کہ گناہ سے بچو اور گھروں میں دروازوں سے گھسو

بَابٌ ۲۵۷ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ

باب سفر بھی گویا ایک قسم کا عذاب ہے[2]

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَىٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَنَوْمَهٗ فَاِذَا قَضٰى نَهْمَتَهٗ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے سمی سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سفر کیا ہے گویا ایک قسم کا عذاب ہے آدمی کو کھانا پانی سونا (آرام کے ساتھ) نہیں ملتا اس لیے جب کوئی اپنا کام پورا کرچکے تو (سفر سے) جلدی اپنے گھر والوں میں لوٹ آئے[3]

[1] اس کا نام قطبہ تھا عامر کا بیٹا انصاری جیسے ابن خزیمہ اور حاکم کی روایت میں اس کی صراحت ہے بعضوں نے کہا اس کا نام رفاعہ بن تابوت تھا ۱۲ منہ [2] ابن منیر نے کہا اس باب کو لاکر امام بخاری نے یہ اشارہ کیا کہ گھر میں رہنا مجاہدے سے افضل ہے حافظ نے کہا اس پر اعتراض ہے اور شاید امام بخاری کا مقصود یہ ہو کہ حج اور عمرے سے فارغ ہو کر آدمی اپنے گھر روانہ ہونے میں جلدی کرے ۱۲ منہ [3] ابن عبدالبر نے کہا بعضی ضعیف روایتوں میں اتنا زیادہ ہے کہ اپنے گھر والوں کے لیے کچھ تحفہ لیتا آئے اگر کچھ نہ ملے تو ایک پتھر ہی سہی یعنے چقماق کا پتھر اور یہ زیادت منکر ہے ۱۲ منہ

بَابُ ۲۵۸ الْمُسَافِرِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَتَعَجَّلَ إِلَى أَهْلِهِ

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَبَلَغَهُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۲۵۹ الْمُحْصَرِ وَجَزَاءِ الصَّيْدِ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ وَقَالَ عَطَاءٌ الْإِحْصَارُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَحْبِسُهُ۔

بَابُ ۲۶۰ إِذَا أُحْصِرَ الْمُعْتَمِرُ

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِينَ خَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ قَالَ إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب مسافر جب جلد چلنے کی کوشش کر رہا ہو اور اپنے گھر میں شتابی پہنچنا چاہے تو کیا کرے

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو زید بن اسلم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں کے رستے میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا ان کو صفیہ بنت ابی عبید (اپنی بی بی) کی سخت بیماری کی خبر آئی وہ بہت تیز چلے جب شفق ڈوبنے لگی تو سواری سے اترے اور مغرب عشا کی نماز ملا کر پڑھی پھر کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ کو جب جلد چلنے کی ضرورت ہوتی تو مغرب کی نماز میں دیر کرتے اور مغرب عشا کو ملا کر پڑھ لیتے

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا ہے بڑا مہربان

باب محرم کے روکے جانے اور شکار کا بدلہ دینے کے بیان میں اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا پھر اگر تم روکے جاؤ تو قربانی ہو سکے وہ بھیجو اور اپنا سر اس وقت تک منڈاؤ (احرام نہ کھولو) جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ لگے اور عطاء بن ابی رباح نے کہا جو چیز روکے اس کا یہی حکم ہے[1]۔

باب عمرہ کرنے والا اگر روکا جائے

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب فساد کے وقت (حجاج ظالم کے زمانہ میں) مکہ کو عمرہ کرنے کے لیے چلے تو کہنے لگے اگر میں کعبے میں جانے سے روکا گیا تو ویسا ہی کروں گا جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم لوگوں

---

[1] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے قال ابو عبد اللہ حصوراً لا یاتی النساء یعنے سورہ آل عمران میں جو حضرت یحییٰ علیہ السلام کے حق میں حصوراً کا لفظ آیا ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ عورتوں کی طرف اس کا خیال نہ ہوگا اور چونکہ حصور اور احصار کا مادہ ایک ہی ہے اس لیے امام بخاری نے حصور کی تفسیر یہاں بیان کر دی یہ تفسیر طبری نے سعید بن جبیر اور عطاء اور مجاہد سے نقل کی ۱۲ منہ

فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ اَجْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ۔

نے کیا تھا تو اُنہوں نے عمرے کا احرام باندھا اس خیال سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جس سال حدیبیہ میں رو کے گئے عمرے کا احرام باندھا تھا۔

۲۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَيَالِيَ نَزَلَ الْجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ وَاِنَّا نَخَافُ اَنْ يُحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَاْسَهُ وَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْعُمْرَةَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَنْطَلِقُ فَاِنْ خُلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَاِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا شَاْنُهُمَا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجَّةً مَّعَ عُمْرَتِيْ فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتّٰى حَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَهْدٰى وَكَانَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوْفَ طَوَافًا وَّاحِدًا يَوْمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے اُنہوں نے نافع سے اُن سے عبیداللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ نے بیان کیا اُن دونوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس زمانہ میں گفتگو کی جب عبداللہ بن زبیرؓ پر حجاج کا لشکر آیا تو کہنے لگے اس سال حج نہ کرو تو کیا نقصان ہے ہم ڈرتے ہیں کہیں تم کعبے سے روک نہ دیئے جاؤ انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) مکہ کی طرف روانہ ہوئے قریش کے کافروں نے آپ کو بیت اللہ میں جانے سے روکا آخر آپ نے اپنی قربانی کا نحر کیا اور سر منڈا ڈالا عبداللہ نے کہا میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے اپنے اُوپر عمرہ واجب کر لیا اگر خدا کو منظور ہے میں تو جاتا ہوں پھر اگر کسی نے کعبے سے مجھ کو نہ روکا تب تو میں طواف کر لوں گا ورنہ اگر روکا گیا تو جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں آپ کے ساتھ تھا ویسا ہی میں بھی کروں گا آخر اُنہوں نے ذوالحلیفہ سے عمرہ کا احرام باندھا تھوڑی دیر چلے پھر کہنے لگے حج اور عمرہ دونوں یکساں ہیں[1] تم گواہ رہنا میں نے عمرے کے ساتھ حج کو بھی اپنے اُوپر واجب کر لیا پھر اُن کا احرام دسویں تاریخ ہی کھلا وہ قربانی لے گئے تھے وہ کہتے تھے (پورا) احرام اس وقت کھلتا ہے جب مکہ میں جا کر ایک طواف (یعنے طواف الزیارۃ) کرے

[1] یعنے احصار کی صورت میں دونوں کا حکم یکساں ہے یا تو مکہ میں قربانی بھیج دے وہ یوم النحر کو اس کی طرف سے ذبح کی جائے اور یا وہیں قربانی کر دے سر منڈائے یا بال کترائے ایسا احصار عام ہے دشمن کی وجہ سے حنفیہ کا یہی قول ہے اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد کے نزدیک احصار صرف دشمن سے ہو گا اور بیمار کا احرام قائم رہے گا اگر حج کا موسم گذر جائے تو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے ۱۲ منہ

٣٩٤- حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَهُ لَوْ أَقَمْتَ بِهٰذَا۔

مجھ سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے عبد اللہ بن عمرؓ کے بعضے بیٹوں نے ان سے کہا اس سال تم ٹھہر جاؤ (تو اچھا ہے)

٣٩٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ أُحْصِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا۔

ہم سے محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن صالح نے کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حدیبیہ کے سال مکہ میں جانے سے) روکے گئے آپ نے (حدیبیہ میں) اپنا سر منڈایا اور اپنی عورتوں سے صحبت کی اور قربانی کو نحر کیا پھر سال آیندہ (دوسرا) عمرہ کیا[1]

بَابُ ٢٦١ الْإِحْصَارِ فِي الْحَجِّ

باب حج سے روکے جانے کا بیان[2]

٣٩٦- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِي أَوْ يَصُومُ إِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ۔

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمرؓ کہتے تھے اگر تم میں سے کوئی حج سے روکا جائے تو اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں ہے (آپ کی سنت پر عمل کرے) آپ نے (جب روکے گئے) تو بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا پھر کسی چیز کا پرہیز نہ رہا دوسرے سال حج کرے[3] اور قربانی دے یا اگر قربانی کا مقدور نہ ہو تو روزے رکھے یہ حدیث عبد اللہ بن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے ایسی ہی مروی ہے۔

---

[1] اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ نے اگلے عمرے کی قضا کی بلکہ آپ نے سال آیندہ نیا عمرہ کیا اور بعضوں نے کہا کہ احصار کی حالت میں اس حج یا عمرے کی قضا واجب ہے اور آپ کا یہ عمرہ اگلے عمرے کی قضا کا تھا ۱۲ منہ [2] حالاں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو احصار ہوا تھا وہ صرف عمرے سے تھا لیکن علماء نے حج کا بھی عمرے پر قیاس کر لیا ہے اور ابن عمرؓ کا بھی مطلب یہی ہے کہ آپ نے جیسا عمرے سے احصار کی صورت میں عمل کیا تم حج سے احصار ہونے میں بھی اسی پر چلو ۱۲ منہ [3] بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابن عمرؓ کے نزدیک حج یا عمرے کے احرام میں شرط لگانا درست نہ تھا شرط لگانا یہ ہے کہ احرام باندھتے وقت یوں کہہ لے کہ یا اللہ میں جہاں رک جاؤں تو میرا احرام وہیں کھل جائے گا جمہور صحابہ اور تابعین نے اس کو جائز رکھا ہے اور امام احمد اور اہل حدیث کا یہی قول ہے ۱۲ منہ

بَابُ ۲۶۲ النَّحْرِ قَبْلَ الْحَلْقِ فِي الْحَصْرِ

۳۹۷ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ۔

۳۹۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَخْبَرَنَا اَبُوْبَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيِّ قَالَ وَحَدَّثَ نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ وَسَالِمًا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَمِرِيْنَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدْنَهُ وَحَلَقَ رَاْسَهُ۔

بَابُ ۲۶۳ مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُحْصَرِ بَدَلٌ

وَقَالَ رَوْحٌ عَنْ شِبْلٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّمَا الْبَدَلُ عَلٰى مَنْ نَقَضَ حَجَّهُ بِالتَّلَذُّذِ فَاَمَّا مَنْ حَبَسَهُ عُذْرٌ اَوْغَيْرُ ذٰلِكَ فَاِنَّهُ يَحِلُّ وَلَا يَرْجِعُ وَاِنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ وَهُوَ مُحْصَرٌ نَحَرَهُ اِنْ كَانَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَبْعَثَ وَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَبْعَثَ بِهِ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَبْلُغَ

باب جب آدمی روکا جائے تو پہلے قربانی نحر کرے پھر سر منڈائے

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے مسور بن مخرمہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جس سال عمرے سے روکے گئے) پہلے نحر کیا پھر سر منڈایا اپنے اصحاب کو بھی ایسا ہی حکم دیا۔

ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو ابو بدر شجاع بن ولید نے خبر دی اُنہوں نے عمر بن محمد عمری سے اُنہوں نے کہا نافع نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر اور سالم بن عبد اللہ بن عمر دونوں نے اپنے باپ سے گفتگو کی (کہ اس سال حج کو نہ جاؤ) اُنہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرے کی نیت سے نکلے قریش کے کافروں نے ہم کو بیت اللہ میں جانے سے روک دیا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اُونٹوں کو نحر کر ڈالا اور سر منڈایا[1]

باب اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے روکے گئے شخص پر قضا لازم نہیں

شبل بن عباد سے اُنہوں نے عبد اللہ بن ابی نجیح سے اُنہوں نے مجاہد سے اُنہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی اُنہوں نے کہا قضا اس پر لازم ہے جو عورت سے صحبت کر کے اپنا حج توڑے لیکن جس کو کوئی عذر ہو جائے دشمن روکے یا اور کچھ (بیماری) تو وہ احرام کھول ڈالے اور قضا نہ کرے اور اگر اُس کے ساتھ قربانی ہو اور اُس کو حرم میں نہ بھیج سکے تو وہیں نحر کر دے اور اگر حرم تک بھیج سکتا ہے تو جب تک

---

[1] اس حدیث سے جمہور علماء کے قول کی تائید ہوتی ہے جو کہتے ہیں احصار کی صورت میں جہاں احرام کھولے وہیں قربانی کرے خواہ حل میں ہو یا حرم میں اور امام ابو حنیفہؒ کہتے ہیں قربانی حرم میں بھیج دی جائے اور جب وہ وہاں ذبح ہو لے اس وقت احرام کھولے ۱۲ منہ

الْهَدْيُ مَحِلَّهُ وَقَالَ مَالِكٌ وَغَيْرُهُ يَنْحَرُ هَدْيَهُ وَ
يَحْلِقُ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ كَانَ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ لِأَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ
نَحَرُوا وَحَلَقُوا وَحَلُّوا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ
وَقَبْلَ أَنْ يَصِلَ الْهَدْيُ إِلَى الْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ
يُذْكَرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَحَدًا
أَنْ يَقْضُوا شَيْئًا وَلَا يَعُودُوا لَهُ وَالْحُدَيْبِيَةُ
خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ۔

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ حِينَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ إِنْ
صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ
مِنْ أَجْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ
بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ
نَظَرَ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ
فَالْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ
أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ
طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَرَأَى أَنَّ ذٰلِكَ مُجْزِئٌ
عَنْهُ وَأَهْدٰى۔

بَابٌ ۲۶۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ
مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ
صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ وَهُوَ مُخَيَّرٌ فَأَمَّا

قربانی وہاں نہ پہنچے اس کا احرام نہیں کھول سکتا اور امام مالک
وغیرہ نے کہا[1] جب وہ رک جائے تو جہاں کہیں چاہے قربانی
نحر کردے اور سر منڈا ڈالے اور اس پر قضا لازم نہیں کیونکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حدیبیہ میں نحر کیا اور
وہیں سر منڈایا اس سے پہلے کہ وہ طواف کریں اور قربانی بیت اللہ
کو پہنچے پھر کسی روایت میں اس کا ذکر نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان میں سے کسی کو قضا کا حکم دیا ہو یا دہرانے کا اور حدیبیہ حرم
کی حد سے باہر تھی

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام
مالک نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
جب فساد کے وقت (حجاج کے زمانہ میں) عمرے کی نیت سے
مکہ کی طرف روانہ ہوئے تو انہوں نے کہا دیکھو اگر کہیں میں بیت اللہ
جانے سے روکا گیا تو ہم ایسا ہی کریں گے جیسے ہم نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا پہلے انہوں نے صرف عمرے
کا احرام باندھا اس خیال سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
بھی حدیبیہ کے سال صرف عمرے کا احرام باندھا تھا پھر انہوں
نے سوچا اور کہنے لگے عمرہ اور حج دونوں یکساں ہیں اور اپنے ساتھیوں
کی طرف دیکھ کر کہا عمرہ اور حج یکساں ہیں تم گواہ رہنا میں نے
عمرے کے ساتھ حج کو بھی اپنے اوپر واجب کر لیا پھر دونوں کے
لیے ایک ہی طواف کیا اور اس کو کافی سمجھا[2] اور قربانی بھی ساتھ لیگئے تھے

باب اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا جو کوئی تم میں سے
بیمار ہو جائے یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ فدیہ دے
روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی دے روزے تین دن

۱؎ وغیرہ سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مراد ہیں ۱۲ منہ ۲؎ جمہور علماء اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے ۱۲ منہ

الصَّوْمُ فَثَلٰثَةُ اَيَّامٍ ۞

٤٠٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَعَلَّكَ اٰذَاكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْلِقْ رَاْسَكَ وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوِ انْسُكْ بِشَاةٍ ۞

تک رکھنا چاہئیں لے

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے حمید بن قیس سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے کعبؓ سے فرمایا شائد جوؤں نے تجھ کو تکلیف دے رکھی ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو اپنا سر منڈا ڈال اور تین دن روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلادے یا ایک بکری کی قربانی کر۔

بَابٌ ٢٦٥ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ صَدَقَةٍ وَهِيَ اِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ ۞

باب اسی آیت میں جو اللہ تعالیٰ نے صدقہ کا حکم دیا اس سے مراد چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ لے

٤٠١ - حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي لَيْلٰى اَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ وَقَفَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَرَاْسِي يَتَهَافَتُ قَمْلًا فَقَالَ يُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَاْسَكَ اَوْ قَالَ احْلِقْ قَالَ فِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهِ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهِ اِلٰى اٰخِرِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةٍ اَوِ انْسُكْ بِمَا تَيَسَّرَ ۞

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سیف بن سلیمان مکی نے کہا مجھ سے مجاہد نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا ان سے کعب بن عجرہ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ میں میرے پاس ٹھہرے میرے سر سے ٹپ ٹپ جوئیں گر رہی تھیں آپ نے فرمایا جوؤں نے تجھ کو تکلیف دے رکھی ہے میں نے کہا جی آپ نے فرمایا سر منڈا ڈال کعبؓ نے کہا میرے باب میں ہی یہ آیت اتری فَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ بِهِ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهِ اخیر تک پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تین روزے رکھ یا ایک فرق (تین صاع اناج) چھ فقیروں کو بانٹ دے یا جو میسر ہو قربانی کر۔

بَابٌ ٢٦٦ الْاِطْعَامُ فِي الْفِدْيَةِ نِصْفُ صَاعٍ

باب فدیہ میں ہر فقیر کو آدھا صاع دے لے

٤٠٢ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اصبہانی نے انہوں نے عبداللہ بن معقل سے انہوں نے کہ میں کعب بن عجرہ کے پاس بیٹھا میں نے ان سے

لے قرآن میں مطلق روزوں کا ذکر ہے حدیث نے اس کی تفسیر کردی ۱۲ منہ ۔ لے قرآن میں مطلق صدقہ کا ذکر ہے حدیث نے اس کی تفسیر کر دی ۱۲ منہ ۔

لے امام ابوحنیفہؒ نے کہا گیہوں کا آدھا آدھا صاع دے اور کھجور وغیرہ کا ایک ایک صاع حدیث سے ان کا قول رد ہوتا ہے ۱۲ منہ ۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِدْيَةِ فَقَالَ نَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً حُمِلْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى الْوَجَعَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى تَجِدُ شَاةً فَقُلْتُ لَا فَقَالَ فَصُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ۔

پوچھا فدیہ جس کا ذکر قرآن میں ہے کیا ہے انہوں نے کہا یہ آیت خاص میرے باب میں اتری مگر اس کا حکم تم سب کے لئے عام ہے ہوا یہ کہ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اٹھا کر لائے اور جوؤں کا یہ حال تھا گر منہ پر گری آتی تھیں آپ نے فرمایا میں نہیں سمجھتا تھا کہ تجھے ایسی بیماری ہے جیسے میں دیکھ رہا ہوں یا تیری تکلیف اس حد کو پہنچ گئی ہے جیسے میں دیکھ رہا ہوں تجھ کو ایک بکری کا مقدور ہے۔ میں نے عرض کیا جی نہیں آپ نے فرمایا تو تین روزے رکھ ڈال یا چھ فقیروں کو آدھا آدھا صاع اناج دیدے

بَابٌ ۲۶۷ اَلنُّسُكُ شَاةٌ

باب نسک سے مراد (قرآن میں) بکری ہے[1]

۱۷۰۳ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ وَأَنَّهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَلَمْ يَتَبَيَّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّوْنَ بِهَا وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوْا مَكَّةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْفِدْيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةٍ أَوْ يُهْدِيَ شَاةً أَوْ يَصُوْمَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ

ہم سے اسحٰق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے روح نے کہا ہم سے شبل بن عباد مکی نے انہوں نے عبداللہ بن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا انہوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا۔ اس قدر جوئیں ان کے سر میں ہوگئیں تھیں کہ منہ پر گری آتی تھیں آپ نے فرمایا کیا ان جوؤں سے تجھ کو تکلیف ہے۔ کعبؓ نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا اچھا سر منڈا ڈال اس وقت آپ حدیبیہ میں تھے۔ لوگوں کو ابھی یہ نہیں معلوم ہوا تھا۔ کہ وہ حدیبیہ میں رہجائیں گے ان کو مکے جانے کی امید تھی۔ تب اللہ تعالیٰ نے فدیہ کی آیت اتاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبؓ کو یہ حکم دیا کہ ایک فرق (تین صاع) اناج چھ فقیروں کو دیدے یا ایک بکری کو قربانی کرے یا تین دن روزے رکھے۔

اور محمد بن یوسف سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا ہم سے ورقاء نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے ہم کو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے خبر دی انہوں نے کعب بن عجرہ رضی

[1] یعنی اسی آیت میں فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ہیں ۱۲ منہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ وَقَمْلُهٗ يَسْقُطُ عَلٰى وَجْهِهٖ مِثْلَهٗ۔

عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو دیکھا یہ حال تھا کہ منہ پر جوئیں گر رہی تھیں پھر یہی حدیث بیان کی۔

بَابُ ۲۶۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا رَفَثَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) فرمانا حج میں شہوت کی باتیں نہیں کرنا چاہیے

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس گھر (خانہ کعبہ) کا حج کرے پھر شہوت کی بات منہ سے نہ نکالے نہ گناہ کرے تو وہ ایسا پاک صاف ہو کر لوٹے گا جیسا اُس دن تھا جس دن اُس کی ماں نے اُسے جنا تھا۔[۵۲]

بَابُ ۲۶۹ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) فرمانا حج میں گناہ اور جھگڑا نہ کرنا چاہیے۔[۵۳]

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس گھر (خانہ کعبہ) کا حج کرے اور شہوت کی فحش باتیں بکے نہ گناہ کرے وہ ایسا پاک ہو کر لوٹے گا جیسا پیدائش کے دن تھا۔

بَابُ ۲۷۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا

باب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا (سورۂ مائدہ میں) احرام کی حالت میں شکار نہ کرو اور جو کوئی عمداً ایسا کرے تو جیسا جانور[۵۴]

---

[۵۱] قرآن میں رفث کا لفظ ہے رفث کہتے ہیں جماع کو یا جماع کے متعلق شہوت انگیز باتیں کرنے کو اور فحش کلام کو ۱۲ منہ [۵۲] ظاہر یہ نکلتا ہے۔ کہ ایسا حاجی تمام گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ صغائر ہوں یا کبائر اور بعضے اہل علم کا یہی قول ہے ۱۲ منہ [۵۳] باب کی حدیث میں جھگڑے کا ذکر نہیں ہے۔ اس کے لئے امام بخاری نے آیت پر اکتفا کیا ۱۲ منہ [۵۴] اس باب میں امام بخاری نے صرف آیت پر اکتفا کیا اور کوئی حدیث بیان نہیں کی کہ شاید اُن کو اپنی شرط کے موافق کوئی حدیث اس باب میں نہیں ملی ابن بطال نے کہا اس پر اکثر علماء کا اتفاق ہے۔ کہ اگر محرم شکار کے جانور کو عمداً یا سہواً قتل کرے ہر حال میں اُس پر بدلہ واجب ہے اور اہل ظاہر نے سہواً قتل کرنے میں بدلہ واجب نہیں رکھا اور حسن اور مجاہد سے اُس کے بالعکس منقول ہے۔ اسی طرح اکثر علماء نے یہ کہا ہے کہ اُس کو اختیار ہے۔ چاہے۔ کفارہ دے چاہے بدلہ دے ثوری نے کہا اگر بدلہ نہ پائے تو کھانا کھلائے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو روزے رکھے۔ ۱۲ منہ۔

فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا
عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ
طَعَامُ مَسَاكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا
لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ
وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو
انْتِقَامٍ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ
مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ
صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ
الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ۔

باب ۲۷ اِذَا صَادَ الْحَلَالُ فَاَهْدٰى
لِلْمُحْرِمِ اَكَلَهٗ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّ
اَنَسٌ بِالذَّبْحِ بَاْسًا وَّهُوَ غَيْرُ الصَّيْدِ نَحْوُ
الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْبَقَرِ وَالدَّجَاجِ
وَالْخَيْلِ يُقَالُ عَدْلُ مِثْلُ فَاِذَا
كُسِرَتْ عِدْلٌ فَهُوَ زِنَةُ ذٰلِكَ قِيَامًا
قِوَامًا يَعْدِلُوْنَ يَجْعَلُوْنَ لَهٗ عِدْلًا۔

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا
هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ
قَالَ انْطَلَقَ اَبِيْ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهٗ
وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّ عَدُوًّا يَغْزُوْهُ فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ

مارے ویسا چوپایہ بدلہ میں دے دو معتبر آدمی اس کا فیصلہ کر دیں
یہ قربانی کے لئے کعبہ میں بھیج دیا جائے یا فقیروں کو کھانا کھلا کر گناہ
کا اُتار کرے یا اُتنے روزے رکھے تا کہ اپنے کیے کی سزا چکھے اللہ نے
جو ہو چکا وہ تو معاف کر دیا پھر جو ایسا کرے تو اُس سے اللہ بدلہ
لے گا۔ اور اللہ زبردست ہے۔ بدلہ لینے والا لیکن احرام میں تم کو
دریا کا شکار اور اُس کا کھانا تمہارے اور دُوسرے مسافروں کے
فائدے کے لئے درست ہے۔ اور جنگل کا شکار جب تک تم احرام
باندھے ہو تم پر حرام ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس
تم اکٹھے کیے جاؤ گے۔

باب اگر بے احرام والا شکار کرے اور احرام والے کو تحفہ
بھیجے تو وہ کھا سکتا ہے۔ اور ابن عباسؓ[1] اور انس رضؓ نے کہا جو جانور
شکار کا نہیں ہے۔ مثلاً اونٹ گائے مُرغی گھوڑا تو احرام والا
اس کو ذبح کر سکتا ہے۔ قرآن میں جو عَدل کا لفظ ہے۔ اس کا معنے
مثل یعنی برابر اگر عین کو زیر کرے یعنے عِدل تو اُس کا معنی ہموزن
اور (سورۂ مائدہ میں) قیامًا للناس کا معنے اُن کا گزارہ[2] (سورۂ انعام
میں) یَعْدِلُوْنَ کا معنے برابر کرتے ہیں۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے انہوں
نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں
نے کہا میرے باپ ابو قتادہ حدیبیہ کے سال گئے وہ احرام
نہیں باندھے تھے۔ اُن کے ساتھی احرام باندھے ہوئے تھے۔ کسی
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ ایک دشمن

---

[1] ابن عباسؓ کے اثر کو عبدالرزاق نے اور انس رضؓ کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] حالانکہ قِیَامًا لِّلنَّاسِ کی تفسیر کو اس باب سے کوئی تعلق
نہیں مگر چونکہ یہ آیت اُس آیت کے بعد واقع تھی۔ اور اُس میں بھی کعبے اور شہر حرام اور قلائد کا ذکر ہے۔ اس مناسبت سے قیاما للناس کی تفسیر کر دی مطلب
یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کعبے کو ہزارہا آدمیوں کا گزارہ بنایا یعنی وہاں کے مجاور اور رہنے والے، کعبے کی بدولت سال بھر کی روٹی پیدا کر لیتے ہیں اگر کعبہ نہ ہوتا
تو مکہ معظمہ کے سے ویران اور ناآباد ملک میں کوئی بھی نہ جاتا ۱۲ منہ۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ تَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ وَاسْتَعَنْتُ بِهِمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَفِّعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ شَأْوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ قُلْتُ أَيْنَ تَرَكْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَهْلَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللهِ إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ۔

آپ سے لڑنا چاہتا ہے۔ ابو قتادہ نے کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے میں بھی آپ کے اصحاب کے ساتھ تھا اتنے میں وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے[1] میں نے جو دیکھا تو ایک گورخر جا رہا ہے۔ میں نے اُس پر گھوڑا اُٹھایا اور برچھے سے مار کر اُس کو تھما دیا میں نے اپنے ساتھیوں سے مدد چاہی انہوں نے مدد دینے سے انکار کیا پھر ہم سب نے اُس کا گوشت کھایا ہم ڈرے کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ رہ جائیں میں نے آپ کو ڈھونڈھا کبھی گھوڑا تیز چلاتا کبھی آہستہ آخر مجھ کو بنی غفار کا ایک شخص آدھی رات کو ملا[2] میں نے پوچھا تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں چھوڑا اُس نے کہا میں نے آپ کو تعہن پر چھوڑا[3] اور آپ کا ارادہ تھا کہ سقیا پہنچ کر دوپہر کو آرام کریں غرض میں آپ سے مل گیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے اصحاب آپ کو سلام عرض کرتے ہیں وہ ڈر گئے کہیں آپ سے جدا نہ رہ جائیں تو ان کا انتظار کیجئے پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک گورخر مارا اس کا بچا ہوا گوشت کچھ میرے پاس ہے آپ نے لوگوں سے فرمایا کھاؤ وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

بَابٌ ۲۷۲ إِذَا رَأَى الْمُحْرِمُونَ صَيْدًا فَضَحِكُوا فَفَطِنَ الْحَلَالُ

باب احرام والے لوگ شکار دیکھ کر ہنس دیں۔ اور بے احرام والا سمجھ جائے (شکار کرے) تو وہ بھی کھا سکتے ہیں۔

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ

ہم سے سعید بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مبارک نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے ان کے باپ ابو قتادہ نے اُن سے بیان کیا۔

---

[1] ہنسے اس واسطے کہ ابو قتادہ اُدھر متوجہ ہوں اور خود شکار کے جانور کو دیکھ لیں اُس کو ماریں کیونکہ محرم کو شکار کے جانور کا بتلانا بھی درست نہیں ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا اُس کا نام مجھ کو معلوم نہیں ۱۲ منہ [3] تعہن اور سقیا دونوں مقاموں کے نام ہیں۔ درمیان مکہ اور مدینہ کے مطلب یہ ہے کہ رات کو آپ تعہن میں تھے۔ اور دوپہروں کو سقیا پہنچنے والے تھے۔ وہاں دوپہر کا آرام کرنے والے تھے۔ بعض روایتوں میں تعہن کے بدل دعہن ہے۔ تعہن بفتح تا۔ اور سکون عین اور کسرہا اور سکون نون مشہور ہے ۱۲ منہ

انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ
الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرِمْ فَأُنْبِئْنَا
بِعَدُوٍّ بِغَيْقَةَ فَتَوَجَّهْنَا نَحْوَهُمْ فَبَصُرَ أَصْحَابِي
بِحِمَارِ وَحْشٍ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَضْحَكُ إِلَى بَعْضٍ
فَنَظَرْتُ فَرَأَيْتُهُ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ الْفَرَسَ
فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ
يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ لَحِقْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ أَرْفَعُ
فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ عَلَيْهِ شَأْوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا
مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ أَيْنَ تَرَكْتَ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا فَلَحِقْتُ
بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْتُهُ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ أَرْسَلُوا
يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
وَإِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يَقْتَطِعَهُمُ الْعَدُوُّ دُونَكَ
فَانْظُرْهُمْ فَفَعَلَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا
اصَّدْنَا حِمَارَ وَحْشٍ وَإِنَّ عِنْدَنَا فَاضِلَةً
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ
كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ۔

ہم حدیبیہ کے سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے آپ کے اصحاب احرام باندھے تھے۔ لیکن میں نہیں باندھے تھا ہم کو خبر پہنچی کہ غیقہ مقام میں دشمن ہے ہم اُس طرف چلے میرے ساتھیوں نے ایک گورخر دیکھا اور ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے میں نے خیال کیا کیا دیکھتا ہوں گورخر ہے۔ میں نے گھوڑا اُس پر لگایا آخر برچھا مار کر اُس کو تھما دیا پھر میں نے اُن سے مدد چاہی انہوں نے مجھ کو مدد دینے سے انکار کیا خیر ہم سب نے اُس کا گوشت چکھا پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گیا ہم ڈر گئے تھے۔ کہاں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ کبھی اپنا گھوڑا تیز چلاتا کبھی دھیما راتوں رات مجھ کو بنی غفار کا ایک شخص ملا میں نے اُس سے پوچھا ارے بھائی بتلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو نے کہاں پر چھوڑا وہ کہنے لگا میں نے آپ کو تعہن پر چھوڑا آپ دوپہر کو سقیا پر آرام کرنے والے تھے۔ خیر میں آپ سے جا کر ملا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے اصحاب نے میرے ہاتھ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ عرض کرا کر بھیجا ہے۔ وہ ڈر رہے ہیں کہیں دشمن اُن کو کاٹ کر آپ سے جدا نہ کرے ذرا اُن کا انتظار کر لیجئے۔ آپ نے ایسا ہی کیا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے ایک گورخر شکار کیا اُس کا بچا ہُوا گوشت ہمارے پاس ہے آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کھاؤ حالانکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

بَابُ ۲۷۳ لَا يُعِينُ الْمُحْرِمُ الْحَلَالَ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ

باب احرام والا شخص بے احرام والے کی مارنے میں مدد نہ کرے۔

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي
مُحَمَّدٍ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے صالح بن کیسان نے انہوں نے ابو محمد نافع سے جو ابو قتادہ کے غلام تھے۔ انہوں نے ابو قتادہ سے سُنا

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَۃِ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ عَلٰی ثَلٰثٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ کَیْسَانَ عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَۃِ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَیْرُ الْمُحْرِمِ فَرَاَیْتُ اَصْحَابِیْ یَتَرَاءَوْنَ شَیْئًا فَنَظَرْتُ فَاِذَا حِمَارُ وَحْشٍ یَعْنِیْ وَقَعَ سَوْطُہٗ فَقَالُوْا لَا نُعِیْنُکَ عَلَیْہِ بِشَیْءٍ اِنَّا مُحْرِمُوْنَ فَتَنَاوَلْتُہٗ فَاَخَذْتُہٗ ثُمَّ اَتَیْتُ الْحِمَارَ مِنْ وَّرَاءِ اَکَمَۃٍ فَعَقَرْتُہٗ فَاَتَیْتُ بِہٖ اَصْحَابِیْ فَقَالَ بَعْضُھُمْ کُلُوْا وَقَالَ بَعْضُھُمْ لَا تَاْکُلُوْا فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ اَمَامَنَا فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ کُلُوْہُ حَلَالٌ قَالَ لَنَا عَمْرٌو اذْھَبُوْا اِلٰی صَالِحٍ فَسَلُوْہُ عَنْ ھٰذَا وَغَیْرِہٖ وَقَدِمَ عَلَیْنَا ھٰھُنَا۔

انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قاحہ مقام میں تھے[1] جو مدینہ سے تین منزل پر ہے **دوسری سند** امام بخاری نے کہا ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے صالح بن کیسان نے انہوں نے ابو محمد سے انہوں نے ابو قتادہ سے انہوں نے کہا ہم قاحہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم میں کوئی احرام باندھے تھا کوئی بے احرام تھا تو میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا وہ کسی چیز کو آپس میں ایک دوسرے کو دکھا رہے ہیں میں نے جو دیکھا تو گورخر میں گھوڑے پر سوار ہوا اور برچھا اور کوڑا سنبھالا لیکن کوڑا گر گیا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ذرا کوڑا اٹھا دو انہوں نے کہا ہم نہیں اٹھا سکتے ہم احرام باندھے ہیں آخر میں نے ہی اس کو اٹھا لیا اور مضبوط سنبھالا پھر ایک ٹیلے کی آڑ سے گورخر پر آیا اور اس کو زخمی کر کے اپنے ساتھیوں پاس لے آیا بعضوں نے کہا کھاؤ بعضوں نے کہا نہ کھاؤ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہنچا آپ ہمارے آگے نکل گئے تھے۔ اور آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا کھاؤ وہ حلال ہے سفیان نے کہا عمرو بن دینار نے ہم سے کہا صالح بن کیسان پاس جاؤ ان سے یہ حدیث اور دوسری حدیثیں پوچھو وہ یہاں ہمارے پاس آئے تھے۔

بَابُ ۲۷۔ لَا یُشِیْرُ الْمُحْرِمُ اِلَی الصَّیْدِ لِکَیْ یَصْطَادَہُ الْحَلَالُ۔

باب احرام والا اس غرض سے کہ بے احرام والا شکار نہ کرے شکار نہ بتلائے۔

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ھُوَ ابْنُ مَوْھَبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ اَبَاہُ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عثمان بن موہب نے کہا مجھ کو عبداللہ بن ابی قتادہ نے خبر دی ان کو ان کے باپ ابو قتادہ نے خبر دی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج کے ارادے سے نکلے لوگ

---

[1] قاحہ ایک وادی ہے سقیا سے ایک میل فاصلہ پر ۱۲ منہ [2] اگر بتلائے تو امام ابو حنیفہ اور امام احمد اور اسحاق کے نزدیک اس پر بدلہ واجب ہوگا اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک ہوگا۔ ۱۲ منہ [3] اسمٰعیلی نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے۔ کس لئے کہ یہ قصہ عمرۂ حدیبیہ کا ہے۔ اس میں آپ عمرے کی نیت سے نکلے تھے۔ حافظ نے کہا عمرے کو بھی حج اصغر کہتے ہیں تو کوئی غلطی نہ ہوئی بیہقی کی روایت یوں ہے۔ خرج حاجا او معتمرا ۱۲ منہ

خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجُوْا مَعَهٗ فَصَرَفَ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ فِيْهِمْ اَبُوْ قَتَادَةَ فَقَالَ خُذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتّٰى نَلْتَقِيَ فَاَخَذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوْا اَحْرَمُوْا كُلُّهُمْ اِلَّا اَبُوْ قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيْرُوْنَ اِذْ رَاَوْا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ اَبُوْ قَتَادَةَ عَلَى الْحُمُرِ فَعَقَرَ مِنْهَآ اَتَانًا فَنَزَلُوْا فَاَكَلُوْا مِنْ لَّحْمِهَا وَقَالُوْآ اَنَاْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَّنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَّحْمِ الْاَتَانِ فَلَمَّآ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّآ اَحْرَمْنَا وَقَدْ كَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَرَاَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَآ اَبُوْ قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَآ اَتَانًا فَنَزَلْنَا فَاَكَلْنَا مِنْ لَّحْمِهَا ثُمَّ قُلْنَآ اَنَاْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَّنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَّحْمِهَا قَالَ اَمِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهٗ اَنْ يَّحْمِلَ عَلَيْهَآ اَوْ اَشَارَ اِلَيْهَا قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا مَا بَقِيَ مِنْ لَّحْمِهَا۔

بھی آپ کے ساتھ نکلے آپ نے رستے میں سے ایک ٹکڑے کو پھیر دیا اُس میں ابو قتادہ بھی تھے اُن سے فرمایا تم سمندر کے کنارے کا رستہ لو اور ہم سے آن کر مل جاؤ جب وہ لوٹے تو سب نے احرام باندھ لیا ایک ابو قتادہ نے نہیں باندھا وہ رستے میں جا رہے تھے کئی ایک گورخر دکھلائی دیئے ابو قتادہ نے اُن پر حملہ کیا اور ایک مادہ ماری سب لوگ اُتر پڑے اور اُس کا گوشت کھایا اور کہنے لگے ہم احرام کی حالت میں اور شکار کا گوشت کھائیں خیر جو گوشت بچا تھا وہ اُٹھا لیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم احرام باندھے تھے۔ لیکن ابو قتادہ کو احرام نہ تھا ہم نے کئی گورخر دیکھے۔ ابو قتادہ نے اُن پر حملہ کیا اور ایک مادہ ماری پھر ہم اُترے اور اُس کا گوشت کھایا بعد اُس کے ہم کو خیال آیا احرام کی حالت میں اور ہم شکار کا گوشت کھائیں تو ہم بچا ہُوا گوشت اٹھا لائے آپ نے فرمایا تم میں کسی نے ابو قتادہ کو حملہ کرنے کے لئے کہا تھا۔ یا ان گدھوں کا بتلایا تھا۔ انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو پھر بچا ہُوا گوشت کھا ڈالو[1]

بَابٌ ۲۷۵ اِذَا اَهْدٰى لِلْمُحْرِمِ حِمَارًا وَّحْشِيًّا حَيًّا لَّمْ يَقْبَلْ۔

باب اگر محرم کو کوئی زندہ گورخر تحفہ بھیجے (یا اور کوئی شکار) تو نہ لے

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے صعب بن جثامہ لیثی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

[1] یہ حکم بطور اباحت کے ہے۔ نہ وجوب کے امام احمد اور ابو داؤد کی روایت میں یوں ہے۔ کھاؤ اور مجھ کو بھی کھلاؤ ۱۲ منہ۔

اللَّيْثِيِّ اَنَّهُ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ۔

بَابٌ ۲۷۶ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِيْ قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِيْ اِحْدٰى نِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ۔

علیہ وسلم کے لیے ایک گورخر تحفہ بھیجا[۱] آپ اس وقت ابواء میں تھے یا ودان میں[۲] آپ نے اس کو واپس کر دیا جب ان کے چہرے پر ملال پایا تو یہ ارشاد فرمایا کہ ہم احرام باندھے ہیں اس سے واپس کر دیا اور کوئی وجہ نہیں۔[۳]

باب احرام والا کون سے جانور مار سکتا ہے

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جن کے مار ڈالنے[۴] میں محرم پر کوئی گناہ نہیں دوسری سند اور امام مالک نے عبد اللہ بن دینار سے روایت کی انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیسری سند اور ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے زید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا محرم (پانچ جانوروں کو) مار سکتا ہے[۵] چوتھی سند

---

[۱] ابن خزیمہ اور ابوعوانہ کی روایت میں یوں ہے گورخر کا گوشت بھیجا مسلم کی روایت میں ہے اس کی ران یا پٹھے کا گوشت جس میں سے خون ٹپک رہا تھا بیہقی کی روایت میں ہے کہ صعب نے جنگلی گدھے کا پٹھہ بھیجا آپ جحفہ میں تھے آپ نے اس میں سے کھایا اور لوگوں نے بھی کھایا بیہقی نے کہا اگر یہ روایت محفوظ ہو تو شاید پہلے صعب نے زندہ گورخر بھیجا ہوگا آپ نے اس کو پھیر دیا پھر اس کا گوشت بھیجا تو آپ نے لے لیا ۱۲ منہ [۲] یہ راوی کی شک ہے الواء ایک پہاڑ کا نام ہے اور ودان ایک موضع ہے جحفہ کے قریب حافظ نے کہا ابواء سے جحفہ تک تیئس میل ہیں اور ودان سے جحفہ تک آٹھ میل ہیں ۱۲ منہ [۳] اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو شکار کا گوشت مطلقاً محرم پر حرام جانتے ہیں ثوری اور اسحاق کا یہی قول ہے اور اہل کوفہ اور ایک جماعت سلف اور جمہور علماء کے نزدیک شکار کا گوشت محرم کو کھانا درست ہے بشرطیکہ محرم کے لیے شکار نہ کیا گیا ہو نہ اس نے اس میں شرکت یا اعانت کی ہو حافظ نے کہا پھیر دینے کی حدیثیں اس پر محمول ہیں کہ محرم کے واسطے شکار کیا گیا اور قبول کر لینے کی حدیثیں اس پر محمول ہیں کہ حلال شخص نے اپنے لیے شکار کیا پھر محرم کو بطور تحفہ کے کچھ بھیجا ۱۲ منہ [۴] یعنے ان کے مار ڈالنے میں بدلہ نہ دینا پڑے گا ۱۲ منہ [۵] ایک روایت میں سانپ بھی مذکور ہے ایک روایت میں حملہ کرنے والا درندہ ایک روایت میں بھیڑیا اور چیتا بھی جمہور علماء نے ہر موذی جانور کو ان پر قیاس کیا ہے اور اس کا قتل حالت احرام میں جائز رکھا ہے ۱۲ منہ

۴۱۳۔ حَدَّثَنَآ اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَتْ حَفْصَۃُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَآبِّ لَاحَرَجَ عَلٰی مَنْ قَتَلَھُنَّ اَلْغُرَابُ وَالْحِدَاۃُ وَالْفَارَۃُ وَالْعَقْرَبُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

ہم سے اصبغ نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن وہب نے خبر دی اُنھوں نے یونس سے اُنھوں نے ابن شہاب سے اُنھوں نے سالم سے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ام المومنین حفصہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جن کے مار ڈالنے میں کوئی قباحت نہیں کوّا اور چیل اور چوہا اور بچھو اور کٹھنا کتا۔

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَآبِّ کُلُّھُنَّ فَاسِقٌ یَقْتُلُھُنَّ فِی الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاۃُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَۃُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد اللہ بن وہب نے بیان کیا کہا مجھ کو یونس نے خبر دی اُنھوں نے ابن شہاب سے اُنھوں نے عروہ سے اُنھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور بد ذات ہیں ان کو حرم میں بھی مار ڈالنا چاہیئے کوّا اور چیل اور بچھو اور چوہا اور کٹنا کتا۔

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ حَدَّثَنَآ اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَارٍ بِمِنًی اِذْ نَزَلَ عَلَیْہِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَاِنَّہٗ لَیَتْلُوْھَا وَاِنِّیْ لَاَتَلَقَّاھَا مِنْ فِیْہِ وَاِنَّ فَاہُ لَرَطْبٌ بِھَآ اِذْ وَثَبَتْ عَلَیْنَا حَیَّۃٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوْھَا فَابْتَدَرْنَاھَا فَذَھَبَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وُقِیَتْ شَرَّکُمْ کَمَا وُقِیْتُمْ شَرَّھَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ اِنَّمَآ اَرَدْنَا بِھٰذَآ اَنَّ مِنًی مِّنَ الْحَرَمِ وَاَنَّھُمْ لَمْ یَرَوْا

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے اُنھوں نے اسود سے اُنھوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اُنھوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار ہم منٰی میں ایک غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے[ل] اتنے میں سورہ والمرسلات عرفاً آپ پر اُتری آپ اس کو پڑھ رہے تھے اور میں آپ کے منہ سے سن کر سیکھ رہا تھا آپ کا منہ اس کے پڑھنے سے تر و تازہ تھا یکایک ایک سانپ ہم پر کُودا آپ نے فرمایا اُس کو مار ڈالو ہم لوگ اُس پر لپکے وہ چل دیا تب آپ نے فرمایا وہ تمہاری زد سے بچ گیا اور تم اس کی زد سے بچ رہے امام بخاری نے کہا ہمارا مطلب اس حدیث کے لانے سے یہ ہے کہ منٰی حرم میں

ل یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ حدیث سے باب کا مطلب نہیں نکلتا کیوں کہ حدیث میں یہ کہاں ہے کہ صحابہ احرام باندھے ہوئے تھے اور اس کا جواب یہ ہے کہ اسمٰعیلی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یہ واقعہ عرفہ کی رات کا ہے اور ظاہر ہے کہ اس وقت لوگ احرام باندھے ہوں گے پس باب کا مطلب نکل آیا ۱۲ منہ

بِقَتْلِ الْحَيَّةِ بَأْسًا۔

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ فُوَيْسِقٌ وَلَمْ اَسْمَعْهُ اَمَرَ بِقَتْلِهِ۔

بَابُ ۲۷۷ لَا يُعْضَدُ شَجَرُ الْحَرَمِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِيْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْغَدِ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ فَسَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ اِنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

داخل ہے اور اصحاب نے اُس کے مارنے میں کوئی قباحت نہیں دیکھی[1]

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے عروہ بن زبیر سے اُنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھپکلی بدکار (موذی) ہے میں نے یہ نہیں سُنا کہ آپ نے اُس کے مار ڈالنے کا حکم دیا[2]

باب حرم کا درخت نہ کاٹیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی وہاں کا کانٹا نہ کاٹا جائے

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے اُنہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُنہوں نے ابوشریح (خویلد یا عمرو بن خالد) عدوی سے اُنہوں نے عمرو بن سعید سے کہا[3] جو مکہ پر فوجیں بھیج رہا تھا اے امیر مجھ کو اجازت دے میں تجھ سے ایک حدیث بیان کروں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے روز ارشاد فرمائی میرے کانوں نے اُس کو سُنا اور دل نے یاد رکھا اور آپ کے ارشاد فرماتے وقت میری آنکھوں نے دیکھا آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے لوگوں نے حرام نہیں کیا جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اُس کو وہاں خون کرنا یا درخت کاٹنا درست نہیں ہے اگر کوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لڑائی کو سند گردانے تو اس کو یہ جواب دو کہ اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی (خاص) اجازت دی تم کو تو اجازت نہیں

[1] یہ عبارت امام بخاری نے کہا اخیر تک اکثر نسخوں میں نہیں ہے ابوالوقت کی روایت میں ہے اس عبارت سے وہ اشکال رفع ہو جاتا ہے جو اُوپر بیان ہوا ۱۲ منہ

[2] ابن عبدالبر نے کہا اس پر علماء کا اتفاق ہے چھپکلی کا مار ڈالنا حل اور حرم ہر جگہ میں درست ہے حافظ نے کہا ابن عبدالحکم نے امام مالک سے اس کے خلاف نقل کیا کہ اگر محرم چھپکلی کو مارے تو صدقہ دے کیوں کہ وہ ان پانچ جانوروں میں سے نہیں ہے جن کا قتل جائز ہے اور ابن ابی شیبہ نے عطاء سے نکالا اُن سے پوچھا حرم میں چھپکلی کا مارنا کیسا ہے انہوں نے کہا اگر ایذا دے تو اس کے قتل میں قباحت نہیں ۱۲ منہ

[3] یہ عمرو بن سعید یزید پلید کی طرف سے مدینہ کا حاکم ہوا تھا عبداللہ بن زبیر نے یزید کی بیعت سے انکار کیا تھا اس لیے عمرو بن سعید نے اُن پر لشکر کشی کی یہ حدیث اُوپر کتاب العلم میں بھی گذر چکی ہے ۱۲ منہ

وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ خَرْبَةٌ بَلِيَّةٌ۔

دی اور مجھ کو بھی جو اجازت ہوئی وہ ایک گھڑی بھر دن کے لیے پھر اُس کی حرمت آج ویسی ہی ہو گئی جیسے کل تھی یہ بات جو لوگ موجود ہیں اُن کو سنا دیں جو موجود نہیں ہیں ابو شریح سے لوگوں نے پوچھا عمرو نے اُس کا کیا جواب دیا اُنہوں نے کہا عمرو یہ کہنے لگا ابو شریح میں تم سے زیادہ اس بات کو جانتا ہوں مکہ کا حرم مجرم کو پناہ نہیں دیتا نہ خون کر کے بھاگنے والے کو نہ اور کوئی جرم کر کے بھاگنے والے کو۔

بَابٌ ۲۷۸ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُ الْحَرَمِ۔

باب حرم کے شکار کو ہانکا نہ جائے۔

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا هُوَ أَنْ تُنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ يَنْزِلُ مَكَانَهُ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے خالد نے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے مکہ کو حرمت والا بنایا وہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور مجھے بھی ایک گھڑی بھر دن حلال ہوا وہاں کی سبزی نہ نکالی جائے وہاں کا درخت نہ کاٹا جائے وہاں کا شکار نہ ہانکا جائے وہاں کی پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر وہ اٹھا سکتا ہے جو لوگوں سے پوچھوائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ اذخر گھانس کی اجازت دیجیے وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام آتی ہے آپ نے فرمایا اچھا اذخر کاٹ سکتے ہو اور خالد نے عکرمہ سے روایت کی اُنہوں نے کہا تم جانتے ہو شکار ہانکنے کا کیا مطلب ہے یہ ہے کہ جانور کو سایہ سے بھگائے اور خود وہاں اُترے

بَابٌ ۲۷۹ لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ وَقَالَ أَبُو شُرَيْحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْفِكُ بِهَا دَمًا

باب مکہ میں لڑنا درست نہیں اور ابو شریح نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی وہاں خون نہ بہائے[۲]

[۱] شریح نے اس لیے سکوت نہیں کیا کہ عمرو بن سعید کا جواب معقول تھا بلکہ اُس کا جواب سراسر نامعقول تھا بحث تو یہ تھی کہ مکہ پر لشکر کشی اور جنگ جائز نہیں لیکن عمرو بن سعید مردود نے دوسرا مسئلہ چھیڑ دیا کہ کوئی حدی جرم کا مرتکب ہو کر حرم میں بھاگ جائے تو اس کو حرم سے پناہ نہیں ملتی اس مسئلہ میں بھی علماء کا اختلاف ہے اول تو اس مسئلہ سے تعلق کیا دوسرے عبداللہ بن زبیر نے کوئی حدی جرم نہیں کیا تھا البتہ یہ تو کیا تھا کہ یزید پلید نے حکم دیا تھا کہ عبداللہ بن زبیر اس سے بیعت کریں اور طوق بیڑی پہن کر اُس کے سامنے حاضر ہوں عبداللہ نے یہ حکم نہ مانا اور مکہ میں جا کر پناہ لی شاید عمرو بن سعید مردود نے اسی کو جرم سمجھا ہو علیہ ما علیہ ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث اُوپر موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ

۴۱۹ - حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ افْتَتَحَ مَکَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰکِنْ جِهَادٌ وَّنِیَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا فَاِنَّ هٰذَا بَلَدٌ حَرَّمَ اللّٰهُ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَاِنَّهٗ لَمْ یَحِلَّ الْقِتَالُ فِیْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَمْ یَحِلَّ لِیْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا یُعْضَدُ شَوْکُهٗ وَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُهٗ وَلَا یَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا یُخْتَلٰی خَلَاهَا قَالَ الْعَبَّاسُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَیْنِهِمْ وَلِبُیُوْتِهِمْ قَالَ قَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے اُنہوں نے مجاہد سے اُنہوں نے طاؤس سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا جس دن مکہ فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب آج سے (فرض) ہجرت نہیں رہی البتہ جہاد قائم رہے گا اور نیت باقی رہے گی اور جب تم سے جہاد کے لیے نکلنے کو کہا جائے تو نکل کھڑے ہو یہ وہ شہر ہے کہ اللہ نے جس دن آسمان اور زمین کو پیدا کیا اسی دن سے اس کو حرمت دی اور اللہ کی یہ حرمت قیامت تک قائم رہے گی اور وہاں مجھ سے پہلے کسی کو لڑنا درست نہیں ہوا اور مجھے بھی ایک گھڑی بھر دن درست ہوا پھر اس کی حرمت قیامت تک قائم ہوگئی وہاں کا کانٹا نہ کاٹا جائے وہاں کا شکار نہ ہانکا جائے وہاں کی پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر وہ اُٹھائے جو اُس کو پہنچوائے وہاں کی سبزی نہ نکالی جائے حضرت عباس رضہ نے کہا یا رسول اللہ مگر اذخر کی اجازت دیجئے وہ لوہاروں اور گھروں کے لیے کام آتی ہے آپ نے فرمایا خیر اذخر کی اجازت ہے

بَابٌ ۲۸۰ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ وَکَوَی ابْنُ عُمَرَ ابْنَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَّیَتَدَاوٰی مَا لَمْ یَکُنْ فِیْهِ طِیْبٌ۔

باب محرم کو پچھنے لگانا کیسا ہے اور ابن عمرؓ نے اپنے بیٹے کو داغ دیا وہ محرم تھا[1] اور محرم ایسی دوا لگا سکتا ہے جس میں خوشبو نہ ہو[2]

۴۲۰ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو اَوَّلُ شَیْءٍ سَمِعْتُ عَطَاءً یَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا عمرو بن دینار نے کہا میں نے پہلی حدیث جو عطا بن ابی رباح سے سُنی وہ یہ تھی وہ کہتے تھے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

[1] اس بیٹے کا نام واقد تھا اس کو سعید بن منصور نے مجاہد کے طریق سے وصل کیا ۱۲ منہ [2] یہ امام بخاری کا کلام ہے ترجمہ باب میں داخل ہے ابن عمر کے اثر میں داخل نہیں ۱۲ منہ

وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ طَاوٗسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَعَلَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْهُمَا۔

احرام کی حالت میں پچھنی لگائی سفیان نے کہا پھر میں نے عمرو سے یوں سُنا وہ کہتے تھے مجھ سے طاؤس نے ابن عباس رضی سے روایت کی شاید عمرو نے یہ حدیث عطاء اور طاؤس دونوں سے سنی ہوگی

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ فِيْ وَسَطِ رَأْسِهٖ۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے اُنہوں نے علقمہ بن ابی علقمہ سے اُنہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے اُنہوں نے مالک بن عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں لحی جمل میں (جو ایک مقام ہے مدینہ اور مکہ کے بیچ میں) اپنی چندیا پر پچھنی لگوائی[1]

بَابُ ۲۸۱ تَزْوِيْجِ الْمُحْرِمِ۔

باب محرم عقد کرسکتا ہے (نکاح[2])

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيْرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ ابْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

ہم سے ابو مغیرہ عبدالقدوس بن حجاج نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے کہا مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے اُنہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین میمونہ رضی اللہ سے احرام کی حالت میں نکاح پڑھایا

بَابُ ۲۸۲ مَا يُنْهٰى مِنَ الطِّيْبِ لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمَةِ

باب احرام میں مرد اور عورت کو خوشبو لگانا منع ہے[3]

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ ثَوْبًا بِوَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا[4] محرم عورت ورس اور زعفران کا رنگا کپڑا نہ پہنے

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا ہم سے نافع نے اُنہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے

---

[1] نووی نے کہا محرم کو بے ضرورت اگر پچھنی لگانے میں بال کترنے یا مونڈنے کی حاجت پڑے تب تو پچھنی لگانا درست نہیں اور اگر بال نکالنے کی حاجت نہ ہو تو جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے اور امام مالک نے اُس کو مکروہ رکھا ہے اور حسن بصری نے کہا اس میں فدیہ لازم ہوگا اگرچہ بال نکالنے کی ضرورت نہ پڑے اور ضرورت سے بال نکالنا سب کے نزدیک جائز ہے لیکن فدیہ لازم ہوگا ۱۲ منہ [2] شاید اس مسئلہ میں امام بخاری امام ابوحنیفہ اور اہل کوفہ سے متفق ہیں کہ محرم کو عقد نکاح کرنا درست ہے لیکن جماع تو بالاتفاق درست نہیں اور جمہور علماء کے نزدیک احرام میں عقد بھی جائز نہیں امام مسلم نے حضرت عثمان رضی سے مرفوعاً نکالا محرم نہ نکاح کرے اپنا نہ دوسرا کوئی اس کا نکاح کرے نہ نکاح کا پیام دے ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ محرم کو جماع کے لیے لونڈی خریدنا درست ہے تو نکاح بھی درست ہوگا حافظ نے کہا یہ قیاس بھی برخلاف نص کے ہے جو ہرگز قابل قبول نہیں ۱۲ منہ [3] اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے صرف اختلاف بعضی چیزوں میں ہے کہ وہ خوشبو ہیں یا نہیں ۱۲ منہ [4] اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَاذَا تَاْمُرُنَا اَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّیَابِ فِی الْاِحْرَامِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِیْصَ وَلَا السَّرَاوِیْلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ اَحَدٌ لَیْسَتْ لَہٗ نَعْلَانِ فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ وَلْیَقْطَعْ اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا شَیْئًا مَسَّہٗ زَعْفَرَانٌ وَّلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبِ الْمَرْأَۃُ الْمُحْرِمَۃُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَیْنِ تَابَعَہٗ مُوْسَی بْنُ عُقْبَۃَ وَاِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ ابْنِ عُقْبَۃَ وَجُوَیْرِیَۃُ وَابْنُ اِسْحَاقَ فِی النِّقَابِ وَالْقُفَّازَیْنِ وَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ وَلَا وَرْسٌ وَکَانَ یَقُوْلُ وَلَا تَنْتَقِبِ الْمُحْرِمَۃُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَیْنِ وَقَالَ مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَا تَنْتَقِبِ الْمُحْرِمَۃُ وَتَابَعَہُ اللَّیْثُ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمٍ

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ وَقَصَتْ بِرَجُلٍ مُحْرِمٍ نَاقَتُہٗ فَقَتَلَتْہُ فَاُتِیَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوْہُ وَکَفِّنُوْہُ وَلَا تُغَطُّوْا رَاْسَہٗ وَلَا تُقَرِّبُوْہُ طِیْبًا فَاِنَّہٗ یُبْعَثُ یُہِلُّ۔

اُنہوں نے کہا ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ احرام میں آپ ہم کو کون سے کپڑے پہننے کی اجازت دیتے ہیں آپ نے فرمایا قمیص نہ پہنو نہ پاجامہ نہ عمامہ نہ کنٹوپ (یا باران کوٹ) اگر کسی پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ موزے ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ کر پہن لے اور وہ کپڑا بھی نہ پہنو جس میں زعفران یا ورس لگی ہو اور محرم عورت منہ پر نقاب نہ ڈالے نہ دستانے پہنے لیث کے ساتھ اس حدیث کو موسیٰ بن عقبہ اور اسمٰعیل بن ابراہیم بن عقبہ اور جویریہ اور ابن اسحاق نے بھی روایت کیا[1] اُن کی روایتوں میں نقاب اور دستانوں کا ذکر ہے اور عبید اللہ کی روایت میں[2] ولا ورس ہے اور یہ کہ وہ کہتے تھے محرمہ عورت نقاب نہ ڈالے اور نہ دستانے پہنے اور امام مالک نے نافع[3] سے انہوں نے ابن عمرؓ سے یوں روایت کی محرمہ نقاب نہ ڈالے اور لیث بن ابی سلیم نے[4] مالک کی طرح روایت کی۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے اُنہوں نے منصور سے اُنہوں نے حکم سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ایک احرام والے شخص کو اُس کی اونٹنی نے گردن توڑ کر مار ڈالا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا آپ نے فرمایا اس کو غسل اور کفن دو لیکن اُس کا سر نہ چھپاؤ نہ اس کے خوشبو لگاؤ کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھے گا[5]

---

[1] موسیٰ کی روایت کو نسائی نے اور اسمٰعیل کی روایت کو علی بن محمد مصری نے فوائد میں اور جویریہ کی روایت کو ابو یعلیٰ نے اور ابن اسحاق کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] عبید اللہ کی روایت کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں وصل کیا اور نسائی اور دار قطنی نے بھی مگر اُن کی روایت میں صرف مرفوع حدیث ہے عبد اللہ ابن عمرؓ کا یہ قول مذکور نہیں ہے کہ محرمہ عورت نقاب نہ ڈالے اور نہ دستانے پہنے ۱۲ منہ [3] امام مالک کی مؤطا میں موجود ہے اور امام مالک نے صرف عبد اللہ کے قول کو نکالا ۱۲ منہ [4] یعنے موقوفاً مگر لیث کی روایت کس نے نکالی یہ حافظ نے بیان نہیں کیا ۱۲ منہ [5] یعنے اسی حالت میں مرا ہے مطلب یہ ہے کہ اُس کا احرام باقی ہے دوسری روایت میں ہے اس کا منہ مت ڈھانپو حافظ نے کہا مجھے اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا بعضوں نے اس کا نام واقد بن عبد اللہ بیان کیا حالانکہ یہ وہم ہے کیونکہ واقد بن عبد اللہ بن عمر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیدا نہیں ہوئے تھے بلکہ اُن کی ماں صفیہ بنت ابی عبید سے عبد اللہ بن عمرؓ کی خلافت میں نکاح کیا تھا اور واقد بن عبد اللہ ایک صحابی بھی ہیں لیکن وہ اُونٹ سے گر کر نہیں مرے وہ حضرت عمرؓ کی خلافت میں مرے ہیں ۱۲ منہ

بَابُ ۲۸۳ الِاغْتِسَالِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَدْخُلُ الْمُحْرِمُ الْحَمَّامَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ بِالْحَكِّ بَأْسًا۔

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَّالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتّٰى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ اُصْبُبْ فَصَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

باب محرم کو غسل کرنا[1] کیسا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا[2] محرم حمام میں جا سکتا ہے اور ابن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ نے محرم کو بدن کھجانا جائز رکھا[3]۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے زید اسلم سے انہوں نے ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ عبد اللہ بن عباسؓ اور مسور بن مخرمہ نے ابوا میں (جو ایک مقام ہے مکہ کے قریب) اختلاف کیا عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا محرم اپنا سر دھو سکتا ہے اور مسور نے کہا نہیں دھو سکتا آخر عبد اللہ بن عباسؓ نے مجھ کو ابو ایوب انصاری (صحابی) پاس بھیجا میں نے دیکھا وہ کنویں کی دو لکڑیوں کے بیچ میں نہا رہے ہیں ایک کپڑے کی آڑ کئے ہوئے میں اُن کو سلام کیا انہوں نے پوچھا کون میں نے کہا میں عبد اللہ بن حنین ہوں مجھ کو عبد اللہ بن عباسؓ نے آپ پاس یہ پوچھنے کو بھیجا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں اپنا سر کیوں کر دھوتے تھے یہ سن کر ابو ایوب نے اپنا ہاتھ پردے پر رکھا اس کو نیچا کیا اتنا کہ ان کا سر میں دیکھنے لگا پھر ایک آدمی سے کہا[4] جو اُن پر پانی ڈالتا تھا پانی ڈال اُس نے اُن کے سر پر پانی ڈالا انہوں نے دونوں ہاتھوں سے سر کو ہلایا آگے لائے اور پیچھے لے گئے پھر کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا

بَابُ ۲۸۴ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ۔

باب جب محرم کو جوتیاں نہ ملیں تو موزے پہن لینا

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

---

[1] ابن منذر نے کہا محرم کو غسل جنابت بالاجماع درست ہے لیکن غسل صفائی اور پاکیزگی میں اختلاف ہے امام مالک نے اس کو مکروہ جانا ہے کہ محرم اپنا سر پانی میں ڈبائے اور مؤطا میں نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ احرام کی حالت میں اپنا سر نہیں دھوتے تھے لیکن جب احتلام ہوتا تو دھوتے ۱۲ منہ [2] اس کو دارقطنی اور بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] ابن عمر کے اثر کو بیہقی نے اور حضرت عائشہ رضی اللہ کے اثر کو امام مالک نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَیْدٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ مَنْ لَّمْ یَجِدِ النَّعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ وَمَنْ لَّمْ یَجِدْ اِزَارًا فَلْیَلْبَسْ سَرَاوِیْلَ لِلْمُحْرِمِ۔

کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی میں نے جابر ابن زید سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ عرفات میں خطبہ سُنا رہے تھے جس شخص کو احرام کی حالت میں جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے جس کو تہ بند نہ ملے وہ پاجامہ پہن لے[1]۔

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّیَابِ فَقَالَ لَا یَلْبَسُ الْقَمِیْصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِیْلَاتِ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَّلَا وَرْسٌ وَّاِنْ لَّمْ یَجِدْ نَعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ وَلْیَقْطَعْهُمَا حَتّٰی یَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَیْنِ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا محرم کون سے کپڑے پہنے آپ نے فرمایا قمیص نہ پہنے نہ پگڑی باندھے نہ پاجامہ پہنے نہ کن ٹوپ (یا باران کوٹ) نہ وہ کپڑا جس کو زعفران یا ورس لگی ہو اگر جوتیاں نہ ملیں تو موزے پہن لے اور اُن کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچا کرے۔

بَابٌ ۲۸۵ اِذَا لَمْ یَجِدِ الْاِزَارَ فَلْیَلْبَسِ السَّرَاوِیْلَ۔

باب جو شخص تہ بند نہ پائے وہ پاجامہ پہن لے۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَّمْ یَجِدِ الْاِزَارَ فَلْیَلْبَسِ السَّرَاوِیْلَ وَمَنْ لَّمْ یَجِدِ النَّعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا عرفات میں تو فرمایا جو کوئی تہ بند نہ پائے وہ پاجامہ پہنے اور جو جوتیاں نہ پائے وہ موزے پہن لے۔

بَابٌ ۲۸۶ لُبْسِ السِّلَاحِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ

باب محرم کو ہتھیار باندھنا درست ہے[2] اور عکرمہ نے

[1] امام احمد نے اسی حدیث کے ظاہر پر عمل کر کے یہ حکم دیا ہے کہ جس محرم کو تہ بند نہ ملے وہ پاجامہ اور جس کو جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور پاجامہ کا پھاڑنا اور موزوں کا کاٹنا ضرور نہیں اور جمہور علماء کے نزدیک ضرور ہے اگر اسی طرح پہن لے گا تو اس پر فدیہ لازم ہو گا ۱۲ منہ [2] یعنے جب ضرورت ہو مثلاً دشمن یا کسی درندے کا خوف ہو ۱۲ منہ

عِكْرِمَةَ إِذَا خَشِيَ الْعَدُوَّ لَبِسَ السِّلَاحَ وَافْتَدٰى[1] وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ فِي الْفِدْيَةِ۔

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبٰى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ لَا يُدْخِلُ مَكَّةَ سِلَاحًا إِلَّا فِي الْقِرَابِ۔

بَابُ ۲۸۷ دُخُولِ الْحَرَمِ وَمَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ وَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ حَلَالًا وَإِنَّمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِهْلَالِ لِمَنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ لِلْحَطَّابِينَ وَغَيْرِهِمْ۔

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ اٰتٍ أَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ۔

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

کہا[1] اگر محرم کو دشمن کا ڈر ہو تو ہتھیار باندھے اور فدیہ دے لیکن عکرمہ کے سوا اور کسی نے یہ نہیں کہا کہ فدیہ دے۔

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا اُنہوں نے اسرائیل سے اُنہوں نے ابو اسحاق سے اُنہوں نے براء سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ میں عمرہ کیا مکہ والوں نے آپ کو مکہ میں آنے نہ دیا آخر آپ نے اُن سے اس شرط پر صلح کی مکہ میں ہتھیار نیام میں رکھ کر داخل ہوں گے

باب مکہ اور حرم میں بن احرام داخل ہونا اور عبد اللہ بن عمرؓ[2] بن احرام مکہ میں داخل ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے[3] کہا احرام کا حکم اُنہی لوگوں کو دیا جو حج اور عمرے کے ارادے سے آئیں اور لکڑ ہاروں وغیرہ کو ایسا حکم نہیں دیا

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عبد اللہ بن طاؤس نے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر کیا اور نجد والوں کے لیے قرن المنازل کو اور یمن والوں کے لیے یلملم کو یہ مقام اُن کے لیے ہیں جو وہاں رہتے ہوں یا اور ملکوں سے وہاں آئیں جو حج اور عمرے کا ارادہ رکھتے ہوں اور جو ان مقاموں کے ادھر (یا دریے) رہتے ہوں وہ جہاں سے چلیں یہاں تک کہ مکہ والے مکہ سے

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے

---

[1] حافظ نے کہا عکرمہ کا یہ اثر مجھ کو موصولاً نہیں ملا ابن منذر نے حسن بصری سے نقل کیا اُنہوں نے محرم کو تلوار باندھنا مکروہ سمجھا ۱۲ منہ [2] اس کو امام مالک نے موطا میں وصل کیا نافع سے اُنہوں نے کہا عبد اللہ بن عمر مکہ سے آرہے تھے جب قدید میں پہونچے تو انہوں نے فساد کی خبر سُنی وہ لوٹ گئے اور مکہ میں بن احرام داخل ہوئے ۱۲ منہ [3] یہ مطلب امام بخاری نے ابن عباس رضہ کی حدیث سے جو اس باب میں مذکور ہے یوں نکالا کہ اس میں یہ ہے جو حج اور عمرے کا ارادہ رکھتے ہوں اور اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے امام شافعی کہتے ہیں مکہ میں داخل ہونے والے پر احرام باندھنا واجب نہیں باقی امام واجب کہتے ہیں حنابلہ نے ان لوگوں کو مستثنیٰ کیا ہے جن کو بار بار آنے جانے کی حاجت پڑتی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور زہری اور حسن اور اہل ظاہر کا بھی یہی قول ہے اور حنفیہ سے یہ منقول ہے کہ وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جو میقات کے اس طرف رہتے ہوں ابن عبد البر نے کہا اکثر صحابہ اور تابعین وجوب کے قائل ہیں ۱۲ منہ

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ۔

خبر دی اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود پہنے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص آیا[1] کہنے لگا ابن خطل (مردود) کعبے کے پردے پکڑ کر لٹک رہا ہے آپ نے فرمایا اس کو مار ڈالو

باب ۲۸۸ إِذَا أَحْرَمَ جَاهِلًا وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا تَطَيَّبَ أَوْ لَبِسَ جَاهِلًا أَوْ نَاسِيًا فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ۔

باب اگر کوئی نہ جان کر کرتہ پہنے ہوئے احرام باندھ لے

اور عطا ابن ابی رباح نے کہا اگر نہ جان کر محرم خوشبو لگا لے یا سیاہ کپڑا پہن لے (تو اس پر کفارہ نہیں[2])

۴۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهَا أَثَرُ صُفْرَةٍ أَوْ نَحْوِهِ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِي تُحِبُّ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَنْ تَرَاهُ فَنَزَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ وَعَضَّ رَجُلٌ يَدَ رَجُلٍ يَعْنِي فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَأَبْطَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے عطا نے کہا مجھ سے صفوان بن یعلی نے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا اتنے میں ایک شخص آیا اس کے کرتے پر زرد خوشبو کا نشان تھا حضرت عمرؓ مجھ سے کہتے تھے تم آنحضرتؐ کو وحی اُترتے وقت دیکھنا چاہتے ہو خیر آپ پر وحی اُتری پھر وہ حالت جاتی رہی آپ نے فرمایا عمرے میں بھی وہی کر جو حج میں کرتا ہے اور ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ دانت سے کاٹا اس نے ہاتھ کھینچا تو دوسرے کا دانت اکھڑ گیا آپ نے اس کا بدلہ کچھ نہ دلایا۔

باب ۲۸۹ الْمُحْرِمِ يَمُوتُ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤَدَّى عَنْهُ بَقِيَّةُ الْحَجِّ

باب محرم اگر عرفات میں مر جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم نہیں کیا کہ حج کے باقی ارکان اُسکی طرف سے ادا کیے جائیں

---

[1] حافظ نے کہا مجھے اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا اور شاید یہ وہی شخص ہو جس نے ابن خطل کو قتل کیا بعضے کہتے ہیں یہ ابو برزہ اسلمی تھے اُنہی نے ابن خطل کو قتل کیا لیکن دارقطنی اور حاکم نے نکالا کہ بلال بن خطل کو زبیر نے قتل کیا بعضوں نے کہا ابن خطل کا نام عبداللہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کعبہ ہی میں قتل کرنے کی اس وجہ سے اجازت دی تھی کہ پہلے وہ مسلمان ہو گیا تھا آپ نے اس کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا اُس کے ساتھ ایک مسلمان غلام تھا ابن خطل نے اس کو کھانا طیار کرنے کا حکم دیا اور خود سو رہا پھر جاگا دیکھا تو اس غلام نے کھانا تیار نہیں کیا تھا غصے میں آن کر اس کو مار ڈالا اور اسلام سے پھر کر دوبارہ کافر بن گیا دو لونڈیاں گانے والی اس نے رکھی تھیں اُن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو گوایا کرتا ۱۲ منہ [2] شافعی کا یہی قول ہے اور امام مالک نے کہا اگر اسی وقت اتار ڈالے یا خوشبو دھو ڈالے تو کفارہ نہ ہوگا ورنہ کفارہ لازم ہوگا اور اہل کوفہ اور مزنی نے کہا ہر حال میں کفارہ واجب ہوگا عطار کے اس اثر کو ابن منذر نے اوسط میں اور طبرانی نے کبیر میں وصل کیا ۱۲ منہ

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَّاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ أَوْ قَالَ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُلَبِّيْ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے اُنھوں نے عمرو بن دینار سے اُنھوں نے سعید بن جبیر سے اُنھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اُنھوں نے کہا ایک شخص عرفات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ٹھہرا ہوا تھا اتنے میں اپنی اونٹنی پر سے گرا اونٹنی نے اُس کی گردن توڑ ڈالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتے سے غسل دو احرام ہی کے دونوں کپڑوں میں کفن دو اور اس کے خوشبو مت لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو کیوں کہ اللہ اس کو قیامت میں لبیک کہتا ہوا اُٹھائے گا

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَّاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تَمَسُّوْهُ طِيْبًا وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے اُنھوں نے ایوب سے اُنھوں نے سعید بن جبیر سے اُنھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اُنھوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا اتنے میں وہ اپنی اونٹنی پر سے گرا اونٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتے سے نہلاؤ اور (احرام ہی کے) دونوں کپڑوں کا کفن دو۔۔۔ اور خوشبو مت لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو نہ حنوط لگاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھائے گا

بَابٌ ۲۹۰ سُنَّةِ الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ۔

باب محرم جب مر جائے تو اُس کا کفن دفن کیونکر سنت ہے،

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرٰهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابو بشر نے خبر دی اُنھوں نے سعید بن جبیر سے اُنھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص (حج میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا اونٹنی نے احرام کی حالت میں اس کی گردن توڑ ڈالی وہ مر گیا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتے سے نہلاؤ اور احرام کے جو دو کپڑے

وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا۔

پہنے ہے اُسی میں کفن دے دو اور خوشبو مت لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اُٹھایا جائے گا

بَابٌ ۲۹۱ الْحَجِّ وَالنُّذُوْرِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالرَّجُلُ يَحُجُّ عَنِ الْمَرْاَةِ۔

باب میت کی طرف سے حج اور نذر ادا کرنا اور مرد کا عورت کی طرف سے حج کرنا

۴۳۶ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّيْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتّٰى مَاتَتْ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ قَاضِيَةً اقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ وضاع یشکری نے اُنھوں نے ابو بشر جعفر بن ایاس سے اُنھوں نے سعید بن جبیر سے اُنھوں نے ابن عباسؓ سے اُنھوں نے کہا ایسا ہوا جہینہ کی ایک عورتؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ حج کرنے سے پہلے مر گئیؓ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا ہاں اس کی طرف سے حج کر بھلا بتلا اگر تیری ماں پر کسی کا قرضہ ہو تو تو ادا کرے گی (اس نے کہا ضرور) آپ نے فرمایا پھر اللہ کا فرض ادا کرنا تو بہت ضرور ہے۔

بَابٌ ۲۹۲ الْحَجِّ عَمَّنْ لَّا يَسْتَطِيْعُ الثُّبُوْتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ۔

باب جو شخص اتنا ضعیف ہو کہ اُونٹ پر بیٹھ نہ سکے اُس کی طرف سے حج کرنا

---

۱ دوسرا حکم باب کی حدیث سے نہیں نکلتا کیوں کہ باب کی حدیث میں یہ بیان ہے کہ عورت نے اپنی ماں کی طرف سے حج کرنے کو پوچھا تھا تو ترجمہ باب یوں ہونا تھا کہ عورت کا عورت کی طرف سے حج کرنا اور حافظ صاحب سے اس مقام پر سہو ہوا اُنھوں نے کہا باب کی حدیث میں یہ ہے کہ عورت نے اپنے باپ کی طرف سے حج کرنے کو پوچھا حالانکہ یہ مطلب اس باب کی حدیث میں نہیں ہے بلکہ آئندہ باب کی حدیث میں ہے اور تعجب ہے کہ صاحب فیض الباری نے اس پر خیال نہ کیا اور ترجمہ فتح الباری پر اقتصار کیا ابن بطال نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں امر کے صیغے سے یعنے اقضوا اللہ سے خطاب کیا اس میں مرد عورت سب آگئے اور مرد کا عورت کی طرف سے اور عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا سب کے نزدیک جائز ہے اس میں حسن بن صالح کے سوا اور کسی نے اختلاف نہیں کیا ۱۲ منہ ۲ حافظ نے کہا اس عورت کا نام مجھ کو معلوم نہیں ہوا نہ اس کے باپ کا دیہ غلطی ہے ماں کہنا چاہیئے) نسائی کی روایت سے نکلتا ہے کہ وہ سنان بن سلمہ کی اور امام احمد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سنان ابن عبد اللہ کی جورو تھی طبرانی کی روایت سے یہ نکلتا ہے کہ اُن کی پھوپھی تھی مگر ابن مندہ نے صحابیات میں نکالا کہ یہ عورت غانیہ یا غاثیہ تھی اور ابن طاہر نے مبہمات میں اسی پر جزم کیا ۱۲ منہ ۳ معلوم ہوا کہ جس نے فرض حج نہ کیا ہو وہ بھی حج کی نذر مان سکتا ہے اب جو حج وہ کرے گا وہ فرض حج ہو گا بعد اس کے نذر کا حج کرے جمہور علماء کا یہی قول ہے ۱۲ منہ ۴ معلوم ہوا میت کی طرف سے حج درست ہے اور سعید بن منصور نے ابن عمرؓ سے نکالا کوئی کسی کی طرف سے حج نہ کرے اور امام مالک اور لیث سے ایسا ہی منقول ہے ایک قول امام مالک کا یہ ہے کہ اگر میت اپنی طرف سے حج کرانے کی وصیت کر گیا ہو تب تو اس کی طرف سے حج درست ہے ورنہ درست نہیں ہے ۱۲ منہ

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ امْرَاَةً ح حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَآءَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمٍ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَّا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِيْ عَنْهُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ۔

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا کہا اُنھوں نے ابن جریج سے اُنھوں نے ابن شہاب سے اُنھوں نے سلیمان بن یسار سے اُنھوں نے ابن عباس رضؓ سے اُنھوں نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے ایک عورت دوسری سند امام بخاری نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے کہا ہم سے ابن شہاب نے اُنھوں نے سلیمان بن یسار سے اُنھوں نے ابن عباس رضؓ سے اُنھوں نے کہا خثعم قبیلے کی ایک عورت[1] جس سال حجۃ الوداع ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ اللہ نے جو اپنے بندوں پر حج فرض کیا وہ ایسے وقت پر کہ میرا باپ اتنا بوڑھا ہے کہ اونٹنی پر تھم نہیں سکتا کیا اس کا حج ادا ہو جائے گا اگر میں اس کی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا ہاں

بَابٌ ۲۹۲ حَجِّ الْمَرْاَةِ عَنِ الرَّجُلِ۔

باب عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمٍ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَّا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا اُنھوں نے امام مالک سے اُنھوں نے ابن شہاب سے اُنھوں نے سلیمان بن یسار سے اُنھوں نے عبد اللہ بن عباس رضؓ سے اُنھوں نے کہا فضل بن عباس رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُونٹ پر سوار تھے اتنے میں خثعم قبیلے کی ایک عورت آئی فضل اس کو دیکھنے لگے وہ فضل کو تکنے لگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے وہ عورت بولی یا رسول اللہ اللہ کا فرض (حج) ایسے وقت پر فرض ہوا کہ میرا باپ بوڑھا ہے اُونٹنی پر تھم نہیں سکتا کیا میں اُس کی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا ہاں یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے۔

[1] اس کا نام معلوم نہیں ہوا اس حدیث سے یہ نکلا کہ زندہ آدمی کی طرف سے بھی اگر وہ معذور ہو جائے دوسرا آدمی حج کر سکتا ہے امام مالک نے اس کے خلاف کہا ہے اور ابن منذر نے کہا جو آدمی حج پر خود قادر ہے اس کی طرف سے تو بالاجماع دوسرے کو حج کرنا درست نہیں یعنے فرض حج اور نفل میں اختلاف ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے اور شافعی کے نزدیک جائز نہیں اور امام احمد سے اس باب میں دو روایتیں ہیں ۱۲ منہ

بَابُ ۲۹۴ حَجِّ الصِّبْيَانِ۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَنِي أَوْ قَدَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ۔

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرٰهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلْتُ وَقَدْ نَاهَزْتُ الْحُلُمَ أَسِيرُ عَلٰى أَتَانٍ لِي وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي بِمِنًى حَتّٰى سِرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ نَزَلْتُ عَنْهَا فَرَتَعَتْ فَصَفَفْتُ مَعَ النَّاسِ وَرَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِنًى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حُجَّ بِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ۔

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا الْقٰسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

باب بچوں کا حج کرنا[1]

ہم سے ابو نعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے اُنہوں نے عبید اللہ بن ابی یزید سے اُنہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سامان کے ساتھ مزدلفہ سے رات کو منیٰ بھیج دیا۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا ہم کو ابن شہاب کے بھتیجے نے اُنہوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے کہ عبد اللہ بن عباس رضی نے کہا میں ایک مادیاں گدھی پر چلتا ہوا منیٰ میں آیا اُن دنوں میں جوانی کے قریب تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے میں تھوڑی سی پہلی صف کے آگے بھی گذر گیا پھر گدھی سے اُترا وہ چرتی رہی میں لوگوں کے ساتھ صف میں شریک ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور یونس نے ابن شہاب سے یوں روایت کیا کہ یہ واقعہ منیٰ میں ہوا حج وداع میں)

ہم سے عبد الرحمٰن بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے اُنہوں نے محمد بن یوسف سے اُنہوں نے سائب بن یزید سے اُنہوں نے کہا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرایا گیا جب میری عمر سات برس کی تھی

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم کو قاسم بن مالک نے خبر دی اُنہوں نے جعید بن عبد الرحمٰن سے اُنہوں نے کہا میں نے

---

[1] امام بخاری اس باب میں وہ صریح حدیث نہ لائے جس کو امام مسلم نے نکالا ابن عباس رضی سے کہ ایک عورت نے اپنا بچہ اٹھایا اور کہنے لگی یا رسول اللہ اس کا بھی حج ہے آپ نے فرمایا ہاں اور تجھ کو ثواب ملے گا حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ بچے کا حج مشروع ہے اور اس کا احرام صحیح ہے حنفیہ کا بھی یہی قول ہے لیکن یہ حج کو ساقط نہ کرے گا بلوغ کے بعد فرض حج ادا کرنا لازم ہوگا اور یہ حج نفل رہے گا ۱۲ منہ [2] عبد اللہ بن عباس اُن دنوں نابالغ تھے باوجود اس کے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا امام بخاری نے باب کا مطلب اس حدیث سے ثابت کیا ۱۲ منہ

قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ لِلسَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ وَكَانَ قَدْ حُجَّ بِهِ فِي ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عمرو بن عبد العزیز سے سُنا وہ سائب بن یزید سے کہہ رہے تھے[1] اور سائب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سامان دبال بچوں میں حج کرایا گیا تھا

بَابٌ ۲۹۵ حَجِّ النِّسَاءِ وَقَالَ لِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَذِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا فَبَعَثَ مَعَهُنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔

باب عورتوں کا حج کرنا امام بخاری نے کہا مجھ سے احمد بن محمد نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اس کے دادا ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن عوف سے حضرت عمرؓ نے اپنے آخری حج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کو حج کرنے کی اجازت دی[2] اُن کے ساتھ حضرت عثمانؓ اور عبد الرحمٰن بن عوف کو بھیجا۔

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَغْزُو وَنُجَاهِدُ مَعَكُمْ فَقَالَ لَكِنَّ أَحْسَنَ الْجِهَادِ وَأَجْمَلَهُ الْحَجُّ حَجٌّ مَبْرُورٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَا أَدَعُ الْحَجَّ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد نے کہا ہم سے مسدد نے حبیب بن ابی عمرہ نے کہا ہم سے عائشہ بنت طلحہ نے انہوں نے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ لوگوں کے ساتھ جہاد کو نہ جایا کریں آپ نے فرمایا تم عورتوں کا عمدہ اور اچھا جہاد حج ہے[3] وہ حج جو مقبول ہو حضرت عائشہؓ کہتی تھیں میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اشارہ سُننے کے بعد حج کو کبھی چھوڑنے والی نہیں

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن یزید نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو معبد سے جو ابن عباس رضی کے غلام تھے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت اپنے محرم رشتہ دار کے ساتھ

---

[1] اس روایت میں یہ بیان نہیں کیا کہ عمر بن عبد العزیز نے سائب سے کیا کہا اور سائب نے کیا جواب دیا اس کا بیان دوسری روایت میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے سائب سے مد کی مقدار پوچھی تھی ۱۲ منہ [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بی بیاں حج کو گئیں مگر حضرت سودہ اور حضرت زینب وفات تک اپنے مقام سے نہ نکلیں پہلے حضرت عمر کو تردد ہوا تھا کہ آپ کی بی بیوں کو حج کے لیے نکالیں یا نہیں پھر انہوں نے اجازت دی اور نگہبانی کے لیے حضرت عثمان رض کے ساتھ کر دیا پھر معاویہ کی خلافت میں بھی ان بی بیوں نے حج کیا ہودوں پر سوار تھیں ان پر چادریں پڑی ہوئی تھیں ۱۲ منہ [3] یعنے جہاد کے لیے نکلنا تم پر واجب نہیں ہے جیسے مردوں پر واجب ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورتیں مجاہدین کے ساتھ نہ جائیں بلکہ جا سکتی ہیں کیونکہ ام عطیہ کی حدیث میں ہے کہ ہم جہاد میں نکلتے تھے اور زخمیوں کی دوا وغیرہ کرتے تھے اور آپ نے ایک عورت کو بشارت دی تھی کہ وہ مجاہدین کے ساتھ شہید ہوں گی ۱۲ منہ

ذِی مَحْرَمٍ وَّلَا یَدْخُلُ عَلَیْهَا رَجُلٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَخْرُجَ فِیْ جَیْشِ کَذَا وَکَذَا وَامْرَاَتِیْ تُرِیْدُ الْحَجَّ فَقَالَ اُخْرُجْ مَعَهَا۔

ساتھ ہی سفر کرے[1] اور پاس کوئی مرد نہ جائے مگر جب کوئی محرم اُس کے پاس موجود ہو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں فلانے لشکر کے ساتھ (جہاد کے لیے) نکلنے والا ہوں اور میری عورت حج کو جایا چاہتی ہے آپ نے فرمایا اپنی عورت کے ساتھ جا

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ اَخْبَرَنَا حَبِیْبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهٖ قَالَ لِاُمِّ سِنَانٍ الْاَنْصَارِیَّةِ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ اَبُوْ فُلَانٍ تَعْنِیْ زَوْجَهَا کَانَ لَهٗ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلٰی اَحَدِهِمَا وَالْاٰخَرُ یَسْقِیْ اَرْضًا لَنَا قَالَ فَاِنَّ عُمْرَةً فِیْ رَمَضَانَ تَقْضِیْ حَجَّةً اَوْحَجَّةً مَّعِیْ رَوَاهُ ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْکَرِیْمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن زریع نے خبر دی کہا ہم کو حبیب معلم نے اُنہوں نے عطا بن ابی رباح سے اُنہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب حج کر کے لوٹے تو ام سنان سے جو انصاری عورت تھی یہ پوچھا تو حج کو کیوں نہیں گئی وہ کہنے لگی فلانے کا باپ یعنے میرا خاوند[2] اُس کے پاس پانی لانے کے دو اُونٹ تھے ایک پر تو وہ خود حج کو گیا اور دوسرا ہماری زمین میں پانی پہنچاتا ہے آپ نے فرمایا رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے اس حدیث کو ابن جریج نے بھی عطاء سے روایت کیا[3] اُنہوں نے کہا میں نے ابن عباس رض سے سُنا اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبید اللہ نے عبدالکریم سے روایت کی اُنہوں نے عطاء سے اُنہوں نے جابر رض سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث[4]

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ قَزَعَةَ مَوْلٰی زِیَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدٍ وَّقَدْ غَزَا

ہم سے سلیمان ابن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے عبدالملک بن عمیر سے اُنہوں نے قزعہ سے جو زیاد کے غلام تھے اُنہوں نے کہا میں نے ابو سعید خدری سے سنا اُنہوں نے

---

[1] اس روایت میں مطلق سفر مذکور ہے دوسری روایتوں میں تین دن اور دو دن اور ایک دن کے سفر کی تصریح ہے بہرحال ایک دن رات کی راہ سے کم پر عورت بغیر محرم کے جا سکتی ہے ہمارے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو خاوند یا دوسرا کوئی محرم رشتہ دار نہ ملے تو اس پر حج واجب نہیں ہے حنفیہ کا بھی یہی قول ہے لیکن شافعیہ اور مالکیہ معتبر اور نیک رفیقوں کے ساتھ حج کے لیے جانا جائز رکھتے ہیں ۱۲ منہ [2] یعنے ابو سنان جیسے اُوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ [3] یہ روایت موصولاً باب العمرۃ فی رمضان میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [4] اس کو ابن ماجہ نے وصل کیا امام بخاری کا مطلب ان سندوں کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ راویوں نے اس میں عطا پر اختلاف کیا ہے ابن ابی لیلیٰ اور یعقوب بن عطاء نے بھی حبیب معلم اور ابن جریج کی طرح روایت کی ہے معلوم ہوا کہ عبدالکریم کی روایت شاذ ہے اور اعتبار کے قابل نہیں ۱۲ منہ

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ اَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ يُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْجَبْنَنِيْ وَاٰنَقْنَنِيْ اَنْ لَّا تُسَافِرَ امْرَاَةٌ مَّسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ وَّلَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِيْ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ جہاد کیے تھے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چار باتیں سُنیں ہیں یا چار باتیں ابوسعید رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے وہ کہتے تھے یہ باتیں مجھ کو بھلی لگیں ایک یہ کہ کوئی عورت دو دن کا سفر بغیر محرم رشتہ دار یا خاوند کے ساتھ ہو۔ نہ کرے دوسرے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ نہیں رکھنا چاہیئے تیسرے عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک اور فجر کے بعد سورج نکلنے تک نماز نہ پڑھنا چاہیئے چوتھے کجاوے تین ہی مسجدوں کی طرف باندھے جاویں ایک مسجد حرام دوسری میری مسجد تیسری مسجد اقصیٰ کی طرف

بَابٌ ۲۹۶ مَنْ نَّذَرَ الْمَشْيَةَ اِلَى الْكَعْبَةِ۔

باب اگر کسی نے کعبے تک پیدل جانے کی منت مانی[1]

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى شَيْخًا يُّهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللهَ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ لَغَنِيٌّ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّرْكَبَ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے مروان فزاری نے انہوں نے حمید طویل سے کہا مجھ سے ثابت نے بیان کیا انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا[2] جو اپنے دونوں بیٹوں پر ٹیکا دیے چل رہا ہے آپ نے پوچھا اس کو کیا ہوا ہے لوگوں نے عرض کیا اس نے پیدل کعبہ کو جانے کی منت مانی ہے آپ نے فرمایا اللہ کو اس کی حاجت نہیں کہ یہ اپنے تئیں تکلیف دے اور حکم کیا کہ وہ سوار ہو جائے

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ اَنْ تَمْشِيَ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی اُن سے ابن جریج نے بیان کیا کہا مجھ کو سعید بن ابی ایوب نے خبر دی اُن کو یزید بن ابی حبیب نے اُن کو ابوالخیر مرثد بن عبداللہ نے انہوں نے عقبہ بن عامر رضؓ سے انہوں نے کہا میری بہن نے یہ منت مانی کہ بیت اللہ تک پیدل

[1] تو اس پر اس منت کا پورا کرنا واجب ہے یا نہیں حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ایسی نذر کا پورا کرنا واجب نہیں کیونکہ حج سوار ہو کر کرنا پیدل کرنے سے افضل ہے یا آپ نے اس لیے سوار ہونے کا حکم دے دیا کہ اس کو پیدل چلنے کی طاقت نہ تھی ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا مجھے اس بوڑھے کا نام معلوم نہیں ہوا نہ اس کے بیٹوں کا ۱۲ منہ

إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ قَالَ وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ لَا يُفَارِقُ

جائے گی اور مجھ سے کہنے لگی کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھو میں آیا اور آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا وہ پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو یزید نے کہا ابوالخیر ہمیشہ عقبہ کے ساتھ رہتے

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے یزید سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عقبہ سے یہی حدیث

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَضَائِلُ الْمَدِيْنَةِ

بَابٌ ۲۹۷ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ

باب مدینہ کے حرم کا بیان

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا إِلَى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا وَلَا يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ثابت بن یزید نے کہا ہم سے عاصم ابوعبدالرحمٰن احول نے انہوں نے انس رض سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا مدینہ کا حرم[1] یہاں سے (جبل عیر سے) وہاں (ثور) تک ہے اس کا درخت نہ کاٹا جائے اس میں کوئی بدعت نہ کی جائے جو کوئی بدعت[2] نکالے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت پڑے[3]

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَأَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي فَقَالُوا لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ فَأَمَرَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے ابوالتیاح سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور مسجد بنانے کا حکم دیا تو بنی نجار سے فرمایا تم اپنے باغ کا مجھ سے مول کر لو انہوں نے کہا ہم تو اللہ سے اس کا مول لیں گے پھر آپ نے حکم دیا مشرکوں کی قبریں جو وہاں تھیں وہ کھود کر پھینک

---

[1] مدینہ کے حرم کا بھی حکم وہی ہے جو مکہ کے حرم کا ہے صرف جزا لازم نہیں آتی امام مالک اور شافعی اور اہل حدیث کا یہی مذہب ہے لیکن ابوحنیفہ کے نزدیک اس کا حکم مکہ کے حرم کا سا نہیں ہے بلکہ وہاں کا درخت کاٹنا اور وہاں کا شکار مارنا درست ہے اور یہ قول احادیث صحیح کے برخلاف ہے اور تعجب تو ان لوگوں سے ہوتا ہے جو اپنے تئیں اہل حدیث سمجھتے ہیں اور مدینہ کو حرم کی طرح قرار نہیں دیتے بلکہ بعضوں نے غضب کیا اس کو شرک قرار دیا ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ ۱۲ منہ [2] شعبہ اور حماد بن سلمہ کی روایت میں اتنا اور زیادہ ہے یا کسی بدعتی کو جگہ دیوے یعنی اپنے یہاں اتارے معاذ اللہ بدعت ایسی بری بلا ہے کہ آدمی بدعتی کو جگہ دینے سے ملعون ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [3] حافظ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اہل معاصی اور فساد پر لعنت کر سکتے ہیں لیکن فاسق معین پر لعنت کرنا اس سے ثابت نہیں ہوتا بدعت سے ظلم مراد ہے اور لعنت سے سخت عذاب اور وہ لعنت مراد نہیں ہے جو کافر پر ہوتی ہے ۱۲ منہ

وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ۔

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ عَلٰى لِسَانِي قَالَ وَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ أَرَاكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ۔

۱۷۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلٰى كَذَا مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَقَالَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ

دی گئیں اور کوڑا کرکٹ برابر کیا گیا اور درخت کاٹ ڈالے گئے اور مسجد میں قبلے کی طرف رکھ دیے گئے

ہم سے اسمٰعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی عبد الحمید نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں میں جو زمین ہے وہ میری زبان پر حرم ٹھہرائی گئی ابوہریرہؓ نے کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ کے پاس آئے فرمایا میں سمجھتا ہوں بنی حارثہ تم حرم کے باہر ہو گئے پھر دیکھا فرمایا نہیں تم حرم کے اندر ہو

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے باپ یزید بن شریک سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا میرے پاس تو بس اللہ کی کتاب ہے اور یہ کاغذ اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ عائر پہاڑ سے لے کر یہاں تک حرم ہے جو کوئی وہاں بدعت نکالے یا بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت نہ اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مسلمانوں میں سے کسی کا بھی عہد کافی ہے جو کوئی مسلمان کا عہد توڑے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب مسلمانوں کی لعنت نہ اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض اور جو کوئی اپنے مالک کو چھوڑ کر بے اس کی اجازت کے دوسرے کو مالک بنائے

لہ اس سے بعضے حنفیہ نے دلیل لی ہے کہ اگر مدینہ حرم ہوتا تو وہاں کے درخت آپ کیوں کٹواتے ان کا جواب یہ ہے کہ یہ واقعہ ہجرت سے پہلے کا ہے اس وقت تک مدینہ حرم نہیں ہوا تھا دوسرے یہ فعل ضرورت سے واقع ہوا یعنے مسجد بنانے کے لیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کیا بہ حکم الٰہی کیا آپ نے تو مکہ میں بھی قتال کیا کیا حنفیہ اس کو بھی کسی اور کے لیے جائز رکھیں گے مسلم کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے گرد اگرد بارہ میل تک حرم کی حد قرار دی ۱۲ منہ

اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔

بَابٌ ۲۹۸ فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ وَاَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ۔

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْحُبَابِ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔

بَابٌ ۲۹۹ اَلْمَدِيْنَةُ طَابَةٌ

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْكَ حَتّٰى اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هٰذِهٖ طَابَةٌ۔

بَابٌ ۳۰۰ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ۔

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

اُس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت نہ اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض

باب مدینہ کی فضیلت اور مدینہ کا بُرے آدمی کو نکال دینا

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے یحییٰ بن سعید سے اُنہوں نے کہا میں نے ابوالحباب سعید بن یسار سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو اُس بستی میں جانے کا حکم ہوا جو دوسری بستیوں کو کھالے گی[1] (اُن کی سردار بنے گی) منافق اس کو یثرب کہتے ہیں اس کا نام مدینہ ہے بُرے لوگوں کو اس طرح سے نکال باہر کرے گی جیسے بھٹی لوہے کا میل نکال دیتی ہے

باب مدینہ کا ایک نام طابہ ہے[2]۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے اُنہوں نے عباس بن سہل بن سعد سے اُنہوں نے ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ تبوک سے لوٹ کر آئے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا یہ طابہ آگیا

باب مدینہ کے دونوں پتھریلے میدان

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے سعید

[1] یعنے ان پر غالب ہوگی ان کا صدر مقام اور پائے تخت بن جائے گی یہ بشارت آپ کی بالکل صحیح اور پوری ہوئی مدینہ ایک مدت تک ایران اور عرب اور مصر اور شام اور توران کا پائے تخت رہا اور خلفاء راشدین نے مدینہ میں رہ کر خلافت کی پھر بنی امیہ کے وقت میں شام پائے تخت ہوا اور عباسیہ کے وقت میں بغداد اخیر خلیفہ معتصم باللہ ہوا اور اس کے زوال سے اسلامی خلافت مٹ گئی اور مسلمان پھوٹ کر الگ الگ گروہ بن گئے اور کافروں کی مراد پوری ہوئی انہوں نے ہر جگہ مسلمانوں کو مغلوب کر کے اپنی رعیت بنا لیا اور جو رشتہ اتحاد اور اتفاق کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں میں قائم فرما دیا تھا کہ وہ سب مل کر ایک قرشی خلیفہ کے ماتحت رہیں اس کو توڑ دیا امام کے نہ ہونے سے تمام مسلمان تسبیح کے دانوں کی طرح پراگندہ اور تباہ ہیں یا اللہ پھر تو مسلمانوں کو امام قائم کرنے کی توفیق دے اور ان میں اتحاد اور اتفاق پیدا کر اور اُن کو شرع محمدی کا پیرو بنا دے آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ [2] طابہ اور طیبہ دونوں مدینہ کے نام ہیں کیونکہ وہاں کی تربت پاکیزہ اور وہاں کے لوگ فرشتہ صورت پاک سیرت ہیں ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ لَوْرَاَیْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِیْنَةِ تَرْتَعُ مَاذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَابَیْنَ لَابَتَیْهَا حَرَامٌ۔

بن مسیب سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے اگر مدینہ میں ہرن چرتے دیکھوں تو اُن کو نہ چھیڑوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کی زمین پتھریلے میدانوں کے بیچ میں حرم ہے (وہاں شکار جائز نہیں)

بَابٌ ۳۰۱ مَنْ رَّغِبَ عَنِ الْمَدِیْنَةِ۔

باب جو شخص مدینہ سے نفرت کرے

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَتْرُکُوْنَ الْمَدِیْنَةَ عَلٰی خَیْرِ مَاکَانَتْ لَا یَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِیْ یُرِیْدُ عَوَافِیَ السِّبَاعِ وَالطَّیْرِ وَاٰخِرُ مَنْ یُّحْشَرُ رَاعِیَانِ مِنْ مُّزَیْنَةَ یُرِیْدَانِ الْمَدِیْنَةَ یَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَیَجِدَانِهَا وَحْشًا حَتّٰی اِذَا بَلَغَا ثَنِیَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰی وُجُوْهِهِمَا

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے تم مدینہ کو اچھے حال میں چھوڑ جاؤ گے (پھر ایسا اجاڑ ہو جائے گا کہ) وہاں وحشی جانور درندا اور چرند بسنے لگیں گے[1] اور اخیر میں مزینہ کے دو چرواہے مدینہ آئیں گے اس لیے کہ اپنی بکریاں ہانک لے جائیں دیکھیں گے وہاں نرے وحشی جانور ہی جانور ہیں جب ثنیۃ الوداع پر پہنچیں گے تو اوندھے منہ گر پڑیں گے[2]

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ سُفْیٰنَ بْنِ اَبِیْ زُهَیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُفْتَحُ الْیَمَنُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یُّبِسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِیْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْکَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَیُفْتَحُ الشَّامُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یُّبِسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِیْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْکَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَیُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یُّبِسُّوْنَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عبداللہ بن زبیر سے اُنہوں نے سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے یمن کا ملک فتح ہو گا پھر وہاں سے کچھ لوگ سواری کے جانور ہانکتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور جو اُن کا کہنا سنیں گے ان کو لاد کر مدینہ سے لے جائیں گے حالانکہ اگر اُن کو معلوم ہوتا مدینہ کا رہنا ان کے لیے بہتر تھا اسی طرح شام کا ملک فتح ہو گا اور کچھ لوگ سواریاں ہانکتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور جو اُن کی بات سنیں گے اُن کو لاد کر لے جائیں گے اور اگر وہ سمجھتے تو مدینہ کا رہنا ان کے لیے بہتر تھا اسی طرح

[1] یہ حال اخیر زمانے میں قیامت کے قریب ہو گا ۱۲ منہ [2] وہ بھی مر جائیں گے پھر اُس کے بعد قیامت قائم ہو گی ۱۲ منہ

فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَ الْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔

عراق فتح ہو گا کچھ لوگ سواریاں ہانکتے آئیں گے اپنے گھر والوں کو اور جو اُن کی بات مانیں گے اُن کو سوار کرا کے لے جائیں گے اگر ان کو سمجھ ہوتی تو مدینہ ان کے لیے بہتر تھا

بَابٌ ۳۰۲ اَلْاِيْمَانُ يَاْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

باب ایمان مدینہ کی طرف سمٹ آنا

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَاْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے کہا مجھ سے عبید اللہ عمری نے اُنہوں نے خبیب بن عبد الرحمٰن سے اُنہوں نے حفص بن عاصم سے اُنہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے قریب) ایمان مدینہ میں سمٹ کر اس طرح سے آجائے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے بل میں سما جاتا ہے[1]

بَابٌ ۳۰۳ اِثْمِ مَنْ كَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ۔

باب جو شخص مدینہ والوں کو ستانا چاہے اس پر کیسا وبال پڑے گا

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ عَنْ جُعَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَآءِ۔

ہم سے حسین بن حریث نے بیان کیا ہم کو فضل بن موسیٰ نے خبر دی اُنہوں نے جعید بن عبد الرحمٰن سے اُنہوں نے عائشہ رض سے جو سعد کی بیٹی تھیں اُنہوں نے کہا میں نے سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مدینہ والوں سے جو کوئی فریب کرے گا اس طرح گل جاوے گا جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے

بَابٌ ۳۰۴ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ۔

باب مدینہ کے محلوں کا بیان

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ سَمِعْتُ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی کہا میں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سُنا اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک محل (اُونچے مکان)

[1] اسی طرح اخیر زمانہ میں سچے مسلمان ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں چلے جائیں گے قرطبی نے کہا حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مدینہ والوں کا عمل حجت ہے اور اُن کا اسلام بدعتوں سے خالی ہے حافظ نے کہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں تھا اور اب تو اس کے برخلاف مشاہدہ ہوتا ہے جب سے فتنے اور فساد ظاہر ہو گئے ہیں

الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

یہ چڑھے پھر (صحابہؓ سے) فرمایا تم وہ دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں تمہارے گھروں میں فتنے کے مقام اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے بارش گرنے کے مقام سفیان کے ساتھ اس حدیث کو معمر اور سلیمان بن کثیر نے بھی زہری سے روایت کیا

بَابٌ ٣٠٥ لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ۔

باب دجال مدینہ میں نہیں جانے کا

٤٦٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اس کے دادا ابراہیم سے اُنہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مدینہ میں دجال کا کچھ خوف نہ ہوگا اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے[۲]

٤٦٣۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اُویس نے بیان کیا مجھ سے امام مالک نے اُنہوں نے نعیم بن عبداللہ مجمر سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے دروازوں پر فرشتے ہوں گے نہ اس میں طاعون جا سکے گا نہ دجال[۳]

٤٦٤۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا مجھ سے ولید ابن مسلم نے کہا ہم سے امام ابوعمرو اوزاعی نے کہا ہم سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے کہا مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دنیا میں کوئی شہر ایسا نہیں جس کو دجال

---

[۱] یہ دیکھنا بہ طریق کشف کے تھا اس میں تاویل کی ضرورت نہیں قسطلانی نے کہا یا دیکھنے سے علم مراد ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا پورا ہوا مدینہ ہی میں حضرت عثمانؓ قتل کیے گئے اور یزید پلید کی جانب سے واقعہ حرہ میں اہل مدینہ پر کیا کیا آفتیں پیش آئیں ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث ایک کھلا معجزہ ہے آپ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں نہ مدینہ کی فصیل تھی نہ اس میں دروازے تھے اب فصیل بھی بن گئی ہے سات دروازے بھی ہیں ۱۲ منہ [۳] یعنے عام طاعون جس سے ہزاروں آدمی مر جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے مدینہ کو ان عام آفتوں سے بچا دیا ہے اللھم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک ۱۲ منہ

وَالْمَدِيْنَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِأَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللّٰهُ كُلَّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ۔

۴۶۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثَنَا بِهٖ أَنْ قَالَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِيْ بِالْمَدِيْنَةِ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهٗ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهٗ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ حِيْنَ يُحْيِيْهِ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيْرَةً مِّنِّي الْيَوْمَ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ أَقْتُلُهٗ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ۔

نہ روندے گا[1] ضرور روندے گا مگر مکہ اور مدینہ ان دونوں شہروں میں آنے کے جتنے رستے ہیں اُن پر فرشتے صف باندھے پہرہ دے رہے ہوں گے پھر مدینہ اپنے لوگوں پر تین بار لرزے گا[2] اور اللہ ہر منافق اور کافر کو اس میں سے نکال دے گا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دجال کے باب میں ایک لمبی حدیث بیان فرمائی اس حدیث میں یہ بھی تھا دجال مدینہ کی ایک کھاری زمین میں آن کر اترے گا اس پر مدینہ کے اندر آنا تو حرام کر دیا گیا ہے پھر (مدینہ سے) ایک شخص جو اس زمانہ کے (سب) لوگوں میں نیک ہوگا۔ یا نیک لوگوں میں سے ہوگا دجال کے پاس جائے گا۔ اور کہے گا میں گواہی دیتا ہوں تو وہی دجال ہے جس کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کر دیا تھا دجال اپنے لوگوں سے کہے گا بھلا کہو تو سہی اگر میں اس شخص کو مار ڈالوں پھر جلا دوں تب تو تم کو میری خدائی میں شک نہیں رہنے کی وہ کہیں گے نہیں دجال اُس کو مار ڈالے گا پھر جلا دے گا وہ شخص زندہ ہو کر کہے گا خدا کی قسم اب تو مجھ کو پورا معلوم ہو گیا تو ہی دجال ہے[3] دجال پھر اُس کو مار ڈالنا چاہے گا لیکن مار نہ سکے گا

[1] یعنی خود دجال اپنی ذات سے ہر بڑے شہر میں داخل ہوگا امام ابن حزم کو یہ مشکل معلوم ہوا کہ دجال ایسی تھوڑی مدت میں دنیا کے ہر شہر میں خود داخل ہو تو انہوں نے یوں تاویل کی کہ دجال کے داخل ہونے سے اُس کے اتباع اور جنود کا داخل ہونا مراد ہے قسطلانی نے کہا ابن حزم نے اس پر خیال نہیں کیا جو صحیح مسلم میں ہے کہ دجال کا ایک ایک برس کے برابر ہوگا ۱۲ منہ [2] یہ حرکت گویا ان لوگوں کے نکالنے کے لیے ہوگی جو ظاہر میں مسلمان ہیں لیکن دل میں نفاق اور کفر بھرا ہوا ہے وہ زلزلہ کے ڈر سے مدینہ سے نکل جائیں گے اور دجال کے لشکر سے مل جائیں گے ۱۲ منہ [3] کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری ایک نشانی یہ بھی بیان فرمائی تھی کہ تو ایک شخص کو مار کر پھر جلائے گا حقیقت میں دجال کی یہ مجال نہیں کہ کسی کو مار کر پھر جلا سکے یہ تو احیاء ہے جو خاص صفت الٰہی ہے مگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ مومنوں کو آزمانے کے لیے دجال کے ہاتھ پر یہ نشانی ظاہر کر دے گا جو لوگ سچے خداوند کو نہیں پہچانتے وہ دجال کی خدائی کے قائل ہو جائیں گے پر جو سچے ایمان دار (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابٌ ۳۰۶ اَلْمَدِيْنَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ۔

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ عَلَى الْاِسْلَامِ فَجَاءَ مِنَ الْغَدِ مَحْمُوْمًا فَقَالَ اَقِلْنِيْ فَاَبٰى ثَلٰثَ مِرَارٍ فَقَالَ الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا۔

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ نَقْتُلُهُمْ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ لَا نَقْتُلُهُمْ فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا تَنْفِي الرِّجَالَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔

بَابٌ ۳۰۷

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ سَمِعْتُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب مدینہ برے آدمی کو نکال دیتا ہے

ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ایک گنوار[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور اسلام پر بیعت کی دوسرے دن بخار میں ہلہلاتا ہوا آیا کہنے لگا میری بیعت توڑ دیجئے تین بار اس نے یہی کہا آپ نے انکار کیا پھر فرمایا مدینہ تو گویا بھٹی ہے میل کچیل کو نکال دیتی ہے خالص مال رکھ لیتی ہے۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے کہا میں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد میں نکلے تو آپ کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ (منافق) لوٹ گئے بعضوں نے کہا ہم چل کر ان کو قتل کریں گے بعضوں نے کہا قتل نہیں کرنے کے اس وقت (سورہ نسا کی) یہ آیت تم کو کیا ہو گیا منافقوں کے باب میں تمہارے دو فرقے ہو گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ برے آدمیوں کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے آگ لوہے کی میل کچیل کو[2]

باب

ہم سے عبداللہ ابن محمد سندی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے میرے باپ جریر بن حازم نے کہا میں نے یونس سے سنا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) ہیں اور اپنے حقیقی مالک پہنچانتے ہیں وہ یہ کرشمہ بھی اسی کا ایک کرشمہ سمجھیں گے اور دجال اگر ایسی لاکھوں باتیں تبلائے تب بھی اس کو خدا نہیں سمجھنے کے ان ربنا انت ساکنہ غیر محتاج الی السرج وجہک المامول حجتنا یوم یاتے الناس بالحجج ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] حافظ نے کہا اس گنوار کا نام مجھ کو معلوم نہیں ہوا اور زمخشری نے غلطی کی جو اس کا نام قیس بن ابی حازم کہا وہ تو تابعی ہے ۱۲ منہ [2] قسطلانی نے کہا یہ امر خاص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے وہی نکلتا جس کے ایمان میں نقص ہوتا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ بہت سے اجلائے صحابہ جیسے ابن مسعودؓ اور ابو موسیٰؓ اور علی رضؓ اور ابوذر رضؓ اور عمارہ رضؓ اور حذیفہ رضؓ مدینہ سے نکل کر اور مقاموں میں جا کر مرے ۱۲ منہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ تَابَعَهُ عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُوْنُسَ۔

انس رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یا اللہ مکہ میں جو تو نے برکت رکھی ہے مدینہ میں اُس سے دونی برکت کر[1] جریر کے ساتھ اس حدیث کو عثمان بن عمر نے بھی یونس سے روایت کیا

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے اُنہوں نے حمید سے اُنہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اُس کی محبت سے اپنی اُونٹنی تیز چلاتے اگر کسی اور جانور پر ہوتے تو اُس کو بھی ایڑ لگاتے (حرکت دیتے)

بَابُ ۳۰۸ كَرَاهِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُعْرَى الْمَدِيْنَةُ۔

باب مدینہ کا ویران کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار تھا

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَتَحَوَّلُوْا اِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُعْرَى الْمَدِيْنَةُ وَقَالَ يَا بَنِيْ سَلِمَةَ اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَكُمْ فَاَقَامُوْا۔

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے اُنہوں نے حمید طویل سے اُنہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے کہا بنی سلمہ (انصار کے ایک قبیلے) نے اپنے مکان چھوڑ کر مسجد نبوی کے پاس آجانا چاہا آپ نے مدینہ کو خالی (ویران چھوڑ دینا) پسند نہ کیا اور فرمایا بنی سلمہ کے لوگو تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے[2] پھر وہ وہیں رہ گئے

بَابُ ۳۰۹

باب

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ

ہم سے مسدد نے بیان کیا اُنہوں نے یحیٰی قطان سے

---

[1] یعنے وہاں کے ماپ تول کھانے پینے میں مکہ سے بھی زیادہ برکت دے یہ ایک خاص دُعا ہے مدینہ طیبہ کے لیے اس سے مدینہ کی افضلیت مکہ پر ثابت نہیں ہوتی اور ایک جماعت علماء اس کی بھی قائل ہوئی ہے کہ مدینہ مکہ سے افضل ہے کیوں کہ وہاں جسد مبارک جناب رسالت مآبؐ کا مدفون ہے بعضوں نے کہا وہ مقام جہاں آپ کا جسد مبارک مدفون ہے بالاتفاق مکہ سے بلکہ ساری دنیا سے افضل ہے حقیقت یہ ہے کہ جو مدینہ منورہ جا کر رہے اُس کو یہ برکت جس کے لیے آپ نے دعا فرمائی بالکل کھل جاتی ہے وہاں ایک روٹی میں ایسا پیٹ بھر جاتا ہے کہ دوسرے شہروں میں دو تین روٹیوں سے نہیں بھرتا یہ سب برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے ہے ۱۲ منہ

[2] آپ کا مطلب یہ تھا کہ مدینہ کی آبادی سب طرف سے قائم رہے اور اس میں ترقی ہوتی جائے تاکہ کافروں اور منافقوں پر رعب پڑے ۱۲ منہ

عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلٰى حَوْضِي۔

اُنہوں نے عبید اللہ بن عمر سے اُنہوں نے کہا مجھ سے خبیب بن عبد الرحمٰن نے بیان کیا اُنہوں نے حفص بن عاصم سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میرے گھر اور منبر کے درمیان بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے[1] اور منبر میرا (قیامت کے دن) میرے حوض پر ہوگا[2]۔

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُولُ۔

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهٖ
وَالْمَوْتُ أَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمّٰى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهٗ يَقُولُ۔

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلٌ۔
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ۔
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلٌ

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے اُنہوں نے ہشام سے اُنہوں نے اپنے باپ عروہ سے اُنہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے اُنہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو ابوبکر صدیق رضہ اور بلال رضہ کو بخار آگیا پھر ابوبکر رضہ کو جب بخار چڑھتا تو وہ یہ شعر پڑھتے :-

گھر میں اپنے صبح کرتا ہے ہر ایک فرد بشر
موت اس کی جوتی کے تسمے سے ہے نزدیک تر

اور بلال رضہ کا بخار جب اُتر جاتا تھا تو وہ رو کر بلند آواز سے یہ پڑھتے

کاش پھر مکہ کی وادی میں رہوں میں ایک رات
سب طرف آگے ہوں وہاں جلیل اذخر نبات[3]
کاش پھر دیکھوں میں شامہ کاش پھر دیکھوں طفیل
اور پیوں پانی مجنہ کے جو ہیں آب حیات،

---

[1] حقیقۃً بہشت کا ایک ٹکڑا ہے جیسے حجر اسود اور نیل اور فرات بہشت کے دریا سے نکلے ہیں بعضوں نے کہا مجازاً اس کی برکت اور خوبی کی وجہ سے اُس کو بہشت کا ٹکڑا فرمایا یا اس لیے کہ وہاں عبادت کرنا بہشت میں جانے کا سبب ہے گھر سے مراد حضرت عائشہ رضہ کا حجرہ ہے جہاں آپ کی قبر ہے ابن عساکر کی روایت یوں ہی ہے کہ میری قبر اور منبر کے درمیان ایک کیاری ہے بہشت کی کیاریوں میں سے اور طبرانی نے ابن عمر رضہ سے نکالا اس میں بھی قبر کا لفظ ہے ۱۲ منہ

[2] بعضوں نے کہا مراد اس سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اسی منبر کو جو دنیا میں تھا دوبارہ موجود کر کے حوض کوثر پر رکھ دے گا یہ امر اُس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی میرے منبر کی عزت و حرمت کرے اس کے پاس عبادت کرے وہ قیامت کے دن میرے حوض پر آئے گا اور عمدہ مطلب یوں ہو سکتا ہے کہ قیامت کے دن حوض کوثر پر میرا منبر رکھا جائے گا یعنی میں وہاں منبر پر بیٹھوں گا ۱۲ منہ

[3] جلیل اور اذخر دو قسم کی گھانسیں ہیں ... جو مکہ کے اطراف میں پیدا ہوتی ہیں باقی بر صفحہ آئندہ

قَالَ اللّٰهُمَّ الْعَنْ شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كَمَا أَخْرَجُونَا مِنْ أَرْضِنَا إِلَى أَرْضِ الْوَبَاءِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا وَصَحِّحْهَا لَنَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ قَالَتْ وَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ أَوْبَأُ أَرْضِ اللّٰهِ قَالَتْ فَكَانَ بُطْحَانُ يَجْرِي نَجْلًا تَعْنِي مَاءً آجِنًا۔

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ حَفْصَةَ

یا میرے اللہ شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف ان مردودوں پر لعنت کر جنہوں نے ہمارے ملک سے ہم کو نکال کر وبا کے ملک میں دھکیل دیا[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا یا اللہ مدینہ بھی ہم کو مکہ کی طرح یا اس سے بھی زیادہ پسند کر دے یا اللہ ہمارے صاع میں اور مد میں برکت دے اور مدینہ کی ہوا صحت خیز کر دے اور وہاں کا بخار جحفہ میں لے جا[۲] حضرت عائشہؓ نے کہا ہم جب مدینہ میں آئے تھے تو سارے ملکوں سے زیادہ وہاں وبا تھی حضرت عائشہؓ نے کہا مدینہ میں بطحان ایک نالہ تھا اس میں ذرا ذرا پانی بہتا رہتا وہ بھی بدمزہ بدبودار[۳]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے دعا کی یا اللہ مجھ کو اپنی راہ میں شہادة عطا فرمایا[۴] اور مجھ کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں مرنا نصیب کر[۵] اور یزید بن زریع اس حدیث کو روح بن قاسم سے روایت کیا انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام المومنین

(بقیہ صفحہ سابقہ) ۱۲ منہ ۴؎ شامہ اور طفیل دو پہاڑ ہیں مکہ سے تیس میل تک ۱۲ منہ ۵؎ مجنہ ایک مقام ہے مکہ سے چند میل مر الظہران کے قریب ازرقی نے کہا مکہ سے ایک برید پر ہے اس کو سوق ہجر بھی کہتے ہیں ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱؎ یعنی مدینہ کے ملک میں اس زمانہ میں مدینہ کی ہوا اور پانی ناقص کہلاتی جو جاتا اس کو بخار آتا جب سے آپ نے دعا فرمائی تو ساری بیماری جحفہ چلی گئی اور مدینہ کی ہوا اچھی ہو گئی ۱۲ منہ ۲؎ جحفہ اُن دونوں مشرکوں کی بستی تھی اور وہ میقات ہے مصر والوں کا قسطلانی نے کہا آج تک جحفہ بخار کا گھر ہے جس نے وہاں کا پانی پیا کہ بخار آ چڑھا ۱۲ منہ ۳؎ شاید اسی سبب سے مدینہ کی آب و ہوا اس وقت خراب ہو گی لوگ یہ خراب پانی پیتے ہوں گے حدیث میں نجلا ہے نجل اس پانی کو کہتے ہیں جس کے بہنے میں زمین کھل جاتی ہے یعنی بالکل تھوڑا پانی اور آجن اس پانی کو کہتے ہیں جس کا مزہ رنگ بدلا ہوا ہو ۱۲ منہ ۴؎ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی یہ دعا قبول فرمائی ابو لؤلؤ مجوسی نے عین نماز میں آپ کو خنجر زہر آلود سے زخمی کیا یہ واقعہ چار شنبہ کے روز ۲۳ھ ہجری میں ۲۶ ذی الحجہ کو ہوا ۱۲ منہ ۵؎ یہ دعا بھی اللہ نے قبول فرمائی آپ کی شہادت مدینہ منورہ میں ہوئی اور خاص حجرہ شریف میں اپنے دونوں صاحبوں کے ساتھ دفن ہوئے ۱۲ منہ

بِنْتِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَتْ سَمِعْتُ عُمَرَ نَحْوَہٗ وَقَالَ ھِشَامٌ عَنْ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ حَفْصَۃَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔

حفصہ سے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں اُنہوں نے کہا میں نے حضرت عمر سے سُنا پھر ایسی ہی حدیث بیان کی اور ہشام نے زید سے روایت کی اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ام المومنین حفصہ رضی سے اُنہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سُنا پھر یہی حدیث روایت کی

کِتَابُ الصَّوْمِ

کتاب روزے کے بیان میں[1]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابٌ ۱۲۱۰ وُجُوْبِ صَوْمِ رَمَضَانَ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔

باب رمضان کے روزے رکھنا فرض ہیں اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا مسلمانوں تم پر اگلے لوگوں کی طرح روزہ فرض ہوا اس لیے کہ تم گناہوں سے بچو[2]

۱۷۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَآ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ سُھَیْلٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ اَنَّ اَعْرَابِیًّا جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّاْسِ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ مَاذَا فَرَضَ اللّٰہُ عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ شَیْئًا فَقَالَ اَخْبِرْنِیْ مَا فَرَضَ اللّٰہُ عَلَیَّ مِنَ الصِّیَامِ فَقَالَ شَھْرَ رَمَضَانَ اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ شَیْئًا فَقَالَ اَخْبِرْنِیْ بِمَا فَرَضَ اللّٰہُ عَلَیَّ مِنَ الزَّکٰوۃِ فَقَالَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے اُنہوں نے ابوسہیل سے اُنہوں نے اپنے باپ (مالک) سے اُنہوں نے طلحہ بن عبید اللہ سے ایک گنوار[4] پریشان سر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ بتلایئے اللہ نے ہم پر کون سی نمازیں فرض کی ہیں آپ نے فرمایا پانچ نمازیں البتہ اگر تو نفل زیادہ پڑھے تو اور بات ہے پھر اُس نے پوچھا بتلایئے اللہ نے مجھ پر روزے کون سے فرض کیے ہیں آپ نے فرمایا رمضان کے[5] البتہ اگر نفل زیادہ رکھے تو اور بات ہے پھر اس نے پوچھا اللہ نے مجھ پر فرض زکوٰۃ کونسی

---

[1] صوم کہتے ہیں لغت میں روکنے کو اور شرعاً ایک عبادت کا نام ہے یعنے کھانے اور پینے اور جماع سے رُکے رہنا صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک صوم یعنے روزہ اسلام کا ایک رکن ہے اور اُس کی فرضیت کا منکر کافر ہے ۱۲ منہ [2] اس آیت سے امام بخاری نے روزے کی فرضیت پر دلیل لی رمضان رمض سے مشتق ہے اُس کے معنے جلنا جس سال رمضان کے روزے فرض ہوئے وہ سخت گرمی کا مہینہ تھا اس لیے اس کا نام رمضان ہو گیا بعضوں نے کہا اس لیے کہ اس میں گناہ جل جاتے ہیں ۱۲ منہ [3] دوسری حدیث میں روزے کو ڈھال فرمایا جیسے ڈھال جنگ میں تیر تلوار کے زخم سے بچاتی ہے ایسے ہی روزہ بھی گناہوں کی سپر ہے کیونکہ روزے سے شہوت کا زور ٹوٹ جاتا ہے ۱۲ منہ [4] اس گنوار کا نام ضمام بن ثعلبہ تھا جیسے کتاب الایمان میں گذر چکا ہے ۱۲ منہ [5] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ رمضان کے روزے فرض ہیں اور کوئی روزہ فرض نہیں ۱۲ منہ

فَاَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَالَ وَالَّذِیْ اَكْرَمَكَ لَا اَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَّلَا اَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ اِنْ صَدَقَ۔

کی ہے غرض آپ نے اس کو شرع اسلام کی باتیں بتلا دیں تب وہ کہنے لگا قسم اُس کی جس نے آپ کو عزت دی اللہ نے جو فرض کیا ہے میں نہ اُس سے بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچا ہے تو مراد کو پہنچا یا سچا ہے تو بہشت میں جائے گا۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشُوْرَآءَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تُرِكَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَصُوْمُهٗ اِلَّا اَنْ يُّوَافِقَ صَوْمَهٗ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے اُنہوں نے ایوب سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اُس کا حکم دیا جب رمضان فرض ہوا تو عاشورے کا روزہ موقوف ہو گیا عبداللہ بن عمرؓ عاشورے کے دن روزہ نہ رکھتے مگر جب اُن کے روزے کے دن آن پڑتا[1]

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ اَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهٖ حَتّٰى فُرِضَ رَمَضَانُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَآءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے اُنہوں نے یزید بن ابی حبیب سے اُن سے عراک بن مالک نے بیان کیا اُن کو عروہ نے خبر دی اُنہوں نے حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا سے کہ قریش کے لوگ جاہلیت کے زمانہ میں عاشورے کے دن روزہ رکھا کرتے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس دن روزے کا حکم دیا یہاں تک کہ رمضان کے روزے فرض ہوئے اور (اُس وقت) آپ نے فرمایا جس کا جی چاہے وہ عاشورے کا روزہ رکھے جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

بَابٌ ۳۱ فَضْلِ الصَّوْمِ

باب روزے کی فضیلت

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا اُنہوں نے امام مالک سے اُنہوں نے ابوالزناد سے اُنہوں نے اعرج سے

[1] یعنی جس دن ان کو روزہ رکھنے کی عادت ہوتی مثلاً پیر یا جمعرات اس دن عاشورہ آن پڑتا تو روزہ رکھ لیتے ۱۲ منہ

اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّیَامُ جُنَّةٌ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَجْهَلْ وَاِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهٗ اَوْ شَاتَمَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ مَّرَّتَیْنِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ رِّیْحِ الْمِسْكِ یَتْرُكُ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَشَهْوَتَهٗ مِنْ اَجْلِیْ اَلصِّیَامُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا۔

اُنہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ (دوزخ کی) سپر ہے روزے میں فحش باتیں[۱] نہ کرے نہ جہالت کی باتیں اگر کوئی آدمی اُس سے لڑے یا گالی دے تو دو بار کہہ دے میں روزہ دار ہوں قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے[۲] اللہ فرماتا ہے روزہ دار میرے لیے اپنا کھانا پانی چھوڑ دیتا ہے اور اپنی خواہش ترک کر دیتا ہے روزہ خاص میرے لیے ہے[۳] اور میں خود ہی اُس کا بدلہ دوں گا اور ایک نیکی کے بدل دس نیکیوں کا ثواب ملیگا

بَابٌ ۳۱۲ اَلصَّوْمُ كَفَّارَةٌ۔

باب روزہ گناہوں کا اتار ہے

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا جَامِعٌ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ یَّحْفَظُ حَدِیْثًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْفِتْنَةِ قَالَ حُذَیْفَةُ اَنَا سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِیْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصِّیَامُ وَالصَّدَقَةُ

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے جامع بن راشد نے اُنہوں نے ابو وائل سے اُنہوں نے حذیفہ سے اُنہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا فتنے کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کس کو یاد ہے حذیفہؓ نے کہا میں نے یہ حدیث آنحضرت سے سُنی ہے آپ فرماتے تھے آدمی کو جو فتنہ اُس کے بال بچوں اور (دوست) ہمسایہ کی وجہ سے ہوتا ہے نماز روزہ صدقہ اُس کا اتار

---

[۱] مثلاً ٹھٹھا مذاق بیہودہ جھوٹ اور لغو باتیں یا چیخنا چلانا غل مچانا سعید بن منصور کی روایت میں یوں ہے فحش نہ بکے نہ کسی سے جھگڑا کرے ۱۲ منہ

[۲] یعنے آخرت میں بہتر ہوگی ابن عبد السلام نے ایسا ہی کہا اور ابو الشیخ کی ضعیف حدیث سے دلیل لی کہ روزہ دار جب قبروں سے اٹھیں گے تو اپنے منہ کی بو سے پہچان لیے جائیں گے اور اُن کی منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے اچھی ہوگی ابن صلاح نے کہا کہ دنیا ہی میں روزہ داروں کے منہ کی لعاب اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے قسطلانی اس مقام پر تاویل کی کہ اللہ تعالیٰ خوشبو اور بدبو کے ادراک اور سونگھنے سے پاک ہے کیونکہ سونگھنا حیوانات کا خاصہ ہے تو کہا یہ مجاز اور استعارہ ہے ہم کہتے ہیں کہ اور صفات کی طرح اس کو بھی تسلیم کرنا چاہیے اور جیسے اور صفات اللہ میں تاویل اور تحریف نہیں کرتے یہاں بھی ایسا چاہیے تاویل کی کیا ضرورت ہے پروردگار کا بدبو اور خوشبو دریافت کر لینا اسی طرح پر ہے جیسے اس کو لائق ہے ۱۲ منہ

[۳] روزہ ایک ایسا عمل ہے جس میں ریا کو دخل نہیں ہوتا آدمی خالص خدا ہی کے لئے ڈر سے اپنی تمام خواہشیں چھوڑ دیتا ہے اس وجہ سے روزہ خاص اس کی عبادت ٹھہری اور اس کا ثواب بہت بڑا ہوا چنانچہ دوسری حدیث میں ہے کہ شہید کے خون کی بو قیامت کے دن مشک کی بو ہوگی اور روزہ دار کے منہ کو مشک کی بو سے بہتر فرمایا حالانکہ جہاد میں جان خرچ کرنا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ روزہ اسلام کا ایک رکن ہے اور فرض عین ہے جہاد فرض عین نہیں بلکہ فرض کفایہ ہے اور فرض عین فرض کفایہ سے افضل ہوتا ہے ۱۲ منہ

قَالَ لَيْسَ أَسْأَلُ عَنْ ذِهٖ إِنَّمَا أَسْأَلُ عَنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ قَالَ وَإِنَّ دُونَ ذٰلِكَ بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُفْتَحُ أَوْ يُكْسَرُ قَالَ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ أَجْدَرُ أَنْ لَا يُغْلَقَ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُوْنَ غَدٍ اللَّيْلَةَ۔

بَابُ ۳۱۲ الرَّيَّانُ لِلصَّائِمِيْنَ۔

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُوْنَ فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوْا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ۔

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا

ہو جاتا ہے حضرت عمرؓ نے کہا میں یہ فتنہ نہیں پوچھتا میں تو وہ فتنہ پوچھتا ہوں جو سمندر کی موج کی طرح امنڈ آئے گا حذیفہؓ نے کہا اس کے ادھر تو بند دروازہ ہے حضرت عمرؓ نے کہا وہ دروازہ کھل جائے گا یا توڑا جائے گا حذیفہ نے کہا توڑا جائے گا انہوں نے کہا کہ پھر تو قیامت تک جڑنے کے لائق نہ رہے گا شقیق نے کہا ہم مسروق سے بولے تم حذیفہؓ سے پوچھو عمر کو معلوم تھا وہ دروازہ کون ہے انہوں نے پوچھا حذیفہ نے کہا ہاں وہ ایسا جانتے تھے جیسے آج کی رات کل کے دن سے نزدیک ہے[1]

باب بہشت کا دروازہ ریان روزہ داروں کے لیے ہے

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہتے ہیں روزہ دار لوگ بہشت میں اس دروازہ میں سے جائیں گے روزہ داروں کے سوا اور کوئی اس میں سے نہ جائے گا پکارا جائے گا روزہ دار کہاں ہیں وہ اٹھ کھڑے ہوں گے ان کے سوا اس میں سے کوئی نہ جائے گا جب وہ جا چکیں گے تو یہ دروازہ بند ہو جائے گا کوئی اور اس میں نہ جا سکے گا۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا مجھ سے معن بن عیسیٰ نے کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا کی راہ میں جوڑا (دو روپیہ یا دو کپڑے یا اور کوئی دو چیزیں) خرچ کرے گا اس کو (فرشتے) بہشت کے دروازوں سے پکاریں گے

[1] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ

خَیْرٌ فَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصَّلٰوۃِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوۃِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجِھَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِھَادِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصَّدَقَۃِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَۃِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا عَلٰی مَنْ دُعِیَ مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَۃٍ فَھَلْ یُدْعٰی اَحَدٌ مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ کُلِّھَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْا اَنْ تَکُوْنَ مِنْھُمْ۔

خدا کے بند ے یہ دروازہ اچھا ہے پھر جو کوئی نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو کوئی مجاہد ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو کوئی روزہ دار ہوگا وہ ریان کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو زکوٰۃ دینے والا ہوگا وہ زکوٰۃ کے دروازہ سے بلایا جائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سُن کر عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر صدقے یا رسول اگر کوئی ان دروازوں میں سے کسی ایک دروازے سے بھی بلایا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں[1] لیکن کوئی ایسا بھی ہوگا جو اُن سب دروازوں سے بلایا جائے آپ نے فرمایا ہاں ایسے لوگ بھی ہوں گے اور مجھے امید ہے تم اُن لوگوں میں ہوگے[2]

بَابٌ ۱۲۴ ھَلْ یُقَالُ رَمَضَانُ اَوْ شَھْرُ رَمَضَانَ وَمَنْ رَاٰی کُلَّہٗ وَاسِعًا وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَالَ لَا تَقَدَّمُوْا رَمَضَانَ۔

باب رمضان یا ماہ رمضان کیا کہیں اور اُس کی دلیل جو دونوں طرح کہنا درست جانتا ہے[3] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[4] جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور فرمایا رمضان سے آگے روزے نہ رکھو[5]

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ سُھَیْلٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے اُنھوں نے ابوسہیل نافع بن مالک سے اُنھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں[6]

---

[1] اس لیے کہ مقصود حاصل ہوگیا وہ جنت میں جانا چاہتا تھا بقول شخص آم کھانے سے کام نہ پیڑ گننے سے ۱۲منہ [2] اس حدیث سے حضرت ابوبکر صدیق کی بڑی فضیلت نکلی ان کا جنتی ہونا تو قطعی ہے اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جنتیوں میں بھی وہ اعلیٰ درجہ کے ہیں کہ ہر ایک دروازے سے فرشتے ان کو بلائیں گے یا اللہ حضرت ابوبکر صدیق کے تصدق میں ہم کو ایک ہی دروازے سے بہشت میں جانے کی پروانگی دے گو ہمارے اعمال اس لائق نہیں ہیں مگر اس امید پر ہم اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں شنیدم کہ در روز امید و بیم ؎ بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم ۱۲منہ [3] یہ باب لاکر امام بخاری نے اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا جس کو ابن عدی نے ابوہریرہ رضی اللہ سے نکالا مرفوعاً کہ رمضان مت کہو رمضان اللہ کا ایک نام ہے اس کے اسناد میں ابو معشر ہے وہ ضعیف الحدیث ہے ۱۲منہ [4] اس حدیث کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ۱۲منہ [5] اس کو بھی امام بخاری نے وصل کیا ہے ابوہریرہ رضی اللہ سے ۱۲منہ [6] تو آپ نے صرف رمضان فرمایا شہر رمضان نہیں فرمایا ۱۲منہ

۴۸۲۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِی اَنَسٍ مَوْلَی التَّیْمِیِّیْنَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیٰطِیْنُ۔

مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے اُنہوں نے عقیل سے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے کہا مجھ سے ابوسہیل بن ابی انس نے بیان کیا جو تیمیوں کا غلام تھا اُن سے اُن کے باپ نے اُنہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ماہ رمضان آتا ہے تو آسمان[۱] کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں کس دیے جاتے ہیں

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِی سَالِمٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا رَاَیْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ وَقَالَ غَیْرُهٗ عَنِ اللَّیْثِ حَدَّثَنِی عُقَیْلٌ وَیُوْنُسُ لِهِلَالِ رَمَضَانَ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے اُنہوں نے عقیل سے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو جب شوال کا چاند دیکھو تو روزہ موقوف کرو اگر ابر ہو جائے تو تیس دن پورے کر[۲] لو یحییٰ کے سوا اور لوگوں نے لیث سے یوں روایت کی مجھ سے عقیل اور یونس نے بیان کیا رمضان کے چاند کے تیس دن پورے کرو

بَابٌ ۳۱۵ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّنِیَّةً وَّقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُبْعَثُوْنَ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ۔

باب جو رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی اُمید سے نیت کر کے رکھے اُس کا ثواب اور حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی لوگ اپنی نیتوں کے موافق اٹھائے جائیں گے

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے اُنہوں نے ابوسلمہ سے

---

[۱] آسمان سے مراد بہشت ہے جیسے دوسری روایت میں ہے ۱۲ منہ [۲] حدیث میں فاقدروا لہ ہے یعنے اندازہ کر لو اور حساب کر لو مطلب یہی ہے کہ شعبان یا رمضان کے تیس دن پورے کر لو ۱۲ منہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

اُنہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی شب قدر میں ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے عبادت میں کھڑا ہو اُس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو کوئی رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رکھے اُس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے

بَابٌ ۳۱۶ اَجْوَدُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں سب دنوں سے زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی اُنہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے بھلائی پہنچانے میں اور رمضان میں جب حضرت جبرئیل آپ سے ملتے رہتے تو آپ اور دنوں سے زیادہ سخاوت کرتے جبرئیل رمضان میں ہر رات آپ سے ملا کرتے رمضان گذرنے تک وہ آپ سے قرآن کا دور کیا کرتے تو جن دنوں میں جبریل آپ سے ملتے رہتے آپ چلتی ہوا سے بھی زیادہ بھلائی پہنچانے میں سخی ہوتے

بَابٌ ۳۱۷ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فِي الصَّوْمِ۔

باب جو شخص روزے میں جھوٹ بولنا اور دغا بازی کرنا نہ چھوڑے[1]

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے سعید مقبری نے اُنہوں نے اپنے باپ (کیسان) سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا اور دغا بازی کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو یہ احتیاج نہیں کہ کوئی اپنا

[1] یعنے جھوٹ اور فریب پر چلنا اس کا حاصل وہی دغا بازی ہے اس لیے ہم نے دغا بازی ترجمہ کیا لفظی ترجمہ تو یوں ہے کہ جھوٹ عمل کرنا منہ

يَدَعُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ۔

بَابٌ ۳۱۸ هَلْ يَقُوْلُ اِنِّي صَائِمٌ اِذَا شُتِمَ۔

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ الزَّيَّاتِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهُ اِلَّا الصِّيَامَ فَاِنَّهُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهُ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّي امْرُءٌ صَائِمٌ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ۔

بَابٌ ۳۱۹ الصَّوْمُ لِمَنْ خَافَ عَلٰى نَفْسِهِ الْعُزُوْبَةَ۔

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ

کھانا پانی چھوڑ دے[۱]

باب کوئی اس کو گالی دے تو یہ کہہ سکتا ہے میں روزہ دار ہوں۔

ہم سے ابراہیم ابن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عطا نے خبر دی انہوں نے ابو صالح سے جو گھی بیچتا تھا اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدمی کا ہر نیک عمل اسی کے کام کا ہے[۲] لیکن روزہ وہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ گناہوں کی سپر ہے اور جب تم میں کوئی روزہ رکھے تو فحش باتیں نہ کرے نہ غل مچائے اگر کوئی اس کو گالی دے یا اس سے لڑے تو کہہ دے میں روزہ دار آدمی ہوں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک تو روزہ کھولتے وقت خوش ہوتا ہے دوسرے جب اپنے مالک سے ملے گا تو روزے کا ثواب دیکھ کر خوش ہوگا

باب جو مجرد ہو اور زنا سے ڈرے تو روزے رکھے

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ سے

---

[۱] یعنے روزہ رکھنے کی صرف یہ غرض نہیں ہے کہ آدمی بھوکا پیاسا رہے اللہ تعالیٰ کو اس کی کیا پرواہ ہے کہ کوئی کھائے پئے یا نہ کھائے بلکہ روزے سے اصلی غایت یہ ہے کہ آدمی گناہوں سے بچے اور دل صاف کرے اور خدا کی عبادت میں غرق ہو اور اس سے لذت حاصل کرے جس شخص کو روزہ رکھنے سے یہ باتیں حاصل نہ ہوں بلکہ سارے گناہ کرتا رہے جھوٹ فریب دغابازی میں مصروف رہے تو اس کا روزہ کیا ہے فاقہ کشی ہے ۱۲ منہ [۲] یعنے دنیا میں بھی آدمی نیک عمل سے کچھ نہ کچھ فائدہ اٹھاتا ہے گو اس کی ریا کی نیت نہ ہو مثلاً لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں اس کو اچھا سمجھتے ہیں مگر روزہ وہ ایسی مخفی عبادت ہے جس کا صلہ اللہ جل جلالہ ہی دے گا بندوں کو اس میں کوئی دخل نہیں حضرات صوفیہ نے لکھا ہے کہ روزہ رکھنا گویا مقام صمدیت میں داخل ہونا ہے جو بہت اعلیٰ درجہ کا مقام ہے ۱۲ منہ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابراہیم سے اُنہوں نے علقمہ سے اُنہوں نے ایک بار میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا اُنہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نے فرمایا جو شخص جورو کرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کر لے نکاح آدمی کی نگاہ نیچی رکھتا ہے شرم گاہ کو بدفعلی سے روکے رہتا ہے جس کو یہ طاقت نہ ہو وہ روزہ رکھے روزہ اُس کو خصی کر دیتا ہے[1]

بَابٌ ۳۲۰ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا وَقَالَ صِلَةُ عَنْ عَمَّارٍ مَنْ صَامَ يَوْمَ الشَّكِّ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب شوال کا چاند دیکھو تو روزہ افطار کرو اور صلہ نے عمارؓ سے روایت[2] کی جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی[3]

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا اُنہوں نے امام مالک سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کیا تو فرمایا تم اُس وقت تک روزہ نہ رکھو جب تک رمضان کا چاند نہ دیکھ لو اور روزہ موقوف بھی نہ کرو جب تک عید کا چاند نہ دیکھ لو اگر ابر چھا جائے تو تیس دن پورے کر لو

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے اُنہوں نے عبداللہ بن دینار سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس راتوں کا بھی ہوتا ہے تو جب تک چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو اگر ابر ہو جائے تو تیس دن کا شمار پورا کر لو۔

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا اُنہوں نے جبلہ بن سحیم سے

[1] یعنے اخیر میں چل کر بہت روزے رکھنے کے بعد گو شروع شروع روزے میں حرارت عزیزی کے جوش سے نہ زیادہ شہوت معلوم ہوتی ہے ۱۲ منہ [2] یعنے صلہ بن زفر نے جو کبار تابعین میں سے ہیں اس کو اصحاب سنن نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] شک کا دن شعبان کا اخیر دن یعنے تیسویں تاریخ جب اس دن شبہ ہو کہ چاند ہوا یا نہ ہوا تو روزہ نہ رکھے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ شک کے دن روزہ رکھنا منع ہے ۱۲ منہ

بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَخَنَسَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ۔

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ فَاِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ۔

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰلٰى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضٰى تِسْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ يَوْمًا غَدَا اَوْ رَاحَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ حَلَفْتَ اَنْ لَا تَدْخُلَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعَةً وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا۔

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَاَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ۔

بَابُ ۳۲۱ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ قَالَ

سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اتنے دنوں اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے اور تیسری بار میں انگوٹھا دبا لیا (دسوں انگلیوں سے تین بار بتلایا)

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محمد بن زیاد نے کہا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر موقوف بھی کرو اگر ابر ہو جائے تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا کہا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی سے انہوں نے عکرمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں سے ایک مہینہ کا ایلاء کیا (صحبت نہ کرنے کی قسم کھائی) جب اونتیس دن گذر گئے تو صبح سویرے یا تیسرے پہر کو آپ ان کے پاس آگئے لوگوں نے عرض کیا آپ نے ایک مہینہ الگ رہنے کی قسم کھائی تھی آپ نے فرمایا مہینہ اونتیس دن کا (بھی) ہوتا ہے

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی عورتوں سے ایلا کیا آپ کے پاؤں میں سوج آگئی تھی آپ انتیس راتوں تک ایک بالاخانے میں رہے پھر وہاں سے اُترے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایک مہینہ کا ایلا کیا تھا آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے)

باب عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے امام بخاری نے

اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِسْحٰقُ وَاِنْ كَانَ نَاقِصًا فَهُوَ تَمَامٌ وَّقَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَجْتَمِعَانِ كِلَاهُمَا نَاقِصٌ۔

کہا اسحاق بن راہویہ نے کہا اگر وہ انتیس دن کے ہوں تب بھی پورے تیس دن کا ثواب ملتا ہے اور محمد بن سیرین نے کہا دونو انتیس دن کے ہوں یہ نہیں ہوتا

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِيْ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ شَهْرَا عِيْدٍ رَمَضَانُ وَذُو الْحَجَّةِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اسحاق سے سنا انہوں نے عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور مجھ سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے انہوں نے خالد حذاء سے کہا مجھ کو عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دو مہینے (رمضان اور ذی الحجہ) عید کے کم نہیں ہوتے (یعنے دونوں انتیس دن کے ہوں یا تیس دن کے ہوں تیس کا ثواب ملتا ہے

بَابُ ۳۲۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ہم لوگ حساب کتاب نہیں جانتے

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِيْنَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے اسود بن قیس نے کہا ہم سے سعید بن عمرو نے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہم لوگ امی لوگ ہیں (ان پڑھ حساب کتاب نہیں جانتے مہینہ کبھی اتنا ہوتا ہے دسوں انگلیوں سے تین بار بتلایا) کبھی اتنا (ایک انگلی کم کی) یعنے کبھی ۲۹ دن کا کبھی ۳۰ دن کا)

ل امام بخاری نے اسحاق اور ابن سیرین کے قول نقل کر کے اس حدیث کی تفسیر کر دی امام احمد نے بھی فرمایا ہے قاعدہ یہ ہے کہ اگر رمضان ۲۹ دن کا ہوتا ہے تو ذی الحجہ ۳۰ دن کا ہوتا ہے اگر ذی الحجہ ۲۹ دن کا ہوتا تو رمضان تیس دن کا ہوتا ہے مگر اس تفسیر میں یہ قاعدہ بخوم شبہ رہتا ہے بعضے سال ایسے ہوتے ہیں کہ رمضان اور ذی الحجہ دونوں اس میں ۲۹ دن کے ہوتے ہیں طحاوی نے کہا ہم نے خود ایسا دیکھا ہے اس لیے صحیح وہی اسحاق بن راہویہ کی تفسیر ہے امام بخاری نے اسی نظر سے پہلے اس کو بیان کیا ۱۲ منہ

بَاب ۳۲۳ لَا يَتَقَدَّمَنَّ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَّلَا يَوْمَيْنِ۔

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔

بَاب ۳۲۴ قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْاٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ۔

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ كَانَ اَصْحٰبُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَآئِمًا فَحَضَرَ الْاِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ اَنْ يُّفْطِرَ لَمْ يَاْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتّٰى يُمْسِىَ وَاِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْاَنْصَارِىَّ كَانَ صَآئِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْاِفْطَارُ

باب رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھنا

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم سے یحیی بن ابی کثیر نے اُنھوں نے ابوسلمہ سے اُنھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں رمضان سے ایک دو دن پہلے روزے نہ رکھے مگر ہاں کسی شخص کے روزے رکھنے کا دن آجائے جس دن وہ ہمیشہ روزہ رکھا کرتا تھا تو اس دن روزہ رکھ لے[1]

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا تم کو روزے کی رات میں اپنی عورتوں سے صحبت کرنا درست ہوا (ان کا تمہارا جوڑ ہے) وہ تمہاری پوشاک تم ان کی پوشاک اللہ کو معلوم ہے کہ تم چوری چھپا ایسا کرتے تھے اللہ نے تم کو معاف کیا اور گذر کی اب (مزے سے) اُن سے صحبت کرو اور جو تمہاری قسمت میں لکھا ہے اس کو ڈھونڈو۔

ہم سے عبید اللہ بن موسی نے بیان کیا اُنھوں نے اسرائیل سے اُنھوں نے ابواسحاق سے اُنھوں نے براء سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا یہ قاعدہ تھا ان میں کوئی روزہ دار ہوتا اور افطار کے وقت وہ افطار کرنے سے پہلے سو جاتا تو پھر رات کو کچھ نہ کھا سکتا[2] نہ دوسرے دن جب شام ہوتی تو کھا سکتا ایسا ہوا کہ قیس بن صرمہ انصاری روزہ دار تھے افطار کے وقت وہ اپنی بی بی کے پاس آئے اور پوچھا

---

[1] معلوم ہوا کہ رمضان کا استقبال کرنا منع ہے جیسے بعضے عوام لوگ کرتے ہیں کہ رمضان کے آنے سے پہلے ہی روزے شروع کر دیتے ہیں ہمارے زمانہ میں مہدوی لوگ جو کہلاتے ہیں آمد و رفت پھر ایسا ہی کیا کرتے ہیں ۱۲ منہ

[2] نسائی کی روایت میں یوں ہے جب شام کا کھانا کھانے سے پہلے سو جاتا تو رات بھر نہ کچھ کھا سکتا نہ پی سکتا یہاں تک کہ دوسرے دن سورج ڈوبے اور ابو الشیخ کی روایت میں ہے مسلمان افطار کے وقت کھاتے پیتے عورتوں سے صحبت کرتے جب تک سوتے نہیں سونے کے بعد پھر دوسرا دن ختم ہونے تک کچھ نہ کر سکتے یہ قاعدہ مسلمانوں نے اہل کتاب کو دیکھ کر اپنے میں جاری کیا تھا جیسے ابن جریر نے سدی سے نکالا ۱۲ منہ

اَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ لَهَا اَعِنْدَكِ طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلٰكِنْ اَنْطَلِقُ فَاَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَاَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَّكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَائِكُمْ فَفَرِحُوْا بِهَا فَرَحًا شَدِيْدًا وَنَزَلَتْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ۔

کچھ کھانے کو ہے اُنہوں نے کہا نہیں لیکن میں جاتی ہوں کہیں سے ڈھونڈ کر کچھ لاتی ہوں قیس سارے دن مزدوری محنت کیا کرتے تھے اُن کی آنکھ لگ گئی جورو لوٹ کر آئی دیکھا تو وہ سو گئے ہیں اس نے کہا ہائے بدنصیب دوسرے دن دوپہر کو وہ بے ہوش ہو گئے (بھوک کے مارے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر آیا اس وقت یہ آیت اُتری روزہ کی رات میں تم کو اپنی عورتوں سے صحبت درست کی گئی اس پر صحابہ بہت خوش ہوئے اور یہ آیت بھی اُتری جب تک سفید دھاری کالی دھاری سے تم پر کھل نہ جائے کھاتے پیتے رہو۔

بَابٌ ۳۲۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ فِيْهِ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب (سورہ بقرہ میں) اللہ کا یہ فرمانا جب تک صبح کی سفید دھاری کالی دھاری سے تم پر کھل نہ جائے کھانے اور پینے رہو پھر رات تک روزہ پورا کرو اس باب میں براء کی حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (جو اُوپر گزری)۔

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ عَمَدْتُ اِلٰى عِقَالٍ اَسْوَدَ وَاِلٰى عِقَالٍ اَبْيَضَ فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِیْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ فِی اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِيْنُ لِیْ فَغَدَوْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا مجھ کو حصین بن عبد الرحمٰن نے خبر دی اُنہوں نے شعبی سے اُنہوں نے عدی بن حاتم سے اُنہوں نے کہا جب یہ آیت اتری یہاں تک کہ سفید دھاگہ کالے دھاگہ سے تم پر کھل جائے تو میں نے دو رسیاں لے لیں ایک کالی ایک سفید اور اُن کو اپنے تکیے کے تلے رکھ لیا اور رات کو دیکھتا رہا مجھ کو اُن کے رنگ نہ کھلے صبح کو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا (آپ ہنسے[1]) اور فرمایا کالے دھاگے سے رات کی سیاہی اور سفید دھاگے سے دن کی روشنی مراد ہے۔

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ح حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی حازم نے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے سہل بن سعد سے یہ آیت اُتری دوسری سند ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان

[1] ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا تو عریض القفا ہے یعنے نادان ہے ۱۲ منہ

اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُنْزِلَتْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ وَلَمْ يَنْزِلْ مِنَ الْفَجْرِ فَكَانَ رِجَالٌ اِذَا اَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ اَحَدُهُمْ فِیْ رِجْلِهِ الْخَيْطَ الْاَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الْاَسْوَدَ وَلَمْ يَزَلْ يَاْكُلُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهٗ رُؤْيَتُهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدُ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوْٓا اَنَّهٗ اِنَّمَا يَعْنِی اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔

کیا کہا ہم سے ابوغسان محمد بن مطرف نے بیان کیا کہا مجھ سے ابوحازم نے اُنہوں نے سہل بن سعد سے یہ آیت اُتری کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ سفید دھاگہ کالے دھاگے سے تم پر کھل جائے اور لفظ من الفجر نہیں اُترا بعضے لوگوں نے کیا کیا اپنے پاؤں میں سفید دھاگہ اور کالا دھاگہ باندھ لیا اور اُس وقت تک کھاتے رہے جب تک ان کا رنگ نہیں کھلا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ اُتارا من الفجر جب سمجھے کہ کالے اور سفید دھاگے سے رات دن مراد ہیں۔

بَابٌ ۳۲۶ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ بلال رضؓ کی اذان تم کو سحری کھانے سے نہ روکے

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ وَالْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ قَالَ الْقٰسِمُ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ اَذَانِهِمَا اِلَّا اَنْ يَرْقٰى ذَا وَيَنْزِلَ ذَا۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا اُنہوں نے ابواسامہ سے اُنہوں نے عبید اللہ سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر رضؓ اور قاسم بن محمد سے اُنہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ بلال رضؓ رات رہے سے اذان دے دیا کرتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کھانے پینے رہا کرو یہاں تک کہ عبداللہ بن ام مکتوم اذان دے وہ اُس وقت اذان نہیں دیتے جب تک صبح نہیں ہوتی قاسم نے کہا بلال اور ابن ام مکتوم دونو کی اذان میں اتنا ہی فرق ہوتا کہ ایک اُترتا اور ایک چڑھتا[۱]

[۱] بظاہر یہ حدیث مشکل ہے کیونکہ اتنی دیر میں اس قدر وقت کہاں ہو سکتا تھا کہ لوگ کھاتے پیتے رہیں بعضوں نے کہا صحابہ کی سحری بہت قلیل ہوتی ایک آدھ کھجور یا ایک آدھ لقمہ کھانے کا دوسرے یہ کہ ممکن ہے کہ بلال رضؓ اذان کے بعد منبر پر دیر تک ٹھہرے رہتے ہوں اور دعا اور استغفار کرتے رہتے اور اُن کے اُترنے کے بعد ابن ام مکتوم چڑھتے ہوں اور اذان کہتے ہوں دوسری روایت میں ہے کہ ابن ام مکتوم اندھے تھے وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک لوگ اُن سے نہ کہتے کہ صبح ہو گئی اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ جب ابن ام مکتوم صبح صادق ہونے کے بعد اذان دیتے تو ان کی اذان تک آپ نے کھانا پینا کیسے جائز رکھا بعضوں نے یہ جواب دیا ہے کہ ابن ام مکتوم اذان نہیں دیتے جب تک صبح نہ ہوتی اس کا یہ مطلب ہے کہ صبح قریب نہ ہوتی مگر یہ جواب غلط ہے کس لیے کہ اگر ایسا ہوتا تو نہ بلال رضؓ کی اذان وقت پر ہوئی نہ ابن مکتوم کی بلکہ دونوں وقت سے پہلے ہوئیں تو صحیح جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روزہ دار کے لیے کھانا پینا اس وقت تک جائز رکھا ہے جب تک اس پر صبح نمایاں نہ ہو اگر حقیقت میں صبح ہو گئی ہو لیکن روزہ دار کو اس کی شناخت نہ ہو اور وہ یہ خیال کرے کہ ابھی رات باقی ہے اور کچھ کھا پی لے تو اس کے روزے میں خلل نہ آئے گا پس صحابہ جن کو صبح صادق کی شناخت تھی ابن ام مکتوم کو خبر کر دیتے کہ صبح ہو گئی (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابٌ ۳۲۷ تَاخِيرِ السَّحُورِ۔

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ اَتَسَحَّرُ فِي اَهْلِي ثُمَّ تَكُونُ سُرْعَتِي اَنْ اُدْرِكَ السُّجُودَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب سحری کھانے میں دیر کرنا

ہم سے محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی حازم نے اُنہوں نے ابو حازم سے اُنہوں نے سہل بن سعدؓ سے اُنہوں نے کہا میں اپنے گھر میں سحری کھاتا پھر مجھ کو جلدی ہوتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پالوں

بَابٌ ۳۲۸ قَدْرِ كَمْ بَيْنَ السَّحُورِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ۔

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالسَّحُورِ قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً۔

باب سحری اور فجر کی نماز میں کتنا فاصلہ ہوتا تھا

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم سے قتادہ نے اُنہوں نے انس سے اُنہوں نے زید بن ثابت سے اُنہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ صبح کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے انس نے کہا میں نے پوچھا سحری میں اور صبح کی اذان میں کتنا فاصلہ ہوتا اُنہوں نے کہا پچاس آیتیں پڑھنے کے موافق[۱]

بَابٌ ۳۲۹ بَرَكَةِ السَّحُورِ مِنْ غَيْرِ اِيجَابٍ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ وَاصَلُوا وَلَمْ يُذْكَرِ السَّحُورُ۔

باب سحری کھانا مستحب ہے واجب نہیں ہے کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ نے اصحاب نے تہ کے روزے رکھے اُن میں سحری کھانے کا ذکر نہیں ہے

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَنَهَاهُمْ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تہ کے روزے رکھے لوگوں نے بھی تہ کے روزے رکھے اُن کو یہ شاق گذرا آپ نے اُن کو

(بقیہ صفحہ سابقہ) وہ اذان شروع کرتے اور ابھی عام لوگوں پر صبح ہو جاتا نہ کھلتا اس لیے اُن کو کھانے پینے کی اجازت رہی یہ مذہب اگرچہ ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کے خلاف ہے مگر حدیث صحیح سے اس کی تائید ہوتی ہے اور الحق احق بالاتباع ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] اس روایت سے آدمی معلوم کرسکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سحری کب کھاتے یعنے سحر کے قریب کھاتے نہ یہ کہ پہر رات رہے سے جیسے ہمارے ملک میں عام لوگوں نے عادت کر لی ہے اور ہماری شریعت میں احکام نجوم اور ساعات پہنچاننے کی تکلیف نہیں ہے نہ ہم کو ان پر چلنا ضرور ہے ہم کو اپنی آنکھ سے دیکھ لینا کافی ہے اگر یہ معلوم ہو جائے کہ صبح ہو گئی تو کھانا پینا موقوف کرے اور نہ شراعت سے کھاپی سکتا ہے گو نجوم کے قاعدے سے صبح ہو گئی ہو ۱۲ منہ

قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اَظَلُّ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى۔

منع فرمایا اُنہوں نے کہا آپ تو تہ کے روزے رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح تھوڑے ہوں میں تو برابر کھلایا پلایا جاتا ہوں

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رضؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبد العزیز بن صہیب نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحر کھایا کرو اس میں برکت ہوتی ہے[۱] (ثواب ملتا ہے)

بَابٌ ۳۲۰ اِذَا نَوٰى بِالنَّهَارِ صَوْمًا وَقَالَتْ اُمُّ الدَّرْدَاۤءِ كَانَ اَبُو الدَّرْدَاۤءِ يَقُوْلُ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَاِنْ قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّيْ صَائِمٌ يَوْمِيْ هٰذَا وَفَعَلَهٗ اَبُوْ طَلْحَةَ رضؓ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ رضؓ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةُ رضؓ۔

باب کوئی شخص دن کو روزے کی نیت کرے تو درست ہے[۲] اور ام درداء نے کہا[۳] ابو الدرداء اُن سے پوچھتے تھے تمہارے پاس کھانے کو ہے وہ کہتی نہیں تو وہ کہتے میں تو آج روزے سے ہوں اور ابو طلحہ رضؓ اور ابو ہریرہ رضؓ اور ابن عباس رضؓ اور حذیفہ رضؓ نے بھی ایسا ہی کیا۔

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُوْرَاۤءَ اَنَّ مَنْ اَكَلَ فَلْيُتِمَّ اَوْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ لَمْ يَاْكُلْ فَلَا يَاْكُلْ۔

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا اُنہوں نے یزید بن ابی عبید سے اُنہوں نے سلمہ رضؓ بن اکوع سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عاشورے کے دن یہ منادی کرنے کو بھیجا کہ جس نے آج کچھ کھا لیا ہے وہ شام تک اب کچھ نہ کھائے یا روزہ رکھے اور جس نے نہیں کھایا وہ شام تک نہ کھائے

بَابٌ ۳۲۱ الصَّائِمِ يُصْبِحُ جُنُبًا۔

باب صبح کو روزہ دار جنابت میں اٹھے تو کیسا

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّهٗ سَمِعَ

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا اُنہوں نے امام مالک سے اُنہوں نے سمی سے جو ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام بن مغیرہ کے غلام تھے اُنہوں نے ابو بکر بن عبد الرحمن سے سُنا

---

۱ ایک روایت میں ہے سحر کو ایک گھونٹ پانی ہی پی لے یا ایک کھجور یا چند دانے منقہ کے کھالے دوسری روایت میں ہے سحری کھا کر روزے کی قوت حاصل کرو اور دوپہر کو سو کر رات کو جاگنے کی ۱۲ منہ ۲ اکثر علماء کے نزدیک فرض روزے کی نیت رات سے کرنا ضرور ہے اگر نفل ہو تو دن کو بھی نیت کر سکتے ہیں اور ابو حنیفہ رحؒ نے فرض کی بھی نیت دن کو جائز رکھی ہے ۱۲ ۳ ام درداء کی روایت کو ابن ابی شیبہ نے اور ابو طلحہ کی روایت کو عبد الرزاق نے اور اور ابو ہریرہؓ کی روایت کو بیہقی نے اور ابن عباسؓ کی روایت کو طحاوی نے اور حذیفہ کی روایت کو بھی عبد الرزاق نے وصل کیا کذا قال الحافظ ۱۲ منہ

اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاَبِيْ حِيْنَ دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ رض وَاُمِّ سَلَمَةَ ـ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَ مَرْوَانَ اَنَّ عَائِشَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ اَهْلِهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ وَقَالَ مَرْوَانُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ اُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتُقَرِّعَنَّ بِهَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَكَرِهَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قُدِّرَ لَنَا اَنْ نَجْتَمِعَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَكَانَتْ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ اَرْضٌ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَّكَ اَمْرًا وَلَوْلَا مَرْوَانُ اَقْسَمَ عَلَيَّ فِيْهِ لَمْ اَذْكُرْهُ لَكَ فَذَكَرَ قَوْلَ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَقَالَ كَذٰلِكَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ اَعْلَمُ فَقَالَ هَمَّامٌ وَابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالْفِطْرِ وَالْاَوَّلُ اَسْنَدُ ـ

اُنھوں نے کہا میں اور میرا باپ دونوں جب حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ پاس گئے

دوسری سند

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنھوں نے زہری سے اُنھوں نے کہا مجھ کو ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے خبر دی ان کے باپ عبدالرحمٰن نے مروان سے بیان کیا اُن سے حضرت عائشہ اور ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر والوں میں صبح ہو جاتی اور آپ جنب ہوتے پھر غسل کرتے اور روزہ رکھتے اور مروان بن حکم نے عبدالرحمٰن بن حارث سے کہا میں تجھ کو خدا کی قسم دیتا ہوں تم یہ حدیث ابوہریرہؓ کو ٹھوک بجا کر سنا دو۔ ان دنوں مروان مدینہ کا حاکم تھا ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے کہا عبدالرحمٰن نے اس بات کو پسند نہیں کیا پھر ایسا اتفاق ہوا کہ ہم سب ذوالحلیفہ میں اکٹھے ہوئے وہاں ابوہریرہ کی زمین تھی تو عبدالرحمٰن نے ابوہریرہ رض سے کہا میں تم سے ایک بات بیان کرتا ہوں اور جو مروان نے مجھ کو قسم نہ دی ہوتی تو میں اس کو تم سے بیان نہ کرتا پھر اُنھوں نے حضرت عائشہ رض اور ام سلمہ رض کی حدیث بیان کی ابوہریرہؓ نے کہا (میں کیا کروں) فضل بن عباس رض نے مجھ سے حدیث بیان کی تھی وہ جانیں اور ہمام اور ابن عبداللہ بن عمر رض نے ابوہریرہ رض سے یوں روایت کی ہے کہ ایسی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افطار کا حکم دیتے تھے مگر حضرت عائشہؓ اور ام سلمہ رض کی روایت زیادہ معتبر ہے

بَابٌ ۳۲۲ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ وَقَالَتْ

باب روزہ دار کو عورت کا بوسہ مساس وغیرہ (یعنی مباشرت)

۱؎ ابوہریرہؓ نے فضل کی حدیث سن کر اس کے خلاف فتویٰ دیا تھا مروان کا یہ مطلب تھا کہ عبدالرحمٰن ان کو پریشان کریں لیکن عبدالرحمٰن نے یہ منظور نہ کیا اور خاموش رہے پھر موقع پا کر ابوہریرہؓ سے اس مسئلے کا ذکر کیا ایک روایت میں ہے کہ ابوہریرہ رض نے عائشہ اور ام سلمہؓ کی حدیث سن کر کہا کہ وہ خوب جانتی ہیں اپنے فتویٰ سے رجوع کیا ۱۲ منہ ۲؎ ہمام کی روایت کو امام احمد اور ابن حبان نے اور ابن عبداللہ کی روایت کو عبدالرزاق نے وصل کیا ابن عبداللہ سے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ مراد ہیں یا عبداللہ بن عبداللہ یا عبید اللہ بن عبداللہ ۱۲ منہ

عَآئِشَةُ رض يَحْرُمُ عَلَيْهِ فَرْجُهَا۔

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَآئِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهٖ وَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَارِبُ حَاجَةٌ قَالَ طَاؤُسٌ أُولِي الْإِرْبَةِ الْأَحْمَقُ لَا حَاجَةَ لَهٗ فِي النِّسَآءِ۔

بَابُ ۳۲۳ الْقُبْلَةِ لِلصَّآئِمِ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ إِنْ نَّظَرَ فَأَمْنٰى يُتِمُّ صَوْمَهٗ۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَآئِشَةَ رض قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهٖ وَهُوَ صَآئِمٌ ثُمَّ ضَحِكَتْ۔

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

درست ہے حضرت عائشہ رض نے کہا روزہ دار پر عورت کی شرم گاہ حرام ہے۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حکم سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے اور مباشرت کرتے اور آپ روزہ دار ہوتے مگر بات یہ ہے کہ آنحضرت تم سب سے زیادہ اپنی خواہش پر اختیار رکھتے تھے ابن عباس نے کہا[۱] (سورہ طٰہٰ میں جو) مآرب کا لفظ ہے اس کے معنے حاجتیں طاؤس نے کہا سورہ نور میں جو غیر اولی الاربہ آیا ہے اس کا معنے بیوقوف جس کو عورتوں سے غرض نہ ہو۔

باب روزے میں بوسہ لینا اور جابر بن زید[۲] نے کہا اگر روزہ دار نے (شہوت سے) دیکھا اور منی نکل آئی تو اپنا روزہ پورا کرے

ہم سے محمد بن مثنٰے نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعضی بی بیوں کا بوسہ لیتے اور آپ روزہ دار ہوتے پھر ہنس دیں

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے ہشام بن ابی عبد اللہ سے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے

---

[۱] اس میں اشارہ ہے کہ جوان آدمی کو روزے میں بوسہ اور مباشرت مکروہ ہے ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے نفس پر قادر نہ رہے اور جماع کر بیٹھے دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے بوڑھے کو روزے میں بوسہ کی اجازت دی اور جوان کو منع فرمایا ۱۲ منہ [۲] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] اس کو عبد الرزاق نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [۴] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ زَیْنَبَ ابْنَۃِ اُمِّ سَلَمَۃَ عَنْ اُمِّھَا قَالَتْ بَیْنَمَآ اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْخَمِیْلَۃِ اِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِیَابَ حِیْضَتِیْ فَقَالَ مَالَكِ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَخَلْتُ مَعَہٗ فِی الْخَمِیْلَۃِ وَکَانَتْ ھِیَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ وَّکَانَ یُقَبِّلُھَا وَھُوَ صَآئِمٌ۔

اُنہوں نے ابو سلمہ سے اُنہوں نے زینب سے جو ام سلمہ کی بیٹی تھیں اُنہوں نے اپنی والدہ (بی بی ام سلمہؓ) سے اُنہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا میں ایک چادر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (لیٹی) تھی اتنے میں مجھ کو حیض آ گیا میں چپکے سے نکل بھاگی اور حیض کے کپڑے سنبھالے آپ نے پوچھا کیا ہوا کیا حیض آ گیا میں نے عرض کیا جی پھر میں چادر میں آپ کے ساتھ گھس گئی اور ام سلمہؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں مل کر ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں اُن کا بوسہ لیا کرتے۔

بَابٌ ۲۳۴ اغْتِسَالِ الصَّآئِمِ

وَبَلَّ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ ثَوْبًا فَاَلْقَاہُ عَلَیْہِ وَھُوَ صَآئِمٌ وَّدَخَلَ الشَّعْبِیُّ الْحَمَّامَ وَھُوَ صَآئِمٌ وَّقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَاْسَ اَنْ یَّتَطَعَّمَ الْقِدْرَ اَوِ الشَّیْءَ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَاْسَ بِالْمَضْمَضَۃِ وَالتَّبَرُّدِ لِلصَّآئِمِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا کَانَ صَوْمُ اَحَدِکُمْ فَلْیُصْبِحْ دَھِیْنًا مُّتَرَجِّلًا وَّقَالَ اَنَسٌ اِنَّ لِیْ اَبْزَنَ اَتَقَحَّمُ فِیْہِ وَاَنَا صَآئِمٌ وَّیُذْکَرُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اسْتَاكَ وَھُوَ صَآئِمٌ وَّکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَسْتَاكُ اَوَّلَ النَّھَارِ وَاٰخِرَہٗ وَلَا یَبْلَعُ رِیْقَہٗ وَقَالَ عَطَآءٌ

باب روزے میں نہانا اور عبد اللہ بن عمرؓ نے روزے میں ایک کپڑا بھگو کر اپنے بدن پر ڈالا[1] اور شعبی روزہ دار تھے[2] اور حمام میں گئے اور ابن عباس نے کہا[3] ہانڈی کا مزہ یا اور کسی چیز کا مزہ چکھنے میں قباحت نہیں اور امام حسن بصری نے کہا[4] کلی کرنا یا پانی سے اپنے تئیں ٹھنڈا کرنا روزہ دار کو منع اور ابن مسعود نے کہا[5] جب کوئی روزہ رکھنے والا ہو تو صبح کرے تیل لگایا ہوا کنگھی کیا ہوا اور انس نے کہا[6] میرا ایک حوض ہے میں روزے میں اس میں غوطہ مارتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ روزے میں مسواک کیا کرتے[7] اور عبد اللہ بن عمرؓ روزے میں صبح اور شام ہر وقت مسواک کیا کرتے اور روزہ دار تھوک نہ نگلے اور عطاء نے کہا[8] اگر روزہ دار اپنا تھوک

---

[1] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس اثر کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے ابن منیر نے کہا امام بخاری نے اس پر رد کیا جس نے روزہ دار کے لیے غسل مکروہ رکھا ہے کیوں کہ اگر منہ میں پانی جانے کے ڈر سے مکروہ رکھا ہے تو کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں بھی اس کا ڈر رہتا ہے اگر اس لیے مکروہ رکھا ہے کہ روزے میں زیب وزینت اور آرائش اچھی نہیں تو سلف نے کنگھی کرنا تیل ڈالنا روزہ دار کے لیے جائز رکھا ہے حافظ نے یہ بیان نہیں کیا نہ کہ ابن مسعودؓ کی اثر کو کس نے وصل کیا نہ قسطلانی نے بیان کیا ۱۲ منہ [6] اس کو قاسم بن ثابت نے غریب الحدیث میں وصل کیا ۱۲ منہ [7] اس کو ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [8] نہ حافظ نے نہ قسطلانی نے یہ بیان کیا کہ اس اثر کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ

اِنِ ازْدَرَدَ رِیْقَهٗ لَا اَقُوْلُ یُفْطِرُ وَقَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ لَا بَاْسَ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ قِیْلَ لَهٗ طَعْمٌ قَالَ وَالْمَاۤءُ لَهٗ طَعْمٌ وَّاَنْتَ تُمَضْمِضُ بِهٖ وَلَمْ یَرَ اَنَسٌ وَّالْحَسَنُ وَاِبْرَاهِیْمُ بِالْكُحْلِ لِلصَّاۤئِمِ بَاْسًا۔

۵۱۱ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَاَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ عَاۤئِشَةُ رض كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِیْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ حُلُمٍ فَیَغْتَسِلُ وَیَصُوْمُ۔

۵۱۲ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ سُمَیٍّ مَوْلٰی اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كُنْتُ اَنَا وَاَبِیْ فَذَهَبْتُ مَعَهٗ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی عَاۤئِشَةَ رض قَالَتْ اَشْهَدُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ لَیُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ غَیْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ یَصُوْمُهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

بَابٌ ۳۳۵ الصَّاۤئِمِ اِذَا اَكَلَ اَوْ شَرِبَ نَاسِیًا وَقَالَ عَطَاۤءٌ اِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَاۤءُ فِیْ حَلْقِهٖ لَا بَاْسَ اِنْ لَّمْ یَمْلِكْ وَقَالَ

نکل گیا تو میں یہ نہیں کہتا کہ اس کا روزہ جاتا رہا اور ابن سیرین نے کہا کچی مسواک کرنے میں کوئی قباحت نہیں[۱] لوگوں نے کہا اُس میں تو مزہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا مزہ تو پانی میں بھی ہوتا ہے حالانکہ روزے میں پانی سے کلی کرتے ہیں اور انس رض اور حسن رض اور ابراہیم نے کہا[۲] روزہ دار کو سرمہ لگانا درست ہے۔

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ اور ابوبکر رض سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہانے کی حاجت ہوتی اور احتلام سے نہیں (بلکہ جماع سے) اور صبح ہو جاتی آپ نہاتے اور روزہ رکھتے۔

ہم سے اسمٰعیل بن اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے سمی سے جو ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام بن مغیرہ کے غلام تھے۔ انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے سنا وہ کہتے تھے میں اپنے والد کے ساتھ مل کر حضرت عائشہ رض پاس گیا انہوں نے کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جماع سے جنابت ہوتی نہ احتلام سے پھر صبح ہو جاتی اور آپ اُس دن روزہ رکھتے۔ پھر ہم ام سلمہ رض پاس گئے انہوں نے بھی ایسا ہی کہا۔

باب اگر روزہ دار بھول کر کھا پی لے (تو روزہ نہیں جاتا۔[۳]

اور عطاء نے کہا[۴] اگر روزہ دار ناک میں پانی ڈالے اور پانی حلق میں اُتر آئے تو روزہ نہ جائے گا۔ اگر اُس کو نکال نہ سکے۔

---

[۱] کچی یعنی گیلی ہری مسواک کرنے میں جب کچی مسواک منع نہ ہوئی تو خشک مسواک بہ طریق اولیٰ منع نہ ہوگی اُس کو ابن شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] انس کے اثر کو ابوداؤد نے اور حسن کے اثر کو عبدالرزاق نے اور ابراہیم نخعی کے اثر کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک بھولے سے کھانے پینے میں روزہ نہیں جاتا نہ قضا لازم ہوتی ہے۔ اور امام مالک نے کہا اس کا روزہ باطل ہو جائے گا اور قضا واجب ہوگی ۱۲ منہ [۴] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ابن جریج کے طریق سے حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے۔ ان کے نزدیک ایسی حالت میں روزہ جاتا رہے گا۔ اور قضا لازم ہوگی۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

الْحَسَنُ اِنْ دَخَلَ حَلْقَهُ الذُّبَابُ فَلَا شَيْئَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَمُجَاهِدٌ اِنْ جَامَعَ نَاسِيًا فَلَا شَيْئَ عَلَيْهِ ‌◆

اور امام حسن بصری نے کہا[1] اگر روزہ دار کے حلق میں مکھی گھس جائے تو روزہ نہیں جاتا اور حسن اور مجاہد نے کہا[2] اگر بھولے سے جماع کر لے تب بھی روزہ نہیں جاتا۔

۵۱۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَسِيَ فَاَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ ‌◆

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن زریع نے خبر دی کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سیرین نے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب بھولے سے کوئی روزے میں کھا پی لے تو اپنا روزہ پورا کرے اللہ نے اُس کو کھلایا پلایا[3]

بَابٌ ۳۳۶ ۔ سِوَاكُ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ لِلصَّائِمِ

وَيُذْكَرُ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ مَا لَا اُحْصِيْ اَوْ اَعُدُّ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوْءٍ وَيُرْوٰى نَحْوُهُ عَنْ جَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخُصَّ الصَّائِمَ مِنْ غَيْرِهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ عَنِ

باب سوکھی اور کچی مسواک روزہ دار کو درست ہونا

اور عامر بن ربیعہ سے منقول ہے۔ انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا بیشمار مرتبہ آپ روزہ دار رہ کر مسواک کیا کرتے[4] اور ابوہریرہ رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اگر میں یہ سمجھتا کہ میری اُمت پر مشکل ہوگی۔ تو میں اُن کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا[5] اور ایسا ہی جابر اور زید بن خالد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ اُس میں[6] روزہ دار کو خاص نہیں کیا[7] اور حضرت عائشہ رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت[8] کی آپ نے فرمایا مسواک منہ کو پاک کرتی ہے پروردگار

---

[1] اس کو ابن شیبہ نے وصل کیا ابن منذر نے اسپر اتفاق نقل کیا لیکن بعضوں نے اشہب سے نقل کیا کہ قضا رکھنا بہتر ہے۔ ۱۲ منہ [2] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا انہوں نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا اگر کوئی آدمی رمضان میں بھول کر اپنی عورت سے صحبت کرے تو کوئی نقصان نہ ہوگا۔ اور ثوری سے روایت کی انہوں نے ایک شخص سے انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے کہا بھول کر جماع کرنا بھول کر کھانے اور پینے کے برابر ہے۔ ۱۲ منہ

[3] دوسری روایت میں ہے کہ یہ اللہ کا رزق ہے۔ جو اُس کو دیا ابن عربی نے کہا تمام شہروں کے فقہا نے اسی حدیث کے موافق یہ حکم دیا ہے۔ کہ بھول کر کھا پی لینے سے روزہ نہیں جاتا مگر امام مالک نے سب کے برخلاف کہا ہے۔ کہ روزہ جاتا رہیگا۔ اور قضا لازم ہوگی ۱۲ منہ [4] اُس کو امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن خزیمہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] یہ امام نسائی اور طحاوی کا لفظ ہے۔ اوروں کی روایت میں یوں ہے۔ لامرتهم بالسواك عند كل صلوة اُس سے بھی مطلب نکل آتا ہے۔ کیونکہ آخر روزے میں نماز تو ضرور پڑھے گا۔ جب ہر نماز پر مسواک مشروع ہوئی۔ تو روزے میں بھی مشروع ہوگی۔ ۱۲ منہ [6] جابر کی روایت کو ابونعیم نے کتاب السواک میں اور زید بن خالد کی روایت کو امام احمد اور اصحاب سنن نے وصل کیا مگر اُس میں عند كل صلوة ہے۔ ۱۲ منہ [7] نہ کچی اور سوکھی مسواک کی تخصیص کی تو امام بخاری نے اس حدیث کے عموم سے دلیل لی ۱۲ منہ [8] اُس کو امام احمد اور نسائی اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے وصل کیا ۱۲ منہ رحمہم اللہ تعالےٰ ‌◆

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ وَقَالَ عَطَاءٌ وَقَتَادَةُ يَبْتَلِعُ رِيقَهُ۔

کو پسند ہے اور عطا اور قتادہ نے کہا[۵۱] روزدار اپنا تھوک نگل سکتا ہے۔

۵۱۴ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ رض تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے کہا مجھ سے زہری نے بیان کیا انہوں نے عطاء بن یزید سے انہوں نے حمران سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عثمان رض کو دیکھا انہوں نے وضو کیا تو دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالا پھر کلی کی ناک سنکی پھر تین بار منہ دھویا پھر داہنا ہاتھ کہنی تک تین بار پھر بایاں ہاتھ کہنی تک تین بار پھر سر پر مسح کیا پھر داہنا پاؤں تین بار دھویا پھر بایاں پاؤں تین بار پھر کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح جیسے میں نے وضو کیا وضو کرتے دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں (تحیۃ الوضو کی) پڑھے۔ اُن میں واہی تباہی خیال نہ کرے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے

بَابٌ ۳۳۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرِهِ الْمَاءَ وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الصَّائِمِ وَغَيْرِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ بِالسَّعُوطِ لِلصَّائِمِ إِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَى حَلْقِهِ وَيَكْتَحِلُ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ تَمَضْمَضَ ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِي فِيهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضِيرُهُ إِنْ لَمْ يَزْدَرِدْ رِيقَهُ وَمَا بَقِيَ فِي فِيهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَإِنِ ازْدَرَدَ رِيقَ الْعِلْكِ لَا أَقُولُ إِنَّهُ يُفْطِرُ وَلَكِنْ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا[۵۲] جب کوئی وضو کرے تو اپنے نتھنوں میں پانی ڈالے اور آپ نے روزہ دار اور بے روزہ میں کوئی فرق نہیں کیا۔ اور حسن بصری نے کہا[۵۳] روزے میں ناک میں دوا ڈالنا درست ہے۔ اگر اُس کے حلق تک نہ پہنچے اور سرمہ لگا سکتا ہے۔ اور عطاء نے کہا[۵۴] روزہ دار کلی کر کے منہ سے سب پانی نکال دے تو کوئی نقصان نہ ہوگا۔ اگر وہ اپنا تھوک نگل جائے اور جو اُس کے منہ میں رہ گئی (پانی کی تری[۵۵]) اور روزہ دار مصطگی نہ چبائے (یا سپاری) پھر اگر مصطگی کا تھوک نگل جائے

---

۵۱ عطاء کے اثر کو سعید بن منصور نے اور قتادہ کے اثر کو عبد بن حمید نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ ۵۲ اُس کو مسلم اور عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۳ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور حنفیہ اور اوزاعی اور اسحاق کے نزدیک ناک میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ لیکن امام مالک اور شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک نہیں ٹوٹے گا۔ بشرطیکہ وہ دوا حلق میں نہ اترے ۱۲ منہ ۵۴ اس کو سعید بن منصور نے ابن مبارک سے وصل کیا انہوں نے ابن جریج سے اور عبدالرزاق نے بھی ۱۲ منہ ۵۵ اس کو عبدالرزاق نے نکالا ابن جریج سے ۱۲ منہ ۰

تُنهى عَنهُ فَإنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَآءُ حَلْقَهُ لَا بَأسَ لِأنَّهُ لَمْ يَمْلِكْ ؛

باب ۳۳۸ إذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَيُذْكَرُ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِنْ صَامَهُ وَبِهِ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ وَابْنُ جُبَيْرٍ وَإبْرَاهِيمُ وَقَتَادَةُ وَحَمَّادٌ يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ.

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ هٰرُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقٰسِمِ أَخْبَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رض تَقُولُ إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ احْتَرَقَ قَالَ مَا لَكَ قَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ قَالَ أَنَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا!

باب ۳۳۹ إذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ

تو میں یہ نہیں کہتا کہ اُس کا روزہ جاتا رہیگا[۱] لیکن منع ہے اور اگر ناک میں پانی ڈالا اور وہ اُس کے حلق میں بے اختیار اُتر گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا

باب اگر جان بوجھ کر رمضان میں جماع کرے اور ابوہریرہ رض

سے مرفوعاً یوں مروی ہے۔ جو رمضان میں بے عذر اور بے بیماری ایک دن روزہ نہ رکھے۔ تو ساری عمر کے روزے بھی اُس کا بدل نہ ہوں گے[۲] اور ابن مسعود رض کا یہی قول[۳] ہے۔ اور سعید بن مسیب نے اور شعبی اور ابن جبیر اور ابراہیم اور قتادہ اور حماد نے کہا ایک روزہ اُس کے بدل رکھے[۴]

ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ہارون سے سُنا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا اُن کو عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد نے خبر دی انہوں نے محمد ابن جعفر بن زبیر بن عوام بن خویلد سے انہوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت رض سے سُنا وہ کہتی تھیں ایک شخص (سلمہ یا سلمان بن صخر) آنحضرت پاس آیا اور کہنے لگا۔ میں دوزخ میں جل چکا آپ نے فرمایا کیوں کیا ہوا کہنے لگا میں نے رمضان میں اپنی عورت سے صحبت کی پھر آپ کے پاس کھجور کا ایک تھیلہ آیا۔ جس کو عرق کہتے ہیں آپ نے فرمایا وہ دوزخ میں جلنے والا کہاں ہے۔ اُس نے کہا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ اُس سے فرمایا۔ تو یہ خیرات کر دے۔

باب اگر رمضان میں قصداً جماع کرے اُس کے پاس

---

[۱] ابن منذر نے کہا اس پر اجماع ہے۔ کہ اگر روزہ دار اپنی تھوک کے ساتھ دانتوں کے درمیان جو رہ جاتا ہے۔ جس کو نکال نہیں سکتا نگل جائے تو اُس کا روزہ نہ ٹوٹے گا۔ اور ابوحنیفہ کہتے تھے۔ اگر روزہ دار کے دانتوں میں گوشت رہ گیا ہو اُسکو چبا کر قصداً کھا جائے تو اُس پر قضا نہیں اور جمہور کہتے ہیں کہ قضا لازم ہوگی اور انہوں نے روزے میں مصطگی چبانے کی رخصت دی اگر اُس کے اجزا نہ نکلیں۔ اگر نکلیں اور نگل جائے تو جمہور علماء کے نزدیک روزہ ٹوٹ جائے گا ۱۲ منہ [۲] اس میں حنفیہ کا خلاف ہے جیسے اوپر گزر چکا ۱۲ منہ [۳] اس کو اصحاب سنن اور ابن خزیمہ نے نکالا ۱۲ منہ [۴] اُس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] سعید کے اثر کو مسدد نے اور شعبی کے اثر کو سعید بن منصور نے اور سعید بن جبیر کے اثر کو ابن شیبہ نے اور ابراہیم کے اثر کو سعید بن منصور نے اور قتادہ اور حماد بن ابی سلیمان کے اثر کو عبدالرزاق نے وصل کیا۔ ۱۲ منہ

يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكَفِّرْ ٭

۵۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا فَقَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ فَقَالَ أَنَا قَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ ٭

خیرات کو بھی کچھ نہ ہو پھر اُسکو کہیں خیرات مل جائے تو وہی کفارہ میں دے

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی ابوہریرہؓ نے کہا ایسا ہوا ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا (سلمہ بن صخر یا سلمان بن صخر) اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تباہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کیوں کیا ہُوا۔ وہ کہنے لگا میں اپنی جورو سے لگ گیا اور میں روزہ دار تھا آپ نے فرمایا۔ تجھ کو آزاد کرنے کے لئے ایک بردہ مل سکتا ہے اُس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا خیر تو دو مہینے لگا تار روزے رکھ سکتا ہے۔ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے۔ اُس نے کہا نہیں یہ سُن کر آپ ٹھہرے رہے ہم لوگ بھی سب بیٹھے تھے۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھجور کا ایک تھیلا آیا (جس کو عرق کہتے ہیں۔ خرمے کی چھال سے بنتے ہیں۔) آپنے پوچھا وہ شخص کہاں گیا کہنے لگا حاضر ہوں آپ نے فرمایا یہ تھیلا لے اُس کو خیرات کر دے وہ کہنے لگا خیرات تو اُس پر کروں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو قسم خدا کی مدینہ کی دونوں طرف کی پتھریلے کناروں میں کوئی گھر والے مجھ سے زیادہ محتاج نہیں ہیں یہ سُن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے یہانتک کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں۔ آپ نے فرمایا اچھا اپنے گھر والوں کو کھلا دے[۱]

[۱] اس سے بعضوں نے یہ نکالا کہ مفلس پر سے کفارہ ساقط ہے۔ اور جمہور کے نزدیک مفلسی کی وجہ سے کفارہ ساقط نہیں ہوتا اب رہا اپنے گھر والوں کو کھلانا تو زہری نے کہا یہ اُس مرد کے لئے خاص تھا بعضوں نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے۔ اب اس میں اختلاف ہے۔ کہ جس روزے کا کفارہ دے اُس کی قضا بھی لازم ہے۔ شافعی اور اکثر علماء کے نزدیک قضا لازم نہیں دوسرا کوئی کفارہ دے تو قضا لازم ہے۔ اور حنفیہ کے نزدیک ہر حال میں قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالےٰ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

باب ۳۴۰ المُجَامِعِ فِي رَمَضَانَ هَلْ يُطْعِمُ أَهْلَهُ مِنَ الْكَفَّارَةِ إِذَا كَانُوا مَحَاوِيجَ :

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْأَخِرَ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ أَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ بِهِ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزَّبِيلُ قَالَ أَطْعِمْ هَذَا عَنْكَ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا قَالَ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ :

باب ۳۴۱ الْحِجَامَةِ وَالْقَيْءِ لِلصَّائِمِ وَقَالَ لِي يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ إِذَا قَاءَ فَلَا يُفْطِرُ إِنَّمَا يُخْرِجُ وَلَا يُولِجُ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ يُفْطِرُ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعِكْرِمَةُ الصَّوْمُ مِمَّا ...

باب رمضان میں قصداً جماع کرے وہ کفارے کا کھانا اپنے گھر والوں کو بھی کھلا سکتا ہے۔ جب وہ محتاج ہوں۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے زہری سے انھوں نے حمید بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے ایک شخص (وہی سلمہ یا سلمان بن صخر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یہ بدنصیب رمضان میں اپنی عورت سے لگ گیا۔ آپ نے فرمایا تو ایک بردہ آزاد کر سکتا ہے۔ اُس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اچھا دو مہینے لگا تار روزے رکھ سکتا ہے کہنے لگا نہیں آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے کہنے لگا نہیں پھر ایسا ہوا۔ آپ کے پاس کھجور کا ایک تھیلا آیا جسکو عرق کہتے ہیں آپ نے فرمایا تو فقیروں کو یہ اپنی طرف سے کھلادے اُس نے عرض کیا مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں میں ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں آپ نے فرمایا خیر اپنے گھر والوں ہی کو کھلادے۔

باب روزہ دار کو پچھنے لگانا قے کرنا کیسا ہے اور مجھ سے یحییٰ بن صالح نے کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے عمر بن حکم بن ثوبان سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سُنا قے کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیوں کہ وہ باہر نکالتا ہے۔ اندر نہیں لے جاتا۔[۱] اور ابوہریرہ رض سے یہ بھی منقول ہے۔ کہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر پہلی روایت زیادہ صحیح

[۱] ان دونوں مسئلوں میں سلف کا اختلاف ہے۔ قے میں تو یہ اختلاف ہے جمہور کا قول یہ ہے کہ اگر خود بخود قے ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا اور جو عمداً قے کرے تو ٹوٹ جاتا ہے۔ ابن منذر نے کہا عمداً قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جانے پر اتفاق ہے۔ حافظ نے کہا مگر ابن بطال نے ابن عباسؓ اور ابن مسعود سے نقل کیا کہ عمداً قے کرنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا اور امام مالک سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے۔ اور پچھنے لگانے میں بھی جمہور کا قول یہ ہے۔ کہ اُس سے روزہ نہیں جاتا لیکن حضرت علیؓ اور عطاؒ اور اوزاعی سے منقول ہے۔ کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے۔ افطر الحاجم والمحجوم اور ہمارے امام احمد بن حنبل اور اسحاق اور ابو ثور سے یہی منقول ہے۔ مگر قے اور حجامت میں صحیح یہی ہے۔ صرف قضا واجب ہوگی نہ کفارہ ۱۲ منہ [۲] اس استدلال پر یہ اعتراض ہوا ہے۔ کہ منی بھی آدمی باہر نکالتا ہے۔ مگر اُس میں قضا اور کفارہ واجب ہے۔ ۱۲ منہ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ رحمہا اللہ تعالیٰ؛

دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رض يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ وَاحْتَجَمَ أَبُو مُوسَى لَيْلًا وَيُذْكَرُ عَنْ سَعْدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَأُمِّ سَلَمَةَ احْتَجَمُوا صِيَامًا وَقَالَ بُكَيْرٌ عَنْ أُمِّ عَلْقَمَةَ كُنَّا نَحْتَجِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَا تَنْهَى وَيُرْوَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مَرْفُوعًا فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ وَقَالَ لِي عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ قِيلَ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اللهُ أَعْلَمُ.

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ.

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ

ہے[1] اور ابن عباسؓ اور عکرمہ نے کہا[2] روزہ اُس سے جاتا ہے جو چیز اندر جائے نہ اُس سے جو باہر نکلے اور ابن عمرؓ روزے میں پچھنی لگاتے[3] پھر دن کو پچھنی لگانا چھوڑ دیا رات کو لگانے لگے اور ابوموسیٰ اشعری نے رات کو پچھنی لگائی[4] اور سعد بن ابی وقاص اور زید بن ارقم اور ام سلمہؓ نے روزے میں پچھنی لگائی[5] اور بکیر بن عبداللہ نے اُم علقمہ سے روایت کی ہم حضرت عائشہؓ کے پاس روزے میں پچھنی لگاتے وہ منع نہ کرتیں[6] اور حسن بصری نے کئی صحابہ سے روایت کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا پچھنی لگانے والے کا اور جس نے لگوائی دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا اور مجھ سے عیاش ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے حسن بصری سے ایسی ہی روایت کی ان سے پوچھا گیا یہ آنحضرت صلعم سے روایت ہے انہوں نے کہا ہاں پھر کہنے لگے اللہ خوب جانتا ہے[7]۔

ہم سے معلّی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں اور جب آپ روزہ دار تھے، پچھنی لگائی۔

ہم سے ابومعمر عبداللہ بن عمری نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے

[1] اس کو امام بخاری نے تاریخ کبیر میں نکالا مرفوعاً کہ جس کو روزے میں خود بخود قے ہو جائے تو اُس پر قضا نہیں اور اگر قصداً قے کرے تو اُس پر قضا ہے امام بخاری نے کہا یہ روایت صحیح نہیں ترمذی نے کہا میں نے بخاری سے اس حدیث کو پوچھا انہوں نے کہا میں اس کو محفوظ نہیں سمجھتا ۱۲ منہ [2] ابن عباس رضہ کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے اور عکرمہ کے اثر کو بھی اُنہی نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو امام مالک نے موطا میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا۔ ۱۲ منہ [5] اس کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کلام سے اس حدیث کا ضعف نکلتا ہے۔ گو متعدد طرق سے مروی ہے۔ مگر ہر طریق میں کلام ہے۔ امام احمد نے کہا ثوبان اور شداد سے یہ حدیث صحیح ہوئی اور ابن خزیمہ نے بھی ایسا ہی کہا۔ اور ابن معین کا یہ کہنا کہ اس باب میں کچھ ثابت نہیں ہٹ دھرمی ہے۔ اور امام بخاری اس کے بعد ابن عباس کی حدیث لائے اور یہ اشارہ کیا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث از روئے سند کے قوی ہے۔ ۱۲ منہ؟

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ ؛

عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے میں پچھنے لگائی ۔

۵۲۰ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ يَسْأَلُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ وَزَادَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے ثابت بنانی سے سُنا وہ انس بن مالک سے پوچھ رہے تھے۔ کیا تم روزہ دار کو پچھنی لگانا مکروہ سمجھتے تھے ۔ انہوں نے کہا نہیں فقط ضعف کے خیال سے ہم اُس کو بُرا جانتے تھے ۔ اور شبابہ نے شعبہ سے اس روایت میں اتنا زیادہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ۔

بَابُ ۳۴۲ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِفْطَارِ

باب سفر میں روزہ رکھنا یا افطار کرنا[1]

۵۲۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رض قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ رَمٰى بِيَدِهِ هٰهُنَا ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ تَابَعَهُ جَرِيرٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابواسحاق سلیمان شیبانی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے سُنا انہوں نے کہا ہم ایک سفر (غزوۂ فتح) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ۔ آپ نے ایک آدمی (بلال رضؓ) سے فرمایا اتر میرے لئے ستو گھول اور کہنے لگے یا رسول اللہ ابھی تو سُورج کی روشنی ہے۔ آپ نے فرمایا اتر ستو گھول وہ کہنے لگے یا رسول اللہ ابھی تو سُورج کی روشنی ہے. آپ نے فرمایا اتر ستو گھول آخر وہ اُترے اور ستو گھولا آپ نے پی لیا پھر اپنے ہاتھ سے پورب کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا جب ادھر سے رات کا اندھیرا شروع ہو تو روزہ افطار کا وقت آگیا سفیان کے ساتھ اس حدیث کو جریر اور ابوبکر بن عیاش نے بھی شیبانی سے روایت کیا انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے انہوں نے کہا میں ایک

[1] اس مسئلہ میں سلف کا اختلاف ہے بعضوں نے کہا سفر میں اگر روزہ رکھیگا تو اس سے فرض روزہ ادا نہ ہوگا پھر قضا کرنا چاہیے اور جمہور علماء جیسے مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں کہ روزہ رکھنا سفر میں افضل ہے. اگر طاقت ہو اور کوئی تکلیف نہ ہو اور ہمارے امام احمد حنبل اور اوزاعی اور اسحاق اور اہل حدیث یہ کہتے ہیں کہ سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے. بعضوں نے کہا دونوں برابر ہیں روزہ رکھے یا افطار کرے بعضوں نے کہا جو زیادہ آسان ہو ابی افضل ہے۔ ۱۲ منہ ؛

وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ۞

۵۲۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ ۞

سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے کہا یا رسول اللہ میں لگاتار روزے رکھتا ہوں دوسری سند اور ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو بی بی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا میں سفر میں روزہ رکھوں وہ روزے بہت رکھا کرتے تھے آپ نے فرمایا تیرا اختیار ہے۔ روزہ رکھ یا افطار کر

بَابٌ ۳۴۳ إِذَا صَامَ أَيَّامًا مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ ۞

باب جب رمضان میں کچھ روزے رکھ کر کوئی سفر کرے[1]

۵۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَالْكَدِيدُ مَاءٌ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں مکہ کی طرف روانہ ہوئے (غزوہ فتح میں چارشنبہ کے دن عصر کے بعد) آپ روزے سے تھے۔ جب کدید میں پہنچے تو روزہ افطار کر ڈالا لوگوں نے بھی افطار کیا امام بخاری نے کہا کدید،

[1] امام بخاری نے یہ باب لاکر اُس روایت کا ضعف بیان کیا جو حضرت علی رضہ سے مروی ہے۔ کہ جب کسی شخص پر رمضان کا چاند حالت اقامت میں آجائے تو پھر وہ سفر میں افطار نہیں کرسکتا جمہور علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قول مطلق ہے۔ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ اور ابن عباس رضہ کی حدیث سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدید میں پہنچکر پھر روزہ رکھا حالانکہ آپ دسویں رمضان کو مدینہ سے روانہ ہوئے تھے۔ اب اگر کوئی شخص اقامت میں روزے کی نیت کرلے پھر دن کو کسی وقت سفر میں نکلے تو اُس کو روزہ کھول ڈالنا درست ہے۔ یا پورا کرنا چاہیے اس میں اختلاف ہے۔ مگر ہمارے امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ روزہ افطار کر ڈالنے کو درست جانتے ہیں اور مزنی نے اس کے لئے اسی حدیث سے حجت لی۔ حالانکہ اس حدیث میں اس کا کوئی حجت نہیں۔ کیونکہ کدید تو مدینہ سے کئی منزل پر ہے ۱۲ منہ۔

بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ۔

(مدینہ سے سات منزل پر) عسفان اور قدید کے بیچ میں ہے۔

۵۲۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ إِسْمٰعِيلَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رض قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتَّى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ رَوَاحَةَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے انھوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے اُن سے اسمٰعیل بن عبیداللہ نے بیان کیا انہوں نے ام درداء سے انہوں نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم کسی سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایسی گرمی تھی۔ کہ آدمی سر پر اپنا ہاتھ رکھتا گرمی کی شدت سے اور ہم میں کوئی روزے سے نہ تھا صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہ روزہ دار تھے۔

باب ۲۴۴ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اُس شخص کے لئے جس پر سایہ کیا گیا تھا۔ اور سخت گرمی ہو رہی تھی یہ فرمانا کہ سفر میں روزہ رکھنا اچھا نہیں۔

۵۲۵ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ رض نے کہا ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن انصاری نے انھوں نے کہا میں نے محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے سُنا انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر (غزوۂ فتح) میں تھے۔ ایک جگہ ہجوم پایا اور ایک شخص (قیس عامری) کو دیکھا لوگ اُس پر سایہ کیے آپ نے حال پوچھا لوگوں نے کہا روزہ دار ہے۔ آپؐ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کچھ اچھا کام نہیں [1]

باب ۲۴۵ لَمْ يَعِبْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سفر میں کوئی روزہ رکھتے۔ کوئی افطار اور کوئی کسی پر عیب نہ لگاتا۔

---

[1] اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی جو سفر میں افطار ضروری سمجھتے ہیں مخالفین یہ کہتے ہیں کہ مراد اس سے وہی ہے جب سفر میں روزے سے تکلیف ہوتی ہو۔ اس صورت میں تو بالاتفاق افطار افضل ہے ۱۲ منہ۔

۵۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ ؛

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے روزہ رکھنے والا افطار کرنے والے پر عیب نہ لگاتا اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار پر۔

بَابُ ۳۴۶ مَنْ اَفْطَرَ فِي السَّفَرِ لِيَرَاهُ النَّاسُ -

باب سفر میں لوگوں کو دکھا کر روزہ افطار کر ڈالنا۔[1]

۵۲۷ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى يَدَيْهِ لِيُرِيَهُ النَّاسَ فَاَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ ؛

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (غزوہ فتح میں) مدینہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور عسفان تک روزہ رکھتے رہے عسفان میں آپؐ نے پانی منگوایا۔ اور دونوں ہاتھ لمبے کر کے پانی کو اٹھایا تاکہ لوگ دیکھیں پھر افطار کیا یہاں تک کہ مکہ پہنچے یہ رمضان کا ذکر ہے ابن عباس رضؓ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (سفر میں) روزہ بھی رکھا ہے افطار بھی کیا ہے اب جس کا جی چاہے سفر میں روزہ رکھے جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

بَابُ ۳۴۷ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ

باب سورہ بقرہ کی اس آیت کا بیان وعلی الذین یطیقونہ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَسَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ نَسَخَتْهَا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ

ابن عمر اور سلمہ بن اکوع نے کہا یہ آیت اس کے بعد والی آیت یعنی شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ہدی للناس وبینات من الہدیٰ والفرقان فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ ومن کان مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ما ہدٰکم ولعلکم تشکرون سے

---

[1] یعنے جو کوئی لوگوں کا پیشوا ہو وہ ایسا کرے تاکہ اور لوگ بھی اس کی دیکھا دیکھی روزہ کھول ڈالیں اور تکلیف نہ اٹھائیں (۱۲ منہ)

الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ رَمَضَانُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَكَانَ مَنْ اَطْعَمَ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا تَرَكَ الصَّوْمَ مِمَّنْ يُطِيْقُهُ وَرُخِّصَ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ فَنَسَخَتْهَا وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ فَاُمِرُوْا بِالصَّوْمِ۔

۵۲۸ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَرَاَ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِيْنَ قَالَ هِيَ مَنْسُوْخَةٌ۔

بَابُ ۳۴۸ مَتٰى يُقْضٰى قَضَاءُ رَمَضَانَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَاْسَ اَنْ يُّفَرَّقَ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِيْ صَوْمِ الْعَشْرِ لَا يَصْلُحُ حَتّٰى يَبْدَاَ بِرَمَضَانَ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِذَا فَرَّطَ حَتّٰى جَاءَ رَمَضَانُ اٰخَرُ يَصُوْمُهُمَا وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ طَعَامًا

منسوخ ہے[1] اور عبداللہ بن نمیر نے کہا[2] ہم سے اعمش نے بیان کیا ہم سے عمرو بن مرہ نے کہا ہم سے ابن ابی لیلیٰ نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے کہ رمضان کے روزوں کا حکم اترا یہ حکم بعضے لوگوں پر سخت ہوا تو پہلے ان لوگوں کو جو روزے کی طاقت رکھتے۔ یہ اجازت دی گئی اگر وہ چاہیں تو ہر روزے کے بدل ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں پھر اس آیت نے وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اس اجازت کو منسوخ کر دیا اور روزے کا حکم دیا گیا۔

ہم سے عیاش نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الاعلیٰ نے کہا ہم سے عبید اللہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے یہ آیت پڑھی فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِيْنَ اور کہا یہ منسوخ ہے[3]

باب رمضان کی قضا روزے کب رکھے جائیں

اور ابن عباسؓ[4] نے کہا کچھ حرج نہیں اگر قضا کے روزے پے در پے نہ رکھے جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اتنا فرمایا دوسرے دنوں میں گنتی پوری کر لو اور سعید بن مسیب نے[5] کہا ذی الحجہ کے دس نفل روزے اس کو رکھنا بہتر نہیں جس نے رمضان کی قضا نہ رکھی ہو اور ابراہیم نخعی نے[6] کہا ایک رمضان کی قضا نہ رکھے۔ اور دوسرا رمضان آ گیا تو دونوں کے روزے رکھے اور فدیہ پر

[1] پورا ترجمہ آیت کا یوں ہے۔ اور جو لوگ روزے کی طاقت رکھتے ہیں۔ (پر روزہ رکھنا نہیں چاہتے) وہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں پھر جو شخص خوشی سے زیادہ آدمیوں کو کھلائے وہ اس کیلئے اور بہتر ہے۔ اگر تم روزہ رکھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اگر تم سمجھو رمضان کا مہینہ وہ ہے۔ جس میں قرآن اترا جو لوگوں کو دین کی سچی راہ سوجھاتا ہے۔ اور اس میں کھلی کھلی ہدایت کی باتیں اور صحیح کو غلط سے جدا کرنے کی دلیلیں موجود ہیں پھر اے مسلمانو تم میں سے جو کوئی رمضان کا مہینہ پائے وہ روزہ رکھے اور جو بیمار یا مسافر ہو وہ دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرے اللہ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے۔ اور تم پر سختی کرنا نہیں چاہتا۔ اور اس حکم کی غرض یہ ہے۔ کہ تم گنتی پوری کر لو اور اللہ نے جو تم کو دین کی سچی راہ بتلائی اس کے شکریہ میں اس کی بڑائی کرو اور اس لئے کہ تم اس کا احسان مانو شروع اسلام میں وعلی الذین یطیقونہ اترا تھا۔ اور مقدور والے لوگوں کو اختیار تھا۔ روزہ رکھیں خواہ فدیہ میں دیں پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور صحیح مقیم پر روزہ رکھنا۔ فمن شهد منكم الشهر فليصمه سے واجب ہو گیا ۱۲ منہ [2] اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا اور بیہقی نے ۱۲ منہ [3] بعضوں نے کہا وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ کے معنے یہ ہیں۔ جو لوگ روزے کی طاقت نہیں رکھتے۔ گو مقیم اور تندرست ہیں مثلاً ضعیف بوڑھے لوگ تو وہ ہر روزے کے بدل ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔ اس صورت میں یہ آیت منسوخ نہ ہو گی اور تفصیل اس مسئلہ کی تفسیروں میں ہے۔ ۱۲ منہ [4] اس کو امام مالک نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ؛

وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مُرْسَلًا وَّابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ يُطْعِمُ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهُ الْاِطْعَامَ اِنَّمَا قَالَ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ

واجب نہیں[1] اور ابوہریرہ رضؓ سے مرسلاً اور ابن عباس رضؓ سے منقول ہے[2] کہ وہ فقیروں کو کھانا بھی کھلائے اور اللہ نے تو اپنی کتاب میں تو کھانا کھلانے کا ذکر نہیں کیا اتنا ہی فرمایا کہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ رضؓ تَقُوْلُ كَانَ يَكُوْنُ عَلَىَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَآ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِىَ اِلَّا فِىْ شَعْبَانَ قَالَ يَحْيٰى الشُّغْلُ مِنَ النَّبِىِّ اَوْ بِالنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے اُنھوں نے ابوسلمہ سے اُنھوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے سُنا وہ کہتی تھیں مجھ پر رمضان کی قضا باقی ہوتی تھی۔ میں اُس کو رکھ نہ سکتی۔ یہاں تک کہ شعبان آجاتا یحییٰ نے کہا اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ حضرت عائشہ رضؓ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغول رہتیں[3]

بَابٌ ۳۴۹ اَلْحَائِضُ تَتْرُكُ الصَّوْمَ وَالصَّلٰوةَ

باب حیض والی عورت نماز نہ پڑھے نہ روزہ رکھے

وَقَالَ اَبُو الزِّنَادِ اِنَّ السُّنَنَ وَوُجُوْهَ الْحَقِّ لَتَاْتِىْ كَثِيْرًا عَلٰى خِلَافِ الرَّاْىِ فَمَا يَجِدُ الْمُسْلِمُوْنَ بُدًّا مِّنِ اتِّبَاعِهَا مِنْ ذٰلِكَ اَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِى الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِى الصَّلٰوةَ ؕ

اور ابوالزناد نے کہا دین کی باتیں اور شریعت کے احکام بہت ایسا ہوتا ہے۔ کہ رائے اور قیاس کے خلاف ہوتے ہیں اور مسلمانوں کو اُن کی پیروی کرنی ضرور پڑتی ہے۔ اُنھی میں سے ایک یہ حکم بھی ہے کہ حیض والی عورت روزے کی قضا کرے لیکن نماز کی قضا نہ کرے[4]

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے

---

[1] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا مگر جمہور صحابہ اور تابعین سے مروی ہے کہ اگر کسی نے رمضان کی قضا نہ رکھی یہاں تک کہ دُوسرا رمضان آن پہنچا تو وہ قضا بھی رکھے اور ہر روزے کے بدل فدیہ بھی دے ابو حنیفہ رحؒ نے جمہور کے خلاف ابراہیم نخعی کے قول پر عمل کیا ہے۔ اور فدیہ دینا ضرور نہیں رکھا ابن عمر رضؓ سے ایک شاذ روایت یہ بھی ہے۔ کہ اگر رمضان کی قضا نہ رکھے۔ اور دُوسرا رمضان آن پہنچا تو دوسرے رمضان کے روزے رکھے اور پہلے رمضان کے ہر روزے کے بدل فدیہ دیدے اور روزہ رکھنا ضرور نہیں اس کو عبدالرزاق اور ابن منذر نے نکالا یحییٰ بن سعید نے کہا حضرت عمر رضؓ سے اس کے خلاف مروی ہے اور قتادہ سے یہ منقول ہے۔ کہ جس نے رمضان کی قضا میں افطار کر ڈالا تو وہ ایک روزے کے بدل دو روزے رکھے اب جمہور علماء کے نزدیک رمضان کی قضا پے درپے رکھنا ضرور نہیں الگ الگ بھی رکھ سکتا ہے۔ یعنی متفرق طور سے اور ابن منذر نے حضرت علیؓ اور حضرت عائشہ رضؓ سے منقول ہے۔ کہ پے درپے رکھنا واجب ہے۔ بعض اہل ظاہر کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے کہا یہ آیت یوں اُتری تھی۔ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ مُتَتَابِعَاتٍ ابی بن کعب کی بھی قرأت یوں ہی ہے ۱۲ منہ [2] اس کو عبدالرزاق نے نکالا ۱۲ منہ [3] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] آپ کو حضرت عائشہ رضؓ سے بڑی محبت تھی گو اُن کی باری نہ ہوتی مگر آپ اُن کے پاس جاتے بوسہ مساس کرتے اگرچہ صحبت دُوسری کی باری میں نہ کرتے اس سے یہ اشکال ہوتا ہے۔ کہ پھر روزہ رکھنے میں کوئی مانع تھا۔ کیونکہ روزے کی حالت میں بوسہ مساس وغیرہ درست ہے۔ شاید حضرت عائشہ رضؓ کی یہ غرض ہو کہ وہ آپ کی اجازت کے بغیر روزہ نہیں رکھ سکتی تھیں اور آپ اجازت نہ دیتے اس خیال سے کہ شاید صحبت کی ضرورت ہو۔ اور جب وقت تنگ ہو جاتا تو اجازت دیدیتے واللہ اعلم ۱۲ منہ [5] حالانکہ نماز روزے سے کئی درجہ زیادہ اہم ہے نماز مسافر اور مریض کی معاف نہیں روزہ معاف ہے۔ حضرت علی رضؓ نے فرمایا اگر دین میں رائے کا اعتبار ہوتا تو موزہ پر نیچے مسح۔ (باقی بر صفحہ آئندہ)

بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدٌ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ فَذٰلِكَ نُقْصَانُ دِيْنِهَا:

کہا مجھ سے زید بن اسلم نے بیان کیا انہوں نے عیاض بن عبداللہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عورت کو جب حیض آتا ہے تو وہ نماز روزہ نہیں چھوڑ دیتی یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔

بَابٌ ۳۵ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ وَ قَالَ الْحَسَنُ اِنْ صَامَ عَنْهُ ثَلٰثُوْنَ رَجُلًا يَوْمًا وَاحِدًا جَازَ.

باب اگر کوئی شخص مرجائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں[1] اور امام حسن بصری نے کہا[2] اگر تیس آدمی اس کی طرف سے ایک ہی دن روزہ رکھ لیں تو بھی کافی ہو گا۔[3]

۵۳۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى ابْنِ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ.

ہم سے محمد بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن موسیٰ بن اعین نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے عبیداللہ ابی جعفر سے ان سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انھوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مرجائے اور اس کے ذمہ پر روزے ہوں تو اس کا وارث اس کی طرف سے روزے رکھ لے موسیٰ کے ساتھ اس حدیث کو ابن وہب نے بھی عمرو سے روایت کیا اور یحییٰ بن ایوب نے بھی ابن جعفر سے۔

---

۵۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَقْضِيْهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يُّقْضٰى قَالَ سُلَيْمَانُ فَقَالَ الْحَكَمُ وَ سَلَمَةُ

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے زائدہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مسلم بطین سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (جس کا نام نہیں معلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ میری ماں مرگئی اس پر ایک مہینے کے روزے ہیں کیا میں اس کی طرف سے قضا رکھ لوں آپ نے فرمایا ہاں اللہ کا قرض ضرور ادا کرنا چاہیئے سلیمان اعمش نے کہا جب مسلم بطین نے یہ حدیث بیان کی تو ہم سب بیٹھے ہوئے تھے۔ حکم اور سلمہ نے کہا ہم نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) اوپر کے سجر کرنے سے زیادہ مناسب ہوتا ہے۔ ۱۲ (حواشی صفحہ ہذا) [1] اہل حدیث کا مذہب باب کی حدیث پر ہے کہ اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے اور شافعی کا قول قدیم بھی یہی ہے امام شافعی سے بیہقی نے بہ سند صحیح روایت کیا کہ جب کوئی صحیح حدیث میرے قول کے خلاف مل جائے تو اس پر عمل کرو اور میری تقلید کرو امام مالک اور ابوحنیفہ نے اس حدیث صحیح کے برخلاف یہ اختیار کیا ہے۔ کہ کوئی کسی کی طرف سے روزہ نہیں رکھ سکتا ۱۲ منہ [2] اس کو دارقطنی نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] یعنی ایک مہینے کے روزے اس پر سے اتر جائیں گے ۱۲ منہ

وَنَحْنُ جَمِيعًا جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَقَالَ يَحْيَى وَأَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ وَقَالَ أَبُو حَرِيزٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ أُمِّي وَعَلَيْهَا صَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا ؛

بَابٌ ۳۵۱ مَتَى يَحِلُّ فِطْرُ الصَّائِمِ وَأَفْطَرَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ حِينَ غَابَ قُرْصُ الشَّمْسِ

۵۳۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ

بھی مجاہد سے سُنا وہ اس حدیث کو ابن عباسؓ سے نقل کرتے تھے اور ابوخالد سلیمان بن حیان سے منقول ہے ہم سے اعمش نے بیان کیا۔ انہوں نے حکم اور مسلم بطین اور سلمہ بن کہیل سے اُنہوں نے سعید بن جبیر اور عطا اور مجاہد سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت نے (اُس کا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا میری بہن مرگئی پھر یہی قصہ بیان کیا اور یحییٰ بن سعید اور ابومعاویہ نے کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا اُنہوں نے مسلم سے اُنہوں نے سعید سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا ایک عورت نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا میری ماں مرگئی اور عبیداللہ نے زید بن ابی انیسہ سے بیان کیا اُنھوں نے حکم سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا ایک عورت نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا میری ماں مرگئی اور اُس پہ نذر کا ایک روزہ تھا اور ابوحریز (عبداللہ بن حسین) نے کہا ہم سے عکرمہ نے بیان کیا اُنہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا ایک عورت نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا میری ماں مرگئی اور اُس پر پندرہ روزے تھے [1]۔

باب روزہ کس وقت افطار کرے اور ابوسعید خدریؓ (صحابی) نے اُس وقت روزہ افطار کیا جب سُورج کا گردہ ڈوب گیا۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا میں نے اپنے باپ سے سُنا وہ کہتے تھے

---

[1] حافظ نے کہا بعضوں نے اس حدیث کو مضطرب قرار دیا اور اصل یہ ہے کہ یہ دو قصے ہیں اور نذر کا روزہ خشعمیہ نے پوچھا تھا جیسے اوپر حج میں گزرا اور نذر کا حج جہنیہ نے پوچھا تھا اور مسلم نے نکالا کہ حج اور روزہ دونوں کا سوال ایک ہی عورت نے کیا تھا۔ غرض اس قسم کے اختلافات سے حدیث میں کوئی خلل نہیں آتا اور میت کی طرف سے حج یا روزے ادا کرنا صاف حدیث سے ثابت ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] ان سندوں کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اس حدیث میں بہت سے اختلافات ہیں کوئی کہتا ہے۔ پوچھنے والا مرد تھا۔ کوئی کہتا ہے۔ عورت نے پوچھا تھا کوئی ایک مہینے کے کوئی پندرہ دن کے روزے کہتا ہے۔ اسی لیے امام احمد اور لیث نے نذر کا روزہ میت کی طرف سے رکھنا درست کہا ہے۔ اور رمضان کا روزہ رکھنا درست نہیں رکھا میں کہتا ہوں ان اختلافات سے حدیث میں کوئی نقص نہیں آتا۔ سب اُس کے راوی ثقہ ہیں اور ممکن ہے۔ کہ یہ مختلف واقع ہوں اور پوچھنے والے متعدد ہوں ۱۲ منہ [3] اس کو سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

اَبِیْ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ مِنْ ھٰھُنَا وَاَدْبَرَ النَّھَارُ مِنْ ھٰھُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ؛

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رضؓ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ وَّھُوَ صَآئِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ یَا فُلَانُ قُمْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اَمْسَیْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَلَوْ اَمْسَیْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ اِنَّ عَلَیْکَ نَھَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَھُمْ فَشَرِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ اللَّیْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ ھٰھُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ

بَابُ ۳۵۲ یُفْطِرُ بِمَا تَیَسَّرَ عَلَیْہِ بِالْمَآءِ وَغَیْرِہٖ

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّیْبَانِیُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی رضؓ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ صَآئِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اَمْسَیْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ عَلَیْکَ نَھَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ اللَّیْلَ اَقْبَلَ مِنْ ھٰھُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِہٖ قِبَلَ الْمَشْرِقِ؛

میں نے عاصم بن عمر سے سُنا انہوں نے اپنے باپ حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات ادھر سے (پورب سے) رخ کرے اور دن ادھر سے (پچھم سے) پیٹھ موڑے اور سورج ڈوب جائے تو روزے کے افطار کا وقت آگیا۔

ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں (غزوہ فتح میں جو رمضان میں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ کا روزہ تھا جب سورج ڈوبا تو آپ نے بعضے لوگوں (بلالؓ) سے کہا اٹھ ہمارے لیے ستو گھول انہوں نے کہا شام تو ہونے دیجیے آپ نے فرمایا نہیں اتر ستو گھول پھر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ شام تو ہو جانے دیجیے آپ نے فرمایا نہیں اتر ستو گھول انہوں نے کہا ابھی تو دن ہے آپ نے فرمایا اتر ستو گھول آخر وہ اترے اور لوگوں کیلئے ستو گھولے آپ نے پیا پھر فرمایا جب تم دیکھو رات کی تاریکی ادھر پورب سے آن پہنچے تو روزہ دار کے افطار کا وقت آگیا۔

باب پانی وغیرہ جو میسّر آجائے اس سے افطار کرنا[1]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے سلیمان شیبانی نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا وہ کہتے تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سفر میں) چل رہے تھے آپؐ روزہ دار تھے جب سورج ڈوب گیا تو آپؐ نے (ایک شخص سے) فرمایا۔ اتر ہمارے لیے ستو گھول اس نے کہا یا رسول اللہ شام تو ہونے دیجئے آپؐ نے فرمایا اتر ہمارے لیے ستو گھول اس نے کہا یا رسول اللہ ابھی تو دن ہے آپؐ نے فرمایا اتر (تجھے کیا کام) ستو گھول آخر وہ اترا اس نے ستو گھولا پھر آپ نے فرمایا جب تم دیکھو رات کی تاریکی) ادھر پورب) کی طرف سے آن پہنچی تو روزے کے افطار کا وقت آگیا اور آپ نے انگلی سے پورب کی طرف اشارہ کیا۔

[1] حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ ستو پانی میں گھولے گئے اور اس وقت یہی حاضر تھا تو پانی وغیرہ ماحضر سے روزہ کھولنا ثابت ہوا۔ ترمذی کی مرفوعاً نکالا کہ کھجور سے روزہ افطار کرے اگر کھجور نہ ملے تو پانی

تَمَّ الْجُزْءُ السَّابِعُ وَیَتْلُوْہُ الْجُزْءُ الثَّامِنُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

اللہ کا شکر ہے ساتواں پارہ ختم ہوا۔ اب آٹھواں پارہ شروع ہوتا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

آٹھواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

بَابُ ۳۵۲ تَعْجِيْلِ الْاِفْطَارِ

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَصَامَ حَتّٰى اَمْسٰى قَالَ لِرَجُلٍ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ قَالَ لَوِ انْتَظَرْتَ حَتّٰى تُمْسِيَ قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ اِذَا رَاَيْتَ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

باب روزہ جلدی کھولنا[1]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے اُنہوں نے سہل بن سعد سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگ ہمیشہ اچھے رہیں گے جب تک روزہ جلد افطار کرتے رہیں[2] گے

ہم سے احمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے ابوبکر بن عیاش نے اُنہوں نے سلیمان شیبانی سے اُنہوں نے ابن ابی اوفیٰ سے اُنہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں آپ نے روزہ رکھا جب شام ہوئی تو ایک شخص[3] سے فرمایا اونٹ سے اُترا اور میرے لیے ستو گھول وہ کہنے لگا ذرا انتظار کرتے شام تک تو اچھا ہوتا آپ نے فرمایا اُتر میرے لیے ستو گھول جب رات ادہر (پورب) کی طرف سے آئے تو روزہ دار کے روزہ کھولنے کا وقت آگیا[4]۔

---

[1] یعنے وقت ہو جانے کے بعد پھر افطار میں دیر نہ کرنا چاہئے ابو داؤد نے ابوہریرہؓ سے نکالا یہود اور نصاری دیر کرتے ہیں حاکم کی روایت میں ہے کہ میری امت ہمیشہ میری سنت پر رہے گی جب تک روزہ کے افطار میں تارے نکلنے کا انتظار نہ کرے گی عبدالبر نے کہا روزہ جلد افطار کرنے اور سحری دیر میں کھانے کی حدیثیں صحیح اور متواتر ہیں عبدالرزاق نے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سب لوگوں سے روزہ جلدی کھولتے اور سحری کھانے میں سب لوگوں سے دیر کرتے ۱۲ منہ [2] مگر ہمارے زمانہ میں عموماً لوگ روزہ تو دیر میں کھولتے ہیں اور سحری جلد کھا لیتے ہیں اسی وجہ سے ان پر تباہی آ رہی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا درست تھا جب سے مسلمانوں نے سنت پر چلنا چھوڑ دیا روز بروز ان کا تنزل ہوتا گیا اور اب تو ان کی تھوڑی سی خال خال کہیں جو حکومت رہ گئی ہے وہ بھی چراغ سحری معلوم ہوتی ہے ہزار جگانے ان کو جگاتے ہیں مگر وہ خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے قضائے الٰہی ان کے خلاف معلوم ہوتی ہے ولا محیص عما قدر اللہ و قضٰے ۱۲ منہ [3] یعنے بلال رضی اللہ عنہ سے ۱۲ منہ [4] یا روزہ کھل گیا بعضے لوگوں نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ جب افطار کا وقت آ جائے تو خود بخود روزہ کھل جاتا ہے گو افطار نہ کرے ہم کہتے ہیں اسی حدیث سے ان کا رد ہوتا ہے کیوں کہ اگر وقت آنے سے روزہ خود بخود کھل جاتا تو آنحضرتؐ ستو گھولنے کے لیے کیوں جلدی فرماتے اسی طرح دوسری حدیثوں میں روزہ جلدی کھولنے کی ترغیب کیوں دیتے اور اگر وقت آنے سے روزہ خود بخود ختم ہو جاتا ہے تو پھر طے کے روزے سے منع کیوں فرماتے ۱۲ منہ

باب ۳۵۴ اِذَا اَفْطَرَ فِیْ رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ فَاطِمَۃَ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍؓ قَالَتْ اَفْطَرْنَا عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ غَیْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قِیْلَ لِھِشَامٍ فَاُمِرُوْا بِالْقَضَآءِ قَالَ بُدٌّ مِّنْ قَضَآءٍ وَقَالَ مَعْمَرٌ سَمِعْتُ ھِشَامًا لَآ

باب ۳۵۵ صَوْمِ الصِّبْیَانِ وَقَالَ عُمَرُؓ لِنَشْوَانَ فِیْ رَمَضَانَ وَیْلَکَ وَصِبْیَانُنَا صِیَامٌ فَضَرَبَہٗ۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَکْوَانَ عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ اَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَدَاۃَ عَاشُوْرَآءَ اِلٰی قُرَی الْاَنْصَارِ مَنْ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْیُتِمَّ بَقِیَّۃَ یَوْمِہٖ وَمَنْ اَصْبَحَ صَآئِمًا فَلْیَصُمْ قَالَتْ فَکُنَّا نَصُوْمُہٗ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ

باب ایک شخص نے (سورج غروب ہو گیا سمجھ کر) روزہ کھولا پھر سورج نکل آیا

مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دن ابر تھا ہم نے روزہ کھول ڈالا پھر ابر کھل گیا سورج نکل آیا لوگوں نے ہشام سے پوچھا پھر قضا رکھنے کا حکم ہوا انہوں نے کہا اور کیا علاج ہے[1] اور معمر نے ہشام سے یوں نقل کیا معلوم نہیں انہوں نے قضا رکھی یا نہیں

باب بچوں کے روزے کا بیان[2]

اور حضرت عمرؓ نے ایک متوالے کو رمضان میں حد ماری اور فرمایا ارے کمبخت ہمارے تو بچے بھی روزے سے ہیں (اور تو ایسا بے حیا کہ رمضان میں مست) ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے خالد بن ذکوان نے انہوں نے ربیع بنت معوذ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن صبح کو انصار کی بستیوں میں کہلا بھیجا کہ جس نے آج روزہ نہ رکھا ہو وہ بھی باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس نے روزہ رکھا ہو وہ روزے سے رہے ربیع کہتی ہیں اس حکم کے بعد ہم عاشورے کے دن روزہ رکھتے اپنے بچوں کو بھی رکھاتے اور ان کے لیے اون کا ایک کھلونا بنا دیتے

---

[1] اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ ایسی صورت میں قضا لازم ہوگی اور کفارہ نہ ہوگا اور اس کے سوا یہ بھی ضرور ہے کہ جب تک غروب نہ ہو امساک کرے یعنی کچھ کھائے پیئے نہیں قسطلانی نے حنابلہ کی بعضے کتابوں سے یہ نقل کیا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ سمجھ کر کہ رات ہو گئی جماع کر لے پھر معلوم ہو کہ دن تھا تو اس پر قضا بھی نہیں ہے لیکن یہ قول صحیح نہیں ہے کہتا ہوں حضرت عمرؓ سے یہ منقول ہے کہ ایسی صورت میں قضا بھی نہیں ہے اور مجاہد اور حسن سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور اسحاق سے بھی یہی منقول ہے حافظ نے کہا ایک روایت امام احمد سے بھی ایسی ہی ہے اور ابن خزیمہ نے اسی کو اختیار کیا ہے ۱۲ منہ [2] اس تعلیق کو عبد بن حمید نے وصل کیا یہ روایت پہلی روایت کے خلاف ہے اور شاید پہلے ہشام کو اس میں شک ہو پھر یقین ہو گیا کہ انہوں نے قضا رکھی اور ابو اسامہ ان کو قضا کا یقین ہو جانے کے بعد روایت کی ہو اس صورت میں تعارض نہ رہے گا ابن خزیمہ نے کہا ہشام نے جو قضا کرنا بیان کیا اس کی سند ذکر نہیں کی اس لیے میرے نزدیک قضا واجب نہ ہونے کو ترجیح ہے اور ابن ابی شیبہ نے حضرت عمرؓ سے نقل کیا ہم قضا نہیں کرنے کے نہ ہم کو گناہ ہوا اور عبد الرزاق اور سعید بن منصور نے ان سے یہ نقل کیا ہے کہ قضا کرنا چاہیئے حافظ نے کہا حاصل کلام یہ ہوا کہ یہ مسئلہ اختلافی ہے ۱۲ منہ [3] جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جب تک بچہ جوان نہ ہو اس پر روزہ واجب نہیں ہے لیکن ایک جماعت سلف نے ان کو عادت ڈالنے کے لیے یہ حکم دیا ہے کہ بچوں کو روزہ رکھائیں جیسے نماز پڑھنے کے لیے ان کو حکم دیا جاتا ہے شافعی نے کہا سات سے لے کر دس برس تک جب طاقت ہو تو ان سے روزہ رکھائیں اور اسحاق نے کہا جب بارہ برس کے ہوں امام احمد نے کہا جب دس برس کے ہوں اوزاعی نے کہا (باقی بر صفحہ آئندہ)

صِبْيَانَنَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ

جب ان میں کوئی کھانے کے لیے رونے لگتا تو ہم اس کو یہ کھلونا دے دیتے (وہ بہل جاتا) یہاں تک کہ افطار کا وقت آن پہونچتا

بَابُ ۳۵۶ الْوِصَالِ وَمَنْ قَالَ لَيْسَ فِي اللَّيْلِ صِيَامٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ رَحْمَةً لَهُمْ وَإِبْقَاءً عَلَيْهِمْ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ۔

باب طے کے روزے کا بیان اور جس نے یہ کہا کہ رات کو روزہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا رات تک روزہ پورا کرو[1] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پر مہربانی اور ان کی طاقت قائم رکھنے کے لیے ان کو طے کے روزے سے منع فرمایا[2] اور عبادت میں سختی کرنا مکروہ ہے۔

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى أَوْ إِنِّي أَبِيتُ أُطْعَمُ وَأُسْقَى۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا مجھ سے یحییٰ قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا طے کے روزے مت رکھو لوگوں نے کہا آپ تو رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں مجھ کو تو کھلایا پلایا جاتا ہے یا رات کو مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طے کے روزے رکھنے سے منع فرمایا لوگوں نے کہا آپ تو رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے۔

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث

(بقیہ صفحہ سابقہ) جب بچہ تین روزے متواتر رکھ سکے اور اس کو ضعف نہ ہو تو اس کو روزہ رکھائیں اور مالکیہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ بچوں کے حق میں روزہ مشروع نہیں ہے ۱۲ منہ [4] اس متوالے نے رمضان میں شراب پی تھی حضرت عمرؓ نے اس کی ناک اور منہ سونگھا اور شراب کی بو معلوم کی پھر فرمایا ارے کمبخت تو نے یہ کیا حرکت کی ہمارے تو بچے بچے بھی روزہ دار ہیں پھر اس کو اسیؓ کوڑے مارے اور شام کے ملک میں جلا وطن کیا اس کو سعید بن منصور اور بغوی نے جعدیات میں نکالا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] ابو العالیہ تابعی سے ایسا ہی منقول ہے انہوں نے کہا اللہ نے فرمایا روزہ رات تک پورا کرو جب رات آئی تو روزہ کھل گیا یہ ابن ابی شیبہ نے نکالا ۱۲ منہ [2] اس حدیث کو خود امام بخاری کے آخر باب میں حضرت عائشہؓ سے وصل کیا اور ابو داؤد نے ایک صحابی سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامت اور وصال سے منع فرمایا اپنے اصحاب کی طاقت باقی رکھنے کے لیے طے کا روزہ منع ہے مگر سحر تک وصال جائز ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے اب اختلاف ہے کہ یہ ممانعت تحریمی ہے یا کراہت کے طور پر بعضوں نے کہا جس پر شاق ہوا اس پر تو حرام ہے اور جس پر شاق نہ ہوا اس کے لیے جائز ہے ۱۲ منہ

اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَسْقِينِي۔

بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن ہاد نے انہوں نے عبداللہ بن خباب سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے طے کے روزے مت رکھو اگر کوئی رکھنا چاہے تو خیر سحر تک نہ کھائے (پھر سحر کو کچھ کھا لے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو طے کے روزے رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تم برابر نہیں مجھ کو تو رات میں ایک کھلانے والا کھلاتا ہے پلانے والا پلاتا ہے

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ رَحْمَةً لَهُمْ۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا اور محمد بن سلام نے دونوں نے کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طے کے روزے رکھنے سے منع فرمایا لوگوں پر رحم کیا[1] انہوں نے عرض کیا آپ تو رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح تھوڑے ہوں مجھے تو میرا پروردگار کھلا پلا دیتا ہے عثمانؓ کی روایت میں یہ لفظ نہیں ہے لوگوں پر رحم کیا

بَابُ ۳۵۷ التَّنْكِيلِ لِمَنْ أَكْثَرَ الْوِصَالَ رَوَاهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب جو طے کے روزے بہت رکھے اس کو سزا دینا اس کو انسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طے کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ایک شخص نے مسلمانوں میں سے[2] آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو طے کے روزے رکھتے ہیں آپ نے[3] فرمایا تم میں میری طرح کوئی اور بھی ہے مجھے تو رات کو میرا مالک کھلا پلا دیتا ہے جب وہ طے کے روزے رکھنے سے باز نہ آئے تو آپ نے ان کے ساتھ ایک دن کچھ نہ کھایا دوسرے دن کچھ نہ کھایا پھر عید کا چاند ہو گیا آپ نے فرمایا اگر چاند

---

[1] اس سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو طے کا روزہ رکھنا حرام نہیں کہتے بلکہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پر شفقت کے خیال سے اس سے منع فرمایا جیسے قیام اللیل میں آپ چوتھی رات کو برآمد نہ ہوئے اس ڈر سے کہ کہیں فرض نہ ہو جائے اور ابن ابی شیبہ نے باسناد صحیح عبداللہ بن زبیر سے نکالا کہ وہ پندرہ پندرہ دن تک طے کے روزے رکھتے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ طے کے روزے رکھے اگر حرام ہوتے تو آپ اپنے اصحاب کو کبھی نہ رکھنے دیتے ۱۲ منہ [2] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [3] معلوم ہوا طے کا روزہ رکھنا آپ کا خاصہ تھا اور جو امر آپ سے خاص ہے اس میں آپ کی پیروی درست نہیں مثلاً چار عورتوں سے زیادہ نکاح میں لانا ۱۲ منہ [4] بعضے روایتوں میں یوں ہے میں تو برابر اپنے مالک کے پاس رہتا ہوں وہ مجھ کو کھلاتا اور پلاتا ہے یہ کھلانا پلانا روزہ نہیں توڑتا کیونکہ یہ بہشت کا طعام اور شراب ہے اس کا حکم دنیا کے باقی ترشحو

يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَاَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَاَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالتَّنْكِيْلِ لَهُمْ حِيْنَ اَبَوْا اَنْ يَّنْتَهُوْا۔

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ مَرَّتَيْنِ قِيْلَ اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ فَاكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ۔

بَابٌ ۳۵۸ الْوِصَالِ اِلَى السَّحَرِ۔

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِيْ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُوَاصِلُوْا فَاَيُّكُمْ اَرَادَ اَنْ يُّوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اَبِيْتُ لِيْ مُطْعِمٌ يُّطْعِمُنِيْ وَسَاقٍ يَّسْقِيْنِيْ۔

بَابٌ ۳۵۹ مَنْ اَقْسَمَ عَلٰى اَخِيْهِ لِيُفْطِرَ فِي التَّطَوُّعِ وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ قَضَاءً اِذَا كَانَ اَرْفَقَ لَهٗ

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَاءِ

نہ ہوتا تو میں اور (کئی دن) نہ کھاتا گویا ان کو سزا دینے کے لیے یہ کہا جب وہ طے کے روزوں سے باز نہ آئے

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے اُنہوں نے معمر سے اُنہوں نے ہمام سے اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے دوبار فرمایا تم طے کے روزوں سے بچے رہو لوگوں نے کہا آپ تو رکھتے ہیں آپ نے فرمایا مجھ کو تو میرا مالک رات کو کھلا پلا دیتا ہے تم اتنی ہی تکلیف اٹھاؤ جتنی تم کو طاقت ہے

باب سحری تک نہ کھانا (طے کا روزہ رکھنا)

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے اُنہوں نے یزید بن ہاد سے اُنہوں نے عبداللہ بن خباب سے اُنہوں نے ابوسعید خدری سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے طے کے روزے مت رکھو اگر کوئی تم میں طے کا روزہ رکھنا چاہے تو خیر سحری تک نہ کھائے لوگوں نے عرض کیا آپ تو رکھتے ہیں یارسول اللہ آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے تو رات کو ایک کھلانے والا کھلا دیتا ہے

باب اگر کوئی اپنے بھائی کو نفل روزہ توڑنے کے لیے قسم دے اور وہ توڑ ڈالے تو اس پر قضا نہیں ہے جب روزہ نہ رکھنا اس کو مناسب ہو

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے جعفر بن عون نے کہا ہم سے ابوالعمیس عتبہ بن عبداللہ نے اُنہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے اُنہوں نے اپنے باپ وہب بن عبداللہ سوائی سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابوالدرداء کو بھائی بھائی بنا دیا تھا سلمان ابوالدرداء

(بقیہ صفحہ سابقہ) طعام اور شراب کا نہیں جیسے ایک حدیث میں ہے سونے کا تشت لایا گیا اور میرا سینہ دھویا گیا حالاں کہ دنیا میں سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال منع ہے قطع نظر اس کے صحیح روایت یہی ہے کہ میں رات کو اپنے مالک کے پاس رہتا ہوں وہ مجھ کو کھلا پلا دیتا ہے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا) ۱؎ درحقیقت یہ طے کا روزہ نہیں ہے مگر مجازاً اس کو وصال یعنے طے کا روزہ کہتے ہیں کیوں کہ طے یہ ہے کہ ساری رات بھی کچھ نہ کھائے نہ پیئے دن کی طرح ۱۲ منہ ۲؎ اس سے یہ نکلتا ہے کہ اگر بلا وجہ نفل روزہ قصداً توڑ ڈالے تو اس پر قضا لازم ہو گی اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے شافعیہ کہتے ہیں نفل روزہ اگر توڑ ڈالے تو اس کی قضا مستحب ہے عذر سے توڑے یا بے عذر حنابلہ اور جمہور علماء بھی اس کے قائل ہیں اور حنفیہ کے نزدیک ہر حال میں قضا رکھنا واجب ہے اور مالکیہ کہتے ہیں جب عمداً بلا عذر توڑ ڈالے تو قضا لازم ہو گی ۱۲ منہ

فَرَاٰی اُمَّ الدَّرْدَآءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَاْنُكِ قَالَتْ اَخُوْكَ اَبُو الدَّرْدَآءِ لَيْسَ لَهٗ حَاجَةٌ فِى الدُّنْيَا فَجَآءَ اَبُو الدَّرْدَآءِ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ قَالَ فَاِنِّىْ صَآئِمٌ قَالَ مَآ اَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰى تَاْكُلَ قَالَ فَاَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ اَبُو الدَّرْدَآءِ يَقُوْمُ قَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُوْمُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْاٰنَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهٗ سَلْمَانُ اِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّلِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَاَعْطِ كُلَّ ذِىْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ۔

بَابٌ ۳۶۰ صَوْمِ شَعْبَانَ۔

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى النَّضْرِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رضؓ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهٗ اَكْثَرَ صِيَامًا مِّنْهُ فِىْ شَعْبَانَ۔

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ رضؓ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا اَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ وَ

سے ملنے گئے دیکھا تو ام درداءؓ (ان کی جورو) میلی کچیلی ہیں اُنہوں نے حال پوچھا تو کہا تمہارا بھائی ابوالدرداءؓ تارک الدنیا ہو گیا ہے اتنے میں ابوالدرداءؓ بھی آئے اور سلمان کے لئے کھانا تیار کیا اور کہنے لگے تم کھاؤ میں روزے سے ہوں سلمان نے کہا جب تک تم نہ کھاؤ گے میں نہیں کھانے کا خیر ابولدرداء نے کھا لیا جب رات ہوئی تو ابوالدرداءؓ عبادت کے لیے اٹھے سلمان نے کہا سو رہو وہ سو گئے پھر اٹھنے لگے تو کہا سو رہو جب رات آخر ہوئی تو سلیمانؓ نے کہا اب اٹھو پھر دونوں نے نماز پڑھی بعد اس کے سلمان نے ان کو سمجھایا بھائی دیکھو اللہ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری جان کا بھی اور تمہاری جورو کا اور ہر ایک کا حق ادا کرو یہ سن کر ابوالدرداءؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا سلمان نے سچ کہا

باب شعبان میں روزے رکھنے کا بیان[1]

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے ابوالنضر سے اُنہوں نے ابوسلمہ سے اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نفل روزے) اتنے رکھتے کہ ہم کہتے اب افطار نہ کریں گے اور افطار اتنا کرتے کہ ہم کہتے اب روزے نہ رکھیں گے اور میں نے نہیں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے سوا اور کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں اور میں نے آپ کو شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے اُنہوں نے یحییٰ سے اُنہوں نے ابوسلمہ سے ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہ رکھتے آپ پورے[2] شعبان روزے رکھتے اور فرماتے اتنا ہی (نیک) عمل کرو

---

[1] اگرچہ اور مہینوں میں بھی آپ نفل روزے رکھا کرتے مگر شعبان میں زیادہ روزے رکھتے کیوں کہ شعبان میں بندوں کے اعمال اللہ پاک کی طرف اٹھائے جاتے ہیں نسائی کی روایت میں یہ مضمون وارد ہے ۱۲ منہ [2] یہ بظاہر پہلی روایت کے خلاف ہے کیوں کہ اس کا مضمون یہ ہے کہ رمضان کے سوا اور کسی مہینے کے پورے روزے نہ رکھتے اور تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ اس روایت میں پورے شعبان سے اس کا اکثر حصہ مراد ہے ۱۲ منہ

كَانَ يَقُوْلُ خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دُوْوِمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّتْ وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً دَاوَمَ عَلَيْهَا۔

بَابُ ۳۶۱ مَا يُذْكَرُ مِنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِفْطَارِهٖ۔ ۱

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ مَا صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَيَصُوْمُ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يَصُوْمُ۔

۵۵۱۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يَصُوْمَ مِنْهُ وَيَصُوْمُ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَآءُ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ وَقَالَ سُلَيْمٰنُ عَنْ حُمَيْدٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسًا فِي الصَّوْمِ۔

۵۵۲۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ

جتنے کی تم کو طاقت ہے کیونکہ اللہ تو ثواب دینے سے تھکے گا نہیں تم ہی تھک جاؤ گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ نماز بہت پسند تھی جو ہمیشہ پڑھی جائے اگرچہ تھوڑی ہو اور آپ جب کوئی (نفل) نماز پڑھنا شروع کرتے تو ہمیشہ اس کو پڑھتے

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے اور افطار کا بیان

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے سوا اور کسی مہینے کے پورے روزے نہیں رکھے اور آپ جب (نفل) روزے رکھنا شروع کرتے تو اتنے رکھتے کوئی کہتا قسم خدا کی افطار نہ کریں گے اور جب افطار کرتے تو کوئی کہتا قسم خدا کی اب روزے نہیں رکھیں گے۔

مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن جعفر نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہینے میں اتنے دنوں تک افطار کرتے ہم سمجھتے اب روزہ نہیں رکھنے کے اور روزے رکھتے تو اتنے دنوں تک ہم سمجھتے اب افطار نہیں کریں گے اور رات کو اگر کسی کو منظور ہوتا کہ آپ کو نماز پڑھتے دیکھے تو اسی طرح دیکھ لیتا اگر یہ منظور ہوتا کہ آپ کو سوتا ہوا دیکھے تو اسی طرح دیکھ لیتا۲ اور سلیمان نے حمید سے یوں روایت کی انہوں نے انسؓ سے روزے کے باب میں پوچھا

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابوخالد نے خبر دی

۱؎ جو نیک کام ہمیشہ کیا جائے اس میں بڑی لذت ہوتی ہے اور نفس میں اچھی عادت اور پاکیزگی پیدا ہو جاتی ہے بہ نسبت اس کے کہ چند روز سخت محنت اٹھائے اور پھر تنگ ہو کر چھوڑ دے اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اعتدال کے ساتھ مناسب وقتوں میں پابندی کے ساتھ جو کام کیا جائے وہی پورا ہوتا ہے بڑے بڑے کام پابندی اور اعتدال ہی سے انصرام پاتے ہیں اور دوڑ کر چلنے والا ہمیشہ ٹھوکر کھا کے گر پڑتا ہے ۱۲ منہ ۲؎ مطلب یہ ہے کہ آپ کبھی اول شب میں عبادت کرتے کبھی بیچ شب میں کبھی آخر شب میں اسی طرح آپ کا آرام فرمانا بھی مختلف وقتوں میں ہوتا رہتا اسی طرح آپ کا نفل روزہ بھی تھا شروع اور بیچ اور اخیر مہینے میں ہر دنوں میں رکھتے تو ہر شخص جو آپ کو روزہ دار یا رات کو عبادت کرتے یا سوتے دیکھنا چاہتا بلا دقت دیکھ لیتا ۱۲ منہ

أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مُفْطِرًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبِيرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ہم کو حمید نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفل[۱] روزے کیسے رکھتے تھے انہوں نے کہا جب میں چاہتا آپ کو روزہ دار دیکھوں تو روزہ دار دیکھ لیتا اور جب چاہتا آپ کو افطار کی حالت میں دیکھوں تو ویسا ہی دیکھ لیتا اسی طرح رات کو جب چاہتا آپ کو نماز میں کھڑا ہوا اور جب چاہتا آپ کو سوتا ہوا دیکھ لیتا اور میں نے سمور اور ریشم کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہیں پایا اور مشک اور عبیر کی خوشبو بھی آپ کی خوشبو سے اچھی نہیں سونگھی[۱]

بَابُ ٣٦٢ حَقِّ الضَّيْفِ فِي الصَّوْمِ۔

باب مہمان کی خاطر سے نفل روزہ نہ رکھنا یا توڑ ڈالنا۔

٥٥٣ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا هٰرُونُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ يَعْنِي إِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَقُلْتُ وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو ہارون بن اسمٰعیل نے خبر دی کہا ہم سے علی بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے ابوسلمہ نے کہا مجھ سے عبداللہ بن عمروؓ بن عاص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے پھر بیان کیا پوری حدیث کو اس میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے اور تیری بی بی کا تجھ پر حق ہے پھر میں نے پوچھا کہ داؤدؑ کیوں کر روزے رکھتے تھے آپ نے فرمایا ایک دن روزہ ایک دن افطار

بَابُ ٣٦٣ حَقِّ الْجِسْمِ فِي الصَّوْمِ۔

باب بدن کا بھی روزے میں حق ہے

٥٥٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو اوزاعی نے خبر دی کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا عبداللہ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو نماز میں کھڑا رہتا انہوں نے کہا بے شک سچ ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو ایسا مت کر روزہ رکھ اور افطار بھی کر عبادت کر سو بھی کیوں کہ تیرے بدن کا تجھ پر حق ہے اور تیری

---

[۱] تو آپ اخلاق اور عادات میں اور نیز شکل وصورت اور شمائل میں سب لوگوں سے زیادہ بہتر تھے اور انہی خوبیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی پیغمبری کے لیے چن لیا اور آپ کو اپنا مقرب خاص بنا لیا ۱۲ منہ [۲] یعنے اتنے روزے نہ رکھنا چاہیے کہ آدمی بے طاقت ہو جائے اور دوسرے فرائض نہ ادا کر سکے ۱۲ منہ

بِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ
لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّ
اِنَّ بِحَسْبِكَ اَنْ تَصُوْمَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ
لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ اَمْثَالِهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ
كُلِّهٖ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ
اَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاؤدَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ قُلْتُ وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللّٰهِ
دَاؤدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ
يَقُوْلُ بَعْدَ مَا كَبِرَ يَا لَيْتَنِيْ قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۳۶۴ صَوْمِ الدَّهْرِ

۵۵۵ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ اُخْبِرَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَاَصُوْمَنَّ
النَّهَارَ وَلَاَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقُلْتُ لَهٗ قَدْ
قُلْتُهٗ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ
فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ
اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ
الدَّهْرِ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ
يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ
ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صِيَامُ
دَاؤدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ فَقُلْتُ اِنِّيْ

آنکھوں کا بھی تجھ پر حق ہے تیری بی بی کا بھی تجھ پر حق ہے تیرے مہمان کا بھی
تجھ پر حق ہے اور تجھے ہر مہینے میں تین روزے بس کرتے ہیں کیونکہ ہر نیکی کا
بدلہ دس گنا ملے گا (تین کے تیس ہوئے) تو گویا ساری عمر روزے رکھے عبداللہ
نے کہا پھر میں نے اپنے اوپر سختی چاہی تو سختی کی گئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
میں اپنے میں زیادہ طاقت پاتا ہوں آپ نے فرمایا تو داؤد پیغمبر علیہ السلام
کا روزہ رکھ اس سے مت بڑھا میں نے پوچھا داؤد پیغمبر علیہ السلام کیونکر روزے
رکھتے تھے آپ نے فرمایا ایک دن روزہ ایک دن افطار۔ عبداللہ بن عمرو
جب بوڑھے ہو گئے اس وقت کہتے تھے کاش میں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی رخصت کو قبول کر لیتا (ہر مہینے میں تین روزے سہل تھے)

باب ہمیشہ روزہ رکھنا

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں
نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہ عبداللہ
بن عمرو بن عاص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے یہ کہنے کی
خبر پہنچ گئی قسم خدا کی میں تو دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو عبادت
میں کھڑا رہوں گا جب تک جیوں (آپ نے پوچھا) تو میں نے عرض کیا بیشک
میں نے ایسا کہا میرے ماں باپ آپ پر صدقے آپ نے فرمایا یہ تو تجھ سے
نہ ہو سکے گا تو ایسا کر روزہ رکھ اور افطار بھی کر ہر مہینے میں تین روزے
رکھا کر اس لیے کہ ہر نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے تو گویا ساری عمر روزے
رکھے ہیں نے عرض کیا مجھے تو اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا
تو ایک دن روزہ رکھ دو دن افطار کر میں نے عرض کیا مجھ کو اس سے بھی
زیادہ قوت ہے آپ نے فرمایا اچھا ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار
کر یہ داؤد پیغمبر علیہ السلام کا روزہ ہے اور سب روزوں سے افضل ہے

۱؎ جس کو صوم الدہر کہتے ہیں شافعیہ کے نزدیک یہ مستحب ہے ایک حدیث میں ہے جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس پر دوزخ تنگ ہو جائے گی یعنے وہ دوزخ میں
جا ہی نہ سکے گا اس کو امام احمد اور نسائی اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اور بیہقی نے نکالا بعضوں نے ہمیشہ روزہ رکھنا مکروہ جانا ہے کیونکہ ایسا کرنے سے عادت
ہو جاتی ہے اور روزے کی تکلیف باقی نہیں رہتی ۱۲ منہ

أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

میں نے عرض کیا مجھ کو تو اس سے بھی زیادہ بل بوتہ ہے آپ نے فرمایا اس سے افضل کوئی روزہ نہیں۔

بَابٌ ۳۶۵ حَقِّ الْأَهْلِ فِي الصَّوْمِ رَوَاهُ أَبُو جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب روزے میں بی بی ماں بچوں کا حق

اس کو ابوجحیفہ وہب بن عبد اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَأُصَلِّي اللَّيْلَ فَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ وَإِمَّا لَقِيتُهُ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّي وَلَا تَنَامُ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ وَأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ إِنِّي لَأَقْوَى لِذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَكَيْفَ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى قَالَ مَنْ لِي بِهٰذِهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ عَطَاءٌ لَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ مَرَّتَيْنِ۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم کو ابوعاصم نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا میں نے عطا بن ابی رباح سے سنا ان سے ابوالعباس شاعر نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچ گئی کہ میں لگاتار روزے رکھا کرتا ہوں اور رات بھر نماز پڑھا کرتا ہوں تو یا آپ نے مجھ کو بلا بھیجا یا میں خود آپ سے ملا آپ نے فرمایا مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے تو روزے رکھتا ہے افطار ہی نہیں کرتا اور نماز پڑھے جاتا ہے ایسا کر روزہ بھی رکھ افطار بھی کر عبادت بھی کر آرام بھی کر کیونکہ تیری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے تیری جان اور تیری بی بی بال بچوں کا تجھ پر حق ہے میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا خیر تو داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ میں نے پوچھا کیونکر آپ نے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے دشمن کے مقابلہ میں نہ بھاگتے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس بات کی میری طرف سے کون ذمہ داری کر سکتا ہے عطا نے کہا میں نہیں جانتا ہمیشہ روزہ رکھنے کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرمایا اتنا جانتا ہوں آپ نے دو بار یہ فرمایا جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزہ نہیں رکھا[1]

بَابٌ ۳۶۶ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ۔

باب ایک دن روزہ ایک دن افطار کا بیان

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے

---

[1] کیونکہ اس میں نفس کو روزے کی عادت نہیں ہوتی اور اس کی تکلیف باقی رہتی ہے ۱۲ منہ [2] اس سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جنہوں نے سدا روزہ رکھنا مکروہ جانا ہے ابن عربی نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سدا روزہ رکھنے والے کی نسبت یہ فرمایا کہ اس نے روزہ نہیں رکھا تو اب اس کو ثواب کی کیا توقع ہے بعضوں نے کہا اس حدیث میں سدا روزہ رکھنے سے یہ مراد ہے کہ عیدین اور ایام تشریق میں بھی افطار نہ کرے اس کی کراہت اور حرمت میں تو کسی کا اختلاف نہیں اگر ان دنوں میں کوئی افطار کرے اور باقی دنوں میں روزہ رکھا کرے بشرطیکہ اپنے اوپر اپنے اہل و عیال کے حقوق میں کوئی خلل واقع نہ ہو تو ظاہر یہ ہے کہ مکروہ نہ ہوگا مگر بہرحال میں افضل یہی ہے کہ صوم داؤدی رکھے یعنے ایک دن روزہ ایک دن افطار ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ قَالَ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَمَا زَالَ حَتّٰى قَالَ صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا فَقَالَ اقْرَإِ الْقُرْاٰنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ اِنِّي اُطِيْقُ اَكْثَرَ فَمَا زَالَ حَتّٰى قَالَ فِي ثَلٰثٍ۔

شعبہ نے انہوں نے مغیرہ بن مقسم سے کہا میں نے مجاہد سے سنا انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر عبداللہ نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے پھر یہی سوال جواب ہوتا رہا آخر آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار کر اور فرمایا ہر مہینے میں ایک ختم قرآن کر میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے پھر یوں ہی گفتگو رہی یہاں تک کہ آپ نے فرمایا تین روز میں سہی[1]

بَابٌ ۲۶۷ صَوْمِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

باب حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ الْمَكِّيَّ وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ لَا يُتَّهَمُ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَتَصُوْمُ الدَّهْرَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى۔

ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حبیب بن ابی ثابت نے کہا میں نے ابوالعباس مکی شاعر سے سنا ان پر حدیث کی روایت میں تہمت نہ تھی (یعنی معتبر تھے) وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو برابر ہر روز روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نماز میں کھڑا رہتا ہے میں نے کہا جی آپ نے فرمایا ایسا کرے گا تو تیری آنکھوں میں گڈھا پڑ جائیگا جان ناتوان ہو جائے گا جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ ہی نہیں رکھا ہر مہینے میں تین روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنا ہے میں نے عرض کیا مجھ کو تو اس سے زیادہ بل بوتہ ہے آپ نے فرمایا تو داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن افطار اور جب دشمن سے مڈبھیڑ ہوتی تو بھاگتے نہیں

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن

---

[1] امام مسلم کی روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا ایک مہینے میں ایک ختم قرآن کا کیا کر میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا بیس دن میں ختم کیا کر میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا دس دن میں ختم کیا کر میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا سات دن میں ختم کیا کر اور اس سے مت بڑھ یعنی سات دن سے کم میں ختم نہ کر اسی لیے اکثر علماء نے سات دن سے کم میں قرآن کا ختم کرنا مکروہ رکھا ہے قسطلانی نے کہا میں نے بیت المقدس میں ایک بوڑھے کو دیکھا اس کو ابوالطاہر کہتے تھے وہ دن رات میں قرآن کے آٹھ ختم کیا کرتا تھا بعضوں نے کہا ایک رات دن میں اس نے دس ختم سے زیادہ کیے اور برہان بن ابی شریف کہتے تھے کہ وہ رات دن میں پندرہ ختم کرتے ہیں اور صفوہ بن منصور بن زاذان سے منقول ہے کہ وہ مغرب اور عشاء کے بیچ میں دو ختم کیا کرتے تھے اور تیسرا ختم بھی طواسین تک پہونچتا تمام ہوا کلام قسطلانی کا مترجم کہتا ہے یہ سب فعل خلاف سنت ہیں اور عمدہ یہ ہے کہ قرآن سمجھ کر آہستگی کے ساتھ چالیس دن میں ختم کیا جائے حد سات روز میں انتہا تین روز میں اس سے کم میں ختم کرنا ہمارے شیخ اہل حدیث نے مکروہ جانا ہے اور ادب اور تعظیم کے بھی خلاف ہے ۱۲ منہ

عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْمَلِیْحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِیْكَ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهٗ صَوْمِیْ فَدَخَلَ عَلَیَّ فَاَلْقَيْتُ لَهٗ وِسَادَةً مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْاَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِیْ وَبَيْنَهٗ فَقَالَ اَمَا يَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِحْدٰی عَشْرَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَطْرَ الدَّهْرِ صُمْ يَوْمًا وَّاَفْطِرْ يَوْمًا۔

عبد اللہ نے اُنہوں نے خالد حذاء سے اُنہوں نے ابوقلابہ سے کہا مجھ کو ابوالملیح نے خبر دی اُنہوں نے مجھ سے کہا میں تیرے باپ (زید) کے ساتھ عبد اللہ بن عمرو بن عاص پاس گیا انہوں نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے روزوں کا ذکر ہوا تو آپ میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ کے لیے چمڑے کی توشک بچھائی جس میں خرمے کی چھال بھری ہوئی تھی آپ زمین پر بیٹھ گئے اور توشک میرے اور آپ کے بیچ میں رہ گئی پھر آپ نے فرمایا کیا تجھے ہر مہینے میں تین روزے بس نہیں ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (مجھ کو زیادہ طاقت ہے) آپ نے فرمایا اچھا سات میں نے پھر عرض کیا آپ نے فرمایا اچھا نو میں نے پھر عرض کیا آپ نے فرمایا اچھا گیارہ پھر آپ نے فرمایا داؤد کے روزوں سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار کر

بَابُ ۳۶۸ صِيَامِ اَيَّامِ الْبِيْضِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

باب ایام بیض یعنی چاندنی کے دن ہر مہینے میں تیرھویں چودھویں پندرھویں کو روزہ رکھنا۔

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عُثْمٰنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِيْلِیْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلٰثٍ صِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَیِ الضُّحٰی وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ۔

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث بن سہیل نے کہا ہم سے ابوالتیاح یزید بن حمید نے کہا مجھ سے ابوعثمان عبد الرحمن نہدی نے اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے اُنہوں نے کہا میرے جانی دوست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ہر مہینے تین روزے رکھنے اور چاشت کی نماز دو رکعتیں اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت کی

بَابُ ۳۶۹ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَمْ يُفْطِرْ عِنْدَهُمْ۔

باب کہیں ملاقات کو جانا اور نفل روزہ نہ توڑنا

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ خَالِدٌ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ رض دَخَلَ

ہم سے محمد بن مثنٰے نے بیان کیا کہا مجھ سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے حمید نے اُنہوں نے انسؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ حدیث ترجمہ باب کے موافق نہیں ہے کیونکہ حدیث میں ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا ذکر ہے ایام بیض کی کوئی تخصیص نہیں ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد اور نسائی اور ابن حبان نے موسیٰ بن طلحہ کے طریق سے نکالا اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے اس میں یوں ہے کہ آپ نے ایک اعرابی سے فرمایا جو بھنا ہوا خرگوش لایا تھا تو بھی کھا اس نے کہا میں ہر مہینے تین روزے رکھتا ہوں آپ نے فرمایا اگر تو یہ روزے رکھتا ہے تو سفید دنوں میں رکھا کر یعنی ایام بیض میں نسائی کی ایک روایت میں عبد اللہ بن عمرو سے یوں ہے ہر دس دن میں ایک روزہ رکھا کر اور ترمذی نے نکالا کہ آپ ہفتے اور اتوار اور پیر کو روزہ رکھا کرتے اور ایک روایت میں منگل بدھ جمعرات ہے غرض آپ کا نفلی روزہ ہمیشہ کے لیے کسی خاص دن میں معین نہ تھا ۱۲ منہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُمِّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَّسَمْنٍ قَالَ أَعِيْدُوْا سَمْنَكُمْ فِيْ سِقَائِهٖ وَتَمْرَكُمْ فِيْ وِعَائِهٖ فَإِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى غَيْرَ الْمَكْتُوْبَةِ فَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَّأَهْلِ بَيْتِهَا فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ خُوَيْصَّةً قَالَ مَا هِيَ قَالَتْ خَادِمُكَ أَنَسٌ فَمَا تَرَكَ خَيْرَ اٰخِرَةٍ وَّلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِيْ بِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَّوَلَدًا وَّبَارِكْ لَهٗ فَإِنِّيْ لَمِنْ أَكْثَرِ الْأَنْصَارِ مَالًا وَّحَدَّثَتْنِيْ ابْنَتِيْ أُمَيْنَةُ أَنَّهٗ دُفِنَ لِصُلْبِيْ مَقْدَمَ حَجَّاجٍ الْبَصْرَةَ بِضْعٌ وَّعِشْرُوْنَ وَمِائَةٌ۔

۵۶۲ — حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ۳۷ — الصَّوْمِ اٰخِرَ الشَّهْرِ۔

۵۶۳ — حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ سَأَلَهٗ أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَّعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ يَا أَبَا فُلَانٍ أَمَا

ام سلیم پاس گئے وہ آپ کے لیے کھجور اور گھی لائیں آپ نے فرمایا گھی کپی میں ڈال دو اور کھجور تھیلے میں میں روزے سے ہوں پھر آپ گھر کے ایک کونے میں جا کھڑے ہوئے اور نفل نماز پڑھی[۱] اور ام سلیم اور ان کے گھر والوں کے لیے دعا فرمائی ام سلیم نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایک خاص شخص کے لیے دعا چاہتی ہوں آپ نے فرمایا وہ کیا ام سلیم نے کہا آپ کے غلام انسؓ کے لیے یہ سن کر آپ نے دنیا اور آخرت کی بھلائی کی کوئی بات نہ چھوڑی ہر ایک کی دعا کی آپ نے فرمایا یا اللہ اس کو مال اور اولاد دے اور اس کو برکت عطا فرما انسؓ کہتے ہیں میں سب انصاری لوگوں سے زیادہ مالدار ہوں اور مجھ سے میری بیٹی امینہ نے بیان کیا کہ حجاج جب بصرے میں آیا اس وقت تک خاص میرے نطفہ سے ایک سو بیس پر کچھ زیادہ بچے دفن ہو چکے تھے[۲]

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا مجھ سے حمید نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی حدیث نقل کی

باب مہینے کے اخیر میں روزہ رکھنا

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے انہوں نے غیلان سے دوسری سند اور ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے کہا ہم سے غیلان بن جریر نے انہوں نے مطرف بن عبد اللہ سے انہوں نے عمران بن حصین (صحابیؓ) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود عمران سے یا اور کسی سے پوچھا[۳] عمران سن رہے تھے

[۱] حافظ نے کہا یہ دوسرا قصہ ہے اس قصے کے سوا جس میں بوریے پر نماز پڑھنا اور ان کو اپنے پیچھے کھڑے کرنے کا ذکر ہے اور جو کتاب الصلوۃ میں اُوپر مذکور ہو چکا ہے ۱۲ منہ [۲] حجاج بصرے میں ۷۵ھ ہجری میں آیا تھا اس وقت انس رضؓ کی عمر کچھ اوپر اسّی برس کی تھی اس کے بعد بھی انسؓ زندہ رہے ۹۳ھ یا ۹۲ھ یا ۹۱ھ ہجری میں انتقال کیا سو برس کے قریب ان کی عمر ہوئی یہ سب آنحضرتؐ کی دعا کی برکت تھی ایک روایت ہے کہ انہوں نے ۱۲۹ یا ۱۲۲ یا ۱۲۵ بچے خاص اپنی صلب کے دفن کیے جس کے خاص صلبی بچے اتنے ہوں تو خیال کرنا چاہیے کہ پوتا پوتی نواسے نواسیاں کتنی ہوں گی ۱۲ منہ [۳] یہ شک مطرف راوی کو ہوئی کیوں کہ ثابت نے بھی مطرف سے اسی طرح شک کے ساتھ روایت کیا اور امام مسلم نے دوسرے دو طریقوں سے اس حدیث کو نکالا ان میں شک نہیں ہے بلکہ یوں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا اور امام احمد کی روایت میں یوں ہے کہ عمرانؓ سے پوچھا ۱۲ فتح

صُمْتَ سَرَرَ هٰذَا الشَّهْرِ قَالَ اَظُنُّهُ قَالَ يَعْنِي رَمَضَانَ قَالَ الرَّجُلُ لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ لَمْ يَقُلِ الصَّلْتُ اَظُنُّهُ يَعْنِي رَمَضَانَ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ۔

بَاب ۱۷۳ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاِذَا اَصْبَحَ صَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَعَلَيْهِ اَنْ يُفْطِرَ۔

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ زَادَ غَيْرُ اَبِيْ عَاصِمٍ اَنْ يَنْفَرِدَ بِصَوْمٍ۔

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَصُوْمَنَّ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ۔

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا

ارے فلانے تو نے اس مہینے کے اخیر میں روزہ رکھا ابوالنعمان نے کہا میں سمجھتا ہوں رمضان کو فرمایا اس نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب تو رمضان میں افطار کرے تو دو روزے رکھ صلت راوی نے یہ نہیں کہا رمضان کو فرمایا امام بخاری نے کہا ثابت نے تو مطرف سے انہوں نے عمرانؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کیا کہ شعبان کے اخیر میںؐ (یہی صحیح ہے)

باب جمعہ کے دن روزہ رکھنا اگر کسی نے (اکیلا) جمعہ کا روزہ رکھاؐ تو کھول ڈالے۔

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عبدالحمید بن جبیر سے انہوں نے محمد بن عباد سے انہوں نے کہا میں نے جابرؓ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روزے سے منع فرمایا انہوں نے کہا ہاں راویوں نے ابوعاصم کے سوا یوں کہا یعنے اکیلا جمعہ کا روزہ رکھنے سے

ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابوصالح نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم میں کوئی جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر جب کہ اس سے پہلے یا اس کے بعد ایک دن اور روزہ رکھے۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے شعبہ سے دوسری سند اور ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے

ؐ۱ کیونکہ رمضان میں تو سارے مہینے ہر کوئی روزے رکھتا ہے بعضوں نے سرر کا ترجمہ مہینے کا شروع کیا ہے بعضوں نے مہینے کا بیچ بعضوں نے کہا آنحضرتؐ نے اس شخص سے بر سبیل زجر فرمایا کہ تو نے شعبان کے اخیر میں تو روزے نہیں رکھے کیونکہ دوسری حدیث میں آپ نے رمضان کا استقبال کرنے سے منع فرمایا مگر اس میں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ ہوتا تو آپ قضا کا حکم کیوں دیتے خطابی نے کہا شاید اس وجہ سے قضا کا حکم دیا کہ اس شخص نے منت مانی ہوگی تو آپ نے منت پوری کرنے کا حکم دیا اس طرح کہ شوال میں اس کی قضا کرے بعضوں نے کہا اگر کوئی شعبان کے اخیر میں رمضان کے استقبال کی نیت سے روزے رکھے تو یہ مکروہ ہے لیکن اگر استقبال کی نیت نہ ہو تو کچھ قباحت نہیں ہے ۱۲ منہ

ؐ۲ یعنے نہ جمعہ سے پہلے ایک دن روزہ رکھا نہ جمعہ کے بعد ہفتہ کے دن اکیلا جمعہ کا روزہ امام احمد اور ابن منذر اور بعض شافعیہ نے مکروہ رکھا ہے اور جمہور علما کہتے ہیں کہ یہ ممانعت تنزیہی ہے اور امام مالک اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں مکروہ نہیں ہے ۲ منہ

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنْ جُوَیْرِیَةَ بِنْتِ الْحٰرِثِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْھَا یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَھِیَ صَآئِمَةٌ فَقَالَ اَصُمْتِ اَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ تُرِیْدِیْنَ اَنْ تَصُوْمِیْ غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَاَفْطِرِیْ وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ الْجَعْدِ سَمِعَ قَتَادَةَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اَیُّوْبَ اَنَّ جُوَیْرِیَةَ حَدَّثَتْهُ فَاَمَرَھَا فَاَفْطَرَتْ۔

غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے ابوایوب سے اُنہوں نے جویریہ بنت حارث سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ان کے پاس تشریف لے گئے وہ روزہ دار تھیں آپ نے فرمایا کیا تو نے کل (جمعرات کو) بھی روزہ رکھا تھا اُنہوں کہا نہیں آپ نے فرمایا اچھا کل ہفتہ کو بھی روزہ رکھنا چاہتی ہے اُنہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پھر تو روزہ کھول ڈال اور حماد بن جعد نے قتادہ سے سنا مجھ سے ابوایوب نے بیان کیا ان سے جویریہ نے کہ آنحضرتؐ نے ان کو حکم دیا اُنہوں نے روزہ کھول ڈالا

بَابٌ ۳۷۲ هَلْ يَخُصُّ شَيْئًا مِّنَ الْاَيَّامِ۔

باب روزے کے لیے کوئی دن مقرر کرنا[1]

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قُلْتُ لِعَآئِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْتَصُّ مِنَ الْاَیَّامِ شَیْئًا قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهٗ دِیْمَةً وَّاَیُّكُمْ یُطِیْقُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُطِیْقُ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے اُنہوں نے سفیان ثوری سے اُنہوں نے منصور سے اُنہوں نے ابراہیم سے اُنہوں نے علقمہ سے میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی خاص دن روزہ رکھا کرتے تھے اُنہوں نے کہا نہیں آپ کا عمل مدامی ہوتا (یعنی ہمیشہ کرتے) اور تم میں کون ایسا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر طاقت رکھتا ہو

بَابٌ ۳۷۳ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَةَ۔

باب عرفہ کے دن روزہ رکھنا[2]

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے اُنہوں نے

---

[1] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ بعضے لوگوں کی جو عادت ہوتی ہے کہ ہفتے میں ایک یا دو دن خاص کر کے اس میں روزہ رکھتے ہیں جیسے کوئی پیر جمعرات کو روزہ رکھتا ہے کوئی پیر منگل کو کوئی جمعرات جمعہ کو تو یہ تخصیص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے ابن تین نے کہا بعضوں نے اسی وجہ سے ایسی تخصیص کو مکروہ رکھا ہے لیکن عرفہ کے دن اور عاشورے اور ایام بیض کی تخصیص تو خود حدیث سے ثابت ہے حافظ نے کہا کئی ایک حدیثوں میں یہ وارد ہے کہ آپ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے مگر شاید امام بخاری کے نزدیک وہ حدیثیں صحیح نہیں ہیں حالانکہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے نکالا اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قصد کر کے پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے اور نسائی اور ابوداؤد نے نکالا ابن خزیمہ نے اس کو صحیح کہا اسامہؓ سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے میں نے اس کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا اس دن اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں میرا عمل اس وقت اٹھایا جائے جب میں روزہ دار ہوں ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے اس باب میں ان حدیثوں کو ذکر نہیں کیا جس میں عرفہ کے روزے کی ترغیب ہے اس جگہ وہ حدیث بیان کی جس سے عرفہ میں آپ کا افطار کرنا ثابت ہے کیوں کہ وہ حدیثیں ان کی شرط کے موافق صحیح نہ ہوں گی حالاں کہ امام مسلم نے ابوقتادہ سے نکالا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا عرفہ کا روزہ ایک برس آگے اور ایک برس پیچھے کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ عرفہ کا روزہ حاجی کو نہ رکھنا چاہیے اس خیال سے کہ کہیں ضعف نہ ہو جائے اور حج کے اعمال بجا لانے میں خلل واقع ہو جائے اس طرح سے باب کی حدیثوں اور ان حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے ۱۲ منہ

مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرٌ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَشَرِبَهُ.

امام مالک سے انہوں نے کہا مجھ سے سالم نے بیان کیا کہا مجھ سے عمیر نے جو ام فضل کے غلام تھے ان سے ام فضل نے دوسری سند اور ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالنضر سے جو عمر بن عبد اللہ کے غلام تھے انہوں نے عمیر سے جو ابن عباسؓ کے غلام تھے انہوں نے ام فضل بنت حارث سے کچھ لوگ ان کے پاس یہ جھگڑا کرنے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کو روزہ رکھا ہے یا نہیں بعضوں نے کہا آپ روزہ دار ہیں بعضوں نے کہا نہیں آپ روزے سے نہیں ہیں پھر ام فضل نے دودھ کا ایک پیالہ آپ پاس بھیجا اونٹ پر سوار تھے آپ نے پی لیا[۱]

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَوْ قُرِئَ عَلَيْهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِحِلَابٍ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ.

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے یا ان کے سامنے پڑھا گیا میں نے سنا[۲] کہا مجھ سے عمرو بن حارث نے انہوں نے بکیر سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ام المومنین میمونہؓ سے لوگوں نے عرفہ کے دن اس میں شک کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے ہیں یا نہیں پھر انہوں نے آپ کے پاس دودھ بھیجا آپ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے آپ نے اس میں سے کچھ پی لیا لوگ دیکھ رہے تھے

بَابٌ ۳۷۴ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ

باب عید الفطر کے دن روزہ رکھنا[۳]

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ هَذَانِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْيَوْمُ الْآخَرُ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ.

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو عبید سعید بن ازہر کے غلام سے انہوں نے کہا میں عید میں حضرت عمرؓ کے ساتھ موجود تھا انہوں نے کہا ان دنوں یعنے عید الفطر اور عید الضحیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے ایک تو روزہ کھولنے کا دن ہے اور دوسرا اپنی قربانی کھانے کا[۴]

۵۱ ابو نعیم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے آپ خطبہ سنا رہے تھے ۱۲ منہ ۵۲ یعنے عبد اللہ بن وہب نے خود یہ حدیث یحییٰ کو سنائی یا عبد اللہ بن وہب کے شاگردوں نے ان کو سنائی کو یحییٰ نے سنی دونوں طرح حدیث کی روایت صحیح ہے ۱۲ منہ ۵۳ یہ بالاتفاق منع ہے مگر اختلاف اس میں ہے کہ اگر کسی نے ایک روزے کی منت مانی اور اتفاق سے وہ منت عید کے دن آن پڑی مثلاً کسی نے کہا جس دن زید آوے اس دن میں ایک روزے کی منت اللہ کے لیے مانتا ہوں اور زید عید کے دن آیا تو یہ نذر صحیح ہوگی یا نہیں حنفیہ نے کہا صحیح ہوگی اور اس پر قضا لازم ہوگی اور جمہور علماء کے نزدیک یہ نذر صحیح ہی نہ ہوگی ۱۲ منہ ۵۴ بعضے نسخوں میں اس کے بعد اتنی عبارت زاید ہے قال ابو عبد اللہ قال ابن عیینہ من قال مولی ابن ازہر فقد اصاب ومن قال مولے عبد الرحمٰن بن عوف فقد اصاب یعنے امام بخاری نے کہا سفیان بن عیینہ نے کہا جس نے ابو عبید کو ابن ازہر کا غلام کہا اس نے بھی ٹھیک کہا اور جس نے عبد الرحمٰن بن عوف کا غلام کہا اس نے بھی ٹھیک کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ ابن ازہر اور عبد الرحمٰن بن عوف باقی بر صفحہ آئندہ

۱۷۵- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَعَنِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَعَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ۔

بَابٌ ۳۷۵ الصَّوْمِ يَوْمَ النَّحْرِ

۱۷۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَا قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ يُنْهٰى عَنْ صِيَامَيْنِ وَبَيْعَتَيْنِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

۱۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ رَجُلٌ نَذَرَ أَنْ يَّصُوْمَ يَوْمًا قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ الْاِثْنَيْنِ فَوَافَقَ يَوْمَ عِيْدٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هٰذَا الْيَوْمِ۔

۱۷۴- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رضی اللہ عنہ وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ سَمِعْتُ أَرْبَعًا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالفطر اور عیدالضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور ایک کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لینے[1] سے اور کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھنے[2] سے اور صبح اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے

باب عیدالضحیٰ کے دن روزہ رکھنا

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے عطاء بن میناء سے وہ ابوہریرہؓ سے یہ حدیث نقل کرتے تھے دو روزے اور دو بیعیں منع ہیں عیدالفطر اور عیدالضحیٰ کے روزے اور بیع ملامسہ اور منابذہ[3]

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن معاذ عنبری نے کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے خبر دی انہوں نے زیاد بن جبیر سے انہوں نے کہا ایک شخص[4] عبداللہ بن عمر پاس آیا اور پوچھا اگر کسی نے پیر کے دن روزہ رکھنے کی منت مانی اتفاق سے اس دن عید آگئی (تو کیا کرے) عبداللہ نے کہا اللہ نے تو منت پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے[5]

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے کہا میں نے قزعہ بن یحییٰ سے سنا کہا میں نے ابوسعید خدریؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر بارہ جہاد کیے تھے وہ کہتے تھے میں نے چار باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیں جو مجھ کو بہت

(بقیہ صفحہ سابقہ) دونوں اس غلام میں شریک تھے بعضوں نے کہا درحقیقت وہ عبدالرحمٰن بن عوف کے غلام تھے مگر ازہر کی خدمت میں رہا کرتے تھے تو ایک کے حقیقۃً غلام ہوئے اور دوسرے کے مجازاً واللہ اعلم ۱۲ منہ

[1] یعنے اشتمال صماء سے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ۱۲ منہ

[2] کیوں کہ اس میں ستر کھلنے کا ڈر رہتا ہے اس کا بھی ذکر اوپر ہو چکا ہے حواشی صفحہ ہذا

[3] بیع ملامسہ اور بیع منابذہ کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ کتاب البیوع میں آئے گا یعنی بائع مشتری کا یا مشتری بائع کا کپڑا یا بدن چھوٹے تو بیع لازم ہو جائے اس شرط پر بیع کرنا یا بائع یا مشتری کوئی چیز دوسرے کی طرف پھینک مارے تو بیع لازم ہو جائے ۱۲ منہ

[4] حافظ نے کہا مجھ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

[5] ابن عمرؓ نے احتیاط کی راہ سے کوئی قطعی فتوےٰ نہیں دیا بلکہ شرع کی دونوں دلیلیں یعنے قرآن اور حدیث بیان کر دیں اس قول سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو صرف قرآن شریف کو مانتے ہیں اور حدیث میں شبہ کرتے ہیں ۱۲ منہ

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْجَبْنَنِي قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ وَّلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَمَسْجِدِيْ هٰذَا۔

پسند آئیں ایک تو آپ نے یہ فرمایا کوئی عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر جب اس کے ساتھ اس کا محرم رشتہ دار ہو دوسرے دو دن عید الفطر اور عید الضحٰی کو روزہ نہ رکھنا چاہیئے تیسرے صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک نماز نہ پڑھنا چاہیئے چوتھے سوا ان تین مسجدوں کے اور کہیں کسے لیے کجاوے نہ کسے جائیں مسجد حرام اور مسجد اقصٰی اور مسجد مدینہ

بَابٌ ۳۷۶ صِيَامِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

باب ایام تشریق میں روزہ رکھنا[1]

وَقَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ كَانَتْ عَائِشَةُ رض تَصُوْمُ اَيَّامَ مِنًى وَكَانَ اَبُوْهَا يَصُوْمُهَا۔

اور مجھ سے محمد بن مثنٰی نے کہا ہم سے یحیٰی بن سعید نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ نے خبر دی انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ منٰی کے دنوں میں[2] روزہ رکھا کرتیں اور ہشام کے باپ عروہ بھی ان دنوں میں روزہ رکھا کرتے

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عِيْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَا لَمْ يُرَخَّصْ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ اَنْ يُّصَمْنَ اِلَّا لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْهَدْيَ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے عبد اللہ بن عیسٰے سے سنا انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اور زہری نے اس حدیث کو سالم سے بھی سنا انہوں نے ابن عمرؓ سے ان دونوں نے کہا[3] ایام تشریق میں روزے رکھنے کی اجازت نہیں مگر اس کے لیے جس کو قربانی کا مقدور نہ ہو

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ عَرَفَةَ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا وَّلَمْ يَصُمْ صَامَ اَيَّامَ مِنًى وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا تمتع کرنے والا (جو عمرہ کر کے حج کرے) عرفہ کے دن تک روزے رکھ لے اگر قربانی کا مقدور نہ ہو تو منٰی کے دنوں میں بھی روزہ رکھے اور ابن شہاب نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے ایسی ہی

---

[1] حافظ نے کہا اس حدیث سے بعضوں نے یہ دلیل لی ہے ایام تشریق میں روزہ رکھنا منع نہیں اور اس کی بحث آگے کے باب میں آتی ہے ۱۲ منہ [2] امام بخاری کے نزدیک راجح یہی ہے کہ متمتع کو ایام تشریق میں روزہ رکھنا جائز ہے اور ابن منذر نے زبیر اور ابو طلحہ سے مطلقاً جواز نقل کیا اور حضرت علیؓ اور عبد اللہ بن عمرو سے مطلقاً منع منقول ہے اور شافعی اور ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ اس متمتع کے لیے درست ہے جس کو قربانی کا مقدور نہ ہو امام مالک کا بھی یہی قول ہے ۱۲ منہ [3] منٰی میں رہنے کے دن وہی ہیں جن کو ایام تشریق کہتے ہیں یعنے ۱۱-۱۲-۱۳ ذیحجہ بعضوں نے ایام تشریق میں صرف ۱۱-۱۲- کو رکھا ہے تیرھویں کو نہیں رکھا ۱۲ منہ [4] یعنے حضرت عائشہؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ نے ۱۲ منہ

عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ تَابَعَهٗ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔

بَابٌ ۳۷ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ۔

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ إِنْ شَآءَ صَامَ۔

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَآءَ صَامَ وَمَنْ شَآءَ أَفْطَرَ۔

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ تَصُوْمُهٗ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهٗ وَأَمَرَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَمَنْ شَآءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهٗ۔

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

روایت کی امام مالک کے ساتھ اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے روایت کیا[1]

باب عاشوراء کے دن روزہ رکھنا[2]

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا انہوں نے عمر بن محمد سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عاشورے کے دن جس کا جی چاہے وہ روزہ رکھے۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آپ نے فرمایا اب چاہے عاشورے کا روزہ رکھے جو چاہے نہ رکھے

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا عاشورے کا روزہ قریش لوگ جاہلیت کے زمانہ میں رکھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی رکھنے لگے پھر جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے عاشورے کے دن روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزے کا حکم دیا جب رمضان فرض ہوا تو عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا اور فرمایا اب جس کا جی چاہے اس دن روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے معاویہ

---

[1] اس کو امام شافعی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اکثر اہل علم کے نزدیک عاشوراء محرم کی دسویں تاریخ کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا نویں تاریخ کو اور بہتر یہ ہے کہ نویں اور دسویں دونوں تاریخوں میں روزے رکھے اور اہل اسلام میں یہ روزہ فرض تھا جب رمضان فرض ہوا تو اس کی فرضیت جاتی رہی لیکن سنت رہ گیا اور شیعوں نے عاشورے کا روزہ مکروہ جانا ہے عوام کہتے ہیں کہ اس دن یزید کی ماں نے روزہ رکھا تھا بھلا اگر یزید کی ماں نے اس دن نماز پڑھی ہو تو تم نہ پڑھو گے ہم کو نہ یزید سے کچھ غرض ہے نہ اس کی ماں سے ہم کو تو ہمارے پیغمبرؐ کا قول اور فعل کافی ہے ۱۲ منہ

أَنَّهُ سَمِعَ مُعٰوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيٰنَ يَوْمَ عَاشُورَآءَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَآؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَآءَ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَآءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَآءَ فَلْيُفْطِرْ۔

بن ابوسفیان سے عاشورا کے دن منبر پر سنا جس سال انہوں نے حج کیا تھا وہ کہہ رہے تھے مدینہ والو تمہارے عالم کدھر گئے[۱] میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ عاشورے کا دن ہے اور اس کا روزہ تم پر فرض نہیں ہے اور میں تو روزے سے ہوں جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے

۵۸۱ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَرَأَى الْيَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَآءَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوا هٰذَا يَوْمٌ صَالِحٌ هٰذَا يَوْمٌ نَجَّى اللّٰهُ بَنِي إِسْرَآئِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوسٰىؑ قَالَ فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے ایوب نے کہا ہم سے عبداللہ بن سعید بن جبیر نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے دوسرے سال یہودیوں کو دیکھا عاشورے کے دن روزہ رکھتے ہوئے آپ نے پوچھا یہ روزہ کیسا انہوں نے کہا یہ عمدہ دن ہے اللہ نے اس دن بنی اسرائیل کو ان کے دشمن (فرعون) سے نجات دی تھی تو حضرت موسیٰؑ[۲] نے اس میں روزہ رکھا تھا آپ نے فرمایا میں تم سے زیادہ موسیٰ سے تعلق رکھتا ہوں[۳] پھر آپ نے اس دن روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزے کا حکم دیا

۵۸۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسٰىؓ قَالَ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَآءَ تَعُدُّهُ الْيَهُودُ عِيدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُومُوهُ أَنْتُمْ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ابوعمیس سے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا یہودی عاشورے کے دن کو عید سمجھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا تم بھی اس دن روزہ رکھو

---

[۱] شاید معاویہؓ کو یہ خبر پہنچی ہو کہ مدینہ والے عاشورے کے روزے کو مکروہ جانتے ہیں یا اس کا اہتمام نہیں کرتے یا اس کو فرض سمجھتے ہیں تو منبر پر یہ تقریر بیان کی کہتے ہیں معاویہؓ نے یہ حج ۴۴ھ ہجری میں کیا تھا یہ ان کی خلافت کا پہلا حج تھا اور اخیر حج ان کا ۵۷ھ میں ہوا تھا حافظ نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ تقریر ان کی آخری میں تھی ۱۲ منہ [۲] مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اللہ کا شکر کرنے کے لیے اس لیے ہم بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں ابوہریرہؓ کی روایت میں یوں ہے اسی دن حضرت نوحؑ کی کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری تھی تو نوحؑ نے اس کے شکریہ میں روزہ رکھا تھا ۱۲ منہ [۳] کیونکہ وہ پیغمبر برحق تھے میں بھی پیغمبر ہوں دوسری حدیث میں ہے کہ سب پیغمبر گویا بھائی بھائی ہیں اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسلمانوں کو سب پیغمبروں کی حرمت اور تعظیم کرنا چاہیئے اور ہر ایک پیغمبر سے محبت رکھنا چاہیئے مجھے ان مسلمانوں پر نہایت تعجب ہوا جنہوں نے حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کو توہین پر کچھ غصہ نہ کیا اور ہمارے پیغمبر صاحب کی توہین پر مخالفت کی سچے مسلمان وہ ہیں جو حضرت موسیٰؑ یا حضرت عیسیٰؑ یا حضرت محمدؐ یا اور کسی پیغمبر کی بھی ذرا سی توہین گوارا نہیں کرتے اور جو کوئی کسی پیغمبر کی توہین کرے اس کو سزائے سخت دینے پر مستعد ہوتے ہیں ایک حدیث میں ہے جو کوئی پیغمبروں کو برا کہے وہ قتل کیا جائے ۱۲ منہ

۵۸۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهٗ عَلٰى غَيْرِهٖ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِيْ شَهْرَ رَمَضَانَ۔

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی یزید سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قصد کر کے کسی خاص دن کا روزہ یہ سمجھ کر کہ وہ دوسرے دنوں سے افضل ہے رکھتے نہیں دیکھا مگر اس دن کا یعنی عاشورے کے دن کا اور اس مہینے کا یعنی رمضان کا۔

۵۸۴ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رض قَالَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ اَنْ اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنَّ مَنْ كَانَ اَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَكَلَ فَلْيَصُمْ فَاِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے انہوں نے سلمہ بن الاکوع سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم قبیلے کے ایک شخص کو یہ حکم دیا لوگوں میں منادی کر دے جس نے کچھ کھا لیا ہو وہ بھی باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس نے نہیں کھایا ہو وہ روزہ رکھ لے کیوں کہ یہ عاشورے کا دن ہے۔

بَابُ ۳۷۸ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

باب رمضان میں تراویح پڑھنے کی فضیلت[1]

۵۸۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهٗ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو ابوسلمہ نے خبر دی ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ رمضان کی فضیلت میں فرماتے جو کوئی ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے رمضان میں تراویح پڑھے اس کے اگلے گناہ بخش دئے جائیں گے[2]۔

۵۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوہریرۃؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کی راتوں میں (تراویح میں) ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے کھڑا رہے اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے ابن شہاب نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

---

[1] تراویح اس کا نام اس لیے ہوا ترویح کہتے ہیں آرام کرنے کو صحابہ اس نماز میں ہر دوگانہ کے بعد تھوڑی دیر آرام سے بیٹھتے راحت لیتے ۱۲ منہ

[2] نووی نے کہا قیام رمضان سے تراویح ہی مراد ہے کرمانی نے اس پر اتفاق نقل کیا ہے حافظ نے کہا قیام رمضان سے رات کو نفل پڑھنا مراد ہے تراویح ہو یا تہجد اور صحیح یہ ہے کہ رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی نماز پڑھی اسی کو تہجد کہو یا تراویح جب آپ نے رمضان تین راتوں تک شروع رات میں یہ نماز پڑھی تو اس کو تراویح کہا اور جب اخیر رات میں پڑھی تو اس کو تہجد کہا اور دونوں صحیح روایت میں آٹھ رکعتیں تھیں اور یہ روایت کہ آپ نے تراویح کی بیس رکعتیں پڑھیں ضعیف ہے البتہ حضرت عمرؓ صاحب سے بہ سند صحیح بیس رکعتیں پڑھنا منقول ہے ۱۲ منہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِکَ ثُمَّ کَانَ الْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِکَ فِیْ خِلَافَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَۃِ عُمَرَ وَعَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِیِّ اَنَّہٗ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَیْلَۃً فِیْ رَمَضَانَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ یُصَلِّی الرَّجُلُ لِنَفْسِہٖ وَیُصَلِّی الرَّجُلُ فَیُصَلِّیْ بِصَلٰوتِہِ الرَّھْطُ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ اَرٰی لَوْ جَمَعْتُ ھٰٓؤُلَآءِ عَلٰی قَارِیٍٔ وَّاحِدٍ لَکَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَھُمْ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَہٗ لَیْلَۃً اُخْرٰی وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ بِصَلٰوۃِ قَارِئِھِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ وَالَّتِیْ یَنَامُوْنَ عَنْھَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِیْ یَقُوْمُوْنَ یُرِیْدُ اٰخِرَ اللَّیْلِ وَکَانَ النَّاسُ یَقُوْمُوْنَ اَوَّلَہٗ۔

۵۸۷۔ حَدَّثَنَآ اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَآئِشَۃَ

وفات ہوگئی اور لوگوں کا یہی حال رہا اکیلے[۱] اور جماعتوں سے تراویح پڑھتے تھے ابوبکرؓ کی خلافت میں بھی ایسا ہی رہا اور عمرؓ کی شروع خلافت میں اور امام مالک نے ابن شہاب سے روایت کی انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبد قاری سے انہوں نے کہا میں رمضان کی ایک رات میں حضرت عمرؓ کے ساتھ مسجد میں گیا دیکھتا کیا ہوں لوگ کے جدا جدا جھنڈ ہیں (کہیں) ایک ہی شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہے اور کہیں کسی کے پیچھے دس پانچ آدمی ہیں حضرت عمرؓ نے کہا اگر میں ان سب کو ایک ہی قاری کے پیچھے اکھٹا کر دوں تو اچھا ہوگا پھر انہوں نے یہی ٹھان کر ان سب کو ابی ابن کعب کا مقتدی کر دیا[۲] بعد اس کے میں ایک رات جو ان کے ساتھ گیا دیکھا تو سب اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں[۳] حضرت عمرؓ نے کہا یہ بدعت تو اچھی ہوئی اور رات کا وہ حصہ جس میں تم سوتے رہتے ہو یعنی اخیر رات وہ اس حصے سے افضل ہے جس میں نماز پڑھتے ہو اور لوگ شروع ہی رات میں تراویح پڑھ لیتے[۴]۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ

---

[۱] حافظ نے کہا آنحضرتؐ کے عہد میں لوگ تراویح اکیلی اکیلی پڑھ لیتے تھے آپ نے اس میں جماعت قائم نہیں کی اور ابن عبدالبر نے جو ابن وہب کی روایت ابوہریرہ سے نکالی کہ آنحضرتؐ برآمد ہوئے دیکھا تو رمضان میں لوگ مسجد کے ایک کونے میں نماز پڑھ رہے ہیں پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا انہوں نے ابی ابن کعب کو امام بنایا ہے آپ نے فرمایا ان لوگوں نے ٹھیک کیا تو یہ روایت ضعیف ہے اس کے اسناد میں مسلم بن خالد ہے اس کا اعتبار نہیں اور صحیح یہی ہے کہ حضرت عمرؓ نے ان لوگوں کو ایک جماعت میں اکھٹا کیا اور ابی ابن کعب کو امام بنایا ۱۲ منہ [۲] حضرت عمرؓ نے اس حدیث پر عمل کیا کہ لوگوں کی وہ امامت کرے جو اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ قاری ہو ایک روایت میں ہے کہ ابی بن کعب مردوں کی امامت کرتے تھے اور تمیم داری عورتوں کی ۱۲ منہ [۳] اس سے یہ نکلتا ہے کہ حضرت عمرؓ خود اس جماعت میں شریک نہیں ہوتے تھے شاید ان کی یہ رائے ہو کہ نفل نماز اپنے گھر میں وہ بھی آخری شب میں پڑھنا بہتر ہے محمد بن نصر مروزی نے روایت کی ابن عباسؓ سے کہا میں حضرت عمرؓ کے پاس تھا انہوں نے لوگوں کا غل سنا پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا تراویح پڑھ کر جا رہے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا جو رات باقی رہی وہ اس سے افضل ہے جو گذر گئی ۱۲ منہ [۴] اس میں یہ بیان نہیں کہ کتنی رکعتیں پڑھتے اس باب میں مختلف روایتیں ہیں ایک میں گیارہ ایک میں اکیس ایک میں بیس ایک میں تئیس ایک میں چھتیس ایک میں انتالیس ایک میں چالیس ایک میں اڑتیس ایک میں چونتیس ایک میں چوبیس ایک میں سولہ ایک میں تیرہ مذکور ہیں سب میں صحیح تیرہ اور گیارہ کی روایتیں ہیں تراویح کی آٹھ رکعتیں تھیں اور وتر کی تین یا پانچ اور حق یہ ہے کہ اس سب مجموعی نماز کا نام تہجد اور وتر اور تراویح تھا ۱۲ منہ

زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ رض اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِّنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلٰوتِهٖ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّوْا مَعَهٗ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَكَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهٖ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ وَلٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ۔

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رض كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهَا عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلٰثًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ

سے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک بار) رمضان میں تراویح پڑھی دوسری سند اور ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان کو حضرت عائشہ رض نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار بیچا بیچ رات کو (رمضان میں) نکلے اور مسجد میں (تراویح) کی نماز پڑھی اور کچھ لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے پڑھی جب صبح ہوئی تو انہوں نے اس کا چرچا کیا دوسری رات کو اس سے زیادہ لوگ جمع ہوئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی صبح کو لوگوں نے (اور زیادہ) چرچا کیا اور تیسری شب کو بہت لوگ جمع ہوئے آپ برآمد ہوئے اور نماز پڑھی لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے پڑھی جب چوتھی رات ہوئی تو اتنے لوگ جمع ہوئے کہ مسجد میں ان کا سمانا مشکل ہو گیا (آپ برآمد ہی نہیں ہوئے) صبح کو نماز کے لیے نکلے اور نماز کے بعد لوگوں کی طرف مخاطب ہوئے پہلے تشہد پڑھا پھر فرمانے لگے امابعد مجھے معلوم تھا کہ تم یہاں جمع ہو لیکن میں ڈرا کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے اور تم سے نہ ہو سکے (اس لیے برآمد نہ ہوا) پھر آپ کی وفات ہو گئی اور یہی کیفیت قائم رہی

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں کتنی رکعتیں پڑھتے تھے (تراویح یا تہجد کی) انہوں نے کہا آپ رمضان میں اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے[1] پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے ان کی خوبی اور لمبے پنے کو کیا پوچھتا ہے پھر چار پڑھتے تھے ان کی خوبی اور درازی کا کیا پوچھنا پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے میں نے ایک بار آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں

[1] اس سے اس روایت کا ضعف نکلتا ہے جو ابن ابی شیبہ نے ابن عباس رض سے نکالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں تراویح کی بیس رکعتیں پڑھیں حافظ نے کہا اس کا اسناد ضعیف ہے اور عائشہ رض سے زیادہ آپ کی نماز کو جاننے والا کوئی نہ تھا ابن ہمام نے کہا سنت نبوی تو آٹھ ہی رکعتیں ہیں اور باقی مستحب ۱۲ منہ

عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

بَابُ ۳۷۹ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا كَانَ فِي الْقُرْاٰنِ مَا أَدْرَاكَ فَقَدْ أَعْلَمَهُ وَمَا قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ فَإِنَّهُ لَمْ يُعْلِمْهُ۔

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَفِظْنَاهُ وَإِنَّمَا حَفِظَ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

بَابُ ۳۸۰ الْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيَهَا

آپ نے فرمایا عائشہؓ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا

باب شب قدر کی فضیلت اور (سورہ قدر میں) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا اور تو کیا جانے شب قدر کیا ہے شب قدر ہزار مہینوں سے افضل ہے اس میں فرشتے اور روح اپنے مالک کے حکم سے ہر بات کا انتظام کرنے کو اترتے ہیں اور صبح تک یہ سلامتی کی رات قائم رہتی ہے سفیان بن عیینہ نے کہا[1] قرآن میں اللہ نے جہاں مَا اَدْرَاکَ فرمایا ہے تو وہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دی اور جہاں مَا یُدْرِیْکَ فرمایا وہ نہیں بتائی

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا ہم نے یاد رکھا اور خوب یاد رکھا زہری سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور جو کوئی شب قدر کو نماز میں کھڑا رہے ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے اس کے اگلے گناہ بخش دئے جائیں گے سفیان کے ساتھ سلیمان بن کثیر نے بھی[2] اس حدیث کو زہری سے روایت کیا۔

باب شب قدر کو رمضان کی اخیر سات راتوں میں ڈھونڈھنا

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کئی[3] لوگوں کو خواب میں رمضان کی اخیر سات راتوں میں شب قدر دکھائی گئی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں تم سب کے خواب اس پر متفق ہوئے کہ شب قدر رمضان کی اخیر سات راتوں میں ہے[4] تو جو کوئی شب قدر کی تلاش میں ہو

---

[1] اس کو محمد بن یحییٰ بن ابی عمر نے کتاب الایمان میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] حافظ نے کہا ان لوگوں کے نام مجھ کو معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ [4] اخیر سات راتوں میں جب دکھائی گئی تو ۲۱-۱ور ۲۲ شب داخل نہ ہوگی اور بعض روایتوں میں اخیر دس راتیں ہیں ان میں ۲۱ اور ۲۲ شب داخل ہوگی بعضوں نے کہا اخیر سات راتوں سے [illegible]

فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ۔

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَكَانَ لِي صَدِيقًا فَقَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا وَقَالَ إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا أَوْ نُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوَتْرِ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتّٰى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ

بَابٌ ۳۸۱ تَحَرِّي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوَتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِيهِ عُبَادَةُ۔

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوَتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي

وہ اس کو رمضان کی اخیر سات راتوں میں ڈھونڈھے۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے انہوں یحیٰی بن ابی کثیر نے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے کہا میں نے ابو سعید خدری سے پوچھا وہ میرے دوست تھے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے بیچ کے دہے میں اعتکاف کیا پھر بیسویں تاریخ[1] کی صبح کو آپ اعتکاف سے نکلے ہم کو خطبہ سنایا اور فرمانے لگے شب قدر مجھ کو دکھلائی گئی لیکن میں بھول گیا یا بھلا دیا گیا تو تم اس کو اخیر دہے کے طاق راتوں میں ڈھونڈھو اور میں نے خواب میں ایسا دیکھا گویا میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں اس لیے جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ پھر لوٹ آئے اور اعتکاف کرے خیر ہم نے پھر اعتکاف کیا اور ایسا ہوا کہ آسمان میں ابر کا ایک لکہ بھی ہم کو نہیں دکھائی دیتا تھا لیکن ابر کا ایک ٹکڑا آیا وہ اتنا برسا کہ مسجد کی چھت بہنے لگی وہ کھجور کی ڈالیوں سے پٹی ہوئی تھی اور نماز کھڑی ہوئی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کیچڑ میں سجدہ کر رہے تھے یہاں تک کہ کیچڑ کا نشان میں نے آپ کی پیشانی پر دیکھا

باب شب قدر کا رمضان کے اخیر دس راتوں میں ڈھونڈنا

اس باب میں عبادہ بن صامت سے روایت ہے[2]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے کہا ہم سے ابو سہیل نے انہوں نے اپنے باپ مالک بن ابی عامر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری دس راتوں میں ڈھونڈھو

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالعزیز بن ابی حازم

---

[1] اس روایت سے اور اکثر روایتوں سے یہی نکلتا ہے کہ بیسویں تاریخ صبح کو آپ نے خطبہ سنایا اور ۲۱ شب کی صبح کو آپ کی پیشانی پر کیچڑ کا نشان تھا اور بارش ۲۱ شب کو ہوئی تو وہی صبح قدر ہوگی لیکن بعض روائیتوں میں امام مالک سے یوں ہے جب اکیسویں رات ہوئی جس کی صبح کو آپ اعتکاف سے باہر آتے تھے لیکن یہ اگلی روایتوں کے مخالف پڑتا ہے کیوں کہ اس صورت میں دوسرا اعتکاف آپ کا ۲۲ شب سے شروع ہوتا ہے اور شاید امام مالک کی اس روایت کا مطلب یہ ہو جب اکیسویں رات آن پہنچی جس کی پہلی شب کی صبح کو یعنے بیسویں تاریخ کو آپ اعتکاف سے باہر آتے تھے اس صورت میں مخالفت نہ رہے گا ۱۲ منہ

[2] اس حدیث کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ۱۲ منہ

ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ یَّزِیْدَ عَنْ مُّحَمَّدِ
بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِیْ رَمَضَانَ
الْعَشْرَ الَّتِیْ فِیْ وَسَطِ الشَّهْرِ فَاِذَا كَانَ حِيْنَ يُمْسِیْ مِنْ
عِشْرِيْنَ لَيْلَةً تَمْضِیْ وَيَسْتَقْبِلُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ رَجَعَ
اِلٰى مَسْكَنِهٖ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهٗ وَاَنَّهٗ اَقَامَ
فِیْ شَهْرٍ جَاوَرَ فِيْهِ اللَّيْلَةَ الَّتِیْ كَانَ يَرْجِعُ فِيْهَا فَخَطَبَ
النَّاسَ فَاَمَرَهُمْ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ كُنْتُ اُجَاوِرُ
هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ قَدْ بَدَا لِیْ اَنْ اُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ
الْاَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِیْ فَلْيَثْبُتْ فِیْ مُعْتَكَفِهٖ
وَقَدْ اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا فَابْتَغُوْهَا فِی
الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَابْتَغُوْهَا فِیْ كُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَاَيْتُنِیْ اَسْجُدُ
فِیْ مَآءٍ وَطِيْنٍ فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَآءُ فِیْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ
فَاَمْطَرَتْ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِیْ مُصَلَّى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ فَبَصُرَتْ عَيْنِیْ نَظَرْتُ اِلَيْهِ
انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهُهٗ مُمْتَلِئٌ طِيْنًا وَّمَآءً۔

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى
عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَآئِشَةَ رض عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْا۔

۵۹۵۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ
مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُوْلُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ
الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ

اور عبدالعزیز دراوردی نے انہوں نے یزید بن ہاد سے انہوں نے
محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں ابوسعید خدریؓ سے
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے بیچ کے دہے میں
اعتکاف کیا کرتے جب بیسویں رات گذر جاتی اور اکیسویں رات آن
پہنچتی شام کو آپ اپنے گھر میں لوٹ آتے اور جو جو لوگ اعتکاف میں
آپ کے ساتھ ہوتے وہ بھی (اپنے گھروں کو) لوٹ جاتے ایک رمضان
میں ایسا ہوا آپ جس رات کو اعتکاف سے لوٹ آتے اس رات
اعتکاف ہی میں رہے اور لوگوں کو خطبہ سنایا جو اللہ نے چاہا وہ ان کو
حکم دیا پھر فرمایا کہ میں اس دہے میں اعتکاف کیا کرتا تھا اب مجھ کو مناسب
معلوم ہوا کہ اخیر دہے میں اعتکاف کروں اور جتنے لوگ میرے ساتھ اعتکاف
میں ہیں وہ اعتکاف ہی میں رہیں اور مجھ کو شب قدر دکھلائی گئی پھر بھلادی
گئی تم اس کو اخیر دہے میں تلاش کرو اور ہر طاق رات میں ڈھونڈھو اور میں نے
دیکھا میں اس رات کو کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں پھر اسی رات کو یعنے اکیسویں
رات کو پانی برسا اور جہاں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے
وہاں مسجد ٹپکی میں نے خود اپنی آنکھ سے آنحضرتؐ کو دیکھا آپ صبح کی نماز
پڑھ کر لوٹے اور آپ کے مبارک منہ میں کیچڑ بھری ہوئی تھی

ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے
ہشام بن عروہ سے انہوں نے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں
نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلعم سے آپ نے فرمایا
شب قدر کو ڈھونڈھو **دوسری سند** اور مجھ سے محمد بن سلام
نے بیان کیا کہا ہم کو عبد بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے ہشام بن
عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف
کیا کرتے اور فرماتے رمضان کے اخیر دہے میں شب قدر کی تلاش کرو۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل تبوذکی نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ وَعِكْرِمَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فِي الْعَشْرِ هِيَ فِي تِسْعٍ يَمْضِينَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْتَمِسُوا فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ۔

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ۔

بَابُ ۳۸۲۔ الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

خالد نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے اخیر دہے میں ڈھونڈھو جب نو راتیں باقی رہ جائیں یا سات راتیں یا پانچ راتیں[1]

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عاصم سلیمان نے انہوں نے ابومجلز (لاحق بن حمید) اور عکرمہ سے کہ ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر رمضان کے اخیر دہے میں ہے جب اخیر دہے کی نو راتیں گذر جائیں[2] یا سات راتیں باقی رہیں عبدالوہاب نے ایوب[3] اور خالد سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے یوں روایت کیا کہ چوبیسویں رات کو ڈھونڈھو[4]

ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے حمید طویل نے کہا ہم سے انسؓ نے انہوں نے عبادہ بن صامتؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے برآمد ہوئے کہ ہم کو شب قدر بتلائیں اتنے میں دو مسلمان لڑ پڑے آپ نے فرمایا میں تم کو شب قدر بتلانے کے لیے نکلا لیکن فلاں فلاں کے لڑنے سے میں بھول گیا اور شاید اسی میں تمہاری بھلائی ہو تو (اخیر دہے کی) نویں ساتویں پانچویں رات میں اس کو ڈھونڈھو[5]

باب رمضان کے اخیر دہے میں زیادہ محنت کرنا

[1] یعنے اکیسویں اور تئیسویں راتوں میں ۱۲ منہ [2] یعنے انتیسویں یا تیئسویں رات کو بعض روائیوں میں یوں ہے جب نو راتیں یا سات راتیں گذر جائیں یعنے انتیسویں یا ستائیسویں شب کو بعضی روائتوں میں یوں ہے جب سات راتیں گذر جائیں یا سات راتیں باقی رہیں یعنے ستائیسویں اور تیئسویں شب کو کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے صحابہ کو بلایا اور ان سے شب قدر پوچھی سب نے اس پر اتفاق کیا کہ وہ رمضان کی اخیر دس راتوں میں ہے ابن عباس نے کہا میں سمجھتا ہوں جب اخیر دہے کی سات راتیں گذر جائیں یا سات راتیں باقی رہ جائیں اس میں دلیل یہ بیان کی کہ سات کا عدد اللہ کو بہت پسند ہے آسمان سات اور زمینیں سات بنائیں دن سات مقرر کیے زمانہ بھی سات دن میں بدلتا جاتا ہے طواف میں سات پھیرے رکھے کنکریاں مارنے میں سات کا عدد رکھا غرض اسی طرح سے کئی باتیں بیان کیں حضرت عمرؓ نے کہا تم تو وہ سمجھے جو ہم بھی نہیں سمجھے ۱۲ منہ [3] اس کو امام احمد اور ابن ابی عمر نے اپنی سندوں میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] یہ بظاہر مخالف ہے ان صحیح روایتوں کے جن میں یہ ہے کہ شب قدر اخیر دہے کے طاق راتوں میں ڈھونڈھو بعضوں نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ جس کے بعد شمار اخیر سے کرو تو ستائیسویں رات چوبیسویں ہوتی ہے ۱۲ منہ [5] یعنے اکیسویں پچیسویں ستائیسویں راتوں میں حافظ نے کہا شب قدر میں چالیس قولوں سے زیادہ ہیں پھر ان سب کو بڑے طول کے ساتھ بیان کیا پھر سب قولوں میں اس کو ترجیح دی کہ وہ ستائیسویں رات ہے اور ہمارے امام احمد بن حنبل نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور ابی ابن کعب نے قسم کھائی کہ وہ ستائیسویں رات ہے ۱۲ منہ [6] کیونکہ اخیر دہے کی راتیں بہت متبرک ہیں اور شب قدر بھی انہی

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابو یعفور (عبد الرحمٰن) سے انہوں نے ابو الضحیٰ (مسلم بن صبیح) سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان کا اخیر دہا آتا تو اپنا تہ بند مضبوط باندھتے اور رات کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ ۳۸۳ الْاِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْاِعْتِكَافِ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا لِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ۔

باب رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کرنا[1] اور اعتکاف ہر مسجد میں درست ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا تم اپنی عورتوں سے اس وقت صحبت نہ کرو جب مسجدوں میں اعتکاف کر رہے ہو[2] یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ اسی طرح اپنے حکم لوگوں سے بیان کرتا ہے کہ وہ گناہ سے بچے رہیں

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ۔

ہم سے اسمٰعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن وہب نے انہوں نے یونس سے ان سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کیا کرتے۔

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهٖ۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دہے میں برابر اعتکاف کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو اٹھا لیا پھر آپ کے بعد آپ کی بی بیاں اعتکاف کرتی رہیں۔

---

[1] اعتکاف کے معنے لغت میں جمے رہنا اور شرعاً یہ ہے کہ مسجد میں اقامت کرنے کی نیت کرنا ایک مخصوص طور پر ۱۲ منہ [2] تو معلوم ہوا کہ اعتکاف کے لیے مسجد شرط ہے اس پر علماء کا اتفاق ہے مگر محمد بن عمر مالکی سے منقول ہے کہ اعتکاف کے لیے مسجد بھی شرط نہیں ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام احمدؒ نے یہ شرط بھی لگائی ہے کہ جس مسجد میں جماعت ہوتی ہو اور امام مالک نے یہ شرط کی ہے کہ اس میں جمعہ بھی ہوتا ہو اور اعتکاف کی اکثر مدت کی حد نہیں لیکن کم سے کم مدت ایک دن ہے بعضوں نے کہا ایک گھڑی اور اعتکاف میں روزہ شرط ہے بعضوں کے نزدیک شرط نہیں یعلی بن امیہ صحابی نے کہا میں جب مسجد میں ٹھہرتا ہوں تو اعتکاف کی نیت کر لیتا ہوں اعتکاف جماع سے ٹوٹ جاتا ہے اور حسن اور زہری نے کہا کفارہ لازم ہوتا ہے مجاہد نے کہا دو دینار صدقہ کرے اور مباشرت میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا اگر انزال باقی بر صفحہ آئندہ

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَعْتَكِفُ فِی الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتّٰی اِذَا كَانَ لَیْلَةَ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ وَهِیَ اللَّیْلَةُ الَّتِیْ یَخْرُجُ مِنْ صَبِیْحَتِهَا مِنِ اعْتِكَافِهٖ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِیَ فَلْیَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ وَقَدْ اُرِیْتُ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ ثُمَّ اُنْسِیْتُهَا وَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَآءٍ وَّطِیْنٍ مِّنْ صَبِیْحَتِهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْهَا فِیْ كُلِّ وِتْرٍ فَمَطَرَتِ السَّمَآءُ تِلْكَ اللَّیْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰی عَرِیْشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَیْنَایَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی جَبْهَتِهٖ اَثَرُ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ مِنْ صُبْحِ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے یزید بن عبداللہ بن ہاد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے بیچ والے دہے میں اعتکاف کیا کرتے تھے ایک سال آپ نے (انہی دنوں) میں اعتکاف کیا جب اکیسویں رات آئی جس کی صبح کو آپ اعتکاف سے برآمد ہونے والے تھے تو آپ نے فرمایا جس شخص نے میرے ساتھ (اس سال) اعتکاف کیا سو وہ اخیر کے دہے میں بھی اعتکاف میں رہے اور مجھے شب قدر بتلائی گئی پھر بھلا دی گئی مگر میں نے اپنے تئیں دیکھا جیسے میں اس صبح کو کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں تو اس شب کو اخیر دہے میں ڈھونڈو ہر طاق رات میں پھر ایسا ہوا اسی رات پانی برسا اور مسجد تو گویا ایک سنڈ واتھی وہ ٹپکی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا آپ کی مبارک پیشانی پر اکیسویں تاریخ کی صبح کو کیچڑ پانی کا داغ تھا

بَابُ ۳۸۴ الْحَائِضِ تُرَجِّلُ الْمُعْتَكِفَ۔

باب اگر حیض والی عورت اس مرد کے کنگھی کرے جو اعتکاف میں ہو

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَآئِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصْغِیْ اِلَیَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِی الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ۔

ہم سے محمد بن مثنٰے نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف میں ہوتے اور اپنا سر میری طرف جھکا دیتے میں اس میں کنگھی کر دیتی اور میں حیض سے ہوتی

بَابُ ۳۸۵ الْمُعْتَكِفُ لَا یَدْخُلُ الْبَیْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ

باب اعتکاف والا بے ضرورت گھر میں نہ جائے

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے کہ

بقیہ صفحہ سابقہ ہو جائے تو اعتکاف باطل ہو جاتا ہے ورنہ نہیں ۱۲ فتح ملتقطاً ۳ صحیح قول یہ ہے کہ اعتکاف سنت موکدہ ہے اور امام مالک کے کلام سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ وہ جائز ہے امام احمد نے فرمایا کہ میں کسی عالم کا اختلاف اس میں نہیں جانتا کہ اعتکاف مسنون ہے ابن بطال نے کہا آپ نے ہمیشہ اعتکاف کیا یہ ہمیشگی اس کے سنت موکدہ ہونے پر دلالت کرتی ہے ۱۲ منہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَإِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَىَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا۔

حضرت عائشہؓ نے کہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اعتکاف کی حالت میں) مسجد میں سے کر اپنا سر میرے حجرے کے اندر کر دیتے ہیں آپ کے سر میں کنگھی کر دیتی اور اعتکاف کی حالت میں بغیر ضرورت کےؑ گھر میں نہ آتے

بَابٌ ۳۸۶ غُسْلِ الْمُعْتَكِفِ۔

باب اعتکاف والا سر یا بدن دھو سکتا ہے

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

ہم سے محمد ابن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں حیض کی حالت میں ہوتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے مباشرت کرتے (بوسہ مساس وغیرہ) اور اعتکاف کی حالت میں آپ اپنا سر مسجد کے باہر نکال دیتے میں اس کو دھو دیتی اور میں حائضہ ہوتی

بَابٌ ۳۸۷ الْاِعْتِكَافِ لَيْلًا۔

باب صرف رات بھر کے لیے اعتکاف کرنا

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں نے جاہلیت کے زمانہ میں یہ منت مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا آپ نے فرمایا اپنی منت پوری کر۔

بَابٌ ۳۸۸ اعْتِكَافِ النِّسَاءِ۔

باب عورتیں اعتکاف کر سکتی ہیں

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل سدوسی نے بیان کیا کہا ہم سے

لہ یعنی حاجت ضروری جیسے پاخانہ پیشاب کے لیے اب دوسری حاجتوں میں اختلاف ہے جیسے کھانا پینا وغیرہ اسی طرح فصد یا حجامت میں اگر اُن کی ضرورت وقوع ہو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ سنت یہ ہے کہ اعتکاف والا بیمار پرسی کو نہ جائے نہ جنازے میں شریک ہو نہ عورت سے جماع اور مباشرت کرے نہ کسی کام کے لیے مسجد سے نکلے مگر جس میں مجبوری ہو اور حضرت علی اور نخعی اور حسن بصری سے مروی ہے اگر معتکف جنازے کے لیے نکلا یا بیمار پرسی کو گیا یا جمعہ کی نماز کے لیے گیا تو اس کا اعتکاف باطل ہو گیا اور ثوری اور شافعی اور اسحاق کہتے ہیں اگر اعتکاف کے شروع میں ان باتوں کے لیے نکلنے کی شرط کرے تو اعتکاف باطل نہ ہو گا امام احمد سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے ۱۲ فتح لہ معلوم ہوا اعتکاف میں روزہ شرط نہیں کیونکہ رات کو روزہ نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ لہ شافعی نے ان مسجدوں میں جہاں جماعت ہوتی ہے عورت کے لیے اعتکاف کرنا مکروہ جانا ہے البتہ اگر اس کا خاوند بھی وہاں اعتکاف کرے تو اس کے ساتھ مکروہ نہیں امام احمد سے بھی ایسی ہی روایت ہے اور اپنے گھر کی مسجد میں ہر طرح عورت کو اعتکاف کرنا درست ہے ۱۲ منہ

زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَكُنْتُ أَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهُ فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ رض أَنْ تَضْرِبَ خِبَاءً فَأَذِنَتْ لَهَا فَضَرَبَتْ خِبَاءً فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِبَاءً آخَرَ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْأَخْبِيَةَ فَقَالَ مَا هٰذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلْبِرَّ تُرَوْنَ بِهِنَّ فَتَرَكَ الْاِعْتِكَافَ ذٰلِكَ الشَّهْرَ ثُمَّ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ۔

حماد بن زید نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کیا کرتے میں آپ کے لیے (مسجد میں) ایک خیمہ لگا دیتی آپ صبح کی نماز پڑھ کر اس میں چلے جاتے حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے ایک خیمہ لگانے کا اذن چاہا انہوں نے اذن دیا پھر حضرت حفصہؓ نے بھی (مسجد میں) ایک خیمہ لگایا ان کے دیکھا دیکھی حضرت زینبؓ نے بھی ایک خیمہ کھڑا کیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کو اتنے خیمے دیکھے تو فرمایا یہ کیا ہے لوگوں نے بیان کیا آپ نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو یہ خیمے ثواب کی نیت سے کھڑے کیے گئے ہیں[1] پھر آپ نے اس رمضان میں اعتکاف ہی نہیں کیا اور شوال کے دس دنوں میں اعتکاف کیا

بَابٌ ۳۸۹ الْأَخْبِيَةِ فِي الْمَسْجِدِ۔

باب مسجدوں میں خیمے لگانا

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ إِذَا أَخْبِيَةٌ خِبَاءُ عَائِشَةَ رض وَخِبَاءُ حَفْصَةَ رض وَخِبَاءُ زَيْنَبَ رض فَقَالَ آلْبِرَّ تَقُولُونَ بِهِنَّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ حَتَّى اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے کا ارادہ فرمایا جب اس جگہ میں تشریف لے گئے جہاں اعتکاف کرنا چاہتے تھے دیکھا تو ڈیرے ہی ڈیرے حضرت عائشہؓ کا ڈیرہ حضرت حفصہؓ کا حضرت زینبؓ کا آپ نے فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ انہوں نے ثواب کی نیت سے ایسا کیا ہے پھر آپ لوٹ گئے اعتکاف نہیں کیا اور شوال کے مہینے میں دس دن اعتکاف کیا[2]

بَابٌ ۳۹۰ هَلْ يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ لِحَوَائِجِهِ إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ

باب کیا اعتکاف والا کام کاج کے لیے مسجد کے دروازے تک آسکتا ہے

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ رض أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو امام زین العابدین علی بن حسینؓ نے خبر دی ان سے

---

[1] نہیں بلکہ ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی ضد اور نفسانیت سے ۱۲ منہ

[2] بعضے روایتوں میں ہے شوال کے پہلے دہے میں اعتکاف کیا بعضی روایتوں میں ہے کہ اخیر دہے میں اعتکاف کیا اسماعیلی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ اعتکاف میں روزہ شرط نہیں کیونکہ شوال کے پہلے دہے میں عید الفطر کا دن ہوتا ہے اس دن روزہ حرام ہے ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ كَانَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا حَتّٰى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيْتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوْبِكُمَا شَيْئًا۔

ام المومنین صفیہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی نے بیان کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اعتکاف کی حالت میں مسجد میں آئیں رمضان کے اخیر دہے میں آپ سے ملاقات کی اور ایک گھڑی کچھ باتیں کیں پھر لوٹ کر گئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے ان کو گھر پہنچا دینے کو جب وہ مسجد کے دروازے پر پہنچیں باب ام سلمہؓ پاس تو انصار کے دو شخص ادہر سے گذرے[1] انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے ان دونوں سے فرمایا ٹھہر جانا یہ عورت (جو میرے ساتھ ہے صفیہ حیی کی بیٹی (میری بی بی) ہے (تم اور کچھ گمان نہ کرنا) انہوں نے کہا سبحان اللہ اور یہ فرمانا آپ کا ان پر شاق گذرا[2] تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (میاں) شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں پھرتا ہے میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں برا گمان نہ ڈوال دے[3]۔

بَابُ ۳۹۱ الْاِعْتِكَافِ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کا اور بیسویں کی صبح کو اعتکاف سے نکلنے کا بیان

۶۱۰۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ هَارُوْنَ ابْنَ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رض قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ فَخَرَجْنَا صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ قَالَ فَخَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ فَقَالَ إِنِّي

مجھ سے عبد اللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے ہارون بن اسمٰعیل سے سنا انہوں نے کہا ہم سے علی بن مبارک نے بیان کیا کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا میں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے سنا کہا میں نے ابو سعید خدری (صحابی) سے پوچھا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کا کچھ ذکر سنا ہے انہوں نے کہا ہاں سنا ہے ایسا ہوا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے بیچ والے دہے میں اعتکاف کیا ابو سعید نے کہا تو ہم بیسویں تاریخ کی صبح کو نکلنے کہا پھر آپ نے ہم لوگوں کو بیسویں تاریخ کی صبح کو خطبہ سنایا پھر آپ نے فرمایا مجھ کو شب قدر دکھائی گئی پھر بھلائی گئی تم اس کو

---

[1] حافظ نے کہا مجھ کو ان دونوں کے نام معلوم نہیں ہوئے لیکن ابن عطار نے شرح عمدہ میں کہا وہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر تھے ۱۲ منہ [2] وہ یہ سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری نسبت یہ خیال کیا کہ ہم آپ کے ساتھ معاذ اللہ بدگمانی کریں گے ۱۲ منہ [3] تم پیغمبر کی نسبت کوئی برا گمان کرو اور تباہ ہو جاؤ شیطان کا قاعدہ ہے کہ وہ ایمان داروں اور اچھے ہی آدمیوں کی فکر میں رہتا ہے برے تو اس کے دام میں پھنسے ہوئے ہی ہیں وہ جیسا چاہتا ہے ان کو نچاتا ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ معتکف ضروری کام کے لیے نکل سکتا ہے آپ صفیہ کے ساتھ اس وجہ سے گئے کہ وہ اکیلی رہ گئی تھیں دوسری بی بیاں تشریف لے گئیں تھیں کہتے ہیں ان کا مکان بھی مسجد سے دور تھا تو آپ نے رات کو ان کا اکیلا جانا مناسب نہ سمجھا ۱۲ منہ

أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ وَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعَ النَّاسُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً قَالَ فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَسَجَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطِّينِ وَالْمَاءِ حَتّٰى رَأَيْتُ الطِّينَ فِي أَرْنَبَتِهِ وَجَبْهَتِهِ۔

باب ۲۹۲ اعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ۔

۶۱۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِهِ مُسْتَحَاضَةٌ فَكَانَتْ تَرَى الْحُمْرَةَ وَالصُّفْرَةَ فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي۔

باب ۲۹۳ زِيَارَةِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي اعْتِكَافِهِ۔

۶۱۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رض أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهُ أَزْوَاجُهُ فَرُحْنَ فَقَالَ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ لَا تَعْجَلِي حَتّٰى أَنْصَرِفَ مَعَكِ وَكَانَ بَيْتُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا فَلَقِيَهُ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنَظَرَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَجَازَا وَقَالَ

اخیر دہے میں طاق راتوں میں ڈھونڈھو کیونکہ میں نے دیکھا میں اس شب میں کیچڑ پانی میں سجدہ کر رہا ہوں اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (اس سال) اعتکاف کیا ہو وہ پھر اعتکاف کرے یہ سن کر لوگ مسجد میں لوٹ آئے اس وقت آسمان میں ابر کا ایک لکہ بھی دکھائی نہ دیتا تھا لیکن ایک ابر کا ٹکڑا آیا پانی برسا اور نماز کی تکبیر ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیچڑ پانی میں سجدہ کیا یہاں تک کہ میں نے کیچڑ کا نشان آپ کے ناک اور پیشانی پر دیکھا۔

باب کیا مستحاضہ عورت اعتکاف کر سکتی ہے

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک بی بی (ام سلمہؓ[1]) نے اعتکاف کیا وہ استحاضہ میں مبتلا تھیں ہمیشہ سرخی اور زردی دیکھتی رہتیں یہاں تک کہ ہم کبھی ان کے تلے ایک طشت رکھ دیتے وہ نماز پڑھتی رہتیں

باب عورت اپنے خاوند سے اعتکاف کی حالت میں مل سکتی ہے

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسینؓ سے ان سے حضرت ام المومنین صفیہ نے بیان کیا جو بی بی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری سند اور ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے امام علی بن حسینؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور آپ کے پاس آپ کی بیبیاں تھیں وہ چلیں تو آپ نے صفیہ سے فرمایا جلدی نہ کر میں تیرے ساتھ چلتا ہوں ان کی کوٹھڑی اسامہ بن زید کے گھر میں تھی خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ نکلے رستہ میں دو انصاری مرد ملے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پھر آگے بڑھ گئے آپ نے ان دونوں کو پکارا آؤ ادھر یہ (میری بی بی)

[1] بی بی ام سلمہ کا نام سعید بن منصور نے اپنی روایت میں ذکر کیا ہے ۱۲ منہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَيَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُلْقِيَ فِي أَنْفُسِكُمَا شَيْئًا

بَاب ۲۹۴ هَلْ يَدْرَأُ الْمُعْتَكِفُ عَنْ نَفْسِهِ

۱۳۱۷ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَلَمَّا رَجَعَتْ مَشٰى مَعَهَا فَأَبْصَرَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا أَبْصَرَهُ دَعَاهُ فَقَالَ تَعَالَ هِيَ صَفِيَّةُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيٰنُ هٰذِهِ صَفِيَّةُ فَإِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ قُلْتُ لِسُفْيٰنَ أَتَتْهُ لَيْلًا قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا لَيْلٌ

بَاب ۲۹۵ مَنْ خَرَجَ مِنِ اعْتِكَافِهِ عِنْدَ الصُّبْحِ

۱۳۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ خَالِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سُفْيٰنُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ وَأَظُنُّ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَبِيدٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فَلَمَّا كَانَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ نَقَلْنَا مَتَاعَنَا فَأَتَانَا

صفیہ بنت حیی ہے وہ کہنے لگے سبحان اللہ یا رسول اللہ (یہ آپ کیا فرماتے ہیں) آپ نے فرمایا (بھائی) شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں دوڑتا ہے میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں کچھ (برا خیال) نہ ڈالے۔

باب اعتکاف والا اپنے اوپر سے بدگمانی دور کر سکتا ہے

ہم سے اسمٰعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے بھائی نے خبر دی انہوں نے سلیمان سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے علی بن حسین سے ان سے حضرت صفیہ نے بیان کیا دوسری سند اور ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے زہری سے سنا وہ امام علی بن حسین سے نقل کرتے تھے کہ حضرت صفیہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (مسجد میں) آئیں آپ اعتکاف میں تھے جب وہ لوٹ کر چلیں تو آپ ان کے پہنچانے کو چلے ایک انصاری مرد نے آپ کو (رستے میں) دیکھا آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا ادھر آ یہ صفیہ ہے کبھی سفیان نے یوں کہا یہ صفیہ ہے شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں پھرتا ہے علی نے کہا میں نے سفیان سے پوچھا کیا صفیہ رات کو آپ کے پاس آئیں تھیں آپ نے فرمایا رات کو نہیں تو پھر کیا

باب صبح کے وقت اعتکاف سے باہر آنا[1]

ہم سے عبد الرحمٰن بن بشر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے سلیمان احول سے جو ابن ابی نجیح کے ماموں تھے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو سعید سے سفیان نے کہا اور ہم سے محمد بن عمرو نے بیان کیا انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو سعید سے اور میں سمجھتا ہوں کہ عبد اللہ بن ابی لبید نے ہم سے بیان کیا انہوں نے ابو سلمہؓ سے انہوں نے ابو سعیدؓ سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے بیچ والے دہے میں اعتکاف کیا جب بیسویں تاریخ

[1] باب کی حدیث اس پر محمول ہے کہ آپ نے راتوں کے اعتکاف کی نیت کی تھی نہ دنوں کی گویا غروب آفتاب کے بعد اعتکاف میں گئے صبح کو باہر آئے اگر کوئی دنوں کے اعتکاف کی نیت کرے تو طلوع فجر ہوتے ہی اعتکاف میں جائے اور غروب آفتاب کے بعد نکل جائے ۱۲ منہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ اعْتَکَفَ فَلْیَرْجِعْ
اِلٰی مُعْتَکَفِہٖ وَاِنِّیْ رَاَیْتُ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ وَرَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ
فِیْ مَآءٍ وَّطِیْنٍ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰی مُعْتَکَفِہٖ وَھَاجَتِ السَّمَآءُ
فَمُطِرْنَا فَوَالَّذِیْ بَعَثَہٗ بِالْحَقِّ لَقَدْ ھَاجَتِ السَّمَآءُ
مِنْ اٰخِرِ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَکَانَ الْمَسْجِدُ عَرِیْشًا فَلَقَدْ
رَاَیْتُ عَلٰی اَنْفِہٖ وَاَرْنَبَتِہٖ اَثَرَ الْمَآءِ
وَالطِّیْنِ۔

بَابُ ۳۹۷ الْاِعْتِکَافِ فِیْ شَوَّالٍ۔

۶۱۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلِ بْنِ
غَزْوَانَ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَۃَ بِنْتِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْتَکِفُ فِیْ کُلِّ رَمَضَانَ وَاِذَا
صَلَّی الْغَدَاۃَ دَخَلَ مَکَانَہُ الَّذِیْ اعْتَکَفَ فِیْہِ قَالَ
فَاسْتَاْذَنَتْہُ عَائِشَۃُ اَنْ تَعْتَکِفَ فَاَذِنَ لَھَا فَضَرَبَتْ
فِیْہِ قُبَّۃً فَسَمِعَتْ بِھَا حَفْصَۃُ فَضَرَبَتْ قُبَّۃً وَسَمِعَتْ
زَیْنَبُ بِھَا فَضَرَبَتْ قُبَّۃً اُخْرٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ اَبْصَرَ اَرْبَعَ
قِبَابٍ فَقَالَ مَا ھٰذَا فَاُخْبِرَ خَبَرَھُنَّ فَقَالَ مَا حَمَلَھُنَّ
عَلٰی ھٰذَا اٰلْبِرُّ انْزِعُوْھَا فَلَآ اَرَاھَا فَنُزِعَتْ فَلَمْ یَعْتَکِفْ فِیْ
رَمَضَانَ حَتَّی اعْتَکَفَ فِیْ اٰخِرِ الْعَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ۔

بَابُ ۳۹۷ مَنْ لَّمْ یَرَ عَلَیْہِ صَوْمًا اِذَا اعْتَکَفَ

۶۱۶ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ
اَخِیْہِ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ قَالَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ نَذَرْتُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اَنْ اَعْتَکِفَ

کی صبح ہوئی تو ہم نے اپنا اسباب (مسجد سے) اٹھایا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے جو جو لوگ اعتکاف میں تھے
وہ پھر اعتکاف کی جگہ آجائیں کیونکہ میں نے شب قدر دیکھی اور یہ بھی دیکھا کہ اس
شب کو میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں خیر جب آپ اعتکاف کی جگہ لوٹ آئے اور آسمان
پر ابر اٹھا اور پانی برسنے لگا قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا
اس دن اخیر وقت ابر اٹھا اور مسجد تو ایک منڈوا تھی (وہ ٹپکنے لگی) میں نے
آپ کی ناک اور پیشانی پر کیچڑ کا نشان دیکھا

باب شوال میں اعتکاف کرنے کا بیان

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن فضیل نے خبر دی انہوں
نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت
عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں اعتکاف
کیا کرتے آپ صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں جایا کرتے راوی
نے کہا حضرت عائشہؓ نے بھی آپ سے اعتکاف کی اجازت مانگی آپ نے
اجازت دی انہوں نے وہاں ایک تنبو لگایا یہ سن کر ام المومنین حفصہؓ
نے بھی ایک ڈیرہ جمایا اور حضرت زینبؓ نے جو سنا انہوں نے بھی ایک
خیمہ کھڑا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ کر لوٹے دیکھا تو
وہاں چار تنبو (ڈیرے) کھڑے ہیں آپ نے پوچھا یہ تنبو کیسے لوگوں نے بیان کیا
آپ نے فرمایا انہوں نے ثواب کی نیت سے یہ نہیں کیا (بلکہ ضدم ضدا ایک دوسری
کی ریس سے) ان ڈیروں کو اکھیڑ ڈالو میں ان کو اچھا نہیں سمجھتا وہ اکھیڑے گئے اور
آپ نے رمضان میں اس سال اعتکاف ہی نہیں کیا شوال کے اخیر دہے میں کیا

باب اعتکاف کے لیے روزہ ضروری نہ ہونا

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا انہوں نے اپنے
بھائی عبدالحمید سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے عبیداللہ بن
عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جاہلیت کے زمانہ میں یہ منت مانی تھی

لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ نَذْرَكَ فَاعْتَكَفَ لَيْلَةً۔

کہ مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اپنی منت پوری کر انہوں نے ایک رات بھر اعتکاف کیا

بَابٌ ۲۹۸ إِذَا نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ أَسْلَمَ

باب کسی نے جاہلیت (کفر) میں اعتکاف کی منت مانی پھر مسلمان ہو گیا[1]

١٧٦ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ أُرَاهُ قَالَ لَيْلَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے جاہلیت کے زمانے میں مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی منت مانی راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں ایک رات بھر کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اپنی منت پوری کر۔

بَابٌ ۲۹۹ الْاِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ

باب رمضان کے بیچ والے دہے میں اعتکاف کرنا[2]

١٨٦ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا۔

ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو بکر بن عیاش نے انہوں نے ابو حصین عثمان بن عاصم سے انہوں نے ابو صالح سمان سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے[3] جب وہ سال آیا جس میں آپ کی وفات ہوئی تو آپ نے بیس دن اعتکاف کیا[4]

بَابٌ ۳۰۰ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَخْرُجَ

باب اعتکاف کا قصد کر کے پھر اعتکاف نہ کرنا اور نکل جانا۔[5]

١٩٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ

ہم سے ابو الحسن محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو امام اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے عمرہ بنت عبد الرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ذکر کیا

---

[1] باب کی اسی حدیث میں آپ نے ایسی نذر کے پورا کرنے کا حکم دیا معلوم ہوا کہ نذر اور یمین حالت کفر میں صحیح ہو جاتی ہے اور اسلام کے بعد بھی اس کا پورا کرنا لازم ہے ۱۲ منہ [2] اس سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اعتکاف کے لیے رمضان کا اخیر دہا ضرور نہیں ہے گو اخیر دہے میں اعتکاف کرنا افضل ہے ۱۲ منہ [3] ابن بطال نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ اعتکاف سنت موکدہ ہے اور ابن منذر نے ابن شہاب سے نکالا مسلمانوں سے تعجب ہے انہوں نے اعتکاف کرنا چھوڑ دیا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سے مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے وفات تک اعتکاف ترک نہیں کیا ۱۲ منہ [4] آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ اب وفات قریب ہے تو عبادت میں اور زیادہ کوشش کی بعضوں نے کہا آپ کو اس سے معلوم ہوا کہ ہر سال جبرئیل آپ سے قرآن کا دور ایک بار کیا کرتے اس سال دو بار کیا بعضوں نے کہا اس سال سے پہلے ایک سال آپ کا اعتکاف نا نہ ہو گیا تھا تو آپ نے دونوں سال کے لیے بیس دن اعتکاف کیا نسائی اور ابو داؤد اور ابن حبان نے ابی بن کعب سے نکالا ۱۲ منہ [5] گویا اعتکاف آپ نے شروع نہیں کیا تھا صرف ارادہ کیا تھا پھر موقوف رکھا ۱۲ منہ

العشر الاواخر من رمضان فاستاذنته عائشة فاذن لها وسالت حفصة عائشة ان تستاذن ففعلت فلما رأت ذلك زينب ابنة جحش امرت ببناء فبني لها قالت وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى انصرف الى بنائه فبصر بالابنية فقال ما هذا قالوا بناء عائشة وحفصة وزينب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم آلبر اردن بهذا ما انا بمعتكف فرجع فلما افطر اعتكف عشرا من شوال۔

باب ۴۰۱ المعتكف يدخل رأسه البيت للغسل

۲۰۶ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا هشام اخبرنا معمر عن الزهري عن عائشة انها كانت ترجل النبي صلى الله عليه وسلم وهي حائض وهو معتكف في المسجد وهي في حجرتها يناولها رأسه

کہ میں رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کروں گا تو حضرت عائشہؓ نے آپ سے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اور حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا مجھے بھی اجازت دلا دو انہوں نے دلا دی جب ام المومنین زینب نے یہ دیکھا انہوں نے بھی ایک ڈیرہ لگانے کا حکم دیا وہ لگا دیا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قاعدہ تھا آپ (صبح کی نماز پڑھ کر) اعتکاف کے لیے ڈیرے میں چلے جاتے جب آپ نے اتنے ڈیرے دیکھے تو پوچھا یہ ڈیرے کیسے لگے ہیں لوگوں نے عرض کیا جناب عائشہؓ اور حفصہؓ اور زینبؓ نے لگائے ہیں آپؐ نے فرمایا بھلا کیا ان کی ثواب کی نیت ہے میں تو اب اعتکاف سے رہا آپ لوٹ گئے جب عید الفطر ہوئی تو آپ نے شوال میں دس دن اعتکاف کیا

باب اعتکاف والا گھر اپنا سر (مسجد سے باہر) حجرے میں ڈالے دھونے کیلیے

ہم سے عبداللہ بن مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کیا کرتیں اور حیض سے ہوتیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف میں ہوتے حضرت عائشہؓ حجرے میں رہتیں آپ اپنا سر بڑھا دیتے

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كتاب البيوع

خرید و فروخت کا بیان

وقول الله عز وجل واحل الله البيع وحرم الربوا وقوله الا ان تكون تجارة حاضرة تديرونها بينكم.

باب ۴۰۲ ما جاء في قول الله تعالى فاذا

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا اللہ نے بیع کھوچ درست رکھی ہے اور بیاج حرام کیا ہے اور فرمایا مگر جب نقد سودا ہو اس ہاتھ دو اس ہاتھ لو

باب اللہ نے (سورہ جمعہ میں) یہ جو فرمایا جب جمعہ کی نماز ہو جائے

۱؎ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا حجرہ مسجد سے ملا ہوا تھا آپ مسجد ہی میں رہ کر سر حجرے کے اندر کر دیتے وہ دھو دیتیں معلوم ہوا معتکف کو سر دھونا نہانا وغیرہ درست ہے ۱۲ منہ ۲؎ بیع کے معنے کسی چیز کی ملک دوسرے کی طرف منتقل کرنا کسی قیمت کے بدل اور شرا کا معنے اس کو قبول کرنا اور بیع کو شرا اور شرا کو بیع بھی کہتے ہیں بیع کے جواز پر مسلمانوں کا اجماع ہے امام بخاری نے اس آیت سے بیع کا جواز ثابت کیا اب اس میں سے وہ بیعیں خاص کرائی گئی ہیں جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ۱۲ منہ

قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ وَقَوْلِهٖ لَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ۔

تو زمین میں پھیل پڑو اور اللہ کا فضل ڈھونڈھو (یعنے رزق حاصل کرو) اور اللہ کو بہت یاد کرو اس لیے کہ تم مراد کو پہنچو اور ان لوگوں کا تو یہ حال ہے جب کوئی بیوپار یا کھیل تماشا دیکھتے ہیں تو ادھر دوڑ پڑتے ہیں اور تجھ کو (خطبے میں) کھڑا چھوڑ جاتے ہیں کہہ دے اللہ کے پاس جو ثواب ملے گا وہ اس کھیل بیوپار سے کہیں بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے اور اللہ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ اڑاؤ ہاں بیوپار کر کے رضامندی سے کھاؤ

۶۲۱ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُوْنَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاِنَّ اِخْوَتِيْ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمْ صَفْقٌ بِالْاَسْوَاقِ وَكُنْتُ اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِيْ فَاَشْهَدُ اِذَا غَابُوْا وَاَحْفَظُ اِذَا نَسُوْا وَكَانَ يَشْغَلُ اِخْوَتِيْ مِنَ الْاَنْصَارِ عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَاً مِّسْكِيْنًا مِّنْ مَسَاكِيْنِ الصُّفَّةِ اَعِيْ حِيْنَ يَنْسَوْنَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ يُحَدِّثُهٗ اِنَّهٗ لَنْ يَّبْسُطَ اَحَدٌ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِيْ هٰذِهٖ ثُمَّ يَجْمَعَ اِلَيْهِ ثَوْبَهٗ اِلَّا وَعٰى مَا اَقُوْلُ فَبَسَطْتُ نَمِرَةً عَلَيَّ حَتّٰى اِذَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ جَمَعْتُهَا اِلٰى صَدْرِيْ فَمَا نَسِيْتُ مِنْ مَّقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ مِنْ شَيْءٍ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب اور ابوسلمہ نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا (میں نے سنا) تم یہ کہتے ہو کہ ابوہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت حدیثیں بیان کرتا ہے اور یہ بھی کہتے ہو کہ اور مہاجرین اور انصار ابوہریرہؓ کے برابر کیوں حدیثیں بیان نہیں کرتے اور بات یہ ہے کہ میرے بھائی مہاجرین (بیچارے رات دن) بازار میں بیچ کھوچ میں مصروف رہتے اور میں تو جہاں پیٹ بھر گیا بس آنحضرتؐ سے چمٹا رہتا وہ غائب ہوتے میں آپ پاس حاضر رہتا وہ بھول جاتے میں یاد رکھتا اور انصاری بھائی اپنی زمین باغ کے کاموں میں رہتے میں ایک فقیر کنگال آدمی تھا سائبان کے فقیروں میں سے یہ لوگ بھول جاتے تھے میں یاد رکھتا تھا اور ایسا ہوا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیث بیان کر رہے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا جو کوئی میری گفتگو پوری ہوئے تک اپنا کپڑا پھیلا دے پھر سمیٹ لے تو اس کو میری باتیں یاد رہیں گی میں نے جو ایک کملی جو اوڑھے تھا بچھا دی اور جب آپ گفتگو ختم کر چکے میں اس کو سمیٹ کر اپنے سینہ سے لگا لیا پھر میں جو آپ نے فرمایا تھا اس میں سے کوئی بات نہ بھولا

۶۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ اٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ (سعد) سے انہوں نے اس کے دادا (ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف) سے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن عوف نے

وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا فَأَقْسِمُ لَكَ نِصْفَ مَالِي وَانْظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ هَوِيتَ نَزَلْتُ لَكَ عَنْهَا فَإِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَا حَاجَةَ لِي فِي ذٰلِكَ هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ تِجَارَةٌ قَالَ سُوقُ قَيْنُقَاعٍ قَالَ فَغَدَا إِلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَتَى بِأَقِطٍ وَسَمْنٍ قَالَ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ قَالَ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقْتَ قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاةً مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

کہا جب ہم ہجرت کرکے مدینہ میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور سعد بن ربیع انصاری کو بھائی بنا دیا سعد نے کہا تمام انصار میں میں زیادہ مالدار ہوں میں اپنا آدھا مال تجکو دے دیتا ہوں اور میری دونوں بی بیوں کو دیکھ لے جس کو تو پسند کرے میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں[1] جب اس کی عدت کٹ جائے تو اس سے نکاح کر لے عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں نے کہا نہیں اس کی کیا احتیاج ہے یہاں کوئی بازار بھی ہے جہاں بیوپار ہوتا ہو انہوں نے کہا ہے قینقاع کی بازار یہ سن کر صبح عبدالرحمٰن اس بازار میں گئے اور پنیر اور گھی کما کر لائے پھر روز جانے لگے تھوڑے ہی دنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو آئے ان پر زرد خوشبو کا نشان تھا آپ نے پوچھا کیا تم نے نکاح کیا ہے انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے پوچھا کس سے انہوں نے کہا ایک انصاری عورت سے آپ نے پوچھا مہر کیا دیا انہوں نے کہا گٹھلی برابر سونا یا ایک گٹھلی سونے کی آپ نے فرمایا ولیمہ تو کر ایک بکری ہی کا سہی

۶۲۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِينَةَ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ سَعْدٌ ذَا غِنًى فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ أُقَاسِمُكَ مَالِي نِصْفَيْنِ وَأُزَوِّجُكَ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے حمید نے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن عوف (ہجرت کرکے) مدینہ میں آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور سعد بن ربیع انصاری کو بھائی بھائی بنا دیا اور سعد بہت مالدار تھے انہوں نے عبدالرحمٰن سے کہا میں ایسا کرتا ہوں اپنا آدھا آدھ تم کو بانٹ دیتا ہوں اور تمہارا نکاح بھی

[1] یعنی طلاق دے دیتا ہوں تم اس سے عدت گذرے بعد نکاح کر لو حقیقت میں اسلام صحابہ ہی کا تھا ہمارے زمانہ کے نام کے مسلمانوں کو ان حدیثوں سے سبق لینا چاہیے اسلام کا دم بھرتے ہیں مگر مسلمانوں کی ہمدردی اور خیر خواہی کا کبھی بھولے سے بھی خیال نہیں کرتے بس آپ اچھے تو سارا جہان اچھا اسی پران کا عمل ہے ادہر نصاریٰ کو دیکھو مشرق والے مغرب والوں کی طرفداری اور حمایت پر مستعد رہتے ہیں اور اپنے دین والوں پر کوئی بادشاہ ذرا سا بھی ظلم کرے تو ساری دنیا کے نصاریٰ ان کی حمایت اور بچاؤ کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں ۱۲ منہ [2] عقلمند آدمی کو روٹی کمانے کے لیے کسی بضاعت یا پونجی کی ضرورت نہیں ہے عبدالرحمٰن بن عوف کو دیکھو بازار میں جا کر انہوں نے اپنی روٹی پیدا کر لی اور اتنا مال کمایا کہ نکاح بھی کیا حالانکہ ایک پیسہ ان کے پاس نہ تھا ہمارے زمانہ میں ہندو اور نصاریٰ اور پارسی اور یہود اور بودہ سب تجارت اور صنعت اور حرفت میں ہوشیار ہیں اور محنت پیشوں سے روپیہ پیدا کرتے ہیں بیٹھے ہیں تو مسلمان ان کو حلال پیشے کرتے میں شرم دامن گیر ہوتی ہے باپ دادا کا نام کہتے ہیں بدنام ہوتا ہے کہو تمہارے باپ دادا تھے کیا بیچارے پیغمبروں نے تو بکریاں چرائی ہیں تجاری اور حدادی سب کچھ کی ہے ان مسلمانوں کو اس میں شرم نہیں آتی کہ دنیا کے ذرے ذرے سے نوابوں اور امیروں کے سامنے جا کر کمر جھکاتے ہیں اور عاجزی سے رکوع تسلیمات بجا لاتے ہیں اور یہ حلال پیشہ کرنے میں شرم آتی ہے خاک پڑے ایسی شرم پر یہ نری بے غیرتی اور بے حیائی ہے ۲ منہ

قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ فَمَا رَجَعَ حَتَّى اسْتَفْضَلَ اَقِطًا وَسَمْنًا فَاَتَى بِهِ اَهْلَ مَنْزِلِهِ فَمَكَثْنَا يَسِيرًا اَوْ مَاشَاءَ اللّٰهُ فَجَاءَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ مَا سُقْتَ اِلَيْهَا قَالَ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ اَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

کر دیتا ہوں انہوں نے کہا نہیں بھائی اللہ تمہاری بی بیوں اور مال میں برکت دے مجھ کو بازار بتلا دو (پھر وہ بازار گئے) اور پنیر اور گھی بچا کر لائے اور اپنے گھر والوں میں آئے تھوڑا ہی زمانہ گذرا تھا یا جتنا اللہ نے چاہا کہ عبدالرحمٰن زردی کا نشان لگا ہوا آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہو یہ زردی کیسی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا مہر کیا دیا انہوں نے عرض کیا ایک سونے کی گٹھلی یا گٹھلی برابر سونا آپ نے فرمایا ولیمہ تو کر ایک ہی بکری کا سہی

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عُكَاظُ وَمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ اَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ فَكَاَنَّهُمْ تَاَثَّمُوا فِيهِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَرَاَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا عکاظ اور مجنہ اور ذوالمجاز جاہلیت کے زمانہ کی بازاریں تھیں جب اسلام کا زمانہ آیا تو مسلمانوں نے ان بازاروں میں جانا سوداگری کرنا برا سمجھا اس وقت (سورہ بقرہ کی) یہ آیت اتری تم کو حج کے موسموں میں اپنے مالک کا فضل ڈھونڈھنا کچھ گناہ نہیں ابن عباسؓ کی قرأت ایسی ہی ہے[1]

بَابٌ ۴۰۳ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ

باب حلال کھلا ہوا ہے حرام کھلا ہوا ہے بیچ میں کچھ شبہ کی چیزیں ہیں

۶۲۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي فَرْوَةَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن ابی عدی نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے عامر شعبی سے کہا میں نے نعمان بن بشیرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا **دوسری سند** امام بخاری نے کہا ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابوفروہ سے انہوں نے شعبی سے کہا میں نے نعمانؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے **تیسری سند** ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابوفروہ عروہ بن حارث سے کہا میں نے شعبی سے سنا کہا میں نے نعمان بن بشیرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے **چوتھی سند** ہم سے

---

[1] یعنی فی مواسم الحج اس میں زیادہ ہے مشہور قرأت میں یہ الفاظ نہیں ہیں ۱۲ منہ [2] جو حلال اور حرام دونوں سے ملتی ہیں یعنے ان میں حرمت اور حلت دونوں کے وجوہ موجود ہیں ۱۲ منہ

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَّ بَيْنَهُمَا أُمُوْرٌ مُّشْتَبِهَةٌ فَمَنْ تَرَكَ مَا شُبِّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ أَتْرَكَ وَ مَنِ اجْتَرَأَ عَلٰى مَا يَشُكُّ فِيْهِ مِنَ الْإِثْمِ أَوْشَكَ أَنْ يُّوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ وَالْمَعَاصِيْ حِمَى اللّٰهِ مَنْ يَّرْتَعْ حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ أَنْ يُّوَاقِعَهٗ۔

محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے ابو فروہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال (صاف صاف) کھلا ہوا ہے اور حرام بھی (صاف صاف) کھلا ہوا ہے اور ان دونوں کے بیچ میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جو دونوں طرف ملتی جلتی ہیں[1] پھر جس نے اس چیز کو چھوڑ دیا جس کے گناہ ہونے میں شبہ ہو تو وہ صاف صاف گناہ کو ضرور چھوڑ دے گا اور جس نے شبہ کی چیز پر دلیری کی وہ قریب ہے صاف صاف حرام میں بھی پھنس جائے اور گناہ اللہ کے رمنے ہیں جو رمنے کے آس پاس چرائے وہ رمنے میں بھی گھس جانے کے قریب ہوگا۔

بَابٌ ٤٠٢ تَفْسِيْرِ الْمُشْتَبِهَاتِ وَقَالَ

حَسَّانُ بْنُ أَبِيْ سِنَانٍ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنَ الْوَرَعِ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ إِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ۔

باب ملتی جلتی چیزیں کیا ہیں؟

اور حسان بن ابی سنان نے کہا میں نے پرہیز گاری سے آسان زیادہ کوئی بات نہیں دیکھی شک کی بات چھوڑ دے بے شک کی اختیار کر[2]

۶۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ جَاءَتْ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْهُمَا فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ وَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ وَ قَدْ كَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ أَبِيْ إِهَابٍ التَّمِيْمِيِّ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین نے خبر دی کہا ہم سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے بیان کیا انہوں نے عقبہ بن حارث سے ایک سانولی عورت آئی (جس کا نام معلوم نہیں ہوا) وہ کہنے لگی اس نے عقبہ اور اس کی جورو (غنیہ) کو دودھ پلایا ہے عقبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر کر تبسم فرمایا اور کہنے لگے اب تو اس عورت کو کیونکر رکھ سکے گا جب ایسا کہا جاتا ہے[3] عقبہ کی جورو (غنیہ) ابی اہاب تمیمی کی بیٹی تھی۔

---

[1] یعنی بعض لوگوں کو اس کا حکم معلوم نہ ہو یہ کہ فی نفسہا وہ مشتبہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو بھیج کر دین کی سب ضروری باتیں بتلا دی ہیں بعضوں نے کہا مراد وہ چیزیں ہیں جن کی حلت اور حرمت میں دین کے عالموں نے اختلاف کیا ہے اور دلیلیں متعارض ہیں تو پرہیز گاری یہ ہے کہ ان سے باز رہے اور شک اور شبہ کی بات سے علیحدہ رہے ۱۲ منہ [2] اس کو امام احمد اور ابونعیم نے حلیہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] کہ تو اور تیری جورو بھائی بہن ہیں ترمذی کی روایت میں ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ جھوٹی ہے آپ نے منہ پھیر لیا پھر میں آپ کے منہ کے سامنے سے آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ جھوٹی ہے آپ نے فرمایا اب تو اس عورت کو کیسے رکھ سکتا ہے جب یہ کہا جاتا ہے کہ ایک عورت نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے یہ حدیث اوپر کتاب العلم میں گذر چکی ہے یہاں امام بخاری اس لیے لائے کہ گو اکثر علماء کے نزدیک رضاع ایک عورت کی شہادت سے ثابت نہیں ہو سکتا مگر شبہ تو ہو جاتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شبہ کی بنا پر عقبہ کو یہ صلاح دی کہ اس عورت کو چھوڑ دے معلوم ہوا اگر شہادت کامل نہ ہو یا شہادت کے شرائط میں نقص ہو تو معاملہ مشتبہ رہتا ہے لیکن مشتبہ سے بچے رہنا تقوے اور پرہیز گاری ہے ہمارے امام احمد بن حنبل کے نزدیک تو رضاع صرف مرضعہ کی شہادت سے ثابت ہو جاتا ہے ۱۲ منہ۔

۶۲۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي كَانَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ -

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا عتبہ بن ابی وقاص نےؒ مرتے وقت اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو یہ وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرے نطفے سے ہے اس کو لے لیجیو حضرت عائشہؓ نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا سعد نے اس بچے کو لے لیا اور کہنے لگے یہ میرے بھائی کا بچہ ہے بھائی نے اس کے لینے کے لیے مجھ کو وصیت کی تھی اس وقت عبد بن زمعہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یہ میرے باپ کی لونڈی کا بچہ ہے میرے باپ کی حفاظت میں پیدا ہوا آخر دونوں لڑتے جھگڑتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرے بھائی کا بچہ ہے اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ اس کو لے لینا عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے اس کے بچھونے پر تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد یہ بچہ تجھ کو ملے گا بعد اس کے یہ فرمایا بچہ اسی کا ہوتا ہے جو جائز شوہر یا مالک ہو اور حرام کار کو پتھر سے سزا ملے گی لیکن ام المومنین سودہؓ سے فرمایا جو زمعہ کی بیٹی (اور اس بچے کی بہن ہوتی) تھیں تم اس سے پردہ کرتی رہنا کیونکہ آپ نے دیکھا اس بچہ کی صورت عتبہ سے ملتی تھی سو اس نے حضرت سودہؓ کو مرتے تک نہیں دیکھا

۶۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عبد اللہ بن ابی اسفر نے خبر دی انہوں نے شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتمؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر بن پھال والے تیر (یا لکڑی) سے شکار ماریں تو کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اگر دھار کی طرف سے لگے تو کھا اور جو چوڑان سے لگے تو مت کھا وہ مردار ہے میں نے

ف۱ اسی عتبہ نے احد کے دن پتھر مار کر آنحضرتؐ کا دندان مبارک شہید کیا تھا آنحضرتؐ نے اس پر بد دعا فرمائی کہ ایک سال کے اندر کفر کی حالت میں مر جائے ایسا ہی ہوا اور ابن مندہ نے غلطی کی جو اس کو صحابہ میں ذکر کیا ۱۲ منہ ف۲ اس بچے کا نام عبد الرحمٰن تھا آپ نے شرعی قاعدہ کے موافق گو بچہ عبد بن زمعہ کو دلا دیا مگر قیافہ دیکھ کر یہ شبہ ہوتا تھا کہ شاید وہ عتبہ کا نطفہ ہو اور اسی شبہے کی بنا پر آپ نے حضرت سودہؓ کو اس سے حجاب کرنے کا حکم دیا امام بخاری نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ شبہ کی چیزوں میں یہ امر بھی ہے جو اس باب کا مطلب ہے ۱۲ منہ ف۳ یعنے تیر کی لکڑی آڑی ہو کر شکار کے جانور پر لگے اور بوجھ اور صدمہ سے وہ مر جائے ۱۲ منہ

اللّٰهِ اُرْسِلُ كَلْبِيْ وَاُسَمِّيْ فَاَجِدُ مَعَهٗ عَلَى الصَّيْدِ كَلْبًا اٰخَرَ لَمْ اُسَمِّ عَلَيْهِ وَلَا اَدْرِيْ اَيُّهُمَا اَخَذَ قَالَ لَا تَاْكُلْ اِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الْاٰخَرِ۔

عرض کیا یارسول اللہ میں اپنے (شکاری) کتے کو بسم اللہ کہہ کر چھوڑتا ہوں جب شکار پاس جاتا ہوں دیکھتا ہوں وہاں ایک اور کتا بھی ہے جس پر میں نے بسم اللہ نہیں کہی تھی اور معلوم نہیں ہوتا کس کتے نے شکار مارا آپ نے فرمایا ایسا جانور مت کھا تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی تھی نہ دوسرے کتے پر[1]

بَابُ ۴۰۵ مَا يُتَنَزَّهُ مِنَ الشُّبُهَاتِ۔

باب مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنا

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ مَسْقُوْطَةٍ فَقَالَ لَوْ لَا اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً لَاَكَلْتُهَا وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَجِدُ تَمْرَةً سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور پڑی پائی تو فرمایا اگر یہ شبہ نہ ہوتا شاید یہ صدقے کی ہو تو میں اس کو کھا لیتا[2] اور ہمام بن منبہ نے[3] ابو ہریرہ سے یوں روایت کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں ایک کھجور اپنے بچھونے پر پڑی ہوئی پاتا ہوں

بَابُ ۴۰۶ مَنْ لَّمْ يَرَ الْوَسَاوِسَ وَنَحْوَهَا مِنَ الشُّبُهَاتِ

باب دل میں وسوسہ آنے سے شبہ نہ کرنا چاہیئے[4]

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ شُكِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ فِي الصَّلٰوةِ شَيْئًا اَيَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَا وُضُوْءَ اِلَّا فِيْمَا

ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا عبد اللہ بن زید مازنی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا یہ شکوہ بیان کیا گیا اس کو نماز میں وسوسہ ہوتا ہے کیا وہ نماز توڑ دے آپ نے فرمایا نہیں جب تک حدث کی آواز نہ سنے یا بدبو نہ پائے اور محمد بن ابی حفصہ نے زہری سے نقل کیا[5] وضو جب ہی لازم ہوگا جب تو

---

[1] معلوم ہوا کہ جس جانور پر بسم اللہ نہ کہی جائے وہ حرام اور مردار ہے اہلحدیث اور اہل ظاہر کا یہی قول ہے اور شافعی کہتے ہیں کہ مسلمان کا ذبیحہ ہر حال میں حلال ہے گو وہ عمداً یا سہواً بسم اللہ چھوڑ دے اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ اس جانور میں شبہ پڑ گیا کہ کس کتے نے اس کو مارا اور آپ نے اس کے کھانے سے منع فرمایا تو معلوم ہوا کہ شبہ کی چیزوں سے بچنا چاہیئے ۱۲ منہ [2] یہ کھجور آپ کو اپنے بچھونے پر ملی تھی جیسے اس کے بعد کی روایت میں اس کی تصریح ہے شاید آپ صدقہ کی کھجوریں بانٹ کر آئے ہوں اور کوئی کھجور اسی میں کی آپ کے کپڑے میں لگ گئی ہو اور بچھونے پر گر پڑی ہو یہ شبہ آپ کو ہوا اور آپ نے اس کے کھانے سے پرہیز کیا معلوم ہوا کہ مشتبہ چیز کے کھانے سے پرہیز کرنا کمال تقوی اور ورع ہے ۱۲ منہ [3] اس کو تو امام بخاری نے کتاب اللقطہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] یعنی مشتبہ اس چیز کو کہتے ہیں جس کی حلت اور حرمت یا طہارت یا نجاست کے دلائل متعارض ہوں تو ایسی چیز سے باز رہنا تقوی اور پرہیزگاری ہے اور ایک وسواس ہے کہ خواہ مخواہ بے دلیل ہر چیز میں شبہ کرنا جیسے ایک فرش بچھا ہوا ہے تو یہی سمجھیں گے کہ وہ پاک ہے یا ایک شخص سے کچھ مال خرید لو تو یہی سمجھیں گے کہ حلال طور سے اس کے پاس آیا ہوگا اب خواہ مخواہ اس کے نجس ہونے کا گمان کرنا یا اس مال کے حرام باقی بر صفحہ آئندہ

وَجَدْتُ الرِّیْحَ اَوْسَمِعْتُ الصَّوْتَ۔

حدث کی بدبو پائے یا آواز سُنے۔

۶۲۱ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِیُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قَوْمًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قَوْمًا یَأْتُوْنَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِیْ اَذُکِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اَمْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا اللّٰهَ عَلَیْهِ وَکُلُوْهُ۔

مجھ سے احمد بن مقدام عجلی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے بعضے لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں ہم نہیں جانتے انہوں نے ذبح کے وقت بسم اللہ کہی تھی یا نہیں آپ نے فرمایا تم بسم اللہ کہہ کر اس کو کھا لیا کرو۔

بَابُ ۴۰۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوْآ اِلَیْهَا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ جمعہ میں) یہ فرمانا جب وہ کچھ سوداگری یا تماشا دیکھتے ہیں تو اُدھر جھپٹ پڑتے ہیں

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ جَابِرٌ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَتْ مِنَ الشَّامِ عِیْرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوْا اِلَیْهَا حَتّٰی مَا بَقِیَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوْآ اِلَیْهَا۔

ہم سے طلق بن غنام نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے انہوں نے حصین سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کہا مجھ سے جابرؓ نے بیان کیا ہم ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز میں شریک تھے (خطبہ سن رہے تھے) اتنے میں شام کا قافلہ غلہ لادے ہوئے آیا لوگ اس کے دیکھنے کو چل دئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے اس وقت یہ آیت اُتری جب وہ کچھ بیوپار یا تماشا دیکھتے ہیں تو ادھر جھپٹ جاتے ہیں

بَابُ ۴۰۸ مَنْ لَّمْ یُبَالِ مِنْ حَیْثُ کَسَبَ الْمَالَ

باب جو روپیہ کمانے میں حلال حرام کی پرواہ نہ کرے

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَّا یُبَالِی الْمَرْءُ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ آدمی کچھ پرواہ نہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) ہونے کا یہ وسوسہ ہے اس سے پرہیز کرنا چاہیئے البتہ اگر دلیل سے نجاست یا حرمت معلوم ہو جائے تو اس سے باز رہنا چاہیئے ۱۲ منہ ۵ خواہ مخواہ یہ خیال ہوتا ہے کہ وضو جاتا رہا حدث ہوا ۱۲ منہ ۶ امام احمد اور سراج نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱ مطلب یہ ہے کہ مسلمان سے نیک گمان رکھنا چاہیئے اور جب دلیل سے معلوم نہ ہو کہ مسلمان نے ذبح کے وقت بسم اللہ نہیں کہی تھی یا اللہ کے سوا اور کسی کا نام لیا تھا تو اس کا لایا ہوا یا پکایا ہوا گوشت حلال ہی سمجھا جائے گا حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ مشرک کا لایا یا پکایا ہوا گوشت حلال سمجھ لو اور فقہا نے اس کی تصریح کی ہے کہ اگر مشرک قصاب یہ بھی کہے کہ اس جانور کو مسلمان نے کاٹا ہے تب بھی اس کا قول مقبول نہ ہوگا اس لیے مشرک قصائی سے گوشت لینے میں بڑی احتیاط کرنا چاہیئے اور جب تک خود نہ دیکھ لے یا مسلمان کی گواہی سے یہ معلوم نہ ہو کہ اس جانور کو مسلمان نے کاٹا ہے اس وقت تک اس گوشت کا کھانا درست نہیں دکن کے ملک میں ہزاروں ہندو اور مشرک قصابی کا پیشہ کرتے ہیں اور مسلمان الّا ماشاء اللہ گوشت لے کر بے تامل اڑاتے اور گھٹکتے ہیں ان کو خدا سے ڈرنا چاہیئے ۱۲ منہ ۲ ہوا یہ تھا کہ اس زمانے میں مدینہ میں غلہ کا قحط تھا لوگ بہت بھوکے اور پریشان تھے شام سے جو غلہ کا قافلہ آیا تو بے اختیار ہو کر اس کے دیکھنے کو چل دیئے صرف بارہ صحابہ یعنی عشرہ مبشرہ اور بلالؓ اور ابن مسعودؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ٹھہرے رہے صحابہ کچھ معصوم نہ تھے بشر تھے ان سے یہ خطا ہو گئی (باقی بر صفحہ آئندہ)

فَمَا اَخَذَ مِنْهُ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ۔

بَاب ۴۰۹ اَلتِّجَارَةِ فِي الْبَرِّ وَقَوْلِ اللّٰهِ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَقَالَ قَتَادَةُ كَانَ الْقَوْمُ يَتَبَايَعُوْنَ وَيَتَّجِرُوْنَ وَلٰكِنَّهُمْ اِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِّنْ حُقُوْقِ اللّٰهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ حَتّٰى يُؤَدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ۔

۱۴۳۴ - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ كُنْتُ اَتَّجِرُ فِي الصَّرْفِ فَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَعَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا الْمِنْهَالِ يَقُوْلُ سَاَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَّزَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَا كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ اِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَاْسَ وَاِنْ كَانَ نَسَاءً فَلَا يَصْلُحُ۔

کرے گا حلال سے کمائے یا حرام سے[۱]۔

باب خشکی میں تجارت کرنے کا بیان[۲]

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نور میں) فرمایا اور وہ لوگ جن کو سوداگری اور بیچ کھوچ اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی اور قتادہؓ نے کہا صحابہ بیچ کھوچ اور سوداگری کیا کرتے تھے مگر جب اللہ کا کوئی کام آن پڑتا تو کوئی سوداگری یا بیچ کھوچ اللہ کی یاد سے ان کو غافل نہ کرتی وہ اللہ کا کام پورا کرتے۔

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے ابو المنہال سے انہوں نے کہا میں صرافی کیا کرتا تھا میں نے زید بن ارقم سے بیع صرف کا حکم پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور مجھ سے فضل بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن محمد نے انہوں نے کہا ابن جریج نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار اور عامر بن مصعب نے خبر دی ان دونوں نے ابو المنہال (عبد الرحمٰن بن مطعم) سے سنا انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ اور زید بن ارقم سے بیع صرف کو پوچھا انہوں نے کہا ہم دونوں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سوداگر تھے ہم نے آپ سے بیع صرف[۳] کو پوچھا آپ نے فرمایا اگر ہاتھوں ہاتھ (نقد) ہو تو کچھ برائی نہیں اور جو کسی طرف میعاد[۴] ہو تو درست نہیں[۵]۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) جس پر اللہ تعالیٰ نے عتاب فرمایا شاید اس وقت ان کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ خطبے میں سے اٹھ جانا منع ہے امام بخاری اس باب کو اس لیے یہاں لائے کہ بیع اور شرا اور تجارت اور سوداگری گو عمدہ اور مباح چیز ہے مگر جب عبادت میں اس کی وجہ سے خلل ہو تو اس کو چھوڑ دینا چاہیے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا [۱] وہ زمانہ اب ہے مسلمان اپنی بدقسمتی سے حلال پیشوں اور محنت اور مزدوری میں تو شرم کرتے ہیں اور کافروں اور فاسقوں کی نوکری اختیار کرتے ہیں وہ ان سے ایسے کام لیتے ہیں جو شرع کی رو سے نادرست ہیں مثلاً کہتے ہیں شراب سیندھی بکواؤ اس کا محصول وصول کرو اللہ و رسول کے حکم کے برخلاف انگریزی قانون سے لوگوں کے فیصلے کرو لعنت ایسی نوکری پر ۱۲ منہ [۲] بعضوں نے فی البز پڑھا ہے زا معجمہ سے ترجمہ یہ ہوگا کپڑے کی تجارت کرنا مگر باب کی حدیث میں کپڑے کی تجارت کا ذکر نہیں ہے اور امام بخاری نے آگے چل کر جو باب بیان کیا باب سمندر میں تجارت کرنے کا تو اس کا جوڑ یہی ہے کہ یہاں خشکی کی تجارت مذکور ہو بعضوں نے فی البر پڑھا ہے بضم با یعنی گیہوں کی تجارت کرنا اس کا بھی باب کی حدیث میں کوئی ذکر نہیں ہے ۱۲ منہ [۳] حافظ نے کہا میں نے اس کو موصولاً نہیں پایا ۱۲ منہ [۴] بیع صرف کہتے ہیں نقد کو نقد کے بدل بیچنا مثلاً روپیوں کا روپیوں سے یا پیسوں سے یا اشرفیوں سے مبادلہ کرنا ۱۲ منہ [۵] مثلاً ایک شخص نقد روپیہ دے اور دوسرا کہے میں اس کے بدل کا روپیہ ایک مہینے کے بعد دوں گا تو درست نہیں ہے بیع صرف میں سب کے نزدیک تقابض یعنے دونوں بدلوں کا نقد نقد دیا جانا شرط ہے اور میعاد کے ساتھ درست نہیں ہوتی اب اس میں اختلاف ہے کہ اگر جنس ایک ہی ہو مثلاً روپیہ کو روپیہ سے اشرفیوں کو اشرفیوں تو کمی اور زیادتی درست ہے یا نہیں حنفیہ کے نزدیک کمی اور زیادتی جب جنس ایک درست نہیں اور ان کے مذہب پر کلدار اور حالی سکہ کا بدلنا مشکل ہوتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ کچھ پیسے شریک کر دے تا کہ کمی اور زیادتی سب کے نزدیک جائز ہو جائے باقی بر موافقت

باب ۴۱۰ الخُرُوجِ فِی التِّجَارَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی

فَانْتَشِرُوا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ۔

۱۹۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ اَبَا مُوْسَی الْاَشْعَرِیَّ اسْتَاْذَنَ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَكَاَنَّهٗ كَانَ مَشْغُوْلًا فَرَجَعَ اَبُوْ مُوْسٰی فَفَرَغَ عُمَرُ فَقَالَ اَلَمْ اَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوْا لَهٗ قِيْلَ قَدْ رَجَعَ فَدَعَاهُ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِذٰلِكَ فَقَالَ تَاْتِيْنِیْ عَلٰی ذٰلِكَ بِالْبَيِّنَةِ فَانْطَلَقَ اِلٰی مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوْا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلٰی هٰذَا اِلَّا اَصْغَرُنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیُّ فَذَهَبَ بِاَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ فَقَالَ عُمَرُ اَخَفِیَ عَلَیَّ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْهَانِیْ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ يَعْنِی الْخُرُوْجَ اِلٰی تِجَارَةٍ۔

باب سوداگری کے لیے گھر سے باہر جانا

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ جمعہ میں) فرمایا جب نماز ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل ڈھونڈو

ہم سے محمد ابن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے عبید بن عمیر سے کہ ابوموسیٰ اشعریؓ نے حضرت عمرؓ سے اندر آنے کا اذن چاہا لیکن ان کو اذن نہ ملا اور شاید حضرت عمرؓ اس وقت کام میں مشغول تھے خیر ابوموسیٰ لوٹ کر چل دیئے جب حضرت عمرؓ کام سے فارغ ہوئے وہ کہنے لگے میں نے ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس کی آواز سنی تھی ان کو اندر آنے دو لوگوں نے کہا وہ لوٹ کر چلے گئے حضرت عمرؓ نے ان کو بلوایا ابوموسیٰؓ نے کہا ہم کو ایسا ہی حکم ہے[1] حضرت عمرؓ نے کہا اس کے ثبوت میں گواہ لاؤ وہ انصار کی مجلس میں گئے ان سے پوچھا انہوں نے کہا یہ تو تمہارے ساتھ وہ بیان کرے گا جو ہم سب میں کم سن ہے[2] آخر وہ ابوسعید خدریؓ کو اپنے ساتھ لے گئے[3] حضرت عمرؓ نے یہ سن کر کہا افسوس مجھ کو بازاروں میں بیچ کھوچ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم سے غافل کر دیا یعنے سوداگری کے لیے نکلنے نے

باب ۴۱۱ التِّجَارَةِ فِی الْبَحْرِ وَقَالَ مَطَرٌ لَا

بَاْسَ بِهٖ وَمَا ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِی الْقُرْاٰنِ اِلَّا بِحَقٍّ ثُمَّ تَلَا وَتَرَی الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَالْفُلْكُ السُّفُنُ الْوَاحِدُ وَالْجَمْعُ سَوَاءٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَمْخَرُ السُّفُنُ مِنَ الرِّيْحِ وَلَا تَمْخَرُ الرِّيْحَ مِنَ السُّفُنِ اِلَّا الْفُلْكُ الْعِظَامُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ خَرَجَ فِی الْبَحْرِ فَقَضٰی

باب سمندر میں تجارت کرنے کا بیان

اور مطر بن طہمان نے کہا سمندر میں سوداگری کے لیے سفر کرنا کچھ برا نہیں اور اللہ نے جو قرآن میں اس کا ذکر کیا ہے تو بجا کیا ہے پھر انہوں نے سورۂ نحل کی یہ آیت پڑھی اور تو دیکھتا ہے جہاز پانی کو چیرتے چلے جا رہے ہیں۔ فلک کشتیاں (جہاز) اس کا مفرد بھی فلک ہے[4] اور مجاہد نے کہا کشتیاں ہوا کو پھاڑتی ہیں[5] اور ہوا کو وہی کشتیاں پھاڑتی ہیں جو بڑی ہوں (جیسے بغلے[6] جہاز وغیرہ) اور لیث نے کہا[7] مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس حدیث کے عموم سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ خشکی میں تجارت کرنا درست ہے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا) [1] کہ جب اذن نہ ملے تو لوٹ کر چلے جائیں ۱۲ منہ [2] یعنے یہ ایسی مشہور بات ہے جس کو ہمارے بچے بھی جانتے ہیں ۱۲ منہ [3] ابوسعیدؓ نے ابوموسیٰؓ کے موافق گواہی دی کہ بیشک آنحضرتؐ نے ایسا ہی فرمایا کہ تین بار اجازت مانگو اگر اس پر بھی اجازت نہ ملے تو لوٹ جاؤ ۱۲ منہ [4] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو فریابی نے اپنی تفسیر میں اور عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] بغلہ کہتے ہیں چھوٹے بادبانی جہاز کو ۱۲ منہ [7] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا اور ابوذرؓ کی روایت میں مستملی سے اتنی عبارت زیادہ ہے حدثنی عبداللہ بن صالح قال حدثنی اللیث بہذا اس صورت میں خود امام بخاری نے وصل کیا ۱۲ منہ

حَاجَتَهٗ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

باب ۴۱۲ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَقَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَقَالَ قَتَادَةُ كَانَ الْقَوْمُ يَتَّجِرُوْنَ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِّنْ حُقُوْقِ اللّٰهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ حَتّٰى يُؤَدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ۔

۶۲۶ - **حَدَّثَنِيْ** مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلَتْ عِيْرٌ وَّنَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ فَانْفَضَّ النَّاسُ اِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا۔

باب ۴۱۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ۔

۶۲۷ - **حَدَّثَنَا** عُثْمٰنُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا۔

۶۲۸ - **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ

ذکر کیا اس نے سمندر کا سفر کیا پھر اپنا کام پورا کیا اخیر حدیث تک[1]

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ جمعہ میں) یہ فرمانا جب کوئی سوداگری کھیل تماشا دیکھتے ہیں تو ادھر بٹک جاتے ہیں اور سورۂ نور میں یہ فرمانا وہ مرد جن کو سوداگری بیچ کھوچ اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی اور قتادہ نے کہا صحابہ سوداگری کرتے تھے مگر جب خدا کا فرض آن پڑا تو کوئی سوداگری یا بیچ کھوچ اللہ کی یاد سے ان کو غافل نہ کرتی یہاں تک کہ وہ اللہ کا حق ادا کرتے

مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن فضیل نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا (شام کا) قافلہ (غلہ لے کر) آیا اس وقت ہم جمعہ کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھ رہے تھے (خطبہ سن رہے تھے) سب لوگ (قافلہ دیکھنے کو) بٹک گئے فقط بارہ آدمی رہ گئے اس وقت یہ آیت اتری اور جب کوئی بیوپار یا کھیل یا تماشا دیکھتے ہیں تو ادھر چل دیتے ہیں اور تجھ کو (خطبہ میں) کھڑا کا کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا اپنی کمائی میں سے اچھی پاکیزہ چیزیں خرچ کرو

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور نے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے کچھ خیرات کرے (جو خاوند کا مال ہو) مگر بگاڑ کی نیت نہ ہو تو اس کو خرچ کرنے کا اور خاوند کو کمائی کرنے کا ثواب ملے گا اور گھر کا ما یا دار وغہ کو بھی اتنا ہی ثواب اور ان میں سے کسی کا ثواب دوسرے کے ثواب کو کم نہ کرے گا

مجھ سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا

[1] یہ حدیث پوری انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الکفالہ میں مذکور ہوگی ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا یہ اثر مجھ کو موصولاً نہیں ملا جیسے اوپر گذر چکا ۱۲ منہ

اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا عَنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِهٖ۔

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب عورت اپنے خاوند کی کمائی میں سے اس کے بے اجازت کچھ خیرات کرے تو عورت کو مرد کا آدھا ثواب ملے گا[1]

بَاب ۴۱۴ مَنْ اَحَبَّ الْبَسْطَ فِی الرِّزْقِ

باب جو شخص رزق کی کشائش چاہے وہ کیا کرے۔

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ يَعْقُوْبَ الْكِرْمَانِیُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ رِزْقُهٗ اَوْ يُنْسَاَ لَهٗ فِیْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ۔

ہم سے محمد بن ابی یعقوب کرمانی نے بیان کیا کہا ہم سے حسان بن ابراہیم کہا ہم سے یونس نے کہا ہم سے محمد بن مسلم نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس کو رزق کی کشائش یا عمر کی درازی بھلی لگے وہ اپنے ناتے والوں سے سلوک کرے

بَاب ۴۱۵ شِرَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّسِيْئَةِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُدھار خریدنا۔

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ فِی السَّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنِی الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى طَعَامًا مِّنْ يَّهُوْدِیٍّ اِلٰى اَجَلٍ وَّرَهَنَهٗ دِرْعًا مِّنْ حَدِيْدٍ۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے کہا ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس ادھار لے کر کچھ گروی رکھنے کا ذکر کیا انہوں نے کہا مجھ سے اسود نے بیان کیا حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی (ابو شحم) سے ادھار مدت مقرر کر کے غلہ خریدا اور اپنی زرہ لوہے کی اس کے پاس گرو کر دی[2]

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ اَبُو الْيَسَعِ الْبَصْرِیُّ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس سے دوسری سند اور مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن حوشب نے بیان کیا کہا ہم اسباط ابو الیسع بصری نے کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے

---

[1] مطلب یہ ہے کہ ایسی معمولی خیرات کرے جس کو خاوند دیکھے بھی تو ناپسند نہ کرے جیسے کھانے میں سے کچھ کھانا فقیر کو دے یا پھٹا پرانا کپڑا اللہ کی راہ میں دے ڈالے اور عورت قرائن سے سمجھتی ہو کہ خاوند کی ایسی خیرات کے لیے اجازت ہے گو اس نے صریح اجازت نہیں دی ہو بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ عورت اس مال میں سے خرچ کرے جو خاوند نے اس کے لیے مقرر کر دیا ہو بعضے نسخوں میں یوں ہے کہ خاوند کو عورت کا آدھا ثواب ملے گا قسطلانی نے کہا ان دونوں توجیہوں میں سے کوئی توجیہ ضرور کرنا چاہیئے ورنہ عورت اگر خاوند کا مال بے اس کی اجازت کے خرچ کر ڈالے تو ثواب کجا گناہ لازم ہوگا ۱۲ منہ

[2] آپ نے ایک کافر سود خوار سے غلہ قرض لیا اور کسی مسلمان صحابی سے قرض نہ لیا کیونکہ وہ مسلمان آپ کو مفت غلہ نذر کرتا اور آپ کو کسی کا احسان لینا پسند نہ آیا قسطلانی نے کہا یہودی سب سود کھاتے ہیں باوجود اس کے آنحضرتؐ نے اس سے اناج لیا اور رکھا یا معلوم ہوا کہ سود خوار سے بیع اور شراء کرنا درست ہے اسی طرح قرض لینا اور اسی طرح وہ ہر شخص ہے جس کے پاس حلال اور حرام دونوں طرح کا مال آتا ہو یا اس کا اکثر مال حرام ہو اس سے بھی معاملہ درست ہے بشرطیکہ جو مال اس سے لیا جائے اس کے حرام ہونے کا یقین نہ ہو ۱۲ منہ

[3] ان سے اس کتاب میں ایک ہی حدیث مروی ہے بس ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّهُ مَشٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَّإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَّلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَّهُ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ وَّأَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا لِّأَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَا أَمْسٰى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعُ بُرٍّ وَّلَا صَاعُ حَبٍّ وَّإِنَّ عِنْدَهُ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ۔

بَابُ ۴۱۶ كَسْبِ الرَّجُلِ وَعَمَلِهِ بِيَدِهِ۔

۹۴۲ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِيْ أَنَّ حِرْفَتِيْ لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَّؤُنَةِ أَهْلِيْ وَشُغِلْتُ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَيَأْكُلُ آلُ أَبِيْ بَكْرٍ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ۔

۹۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَّالَ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ يَكُوْنُ لَهُمْ أَرْوَاحٌ فَقِيْلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ رَوَاهُ هَمَّامٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ۔

قتادہ سے انہوں نے انس رض سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جَو کی روٹی اور بدبودار چربی (کھانے کے لیے) لے گئے اور اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت یہ تھی کہ آپ نے اپنی زرہ مدینہ میں ایک یہودی کے پاس گرو رکھوائی تھی اور اس سے اپنی بی بیوں کے لیے کچھ جو لیے تھے اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں پاس کبھی شام کو ایک صاع گیہوں یا غلے کا جمع نہیں رہا حالانکہ ان کے پاس نو بی بیاں ہیں ۔ ۵؎

باب آدمی کا کمائی کرنا اور ہاتھوں سے محنت کرنا

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا حضرت عائشہ رض نے کہا جب ابوبکر صدیق رض خلیفہ ہوئے تو کہنے لگے میری قوم والوں (قریش یا مسلمانوں) کو معلوم ہے کہ میں اپنا پیشہ کر کے اپنے گھر والوں کی روٹی بخوبی پیدا کر لیتا تھا اب میں مسلمانوں کے کام میں مشغول رہوں گا تو ابوبکر رض کے گھر والے بیت المال میں سے کھائیں گے اور ابوبکر رض مسلمانوں کا مال تجارت سے بڑھاتا رہے گا ۔ ۶؎

مجھ سے امام بخاری نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن یزید نے کہا ہم سے سعید بن ابی ایوب نے کہا مجھ سے ابوالاسود نے انہوں نے عروہ سے حضرت عائشہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اپنے کام اپنے ہاتھوں سے کیا کرتے تھے (کوئی خدمت گار نہ تھا) تو ان کے بدن سے بو نکلتی اس لیے ان سے کہا گیا اگر تم نہا لیا کرو (جب جمعہ کی نماز کے لیے جاؤ) تو بہتر ہے ہمام نے اس حدیث کو ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا انہوں نے حضرت عائشہ رض سے

۵؎ اس حدیث سے ان لوگوں کو پوری تسلی ہو جانا چاہیئے جو آپ کی پیغمبری میں شک کرتے ہیں اگر آپ چاہتے تو دنیا بھر کی دولت جمع کر لیتے مگر آپ نے کبھی ایک پیسہ یا چار سیر اناج بھی اپنے اور اپنے گھر والوں کے لیے محفوظ نہ رکھا جو آیا مسلمانوں میں تقسیم کر دیا اور محتاجوں کو کھلا دیا ۱۲ منہ ۶؎ یعنی اب جب میں خلافت کے کام میں مصروف رہوں گا مجھ کو اپنا ذاتی پیشہ اور بازاروں میں پھرنے کا موقع نہ ملے گا تو میں بیت المال سے اپنا اور اپنے گھر والوں کا خرچ لیا کروں گا اور خرچہ بھی میں اس طرح سے نکال دوں گا کہ بیت المال کے روپیہ پیسہ میں تجارت اور سوداگری کر کے اس کو ترقی دوں گا اور مسلمانوں کا فائدہ کراؤں گا ۱۲ منہ

۹۴۴ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا عِیْسٰی عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیْرًا مِّنْ اَنْ یَّاْکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ وَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ کَانَ یَاْکُلُ مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا، کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی انہوں نے ثور سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے مقدام بن معدیکرب سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی آدمی کے لیے اس سے بہتر کوئی کھانا نہیں ہے کہ اپنے ہاتھ سے محنت کرکے کھائے اور اللہ کے پیغمبر داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے (زرہ بناکر[۱]) کھایا کرتے تھے

۹۴۵ - حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ کَانَ لَا یَاْکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام بن منبہ سے کہا ہم کو ابوہریرہؓ نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے محنت کرکے اپنی روٹی پیدا کرتے

۹۴۶ - حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ مَوْلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّحْتَطِبَ اَحَدُکُمْ حُزْمَةً عَلٰی ظَهْرِهٖ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یَّسْاَلَ اَحَدًا فَیُعْطِیَهٗ اَوْ یَمْنَعَهٗ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوعبید سے جو عبدالرحمٰن بن عوف کے غلام تھے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم میں اگر کوئی لکڑیوں کا گٹھا (جنگل سے کاٹ کر) اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اس کو بیچ کر کھائے تو اس سے بہتر ہے کہ سوال کرے وہ دے یا نہ دے

۹۴۷ - حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ اَحْبُلَهٗ۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے کہا ہم ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے زبیر بن عوف سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی اپنی رسی سنبھالے اور لکڑیاں باندھ کر لائے تو بھی سوال کرنے سے بہتر ہے

بَابُ ۲۱۷ السُّهُوْلَةِ وَالسَّمَاحَةِ فِی الشِّرَاءِ وَالْبَیْعِ وَمَنْ طَلَبَ حَقًّا فَلْیَطْلُبْهُ فِیْ عَفَافٍ۔

باب خرید و فروخت میں نرمی اور سیر چشمی کرنا اور اپنا حق پاکیزگی کے ساتھ مانگنا (بیہودہ باتیں نہ بکنا)

۹۴۸ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَیَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ

ہم سے علی بن عیاش نے بیان کیا کہا ہم سے ابوغسان محمد بن مطرف نے

---

[۱] حضرت داؤدؑ لوہار کا پیشہ کیا کرتے اور حضرت آدمؑ کھیتی کرتے اور حضرت نوحؑ بڑھئی کا کام کیا کرتے اور حضرت ادریسؑ کپڑے سیا کرتے اور حضرت موسیٰؑ بکریاں چراتے ۱۲ منہ

مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرٰى وَإِذَا اقْتَضٰى۔

بَابٌ ۴۱۸ مَنْ أَنْظَرَ مُوْسِرًا۔

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ أَنَّ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ حَدَّثَهٗ أَنَّ حُذَيْفَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّتِ الْمَلٰٓئِكَةُ رُوْحَ رَجُلٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالُوْا أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ كُنْتُ آمُرُ فِتْيَانِيْ أَنْ يُّنْظِرُوْا وَيَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُوْسِرِ قَالَ قَالَ فَتَجَاوَزُوْا عَنْهُ وَقَالَ أَبُوْ مَالِكٍ عَنْ رِبْعِيٍّ كُنْتُ أُيَسِّرُ عَلَى الْمُوْسِرِ وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَتَابَعَهٗ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ وَقَالَ أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ أُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ وَقَالَ نُعَيْمُ بْنُ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيٍّ فَأَقْبَلُ مِنَ الْمُوْسِرِ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ۔

بَابٌ ۴۱۹ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا۔

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا

کہا مجھ سے محمد بن منکدر نے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری (صحابی) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحم کرے جو بیچتے اور خریدتے اور تقاضا کرتے وقت نرمی اور ملایمت کرتا رہے

باب جو شخص مالدار کو مہلت دے

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے منصور نے ان سے ربعی بن حراش نے بیان کیا ان سے حذیفہ بن یمان رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلے زمانے میں تم سے پہلے ایک آدمی مرگیا فرشتوں نے اس کی روح سے ملاقات کی اور پوچھا تونے کوئی نیک کام کیا ہے وہ بولا (کچھ تو نہیں مگر) میں نے اپنے غلاموں نوکروں کو یہ حکم دے رکھا تھا کہ (کسی پر سخت تقاضہ نہ کریں) مالدار کو مہلت دیں اور محتاج کو معاف کر دیں یہ سن کر فرشتوں نے بھی اس کو چھوڑ دیا ابو مالک نے ربعی سے یوں روایت کی میں مالدار پر آسانی کرتا اور نادار کو مہلت دیتا ابو مالک کے ساتھ شعبہ نے اس کو عبدالملک سے روایت کیا انہوں نے ربعی سے اور کہا ابو عوانہ نے عبدالملک سے انہوں نے ربعی سے اس میں یوں ہے میں مالدار کو مہلت دیا کرتا اور نادار کو معاف کر دیتا اور نعیم بن ابی ہند نے ربعی سے یوں روایت کی میں مالدار کا وعدہ قبول کر لیتا اور نادار کو معاف کر دیتا[ا]

باب جو شخص نادار محتاج کو مہلت دے اس کا ثواب

ہم سے ہشام بن عمار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے

[ا] یعنی گو قرض دار مالدار ہو مگر اس پر سختی نہ کرے اگر وہ مہلت چاہے تو مہلت دے مالدار کی تعریف میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا جس کے پاس اپنا اور اپنے اہل وعیال کا خرچہ ہو ثوری اور ابن مبارک اور امام احمد اور اسحاق نے کہا مالدار وہ ہے جس کے پاس پچاس درہم ہوں یا اتنے کا سونا اور امام شافعی نے کہا اس کی کوئی حد مقرر نہیں کر سکتے کبھی جس کے پاس ایک درہم ہو مالدار کہلاتا ہے جب وہ اس کے خرچہ سے فاضل ہو اور کبھی ہزار درہم رکھ کر آدمی مفلس ہوتا ہے مثلاً اس کا خرچہ بہت ہو اور عیال زیادہ ہوں قرض دار ہو ۱۲ منہ [۲] معلوم ہوا کہ قرض دار گو مالدار ہو مگر اس کو مہلت دینا اور اس سے نرمی کرنا بڑا ثواب ہے خلاصہ یہ ہے کہ خلق خدا سے نیکی کرنا اور ان پر شفقت اور مہربانی کی نظر رکھنا اور ہر ایک شخص سے خندہ پیشانی خوش خلقی کے ساتھ پیش آنا تمام نیکیوں کی جڑ ہے یا اللہ تو اپنے فضل وکرم سے ہمارے اخلاق درست کر دے اور غصے اور بدخلقی سے بچائے رکھ مترجم نے اس کا تجربہ کیا ہے کہ رنج اور غم ہمیشہ گناہ سے پیدا ہوتا ہے جو شخص گناہ سے بچا رہے اور ہر قول اور فعل میں شریعت کا پابند رہے اس کی زندگی دنیا میں بھی بڑی خوشی کے ساتھ گذرتی ہے عقبے کا پوچھنا نہیں ۱۲ منہ

يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا رَأَى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهِ تَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

کہا ہم سے محمد بن ولید زبیدی نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوداگر تھا جو لوگوں کو قرض دیا کرتا پھر جب دیکھتا کوئی محتاج ہے تو اپنے آدمیوں سے کہتا اس کو معاف کر دو شاید اللہ ہم کو بھی معاف کرے آخر (جب وہ مر گیا تو) اللہ نے اس کو بخش دیا۔

باب ۴۲ إِذَا بَيَّنَ الْبَيِّعَانِ وَلَمْ يَكْتُمَا وَنَصَحَا

وَيُذْكَرُ عَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كَتَبَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَا[۱] اشْتَرَى مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ لَا دَاءَ[۲] وَلَا خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ وَقَالَ قَتَادَةُ الْغَائِلَةُ الزِّنَا وَالسَّرِقَةُ وَالْإِبَاقُ وَقِيلَ لِإِبْرَاهِيمَ إِنَّ بَعْضَ النَّخَّاسِينَ يُسَمِّي آرِيَّ خُرَاسَانَ وَسِجِسْتَانَ فَيَقُولُ جَاءَ أَمْسِ مِنْ خُرَاسَانَ جَاءَ الْيَوْمَ مِنْ سِجِسْتَانَ فَكَرِهَهُ كَرَاهِيَةً شَدِيدَةً وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يَبِيعُ سِلْعَةً يَعْلَمُ أَنَّ بِهَا دَاءً إِلَّا أَخْبَرَهُ۔

باب جب بیچنے والا اور خریدار دونوں صاف صاف بیان کر دیں اور ایک دوسرے کی بہتری چاہیں اور عداء ابن خالد سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بیع نامہ لکھ دیا یہ وہ کاغذ ہے جس میں محمد اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا عداء ابن خالد[۱] سے خرید کرنے کا بیان ہے یہ بیع مسلمان کی ہے مسلمان کے ہاتھ نہ اس میں عیب[۲] ہے نہ فریب نہ فسق و فجور اور قتادہ نے کہا[۳] فسق و فجور زنا چوری بھاگنا ہے اور ابراہیم نخعی سے پوچھا گیا بعضے نخاس والے (اپنے جانوروں کی قیمت بڑھانے کے لیے) طویلوں کا نام خراسان اور سجستان رکھتے ہیں کہتے ہیں یہ جانور کل ہی خراسان سے آیا آج ہی سیستان سے آیا ابراہیم نے اس کو بہت ہی مکروہ سمجھا[۴] اور عقبہ بن عامر نے کہا[۵] جس کو اپنے اسباب کا کوئی عیب معلوم ہو تو وہ خریدار سے بیان کر دے اس کو چھپا نا درست نہیں

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ رَفَعَهُ إِلَى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے صالح ابو الخلیل سے انہوں نے عبد اللہ بن حارث سے انہوں نے حکیم بن حزام سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے والا اور مول لینے والا دونوں کو جب تک جدا نہ ہوں پھیر دینے کا اختیار ہے[۶]

---

[۱] قاضی عیاض نے کہا صحیح یوں ہے کہ عداء کے خریدنے کا بیان ہے حضرت محمدؐ سے جیسے ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اس کو وصل کیا قسطلانی نے کہا ممکن ہے کہ بخاری کی روایت ٹھیک ہو اور اشتری بائع کے معنے میں ہو یا معاملہ کئی بار ہوا ہو ۱۲ منہ [۲] عیب یہ کہ غلام کانا ہو یا اندھا یا لنگڑا لولا فریب یہ کہ وہ غلام ہی نہ ہو آزاد ہو اس کو کوئی بھگا کر لے آئے فسق و فجور یہ کہ چور ہو زانی ہو بھاگ جاتا ہے ۱۲ منہ [۳] اس کو ابن منذر نے وصل کیا ۱۲ منہ [۴] کیوں کہ جھوٹ اور فریب اور دھوکا دینا ہے اس کو ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] اس کو امام احمد اور ابن ماجہ اور حاکم نے وصل کیا ۱۲ منہ [۶] یعنی اس جگہ سے جہاں معاملہ ہوا چلے نہ جائیں تو مراد تفرق بالابدان ہے خود عبد اللہ بن عمرؓ سے یہی تفسیر منقول ہے اور امام ابو حنیفہ نے تفرق سے ایجاب و قبول کا تفرق مراد رکھا ہے جو ظاہر کے خلاف ہے ۱۲ منہ

لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

پھر اگر وہ دونوں سچ بولیں گے اور جو عیب وغیرہ ہو وہ صاف صاف بیان کر دیں گے تو ان کی بیع میں برکت ہوگی اور اگر چھپائیں گے اور جھوٹ بولیں گے تو ان کی بیع میں برکت نہ رہے گی

بَاب ۴۲۱ بَيْعِ الْخِلْطِ مِنَ التَّمْرِ۔

باب اچھی اور بُری کھجور ملی جلی بیچنا

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ وَكُنَّا نَبِيْعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ وَّلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوسعیدؓ سے انہوں نے کہا ہم کو سب قسم کی ملی جلی کھجور ملا کرتی اور ہم اس کے دو صاع دے کر ایک صاع اچھی کھجور لیتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو صاع ایک کا ایک صاع کھجور کے بدل بیچنا درست نہیں نہ ایک درہم کا دو درہم کے بدل۔

بَاب ۴۲۲ مَا قِيْلَ فِي اللَّحَّامِ وَالْجَزَّارِ۔

باب گوشت بیچنے والے اور قصاب کا بیان

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُكْنٰى أَبَا شُعَيْبٍ فَقَالَ لِغُلَامٍ لَّهٗ قَصَّابٍ اجْعَلْ لِّيْ طَعَامًا يَكْفِيْ خَمْسَةً فَإِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَدْعُوَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَإِنِّيْ قَدْ عَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْجُوْعَ فَدَعَاهُمْ فَجَاءَ مَعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا قَدْ تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهٗ فَأْذَنْ لَهٗ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ يَّرْجِعَ رَجَعَ فَقَالَ لَا بَلْ قَدْ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے شقیق نے انہوں نے ابومسعودؓ سے انہوں نے کہا ایک انصاری مرد آیا جس کی کنیت ابوشعیب تھی[۱] اُس نے اپنے ایک غلام سے کہا جو قصائی تھا مجھے اتنا کھانا تیار کر دے جو پانچ آدمیوں کو کافی ہو کیونکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کرنا چاہتا ہوں میں نے آپ کے چہرے کو دیکھا معلوم ہوتا ہے آپ بھوکے ہیں پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا ایک اور شخص[۲] زیادہ چلا آیا آپ نے (صاحب خانہ سے) فرمایا یہ شخص ہمارے ساتھ (بن بلائے) چلا آیا ہے اب تیرا اختیار ہے اس کو اجازت دے (یا نہ دے) اگر تو کہے تو وہ لوٹ جائے صاحب خانہ نے کہا نہیں میں نے اس کو

۱ے اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ ۲ے یعنے طفیلی بن کر چلا آیا اس شخص کا بھی نام معلوم نہیں ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب خانہ سے اجازت لی حالانکہ آپ کو اپنی امت کے مال میں بلے اجازت کے بھی تصرف درست تھا اس لیے کہ اس کا دل خوش ہو اور ابوطلحہ کی دعوت میں آپ نے یہ اجازت نہ لی کیونکہ ابوطلحہ نے دعوتیوں کی تعداد معین نہیں کی تھی اور اس شخص سے پانچ کی تعداد معین کر دی تھی اور یہ امر آپ کا ایک معجزہ تھا اس لیے کہ انصاری نے اپنے قصاب غلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ نہیں فرمایا تھا کہ پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر کر دی ۱۲ منہ

اَذِنْتُ لَهٗ۔

اجازت دی (وہ بھی کھا سکتا ہے)

باب ۴۲۳ مَا یَمْحَقُ الْکَذِبُ وَالْکِتْمَانُ فِی الْبَیْعِ

باب بیع میں جھوٹ بولنے اور عیب چھپانے سے برکت مٹ جاتی ہے

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ مُحَبَّرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْخَلِیْلِ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اَوْ قَالَ حَتّٰی یَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِکَ لَهُمَا فِیْ بَیْعِهِمَا وَاِنْ کَتَمَا وَکَذَبَا مُحِقَتْ بَرَکَةُ بَیْعِهِمَا۔

ہم سے بدل بن محبر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے ابو الخلیل سے سنا وہ عبد اللہ بن حارث سے نقل کرتے تھے وہ حکیم بن حزام سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بیچنے والا اور خریدنے والا دونوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں پھر اگر وہ دونوں سچ بولیں گے اور جو کچھ عیب ہو بیان کر دیں گے تو ان کو اس بیع میں برکت ہوگی اور اگر چھپائیں گے جھوٹ بولیں تو بیع کی برکت مٹ جائے گی[1]

باب ۴۲۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) یہ فرمانا مسلمانوں دُگن تگن سود مت کھاؤ[2] اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم اپنے مطلب کو پہنچو۔

۶۵۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یُبَالِی الْمَرْءُ بِمَا اَخَذَ الْمَالَ اَمِنْ حَلَالٍ اَمْ مِنْ حَرَامٍ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا اس وقت آدمی کچھ پرواہ نہ کرے گا اس نے حلال سے کمایا یا حرام سے[3]

باب ۴۲۵ اٰکِلِ الرِّبٰوا وَشَاهِدِهٖ وَکَاتِبِهٖ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِکَ

باب سود کھانے والے اور اس پر گواہ ہونے والے اور سود کا معاملہ لکھنے والے کی سزا اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن بس اسی طرح کھڑے ہوں گے

---

[1] یعنے بائع اور مشتری دونوں کو سچ بولنا چاہیے اگر چیز میں کوئی عیب ہو تو بائع کو اگر قیمت میں کوئی عیب ہو تو مشتری کو صاف صاف بیان کر دینا چاہیئے ایسا کریں گے تو اللہ ان کی تجارت میں برکت دے گا ورنہ تباہ ہوں گے ۱۲ منہ

[2] پہلے یہی آیت اتری جاہلیت کا قاعدہ تھا کہ جب وعدہ آن پہنچا تو قرض دار سے کہتے تو ادا کرتا ہے یا سود دینا قبول کرتا ہے اگر وہ نہ دیتا تو سود لگا دیتے اور اصل میں شریک کر لیتے اس طرح سود اصل میں شریک ہو ہو کر قرضہ اصل سے دونا تگنا ہو جاتا اور اللہ نے اس کو ذکر فرمایا اور منع کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ اصل سے کم یا ہلکا سود کھانا درست ہے ہماری شریعت میں سود ہلکا ہو یا بھاری مطلقاً حرام اور ناجائز ہے ۱۲ منہ

[3] بلکہ ہر طرح پیسہ جوڑنے کی نیت ہوگی کہیں سے بھی ملجائے اور کسی طرح سے خواہ شرعاً جائز ہو یا ناجائز ہمارے زمانہ میں یہ بلا عام ہو گئی ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ہم اس کو آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اس حدیث میں ہے کہ اس زمانہ میں جو سود نہ کھائے گا اس پر بھی سود کا غبار پڑ جائے گا یعنے سود کے معاملہ میں شریک ہوگا یا وکیل یا سود کے فیصلے کرے گا یا ان کا گواہ بنے گا صحیح حدیث میں ان سب پر لعنت آئی ہے ۱۲ منہ

بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔

جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جس کو شیطان نے ہاتھ لگا کر باؤلا بنا دیا ہو[1] یہ ان کے اس کہنے کی سزا ہے کہ بیع بھی سود کی طرح ہے حالانکہ (دونوں میں بڑا فرق ہے) بیع کو اللہ نے درست کیا اور سود کو حرام کیا پھر جس کو اس کے مالک کی طرف سے نصیحت کی بات آئی وہ (آئندہ کے لیے سود سے) باز آگیا تو جو لے چکا وہ اسی کا ہو گیا[2] اور جو لوگ دوبارہ پھر سود لیں تو وہ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے۔

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ اٰخِرُ الْبَقَرَةِ قَرَاَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو الضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب سورہ بقرہ کی اخیر آیتیں الذین یاکلون الربوا اخیر تک اتریں تو آپ نے لوگوں کو مسجد میں پڑھ کر سنائیں پھر شراب کی سوداگری کو بھی حرام کیا

۶۵۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَاَخْرَجَانِيْ اِلٰى اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ مِّنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلٰى وَسَطِ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهَرِ فَاِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ يَّخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهٗ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَآءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالَ الَّذِيْ رَاَيْتَهٗ فِي النَّهَرِ اٰكِلُ الرِّبٰوا۔ انحر

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے ابو رجاء بصری سے انہوں نے سمرہ بن جندب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات کو میں نے خواب دیکھا دو شخص (جبرائیل اور میکائیل) میرے پاس آئے اور مجھ کو ایک پاکیزہ زمین میں لے گئے پھر ہم (تینوں مل کر) چلے ایک خون کی ندی پر پہنچے دیکھا تو اس میں ایک مرد کھڑا ہے اور نہر کے بیچ میں[3] ایک شخص ہے جس کے سامنے پتھر رکھے ہیں وہ شخص جو ندی میں کھڑا تھا آنے لگا اس نے ندی سے باہر نکلنا چاہا میں اس شخص نے جو کنارے پر تھا اس کے منہ پر پتھر مارا وہ جہاں سے چلا تھا وہیں پلٹ گیا اسی طرح ہر بار جب وہ باہر نکلنا چاہتا یہ اس کے منہ پر ایک پتھر مارتا وہ جہاں تھا وہیں لوٹ جاتا میں نے پوچھا یہ ماجرا کیا ہے انہوں نے کہا نہر میں جو کھڑا ہے سود خوار ہے

[1] کسی پر آسیب ہو یا شیطان تو وہ کھڑا نہیں ہو سکتا اگر مشکل سے کھڑا بھی ہوتا ہے تو کپ کپا کر گر پڑتا ہے یہی حال حشر کے وقت سود خواروں کا ہوگا ۱۲ منہ [2] مطلب ہے کہ جو سود جاہلیت کے زمانہ میں حرمت اترنے سے پہلے کھا چکے اب اس کا پھیرنا ضرور نہیں اور نہ اب اس پر مواخذہ ہوگا آئندہ سے نہ کھاؤ ۱۲ منہ [3] یہ صحیح نہیں ہے صحیح وہی ہے جو دوسری روایتوں میں ہے وعلی شط النہر یعنے نہر کے کنارے ایک شخص ہے جس کے سامنے پتھر رکھے ہیں بعض روایتوں میں علی وسط النہر تکثیر فاذ باقی بر منوانجلد

باب ۷۲۶ مُوْكِلِ الرِّبٰو لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ اٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۵۸ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ اَبِي اشْتَرٰى عَبْدًا حَجَّامًا فَاَمَرَ بِمَحَاجِمِهٖ فَكُسِرَتْ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الدَّمِ وَنَهٰى عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُوْمَةِ وَاٰكِلِ الرِّبٰو وَمُوْكِلِهٖ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ۔

باب ۷۲۷ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰو وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ۔

باب سود کھلانے والے کا گناہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا مسلمانو اگر تم میں ایمان ہے تو اللہ سے ڈرو اور جو سود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو اگر تم ایسا نہیں کرتے تو خدا اور رسول سے لڑنے کے لیے ہوشیار ہو جاؤ اور اگر سود سے توبہ کرتے ہو تو اپنی اصلی رقم لے لو نہ تم کسی کو ستاؤ نہ تم کو کوئی ستائے اور اگر قرض دار محتاج ہو تو جب تک اس کو فراغت ہو مہلت دو اور جو اصل بھی اس کو معاف کر دو تو یہ اور بہتر ہے اگر تم سمجھو اور اس دن سے ڈرو جس دن تم لوٹ کر اللہ کے سامنے جاؤ گے پھر ہر آدمی کو اس کے کئے کا پورا بدلہ ملے گا اور اس پر ظلم نہ ہوگا ابن عباسؓ نے کہا یہ آیت واتقوا یوما اخیر تک سب میں اخیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری[1]

ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے کہا میں نے دیکھا میرے باپ نے ایک غلام خریدا جو حجام تھا (اس کی حجامت کے ہتھیار توڑ ڈالے) میں نے اس کی وجہ پوچھی تو کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کے مول اور خون کے مول[2] سے منع فرمایا اور گودنا گدانے گدوانے سے اور سود کھانے اور کھلانے[3] سے اور مورت بنانے والے پر لعنت کی[4]

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا اللہ سود کو مٹاتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ناشکرے بدکار کو پسند نہیں کرتا

(بقیہ صفحہ سابقہ) تو یہ ماقبل سے متعلق ہوگا یعنی ایک مرد کھڑا ہے نہر کے بیچ میں ۱۲ منہ ۔ ۴ یہ حدیث کتاب الجنائز میں تفصیل کے ساتھ گذر چکی ہے اس حدیث میں اور نہ اگلی حدیث میں کاتب اور گواہ کی سزا مذکور نہیں ہے جس کا ترجمہ باب میں ذکر ہے تو شاید امام بخاری نے کاتب اور گواہ کو سود خوار پر قیاس کیا یا اس روایت کی طرف اشارہ کیا جس کو امام مسلم نے جابرؓ سے نکالا اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اور کاتب اور شاہد سب پر لعنت کی اور فرمایا سب گناہ میں برابر ہیں ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا ۔ ۱ اس کو خود امام بخاری نے کتاب التفسیر میں وصل کیا کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے اترنے کے ستر ہ یا اٹھارہ دن بعد وفات پائی ۱۲ منہ ۔ ۲ یعنی پچھنے لگانے کی اجرت سے اکثر علماء کے نزدیک کتے کی بیع درست نہیں ہے اور امام ابوحنیفہ نے کتے کا بیچنا اور اس کی قیمت کھانا جائز رکھا ہے اور اگر کوئی کسی کا کتا مار ڈالے تو اس پر تاوان لازم کیا ہے اور امام مالک سے اس باب میں دو روایتیں ہیں ہمارے امام احمد بن حنبل نے حدیث کی رو سے مطلقاً اس کی بیع ناجائز رکھی ہے اب رہی پچھنے لگانے کی اجرت تو اس حدیث میں جو ممانعت ہے وہ تنزیہی ہے کیونکہ دوسری صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرتؐ نے پچھنے لگوائی اور حجام کو اس کی مزدوری دی اگر حرام ہوتی تو آپ کبھی نہ دیتے ۱۲ منہ قسطلانی ۔ ۳ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے گودنا گدانا اور گدوانا حرام ہے کیونکہ اس میں اللہ کی خلقت کو بدلنا ہے مشرکوں میں یہ امر بہت رائج ہے قسطلانی نے کہا گودنا یہ ہے کہ جلد میں سوئی ڈالیں پھر سوراخ میں نیل یا سرمہ بھر دیں تو جلد پر کالا سا نشان پڑ جاتا ہے ۱۲ منہ ۔ ۴ یعنی جاندار کی صورت بنانے والے پر کیسی ہو یا مجسم البتہ بےجان چیزوں کی مورت بنانے میں قباحت نہیں جیسے درخت باقی بر صفحہ آیندہ

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ يَقُولُ الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ سعید بن مسیب نے کہا ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جھوٹی قسم کھانے سے گو مال بک جاتا ہے لیکن برکت مٹ جاتی ہے[1]

بَاب ۴۲۸ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ۔

باب خرید و فروخت میں قسم کھانا مکروہ ہے

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رض أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً وَهُوَ فِي السُّوقِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا مَا لَمْ يُعْطَ لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَنَزَلَتْ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا۔

ہم سے عمرو بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو عوام بن حوشب نے خبر دی انہوں نے ابراہیم بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے ایک شخص نے بازار میں[2] اپنا اسباب رکھا اور لگا خدا کی قسم کھانے مجھے اس کی قیمت اتنی ملتی تھی پر میں نے نہیں دی وہ چاہتا تھا ایک مسلمان کو دھوکا دے اس وقت (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت اتری جو لوگ اللہ کے عہد اور قسموں کے بدل تھوڑا مول لیتے ہیں[3]

بَاب ۴۲۹ مَا قِيلَ فِي الصَّوَّاغِ وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا الْإِذْخِرَ لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوتِهِمْ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ ؛

باب سناروں کا بیان اور طاؤس نے عبداللہ بن عباسؓ سے نقل کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکے کی گھاس نہ کاٹی جائے اور حضرت عباس نے عرض کیا مگر اذخر کی اجازت دیجیے وہ سناروں لوہاروں کے کام آتی ہے آپ نے فرمایا اچھا اذخر (کاٹ لو)[4]

(بقیہ صفحہ سابقہ) یا مکان یا پہاڑ یا دریا کی بعضوں نے کہا جاندار کی بھی عکسی مورت بنانا جائز ہے مگر مجسم تو بالاتفاق حرام ہے اور ان مسلمانوں پر بڑا افسوس ہوتا ہے جو نصاریٰ کی تقلید سے اپنے گھروں میں مجسم مورتیں رکھتے ہیں مسلمان کا یہ فرض منصبی ہے کہ جہاں بت دیکھے توڑ ڈالے ۱۲منہ [1] اکثر بیوپاریوں کی عادت ہوتی ہے خریداروں کو ٹھگنے کے لیے جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں کہ یہ مال ہمارا اتنے کا خریدا ہے ہم آپ کو دیے دیتے ہیں تو فرمایا ایسا کرنے سے گو چند روز تک مال تو کچھ نکل جاتا ہے لیکن اخیر میں نقصان ہوتا ہے ایسے سوداگر کو برکت نہیں ہوتی ہوتا یہ ہے کہ چند روز میں اس کا جھوٹ اور فریب کھل جاتا ہے پھر کوئی اس کی دوکان پر پھٹکتا بھی نہیں نہ اس کے قول قسم کا اعتبار کرتا ہے اور سچے آدمی کی روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے اور اس کی تجارت بڑھتی جاتی ہے ایک حکیم نے کہا قسم کھانا ہی عمدہ نہیں آدمی کو یہ کوشش کرنا چاہیے کہ ہمیشہ سچ بات کہے پھر اس کی بات کا ایسا اعتبار ہو جائے گا کہ اس کو قسم کھانے کی ضرورت ہی نہ پڑے گی ۱۲منہ [2] گو سچی بھی ہو مگر سچی قسم کھانا مکروہ تنزیہی ہے اور جھوٹی قسم کھانا حرام ہے ۱۲منہ [3] اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا یہ اس مسلمان کا جس کو دھوکا دینا چاہتا تھا ۱۲منہ [4] ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ ان سے بات بھی نہیں کرنے کا نہ ان کو قیامت کے دن دیکھے گا نہ ان گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کو تکلیف کا عذاب ہوگا ۱۲منہ [5] یہ حدیث کتاب الحج میں اور اس سے پہلے بھی اول پارہ میں گذر چکی ہے اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ سناری کا پیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی تھا اور آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا تو یہ پیشہ جائز ہوگا اور بعضوں نے یہ پیشہ مکروہ رکھا ہے کیونکہ ایک حدیث میں وارد ہے کہ سب سے زیادہ جھوٹے سنار اور رنگریز ہوتے ہیں اس کو امام احمد نے نکالا حافظ نے کہا اس کی سند میں اضطراب ہے گویا امام بخاری نے یہ باب لا کر اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ۱۲منہ

۱۶۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِي فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ وَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو امام زین العابدین علی بن حسین نے ان سے امام حسینؓ نے بیان کیا کہ حضرت علیؓ کہتے تھے میرے پاس ایک اونٹ تھا جو لوٹ کے مال میں میرے حصے میں آیا تھا اور ایک اونٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو خمس میں سے دیا تھا جب حضرت فاطمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے میں نے وصال کرنا چاہا تو میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار سے بیٹھیرایا وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں مل کر (جنگل میں سے) اذخر لے کر آئیں میرا مطلب یہ تھا کہ میں اس کو سناروں کے ہاتھ بیچ کر ولیمہ کی دعوت کروں[1]

۱۶۶۲ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَلِسُقُفِ بُيُوتِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَالَ عِكْرِمَةُ هَلْ تَدْرِي مَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا هُوَ أَنْ تُنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ وَتَنْزِلَ مَكَانَهُ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا۔

ہم سے اسحاق بن شاہین نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مکہ کو حرمت والا کیا اور مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی ایک گھڑی بھر دن حلال ہوا نہ وہاں کی گھانس کاٹی جائے نہ وہاں کا درخت تراشا جائے نہ وہاں کا شکار بھگایا جائے نہ وہاں کی پڑی چیز اٹھائی جائے مگر ہاں جو پہنچوائے (وہ اٹھا سکتا ہے) اس وقت حضرت عباسؓ نے عرض کیا مگر اذخر کی ہمارے سناروں اور مکانوں کے چھتوں کے لیے اجازت دیجیے آپ نے فرمایا اچھا اذخر کی اجازت ہے عکرمہ نے خالد سے کہا شکار کا بھگانا کیا ہے اس کو سایہ میں سے ہٹانا اس کی جگہ لینے کے لیے عبدالوہاب نے خالد سے یوں نقل کیا ہے ہمارے سناروں اور قبروں کے لیے[2]

بَابٌ ۷۴۰ ذِكْرِ الْقَيْنِ وَالْحَدَّادِ۔

باب لوہاروں کا بیان

---

[1] بنی قینقاع یہودیوں کی ایک قوم ہے معلوم ہوا کہ ولیمہ دولھا کو کرنا چاہیئے نہ کہ دلہن والوں کو ۱۲ منہ [2] یعنے بجائے چھتوں کے عبدالوہاب کی روایت میں قبروں کا ذکر ہے عرب لوگ اذخر کو قبروں میں بھی ڈالتے اور چھت بھی اس سے پاٹتے وہ ایک خوشبودار گھاس ہوتی ہے عبدالوہاب کی روایت کو خود امام بخاری نے حج میں نکالا ۱۲ منہ

۶۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ قَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا أَكْفُرُ حَتَّى يُمِيتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ دَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ وَأُبْعَثَ فَسَأُوتَى مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَ فَنَزَلَتْ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا -

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے خباب بن ارت سے انہوں نے کہا میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہاری کا کام کرتا تھا[1] عاص بن وائل پر میرا کچھ قرض آتا تھا میں نے اس پر تقاضا کیا وہ کہنے لگا میں تیرا قرض اس وقت تک نہیں دینے کا جب تک تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پھر جائے میں نے جواب دیا میں تو تیرے مرنے تک بھی پھرنے والا نہیں بلکہ مرنے کے بعد اٹھنے تک بھی وہ بولا تو اچھا میں مر کر اٹھوں گا مال ملے گا اولاد ہوگی جب تیرا قرض ادا کر دوں گا اس وقت یہ آیت اتری اے پیغمبر تو نے اس کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کو نہ مانا اور کہتا ہے مجھ کو مال ملے گا اولاد ملے گی کیا وہ غیب تک پہنچ گیا ہے یا اس نے پروردگار سے کوئی اقرار لے لیا ہے

بَابُ ذِكْرِ الْخَيَّاطِ -

باب درزی کا بیان

۶۶۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ -

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے ایک درزی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا طیار کیا اور آپ کو بلایا انسؓ نے کہا میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا اس نے آپ کے سامنے روٹی رکھی اور کدو کا شوربا اور بھنا ہوا گوشت میں نے دیکھا آپ پیالے کے کناروں سے کدو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھاتے تھے اس دن سے میں برابر کدو کو پسند کرتا ہوں[2] -

بَابُ ذِكْرِ النَّسَّاجِ -

باب جولاہے کا بیان

۶۶۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن سے

---

[1] خباب بن ارت مشہور صحابی تھے وہ لوہاری کا پیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کرتے تھے آپ کو ان کا حال معلوم ہوا تھا اس سے یہ نکلا کہ لوہاری کا پیشہ کرنا درست ہے ۱۲ منہ

[2] کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا کدو نہایت عمدہ ترکاری ہے یعنی لمبا کدو وہ سرد تر ہے اور دافع تپ و خفقان و رافع حرارت و خشکی بدن اور قبض و بواسیری کو رفع کرتا ہے میٹھے کی بھی یہی خاصیت ہے گو کدو کھانا دین کا کوئی کام نہیں ہے کہ اسکی پیروی لازم ہو مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس کو مقتضی ہے کہ ہر مسلمان کدو سے رغبت رکھے جیسے انہوں نے کیا ۱۲ منہ

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ فَقِيْلَ لَهٗ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوْجٌ فِیْ حَاشِيَتِهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ نَسَجْتُ هٰذِهٖ بِيَدِیْ اَكْسُوْكَهَا فَاَخَذَهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَخَرَجَ اِلَيْنَا وَاِنَّهَا اِزَارُهٗ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكْسُنِيْهَا فَقَالَ نَعَمْ فَجَلَسَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ اَرْسَلَ بِهَا اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا اَحْسَنْتَ سَاَلْتَهَا اِيَّاهُ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّهٗ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ مَا سَاَلْتُهٗ اِلَّا لِتَكُوْنَ كَفَنِیْ يَوْمَ اَمُوْتُ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهٗ

بَابُ ۳۳ النَّجَّارِ ۔

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ اَتٰی رِجَالٌ اِلٰی سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ يَسْاَلُوْنَهٗ عَنِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فُلَانَةَ امْرَاَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ اَنْ مُرِیْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلُ لِیْ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ اِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَاَمَرَتْهُ يَعْمَلُهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَاَرْسَلَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَاَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ فَجَلَسَ عَلَيْهِ ۔

انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے کہا میں نے سہل بن سعد سے سنا انہوں نے کہا ایک عورت[1] بردہ لے کر آئی تم جانتے ہو بردہ کیا ہے انہوں نے کہا ہاں بردہ حاشیہ دار چادر کو کہتے ہیں خیر اس عورت نے کہا یا رسول اللہ میں نے خاص آپ کو پہنانے کے لیے اپنے ہاتھ سے بنی ہے آپ کو اس وقت چادر کی ضرورت تھی آپ نے لے لی پھر باہر برآمد ہوئے تو وہی آپ کی تہ بند تھی ایک شخص صحابہ میں[2] سے کہنے لگا یا رسول اللہ یہ چادر مجھ کو عنایت کیجیے آپ نے فرمایا اچھا تھوڑی دیر آپ مجلس میں بیٹھے رہے پھر اندر جا کر تہ کر کے اس شخص کو بھیج دی لوگوں نے اس سے کہا تم نے یہ اچھا نہیں کیا جو آپ سے یہ چادر مانگی تم جانتے ہو کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں کرتے وہ شخص بولا خدا کی قسم میں نے یہ چادر اس لیے مانگی کہ مرتے وقت اس کا کفن کروں سہل نے کہا وہی چادر اس کا کفن ہوئی[3]

باب بڑھئی کا بیان

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے کہا کئی آدمی سہل بن سعد ساعدی پاس آئے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کا حال پوچھتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلانی عورت کے پاس سہل نے اس کا نام لیا یہ کہلا بھیجا اپنے غلام سے جو بڑھئی ہے یہ کہہ مجھے کچھ لکڑیاں ایسی بنا دے جس پر میں لوگوں کو وعظ سناتے وقت بیٹھ جایا کروں اس نے اپنے غلام کو حکم دیا غابہ کے جھاؤ[4] سے (ایک منبر) طیار کرے پھر وہ طیار کر کے لایا اور اس عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیج دیا آپ نے اس کو (مسجد میں) رکھوایا پھر اس پر بیٹھے[5]

---

[1] اس عورت کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [2] وہ عبدالرحمن بن عوف تھے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر کتاب الجنائز میں بھی گزر چکی ہے یہاں امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ جلاہے کا پیشہ کرنا درست ہے ۱۲ منہ [4] غابہ ایک مقام ہے مدینہ کے بلند جانب میں شام کی طرف وہاں جھاؤ کے بڑے بڑے درخت تھے ۱۲ منہ [5] یہ حدیث اوپر کتاب الجمعہ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ

۱۱۴۷ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ فَإِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا قَالَ إِنْ شِئْتِ قَالَ فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ.

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن ایمن نے انہوں نے اپنے باپ سے انھوں نے جابرؓ بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا انصار کی ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کے لیے ایک ایسی چیز بنا دوں جس پر آپ (وعظ کے وقت) بیٹھا کریں کیونکہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے[1] آپ نے فرمایا اچھا تیری خوشی خیر اس نے منبر طیار کیا جب جمعہ کا دن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی منبر پر جو طیار ہوا تھا بیٹھے اتنے میں وہ کھجور کی کڑی جس پر ٹیکا دے کر آپ خطبہ پڑھا کرتے تھے آواز کرنے لگی قریب تھی پھٹ جائے آپ منبر پر سے اترے اور اس کو اپنے سینہ سے لگایا اب وہ چھوٹے بچے کی طرح رونے لگی جس کو لوگ چپ کراتے ہیں پھر چپ ہو گئی آنحضرت نے فرمایا یہ کڑی خطبہ سنا کرتی تھی اس لیے روئی[2]

بَابُ شِرَاءِ الْإِمَامِ الْحَوَائِجَ بِنَفْسِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا مِنْ عُمَرَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ جَاءَ مُشْرِكٌ بِغَنَمٍ فَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَاةً وَاشْتَرَى مِنْ جَابِرٍ بَعِيرًا.

باب بادشاہ یا امام اپنی ضرورت کی چیزیں خرید سکتا ہے[3]

اور ابن عمرؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے ایک اونٹ خریدا[4] اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے کہا ایک مشرک بکریاں لے کر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ایک بکری خریدی[5] اور جابرؓ سے ایک اونٹ خریدا[6]

۱۱۴۸ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ

ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہ نے کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے

[1] اس کا نام معلوم نہیں ہوا البتہ غلام کا نام یاقوم یا قبیصہ یا میمون یا مینا یا ابراہیم یا کلاب تھا بعضوں نے کہا یہ منبر تمیم داری نے بنایا تھا ۱۲ منہ [2] کہ آپ نے اس کو چھوڑ دیا اور منبر پر خطبہ پڑھنے لگے سبحان اللہ ہر چیز میں روح اور ادراک ہے اور اللہ کی محبت سب کو ہے از خدا کشی ہمہ چیز از تو گشتہ ۔ تو از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت ۔ یہ حدیث اوپر کتاب الجمعہ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] یعنے یہ امر مروت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ بادشاہ بھی ایک آدمی ہے اس کو بھی اسی طرح ضرورتیں ہوتی ہیں جیسی اور آدمیوں کو ہوتی ہیں اپنا سودا آپ بازار سے خریدنا اور خود ہی اس کو اٹھا کر لے آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور جو کوئی اس کو برا یا عزت کے خلاف سمجھے وہ مردود شقی ہے خسر الدنیا والآخرہ ۱۲ منہ [4] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الہبہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو امام بخاری نے کتاب البیوع میں وصل کیا ۱۲ منہ [6] یہ حدیث آگے موصولاً مذکور ہوگی ۱۲ منہ

وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ۔

باب ۴۳۔ شِرَاءِ الدَّوَابِّ وَالْحَمِيرِ وَإِذَا اشْتَرَى دَابَّةً أَوْ جَمَلًا وَهُوَ عَلَيْهِ هَلْ يَكُونُ ذَلِكَ قَبْضًا قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيهِ يَعْنِي جَمَلًا صَعْبًا۔

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا فَأَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَبْطَأَ عَلَيَّ جَمَلِي وَأَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ فَنَزَلَ يَحْجُنُهُ بِمِحْجَنِهِ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَكُفُّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ أَفَلَا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَمَّا إِنَّكَ قَادِمٌ فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ أَتَبِيعُ جَمَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأُوقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِي وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ الْآنَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ فَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ فَأَمَرَ

پاس گرو رکھ دی۔

باب چوپایہ جانوروں اور گدھوں کی خریداری اگر کوئی سواری کا جانور یا گدھا خریدے اور بیچنے والا اس پر سوار ہو تو اس کے اترنے سے پہلے خریدار کا قبضہ پورا ہوگا یا نہیں اور ابن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ سے فرمایا یہ اونٹ جو بڑا تند ہے میرے ہاتھ بیچ ڈال[1]

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے عبیداللہ نے انہوں نے وہب بن کیسان سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا میں ایک لڑائی میں (غزوہ ذات الرقاع یا تبوک میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میرا اونٹ دیر میں چلنے لگا تھک گیا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا جابرؓ میں نے عرض کیا حاضر آپ نے حال پوچھا میں نے کہا یہ اونٹ چلتا ہی نہیں تھک گیا ہے اس لیے میں پیچھے رہ گیا آپ سواری سے اتر کر اس اونٹ کو ٹیڑھے منہ کی لکڑی سے کھینچنے لگے پھر فرمایا سوار ہو جا میں سوار ہو گیا وہ ایسا تیز ہو گیا کہ میں اس کو روکنے لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہ نکلے آپ نے پوچھا جابرؓ تو نے نکاح کیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے میں نے عرض کیا بیوہ سے آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کیا تو اس سے کھیلتا وہ تجھ سے کھیلتی میں نے عرض کیا میری (بہت سی) بہنیں ہیں[2] تو میں نے یہ چاہا ایسی عورت کروں جو ان کو اچھی طرح بٹھائے کنگھی چوٹی کرے ان کا خیال رکھے آپ نے فرمایا اب تو اپنی بی بی کے پاس پہنچے گا خوب خوب مزے اڑا (صحبت کر) پھر فرمایا یہ اونٹ بیچتا ہے میں نے کہا بیچتا ہوں پھر ایک اوقیہ چاندی کے بدل آپ نے اس کو خرید لیا بعد اس کے آنحضرت سے پہلے مدینہ میں پہنچ گئے میں دوسرے دن صبح کو پہنچا ہم مسجد میں آئے تو آپ مسجد کے دروازے پر ملے پوچھا اب تو آیا میں نے عرض کیا جی ہاں

[1] اس کو امام بخاری نے کتاب الہبہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ عبداللہ میرے باپ شہید ہوئے اور نو بہنیں میری چھوڑ گئے میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ ایک جورو انہی کی طرح کردوں (یعنے وہ بھی ان کے ساتھ کھیل کود کرتی رہے بلکہ میں نے یہ مناسب سمجھا کہ ایک سنجیدہ عمر والی شوہر دیدہ عورت کردوں جو ان لڑکیوں کو سنبھالے ۱۲ منہ

بِلَالًا اَنْ يَزِنَ لَهُ اُوْقِيَةً فَوَزَنَ لِيْ بِلَالٌ فَاَرْجَحَ فِي الْمِيْزَانِ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى وَلَّيْتُ فَقَالَ ادْعُ لِيْ جَابِرًا قُلْتُ الْاٰنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْهُ قَالَ خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ

بَابٌ ۴۳۶ الْاَسْوَاقِ الَّتِيْ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَبَايَعَ بِهَا النَّاسُ فِي الْاِسْلَامِ۔

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عُكَاظٌ وَمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ اَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ تَاَثَّمُوْا مِنَ التِّجَارَةِ فِيْهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَا۔

بَابٌ ۴۳۷ شِرَاءِ الْاِبِلِ الْهِيْمِ اَوِ الْاَجْرَبِ الْهَائِمُ الْمُخَالِفُ لِلْقَصْدِ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ۔

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو كَانَ هٰهُنَا رَجُلٌ اسْمُهُ نَوَّاسٌ وَكَانَتْ عِنْدَهُ

آپ نے فرمایا اونٹ کو چھوڑ دے مسجد میں جا دو رکعتیں پڑھ میں مسجد میں گیا نماز پڑھی پھر آپ نے بلالؓ کو حکم دیا مجھے ایک اوقیہ چاندی تو دے بلالؓ جھکتی ہوئی تول کر دی میں پیٹھ موڑ کر چلا اس وقت آپ نے فرمایا جابرؓ کو بلاؤ میں اپنے دل میں یہ سمجھا شاید آنحضرتؐ اونٹ پھیر دیں گے اور اس کا پھیرنا مجھے اس وقت بہت ناگوار تھا آپ نے فرمایا اپنا اونٹ لے جا اور اس کی قیمت بھی تیری ہے[1]

باب جاہلیت کے بازاروں میں خرید فروخت درست ہونا جہاں اسلام کے زمانہ میں بھی لوگ خرید فروخت کرتے رہے

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا عکاظ اور مجنہ اور ذوالمجاز یہ سب جاہلیت کے بازار تھے جب اسلام کا زمانہ آیا تو لوگوں نے وہاں سوداگری کرنا برا سمجھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ کی) یہ آیت اتاری تم پر کچھ گناہ نہیں حج کے موسموں میں ابن عباسؓ نے ایسا ہی پڑھا ہے[2]

باب ہیم (بیمار) یا خارشی اونٹ خریدنا[3]

ہیم ہائم کی جمع ہے ہائم اعتدال سے (میانہ روی سے) گزرنے والا۔

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار نے کہا یہاں ایک شخص تھا نواس نامی اس کے پاس بیمار

---

[1] باب کی دونوں حدیثوں میں کہیں گدھے کا ذکر نہیں ہے جس کا بیان ترجمہ باب میں ہے اور شاید امام بخاری نے گدھے کو اونٹ پر قیاس کیا دونوں چوپائے اور سواری کے جانور ہیں دوسری روایت میں ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچتے وقت یہ شرط کر لی تھی کہ مدینہ پہنچنے تک میں اس پر سوار رہوں گا امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث نے بیع میں یہ شرط اسی حدیث سے درست رکھی ہے اور شافعیہ اور حنفیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا اس حدیث کو امام بخاری نے اس کتاب میں بیس جگہوں کے قریب بیان کیا ہے ۱۲ منہ [2] ان کی قرات میں یہ الفاظ زیادہ ہیں فی مواسم الحج جیسے اوپر گزر چکا اور مجاہد اور سعید بن جبیر اور عکرمہ اور منصور بن معتمر اور قتادہ اور ابراہیم نخعی اور ربیع بن انسؓ سے بھی ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ [3] یہاں یہ اعتراض ہوا ہے کہ ہیم ہائم کی جمع نہیں ہے بلکہ ہیم ہیماء کی جمع ہے مصابیح والے نے یوں جواب دیا ہے کہ ہیم ہائم کی بھی جمع ہو سکتی ہے جیسے بازل کی جمع بُزل آتی ہے پھر ہا کا ضمہ یا کے کسرہ سے بدل دیا گیا جیسے بیض میں جو ابیض کی جمع ہے ہیام ایک بیماری ہے جو اونٹ کو ہوتی ہے اس کو پانی کا ہوکا ہو جاتا ہے پیتا ہی چلا جاتا ہے آخر پی کر مر جاتا ہے ۱۲ منہ

إِبِلٌ هِيمٌ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ فَاشْتَرَى تِلْكَ الْإِبِلَ مِنْ شَرِيكٍ لَهُ فَجَاءَ إِلَيْهِ شَرِيكُهُ فَقَالَ بِعْنَا تِلْكَ الْإِبِلَ فَقَالَ مِمَّنْ بِعْتَهَا قَالَ مِنْ شَيْخٍ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ وَاللَّهِ ابْنُ عُمَرَ فَجَاءَهُ فَقَالَ إِنَّ شَرِيكِي بَاعَكَ إِبِلًا هِيمًا وَلَمْ يَعْرِفْكَ قَالَ فَاسْتَقْهَا قَالَ فَلَمَّا ذَهَبَ يَسْتَاقُهَا فَقَالَ دَعْهَا رَضِينَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى سَمِعَ سُفْيَانُ عَمْرًا۔

بَاب ۴۳۸ بَيْعِ السِّلَاحِ فِي الْفِتْنَةِ وَغَيْرِهَا

وَكَرِهَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بَيْعَهُ فِي الْفِتْنَةِ۔

۲۷۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَأَعْطَاهُ يَعْنِي دِرْعًا فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ۔

بَاب ۴۳۹ فِي الْعَطَّارِ وَبَيْعِ الْمِسْكِ۔

۳۷۶ - حَدَّثَنِي مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ

اونٹ تھے عبداللہ بن عمرؓ گئے اور نواس کے ایک ساجھی سے یہ اونٹ خرید لیے وہ نواس کے پاس گیا اور کہنے لگا ہم نے یہ اونٹ بیچ ڈالے نواس نے پوچھا کس کے ہاتھ اس نے کہا ایک بوڑھے کے ہاتھ جو ایسی ایسی شکل کا تھا نواس نے کہا ارے کمبخت یہ تو خدا کی قسم عبداللہ بن عمرؓ تھے خیر نواس عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے ساجھی نے آپ کے ہاتھ بیمار اونٹ بیچ ڈالے اور آپ کو خبر نہ کی انہوں نے کہا اچھا وہ اونٹ پھیر لے جا جب وہ ان کو ہانک لیجانے لگا تو انہوں نے کہا رہنے بھی دے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر راضی ہیں آپ نے فرمایا چھوت ۱؎ کوئی چیز نہیں علی بن مدینی نے کہا سفیان نے عمرو سے سنا ہے

باب جب مسلمانوں میں آپس میں فساد نہ ہو یا ہو رہا ہو تو ہتھیار بیچنا کیسا ہے اور عمران بن حصین نے اس کو مکروہ رکھا ہے ۲؎

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمر بن کثیر بن افلح سے انہوں نے ابو محمد سے جو ابوقتادہ کے غلام تھے انہوں نے ابوقتادہ حارث بن ربعی سے انہوں نے کہا ہم جس سال حنین کی لڑائی ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے آپ نے مجھ کو ایک زرہ عنایت فرمائی میں نے اس کو بیچ کر بنی سلمہ کے محلہ میں ایک باغ خریدا یہ پہلی جائداد ہے جو اسلام کے زمانہ میں میں نے حاصل کی ۳؎

باب گندھی کا بیان اور مشک بیچنے کا۔

مجھ سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے ابوبردہ بن عبداللہ نے کہا میں نے ابوبردہ بن ابی موسیٰ سے سنا انہوں نے اپنے باپ ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھے صحبتی اور برے صحبتی کی مثال ایسی ہے جیسے مشک اور

۱؎ یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا جس کو عدوی کہتے ہیں حالانکہ حدیث میں خارشی اونٹ کا ذکر نہیں ہے مگر امام بخاری نے خارشت کو بھی ہیام کی بیماری پر قیاس کیا ۱۲ منہ ۲؎ اس کو ابن عدی نے کامل میں وصل کیا اور طبرانی نے معجم کبیر میں اس کو مرفوعاً روایت کیا لیکن اس کا اسناد ضعیف ہے ۱۲ منہ ۳؎ اس حدیث سے ترجمہ باب کا ایک جزو یعنی جب فساد نہ ہو اس وقت جنگی سامان کا بیچنا درست نکلتا ہے کیونکہ زرہ بھی ہتھیار یعنے لڑائی کے سامان میں داخل ہے اب رہی یہ بات کہ فساد کے زمانہ میں ہتھیار بیچنا تو یہ بعضوں نے مکروہ رکھا ہے جب ان لوگوں کے ہاتھ بیچے جو فتنہ میں ناحق پر ہوں کس لیے کہ یہ اعانت ہے گناہ اور معصیت پر اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان البتہ اس جماعت کے ہاتھ جو حق پر ہو بیچنا مکروہ نہیں ہے ۱۲ منہ

وَالْجَلِيْسِ السُّوْءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ وَكِيْرِ الْحَدَّادِ لَا يَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ تَشْتَرِيَهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ رِيْحَهُ وَكِيْرُ الْحَدَّادِ يُحْرِقُ بَدَنَكَ اَوْ ثَوْبَكَ اَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً

لوہار کی بھٹی کی مشک والے پاس جائے (یعنے معطر کے) تو فائدے سے خالی نہیں آتا یا تو مشک (یا عطر) خرید ے تو خوشبو ہی سونگھتا ہے اور لوہار کی بھٹی یا تو بدن اور کپڑا اجلا دیتی ہے یا بدبو سونگھاتی ہے

بَابُ ذِكْرِ الْحَجَّامِ

باب حجام پچھنی لگانے والے کا بیان

۱۹۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ اَبُوْ طَيْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَاَمَرَ اَهْلَهُ اَنْ يُّخَفِّفُوْا مِنْ خَرَاجِهِ۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے حمید سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ابوطیبہ نے (جو محیصہ بن مسعود کا غلام تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنی لگائے آپ نے ایک صاع کھجور اس کو دلوائی اور اس کے مالکوں کو یہ حکم دیا اس کا محصول کم کر دیں [1]

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَى الَّذِيْ حَجَمَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبد اللہ نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور جس نے پچھنے لگائے تھے اس کو (کچھ مزدوری) دی اگر حرام ہوتی تو آپ کاہے کو دیتے

بَابُ التِّجَارَةِ فِيْمَا يُكْرَهُ لُبْسُهُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

باب مرد اور عورت کو جس چیز کا پہننا مکروہ ہے اس کی سوداگری کرنا

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عُمَرَ بِحُلَّةِ حَرِيْرٍ اَوْ سِيَرَاءَ فَرَاٰهَا عَلَيْهِ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اُرْسِلْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ اِنَّمَا بَعَثْتُ اِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابوبکر بن حفص نے انہوں نے ابو سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو ایک ریشمی جوڑا یا زرد دھاری دار ریشمی جوڑا بھیجا پھر دیکھا تو حضرت عمرؓ اس کو پہنے ہیں آپ نے فرمایا میں نے اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اس کو پہنو اس کو تو وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں

---

[1] یعنے جو روزانہ یا ماہواری اس سے لیا کرتے تھے عرب میں مالک لوگ اپنے غلام کی لیاقت اور محنت کے لحاظ سے اس پر ایک شرح مقرر کر دیا کرتے کہ اتنا روز یا مہینے مہینے ہم کو دیا کرے اسی کو خراج کہتے ہیں ۱۲ منہ [2] بشرطیکہ دوسرا کوئی گو کافر ہی سہی اس سے فائدہ اٹھا سکے لیکن اس چیز کا بیچنا جس سے کوئی فائدہ اٹھا سکے درست نہیں ہے اور راجح قول یہی ہے اب باب میں جو حدیث بیان کی اس میں ریشمی جوڑے کا ذکر ہے وہ مردوں کے لیے مکروہ ہے عورتوں کے لیے مکروہ نہیں ہے اسمٰعیلی نے اس پر اعتراض کیا اور جواب یہ ہے کہ مردوں کے لیے جو چیز مکروہ ہے اس کے بیچنے کا جواز حدیث سے نکلتا ہے تو عورتوں کے لیے جو مکروہ ہے اس کی بیع کا بھی جواز اس پر قیاس کرنے سے نکل آیا یا یہ کہ ترجمہ باب میں کراہت مراد ہے تحریمی ہو یا تنزیہی اور ریشمی کپڑے عورتوں کے لیے گو حرام نہیں ہیں مگر تنزیہاً مکروہ ہیں ۱۲ منہ

بِهَا يَعْنِي تَبِيْعُهَا۔

۱۹۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعَذَّبُوْنَ فَيُقَالُ أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ

کوئی حصہ نہیں میں نے اس لیے بھیجا تھا کہ بیچ کر اپنے کام میں لاؤ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا میں نے ایک تکیہ (یا چار جامہ) خرید ا جس پر مورتیں تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے رہے اندر نہ آئے میں نے آپ کے چہرے پر ناراضی پائی تو عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ اور اس کے رسول کے سامنے اپنے قصور سے توبہ کرتی ہوں میں نے کیا قصور کیا آپ نے فرمایا یہ تکیہ (یا چار جامہ) کیسا ہے میں عرض کیا آپ ہی کے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لیے میں نے مول لیا ہے آپ نے فرمایا جن لوگوں نے یہ مورتیں بنائیں ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا جو تم نے بنایا اس میں جان بھی ڈالو اور آپ نے یہ بھی فرمایا جس گھر میں مورتیں ہوں وہاں فرشتے نہیں جاتے[۲]

بَابٌ ۴۲۲ صَاحِبُ السِّلْعَةِ أَحَقُّ بِالسَّوْمِ۔

باب جس کا مال ہے اس کو قیمت کہنے کا زیادہ حق ہے[۳]

۱۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ رضؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ وَفِيْهِ خَرِبٌ وَّنَخْلٌ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث بن سعید نے انہوں نے ابو التیاح سے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب مدینہ میں تشریف لائے تو آپ) نے فرمایا بنی النجار کے لوگو تم مجھ سے اپنے باغ کا مول کر لو اس میں کھنڈر تھے اور کھجور کے درخت[۴]

بَابٌ ۴۲۳ كَمْ يَجُوْزُ الْخِيَارُ۔

باب کب تک بیع توڑ ڈالنے کا اختیار رہتا ہے[۵]

---

[۱] اس حدیث سے صاف یہ نکلتا ہے کہ جاندار کی مورت بنانا مطلقاً حرام ہے نقشی ہو یا مجسم کس لیے کہ تکیے پر نقشی صورتیں بنی ہوئی تھیں اور باب کا مطلب اس حدیث سے اس طرح نکلتا ہے کہ گو یہ آپ نے مورت دار کپڑا عورت اور مرد دونوں کے لیے مکروہ رکھا مگر اس کا خریدنا جائز سمجھا کس لیے کہ حضرت عائشہ رضؓ کو یہ حکم نہیں دیا کہ بیع کو فسخ کریں ۱۲ منہ [۲] یعنے رحمت کے فرشتے جو اپنی خوشی سے مومنین کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں باقی جو فرشتے خدا کے حکم سے آتے ہیں وہ تو ہر حال میں اور ہر جگہ آئیں گے ۱۲ منہ [۳] یعنے مال کی قیمت وہی بیان کرے پھر خریدار جو چاہے کہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایسا کرنا واجب ہے کیونکہ اوپر جابر رضؓ کی حدیث میں گذرا ۱۲ منہ [۴] یہ حدیث اوپر کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۵] بیع میں کئی طرح کے خیار ہوتے ہیں ایک خیار المجلس یعنے جب تک بائع اور مشتری اسی جگہ رہیں جہاں عقد ہوا تو دونوں کو بیع کے فسخ کر ڈالنے کا اختیار رہتا ہے دوسرے خیار الشرط یعنے مشتری تین دن کی شرط کرے یا اس سے کم کی تیسرے خیار الرویہ یعنے مشتری نے بن دیکھے ایک چیز خرید لی دیکھنے پر اس کو اختیار ہوتا ہے چاہے بیع قائم رکھے چاہے فسخ کر ڈالے اس کے سوا اور بھی خیار ہیں جن کو قسطلانی نے بیان کیا ۱۲ منہ

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُوْنُ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب نے خبر دی کہا میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا کہا میں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اپنے معاملہ میں اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں یا خود بیع میں خیار کی شرط ہو[1] نافع نے کہا ابن عمرؓ جب کوئی چیز خریدتے جو ان کو پسند آتی تو بائع سے جدا ہو جاتے[2]

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا وَزَادَ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ قَالَ هَمَّامٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِي التَّيَّاحِ فَقَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِي الْخَلِيْلِ لَمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے انہوں ابوالخلیل صالح بن ابی مریم سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار رہے جب تک جدا نہ ہوں اور احمد بن سعید داری نے اتنا اور بڑھایا ہم کو بہز بن راشد نے بیان کیا ہمام نے کہا پھر میں نے یہ حدیث ابوالتیاح سے بیان کی تو انہوں نے کہا میں بھی ابوالخلیل کے ساتھ تھا جب عبداللہ بن حارث نے ان سے یہ حدیث بیان کی تھی

بَابُ ۴۴۴ اِذَا لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْخِيَارِ هَلْ يَجُوْزُ الْبَيْعُ

باب اگر کوئی شخص بائع یا مشتری اختیار کی مدت معین نہ کرے تو بیع جائز ہوگی یا نہیں

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ وَرُبَّمَا قَالَ اَوْ يَكُوْنُ بَيْعَ خِيَارٍ۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں یا ایک دوسرے سے یوں نہ کہہ دے کہ بھائی اختیار کر لے بیع رکھ یا توڑ ڈال[3] یا خود بیع میں اختیار کی شرط ہو

بَابُ ۴۴۵ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَشُرَيْحٌ وَالشَّعْبِيُّ وَطَاؤُسٌ وَعَطَاءٌ وَابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ۔

باب بائع اور مشتری دونوں کو جب تک جدا نہ ہوں اختیار رہنا ابن عمرؓ اور شریحؒ اور شعبی اور طاؤس اور عطاء اور ابن ابی ملیکہ کا یہی قول ہے

---

[1] تو جو مدت ٹھہری ہے اس مدت تک مشتری کو اختیار رہے گا گو دونوں جدا ہو جائیں بعضوں نے اس کا یہ معنے کیا ہے کہ بائع عقد پورا ہونے کے بعد مشتری کو اختیار دے اور وہ یہ کہے کہ میں بیع کو نافذ کرتا ہوں تو اب اس کو فسخ کا اختیار نہ رہے گا گو وہ اسی مجلس میں بیٹھا رہے اس کا ذکر آگے آئے گا ۱۲ منہ

[2] یعنے وہاں سے جلدی چل دیتے تاکہ فسخ بیع کا اختیار نہ رہے اس سے صاف یہ نکلتا ہے کہ جدا ہونے سے حدیث میں دونوں کا جدا ہونا مراد ہے ۱۲ منہ

[3] اس مسئلہ میں اختلاف ہے شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک خیار الشرط کی مدت تین دن سے زیادہ نہیں ہو سکتی اگر اس سے زائد مدت ٹھہرے یا کوئی مدت معین نہ ہو تو بیع ہی نہ ہوگی اور ہمارے امام احمد اور اسحاق اور اہل حدیث کا یہ مذہب ہے کہ بیع جائز ہے اور جتنی مدت ٹھہرائے اتنی مدت تک اختیار رہے گا اور جو کوئی مدت معین نہ ہو تو ہمیشہ اختیار رہے گا اور اوزاعی اور ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ خیار کی شرط باطل ہو گی اور بیع لازم ہوگی ۱۲ منہ [4] ان سب نے یہی کہا ہے کہ صرف ایجاب قبول باقی بر صفحہ آئندہ

۶۸۲ - حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَتَادَةُ اَخْبَرَنِیْ عَنْ صَالِحٍ اَبِی الْخَلِیْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ حَکِیْمَ بْنَ حِزَامٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِیْ بَیْعِهِمَا وَاِنْ کَذَبَا وَکَتَمَا مُحِقَتْ بَرَکَةُ بَیْعِهِمَا۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو حبان بن ہلال نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا مجھ کو قتادہ نے خبر دی انہوں نے صالح ابوالخلیل سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے کہا میں نے حکیم بن حزام سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں[1] اگر دونوں سچ بولیں گے اور اصل حال بیان کر دیں گے تو ان کی بیع میں برکت ہو گی اور جو جھوٹ بولیں گے اور اصل حال چھپائیں گے تو بیع کی برکت مٹ جائے گی

۶۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَایِعَانِ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِیَارِ عَلٰی صَاحِبِهٖ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اِلَّا بَیْعَ الْخِیَارِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو ایک دوسرے کے مقابل اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں مگر بیع خیار میں (یعنے جب بائع بیع کے بعد مشتری کو اختیار دے اور وہ کہے میں بیع کو نافذ کرتا ہوں[2]

بَاب ۴۴۲ اِذَا خَیَّرَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ بَعْدَ الْبَیْعِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَیْعُ۔

باب جب بائع یا مشتری دوسرے کو بیع کے بعد اختیار دے اور وہ بیع پسند کرے تو بیع لازم ہو گئی۔

۶۸۴ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا تَبَایَعَ الرَّجُلَانِ فَکُلُّ وَاحِدٍ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب دو آدمی بیع کا معاملہ کریں تو جب تک جدا نہ ہوں ملے رہیں اور

(بقیہ صفحہ سابقہ) یعنے عقد سے بیع لازم نہیں ہو جاتی اور جب تک بائع اور مشتری مجلس عقد سے جدا نہ ہوں دونوں کو اختیار رہتا ہے کہ بیع فسخ کر ڈالیں سعید بن مسیب اور زہری اور ابن ابی ذئب اور حسن بصری اور اوزاعی اور ابن جریج اور شافعی اور مالک اور احمد اور اکثر علما یہی کہتے ہیں ابن حزم نے کہا تابعین میں سوا ابراہیم نخعی کے اور کوئی اس کا مخالف نہیں اور امام ابوحنیفہ نے صرف نخعی کا قول اختیار کر کے جمہور علما کی مخالفت کی ہے ابن عمرؓ کا قول تو امام بخاری نے اس سے نکالا جو اوپر نافع سے گزرا کہ ابن عمرؓ جب کوئی چیز ایسی خریدتے جو ان کو پسند ہوتی تو بائع سے جدا ہو جاتے ترمذی نے روایت کیا بیٹھے ہوتے تو اٹھ کھڑے ہوتے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا وہاں سے چل دیتے تاکہ بیع لازم ہو جائے اور شریح کے قول کو سعید بن منصور نے اور شعبی کے قول کو ابن ابی شیبہ نے اور طاؤس کے قول کو شافعی نے اُم میں اور عطاء اور ابن ابی ملیکہ کے اقوال کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا [1] یعنے جہاں معاملہ ہوا ہے وہاں سے سرک نہ جائیں اگر وہیں رہیں یا دونوں ایک ساتھ مل کر منزلوں چلتے رہیں تو اختیار باقی رہے گا گو تین دن سے زیادہ مدت گذر جائے ۱۲ منہ قسطلانی [2] اکثر علماء نے الا بیع الخیار کے یہی معنے کیے ہیں اور نووی نے کہا اس کی ترجیح پر اتفاق ہے اور شافعی نے اسی کا یقین کیا ہے بعضوں نے یہ معنے کیے ہیں مگر اس بیع میں جس میں اختیار کی شرط ہو یعنے وہاں سے جدا ہونے سے اختیار باطل نہ ہو گا بلکہ مدت مقررہ تک اختیار رہے گا ۱۲ منہ

مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلَىٰ ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ يَتَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ

ایک دوسرے کو اختیار نہ دیں تو ہر ایک کو اختیار رہتا ہے اگر ایک دوسرے کو اختیار دیں پھر وہ دونوں بیع ہی کو مناسب سمجھیں تو لازم ہو جاتی ہے اور اگر بیع کے بعد جدا ہو جائیں اور بیع کا معاملہ قائم ہو تو بھی بیع لازم ہو جاتی ہے

بَابٌ ۴۴۷ إِذَا كَانَ الْبَائِعُ بِالْخِيَارِ هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ

باب اگر بائع اپنے لیے اختیار کی شرط کرلے تب بھی بیع جائز ہے[۱]

۶۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی بائع اور مشتری کے درمیان بیع لازم نہیں ہوتی جب تک دونوں جدا نہ ہو جائیں مگر وہ بیع جس میں مشتری کو بیع کے بعد اختیار دیا گیا ہو

۶۸۶ - حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا قَالَ هَمَّامٌ وَجَدْتُ فِيْ كِتَابِيْ يَخْتَارُ ثَلٰثَ مِرَارٍ فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا فَعَسٰى أَنْ يَرْبَحَا رِبْحًا وَيُمْحَقَا بَرَكَةَ بَيْعِهِمَا قَالَ وَحَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے حبان نے کہا ہم سے ہمام سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالخلیل سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے حکیم بن حزام سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع (بیچنے والے) اور مشتری (خریدنے والے) دونوں کو اختیار رہے گا جب تک جدا نہ ہوں ہمام راوی نے کہا میں نے اپنی کتاب میں یوں لکھا پایا تین بار اختیار کرے[۲] پھر اگر وہ دونوں سچ بولیں گے اور جو عیب ہو وہ بیان کر دیں گے تو ان کی بیع میں برکت ہو گی اور اگر جھوٹ بولیں گے اور عیب کو چھپائیں گے تو تھوڑا سا نفع شاید کما لیں لیکن ان کی بیع میں برکت نہ ہو گی حبان بن ہلال نے کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالتیاح نے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے سنا وہ اس حدیث کو حکیم بن حزام سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے

بَابٌ ۴۴۸ إِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا فَوَهَبَ مِنْ

باب اگر کوئی شخص کوئی چیز مول لے کر وہ کسی اور کو ہبہ کر دے

---

[۱] یہ باب لاکر امام بخاری نے ان لوگوں کا رد کیا جو کہتے ہیں خیار الشرط فقط مشتری ہی کو ہے بائع کو درست نہیں ۱۲ منہ [۲] اوپر کی روایت میں جو ہمام نے اپنی یاد سے کی ہے یوں ہے البیعان بالخیار لیکن ہمام کہتے ہیں میں نے اپنی کتاب میں جو اس حدیث کو دیکھا تو یختار کا لفظ تین بار لکھا ہوا پایا بعضے نسخوں میں یختار کے بدل یخیار ہے ۱۲ منہ

سَاعَتِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّتَفَرَّقَا وَلَمْ یُنْكِرِ الْبَائِعُ عَلَى الْمُشْتَرِیْ اَوِ اشْتَرٰى عَبْدًا فَاَعْتَقَهٗ وَقَالَ طَاؤُسٌ فِیْمَنْ یَّشْتَرِی السِّلْعَةَ عَلَى الرِّضَا ثُمَّ بَاعَهَا وَجَبَتْ لَهٗ وَالرِّبْحُ لَهٗ وَقَالَ الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ لِّعُمَرَ فَكَانَ یَغْلِبُنِیْ فَیَتَقَدَّمُ اَمَامَ الْقَوْمِ فَیَزْجُرُهٗ عُمَرُ وَیَرُدُّهٗ ثُمَّ یَتَقَدَّمُ فَیَزْجُرُهٗ عُمَرُ وَیَرُدُّهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِیْهِ قَالَ هُوَ لَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِعْنِیْهِ فَبَاعَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ تَصْنَعُ بِهٖ مَا شِئْتَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ

ابھی بائع سے جدا بھی نہ ہوا ہو اور بائع مشتری پر اعتراض نہ کرے یا ایک غلام خریدے اور (جدا ہونے سے پہلے) اس کو آزاد کر دے اور طاؤس نے کہا جو کوئی کچھ سامان خریدے بائع کی رضامندی سے پھر اس کو بیچ ڈالے (اور بائع انکار نہ کرے) تو بیع لازم ہو جائے گی اور نفع خریدار ہی کو ملے گا اور حمیدی نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے میں ایک تندے جوان اونٹ پر سوار تھا جو والد کا تھا وہ مجھ پر زور کر کے لوگوں سے آگے بڑھ جاتا تھا والد اس کو جھڑکتے تھے پیچھے پھیر دیتے تھے پھر آگے بڑھ جاتا تھا پھر جھڑکتے اور پیچھے کرتے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے والد (حضرت عمرؓ) سے فرمایا یہ میرے ہاتھ بیچ ڈال انہوں نے کہا (مفت لیجئے) آپ نے فرمایا قیمت سے پھر انہوں نے وہ اونٹ آپ کے ہاتھ بیچ ڈالا آپ نے فرمایا عبداللہ یہ اونٹ تو لے لے اور جو چاہے وہ کر۔ امام بخاری نے کہا اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن خالد نے بیان کیا کہا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے

ان دونوں صورتوں میں اب بائع کو فسخ بیع کا اختیار نہ رہے گا کیونکہ اس نے مشتری کے تصرف پر اعتراض نہ کیا بلکہ سکوت کیا باب کی حدیث میں صرف ہبہ کا ذکر ہے مگر اعتاق کو ہبہ پر قیاس کیا دونوں تبرع کی قسم میں سے ہیں اور اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ باب کی حدیث سے خیار مجلس کی نفی نہیں ہوتی جس کا ثبوت اوپر ابن عمرؓ کی حدیث سے ہو چکا ہے کیونکہ یہ خیار اس واسطے جاتا رہا کہ مشتری نے تصرف کیا اور بائع نے سکوت کیا تو اس کا سکوت مبطل خیار ہو گیا ابن بطال نے کہا جو لوگ کہتے ہیں کہ بغیر تفرق ابدان کے بیع پوری نہیں ہوتی وہ مشتری کا تصرف قبل از تفرق جائز نہیں رکھتے اور یہ حدیث ان پر حجت ہے اب رہا قبضہ سے پہلے بیع کرنا تو شافعیؒ اور محمدؒ کے نزدیک مطلقاً درست نہیں اور ابوحنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک منقول کی بیع درست نہیں غیر منقول کی درست ہے اور ہمارے امام احمد بن حنبل اور اوزاعی اور اسحاق اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ ناپ اور تول کر جو چیزیں بکتی ہیں ان کا قبضہ سے پہلے بیچنا درست نہیں باقی چیزوں کا درست ہے قسطلانی نے کہا حضرت عمرؓ کی حدیث تو ان صحیح حدیثوں کی معارض نہیں جن سے خیار مجلس ثابت ہے کیونکہ احتمال ہے کہ عقد بیع کے بعد آنحضرتؐ حضرت عمرؓ سے تھوڑی دیر کے لیے آگے یا پیچھے گئے ہوں اس کے بعد ہبہ کیا ہو واللہ اعلم ۱۲ منہ ۲؎ اس کو سعید بن منصور اور عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳؎ آپ نے حضرت عمرؓ سے وہ اونٹ لے کر اسی وقت عبداللہ ان کے صاحبزادے کو ہبہ کر دیا اور حضرت عمرؓ نے اس ہبہ پر کوئی اعتراض نہ کیا تو بیع لازم ہو گئی اور خیار مجلس باقی نہ رہا ۱۲ منہ ۴؎ اس کو اسمعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ

قَالَ بِعْتُ مِنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ مَالًا بِالْوَادِيْ بِمَالٍ لَّهٗ بِخَيْبَرَ فَلَمَّا تَبَايَعْنَا رَجَعْتُ عَلٰى عَقِبِيْ حَتّٰى خَرَجْتُ مِنْ بَيْتِهٖ خَشْيَةَ اَنْ يُّرَادَّنِي الْبَيْعَ وَكَانَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَمَّا وَجَبَ بَيْعِيْ وَبَيْعُهٗ رَاَيْتُ اَنِّيْ قَدْ غَبَنْتُهٗ بِاَنِّيْ سُقْتُهٗ اِلٰى اَرْضِ ثَمُوْدَ بِثَلٰثِ لَيَالٍ وَّسَاقَنِيْ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بِثَلٰثِ لَيَالٍ ؏

انہوں نے کہا میں نے اپنی زمین جو وادی القریٰ میں تھی حضرت عثمان کے ہاتھ اس زمین کے بدل بیچی جو ان کی خیبر میں تھی جب عقد ہو چکا تو میں پیچھے پلٹ کر ان کے گھر سے نکل گیا اس ڈر سے کہیں وہ بیع پھیر نہ لیں اور شریعت کا قاعدہ یہ تھا کہ بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں عبد اللہ نے کہا میں سمجھا میں نے حضرت عثمان رض کو ٹھگ لیا کیونکہ میں نے ان کو ثمود کے ملک کی طرف تین دن زیادہ کی مسافت پر دھکیل دیا اور انہوں نے مجھ کو تین دن کا راستہ مدینہ سے کم کر دیا۔[۲]

بَابٌ ۴۴۹ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبَيْعِ ۔

باب بیع میں دھوکا دینا مکروہ ہے

۶۸۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے ایک مرد (حبان بن منقذ یا منقذ بن عمرو) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا لوگ اس کو خرید و فروخت میں ٹھگ لیتے ہیں آپ نے فرمایا تو بیچتے خریدتے وقت یہ کہہ دیا کر بھائی فریب یا دھوکے کا کام نہیں[۳]

بَابٌ ۴۵۰ مَا ذُكِرَ فِي الْاَسْوَاقِ

باب بازاروں کا بیان ۔

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قُلْتُ هَلْ مِنْ سُوْقٍ فِيْهِ تِجَارَةٌ قَالَ سُوْقُ قَيْنُقَاعَ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ وَقَالَ عُمَرُ اَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ

اور عبد الرحمٰن بن عوف نے کہا جب ہم ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو میں نے پوچھا یہاں کوئی بازار بھی ہے جس میں لوگ بیوپار بھی کرتے ہوں تو سعد بن ربیع نے کہا بنی قینقاع کا بازار ہے[۴] اور انس نے کہا عبد الرحمٰن بن عوف نے کہا مجھ کو بازار بتلا دو[۵] اور حضرت عمر نے کہا مجھ کو بازاروں میں سودے سلف نے غافل رکھا۔[۶]

---

[۱] وادی القریٰ ایک بستی ہے تبوک کے قریب کہتے ہیں ثمود کی قوم وہیں آباد تھی مدینہ سے چھ سات منزل پر ۱۲ منہ [۲] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے قسطلانی نے کہا مناسبت یہ ہے کہ بائع اور مشتری کو اپنے ارادے سے جدا ہونا درست ہے یا بیع کا فسخ کرنا ۱۲ منہ [۳] بیہقی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور تو جو چیز خریدے اس میں تجھے تین دن تک اختیار رہوگا امام احمد نے اسی حدیث سے یہ حکم دیا ہے کہ اگر کسی شخص کو اسباب کی قیمت معلوم نہ ہو اور وہ تہائی قیمت زیادہ دے یا ایک سدس تو وہ اسباب بائع کو پھیر سکتا ہے اور حنفیہ اور شافعیہ نے اس کا انکار کیا ہے۔ یہ حبان بن منقذ صحابی تھے جنگ احد میں شریک تھے ان کے سر میں زخم آیا تھا اس کی وجہ سے عقل میں فتور ہو گیا تھا ۱۲ منہ [۴] یہ حدیث اوپر موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۵] یہ بھی موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۶] یہ بھی اوپر موصولاً گذر چکی ہے جس میں ابو موسیٰ کے اجازت مانگنے کا ذکر ہے ۱۲ منہ

۷۸۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ۔

ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن زکریا نے انہوں نے محمد بن سوقہ سے انہوں نے نافع بن جبیر بن مطعم سے کہا مجھ سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے قریب) ایک لشکر کعبے پر چڑھ آئے گا (اس کو گرانے کو) جب وہ بیداء میں پہنچیں گے[۱] کھلے میدان میں تو اول سے لیکر اخیر تک سب زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ سب اول سے لے کر اخیر تک کیسے دھنسینگے ان میں تو بازاری بھی ہوں گی[۲] اور وہ لوگ بھی جن کو ان سے غرض نہیں آپ نے فرمایا اول سے لے کر اخیر تک دھنس جائیں گے پھر قیامت کے دن اپنی اپنی نیت کے موافق اٹھائے جائیں گے[۳]

۷۸۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ أَحَدِكُمْ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلٰوتِهِ فِي سُوقِهِ وَبَيْتِهِ بِضْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَذٰلِكَ بِأَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلٰوةَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ وَالْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ وَقَالَ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں جو کوئی جماعت سے نماز پڑھے اس کی نماز بازار میں نماز پڑھنے[۴] سے بیس پر کئی درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے کیونکہ جب وہ اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں آتا ہے اور فقط نماز ہی کی نیت سے نماز ہی نے اس کو اٹھایا ہوتا ہے تو وہ جو قدم اٹھاتا ہے ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے یا ایک گناہ مٹتا ہے اور تم میں جب تک کوئی اس جگہ میں رہتا ہے جہاں اس نے نماز پڑھی تو فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں یا اللہ اس پر رحمت اتار مہربانی کر جب تک حدث نہ کرے[۵] کسی مسلمان (یا فرشتوں) کو نہ ستائے اور آپ نے فرمایا تم میں ہر ایک نماز ہی میں رہتا ہے جب تک نماز کے لیے رکا رہے۔

۷۹۰ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

---

۱ مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ کا بیداء مراد ہے ۱۲ منہ ۲ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ ۳ یعنے قیامت میں جس کی نیت اچھی ہوگی وہ عذاب سے محفوظ رہے گا معلوم ہوا دنیا میں بروں کے ساتھ اچھے بھی پس جاتے ہیں ۱۲ منہ ۴ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے معلوم ہوا کہ بازار میں جانا درست ہے ۱۲ منہ ۵ یعنے اس کا وضو نہ ٹوٹے مثلاً گوز لگائے یا پاخانہ یا پیشاب کردے ۱۲ منہ

شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا اَبَا الْقٰسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْنُوْا بِكُنْيَتِيْ۔

انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے اتنے میں ایک شخص نے پکارا[۱] ابو القاسم آپ نے ادھر دیکھا تو وہ کہنے لگا میں نے آپ کو نہیں پکارا اس دوسرے شخص کو پکارا تب آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھو[۲]

۱۹۱- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍؓ دَعَا رَجُلٌ بِالْبَقِيْعِ يَا اَبَا الْقٰسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ اَعْنِكَ قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے ایک شخص نے بقیع میں آواز دی ابو القاسم آپ نے اس کی طرف دیکھا تو وہ کہنے لگا میں نے آپ کو نہیں پکارا تھا آپ نے فرمایا میرا نام رکھو تو خیر لیکن میری کنیت نہ رکھو[۳]

۱۹۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّؓ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةِ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِيْ وَلَا اُكَلِّمُهٗ حَتّٰى اَتٰى سُوْقَ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا فَظَنَنْتُ اَنَّهَا تُلْبِسُهٗ سِخَابًا اَوْ تُغَسِّلُهٗ فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتّٰى عَانَقَهٗ وَقَبَّلَهٗ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَحْبِبْهُ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ قَالَ سُفْيٰنُ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ رَاٰى

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبد اللہ بن ابی یزید سے انہوں نے نافع بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دن میں ایک وقت نکلے (یا گرمی کے دن میں)[۴] آپ نے مجھ سے بات کی نہ میں نے آپ سے یہاں تک کہ آپ بنی قینقاع کے بازار میں تشریف لائے اور حضرت فاطمہؓ کے گھر کے جلو خانہ میں بیٹھ گئے اور پوچھا بچہ ہے بچہ ہے حضرت فاطمہؓ نے تھوڑی دیر لگائی میں سمجھا وہ امام حسن کو کچھ ہار وغیرہ پہنا رہی ہیں یا نہلا رہی ہیں اتنے میں وہ دوڑتے آئے اور آنحضرتؐ نے ان کو گلے لگا لیا اور بوسہ دیا اور فرمایا یا اللہ اس سے محبت رکھ اور جو اس سے محبت رکھے اس سے بھی محبت رکھ[۵] سفیان نے کہا

۱ اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا اس حدیث ہیں میں صاف مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بازار میں تھے اور بازار میں جانے کا جواز ثابت ہوا ۱۲منہ

۲ اکثر علماء نے اسی حدیث سے ابو القاسم کنیت رکھنا مکروہ رکھی ہے مگر امام مالک نے اس کو جائز کہا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ ممانعت خاص آپ کی زندگی کے وقت تک تھی ۱۲منہ

۳ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا اس زمانہ میں بقیع میں بازار ہو اگر تقی عینی نے کہا اس کی دلیل بیان کرنا چاہیے میں کہتا ہوں دلیل یہ ہے کہ اگلی روایت میں بازار کا لفظ صراحتہً مذکور ہے اور ظاہر یہی ہے کہ یہ ایک ہی قصہ ہے کیونکہ دونوں حدیثوں کے راوی انسؓ ہی ہیں ۱۲منہ

۴ یعنے امام حسین علیہ السلام کو فوراً باہر نہیں بھیجا ذرا دیر کی اس سے ابو ہریرہؓ سمجھے کہ شاید ان کا بناؤ سنگار کر رہی ہیں ۱۲منہ

۵ اس سے امام حسین علیہ السلام کی بڑی فضیلت نکلی مسلم کی روایت میں یوں ہے یا اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ ہم گنہگاروں کے پاس کوئی نیکی نہیں ہے بجز اس کے امام حسن علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں یا اللہ اپنے حبیب کی دعا پوری کر اور ہم کو آخرت کے عذاب سے امام حسینؓ کے طفیل میں بچا دے آمین یا رب العالمین ۱۲منہ

نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ۔

عبداللہ نے مجھ کو خبر دی کہ انہوں نے نافع بن جبیر کو دیکھا تھا وتر کی ایک رکعت پڑھتے ہوئے[1]

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ عَلَيْهِمْ مَنْ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَبِيعُوهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتَّى يَنْقُلُوهُ حَيْثُ يُبَاعُ الطَّعَامُ قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاعَ الطَّعَامُ إِذَا اشْتَرَاهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ انس بن عیاض نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے کہا ہم سے ابن عمرؓ نے بیان کیا لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قافلہ سواروں سے جاکر غلہ خرید کرتے آپ ایک شخص کو ان کے پاس بھیج دیتے جو ان کو اسی جگہ وہ غلہ بیچنے سے منع کرتا جب تک اس کو جہاں اناج بکتا ہے (یعنے اناج کی منڈی میں[2]) اٹھا نہ لائیں نافع نے کہا اور ہم سے ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اناج کو خرید کر اس کے بیچنے سے منع فرمایا جب تک اس پر قبضہ نہ کرلے

بَابُ ۴۵۱ كَرَاهِيَةِ الصَّخَبِ فِي السُّوقِ

باب بازار میں شور غل مچانا مکروہ ہے

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ قَالَ أَجَلْ وَاللهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا صَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے کہا میں عبداللہ بن عمرو سے ملا اور میں نے ان سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال جو تورات شریف میں مذکور ہے وہ مجھ سے بیان کرو انہوں نے کہا اچھا خدا کی قسم آنحضرتؐ کی بعضے صفتیں توراۃ میں وہی مذکور ہوئی ہیں جو قرآن شریف میں ہیں اے پیغمبر ہم نے تجھ کو گواہ بنا کر بھیجا اور خوشی سنانیوالا اور ڈرانے والا اور ان پڑھ لوگوں یعنے عربوں کو بچانے والا تو میرا بندہ ہے اور میرا پیغام پہنچانے والا میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے نہ اکل کھرا ہے نہ سخت دل نہ بازاروں میں غل مچانے والا[3] اور برائی کا بدلہ برائی نہیں کرتا

[1] اس روایت کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ عبداللہ کا سماع نافع بن جبیر سے صاف معلوم ہوجائے ۱۲ منہ [2] حدیث میں بازار کا ذکر نہیں ہے مگر اناج اکثر بازار یا منڈی ہی میں بکا کرتا ہے بازار میں جانے کا جواز نکلا اور حدیث ترجمہ باب کے مطابق ہوگی ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے معلوم ہوا بازار میں شور غل مچانا لڑنا جھگڑنا اپنی چیز کی تعریف میں اور دوسرے کی چیز کی برائی میں مبالغہ کرنا اور قسمیں کھانا یہ سب مکروہ اور مذموم باتیں ہیں ایک حدیث میں ہے کہ سب جگہوں میں بری جگہ بازار ہے اس سے یہ بھی نکلا کہ بازار میں جانا شانِ پیغمبری یا امامت کے خلاف نہیں ہے کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے تھے مالهذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق البتہ وہاں شور غل کرنا خلاف شان ہے ۱۲ منہ

وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ يَّقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهَا اَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا تَابَعَهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ هِلَالٍ وَّقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ غُلْفٌ كُلُّ شَيْءٍ فِيْ غِلَافٍ سَيْفٌ اَغْلَفُ وَقَوْسٌ غَلْفَاءُ وَرَجُلٌ اَغْلَفُ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَّخْتُوْنًا

بلکہ معاف کرتا ہے اور بخش دیتا ہے اور اللہ اس پیغمبر کو دنیا سے نہیں اٹھانے کا جب تک ٹیڑھی شریعت کو اس سے سیدھی نہ کرلے[1] یعنی لوگ لا الٰہ الا اللہ نہ کہنے لگیں اور اس کے سبب سے اندھی آنکھیں بہری کان غلاف چڑھے دل کھول نہ دے[2] فلیح کے ساتھ اس حدیث کو عبدالعزیز بن ابی مسلمہ نے بھی ہلال سے روایت کیا اور سعید بن ابی ہلال نے اس کو ہلال سے روایت کیا انہوں نے عطاء سے انہوں نے عبداللہ بن سلام سے[3] غلف کہتے ہیں ہر چیز کو جو غلاف میں ہو کہتے ہیں تلوار اغلف اور کمان غلفاء یعنے جو غلاف میں ہے اور آدمی اغلف یعنے جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

بَابُ ۲۵۲ الْكَيْلُ عَلَى الْبَائِعِ وَالْمُعْطِيْ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ يَعْنِيْ كَالُوْا لَهُمْ وَوَزَنُوْا لَهُمْ كَقَوْلِهِ يَسْمَعُوْنَكُمْ يَسْمَعُوْنَ لَكُمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتَالُوْا حَتّٰى تَسْتَوْفُوْا وَيُذْكَرُ عَنْ عُثْمَانَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِذَا بِعْتَ فَكِلْ وَاِذَا ابْتَعْتَ فَاكْتَلْ۔

باب ماپ تول کی مزدوری بیچنے والے پر ہے اور دینے والے پر

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورہ مطففین میں فرمایا اور جب ان کو ماپ یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں یعنے ان کے لیے جیسے دوسری آیت میں یسمعونکم یعنے یسمعون لکم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور ناپ لوا اور (اپنے اونٹ کی) پوری قیمت بھر لو[4] اور حضرت عثمانؓ سے یہ منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو بیچے تو مال ماپ کر دے اور جب تو خرید لے تو ماپ کر لے[5]

۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے

---

[1] شریعت سے حضرت ابراہیمؑ کی شریعت مراد ہے پہلے وہ سیدھی تھی عرب کے مشرکوں نے اس کو ٹیڑھا کر رکھا تھا ہزاروں کفر اور گمراہی کی باتیں اس میں شریک کر دی تھیں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو بھیج کر اس شریعت کو سیدھا کرایا اس میں جو کجی ہو گئی تھی وہ رفع کرا دی یا اللہ ہمارے زمانہ میں اسلام کا بھی یہی حال ہو گیا ہے نام کے مسلمانوں نے اس کو بالکل کج اور ٹیڑھا کر دیا ہے اب تو اپنے کسی ایسے مقبول بندے کو بھیج جو اسلام میں سے یہ کجی رفع کر دے اور جیسے حضرت محمدؐ نے فولادی کوڑوں سے عربوں کو درست کر دیا تھا ویسے ہی یہ نائب پیغمبر بھی ان کو فولادی کوڑے لگا کر ان کی کجی درست کرے کیونکہ یہ سمجھانے بجھانے سے کسی طرح نہیں مانتے اور ضد تعصب اور نفسانیت اور باپ دادا اور بزرگوں اور پیروں اور درویشوں کی تقلید نہیں چھوڑتے ۱۲ منہ [2] یعنے جن دلوں پر تہ بر تہ غفلت اور معصیت اور کفر کے غلاف چڑھے ہوئے ہیں ان کے سب غلاف اتار کر نور ایمان اور ہدایت بھر دے ۱۲ منہ [3] اس کو خود مولف نے سورہ فتح کی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] جو یہودیوں کے بڑے عالم تھے اور پیغمبر پر ایمان لائے تھے تو سعید نے عبدالعزیز اور فلیح کے خلاف بجائے عبداللہ بن عمرو بن عاص کے عبداللہ بن سلام کا ذکر کیا حافظ نے کہا ممکن ہے کہ عطاء نے اس حدیث کو دونوں سے سنا ہو سعید کی روایت کو دارمی نے اپنے مسند میں اور یعقوب بن سفیان نے تاریخ میں اور طبرانی نے نکالا ۱۲ منہ [5] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طارق عبداللہ محاربی اور ان کے ساتھیوں سے کھجور کے بدل ایک اونٹ خریدا تھا ایک شخص کے ہاتھ ان کے پاس کھجور بھیجی اور یہ کہلا بھیجا کہ اچھی طرح اپنا حق ماپ لو اس روایت سے یہ نکلا کہ ماپنا اسی کا کام ہے جو بیچے۔ اس حدیث کو نسائی اور ابن حبان نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کو دارقطنی اور امام احمد اور ابن ماجہ اور بزار نے وصل کیا ۱۲ منہ

مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔

۷۹۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاسْتَعَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى غُرَمَائِهٖ اَنْ يَضَعُوْا مِنْ دَيْنِهٖ فَطَلَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوْا فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ اَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلٰى حِدَةٍ وَعَذْقَ زَيْدٍ عَلٰى حِدَةٍ ثُمَّ اَرْسِلْ اِلَيَّ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَرْسَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ عَلٰى اَعْلَاهُ اَوْ فِيْ وَسَطِهٖ ثُمَّ قَالَ كِلْ لِلْقَوْمِ فَكِلْتُهُمْ حَتّٰى اَوْفَيْتُهُمُ الَّذِيْ لَهُمْ وَبَقِيَ تَمْرِيْ كَاَنَّهٗ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ وَقَالَ فِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّاهُ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُذَّ لَهٗ فَاَوْفِ لَهٗ۔

خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کرے[1]

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو جریر نے خبر دی انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرو بن حرام (میرے باپ) شہید ہو گئے اور قرض داری بہت چھوڑ گئے تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد چاہی کہ آپ قرض خواہوں کو سمجھا کر کچھ قرضہ معاف کرا دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی چاہا لیکن انہوں نے کچھ معاف نہیں کیا آخر آپ نے مجھ سے فرمایا تو ایسا کر باغ میں جا اور اپنی کھجور کی ایک ایک قسم جدا جدا رکھ عجوہ ایک جگہ عذق زید ایک جگہ[2] پھر مجھ کو ملا بھیج جابرؓ نے کہا میں نے ایسا ہی کیا بعد اس کے آپ سے کہلا بھیجا آپ تشریف لائے اور کھجور کے ڈھیر پر یا اس کے بیچا بیچ بیٹھ گئے اور فرمایا ماپ ماپ کر ان لوگوں کو دے میں نے ماپنا شروع کیا سب کا قرضہ پورا ادا کر دیا اور دیکھتا ہوں تو میری کھجور اتنی ہی ہے کچھ کم نہیں ہوئی[3] اور فراس نے شعبی سے یوں روایت کی مجھ سے جابرؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر اسی حدیث کو ذکر کیا اس میں یوں ہے کہ جابرؓ برابر بانٹتے رہے یہاں تک کہ قرض سب ادا کر دیا[4] اور ہشام نے وہب سے انہوں نے جابرؓ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کھجور کاٹ اور قرض خواہ کا پورا قرضہ دے دے۔[5]

---

[1] یعنے بائع سے تلا یا مپوا نہ لے اور دوسری جگہ اٹھا نہ لے جائے اس حدیث کا بیان اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ [2] عجوہ اور عذق زید دونوں کھجور قسمیں ہیں ۱۲ منہ [3] یہ آپ کا ایک کھلا ہوا معجزہ تھا پہلے یہ سارے باغ کی کھجور قرض داروں کے قرضہ کو بھی کافی نہ تھی اس لیے جابرؓ نے چاہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفارش کر کے کچھ قرضہ معاف کرا دیں لیکن قرض خواہوں نے نہ سنا اللہ تعالیٰ نے جابرؓ کا قرض بھی سب ادا کر دیا پھر کھجوریں جوں کی توں ہی رہیں ۱۲ منہ [4] اس روایت کو خود مؤلف نے ابواب الوصایا میں وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو خود مؤلف نے استقراض میں وصل کیا اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کہ جابرؓ کھجور دے رہے تھے تو اس کا ماپنا انہی کے ذمہ تھا ۱۲ منہ

بَابُ ۴۵۳ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَيْلِ۔

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ

باب اناج کا ماپنا مستحب ہے

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے انہوں نے ثور بن یزید حمصی سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے مقدام بن معدیکرب سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اپنے اناج کو ماپا کرو اس میں تم کو برکت ہوگی[1]۔

بَابُ ۴۵۴ بَرَكَةِ صَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدِّهِمْ فِيهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۷۷۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا وَحَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَدَعَوْتُ لَهَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاع اور مد کی برکت کا بیان[2]

اس باب میں حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے عباد بن تمیم انصاری سے انہوں نے عبد اللہ بن زید انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا اور اس کے لیے دعا کی تھی اور میں مدینہ کو حرام کرتا ہوں جیسے ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا تھا اور میں نے مدینہ کے صاع اور مد کے لیے دعا کی جیسے ابراہیمؑ نے مکہ کے لیے دعا کی تھی۔

۱۹۷۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ۔

مجھ سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ مدینہ والوں کے ماپ میں برکت دے اور ان کے صاع میں برکت دے اور ان کے مد میں برکت دے[3]۔

بَابُ ۴۵۵ مَا يُذْكَرُ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ وَالْحُكْرَةِ

باب اناج کا بیچنا اور احتکار کرنا کیسا ہے[4][5]

---

[1] یعنے خرید تے وقت ماپو تو یہ معارض نہ ہوگی اس حدیث کے جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ میرے پاس کچھ جو تھے میں ان کو ایک مدت تک کھاتی رہی آخر تنگ آکر میں نے ان کو ماپا تو وہ تمام ہوگئے ۱۲ منہ [2] یعنے وہ صاع اور مد جو خاص آپ کے گھر میں تھا یہ عینی نے کہا اور حق یہ ہے جو حافظ نے کہا کہ اہل مدینہ کا صاع اور مد مراد ہے ۱۲ منہ [3] اس کو خود مؤلف نے آخر کتاب الحج میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس روایت سے عینی کا وہ اعتراض ساقط ہو جاتا ہے جو انہوں نے حافظ ابن حجر پر کیا کہ ترجمہ باب میں اہل مدینہ کا صاع اور مد مراد لینا بعید ہے کیونکہ خود حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے ۱۲ منہ [5] احتکار کہتے ہیں گرانی کے وقت غلہ خرید کر کے اس کو رکھ چھوڑنا کہ جب بہت گراں ہوگا تو بیچیں گے اگر ارزانی کے وقت خرید کر کے رکھ چھوڑے تو یہ احتکار منع نہیں ہے اسی طرح اگر گرانی کے وقت بھی اپنے اہل و عیال کے کھانے کے لیے خرید کر کے رکھ چھوڑے یہ بھی منع نہیں ہے باب کی حدیثوں میں احتکار کا ذکر نہیں ہے حافظ نے کہا (باقی بر صفحہ آئندہ)

(باقی بر صفحہ آئندہ)

٢٠٠٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مُجَازَفَةً يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو ولید بن مسلم نے خبر دی انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ (ابن عمرؓ) سے) انہوں نے کہا میں نے دیکھا ہے جو لوگ اناج کے ڈھیر (بن ماپے بن تولے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں خرید لیتے تھے ان کو مار پڑتی تھی اس لیے کہ جب تک اپنے گھر نہ لے جائیں نہ بیچیں۔

٢٠٠١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ ذَاكَ قَالَ ذَاكَ دَرَاهِمُ بِدَرَاهِمَ وَالطَّعَامُ مُرْجَأٌ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ کو قبضے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا طاؤس کہتے ہیں ابن عباسؓ سے اس کا مطلب پوچھا انہوں نے کہا یہ تو گویا روپیوں کے بدل بیچنا ہے کیونکہ غلہ تو میعاد پر دیا جائے گا[۱]

٢٠٠٢ - حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ۔

مجھ سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبد اللہ بن دینار نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے اس کو نہ بیچے

٢٠٠٣ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كَانَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے ان سے عمرو بن دینار بیان کرتے تھے انہوں نے زہری سے انہوں نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) امام بخاری نے احتکار کا جواز ثابت کیا اس حدیث سے کہ غلہ قبضے سے پہلے نہ بیچے یعنے اپنے گھر دوکان میں لانے سے پہلے تو اگر احتکار حرام ہوتا تو آپ یہ حکم نہ فرماتے بلکہ خریدتے ہی بیچ ڈالنے کا حکم دیتے اور شاید ان کے نزدیک یہ حدیث ثابت نہیں ہے جس کو امام مسلم نے معمر بن عبد اللہ سے مرفوعاً نکالا کہ احتکار وہی کرتا ہے جو گناہ گار ہے اور ابن ماجہ اور حاکم نے نکالا کہ جو کوئی مسلمانوں پر ان کا کھانا احتکار کرے گا اللہ اس پر جذام کی بیماری ڈالے گا نعوذ باللہ ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] اس کی صورت یہ ہے مثلاً زید نے دو من گیہوں عمرو سے دو روپیہ کے بدل خریدے اور عمرو سے یہ ٹھہرا کہ دو مہینے بعد گیہوں دے اب زید نے وہی گیہوں بکر کے ہاتھ چار روپیہ کو بیچ ڈالی تو درحقیقت زید نے گویا دو روپیہ کو چار روپیہ کے بدل بیچا جو صراحۃً سود ہے کیونکہ گیہوں کا تو اطمی تک وجود ہی نہیں وہ تو دو ماہ کے بعد ملیں گے اور روپیہ بک رہا ہے کلکتہ اور بمبئی میں اس قسم کی بیعیں ہزاروں ہوتی رہتی ہیں خبر اور چیزوں میں جو کھانے کی نہیں ہیں اس قسم کی بیع مختلف فیہ ہے لیکن اناج اور غلہ میں تو صحیح حدیث ممانعت میں وارد ہیں ۱۲ منہ

أَنَّهُ قَالَ مَنْ عِنْدَهُ صَرْفٌ فَقَالَ طَلْحَةُ أَنَا حَتَّى يَجِيءَ خَازِنُنَا مِنَ الْغَابَةِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ فَقَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

مالک بن اوس سے انہوں نے پوچھا کسی پاس روپیہ اشرفیاں ہیں بدلنے کو طلحہ نے کہا میرے پاس ہیں ہمارے خزانچی کو آنے دو جو غابہ میں گیا ہے[1] سفیان نے کہا عمرو نے جیسے زہری سے روایت کی ویسی ہی ہم کو بھی زہری سے یاد ہے اس میں کوئی بات زیادہ نہیں ہے خیر زہری نے کہا مجھ کو مالک بن اوس نے خبر دی انہوں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے آپ نے فرمایا سونے کا سونے کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ (نقد النقد) اور گیہوں کا گیہوں کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ اور جو کا جو کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ[2]

بَابُ ۴۵ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

باب اناج کا قبضے سے پہلے بیچنا یا اس چیز کا بیچنا جو اپنے پاس نہیں کیسا ہے[3]؟

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ۔

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم نے جو عمرو بن دینار سے یاد رکھا وہ یہ ہے کہ انہوں نے طاؤس سے سنا انہوں نے ابن عباسؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بیع سے منع کیا وہ غلہ کی بیع ہے قبضے سے پہلے ابن عباسؓ نے کہا میں تو ہر چیز کو ایسا ہی سمجھتا ہوں (یعنے اس کی قبضے سے پہلے درست نہیں ہے[4])

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے

---

[1] غابہ ایک مقام ہے مدینہ منورہ کے قریب جہاں کے درخت سے منبر نبوی بنایا گیا تھا ۱۲ منہ [2] حدیث سے یہ نکلا کہ جو اور گیہوں علیحدہ علیحدہ قسمیں ہیں شافعی اور ابو حنیفہ اور امام احمد اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اور مالک اور لیث کہتے ہیں وہ دونوں ایک ہی قسم ہیں ان کے نزدیک جو کو بھی گیہوں کے بدل اودھار نہیں بیچ سکتے اسی طرح جوار الگ قسم ہے چاول الگ قسم ہیں اور اس حدیث کی بحث انشاء اللہ آگے آئے گی ۱۲ منہ [3] باب کی حدیثوں میں اس چیز کی بیع کی ممانعت نہیں ہے جو بائع کے پاس نہ ہو اور شاید امام بخاری نے اس کو نکال لیا اس طرح پر کہ جب قبضے سے پہلے بیچنا درست نہ ہوا تو جو چیز اپنے پاس نہ ہو اس کا بھی بیچنا درست نہ ہوگا اور اس باب میں ایک صریح حدیث مروی ہے جس کو اصحاب سنن نے حکیم بن حزام سے نکالا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اس چیز کو مت بیچ جو تیرے پاس نہ ہو اور شاید یہ حدیث امام بخاری کی شرط پر نہ ہوگی اس وجہ سے اس کو نہ لا سکے ۱۲ منہ [4] یہ ابن عباسؓ کا اجتہاد ہے اور دلالت کرتی ہے اس پر حکیم بن حزام کی حدیث کسی چیز کو مت بیچ جب تک اس پر قبضہ نہ کرے اس کو بیہقی نے نکالا اور اس کا اسناد حسن سے متصل شافعیہ کا یہی مذہب ہے وہ کسی چیز کی بیع قبضے سے پہلے جائز نہیں سمجھتے اناج ہو یا اور کوئی چیز منقول ہو یا غیر منقول اور ابو حنیفہ کہتے ہیں منقول کی درست نہیں غیر منقول کی درست ہے اور امام مالک کہتے ہیں صرف کھانے اور اناج کی بیع قبضے سے پہلے درست نہیں اور چیزوں کی درست ہے اور امام احمد کہتے ہیں جو چیز ناپ یا تول کر بکتی ہے اس کی بیع قبضے سے پہلے درست نہیں اور چیزوں کی درست ہے ۱۲ منہ

مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ زَادَ إِسْمٰعِيلُ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ۔

انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ جب تک اس پر قبضہ نہ کرے اس کو نہ بیچے اسمٰعیل نے اپنی روایت میں یستوفیہ کے بدل یقبضہ کہا

بَابُ ۴۵ مَنْ رَأَى إِذَا اشْتَرَى طَعَامًا جِزَافًا أَنْ لَّا يَبِيعَهُ حَتَّى يُؤْوِيَهُ إِلَى رَحْلِهِ وَالْأَدَبِ فِي ذٰلِكَ۔

باب جو شخص غلہ کا ڈھیر بن ماپے بن تولے خریدے وہ جب تک اس کو اپنے ٹھکانے نہ لائے اور کسی کے ہاتھ نہ بیچے اور اس کے خلاف کرنے والے کی سزا

۲۰۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَاعُونَ جِزَافًا يَعْنِي الطَّعَامَ يُضْرَبُونَ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیکھا لوگوں کو اس پر تنبیہ کی جاتی جب وہ غلہ کا ڈھیر خرید کر کے اپنے ٹھکانے پر لانے سے پہلے اس کو بیچ ڈالتے[1]

بَابٌ ۴۶ إِذَا اشْتَرَى مَتَاعًا أَوْ دَابَّةً فَوَضَعَهُ عِنْدَ الْبَائِعِ أَوْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُّقْبَضَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا أَدْرَكَتِ الصَّفْقَةُ حَيًّا مَجْمُوعًا فَهُوَ مِنَ الْمُبْتَاعِ۔

باب اگر کسی شخص نے کچھ اسباب یا ایک جانور خریدا اور اس کو بائع ہی کے پاس رکھ دیا وہ اسباب تلف ہو گیا یا جانور مر گیا اور ابھی مشتری نے اس پر قبضہ نہیں کیا تھا اور ابن عمرؓ نے کہا بیع کے وقت جو مال زندہ تھا اور بیع میں شریک تھا وہ اگر تلف ہو گیا تو خریدار پر پڑیگا بائع اس کا تاوان نہ دیگا[2]

۲۰۰۷۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَلَّ يَوْمٌ كَانَ يَأْتِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا يَأْتِي فِيهِ بَيْتَ أَبِي بَكْرٍ أَحَدَ طَرَفَيِ النَّهَارِ فَلَمَّا أُذِنَ لَهُ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَدِينَةِ لَمْ يَرُعْنَا إِلَّا وَقَدْ أَتَانَا ظُهْرًا فَخُبِّرَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِأَمْرٍ حَدَثَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا کوئی دن کم گذرتا کہ آپ صبح اور شام ابوبکرؓ کے گھر میں نہ آئیں جب آپ کو مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم مل گیا تو ہم اسی وقت گھبرائے جب آپ ظہر کے وقت تشریف لائے[3] ابوبکرؓ کو اطلاع دی گئی تو وہ کہنے لگے اس وقت جو آنحضرت صلعم تشریف لائے ہیں تو کوئی نئی بات ضرور ہوئی ہے خیر جب آپ ابوبکرؓ کے پاس گئے تو فرمایا یہاں جو لوگ ہوں ان سے کہو باہر جائیں

---

[1] حدیث سے یہ نکلا کہ حاکم اسلام بیع فاسد پر سزا دے سکتا ہے امام مالک کا مذہب یہ ہے کہ جو چیز اندازے سے بن ماپ تول خریدی جائے اس کو قبضے سے پہلے بیچ سکتا ہے اور اوزاعی اور اسحاق سے بھی ایسا ہی منقول ہے اس حدیث سے ان کا رد ہوتا ہے ۱۲منہ [2] اس کو طحاوی اور دارقطنی نے وصل کیا مگر اس میں مجموعاً کا لفظ نہیں ہے ۱۲منہ [3] کیونکہ اس وقت آپ کا تشریف لانا خلاف معمول تھا آپ کے آنے کا وقت صبح تھا یا شام ۱۲منہ

هُمَا ابْنَتَايَ يَعْنِي عَائِشَةَ وَأَسْمَاءَ قَالَ أَشَعَرْتَ أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ الصُّحْبَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الصُّحْبَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي نَاقَتَيْنِ أَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوجِ فَخُذْ إِحْدَاهُمَا قَالَ قَدْ أَخَذْتُهَا بِالثَّمَنِ.

ابو بکرؓ نے کہا یا رسول اللہ یہاں کوئی غیر آدمی نہیں ہے میری دو بیٹیاں ہیں عائشہؓ اور اسماءؓ آپ نے فرمایا تم کو معلوم ہے مجھ کو ہجرت کی اجازت مل گئی ابو بکرؓ نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ ہی چلوں گا آپ نے فرمایا میں بھی چاہتا ہوں تم کو ساتھ لوں ابو بکرؓ نے کہا میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جن کو میں نے پہلے ہی سے سفر کے لیے طیار رکھا ہے ایک آپ لے لیجئے آپ نے فرمایا میں نے قیمت سے لی[1]

بَابٌ ۴۵۹ لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ لَهُ أَوْ يَتْرُكَ.

باب دوسرا مسلمان بھائی بیع کر رہا ہو تو اس پر خود بیع نہ کرے اسی طرح دوسرے مسلمان بھائی کے مول پر خود مول نہ کرے جب تک وہ اجازت نہ دے یا چھوڑ نہ دے[2]

۷۰۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ.

ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے

۷۰۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِي إِنَائِهَا.

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے[3] اور دھوکا دینے کے لیے قیمت مت بڑھاؤ اور کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیام پر پیام دے اور کوئی عورت اپنی مسلمان بہن سوکن کو طلاق نہ دلوائے اس نیت سے کہ اس کے منہ کا نوالا اپنے منہ میں پڑ جائے

---

[1] حدیث سے یہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیقؓ سے اونٹنی مول لے کر انہی کے پاس رکھوا دی تو باب کا یہ مطلب کہ کوئی چیز خرید کر کے بائع پاس رکھوا دینا اس سے ثابت ہوا ۱۲ منہ

[2] یعنی پہلا بائع اگر اجازت دے کہ تم بھی اپنا مال اس خریدار کو بتلاؤ بیچو تو بیچنا درست ہے اسی طرح اگر پہلا خریدار اس چیز کو چھوڑ کر چلا جائے نہ خریدے تو دوسرے کو اس کا خریدنا درست ہے ورنہ حرام ہے امام اوزاعی نے کہا یہ امر مسلمان بھائی کے لیے خاص ہے اور جمہور نے اس کو عام رکھا ہے کیونکہ یہ امر اخلاق سے بعید ہے کہ ایک شخص اپنا مال بیچ رہا ہے یا کوئی شخص کچھ خرید رہا ہے ہم بیچ میں جا کر دخل دیں اور اس کا فائدہ نہ ہونے دیں ۱۲ منہ

[3] یعنی باہر والے جو غلہ یا اشیاء باہر سے لاتے ہیں وہ اکثر بستی والوں کے ہاتھ سستا بیچ کر اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں اب کوئی شہر والا ان کو بہکائے کہ ابھی نہ بیچو یہ مال میرے سپرد کر دیں اس کو مہنگا بیچ دوں گا تو اس سے منع فرمایا کیونکہ یہ بستی والوں کو نقصان پہنچانا ہے ۱۲ منہ

بَابُ ۴۶۹ بَيْعِ الْمُزَايَدَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ أَدْرَكْتُ النَّاسَ لَا يَرَوْنَ بَأْسًا بِبَيْعِ الْمَغَانِمِ فِيمَنْ يَزِيدُ۔

باب نیلام (ہراج) کے بیان میں

اور عطاء بن رباح نے کہا میں نے تو لوگوں کو دیکھا وہ لوٹ کے مال نیلام کرنے میں کوئی برائی نہیں سمجھتے تھے[1]۔

۱۷۰ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَاحْتَاجَ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بِكَذَا وَكَذَا فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ۔

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو منشی حسین نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے ایک شخص نے ایک غلام کو اپنے مرے بعد آزاد کر دیا پھر وہ مفلس ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو لیا اور فرمایا اس کو کون خرید تا ہے مجھ سے نعیم بن عبداللہ نے[2] اس کو اتنے اتنے روپیوں پر خرید لیا آپ نے[3] وہ غلام ان کے حوالے کر دیا[4]۔

بَابُ ۴۷۰ النَّجْشِ وَمَنْ قَالَ لَا يَجُوزُ ذٰلِكَ الْبَيْعُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفٰى النَّاجِشُ آكِلُ رِبًا خَائِنٌ وَهُوَ خِدَاعٌ بَاطِلٌ لَا يَحِلُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَدِيعَةُ فِي النَّارِ وَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔

باب نجش یعنی دھوکا دینے کے لیے قیمت بڑھانا کیسا ہے

اور بعضوں نے کہا یہ بیع درست نہیں اور ابن ابی اوفی نے کہا نجش[5] کرنے والا بیوپار سے سود خوار ہے اور نجش فریب ہے خلاف شرع بالکل درست نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[6] فریب دوزخ میں لے جائے گا اور جو کوئی ایسا کام کرے جس کا حکم ہم نے نہیں دیا تو وہ مردود ہے[7]۔

۱۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجْشِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجش سے منع فرمایا۔

بَابُ ۴۷۱ بَيْعِ الْغَرَرِ وَحَبَلِ الْحَبَلَةِ۔

باب دھوکے کی بیع اور حمل کے حمل کی بیع کا بیان[8]

---

[1] اس کو ابو بکرؓ بن ابی شیبہ نے وصل کیا اور لوٹ کے مال پر ہر مال کو قیاس کیا ہے اس کا نیلام کرنا درست ہے ۱۲ منہ [2] نعیم بن عبداللہ نے آٹھ سو درم کو لیا جب آپ نے فرمایا کون اس کو خرید تا ہے تو یہ نیلام ہی ہوا اور اسمٰعیل کا اعتراض دفع ہو گیا کہ حدیث سے نیلام ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس میں یہ نہیں ہے کہ لوگوں نے مول بڑھانا شروع کیا اور مدبر کی بیع کا جواز نکلا امام شافعی اور ہمارے امام احمد بن حنبل کا یہی قول ہے لیکن امام ابو حنیفہؒ اور امام مالک کے نزدیک مدبر کی بیع درست نہیں ہے اور اس کی بحث انشاء اللہ آگے آئے گی ۱۲ منہ [3] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے آپ نے وہ روپیہ غلام کے مالک کو دے دیے عینی نے یوں کیا آپ نے وہ روپیہ نعیم کو دے دیے یہ صریح سہو ہے ۱۲ منہ [4] ہمارے امام احمد بن حنبل کا یہی قول ہے اور مالکیہ کے نزدیک بیع تو صحیح ہو جائے گی لیکن مشتری کو پھیر دینے کا اختیار رہے گا اور حنفیہ اور شافعیہ کے نزدیک بیع صحیح ہے لیکن گناہ ہے ۱۲ منہ [5] اس کو خود مؤلف نے کتاب الشہادات میں وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کو ابن عدی نے کامل میں وصل کیا ۱۲ منہ [7] یہ حدیث آگے کتاب الصلح میں موصولاً آئے گی ۱۲ منہ [8] دھوکے کی بیع یہ ہے کہ مثلاً پرندہ ہوا میں اڑ رہا ہے یا مچھلی دریا میں جا رہی ہے یا ہرن جنگل میں بھاگ رہی ہے باقی بر صفحہ آئندہ

باقی بر صفحہ آئندہ

۲۱۲ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضـ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُورَ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا ؞

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ کی بیع سے منع فرمایا اور وہ ایک بیع تھی جو جاہلیت کے زمانہ میں رائج تھی ایک شخص ایک اونٹ یا اونٹنی کو خریدتا اور قیمت دینے کی میعاد یہ مقرر کرتا کہ ایک اونٹنی جنے پھر اس کے پیٹ کی اونٹنی بڑی ہو کر جنے[۱]

بَابُ ۳۶۲ـ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَقَالَ أَنَسٌ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؞

باب بیع ملامسہ کا بیان اور انسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

۲۱۳ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ رضـ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَهِيَ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ بِالْبَيْعِ إِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ أَنْ يُقَلِّبَهُ أَوْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ وَنَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ ؞

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عامر بن سعد نے خبر دی ان کو ابوسعید خدریؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بیع منابذہ سے منع فرمایا وہ یہ ہے کہ آدمی کپڑا بیچتا ہے اس کو خریدار کی طرف پھینک دے اور وہ الٹ کر اس کو نہ دیکھے یوں ہی لے لے (کیوں کہ یہی شرط ہوئی تھی) اور آپ نے بیع ملامسہ سے بھی منع فرمایا وہ یہ ہے کہ جب خریدار کپڑے کو ہاتھ لگا وے اس کو دیکھے نہ کچھ تو بیع پوری ہو گئی

۲۱۴ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ نُهِيَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا دو طرح کے لباس منع ہیں ایک یہ کہ آدمی ایک ہی کپڑے

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس کو پکڑ لے سے پہلے بیچ ڈالے اسی طرح اس غلام یا لونڈی کو جو بھاگ گیا ہو اور اسی طرح میں داخل ہے بیع معدوم اور مجہول اور جس کی تسلیم پر قدرت نہیں اور حبل الحبلہ کی بیع جاہلیت میں مروج تھی اس کی تفسیر آگے خود حدیث میں آتی ہے باب کی حدیث دھوکے کی بیع کا ذکر نہیں ہے مگر امام بخاری نے حبل الحبلہ کی ممانعت سے نکال لیا کس لیے کہ وہ بھی ایک دھوکے کی قسم ہے ممکن ہے کہ اونٹنی نہ جنے یا اس کا بچہ جو پیدا ہو وہ نہ جنے اور شاید امام بخاری نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد نے ابن مسعود اور ابن عمرؓ سے اور مسلم نے ابوہریرہؓ سے اور ابن ماجہ نے ابن عباس سے اور طبرانی نے سہل سے روایت کی اس میں صاف یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے کی بیع سے منع فرمایا۔ منہ (حاشیہ صفحہ ہذا) [۱] بعضوں نے حبل الحبلہ کی یہ تفسیر کی ہے کہ کسی اونٹنی کے حمل کے حمل کو فی الحال بیچ ڈالے مثلاً یوں کہے کہ اس اونٹنی کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کے پیٹ کے بچہ کو میں نے تیرے ہاتھ بیچا یہ بھی منع ہے اس لیے کہ وہ معدوم اور مجہول کی بیع ہے اور داخل ہے بیع غرر یعنے دھوکے کی بیع میں باقی ترجمہ

ثُمَّ يَرْفَعُهُ عَلَى مَنْكِبِهِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ۔

میں گوٹھ مار کر بیٹھے پھر اس کو کاندھے پر ڈال لے (شرمگاہ کھلی رہے) اور دو بیعین منع ہیں ایک ملامسہ دوسری بیع منابذہ۔

بَاب ۴۶۴ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَقَالَ أَنَسٌ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب بیع منابذہ کے بیان میں

اور انسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔

۱۵ ۷ ـ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے محمد بن یحیٰی بن حبان اور ابوالزناد سے ان دونوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔

۱۶ ۷ ـ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

ہم سے عیاش بن ولید بصری نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ ابن عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عطاء بن یزید سے انہوں نے ابوسعیدؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا اور دو بیعوں سے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے۔

بَاب ۴۶۵ النَّهْيِ لِلْبَائِعِ أَنْ لَا يُحَفِّلَ الْإِبِلَ وَالْبَقَرَ وَالْغَنَمَ وَكُلَّ مُحَفَّلَةٍ وَالْمُصَرَّاةُ الَّتِي صُرِّيَ

باب اونٹ یا بکری یا گائے کے تھن میں دودھ جمع کر رکھنا بائع کو منع ہے

اسی طرح ہر جاندار کے تھن میں[۱] اور مصراۃ وہ جانور ہے

بقیہ صفحہ سابقہ [۲] اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ہے اور ملامسہ کی تفسیر آگے خود حدیث میں آتی ہے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا [۱] اس روایت میں دوسرے لباس کا ذکر نہیں کیا وہ اشتمال صماء ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے یعنے ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اس طرح لپیٹ لینا کہ ہاتھ وغیرہ کچھ باہر نہ نکل سکیں نسائی کی روایت میں بیع ملامسہ کی تفسیر یوں مذکور ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے کہے میں اپنا کپڑا تیرے کپڑے کے عوض بیچتا ہوں اور کوئی دوسرے کا کپڑا نہ دیکھے صرف چھوئے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ بائع اور مشتری یہ ٹھہرے کہ جو میرے پاس ہے وہ تیری طرف پھینک دوں گا اور جو تیرے پاس ہے وہ میری طرف پھینک دے بس اسی شرط پر بیع ہو جائے اور کسی کو معلوم نہ ہو کہ دوسرے پاس کتنا اور کیسا مال ہے ۱۲ منہ [۲] اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ہے ۱۲ منہ [۳] مثلاً لونڈی ہو یا گدھی ان کے دودھ کے بدل ایک صاع نہ دیا جائے گا اور حنابلہ نے گدھی کے دودھ کا بدلہ دینا لازم نہیں رکھا لیکن لونڈی میں انہوں نے اختلاف کیا ہے اور جمہور اہل علم صحابہ اور تابعین اور مجتہدین نے باب کی حدیث پر عمل کیا ہے کہ ایسی صورت میں مشتری چاہے تو وہ جانور پھیر دے اور ایک صاع کھجور کا دودھ کے بدل دیدے خواہ بہت ہو یا کم اور حنفیہ نے قیاس پر عمل کر کے اس صحیح حدیث کا خلاف کیا ہے اور کہتے کیا ہیں کہ ابوہریرہؓ فقیہ نہ تھے اس لیے ان کی روایت قیاس کے خلاف قبول نہیں ہو سکتی اور یہ کھلی دھینگا مشتی ہے ابوہریرہؓ نے آنحضرتؐ سے یہ حکم نقل فرمایا ہے جس کا اتباع واجب ہے اور لطف یہ ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ سے جن کو حنفی فقہ اور اجتہاد میں امام جانتے ہیں ان سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور شاید حنفیہ کو الزام دینے کے لیے امام بخاری نے اس کے بعد عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت نقل کی ہے اور خود حنفیہ نے بہت سے مقاموں میں حدیث۔ کو قیاس جلی سے ترک کیا ہے جیسے وضو بانبیذ او قہقہہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

لَبَنُهَا وَحُقِنَ فِيْهِ وَجُمِعَ فَلَمْ يُحْلَبْ أَيَّامًا وَأَصْلُ التَّصْرِيَةِ حَبْسُ الْمَاءِ يُقَالُ مِنْهُ صَرَّيْتُ الْمَاءَ۔

جس کے تھن میں دودھ روک لیا گیا ہوا اور بند کردیا گیا ہو اکھٹا کیا گیا ہو کئی دن دوہا نہ گیا ہو اصل میں تصریہ کہتے ہیں پانی روکنے کو اسی سے ہے صریت الماء یعنے میں نے پانی روک رکھا

۱۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدُ فَإِنَّهُ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَيْنَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ .... وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعَ تَمْرٍ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ وَمُجَاهِدٍ وَالْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَمُوْسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعَ تَمْرٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ وَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلٰثًا وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ثَلٰثًا وَالتَّمْرُ أَكْثَرُ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے کہا ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا اونٹ اور بکری کا دودھ تھن میں روک کر نہ رکھو اگر کوئی ایسا جانور (دھوکے میں آکر) مول لے تو اس کو دودھ دوہنے کے بعد دو باتوں میں جو بھی معلوم ہو وہ کرے اگر چاہے تو رکھ لے چاہے پھیر دے اور ایک صاع کھجور (دودھ کے بدل دیدے) اور ابوصالح اور مجاہدؒ اور ولید بن رباح اور موسیٰ بن یسار نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کھجور کا ایک صاع نقل کیا ہے[1] اور بعضوں نے[2] ابن سیرین سے ایک صاع اناج نقل کیا ہے[3] اور کہا ہے کہ خریدار کو تین دن تک اختیار ہوگا اور بعضوں نے ابن سیرین سے ایک صاع کھجور کا نقل کیا ہے اور تین دن تک اختیار ہونے کا ذکر نہیں کیا اور ایک صاع کھجور اکثر لوگوں نے روایت کیا ہے۔

۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُلَقَّى

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے کہا میں نے اپنے باپ (سلیمان) سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعثمان نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا جو کوئی ایسی بکری خریدے جس کے تھن میں دودھ روکا گیا ہو وہ اس کو پھیر سکتا ہے اور ایک صاع اس کے ساتھ دیدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) میں پھر یہاں ترک کیوں نہیں کرتے اور امام ابن قیم نے بہت تشنیع کی ہے حنفیہ پر بوجہ ترک کرنے اس حدیث کے ۱۲ منہ موافق صفحہ ہذا

[1] ابوصالح کی روایت کو امام مسلم نے اور مجاہد کی روایت کو بزار اور طبرانی نے معجم اوسط میں اور ولید کی روایت کو احمد بن منیع نے اپنی مسند میں اور موسیٰ بن یسار کی روایت کو امام مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] یعنے قرہ نے اس کو امام نے نکالا ۱۲ منہ [3] زفر نے کہا ایک صاع کھجور دے آدھا صاع گیہوں اور ابن ابی لیلی اور ابی یوسفؒ نے ایک صاع کھجور کی قیمت بھی دینا جائز رکھا ہے ۱۲ منہ [4] یعنی ایوب سختیانی نے جس اثر کو بھی امام مسلم نے نکالا ۱۲ منہ

الْبُيُوعِ۔

۱۹ ۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْغَنَمَ وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ۔

بَابُ ۴۶۶ إِنْ شَاءَ رَدَّ الْمُصَرَّاةَ وَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ۔

۲۰ ۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى غَنَمًا مُصَرَّاةً فَاحْتَلَبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا فَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ۔

بَابُ ۴۶۷ بَيْعِ الْعَبْدِ الزَّانِي وَقَالَ شُرَيْحٌ إِنْ شَاءَ رَدَّ مِنَ الزِّنَا۔

۲۱ ۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

بستی سے آگے بڑھ کر مال لانے والوں سے خریدنا منع کیا ہے

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قافلہ والوں سے (جو مال بیچنے کو لائیں) آگے جاکر نہ ملو[1] اور کوئی تم میں سے ایک دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور نجش بھی مت کرو اور بستی والا باہر والے کا مال (دوکر) نہ بیچے اور بکریوں کا دودھ تھن میں اکھٹا مت کرو اور جو کوئی ایسی بکری (دھوکے میں آن کر) مول لے لے اس کو دودھ دوہنے کے بعد دو میں سے ایک بات کرنے کا اختیار ہوگا چاہے تو اس کو رہنے دے چاہے تو پھیر دے اور ایک صاع کھجور دیدے

باب اگر خریدار چاہے تو مصراۃ بکری پھیر دے اور دودھ کے عوض ایک صاع کھجور دیدے

ہم سے محمد بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے مکی بن ابراہیم نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو زیاد خراسانی نے ان سے ثابت بن عیاض نے بیان کیا جو عبدالرحمن بن زید کے غلام تھے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ایسی بکری خریدے جس کے تھن میں دودھ اکھٹا کیا گیا ہو پھر اس کا دودھ دوہے تو اس کو اختیار ہے چاہے تو رہنے دے اور جو نہ چاہے (تو پھیر دے) دودھ کے بدل ایک صاع کھجور دیدے[2]۔

باب اگر زانی غلام کی بیع اور شریح نے کہا خریدار ایسے غلام لونڈی کو پھیر سکتا ہے[3]۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے

---

[1] اس کا بیان آگے ایک باب میں آئے گا اور نجش کا بیان اوپر ہو چکا ہے ۱۲ منہ [2] یعنے ہر بکری کے دودھ کے بدل ایک صاع کھجور کا دے اور بعضوں نے کہا اگر ہزار بکریاں بھی ایسی خریدے تو سب کے دودھ کے بدل ایک دینار کافی ہے ۱۲ منہ [3] کیونکہ یہ بھی ایک عیب ہے شریح کی روایت کو سعید بن منصور نے وصل کیا۔ باب کی حدیث میں گو غلام کا ذکر نہیں مگر امام بخاری نے غلام کو لونڈی پر قیاس کیا اور حنفیہ کے نزدیک لونڈی زنا کے عیب سے پھیری جا سکتی ہے لیکن غلام نہیں پھیرا جا سکتا ۱۲ منہ

اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ۔

کہا مجھ سے سعید مقبری نے انہوں نے اپنے باپ کیسان سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب لونڈی کا زنا کھل جائے (ثابت ہو جائے) تو اس کا مالک اس کو کوڑے لگائے پھر نہ جھڑکے اگر پھر زنا کرائے پھر کوڑے لگائے پھر نہ جھڑکے اگر پھر تیسری بار زنا کرائے تو اس کو بیچ ڈالے گو ایک بالوں کی رسی ہی کے بدل

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ قَالَ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ۔

ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ اور زید بن خالد سے دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا لونڈی اگر محصنہ (یعنی بیاہی ہوئی) نہ ہو اور وہ زنا کرے تو کیا کرنا چاہیئے آپ نے فرمایا اس کو کوڑے مارو اگر زنا کرے پھر کوڑے لگاؤ اگر پھر زنا کرے تو اس کو بیچ ڈالو ایک رسی ہی کے بدل سہی ابن شہاب نے کہا مجھے یاد نہیں آپ نے تیسری بار کے بعد بیچنے کا حکم دیا یا چوتھی بار کے بعد

بَابُ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ مَعَ النِّسَاءِ۔

باب عورتوں سے خرید و فروخت کرنا

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِي وَأَعْتِقِي فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَشِيِّ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ فَمَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ سے بریرہ کے خریدنے کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو اس کو خرید کر کے آزاد کر دے ترکہ اسی کو ملتا ہے جو آزاد کرے پھر شام کو آپ (منبر پر خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے پہلے جیسے چاہیئے اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے وہ وہ شرطیں لگاتے ہیں جن کا اللہ نے حکم نہیں دیا جو شخص ایسی شرطیں لگائے جن کا اللہ نے حکم نہیں دیا وہ لغو ہیں گو سو بار شرطیں لگائے

ل یعنی حد لگانے کے بعد پھر جھڑکے اور ملامت نہ کرے کیونکہ قصور کی سزا مل چکی خطابی نے کہا ترجمہ یوں ہے اس کو کوڑے لگائے اور صرف جھڑکی پر اکتفا نہ کرے ۱۲ منہ ۲ ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر لونڈی محصنہ ہو تو اس کو سنگسار کریں حالانکہ لونڈی غلام پر بالاجماع رجم نہیں ہے کیونکہ خود قرآن میں صاف حکم موجود ہے فاذا احصن فان اتین بفاحشۃ فعلیہن نصف ما علی المحصنات من العذاب اور رجم کا نصف نہیں ہو سکتا تو کوڑوں کا نصف مراد ہو گا یعنی پچاس کوڑے مارو بعضوں نے کہا حدیث کا ترجمہ یوں ہے اگر لونڈی اپنے تئیں زنا سے نہ بچائے اور زنا کرائے ۱۲ منہ

فَهُوَ بَاطِلٌ وَّإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ شَرْطُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ. اللہ نے جو شرط لگائی وہی مضبوط اور پائیدار ہے[1]

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ سَاوَمَتْ بَرِيرَةَ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ إِنَّهُمْ أَبَوْا أَنْ يَّبِيعُوهَا إِلَّا أَنْ يَّشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قُلْتُ لِنَافِعٍ حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا أَوْ عَبْدًا فَقَالَ مَا يُدْرِينِي.

ہم سے حسان بن ابی عباد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا میں نے نافع سے سنا وہ عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کرتے تھے کہ حضرت عائشہؓ نے بریرہؓ کا نرخ اس کے مالکوں سے چکایا پھر آنحضرتؐ نماز کے لیے نکلے جب لوٹ کر آئے تو حضرت عائشہؓ نے آپ سے کہا بریرہؓ کے مالک نہیں مانتے وہ کہتے ہیں اس کا ترکہ تو ہم لیں گے آپ نے فرمایا ترکہ تو اسی کو ملے گا جو آزاد کرے ہمام نے کہا میں نے نافع سے پوچھا بریرہؓ کا خاوند آزاد تھا یا غلام انہوں نے کہا میں نہیں جانتا۔

بَابٌ ۴۶۹ هَلْ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِغَيْرِ أَجْرٍ وَهَلْ يُعِينُهُ أَوْ يَنْصَحُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَنْصَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهُ وَرَخَّصَ فِيهِ عَطَاءٌ

باب کیا بستی والا باہر والے کا مال بن اجرت کے بیچ سکتا ہے

کیا اس کی مدد یا اس کو نصیحت کر سکتا ہے[2] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی اپنے بھائی سے صلاح خیر چاہے تو اس کو اچھی صلاح دے[3] اور عطاء نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں[4]

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ سَمِعْتُ جَرِيرًا بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان باتوں پر بیعت کی گواہی دیتا ہوں اس کی اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک محمد اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور نماز درستی سے ادا کرتا رہوں گا اور زکوٰۃ دیا کروں گا اور حاکم اسلام کا حکم سنوں گا اور مانوں گا اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا[5]

---

[1] اس کا اعتبار ہے اور حدیث میں جو شرطیں پیغمبر نے بیان فرمائیں وہ بھی اللہ ہی کی لگائی ہوئی ہیں کیونکہ جو کچھ حدیث میں ہے وہ بھی اللہ ہی کا حکم ہے یہ خطبہ آپ نے اس وقت سنایا جب بریرہؓ کے مالک حضرت عائشہؓ سے یہ شرط لگاتے تھے کہ ہم بریرہؓ کو اس شرط سے بیچتے ہیں کہ اس کا ترکہ ہم لیں گے ۱۲ منہ [2] نہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے عورتوں سے خرید فروخت کرنے کا جواز نکلا ۱۲ منہ [3] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ حدیث میں جو ممانعت آئی ہے کہ بستی والا باہر والے کا مال نہ بیچے اس کا یہ مطلب ہے کہ اس سے اجرت لے کر نہ بیچے اگر بطور مدد اور خیر خواہی کے اس کا مال بیچ دے تو وہ منع نہیں ہے کیوں کہ دوسری حدیثوں میں مسلمان کی امداد اور خیر خواہی کرنے کا حکم ہے ۱۲ منہ [4] اس کو امام احمد اور بیہقی نے جابرؓ سے وصل ۱۲ منہ [5] یعنے عطا ابن ابی رباح نے اس کو عبد الرزاق سے وصل کیا ۱۲ منہ [6] یہ حدیث اوپر کتاب الایمان میں گذر چکی ہے یہاں امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ جب ہر مسلمان کی خیر خواہی کا اس میں حکم ہے تو اگر بستی والا باہر والے کا مال بلا اجرت بیچ دے اس کی خیر خواہی کرے تو ثواب ہوگا نہ گناہ اب اس حدیث کی تاویل یہ ہوگی جس میں اس کی ممانعت ہے کہ یہ اس صورت میں ہے جب اجرت لے کر ایسا کرے باقی بر صفحہ آئندہ

باقی بر صفحہ آئندہ

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا۔

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قافلہ سواروں سے (جو غلے کر آئیں) آگے جاکر نہ ملو ان کو بستی میں آنے دو، اور بستی والا باہر والے کا مال نہ بیچے طاؤس نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا اس کا مطلب کیا ہے۔ کہ بستی والا باہر والے کا مال نہ بیچے انہوں نے کہا اس کا دلال نہ بنے[1]

بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِأَجْرٍ۔

باب جس نے اجرت لے کر بستی والے کو باہر والے کا مال بیچنا مکروہ رکھا ہے۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

مجھ سے عبداللہ بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعلی حنفی نے انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار سے انہوں نے کہا مجھ سے میرے باپ (عبداللہ بن دینار) نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ بستی والا جنگل دیہات والے کا مال بیچے ابن عباس نے ایسا ہی کہا[2]۔

بَابُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِالسَّمْسَرَةِ

باب بستی والا باہر والے کے لئے دلالی کر کے مول نہ لے۔

وَكَرِهَهُ ابْنُ سِيرِينَ وَإِبْرَاهِيمُ لِلْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِي قَالَ إِبْرَاهِيمُ إِنَّ الْعَرَبَ تَقُولُ بِعْ لِي ثَوْبًا وَهِيَ تَعْنِي الشِّرَاءَ

اور ابن سیرین اور ابراہیم نخعی نے اس کو مکروہ رکھا ہے بائع اور مشتری دونوں کے لئے[3] ابراہیم نخعی نے کہا عرب کہتے ہیں بع لی ثوبا یعنی کپڑا خرید دے[4]

(بقیہ صفحہ سابقہ) جب اُجرت لیکر ایسا کرے اور بستی والوں کو نقصان پہنچائے اور اپنا فائدہ کرنے کی نیت ہو یہ ظاہر ہے کہ انما الاعمال بالنیات ۱۲ منہ

حواشی صفحہ ہذا [1] اور اس سے دلالی کا حق ٹھہرا کر بستی والوں کو نقصان پہنچائے اگر یہ دلال نہ بنتا تو شاید غریبوں کو غلہ سستا مل جاتا گویا یہ مناع للخیر بنا۔ حنفیہ نے کہا کہ حدیث اس وقت سے خاص ہے۔ جب غلہ کا قحط ہو مالکیہ نے کہا عام ہے۔ ہمارے امام احمد بن حنبلؒ سے منقول ہے کہ ممانعت اس صورت میں ہے جب پانچ باتیں ہوں جنگل سے کوئی اسباب بیچنے کو آئے اس دن کے نرخ پر بیچنا چاہے نرخ اسکو معلوم نہ ہو بستی والا قصد کر کے اس کے پاس جائے مسلمانوں کو اس اسباب کی حاجت ہو جب یہ باتیں پائی جائیں گی تو بیع حرام اور باطل ہوگی ورنہ صحیح ہوگی ۱۲ منہ [2] ابن عباسؓ کا قول اوپر گزرا کہ بستی والا باہر والے کا دلال نہ بنے یعنی اُجرت لیکر اس کا مال نہ بکوائے اور باب کا یہی مطلب ہے ۱۲ منہ [3] مطلب یہ ہے۔ کہ نہ بستی والا باہر والے کا مال بکوائے نہ باہر والے خریدار کو بستی والوں کا مال خرید والے دونوں صورتوں میں اُجرت لے کر دلال بنے ابن سیرین کے اثر کو تو ابو عوانہ نے وصل کیا حافظ نے کہا ابراہیم نخعی کا اثر مجھ کو نہیں ملا ۱۲ منہ [4] مطلب یہ ہے کہ حدیث میں جو لا یبیع حاضر لباد ہے۔ یہ بیع اور شرا دونوں کو شامل ہے۔ جیسے شرے نے باع کے معنوں میں آتا ہے۔ قرآن میں ہے و شروہ بثمن بخس یعنی بلعوہ ایسے ہی باع بھی شرے کے معنوں میں آتا ہے۔ اور دونوں صورتوں میں منع ہیں ۱۲ منہ

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضہ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْتَاعُ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا مجھ کو ابن جریج نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کوئی آدمی اپنے بھائی مسلمان کے مول پر مول نہ کرے اور نجش کرے اور نہ بستی والا باہر والے کے لئے بیچے یا مول لے۔

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضہ نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن معاذ نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا انس ابن مالک رضہ نے کہا ہم کو اس کی ممانعت ہوئی کہ بستی والا باہر والے کیلئے بیچے یا خریدے

باب ۲۷۔ النَّهْيِ عَنْ تَلَقِّي الرُّكْبَانِ وَأَنَّ بَيْعَهُ مَرْدُودٌ لِأَنَّ صَاحِبَهُ عَاصٍ آثِمٌ إِذَا كَانَ بِهِ عَالِمًا وَهُوَ خِدَاعٌ فِي الْبَيْعِ وَالْخِدَاعُ لَا يَجُوزُ

باب پہلے سے جا کر قافلہ والوں سے ملنے کی ممانعت اور ایسی بیع لغو ہے پھیر دی جائیگی کیونکہ ایسا کرنیوالا جان بوجھ کر گنہگار ہے۔ اور یہ ایک قسم کا فریب ہے۔ جو درست نہیں[1]

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّي وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے عبیداللہ بن عمری نے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے قافلہ والوں سے آگے بڑھ کر ملنے سے منع فرمایا ہے! اور بستی والے کو باہر والے کا مال بیچنے سے

۷۳۱۔ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضہ مَا مَعْنَى قَوْلِهِ لَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ فَقَالَ لَا يَكُنْ لَهُ سِمْسَارًا

مجھ سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضہ سے پوچھا اس کا مطلب کیا ہے۔ کہ بستی والا باہر والے کا مال نہ بیچے انہوں نے کہا اس کا دلال نہ بنے۔

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سلیمان تیمی نے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے

---

[1] جب کہیں باہر سے بیر بھر یعنے غلہ کی رسد آتی ہے۔ تو بعضے بستی والے یہ کرتے ہیں کہ ایک دو کوس بستی سے آگے نکل کر راہ میں ان بیوپاریوں سے ملتے ہیں اور ان کو دغا اور دھوکا دیکر بستی کا نرخ اُترا ہوا بیان کرکے ان کا مال خرید کر لیتے ہیں جب وہ بستی میں آتے ہیں تو دیکھتے ہیں۔ وہاں کا نرخ بڑھا ہوا ہے اور ان کو چکمہ دیا گیا امام بخاری کے نزدیک ایسی صورت میں بیع باطل اور لغو ہے بعضوں نے کہا ایسا کرنا حرام ہے۔ لیکن بیع صحیح ہو جائے گی اور ان کو اختیار ہوگا۔ بستی میں آکر وہاں کا نرخ دریافت کرکے اس بیع کو قائم رکھیں۔ یا فسخ کر ڈالیں حنفیہ نے کہا ہے۔ اگر قافلہ والوں سے آگے جا کر ملنا بستی والوں کو نقصان کا باعث ہو۔ تب تو مکروہ ہے۔ ورنہ مکروہ نہیں ۱۲ منہ؀

قَالَ مَنِ اشْتَرٰى مُحَفَّلَةً فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا قَالَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوْعِ۔

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى السُّوْقِ۔

بَابُ مُنْتَهَى التَّلَقِّي۔

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ كُنَّا نَتَلَقَّى الرُّكْبَانَ فَنَشْتَرِيْ مِنْهُمُ الطَّعَامَ فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيْعَهُ حَتّٰى يُبْلَغَ بِهِ سُوْقُ الطَّعَامِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا فِيْ أَعْلَى السُّوْقِ يُبَيِّنُهُ حَدِيْثُ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

۷۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ كَانُوْا يَبْتَاعُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ أَعْلَى السُّوْقِ فَيَبِيْعُوْنَهُ فِيْ مَكَانِهِمْ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيْعُوْهُ فِيْ مَكَانِهِ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ

اُنہوں نے کہا جو کوئی دودھ جمع کی ہوئی بکری خریدے وہ (بکری پھیر دے) اور اس کے ساتھ ایک صاع دیدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلہ والوں سے آگے بڑھ کر ملنے سے منع فرمایا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے دُوسرے کی بیع پر (جیسا وہ کچھ بیچ رہا ہو) بیع نہ کرے اور نہ جو مال باہر سے آرہا ہو اس سے آگے جاکر ملو جب وُہ بازار میں آئے۔

باب قافلے سے کتنی دور آگے جاکر ملنا منع ہے۔[1]

ہم سے مُوسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے اُنہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے اُنہوں نے کہا ہم آگے جاکر قافلہ سواروں سے ملا کرتے ان سے غلہ خریدتے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس سے منع فرمایا کہ ہم اس مال کو اسی جگہ بیچیں جبتک اناج کے بازار میں نہ لائیں امام بخاری نے کہا عبداللہ بن عمر کا یہ ملنا بازار کے بلند کنارے پر تھا جدھر سے سوداگر آیا کرتے اور یہ بات عبیداللہ کی حدیث سے نکلتی ہے۔[2]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عبیداللہ سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا اُنہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے اُنہوں نے کہا لوگ ایسا کرتے تھے کہ بازار کی بلند جانب جاکر غلہ خریدتے پھر اسکو وہیں بیچ ڈالتے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع کیا کہ غلہ وہاں نہ بیچیں جب تک اس کو اٹھواکر دوسری جگہ نہ لے جائیں۔[3]

---

[1] اس باب کے لانیسے امام بخاری کا مطلب ہے کہ اسکی کوئی حد مقرر نہیں اگر بازار میں آنیسے ایک قدم بھی آگے جاکر ملا تو اس نے حرام کام کیا ۱۲ منہ

[2] یعنی اس روایت میں جو مذکور ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ قافلے والوں سے آگے جاکر ملتے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ بستی سے باہر نکل کر یہ تو حرام اور منع تھا بلکہ عبداللہ کا مطلب یہ ہے کہ بازار میں آجانے کے بعد اس کے کنارے پر ہم ان سے ملتے کیونکہ اس روایت میں اس امر کی ممانعت ہے کہ غلہ کو جہاں خریدیں وہاں نہ بیچیں اور اسکی ممانعت اس روایت میں نہیں ہے کہ قافلہ والوں سے آگے بڑھ کر ملنا منع ہے۔ ایسی حالت میں یہ روایت ان لوگوں کی دلیل نہیں ہوسکتی جنہوں نے قافلہ والوں سے آگے بڑھ کر ملنا درست رکھا ہے۔ ۱۲ منہ

[3] معلوم ہوا کہ جب قافلہ بازار میں آجائے تو اس سے آگے بڑھ کر ملنا درست ہے۔ بعضوں نے کہا بستی کی حد تک آگے بڑھ کر ملنا درست نہیں مالکیہ نے کہا اسمیں اختلاف ہے۔ کوئی کہتا ہے ایک میل سے کم آگے بڑھ کر ملنا باقی آئندہ

باب اِذَا اشْتَرَطَ شُرُوطًا فِي الْبَيْعِ لَا تَحِلُّ

۷۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ وُقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقُلْتُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكِ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

۷۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا

باب اگر کسی نے بیع میں ناجائز شرطیں لگائیں۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے اُنہوں نے کہا بریرہؓ میرے پاس آئی اور کہنے لگی میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیے چاندی پر کتابت کی ہے ہر سال میں ایک اوقیہ تو میری کچھ مدد کرو میں نے کہا اگر تیرے مالک منظور کریں تو میں انکو یکمشت ان کا سب روپیہ دے دیتی ہوں اور تیرا ترکہ میں لونگی بریرہ رض اپنے مالکوں پاس گئی ان سے ذکر کیا اُنہوں نے نہ مانا پھر وہ لوٹ کر آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ پاس بیٹھے ہوئے تھے اس نے کہا میں نے ان سے بیان کیا وہ نہیں مانتے کہتے ہیں ترکہ تو ہم لیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سُنا اور حضرت عائشہ رض نے بھی آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو بریرہؓ کو خرید لے اور ترکہ کی شرط جو وہ کرتے ہیں اس پر چپ ہو رہ ترکہ تو اسی کو ملیگا جو کوئی آزاد کرے حضرت عائشہ رض نے ایسا ہی کیا پھر آپ خطبہ سُنانے کو لوگوں میں کھڑے ہوئے پہلے اللہ کی جیسی چاہیے تعریف کی پھر فرمایا اما بعد لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ وہ شرطیں لگاتے ہیں جن کا اللہ نے حکم نہیں دیا جو شرط اللہ نے جائز نہیں رکھی وہ باطل اور لغو ہے اگرچہ کوئی سو بار وہ شرط لگائے اللہ کا حکم سب سے مقدم ہے۔ اور اللہ کی شرط بھی مضبوط ہے۔ اور ترکہ اسی کا ہے۔ جو آزاد کرے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنھوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے حضرت عائشہ رض نے ایک لونڈی (بریرہ) خرید کر کے آزاد کرنا چاہی اس کے مالکوں نے کہا ہم اس شرط پر بیچتے ہیں۔ اس کا ترکہ ہم لیں گے حضرت عائشہؓ نے اس کا ذکر

بقیہ صفحہ سابقہ ملنا درست ہے۔ کوئی کہتا ہے چھ میل سے کم پر کوئی کہتا ہے دو دن کی راہ سے کم پر ۱۲ منہ

لَنَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

بَابُ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ۔

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ سَمِعَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

بَابُ بَيْعِ الزَّبِيْبِ بِالزَّبِيْبِ وَالطَّعَامِ بِالطَّعَامِ

۷۳۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الزَّبِيْبِ بِالْكَرْمِ كَيْلًا

۷۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يَبِيْعَ الثَّمَرَ بِكَيْلٍ إِنْ زَادَ فَلِيْ وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا تو ایسا کہنے سے اپنے قصد سے باز مت رہ وارث تو وہی ہوگا جو آزاد کرے[1]

باب کھجور کو کھجور کے بدل بیچنا۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے مالک بن اوس سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے سُنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا گیہوں گیہوں کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ اور جو کو جو کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ اور کھجور کھجور کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ[2]

باب منقے کو منقے کے بدل اور اناج کو اناج کے بدل بیچنا

ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدل ماپ کر کے بیچی جائے[3] اسی طرح بیل پر کے انگور کو منقے کے بدل بیچنا

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا اس کی تفسیر یہ ہے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا مزابنہ یہ ہے کہ کوئی شخص درخت پر کا میوہ سوکھے میوے کے بدل ناپ یا تول کر بیچے اور خریدار سے کہے اگر درخت کا میوہ اس سوکھے میوہ سے زیادہ نکلے تو وہ اس کا ہے کم نکلے تو وہ بھر دے گا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا مجھ سے زید بن ثابت نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی[4] اندازہ کر کے۔

---

[1] اس حدیث سے مالکیہ کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ مکاتب کی بیع جائز ہے۔ لیکن مخالفین یہ کہہ سکتے ہیں کہ شاید بریرہؓ بدل کتابت کے ادا کرنے سے عاجز ہوگئی ہوگی تو اس کا حکم لونڈی کا سا ہوگیا اور بیع جائز ہوگی باقی بحث اسکی اللہ چاہے تو کتاب المکاتب میں آئے گی ۱۲ منہ [2] مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور نمک بیچنا نمک کے بدلے بیاج ہے۔ مگر ہاتھوں ہاتھ اور اس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ آگے آئیگا بہرحال جب ان میں سے کوئی چیز اپنی جنس کے بدل بیچی جائے تو اس میں یہ ضرور ہے۔ کہ دونوں ناپ تول میں برابر ہوں نقدا نقد ہوں ۱۲ منہ [3] یعنی وہ کھجور جو ابھی درخت سے نہ اُتری ہو اسی طرح وہ انگور جو ابھی بیل سے توڑا نہ گیا ہو۔ اس کا اندازہ کر کے خشک کھجور یا منقے کے بدل بیچنا درست نہیں کیونکہ اس میں کمی بیشی کا احتمال ہے۔ ۱۲ منہ باقی آئندہ

بَابٌ ۴۷۷ بَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ ؕ

۴۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَدَعَانِيْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَتَرَاوَضْنَا حَتّٰى اصْطَرَفَ مِنِّيْ فَاَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَالَ حَتّٰى يَاْتِيَ خَازِنِيْ مِنَ الْغَابَةِ وَعُمَرُ يَسْمَعُ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا تُفَارِقُهٗ حَتّٰى تَاْخُذَ مِنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ ؕ

باب جو کو جو کے بدل بیچنا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے ابن شہاب سے کہ مالک بن اوس نے سو اشرفیاں بھنانا چاہیں ان کو طلحہ بن عبیداللہ نے بلا بھیجا مالک کہتے ہیں ہم نے اور طلحہ نے در میں تکرار کی[1] آخر وہ راضی ہو گئے اور اشرفیاں ہاتھ میں لیکر پھرانے لگے پھر اُنہوں نے کہا غابہ سے میرے خزانچی کو آنے دو اور حضرت عمرؓ یہ بات سُن رہے تھے انھوں نے مجھ سے کہا خدا کی قسم طلحہ سے جدا نہ ہونا جب تک روپیہ لے لینا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کا سونا (یا چاندی کے بدل بیچنا منع ہے۔ مگر ہاتھوں ہاتھ اور جو کا جو کے بدل بیچنا بیاج ہے۔ مگر ہاتھوں ہاتھ اور کھجور کا کھجور کے بدل بیچنا بیاج ہے۔ مگر ہاتھوں ہاتھ۔

بَابٌ ۴۷۸ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ ؕ

۴۷۲ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ ؕ

باب سونا سونے کے بدل بیچنا۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو اسمٰعیل بن علیہ نے خبر دی کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی اسحٰق نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے کہ ابو بکرہ (نفیع بن حارث) نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کو سونے کے بدل نہ بیچو مگر برابر برابر اور چاندی کو چاندی کے بدل نہ بیچو مگر برابر برابر اور سونے کو چاندی کے بدل اور چاندی کو سونے کے بدل جس طرح چاہو بیچو[2]

بَابٌ ۴۷۹ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ ؕ

۴۷۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّيْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ حَدَّثَنِيْ

باب چاندی کو چاندی کے بدل بیچنا۔

ہم سے عبیداللہ بن سعد بن ابراہیم قرشی بغدادی نے بیان کیا کہا ہم سے میرے چچا یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے زہری کے بھتیجے

(بقیہ صفحہ سابقہ) ۲؎ مزابنہ کا پورا بیان آگے آئیگا درحقیقت وہ بھی مزابنہ کی ایک قسم ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی خاص طور سے اجازت دی بوجہ ضرورت کے وہ ضرورت یہ تھی کہ لوگ خیرات کے طور پر ایک دو درخت کا میوہ کسی محتاج کو دیا کرتے پھر اس کا باغ میں گھڑی گھڑی آنا ناگوار ہوتا تو اس میوے کا اندازہ کر کے اتنے خشک میوے کے بدل وہ درخت اس فقیر سے خرید لیتے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ھذا [1] تکرار کو زبان میں کہتے ہیں اشرفی روپیہ کے بنا دن کو ۱۲ منہ [2] یعنی اسمیں کمی بیشی درست ہے مگر ہاتھوں ہاتھ کی شرط اسمیں بھی ہے ایک طرف نقد دوسری طرف اُدھار درست نہیں اور سونے چاندی سے عام مراد ہے خواہ مسکوک ہو یا غیر مسکوک ۱۲ منہ

سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ حَدَّثَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ حَدِيْثًا عَنْ رَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ مَا هٰذَا الَّذِيْ تُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فِي الصَّرْفِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ مِثْلًا بِمِثْلٍ۔

محمد بن عبداللہ نے انہوں نے اپنے چچا زہری سے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے ان سے ابوسعید خدری نے ایسی ہی حدیث بیان کی (جیسے ابوبکرہ یا حضرت عمرؓ سے گذری) پھر عبداللہ بن عمرؓ سے ملے اور کہنے لگے ابوسعید یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تم کیا حدیث بیان کرتے ہو ابوسعید نے کہا صرفی (روپیہ اشرفیاں بدلانے یا توڑانے کے متعلق میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے سونا سونے کے بدل برابر برابر بیچو اور چاندی چاندی کے بدل برابر برابر۔

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَّلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَّلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے نافع سے انہوں نے ابوسعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدل نہ بیچو مگر برابر برابر اور زیادہ کم مت بیچو اور چاندی کو چاندی کے بدل نہ بیچو مگر برابر برابر اور ایک طرف زیادہ دوسری طرف کم نہ ہو اور نہ ایک طرف اُدھار[۱] دوسری طرف نقد۔

بَابُ بَيْعِ الدِّيْنَارِ بِالدِّيْنَارِ نَسَاءً

باب اشرفی اشرفی کے بدل اُدھار بیچنا۔

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ اَبَا صَالِحٍ الزَّيَّاتَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ فَقُلْتُ لَهٗ فَاِنَّ ابْنَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ضحاک بن مخلد نے کہا ہم سے ابن جریج نے کہا ہم کو عمرو بن دینار نے خبر دی ان کو ابوصالح روغن فروش نے اُنہوں نے سعید خدری سے سُنا وہ کہتے تھے دینار کو دینار کے بدل اور درم کو درم کے بدل بیچو[۲] ابوصالح نے کہا میں نے اُن سے کہا ابن عباسؓ تو اس کے خلاف کہتے ہیں[۳] ابوسعید نے کہا

---

[۱] اس حدیث میں امام شافعی کی حجت ہے، کہ اگر ایک شخص کے دوسرے پر درم قرض ہوں اور اس کے اس پر دینار قرض ہوں تو ان کی بیع جائز نہیں کیونکہ یہ بیع الکالی بالکالی ہے۔ یعنی اُدھار کو اُدھار کے بدل بیچنا اور ایک حدیث میں صراحۃً اس کی ممانعت وارد ہے اور اصحاب سنن نے ابن عمرؓ سے نکالا کہ میں بقیع میں اونٹ بیچا کرتا تھا تو دیناروں کے بدل بیچتا اور درم لیتا درم کے بدل بیچتا اور دینار لیتا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو پوچھا آپ نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ اسی دن کے نرخ سے لے اور ایک دوسرے سے بے لئے جدا نہ ہو ۱۲ [۲] مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے، برابر برابر جس نے زیادہ لیا بیاج میں پڑ گیا ۱۲ منہ [۳] ابن عباسؓ کا مذہب یہ ہے کہ بیاج اسی صورت میں ہوتا ہے جب ایک طرف اُدھار ہو اگر نقد ایک درم دو درم کے بدلے بیچے تو یہ درست ہے، ابن عباسؓ کا مذہب ہمارا زمانہ کے لئے تو بہت مفید تھا خصوصاً ہمارے ملک میں تو کلدار اور حالی کی تبادلت دن رات جاری ہے اور تول کر برابر تبادلہ نہیں ہو سکتا اور خوردہ شریک کرنے میں بھی بعضے بعضے دقت ہوتی ہے آخر ابن عباسؓ کی دلیل وہ حدیث ہے

لا ربوا الا فی النسیئۃ یعنی بیاج نہیں مگر اُدھار میں ۱۲ منہ۔

عَبَّاسٍ لَا يَقُولُهُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَأَلْتُهُ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللهِ قَالَ كُلَّ ذٰلِكَ لَا أَقُولُ وَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي وَلٰكِنَّنِي أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبًا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ

ہیں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ تم نے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا یا اللہ کی کتاب میں پایا انہوں نے کہا میں دونوں میں سے کوئی بات نہیں کہتا[1] اور تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مجھ سے زیادہ جانتے ہو[2] بات یہ ہے مجھ سے اسامہ بن زیدؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیاج اسی میں ہے۔ جب اُدھار ہو[3]

بَابٌ ۴۸۱ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسِيئَةً

باب چاندی کو سونے کے بدل اُدھار بیچنا۔

۴۶ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رض عَنِ الصَّرْفِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُولُ هٰذَا خَيْرٌ مِنِّي فَكِلَاهُمَا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَيْنًا

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ سے حبیب بن ابی ثابت نے خبر دی کہا میں نے ابوالمنہال سے سُنا کہا میں نے براء بن عازبؓ اور زید بن ارقمؓ صحابیوں سے صرافی کو پوچھا (نقدی کے بیوپار کو) اُن میں سے ہر ایک دوسرے کو کہنے لگا یہ مجھ سے بہتر ہیں آخر دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو چاندی کے بدل ادھار بیچنے سے منع فرمایا۔

بَابٌ ۴۸۲ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ يَدًا بِيَدٍ

باب سونا چاندی کے بدل ہاتھوں ہاتھ نقد بیچنا درست ہے

۴۷ ۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عباد بن عوام نے کہا ہم کو یحییٰ بن ابی اسحٰق نے خبر دی کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ ابوبکرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے بدل اور سونے کو سونے کے بدل بیچنے سے منع فرمایا مگر جب برابر برابر ہو البتہ ہم سونے کو چاندی کے بدل

---

[1] یعنی میں یہ نہیں کہتا کہ اللہ کی کتاب میں میں نے یہ مسئلہ پایا ہے نہ یہ کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ اس حدیث سے صاف یہ نکلتا ہے کہ صحابہ شرع کی دو ہی باتوں کو سمجھتے تھے قرآن یا حدیث اور اجماع اور قیاس ان کے نزدیک کوئی شرعی دلیل نہ تھا۔ کیونکہ قیاس ہر ایک کا متفاوت اور مختلف ہوتا ہے اور اجماع کی معرفت دشوار ہے ۱۲ منہ

[2] کیونکہ میں آنحضرتؐ کے عہد میں بچہ تھا اور تم جوان تھے رات دن آپ کی صحبت بابرکت میں رہتے تھے ۱۲ [3] قسطلانی نے کہا اس کے خلاف پر اجماع ہو گیا ہے بعضوں نے کہا یہ محمول ہے اس پر جب جنس مختلف ہوں جیسے ایک طرف چاندی دوسری طرف سونا ایک طرف گیہوں یا دوسری طرف جوار ہو ایسی حالت میں کمی بیشی درست ہے، بعضوں نے یہ کہا حدیث منسوخ ہے مگر نسخ صرف احتمال سے نہیں ہو سکتا صحیح مسلم میں ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ کہ نہیں ہے بیاج اس بیع میں جو ہاتھوں ہاتھ ہو بعضوں نے کہا ہے کہ ابن عباسؓ نے اس قول سے رجوع کیا ۱۲ منہ [4] اگر اسباب کی بیع اسباب کے ساتھ ہو تو اسکو مقایضہ کہتے ہیں اگر اسباب کی نقد کے ساتھ ہو تو نقد کو ثمن اور اسباب کو عرض کہیں گے اگر نقد کی نقد کے ساتھ ہو مگر ہم جنس یعنی سونے کو سونے کے ساتھ بدلے یا چاندی کو چاندی کے ساتھ تو اسکو مراطلہ کہتے ہیں اگر جنس کا اختلاف ہو جیسے چاندی سونے کے بدل یا بالعکس تو اسکو صرف کہتے ہیں صرف میں کمی بیشی درست ہے مگر حلول یعنی ہاتھوں ہاتھ لین دین ضرور اور لازم ہے اور قبض میں دیر کرنی درست نہیں اور مراطلہ میں تو برابر برابر ہاتھوں ہاتھ دونوں باتیں ضروری ہیں اگر ثمن اور عرض کی بیع ہو تو ثمن یا عرض کیلئے میعاد کرنا درست ہے اگر ثمن میں میعاد ہو تو وہ قرض

وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمَا۔

جس طرح چاہیں خرید کر سکتے ہیں اور اسی طرح چاندی کو سونے کے بدلے۔

باب ۸۳ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ وَهِيَ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ وَبَيْعُ الْعَرَايَا قَالَ أَنَسٌ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ

باب بیع مزابنہ کے بیان میں وہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور کے بدل اور بیل پر کا انگور منقے کے بدل بیچیں اور بیع عرایا کا بیان انسؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔[1]

۷۴۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ سَالِمٌ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ أَوْ بِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِهِ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درخت پر کا میوہ اس وقت تک نہ بیچو جبتک اس کا پکاپن نہ کھل جائے اور درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدل مت بیچو۔ سالم نے کہا اور مجھے عبداللہ بن عمرؓ سے زید بن ثابت سے سن کر یہ بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد عریہ کو[2] تر یا خشک کھجور کے بدل بیچنے کی اجازت دی اور عریہ کے سوا اور کسی صورت میں اجازت نہیں دی۔

۷۴۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور سوکھی کھجور کے بدل ماپ کر خریدے اسی طرح بیل پر کے انگور منقے کے بدل ماپ کر خریدے۔

۷۵۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے ابوسفیان سے۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) اگر عوض میں میعاد ہو تو وہ سَلم ہے یہ دونوں درست ہیں اگر دونوں میں میعاد ہو تو وہ بیع الکالی بالکالی ہے۔ جو درست نہیں ۱۲ حاشیہ صفحہ ہٰذا) [1] اس حدیث میں ہاتھوں ہاتھ کی قید نہیں ہے مگر دوسری روایت سے امام مسلم کے ثابت ہوتا ہے ہاتھوں ہاتھ یعنے نقدا نقد ہونا اسمیں بھی شرط ہے اور بیع صرف میں قبضہ نہونے پر علماء کا اتفاق ہے۔ اختلاف اس میں ہے کہ جب جنس ایک ہو تو کمی بیشی درست ہے یا نہیں جمہور کا قول یہی ہے۔ کہ درست نہیں اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے اسکا جواز منقول ہے۔ جیسے اوپر گزر چکا ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ہے۔ مزابنہ کے تو معنے معلوم ہو چکے محاقلہ یہ ہے کہ ابھی گیہوں کھیت میں ہو بالوں میں اسکا اندازہ کر کے اس کو اترے ہوئے گیہوں کے بدل بیچے یہ بھی منع ہے کیونکہ کمی بیشی کا احتمال ہے۔ جیسے مزابنہ منع ہے۔ ۱۲ منہ [3] اسیطرح تر کھجور خشک کھجور کے بدل برابر برابر بھی بیچنا ناجائز ہے کیونکہ تر کھجور سوکھی سے وزن میں کم ہو جاتی ہے۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ اور ابوحنیفہ نے اسکو جائز رکھا ہے [4] عرایا عریہ کی جمع ہے۔ عرایا کی تفسیر اوپر بیان ہو چکی ہے اور حنفیہ نے برخلاف جمہور علماء کے عرایا کو بھی جائز نہیں رکھا کیونکہ وہ بھی مزابنہ میں داخل ہے اور ہم کہتے ہیں۔ کہ جہاں مزابنہ کی ممانعت آئی ہے۔ وہیں یہ مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی

ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ.

جو عبداللہ بن ابی احمد کے غلام تھے انھوں نے ابو سعید خدریؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا اور مزابنہ یہ ہے کہ وہ کھجور جو ابھی درخت پر لگی ہو اتری ہوئی سوکھی کھجور کے بدل خریدے۔

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ.

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہ نے انھوں نے سلیمان شیبانی سے انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباسؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

۷۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرْصِهَا.

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انھوں نے نافع سے انھوں نے ابن عمرؓ سے انھوں نے زید بن ثابتؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ کے مالک کو یہ اجازت دی کہ اپنا عریہ اس کے انداز برابر میوے کے بدل بیچ ڈالے۔[1]

بَابُ ۴۸۳ بَيْعِ الثَّمَرِ عَلَى رُءُوسِ النَّخْلِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب درخت پر کی کھجور سونے چاندی کے بدل بیچنا۔

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ وَلَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا.

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی انھوں نے عطاء بن ابی رباح اور ابوالزبیر سے انھوں نے جابرؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میوہ کا بیچنا اس وقت تک منع کیا جب تک اس کی پختگی نہ شروع ہو اور یہ بھی فرمایا کہ درخت پر کا میوہ روپیہ اشرفی اسی کے بدل بیچو (نہ سوکھے میوے کے بدل) مگر عریہ کی اجازت دی۔

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَسَأَلَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الرَّبِيعِ أَحَدَّثَكَ دَاوُدُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ قَالَ نَعَمْ

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا میں نے امام مالک سے سنا ان سے عبیداللہ بن ربیع نے پوچھا کیا تم سے داؤد بن حصین نے ابو سفیان سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے یہ حدیث نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرایا کی بیع کی اجازت دی پانچ وسق تک[2] یا پانچ وسق سے کم ہو انھوں نے کہا ہاں[3]

---

[1] یعنی باغ والے کے ہاتھ یہ صحیح ہے کہ عریہ بھی مزابنہ ہے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی اس سے کہ عریہ خیر خیرات کا کام ہے اگر عریہ کو یہ اجازت نہ دی جاتی تو لوگ کھجور یا میوے کے درخت مسکینوں کو للہ دینا چھوڑ دیتے اس لئے کہ اکثر لوگ یہ خیال کرتے کہ ہمارے باغ میں مسکین رات بے رات گھستے رہیں گے اور ان کے گھسنے اور بے موقع آنے سے ہم کو تکلیف ہوگی ۱۲ منہ [2] ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ (باقی بر صفحہ آئندہ)

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ بُشَيْرًا قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَبِيعُهَا أَهْلُهَا بِخَرْصِهَا يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا قَالَ هُوَ سَوَاءٌ قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِيَحْيَى وَأَنَا غُلَامٌ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فَقَالَ وَمَا يُدْرِي أَهْلَ مَكَّةَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَرْوُونَهُ عَنْ جَابِرٍ فَسَكَتَ قَالَ سُفْيَانُ إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنَّ جَابِرًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قِيلَ لِسُفْيَانَ وَلَيْسَ فِيهِ نَهْيٌ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ قَالَ لَا۔

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے کہا میں نے بشیر بن یسار سے سنا انہوں نے کہا میں نے سہل بن ابی حثمہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت پر کی کھجور سوکھی کھجور کے بدل بیچنے سے منع فرمایا اور عریہ کی اجازت دی کہ عریہ والے اپنی کھجور کا اندازہ کر کے اس کے بدل تازی کھجور کھائیں اور سفیان نے کہا اس کا مطلب وہی ہے جو اگلے قول کا اور سفیان نے کبھی یوں کہا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہا مکہ والے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عرایا کی اجازت دی انہوں نے کہا مکہ والوں کو کہاں سے معلوم ہوا میں نے کہا وہ اس حدیث کو جابرؓ سے روایت کرتے ہیں یہ سن کر یحییٰ چپ ہو رہے۔ سفیان نے کہا اس کہنے سے میرا مطلب یہ تھا کہ جابر مدینہ والے ہیں[۱] سفیان بن عیینہ سے کسی نے کہا[۲] اس حدیث میں اس کی ممانعت نہیں ہے۔ کہ پھلوں کو بیچنے سے آپ نے فرمایا یا جب ان کی پختگی نہ کھل جائے۔ انہوں نے کہا نہیں۔

بَابُ تَفْسِيرِ الْعَرَايَا وَقَالَ مَالِكٌ الْعَرِيَّةُ أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ النَّخْلَةَ ثُمَّ يَتَأَذَّى بِدُخُولِهِ عَلَيْهِ فَرُخِّصَ لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَهَا مِنْهُ

باب عرایا کی تفسیر امام مالک نے کہا عریہ یہ ہے کہ باغ کا مالک کسی کو ایک درخت اللہ دے پھر باغ میں اس کے آنے سے تکلیف ہو تو میوہ دیکر وہ درخت اس سے خرید لے اور محمد ادریس نے کہا[۳]

(بقیہ صفحہ سابقہ) ایک صاع ۵ رطل کا جیسے اوپر گزر چکا ہے۔ اکثر خیرات اس کے اندر کی جاتی تو آپ نے یہ حد مقرر فرما دی اب حنفیہ کا یہ کہنا کہ عرایا کی حدیث منسوخ ہے یا معارض ہے مزابنہ کی حدیث کے صحیح نہیں کیونکہ نسخ کیلئے تقدم تاخر ثابت کرنا ضرور ہے اور معارضہ جب ہوتا کہ مزابنہ کی نہی کے ساتھ عرایا کا استثناء نہ کیا جاتا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع کرتے وقت عرایا کو مستثنیٰ کر دیا تو اب تعارض کہاں رہا حنفیہ شاید یہ چاہتے ہیں کہ شارع کا منصب اپنے ہاتھ میں لیں سو یہ امر غیر ممکن ہے شارع آنحضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات الاصفات ہے۔ سب کو آپ کی غلامی کرنا چاہیے اور آپ کا ارشاد سنکر پھر چون وچرا کرنا بدبختی اور کم نصیبی کی نشانی ہے۔ ۱۲ حواشی صفحہ ھذا ۱؎ تو حدیث آخر مدینہ والوں ہی پر آٹھہری حاصل یہ ہے۔ کہ یحییٰ بن سعید اور مکہ والوں کی روایت میں کسی قدر اختلاف ہے۔ یحییٰ بن سعید نے عرایا کی رخصت میں اندازہ کرنے کی اور عرایا والوں کی تازہ کھجور کھانے کی قید لگائی ہے اور مکہ والوں نے اپنی روایت میں یہ قیدیں بیان نہیں کیں بلکہ مطلق عریہ کو جائز رکھا خیر اندازہ کرنے کی قید تو ایک حافظ نے بیان کی ہے۔ اس کا قبول کرنا واجب ہے لیکن کھانے کی قید محض واقعی ہے۔ نہ احترازی ۱۲ قسطلانی ۲؎ حافظ نے کہا مجھ کو اس کہنے والے کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ ۳؎ یعنی امام شافعی بعضوں نے کہا عبد اللہ بن ادریس اودی ۱۲ منہ۔

بِتَمْرٍ وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ الْعَرِيَّةُ لَا تَكُونُ إِلَّا بِالْكَيْلِ مِنَ التَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ لَا يَكُونُ بِالْجِزَافِ وَمِمَّا يُقَوِّيهِ قَوْلُ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ بِالْأَوْسُقِ الْمُوَسَّقَةِ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَتِ الْعَرَايَا أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ فِي مَالِهِ النَّخْلَةَ وَالنَّخْلَتَيْنِ وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ الْعَرَايَا نَخْلٌ كَانَتْ تُوهَبُ لِلْمَسَاكِينِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَنْتَظِرُوا بِهَا رُخِّصَ لَهُمْ أَنْ يَبِيعُوهَا بِمَا شَاءُوا مِنَ التَّمْرِ

عریہ جائز نہیں ہوتا مگر (پانچ وسق سے کم میں) سوکھی کھجور ماپ کر نقدا نقد یہ نہیں کہ دونوں طرف انداز ہو اور سہل بن ابی حثمہ کے قول سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ وسقوں سے ماپ کر اور ابن اسحاق نے اپنی روایت میں نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ نے یوں نقل کیا عرایا یہ تھی کہ ایک آدمی اپنے باغ میں سے کھجور کا ایک درخت یا دو درخت کسی کو مستعار دیتا اور یزید بن سفیان بن حسین سے نقل کیا عرایا وہ کھجور کے درخت ہیں جو فقیروں کو بخش دیئے جاتے ہیں اُن سے میوہ اترنے کا انتظار نہیں ہو سکتا تو انکو اجازت دی گئی کہ سوکھی کھجور کے بدلے جس کے ہاتھ چاہیں بیچ ڈالیں

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَالْعَرَايَا نَخَلَاتٌ مَعْلُومَاتٌ تَأْتِيهَا فَتَشْتَرِيهَا۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے زید بن ثابت سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی اندازہ کر کے اس ماپ سے سوکھا میوہ لینے کی موسیٰ بن عقبہ نے کہا عرایا کچھ معین درخت جن کا میوہ تو اترے ہوئے میوے کے بدل خریدے۔

بَابُ ۸۶ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

باب پختگی معلوم ہو جانے سے پہلے میوہ بیچنا منع ہے[۳]

وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَايَعُونَ الثِّمَارَ فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ

اور لیث بن سعدؓ نے ابو الزناد عبداللہ بن ذکوان سے نقل کیا[۴] کہ عروہ بن زبیر سہل بن ابی حثمہ انصاری سے نقل کرتے تھے جو بنی حارثہ میں سے تھے۔ انہوں زید بن ثابت سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ پھلوں کی جو درخت پر لگے رہتے خرید فروخت کرتے جب کاٹنے کا وقت آن پہنچتا اور خریدار آن موجود ہوتے تو

---

[۱] اس کو طبری نے لیث سے روایت کیا انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے سہل سے موقوفاً ۱۲ منہ [۲] یعنی باغ والے کے ہاتھ یا اور کسی کے ہاتھ امام شافعی نے اس کو جائز رکھا ہے۔ اور شافعی سے منقول ہے کہ صرف مساکین کو ایسا کرنا درست ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ مسکینوں کی تخصیص نہیں ہر کوئی ایسا کر سکتا ہے۔ کیونکہ حدیثیں عام ہیں ۱۲ منہ [۳] میوے کی بیع پختگی سے پہلے ابن ابی لیلیٰ اور ثوری کے نزدیک مطلقاً باطل ہے۔ بعضوں نے کہا مطلقاً جائز ہے۔ بعضوں نے کہا جب کاٹ لینے کی شرط کی جائے تو باطل ہے ورنہ باطل نہیں امام شافعی اور امام احمد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے ۱۲ فتح ملخصاً [۴] حافظ نے کہا میں نے لیث کی روایت کو موصولاً نہیں پایا مگر سعید بن منصور نے ابو الزناد سے اور ابو داؤد اور طحاوی نے پہلی اسناد اور بیہقی نے دونوں اسنادوں سے ۱۲ منہ۔

تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ إِنَّهُ أَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ أَصَابَهُ مُرَاضٌ أَصَابَهُ قُشَامٌ عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ فِي ذٰلِكَ فَإِمَّا لَا فَلَا تَتَبَايَعُوا حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ لَمْ يَكُنْ يَبِيعُ ثِمَارَ أَرْضِهِ حَتّٰى يَطْلُعَ الثُّرَيَّا فَيَتَبَيَّنَ الْأَصْفَرُ مِنَ الْأَحْمَرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَكَّامٌ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَهْلٍ عَنْ زَيْدٍ۔

۲۰۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ۔

۲۰۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ تُبَاعَ ثَمَرَةُ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي حَتّٰى تَحْمَرَّ۔

تو خریدار کہتے اس میوے کا تو گابھہ کالا اور خراب پڑ گیا اس کو بیمار ہو گئی یہ ٹھٹر گیا اسی قسم کی آفتوں کا ذکر کرتے اور جھگڑے نکالتے آخر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس قسم کے بہت جھگڑے آنے لگے تو آپ نے فرمایا اگر تم یہ جھگڑے نہیں چھوڑتے تو ایسا کرو جبتک میوے کی پختگی معلوم نہ ہو جائے اس کو نہ بیچو آپ نے یہ صلاح اور مشورے کے طور پر فرمایا[1] کیونکہ جھگڑے بہت ہوا کرتے تھے اور ابوالزناد نے کہا مجھ کو خارجہ بن زید بن ثابت نے خبر دی کہ زید بن ثابت اپنے باغ کا میوہ اس وقت تک نہ بیچتے جبتک ثریا تارا نہ نکلتا اور زردی سرخی میں نمایاں ہوتی[2] امام بخاری نے کہا اس حدیث کو علی بن بحر نے بھی روایت کیا کہا ہم سے حکام بن سلم نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ نے انہوں نے زکریا سے انہوں نے ابوالزناد سے انھوں نے عروہ سے انھوں نے سہل سے انھوں نے زید بن ثابت سے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میوے کے بیچنے سے منع فرمایا جبتک اسکی پختگی کھل نہ جائے آپنے بائع اور مشتری دونوں کو منع کیا۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو حمید طویل نے خبر دی انھوں نے انسؓ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا میوہ اسوقت تک بیچنے سے منع کیا جبتک وہ لال یا پیلا نہ ہو جائے امام بخاری نے کہا حدیث میں تزہو کے معنے یہ ہے کہ سرخ ہو جائے۔

[1] قسطلانی نے کہا شاید آپنے پہلے یہ حکم بطریق صلاح اور مشورہ دیا ہو پھر بعد اسکے قطعاً منع فرما دیا جیسے ابن عمرؓ کی حدیث میں ہے اور اسکا قرینہ یہ ہے کہ خود زید بن ثابت جو اس حدیث کے راوی ہیں اپنا میوہ پختگی سے پہلے نہیں بیچتے تھے ۱۲ منہ [2] ثریا ایک تارہ ہے جو شروع گرمی میں صبح کے وقت نکلتا ہے حجاز کے ملک میں اس

۷۵۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَا قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى تُشَقِّحَ فَقِيلَ مَا تُشَقِّحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے سلیم بن حیان سے کہا ہم سے سعید بن مینا نے بیان کیا کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میوے کے بیچنے سے اس وقت تک منع فرمایا جبتک وہ مشقح یعنی سرخ یا زرد نہ ہو جائے اور کھانے کے لائق نہ بن جائے۔[1]

باب ۴۸۷ بَيْعِ النَّخْلِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

باب جبتک کھجور کی پختگی نمایاں نہ ہو اس کا بیچنا منع ہے۔

۷۶۰ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا مُعَلًّى بْنُ مَنْصُورٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَعَنِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ قِيلَ وَمَا يَزْهُو قَالَ يَحْمَارُّ أَوْ يَصْفَارُّ

مجھ سے علی بن ہیثم نے بیان کیا کہا ہم سے معلی بن منصور نے کہا ہم سے ہشیم بن بشیر نے کہا ہم کو حمید نے خبر دی کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے میوہ بیچنے سے اس وقت تک منع فرمایا جبتک اس کی پختگی کھل نہ جائے اور کھجور کے بیچنے سے بھی منع فرمایا جبتک تو ہو لوگوں نے (انس سے) کہا زہو کیا ہے۔ انھوں نے کہا سرخ یا زرد ہو جانا۔

باب ۴۸۸ إِذَا بَاعَ الثِّمَارَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ فَهُوَ مِنَ الْبَائِعِ

باب اگر کسی نے پختہ ہونے سے پہلے ہی میوہ بیچ ڈالا پھر کوئی آفت آئی تو بائع کا نقصان ہوگا۔[2]

۷۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِيَ فَقِيلَ لَهُ وَمَا تُزْهِي قَالَ حَتَّى تَحْمَرَّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ ثَمَرًا قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ كَانَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے حمید سے انھوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میوہ کی بیع سے منع فرمایا اس کا زہو ہونے سے آگے لوگوں نے آپ سے پوچھا زہو کیا ہے آپ نے فرمایا سرخ ہو جانا اور فرمایا بھلا بتلاؤ اگر اللہ تعالیٰ میوہ ہی نہ نکالے تو تم میں کوئی اپنے بھائی مسلمان کا مال کس چیز کے بدل کھائیگا لیث نے کہا مجھ سے یونس نے ابن شہاب سے نقل کیا انھوں نے کہا اگر کسی نے پختگی کھلنے سے آگے میوہ خرید لیا پھر کوئی آفت آئی تو اس کا جو ابدلو بیچنے والا ہوگا ابن شہاب نے کہا مجھ سے

[1] یہ تفسیر سعید بن مینا کا قول ہے۔ جیسے امام احمد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ امام مسلم کی روایت میں یوں ہے میں نے سعید سے کہا مشقح ہونا کیا ہے انہوں نے کہا سرخ یا زرد ہو جائے کھانے کے قابل ہو جائے اور اسمٰعیل کی روایت میں یوں ہے۔ کہ پوچھنے والے سعید تھے اور تفسیر کرنیوالے جابرؓ ۱۲ منہ

[2] امام بخاری کا مذہب معلوم ہوتا ہے کہ میوہ کی بیع پختگی سے پہلے صحیح تو ہو جاتی ہے۔ مگر اس کا نقصان بائع پر رہیگا مشتری کی کل رقم اس کو پھیر دینا ہوگی۔ ۱۲ منہ

مَا اَصَابَهُ عَلَى رَبِّهِ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَلَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ۔

سالم بن عبداللہ نے بیان کیا انھوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میوہ اسوقت تک نہ بیچو جب تک اس کی پختگی کھل نہ جائے اور درخت پر کی کھجور سوکھی کھجور کے بدل نہ بیچو۔

بَابٌ ۴۸۹ شِرَاءِ الطَّعَامِ اِلَى اَجَلٍ۔

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى طَعَامًا مِنْ يَهُوْدِيٍّ اِلَى اَجَلٍ فَرَهَنَهُ دِرْعَهُ؀

باب اناج اُدھار خریدنا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم نے ابراہیم نخعی پاس قرض لے کر گروی رکھنے کا ذکر کیا اُنھوں نے کہا اس میں کوئی برائی نہیں پھر ہم سے حدیث بیان کی اسود سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی (ابو شحم) سے غلہ خریدا اُدھار ایک وعدے پر اور اپنی زرہ اس کے پاس گرو رکھدی۔

بَابٌ ۴۹۰ اِذَا اَرَادَ بَيْعَ تَمْرٍ بِتَمْرٍ خَيْرٍ مِنْهُ

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا

باب اگر کوئی شخص خراب کھجور کے بدل اچھی کھجور لینا چاہیے

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا انھوں نے امام مالک سے انھوں نے عبدالمجید بن سہیل بن عبدالرحمٰن سے اُنھوں نے سعید بن مسیب سے اُنھوں نے ابو سعید خدری اور ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا تحصیل دار مقرر کیا وہ ایک عمدہ قسم کی کھجور لے کر آیا آپ نے سب ایسی ہی کھجور ہوتی ہے اُس نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ خدا کی قسم ہم اس کھجور کا ایک صاع دو صاع دوسری کھجور دیکر اور دو صاع دوسری کھجور کے تین صاع دیکر لیتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا مت کر بری ملوان کھجور کو پہلے روپیوں کے بدل بیچ ڈال پھر روپیوں کے بدل یہ عمدہ کھجور مول لے[۱]

بَابٌ ۴۹۱ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ اَوْ اَرْضًا مَزْرُوْعَةً اَوْ بِاِجَارَةٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ لِيْ اِبْرَاهِيْمُ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ

باب اگر کوئی پیوند کی ہوئی کھجور یا کھیتی کھڑی ہوئی زمین بیچے یا ٹھیکے پر دے تو میوہ اور اناج بائع کا ہوگا امام بخاری نے کہا مجھ

سے ابراہیم بن منذر نے کہا مجھ کو ہشام بن سلیمان نے خبر دی کہا

[۱] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیلہ شرعیہ سے سود سے بچنا درست ہے ... [illegible] ... اسباب کے بدل بیچ ڈالے پھر ان روپیوں یا اسباب کے عوض میں وہ سونا لے ۱۲ منہ

سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يُخْبِرُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ اَيُّمَا نَخْلٍ بِيْعَتْ قَدْ اُبِّرَتْ لَمْ يُذْكَرِ الثَّمَرُ فَالثَّمَرُ لِلَّذِي اَبَّرَهَا وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ وَالْحَرْثُ سَمّٰى لَهُ نَافِعٌ هٰؤُلَآءِ الثَّلٰثَ ؛

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

بَاب ۴۹۲ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ كَيْلًا۔

۷۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضہ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ اِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَاِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا اَوْ كَانَ زَرْعًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ

بَاب ۴۹۳ بَيْعِ النَّخْلِ بِاَصْلِهٖ

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضہ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرِئٍ اَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ اَصْلَهَا فَلِلَّذِي اَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ ؛

بَاب ۴۹۴ بَيْعِ الْمُخَاضَرَةِ ۔

ہم کو ابن جریج نے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا وہ نافع سے نقل کرتے تھے جو ابن عمرؓ کے غلام تھے جب کوئی کھجور کا پیوندی درخت بیچا جائے اور اس کے میوے کا (جو درخت پر لگا ہو) ذکر نہ آئے تو میوہ اسی کو ملے گا جس نے اس کا پیوند کیا[1] تھا غلام اور کھیت کا بھی یہی حکم ہے[2] نافع نے ابن جریج سے ان تینوں کا ذکر کیا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیوند کیا ہوا کھجور کا درخت بیچے تو اس کا پھل بائع ہی کو ملے گا۔ مگر جب خریدار اس کی شرط کرے۔

باب کھیتی کا اناج جو ابھی درختوں پر ہو ماپ کی رو سے غلہ کے عوض بیچنا:

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انھوں نے نافع سے انھوں نے ابن عمرؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا یعنی اپنے باغ کا میوہ اگر کھجور ہو ماپ کے حساب سے خشک کھجور کے بدل بیچنا یا انگور ہو تو منقے کے عوض ماپ کی رو سے بیچنا یا اگر کھیت ہو تو غلہ کے عوض ماپ کی رو سے بیچنا ان سب باتوں سے آپ نے منع فرمایا۔

باب درخت کو جڑ سمیت بیچنا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انھوں نے نافع سے انھوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایک کھجور کے درخت کو پیوند کیا پھر اس کو جڑ سمیت بیچ ڈالا تو جو پھل اس میں لگا ہو وہ بائع ہی کا ہوگا مگر جب خریدار اس کی شرط کرے۔

باب بیع مخاضرہ[3] کا بیان۔

---

[1] اگر ذکر نہ آئے تو جس کے لئے میوہ ٹھہرے اسی کو ملیگا کھجور کے سوا ہر قسم کے درختوں کا یہی حکم ہے ۱۲ منہ [2] یعنی اگر ایک غلام بیچا جائے اسکے پاس مال ہو تو وہ بائع ہی کا ہوگا اسی طرح لونڈی اگر بکے تو اس کا بچہ اگر پیدا ہو چکا ہو وہ بائع ہی کا ہوگا۔ البتہ پیٹ کا بچہ مشتری کا ہوگا ۱۲ منہ [3] بیع مخاضرہ میوہ یا اناج بکنے سے پہلے بیچنا یعنی کچے پن کی حالت میں جب سبز [illegible]

۲۰۶۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

ہم سے اسحاق بن وہب نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن یونس نے کہا مجھ سے اسحاق بن ابی طلحہ انصاری نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ اور مخاضرہ اور بیع ملامسہ اور منابذہ اور مزابنہ سے منع فرمایا[1]

۲۰۶۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى تَزْهُوَ فَقُلْنَا لِأَنَسٍ مَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے وہ پھل جو درخت پر ہوں بیچنے سے منع فرمایا جب تک ان کا زہو نہ ہو حمید نے کہا ہم نے انسؓ سے پوچھا زہو کیا ہے انہوں نے کہا سرخ یا زرد ہو جانا بھلا بتلاؤ تو اگر میوہ اللہ تعالیٰ نہ ہونے دیا تو پھر اپنے بھائی کا مال تیرے لیے کیسے حلال ہوگا

بَابُ بَيْعِ الْجُمَّارِ وَأَكْلِهِ

باب کھجور کا گابھہ جو سفید سفید اندر سے نکلتا ہے بیچنا اور کھانا

۲۰۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْكُلُ جُمَّارًا فَقَالَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ كَالرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ فَإِذَا أَنَا أَحْدَثُهُمْ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھا تھا آپ کھجور کی چربی (گابھہ) کھا رہے تھے پھر فرمایا ایک درخت کی مثال مومن کی مثال ہے میرے دل میں آیا کہہ دوں وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں ان سب لوگوں میں کم سن تھا جو وہاں موجود تھے پھر آپ ہی نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے[2]

بَابُ مَنْ أَجْرَى أَمْرَ الْأَمْصَارِ عَلَى مَا يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ فِي الْبُيُوعِ وَالْإِجَارَةِ وَالْمِكْيَالِ وَالْوَزْنِ وَسُنَنِهِمْ عَلَى نِيَّاتِهِمْ وَمَذَاهِبِهِمُ الْمَشْهُورَةِ وَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْغَزَّالِينَ سُنَّتُكُمْ بَيْنَكُمْ وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ

باب خرید و فروخت اور اجارے میں ہر ملک کے دستور کے موافق حکم دیا جائے گا اسی طرح ماپ اور تول اور دوسرے کاموں میں ان کی نیت اور رسم و رواج کے موافق[3] اور قاضی شریح نے سوت بیچنے والوں سے کہا جیسے تم لوگوں کا رواج ہے اسی کے موافق حکم دیا جائے گا اور عبدالوہاب نے ایوب سے روایت کی انہوں نے محمد بن سیرین سے دس کا

---

[1] ان سب کے معنے اوپر گذر چکے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث پہلے پارے کتاب العلم میں گذر چکی ہے اور گابھہ کا کھانا درست ہوا تو بیچنا درست ہوگا بس ترجمہ باب نکل آیا ۱۲ منہ
[3] مثلاً کسی ملک میں سو روپیہ بھر کا سیر مروج ہے تو جس نے پیمانہ غلہ بیچا اس کو اسی سیر سے دینا ہوگا اسی طرح ملک میں جس روپیہ پیسہ کا رواج ہے اگر عقد میں دوسرے سکہ کی شرط نہ ہو تو وہی رائج سکہ مراد ہوگا اسی طرح سیکڑا ایس جھگڑے کا مروج ہے تو اسی سیکڑے سے آم وغیرہ دینا پڑینگے جو گن کر دیے جاتے ہیں ۱۲ منہ [4] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَنْ مُحَمَّدٍ لَا بَأْسَ الْعَشَرَةُ بِأَحَدَ عَشَرَ وَيَأْخُذُ لِلنَّفَقَةِ رِبْحًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِنْدٍ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ وَقَالَ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ وَاكْتَرَى الْحَسَنُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مِرْدَاسٍ حِمَارًا فَقَالَ بِكَمْ قَالَ بِدَانَقَيْنِ فَرَكِبَهُ ثُمَّ جَاءَ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ الْحِمَارَ الْحِمَارَ فَرَكِبَهُ وَلَمْ يُشَارِطْهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِنِصْفِ دِرْهَمٍ۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ ٭

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هِنْدُ أُمُّ مُعَاوِيَةَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ سِرًّا قَالَ خُذِي أَنْتِ وَبَنُوكِ مَا يَكْفِيكِ بِالْمَعْرُوفِ ٭

مال گیارہ پر بیچنے میں کوئی قباحت نہیں اور جو خرچہ پڑا ہے اس پر بھی نفع لے[1] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہند (ابوسفیان کی جورو) سے فرمایا تو اپنا اور اپنے بچوں کا خرچ دستور کے موافق نکال لے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا اور جو محتاج ہو وہ دستور کے موافق (یتیم کے مال میں سے کھائے اور امام حسن بصری نے عبداللہ بن مرداس[2] سے ایک گدھا کرایہ پر لیا پوچھا کیا لے گا اس نے کہا دو دانق[3] خیر[4] وہ اس پر سوار ہوئے پھر دوسری بار آئے اور کہنے لگے گدھا لا گدھا اور اس سے کرایہ نہیں چکایا تین دانق اس کو بھیج دیئے[5]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ابوطیبہ (دینار یا نافع یا میسرہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگائے آپ نے ایک صاع کھجور اس کو دینے کا حکم فرمایا[6] اور اس کے مالکوں سے کہا اس کا محصول کچھ کم کرو

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے انہوں نے کہا ہندہ نے جو معاویہ بن ابی سفیان کی ماں تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ابوسفیان بڑا بخیل آدمی ہے اگر میں اس کا کچھ روپیہ چپکے سے لے لیا کروں تو مجھ پر گناہ تو نہ ہوگا آپ نے فرمایا تو اتنا دستور کے موافق لے سکتی ہے جو تجھ کو اور تیرے بیٹوں کو کافی ہو[7]

[1] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ابن بطال نے کہا اصل اس باب میں یہ ہے کہ اناج کے ڈھیر کی بیع اس شرط پر جائز ہے کہ ہر پائلی پر ایک درم لوں گا گو یہ معلوم کہ وہ ڈھیر کتنی پائلیوں کا ہے شافعیہ اور مالکیہ اور حنابلہ اور صاحبین اس کو جائز کہتے ہیں لیکن ابوحنیفہ کہتے ہیں اس صورت میں صرف ایک پائلی کی بیع صحیح ہوگی خرچہ میں حمالی دلالی دھولی سب کی مزدوری داخل ہوگی یہاں تک کہ اجرت بھی اور سرکاری محصول بھی اور امام مالکؒ کے نزدیک خرچہ میں وہی چیزیں داخل ہوں گی جن کا اثر اس اسباب پر ہوا ہو جیسے رنگ وائی سلائی وغیرہ اور دلالی پارسل کرائی وغیرہ یہ چیزیں داخل نہ ہوں گی ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے اسی باب میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] دانق درہم کا ۱/۶ حصہ ہوتا ہے ۱۲ منہ [5] گویا حسن نے دستور پر عمل کیا کہ ایک گدھے کا کرایہ دو دانق ہوتا ہے اور ایک دانق بطریق احسان کے اس کو زیادہ دیدیئے ۱۲ منہ [6] اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ آپ نے اس کی اجرت پہلے سے نہیں ٹھہرائی اور دستور کے موافق کام کرنے کے بعد دلوادی بلکہ اس سے زیادہ دی ۱۲ منہ [7] تو آپ نے کوئی حد مقرر نہیں کی بلکہ عرف اور دستور کے موافق حکم دیا ۱۲ منہ

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ اَخْبَرَنَا ہِشَامٌ ح وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمٰنَ بْنَ فَرْقَدٍ قَالَ سَمِعْتُ ہِشَامَ بْنَ عُرْوَۃَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ سَمِعَ عَآئِشَۃَ رض تَقُوْلُ وَمَنْ کَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ وَمَنْ کَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْکُلْ بِالْمَعْرُوْفِ اُنْزِلَتْ فِیْ وَالِی الْیَتِیْمِ الَّذِیْ یُقِیْمُ عَلَیْہِ وَیُصْلِحُ فِیْ مَالِہٖ اِنْ کَانَ فَقِیْرًا اَکَلَ مِنْہُ بِالْمَعْرُوْفِ۔

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن نمیر نے خبر دی کہا ہم کو ہشام نے دوسری سند اور مجھ سے محمد سلام بیکندی نے بیان کیا کہا میں نے عثمان بن فرقد سے سنا کہا میں نے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے تھے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے وہ کہتی تھیں (سورۂ نساء کی) یہ آیت جو مالدار ہو وہ بچا رہے اور جو محتاج ہو وہ دستور کے موافق کھائے یتیم کے ولی کے باب میں اتری ہے جو اس کی خبر لیتا ہے اور اس کی جائیداد سنوارتا ہے اگر وہ محتاج ہو تو دستور کے موافق اس میں سے کھائے۔

بَابٌ ۴۹۷ بَیْعِ الشَّرِیْکِ مِنْ شَرِیْکِہٖ

باب ایک ساجھی اپنا حصہ دوسرے ساجھی کے ہاتھ بیچ سکتا ہے

۲۰۷۸۔ حَدَّثَنِیْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ جَابِرٍ رض جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَۃَ فِیْ کُلِّ مَالٍ لَمْ یُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَۃَ۔

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے جابرؓ بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مال میں جو تقسیم نہ ہوا ہو[1] شفعہ کا حق قائم رکھا جب (تقسیم ہو جائے) اور حدیں بند جائیں اور رستے الگ الگ ہو جائیں تو شفعہ نہ رہے گا۔

بَابٌ ۴۹۸ بَیْعِ الْاَرْضِ وَالدُّوْرِ وَالْعُرُوْضِ مُشَاعًا غَیْرَ مَقْسُوْمٍ

باب زمین مکان اسباب کا حصہ جو تقسیم نہ ہوا ہو بیچنا درست ہے

۲۰۷۹۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رض قَالَ قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَۃِ فِیْ کُلِّ مَالٍ لَمْ یُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ

ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حق ہر مال میں قائم رکھا[2] جو تقسیم نہ ہوا ہو پھر جب حدیں پڑ جائیں اور رستے جدا جدا ہو جائیں تو

---

[1] مال سے مراد غیر منقولہ ہے جیسے مکان زمین باغ وغیرہ کیونکہ جائیداد منقولہ میں بالاجماع شفعہ نہیں ہے اور عطا کا قول شاذ ہے جو کہتے ہیں ہر چیز میں شفعہ ہے یہاں تک کہ کپڑے میں بھی یہ حدیث شافعیہ کے مذہب کی تائید کرتی ہے کہ ہمسایہ کو شفعہ کا حق نہیں ہے صرف شریک کو ہے اور اس کا بیان آگے آئے گا یہاں امام بخاری نے یہ حدیث لا کر باب کا مطلب اس طرح سے نکالا کہ جب شریک کو شفعہ کا حق ہوا تو وہ دوسرے شریک کا حصہ خرید لے گا پس ایک شریک کے ہاتھ بیع کرنا جائز ہوا اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ جب شریک کو تقسیم سے پہلے شفعہ کا حق ہوا تو وہ دوسرے شریک کا مشاع یعنے غیر مقسوم حصہ لے سکتا ہے اور باب کا یہی مطلب ہے ۱۲ منہ

فَلَا شُفْعَةَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بِهٰذَا وَقَالَ فِي كُلِّ مَالَمْ يُقْسَمْ تَابَعَهُ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي كُلِّ مَالٍ وَّرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

تو اب شفعہ نہ رہے گا ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد نے یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے ہر چیز میں جو تقسیم نہ ہوئی ہو عبد الواحد کے ساتھ اس حدیث کو ہشام بن یوسف نے بھی معمر سے روایت کیا عبد الرزاق بن ہمام نے اپنی روایت میں ہر مال کہا اور عبد الرحمٰن بن اسحاق نے بھی زہری سے ایسا ہی نقل کیا

بَابٌ ۴۹۹ إِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا لِغَيْرِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَرَضِيَ۔

باب اگر کسی نے کسی کے واسطے کوئی چیز بے اس کے حکم کے خرید لی پھر اس نے پسند کر لی۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُوعَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ ثَلٰثَةٌ يَّمْشُوْنَ فَأَصَابَهُمُ الْمَطَرُ فَدَخَلُوْا فِي غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ قَالَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ادْعُوا اللّٰهَ بِأَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوْهُ فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ إِنِّي كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَرْعٰى ثُمَّ أَجِيءُ فَأَحْلُبُ فَأَجِيءُ بِالْحِلَابِ فَآتِي بِهِ أَبَوَيَّ فَيَشْرَبَانِ ثُمَّ أَسْقِي الصِّبْيَةَ وَأَهْلِي وَامْرَأَتِي فَاحْتَبَسْتُ لَيْلَةً فَجِئْتُ فَإِذَا هُمَا نَائِمَانِ قَالَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوْقِظَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمَا حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تین آدمی (رستے میں) جا رہے تھے پانی آن پہنچا وہ پہاڑ کی ایک کھو (غار) میں گھس گئے اوپر سے ایک پتھر آن گرا (کھو بند ہو گیا) تب آپس میں کہنے لگے (اب کیا کرنا) ایسا کرو اللہ سے اپنے عمدہ عمل بیان کر کے دعا کرو ان میں کا ایک یوں کہنے لگا یا اللہ میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے میں بستی سے باہر جا کر بکریاں چرایا کرتا جب گھر لوٹ کر آتا تو ان کا دودھ دوہتا اور پہلے اپنے ماں باپ کے پاس لاتا جب وہ پی چکتے تو اپنے بچوں اور اپنے گھر والوں اور جورو کو پلاتا ایک رات ایسا ہوا مجھ کو دیر ہو گئی میں جو گھر میں آیا دیکھا تو وہ دونوں سو رہے ہیں میں نے ان کو جگانا برا سمجھا اور بچے میرے پاؤں پاس بھوک کے مارے رو رہے تھے پھر صبح نکلنے تک میرا ان کا یہی معاملہ رہا یا اللہ تو اگر جانتا ہے کہ میں نے یہ کام خالص تیری رضامندی کے لیے کیا تو کسی قدر اس پتھر کو کھول دے جس میں سے ہم آسمان کو دیکھیں پھر وہ پتھر ذرا سا کھل گیا اب دوسرا کہنے لگا یا اللہ میری

ف۱ یعنی مال کے بدل اس روایت میں ہر چیز ہے ۱۲ منہ ف۲ اس کو خود امام بخاری باب ترک الحیل میں نکالا ۱۲ منہ ف۳ عبد الرزاق کی روایت باب میں گذر چکی ہے اور عبد الرحمٰن بن اسحاق کی روایت کو مسدد نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ

السَّمَآءَ قَالَ فَفُرِجَ عَنْهُمْ وَقَالَ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي كُنْتُ اُحِبُّ امْرَاَةً مِّنْ بَنَاتِ عَمِّيْ كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَآءَ فَقَالَتْ لَا تَنَالُ ذٰلِكَ مِنْهَا حَتّٰى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ فِيْهَا حَتّٰى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً قَالَ فَفَرَجَ عَنْهُمُ الثُّلُثَيْنِ قَالَ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقٍ مِّنْ ذُرَةٍ فَاَعْطَيْتُهٗ فَاَبٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّاْخُذَ فَعَمَدْتُ اِلٰى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهٗ حَتّٰى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَّرَاعِيْهَا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَقُلْتُ انْطَلِقْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَاِنَّهَا لَكَ فَقَالَ اَتَسْتَهْزِئُ بِيْ قَالَ فَقُلْتُ مَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ وَلٰكِنَّهَا لَكَ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

بَابُ ۵۵ الشِّرَآءِ وَالْبَيْعِ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَهْلِ الْحَرْبِ

۷۶۷ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رض قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ مُّشْرِكٌ مُّشْعَانٌّ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَّسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا اَمْ عَطِيَّةً اَوْ قَالَ اَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرٰى

ایک چچازاد بہن تھی میں اس کو بہت چاہتا تھا جیسے کسی مرد کو کسی عورت سے بے انتہا الفت ہوتی ہے وہ کہنے لگی تو اپنا مطلب مجھ سے نہیں حاصل کر سکتا جب تک مجھ کو سو اشرفیاں نہ دے میں نے کوشش کر کے سو اشرفیاں جمع کیں جب اس کی دونوں ٹانگیں اٹھائیں تو وہ کہنے لگی اللہ سے ڈر اور اس مہر کو ناجائز طور سے مت توڑ میں یہ سن کر کھڑا ہو گیا اس کو چھوڑ دیا یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضامندی کے لیے کیا ہے تو ایک ذرا سا یہ پتھر اور سرکا دے تو دو تہائی اس پتھر کی سرک گئی پھر تیسرا کہنے لگا یا اللہ تو جانتا ہے میں نے تین صاع جوار پر ایک مزدور لگایا تھا وہ میں اس کو دینے لگا اس نے نہ لیا میں نے تین صاع کو لو دیا اور اس کی آمدنی میں سے گائے بیل چرواہے سب خرید کیے پھر (ایک مدت کے بعد) وہ مزدور آیا کہنے لگا او خدا کے بندے میری مزدوری دے ڈال میں نے کہا وہ گائے بیل چرواہے سب لے لیے وہ تیرا ہی مال ہیں اس نے کہا مجھ سے ٹھٹھا کرتا ہے میں نے کہا میں ٹھٹھا نہیں کرتا وہ سب تیرے ہی ہیں یا اللہ اگر تو جانتا ہے یہ کام میں نے تیری رضامندی کے لیے کیا تھا تو اس پتھر کو ہٹا دے وہ ہٹ گیا[1]

باب مشرکین اور حربی کافروں سے خرید و فروخت کرنا

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو عثمان سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی بکر رض سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے میں ایک مشرک آیا[2] پریشان سر لنبا قد بکریاں ہانکتا رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا یہ بکریاں بیچنا چاہتا ہے یا ہم کو یوں ہی دینا اس نے کہا نہیں بیچنا چاہتا ہوں پھر آپ نے

---

[1] اور تینوں شخص باہر آئے چلتے پھرتے نظر آئے اس باب میں جو یہ حدیث لائے اس سے مقصود اخیر شخص کا بیان ہے کیونکہ بغیر مالک کے پوچھے اس جوار کو دوسرے کام میں صرف کیا اور اس سے نفع کمایا اور بیع کو بھی اسی پر قیاس کیا تو بیع فضولی کی طرح صحیح ہے اور مالک کی اجازت پر نافذ ہو جاتی ہے مالکیہ اور شافعیہ کا یہی قول ہے ۱۲ منہ

[2] حافظ نے کہا اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

مِنْهُ شَاةً۔

بَابُ شِرَاءِ الْمَمْلُوْكِ مِنَ الْحَرْبِيِّ وَهِبَتِهِ وَعِتْقِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَلْمَانَ كَاتِبْ وَكَانَ حُرًّا فَظَلَمُوْهُ وَبَاعُوْهُ وَسُبِيَ عَمَّارٌ وَصُهَيْبٌ وَبِلَالٌ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَادِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَاءٌ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيْهَا مَلِكٌ مِّنَ الْمُلُوْكِ اَوْ جَبَّارٌ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ دَخَلَ اِبْرَاهِيْمُ بِامْرَاَةٍ هِيَ مِنْ اَحْسَنِ النِّسَاءِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ اَنْ يَا اِبْرَاهِيْمُ مَنْ هٰذِهِ الَّتِيْ مَعَكَ قَالَ اُخْتِيْ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهَا فَقَالَ لَا تُكَذِّبِيْ حَدِيْثِيْ فَاِنِّيْ اَخْبَرْتُهُمْ اَنَّكِ اُخْتِيْ وَاللّٰهِ اِنْ عَلَى الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُكِ فَاَرْسَلَ بِهَا اِلَيْهِ فَقَامَ اِلَيْهَا فَقَامَتْ

اس سے ایک بکری خریدی

باب حربی کافر سے غلام لونڈی خریدنا اس کا ہبہ کرنا آزاد کرنا

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلیمان (فارسی) سے فرمایا تو اپنے مالک سے کتابت کرلے[1] حالانکہ سلیمان (اصل میں) آزاد تھے لیکن کافروں نے ان پر ظلم کیا (غلام بنایا) ان کو بیچا اور عمار بن یاسرؓ اور صہیبؓ اور بلالؓ یہ سب قید کیے گئے تھے[2] اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نحل میں) فرمایا اللہ ہی نے تم میں ایک کی روزی دوسرے سے زیادہ رکھی ہے جن کی روزی زیادہ ہے وہ اس کو اپنی لونڈی غلاموں کو دے کر اپنے برابر نہیں کر دیتے کیا یہ لوگ اللہ کا احسان نہیں مانتے[3]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام حضرت سارہ (اپنی بی بی) کو لے کر نمرود کے ملک سے ہجرت کر گئے پھر ایک بستی میں[4] پہنچے وہاں ایک بادشاہ تھا یا ایک ظالم بادشاہ کسی نے اس کو خبر دی کہ ابراہیم ایک نہایت خوبصورت عورت اپنے ساتھ لے کر آئے ہیں بادشاہ نے ان سے پوچھوا بھیجا ابراہیم یہ عورت تمہاری کون ہے (اس کو میرے پاس بھیج دو) انہوں نے کہا میری بہن ہے پھر حضرت ابراہیم لوٹ کر سارہ پاس گئے اور ان سے کہا تم مجھ کو جھوٹا مت کرنا میں نے یوں کہہ دیا ہے تم میری بہن ہو قسم خدا کی اس وقت روئے زمین پر میرے اور تمہارے سوا

---

[1] کتابت اس کو کہتے ہیں کہ غلام مالک کو کچھ روپیہ کئی قسطوں میں دینا قبول کرے کل روپیہ ادا کرنے کے بعد غلام آزاد ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [2] اور کافروں نے ان کو غلام بنا رکھا تھا مسلمانوں نے ان کو خرید کر کے آزاد کر دیا ۱۲ منہ [3] کہ اس نے مختلف حالت کے لوگ پیدا کیے کوئی غلام ہے کوئی بادشاہ ہے کوئی مالدار ہے کوئی محتاج اگر سب برابر اور یکساں ہوتے تو کوئی کسی کا کام کاہے کو کرتا زندگی دوبھر ہو جاتی پس یہ اختلاف حالات اور تفاوت درجات حق تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے اس آیت سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ کافر اپنی لونڈی غلاموں کے مالک ہیں اور ان کی لونڈی غلاموں کو ملکت ایمانہم فرمایا جب ان کی ملک صحیح ہوئی تو ان سے مول لینا بھی درست ہوگا ۱۲ منہ [4] یہ بستی مصر تھی اور بادشاہ کا نام صادق یا سنان بن علوان تھا یا عمرو بن امرء القیس بن سبا ۱۲ منہ [5] یہ کمبخت بادشاہ کیا کرتا ہر شخص کی جورو جو خوبصورت ہوتی چھین لیتا اس لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارہ کو اپنی بہن بنایا مراد دینی بہن ہے کہتے ہیں بادشاہ سے جا کر یہ مخبری حناط نامی ایک شخص نے کی تھی ۱۲ منہ

تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ وَاَحْصَنْتُ فَرْجِيْ اِلَّا عَلٰى زَوْجِيْ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهٖ قَالَ الْاَعْرَجُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ اللّٰهُمَّ اِنْ يَّمُتْ يُقَلْ هِيَ قَتَلَتْهُ فَاُرْسِلَ ثُمَّ قَامَ اِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّيْ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ فَاَحْصَنْتُ فَرْجِيْ اِلَّا عَلٰى زَوْجِيْ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هٰذَا الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهٖ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ اِنْ يَّمُتْ يُقَلْ هِيَ قَتَلَتْهُ فَاُرْسِلَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَرْسَلْتُمْ اِلَيَّ اِلَّا شَيْطَانًا اَرْجِعُوْهَا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاَعْطُوْهَا اٰجَرَ فَرَجَعَتْ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ اَشَعَرْتَ اَنَّ اللّٰهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَاَخْدَمَ وَلِيْدَةً۔

کوئی مومن نہیں ہے پھر بادشاہ کے پاس سارہ کو بھیج دیا بادشاہ ان کے پاس گیا وہ وضو کر کے نماز پڑھ رہی تھیں انہوں نے یہ دعا کی یا اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے پیغمبر پر ایمان لائی ہوں اور میں نے اپنی شرم گاہ کو خاوند کے سوا اور سب سے بچایا ہے تو اس کافر کا زور مجھ پر مت چلا یہ دعا کرنا ہی تھا کہ وہ کافر زمین پر گر کر خراٹے لینے لگا پاؤں مارنے لگا اعرج راوی نے کہا ابوسلمہ نے کہا ابوہریرہؓ نے کہا سارہ کہنے لگیں یا اللہ اگر کہیں یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے میں نے مار ڈالا پھر وہ اچھا ہو گیا اور سارہ کی طرف اٹھا وہ وضو کر کے کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں اور یوں دعا کی یا اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے پیغمبر پر ایمان لائی ہوں اور خاوند کے سوا سب سے میں نے اپنی شرم گاہ کو بچایا ہے تو اس کافر کا زور مجھ پر مت چلا یہ دعا کرتے ہی وہ کافر (گر کر) خراٹے مارنے لگا اور پاؤں زمین پر ہلانے لگا عبدالرحمن نے کہا ابوسلمہ نے کہا ابوہریرہؓ نے کہا سارہ کہنے لگیں یا اللہ اگر کہیں یہ کافر مر گیا تو کہیں گے میں نے مار ڈالا وہ اچھا ہو گیا خیر دوسری بار یا تیسری بار وہ لوگوں سے کہنے لگا خدا کی قسم تم یہ عورت کیا لائے ہو شیطانؑ ہے اس کو ابراہیم ہی پاس لے جاؤ اور ہاجرہ ایک لونڈی میری طرف سے اس کو دو پھر وہ ابراہیم علیہ السلام پاس لوٹ آئیں اور کہنے لگیں تم نے دیکھا اللہ نے کافر کو ذلیل بھی کیا اور ایک لونڈی بھی دلوائیؑ

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِيْ غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِيْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ اِلٰى شَبَهِهٖ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا سعد بن ابی وقاصؓ اور عبد بن زمعہ دونوں نے ایک لڑکے میں جھگڑا کیا سعد کہنے لگے یا رسول اللہ یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاصؓ کا بیٹا ہے اس نے مرتے وقت یہ وصیت کی تھی یہ اس کا بیٹا ہے آپ اس کی صورت دیکھئے عتبہ سے کیسی ملتی ہے عبد بن زمعہ نے

ل یعنے جن کی قسم میں سے ہے جب میں چاہتا ہوں اس کو ہاتھ لگاؤں تو بے ہوش ہو کر گر پڑتا ہے ۱۲ منہ ۲ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ اس کافر نے ایک لونڈی سارہ کو ہبہ کی اور سارہ نے قبول کر لی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ ہبہ جائز رکھا ۱۲ منہ

زَمْعَةَ هٰذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى شَبَهِهِ فَرَاٰى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ فَلَمْ تَرَهُ سَوْدَةُ قَطُّ۔

کہا یا رسول اللہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی نے اس کو جنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کو دیکھا تو صاف عتبہ کے مشابہ معلوم ہوا پھر آپ نے فرمایا یہ تجھ کو ملے گا اے عبد لڑکا اسی کو ملتا ہے جو عورت کا خاوند یا مالک ہو اور زنا کرنے والے کے لیے پتھر ہیں اور سودہؓ سے فرمایا جو زمعہ کی بیٹی تھیں تم اس سے پردہ کیا کرو سودہؓ نے اس کو کبھی نہیں دیکھا۔[1]

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رض لِصُهَيْبٍ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَدَّعِ إِلٰى غَيْرِ أَبِيكَ فَقَالَ صُهَيْبٌ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا وَأَنِّي قُلْتُ ذٰلِكَ وَلٰكِنِّي سُرِقْتُ وَأَنَا صَبِيٌّ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے باپ ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف سے کہ عبدالرحمن بن عوفؓ نے صہیب سے کہا اللہ سے ڈر اور اپنے باپ کے سوا دوسرے کا بیٹا نہ بن صہیب نے کہا اگر مجھ کو اتنی اتنی دولت ملے تب بھی میں اس کو پسند نہ کروں (کہ اپنے کو اور کسی کا بیٹا کہوں) مگر میں کیا کروں بچپنی میں رومی لوگ مجھ کو قید کر لے گئے تھے۔[2]

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ أَوْ أَتَحَنَّتُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان کو حکیم بن حزام نے انہوں نے کہا یا رسول فرمایے جاہلیت کے زمانہ میں جو میں نے نیک کام کیے ہیں عزیزوں سے سلوک کرنا آزاد کرنا[3] صدقہ دینا ان کا ثواب

[1] حالانکہ از روے قاعدہ شرعی آپ نے اس بچہ کو زمعہ کا بیٹا قرار دیا تو ام المومنین سودہؓ اس کی بہن ہوئیں مگر احتیاطاً ان کو اس بچہ سے پردہ کرنے کا حکم دیا کس لیے کہ اس کی صورت عتبہ سے ملتی تھی اور گمان غالب ہوتا تھا کہ وہ عتبہ کا بیٹا ہے حدیث سے یہ نکلا کہ شرعی اور باقاعدہ ثبوت کے مقابل مخالف گمان پر کچھ نہیں ہو سکتا باب کی مطابقت اسی طرح پر ہے کہ آپ نے زمعہ کی ملک مسلم رکھی حالانکہ زمعہ کافر تھا اور اس کو اپنی لونڈی پر وہی حق ملا جو مسلمانوں کو ملتا ہے تو کافر کا تصرف بھی اپنی لونڈی غلاموں میں مثل بیع ہبہ وغیرہ نافذ ہوگا ۱۲ منہ [2] ہوا یہ کہ صہیب کی زبان رومی تھی۔ مگر وہ اپنا باپ ایک عرب یعنے سنان بن مالک کو بتاتے تھے۔ اس پر عبدالرحمٰن نے ان سے کہا خدا سے ڈر اور دوسروں کو باپ نہ بنا صہیب نے جواب دیا۔ کہ میری زبان رومی اس وجہ سے ہوئی۔ کہ بچپنی میں رومی لوگ حملہ کر کے مجھ کو قید کر لے گئے تھے میں انہی میں پرورش پایا اس لیے میری زبان رومی ہو گئی۔ ورنہ میں اصل میں عربی ہوں میں جھوٹ سے کسی اور کا بیٹا نہیں بنتا۔ اگر مجھ کو ایسی ایسی دولت ملے جب بھی میں یہ کام نہ کروں۔ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا۔ کہ کافروں کی ملک صحیح اور مسلم ہے۔ کیونکہ ابن جدعان نے صہیب کو خرید لیا اور آزاد کیا ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ کافر کم صدقات درست ہیں ۱۲ منہ

مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ هَلْ لِي فِيهَا أَجْرٌ قَالَ حَكِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ

کچھ مجھ کو ملے گا آپ نے فرمایا کیوں نہیں (اسلام لانے سے یہ نیکیاں برباد نہ ہوں گی) بلکہ جو نیکیاں تو کر چکا ہے ان کو قائم رکھ کر اسلام لایا ہے

بَابُ جُلُودِ الْمَيْتَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْبَغَ

باب مردار کی کھال کا دباغت سے پہلے کیا حکم ہے (اس کا بیچنا جائز نہیں)

۷۸۱ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيِّتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا.

ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ عبید اللہ بن عبد اللہ نے ان کو خبر دی ان سے عبد اللہ بن عباسؓ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مری ہوئی بکری پر سے گذرے فرمایا لوگو تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا انہوں نے عرض کیا وہ مردار ہے آپ نے فرمایا مردار کا فقط کھانا حرام ہے[۱]

بَابُ قَتْلِ الْخِنْزِيرِ وَقَالَ جَابِرٌ حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخِنْزِيرِ

باب سور کا مار ڈالنا اور جابرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سور کے بیچنے کو حرام کیا[۲]

۷۸۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم (اس خدائے پاک) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قریب ہے تم میں عیسیٰ مریم کے بیٹے اتریں گے وہ انصاف کے ساتھ حکومت کریں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال کی ایسی ریل پیل ہوگی کوئی نہ لے گا[۳]

---

[۱] حالانکہ قرآن شریف میں حرمت علیکم المیتۃ مطلق ہے۔ اس کے سب اجزاء کو شامل ہے مگر حدیث سے اس کی تخصیص ہو گئی کہ مردار کا صرف کھانا حرام ہے زہری نے اس حدیث سے دلیل لی اور کہا کہ مردار کی کھال سے مطلقاً نفع اٹھانا درست ہے دباغت ہوئی ہو لیکن دباغت کی قید دوسری حدیث سے نکالی گئی ہے اور جمہور علماء کی یہی دلیل ہے اور شافعی نے مرداروں میں کتے اور سور کا استثنا کیا ہے اس کی کھال دباغت سے بھی پاک نہ ہوگی اور ابو حنیفہؒ نے صرف سور اور آدمی کی کھال کو مستثنا کیا ہے اور شعبہ نے ہر ایک کھال کی طہارت کا حکم دیا ہے جب اس کی دباغت کر لی جائے یہاں تک کہ سور کی کھال بھی ۱۲ منہ

[۲] اس کو خود امام بخاری نے باب بیع المیتۃ والاصنام میں وصل کیا ۱۲ منہ [۳] اس حدیث سے امام بخاری نے نکالا کہ سور نجس العین ہے اس کی بیع جائز نہیں ہے ورنہ حضرت عیسیٰ اس کو قتل کیوں کرتے اور نسبت ناالو دکھیں کرتے جزیہ موقوف کرنے سے یہ غرض ہے کہ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے یا مسلمان ہو یا قتل ہو جزیہ قبول نہ کریں گے اس حدیث سے صاف حضرت عیسیٰ کا قیامت کے قریب اترنا اور حکومت کرنا صلیب توڑنا جزیہ موقوف کرنا یہ سب باتیں ثابت ہوتی ہیں اور تعجب ہوتا ہے اس شخص کی عقل پر جو قادیانی مرزا کو مسیح موعود سمجھتا ہے اللھم ثبتنا علی دینک الحق وجنبنا من الفتن ما ظہر منہا وما بطن ۱۲ منہ

بَابٌ لَا يُذَابُ شَحْمُ الْمَيْتَةِ وَلَا يُبَاعُ
رَوَاهُ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب مردار کی چربی گلانا اور اس کا بیچنا جائز نہیں اس کو جابرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۷۸۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ فُلَانًا بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللهُ فُلَانًا أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ کو طاؤس نے خبر دی انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ کو یہ خبر پہنچی کہ فلاں شخص (سمرہ یا سفیان بن جندب) نے شراب بیچا انہوں نے کہا اللہ اس کو تباہ کرے کیا وہ نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ یہودیوں کو تباہ کرے ان پر چربی حرام ہوئی تو اس کو گلا کر بیچ ڈالا

۷۸۴ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللهُ يَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا.

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ یہودیوں کو تباہ کرے ان پر چربی حرام ہوئی پوچھ کر اس کی قیمت کھائی

بَابُ بَيْعِ التَّصَاوِيرِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا رُوحٌ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ.

باب ان چیزوں کی مورتیں بیچنا جن میں جان نہیں ہوتی اور کون سی مورت حرام ہے۔

۷۸۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّي إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي وَإِنِّي أَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللهَ مُعَذِّبُهُ

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم کو عوف بن ابی جمیلہ نے خبر دی انہوں نے سعید بن ابی الحسن سے انہوں نے کہا میں ابن عباسؓ کے پاس تھا اتنے میں ایک شخص (اس کا نام معلوم نہیں) آیا کہنے لگا ابوالعباس یہ ابن عباسؓ کی کنیت ہے میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھاتا ہوں میں مورتیں بنایا کرتا ہوں ابن عباسؓ نے کہا میں تجھ سے وہی بیان کروں گا جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو کوئی مورت بنائے (یعنے جاندار کی) تو اللہ قیامت کے دن

۱؎ جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جس چیز کا کھانا حرام ہے اس کا بیچنا بھی حرام ہے لیکن بعضوں نے اس میں خلاف کیا ۱۲ منہ ۲؎ اس کو خود امام بخاریؒ نے باب بیع المیتۃ والاصنام میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ

حَتّٰى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ مِنَ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ هٰذَا الْوَاحِدَ

اس کو یہ عذاب کرے گا کہ اس میں جان ڈالنے کے لیے فرمائے گا وہ جان تو کبھی ڈال نہ سکے گا یہ سن کر اس کا دم رک گیا اور منہ زرد ہو گیا ابن عباسؓ نے کہا کمبخت اگر تو مورت ہی بناتا ہے تو درخت وغیرہ کی بنا جو چیزیں جاندار نہیں ہیں امام بخاری نے کہا سعید بن ابی عروبہ نے نضر بن انسؓ سے بس یہی ایک حدیث سنی ہے۔

بَابُ ۵۰۶ تَحْرِيمِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ

باب شراب کی سوداگری کرنا حرام ہے

وَقَالَ جَابِرٌ رض حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ

اور جابرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کا بیچنا حرام فرما دیا ہے

۷۸۶ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض لَمَّا نَزَلَتْ آيَاتُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ عَنْ آخِرِهَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش انہوں نے ابو الضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے جب سورۂ بقرہ کی اخیر کی آئتیں اتریں (جن میں سود کا ذکر ہے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرے سے برآمد ہوئے اور فرمایا کہ شراب کی سوداگری کرنا بھی حرام ہوئی

بَابُ ۵۰۷ إِثْمِ مَنْ بَاعَ حُرًّا

باب آزاد شخص کو بیچنا کیسا گناہ ہے

۷۸۷ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ ابْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أَعْطٰى بِي ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ

مجھ سے بشر بن مرحوم نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سلیم نے انہوں نے اسمٰعیل بن امیہ سے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قیامت کے دن میں تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا ایک تو اس کا جو میرا نام لے کر عہد کر کے پھر عہد توڑ دے دوسرے وہ شخص جو آزاد کو بیچے اور اس کی قیمت کھائے تیسرے وہ شخص جو کسی سے پوری مزدوری لے پھر اس کی مزدوری نہ دے

---

۵۱ امام بخاری نے اس کو کتاب اللباس میں عبد الاعلیٰ سے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے نضر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے نکالا اس حدیث سے امام بخاری نے مورتوں کی کراہت یعنے حرمت نکالی ۱۲ منہ ۵۲ جیسے شراب کا پینا حرام ہے افسوس ہے ہمارے زمانہ کے بہت سے بدکار مسلمان علانیہ شراب پیتے ہیں اور پھر لطف یہ کہ شراب کی سوداگری سے پرہیز کرتے ہیں اور نصاریٰ کے بنائے ہوئے شراب فراغت سے خریدتے ہیں اپنے ملک کی سلطنت اس میں کھپاتے ہیں جمال الدین افغانی فیلسوف کہا کرتے تھے کہ مسلمانوں کو خدا کا خوف تو بالکل کم ہو گیا لیکن یہ کیا آفت ہے کہ دنیا کی عقل بھی جاتی رہی ہم خدا کے گنہگار اور ہم دنیا میں مفلس اور محتاج اور نادار جو کچھ کماتے ہیں وہ بھی غیر قوم کو کھلا دیتے ہیں خسر الدنیا والآخرۃ انہی کی شان میں ہے ۱۲ منہ ۵۳ اس کو امام بخاری نے باب بیع المیتۃ والاصنام میں وصل کیا ۱۲ منہ

باب ۵۰۸ بَیْعِ الْعَبِیْدِ وَالْحَیَوَانِ نَسِیْئَۃً

وَاشْتَرَی ابْنُ عُمَرَ رَاحِلَۃً بِأَرْبَعَۃِ أَبْعِرَۃٍ مَضْمُوْنَۃٍ عَلَیْہِ یُوْفِیْہَا صَاحِبَہَا بِالرَّبَذَۃِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ یَکُوْنُ الْبَعِیْرُ خَیْرًا مِّنَ الْبَعِیْرَیْنِ وَاشْتَرَی رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ بَعِیْرًا بِبَعِیْرَیْنِ فَأَعْطَاہُ أَحَدَہُمَا وَقَالَ اٰتِیْکَ بِالْاٰخَرِ غَدًا رَہْوًا إِنْ شَآءَ اللّٰہُ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ لَا رِبَا فِی الْحَیَوَانِ الْبَعِیْرُ بِالْبَعِیْرَیْنِ وَالشَّاۃُ بِالشَّاتَیْنِ إِلٰی أَجَلٍ وَقَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ لَا بَأْسَ بَعِیْرٌ بِبَعِیْرَیْنِ نَسِیْئَۃً۔

باب غلام کا غلام کے بدل اور جانور کا جانور کے بدل ادھار بیچنا اور عبد اللہ بن عمرؓ نے ایک اونٹنی خرید ی چار اونٹوں کے بدل جو بائع کی ضمان میں تھی وہ اس کو ربذہ میں حوالہ کرے گا اور ابن عباسؓ نے کہا کبھی ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے اور رافع بن خدیج نے ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدل خریدا ایک اونٹ تو اسی وقت (نقد) دیا اور دوسرے اونٹ دینے کا کل کا وعدہ کیا اور کہا اس میں دیر نہ ہوگی انشاء اللہ اور سعید بن مسیب نے کہا جانور میں بیاج نہیں ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدل ایک بکری دو بکری کے بدل ادھار خرید کر سکتا ہے اور محمد بن سیرین نے کہا ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدل ادھار بیچنے میں کوئی قباحت نہیں۔

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ فِی السَّبْیِ صَفِیَّۃُ فَصَارَتْ إِلٰی دِحْیَۃَ الْکَلْبِیِّ ثُمَّ صَارَتْ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا قیدیوں میں حضرت صفیہؓ بھی تھیں پہلے دحیہ کلبیؓ کے حصے میں آئیں پھر (دو دوسری لونڈی کے بدل) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مل گئیں

باب ۵۰۹ بَیْعِ الرَّقِیْقِ۔

باب لونڈی غلام بیچنا۔

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْیَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّہْرِیِّ قَالَ أَخْبَرَنِی ابْنُ مُحَیْرِیْزٍ أَنَّ أَبَا سَعِیْدٍ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھے عبد اللہ بن محیریز نے خبر دی

۱؎ اس کو امام مالک اور شافعی اور ابن ابی شیبہ نے نکالا ۱۲ منہ ۲؎ ربذہ ایک مقام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان مطلب یہ ہے کہ وہ اونٹنی بائع کے ذمہ اور اس کے حفاظت میں رہے گی اور ربذہ پہنچ کر اس کو مشتری کے سپرد کر دے گا ۱۲ منہ ۳؎ اس کو امام شافعی نے وصل کیا طاؤس کے طریق سے معلوم ہوا کہ جانور کو جانور کے بدلنے میں کمی اور بیشی اسی طرح ادھار جائز ہے اور یہ سود نہیں ہے گو ایک ہی جنس کا دونوں طرف ہو اور یہی قول شافعیہ اور جمہور علماء کا لیکن ہمارے امام احمد بن حنبلؒ اور ابوحنیفہؒ نے اس سے منع کیا اُن کی دلیل سمرہؓ کی حدیث ہے جس کو اصحاب سنن نے نکالا اور امام مالک نے کہا اگر جنس مختلف ہو تو جائز ہے ۱۲ منہ ۴؎ اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵؎ اس کو امام مالکؒ نے موطا میں وصل کیا اور ابن ابی شیبہ نے ۱۲ منہ ۶؎ اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ ۷؎ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جانور سے تبادلہ درست ہے اسی طرح غلام کا غلام سے لونڈی کا لونڈی سے کیونکہ سب حیوان ہیں تو ہر حیوان کا یہی حکم ہوگا بعضوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ اس حدیث میں زیادتی اور کمی کا ذکر نہیں نہ ادھار کا اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے جس کو امام مسلم نے نکالا اس میں یہ ہے کہ آپ نے صفیہؓ کو سات لونڈیاں دے کر خرید کیا ابن بطال نے کہا جب آپ نے دحیہ سے فرمایا کہ تو صفیہؓ کے بدل اور کوئی لونڈی قیدیوں میں سے لے لے تو یہ بیع ہوئی لونڈی کی بعوض لونڈی کے ادھار اور باب کا یہی مطلب ہے ۱۲ منہ

الخُدرِیَّ اَخبَرَہٗ اَنَّہٗ بَینَمَا ھُوَ جَالِسٌ عِندَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اِنَّا نُصِیبُ سَبیًا فَنُحِبُّ الاَثمَانَ فَکَیفَ تَرٰی فِی العَزلِ فَقَالَ اَوَ اِنَّکُم تَفعَلُونَ ذٰلِکَ لَا عَلَیکُم اَن لَّا تَفعَلُوا ذٰلِکُم فَاِنَّھَا لَیسَت نَسَمَۃٌ کَتَبَ اللّٰہُ اَن تَخرُجَ اِلَّا ھِیَ خَارِجَۃٌ

ان کو ابو سعید خدریؓ نے ایسا ہوا ایک بار وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھے تھے ایک شخص (مجدی بن عمرو ضمری) نے کہا یا رسول اللہ ہم لڑائی میں قیدی عورتوں سے صحبت کرتے ہیں اور ان کا بیچنا منظور ہوتا ہے تو آپ عزل کے باب میں کیا فرماتے ہیں[1] آپ نے فرمایا کیا تم ایسا کرتے ہو اگر ایسا نہ کرو تب بھی کوئی قباحت نہیں کیونکہ جس جان کا (دنیا میں) پیدا ہونا اللہ نے لکھ دیا ہے وہ ضرور پیدا ہو گی[2]

بَاب بَیعِ المُدَبَّرِ

باب مدبر کا بیچنا کیسا ہے[3]

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا ابنُ نُمَیرٍ حَدَّثَنَا وَکِیعٌ حَدَّثَنَا اِسمٰعِیلُ عَن سَلَمَۃَ بنِ کُھَیلٍ عَن عَطَآءٍ عَن جَابِرٍ رض قَالَ بَاعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ المُدَبَّرَ

ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر کو بیچ ڈالا[4]

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیبَۃُ حَدَّثَنَا سُفیَانُ عَن عَمرٍو سَمِعَ جَابِرَ بنَ عَبدِ اللّٰہِ رض یَقُولُ بَاعَہٗ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابرؓ بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر کو بیچ ڈالا

۷۹۲۔ حَدَّثَنِی زُھَیرُ بنُ حَربٍ حَدَّثَنَا یَعقُوبُ حَدَّثَنَا اَبِی عَن صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَ ابنُ شِھَابٍ اَنَّ عُبَیدَ اللّٰہِ اَخبَرَہٗ اَنَّ زَیدَ بنَ خَالِدٍ وَّ اَبَا ھُرَیرَۃَ رض اَخبَرَاہُ اَنَّھُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یُسئَلُ عَنِ الاَمَۃِ تَزنِی وَلَم تُحصَن قَالَ اجلِدُوھَا ثُمَّ اِن زَنَت

مجھ سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب نے کہا ہم سے والد (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح بن کیسان سے کہا ابن شہاب نے بیان کیا ان کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی ان کو زید بن خالدؓ اور ابو ہریرہؓ نے خبر دی ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سے پوچھا گیا لونڈی زنا کرائے اور اس کا نکاح نہ ہوا ہو[5] فرمایا اس کو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے پھر مارو

[1] عزل کہتے ہیں انزال کے وقت ذکر کو فرج سے نکال لینا تاکہ انزال باہر ہو اور عورت کو حمل نہ ہے ۱۲ منہ [2] تو عزل کر دیا کچھ کرو اللہ کو منظور ہے تو حمل رہ جائے گا اور اس کو منظور نہیں تو لاکھ صحبت کرو ایک بچہ بھی پیدا نہ ہوگا عملاً آدمی اولاد کی خواہش میں صدہا جوڑ توڑ کرتے ہیں مگر اولاد نہیں ہوتی اور جن کو اولاد کی چنداں خواہش نہیں ہوتی بلکہ اولاد سے پریشان ہوتے ہیں ان کو اولاد ہوتی چلی جاتی ہے یہ خدا کی دین اور اس کی مرضی ہے رضینا بقضاء اللہ سبحانہ ۱۲ منہ [3] مدبر وہ غلام ہے جس کو مالک کہہ دے تو میرے مرنے پر آزاد ہے امام مالک اور ابو حنیفہؒ اور اوزاعی کے نزدیک اس کی بیع ناجائز ہے اور شافعی اور اہل حدیث کے نزدیک جائز ہے ۱۲ منہ [4] ایک شخص مر گیا تھا اس کی کچھ جائداد نہ تھی ایک مدبر غلام تھا فقط آپ نے وہی مدبر غلام آٹھ سو درہم کو بیچ کر اس کے قرض خواہوں کا قرضہ ادا کیا ۱۲ منہ [5] یہ قید اتفاقی ہے کیونکہ اگر لونڈی نکاح ہوئے پیچھے بھی زنا کرائے تو اس کو کوڑے ہی ماریں گے رجم نہ کریں گے ۱۲ منہ

فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ

پھر بیچ ڈالو تیسری یا چوتھی بار یہ فرمایا[۱]

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ؛

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ کو لیث نے خبر دی انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرائے اور زنا ثابت ہو جائے تو اس کو حد لگائے اور (اس کے بعد) ملامت نہ کرے پھر اگر وہ زنا کرائے تو اس کو حد لگائے اور (اس کے بعد) ملامت نہ کرائے پھر اگر تیسری بار زنا کرائے اور زنا ثابت ہو جائے تو اس کو بیچ ڈالے گو ایک بالوں کی رسی ہی کے بدل۔

بَابٌ[۵۱] هَلْ يُسَافِرُ بِالْجَارِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَسْتَبْرِئَهَا وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَأْسًا أَنْ يُقَبِّلَهَا أَوْ يُبَاشِرَهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رض إِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيدَةُ الَّتِي تُوطَأُ أَوْ بِيعَتْ أَوْ عَتَقَتْ فَلْتُسْتَبْرَأْ رَحِمُهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا تُسْتَبْرَأُ الْعَذْرَاءُ وَقَالَ عَطَاءٌ لَا بَأْسَ أَنْ يُصِيبَ مِنْ جَارِيَتِهِ الْحَامِلِ مَا دُونَ الْفَرْجِ وَقَالَ

باب اگر کوئی لونڈی خریدے تو استبرا سے پہلے اس کو سفر میں لے جا سکتا ہے یا نہیں[۲] اور حسن بصری نے کہا اس سے بوسہ اور مباشرت کرنا کچھ برا نہیں[۳] اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا جب کوئی ایسی لونڈی ہبہ کی جائے جس سے صحبت کی جاتی تھی یا بیچی جائے یا آزاد ہو تو ایک حیض تک استبرا کرنا چاہیے[۴] اور کنواری کے لیے استبرا کی ضرورت نہیں اور عطا بن ابی رباح نے کہا[۵] اگر کسی کی لونڈی حاملہ ہو تو اس کی شرمگاہ کو چھوڑ کر دوسرے اعضا سے مزہ اٹھا سکتا ہے۔

---

[۱] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے حافظ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ لونڈی جب زنا کرائے تو اس کو بیچ ڈالیں اور یہ عام ہے اس لونڈی کو بھی شامل ہے جو مدبرہ ہو تو مدبرہ کی بیع کا جواز نکلا عینی نے اس پر یہ اعتراض کیا کہ حدیث میں جواز بیع مکرر سہ کرر زنا کرانے پر موقوف رکھا گیا ہے اور ان لوگوں کے نزدیک تو مدبر کی بیع ہر حال میں درست ہے خواہ وہ زنا کرائے یا نہ کرائے اس لیے استدلال صحیح نہیں ہو سکتا میں کہتا ہوں عینی کا اعتراض فاسد ہے کس لیے کہ مدبرہ لونڈی اگر مکرر سہ کرر زنا کرائے تو اس کے بیچنے کا جواز اس حدیث سے نکلا اور جو لوگ مدبر کی بیع کو جائز نہیں سمجھتے وہ زنا کرنے کی صورت میں بھی اس کے جواز کے قائل نہیں ہیں پس یہ حدیث ان کے قول کے خلاف ہوئی اور موافق ہوئی ان کے جو مدبر کی جواز بیع کے قائل ہیں اور گو بیع کا حکم اس حدیث میں زنا کے مکررہ سہ کرر ہونے پر دیا گیا ہے مگر قرینہ دلالت کرتا ہے کہ بیع اس پر موقوف نہیں ہے اس لیے کہ جو لونڈی مطلق زنا نہ کرائے یا ایک ہی بار کرائے اس کا بھی بیچنا درست ہے اب عینی کا یہ کہنا کہ یہ دلالت بعبارۃ النص ہے یا اشارۃ النص یا دلالت النص اس کے جواب میں یہ کہیں گے کہ دلالت النص ہے کیونکہ حدیث میں مطلق لونڈی کا ذکر ہے اور وہ مدبرہ کو شامل ہے ۱۲ منہ [۲] استبرا کہتے ہیں لونڈی کا رحم پاک کرنے کو یعنی نئی لونڈی کوئی خریدے تو جب تک ایک حیض نہ آئے اس سے صحبت نہ کرے اور سفر میں لے جانے کا ذکر کیا کہ وہاں مساس اور مباشرت کی ضرورت پڑتی ہے ۱۲ منہ [۳] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا یعنی جب تک استبرا نہ ہو جماع کرنا منع ہے لیکن بوسہ اور چمٹانے رہنے میں قباحت نہیں ۱۲ منہ [۴] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] اس کو عبدالرزاق نے ایوب سے باقی بر صفحہ آئندہ

اللّٰهُ تَعَالَىٰ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ

۹۴۷ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الرَّوْحَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مومنون میں) فرمایا مگر اپنی بیبیوں یا لونڈیوں سے[۱]

ہم سے عبد الغفار بن داؤد نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر پر تشریف لائے جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کا قلعہ فتح کرا دیا تو آپ سے حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب کی خوب صورتی بیان کی گئی اُن کا خاوند لڑائی میں مارا گیا تھا اور وہ نئی دولہن تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے لیے چن لیا پھر آپ اُن کو لے کر خیبر سے نکلے (وہ حیض سے تھیں) جب ہم لوگ سد الروحا[۲] میں پہنچے تو وہ حیض سے پاک ہوئیں آپ نے ان سے صحبت کی پھر ایک چھوٹے سے دستر خوان پر حیس[۳] تیار کر کے رکھا اور انس رضی اللہ عنہ سے) فرمایا جو لوگ آس پاس ہیں ان کو بلا لے یہی کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کے ولیمہ میں کھلایا پھر ہم مدینہ کو روانہ ہوئے انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے (رستے میں) دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ کے لیے اپنے پیچھے اونٹ پر کمل سے گول گدہ بنا دیتے[۴] پھر آپ اونٹ کے پاس بیٹھے اور اپنا گھٹنا نیچے رکھتے صفیہ رضی اللہ عنہا اپنا پاؤں آپ کے گھٹنے پر رکھ کر اونٹ پر چڑھ جاتیں[۵]

بَابُ ۵۱۲ بَيْعِ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْنَامِ

۹۵ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ

باب مردار اور بتوں کا بیچنا

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) انہوں نے نافع سے نکالا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کنواری کے لیے استبرا کی حاجت نہیں ۱۲ منہ [۸] عطاء کے اثر کی نسبت حافظ صاحب نے کچھ نہیں لکھا نہ قسطلانی نے کہ اس کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] آیت کے اطلاق سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ بیبیوں اور لونڈیوں سے مطلقاً مزہ اٹھانا درست ہے اب صرف جماع ستبرا سے منع ہوا تو دوسرے مزے اٹھانا بدستور درست رہیں گے ۱۲ منہ [۲] سد الروحا ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب ۱۲ منہ [۳] حیس ایک کھانا ہے جو کھجور اور گھی اور پنیر ملا کر بنایا جاتا ہے ۱۲ منہ [۴] تاکہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سخت چیز پر بیٹھنے میں تکلیف نہ ہو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ کمل کو اونٹ کی کوہان کے گرد باندھ کر آڑ کر لیتے اسی لیے کہ آپ کے نکاح کے بعد وہ امہات المومنین میں داخل ہو گئی ۱۲ منہ [۵] باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلا کہ باوجودیکہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حیض سے تھیں مگر آپ ان کو سفر میں ہمراہ لے گئے ۱۲ منہ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهَا يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ كَتَبَ اِلَيَّ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عطا بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جس سال مکہ فتح ہوا[1] آپ مکہ ہی میں فرماتے تھے بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب اور مردار اور سور اور بتوں کا بیچنا حرام کیا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مردار کی چربی تو کشتیوں پر ملتے ہیں کھالوں پر لگاتے ہیں لوگ اس سے روشنی کرتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں وہ حرام ہے[2] پھر آپ نے اسی وقت فرمایا اللہ یہودیوں کو تباہ کرے جب اللہ نے ان پر چربی حرام کی تو اس کو گلا کر بیچنے لگے اس کی قیمت کھی[ابو]عاصم ضحاک بن مخلد نے کہا ہم سے عبدالحمید نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی حبیب نے عطا بن ابی رباح نے مجھ کو لکھا میں نے جابر رض سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث۔

بَابُ ثَمَنِ الْكَلْبِ.

باب کتے کی قیمت[3]

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابو مسعود انصاری رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور لونڈی کی خرچی اور نجومی کی اجرت سے منع فرمایا[4]

---

[1] یعنے ۸ھ ہجری میں ۱۲ منہ [2] اس کا مطلب اکثر علماء نے یہ رکھا ہے یعنے اس کا بیچنا حرام ہے اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ نفع اٹھانا اس سے جائز ہے مثلاً کشتیوں پر لگانا یا روشنی کرنا بعضوں نے کہا کوئی نفع اٹھانا جائز نہیں سوا اس کے جس کی صراحت حدیث میں آگئی ہے یعنے چمڑا جب اس کی دباغت کر لی جائے اگر کوئی پاک چیز ناپاک ہو جائے جیسے لکڑی یا کپڑا تو اس کی بیع جمہور کے نزدیک جائز ہے اور امام احمد اور ابن ماجشون نے کہا جائز نہیں ۱۲ منہ [3] امام شافعی اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ مطلقاً کسی کتے کی بیع جائز نہیں سکھایا ہوا ہو یا بن سکھایا ہو اور اگر کوئی اس کو مار ڈالے تو اس پر ضمان نہیں آتا اور امام مالک کے نزدیک ضمان لازم ہوگا اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک فائدہ مند کتے کی بیع درست ہے ۱۲ منہ [4] عرب میں کاہن لوگ بہت تھے جو آئندہ کی باتیں لوگوں کو بتلایا کرتے ہندستان میں بھی اب تک ہیں جن کو جوتشی اور نجومی اور پنڈت کہتے ہیں جو کوئی ان کے پاس کچھ پوچھنے کو جاتا وہ تھوڑی شرینی یا نقد یا اسباب تحفہ کے طور پر لے جاتا یہ سب چیزیں حلوان میں داخل ہیں اور بالاتفاق حرام ہیں ۱۲ منہ

۷۹۷ ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَوْنُ بْنُ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ رَاَیْتُ اَبِی اشْتَرٰی حَجَّامًا فَاَمَرَ بِمَحَاجِمِهٖ فَکُسِرَتْ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْکَلْبِ وَکَسْبِ الْاَمَةِ وَلَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَاٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَهٗ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عون بن ابی جحیفہ نے خبر دی انہوں نے کہا میرے باپ نے ایک پچھنی لگانے والا غلام خرید ا(اس کے ہتھیار تڑوا ڈالے) میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگانے کی اجرت اور کتے کی قیمت اور لونڈی کی کمائی (زنا یا حرام کی) سے منع فرمایا اور آپ نے گدنا گودنے والی اور گدانے والی اور سود کھانے والے اور کھلانے والے اور مورت بنانے والے سب پر لعنت کی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کِتَابُ السَّلَمِ

کتاب بیع سلم کے بیان میں[1]

بَابٌ ۵۱۴ اَلسَّلَمُ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ

باب ماپ مقرر کر کے سلم کرنا

۷۹۸ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَالنَّاسُ یُسْلِفُوْنَ فِی التَّمْرِ الْعَامَ وَالْعَامَیْنِ اَوْ قَالَ عَامَیْنِ اَوْ ثَلٰثَةً شَكَّ اِسْمٰعِیْلُ فَقَالَ مَنْ سَلَّفَ فِیْ تَمْرٍ فَلْیُسْلِفْ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم اسمٰعیل بن علیہ نے خبر دی کہا ہم کو عبد اللہ بن ابی نجیح نے انہوں نے عبد اللہ بن کثیر سے انہوں نے ابو المنہال عبد الرحمٰن بن مطعم سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ میوے میں ایک سال دو سال یا دو سال تین سال کی میعاد پر سلم کیا کرتے تھے یہ شک اسمٰعیل کو ہوئی آپ نے فرمایا جو کوئی تم میں سے کھجور میں (یا میوے میں) سلم کرے تو وہ ماپ اور تول ٹھہرا کر کرے[2]

۷۹۹ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ بِهٰذَا فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو اسمٰعیل بن علیہ نے خبر دی انہوں نے ابن ابی نجیح سے یہی حدیث اس میں بھی یہی ہے

---

[1] بیع سلم اس کو کہتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے شخص کو نقد روپیہ یا اشرفیاں دے اور کہے کہ اتنے مدت کے بعد مجھ کو سو من گیہوں یا چاول اس قسم کے دینا یہ بالاجماع مشروع ہے صرف سعید بن مسیب نے اس میں اختلاف کیا ہے جو شخص روپیہ دے اس کو رب السلم کہتے ہیں اور جس کو دے اس کو مسلم الیہ اور جو مال دینا ٹھہرے اس کو مسلم فیہ کہتے ہیں ۱۲ منہ

[2] جو چیزیں ماپ کر بیچی جاتی ہیں ان میں ماپ ٹھہرا کر اور جو چیزیں تول سے بکتی ہیں ان میں تول ٹھہرا کر سلم کرنا چاہیے اگر ماپ تول معین نہ ہوگی تو سلم درست نہ ہوگی اب جو چیزیں تول کر بکتی ہیں ان کو ماپ سے ٹھہرانا یا جو ماپ کر بکتی ہیں ان کو تول کر ٹھہرانا بھی درست ہے بعضوں نے پہلی صورت کو ناجائز رکھا ہے ۱۲ منہ

وَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ ۔

معین ماپ اور تول سے

بَابُ السَّلَمِ فِي وَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ

باب تول ٹھہرا کر سلم کرنا

۸۰۰ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ بِالتَّمْرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَفِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ ۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو ابو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم کو ابن ابی نجیح نے انہوں نے عبداللہ بن کثیر سے انہوں نے ابوالمنہال سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ کھجوریں دو برس کی میعاد پر سلم کیا کرتے تھے آپ نے فرمایا جب کسی چیز میں کوئی سلم کرے تو معین ماپ اور معین تول معین میعاد ٹھہرا کرے ۔

۸۰۱ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ وَّقَالَ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ ۔

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے ابن ابی نجیح نے انہوں نے یہی حدیث اس میں یوں ہے معین ماپ معین میعاد ٹھہرا کر

۸۰۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَقُوْلُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے عبداللہ بن کثیر سے انہوں نے ابوالمنہال سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ میں) تشریف لائے پھر یہی حدیث بیان کی اس میں یوں ہے معین ماپ اور معین تول معین مدت ٹھہرا کر

۸۰۳ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِي الْمُجَالِدِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْمُجَالِدِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدٌ اَوْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ وَاَبُوْ بُرْدَةَ فِي السَّلَفِ فَبَعَثُوْنِيْ اِلَى ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ اِنَّا كُنَّا نُسْلِفُ عَلٰى

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابن ابی مجالد سے **دوسری سند** اور ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محمد بن ابی مجالد سے انہوں نے کہا ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے کہا خبر دی مجھ کو محمد بن ابی مجالد یا عبداللہ بن ابی مجالد نے انہوں نے کہا عبداللہ بن شداد بن ہاد اور ابوبردہ عامر بن ابی موسیٰ نے سلم میں اختلاف کیا تو مجھ کو عبداللہ بن ابی اوفیٰ صحابی پاس پوچھنے کو بھیجا میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَسَاَلْتُ ابْنَ اَبْزٰى فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ

بَابُ السَّلَمِ اِلٰى مَنْ لَّيْسَ عِنْدَهٗ اَصْلٌ

۸۰۴ - حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ بَعَثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ وَّاَبُوْ بُرْدَةَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رض فَقَالَا سَلْهُ هَلْ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِفُوْنَ فِي الْحِنْطَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نُسْلِفُ نَبِيْطَ اَهْلِ الشَّامِ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّيْتِ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ قُلْتُ اِلٰى مَنْ كَانَ اَصْلُهٗ عِنْدَهٗ قَالَ مَا كُنَّا نَسْاَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ بَعَثَانِيْ اِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِفُوْنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَكُنْ نَسْاَلُهُمْ اَلَهُمْ حَرْثٌ اَمْ لَا

۸۰۵ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْمُجَالِدِ بِهٰذَا وَقَالَ فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ وَالزَّيْتِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ

کے زمانہ میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نے گیہوں اور جوار منقی اور کھجور میں سلم کیا کرتے تھے اور میں نے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ صحابی سے پوچھا انہوں نے بھی ایسا ہی کہا

باب ایسے شخص سے سلم کرنا جس کے پاس اصل مال ہی نہیں[1]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے ابواسحاق شیبانی نے کہا ہم سے محمد بن ابی المجالد نے انہوں نے کہا مجھ کو عبداللہ بن شداد اور ابوبردہ نے عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ پاس بھیجا یہ پوچھنے کو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آپ کے زمانہ میں گیہوں میں سلم کیا کرتے تھے عبداللہ نے کہا ہاں ہم شام کے کاشتکاروں سے گیہوں اور جو اور زیتون میں سلم کیا کرتے تھے ایک معین ماپ اور معین میعاد ٹھہرا کر میں نے ان لوگوں سے جن کے پاس یہ اصل مال ہوتے انہوں نے کہا ہم یہ کچھ نہیں پوچھتے تھے[2] پھر ان دونوں نے مجھ کو عبدالرحمٰن بن ابزیٰ صحابیؓ پاس بھیجا میں نے ان سے بھی پوچھا انہوں نے کہا صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سلم کیا کرتے تھے اور ہم ان سے یہ نہیں پوچھتے تھے کہ ان کے پاس کھیتی ہے یا نہیں

ہم سے اسحاق بن شاہین نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے محمد بن ابی مجالد سے یہی حدیث اس میں یوں ہے کہ ہم گیہوں اور جو میں سلم کیا کرتے تھے اور عبداللہ بن ولید نے سفیان سے یوں نقل کیا ہم سے شیبانی نے بیان پھر یہی حدیث ذکر کی اس میں زیتون کا لفظ زیادہ ہے اور قتیبہ کی روایت میں جریر سے انہوں نے شیبانی سے

---

[1] مثلاً ایک شخص کے پاس کھجور نہیں ہے اور کسی نے اس سے کھجور لینے کے لیے سلم کی بعضوں نے کہا اصل سے مراد اس کی بنا ہے مثلاً غلہ کی اصل کھیتی ہے اور میوے کی اصل درخت ہے اس باب سے یہ غرض ہے کہ سلم کے جواز کے لیے اس مال کا مسلم الیہ پاس ہونا ضروری نہیں ۱۲ منہ

[2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے یعنے اس بات کو ہم دریافت نہیں کرتے تھے کہ اس کے پاس مال ہے یا نہیں معلوم ہوا سلم ہر شخص سے کرنا درست ہے خواہ مسلم فیہ یا اسکی اصل اسکے پاس

فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ ؛

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ وَحَتّٰى يُوْزَنَ فَقَالَ الرَّجُلُ وَاَيُّ شَيْءٍ يُوْزَنُ قَالَ رَجُلٌ اِلٰى جَانِبِهٖ حَتّٰى يُحْزَرَ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ اَبُو الْبَخْتَرِيِّ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

زیتون کے بدل منقے مذکور ہے

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو عمرو بن مرہ نے خبر دی کہا میں نے ابوالبختری طائی سے سنا کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کھجور جو درخت پر لگی ہو اس میں سلم کرنا کیسا ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت پر کی کھجور بیچنا منع فرمایا جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائے اور وزن کے لائق نہ ہو جائے ایک شخص بولا وزن سے کیا مراد ہے[1] جو شخص ان کے پاس بیٹھا تھا[2] اس نے کہا اس نے کہا یعنے اندازہ کرنے کے لائق نہ ہو جائے[3] اور معاذ بن معاذ نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے عمرو سے کہ ابوالبختری نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پھر یہی حدیث بیان کی

بَابٌ ۵۱۷ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ ؛

باب درخت پر جو کھجور لگی ہو اس میں سلم کرنا

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رض عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نُهِيَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَصْلُحَ وَعَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ وَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ اَوْ يَاْكُلَ مِنْهُ وَحَتّٰى يُوْزَنَ ؛

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابوالبختری سعید بن فیروز سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ عمرؓ سے کھجور جو درخت پر لگی ہو اس میں سلم کرنے کو پوچھا انہوں نے کہا کھجور جب تک پکنے کو نہ آئے اس وقت تک اس کا بیچنا منع ہے اسی طرح چاندی کا سونے کے بدل ایک طرف نقد اور ایک طرف ادھار بیچنا اور میں نے ابن عباسؓ سے درخت پر کی کھجور میں سلم کرنے کو پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت پر کی کھجور بیچنے سے منع فرمایا جب وہ کھانے اور وزن کے لائق نہ ہو جائے

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم

---

[1] یہ خود ابوالبختری تھے جیسے آگے کی روایت سے نکلتا ہے اور حافظ نے کہا مجھے اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [2] اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

[3] اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک اس کی پختگی نہ کھل جائے اس وقت تک سلم جائز نہیں کیونکہ یہ سلم خاص درختوں کے پھل پر ہوئی اگر مطلق کھجور میں کوئی سلم کرے تو وہ جائز ہے گو درخت پر پھل نکلے بھی نہ ہوں یا مسلم الیہ کے پاس درخت ہی نہ ہوں اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث کاتب کی غلطی سے اس باب میں درج کی گئی ہے درحقیقت یہ اس کے بعد والے باب سے متعلق ہے بعضوں نے کہا اسی باب سے متعلق ہے اور مطابقت یوں ہوتی ہے کہ جب معین درختوں کے سلم جائز نہ ہوئی تو معلوم ہوا کہ درختوں کے وجود سے سلم پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور اگر درخت نہ ہوں جو مال کی اصل ہیں جب بھی سلم جائز ہوگی اور باب کا مطلب یہی ہے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ سَأَلْتُ
ابْنَ عُمَرَ رض عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ
حَتَّى يَصْلُحَ وَنَهَى عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ
نَسَاءً بِنَاجِزٍ وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ
نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ
حَتَّى يَأْكُلَ اَوْ يُؤْكَلَ وَحَتَّى يُوزَنَ قُلْتُ
وَمَا يُوزَنُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرَزَ ؛

سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابوالبختری سے انہوں نے
کہا میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا درخت پر کی کھجور میں سلم کرنے کو انہوں نے کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے میوہ بیچنے سے اس وقت تک منع فرمایا جب تک اس کی
پختگی شروع نہ ہو جائے چاندی کو سونے کے بدل ایک طرف نقد اور ایک طرف
ادھار بیچنے سے بھی منع فرمایا اور میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور جو درخت پر ہو اس کا بیچنا منع کیا جب تک وہ کھانے کے
لائق ہو جائے اور وزن کے قابل میں نے کہا وزن سے کیا مراد ہے ایک شخص ان کے
پاس بیٹھا تھا اس نے کہا یعنی اس کا اندازہ ہو سکے (پختگی آجائے)

بَابُ ۵۱۸ الْكَفِيلِ فِي السَّلَمِ ؛

باب سلم یا قرض میں ضمانت دینا

۸۰۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا
الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ
عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ اشْتَرَى رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنْ يَهُوْدِيٍّ
بِنَسِيْئَةٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيْدٍ ؛

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے یعلی بن عبید اللہ نے
کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود
بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار غلہ خریدا اور اپنی لوہے
کی زرہ اس کے پاس گرو کر دی[1]

بَابُ ۵۱۹ الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ ؛

باب سلم یا قرض میں گروی رکھنا

۸۱۰ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا
عِنْدَ اِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ
حَدَّثَنِي الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا
اِلَى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ وَارْتَهَنَ مِنْهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيْدٍ

مجھ سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد
نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے کہا ہم نے ابراہیم نخعی پاس
قرض میں گرو رکھنے کا ذکر کیا انہوں نے کہا مجھ سے اسود بن یزید نے حضرت
عائشہؓ سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی
سے معین وعدے پر غلہ خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ (یہودی کو اعتبار
آنے کے لیے) اس کے پاس گرو کر دی[2]

---

[1] تو زرہ بطور ضمانت کے یہودی کے پاس رہی معلوم ہوا سلم یا قرض میں اگر دوسرا کوئی شخص مسلم الیہ یا مدیون کا ضامن ہو تو یہ درست ہے ۱۲ منہ

[2] یہ مسئلہ تو قرآن شریف سے ثابت ہے اذا تداینتم بدین الی اجل مسمی فاکتبوہ اخیر تک پھر فرمایا فرھان مقبوضۃ یعنی ہاتھ گروی رکھو لو مروزی نے جو ہمارے فقہاء حنابلہ میں سے ہیں یہ کہا کہ مسلم فیہ کے بدل گرو یا کفالت لینا درست نہیں اور ایک روایت امام احمد سے یہ ہے کہ درست ہے اور یہی زیادہ ظاہر ہے ۱۲ منہ

بَابُ السَّلَمِ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَبُوْسَعِيْدٍ وَّالْاَسْوَدُ وَالْحَسَنُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا بَأْسَ فِي الطَّعَامِ الْمَوْصُوْفِ بِسِعْرٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ مَّا لَمْ يَكُ ذٰلِكَ فِيْ زَرْعٍ لَّمْ يَبْدُ صَلَاحُهٗ

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ اَسْلِفُوْا فِي الثِّمَارِ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مُجَالِدٍ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَبُوْبُرْدَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ اِلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى فَسَاَلْتُهُمَا عَنِ السَّلَفِ فَقَالَا كُنَّا نُصِيْبُ الْمَغَانِمَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَاْتِيْنَا اَنْبَاطٌ مِّنْ اَنْبَاطِ الشَّامِ فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّى قَالَ قُلْتُ اَكَانَ

باب سلم میں میعاد معین ہونا چاہیئے ابن عباسؓ اور ابو سعید خدریؓ اور اسود اور حسن بصری کا یہی قول ہے اور عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا اگر غلہ کا نرخ اور اس کی صفت بیان کر دی جائے تو میعاد معین کر کے اس میں سلم کرنے میں قباحت نہیں اگر یہ غلہ کسی خاص کھیت کا نہ ہو جو ابھی پکا نہ ہو

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے عبد اللہ بن کثیر سے انہوں نے ابو المنہال سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس وقت لوگ میووں میں دو سال تین سال کی سلم کیا کرتے اور عبد اللہ بن ولید نے کہا ہم سے سفیان عیینہ نے کہا ہم سے ابن ابی نجیح نے بیان کیا اس میں یوں ہے معین ناپ اور معین وزن سے

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو سفیان ثوری نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے محمد بن ابی مجالد سے انہوں نے کہا ابو بردہ نے (جو کوفہ کے قاضی تھے) اور عبد اللہ بن شداد نے مجھ کو عبد الرحمن بن ابزیٰ سے اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ پاس بھیجا میں نے ان دونوں سے سلم کو پوچھا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوٹ کا بیسہ کماتے پھر شام کے نصاریٰ ہمارے پاس آتے ہم ان سے گیہوں اور جو اور منقے میں سلم کیا کرتے ایک معین میعاد پر میں نے پوچھا ان کے پاس کھیتی ہوتی یا نہیں انہوں

۱؎ ابن عباسؓ کے قول کو شافعی نے اور ابو سعیدؓ کے قول کو عبد الرزاق نے اسود کے قول کو ابن ابی شیبہ نے اور حسن بصری کے قول کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ ۲؎ اس کو امام مالک نے موطا میں وصل کیا ۱۲ منہ ۳؎ مثلاً اس قسم کے گیہوں یا اس قسم کے چاول یا اس قسم کی جوار میں لوں گا ۱۲ منہ ۴؎ یعنے اگر کسی خاص کھیت کے غلہ میں یا کسی خاص درخت کے میوے میں سلم کرے اور ابھی وہ غلہ یا میوہ تیار نہ ہوا ہو تو سلم درست نہ ہوگی لیکن تیار ہو جانے کے بعد خاص کھیت اور خاص درختوں کی پیداوار میں بھی سلم کرنا درست ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک غلہ یا میوہ پختگی پر نہ آیا ہو اس کا کوئی بھروسا نہیں ہو سکتا کہ غلہ یا میوہ اترے گا یا نہیں احتمال ہے کہ کسی آفت ارضی یا سماوی سے یہ غلہ اور میوہ تباہ ہو جائے پھر دونوں میں جھگڑا ہو ۱۲ منہ ۵؎ امام بخاری نے یہ باب لا کر اشارہ کا رد کر دیا جو سلم کو بن میعاد یعنے نقد بھی جائز رکھتے ہیں حنفیہ اور مالکیہ امام بخاری کے موافق ہیں اب اس میں اختلاف ہے کہ کم سے کم کیا مدت ہونا چاہیئے پندرہ دن سے لے کر آدھے دن تک کی مدت میں مختلف اقوال ہیں طحاوی نے تین دن کو کم سے کم مدت قرار دیا ہے امام محمد نے ایک مہینہ ۱۲ منہ ۶؎ اس کو ابو سفیان نے اپنی جامع میں وصل کیا ۱۲ منہ

لَهُمْ زَرْعٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ زَرْعٌ قَالَا مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذَلِكَ

نے کہا ہم ان باتوں کو ان سے کچھ نہ پوچھتے

بَابُ السَّلَمِ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ

باب سلم میں یہ میعاد لگانا کہ جب اونٹنی بچہ جنے[۱]

۸۱۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رض قَالَ كَانُوا يَتَبَايَعُونَ الْجَزُورَ إِلَى حَبَلِ الْحَبَلَةِ فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَسَّرَهُ نَافِعٌ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم کو جویریہ بن اسماء نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں لوگ اونٹ کو اس وعدے پر خریدتے تھے جب تک پیٹ والی کا بچہ بڑا ہو کر وہ جنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا نافع نے کہا یعنے اونٹنی اپنا بچہ جنے جو اس کے پیٹ میں ہے[۲]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ الشُّفْعَةِ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلَا شُفْعَةَ

باب شفعہ اسی جایداد میں ہونا جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو جب حد بندی ہو جائے تو پھر شفعہ نہ ہو گا۔[۳]

۸۱۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رض قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس چیز میں شفعہ کا حکم دیا جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو جب حد بندی ہو جائے اور ہر ایک رستہ الگ الگ ٹھہر جائے پھر شفعہ نہ رہے گا

بَابُ عَرْضِ الشُّفْعَةِ عَلَى صَاحِبِهَا قَبْلَ الْبَيْعِ

باب شفیع پر شفعہ پیش کرنا بیع سے پہلے

وَقَالَ الْحَكَمُ إِذَا أَذِنَ لَهُ قَبْلَ الْبَيْعِ فَلَا شُفْعَةَ لَهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ مَنْ بِيعَتْ شُفْعَتُهُ

اور حکم بن عتیبہ نے کہا اگر شفیع نے بیع کی اجازت دیدی بیع سے پہلے تو پھر اس کو شفعہ کا حق نہ رہے گا[۴] اور شعبی نے کہا اگر جایداد بیچی گئی اور شفیع وہاں موجود ہے لیکن اس نے کوئی اعتراض

۱؎ یہ جاہلیت کا رواج تھا جیسے اور دن تو معین نہ ہوتے جہالت اس درجہ کی تھی کہ اونٹنی کے جننے کو وعدہ ٹھہراتے گو اونٹنی اکثر قریب یکساں مدت میں جنتی ہے مگر پھر بھی آگے پیچھے کئی دن کا فرق ہو جاتا ہے اور یہ نزاع کا باعث ہو گا اس لیے ایسی مدت لگانے سے منع فرمایا ۱۲ منہ ۲؎ پھر اس کا بچہ بڑا ہو کر وہ بچہ جنے جیسے دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے اس میعاد میں جہالت تھی دوسرے دھوکا تھا معلوم نہیں وہ کب بچہ جنتی ہے پھر اس کا بچہ زندہ بھی رہ جاتا ہے یا مر جاتا ہے اگر زندہ رہے تو کب حمل رہتا ہے کب وضع حمل ہوتا ہے ایسی میعاد اگر سلم میں لگائے تو سلم جائز نہ ہو گی گو عادۃً اس کا وقت معلوم بھی ہو سکے ۱۲ منہ ۳؎ شفعہ کہتے ہیں شریک یا ہمسائے کا حصہ وقت بیع کے اس کے شریک یا ہمسائے کو جبراً منتقل ہونا امام مالک کہتے ہیں ہر چیز میں شفعہ ہے اور امام احمد سے روایت ہے کہ جانوروں میں ہے اور کسی منقول جایداد میں نہیں اور شافعیہ اور حنفیہ کہتے ہیں کہ شفعہ صرف جایداد اور غیر منقولہ میں ہو گا اور شافعیہ کے نزدیک حق شفعہ صرف شریک کو ملے گا نہ ہمسایہ کو ابوحنیفہؒ کے نزدیک ہمسایہ کو بھی حق شفعہ ہے اور اہل حدیث نے اس کو اختیار کیا ہے ۱۲ منہ ۴؎ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

وَهُوَ شَاهِدٌ لَا يُغَيِّرُهَا فَلَا شُفْعَةَ لَهُ ؏

۸۱۵ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الشَّرِيدِ قَالَ وَقَفْتُ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَجَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى إِحْدَى مَنْكِبَيَّ إِذْ جَاءَ أَبُو رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَعْدُ ابْتَعْ مِنِّي بَيْتَيَّ فِي دَارِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَاللّٰهِ مَا أَبْتَاعُهُمَا فَقَالَ الْمِسْوَرُ وَاللّٰهِ لَتَبْتَاعَنَّهُمَا فَقَالَ سَعْدٌ وَاللّٰهِ لَا أَزِيدُكَ عَلَى أَرْبَعَةِ آلَافٍ مُنَجَّمَةٍ أَوْ مُقَطَّعَةٍ قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهَا خَمْسَمِائَةِ دِينَارٍ وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ مَا أَعْطَيْتُكَهَا بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ وَأَنَا أُعْطَى بِهَا خَمْسَمِائَةِ دِينَارٍ

ہنیں کیا تو شفعہ کا حق جاتا رہا[1]

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو ابراہیم بن میسرہ نے انہوں نے عمرو بن شرید سے انہوں نے کہا میں سعد بن ابی وقاص پاس کھڑا تھا اتنے میں مسور بن مخرمہ آئے انہوں نے اپنا ہاتھ میرے ایک مونڈھے پر رکھا اتنے میں ابو رافع آئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے انہوں نے کہا اے سعد تم میرے دونوں گھر جو تمہارے محل میں ہیں خرید لو سعدؓ نے کہا خدا کی قسم میں تو نہیں خریدتا مسورؓ نے کہا خدا کی قسم تم کو خریدنا ہوگا تب سعد نے کہا اچھا میں چار ہزار درم دیتا ہوں پس وہ بھی کئی قسطوں میں ابو رافعؓ نے کہا مجھ کو تو ان گھروں کے پانسو دینار ملتے ہیں (جس کے پانچ ہزار درم ہوئے) اور اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا آپ فرماتے تھے ہمسایہ اپنے نزدیکی کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے[2] تو میں تم کو چار ہزار درم کے بدل یہ گھر کبھی نہ دیتا خصوصاً جب کہ مجھ کو ان کے پانچ سو دینار ملتے تھے آخر ابو رافع نے وہ گھر سعد کو دے دیئے[3]

بَابٌ أَيُّ الْجِوَارِ أَقْرَبُ ؏

باب کون ہمسایہ زیادہ وہ حق دار ہے[4]

۸۱۶ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا ؏

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے دوسری سند اور مجھ سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابو عمران نے کہا میں نے طلحہ بن عبد اللہ سے سنا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے میں نے کہا یا رسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں ان میں سے (پہلے) میں کس کو حصہ بھیجوں آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ نزدیک ہے[5]

تتمہ

[1] اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا قسطلانی نے کہا امام ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کا مذہب ہے کہ اگر شریک نے شفیع کو بیع کی خبر دی اس نے بیع کی اجازت دی پھر شریک نے بیع کی تو شفیع کو حق شفعہ پہنچے گا البتہ اس میں اختلاف ہے کہ بائع کو شفیع کا خبر دینا واجب ہے یا مستحب ۱۲ منہ [2] یہ حدیث بظاہر حنفیہ کی دلیل ہے ہمسایہ کو شفعہ کا حق ہے شافعیہ اس کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ مراد ہمسایہ سے جو جائیداد مبیعہ میں شریک بھی ہو تاکہ حدیثوں میں اختلاف باقی نہ رہے ۱۲ منہ [3] معلوم ہوا امام بخاری بھی امام ابو حنیفہؒ کے ساتھ متفق ہیں کہ ہمسایہ کو حق شفعہ ہے ۱۲ منہ [4] قسطلانی نے کہا اس سے شفع جوار ثابت نہیں ہوتا حافظ نے کہا کہ ابو رافع کی حدیث ہمسایہ کے لیے حق شفعہ ثابت کرتی ہے اب اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ اگر کئی ہمسائے ہوں تو وہ ہمسایہ حق شفعہ میں مقدم سمجھا جائے گا جس کا دروازہ آنے جانے کا جائیداد مبیعہ سے زیادہ نزدیک ہو ۱۲ منہ

نواں پارہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

باب ۵۲۵ فِي الْإِجَارَاتِ اسْتِئْجَارِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ وَالْخَازِنِ الْأَمِينِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَعْمِلْ مَنْ أَرَادَهُ۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَازِنُ الْأَمِينُ الَّذِي يُؤَدِّي

باب اجاروں کے بیان میں[۱]

اچھے نیک شخص کو مزدوری پر رکھنا[۲] (اور اللہ نے سورۂ قصص میں) فرمایا اچھا مزدور جو تو رکھے وہ ہے جو زوردار امانت دار ہو[۳]۔ اور امانت دار خزانچی کا ثواب اور اس کا بیان کہ جو شخص حکومت کی درخواست کرے اس کو حکومت نہ دی جائے[۴]۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو بردہ (یزید بن عبداللہ) سے کہا مجھ کو میرے دادا ابو بردہ (عامر) نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا امانت دار خزانچی (داروغہ رو کڑیا) جو اپنے

---

[۱] اجارہ لغت میں اجرت کو کہتے ہیں اور شرعاً اجارہ یہ ہے کہ عقد ہے منفعت مقصودہ پر جو معلوم اور معین ہو اور وہ منفعت اس قابل ہو کہ کسی کو اس کا اٹھانا اور لینا جائز ہو بعوض ایک بدل معین کے ۱۲ قسطلانی [۲] اس باب کے لانے سے یہ غرض ہے کہ کوئی یہ وہم نہ کرے کہ نیک اور اچھے شخصوں سے مزدوری لینا مناسب نہیں کیونکہ اس میں ان کو ذلیل سمجھنا ہے ۱۲ قسط [۳] یہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب کی صاحبزادی کی زبان پر فرمایا انہوں نے اپنے والد سے گھر پہنچ کر یہ کہا کہ بابا ایسا زبردست اور امانت دار نوکر تو ملنے کا نہیں حضرت شعیب نے پوچھا تجھے کیونکر معلوم ہوا انہوں نے کہا وہ پتھر جس کو بمشکل دس آدمی اٹھاتے تھے اس نے یعنے حضرت موسےٰ نے اکیلے اٹھا کر پھینک دیا اور میں اس کے آگے چل رہی تھی میرا کپڑا ہوا میں اڑنے لگا۔ تو اس نے کہا میرے پیچھے پیچھے چل اگر میں غلط رستے چلوں تو پیچھے سے ایک کنکری سیدھے رستے پر پھینک دے مجھ کو رستہ معلوم ہو جائے گا۔ سبحان اللہ یہ جوانی اور یہ حسن اور یہ قوت اور اس پر ایسی پاکبازی اور نیک چلنی اور خدا ترسی۔ سچ ہے ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات ۱۲ منہ [۴] یہ بڑا عمدہ کلیہ ہے جس کو عموماً ہر ایک بادشاہ اور حاکم کو ملحوظ رکھنا چاہیے جو شخص نوکری اور خدمت کی درخواست کرے اور اس کے حاصل کرنے کے لیے وسیلے ڈھونڈے اس کو ہرگز خدمت نہ دینا چاہیے اور جو نوکری کرنے سے بھاگے اور خدمت سے نفرت کرے اس کو خدمت پر مقرر کرنا چاہیے وہ ایمانداری اور خیر خواہی سے کام کرے گا ۱۲ منہ ؎

مَا أُمِرَ بِهٖ طَيِّبَةً نَفْسُهٗ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰیؓ قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّيْنَ فَقُلْتُ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَقَالَ لَنْ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهٗ ؂

مالک کی دلائی ہوئی رقم (پوری پوری) خوشی سے ادا کر دے۔ اس کو بھی خیرات کا ثواب ملے گا۔[۵۱]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے قرہ بن خالد سے انہوں نے کہا مجھ سے حمید بن ہلال نے بیان کیا کہا ہم سے ابوبردہؓ نے انہوں نے ابوموسےٰ اشعری سے انہوں نے کہا میں یمن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا میرے ساتھ اشعری قبیلے کے دو مرد بھی تھے[۵۲] (انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی خدمت کی درخواست کی) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ خدمت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ہم جو کوئی خدمت مانگے اسکو ہرگز خدمت نہیں دیتے۔[۵۳]

بَابُ ۵۲۶ رَعْيِ الْغَنَمِ عَلٰى قَرَارِيْطَ ؂

باب کئی قیراط تنخواہ پر بکریاں چرانا۔[۵۴]

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ جَدِّهٖ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ أَصْحَابُهٗ وَأَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ ؂

ہم سے احمد بن محمد مکی نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے اپنے دادا سعید بن عمرو سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں صحابہؓ نے عرض کیا اور آپ نے بھی چرائیں آپ نے فرمایا ہاں میں چند قیراط تنخواہ پر مکہ والوں کی بکریاں چراتا تھا۔

بَابُ ۵۲۷ اسْتِئْجَارِ الْمُشْرِكِيْنَ عِنْدَ الضَّرُوْرَةِ أَوْ إِذَا لَمْ يُوْجَدْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ

باب اگر مسلمان مزدور نہ ملے تو ضرورت کے وقت مشرک سے خدمت لینا[۵۵] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں

---

[۵۱] اس حدیث کا تعلق کتاب الاجارہ سے یہ ہے کہ خزانچی بھی آخر ایک طرح کا مزدور یعنے نوکر ہے ۱۲ منہ [۵۲] ان کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ [۵۳] کیونکہ اس کی نسبت گمان پیدا ہوتا ہے کہ چکھنے اور خیانت کی نیت رکھتا ہے ورنہ نوکری کی خواہش کیوں کرتا روٹی کمانے کے اللہ تعالےٰ نے بہت سے ذریعے رکھے ہیں جیسے تجارت صنعت حرفہ کاشتکاری وغیرہ ان سب کو چھوڑ کر میر کار کی تابعداری اور غلامی پر مرے جانا اس کے لیے درخواستیں دینا ضرور علت سے خالی نہیں ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بادشاہ یا حاکم اپنے گمان کی وجہ سے کسی شخص کو خدمت سے محروم کر سکتا ہے۔ گو شہادت سے باقاعدہ ثبوت نہ ہو ۱۲ منہ [۵۴] قیراط آدھے دانق کو کہتے ہیں رزن میں پانچ جو کے برابر ہر پیغمبر نے جو پہلے بکریاں چرائی ہیں اس میں حکمت یہ ہے کہ بکریوں کے اوپر رحم اور شفقت کرنے کی ان کو عادت ہو اور رفتہ رفتہ آدمیوں کو چرانے کی انکو صلاحیت اور قابلیت پیدا ہو ۱۲ منہ [۵۵] معلوم ہوا بلا ضرورت مسلمان کو چھوڑ کر کافر کو نوکر رکھنا ایسی مزدوری لینی منع ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

وَعَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ خَيْبَرَ

کو کھیت باڑی کے کام پر رکھا (ان سے بٹائی کا معاملہ کیا)

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض وَاسْتَأْجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا الْخِرِّيتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ يَمِينَ حِلْفٍ فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَأَتَاهُمَا بِرَاحِلَتَيْهِمَا صَبِيحَةَ لَيَالٍ ثَلَاثٍ فَارْتَحَلَا وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيلُ الدِّيلِيُّ فَأَخَذَ بِهِمْ وَهُوَ طَرِيقُ السَّاحِلِ۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے (ہجرت کا قصہ نقل کیا) اور کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکرؓ نے رستہ تبلانے کے لیے بنی دیل کے ایک مرد کو نوکر رکھا جو بنی عبد بن عدی کے خاندان میں سے تھا وہ رستہ تبلانے میں خوب ہوشیار تھا اور اس نے اپنا ہاتھ (پانی وغیرہ میں) ڈبو کر عاص بن وائل کے خاندان سے عہد کیا تھا اس کا دین وہی تھا جو قریش کے کافروں کا تھا خیر دونوں نے اس کا بھروسہ کیا اور اپنی اونٹنیاں اس کے حوالے کر دیں اس سے یہ ٹھہرا کہ تین راتوں کے بعد اونٹنیاں لے کر غار ثور پر آ جائے وہ تیسری رات کی صبح (جیسا ٹھہرا تھا) اونٹنیاں لے کر آیا دونوں روانہ ہوئے اور ان کے ساتھ عامر بن فہیرہ (ابوبکرؓ کا غلام بھی تھا اور یہ رستہ تبلانے والا دیل قبیلے کا وہ ان کو سمندر کے کنارے کنارے لے گیا۔

بَابٌ ۵۲۹ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا لِيَعْمَلَ لَهُ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ بَعْدَ شَهْرٍ أَوْ بَعْدَ سَنَةٍ جَازَ وَهُمَا عَلَى شَرْطِهِمَا الَّذِي اشْتَرَطَاهُ إِذَا جَاءَ الْأَجَلُ

باب کوئی شخص کسی مزدور کو اس غرض سے رکھے کہ تین دن یا ایک مہینے یا ایک سال کے بعد یہ کام کرے تو درست ہے اور جب وہ وقت آئے جو ٹھہرا تھا تو دونوں اپنے شرط پر قائم رہیں گے

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) کافر حربی ہو یا ذمی امام بخاری کا یہی مذہب ہے اور آنحضرتؐ نے خیبر کے یہودیوں کو کاشتکاری پر اس وجہ سے قائم رکھا کہ اس وقت مسلمان کاشتکار ایسے موجود نہ تھے جو خیبر کو آباد رکھتے اگر آپ یہودیوں کو فوراً نکال دیتے تو خیبر اجاڑ ہو جاتا مسلمانوں کی آمدنی میں بڑا نقصان پڑتا حضرت عمرؓ نے اپنے وقت میں ان کو نکال باہر کیا کس لیے کہ مسلمانوں کی تعداد اور آبادی بڑھ گئی تھی اب کافروں سے کام لینے کی کوئی ضرورت نہ رہی تھی ابن بطال نے کہا مسلمان کافر کی نوکری اور مزدوری نہ کرے کیونکہ اس میں مسلمان کی ذلت ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ھٰذا) ؎ اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اجارہ میں یہ امر ضرور نہیں کہ جس وقت سے اجارہ شروع ہو اسی وقت سے کام شروع کرے اسماعیلی نے یہ اعتراض کیا ہے کہ باب کی حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ ابوبکر صدیق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے یہ شرط لگائی تھی کہ وہ تین دن کے بعد اپنا کام شروع کرے ۱۲ منہ ؂

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاسْتَاْجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ رَجُلًا مِّنْ بَنِي الدِّيْلِ هَادِيًا خِرِّيْتًا وَّهُوَ عَلٰى دِيْنِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَدَفَعَا اِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلٰثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلٰثٍ؀

خبر دی کہ حضرت عائشہ رضؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں یہ بیان کیا (ہجرت کا قصہ ذکر کیا اور کہا کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ نے بنی دیل کے ایک شخص کو ہوشیار رستہ بتانے والا مقرر کیا مزدوری پر وہ قریش کافروں کا دین رکھتا تھا دونوں نے اپنی اونٹنیاں اس کے حوالے کر دیں اور کہہ دیا تین راتوں کے بعد یعنی تیسری رات کی صبح کو یہ اونٹنیاں لیکر غار ثور پر آجانا۔

بَابُ ۵۲۹ اَلْاَجِيْرِ فِي الْغَزْوِ؀

باب جہاد میں مزدور لے جانا۔

۵۲۲ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ رضؓ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَكَانَ مِنْ اَوْثَقِ اَعْمَالِيْ فِيْ نَفْسِيْ فَكَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا اِصْبَعَ صَاحِبِهٖ فَانْتَزَعَ اِصْبَعَهٗ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ وَقَالَ اَفَيَدَعُ اِصْبَعَهٗ فِيْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ جَدِّهٖ بِمِثْلِ هٰذِهِ الصِّفَةِ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ فَاَهْدَرَهَا اَبُوْبَكْرٍ رضؓ

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو عطا بن ابی رباح نے انہوں نے صفوان بن یعلی سے انہوں نے یعلی بن امیہ سے انہوں نے کہا میں جیش عسرۃ (جنگ تبوک) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا تھا مجھے اپنے سارے نیک عملوں میں اس کا بڑا بھروسہ تھا اور میرے ساتھ ایک مزدور بھی تھا وہ ایک آدمی سے لڑ بیٹھا دونوں میں سے کسی نے دانت سے دوسرے کی انگلی کاٹی اس نے جو اپنی انگلی کھینچی تو دوسرے کا دانت نکل پڑا پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس فریادی گیا آپ نے اس کے دانت کا کچھ بدلہ نہ دلایا اور فرمایا کیا وہ اپنی انگلی تیرے منہ میں رہنے دیتا تو اس کو اونٹ کی طرح چبا جاتا ابن جریج نے کہا اور مجھ سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے اپنے دادا (زہیر بن عبداللہ) سے یہی قصہ نقل کیا کہ ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس نے دانت نکال لیا تو ابو بکرؓ نے دانت کا بدلہ کچھ نہ دلایا۔

بَابُ ۵۳۰ مَنِ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَبَيَّنَ

باب ایک شخص کو ایک میعاد کیلیے نوکر رکھنا اور کام نہ بیان کرنا۔[۱]

[۱] معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری نے اس آیت سے دلیل لیکر اس کو جائز رکھا کہ اجارہ میں کام کی تصریح اور تعیین نہ کی جائے اور جمہور علماء کے نزدیک یہ جائز نہیں۔ ابن منیر نے کہا امام بخاری کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عمل مجہول ہو جب بھی اجارہ جائز ہے بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ عمل کو زبان سے بیان کرنا کچھ شرط نہیں ہے جبکہ قرائن حال سے وہ

لہ الاجل ولم یبین العمل لقولہ انی ارید
ان انکحک احدی ابنتی ھاتین الی قولہ
علی ما نقول وکیل یأجر فلانا یعطیہ
اجرا ومنہ فی التعزیۃ اجرک
اللہ ؛

باب ۵۳۱ اذا استاجر اجیرا علی ان یقیم حائطا یرید ان ینقض جاز ؛

۸۲۳ – حدثنا ابراھیم بن موسی اخبرنا
ھشام بن یوسف ان ابن جریج اخبرھم
قال اخبرنی یعلی بن مسلم وعمرو بن دینار
عن سعید بن جبیر یزید احدھما علی
صاحبہ وغیرھما قال قد سمعتہ یحدثہ
عن سعید قال قال لی ابن عباس حدثنی
ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فانطلقا فوجدا جدارا یرید
ان ینقض قال سعید بیدہ ھکذا ورفع
یدیہ فاستقام قال یعلی حسبت ان سعیدا
قال فمسحہ بیدہ فاستقام لو شئت
لاتخذت علیہ اجرا قال سعید اجرا
ناکلہ ؛

باب ۵۳۲ الاجارۃ الی نصف النھار ؛

(جیسے سورہ قصص میں) اللہ نے فرمایا میں چاہتا ہوں ان دونوں
بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تجھ سے کر دوں۔ اخیر آیت واللہ علی ما
نقول وکیل تک عرب لوگ کہتے ہیں یاجر فلانا یعنے فلانے "کو
مزدوری دیتا ہے اور تعزیت میں کہتے ہیں اجرک اللہ یعنے اللہ
تجھ کو اس کا بدل دے۔

باب اگر کوئی شخص کسی کو اس کام پر مقرر کرے کہ ایک گرتی دیوار سیدھی کر دے تو درست ہے۔[۱]

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف
نے خبر دی ان کو ابن جریج نے کہا مجھ کو یعلی بن مسلم اور عمرو
بن دینار نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے یعلی اور عمرو ایک
دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کرتے ہیں ابن جریج نے کہا میں نے
یہ حدیث اوروں سے بھی سنی ہے وہ بھی سعید بن جبیر سے نقل
کرتے تھے کہ مجھ سے ابن عباسؓ نے کہا مجھ سے ابی بن کعب
نے بیان کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (خضر اور موسیٰ
کے قصے میں) فرمایا دونوں چلے انہوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرا
چاہتی تھی سعید نے کہا خضر نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا
اور ہاتھ اٹھایا وہ دیوار سیدھی ہو گئی یعلی نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ
سعید نے یہ کہا خضر نے اپنا ہاتھ اس دیوار پر پھیر دیا تھا۔ اور وہ
سیدھی ہو گئی تب موسیٰ کہنے لگے تم چاہتے تو اس کام کی مزدوری
لیتے سعید نے کہا یعنے اجرت تو ہم اس کو کھاتے۔

باب آدھے دن کے لیے مزدور لگانا[۲]

---

۱ حافظ نے کہا اس حدیث کی بحث اللہ چاہے تو کتاب التفسیر میں آئے گی اور یہ استدلال جب پورا ہوگا کہ اگلی شریعتیں ہمارے لیے بھی شریعت ہوں اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے جو علم اصول میں بیان کیا گیا۔ ۱۲ منہ ۲ امام بخاری کی غرض ان بابوں کے لانے سے یہ ہے کہ اجارے کے لیے یہ ضرور نہیں کہ کم سے کم ایک دن کی مدت ہو بلکہ اس سے کم مدت بھی درست ہے ۱۲ منہ ؛

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ أُجَرَاءَ فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ غُدْوَةٍ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ عَلَى قِيرَاطَيْنِ فَأَنْتُمْ هُمْ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوا مَا لَنَا أَكْثَرَ عَمَلًا وَأَقَلَّ عَطَاءً قَالَ هَلْ نَقَصْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص سی ہے جس نے مزدور لگائے اور کہا کہ ایک قیراط کے بدل صبح سے دوپہروں تک کون مزدوری کرتا ہے یہ کام یہود نے کیا پھر کہنے لگا دوپہر سے لے کر عصر کی نماز تک[1] ایک قیراط کے بدل کون کام کرتا ہے۔ یہ کام نصاریٰ نے کیا پھر کہنے لگا عصر سے لے کر سورج ڈوبنے تک دو قیراط کے بدل کون کام کرتا ہے یہ کام تم مسلمانوں نے کیا تو یہود اور نصاریٰ کو غصہ آیا وہ کہنے لگے واہ (یہ عجیب انصاف ہے) کام تو ہم نے زیادہ کیا اور مزدوری کم لیں۔ وہ شخص کہنے لگا کیا میں نے تمہارا کچھ حق دبا لیا انہوں نے کہا نہیں تب اس نے کہا (اس میں تمہارا کیا اجارا ہے) یہ میرا احسان ہے، میں جس پر چاہوں کروں[2]۔

بَابٌ ۵۳۳ الْإِجَارَةِ إِلَى صَلٰوةِ الْعَصْرِ

باب عصر کی نماز تک[3] مزدور لگانا۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے جو عبداللہ بن عمرؓ کے غلام تھے انہوں نے عبداللہ بن عمر بن خطابؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ تمہاری اور یہود

---

[1] یعنے عصر کی نماز شروع ہونے یا ختم ہونے تک اب یہ استدلال صحیح نہ ہوگا کہ عصر کا وقت دو مثل تک رہتا ہے حافظ نے کہا دوسری روایت میں جو امام بخاری نے توحید میں نکالی یہ ہے کہ ایسا کہنے والے صرف یہودی تھے اور ان کا وقت مسلمانوں کے وقت سے زیادہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں اسماعیلی نے کہا اگر دونوں فرقوں نے یہ کہا ہو تب بھی حنفیہ کا استدلال چل نہیں سکتا کس لیے کہ نصاریٰ نے اپنا عمل جو زیادہ قرار دیا وہ یہود کا زمانہ ملا کر کیونکہ نصاریٰ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ دونوں پر ایمان لائے تھے حافظ نے کہا ان تاویلات کی ضرورت نہیں کس لیے کہ ظہر سے لے کر عصر تک کا زمانہ اس سے زیادہ ہوتا ہے جتنا عصر اور مغرب کے بیچ میں ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] اس میں اہل سنت کی دلیل ہے کہ ثواب دینا اللہ کی طرف سے بطریق احسان ہے ۱۲ منہ [3] اس روایت میں گو یہ صراحت نہیں ہے کہ نصاریٰ نے عصر کی نماز تک کام کیا مگر یہ مضمون اس سے نکلتا ہے کہ تم مسلمانوں نے عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک کام کیا کیونکہ مسلمانوں کا عمل نصاریٰ کے عمل کے بعد شروع ہوا ہوگا ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ عَمِلَتِ النَّصَارٰى عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّ اَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا فَقَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ

بَابُ ۵۳۴ اِثْمِ مَنْ مَّنَعَ اَجْرَ الْاَجِيْرِ

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهٖ اَجْرَهٗ

بَابُ ۵۳۴ الْاِجَارَةِ مِنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَمَثَلِ

نصاریٰ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے مزدور لگائے تو کہنے لگا ایک ایک قیراط لے کر دوپہر دن تک کون کام کرتا ہے۔ یہود نے ایک ایک قیراط کے بدل کام کیا پھر نصاریٰ نے (عصر تک) ایک ایک قیراط پر کام کیا پھر تم مسلمانوں نے عصر کی نماز سے سورج ڈوبے تک کام کیا دو دو قیراط پر یہ حال دیکھ کر یہود اور نصاریٰ کو غصہ آیا وہ کہنے لگے کام تو ہم نے زیادہ کیا اور ہم ہی کو مزدوری کم ملی اس شخص نے کہا کیا جو تم سے ٹھہرا تھا اس میں سے میں نے کچھ دبا رکھا وہ بولے نہیں تب اس نے کہا پھر میں جس پر چاہوں احسان کروں (تم کون)

باب جو شخص مزدور کی مزدوری نہ دے اس پر کتنا گناہ ہوگا۔

ہم سے یوسف بن محمد نے بیان کیا کہا مجھ سے یحییٰ بن سلیم نے انہوں نے اسمٰعیل بن امیہ سے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قیامت کے دن تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا ایک تو جس نے میرا نام لے کر عہد کیا پھر فریب کیا دوسرے وہ جس نے آزاد کو بیچ کر اس کا مول کھایا تیسرے جس نے مزدور سے پوری محنت لی، پھر اس کی مزدوری نہ دی۔

باب عصر سے لے کر رات تک مزدور لگانا۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابو موسیٰؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا مسلمانوں کی اور یہود کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے

رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا يَوْمًا إِلَى اللَّيْلِ عَلَى أَجْرٍ مَعْلُومٍ فَعَمِلُوا لَهُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوا لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ الَّذِي شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَفْعَلُوا أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ وَخُذُوا أَجْرَكُمْ كَامِلًا فَأَبَوْا وَتَرَكُوا وَاسْتَأْجَرَ أَجِيرَيْنِ بَعْدَهُمْ فَقَالَ لَهُمَا أَكْمِلَا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمَا هٰذَا وَلَكُمَا الَّذِي شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الْأَجْرِ فَعَمِلُوا حَتّٰى إِذَا كَانَ حِينُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَالَا لَكَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ وَلَكَ الْأَجْرُ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فِيهِ فَقَالَ لَهُمَا أَكْمِلَا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمَا فَإِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيرٌ فَأَبَيَا وَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا أَنْ يَعْمَلُوا لَهُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا فَذٰلِكَ مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوا مِنْ هٰذَا النُّورِ.

ایک معین اجرت پر صبح سے لے کر رات تک کام کرنے کے لیے مزدور لگائے۱؎۔ انہوں نے دوپہر تک کام کیا پھر کہنے لگے ہم تیری اجرت سے دھائے جو تو نے ٹھہرائی تھی اور ہماری محنت اکارت ہوئی اس نے سمجھایا دیکھو ایسا نہ کرو اپنا کام پورا کر لو اور پوری اجرت لے لو۔ مگر انہوں نے نہ مانا کام چھوڑ کر چل دیے۔ آخر اس نے دوسرے مزدور لگائے اور ان سے کہا باقی دن تم کام کرو اور جو مزدوری پہلے مزدوروں سے ٹھہری تھی وہ سب تم لو خیر انہوں نے کام شروع کیا جب عصر کی نماز کا وقت آیا تو کہنے لگے ہمارا اتنا کام اکارت گیا اور جو مزدوری تو نے ہم سے ٹھہرائی تھی وہ تجھ کو ہی مبارک رہے اس نے سمجھایا دیکھو یہ کام پورا کر لو اب دن کیا ہے ذرا سا باقی ہے انھوں نے نہ مانا آخر اس نے باقی دن کے لیے اور مزدور لگائے انہوں نے سورج ڈوبے تک کام کیا اور پہلے اور دوسرے مزدوروں کی مزدوری بھی سب ان کو ملی تو مسلمانوں کی اور اس نور کی جس کو انہوں نے قبول کیا یہی مثال ہے۲؎۔

بَابٌ ۵۳۶ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَتَرَكَ أَجْرَهُ فَعَمِلَ فِيهِ الْمُسْتَأْجِرُ فَزَادَ أَوْ مَنْ عَمِلَ فِي مَالِ غَيْرِهِ فَاسْتَفْضَلَ

باب ایک مزدور اپنی مزدوری کا پیسہ چھوڑ کر چل دے اور جس نے مزدور لگایا تھا وہ اس کے پیسے میں محنت کر کے اس کو بڑھائے یا غیر کے مال میں محنت کر کے اس کو بڑھائے تو کیا حکم ہے۔

۲۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رضـ قَالَ سَمِعْتُ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا، میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

۱؎ یہ بظاہر ابن عمرؓ کی حدیث کے مخالف ہے جس میں یہ ہے کہ اس نے صبح سے لے کر دوپہر تک کے لیے مزدور لگائے تھے۔ اور درحقیقت میں الگ الگ قصے ہیں تو کوئی مخالف نہیں ۱۲ منہ ۲؎ بعضوں نے اس سے یہ نکالا کہ اس امت کی بقا ہزار برس سے زیادہ رہے گی اور یہ امر اب پورا ہوگیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر تیرہ سو سے زیادہ برس گذر چکے اور اب تک اہل اسلام باقی ہیں۔ ۱۲ منہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ انْطَلَقَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى اَوَوُا الْمَبِيْتَ اِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوْهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوْا اِنَّهٗ لَا يُنْجِيْكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ بِصَالِحِ اَعْمَالِكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ اَللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَكُنْتُ لَا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَّلَا مَالًا فَنَاٰى بِيْ فِيْ طَلَبِ شَيْءٍ يَوْمًا فَلَمْ اُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ وَكَرِهْتُ اَنْ اَغْبِقَ قَبْلَهُمَا اَهْلًا اَوْ مَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدَيَّ اَنْتَظِرُ اسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَّا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمٍّ كَانَتْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ فَاَرَدْتُّهَا عَنْ نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّيْ حَتّٰى اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِّنَ السِّنِيْنَ فَجَاءَتْنِيْ فَاَعْطَيْتُهَا عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ دِيْنَارٍ عَلٰى اَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ حَتّٰى اِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ لَا اُحِلُّ لَكَ اَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوْعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ

سُنا آپ فرماتے تھے ایسا ہوا اگلے زمانہ میں تین آدمی سفر کرتے جا رہے تھے رات کو پہاڑ کی ایک غار میں گھس گئے جب وہ اندر تھے اوپر سے ایک ڈوہ کا ڈوہ گرا اور غار کا منہ بند کر دیا اب آپس میں یوں گفتگو کرنے لگے (بھائیو) اس پتھر سے تم نکل نہیں سکتے تو اپنی اپنی نیکیوں کا بیان کر کے اللہ سے دعا کرو اُن میں سے ایک یوں کہنے لگا یا اللہ میرے ماں باپ بوڑھے پھونس تھے اور میں اُن سے پہلے کسی کو دودھ نہیں پلاتا تھا نہ بال بچوں کو نہ لونڈی غلاموں کو ایک دن ایسا ہوا میں کسی چیز کی تلاش میں گھر سے دور نکل گیا تھا میں اُس وقت لوٹا کہ وہ دونوں سو گئے تھے۔ خیر میں نے اُن کے لئے دودھ دوہا دیکھا تو وہ سو رہے ہیں اور مجھے یہ پسند نہ تھا کہ اُن سے پہلے میں کسی کو بال بچوں یا لونڈی غلاموں میں سے دودھ پلاؤں میں دودھ کا پیالہ ہاتھ میں لئے صبح تک انتظار کرتا رہا جب وہ جاگے تو انھوں نے دودھ پیا یا اللہ اگر میں نے یہ کام خاص تیری رضامندی کے لئے کیا تو ہم کو اس مصیبت سے نجات دے یہ پتھر سرکا دے وہ پتھر تھوڑا سا سرک گیا[1] مگر اتنا کہ وہ باہر نکل سکیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب دوسرا شخص یوں کہنے لگا یا اللہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جو سب سے زیادہ مجھ کو پیاری تھی میں نے اُس سے بُرا کام کرنا چاہا اُس نے نہ مانا ایک سال قحط پڑا تو وہ میرے پاس آئی میں نے اُس کو ایک سو بیس اشرفیاں اس شرط پر دیں کہ مجھ کو بُرا کام کرنے دے وہ راضی ہو گئی جب میں اُس پر چڑھ بیٹھا تو کہنے لگی تو میرا بکر شرع کے خلاف مت توڑ میں اس کی اجازت نہیں دیتی یہ سُنکر میں بھی اس بات کو گناہ سمجھا اور اُس سے

[1] مولوی خرم علی صاحب مرحوم نے ترجمہ مشارق الانوار میں لکھا ہے پھر اُس پتھر میں ایک سوراخ آگیا ۱۲ منہ؛

عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللّٰهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ فَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِي فَقُلْتُ لَهُ كُلُّ مَا تَرٰى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ فَأَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا اللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُونَ۔

الگ ہو گیا حالانکہ وہ سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو پیاری تھی اور میں نے جو اشرفیاں اُس کو دی تھی وہ بھی معاف کر دیں یا اللہ اگر میں نے یہ کام تیری رضامندی کے لئے کیا تھا تو ہم پر سے یہ آفت ٹال دے وہ پتھر ذرا سا اور سرک گیا مگر اتنا کہ باہر نہیں نکل سکتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اب تیسرا شخص یوں کہنے لگا یا اللہ میں نے ایک کام کے لئے کئی مزدور لگائے تھے سب کی مزدوری دیدی ایک مزدور اپنی مزدوری چھوڑ کر چل دیا تھا میں نے اُس کے پیسے کو کام میں لگایا وہ بہت بڑھ گیا ایک مدت کے بعد وہ مزدور آیا اور کہنے لگا او خدا کے بندے میری مزدوری دے ڈال میں نے کہا جتنے اونٹ اور گائے بکریاں غلام لونڈی تو دیکھتا ہے یہ سب تیرے ہی ہیں لے جا وہ کہنے لگا مجھ سے ٹھٹھا نہ کر میں نے کہا نہیں ٹھٹھا نہیں کرتا آخر وہ سب لے کر چل دیا اُس میں سے کچھ نہ چھوڑا یا اللہ اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی کے لئے کیا تھا۔ تو یہ بلا ہم پر سے ٹال دے اُس وقت پتھر سرک گیا اور یہ لوگ غار سے باہر نکلے مزے سے چلتے ہوئے[1]۔

بَابُ ۵۳ مَنْ آجَرَ نَفْسَهُ لِيَحْمِلَ عَلٰى ظَهْرِهِ ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ وَأُجْرَةِ الْحَمَّالِ۔

باب کوئی شخص حمال بن کر مزدوری کرے پھر اُس کو خیرات کرے اور حمال کی اُجرت کا بیان

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَ بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيبُ الْمُدَّ وَإِنَّ

ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ (یحییٰ بن سعید قرشی) نے کہا ہم سے اعمش نے اُنھوں نے شقیق سے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم کو کچھ خیرات کرنے کا حکم دیتے تو ہم سے کوئی بازار جاتا وہاں حمالی کر کے ایک مد اناج کماتا وہ خیرات کرتا اور آج اُن میں سے کسی کے پاس لاکھ درم موجود

[1] اس حدیث سے امام بخاری نے تیسرے شخص کے بیان سے باب کا مطلب نکالا۔ بعضوں نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس تیسرے شخص پر اس سب سامان کا اس مزدور کو دینا کچھ واجب نہ تھا بلکہ بطور تبرع کے اس نے دے دیا تھا۔ ۱۲ منہ۔

لِبَعْضِهِمْ لِمَاتَكَةٍ اَلْفٍ قَالَ مَا تَرَاهُ اِلَّا نَفْسَهٗ.

بَابُ ۵۳۸ اَجْرِ السَّمْسَرَةِ وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَعَطَاءٌ وَّاِبْرَاهِيْمُ وَالْحَسَنُ بِاَجْرِ السِّمْسَارِ بَاْسًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَاْسَ اَنْ يَّقُوْلَ بِعْ هٰذَا الثَّوْبَ فَمَا زَادَ عَلٰى كَذَا وَكَذَا فَهُوَ لَكَ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ اِذَا قَالَ بِعْهُ بِكَذَا مَا كَانَ مِنْ رِبْحٍ فَهُوَ لَكَ اَوْ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ.

۸۳۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَلَا يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهٗ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قَالَ لَا يَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارًا.

بَابُ ۵۳۹ هَلْ يُؤَاجِرُ الرَّجُلُ نَفْسَهٗ مِنْ مُّشْرِكٍ فِيْ اَرْضِ الْحَرْبِ.

میں شقیق نے کہا ہم سمجھتے ہیں ابو مسعودؓ نے کسی سے اپنے تئیں مراد لیا

باب دلالی کی اجرت لینا اور ابن سیرینؒ[1]

اور عطا اور ابراہیم اور حسن بصری نے دلالی کی اجرت بری نہیں سمجھی اور ابن عباسؓ نے کہا اس میں کوئی برائی نہیں۔ ایک شخص دوسرے سے کہے یہ کپڑا اتنے داموں کو بیچ۔ اگر زیادہ کو بکے تو وہ تو لے[2]۔ اور ابن سیرین نے کہا اگر کسی سے یوں کہے یہ چیز اتنے کو بیچ اور جو فائدہ ہو وہ میرا تیرا دونوں کا ہے تو اس میں کوئی برائی نہیں[3] ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہیں گے[4]۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قافلہ سے آگے بڑھ کر ملنے کو منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بستی والا باہر والے کا مال نہ بیچے طاؤس نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ بستی والا باہر والے کا مال نہ بیچے انہوں نے کہا یعنی اس کا دلال نہ بنے۔

باب کیا کوئی شخص کسی مشرک کی دارالحرب میں مزدوری کر سکتا ہے[5]؟

---

[1] ابن سیرین اور ابراہیم کے قول کو ابن ابی شیبہ نے اور عطا کے قول کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور حسن کے قول کو نہ حافظ نے بیان کیا نہ قسطلانی نے کہ کس نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا عطاء سے انہوں نے ابن عباسؓ سے جمہور علماء نے اس کو جائز نہیں رکھا کیونکہ اس میں دلالی کی اجرت مجہول ہے اور ابن عباسؓ نے اس کو اس وجہ سے جائز رکھا ہے کہ یہ ایک مضاربت کی صورت ہے۔ ۱۲ منہ [3] اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا۔ ۱۲ منہ [4] اس کو اسحاق نے اپنی مسند میں عمرو بن عوف مزنی سے مرفوعاً روایت کیا اور ابو داؤد، احمد اور حاکم نے ابوہریرہؓ سے ۱۲ منہ [5] اس باب میں امام بخاری خبابؓ کی حدیث لائے کیونکہ اس وقت دارالحرب تھا اور عاص بن وائل کافر تھا خباب مسلمان ہو چکے تھے لیکن انہوں نے عاص کی مزدوری کی بعض اہل علم نے اس کو مکروہ کہا ہے لیکن دو شرطوں سے جائز کہا ہے ایک تو یہ کہ وہ کام ایسا ہو جس کو کرنا شرعاً منع نہیں دوسرے یہ کہ اس کام سے مسلمانوں کو کوئی نقصان نہ پہنچتا ہو ابن منیر نے کہا دوکان میں کافروں کے کام بنانے میں قباحت نہیں مگر گھر میں انکی خدمت گاری کی نوکری کرنی مسلمان کو درست نہیں۔ کیونکہ اس میں مسلمان کی ذلت ہے۔ ۱۲ منہ

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَآ اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُّسْلِمٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ فَاجْتَمَعَ لِیْ عِنْدَهٗ فَاَتَيْتُهٗ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا وَاللهِ لَآ اَقْضِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ اَمَا وَاللهِ حَتّٰى تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ فَلَا قَالَ وَاِنِّیْ لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوْثٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ لِیْ ثَمَّ مَالٌ وَّوَلَدٌ فَاَقْضِيْكَ فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى اَفَرَاَيْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا۔ کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق سے کہا ہم سے خباب بن ارت صحابیؓ نے بیان کیا میں لوہار کا پیشہ کرتا تھا میں نے عاص بن وائل مشرک کا کچھ کام بنایا میری مزدوری اس پر چڑھ گئی میں اس کے پاس گیا اور تقاضا کیا وہ کہنے لگا خدا کی قسم میں تجھ کو دینے والا نہیں جب تک تو محمدؐ سے پھر نہ جائے میں نے کہا خدا کی قسم تو مر کر پھر اٹھے جب بھی یہ نہ ہوگا عاص نے کہا کیا مرنے کے بعد پھر میں زندہ ہو کر اٹھوں گا میں نے کہا بے شک عاص نے کہا تو پھر کیا ہے وہاں آخر مجھ کو دولت اور اولاد ملے گی۔ میں تیرا قرضہ ادا کر دوں گا۔ اُس وقت اللہ تعالےٰ نے سورۂ مریم کی یہ آیت اتاری "اے پیغمبر تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کو نہ مانا اور کہتا ہے مجھے آخر وہاں مال اور اولاد ملے گی۔

بَابُ ۵۴۰ مَا يُعْطٰى فِی الرُّقْيَةِ عَلٰٓى اَحْيَآءِ الْعَرَبِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللهِ وَقَالَ الشَّعْبِیُّ لَا يَشْتَرِطُ الْمُعَلِّمُ اِلَّآ اَنْ يُّعْطٰى شَيْئًا فَلْيَقْبَلْهُ وَقَالَ الْحَكَمُ لَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا كَرِهَ اَجْرَ الْمُعَلِّمِ وَاَعْطَى الْحَسَنُ دَرَاهِمَ عَشَرَةً

باب سورۂ فاتحہ پڑھ کر عربوں پر پھونکنا اور اس کی اجرت لینا[۱]۔ اور ابن عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا سب کاموں سے زیادہ اجرت لینے کے لائق اللہ کی کتاب ہے[۲]۔ اور شعبی نے کہا قرآن سکھانے والا اجرت کی شرط نہ کرے اگر اس کو (بن مانگے) کچھ دیں تو قبول کر لے اور حکم نے کہا[۳] میں نے کسی سے نہیں سنا جس نے معلم کی اجرت مکروہ رکھی ہو۔ اور حسن نے[۴] معلم کو دس درم اُجرت کے دیے اور ابن سیرینؒ[۵] نے

۱؎ اس کو امام بخاری نے طب میں وصل کیا جمہور علماء نے اس سے یہ دلیل لی ہے کہ تعلیم قرآن کی اجرت لینا درست ہے مگر خلیفہ نے اُس کو ناجائز رکھا ہے البتہ منتر کے طور پر اگر اس کو پڑھے تو ان کے نزدیک بھی اجرت لے سکتا ہے لیکن تعلیم کی نہیں لے سکتا کیونکہ وہ عبادت ہے۔ ۱۲ منہ

۲؎ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳؎ اس کو بغوی نے جعدیات میں وصل کیا ۱۲ منہ ۴؎ اس کو ابن سعد نے طبقات میں وصل کیا اور ابن ابی شیبہ نے حسن سے نکالا کہ کتابت کی اجرت لینے میں قباحت نہیں ۱۲ منہ ۵؎ اس کو ابن ابی شیبہ نے نکالا لیکن عبد بن حمید وغیرہ نے ابن سیرین سے اس کی کراہت نقل کی اور ابن سعد نے ابن سیرین سے یوں نکالا کہ اجرت کی اگر شرط کرے تو مکروہ ہے ورنہ نہیں۔ اور اس روایت سے دونوں روایتوں میں جمع ہو جاتا ہے۔ ۱۲ منہ

وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيْرِيْنَ بِأَجْرِ الْقَسَّامِ بَأْسًا وَقَالَ كَانَ يُقَالُ السُّحْتُ الرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَكَانُوْا يُعْطَوْنَ عَلَى الْخَرْصِ ؛

۸۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ انْطَلَقَ نَفَرٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرُوْهَا حَتّٰى نَزَلُوْا عَلٰى حَيٍّ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُّضَيِّفُوْهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهٗ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِيْنَ نَزَلُوْا لَعَلَّهٗ أَنْ يَّكُوْنَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوْا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ وَسَعَيْنَا لَهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهٗ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِّنْكُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرْقِيْ وَلٰكِنْ وَّاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُوْنَا فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَّكُمْ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوْهُمْ عَلٰى قَطِيْعٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ يَتْفِلُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِيْ وَمَا بِهٖ قَلَبَةٌ قَالَ فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِيْ صَالَحُوْهُمْ عَلَيْهِ

تقسیم کی اجرت کو بُرا نہیں سمجھا اور کہا سحت اس کو کہتے ہیں کہ حاکم فیصلہ کرنے میں رشوت لے[۵۱] اور اٹکل (اندازہ) کرنے کی اجرت دی جاتی تھی۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے ابوالمتوکل سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب[۵۲] ایک سفر میں گئے تھے۔ جاتے جاتے عرب کے ایک قبیلے پر اترے انہوں نے چاہا کہ قبیلے والے ہماری مہمانی کریں۔ لیکن انہوں نے مہمانی نہ کی۔ اتفاق سے ان کے سردار کے بچھو (یا سانپ) نے کاٹ کھایا اور کوئی تدبیر ان کی کارگر نہ ہوئی۔ کچھ لوگ ان میں سے کہنے لگے چلو ان لوگوں سے پوچھیں جو یہاں آن کر اترے ہیں ان میں شاید کوئی اس کا منتر جانتا ہو۔ وہ آئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہنے لگے لوگو! ہمارے سردار کو بچھو یا سانپ نے کاٹ کھایا ہے اور ہم نے سب جتن کیے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا تم میں سے کسی کو اس کا منتر معلوم ہے صحابہ میں سے کوئی بولا قسم خدا کی میں اس کا منتر جانتا ہوں[۵۳]۔ لیکن تم لوگوں سے ہم نے یہ چاہا کہ ہماری مہمانی کرو تو تم نے نہ مانا اب میں تمہارے لیے منتر پڑھنے والا نہیں جب تک ہم کو اس کی مزدوری نہ دو۔ آخر چند بکریاں[۵۴] اجرت ٹھہریں وہ صحابی گیا اور سورۂ فاتحہ پڑھ پڑھ کر تھوکنے لگا[۵۵]۔ وہ ایسا چنگا ہو گیا جیسے کوئی رسی سے بندھا ہو۔ اور کھول دیا جائے اور خاصی طرح چلنے لگا۔ اس کو کوئی دکھ نہ رہا۔ جو

---

[۵۱] یعنی قرآن میں جس سحت کا ذکر ہے اور وہ حرام ہے اس سے رشوت ہی مراد ہے۔ حضرت عمرؓ علیؓ اور ابن مسعودؓ اور زید بن ثابتؓ سے بھی سحت کی یہی تفسیر منقول ہے ۱۲ منہ [۵۲] حافظ نے کہا مجھ کو ان لوگوں کے نام معلوم نہیں ہوئے سوا ابوسعیدؓ کے ۱۲ منہ [۵۳] حافظ نے کہا اعمش کی روایت سے صاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ بچھو نے کاٹا تھا اور ہشیم کی روایت میں یوں ہے کہ اس کی عقل میں فتور ہو گیا تھا یا سانپ بچھو نے اس کو کاٹ کھایا تھا۔ ۱۲ منہ [۵۴] وہ ابوسعیدؓ تھے جو حدیث کے راوی ہیں جیسے اعمش کی روایت میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ [۵۵] کہتے ہیں تیس بکریاں اجرت کی ٹھہریں ۱۲ منہ [۵۶] اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ کتنے بار سورۂ فاتحہ پڑھی لیکن ایک روایت میں سات بار مذکور ہے اور دوسری روایت میں تین بار ۱۲ منہ ؎

فَقَالَ بَعْضُهُمُ اقْسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقٰى لَا تَفْعَلُوا حَتّٰى نَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا فَقَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ قَدْ أَصَبْتُمْ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ بِهٰذَا۔

بکریاں ٹھہری تھیں وہ انہوں نے دیں بعضوں نے کہا ان کو بانٹ لو لیکن جس نے منتر پڑھا تھا اس نے کہا ابھی ٹھہرو۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپؐ سے یہ قصہ بیان کریں۔ آپ نے منتر پڑھنے والے سے پوچھا۔ تجھے یہ کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ منتر ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا تم نے اچھا کیا[۱] یہ بکریاں بانٹ لو میرا بھی ایک حصہ اپنے ساتھ لگاؤ۔ اور آپؐ ہنس دیے اور شعبہ نے بھی[۲] اس حدیث کو روایت کیا کہا ہم سے ابو بشر نے بیان کیا کہا میں نے ابو المتوکل سے سنا۔

بَابُ ۵۴۱ ضَرِيبَةِ الْعَبْدِ وَتَعَاهُدِ ضَرَائِبِ الْإِمَاءِ۔

باب لونڈی پر ہر روز ایک رقم مقرر کرنا![۳]

۸۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخُفِّفَ عَنْ غَلَّتِهِ أَوْ ضَرِيبَتِهِ۔

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ابو طیبہ (حجام) نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پچھنے لگائے آپؐ نے اس کو (اجرت میں) ایک صاع یا دو صاع اناج دیا اور اس کے مالکوں سے سفارش کی کہ جو محصول اس پر مقرر ہے اس میں تخفیف کر دیں۔

بَابُ ۵۴۲ خَرَاجِ الْحَجَّامِ۔

باب حجام کی اجرت کا بیان

۸۲۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ابن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

[۱] یعنی سورہ فاتحہ کو جو منتر بنایا بکریوں کو جو مجھ سے بن پوچھے نہ بانٹا ۱۲ منہ [۲] شعبہ کی روایت کو ترمذی نے وصل کیا اس لفظ کے ساتھ اور امام بخاری نے بھی طب میں عنعنہ کے ساتھ اس حدیث سے یہ نکلا کہ قرآن کی آیتیں جھاڑ پھونک یا منتر کے طور پر پڑھنا درست ہیں اسی طرح دوسرے اب وہ منتر جن کے الفاظ قرآن یا حدیث میں نہیں آئے تو حدیث سے نہ ان کی نفی ہوتی ہے نہ اثبات اور اس کا ذکر خدا چاہے تو کتاب الطب میں آئے گا ۱۲ منہ [۳] باب کی حدیث میں صرف ابو طیبہ کا ذکر ہے جو غلام تھا لیکن لونڈی کو غلام پر قیاس کیا اب یہ احتمال کہ شاید لونڈی زنا کر کے کمائے غلام میں بھی چل سکتا ہے شاید وہ چوری کر کے کمائے اور امام بخاری اور سعید بن منصور نے حذیفہ سے نکالا انہوں نے کہا اپنی لونڈیوں کی کمائی پر نگاہ رکھو اور ابو داؤد نے رافع بن خدیج سے مرفوعاً نکالا کہ آپؐ نے لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ اس نے کس ذریعہ سے کمائی (باقی بر صفحہ آئندہ)

وَسَلَّمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ.

کو پچھنے لگائے اور حجام (پچھنے لگانے والے) کو اجرت دی۔

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ وَلَوْ عَلِمَ كَرَاهِيَةً لَمْ يُعْطِهٖ۔

ہم سے مسدّد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "پچھنے" لگائے اور حجّام کو اس کی اجرت دی اگر یہ مکروہ ہوتی تو آپؐ کیوں دیتے

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ وَلَمْ يَكُنْ يَظْلِمُ اَحَدًا اَجْرَهٗ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے عمرو بن عامر سے انہوں نے کہا مَیں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچھنے لگاتے تھے اور کسی کی اجرت آپؐ نہیں دبا رکھتے تھے۔

بَابٌ ۴۴۳ مَنْ كَلَّمَ مَوَالِيَ الْعَبْدِ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ.

باب کسی غلام کے مالک سے اُس پر کا محصول کم کرنے کے لیے سفارش کرنا۔

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا حَجَّامًا فَحَجَمَهٗ وَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعٍ اَوْ صَاعَيْنِ اَوْ مُدٍّ اَوْ مُدَّيْنِ وَكَلَّمَ فِيْهِ فَخُفِّفَ مِنْ ضَرِيْبَتِهٖ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حجام غلام ابوطیبہ کو بلایا اور اس سے پچھنے لگوائے اور ایک صاع دو صاع یا ایک مد دو مد اناج اس کو دلوایا اور اس کے لیے سفارش کی اس کا محصول کم کر دیا گیا۔

بَابٌ ۴۴۴ كَسْبِ الْبَغِيِّ وَالْاِمَاءِ وَكَرِهَ اِبْرَاهِيْمُ اَجْرَ النَّائِحَةِ وَالْمُغَنِّيَةِ وَقَوْلِ

باب رنڈی اور فاحشہ لونڈی کی خرچی کا بیان اور ابراہیم نخعی نے نوحہ کرنے والی اور گانے والی کی اجرت مکروہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) ۵ باب کی حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ حجام کی اجرت حلال ہے کس لیے کہ اگر حرام ہوتی تو آپ کاہے کو دیتے ابن عباس نے گویا اس شخص کا رد کیا جو حجام کی اجرت کو حرام کہتا تھا جمہور کا یہی مذہب ہے کہ وہ حلال ہے اور امام احمد اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ آزاد کے لیے یہ پیشہ کرنا اور اس کی کمائی کھانا مکروہ ہے غلام کے لیے مکروہ نہیں ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱ یعنی بر سبیل تفضل اور احسان نہ بطور وجوب کے حکم دینا بعضوں نے کہا اگر غلام کو اس کے ادا کرنے کی طاقت نہ ہو تو حاکم تخفیف کا حکم بھی دے سکتا ہے ۱۲ منہ ۲ اس کا نام نافع تھا یہی صحیح ہے بعضوں نے کہا دینار اور یہ وہم ہے کیونکہ دینار حجام تابعی تھا اور ابن مندہ نے ایک حدیث دینار حجام سے اس نے ابوطیبہ حجام سے روایت کی ہے۔ بعضوں نے کہا اس کا نام میسرہ تھا۔ بعضوں نے کہا اس کا نام نہیں معلوم ہوا۔ ابن حذاء نے کہا ابوطیبہ ایک سو چونتیس سال تک زندہ رہا۔ ۱۲ منہ ؂

اللہ تعالیٰ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ فَتَيَاتِكُمْ إِمَاءَكُمْ۔

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ۔

بَابُ ۵۴۴ عَسْبِ الْفَحْلِ

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

سمجھی[1] ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نور میں) فرمایا اپنی باندیوں پر حرام کرانے کے لیے زبردستی نہ کرو[2]۔ دنیا کا مال متاع کھانے کو اگر وہ حرام سے بچنا چاہیں اور جو کوئی ان پر زبردستی کرے تو اس کے بعد خداوند کریم بخشنے والا مہربان ہے۔ فتیات سے قرآن میں لونڈیاں مراد ہیں۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے ابومسعودؓ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتے کی قیمت اور رنڈی کی خرچی اور نجومی کی اجرت سے منع فرمایا۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن جحادہ سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لونڈیوں کی حرام کاری کی کمائی سے منع فرمایا۔

باب نر جانور کدانے کی اجرت[3]

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث اور اسمٰعیل بن ابراہیم نے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ، سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نر کدانے کی اجرت ٹھہرانے سے منع فرمایا۔

[1] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور کاہن کا لفظ اس میں زیادہ ہے ۱۲ منہ [2] اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر وہ خوشی سے زنا کرائیں تو ان کو کرنے دو بلکہ ہوا تھا کہ عبداللہ بن ابی منافق نے اپنی ایک لونڈی کو زنا کرانے کا حکم دیا وہ گئی اور زنا کرا کے ایک چادر کما کر لائی عبداللہ نے کہا پھر جا اور کما کر لا اس نے کہا اب تو میں نہیں جاتی اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ منہ ایک روایت میں ہے کہ مسیکہ ایک لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرا مالک مجھ کو زبردستی کرتا ہے کہ زنا کرا اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ منہ [3] کوئی سانڈ جانور ہو گھوڑا یا اونٹ یا بیل یا مینڈھا اور نسائی کی روایت میں خاص بکرے کدانے کا ذکر ہے ہر حال میں یہ اجارہ ناجائز ہے خواہ منی کی قیمت ہو یا جماع کی غرض اس کی بیع اور اجارہ حرام ہے اور شافعیہ اور حنابلہ سے ایک روایت یہ ہے کہ مدت مقرر کر کے یہ اجارہ جائز ہے اور حسن اور ابن سیرین اور امام مالک سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔ ۱۲ منہ۔

بَابٌ ۵۴ اِذَا اسْتَاجَرَ اَرْضًا فَمَاتَ اَحَدُهُمَا وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ لَيْسَ لِاَهْلِهٖ اَنْ يُخْرِجُوْهُ اِلٰى تَمَامِ الْاَجَلِ وَقَالَ الْحَكَمُ وَالْحَسَنُ وَاِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ تُمْضَى الْاِجَارَةُ اِلٰى اَجَلِهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ فَكَانَ ذٰلِكَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَلَمْ يُذْكَرْ اَنَّ اَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ جَدَّدَا الْاِجَارَةَ بَعْدَ مَا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

باب اگر کوئی زمین کو اجارے پر لے لے پھر اجارہ دینے والا یا لینے والا مر جائے [۵۴] اور ابن سیرین نے کہا کہ زمین والے بغیر مدت پوری ہوئے متاجر کو (یا اس پیچھے وارثوں کو) بیدخل نہیں کر سکتے اور حکم اور حسن اور ایاس بن معاویہ نے کہا اجارہ مدت ختم ہونے تک باقی رہے گا اور عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا [۵۵] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا اجارہ آدھوں آدھ بٹائی پر یہودیوں کو دیا تھا پھر یہی اجارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کے زمانہ تک باقی رہا اور عمرؓ کے بھی شروع خلافت میں اور کہیں یہ ذکر نہیں ہے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد نیا اجارہ کیا ہو۔

۲۱۴۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ اَنْ يَّعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَاَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ الْمَزَارِعَ كَانَتْ تُكْرٰى عَلٰى شَيْءٍ سَمَّاهُ كَانَ

ہم سے موسےٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خیبر کو یہودیوں کے حوالے کیا اس شرط پر کہ وہ اس میں محنت اور کاشت کریں اور پیداوار کا آدھا حصہ لیں اور ابن عمرؓ نے نافع سے یہ بیان کیا کہ کھیتی کی زمینیں ایک کرایہ ٹھہرا کر دی جاتی تھیں اس کو نافع نے بیان کیا تھا لیکن مجھ کو یاد نہیں رہا اور رافع

[۵۴] لیکن عاریت کے طور پر نر جانور کا دینا سب کے نزدیک درست ہے اور اگر بلا شرط ہدیہ کے طور پر مادہ والا نر والے کو کچھ دے تو اس کے لینے میں کچھ قباحت نہیں ۱۲ منہ [۵۵] حنفیہ کے نزدیک ایسی صورت میں اجارہ فسخ ہو جاتا ہے لیکن جمہور علماء کے نزدیک فسخ نہیں ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے یہودیوں کو خیبر کی اراضی کا اجارہ دے دیا تھا اور وفات پر بھی یہ اجارہ اپنے حال پر قائم رہا اور ابوبکر صدیقؓ یا حضرت عمرؓ نے کوئی نیا اجارہ ان کے ساتھ نہیں کیا ہمارے زمانہ میں بھی حنفیہ کا مذہب چل نہیں سکتا اکثر اجارے جو سرکار کی جانب سے رعایا کو دیے جاتے ہیں یا رعایا باہم ایک دوسرے کو دیتے ہیں وہ صدہا سال تک قائم رہتے ہیں اگر حنفیہ کے مذہب پر ہو جو ہر بار مستاجر کسی کی موت سے اجارہ فسخ ہو جایا کرے تو بہت دقت واقع ہو گی ۱۲ منہ [۵۶] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور حسن اور ایاس کے قول کو بھی انہی نے وصل کیا لیکن حکم کا قول کس نے نکالا معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [۵۷] اس کو امام مسلم نے بیان کیا ۱۲ منہ ؕ

نَافِعٌ لَا أَحْفَظُهُ وَأَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْحَوَالَاتِ

بَابٌ فِي الْحَوَالَةِ وَهَلْ يَرْجِعُ فِي الْحَوَالَةِ

وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ إِذَا كَانَ يَوْمَ أَحَالَ عَلَيْهِ مَلِيًّا جَازَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَتَخَارَجُ الشَّرِيكَانِ وَأَهْلُ الْمِيرَاثِ فَيَأْخُذُ هٰذَا عَيْنًا وَهٰذَا دَيْنًا فَإِنْ تَوِيَ لِأَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ .

۴۲۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَإِذَا أُتْبِعَ

بن خدیج رض نے یہ حدیث روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا اور عبید اللہ نے نافع سے[1] انہوں نے ابن عمر رض سے یہی روایت کی اس میں اتنا زیادہ ہے یہاں تک کہ حضرت عمر رض نے یہودیوں کو خیبر سے نکال دیا۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔

کتاب حوالوں کی[2]

باب حوالہ یعنے قرض کو دوسرے پر اتارنے کا بیان

اور اس کا کہ حوالہ میں رجوع کرنا درست ہے یا نہیں[3] اور حسن اور قتادہ نے کہا محال علیہ یعنے جس پر قرض اتار اگیا اگر حوالے کے دن مالدار تھا تو رجوع جائز نہیں حوالہ پورا ہو گیا[4]۔ اور ابن عباس رض نے کہا[5] اگر ساجھیوں اور وارثوں نے یوں تقسیم کی کسی نے نقد لیا کسی نے قرضہ پھر کسی کا حصہ ڈوب گیا تو اب وہ دوسرے ساجھی یا وارث سے کچھ نہیں لے سکتا۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک رح نے خبر دی انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار کو قرض ادا کرنے میں ٹالم ٹولا کرنا ظلم ہے۔ پھر

---

[1] اس کو بھی امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] حوالہ کہتے ہیں قرض کا مقابلہ دوسرے پر کر دینے کو جو قرض دار حوالہ کرے اسکو محیل کہتے ہیں اور جس کا حوالہ کیا جائے اس کو محتال لہ اور جس پر حوالہ کیا جائے اسکو محتال علیہ کہتے ہیں در حقیقت حوالہ دین کی بیع ہے بعوض دین کے مگر ضرورت سے جائز رکھا گیا ۱۲ منہ [3] یعنے جب محتال لہ نے حوالہ قبول کر لیا تو اب پھر اسکو محیل سے مواخذہ کرنا اور اس سے اپنے قرض کا مواخذہ کرنا درست ہے یا نہیں ۱۲ منہ [4] قتادہ اور حسن کے اثروں کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور اثرم نے وصل کیا اس سے یہ نکلتا ہے کہ اگر محتال علیہ حوالہ کے وقت مفلس تھا تو محتال لہ پھر محیل پر رجوع کر سکتا ہے اور امام شافعی کا یہ قول ہے کہ محتال کسی حالت میں حوالہ کے بعد پھر محیل پر رجوع نہیں کر سکتا حنفیہ کا یہ مذہب ہے کہ توی کی صورت میں محتال علیہ محیل پر رجوع کر سکتا ہے توی یہ ہے کہ محتال علیہ حوالہ ہی سے منکر ہو جائے اور حلف کھالے اور گواہ نہ ہوں یا افلاس کی حالت میں مر جائے امام احمد نے کہا کہ محتال محیل پر جب رجوع کر سکتا ہے کہ محتال علیہ کی مالداری کی شرط ہوئی ہو پھر وہ مفلس نکلے مالکیہ نے کہا اگر محیل نے دھوکہ دیا ہو مثلاً وہ جانتا ہو کہ محتال علیہ دیوالیہ ہے لیکن محتال کو خبر نہ کی گئی اس صورت میں رجوع جائز ہوگا ۱۲ منہ درمنہیں [5] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ

اگر تم میں سے کسی کو مالدار پر حوالہ دیا جائے تو قبول کر لے۔

بَابٌ ۵۳ إِذَا أَحَالَ عَلَى مَلِيٍّ فَلَيْسَ لَهُ رَدٌّ.

باب جب مالدار پر حوالہ دیا جائے تو اس کا رد کرنا جائز نہیں۔

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَمَنْ أُتْبِعَ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ۔

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبداللہ بن ذکوان سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا مالدار کا قرض ادا کرنے میں دیر لگانا ظلم ہے اور جس کسی مالدار پر حوالہ دیا جائے تو وہ قبول کرے۔

بَابٌ ۵۴ إِنْ أَحَالَ دَيْنَ الْمَيِّتِ عَلَى رَجُلٍ جَازَ.

باب مردے پر جو قرض ہو اسکا حوالہ دینا درست ہے

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا.

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں ایک جنازہ لایا گیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس پر نماز پڑھیے آپؐ نے پوچھا یہ قرضدار تو نہ تھا لوگوں نے کہا نہیں پھر آپؐ نے پوچھا اس نے کچھ مال چھوڑا لوگوں نے کہا نہیں آپؐ نے اس پر نماز پڑھی پھر دوسرا جنازہ آیا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس پر نماز پڑھیے آپؐ نے پوچھا کیا یہ قرضدار تھا لوگوں نے کہا جی ہاں پھر آپؐ نے فرمایا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے لوگوں نے کہا جی ہاں تین اشرفیاں چھوڑی ہیں آپؐ نے اس پر بھی نماز پڑھی پھر تیسرا جنازہ آیا لوگوں نے کہا اس پر نماز پڑھیے آپؐ نے پوچھا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے

سلہ ۵۳ اس سے یہ نکلتا ہے کہ حوالہ کے لئے محیل اور محتال کی رضامندی کافی ہے۔ محتال علیہ کی رضامندی ضرور نہیں۔ جمہور کا یہی قول ہے اور حنفیہ نے اس کی رضامندی بھی شرط رکھی ہے ۱۲ منہ سلہ ۵۴ اس میت کا نام معلوم نہیں ہوا نہ اور میتوں کا ۱۲ منہ۔

قَالَ فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا ثَلٰثَةُ دَنَانِيْرَ قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَىَّ دَيْنُهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ ؀

لوگوں نے کہا نہیں آپ نے پوچھا کیا وہ قرضدار مرا لوگوں نے کہا جی ہاں تین اشرفیوں کا اس پر قرضہ ہے آپ نے فرمایا تو تم ہی اس پر نماز پڑھو ابو قتادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نماز پڑھیے اس کا قرضہ میں نے اپنے ذمہ لیا[۱] تب آپ نے اس پر نماز پڑھی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا۔

كِتَابُ الْكَفَالَةِ فِي الْقَرْضِ

کتاب قرضوں وغیرہ کی حاضر ضمانت اور مال ضمانت کے بیان میں[۲]

وَالدُّيُوْنِ وَالْاَبْدَانِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ اَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ رض بَعَثَهٗ مُصَدِّقًا فَوَقَعَ رَجُلٌ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَاَخَذَ حَمْزَةُ مِنَ الرَّجُلِ كُفَلَاءَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ وَكَانَ عُمَرُ قَدْ جَلَدَهٗ مِائَةَ جَلْدَةٍ فَصَدَّقَهُمْ وَعَذَرَهٗ بِالْجَهَالَةِ وَقَالَ جَرِيْرٌ وَالْاَشْعَثُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِي الْمُرْتَدِّيْنَ اسْتَتِبْهُمْ وَكَفِّلْهُمْ فَتَابُوْا وَكَفَلَهُمْ عَشَائِرُهُمْ وَقَالَ حَمَّادٌ اِذَا تَكَفَّلَ بِنَفْسٍ فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ

اور ابو الزناد نے محمد ابن حمزہ بن عمرو اسلمی سے نقل کیا انہوں نے اپنے باپ سے حضرت عمرؓ نے ان کو زکوٰۃ کا تحصیلدار بنا کر بھیجا۔ وہاں ایک آدمی نے[۳] اپنی جورو کی لونڈی سے زنا کیا تھا حمزہ نے اس سے (حاضر) ضمانت لی اور حضرت عمرؓ پاس آئے اور حضرت عمرؓ نے اس کو سو کوڑے لگائے تھے[۴] اس آدمی نے جو جرم اس پر لگایا گیا تھا اس کو قبول کیا تھا لیکن جہالت کا عذر کیا تھا حضرت عمرؓ نے اس کو معذور رکھا تھا[۵] اور جریر اور اشعث نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا[۶] مرتد لوگوں سے توبہ کرا اور ضمانت لے (کہ دوبارہ مرتد نہ ہوں گے) پھر انہوں نے توبہ کی اور ان کے کنبے والوں نے ان کی ضمانت کی۔ اور حماد نے کہا

---

[۱] ابن ماجہ کی روایت میں یوں ہے میں اس کا ضامن ہوں حاکم کی روایت میں یوں ہے آنحضرت نے فرمایا وہ اشرفیاں تجھ پر ہیں اور میت بری ہو گیا جمہور علماء نے اس سے استدلال کیا ہے کہ ایسی کفالت صحیح ہے اور کفیل کو پھر میت کے مال میں رجوع نہیں پہنچتا اور امام مالک کے نزدیک اگر رجوع کی شرط کر لے تو رجوع کر سکتا ہے اور اگر ضامن کو یہ معلوم ہو کہ میت نادار ہے تو رجوع نہیں کر سکتا ابو حنیفہ یہ کہتے بقدر قرض کے جائداد چھوڑ گیا ہے تب تو ضمانت درست ہے ورنہ ضمانت درست نہ ہو گی اور یہ صریح حدیث کے برخلاف ہے ۱۲ منہ [۲] شریعت میں یہ دونوں درست ہیں ضامن کو مدینہ والے زعیم اور مصر والے حمیل اور عراق والے کفیل کہتے ہیں ۱۲ منہ [۳] نہ اس آدمی کا نام معلوم ہوا نہ اس کی جورو کا نہ لونڈی کا ۱۲ منہ [۴] اور رجم نہیں کیا تھا ۱۲ منہ [۵] کیونکہ اس کو شبہ ہو گیا تھا وہ جورو کا مال اپنا ہی سمجھا اور جورو کی لونڈی کو اپنی لونڈی سمجھ کر اس سے جماع کیا بظاہر یہ حضرت عمرؓ کی رائے تھی ورنہ شبہ کی حالت میں جب رجم ساقط ہو گیا تو کوڑے بھی نہ لگانے تھے ۱۲ منہ [۶] اس کو امام بیہقی نے وصل کیا اور ایک قصہ بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعودؓ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ ابن نواحہ کا موذن اذان میں یوں کہتا ہے اشهد ان مسيلمة رسول الله انہوں نے ابن نواحہ اور اس کے ساتھیوں کو بلا بھیجا ابن نواحہ کی تو گردن ماری۔ اور اس کے ساتھیوں کے باب میں مشورہ لیا عدی بن حاتم نے کہا قتل کرو جریر اور اشعث نے کہا ان سے توبہ کراؤ اور ضمانت لو وہ ایک سو ستر آدمی تھے ابن ابی شیبہ نے ایسا ہی نقل کیا ابن منیر نے کہا امام بخاری نے حدود میں کفالت سے دیون میں بھی کفالت کا حکم ثابت کیا (باقی بر صفحہ آئندہ)

اَلْحَكَمُ يَضْمَنُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَهٗ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَقَالَ ائْتِنِيْ بِالشُّهَدَآءِ اُشْهِدُهُمْ فَقَالَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا قَالَ فَأْتِنِيْ بِالْكَفِيْلِ قَالَ كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَّرْكَبُهَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْاَجَلِ الَّذِيْ اَجَّلَهٗ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَاَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَاَدْخَلَ فِيْهَا اَلْفَ دِيْنَارٍ وَّصَحِيْفَةً مِّنْهُ اِلٰى صَاحِبِهٖ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا ثُمَّ اَتٰى بِهَا اِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّيْ كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا اَلْفَ دِيْنَارٍ فَسَاَلَنِيْ كَفِيْلًا فَقُلْتُ كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا فَرَضِيَ بِكَ وَسَاَلَنِيْ شَهِيْدًا فَقُلْتُ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا فَرَضِيَ بِكَ وَاَنِّيْ جَهَدْتُ اَنْ اَجِدَ مَرْكَبًا اَبْعَثُ اِلَيْهِ الَّذِيْ لَهٗ فَلَمْ اَقْدِرْ

جس کا حاضر ضامن ہو اگر وہ مر جائے تو ضامن پر کچھ تاوان نہ ہوگا۔ اور حکم نے کہا اس کو ذمہ کا مال دینا پڑے گا امام بخاری نے کہا لیث نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا[52] انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا اس نے بنی اسرائیل کے[53] دوسرے شخص سے ہزار اشرفیاں قرض مانگیں اس نے کہا اچھا گواہوں کو بلا لا کہ میں ان کے سامنے دوں ان کو گواہ کروں اس نے کہا اللہ کی گواہی کافی ہے تب اس نے کہا کہ اچھا ضمانت دے اس نے کہا اللہ کی ضمانت بس کرتی ہے اس نے کہا سچ کہتا ہے اور ہزار اشرفیاں اس کو وعدے پر دے دیں پھر جس نے قرض لیا تھا۔ اس نے سمندر کا سفر کیا اور اپنا کام پورا کر کے یہ چاہا کہ جہاز پر سوار ہو کر اپنے وعدہ پر پہنچ جائے (اور قرض ادا کرے) لیکن کوئی جہاز نہ ملا آخر اس نے ایک لکڑی کریدی اس میں ہزار اشرفیاں اور ایک خط رکھ کر اس کا منہ بند کر دیا اور سمندر پر آیا۔ کہنے لگا کہ یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے فلانے شخص سے ہزار اشرفیاں قرض لی تھیں۔ اس نے مجھ سے ضمانت مانگی تھی تو میں نے کہا تھا کہ تیری ضمانت بس کرتی ہے وہ اس پر راضی ہوگیا تھا اور اس نے مجھ سے گواہ بھی مانگے تھے۔ میں نے کہا تھا تیری گواہی بس کرتی ہے وہ اس پر راضی ہوگیا تھا

(بقیہ صفحہ سابقہ) لیکن حدود اور قصاص میں کوئی کفیل ہو اور اصل مجرم یعنی مکفول عنہ غائب ہو جائے تو کفیل پر حد یا قصاص نہ ہوگا اس پر اتفاق ہے لیکن قرضہ میں جو کفیل ہو اسکو قرض ادا کرنا ہوگا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ھذا) [51] حما اور حکم کے اثروں کو اثرم نے وصل کیا ۱۲ منہ [52] اسکو اسمٰعیل اور نسائی اور امام احمد وغیرہم نے لیث سے وصل کیا اور صغانی کے نسخہ میں یوں ہے امام بخاری نے کہا ہم سے عبداللہ بن صالح نے بیان کیا ہم سے لیث نے تو یہ خود موصول ہے ۱۲ منہ [53] ان دونوں شخصوں کا نام معلوم نہیں ہوا حافظ نے کہا محمد بن ربیع نے مسند صحابہ میں عبداللہ بن عمرو سے نکالا کہ قرض دینے والا نجاشی تھا اس صورت اسکو بنی اسرائیل فرمانا اس وجہ سے ہوگا کہ وہ بنی اسرائیل کا متبع تھا نہ یہ کہ انکی اولاد میں تھا عینی نے اپنی عادت کے مطابق ناحق حافظ صاحب پر اعتراض کیا اور حافظ صاحب کی وسعت نظر اور کثرت علم کی تعریف نہ کی اور کہا کہ یہ روایت ضعیف ہے اس پر اعتماد نہیں ہو سکتا حالانکہ حافظ صاحب نے خود فرمایا ہے کہ اس کی سند میں ایک مجہول ہے ۱۲ منہ ❊ ❊ ❊

وَإِنِّي أَسْتَوْدِعُكَهَا فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتَّى وَلَجَتْ فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذَلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلَى بَلَدِهِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِي فِيهَا الْمَالُ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَأَتَى بِالْأَلْفِ دِينَارٍ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِآتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ قَالَ أُخْبِرُكَ أَنِّي لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَدَّى عَنْكَ الَّذِي بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ فَانْصَرِفْ بِالْأَلْفِ الدِّينَارِ رَاشِدًا

میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی جہاز ملے میں اس کا قرض (وعدے پر) ادا کردوں لیکن میں کیا کروں جہاز ہی نہیں ملا اب میں یہ مال تیرے سپرد کرتا ہوں (تو پہنچا دے) یہ کہہ کر اس نے وہ لکڑی سمندر میں پھینک دی وہ ڈوب گئی اور لوٹ کر چلا آیا اس وقت بھی اپنے شہر جانے کو جہاز ڈھونڈتا رہا جس نے قرض دیا تھا وہ سمندر پر اس خیال سے گیا کہ شاید کوئی جہاز آئے اور اس کا روپیہ لائے اتنے میں ایک لکڑی اس کو دکھلائی دی اس نے جلانے کے لیے اٹھالی جب اس کو چیرا تو اشرفیاں پائیں خط بھی ملا پھر وہ شخص آن پہنچا جس نے قرض لیا تھا اور (دوبارہ) ہزار اشرفیاں لایا اور عذر کرنے لگا۔ خدا کی قسم میں جہاز ڈھونڈتا رہا کہ تمہارا قرض آن کر ادا کروں مگر جس جہاز میں آیا اس سے پہلے کوئی جہاز نہ ملا تب۔ قرضخواہ نے کہا تو نے میرے پاس کچھ بھیجا تھا اس نے کہا میں کہوں بات یہ ہے کہ جب اس سے پہلے کوئی جہاز مجھ کو نہ ملا، تو میں نے ایک لکڑی میں اشرفیاں رکھ کر ڈال دی تھیں۔ قرضخواہ کہنے لگا اللہ نے وہ اشرفیاں پہنچا دیں جو تو نے لکڑی میں رکھ کر بھیجی تھیں پھر وہ اشرفیاں لے کر اطمینان کے ساتھ لوٹ جا۔

بَاب ۵۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) یہ فرمانا جن سے تم نے قسم کھا کر قول کیا انکا حصّہ انکو دے دو[1]۔

[1] یعنے مولی الموالاۃ سے عرب میں لوگوں میں دستور تھا کسی سے بہت دوستی ہو جاتی تو اس سے معاہدہ کرتے کہتے تیرا خون میرا خون ہے اور تو جس سے لڑے ہم اس سے لڑیں تو جس سے صلح کرے ہم اس سے صلح کریں گے۔ تو ہمارا وارث ہم تیرے وارث۔ تیرا قرضہ ہم سے لیا جائے ہمارا قرضہ تجھ سے تیری طرف سے ہم دیت دیں تو ہماری طرف سے شروع زمانہ اسلام میں ایسے شخص کو ترکہ کا چھٹا حصّہ ملنے کا حکم ہوا تھا پھر یہ حکم اس آیت سے منسوخ ہو گیا واولوا الارحام بعضھم اولیٰ ببعض فی کتاب اللہ ابن منیر نے کہا کفالت کے باب میں امام بخاری اس کو اس لیے لائے کہ جب حلف سے جو ایک عقد تھا۔ شروع زمانہ اسلام میں ترکہ کا استحقاق پیدا ہو گیا تھا تو کفالت کرنے سے بھی مال کی ذمہ داری کفیل پر پیدا ہو گی کیونکہ وہ بھی ایک عقد ہے ۱۲ منہ۔

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ وَرَثَةً وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرُ الْأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نَسَخَتْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ إِلَّا النَّصْرَ وَالرِّفَادَةَ وَالنَّصِيحَةَ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ وَيُوصِي لَهُ۔

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ادریس سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور ہم نے ہر ایک کے موالی یعنی وارث ٹھہرائے اور جن سے تم نے قسمیں کھا کر قول کیا اس کا قصہ یہ ہے کہ مہاجرین جب مدینہ میں (ہجرت کر کے) آئے (اور آنحضرتؐ نے ان میں اور انصار میں بھائی چارہ کرا دیا) تو مہاجر انصاری کا ترکہ پاتا اور انصاری کے ناطہ داروں کو کچھ نہ ملتا اس بھائی پنے کی وجہ سے جس کو آنحضرتؐ نے کرا دیا تھا جب یہ آیت اتری ولکل جعلنا موالی تو آیت والذین عاقدت ایمانکم کو منسوخ کر دیا اب والذین عاقدت ایمانکم سے مدد اور اعانت اور خیر خواہی رہ گئی اور ان کو ترکہ میں سے حصہ ملنا جاتا رہا البتہ وصیت ان کے لیے ہو سکتی ہے[۱]۔

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن عوف (مکہ سے ہجرت کر کے) آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور سعد بن ربیع میں بھائی چارہ کرا دیا۔

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ رض أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي۔

ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن زکریا نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے انھوں نے کہا میں نے انس سے پوچھا کیا تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی کہ جاہلیت کے عہد و پیمان اسلام میں نہیں ہیں انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قریش اور انصار میں خود میرے گھر میں عہد و پیمان کرایا تھا۔

بَابُ ۵۵۱ مَنْ تَكَفَّلَ عَنْ مَيِّتٍ دَيْنًا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ وَبِهِ قَالَ الْحَسَنُ۔

باب جو شخص مردے کے قرض کی ضمانت کرے وہ پھر نہیں سکتا امام حسن بصری نے ایسا ہی کہا ہے[۲]

[۱] جیسے اور غیر شخصوں کے لیے بھی ہو سکتی ہے تہائی ترکہ میں سے اس کا نفاذ کیا جائے گا ۱۲ منہ [۲] حافظ صاحب نے نہ قسطلانی نے بیان کیا کہ حسن کا اثر کس نے وصل کیا ۱۲ منہ

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ قَالُوْا لَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْقَتَادَةَ عَلَيَّ دَيْنُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ لایا گیا نماز پڑھنے کیلیے آپ نے پوچھا کیا اس پر قرض تھا لوگوں نے کہا نہیں آپؐ نے اس پر نماز پڑھی پھر دوسرا جنازہ آیا آپؐ نے پوچھا کیا اس پر قرض تھا لوگوں نے کہا جی ہاں آپ نے صحابہ سے فرمایا تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ ابو قتادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا قرض میں نے اپنے اوپر لے لیا تب آپؐ نے اس پر نماز پڑھی[1]۔

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمْ يَجِيْءْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَمَرَ اَبُوْبَكْرٍ فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ اَوْ دَيْنٌ فَلْيَاْتِنَا فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ كَذَا وَكَذَا فَحَثٰى لِيْ حَثْيَةً فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ وَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے امام محمد باقر سے سنا انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا اگر بحرین کا خراج آئے گا تو میں تجھ کو اس طرح (دونوں لپ بھر کر) دوں گا پھر بحرین کا خراج آنے سے پیشتر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی جب ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں بحرین سے روپیہ آیا تو انہوں نے منادی کرائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سے کچھ وعدہ کیا ہو یا آپؐ پر اس کا کچھ قرض ہو تو وہ حاضر ہو۔ میں یہ منادی سن کر ابوبکر صدیق کے پاس گیا میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے اتنا اتنا دینے کا وعدہ فرمایا تھا انہوں نے ایک لپ بھر کر مجھ کو روپے دیے۔ میں نے ان کو گنا تو پانچ سو نکلے انہوں نے کہا کہ اس کے دو گنے اور لے لے[2]۔

---

[1] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ ضامن اپنی ضمانت سے رجوع نہیں کر سکتا جب وہ میت کے قرضے کا ضامن ہو کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجرد ابو قتادہ کی ضمانت کے اس پر نماز پڑھ لی اگر رجوع جائز ہوتا تو جب تک ابو قتادہ یہ قرض ادا نہ کر دیتے آپ اس پر نماز نہ پڑھتے ۱۲ منہ [2] سب تین لپ ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین لپ بھر کر دینے کا وعدہ فرمایا تھا جیسے دوسری روایت میں ہے جس کو امام بخاری نے شہادات میں نکالا اس کی تصریح ہے باب کا مطلب اس سے یوں نکلا کہ ابوبکر جب آنحضرتؐ کے خلیفہ اور جانشین ہوئے تو گویا آپ کے سب معاملات اور وعدوں کے وہ کفیل ٹھہرے اور آپ کو ان وعدوں کا پورا کرنا لازم ہوا ۱۲ منہ

باب ۵۵۲ جِوَارِ أَبِي بَكْرٍ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقْدِهِ ۔

۸۵۰ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا قِبَلَ الْحَبَشَةِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ فَأَعْبُدَ رَبِّي قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ إِنَّ مِثْلَكَ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ

باب ابوبکر صدیق کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک کافر کا امن دینا اور ان سے عہد کرنا

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی حضرت عائشہ رض نے کہا جو بی بی تھیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ میں نے جب سے اپنی ماں باپ کو پہچانا (اتنی عقل آئی) تو ان کو اسلام ہی کے دین پر پایا اور ابو صالح سلیمان نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن مبارک نے بیان کیا یونس سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رض نے کہا میں نے تو جب سے اپنے ماں باپ کو سمجھا ان کو اسلام ہی کے دین پر پایا اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گذرتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح شام دن کے دونوں کناروں میں ہمارے پاس نہ آتے ہوں جب مسلمانوں کو (کافروں کی طرف سے) سخت تکلیف ہونے لگی تو ابوبکر صدیق رض ہجرت کر کے حبش کی طرف چلے برک الغماد میں پہنچے تو ان کو مالک بن دغنہ ملا جو قارہ قبیلے کا سردار تھا انہوں نے پوچھا ابوبکر رض کہاں کا قصد ہے انہوں نے کہا میری قوم نے مجھے نکال دیا اب میں چاہتا ہوں اللہ کی زمین کی سیر کروں اور اس کی پوجا کرتا رہوں ابن دغنہ نے کہا تم ایسا آدمی نہ نکلتا ہے نہ نکالا جا سکتا ہے تم تو جو چیز لوگوں کے پاس نہیں وہ ان کو کما دیتے ہو (یعنے غریب پرور ہو) اور ناتا جوڑتے ہو اور بال بچوں کا بوجھ اپنے اوپر اٹھا لیتے ہو اور

ف۱ جو حدیث اس باب میں لائے اس کی مطابقت اس طرح ہے کہ پناہ دینے والے نے جس کو پناہ دی گویا اس کی عدم ایذا کا متکفل ہوا اور اس پر اس کفالت کا پورا کرنا لازم ہوا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عدم ایذاء دستی اور نسائی کی ضمانت کرنا درست ہے جیسے ہمارے زمانہ میں رائج ہے ۱۲منہ ف۲ ابوذر کی روایت میں یہ سند مذکور نہیں ہے صرف عقیل ہی کا طریق مذکور ہے یہ ابو صالح سلیمان بن صالح مروزی ہیں جو امام بخاری کے شیخ ہیں ان کا لقب سلمویہ ہے اور جو لفظ حدیث کا اس باب میں مذکور ہے وہ یونس کی روایت کا ہے اور ہجرت میں جو مذکور ہے وہ عقیل کا لفظ ہے ۱۲منہ ف۳ غرض یہ ہے کہ میرے ابتدائے شعور کے زمانہ سے وہ مسلمان ہی تھے ۱۲منہ ف۴ قارہ ایک شاخ تھی بنی الہون قبیلے کی جو تیر اندازی میں مشہور تھے ان کا سردار مالک بن دغنہ تھا بعضوں نے کہا اس کا نام حارث بن یزید تھا ۱۲منہ

فَإِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَ
تَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى
نَوَائِبِ الْحَقِّ وَأَنَا لَكَ جَارٌ فَارْجِعْ فَاعْبُدْ
رَبَّكَ بِبِلَادِكَ فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَرَجَعَ
مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَطَافَ فِي أَشْرَافِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ
فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ
وَلَا يُخْرَجُ أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ
وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي
الضَّيْفَ وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَأَنْفَذَتْ
قُرَيْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَآمَنُوا
أَبَا بَكْرٍ وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ أَبَا بَكْرٍ
فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيُصَلِّ وَلْيَقْرَأْ
مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِينَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ
بِهِ فَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ أَبْنَاءَنَا وَ
نِسَاءَنَا قَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ
فَطَفِقَ أَبُو بَكْرٍ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ
بِالصَّلَاةِ وَلَا الْقِرَاءَةِ فِي غَيْرِ دَارِهِ ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى
مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَبَرَزَ فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ
الْقُرْآنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ
وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَ
كَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ
دَمْعَهُ حِينَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَفْزَعَ
ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ
عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا

مہمان کی ضیافت کرتے ہو اور حادثوں میں حق بات کی مدد
کرتے ہو اور میں تم کو اپنی پناہ میں لیتا ہوں چلو تم اپنے شہر
لوٹ چلو وہیں اپنے مالک کا پوجا کرو آخر ابن الدغنہ نے بھی سفر کیا
اور ابوبکر رضؓ کے ساتھ مکہ آیا قریش کے سرداروں پاس گیا اور ان
سے کہنے لگا دیکھو ابوبکر رضؓ کا سا آدمی اور وہ یہاں سے نکل جائے
یا نکالا جائے (سخت افسوس ہے) تم ایسے شخص کو نکالتے
ہو، جو غریب کی پرورش کرتا ہے، ناتا جوڑتا ہے، بال
بچوں کا بوجھ اپنے اُوپر اُٹھا لیتا ہے۔ مہمان کی ضیافت
کرتا ہے، حادثوں میں حق بات کی مدد کرتا ہے قریش
کے کافروں نے ابن دغنہ کی پناہ منظور کی۔ اور ابوبکرؓ
کو امن دیا مگر ابن دغنہ سے کہنے لگے تم ابوبکر رضؓ سے کہدو وہ
اپنے گھر میں اپنے مالک کا پوجا کریں وہیں نماز پڑھا کریں جو
چاہیں وہ پڑھیں اور ہم کو نماز اور قرآن پڑھ کر تکلیف نہ
دیں نہ علانیہ پڑھیں کیونکہ ہم ڈرتے ہیں ہمارے بیٹے اور
عورتیں خراب نہ ہو جائیں ابن دغنہ نے ابوبکر رضؓ سے یہ کہہ دیا
اور ابوبکر رضؓ (اس دن سے) اپنے گھر میں عبادت کرنے لگے
اور علانیہ یا اور کسی جگہ نماز اور قرآن پڑھنا چھوڑ دیا پھر
ابوبکر رضؓ کے دل میں آیا تو انہوں نے اپنے گھر کے سامنے جو
صحن تھا اس میں ایک مسجد بنائی اور باہر نکل کر وہاں نماز
شروع کی جب وہ قرآن پڑھتے تو مشرکوں کی عورتیں بچے اُن
پر ہجوم کرتے اور تعجب سے اُن کو دیکھتے اور ابوبکر رضؓ بڑے
رونے والے آدمی تھے جب وہ قرآن پڑھتے تو بے اختیار
ان کے آنسو بہہ نکلتے قریش کے کافر میں یہ کیفیت دیکھ
کر گھبرائے اور ابن دغنہ کو کہلا بھیجا وہ مکہ میں آیا کافروں نے
اس سے کہا ہم نے تو ابوبکر رضؓ کو اس شرط پر امان دی تھی کہ وہ اپنے

أَبَا بَكْرٍ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَإِنَّهُ جَاوَزَ ذَالِكَ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَأَعْلَنَ الصَّلٰوةَ وَالْقِرَاءَةَ وَقَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا فَأْتِهِ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ وَإِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ ذَلِكَ فَسَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الْاِسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ وَإِمَّا أَنْ تَرُدَّ إِلَيَّ ذِمَّتِي فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللّٰهِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ رَأَيْتُ سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ حِينَ ذَكَرَ ذَلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ تَرْجُو ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ

گھر میں عبادت کریں لیکن انہوں نے شرط کے خلاف مکان کے صحن میں مسجد بنائی اور علانیہ نماز اور قرآن پڑھتے ہیں ہم کو ڈر ہوتا ہے کہیں ہماری عورتیں بچے سُن کر پھسل نہ جائیں تم ابوبکرؓ سے کہو اگر وہ اپنے گھر کے اندر عبادت کرتے ہیں تو کریں اگر نہ مانیں اور علانیہ کرنا چاہیں تو اپنی امان ان سے پھیر لو کیوں کہ ہم کو تمہاری امان توڑنا اچھا معلوم نہیں ہوتا اور ہم تو ابو بکرؓ کو علانیہ کبھی عبادت نہیں کرنے دیں گے حضرت عائشہؓ نے کہا ابن دغنہ یہ سن کر ابو بکرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا تم جانتے ہیں نے جس شرط پر ذمہ لیا تھا تو یا تو تم اپنی شرط پر قائم رہو یا میرا ذمہ واپس کر دو کیوں کہ میں اس کو پسند نہیں کرتا عربوں میں یہ چرچا ہو کہ میرا ذمہ توڑا گیا ابو بکرؓ نے کہا لو تم اپنا ذمہ واپس لے لو اور میں اللہ کی امان پر راضی ہوں ان دنوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مکہ میں تھے آپ نے یہ ذکر کیا کہ مجھ کو خواب میں تمہاری ہجرت کا مقام بتلایا گیا میں نے ایک کیاری زمین دیکھی جو کالی پتھریلی زمینوں کے بیچ میں ہے (یعنے مدینہ کے دونوں پتھریلے کنارے) یہ سُن کر جس نے ہجرت کی اس نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور کچھ لوگوں نے جو پہلے حبش کے ملک میں ہجرت کر گئے تھے یہ کیا کہ مدینہ میں آگئے اور ابوبکر صدیقؓ نے بھی ہجرت کی تیاری کی تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا ذرا ٹھہرو میں سمجھتا ہوں مجھ کو بھی (خدا کی طرف سے) ہجرت کی اجازت ملے گی ابو بکرؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کو امید ہے کہ ایسی اجازت ملے گی آپ نے فرمایا ہاں اس لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ رُکے رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہی ہجرت کریں گے اور دو اونٹنیوں کو چار مہینے تک ببول کے پتے کھلائے تاکہ وہ

وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ۔

تیز بھاگنے لگیں[1]

بَابُ الدَّيْنِ ۵۵۳

باب قرضہ کا بیان

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ لِدَيْنِهِ وَفَاءً صَلَّى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص کا جنازہ آتا جس پر قرض ہوتا آپ پوچھتے کیا اس شخص نے قرض ادا کرنے کو کچھ زیادہ مال (جو تجہیز تکفین سے بچ رہے) چھوڑا ہے اگر لوگ کہتے ہاں تب تو آپ اُس پر نماز پڑھتے اور نہ مسلمانوں سے فرما دیتے تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو[2] جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو دولت دینا شروع کی تو فرمایا میں مسلمانوں کا خود ان سے زیادہ ان کا ہوا خواہ ہوں جو کوئی مسلمان مرجائے اور قرضدار مرے تو اُس کا قرض مجھ پر ہے اور اگر مال چھوڑ جائے تو اس کے وارثوں کا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

۵۵۴ كِتَابُ الْوَكَالَةِ

کتاب وکالت کے بیان میں[3]

وَكَالَةُ الشَّرِيكِ الشَّرِيكَ فِي الْقِسْمَةِ وَغَيْرِهَا وَقَدْ أَشْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِقِسْمَتِهَا۔

ایک شریک دوسرے شریک کا تقسیم وغیرہ میں وکیل ہونا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض کو قربانی میں شریک کر لیا پھر ان کو حکم کیا کہ فقیروں کو بانٹ دیں[4]

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے

---

[1] عرب کے لوگ یہ چارہ اونٹوں کو اس وقت کھلاتے ہیں جب ان کا کہیں تیز لے جانا منظور ہوتا ہے اس حدیث کی مطابقت باب سے یوں ہے کہ ابن دغنہ نے ابوبکر رض کی ضمانت کی تھی ان کو مالی اور بدنی ایذا نہ پہنچے۔ حاشیہ [2] معلوم ہوا کہ قرضداری بری بلا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وجہ سے نماز نہ پڑھی اختلاف ہے کہ آپ کو قرضدار پر نماز پڑھنا جائز تھا یا حرام نووی نے کہا ٹھیک یہ ہے کہ جائز تھا اگر کوئی اس کے قرضے کا ضامن ہو جائے حازم نے ابن عباس رض سے نکالا کہ جب آپ نے اس پر نماز پڑھی تو حضرت جبریل ع آئے اور کہنے لگے گناہ گار وہ قرضدار ہے جس نے گناہ اور فضول خرچی میں روپیہ خرچ کیا ہو لیکن عیالدار سوال سے بچنے والا میں خود اس کا ضامن ہوں اس کی طرف سے ادا کر دوں گا پھر آپ نے اس پر نماز پڑھی اور اس کے بعد یہ حدیث بیان فرمائی یہ روایت ضعیف ہے۔ حاشیہ [3] وکالت کا معنے لغت میں سپرد کرنا اور شریعت میں وکالت اس کو کہتے ہیں کہ آدمی اپنا کوئی کام دوسرے کے سپرد کرے بشرطیکہ اس کام میں یا شخص میں نیابت اور قائم مقامی ہو سکتی ہو۔ حاشیہ

بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِي نُحِرَتْ وَبِجُلُودِهَا ؛

انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ قربانی کے اونٹوں کی جھولیں اور کھالیں (فقیروں کو) بانٹ دوں [1]

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ أَنْتَ ؛

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریاں دیں اپنے صحابہ میں بانٹنے کے لیے ایک بکری کا بچہ سال بھر کا بچ رہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا تو اس کی قربانی کر لے

بَابٌ ۵۵۵ إِذَا وَكَّلَ الْمُسْلِمُ حَرْبِيًّا فِي دَارِ الْحَرْبِ أَوْ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ جَازَ

باب اگر مسلمان حربی کافر کو دارالحرب یا دارالاسلام میں وکیل کرے تو درست ہے

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رض قَالَ كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كِتَابًا بِأَنْ يَحْفَظَنِي فِي صَاغِيَتِي بِمَكَّةَ وَأَحْفَظَهُ فِي صَاغِيَتِهِ بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا ذَكَرْتُ الرَّحْمٰنَ قَالَ لَا أَعْرِفُ الرَّحْمٰنَ كَاتِبْنِي بِاسْمِكَ الَّذِي كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَاتَبْتُهُ عَبْدَ عَمْرٍو فَلَمَّا كَانَ فِي يَوْمِ بَدْرٍ خَرَجْتُ إِلَى جَبَلٍ لِأُحْرِزَهُ حِينَ نَامَ النَّاسُ فَأَبْصَرَهُ بِلَالٌ فَخَرَجَ حَتّٰى وَقَفَ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے یوسف بن ماجشون نے انہوں نے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے انہوں نے کہا میں نے امیہ بن خلف (کافر) کو خط لکھا کہ وہ مکہ میں (جو اس وقت دارالحرب تھا) میرے بال بچوں مال اسباب کی محافظت کرے میں اس کے بال بچوں مال اسباب کی محافظت مدینہ میں کروں گا جب میں نے خط میں اپنا نام عبدالرحمٰن لکھا تو امیہ کہنے لگا میں رحمٰن کو نہیں پہچانتا جو تمہارا جاہلیت کے زمانہ میں نام ہے اسی نام سے خط و کتابت کرو آخر میں نے اپنا (اصلی) نام عبدعمرو لکھا بدر کے دن ایسا ہوا میں ایک پہاڑ کی طرف نکل گیا کہ امیہ کی جان بچاؤں لوگ سو گئے تھے بلالؓ نے کہیں دیکھ پایا وہ انصار کی مجلس پر گئے کہنے لگے یہ امیہ ہے اگر وہ بچ گیا تو میں نہیں

(بقیہ صفحہ سابقہ) ۵۴ اس کو خود امام بخاری کتاب الشرکۃ میں وصل کیا ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا ۱ اس روایت میں گو شرکت کا ذکر نہیں مگر امام بخاریؒ نے جابرؓ کی روایت کی طرف اشارہ کیا جس کو کتاب الشرکۃ میں نکالا اس میں صاف یوں ہے کہ آپ نے حضرت علیؓ کو قربانی میں شریک کر لیا ۱۲ منہ

عَلٰی مَجْلِسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اُمَیَّۃُ بْنُ خَلَفٍ لَا نَجَوْتُ اِنْ نَجَا اُمَیَّۃُ فَخَرَجَ مَعَہٗ فَرِیْقٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِیْ اٰثَارِنَا فَلَمَّا خَشِیْتُ اَنْ یَّلْحَقُوْنَا خَلَّفْتُ لَھُمْ ابْنَہٗ لِاُشْغِلَھُمْ فَقَتَلُوْہُ ثُمَّ اَبَوْا حَتّٰی یَتْبَعُوْنَا وَکَانَ رَجُلًا ثَقِیْلًا فَلَمَّا اَدْرَکُوْنَا قُلْتُ لَہُ ابْرُکْ فَبَرَکَ فَاَلْقَیْتُ عَلَیْہِ نَفْسِیْ لِاَمْنَعَہٗ فَتَخَلَّلُوْہُ بِالسُّیُوْفِ مِنْ تَحْتِیْ حَتّٰی قَتَلُوْہُ وَاَصَابَ اَحَدُھُمْ رِجْلِیْ بِسَیْفِہٖ وَکَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ یُرِیْنَا ذٰلِکَ الْاَثَرَ فِیْ ظَھْرِ قَدَمِہٖ

بَابُ ۵۵۶ الْوَکَالَۃِ فِی الصَّرْفِ وَالْمِیْزَانِ وَقَدْ وَکَّلَ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ فِی الصَّرْفِ

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِیْدِ بْنِ سُھَیْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰی خَیْبَرَ فَجَآءَھُمْ بِتَمْرٍ جَنِیْبٍ فَقَالَ اَکُلُّ تَمْرِ خَیْبَرَ ھٰکَذَا فَقَالَ

بچا[1] یہ سن کر انصار کے کچھ لوگ بلالؓ کے ساتھ ہو کر ہمارے پیچھے نکلے جب میں ڈرا کہ وہ ہم کو پالیں گے میں نے اُس کے بیٹے کو پیچھے چھوڑ دیا[2] کہ وہ اس میں پھنسے رہیں انہوں نے اس کو مار ڈالا اور کسی طرح نہ مانا ہمارے پیچھے ہوئے اور امیہ ایک بھاری بھرکم آدمی تھا میں نے اس سے کہا ارے بیٹھ جا وہ بیٹھ گیا میں اس کے اوپر پڑ گیا کہ میری وجہ سے اُس کی جان بچ جائے لیکن انصار نے میرے نیچے سے اس کے بدن میں تلواریں گھونسیں یہاں تک کہ وہ مرگیا اور ان میں سے ایک کی تلوار میرے پاؤں کو بھی لگی عبدالرحمٰن ہم کو اس کا نشان اپنے پاؤں کی پشت پر بتلایا کرتے۔

باب صرافی اور ماپ تول میں وکیل کرنا عمرؓ اور ابن عمرؓ نے صرافی میں وکیل کیا[3]۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبدالمجید بن سہیل بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ اور ابوہریرہؓ سے اُن دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا تحصیلدار مقرر کیا[4] وہ وہاں سے عمدہ کھجور لے کر آیا آپ نے پوچھا کیا خیبر میں سب ایسی ہی کھجور ہوتی ہے اس نے کہا نہیں ہم اس کا ایک صاع

---

[1] حضرت بلالؓ پہلے اسی اُمیہ ملعون کے غلام تھے وہ بے انتہا تکلیفیں ان کو دیا کرتا تاکہ وہ اسلام سے پھر جائیں اسی لیے بلالؓ نے کہا کہ یہ مردود بچ گیا تو میری خیر نہیں ۱۲ منہ

[2] اس کا نام علی بن امیہ تھا حافظ نے کہا اس حدیث کی شرح انشاءاللہ غزوہ بدر میں مذکور ہوگی اور وہیں ہم یہ بیان کریں گے کہ امیہ کو کس نے مارا اور علی بن امیہ کو کس نے اور عبدالرحمٰن بن عوف کے پاؤں پر کس کی تلوار لگی۔ ترجمہ باب اس حدیث سے یوں نکلا کہ اُمیہ کافر حربی تھا اور دارالحرب یعنے مکہ میں مقیم تھا عبدالرحمٰن مسلمان تھے لیکن انہوں نے اس کو وکیل کیا اور جب دارالحرب میں اس کو وکیل کرنا جائز ہوا تو اگر وہ امان لے کر دارالاسلام میں آئے جب بھی اس کو وکیل کرنا بطریق اولیٰ جائز ہوگا ابن منذر نے کہا اس پر علماء کا اتفاق ہے کسی کا اس میں خلاف نہیں کہ کافر حربی مسلمان کو وکیل

[3] صرافی کہتے ہیں بیع صرف کو یعنے روپیوں اشرفیوں کی بدلائی حضرت عمرؓ کے اثر کو سعید بن منصور نے اور ابن عمرؓ کے اثر کو بھی انہی نے وصل کیا حافظ نے کہا اُن کا اسناد صحیح ہے ۱۲ منہ

[4] حافظ نے کہا اس کا نام سواد بن غزیہ انصاری تھا ۱۲ منہ

إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلٰثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا وَقَالَ فِي الْمِيْزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ ؛

دوسری کھجور کے دو صاع اور اس کے دو صاع دوسری کھجور کے تین صاع دے کر خریدتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا مت کرو پہلے پنج میل کھجور کو نقد روپیہ کے بدل بیچ ڈال پھر روپیہ دے کر یہ کھجور خریدلے اور تولنے کی چیزوں میں بھی آپ نے یہ حکم دیا۔

باب ۵۵۷ إِذَا أَبْصَرَ الرَّاعِيْ أَوِ الْوَكِيْلُ شَاةً تَمُوْتُ أَوْ شَيْئًا يَفْسُدُ ذَبَحَ وَأَصْلَحَ مَا يَخَافُ عَلَيْهِ الْفَسَادَ

باب جب چرواہا یا وکیل بکری مرتی دیکھے، یا کوئی چیز بگڑتی۔ تو اس کو کاٹ ڈالے۔ اور بگڑتی چیز کو درست کرے [۱]

۸۵۶ ـ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُمْ غَنَمٌ تَرْعٰى بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَّنَا بِشَاةٍ مِّنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهٖ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَأْكُلُوْا حَتّٰى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أُرْسِلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّسْأَلُهٗ وَأَنَّهٗ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ أَرْسَلَ فَأَمَرَهٗ بِأَكْلِهَا قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَيُعْجِبُنِيْ أَنَّهَا أَمَةٌ وَأَنَّهَا ذَبَحَتْ تَابَعَهٗ عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے معتمر سے سنا کہا ہم کو عبید اللہ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن کعب بن مالک [۲] سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے تھے ان کی بکریاں سلع پہاڑ پر (جو مدینہ میں ہے) چرا کرتیں ہماری ایک لونڈی نے دیکھا اس میں سے ایک بکری مر رہی ہے تو ایک پتھر لے اس کو کاٹ ڈالا کعب نے لوگوں سے کہا اس کا گوشت مت کھاؤ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا کسی کو بھیج کر پوچھوایا آپ نے یہ حکم دیا کہ اس کا گوشت کھاؤ عبید اللہ نے کہا مجھے یہ اچھا لگتا ہے کہ لونڈی ہو کر اس نے بکری ذبح کی معتمر کے ساتھ عبدہ نے بھی اس کو عبید اللہ سے روایت کیا

باب ۵۵۸ وَكَالَةُ الشَّاهِدِ وَالْغَائِبِ

باب حاضر اور غائب ہر ایک کو وکیل کرنا درست ہے [۳]

---

[۱] ابن منیر نے کہا امام بخاری کی غرض اس باب سے یہ نہیں ہے کہ وہ بکری حلال ہو گئی یا حرام بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ ایسی صورت میں چرواہے پر ضمان نہ ہو گا اسی طرح وکیل پر اور یہ مطلب اسی طرح باب کی حدیث سے نکلتا ہے کہ کعب بن مالک نے اس لونڈی سے مواخذہ نہیں کیا بلکہ اس کا گوشت کھانے میں تردد کیا ۱۲ منہ

[۲] مزی نے اطراف میں یہی لکھا ہے کہ ابن کعب سے عبد اللہ مراد ہیں لیکن ابن وہب نے اس حدیث کو اسامہ بن زید سے روایت کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن کعب بن مالک سے حافظ نے کہا ظاہر یہ ہے کہ وہ عبد الرحمٰن ہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ

[۳] ابن بطال نے کہا جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ جو شخص شہر میں موجود ہو اور اس کو کوئی عذر نہ ہو وہ بھی وکیل کر سکتا ہے لیکن ابو حنیفہ رح سے منقول ہے کہ بیماری کے عذر یا سفر کے عذر سے ایسا کرنا درست ہے یا فریق مقابل کی رضامندی سے اور امام مالک نے کہا اس شخص کو وکیل کرنا درست نہیں جس سے دشمنی ہو اور طحاوی نے جمہور کے قول کی تائید کی ہے اور کہا ہے کہ صحابہ رض نے حاضر کو وکیل کرنا بلا شرط بالاتفاق جائز رکھا ہے اور غائب کی وکالت وکیل کے قبول پر موقوف رہے گی بالاتفاق اور جب قبول پر موقوف رہی تو حاضر اور غائب دونوں کا حکم یکساں ہے ۱۲ منہ

جَائِزَةٌ وَكَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو إِلَىٰ قَهْرَمَانِهِ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهُ أَنْ يُزَكِّيَ عَنْ أَهْلِهِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ

اور عبداللہ بن عمرو نے اپنے وکیل کو لکھا[1] کہان کے گھر والوں چھوٹے بڑے سب کی طرف سے صدقہ فطرادا کرے

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الْإِبِلِ فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ أَعْطُوهُ فَطَلَبُوا سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا فَقَالَ أَعْطُوهُ فَقَالَ أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللّٰهُ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً ؛

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کا ایک عمر والا اونٹ قرض تھا وہ تقاضا کرنے آیا آپ نے صحابہ رضہ سے فرمایا اس کو اسی عمر کا اونٹ دیدو ڈھونڈا تو اس عمر کا اونٹ نہ ملا اس سے بڑھ کر (جو قیمت میں زیادہ ہوتا ہے) ملا آپ نے فرمایا وہی دے دو تب وہ بولا آپ نے میرا حق پورا دے دیا اللہ آپ کو پورا دے تب آپ نے فرمایا تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جو قرض کو خوبی کے ساتھ ادا کریں

بَابٌ ۵۵۹ الْوَكَالَةِ فِي قَضَاءِ الدُّيُونِ ؛

باب قرض ادا کرنے کے لیے وکیل کرنا

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے کہا میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے سنا انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے ایک شخص آیا[2] اپنے قرض کا تقاضا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کرنے لگا اور سخت الفاظ کہے آپ کے اصحاب نے اس کو سزا دینا چاہا آپ نے فرمایا نہیں کہنے دو جس کا حق نکلتا ہو وہ ایسی باتیں کر سکتا ہے

[1] حافظ نے یہ نہیں بیان کیا کہ اس اثر کو کس نے نکالا لیکن یہ کہا کہ مجھ کو اس وکیل کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [2] یہیں سے باب کا مطلب نکلا کیونکہ آپ نے جو حاضر تھے دوسروں کو اونٹ دینے کے لیے وکیل کیا اور جب حاضر کو وکیل کرنا جائز ہوا حالانکہ وہ خود کام کر سکتا ہے تو غائب کو بطریق اولیٰ وکیل کرنا جائز ہوگا ایسا ہی فرمایا حافظ ابن حجر نے اور علامہ عینی سے تعجب ہے کہ انہوں نے ناحق حافظ صاحب پر اعتراض جمایا کہ حدیث سے غائب کی وکالت نہیں نکلتی اولویت کا تو کیا ذکر ہے حالانکہ اولویت کی وجہ خود حافظ صاحب کی کلام میں مذکور ہے حافظ صاحب نے انتقاض الاعتراض میں کہا جس شخص کے فہم کا یہ حال ہو اس کو اعتراض کرنا کیا زیب دیتا ہے نعوذ باللہ من التعصب ومن سوء الفہم ۱۲ منہ [3] شاید یہ شخص یہودی ہوگا یا مسلمان ہوگا مگر گنوار لٹھ امام احمد کی روایت میں یوں ہے کہ ایک گنوار آیا آنحضرت ﷺ سے اپنے اونٹ کا تقاضا کرتا تھا گنواروں کی عادت ہوتی ہے سخت کلامی کر بیٹھتے ہیں اس سے کفر لازم نہیں آتا طبرانی کی روایت سے یہ نکلتا ہے کہ یہ شخص عرباض بن ساریہ تھا جو صحابی ہے لیکن نسائی اور حاکم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اور شخص تھا اور دونوں کو ایسا اتفاق ہوا ۱۲ منہ

دَعُوْهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَالَ أَعْطُوْهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا أَمْثَلَ مِنْ سِنِّهِ فَقَالَ أَعْطُوْهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً ۔

بَاب ۵۶۰ إِذَا وَهَبَ شَيْئًا لِوَكِيْلٍ أَوْ شَفِيْعِ قَوْمٍ جَازَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِيْنَ سَأَلُوْهُ الْمَغَانِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبِيْ لَكُمْ ۔

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَزَعَمَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَأَلُوْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْحَدِيْثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ

پھر آپ نے فرمایا اس کو اُسی عمر کا اونٹ دے دو لوگوں نے عرض کیا اُس عمر کا تو نہیں اس سے بہتر اونٹ ہے آپ نے فرمایا وہی دے دو تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جو خوبی کے ساتھ قرض ادا کریں[1]۔

باب اگر کسی قوم کے وکیل یا سفارشی کو کچھ ہبہ کیا جائے تو درست ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوازن کی طرف سے جو لوگ آئے تھے جب انہوں نے لوٹ کا مال واپس مانگا تو آپ نے فرمایا میرے حصے میں جو آیا ہے وہ تم لے جاؤ[2]۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے بیان کیا کہا مجھ سے عقیل نے بیان کیا کہا انہوں نے ابن شہاب سے کہ عروہ نے کہا ان سے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ دونوں نے بیان کیا جب ہوازن کے وکیل اسلام قبول کر کے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپ کھڑے ہوئے انہوں نے یہ درخواست کی ہمارے مال اور قیدی پھیر دیئے جائیں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچی بات مجھ کو بہت پسند ہے تو دو میں سے ایک بات اختیار کر دیا قیدی واپس لو یا مال (دونوں واپس نہیں ہو سکتے) اور میں نے تو (جعرانہ میں) اُن کا انتظار کیا تھا (ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب طائف سے لوٹے تو) دس پر کئی راتوں تک (جعرانہ میں ٹھہرے) ہوازن کے وکیلوں کا انتظار کرتے رہے خیر

۱؎ مستحب ہے کہ قرض ادا کرنے والا قرض سے بہتر اور زیادہ مال قرض دینے والے کو ادا کرے تاکہ اس کے احسان کا بدلہ ہو کیونکہ اس نے قرض حسنہ دیا اور بلا شرط جو زیادتی دی جائے وہ سود نہیں ہے ۱۲ منہ ۲؎ حافظ نے کہا یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو ابن اسحاق نے مغازی میں عبداللہ بن عمرو بن عاص سے نکالا ہوازن قیس کے ایک قبیلے کا نام تھا ابن منیر نے کہا گو بظاہر یہ ہبہ ان لوگوں کے لیے تھا جو اپنی قوم کی طرف سے وکیل اور سفارشی بن کر آئے تھے مگر درحقیقت سب کے لیے ہبہ تھا جو حاضر تھے ان کے لیے بھی اور جو غائب تھے ان کے لیے بھی خطابی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ وکیل کا اقرار موکل پر نافذ ہوگا اور مالک اور شافعی نے کہا وکیل کا اقرار موکل پر نافذ نہ ہوگا ۱۲ منہ

لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ
إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ
سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ
قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ قَدْ
جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ
إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ
بِذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى
نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ
النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ
لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعُوا إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ
أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ
رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا ؛

بَاب ۵۶۱ إِذَا وَكَّلَ رَجُلٌ أَنْ يُعْطِيَ شَيْئًا
وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ يُعْطِي فَأَعْطَى عَلَى مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ

۸۶۰ ۔ **حَدَّثَنَا** الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَغَيْرِهِ
يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَمْ يُبَلِّغْهُ كُلُّهُمْ
رَجُلٌ وَاحِدٌ مِنْهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ
قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلَى جَمَلٍ ثَفَالٍ إِنَّمَا هُوَ فِي آخِرِ

جب ان کو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں چیزیں
پھیرنے والے نہیں ایک ہی دیں گے تو کہنے لگے اچھا
ہمارے قیدی واپس دیجئے اُس وقت مسلمانوں میں
آپ (خطبہ کے لیے) کھڑے ہوئے پہلے جیسے چاہیئے ویسی اللہ
کی تعریف کی پھر فرمایا امابعد تمہارے یہ بھائی ہوازن کے
لوگ) توبہ کر کے آئے ہیں اور میں مناسب سمجھتا ہوں ان کے
قیدی ان کو پھیر دیئے جائیں اب جو کوئی خوشی سے پھیر دینا
چاہیئے وہ تو پھیر دے اور جو کوئی اپنا حصہ قائم رکھنا چاہے
اس طرح کہ اب جو پہلی فتح ہم کو اللہ دے گا اس میں سے
اس کا بدلہ دیں گے تو ویسا کرے لوگوں نے عرض کیا یارسول
اللہ ہم آپ کی خوشی کے لیے ان کے قیدی یوں ہی دے
دیں گے آپ نے فرمایا دیکھو ہم کو معلوم نہیں تم میں کون
اس امر پر راضی ہے کون نہیں تو بہتر یہ ہے کہ تم لوٹ جاؤ اور
تمہارے نقیب سردار تمہاری طرف سے بیان کریں آخر ان
نقیبوں نے اپنے اپنے لوگوں سے گفتگو کی پھر آں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا وہ راضی ہیں انہوں
نے قیدی پھیر دینے کی اجازت دی۔

باب ایک شخص نے دوسرے شخص کو کچھ دینے کے لیے
وکیل کیا اور یہ نہیں بیان کیا کتنا دے انہوں نے دستور کے موافق دیا

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریج
نے انہوں نے عطا بن ابی رباح اور کئی لوگوں سے مگر
ان سب لوگوں نے حدیث کو جابر تک نہیں پہنچایا بلکہ ایک
شخص نے ان میں مرسلاً روایت کیا انہوں نے جابر بن عبداللہ
سے انہوں نے کہا میں ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ تھا مگر میں ایک سستے اونٹ پر سوار تھا جو سب کے

الْقَوْمِ فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ إِنِّي عَلٰى جَمَلٍ ثَفَالٍ قَالَ أَمَعَكَ قَضِيبٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَعْطِنِيهِ فَأَعْطَيْتُهُ فَضَرَبَهُ فَزَجَرَهُ فَكَانَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِنْ أَوَّلِ الْقَوْمِ قَالَ بِعْنِيهِ فَقُلْتُ بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِعْنِيهِ قَدْ أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ أَخَذْتُ أَرْتَحِلُ قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَدْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ إِنَّ أَبِي تُوُفِّيَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْكِحَ امْرَأَةً قَدْ جَرَّبَتْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَذٰلِكَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ يَا بِلَالُ اقْضِهِ وَزِدْهُ فَأَعْطَاهُ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ وَزَادَهُ قِيرَاطًا قَالَ جَابِرٌ لَا تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنِ الْقِيرَاطُ يُفَارِقُ جِرَابَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

پیچھے رہتا خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر سے گذرے پوچھا کون میں نے عرض کیا جابر عبد اللہ انصاری کا بیٹا آپ نے پوچھا تجھے کیا ہوا میں نے عرض کیا میرا اونٹ بالکل سست ہے آپ نے فرمایا تیرے پاس چھڑی ہے میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا مجھ کو دے میں نے دی آپ نے اس کو مارا اور ڈانٹا وہ جو اس جگہ سے چلا تو سب لوگوں سے آگے بڑھ گیا آپ نے فرمایا یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈال میں نے کہا یا رسول اللہ آپ ہی کا ہے آپ نے فرمایا نہیں بیچ ڈال میں نے چار اشرفی کو لیا اور تو مدینہ تک اس پر سوار رہ خیر جب مدینہ کے قریب پہنچے تو میں اور طرف جانے لگا آپ نے فرمایا کہاں جاتا ہے میں نے کہا میں نے ایک بیوہ عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا کنواری چھوکری سے کیوں نہیں کیا وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا میں نے کہا میرا باپ مر گیا اور کئی بیٹیاں چھوڑ گیا میرا مطلب یہ تھا ایسی عورت سے نکاح کروں جو جہاں دیدہ ہو آپ نے فرمایا یہ بات ہے تو خیر جب ہم مدینہ پہنچے تو آپ نے فرمایا بلال رض جابر رض کو قیمت ادا کر دے اور کچھ زیادہ[1] انہوں نے چار اشرفیاں دیں ایک قیراط سونا زیادہ دیا[2] جابر رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایک قیراط سونا زیادہ دیا تھا وہ مجھ سے جدا نہیں ہوتا ہمیشہ یہ قیراط جابر رض کی تھیلی میں رہتا[3]

بَابُ وَكَالَةِ الْمَرْأَةِ الْإِمَامَ فِي النِّكَاحِ:

باب کوئی عورت اپنا نکاح کرنے کے لیے بادشاہ کو وکیل کر دے[4]

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت صلعم نے صاف یہ نہیں فرمایا تھا کہ اتنا زیادہ دے مگر بلال رض نے اپنی رائے سے زمانہ کے رواج کے موافق ایک قیراط جھکتا ہوا سونا زیادہ دیا ۱۲ منہ [2] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ان کے تلوار کے نیام میں رہتا امام مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب حرہ کے دن یزید پلید کی طرف سے شام والوں کا بلوہ مدینہ منورہ پر ہوا تو انہوں نے سونا جابر رض سے چھین لیا ۱۲ منہ [3] یہ وکالت امام بخاری نے عورت کے اس قول سے نکالی کہ میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی داؤدی نے کہا حدیث میں وکالت کا ذکر نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مومن اور مومنہ کے ولی ہیں بموجب اس آیت کے النبی اولی بالمومنین من انفسہم اور اسی ولایت کی وجہ سے

۸۶۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ لَكَ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا قَالَ قَدْ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ؛

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد نے ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی (آپ جو جی چاہے وہ کیجئے) ایک شخص بولا[1] یا رسول اللہ اُس کا نکاح مجھ سے کر دیجئے آپ نے فرمایا ہم نے اس قرآن کے بدل جو تجھ کو یاد ہے اُس کا نکاح تجھ سے کر دیا[2]

بَابٌ ۵۶۳ إِذَا وَكَّلَ رَجُلًا فَتَرَكَ الْوَكِيلُ شَيْئًا فَأَجَازَهُ الْمُوَكِّلُ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ أَقْرَضَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى جَازَ

باب ایک شخص کسی کو وکیل کرے پھر وکیل کوئی بات چھوڑ دے لیکن موکل اس کی اجازت دے تو درست ہے اور اگر وکیل معین میعاد پر کسی کو قرض دے اور موکل اجازت دے تو بھی درست ہے

قَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ وَكَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا

اور عثمان بن ہیثم ابو عمرو نے کہا[3] ہم سے عوف نے بیان کیا انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو صدقہ فطر کی حفاظت پر مقرر کیا ایک شخص آیا[4] اور لپ بھر بھر کر اناج لینے لگا میں نے اس کو پکڑا میں نے کہا خدا کی قسم میں تو تجھ کو پکڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا وہ کہنے لگا میں محتاج ہوں بال بچے والا اور بڑی تکلیف میں ہوں خیر میں نے (رحم کر کے) اس کو چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ابو ہریرہ رض گذشتہ رات کو تیرے قیدی کا کیا حال ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے بڑی محتاجی اور بال بچوں کا شکوہ کیا۔

---

[1] اس کا نام معلوم نہیں ہوا طبرانی کی روایت میں یوں ہے وہ انصاری تھا ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا تعلیم قرآن مہر ہو سکتا ہے امام ابو حنیفہ رح نے اس میں خلاف کیا ہے ۱۲ منہ [3] اُس کو نسائی اور اسمٰعیلی اور ابو نعیم نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] وہ شیطان تھا ایک روایت میں یوں ہے کہ ابو ہریرہ رض نے صدقہ کی کھجوریں ہاتھ کا نشان پایا جیسے کوئی اس میں سے اٹھا کر لے گیا انہوں نے آنحضرت ص سے اس کی شکایت کی آپ نے فرمایا کیا تو اس کو پکڑنا چاہتا ہے تو یوں کہہ سبحان من سخرک لمحمد ابو ہریرہ رض کہتے ہیں میں نے یہی کہا تو کیا دیکھتا ہوں وہ میرے سامنے کھڑا ہے میں نے اس کو پکڑ لیا ۱۲ منہ

فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ فَجَآءَ يَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِيْ فَاِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَيَّ عِيَالٌ لَّا اَعُوْدُ فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهُ الثَّالِثَةَ فَجَآءَ يَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اَنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِيْ اُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ

مجھے رحم آیا میں نے چھوڑ دیا آپ نے فرمایا خبردار رہو وہ جھوٹا ہے اور پھر آئے گا آپ کے فرمانے سے مجھ کو یقین ہو گیا وہ پھر آئے گا میں اس کی تاک میں رہا ایسا ہی ہوا وہ آن پہنچا اور لگا اناج کی لپ بھرنے میں نے پکڑا اور کہا اب تو ضرور تجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے جاؤں گا کہنے لگا محتاج ہوں عیالدار اب نہیں آنے کا پھر مجھ کو رحم آ گیا میں نے چھوڑ دیا صبح کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ابو ہریرہؓ تیرا قیدی کیا ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے سخت محتاجی اور بال بچوں کا شکوہ کیا میں نے رحم کر کے چھوڑ دیا آپ نے فرمایا خبردار رہو جا وہ جھوٹا ہے اور پھر آئے گا میں تیسری بار اس کی تاک میں رہا وہ آیا اور لگا اناج کی لپ اٹھانے میں نے پکڑا اور کہا میں تجھ کو ضرور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا اور یہ تیسری مرتبہ ہے تو ہر بار کہتا ہے میں پھر نہیں آنے کا اور آئے جاتا ہے کہنے لگا مجھ کو چھوڑ دے میں تجھ کو وہ کلمے سکھلاتا ہوں جس سے خدا تجھ کو فائدہ دے گا[1] میں نے کہا وہ کیا ہیں اس نے کہا جب تو سونے کے لیے اپنے بچھونے پر جائے تو آیۃ الکرسی پڑھ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم سے اخیر تک[2] اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ تیرا نگہبان

---

[1] ابو المتوکل کی روایت میں یوں ہے جب تو وہ کلمے کہہ لے گا تو جن نر پری کوئی تیرے پاس نہ پھٹکے گی چھوٹی نہ بڑی ۱۲ منہ

[2] معاذ بن جبل کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور امن الرسول سے اخیر سورہ تک اس میں یوں ہے کہ صدقہ کی کھجور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری حفاظت میں دی تھی میں جو دیکھوں تو روز بروز وہ کم ہو رہی ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا شکوہ کیا آپ نے فرمایا یہ شیطان کا کام ہے پھر میں اس کو تاکتا رہا وہ ہاتھی کی صورت بن کر نمودار ہوا جب دروازے کے قریب پہنچا تو دروازے میں سے صورت بدل کر اندر چلا آیا اور کھجور کے پاس آن کر اس کے لقمے لگانے لگا میں نے اپنے کپڑے مضبوط باندھے اور اس کی کمر پکڑی میں نے کہا اللہ کے دشمن تو نے صدقہ کی کھجور اڑا دی دوسرے لوگ تجھ سے زیادہ اس کے حقدار تھے تجھ کو پکڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا وہاں تیری خوب فضیحت ہوگی رویانی کی روایت میں یوں ہے میں نے پوچھا تو میرے گھر میں کھجور کھانے کے لیے کیوں گھسا کہنے لگا میں بوڑھا محتاج عیالدار ہوں اور نصیبین سے آ رہا ہوں اگر مجھے کہیں اور کچھ مل جاتا تو تیرے پاس نہ آتا اور ہم تمہارے ہی شہر میں رہا کرتے تھے یہاں تک کہ تمہارے صاحب پیغمبر ہوئے جب ان پر یہ دو آیتیں اتریں تو ہم بھاگ گئے اگر تو مجھ کو چھوڑ دے باقی بر صفحہ آئندہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ حَتّٰی تَخْتِمَ الْاٰیَةَ فَاِنَّكَ لَنْ یَّزَالَ عَلَیْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا یَقْرَبُكَ شَیْطٰنٌ حَتّٰی تُصْبِحَ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ اَنَّهٗ یُعَلِّمُنِیْ كَلِمَاتٍ یَّنْفَعُنِی اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهٗ قَالَ مَا هِیَ قُلْتُ قَالَ لِیْ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ اٰیَةَ الْكُرْسِیِّ مِنْ اَوَّلِهَا حَتّٰی تَخْتِمَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَقَالَ لِیْ لَنْ یَّزَالَ عَلَیْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا یَقْرَبُكَ شَیْطٰنٌ حَتّٰی تُصْبِحَ وَكَانُوْا اَحْرَصَ شَیْءٍ عَلَی الْخَیْرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَیَالٍ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ لَا قَالَ ذَاكَ شَیْطٰنٌ

بَاب ۵۶۴ اِذَا بَاعَ الْوَكِیْلُ شَیْئًا فَاسِدًا فَبَیْعُهٗ مَرْدُوْدٌ

۸۶۲- **حَدَّثَنَا** اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِیَةُ هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ یَحْیٰی قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ

رہے گا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ پھٹکے گا یہ سن کر میں نے اس کو چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اگلی رات کو تیرے قیدی کا کیا ماجرا ہوا میں نے کہا یا رسول اللہ اس نے کہا میں تجھ کو کچھ کلمے سکھائے دیتا ہوں جن سے اللہ تیرا فائدہ کرے گا میں نے اس کو چھوڑ دیا آپ نے پوچھا کون سے کلمے اس نے سکھائے میں نے کہا اس نے یہ بتایا جب تو اپنے بچھونے پر جائے تو آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم شروع سے اخیر تک پڑھ اور کہنے لگا ایسا کرے گا تو اللہ کی طرف سے ایک چوکیدار تجھ پر مقرر رہے گا اور شیطان تیرے پاس صبح تک نہ پھٹکے گا اور صحابہؓ کا یہ حال تھا کہ وہ اچھی بات کے بڑے طالب تھے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا حالانکہ وہ بڑا جھوٹا ہے ابوہریرہؓ تو جانتا ہے تین راتوں سے کون تیرے پاس آتا ہے میں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا وہ شیطان تھا[1]

باب اگر وکیل ایسی بیع کرے جو فاسد ہو تو وہ بیع واپس ہوگی[2]

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن صالح نے کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا میں نے عقبہ بن عبدالغافر سے سنا

(بقیہ صفحہ سابقہ) دے تو میں وہ آیتیں تجھ کو سکھلا دوں گا میں نے کہا اچھا پھر اس نے آیت الکرسی اور آمن الرسول سے سورہ بقرہ کے اخیر تک بتلائی ۱۲ منہ حواشی منہ

[1] نسائی کی روایت میں ابی بن کعب سے یوں ہے میرے پاس کھجور کا ایک تھیلہ تھا اس میں سے روز کھجور کم ہو رہی تھی ایک دن میں نے دیکھا ایک گبرلڑ کا وہاں موجود ہے میں نے پوچھا تو جن ہے یا آدمی وہ کہنے لگا جن ہوں اخیر تک میں نے اس سے پوچھا ہم تم سے کیسے بچیں اس نے کہا آیۃ الکرسی پڑھ کر پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر آیا آپ نے فرمایا اس خبیث نے سچ کہا معلوم ہوا جس کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اس میں شیطان شریک ہو جاتے ہیں اور شیطان کا دیکھنا ممکن ہے جب وہ اپنی خلقی صورت بدل لے ۱۲ منہ

[2] باب کی حدیث میں اس کی صراحت نہیں ہے کہ واپس ہو گی یعنے پھیری جائے گی مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام مسلم نے نکالا اس میں یوں ہے یہ سود ہے اس کو پھیر دے ۱۲ منہ

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رض قَالَ جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هٰذَا قَالَ بِلَالٌ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ أَوَّهْ أَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِهِ

انہوں نے ابی سعید خدری رضؓ سے سنا بلال رضؓ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس برنی کھجور (ایک عمدہ قسم کی کھجور) لے کر آئے آپ نے ان سے پوچھا یہ کہاں سے آئی بلال رضؓ نے عرض کیا میرے پاس خراب کھجور تھی میں نے اس کے دو صاع دے کر اس کا ایک صاع لیا آپ کے کھانے کے لیے آپ نے یہ سن کر فرمایا ہائے ہائے یہ تو بالکل سود ہے بالکل سود ایسا مت کر اگر تو آئندہ کھجور خریدنا چاہے تو پہلے اپنی کھجور بیچ ڈال پھر عمدہ کھجور (قیمت کے بدل) خرید لے

بَابُ ۵۶۵ الْوَكَالَةِ فِي الْوَقْفِ وَنَفَقَتِهِ وَأَنْ يُطْعِمَ صَدِيقًا لَهُ وَيَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ

باب وقف کے مال میں وکالت اور وکیل کا اپنے دوست کو کھلانا اور خود دستور کے موافق کھانا

۸۶۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ فِي صَدَقَةِ عُمَرَ رض لَيْسَ عَلَى الْوَلِيِّ جُنَاحٌ أَنْ يَأْكُلَ وَيُؤْكِلَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ يَلِي صَدَقَةَ عُمَرَ يُهْدِي لِلنَّاسِ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عینیہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا حضرت عمر رضؓ نے جو صدقے کے باب میں کتاب لکھوائی تھی اس میں یوں ہے کہ صدقہ کا متولی اس میں سے کھا سکتا ہے اور دوست کو کھلا سکتا ہے لیکن اپنے لیے روپیہ نہ جوڑے اور ابن عمر رضؓ عمر رضؓ کے صدقہ کے متولی تھے وہ مکہ والوں کو اس میں سے تحفہ بھیجتے تھے جو اُن کے پاس اترتے۔

بَابُ ۵۶۶ الْوَكَالَةِ فِي الْحُدُودِ

باب حد لگانے کے لیے کسی کو وکیل کرنا

۸۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے انہوں نے زید بن خالد اور ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے انیس بن ضحاک اسلمی سے فرمایا انیس تو اس کی عورت پاس جا

۱؎ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے انیس کو حد لگانے کے لیے وکیل مقرر فرمایا ۱۲ منہ

اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا۔

اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اس کو سنگسار کر۔

۸۶۵ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ أَوِ ابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوا قَالَ فَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ فَضَرَبْنَاهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيدِ۔

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابن ملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں نے کہا نعیمان یا نعیمان کے بیٹے کو لے کر آئے اس نے شراب پیا تھا آپ نے جو لوگ گھر میں موجود تھے ان کو حکم دیا اس کو حد مارئیں میں بھی اُن لوگوں میں تھا جنہوں نے اس کو مارا تو ہم نے اس کو جوتوں اور چھڑیوں سے مارا[۱]

بَاب ۵۶۷ الْوَكَالَةِ فِي الْبُدْنِ وَتَعَاهُدِهَا۔

باب قربانی کے اونٹوں میں وکالت اور اُن کی نگرانی کرنے میں۔

۸۶۶ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رض أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهُ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ۔

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے بیان حضرت عائشہ رضہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے اونٹوں کے ہار اپنے ہاتھوں سے بٹے تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گلے میں ڈالے اپنے ہاتھوں سے پھر میرے والد کے ساتھ اُن کو (مکہ) روانہ کر دیا مگر جتنی چیزیں آپ کے لیے حلال تھیں اس میں سے کوئی چیز (اس قربانی بھیجنے کی وجہ سے) آپ پر حرام نہیں ہوئی یہاں تک کہ وہ اونٹ نحر کیے گئے۔[۲]

بَاب ۵۶۸ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِوَكِيلِهِ ضَعْهُ حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ وَقَالَ الْوَكِيلُ

باب اگر کسی نے اپنے وکیل سے یوں کہا تم جس کام میں مناسب سمجھو اس مال کو خرچ کرو اور وکیل نے

---

[۱] یہ راوی کو شک ہے کہ نعیمان کہا یا ابن النعیمان اسمعیلی کی روایت میں نعمان یا نعیمان مذکور ہے حافظ نے کہا اس کا نام نعیمان بن عمرو بن رفاع انصاری تھا بدر کی لڑائی میں شریک تھا اور بڑا دل لگی باز آدمی تھا ۱۲منہ [۲] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے گھر میں جو لوگ موجود تھے ان کو حد مارنے کے لیے وکیل مقرر کیا ۱۲منہ [۳] وکالت تو اس سے نکلی کہ آپ نے ابوبکر صدیق رضہ کے ساتھ وہ قربانیاں روانہ کردیں اور نگرانی اس سے کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے ان کے گلوں میں ہار ڈالے ۱۲منہ

قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ •

۸۶۷ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللهِ حَيْثُ شِئْتَ فَقَالَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَائِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَائِحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا وَأَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ تَابَعَهُ

کہا اچھا میں تمہارا کہنا سن چکا

مجھ سے یحیی بن یحیی نے بیان کیا کہا میں نے امام مالک کو پڑھ کر سنایا انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ سے روایت کی انہوں نے انس بن مالک رض سے سنا وہ کہتے تھے ابو طلحہ انصاری لوگوں میں سب سے زیادہ مدینہ میں جائداد رکھتے تھے اور ان کو اپنے سب مالوں میں سے بیرحا (ایک باغ کا نام ہے) بہت پیارا تھا وہ مسجد کے سامنے تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں جایا کرتے اور وہاں کا صاف پانی پیا کرتے جب یہ آیت سورۂ آل عمران کی اتری تم نیکی کے درجے کو پہنچیں گے جب تک اپنے پیارے مال خرچ نہ کرو تو ابو طلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اٹھ کر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے تم نیکی کا درجہ جب تک نہ پاؤ گے جب تک اپنے پیارے مال خرچ نہ کرو گے مجھے سب مالوں میں بیرحا بہت پیارا ہے میں کے لیے اس کو خیرات کرتا ہوں اور اس کا اجر اور ثواب اللہ پاس جمع کرتا ہوں آپ جس کام میں چاہیں اس کو لگائیں آپ نے فرمایا واہ کیا کہنا یہ مال تو جانے والا ہے یہ مال تو جانے والا ہے میں نے سنا جو تو نے کہا میں مناسب سمجھتا ہوں تو اس کو اپنے عزیزوں میں بانٹ دے ابو طلحہ نے کہا بہتر پھر اپنے عزیزوں اور چچا کے بیٹوں کو بانٹ دیا یحیی بن یحیی کے ساتھ اس حدیث کو اسمٰعیل نے بھی امام مالک سے روایت کیا اور

ف یعنے وکیل نے اپنی رائے سے اس مال کو کسی کام میں خرچ کیا تو یہ جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو طلحہ نے وکیل کیا کہ بیرحا کو آپ جس کار خیر میں چاہیں صرف کریں آپ نے ان کو یہ رائے دی کہ اپنے ہی ناتے داروں کو بانٹ دیں ۱۲ منہ

اِسْمٰعِيْلُ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ رَوْحٌ عَنْ مَالِكٍ رَابِحٌ ؛

باب ۵۶۹ وَكَالَةِ الْاَمِيْنِ فِي الْخِزَانَةِ وَنَحْوِهَا ؛

۸۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰی رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُنْفِقُ وَرُبَّمَا قَالَ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبٌ نَفْسُهٗ اِلَى الَّذِيْ اُمِرَ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ ؛

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَا جَاءَ فِي الْحَرْثِ وَالْمُزَارَعَةِ

باب ۵۷۰ فَضْلِ الزَّرْعِ وَالْغَرْسِ اِذَا اُكِلَ مِنْهُ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَفَرَءَيْتُمْ مَا تَحْرُثُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا ؛

۸۶۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ

روح نے مالک سے رائح بجائے رابح کے روایت کیا یعنے یہ مال تو فائدہ دینے والا ہے

باب خزانچی کا خزانہ میں وکیل ہونا

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو بردہ رض سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا امانت دار خزانچی جو اپنے مالک کے حکم پر پورا پورا خوشی سے خرچ کرتا ہے یا دیتا ہے صدقہ دینے والوں میں شریک ہے (یعنے اس کو بھی صدقہ کا ثواب ملے گا

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کھیتی اور بٹائی کا بیان

باب کھیت اور میوہ دار درخت جس میں سے لوگ کھائیں اس کے لگانے کی فضیلت اور اللہ تعالےٰ نے (سورہ واقعہ میں) فرمایا[1] بتلاؤ تم جو کھیتی کرتے ہو اس کو تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں ہم چاہیں تو اس کو چورہ کر کے رکھ دیں۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے دوسری سند اور مجھ سے عبد الرحمٰن بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے انس رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کوئی (میوہ دار) درخت لگائے یا کھیتی کرے[2] پھر اس میں سے کوئی پرندہ

[1] امام بخاری نے اس آیت سے یہ ثابت کیا کہ کھیتی کرنی مباح ہے اور جس حدیث میں اس کی ممانعت وارد ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کھیتی میں ایسا مشغول ہونا منع ہے کہ آدمی جہاد سے باز رہے یا دوسرے دین کے کاموں سے ۱۲ منہ [2] مسلمان کی تخصیص اس لیے کی کہ صدقہ سے مراد آخرت کا ثواب ہے اور کافر کو باقی ہر غرض آئندہ

مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ اَوْ اِنْسَانٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ وَقَالَ لَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا اَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یا آدمی یا چوپایہ جانور کھائے تو اس کو صدقے کا ثواب ملے گا امام بخاری نے کہا اور ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا ہم سے ابان نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انسؓ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابٌ مَا يُحْذَرُ مِنْ عَوَاقِبِ الْاِشْتِغَالِ بِاٰلَةِ الزَّرْعِ اَوْ مُجَاوَزَةِ الْحَدِّ الَّذِيْ اُمِرَ بِهٖ

باب کھیتی کے سامان میں بہت مصروف رہنا یا حد سے زیادہ اس میں لگ جانا اس کا انجام برا ہے

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْاَلْهَانِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ وَرَاٰى سِكَّةً وَّشَيْئًا مِّنْ اٰلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ الذُّلَّ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن سالم حمصی نے کہا ہم سے محمد بن زیاد الہانی نے انہوں نے ابوامامہ باہلیؓ سے انہوں نے ہل دیکھا (ناگر) اور کچھ کھیتی کا سامان تو کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس قوم میں یہ گھسا اللہ اس کو ذلیل اور خوار کردے گا[۱]

بَابٌ اِقْتِنَاءِ الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ

باب کھیت کی حفاظت کے لیے کتا رکھنا[۲]

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا فَاِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ عَمَلِهِ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتا رکھا اس کے نیک اعمال کا ثواب قیراط روز کم ہوتا رہے گا البتہ کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لیے کتا رکھ سکتا ہے ابن سیرین اور ابوصالح نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) آخرت کا ثواب ہونے والا نہیں البتہ دنیا میں اس کا بدلہ مل جائے گا جیسے امام مسلم نے انسؓ سے نکالا بعضوں نے کہا آخرت میں اس کا عذاب ہلکا ہوگا مگر اس پر دلیل چاہیئے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا) [۱] ذلت سے مراد یہ ہے کہ حکام ان سے پیشہ وصول کریں گے ان پر طرح طرح کے ظلم توڑیں گے حافظ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا فرمایا تھا وہ پورا ہوا اکثر ظلم کا شکار کاشتکار لوگ ہی بنتے ہیں بعضوں نے کہا ذلت سے یہ مراد ہے کہ جب رات دن کھیتی باڑی میں لگ جائیں گے تو سپاہ گری اور فنون جنگ بھول جائیں گے اور دشمن ان پر غالب ہو جائے گا ہمارے زمانہ کے اکثر مسلمانوں کا یہی حال ہے اپنا آبائی پیشہ سپاہ گری اور شہسواری کو چھوڑ کر کافروں کی رعایا بن بیٹھے ہیں اور طرح طرح کے ظلم ان کی طرف سے ان پر توڑے جاتے ہیں یہ ہیں کہ بھیگی بلی بنے ہوئے دم نہیں مار سکتے آپس کا جنگ وجدل نہیں چھوڑتے کسی کو بھی اپنا امام نہیں بناتے کہ ہر تنازع میں اس کی طرف رجوع ہوں جب تک یہ کلمہ اتحاد پھر مسلمانوں میں قائم نہ ہوگا اس وقت تک روز بروز اور زیادہ خراب اور برباد ہوتے رہیں گے [۲] اس باب سے امام بخاری نے کھیتی کی (باقی بر صفحہ آیندہ)

وَ اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا کَلْبَ غَنَمٍ اَوْ حَرْثٍ اَوْ صَیْدٍ وَقَالَ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ مَاشِیَةٍ.

ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کیا البتہ بکریوں یا کھیت یا شکار کے لیے کتا رکھ سکتا ہے اور ابوحازم نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں نقل کیا ہے البتہ شکار یا ریوڑ کا کتا رکھ سکتا ہے[۱]۔

۸۷۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُصَیْفَةَ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ یَزِیْدَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ سُفْیَانَ بْنَ اَبِیْ زُهَیْرٍ رَجُلًا مِّنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا لَّا یُغْنِیْ عَنْهُ زَرْعًا وَّلَا ضَرْعًا نَقَصَ کُلَّ یَوْمٍ مِّنْ عَمَلِهٖ قِیْرَاطٌ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیْ وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ.

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یزید بن خصیفہ سے ان سے سائب بن یزید نے بیان کیا انہوں نے سفیان بن ابی زہیر سے سنا جو ازد شنوءہ کے قبیلے سے اور صحابی تھے انہوں نے کہا میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی (بے ضرورت) کتا پالے نہ کھیت کے کام کا ہو نہ بکریوں کے بچانے کے لیے اس کے عمل کا ثواب قیراط برابر ہر روز گھٹتا جائے گا سائب نے کہا میں نے سفیان سے پوچھا کیا تم نے خود یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا انہوں نے کہا ہاں اس مسجد کے مالک کی قسم۔

باب ۵۷۳ اِسْتِعْمَالِ الْبَقَرِ لِلْحِرَاثَةِ

باب کھیت کے لیے گائے بیل سے کام لینا[۲]

۸۷۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ رَاکِبٌ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے کہا میں نے ابوسلمہ سے سنا انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک شخص

(بقیہ صفحہ سابقہ) اباحت ثابت کی کیونکہ جب کھیت کے لیے کتا رکھنا جائز ہو تو کھیتی کرنا بھی درست ہوگا ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا) [۱] اس حدیث سے کھیت یا شکار یا جانوروں کی حفاظت کے لیے کتا پالنے کا جواز نکلا حافظ نے کہا اسی قیاس پر اور کسی ضرورت سے بھی کتے کا رکھنا جائز ہوگا لیکن بلا ضرورت اس کا رکھنا مکروہ ہے ایک روایت میں ہے کہ ہر روز دو قیراط اس کے ثواب میں سے کم ہوں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ کتا فرشتوں کو گھر میں آنے سے روکتا ہے بعضوں نے کہا اس لیے کہ وہ مہمان پر بھونکتا ہے اور سائل کو دوڑتا ہے ۱۲ منہ [۲] کیونکہ گائے بیل اصل کھیتی کے کام کے لیے بنائے گئے ہیں جیسے گھوڑا سواری کے لیے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ گھوڑے کا گوشت کھانا حرام ہو جیسے گائے بیل کا گوشت کھانا حرام نہیں ۱۲ منہ

عَلٰی بَقَرَۃٍ اِلْتَفَتَتْ اِلَیْهِ فَقَالَتْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ قَالَ اٰمَنْتُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِيْ فَقَالَ الذِّئْبُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ قَالَ اٰمَنْتُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَمَا هُمَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ ۞

ایک بیل پر سوار جا رہا تھا اتنے میں بیل نے اس کی طرف دیکھا (اللہ نے اس کو زبان دی) وہ کہنے لگا میں اس لیے پیدا نہیں ہوا (سواری کے لیے) میں تو کھیتی کے لیے پیدا ہوا پھر آپ نے فرمایا میں اس پر ایمان لایا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی ایمان لائے اور ایسا ہوا کہ ایک بکری کو بھیڑیا لے گیا گڈریا اس کے پیچھے گیا بھیڑیا کہنے لگا (آج تو بچاتا ہے) جس دن (مدینہ اجاڑ ہوگا) درندے ہی درندے رہ جائیں گے اس دن میرے سوا کون بکریوں کا چرانے والا ہوگا آپ نے فرمایا میں اس پر ایمان لایا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ ایمان لائے ابوسلمہ نے کہا حالانکہ وہ دونوں اس دن مجلس میں موجود نہ تھے[1]۔

بَابٌ إِذَا قَالَ اكْفِنِيْ مَؤُوْنَةَ النَّخْلِ اَوْ غَيْرِهٖ وَتُشْرِكُنِيْ فِي الثَّمَرِ ۞

باب باغ والا کسی سے کہے تو سب درختوں وغیرہ میں محنت کر اور ہم میوہ شریک ہوں۔

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِيْلَ قَالَ لَا فَقَالُوْا تَكْفُوْنَا الْمَؤُوْنَةَ وَ نُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔

ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا انصاری لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ایسا کیجئے کہ کھجور کے درخت ہم میں اور ہمارے بھائی مہاجرین میں تقسیم کر دیجئے آپ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا تب انصار نے مہاجرین سے کہا ایسا کرو تم درختوں میں محنت کرو ہم تم میوے میں شریک رہیں گے انہوں نے کہا اچھا ہم نے سنا اور قبول کیا۔

---

[1] اس حدیث سے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پر پورا بھروسا تھا۔ اس حدیث میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو عقل کے خلاف ہو کیونکہ زبان اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو بھی دی ہے ان کا بات کرنا کچھ مشکل نہیں ہے جو لوگ عادت کے خلاف باتوں کو عقل کے خلاف جانتے ہیں یہ ان کا جہل اور حمق ہے ۱۲ منہ

[2] معلوم ہوا یہ صورت جائز ہے کہ باغ یا زمین ایک شخص کی ہو اور کام اور محنت دوسرا شخص کرے دونوں پیداوار میں شریک ہوں اس کو مساقات کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انصار کو زمین تقسیم کر دینے سے منع فرمایا اس کی وجہ یہی تھی کہ آپ کو معلوم تھا کہ مسلمانوں کی ترقی بہت ہوگی بہت سی زمینیں ملیں گی تو انصار بیچاروں کی تھوڑی سی زمین بھی انہی کے پاس رہنا آپ نے مناسب سمجھا ۱۲ منہ

باب ۵۷۵ قَطْعِ الشَّجَرِ وَالنَّخْلِ وَقَالَ اَنَسٌ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ نَقُطِعَ ؛

باب میوہ دار درخت اور کھجور کے درخت کاٹنا اور انس رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو کھجور کے درخت کاٹے گئے ۔[1]

۸۷۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ
حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے بنی نضیر یہودیوں کے کھجور کے درخت جلوا دیئے اور کٹوا ڈالے ان ہی کے باغ کا نام بویرہ تھا اور حسان بن ثابت اسی کا ذکر اس شعر میں کرتے ہیں بنی لوی کے عمائد پہ ہو گیا آسان لگی ہو آگ بویرہ میں ہر طرف سعر ان ۔[2]

باب ۵۷۶

باب[3]

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مُزْدَرَعًا كُنَّا نُكْرِي الْاَرْضَ بِالنَّاحِيَةِ مِنْهَا مُسَمًّى لِسَيِّدِ الْاَرْضِ قَالَ فَمِمَّا يُصَابُ ذٰلِكَ وَتَسْلَمُ الْاَرْضُ وَمِمَّا يُصَابُ الْاَرْضُ وَيَسْلَمُ ذٰلِكَ فَنُهِيْنَا وَاَمَّا

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو یحییٰ بن سعید نے خبر دی انہوں نے حنظلہ بن قیس انصاری سے انہوں نے رافع بن خدیج سے سنا انہوں نے کہا سب مدینہ والوں میں ہمارے کھیت بہت تھے ہم زمین کو بٹائی پر دیا کرتے اس شرط پر کہ زمین کے ایک معیّن حصے کی پیداوار ہم لیں گے تو کبھی ایسا ہوتا کہ اس حصے کی پیداوار خراب ہو جاتی باقی زمین کی اچھی رہتی اور کبھی ساری زمین کی خراب ہو جاتی اور اس حصے کی بچی رہتی اس لیے ہم کو اس سے ممانعت کی گئی اور چاندی سونے

---

[1] یہ اس حدیث کا ٹکڑا ہے جو باب المساجد میں موصولاً اوپر گذر چکی ہے معلوم ہوا کہ کسی ضرورت سے یا دشمن کا نقصان کرنے کے لیے جب اس کی حاجت ہو میوہ دار درخت کاٹنا یا کھیتی یا باغ جلا دینا درست ہے ۱۲ منہ [2] بنی لوئی قریش کو کہتے ہیں اور سراۃ کا ترجمہ عمائد اور معززین بویرہ ایک مقام کا نام ہے جہاں بنی نضیر یہودیوں کے باغات تھے ہوا یہ تھا کہ قریش ہی کے لوگ اس تباہی کے باعث ہوئے کیونکہ اس نے بنی قریظہ اور بنی نضیر کو ظہر کا کر آنحضرت سے عہد شکنی کرائی بعضوں نے کہا آپ نے یہ درخت اس لیے جلوائے کہ جنگ کے لیے صاف میدان کی ضرورت تھی تا کہ دشمنوں کو چھپ رہنے کا اور کمین گاہ سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کا موقع نہ ملے ۱۲ منہ [3] اس میں کوئی ترجمہ نہیں ہے گویا یہ باب پہلے باب کی ایک فصل ہے اور مناسبت یہ ہے کہ جب بٹائی ایک میعاد کے لیے جائز ہوئی تو مدت گذرنے کے بعد زمین کا مالک یہ کہہ سکتا ہے کہ اپنا درخت یا کھیت اکھاڑ لے جاؤ پس درخت کا کاٹنا ثابت ہوا اگلے باب کا یہی مطلب تھا ۱۲ منہ

الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ ؕ

بَابٌ الْمُزَارَعَةِ بِالشَّطْرِ وَنَحْوِهِ

وَقَالَ قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ مَا بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ إِلَّا يَزْرَعُونَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَةُ وَآلُ أَبِي بَكْرٍ وَآلُ عُمَرَ وَآلُ عَلِيٍّ وَابْنُ سِيرِينَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ كُنْتُ أُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ فِي الزَّرْعِ وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلَى إِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهِ فَلَهُ الشَّطْرُ وَإِنْ جَاءُوا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْأَرْضُ لِأَحَدِهِمَا فَيُنْفِقَانِ جَمِيعًا فَمَا خَرَجَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا وَرَأَى ذٰلِكَ الزُّهْرِيُّ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ يُجْتَنَى الْقُطْنُ عَلَى النِّصْفِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ وَابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَالْحَكَمُ

کے بدل ٹھیکہ دینے کا تو اس وقت رواج ہی نہ تھا (نقدی ٹھہراؤ بالکل نہیں ہوتا تھا)

باب آدھی یا کم وزیادہ پیداوار پر بٹائی کرنا اور

قیس نے ابو جعفر سے[1] نقل کیا مدینہ میں کسی مہاجر کا گھرانہ ایسا نہ تھا جو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر بٹائی نہ کرتے ہوں اور حضرت علی رض اور سعد بن ابی وقاص رض اور عبد اللہ بن مسعود رض اور عمر بن عبد العزیز اور قاسم اور عروہ اور ابو بکر رض کے خاندان والے اور عمر کے خاندان والے اور علی رض کے خاندان والے اور ابن سیرین سب بٹائی[2] کیا کرتے اور عبد الرحمن بن اسود نے کہا[3] میں عبد الرحمن بن یزید کا کھیتی میں شریک رہتا اور حضرت عمر رض نے[4] لوگوں سے اس شرط پر بٹائی کی اگر تخم ان کا ہو تو وہ آدھی پیداوار لیں اگر تخم لوگوں کا ہو تو وہ اتنی لیں اور حسن بصری[5] نے کہا اس میں کوئی برائی نہیں کہ ایک شخص کی زمین ہو (دوسرے کی محنت) دونوں اس میں خرچ کریں اور پیداوار آدھوں آدھ بانٹ لیں اور زہری نے[6] بھی یہی اختیار کیا اور حسن نے کہا اگر کوئی آدھوں آدھ کپاس ٹھہرا کر اس کو چنے تو کوئی برائی نہیں اور ابراہیم نخعی[7] اور ابن سیرین اور عطاء اور حکم اور زہری اور قتادہ نے کہا اس میں کوئی برائی نہیں کہ جولا ہے کو تہائی یا چوتھائی کپڑے کا

[1] ابو جعفر کنیت ہیں امام محمد باقر علیہ السلام کی جو والد ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ۱۲ منہ [2] حضرت علی اور سعد اور ابن مسعود اور عمر بن عبد العزیز کے اثروں کو ابن ابی شیبہ نے اور قاسم کے اثر کو عبد الرزاق نے اور عروہ کے اثر کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور ابن ابی شیبہ اور قاسم کے اثر کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے امام محمد باقر سے نکالا اس میں یہ ہے ان سے بٹائی کو پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے ابو بکر رض اور عمر رض اور علی رض سب کے خاندان والوں کو یہ کرتے دیکھا اور ابن سیرین کے اثر کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو ابن ابی شیبہ اور نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو ابن ابی شیبہ اور بیہقی اور طحاوی نے وصل کیا امام بخاری کا مطلب اس اثر کے لانے سے یہ ہے کہ مزارعت اور مخابرۃ دونوں ایک ہیں بعضوں نے کہا جب تخم زمین کا مالک دے تو وہ مزارعت ہے اور جب کام کرنے والا تخم اپنے پاس سے ڈالے تو وہ مخابرۃ ہے بہر حال مزارعت اور مخابرت امام احمد اور ابن خزیمہ اور ابن منذر اور خطابی کے نزدیک درست ہے اور باقی علماء نے اس کو ناجائز کہا ہے لیکن صحیح مذہب امام احمد کا ہے کہ یہ جائز ہے ۱۲ منہ [5] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کو ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] ابراہیم کے قول کو ابو بکر اثرم نے اور ابن سیرین کے قول کو ابن ابی شیبہ نے اور عطاء اور حکم اور قتادہ اور زہری کے بھی اقوال

وَالزُّهْرِيُّ وَقَتَادَةُ لَا بَأْسَ أَنْ تُعْطِيَ الثَّوْبَ بِالثُّلُثِ أَوِ الرُّبُعِ وَنَحْوِهِ وَقَالَ مَعْمَرٌ لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْمَاشِيَةُ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ إِلَى أَجَلٍ

شریک کرلیں اور معمر نے کہا اس میں قباحت نہیں اگر جانور ایک معین مدت کیلئے اس کی تہائی یا چوتھائی کمائی پر دیا جائے

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رض أَخْبَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانُونَ وَسْقَ تَمْرٍ وَعِشْرُونَ وَسْقَ شَعِيرٍ فَقَسَمَ عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ يُمْضِيَ لَهُنَّ فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَرْضَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوَسْقَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتِ الْأَرْضَ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے ان سے عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے خیبر کے یہودیوں سے آدھوں آدھ پیداوار پر بٹائی کرلی جو پیدا ہوا ناج یا میوہ آپ اس میں سے اپنی بی بیوں کو (سال میں) سو وسق دیا کرتے[۱] اسی (۸۰) وسق کھجور کے اور بیس وسق جو کے پھر حضرت عمرؓ نے (اپنی خلافت میں یہودیوں کو نکال کر) خیبر کی زمین تقسیم کردی اور آپ کی بی بیوں سے کہا پانی اور زمین لو یا جو آں حضرتؐ کے زمانہ میں ملا کرتا تھا وہ لو کسی نے زمین لینا پسند کیا کسی نے کہا ہم کو وسق دیا کرو حضرت عائشہؓ نے زمین لی تھی[۲]

بَابٌ ۵۷۸ إِذَا لَمْ يَشْتَرِطِ السِّنِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ

باب اگر بٹائی میں سالوں کی تعداد نہ کرے[۳]

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ عَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے عبید اللہ سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے آدھی پیداوار پر اناج ہو یا میوہ بٹائی کرلی

بَابٌ ۵۷۹

باب

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

---

[۱] اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] اسی وسق کھجور کے اور بیس وسق جو کے کیونکہ کھجور کا خرچ زیادہ تھا برخلاف جو کے اس کی کبھی کبھی روٹی پکایا کرتے ۱۲ منہ [۳] ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والوں سے نصف پیداوار پر معاملہ کیا ۱۲ منہ [۴] امام بخاری نے یہ صراحت نہ کی کہ وہ جائز ہے یا ناجائز کیونکہ اس میں اختلاف ہے کہ مزارعت میں جب میعاد نہ ہو تو وہ جائز ہے یا نہیں ابن بطال نے کہا امام مالک اور ثوری اور شافعی اور ابو ثور نے اس کو مکروہ کہا ہے لیکن صحیح مذہب ہمارے امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث کا ہے کہ یہ جائز ہے اور دلیل ان کی یہی حدیث ہے ایسی صورت میں زمین کے مالک کو اختیار ہوگا جب چاہے کاشت کار کو نکال دے ۱۲ منہ

سُفۡیٰنُ قَالَ عَمۡرٌو قُلۡتُ لِطَاؤُسٍ لَوۡ تَرَکۡتَ الۡمُخَابَرَۃَ فَاِنَّہُمۡ یَزۡعُمُوۡنَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنۡہُ قَالَ اَیۡ عَمۡرُو اِنِّیۡ اُعۡطِیۡہِمۡ وَاُغۡنِیۡہِمۡ وَاِنَّ اَعۡلَمَہُمۡ اَخۡبَرَنِیۡ یَعۡنِیۡ ابۡنَ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ لَمۡ یَنۡہَ عَنۡہُ وَلٰکِنۡ قَالَ اَنۡ یَّمۡنَحَ اَحَدُکُمۡ اَخَاہُ خَیۡرٌ لَّہٗ مِنۡ اَنۡ یَّاۡخُذَ عَلَیۡہِ خَرۡجًا مَّعۡلُوۡمًا ۔

بن عیینہ نے عمرو بن دینار نے کہا میں نے طاؤس سے کہا تم بٹائی چھوڑ دو تو بہتر ہے لوگ کہتے ہیں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بٹائی سے منع کیا ہے طاؤس نے کہا میں لوگوں کو زمین دیتا ہوں ان کا فائدہ کرتا ہوں اور صحابہ میں جو بڑے عالم تھے یعنی ابن عباس رضؓ انہوں نے مجھ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بٹائی سے منع نہیں کیا البتہ یہ فرمایا اگر کوئی تم میں اپنے بھائی کو یوں ہی مفت زمین دیدے تو اس سے بہتر ہے کہ اس کا محصول لے[1]

باب ۵۸۰ الۡمُزَارَعَۃِ مَعَ الۡیَھُوۡدِ

باب یہودیوں سے بٹائی کرنا

۸۸۰ ۔ حَدَّثَنَا ابۡنُ مُقَاتِلٍ اَخۡبَرَنَا عَبۡدُ اللّٰہِ اَخۡبَرَنَا عُبَیۡدُ اللّٰہِ عَنۡ نَّافِعٍ عَنِ ابۡنِ عُمَرَ رضؓ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَعۡطٰی خَیۡبَرَ الۡیَھُوۡدَ عَلٰی اَنۡ یَّعۡمَلُوۡھَا وَیَزۡرَعُوۡھَا وَلَھُمۡ شَطۡرُ مَا خَرَجَ مِنۡھَا

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم سے عبید اللہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر یہودیوں کے سپرد کر دیا اس شرط پر کہ وہاں محنت کریں اور جوتیں بوئیں جو پیدا ہو اس کا آدھا وہ لیں

باب ۵۸۱ مَا یُکۡرَہُ مِنَ الشُّرُوۡطِ فِی الۡمُزَارَعَۃِ ۔

باب بٹائی میں کونسی شرطیں لگانا مکروہ ہیں

۸۸۱ ۔ حَدَّثَنَا صَدَقَۃُ بۡنُ الۡفَضۡلِ اَخۡبَرَنَا ابۡنُ عُیَیۡنَۃَ عَنۡ یَّحۡیٰی سَمِعَ حَنۡظَلَۃَ الزُّرَقِیَّ عَنۡ رَّافِعٍ رضؓ قَالَ کُنَّا اَکۡثَرَ اَھۡلِ الۡمَدِیۡنَۃِ حَقۡلًا وَّکَانَ اَحَدُنَا یُکۡرِیۡ اَرۡضَہٗ فَیَقُوۡلُ ھٰذِہِ الۡقِطۡعَۃُ لِیۡ وَھٰذِہٖ لَکَ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے یحیٰی بن سعید انصاری سے انہوں نے حنظلہ زرقی سے سنا انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا ہم سب مدینہ والوں سے زیادہ کھیتی کرتے تھے اور ہم میں کوئی اپنی زمین کو کرائے پر دیتا اور کہتا

[1] امام طحاوی نے زید بن ثابت رضؓ سے نکالا انہوں نے کہا اللہ رافع بن خدیج کو بخشے میں ان سے زیادہ اس حدیث کو جانتا ہوں ہوا یہ تھا کہ دو انصاری آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لڑتے آئے آپ نے فرمایا اگر تمہارا حال یہ ہے تو کھیتوں کو کرایہ پر مت دیا کرو رافع نے یہ لفظ سن لیا کہ کھیتوں کو کرایہ پر مت دیا کرو حالانکہ آنحضرت صلعم نے کرایہ پر دینے کو منع نہیں فرمایا بلکہ آپ نے یہ برا سمجھا کہ اس کے سبب سے لوگوں میں فساد اور جھگڑا ہو ۱۲ منہ [2] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ مزارعت جیسے مسلمانوں میں آپس میں درست ہے ویسی ہی مسلمان اور کافر میں بھی درست ہے اور چونکہ حدیث میں صرف یہود کا ذکر تھا الذا انہی کو ترجمہ باب میں بیان کیا اور جب یہود کے ساتھ مزارعت کرنا جائز ہوا تو ہر ایک کافر کے ساتھ جائز ہو گا ۱۲ منہ

فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ ذِهْ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهْ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۵۸۲ إِذَا زَرَعَ بِمَالِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ وَكَانَ فِي ذٰلِكَ صَلَاحٌ لَهُمْ۔

۸۸۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ يَمْشُونَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوا اللهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ قَالَ أَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَإِنِّي اسْتَأْخَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ

یہ حصہ زمین کا میں لوں گا یہ تو لے[1] پھر کبھی ایسا ہوتا اس میں تو پیدا ہوتا اس میں کچھ نہ ہوتا اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا

باب اگر کسی قسم کا روپیہ اُن سے پوچھے بغیر کھیتی میں لگا دے ان کے فائدے کے لیے[2]

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک بار ایسا ہوا تین آدمی سفر میں جا رہے تھے پانی برسنے لگا تو وہ پہاڑ کے ایک کھوہ میں گھس گئے ان کے گھستے ہی ایک بڑا پتھر پہاڑ سے ڈھلکا اور کھوہ کا منہ بند ہو گیا تب تو ایک دوسرے سے کہنے لگے تو اپنے اپنے نیک اعمال کو یاد کرو جو تم نے اللہ کے لیے کیے ہوں شاید اللہ اس آفت کو تم پر سے ٹال دے ان میں ایک کہنے لگا میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے اور میرے بچے بھی چھوٹے چھوٹے تھے میں ان کے لیے جانور چرایا کرتا تھا جب شام کو گھر آتا تو دودھ نچوڑ کر پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا پھر بچوں کو ایک دن مجھے دیر ہو گئی میں رات تک گھر میں نہ آیا جب آیا دیکھا تو ماں باپ سو گئے ہیں میں نے دودھ نچوڑا جیسے روز نچوڑتا تھا اور دودھ لیے ان کے سرہانے کھڑا رہا میں نے ان کا جگانا ناپسند نہ کیا اور ان سے پہلے اپنے بچوں اور بچیوں کو بھی پلانا مناسب نہ سمجھا وہ میرے پاؤں کے پاس شور کرتے رہے صبح تک

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ یہ بھی ایک فاسد شرط ہے کہ یہاں کی پیداوار میں لوں گا وہاں کی تو لے اس لیے کہ اس سے نزاع پیدا ہوتا ہے ۱۲ منہ

[2] امام بخاری نے اس باب میں وہی تین آدمیوں کی حدیث بیان کی جو اوپر ذکر ہو چکی ہے اور ترجمہ باب تیسرے شخص کے بیان سے نکالا کہ اس نے مزدور کی بے اجازت اس کے مال کو کام میں لگایا اور اس کے لیے فائدہ کمایا اور ایسا کرنا گناہ ہوتا تو یہ شخص اس کام کو دفع بلا کا وسیلہ کیوں بناتا ۱۲

حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُهٗ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰی مِنْهَا السَّمَآءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ فَرَاَوُا السَّمَآءَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنَّهَا كَانَتْ لِیْ بِنْتُ عَمٍّ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَآءَ فَطَلَبْتُ مِنْهَا فَاَبَتْ حَتّٰی اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَبَغَيْتُ حَتّٰی جَمَعْتُهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُهٗ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً فَفَرَجَ وَقَالَ الثَّالِثُ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰی عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰی جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَّرَاعِيَهَا فَجَآءَنِیْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ فَقُلْتُ اذْهَبْ اِلٰی ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرُعَاتِهَا فَخُذْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ فَخُذْ فَاَخَذَهٗ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِیَ فَفَرَجَ اللّٰهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ فَسَعَيْتُ۔

یہی حال رہا یا اللہ تو جانتا ہے یہ کام میں نے تیری رضامندی کے لیے کیا تھا تو اس پتھر کو ذرا سرکا دے کہ ہم آسمان تو دیکھیں وہ پتھر ذرا سرک گیا ان کو آسمان دکھلائی دینے لگا دوسرا بولا الٰہی میری ایک چچازاد بہن تھی۔ میں اس سے بہت محبت رکھتا تھا جو مردوں کو عورتوں سے ہوتی ہے میں نے اس سے بُرا کام کرنا چاہا اس نے نہ مانا۔ جب تک میں اس کو سو اشرفیاں نہ دوں میں نے ان کی فکر کی سو اشرفیاں جمع کیں جب اس کی ٹانگیں اٹھائیں تو وہ کہنے لگی۔ ارے خدا کے بندے خدا سے ڈر اور بیر ابجنا حق نہ توڑ۔ میں یہ سن کر ڈر گیا اُٹھ کھڑا ہوا۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضامندی کے لیے کیا تو اس پتھر کو ذرا اور سرکا دے۔ وہ سرک گیا۔ اب تیسرا کہنے لگا۔ یا اللہ میں نے ایک شخص کو مزدوری پر رکھا تھا ایک فرق چاول کے بدل جب وہ اپنا کام کر چکا تو مزدوری مانگی میں اس کو دینے لگا اس نے نہ لی میں نے اس سے کھیتی کی اور اسی سے گائے بیل چرواہے رکھے (اتنی برکت ہوئی) پھر وہ مزدور آیا کہنے لگا خدا سے ڈر میں نے کہا جا وہ گائے بیل چرواہے سب تیرے ہیں لے لے اس نے کہا خدا سے ڈر مجھ سے ٹھٹھا نہ کر میں نے کہا میں ٹھٹھا نہیں کرتا وہ سب تیرے ہیں لے لے اس نے لے لیے اگر تو جانتا ہے میں نے یہ کام تیری رضامندی کے لیے کیا تو باقی پتھر بھی ہٹا دے اللہ نے ہٹا دیا امام بخاری نے کہا ابن عقبہ نے نافع سے بجائے فبغیت کے فسعیت روایت کیا ہے[1]

بَابُ اَوْقَافِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَرْضِ الْخَرَاجِ وَمُزَارَعَتِهِمْ

باب صحابہ کے اوقاف کا اور خراجی زمین اور اس کی بٹائی کا بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] یعنی اس روایت میں بجائے فبغیت حتی جمعتہا کے فسعیت حتی جمعتہا ہے مطلب دونوں کا ایک ہے یعنے میں نے محنت کر کے سو اشرفیاں جمع کیں ابن عقبہ کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الادب میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] ابن بطال نے کہا اس باب کا مطلب یہ ہے کہ صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی آپ کے اوقاف میں اسی طرح مزارعت کرتے ہے

ومعاملتهم وقال النبي صلى الله عليه وسلم لعمر تصدق بأصله لا يباع ولكن ينفق ثمره فتصدق به

٨٨٣- حدثنا صدقة أخبرنا عبد الرحمن عن مالك عن زيد بن أسلم عن أبيه قال قال عمر رض لولا آخر المسلمين ما فتحت قرية إلا قسمتها بين أهلها كما قسم النبي صلى الله عليه وسلم خيبر.

باب ٥٨ من أحيا أرضا مواتا

ورأى ذلك علي في أرض الخراب بالكوفة موات وقال عمر من أحيا أرضا ميتة فهي له ويروى عن عمرو بن عوف عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال في غير حق مسلم وليس لعرق ظالم فيه حق ويروى فيه عن جابر عن

نے حضرت عمرؓ[1] سے فرمایا اصل زمین کو وقف کر دے اس کو کوئی بیچ نہ سکے البتہ اس کا میوہ کھائیں پھر حضرت عمرؓ نے ایسا ہی کیا

ہم سے صدقہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے خبر دی انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے کہا اگر مجھ کو آیندہ جو لوگ مسلمان ہوں گے ان کا خیال نہ ہوتا[2] تو میں جس بستی کو فتح کرتا اس کو فتح کرنے والوں میں بانٹ دیتا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو بانٹ دیا۔

باب نا آباد (بنجر[3]) زمین کو جو آباد کرے

اور حضرت علیؓ نے کوفہ کی ویران زمین میں یہی حکم دیا[4] اور حضرت عمرؓ نے کہا[5] جو کوئی نا آباد زمین کو آباد کرے وہ اسی کی ہو جاتی ہے اور اور عمرو بن عوفؓ سے ایسا ہی مروی ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اتنا زیادہ ہے بشرطیکہ وہ کسی مسلمان کی ملک نہ ہو اور ظالم رگ والے کا زمین میں کوئی حق نہیں ہے اور جابرؓ سے بھی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

---

[1] یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو امام بخاری نے کتاب الوصایا میں نکالا کہ حضرت عمرؓ نے اپنا ایک باغ جس کو ثمغ کہتے ہیں صدقہ کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے کچھ مال کمایا ہے میں چاہتا ہوں اس کو تصدق کروں وہ مال بہت عمدہ ہے آپ نے فرمایا اس کی اصل صدقہ کر دے نہ وہ بیع ہو سکے نہ ہبہ نہ اس میں ترکہ ہو بلکہ اس کا میوہ خیرات ہوا کرے پھر حضرت عمرؓ نے اس کو اسی طرح اللہ کی راہ یعنی مجاہدین اور مساکین اور بردوں کے چھڑانے اور مہمان اور مسافروں اور ناطے والوں کے لیے صدقہ کر دیا اور یہ اجازت دی کہ جو اس کا متولی ہو وہ اس میں سے دستور کے موافق کھالے اپنے دوست کو کھلائے پھر دولت نہ جوڑے ۱۲ منہ

[2] مطلب یہ ہے کہ آیندہ بہت سے مسلمان لوگ پیدا ہوں گے جو محتاج ہوں گے اگر میں تمام مفتوحہ ممالک کو غازیوں میں تقسیم کروں تو آیندہ محتاج مسلمان محروم رہ جائیں گے یہ حضرت عمرؓ نے اس وقت فرمایا جب سواد کا ملک فتح ہوا یہ بظاہر یہ قول امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کے موافق ہے کہ ممالک مفتوحہ میں امام کو اختیار ہے ان کو وقف کر دے یا مجاہدین میں تقسیم کر دے اور شافعی کے نزدیک جو ملک جنگ سے فتح ہو اس کا تقسیم کرنا لازم ہے مگر جب مجاہدین وقف کرنے پر رضامند ہو جائیں اور امام مالک کے نزدیک ایسا ملک فتح ہوتے ہی وقف ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

[3] طحاوی نے کہا بنجر وہ زمین جو کسی کی ملک نہ ہو نہ شہر یا بستی کے متعلق ہو مگر یہ ضرور ہے کہ شہر یا بستی سے باہر ہو دور ہو یا نزدیک امام ابو یوسف نے کہا بنجر نا آباد زمین کہ وہاں کے نزدیک کنارے سے کھڑا ہو کر کوئی بستی والوں کو پکارے تو جو بستی والے وہاں قریب ہوں ان کو بھی آواز نہ جائے قزاز نے کہا بنجر زمین وہ ہے جو آباد نہ ہو یعنے اس میں کھیتی نہ ہوئی ہو جس کو عربی میں موات کہتے ہیں اس کے آباد کرنے سے یہ مطلب ہے کہ اس میں پانی لائے یا کھیتی کرے یا باغ لگائے یا مکان یا عمارت بنائے تو وہ ایسا کرنے والے کی ملک ہو جاتی ہے خواہ امام یا بادشاہ کا اذن ہو یا نہ ہو جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک امام یا بادشاہ کا اذن ضروری ہے ۱۲ منہ

[4] ان کو موات یعنے بنجر قرار دیا ۱۲ منہ

[5] اس کو امام مالک نے موطا میں وصل کیا اور باقی [illegible]

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؀

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ قَالَ عُرْوَةُ قَضَى بِهِ عُمَرُ رض فِي خِلَافَتِهِ ؀

علیہ وسلم سے ایسا ہی مروی ہے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی جعفر سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص ایسی (ناآباد) زمین کو آباد کرے جو کسی کی ملک نہ ہو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے عروہ نے کہا حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں یہی فیصلہ کیا۔

باب ۵۸۵

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ فَقَالَ مُوسَى وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيخُ بِهِ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُ ؀

باب۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو (مکہ جاتے وقت) ذوالحلیفہ میں نالہ کے نشیب میں اترے تھے تو آپ سے خواب میں کہا گیا تم برکت والے میدان میں ہو موسیٰ بن عقبہ نے کہا سالم نے ہمارے ساتھ وہیں اونٹ بٹھایا جہاں عبداللہ بن عمرؓ بٹھایا کرتے تھے وہ اسی جگہ کا قصد کرتے تھے جہاں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اترے تھے اس مسجد کے نیچے جو نالے کے نشیب میں تھی اس میں

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس کی تفصیل دوسری روایت میں مذکور ہے جس کو ابو عبید قاسم بن سلام نے کتاب الاموال میں نکالا کہ لوگ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں زمین کو روکنے لگے تب انہوں نے کہا جو کوئی ناآباد زمین آباد کرے وہ اسی کی ہو جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ فقط قبضہ کرنے یا روکنے سے ایسی زمین پر ملک نہیں ہوتا جب تک اس کو آباد نہ کرے ۱۲ منہ ؎۶ یعنے عمرو بن عوف بن یزید مزنی نے اس کو طبرانی اور ابن عدی اور بیہقی نے وصل کیا اور اسحاق بن راہویہ نے بھی نکالا لیکن اس کے اسناد میں کثیر بن عبداللہ ضعیف ہے، اور بعضے نسخوں میں صحیح بخاری کے یوں ہے اور حضرت عمرؓ اور ابن عوف نے روایت کی مگر یہ غلط ہے اور صحیح وہی ہے کہ عمروؓ بن عوف نے روایت کی اور یہ عمرو بن عوف ان عمرو بن عوف بدری کے سوا ہیں جن کی روایت جزیہ کے باب میں آئے گی ان سے اس کتاب میں بس ایک یہی حدیث ہے وہ بھی تعلیقاً مروی ہے ۱۲ منہ ؎۷ یعنے جو جبراً دوسرے کی زمین چھین کر اس میں کھیت یا باغ لگائے ۱۲ منہ ؎۸ اس کو امام ترمذی اور نسائی نے نکالا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ؎۱ اس میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے گویا پہلے باب کی فصل ہے اور مناسبت باب کی حدیث یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے ذوالحلیفہ باقی بر صفحہ آئندہ

وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ وَسَطٌ مِنْ ذٰلِكَ ‌ؕ

۸۸۶ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّيْلَةَ أَتَانِيْ آتٍ مِنْ رَبِّيْ وَهُوَ بِالْعَقِيْقِ أَنْ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ ۔

اور راستے کے بیچ میں

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن اسحاق نے خبر دی انہوں نے امام اوزاعی سے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا کہا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا آج کی رات ایک آنے والا (فرشتہ[۱]) میرے مالک کے پاس سے آیا اس وقت آپ عقیق میں تھے اس نے کہا اس برکت والے نالے میں نماز پڑھ اور کہا کہ عمرہ حج میں شریک ہوگیا

بَابٌ ۸۸۶ إِذَا قَالَ رَبُّ الْأَرْضِ أُقِرُّكَ مَا أَقَرَّكَ اللّٰهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَجَلًا مَعْلُوْمًا فَهُمَا عَلٰى تَرَاضِيْهِمَا ۔

باب اگر زمین کا مالک کاشت کار سے یوں کہے میں تجھ کو اس وقت تک رکھوں گا جب تک اللہ تجھ کو رکھے اور کوئی مدت معین نہ کرے تو معاملہ ان کی خوشی پر رہے گا (جب چاہیں فسخ کر دیں۔

---

۸۸۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض أَجْلَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا

ہم سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے ہم کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسری سند[۲] اور عبدالرزاق نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے یہود اور نصاریٰ کو ملک حجاز میں سے نکال[۳] دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر والوں پر غالب ہوئے تو یہودیوں کو وہاں سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) کی زمین میں یہ حکم نہیں کہ جو کوئی اس کو آباد کرے تو وہ اسی کی ملک ہے کیونکہ ذوالحلیفہ لوگوں کے اترنے کی جگہ ہے یا یہ مطلب ہے کہ ذوالحلیفہ کی زمین بنجر ہے وہاں ہر شخص اتر سکتا ہے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا [۱] مراد حضرت جبریل ہیں اس حدیث کی ظاہری مناسبت اس باب سے وہی ہے جو اگلی حدیث کی ہے یعنے وادی عقیق کی زمین بنجر ہے کسی کی ملک نہیں وہاں ہر شخص اتر سکتا ہے ۱۲ منہ [۲] امام بخاری نے عبدالرزاق سے نہیں سنا تو یہ روایت معلق ہوئی اس کو امام مسلم اور امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] اس کا سبب انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الشروط میں مذکور ہوگا ۱۲ منہ

ظَهَرَ عَلٰى خَيْبَرَ اَرَادَ اِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا وَكَانَتِ الْاَرْضُ حِيْنَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ وَاَرَادَ اِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا فَسَاَلَتِ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقِرَّهُمْ بِهَا اَنْ يَكْفُوْا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَقَرُّوْا بِهَا حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ اِلٰى تَيْمَاءَ وَاَرِيْحَاءَ۔

باب ۵۸۷ مَا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاسِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الزِّرَاعَةِ وَالثَّمَرَةِ۔

۸۸۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اَبِي النَّجَاشِيِّ مَوْلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ

سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّهٖ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ ظُهَيْرٌ لَقَدْ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا قُلْتُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَقٌّ قَالَ دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ بِمَحَاقِلِكُمْ قُلْتُ نُؤَاجِرُهَا

نکال دینا چاہا کیونکہ جب آپ خیبر والوں پر غالب ہو گئے تو وہاں کی ساری زمین اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کی ہو گئی[۵۱] آپ نے چاہا یہودیوں کو وہاں سے باہر کر دیں لیکن انہوں نے آپ سے یہ درخواست کی کہ آپ اُن کو وہاں رہنے دیں وہ کھیتی کا سارا کام کر لیں اور پیداوار میں سے آدھا حصہ لیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا جب تک ہم چاہیں گے تم کو اس کام پر رکھیں گے آخر یہودی وہاں رہے حضرت عمرؓ نے (اپنی خلافت میں) ان کو تیما اور اریحا[۵۲] کی طرف جلاوطن کر دیا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا کھیتی باڑی پھل پھلاڑی میں ایک دوسرے سے موافقت رکھنا (بے معاوضہ زمین دینا۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو امام اوزاعی نے انہوں نے ابو النجاشی سے جو رافع بن خدیج کے غلام تھے انہوں نے کہا میں نے رافع بن خدیج بن رافع سے سنا انہوں نے اپنے چچا ظہیر بن رافع سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک ایسی بات سے منع فرمایا جس میں ہمارا فائدہ تھا رافع نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ سچ ہے ظہیر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو بلایا پوچھا تم اپنے کھیتوں کو کیا کرتے ہو میں نے کہا نالیوں پر جو پیداوار ہو اس پر[۵۳] (یا چوتھائی پیداوار پر) اُن کو

۵۱ کیونکہ خیبر کی کچھ زمین جنگ کے بعد فتح ہوئی وہ تو حسب قاعدہ شرع اللہ اور رسول اور مسلمانوں کی ملک ہو گئی اور جو صلحاً فتح ہوئی وہ بھی صلح کے بعد مسلمانوں کی ہو گئی ۱۲ منہ

۵۲ تیما اور اریحا دونوں مقام کے نام ہیں جو سمندر کے کنارے بنی طے کے کنارے پر واقع ہیں جہاں سے شام کا رستہ شروع ہوتا ہے ۱۲ منہ ۵۳ بعض روایتوں میں علی الربیع ہے اربعاء اس کی جمع ہے ربیع کہتے ہیں نالی کو اور بعض روایتوں میں علی الاربع ہے یعنے چوتھائی پیداوار پر لیکن حافظ نے کہا صحیح علی الربیع ہے اور مطلب یہ ہے کہ وہ زمین کا کرایہ ٹھہراتے کہ نالیوں پر جو پیداوار ہو

عَلَى الرُّبُعِ وَعَلَى الْأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِزْرَعُوْهَا أَوْ أَزْرِعُوْهَا أَوْ أَمْسِكُوْهَا قَالَ رَافِعٌ قُلْتُ سَمْعًا وَطَاعَةً۔

کرایہ دیتے ہیں اور کھجور اور جو کے چند وسق پر آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو تم خود ان میں کھیتی کرو یا کھیتی کراؤ یا خالی پڑا رہنے دو رافع نے کہا میں نے عرض کیا جو ارشاد وہ سُنا اور مان لیا۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ كَانُوْا يَزْرَعُوْنَهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهٗ وَقَالَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُوْ تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبٰى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهٗ۔

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو امام اوزاعی نے خبر دی انہوں نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا انصاری لوگ تہائی پاؤ آدھی پیداوار بٹائی کیا کرتے تھے پھر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ خود اس میں کھیتی کرے یا اس کو (مفت) اپنے بھائی مسلمان کو دے نہیں تو خالی پڑا رہنے دے اور ربیع بن نافع ابو توبہ نے کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں خود کھیتی کرے یا اپنے بھائی مسلمان کو خود دلوے (عاریت کے طور پر) ورنہ زمین خالی پڑی رہنے دے

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ ذَكَرْتُهٗ لِطَاوُسٍ فَقَالَ يُزْرِعُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ أَنْ يَّمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ أَنْ يَّأْخُذَ شَيْئًا مَّعْلُوْمًا۔

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عمرو بن دینار سے میں نے طاؤس سے رافع کی حدیث بیان کیا انہوں نے کہا بٹائی پر زمین دے سکتا ہے ابن عباس رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا آپ نے یہ فرمایا کہ اگر کوئی تم میں سے اپنے مسلمان بھائی کو یوں ہی مفت (کھیتی کرنے کو) زمین دے تو یہ کرایہ لینے سے بہتر ہے۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن

(بقیہ صفحہ سابقہ) ہو وہ تو زمین والا اور باقی پیداوار محنت کرنے والا ۱۲ منہ ل یعنی بغیر کرایہ کے یوں ہی اپنے بھائی مسلمان کو زراعت کرنے کے لیے دو ۱۲ منہ

ل اس کو امام مسلم نے وصل کیا حسن بن علی حلوانی سے انہوں نے ابو توبہ سے حافظ نے کہا اس کتاب میں ابو توبہ سے اس کے سوا اور کوئی روایت نہیں ہے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض کَانَ یُکْرِیْ مَزَارِعَہٗ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِّنْ اِمَارَۃِ مُعٰوِیَۃَ ثُمَّ حُدِّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ کِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَذَھَبَ ابْنُ عُمَرَ اِلٰی رَافِعٍ فَذَھَبْتُ مَعَہٗ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ کِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّا کُنَّا نُکْرِیْ مَزَارِعَنَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَی الْاَرْبِعَاءِ وَبِشَیْءٍ مِّنَ التِّبْنِ ؎

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رض قَالَ کُنْتُ اَعْلَمُ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَرْضَ تُکْرٰی ثُمَّ خَشِیَ عَبْدُ اللّٰہِ اَنْ یَّکُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَحْدَثَ فِیْ ذٰلِکَ شَیْئًا لَّمْ یَکُنْ یَعْلَمُہٗ فَتَرَکَ کِرَاءَ الْاَرْضِ ؎

زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر رض اپنے کھیتوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رض اور عمر رض اور عثمان رض اور شروع معاویہ کی خلافت میں کرایہ دیا کرتے تھے (یعنے بٹائی پر[1]) پھر ان کو رافع بن خدیج کی یہ حدیث سنائی گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے تو وہ خود رافع کے پاس گئے میں بھی ان کے ساتھ گیا ان سے پوچھا رافع نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے ابن عمر رض نے کہا تم جانتے ہو کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنے کھیت اس پیداوار کے بدل جو نالیوں پر ہو اور تھوڑی گھانس کے بدل دیا کرتے تھے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے مجھ کو سالم نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمر رض نے کہا میں جانتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زمین بٹائی پر دی جاتی تھی پھر عبد اللہ ڈرے ایسا نہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب میں کوئی نیا حکم دیا ہو جس کی خبر ان کو نہ ہوئی ہو اس لیے انہوں نے (احتیاطاً) زمین کو بٹائی پر دینا چھوڑ دیا۔

بَابٌ ۵۸۸ کِرَاءِ الْاَرْضِ بِالذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اَمْثَلَ مَا اَنْتُمْ صَانِعُوْنَ

باب نقدی ٹھہرا کر سونے چاندی کے بدل زمین دینا اور عبد اللہ بن عباس رض نے کہا[2] بہتر کام جو تم کرنا چاہو یہ ہے کہ

[1] حافظ نے کہا عبد اللہ بن عمر رض نے حضرت علی رض کی خلافت کا ذکر نہیں کیا کیونکہ اختلاف کی وجہ سے انہوں نے حضرت علی رض سے بیعت نہیں کی تھی ان کی رائے یہ تھی کہ جس پر لوگوں کا اتفاق نہ ہو اس سے بیعت کرنا درست نہیں اور اسی لیے انہوں نے عبد اللہ بن زبیر اور عبد الملک بن مروان سے بھی اختلاف کے وقت میں بیعت نہیں کی ابن زبیر کے قتل کے بعد انہوں نے عبد الملک سے بیعت کی تھی اسی طرح یزید بن معاویہ سے بھی انہوں نے بیعت کر لی تھی اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید حضرت علی رض کی خلافت میں ابن عمر رض نے اپنی زمین بٹائی پر نہ دی ہو اس لیے اس کا ذکر نہ کیا ۱۲ منہ

[2] اس کو ثوری نے اپنی جامع میں وصل کیا حافظ نے کہا اس کا اسناد صحیح ہے اور امام بیہقی نے بھی اس کو نکالا ۱۲ منہ

اَنْ تَسْتَاجِرُوا الْاَرْضَ الْبَيْضَاءَ مِنَ السَّنَةِ اِلَى السَّنَةِ اپنی خالی زمین کو ایک ایک سال کے لیے کرایہ پر دو

۸۹۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمَّايَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُكْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْاَرْبِعَاءِ اَوْ شَيْءٍ يَسْتَثْنِيْهِ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ هِيَ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ فَقَالَ رَافِعٌ لَيْسَ بِهَا بَاْسٌ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَقَالَ اللَّيْثُ وَكَانَ الَّذِيْ نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيْهِ ذُو الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِيْزُوْهُ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ۔

ہم سے عمرو بن خالد نے کہا کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا انہوں نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن سے انہوں نے حنظلہ بن قیس سے انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا مجھ سے میرے دونوں چچاؤں نے بیان کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کو اس پیداوار کے بدل جو نالیوں پر ہو یا جس پیداوار کو زمین کا مالک چن لے دیا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا حنظلہ نے کہا میں نے رافع سے کہا روپیہ اشرفی کے بدل کرایہ دینا کیسا ہے رافع نے کہا روپیہ اشرفی کے بدل دینا قباحت نہیں اور لیث نے کہا جس بٹائی سے آنحضرت نے منع فرمایا وہ ایسی ہے کہ اگر اس میں حرام حلال سمجھنے والا غور کرے تو کبھی اس کو جائز نہ کہے گا کیونکہ اس میں دھوکا ہے

بَابٌ ۵۸۹

باب

۸۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهٗ۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے دوسری سند اور ہم سے عبد اللہ ابن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر نے کہا ہم سے فلیح نے انہوں نے ہلال بن علی سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے ایک دن آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باتیں کر رہے تھے آپ کے پاس ایک جنگل کا رہنے والا شخص بیٹھا تھا کہ جنت کے لوگوں میں سے ایک شخص اپنے پروردگار سے کھیتی کرنے کی اجازت مانگے گا۔

۱؎ حافظ نے کہا ایک کا نام تو ظہیر بن رافع تھا کلاباذی نے کہا دوسرے کا نام معلوم نہیں ہوا لیکن میں نے بغوی اور ابن سکن کی کتاب الصحابہ میں قتادہ کی ایک روایت پائی اس میں یوں ہے قتادہ نے کہا کہ اس کا نام ذہیر تھا ۱۲ منہ ۲؎ ممکن ہے کہ رافع نے یہ اپنے اجتہاد سے کہا ہو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو ۱۲ منہ ۳؎ یہ تعلیق نہیں ہے لیث تک وہی سند ہے جو اوپر گذری ۱۲ منہ ۴؎ اس سے جمہور کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ جس مزارعت میں دھوکا نہ ہو مثلاً روپیہ اشرفی کے بدل ہو یا پیداوار کے نصف یا ربع پر تو وہ جائز ہے منع وہی مزارعت ہے جس میں دھوکا ہو مثلاً کسی خاص

اَلَسْتَ فِيْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّىْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ قَالَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَاؤُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ دُوْنَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا يُشْبِعُكَ شَىْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِىُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهٗ اِلَّا قُرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

پروردگار فرمائے گا کیا تو جو چاہتا ہے وہ تیرے پاس نہیں وہ عرض کرے گا بیشک ہے مجھ کو کھیتی کرنا پسند ہے خیر وہ بیج ڈالے گا اور پلک مارتے وہ اُگ آئے گا اور سیدھا ہو جائے گا اور کاٹنے کے لائق ہو جائے گا پہاڑوں کی طرح ہو جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا آدم کے بیٹے لے (اب خوش ہو) تیرا پیٹ بھرنے والا نہیں[۱] یہ سن کر وہ جنگلی کہنے لگا یہ شخص یا قرشی ہو گا یا انصاری وہی کھیتی کیا کرتے ہیں اور ہم تو کھیتی باڑی کے لوگ ہیں نہیں[۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔

بَابُ ۵۹۰ مَا جَاءَ فِى الْغَرْسِ۔

باب درخت لونے کا بیان

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّا كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوْزٌ تَاْخُذُ مِنْ اُصُوْلِ سِلْقٍ لَنَا كُنَّا نَغْرِسُهٗ فِىْ اَرْبِعَائِنَا فَتَجْعَلُهٗ فِىْ قِدْرٍ لَهَا فَتَجْعَلُ فِيْهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيْرٍ لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ فِيْهِ شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ فَاِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ اِلَيْنَا فَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَدّٰى وَلَا نَقِيْلُ اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوحازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعدؓ سے انہوں نے کہا ہم کو جمعہ کے دن خوشی ہوا کرتی ایک بڑھیا چقندر کی جڑیں لیتی جن کو ہم اپنے باغ کی مینڈوں پر بویا کرتے تھے وہ ایک ہانڈی میں ان کو پکاتی اوپر سے تھوڑے دانے جو کے ڈال دیتی ابوحازم نے کہا میں یہی جانتا ہوں کہ سہل نے کہا نہ اس میں چربی ہوتی نہ چکنائی پھر ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر اس کی ملاقات کو جاتے وہ ہمارے سامنے یہ کھانا لاتی ہم کو اس لیے جمعہ کی خوشی ہوا کرتی اور جمعہ کے دن ہم نماز کے بعد ہی کھانا کھاتے اور سوتے۔

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

---

[۱] حقیقت میں آدمی ایسا ہی حریص ہے کتنی بھی دولت اور راحت ہو وہ اس پر قناعت نہیں کرتا زیادہ طلبی اس کے خمیر میں ہے اسی طرح تلون مزاجی حالانکہ بہشت میں ہمہ شے اور ہر نعمت موجود ہو گی مگر بیٹھے یہ خیال سوجھے گا کہ وہ کھیتی کریں وہ آگے اس کا تماشا دیکھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ خواہش بھی پوری کر دے گا ۱۲ منہ [۲] کیونکہ عرب میں قبائل کے لوگ جنگ وجدل اور لوٹ غارت میں مصروف رہتے تھے بستی والے کھیتی باڑی کیا کرتے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُوْلُوْنَ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُوْنَ مِثْلَ اَحَادِيْثِهٖ وَاِنَّ اِخْوَتِيْ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَاِنَّ اِخْوَتِيْ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِيْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِيْ فَاَحْضُرُ حِيْنَ يَغِيْبُوْنَ وَاَعِيْ حِيْنَ يَنْسَوْنَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لَنْ يَّبْسُطَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِيْ هٰذِهٖ ثُمَّ يَجْمَعَهٗ اِلٰى صَدْرِهٖ فَيَنْسٰى مِنْ مَقَالَتِيْ شَيْئًا اَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتّٰى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلٰى صَدْرِيْ فَوَالَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَا نَسِيْتُ مِنْ مَقَالَتِهٖ تِلْكَ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا وَاللّٰهِ لَوْلَا اٰيَتَانِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا اَبَدًا اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ اِلٰى قَوْلِهٖ الرَّحِيْمُ ۔

ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ رض بہت حدیثیں بیان کرتے ہیں اور آخر اللہ سے مجھ کو ملنا ہے (میں جھوٹ بولوں گا تو سزا پاؤں گی) کہتے ہیں دوسرے مہاجرین اور انصار ابوہریرہ رض کی طرح حدیثیں بیان نہیں کرتے اور بات یہ ہے کہ میرے بھائی مہاجرین بازاروں میں بیچ کھوچ کرتے رہتے اور میرے بھائی انصار وہ اپنے باغوں میں محنت کرتے اور میں ایک مفلس قلاچ آدمی تھا رات دن پیٹ بھر گیا تو بس آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا میں اس وقت موجود رہتا جب یہ لوگ غائب ہوتے اور میں یاد رکھتا یہ لوگ (اپنے کام کاج کی وجہ سے) بھول جاتے اور (ایک وجہ یہ بھی ہوئی) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا جو کوئی تم میں اپنا کپڑا اس وقت تک پھیلائے رکھے جب تک میں اپنی گفتگو ختم کروں پھر اس کو سمیٹ کر اپنے سینے سے لگالے تو وہ میری کوئی بات کبھی نہیں بھولنے کا یہ سن کر میں نے اپنی چادر بچھادی بس وہی چادر میرے پاس تھی اور کوئی کپڑا نہ تھا یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تقریر ختم کی پھر سمیٹ کر میں نے اس کو اپنے سینے سے لگالیا قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں آپ کی تقریر سے آج تک کوئی بات نہیں بھولا اور قسم خدا کی اگر قرآن کی یہ دو آیتیں نہ ہوتیں ان الذین یکتمون سے الرحیم تک تو میں تم سے کبھی کوئی حدیث بیان نہ کرتا

كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ

کتاب مساقات کے بیان میں[1]

[1] مساقات در حقیقت مزارعت کی ایک قسم ہے فرق یہ ہے کہ مزارعت زمین میں ہوتی ہے اور مساقات درختوں میں یعنے ایک شخص کے درخت ہوں وہ باقی بر صفحہ آئندہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بَابُ ۵۹۱ فِی الشُّرْبِ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ وَقَوْلِہٖ جَلَّ ذِکْرُہٗ اَفَرَاَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْہُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰہُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْکُرُوْنَ اَلْاُجَاجُ الْمُرُّ الْمُزْنُ السَّحَابُ ؛

بَابُ ۵۹۲ فِی الشُّرْبِ وَمَنْ رَاٰی صَدَقَۃَ الْمَآءِ وَھِبَتَہٗ وَوَصِیَّتَہٗ جَائِزَۃً مَقْسُوْمًا کَانَ اَوْ غَیْرَ مَقْسُوْمٍ وَقَالَ عُثْمَانُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَشْتَرِیْ بِئْرَ رُوْمَۃَ فَیَکُوْنُ دَلْوُہٗ فِیْھَا کَدِلَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ فَاشْتَرَاھَا عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؛

۸۹۷ - حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْہُ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ غُلَامٌ اَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْاَشْیَاخُ عَنْ یَسَارِہٖ فَقَالَ یَا غُلَامُ اَتَاْذَنُ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب کھیتوں اور باغوں کے لیے پانی میں سے اپنا حصہ لینا اور اللہ تعالی نے سورہ مومنون میں فرمایا ہم نے ہر زندہ چیز پانی سے بنائی کیا وہ اس کا یقین نہیں کرتے اور (سورہ واقعہ میں) فرمایا بھلا بتلاؤ پانی جو تم پیتے ہو تم نے اس کو ابر میں سے اتارا یا ہم اس کے اتارنے والے ہیں اگر ہم چاہیں تو اس کو کھارا کڑوا کر دیں پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے اجاج کہتے ہیں کڑوے کو اور مزن ابر کو

باب جو کہتا ہے پانی کا حصہ خیرات اور ہبہ کرنا اور اس کی وصیت کرنا جائز ہے خواہ وہ بٹا ہوا ہو یا بن بٹا مشترک) اور حضرت عثمان رض نے کہا[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کون ایسا ہے جو رومہ کا کنواں مول لے پھر آپ بھی اپنا ڈول اس میں اسی طرح ڈالے جیسے اور مسلمان ڈالیں (یعنے اس کو وقف کر دے) آخر حضرت عثمان نے اس کو خرید[2] لیا[3]

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان نے کہا مجھ سے ابو حازم نے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک پیالہ (دودھ پانی کا) لایا گیا آپ نے اس میں سے پیا اور آپ کے داہنے طرف ایک کم سن لڑکا بیٹھا تھا[4] بائیں طرف بڑے والے لوگ تھے آپ نے فرمایا او لڑکے تو اس

(بقیہ صفحہ سابقہ) دوسرے سے یوں کہے تم ان کو پانی وغیرہ دیا کرو اُن کی خدمت کرتے رہو اور جو میوہ پیدا ہو وہ ہم تم دونوں بانٹ لیں اس کے جواز اور عدم جواز میں بھی ویسا ہی اختلاف ہے جیسے اوپر مزارعت میں گذر چکا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] اس کو ترمذی اور نسائی اور ابن خزیمہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اور مسلمانوں پر وقف کر دیا پانی کی تکلیف ان پر سے جاتی رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے خوش ہوئے کہ حضرت عثمان رض کو اس کے بدل بہشت کی بشارت دی ۱۲ منہ [3] یہ ابن عباس رض تھے جیسے ابن ابی شیبہ کی روایت میں صراحت ہے ۱۲ منہ [4] ان میں خالد بن ولید بھی تھے ۱۲ منہ

لِيْ اَنْ اُعْطِيَهُ الْاَشْيَاخَ قَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلِيْ مِنْكَ اَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ۔

کی اجازت مجھ کو دیتا ہے کہ پہلے میں یہ پیالہ بوڑھوں کو دوں اس نے کہا میں تو آپ کا جھوٹا جو میرا حصہ ہے وہ اور کسی کو پہلے نہیں دوں گا آخر آپ نے یہ پیالہ اسی کو دیا[1]

۹۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهَا حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَهِيَ فِيْ دَارِ اَنَسٍ فَاَعْطٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ حَتّٰى اِذَا نَزَعَ الْقَدَحَ مِنْ فِيْهِ وَعَلٰى يَسَارِهِ اَبُوْ بَكْرٍ وَعَنْ يَمِيْنِهِ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ وَخَافَ اَنْ يُّعْطِيَهُ الْاَعْرَابِيَّ اَعْطِ اَبَا بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدَكَ فَاَعْطَاهُ الْاَعْرَابِيَّ الَّذِيْ عَلٰى يَمِيْنِهِ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا کہا ایک بکری انس رضؓ کے گھر میں پلی ہوئی تھی اس کا دودھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دوہا گیا اور اُس میں اس کنوئیں کا پانی ملا دیا گیا جو انس رضؓ کے گھر میں تھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا پیالہ (پینے کے لیے) دیا گیا آپ نے اس میں سے پیا جب پیالہ منہ سے جدا کیا دیکھا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں طرف بیٹھے ہیں اور ایک گنوار آپ کی داہنی طرف بیٹھا ہے[2] حضرت عمر رضؓ ڈرے کہیں آپ یہ پیالہ اس گنوار کو نہ دے دیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (پہلے) ابوبکر کو دیجئے جو آپ کے پاس بیٹھے ہیں آپ نے پہلے اس گنوار کو دیا[3] اور فرمایا داہنی طرف والا زیادہ حق دار ہے پھر جو اس کی داہنی طرف ہو۔

بَابُ ۵۹۳ مَنْ قَالَ اِنَّ صَاحِبَ الْمَاءِ اَحَقُّ بِالْمَاءِ حَتّٰى يُرْوٰى لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ ۔

باب جس کا پانی ہے وہ سیراب ہو گئے تک پانی کا زیادہ حق دار ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ضرورت سے زیادہ جو پانی ہو وہ نہ روکا جائے

---

[1] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ پانی کی تقسیم ہو سکتی ہے اور اس کے حصے کی ملک جائز ہے ورنہ آپ لڑکے سے اجازت طلب کیوں کرتے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ تقسیم میں پہلے داہنی طرف والوں کا حصہ ہے پھر بائیں طرف والوں کا ۱۲ منہ [2] بعضوں نے کہا یہ خالد بن ولید تھے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ خالد گنوار نہ تھے ۱۲ منہ [3] یہاں گنوار سے اجازت نہ لی جیسے اگلی روایت میں ابن عباس رضؓ سے اجازت لی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے گنوار کو خفا کرنا مناسب نہ سمجھا کہیں وہ اسلام سے پھر نہ جائے ۱۲ منہ [4] جمہور علماء کا یہی قول ہے وہ کہتے ہیں پانی ملک ہے تو مالک اپنے ملک سے پہلے فائدہ اٹھانے کا مستحق ہے ۱۲ منہ

۸۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ ؁

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ضرورت سے زیادہ جو پانی ہو وہ اس لیے نہ روکا جائے کہ ضرورت سے زیادہ جو گھاس ہو وہ بھی رکی رہے[1]

۹۰۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوْا بِهِ فَضْلَ الْكَلَأِ ؁

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاجت سے زیادہ جو پانی ہو اس کو اُس غرض سے نہ روکو کہ جو گھانس ضرورت سے زیادہ ہے وہ بھی روکو

باب ۵۹۴ مَنْ حَفَرَ بِئْرًا فِي مِلْكِهِ لَمْ يَضْمَنْ ؁

باب کوئی شخص اپنی ملکی زمین میں کنواں کھودے اور اس میں کوئی گر کر مر جائے تو اس پر تاوان نہ ہوگا[2]

۹۰۱ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِي حَصِيْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابوحصین سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کان سے جو نقصان ہو

---

[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی کا کنواں ایک مقام پر ہو اس کے گرد گھانس ہو جس میں عام سب کو چرانے کا حق ہو مگر کنویں والا کسی کے جانوروں کو پانی نہ پینے دے اس غرض سے کہ جب پانی پینے کو نہ ملے گا تو لوگ اپنے جانور بھی وہاں چرانے کو نہ لائیں گے اور گھانس محفوظ رہے گی جمہور کے نزدیک یہ حدیث محمول ہے اس کنویں پر جو ملکی زمین میں ہو یا ویران زمین میں بشرطیکہ ملکیت کی نیت سے کھودا گیا ہو اور جو کنواں خلق اللہ کے آرام کے لیے ویران زمین میں کھودا جائے اس کا پانی ملک نہیں ہوتا لیکن کھودنے والا جب تک وہاں سے کوچ نہ کرے اس پانی کا زیادہ حقدار ہوتا ہے اور ضرورت سے یہ مراد ہے کہ اپنے اور بال بچوں اور زراعت اور مواشی کے لیے جو پانی درکار ہو اس کے بعد جو فاضل ہو اس کا روکنا جائز نہیں خطابی نے کہا یہ ممانعت تنزیہاً ہے مگر اس کی دلیل کیا ہے ظاہر یہی ہے کہ یہ نہی تحریمی ہے اور پانی نہ روکنا واجب ہے اب اختلاف ہے کہ فاضل پانی کی قیمت لینا اس کو روکنا ہے یا نہیں ۱۲ منہ [2] امام بخاری کے یہ قید لگانے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی اہل کوفہ کے ساتھ متفق ہیں کہ یہ کنواں اپنے ملک میں کھودا ہو تب کنویں والے پر ضمان نہ ہوگا اور جمہور کہتے ہیں کہ کسی حال میں ضمان نہ ہوگا خواہ اپنے ملک میں ہو یا غیر ملک میں اور اس کی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الدیات میں آئے گی ۱۲ منہ

الْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ ؕ

اس کا تاوان نہ ہوگا اسی طرح کنویں سے اسی طرح جانور سے اور گڑے ہوئے مال میں پانچواں حصہ دینا ہوگا

بَابٌ ۵۹۵ الْخُصُومَةِ فِي الْبِئْرِ وَالْقَضَاءِ فِيهَا

باب کنویں میں جھگڑا اور اس کا فیصلہ کرنا

۹۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ هُوَ عَلَيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ فَجَاءَ الْأَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيَّ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي فَقَالَ لِي شُهُودَكَ قُلْتُ مَا لِي شُهُودٌ قَالَ فَيَمِينُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذًا يَحْلِفَ فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيثَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ تَصْدِيقًا لَهُ

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی شخص کا مال مار لے تو وہ اللہ سے جب ملے گا اللہ اس پر غصے ہوگا پھر (سورۂ آل عمران کی یہ آیت) اللہ نے اتاری جو لوگ اللہ کے عہد کو درمیان دے کر جھوٹی قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا مول لیتے ہیں اخیر آیت تک پھر اشعث آئے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود تم سے کیا بیان کرتے ہیں یہ آیت تو میرے باب میں اتری ہے ہوا یہ تھا کہ میرے چچازاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا اس کا جھگڑا ہوا آنحضرت صلعم نے مجھ سے پوچھا تیرے پاس گواہ ہیں میں نے کہا گواہ نہیں ہیں آپ نے فرمایا تو پھر دوسرے فریق سے قسم لے لے میں نے کہا یا رسول اللہ وہ تو قسم کھا لے گا اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت اتاری

بَابٌ ۵۹۶ إِثْمِ مَنْ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ مِنَ الْمَاءِ ؕ

باب جو شخص مسافر کو پانی نہ دے اس کا گناہ [1]

۹۰۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے کہا میں نے ابو صالح سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا

[1] یعنے جو پانی اس کی ضرورت سے زیادہ ہو جیسے حدیث میں اس کی تصریح ہے اور ضرورت کے موافق جو پانی ہو اس کا مالک زیادہ حقدار ہے بہ نسبت مسافر کے

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ رَجُلٌ كَانَ لَهٗ فَضْلُ مَاءٍ بِالطَّرِيْقِ فَمَنَعَهٗ مِنِ ابْنِ السَّبِيْلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهٗ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ وَإِنْ لَّمْ يُعْطِهٖ مِنْهَا سَخِطَ وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهٗ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهٗ لَقَدْ أُعْطِيْتُ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهٗ رَجُلٌ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا۔

وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی طرف تو اللہ قیامت کے دن دیکھے گا بھی نہیں نہ اُن کو پاک کرے گا ان کو دکھ کا عذاب ہوگا ایک تو وہ شخص جس کے پاس راہ میں ضرورت سے زیادہ پانی ہو وہ مسافر کو نہ دے دوسرے وہ شخص جو کسی حاکم سے بیعت کرے دنیا کی غرض سے اگر وہ کچھ دے (دنیا کا فائدہ ہو) تب تو راضی رہے ورنہ خفا ہو جائے تیسرے وہ شخص جو عصر کی نماز کے بعد اپنا اسباب بازار میں بتلائے اور کہے اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں مجھ کو اس کی قیمت یہ ملتی تھی (لیکن میں نے نہ دیا) پھر کوئی شخص اس کو سچا سمجھے (اور دھوکے میں آکر خرید لے) بعد اس کے آپ نے یہ آیت پڑھی جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر جھوٹی قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا سا مال مول لیتے ہیں۔

بَابُ ۵۹۷ سَكْرِ الْأَنْهَارِ

باب نہر کا پانی روکنا

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهٗ حَدَّثَهٗ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن زبیرؓ سے ایک انصاری مرد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زبیر بن عوام سے حرہ کی ندی میں جھگڑا کیا جس کا پانی (مدینہ کے لوگ) کھجور کے درختوں کو دیا کرتے تھے انصاری (زبیرؓ سے) کہنے لگے پانی کو بہنے دو (روکتے کیوں ہو) زبیر نے نہ مانا پھر دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا آپ نے زبیرؓ سے فرمایا اے زبیر اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر اپنے ہمسایا کی زمین میں پانی چھوڑ دے یہ سن کر انصاری غصے ہوا کہنے لگا کیوں نہیں

الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ اَنْ کَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ یَا زُبَیْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَی الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَیْرُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ نَزَلَتْ فِیْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ۔

زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں نا آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا فرمایا اے زبیر اپنے درختوں کو پلا پھر پانی روکے رہ یہاں تک کہ منڈیروں تک بھر آئے زبیر نے کہا قسم خدا کی میں سمجھتا ہوں (سورۂ نساء کی) یہ آیت قسم تیرے مالک کی اُن کا ایمان پورا نہ ہو گا جب تک اپنے جھگڑوں میں تجھ کو فیصلہ کرنے والا نہ بنائیں[۱] اسی بارہ میں نازل ہوئی

بَابٌ ۵۹۸ شُرْبِ الْاَعْلٰی قَبْلَ الْاَسْفَلِ

باب جس کا کھیت بلندی پر ہو پہلے وہ پانی پلائے[۲]

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَیْرُ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا زُبَیْرُ اسْقِ ثُمَّ اَرْسِلْ فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ اِنَّهُ ابْنُ عَمَّتِكَ۔ فَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اسْقِ یَا زُبَیْرُ ثُمَّ یَبْلُغَ الْمَاءُ الْجَدْرَ ثُمَّ اَمْسِكْ فَقَالَ الزُّبَیْرُ فَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ نَزَلَتْ فِیْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے کہا ایک انصاری مرد نے زبیر سے جھگڑا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زبیر تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر پانی چھوڑ دے انصاری نے کہا ہاں وہ آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے نا تب آپ نے فرمایا زبیر اپنے درختوں کو پانی دے پھر پانی کو روکے رہ یہاں تک کہ وہ منڈیروں تک آ جائے زبیر نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ آیت تو قسم تیرے پروردگار کی وہ مومن نہ ہوں گے جب تک اپنے جھگڑوں میں تجھ کو فیصلہ کرنے والا نہ بنائیں اسی باب میں اتری ہے۔

بَابٌ ۵۹۹ شُرْبِ الْاَعْلٰی اِلَی الْکَعْبَیْنِ۔

باب بلند کھیت والا ٹخنوں تک بھر لے

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد نے

---

[۱] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہر کا پانی روکنا درست نہیں بلکہ جب اپنے کھیت یا درختوں کو پانی دے لے تو نشیبی کھیت والے کی طرف چھوڑ دے ۱۲ منہ

[۲] جو نہر یا نالہ کسی کی ملک نہ ہو اس سے پانی لینے میں پہلے بلند کھیت والے کا حق ہے وہ اتنا پانی اپنے کھیت میں دے سکتا ہے کہ اس زمین پانی پیلے اور کھیت کے منڈیروں تک پانی چڑھ آئے پھر نشیبی کھیت والے کی طرف پانی کو چھوڑ دے ۱۲ منہ

قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ يَسْقِي بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ فَاَمَرَهُ بِالْمَعْرُوفِ ثُمَّ اَرْسِلْ اِلٰى جَارِكَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمَاءُ اِلَى الْجَدْرِ وَاسْتَوْعٰى لَهُ حَقَّهُ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اُنْزِلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَقَدَّرَتِ الْاَنْصَارُ وَالنَّاسُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ وَكَانَ ذٰلِكَ اِلَى الْكَعْبَيْنِ

خبر دی کہا مجھ کو ابن جریج نے کہا مجھ سے کہا ابن شہاب نے بیان کیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے ایک انصاری مرد نے حرہ کی ندی میں جس سے کھجور کے درختوں میں پانی دیا کرتے زبیر سے جھگڑا کیا آپ نے فرمایا (انصاری کی رعائت کی) زبیر تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر پانی اپنے ہمسایہ کی طرف چھوڑ دے انصاری نے کہا یہ اس وجہ سے کہ زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا (آپ کو غصہ آگیا[1]) آپ نے فرمایا زبیر اپنے درختوں کو پانی پلا پھر پانی روکے رہ یہاں تک کہ وہ کھیت کی مینڈوں تک آجائے اور زبیر کا جو واجبی حق تھا وہ آپ نے دلا دیا زبیر کہتے تھے خدا کی قسم یہ آیت فلا وربک اخیر تک اسی باب میں اُتری ابن شہاب نے کہا انصار اور دوسرے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فرمانے کا کہ پانی کو روک لے یہاں تک کہ وہ مینڈوں تک پہنچے یہ اندازہ کیا یعنے پانی ٹخنوں تک بھر جائے۔

بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ

باب پانی پلانے کا ثواب۔

۹۰۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سمی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار ایسا ہوا ایک شخص[2] (رستے میں) جا رہا تھا اس کو زور کی پیاس لگی وہ کنویں میں اُترا اور پانی پیا اندر سے نکلا دیکھا تو ایک کتا ہانپ رہا ہے پیاس کے

[1] حالانکہ غصہ کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قاضی کو حکم دینے سے منع فرمایا ہے مگر آپ نے یہ حکم غصے کی حالت میں دیا کیونکہ آپ غصے میں بھی انصاف اور معدلت اور حق بات سے تجاوز نہیں کرتے اور خطا سے معصوم تھے ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا مجھ کو اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ
هٰذَا مِثْلَ الَّذِيْ بَلَغَ بِيْ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ
أَمْسَكَهُ بِفِيْهِ ثُمَّ رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ
اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنَّ
لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا قَالَ فِيْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ
أَجْرٌ تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَالرَّبِيْعُ
بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ۔

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ
أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ
الْكُسُوْفِ فَقَالَ دَنَتْ مِنِّي النَّارُ
حَتّٰى قُلْتُ أَيْ رَبِّ وَأَنَا مَعَهُمْ فَإِذَا
امْرَأَةٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ
قَالَ مَا شَأْنُ هٰذِهِ قَالُوْا حَبَسَتْهَا حَتّٰى
مَاتَتْ جُوْعًا۔

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض
أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِيْ هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا حَتّٰى
مَاتَتْ جُوْعًا فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ قَالَ

مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے اپنے دل میں کہا آخر
اس پر بھی وہی تکلیف ہوگی جو مجھ پر تھی اس نے اپنا موزہ
پانی سے بھرا اور منہ میں تھام کر اوپر چڑھا کتے کو پانی پلایا
اللہ تعالیٰ نے اس کے اس کام کی قدر کی اور اس کو بخش دیا یہ
سن کر صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ کیا جانوروں کو پانی
پلانے میں بھی ہم کو ثواب ملے گا آپ نے فرمایا کیوں نہیں
ہر تازے جگر والے میں ثواب ہے[1]۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے
نافع بن عمرؓ نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے اسماء
بنت ابی بکرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج
گہن کی نماز پڑھی (پھر نماز کے بعد) فرمایا دوزخ مجھ سے اتنی
نزدیک ہوئی کہ میں کہنے لگا پروردگار کیا میں بھی دوزخ والوں
میں ہوں اتنے میں میں نے ایک عورت دیکھی میں سمجھتا ہوں
ایک بلی اس کو نوچ رہی تھی آپ نے پوچھا یہ کیا
معاملہ ہے فرشتوں نے کہا اس نے دنیا میں اس بلی کو
باندھ رکھا یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی

ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک
نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت
کو اس میں عذاب ہوا اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا
یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی وہ عورت دوزخ

---

[1] یہ تو بظاہر عام ہے ہر جانور کو شامل ہے بعضوں نے کہا مراد اس سے حلال چوپائے جانور ہیں اور کتے اور سور وغیرہ میں یہ ثواب نہیں کیونکہ ان کے مار ڈالنے کا حکم ہے میں کہتا ہوں حدیث کو مطلق رکھنا بہتر ہے کتے یا سور کو بھی یہ کیا ضرور ہے کہ پیاسا رکھ کر مارا جائے پہلے اس کو پانی پلادیں پھر مار ڈالیں ابو عبدالملک نے کہا یہ حدیث بنی اسرائیل کے لوگوں سے متعلق ہے ان کو کتوں کے مارنے کا حکم نہ تھا بعضوں نے اس سے یہ دلیل لی ہے کہ کتے کا جھوٹا پاک ہے اور اوپر کتاب الطہارات میں اس کی بحث گذر چکی ہے ۱۲ منہ

فَقَالَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لَا اَنْتِ اَطْعَمْتِهَا وَلَا سَقَيْتِهَا حِيْنَ حَبَسْتِيْهَا وَلَا اَنْتِ اَرْسَلْتِيْهَا فَاَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ ؛

گئی آپ نے یہ فرمایا اللہ خوب جانتا ہے نہ تو نے اُس کو قید میں کھانا پانی دیا اور نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا (کر اپنا پیٹ بھر) لیتی[1]

بَابٌ ۶۱۰ مَنْ رَاٰى اَنَّ صَاحِبَ الْحَوْضِ وَالْقِرْبَةِ اَحَقُّ بِمَائِهِ ؛

باب حوض والا یا مشک والا پہلے اپنے پانی کا زیادہ حق دار ہے (جو بچے وہ دوسروں کو دے)

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِيْنِهِ غُلَامٌ هُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ وَالْاَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ يَا غُلَامُ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَ الْاَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ؛

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (دودھ کا) ایک پیالہ لایا گیا آپ نے اس میں سے پیا اور آپ کے داہنے طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا جو سب لوگوں میں کم سن تھا اور بائیں طرف عمر والے لوگ تھے آپ نے فرمایا لڑکے تو یہ اذن دیتا ہے کہ پہلے میں یہ پیالہ بوڑھوں کو دوں وہ کہنے لگا میں تو آپ کا جھوٹا اپنے حصہ کا کسی کو دینے والا نہیں یا رسول اللہ آخر آپ نے وہ پیالہ اسی کو دے دیا[2]

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَذُوْدَنَّ عَنْ حَوْضِيْ كَمَا تُذَادُ الْغَرِيْبَةُ مِنَ الْاِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ ؛

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہ رض سے سُنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تو (قیامت کے دن) اپنے حوض پر سے کچھ لوگوں کو ایسے ہانک دوں گا جیسے پرائے اونٹ حوض پر سے نکال دیے جاتے ہیں[3]

---

[1] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ بلی کو پانی نہ پلانے سے عذاب ہوا تو معلوم ہوا کہ پانی پلانا ثواب ہے ابن منیر نے کہا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بلی کا قتل کرنا درست نہیں ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب سے مطابقت اس طرح ہے کہ حوض اور مشک کو پیالے پر قیاس کیا ابن منیر نے کہا وجہ مناسبت کی وجہ یہ ہے کہ جب داہنی طرف بیٹھنے والا پیالہ کا زیادہ حق دار ہوا صرف داہنے طرف بیٹھنے کی وجہ سے تو جس نے حوض بنایا یا مشک طیار کی وہ بطریق اولیٰ پہلے اس کے پانی کا حق دار ہوگا ۱۲ منہ [3] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوض والے پر انکار نہیں کیا اس امر پر کہ وہ غیر جانوروں کو اپنے حوض سے ہانک دیتا ہے ۱۲ منہ

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَ كَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرٍ يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمٰعِيْلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ اَوْ قَالَ لَوْلَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَآءِ لَكَانَتْ عَيْنًا مَعِيْنًا وَاَقْبَلَ جُرْهُمُ فَقَالُوْا اَتَاْذَنِيْنَ اَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ قَالَتْ نَعَمْ وَلَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَآءِ قَالُوْا نَعَمْ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ایوب اور کثیر بن کثیر سے ایک نے دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا ابن عباس رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسمٰعیل کی ماں (حضرت ہاجرہ) پر رحم کرے اگر وہ زمزم کو چھوڑ دیتیں (اس کے گرد مینڈ نہ اٹھاتیں) یا یوں فرمایا اگر وہ زمزم سے چلو بھر بھر نہ لیتیں تو وہ ایک بہتا چشمہ ہوتا اور جرہم قبیلہ کے لوگ ان کے پاس آئے کہنے لگے تم ہم کو اپنے پاس اترنے کی اجازت دیتی ہو انہوں نے کہا اچھا لیکن پانی میں تمہارا کوئی دعویٰ نہیں انہوں نے کہا بیشک[1]۔

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ لَقَدْ اُعْطِيَ بِهَا اَكْثَرَ مِمَّا اُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَآءٍ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ الْيَوْمَ اَمْنَعُكَ فَضْلِيْ كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو صالح سمان سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے تو اللہ قیامت کے دن بات بھی نہیں کرنے کا نہ ان کی طرف نظر التفات کرے گا ایک وہ شخص جس نے جھوٹی قسم کھائی مجھ کو اس سامان کے اتنے روپے ملتے تھے حالانکہ اس سے کم ملتے تھے دوسرے جس نے عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائی ایک مسلمان مرد کا مال مار لینے کو تیسرے وہ شخص جس نے اپنی ضرورت سے بچا ہوا پانی روک لیا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تو نے اس پانی کو روک رکھا جو تیرا بنایا ہوا نہ تھا[2]

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہاجرہ کے اس قول پر کہ پانی میں تمہارا کوئی دعویٰ نہیں انکار نہیں کیا خطابی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ جنگل میں جو کوئی پانی نکالے وہ اس کا مالک بن جاتا ہے اور دوسرا کوئی اس میں بے اس کی رضامندی کے شریک نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ

[2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ ضرورت سے زیادہ پانی روکنے پر سزا ملی تو معلوم ہوا کہ بقدر ضرورت اس کو روکنا جائز تھا اور وہ اس کا حق رکھتا تھا بعضوں نے کہا یہ جو فرمایا جو تیرا بنایا ہوا نہ تھا اس سے معلوم ہوا کہ اگر وہ پانی اس نے اپنی محنت سے نکالا ہوتا جیسے کنواں کھودا ہوتا یا مشک میں بھر کر لایا ہوتا تو وہ اس کا حقدار ہوتا ۱۲

تَعْقِلُ يَدَاكَ قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو وَسَمِعَ أَبَا صَالِحٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

آج میں اپنا فضل تجھ سے روک لیتا ہوں علی بن مدینی نے کہا اس حدیث کو ہم سے سفیان بن عیینہ نے کئی بار بیان کیا عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو صالح سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے۔

باب ۶۰۲ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَقَالَ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَى النَّقِيعَ وَأَنَّ عُمَرَ حَمَى السَّرَفَ وَالرَّبَذَةَ ؛

باب رمنہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ کے سوا کوئی محفوظ نہیں کر سکتا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس رض سے کہ صعب بن جثامہ لیثی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمنہ اللہ یا اس کا رسول محفوظ کر سکتا ہے[1] اور امام بخاری نے کہا ہم کو خبر پہنچی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیع کو محفوظ کیا[2] اور حضرت عمرؓ نے سرف اور ربذہ کو

باب ۶۰۳ شُرْبِ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ مِنَ الْأَنْهَارِ ؛

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي ئے

باب نہروں میں سے آدمی اور جانور پانی پی سکتے ہیں[3]

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابو صالح روغن فروش سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے ایک کیلئے ثواب ایک کے لیے بچاؤ اور ایک پر وبال جس کے لیے ثواب ہیں وہ تو وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کے لیے)

---

[1] مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جنگل میں رمنہ روکنا گھاس اور شکار بند کرنا یہ کسی کو نہیں پہنچتا سوا اللہ اور اس کے رسول کے امام اور خلیفہ بھی رسول کا قائم مقام ہے اس کے سوا اور لوگوں کو رمنہ روکنا اور محفوظ کرنا درست نہیں شافعیہ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے ۱۲ منہ

[2] نقیع ایک مقام کا نام ہے مدینے سے بیس میل پر اور سرف اور ربذہ بھی مقاموں کے نام ہیں ۱۲ منہ

[3] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ جو نہریں رستے پر واقع ہوں ان میں آدمی اور جانور سب پانی پی سکتے ہیں وہ کسی کے لیے خاص نہیں

فَلَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ
بِهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ
فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ
كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهُ انْقَطَعَ طِيَلُهَا
فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا
وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ
بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ
كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ فَهِيَ لِذٰلِكَ أَجْرٌ
وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ
يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا
فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا
وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ عَلٰى
ذٰلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ
عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ
الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا
يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا
يَرَهُ ۝

اُن کو باندھ رکھے اُن کی رسی کسی رمنے یا باغ میں لمبی کر دے
وہ اپنی رسی کی لنبائو جہاں تک اُس رمنے یا باغ میں چریں
اُس کے لیے نیکیاں ہوں گی اگر اُن کی رسی ٹوٹ جائے اور
وہ ایک بلندی یا دو بلندی تک ڈوڑ جائیں تو ان کے قدم
اور ان کی لیدیں سب اس کے لیے نیکیاں ہوں گی اگر وہ
کسی ندی پر گذریں وہاں پانی پی لیں گو ان کے مالک کا ارادہ
پلانے کا نہ ہو[1] تب بھی نیکیاں لکھی جائیں گی ایسے شخص کے
لیے تو گھوڑے ثواب ہی ثواب ہیں جس کے لیے بچاؤ
ہیں وہ وہ شخص ہے جس نے روپیہ کمانے کے لیے اور
سوال سے بچنے کے لیے ان کو باندھا پھر ان کی گردنوں
اور پیٹھوں میں اللہ کا جو حق ہے اس کو نہ بھولے تو ایسے
شخص کے لیے گھوڑے بچاؤ ہیں عذاب اور وبال اس شخص
پر ہیں جو اترانے اور دکھانے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے
کے لیے باندھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گدھوں
سے پوچھے گئے آپ نے فرمایا گدھوں کے باب میں تو مجھ
پر کچھ نہیں اترا مگر (سورہ اذا زلزلت کی) یہ جامع آیت
جو کوئی رتی برابر بھلائی کرے گا وہ (قیامت کے دن) اس
کو دیکھ لے گا اور جو کوئی رتی برابر برائی کرے گا وہ بھی دیکھ
لے گا۔

۹۱۶ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ
عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ
يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک
نے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن سے انہوں نے
یزید سے جو منبعث کا غلام تھا انہوں نے زید بن خالد جہنی[2] سے
انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرتؐ پاس آیا اور آپ سے

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ اگر جانوروں کو نہر سے پانی پی لینا جائز نہ ہوتا تو اس پر ثواب کیوں ملتا اور جب بغیر پلانے کے قصد کے ان کے خود بخود پانی پی لینے میں ثواب ملا تو قصداً پلانا بطریق اولیٰ جائز بلکہ موجب ثواب ہوگا ۱۲ منہ
[2] اس کا نام ابو عمیر مالک تھا بعضوں نے کہا بلال بعضوں نے کہا زید بن خالد ۱۲ منہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَسَأَلَہٗ عَنِ اللُّقَطَۃِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَہَا وَوِکَاءَھَا ثُمَّ عَرِّفْہَا سَنَۃً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُہَا ... وَاِلَّا فَشَأْنَکَ بِہَا قَالَ فَضَالَّۃُ الْغَنَمِ قَالَ ھِیَ لَکَ اَوْ لِاَخِیْکَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّۃُ الْاِبِلِ قَالَ مَالَکَ وَلَہَا مَعَہَا سِقَاؤُھَا وَحِذَاؤُھَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْکُلُ الشَّجَرَ حَتّٰی یَلْقَاھَا رَبُّہَا۔

باب ۶ بَیْعِ الْحَطَبِ وَالْکَلَاِ۔

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ اَحْبُلًا فَیَاْخُذَ حُزْمَۃً مِّنْ حَطَبٍ فَیَبِیْعَ فَیَکُفَّ اللّٰہُ بِہٖ وَجْھَہٗ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ اُعْطِیَ اَمْ مُنِعَ۔

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ مَوْلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رض یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّحْتَطِبَ اَحَدُکُمْ حُزْمَۃً عَلٰی ظَہْرِہٖ خَیْرٌ لَّہٗ

پڑی ہوئی چیز (لقطہ) کو پوچھا آپ نے فرمایا اس کی تھیلی اور سر بندھن پہچان رکھ پھر ایک برس تک لوگوں سے پوچھتا رہ اگر اس کا مالک آ گیا تو خیر ورنہ جو چاہے وہ کر اس نے پوچھا بھولی بھٹکی بکری آپ نے فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی اس نے بھولا بھٹکا اونٹ پوچھا آپ نے فرمایا اونٹ سے تجھے کیا غرض اس کے ساتھ مشک اور موزہ سب موجود ہے پانی پی لیتا ہے درخت کے پتے کھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک آئے اس کو لے لے۔

باب لکڑی گھانس بیچنا[۵]۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے زبیر بن عوام سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر تم میں کوئی ایک رسی لے اور لکڑی کا گٹھا لا کر بیچے اس سے اپنا گذر کرے اور اپنی عزت بچائے تو اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے وہ دیں یا نہ دیں۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو عبید سے جو عبد الرحمن بن عوف کے غلام تھے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں کوئی اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لاد کر لائے تو اس سے بہتر ہے کہ کسی سے سوال کرے وہ

[۵] اس باب کی مناسبت کتاب الشرب سے یہ ہے کہ لکڑی پانی گھانس وغیرہ یہ سب مشترک ہیں جن سے ہر ایک آدمی نفع اٹھا سکتا ہے حدیث میں جو لکڑی اور گھانس بیان کی گئی ہے اس سے مراد یہی ہے کہ جو غیر ملکی زمین میں واقع ہو ۱۲ منہ

مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ اَحَدًا اَيُعْطِيَهُ اَوْ يَمْنَعُهُ ؛

۹۱۹ - حَدَّثَنَآ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّهُ قَالَ اَصَبْتُ شَارِفًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَغْنَمٍ يَّوْمَ بَدْرٍ قَالَ وَاَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا اُخْرٰى فَاَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَحْمِلَ عَلَيْهِمَا اِذْخِرًا لِاَبِيْعَهُ وَمَعِيَ صَآئِغٌ مِّنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ فَاَسْتَعِيْنَ بِهٖ عَلٰى وَلِيْمَةِ فَاطِمَةَ وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِيْ ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَعَهٗ قَيْنَةٌ فَقَالَتْ ؛ اَلَا يَا حَمْزَ لِلشُّرُفِ النِّوَآءِ فَثَارَ اِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ اَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَّمِنَ السَّنَامِ قَالَ قَدْ جَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ فَنَظَرْتُ اِلٰى مَنْظَرٍ اَفْظَعَنِيْ فَاَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهٗ زَيْدٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَدَخَلَ عَلٰى

وہ اُس کو دے یا نہ دے)

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہا مجھ کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسین سے انہوں نے اپنے والد امام حسینؓ سے انہوں نے جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ رضہ سے انہوں نے کہا بدر کے دن جو لوٹ کا مال ملا اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے ایک جوان اونٹنی پائی اور ایک جوان اونٹنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو عنایت فرمائی میں نے ان دونوں اونٹنیوں کو ایک انصاری آدمیؓ کے دروازے پر بٹھایا میرا قصہ یہ تھا کہ ان پر اذخر لاد کر لاؤں اس کو بیچوں میرے ساتھ بنی قینقاع کا ایک سنار بھی تھا اور حضرت فاطمہ رضہ سے جو میں نکاح کرنے والا تھا اس کا ولیمہ کروں اس وقت حمزہ بن عبد المطلب اسی گھر میں شراب پی رہے تھے اور گانے والی گا رہی تھی اس نے یہ مصرع گایا اٹھو حمزہ فربہ جوان اونٹنیاں یہ سن کر حمزہ تلوار لے کر لپکے اُن کے کوہان کاٹ لیے ان کے پیٹ پھاڑ ڈالے اور کلیجیاں نکال لیں ابن جریج نے ابن شہاب سے پوچھا اور کوہان انہوں نے کہا کوہان بھی کاٹ کر لے گئے ابن شہاب نے کہا حضرت علی رضہ (کو جب خبر ہوئی وہ گئے) کہتے ہیں میں نے ایک ایسا واقعہ دیکھا جس سے میں گھبرا گیا میں اُسی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ کو سارا قصہ کہہ سنایا آپ کے پاس اُس وقت زید بن حارثہ بیٹھے تھے آپ چلے زید بھی

ـــــ
سلہ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ　سلہ اس وقت تک نہ شراب حرام ہوا تھا نہ گانا سننا ۱۲ منہ

حَمْزَةُ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ وَ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدٌ لِاٰبَائِيْ فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَهْقِرُ حَتّٰى خَرَجَ عَنْهُمْ وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ ؀

آپ کے ساتھ اور میں بھی گیا حمزہ کے پاس پہنچے آپ اُن پر غصے ہوئے حمزہ نے (جو نشہ میں تھے) آنکھ اٹھائی اور کہنے لگے تم ہو کیا میرے باپ دادے کے غلام[1] یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے پاؤں لوٹے وہاں سے تشریف لے گئے[2] جب تک شراب حرام نہیں ہوا تھا۔

بَابُ الْقَطَائِعِ ؀

باب جاگیر مقطعہ دینے کا بیان[3]

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقْطِعَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ حَتّٰى تُقْطِعَ لِاِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِثْلَ الَّذِيْ تُقْطِعُ لَنَا قَالَ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ ؀

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے کہا میں نے انس سے سُنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری لوگوں کو بحرین کے ملک میں جاگیر مقطعے دینا چاہے انہوں نے عرض کیا جب لیں گے کہ بھائی مہاجرین کو بھی ویسے ہی جاگیر مقطعے سرفراز فرمائیے آپ نے فرمایا (بات یہ ہے) تم میرے بعد یہ دیکھو گے کہ دوسرے لوگ تم پر مقدم رکھے گئے تو مجھ سے ملنے تک صبر کیے رہنا[4]

بَابُ كِتَابَةِ الْقَطَائِعِ وَقَالَ

باب جاگیر مقطعوں کی سند لکھ دینا

اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رضـ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ لِيُقْطِعَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اور لیث نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی انہوں نے انس رضـ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا اس لیے کہ بحرین میں اُن کو جاگیریں دیں انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر آپ دیتے ہیں

---

[1] حضرت حمزہ اس وقت نشہ میں تھے اس لیے ایسا کہنے سے گنہ گار نہیں ہوئے دوسرے ان کا مطلب یہ تھا کہ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ اور حضرت علی کے والد ابو طالب دونوں ان کے لڑکے تھے اور لڑکا اپنے باپ کا گویا غلام ہی ہوتا ہے ۱۲ منہ

[2] اس وقت یہی مناسب تھا شاید حمزہ کچھ اور کہہ بیٹھتے دوسری روایت میں ہے کہ اُن کا نشہ اترنے کے بعد آپ نے ان سے اونٹنیوں کی قیمت حضرت علی کو دلوائی باب کا مطلب اس فقرے سے نکلتا ہے کہاں پراذ خر لادکر لاؤں اذخر ایک خوشبودار گھانس ہے ۱۲ منہ

[3] اصل کتاب میں قطائع کا لفظ ہے وہ مقطعہ اور جاگیر دونوں کو شامل ہے شافعیہ نے کہا آباد زمین کو جاگیر میں دینا درست نہیں ویران زمین میں سے امام جس کو لائق سمجھے جاگیر دے سکتا ہے مگر جاگیر دار یا مقطع دار اس کا مالک نہیں ہو جاتا محب طبری نے اسی کا یقین کیا ہے لیکن قاضی عیاض نے کہا اگر امام اس کو ملک بنا دے تو مالک ہو جائیگا ۱۲ منہ

[4] ان کو خلافت حکومت نہ ملے گی تم محروم رہو گے تو صبر کیے رہنا جنگ وجدل نہ کرنا انصار نے اسی حدیث کے موافق عمل کیا اور خلیفہ وقت کی اطاعت کی رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ

اِنْ فَعَلْتَ فَاكْتُبْ لِاِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اُثْرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ ۔

تو ہمارے بھائی قریش کے لوگوں کو بھی ویسے ہی جاگیروں کی سند میں لکھ دیجئے آپ نے اس کو پسند نہ فرمایا اور ارشاد ہوا تم میرے بعد دیکھو گے دوسرے لوگ تم پر مقدم رکھے گئے تو مجھ سے ملنے تک صبر کیے رہنا۔

بَابُ حَلَبِ الْاِبِلِ عَلَى الْمَاءِ ۔

باب پانی کے پاس اونٹنیوں کو دوہنا

۹۲۱ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ حَقِّ الْاِبِلِ اَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ ۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے ہلال بن علی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اونٹنیوں کا یہ حق ہے کہ اُن کا دودھ پانی کے پاس دوہا جائے[1]

بَابُ الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهٗ مَمَرٌّ اَوْ شِرْبٌ فِيْ حَائِطٍ اَوْ فِيْ نَخْلٍ ۔

باب باغ میں گزرنے کا حق یا کھجور کے درختوں میں پانی پلانے کا حصہ۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ فَلِلْبَائِعِ الْمَمَرُّ وَالسَّقْيُ حَتّٰى يَرْفَعَ وَكَذٰلِكَ رَبُّ الْعَرِيَّةِ ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[2] جس نے پیوند کرنے کے بعد کھجور کا درخت بیچا تو اس کا میوہ (جو درخت پر ہو) بیچنے والے ہی کا ہے اور جب تک وہ اپنا میوہ اٹھا لے اس کو وہاں جانے اور درخت کو پانی پلانے کا حق ہوگا اور ایسا ہی عریہ والے کو بھی[3]

۹۲۲ - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَمَالُهٗ لِلَّذِيْ

ہم کو عبداللہ بن یوسف نے خبر دی کہا ہم سے لیث نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن شہاب نے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی پیوند لگانے کے کھجور کا درخت خریدے تو اس کا میوہ (جو درخت پر ہو) بائع کا ہوگا مگر جب خریدار اس کی شرط کر لے اور جو کوئی مال والا غلام خریدے

[1] کیونکہ پانی پر اکثر محتاج لوگ جمع ہوتے ہیں وہ بھی دودھ پئیں ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر موصولاً باب من باع نخلا قد ابرت میں گذر چکی ہے [3] عریہ کا ذکر اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ

بَاب اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَعَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ فِي الْعَبْدِ:

۹۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رض قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُبَاعَ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا۔

۹۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنِ الْمُزَابَنَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَاَنْ لَّا تُبَاعَ اِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ اِلَّا الْعَرَايَا

۹۲۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِي سُفْيٰنَ مَوْلَى اَبِي اَحْمَدَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ

تو مال بائع کا ہو گا[1] مگر جب خریدار شرط کرلے[2] یہ حدیث امام مالک نے[3] انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے عمرؓ سے بیان کیا ہے اُس میں صرف غلام کا ذکر ہے۔

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے زید بن ثابت سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی انداز کر کے خشک کھجور ان کے بدل دینے کی[4]۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان عیینہ نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابرؓ سے سُنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ اور محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا[5] اور میوے کے بیچنے سے جب اس کی پختگی نہ کھلی ہو اور آپ نے یہ حکم دیا کہ میوہ یا غلہ جو درخت پر لگا ہو نہ بیچا جائے مگر روپیہ اشرفی کے بدل البتہ عرایا کی اجازت دی۔

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے ابوسفیان (وہب) جو ابن ابی احمد کے غلام تھے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی بیع کی اجازت دی

---

[1] امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے اور ایک روایت امام احمد سے بھی ایسے ہی ہے اور شافعی اور مالک سے مروی ہے کہ اگر بائع نے اس غلام کو کسی مال کا مالک بنا دیا تھا تو وہ مال خریدار کا ہو جائے گا ۱۲ منہ [2] کہ اس مال کا کل یا جز میں لوں گا اور بائع راضی ہو کر اسی شرط پر بیع کرے ۱۲ منہ [3] یعنے اُسی اسناد سے مروی ہے جو اوپر گذرا تو یہ تعلیق نہیں ہے ۱۲ منہ [4] باب کی مناسبت اس طرح سے ہے کہ جب عریہ کا دینا جائز ہوا تو خواہ مخواہ عریہ والا باغ میں جائے گا اپنے پھلوں کی حفاظت کرنے کو یہ جو فرمایا انداز کر کے اس کے برابر خشک کھجور کے بدل بیچ ڈالنے کی اجازت دی اس کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص کو دو تین درخت کھجور کے بہ طریق عریہ کے ملے وہ ایک انداز کرنے والے کو بلائے وہ انداز کر دے کہ درخت پر جو تازی کھجور ہے وہ سوکھنے کے بعد اتنی رہیگی اور عریہ والا اتنی سوکھی کھجور کسی شخص سے لے کر درخت کا میوہ اس کے ہاتھ بیچ ڈالے تو یہ درست ہے حالانکہ یوں کھجور کے بدل انداز کر کے بیچنا درست نہیں کیونکہ اس میں کمی بیشی کا احتمال رہتا ہے مگر عریہ والے اکثر محتاج بھوکے لوگ ہوتے ہیں تو ان کے کھانے کے لیے ضرورت پڑتی ہے اسی لیے ان کے لیے یہ بیع آپ نے جائز فرما دی ۱۲ منہ [5] مخابرہ اور محاقلہ اور مزابنہ کے معنے اوپر گذر چکے ہیں ۱۲ منہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَكَّ دَاوُدُ فِي ذٰلِكَ ۔ اتنے ہی کھجور کے بدل اندازے سے جب پانچ وسق کے اندر یا پانچ وسق ہو یہ شک داؤد بن حصین نے کی ۔

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَصْحَابَ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ أَذِنَ لَهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي بُشَيْرٌ مِثْلَهُ ۔

ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ابو اسامہ نے خبر دی کہا مجھ کو ولید بن کثیر نے خبر دی کہا مجھ کو بشیر بن یسار نے جو بنی حارثہ کے غلام تھے اُن سے رافع بن خدیج اور سہل ابن ابی حثمہ دونوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع کیا یعنے درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدل بیچنے سے البتہ عرایا والوں کو اس کی اجازت دی امام بخاری نے کہا ابن اسحاقؒ نے کہا مجھ سے بشیر نے ایسی ہی حدیث بیان کی ۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا

كِتَابٌ فِي الْاِسْتِقْرَاضِ وَأَدَاءِ الدُّيُونِ وَالْحَجْرِ وَالتَّفْلِيسِ

باب قرض لینے اور قرض ادا کرنے اور حجر کرنے اور مفلسی منظور کرنے کے بیان میں۔

بَابُ ۶۰۹ مَنِ اشْتَرٰى بِالدَّيْنِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ ثَمَنُهُ أَوْ لَيْسَ بِحَضْرَتِهِ ۔

باب جو شخص قرض کوئی چیز خریدے اور اس کے پاس قیمت نہ ہو یا اس وقت موجود نہ ہو ۔

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ أَتَبِيعُنِيهِ قُلْتُ نَعَمْ فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو جریر نے خبر دی انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا آپ نے فرمایا تیرا اونٹ کیسا ہے تو اس کو بیچتا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں بیچتا ہوں آخر میں نے آپ کے ہاتھ بیچ ڈالا جب آپ مدینہ میں آئے تو میں اونٹ لے کر

ؔ۱ یہ تعلیق ہے کیونکہ امام بخاری نے ابن اسحاق کو نہیں پایا حافظ نے کہا مجھ کو یہ تعلیق موصولاً نہیں ملی ۱۲ منہ ؔ۲ حجر کہتے ہیں تصرف سے روک دینا حاکم جس شخص کے لیے بوجہ فتور عقل یا کثرت قرض کے مناسب سمجھتا ہے تو یہ حکم دیتا ہے کہ وہ کوئی بیع شرا نہ کرے اگر کرے تو وہ باطل ہے اس کو حجر کہتے ہیں ۱۲ منہ ؔ۳ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر رضہ کا اونٹ سفر میں خرید فرمالیا حالانکہ اس وقت آپ کے پاس قیمت نہ تھی مدینہ میں آن کر آپ نے قیمت دی ۱۲

ثَمَنَهُ.

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى طَعَامًا مِّنْ يَّهُوْدِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ وَّرَهَنَهُ دِرْعًا مِّنْ حَدِيْدٍ.

آپ پاس پہنچا آپ نے مجھے اُس کی قیمت دے دی

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے کہا ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس قرض میں گرو رکھنے کا ذکر کیا انہوں نے کہا مجھ سے اسود بن یزید نے بیان کیا کہا انہوں نے حضرت عائشہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے غلہ خرید ا اودھار پر اور اپنی لوہے کی زرہ (قیمت کے بدل) اس کے پاس رکھ دی۔

بَابٌ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَهَا اَوْ اِتْلَافَهَا.

باب جو شخص لوگوں کا مال ادا کرنے کی نیت سے لے[1]

اور جو ہضم کرنے کی نیت سے لے (برباد کرنے کو)

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَهَا اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ.

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا انہوں نے ثور بن زید سے انہوں نے ابوالغیث سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص لوگوں کا مال اُس نیت سے لے کہ اس کو ادا کرے گا تو اُس کی طرف سے ادا کر دے گا[2] اور جو شخص اس کو تباہ کرنا چاہے گا تو اللہ اس کو تباہ کر دے گا۔

بَابٌ اَدَاءِ الدُّيُوْنِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا.

باب قرضوں کا ادا کرنا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا اللہ تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ لوگوں کی امانتیں اُن کو ادا کرو اور جب تم لوگوں کا جھگڑا ہو فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو اللہ جو تم کو نصیحت کرتا ہے وہ بہت اچھی ہے اور سب کچھ سنتا دیکھتا ہے[3]۔

[1] یعنے خرید سے یا قرض لے ۱۲ منہ [2] یعنے قرض ادا کرنے کی نیت سے قرض لے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے یا تو دنیا ہی میں اس کا قرض ادا کرا دیتا ہے یا اگر مفلسی کی وجہ سے وہ ادا نہ کر سکے تو آخرت میں اس کو عذاب نہ ہوگا یہ جو فرمایا اللہ اس کو تباہ کرے گا تو یہ تباہی دنیا میں ہوگی یا آخرت میں ۱۲ منہ [3] امام بخاری اس آیت کو اس لیے لائے کہ جو امانت کے ادا کرنے کا اللہ نے حکم دیا حالانکہ اس کی ذمہ داری امین پر نہیں ہوتی تو قرض کا ادا کرنا بطریق اولیٰ لازم ہوگا ۱۲ منہ

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَبْصَرَ يَعْنِي أُحُدًا قَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّهُ يُحَوَّلُ لِي ذَهَبًا تَمْكُثُ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ فَوْقَ ثَلَثٍ إِلَّا دِينَارًا أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَقَلُّونَ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَأَشَارَ أَبُو شِهَابٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ وَقَالَ مَكَانَكَ وَتَقَدَّمَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ مَكَانَكَ حَتَّى آتِيَكَ فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ الَّذِي سَمِعْتُ أَوْ قَالَ الصَّوْتُ الَّذِي سَمِعْتُ قَالَ وَهَلْ سَمِعْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ فَعَلَ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوشہاب (عبدربہ) نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے ابوذرؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے اُحد کا پہاڑ جب دیکھا تو فرمایا میں یہ پسند نہیں کرتا کہ یہ پہاڑ سارا سونے کا ہو جائے اور پھر اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے مگر وہ دینار رہے تو رہے جس کو میں نے قرضہ ادا کرنے کے لے رکھ لیا ہو پھر فرمایا دیکھو جو دولت مند ہیں وہی محتاج ہیں[۱] مگر جو اس طرح خرچ کریں ابوشہاب راوی نے سامنے اور داہنے بائیں اشارہ کیا[۲] اور ایسے لوگ تھوڑے ہیں[۳] اور فرمایا یہیں ٹھہرا رہ آپ تھوڑی دور آگے بڑھ گئے میں نے کچھ آواز سنی اور چاہا ادھر جاؤں پھر مجھ کو آپ کا فرمانا یاد آیا کہ یہیں ٹھہرا رہ جب تک میں تیرے پاس آؤں جب آپ تشریف لائے تو میں نے پوچھا یہ آواز کیا تھی جو میں نے سُنی تھی آپ نے فرمایا تو نے سُنی تھی میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا ہوا یہ کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہنے لگے تمہاری اُمت کے لوگوں میں سے جو کوئی مر جائے وہ شرک نہ کرتا ہو تو جنت میں جائے گا میں نے کہا اگرچہ وہ ایسے ایسے کام کرتا ہو (زنا اور چوری)

---

[۱] یعنے آخرت میں ان کو ثواب کی کمی ہو گی۔ آنا نکر غنی ترند محتاج ترند ۱۲ منہ [۲] مطلب یہ ہے کہ روپیہ جوڑ کر نہ رکھا حب اللہ تے دیا تو کھایا کھلایا محتاجوں کو ادھر ادھر جہاں دیکھا تقسیم کیا ۱۲ منہ [۳] جو روپیہ ملنے کے بعد سب خرچ کر ڈالیں ورنہ اکثر لوگ روپیہ سے محبت پیدا کر لیتے ہیں اور اس کو جوڑ کر رکھتے ہیں نہ آپ کھاتے ہیں نہ دوسروں کو کھلاتے ہیں گویا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا میں ان کو ہمیشہ رہنا ہے حاشا و کلا مرتے وقت اپنے لیے حسرت اور ندامت جوڑ تے ہیں ۱۲ منہ

كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ ٭

انہوں نے کہا ہاں[1]

۹۳۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا يَسُرُّنِي أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلٰثٌ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ رَوَاهُ صَالِحٌ وَعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

ہم سے احمد بن شبیب بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے انہوں نے یونس سے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس احد پہاڑ برابر سونا ہو تب بھی مجھ کو یہ اچھا نہیں لگتا کہ تین دن گذر جائیں اور اس میں سے کچھ سونا میرے پاس رہے ہاں قرض ادا کرنے کے لیے کچھ میں رکھ چھوڑوں تو اور بات ہے اس حدیث کو صالح اور عقیل نے بھی زہری سے روایت کیا

بَابُ اسْتِقْرَاضِ الْإِبِلِ ٭

باب اونٹ قرض لینا

۹۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بِبَيْتِنَا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَاشْتَرُوا لَهُ بَعِيرًا فَأَعْطُوهُ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو سلمہ بن کہیل نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے ابوسلمہ سے سُنا وہ ہمارے گھر میں بیان کرتے تھے کہ ابوہریرہ رض نے روایت کی ایک شخص نے (عرابی یا دوسرا کوئی) آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے تقاضا کیا اور سخت کلامی کی آپ کے اصحاب نے اس کو سزا دینا چاہا آنحضرت نے فرمایا جانے دو جس کا کچھ حق نکلتا ہو وہ ایسی

[1] باب کا مطلب اس فقرے سے نکلتا ہے مگر وہ دینار رہے تو رہے جس کو میں نے قرضہ ادا کرنے کے لیے رکھ لیا ہو کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرض ادا کرنے کی فکر ہر شخص کو کرنا چاہیئے اور اس کا ادا کرنا خیرات کرنے پر مقدم ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ خیرات کرنے کے لیے کوئی شخص بلا ضرورت قرض لے تو جائز ہے یا نہیں اور صحیح یہ ہے کہ ادا کرنے کی نیت ہو تو جائز ہے بلکہ ثواب ہے عبد اللہ بن جعفر بے ضرورت قرض لیا کرتے لوگوں نے وجہ پوچھی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ قرضدار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اپنا قرض ادا کرے میں چاہتا ہوں کہ اللہ میرے ساتھ رہے اور تجربہ سے معلوم ہوا کہ جو شخص نیک کاموں میں خرچ کرنے کی وجہ سے قرضدار ہو جائے تو پروردگار اس کا قرض غیب سے ادا کرا دیتا ہے ہمارے مرشد مولانا فضل رحمان صاحب مراد آبادی قدس سرہ مسافروں کی خدمت گذاری کیا کرتے اور محض متوکل تھے جب انتقال ہوا اس وقت کئی ہزار کے قرضدار تھے ان کی قبر پر بہت سے لوگ جمع تھے ایک شخص کھڑے ہوئے اور کہنے لگے مولانا پر جس جس کا قرض ہو وہ ایمان سے بتلا دے میں ان کی قبر پر رکھ دیتا ہوں اٹھائے چنانچہ قرضخواہ یہ سن کر حاضر ہو دے اور انہوں نے سب کا قرض دام دام چکا دیا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۱۲ منہ [2] کہنے لگا باقی پر سمّوا کیئر

إِيَّاهُ وَقَالُوا لَا نَجِدُ إِلَّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ قَالَ اشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً ؛

بَاب ٦١٣ حُسْنِ التَّقَاضِي -

٩٢٣ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَاتَ رَجُلٌ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ قَالَ كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فَأَتَجَوَّزُ عَنِ الْمُوسِرِ وَأُخَفِّفُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَغُفِرَ لَهُ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

بَاب ٦١٤ هَلْ يُعْطِي أَكْبَرَ مِنْ سِنِّهِ ؛

٩٢٤ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ بَعِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ فَقَالُوا مَا نَجِدُ

باتیں کہہ سکتا ہے ایک اونٹ خرید و اس کو دے دو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس کا سا اونٹ تو نہیں ملتا اس سے بڑھیا ملتا ہے آپ نے فرمایا وہی خرید کر دے دو تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جو قرض اچھے طور سے ادا کریں۔

باب نرمی سے تقاضا کرنے کا ثواب

ہم سے مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبد الملک سے انہوں نے ربعی بن خراش سے انہوں نے حذیفہ رض سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک شخص مر گیا[1] اس سے پوچھا (تیرے پاس کوئی نیکی ہے) وہ کہنے لگا میں بیوپاری آدمی اتنا تھا کہ مالدار کو بس مہلت دیتا تھا اور نادار کو معاف کر دیتا تھا آخر وہ بخشا گیا ابو مسعود رض نے کہا میں نے بھی یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

باب قرضے کے اونٹ کے بدل اس سے زیادہ عمر کا اونٹ دینا

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ قطان سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے کہا مجھ سے سلمہ بن کہیل نے بیان کیا انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے ایک (گنوار) شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور ایک اونٹ کا تقاضا آپ پر کرنے لگا آپ نے فرمایا اس کا اونٹ دو لوگوں نے کہا

تغیر صلعم یا تم عبد المطلب کی اولاد تم میں جھوٹ بولنے اور قرضخواہ کو ٹالنے کی عادت نہ ہے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا ۱؎ ترجمہ باب ہمیں مسئلہ نکلتا ہے اونٹ کی مثل اور جانور بھی ہیں اُن کا قرض لینا درست ہے ویسا ہی جانور اس کا بدل ادا کرے اہل حدیث اور سفیان ثوری اور شافعی اور مالک اور جمہور علماء یہی کہتے ہیں پر امام ابو حنیفہ نے اس کو ناجائز رکھا ہے اور جس حدیث سے دلیل ہے کہ حیوان کی بیع حیوان کے ساتھ اُدھار منع ہوئی اول تو مرسل ہے دوسرے اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں طرف اُدھار ہو تو منع ہے ۱۲ منہ ۲؎ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

إِلَّا سِنًّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَوْفَيْتَنِي أَوْفَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ فَإِنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ أَحْسَنَهُمْ قَضَاءً.

بَابُ ۱۵ حُسْنِ الْقَضَاءِ

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الْإِبِلِ فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ فَطَلَبُوا سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا فَقَالَ أَعْطُوهُ فَقَالَ أَوْفَيْتَنِي وَفَى اللّٰهُ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً.

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا خَلَّادٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرٌ أُرَاهُ قَالَ ضُحًى فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي.

بَابُ ۱۱۶ إِذَا قَضَى دُونَ حَقِّهِ

اس کے اونٹ سے بڑی عمر کا اونٹ موجود تھا[1] تب وہ شخص کہنے لگا آپ نے میرا پورا حق دے دیا اللہ آپ کو پورا ثواب دے آپ نے فرمایا وہی اونٹ دے دو اچھے وہی لوگ ہیں جو اچھی طرح قرض ادا کریں[2]

باب اچھی طرح سے ادا کرنا

ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کا اونٹ ایک عمر کا قرض تھا وہ آپ سے تقاضا کرنے آیا آپ نے (صحابہؓ سے) فرمایا اس کا اونٹ دو انہوں نے ڈھونڈا تو اس عمر کا اونٹ نہ پایا البتہ زیادہ عمر کا موجود تھا آپ نے فرمایا وہی دے دو وہ کہنے لگا آپ نے میرا قرض بھرپور دے دیا اللہ آپ کو بھرپور ثواب دے آپ نے فرمایا دیکھو تم میں وہی اچھے لوگ ہیں جو اچھی طرح قرض ادا کریں

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر نے کہا ہم سے محارب بن دثار نے انہوں نے جابرؓ بن عبداللہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ اس وقت مسجد میں تھے مسعر نے کہا میں سمجھتا ہوں محارب نے کہا چاشت کا وقت تھا خیر آپ نے فرمایا (تحیۃ المسجد کی) دو رکعتیں پڑھ اور میرا کچھ قرض آپ پر نکلتا تھا آپ نے ادا کیا اور کچھ زیادہ دیا۔

باب قرض دار قرضہ سے کم ادا کرے اور قرضخواہ

---

[1] جو قیمت میں اس کے اونٹ سے زیادہ ہے کیونکہ اس کا اونٹ پاٹھا تھا ۱۲ منہ [2] یہ آپ کا حسن خلق تھا حالانکہ اس نے سختی سے تقاضا کیا اور کوئی ہوتا تو اس کا قرض بھی نہ دیتا سخت سست جواب دے کر نکال دیتا اگر حکم بھی کرتا تو اس کے واجبی حق سے ایک پیسہ بڑھ کر نہ دیتا مگر آپ نے بدی کے بدل نیکی کی اور قدرت کے ساتھ تواضع یہ بہت مشکل ہے اور آپ کے برحق پیغمبر ہونے کی ایک بڑی نشانی ہے قسطلانی نے کہا بلا شرط قرض ادا کرتے وقت زیادہ دینا منع نہیں بلکہ مستحب ہے اور قرضخواہ کو اس کا لینا جائز ہے ۱۲ منہ

وَحَلَّلَهُ فَهُوَ جَائِزٌ۔

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رضـ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيدًا وَّعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُمْ اَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا اَبِي فَاَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطِي وَقَالَ سَنَغْدُوا عَلَيْكَ فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ اَصْبَحَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ وَبَقِيَ لَنَا مِنْ ثَمَرِهَا۔

بَابٌ اِذَا قَاصَّ اَوْ جَازَفَهُ فِي الدَّيْنِ تَمْرًا بِتَمْرٍ اَوْ غَيْرِهِ

معاف کر دے تو جائز ہے[1]

ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو یونس نے، انھوں نے زہری سے کہا، مجھ سے عبداللہ یا عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے بیان کیا، اُن کو جابر بن عبداللہ نے خبر دی، اُن کے والد اُحد کے دن شہید ہوئے دو قرضدار تھے قرضخواہوں نے اپنے قرض کے لیے سخت تقاضا کیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سے بیان کیا آپ نے قرضخواہوں سے کہا ایسا کرو باغ میں جتنی کھجور ہے وہ سب لے لو باقی قرض معاف کر دو انہوں نے نہ مانا[2] آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باغ کا میوہ اُن کو نہ دیا اور مجھ سے یہ فرمایا صبح کو ہم تیرے باغ میں آئیں گے (قرضخواہوں کو بلوا لینا) پھر صبح آپ تشریف لائے باغ میں گھومے اور میوے میں برکت کے لیے دعا فرمائی میں نے جو کھجور کاٹی تو سب کا قرض ادا کر دیا اور کچھ بچ رہی۔

باب اگر قرض ادا کرتے وقت کھجور کے بدل اتنی ہی کھجور یا اور کوئی میوہ یا اناج اسی میوے یا اناج کے بدل برابر ماپ تول کر یا انداز کر کے دے تو درست ہے[3]

---

[1] یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب کتاب میں وحللہ ہو واو عطف کے ساتھ اکثر نسخوں میں او حللہ ہے تو ترجمہ یوں ہوگا جب قرضدار قرضخواہ کے حق سے کم دے اور وہ راضی ہو جائے یا معاف کر دے تو یہ جائز ہے ابن بطال نے کہا صحیح واو عطف کے ساتھ ہے ۱۲ منہ [2] آپ کا یہ فرمانا بطریق حکم نہ تھا ورنہ ان کو ماننا فرض ہو جاتا بلکہ آپ نے بطور صلاح خیر کے ان کو یہ مشورہ دیا اگر وہ سارا باغ لے لیتے تو فائدہ میں رہتے ادھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو جاتے مگر پروردگار عالم کو تو جابر کا فائدہ کرانا منظور تھا وہ لوگ کم قسمت تھے جابرؓ خوش نصیب قرض کا قرض ادا ہو گیا میوہ کھانے کے لیے بچ گیا ۱۲ منہ [3] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ گو کھجور کی بیع کھجور کے بدل یا اور کسی میوے کی اسی میوے کے بدل انداز سے جائز نہیں نہ اس میوے کی بیع جو درخت پر ہو یعنے تر ہو خشک میوے کے بدل کیونکہ اس میں کمی زیادتی کا احتمال ہے بجز عریہ کے مگر قرض بچکا دام کا حکم علیحدہ ہے قرض ادا کرتے وقت اگر باغ کا میوہ جو درختوں پر ہو اسی خشک میوے کے بدل جو قرض آتا ہو انداز کر کے دیدے تو جائز ہے باب کی حدیث سے صاف اس کا جواز نکلتا ہے کس لیے کہ آنحضرتؐ نے پہلے جابرؓ کے قرضخواہوں کو یہی صلاح دی کہ وہ اپنی خشک کھجور کے بدل جو جابرؓ کے باپ پر قرض آتی ہے باغ کی تر کھجور جو درختوں پر تھی لے لیں ۱۲ منہ

۹۳۸- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رض أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرٌ فَأَبَى أَنْ يُنْظِرَهُ فَكَلَّمَ جَابِرٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَ لَهُ إِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ لِيَأْخُذَ ثَمَرَ نَخْلِهِ بِالَّذِي لَهُ فَأَبَى فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ فَمَشَى فِيهَا ثُمَّ قَالَ لِجَابِرٍ جُدَّ لَهُ فَأَوْفِ لَهُ الَّذِي لَهُ فَجَدَّهُ بَعْدَ مَا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوْفَاهُ ثَلَاثِينَ وَسْقًا وَفَضَلَتْ لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَجَاءَ جَابِرٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهُ بِالَّذِي كَانَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُ بِالْفَضْلِ فَقَالَ أَخْبِرْ ذَلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَذَهَبَ جَابِرٌ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ عَلِمْتُ حِينَ مَشَى فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انسؓ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے وہب بن کیسان سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضؓ سے ان کے والد شہید ہوئے اور تیس وسق کھجور ایک یہودی کا قرضہ چھوڑ گئے جابر رضؓ نے اس یہودی (ابوشحم) سے مہلت مانگی اس نے مہلت دی جابر رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تاکہ آپ اُس یہودی سے سفارش کریں خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور یہودی سے فرمایا تو ایسا کر اپنے قرض کے بدل اس کے باغ کی ساری کھجور لے لے اس نے نہ مانا آخر آپ خود باغ میں تشریف لے گئے وہاں چلے پھرے پھر جابر رضؓ سے فرمایا تو کھجور کاٹ اور اس کا قرض ادا کر جابر رضؓ نے آپ کے لوٹ آنے کے بعد کھجور کاٹی اور یہودی کے تیس وسق پورے دے دیئے اور سترہ وسق کھجور جابر رضؓ کو بچ رہی جابر رضؓ یہ حال کہنے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے دیکھا تو آپ عصر کی نماز پڑھ رہے ہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو جابر رضؓ نے یہ حال کہا آپ نے فرمایا ذرا عمرؓ کو تو خبر دے جابر رضؓ عمرؓ سے یہ کہنے گئے انہوں نے کہا میں تو پہلے ہی سمجھ گیا تھا جب آپ باغ میں چل پھر رہے تھے کہ اس کے میوے میں ضرور برکت ہوگی

بَابُ ۶۱۸ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنَ الدَّيْنِ

باب قرض سے اللہ کی پناہ مانگنا۔

۹۳۹- حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ

ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی

لـه یہ آپ کا معجزہ تھا عرب لوگوں کو کھجور کا جو درختوں پر ہو ایسا انداز ہوتا ہے کہ کاٹ کر تولیں اپنی تو اندازہ بالکل صحیح نکلتا ہے سیر دو سیر کی کمی بیشی ہو ہو تو یہ اور بات ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ ڈیوڑھے سے زیادہ کا فرق نکلے اگر کھجور پہلی ہی سے زیادہ ہوتی تو یہودی خوشی سے باغ کا سب میوہ اپنے قرض کے بدل قبول کر لیتا مگر وہ میوہ تو تیس وسق سے بھی کم معلوم ہوتا تھا آپ کے وہاں پھرنے اور دعا کرنے کی برکت سے وہ ۴۷ وسق ہوگیا یہ امر عقل کے خلاف نہیں ہے حضرت عیسٰی اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کے معجزے مکرر سہ کرر ظاہر ہوئے ہیں ۱۲ منہ

اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رض اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَّا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ۔

(عبد الحمید) نے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے حضرت عائشہ رض نے ان کو خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا مانگتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ سے اور قرضداری سے ایک شخص (حضرت عائشہ رض) نے پوچھا یا رسول اس کی کیا وجہ ہے جو آپ قرضداری[1] سے بہت پناہ مانگا کرتے ہیں آپ نے فرمایا آدمی جب قرضدار ہوتا ہے اور بات کہتا ہے تو جھوٹ اور وعدہ کرتا ہے تو خلاف۔

بَابُ ۶۱۹ الصَّلٰوةِ عَلٰى مَا تَرَكَ دَيْنًا۔

باب قرضدار پر جنازے کی نماز پڑھنا۔[2]

۹۴۰ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَيْنَا۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کو ملے گا اور جو بال بچے اور قرضداری چھوڑ جائے اس کے ہم ذمہ دار ہیں[3]

[1] اس حدیث میں جو قرضداری سے آپ نے پناہ مانگی اس سے یہ نہیں نکلتا کہ قرض لینا ناجائز ہے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرضداری کی بلاؤں سے خدا محفوظ رکھے ۱۲ منہ [2] اس باب کے لانے سے یہ غرض ہے کہ قرضدار ہونے سے دین میں کوئی خلل نہیں آتا اور اسی لیے قرضدار پر جنازے کی نماز پڑھی جاتی ہے شروع اسلام میں جب مسلمان نادار تھے آپ نے اپنی ذات سے قرض دار پر جنازے کی نماز پڑھنا چھوڑ دیا تھا تاکہ لوگ قرضداری سے بچتے رہیں جب ملک فتح ہونا شروع ہوئے اور مسلمان مالدار ہو گئے تو آپ قرضدار پر نماز پڑھنے لگے اس کا قرض اپنے ذمہ لینے لگے ۱۲ منہ [3] یعنی اس کے بال بچوں کو پرورش اس کا قرض ادا کرنا ہمارے ذمہ ہے یعنی بیت المال میں سے یہ خرچ دیا جائے گا سبحان اللہ اس سے زیادہ شفقت اور عنایت کیا ہو گی جو حضرت رسول اللہ کو اپنی امت سے تھی باپ بھی اپنے بیٹے پر اتنا مہربان نہیں ہوتا جتنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں پر مہربان تھے یہی وجہ تھی کہ مسلمان بھی سب آپ پر جان و دل سے فدا تھے مسلمانوں کی حکومت کیا تھی ایک جمہوریت تھی ملک کے انتظام اور آمدنی میں مسلمان سب برابر کے شریک اور بیت المال یعنی خزانہ ملک سارے مسلمانوں کا حصہ تھا یہ نہیں کہ وہ بادشاہ کا ذاتی مال سمجھا جائے کہ جس طرح چاہے اپنی خواہشوں میں اس کو اڑائے تو ملے تلکر اور مسلمان فاقے مرتے رہیں جیسے ہمارے زمانہ میں عموماً مسلمان رئیسوں اور نوابوں کا حال ہے

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلٰى بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اقْرَؤُا إِنْ شِئْتُمُ النَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهٗ مَنْ كَانُوْا وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِيْ فَأَنَا مَوْلَاهُ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے ہلال بن علی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی مومن ایسا نہیں جس سے مجھ کو سب سے زیادہ نزدیک کا رشتہ نہ ہو دنیا اور آخرت دونوں میں تم (سورۂ احزاب کی) یہ آیت پڑھو پیغمبر مومنوں سے خود اُن سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں[۱] پھر جو کوئی مومن مر جائے اور مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کو ملے گا جو اس کے وارث ہوں اور جو کوئی قرضہ یا بال بچے چھوڑ جائے وہ میرے پاس آئے میں اس کا بندوبست کروں گا۔

بَابٌ ۶۲۔ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ۔

باب مالدار ہو کر ٹالم ٹولا کرنا ظلم ہے[۲]

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِيْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے جو وہب بن منبہ کے بھائی تھے انہوں نے ابوہریرہ رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار کا قرض ادا کرنے میں دیر لگانا ستم (گناہ) ہے۔

بَابٌ ۶۲۔ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالٌ وَّيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عُقُوْبَتَهٗ وَعِرْضَهٗ

باب جس شخص کا حق نکلتا ہو وہ تقاضا کر سکتا ہے

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے[۳] آپ نے فرمایا مالدار قرض ادا کرنے میں دیر لگائے تو اس کو بے عزت

---

[۱] یعنے جتنا ہر مومن خود اپنی جان پر آپ مہربان ہوتا ہے اس سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر مہربان ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی گناہ اور کفر کر کے اپنی تئیں ہلاکت ابدی میں ڈالنا چاہتا ہے اور آنحضرت اس کو بچانا چاہتے ہیں اور فلاح ابدی کی طرف لے جانا ۱۲ منہ

[۲] یعنے جو شخص مالدار ہو اس کو چاہیئے کہ قرضہ فوراً ادا کر دے اپنے وقت پر لیکن مالدار ہو کر پھر قرض خواہوں سے حیلہ حوالہ کرنا اس کا قرض نہ دینا سخت گناہ ہے علماء نے کہا ہے کہ ایسے شخص کی گواہی قبول نہ ہوگی ۱۲ منہ [۳] اس کو امام احمد اور اسحاق نے اپنی مسندوں میں اور ابوداؤد اور نسائی نے نکالا ۱۲ منہ

قَالَ سُفْيٰنُ عِرْضُهٗ يَقُولُ مَطَلْتَنِي وَعُقُوبَتُهُ الْحَبْسُ۔

کرنا اور سزا دینا درست ہے سفیان ثوری نے کہا بے عزت کرنا یہ ہے اس سے کہے تو نے ٹالم ٹولا کیا اور سزا دینا یہ ہے کہ قید کیا جائے

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَتَقَاضَاهُ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلمہ سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پاس آیا اپنے قرض کا آپ سے تقاضا کر رہا تھا اس نے سخت کلامی کی صحابہ رض نے اس کو ٹھونکنا چاہا آپ نے فرمایا جانے دو جس کا کچھ حق نکلتا ہو وہ ایسی باتیں کر سکتا ہے۔

بَابُ ۶۲۲ اِذَا وَجَدَ مَالَهٗ عِنْدَ مُفْلِسٍ فِي الْبَيْعِ وَالْقَرْضِ وَالْوَدِيْعَةِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَقَالَ الْحَسَنُ اِذَا اَفْلَسَ وَتَبَيَّنَ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهٗ وَلَا بَيْعُهٗ وَلَا شِرَاؤُهٗ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَضٰى عُثْمَانُ مَنِ اقْتَضٰى مِنْ حَقِّهٖ قَبْلَ اَنْ يُّفْلِسَ فَهُوَ لَهٗ وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهٗ بِعَيْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔

باب اگر بیع یا قرض یا امانت کا مال بجنسہ مفلس شخص کے پاس مل جائے تو جس کا مال ہے وہ دوسرے قرضخواہوں سے زیادہ اس کا حقدار ہوگا[1] اور امام حسن بصری نے کہا جب کوئی دیوالیہ ہو جائے اس کا دیوالہ پن (حاکم کے سامنے) کھل جائے اب اس کا آزاد کرنا بیچنا خریدنا کچھ درست نہ ہوگا اور سعید بن مسیب نے کہا حضرت عثمان رض نے یہ فیصلہ کیا کہ دیوالیہ ہو جانے سے پہلے کسی نے اپنا مال اس سے لے لیا تو وہ اسی کا ہو گیا اسی طرح دیوالیہ ہو جانے کے بعد بھی اگر بجنسہ اپنی چیز اس کے پاس پائی۔

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخْبَرَهٗ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا مجھ کو ابو بکر محمد بن عمرو بن حزم نے خبر دی ان کو عمر بن عبد العزیز نے ان کو ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام نے انہوں نے

۱؎ جب تک قرض ادا نہ کرے یا اس کی مفلسی ثابت نہ ہو جائے سفیان کے اس قول کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۲؎ مثلاً زید نے عمرو کے پاس پاس ایک گھوڑا امانت رکھا یا اس کے ہاتھ بیچا یا قرض دیا اب عمرو نادار ہو گیا گھوڑا جوں کا توں عمرو کے پاس ملا تو زید اس کو لے لیگا دوسرے قرضخواہوں کا اس میں حصہ نہ ہوگا ۱۲ منہ ۳؎ حافظ نے یہ نہیں لکھا کہ حسن کا قول کس نے نکالا ۱۲ منہ ۴؎ اس کو ابو عبید نے کتاب الاموال میں اور بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ

أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ۔

ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا یوں کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنی چیز بجنسہ (بعین کی تو ںؑ) کسی آدمی پاس پائے جو مفلس (دیوالیہ) ہوگیا ہو تو وہ اور لوگوں (دوسرے قرضخواہوں) سے زیادہ حقدار ہوگا۔

باب ۶۲۳ مَنْ أَخَّرَ الْغَرِيْمَ إِلَى الْغَدِ أَوْ نَحْوِهِ وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ مَطْلًا وَقَالَ جَابِرٌ اشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوْقِهِمْ فِي دَيْنِ أَبِي فَسَأَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلُوْا ثَمَرَ حَائِطِي فَأَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمُ الْحَائِطَ وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ قَالَ سَأَغْدُوْا عَلَيْكَ غَدًا نَغْدُوْا عَلَيْنَا حِيْنَ أَصْبَحَ فَدَعَا فِيْ ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَضَيْتُهُمْ۔

باب اگر کوئی مالدار ہو کر کل پرسوں تک قرض ادا کرنے کا وعدہ کرے تو یہ ٹالم ٹولا نہ ہوگا[2] اور جابر بن عبداللہ انصاری نے کہا میرے باپ کے قرضخواہوں نے اپنے قرضوں کا سخت تقاضا کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا وہ میرے باغ کا میوہ لے لیں انھوں نے نہ مانا آخر آپ نے باغ ان کو نہ دیا نہ میوہ تڑوایا فرمایا کل وہاں آؤں گا[3] پھر صبح کو آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور باغ کے میوے میں برکت کی دعا فرمائی میں نے ان سب (کا قرض) ادا کر دیا۔

باب ۶۲۴ مَنْ بَاعَ مَالَ الْمُفْلِسِ أَوِ الْمُعْدِمِ فَقَسَمَهُ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ أَوْ أَعْطَاهُ حَتّٰى يُنْفِقَ عَلٰى نَفْسِهِ

باب دیوالیے یا محتاج کا مال بیچ کر قرضخواہوں کو بانٹ دینا یا خود اس کو دینا کہ اپنی ذات پر خرچ کرے

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَقَالَ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے حسین بن معلم نے کہا ہم سے عطاء بن ابی رباح نے انھوں نے جابر بن عبداللہ سے انھوں نے کہا (انصار کے) ایک شخص (ابومذکور) نے ایک غلام کو[4]

---

[1] اگر وہ چیز بدل گئی مثلاً سونا خریدا تھا اس کا زیور بنا ڈالا تو اب سب قرضخواہوں کا حق اس میں برابر ہوگا حنفیہ نے اس حدیث کے خلاف اپنا مذہب قرار دیا ہے اور قیاس پر عمل کیا ہے حالانکہ وہ دعوی یہ کرتے ہیں کہ قیاس کو حدیث کے مخالف ترک کر دینا چاہیئے ۱۲منہ [2] یعنے وہ ٹالم ٹولا جو گناہ ہے کیونکہ ایک دو روز کا وعدہ کرنا اس کی ضرورت ہر شخص کو پڑتی ہے مالدار ہو یا مفلس ۱۲منہ [3] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے ان کے قرض کا فیصلہ کرنا کل پر رکھا تو معلوم ہوا کہ ایک دو روز کا وعدہ کرنا ٹالم ٹولا نہیں ہے جو منع ہے ۱۲منہ [4] اس کا نام یعقوب تھا وہ قبطی تھا یہ شخص یعنے ابومذکور محتاج تھا اور قرضدار بھی دوسری روایت میں ہے اس غلام کے سوا اور کچھ مال اس کے پاس موجود نہ تھا ۱۲منہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَاَخَذَ ثَمَنَهُ فَدَفَعَهُ اِلَيْهِ۔

اپنے مرنے پر آزاد کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس غلام کو مجھ سے کون مول لیتا ہے نعیم بن عبداللہ قرشی نے (آٹھ سو درم کے بدل) اُس کو خرید لیا آپ نے اس کی قیمت کے روپیہ لیے اور انصار کو دے دیئے[۱]

بَابٌ ۶۲۵ اِذَا اَقْرَضَهُ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى اَوْ اَجَّلَهُ فِي الْبَيْعِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْقَرْضِ اِلٰى اَجَلٍ لَا بَاْسَ بِهِ وَاِنْ اُعْطِيَ اَفْضَلَ مِنْ دَرَاهِمِهِ مَا لَمْ يَشْتَرِطْ وَقَالَ عَطَاءٌ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ هُوَ اِلٰى اَجَلِهِ فِي الْقَرْضِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَهُ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى الْحَدِيْثَ

باب ایک معین وعدے پر قرض دینا یا بیع کرنا ابن عمرؓ نے کہا ایک میعاد پر قرض دینے میں کوئی برائی نہیں[۲] اگرچہ اس کو اپنے روپیوں سے اچھے روپے ملیں جب تک اس کی شرط نہ کرے[۳] اور عطاء اور عمرو بن دینار نے کہا قرض دینے والا اپنی مدت کا پابند رہے گا[۴] اور لیث بن سعد نے کہا[۵] مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا اس نے بنی اسرائیل کے دوسرے شخص سے قرض مانگا اس نے ایک معین میعاد پر اس کو قرض دیا اخیر حدیث تک[۶]۔

بَابٌ ۶۲۶ الشَّفَاعَةِ فِيْ وَضْعِ الدَّيْنِ

باب قرض میں کمی کرنے کے لیے سفارش کرنا

---

[۱] نسائی کی روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا اپنا قرض ادا کر مسلم کی روایت میں ہے کہ پہلے اپنی ذات پر خرچ کر اگر اس سے کچھ بچے تو اپنے گھر والوں کو دے اگر اس سے کچھ بچے تو اپنے رشتہ والوں کو دے اگر اس سے بھی بچے تو ادھر ادھر یعنی سامنے داہنے بائیں خرچ کر اور شاید امام بخاری نے باب کے دونوں مطلب نکالنے کے لیے انہی روایتوں کی طرف اشارہ کیا ۱۲ منہ [۲] بیع تو ایک معین وعدے پر کرنا سب کے نزدیک جائز ہے اسی طرح قرض بھی لیکن شافعیہ نے جمہور کے خلاف یہ کہا ہے کہ قرض میں میعاد مقرر کرنا جائز نہیں امام بخاری نے یہ باب لاکر شافعیہ کا رد کیا ۱۲ منہ [۳] اس کو ابن ابی شیبہ نے مغیرہ کے طریق سے نکالا میں نے ابن عمرؓ سے کہا میں اپنے ہمسایوں کو ان کی تنخواہ آنے تک قرض دیا کرتا ہوں پھر جیسے روپیہ میں ان کو دیتا ہوں وہ اس سے اچھے روپیہ مجھ کو ادا کرتے ہیں انہوں نے کہا کچھ قباحت نہیں جب تو اس کی شرط نہ کرے ۱۲ منہ [۴] یعنے مدت سے پہلے ان کو تقاضا کرنے کا حق نہیں امام مالک نے یہی کہا ہے باقی امام یہ کہتے ہیں کہ وہ ہر وقت جب چاہے اپنے قرض کا مطالبہ کر سکتا ہے اس کو عبدالرزاق نے ابن جریج کے طریق سے وصل کیا انہوں نے عطا اور عمرو بن دینار سے ۱۲ منہ [۵] اس کو خود امام بخاری نے باب الکفالۃ میں وصل کیا ۱۲ منہ [۶] یہ حدیث اوپر پوری گذر چکی ہے اور یہ دلیل اس وقت پوری ہوتی ہے جب اگلی شریعتوں کی باتیں ہمارے لیے شریعت ہوں اور اس میں اختلاف ہے ۱۲ منہ

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أُصِيبَ عَبْدُ اللّٰهِ وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا فَطَلَبْتُ إِلَى أَصْحَابِ الدَّيْنِ أَنْ يَضَعُوا بَعْضًا مِنْ دَيْنِهِ فَأَبَوْا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَشْفَعْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا فَقَالَ صَنِّفْ تَمْرَكَ كُلَّ شَيْءٍ مِنْهُ عَلَى حِدَتِهِ عِذْقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ وَاللِّينَ عَلَى حِدَةٍ وَالْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ ثُمَّ أَحْضِرْهُمْ حَتَّى آتِيَكَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ جَاءَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ وَكَالَ لِكُلِّ رَجُلٍ حَتَّى اسْتَوْفَى وَبَقِيَ التَّمْرُ كَمَا هُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ وَغَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاضِحٍ لَنَا فَأَزْحَفَ الْجَمَلُ فَتَخَلَّفَ عَلَيَّ فَوَكَزَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِهِ قَالَ بِعْنِيهِ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا اسْتَأْذَنْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبًا أُصِيبَ عَبْدُ اللّٰهِ وَتَرَكَ جَوَارِيَ صِغَارًا فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ ثُمَّ قَالَ ائْتِ أَهْلَكَ فَقَدِمْتُ فَأَخْبَرْتُ خَالِي بِبَيْعِ الْجَمَلِ فَلَامَنِي

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا میرے باپ عبداللہ شہید ہوئے اور بال بچے اور قرضہ چھوڑ گئے میں نے قرضخواہوں سے یہ چاہا کہ وہ کچھ قرضہ چھوڑ دیں لیکن انہوں نے نہ مانا آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا میں نے یہ چاہا کہ آپ کی سفارش کراؤں (آپ نے سفارش کی) جب بھی انہوں نے نہ مانا آپ نے فرمایا تو ایسا کر ہر ہر قسم کی کھجور کے الگ الگ ڈھیر لگا عذق ابن زید ایک جگہ لین ایک جگہ عجوہ ایک جگہ[1] پھر قرضخواہوں کو میرے آنے تک بلا میں نے ایسا ہی کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور کھجور کے ڈھیر پر بیٹھ گئے اور ہر ایک قرضخواہ کو اس کی کھجور ماپ ماپ کر دی کھجور ویسی ہی رہی جیسے کسی نے ہاتھ تک نہیں لگایا اور ایسا ہوا میں پانی بھرنے کے ایک اُونٹ پر سوار ہو کر جہاد کے لیے آپ کے ساتھ گیا وہ اُونٹ ماندہ ہو گیا اور لوگوں کے پیچھے رہ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے اس کے ایک (لکڑی کی) مار لگائی اور فرمانے لگے جابرؓ یہ اُونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈال اور تو مدینہ پہنچنے تک اس پر سواری کر سکتا ہے جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے میں نے آپ سے (الگ ہونے کی) اجازت چاہی میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے نئی شادی کی ہے آپ نے پوچھا کنواری یا بیوہ میں نے کہا بیوہ وجہ یہ کہ عبداللہ (میرے والد) شہید ہوئے چھوٹی چھوٹی لڑکیاں چھوڑ گئے میں نے بیوہ اس لیے کی کہ وہ ان کو ادب تمیز سکھائے آپ نے فرمایا

[1] عذق ابن زید اور لین اور عجوہ یہ سب کھجور کی قسمیں ہیں ۱۲ منہ

فَاَخْبَرْتُهٗ بِاِعْيَاءِ الْجَمَلِ وَبِالَّذِيْ كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ وَكْزِهٖ اِيَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ اِلَيْهِ بِالْجَمَلِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلَ وَسَهْمِيْ مَعَ الْقَوْمِ۔

اچھا اپنی بی بی پاس جائیں گیا اور ماموں (ثعلبہ) سے کہا میں نے اُونٹ بیچ ڈالا انہوں نے مجھ کو ملامت کی[1] بیان کیا وہ اونٹ ماندہ ہوگیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک لکڑی ماری خیر جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو میں دوسرے دن اُونٹ لے کر پہنچا آپ نے اُونٹ کی قیمت دی اور اُونٹ بھی دے دیا اور مجاہدین کے ساتھ لوٹ کا حصہ بھی مجھ کو دلایا۔

بَابٌ ۶۲۷ مَا يُنْهٰى عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ وَلَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَقَالَ فِيْ قَوْلِهٖ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا وَقَالَ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمْ وَالْحَجْرِ فِيْ ذٰلِكَ وَمَا يُنْهٰى عَنِ الْخِدَاعِ؛

باب مال کو تباہ کرنا (بیجا اسراف) منع ہے

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا اور اللہ فساد پسند نہیں کرتا اور سورۂ یونس میں فرمایا) اللہ فسادیوں کا منصوبہ چلنے نہیں دیتا اور سورہ ہود میں فرمایا کیا تمہاری نماز ہم کو یہ حکم دیتی کہ جن بتوں کو ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہم ان کو اور اپنے مال میں من مانے تصرف کرنا چھوڑ بیٹھیں اور سورۂ نساء میں فرمایا اپنا روپیہ بیوقوفوں کے ہاتھ میں مت دو[2] اور بیوقوفی کی حالت میں حجر کرنا[3] اور دھوکا دینے کی ممانعت۔

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ ابن دینار سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ایک شخص (حبان بن منقذ یا منقذ بن عمرو) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا لوگ خرید و فروخت میں مجھ کو ٹھگ لیتے ہیں آپ نے

---

[1] شاید اس امر پر ملامت کی ہوگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ اونٹ بیچنا کیا ضرور تھا یوں ہی آپ کو گذران دیا ہوتا بعضوں نے کہا اس بات پر کہ ایک ہی اونٹ ہمارے پاس تھا اس سے گھر کا کام کاج نکلتا تھا وہ بھی تو نے بیچ ڈالا اب تکلیف ہوگی بعضوں نے کہا ماموں سے جد بن قیس مراد ہے وہ منافق تھا ۱۲ منہ [2] بے وقوفوں سے مراد نادان ہیں جو مال کو سنبھال نہ سکیں اس کو تباہ اور برباد کردیں جیسے عورت بچے کم عقل جوان بوڑھے وغیرہ ۱۲ منہ [3] حجر کا معنے لغت میں روکنا منع کرنا اور شرع میں اس کو کہتے ہیں کہ حاکم اسلام کسی شخص کو اپنے مال میں تصرف کرنے سے روک دے اور یہ دو وجہ سے ہوتا ہے یا تو وہ شخص بیوقوف ہو اپنا مال تباہ کرتا ہو یا دوسروں کے حقوق کی حفاظت کے لیے مثلاً مدیون مفلس پر حجر کرنا قرضخواہوں کے حقوق بچانے کے لیے یا راہن پر یا بیٹے۔ ۱۲ منہ

نَعْلُ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهُ :

فرمایا تو بیوپار کے وقت یہ کہہ دیا کر دھوکے فریب کا کام نہیں ہے وہ ایسا ہی کہا کرتا تھا۔

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے وارد سے جو مغیرہ بن شعبہ کے غلام تھے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی تم پر حرام کی اور بیٹیوں کا زندہ گاڑ دینا آپ تو کسی کو نہ دینا اور دوسروں سے مانگنا[۳] فضول بک بک لگانا بہت سوال کرنا[۳] اور مال برباد کرنا[۴]

بَابُ ۶۲۸ اَلْعَبْدُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهِ وَلَا يَعْمَلُ اِلَّا بِاِذْنِهِ۔

باب غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے بے اجازت کوئی کام نہ کرے۔

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض

ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ

۱؎ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے اور مجھ کو تین دن تک اختیار ہے یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے یہاں باب کی مناسبت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کو تباہ کرنا برا جانا جب تو اس کو حکم دیا کہ بیع کے وقت یوں کہا کر دھوکے فریب کا کام نہیں ہے ۱۲ منہ ۲؎ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اپنے اوپر جو حق واجب ہے جیسے زکوٰۃ بال بچوں ناتے والوں کی پرورش وہ نہ دینا اور جس کا لینا حرام ہے یعنی پرایا مال وہ لے لینا ۱۲ منہ ۳؎ خواہ مخواہ اپنا علم جتانے کے لیے لوگوں سے سوالات کرنا یا بے ضرورت حالات پوچھنا کیونکہ یہ لوگوں کو برا معلوم ہوتا ہے بعضی بات وہ بیان کرنا نہیں چاہتے اس کے پوچھنے سے ناخوش ہوتے ہیں ۱۲ منہ ۴؎ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے قسطلانی نے کہا مال برباد کرنا یہ ہے کہ کھانے پینے لباس وغیرہ میں بے ضرورت تکلف کرنا باسن پر سونے چاندی کی ملمع کرانا دیوار چھت وغیرہ سونے چاندی سے رنگنا سعید بن جبیر نے کہا مال برباد کرنا یہ ہے کہ حرام کاموں میں خرچ کرے اور صحیح یہی ہے کہ خلاف شرع جو خرچ ہو خواہ دینی یا دنیوی کام میں وہ برباد کرنے میں داخل ہے بہرحال جو کام شرعاً منع ہیں جیسے پتنگ بازی آتشبازی ناچ رنگ ان میں تو ایک پیسہ بھی خرچ کرنا حرام ہے اور جو کام ثواب کے ہیں مثلاً محتاجوں مسافروں غریبوں بیماروں کی خدمت قومی کام جیسے مدرسے پل سرا مسجد محتاج خانے شفاخانے بنانا ان میں جتنا خرچ کرے وہ ثواب ہی ثواب ہے اس کو برباد کرنا نہیں کہہ سکتے رہ گیا اپنے نفس کی لذت میں خرچ کرنا تو اپنی حیثیت اور حالت کے موافق اس میں خرچ کرنا اسراف میں نہیں ہے اسی طرح اپنی عزت یا آبرو بچانے کے لیے یا کسی آفت کو روکنے کے لیے اس کے سوا بے ضرورت نفسانی خواہشوں میں مال خرچ کرنا مثلاً بے فائدہ بہت سے کپڑے بنالینا یا بہت سے گھوڑے رکھنا یا بہت سا سامان خریدنا یہ بھی اسراف میں داخل ہے بعضوں نے کہا یہ مباح ہے اسراف میں داخل نہیں مترجم کہتا ہے تقویٰ اور مذہب کے رو سے بھی خلاف ہے مسلمان کو چاہئے کہ اپنی ضروری حاجت پوری کرے باقی جو کچھ بچے وہ دوسرے بھائی مسلمان کی حاجت میں خرچ کرے ۱۲ منہ۔

ف یہاں کسو اگرچہ علم اعراب کے خلاف ہے مگر علم قرأنی فواصل کے خلاف نہیں جیسے حریری وغیرہ نے بیان کیا ہے ۱۲۔

أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ فَسَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيْهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

عبداللہ بن عمرؓ سے سُنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے تم میں سے ہر شخص ایک کا حاکم ہے اور اپنی رعیت کی اس سے پرسش ہوگی بادشاہ تو حاکم ہی ہے اس سے تو رعایا کی پرسش ہونا ہے اور ہر آدمی اپنے گھر والوں کا حاکم ہے اس سے اس کی رعیت کی پوچھ ہوگی عورت بھی اپنے خاوند کے گھر میں حکومت رکھتی ہے وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھی جائے گی اور خادم (غلام نوکر) اپنے سردار کے مال میں حکومت رکھتا ہے وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا ابن عمرؓ نے کہا میں نے ان لوگوں کا تو ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے یہ بھی فرمایا آدمی اپنے باپ کے مال میں بھی اختیار رکھتا ہے اس سے بھی رعیت کی باز پرس ہوگی غرض تم میں ہر ایک حاکم ہے اور اس سے اس کی رعایا کی باز پرس ہونا ہے۔

كِتَابٌ فِي الْخُصُوْمَاتِ

کتاب نالشوں اور جھگڑوں کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابٌ ۶۲۹ مَا يُذْكَرُ فِي الْأَشْخَاصِ وَالْخُصُوْمَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِ۔

باب قرض دار کو پکڑ کر لے جانا اور مسلمان اور یہودی میں جھگڑا ہونے کا بیان۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا عبدالملک بن میسرہ نے مجھ کو خبر دی کہا میں نے نزال بن سبرہ سے سُنا کہا میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے وہ کہتے تھے میں نے ایک شخص کو[1] ایک آیت اس کے خلاف پڑھتے سُنا جس طرح میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی

[1] حافظ نے کہا اس کا نام مجھ کو معلوم نہیں ہوا اور احتمال ہے کہ وہ حضرت عمرؓ ہوں ۱۲ منہ

فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَاَتَيْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ قَالَ شُعْبَةُ اَظُنُّهٗ قَالَ لَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا۔

تھی میں نے اس کا ہاتھ پکڑا[1] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ نے (دونوں سے سُن کر) فرمایا تم دونوں اچھا پڑھتے ہو شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں آنحضرت ؐ نے فرمایا اختلاف نہ کرو تم سے پہلے اگلے لوگ اختلاف ہی کی وجہ سے تباہ ہو گئے[2]۔

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ قَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعٰلَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ اور اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا ایک مسلمان اور ایک یہودی (ابوبکر صدیق اور فنحاص) نے آپس میں گالی گلوچ کی مسلمان کہنے لگا قسم اس کی جس نے محمد مصطفےٰ کو سارے جہاں پر بزرگی دی یہودی نے کہا قسم اس کی جس نے موسیٰ کو سارے جہاں پر بزرگی دی یہ سُنکر مسلمان نے ہاتھ اٹھایا یہودی کو ایک تھپڑ لگایا یہودی (روتا پیٹتا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور جو کچھ حال اس کا اور مسلمان کا گذرا تھا وہ آپ کو کہہ سُنایا آپ نے اس مسلمان[3] کو بلا بھیجا اور دریافت کیا اس نے سارا حال عرض کیا آپ نے

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ جب قرآن غلط پڑھنے پر پکڑ کرے جانا درست ٹھہرا تو اپنے حق کے بدل بھی پکڑ کر لیجانا درست ہوگا جیسے پہلا امر ایک مقدمہ ہے ویسا ہی دوسرا بھی ۱۲ منہ [2] آپ کا مطلب یہ تھا کہ ایسی ایسی چھوٹی باتوں میں لڑنا جھگڑنا جنگ و جدل کرنا برا ہے عبداللہ کو لازم تھا کہ اس سے دوسری طرح پڑھنے کی وجہ پوچھتے جب وہ کہتا کہ میں نے آنحضرتؐ سے ایسا ہی سُنا ہے تو آپ سے دریافت کرتے اس حدیث سے ان متعصب مقلدوں کو نصیحت لینا چاہیے جو آمین رفع یدین اور اسی طرح کی باتوں پر لوگوں سے فساد اور جھگڑا کرتے ہیں اگر دین کے کسی کام میں شبہ ہو تو کرنے والے سے اخلاق اور نرمی کے ساتھ اس کی دلیل پوچھے جب وہ حدیث یا قرآن سے کوئی دلیل بتلا دے بس سکوت کرے اب اس سے متعرض نہ ہو ہر مسلمان کو اختیار ہے کہ جس حدیث پر چاہے عمل کرے بشرطیکہ وہ حدیث بالاتفاق منسوخ نہ ہو اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اختلاف یہ نہیں ہے کہ ایک رفع یدین کرے دوسرا نہ کرے ایک پکار کر آمین کہے ایک آہستہ بلکہ اختلاف یہ ہے ایک دوسرے سے ناحق جھگڑے اس کو ستائے کیونکہ آپ نے ان دونوں کی قرائتوں کو اچھا فرمایا اور لڑنے جھگڑنے کو بُرا کہا ۱۲ منہ [3] ایک روایت میں یوں ہے اس یہودی نے کہا یا رسول اللہ میں ذمی ہوں اور آپ کی امان میں ہوں اس پر بھی اس مسلمان نے مجھ کو تھپڑ مارا آپ غصے ہوئے اور مسلمان سے پوچھا تو نے اس کو کیوں تھپڑ مارا ۱۲ منہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ فَإِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِيْ أَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِيْ أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ جَاءَ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ضَرَبَ وَجْهِيْ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِكَ فَقَالَ مَنْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ ادْعُوْهُ فَقَالَ أَضَرَبْتَهُ قَالَ سَمِعْتُهُ بِالسُّوْقِ يَحْلِفُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْبَشَرِ قُلْتُ أَيْ خَبِيْثُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْنِيْ غَضْبَةٌ ضَرَبْتُ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ

فرمایا دیکھو موسیٰؑ پر مجھ کو فضیلت مت دو[1] قیامت کے دن لوگ بیہوش ہو جائیں گے میں بھی بیہوش ہو جاؤں گا لیکن سب سے پہلے مجھ کو ہوش آئے گا میں کیا دیکھوں گا موسیٰ عرش کا کونا تھامے کھڑے ہیں اب میں نہیں جانتا کہ وہ بھی بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آ جائیں گے یا اُن لوگوں میں ہیں جن کو اللہ[2] نے بیہوشی سے مستثنیٰ رکھا ہے

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے اپنے باپ یحییٰ بن عمارہ سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے ایک یہودی (فنحاص) آیا کہنے لگا ابو القاسم تمہارے ایک صحابی نے میرے منہ پر تھپڑ مارا آپ نے پوچھا کس نے اس نے کہا ایک انصاری نے[3] (آپ نے صحابہ سے) فرمایا اس کو بلاؤ وہ آیا آپ نے پوچھا کیا تو نے اس کو مارا وہ کہنے لگا (جی ہاں) ہوا یہ کہ میں نے اس کو بازار میں یوں قسم کھاتے سنا قسم اُس کی جس نے موسیٰؑ کو سب آدمیوں پر بزرگی دی میں نے کہا او خبیث کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اور مجھ کو غصہ آ گیا میں نے ایک تھپڑ مار دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سُن کر فرمایا دیکھو پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر (اس طرح) بزرگی نہ دیا کرو قیامت کے دن ایسا ہو گا لوگوں کو غش آ جائے گا سب سے پہلے زمین پھٹ کر میں باہر نکلوں گا کیا دیکھوں گا

---

[1] یعنے اس طرح سے کہ حضرت موسیٰ کی اہانت نکلے کسی پیغمبر کی ذری سے اہانت اور تحقیر بھی کفر ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے اس طرح سے فضیلت نہ دو کہ لوگوں سے گالی گلوچ اور جھگڑے کی نوبت پہنچے بعضوں نے کہا جب آپ نے یہ حدیث فرمائی اس وقت تک آپ کو یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ آپ سب پیغمبروں سے افضل ہیں ۱۲ منہ

[2] یعنے اس آیت میں فصعق من فی السمٰوٰت ومن فی الارض الا من شاء اللہ کہتے ہیں حاملان عرش بیہوش ہوں گے وہ مستثنیٰ ہیں ۱۲ منہ

[3] اور پر گذر چکا کہ مارنے والے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے یہ روایت اس کے خلاف ہے کیونکہ ابو بکرؓ انصاری نہ تھے بعضوں نے یہ دوسرا واقعہ ہوگا بعضوں نے کہا انصار سے لغوی معنے یعنے مددگار مراد ہے وہ ابو بکرؓ کو بھی شامل ہے ۱۲ منہ

فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ أَمْ حُوسِبَ بِصَعْقَةِ الْأُولَى ؛

۹۵۳ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ قِيلَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِكِ أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

بَابٌ ۶۳ مَنْ رَدَّ أَمْرَ السَّفِيهِ وَالضَّعِيفِ الْعَقْلِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَجَرَ عَلَيْهِ الْإِمَامُ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّهْيِ ثُمَّ نَهَاهُ ؛ وَقَالَ مَالِكٌ إِذَا

موسیٰ عرش کا ایک پایہ تھامے ہوئے ہیں اب معلوم نہیں وہ بیہوش ہوں گے (اور مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے) یا طور پر جو بیہوش ہو چکے تھے وہی ان کو کافی ہو گئی[۱]۔

ہم سے موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رض سے ایک یہودی نے ایک چھوکری[۲] کا سر دو پتھروں سے کچل ڈالا (اس میں کچھ جان باقی تھی) لوگوں نے اس سے پوچھا یہ کس نے کیا فلانے نے یا فلانے نے جب اس یہودی کا نام لیا تو چھوکری نے سر سے اشارہ کیا وہ یہودی پکڑا گیا اور جرم کا اقرار کیا آنحضرت صلی علیہ وسلم نے حکم دیا اس کا سر بھی دو پتھروں سے کچلا گیا[۳]۔

باب ایک شخص نادان یا کم عقل ہو گو حاکم اس پر حجر نہ کرے مگر اس کا کیا ہوا معاملہ رد کر دیا جائے گا[۴] اور جابر رض سے منقول ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے ایک شخص کا صدقہ رد کر دیا پھر اس کو ایسی حالت میں صدقہ کرنے سے منع فرمایا[۵] اور امام مالک نے کہا[۶] اگر کسی

---

[۱] جب حضرت موسیٰ کوہ طور پر گئے تھے اور اللہ جل جلالہ کو دیکھنا چاہا تھا تو وہ بیہوش ہو کر گر گئے تھے جس کا اس آیت میں ذکر ہے فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسیٰ صعقا ۱۲ منہ

[۲] نہ اس چھوکری کا نام معلوم ہوا نہ یہودی قاتل کا ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ وہ چھوکری انصاریہ تھی کچھ زیور پہنے تھی اس کے طمع میں یہودی نے اس کا سر دو پتھروں سے کچلا اور زیور اتار لیا ۱۲ منہ

[۳] مالکیہ اور شافعیہ اور حنابلہ اور اہل حدیث سب نے اس حدیث کے موافق یہ حکم دیا ہے کہ قاتل کو اسی طرح ماریں گے جس طرح اس نے مقتول کو مارا ہے لیکن حنفیہ نے اس کے خلاف یہ حکم دیا ہے کہ قصاص ہمیشہ دھار دار ہتھیار جیسے تلوار سے لیا جائے گا مالکیہ نے یہ بھی کہا ہے کہ صرف مقتول کے بیان یعنے تہمت اور گمان پر بھی قتل ثابت ہو جاتا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیث میں یہ مذکور ہے کہ یہودی نے گرفتاری کے بعد جرم کا اقرار کیا ۱۲ منہ

[۴] یعنے وہ جو بیع اور شراء کرے فسخ ہو سکتی ہے حنفیہ اور شافعیہ نے اس کے خلاف کہا ہے انہوں نے کہا جب تک حاکم اس پر حجر نہ کرے اس کا کیا ہوا معاملہ رد نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ

[۵] یہ حدیث عبد بن حمید نے نکالی ہوا یہ کہ ایک شخص سونے کا ایک ڈلا انڈے برابر لے کر آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگا آپ میری طرف سے بطور صدقہ کے یہ قبول فرمائیے قسم خدا کی اس کے سوا میرے پاس کچھ مال نہیں ہے آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا اس نے پھر یہی کہا آخر آپ نے وہ ڈلا اس کی طرف پھینک مارا اور فرمایا تم میں کوئی نادار ہوتا ہے اور اپنا مال جس کے سوا اور کچھ اس کے پاس نہیں ہوتا خیرات کرتا ہے پھر بیٹھ کر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے خیرات اس وقت کرنا چاہئیے جب آدمی کے پاس خیرات کرنے کے بعد مال رہے اس حدیث کو ابوداؤد نے بھی نکالا اور ابن خزیمہ نے اس کو صحیح کہا ۱۲ منہ

[۶] اس کو ابن وہب نے اپنے موطا میں امام مالک نے نقل کیا ۱۲ منہ

كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَجُلٍ مَالٌ وَلَهُ عَبْدٌ لَا شَيْءَ لَهُ غَيْرُهُ فَأَعْتَقَهُ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهُ ؛

بَاب ٦٣١ وَمَنْ بَاعَ عَلَى الضَّعِيفِ وَنَحْوِهِ فَدَفَعَ ثَمَنَهُ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ بِالْإِصْلَاحِ وَالْقِيَامِ بِشَأْنِهِ فَإِنْ أَفْسَدَ بَعْدُ مَنَعَهُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَالَ لِلَّذِي يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ وَلَمْ يَأْخُذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ.

۹۵۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ يَقُولُهُ ؛

۹۵۵ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رض أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَابْتَاعَهُ مِنْهُ نُعَيْمُ ابْنُ النَّحَّامِ ؛

بَاب ٦٣٢ كَلَامِ الْخُصُومِ بَعْضِهِمْ فِي بَعْضٍ -

کا قرض کسی پر آتا ہو اور قرضدار پاس ایک ہی غلام ہو اور کوئی جائیداد نہ ہو تو اس کا آزاد کرنا جائز نہ ہوگا۔

باب اگر کسی نے ایک کم عقل یا اس کے مانند کسی شخص کا مال بیچ کر قیمت اس کے حوالے کر دی اور اس سے یہ کہا کہ حفاظت اور درستی سے رکھو تو یہ جائز ہے اگر اس پر بھی وہ روپیہ برباد کرے تو حاکم اس پر حجر کر سکتا ہے کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے[1] مال کو برباد کرنے سے منع فرمایا اور جس شخص کو خرید و فروخت میں[2] فریب دیا جاتا تھا اس سے یہی فرمایا تو خرید و فروخت کے وقت یہی کہہ دیا کر دھوکے کا کام نہیں ہے اور اس کا مال نہیں چھینا

ہم سے موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے ایک شخص کو خرید و فروخت میں فریب دیا جاتا تھا (لوگ اس کو ٹھگ لیتے تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو خرید و فروخت کے وقت یوں کہہ دیا کر بھائی دھوکے فریب کا کام نہیں ہے۔

ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابرؓ سے ایک شخص نے ایک غلام آزاد کر دیا اس کے پاس اور کوئی جائداد نہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آزادی رد کر دی اور نعیم بن نحام نے وہ غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خرید لیا۔

باب مدعی یا مدعا علیہ ایک دوسرے کی نسبت جو کہیں (یہ غیبت میں داخل نہیں ہے)

---

[1] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث بھی اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] بشرطیکہ ایسا کوئی کلمہ نہ نکالیں جس میں حد یا تعزیر واجب ہو ورنہ سزا دی

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعٰوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَّهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ فَقَالَ الْاَشْعَثُ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا يَّحْلِفَ وَيَذْهَبَ بِمَالِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلَى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے کسی مسلمان کا مال (ناحق) مار لینے کے لیے وہ قیامت میں جب اللہ سے ملیگا تو اللہ اس پر غصے ہو گا اشعث نے کہا قسم خدا کی میرے ہی باب میں یہ حدیث آپ نے فرمائی مجھ میں اور ایک یہودی میں ایک زمین ساجھے کی تھی وہ میرا حصہ مکر گیا میں اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے کر آیا آپ نے مجھ سے فرمایا گیا تیرے پاس گواہ ہیں میں نے عرض کیا جی نہیں تب آپ نے یہودی سے فرمایا اچھا تو قسم کھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ قسم کھا کر میرا مال مار لے گا اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران کی یہ آیت اتاری جو لوگ اللہ کا عہد کر کے قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا سا مول لیتے اخیر آیت تک

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ اَنَّهٗ تَقَاضٰى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عبد اللہ بن مالک سے انہوں نے کعب بن مالک سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی حدرد سے مسجد نبوی میں اپنے قرض کا تقاضا کیا دونوں چلانے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرے میں تھے آپ نے وہیں سے ان دونوں کی آوازیں سن لیں پھر آپ حجرے کا پردہ اٹھا کر برآمد ہوئے اور کعب کو پکارا کعب نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے

۵۱ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ اشعث بن قیس نے جو مدعی تھا اپنے مدعی علیہ یعنی یہودی کی برائی بیان کی کہ اس کو جھوٹی قسم کھا لینے میں کوئی باک نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر انکار نہیں فرمایا ۱۲ منہ ۵۲ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا کیونکہ دونوں میں جھگڑا ہوا جیسے دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے فتلاحیا اور جھگڑے میں ظاہر ہے کہ ایک شخص دوسرے کی نسبت برے بھلے الفاظ کہتا ہے ۱۲ منہ

اللهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَيِ الشَّطْرَ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهِ ؛

۹۵۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيْهَا وَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيْهَا فَقَالَ لِيْ أَرْسِلْهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ اقْرَأْ فَقَرَأَ قَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ الْقُرْاٰنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ۔

فرمایا اتنا قرض چھوڑ دے اور اشارے سے بتلایا یعنے آدھا قرض کعب نے کہا میں نے چھوڑ دیا یا رسول اللہ تب آپ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا چل اٹھ اس کا قرض ادا کر۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبد القاری سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حکیم بن حزام کو سورہ فرقان جس طرح میں پڑھا کرتا تھا اس کے سوا دوسری طرح پڑھتے سُنا اور مجھ کو یہ سورت خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی میں قریب تھا حکیم پر کچھ جلدی سے کر بیٹھوں[1] مگر میں صبر کیے رہا جب وہ پڑھ چکے میں نے ان کے گلے چادر ڈال کر ان کو گھسیٹا (کہیں بھاگ جائیں) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ سورہ فرقان میں نے ان کو اور طرح پڑھتے سُنا اس کے خلاف جس طرح آپ نے مجھ کو پڑھائی آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دے پھر حکیم سے فرمایا پڑھ انہوں نے پڑھی آپ نے فرمایا اسی طرح اُتری ہے بعد اس کے مجھ سے فرمایا تو پڑھ میں نے پڑھی فرمایا اسی طرح اتری ہے دیکھو قرآن سات طرح پر اُترا ہے[2] جیسے تم کو آسان ہو اس طرح پڑھو۔

باب ۶۲۳ إِخْرَاجُ أَهْلِ الْمَعَاصِيْ

باب جب حال معلوم ہو جائے تو مجرموں اور جھگڑنے

[1] ان کو ماردوں یا غصہ میں سخت سست الفاظ کہہ بیٹھوں ترجمہ یہیں سے نکلتا ہے اور اس سے کہ حضرت عمر نے چادر ان کے گلے میں ڈال کر ان کو گھسیٹا معلوم ہوا خصومت کے وقت ایسی باتیں معاف ہیں ۱۲ منہ [2] یعنے عرب کے ساتوں قبیلوں کے محاورے اور طرز پر اور کہیں کہیں اختلاف حرکات یا اختلاف حروف عذر نہیں کرتا بہ شرطیکہ مطلب میں خلل نہ آئے جیسے سات قراءتوں کے اختلاف سے ظاہر ہوتا علماء نے کہا ہے کہ قرآن کو مشہور سات قراءتوں میں سے ہر ایک قراءت کے موافق پڑھ سکتا ہے کوئی حرج نہیں لیکن شاذ قراءت پڑھنا اکثر علماء نے درست نہیں رکھا جیسے حضرت عائشہ رضؓ کی قراءت حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطے والصلوۃ العصر وا ابن مسعود کی قراءت فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمی ۱۲ منہ

وَالْخُصُوْمِ مِنَ الْبُيُوْتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَقَدْ أَخْرَجَ عُمَرُ أُخْتَ أَبِي بَكْرٍ حِيْنَ نَاحَتْ ؛

والوں کو گھر سے نکال دینا حضرت عمرؓ نے ام فروہؓ ابوبکر صدیقؓ کی بہن کو گھر سے نکال دیا جب انہوں نے نوحہ کیا

۹۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلٰى مَنَازِلِ قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ

ہم سے محمد بن بشارؓ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں نے یہ قصد کیا کہ نماز کا حکم دوں وہ کھڑی کی جائے اور میں ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے ان کے گھر جلا دوں ؎۲ ۔

بَابٌ ۶۳۴ دَعْوَى الْوَصِيِّ لِلْمَيِّتِ

باب میت کا وصی اس کی طرف سے دعویٰ کر سکتا ہے

۹۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَوْصَانِي أَخِي إِذَا قَدِمْتُ أَنْ أَنْظُرَ ابْنَ أَمَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبِضَهُ فَإِنَّهُ ابْنِي وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ أَمَةِ أَبِي وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ أَبِي فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ عبد بن زمعہ اور سعد بن ابی وقاصؓ دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زمعہ کی لونڈی کا جو لڑکا تھا اس میں جھگڑا کیا سعد نے کہا یا رسول اللہ میرے بھائی (عتبہ) نے مرتے وقت وصیت کی تھی جب تو مکہ پہنچے اور زمعہ کی لونڈی کا لڑکا دیکھے تو اس کو لے لے وہ میرا بیٹا ہے اور عبد بن زمعہ نے کہا وہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی نے اس کو جنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اس لڑکے کی صورت صاف عتبہ سے ملتی تھی

؎۱ یہ ابن سعد نے طبقات میں نکالا جب ابوبکر صدیق کی وفات ہوئی تو ام فروہ ان کی بہن جاہلیت کی طرح نوحہ کرنے لگیں حضرت عمرؓ نے ہشام کو حکم دیا انہوں نے ان کو دُرّے لگائے اور ساری نوحہ کرنے والیاں یہ حال دیکھ کر بھاگ گئیں ۱۲ منہ ؎۲ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا کیونکہ جب گھر جلائے گئے تو وہ نکل بھاگیں گے پس گھر سے نکالنا جائز ہوا ہمارے شیخ امام قیم رہ نے اس حدیث سے اور کئی حدیثوں سے یہ دلیل لی ہے کہ شریعت میں تعزیر بالمال درست ہے یعنے حاکم اسلام کسی جرم کی سزا میں مجرم کو مالی نقصان دے سکتا ہے مگر حنفیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا ہے باوجود اس کے کہ حیدرآباد کے اکثر لوگ اور یہاں کے بادشاہ اور امراء حنفی ہیں مگر ان سبھوں نے اپنے امام کا خلاف کر کے ایک تعزیرات آصفیہ بنائی جو تعزیر بالمال سے بھری ہوئی ہے تعجب ہوتی تھی آمین اور رفع یدین کرنے والوں پر تو حنفی ایسی لے دے کرتے ہیں کہ پناہ بخدا اور تعزیرات آصفیہ کے نافذ ہونے پر انہوں نے کوئی مزاحمت نہیں کی ۱۲ منہ

شَبَهًا بَيِّنًا فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ.

لیکن آپ نے یہی حکم دیا کہ وہ لڑکا عبد بن زمعہ کو دیا جائے فرمایا بچہ اسی کا ہوتا ہے جو عورت کا خاوند یا مالک ہو اور ام المومنین سودہ سے فرمایا تو اس لڑکے سے پردہ کر[1]

بَابُ ۶۳۵ التَّوَثُّقِ مِمَّنْ تُخْشَى مَعَرَّتُهُ وَقَيَّدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِكْرِمَةَ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَنِ وَالْفَرَائِضِ.

باب اگر شرارت کا ڈر ہو تو آدمی کا باندھنا درست ہے اور ابن عباس رضؓ نے عکرمہ کو قید کیا اس لیے کہ قرآن اور حدیث اور دین کے فرائض سیکھے[2]۔

۹۶۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ.

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے سنا وہ کہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کے ملک کو کچھ سوار روانہ کیے (سنہ ۶ ہجری میں) وہ سوار بنی حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ کر لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہتے تھے اور وہ یمامہ کا سردار تھا[3] صحابہ رضؓ نے اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا[4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور ثمامہ کے پاس تشریف لے گئے پوچھا ثمامہ تو کس خیال میں ہے وہ کہنے لگا اے محمد[5] میں اچھا ہوں پھر حدیث کو اخیر تک بیان کیا آپ نے یہ حکم دیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔

بَابُ ۶۳۶ الرَّبْطِ وَالْحَبْسِ فِي الْحَرَمِ

باب حرم میں کسی کو باندھنا قید کرنا اور نافع بن عبدالحارث[6]

[1] حالانکہ جب وہ لڑکا زمعہ کا ٹھہرا تو ام المومنین سودہ کا بھائی ہوا مگر چونکہ یہ شبہ تھا کہ وہ عتبہ کا نطفہ ہے آپ نے حضرت سودہ کو اس سے چھپنے کا حکم دیا یہ احتیاطاً تھا ۱۲ منہ [2] اس کو ابن سعد نے طبقات میں اور ابونعیم نے حلیہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] یمامہ ایک شہر ہے طائف سے دو منزل پر یمن کے ملک میں ۱۲ منہ [4] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے شریح قاضی بھی جب کسی پر کچھ حکم کرتے اور اس کے بھاگ جانے کا ڈر ہوتا تو مسجد میں اس کو حراست میں رکھنے کا حکم دیتے جب مجلس برخاست کرتے اگر وہ اپنے ذمے کا حق ادا کر دیتا تو اس کو چھوڑ دیتے ورنہ قیدخانے بھجوا دیتے ۱۲ منہ [5] دوسری روایت میں یوں ہے آپ ہر صبح کو ثمامہ کے پاس تشریف لیجاتے وہ کہنے لگا اگر آپ مجھ کو مار ڈالیں گے تو میرا بدلہ دوسرے لوگ لینگے اگر مجھ کو چھوڑ دیں گے تو میں آپ کا شکر گزار ہونگا اگر آپ میرے بدل روپیہ چاہتے ہیں تو جتنا مانگیں گے آپ کو دوں گا آخر آپ نے صحابہ کو حکم دیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو ثمامہ چھوٹ کر چل دیا تو صحابہ نے خیال کیا وہ بھاگ گیا لیکن وہ ایک درخت کے نیچے گیا اور نہایا اور وہاں سے لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ صدق دل مسلمان ہو گیا ۱۲ منہ [6] یہ نافع حضرت عمر رضؓ کی طرف سے مکہ کے حاکم تھے انہوں نے مجلس کیلئے صفوان کا گھر چار ہزار دینار کو خرید اگر یہ شرط کی کہ حضرت عمر رضؓ کی منظوری پر بیع موقوف رہیگی اگر انہوں نے اجازت دی تو فبہا ورنہ باقی برضوانا ئینگا

وَاشْتَرَى نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ دَارًا لِلسِّجْنِ بِمَكَّةَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَلَى أَنَّ عُمَرَ إِنْ رَضِيَ فَالْبَيْعُ بَيْعُهُ وَإِنْ لَمْ يَرْضَ عُمَرُ فَلِصَفْوَانَ أَرْبَعُ مِائَةٍ وَسَجَنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ۔

نے صفوان بن اُمیہ سے مکہ میں ایک گھر قید خانہ بنانے کے لیے اس شرط پر خریدا کہ اگر حضرت عمرؓ اس خریداری کو منظور کریں گے تو بیع پوری ہوگی ورنہ صفوان کو جواب آنے تک چار سو دینار کرایہ کی بابت ملیں گے اور عبداللہ بن زبیر نے مکہ میں لوگوں کو قید کیا[1]

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو نجد کی طرف روانہ کیا وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ کر لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہتے تھے اور مسجد کے ایک ستون سے اس کو باندھ دیا[2]

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ ۶۳ الْمُلَازَمَةِ۔

باب قرضدار کے ساتھ رہنے کا بیان

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ وَقَالَ غَيْرُهُ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ وَقَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ دَيْنٌ فَلَقِيَهُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے اور یحییٰ کے سوا اور راویوں نے یوں کہا[3] مجھ سے لیث نے بیان کیا کہا مجھ جعفر بن ربیعہ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے انہوں نے عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری سے انہوں نے کعب بن مالک سے ان کا قرض عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی پر آتا تھا وہ عبداللہ سے ملے تو اس کے پیچھے ہو گئے[4] پھر

(بقیہ صفحہ سابقہ) اتنی مدت تک جو صفوان کا گھر استعمال میں رہے گا اس کے بدل اُن کو چار سو دینار دیئے جائیں گے معلوم ہوا کہ ایسی شرط بیع میں درست ہے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا)

[1] اس کو ابن سعد اور خلیفہ بن خیاط نے اپنی تاریخ میں اور ابو الفرج اصبہانی نے اغانی میں نکالا کہ عبداللہ بن زبیر نے حسن بن محمد بن حنفیہ کو دار الندوہ میں سجن عارم میں قید کیا وہ وہاں سے بھاگ کر نکل گئے ۱۲ منہ [2] مدینہ بھی حرم ہے تو حرم میں قید کرنے کا جواز ثابت ہوا یہ باب لا کر امام بخاری نے اس کا رد کیا جو ابن ابی شیبہ نے طاؤس سے کیا کہ وہ مکہ میں کسی کو قید کرنا برا جانتے تھے اور کہتے تھے مکہ بیت الرحمۃ ہے وہاں بیت العذاب ہونا مناسب نہیں ۱۲ منہ [3] اس کو اسمٰعیلی نے نکالا شعیب بن لیث سے ۱۲ منہ [4] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ کعب نے عبداللہ کی ملازمت کی یعنی ان کے پیچھے چمٹے اور کہا جب تک میرا قرض ادا نہ کرے گا میں تیرا پیچھا نہ چھوڑونگا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا اور ملازمت سے منع نہ فرمایا تو ملازمت کا جواز نکلا ۱۲ منہ

مُلَازِمَهٗ فَتَكَلَّمَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَكَاَنَّهٗ يَقُوْلُ النِّصْفَ فَاَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا۔

پھر دونوں نے باتیں کیں اور اُن کی آوازیں بلند ہوئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن پر سے گزرے اور فرمانے لگے کعب اور ہاتھ سے اشارہ کیا یعنے آدھا قرض معاف کر دے کعب نے یہ سُن کر آدھا قرض اُس سے وصول کیا آدھا چھوڑ دیا۔

بَابُ ۶۳۸ التَّقَاضِيْ.

باب تقاضا کرنے کا بیان

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِيْ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَرَاهِمُ فَاَتَيْتُهٗ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا اَقْضِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَا اَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يُمِيْتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثَكَ قَالَ فَدَعْنِيْ حَتّٰى اَمُوْتَ ثُمَّ اُبْعَثَ فَاُوْتٰى مَالًا وَوَلَدًا ثُمَّ اَقْضِيَكَ فَنَزَلَتْ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا الْاٰيَةَ۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے خباب بن ارت سے انہوں نے کہا میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہاری کا پیشہ کرتا تھا عاص بن وائل (کافر) پر میرا کچھ قرض نکلتا تھا میں تقاضا کرنے کو اس کے پاس گیا[۱] وہ کہنے لگا میں تو تیرا قرض جب تک نہیں دینے کا جب تک تو محمدؐ سے پھر نہ جائے میں نے جواب دیا خدا کی قسم تو محمدؐ سے اس وقت تک بھی نہیں پھرنے کا کہ اللہ تجھ کو مارے پھر مار کر اٹھائے وہ کہنے لگا تو پھر مجھ کو چھوڑ دے میں جب مر کر جیئوں گا اور مال اور اولاد مجھ کو ملے گی تو تیرا قرض ادا کر دوں گا اس وقت (سورہ مریم کی) یہ آیت اتری اے پیغمبر تو نے اس کو دیکھا جس نے ہماری آیتیں نہ مانیں اور کہتا کیا ہے مجھ کو مال اولاد ضرور ملے گا اخیر آیت تک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابٌ فِي اللُّقَطَةِ!

کتاب پڑی ہوئی چیز کے بیان میں (جس کو کوئی اٹھائے اُس کو لقطہ کہتے ہیں)

وَاِذَا اَخْبَرَهٗ رَبُّ اللُّقَطَةِ بِالْعَلَامَةِ

اور جب لقطہ کا مالک اس کی نشانیاں (صحیح) بتلادے تو اس کے

[۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے اور خباب نے جو تقاضا کیا تھا اور عاص نے جو جواب دیا تھا اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا تھا اس وقت یہ آیت اتری ۱۲

دَفَعَ اِلَيْهِ ؛

۹۶۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ لَقِيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَ اَخَذْتُ صُرَّةً مِائَةَ دِيْنَارٍ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلَهَا فَلَمْ اَجِدْ مَنْ يَّعْرِفُهَا ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ اَجِدْ ثُمَّ اَتَيْتُهُ ثَلٰثًا فَقَالَ احْفَظْ وِعَآءَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَآءَهَا فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا فَاسْتَمْتَعْتُ فَلَقِيْتُهُ بَعْدُ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا اَدْرِيْ ثَلٰثَةَ اَحْوَالٍ اَوْ حَوْلًا وَّاحِدًا۔

حوالے کر دے۔

ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے دوسری سند اور مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے سلمہ سے کہا میں نے سوید بن غفلہ سے سُنا کہا میں ابی بن کعب سے ملا انہوں نے کہا میں نے ایک تھیلی پائی اس میں سو اشرفیاں تھیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا (آپ سے پوچھا) فرمایا سال بھر تک لوگوں سے پوچھتا رہ[1] میں سال بھر تک دریافت کرتا رہا کوئی اس کا پہچاننے والا نہ ملا پھر میں (دوبارہ) آنحضرتؐ پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال اور پوچھتا رہ میں پوچھا کیا لیکن کوئی نہ ملا پھر تیسری بار آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا اس کی تھیلی اور گنتی اور بندھن احتیاط سے پہچان رکھ پھر اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر[2] ورنہ تو اس کو اپنے کام میں لا شعبہ نے کہا میں اس کے بعد جو سلمہ سے مکہ میں ملا تو وہ کہنے لگے مجھ کو یاد نہیں تین برس تک بتلانے کو کہا یا ایک برس تک

باب۶۲۹ ضَالَّةِ الْاِبِلِ ؛

باب بھولے بھٹکے اُونٹ کا بیان

۹۶۶ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَبِيْعَةَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ.

ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے ربیعہ سے کہا مجھ سے یزید نے جو منبعث کا غلام تھا انہوں نے

---

[1] یعنے جہاں لوگوں کا جماؤ دیکھے مسجد یا بازار یا میلے میں وہاں پکارے اگر کسی کی کوئی چیز کھو گئی ہو تو وہ میرے پاس آئے مجھ سے اس کی نشانیاں بیان کرے لیکن مسجدوں میں خاص مسجد کے اندر نہ پکارے بلکہ مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو کر ۱۲ منہ [2] یعنے اس کو حوالے کر دے جیسے امام احمد اور ترمذی اور نسائی کی ایک روایت میں اس کی صراحت ہے اگر کوئی ایسا شخص آئے جو اس کی گنتی اور تھیلی اور سربندھن کو بتلائے تو اس کو دیدے معلوم ہوا کہ پہچاننے والے کو وہ مال دے دینا چاہیئے گواہ شاہد کی ضرورت نہیں مالکیہ اور حنابلہ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اور شافعیہ اور حنفیہ کہتے ہیں بغیر گواہ شاہد کے دیدینا واجب نہیں گو جائز ہے اس روایت میں دو سال تک بتلانے کا ذکر ہے اور آگے جو حدیثیں مذکور ہوں گی اُن میں صرف ایک سال تک بتلانا بیان ہوا ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے تمام علماء نے اور ابی کی حدیث کو ورع اور احتیاط پر محمول کیا ہے ۱۲ منہ

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رض قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَمَّا يَلْتَقِطُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ احْفَظْ عِفَاصَهَا وَوِكَآءَهَا فَاِنْ جَآءَ اَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِهَا وَاِلَّا فَاسْتَنْفِقْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَآلَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ ضَآلَّةُ الْاِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَآؤُهَا وَسِقَآؤُهَا تَرِدُ الْمَآءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ :

زید بن خالد جہنی سے انہوں نے کہا ایک گنوار (بلال یا سوید) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور پڑی ہوئی چیز کو پوچھنے لگا آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کو پوچھتا رہ پھر اس کی تھیلی اور بندھن پہچان رکھ اگر کوئی آئے اور پتہ ٹھیک بتلاتے (تو اس کو دیدے) ورنہ اس کو اپنے خرچ میں لا اُس نے کہا یارسول اللہ بھولی بھٹکی بکری کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا وہ تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کیلئے کہنے لگا گما ہوا اُونٹ یہ سن کر (غصے سے) آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا فرمایا اُونٹ سے تجھے کیا کام اس کے ساتھ تو اس کا جوتا اور مشک موجود ہے وہ پانی پی لیتا ہے درختوں کے پتے کھا لیتا ہے[۱]

بَابٌ ٤٧ ضَآلَّةُ الْغَنَمِ :

باب گمی ہوئی بکری کا بیان

٩٦٧ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ اَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ يَقُوْلُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَزَعَمَ اَنَّهُ قَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَآءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً يَقُوْلُ يَزِيْدُ اِنْ لَّمْ تُعْتَرَفْ اسْتَنْفَقَ بِهَا صَاحِبُهَا وَكَانَتْ وَدِيْعَةً عِنْدَهٗ قَالَ يَحْيٰى فَهٰذَا الَّذِيْ لَا اَدْرِيْ اَفِيْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ اَمْ شَيْءٌ مِّنْ

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان تیمی نے انہوں نے یحیٰی بن سعید انصاری سے انہوں نے یزید سے جو منبعث کا غلام تھا انہوں نے زید بن خالد سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پڑی ہوئی چیز کو پوچھا آپ نے فرمایا اس کی تھیلی اور سر بندھن کو پہچان رکھ پھر سال بھر تک لوگوں سے پوچھتا رہ یزید نے کہا اگر کوئی پہچاننے والا نہ آئے تو جس نے پایا وہ اس کو خرچ کر ڈالے مگر وہ مال اُسی کے پاس امانت رہے گا یحیٰی نے کہا میں نہیں جانتا یہ فقرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ ہے[۲] یا یزید نے اپنی طرف سے

---

[۱] یعنے اونٹ کو پکڑنے کی حاجت نہیں اس کو بھیڑیے وغیرہ کا ڈر نہیں نہ چارے پانی کے لیے اس کو چروانے کی ضرورت ہے وہ آپ پانی پر جا کر پانی پی لیتا ہے اور آٹھ آٹھ روز کا پانی اپنے پیٹ میں بھر لیتا ہے بعضوں نے کہا یہ جنگل میں حکم ہے اگر بستی میں اُونٹ بھی ملے تو پکڑ لینا چاہیئے تاکہ مسلمان کا مال ضائع نہ ہو ایسا نہ ہو چور اس کو پکڑ لے جائے اونٹ کے حکم میں وہ جانور ہیں جو اپنی حفاظت آپ کر سکتے ہیں جیسے گھوڑ اییل وغیرہ ۱۲ منہ [۲] یحیٰی کی دوسری روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ فقرہ حدیث میں داخل ہے اس کو امام مسلم اور اسمٰعیلی نے نکالا امانت سے مطلب یہ ہے کہ جب اس کا مالک آجائے گا تو پانے والے کو یہ

عِنْدِہٖ ثُمَّ قَالَ کَیْفَ تَرٰی فِیْ ضَالَّۃِ الْغَنَمِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذْھَا فَاِنَّمَا ھِیَ لَکَ اَوْ لِاَخِیْکَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ یَزِیْدُ وَھِیَ تُعَرَّفُ اَیْضًا ثُمَّ قَالَ کَیْفَ تَرٰی فِیْ ضَالَّۃِ الْاِبِلِ قَالَ فَقَالَ دَعْھَا فَاِنَّ مَعَھَا حِذَآءَھَا وَسِقَآءَھَا تَرِدُ الْمَآءَ وَتَاْکُلُ الشَّجَرَ حَتّٰی یَجِدَھَا رَبُّھَا۔

بَابُ ۶۴۱ اِذَا لَمْ یُوْجَدْ صَاحِبُ اللُّقَطَۃِ بَعْدَ سَنَۃٍ فَھِیَ لِمَنْ وَّجَدَھَا

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ یَزِیْدَ مَوْلَی الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ عَنِ اللُّقَطَۃِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَھَا وَوِکَآءَھَا ثُمَّ عَرِّفْھَا سَنَۃً فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُھَا وَاِلَّا فَشَاْنَکَ بِھَا قَالَ فَضَالَّۃُ الْغَنَمِ قَالَ ھِیَ لَکَ اَوْ لِاَخِیْکَ

بڑھا دیا ہے پھر اس نے پوچھا آپ بھولی بھٹکی (گمی ہوئی) بکری کے باب میں کیا فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پکڑ لے کیونکہ بکری یا تو تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کا حصہ ہے یزید نے کہا بکری کو بھی پوچھنا چاہیئے[۱] پھر اس نے پوچھا بھولے بھٹکے اونٹ کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اونٹ کو چھوڑ رہنے دے اس کے ساتھ موزہ مشک سب موجود ہے وہ پانی پی لیتا ہے درخت میں سے کھا لیتا ہے درخت میں سے کھا لیتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پا لیتا ہے۔

باب اگر سال بھر تک لقطہ کا مالک نہ ملے تو پانے والا اس کا مالک ہو جاتا ہے[۲]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن نے انہوں نے یزید سے جو منبعث کا غلام تھا انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے کہا ایک شخص (بلال یا سوید) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور لقطہ (یعنے پڑی ہوئی چیز) کو آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا ایسا کر اس کی تھیلی سربندھن پہچان رکھ پھر سال بھر تک لوگوں سے دریافت کرتا رہ اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ تیرا اختیار ہے اس نے پوچھا گمی ہوئی بکری کو کیا کروں آپ نے فرمایا وہ تیری ہے

[۱] یعنے لوگوں سے اس کی نسبت دریافت کرنا چاہیئے کہ کس کا مال ہے جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ بکری میں بھی پوچھنا اور دریافت کرنا واجب ہے شافعیہ نے کہا اگر جنگل میں ملے تو پوچھنا واجب نہیں لیکن بستی میں واجب ہے ۱۲ منہ [۲] بعضوں کا یہی قول ہے کہ سال بھر تک اگر پوچھا پاچھی کرے اور کوئی مالک نہ ملے تو وہ چیز پانے والے کی ملک ہو جاتی ہے اب اگر اس نے صرف کر ڈالی اور مالک آیا تو اس پر ضمان لازم نہ ہوگا اور جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ مالک ہونے سے یہ مراد ہے کہ اس کو تصرف کرنا جائز ہوگا لیکن جب مالک آن پہنچے تو وہ چیز یا اس کا بدل دینا لازم ہوگا حنفیہ کہتے ہیں اگر پانے والا محتاج ہے تو اس میں تصرف کر سکتا ہے اگر مالدار ہے تو اس کو خیرات کر دے پھر اگر اس کا مالک آجائے تو اس کو اختیار ہے خواہ اس خیرات کو جائز رکھے خواہ اس سے تاوان لے ۱۲ منہ

أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی اس نے پوچھا گمشدہ اونٹ آپ نے فرمایا اس سے تجھے کیا کام اس کے ساتھ اس کا موزہ ہے مشک ہے وہ پانی پی لیتا ہے درخت کے پتے کھا لیتا ہے جب اس کا مالک اس سے ملے۔

بَابٌ ۶۴۲ إِذَا وَجَدَ خَشَبَةً فِي الْبَحْرِ أَوْ سَوْطًا أَوْ نَحْوَهُ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ فَخَرَجَ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا هُوَ بِالْخَشَبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ۔

باب اگر کوئی سمندر میں لکڑی یا کوڑا یا ایسی چیز پائے

اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے بنی اسرائیل کے ایک مرد کا ذکر کیا (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) اور حدیث کو بیان کیا (جو اوپر گذر چکی جس میں قرضہ کا ذکر ہے) پھر وہ شخص نکلا اس قصد سے کہ شاید کوئی جہاز آیا ہو اور اس کا روپیہ لایا ہو اس نے دیکھا ایک لکڑی تیر رہی ہے وہ اس کو اپنے گھر میں جلانے کے لیے اٹھا لایا جب اس کو چیرا تو اس میں سے روپیہ نکلا اور خط ملا۔

بَابٌ ۶۴۳ إِذَا وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ قَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا وَقَالَ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَقَالَ زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

باب رستے میں کھجور پائے

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رستے میں کھجور پائی فرمانے لگے اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ کھجور صدقے کی ہے تو میں اس کو کھا لیتا اور یحییٰ بن سعید قطان نے کہا[۲] مجھ سے سفیان ثوری نے بیان کیا کہا مجھ سے منصور نے اور زائدہ بن قدامہ نے[۳] بھی اس حدیث کو منصور سے روایت کیا انہوں نے طلحہ سے کہا ہم سے انسؓ نے

[۱] اس کو امام بخاری نے باب التجارۃ فی البحر میں وصل کیا ۱۲ منہ [۲] اس کو مسدد نے اپنی مسند میں اور امام طحاوی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ

مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا ؎

بَابٌ ۶۴۴ كَيْفَ تُعَرَّفُ لُقَطَةُ اَهْلِ مَكَّةَ

وَقَالَ طَاؤُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهَا اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بیان کیا دوسری سند اور ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں اپنے گھر میں لوٹ کر جاتا ہوں وہاں اپنے بچھونے پر ایک کھجور پڑی پاتا ہوں؎ میں اس کو کھانے کی نیت سے اٹھاتا ہوں پھر یہ ڈرتا ہوں کہیں صدقے کی نہ ہو اور اس کو پھینک دیتا ہوں

باب مکہ کے لقطہ کا کیا حکم ہے؎

اور طاؤس نے ابن عباس سے نقل کیا؎ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مکہ کا لقطہ کوئی نہ اٹھائے مگر جو اس کو بتلائے اور خالد حذاء نے عکرمہ سے نقل کیا؎ انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مکہ کا لقطہ کوئی نہ اٹھائے مگر جو اس کو بتلائے اور احمد بن سعد نے کہا ہم سے روح نے بیان کیا؎ کہا ہم سے زکریا نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ کا درخت نہ کاٹا جائے نہ وہاں کا شکار ہانکا جائے نہ وہاں کی پڑی

۵۱ آپ کو یہ خیال آتا ہوگا کہ شاید صدقہ کی کھجور جس کو آپ تقسیم کیا کرتے تھے باہر سے کپڑے میں لگ کر چلی آئی ہوگی ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ کھانے پینے کی کم قیمت چیز اگر کوئی رستے یا گھر میں ملے تو اس کا کھالینا درست ہے اور آپ نے جو اس سے پرہیز کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ صدقہ آپ پر اور سب بنی ہاشم پر حرام تھا یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسی حقیر چیزوں کے لیے مالک کا ڈھونڈھنا اور اس کو پہنچانا ضرور نہیں ۱۲ منہ ۵۲ مکہ کے لقطہ میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا مکہ کا لقطہ ہی اٹھانا منع ہے بعضوں نے کہا اٹھانا تو جائز ہے لیکن ایک سال کے بعد بھی پانے والے کا ملک نہیں ہوتا اور جمہور مالکیہ اور بعض شافعیہ کا یہ قول ہے کہ مکہ کا لقطہ بھی اور ملکوں کے لقطہ کی طرح ہے حافظ نے کہا شاید امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ مکہ کا لقطہ بھی اٹھانا جائز ہے اور یہ باب لاکر انہوں نے اس روایت کے ضعف کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ ہے کہ حاجیوں کی پڑی ہوئی چیز اٹھانا منع ہے ۱۲ منہ ۵۳ اس کو خود امام بخاری نے کتاب الحج میں وصل کیا ۱۲ منہ ۵۴ اس کو خود امام بخاری نے کتاب البیوع میں وصل کیا ۱۲ منہ ۵۵ اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُعْضَدُ عِضَاهُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ:

ہوئی چیز اٹھائی جائے مگر جو بتلائے وہ اٹھا سکتا ہے نہ وہاں کی گھانس کاٹی جائے حضرت عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مگر اذخر کاٹنے کی اجازت دیجیے آپ نے فرمایا اچھا اذخر کاٹ سکتے ہیں۔

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُفْدَى وَإِمَّا أَنْ يُقِيدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَامَ أَبُو شَاهٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِي

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن کثیر نے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا مجھ سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا جب اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ فتح کرا دیا تو آپ لوگوں کو خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اصحاب فیل کو مکہ سے روک لیا اور اپنے پیغمبر اور مسلمانوں کو مکہ پر حکومت دی دیکھو مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے درست نہیں ہوا (یعنے وہاں لڑنا) اور میرے لیے بھی ایک گھڑی دن درست ہوا اب میرے بعد کسی کے لیے درست نہ ہوگا نہ وہاں کا شکار چھیڑا جائے نہ کانٹا اکھیڑا جائے (کاٹا جائے) نہ وہاں کی پڑی ہوئی چیز کوئی اٹھائے مگر جو بتلائے اور جس کا کوئی عزیز مار ڈالا جائے تو اس کو اختیار ہے خواہ دیت لے یا قصاص عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ اذخر کاٹنے کی اجازت ہو اس کو قبروں میں بچھاتے ہیں چھتوں پر ڈالتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا اذخر کی اجازت ہے پھر یمن والوں میں سے ایک شخص ابوشاہ نامی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ یہ خطبہ مجھ کو لکھوا

۱؎ یہ حدیث اُوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۲؎ یعنے ابرہہ والوں کو جو ہاتھی لے کر کعبہ ڈھانے کے لیے آئے تھے یہ روایت پہلے پارے میں گذر چکی ہے بعضی روایتوں میں فیل کے بدل قتل ہے ۱۲ منہ ۳؎ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے معلوم ہوا پڑی ہوئی چیز کا مکہ میں بھی وہی حکم ہے جو اور مقاموں میں ہے ۱۲ منہ ۴؎ اذخر ایک خوشبودار گھانس ہے جو مکہ کے اطراف میں پیدا ہوتی ہے ۱۲ منہ

يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ قُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهُ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ۴۵ لَا تُحْتَلَبُ مَاشِيَةُ أَحَدٍ بِغَيْرِ إِذْنٍ۔

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِئٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَاتِهِمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ ؛

بَابٌ ۴۶ إِذَا جَاءَ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ رَدَّهَا عَلَيْهِ لِأَنَّهَا وَدِيعَةٌ عِنْدَهُ۔

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ

دیجئے آپ نے صحابہ سے فرمایا اچھا ابو شاہ کے لیے یہ خطبہ لکھ دو ولید بن مسلم نے کہا میں نے امام اوزاعی سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے میرے لیے لکھوا دیجئے انہوں نے کہا یعنی یہ خطبہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے سنا تھا۔

باب کسی کے جانور کا دودھ بے اس کی اجازت کے نہ دوہیں ۵۱۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دوسرے کے جانور کا دودھ بے اس کی اجازت کے نہ دوہے کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرے گا کوئی اس کے گودام میں آن کر اس کے غلہ کا کوٹھہ توڑے اور غلہ لے کر چل دے ایسے ہی جانوروں کے تھن ان کے کھانے کے کوٹھے ہیں تو کسی کا جانور بے اس کی اجازت کے نہ دوہے

باب اگر پڑی ہوئی چیز کا مالک سال بھر کے بعد آئے تب بھی پانے والے کو پھیرنا پڑے گا کیونکہ وہ اس کے پاس امانت تھی۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے یزید سے جو منبعث کے غلام تھے انہوں نے

۵۱ اس باب کے لانے سے غرض یہ ہے کہ اس مسئلہ میں لوگوں کا اختلاف ہے بعضوں نے یہ کہا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی باغ پر سے گذرے یا جانوروں کے گلے پر سے تو باغ کا پھل یا جانور کا دودھ کھا پی سکتا ہے گو مالک کی اجازت نہ ملے مگر جمہور علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں کہ بے ضرورت ایسا کرنا جائز نہیں اور ضرورت کے وقت اگر کرے تو تاوان دے امام احمد نے کہا اگر باغ پر حصار نہ ہو تو تر میوہ کھا سکتا ہے (اگو ضرورت نہ ہو) ایک روایت میں یہ ہے جب اس کی ضرورت اور احتیاج ہو لیکن دونوں حالتوں میں اس پر تاوان نہ ہوگا اور دلیل ان کی امام بیہقی کی حدیث ہے ابن عمر رض سے مرفوعاً جب تم میں سے کوئی کسی باغ پر سے گذرے تو کھائے لیکن جمع کر کے نہ لے جائے ۱۲ منہ

زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رض اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ اَوِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

بَاب ۶۴۷ هَلْ يَاْخُذُ اللُّقَطَةَ وَلَا يَدَعُهَا تَضِيْعُ حَتّٰى لَا يَاْخُذَهَا مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ۔

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ فِيْ غَزَاةٍ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَقَالَ لِيْ اَلْقِهٖ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ اِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهٗ وَاِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهٖ فَلَمَّا رَجَعْنَا حَجَجْنَا فَمَرَرْتُ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَاَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رض فَقَالَ وَجَدْتُ صُرَّةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا

زید بن خالد جہنی سے ایک شخص (سوید یا بلال) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ (پڑی ہوئی چیز) کو پوچھا آپؐ نے فرمایا ایسا کر سال بھر تک اس کو بتلاتا رہ پھر اس کا سر بندھن اور ظرف پہچان رکھ بعد اس کے خرچ کر ڈال اب اگر اس کا مالک آجائےؓ تو اس کو ادا کر لوگوں نے کہا یا رسول اللہ بھولی بھٹکی بکری کو کیا کریں آپؐ نے فرمایا اس کو پکڑ لے وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیئے کی اس نے کہا یا رسول اللہ بھولا بھٹکا اونٹ یہ سن کر آپ غصے ہو گئے یہاں تک آپ کے دونوں گال سرخ ہو گئے یا چہرہ سرخ ہو گیا آپ نے فرمایا اونٹ سے تجھ کو کیا واسطہ اس کے ساتھ تو موزہ ہے مشکیزہ ہے اس کا مالک جب آئیگا اس کو لے لیگا

باب پڑی چیز کا اُٹھا لینا بہتر ہے ایسا نہ ہو وہ خراب ہو جائے یا غیر شخص اس کو لے بھاگے

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے کہا میں نے سوید بن غفلہ سے سنا وہ کہتے تھے میں ایک لڑائی میں سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے ساتھ تھا میں نے ایک کوڑا پڑا دیکھا اس کو اٹھا لیا اُن میں سے ایک نے مجھ سے کہا پھینک دے میں نے کہا نہیں میں نہیں پھینکوں گا اگر اس کے مالک کو پاؤں گا تو اس کو دے دوں گا ورنہ اپنے کام میں لاؤں گا جب ہم جہاد سے لوٹ کر آئے اور حج کو گئے تو مدینہ میں ابی بن کعب ملے میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میں نے

۵۱ یعنے اگر وہی چیز موجود ہو تو بجنسہ دے دے نہیں تو اس کی قیمت ادا کرے کیونکہ امانت کا مال خرچ کر ڈالنے سے وہ قرض کی طرح امین کے ذمہ پر ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَيْتُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَيْتُهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اعْرِفْ عِدَّتَهَا وَوِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا اسْتَمْتِعْ بِهَا۔

ایک تھیلی پائی تھی جس میں سو اشرفیاں تھیں میں اس کو لے کر آپ پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کو بتلاتا رہ میں ایک سال تک پوچھتا رہا پھر آپ پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال تک اور پوچھتا رہ میں ایک سال تک اور پوچھتا رہا پھر آپ پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال تک اور بتلا میں نے ایک سال اور ایسا ہی کیا پھر چوتھی بار آپ پاس آیا تو آپ نے فرمایا اس کی گنتی اور سر بندھن اور ظرف خیال میں رکھ اگر اس کا مالک آئے تو خیر ورنہ تو خرچ کر ڈال۔

۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بِهٰذَا قَالَ فَلَقِيْتُهُ بَعْدُ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا اَدْرِيْ اَثَلٰثَةَ اَحْوَالٍ اَوْ حَوْلًا وَّاحِدًا۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلمہ سے یہی حدیث شعبہ نے کہا پھر میں سلمہ سے اس کے بعد مکہ میں ملا تو وہ کہنے لگا میں نہیں جانتا اس حدیث میں سوید نے تین سال تک بتلانے کا ذکر کیا تھا یا ایک سال تک[1]۔

بَابٌ ۶۴۸ مَنْ عَرَّفَ اللُّقَطَةَ وَلَمْ يَدْفَعْهَا اِلَى السُّلْطَانِ۔

باب لقطہ کا بتلانا لیکن حاکم کے سپرد نہ کرنا[2]

۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَبِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رضہ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ اَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِعِفَاصِهَا وَوِكَائِهَا وَاِلَّا فَاسْتَنْفِقْ بِهَا وَسَاَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ وَقَالَ

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے یزید سے جو منبعث کا غلام تھا انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے کہا ایک گنوار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کو پوچھا آپ نے فرمایا ایک سال تک بتلاتا رہ پھر اگر کوئی آئے اور اس کے ظرف اور سر بندھن کا پتہ (ٹھیک ٹھیک) دے تو اس کے حوالے کر دے ورنہ تو خرچ کر ڈال اور اس نے بھولے بھٹکے اونٹ کو پوچھا آپ کا چہرہ بدل گیا فرمایا اونٹ سے

[1] جب راوی کو اس میں شک ہے کہ ایک سال کا ذکر کیا یا تین سال کا تو ایک سال کی روایت یقینی ہوئی اور وہی قول ہے تمام علماء کا کہ لقطہ کا ایک سال بتلانا بکافی ہے ۱۲ منہ [2] اس باب سے امام اوزاعی کے قول کا رد منظور ہے انہوں نے کہا اگر لقطہ بیش قیمت ہو تو بیت المال میں داخل کر دے ۱۲۔

مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاكُلُ الشَّجَرَ دَعْهَا حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا وَسَاَلَهٗ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ ؛

تجھے کیا واسطہ وہ اپنا مشک موزہ ساتھ رکھتا ہے پانی پی لیتا ہے درخت میں سے کھا لیتا ہے اس کا مالک جب آئے گا اس کو لے لے گا اس نے بھولی بھٹکی بکری کو پوچھا آپ نے فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی۔

باب ۶۴۹

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ اَخْبَرَنِي الْبَرَاءُ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ انْطَلَقْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَاعِيْ غَنَمٍ يَسُوْقُ غَنَمَهٗ فَقُلْتُ لِمَنْ اَنْتَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَسَمَّاهُ فَعَرَفْتُهٗ فَقُلْتُ هَلْ فِيْ غَنَمِكَ مِنْ لَّبَنٍ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ اَنْتَ حَالِبٌ لِّيْ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرْتُهٗ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِّنْ غَنَمِهٖ ثُمَّ اَمَرْتُهٗ اَنْ يَّنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ اَمَرْتُهٗ اَنْ يَّنْفُضَ كَفَّيْهِ فَقَالَ هٰكَذَا ضَرَبَ اِحْدٰى كَفَّيْهِ بِالْاُخْرٰى فَحَلَبَ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدَاوَةً عَلٰى فَمِهَا خِرْقَةٌ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَانْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

باب

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو نضر نے خبر دی کہا ہم کو اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے کہا مجھ کو براء نے خبر دی اُنہوں نے ابو صدیق رضؓ سے دوسری سند ہم سے عبد اللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے اُنہوں نے ابو اسحاق سے اُنہوں نے براء بن عازب رضؓ سے اُنہوں نے ابوبکر رضؓ سے انہوں نے کہا (ہجرت کے قصے میں) میں چلا ایک بکریوں کا چرواہا ملا وہ بکریاں ہانک رہا تھا میں نے اس سے پوچھا تو کس کا چرواہا ہے اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا[1] میں اس کو پہچانتا تھا میں نے اس سے پوچھا تیری بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے اس نے کہا ہاں ہے میں نے کہا میرے لیے دودھ نچوڑے گا اس نے کہا اچھا میں نے اس سے کہا اس نے ایک بکری پکڑی میں نے کہا اس کا تھن گرد و غبار سے صاف کر اور اپنے ہاتھ بھی جھاڑ اس نے ایسا ہی کیا اور ہاتھ پر ہاتھ مارا (گرد جھاڑنے کو) پھر ایک پیالہ بھر دودھ نچوڑا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (رستے میں) ایک پانی کی چھاگل رکھ لی تھی اس کا منہ کپڑے سے باندھ دیا تھا میں نے اس میں سے پانی لے کر اس دودھ

[1] اس شخص کا نام معلوم ہوا نہ چرواہے کا حافظ ابن حجرؒ نے کہا جس شخص نے کہا وہ ابن مسعودؓ تھے اس نے غلطی کی ۱۲ منہ

پڑ والا اور نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا پھر میں آپ پاس آیا (آپ آرام فرما رہے تھے میرے آنے پر جاگے) میں نے عرض کیا پیجئے یا رسول اللہ آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا۔

فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابٌ فِي الْمَظَالِمِ وَالْغَصْبِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُؤُسِهِمْ رَافِعِي الْمُقْنِعُ وَالْمُقْمِحُ وَاحِدٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُهْطِعِيْنَ مُدِيْمِي النَّظَرِ وَيُقَالُ مُسْرِعِيْنَ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ يَعْنِيْ جُوْفًا لَا عُقُوْلَ لَهُمْ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَا اَخِّرْنَا اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَ

کتاب لوگوں کے حقوق اور ان کے زبردستی چھین لینے کے بیان میں اور اللہ تعالیٰ نے سورہ ابراہیم میں فرمایا اور ظالموں کے اعمال سے اللہ تعالیٰ کو غافل نہ سمجھنا اس کے سوا کچھ نہیں اللہ اُن کو اس دن تک مہلت دے رہا ہے جس دن اُن کی آنکھیں پتھرا جائیں گے سر اُوپر کو اٹھائے بھاگے جا رہے ہوں گے مقنع اور مقمح کے معنے ایک ہیں اور مجاہد نے کہا مہطعین کا معنے برابر نظر ڈالتے والے اور بعضوں نے کہا مہطعین کا معنے جلدی بھاگنے والے اُن کی نگاہ خود ان کی طرف نہ لوٹے گی اور دلوں کے چھکے چھوٹ جائیں گے یعنے عقل سے خالی ہو جائیں گے اور اے پیغمبر ان لوگوں کو اس دن سے ڈرا جب عذاب آترے گا اس وقت نافرمان لوگ کہیں گے پروردگار ہم کو تھوڑی مہلت اور دے تو اب کی بار ہم تیرا حکم سن لیں گے اور پیغمبروں کی تابعداری کریں گے کیا تم نے پہلے یہ قسم نہیں کھائی تھی کہ ہم کو کبھی زوال نہیں ہونے کا اور تم نافرمانوں کے گھروں میں جا کر بسے تھے اور تم کو معلوم ہو گیا تھا ہم نے اُن کے ساتھ کیا کیا اور ہم نے تم سے (اگلے بہت

---

۱ اس باب میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے گویا پہلے باب ہی سے متعلق ہے اس حدیث کی مناسبت باب اللقطہ سے یہ ہے کہ جنگل میں اُس دودھ کے پینے والا کوئی نہ تھا تو وہ بھی پڑی ہوئی چیز کی مثل ہوا اور چرواہا گو موجود تھا مگر یہ دودھ اس کی ضرورت سے زائد تھا بعضوں نے کہا مناسبت یہ ہے کہ اگر لقطہ میں کوئی کم قیمت کھانے پینے کی چیز ملے تو اس کا کھا پی لینا درست ہے جیسے اوپر کھجور کی حدیث گذری اور یہ دودھ بھی جب اس کا مالک وہاں موجود نہ تھا لیکن ابوبکر صدیق نے اس کو لیا اور استعمال کیا اُسے کھجور پر قیاس کیا گیا ہے گو چرواہا موجود تھا مگر وہ دودھ کا مالک نہ تھا اس وجہ سے گویا اس کا وجود اور عدم برابر ہوا اور دودھ مثل لقطہ کے ٹھہرا واللہ اعلم ۱۲ منہ ۲ اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳ یعنے ڈر اور ہیبت سے ایک سا اس طرح آنکھ لگ جائے گی ۱۲ منہ

عِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ۔

قصے بیان کر دیئے تھے[۱]) اور یہ کافر بڑے بڑے مکر کر رہے ہیں اور اللہ کے پاس اُن کا مکر لکھا ہوا ہے (اس کے سامنے کچھ نہیں چلنے کی) گو اُن کے مکر سے پہاڑ سرک جائیں گے[۲] تو اے پیغمبر یہ مت سمجھ کہ اللہ اپنا وعدہ خلاف کرے گا جو اُس نے اپنے پیغمبروں سے کیا ہے بیشک اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا[۳]۔

بَابُ[۶۵] قِصَاصِ الْمَظَالِمِ۔

باب ظلم کا بدلہ

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ. فَيَتَقَاصُّونَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى إِذَا نُقُّوا وَهُذِّبُوا أُذِنَ لَهُمْ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ لَأَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهٖ فِي الْجَنَّةِ أَدَلُّ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ فِي الدُّنْيَا وَقَالَ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو معاذ بن ہشام نے خبر دی کہا مجھ سے میرے باپ ہشام دستوائی نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو متوکل ناجی سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب ایمان دار لوگ (قیامت کے دن) دوزخ پر سے گذر جائیں گے تو بہشت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر اٹکائے جائیں گے اور دنیا میں جو انہوں نے ایک دوسرے پر ظلم کیا تھا اس کا بدلہ لیا جائے گا جب پاک صاف ہو جائیں گے[۴] تو ان کو بہشت کے اندر جانے کی اجازت ملے گی قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے ہر شخص کو بہشت میں اپنا مکان دنیا کے مکان سے بڑھ کر معلوم رہے گا[۵] اور یونس بن محمد نے کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے

---

[۱] جن سے تم کو عبرت ہونا چاہیئے تھی لیکن تم نے کچھ غور نہ کیا اور کفر اور شرک اور گناہوں کو نہ چھوڑا ۱۲ منہ [۲] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے مکر سے کہیں پہاڑ بھی سرک سکتے ہیں اللہ کی شریعت پہاڑ کی طرح جمی ہوئی اور مضبوط ہے ان کے مکر و فریب سے وہ اکھڑ نہیں سکتی ۱۲ منہ [۳] اس آیت کو لا کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ پرایا مال چھین لینا یعنے غضب اور ظلم کرنا بڑا گناہ ہے ۱۲ منہ [۴] اس طرح کہ مظلوم کو ظالم کی نیکیاں نہ ہوں تو مظلوم کی برائیاں اس پر ڈالی جائیں گی یا مظلوم کو حکم دیا جائے گا کہ ظالم کو اتنی ہی سزا دے لے جو اس نے مظلوم کو دنیا میں دی تھی اور جس بندے کو اللہ تعالیٰ بچانا چاہے گا اس کے مظلوم کو اس سے راضی کر دے گا ۱۲ منہ [۵] کیونکہ برزخ میں صبح اور شام اس کو دکھاتا رہتا ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے ۱۲ منہ

عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُتَوَكِّلِ۔

بَابٌ ۶۵۱ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ. حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزِ الْمَازِنِيِّ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِيْ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رض اٰخِذٌ بِيَدِهٖ اِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوٰى فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ فَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَيْ رَبِّ حَتّٰى اِذَا قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰى فِيْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔

بَابٌ ۶۵۲ لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ

، ابوالمتوکل نے بیان کیا[۵۱]

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ ہود) میں یہ فرمانا سن لو ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا مجھ کو قتادہ نے خبر دی انہوں نے صفوان بن محرز مازنی سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار میں عبداللہ بن عمرؓ کا ہاتھ تھامے ہوئے (رستے میں) جا رہا تھا اتنے میں ایک شخص سامنے سے آیا[۵۲] کہنے لگا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کیا سُنا ہے کہ اللہ قیامت کے دن جو اپنے بندے سے سرگوشی کرے گا اُنھوں نے کہا میں نے یہ سُنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ مومن کو اپنے نزدیک بلا لے گا اور اپنا پردہ عزت اُس پر ڈال دے گا اور چھپا لے گا پھر پوچھے گا تجھ کو فلانا گناہ معلوم ہے وہ کہے گا خداوند بیشک معلوم ہے جب سب گناہوں کا اس سے اقرار کرا لے گا اور مومن یہ سمجھے گا اب تباہ ہو چکا اس وقت فرمائے گا میں نے دنیا میں تیرے گناہ چھپا رکھے اور آج بخش دیتا ہوں[۵۳] پھر نیکیوں کا کتابچہ اس کے ہاتھ میں دیا جائے گا لیکن کافر اور منافق اُن پر تو کھلم کھلا (فرشتے اور آدمی اور جن) یوں گواہ بنیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے مالک پر جھوٹ باندھا سُن رکھو ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے[۵۴]

باب مسلمان مسلمان پر ظلم نہ کرے نہ کسی ظالم

---

[۵۱] اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ قتادہ کا سماع ابوالمتوکل سے معلوم ہو جائے گا ۱۲ منہ [۵۲] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [۵۳] سبحان اللہ اس کے کرم و رحم کے صدقے ۱۲ منہ [۵۴] اس حدیث کو کتاب الغصب میں امام بخاری اس لیے لائے کہ آیت میں جو یہ وارد ہے ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے تو ظالموں سے کافر مراد ہیں اور مسلمان اگر ظلم کرے تو وہ اس آیت میں داخل نہیں ہے اس سے ظلم کا بدلہ گو ضرور لیا جائے گا پر وہ ملعون نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ

وَلَا يُسْلِمُهُ ؛

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رض أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

کو اس پر ظلم کرنے دے

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے اُن سے سالم نے بیان کیا اُن سے عبد اللہ بن عمر رض نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ خود اس پر ظلم کرے نہ ظالم کے ہاتھ میں اُس کو چھوڑ کر بیٹھ جائے اور جو شخص اپنے بھائی مسلمان کا کام نکالے تو اللہ اس کا کام نکال دے گا اور جو شخص مسلمان پر سے کوئی مصیبت ٹالے تو اللہ قیامت کی ایک مصیبت اس پر سے ٹال دے گا اور جو شخص مسلمان کا عیب چھپا لے اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔

بَابُ ۶۵۳ أَعِنْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا.

باب ہر حال میں مسلمان بھائی کی مدد کرنا ظالم ہو یا مظلوم۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ وَحُمَيْدٌ الطَّوِيلُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ہم سے عثمان ابن ابی شیبہ نے بیان کیا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو عبید اللہ بن ابی بکر بن انس اور حمید طویل نے خبر دی انہوں نے انس بن مالک سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلمان) بھائی کی ہر

ل‍ے سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے لیے کیا عمدہ حکم دیا ہے اگر مسلمان اس پر چلتے رہتے تو آج کافروں کے ہاتھوں کیوں ذلیل اور خوار ہوتے دوسری حدیث میں ہے کہ مسلمان سب مل کر ایک ہاتھ کی طرح ہیں جب سے مسلمانوں میں قومی ہمدردی اُٹھ گئی اور ہر شخص نفسی نفسی میں پڑ گیا کافروں نے اس موقع کو غنیمت سمجھا اور مسلمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا روم کے الگ ایران کے الگ ہندستان کے الگ چین کے الگ مصر کے الگ افریقہ کے الگ عرب کے الگ اور ایک ایک ملک پر دست درازی کر کے مسلمانوں کو اپنی رعیت بنایا اگر اب بھی یہ سب مسلمان اپنی حالت پر غور کریں اور حدیث نبوی پر چلیں اور قومی کاموں میں ایک دوسرے کی اعانت اور حمایت اور ہمدردی کریں تو ان کا بچاؤ ہو گا ورنہ چند ہی روز میں اس سے زیادہ ذلیل اور خوار ہو جائیں گے آنحضرت ص تو یہ فرماتے ہیں کہ مسلمان خود بھی مسلمان پر ظلم نہ کرے اگر کوئی اور اس پر ظلم کرے تو مسلمان کی مدد اور حمایت کرے لیکن ہمارے زمانہ میں روم کے مسلمانوں پر ظلم ہوتا ہے تو ایران کے مسلمان تماشا دیکھتے ہیں رہتے ہیں ایران والوں پر ظلم ہوتا ہے تو توران والے تماشا دیکھتے ہیں بجز رعایا کو کوسنے یا گالی دینے کے وہ بھی پیٹھ پیچھے اور مسلمان کسی کام کے نہ رہے البتہ نصاریٰ میں قومی ہمدردی انتہا کو پہنچ گئی ہے ایک نصرانی پر دنیا کے کسی کونے پر ظلم ہو تو سارے نصاریٰ اس کی مدد کے لیے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں ۱۲ منہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا

۹۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هٰذَا نَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ نَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَاْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ ؛

حال میں مدد کر ظالم ہو یا مظلوم[1]

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انھوں نے حمید سے انھوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو ظالم ہو یا مظلوم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کریں گے لیکن ظالم ہو تو کیسے مدد کریں آپ نے فرمایا اس کو ظلم سے روکو۔

بَابٌ ۶۵۴ نَصْرِ الْمَظْلُوْمِ ؛

باب مظلوم کی مدد کرنا واجب ہے[2]

۹۸۲ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعٰوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رض قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ فَذَكَرَ عِيَادَةَ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعَ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتَ الْعَاطِسِ وَرَدَّ السَّلَامِ وَنَصْرَ الْمَظْلُوْمِ وَاِجَابَةَ الدَّاعِيْ وَاِبْرَارَ الْمُقْسِمِ ؛

ہم سے سعید بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے اشعث بن سلیم سے انھوں نے کہا میں نے معاویہ بن سوید سے سنا وہ کہتے تھے میں نے براء بن عازب رض سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا پھر جن باتوں کا حکم دیا ان کا بیان کیا بیمار پرسی کرنا اور جنازوں کے ساتھ جانا اور چھینک کا جواب دینا اور سلام کا جواب دینا اور مظلوم کی مدد کرنا اور دعوت قبول کرنا اور قسم دینے والے کی قسم پوری کرنا[3]۔

۹۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انھوں نے برید سے انھوں نے ابو بردہ سے انھوں نے ابو موسیٰ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مومن دوسرے مومن کے لیے ایسا ہونا چاہیے

---

[1] اس کی تفسیر خود آگے کی حدیث میں آتی ہے اگر مسلمان بھائی کسی پر ظلم کر رہا ہو تو اس کی مدد یوں کرے کہ اس کو سمجھا کر ظلم سے باز رکھے کیونکہ ظلم کا انجام برا ہے ایسا نہ ہو اپنا مسلمان بھائی آفت میں پڑ جائے ۱۲ منہ [2] گو وہ کافر ذمی ہو ایک حدیث میں ہے جس کو طحاوی نے ابن مسعود رض سے نکالا اللہ نے ایک بندے کے لیے یہ حکم دیا اس کو قبر میں سو کوڑے لگائے جائیں وہ دعا اور عاجزی کرنے لگا آخر ایک کوڑہ رہ گیا لیکن ایک ہی کوڑے سے ساری قبر آگ ہو گئی جب وہ حالت جاتی رہی تو اس نے پوچھا مجھ کو یہ سزا کیوں ملی فرشتوں نے کہا تو نے ایک نماز طہارت پڑھ لی تھی اور ایک مظلوم کو دیکھ کر تو نے اس کی مدد نہیں کی تھی ۱۲ منہ [3] اگر وہ کسی مباح کام کے لیے قسم دلوے مقصود اس حدیث سے اس باب میں یہ ہے کہ مظلوم

كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ :

جیسے عمارت اس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامے ہووے ہے اور آپ نے انگلیاں قینچی کرلیں۔

باب ۶۵۵ الْاِنْتِصَارِ مِنَ الظَّالِمِ

لِقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا وَالَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يُسْتَذَلُّوْا. فَاِذَا قَدَرُوْا عَفَوْا.

باب ظالم سے بدلہ لینا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا

اللہ کھلم کھلا برا کہنا پسند نہیں کرتا مگر مظلوم ایسا کر سکتا ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے اور (سورۂ شوریٰ میں) فرمایا اور وہ لوگ کہ جب اُن پر ظلم ہوتا ہے تو واجبی بدلہ لیتے ہیں[1] ابراہیم نخعی نے کہا صحابہ ذلیل بننے کو برا جانتے تھے جب دشمن پر قدرت حاصل کر لیتے تھے تو معاف کر دیتے تھے

باب ۶۵۶ عَفْوِ الْمَظْلُوْمِ لِقَوْلِهٖ

تَعَالٰى اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا وَجَزَآءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ.

باب ظالم کو معاف کر دینا اللہ تعالیٰ نے (سورہ نساء میں) فرمایا

اگر تم کھلم کھلا نیکی کر دیا چھپا کر یا برائی کو معاف کر دو تو اللہ بھی معاف کرنے والا قدرت والا ہے اور (سورہ حم عسق میں) فرمایا برائی کا بدلہ برائی ہی اسی جتنی پھر جو کوئی معاف کر دے اور بھلائی کرے اس کو اللہ تعالیٰ ثواب دے گا اور جو کوئی اپنے پر ظلم ہونے کے بعد بدلہ لے اس پر کچھ گناہ نہیں گناہ اُن پر ہے جو لوگوں پر زیادتی کرتے ہیں ملک میں ناحق ظلم توڑتے ہیں ایسے لوگوں کو دکھ کا عذاب ہوگا اور جو کوئی صبر کرے اور بخشدے تو یہ بڑا کام ہے اور اے پیغمبر تو ظالموں کو دیکھے گا جب وہ عذاب دیکھ لیں گے تو کہیں گے اب کوئی دنیا میں پھر جانے کی بھی صورت ہے

باب ۶۵۷ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

باب ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہونگے

۹۸۴ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الْمَاجِشُوْنُ اَخْبَرَنَا

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ ماجشون نے کہا ہم کو عبداللہ بن دینار نے

---

[1] یعنے ظالم کے مقابلے میں رنڈیوں کی طرح عاجز ذلیل نہیں بن جاتے بلکہ اتنا ہی انصاف سے بدلہ لیتے ہیں جتنا ان پر ظلم ہوا اس سے زیادہ بدلہ نہیں لیتے ورنہ خود ظالم بن جائیں گے اس آیت سے یہ ثابت ہے کہ ظالم سے بقدر ظلم کے بدلہ لینا درست ہے لیکن معاف کرنا افضل ہے جیسے آگے آتا ہے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمٰتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے[1]

باب ۶۵۸ الْاِتِّقَاءِ وَالْحَذَرِ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ۔

باب مظلوم کی بددعا سے بچے رہنا

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اِسْحٰقَ الْمَكِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے کہا ہم سے زکریا بن اسحاق مکی نے انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی سے انہوں نے ابو سعید سے جو ابن عباسؓ کے غلام تھے انہوں نے ابن عباس رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رض کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا دیکھ مظلوم کی بددعا سے بچا رہو کیونکہ اس کو اللہ تک پہنچنے میں کوئی روک نہیں[2]

باب ۶۵۹ مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلَمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَهٗ هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلَمَتَهٗ

باب اگر کسی شخص نے دوسرے پر کوئی ظلم کیا ہو اور اس سے معاف کرائے، تو کیا اس ظلم کو بھی بیان کرنا ضرور ہے[3]

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا۔ اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دوسرے کسی کی عزت یا آبروریزی کی ہو

---

[1] یعنی ظالم کو قیامت کے دن نور نہ ملے گا اندھیرے پر اندھیرا اُن اندھیروں میں ٹاپتا ٹیپتا پھرے گا ۱۲ منہ [2] یعنی فوراً پروردگار تک پہنچ جاتی ہے اور ظالم کی خرابی ہوتی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ ظالم کو اسی وقت سزا ہوتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے ویسے حکم دیتا ہے کبھی فوراً سزا دیتا ہے کبھی ایک میعاد کے بعد تاکہ ظالم اور ظلم کرلے اور خوب پھول جائے اس وقت دفعۃً اس کو پکڑتا ہے حضرت موسیٰ نے جو فرعون کے ظلم سے تنگ آکر بددعا کی چالیس برس کے بعد اس کا اثر ظاہر ہوا بہرحال ظالم کو یہ نہ خیال کرنا چاہیئے کہ ہم نے ظلم کیا اور کچھ سزا نہ ملی سزا اسی وقت تجویز ہو جاتی ہے اور اپنے وقت پر اس کا ظہور ہوتا ہے مسلمان اور ہندوؤں نے ۱۸۵۷ء میں نصاریٰ پر یہ ظلم کیا کہ بیچاری بے کس عورتوں اور ان کے کم سن بچوں کو قتل کیا اس کی سزا یہ ملی کہ اب لونڈی غلاموں کی طرح نصاریٰ کے محکوم بنے ۱۲ منہ [3] کہ میں نے فلانا قصور کیا تھا بعضے لوگوں نے کہا کہ قصور کا بیان کرنا ضرور ہے اور بعضوں نے کہا ضرور نہیں مجملاً اس سے معاف کرا لینا کافی ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ حدیث مطلق ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس ظلم کی تفصیل بیان کرنے میں شرم دامنگیر ہوتی ہے مثلاً کسی کی جورو کو بری نگاہ سے دیکھا یا اس سے فعل شنیع کیا ۱۲ منہ

كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَحَدٍ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ إِنَّمَا سُمِّيَ الْمَقْبُرِيَّ لِأَنَّهُ كَانَ نَزَلَ نَاحِيَةَ الْمَقَابِرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَسَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ هُوَ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ وَاسْمُ أَبِي سَعِيدٍ كَيْسَانُ۔

یا اور کوئی ظلم کیا ہو تو وہ آج دنیا میں معاف کرا لے اُس دن سے پہلے جہاں نہ روپیہ ہو گا نہ اشرفی البتہ اگر نیک عمل اس کے پاس ہو گا وہ لے لیا جائے گا اُس کے ظلم کے موافق اور اگر نیک عمل نہ ہو گا تو مظلوم کی برائیاں لے کر اُس پر ڈالی جائیں گی[1] امام بخاری نے کہا اسمٰعیل بن ابی اُویس نے کہا سعید راوی کو مقبری اس لیے کہتے ہیں کہ وہ مقبرہ کے پاس رہا کرتا تھا[2] امام بخاری نے کہا اور سعید مقبری بنی لیث کا غلام تھا وہ ابو سعید کا بیٹا تھا ابو سعید کا نام کیسان ہے[3]۔

بَابٌ ۶۶۰ إِذَا حَلَّلَهُ مِنْ ظُلْمِهِ فَلَا رُجُوعَ فِيهِ۔

باب جب آدمی کسی کا قصور معاف کر دے تو اب پھر رجوع نہیں کر سکتا۔

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتِ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے اُنہوں نے (سورۂ نسا کی) اس آیت کی تفسیر میں اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی شرارت یا بے رغبتی سے ڈرے فرمایا کسی مرد کے پاس ایک عورت ہوتی ہے وہ اس سے بہت صحبت نہیں کرتا اور اس کو چھوڑ دینا چاہتا ہے ایسی عورت اگر اپنے خاوند کو یہ کہہ دے میں نے اپنا حق تجھ کو معاف کر دیا یہ آیت[4] اسی باب میں اُتری۔

بَابٌ ۶۶۱ إِذَا أَذِنَ لَهُ أَوْ أَحَلَّهُ۔

باب اگر کوئی شخص دوسرے کو اجازت دے یا معاف

[1] یہ اس آیت کے خلاف نہیں ہے ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ کیونکہ ظالم پر مظلوم کی برائیاں ڈالا جانا خود اُسی کا کرتوت ہے ۱۲ منہ [2] بعضوں نے کہا اس لیے کہ حضرت عمر رض نے اس کو قبریں کھدانے پر مقرر کر دیا تھا ۱۲ منہ [3] یہ سعید ثقہ تھا ۱۲۳ھ میں مرا لیکن موت سے پہلے چار برس اس کے حافظے میں فتور آ گیا تھا ۱۲ منہ [4] یعنی تو میرے پاس اگر نہیں آتا تو نہ آ لیکن مجھ کو طلاق نہ دے اپنی زوجیت میں رہنے دے تو یہ درست ہے اور خاوند پر سے اس کی صحبت کے حقوق ساقط ہو جاتے ہیں حضرت علی رض نے کہا یہ آیت اس باب میں ہے کہ عورت اپنے مرد سے جدا ہو جانا بُرا سمجھے اور خاوند جورو دونوں یہ ٹھہرا لیں کہ تیسرے یا چوتھے دن مرد اپنی عورت پاس آیا کرے تو یہ درست ہے حضرت سودہ نے بھی اپنی باری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف کر دی تھی آپ ان کی باری میں حضرت عائشہ صدیقہ رض پاس رہا کرتے ۱۲ منہ

وَلَدْ يُبَيِّنْ كَمْ هُوَ.

۹۸۸-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِيْ أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا أُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهِ.

کر دے مگر یہ نہ بیان کرے کہ کتنے کی اجازت اور معافی دی

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو حازم بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دُودھ پانی پینے کو لایا گیا آپ نے پیا آپ کی دہنی طرف ایک لڑکا تھا (ابن عباس رض) اور بائیں طرف عمر والے لوگ آپ نے لڑکے سے پوچھا میاں لڑکے تم اس کی اجازت دیتے ہو پہلے میں یہ پیالہ بوڑھوں کو دوں اس نے کہا نہیں قسم خدا کی یا رسول اللہ میں تو اپنا حصہ جو آپ کا جھوٹا ملے کسی کو دینے والا نہیں آخر آپ نے وہ پیالہ اسی کے ہاتھ میں دے دیا[1]

بَابُ ۶۶۳ إِثْمِ مَنْ ظَلَمَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ

باب جو شخص کسی کی کچھ زمین چھین لے تو کیسا گناہ ہے۔

۹۸۹-حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِيْنَ.

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے طلحہ بن عبد اللہ نے بیان کیا ان کو عبد الرحمن بن عمرو بن سہل نے خبر دی سعید بن زید نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جو کوئی کچھ زمین ظلم سے چھین لے تو سات زمینوں کا طوق (قیامت کے دن) اس کے گلے میں ڈالا جاوے گا[2]

---

[1] کیونکہ اس کا حق مقدم تھا وہ داہنی طرف بیٹھا تھا اس حدیث کی باب سے مناسبت بیان کرنا مشکل ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے باب کا مطلب اس طرح سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے وہ پیالہ بوڑھے لوگوں کو دینے کی ابن عباس رض سے اجازت مانگی اگر وہ اجازت دیدیتے تو یہ اجازت ایسی ہی ہوتی ہے جس کا مقدار بیان نہیں کیا گیا کہ کتنے دُودھ کی اجازت ہے پس باب کا مطلب نکل آیا ۱۲ منہ

[2] زمین کے سات طبقے ہیں جس نے بالشت بھر زمین بھی چھینی تو ساتوں طبقوں تک گویا اس کو چھینا اس لیے قیامت کے دن ان سب کا طوق اس کے گلے میں ہوگا دوسری روایت میں ہے وہ سب مٹی اٹھا کر لانے کا اس کا حکم دیا جائے گا بعضوں نے کہا طوق پہنانے سے یہ مطلب ہے کہ ساتویں طبقے تک اس میں دھنسایا جائے گا حدیث سے بعضوں نے یہ بھی نکالا ہے کہ زمینیں سات ہیں جیسے آسمان سات ہیں ۱۲ منہ

۹۹۰ حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اُنَاسٍ خُصُوْمَةٌ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ رض فَقَالَتْ يَا اَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْاَرْضَ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِّنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهٗ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے حسین معلم نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا مجھ سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا اُن سے ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اُن میں اور چند لوگوں میں[1] کچھ (زمین کا) جھگڑا تھا انہوں نے حضرت عائشہ رض سے اس کا ذکر کیا حضرت عائشہ رض نے کہا اے ابوسلمہ زمین ناحق لینے سے بچارہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بالشت برابر زمین ظلم سے لے لے گا اس کو سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

۹۹۱ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِخُرَاسَانَ فِيْ كِتَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَمْلَاهُ عَلَيْهِمْ بِالْبَصْرَةِ

ہم سے مسلم بن ابراہیم سے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذری سی زمین بھی ناحق لے لے گا وہ قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنستا چلا جائے گا امام بخاری نے کہا یہ حدیث عبداللہ بن مبارک کی کتاب میں نہیں ہے جو اُنہوں نے خراسان میں بنائی لیکن بصرے میں یہ حدیث اُنہوں نے سُنائی۔

بَابُ ۶۶۳ اِذَا اَذِنَ اِنْسَانٌ لِاٰخَرَ شَيْئًا جَازَ

باب کوئی شخص دوسرے شخص کو کسی بات کی اجازت دے تو وہ کر سکتا ہے۔

۹۹۲ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَاَصَابَنَا سَنَةٌ فَكَانَ

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے جبلہ بن سحیم سے اُنہوں نے کہا ہم مدینہ میں عراق والوں میں تھے ہم پر قحط آیا تو عبداللہ بن زبیر ہم کو کھجور

[1] حافظ نے کہا ان لوگوں کے نام معلوم نہیں ہوئے مگر مسلم کی روایت سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ زمین میں جھگڑا تھا اور فریق ثانی ابوسلمہ کی قوم کے لوگ تھے ۱۲ منہ

ابنُ الزُّبَيرِ يرزُقُنا التَّمرَ فكانَ ابنُ عمرَ رضہ يمرُّ بنا فيقولُ إنَّ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ نهى عنِ الإقرانِ۔ إلَّا أن يستأذنَ الرَّجلُ منكم أخاهُ۔

۹۹۳۔ حدَّثنا أبو النُّعمانِ حدَّثنا أبو عوانةَ عنِ الأعمشِ عن أبي وائلٍ عن أبي مسعودٍ أنَّ رجلًا منَ الأنصارِ يُقالُ لهُ أبو شُعيبٍ كانَ لهُ غلامٌ لحَّامٌ فقالَ لهُ أبو شُعيبٍ اصنعْ لي طعامَ خمسةٍ لعلِّي أدعو النَّبيَّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ خامسَ خمسةٍ وأبصرَ في وجهِ النَّبيِّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ الجوعَ فدعاهُ فتبعهم رجلٌ لم يُدعَ فقالَ النَّبيُّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ إنَّ هذا قدِ اتَّبعنا أتأذنُ لهُ قالَ نعم

باب ۶۶۴ قولِ اللهِ تعالى وهوَ ألدُّ الخصامِ

۹۹۴۔ حدَّثنا أبو عاصمٍ عن ابنِ

کھلایا کرتے عبد اللہ بن عمرؓ ہم پر سے گذرتے اور کہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو کھجوریں ایک بار اٹھا کر کھانے سے منع فرمایا[1] البتہ اگر اس کا بھائی (جو اس کے ساتھ کھا رہا ہو) اجازت دے تو ایسا کر سکتا ہے۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابو مسعود سے ایک انصاری مرد نے جس کا نام ابو شعیب تھا اپنے ایک غلام سے کہا[2] جو قصائی تھا پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دے اس لیے کہ میں دوسرے چار آدمیوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کروں آپ سمیت پانچ آدمی ہوں گے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک چہرہ پر بھوک کا نشان دیکھا تھا آخر آنحضرتؐ کو اس نے بلایا آپ کے ساتھ ایک شخص بن بلائے چلا گیا[3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب خانہ سے فرمایا یہ شخص ہمارے ساتھ (بن بلائے) آگیا ہے تو اس کو اجازت دیتا ہے اس نے کہا جی ہاں[4]۔

باب اللہ تعالیٰ کا سورۂ بقرہ میں یہ فرمانا وہ بڑا سخت جھگڑالو ہے[5]

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے

[1] ظاہریہ کے نزدیک یہ نہی تحریمی ہے دوسرے علماء کے نزدیک تنزیہی ہے اور وجہ ممانعت کی ظاہر ہے کہ دوسرے کا حق تلف کرتا ہے اور اس سے حرص اور طمع معلوم ہوتی ہے نووی نے کہا اگر کھجور مشترک ہو تب تو دوسرے شریکوں کے بن اجازت ایسا کرنا حرام ہے ورنہ مکروہ ہے حافظ نے کہا اس حدیث سے اس شخص کا مذہب قوی ہوتا ہے جس نے مجہول کا ہبہ جائز رکھا ہے ۱۲ منہ [2] اس غلام کا نام معلوم نہیں ہوا لحام کہتے ہیں گوشت بیچنے والے کو ہندی میں اس کو قصائی کہتے ہیں ۱۲ منہ [3] یہ چھٹا آدمی تھا اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے امام بخاری نے اس باب کا مطلب بھی اس حدیث سے ثابت کیا ہے کہ بن بلائے دعوت میں جانا اور کھانا کھانا درست نہیں مگر جب صاحب خانہ اجازت دے تو درست ہو گیا ۱۲ منہ [5] پوری آیت یوں ہے لوگوں میں کوئی ایسا ہے جس کی بات دنیا کی زندگی میں تجھ کو بھلی لگتی ہے اور اپنے دل کی حالت پر اللہ کو گواہ کرتا ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے کہتے ہیں یہ آیت اخنس بن شریک کے حق میں اُتری وہ آنحضرتؐ پاس آیا اور اسلام کا دعویٰ کر کے میٹھی میٹھی باتیں کرنے لگا دل میں نفاق تھا ۱۲ منہ

جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ۔

انہوں نے ابن ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو[۱]

بَابٌ ۶۶۵ إِثْمِ مَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ۔

باب جو شخص ناحق جھگڑے ناحق سمجھ کر کرے اس کا گناہ

۹۹۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَدَقَ فَأَقْضِي لَهُ بِذَلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ فَلْيَتْرُكْهَا۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی اُن سے زینب بنت ام سلمہ نے بیان کیا اُن سے ام المومنین ام سلمہ رض نے جو اُن کی والدہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اپنے حجرے کے دروازے پر کچھ جھگڑا سنا آپ باہر برآمد ہوئے اور فرمایا دیکھو میں آدمی ہوں[۲] (غیب کی بات نہیں جانتا) میرے پاس ایک فریق آتا ہے (اپنی دلیل بیان کرتا ہے) کبھی ایسا ہوتا ہے ایک فریق کی بحث دوسرے فریق سے عمدہ ہوتی ہے میں سمجھتا ہوں وہ سچا ہے اور اس کے موافق فیصلہ کرتا ہوں لیکن اگر میں اس کو (اس کے ظاہری بیان پر بھروسا کر کے) کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو دوزخ کا ایک ٹکڑا اس کو دلا رہا ہوں وہ لے یا چھوڑ دے[۳]

بَابٌ ۶۶۶ إِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔

باب جھگڑے کے وقت بدزبانی کرنا

---

۱ ذری ذری سی بات کے لیے لوگوں سے لڑے جھگڑے عداوت اور دشمنی کرے ۱۲ منہ ۲ یعنی جب تک خدا کی طرف سے مجھ پر وحی نہ آئے میں بھی تمہاری طرح غیب کی بات سے ناواقف رہتا ہوں کیونکہ میں آدمی ہوں اور آدمیت کے لوازم سے پاک نہیں ہوں اس حدیث سے اُن بے وقوفوں کا رد ہوا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم غیب ثابت کرتے ہیں یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر نہیں سمجھتے بلکہ الوہیت کے صفات سے متصف جانتے ہیں قاتلہم اللہ انی یوفکون ۱۲ منہ ۳ یہ تہدید کے لیے فرمایا اس حدیث سے صاف یہ نکلتا ہے کہ قاضی کے فیصلے سے وہ چیز حلال نہیں ہوتی اور قاضی کا فیصلہ ظاہراً نافذ ہے نہ باطناً یعنی اگر مدعی ناحق ہو اور عدالت اس کو کچھ دلا دے تو فیما بینہ و بین اللہ اس کے لیے وہ مال درست نہ ہو گا جمہور علماء اور اہل حدیث کا یہی قول ہے لیکن امام ابوحنیفہ رح نے اس کا خلاف کیا ہے ۱۲ منہ

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا اَوْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْ اَرْبَعَةٍ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔

ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا چار باتیں جس میں ہوں گی وہ تو منافق ہے[۵۱] اور جس میں ان چار میں سے ایک بات ہو گی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہو گی جب تک اس کو چھوڑ نہ دے وہ چار باتیں یہ ہیں جب بات کہے جھوٹی جب وعدہ کرے تو خلاف جب عہد کرے دغا دے جب جھگڑے تو بدزبانی کرے[۵۲]

باب ۶۶ قِصَاصِ الْمَظْلُوْمِ اِذَا وَجَدَ مَالَ ظَالِمِهٖ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يُقَاصُّهٗ وَقَرَءَ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ۔

باب اگر مظلوم ظالم کا مال پالے تو وہ اپنے مال کے موافق اس میں سے لے سکتا ہے[۵۳] اور محمد بن سیرین نے کہا[۵۴] اپنا حق برابر برابر لے سکتا ہے اور سورہ نحل کی یہ آیت پڑھی اگر تم تکلیف پہنچاؤ تو اتنی ہی پہنچاؤ جتنی تم کو تکلیف دی گئی

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيْكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِيْ لَهٗ عِيَالَنَا فَقَالَ لَا حَرَجَ عَلَيْكِ اَنْ تُطْعِمِيْهِمْ بِالْمَعْرُوْفِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا حضرت عائشہ رض نے کہا ہند رض عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی (ابوسفیان کی جورو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یارسول اللہ ابوسفیان ایک بہت بخیل آدمی ہے کیا میں اس کا روپیہ لے کر اپنے بال بچوں کو کھلاؤں آپ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں تو دستور کے موافق لے سکتی ہے۔

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے یزید نے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے

---

[۵۱] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے منافق سے مراد عملی منافق جو کافر ہے ۱۲ منہ [۵۲] یعنے گالی گلوچ یا جھوٹا طوفان جوڑے دوسری روایت میں جو اوپر مذکور ہوئی یہ ہے کہ جب اس کے پاس امانت رکھیں تو خیانت کرے ۱۲ منہ [۵۳] اور حاکم کے فیصلے کی احتیاج نہیں قسطلانی نے کہا بدنی عقوبات میں یہ حکم نہیں وہاں حاکم کی طرف رجوع ہونا ضرور ہے ۱۲ منہ [۵۴] اس کو عبد بن حمید نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُوْنَا فَمَا تَرَى فِيْهِ فَقَالَ لَنَا إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرَ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ

عقبہ بن عامر رض سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ ہم کو دوسرے ملک والوں پاس بھیجتے ہیں ہم ایسے لوگوں پاس اُترتے ہیں جو ہماری ضیافت تک نہیں کرتے تو آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم کسی قوم کے پاس جاکر اُترو وہ جیسے دستور ہے اتنی تمہاری مہمانی کرنے کا حکم دیں تو خیر ورنہ ان سے اپنی مہمانی کا حق وصول کر لو[1]

بَابُ ۶۶۸ مَا جَاءَ فِي السَّقَائِفِ وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فِي سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ۔

باب منڈووں کے نیچے بیٹھنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب بنی ساعدہ (انصار کا ایک قبیلہ ہے اس کے) منڈوے میں بیٹھے[2]

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ وَأَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ حِيْنَ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَنْصَارَ اجْتَمَعُوْا فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَقُلْتُ لِأَبِيْ بَكْرٍ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے امام مالک نے اور ابن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی دونوں نے ابن شہاب[3] سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی اُن کو عبداللہ بن عباس رض نے انہوں نے حضرت عمر رض سے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا لیا تو انصار بنی ساعدہ کے منڈوے میں جمع ہوئے میں نے ابوبکر رض سے کہا تم ہمارے

---

[1] اس حدیث کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ مہمانی کرنا واجب ہے اگر کوئی لوگ مہمانی نہ کریں تو اُن سے جبراً مہمانی کا خرچ وصول کیا جائے امام لیث بن سعد کا یہی مذہب ہے اور امام احمد سے منقول ہے کہ یہ وجوب دیہات والوں پر ہے نہ بستی والوں پر اور امام ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ مہمانی کرنا سنت موکدہ ہے اور باب کی حدیث ان لوگوں پر محمول ہے جو مضطر ہوں جن کے پاس راہ خرچ بالکل نہ ہو ایسے لوگوں کی ضیافت واجب ہے بعضوں نے کہا یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا جب لوگ محتاج تھے اور مسافروں کی خاطرداری واجب تھی بعد اس کے منسوخ ہو گیا کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ جائزہ ضیافت کا ایک دن رات ہے جائزہ تفضل کے طور پر ہوتا ہے نہ وجوب کے طور پر بعضوں نے کہا یہ حکم خاص ہے ان لوگوں کے واسطے جن کو حاکم اسلام بھیجے ایسے لوگوں کا کھانا اور ٹھکانا ان لوگوں پر واجب ہے جن کی طرف وہ بھیجے جائیں اور ہمارے زمانہ میں بھی اس کا قاعدہ ہے حاکم کی طرف سے جو چپراسی بھیجے جاتے ہیں اُن کی دستک گاؤں کو دینا پڑتی ہے ۱۲ منہ [2] اسی منڈوے کے تلے ابوبکر صدیق رض سے بھی خلافت کی بیعت ہوئی تھی اس حدیث کو خود مؤلف نے کتاب الاشربہ میں وصل کیا یہاں امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ منڈوہ ڈالنا درست ہے منڈوے سے مراد وہ سایہ دار جگہ ہے جو بازار وغیرہ میں راستے پر بنادی جاتی ہے راستہ چلنے والے اس کے تلے سے ہو کر گذرا کرتے ہیں عرب کے ملک میں یہ بہت مروج ہے چنانچہ جدہ میں جو بڑا بازار ہے وہ کئی جگہ سے پڑا ہوا ہے دونوں کناروں کے مکان دار یا دوکان دار اس کو ڈال لیتے ہیں دھوپ وغیرہ سے بچنے کے لیے ۱۲ منہ [3] یعنے امام مالک اور یونس دونوں نے ۱۲ منہ

انْطَلِقْ بِنَا فَجِئْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ

ساتھ چلو پھر ہم انصار کے پاس اُسی بنی ساعدہ کے منڈوے میں پہنچے۔[1]

بَابٌ ۶۶۹ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ.

باب اپنے ہمسایا کو دیوار میں لکڑیاں لگانے سے نہ روکنا چاہیئے۔

...۱۰۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں ابن شہاب سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ہمسایہ اپنے ہمسایہ کو اس کی دیوار میں لکڑی (یا لکڑیاں)[2] لگانے سے نہ روکے ابوہریرہ رضؓ اس حدیث کو روایت کر کے کہتے تھے میں دیکھتا ہوں تم یہ بات نہیں سنتے قسم خدا کی میں تو یہ حدیث تم کو برابر سناتا رہوں گا۔[3]

بَابٌ ۶۷۰ صَبِّ الْخَمْرِ فِي الطَّرِيقِ.

باب شراب کا رستے پر بہا دینا درست ہے

...۱۰۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رض كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ

ہم سے ابو یحییٰ بن محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو عفان بن مسلم نے خبر دی کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا ہم سے ثابت نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا میں ابو طلحہ کے مکان میں لوگوں کا ساقی تھا (شراب پلا رہا تھا) اُن دنوں کھجور ہی کا شراب پیا کرتے تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو یہ منادی کرنے کا حکم دیا[4] سُن لو شراب حرام ہو گیا انس رضؓ نے کہا

---

[1] معلوم ہوا کہ منڈوا بنانا جائز ہے وہ ظلم نہیں ہے ۱۲ منہ [2] یا ایک کڑی لگانے سے کیونکہ حدیث میں دونوں طرح بہ صیغہ جمع اور بصیغہ مفرد منقول ہے امام شافعیؒ نے کہا یہ حکم استحبابا ہے ورنہ کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ ہمسایہ کی دیوار پر بغیر اس کی اجازت کے کڑیاں رکھے مالکیہ اور حنفیہ کا بھی یہی قول ہے اور امام احمد اور اسحاق اور اہل حدیث کے نزدیک یہ حکم وجوبا ہے اگر ہمسایہ اس کی دیوار پر کڑیاں لگانا چاہے تو دیوار کے مالک کو اس کا روکنا جائز نہیں اس لیے کہ اس میں کوئی نقصان نہیں اور دیوار مضبوط ہوتی ہے گو دیوار میں سوراخ کرنا پڑے امام بیہقی نے کہا شافعی کا قول قدیم یہی ہے اور حدیث کے خلاف کوئی حکم نہیں دے سکتا اور یہ حدیث صحیح ہے ۱۲ منہ [3] لفظی ترجمہ یوں ہے میں اس حدیث کو تمہارے کونڈھوں کے درمیان پھینکوں گا یعنے زور زور سے تم کو سناؤں گا اور خوب تم کو سناؤں گا اور ابوہریرہؓ کے اس قول سے معلوم ہوا کہ جو لوگ حدیث کے خلاف کسی پیر یا امام یا مجتہد کے قول پر جمے ہوئے ہوں ان کو چھیڑنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بار بار علانیہ ان کو سنانا درست ہے شاید اللہ ان کو ہدایت دے ۱۲ منہ [4] حافظ نے کہا اس منادی کرنے والے کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

قَالَ فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ اخْرُجْ فَاهْرِقْهَا فَخَرَجْتُ فَهَرَقْتُهَا فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا الْآيَةَ۔

یہ منادی سن کر ابو طلحہ نے مجھ سے کہا باہر نکل اور یہ شراب بہا دے[۱] میں نکلا میں نے اس کو بہا دیا وہ مدینہ کی گلیوں میں بہتا چلا گیا[۲] بعضے لوگ کہنے لگے اُن مسلمانوں کا کیا حال ہونا ہے جن کے پیٹوں میں شراب تھا اور وہ شہید ہوئے تب اللہ نے سورہ مائدہ کی یہ آیت اُتاری ایمان والوں پر اور جنہوں نے نیک کام کیے کچھ گناہ نہیں اس کا جو وہ کھا پی چکے[۳] اخیر آیت تک۔

بَاب ۶۷۱ أَفْنِيَةِ الدُّوْرِ وَالْجُلُوسِ فِيهَا وَالْجُلُوسِ عَلَى الصُّعُدَاتِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ فَابْتَنَى أَبُو بَكْرٍ مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ۔

باب گھروں کے صحن اور جلوخانے اور رستوں پر بیٹھنا اور حضرت عائشہ رض نے کہا ابو بکر رض نے اپنے گھر کے جلوخانے میں ایک مسجد بنالی وہاں نماز اور قرآن پڑھا کرتے[۴] مشرکوں کی عورتیں اور بچے اُن پر ہجوم کرتے اور تعجب سے سنتے اور دیکھتے ان دنوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ ہی میں تشریف رکھتے تھے۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ فَقَالُوا مَا لَنَا بُدٌّ إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجَالِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عمر حفص ابن میسرہ نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدری رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دیکھو رستوں پر بیٹھنے سے بچتے رہو صحابہ رض نے عرض کیا یا رسول اللہ اس بات میں تو ہم مجبور ہیں وہیں تو ہم بیٹھتے ہیں بات چیت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا اگر ایسی ہی مجبوری ہے تو اس کا حق ادا کرو انہوں نے پوچھا

[۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے معلوم ہوا کہ رستے کی زمین گو سب لوگوں میں مشترک ہے مگر وہاں شراب وغیرہ بہا دینا درست ہے بشرطیکہ چلنے والوں کو اس سے تکلیف نہ ہو علما نے کہا ہے رستے میں اتنا بہت پانی بہانا کہ چلنے والوں کو تکلیف ہو منع ہے تو نجاست وغیرہ ڈالنا بطریق اولیٰ منع ہوگا ابو طلحہ نے شراب کو رستے میں بہا دینے کا اس لیے حکم دیا ہوگا کہ عام لوگوں کو شراب کی حرمت معلوم ہو جائے ۱۲ منہ [۲] ان لوگوں کا نام معلوم نہیں ۱۲ منہ [۳] یعنے شراب کے حرام ہونے سے پہلے جو لوگ شراب پی چکے اس کا کوئی مواخذہ ان سے نہ ہوگا ۱۲ منہ [۴] یہ حدیث اوپر ابواب المساجد میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ

حَقَّهَا قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

کیا حق آپ نے فرمایا نگاہ نیچے رکھنا اور ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا۔

بَابُ ۶۷۲ الْاٰبَارِ عَلَى الطُّرُقِ اِذَا لَمْ يُتَاَذَّ بِهَا۔

باب رستے پر کنواں کھود سکتے ہیں اگر اُس سے تکلیف نہ ہو

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِطَرِيْقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا الْكَلْبُ يَلْهَثُ يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِيْ كَانَ بَلَغَ مِنِّيْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ خُفَّهٗ مَاءً فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَاَجْرًا فَقَالَ فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے اُنہوں نے سمی سے جو ابوبکر رض کے غلام تھے انہوں نے ابوصالح روغن فروش سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ایسا ہوا ایک شخص (اُس کا نام معلوم نہیں ہوا) رستے میں جا رہا تھا اس کو بڑی پیاس لگی ایک کنواں دیکھا اس میں اُترا پانی پیا باہر نکلا تو ایک کتے کو دیکھا ہانپ رہا ہے پیاس سے کیچڑ چاٹ رہا ہے وہ اپنے دل میں کہنے لگا اس کتے کا بھی پیاس سے وہی حال ہوا ہو گا جو میرا ہوا تھا اور کنوئیں میں اُترا اپنے موزہ میں پانی بھرا اور کتے کو پانی پلایا اللہ تعالیٰ نے اُس کے کام کی قدر کی اس کو بخش دیا صحابہ رض نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم کو ان جانوروں میں بھی ثواب ملے گا آپ نے فرمایا ہاں ہر تازے جگر والے میں ثواب ہے۔

بَابُ ۶۷۳ اِمَاطَةِ الْاَذٰى

وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ۔

باب رستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا

اور ہمام بن منبہ نے[۳] ابوہریرہ رض سے روایت کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر رستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دے تو صدقے کا ثواب ملے گا۔

---

[۱] غیر محرم عورت کو نہ گھورنا کسی کے ستر پر نظر نہ ڈالنا ۱۲ منہ [۲] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ رستے وغیرہ میں کنواں کھود سکتے ہیں تاکہ آنے جانے والے اس میں سے پانی پئیں اور آرام اٹھائیں بشرطیکہ مضر کا یقین نہ ہو ورنہ کھودنے والا ضامن نہ ہوگا ۱۲ منہ [۳] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الجہاد میں وصل کیا ۱۲ منہ

بابٌ الغُرْفَةِ وَالْعُلِّيَّةِ الْمُشْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمُشْرِفَةِ فِي السُّطُوحِ وَغَيْرِهَا.

۱۰۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رض قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ.

۱۰۰۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ رض عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللهُ لَهُمَا إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا فَحَجَجْتُ مَعَهُ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالْإِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ حَتَّى جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ

باب بلند اور پست بالاخانوں (ماڑیوں) میں چھت وغیرہ پر رہنا جائز ہے[لے]

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عینیہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے اسامہ بن زید رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے بلند مکانوں میں سے ایک مکان پر چڑھے[۲] پھر فرمایا کیا تم اپنے گھروں میں بلائیں اترنے کے مقاموں کو ایسے دیکھ رہے ہو جیسے میں دیکھ رہا ہوں بارش کے مقاموں کی طرح[۳]۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن عباس رض سے انہوں نے کہا مجھ کو ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ حضرت عمر رض سے یہ پوچھوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں میں سے وہ دو عورتیں کونسی ہیں جن کی شان میں سورۂ تحریم کی یہ آیت اتری کہ تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو تو بہتر ہے تمہارے دل بگڑ گئے ہیں پھر ایسا ہوا میں نے ان کے ساتھ حج کیا وہ رستے سے مڑے[۴] میں بھی چھاگل لے کر ان کے ساتھ مڑا انہوں نے حاجت پوری کی جب لوٹ کر آئے تو میں نے چھاگل سے ان کے ہاتھ پر پانی ڈالا انہوں نے وضو کیا اس وقت میں نے پوچھا

[لے] جب دوسرے محلے والوں کی بے ستری کی مد نظر نہ ہو ۱۲ منہ [۲] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے معلوم ہوا کوٹھے اور بالاخانے پر چڑھنا درست ہے ۱۲ منہ [۳] اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ مدینہ میں بڑے بڑے فتنے اور فساد ہونے والے ہیں یہ پیشین گوئی آپ کی پوری ہوئی یزید پلید کی حکومت میں مدینہ خراب اور ویران ہوا مدینہ کے لوگ مارے گئے حرم میں کئی دن تک نماز نہیں ہوئی ۱۲ منہ [۴] یعنے حاجت کے لیے رستہ چھوڑ کر ایک طرف ہو گئے ۱۲ منہ اور لوٹے گئے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ لَهُمَا
إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَالَ وَاعَجَبِي لَكَ يَا ابْنَ
عَبَّاسٍ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ
عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ
وَجَارٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ
بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا
نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا
أَنْزَلْتُ جِئْتُهُ مِنْ خَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ
الْأَمْرِ وَغَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَهُ وَ
كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا
قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا هُمْ قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ
نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ
أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ فَصِحْتُ عَلَى امْرَأَتِي
فَرَاجَعَتْنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ
وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَإِنَّ
إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ.
فَأَفْزَعَنِي فَقُلْتُ خَابَتْ مَنْ فَعَلَ
مِنْهُنَّ بِعَظِيمٍ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي
فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ أَيْ
حَفْصَةُ أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ رَسُولَ

امیر المومنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں میں وہ دو
عورتیں کونسی ہیں جن کے باب میں اللہ نے یہ فرمایا اگر تم دونوں
اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرلو تو بہتر انہوں نے کہا ابن عباس رض
تجھ سے تعجب ہے[1] عائشہ رض اور حفصہ مراد ہیں پھر انہوں نے
قصہ بیان کرنا شروع کیا کہنے لگے میں اور ایک میرا ہمسایہ
انصاری[2] دونوں مدینہ کے بلند دیہات میں بنی امیہ بن زید
کے گاؤں میں رہا کرتے تھے اور باری باری آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس (مدینہ میں) اترا کرتے ایک روز وہ آتا
ایک روز میں جب میں اترتا تو اس دن کی خبر وحی وغیرہ سب
اس انصاری کو کر دیتا اور جس دن وہ اترتا وہ بھی ایسا ہی کرتا
اور ہم قریش لوگ عورتوں پر غالب رہا کرتے[3] جب
ہم (مدینہ میں) انصاریوں پاس آئے دیکھا تو ان پر
ان کی عورتیں غالب ہیں یہ رنگ دیکھ کر ہماری عورتوں
نے بھی وہی وتیرہ اختیار کیا ایک بار ایسا ہوا میں اپنی
جورو پر چلایا (خفا ہوا) اس نے مجھ کو جواب دیا میں نے
اس پر برا مانا وہ کہنے لگی تم نے میرا جواب دینا کیوں برا
سمجھا ہے قسم خدا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں
آپ کو جواب دیتی ہیں اور کوئی بی بی تو ایسا کرتی ہے کہ
دن بھر شام تک آپ سے خفا رہتی ہے[4] یہ سن کر میں گھبرایا
میں نے کہا جو بی بی ایسا کرتی ہے وہ غضب کرتی ہے تباہ
ہوئی پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور حفصہ رض کے پاس
گیا میں نے کہا حفصہ رض تم لوگوں کا کیا حال ہے تم میں کوئی سارے

۱؎ کہ ایسی مشہور بات نہیں جانتا حالانکہ قرآن کی تفسیر میں تجھ کو کمال ہے ۱۲ منہ ۲؎ اس کا نام عتبان بن مالک تھا اور صحیح یہ ہے کہ وہ اوس بن خولے بن عبداللہ بن حارث انصاری تھا ۱۲ منہ ۳؎ یعنے ہماری قوم میں عورتیں مردوں سے دبی رہتیں ۱۲ منہ ۴؎ عبید بن حنین کی روایت میں یوں ہے خود تمہاری بیٹی (حفصہ رض) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہے آپ سارے دن غصے رہتے ہیں ۱۲ منہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْیَوْمَ حَتَّی اللَّیْلِ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ خَابَتْ وَخَسِرَتْ أَفَتَأْمَنُ اَنْ یَّغْضِبَ اللّٰہُ لِغَضَبِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَھْلِکِیْنَ لَا تَسْتَکْثِرِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِیْہِ فِیْ شَیْءٍ وَّلَا تَھْجُرِیْہِ وَاسْأَلِیْنِیْ مَا بَدَا لَکِ وَلَا یَغُرَّنَّکِ اَنْ کَانَتْ جَارَتُکِ ھِیَ اَوْضَأَ مِنْکِ وَاَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُرِیْدُ عَائِشَۃَ وَکُنَّا تَحَدَّثْنَا اَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ النِّعَالَ لِغَزْوِنَا فَنَزَلَ صَاحِبِیْ یَوْمَ نَوْبَتِہٖ فَرَجَعَ عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِیْ ضَرْبًا شَدِیْدًا وَّقَالَ اَنَائِمٌ ھُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ اِلَیْہِ وَقَالَ حَدَثَ اَمْرٌ عَظِیْمٌ قُلْتُ مَا ھُوَ

سارے دن بلکہ رات تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ رکھتی ہے اُس نے کہا ہاں ایسا تو ہوتا ہے میں نے کہا جو ایسا کرے وہ تباہ اور برباد ہوئی کیا تو اللہ کے غصہ سے نہیں ڈرتی جو اس کے پیغمبر کو غصہ دلاتی ہے تو تباہ ہو جائے گی[۱] دیکھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت فرمائشیں مت کیا کر اور آپ کو جواب نہ دیا کر نہ آپ سے خفا ہوا کر اگر تجھے کچھ درکار ہو تو مجھ سے کہا کر اور تو اس دھوکے میں مت آ تیری ہمجولی (گنیاں[۲]) تجھ سے زیادہ گوری اور خوب صورت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو زیادہ تجھ سے چاہتے ہیں حضرت عائشہ رضہ کو مراد لیا حضرت عمر رضہ نے کہا اُن دنوں میں یہ باتیں بھی ہو رہی تھیں کہ غسان کے لوگ[۳] ہم سے لڑنے کے لیے گھوڑوں کے نعل باندھ رہے ہیں خیر میرا ساتھی انصاری اپنی باری کے دن مدینے گیا وہاں سے لوٹ کر آیا تو اُس نے میرا دروازہ زور سے کھٹکھٹایا اور کہنے لگا عمر رضی اللہ عنہ سوتے ہیں میں گھبرا کر نکلا وہ کہنے لگا بڑا سانحہ ہوا میں نے

[۱] معلوم ہوا اللہ کے رسول کو غصہ دلانا اور ناراض کرنا اللہ کو غصہ دلانا اور ناراض کرنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دنیا میں تشریف رکھتے تھے تو ایک بار حضرت عمر رضہ تورات شریف پڑھنے اور سنانے لگے آپ کا مبارک چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا دوسرے صحابہ رضہ نے حضرت عمر رضہ کو ملامت کی کہ تم آنحضرت صلعم کا چہرہ نہیں دیکھتے اس وقت انہوں نے توریت شریف پڑھنا موقوف کر دیا اور آنحضرت نے فرمایا اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو اُن کو بھی میری تابعداری کرنا ہوتی اس حدیث سے ان لوگوں کو نصیحت لینا چاہیئے جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور اس پر حدیث شریف سُن کر دوسرے کسی مولوی یا امام یا درویش کی بات پر عمل کرتے ہیں حدیث شریف پر عمل نہیں کرتے خیال کرنا چاہیئے کہ آنحضرت صلعم کی روح مبارک کو ایسی باتوں سے کتنا صدمہ ہوتا ہوگا اور جب آنحضرت صلعم ناراض ہوئے تو اب کہاں ٹھکانا رہا اللہ جل جلالہ بھی ناراض ہوا ایسی حالت میں نہ کوئی مولوی کام آئے گا نہ پیر نہ درویش نہ امام یا اللہ تو اس بات کا گواہ ہے کہ ہم کو اپنے پیغمبر سے ایسی محبت ہے کہ باپ دادا پیر مرشد بزرگ امام مجتہد ساری دنیا کا قول اور فعل حدیث کے خلاف ہم لغو سمجھتے ہیں اور تیری اور تیرے پیغمبر کی رضامندی ہم کو کافی اور وافی ہے اگر یہ سب تیری اور تیرے پیغمبر کی تابعداری میں بالفرض ہم سے ناراض ہو جائیں تو ہم کو ان کی ناراضی کی ذرہ بھی پرواہ نہیں ہے یا اللہ ہماری جان بدن سے نکلتے ہی ہم کو ہمارے پیغمبر کے پاس پہنچا دے ہم عالم برزخ میں آپ ہی کی کفش برداری کرتے رہیں اور آپ ہی کی حدیث سنتے رہیں ۱۲ منہ [۲] مراد حضرت عائشہ رضہ ہیں یعنے تو حضرت عائشہ کی حرص نہ کر ان کی بات اور ہے اوّل تو وہ تجھ سے کہیں خوب صورت ہیں دوسری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لاڈلی ہیں ۱۲ منہ [۳] غسان ایک قبیلہ ہے قحطان کا جو شام کی طرف رہتا ہے ۱۲ منہ

أَجَاءَتْ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ أَعْظَمُ مِنْهُ وَأَطْوَلُ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ هٰذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَصَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَشْرُبَةً لَهُ فَاعْتَزَلَ فِيهَا فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي قُلْتُ مَا يُبْكِيكِ أَوَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هُوَ ذَا فِي الْمَشْرُبَةِ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ الْمِنْبَرَ فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي هُوَ فِيهَا فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَهُ أَسْوَدَ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي قَالَ

پوچھا کیا ہوا کہو تو کیا غسان کے لوگ آن پہنچے اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑا اور لنبا واقعہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کو طلاق دے دیا یہ سن کر میں نے کہا حفصہ رض تو تباہ ہوئی برباد ہوگئی میں تو پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ ایسا ہونے والا ہے خیر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور صبح کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینے میں آن کر) پڑھی آپ (نماز پڑھ کر) اپنے بالا خانے میں تشریف لے گئے وہاں اکیلے بیٹھ رہے میں حفصہ رض پاس گیا دیکھا تو وہ رو رہی ہے میں نے کہا کیوں روتی کیوں ہے میں تو تجھ کو پہلے ہی ڈرا چکا تھا اب یہ تبلا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو طلاق دے دیا وہ کہنے لگی مجھ کو معلوم نہیں آپ اس بالا خانے میں ہیں (پوچھو) یہ سن کر میں (حفصہ رض کے حجرے سے) باہر نکلا منبر کے پاس آیا دیکھا تو اس کے گرد لوگ بیٹھے ہیں[۲] اُن میں سے کچھ رو رہے ہیں میں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا پھر مجھ پر رنج کا غلبہ ہوا تو میں اٹھا اس بالا خانے کے پاس آیا جس میں آنحضرت تھے میں نے ایک کالے غلام[۳] سے کہا جو وہاں بیٹھا تھا عمر رض کے لیے اجازت مانگ وہ اندر گیا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات کی پھر باہر نکلا تو کہنے لگا میں نے آپ سے تمہارا ذکر کیا لیکن آپ خاموش رہے[۴] میں لوٹ آیا اور منبر پاس جو لوگ بیٹھے تھے اُن کے ساتھ بیٹھ گیا پھر مجھ پر رنج غالب ہوا اور میں بالا خانے پاس گیا لیکن ویسا ہی معاملہ ہوا[۵] پھر میں اُن لوگوں پاس آکر بیٹھ گیا

[۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [۲] ان لوگوں کے نام معلوم نہیں ہوسکے ۱۲ منہ [۳] اس کا نام رباح تھا ۱۲ منہ [۴] یعنی غلام نے اندر جا کر خبر دی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا خاموش ہو رہے ۱۲ منہ

أَذِنَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى
رِمَالِ حَصِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ
أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئٌ عَلٰى وِسَادَةٍ
مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ
فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَيَّ فَقَالَ لَا ثُمَّ قُلْتُ وَ
أَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ
رَأَيْتَنِيْ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ
فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ
فَذَكَرَهُ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ لَوْ رَأَيْتَنِيْ وَدَخَلْتُ
عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ
كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ
عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ أُخْرٰى فَجَلَسْتُ حِيْنَ
رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ ثُمَّ رَفَعْتُ بَصَرِيْ
فِيْ بَيْتِهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ
فِيْهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ
غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلٰثَةٍ
فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ
فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى أُمَّتِكَ
فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ
وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوْا

جو منبر کے گرد بیٹھے تھے پھر مجھ سے نہ رہا گیا رنج نے
غلبہ کیا میں (بالا خانے کی طرف) اس غلام پاس آیا اور میں نے
کہا عمر کے لیے اجازت مانگ لیکن اب کے وہی ہوا آخر
میں پیٹھ موڑ کر (گھر کو) چلا اس وقت غلام نے مجھ کو پکارا
اور کہا آں حضرت[1] نے تم کو اجازت دی یہ سن کر میں آپ
پاس گیا آپ خالی بوریے پر لیٹے ہوئے تھے اس پر کوئی
بچھونا بھی نہ تھا اور بوریے کے نشان آپ کے پہلو پر پڑ گئے
تھے ایک چمڑے کے تکیے پر ٹیکا دیے ہوئے جس میں کھجور
کی چھال بھری تھی میں نے کھڑے ہی کھڑے آپ کو سلام کیا اور
پوچھا کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دیا آپ
نے میری طرف نگاہ اٹھا کر فرمایا نہیں پھر میں نے کھڑے
ہی کھڑے آپ کا دل بہلانے کو یہ عرض کیا یا رسول اللہ
آپ دیکھیے ہم قریش لوگ عورتوں پر غالب تھے جب
ایسے لوگوں پاس آئے جن کی عورتیں اُن پر غالب ہیں پھر
سارا قصہ بیان کیا) یہ سن کر آپ ہنس دیے پھر میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ ملاحظہ فرماتے میں حفصہؓ
پاس گیا اور میں نے کہا تو اپنی ہمجولی برابر والی سے دھوکا
مت کھائیو وہ تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور تجھ سے
زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے محبت رکھتے ہیں
حضرت عائشہ کو مراد لیا یہ سن کر آپ پھر ہنسے جب میں
نے دیکھا کہ آپ (دوبارہ) ہنسے تو میں بیٹھ گیا بعد اس ہنسنے
آنکھ اٹھا کر آپ کے گھر کا سامان دیکھا تو کوئی چیز نہیں دکھلائی
دی صرف تین کھالیں وہ بھی کچی پڑی ہوئی تھیں میں نے
کہا اللہ سے دعا کیجیے وہ آپ کی امت کو فراغت

[1] پہلے حضرت عمرؓ کو آپ کے سامنے بیٹھنے کی بھی جرأت نہیں ہوئی کیونکہ آپ رنج اور غصے میں تھے ۱۲ منہ

الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ أَوَفِي شَكٍّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حِيْنَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ وَكَانَ قَدْ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجَدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِيْنَ عَاتَبَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّا أَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأُنْزِلَتْ آيَةُ التَّخْيِيْرِ فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا وَلَا عَلَيْكِ

دے کیونکہ ایران اور روم کے لوگ مالدار ہیں اللہ نے اُن کو دولت دے رکھی ہے حالاں کہ وہ اللہ کو نہیں پوجتے اس وقت آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے آپ نے فرمایا خطاب کے بیٹے کیا ابھی تجھ کو شک ہے (تو دنیا کی دولت اچھی سمجھتا ہے) اُن لوگوں کے مزے تو دنیا کی زندگی میں جلدی دے دیے گئے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے دعا فرمایئے تو ہوا یہ تھا کہ حضرت عائشہ رضہ سے حفصہ رضہ نے آپ کا راز بیان کر دیا تھا[1] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت غصہ اُن پر آیا جب اللہ نے آپ پر عتاب فرمایا[2] خیر آپ انتیس دن کے بعد (بالاخانے میں اکیلے رہ کر) پہلے حضرت عائشہ رضہ پاس گئے حضرت عائشہ رضہ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے تو یہ قسم کھائی تھی کہ ایک مہینے تک ہمارے پاس نہ آئیں گے اور ابھی تو انتیس ہی راتیں گذری ہیں میں اُن کو گن رہی ہوں یہ سُن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس روز کا بھی ہوتا ہے اور یہ مہینہ انتیسا ہی تھا حضرت عائشہ رضہ نے کہا پھر اللہ تعالیٰ نے اختیار کی آیت اُتاری یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن الآیہ[3] سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ ہی سے پوچھا اور فرمایا عائشہ رضہ میں تجھ سے

---

[1] آنحضرتؐ نے اپنی حرم ماریہ قبطیہ سے صحبت کی حضرت حفصہ رضہ کو اس کی خبر ہو گئی آپ نے اُن سے فرمایا تو اس راز کو چھپا اب میں نے ماریہ کو اپنے اُوپر حرام کر لیا لیکن حضرت حفصہؓ نے اس کی خبر حضرت عائشہؓ کو کر دی وہ بہت غصے ہوئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراض ہو کر یہ قسم کھائی کہ میں ایک مہینے تک اپنی بی بیوں پاس نہ جاؤں گا ۱۲ منہ

[2] فرمایا اے پیغمبر تو ان چیزوں کو اپنے اُوپر کیوں حرام کرتا ہے جو اللہ نے تیرے لیے حلال کیں تو اپنی بی بیوں کی رضامندی چاہتا ہے ۱۲ منہ

[3] یعنے اے پیغمبر اپنی بی بیوں سے کہہ اگر تم دنیا کی زندگی اور دنیا کا ساز و سامان چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا کر اچھی طرح خوبصورتی سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ اور کے رسول کی طلبگار ہو اور آخرت کے گھر کی تو تم میں جو نیک بی بیاں ہیں اُن کے لیے اللہ نے بڑا ثواب طیار کر رکھا ہے یہ آیت سورۂ احزاب کے تیسرے رکوع میں ہے ۱۲ منہ

أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ أَعْلَمُ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِّي بِفِرَاقِكَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِلَى قَوْلِهِ عَظِيمًا قُلْتُ أَفِي هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ۔

ایک بات کہتا ہوں اس کے جواب میں جلدی نہ کر اپنے ماں باپ سے صلاح کر لے حضرت عائشہ رضہ نے کہا میں خوب جانتی تھی کہ میرے ماں باپ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے جدا ہونے کی کبھی رائے نہ دیں گے پھر آپ نے یہی آیت پڑھی یا ایہا النبی سے عظیما تک میں نے کہا بس اسی باب میں میں اپنے ماں باپ سے صلاح کروں میں تو اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہوں پھر آپ نے دوسری عورتوں کو یہی اختیار دیا سب نے حضرت عائشہ کی طرح جواب دیا

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ آلَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا وَكَانَتِ انْفَكَّتْ قَدَمُهُ فَجَلَسَ فِي عُلِّيَّةٍ لَهُ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّي آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ ؛

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں پاس ایک مہینے تک جانے کی قسم کھائی اور آپ کے پاؤں میں سوج آگئی تھی آپ اپنے ایک بالاخانے میں بیٹھ رہے پھر حضرت عمر رضہ آئے اور پوچھا کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دیا آپ نے فرمایا نہیں بلکہ میں نے ایک مہینے تک اُن کے پاس جانے کی قسم کھائی ہے پھر انتیس دن تک آپ ٹھہرے رہے بعد اس کے اپنی عورتوں پاس گئے

بَابُ ۵۷۶ مَنْ عَقَلَ بَعِيرَهُ عَلَى الْبَلَاطِ أَوْ بَابِ الْمَسْجِدِ

باب مسجد کے دروازے پر جو پتھر بچھے ہوتے ہیں وہاں یا دروازے پر اُونٹ باندھ دینا[۵]

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعقیل نے کہا ہم سے ابوالمتوکل نے انہوں نے کہا میں جابر رضہ

---

[۵] حدیث میں تو صرف بلاط یعنی مسجد کے دروازے پر جو پتھر بچھے ہوتے ہیں وہاں اُونٹ باندھنا مذکور ہے اور دروازے کو اسی پر قیاس کیا حافظ نے کہا اس حدیث کے دوسرے طریق میں مسجد کے دروازے کا یہی ذکر ہے امام بخاری نے اس طرف اشارہ کیا ۱۲ منہ

قَالَ اَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ اِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ هٰذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيْفُ بِالْجَمَلِ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ

ابن عبد اللہ پاس آیا اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے میں بھی آپ کے پاس گیا اور اُونٹ کو بلاط کے کونے میں باندھ دیا (بلاط وہ پتھر جو مسجد کے دروازے پر بچھے ہوتے ہیں) میں نے عرض کیا آپ کا اُونٹ حاضر ہے آپ باہر آئے اور اُونٹ کے نزدیک پھرنے لگے پھر فرمایا قیمت بھی لے اور اُونٹ بھی لے جا۔

بَابُ ۶۷۶ الْوُقُوْفِ وَالْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ

باب کسی قوم کے گھورے پاس ٹھہرنا وہاں پیشاب کرنا۔

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رض قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ لَقَدْ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا اُنھوں نے شعبہ رض سے اُنھوں نے منصور رض سے اُنھوں نے ابو وائل رض سے اُنھوں نے حذیفہ رض سے اُنھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا یا یوں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے گھورے پر آئے آپ نے وہاں کھڑے کھڑے پیشاب کیا۔

بَابُ ۶۷۷ مَنْ اَخَذَ الْغُصْنَ وَمَا يُؤْذِي النَّاسَ فِي الطَّرِيْقِ فَرَمٰى بِهِ

باب رستے میں سے کانٹوں کی ڈالی یا اور کوئی تکلیف وہ چیز اُٹھا کر پھینک دینا۔

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَاَخَذَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے سمی سے اُنھوں نے ابو صالح سے اُنھوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا ایک بار ایک شخص رستے میں جا رہا تھا وہاں کانٹے دار ڈالی دیکھی اُس کو اُٹھا لیا (اور پھینک دی) اللہ نے اُس کام کی قدر کی اس کو بخش دیا[۱]۔

---

[۱] کیونکہ اس نے خلق خدا کی تکلیف گوارا نہ کی اور ان کے آرام اور راحت کے لیے اس ڈالی کو اٹھا کر پھینکا ایسا نہ ہو کسی کے پاؤں میں چبھ جائے ۱۲منہ

باب ۶۷۸ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي الطَّرِيقِ الْمِيتَاءِ وَهِيَ الرَّحْبَةُ تَكُونُ بَيْنَ الطَّرِيقِ ثُمَّ يُرِيدُ أَهْلُهَا الْبُنْيَانَ فَتُرِكَ مِنْهَا الطَّرِيقُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ

باب اگر عام رستے میں[۱] اختلاف ہو اور وہاں رہنے والے کچھ عمارت بنانا چاہئیں تو سات ہاتھ رستہ چھوڑ دیں[۲]۔

۱۰۱۰۔ **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَاجَرُوا فِي الطَّرِيقِ بِسَبْعَةِ أَذْرُعٍ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے زبیر بن خارث سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رستے کے جھگڑے میں یہ فیصلہ کیا کہ سات ہاتھ رستہ چھوڑ دیا جائے[۳]

باب ۶۷۹ النُّهْبَى بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهِ وَقَالَ عُبَادَةُ بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَّا نَنْتَهِبَ۔

باب کسی شخص کی چیز بے اس کی اجازت کے لوٹنا منع ہے[۴] اور عبادہ بن صامت نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر پر بیعت کی کہ لوٹ نہ کریں گے

۱۰۱۱۔ **حَدَّثَنَا** آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ جَدُّهُ أَبُو أُمِّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبَى وَالْمُثْلَةِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عدی بن ثابت نے کہا میں نے عبداللہ بن یزید انصاری سے سنا وہ عدی کے نانا تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ اور مثلہ (ناک کان کاٹنے) سے منع فرمایا۔

۱۰۱۲۔ **حَدَّثَنَا** سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے

---

[۱] میتاء کے معنے چوڑا یا عام رستہ بعضوں نے کہا میتاء سے یہ مراد ہے کہ آباد زمین اگر آباد ہو اور وہاں رستہ قائم کرنے کی ضرورت پڑے اور رہنے والے لوگ وہاں جھگڑا کریں تو کم سے کم اتنا رستہ چھوڑ دیا جائے ۱۲ منہ [۲] کم سے کم اس قدر رستہ آدمیوں اور سواریوں کے نکلنے کیلئے کافی ہے قسطلانی نے کہا جو دوکاندار رستے پر بیٹھا کرتے ہیں ان کے لیے بھی یہی حکم ہے اگر سات ہاتھ سے رستہ زیادہ ہو تو زیادہ میں بیٹھ سکتے ہیں ورنہ بیٹھنے سے منع کئے جائیں تاکہ چلنے والوں کو تکلیف نہ ہو ۱۲ منہ [۳] سبحان اللہ پیغمبر صاحب کا علم و فہم جو اللہ کی طرف سے معلوم ہوتا ہے حالانکہ آپ کے زمانہ میں گاڑیوں اور چھکڑوں کا رواج نہ تھا اونٹ اور آدمیوں کے جانے کیلئے تین ہاتھ رستہ بھی کفایت کرتا ہے مگر کبھی ایسا ہوتا ہے اُدھر سے کوئی سواری آجاتی ہے تو دونوں کے برابر نکل جانے کے لیے سات ہاتھ رستہ رہنا ضروری ہے اتنے رستے میں گاڑیاں اور بگھیاں بھی نکل جاتی ہیں ۱۲ منہ [۴] امام بخاری کے ترجمہ باب سے یہ نکلتا ہے کہ اگر مالک کی اجازت ہو تو لوٹنا درست ہے بشرطیکہ اپنے آگے کی چیز لے دوسرے کے سامنے سے نہ کھینچے اور امام مالک اور ایک جماعت علماء نے اس حدیث کی رو سے دولہا دولہن پر کھجور مٹھائی وغیرہ لٹانا مکروہ رکھا ہے اہل حدیث کے محققین علماء نے تصریح کر دی ہے کہ شادی میں کھجور مصری بادام وغیرہ حاضرین پر لٹانا مکروہ اور بدعت ہے تقسیم کر دینا چاہئے کیونکہ صحیح حدیث سے مطلق لوٹ کی ممانعت ثابت ہے ۱۲ منہ [۵] اس حدیث کو خود امام بخاری

شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا النُّهْبَةَ۔

انہوں نے ابو بکر بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا اور شراب پینے والا جس وقت شراب پیتا ہے اُس وقت مومن نہیں ہوتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے اُس وقت مومن نہیں ہوتا اور لوٹنے والا جب کوئی ایسی لوٹ کرتا ہے جس کی طرف لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھتے ہیں تو وہ مومن نہیں ہوتا[۱] سعید اور ابو سلمہ نے بھی ابو ہریرہ رض سے ایسی ہی روایت کی مگر اس میں لوٹ کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ ٦٨٠ كَسْرِ الصَّلِيبِ وَقَتْلِ الْخِنْزِيرِ

باب صلیب (تر سول) کو توڑ ڈالنا اور سور کو مار ڈالنا۔

١٠١٣ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہ رض سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم میں عیسیٰ مریم کے بیٹے منصف حاکم بن کر نہ اُتریں[۲] وہ صلیب (تر سول کو) توڑ

[۱] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ لوگ اُسی لوٹ کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھتے ہیں جو مالک کی بے اجازت ہو اور اجازت سے لوٹنے والے کو کوئی بری نگاہ سے نہیں دیکھتا قسطلانی نے کہا ان کا کرنے والا کامل الایمان نہیں ہوتا کیونکہ اگر کامل الایمان ہوتا تو اس کے دل میں خدا کا ڈر ہوتا اور وہ ایسے کام نہ کرتا یا وہ لوگ مراد ہیں جو ان کاموں کو حلال جان کر کریں وہ تو بالکل کافر ہیں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ایسے کام کرتے ہیں ان کا ایمان جاتے رہنے کا ڈر ہے بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے قال الفربری وجدت بخط ابی جعفر قال ابو عبد اللہ تفسیرہ ان ینزع منہ نور الایمان یعنے فربری نے کہا میں نے ابو جعفر کے خط میں یہ لکھا پایا امام بخاری نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے ایمان سلب ہو جاتا ہے بعضے نسخوں میں یوں ہے قال ابو عبد اللہ قال ابن عباس تفسیرہ ان ینزع منہ نور الایمان امام بخاری نے کہا ابن عباس رض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے ایمان کا نور سلب ہو جائے گا حافظ نے کہا آگے ہم بیان کریں گے کہ ابن عباس رض کے اس قول کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] یہ نہایت صحیح حدیث ہے اور متصل اور اس کے راوی سب ثقہ اور امام ہیں اس میں صاف یہ مذکور ہے کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ پیغمبر جو مریم کے بیٹے ہیں دنیا میں اتریں گے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ پیغمبر آسمان پر زندہ موجود ہیں اور حق تعالیٰ نے ان کو اٹھا لیا ہے جیسے قرآن شریف میں آیا ہے صلیب نصرانیوں کی نشانی ہے اور تثلیث کی علامت ہے حضرت عیسیٰ آسمان سے اُتر کر دین محمدی پر عمل کریں گے اور تثلیث کی علامت توڑ پھوڑ ڈالیں گے سب کو ایک خدائے واحد کی عبادت (باقی بر صفحہ آئندہ)

مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ۔

ڈالیں گے سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ لینا موقوف کر دیں گے اور مال (روپیہ پیسہ) کی اُس وقت ایسی کثرت ہو گی کوئی قبول ہی نہیں کرنے کا[۱]

بَابٌ ۶۸۱ هَلْ تُكْسَرُ الدِّنَانُ الَّتِي فِيهَا الْخَمْرُ أَوْ تُخَرَّقُ الزِّقَاقُ فَإِنْ كَسَرَ صَنَمًا أَوْ صَلِيبًا أَوْ طُنْبُورًا أَوْ مَا لَا يُنْتَفَعُ بِخَشَبِهٖ وَأُتِيَ شُرَيْحٌ فِي طُنْبُورٍ كُسِرَ فَلَمْ يَقْضِ فِيهِ بِشَيْءٍ۔

باب کیا شراب کے مٹکے (یا پیپے) توڑ ڈالے جائیں مشکیں پھاڑ ڈالی جائیں پھر اگر کسی نے مورت توڑ ڈالی یا رسول الله یا طنبورہ (ڈھول) یا جس چیز کی لکڑی کام میں نہیں آتی (جیسے ستارہ وغیرہ اس پر تاوان ہو گا یا نہیں) اور شریح قاضی پاس طنبورہ توڑنے کا مقدمہ آیا انہوں نے کچھ تاوان نہ دلایا۔[۲]

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نِيرَانًا تُوقَدُ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ عَلٰى مَا تُوقَدُ هٰذِهِ النِّيرَانُ قَالُوا عَلَى الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ قَالَ اكْسِرُوهَا وَأَهْرِقُوهَا قَالُوا أَلَا نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اغْسِلُوا۔

ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جس دن خیبر فتح ہوا کچھ آگ روشن دیکھی آپ نے پوچھا یہ کیا پکا رہے ہیں لوگوں نے کہا یہی بستی کے گدھوں کا گوشت آپ نے فرمایا یہ ہانڈیاں توڑ ڈالو اور گوشت وغیرہ سب اوندھا دو (بہا دو) لوگوں نے کہا ہم گوشت وغیرہ سب بہا کر ہانڈیاں دھو ڈالیں فرمایا اچھا دھو ڈالو[۳]

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلٰثُ مِائَةٍ

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عبد اللہ بن ابی نجیح نے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے (کعبے کے پاس گئے) وہاں کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ

(بقیہ صفحہ سابقہ) پر مجبور کریں گے سور سب مار ڈالیں گے اُس کی حرمت آپ ظاہر کر دیں گے اور جزیہ لینا موقوف کر دیں گے یا تو آدمی اسلام لائے یا قتل کیا جائے بس ساری دنیا میں ایک ہی دین ہو جائے گا افسوس ہے ان لوگوں پر جو ایسی صحیح اور صاف حدیثیں دیکھتے ہوئے بھی حضرت عیسیٰ کے اترنے میں شبہ کریں اور ایک ہندی گمراہ شخص کو مثیل مسیح یا عیسیٰ خیال کریں اضلهم الشیطان فاولی لهم ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا) [۱] اس حدیث کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اگر کوئی صلیب توڑ ڈالے یا سور مار ڈالے تو اس پر ضمان نہ ہو گا قسطلانی نے کہا یہ جب ہے کہ وہ حربیوں کا مال ہو۔ اگر ذمی کا مال ہو جس نے اپنی شرائط سے انحراف نہ کیا ہو اور عہد پر قائم ہو تو ایسا کرنا درست نہیں ۱۲ منہ [۲] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] پہلے آپ نے سختی کیلئے ہانڈیاں (باقی بر صفحہ آئندہ)

وَسِتُّوْنَ نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُوْدٍ فِيْ يَدِهٖ وَجَعَلَ يَقُوْلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ الْاٰيَةَ۔

بت رکھے تھے آپ ایک چھڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی ہر ایک بت کو کونچا مارتے (وہ گر پڑتا صحابہ توڑ ڈالتے) اور سورہ بنی اسرائیل کی یہ آیت پڑھتے تھے) حق آن پہنچا اور ناحق مٹ گیا اخیر آیت تک۔

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنْ اَبِيْهِ الْقٰسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتِ اتَّخَذَتْ عَلٰى سَهْوَةٍ لَّهَا سِتْرًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ قاسم سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے اپنے حجرے کے سائبان پر ایک پردہ لٹکایا جس میں صورتیں تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کو پھاڑ ڈالا (یا اتار کر پھینک دیا حضرت عائشہ نے اس کے دو گدے بنا ڈالے وہ گھر میں رہے آنحضرتؐ ان پر بیٹھا کرتے۔

بَابُ ۶۸۲ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهٖ۔

باب جو شخص اپنا مال بچانے کے لیے لڑے

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ هُوَ ابْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضؓ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

ہم سے عبد اللہ بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی ایوب نے کہا مجھ سے ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو رضؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنا مال بچانے میں مارا جائے وہ شہید ہے۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) توڑ ڈالنے کا حکم دیا پھر شاید آپ پر وحی آئی اور آپ نے ان کا دھونا ہی کافی سمجھا اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ حرام چیز کے ظروف توڑ ڈالنا درست ہے جب آپ نے ان ہانڈیوں کے توڑ ڈالنے کا حکم فرمایا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۵۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بتوں کا اسی طرح ہندوؤں اور مشرکوں کے ٹھاکروں اور ٹھاکروں کو توڑ ڈالنا چاہئے اور اگر توڑ پھوڑ کر اس کی لکڑی یا پتھر سے کچھ اور کام لیں تو منع نہیں ۱۲ منہ ۵۲ اس حدیث کی مفصل بحث انشاء اللہ تعالیٰ کتاب اللباس میں آئے گی حدیث سے مورتوں وغیرہ کا توڑ پھاڑ ڈالنا ثابت ہوا اور معلوم ہوا کہ مورت دار کپڑا اگر توشک یا فرش پر رہے تو کچھ قباحت نہیں کیونکہ اس میں اس کی اہانت ہے اور لٹکانے میں تعظیم ہے ۱۲ منہ ۵۳ کیونکہ وہ مظلوم ہے نسائی کی روایت میں یوں ہے اس کے لیے جنت ہے اور ترمذی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور جو اپنی جان بچانے میں مارا جائے اور جو اپنا دین بچانے میں مارا جائے اور جو اپنے گھر والوں کو بچانے میں مارا جائے یہ سب شہید ہیں ۱۲ منہ

باب ۶۸۳ إِذَا كَسَرَ قَصْعَةً أَوْشَيْئًا لِغَيْرِهِ.

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمٍ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتِ الْقَصْعَةَ فَضَمَّهَا وَجَعَلَ فِيهَا الطَّعَامَ وَقَالَ كُلُوا وَحَبَسَ الرَّسُولَ وَالْقَصْعَةَ حَتَّى فَرَغُوا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ وَحَبَسَ الْمَكْسُورَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب اگر کسی کا پیالہ یا اور کچھ سامان توڑ ڈالے

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی (حضرت عائشہ) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں دوسری ایک بی بی (صفیہ رض یا ام زینب رض یا حفصہ رض[۵۱]) نے اپنی لونڈی کے ہاتھ ایک پیالہ کھانے کا بھیجا حضرت عائشہ رض نے (غصہ میں آن کر) ایک ہاتھ مارا وہ پیالہ توڑ ڈالا آنحضرت ؐ نے پیالہ اٹھا کر اس کو جوڑا اور کھانا اس کے اندر رکھا اور صحابہ رض سے فرمایا کھانا کھاؤ اور اس لونڈی اور پیالہ کو رہنے دیا جب کھانے سے فارغ ہو گئے تو دوسرا ثابت پیالہ اُس کو دیا اور ٹوٹا اپنے پاس رکھ لیا اور سعید ابی مریم نے کہا ہم کو یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا ہم سے حمید نے بیان کیا کہا ہم سے انس رض نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث[۵۲]۔

باب ۶۸۴ إِذَا هَدَمَ حَائِطًا فَلْيَبْنِ مِثْلَهُ

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ ...

باب اگر کسی کی دیوار گرادے تو ویسی ہی دیوار بنائے[۵۳]

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

۵۱ ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں صفیہ کا ذکر ہے اور دارقطنی اور ابن ماجہ کی روایت میں حفصہ رض کا نام ہے اور طبرانی کی روایت میں ام سلمہ رض کا اور ابن حزم کی روایت میں زینب رض کا اور احتمال ہے کہ یہ واقعہ کئی بار ہوا ہو حافظ نے کہا مجھ کو اس لونڈی کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ ۵۲ اس سند کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ حمید کا سماع انس رض سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ ۵۳ اس مسئلہ میں مالکیہ کا اختلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ دیوار کی قیمت دینا چاہیئے مگر امام بخاری نے جس روایت سے دلیل لی وہ اس پر بنی ہے کہ اگلی شریعتیں ہمارے لیے حجت ہیں جب ہماری شریعت کے خلاف کو حکم وارد نہ ہوا اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے ۱۲ منہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ رَجُلٌ فِیْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ یُقَالُ لَہٗ جُرَیْجٌ یُصَلِّیْ فَجَآءَتْہُ اُمُّہٗ فَدَعَتْہُ فَاَبٰٓی اَنْ یُّجِیْبَھَا فَقَالَ اُجِیْبُھَآ اَوْ اُصَلِّیْ ثُمَّ اَتَتْہُ فَقَالَتِ اللّٰھُمَّ لَا تُمِتْہُ حَتّٰی تُرِیَہٗ الْمُوْمِسَاتِ وَکَانَ جُرَیْجٌ فِیْ صَوْمَعَتِہٖ فَقَالَتِ امْرَاَۃٌ لَاَفْتِنَنَّ جُرَیْجًا فَتَعَرَّضَتْ لَہٗ فَکَلَّمَتْہُ فَاَبٰی فَاَتَتْ رَاعِیًا فَاَمْکَنَتْہُ مِنْ نَّفْسِھَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ ھُوَ مِنْ جُرَیْجٍ فَاَتَوْہُ وَکَسَرُوْا صَوْمَعَتَہٗ فَاَنْزَلُوْہُ وَسَبُّوْہُ فَتَوَضَّاَ وَصَلّٰی ثُمَّ اَتَی الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ اَبُوْکَ یَا غُلَامُ قَالَ الرَّاعِیْ قَالُوْا نَبْنِیْ صَوْمَعَتَکَ مِنْ ذَھَبٍ قَالَ لَا اِلَّا مِنْ طِیْنٍ۔

فرمایا بنی اسرائیل میں ایک (عابد) شخص تھا جریج نامی وہ اپنے عبادت خانہ میں نماز پڑھ رہا تھا اس کی ماں آئی اُس کو بلایا لیکن وہ نماز میں تھا اس نے جواب نہ دیا[1] اپنے دل میں کہنے لگا میں نماز پڑھوں یا ماں کو جواب دوں خیر پھر دوبارہ اُس کی ماں آئی (اور پکارا لیکن جواب نہ ملا) آخر اس کی ماں نے بددعا دی کہنے لگی یا اللہ جریج جب تک چھنال عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے نہ مرے جریج اپنے عبادت خانہ میں رہا کرتا تھا ایک فاحشہ عورت کہنے لگی میں تو اس کو بہکادوں گی وہ آئی اور جریج سے بات کی لیکن اس نے نہ مانا آخر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اُس سے بدفعلی کرائی جب لڑکا جنی تو کہنے لگی یہ جریج کا لڑکا ہے یہ سن کر (اس کی قوم کے) لوگ آئے اور اس کا عبادت خانہ توڑ ڈالا اور وہاں سے اس کو نیچے اُتار کر (خوب) گالیاں دیں (بڑا عابد بنا ہے اندر رنڈی بازی کرتا ہے) جریج نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر اُس بچے پاس آیا کہنے لگا اے بچے (بتلا) تیرا باپ کون ہے وہ بولا[2] میرا باپ چرواہا ہے جب تو لوگ (جنہوں نے اُس کا عبادت خانہ توڑا تھا شرمندہ ہوگئے) کہنے لگے ہم دوبارہ تیرا عبادت خانہ سونے سے بنائے دیتے ہیں اس نے کہا نہیں مٹی سے بنا دو (جیسے پہلے بنا ہوا تھا)

---

[1] حالانکہ اس کے دین میں نماز میں بات کرنا درست تھی تو ماں کو جواب دینا لازم تھا مگر اس نے نہ دیا ۱۲ منہ [2] یہ بچہ بالکل کم سن تھا ابھی اس کے بولنے کے دن نہ تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے جریج کی دعا قبول کی اس کو جیسے حضرت عیسیٰ کو بولنے کی قوت دی تھی قسطلانی نے کہا چھ بچوں نے کم سنی میں بات کی حضرت یوسف کے گواہ اور فرعون کی بیٹی کی مشاطہ کے لڑکے اور عیسیٰؑ اور صاحب جریج اور صاحب اخدود کو بنی اسرائیل کے ایک عورت کے بیٹے نے جس کو وہ دودھ پلا رہی تھی اتنے میں ایک شخص سامنے سے گذرا عورت نے دعا کی یا اللہ مجھ کو ایسا مت کر کہتے ہیں حضرت یحییٰ نے بھی کم سنی میں بات کی تو کل سات بچے ہوں گے ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ نہیں مٹی سے بنا دو حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ماں کی دعا اپنی اولاد کے لیے ضرور قبول ہوتی ہے ماں کا حق باپ سے تین حصے زیادہ ہے جو لڑکے ماں کو راضی رکھتے ہیں دنیا میں پھولتے پھلتے ہیں اور ماں کو ناراض کرنے والے ہمیشہ تباہ ہوتے ہیں تجربہ اور مشاہدہ سے اس کا ثبوت

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بَابٌ ۶۸۵ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ

وَالنَّهْدِ وَالْعُرُوضِ وَكَيْفَ قِسْمَةُ مَا يُكَالُ وَيُوزَنُ مُجَازَفَةً أَوْ قَبْضَةً قَبْضَةً لَمَّا لَمْ يَرَ الْمُسْلِمُونَ فِي النَّهْدِ بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَ هٰذَا بَعْضًا وَهٰذَا بَعْضًا وَكَذٰلِكَ مُجَازَفَةُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْقِرَانُ فِي التَّمْرِ۔

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ وَأَنَا فِيهِمْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ ذٰلِكَ الْجَيْشِ فَجُمِعَ ذٰلِكَ كُلُّهُ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ فَكَانَ يُقَوِّتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلًا حَتّٰى فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ وَمَا تُغْنِي تَمْرَةٌ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب کھانے اور سفر خرچ اور اسباب میں شرکت کا بیان

اور جو چیزیں ماپ تول کر بکتی ان کو یوں ہی ڈھیر لگا کر بانٹنا یا مٹھی مٹھی کر کے کیونکہ مسلمانوں نے سفر خرچ کی شرکت میں کوئی قباحت نہیں دیکھی اس طرح کہ کچھ یہ کھائے کچھ وہ کھائے یوں ہی اندازے سے اسی طرح سونے کو چاندی کے بدل یا چاندی کو سونے کے بدل بن تولے ڈھیر لگا کر بانٹنے[1] اسی طرح دو کھجوریں اٹھا کر کھانے[2]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں وہب بن کیسان سے انہوں نے جابر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (رجب ۸ھ ہجری میں) سمندر کے کنارے ایک لشکر بھیجا ابوعبیدہ بن جراح کو اس کا سردار مقرر کیا یہ تین سو آدمی تھے میں بھی ان ہی میں تھا ہم چلے رستے ہی میں توشہ تمام ہو گیا ابوعبیدہ نے حکم دیا کہ سارے لشکر کے لوگ اپنے اپنے توشہ اکٹھا کر دیں[3] ایسا ہی کیا گیا تو کل دو تھیلے ہوئے کھجور کے ابوعبیدہ اس میں سے ہم کو تھوڑا تھوڑا دیا کرتے آخر وہ بھی تمام ہو گیا تب فی آدمی ایک ایک کھجور روز دینے لگے وہب نے کہا میں نے جابر رض سے پوچھا ایک کھجور سے کیا ہوتا ہو گا

---

[1] البتہ سونا سونے کے بدل چاندی چاندی کے بدل ڈھیر لگا کر اندازے سے تقسیم نہیں کر سکتے کیونکہ اس میں کمی اور بیشی کا خوف ہے اور جب جنس مختلف ہو تو کمی بیشی میں قباحت نہیں ۱۲ منہ

[2] یعنے قران کرنے میں اس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے کہ وہ دوسرے شریکوں کی اجازت سے ایسا کرنا درست ہے اور بے اجازت منع ہے ۱۲ منہ

[3] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیوں کہ جب سب کا توشہ ایک جگہ کر دیا گیا اور سب کو تھوڑا تھوڑا ملنے لگا اندازے سے تو سفر خرچ کی شرکت اور اندازے سے اس کی تقسیم

فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَنِيَتْ قَالَ ثُمَّ انْتَهَيْنَا اِلَى الْبَحْرِ فَاِذَا حُوْتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ فَاَكَلَ مِنْهُ ذٰلِكَ الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشَرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اَمَرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِضِلْعَيْنِ مِنْ اَضْلَاعِهٖ فَنُصِبَا ثُمَّ اَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا۔

انہوں نے کہا جب وہ بھی نہ رہی تو ہم کو معلوم ہوا وہی غنیمت تھی خیر ہم سمندر پر پہونچے دیکھا تو پہاڑ کی طرح ایک مچھلی پڑی ہے لشکر کے لوگ اٹھارہ دن تک اُسی میں سے کھاتے رہے پھر ابو عبیدہ نے حکم دیا اُس کی دو پسلیاں کھڑی کی گئیں اُونٹ اُن کے تلے سے نکل گیا چھوا بھی نہیں

۱۰۲۱ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُوْمٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رض قَالَ خَفَّتْ اَزْوَادُ الْقَوْمِ وَاَمْلَقُوْا فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ اِبِلِهِمْ فَاَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ اِبِلِكُمْ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ اِبِلِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِي النَّاسِ فَيَاْتُوْنَ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ فَبُسِطَ لِذٰلِكَ نِطَعٌ وَجَعَلُوْهُ عَلَى النِّطَعِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِاَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتّٰى فَرَغُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ

ہم سے بشر بن مرحوم نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا (غزوہ ہوازن میں) لوگوں کے توشے تمام ہو گئے اور ان کو توشے کی احتیاج پڑی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اپنے اُونٹ کاٹنے کی اجازت چاہی آپ نے ان کو اجازت دی پھر حضرت عمر رض اُن سے ملے انہوں نے یہ حال اُن سے بیان کیا حضرت عمر رض نے کہا اُونٹوں کو کاٹ ڈالو گے تو پھر تم کیسے جیو گے (پاؤں سے چلتے چلتے ہلاک ہو گے) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اُونٹ کاٹ ڈالیں گے تو یہ لوگ کیسے جئیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا لوگوں میں منادی کر دو سب اپنے اپنے بچے ہوئے توشے لے کر آجائیں اور چمڑے کا ایک دستر خوان بچھایا گیا سب نے اپنے توشے اس پر ڈال دیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو وے اور اس کے لیے برکت کی دعا کی پھر فرمایا اپنے اپنے تھیلے لے کر آؤ (بھرنا شروع کرو) لوگوں نے لپ بھر بھر کر لینا شروع کر دیا ہر ایک نے اپنی ضرورت کے موافق لے لیا تب

إِلَّا اللهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللهِ ۔

آپ نے فرمایا میں یہ گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں ؎۱

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ ابْنَ خَدِيْجٍ رض قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَنَنْحَرُ جَزُوْرًا فَتُقْسَمُ عَشَرَ قِسَمٍ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ ۔

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے کہا ہم سے ابو النجاشی نے کہا میں نے رافع بن خدیج سے سنا وہ کہتے تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھ کر اونٹ کاٹتے تھے پھر اس کے دس حصے کرتے اور ہم میں ہر کوئی سورج ڈوبنے سے پہلے پکا ہوا گوشت کھاتا ؎۲

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰى رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِي الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْهُ بَيْنَهُمْ فِي اِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُمْ ۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن اسامہ نے بیان کیا انہوں نے برید سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشعر قبیلے کے لوگ جب لڑائی میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینہ میں ان کے بال بچوں پاس کھانا کم رہ جاتا ہے تو سب مل کر اپنا اپنا توشہ ایک ہی کپڑے میں اکٹھا کر لیتے ہیں پھر ایک برتن سے برابر برابر بانٹ لیتے ہیں وہ میرے ہیں میں ان کا ہوں ؎۳

بَابٌ ۶۸۶ مَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فِي الصَّدَقَةِ ۔

باب جو مال دو شریکوں میں مشترک ہو وہ زکوٰۃ میں ایک دوسرے سے برابر مجرا لیں ۔

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ

ہم سے محمد بن عبد اللہ بن مثنی نے بیان کیا کہا

؎۱ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی ایک بڑی نشانی اپنے پیغمبر کے ہاتھ پر ظاہر کی گویا خدائی اور پیغمبری کا ایک نیا ثبوت اور ملا یا تو توشہ اتنا کم تھا کہ لوگ اپنی سواریاں کاٹنے پر آمادہ ہوئے یا اس قدر بہت ہو گیا کہ فراغت سے ہر ایک نے اپنی خواہش کے موافق بھر لیا اس قسم کا معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی بار صادر ہوا ہے اور حضرت عیسیٰ سے بھی منقول ہے ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آپ نے سب کے توشے اکٹھا کرنے کا حکم دیا اور پھر ہر ایک نے یوں ہی اندازے سے لے لیا آپ نے تول ماپ کر اس کو تقسیم نہیں کیا ۲ منہ ؎۲ اس حدیث سے نکلتا ہے کہ آپ عصر کی نماز ایک مثل پر پڑھتے ورنہ دو مثل سایہ پر جو کوئی عصر کی نماز پڑھے تو اتنے وقت میں یہ کام پورا ہونا مشکل ہے اس حدیث سے باب کا مطلب اس طرح پر نکلتا ہے کہ اونٹ کا گوشت یوں ہی اندازے سے تقسیم کیا جاتا تھا ۱۲ منہ ؎۳ یعنے وہ خاص میرے طریق اور میری سنت پر ہیں میں ان کے طریق پر ہوں اس حدیث سے یہ نکلا کہ سفر یا حضر میں توشوں کا ملا دینا اور برابر برابر بانٹ لینا مستحب ہے باب کی مطابقت ظاہر ہے ۱۲ منہ

ابْنِ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثُمَامَۃُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَہٗ اَنَّ اَبَابَکْرٍ رضؓ کَتَبَ لَہٗ فَرِیْضَۃَ الصَّدَقَۃِ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا کَانَ مِنْ خَلِیْطَیْنِ فَاِنَّھُمَا یَتَرَاجَعَانِ بَیْنَھُمَا بِالسَّوِیَّۃِ۔

مجھ سے میرے باپ نے کہا مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ بن انس رضؓ نے اُن سے انس رضؓ نے بیان کیا ابوبکر صدیق رضؓ نے اُن کو فرض زکوٰۃ کا بیان لکھ دیا جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی تھی آپ نے فرمایا جو مال دو شخصوں میں مشترک ہو تو وہ زکوٰۃ میں ایک دوسرے سے برابر برابر مجرا لیں[1]

بَابٌ قِسْمَۃِ الْغَنَمِ۔ ۶۸

باب بکریوں کا بانٹنا

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَکَمِ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَۃَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَایَۃَ بْنِ رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ فَاَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ فَاَصَابُوْا اِبِلًا وَّ غَنَمًا قَالَ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اُخْرَیَاتِ الْقَوْمِ فَعَجِلُوْا وَذَبَحُوْا وَنَصَبُوا الْقُدُوْرَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُوْرِ فَاُکْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَۃً مِّنَ الْغَنَمِ بِبَعِیْرٍ فَنَدَّ مِنْھَا بَعِیْرٌ فَطَلَبُوْہُ فَاَعْیَاھُمْ وَکَانَ فِی الْقَوْمِ خَیْلٌ یَسِیْرَۃٌ فَاَھْوٰی رَجُلٌ مِّنْھُمْ بِسَھْمٍ فَحَبَسَہُ اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ لِھٰذِہِ الْبَھَائِمِ اَوَابِدَ کَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَکُمْ مِنْھَا

ہم سے علی بن حکم انصاری نے بیان کیا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے سعید بن مسروق سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا ہم ذوالحلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے وہاں لوگوں کو بھوک لگی انہوں نے لوٹ میں اُونٹ اور بکریاں کمائی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے (اخیر) لوگوں میں تھے اُنہوں نے جلدی سے (تقسیم سے پہلے ہی) لوٹ کے جانوروں کو کاٹ ڈالا اور ہانڈیاں چڑھا دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا وہ ہانڈیاں اُوندھا دی گئیں پھر آپ نے تقسیم کی تو ایک اُونٹ کے برابر دس بکریاں رکھیں اتفاقاً ایک اُونٹ بھاگ نکلا لوگ اس کے پیچھے ہوئے لیکن اس نے تھکا مارا اس وقت لشکر میں گھوڑے بھی کم تھے آخر ایک شخص نے تیر مارا[2] اللہ نے اس کو ٹھہرا دیا آپ نے فرمایا دیکھو ان جانوروں میں بھی بعضے وحشی جانوروں کی طرح ہوتے ہیں

---

[1] جب زکوٰۃ کا مال دو یا تین ساجھیوں کی شرکت میں ہو اور زکوٰۃ کا تحصیلدار ایک ساجھی سے کل زکوٰۃ وصول کرے تو وہ دوسرے ساجھیوں کے حصے کے موافق اُن سے مجرا لے اور زکوٰۃ کے اُوپر دوسرے خرچوں کا بھی قیاس ہو سکے گا پس اس طرح سے اس حدیث کو شرکت کے باب سے تعلق ہوا ۱۲ منہ

[2] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا فَقَالَ جَدِّيْ اِنَّا نَرْجُوْا اَوْ نَخَافُ الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مُدًى فَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْهُ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ۔

جب تم اُن کو نہ پکڑ سکو تو ایسا ہی کرو میرے دادا نے کہا کل ہم کو دشمنوں سے مڈبھیڑ ہونے کا ڈر ہے اور چھری بھی ہمارے پاس نہیں کیا ہم بانس کی کھپاچ سے کاٹ لیں آپ نے فرمایا جو چیز خون کو بہا دے اور جانور پر اللہ کا نام لیا جائے تو اس کو کھاؤ مگر دانت اور ناخون کے سوا (ان دونوں سے ذبح جائز نہیں) میں تم سے اس کی وجہ بیان کرتا ہوں دانت تو ہڈی ہے اور ناخون حبشیوں کی چھریاں ہیں

بَابُ ۶۸۸ الْقِرَانِ فِي التَّمْرِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهٗ۔

باب دو دو کھجوریں ملا کر کھانا کسی شریک کو درست نہیں جب تک دوسرے شریکوں سے اجازت نہ لے

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيْعًا حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهٗ

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے جبلہ بن سحیم نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا جب تک اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لے۔

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُوْلُ لَا تَقْرُنُوْا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْاِقْرَانِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ اَخَاهُ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا ہم سے شعبہ نے انہوں نے جبلہ سے انہوں نے کہا ہم مدینہ میں تھے ہم لوگوں پر قحط آیا تو عبداللہ بن زبیر ہم کو کھجور کھلایا کرتے اور عبداللہ بن عمرؓ ہم پر سے گذرتے وہ کہتے دو دو کھجوریں ملا کر مت کھاؤ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا مگر جب اپنے بھائی سے اجازت لے

۵۱ یعنی تیر مار کر گرا دیا کرو اگر بسم اللہ کہہ کر تیر یا برچھا مارے اور وہ جانور مر بھی جائے جب بھی اس کا گوشت کھانا درست ہے ۱۲ منہ ۵۲ وہ ناخون ہی سے جانور کو کاٹتے ہیں تو ایسا کرنے میں اُن کی مشابہت ہے تو دی نے کہا ناخون خواہ بدن میں لگا ہو یا الگ ہو پاک ہو یا نجس کسی حال میں اس سے ذبح جائز نہیں اور امام ابوحنیفہؒ نے اس ناخون سے جو جدا ہو ذبح جائز رکھا ہے ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ اونٹ کو دس بکریوں کے برابر آپ نے کیا ۱۲ منہ ۵۳ قسطلانی نے کہا یہ ممانعت بطور تنزیہ کے ہے اور ظاہریہ کے نزدیک بطور تحریم کے ہے ۱۲ منہ

دسواں پارہ (۱۰)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، رحم والا۔

بَابُ تَقْوِيمِ الْأَشْيَاءِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ بِقِيمَةِ عَدْلٍ

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ عَبْدٍ أَوْ شِرْكًا أَوْ قَالَ نَصِيبًا وَكَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ لَا أَدْرِي قَوْلُهُ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَوْلٌ مِنْ نَافِعٍ أَوْ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ ابْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ فِي مَالِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ

باب مشترک چیزوں کی انصاف کے ساتھ ٹھیک قیمت لگاکر شریکوں میں تقسیم کرنا۔

ہم سے عمران بن میسرہ ابوالحسن بصری نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مشترک (ساجھے کی) غلام میں اپنا حصہ آزاد کردے اور اس کے پاس اتنا مال ہو سارے غلام کی قیمت کے موافق[۱] تو وہ پورا آزاد ہو جائے گا اگر اتنا مال نہ ہو تو بس جتنا حصہ اس کا تھا اتنا ہی آزاد ہوا ایوب نے کہا یہ فقرہ جتنا حصہ اس کا تھا اتنا ہی آزاد ہوا[۲] مجھ کو معلوم نہیں۔ نافع کا قول ہے۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں داخل ہے۔

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے نضر بن انس سے انہوں نے بشیر بن نہیک سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص (مشترک) غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کردے وہی اپنے مال میں سے اس کا باقی

---

[۱] یعنی سارے غلام کی حالت میں قیمت لگائیں گے یعنے جو حصہ آزاد ہوا اگر وہ بھی آزاد نہ ہوتا تو اس کی قیمت کیا ہوتی ۱۲ منہ [۲] عینی نے اس مسئلہ میں چودہ مذہب بیان کیے ہیں لیکن امام احمد اور شافعی اور اسحاق نے اسی حدیث کے موافق حکم دیا ہے اور امام ابوحنیفہ رح کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں دوسرے شریک کو اختیار رہے گا خواہ اپنا حصہ بھی آزاد کردے خواہ غلام سے محنت مشقت کرا کر اپنے حصے کے دام وصول کرے خواہ اگر آزاد کرنے والا مالدار ہو تو اپنے حصے کی قیمت اس سے بھر لے پہلی اور دوسری صورت میں غلام کا ترکہ دونوں کو ملے گا اور تیسری صورت میں صرف آزاد

مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوكُ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ.

باب ٦٩٠ هَلْ يُقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ وَالْاِسْتِهَامِ فِيهِ

١٠٣٠. حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا.

باب ٦٩١ شَرِكَةِ الْيَتِيمِ وَأَهْلِ الْمِيرَاثِ

١٠٣١. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَامِرِيُّ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ

حصہ بھی آزاد کرائے اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو انصاف سے اس غلام کی قیمت لگا کر باقی حصہ کے لیے اس سے کمائی کرائیں پر اس پر سختی نہ کریں [1]

باب تقسیم میں قرعہ ڈال کر حصے کر لینا [2]

ہم سے ابونعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا ہم سے زکریا نے کہا میں نے عامر شعبی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے نعمان بن بشیرؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص اللہ کی باندھی ہوئی حدوں پر قائم ہے (آگے نہیں بڑھتا) اور جو ان میں گھس گیا (گناہ میں پڑ گیا) دونوں کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جنہوں نے جہاز میں قرعہ ڈال کر جگہ بانٹ لی [3] کسی نے اوپر کا درجہ لیا۔ کسی نے نیچے کا اب جو لوگ نیچے کے درجے میں رہے وہ پانی لینے کے لیے اوپر کے درجے والوں پر سے گذرے پھر کہنے لگے اگر ہم نیچے کے درجہ میں ایک سوراخ کر لیں تو بار بار آنے سے اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں گے اگر اوپر والے ان کو چھوڑ دیں ایسا کرنے دیں تو سب ڈوب کر تباہ ہوں گے اور اگر ان کو روکیں تو آپ بھی بچیں گے دوسرے بھی۔

باب یتیم کا دوسرے وارثوں کے ساتھ شریک ہونا۔ [4]

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ عامری اویسی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے دوسری سند اور لیث نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر

---

[1] یعنی ایسی تکلیف نہ دیں جس کا وہ تحمل نہ کر سکے جب وہ باقی حصے کی قیمت ادا کر دے گا تو آزاد ہو جائے گا ۱۲ منہ [2] ابن بطال نے کہا شرکاء میں تقسیم کرتے وقت ان کی قطع نزاع کے لیے قرعہ ڈالنا سنت ہے اور تمام فقہاء اس کے قائل ہیں صرف کوفہ کے بعض فقیہوں نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ قرعہ ازلام کی طرح ہے جس کی ممانعت قرآن میں وارد ہے امام ابوحنیفہ صاحب نے بھی اس کو جائز رکھا ہے دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ آپ سفر میں جاتے وقت اپنی بیبیوں کے لیے قرعہ ڈالتے جس کا نام نکلتا اس کو ساتھ لے جاتے ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [4] ابن بطال نے کہا یتیم کے مال میں شرکت کرنا درست نہیں مگر جب اسمیں یتیم کا فائدہ ہو ۱۲ منہ

أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِنْ خِفْتُمْ إِلٰى
وَرُبَاعَ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ
فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ
مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا
بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ
مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ
إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلٰى
سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا
مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ
عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ
اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ
فِي النِّسَاءِ إِلٰى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ
وَالَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ أَنَّهُ يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي
الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولٰى الَّتِي قَالَ فِيهَا وَإِنْ
خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوا مَا
طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ
اللّٰهِ فِي الْآيَةِ الْأُخْرٰى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ
يَعْنِي هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ لِيَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ
فِي حَجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا
أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَ
جَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا
بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ
عَنْهُنَّ

نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے (سورہ نساء کی) آیت
کو پوچھا اگر تم کو یتیموں میں انصاف نہ کرنے کا ڈر ہو تو جو عورتیں پسند
آئیں دو دو تین تین چار چار نکاح میں لاؤ کہا میرے بھانجے یہ آیت
اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو اپنے (ولی محافظ رشتہ دار جیسے چچیرا
بھائی پھوپھی زاد یا ماموں زاد بھائی) کی پرورش میں ہو اور ترکے
کے مال اس کی ساجھی ہو[1] وہ اس کی مالداری اور خوبصورتی
پر فریفتہ ہو کر اس سے نکاح کر لینا چاہیے لیکن پورا مہر انصاف
سے جتنا اس کو اور جگہ ملتا نہ دے کر تو اس کو ایسی یتیم لڑکیوں
سے نکاح کرنا منع ہوا مگر جب پورا مہر انصاف کے ساتھ اعلےٰ سے
اعلیٰ جو ان کو دوسری جگہ ملتا ادا کریں اور ان کو یہ حکم ہوا کہ ان کے
سوا جو دوسری جو پسند آئیں نکاح میں لائیں عروہ بن زبیر نے
کہا حضرت عائشہؓ نے کہا لوگوں نے اس آیت کے اترنے کے
بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا (ایسی لڑکیوں
سے نکاح کی اجازت چاہی) اس وقت (اسی سورت کی) یہ آیت
اتری اور لوگ تجھ سے عورتوں کے باب میں فتوے پوچھتے ہیں آگے فرمایا
اور تم ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو یہ جو اس آیت میں ہے اور جو
قرآن میں پڑھا جاتا ہے تم پر اس سے مراد پہلی آیت ہے یعنے اگر
تم کو یتیموں میں انصاف نہ ہو سکنے کا ڈر ہو تو دوسری عورتیں جو بھلی
لگیں ان سے نکاح کر لو حضرت عائشہؓ نے کہا یہ جو اللہ نے دوسری
آیت میں فرمایا اور تم ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو اس سے یہ
غرض ہے کہ جو یتیم لڑکی تمہاری پرورش میں ہو اور مال اور جمال
کم رکھتی ہو اس سے تم نفرت کرتے ہو اس لیے جس یتیم لڑکی کے
مال اور جمال میں تم کو رغبت ہو اس سے بھی نکاح نہ کرو مگر اس
صورت میں جب انصاف کے ساتھ ان کا پورا مہر دیا کرو۔

[1] یہیں سے ترجمہ باب شروع ہوتا ہے ۱۲ منہ

بَابُ ۶۹۲ الشَّرِكَةِ فِي الْأَرَضِيْنَ وَغَيْرِهَا

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

باب زمین مکان وغیرہ میں شرکت کا بیان۔

ہم سے عبد اللہ ابن محمد سندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبردی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے جابر ابن عبد اللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز میں جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو شفعہ کا حکم دیا جب حد بندی ہو جائے اور رستے ٹھہرا دیئے جائیں پھر شفعہ نہیں رہے گا [۱]۔

بَابُ ۶۹۳ إِذَا اقْتَسَمَ الشُّرَكَاءُ الدُّوْرَ أَوْ غَيْرَهَا فَلَيْسَ لَهُمْ رُجُوْعٌ وَلَا شُفْعَةٌ۔

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

باب جب شریک گھروں وغیرہ کو تقسیم کرلیں تو اب اس سے پھر نہیں سکتے اور نہ شفعہ کا ان کو حق رہے گا [۲]۔

ہم سے۔ مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز میں جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو شفعہ کا حکم دیا جب حد بندی ہو جائے اور رستے الگ پھیر دیئے جائیں تو اب شفعہ نہیں رہا [۳]

بَابُ ۶۹۴ الْاِشْتِرَاكِ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَا يَكُوْنُ فِيْهِ الصَّرْفُ۔

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ الْأَسْوَدِ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ عَنِ الصَّرْفِ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ اشْتَرَيْتُ أَنَا وَشَرِيْكٌ لِي شَيْئًا يَدًا بِيَدٍ وَنَسِيْئَةً فَجَاءَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ فَعَلْتُ أَنَا وَشَرِيْكِي

باب سونے چاندی اور جن چیزوں میں بیع صرف ہوتی ہے اُن میں شرکت [۴]

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا انہوں نے عثمان بن اسود سے کہا مجھ کو سلیمان بن ابی مسلم نے خبردی کہا میں نے ابوالمنہال سے نقد انقد بیع صرف کو پوچھا انہوں نے کہا میں نے اور میرے شریک نے [۵] نقدی میں سے کچھ نقد انقد خریدی کچھ ادھار اتنے میں براء بن عازب ہمارے پاس آئے ہم نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے اور میرے ساجھی زید

[۱] قسطلانی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ شفعہ غیر منقولہ جائداد میں ہے نہ منقولہ میں اور اس کی بحث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۲] کیونکہ قسمت ایک لازمی عقد ہے اس میں رجوع نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ [۳] ترجمہ باب اس طرح نکلتا ہے کہ جب شفعہ کا حق تقسیم کے بعد نہ رہا تو معلوم ہوا کہ تقسیم بھی پھر نہیں سکتی کیونکہ اگر تقسیم باطل ہو جائے تو پھر جائداد مشترک ہو جائیگی اور شرکاء کو شفعہ کا حق پیدا ہوگا ۱۲ منہ [۴] بیع صرف کا بیان اوپر گذر چکا ہے یعنی سونے چاندی اور نقدی کی بیع بعوض سونے چاندی اور نقد کے ۱۲ منہ [۵] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے اس شریک کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَخُذُوهُ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَذَرُوهُ۔

بن ارقم نے ایسا کیا تھا اور ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ فرمایا جو نقدا نقد ہو وہ تو رکھ لو اور جو ادھار ہو اس کو چھوڑ دو۔

بَابٌ ٦٩٥ مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ وَالْمُشْرِكِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ۔

باب کھیتی میں مسلمان کا ذمی اور مشرک کے ساتھ شریک ہونا[1]

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ ابْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین یہودیوں کے حوالے کر دی اس اقرار پر کہ وہ اس میں محنت کریں اور کھیتی اور پیداوار کا آدھا حصہ لیں۔

بَابٌ ٦٩٦ قِسْمَةِ الْغَنَمِ وَالْعَدْلِ فِيهَا

باب بکریوں کا انصاف کے ساتھ تقسیم کرنا۔

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریاں دیں کہ صحابہ میں تقسیم کر دیں قربانی کے لیے پھر ایک سال بھر کا بکری کا بچہ بچ رہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے عقبہ سے فرمایا تو اس کی قربانی کر[2]

بَابٌ ٦٩٧ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ

وَيُذْكَرُ أَنَّ رَجُلًا سَاوَمَ شَيْئًا فَغَمَزَهُ آخَرُ فَرَأَى عُمَرُ رضی اللہ عنہ أَنَّ لَهُ

باب اناج وغیرہ میں شرکت کا بیان[3] اور منقول ہے

کہ ایک شخص نے[4] کوئی چیز چکائی دوسرے نے اس کو آنکھ سے اشارہ کیا (تب اس نے مول لے لیا) حضرت عمرؓ نے سمجھ لیا کہ وہ

---

[1] باب حدیث سے ذمی کی شرکت کا جواز کھیتی میں نکلتا ہے اور جب کھیتی میں شرکت جائز ہوئی تو اور چیزوں میں بھی جائز ہو گی اس میں امام احمد اور امام مالک نے خلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ شاید ذمی شرکت کے مال میں خمر اور خنزیر اور ربا وغیرہ کا روپیہ شریک کر دے جو مسلمان کے لیے درست نہیں ہے اور شافعیہ کے نزدیک ذمی کے ساتھ شرکت کرنا مکروہ ہے ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سال بھر کا بکری کا بچہ قربانی کرنا درست ہے اور اس کا پورا بیان انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الاضحیہ میں آئے گا ۱۲ منہ [3] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

شَرِكَةٌ۔

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَايِعْهُ فَقَالَ هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ وَعَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ رض وَابْنُ الزُّبَيْرِ رض فَيَقُولَانِ لَهُ أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيَشْرَكُهُمْ فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ

بَابُ ۶۹۸ الشَّرِكَةِ فِي الرَّقِيقِ

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ ابْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ قَدْرَ ثَمَنِهِ يُقَامُ قِيمَةَ عَدْلٍ وَيُعْطَى شُرَكَاؤُهُ حِصَّتَهُمْ وَيُخَلَّى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ۔

شریک ہے۔

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو سعید بن ابی ایوب نے خبر دی انہوں نے زہرہ بن معبد سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا[۵۱] ان کی ماں زینب ان کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئیں انہوں نے کہا رسول اللہ اس سے بیعت لیجئے آپ نے فرمایا وہ چھوٹا ہے[۵۲] پھر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لیے برکت کی دعا کی اور زہرہ بن معبد سے روایت ہے ان کے دادا عبداللہ بن ہشام ان کو لے کر بازار کی طرف جاتے ہیں وہاں وہ اناج خریدتے ہیں پھر عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ ان سے ملتے اور کہتے ہم کو بھی اس اناج میں شریک کر لو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو برکت کی دعا دی ہے۔ عبداللہ بن ہشام ان کو شریک کر لیتے کبھی پورا ایک اونٹ[۵۳] (مع غلہ) نفع میں پیدا کرتے اور اس کو گھر بھیج دیتے۔

باب غلام لونڈی میں شرکت

ہم سے مسدد نے بیان کیا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص بردے میں اپنا حصہ آزاد کر دے اگر وہ اس کی قیمت کے برابر مالدار ہو تو اس کو سارا بردہ آزاد کرا دینا واجب[۵۴] ہے انصاف کے ساتھ اس کی قیمت کرائی جائے اور دوسرے شریکوں کو ان کے حصے کے دام ادا کرے اور بردے کا پیچھا چھوڑ دے۔

---

[۵۱] یعنی آپ کو دیکھا آپ کی وفات سے چھ برس پہلے ۱۲ منہ [۵۲] یعنی ابھی بچہ ہے بیعت کے لائق نہیں ۱۲ منہ [۵۳] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کبھی ایک اونٹ کے لادنے کے موافق اناج پیدا کرتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کبھی ایک اونٹ پیدا کرتے ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے ہم کو بھی اس اناج میں شریک کر لو ۱۲ منہ [۵۴] خواہ آزاد کرنے والا یا شریک یا بردہ مسلمان ہو یا کافر اکثر علماء کا یہی قول ہے ۱۲ منہ

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي عَبْدٍ أُعْتِقَ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا يُسْتَسْعَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ

ہم سے۔ ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے نضر بن انس سے انہوں نے بشیر بن نہیک سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے اور وہ مال دار ہو تو پورا غلام آزاد ہو جائے گا۔ ورنہ باقی حصے کے لیے اس سے محنت کرائیں گے مگر سختی نہ کریں گے۔

بَابُ ۶۹۹ الْاِشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ وَالْبُدْنِ وَإِذَا أَشْرَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي هَدْيِهِ بَعْدَ مَا أَهْدَى

باب قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شرکت اور اگر کوئی مکہ کو قربانی بھیج چکے پھر اس میں کسی کو شریک کر لے۔

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ لَا يَخْلِطُهُمْ شَيْءٌ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً وَأَنْ نَحِلَّ إِلَى نِسَائِنَا فَفَشَتْ فِي ذٰلِكَ الْقَالَةُ قَالَ عَطَاءٌ فَقَالَ جَابِرٌ فَيَرُوحُ أَحَدُنَا إِلَى مِنًى وَذَكَرُهُ يَقْطُرُ مَنِيًّا فَقَالَ جَابِرٌ بِكَفِّهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ بَلَغَنِي أَنَّ أَقْوَامًا يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهِ لَأَنَا أَبَرُّ وَأَتْقَى لِلّٰهِ مِنْهُمْ وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي

ہم سے۔ ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم کو عبدالملک بن جریج نے خبر دی انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر سے اور ابن جریج نے[1] اس کو طاؤس سے بھی روایت کیا انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ صبح کو مکہ میں آئے حج کا احرام باندھے ہوئے تھے اور کوئی نیت (عمرے وغیرہ کی) نہ تھی جب ہم مکہ میں پہونچے تو آپ نے ہم کو حکم دیا ہم نے حج کو عمرہ کر ڈالا یہ بھی حکم دیا کہ ہم اپنی عورتوں سے صحبت کریں اس کا چرچا ہونے لگا۔ عطاء نے جابر سے نقل کیا لوگ کہنے لگے کیا ہم (حج کے لیے) منیٰ کو اس کیفیت سے جائیں کہ ذکر سے منی ٹپک رہی ہو[2]۔ اور جابر رضہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے فرمایا مجھ کو یہ خبر پہنچی بعضے لوگ ایسی ایسی باتیں بناتے ہیں خدا کی قسم میں اُن سے زیادہ نیک اور پرہیزگار ہوں اور اگر پہلے سے میں جانتا جو

[1] یعنے ابن جریج نے اس حدیث کو عطاء اور طاؤس دونوں سے سنا ہے حافظ نے کہا میرے نزدیک تو طاؤس سے روایت منقطع ہے کیونکہ ابن جریج نے مجاہد اور عکرمہ سے نہیں سُنا اور طاؤس اُنہی کے ہمعصر ہیں البتہ عطاء سے سنا ہے کیونکہ عطاء ان لوگوں کے دس برس بعد مرے تھے ۱۲ منہ [2] یہ مبالغہ ہے مطلب یہ ہے کہ ابھی جماع پر تھوڑا ہی وقت گزرا ۱۲ منہ

مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هِيَ لَنَا أَوْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ لَا بَلْ لِلْأَبَدِ قَالَ وَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَقُولُ لَبَّيْكَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ لَبَّيْكَ بِحَجَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَأَشْرَكَهُ فِي الْهَدْيِ۔

بعد کو معلوم ہوا تو میں قربانی اپنے ساتھ نہ لاتا اگر میری علاقہ قربانی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا اس وقت سراقہ بن مالک کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ یہ حکم خاص ہمارے لیے ہے یا ہمیشہ (سب لوگوں) کے واسطے آپ نے فرمایا تم سے خاص نہیں ہمیشہ کے لیے ہے جابر رض نے کہا۔ اور حضرت علی بھی یمن سے آ پہنچے اب عطاء اور طاؤس میں سے ایک تو یوں کہتا ہے حضرت علی رض نے احرام کے وقت یوں کہا تھا لبیک بما اہل بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرا یوں کہتا ہے کہ انہوں نے لبیک بحجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا تھا خیر آپ نے اُن کو یہ حکم دیا کہ احرام قائم رکھیں اور ان کو قربانی میں شریک کر لیا۔

بَابُ مَنْ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ فِي الْقَسْمِ۔

باب تقسیم میں ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر سمجھنا۔

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رض قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَإِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ ثُمَّ إِنَّ بَعِيرًا نَدَّ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ إِلَّا خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بِسَهْمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے اپنے باپ سعید بن مسروق سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا ہم تہامہ کے ملک میں ذوالحلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم نے (لوٹ میں) اونٹ بکریاں کمائیں لوگوں نے جلدی کر کے ان کا گوشت ہانڈیوں میں (پکنے کے لیے) چڑھا دیا اتنے میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے حکم دیا وہ ہانڈیاں سب الٹ دی گئیں۔ پھر آپ نے تقسیم میں ایک اونٹ کے برابر دس بکریاں رکھیں اور ایک اونٹ بھاگ نکلا اور گھوڑے سوار کم تھے آخر ایک شخص نے تیر مار کر اس کو روک دیا پھر آپ نے فرمایا دیکھو

ل ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے قربانی کے لیے ترسٹھ اونٹ لے گئے تھے اور حضرت علی یمن سے ۳۷ اونٹ لائے تھے جملہ سو اونٹ ہوئے اور حضرت علی کو آپ نے ان اونٹوں میں شریک کر لیا ۱۲ منہ ۲؎ کیونکہ تقسیم سے پہلے لوٹ کے مال میں تصرف کرنا درست نہیں جو کچھ مجاہدین لوٹ میں حاصل کریں وہ سب حاکم کے پاس حاضر کرنا چاہیے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا قَالَ فَقَالَ جَدِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْجُوْا اَوْ نَخَافُ اَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ اعْجَلْ اَوْ اَرِنِيْ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْا لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ۔

ان چوپایوں میں بھی بعضے وحشی جانوروں کی طرح چمک نکلتے ہیں جب تم ان کو پکڑ نہ سکو تو ایسا ہی کیا کرو عبایہ نے کہا میرے دادا رافع نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو امید ہے یا ڈر ہے کل دشمن سے بھڑ جائیں اور ہمارے پاس چھری نہیں کیا دھار دار لکڑی سے ذبح کر ڈالیں آپ نے فرمایا جلدی کرو جو چیز خون بہاوے (اسی سے کاٹ ڈالو) اگر اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اس کو کھاؤ مگر دانت اور ناخون سے ذبح نہ کرو اس کی وجہ میں کہوں دانت تو ہڈی ہے اور ناخون حبشیوں کی چھریاں ہیں۔

كِتَابُ الرَّهْنِ

کتاب رہن کے بیان میں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان سے رحم والا

بَابٌ فِي الرَّهْنِ فِي الْحَضَرِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ۔

باب آدمی اپنی بستی میں ہو اور گرو رکھے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا کوئی نہ ملے تو ہاتھ گروی رکھ لو۔

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهٗ بِشَعِيْرٍ وَمَشَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَا اَصْبَحَ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ جو کے بدل گرو رکھی اور (ایک دن) ایسا ہوا میں آپ پاس جو کی روٹی اور بودار چربی (کھانے کے لیے) لے گیا اور میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے

ؒ تو ذبح کرنے سے اس چھری پر خون لگ جائیگا اور وہ ناپاک ہو گی جنوں کے کھانے کے قابل نہ رہیگی اوپر گذر چکا ہے کہ ہڈی جنوں کی خوراک ہے ۱۲ منہ ؒ رہن کے معنے ثبوت یا رکنا اور اصطلاح شرع میں رہن کہتے ہیں قرض کے بدل کوئی چیز رکھ دینے کو مضبوطی کے لیے کہ اگر قرض ادا نہ ہو تو مرتہن اس چیز سے اپنا قرض وصول کر لے جو شخص چیز کا مالک ہو اس کو راہن اور جس کے پاس رکھی جائے اس کو مرتہن اور اس چیز کو مرہون کہتے ہیں ۱۲ منہ ؒ یہ باب لا کر امام بخاری نے یہ بتلایا کہ قرآن شریف میں جو قید مذکور ہے وان کنتم علی سفر یہ قید اتفاقی ہے اس لیے کہ اکثر سفر میں گروی کی ضرورت پڑتی ہے اور اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حضر میں گروی رکھنا درست نہیں اور مجاہد ضحاک سے منقول ہے کہ سفر کے سوا حضر میں گروی رکھنا درست نہیں اسی طرح جب کوئی لکھنے والا نہ مل سکے ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ الصَّاعُ وَلَا اَمْسٰى وَاِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ اَبْيَاتٍ

بَابُ مَنْ رَهَنَ دِرْعَهٗ

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ وَالْقَبِيْلَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا اِلٰى اَجَلٍ وَّرَهَنَهٗ دِرْعَهٗ۔

بَابُ رَهْنِ السِّلَاحِ

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِّكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهٗ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَنَا فَاَتَاهُ فَقَالَ اَرَدْنَا اَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا اَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ ارْهَنُوْنِيْ نِسَآءَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَآءَنَا وَاَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُوْنِيْ اَبْنَآءَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُ

پاس صبح اور شام ایک صاع اناج کے سوا اور کچھ نہیں رہا حالانکہ نو گھر ہیں[۱]

باب زرہ کو گرو رکھنا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے کہا ہم نے ابراہیم نخعی پاس سلم میں گروی اور ضمانت دینے کا ذکر کیا انہوں نے کہا ہم سے اسود نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی (ابو الشحم[۲]) سے وعدے پر اناج خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھ دی۔

باب ہتھیار گروی رکھنا۔

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کعب بن اشرف[۳] کا کام کون تمام کرتا ہے۔ اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دی ہے محمد بن مسلمہ نے کہا میں کرتا ہوں[۴] خیر وہ اس کے پاس گئے اور کہنے لگے ہم کو ایک وسق یا دو وسق غلہ قرض دے دو[۵] کعب نے کہا اچھا اپنی جوروئیں گرو کر دو محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھیوں نے کہا بھلا جوروئیں تمہارے پاس کیسے گرو کریں تم تو سارے عرب میں

[۱] یہ آپ نے اپنا حال بیان فرمایا دوسرے مومنین کو تسلی دینے کے لیے نمونہ بطور شکوہ شکایت کے اہل اللہ تو فقر و فاقہ پر ایسی خوشی کرتے ہیں جو غنا اور تونگری پر نہیں کرتے وہ کہتے ہیں فقر اور فاقہ اور دکھ بیماری خاص محبوب یعنی خداوند کریم کی مراد ہے اور غنا اور تونگری میں بندے کی مراد بھی شریک ہوتی ہے حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ سے منقول ہے جب وہ اپنے گھر میں جاتے اور اپنی والدہ سے پوچھتے کچھ کھانے کو ہے وہ کہتیں "بابا نظام الدین! امروز مہمان خدا ایم" تو بے حد خوشی کرتے اور جس دن وہ کہتیں "ہاں! کھانا حاضر ہے تو کچھ خوشی نہ ہوتی[۲] شافعی اور بیہقی کی روایت میں اس کی تصریح ہے آپ نے اس یہودی سے جو کے تیس صاع قرض لیے تھے اور جو زرہ گرو رکھ دی تھی اس کا نام ذات الفضول تھا بعضوں نے کہا آپ نے وفات سے پہلے یہ زرہ چھڑائی تھی لیکن ایک روایت میں ہے کہ آپ کی وفات تک وہ گرو رہی[۳] یہ یہودیوں میں ایک بڑا مالدار سوداگر تھا رات دن بدر میں جو کافر مارے گئے تھے ان پر نوحہ کیا کرتا اور مکہ کے کافروں کو آنحضرتؐ سے لڑنے کے لیے برانگیختہ کرتا اور پیغمبر صاحب کی ہجو میں شعر کہتا لعنہ اللہ[۴] یعنی میں اسکو قتل کروں گا دوسری روایت میں ہے انہوں نے آپ سے اجازت لی کہ میں آپ کے باب میں جو کچھ مناسب ہو اس کے سامنے کہوں اس کی اجازت دیجئے آپ نے اجازت دی ۱۲ منہ[۵] وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے جیسے اوپر گذر چکا ۱۲ منہ

اَبْنَاءَ نَا فَيُسَبُّ اَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ اَوْ وَسْقَيْنِ هٰذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلٰكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَعَدَهُ اَنْ يَّأْتِيَهُ فَقَتَلُوْهُ ثُمَّ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ.

خوب صورت ہو۔ کعب نے کہا اچھا اپنے بیٹے گرو کردو کہنے لگے کیسے کریں لوگ ہمیشہ طعنے دیتے رہیں گے کہ ایک دو وسق اناج پر گرو کیا گیا تھا۔ یہ تو بڑے شرم کی بات ہے البتہ ہتھیار گرو رکھ سکتے ہیں [۱]۔ خیر! یہ وعدہ لے کر وہ گئے۔ دوبارہ اس کے پاس آئے اور اس کو مار ڈالا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آن کر آپ سے بیان کیا۔

بَابُ الرَّهْنُ مَرْكُوْبٌ وَمَحْلُوْبٌ

وَقَالَ مُغِيْرَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ تُرْكَبُ الضَّالَّةُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَتُحْلَبُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَالرَّهْنُ مِثْلُهُ.

باب گروی جانور پر سواری کرنا اور اس کا دودھ پینا درست ہے [۲]

اور مغیرہ نے ابراہیم نخعی سے [۳] نقل کیا انہوں نے کہا کھوئے ہوئے جانور پر اس کا چارہ نکلنے کے موافق سواری کی جائے اس کا دودھ [۴] دوہا جائے ایسی ہی گروی جانور پر بھی۔

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا ابن ابی زائدہ نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے گروی جانور پر اس کا خرچ نکلنے کے لیے سواری کی جائے دودھ والا جانور گروی ہو تو اس کا دودھ پیا جائے [۵]۔

---

[۱] تو ہماری عورتیں تجھ پر فریفتہ ہو کر خراب ہو جائیں گی ۱۲ منہ [۲] کعب نے اس کو قبول کیا پھر محمد بن مسلمہ کعب کے رضاعی بھائی ابو نائلہ کو لے کر رات کو اس کے پاس گئے اس نے قلعہ کے اندر بلا لیا اور جب ان کے پاس جانے لگا اس کی عورت نے منع کیا وہ بولا کوئی غیر نہیں ہے محمد بن مسلمہ ہے اور میرا بھائی ابو نائلہ محمد بن مسلمہ کے ساتھ اور بھی دو یا تین شخص تھے ابو عبس بن جبر حارث بن اوس عباس بن بشر محمد بن مسلمہ نے کہا میں کعب کے بال سونگھنے کے بہانے سے اس کا سر تھاموں گا۔ تم اسی وقت جب دیکھنا کہ میں سر کو مضبوط تھامے ہوں، اس کا سر اڑا دینا۔ پھر محمد بن مسلمہ نے جب کعب آیا تو کہا میں نے تمام عمر ایسی خوشبو نہیں سونگھی وہ کہنے لگا میرے پاس ایک عورت ہے، جو عرب کی ساری عورتوں سے زیادہ معطر اور خوشبودار رہتی ہے محمد بن مسلمہ نے اس کا سر سونگھنے کی اجازت مانگی اور سر کو مضبوط تھام کر اپنے ساتھیوں سے اشارہ کیا مارو۔ انہوں نے تلوار سے سر اڑا دیا اور لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ خوش ہوئے اللہ ان کو دعا دی ۱۲ منہ [۳] یہ مضمون صراحۃً ایک حدیث میں وارد ہے جس کو حاکم نے روایت کیا اور کہا صحیح ہے بخاری و مسلم کی شرط پر ۱۲ منہ [۴] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] امام ابن قیم اور ابن تیمیہ اور اصحاب حدیث کا مذہب یہی ہے کہ مرتہن شے مرہونہ سے نفع اٹھا سکتا ہے جب اس کی درستی اور اصلاح اور خبر گیری کرتا رہے گو مالک نے اس کو اجازت نہ دی ہو اور جمہور فقہا نے اس کے خلاف کہا ہے کہ مرتہن کو شے مرہونہ سے کوئی فائدہ اٹھانا درست نہیں۔ اہلحدیث کے مذہب پر مرتہن کو مکان مرہونہ میں بعوض اس کی حفاظت اور صفائی وغیرہ کے رہنا اسی طرح غلام لونڈی سے بعوض ان کے نان و پارچہ خدمت لینا درست ہوگا جمہور علماء اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ جس قرض سے کچھ فائدہ حاصل کیا جائے وہ سود ہے اہلحدیث کہتے ہیں اول تو یہ حدیث ضعیف ہے اس صحیح حدیث کے معارضہ کے لائق نہیں دوسرے اس حدیث میں مراد وہ قرضہ ہے جو بلا گروی کے بطور قرض حسنہ ہو ۱۲ منہ

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا۔ کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو زکریا نے انہوں نے شعبی سے۔ انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گروی جانور پر اس کے خرچ کے بدل سواری کی جائے۔ اسی طرح دودھ والے جانور کا جب وہ گرو ہو تو خرچ کے بدل اس کا دودھ پیا جائے اور جو کوئی سواری کرے یا دودھ پئے وہی اس کا خرچ اٹھائے[۱]۔

بَابُ الرَّهْنِ عِنْدَ الْيَهُودِ وَغَيْرِهِمْ

باب یہود وغیرہ کافروں پاس کوئی چیز گرو کرنا۔

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے۔ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودیؓ سے کچھ مدت ٹھیرا کر اناج خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گرو کر دی۔

بَابٌ إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ وَنَحْوُهُ فَالْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ۔

باب اگر راہن (جس کا مال ہو) اور مرتہن (گروی دار) کسی بات میں اختلاف کریں[۲]۔ یا ان کی طرح دوسرے لوگ تو مدعی کو گواہ لانا اور منکر کو قسم کھانا چاہیئے۔

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے نافع بن عمر نے۔ انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس کو (دو عورتوں کے مقدمہ میں) لکھا انہوں نے جواب

---

[۱] طحاوی نے اپنے مذہب کی تائید میں اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ مراد یہ ہے کہ راہن اس پر سواری کرے اور اس کا دودھ پئے اور وہی اس کا دانہ چارہ کرے اور ہم کہتے ہیں کہ یہ تاویل ظاہر کے خلاف ہے کیونکہ مرہون جانور مرتہن کے قبضے اور حراست میں رہتا ہے نہ راہن کے علاوہ اس کے حماد بن مسلمہ نے اپنی جامع میں حماد ابن ابی سلیمان سے جو امام ابوحنیفہ کے استاذ ہیں روایت کی انہوں نے ابراہیم نخعی سے اس میں صاف یوں ہے جب کوئی بکری رہن کرے تو مرتہن بقدر اس کے دانے چارے کے اس کا دودھ پئے اگر وہ دودھ اس کے دانے چارے کے خرچ کے بعد بچ رہے تو اس کا لینا درست نہیں وہ ربا ہے ۱۲ منہ [۲] وہی ابوالشعم جس کا ذکر اوپر گزرا ۱۲ منہ [۳] یہ اختلاف خواہ اصل رہن میں ہو یا مقدار شے مرہونہ میں مثلاً مرتہن کہے تو نے زمین درختوں سمیت گرو رکھی تھی اور راہن کہے میں نے صرف زمین گرو رکھی تھی تو مرتہن ایک زیادت کا مدعی ہوا۔ اس کو گواہ لانا چاہیئے اگر گواہ نہ لائے تو راہن کا قول قسم کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔ شافعیہ کہتے ہیں۔ رہن میں جب گواہ نہ ہوں تو ہر صورت میں راہن کا قول قسم کے ساتھ قبول کیا جائے گا ۱۲ منہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی اَنَّ الْیَمِیْنَ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ۔

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ رض مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ یَّسْتَحِقُّ بِھَا مَالًا وَّھُوَ فِیْھَا فَاجِرٌ لَقِیَ اللّٰہُ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَصْدِیْقَ ذٰلِکَ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا فَقَرَأَ اِلٰی عَذَابٌ اَلِیْمٌ ثُمَّ اِنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَیْسٍ خَرَجَ اِلَیْنَا فَقَالَ مَا یُحَدِّثُکُمْ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَحَدَّثْنَاہُ قَالَ فَقَالَ صَدَقَ لَفِیَّ وَاللّٰہِ اُنْزِلَتْ کَانَتْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَجُلٍ خُصُوْمَۃٌ فِیْ بِئْرٍ فَاخْتَصَمْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاھِدَاکَ اَوْ یَمِیْنُہٗ قُلْتُ اِنَّہٗ اِذًا یَحْلِفُ وَلَا یُبَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ یَّسْتَحِقُّ بِھَا مَالًا ھُوَ فِیْھَا فَاجِرٌ لَقِیَ اللّٰہُ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَصْدِیْقَ ذٰلِکَ ثُمَّ اقْتَرَأَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اِلٰی وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔

میں لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ مدعٰی علیہ سے قسم لی جائے گی۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود نے کہا جو کسی کا مال مار لینے کے لیے جھوٹی قسم کھائے تو جب وہ اللہ سے ملے گا اللہ اس پر غصے ہو گا۔ پھر اللہ تعالٰی نے اپنی کتاب میں اس کو سچ بتلایا (سورہ آل عمران میں) فرمایا جو لوگ اللہ کا عہد دے کر قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا سا مول لیتے ہیں اخیر آیت ولھم عذاب الیم تک ابو وائل نے کہا پھر ایسا ہوا۔ اشعث بن قیس ہمارے پاس آئے انہوں نے پوچھا۔ عبداللہ بن مسعودؓ تم سے کیا حدیث بیان کرتے ہیں ہم نے یہ حدیث سنائی۔ انہوں نے کہا۔ سچ کہتے ہیں خدا کی قسم! یہ آیت میرے مقدمہ میں اتری ہوا یہ کہ میں اور ایک شخص میں کنوئیں کی بابت تکرار ہوئی ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس فریاد کی آپ نے فرمایا۔ دو گواہ لا۔ نہیں تو اس سے قسم لے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ) وہ تو قسم کھالے گا۔ کچھ پرواہ نہ کرے گا۔ آپ نے فرمایا۔ جو شخص کسی کا مال مارنے کی نیت سے جھوٹی قسم کھائے، وہ جب اللہ سے ملے گا۔ تو اللہ اس پر غصے ہو گا۔ پھر اللہ تعالٰی نے اس کی تصدیق اتاری اشعث نے یہی آیت (سورۂ آل عمران کی) پڑھی جو لوگ اللہ کا عہد دے کر قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا مول لیتے ہیں، اخیر آیت ولھم عذاب الیم تک۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابٌ فِي الْعِتْقِ وَفَضْلِهِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ يَتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَعْتَقَ امْرَاً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَعَمَدَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اِلٰى عَبْدٍ لَهُ قَدْ اَعْطَاهُ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ اَوْ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَاَعْتَقَهُ۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب۔ بردہ آزاد کرنے کا ثواب۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بلد میں) فرمایا گردن چھڑانا (آزاد کر دینا) یا بھوک کے دن ناتے والے یتیم کو کھانا کھلانا[1]۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عاصم بن محمد نے۔ کہا مجھ سے واقد بن محمد نے کہا مجھ سے سعید بن مرجانہ نے جو امام زین العابدین علی بن حسین کے مصاحب تھے۔ انہوں نے کہا۔ مجھ سے ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان بردے کو آزاد کر دے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو بردے کے ہر عضو کے بدل دوزخ سے آزاد کر دے گا[2]۔ سعید بن مرجانہ نے کہا میں یہ حدیث سن کر امام زین العابدین پاس گیا (انکو سنائی) انہوں نے کیا کیا، ان کا ایک غلام تھا[3] عبد اللہ بن جعفر اس کی قیمت دس ہزار درہم یا ہزار دینار دینے کو تیار رہتے۔ طیار نے اس کو آزاد کر دیا[4]۔

بَابٌ اَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُرَاوِحٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ، قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهِ قُلْتُ

باب کیسا بردہ آزاد کرنا افضل ہے۔

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا۔ انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو مراوح سے انہوں نے ابو ذر غفاریؓ سے۔ انہوں نے کہا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا، اس کی راہ میں جہاد کرنا میں نے کہا کونسا بردہ

---

[1] ہر چند ہر یتیم کو بھوک کے وقت کھلانا ثواب ہے مگر جس یتیم سے ناتا رشتہ ہو اس کو کھلانا اور زیادہ ثواب ہوگا ۱۲ منہ [2] دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو بھی شرمگاہ کے بدلے ۱۲ منہ [3] اس کا نام مطرف تھا۔ امام احمد اور ابو عوانہ کی روایت میں اس کی تصریح ہے ۱۲ منہ [4] سبحان اللہ! اچھوں کے کام اچھے ہی ہوتے ہیں امام زین العابدین آخر کس کے صاحبزادے تھے امام حسین علیہ السلام کے جو محبوب تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حدیث پر عمل کرنے میں ایسی ہی مستعدی کرنا چاہیئے۔ جیسے حضرت امام صاحب نے کی ۱۲ منہ

فَاَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَغْلَاهَا ثَمَنًا وَّ اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰی نَفْسِكَ۔

باب ۹۰۹ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعَتَاقَةِ فِی الْكُسُوْفِ وَالْاٰيَاتِ

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِیْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ تَابَعَهُ عَلِیٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِیِّ عَنْ هِشَامٍ۔

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَثَّامٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ كُنَّا نُؤْمَرُ عِنْدَ الْخُسُوْفِ بِالْعَتَاقَةِ۔

باب ۹۱۰ اِذَا اَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ اَوْ اَمَةً بَيْنَ الشُّرَكَآءِ

آزاد کرنا افضل ہے۔ آپ نے فرمایا جس کی قیمت زیادہ ہو اور اس کے مالک کو بہت پسند ہو۔ میں نے عرض کیا اگر میں یہ نہ کر سکوں۔ آپ نے فرمایا تو کسی مسلمان کاریگر کی مدد کر[1] یا بے ہنر کی (جو روٹی نہ کما سکے) میں نے عرض کیا اگر یہ بھی نہ کر سکوں۔ آپ نے فرمایا تو خیر! لوگوں سے برائی مت کر یہ ایک صدقہ ہے جو تو اپنے اوپر کرتا ہے۔

باب سورج گہن اور دوسری نشانیوں کے وقت بردہ آزاد کرنا مستحب ہے۔

ہم سے موسیٰ بن مسعودؒ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے۔ انہوں نے ہشام بن عروہ سے۔ انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن میں بردہ آزاد کرنے کا حکم دیا۔ موسیٰ کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مدینی نے بھی عبدالعزیز دراوردی سے روایت کیا انہوں نے ہشام سے۔

ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے عثام نے کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا ہم کو سورج گہن کے وقت بردہ آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا تھا[2]۔

باب اگر مشترک غلام یا لونڈی کو آزاد کر دے۔

---

[1] حدیث میں صانع کا لفظ ہے اس کے معنے کاریگر یعنی کوئی پیشہ کرتے والا بعضوں نے ضائع روایت کیا ہے ضاد معجمہ سے تو اس کے معنے یہ ہوں گے جو کوئی تباہ حال ہو یعنی فقر اور فاقہ میں مبتلا ہلاک ہو رہا ہو ۱۲ منہ

[2] کیونکہ سورج گہن عذاب کی نشانی ہے اس وقت بردہ آزاد کرنا یا اور کوئی خیرات کرنا مفید ہے اب تک یہ امر رائج ہے گہن میں لوگ خیرات نکالتے ہیں ۱۲ منہ

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا بَیْنَ اثْنَیْنِ فَاِنْ کَانَ مُوْسِرًا قُوِّمَ عَلَیْہِ ثُمَّ یُعْتَقُ۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے سالم سے انہوں نے والد عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص دو کے ساجھے کا غلام آزاد کرے۔ اگر وہ مالدار ہو تو دوسرے کے حصے کی قیمت ادا کرے اور غلام آزاد ہو جائے گا

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْکًا لَہٗ فِیْ عَبْدٍ فَکَانَ لَہٗ مَالٌ یَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ قِیْمَۃَ عَدْلٍ فَاَعْطٰی شُرَکَاءَہٗ حِصَصَھُمْ وَعَتَقَ عَلَیْہِ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْہُ مَا عَتَقَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے پھر اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی قیمت کو کافی ہو تو انصاف کے ساتھ اس کی قیمت لگائی جائے گی اور دوسرے شریکوں کا حصہ وہ ادا کرے اور غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا نہیں تو جتنا آزاد ہوا، اتنا ہی آزاد ہوا۔

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اَبِیْ اُسَامَۃَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْکًا لَہٗ فِی الْمَمْلُوْکِ فَعَلَیْہِ عِتْقُہٗ کُلُّہٗ اِنْ کَانَ لَہٗ مَالٌ یَبْلُغُ ثَمَنَہٗ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ مَالٌ یُقَوَّمُ عَلَیْہِ قِیْمَۃَ عَدْلٍ فَاُعْتِقَ مِنْہُ مَا اُعْتِقَ۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا۔ انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام کا ایک حصہ آزاد کر دے اس پر پورا آزاد کرانا لازم ہے اگر اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی قیمت کو کافی ہو اگر اتنا مال نہ ہو جو اس غلام کی واجبی قیمت کو کافی ہو تو بس جو حصہ آزاد کیا وہی آزاد ہوا۔

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ اخْتَصَرَہٗ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر نے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے اس حدیث کو مختصر بیان کیا۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ

دوسری سند اور ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا لَّهُ فِيْ مَمْلُوْكٍ اَوْ شِرْكًا لَّهُ فِيْ عَبْدٍ وَّكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيْمَتَهُ بِقِيْمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيْقٌ قَالَ نَافِعٌ وَّاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ اَيُّوْبُ لَا اَدْرِيْ اَشَيْءٌ قَالَهُ اَوْ شَيْءٌ فِي الْحَدِيْثِ۔

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّهُ كَانَ يُفْتِيْ فِي الْعَبْدِ اَوِ الْاَمَةِ يَكُوْنُ بَيْنَ شُرَكَاءَ فَيُعْتِقُ اَحَدُهُمْ نَصِيْبَهُ مِنْهُ يَقُوْلُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلِّهِ اِذَا كَانَ لِلَّذِيْ اَعْتَقَ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ يُقَوَّمُ مِنْ مَّالِهِ قِيْمَةَ الْعَدْلِ وَيُدْفَعُ اِلَى الشُّرَكَاءِ اَنْصِبَاؤُهُمْ وَيُخَلّٰى سَبِيْلُ الْمُعْتَقِ يُخْبِرُ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ وَابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ وَّابْنُ اِسْحٰقَ وَجُوَيْرِيَةُ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّاِسْمٰعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ

نے ابن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بردے میں اپنا حصہ آزاد کر دے یا یوں فرمایا غلام میں اپنا حصہ اور اس کی واجبی قیمت کے برابر وہ مال رکھتا ہو تو سارا غلام آزاد ہو جائے گا (باقی حصے کی قیمت اس کو دینا ہو گی) نافع نے کہا نہیں تو جتنا آزاد ہوا بس اتنا ہی آزاد ہو گا۔ ایوب نے کہا میں یہ نہیں جانتا کہ نافع نے یہ اپنی طرف سے کہا یا حدیث میں داخل ہے[1]۔

ہم سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے۔ کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی۔ انھوں نے ابن عمرؓ سے وہ یہ فتویٰ دیتے تھے، اگر ایک غلام یا لونڈی کئی آدمیوں کے ساجھے میں ہو۔ پھر اُن میں کوئی اپنا حصہ آزاد کر دے تو اس پر سارے غلام لونڈی کا آزاد کرنا واجب ہے جب اس کے پاس اتنا مال ہو جو اُس غلام لونڈی کی واجبی قیمت کو کافی ہو اور ہر ایک ساجھی کو اس اس کے حصے کی قیمت دلا کر غلام لونڈی کو چھوڑ دیں گے (اس سے کچھ محنت نہ کرائیں گے) ابن عمرؓ اس فتویٰ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے اس حدیث کو لیث[2] اور ابن ابی ذئب اور ابن اسحٰق اور جویریہ اور یحییٰ بن سعید اور اسمٰعیل بن امیہ نے بھی نافع سے روایت کیا۔ انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے

---

[1] یہ ایوب راوی کی شک ہے ۱۲ منہ [2] یعنی یہ عبارت والا فقد عتق منہ ما عتق حدیث میں داخل ہے یا نافع کا قول ہے مگر اور راویوں نے جیسے عبیداللہ اور مالک وغیرہ ہیں اس فقرے کو حدیث میں داخل کیا ہے اور وہی راجح ہے ۱۲ منہ [3] لیث کی روایت امام مسلم اور نسائی نے اور ابن ابی ذئب کی ابونعیم نے مستخرج میں اور ابن اسحاق کی ابوعوانہ نے اور جویریہ کی خود امام بخاری نے کتاب الشرکۃ میں اور یحییٰ بن سعید کی امام مسلم نے اور اسمٰعیل بن امیہ کی عبدالرزاق نے وصل کی ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصَرًا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختصار کے ساتھ

بَابُ إِذَا أَعْتَقَ نَصِيبًا فِي عَبْدٍ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ عَلَى نَحْوِ الْكِتَابَةِ۔

باب۔ اگر کسی شخص نے ساجھے کے بردے میں اپنا حصہ آزاد کر دیا اور وہ نادار ہے تو دوسرے ساجھی والوں کے لیے اس سے محنت کرائیں گے جیسے مکاتب سے کراتے ہیں۔ اس پر سختی نہیں کرنے کے۔[۱]

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ عَبْدٍ۔

ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ ابن احمد نے کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا میں نے قتادہ سے سنا کہا مجھ سے نضر بن انس بن مالک نے۔ بیان کیا، انہوں نے بشیر بن نہیک سے۔ انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام کا ایک حصہ آزاد کر دے۔

ح حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ شَقِيصًا فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَاصُهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا قُوِّمَ عَلَيْهِ فَاسْتُسْعِيَ بِهِ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ تَابَعَهُ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ وَأَبَانُ وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ عَنْ قَتَادَةَ۔ اخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ۔

دوسری سند۔ اور ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یزید بن زریع نے، کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے نضر بن انس سے انہوں نے بشیر بن نہیک سے۔ انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ یا اپنا ٹکڑا بردے میں سے[۲] آزاد کر دے تو اس کو اپنے مال میں سے اس کا چھڑانا (سارا آزاد کرانا) واجب ہے۔ اگر وہ مالدار ہو۔ ورنہ اس کی قیمت لگا کر بردے سے محنت مزدوری کرائیں پر اس پر سختی نہ کریں۔ سعید کے ساتھ اس حدیث کو حجاج بن حجاج اور ابان اور موسیٰ بن خلف نے بھی قتادہ سے روایت کیا۔ شعبہ نے اس کو مختصر کر دیا۔

بَابُ الْخَطَإِ وَالنِّسْيَانِ فِي الْعَتَاقَةِ

باب۔ اگر بھول چوک کر کسی کی زبان سے عتاق (آزادی)

---

[۱] یعنی خواہ مخواہ اس پر جبر نہیں کرنے کے بلکہ اگر اس سے محنت نہ ہو سکے تو جتنا آزاد ہوا اتنا آزاد باقی حصہ غلام رہیگا۔ یہ باب لاکر امام بخاری نے اس حدیث کی دونوں الفاظ میں تطبیق دی یعنی بعض روایتوں میں یوں آیا ہے والا فقد عتق منہ ما عتق اور بعضوں میں یوں آیا ہے استسعی غیر مشقوق علیہ امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ پہلی صورت جب ہے کہ غلام محنت ومشقت کے قابل نہ ہو اور آزاد کرنے والا نادار ہو اور دوسری صورت جب ہے کہ وہ محنت مشقت اور کمائی کے قابل ہو ۱۲ منہ [۲] یہ راوی کی شک ہے کہ نصیباً کا لفظ کہا یا شقیصاً دونوں کے معنے ایک ہی ہیں ۱۲ منہ

وَالطَّلَاقِ وَنَحْوِهٖ وَلَا عَتَاقَةَ اِلَّا لِوَجْهِ اللّٰهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى وَلَا نِيَّةَ لِلنَّاسِيْ وَالْمُخْطِئِ۔

یا طلاق یا کوئی اور ایسی ہی چیز نکل جائے [1] اور آزادی صرف خدا کی رضامندی کے لیے کی جاتی ہے [2] اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کو وہی ملے گا جیسی نیت کرے اور بھول چوک والے کو نیت نہیں ہوتی

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ اَوْفٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِيْ عَنْ اُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ اَوْ تَكَلَّمْ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے مسعر نے انہوں نے قتادہ سے۔ انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ نے میری امت کے وسوسے اخیال، معاف کردیئے ہیں جب تک ہاتھ پاؤں سے عمل یا زبان سے بات نہ کریں [3]

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے کہا ہم سے یحیٰی ابن سعید انصاری نے انہوں نے محمد بن ابراہیم تیمی سے انہوں نے علقمہ بن وقاص لیثی سے۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سُنا۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سارے کام نیت سے پورے ہوتے ہیں اور آدمی کو وہی ملے گا جیسی نیت کرے پھر جس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہو اس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہوئی اور جس نے دنیا کمانے یا کسی عورت

---

[1] حنفیہ کے نزدیک ایسی صورت میں طلاق پڑ جائے گا اور امام بخاری اور امام احمد اور اسحاق اور اہل حدیث کے نزدیک طلاق نہ پڑے گا کیونکہ ہر کام کے لیے نیت شرط ہے اور بھول چوک میں طلاق کی نیت نہیں ہوتی ۱۲ منہ [2] یہ ایک حدیث کا لفظ ہے۔ طبرانی نے ابن عباس سے مرفوعاً نکالا ۱۲ منہ [3] یہ حدیث شروع کتاب میں بھی موصولاً گزر چکی ہے اور اس باب میں بھی آتی ہے اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ بھول چوک سے اگر طلاق کا لفظ نکل جائے تو طلاق نہ پڑے گا یہ بہت عمدہ استنباط ہے ۱۲ منہ [4] اس حدیث سے باب کا مطلب اس طرح نکالا کہ جب وسوسے اور دل کے خیال پر مواخذہ نہ ہوا تو جو چیز بے خیال زبان سے بھول چوک کر نکل جائے اس پر بطریق اولیٰ مواخذہ نہ ہوگا یا وسوسے اور دل کے خیال پر مواخذہ اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ دل پر آن کر گزر جاتا ہے جمتا نہیں اس طرح جو کلام زبان سے گزر جائے قصد سے نہ کیا جائے اس کا حکم بھی وسوسے کی طرح ہوگا کیونکہ دل اور زبان دونوں انسانی اعضاء ہیں اور دونوں کا حکم ایک ہے ۱۲ منہ

يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

بَابٌ ۱۳۱ إِذَا قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِهِ هُوَ لِلَّهِ وَنَوَى الْعِتْقَ وَالْإِشْهَادُ فِي الْعِتْقِ۔

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّهُ لَمَّا أَقْبَلَ يُرِيدُ الْإِسْلَامَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ فَأَقْبَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ أَتَاكَ فَقَالَ أَمَا إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّهُ حُرٌّ قَالَ فَهُوَ حِينَ يَقُولُ ؎

يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا
عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى

کو بیاہنے کے لیے ہجرت کی، اس کی ہجرت اُنہی چیزوں کی طرف ہو گی [۱]

باب جب کوئی شخص اپنے غلام کے لیے یوں کہے وہ اللہ کا ہے اور آزاد کرنیکی نیت ہو تو آزاد ہو جائیگا اور آزادی میں گواہ کرنے کا بیان [۲]

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا۔ انہوں نے محمد بن بشر انہوں نے اسمٰعیل سے انہوں نے قیس سے۔ انہوں نے ابوہریرہ سے وہ جب مسلمان ہونے کی نیت سے (۷ھ میں) آئے۔ ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا۔ لیکن راہ بھول کر دونوں الگ الگ ہو گئے پھر ایسا ہوا (کچھ مدت بعد) ابوہریرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں اُن کا غلام (نام نا معلوم) آن پہنچا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوہریرہ! یہ تیرا غلام حاضر ہے انہوں نے کہا سن لیجئے میں آپ کو گواہ کرتا ہوں وہ آزاد ہے ابوہریرہ نے اسی وقت (جب مدینہ پہنچے) تھے یہ شعر کہے تھے [۳]

ہے پیاری گو کٹھن ہے اور لمبی میری رات
پر دلائی اس نے دار الکفر سے مجھ کو نجات

ہم سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے اسمٰعیل نے انہوں نے قیس سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا جب میں (مسلمان ہونے کی نیت سے) آنحضرت

---

[۱] اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے امام بخاری نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ جب ہر کام کے درست ہونے کے لیے نیت شرط ہوئی تو اگر کسی شخص کی طلاق دینے کی نیت نہ تھی لیکن بے اختیار کہنا کچھ چاہتا تھا زبان سے یہ نکل گیا اَنتِ طالقٌ تو طلاق نہ پڑے گی ۱۲ منہ

[۲] حالانکہ آزادی کے لیے گواہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے مگر امام بخاری نے اُس کو اِس لیے بیان کیا کہ باب کی حدیث میں ابوہریرہ رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کر کے اپنے غلام کو آزاد کیا تھا بعضوں نے کہا امام بخاری رحؒ کی غرض یہ ہے کہ غلام کو یوں کہنا وہ اللہ کا ہے، اُس وقت آزاد کرنا ہو گا جب کہنے والے کی نیت آزاد کرنے کی ہو اگر کچھ اور مطلب مراد رکھے تو وہ آزاد نہ ہو گا۔ آزاد کرنے کے لیے بعضے الفاظ تو صریح ہیں جیسے تو آزاد ہے یا میں نے تجھ کو آزاد کر دیا۔ بعضے کنایہ ہیں جیسے وہ اللہ کا ہے یعنے اب میری ملک اُس پر نہیں رہی وہ اللہ کا ملک ہو گیا ۱۲ منہ

[۳] بعضے کہتے ہیں یہ شعر ابوہریرہ کے غلام کے ہیں بعضے کہتے ہیں ابو مرثد غنوی کے ہیں ۱۲ منہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ.
يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا.
عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ.
قَالَ وَأَبَقَ مِنِّي غُلَامٌ لِي فِي الطَّرِيقِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْتُهُ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَأَعْتَقْتُهُ لَمْ يَقُلْ أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ حُرٌّ.

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض وَمَعَهُ غُلَامُهُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْإِسْلَامَ فَضَلَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بِهٰذَا وَقَالَ أَمَا إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّهُ لِلّٰهِ۔

بَابُ أُمِّ الْوَلَدِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّهَا۔

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس آ رہا تھا۔ میں نے رستے میں یہ شعر کہے

ہے پیاری گو کٹھن ہے اور لمبی میری رات
پر دلائی اس نے دار الکفر سے مجھ کو نجات

ابو ہریرہ کہتے ہیں میرا ایک غلام رستے میں بھاگ گیا جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہنچ گیا آپ سے بیعت کر لی۔ میں آپ کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے میں وہی غلام آ نکلا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ابو ہریرہؓ! دیکھ تیرا غلام آگیا میں نے عرض کیا وہ آزاد ہے اللہ کے لیے پھر میں نے اس کو آزاد کر دیا۔ ابو کریب نے اپنی روایت میں ابو اسامہ سے یہ نہیں کہا وہ آزاد ہے[۵۱]۔

ہم سے شہاب بن عباد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابراہیم بن حمید نے۔ انہوں نے اسمٰعیل سے انھوں نے قیس سے انہوں نے کہا جب ابو ہریرہ مسلمان ہونے کی نیت سے آ رہے تھے (رستے میں) اُن کا غلام رستہ بھول کر الگ ہو گیا پھر یہی حدیث بیان کی اس میں یوں ہے سن لیجئے میں آپ کو گواہ کرتا ہوں، وہ اللہ کا ہے۔

باب۔ ام ولد کا بیان[۵۲]۔ ابو ہریرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے قیامت کی نشانیوں میں یہ بھی ہے کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے[۵۳]۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی

---

۵۱ بلکہ اتنا ہی ہے وہ اللہ کے لیے ہے ابو کریب کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب المغازی میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ ۵۲ ام ولد وہ لونڈی جو اپنے مالک سے جنے۔ اکثر علماء یہ کہتے ہیں وہ مالک کے مرنے کے بعد آزاد ہو جاتی ہے ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کا یہی قول ہے اور ہمارے امام احمد اور اسحاق بھی اسی طرف گئے ہیں لیکن بعضے علماء نے کہا ہے وہ آزاد نہیں ہوتی اور اس کی بیع جائز ہے ۱۲ منہ ۵۳ یہ حدیث کتاب الایمان میں موصولاً مع شرح گزر چکی ہے امام بخاری نے یہ حدیث لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ ام ولد کی بیع جائز نہیں اور ام ولد کا بکنا یا اس کا اپنی اولاد کی ملک میں رہنا قیامت کی نشانی ہے ۱۲ منہ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ عُتْبَةَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ
عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنْ
يَقْبِضَ إِلَيْهِ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ قَالَ
عُتْبَةُ إِنَّهُ ابْنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْفَتْحِ أَخَذَ
سَعْدٌ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَقْبَلَ مَعَهُ بِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ فَقَالَ
سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا ابْنُ أَخِي عَهِدَ
إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَخِي ابْنُ وَلِيدَةِ
زَمْعَةَ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ
زَمْعَةَ فَإِذَا هُوَ أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ
لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ
عَلَى فِرَاشِ أَبِيهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ
زَمْعَةَ مِمَّا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ وَ
كَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ۔

انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا
حضرت عائشہ رضؓ نے کہا۔ عتبہ بن ابی وقاص (جب مرنے لگا)
تو اس نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضؓ کو یہ وصیت کی)
زمعہ کی لونڈی کا جو لڑکا ہے اس کو لے لیجیو۔ وہ میرا بیٹا
ہے۔ خیر جب مکہ فتح ہوا اور آں حضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم وہاں تشریف لائے تو سعد رضی اللہ عنہ نے
اس لڑکے کو لے لیا اور اس کو لے کر آں حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئے۔ اور
عبد بن زمعہ کو بھی ساتھ لائے۔ سعدؓ نے
کہا یا رسول اللہ! یہ لڑکا میرا بھتیجا ہے۔ میرے
بھائی (عتبہ) نے وصیت کی تھی کہ یہ میرا بیٹا ہے
عبد بن زمعہ نے کہا یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی
ہے میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس لڑکے کو (غور
سے) دیکھا تو وہ عتبہ کے بہت مشابہ تھا پھر آپ
نے عبد بن زمعہ سے فرمایا یہ لڑکا (عبدالرحمن)
تیرا ہے۔ کیونکہ وہ تیرے باپ کی لونڈی سے
پیدا ہوا ہے (اور باوجود اس کے چونکہ
عتبہ سے اس کی صورت ملتی تھی) آپ نے
حضرت سودہ رضؓ سے فرمایا۔ تم اس سے پردہ کرو۔
(حالانکہ وہ حضرت سودہ رضؓ کا بھائی ہوا) اور حضرت
سودہ رضؓ آپ کی بی بی تھیں۔

بَابٌ ۷۱۵ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا

باب۔ مدبر کی بیع کا بیان[1]

ہم سے آدم ابن ابی ایاس نے بیان کیا۔ کہا ہم

[1] مدبر وہ غلام جس کو مالک یوں کہہ دے تو میرے مرنے پر آزاد ہے ۱۲ منہ

شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِّنَّا عَبْدًا لَّهُ عَنْ دُبُرٍ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَبَاعَهُ قَالَ جَابِرٌ مَاتَ الْغُلَامُ عَامَ أَوَّلَ۔

سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے۔ بیں نے جابر بن عبد اللہ انصاری رض سے سنا وہ کہتے تھے۔ ہم بیں سے ایک شخص نے اپنے مرنے پیچھے اپنے غلام کو آزاد کر دیا[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس غلام کو بلوا بھیجا اور بیچ ڈالا۔ جابر رض نے کہا۔ وہ غلام پہلے ہی سال مر گیا۔

بَابُ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ۔

باب ولا (غلام لونڈی کا ترکہ) بیچنا یا ہبہ کرنا۔

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عبد اللہ بن دینار نے خبر دی۔ بیں نے ابن عمر سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا[2]۔

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتِقِيْهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ فَأَعْتَقْتُهَا فَدَعَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا۔

ہم سے عثمان ابن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا میں نے بریرہ رض کو خریدا اس کے مالک کہنے لگے ولا ہم لیں گے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو خرید کر آزاد کر دے ولا تو اسی کو ملے گی جو روپیہ خرچ کرے (خریدے) میں نے اس کو آزاد کر دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ رض کو بلوایا اور فرمایا تجھ کو اپنے خاوند کے باب میں اختیار ہے[3]۔

---

[1] اس کا نام یعقوب تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ سو درم پر یا سات سو یا نو سو پر نعیم کے ہاتھ اسکو بیچ ڈالا امام شافعی اور امام احمد کا مشہور مذہب یہی ہے کہ مدبر کی بیع جائز ہے حنفیہ کے نزدیک مطلقاً منع ہے اور مالکیہ کا یہ مذہب ہے کہ اگر مولیٰ مدیون ہو اور دوسری کوئی ایسی جائداد نہ ہو جس سے قرض ادا ہو سکے تو مدبر بیچا جائے گا ورنہ نہیں حنفیہ نے ممانعت بیع پر جن حدیثوں سے دلیل لی ہے وہ ضعیف ہیں اور صحیح حدیث سے مدبر کی بیع کا جواز نکلتا ہے مولیٰ کی حیات میں ۱۲ منہ

[2] کیونکہ ولا ایک حق ہے جو آزاد کرنے والے کو اس بردے پر حاصل ہوتا ہے جس کو وہ آزاد کرے ایسے حقوق کی بیع نہیں ہو سکتی معلوم نہیں مرتے وقت کچھ مال رہتا ہے یا نہیں ۱۲ منہ

[3] اس کے خاوند کا نام مغیث تھا وہ غلام تھا۔ لونڈی جب آزاد ہو جائے تو اس کو اپنے خاوند کی نسبت جو غلام ہو اختیار حاصل ہوتا ہے خواہ نکاح باقی رکھے یا فسخ کر دے ایک روایت یہ بھی ہے کہ مغیث آزاد تھا مگر قسطلانی نے کہا صحیح یہی ہے کہ وہ غلام تھا یہ مغیث بریرہ کے فراق پر روتا پھرتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بریرہ رض سے سفارش فرمائی کہ مغیث کا نکاح باقی رکھے مگر بریرہ نے کسی طرح اس کے نکاح میں رہنا منظور نہ کیا ۱۲ منہ

فَقَالَتْ لَوْ اَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا ثَبَتُّ عِنْدَهٗ فَلَحَاتَتْ نَفْسَهَا.

بَابٌ اِذَا اُسِرَ اَخُو الرَّجُلِ اَوْ عَمُّهٗ هَلْ يُفَادٰى اِذَا كَانَ مُشْرِكًا وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا وَكَانَ عَلِيٌّ لَهٗ نَصِيبٌ فِي تِلْكَ الْغَنِيمَةِ الَّتِي اَصَابَ مِنْ اَخِيهِ عَقِيلٍ وَعَمِّهٖ عَبَّاسٍ.

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسٰى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَنَسٌ رض اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْاَنْصَارِ اسْتَاْذَنُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ائْذَنْ فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهٗ فَقَالَ لَا تَدَعُونَ مِنْهُ

وہ کہنے لگی اگر وہ مجھ کو اتنا اتنا (بہت) مال دے جب بھی میں اس کے پاس نہ رہوں گی۔ غرض وہ اس سے جدا ہو گئی۔

باب اگر آدمی کا مشرک بھائی یا چچا قید ہو جائے تو فدیہ لیکر اس کا چھوڑ دینا۔ اور انس رض نے کہا حضرت عباس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں نے اپنا فدیہ دیا اور عقیل کا فدیہ دیا اور اس لوٹ میں جو عقیل رض اور عباس رض سے ملی تھی حضرت علی رض کا بھی آخر حصہ تھا عقیل رض ان کے بھائی اور عباس چچا تھے[1]۔

ہم سے اسمٰعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے۔ انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے۔ انہوں نے کہا مجھ سے انس رض نے بیان کیا۔ انصاری چند لوگوں نے[2] آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آنے کی اجازت مانگی اور (آن کر) یہ عرض کیا آپ اجازت دیجئے تو ہم اپنے بھانجے عباس کو فدیہ معاف کر دیں[3]۔ آپ نے

---

[1] یہ حدیث اوپر کتاب الصلوٰۃ میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] یہ عبارت لاکر امام بخاری نے حنفیہ کے قول کا رد کیا جو کہتے ہیں کہ آدمی اگر اپنے محرم کا مالک ہو جائے تو مالک ہوتے ہی وہ آزاد ہو جائیگا۔ کیونکہ جنگ بدر میں عباس اور عقیل قید ہوئے تھے اور علی رض کو ان پر ملک کا ایک حصہ حاصل ہوا تھا اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عباس پر۔ مگر ان کی آزادی کا حکم نہیں دیا گیا حنفیہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب تک لوٹ کا مال تقسیم نہ ہو اس پر ملک حاصل نہیں ہوتی ۱۲ منہ [3] حافظ نے کہا ان کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ [4] حضرت عباس رض کے والد عبد المطلب کی والدہ سلمیٰ انصار میں سے تھیں بنی نجار کے قبیلے کی اس لیے ان کو اپنا بھانجا کہا سبحان اللہ! انصار کا ادب ایوں نہیں عرض کیا۔ اگر آپ اجازت دیجئے تو آپ کے چچا کو فدیہ معاف کر دیں کیونکہ ایسا کہنے سے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان رکھنا ہوتا۔ آنحضرت خوب جانتے تھے کہ حضرت عباس مالدار ہیں اس لیے فرمایا کہ ایک روپیہ بھی ان کو نہ چھوڑو ایسا عدل و انصاف کہ اپنے سگے چچا تک کی بھی کوئی رعایت نہ کی پیغمبری کی کھلی دلیل ہے سمجھ دار آدمی کو پیغمبری کے ثبوت کے لیے کسی بڑے معجزے کی ضرورت نہیں آپ کی ایک ایک خصلت ہزار ہزار معجزوں کے برابر تھی انصاف ایسا عدل ایسا، سخاوت ایسی، شجاعت ایسی، صبر ایسا، استقلال ایسا کہ سارا ملک مخالف ہر کوئی جان کا دشمن مگر علانیہ توحید کا وعظ فرماتے رہے بتوں کی ہجو کرتے رہے آخر میں عربوں ایسے سخت لوگوں کا کایا پلٹ کر دیا ہزاروں برس کی عادت بت پرستی کی چھڑا کر انہی کے ہاتھوں میں بتوں کو تڑوا دیا۔ پھر آج تیرہ سو برس گزر چکے آپ کا دین شرقاً و غرباً پھیل رہا ہے کیا کوئی جھوٹا آدمی ایسا کر سکتا ہے یا جھوٹے آدمی کا نام نیک اس طرح پر قائم رہ سکتا ہے ۱۲ منہ

وذھبنا۔

باب عتق المشرك.

۱۰۷۱۔ حدثنا عبيد بن إسمعيل حدثنا أبو أسامة عن هشام أخبرني أبي أن حكيم بن حزام أعتق في الجاهلية مائة رقبة وحمل على مائة بعير فلما أسلم حمل على مائة بعير وأعتق مائة رقبة قال فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله أرأيت أشياء كنت أصنعها في الجاهلية كنت أتحنث بها يعني أتبرر بها قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أسلمت على ما سلف لك من خير.

باب ۱۷۱ من ملك من العرب

رقيقا فوهب وباع وجامع وفدى وسبى الذرية وقوله تعالى ضرب الله مثلا عبدا مملوكا لا يقدر على شيء ومن رزقناه منا رزقا حسنا فهو ينفق منه سرا وجهرا هل يستوون الحمد لله بل أكثرهم لا يعلمون

فرمایا نہیں ایک روپیہ بھی نہ چھوڑو۔

باب مشرک کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ نے خبر دی کہ حکیم بن حزام نے جاہلیت کے زمانہ میں سو بردے آزاد کئے تھے اور سو اونٹ لوگوں کو سواری کے لیے ہوتے تھے جب مسلمان ہوئے تو انہوں نے سو اونٹ سواری کے لیے دئے اور سو غلام آزاد کئے پھر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں جاہلیت میں جو میں نے ثواب کے کام کیے ہیں (ان کا ثواب مجھ کو ملے گا یا نہیں؟) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اسلام لایا تو جتنے نیک کام پہلے کر چکا وہ سب قائم رہیں گے [۱]۔

باب اگر عربوں پر جہاد ہو اور کوئی ان کو غلام بنائے

پھر ہبہ کرے یا عربی لونڈی سے جماع کرے یا فدیہ لے یہ سب باتیں درست ہیں اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نحل میں) فرمایا اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے ایک شخص غلام ہے دوسرے کے ملک۔ اس کو ذرا بھی اختیار نہیں اور ایک وہ شخص ہے جس کو ہم نے اچھی دولت دے رکھی ہے وہ کھلے چھپے اس میں سے خرچ کرتا ہے کیا یہ دونوں برابر ہیں اللہ کا شکر (یہ مشرک ان کو برابر نہیں کہنے کے) مگر ان میں بہتیرے علم نہیں رکھتے [۲]۔

---

[۱] یہ اللہ جل جلالہ کی عنایت ہے اپنے مسلمان بندوں پر حالانکہ کافر کی کوئی نیکی مقبول نہیں اور آخرت میں اس کو ثواب نہیں ملنے کا مگر یہ کافر مسلمان ہو جائے اس کے کفر کے زمانہ کی نیکیاں بھی قائم رہیں گی۔ اب جن علماء نے اس حدیث کے خلاف رائے لگائی ہے ان سے یہ کہنا چاہیئے کہ آنحضرت کا حال پیغمبر صاحب تم سے زیادہ جانتے تھے جب اللہ ایک فضل کرتا ہے تو تم کیوں اس کے فضل کو رد کرتے ہو ام یحسدون الناس علی ما آتٰھم اللہ من فضلہ ۱۲ منہ

[۲] اس آیت کے اطلاق سے امام بخاری نے باب کا مطلب ثابت کیا یعنی اس میں یہ قید نہیں ہے کہ وہ غلام عرب کا نہ ہو بلکہ عربی اور عجمی دونوں کو شامل ہے ۱۲ منہ

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ ذَکَرَ عُرْوَۃُ اَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَۃَ اَخْبَرَاہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ حِیْنَ جَاءَہٗ وَفْدُ ھَوَازِنَ فَسَاَلُوْہُ اَنْ یَّرُدَّ اِلَیْھِمْ اَمْوَالَھُمْ وَسَبْیَھُمْ فَقَالَ اِنَّ مَعِیَ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِیْثِ اِلَیَّ اَصْدَقُہٗ فَاخْتَارُوْا اِحْدَی الطَّآئِفَتَیْنِ اِمَّا الْمَالَ وَاِمَّا السَّبْیَ وَقَدْ کُنْتُ اسْتَاْنَیْتُ بِھِمْ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَھُمْ بِضْعَ عَشْرَۃَ لَیْلَۃً حِیْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّآئِفِ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَھُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرُ رَادٍّ اِلَیْھِمْ اِلَّا اِحْدَی الطَّآئِفَتَیْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْیَنَا فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰہِ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَکُمْ جَآءُوْنَا تَآئِبِیْنَ وَاِنِّیْ رَاَیْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَیْھِمْ سَبْیَھُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یُّطَیِّبَ ذٰلِکَ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّکُوْنَ عَلٰی حَظِّہٖ حَتّٰی نُعْطِیَہٗ اِیَّاہُ مِنْ اَوَّلِ مَا یُفِیْءُ اللّٰہُ عَلَیْنَا فَلْیَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَیَّبْنَا ذٰلِکَ ــــــــ

ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا کہا مجھ کو لیث نے خبر دی انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے[1]، عروہ نے کہا مروان اور مسور بن مخرمہ نے ان کو خبر دی جب ہوازن قبیلہ کے بھیجے ہوئے لوگ (مسلمان ہو کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے یہ درخواست کی[2] کہ ان کے مال اور قیدی واپس کر دیئے جائیں آپ کھڑے ہوئے (خطبہ سنایا) آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو میرے ساتھ جو لوگ ہیں (میں اکیلا ہوتا تو تم کو واپس دے دیتا) اور سچی بات مجھ کو بہت پسند ہے تم دو میں سے ایک بات اختیار کرو یا تو مال لو یا قیدی لو اور میں نے تو اسی خیال سے قیدیوں کے بانٹنے میں دیر کی تھی[3] اور آپ جب طائف سے لوٹے تھے تو آپ نے دس پر کئی راتوں تک ان کا انتظار کیا تھا (قیدی تقسیم نہیں کیے تھے) خیر جب ان کو یہ معلوم ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں چیزیں (مال اور قیدی) ان کو پھیرنے والے نہیں تو وہ کہنے لگے اچھا ہمارے قیدی ہم کو دیجئے۔ اس وقت آپ پھر کھڑے ہوئے لوگوں کو خطبہ سنایا۔ اللہ کی جیسی شان ہے ــــ ویسی تعریف کی پھر فرمایا اَمَّا بَعْدُ دیکھو (مسلمانو!) تمہارے بھائی (کفر سے) توبہ کر کے آئے ہیں اور میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی ان کو پھیر دیئے جائیں جو کوئی خوشی سے ایسا کرنے تو کرے اور جو کوئی یہ چاہے کہ اپنا حصہ نہ چھوڑے تو وہ انتظار کرے جو لوٹ کا مال اللہ تعالیٰ پہلے ہم کو دیگا ہم اس میں سے اس کا حصہ ادا کر دینگے لوگ کہنے لگے ہم راضی ہیں[4]

[1] یہ حدیث اوپر بھی گزر چکی ہے اور پورا قصہ اس کا انشاء اللہ کتاب المغازی میں آئیگا ہوازن ایک قبیلے کا نام ہے ۱۲ منہ [2] یعنی مجھے تمہارا خیال پہلے سے تھا میں سمجھتا تھا کہ تم مسلمان ہو کر عنقریب آجاؤ گے اور قیدی تم کو واپس دینا ہوگا ۱۲ منہ [3] یعنی ہم قیدیوں کو پھیر دینے پر رضامند ہیں چونکہ یہ لوگ شمار میں بہت تھے اس بیان میں سے ہر ایک کی رضامندی معلوم کرنا دشوار تھی آپ نے یہ حکم دیا کہ تم جاؤ اور اپنے اپنے چودھریوں سے جو کچھ تم کو منظور ہو وہ بیان کرو ہم ان سے پوچھ لیں گے ۱۲ منہ

قَالَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا فَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا۔

آپ نے فرمایا ہم کو معلوم نہیں تم میں کون اس بات پر راضی ہے کون راضی نہیں ہے۔ بہتر یہ ہے تم اب جاؤ اور تمہارے نقیب (چودھری) تمہارا حال ہم سے بیان کریں وہ چلے گئے پھر ان کے چودھریوں نے اُن سے گفتگو کی۔ بعد اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پاس آکر آپ سے یہ عرض کیا کہ وہ لوگ راضی ہیں اور انہوں نے (خوشی سے) اجازت دی۔ زہری نے کہا ہوازن کے قیدیوں کا یہی حال ہم کو پہنچا اور انسؓ نے کہا حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے اپنا فدیہ دیا اور عقیل کا فدیہ دیا[1]۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى ذَرَارِيَّهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنِي بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ

ہم سے علی بن حسن نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عبد اللہ بن عون نے انہوں نے کہا میں نے نافع کو لکھا۔ انہوں نے (جواب میں) مجھ کو لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق کو (جو ایک شاخ ہے خزاعہ قبیلہ کی) لوٹا وہ غفلت میں تھے[2] ان کے جانوروں کو پانی پلایا جا رہا تھا۔ جو لوگ ان میں لڑنے والے تھے ان کو تو آپ نے قتل کیا اور عورتوں بچوں کو قید کر لیا اور اسی دن ام المومنین جویریہؓ[3] آپ کے ہاتھ آئیں نافع نے کہا یہ

[1] یہ حدیث موصولاً اوپر گذر چکی ہے کہ بحرین سے روپیہ آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں ڈال دو۔ پھر حضرت عباس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بھی کچھ روپیہ دلوائیے میں نے اپنا فدیہ دیا اخیر حدیث تک ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جن کافروں کو دین کی دعوت دی جا چکی ہو ان پر غفلت میں حملہ کرنا درست ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ پہلے ان کو ڈرا دینا خبر کر دینا مستحب ہے شافعی اور لیث اور ابن منذر اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک واجب ہے حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ عربوں کو غلام لونڈی بنانا درست ہے۔ امام شافعی کا جدید قول اور امام مالکؒ اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا قول ہے شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ عربوں کو غلام لونڈی بنانا درست نہیں ۱۲ منہ [3] یہ حارث بن ابی ضرار کی بیٹی تھیں ان کا باپ بنی مصطلق کا سردار تھا کہتے ہیں پہلے یہ ثابت بن قیس کے حصے میں آئیں انہوں نے ان کو مکاتب کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کتابت ادا کر کے ان سے نکاح کر لیا اور آپ کے نکاح کر لینے کی وجہ سے لوگوں نے بنی مصطلق کے کل قیدیوں کو آزاد کر دیا اس خیال سے کہ وہ آنحضرتؐ کے رشتہ دار ہو گئے ۱۲ منہ

فِی ذٰلِكَ الْجَيْشِ۔

۲۴۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا سَعِيْدٍ رض فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ فَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَسَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ۔

عبداللہ بن عمرؓ نے مجھ سے بیان کیا وہ اس لشکر میں تھے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے عبداللہ بن محیریز سے۔ انہوں نے کہا میں نے ابو سعید خدری کو دیکھا۔ اُن سے عزل کا مسئلہ پوچھا۔ انہوں نے کہا ہم غزوہ بنی مصطلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور عرب کے چند قیدی ہمارے ہاتھ آئے اس وقت ہم کو عورتوں کی خواہش تھی اور عورت سے الگ رہنا ہم کو مشکل پڑ گیا۔ ہم نے چاہا عزل کریں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا عزل کر سکتے ہو۔ کچھ قباحت نہیں۔ جو جان قیامت تک کبھی پیدا ہونے والی ہے وہ ضرور پیدا ہو گی۔[۵۲]

۲۴۰۸۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيْمٍ۔

ح وَحَدَّثَنِي ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض

ح وَعَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي۔

ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا میں تو بنی تمیم سے برابر محبت کرتا رہا۔

دوسری سند: امام بخاری نے کہا مجھ سے محمد سلام نے بیان کیا کہا ہم کو جریر بن عبدالحمید نے خبر دی۔ انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے حارث بن زید سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے

تیسری سند: اور مغیرہ نے عمارہ سے روایت کی انہوں نے ابوزرعہ سے۔ انہوں نے ابوہریرہؓ سے۔ انہوں نے کہا میں برابر

[۵۱] عزل کہتے ہیں انزال کے وقت ذکر باہر نکال لینے کو تاکہ رحم میں منی نہ پہنچے اور عورت کو حمل نہ رہے ۱۲ منہ [۵۲] تمہارے عزل کرنے سے اس کی پیدائش رک نہیں سکتی امام شافعی کے نزدیک لونڈی سے مطلقاً عزل جائز ہے اور آزاد عورت سے اس کی اجازت سے بعضوں نے اس کو مکروہ رکھا ہے کیونکہ اس میں قطع اور تقلیل نسل ہے ۱۲ منہ

تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلٰثٍ سَمِعْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ۔

بنی تمیم سے محبت کرتا رہتا ہوں جب سے ان کے متعلق میں نے تین باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیں۔ آپ فرماتے تھے میری ساری امت میں بنی تمیم دجال کے بہت زیادہ مخالف ہوں گے اور ایک بار ایسا ہوا کہ بنی تمیم کی زکوٰۃ آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہماری قوم کی زکوٰۃ ہے[۱] اور ان میں کی ایک عورت حضرت عائشہ پاس قید تھی۔ آپ نے فرمایا۔ اس کو آزاد کر دے وہ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد ہے۔

بَابٌ ۲۰ فَضْلِ مَنْ أَدَّبَ جَارِيَتَهُ وَعَلَّمَهَا

باب جو شخص اپنی لونڈی کو ادب اور علم سکھلائے اسکی فضیلت

۱۰۷۶ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَعَالَهَا فَأَحْسَنَ إِلَيْهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ۔

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا۔ انہوں نے محمد بن فضیل سے سنا۔ انہوں نے مطرف سے۔ انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰؓ سے انہوں نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس لونڈی ہو وہ اس کی اچھی طرح پرورش کرے۔ پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا[۲]۔

بَابٌ ۲۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبِيدُ إِخْوَانُكُمْ فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ذِي الْقُرْبٰى

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا غلام تمہارے بھائی ہیں (آدم کی اولاد) جو تم کھاؤ ان کو بھی کھلاؤ[۳]

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نساء میں) فرمایا اللہ کو پوجو اس کا ساجھی کسی کو نہ بناؤ اور ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار پڑوسیوں اور غیر پڑوسیوں اور پاس بیٹھنے والوں اور مسافروں اور غلام لونڈیوں سے اچھا سلوک کرو۔ اللہ اترانے والے بڑ مارنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ آیت میں ذوالقربیٰ سے

---

[۱] کیونکہ تمیم کا نسب الیاس بن مضر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب سے مل جاتا ہے ۱۲ منہ [۲] ایک تو پرورش اور تعلیم کا اور دوسرے نکاح اور آزادی کا ۱۲ منہ [۳] اس حدیث کو امام بخاریؒ نے ادب مفرد میں وصل کیا ابوذر اور جابر سے ۱۲ منہ

الْقَرِيبُ وَالْجُنُبُ الْغَرِيبُ الْجَارُ الْجُنُبُ يَعْنِي الصَّاحِبَ فِي السَّفَرِ۔

رشتہ دار[1] اور جنب سے غیر یعنی اجنبی مراد ہے اور جار اجنب سے سفر کا رفیق۔

١٠٧٧۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ قَالَ سَمِعْتُ الْمَعْرُورَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ إِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَأَعِينُوهُمْ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے واصل بن حیان نے جو کبڑے تھے انہوں نے کہا معرور بن سوید سے میں نے سنا۔ انہوں نے کہا میں نے ابوذر غفاری (جندب بن جنادہ صحابی) کو دیکھا وہ ایک جوڑا پہنے تھے ان کا غلام بھی (ویسا ہی[2]) ایک جوڑا ہم نے ان سے اس کی وجہ پوچھی[3]۔ انہوں نے کہا میں نے ایک شخص سے گالی گلوچ کی تھی[4] اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میری شکایت کی آپ نے مجھ سے فرمایا تو نے اس کو ماں کی گالی دی پھر فرمایا دیکھو تمہارے غلام لونڈی تمہارے بھائی بہن ہیں جو تمہاری خدمت کرتے ہیں اللہ نے ان کو تمہارا زیردست کر دیا ہے پھر جس کا کوئی بھائی اس کا زیردست (تابعدار) ہو وہ جو آپ کھائے[5] اس کو بھی کھلائے جو آپ پہنے اس کو بھی پہنائے اور ان کو ایسے کام کی تکلیف مت دو[6] جو ان سے نہ ہو سکے اگر ایسا کام کرنے کو کہو تو خود بھی ان کی مدد کرو[7]۔

بَابُ ٢٢٢ الْعَبْدِ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ سَيِّدَهُ۔

باب جو غلام اللہ کی عبادت اچھی طرح کرے اور اپنے صاحب کی بھی خیر خواہی اس کا ثواب۔

١٠٧٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غلام جب اپنے صاحب کی خیر خواہی کرے

---

[1] یہ ابن عباس سے مروی ہے اس کو علی ابن ابی طلحہ نے بیان کیا اور جنب سے بعضوں نے یہودی اور نصرانی مراد رکھا ہے یہ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے نکالا اور جار الجنب کی تفسیر جو امام بخاری نے کی وہ مجاہد اور قتادہ سے منقول ہے ۱۲ منہ [2] اس غلام کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [3] کہ تم اپنا اور غلام کا لباس کیوں یکساں رکھتے ہو ۱۲ منہ [4] کہتے ہیں وہ بلالؓ تھے مؤذن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضوں نے کہا ابوذرؓ کے بھائیوں میں کوئی تھے جیسے مسلم کی روایت میں ہے۔ یہ حدیث کتاب الایمان میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [5] یہ حکم اکثر علماء کے نزدیک استحبابا ہے اور ابوذرؓ اسی پر عمل کرتے جو افضل ہے یعنی غلام لونڈی کو اپنے برابر کھلاتے اور پہناتے تھے ۱۲ منہ [6] یہ حکم وجوبا ہے ۱۲ منہ [7] اس حدیث سے ان پادریوں کو شرمندہ ہونا چاہیئے جو اسلام پر یہ عیب لگاتے ہیں کہ اس میں غلامی جائز ہے یہ غلامی کیا ہے فرزندی سے بڑھ کر ہے ۱۲ منہ

إِذَا نَصَحَ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ۔

اور اپنے مالک (خدا) کی عبادت اچھی طرح بجالائے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا عَبْدٍ أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ فَلَهُ أَجْرَانِ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے صالح سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس لونڈی ہو وہ اس کو اچھی طرح ادب سکھائے ۔لہ تعلیم دے اور اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرلے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔ اسی طرح جو غلام اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا حق بھی۔ اس کو بھی دوہرا ثواب ملے گا۔

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ أَجْرَانِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ۔

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام نیک بخت ہو (اللہ کا حکم بجالائے۔ اپنے مالک کی خیر خواہی کرے) اسکو دوہرا ثواب ملے گا۔ ابو ہریرہؓ نے کہا قسم اس کی جس کے ہاتھ میری جان ہے اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا نہ ہوتا اور حج اور ماں کی خدمت۔ تو میں یہی پسند کرتا کہ غلام رہ کر مروں ۔؎

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے اعمش سے کہا ہم سے ابو صالح نے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام

لہ اسلام کی شریعت میں عورت مرد سب کو تعلیم دینا چاہیئے یہاں تک کہ لونڈی غلاموں کو بھی دوسری حدیث میں ہے کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے ہمارے زمانہ کے مسلمان اپنی اولاد کو تعلیم نہیں دیتے چہ جائیکہ لونڈی غلاموں کو۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ دوسری قوموں سے مغلوب ہورہے ہیں اللہ ان کو نیک توفیق دے ۱۲ منہ ؎ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ ہے کہ غلام پر جہاد فرض نہیں ہے اسی طرح حج اور وہ بغیر اپنے مالک کی اجازت کے حج کے لیے جا ہی نہیں سکتا اسی طرح اپنی ماں کی خدمت بھی آزادی کے ساتھ نہیں کرتا اس لیے اگر یہ باتیں نہ ہوتیں تو میں آزادی کی نسبت کسی کا غلام رہنا زیادہ پسند کرتا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ مَا لِاَحَدِهِمْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهٖ۔

بَابُ ٢٣ كَرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ عَلَى الرَّقِيْقِ

وَقَوْلِهٖ عَبْدِيْ اَوْ اَمَتِيْ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ وَقَالَ عَبْدًا مَّمْلُوْكًا وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ وَقَالَ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ وَاذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ سَيِّدِكَ وَمَنْ سَيِّدُكُمْ۔

١٠٨٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَيِّدَهٗ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ۔

١٠٨٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ

کے لیے یہ کیا اچھی بات ہے کہ اپنے خدا کی اچھی طرح عبادت اور اپنے صاحب کی خیر خواہی کرے۔

باب۔ غلام پر دست درازی کرنا (یا اپنے تئیں اعلیٰ سمجھنا اور یوں کہنا یہ میرا غلام ہے یا لونڈی مکروہ ہے[1]۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نور میں) فرمایا[2] اور نیک بخت تمہارے لونڈی غلاموں میں[3] اور (سورہ نحل میں) فرمایا غلام مملوک اور (سورہ یوسف میں) فرمایا دونوں نے اپنے آقا کو دروازے پر پایا۔ اور (سورہ نساء میں) میں فرمایا تمہاری مسلمان لونڈیوں میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار سے) فرمایا اپنے سردار کے لینے کو اٹھو[4]۔ اور اللہ نے (سورہ یوسف میں) فرمایا اپنے رب سردار سے میرا ذکر کیجیو[5] اور آنحضرت[6] نے (بنی سلمہ) سے پوچھا تھا تمہارا سردار کون ہے؟

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عبید اللہ سے کہا۔ مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب غلام خیر خواہی سے اپنے مالک کا کام کرے[7] اور اپنے پروردگار کی اچھی طرح سے عبادت کرے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسامہ نے انہوں نے برید بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے

---

[1] حافظ نے کہا کراہت تنزیہی مراد ہے کیونکہ غلام سے اپنے تئیں اعلیٰ سمجھنا ایک طرح کا تکبر ہے غلام بھی ہماری طرح خدا کا بندہ ہے۔ آدمی اپنے تئیں جانور سے بھی بدتر سمجھے غلام تو آدمی ہے اور ہماری طرح آدم کی اولاد ہے اور غلام لونڈی اس وجہ سے کہنا مکروہ ہے کہ کوئی اس سے حقیقی معنی نہ سمجھے کیونکہ حقیقی بندگی تو خدا کے سوا اور کسی کے لیے نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ [2] اس آیت سے امام بخاریؒ نے غلام اور لونڈی کہنے کا جواز ثابت کیا ۱۲ منہ [3] اس آیت سے امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ غلام اپنے مالک کو سید کہہ سکتا ہے جس کے معنی سردار اور صاحب اور آقا اور خاوند اور خداوند کے ہیں ۱۲ منہ [4] یعنی سعد بن معاذ کے لیے یہ حدیث موصولاً کتاب المغازی میں مذکور ہوگی ۱۲ منہ [5] یہ حضرت یوسف کا قول اللہ تعالیٰ نے نقل فرمایا جو انہوں نے ایک قیدی سے کہا تھا جو چھوٹنے والا تھا اور بادشاہ کا ساقی تھا ۱۲ منہ [6] اس کو امام بخاریؒ نے ادب مفرد میں وصل کیا جابر رضی اللہ عنہ سے ۱۲ منہ [7] ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ غلام کو عبد فرمایا اور مالک کو سید ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ ۱۲ منہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَمْلُوكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيُؤَدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِيحَةِ وَالطَّاعَةِ لَهُ أَجْرَانِ۔

۱۰۸۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضؓ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ اسْقِ رَبَّكَ. وَلْيَقُلْ سَيِّدِي مَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أَمَتِي وَلْيَقُلْ فَتَايَ وَفَتَاتِي وَغُلَامِي

۱۰۸۵ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنَ الْعَبْدِ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ وَأُعْتِقَ مِنْ مَالِهِ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ۔

۱۰۸۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ۔

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مملوک (غلام) جو اپنے پروردگار کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے مالک کی جیسی لائق ہے خلوص اور خیر خواہی کے ساتھ خدمت کرے اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی۔ انہوں نے ہمام ابن منبہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا کوئی تم میں سے (غلام لونڈی کو) یوں نہ کہے اپنے رب[1] (مالک) کو کھانا کھلا۔ اپنے رب کو وضو کرا اپنے رب کو پانی پلا بلکہ یوں کہے اپنے سردار، اپنے آقا کو اور کوئی تم میں یوں نہ کہے میرا غلام، میری لونڈی بلکہ یوں کہے میرا چھوکرا چھوکری غلام[2]

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے اور اس کے پاس غلام کی قیمت کے برابر مال ہو تو اس کی واجبی قیمت لگا کر اس کے مال میں سے پورا آزاد ہو جائیگا ورنہ جتنا آزاد ہوا اتنا ہی سہی۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا۔ انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم

[1] رب کا لفظ کہنے سے منع فرمایا۔ اسی طرح غلام لونڈی کا تاکہ شرک کا شبہ نہ ہو۔ گو ایسا کہنا مکروہ ہے حرام نہیں۔ جیسے قرآن میں ہے واذکرنی عند ربک بعضوں نے کہا پکارتے وقت اس طرح پکارنا منع ہے غرض مجازی معنی جب مراد لیا جائے تو غایت درجہ یہ فعل مکروہ ہوگا اور یہی وجہ ہے کہ علماء نے عبد النبی یا عبد الحسین ایسے ناموں کا رکھنا مکروہ سمجھا ہے اور ایسے ناموں کا رکھنا شرک اس معنی کو کہا ہے کہ ان میں شرک کا ایہام یا شائبہ ہے اگر حقیقی معنی مراد ہوں تو بیشک شرک ہے اگر مجازی معنی مراد ہو، تو شرک نہ ہوگا کراہت میں شک نہیں ۱۲ منہ [2] اس حدیث کو اس واسطے لائے ہیں کہ اس میں عبد کا لفظ غلام کے لیے ہے ۱۲ منہ

کُلُّکُمْ رَاعٍ فَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ فَالْاَمِیْرُ الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ وَّھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْھُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْھُمْ وَالْمَرْأَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیْتِ بَعْلِھَا وَوَلَدِہٖ وَھِیَ مَسْئُوْلَۃٌ عَنْھُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَیِّدِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْہُ اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ۔

میں ہر ایک شخص حاکم ہے اور (قیامت کے دن) اس رعیت کی اس سے پوچھ ہو گی۔ ایک تو واقعی حاکم (بادشاہ رئیس) لوگوں پر وہ حکومت کرتا ہے ان کی بازپرس اس سے ہو گی دوسرے آدمی اپنے گھر والوں پر حاکم ہے اس کی رعیت کی اس سے پوچھ ہو گی۔ تیسری عورت جو اپنے خاوند کے گھر کی حاکم ہے اور اپنی اولاد کی ان کی بازپرس اس سے ہو گی۔ چوتھے غلام اپنے مالک کے مال کا حاکم ہے[۱] اس سے اس کی پوچھ ہو گی سن لو تم میں ہر ایک حاکم ہے اور اس کی رعیت کی اس سے بازپرس ہو گی۔

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا مَالِکُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رض وَزَیْدَ بْنَ خَالِدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زَنَتِ الْاَمَۃُ فَاجْلِدُوْھَا ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْھَا ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْھَا فِی الثَّالِثَۃِ اَوِ الرَّابِعَۃِ بِیْعُوْھَا وَلَوْ بِضَفِیْرٍ۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے۔ انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا اور زید بن خالد سے۔ ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا لونڈی جب زنا کرائے تو اس کو حد مارو۔ کوڑے لگاؤ[۲] پھر اگر زنا کرائے پھر کوڑے مارو پھر اگر زنا کرائے پھر کوڑے لگاؤ۔ تیسری بار یا چوتھی بار میں یہ فرمایا[۳]۔ اس کو بیچ ڈالو بالوں کی ایک رسی ہی کے بدل سہی۔

بَابٌ اِذَا اَتَاہُ خَادِمُہٗ بِطَعَامِہٖ

باب۔ جب خدمت گار کھانا لے کر آئے۔

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْھَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی اَحَدَکُمْ خَادِمُہٗ بِطَعَامِہٖ فَاِنْ لَّمْ یُجْلِسْہُ مَعَہٗ فَلْیُنَاوِلْہُ لُقْمَۃً

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو محمد بن زیاد نے خبر دی۔ کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا خدمت گار کھانا لے کر آئے تو اگر اپنے ساتھ اس کو نہ بٹھائے تو خیر ایک نوالہ یا دو

---

[۱] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ غلام کو عبد فرمایا یہ حدیث اوپر بھی گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۲] اس حدیث کو اس لیے لائے کہ اس میں لونڈی کے لیے امۃ کا لفظ فرمایا قسطلانی نے کہا اس حدیث کے لانے سے یہ مقصود ہے کہ جب لونڈی زنا کرائے تو اس پر دست درازی منع نہیں ہے بلکہ اس کو سزا دینا ضرور ہے ۱۲ منہ [۳] یہ فرمایا راوی کی شک ہے کہ آپ نے تیسرے بار میں بیچنے کا حکم دیا یا چوتھی بار میں ۱۲ منہ

اُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيَ عِلَاجَهُ۔

نوالے یا ایک لقمہ یا دو لقمے اس کو دے دے کیونکہ اسی نے اس کو تیار کرنے کی تکلیف اٹھائی۔

بَابٌ ۲۵ الْعَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَنَسَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَالَ إِلَى السَّيِّدِ۔

باب غلام اپنے صاحب کے مال کا نگہبان ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال اس کے صاحب کا قرار دیا۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ فَسَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ بن عمرؓ نے خبر دی۔ انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے تم میں ہر شخص (ایک طرح کا) حاکم ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا۔ امام (بادشاہ) تو حاکم ہی ہے اس سے تو اپنی رعیت کی باز پرس ہو گی آدمی بھی اپنے گھر والوں کا حاکم ہے۔ اس سے بھی ان کی باز پرس ہو گی اور عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھی جائے گی اور خادم (لونڈی غلام) بھی اپنے مالک کے مال سے پوچھا جائے گا وہ اس کا نگہبان ہے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا یہ باتیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں اور میں سمجھتا ہوں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا بھی نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت (باپ کے مال) کی پوچھ ہو گی۔ غرض تم میں ہر کوئی حاکم ہے اور اس سے اس کی رعایا کی پوچھ ہوتی ہے۔

بَابٌ ۲۶ إِذَا ضَرَبَ الْعَبْدَ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

باب اگر کوئی غلام لونڈی کو مارے تو منہ پر نہ مارے

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ

ہم سے محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے امام مالکؒ نے بیان کیا۔ ابن وہب

سلہ بٹھانے کا حکم استحبابا ہے اگر اپنے ساتھ نہ بٹھائے تو خیر! لیکن کھانے میں سے ایک لقمہ یا دو لقمے خادم کے لیے دینے کا حکم وجوبا ہے بعضوں نے کہا یہ بھی استحبابا ہے ۱۲ منہ

وَاَخْبَرَنِي ابْنُ فُلَانٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ۔

نے کہا مجھ کو فلاں کے بیٹے (ابن سمعانؓ) نے خبر دی۔ انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ (ابوسعید) سے۔ انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

دوسری سند۔ اور امام بخاری نے کہا ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ جب کوئی ماربیٹ کرے تو منہ پر مارنے سے بچا رہے[2]

كِتَابُ الْمُكَاتَبِ

کتاب مکاتب کے بیان میں[3]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ اِثْمِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهُ۔

باب جو اپنی غلام لونڈی کو زنا کی جھوٹی تہمت لگائے اس کا گناہ۔[4]

بَابُ الْمُكَاتَبِ وَنُجُوْمِهِ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ نَجْمٌ وَقَوْلِهِ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ

باب۔ مکاتب اور اس کی قسطوں کا بیان۔ ہر سال میں ایک قسط[5] اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نور میں) فرمایا تمہاری غلام لونڈیوں میں سے جو مکاتب بننا چاہیں ان کو مکاتب کرو۔ اگر تم ان میں بھلائی پاؤ[6]

---

[1] ابن سمعان کا نام امام بخاری نے ذکر نہیں کیا کیونکہ وہ ضعیف ہے اس کو امام مالکؒ اور امام احمدؒ نے جھوٹا کہا اور امام بخاری نے اس کی روایت اس مقام کے سوا اور کہیں اس کتاب میں نہیں نکالی اور یہاں بھی بطور متابعت کے۔ کیونکہ امام مالکؒ اور عبدالرزاق کی روایت بھی بیان کی ۱۲ منہ [2] اسلم کی روایت میں صاف اذا ضرب ہے اور اس حدیث میں گو خادم کو مارنے کی صراحت نہیں ہے مگر امام بخاریؒ نے اس طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو انہوں نے ادب مفرد میں نکالا اس میں یوں ہے اذا ضرب احدکم خادمہ یعنی جب کوئی تم میں اپنے خادم کو مارے حافظ نے کہا یہ علم ہے خواہ کسی حد میں مارے یا تعزیر میں۔ ہر حال میں منہ پر نہ مارنا چاہیئے اس کی وجہ مسلم کی روایت میں یوں مذکور ہے کیونکہ اللہ نے آدمؑ کو اس کی صورت پہ بنایا یعنی مار کھانے والے شخص کی صورت پر بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کیونکہ اللہ نے آدمؑ کو اپنی صورت پر بنایا ۱۲ منہ [3] مکاتب اس غلام یا لونڈی کو کہیں گے جس کو مالک یہ کہہ دے کہ اگر تو اتنا روپیہ اتنی قسطوں میں ادا کر دے تو آزاد ہے ۱۲ منہ [4] اس باب میں امام بخاریؒ نے کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ شاید انہوں نے باب قائم کر لینے کے بعد حدیث لکھنا چاہی ہوگی مگر اس کا موقع نہ ملا اور کتاب الحدود میں انہوں نے ایک حدیث روایت کی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ جو کوئی اپنے غلام یا لونڈی کو زنا کی جھوٹی تہمت لگائے اس کو قیامت کے دن کوڑے پڑیں گے بعضے نسخوں میں یہ باب مذکور نہیں ہے ۱۲ منہ [5] عرب میں تمام معاملات تاروں کے طلوع پر ہوا کرتے تھے کیونکہ وہ حساب نہیں جانتے تھے وہ یوں کہتے تھے جب فلاں تارا نکلے تو یہ معاملہ ہوگا اسی وجہ سے قسط کو نجم کہنے لگے نجم کہتے ہیں تارے کو بدل کتابت میں خواہ سالانہ قسطیں ہوں خواہ ماہانہ ہر طرح جائز ہے اور کم سے کم دو قسطیں ہونا ضرور ہے اور مالکیہ اور حنفیہ نے کہا کل بدل کتابت نقد بھی ٹھہرانا درست ہے ۱۲ منہ [6] یہ سمجھ کر وہ کمائی کے لائق اور ایماندار ہیں اپنا بدل کتابت ادا کریں گے محنت مزدوری کر کے۔ یہ نہیں کہ لوگوں سے بھیک مانگتے پھریں ان کو ستائیں ۱۲ منہ

اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا وَّ اٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ اٰتَاكُمْ وَقَالَ رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَوَاجِبٌ عَلَيَّ إِذَا عَلِمْتُ لَهُ مَالًا أَنْ أُكَاتِبَهُ قَالَ مَا أُرَاهُ إِلَّا وَاجِبًا وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ تَأْثُرُهُ عَنْ أَحَدٍ قَالَ لَا ثُمَّ أَخْبَرَنِيْ أَنَّ مُوْسَى ابْنَ أَنَسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سِيْرِيْنَ سَأَلَ أَنَسًا الْمُكَاتَبَةَ وَكَانَ كَثِيْرَ الْمَالِ فَأَبَى فَانْطَلَقَ إِلَى عُمَرَ رض فَقَالَ كَاتِبْهُ فَأَبَى فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ وَيَتْلُوْ عُمَرُ فَكَاتِبُوْهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا فَكَاتَبَهُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رض إِنَّ بَرِيْرَةَ دَخَلَتْ عَلَيْهَا تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا وَعَلَيْهَا خَمْسَةُ أَوَاقٍ نُجِّمَتْ عَلَيْهَا فِيْ خَمْسِ سِنِيْنَ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَنَفِسَتْ فِيْهَا أَرَأَيْتِ إِنْ عَدَدْتُّ لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً أَيَبِيْعُكِ أَهْلُكِ فَأُعْتِقَكِ فَيَكُوْنُ

اور اللہ کا مال جو اس نے تم کو دیا ہے ان کو بھی اس میں سے دو[1] اور روح بن عبادہ نے ابن جریج سے نقل کیا[2] میں نے عطاء بن ابی رباح سے پوچھا اگر میں سمجھوں کہ میرا غلام مالدار ہے اور وہ مکاتب بننا چاہے تو کیا مجھ پر واجب ہے اسکا مکاتب کر دینا انہوں نے کہا میں تو واجب ہی سمجھتا ہوں[3] اور عمرو بن دینار نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا کیا تم یہ کسی سے روایت کرتے ہو[4] انہوں نے کہا نہیں۔ پھر انہوں نے موسیٰ بن انس سے نقل کیا کہ سیرین نے انسؓ سے یہ چاہا[5]۔ اس کو مکاتب کر دیں وہ مالدار تھا۔ انسؓ نے قبول نہ کیا۔ سیرین حضرت عمرؓ پاس گئے۔ انہوں نے انسؓ سے کہا۔ اس کو مکاتب کر دے۔ انسؓ نے نہ مانا حضرت عمرؓ نے ان کو دُرّے سے مارا اور یہ آیت پڑھی[6] فکاتبوھم ان علمتم فیھم خیرا۔ پھر انسؓ نے ان کو مکاتب کر دیا اور لیث نے کہا مجھ یونس نے بیان کیا[7]۔ انہوں نے ابن شہاب سے کہ عروہ نے کہا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا۔ بریرہؓ ان کے پاس آئی اپنی بدل کتابت میں مدد مانگنے کو۔ اس کو پانچ اوقیہ چاندی پانچ سال میں دینا تھی[8] (حضرت عائشہ نے بریرہؓ کو آزاد کرانا پسند کیا) اور کہنے لگیں بتلا اگر میں یہ پانچ اوقیے تیرے مالکوں کو ایک مشت دے دوں تو وہ تجھ کو میرے ہاتھ بیچ ڈالیں گے؟ یا

[1] یعنی تم بھی کچھ ان کی مدد کرو اس طرح کہ ان کو اپنے پاس سے کچھ روپیہ پیسہ دو یا بدل کتابت میں سے کچھ معاف کر دو ۱۲ منہ [2] اس کو اسمٰعیل قاضی نے احکام القرآن اور عبد الرزاق اور شافعی نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] ہمارے اصحاب میں سے امام ابن حزم اور ظاہریہ کے نزدیک اگر غلام مکاتبت کا خواہاں ہو تو مالک پر مکاتب کر دینا واجب ہے کیونکہ قرآن میں فکاتبوھم امر ہے جو وجوب کے لیے ہوتا ہے جمہور کے لیے یہ امر استحبابا ہے ۱۲ منہ [4] یعنی وجوب کا قول کسی صحابی سے تم نے سنا ہے یا اپنے قیاس اور رائے سے کہتے ہو۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عمرو بن دینار نے عطاء سے پوچھا لیکن حافظ نے کہا صحیح نہیں ہے بلکہ ابن جریج نے عطاء سے پوچھا جیسے عبد الرزاق اور شافعی کی روایت میں اس کی تصریح ہے اس صورت میں قال عمرو بن دینار جملہ معترضہ ہوگا اور نسفی کی روایت میں یوں ہے وقال عمرو بن دینار یعنی عمرو بن دینار بھی وجوب کے قائل ہوئے ہیں اور ترجمہ یوں ہوگا اور عمرو بن دینار نے بھی اس کو واجب کہا ہے ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا کیا یہ تم کسی سے روایت کرتے ہو ۱۲ منہ [5] سیرین انسؓ کے غلام تھے اور یہ والد ہیں محمد بن سیرین کے جو بڑے مشہور تابعین اور فقہا میں سے ہیں اور علم تعبیر میں بڑا کمال رکھتے تھے اس روایت کو عبد الرزاق اور طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس سے یہ نکلا کہ حضرت عمرؓ بھی اس کے وجوب کے قائل تھے جیسے امام ابن حزم اور ظاہریہ کا قول ہے ۱۲ منہ [7] اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ [8]

وَلَاؤُكِ لِيْ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا لَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ لَنَا الْوَلَاءُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ۔

نہیں، اگر بیچیں تو میں تجھ کو آزاد کر دوں گی اور تیری ولاء میں لوں گی۔ بریرہ نے جا کر اپنے مالکوں سے یہ بیان کیا۔ انہوں نے نہ مانا مگر اس شرط پر کہ ولاء ہم لیں گے۔ حضرت عائشہ رضہ نے کہا میں یہ سن کر آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پاس گئی اور آپ سے بیان کیا کہ بریرہ رضہ کے مالک ایسا کہتے ہیں آپ نے فرمایا تو بریرہ رضہ کو خرید لے اور آزاد کر دے ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔ بعد اس کے آنحضرت صلی علیہ وسلم (خطبہ سنانے) کھڑے ہوئے فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے ایسی ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی اصل اللہ کی کتاب میں نہیں ہے جو کوئی ایسی شرط لگائے جس کی اصل اللہ کی کتاب میں نہیں ہے وہ محض لایعنی ہے اللہ کی مقرر کی ہوئی شرط زیادہ عمل کرنے کے لائق اور مضبوط ہے۔

بَابٌ ۲۸ مَا يَجُوْزُ مِنْ شُرُوْطِ الْمُكَاتَبِ وَمَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فِيْهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب۔ مکاتب سے کونسی شرطیں کرنا درست ہے اور جو شخص ایسی شرط لگائے جس کا ثبوت اللہ کی کتاب سے نہ ہوتا ہو[1] اس باب میں ابن عمر رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے[2]

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے۔ انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے۔ ان سے حضرت عائشہ رضہ نے بیان کیا کہ بریرہ رضہ لونڈی ان کے پاس آئی اپنی کتابت کا روپیہ ادا کرنے میں ان کی مدد چاہتی تھی اور اس نے اس روپیہ میں سے کچھ ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ رضہ نے اس سے کہا اپنے مالکوں کے پاس لوٹ جا۔ ان سے کہہ اگر وہ پسند کریں تو میں تیری کتابت کا روپیہ ادا کر دیتی ہوں اور تیری ولاء میں لوں گی۔ بریرہ رضہ نے اپنے

---

[1] یعنی اللہ کی کتاب کے خلاف ہو ابن بطال نے کہا اللہ کی کتاب سے اس کا حکم مراد ہے خواہ اس کی کتاب سے ثابت ہو خواہ اجماع سے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث آگے موصولاً مذکور ہو گی ۱۲ منہ

بَرِيْرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنُ وَلَاءُكِ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْ فَأَعْتِقِيْ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ۔

مالکوں سے یہ ذکر کیا۔ انہوں نے نہ مانا اور کہنے لگے اگر حضرت عائشہ رضؓ کو ثواب کی نیت سے تیرے ساتھ کچھ سلوک کرنا منظور ہے تو کریں باقی ولا تو ہم لیں گے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تو بریرہ رضؓ کو مول لے کر آزاد کر دے۔ ولا تو اسی کو ملے گی جو آزاد کر دے۔ راوی نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے ایسی ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کا اللہ کی کتاب میں پتہ تک نہیں جو شخص ایسی شرطیں لگائے جو اللہ کی کتاب میں نہ ہوں وہ ان سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا گو سو بار شرط لگائے اللہ کی شرط سب سے زیادہ معقول اور مضبوط ہے۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضؓ قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً لِتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی۔ انہوں نے نافع سے۔ انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضؓ سے۔ انہوں نے کہا حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضؓ نے ایک لونڈی کو مول لے کر آزاد کرنا چاہا اس کے مالک کہنے لگے ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ ولاء ہم لیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تو اپنا کام کر (خرید کر کے آزاد کر دے) ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

بَابٌ ۷۲۹ اِسْتِعَانَةِ الْمُكَاتَبِ وَسُؤَالِهِ النَّاسَ۔

باب اگر مکاتب دوسروں سے مدد چاہے اور لوگوں سے سوال کرے (تو کیسا؟)

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو اسامہ

۵۱ ابن خزیمہ نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی کتاب سے ان کا عدم جواز یا عدم وجوب ثابت ہو اور یہ مطلب نہیں ہے کہ جو شرط اللہ کی کتاب میں مذکور نہ ہو اس کا لگانا باطل ہے کیونکہ بیع میں کبھی کفالت کی شرط ہوتی ہے کبھی ثمن میں یہ شرط ہوتی ہے کہ اس قسم کے روپیہ ہوں یا اتنی مدت میں دیئے جائیں پس یہ شرطیں صحیح ہیں۔ گو اللہ کی کتاب میں ان کا ذکر نہ ہو کیونکہ یہ شرطیں مشروع ہیں ۱۲ منہ

عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ
جَاءَتْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ اِنِّيْ كَاتَبْتُ اَهْلِيْ
عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ وَقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ
فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا
لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً وَّ اُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَ
يَكُوْنُ وَلَاؤُكِ لِيْ فَذَهَبَتْ اِلٰى اَهْلِهَا
فَاَبَوْا ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ عَرَضْتُ
ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَاءُ
لَهُمْ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَنِيْ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ
خُذِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ
فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ
اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ مِّنْكُمْ يَشْتَرِطُوْنَ
شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاَيُّمَا شَرْطٍ
لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّاِنْ
كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَ
شَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ
مِّنْكُمْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمْ اَعْتِقْ يَا فُلَانُ
وَلِيَ الْوَلَاءُ اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

بَابٌ ۳۷ بَيْعِ الْمُكَاتَبِ اِذَا رَضِيَ وَ

نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں
نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا بریرہؓ (میرے پاس) آئی کہنے
لگی میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ چاندی پر کتابت کی ہے ہر سال
ایک اوقیہ۔ تو میری مدد کر۔ میں نے کہا اچھا اگر تیرے مالک
چاہیں تو میں ان کو نو اوقیے ایکمشت دے دیتی ہوں اور تجھ کو آزاد
کر دیتی ہوں۔ تیری ولاء میں لوں گی۔ وہ اپنے مالکوں پاس گئی ان سے
کہا انہوں نے نہ مانا (کہا ولاء ہم لیں گے) پھر بریرہؓ آئی اور کہنے
لگی میں نے ان سے گفتگو کی لیکن وہ اس شرط سے مانتے ہیں کہ ولاء
وہ لیں۔ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپؐ نے
مجھ سے پوچھا میں نے عرض کر دیا آپ نے فرمایا تو اس کو (مول
لے کر) آزاد کر دے اور ولاء انہی کو دینا قبول کر لے
ولاء تو اسی کو ملتی ہے جو آزاد کرے۔ حضرت عائشہ رض نے
کہا۔ پھر آپؐ لوگوں کو خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے پہلے اللہ
کو سراہا۔ اس کی تعریف کی پھر فرمایا اَمَّا بَعْدُ تم میں
سے بعضے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے (کیا دیوانے ہیں) ایسی
شرطیں لگاتے ہیں جن کا اللہ کی کتاب میں وجود ہی نہیں ہے
دیکھو جو شرطیں اللہ کی کتاب میں نہ ہوں وہ محض لغو ہیں اگرچہ سو
شرطیں ہوں یا سو بار لگائی جائیں اللہ کا جو حکم ہے اسی پر چلنا
چاہیئے اور اللہ ہی کی شرط کا اعتبار ہے تم میں سے بعضے لوگوں کو کیا
ہو گیا ہے کہتے ہیں ارے فلانے! آزاد کر ولاء ہم لیں گے۔ ولاء تو
اسی کی ہے جو آزاد کرے۔

باب جب مکاتب اپنے تئیں بیچ ڈالنے پر راضی ہو[1] اور حضرت عائشہ رض نے کہا[2]

---

[1] ترجمہ باب اسی فقرے سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] گو وہ بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز نہ ہو۔ اگر عاجز ہو گیا ہو تو وہ غلام ہو جاتا ہے اس کا بیچ ڈالنا سب کے نزدیک درست ہو جاتا ہے امام احمد کا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہؒ شافعیؒ کے نزدیک جب تک وہ عاجز نہ ہو اس کی بیع درست نہیں ہے ۱۲ منہ [3] اس کو ابن ابی شیبہ اور ابن سعد نے وصل کیا ۱۲ منہ

قَالَتْ عَائِشَةُ هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ وَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ عَبْدٌ إِنْ عَاشَ وَإِنْ مَاتَ وَإِنْ جَنَى مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ۔

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رض فَقَالَتْ لَهَا إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَاحِدَةً فَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ بَرِيرَةُ ذٰلِكَ لِأَهْلِهَا فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَلَاؤُكِ لَنَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيَى فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ أَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

بَابٌ ۱۳ إِذَا قَالَ الْمُكَاتَبُ اشْتَرِنِي وَأَعْتِقْنِي فَاشْتَرَاهُ لِذٰلِكَ۔

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَيْمَنُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ كُنْتُ لِعُتْبَةَ ابْنِ أَبِي لَهَبٍ فَمَاتَ وَوَرِثَنِي بَنُوهُ وَ

مکاتب غلام ہے گو اس کے ذمہ کچھ باقی ہو اور زید بن ثابت نے کہا[1] جب تک ایک روپیہ بھی باقی ہو اور عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا وہ زندگی اور موت اور جرم کرنے میں غلام ہے جب تک اس پر کچھ باقی رہے[2]۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی۔ انہوں نے یحییٰ ابن سعید انصاری سے انہوں نے عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے کہ بریرہؓ حضرت عائشہؓ سے مدد مانگنے آئیں (اپنی بدل کتابت کی ادائیں) حضرت عائشہؓ نے کہا۔ اگر تیرے مالک چاہیں تو میں تیری قیمت کے روپیہ ان کو ایک بارگی پھینک دیتی ہوں[3] اور تجھ کو آزاد کر دیتی ہوں۔ بریرہؓ نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا۔ انہوں نے نہ مانا یہ شرط کی کہ ولا ہم لیں گے امام مالکؒ نے کہا۔ یحییٰ نے کہا۔ عمرہ یہ کہتی تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا آپؐ نے فرمایا اس کو خرید لے اور آزاد کر دے۔ ولا تو اسی کو ملے گی، جو آزاد کرے۔

باب اگر مکاتب کسی شخص سے کہے مجھ کو مول لے کر آزاد کر دے اور وہ مول لے لے۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن ایمن نے کہا مجھ سے میرے باپ ایمن نے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہؓ پاس گیا میں نے کہا (پہلے) میں عتبہ ابولہب[5] کے بیٹے کا غلام تھا وہ مر گئے ان کے بیٹے میرے وارث ہوئے۔ انہوں نے

[1] اس کو شافعی اور سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] مثلاً مکاتب زنا کرے تو اس کو غلام کی طرح پچاس ہی کوڑے لگائیں گے ۱۲ منہ [4] یہیں سے باب کا مطلب نکلا کیونکہ حضرت عائشہؓ نے بریرہؓ کو مول لینا چاہا تو معلوم ہوا کہ بیع ہو سکتی ہے ۱۲ منہ
[5] ابولہب عبد المطلب کا بیٹا تھا تو یہ عتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے جس سال مکہ فتح ہوا اسی وقت اسلام لائے ۱۲ منہ

إِنَّهُمْ بَاعُوْنِي مِنِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو فَأَعْتَقَنِي ابْنُ أَبِي عَمْرٍو وَاشْتَرَطَ بَنُو عُتْبَةَ الْوَلَاءَ فَقَالَتْ دَخَلَتْ بَرِيْرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتِ اشْتَرِيْنِي وَأَعْتِقِيْنِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لَا يَبِيْعُوْنِي حَتّٰى يَشْتَرِطُوْا وَلَائِي فَقَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي بِذَالِكَ فَسَمِعَ بِذَالِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَلَغَهُ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ مَا قَالَتْ لَهَا فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَأَعْتِقِيْهَا وَدَعِيْهِمْ يَشْتَرِطُوْنَ مَا شَاءُوْا فَاشْتَرَتْهَا عَائِشَةُ فَأَعْتَقَتْهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَإِنِ اشْتَرَطُوْا مِائَةَ شَرْطٍ

مجھ کو عبداللہ بن ابی عمروؓ کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ عبداللہ نے مجھ کو آزاد کر دیا لیکن عتبہ کے وارثوں نے ولار کی شرط اپنے لیے کر لی ہے حضرت عائشہؓ نے کہا بریرہؓ میرے پاس آئی وہ مکاتب تھی مجھ سے کہنے لگی مجھ کو مول لے لوؓ اور آزاد کر دو۔ میں نے کہا اچھا۔ پھر بریرہؓ بولی وہ اسی شرط پر بیچیں گے کہ ولار وہ لیں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا۔ اس شرط پر میں مول نہیں لیتی۔ خیر یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لی یا آپؐ کو پہنچ گئی آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا۔ انہوں نے بیان کیا جو بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا آپؐ نے فرمایا تو مول لے کر آزاد کر دے اور ان کو، جو شرطیں وہ چاہیں لگانے دےؓ۔ حضرت عائشہؓ نے ان کو خریدا اور آزاد کر دیا اور اس کے مالکوں نے ولار کی شرط کر لی۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولار تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔ اگرچہ وہ سو شرطیں لگائیںؓ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيْضِ عَلَيْهَا

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا!

کتاب ہبہ کا بیان اُس کی فضیلت اور اسکی ترغیب دلاناؓ

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔

ہم سے عاصم بن علی ابوالحسین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مسلمان عورتو! کوئی عورت اپنی ہمسایہ عورت کے حصے کو ذلیل نہ سمجھے گو بکری کا کھر ہی ہو۔ؓ

ؓ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲منہ ؓ یعنی بریرہ کے مالکوں کو ۱۲منہ ؓ کہ ولار ہم لیں گے۔ ایسی خلاف شرع شرطوں سے کوئی فائدہ نہ ہوگا ۱۲منہ ؓ ہبہ کہتے ہیں بلا عوض کسی شخص کو کوئی مال یا حق دے دینا، صدقہ بھی اسی طرح ہے مگر وہ محتاج کے لیے ہوتا ہے ثواب کی نیت سے ۱۲منہ ؓ جس پر بہت ہی ذرا سا گوشت ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ ہمسائے کا تحفہ خوشی سے قبول کرے اس کے لینے میں آنکھ بھوں نہ چڑھائے نہ زبان سے کوئی ایسی بات نکالے جس سے اس کی حقارت نکلے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے اس کے دل کو رنج ہوگا اور کسی مسلمان کا دل دکھانا بڑا گناہ ہے جہاں تک ہو سکے اس سے بچنا چاہیے۔ حدیث سے باب کا مطلب اس طرح نکلا کہ اپنے ہمسایہ لوگوں کو تحفہ تحائف بھیجنا مسنون ہے گو تھوڑے ہوں۔ یہ خیال نہ کرے کہ تھوڑی یا کم قیمت چیز کیا بھیجیں بلکہ جو کچھ ہو سکے اپنے مقدور کے موافق اپنے ہمسایہ کو تحفہ بھیجے ۱۲منہ

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنَ اُخْتِي اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلٰثَةَ اَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا اُوْقِدَتْ فِي اَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ يَا خَالَةُ مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيْرَانٌ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوْا يَمْنَحُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَلْبَانِهِمْ فَيَسْقِيْنَا۔

بَابُ ۷۳۲ الْقَلِيْلِ مِنَ الْهِبَةِ

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى ذِرَاعٍ اَوْ كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ اَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ۔

بَابُ ۷۳۳ مَنِ اسْتَوْهَبَ مِنْ اَصْحَابِهٖ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز ابن ابی حازم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یزید بن رومان سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے عروہ سے کہا میرے بھانجے! ہم پر ایسا وقت گزر چکا ہے ہم ایک چاند دیکھتے۔ پھر دوسرا چاند پھر تیسرا چاند دو مہینے[1]۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آگ نہیں جلتی تھی (کھانا نہیں پکایا جاتا تھا) عروہ نے کہا خالہ پھر تمہاری گزر کاہے پر ہوتی تھی۔ انہوں نے کہا یہی دو کالوں پر۔ کھجور اور پانی[2] اتنا تھا کہ چند انصاری لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسایہ تھے ان کے پاس دودھ کی بکریاں تھیں۔ وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنی بکریوں کا دودھ تحفہ کے طور پر بھیجا کرتے آپ ہم کو بھی پلاتے[3]۔

باب تھوڑی چیز ہبہ کرنا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابو حازم سلمان اشجعی سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر دعوت میں مجھ کو بکری کا دست یا پاؤں کھانے کے لیے بلایا جائے تب بھی میں ضرور جاؤں اور اگر مجھ کو کوئی بکری کا دست یا پاؤں تحفہ بھیجے تو اس کو ضرور لے لوں[4]۔

باب جو شخص اپنے دوستوں سے کوئی چیز مانگے اور

---

[1] دو مہینے میں تین چاند اس طرح دیکھتیں کہ پہلا چاند پہلے مہینے کے شروع ہونے پر دیکھا پھر دوسرا چاند اس کے ختم پر تیسرا چاند دوسرے مہینے کے ختم پر ۱۲ منہ
[2] حالانکہ پانی کالا نہیں ہوتا لیکن عرب لوگ تثنیہ ایک چیز کے نام سے کر دیتے ہیں جیسے شمسین قمرین چاند سورج دونوں کو کہتے ہیں اسی طرح ابیضین دودھ پانی دونوں کو کہہ دیتے ہیں اور صرف دودھ ابیض یعنی سفید ہوتا ہے پانی کا تو کوئی رنگ ہی نہیں ۱۲ منہ
[3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ
[4] ہدیہ بھی ہبہ کی طرح ہے تو باب کا مطلب نکل آیا کہ تھوڑی چیز کا ہبہ کرنا درست ہے ۱۲ منہ

شَيْئًا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا۔

ابوسعید خدریؓ نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ساتھ میرا بھی ایک حصہ لگاؤ۔

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍؓ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَكَانَ لَهَا غُلَامٌ نَجَّارٌ قَالَ لَهَا مُرِي عَبْدَكِ فَلْيَعْمَلْ لَنَا أَعْوَادَ الْمِنْبَرِ فَأَمَرَتْ عَبْدَهَا فَذَهَبَ فَقَطَعَ مِنَ الطَّرْفَاءِ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا قَضَاهُ أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ قَضَاهُ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلِي بِهِ إِلَيَّ فَجَاءُوا بِهِ فَاحْتَمَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ حَيْثُ تَرَوْنَ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوغسان محمد بن مطرف نے کہا مجھ سے ابوحازم سلمہ بن دینار نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین میں سے ایک عورت کو کہلا بھیجا[1]۔ اس کا ایک غلام تھا بڑھئی آپؐ نے یہ کہلا بھیجا اپنے غلام سے کہہ ہم کو منبر کی لکڑیاں بنا دے۔ اس نے اپنے غلام کو حکم دیا وہ (غابہ کی طرف) گیا وہاں سے جھاؤ کی لکڑی کاٹی اور آپؐ کے لیے ایک منبر بنایا۔ جب پورا کام کر چکا تو اس عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجا، آپ کا کام اس نے پورا کر دیا۔ آپؐ نے کہلا بھیجا اچھا! وہ منبر میرے پاس بھیج دے۔ پھر لوگ اس کو لے کر آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اٹھا کر وہاں رکھا جہاں تم اب دیکھتے ہو۔

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِؓ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِنُونِي بِهِ وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ وَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن جعفر نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سلمی سے انہوں نے اپنے باپ ابوقتادہ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک دن مکہ کے رستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور آنحضرت صلی علیہ وسلم ہم سے آگے (فاصلہ سے) اترے ہوئے تھے میرے ساتھی لوگ احرام باندھے ہوئے تھے اور میں احرام نہیں باندھے تھا۔ انہوں نے ایک گورخر جاتے دیکھا۔ میں اپنی جوتیاں ٹانکنے میں مصروف تھا۔ انہوں نے مجھ کو خبر نہ کی لیکن انہوں نے دل میں چاہا کاش میں اس کو دیکھ لیتا پھر میں نے

[1] یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جو کتاب الاجارہ میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] یہ ابوغسان راوی کا وہم ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ عورت انصاری تھی اس کے نام میں اختلاف ہے جیسے کتاب الجمعہ میں [illegible]

فَقُمْتُ اِلَى الْفَرَسِ فَاَسْرَجْتُهٗ ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيْتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُوْنِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نُعِيْنُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَاَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهٗ ثُمَّ جِئْتُ بِهٖ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوْا فِيْهِ يَاْكُلُوْنَهٗ ثُمَّ اِنَّهُمْ شَكُّوْا فِيْ اَكْلِهِمْ اِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَخَبَاْتُ الْعَضُدَ مَعِيْ فَاَدْرَكْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِّنْهُ شَيْءٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَاَكَلَهَا حَتّٰى نَفَّدَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ۔

جونگاہ پھیری اس کو دیکھ لیا اور جلدی سے گھوڑے پاس جاکر اس پر زین لگایا اور سوار ہوا میں کوڑا اور برچھ لینا بھول گیا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا مجھ کوڑا اور برچھا اٹھا دو۔ وہ کہنے لگے قسم خدا کی! ہم تو کسی چیز سے تمہاری مدد نہیں کرتے کے[۵۱]۔ مجھے غصہ آیا میں نے خود اتر کر کوڑا برچھ لے لیا۔ پھر سوار ہوا اور گورخر پر حملہ کیا اس کو زخمی کر ڈالا پھر اس کو لے کر آیا وہ مر گیا تھا تو میرے ساتھی اس پر گرے اس کو کھانے لگے۔ پھر ان کو احرام کی حالت میں اس کے کھانے میں شک پیدا ہوئی۔ خیر! ہم وہاں سے چلے اور گورخر کا ایک دست میں نے اپنے پاس چھپا رکھا جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملے آپ سے اس کا مسئلہ پوچھا آپؐ نے فرمایا کچھ گوشت اس کا تمہارے پاس ہے؟[۵۲]۔ میں نے عرض کیا جی ہاں ہے اور وہ دست آپؐ کو دیدیا آپؐ نے اس کو کھا کر تمام کر دیا اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے محمد بن جعفر نے کہا۔ یہ حدیث زید بن اسلم نے مجھ سے بیان کی۔ انھوں نے عطاء بن یسار سے۔ انھوں نے ابوقتادہ سے۔

بَابٌ ۳۴۷ مَنِ اسْتَسْقٰى وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْقِنِيْ۔

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ طُوَالَةَ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَارِنَا هٰذِهٖ فَاسْتَسْقٰى فَحَلَبْنَا لَهٗ شَاةً لَّنَا ثُمَّ شُبْتُهٗ مِنْ مَّاءِ بِئْرِنَا هٰذِهٖ فَاَعْطَيْتُهٗ وَاَبُوْ بَكْرٍ عَنْ يَّسَارِهٖ وَعُمَرُ تُجَاهَهٗ وَاَعْرَابِيٌّ

باب پانی (یا دودھ) مانگنا اور سہل بن سعد نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ پانی پلا[۵۳]۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا ہم سے ابوطوالہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے۔ انھوں نے کہا۔ میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اس گھر میں تشریف آپ نے پانی مانگا ہم نے آپ کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہا۔ پھر اپنے کنوئیں کا پانی اس دودھ میں ملایا اور آنحضرت کو دیا۔ اس وقت ابوبکرؓ آپ کی بائیں طرف

[۵۱] کیونکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے اور احرام کی حالت میں نہ شکار کرنا درست ہے نہ شکار میں مدد کرنا ۱۲ منہ [۵۲] میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے اس کا گوشت مانگا ۱۲ منہ [۵۳] یہ حدیث امام بخاریؒ نے کتاب النکاح میں موصل کی ۱۲ منہ

حَتّٰی یَمِیْنِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا اَبُوْبَكْرٍ فَاَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنُوْنَ الْاَيْمَنُوْنَ اَلَا فَيَمِّنُوْا قَالَ اَنَسٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ.

بَابُ ۳۵ قَبُوْلِ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ وَقَبِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَضُدَ الصَّيْدِ

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ. فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوْا فَاَدْرَكْتُهَا فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا اَوْ فَخِذَيْهَا قَالَ فَخِذَيْهَا لَا شَكَّ فِيْهِ فَقَبِلَهٗ قُلْتُ وَاَكَلَ مِنْهُ قَالَ وَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ قَبِلَهٗ۔

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رض اَنَّهٗ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا

بیٹھے تھے اور عمرؓ سامنے اور ایک گنوار داہنی طرف[1]۔ جب آپ پی چکے تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا یہ ابوبکرؓ ہیں (ان کو دیجئے۔ آپ نے گنوار کو دے دیا اور فرمایا داہنی طرف والے مقدم ہیں داہنی طرف والے مقدم ہیں سن لو داہنی طرف سے شروع کیا کرو انسؓ نے کہا تو داہنی طرف سے شروع کرنا سنت ہے تین بار کہا۔

باب شکاری کا تحفہ قبول کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوقتادہ سے شکار کا دست لیا[2]

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید بن انسؓ بن مالک سے، انہوں نے انسؓ سے۔ انہوں نے کہا ہم نے مرّالظہران میں[3] ایک خرگوش بھگایا۔ لوگ اس کے پیچھے لگے لیکن تھک گئے۔ آخر میں نے اس کو پکڑ پایا اور ابوطلحہؓ پاس لایا۔ انہوں نے ذبح کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا پٹھہ بھجوایا یا رانیں بھجوائیں شعبہ نے کہا رانیں بھجوائیں کوئی شک نہیں[4] کہ آپؐ نے قبول کیا اور اس میں سے کھایا سلیمان نے کہا میں نے شعبہ سے پوچھا کیا آنحضرتؐ نے اس میں سے کھایا۔ انہوں نے کہا ہاں کھایا پھر کہنے لگے آنحضرتؐ نے قبول کیا[5]

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابن شہاب سے۔ انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے۔ انہوں نے عبداللہ بن عباس سے۔ انہوں نے صعب بن جثامہؓ سے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گورخر تحفہ بھیجا اس وقت آپ ابوا یا ودان میں تھے[6]

[1] اس گنوار کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [2] یعنی گورخر کا۔ یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [3] مرالظہران ایک مقام ہے مکہ کے قریب ۱۲ منہ [4] معلوم ہوا پہلے شعبہ کو شک ہوئی کہ پٹھہ بھجوایا یا رانیں پھر خیال آگیا اور یقین کے ساتھ کہا کہ رانیں بھجوائیں ۱۲ منہ [5] تو ان کو شک ہو گئی کہ آپ نے اس میں سے کچھ کھایا یا نہیں ۱۲ منہ [6] ابوا اور ودان دونوں گاؤں کے نام ہیں مدینہ اور مکہ کے درمیان ۱۲ منہ

وَهُوَ الْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ أَمَا إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ.

(حج کا احرام باندھے ہوئے) آپ نے پھیر دیا جب آپ نے صعب کا چہرہ بدلا دیکھا (اُن کو رنج ہوا) تو آپ ﷺ نے فرمایا ہم نے صرف اس وجہ سے پھیرا کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں [1]

بَابُ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ.

باب۔ تحفہ قبول کرنا۔

۱۱۰۴ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِهَا أَوْ يَبْتَغُونَ بِذَلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے کہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس تحفہ بھیجنے میں حضرت عائشہ رض کی باری دیکھتے رہتے اس سے یہ غرض تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں۔

۱۱۰۵ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهْدَتْ أُمُّ حُفَيْدٍ خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِطًا وَسَمْنًا وَأَضُبًّا فَأَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے جعفر بن ایاس نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے سُنا انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ام حفید (ہزیلہ) نے جو ابن عباس کی خالہ تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پنیر اور گھی اور گوہ بھیجے۔ آپ نے پنیر اور گھی کھایا اور گوہ سے نفرت کرکے اس کو چھوڑ دیا ابن عباس رض نے کہا تو گوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھایا گیا (صحابہ نے کھایا) اور اگر حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر کیوں کھایا جاتا۔

۱۱۰۶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے معن بن عیسیٰ نے کہا مجھ سے ابراہیم بن طہمان نے انہوں نے محمد بن زیاد

[1] باب کا مطلب اس حدیث سے اس طرح نکلا کہ آپ نے فرمایا ہم نے صرف اس وجہ سے پھیرا کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں معلوم ہوا اگر احرام نہ باندھے ہوتے تو آپ ضرور قبول کرتے ۱۲ منہ [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سب بیبیوں میں حضرت عائشہ رض سے بہت محبت رکھتے تھے صحابہ چاہتے کہ بس جس دن حضرت عائشہ کی باری ہو اس دن آپ کو تحفہ بھیجیں تاکہ آپ کو اور زیادہ خوشی ہو ۱۲ منہ [3] گوہ ایک جانور ہے مشہور ہے اس کو گوہ سوسمار بھی کہتے ہیں قسطلانی نے کہا یہ جانور پانی نہیں پیتا اور سات سو برس اس کی عمر ہوتی ہے بلکہ زیادہ بعضوں نے کہا چالیس دن میں ایک قطرہ پیشاب کرتا ہے اور اس کا دانت گرتا ۱۲ منہ [4] اس سے حنفیوں کا رد ہوا جو گوہ کو حرام جانتے ہیں۔ ابن عمر رض کی روایت میں ہے کہ آپ کو گوہ سے نفرت تھی اس لیے نہیں کھایا نہ اس وجہ سے کہ وہ حرام ہے باقی بحث اس مسئلہ کی انشاء اللہ کتاب الصید میں آئے گی ۱۲ منہ رحمہ اللہ

زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَهُمْ

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيلَ تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ وَأَنَّهُمُ اشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخُيِّرَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ زَوْجُهَا حُرٌّ أَوْ عَبْدٌ قَالَ شُعْبَةُ سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَوْجِهَا قَالَ لَا أَدْرِي أَحُرٌّ أَمْ عَبْدٌ۔

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ

سے۔ انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی کھانا آتا تو آپ پوچھتے یہ ہدیہ ہے یا صدقہ اگر کہتے صدقہ ہے تو آپ صحابہ سے فرماتے تم کھالو اور خود نہ کھاتے اور جو کہتے ہدیہ (تحفہ) ہے تو آپ بھی اُن کے ساتھ ہاتھ لگاتے۔ کھاتے۔[1]

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوشت لایا گیا[2]۔ لوگوں نے کہا یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ رض کو صدقہ میں ملا تھا آپ نے فرمایا اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے۔ انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے شعبہ نے کہا میں نے یہ حدیث عبدالرحمن سے سنی انہوں نے قاسم سے روایت کی انہوں نے حضرت عائشہ رض سے۔ انہوں نے بریرہ کو مول لینا چاہا مگر اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط کر لی کہ ہم لیں گے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر آیا۔ آپ نے فرمایا تو مول لے کر آزاد کر دے ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے اور ایسا ہوا بریرہ کو خیرات میں گوشت ملا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ گوشت بریرہ کو خیرات میں ملا اس کے لیے تو صدقہ ہے اور ہمارے لیے تحفہ ہے اور بریرہ جب آزاد ہوئی اس کو اپنے خاوند کے مقدمہ میں اختیار دیا گیا عبدالرحمن نے کہا اس کا خاوند مغیث آزاد تھا یا غلام شعبہ نے کہا میں نے عبدالرحمن سے اس کے خاوند کا حال پوچھا انہوں نے کہا میں نہیں جانتا وہ آزاد تھا یا غلام۔

ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے بیان کیا کہا ہم کو خالد بن عبداللہ نے خبر دی

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ ہدیہ کا قبول کرنا ثابت ہوا ۱۲ منہ
[2] بریرہ رض نے یہ گوشت آپ کو تحفہ کے طور پر بھیجا تھا گو بریرہ رض کو صدقہ میں ملا تھا مگر فقیر کو اگر صدقہ ملے اور وہ کسی مالدار کو تحفہ کے طور پر بھیجے تو مالدار اس کو کھا سکتا ہے ۱۲ منہ

عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَۃَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَائِشَۃَ رض فَقَالَ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا شَیْءٌ بَعَثَتْ بِہٖ اُمُّ عَطِیَّۃَ مِنَ الشَّاۃِ الَّتِیْ بَعَثْتَ اِلَیْھَا مِنَ الصَّدَقَۃِ قَالَ اِنَّھَا بَلَغَتْ مَحِلَّھَا۔

انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے پوچھا تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے انہوں نے کہا کچھ نہیں مگر گوشت ہے جو ام عطیہؓ نے بھیجا ہے اس بکری کا جو آپ نے ام عطیہ کو صدقہ دی تھی آپ نے فرمایا بکری اپنے ٹھکانے پہنچ گئی[1]۔

بَابُ ۲۳ مَنْ اَھْدٰی اِلٰی صَاحِبِہٖ وَتَحَرّٰی بَعْضَ نِسَائِہٖ دُوْنَ بَعْضٍ۔

باب اپنے کسی دوست کو خاص اس دن تحفہ بھیجنا جب وہ ایک اپنی خاص بی بی کے پاس ہو[2]۔

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ کَانَ النَّاسُ یَتَحَرَّوْنَ بِھَدَایَاھُمْ یَوْمِیْ وَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ اِنَّ صَوَاحِبِیْ اجْتَمَعْنَ فَذَکَرَتْ لَہٗ فَاَعْرَضَ عَنْھَا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا لوگ اپنے اپنے تحفے بھیجنے میں میری باری کا خیال رکھتے اور ام سلمہؓ نے کہا میری سوکنیں سب اکٹھا ہوئیں[3] میں نے آنحضرتؐ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے جواب ہی نہیں دیا۔

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ رض اَنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُنَّ حِزْبَیْنِ فَحِزْبٌ فِیْہِ عَائِشَۃُ وَحَفْصَۃُ وَصَفِیَّۃُ وَسَوْدَۃُ وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی عبدالحمید بن ابی اویس نے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کی دو ٹکڑیاں تھیں ایک ٹکڑی میں تو حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ اور

---

[1] یعنی صدقہ ام عطیہؓ کو دینے سے پورا ہو گیا اب ام عطیہؓ نے جو بھیجا ہے وہ ہدیہ گنا جائے گا ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آپ نے ام عطیہؓ کا ہدیہ قبول فرمایا ۱۲ منہ

[2] مطلب یہ ہے کہ اس کی کئی بیبیاں ہوں اور وہ باری باری ہر ایک کے پاس رہتا ہو تو ایسے دن کا خیال رکھنا جب وہ ایک معین بی بی کے پاس ہو اور اسی دن تحفہ بھیجنا ۱۲ منہ

[3] ہوا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیبیاں ام المومنین ام سلمہؓ کے گھر میں اکٹھا ہوئیں اور یہ کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو آپ اپنے صحابہ کو حکم دیں کہ وہ ہدیے اور تحفے بھیجنے میں یہ راہ نہ دیکھتے رہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فلاں بی بی پاس تشریف رکھتے جائیں تو بھیجیں بلکہ بلاقید آپ کسی بی بی پاس ہوں بھیج دیا کریں چنانچہ ام المومنین ام سلمہؓ نے عرض کیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے معروضہ پر کچھ التفات نہ فرمایا وجہ التفات نہ فرمانے کی یہ تھی کہ ام المومنین ام سلمہؓ کی درخواست معقول نہ تھی۔ بھیجنے والے کی مرضی وہ جب چاہے بھیجے اس کو جبراً کوئی حکم نہیں دیا جا سکتا کہ فلاں وقت بھیجے فلاں وقت نہ بھیجے ۱۲ منہ

أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ عَلِمُوا حُبَّ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فَإِذَا كَانَتْ
عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَهَا حَتَّى
إِذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ
عَائِشَةَ بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِيَّةِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَكَلَّمَ
حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ أَرَادَ
أَنْ يُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَلْيُهْدِهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ
بُيُوتِ نِسَائِهِ فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ فَلَمْ
يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِي شَيْئًا
فَقُلْنَ لَهَا فَكَلِّمِيهِ قَالَتْ فَكَلَّمَتْهُ حِينَ دَارَ
إِلَيْهَا أَيْضًا فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ
مَا قَالَ لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيهِ حَتَّى يُكَلِّمَكِ
فَدَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ
فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا
عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَالَتْ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ مِنْ أَذَاكَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْنَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَقُولُ إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللّٰهَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ
أَبِي بَكْرٍ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ قَالَتْ
بَلَى فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرَتْهُنَّ فَقُلْنَ ارْجِعِي إِلَيْهِ فَأَبَتْ

حضرت صفیہؓ اور حضرت سودہؓ تھیں اور دوسری ٹکڑی میں ام المومنین
ام سلمہؓ اور آپ کی باقی بیبیاں اور مسلمانوں کو یہ معلوم تھا کہ آپ حضرت
عائشہؓ کو بہت چاہتے ہیں اور جب کسی کو کوئی تحفہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس بھیجنا منظور ہوتا وہ اس میں دیر کرتا رہتا جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے گھر میں ہوتے اس دن
(تاک کر) حضرت عائشہؓ کے گھر بھیجتا یہ حال دیکھ کر
ام المومنین ام سلمہؓ کی ٹکڑی نے ان سے کہا تم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے اس بارے میں عرض کرو آپ لوگوں سے فرما
دیں جس کسی کو آپ کے پاس کوئی تحفہ بھیجنا ہو وہ بھیج دے خواہ
آپ کسی بی بی پاس ہوں (ام المومنین) ام سلمہؓ نے عرض کیا آپ
نے کچھ جواب ہی نہ دیا ان بیبیوں نے ام سلمہؓ سے پوچھا انہوں
نے کہا آپ نے کچھ جواب ہی نہ دیا انہوں نے کہا پھر عرض کرو
جب ان کی باری ہوئی انہوں نے پھر عرض کیا آپ نے کچھ جواب
نہ دیا ان بیبیوں نے پوچھا تو کہہ دیا کہ آنحضرتؐ نے کچھ جواب
ہی نہیں دیا انہوں نے کہا پھر عرض کرو انہوں نے پھر اپنی باری
کے دن عرض کیا تب آپ نے (تیسرے معروضے پر) جواب دیا عائشہؓ
کے مقدمہ میں مجھ کو مت ستاؤ کسی عورت کے کپڑے میں جب میں
ہوتا ہوں مجھ پر وحی نہیں آتی مگر عائشہؓ کے کپڑے میں آتی ہے ام سلمہؓ
نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو تکلیف دینے سے توبہ کرتی
ہوں آخر ان بیبیوں نے حضرت فاطمہ زہراؓ آپ کی صاحبزادی
کو اپنی طرف سے آپ پاس بھیجا یہ عرض کرنے کو کہ آپ کی بیبیاں
آپ کو اللہ کی قسم دیتی ہیں ابوبکرؓ کی بیٹی میں انصاف کیجئے
انہوں نے عرض کیا آپ نے فرمایا بیٹا تو میری خوشی بجا ہتی
ہے انہوں نے عرض کیا بے شک یہ سن کر وہ لوٹ گئیں اور
ان بیبیوں کو جواب دے دیا انہوں نے کہا پھر جاؤ حضرت فاطمہؓ

أُخْرَىٰ فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ فَأَتَتْهُ
فَأَغْلَظَتْ وَقَالَتْ إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ
اللّٰهَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ فَرَفَعَتْ
صَوْتَهَا حَتّٰى تَنَاوَلَتْ عَائِشَةَ رض وَهِيَ قَاعِدَةٌ
فَسَبَّتْهَا حَتّٰى إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيَنْظُرُ إِلٰى عَائِشَةَ هَلْ تَكَلَّمُ قَالَ
فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ تَرُدُّ عَلٰى زَيْنَبَ حَتّٰى أَسْكَتَتْهَا
قَالَتْ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى
عَائِشَةَ وَقَالَ إِنَّهَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ
الْبُخَارِيُّ الْكَلَامُ الْأَخِيرُ قِصَّةُ فَاطِمَةَ يُذْكَرُ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ رَجُلٍ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ أَبُو مَرْوَانَ عَنْ هِشَامٍ

نے فرمایا اب میں نہیں جاتی[۱] آخر انھوں نے ام المومنین زینبؓ کو
اپنی طرف سے بھیجا وہ آئیں اور سخت گفتگو کرنے لگیں کہنے لگیں
آپ کی بیبیاں ابن ابی قحافہ[۲] کی بیٹی کے مقدمے میں انصاف چاہتی
ہیں آپ کو اللہ کی قسم دیتی ہیں اور آواز بلند کی حضرت عائشہؓ اس وقت
بیٹھی ہوئی تھیں ان کو برا بھلا کہنے لگیں یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کی طرف دیکھنے لگے (آپ کا مطلب یہ تھا
وہ کیوں نہیں بولتیں (آپ کی مرضی پاکر) انھوں نے بھی بولنا شروع
کیا اور زینب کو جواب دینے لگیں ان کو خاموش کردیا آپ نے
پھر حضرت عائشہ کی طرف دیکھا اور فرمایا آخر یہ کس کی بیٹی ہے
ابوبکرؓ کی بیٹی ہے[۳] امام بخاری نے کہا اخیر کا مضمون یعنی حضرت
فاطمہؓ کا قصہ ہشام بن عروہ سے مروی ہے انھوں نے ایک شخص
سے (جس کا نام نہیں لیا گیا) انھوں نے زہری سے انھوں نے
محمد بن عبدالرحمٰن سے اور ابو مروان نے ہشام سے روایت کی

۱؎ حضرت فاطمہؓ زہراء اپنے والد بزرگوار کی عاشق زار تھیں جب انھوں نے دیکھا کہ آپ کی مرضی حضرت عائشہؓ کے مقدمہ میں دخل دینے کی نہیں ہے تو وہ خاموش ہو رہیں پھر کسی طرح اس بارے میں عرض کرنا منظور نہ کیا ہمارے مرشد حضرت شیخ احمد مجدد رح فرماتے ہیں کہ میں کھانا پکا کر مسکینوں کو کھلاتا اور اس کا ثواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت علیہم السلام یعنی امام حسن اور امام حسین اور حضرت فاطمہؓ اور حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ارواح مقدسہ کو بخش دیتا آپ کی ازواج مطہرات کا نام نہ لیتا ایک بار ایسا ہوا خواب میں آپ کی زیارت ہوئی دیکھا تو آپ مجھ سے کشیدہ ہیں میں نے بہت کچھ گریہ زاری کی اور وجہ پوچھی آپ نے فرمایا سب کو معلوم ہے کہ میں کھانا عائشہؓ کے گھر میں کھایا کرتا ہوں گویا مرضی مبارک معلوم ہوئی کہ کھلانے کا ثواب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روح مبارک کو کیوں نہیں بھیجتا اس روز سے میں مطہرات کو بھی صراحتاً شریک کرنے لگا جس کو پیا چاہے وہی سہاگن رافضی جل کر مرجائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب بیبیوں سے زیادہ پیاری تھیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں اللہ جانتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ دنیا اور آخرت میں آپکی بی بی ہیں رضی اللہ عنہا ۱۲ منہ ۲؎ ابو قحافہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ماجد کا نام ہے ۱۲ منہ ۳؎ جیسے ابوبکرؓ صحابہ میں زیادہ علم و فضل رکھتے تھے ویسے ہی ان کی صاحبزادی عورتوں میں فاضلہ اور عالمہ اور مقررہ تھیں کہتے ہیں حضرت عائشہؓ علم و فضل کا یہ حال تھا کہ ہزاروں لاکھوں توشعر ان کو یاد تھیں اور جب تقریر کرتی تھیں تو اس فصاحت اور بلاغت کے ساتھ کہ کوئی جواب نہ دے سکتا ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء اس حدیث سے حضرت ابوبکرؓ کی بھی بڑی فضیلت نکلی اور باب کی مطابقت ظاہر ہے ۱۲ منہ

عَنْ عُرْوَةَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَرَجُلٍ مِنَ الْمَوَالِي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ فَاطِمَةُ رض۔

انہوں نے عروہ سے لوگ اپنے تحفے بھیجنے میں حضرت عائشہؓ کی باری تاکتے رہتے اور ہشام سے انہوں نے قریش کے ایک شخص سے اور ایک غلام سے (دونوں کے نام معلوم نہیں ہوئے) انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی اتنے میں حضرت فاطمہ رضؓ نے اجازت چاہی[1]۔

بَابٌ ٣٨ مَا لَا يُرَدُّ مِنَ الْهَدِيَّةِ

باب جس تحفے کا پھیرنا درست نہیں[2]۔

١١١٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَنَاوَلَنِي طِيبًا قَالَ كَانَ أَنَسٌ رض لَا يَرُدُّ الطِّيبَ قَالَ وَزَعَمَ أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے عزرہ بن ثابت انصاری نے کہا مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ نے بیان کیا عزرہ نے کہا میں ثمامہ پاس گیا انہوں نے مجھ کو خوشبو دی کہنے لگے انس رضؓ خوشبو نہیں پھیرتے تھے اور انس رضؓ یہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو نہیں پھیرتے تھے (جو کوئی دیتا لے لیتے)۔

بَابٌ ٣٩ مَنْ رَأَى الْهِبَةَ الْغَائِبَةَ جَائِزَةً

باب غائب چیز کا ہبہ کرنا[3]

١١١٣۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ذَكَرَ عُرْوَةُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رض وَمَرْوَانَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ قَامَ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا عروہ نے کہا مسور بن مخرمہ اور مروان نے ان سے بیان کیا کہ ہوازن کے بھیجے ہوئے لوگ جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ لوگوں کو خطبہ سنانے کے لیے

---

[1] ہشام کی روایت ایک شخص سے اسی طرح ابو مروان کی ہشام سے موصولا نہیں ملی کذا قال الحافظ ۱۲ منہ [2] شاید امام بخاری نے اس روایت کی طرف اشارہ کیا جس کو ترمذی نے ابن عمر رضؓ سے نکالا کہ تین چیزیں نہیں پھیری جائیں تکیہ اور تیل اور دودھ ترمذی نے کہا تیل سے خوشبو مراد ہے دوسری حدیث میں ابوہریرہ رضؓ سے یوں ہے کہ جس کے سامنے خوشبو پیش کی جائے وہ اس کو نہ پھیرے اس لیے کہ وہ ہلکی چیز ہے اور خوشبو دار ہے ۱۲ منہ [3] یعنی جو چیز ہبہ کے وقت حاضر نہ ہو باب کی حدیث سے یہ مطلب اس طرح سے نکالا کہ قیدی اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر نہ تھے مگر آپ نے ہوازن فتح کرنے والوں کو ہبہ کر دیے بعضوں نے کہا ہبہ غائب سے یہ مراد ہے کہ موہوب لہ غائب ہو جیسے ہوازن کے لوگ اس وقت حاضر نہ تھے لیکن آپ نے ان کے قیدی ان کو ہبہ کر دیے ۱۲ منہ

فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ
أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَ
إِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ
مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ
أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ
مَا يُفِيءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا
لَكَ.

بَابُ۴۰ الْمُكَافَأَةِ فِي الْهِبَةِ

۲۴۱۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ
يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا لَمْ يَذْكُرْ
وَكِيعٌ وَمُحَاضِرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهَا.

بَابُ۴۱ الْهِبَةِ لِلْوَلَدِ

وَإِذَا أَعْطَى بَعْضَ وَلَدِهِ شَيْئًا لَمْ يَجُزْ حَتَّى
يَعْدِلَ بَيْنَهُمْ وَيُعْطِيَ الْآخَرِينَ مِثْلَهُ وَلَا
يُشْهَدُ عَلَيْهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ فِي الْعَطِيَّةِ
وَهَلْ لِلْوَالِدِ أَنْ يَرْجِعَ فِي

کھڑے ہوئے پہلے جیسے چاہیے ویسی اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا
امابعد تمہارے بھائی توبہ کرکے آئے ہیں اور میں مناسب
سمجھتا ہوں ان کے قیدی ان کو واپس کر دیے جائیں پھر جو کوئی
خوشی سے ایسا کرنا چاہے وہ کرے اور جو یہ چاہے کہ اپنا حصہ
قائم رکھے (معاف نہ کرے) اور پہلی لوٹ جو اللہ ہم کو دے اس
میں سے معاوضہ لے وہ ایسا ہی کرے لوگوں نے کہا ہم آپ
کے فرمانے پر راضی ہیں۔

باب ہبہ کا معاوضہ (بدلہ) کرنا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے انہوں
نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے
حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہدیہ قبول کر لیتے تھے اور اس کا بدلہ کرتے اس حدیث کو
وکیع اور محاضر نے بھی روایت کیا مگر انہوں نے اس کو ہشام
سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ
سے وصل نہیں کیا[1]

باب اپنی اولاد کو ہبہ کرنا۔

جب ایک اولاد کو کچھ ہبہ کرے تو وہ جائز نہیں جب تک
انصاف نہ کرے اور دوسری اولاد کو بھی اتنا ہی
نہ دے اور ایسے ظلم کے ہبہ پر گواہ ہونا بھی درست
نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[2] اپنی
اولاد کو دینے میں برابری کرو اور یہ بیان کہ باپ

---

[1] بلکہ مرسلاً ہشام سے روایت کیا ترمذی اور بزار نے کہا اس حدیث کو صرف عیسیٰ بن یونس نے وصل کیا حافظ نے کہا وکیع کی روایت کو تو ابن ابی شیبہ نے نکالا اور محاضر کی روایت مجھ کو نہیں ملی بعضے مالکیہ نے اس حدیث سے ہبہ کا بدلہ کرنا واجب رکھا ہے اور حنفیہ اور شافعیہ اور جمہور کے نزدیک واجب نہیں مستحب ہے قسطلانی نے کہا ہبہ بالمعاوضہ اگر معین اور معلوم معاوضہ کے بدل ہو تو بیع کی طرح درست ہوگا اور اگر معاوضہ مجہول ہو تو ہبہ صحیح نہ ہوگا ۱۲ منہ

[2] یہ حدیث آگے موصولاً مذکور ہوگی ۱۲ منہ

عَطِیَّتِهٖ وَمَا یَاکُلُ مِنْ مَّالِ وَلَدِهٖ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا یَتَعَدّٰی وَاشْتَرَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُمَرَ بَعِیْرًا ثُمَّ اَعْطَاهُ ابْنَ عُمَرَ وَقَالَ اِصْنَعْ بِهٖ مَاشِئْتَ۔

اپنی اولاد کو ہبہ کرے تو پھر رجوع کر سکتا ہے[1] اور اپنی اولاد کا مال دستور کے موافق کھا سکتا ہے زیادہ نہ خرچے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے[2] حضرت عمرؓ سے ایک اونٹ لیا پھر وہ ان کے بیٹے عبداللہ کو دے دیا اور فرمایا تو جو چاہے وہ کر۔

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَیْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِیْرٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰی بِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ نَحَلْتُ ابْنِیْ هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن اور محمد بن نعمان بن بشیر سے ان دونوں نے نعمان بن بشیر سے ان کے باپ (بشیر بن سعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے میں نے اپنے اس بیٹے (نعمان) کو ایک غلام (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) دیا ہے آپ نے پوچھا کیا تو نے اپنے سب بیٹوں کو ایسا ہی غلام دیا ہے انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو پھیر لے۔

بَابٌ الْاِشْهَادِ فِی الْهِبَةِ

باب ہبہ میں گواہ کرنا۔

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ رض وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ اَعْطَانِیْ اَبِیْ عَطِیَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا اَرْضٰی حَتّٰی تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اَعْطَیْتُ ابْنِیْ مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِیَّةً فَاَمَرَتْنِیْ اَنْ اُشْهِدَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ہم سے حامد بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے کہا میں نے نعمان بن بشیرؓ سے سنا وہ منبر پر (کوفہ میں خطبہ سنا رہے) تھے کہتے تھے میرے باپ نے مجھ کو کچھ دیا (ایک غلام) عمرہ بنت رواحہ (میری ماں) نے کہا میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس ہبہ کا) گواہ نہ بنا دے یہ سن کر میرا باپ آنحضرتؐ پاس آیا کہنے لگا عمرہ بنت رواحہ کے پیٹ سے جو میرا بیٹا ہے اس کو میں نے کچھ دیا ہے اس کی ماں کہتی ہے آپ کو میں گواہ کر دوں یا رسول اللہ آپ نے

---

[1] اہل حدیث اور شافعی اور احمد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ ہبہ میں رجوع جائز نہیں مگر باپ جو اپنی اولاد کو ہبہ کرے اس میں رجوع کر سکتا ہے ترمذی اور حاکم نے روایت کیا اور کہا صحیح ہے کسی شخص کو درست نہیں کہ اپنے عطیہ یا ہبہ میں رجوع کرے مگر والد جو اپنی اولاد کو دے اور حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے ان کے نزدیک قرابت موہوب لہ مانع رجوع ہبہ ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث موصولاً کتاب البیوع میں گذر چکی ہے اور آگے بھی مذکور ہو گی ۱۲ منہ

قَالَ اَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهٗ۔

بَابٌ ۴۳ هِبَةِ الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهٖ وَالْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا.

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ جَائِزَةٌ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ لَا يَرْجِعَانِ وَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَهٗ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْمَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهٖ هَبِيْ لِيْ بَعْضَ صَدَاقِكِ اَوْ كُلَّهٗ ثُمَّ لَمْ يَمْكُثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى طَلَّقَهَا فَرَجَعَتْ فِيْهِ قَالَ يَرُدُّ اِلَيْهَا اِنْ كَانَ خَلَبَهَا وَاِنْ كَانَتْ اَعْطَتْهُ عَنْ طِيْبِ نَفْسٍ لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِهٖ خَدِيْعَةٌ جَازَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا۔

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا

فرمایا کیا تونے اور بیٹوں کو بھی ایسا ہی کچھ دیا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا لوگو اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو یہ سن کر میرا باپ لوٹ گیا اور اپنی دی ہوئی چیز پھیر لی[۱]۔

باب خاوند کا بی بی کو اور بی بی کا خاوند کو ہبہ کرنا۔

ابراہیم نخعی نے کہا یہ جائز ہے اور عمر بن عبدالعزیز نے کہا پھر پھرا نہیں سکتے[۲] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے بیماری کی حالت میں حضرت عائشہؓ کے گھر رہنے کی اجازت مانگی اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[۳] اپنے ہبہ میں رجوع کرنے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اس کو کھائے جاتا ہے اور ابن شہاب زہری نے کہا اگر کسی نے اپنی جورو سے یہ سوال کیا کہ کل مہر یا اس کا کچھ حصہ معاف کر دے (اس نے معاف کر دیا) پھر تھوڑی ہی مدت کے بعد اس کو طلاق دے دیا اور عورت نے ہبہ سے رجوع کیا تو خاوند جو عورت نے ہبہ کیا تھا وہ بھی عورت کو ادا کرے اگر خاوند کی نیت فریب کی تھی اور جو عورت نے اپنی خوشی سے معاف کیا تھا خاوند نے کوئی فریب نہیں کیا تھا تو ہبہ جائز ہوا (اب خاوند کو اس کا ادا کرنا ضرور نہیں) اللہ نے (سورہ نساء میں فرمایا اگر وہ دل کی خوشی سے تم کو کچھ معاف کر دیں تو مزے سے چکھو۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے

---

[۱] ابن حبان اور طبرانی کی روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا ہمارے امام احمد بن حنبلؒ کا یہی قول ہے کہ اولاد میں عدل کرنا واجب ہے اور ایک کو دوسرے سے زیادہ دینا حرام ہے ایک روایت میں یوں ہے کہ نعمان کے باپ نے اس کو باغ دیا تھا اور اکثر روایتوں میں غلام مذکور ہے حافظ نے کہا طاؤس اور ثوری اور اسحاق بھی امام احمد کے ساتھ متفق ہیں بعضے مالکیہ کہتے ہیں کہ ایسا ہبہ ہی باطل ہے اور امام احمد صحیح کہتے ہیں پر رجوع واجب جانتے ہیں اور جمہور کا قول یہ ہے کہ اولاد کو ہبہ کرنے میں عدل اور انصاف کرنا مستحب ہے اگر کسی اولاد کو زیادہ دے تو ہبہ صحیح ہوگا لیکن مکروہ ہوگا حنفیہ بھی اس کے قائل ہیں ۱۲ منہ [۲] یعنی اگر خاوند بی بی کو ہبہ کرے یا بی بی خاوند کو دونوں صورتوں میں ہبہ نافذ ہوگا اور رجوع جائز نہیں ان دونوں اثروں کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] یہ حدیث اسی باب میں موصولاً مذکور ہوگی ۱۲ منہ [۴] یہ حدیث بھی آگے موصولاً مذکور ہوگی ۱۲ منہ

هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ رض لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رض مَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ رض قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

خبردی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے خبردی حضرت عائشہ رض نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے آپ کی بیماری سخت ہوگئی تو آپ نے دوسری بیبیوں سے بیماری میں میرے گھر رہنے کی اجازت چاہی انہوں نے اجازت دی[1] آپ باہر نکلے (مارے ضعف کے آپ کے پاؤں زمین پر لکیر کرتے جاتے عباس رض (آپ کے چچا) اور ایک اور شخص دونوں طرف سے آپ کو تھامے ہوئے تھے عبیداللہ نے کہا میں نے یہ حدیث ابن عباس رض سے بیان کی جو حضرت عائشہ رض سے سنی تھی انہوں نے پوچھا تو جانتا ہے وہ دوسرا شخص کون تھا جس کا نام حضرت عائشہ رض نے نہیں لیا میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا وہ حضرت علی رض تھے۔

۱۱۸ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ کرکے پھر رجوع کرنے والا کتے کی طرح ہے جو قے کرکے پھر کھائے جاتا ہے[2]۔

بَابُ ۲۴۳ - هِبَةِ الْمَرْأَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا وَعِتْقِهَا إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَهُوَ جَائِزٌ إِذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيهَةً فَإِذَا كَانَتْ سَفِيهَةً لَمْ يَجُزْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ۔

باب اگر عورت اپنے خاوند کے سوا اور کسی کو کچھ ہبہ کرے یا لونڈی آزاد کرے اور ہبہ کے وقت اس کا خاوند موجود ہو تو ہبہ جائز ہے[3] بشرطیکہ وہ عورت کم عقل نہ ہو اگر کم عقل (بیوقوف) ہو تو ہبہ جائز نہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء) میں فرمایا بیوقوفوں کے ہاتھ اپنے مال نہ دو[4]۔

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ دوسری بیبیوں نے اپنی باری کا حق آپ کو ہبہ کر دیا ۱۲ منہ [2] امام شافعی اور امام احمد نے اسی حدیث سے دلیل لی ہے اور ہبہ میں رجوع ناجائز رکھا ہے صرف باپ کو اس ہبہ میں رجوع جائز رکھا ہے جو وہ اپنی اولاد کو کرے بدلیل دوسری حدیث کے جو اوپر گزر چکی اور امام ابوحنیفہ نے اگر اجنبی شخص کو کچھ ہبہ کرے تو اس میں رجوع جائز رکھا ہے جب تک وہ شے موہوب اپنے حال پر باقی ہو اور اس کا عوض نہ ملا ہو ۱۲ منہ [3] اگر اس عورت کا خاوند ہبہ کے وقت موجود نہ ہو مر گیا ہو یا عورت نے نکاح ہی نہ کیا ہو تب تو بالاتفاق ہبہ درست ہے [4] جمہور علماء کا یہی قول ہے اور امام مالک کے نزدیک عورت کا ہبہ جب اس کا خاوند موجود ہو بغیر خاوند کی اجازت کے صحیح نہ ہوگا گو وہ عقل والی ہو مگر تہائی مال تک نافذ ہوگا وصیت کی طرح ۱۲ منہ

۱۱۱۹ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَسْمَاءَ رض قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَالِي مَالٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ رض فَأَتَصَدَّقُ قَالَ تَصَدَّقِي وَلَا تُوعِي فَيُوعَى عَلَيْكِ۔

ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا انھوں نے ابن جریج سے انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے انھوں نے عباد بن عبد اللہ سے انھوں نے اسماءؓ سے انھوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس اور کیا مال ہے وہی ہے جو زبیر نے مجھ کو دیا کیا میں اس میں سے صدقہ دوں آپ نے فرمایا صدقہ دے اور جوڑ کر مت رکھ اللہ بھی روک لے گا[1]

۱۱۲۰ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللهُ عَلَيْكِ

ہم سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن نمیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انھوں نے فاطمہ بنت منذر سے انھوں نے اپنی دادی اسماء بنت ابی بکرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچ کر اور گنا مت کر اللہ بھی گن گن کر دے گا اور نہ جوڑ رکھ اللہ بھی روک رکھے۔

۱۱۲۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا فِيهِ قَالَتْ أَشَعَرْتَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنِّي أَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي قَالَ أَوَ فَعَلْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا انھوں نے لیث بن سعد سے انھوں نے یزید بن ابی حبیب سے انھوں نے بکیر سے انھوں نے کریب سے جو ابن عباس کے غلام تھے ان سے میمونہ بنت حارث ام المومنین نے بیان کیا انھوں نے اپنی ایک لونڈی آزاد کر دی[2] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں لی جب ان کی باری کا دن آیا اور آنحضرتؐ ان کے پاس آئے وہ کہنے لگیں یا رسول اللہ آپ کو معلوم ہے میں نے اپنی لونڈی آزاد کر دی آپ نے فرمایا کیا سچ مچ آزاد کر چکی انھوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا اگر تو وہ لونڈی اپنے ننہیال والوں کو دیتی تو تجھ کو زیادہ ثواب ہوتا بکر بن مضر نے بھی اس حدیث کو عمرو بن حارث سے انھوں نے کریب سے روایت کیا کہ میمونہ نے اپنی لونڈی

[1] یعنی زیادہ پر کشائش نہیں دینے کا اگر خیرات کرے گی صدقہ دے گی تو اللہ تعالیٰ اور دے گا اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ خاوند والی عورت کا ہبہ صحیح ہے کیونکہ ہبہ اور صدقہ کا ایک حکم ہے ۱۲ منہ [2] نسائی کی روایت میں ہے ایک کالی لونڈی جوان کی تھی حافظ نے کہا مجھے اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

أَعْتَقَتْ۔

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِّنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ رِضَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ بِمَنْ يُّبْدَأُ بِالْهَدِيَّةِ

وَقَالَ بَكْرٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِ أَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً لَّهَا فَقَالَ لَهَا وَلَوْ وَصَلْتِ بَعْضَ أَخْوَالِكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ۔

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

آزاد کردی اخیر تک[1]۔

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جانا چاہتے تو اپنی عورتوں پر قرعہ ڈالتے اور جس عورت کا نام قرعہ میں نکلتا اس کو ساتھ لے جاتے اور ہر عورت کے پاس باری باری ایک ایک دن رات رہتے صرف سودہ بنت زمعہ نے (جو بہت بوڑھی ہو گئی تھیں[2]) اپنا دن رات حضرت عائشہ رضہ کو بخش دیا تھا ان کی غرض یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں[3]۔

باب پہلے کن لوگوں کو ہدیہ دینا چاہیے :۔

(اول خویش بعدہ درویش) اور بکر بن مضر نے عمرو بن حارث سے روایت کی[4] انہوں نے بکیر سے انہوں نے کریب سے جو ابن عباس رضہ کے غلام تھے کہ ام المومنین میمونہ رضہ نے اپنی ایک لونڈی آزاد کر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اپنے ننہیال والوں کو (بنی ہلال کو) یہ لونڈی دیتی تو تجھ کو زیادہ ثواب ہوتا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے

---

[1] یہ سند لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ عمرو بن حارث نے بھی یزید بن ابی حبیب کے ساتھ اتفاق کیا ہے اور محمد بن اسحاق نے ان دونوں کا خلاف کیا ہے انہوں نے اس حدیث کو بکیر سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا دارقطنی نے کہا یزید اور عمرو کی روایت زیادہ صحیح ہے ۱۲ منہ

[2] یہیں سے باب کا مطلب نکلا عورت کا ہبہ اپنے خاوند کے سوا دوسرے شخص کو ثابت ہوا کیونکہ حضرت سودہ رضہ نے اپنا باری کا دن حضرت عائشہ رضہ کو بخش دیا تھا ۱۲ منہ

[3] ہوا یہ کہ آنحضرت ص نے حضرت سودہ رضہ کو طلاق دینا چاہا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو اب مردوں کی خواہش نہیں ہے میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ قیامت کے دن آپ کی بیبیوں میں میرا حشر ہو اور میں اپنی باری حضرت عائشہ رضہ کو ہبہ کیے دیتی ہوں آپ خوش ہو گئے کیونکہ حضرت عائشہ رضہ آپ کو بہت پیاری تھیں آپ حضرت سودہ رضہ کی باری کے دن بھی ان کے پاس رہا کرتے ۱۲ منہ

[4] اس حدیث کو امام بخاری نے ادب مفرد اور بر الوالدین میں وصل کیا ۱۲ منہ

۱بن جعفر حدثنا شعبة عن ابی عمران الجونی عن طلحة بن عبداللہ رجل من بنی تیم بن مرة عن عائشة رض قالت قلت یا رسول اللہ ان لی جارین فالی ایھما اھدی قال الی اقربھما منک باباً۔

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو عمران جونی سے انہوں نے طلحہ بن عبداللہ سے جو بنی تیم بن مرہ (قبیلے) کے ایک شخص تھے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں کس کو (پہلے) حصہ بھیجوں آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تجھ سے نزدیک ہو۔[1]

باب ۴۶ من لم یقبل الھدیة لعلة

باب کسی عذر کی وجہ سے حصہ نہ لینا:۔

وقال عمر بن عبدالعزیز کانت الھدیة فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھدیة والیوم رشوة

عمر بن عبدالعزیز نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حصہ بھیجنا ہدیہ (تحفہ) تھا لیکن آج کل تو رشوت ہے۔[2]

۱۱۲۴ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی عبیداللہ بن عبداللہ ابن عتبة ان عبداللہ بن عباس رض اخبرہ انہ سمع الصعب ابن جثامة اللیثی وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخبر انہ اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمار وحش وھو بالابواء او بودان وھو محرم فردہ قال صعب فلما عرف فی وجھی ردہ ھدیتی قال لیس بنا رد علیک ولکنا حرم

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی ان کو عبداللہ بن عباس رض نے انہوں نے صعب بن جثامہ لیثی سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک گورخر تحفہ بھیجا اس وقت آپ احرام باندھے ہوئے ابواء یا ودان میں تھے (دونوں مقاموں کے نام ہیں) آپ نے پھیر دیا صعب کہتے ہیں جب آپ نے میرے منہ پر حصہ پھیرنے کی ناراضی دیکھی تو فرمایا ہم کچھ تیرا حصہ پھیرنا نہیں چاہتے مگر بات یہ ہے کہ ہم احرام باندھے ہیں۔

۱۱۲۵ حدثنا عبداللہ بن محمد حدثنا سفیان عن الزھری عن عروة بن

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر

---

[1] کیونکہ جس کا دروازہ نزدیک ہوگا وہ تیرے کھانے پکنے اور تیری چیزیں آتی جاتی دیکھے گا اس کے دل میں بہت شوق پیدا ہوگا ۱۲ منہ [2] اس اثر کو ابن سعد نے اور ابونعیم نے حلیہ میں وصل کیا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں لوگ اللہ کے واسطے محبت رکھتے اور بلا کسی دنیاوی غرض کے محبت ایمانی کی وجہ سے ہدایا اور تحف بھیجا کرتے اور اب تو بغیر مطلب اور غرض کے کوئی کسی کو تحفہ نہیں بھیجتا خصوصاً حکومت والوں کو تو اسی مطلب سے بھیجتے ہیں کہ وہ ان کی رعایت کریں اور انصاف چھوڑ دیں اس قسم کا تحفہ رشوت ہے اور اس کا لینا ناجائز ہے حنفیہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ قاضی اور عدالت کا حاکم انہی لوگوں کا تحفہ لے جو عہدہ ملنے سے پیشتر اس کو تحفہ بھیجا کرتے تھے اور جو لوگ عہدہ ملنے کے بعد تحفہ بھیجیں ان کا تحفہ قبول نہ کرے اسی طرح خاص دعوت میں نہ جائے البتہ عام دعوت میں جانا درست ہے ۱۲ منہ

الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رض قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْأُتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي قَالَ فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ فَيَنْظُرُ يُهْدٰى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ بِيَدِهِ حَتّٰى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا.

سے انہوں نے ابو حمید ساعدی رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد قبیلے کے ایک شخص کو جس کو (عبداللہ بن اتبیہ کہتے تھے زکوٰۃ تحصیل کرنے پر مامور کیا جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگا یہ مال تو آپ کا ہے اور یہ مال مجھ کو تحفہ ملا ہے آپ نے فرمایا (تحفہ تحفہ کرتا ہے) اپنے باوا یا ماں کے گھر بیٹھا رہتا پھر دیکھتے کوئی اس کو تحفہ دیتا ہے یا نہیں قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو کوئی زکوٰۃ کے مال میں سے کچھ چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر لادے اس کو لائے گا اونٹ ہو گا تو وہ بڑبڑ کر رہا ہو گا گائے ہو گی تو وہ بھائیں بھائیں کرتی ہو گی بکری ہو گی تو میمیں کرتی ہو گی پھر پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ ہم لوگوں نے آپ کی بغلوں کی سپیدی دیکھی آپ نے فرمایا الٰہی میں نے تیرا حکم پہنچا دیا یا اللہ میں نے تیرا حکم پہنچا دیا[1]

بَابٌ ۲۴۶ إِذَا وَهَبَ هِبَةً أَوْ وَعَدَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَيْهِ.

باب اگر ہبہ یا ہبہ کا وعدہ کر کے کوئی مرجائے اور وہ چیز موہوب لہ کو نہ پہنچی ہو[2]۔

وَقَالَ عَبِيدَةُ إِنْ مَاتَ وَكَانَتْ فُصِلَتِ الْهَدِيَّةُ وَالْمُهْدٰى لَهُ حَيٌّ فَهِيَ لِوَرَثَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فُصِلَتْ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الَّذِي أَهْدٰى وَقَالَ الْحَسَنُ

اور عبیدہ بن عمر سلمانی نے کہا اگر ہبہ کرنے والا مرجائے اور موہوب پر موہوب لہ کا قبضہ ہو گیا ہو وہ زندہ ہو پھر مرجائے تو وہ موہوب لہ کے وارثوں کا ہو گا اور اگر موہوب لہ کا قبضہ ہونے سے پیشتر واہب مرجائے تو وہ واہب کے وارثوں کو ملے گا[3] اور امام حسن بصری

---

[1] اس حدیث سے یہ نکلا کہ عامل اور حاکم کو ہدیہ نہ لینا چاہیئے اور ان کو جو کچھ ہدیہ ملے وہ بادشاہ ان سے لے کر بیت المال میں شریک کرے اگر بادشاہ خوشی سے اس کو اجازت دے تو وہ ہدیہ قبول کر سکتا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو اجازت دی تھی۔ ترجمہ باب اس حدیث سے یوں نکلا کہ عامل یا حکم اس عذر سے کہ میں عامل یا حکم ہوں ہدیہ واپس کر سکتا ہے ۱۲ منہ [2] تو ہبہ فسخ نہ ہو گا کیونکہ بیع کی طرح ہبہ بھی ایک عقد لازم ہے البتہ شرکت یا وکالت شریک یا وکیل یا موکل کی موت سے فسخ ہو جاتی ہے ۱۲ منہ قسط [3] کیونکہ ہبہ بغیر قبضے کے پورا نہیں ہوتا عبیدہ کے اثر کو کس نے وصل کیا معلوم نہیں ہوا اور بظاہر یہ ترجمہ باب کے خلاف ہے مگر بعضوں نے عبیدہ کے قول کا یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر ہبہ کرنے والا مر جائے اور واہب شی موہوب کو اپنے دوسرے املاک سے جدا کر چکا ہو وہ تو شے موہوب موہوب لہ اور اس کے وارثوں کا حق ہو گی اور اگر جدا کرنے سے پیشتر واہب مرجائے تب وہ واہب کے وارثوں کو ملے گی اس صورت میں ترجمہ باب کے مطابق ہو جائے گا ۱۲ منہ

أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الْمُهْدَى لَهُ إِذَا قَبَضَهَا الرَّسُولُ۔

نے کہا دونوں میں سے کوئی مر جائے[52] وہ موہوب لہ کے وارثوں کا ہو گا جب موہوب لہ کا وکیل اس پر قبضہ کر چکا ہو۔

١١٢٦ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا رض قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَقْدَمْ حَتّٰى تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَنِي فَحَثَى لِي ثَلَاثًا۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے محمد بن منکدر نے میں نے جابر رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا اگر بحرین کے ملک سے روپیہ آیا تو میں تجھ کو اس طرح تین لپ دونگا وہ روپیہ نہ آیا اور آپ کی وفات ہو گئی آپ کی وفات کے بعد ابوبکر نے ایک منادی کو مقرر کیا اس نے یوں منادی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے وعدہ کیا ہو یا آپ پر اس کا قرض آتا ہو تو وہ حاضر ہو یہ سن کر میں ان کے پاس آیا اور میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا انہوں نے تین لپ بھر کر مجھے روپیہ دیئے۔

بَابٌ كَيْفَ يُقْبَضُ الْعَبْدُ وَالْمَتَاعُ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ فَاشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ۔

باب غلام لونڈی اور سامان پر کیونکر قبضہ ہوتا ہے

اور عبداللہ بن عمر رض نے کہا میں ایک شریر منہ زور اونٹ پر سوار تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خرید فرما لیا پھر فرمایا عبداللہ یہ اونٹ تو لے لے۔

١١٢٧ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رض قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں (اچکنیں) بانٹیں اور مخرمہ میرے باپ کو کوئی اچکن نہیں دی والد نے مجھ سے کہا بیٹا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس میرے ساتھ چل میں ان کے ساتھ گیا والد نے کہا تو اندر جا اور آنحضرت کو میری طرف سے بلا میں گیا اور آپ کو بلایا آپ باہر نکلے انہی اچکنوں میں سے ایک اچکن پہنے ہوئے اور والد سے فرمانے

---

[51] یہ اثر بھی موصولاً نہیں ملا ۱۲ منہ [52] یعنے واہب اور موہوب لہ دونوں میں سے ۱۲ منہ

خَبَأْنَا هٰذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ۔

بَابٌ ۴۹ إِذَا وَهَبَ هِبَةً فَقَبَضَهَا الْآخَرُ وَلَمْ يَقُلْ قَبِلْتُ۔

۱۲۸ا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ اذْهَبْ بِهٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا قَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

بَابٌ ۵۰ إِذَا وَهَبَ دَيْنًا عَلَى رَجُلٍ

لگے میں نے تیرے لیے یہ اچکن چھپا رکھی تھی والد نے اس کو دیکھا آنحضرتؐ نے فرمایا مخرمہ خوش ہوا یا نہیں[۵۱]۔

باب اگر کوئی ہبہ کرے اور موہوب لہ اس پر قبضہ کرلے لیکن زبان سے قبول نہ کرے[۵۲]۔

ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا ایک شخص (سلمہ یا سلمان بن صخرا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا میں تباہ ہو چکا آپ نے پوچھا کیوں بولا میں نے رمضان میں (روزے میں) اپنی جورو سے صحبت کی آپ نے فرمایا تجھے ایک بردہ آزاد کرنے کا مقدور ہے بولا نہیں آپ نے فرمایا اچھا دو مہینے لگاتار روزے رکھ سکتا ہے بولا نہیں آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے بولا نہیں اتنے میں ایک انصاری شخص (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) کھجور کا ایک ٹوکرا لایا (جس میں پندرہ صاع کھجور آتی ہے) آپ نے پہلے شخص سے فرمایا لے اس کو لے خیرات کر وہ کہنے لگا کس کو خیرات دوں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو یا رسول اللہ قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں میں ہم سے زیادہ کوئی گھر والے محتاج نہیں ہیں آپ نے فرمایا اچھا جا اپنے ہی گھر والوں کو کھلا۔

باب اگر کوئی اپنا قرض کسی کو ہبہ کر دے[۵۳]

---

[۵۱] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے والد نے کہا اب مخرمہ راضی ہوا ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ جب آپ نے وہ اچکن مخرمہ کو دی تو ان کا قبضہ پورا ہوگیا جمہور کے نزدیک ہبہ میں جب تک موہوب لہ کا قبضہ نہ ہو اس کی ملک پوری نہیں ہوتی اور مالکیہ کے نزدیک صرف عقد سے ہبہ تمام ہو جاتا ہے البتہ اگر موہوب لہ اس وقت تک قبضہ نہ کرے کہ واہب وہ چیز کسی اور کو ہبہ کر دے تو ہبہ باطل ہو جائے گا ۱۲ منہ [۵۲] مطلب یہ ہے کہ ہبہ میں زبان سے ایجاب قبول کرنا ضرور نہیں اور شافعیہ نے اس کو ضرور رکھا ہے البتہ صدقہ میں زبان سے ایجاب قبول کسی نے ضرور نہیں رکھا ۱۲ منہ [۵۳] خواہ خود وہ قرض دار کو معاف کر دے یا دوسرے شخص کو وہ قرض دے ڈالے کہ تم وصول (باقی بر صفحہ آئندہ)

قَالَ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ هُوَ جَائِزٌ ۝ وَوَهَبَ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لِرَجُلٍ دَيْنَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ حَقٌّ فَلْيُعْطِهِ أَوْ لِيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ فَقَالَ جَابِرٌ قُتِلَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُرَمَاءَهُ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي۔

شعبہ نے حکم سے نقل کی یہ جائز ہے اور امام حسنؓ نے ایک شخص کو (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) اپنا قرض معاف کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر کسی کا حق آتا ہو تو یا ادا کرے یا اس سے معاف کرائے جابرؓ نے کہا میرے باپ (احد کے دن) مارے گئے ان پر قرض تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض خواہوں سے فرمایا میرے باغ کا میوہ لے لیں اور قرض میرے باپ پر سے معاف کر دیں۔

۲۹ ۱۱ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا فَاشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي فَأَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطِي وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ وَلٰكِنْ قَالَ سَأَغْدُو عَلَيْكَ فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهِ بِالْبَرَكَةِ فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ حُقُوقَهُمْ وَبَقِيَ لَنَا مِنْ ثَمَرِهَا بَقِيَّةٌ ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے خبر دی اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے ابن کعب بن مالک نے ان کو جابرؓ نے خبر دی ان کے باپ (عبداللہ) احد کے دن شہید ہوئے ان کے شہید ہونے پر قرضخواہوں نے اپنے قرضوں کا سخت تقاضا کیا آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے عرض کیا (سفارش چاہی) آپ نے ان سے فرمایا تم اس کے باغ کا میوہ لے لو اور اس کے باپ کا قرضہ چھوڑ دو انہوں نے نہ مانا آپ نے ان کو میرا باغ نہیں دیا نہ میوہ درختوں سے تڑوایا آپ نے فرمایا میں کل صبح آؤں گا پھر آپ صبح کو تشریف لائے اور کھجور کے درختوں میں پھرے اور میوے میں برکت کی دعا فرمائی بعد اس کے میں نے میوہ کاٹا اور سب قرضخواہوں کا حق ادا کر دیا اور تھوڑی کھجور ہم کو بچ رہی پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا

(بقیہ صفحہ سابقہ) کر لو اور اپنے کام میں لاؤ مالکیہ کے نزدیک غیر شخص کو بھی دین کا ہبہ درست ہے اور شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک درست نہیں البتہ مدیون کو دین کا ہبہ کرنا سب کے نزدیک درست ہے ۱۲ منہ ۵۱ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۲ حافظ نے کہا مجھے معلوم نہیں ہوا اس اثر کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۳ اس کو مسدد نے اپنی سند میں وصل کیا باب کا مطلب اس سے یوں نکلا کہ حق قرض کو بھی شامل ہے جب اس کو معاف کرانے کا حکم دیا تو معلوم ہوا قرض کا معاف کرنا درست ہے ۱۲ منہ ۵۴ یہ حدیث اوپر بھی موصولاً گزر چکی ہے اور آگے بھی آتی ہے ۱۲ منہ ۵۵ لیث کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ

مَسْجِدِ وَهُوَ جَالِسٌ فَأَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ اسْمَعْ وَهُوَ جَالِسٌ يَا عُمَرُ فَقَالَ اَلَا يَكُوْنُ قَدْ عَلِمْنَا اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ۔

آپ بیٹھے ہوئے تھے میں نے آپ سے یہ حال بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا لو سنو عمرو بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا کیوں نہ ہو ہم کو تو یقین ہے کہ آپ اللہ کے پیغمبر ہیں خدا کی قسم آپ اللہ کے پیغمبر ہیں[۱]۔

بَابُ [۵] هِبَةُ الْوَاحِدِ لِلْجَمَاعَةِ وَ

باب ایک چیز کئی آدمیوں کو ہبہ کرے تو کیسا ہے[۲]۔

قَالَتْ اَسْمَاءُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّابْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ وَرِثْتُ عَنْ اُخْتِيْ عَائِشَةَ بِالْغَابَةِ وَقَدْ اَعْطَانِيْ بِهٖ مُعَاوِيَةُ مِائَةَ اَلْفٍ فَهُوَ لَكُمَا۔

اور اسماء بنت ابی بکر نے قاسم بن محمد اور عبداللہ بن ابی عتیق سے کہا مجھے اپنی بہن عائشہ صدیقہ کے ترکہ میں سے غابہ میں[۳] کچھ جائداد ہاتھ آئی معاویہ[۴] اس کے بدل ایک لاکھ روپیہ دیتے تھے (میں نے نہیں بیچی) یہ جائداد تم دونوں لے لو[۵]۔

۱۱۳۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْاَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اِنْ اَذِنْتَ لِيْ اَعْطَيْتُ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدًا فَتَلَّهٗ فِيْ يَدِهٖ۔

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پینے کو کچھ لایا گیا (دودھ پانی) آپ نے پیا آپ کے داہنے طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا (ابن عباسؓ) اور بائیں طرف عمر والے لوگ آپ نے لڑکے سے پوچھا اگر تو اجازت دے تو پہلے (یہ پیالہ) میں ان بوڑھوں کو دوں وہ کہنے لگا یا رسول اللہ میں تو آپ کے جوٹھے میں سے اپنا حصہ کسی کو دینے والا نہیں آخر آپ نے وہ (پیالہ) اسی کے ہاتھ میں پٹخ دیا[۶]۔

---

[۱] عینی نے کہا اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر رضی اللہ عنہ کے قرضخواہوں سے یہ سفارش فرمائی کہ باغ میں جتنا میوہ نکلے وہ اپنے قرض کے بدل لے لو اور جو قرضہ باقی رہے وہ معاف کر دو گویا باقی دینے کا جابرؓ کو ہبہ ہوا ۱۲ منہ [۲] یعنی مشاع کا ہبہ جائز ہے مثلاً ایک غلام یا ایک گھر چار آدمیوں کو ہبہ کیا ہر ایک کا اس میں حصہ ہے حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں جو چیز تقسیم کے قابل نہ ہو جیسے چکی یا حمام اس کا تو بطور مشاع ہبہ کرنا جائز ہے اور جو چیز تقسیم کے قابل ہو جیسے گھر وغیرہ اس کا ہبہ بطور مشاع کے درست نہیں ہو منہ [۳] غابہ ایک موضع کا نام ہے مدینہ کے متصل وہاں حضرت عائشہؓ کا کچھ حصہ تھا زمین میں ۱۲ منہ [۴] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ اسماء نے بطور مشاع کے دونوں کو وہ جائداد ہبہ کی قاسم بن محمد اسماء کے بھتیجے تھے اور عبداللہ بھتیجے کے بیٹے قسطلانی نے کہا میں نے اس تعلیق کو موصولاً نہیں پایا اور حافظ نے بھی بیان نہیں کیا کہ کس نے اس کو وصل کیا ۱۲ منہ [۵] یہ حدیث اوپر بھی گذر چکی ہے اس کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے حافظ نے کہا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ درخواست کی کہ وہ اپنا حصہ بوڑھوں کو ہبہ کر دیں اور بوڑھے کئی تھے اور ان کا حصہ مشاع تھا اس لیے مشاع کے ہبہ کا جواز نکلا ۱۲ منہ

بَابُ[۵۱] الْهِبَةِ الْمَقْبُوْضَةِ وَغَيْرِ الْمَقْبُوْضَةِ وَالْمَقْسُوْمَةِ وَغَيْرِ الْمَقْسُوْمَةِ وَقَدْ وَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَصْحَابُهُ لِهَوَازِنَ مَا غَنِمُوْا مِنْهُمْ وَهُوَ غَيْرُ مَقْسُوْمٍ وَ قَالَ ثَابِتٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ رض أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَضَانِي وَزَادَنِي۔

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْرًا فِي سَفَرٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَوَزَنَ قَالَ شُعْبَةُ أُرَاهُ فَوَزَنَ لِي فَأَرْجَحَ فَمَا زَالَ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى أَصَابَهَا أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ۔

باب جو چیز قبضہ میں ہو یا نہ ہو[۱] اور جو چیز بٹ گئی ہو اور جو نہ بٹی ہو اس کے ہبہ کا بیان :-

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم[۲] اور آپ کے اصحاب نے ہوازن کے لوگوں سے جو لوٹ حاصل کی تھی وہ ان کو ہبہ کر دی حالانکہ بٹی نہ تھی اور ثابت بن محمد نے کہا[۳] ہم سے مسعر نے بیان کیا انہوں نے محارب سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا میں (سفر سے لوٹ کر) مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے میرا قرض ادا کیا کچھ زیادہ دیا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محارب بن دثار سے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک اونٹ بیچا (اس کا قصہ گزر چکا ہے) جب ہم مدینہ میں پہنچے تو آنحضرت[۴] نے فرمایا مسجد میں جا دو رکعتیں (تحیۃ المسجد کی) پڑھ پھر آپ نے اونٹ کی قیمت تول کر دی شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں یوں کہا جھکتی ہوئی تول کر دی اس میں سے کچھ (بطور تبرک کے) ہمیشہ میرے ساتھ رہتی لیکن حرہ کے دن شام والوں نے وہ مجھ سے چھین لی[۵]۔

---

[۱] جو چیز قبضہ میں ہو اس کا ہبہ تو بالاتفاق درست ہے اور جو قبضے میں نہ ہو اس کا ہبہ اکثر علماء کے نزدیک جائز نہیں ہے مگر امام بخاری نے اس کا جواز اسی طرح اس مال کے ہبہ کا جواز جو تقسیم نہ ہوا ہو باب کی حدیث سے نکالا کس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ کا مال جو ابھی مسلمانوں کے قبضے میں نہیں آیا تھا نہ تقسیم ہوا تھا ہوازن کے لوگوں کو ہبہ کر دیا مخالفین یہ کہتے ہیں کہ قبضہ تو ہو گیا تھا کیونکہ یہ اموال مسلمانوں کے ہاتھ میں تھے گو تقسیم نہیں ہوئے تھے ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث اوپر بھی موصولاً گزر چکی ہے اور آگے بھی آتی ہے ۱۲ منہ [۳] اس کو اسمٰعیلی وغیرہ نے وصل کیا بعضوں نے کہا یہ تعلیق نہیں ہے کیونکہ بعضے نسخوں میں یوں ہے حدثنا ثابت یعنے امام بخاری کہتے ہیں ہم سے ثابت نے بیان کیا ۱۲ منہ [۴] یعنی بلال رض سے تلوا کر دلوائی اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل اور شاید امام بخاری نے اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ ہے کہ وہ اونٹ بھی آپ نے مجھ کو ہبہ کر دیا تو قبضے سے پہلے ہبہ ثابت ہوا ۱۲ منہ [۵] یہ لڑائی ۶۳ سنہ ہجری میں ہوئی یزید پلید کے لشکر نے اہل مدینہ پر حملہ کیا اور مدینہ منورہ کو لوٹا اور ویران کیا حرہ مدینہ منورہ کا میدان ہے وہاں جنگ ہوئی کئی روز تک حرم محترم میں نماز نہیں ہوئی اور مردود یزید کے لشکر والوں نے مسجد نبوی میں گھوڑے باندھے لعنۃ اللہ علیہ و علی اتباعہ و انصارہ ۱۲ منہ

۱۱۳۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللَّهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا انھوں نے امام مالک سے انھوں نے ابوحازم سے انھوں نے سہل بن سعد سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پینے کو کچھ لایا گیا آپ کے داہنے طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا اور بائیں طرف بوڑھے لوگ آپ نے لڑکے سے فرمایا (میاں لڑکے) تم اجازت دیتے ہو پہلے میں یہ بوڑھوں کو دوں لڑکے نے کہا نہیں میں تو آپ کا تبرک کسی کو دینے والا نہیں آخر آپ نے اسی کے ہاتھ میں پٹخ دیا[۵۱]۔

۱۱۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَقَالَ اشْتَرُوا لَهُ سِنًّا فَأَعْطُوهَا إِيَّاهُ فَقَالُوا إِنَّا لَا نَجِدُ سِنًّا إِلَّا سِنًّا هِيَ أَفْضَلُ مِنْ سِنِّهِ قَالَ فَاشْتَرُوهَا فَأَعْطُوهَا إِيَّاهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً۔

ہم سے عبد اللہ بن عثمان بن جبلہ (عبدان) نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انھوں نے شعبہ سے انھوں نے سلمہ سے کہا میں نے ابوسلمہ سے سنا انھوں نے ابوہریرہ رض سے انھوں نے کہا ایک شخص کا (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر (ایک اونٹ) قرض آتا تھا اس نے سخت کلامی کی صحابہ رض نے اس کو سزا دینا چاہا آپ نے فرمایا جانے دو جس کا حق نکلتا ہے وہ ایسا کہہ سکتا ہے ایک اونٹ اس کو خرید کر دے دو لوگوں نے کہا اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ملتا ہے آپ نے فرمایا وہی مول لے کر اس کو دے دو[۵۲] تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جو قرض اچھی طرح ادا کریں[۵۳]۔

بَابُ ۳۵ـ إِذَا وَهَبَ جَمَاعَةٌ لِقَوْمٍ

باب اگر کئی شخص کئی شخصوں کو ہبہ کریں۔

۱۱۳۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انھوں نے عقیل سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے

---

[۵۱] یہ حدیث ابھی اوپر گذر چکی ہے باب کی مطابقت یوں نکلی کہ آپ نے لڑکے کا حق جس پر اس کا قبضہ نہیں ہوا تھا بوڑھوں کو ہبہ کرانا چاہا ۱۲ منہ

[۵۲] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے جتنا مال بڑھ کر تھا اس پر قبضہ نہیں کیا اور ہبہ کر دیا ۱۲ منہ [۵۳] بعضوں نے کہا اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع کو وکیل کیا تھا انھوں نے اونٹ خریدا تو ان کا قبضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اس لیے قبضہ سے پہلے یہ ہبہ ہوا اور اس کا جواب یہ ہے کہ ابو رافع صرف خریدنے کے لیے وکیل ہوتے تھے نہ ہبہ کے لیے تو ان کا قبضہ ہبہ کے احکام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قبضہ نہ تھا پس امام بخاری کا مطلب حدیث سے نکل آیا اور غیر مقبوض کا ہبہ ثابت ہوا ۱۲ منہ

عُرْوَةَ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَاْنَيْتُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ اِلَيْهِمْ اِلَّا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ جَاءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِيْهِ مِمَّنْ لَّمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا وَهٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنَا

عروہ سے ان سے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب ہوازن کے بھیجے ہوئے لوگ اسلام قبول کرکے آئے اور انہوں نے اپنے مال اور قیدیوں کو واپس مانگا تو آپ نے فرمایا (میں اکیلا تھوڑے ہوں) میرے ساتھ تو اتنے آدمی ہیں تم دیکھتے ہو اور مجھ کو سچی بات پسند ہے تم ایک بات اختیار کر دیا تو قیدی لو یا مال اور میں نے اسی خیال سے (تقسیم میں) دیر کی تھی اور (واقعی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کئی راتوں تک جب طائف سے لوٹ کر آئے تو ان کا انتظار کرتے رہے جب وہ سمجھ گئے کہ آپ دونوں چیزیں تو ان کو پھیرنے والے نہیں تو (مجبوراً) کہنے لگے اچھا ہمارے قیدی پھیر دیجیے اسی وقت آپ مسلمانوں کو خطبہ سناتے کھڑے ہوئے پہلے جیسی چاہیے ویسی اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا امابعد دیکھو مسلمانو! تمہارے بھائی کفر سے توبہ کر کے آئے ہیں اور میں ان کے قیدی پھیر دینا مناسب جانتا ہوں جو کوئی خوشی سے ایسا کرنا چاہتا ہو وہ کرے اور جس کو اپنا حق چھوڑنا منظور نہ ہو وہ اس کا معاوضہ پہلی لوٹ میں سے لے جو اللہ ہم کو دے گا لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم خوشی سے ان کے قیدی پھیر دیتے ہیں آپ نے فرمایا میں کیسے سمجھوں تم میں کس نے اس کو منظور کیا کس نے نہیں کیا (تم بہت سے آدمی ہو) بہتر یہ ہے تم جاؤ اور تمہارے نقیب (چوہدری) تمہارا حال ہم سے بیان کریں یہ سن کر لوگ لوٹ گئے چوہدریوں نے ان سے گفتگو کی پھر آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئے اور آپ کو خبر دی کہ ان لوگوں نے خوشی سے اجازت دی ہوازن کے قیدیوں کا یہ حال ہم کو

ل۱ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ صحابہ نے جو متعدد لوگ تھے ہوازن کے لوگوں کو جو متعدد تھے قیدیوں کا ہبہ کیا ۱۲ منہ

سَبْيِ هَوَازِنَ هٰذَا آخِرُ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ يَعْنِي فَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنَا۔

پہنچا۔ یہ زہری کا کلام ہے (جو اس حدیث کے راوی ہیں۔

بَابٌ ۵۴ مَنْ أُهْدِيَ لَهُ هَدِيَّةٌ وَعِنْدَهُ جُلَسَاؤُهُ فَهُوَ أَحَقُّ۔

باب اگر کسی کو کچھ ہدیہ دیا جائے اس کے پاس اور لوگ بھی بیٹھے ہوں تو جس کو دیا جائے وہ زیادہ حق دار ہے[۵۳]۔

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ جُلَسَاءَهُ شُرَكَاؤُهُ وَلَمْ يَصِحَّ۔

اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ اس کے پاس بیٹھنے والے بھی اس میں شریک ہوں گے مگر یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

۱۱۳۵ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ سِنًّا فَجَاءَ صَاحِبُهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَضَاهُ أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ وَقَالَ أَفْضَلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے ابوسلمہؓ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ایک اونٹ قرض لیا تھا پھر قرض والا تقاضا کرتا ہوا آیا (سخت کلامی کی) آپ نے فرمایا جس کا قرض آتا ہو وہ ایسی باتیں کر سکتا ہے پھر اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ دیا[۵۴] اور فرمایا تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جو قرض اچھی طرح ادا کریں۔

۱۱۳۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ عَلَى بَكْرٍ لِعُمَرَ صَعْبٍ فَكَانَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَبُوهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا يَتَقَدَّمِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ لَكَ فَاشْتَرَاهُ ثُمَّ قَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے وہ ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور حضرت عمرؓ کے ایک منہ زور اونٹ پر سوار تھے ہر گھڑی وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے آگے بڑھ جاتا اور ان کے والد حضرت عمر پکارتے ارے عبداللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے کوئی نہ بڑھے آخر آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈالو انہوں نے عرض کیا لیجئے آپ ہی کا ہے خیر آپ نے اس کو مول لیا اور

[۵۱] اس سے مقصود اس قول کا ابطال ہے جو کہتے ہیں الہدایا مشترک ایک بزرگ کے سامنے یہ قول بیان کیا گیا انہوں نے کہا تنہا خوشتر کہ ۱۲ منہ [۵۲] اس کو عبد بن حمید نے مرفوعاً اور موقوفاً دونوں طرح نکالا مگر اس کے اسناد میں مندل بن علی راوی ضعیف ہے ۱۲ منہ [۵۳] باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ اس زیادتی میں دوسرے لوگ جو وہاں بیٹھے تھے شریک نہیں ہوئے بلکہ اسی کو ملی جس کا اونٹ آپ پر قرض تھا ۱۲ منہ

شِئْتَ۔

باب ۵۵ إِذَا وَهَبَ بَعِيرًا لِرَجُلٍ وَهُوَ رَاكِبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ

وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكُنْتُ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيهِ فَابْتَاعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ۔

باب ۵۶ هَدِيَّةِ مَا يُكْرَهُ لُبْسُهَا

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ رَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوُفُودِ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ حُلَلٌ فَأَعْطٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً وَقَالَ أَكَسَوْتَنِيهَا وَقُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَا عُمَرُ أَخًا لَهُ

عبداللہ کو دے دیا فرمایا جو چاہے وہ کرے۔[۱]

باب اگر کوئی شخص اونٹ پر سوار ہو اور دوسرا شخص وہ اونٹ اس کو ہبہ کر دے تو درست ہے۔

اور حمیدی نے کہا[۲] ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے ابن عمر رض سے ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک منہ زور اونٹ پر میں سوار تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رض سے فرمایا یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈالو پھر اس کو مول لے کر مجھ سے فرمایا عبداللہ تو یہ اونٹ لے جا (میں نے تجھ کو دیا)۔

باب جس کپڑے کا پہننا مکروہ ہے وہ تحفہ کے طور پر دینا[۳]

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا حضرت عمر رض نے مسجد نبوی کے دروازے پر ایک ریشمی دھاریدار جوڑا بکتے دیکھا انہوں نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا اگر آپ اس کو خرید لیں اور جمعہ کے دن یا جب باہر والے آپ پاس آئیں پہنا کریں تو اچھا ہے آپ نے فرمایا اس کو تو وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر ایسا ہوا کہ اسی قسم کے چند ریشمی جوڑے آپ پاس آئے آپ نے حضرت عمر رض کو بھی ان میں سے ایک جوڑا دیا انہوں نے کہا آپ یہ مجھے پہنانے ہیں اور پہلے عطارد[۴] کے جوڑے کے باب میں آپ ہی نے ایسا فرمایا تھا آپ نے فرمایا یہ میں نے تجھے اس لیے نہیں دیا کہ تو خود پہنے آخر حضرت عمر رض نے

---

[۱] مطابقت ظاہر ہے کہ عبداللہ کے ساتھ والے اس اونٹ میں شریک نہیں ہوئے ۱۲ منہ [۲] حمیدی خود امام بخاری کے شیخ ہیں اگر یہ تعلیق ہو تو اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] کراہت عام ہے تنزیہی ہو یا تحریمی اہل حدیث حرام کو بھی مکروہ کہہ دیتے ہیں ۱۲ منہ [۴] عطارد بن حاجب بن زرارہ بن عدس بن تمیم کا بیٹا ہو ایک شخص تھا پہلا جوڑا جس کے خریدنے کی حضرت عمر رض نے رائے دی تھی وہی لایا تھا ۱۲ منہ

بِمَكَّةَ مُشْرِكًا۔

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَبُوْجَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا وَجَاءَ عَلِيٌّ فَذَكَرَتْ لَهُ ذٰلِكَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ عَلٰى بَابِهَا سِتْرًا مَوْشِيًّا فَقَالَ مَالِيْ وَلِلدُّنْيَا فَاَتَاهَا عَلِيٌّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِيَاْمُرْنِيْ فِيْهِ بِمَا شَآءَ قَالَ تُرْسِلُ بِهٖ اِلٰى فُلَانٍ اَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ؎

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ اَهْدٰى اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَاَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ۔

بَابُ قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ قَرْيَةً فِيْهَا مَلِكٌ اَوْ جَبَّارٌ فَقَالَ

وہ جوڑا اپنے ایک مشرک بھائی کو جو مکہ میں تھا پہنا دیا[۱]۔

ہم سے محمد بن جعفر ابو جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے ابن فضیل نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے گھر پر آئے اندر نہیں گئے (باہر ہی سے لوٹ گئے) حضرت علیؓ آئے تو حضرت فاطمہؓ نے ان سے یہ بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا میں نے فاطمہؓ کے دروازے پر دھاری دار پردہ پڑا دیکھا بھلا ہم لوگوں کو دنیا کی آرایش سے کیا غرض یہ سن کر حضرت علیؓ آئے حضرت فاطمہؓ سے کہا انہوں نے کہا آپ سے پوچھیں اس پردے کو کیا کروں آپ نے فرمایا فلاں لوگوں کو بھیج دے وہ محتاج تھے۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عبد الملک بن میسرہ نے خبر دی کہا میں نے زید بن وہب سے سنا انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک دھاریدار ریشمی جوڑا بھیجا میں نے اس کو پہنا پھر کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرتؐ مجھ پر غصے ہیں میں نے اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کو بانٹ دیا[۲]۔

باب مشرکوں کا تحفہ قبول کرنا۔

اور ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ابراہیم[۳] سارہ[۴] (اپنی بی بی) کو لے کر (نمرود کے ملک سے) ہجرت کر گئے ایک بستی میں پہنچے جہاں کا بادشاہ ظالم تھا (اس نے سارہ کو بلا کر دست درازی

---

[۱] ان کا نام عثمان بن حکیم تھا وہ حضرت عمرؓ کے اخیافی بھائی تھے ۱۲ منہ [۲] ابو صالح کی روایت میں یوں ہے فاطموں کو بانٹ دیا یعنی فاطمہ زہراؓ اور فاطمہ بنت اسد کو جو حضرت علیؓ کی والدہ تھیں اور فاطمہ بنت حمزہ بن عبد المطلب کو اور فاطمہ بنت شیبہ یا بنت عتبہ بن ربیعہ کو جو عقیل بن ابی طالب کی بی بی تھیں ۱۲ منہ [۳] اس کو خود امام بخاری نے احادیث الانبیاء میں وصل کیا ۱۲ منہ [۴] کہتے ہیں حضرت سارہ بہت خوبصورت تھیں ان کے حسن و جمال کی تعریف سن کر بادشاہ نے ان کو بلا بھیجا اس بادشاہ کا نام عمرو بن امرء القیس تھا بعضوں نے کہا صادق ۱۲ منہ

أَعْطُوهَا أَجْرَهَا وَأُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمٌّ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ ۔

کرنا چاہی اس کا ہاتھ سوکھ گیا) تب یوں کہنے لگا ہاجرہ لونڈی اس کو دے کر نکالو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زہر آمیز بکری تحفہ بھیجی گئی اور ابو حمید نے کہا کہ ایلہ (ایک شہر ہے وہاں) کے حاکم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نقرہ خچر تحفہ بھیجا اور آنحضرت نے اس کو ایک چادر بھیجی اور اس کے ملک کی اس کو سند لکھ دی۔

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رض قَالَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یونس بن محمد نے کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس رض نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سندس (باریک ریشمی کپڑے) کا ایک جبہ تحفہ گزرانا گیا اور آپ لوگوں کو ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرماتے تھے لوگوں نے وہ جبہ دیکھ کر تعجب کیا (کیسا عمدہ کپڑا ہے) آپ نے فرمایا قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے سعد بن معاذ کی تولیں بہشت میں اس سے اچھی ہیں اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے انس رض سے روایت کیا کہ دومہ کے بادشاہ اکیدر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجا۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِيءَ بِهَا

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید سے انہوں نے انس بن مالک سے ایک یہودی عورت (زینب) زہر آمیز بکری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس تحفہ لائی آپ نے اس میں سے کچھ کھایا (صحابہ سے فرمایا تم نہ کھاؤ

لہ یہ حدیث اسی باب میں موصولاً مذکور ہو گی ۱۲ منہ ۵۲ یہ حدیث کتاب الزکوٰۃ میں موصولاً گزر چکی ہے ایلہ ایک بندر تھا سمندر کے کنارے مکہ سے مصر کو جاتے ہوئے راہ میں وہاں کے حاکم کا نام یوحنا بن روبہ تھا ۱۲ منہ ۵۳ دومۃ الجندل ایک شہر کا نام تھا تبوک کے قریب وہاں کا بادشاہ اکیدر بن عبدالملک بن عبدالجن نصرانی تھا خالد بن ولید اس کو گرفتار کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے آنحضرت ص نے اس کو چھوڑ دیا وہ جزیہ دینے پر راضی ہو گیا ۱۲ منہ

فَقِيْلَ اَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا فَمَا زِلْتُ اَعْرِفُهَا فِيْ لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۱۱۴۲ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثِيْنَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ طَعَامٌ فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ اَوْ نَحْوُهٗ فَعُجِنَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ مُّشْرِكٌ مُّشْعَانٌّ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا اَمْ عَطِيَّةً اَوْ قَالَ اَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ اَنْ يُّشْوٰى وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا فِي الثَّلٰثِيْنَ وَالْمِائَةِ اِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ حُزَّةً مِّنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا اَعْطَاهَا اِيَّاهُ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَاَ لَهٗ فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَاَكَلُوْا اَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيْرِ

اس میں زہر ہے) اس عورت کو پکڑ کر لائے پوچھا اس کو قتل کر ڈالیں آپ نے فرمایا نہیں انسؓ نے کہا میں اس زہر کا اثر آپ کے تالوؤں میں برابر دیکھتا رہا[1]۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو عثمان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے انہوں نے کہا ہم (ایک سفر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سو تیس آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پوچھا کسی کے پاس کچھ کھانا ہے دیکھا تو ایک شخص کے پاس (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) ایک صاع یا ایسا ہی کچھ اناج تھا خیر اس کا آٹا گوندھا گیا اتنے میں ایک پریشان سر لمبا تڑنگا مشرک (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) بکریاں ہانکتا آن پہنچا آپ نے اس سے پوچھا (ایک بکری) ہم کو یوں ہی مفت دیتا ہے یا بیچتا ہے وہ بولا بیچتا ہوں خیر ایک بکری آپ نے اس سے مول لی وہ کاٹی گئی آپ نے حکم دیا اس کی کلیجی بھونو عبدالرحمٰن کہتے ہیں قسم خدا کی ان ایک سو تیس آدمیوں میں کوئی باقی نہ رہا جس کو آپ نے اس کلیجی کا ایک ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو اگر وہ سامنے آیا تو اس کو خود کو دے دیا ورنہ اس کا حصہ رکھ چھوڑا اور گوشت کے دو پیالے تیار کیے سب لوگوں نے سیر ہو کر کھالیا اور دونوں پیالوں میں کچھ کچھ گوشت بچ رہا وہ ہم نے اونٹ پر رکھ لیا یا راوی نے ایسا ہی کچھ لفظ کہا[2]۔

---

[1] اثر سے مراد اس زہر کا رنگ ہے یا اور کوئی تغیر جو آپ کے تالوئے مبارک میں ہوا ہوگا کہتے ہیں بشر بن براء ایک صحابی نے بھی ذرا سا گوشت اس میں سے کھالیا تھا وہ مرگئے جب تک وہ مرے نہ تھے آپ نے صحابہ کو اس عورت کے قتل سے منع فرمایا چونکہ آپ اپنی ذات کے لیے کسی سے بدلہ لینا نہیں چاہتے تھے یہ بھی آپ کی نبوت کی ایک بڑی دلیل ہے جب بشر مر گئے تو ان کے قصاص میں وہ عورت بھی ماری گئی معلوم ہوا زہر خورانی سے اگر کوئی ہلاک ہو جائے تو زہر کھلانے والے کو قصاصاً قتل کر سکتے ہیں اور حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے قریب ارشاد فرمایا عائشہؓ جو کھانا میں نے خیبر میں کھایا تھا یعنی زہر آلود گوشت اس نے اب اثر کیا اور میری شہ رگ کاٹ دی اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہادت بھی عطا فرمائی ۱۲ منہ [2] یہ راوی کی شک ہے کہ حملناہ علی البعیر کہا یا اور کوئی لفظ اسی مطلب کا ۱۲ منہ

بَابُ ۵۸ الْهَدِيَّةِ لِلْمُشْرِكِينَ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ.

باب مشرکوں کو تحفہ بھیجنا۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ ممتحنہ میں) فرمایا اللہ تم کو ان کافروں کے ساتھ انصاف اور سلوک کرنے سے منع نہیں کرتا جو دین کے مقدمہ میں تم سے نہیں لڑے (جیسے عورت بچے وغیرہ) نہ تم کو انہوں نے تمہارے گھروں سے نکال باہر کیا[1]۔

۱۱۴۳ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ رَأَى عُمَرُ حُلَّةً عَلَى رَجُلٍ تُبَاعُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ تَلْبَسُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوَفْدُ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلَّةٍ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے عبداللہ بن دینار نے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے دیکھا ایک شخص (عطارد بن حاجب) ایک ریشمی کپڑے کا جوڑا بیچ رہا ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ یہ جوڑا خرید لیجئے اور جمعہ کے دن اور جب باہر کے لوگ آپ پاس آتے ہیں اس وقت پہنا کیجئے آپ نے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جو آخرت میں بے نصیب ہے پھر ایسا ہوا کہ ویسے ہی کپڑے کے کئی جوڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آنحضرتؐ نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت عمرؓ کو بھیجا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس کو کیوں کر پہنوں آپ تو عطارد کے جوڑے میں ایسا ایسا فرما چکے ہیں آپ نے فرمایا میں نے یہ جوڑا تجھے اس لیے نہیں دیا کہ تو خود اس کو پہنے تو اس کو بیچ ڈال یا کسی اور کو پہنا پھر حضرت عمرؓ نے وہ جوڑا اپنے ایک مشرک بھائی کو جو مکہ میں تھا ابھی اسلام نہیں لایا تھا بھیج دیا[2]۔

۱۱۴۴ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں میری ماں (قتیلہ بنت عبدالعزیٰ) آئی وہ مشرک تھی

---

[1] اس آیت سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ مشرکوں اور کافروں سے دنیاوی اخلاق اور سلوک منع نہیں ہے ۱۲ منہ [2] اس کا نام عثمان بن حکیم تھا جیسے اوپر گزر چکا ۱۲ منہ [3] اس کا بیٹا حارث بن مدرکہ بھی ساتھ آیا تھا مگر اس کا نام صحابہ میں نہیں ہے شاید وہ کفر ہی پر مرا - یہ قتیلہ ابوبکر صدیقؓ نے اس کو طلاق دے دی تھی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّي قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ۔

(میں نے اس کو گھر میں نہ آنے دیا نہ اس کا تحفہ لیا) اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں نے عرض کیا میری ماں مائل (محبت) سے میرے پاس آئی ہے کیا میں اس سے سلوک کروں آپ نے فرمایا ہاں اپنی ماں سے سلوک کر۔

بَاب۵۹ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي هِبَتِهِ وَصَدَقَتِهِ:

باب ہبہ اور صدقہ میں رجوع کرنا درست نہیں

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام اور شعبہ نے ان دونوں نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابن عباس رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہبہ میں رجوع کرنے والا (اس کو پھیر لینے والا) ایسا ہے جیسے قے کر کے پھر کھانے والا۔

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الَّذِي يَعُودُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْئِهِ۔

ہم سے عبدالرحمن بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہم کو یہ بری مثال اپنے اوپر لانا پسند نہیں جو شخص ہبہ کر کے پھیرے وہ کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اس کو چاٹے جاتا ہے۔

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ مِنْهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ

ہم سے یحیٰی بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک رح نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رض سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ایک مجاہد کو اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا دیا اس نے اس کو خراب کر ڈالا میں نے پھر اس کو خرید کر لینا چاہا میں سمجھا وہ ارزان (سستا) بیچ

(بقیہ صفحہ سابقہ) جاہلیت کے زمانہ میں طلاق دے دیا تھا وہ مدینہ میں اسماء کو دیکھنے آئی اور میوے گھی وغیرہ کئی تحفے ساتھ لائی ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱ بعضی روایتوں میں وہی راغبۃ ہے یعنے وہ اسلام سے نفرت رکھتی ہے ۱۲ منہ ۲ ظاہر حدیث سے یہی نکلتا ہے کہ ہبہ اور صدقہ میں رجوع حرام ہے لیکن دوسری حدیث کی رو سے وہ ہبہ مستثنیٰ ہے جو باپ اپنی اولاد کو کرے اس میں رجوع کرنا جائز ہے امام شافعی اور امام مالک کا یہی مذہب ہے اور امام ابوحنیفہ نے کہا رجوع مکروہ ہے حرام نہیں ۱۲ منہ ۳ اس گھوڑے کا نام ورد ... یہ تمیم داری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ گزارا تھا اور باقی صفحہ آئندہ

بَائِعُهٗ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَاِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ وَّاحِدٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ ؎

ڈالے گا پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اگر وہ ایک روپیہ کو بھی دے جب اس کو مول نہ لے کیونکہ صدقہ دے کر پھر لوٹانے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر چاٹنے جاتا ہے۔

بَابٌ ۷۶۰

باب ؎

۱۱۴۸ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ بَنِيْ صُهَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ جُدْعَانَ ادَّعَوْا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى ذٰلِكَ صُهَيْبًا فَقَالَ مَرْوَانُ مَنْ يَّشْهَدُ لَكُمَا عَلٰى ذٰلِكَ قَالُوْا ابْنُ عُمَرَ فَدَعَاهُ فَشَهِدَ لَاَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً فَقَضٰى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهٖ لَهُمْ ؎

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو ابن جریج نے کہا مجھ کو عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ نے کہ صہیب بن سنان رومی کے بیٹوں نے ؎ جو ابن جدعان کے غلام تھے دو کوٹھڑیوں اور ایک کمرے کا دعویٰ کیا اس بنا پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صہیب ان کے باپ کو دیے تھے مروان نے (جو ان دنوں حاکم تھا) کہا اچھا تمہارا گواہ کون ہے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ مروان نے ان کو بلا بھیجا انہوں نے گواہی دی کہ بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صہیب کو دو کوٹھڑیاں اور ایک کمرہ دیا تھا مروان نے عبداللہ بن عمرؓ کی گواہی پر ان کے موافق فیصلہ کر دیا ؎۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ ۷۶۱ مَا قِيْلَ فِي الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى

باب عمری اور رقبے کا بیان ؎۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو سرفراز کیا تھا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ؎۱ یہ باب گویا پہلے باب کی فصل ہے اس باب میں جو حدیث بیان کی اس کی مناسبت اگلے باب سے یہ ہے کہ صہیب کے بیٹوں نے جب آنحضرتؐ کا ہبہ بیان کیا تو مروان نے یہ نہ پوچھا کہ آپ نے رجوع کیا تھا یا نہیں معلوم ہوا کہ ہبہ میں رجوع نہیں ۱۲ منہ ؎۲ ان کے بیٹے یہ تھے حمزہ اور حبیب اور سعد اور صالح اور صیفی اور عباد اور عثمان اور محمد ۱۲ منہ ؎۳ صرف عبداللہ بن عمرؓ کی شہادت پر گو حاکم کو اطمینان ہو سکتا تھا مگر شرعاً ایک شخص کی شہادت کافی نہیں ہے گو وہ کتنا ہی معتبر ہو مروان نے عبداللہ بن عمرؓ کی شہادت لی ہو گی اور مدعیوں سے قسم ایک گواہ اور ایک مدعی کی قسم پر فیصلہ کرنا جائز ہے اہل حدیث اور شافعی اور احمد اور اکثر علماء کا یہی قول ہے حنفیہ اس کو جائز نہیں رکھتے ۱۲ منہ ؎۴ عمری کسی شخص کو مثلاً عمر بھر رہنے کے لیے مکان دینا اور رقبی یہ ہے مثلاً کسی کو ایک مکان دے اس شرط پر کہ اگر دینے والا پہلے مر جائے تو مکان اس کا ہو گیا اور اگر لینے والا پہلے مر جائے تو مکان پھر دینے والے کا ہو جائے گا اس میں ہر ایک دوسرے کی موت کو تکتا رہتا ہے اس لیے اس کا نام رقبے ہوا یہ دونوں عقد جاہلیت کے زمانے میں مروج تھے جمہور علماء کے نزدیک دونو صحیح ہیں اور ابو حنیفہؒ نے رقبی کو منع رکھا ہے اور جمہور علماء کے نزدیک عمرے لینے والے کا ملک ہو جاتا ہے اور دینے والے کی طرف نہیں لوٹتا امام بخاری نے جو حدیث اس باب میں بیان کی اس میں صرف عمری کا ذکر ہے رقبی کا نہیں اور شاید انہوں نے دونوں کو ایک سمجھا ۱۲ منہ

أَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرَى جَعَلْتُهَا لَهُ اسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا جَعَلَكُمْ عُمَّارًا.

عرب لوگ کہتے ہیں میں نے اس کو گھر عمر بھر کے لیے دے دیا عمر بھر کے لیے یعنی اس کی ملک کر دیا اور (سورۂ ہود میں جو) استعمرکم فیہا آیا ہے اس کا معنی یہ ہے کہ تم کو زمین میں بسایا[1]۔

۱۱۴۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَى أَنَّهَا لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ.

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحیٰی بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے میں یہ فیصلہ کیا کہ وہ اسی کا ہے جس کو دیا جائے۔

۱۱۵۰ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ ابْنُ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ وَقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا مجھ سے نضر بن انس نے انہوں نے بشیر بن نہیک سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا عمرے جائز ہے[2] اور عطاء نے بھی اس حدیث کو روایت کیا۔ یوں کہا مجھ سے جابر رض نے بیان کیا انہوں نے آں حضرت ؐ سے ایسی ہی حدیث۔

بَابٌ ۶۲ - مَنِ اسْتَعَارَ مِنَ النَّاسِ الْفَرَسَ

باب گھوڑا وغیرہ مستعار مانگنا۔

۱۱۵۱ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ أَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا.

ہم سے آدم بن ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے انس رض سے سنا وہ کہتے تھے ایک بار مدینے والوں کو (دشمن کے آجانے کا) ڈر ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے ان کا گھوڑا مانگا جس کا نام مندوب تھا اور سوار ہو کر گئے جب لوٹ کر آئے تو فرمایا ہم نے تو کوئی ڈر کی بات نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا ایسا ہے گویا دریا ہے[3]۔

[1] بعضوں نے کہا تمہاری عمریں دراز ہیں یا تم کو اس کے آباد کرنے کی اجازت دی یعنی اس میں کھیتی باڑی کرنے کی ۱۲ منہ [2] یہ تعلیق نہیں ہے بلکہ اسی اسناد سے مروی ہے یعنی قتادہ نے عطاء سے بھی روایت کی ۱۲ منہ [3] دریا کی طرح تیز اور بے تکان جاتا ہے دوسری روایت میں ہے آپ ننگی پیٹھ اس پر سوار ہوئے آپ کے گلے میں تلوار پڑی تھی آپ اکیلے اسی طرف تشریف لے گئے جدھر سے مدینہ والوں نے آواز سنی تھی سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شجاعت اس واقعہ سے معلوم ہوتی ہے کہ اکیلے تنہا دشمن کی خبر لینے کو تشریف لے گئے سخاوت ایسی کہ کسی مانگنے والے کا سوال رد نہ کرتے شرم اور حیا اور مروت ایسی کہ کنواری لڑکی سے بھی زیادہ عفت ایسی کہ کبھی بدکاری کے پاس نہ پھٹکے حسن و جمال ایسا کہ سارے عرب میں کوئی آپ کا نظیر نہ تھا نفاست اور نظافت ایسی کہ جدھر سے نکل جاتے در و دیوار معطر ہو جاتے حسن خلق ایسا کہ دس برس تک انس رض (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابٌ ۶۳ الِاسْتِعَارَةِ لِلْعَرُوسِ عِنْدَ الْبِنَاءِ۔

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رض وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرٍ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتِ ارْفَعْ بَصَرَكَ إِلَى جَارِيَتِي انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تُزْهَى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أَرْسَلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيرُهُ

باب شادی میں دلہن کو پہننے کے لیے کوئی چیز مانگنا۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن ایمن نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا وہ ایک موٹے کپڑے کا کرتہ پہنے ہوئی تھیں جس کی قیمت پانچ درہم ہو گی انہوں نے مجھ سے کہا ذرا میری لونڈی کو دیکھوؓ وہ یہ کرتہ گھر میں پہننے میں نخرہ کرتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرے پاس ایک ایسا ہی کرتہ تھا جس عورت کو مدینہ میں (شادی بیاہ کے وقت) سنورنے کی ضرورت ہوتی تو یہ کرتہ مجھ سے مستعار منگوا بھیجتی۔

بَابٌ ۶۴ فَضْلِ الْمَنِيحَةِ

باب دودھ کا جانور (یا اور کوئی چیز) مانگنے پر دینے کی فضیلت۔

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْمَنِيحَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِإِنَاءٍ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھیل اونٹنی جو خوب دودھ دے اس کا دینا بھی کیا اچھا دینا ہے۔ اس طرح دودھیل بکری کا دینا جو خوب دودھ دیتی ہے صبح کو ایک برتن بھر کر شام کو ایک برتن بھر کر۔

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف اور اسمٰعیل بن ابی اویس نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) خدمت میں رہے کبھی ان کا گھر کا تک نہیں عدل وانصاف ایسا کہ اپنے سگے چچا کی بھی کوئی رعایت نہ کی فرمایا اگر فاطمہؓ بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کٹوا ڈالوں عبادت اور ریاضت ایسی کہ نماز پڑھتے پڑھتے پاؤں ورم کر گئے بے طمعی ایسی کہ لاکھ روپیہ آتے سب مسجد میں ڈلوا دیئے اسی وقت بٹوا دیئے صبر وقناعت ایسی کہ دو دو مہینے تک چولہا گرم نہ ہوتا جو کی سوکھی روٹی اور کھجور پر اکتفا کرتے کبھی دو دو تین تین فاقے ہوتے ننگے بورئیے پر لیٹے بدن پر نشان پڑ جاتا مگر اللہ کے شکر گزار اور خوش وخرم رہتے حرف شکایت زبان پر نہ لاتے کیا ان سب امور کے بعد کوئی احمق سے احمق بھی آپ کی نبوت اور پیغمبری میں شک کر سکتا ہے صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ؎۵ حافظ نے کہا اس لونڈی کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

وَاِسْمٰعِيْلُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ:

امام مالکؒ سے یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے کیا اچھا صدقہ ہے۔

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ مَكَّةَ وَلَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ يَعْنِيْ شَيْئًا وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ اَهْلَ الْاَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْاَنْصَارُ عَلٰى اَنْ يُّعْطُوْهُمْ ثِمَارَ اَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُوْهُمُ الْعَمَلَ وَالْمُؤْنَةَ وَكَانَتْ اُمُّهٗ اُمُّ اَنَسٍ اُمُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ فَكَانَتْ اَعْطَتْ اُمُّ اَنَسٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا فَاَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ اَيْمَنَ مَوْلَاتَهٗ اُمَّ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ اَهْلِ خَيْبَرَ فَانْصَرَفَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُوْنَ اِلَى الْاَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِيْ كَانُوْا مَنَحُوْهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُمِّهٖ عِذَاقَهَا وَاَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ اَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهٖ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبٍ اَخْبَرَنَا اَبِيْ عَنْ يُّوْنُسَ بِهٰذَا وَقَالَ مَكَانَهُنَّ مِنْ خَالِصِهٖ:

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو ابن وہب نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا جب مہاجر لوگ مکہ سے مدینہ میں آئے ان کے ہاتھ میں کچھ نہ تھا (محتاج تھے) اور انصار پاس زمین اور جائیداد تھی تو انصار نے مہاجرین کو اپنی آمد نی میں شریک کر لیا یعنے باغوں کا میوہ ان کو دیں گے اور محنت کا کام کاج خود کریں گے (ان پر کوئی بوجھ نہ ڈالیں گے) اور انس رض کی ماں ام سلیم نے جو عبداللہ بن ابی طلحہ کی بھی ماں تھیں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ کھجور کے درخت دیے تھے (ان کا میوہ کھانے کو) آپ نے وہ درخت (اپنی کھلائی) ام ایمن کو دے دیے جو اسامہ بن زید کی والدہ تھیں ابن شہاب نے کہا مجھ کو انس بن مالک رض نے خبر دی کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خیبر والوں کے قتل سے فارغ ہوئے اور مدینہ کی طرف لوٹے تو مہاجرین نے انصار کو ان کی دی ہوئی جائیدادیں واپس کر دیں (کیونکہ خیبر میں مہاجرین کو بہت جائیداد مل گئی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ام سلیمؓ کو ان کے درخت واپس دے دیے اور ام ایمن کو آپ نے ان کے معاوضے میں ایک باغ سے کچھ درخت دلوائے اور احمد بن شبیب نے کہا (جو امام بخاری رح کے شیخ ہیں) مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے یونس سے یہی حدیث روایت کی اس میں یوں ہے اپنی خاص جائیداد میں سے[1]۔

---

[1] یعنی بجائے من حائطہ کے اس روایت میں من خالصہ ہے امام مسلم رحمۃ اللہ کی روایت میں یوں ہے ایک شخص اپنی زمین میں سے چند کھجور کے درخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتا جب بنو قریظہ اور بنو نضیر کی جائیدادیں آپ کو ملیں تو آپ نے اس شخص کے درخت پھیر دیے (باقی بر صفحہ آئندہ)

(باقی بر صفحہ آئندہ)

۱۵۶ا۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ ابْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ قَالَ حَسَّانُ فَعَدَدْنَا مَا دُونَ مَنِيحَةِ الْعَنْزِ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَنَحْوِهِ فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے کہا ہم سے اوزاعی نے انہوں نے حسان بن عطیہ سے انہوں نے ابوکبشہ سلولی سے کہا میں نے عبداللہ بن عمرو سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس عمدہ خصلتیں ہیں ان سب میں افضل دودھ والی بکری عاریت دینا ہے جو کوئی ان خصلتوں میں سے کسی بھی خصلت پر ثواب کی امید سے اللہ کا وعدہ سچا جان کر عمل کرے تو اللہ اس کی وجہ سے اس کو بہشت میں لے جائے گا حسان نے کہا ہم نے بکری دینے کے سوا دوسری خصلتوں کا شمار کیا جیسے سلام کا جواب دینا چھینک کا جواب دینا رستے سے تکلیف وہ چیز ہٹا دینا اور ایسی ہی باتیں تو سب پندرہ خصلتیں بھی ہم بیان نہ کر سکے[1]۔

۱۵۷ا۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَتْ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُولُ أَرَضِينَ فَقَالُوا نُؤَاجِرُهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا مجھ سے عطاء نے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا ہم لوگوں میں (انصار میں) بعضوں کے پاس ضرورت سے زیادہ زمین تھی وہ کہنے لگے ہم اس کو تہائی یا چوتھائی یا آدھوں آدھ پیداوار (بٹائی) پر دے دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں خود کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو بلا کرایہ یوں ہی دے دے اگر ایسا نہ کرے تو اپنی زمین خالی رہنے دے اور محمد بن یوسف (امام بخاری کے شیخ) نے کہا ہم سے اوزاعی نے بیان کیا کہا مجھ سے زہری نے کہا مجھ سے عطاء بن یزید نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) انسؓ نے کہا میرے عزیزوں نے مجھ سے کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا اور جو درخت ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے تھے وہ سب کے سب یا ان میں سے کچھ واپس مانگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ درخت ام ایمن اپنی کھلائی (دایہ) کو دے دیئے تھے میں جب آپ کے پاس آیا تو آپ نے وہ درخت مجھ کو دے دیئے اور ام ایمن آئیں اور میرے گلے پڑ گئیں کہنے لگیں وہ درخت تو میں تجھ کو کبھی نہیں دوں گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سمجھانے لگے ام ایمن قرآن کے بدل اتنے اتنے درخت لے وہ کہتی رہیں ہرگز میں نہ لوں گی قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں یہاں تک کہ آپ نے دس گنے درخت ان کے بدل دینا قبول کیے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا)

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خصلتوں کو کسی مصلحت سے مبہم رکھا شاید یہ غرض ہو کہ ان کے سوا اور دوسری نیک خصلتوں میں لوگ سستی نہ کرنے لگیں ۱۲ منہ

حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِیْدٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ عَنِ الْھِجْرَۃِ فَقَالَ وَیْحَکَ اِنَّ الْھِجْرَۃَ شَاْنُھَا شَدِیْدٌ فَھَلْ لَکَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِیْ صَدَقَتَھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَھَلْ تَمْنَحُ مِنْھَا شَیْئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُھَا یَوْمَ وِرْدِھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَآءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰہَ لَنْ یَّتِرَکَ مِنْ عَمَلِکَ شَیْئًا۔

کہا مجھ سے ابو سعید خدریؓ نے انہوں نے کہا ایک گنوار (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے ہجرت پر بیعت کرنا چاہی[۱] آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہجرت بہت مشکل ہے تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا ہیں آپ نے فرمایا ان کی زکوٰۃ دیتا ہے وہ بولا دیتا ہوں آپ نے فرمایا کسی کو دودھ پینے کے لیے مانگے پر بھی دیتا ہے بولا جی ہاں آپ نے پوچھا ان کو پانی پلاتے وقت دوہتا ہے (اور دودھ محتاجوں کو پلاتا ہے) اس نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا پھر تو ساری بستیوں کے پرے رہ عمل کرتا رہ اللہ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرنے کا۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَعْلَمُھُمْ بِذَاکَ یَعْنِی ابْنَ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰی اَرْضٍ تَھْتَزُّ زَرْعًا فَقَالَ لِمَنْ ھٰذِہٖ فَقَالُوْا اکْتَرَاھَا فُلَانٌ فَقَالَ اَمَا اِنَّہٗ لَوْ مَنَحَھَا اِیَّاہُ کَانَ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْھَا اَجْرًا مَّعْلُوْمًا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے کہا[۲] سب صحابہ میں جو اس بات کو خوب جانتا تھا یعنی مزارعت کو) میں نے اس سے سنا یعنی ابن عباسؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک زمین پر گئے جہاں کھیت لہلہا رہے تھے آپ نے فرمایا یہ کس کی زمین ہے لوگوں نے کہا فلاں شخص کی ہے جس نے اس کو کرایہ لیا ہے آپ نے فرمایا اگر زمین کا مالک اس کو یوں ہی (بلا کرایہ) اپنی زمین دیتا تو کرایہ ٹھہرا کر دینے سے بہتر ہوتا۔[۳]

بَابٌ ۶۷۵ اِذَا قَالَ اَخْدَمْتُکَ ھٰذِہِ الْجَارِیَۃَ عَلٰی مَا یَتَعَارَفُ النَّاسُ فَھُوَ جَائِزٌ۔

باب اگر کوئی دوسرے سے یوں کہے میں نے اس لونڈی کو تیری خدمت میں دیا جیسے رواج ہے اسکے موافق جائز ہوگا[۴]

---

[۱] اور مہاجرین کی طرح اپنا ملک چھوڑ کر مدینہ میں رہنا چاہا آپ جانتے تھے کہ اس گنوار سے ہجرت نہ نبھ سکے گی اس لیے یہ فرمایا کہ اپنے ملک میں رہ کر نیک کام کرتا رہ یہی کافی ہے یہ واقعہ مکہ کی فتح کے بعد کا ہے جب ہجرت فرض نہیں رہی تھی ۱۲ منہ [۲] دوسری روایت میں ہے عمرو نے طاؤس سے کہا کاش تم بٹائی کرنا چھوڑ دو کیونکہ لوگ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے انہوں نے کہا عمرو میں تو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہوں اور صحابہ میں جو سب سے زیادہ علم رکھتے تھے یعنی ابن عباسؓ انہوں نے مجھ سے بیان کیا اخیر تک ۱۲ منہ [۳] تو مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ اگر زمین بیکار پڑی ہو تو اپنے بھائی مسلمان کو مفت زراعت کے لیے دے اس کا کرایہ لینے سے یہ امر افضل ہے اور کرایہ لینے سے منع نہیں فرمایا ۱۲ منہ [۴] یعنی اگر یہ الفاظ عرف اور محاورہ میں ہبہ کے لیے بولے جاتے ہیں تو ہبہ پر محمول ہوں گے اگر عاریت پر بولے جاتے ہیں تو عاریت محمول ہوں گے ۱۲ منہ

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ هٰذِهٖ عَارِيَةٌ وَّاِنْ قَالَ كَسَوْتُكَ هٰذَا الثَّوْبَ فَهُوَ هِبَةٌ۔

اور بعضے لوگوں (حنفیہ) نے کہا یہ عاریت پر محمول ہوگا اور یوں کہنا میں نے یہ کپڑا تجھے پہننے کو دیا ہبہ ہوگا[۱]۔

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاجَرَ اِبْرَاهِيْمُ بِسَارَةَ فَاَعْطَوْهَا اٰجَرَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ اَشَعَرْتَ اَنَّ اللّٰهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَاَخْدَمَ وَلِيْدَةً وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیمؑ سارہ کو لے کر ہجرت کر گئے (پھر ظالم بادشاہ کا قصہ بیان کیا یہاں تک کہ) اُن کو ہاجرہ لونڈی دی وہ لوٹ کر حضرت ابراہیمؑ پاس آئیں اور کہنے لگیں تم کو معلوم ہوا اللہ نے کافر (بادشاہ) کو ذلیل کیا اس نے خدمت کے لیے ایک لونڈی دی ابن سیرین نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں نقل کیا ان کی خدمت کے لیے ہاجرہ کو دیا[۲]۔

بَابٌ اِذَا حَمَلَ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ فَهُوَ كَالْعُمْرٰى وَالصَّدَقَةِ۔

باب اگر کسی کو (اللہ کی راہ میں) سواری کے لیے گھوڑا دے تو اس کا حکم بھی عمرے اور صدقے کا ہے[۳]

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْهَا۔

اور بعض لوگوں (امام ابوحنیفہؒ) نے کہا اس میں رجوع درست ہے

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَسْاَلُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ رض حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَرَاَيْتُهٗ يُبَاعُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا میں نے امام مالک رحؒ سے سُنا وہ زید بن اسلم سے پوچھتے تھے انہوں نے کہا میں نے اپنے باپ اسلم سے سُنا وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے کہا میں نے اللہ کی راہ ایک گھوڑا سواری کے لیے دے دیا پھر میں نے اس کو بکتا ہوا پایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا پھر میں اس کو لے لوں آپ نے فرمایا مت لے اور اپنا صدقہ مت پھیر۔

---

[۱] مقصود امام بخاری کا رد کرنا ہے حنفیہ پر کہ لونڈی میں تو وہ کلام خاص عاریت پر محمول ہوگا اور کپڑے میں ہبہ پر ترجیح بلا مرجح اور تخصیص بلا مخصص ہے بعضوں نے کہا وان قال کسوتک ہذا الثوب یہ الگ کلام ہے حنفیہ کا مقولہ نہیں ہے ۱۲منہ [۲] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ اس لفظ سے کہ ان کی خدمت کے لیے ہاجرہ کو دیا تملیک مراد ہے ۱۲منہ [۳] یعنی جس کو دیا اس کی ملک ہو جاتا ہے اور اس میں رجوع جائز نہیں ۱۲منہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الشَّهَادَاتِ

۷۶۷. مَا جَاءَ فِي الْبَيِّنَةِ عَلَى الْمُدَّعِي

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَى أَجَلِهِ ذَلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَى أَلَّا تَرْتَابُوا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کتاب گواہی کے بیان میں

باب گواہ لانا مدعی پر لازم ہے۔[1]

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا مسلمانو جب تم ایک وعدہ ٹھہرا کر ادھار کا معاملہ کرو تو اس کو لکھ لو اور کوئی لکھنے والا تم میں انصاف سے لکھ دے اور لکھنے والا جیسا اللہ نے اس کو سکھلایا لکھنے سے انکار نہ کرے ضرور لکھ دے اور جس پر قرضہ ہے وہی لکھوائے اور اللہ سے ڈرتا رہے اور اس میں کچھ کاٹ چھانٹ نہ کرے اگر جس پر حق ہے وہ نادان یا ناتوان ہو یا خود لکھوا نہ سکتا ہو تو اس کا ولی انصاف سے لکھوا دے اور اپنے لوگوں میں سے جن کو تم اچھا سمجھو تم دو مردوں کو گواہ کر لو[2] اگر وہ مرد نہ مل سکیں تو ایک مرد اور دو عورتیں سہی دو عورتیں اس لیے کہ شاید ایک بھول جائے تو دوسری اس کو یاد دلا دے اور جب گواہ گواہی کے لیے بلائے جائیں تو جانے سے انکار نہ کریں اور میعادی معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کے لکھنے میں سستی نہ کرو اللہ کے نزدیک یہ بہت منصفانہ اور گواہی کے لیے مضبوطی کا باعث اور آئندہ شک نہ ہونے کے لیے قریب تر سبب ہے البتہ نقد انقد سودے میں جو ہاتھوں ہاتھ کرو اگر نہ لکھو تو تم پر کچھ گناہ نہیں اور بیچ کھوچ کے وقت گواہ کر لیا کرو اور منشی اور گواہ کسی کو نقصان نہ پہنچایا جائے اگر ایسا کرو تو یہ تمہاری شرارت ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اللہ تم کو سکھلاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے اور سورۂ نساء میں فرمایا مسلمانو انصاف پر مضبوطی سے

---

[1] مدعی وہ شخص جو کسی حق یا شے کا دوسرے پر دعویٰ کرے مدعیٰ علیہ جس پر دعویٰ کرے بارِ ثبوت شرعاً بھی مدعی ہی پر ہے اور عقل اور قیاس کا بھی مقتضی یہی ہے ۱۲ منہ

[2] باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ

قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰى اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا۔

جمے رہو اور اللہ سے ڈر کر گواہی دو گو خود تمہارے یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کے خلاف ہو کوئی امیر ہو یا فقیر اللہ دونوں کا نگہبان ہے تم انصاف کو چھوڑ کر نفس کی خواہش پر نہ چلو اگر بات بنا کر گواہی دو گے یا گواہی دینے میں شامل کرو گے تو اتنا سمجھ لو اللہ کو تمہارے (سب) کاموں کی خبر ہے۔

بَابٌ اِذَا عَدَّلَ رَجُلٌ اَحَدًا فَقَالَ لَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَقَالَ مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَيْرًا۔

باب اگر تعدیل اور تزکیہ میں کوئی اتنا ہی کہے ہم تو اس کو اچھا ہی سمجھتے ہیں یا میں نے اس کو اچھا ہی جانا ہے تو کیا حکم ہے۔

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ ابْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّاُسَامَةَ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَاْمِرُهُمَا فِيْ فِرَاقِ اَهْلِهٖ فَاَمَّا اُسَامَةُ فَقَالَ اَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَقَالَتْ بَرِيْرَةُ اِنْ رَاَيْتُ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن عمر نمیری نے کہا ہم سے ثوبان نے اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ نے حضرت عائشہؓ پر تہمت کا قصہ بیان کیا اور ان میں سے ہر ایک کی روایت سے دوسرے کی تصدیق ہوتی ہے جب بہتان کرنے والوں نے حضرت عائشہؓ پر طوفان جوڑا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ اور اسامہؓ کو بلا بھیجا کیونکہ وحی آنے میں دیر ہوئی آپ نے ان سے رائے پوچھی کہ میں اس بی بی کو چھوڑ دوں اسامہؓ نے کہا اپنی بی بی کو رہنے دیجیے۔ ہم تو اس کو اچھا ہی سمجھتے ہیں اور بریرہؓ نے کہا میں نے

۱؎ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ ان دونوں آیتوں میں گواہی دینے اور گواہ بنانے کا ذکر ہے اور یہ ظاہر ہے کہ گواہ کرنے کی ضرورت اسی شخص کو ہوتی ہے جس کا قول قسم کے ساتھ مقبول نہ ہو تو اس سے یہ نکلا کہ مدعی کو گواہ پیش کرنا ضرور ہے امام بخاری کو اس باب میں وہ مشہور حدیث بیان کرنی چاہیئے تھی جس میں یہ ہے کہ مدعی پر گواہ ہیں اور منکر پر قسم ہے اور شاید انہوں نے اس حدیث کے لکھنے کا اس باب میں قصد کیا ہوگا مگر موقع نہ ملا یا صرف آیتوں پر اکتفا مناسب سمجھی۔ واللہ اعلم ۱۲منہ ۲؎ تعدیل اور تزکیہ کے معنے کسی کو نیک اور سچا اور مقبول الشہادۃ بتلانا بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ الفاظ تعدیل کے لیے کافی نہیں ہیں جب تک صاف یوں نہ کہے کہ وہ اچھا شخص ہے اور عادل ہے ۱۲منہ ۳؎ لیث کی روایت کو امام بخاری نے تفسیر سورۂ نور میں وصل کیا ہے ۱۲منہ ۴؎ یہیں سے امام بخاری رح نے باب کا مطلب نکالا کس لیے کہ اسامہؓ نے حضرت عائشہؓ کی تعدیل ان لفظوں سے کی ۱۲منہ

عَلَيْهَا اَمْرًا اَغْمِصُهٗ اَكْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ اَهْلِهَا فَتَاْتِي الدَّاجِنُ فَتَاْكُلُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّعْذِرُنَا مِنْ رَّجُلٍ بَلَغَنِيْ اَذَاهُ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ مِنْ اَهْلِيْ اِلَّا خَيْرًا وَّلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا۔

کوئی بات اس میں عیب کی نہیں دیکھی اتنا ہے وہ کم سن بچی ہے (ایسی بھولی بھالی) کہ آٹا گندھا ہوا چھوڑ کر (بن ڈھانکے) سو جاتی ہے بکری آکر کھا جاتی ہے اس وقت آپ نے فرمایا کون ہمارا بدلہ اس شخص سے لیتا ہے[1] جس نے میری بی بی پر تہمت لگا کر مجھ کو رنج پہنچایا قسم خدا کی میں تو اپنی بی بی کو اچھا ہی سمجھتا ہوں اور جس مرد سے تہمت (لگاتے) ہیں اس کو بھی میں نے اچھا ہی سمجھا ہے[2]۔

بَابُ شَهَادَةِ الْمُخْتَبِي

باب جو اپنے تئیں چھپا کر گواہ بنا ہو اس کی گواہی درست ہے۔

وَاَجَازَهٗ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ وَكَذٰلِكَ يُفْعَلُ بِالْكَاذِبِ الْفَاجِرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَابْنُ سِيْرِيْنَ وَعَطَاءٌ وَّقَتَادَةُ السَّمْعُ شَهَادَةٌ وَّقَالَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ لَمْ يُشْهِدُوْنِيْ عَلٰى شَيْءٍ وَّاِنِّيْ سَمِعْتُ كَذَا وَكَذَا۔

اور عمرو بن حریث[3] نے اس کو جائز رکھا ہے اور کہا کہ جو شخص جھوٹا بے ایمان ہو اس کے لیے یہی تدبیر کریں گے[4] اور شعبی اور ابن سیرین اور عطاء اور قتادہ نے کہا جو کوئی کسی سے کوئی بات سنے تو اس پر گواہی دے سکتا ہے گو وہ اس کو گواہ نہ بنائے[5] اور امام حسن بصری نے کہا[6] ایسی صورت میں گواہ یوں کہے مجھ کو انہوں نے کسی بات کا گواہ نہیں کیا بلکہ میں نے ایسا ایسا سنا۔

۱۱۶۲- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے سالم نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب کے ساتھ اس باغ کے قصد سے چلے جہاں ابن صیاد رہتا تھا[7] جب آپ وہاں پہنچے

---

[1] یہ عبداللہ بن ابی منافق مردود تھا ۱۲ منہ [2] صفوان بن معطلؓ ایک صحابی تھے نیک اور صالح ان سے حضرت عائشہؓ کو بدنام کیا تھا دے بچارے عورت کے نام سے واقف نہ تھے اور اللہ کی راہ میں شہید ہوئے ۱۲ منہ [3] یہ کم سن صحابہ میں سے تھے ان کے باپ بھی صحابی تھے اس کتاب میں ان کا ذکر صرف اسی مقام میں ہے اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] جھوٹا بے ایمان شخص لوگوں کے سامنے کسی کا حق تسلیم کرنے سے ڈرتا ہے ایسا نہ ہو وہ لوگ گواہ بن جائیں اور تنہائی میں اقرار کرتا ہے تو اس کا اقرار چھپ کر سن سکتے ہیں امام ابوحنیفہؒ نے اس کو جائز نہیں رکھا لیکن امام احمد اور مالک اور شافعی نے جائز رکھا ہے ۱۲ منہ [5] شعبی کے قول کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور ابن سیرین اور قتادہ کا قول آگے آئے گا اور عطا کا قول کرابیسی نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] اس کا نام صاف تھا اس کے ماں باپ یہودی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گمان تھا کہ شاید یہی دجال ہوگا ۱۲ منہ

صَیَّادٍ حَتّٰی اِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَھُوَ یَخْتِلُ اَنْ یَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَیَّادٍ شَیْئًا قَبْلَ اَنْ یَّرَاہُ وَابْنُ صَیَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰی فِرَاشِہٖ فِیْ قَطِیْفَۃٍ لَّہٗ فِیْھَا رَمْرَمَۃٌ اَوْ زَمْزَمَۃٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَیَّادٍ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَیَّادٍ اَیْ صَافِ ھٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاھٰی ابْنُ صَیَّادٍ

تو درختوں کی آڑ میں چلنے لگے آپ اس فکر میں تھے کہ ابن صیاد آپ کو نہ دیکھے اور آپ اس کی کچھ باتیں سن لیں اس وقت ابن صیاد ایک چادر لپیٹے ہوئے اپنے بچھونے پر لیٹا تھا اس میں گن گنا رہا تھا ابن صیاد کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا آپ درختوں کی آڑ لے رہے تھے وہ (ایک دم) ابن صیاد سے بول اٹھی صاف یہ محمدؐ آن پہنچے یہ سن کر ابن صیاد چپ ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش وہ چپ رہتی تو ابن صیاد کچھ کہتا ہم سنتے[1]

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ جَآءَتِ امْرَاَۃُ رِفَاعَۃَ الْقُرَظِیِّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَۃَ فَطَلَّقَنِیْ فَاَبَتَّ طَلَاقِیْ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الزَّبِیْرِ اِنَّمَا مَعَہٗ مِثْلُ ھُدْبَۃِ الثَّوْبِ فَقَالَ اَتُرِیْدِیْنَ اَنْ تَرْجِعِیْ اِلٰی رِفَاعَۃَ لَا حَتّٰی تَذُوْقِیْ عُسَیْلَتَہٗ وَیَذُوْقَ عُسَیْلَتَکِ وَاَبُوْبَکْرٍ جَالِسٌ عِنْدَہٗ وَخَالِدُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ یَنْتَظِرُ اَنْ یُّؤْذَنَ لَہٗ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ اَلَا تَسْمَعُ اِلٰی ھٰذِہٖ مَا تَجْھَرُ بِہٖ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا رفاعہ قرظی کی بی بی (سہیمہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی میں رفاعہ کے نکاح میں تھی اس نے مجھ کو طلاق دے دیا طلاق بھی کیسا تین طلاق اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کیا وہ تو کپڑے کے حاشیہ کی طرح ڈھیلے ہیں[2] آپ نے پوچھا کیا تو پھر رفاعہ کے پاس جایا چاہتی ہے یہ تو ہو نہیں سکتا جب تو دوسرے خاوند سے مزہ نہ اٹھائے اور وہ تجھ سے مزہ نہ اٹھائے اس وقت ابوبکر صدیق رضؓ آپ کے پاس بیٹھے تھے اور خالد بن سعید بن عاص دروازے پر کھڑے اجازت کے منتظر تھے خالد نے ابوبکر رضؓ کو پکارا کہا تم سنتے ہو یہ عورت پکار پکار کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہہ رہی ہے[3]۔

بَابٌ اِذَا شَھِدَ شَاھِدٌ اَوْ شُھُوْدٌ بِشَیْءٍ فَقَالَ اٰخَرُوْنَ مَا عَلِمْنَا ذٰلِکَ

باب اگر ایک گواہ یا کئی گواہوں نے ایک بات کی گواہی دی دوسرے لوگوں نے یوں کہا ہم کو تو معلوم نہیں

---

[1] یہیں سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ چھپ کر کسی کی باتیں سننا درست ہے اور جب درست ہوا تو اس پر گواہی دے سکتا ہے ۱۲منہ [2] یعنی نامرد ہیں اس کے عضو میں سختی نہیں یا ایسا چھوٹا عضو ہے کہ بالکل دخول نہیں ہوتا ۱۲منہ [3] یعنی ایسی شرم کی باتیں کھلم کھلا بلند آواز سے کہہ رہی امام بخاری نے یہیں سے یہ نکالا کہ چھپ کر گواہ بننا درست ہے کیونکہ خالد دروازے کے باہر تھے عورت کے سامنے نہ تھے باوجود اس کے خالد نے ایک قول کی نسبت اس عورت کی طرف کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد پر اعتراض نہیں کیا ۱۲منہ

يُحْكَمُ بِقَوْلِ مَنْ شَهِدَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ هٰذَا كَمَا أَخْبَرَ بِلَالٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ الْفَضْلُ لَمْ يُصَلِّ فَأَخَذَ النَّاسُ بِشَهَادَةِ بِلَالٍ كَذٰلِكَ إِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ أَنَّ لِفُلَانٍ عَلٰى فُلَانٍ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَشَهِدَ آخَرَانِ بِأَلْفٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ يُقْضٰى بِالزِّيَادَةِ۔

توجس نے گواہی دی[1] اس کا قول قبول ہوگا حمیدی نے کہا اس کی مثال یہ ہے جیسے بلال رضؓ نے یوں روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز پڑھی اور فضل بن عباس رضؓ نے یہ روایت کی کہ آپ نے نہیں پڑھی تو لوگوں نے بلال کے قول کو لیا اسی طرح اگر دو گواہوں نے یہ گواہی دی کہ زید کے عمرو پر ہزار روپیہ قرض نکلتے ہیں اور دو گواہوں نے یوں گواہی دی کہ ایک ہزار پانسو نکلتے ہیں تو ایک ہزار پانسو دلانے کا حکم دیا جائے گا۔

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي فَأَرْسَلَ إِلٰى آلِ أَبِي إِهَابٍ يَسْأَلُهُمْ فَقَالُوا مَا عَلِمْنَا أَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ۔

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عمرو بن سعید بن ابی حسین نے کہا مجھ کو عبداللہ بن ابی ملیکہ نے انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں نے ابواہاب بن عزیز کی بیٹی (غنیہ) سے نکاح کیا ایک عورت آئی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) کہنے لگی میں نے عقبہ اور اس کی جورو دونوں کو دودھ پلایا ہے عقبہ نے کہا میں تو نہیں جانتا تو نے مجھ کو دودھ پلایا ہے نہ تو نے مجھ سے کبھی یہ بیان کیا پھر عقبہ نے ابواہاب کے لوگوں سے پچھوا بھیجا وہ بھی یہی کہنے لگے ہم کو معلوم نہیں کہ اس عورت نے غنیہ کو دودھ پلایا ہو آخر عقبہ سوار ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے مدینہ میں آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا اب اس عورت کو تو کیونکر رکھ سکتا ہے جب ایسی بات کہی گئی (کہ وہ تیری بہن ہے) عقبہ نے اس کو چھوڑ دیا اس نے دوسرے سے نکاح کر لیا۔

بَابُ الشُّهَدَاءِ الْعُدُولِ

باب گواہ عادل[2] (معتبر) ہونا چاہییں۔

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ طلاق) میں فرمایا دو معتبر آدمیوں کو اپنے

[1] اور ایک امر ثابت کیا اسی کے موافق حکم ہوگا اس لیے کہ اثبات نفی پر مقدم ہے ۱۲ منہ [۵۲] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ عقبہ اور اس کی جورو کے عزیزوں کا بیان نفی تھا اور دودھ پلانے والی عورت کا بیان اثبات تھا آپ نے اسی کی گواہی قبول کی ۱۲ منہ [۵۳]

[2] عادل سے مراد یہ ہے کہ مسلمان آزاد عاقل بالغ نیک ہو تو کافر یا غلام یا مجنون یا نابالغ یا فاسق کی گواہی مقبول نہ ہوگی ۱۲ منہ

مِنْكُمْ وَمِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ۔

میں سے گواہ کرلو اور (سورۂ بقرہ میں) فرمایا جن گواہوں کو تم پسند کرتے ہو۔

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ إِنَّ أُنَاسًا كَانُوا يُؤْخَذُونَ بِالْوَحْيِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ وَإِنَّمَا نَأْخُذُكُمُ الْآنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا أَمِنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ وَلَيْسَ إِلَيْنَا مِنْ سَرِيرَتِهِ شَيْءٌ اللّٰهُ يُحَاسِبُهُ فِي سَرِيرَتِهِ وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوْءًا لَمْ نَأْمَنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَإِنْ قَالَ إِنَّ سَرِيرَتَهُ حَسَنَةٌ۔

ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عتبہ نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں وحی اُتر کر بعضے لوگوں سے مواخذہ ہوتا (اللہ تعالیٰ ان کی دل کی بات آپ کو بتلا دیتا) اور اب تو وحی آنا بند ہو گیا اب ہم تم کو تمہارے ظاہری اعمال پر پکڑیں گے جو کوئی ظاہر میں اچھے کام کرے گا اس پر ہم بھروسا کریں گے اسی کو اپنا مصاحب بنائیں گے اس کے دل کی بات سے ہم کو غرض نہیں اس کا حساب اللہ لے گا اور جو کوئی ظاہر میں برا کام کرے گا ہم نہ اس پر بھروسا کریں گے نہ اس کو سچا سمجھیں گے اگرچہ وہ دعویٰ کرے کہ میرا باطن اچھا ہے[1]۔

بَابُ تَعْدِيلِ كَمْ يَجُوزُ

باب تعدیل کے لیے کتنے آدمی ہونا چاہییں۔

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گیا لوگوں نے اس کی تعریف کی آپ نے فرمایا اس کے لیے واجب ہو گئی

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ فاسق بدکار کی بات نہ مانی جائے گی یعنی اس کی شہادت مقبول نہ ہوگی معلوم ہوا کہ شاہد کے لیے عدالت ضرور ہے ۱۲ منہ [2] حضرت عمرؓ کے اس قول سے ان بے وقوفوں کا رد ہوا جو ایک بدکار فاسق کو درویش اور ولی سمجھیں اور یہ دعویٰ کریں کہ ظاہری اعمال سے کیا ہوتا ہے دل اچھا ہونا چاہیے کہو جب حضرت عمرؓ ایسے شخص کو دل کا حال معلوم نہیں ہو سکتا تھا تو تم بیچارے کس باغ کی مولی ہو دل کا حال بغیر خدا وند کریم کے کوئی نہیں جانتا پیغمبر صاحب کو بھی اس کا علم وحی یعنی اللہ کے بتلانے سے ہوتا حضرت عمرؓ نے قاعدہ بیان کیا کہ ظاہر کے رو سے جس کے اعمال شرع کے موافق ہوں اس کو اچھا سمجھو اور جس کے اعمال شرع کے خلاف ہوں ان کو برا سمجھو اب اگر اس کا دل بالفرض اچھا بھی ہوگا جب بھی ہم اس کے برے سمجھنے میں کوئی مواخذہ دار نہ ہوں گے کیونکہ ہم نے شریعت کے قاعدے سے پر عمل کیا البتہ ہم اگر اس کو اچھا سمجھیں گے تو گنہگار ہوں گے ۱۲ منہ

مُرَّ بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا أَوْ قَالَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَجَبَتْ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ لِهٰذَا وَجَبَتْ وَلِهٰذَا وَجَبَتْ قَالَ شَهَادَةُ الْقَوْمِ الْمُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ۔

پھر دوسرا جنازہ گیا لوگوں نے اس کی برائی کی یا راوی نے اور کوئی لفظ کہا خیر آپ نے فرمایا اس کے لیے واجب ہوگئی لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ آپ نے دونوں کے لیے فرمایا واجب ہوگئی واجب ہوگئی آپ نے فرمایا مسلمانوں کی گواہی مقبول ہے[51] مسلمان زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ وَهُمْ يَمُوتُونَ مَوْتًا ذَرِيعًا فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ رضہ فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ فَأُثْنِيَ خَيْرٌ فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأُثْنِيَ خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأُثْنِيَ شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقُلْتُ مَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلٰثَةٌ قَالَ وَثَلٰثَةٌ قُلْتُ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے داؤد بن ابی الفرات نے کہا ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے انہوں نے ابوالاسود سے کہا میں مدینہ میں آیا وہاں ایک بیماری پھیل گئی تھی جس میں لوگ جلدی سے مرجاتے تھے آخر میں حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھا اتنے میں ایک جنازہ نکلا لوگوں نے اس کی تعریف کی حضرت عمرؓ نے کہا واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ نکلا اس کی بھی لوگوں نے تعریف کی حضرت عمرؓ نے کہا واجب ہوگئی پھر تیسرا جنازہ نکلا اس کی لوگوں نے برائی کی حضرت عمرؓ نے کہا واجب ہوگئی میں نے کہا کیا چیز واجب ہوگئی یا امیرالمومنین انہوں نے کہا میں نے وہی کہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے لیے چار آدمی نیکی کی گواہی دیں اللہ اس کو بہشت میں لے جائے گا ہم نے کہا اگر تین گواہی دیں آپ نے فرمایا تین بھی ہم نے کہا اگر دو آپ نے فرمایا دو بھی ہم نے یہ نہ پوچھا کہ اگر ایک گواہی دے[52]۔

بَابُ ۳۳۷ الشَّهَادَةِ عَلَى الْأَنْسَابِ وَالرَّضَاعِ الْمُسْتَفِيضِ وَالْمَوْتِ الْقَدِيمِ

باب نسب اور رضاعت میں جو مشہور ہو اسی طرح پرانی موت پر گواہی کا بیان کیا ہے[53]

[51] یعنی جس کی مسلمانوں نے تعریف کی اس کے لیے بہشت واجب ہوگئی اور جس کی برائی کی اس کے لیے دوزخ واجب ہوگئی ۱۲ منہ [52] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ تعدیل اور تزکیہ کے لیے کم سے کم دو شخصوں کی گواہی ضرور ہے امام مالک اور شافعی کا یہی قول ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ایک کی بھی گواہی کافی ہے ۱۲ قسطلانی [53] مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ ان چیزوں میں صرف بربنائے شہرت شہادت دینا درست ہے گو گواہ نے اپنی آنکھ سے ان واقعات کو نہ دیکھا ہو پرانی موت سے یہ مراد ہے کہ اس کو چالیس برس یا پچاس برس گزر چکے ہوں ۱۲ منہ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ وَالتَّثَبُّتِ فِيهِ۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو اور ابو سلمہ دونوں کو ثوبیہ (ابولہب کی لونڈی) نے دودھ پلایا تھا اور رضاعت میں احتیاط کرنا[51]

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ فَلَمْ آذَنْ لَهُ فَقَالَ أَتَحْتَجِبِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمُّكِ فَقُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي بِلَبَنِ أَخِي فَقَالَتْ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ أَفْلَحُ ائْذَنِي لَهُ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو حکم نے خبر دی انہوں نے عراک بن مالک سے انہوں نے عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا افلح[52] نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے ان کو اجازت نہیں دی وہ کہنے لگا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو میں تو تمہارا چچا ہوں میں نے کہا یہ کیسے اس نے کہا میری بھاوج نے تم کو دودھ پلایا ہے اور دودھ بھی میرے بھائی کا تھا حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے اس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا افلح سچ کہتا ہے اس کو اندر آنے دے۔

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِنْتِ حَمْزَةَ لَا تَحِلُّ لِي يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ هِيَ بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کی بیٹی (امامہ یا عمارہ) کے باب میں فرمایا وہ مجھ کو درست نہیں جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہی دودھ سے بھی حرام ہوتے[53] ہیں وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے۔

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے

[51] یہ حدیث خود امام بخاری نے کتاب الرضاع میں وصل کی ہے ۱۲ منہ [52] یعنی جب تک رضاعت اچھی طرح ثابت نہ ہو سنی سنائی بات پر عمل نہ کرنا مقصود امام بخاری کا اشارہ ہے حضرت عائشہؓ کی حدیث کی طرف جو آگے اس کتاب میں مذکور ہے کہ سوچ سمجھ کر کسی کو اپنا رضاعی بھائی قرار دو ۱۲ منہ [53] ان کی کنیت ابوالجعد تھی یہ حضرت عائشہؓ کے رضاعی چچا تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بغیر گواہی کے صرف افلح کا کہنا قبول فرمایا اس کی وجہ یہی ہوگی کہ یہ امر مشہور ہوگا یا خاص طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوگا ۱۲ منہ [54] قسطلانی نے کہا ان میں سے چار رشتے مستثنیٰ ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں لیکن رضاع سے حرام نہیں ہوتے ان کا ذکر ان شاء اللہ آگے کتاب النکاح میں آئے گا حمزہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کو ثوبیہ نے دودھ پلایا تھا تو دونوں رضاعی بھائی ہوئے گو حمزہ رشتہ کے رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے ۱۲ منہ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانًا حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَالَ يَا عَائِشَةُ مَنْ هٰذَا قُلْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ يَا عَائِشَةُ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ تَابَعَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ۔

خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے کہ حضرت عائشہ رض صدیقہ ام المومنین نے ان سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپ نے ایک مرد کی آواز سنی (جس کا نام معلوم نہیں ہوا) وہ حضرت حفصہ رض کے گھر میں جانے کی اجازت مانگ رہا تھا حضرت عائشہ رض نے کہا یا رسول اللہ میں سمجھتی ہوں وہ فلانا شخص ہے حفصہ رض کا چچا دودھ کے ناطے کا (ایک نسخے میں یوں ہے) حضرت عائشہ رض نے کہا یا رسول اللہ یہ مرد آپ کے گھر میں جانے کی اجازت مانگتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سمجھتا ہوں فلاں شخص ہے حفصہ رض کا رضاعی چچا حضرت عائشہ رض نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر فلاں شخص زندہ ہوتا اپنے رضاعی چچا کو کہا تو وہ میرے پاس (بے حجاب) آسکتا آپ نے فرمایا ہاں کیونکہ جیسے نسب سے محرم رشتے ہوتے ہیں ویسے ہی رضاع سے بھی۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اشعث بن ابی الشعثاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے مسروق سے حضرت عائشہ رض نے بیان کیا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت ایک شخص (ان کا رضاعی بھائی جس کا نام معلوم نہیں ہوا) میرے پاس بیٹھا تھا آپ نے پوچھا عائشہ رض یہ کون ہے میں نے عرض کیا میرا رضاعی بھائی ہے آپ نے فرمایا عائشہ رض ذرا دیکھ بھال کر چلو کون تمہارا بھائی ہے رضاعت وہی معتبر ہے جو کم سنی میں ہو[1] محمد بن کثیر کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے بھی سفیان ثوری سے روایت کیا۔

بَابُ شَهَادَةِ الْقَاذِفِ وَ

باب قاذف (زنا کی تہمت لگانے والا) اور چور اور

[1] یعنی مدت رضاعت میں دو سال کے اندر اور مفصل بیان انشاء اللہ آگے آئے گا ۱۲ منہ

السَّارِقِ وَالزَّانِي۔

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَجَلَدَ عُمَرُ اَبَا بَكْرَةَ وَشِبْلَ بْنَ مَعْبَدٍ وَنَافِعًا بِقَذْفِ الْمُغِيْرَةِ ثُمَّ اسْتَتَابَهُمْ وَقَالَ مَنْ تَابَ قَبِلْتُ شَهَادَتَهُ وَاَجَازَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَسَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَطَاؤُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَالشَّعْبِيُّ وَعِكْرِمَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَمُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ وَشُرَيْحٌ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَالَ اَبُو الزِّنَادِ الْاَمْرُ عِنْدَنَا بِالْمَدِيْنَةِ اِذَا رَجَعَ الْقَاذِفُ عَنْ قَوْلِهِ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ اِذَا اَكْذَبَ نَفْسَهُ جُلِدَ وَقُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ اِذَا جُلِدَ الْعَبْدُ ثُمَّ اُعْتِقَ جَازَتْ شَهَادَتُهُ وَاِنِ اسْتُقْضِيَ الْمَحْدُوْدُ

حرام کار کی گواہی کا بیان :۔

اور اللہ نے (سورۂ نور میں) فرمایا ایسے تہمت لگانے والوں کی گواہی کبھی نہ مانو یہی لوگ تو بدکار ہیں مگر جو توبہ کر لیں [1] تو حضرت عمرؓ نے ابوبکرہ صحابی (نفیع بن حارث) اور شبل بن معبد (ان کی ماں جائے بھائی) اور نافع بن حارث کو حد لگائی مغیرہ پر تہمت کرنے کی وجہ سے [2] پھر ان سے توبہ کرائی اور کہا جو کوئی توبہ کرلے اس کی گواہی قبول ہوگی اور عبداللہ بن عتبہ اور عمر بن عبدالعزیز اور سعید بن جبیر اور طاؤس اور مجاہد اور شعبی اور عکرمہ اور زہری اور محارب بن دثار اور شریح اور معاویہ ابن قرہ نے بھی توبہ کے بعد اس کی گواہی جائز رکھی ہے [3] اور ابوالزناد نے کہا [4] ہمارے نزدیک مدینہ طیبہ میں تو یہ حکم ہے جب قاذف اپنے قول سے پھر جائے اور استغفار کرے تو اس کی گواہی قبول ہوگی اور شعبی اور قتادہ نے کہا [5] جب وہ اپنے تئیں جھٹلائے اور اس کو حد پڑ جائے تو اس کی گواہی قبول ہوگی اور سفیان ثوری نے کہا [6] جب غلام کو حد قذف پڑے اس کے بعد وہ آزاد ہو جائے تو اس کی گواہی قبول ہوگی اور جس کو حد قذف پڑی ہو اگر وہ

---

[1] غرض امام بخاری رہ کی یہ ہے کہ قاذف اگر توبہ کرے تو آئندہ اس کی گواہی مقبول ہوگی آیت سے یہی نکلتا ہے اور جمہور علماء کا بھی قول ہے حنفیہ کہتے ہیں توبہ کرنے سے وہ فاسق نہیں رہتا لیکن اس کی گواہی کبھی مقبول نہ ہوگی بعضوں نے کہا اگر اس کو حد لگ گئی تو گواہی قبول ہوگی حد سے پہلے قبول نہ ہوگی ۱۲ منہ [2] ہوا یہ کہ مغیرہ بن شعبہ کوفہ کے حاکم تھے ان تینوں نے ان کے نسبت یہ بیان کیا کہ انہوں نے ام جمیل ایک عورت سے زنا کی لیکن چوتھے گواہ زیاد نے یہ بیان کیا کہ میں نے دونوں کو ایک چادر میں دیکھا اور مغیرہ کی سانس چڑھ رہی تھی اس سے زیادہ میں نے کچھ نہیں دیکھا حضرت عمرؓ نے ان تینوں کو حد قذف لگائی ۱۲ منہ [3] عبداللہ بن عتبہ کی روایت کو طبری نے اور عمر بن عبدالعزیز کی طبری اور خلال نے اور سعید بن جبیر کی طبری نے اور طاؤس اور مجاہد کی سعید بن منصور نے اور شعبی کی طبری نے اور زہری کی ابن جریر نے وصل کی اور محارب اور شریح اور معاویہ کی نسبت حافظ نے کہا کہ مجھے ان کی روایت جس میں گواہی قبول ہونے کی صراحت ہو نہیں ملی ۱۲ منہ [4] یہ مدینہ کے بڑے فقیہ ہیں ان کے اثر کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] ان دونوں اثروں کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] یہ روایت ان کی جامع میں موجود ہے عبداللہ بن ولید عدنی نے ان سے روایت کی ۱۲ منہ

نَقَضَایَاہُ جَائِزَۃٌ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا تَجُوْزُ
شَهَادَۃُ الْقَاذِفِ وَاِنْ تَابَ ثُمَّ قَالَ لَا یَجُوْزُ
نِكَاحٌ بِغَیْرِ شَاهِدَیْنِ فَاِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَۃِ
مَحْدُوْدَیْنِ جَازَ وَاِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَۃِ عَبْدَیْنِ
لَمْ یَجُزْ وَاَجَازَ شَهَادَۃَ الْمَحْدُوْدِ وَالْعَبْدِ
وَالْاَمَۃِ لِرُؤْیَۃِ هِلَالِ رَمَضَانَ وَكَیْفَ
تُعْرَفُ تَوْبَتُهٗ وَقَدْ نَفَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الزَّانِیَ سَنَۃً وَّنَهَی النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِ كَعْبِ
ابْنِ مَالِكٍ وَّصَاحِبَیْهِ حَتّٰی مَضٰی خَمْسُوْنَ
لَیْلَۃً۔

قاضی بنایا جائے تو اس کا فیصلہ نافذ ہوگا اور بعض لوگ (امام ابوحنیفہ) کہتے ہیں قاذف کی گواہی قبول نہ ہوگی گو وہ توبہ کرے پھر یہ بھی کہتے ہیں[1] کہ بغیر دو گواہوں کے نکاح درست نہیں ہوتا اور اگر حد قذف پڑے ہوئے گواہوں کی گواہی سے نکاح کیا تو نکاح درست ہوگا اگر دو غلاموں کی گواہی سے کیا تو درست نہ ہوگا اور انہی لوگوں نے حد قذف پڑے ہوئے لوگوں کی اور لونڈی غلام کی گواہی رمضان کے چاند کے لیے درست رکھی ہے[2] اور اس باب میں یہ بیان ہے کہ قاذف کی توبہ کیونکر معلوم ہوگی[3] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو زانی کو ایک سال کے لیے اخراج کیا[4] اور آپ نے کعب بن مالکؓ اور ان کے دونوں ساتھیوں سے منع کر دیا کوئی بات نہ کرے پچاس راتیں اسی طرح گزریں۔[5]

۱۱۷۳ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ
ابْنُ وَهْبٍ عَنْ یُوْنُسَ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ
یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ
ابْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ امْرَاَۃً سَرَقَتْ فِیْ غَزْوَۃِ
الْفَتْحِ فَاُتِیَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے اور لیث نے کہا مجھ سے[6] یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ایک عورت (فاطمہ بنت اسود) نے غزوہ فتح میں چوری کی[7] اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پکڑ لائے آپ نے حکم دیا

---

[1] یہ امام بخاری نے امام ابوحنیفہ پر اعتراض کیا کہ قاذف کی گواہی کہتے ہیں مقبول نہیں ہے لیکن نکاح میں قاذف کی شہادت سے جائز بتلاتے ہیں ۱۲ منہ [2] حالانکہ یہ بھی ایک قسم کی گواہی ہے تو جب محدود فی القذف کی گواہی حنفیہ نے ناجائز رکھی ہے تو اس کو کیوں جائز رکھتے ہیں ۱۲ منہ [3] شافعی اور اکثر سلف کا یہ قول ہے کہ قاذف جب تک اپنے تئیں جھٹلائے نہیں اس کی توبہ صحیح نہ ہوگی اور امام مالک کا یہ قول ہے کہ جب نیک کام زیادہ کرنے لگے تو ہم سمجھ جائیں گے کہ اس نے توبہ کی اپ اپنے تئیں جھٹلانا ضرور نہیں ہے اور امام بخاری کا بھی میلان اسی طرف معلوم ہوتا ۱۲ منہ [4] یہ روایت آگے موصولاً مذکور ہوگی ۱۲ منہ [5] یہ روایت غزوہ تبوک میں مذکور ہوگی موصولاً ان دونوں روایتوں سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ قاذف کو سزا ہو جانا بس یہی توبہ ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی کو اور کعب بن مالک اور ان کے ساتھیوں کو سزا دینے کے بعد توبہ کی کوئی تکلیف نہیں دی ۱۲ منہ [6] لیث کی روایت کو ابو داؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] یہ عورت مخزومی قریش کے اشراف میں سے تھی اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے ایک چادر چرائی تھی جیسے ابن ماجہ کی روایت میں اس کی صراحت ہے اور ابن سعد کی روایت میں زیور چرانا مذکور ہے ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ ثُمَّ اَمَرَ فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرْفَعُ حَاجَتَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس کا ہاتھ کاٹا گیا حضرت عائشہؓ نے کہا اس عورت کی توبہ اچھی ہوگئی اس نے نکاح کیا پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتی میں اس کی ضرورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر دیتی۔

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَمَرَ فِيمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصِنْ بِجَلْدِ مِائَةٍ وَتَغْرِيبِ عَامٍ۔

ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے یہ حکم دیا کہ جو شخص محصن نہ ہو اور زنا کرے اس کو سو کوڑے مارو اور ایک سال کے لیے جلا وطن کرو۔[۲]

بَابٌ لَا يَشْهَدُ عَلٰى شَهَادَةِ جَوْرٍ اِذَا اُشْهِدَ۔

باب اگر ظلم کی بات پر گواہ بنانا چاہیں تو نہ بنے۔

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رض قَالَ سَاَلَتْ اُمِّيْ اَبِيْ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لِيْ مِنْ مَالِهِ ثُمَّ بَدَا لَهُ فَوَهَبَهَا لِيْ فَقَالَتْ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ وَاَنَا غُلَامٌ فَاَتٰى بِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمَّهُ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَاَلَتْنِيْ بَعْضَ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ابو حیان (یحیی بن سعید) تیمی نے انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے کہا میری والدہ نے والد سے کہا وہ اپنے مال میں سے کچھ میرے نام ہبہ کر دیں (پہلے تو انہوں نے انکار کیا) پھر مان لیا اور میرے نام) ایک غلام یا لونڈی یا باغ) ہبہ کر دیا والدہ نے کہا میں اس وقت تک راضی نہ ہونگی جب تک تم اس ہبہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ کر دو گے یہ سن کر والد نے میرا ہاتھ پکڑا ان دنوں میں لڑکا تھا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئے اور عرض کیا اس

---

[۱] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے طحاوی نے کہا چور کی شہادت بالا جماع مقبول ہے جب وہ توبہ کرے باب کا مطلب یہ تھا کہ قاذف کی توبہ کیونکر مقبول ہوگی لیکن حدیث میں چور کی توبہ مذکور ہے تو امام بخاری نے قاذف کو چور پر قیاس کیا ۱۲ منہ [۲] اس حدیث سے باب کا مطلب نکلنا مشکل ہے اور شاید امام بخاری کا مقصود یہ ہو کہ جب حدیث میں زنا نے غیر محصن کی سزا یہی مذکور رہوئی کہ سو کوڑے مارو اور ایک سال کے لیے جلا وطن کرو اور توبہ کا علیحدہ ذکر نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ اس کا ایک سال تک بے وطن رہنا یہی توبہ ہے اس کے بعد اس کی شہادت قبول ہوگی ۱۲ منہ

الْمَوْهِبَةِ لِهٰذَا قَالَ أَلَكَ وَلَدٌ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأُرَاهُ قَالَ لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ وَقَالَ أَبُو حَرِيزٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ۔

کی ماں نے جو رواحہ کی بیٹی ہے مجھ سے یہ درخواست کی کہ میں اس بچے کے نام کچھ ہبہ کر دوں آپ نے پوچھا تیری اور اولاد بھی ہے اس کے سوا والد نے کہا جی ہے نعمان نے کہا میں سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا تو مجھ کو ظلم کی بات پر گواہ نہ بنا اور ابو حریز نے شعبی سے یوں نقل کیا آپ نے فرمایا میں ظلم کی بات پر گواہ نہیں بنتا [1]

۱۱۷۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ۔

ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابو جمرہ نے کہا میں نے زہدم بن مضرب سے سنا کہا میں نے عمران بن حصینؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب زمانوں میں بہتر میرا زمانہ ہے (صحابہؓ کا) پھر ان کا جو ان سے نزدیک ہیں (تابعین کا) پھر ان کا جو ان سے نزدیک ہیں (تبع تابعین) کا عمران نے کہا میں نہیں جانتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زمانوں کا (اپنے بعد) ذکر کیا یا تین کا پھر آپ نے فرمایا تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہونگے جو چور جن میں ایمان کا نام نہ ہوگا اور کوئی ان کو گواہ نہ بنائے یا نہ بلائے جب بھی گواہی دینے کو موجود ہوں گے منت مانیں گے پوری نہ کریں گے موٹاپا ان پر پھٹ پڑے گا [2]

۱۱۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے خبر دی انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں میں بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں پھر جو ان کے قریب پھر ایسے لوگ

---

[1] ہمارے مشائخ حنابلہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ اولاد کو برابر برابر دینا چاہیئے اور یہ عدل واجب ہے لیکن جمہور اس کو واجب نہیں جانتے البتہ سنت کہتے ہیں ۱۲ منہ [2] حدیث میں قرن کا لفظ ہے جو اسی یا چالیس برس کا ہوتا ہے یا سو برس کا ۱۲ منہ [3] حرام کا مال کھا کر خوب موٹے بنیں گے ۱۲ منہ

تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَكَانُوا يَضْرِبُونَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ۔

(دنیا میں) آئیں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے[1] ابراہیم نخعی نے کہا (بچپنے میں) ہم کو شہادت اور عہد پر مار پڑتی تھی[2]

بَابُ مَا قِيلَ فِي شَهَادَةِ الزُّورِ

باب جھوٹی گواہی بڑا گناہ ہے۔

لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَكِتْمَانِ الشَّهَادَةِ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ تَلْوُوا أَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ۔

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فرقان میں) فرمایا بہشت کا بالاخانہ انہی کو ملے گا جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اسی طرح گواہی چھپانا بھی گناہ ہے اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا گواہی مت چھپاؤ جو کوئی اس کو چھپائے اس کے دل میں کھوٹ ہے اور اللہ تمہارے کام خوب جانتا ہے اور (سورۂ نساء میں) جو فرمایا اگر تم پیچدار بات کہو (لگی لپٹی) یعنی گواہی میں[3]۔

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ جَرِيرٍ وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ وَأَبُو عَامِرٍ وَبَهْزٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ۔

ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے وہب بن جریر اور عبدالملک بن ابراہیم سے سنا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے عبیداللہ بن ابی بکر بن انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کبیرہ (بڑے) گناہ کون کون سے ہیں آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور (ناحق) خون کرنا اور جھوٹی گواہی دینا[4] وہب بن جریر کے ساتھ اس حدیث کو غندر اور ابو عامر اور بہز اور عبدالصمد نے بھی شعبہ سے روایت کیا۔

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے جریری نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے باپ (نفیع رضی اللہ عنہ بن حارث) سے انہوں نے کہا

---

[1] مطلب یہ ہے کہ نہ گواہی میں ان کو باک ہوگا نہ قسم کھانے میں جلدی کے مارے کبھی گواہی پہلے ادا کریں گے پھر قسم کھائیں گے کبھی قسم پہلے کھالیں گے پھر گواہی دیں گے ۱۲ منہ [2] یہ تعلیق نہیں ہے بلکہ اسی اسناد سے منقول ہے جو اوپر بیان ہوا مطلب یہ ہے کہ اشهد باللہ یا علی عہد اللہ ایسی باتوں کے منہ سے نکالنے پر ہمارے بزرگ ہم کو مارا کرتے تاکہ قسم کھانے کی عادت نہ پڑ جائے ۱۲ منہ [3] یہ تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اس کو طبرانی نے نکالا ۱۲ منہ [4] حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بڑے گناہ یہی ہیں اور نہیں ہیں بلکہ صرف بیان کرنا بعضے گناہوں کا منظور ہے جو سب میں بڑے گناہ تھے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلَاثًا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو بڑے بڑے گناہ نہ بتلاؤں تین بار یہ فرمایا صحابہؓ نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ بتلائیے آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے تکیہ سے الگ ہو گئے فرمایا اور جھوٹ بولنا سن رکھو بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم (دل میں) کہنے لگے کاش آپ چپ ہو جاتے اسمٰعیل بن ابراہیم راوی نے یوں کہا[1] ہم سے جریری نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن نے۔

بَابُ شَهَادَةِ الْأَعْمٰى وَأَمْرِهِ وَنِكَاحِهِ وَإِنْكَاحِهِ وَمُبَايَعَتِهِ وَقَبُوْلِهِ فِي التَّأْذِيْنِ وَغَيْرِهِ وَمَا يُعْرَفُ بِالْأَصْوَاتِ وَأَجَازَ شَهَادَتَهُ قَاسِمٌ وَالْحَسَنُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ وَالزُّهْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ تَجُوْزُ شَهَادَتُهُ إِذَا كَانَ عَاقِلًا وَقَالَ الْحَكَمُ رُبَّ شَيْءٍ تَجُوْزُ فِيْهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ أَرَأَيْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ رض لَوْ شَهِدَ عَلَى شَهَادَةٍ أَكُنْتَ تَرُدُّهُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض يَبْعَثُ رَجُلًا إِذَا

باب اندھے کی گواہی اور اس کا معاملہ اور اپنا یا دوسرے کا نکاح پڑھانا یا بیع و شرا کرنا اور اذان وغیرہ (جیسے امامت اور اقامت) بھی اندھے کی درست ہے اسی طرح اندھے کی گواہی ان باتوں میں جو آواز سے معلوم ہوتی ہیں اور قاسم اور حسن بصری اور محمد بن سیرین اور زہری اور عطاء بن ابی رباح نے اندھے کی گواہی جائز رکھی ہے[2] اور شعبی نے کہا اگر اندھا عقل والا ہو[3] تو اس کی گواہی درست ہے اور حکم بن عتیبہ نے کہا[4] بعضی باتوں میں اندھے کی گواہی جائز ہو گی اور زہری نے کہا[5] بھلا بتلاؤ اگر عبداللہ بن عباسؓ (جو اندھے ہو گئے تھے) کسی بات کی گواہی دیں تو تم منظور نہ کرو گے اور عبداللہ بن عباسؓ[6] ایک آدمی

---

[1] کیونکہ آپ کو بار بار یہ فرمانے میں تکلیف ہو رہی تھی صحابہ نے آپ پر شفقت کی راہ سے یہ چاہا کہ آپ تکلیف نہ اٹھائیں خاموش رہیں ۱۲ منہ [2] اس روایت کو امام بخاری نے کتاب استتابۃ المرتدین میں وصل کیا اس سند کے لانے سے یہ غرض ہے کہ جریری کا سماع عبدالرحمٰن سے ثابت ہو ۱۲ منہ [3] قاسم کے اثر کو سعید بن منصور نے اور حسن اور ابن سیرین اور زہری کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے اور عطاء کے اثر کو اثرم نے وصل کیا قسطلانی نے کہا مالکیہ کا یہی مذہب ہے کہ اندھے کی گواہی قبول ہے اور بہرے کی گواہی فعل میں درست ہے اور گواہ کے لیے یہ ضرور نہیں کہ انکھیارا اور کان والا ہو اور شافعیہ اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ اندھے کی گواہی درست نہیں ہے کیونکہ آواز مشتبہ ہو جاتی ہے ۱۲ منہ [4] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کو کرابیسی نے ادب القضا میں وصل کیا ۱۲ منہ [7] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا۔ اس آدمی کا نام معلوم نہیں ہوا اس اثر سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ اندھا اپنے معاملات میں دوسرے آدمی پر اعتماد کر سکتا ہے حالانکہ وہ اس کی صورت نہیں دیکھتا ۱۲

غَابَتِ الشَّمْسُ أَفْطَرَ وَيَسْأَلُ عَنِ الْفَجْرِ فَإِذَا قِيلَ لَهُ طَلَعَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَعَرَفَتْ صَوْتِي قَالَتْ سُلَيْمَانُ ادْخُلْ فَإِنَّكَ مَمْلُوكٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ شَيْءٌ وَأَجَازَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ شَهَادَةَ امْرَأَةٍ مُنْتَقِبَةٍ۔

کو بھیجتے جب وہ کہتا سورج ڈوب گیا تو وہ روزہ افطار کرتے اور لوگوں سے پوچھتے کیا صبح ہوگئی جب وہ کہتے ہاں ہوگئی تو دو رکعتیں پڑھتے اور سلیمان بن یسار نے کہا (جو غلام تھے) میں حضرت عائشہؓ پاس گیا اندر آنے کی اجازت چاہی انہوں نے میری آواز پہچان لی اور فرمایا آ جب تک تجھ پر کچھ باقی ہے تو غلام ہے[1] اور سمرہ بن جندبؓ صحابی نے ایک نقاب ڈالی ہوئی عورت کی گواہی جائز رکھی[2]۔

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا وَزَادَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ تَهَجَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَسَمِعَ صَوْتَ عَبَّادٍ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَصَوْتُ عَبَّادٍ هٰذَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا۔

ہم سے محمد بن عبید اللہ ابن میمون نے بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک شخص (عبداللہ بن یزید انصاری) کو قرآن پڑھتے سنا فرمایا اللہ اس پر رحمت کرے اس نے مجھے ایک سورت کی فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں جو میں بھول گیا تھا اور عباد بن عبداللہ نے حضرت عائشہؓ سے اتنا اور بڑھایا کہ آپ میرے حجرے میں تہجد کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں آپ نے عباد بن بشر کی آواز سنی وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے آپ نے پوچھا عائشہ کیا یہ عباد کی آواز ہے انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا اللہ عباد پر رحم کر[3]۔

۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا

---

[1] اور غلام سے پردہ کرنا حضرت عائشہؓ ضروری نہیں سمجھتی تھیں خواہ اپنا غلام ہو یا کسی اور کا سلیمان بن یسار مکاتب تھے ان کا بدل کتابت ادا نہیں ہوا تھا حضرت عائشہؓ نے فرمایا جب تک بدل کتابت میں سے ایک پیسہ بھی تجھ پر باقی ہے تو غلام ہی سمجھا جائے گا ۱۲ منہ

[2] اس عورت کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

[3] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن یزید یا عباد کی صورت نہیں دیکھی صرف آواز سنی اور اس پر اعتماد کیا تو معلوم ہوا کہ اندھا آدمی بھی آواز سنے تو شہادت دے سکتا ہے اگر اس کی آواز پہچانتا ہو ۱۲ منہ

ابن عمر رض قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان بلالا یؤذن بلیل فکلوا واشربوا حتی یؤذن او قال حتی تسمعوا اذان ابن ام مکتوم وکان ابن ام مکتوم رجلا اعمی لا یؤذن حتی یقول لہ الناس اصبحت۔

۱۸۱ حدثنا زیاد بن یحیی حدثنا حاتم بن وردان حدثنا ایوب عن عبد اللہ ابن ابی ملیکۃ عن المسور بن مخرمۃ رض قال قدمت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقبیۃ فقال لی ابی مخرمۃ انطلق بنا الیہ عسی ان یعطینا منہا شیئا فقام ابی علی الباب فتکلم فعرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم صوتہ فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ قباء وھو یریہ محاسنہ وھو یقول خبأت ھذا لک خبأت ھذا لک

باب شہادۃ النساء

وقولہ تعالی فان لم یکونا رجلین فرجل وامرأتان۔

۱۸۲ حدثنا ابن ابی مریم اخبرنا محمد بن جعفر قال اخبرنی زید عن عیاض بن عبد اللہ عن ابی سعید الخدری رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الیس شہادۃ المرأۃ مثل نصف شہادۃ الرجل قلنا بلی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو بلال رض رات رہے سے اذان دے دیتا ہے تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے یا تم اس کی اذان کی آواز سنو اور ابن ام مکتوم اندھے تھے وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک لوگ ان سے نہ کہتے صبح ہو گئی۔[1]

ہم سے زیاد بن یحیی نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن وردان نے کہا ہم سے ایوب سختیانی سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبائیں آئیں (اچکنیں) تو والد نے کہا تو میرے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس چل شاید آپ ہم کو بھی ایک قبا دیں خیر والد دروازے پر کھڑے ہو رہے اور بات کرنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز پہچانی آپ ایک قبا لیے ہوئے باہر نکلے اور والد کو اس کی خوبیاں دکھلانے لگے فرمایا میں نے یہ تیرے لیے اٹھا رکھی تھی تیرے لیے چھپا رکھی تھی۔

باب عورتوں کی گواہی کا بیان :۔

اور اللہ تعالی نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد دو عورتیں سہی۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو زید بن اسلم نے انہوں نے عیاض بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو سعید خدری رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کیا عورت کی گواہی آدھے مرد کے برابر نہیں ہے ہم نے عرض کیا بے شک آدھے مرد کے برابر ہے

---

[1] اس حدیث کی مطابقت باب سے ظاہر ہے کہ لوگ ابن مکتوم کی اذان پر اعتماد کرتے کھانا پینا چھوڑ دیتے حالانکہ وہ اندھے تھے ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ عورت کی گواہی آپ نے جائز رکھی ۱۲ منہ

قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا۔

آپ نے فرمایا بس اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کی عقل کم ہے۔

بَابُ شَهَادَةِ الْإِمَاءِ وَالْعَبِيدِ

باب لونڈی غلاموں کی گواہی کا بیان۔

وَقَالَ أَنَسٌ شَهَادَةُ الْعَبْدِ جَائِزَةٌ إِذَا كَانَ عَدْلًا وَأَجَازَهُ شُرَيْحٌ وَزُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ شَهَادَتُهُ جَائِزَةٌ إِلَّا الْعَبْدَ لِسَيِّدِهِ وَأَجَازَهُ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ فِي الشَّيْءِ التَّافِهِ وَقَالَ شُرَيْحٌ كُلُّكُمْ بَنُو عَبِيدٍ وَإِمَاءٍ۔

اور انس بن مالکؓ نے کہا اگر غلام عادل ہو تو اس کی گواہی جائز ہے اور شریح قاضی اور زرارہ بن اوفی نے بھی اس کو جائز رکھا ہے اور ابن سیرین نے کہا غلام کی گواہی جائز ہے مگر اپنے مالک کے فائدے کے لیے جائز نہیں اور امام حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے کم قیمت حقیر چیز میں اس کی گواہی جائز رکھی اور شریح نے کہا تم سب لوگ لونڈی غلام کی اولاد ہو۔

۲۴۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ

ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے

۱؎ جب تو اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کو ایک مرد کے برابر قرار دیا تمام حکما کا اس پر اتفاق ہے کہ عورت کی عقل بہ نسبت مرد کے ضعیف ہے اس کے قوی دماغیہ بھی جسمانی قوی کی طرح مرد سے کمزور ہیں اب اگر شاذ و نادر کوئی عورت ایسی نکل آئی جس کی جسمانی یا دماغی طاقت مردوں سے زیادہ ہو تو اس سے اکثری فطری قاعدے میں کوئی خلل نہیں آ سکتا یہ صحیح ہے کہ تعلیم سے مرد اور عورت کے قوی دماغی میں اسی طرح ریاضت اور کثرت سے قوی جسمانی میں ترقی ہو سکتی ہے مگر کسی حال میں عورت کی صنف کی فضیلت مرد کے صنف پر ثابت نہیں ہوتی اور جن لوگوں نے یہ خیال کیا ہے کہ تعلیم اور ریاضت سے عورتیں مردوں پر فضیلت حاصل کر سکتی ہیں یہ ان کی غلطی ہے کس لیے کہ بحث نوع ذکور اور نوع نسواں میں ہے نہ کسی خاص شخص مذکر یا مونث میں قسطلانی نے کہا رمضان کے چاند کی روایت میں ایک شخص کی شہادت کافی ہے اور اموال کے دعاوی میں ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ ہو سکتا ہے اسی طرح اموال اور حقوق میں ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت پر بھی اور حدود نکاح اور قصاص میں عورتوں کی شہادت جائز نہیں ۱۲ منہ ۲؎ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا مختار بن فلفل سے انہوں نے انس رضی سے ۱۲ منہ ۳؎ شریح کے اثر کو ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور نے وصل کیا مگر اس میں یہ ہے کہ تھوڑی کم قیمت چیزیں جب وہ عادل ہو ایک روایت میں یوں ہے بشرطیکہ اپنے مالک کے حق میں گواہی نہ دے یعنی مالک کے فائدے کے لیے اس کی گواہی مقبول نہ ہوگی زرارہ بن اوفی بصرے کے قاضی تھے ۱۲ منہ ۴؎ ابن سیرین کے اثر کو عبد اللہ بن احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵؎ ان دونوں اثروں کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۶؎ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا۔ شریح کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک خاندان کے آبا و اجداد کسی نہ کسی زمانے میں غلام رہ چکے ہیں یہاں تک کہ عرب لوگ بھی حضرت ہاجرہ کی اولاد ہیں جو لونڈی تھیں یا مطلب یہ ہے کہ سب اللہ کے لونڈی غلام ہیں ہمارے امام احمد بن حنبل نے اسی کے موافق حکم دیا ہے کہ لونڈی غلام کی جب وہ عادل اور ثقہ ہو گواہی مقبول ہے مگر ائمہ ثلاثہ نے اس کو جائز نہیں رکھا ہے ۱۲ منہ

سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ أَوْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابٍ قَالَ فَجَاءَتْ أَمَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنِّي قَالَ فَتَنَحَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ وَكَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ أَنْ قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا فَنَهَاهُ عَنْهَا۔

کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا انہوں نے کہا مجھ سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا یا میں نے عقبہ سے سنا انہوں نے ام یحییٰ بنت ابی اہاب (غنیہ) سے نکاح کیا پھر ایک کالی لونڈی آئی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) وہ کہنے لگی میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے عقبہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے منہ پھیر لیا میں دوسری طرف سے آپ کے سامنے آیا اور پھر عرض کیا آپ نے فرمایا اب نکاح کیونکر رہ سکتا ہے جب وہ لونڈی کہتی ہے اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے غرض آپ نے عقبہ کو اس عورت کے رکھنے سے منع فرمایا۔

بَابُ ۸۰ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ

باب صرف دودھ پلانے والی کی گواہی کافی ہونا۔

۱۱۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَكَيْفَ وَقَدْ قِيلَ دَعْهَا عَنْكَ أَوْ نَحْوَهُ

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے عمر بن سعید سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں نے کہا میں نے ایک عورت (غنیہ) سے نکاح کیا پھر ایک دوسری عورت آئی کہنے لگی میں نے تو تم دونوں (میاں بی بی) کو دودھ پلایا ہے عقبہ نے کہا میں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے فرمایا تو اس عورت کو کیسے رکھ سکتا ہے جب ایسی بات کہی جاتی ہے (کہ وہ تیری دودھ بہن ہے) یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔

بَابُ ۸۱ تَعْدِيلِ النِّسَاءِ بَعْضِهِنَّ بَعْضًا۔

باب عورتیں عورتوں کا تزکیہ کر سکتی ہیں (یعنی اُن کی پاکیزگی اور ثقاہت بیان کر سکتی ہیں)۔

۱۱۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَأَفْهَمَنِي بَعْضَهُ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ

ہم سے ابو الربیع سلیمان بن داؤد نے بیان کیا امام بخاری نے کہا مجھے اس حدیث کے کچھ مطلب احمد بن یونس نے سمجھائے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص لیثی اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے

---

۵ یہیں سے باب کا مطلب نکلا کیونکہ آپ نے لونڈی کی شہادت جائز رکھی اور ائمہ ثلاثہ کا رد ہوا ۱۲ منہ

عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوْا
فَبَرَّأَهَا اللهُ مِنْهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكُلُّهُمْ
حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِنْ حَدِيْثِهَا وَبَعْضُهُمْ
أَوْعَى مِنْ بَعْضٍ وَأَثْبَتُ لَهُ اقْتِصَاصًا وَ
قَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْحَدِيْثَ
الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ
يُصَدِّقُ بَعْضًا زَعَمُوْا أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ
فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ
فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِيْ غَزَاةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ
سَهْمِيْ فَخَرَجْتُ مَعَهُ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ
فَأَنَا أُحْمَلُ فِيْ هَوْدَجٍ وَأُنْزَلُ فِيْهِ فَسِرْنَا
حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ
آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيْلِ فَقُمْتُ حِيْنَ آذَنُوْا
بِالرَّحِيْلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ
فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِيْ أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ
فَلَمَسْتُ صَدْرِيْ فَإِذَا عِقْدٌ لِيْ مِنْ جَزْعِ
أَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِيْ
فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ فَأَقْبَلَ الَّذِيْنَ يَرْحَلُوْنَ
لِيْ فَاحْتَمَلُوْا هَوْدَجِيْ فَرَحَلُوْهُ عَلَى بَعِيْرِيَ
الَّذِيْ كُنْتُ أَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُوْنَ أَنِّيْ فِيْهِ
وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يُثْقِلْنَ وَلَمْ

انہوں نے حضرت عائشہؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی
تھیں وہ قصہ بیان کیا جب تہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت
لگائی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی پاکیزگی بیان کی زہری نے کہا ان
سب لوگوں (یعنی عروہ اور سعید وغیرہ) نے مجھ سے اس حدیث
کا ایک ٹکڑا بیان کیا اور ان میں کسی نے اس کو خوب یاد رکھا اور اچھی
طرح روانی سے بیان کیا اور میں نے ان میں سے ہر ایک کی حدیث
جو اس نے حضرت عائشہؓ سے نقل کی یاد رکھی اور ایک کی روایت
دوسرے کی تصدیق کرتی ہے (باہم اختلاف نہیں ہے) انہوں
نے کہا حضرت عائشہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کو
جانا چاہتے تو اپنی بیبیوں پر قرعہ ڈالتے اور جس کے نام پر پانسا
نکلتا اس کو ساتھ لے جاتے ایک جہاد (بنی مصطلق) کے لیے
آپ جانے لگے تو میرا نام نکلا میں آپ کے ساتھ روانہ ہوئی
اور یہ واقعہ پردے کا حکم اترنے کے بعد کا ہے خیر میں ایک
ہودے میں سوار رہتی اس میں بیٹھے بیٹھے مجھ کو اتارا کرتے
ہم اسی طرح چلتے رہے جب آپ اس جہاد سے فارغ ہوئے
اور سفر سے لوٹے اور ہم لوگ مدینہ کے نزدیک پہنچ گئے ایک
رات ایسا ہوا آپ نے کوچ کا حکم دیا میں یہ حکم سنتے ہی اٹھی اور لشکر
سے آگے بڑھ گئی جب حاجت سے فارغ ہوتی تو اپنے ہودے کے
پاس آئی سینہ پر جو ہاتھ پھیرا تو معلوم ہوا کہ ظفار کے کالے
نگینوں کا ہار جو میں پہنے تھی ٹوٹ کر گر گیا ہے میں اس کے
ڈھونڈنے کے لیے پھر لوٹی اور ڈھونڈھتی رہی میرا ہودہ اٹھانے
والے لوگ ہودے کے پاس آئے وہ سمجھے کہ میں اسی میں
ہوں انہوں نے اس کو اٹھایا جس اونٹ پر میں سوار ہوا کرتی
تھی اس پر لاد دیا اس زمانے میں عورتیں ہلکی پھلکی ہوا کرتی
تھیں بھاری بھر کم نہ تھیں نہ ان کے بدن پر زیادہ گوشت تھا

يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ وَإِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ حِيْنَ رَفَعُوْهُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ فَاحْتَمَلُوْهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوْا فَوَجَدْتُ عِقْدِيْ بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ فِيْهِ اَحَدٌ فَاَمَمْتُ مَنْزِلِيَ الَّذِيْ كُنْتُ بِهٖ فَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ سَيَفْقِدُوْنَنِيْ فَيَرْجِعُوْنَ اِلَيَّ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسَةٌ غَلَبَتْنِيْ عَيْنَايَ فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْجَيْشِ فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِيْ فَرَاٰى سَوَادَ اِنْسَانٍ نَائِمٍ فَاَتَانِيْ وَكَانَ يَرَانِيْ قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهٖ حِيْنَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ فَوَطِئَ يَدَهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُوْدُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوْا مُعَرِّسِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِيْ تَوَلَّى الْاِفْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ ابْنُ سَلُوْلَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ بِهَا شَهْرًا يُفِيْضُوْنَ مِنْ قَوْلِ اَصْحَابِ الْاِفْكِ وَيَرِيْبُنِيْ فِيْ وَجَعِيْ اَنِّيْ لَا اَرٰى

ذرا سا کھانا کھایا کرتی تھیں تو جب لوگوں نے میرا ہودہ اٹھایا اس کو معمول کے موافق بوجھل سمجھ کر اٹھالیا کیونکہ میں اس وقت ایک کم سن (دبلی پتلی) لڑکی تھی خیر وہ اُونٹ کو اٹھا کر چل دیئے اور جب سارا لشکر نکل گیا اس وقت میرا ہار ملا میں جو لوگوں کے ٹھکانے پر آئی دیکھا تو وہاں کوئی نہیں ہے میں اس جگہ جا کر بیٹھ گئی جہاں پر اتری تھی میں یہ سمجھی کہ جب لوگ مجھ کو (قافلہ میں) نہ پائیں گے تو اسی جگہ لوٹ کر آئیں گے بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی میں سو رہی صفوان بن معطل سلمی ذکوانی ایک شخص تھے وہ قافلہ کے پیچھے رہا کرتے[1] میری جگہ پر آئے ان کو ایک آدمی سوتا ہوا معلوم ہوا جب میرے نزدیک پہنچے تو انہوں نے مجھ کو پہچانا کیونکہ پردے کا حکم اترنے سے پہلے وہ مجھ کو دیکھا کرتے انہوں نے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا ان کی آواز سن کر میں جاگ اٹھی جب انہوں نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اس کے ایک ہاتھ پر پاؤں رکھا[2] میں اونٹ پر چڑھ گئی وہ پیدل اُونٹ کو کھینچتے ہوئے چلے اور قافلہ میں اس وقت پہنچے جب ٹھیک دوپہر کو لوگ آرام لینے کو اتر چکے تھے اب جس کی قسمت میں تباہی تھی وہ تباہ ہوا[3] اور تہمت لگانے والوں کا سردار عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) بنا خیر میں مدینہ میں آئی اور ایک مہینہ تک بیمار رہی۔ لوگ اس طوفان کا چرچا کرتے رہے ہیں تو بیمار تھی مجھ کو شک یوں پیدا ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مہربانی میں نے نہ پائی جو بیماری کی

۱ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ساقہ میں معین کیا تھا یعنے لشکر کے عقب میں وہ کیسا کرتے جب سب لوگ روانہ ہو جاتے اس کے بعد چلتے اور گری پڑی چیز جو لوگ بھول جاتے اس کو اٹھا لاتے ۱۲ منہ ۲ تاکہ حضرت عائشہؓ آسانی سے اُونٹ کے ہاتھ پر پاؤں رکھ کر چڑھ جائیں ۱۲ منہ

۳ یعنی ان مردودوں نے ناحق کا ایک بہتان اٹھایا کہ معاذ اللہ حضرت عائشہؓ صفوان سے ملوث ہو گئیں ارے مردود خدا سے ڈرو کہیں ایسی پاک بیبیوں کو ایسے ناپاک خیال آتے ہیں کوئی ان گدھوں سے اتنا پوچھے کہ اس میں برائی کیا ہوئی کہ حضرت عائشہؓ صفوان کے ساتھ چلی آئیں نہ آتیں تو کیا جنگل میں پڑی رہتیں صفوان بیچارے خود پیدل چلے حضرت عائشہؓ کو اونٹ پر چڑھا دیا انہوں نے حضرت عائشہؓ کا جسم تک نہیں چھوا اگر ضرورت کی حالت میں چھوتے بھی تو کیا مضائقہ تھا تمام صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لونڈی غلام اور بچوں کی طرح تھے اور آپ کی بیبیاں مسلمانوں کی مائیں تھیں ۱۲ منہ

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ اَرٰى مِنْهُ حِيْنَ اَمْرَضُ اِنَّمَا يَدْخُلُ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْلُ كَيْفَ تِيْكُمْ لَا اَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ حَتّٰى نَقِهْتُ فَخَرَجْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ مُتَبَرَّزِنَا لَا نَخْرُجُ اِلَّا لَيْلًا اِلٰى لَيْلٍ وَّذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ نَّتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيْبًا مِّنْ بُيُوْتِنَا وَاَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ اَوْ فِي التَّنَزُّهِ فَاَقْبَلْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ بِنْتُ اَبِيْ رُهْمٍ نَمْشِيْ فَعَثَرَتْ فِيْ مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ اَتَسُبِّيْنَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَتْ يَا هَنْتَاهُ اَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قَالُوْا فَاَخْبَرَتْنِيْ بِقَوْلِ اَهْلِ الْاِفْكِ فَازْدَدْتُّ مَرَضًا اِلٰى مَرَضِيْ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلٰى بَيْتِيْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تِيْكُمْ فَقُلْتُ ائْذَنْ لِّيْ اِلٰى اَبَوَيَّ قَالَتْ وَاَنَا حِيْنَئِذٍ اُرِيْدُ اَنْ اَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا فَاَذِنَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُ اَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِاُمِّيْ مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِيْ عَلٰى نَفْسِكِ الشَّاْنَ فَوَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ قَطُّ وَضِيْئَةٌ عِنْدَ

حالت میں مجھ پر ہوا کرتی آپ صرف اندر آتے اور سلام علیک کرتے اور یہ پوچھ کر چلے جاتے اب کیسی ہے مجھے اس طوفان کی خبر تک نہ ہوئی میں بہت ناتوان ہو گئی ایک بار میں اور مسطح کی ماں دونوں مناصع کی طرف نکلے[۱] مناصع میں ہم لوگ پاخانہ کے لیے جایا کرتے اور رات ہی کو جایا کرتے ان دونوں ہمارے گھروں کے قریب پاخانے نہ تھے اور اگلے زمانہ کے عربوں کی طرح جنگل میں یا باہر دور جا کر پاخانہ پھرا کرتے خیر میں اور مسطح کی ماں (سلمی) بنت ابی رہم دونوں جا رہی تھیں وہ اپنی چادر میں اٹک کر پھسلی کہنے لگی (ہائے) مسطح تباہ ہو گیا میں نے کہا یہ کیا بری بات نکالتی ہے تو ایسے شخص کو برا کہتی ہے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھا وہ کہنے لگی اری بھولی بھالی تجھ کو کچھ خبر بھی ہے لوگوں نے کیا طوفان اٹھایا ہے اس نے مجھ سے یہ طوفان بیان کیا ایک تو میں بیمار تھی ہی دوسرے یہ سن کر اور زیادہ بیمار ہو گئی جب میں اپنے گھر پہنچی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے سلام علیک کی پوچھا اب کیسی ہے میں نے عرض کیا مجھ کو میرے والدین پاس جانے کی اجازت دیجیے میرا مطلب یہ تھا کہ میں ان کے پاس جا کر اس خبر کی تحقیق کروں خیر آپ نے مجھ کو اجازت دی میں اپنے ماں باپ پاس پہنچی اور اماں جان سے پوچھا یہ لوگ کیا باتیں بنا رہے ہیں انہوں نے کہا بیٹا تو ایسی باتوں کی پرواہ نہ کر یہ تو زمانہ کا دستور ہے جہاں کسی مرد کو کوئی گوری چٹی خوبصورت عورت ملی اور مرد کو اس سے محبت ہوئی تو اس کی سوکنیں اس قسم کی باتیں بہت کیا کرتی ہیں میں نے کہا سبحان اللہ لوگوں میں کیا اس کا چرچا ہو گیا

---

[۱] مناصع ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے باہر ۱۲منہ [۲] دوسری روایت میں یہ ہے کہ میں چلا کر رونے لگی ابوبکر صدیقؓ اس وقت کوٹھے پر قرآن پڑھ رہے تھے انہوں نے میری والدہ ام رومان سے پوچھا یہ کیوں روئی والدہ نے کہا اس کو وہ خبر ہو گئی جو لوگوں نے طوفان اٹھایا یہ سن کر ان کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے ایک روایت میں یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اپنی والدہ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی یہ خبر پہنچی انہوں نے (باقی بر صفحہ آئندہ)

رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا أَكْثَرْنَ عَلَيْهَا
فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَقَدْ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ
بِهٰذَا قَالَتْ فَبِتُّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَصْبَحْتُ
لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ
فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ
أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ
الْوَحْيُ يَسْتَشِيْرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا
أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَيْهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ
مِنَ الْوُدِّ لَهُمْ فَقَالَ أُسَامَةُ أَهْلُكَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا نَعْلَمُ وَاللّٰهِ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا
عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ
يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيْرٌ
وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ فَدَعَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيْرَةَ فَقَالَ يَا
بَرِيْرَةُ هَلْ رَأَيْتِ فِيْهَا شَيْئًا يَرِيْبُكِ فَقَالَتْ
بَرِيْرَةُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ
مِنْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا
جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنِ الْعَجِيْنِ فَتَأْتِي
الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ

(انہوں نے کہا ہاں) خیر میں نے یہ رات اس طرح کاٹی کہ ساری رات
نہ میرے آنسو تھمے نہ مجھ کو نیند آئی جب صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے علی بن ابی طالبؓ اور اسامہ بن زیدؓ (دونوں کو بلوا بھیجا) کیونکہ
اس وقت تک کوئی وحی آپ پر نہیں اتری تھی آپ نے ان سے یہ
صلاح کی کیا میں عائشہؓ کو چھوڑ دوں اسامہ کے دل میں جو آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں سے محبت تھی انہوں نے ویسی ہی رائے دی
کہنے لگے یا رسول اللہ عائشہؓ آپ کی بی بی ہے اور ہم تو اس کو پاک دامن
ہی سمجھتے ہیں خدا کی قسم اور علی بن ابی طالبؓ نے یوں کہا یا رسول اللہ
اللہ نے آپ پر کچھ تنگی نہیں کی عائشہؓ نہ سہی تو نہ سہی عورتوں کی
کیا کمی ہے بھلا آپ عائشہؓ کی لونڈی (بریرہؓ) سے ان کا حال پوچھیے
وہ سچ سچ کہہ دے گی آپ نے بریرہؓ کو بلایا اور پوچھا کیا تو نے
عائشہؓ میں کوئی شک کی بات کبھی دیکھی ہے وہ کہنے لگی نہیں قسم
اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں نے تو اس میں کوئی
ایسی بات نہیں دیکھی جس پر عیب لگاؤں ہاں یہ تو ہے وہ ابھی کم
سن بچی ہے آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہے بکری آکر آٹا چکھ جاتی ہے[1]
یہ سن کر آپ اسی دن خطبہ سنانے کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن
ابی بن سلول کی شکایت کی (اس کو سزا دلوانا چاہی) آپ نے فرمایا[2]
کون میرا بدلہ لے گا اس (منافق مردود) شخص سے جس نے میری
بی بی پر تہمت لگائی قسم خدا کی میں تو اپنی بی بی کو اچھا ہی سمجھتا ہوں اور
جس مرد (صفوان) سے تہمت لگاتے ہیں میں اس کو بھی نیک ہی جانتا ہوں

(بقیہ صفحہ سابقہ) کہاں ہاں پوچھا گیا ابا جان کو بھی معلوم ہوا انہوں نے کہا ہاں یہ سن کر حضرت عائشہؓ بیہوش ہو کر گر پڑیں اور زور کا بخار ان کو چڑھ آیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] مطلب یہ ہے کہ عائشہؓ ایک بھولی بھالی کم سن لڑکی ہیں وہ بھلا ان باتوں کو کیا جانیں جن کا طوفان ان بدمعاشوں نے اٹھایا ہے طبرانی کی روایت میں یوں ہے بریرہؓ نے کہا میں تو جب سے عائشہؓ کے پاس ہوں میں نے کوئی بات نہیں دیکھی اتنا جانتی ہوں کہ میں نے آٹا گوندھ کر رکھا ان سے کہا ذرا دیکھتی رہنا میں آگ لاتی ہوں میں تو ادھر گئی بکری آن کر آٹا کھا گئی ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہؓ کے تزکیہ پر اعتماد کیا ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ غیب کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ تھا ورنہ اتنے دنوں تک آپ کیوں فکر اور تردد میں رہتے پھر دوسرے بزرگوں یا درویشوں کی کیا بساط ہے ۱۲ منہ

أُبَيٍّ بْنِ سَلُولٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ
فِي أَهْلِي فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَقَدْ
ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ
يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا وَاللّٰهِ أَعْذِرُكَ مِنْهُ
إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ
مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا
فِيهِ أَمْرَكَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ
سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا
وَلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ
لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى ذٰلِكَ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ
الْحُضَيْرِ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهُ
فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ فَثَارَ الْحَيَّانِ
الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا وَرَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَخَفَّضَهُمْ
حَتَّى سَكَتُوا وَسَكَتَ وَبَكَيْتُ يَوْمِي لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ
وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ فَأَصْبَحَ عِنْدِي أَبَوَايَ قَدْ بَكَيْتُ
لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا حَتَّى أَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي
قَالَتْ فَبَيْنَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي إِذَا
اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا

وہ کبھی میری بی بی پاس نہ آتا مگر میرے ساتھ یہ سن کر سعد بن معاذ کھڑے
ہوئے (جو اس قبیلے کے سردار تھے) کہنے لگے یا رسول اللہ میں آپ
کا بدلہ لیتا ہوں اگر وہ شخص اوس کا ہے تو ہم اس کی گردن اڑا دیں گے
اور جو ہمارے بھائیوں خزرج میں کا ہے تو جیسا آپ حکم دیں گے
وہ ہم بجا لائیں گے سعد بن عبادہ جو خزرج کے سردار تھے اور اس
سے پہلے وہ نیک آدمی تھے لیکن اس وقت ان کو جہالت آ
گئی سعد بن معاذ رضؓ سے کہنے لگے پروردگار کے بقا کی قسم تو جھوٹ
کہتا ہے نہ تو اس کو مارے گا نہ ایسا کر سکے گا[ﻪ] یہ سن کر اسید
بن حضیر (جو اوس قبیلے کے تھے) کھڑے ہوئے اور سعد بن
عبادہ سے کہنے لگے چل بے جھوٹے پروردگار کے بقا کی قسم واللہ
ہم تو اس کو ضرور قتل کریں گے اور تو بیشک منافق ہے جب تو منافقوں
کی (عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کی) طرفداری کرتا
ہے یہ کہنا ہی تھا کہ اوس اور خزرج دونوں طرف کے لوگ کھڑے
ہوگئے اور ہتھیار چلنے ہی کو تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے
اترے اور ان کو ٹھنڈا کیا وہ خاموش ہوئے آپ بھی خاموش
ہو رہے میرا یہ حال کہ سارا دن روتے گزرا نہ آنسو رکتا تھا نہ دم
بھر نیند آتی تھی میرے ماں باپ میرے پاس آ گئے میں دو رات
اور ایک دن سے برابر رو رہی تھی میں سمجھی کہ میرا کلیجہ کہاں پھٹ
جاتا ہے وہ میرے پاس ہی بیٹھے تھے میں رو رہی تھی اتنے میں
ایک انصاری عورت نے (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) اندر آنے
کی اجازت چاہی وہ بھی آن کر بیٹھ گئی اور میرے ساتھ رونے لگی

[ﻪ] سعد بن عبادہ رضؓ سچے مسلمان اور نیک اور صالح بھی تھے مگر قومی حمیت آدمی پر غالب آجاتی ہے چونکہ اوس اور خزرج دونوں قبیلوں میں
مدت سے عداوت چلی آتی تھی اسلام کی برکت سے دب گئی تھی سعد بن معاذ رضؓ کا یہ کہنا کہ ہم خزرج کے آدمی کو بھی جیسا آپ حکم دیں گے
بجا لائیں گے یعنی ماریں گے اور سزا دیں گے سعد بن عبادہ رضؓ کو ناگوار گزرا ان کا مطلب یہ تھا کہ سعد بن معاذ کون ہیں جو ہم پر حکومت کریں اگر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آدمی کو سزا دیں تو یہ اور بات ہے معاذ اور سعد بن عبادہ عبداللہ بن ابی مردود کے طرفدار نہ تھے نہ اس کی تہمت
کو سچا سمجھتے تھے ۱۲ منہ

فجلست تبكي معي فبينا نحن كذلك إذ دخل
رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلس ولم
يجلس عندي من يوم قيل في ما قيل قبلها
وقد مكث شهرا لا يوحى إليه في شأني شيء
قالت فتشهد ثم قال يا عائشة فإنه بلغني
عنك كذا وكذا فإن كنت بريئة فسيبرئك
الله وإن كنت ألممت فاستغفري الله
وتوبي إليه فإن العبد إذا اعترف بذنبه
ثم تاب تاب الله عليه فلما قضى رسول الله
صلى الله عليه وسلم مقالته قلص دمعي
حتى ما أحس منه قطرة وقلت لأبي أجب
عني رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
والله ما أدري ما أقول لرسول الله صلى الله
عليه وسلم فقلت لأمي أجيبي عني رسول
الله صلى الله عليه وسلم فيما قال قالت والله
ما أدري ما أقول لرسول الله صلى الله عليه
وسلم قالت وأنا جارية حديثة السن لا
أقرأ كثيرا من القرآن فقلت إني والله لقد
علمت أنكم سمعتم ما يتحدث به الناس ووقر
في أنفسكم وصدقتم به ولئن قلت لكم إني بريئة
والله يعلم إني لبريئة لا تصدقوني بذلك ولئن
اعترفت لكم بأمر والله يعلم أني بريئة لتصدقني والله

ہم اسی خیال میں تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
اور بیٹھ گئے اس سے پہلے جس دن سے یہ طوفان اٹھا تھا آپ میرے
پاس بیٹھے ہی نہ تھے ایک مہینہ (کامل) آپ اسی تردد میں رہے
میرے باب میں کوئی وحی نہ آئی آپ نے تشہد پڑھا اور فرمایا
عائشہ رض مجھے تیری طرف سے ایسی ایسی خبر پہنچی ہے اگر تو پاک
دامن ہے تو اللہ تیری پاک دامنی کھول دے گا اور جو تو (واقعی)
پھنس گئی ہے تو اللہ سے بخشش مانگ توبہ کر جب بندہ توبہ کرتا ہے
اور گناہ کا اقرار تو اللہ معاف کر دیتا ہے جب آپ یہ گفتگو کر چکے
تو میرے آنسو دفعۃً بند ہو گئے ایک قطرہ بھی نہ رہا اور میں نے اپنے
باپ سے کہا تم میری طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب
دو وہ کہنے لگے خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو کیا جواب دوں[1] پھر میں نے اپنی ماں سے کہا تم تو بھی میری
طرف سے کچھ بولو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دو وہ بھی یہی کہنے
لگیں قسم خدا کی میری سمجھ میں نہیں آتا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو کیا جواب دوں حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں ان دنوں میں ایک کم سن لڑکی
تھی اتنا بہت قرآن بھی نہیں پڑھتی تھی میں نے خود ہی جواب دینا شروع
کیا[2] اور کہا میں جانتی ہوں لوگوں نے جو باتیں بنائیں وہ تم سن چکے ہو
اور تمہارے دل میں جم گئی ہیں اور تم نے ان کو سچ بھی سمجھ لیا ہے اور
میں اگر اپنے تئیں پاک کہوں اور اللہ میری پاکی خوب جانتا ہے جب
بھی تم مجھے سچا کیوں سمجھنے لگے اور اگر میں (جھوٹ موٹ) خطا کا اقرار
کر لوں تو اللہ میری پاکی جانتا ہے تو تم مجھ کو سچا سمجھو گے خدا کی قسم
اب تو میری اور تمہاری وہی مثل ہے جو یوسف کے باپ کی گزری[3]

---

[1] وہ تو عاشق رسول اور فنافی الرسول تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دیتے باوجود زمین آواز نیاید کہ ہم ۱۲ منہ
[2] سبحان اللہ حضرت عائشہ رض گو کم سن تھیں مگر جوہر ذاتی کہیں مٹ سکتا ہے فصاحت اور بلاغت اور خوش تقریری حضرت عائشہ رض کی ضرب المثل تھی ایسے سخت رنج اور غصے کے وقت بھی وہ تقریر کی کہ بڑے بڑے ثابت القلب اور مضبوط مردوں سے ہونی دشوار ہے ۱۲ منہ
[3] دوسری روایت میں ہے حضرت عائشہ رض نے کہا مجھے اس رنج میں حضرت یعقوب کا نام یاد نہ رہا میں نے یوسف کا باپ کہہ دیا

لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ إِذْ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ
وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ عَلَى
فِرَاشِي وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُبَرِّئَنِي اللَّهُ وَلَكِنْ وَاللَّهِ
مَا ظَنَنْتُ أَنْ يُنْزِلَ فِي شَأْنِي وَحْيًا وَلَأَنَا أَحْقَرُ
فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يُتَكَلَّمَ بِالْقُرْآنِ فِي أَمْرِي
وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي
اللَّهُ فَوَاللَّهِ مَا رَامَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ
مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ
مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتَّى إِنَّهُ
لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي
يَوْمٍ شَاتٍ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ
أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ لِي يَا عَائِشَةُ احْمَدِي
اللَّهَ فَقَدْ بَرَّأَكِ اللَّهُ فَقَالَتْ لِي أُمِّي قُومِي
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا
وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ فَأَنْزَلَ
اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ
مِنْكُمْ الْآيَاتِ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ هَذَا فِي بَرَاءَتِي
قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رض وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى
مِسْطَحٍ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَاللَّهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى

جب انہوں نے کہا اچھی طرح صبر کرنا یہی میرا کام ہے اور تم جو باتیں
بنا رہے ہو ان میں اللہ ہی میرا مددگار ہے یہ کہہ کر میں نے اپنے
بچھونے پر گردن موڑ لی مجھے امید تھی اللہ ضرور مجھ کو پاک کرے گا
لیکن میں یہ نہیں سمجھتی تھی کہ میرے باب میں قرآن اترے گا (جو قیامت
تک پڑھا جائے گا) میں اپنی حیثیت اتنی نہیں جانتی تھی کہ میرے مقدمہ
میں قرآن پڑھا جائے بلکہ مجھے یہ امید تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
میرے مقدمے میں کوئی خواب دیکھیں گے جس سے اللہ میری پاک
دامنی ظاہر کر دے گا پھر قسم خدا کی آپ اس جگہ سے سرکے بھی نہ تھے
اور نہ گھر کے لوگوں میں سے کوئی باہر گیا تھا اتنے میں آپ پر وحی
آنے لگی آپ کو پسینہ آنا شروع ہوا (جیسے وحی کے وقت آیا کرتا
تھا) موتیوں کی طرح سردی کے دن میں بھی آپ کے چہرے سے ٹپکتا
جب وحی کی حالت ختم ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خوشی سے)
ہنسنے لگے اور پہلے جو بات آپ نے فرمائی وہ یہ تھی مجھ سے فرمایا
عائشہؓ اللہ کا شکر بجا لا اللہ نے تیری پاکی بیان فرما دی اس وقت
میری ماں (ام رومان) کہنے لگیں اٹھ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آ آپ کا شکریہ کر میں نے کہا اللہ کی قسم میں نہ آپ پاس اٹھ کر
جاؤں گی نہ آپ کا شکریہ کروں گی تہیں تو اپنے مالک کا شکریہ کروں گی
پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں ان الذین جاءوا بالافک
عصبۃ منکم آخر رکوع تک جب اللہ نے میری پاکی اتاری تو ابوبکر
صدیقؓ نے جو پہلے مسطح بن اثاثہ سے قرابت کی وجہ سے کچھ سلوک
کیا کرتے یہ قسم کھائی اب میں مسطح سے کبھی کچھ سلوک نہ کروں گا اس نے

---

۱ یہ حضرت عائشہؓ نے ناز محبوبیت سے فرمایا اور ان کا ناز بجا تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند بدمعاشوں کی بات پر ان سے گمان پیدا کر لیا
اور ایک مہینہ کامل تردد میں رہے ان کے پاس بیٹھنا چھوڑ دیا آخر اللہ ہی نے ان کی صفائی بیان کی اور صفائی بھی کیسی اپنی کلام پاک میں جس کی تلاوت قیامت
تک جاری ہے سبحان اللہ گو ابتدا میں حضرت عائشہؓ کو صدمہ اور رنج رہا مگر خاتمہ کیسا عمدہ ہوا کہ ان کا ذکر خیر قیامت تک ہر مسلمان کے دل اور زبان
پر قائم ہو گیا یہ دولت کسی عورت کو نصیب نہیں ہوئی ۱۲ منہ

مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ مَا قَالَ لِعَائِشَةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ الَّذِي كَانَ يُجْرِي عَلَيْهِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَا عَلِمْتِ مَا رَأَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مِثْلَهُ

عائشہؓ کے باب میں طوفان اٹھایا (نیکی برباد گنہ لازم) اس وقت یہ آیت اتری ولا یاتل اولوالفضل منکم والسعۃ غفور رحیم تک ابوبکرؓ کہنے لگے بیشک میں تو اللہ کی مغفرت کا طالب ہوں (سبحان اللہ ایمان ہو تو ایسا) اور مسطح سے جو سلوک کیا کرتے تھے وہ پھر جاری کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اس طوفان کے زمانہ میں) زینب بنت جحش (میری سوکن) سے میرا حال پوچھتے فرماتے زینب تو کیا سمجھتی ہے تو نے کیا دیکھا ہے وہ کہتیں یا رسول اللہ میں نے جو سنا اور جو دیکھا وہی کہوں گی میں تو عائشہؓ کو پاک دامن ہی سمجھتی ہوں اور آپ کی بیبیوں میں میرے مقابل کی وہی تھیں مگر ان کی پرہیز گاری کی وجہ سے اللہ نے ان کو بچائے رکھا[1] ابو الربیع سلیمان بن داؤد نے کہا ہم سے فلیح نے بیان کیا انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ سے یہی حدیث نقل کی ابوالربیع نے کہا اور ہم سے فلیح نے بیان کیا انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن اور یحییٰ بن سعید سے انہوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر سے یہی حدیث

بَابُ ۸۲ إِذَا زَكَّى رَجُلٌ رَجُلًا كَفَاهُ۔

باب جب ایک مرد دوسرے مرد کو اچھا کہے تو یہ کافی ہے[2]

وَقَالَ أَبُو جَمِيلَةَ وَجَدْتُ مَنْبُوذًا فَلَمَّا رَآنِي عُمَرُ قَالَ عَسَى الْغُوَيْرُ أَبْؤُسًا كَأَنَّهُ يَتَّهِمُنِي قَالَ عَرِيفِي إِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ قَالَ كَذَاكَ اذْهَبْ وَعَلَيْنَا.

اور ابوجمیلہ (سنین) نے کہا میں نے ایک پڑا لڑکا پایا حضرت عمرؓ نے مجھ کو دیکھا تو کہنے لگے ایسا نہ ہو یہ غار آفت کا غار ہو[3] گویا انہوں نے مجھ پر بُرا گمان کیا[4] پھر میرے نقیب نے ان سے کہا نہیں یہ نیک بخت آدمی ہے جب انہوں نے کہا ایسا ہے تو یہ بچہ لے جا اس کا

---

[1] وہ اس طوفان میں شریک نہیں ہوئیں حالانکہ وہ اول تو سوکن تھیں دوسرے خوب صورتی اور شرافت میں میرے مقابلہ کی تھیں مگر چونکہ نیک اور پرہیزگار تھیں اس لیے سچی بات انہوں نے کہی رضی اللہ عنہا ۱۲منہ [2] یعنے ایک شخص کا تزکیہ کافی ہے اور شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک کم سے کم دو شخص تزکیہ کے لیے ضروری ہیں ۱۲منہ [3] یہ ایک مثل ہے عرب میں اس موقع پر کہی جاتی ہے جہاں ظاہر میں سلامتی کی امید ہو اور درپردہ اس میں ہلاکت ہو ہوا یہ تھا کہ کچھ لوگ جان بچانے کو ایک غار میں جاکر چھپے وہ غار ان پر گر پڑا یا دشمن نے وہیں آکر ان کو مارا جب سے یہ مثل جاری ہو گئی ۱۲منہ [4] حضرت عمرؓ نے یہ سمجھے کہیں اس نے حرام کاری نہ کی ہو اور یہ لڑکا اسی کا نطفہ ہو ۱۲منہ [5] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کی گواہی قبول کی ۱۲منہ

نَفَقَتُهٗ۔

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَثْنٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مُحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيْبُهٗ وَلَا اُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا اَحْسِبُهٗ كَذَا وَكَذَا اِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنْهُ۔

خرچ ہم پر ہے[1]۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب نے خبر دی کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے دوسرے کی تعریف کی[2] آپ نے فرمایا ارے یہ کیا کرتا ہے تو نے اس کی گردن کاٹی۔ کئی بار آپ نے یہ فرمایا پھر فرمایا اگر تم میں کسی کو اپنے بھائی (مسلمان) کی تعریف کرنے کی ضرورت پڑے تو یوں کہے میں سمجھتا ہوں آگے اللہ خوب جانتا ہے میں اللہ کے سامنے کسی کو بے عیب نہیں کہہ سکتا میں سمجھتا ہوں وہ ایسا ایسا ہے اگر اس کا حال جانتا ہو[3]۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاِطْنَابِ فِي الْمَدْحِ وَلْيَقُلْ مَا يَعْلَمُ۔

باب کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے جتنا جانتا ہو اتنا ہی کہے۔

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رض قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِيْ عَلٰى رَجُلٍ وَيُطْرِيْهِ فِيْ مَدْحِهٖ فَقَالَ اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ

ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن زکریا نے کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دوسرے کی تعریف کرتے سنا وہ اس کی تعریف میں مبالغہ کر رہا تھا آپ نے فرمایا تم نے اس کو تباہ کیا یا اس کی پیٹھ توڑ ڈالی[4]۔

---

[1] یعنی بیت المال سے اس کے کھانے پینے کا خرچہ دیا جائے گا اور تو پرورش کر اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] ان دونوں شخصوں کا نام معلوم نہیں ہوا بعضے کہتے ہیں تعریف کرنے والا محجن بن ادراع تھا اور جس کی تعریف کی اس کا نام عبداللہ بن ذی البجادین تھا ۱۲ منہ [3] یعنی خوب یقین ہو کہ اس میں یہ وصف ہیں۔ اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ آپ نے ایک شخص کا تزکیہ جائز رکھا بہ شرطیکہ وہ یا وہ گونہ ہو اور مدح میں مبالغہ نہ کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کی مدح میں مبالغہ کرنا جیسے شاعروں کی عادت ہوتی ہے مکروہ ہے اور دینداری کے خلاف ہے ۱۲ منہ [4] آپ کو یہ ڈر ہوا کہیں اس کی تعریف سے اس شخص میں تکبر اور غرور پیدا نہ ہو جائے باب کا دوسرا مطلب یعنے جتنا جانتا ہو اتنا ہی کہے گو اس حدیث میں مذکور نہیں ہے مگر جو حدیث ابوبکرہؓ کی اوپر گزری اس میں مذکور ہے اور شاید امام بخاری نے اسی طرف اشارہ کیا اپنی عادت کے موافق ۱۲ منہ

بَابٌ ٨٤٧ بُلُوغِ الصِّبْيَانِ وَ شَهَادَتِهِمْ۔

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا وَقَالَ مُغِيْرَةُ احْتَلَمْتُ وَاَنَا ابْنُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَّبُلُوْغِ النِّسَاءِ فِي الْحَيْضِ لِقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّآئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ اِلٰى قَوْلِهٖ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ اَدْرَكْتُ جَارَةً لَّنَا جَدَّةً بِنْتَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ سَنَةً۔

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ وَّهُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِيْ ثُمَّ عَرَضَنِيْ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَاَجَازَنِيْ قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ خَلِيْفَةٌ فَحَدَّثْتُهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيْرِ

باب بچے کب جوان ہوتے ہیں اور ان کی گواہی درست ہے یا نہیں :۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نور میں) فرمایا اور جب تمہارے بچے احتلام کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اجازت لیں اور مغیرہ بن مقسم نے کہا مجھے بارہ برس کی عمر میں احتلام ہونے لگا[1] اور عورتیں حیض آنے پر جوان ہوجاتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ طلاق میں) فرمایا جو عورتیں حیض سے ناامید ہوگئی ہوں اخیر آیت یضعن حملہن تک اور حسن بن صالح نے کہا ہماری ایک ہمسائی تھی[2] وہ اکیس برس کی عمر میں نانی ہوگئی تھی۔

ہم سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا مجھ سے عبید اللہ بن عمر نے کہا مجھ سے نافع نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن عمر رض نے وہ احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوئے اس وقت ان کی عمر چودہ برس کی تھی آپ نے ان کو لشکر میں شریک نہیں کیا پھر خندق کے دن پیش ہوئے اس وقت پندرہ برس کی عمر تھی آپ نے منظور کیا نافع نے کہا میں عمر بن عبد العزیز پاس آیا جب وہ خلیفہ تھے اور ان سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا بس بالغ اور نابالغ کی یہی حد رکھنی چاہیئے اور اپنے نائبوں کے نام حکم لکھا کہ جو مسلمان پندرہ سال کا ہوجائے

---

[1] یعنی بارہ برس کی عمر میں جوان ہوگئے تھے۔ کہتے ہیں عمرو بن عاص بھی اپنے بیٹے عبد اللہ سے صرف بارہ برس بڑے تھے اہل حدیث اور ہمارے امام احمد بن حنبل اور شافعی کے نزدیک کم مدت بلوغ کی ضرورت کے لیے حیض اور مرد کے لیے پندرہ سال ہیں جیسے آگے ابن عمر رض کی روایت میں مذکور ہوگا بعضوں نے کہا عورت کو جب حیض آنے لگے اور مرد کو جب احتلام ہونے لگے تو بلوغ ہوگیا اور مالک اور لیث نے کہا جب شرم گاہ پر بال نکل آئیں اور ابو حنیفہ رح نے کہا جب اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہو اور حق یہ ہے کہ بلوغ کی میعاد مقرر نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ ہر ملک کی آب وہوا پر منحصر ہے عرب میں اور گرم ملکوں میں عورتیں دس برس کی جوان ہوجاتی ہیں اور سرد ملکوں میں جیسے روس وغیرہ ہے بیس برس تک عورت جوان نہیں ہوتی۔ اب رہی بچوں کی گواہی تو جمہور علماء نے اس کو جائز نہیں رکھا ہے مگر امام مالک نے کہا اگر بچے آپس میں ایک دوسرے سے لڑیں اور زخمی کریں تو ان کی گواہی منظور ہوگی ۱۲ منہ

[2] اس کو دینوری نے مجالست میں وصل کیا یحییٰ بن آدم سے انہوں نے حسن بن صالح سے ۱۲ منہ

وَالْكَبِيرِ وَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ يَفْرِضُوا لِمَنْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ

اس کا حصہ (لشکر والوں میں) لگائیں۔

١١٨٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے صفوان بن سلیم نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدری رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جمعہ کے دن ہر اس شخص پر غسل واجب ہے جس کو احتلام ہوتا ہو[1]

بَابُ سُؤَالِ الْحَاكِمِ الْمُدَّعِي هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَبْلَ الْيَمِينِ۔

باب مدعا علیہ کو قسم دلانے سے پہلے حاکم کا مدعی سے یہ پوچھنا تیرے پاس گواہ ہیں؟

١١٩٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ فَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِذًا يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي قَالَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال مار لینے کی نیت سے جھوٹی قسم (جس کو وہ جھوٹ سمجھتا ہو) کھائے تو وہ خدا سے جب وہ ملے گا خدا اس پر غصے ہوگا اشعث بن قیس نے (یہ حدیث سن کر) کہا یہ حدیث تو میرے ہی باب میں آپ نے فرمائی ہوا یہ کہ مجھ میں ایک یہودی (جشیش) میں ایک زمین ساجھے میں تھی وہ مکر گیا میں اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا آپ نے مجھ سے فرمایا تیرے پاس گواہ ہیں میں نے عرض کیا نہیں تب آپ نے یہودی سے فرمایا اچھا تو قسم کھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو قسم کھا کر میرا مال اڑا لے گا اس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت اتاری جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور جھوٹی قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا مول لیتے ہیں اخیر آیت تک۔

بَابُ الْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ فِي الْأَمْوَالِ وَالْحُدُودِ۔

باب دیوانی اور فوجداری دونوں مقدموں میں مدعیٰ علیہ سے قسم لینا۔

---

[1] اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ احتلام سے مرد جوان ہو جاتا ہے گو اس کی عمر پندرہ سال کو نہ پہنچی ہو ۱۲ منہ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ كَلَّمَنِي أَبُو الزِّنَادِ فِي شَهَادَةِ الشَّاهِدِ وَيَمِينِ الْمُدَّعِي فَقُلْتُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى قُلْتُ إِذَا كَانَ يُكْتَفَى بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ وَيَمِينِ الْمُدَّعِي فَمَا تَحْتَاجُ أَنْ تُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى مَا كَانَ يَصْنَعُ بِذِكْرِ هَذِهِ الْأُخْرَى

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[1] یا تو دو گواہ لا نہیں تو اس سے قسم لے اور قتیبہ نے کہا[2] ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن شبرمہ سے (جو کوفہ کے قاضی تھے) مجھ سے ابو الزناد نے (جو مدینہ کے قاضی تھے) ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنے میں گفتگو کی[3] میں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے مردوں میں سے دو مردوں کو گواہ کر لو اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد دو عورتیں ان لوگوں میں سے جن کو تم پسند کرتے ہو اگر ایک عورت بھول جائے تو دوسری اس کو یاد دلا دے میں نے کہا جب ایک گواہی اور مدعی کی قسم پر فیصلہ ہو سکتا تو پھر یہ فرمانے کی کیا ضرورت تھی کہ اگر ایک بھول جائے تو دوسری اس کو یاد دلا دے دوسری عورت کے یاد دلانے سے فائدہ ہی کیا ہے[4]۔

۱۱۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے نافع بن عمر نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن عباسؓ نے (مجھ کو) لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی علیہ کو قسم دلانے

---

[1] یہ حدیث آگے چل کر خود امام بخاری نے وصل کی ہے ۱۲ منہ [2] قتیبہ امام بخاری کے شیخ ہیں تو یہ تعلیق نہیں ہے ۱۲ منہ [3] ابو الزناد مدینہ کے قاضی تھے جو شیخ ہیں امام مالک کے مدینہ والے اور شافعی اور احمد اور اہل حدیث سب اس کے قائل ہیں کہ اگر مدعی پاس ایک ہی گواہ ہو تو مدعی سے قسم لے کر ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کر دیں گے مدعی کی قسم دوسرے گواہ کے قائم مقام ہو جائے گی اور یہ امر صحیح حدیث سے ثابت ہے جس کو امام مسلم نے ابن عباس رضہ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کیا اور اصحاب سنن نے اس کو ابو ہریرہؓ اور جابر رضہ سے نکالا ابن خزیمہ نے کہا یہ حدیث صحیح ہے ابن شبرمہ کوفہ کے قاضی تھے اہل کوفہ جیسے امام ابو حنیفہؒ وغیرہ اس کو جائز نہیں کہتے اور صحیح حدیث کے برخلاف آیت قرآن سے استدلال کرتے ہیں حالانکہ آیت قرآن حدیث کے برخلاف نہیں ہو سکتی اور قرآن کا جاننے والا اور سمجھنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی نہ تھا ۱۲ منہ [4] یہ استدلال ابن شبرمہ کا صحیح نہیں ہے کیونکہ قرآن میں معاملہ کرنے والوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ معاملہ کرتے وقت دو مردوں یا ایک مرد دو عورتوں کو گواہ کر لیں دو عورتیں اس لیے رکھیں کہ وہ ناقص العقل اور ناقص الحفظ ہوتی ہیں ایک بھول جائے تو دوسری اس کو یاد دلا دے اور یہ ظاہر ہے کہ مدعی سے جو قسم لی جاتی ہے وہ اسی وقت جب نصاب شہادت کا پورا نہ ہو اگر ایک مرد اور دو عورتیں یا دو مرد موجود ہوں تب مدعی سے قسم لینے کی ضرورت نہیں امام شافعیؒ نے فرمایا یمین مع الشاہد کی حدیث قرآن کے خلاف نہیں ہے بلکہ حدیث میں بیان ہے اس امر کا جس کا ذکر قرآن میں نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے خود ہم کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم اس کے پیغمبر کے حکم پر چلیں اور جس چیز سے آپ نے منع کیا اس سے باز رہیں۔ میں کہتا ہوں قرآن میں تو یہ کا ذکر ہے کہ اپنے پاؤں دھوؤ پھر حنفیہ موزوں پر مسح کرنا کیوں جائز رکھتے ہیں اسی طرح قرآن میں یہ ذکر ہے کہ اگر پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو اور حنفیہ اس کے برخلاف ایک ضعیف حدیث کے رو سے نبیذ تمر سے وضو کرنا کیوں جائز سمجھتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ نبیذ تمر کی ضعیف اور مجہول حدیث کو ضعیف قرار دے کر اس نے کتاب اللہ پر زیادت جائز سمجھتے ہیں اور یمین مع الشاہد کی صحیح اور مشہور حدیث کو رد کرتے ہیں وہل ہذا الا ظلم عظیم ۱۲ منہ

عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ.

کا حکم دیا[1]

بَابٌ

باب

۱۱۹۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ إِلٰى عَذَابٌ أَلِيمٌ ثُمَّ إِنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا قَالَ فَقَالَ صَدَقَ لَفِيَّ أُنْزِلَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي شَيْءٍ فَاخْتَصَمْنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُ إِذًا يَحْلِفُ وَلَا يُبَالِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ ثُمَّ اقْتَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا جو شخص (جھوٹی) قسم کھا کر کسی کا مال مار لے تو وہ جب اللہ سے ملے گا اللہ اس پر غصے ہو گا پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس کی تصدیق اتاری فرمایا جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور جھوٹی قسمیں کھا کر عذاب الیم تک جب عبداللہ یہ حدیث بیان کر چکے تو اشعث بن قیس ہمارے سامنے آئے انہوں نے پوچھا ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعودؓ) نے تم سے کیا حدیث بیان کی ہم نے ان سے کہہ دی انہوں نے کہا عبداللہ سچے ہیں یہ آیت میرے ہی باب میں اتری ایسا ہوا مجھ میں اور ایک شخص (یہودی معدان بن اسود بن معدیکرب جفشیش) میں کچھ جھگڑا ہوا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا آپ نے فرمایا یا تو دو گواہ لا یا اس سے قسم لے[2] میں نے عرض کیا وہ تو قسم کھا لے گا کچھ پروا نہیں کرنے کا تب آپ نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال مار لے گا تو جب اللہ سے ملے گا اللہ اس پر غصے ہو گا بعد اس کے اللہ نے اپنی کتاب میں اس کی تصدیق اتاری اور آپ نے یہی آیت پڑھی۔

---

[1] یعنی جب مدعی پاس گواہ نہ ہوں بیہقی نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مرفوعاً یوں نکالا البینۃ علی من ادعی والیمین علی من انکر معلوم ہوا کہ مدعی علیہ پر ہر حال میں قسم کھانا لازم ہوگا جب مدعی پاس شہادت نہ ہو خواہ مدعی اور مدعا علیہ میں اختلاط اور ربط ہو یا نہ ہو شافعی اور اہل حدیث اور جمہور علما کا یہی قول ہے لیکن امام مالک کہتے ہیں کہ مدعی علیہ سے اسی وقت قسم لی جائے گی جب اس میں اور مدعی میں ارتباط اور اختلاط اور معاملات ہوں ورنہ ہر شخص شریف آدمیوں کو قسم کھلانے کے لیے جھوٹے دعوے ان پر کر دے گا ۱۲ منہ [2] یعنی حنفیہ نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ یمین مع الشاہد پر فیصلہ کرنا درست نہیں اور یہ استدلال فاسد ہے کس لیے کہ یمین مع الشاہد شاہدین کی شق میں داخل ہے تو مطلب یہ ہے کہ دو گواہ لا اس اس طرح سے کہ دو مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں یا ایک مرد اور ایک قسم ورنہ مدعی علیہ سے قسم لے یہ حنفیہ اتنا غور نہیں کرتے کہ اللہ اور پیغمبر کے کلام کو باہم ملانا بہتر ہے یا ان میں مخالفت ڈالنا ایک پر عمل کرنا ایک کو ترک کرنا ۱۲ منہ

بَابٌ ۸۸ اِذَا ادَّعٰى اَوْ قَذَفَ فَلَهٗ اَنْ يَّلْتَمِسَ الْبَيِّنَةَ وَيَنْطَلِقَ لِطَلَبِ الْبَيِّنَةِ

باب اگر کسی نے کوئی دعوی کیا یا (اپنی عورت پر) زنا کا جرم لگایا اور گواہ لانے کے لیے مہلت چاہی۔[۱]

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ اَوْ حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا عَلٰى امْرَاَتِهٖ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ فَذَكَرَ حَدِيْثَ اللِّعَانِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے ہشام بن حسان سے کہا ہم سے عکرمہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ ہلال بن امیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی جورو پر شریک بن سحماء سے زنا کرانے کا جرم لگایا آپ نے فرمایا یا تو (اس جرم کے ثابت کرنے کے لیے چار) گواہ لا ورنہ اپنی پیٹھ پر کوڑے لگنا قبول کر اس نے عرض کیا یا رسول کوئی اپنی جورو کو برا کام کرتے دیکھے تو کیا گواہ ڈھونڈھنے کے لیے (دوڑتا) جائے آپ برابر یہی فرماتے رہے گواہ لا نہیں تو پیٹھ پر کوڑے لگوا پھر ابن عباسؓ نے لعان کی حدیث بیان کی۔

بَابٌ ۸۹ الْيَمِيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

باب عصر کی نماز کے بعد (جھوٹی) قسم کھانا اور زیادہ گناہ ہے۔

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِطَرِيْقٍ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيْلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا لَا يُبَايِعُهٗ اِلَّا لِلدُّنْيَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مَا يُرِيْدُ وَفٰى لَهٗ وَاِلَّا لَمْ يَفِ لَهٗ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ اُعْطِيَ بِهٖ كَذَا وَكَذَا

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے بات نہیں کرنے کا نہ ان کو دیکھے گا نہ ان کو (گندگی سے) پاک کرے گا اور ان کو دکھ کی مار پڑے گی ایک وہ شخص جس کے پاس رستے میں ضرورت سے زیادہ پانی ہو اور وہ مسافر کو نہ دے دوسرے وہ جو دنیا کے لیے (حاکم سے) بیعت کرے اگر اس کی خواہش موافق اس کو دے تو بیعت پر قائم رہے ورنہ توڑ دے تیسرے وہ شخص جو عصر کے بعد مول تول میں جھوٹی قسم کھائے کہ اس کو یہ چیز اتنے میں پڑی ہے اور اس کے کہنے پر دوسرا شخص (دھوکا

[۱] تو مہلت دی جائے گی جیسے حساب دیکھنے کے لیے مہلت دی جائے گی اگر مہلت کے بعد ایک گواہ لایا اور دوسرا گواہ حاضر کرنے کے لیے اور مہلت دی جائے گی ۱۲ منہ

نَلْحَدُ هَا۔

بَابٌ يَحْلِفُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ حَيْثُمَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْيَمِيْنُ وَلَا يُصْرَفُ مِنْ مَّوْضِعٍ اِلٰى غَيْرِهٖ

قَضٰى مَرْوَانُ بِالْيَمِيْنِ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَحْلِفُ لَهٗ مَكَانِيْ فَجَعَلَ زَيْدٌ يَحْلِفُ وَاَبٰى اَنْ يَحْلِفَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَجَعَلَ مَرْوَانُ يَعْجَبُ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ اَوْ يَمِيْنُهٗ فَلَمْ يَخُصَّ مَكَانًا دُوْنَ مَكَانٍ

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔

بَابٌ اِذَا تَسَارَعَ قَوْمٌ فِي الْيَمِيْنِ۔

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلٰى قَوْمٍ الْيَمِيْنَ فَاَسْرَعُوْا فَاَمَرَ اَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِيْنِ اَيُّهُمْ يَحْلِفُ

کھاکر) خرید لے۔

باب مدعی علیہ پر جہاں قسم کھانے کا حکم دیا جائے وہیں قسم کھالے یہ ضرور نہیں کہ دوسری جگہ پر جاکر قسم کھائے[۱]

اور مروان نے زید بن ثابت کو منبر شریف پر قسم کھانے کا حکم دیا زید نے کہا میں یہیں قسم کھاؤں گا اور قسم کھانے لگے اور منبر پر قسم کھانے سے انکار کیا مروان زید پر تعجب کرنے لگا[۲] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعث سے فرمایا یا تو دو گواہ لا نہیں تو اس سے قسم لے اور آپ نے یہ نہیں تخصیص کی کہ فلاں جگہ یا فلاں جگہ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (جھوٹی) قسم کھائے کسی کا مال مار لینے کو وہ جب اللہ سے ملے گا تو اللہ اس پر غصے ہوگا۔[۳]

باب جب چند آدمی ہوں اور ہر ایک قسم کھانے میں جلدی کرے تو پہلے کس سے قسم لی جائے۔

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں سے فرمایا قسم کھاؤ ہر ایک جلدی کرنے لگا آپ نے فرمایا قرعہ ڈالو اور جس کا نام قرعہ میں پہلے نکلے وہی پہلے قسم کھائے[۴]۔

---

[۱] مثلاً مدعی کہے کہ مسجد میں چل کر قسم کھاؤ تو مدعی علیہ پر ایسا کرنا لازم نہیں ہے حنفیہ کا یہی قول ہے اور حنابلہ بھی اسی کے قائل ہیں اور شافعیہ کے نزدیک اگر قاضی مناسب سمجھے تو ایسا حکم دے سکتا ہے گو مدعی اس کی خواہش نہ کرے ۱۲ منہ [۲] اس کو امام مالک نے موطا میں وصل کیا زید بن ثابت اور عبداللہ بن مطیع میں ایک مکان کی بابت جھگڑا ہوا تھا مروان اس وقت معاویہؓ کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا اس نے زیدؓ کو منبر پر جاکر قسم کھانے کا حکم دیا زید نے انکار کیا اور زید کے قول پر عمل کرنا بہتر ہے مروان کی رائے پر عمل کرنے سے لیکن حضرت عثمانؓ سے بھی مروان کی رائے کے مطابق منقول ہے کہ منبر کے پاس قسم کھائی جائے امام شافعیؒ نے کہا مصحف پر قسم دلانے میں قباحت نہیں ۱۲ منہ [۳] یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۴] ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں یوں ہے کہ دو شخصوں نے ایک چیز کا دعویٰ کیا اور کسی پاس گواہ نہ تھے آپ نے فرمایا قرعہ ڈالو اور باقی بر صفحہ آئندہ

باب ۹۲ قَوْلِ اللهِ تَعَالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا

۱۱۹۷ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ اَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ اَبُوْ اِسْمٰعِیْلَ السَّکْسَکِیُّ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی یَقُوْلُ اَقَامَ رَجُلٌ سِلْعَتَهٗ فَحَلَفَ بِاللهِ لَقَدْ اَعْطٰی بِهَا مَا لَمْ یُعْطِهَا فَنَزَلَتْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ اَوْفٰی النَّاجِشُ اٰکِلُ رِبًا خَائِنٌ

۱۱۹۸ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَیْمٰنَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ کَاذِبًا لِیَقْتَطِعَ مَالَ رَجُلٍ اَوْ قَالَ اَخِیْهِ لَقِیَ اللهَ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ وَاَنْزَلَ اللهُ تَصْدِیْقَ ذٰلِکَ فِی الْقُرْاٰنِ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا الْاٰیَةَ فَلَقِیَنِی الْاَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَکُمْ عَبْدُ اللهِ الْیَوْمَ قُلْتُ کَذَا وَکَذَا قَالَ فِیَّ اُنْزِلَتْ

باب ۹۳ کَیْفَ یُسْتَحْلَفُ

قَالَ تَعَالٰی یَحْلِفُوْنَ بِاللهِ لَکُمْ وَقَوْلُهٗ عَزَّ وَ

باب اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا مول لیتے ہیں

مجھ سے اسحاق (بن راہویہ یا ابن منصور) نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن ہارون نے خبر دی کہا ہم کو عوام بن حوشب نے کہا مجھ سے ابراہیم ابو اسمٰعیل سکسکی نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے ایک شخص (نام نامعلوم) نے بازار میں اپنا سامان رکھا قسم کھائی میں نے یہ اتنے کو خریدا ہے حالانکہ اتنے کو نہیں خریدا تھا اس وقت یہ آیت اتری جو لوگ اللہ کو درمیان دے اور جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا مول لیتے ہیں اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ نے کہا بخش کرنے والا گویا سود خوار چور ہے[1]۔

ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے کسی کا مال مار لینے کو یا یوں فرمایا اپنے مسلمان بھائی کا مال مار لینے کو وہ جب اللہ سے ملے گا تو اللہ اس پر غصے ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق قرآن میں اتاری فرمایا جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور قسمیں کھا کر تھوڑا سا مال کماتے ہیں اخیر آیت تک ابو وائل نے کہا پھر مجھ سے اشعث بن قیس ملے انہوں نے پوچھا عبد اللہ نے تم سے آج کونسی حدیث بیان کی میں نے کہا یہ انہوں نے کہا یہ آیت تو میرے ہی باب میں اتری۔

باب قسم کیونکر لی جائے ؛۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ براۃ میں) فرمایا اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تم کو

(بقیہ صفحہ سابقہ) جس کا نام نکلے وہ قسم کھائے اور حاکم کی روایت میں یوں ہے کہ دو آدمیوں نے ایک اونٹ کا دعویٰ کیا اور دونوں نے گواہ پیش کیے آپ نے وہ اونٹ آدھوں آدھ دونوں کو دلا دیا ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے قرعہ کا حکم دیا اور جس کا نام قرعہ میں نکلا اس کو دلا دیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا)

[1] بخش کا بیان اوپر گذر چکا ہے یعنے مال کا مول اس نیت سے بڑھانا کہ دوسرا دھوکا کھائے اور خرید لے ۱۲ منہ

جَلَّ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَّتَوْفِيقًا يُقَالُ بِاللّٰهِ وَتَاللّٰهِ وَوَاللّٰهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ حَلَفَ بِاللّٰهِ كَاذِبًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَا يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ۔

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا أَزِيدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

راضی کرنے کے لیے اور (سورۂ نساء میں) پھر تیرے پاس اللہ کی قسم کھاتے آتے ہیں ہماری نیت تو بھلائی اور ملاپ کی تھی[۱] قسم میں یوں کہا جائے باللہ تاللہ واللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[۲] ایک وہ شخص جس نے عصر کے بعد اللہ کی جھوٹی قسم کھائی اور اللہ کے سوا دوسرے کسی کی قسم نہ کھائیں[۳]۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے اپنے چچا ابوسہیل سے انہوں نے اپنے باپ (مالک بن ابی عامر) سے انہوں نے طلحہ بن عبید اللہ سے سنا وہ کہتے تھے ایک شخص (ضمام بن ثعلبہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا معلوم ہوا وہ آپ سے اسلام کو پوچھ رہا تھا آپ نے فرمایا اسلام کیا ہے رات دن میں پانچ نمازیں پڑھنا وہ کہنے لگا ان پانچ کے سوا اور بھی کوئی نماز مجھ پر ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل پڑھے تو اور بات ہے پھر آپ نے فرمایا اور رمضان کے روزے رکھنا وہ کہنے لگا اس کے سوا اور بھی کوئی روزہ مجھ پر ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل رکھنا چاہے تو خیر طلحہ نے کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر کیا اس نے کہا اور بھی کوئی خیرات مجھ پر ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل صدقہ دینا چاہے تو اور بات ہے یہ سن کر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا کہتا جاتا تھا قسم خدا کی میں نہ اس سے بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا آپ نے فرمایا اگر یہ سچ کہتا ہے تو اس نے مراد پائی[۴]

[۱] بعضے نسخوں میں اور دو آیتیں مذکور ہیں ویحلفون باللہ انہم لمنکم اور فیقسمان باللہ لشہادتنا احق من شہادتہما ان آیتوں کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ قسم میں تغلیظ یعنی سختی ضرور نہیں صرف اللہ کی قسم کھانا کافی ہے ۱۲ منہ [۲] عرب میں باللہ تاللہ واللہ یہ تینوں کلمے قسم میں کہے جاتے ہیں ۱۲ منہ [۳] یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۴] یہ امام بخاری کا کلام ہے ہماری شریعت میں اللہ کے سوا دوسرے کسی کی قسم کھانا درست نہیں نہ اس قسم کا کوئی اعتبار ہے مثلاً کوئی پیغمبر یا امام یا ولی کے نام کی قسم کھائے تو اول تو گناہ گار ہوگا دوسرے وہ قسم محض لغو ہو گی صحیح حدیث میں ہے جس نے اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھائی اس نے شرک کیا دوسری میں ہے جو کوئی قسم کھانا چاہے تو اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے ۱۲ منہ [۵] یعنے بہشت میں جائے گا دوزخ سے بچے گا باب کا مطلب اس سے نکلتا ہے کہ اس نے کہا قسم خدا کی معلوم ہوا قسم میں یہی کافی ہے واللہ کہنا ۱۲ منہ

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ قَالَ ذَكَرَ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ

ہم سے موسی بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے کہا نافع نے عبد اللہ بن عمرؓ سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی قسم کھانا چاہے تو اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے[1]۔

بَابٌ ۹۴ مَنْ أَقَامَ الْبَيِّنَةَ بَعْدَ الْيَمِينِ.

باب جو شخص مدعیٰ علیہ کے قسم کھا لینے کے بعد پھر گواہ پیش کرے[2]۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَقَالَ طَاوُسٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَشُرَيْحٌ الْبَيِّنَةُ الْعَادِلَةُ أَحَقُّ مِنَ الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[3] کبھی تم میں کوئی دلیل بیان کرنے میں دوسرے سے بڑھ کر ہوتا ہے اور طاؤس اور ابراہیم نخعی اور شریح نے کہا[4] معتبر گواہ جھوٹی قسم کی نسبت زیادہ قابل قبول ہیں۔

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا بِقَوْلِهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلَا يَأْخُذْهَا

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے زینب سے انہوں نے ام سلمہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جھگڑتے آتے ہو اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک تم میں دوسرے سے دلیل بیان کرنے میں بڑھ کر ہوتا ہے (قوت بیان بڑھ کر رکھتا ہے) پھر میں (غلطی سے) اگر اس کے بھائی کا حق اس کو دلا دوں تو وہ (حلال نہ سمجھے) اس کو نہ لے[5] میں اس کو دوزخ

---

[1] قسطلانی نے کہا معلوم ہوا کہ کسی مخلوق کی قسم کھانا قصد کر کے مکروہ ہے اگر بلا قصد زبان سے نکل جائے تو گناہ گار نہ ہوگا جیسے طلحہ کی حدیث میں جو اوپر گزری ایک روایت میں یوں ہے افلح وابیہ ان صدق مخلوق میں پیغمبر صلعم اور کعبہ اور جبریل اور صحابہ و تابعین بزرگ درویش فقیر ولی سب داخل ہیں نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ نہ ماں نانی کی کسی کی قسم اللہ کے سوا نہ کھاؤ قسطلانی نے کہا اگر کوئی اللہ کے سوا دوسرے کسی کو اللہ کی طرح بزرگ سمجھ کر قسم کھائے تو وہ کافر ہو جائے گا اور جو بے قصد زبان سے کسی دوسرے کی قسم نکل جائے تو کراہت نہ ہوگی لیکن قسم لغو ہوگی یعنی اس کے خلاف کرنے میں کچھ کفارہ لازم نہ ہوگا ۱۲ منہ [2] تو اس کے گواہ قبول ہوں گے اہل کوفہ اور شافعی اور احمد کا یہی قول ہے امام مالک کہتے ہیں اگر مدعی کو اپنے گواہوں کا علم نہ تھا اور اس نے مدعی علیہ سے قسم لے لی پھر گواہوں کا علم ہوا تو گواہ قبول ہوں گے اور جو گواہوں کا علم ہوتے ساتھ اس نے گواہ پیش نہیں کیے اور قسم لے لی تو اب گواہ منظور نہ ہوں گے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اسی باب میں موصولاً مذکور ہے ۱۲ منہ [4] حافظ نے کہا طاؤس اور ابراہیم کا قول مجھ کو موصولاً نہیں ملا لیکن شریح کے قول کو بغوی نے جعدیات میں وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس حدیث سے امام مالک اور شافعی اور امام احمد اور جمہور علما کا مذہب ثابت ہوا کہ قاضی کا حکم ظاہراً نافذ ہوتا ہے نہ باطناً یعنی قاضی اگر غلطی سے کوئی فیصلہ کر دے تو فیما بینہ وبین اللہ جس کے موافق فیصلہ کرے اس کے لیے وہ شے درست نہ ہوگی اور حنفیہ کا رد ہوا جن کے نزدیک قاضی کی قضا ظاہراً اور باطناً دونوں طرح نافذ ہو جاتی ہے۔ حدیث سے یہ بھی نکلا کہ پیغمبر صاحب کو بھی دھوکا ہو جانا ممکن تھا اور آپ کو علم غیب نہ تھا اور جب آپ سے جو سارے جہان سے افضل تھے غلطی ہو جانا ممکن ہوا تو اور کسی قاضی یا مجتہد یا امام یا عالم کی کیا حقیقت اور کیا ہستی ہے اور بڑا بے وقوف ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابُ مَنْ اَمَرَ بِاِنْجَازِ الْوَعْدِ

وَفَعَلَهُ الْحَسَنُ وَذَكَرَ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَقَضٰى ابْنُ الْاَشْوَعِ بِالْوَعْدِ وَذَكَرَ ذٰلِكَ عَنْ سَمُرَةَ وَقَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَهٗ قَالَ وَعَدَنِيْ فَوَفٰى لِيْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَاَيْتُ اِسْحٰقَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ يَحْتَجُّ بِحَدِيْثِ ابْنِ اَشْوَعَ۔

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سُفْيٰنَ اَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهٗ سَاَلْتُكَ مَاذَا يَاْمُرُكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ اَمَرَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ قَالَ وَهٰذِهٖ صِفَةُ نَبِيٍّ

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا

کا ایک ٹکڑا دلاتا ہوں۔

باب وعدے کا پورا کرنا ضرور ہے[۱]۔

اور امام حسن بصری نے اس کو پورا کرایا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مریم میں) حضرت اسمٰعیل کا ذکر کیا ان کا وعدہ سچا ہوتا[۲] اور سعید بن اشوع نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا[۳] اور سمرہ بن جندبؓ صحابی سے ایسا ہی نقل کیا اور مسور بن مخرمہ (صحابیؓ) نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اپنے ایک داماد (ابوالعاص) کا ذکر کرتے تھے اس نے جو وعدہ مجھ سے کیا وہ پورا کیا[۴] امام بخاریؒ نے کہا میں نے اسحاق بن راہویہ (مجتہد مشہور) کو دیکھا وہ وعدے پورا کرنے کے وجوب پر ابن اشوع کی حدیث سے دلیل لیتے۔

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے نقل کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے ان سے عبد اللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوسفیان کہتا تھا کہ ہرقل (بادشاہ روم) نے اس سے کہا میں نے تجھ سے پوچھا یہ پیغمبر تم کو کیا حکم دیتا ہے تو نے کہا نماز اور سچ بولنے اور حرام کاری سے بچنے اور وعدہ پورا کرنے اور امانت کو ادا کرنے کا ہرقل نے کہا پیغمبر کی یہی صفت ہوتی ہے[۵]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن

(بقیہ صفحہ سابقہ) وہ شخص جو کسی مجتہد یا پیر یا درویش یا ولی کو خطا سے معصوم سمجھے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] امام بخاری اور بعضے علماء کا یہی قول ہے کہ وعدہ پورا کرنا چاہیے اگر کوئی نہ کرے تو قاضی پورا کرا دے گا لیکن جمہور علماء کہتے ہیں کہ وعدہ پورا کرنا مستحب ہے اور اخلاقاً ضرور ہے پر قاضی جبراً اس کو پورا نہیں کرا سکتا ۱۲ منہ [۲] کہتے ہیں حضرت اسمٰعیلؑ نے ایک شخص سے وعدہ کیا کہ میں فلاں مقام پر تجھ سے ملوں گا حضرت اسمٰعیلؑ وعدے کے موافق اس مقام پر پہنچے وہ شخص نہ آیا آپ اس کے انتظار میں دوسرے دن تک وہیں ٹھہرے رہے غرض صدق وعدہ انبیاء کی خصلت ہے اور خلف وعد منافقوں کا شیوہ اور آیت کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون سے وعدہ پورا کرنے کا وجوب نکلتا ہے ۱۲ منہ [۳] اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی تفسیر میں نکالا ۱۲ منہ [۴] مشرکوں نے ابوالعاص سے کہا کہ علیا حضرت زینبؓ کو طلاق دے دو انہوں نے نہ سنا اور جب قید ہو کر مدینہ میں آئے آپ نے ان سے فرمایا مکے جا کر زینبؓ کو یہاں بھیج دو انہوں نے بھیج دیا ۱۲ منہ [۵] یہیں سے امام بخاری نے وعدہ پورا کرنے کا وجوب نکالا ۱۲ منہ

إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيْ سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِيْ عَامِرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ.

جعفر نے انہوں نے ابوسہیل نافع بن مالک بن ابی عامر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کہے تو جھوٹ جب اس کے پاس امانت رکھیں تو چوری کرے جب وعدہ کرے تو خلاف[1]

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضـ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْطِيَنِيْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَعَدَّ فِيْ يَدِيْ خَمْسَمِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَمِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَمِائَةٍ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور علاء بن حضرمی (بحرین کے حاکم) نے ابوبکر صدیقؓ پاس روپیہ بھیجا تو ابوبکرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جس کا کچھ قرض نکلتا ہو یا آپ نے اس سے وعدہ کیا ہو تو وہ ہمارے پاس آئے (اپنا حق لے لے) جابرؓ نے کہا میں نے ان سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اتنا اتنا اتنا روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا تین بار دونوں ہاتھ پھیلا کر جابرؓ نے کہا ابوبکرؓ نے میرے ہاتھ میں پانسو گنے پھر پانسو پھر پانسو[2]

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلَنِيْ يَهُوْدِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْحِيْرَةِ أَيَّ الْأَجَلَيْنِ قَضٰى مُوْسٰى قُلْتُ لَا أَدْرِيْ

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو سعید بن سلیمان نے خبر دی کہا ہم سے مروان بن شجاع نے بیان کیا انہوں نے سالم بن عجلان افطس سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا حیرہ کے[3] ایک یہودی نے (جس کا نام معلوم نہیں ہوا) مجھ سے پوچھا حضرت موسیٰ نے دونوں میعادوں میں سے[4] کونسی میعاد پوری کی تھی میں نے

---

[1] یہ حدیث کتاب الایمان میں مع شرح گزر چکی ہے امام بخاریؒ نے کہا اس سے وفائے وعدہ کا وجوب نکالا کس لیے کہ اگر واجب نہ ہوتا تو خلف وعدہ نفاق کی نشانی نہ ہوتا ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا وعدے کا پورا کرنا ضرور ہے جب تو حضرت ابوبکرؓ نے قرضے کے ساتھ وعدے کو بھی بیان کیا اور اس کو پورا کیا ۱۲ منہ [3] حیرہ ایک بستی ہے مشہور کربلا کے پاس ۱۲ منہ [4] ایک آٹھ سال کی ایک دس سال کی جیسے قرآن شریف میں مذکور ہے کہ حضرت شعیبؑ نے ان سے کہا میں چاہتا ہوں ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک کو تیرے نکاح میں دوں بشرطیکہ تو آٹھ برس تک میری نوکری کرے اگر تو دس برس پورے کر دے تو یہ تیرا احسان ہے میں تجھ پر تکلیف نہیں ڈالنا چاہتا ۱۲ منہ

حَتّٰى اَقْدَمَ عَلٰى حَبْرِ الْعَرَبِ فَاَسْاَلَهٗ فَقَدِمْتُ فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض فَقَالَ قَضٰى اَكْثَرَهُمَا وَاَطْيَبَهُمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ فَعَلَ۔

کہا مجھے معلوم نہیں ہیں عرب کے عالم سے جب تک نہ پوچھوں پھر میں ابن عباسؓ پاس آیا ان سے پوچھا انہوں نے کہا لمبی میعاد جو شعیبؑ کو زیادہ پسند تھی (یعنی دس سال کی) پوری کی اللہ کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو کہتا ہے وہی کرتا ہے[۱]۔

باب ۹۶ لَا يُسْئَلُ اَهْلُ الشِّرْكِ عَنِ الشَّهَادَةِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ اَهْلِ الْمِلَلِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتٰبِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ الْاٰيَةَ۔

باب مشرکوں کی گواہی قبول نہ ہوگی[۲]۔

اور عامر شعبی نے کہا کافروں میں ایک مذہب والوں کی گواہی دوسرے مذہب والوں پر قبول نہ ہوگی[۳] کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ میں) فرمایا ہم نے ان میں دشمنی اور عداوت ڈال دی اور ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا اہل کتاب کو نہ سچا کہو نہ جھوٹا[۴] اور یوں کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو ہم پر اترا اخیر آیت تک۔

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ كَيْفَ تَسْاَلُوْنَ اَهْلَ الْكِتٰبِ وَكِتَابُكُمُ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْدَثُ الْاَخْبَارِ بِاللّٰهِ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا مسلمانو! تم اہل کتاب سے (دین کی باتیں) کیسے پوچھتے ہو حالانکہ تمہاری کتاب جو تمہارے پیغمبر پر اتری ہے (قرآن شریف) اللہ کی سب کتابوں کے بعد والی ہے (سب میں نئی

---

[۱] یعنی وعدہ خلاف نہیں کرتا ہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے پیغمبر سے مراد حضرت موسیٰؑ ہیں دوسری روایت میں یوں ہے سعید نے کہا پھر وہ یہودی مجھ سے ملا تو میں نے جو ابن عباسؓ نے کہا تھا وہ اس کو بتلا دیا وہ کہنے لگا ابن عباسؓ بیشک عالم ہیں۔ ابن عباسؓ نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا جیسے ابن جریر کی روایت میں صراحت ہے ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جبریل سے پوچھا انہوں نے دوسرے فرشتے سے اس نے پروردگار سے پروردگار نے یہی فرمایا کہ وہ میعاد پوری کی جو زیادہ لمبی اور زیادہ بہتر تھی ۱۲ منہ [۲] نہ مشرکوں پر نہ مسلمانوں پر حنفیہ کے نزدیک مشرکوں کی گواہی مشرکوں پر قبول ہوگی اگرچہ ان کے مذہب مختلف ہوں کیونکہ آنحضرتؐ نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو چار یہودیوں کی شہادت پر رجم کیا ۱۲ منہ [۳] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [۴] اس حدیث سے صاف نکلا کہ اہل کتاب کی شہادت مقبول نہ ہوگی ہمارے زمانہ میں مسلمانی ریاستوں میں یہ غضب ہو رہا ہے کہ کافروں کی شہادت مسلمانوں کے برخلاف قبول کرتے ہیں جو کسی امام یا مجتہد کے نزدیک درست نہیں امام ابوحنیفہ بھی اس کو جائز نہیں جانتے ۱۲ منہ

تَعْبُدُوْنَهُ لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللّٰهُ اَنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ وَغَيَّرُوْا بِاَيْدِيْهِمُ الْكِتَابَ فَقَالُوْا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اَفَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مُسَاءَلَتِهِمْ وَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا قَطُّ يَسْاَلُكُمْ عَنِ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلَيْكُمْ۔

اتری ہے) اس میں کچھ غلط ملط (گول مال) نہیں ہوا اور اللہ تعالیٰ اسی کتاب میں فرماتا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کے لکھے کو بدل ڈالا اور اپنے ہاتھوں سے اس میں تصرف کیا کہنے لگے یہ اللہ کا کلام ہے دنیا کا تھوڑا مول کمانے کے لیے کیا تم کو جو اللہ نے علم دیا اس میں ان سے پوچھنے کی ممانعت نہیں ہے اور (تعجب تو یہ ہے) قسم خدا کی اہل کتاب کا کوئی آدمی تم سے وہ نہیں پوچھتا جو تم پر اترا[1]

بَابُ الْقُرْعَةِ فِي الْمُشْكِلَاتِ

باب مشکل کے وقت قرعہ ڈالنا[2]

وَقَوْلِهٖ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اقْتَرَعُوْا فَجَرَتِ الْاَقْلَامُ مَعَ الْجِرْيَةِ وَعَالَ قَلَمُ زَكَرِيَّا الْجِرْيَةَ فَكَفَلَهَا زَكَرِيَّا وَقَوْلِهٖ فَسَاهَمَ اَقْرَعَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ مِنَ الْمَسْهُوْمِيْنَ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ الْيَمِيْنَ فَاَسْرَعُوْا فَاَمَرَ اَنْ يُسْهِمَ بَيْنَهُمْ اَيُّهُمْ يَحْلِفُ۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا جب وہ اپنے اپنے قلم ڈالنے لگے کون مریم کی پرورش کرے ابن عباسؓ نے کہا[3] انہوں نے قرعہ ڈالا تو سب کے قلم پانی کے بہاؤ میں بہ نکلے اور حضرت زکریا کا قلم اوپر آنکلا آخر انہوں ہی نے مریم کی پرورش کی اور (سورۂ والصافات میں) فرمایا پھر قرعہ ڈالا تو حضرت یونس ہی پر قرعہ پڑا (وہ دریا میں پھینک دیئے گئے) اور ابوہریرہؓ سے کہا[4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کو حکم دیا قسم کھانے کا وہ جلدی کرنے لگے آپ نے فرمایا قرعہ ڈالو (پہلے) کون قسم کھائے۔

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْهِنِ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عامر شعبی نے بیان کیا انہوں نے نعمان بن بشیرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہوں پر سکوت کرنے والے[5] اور گناہوں میں بڑھ جانے

---

[1] یعنی وہ قرآن کے مضمون تم سے نہیں پوچھتے حالانکہ قرآن آخری کتاب ہے جو قیامت تک منسوخ نہیں ہو سکتی اور اس میں کچھ کمی بیشی تغیر تبدل بھی نہیں ہوا بالکل محفوظ ہے جب اہل کتاب ایسی کتاب کی قدر نہیں کرتے اور اپنی غلط ملط شدہ کتابوں پر نازاں رہ کر تم سے کوئی بات دریافت نہیں کرتے تو تم کو کیا خبط نے گھیرا ہے کہ ان سے جا کر دین کی باتیں پوچھتے ہو تمہاری شریعت میں سب کچھ موجود ہے اس پر عمل کرو ان سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ۱۲ منہ

[2] جمہور علماء کے نزدیک قطع نزاع کے لیے قرعہ ڈالنا جائز اور مشروع ہے اور حنفیوں نے اس کا انکار کیا ہے لیکن ابن منذر نے امام ابوحنیفہ سے بھی اس کا جواز نقل کیا ہے ۱۲ منہ [3] اس کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [5] یہ ترجمہ مدہن کا ہے یعنی جو گناہ دیکھ کر خاموش رہے ریاکار ہو بعضے روایتوں میں مدہن کے بجائے قائم علی حدود اللہ ہے یعنی گناہوں سے بچنے والا حافظ نے کہا یہی زیادہ ٹھیک ہے کیونکہ مدہن کا حکم وہی ہے جو گناہ کرنے والے کا ہے ۱۲ منہ

فِي حُدُودِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّونَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَتَأَذَّوْا بِهِ فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا مَا لَكَ قَالَ تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ۔

جاننے والے کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جنہوں نے قرعہ ڈال کر[1] ایک جہاز میں جائے لی کچھ لوگ تو نیچے (تنق) میں رہے اور کچھ اوپر (چھتری) پر اب تنق والے پانی لے کر چھتری والوں پر ہو کر آنے جانے لگے ان کو ایذا ہوئی آخر نیچے والوں میں سے ایک شخص نے کلہاڑی لی اور جہاز میں سوراخ کرنے لگا (وہیں سے پانی لے لینے کو) یہ حال دیکھ کر اوپر والے اس کے پاس آئے اور کہنے لگے ارے یہ کیا غضب کر رہا ہے وہ کہنے لگا تم کو میرے آنے جانے سے ایذا ہوتی ہے اور پانی لینا تو ضرور ہے اب اگر جہاز والے اس کے ہاتھ پکڑیں تو وہ بھی بچے خود بھی بچیں گے ورنہ وہ بھی (ڈوب کر مر جائیگا) یہ بھی مریں گے

١٢٠٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَهُمْ سَهْمُهُ فِي السُّكْنَى حِينَ أَقْرَعَتِ الْأَنْصَارُ سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَسَكَنَ عِنْدَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فَاشْتَكَى فَمَرَّضْنَاهُ حَتّٰى إِذَا تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي ثِيَابِهِ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللّٰهَ أَكْرَمَهُ فَقُلْتُ لَا أَدْرِي بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا عُثْمَانُ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللّٰهِ الْيَقِينُ وَإِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے خارجہ بن زید انصاری نے بیان کیا ام علاء انصار کی ایک عورت تھی اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی وہ کہتی تھی جب انصار نے مہاجرین کے رہنے کے لیے قرعہ ڈالا[2] تو عثمان بن مظعون کا قرعہ ہمارے نام پر نکلا وہ ہمارے پاس رہتے (اتفاق سے) بیمار ہو گئے ہم نے ان کی بیمار داری کی (یعنے خدمت) جب ان کا انتقال ہو گیا اور ہم نے ان کو (نہلا دھلا کر) کفن پہنایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے میں کہنے لگی ابو السائب[3] تم پر اللہ رحم کرے میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تم کو عزت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تجھ کو کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے اس کو عزت دی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے مجھ معلوم نہیں تب آپ نے فرمایا عثمان بن مظعون خدا کی قسم مر گیا اور مجھے اس کی بھلائی کی امید ہے (پر یقیناً میں بھی کچھ نہیں کہہ سکتا) خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہوں لیکن میں نہیں جانتا عثمان کا کیا

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] ہر ایک انصاری نے ایک مہاجر کو قرعہ ڈال کر اپنے پاس رہنے کو جگہ دی عثمان بن مظعونؓ کا قرعہ ام علاء کے گھر پر آیا وہ ام علاء کے پاس جا کر رہے ۱۲ منہ [3] ابو السائب عثمان بن مظعون کی کنیت ۱۲ منہ

وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِهٖ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا اُزَكِّيْ اَحَدًا بَعْدَهٗ اَبَدًا وَّاَحْزَنَنِيْ ذٰلِكَ قَالَتْ فَنِمْتُ فَاُرِيْتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِيْ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهٗ۔

حال ہونا ہے[1] ام علاء نے کہا قسم خدا کی میں عثمان کے بعد اب کسی کی تعریف نہیں کرنے کی کبھی اور مجھے آپ کے فرمانے سے رنج ہوا میں سو گئی خواب میں دیکھا کہ عثمانؓ کے لیے ایک چشمہ بہ رہا ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا یہ اس کا (نیک) عمل ہے۔

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَآئِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهٗ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ رِضَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جانا چاہتے تو اپنی بیبیوں کے نام پر قرعہ ڈالتے جس کے نام پر قرعہ نکلتا اس کو سفر میں ساتھ لے کر نکلتے اور ہر ایک عورت پاس باری باری ایک دن ایک رات رہتے فقط سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری کا دن رات حضرت عائشہ (صدیقہؓ) کو بخش دیا تھا ان کی غرض یہ تھی کہ آپ ان سے راضی ہو جائیں (اور طلاق نہ دیں)۔

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے سمی سے جو ابو بکرؓ بن عبد الرحمٰن کے غلام تھے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور صف اول میں جو ثواب ہے اگر لوگ اس کو جانتے پھر قرعہ کے بغیر اس کو حاصل نہ کر سکتے تو ضرور اس پر قرعہ ڈالتے اور اگر وہ جانتے جو اول وقت نماز کے لیے جانے میں ثواب

[1] دوسری روایت میں یوں ہے میرا حال کیا ہونا ہے اور عثمان کا حال کیا ہونا ہے یہ موافق ہے اس آیت کے جو سورۂ احقاف میں ہے وما ادری ما یفعل بی ولا بکم اس کی شرح اوپر گزر چکی ہے پادریوں کا یہ اعتراض کرنا کہ تمہارے پیغمبر کو جب اپنی نجات کا علم نہ تھا تو دوسروں کی نجات وہ کیسے کرا سکتے ہیں محض لغو ہے کس لیے کہ اگر آپ سچے پیغمبر نہ ہوتے تو ضرور اپنی تعلّی کے لیے یوں فرماتے کہ میں ایسا کروں گا ویسا کروں گا مجھے سب اختیار ہے یہ حدیث اس وقت کی ہے جب تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو معلوم نہیں کرایا ہوگا کہ تمہارا آخرت میں یہ حال ہے یا معلوم کرایا ہوگا مگر خداوند کریم کی بارگاہ الہی مستغنی بارگاہ ہے کہ وہ دم بھر میں مقبول سے مقبول بندوں کو مردود کر سکتا ہے اور مردود سے مردود بندوں کو مقبول بنا سکتا ہے جل شانہ ۱۲ منہ

إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

ہے تو ضرور اس طرف لپکتے اور اگر وہ جانتے جو عشا اور فجر کی جماعت میں شریک ہونے کا ثواب ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے ان میں جاکر شریک ہوتے۔

كِتَابُ الصُّلْحِ

کتاب صلح کے بیان میں

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

۷۹۸ـ مَا جَاءَ فِي الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ

باب لوگوں میں صلح کرانے کا ثواب ۱؎۔

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا وَخُرُوجِ الْإِمَامِ إِلَى الْمَوَاضِعِ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ بِأَصْحَابِهِ۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا ان کی اکثر کانا پھوسیوں میں بھلائی نہیں ہوتی مگر اس کی کانا پھوسی میں جو خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں ملاپ کرانے کے لیے کرے اور جو کوئی اللہ کو راضی کرنے کی نیت سے (نہ ریا کی نیت سے) ایسا کرے اس کو ہم بڑا ثواب دیں گے ۲؎ اور اس باب میں یہ بیان ہے کہ حاکم خود اپنے لوگوں کو ساتھ لے جاکر صلح کرائے۔

۱۲۱۱ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أُنَاسًا مِّنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان نے کہا مجھ سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے انہوں نے سہل بن سعد سے کہ بنی عمرو بن عوف (انصار کے ایک قبیلے) میں کچھ تکرار رہوتی (وہ قبا میں رہتے تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی اصحاب (ابی بن کعبؓ سہیل بن بیضاء) کو ساتھ لے کر ان میں ملاپ کرانے کو تشریف لے گئے نماز کا وقت آن پہنچا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (وہاں سے) واپس تشریف نہ لائے بلال آئے انہوں نے نماز کی اذان دی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لائے تو بلالؓ حضرت ابوبکرؓ کے

۱؎ صلح کہتے ہیں قطع نزاع یعنی جھگڑا مٹانے کو اور وہ ہر حال میں درست ہے خواہ مدعا علیہ کو اقرار ہو یا انکار اسی طرح خاوند اور جورو میں بھی اور زخمی کرنے میں اور باغی گروہ اور امام میں ۱۲ قسطلانی ۲؎ امام بخاری نے صلح کی فضیلت میں اسی آیت پر اقتصار کیا شاید ان کو کوئی صحیح حدیث اس باب میں اپنی شرط پر نہ ملی امام احمد نے ابو الدرداءؓ سے مرفوعاً نکالا کیا میں تم کو وہ بات نہ بتلاؤں جو روزے اور نماز اور صدقے سے افضل ہے وہ کیا ہے آپس میں ملاپ کر دینا آپس میں فساد نیکیوں کو میٹ دیتا ہے ۱۲ منہ

إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حُبِسَ وَقَدْ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ
النَّاسَ فَقَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ
فَتَقَدَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ
الْأَوَّلِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيْحِ حَتّٰى أَكْثَرُوْا
وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ لَا يَكَادُ يَلْتَفِتُ فِي الصَّلٰوةِ فَالْتَفَتَ
فَإِذَا هُوَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ
فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهٖ فَأَمَرَهُ يُصَلِّيْ كَمَا هُوَ
فَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ يَدَهُ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ رَجَعَ
الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ حَتّٰى دَخَلَ فِي الصَّفِّ
وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى
بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا
النَّاسُ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِكُمْ أَخَذْتُمْ
بِالتَّصْفِيْحِ إِنَّمَا التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَاءِ
مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللهِ
فَإِنَّهٗ لَا يَسْمَعُهٗ أَحَدٌ إِلَّا الْتَفَتَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا
مَنَعَكَ حِيْنَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ لَمْ تُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لِابْنِ أَبِيْ قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ
سَمِعْتُ أَبِيْ أَنَّ أَنَسًا قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ فَانْطَلَقَ
إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ

پاس آئے اور کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو وہاں پھنس گئے (بنی
عمرو بن عوف میں) اور نماز کا وقت آگیا اب تم لوگوں کی امامت کرتے
انہوں نے کہا اچھا اگر تم چاہو خیر بلالؓ نے تکبیر کہی ابوبکرؓ آگے بڑھے
(نماز شروع کر دی) اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ
صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آن کر کھڑے ہو گئے لوگوں نے تالیاں
بہت بجانا شروع کیں اور ابوبکرؓ کی عادت تھی وہ نماز میں ادھر ادھر
نگاہ نہیں کرتے تھے (جب بہت تالیاں دی گئیں تو) انہوں نے نگاہ
کی دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے کھڑے ہیں آپ نے
ہاتھ سے ان کو اشارہ کیا نماز پڑھائے جاؤ ابوبکرؓ نے ہاتھ اٹھا کر
اللہ کا شکر کیا پھر الٹے پاؤں پیچھے سرکے صف میں آگئے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب
نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف (مبارک) منہ کیا فرمایا لوگو جب
نماز میں تم کو کوئی بات پیش آتی ہے تو تم تالیاں بجانے لگتے ہو
تالیاں تو عورتوں کے لیے ہیں جس کسی کو نماز میں کوئی بات پیش
آئے تو سبحان اللہ کہے اس کو سن کر ہر کوئی نگاہ کرے گا (پھر فرمایا)
ابوبکرؓ میں نے تم کو اشارہ کیا تم نماز کیوں نہیں پڑھاتے رہے
انہوں نے عرض کیا ابوقحافہ کے بیٹے کو یہ شایان نہیں کہ اللہ کے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرے[1]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے بیان
کیا کہا میں نے اپنے باپ سے سنا کہ انسؓ نے کہا لوگوں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو رائے دی اگر آپ عبداللہ بن ابی پاس تشریف لے
چلیں تو بہتر ہے[2] یہ سن کر آپ ایک گدھے پر سوار ہو کر اس کے پاس گئے

[1] یہ حدیث اوپر مع شرح گزر چکی ہے یہاں اس لیے لائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صلح کرانے کے لیے تشریف لے جانے کا اس میں بیان ہے ۱۲ منہ
[2] عبداللہ بن ابی خزرج کا سردار تھا مدینہ والے اس کو بادشاہ بنانے کو تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور یہ امر ملتوی رہا لوگوں نے آپ کو یہ رائے دی کہ آپ اس کے پاس تشریف لے جائیں گے تو اس کی دلجوئی ہوگی اور بہت سے لوگ اسلام قبول کریں گے (باقی برصفحہ آئندہ)

حِمَارًا فَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُوْنَ يَمْشُوْنَ مَعَهُ وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِلَيْكَ عَنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ مِنْهُمْ وَاللّٰهِ لَحِمَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبُ رِيْحًا مِّنْكَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ فَشَتَمَا فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا أَصْحَابُهُ فَكَانَ بَيْنَهُمَا ضَرْبٌ بِالْجَرِيْدِ وَالْأَيْدِيْ وَالنِّعَالِ فَبَلَغَنَا أَنَّهَا أُنْزِلَتْ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا

مسلمان آپ کے ساتھ چلے وہاں کی زمین کھاری تھی جب آپ اس مردود پاس پہنچے تو کیا کہنے لگا چلو پرے ہٹو تمہارے گدھے کی بدبو نے میرا دماغ پریشان کر دیا یہ سن کر ایک انصاری (عبداللہ بن رواحہ) بولے خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گدھا تجھ سے زیادہ خوشبو دار ہے اس پر عبداللہ کی قوم کا ایک شخص غصے ہوا (نام نامعلوم) دونوں میں گالی گلوچ ہوئی اور دونوں طرف کے لوگوں کو غصہ آیا چھڑی ہاتھ جوتا چلنے لگا انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہم کو یہ بات پہنچی کہ (سورۂ حجرات کی) یہ آیت وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما اسی بات میں اتری[1]۔

بَابٌ ۹۹ لَيْسَ الْكَاذِبُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ۔

باب دو آدمیوں میں میل کرانے کے لیے جھوٹ بولنا گناہ نہیں ہے[2]

۲۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عُقْبَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِيْ خَيْرًا أَوْ يَقُوْلُ خَيْرًا

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے ان سے حمید بن عبدالرحمن نے بیان کیا ان سے ان کی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ نے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں میں میل کرائے اور (ملاپ کی نیت سے) اچھی بات پہنچائے یا کہے[3]۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) پیغمبر مغرور نہیں ہوتے آپ بلا تکلف تشریف لے گئے مگر اس مردود نے جو اپنے آپ کو بہت نفیس مزاج سمجھتا تھا آپ کے گدھے کو بدبودار سمجھا آپ کے سواری کا گدھا اس مردود سے کہیں زیادہ معطر اور خوشبودار تھا یہ خوشبو ایمان والوں کو معلوم ہوتی ہے کافر مردود خود گندے ہیں ان کو خوشبو کی کیا قدر عبداللہ بن ابی کی مثال وہی ہے جیسے ایک موچی عطار کی دکان پر گذرا اور خوشبو سے بیہوش ہو گیا لوگوں نے بہت کچھ دوائیں کیں اس کو ہوش ہی نہ آیا آخر ایک موچی آن پہنچا اس نے سڑے چمڑے کی بدبو سنگھائی تو ہوش آگیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا)

[1] یعنی اگر مسلمانوں کے دو گروہ لڑ پڑیں تو ان میں میل کرا دو مگر یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ آیت تو مسلمانوں کے باب میں ہے اور عبداللہ بن ابی کے ساتھی تو اس وقت تک کافر تھے قسطلانی نے کہا ابن عباسؓ کی تفسیر میں ہے کہ عبداللہ بن ابی کے ساتھی بھی مسلمان ہو چکے تھے واللہ اعلم ۱۲ منہ

[2] شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے گلستان میں گویا اسی حدیث سے یہ نکالا ہے کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز ۱۲ منہ

[3] مثلاً دو آدمیوں میں رنج ہوا وہ یہ ملاپ کرانے کی نیت سے کہے وہ تو آپ کے خیر خواہ ہیں یا آپ کی تعریف کرتے ہیں قسطلانی نے کہا ایسے جھوٹ کی رخصت ہے جس سے بہت فائدے کی امید ہو امام مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تین جگہ جھوٹ بولنے کی اجازت ہے میں دوسرے مسلمانوں میں میل جول کرانے میں تیسرے اپنی جورو سے بعضوں نے اور مقاموں کو بھی جہاں کوئی مصلحت ہو انہی پر قیاس کیا ہے وہ کہتے ہیں جھوٹ بولنا جب منع ہے جب اس سے نقصان پیدا ہو یا اس میں کوئی مصلحت نہ ہو بعضوں نے کہا (باقی برصفحہ آئندہ)

باب۸ قَوْلِ الْاِمَامِ لِاَصْحَابِهٖ اِذْهَبُوْا بِنَا نُصْلِحُ۔

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ وَاِسْحٰقُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض اَنَّ اَهْلَ قُبَاءٍ اقْتَتَلُوْا حَتّٰى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِنَا نُصْلِحُ بَيْنَهُمْ۔

باب حاکم لوگوں سے کہے ہم کو لے چلو ہم میل جول کرا دیں۔

ہم سے محمد بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی اور اسحاق بن محمد فروی نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے کہ قبا کے لوگ آپس میں لڑ لیے یہاں تک کہ پتھر چلے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی آپ نے (لوگوں سے) فرمایا چلو ہم کو (ان پاس) لے چلو ہم ان میں میل کرا دیں۔

باب۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ۔

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتْ هُوَ الرَّجُلُ يَرٰى مِنِ امْرَاَتِهٖ مَا لَا يُعْجِبُهٗ كِبَرًا اَوْ غَيْرَهٗ فَيُرِيْدُ فِرَاقَهَا فَتَقُوْلُ اَمْسِكْنِيْ وَاقْسِمْ لِيْ مَا شِئْتَ قَالَتْ فَلَا بَاْسَ اِذَا تَرَاضَيَا۔

باب (سورۂ نساء میں) اللہ کا یہ فرمانا اگر جورو خاوند صلح کر لیں تو صلح بہتر ہے۔

ہم سے قتیبہ بن سعد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے (سورہ نساء میں جو یہ آیت ہے) اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی شرارت یا بے پروائی سے ڈرے اس کا مطلب یہ ہے کہ مرد اپنی عورت میں بڑھاپا یا اور کوئی بات دیکھ کر اس سے جدا ہونا چاہے وہ عورت کہے نہیں مجھ کو اپنے پاس رہنے دے اور جو تیرا جی چاہے وہ میرے لیے مقرر کر دے انہوں نے کہا اگر دونوں کسی بات پر راضی ہو جائیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔[۱]

(بقیہ صفحہ سابقہ) جھوٹ ہر حال میں منع ہے اور ایسے مقاموں میں تو یہ کرنا بہتر ہے مثلاً کوئی ظالم سے یوں کہے میں تو آپ کے لیے دعا کیا کرتا ہوں اور مطلب یہ رکھے کہ اللہم اغفر للمسلمین کہا کرتا ہوں اور ضرورت کے وقت تو جھوٹ بولنا بالاتفاق جائز ہے مثلاً کوئی ظالم ظلم سے کسی کو قتل کرنا چاہتا ہو اور وہ بیچارہ آن کر چھپ جائے تو جس کے پاس چھپے وہ کہہ سکتا ہے بلکہ قسم کھا سکتا ہے کہ میرے پاس نہیں ہے وہ گنہگار نہ ہوگا اس لیے کہ نیت بخیر ہے یعنے مظلوم کا بچانا اور صحیح حدیث ہے انما الاعمال بالنیات ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا ۱؎ پھر اگر مرد قرارداد کے موافق اس کی باری میں دوسری عورت کے پاس رہے یا اس کو خرچ کم دے تو گنہگار نہ ہوگا کیونکہ عورت نے اپنی رضامندی سے اپنا حق ساقط کر دیا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہؓ سے ٹھہرا لیا تھا کہ ان کی باری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پاس رہا کریں گے ۱۲ منہ

بَابٌ ٨٠٢ اِذَا اصْطَلَحُوْا عَلٰى صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُوْدٌ

١٢١٦ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهٗ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَقَالُوْا لِيْ عَلٰى ابْنِكَ الرَّجْمُ فَفَدَيْتُ ابْنِيْ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ وَوَلِيْدَةٍ ثُمَّ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوْا اِنَّمَا عَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا الْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ وَّاَمَّا اَنْتَ يَا اُنَيْسُ لِرَجُلٍ فَاغْدُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا اُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا۔

١٢١٧ - حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ

باب اگر ظلم کی بات پر صلح کریں تو وہ صلح لغو ہے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ اور زید بن خالد جہنیؓ سے ان دونوں نے کہا ایک گنوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ اللہ کی کتاب کے موافق ہمارا فیصلہ کر دیجیے پھر اس کا دشمن (طرف ثانی) اٹھا اور کہنے لگا سچ کہتا ہے اللہ کی کتاب کے موافق ہمارا فیصلہ کر دیجئے اب اس گنوار نے بیان کرنا شروع کیا میرا بیٹا اس شخصؓ کے پاس نوکر تھا اس نے اس کی جورو سے زنا کیا لوگ کہنے لگے تیرا بیٹا سنگسار ہونا چاہیے میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی اس کو دے کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیاؓ پھر میں نے علم والوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا تیرے بیٹے پر سو کوڑے اور برس بھر کا دیس نکالا ہے (کیونکہ وہ محصن نہ تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کی کتاب کے موافق تمہارا فیصلہ کروں گا بکریاں اور لونڈی تجھ کو واپس ملیں گی اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے ایک برس تک پردیس میں رہے گا انیس بن ضحاک کل تو ایسا کر اس دوسرے شخص کی جورو پاس جا (اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو) اس کو رجم کر انیس دوسرے دن اس پاس گئے اس کو رجم کیا۔

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے قاسم بن محمد سے

ؐ۱ اس گنوار کا نام معلوم نہ ہوا نہ اس کے بیٹے کا نہ فریق ثانی کا نہ اس کی جورو کا ۱۲ منہ ؐ۲ گویا جورو کے خاوند سے سو بکریاں اور ایک لونڈی دے کر صلح کر لی باب کا مطلب اس سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری بکریاں اور لونڈی تجھ کو واپس ملیں گی کیونکہ یہ ناجائز اور خلاف شرع صلح تھی ابن دقیق العید نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ معاوضہ ناجائز کے بدل جو چیز لی جائے اس کا پھیر دینا واجب ہے اور لینے والا اس کا مالک نہیں ہوتا ۱۲ منہ ؐ۳ ان صحابہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں لوگوں کو فتوی دیا کرتے تھے جیسے خلفائے اربعہ اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ

عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَبِيْ عَوْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ۔

انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات نکالی (جس کی اصل شریعت سے نہ ہو) وہ لغو اور ناجائز ہے اس حدیث کو عبداللہ بن جعفر مخرمی اور عبدالواحد بن ابی عون نے بھی سعد بن ابراہیم سے روایت کیا [۱]۔

بَابُ ۸۰۳ كَيْفَ يُكْتَبُ هٰذَا مَا صَالَحَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَفُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَاِنْ لَّمْ يَنْسُبْهُ اِلٰى قَبِيْلَتِهِ اَوْ نَسَبِهِ۔

باب صلح نامہ میں یہ لکھنا کافی ہے یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر فلاں ولد فلاں اور فلاں ولد فلاں نے صلح کی اور خاندان اور نسب نامہ لکھنا ضرور نہیں ہے (اگر دونوں شخص مشہور معروف ہوں)۔

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ كَتَبَ عَلِيٌّ بَيْنَهُمْ كِتَابًا فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَا تَكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لَوْ كُنْتَ رَسُوْلًا لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ اُمْحُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا اَنَا بِالَّذِيْ اَمْحَاهُ فَمَحَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَصَالَحَهُمْ عَلٰى اَنْ يَّدْخُلَ هُوَ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ والوں سے صلح کی تو حضرت علیؓ صلح نامہ لکھنے بیٹھے انہوں نے یوں لکھا محمد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے (اہل حدیبیہ والوں سے ان شرطوں پر صلح کی) مشرک کہنے لگے یہ مت لکھو محمد اللہ کے رسول نے اگر تم اللہ کے رسول ہوتے تو ہم تم سے لڑتے کیوں آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا اچھا رسول کا لفظ میٹ دے انہوں نے کہا میں تو اس کو نہیں میٹوں گا [۲] آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے رسول کا لفظ میٹ دیا [۳] اور کافروں سے یہ صلح کی کہ

---

[۱] عبداللہ بن جعفر کی روایت کو امام مسلم نے اور عبدالواحد کی روایت کو دارقطنی نے وصل کیا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو صلح برخلاف قواعد شرع ہو وہ لغو اور باطل ہے اور جب معاہدہ صلح باطل ٹھہرا تو جو معاوضہ کسی فریق نے لیا ہو وہ واجب الرد ہوگا۔ یہ حدیث شریعت کی اصل الاصول ہے اس سے تمام بدعات کا جو لوگوں نے دین میں نکال رکھی ہیں پورا رد ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [۲] یہ حضرت علیؓ نے عدول حکمی کے طور پر نہیں کہا بلکہ قوت ایمانیہ کے جوش سے ان سے یہ نہیں ہو سکا کہ آپ کی رسالت جو سراسر برحق اور صحیح تھی اس کو میٹیں اور حضرت علیؓ کو معلوم ہو گیا تھا کہ آپ کا حکم بطور وجوب کے نہیں ہے ۱۲ منہ [۳] دوسری روایت میں ہے رسول کی جگہ عبد کا لفظ لکھ دیا یہ آپ کا کھلا معجزہ تھا باوجودیکہ آپ پڑھے لکھے نہ تھے امی تھے اس پر بھی رسول کا لفظ پڑھ لیا اور اس کو میٹ کر عبد کا لفظ لکھ دیا ۱۲ منہ

وَأَصْحَابُهُ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلُوْهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ فَسَأَلُوْهُ مَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ فَقَالَ الْقِرَابُ بِمَا فِيْهِ۔

۲۱۹ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبٰى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَّدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى أَنْ يُّقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوْا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لَا نُقِرُّ بِهَا لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ لٰكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ امْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا أَمْحُوْكَ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحٌ إِلَّا فِي الْقِرَابِ وَأَنْ لَّا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَّتَّبِعَهُ وَأَنْ لَّا يَمْنَعَ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِهِ أَرَادَ أَنْ يُّقِيْمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوْا قُلْ لِّصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُمُ ابْنَةُ

(سال آیندہ) آپ اپنے اصحاب سمیت تین دن مکہ میں رہیں گے اور ہتھیار جلبان میں رکھ کر مکہ میں داخل ہو سکیں گے[1] لوگوں نے آپ سے پوچھا جلبان کیا ہے آپ نے فرمایا غلاف اور جو اس میں ہے۔

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیقعد مہینے میں عمرے کا ارادہ کیا لیکن مکہ والوں نے آپ کو نہ چھوڑا (مکہ میں گھسنے نہ دیا حدیبیہ مقام میں آپ اتر پڑے) یہاں تک کہ فیصلہ یوں ہوا آپ (سال آیندہ تشریف لائیں تین دن مکہ میں رہیں جب صلح نامہ لکھ چکے تو اس کے شروع میں یوں لکھا یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد اللہ کے رسول راضی ہوئے کافر کہنے لگے ہم تو آپ کی رسالت نہیں مانتے اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے ہوتے تو آپ کو روکتے ہی کیوں یوں لکھئے محمد بن عبد اللہ آپ نے فرمایا میں رسول اللہ ہوں اور ابن عبد اللہ بھی ہوں پھر حضرت علیؓ سے فرمایا رسول اللہ کا لفظ میٹ دے انہوں نے کہا میں تو واللہ کبھی نہیں میٹنے کا آخر آپ نے کاغذ اپنے ہاتھ میں لیا اور یوں لکھا (لکھوایا) یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد بن عبد اللہ نے فیصلہ کیا[2] وہ مکہ میں ہتھیار غلاف میں رکھ کر داخل ہوں گے اور مکہ والوں میں جو کوئی ان کے ساتھ جانا چاہے گا اس کو ساتھ نہیں لے جائیں گے اور اپنے ساتھ والوں میں سے اگر کوئی مکہ میں رہ جانا چاہے گا تو اس کو منع نہیں کریں گے جب (شرط کے موافق سال آیندہ) آپ تشریف لائے اور مدت گذر گئی (تین دن) تو کافر حضرت علیؓ پاس آئے کہنے لگے اپنے صاحب (آنحضرتؐ) سے کہو اب جاؤ مدت گذر چکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے

۱؎ یہ صلح اور امن کی نشانی ہے گویا زور زبردستی سے داخل نہیں ہوتے بلکہ رضامندی سے ۱۲ منہ ۲؎ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ صلح نامہ میں صرف فلاں بن فلاں لکھنے پر اقتصار کیا اور زیادہ نسب نامہ خاندان وغیرہ نہیں لکھوایا ۱۲ منہ

حَمْزَةَ يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَحَقُّ بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَقَالَ لِزَيْدٍ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا

حمزہ کی صاحبزادی (عمارہ یا امامہ) ان کے پیچھے ہوئی کہنے لگی چچا چچا[1] حضرت علیؓ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہؓ سے کہا اپنے چچا کی بیٹی کو لو انہوں نے اس کو اونٹ پر سوار کر لیا اب علیؓ اور زیدؓ اور جعفر اس کی پرورش کے لیے جھگڑنے لگے علیؓ نے کہا میری چچازاد بہن ہے جعفر نے کہا میری بھی چچازاد بہن اور اس کی خالہ (اسماء بنت عمیس) میرے نکاح میں ہے اور زید نے کہا میری بھتیجی[2] ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس کی خالہ کے حوالے کیا اور فرمایا خالہ ماں کی طرح ہے اور حضرت علیؓ سے فرمایا تم تو میرے ہو میں تمہارا انہوں اور جعفرؓ سے فرمایا تو صورت اور عادت سے میری طرح ہے اور زید سے فرمایا تو ہمارا بھائی اور مولیٰ[3] ہے۔

بَابُ الصُّلْحِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ

باب مشرکوں سے صلح کرنا

فِيهِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَكُونُ هُدْنَةٌ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ وَفِيهِ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَأَسْمَاءُ وَالْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ

اس میں ابو سفیان کی حدیث ہے[4] اور عوف بن مالک اشجعی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے پھر تم میں اور بنی اصفر (نصاریٰ) میں ایک صلح ہو جائے گی[5] اور اسی باب میں سہل بن حنیف کی حدیث بھی ہے[6] اور اسماء بنت ابی بکر کی اور مسور بن مخرمہ کی[7] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور موسیٰ بن مسعود نے کہا[8] ہم سے سفیان بن ثوری نے بیان کیا انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن

---

[1] حضرت حمزہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی بھی تھے اس لیے ان کی صاحبزادی نے آپ کو چچا چچا کر کے پکارا ۱۲ منہ [2] کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو حضرت حمزہ کا بھائی بنا دیا تھا ۱۲ منہ [3] مولیٰ اس غلام کو کہتے ہیں جس کو مالک آزاد کر دے آپ نے حضرت زید کو آزاد کر کے اپنا بیٹا بنا لیا تھا۔ جب آپ نے یہ لڑکی از روئے انصاف کے جعفر کو دلائی تو اوروں کا دل خوش کرنے کے لیے یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے حضرت علیؓ کی بڑی فضیلت نکلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تیرا ہوں تو میرا ہے مطلب یہ کہ ہم تم دونوں ایک ہی دادا کی اولاد میں اور خون ملا ہوا ہے ۱۲ منہ [4] جو اوپر گزر چکی ہے کہ ابو سفیان نے ہرقل کے سامنے یوں کہا تھا ہم میں اور اس پیغمبر میں ایک مدت کے لیے صلح ہو گئی ہے ۱۲ منہ [5] یہ حدیث آگے امام بخاری نے کتاب الجزیہ میں وصل کی ہے ۱۲ منہ [6] ابو جندل کی حدیث یہ بھی کتاب الجزیہ میں موصولاً آئے گی ۱۲ منہ [7] اسماء کی حدیث کتاب الہبہ میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ اور مسور بن مخرمہؓ کی کتاب الشروط میں ۱۲ منہ [8] اس کو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں وصل کیا ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَشْيَاءَ عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهٗ اِلَيْهِمْ وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ وَعَلٰى اَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهٖ فَجَاءَ اَبُوْجَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِيْ قُيُوْدِهٖ فَرَدَّهٗ اِلَيْهِمْ قَالَ لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ عَنْ سُفْيٰنَ اَبَا جَنْدَلٍ وَقَالَ اِلَّا بِجُلُبِّ السِّلَاحِ۔

مشرکوں سے تین شرطوں پر صلح کی ایک یہ کہ جو مشرک (مسلمان ہوکر) ان کے پاس آئے اس کو پھیر دیں گے دوسری جو مسلمان بھاگ کر مشرکوں پاس چلا جائے گا تو مشرک اس کو نہ پھیریں گے تیسری یہ کہ آپ سال آیندہ مکہ میں آئیں گے اور تین دن رہیں گے اور ہتھیار غلاف میں رکھ کر آئیں گے جیسے تلوار کمان وغیرہ خیر یہ شرطیں لکھے جانے پر ابوجندل بیڑیوں میں لڑکھڑاتا آن پہنچا آپ نے اس کو کافروں کے حوالے کر دیا امام بخاریؒ نے کہا مومل بن اسمٰعیل نے سفیان ثوری سے ابوجندل کا ذکر نہیں کیا اور جلبان کے بدل جلب کہا۔

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ هَدْيَهٗ وَحَلَقَ رَاْسَهٗ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَقَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يَعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يَحْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ اِلَّا سُيُوْفًا وَلَا يُقِيْمَ بِهَا اِلَّا مَا اَحَبُّوْا فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ فَلَمَّا اَقَامَ بِهَا ثَلٰثًا اَمَرُوْهُ اَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ۔

ہم سے محمد بن رافع نے بیان کیا کہا ہم سے سریج بن نعمان نے کہا ہم سے فلیح نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرے کی نیت سے (مکہ سے) نکلے قریش کے کافروں نے آپ کو خانہ کعبہ کے پاس جانے نہ دیا آڑے آئے آخر آپ نے (مجبور ہو کر) حدیبیہ میں ہدی کے جانور نحر کر دیے اور سر منڈایا اور کافروں سے یہ ٹھہرا کہ سال آیندہ آپ عمرہ کریں اور تلواروں کے سوا کوئی ہتھیار ساتھ نہ لے جائیں اور مکہ میں جب ہی تک رہیں جب تک کافروں کی مرضی ہو خیر آپ سال آیندہ مکہ میں گئے جیسے ٹھہرا تھا تین دن وہاں رہنے کے بعد کافروں نے کہا آپ تشریف لے جائیے آپ روانہ ہو گئے۔

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ ابْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ اِلٰى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر کی طرف گئے ان دنوں خیبر والوں سے صلح تھی[1]

بَابُ الصُّلْحِ فِي الدِّيَةِ۔

باب دیت پر صلح کر لینا[2]

[1] خیبر والے یہودی تھے تو کافروں سے صلح کرنا ثابت ہوا ۱۲ منہ [2] یعنی قصاص معاف کر کے دیت پر راضی ہو جانا ۱۲ منہ

۱۲۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ الرُّبَيِّعَ وَهِيَ ابْنَةُ النَّضْرِ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا الْاَرْشَ وَطَلَبُوا الْعَفْوَ فَاَبَوْا فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ اَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَقَالَ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ زَادَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْاَرْشَ

ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے حمید طویل نے ان سے انس رضؓ نے بیان کیا کہ ربیع نضر کی بیٹی نے (جو انسؓ کی پھوپھی تھیں) ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) ربیع کے لوگوں نے لڑکی کے وارثوں سے کہا دیت لے لو یا معاف کر دو وہ راضی نہ ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے قصاص کا حکم دیا انس بن نضر (انس بن مالکؓ کے چچا) یہ حکم سن کر کہنے لگے کیا ربیع کا دانت توڑا جائے گا یا رسول اللہ قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ایسا تو کبھی نہ ہو گا آپ نے فرمایا اے انس اللہ کی کتاب قصاص کا حکم کرتی ہے (قصاص ضرور ہو گا) پھر خدا کی قدرت سے ایسا ہوا کہ) لڑکی کے وارث راضی ہو گئے انہوں نے قصاص معاف کر دیا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بعضے بندے ایسے ہیں جو اگر اس کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم ضرور سچی کرے مروان بن معاویہ فزاری نے حمید سے انہوں نے انس سے اتنا بڑھایا کہ لڑکی کے وارث راضی ہو گئے دیت منظور کر لی۔

بَابُ۸۰۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رض ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا.

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امام حسن بن علی علیہ السلام کی نسبت یہ فرمانا یہ میرا بیٹا ہے جو (مسلمانوں کا) سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں میل کرا دے اور اللہ نے (سورۂ حجرات میں) فرمایا ان میں کرا دو۔

۱۲۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ اسْتَقْبَلَ وَاللّٰهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعٰوِيَةَ بِكَتَائِبَ اَمْثَالِ الْجِبَالِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِنِّي لَاَرٰى كَتَائِبَ لَا تُوَلِّي حَتّٰى تَقْتُلَ اَقْرَانَهَا فَقَالَ لَهٗ مُعٰوِيَةُ وَكَانَ وَاللّٰهِ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے کہا میں نے حسن بصری سے سنا وہ کہتے تھے قسم خدا کی امام حسن علیہ السلام معاویہؓ کے مقابل پہاڑوں کی طرح فوجیں لے کر آئے تھے عمرو بن عاصؓ نے (جو معاویہؓ کے مشیر خاص تھے) یہ کہا میں تو یہ فوجیں ایسی دیکھ رہا ہوں جو اپنے برابر والوں کو جب تک مار نہ لیں گی پیٹھ نہیں پھیریں گی یہ سن کر معاویہؓ نے کہا جو پھر اچھا

ف۱ یعنی معاویہ اور عمرو دونوں میں معاویہ غنیمت تھا کہ اس کو ذرا رحم تو آیا اور خلق خدا کی خون ریزی سے ڈرا اگر عمرو کو ذرا ڈر نہ تھا اس کا مطلب یہ تھا (باقی بر صفحہ آئندہ)

أَيْ عَمْرُو إِنْ قَتَلَ هَؤُلَاءِ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ
هَؤُلَاءِ مَنْ لِي بِأُمُورِ النَّاسِ مَنْ لِي بِنِسَائِهِمْ
مَنْ لِي بِضَيْعَتِهِمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَجُلَيْنِ مِنْ
قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ
سَمُرَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ فَقَالَ
اذْهَبَا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَاعْرِضَا عَلَيْهِ وَ
قُولَا لَهُ وَاطْلُبَا إِلَيْهِ فَأَتَيَاهُ فَدَخَلَا
عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا وَقَالَا لَهُ فَطَلَبَا إِلَيْهِ فَقَالَ
لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِنَّا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
قَدْ أَصَبْنَا مِنْ هَذَا الْمَالِ وَإِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ
قَدْ عَاثَتْ فِي دِمَائِهَا قَالَا فَإِنَّهُ يَعْرِضُ
عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَيَسْأَلُكَ
قَالَ فَمَنْ لِي بِهَذَا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهِ فَمَا
سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهِ
فَصَالَحَهُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ

آدمی تھا ان دونوں میں عمرو اگر انہوں نے ان کو مار ایا انہوں نے ان
کو آخر ان کے خون کا (خدا کے پاس) کون ذمہ دار ہوگا اور ان کی عورتوں
بچوں کی کون خبر گیری کرے گا پھر معاویہؓ نے قریش کے دو شخص
جو بنی عبد شمس کی اولاد میں سے تھے عبد الرحمٰن بن سمرہ اور عبد اللہ
بن عامر بن کریز کو امام حسن کے پاس بھیجا اور کہا ان کے پاس
جاؤ اور صلح پیش کرو ان سے گفتگو کرو اور جو کہیں وہ مان لو خیر
یہ دونوں امام کے پاس گئے اور گفتگو کی اور صلح کے طلب گار
ہوئے امام صاحب نے فرمایا ہم عبد المطلب کے اولاد ہیں اور
ہم کو (خلافت کی وجہ سے) روپیہ پیسہ خرچنے کی عادت ہوگئی[1] ہے اور
ہمارے ساتھ جو یہ لوگ ہیں یہ خون خرابہ کرنے میں طاق ہیں (بغیر
روپیہ دیئے ملنے والے نہیں) وہ کہنے لگے معاویہ آپ کو اتنا اتنا
روپیہ دینے پر راضی ہے اور آپ سے صلح چاہتا ہے اور جو آپ چاہیں
وہ منظور کرتا ہے امام صاحب نے فرمایا اس کی ذمہ داری کون لیتا ہے
ان دونوں نے کہا ہم ذمہ دار ہیں امام صاحب نے جو بات چاہی انہوں
نے یہی کہا ہم اس کا ذمہ لیتے ہیں آخر امام صاحب نے معاویہؓ سے صلح کر لی[2]

(بقیہ صفحہ سابقہ) کہ خوب جنگ ہو لوگ مارے جائیں ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] اگر ہم خلافت چھوڑ دیں تو روپیہ پیسہ کہاں سے آئے گا عادت تو بہت خرچ کرنے کی ہوگئی ہے پیسہ نہ ہو تو خلاف عادت بہت تکلیف اٹھانا پڑے گی کہتے ہیں امام صاحب کی سخاوت کا یہ حال تھا کہ کسی سائل کا سوال رد نہ کرتے کئی بار سارا مال اسباب گھر بار مسکینوں پر لٹا دیا سبحان اللہ آخر بیٹے کس کے تھے اس پیغمبر کے جو سارے جہان سے بزرگ ہے رضی اللہ عنہ وارضاہ ۱۲ منہ [2] حالانکہ امام صاحب کے ساتھ ٹڈی دل پہاڑوں کی طرح لشکر تھا اور سب سے لڑنے مرنے پر بیعت لے چکے تھے معاویہؓ کو چھٹی کا دودھ یاد دلا سکتے تھے خوب مزہ چکھا سکتے تھے مگر پیغمبر کی وراثت اور ذاتی شرف نے آپ کے رحم و کرم کو جوش دلایا اور اپنے نانائے بزرگوار کی امت کی تباہی اور خون ریزی پسند نہیں آئی خلافت اور حکومت سی شے چھوڑ دی جس کا چھوڑنا نہایت مشکل ہے یہ نہیں کہ امام حسن علیہ السلام نے کچھ ڈر کر یا دب کر حکومت سے ہاتھ دھویا ہو۔ کہتے ہیں معاویہؓ نے سادہ کاغذ مہر کر کے بھیج دیا اور یہ کہلا بھیجا کہ امام حسن علیہ السلام کا جو جی چاہے وہ لکھ لیں کہتے ہیں ان شرطوں میں یہ بھی ٹھہرا تھا کہ خلافت امام حسن کا حق ہے اور وہ اپنی خوشی سے معاویہؓ کی زندگی تک معاویہؓ کو سپرد کرتے ہیں معاویہؓ کے مرنے کے بعد پھر خلافت اپنے مستحق کے طرف رجوع کریگی لیکن معاویہؓ نے بدعہدی کی اس کے بیٹے یزید نے اسی ڈر سے کہ معاویہؓ کے بعد امام حسن پھر خلیفہ ہوں گے آپ کی بی بی جعدہ کو بلا کر آپ کو زہر دلوایا اور معاویہؓ نے امام حسن کی شہادت کی جب خبر آئی تو یوں کہا ایک انگارہ تھا جس کو اللہ نے بجھا دیا اور اپنے مرتے وقت یزید سے بیعت کرا دی پھر یزید نے تو وہ وہ ستم ڈھائے جس کے بیان سے قلم تھرتھراتا ہے کمبخت شراب خوار زانی فاسق فاجر اور کسی قاعدے سے خلافت کا مستحق نہ تھا (باقی بر صفحہ آیندہ)

أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِنَّمَا ثَبَتَ لَنَا سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ أَبِي بَكْرَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ۔

حسن بصری فرماتے ہیں میں نے ابو بکرہ (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور امام حسن علیہ السلام آپ کے پہلو میں تھے آپ کبھی لوگوں کی طرف منہ کرتے کبھی امام صاحب کی طرف فرماتے یہ میرا بیٹا ہے (مسلمانوں کا) سردار اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں میل کرا دے امام بخاری نے کہا مجھ سے علی بن مدینی نے کہا ابو بکرہ سے حسن بصری کا سننا ہم کو اسی حدیث سے ثابت ہوا ہے۔

بَابٌ هَلْ يُشِيرُ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ

باب کیا امام صلح کر لینے کے لیے (فریقین کو) اشارہ کر سکتا ہے۔

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أُمَّهُ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رض تَقُولُ سَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ عَالِيَةٍ أَصْوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ وَاللهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَلَهُ أَيُّ ذٰلِكَ أَحَبَّ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبد الحمید) نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابو الرجال محمد بن عبد الرحمٰن سے ان کی والدہ عمرہ بنت عبد الرحمٰن نے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑنے جھگڑنے والے لوگوں کی بلند آوازیں دروازے پر سنیں ان میں ایک یوں کہہ رہا تھا کچھ قرضہ معاف کر دے ذرا مجھ پر مہربانی کر دوسرا کہہ رہا تھا قسم خدا کی میں نہیں کرنے کا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر برآمد ہوئے فرمانے لگے وہ شخص کہاں ہے جو اللہ کی قسم کھا کر یوں کہہ رہا تھا میں نیکی نہیں کرنے کا (قرضہ معاف نہیں کرنے کا) اس نے عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ میرا دین دار رجوع چاہے میں اس کو منظور کرتا ہوں۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) امام حسین علیہ السلام خلافت کے مستحق تھے اور انہوں نے یزید سے بیعت نہیں کی تھی پس آپ کا خروج بغاوت نہیں ہو سکتا اور جن مردودوں نے امام حسین علیہ السلام کو باغی سمجھا ہے اور یزید کو خلیفہ قرار دیا ہے خدا ان سے سمجھے وہ پیغمبر صاحب کو کیا منہ دکھلائیں گے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱۔ حافظ نے کہا ان لوگوں کے نام معلوم نہیں ہوئے ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آپ نے اس شخص کو پوچھا وہ کہاں ہے جو اچھی بات نہ کرنے کے لیے قسم کھا رہا تھا گویا آپ نے اس کے فعل کو برا سمجھا اور صلح کا اشارہ کیا وہ سمجھ گیا آپ کے پوچھتے ہی کہنے لگا جو میرا مدیون چاہے مجھ کو منظور ہے ۱۲ منہ

۱۲۲۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ مَالٌ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن کعب بن مالک نے بیان کیا انہوں نے کعب بن مالک سے ان کا عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی پر کچھ قرض نکلتا تھا عبداللہ کعب کو رستے میں ملے تو کعب نے ان کو گانٹھ لیا دونوں آوازے جھگڑ رہے تھے ادھر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گزرے آپ نے فرمایا کعب اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آدھا قرض چھوڑ دے[1] کعب نے آدھا قرض اس سے لے لیا اور آدھا چھوڑ دیا۔

بَابُ فَضْلِ الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَالْعَدْلِ بَيْنَهُمْ۔

باب لوگوں میں ملاپ کرانے اور انصاف کرنے کی فضیلت۔

۱۲۲۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے بدن کے ہر جوڑ پر (تین سو ساٹھ جوڑوں میں سے) ہر دن جس میں سورج نکلتا ہے خیرات کرنا لازم ہے (کیونکہ ہر جوڑ خدا کی ایک نعمت ہے) لوگوں میں انصاف کرنا یہ بھی ایک خیرات ہے۔

بَابٌ إِذَا أَشَارَ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ فَأَبَى حَكَمَ عَلَيْهِ بِالْحُكْمِ الْبَيِّنِ

باب اگر حاکم صلح کرنے کے لیے اشارہ کرے اور کوئی فریق نہ مانے تو قاعدے کا حکم دے دے۔

۱۲۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الزُّبَيْرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْقِيَانِ بِهِ كِلَاهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی زبیر بیان کرتے تھے ان میں اور ایک انصاری میں (حمید میں) جو بدر کی لڑائی میں شریک تھا مدینہ کی پتھریلی زمین کی نالی کے باب میں جھگڑا ہوا دونوں (اپنے اپنے باغ میں) اس کا پانی لیا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ سے فرمایا تم اپنے درختوں کو پانی پلالو پھر اپنے

[1] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے آپ نے آدھے قرضے پر صلح کر لینے کا اشارہ فرمایا ۱۲ منہ

فَغَضِبَ الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْ کَانَ ابْنَ عَمَّتِکَ فَتَلَوَّنَ وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰی یَبْلُغَ الْجَدْرَ فَاسْتَوْعٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَئِذٍ حَقَّہٗ لِلزُّبَیْرِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِکَ اَشَارَ عَلَی الزُّبَیْرِ بِرَاْیٍ سَعَۃٍ لَّہٗ وَلِلْاَنْصَارِیِّ فَلَمَّا اَحْفَظَ الْاَنْصَارِیُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَوْعٰی لِلزُّبَیْرِ حَقَّہٗ فِیْ صَرِیْحِ الْحُکْمِ قَالَ عُرْوَۃُ قَالَ الزُّبَیْرُ وَاللّٰہِ مَا اَحْسِبُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ نَزَلَتْ اِلَّا فِیْ ذٰلِکَ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ

ہمسایہ کی طرف پانی چھوڑ دو یہ سن کر انصاری غصے میں ہوا اور (شیطان کے اغوا سے) کہنے لگا یا رسول اللہ زبیر آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں نا آپ کے چہرے کا رنگ (غصے سے) بدل گیا آپ نے فرمایا اسے زبیر درختوں کو پانی پلا پھر جب تک پانی مینڈوں تک نہ آجائے اس کو روکے رہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کا پورا حق دلا دیا اور پہلے جو حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا اس میں زبیر اور انصاری دونوں کی رعایت تھی جب انصاری نے (بے ادبی کر کے) آپ کو غصہ دلایا تو آپ نے زبیر رضؓ کا پورا حق صاف حکم دے کر دلا دیا عروہ نے کہا زبیر کہتے تھے قسم خدا کو میں سمجھتا ہوں یہ آیت (سورۂ نساء کی) قسم تیرے مالک کی وہ اس وقت تک مومن نہ ہوں گے جب تک اپنے جھگڑوں میں تجھ کو حاکم نہ بنائیں اخیر تک اسی مقدمہ میں اتری ہے۔

بَابٌ الصُّلْحِ بَیْنَ الْغُرَمَاءِ وَاَصْحَابِ الْمِیْرَاثِ وَالْمُجَازَفَۃِ فِیْ ذٰلِکَ

باب میت کے قرض خواہوں اور وارثوں میں صلح کا بیان اور قرض کا اندازے سے ادا کرنا[۵۱]

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَاْسَ اَنْ یَّتَخَارَجَ الشَّرِیْکَانِ فَیَاْخُذَ ھٰذَا دَیْنًا وَّھٰذَا عَیْنًا فَاِنْ تَوِیَ لِاَحَدِھِمَا لَمْ یَرْجِعْ عَلٰی صَاحِبِہٖ۔

اور ابن عباسؓ نے کہا دو شریک اگر یہ ٹھہرالیں کہ ایک نقد مال لے لے اور دوسرا (اپنے حصے کے بدل) قرضہ وصول کرے تو کچھ قباحت نہیں پھر اگر ایک کا حصہ تلف ہو جائے (مثلاً قرضہ ڈوب جائے) تو وہ اپنے ساجھی سے کچھ نہیں لے سکتا۔

۲۲۸۱۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ وَھْبِ بْنِ کَیْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رضؓ قَالَ تُوُفِّیَ اَبِیْ وَعَلَیْہِ دَیْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰی غُرَمَائِہٖ اَنْ یَّاْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَیْہِ فَاَبَوْا وَلَمْ یَرَوْا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے انہوں وہب بن کیسان سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے انہوں نے کہا میرے باپ مر گئے ان پر قرضہ تھا تو میں نے ان کے قرض خواہوں سے کہا تم اپنے قرضہ کے بدل جو مرحوم پر نکلتا ہے درختوں پر کی کھجور لے لو

---

[۵۱] قاعدے اور ضابطہ کا حکم یہی ہے کہ جس کا کھیت اوپر ہو وہ مینڈوں تک پانی بھر جانے کے بعد اپنے ہمسایہ کے کھیت میں پانی چھوڑ دے ۱۲ منہ

[۵۲] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

أَنَّ فِيهِ وَفَاءً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِذَا جَدَدْتَهُ فَوَضَعْتَهُ
فِي الْمِرْبَدِ آذَنْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَاءَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا
بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ غُرَمَاءَكَ فَأَوْفِهِمْ
فَمَا تَرَكْتُ أَحَدًا لَهُ عَلَى أَبِي دَيْنٌ إِلَّا قَضَيْتُهُ
وَفَضَلَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَسْقًا سَبْعَةٌ عَجْوَةٌ وَسِتَّةٌ
لَوْنٌ أَوْ سِتَّةٌ عَجْوَةٌ وَسَبْعَةٌ لَوْنٌ فَوَافَيْتُ
مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ
فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَضَحِكَ فَقَالَ ائْتِ أَبَا بَكْرٍ
وَعُمَرَ فَأَخْبِرْهُمَا فَقَالَا لَقَدْ عَلِمْنَا إِذْ صَنَعَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ أَنْ
سَيَكُونُ ذٰلِكَ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَهْبٍ عَنْ
جَابِرٍ صَلَاةَ الْعَصْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا بَكْرٍ وَلَا
ضَحِكَ وَقَالَ وَتَرَكَ أَبِي عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسْقًا
دَيْنًا وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ
صَلَاةَ الظُّهْرِ

بابُ ۸۱۱ الصُّلْحِ بِالدَّيْنِ وَالْعَيْنِ

۱۲۲۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَقَالَ اللَّيْثُ
حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ
أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ

انہوں نے نہ مانا سمجھے کہ وہ قرضہ کو کافی نہ ہوگی پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو کھجور کاٹ کر وہیں کھلیان میں رہنے دے اور مجھ کو خبر کر (میں نے خبر دی) آپ تشریف لائے آپ کے ساتھ ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تھے آپ کھجور کے ڈھیر پر بیٹھ گئے اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا اپنے قرضخواہوں کو بلا بھیج ان کا قرضہ بھرپور ادا کر میرے باپ پر جس جس کا قرضہ تھا میں نے ادا کر دیا اور تیرہ وسق کھجور بچ رہی[51] سات وسق عجوہ اور چھ وسق لون یا چھ وسق عجوہ اور سات وسق لون خیر میں (سب قرضخواہوں کا قرضہ ادا کر کے گھر کو لوٹا) اور مغرب کے وقت آنحضرت صلعم سے ملا آپ سے یہ قصہ بیان کیا آپ ہنس دیئے اور فرمانے لگے ذرا ابوبکرؓ اور عمرؓ پاس جا کر ان کو بھی خبر کر دے وہ دونوں کہنے لگے ہم تو جانتے ہی تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات کی تھی (اس پر بیٹھے برکت کی دعا کی) کہ ایسا ہوگا اور ہشام نے وہبؓ سے انہوں نے جابرؓ سے مغرب کے بدل عصر کہا اور ابوبکرؓ کا ذکر نہیں کیا نہ آپ کے ہنسنے کا اس میں یوں ہے کہ میرا باپ تیس وسق کھجور کا قرضہ چھوڑ گیا اور محمد بن اسحاق نے وہب سے انہوں نے جابرؓ سے ظہر کے وقت کہا (مغرب کے بدل)۔

باب کچھ نقد دے کر قرض کے بدل صلح کرنا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمرؓ نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی اور لیث نے کہا[53] مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبداللہ ابن کعب نے خبر دی ان کے والد کعب بن مالک نے ان سے بیان کیا ابن ابی حدرد پر ان کا کچھ قرض آتا تھا انہوں نے اس پر تقاضا کیا آنحضرت

[51] ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے عجوہ مدینہ کی کھجوروں میں بہت اعلیٰ قسم ہے اور لون بھی ایک قسم کی کھجور کا نام ہے جو عمدہ قسم کی نہیں ہوتی ۱۲ منہ [52] ہشام کی روایت کو خود امام بخاری نے استقراض میں وصل کیا ۱۲ منہ [53] لیث کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ
أَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتٍ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰى كَعْبَ بْنَ
مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَشَارَ
بِيَدِهٖ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ فَقَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهٖ

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خاص مسجد نبوی کے اندر دونوں کی
آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرے
میں سے سن لیں آپ باہر برآمد ہوئے اور حجرے کا پردہ اٹھایا پکارا
کعب کعب انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے
ہاتھ سے اشارہ کیا یعنے آدھا قرض معاف کردے کعب نے
کہا بہت خوب میں نے معاف کر دیا یا رسول اللہ تب آپ نے
ابن ابی حدرد سے فرمایا چل اٹھ ادا کر[1]

كِتَابُ الشُّرُوطِ

شرطوں کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ ۸۱۲ مَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي الْإِسْلَامِ وَالْأَحْكَامِ وَالْمُبَايَعَةِ

باب اسلام لاتے وقت اور معاملات بیع وشرا میں کونسی شرطیں لگانا جائز ہے۔

۲۳۰۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ
ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ
مَخْرَمَةَ رض يُخْبِرَانِ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَاتَبَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو
يَوْمَئِذٍ كَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا
أَحَدٌ وَإِنْ كَانَ عَلٰى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا وَخَلَّيْتَ
بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذٰلِكَ وَامْتَعَضُوا
مِنْهُ وَأَبٰى سُهَيْلٌ إِلَّا ذٰلِكَ فَكَاتَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ فَرَدَّ يَوْمَئِذٍ أَبَا جَنْدَلٍ إِلٰى
أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَأْتِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ

ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے
عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر
نے خبر دی انہوں نے مروان اور مسور بن مخرمہ سے سنا وہ دونوں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے روایت کرتے تھے انہوں
نے کہا جب آپ نے (حدیبیہ میں) سہیل بن عمرو سے صلح نامہ لکھوایا
اس میں جو شرطیں آپ نے قبول کی تھیں ان میں یہ بھی تھی کہ کافروں میں
سے ہمارے پاس کوئی مرد آجائے گو وہ مسلمان ہو تو ہم اس کو پھیر دیں
گے اور کافروں کو دیں گے وہ جو چاہیں کریں یہ شرط مسلمانوں کو ناگوار
ہوئی وہ بہت چڑے اور سہیل نے اس شرط بغیر صلح قبول نہ کی
آخر آپ نے اسی شرط پر صلح نامہ لکھوایا اسی دن ابوجندل
جو مسلمان ہو کر آیا آپ نے اس کو اس کے باپ سہیل بن عمرو کو دے
دیا اور مردوں میں سے مدت صلح کے اندر جو آپ پاس آیا آپ نے

[1] گویا آدھا قرضہ نقد دے کر کل قرضہ کے بدل صلح کر لی ۱۲ منہ

إلا رده في تلك المدة وإن كان مسلما وجاء المؤمنات مهاجرات وكانت أم كلثوم بنت عقبة بن أبي معيط ممن خرج إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ وهي عاتق فجاء أهلها يسألون النبي صلى الله عليه وسلم أن يرجعها إليهم فلم يرجعها إليهم لما أنزل الله فيهن إذا جاءكم المؤمنات مهاجرات فامتحنوهن الله أعلم بإيمانهن إلى قوله ولا هم يحلون لهن قال عروة فأخبرتني عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمتحنهن بهذه الآية يا أيها الذين آمنوا إذا جاءكم المؤمنات مهاجرات فامتحنوهن إلى غفور رحيم قال عروة قالت عائشة فمن أقر بهذا الشرط منهن قال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم قد بايعتك كلاما يكلمها به والله ما مست يده يد امرأة قط في المبايعة وما

١٢٣١- حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن زياد بن علاقة قال سمعت جريرا رض يقول بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاشترط علي والنصح لكل مسلم.

١٢٣٢- حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن إسمعيل قال حدثني قيس بن أبي حازم عن جرير بن عبد الله رض قال بايعت رسول الله صلى

اس کو پھیر دیا گو وہ مسلمان ہو کر آیا اور عورتوں میں سے مسلمان ہو کر چند عورتیں ہجرت کر کے آئیں ان میں ایک ام کلثوم عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی تھی جو جوان کنواری تھی وہ بھی اسی دن آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئی اس کے رشتہ دار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اس کو مانگتے تھے آپ نے اس کو واپس نہیں دیا (کیونکہ شرط مردوں کے واپس کرنے کی تھی نہ عورتوں کی) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ ممتحنہ میں) یہ آیت اتارا تھا جب مسلمان عورتیں تمہارے پاس ہجرت کر کے آجائیں تو ان کو جانچ لو اللہ ان کو ایمان خوب جانتا ہے اخیر آیت ولا ہم یحلون لہن تک عروہ نے کہا مجھ سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ اسی آیت کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو جانچا کرتے یعنی اس آیت کے یاایہا الذین آمنوا اذا جاءکم المومنات مہاجرات فامتحنوہن غفور رحیم تک عروہ نے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا پھر جو کوئی عورت ان شرطوں کو قبول کرتی جو اس آیت میں مذکور ہیں آپ زبان سے فرما دیتے میں نے تجھ سے بیعت کر لی قسم خدا کی آپ کا ہاتھ بیعت کرنے میں کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھوا ہر ایک عورت سے آپ زبان سے بیعت کرتے[1]۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے کہا میں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی آپ نے مجھ سے شرطیں کیں یہ شرط بھی لگائی کہ ہر مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ نے انہوں نے اسمٰعیل سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا انہوں نے جریر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شرط پر بیعت

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں سے بیعت لینے میں صرف زبان سے کہہ دینا کافی ہے ان کو ہاتھ لگانا درست نہیں جیسے ہمارے زمانہ کے بعضے جاہل پیر کیا کرتے ہیں خدا ان سے سمجھے اور ان کو ہدایت کرے ۱۲ منہ

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی إِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَإِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ۔

کی کہ نماز پڑھا کروں گا اور زکوٰۃ دیا کروں گا اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا۔

بَابٌ ۸۱۳ إِذَا بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ

۱۲۳۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ یُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

باب پیوند لگانے کے بعد اگر کھجور کا درخت بیچے

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیوند لگایا ہوا کھجور کا درخت بیچے تو اس کا میوہ بیچنے والا ہی لے گا مگر جب خریدار شرط کرلے۔

بَابٌ ۸۱۴ الشُّرُوْطِ فِی الْبَیْعِ۔

۱۲۳۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ أَنَّ عَائِشَۃَ أَخْبَرَتْہُ أَنَّ بَرِیْرَۃَ جَاءَتْ عَائِشَۃَ تَسْتَعِیْنُہَا فِیْ کِتَابَتِہَا وَلَمْ تَکُنْ قَضَتْ مِنْ کِتَابَتِہَا شَیْئًا قَالَتْ لَہَا عَائِشَۃُ ارْجِعِیْ إِلٰی أَہْلِکِ فَإِنْ أَحَبُّوْا أَنْ أَقْضِیَ عَنْکِ کِتَابَتَکِ وَیَکُوْنَ وَلَاؤُکِ لِیْ فَعَلْتُ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ بَرِیْرَۃُ إِلٰی أَہْلِہَا فَأَبَوْا وَقَالُوْا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَیْکِ فَلْتَفْعَلْ وَیَکُوْنَ لَنَا وَلَاؤُکِ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہَا ابْتَاعِیْ فَأَعْتِقِیْ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

باب بیع میں شرطیں کرنے کا بیان۔

ہم سے عبد اللہ بن سلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ بریرہؓ اپنی کتابت کے روپیہ میں ان سے مدد مانگنے آئی اس نے کچھ ادا نہیں کیا تھا حضرت عائشہؓ نے کہا اپنے لوگوں پاس جا اگر وہ اس پر راضی ہوں کہ تیری ولا میں لوں تو میں تیری کتابت کا روپیہ ادا کر دیتی ہوں وہ گئی اور اپنے لوگوں سے کہا انہوں نے نہ مانا کہنے لگے اگر حضرت عائشہؓ خدا کے واسطے تیرے ساتھ سلوک کرتی ہیں تو کریں تیری ولا ہم لیں گے حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو بریرہؓ کو مول لے کر آزاد کر دے ولا اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

بَابٌ ۸۱۵ إِذَا اشْتَرَطَ الْبَائِعُ ظَہْرَ الدَّابَّۃِ إِلٰی مَکَانٍ مُسَمًّی جَازَ۔

باب اگر بیچنے والا یہ شرط کرے کہ اس جانور کو میں اس شرط پر بیچتا ہوں کہ فلاں مقام تک میں اس پر سوار رہوں گا تو یہ شرط جائز ہے۔

۱۲۳۵ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا یَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ جَابِرٌ رضی اللہ عنہ أَنَّہُ کَانَ یَسِیْرُ عَلٰی جَمَلٍ لَہُ قَدْ أَعْیَا فَمَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ

ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے کہا میں نے عامر شعبی سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے جابرؓ نے بیان کیا وہ ایک اونٹ پر (سفر میں) جا رہے تھے جو بالکل خستہ ہو گیا تھا چل نہ سکتا تھا آنحضرت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَهُ فَدَعَا لَهُ فَسَارَ بِسَيْرٍ لَيْسَ يَسِيرُ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ بِعْنِيهِ بِوَقِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ بِعْنِيهِ بِوَقِيَّةٍ فَبِعْتُهُ فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا قَدِمْنَا أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَأَرْسَلَ عَلَى إِثْرِي قَالَ مَا كُنْتُ لِآخُذَ جَمَلَكَ فَخُذْ جَمَلَكَ ذٰلِكَ فَهُوَ مَالُكَ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ أَفْقَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ إِسْحٰقُ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُغِيرَةَ فَبِعْتُهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتّٰى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ وَقَالَ عَطَاءٌ وَغَيْرُهُ لَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ شَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَلَكَ ظَهْرُهُ حَتّٰى تَرْجِعَ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَفْقَرْنَاكَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ تَبَلَّغْ عَلَيْهِ إِلَى أَهْلِكَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَقِيَّةٍ وَتَابَعَهُ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَغَيْرِهِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سے گزرے اس کو مارا اور دعا کی وہ ایسا تیز چلنے لگا کہ ویسا کبھی چلا ہی نہ تھا (روکے سے نہیں رکتا تھا) آپ نے فرمایا جابرؓ ایک اوقیہ چاندی کے بدل یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈال میں نے عرض کیا میں نہیں بیچتا آپ نے پھر فرمایا نہیں ایک اوقیہ کے بدل بیچ ڈال میں نے بیچ دیا اور یہ شرط لگائی کہ میں اپنے گھر پہنچنے تک اس پر سوار رہونگا خیر جب میں (گھر پہنچا) اونٹ لے کر آپ پاس آیا آپ نے اس کی قیمت مجھے دلوادی جب میں چلا تو آپ نے بلا بھیجا فرمایا میں تیرا اونٹ تھوڑے لونگا اپنا اونٹ لے جا وہ تیرا مال ہے شعبہ نے مغیرہؓ سے[1] انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے جابرؓ سے یوں روایت کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ تک اس اونٹ پر چڑھنے کی مجھ کو اجازت دی اور اسحاق بن راہویہ نے[2] جریر سے انہوں نے مغیرہ سے یوں روایت کیا میں نے اس اونٹ کو اس شرط پر بیچا کہ مدینہ تک اس کی پشت پر میں سوار رہوں گا اور عطاء[3] بن ابی رباح وغیرہ نے جابرؓ سے یوں نقل کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تو مدینہ تک اس کی پیٹھ پر چڑھ سکتا ہے اور محمد بن منکدرؒ[4] نے جابرؓ سے یوں روایت کیا کہ انہوں نے مدینہ تک اس کی پیٹھ پر رہنے کی شرط کر لی اور زید بن اسلم نے جابرؓ سے[5] یوں روایت کیا آنحضرتؐ نے فرمایا مدینہ تک لوٹتے تو اس کی پیٹھ پر چڑھ سکتا ہے اور ابو الزبیر نے جابرؓ سے یوں نقل کیا[6] ہم نے مدینہ تک تجھے اس کی پشت دی اور اعمش نے سالمؒ سے[7] انہوں نے جابرؓ سے یوں نقل کیا تو اس کی پیٹھ پر مدینہ تک پہنچ جا اور عبید اللہ[8] اور محمد بن اسحاق نے وہب سے انہوں نے جابرؓ سے یوں نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اونٹ کو ایک اوقیہ کے بدل

---

[1] شعبہ کی روایت کو امام بیہقی نے وصل کیا یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے شعبہ سے ۱۲ منہ [2] اسحاق کی روایت کو خود امام بخاری نے جہاد میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] عطاء کی روایت اوپر موصولاً باب الوکالۃ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [4] اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو طبرانی اور بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] اس کو امام احمد اور امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [8] عبید اللہ کی روایت کو خود امام بخاری نے بیوع میں اور محمد بن اسحاق کی روایت کو امام احمد اور ابو یعلیٰ اور بزار نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَنْ جَابِرٍ اَخَذْتُهُ بِاَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ وَهٰذَا
يَكُوْنُ وَقِيَّةً عَلٰى حِسَابِ الدِّيْنَارِ
بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الثَّمَنَ مُغِيْرَةُ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ وَابْنُ الْمُنْكَدِرِ
وَاَبُوالزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ الْاَعْمَشُ
عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَقِيَّةُ ذَهَبٍ وَقَالَ
اَبُوْاِسْحٰقَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ
بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ وَقَالَ دَاوُدُ بْنُ
قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ
اشْتَرَاهُ بِطَرِيْقِ تَبُوْكَ اَحْسِبُهُ قَالَ
بِاَرْبَعِ اَوَاقٍ وَقَالَ اَبُوْنَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ
اشْتَرَاهُ بِعِشْرِيْنَ دِيْنَارًا وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ
بِوُقِيَّةٍ اَكْثَرُ الْاِشْتِرَاطُ اَكْثَرُ وَاَصَحُّ
عِنْدِيْ قَالَهُ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ۔

خریدلیا اور وہب کی طرح زید بن اسلم نے بھی[۵۱] جابرؓ سے روایت کی
اور ابن جریج نے عطار وغیرہ[۵۲] سے انہوں نے جابرؓ سے یوں نقل کیا
آنحضرتؐ نے فرمایا میں نے یہ اونٹ چار دینار کے بدل خریدلیا اور
چار دینار کی ایک اوقیہ چاندی ہوتی ہے ہر دینار دس درم کے
نرخ سے اور مغیرہ نے اس حدیث کو شعبی[۵۳] سے انہوں نے جابرؓ سے
اور محمد بن منکدر اور ابوالزبیر[۵۴] نے بھی جابرؓ سے روایت کیا انہوں نے
قیمت کا بیان نہیں کیا اور اعمش نے سالم[۵۵] سے انہوں نے جابرؓ سے
ایک اوقیہ سونا نقل کیا اور ابو اسحاق[۵۶] نے سالم سے انہوں نے جابرؓ
سے دو سو درم قیمت بیان کی اور داؤد بن قیس نے[۵۷] عبیداللہ بن مقسم
سے انہوں نے جابرؓ سے روایت کی آپ نے اس اونٹ کو تبوک
کے رستے میں خریدا میں سمجھتا ہوں چار اوقیہ کو اور ابونضرہ (منذر بن
مالک) نے جابرؓ سے یوں روایت کی کہ بیس دینار کو خریدا اور شعبی نے
جو ایک اوقیہ نقل کیا اکثر روایتوں میں ایسا ہی ہے[۵۸] امام بخاری نے کہا
مدینہ تک سوار رہنے کی شرط بہت روایتوں میں ہے اور میرے
نزدیک بھی زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ[۸۱۶] الشُّرُوْطِ فِي الْمُعَامَلَةِ

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
رضـ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب معاملات میں شرط لگانا

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی
کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے
ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا انصاری لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

۵۱ زید بن اسلم کی روایت کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۲ اس کو خود امام بخاری نے باب الوکالۃ میں وصل کیا ۱۲ منہ ۵۳ مغیرہ کی روایت کو امام بخاریؒ نے استقراض میں وصل کیا ۱۲ منہ ۵۴ اس کو طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۵ اس کو نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۶ اس کو امام احمد اور امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۷ حافظ نے کہا معلوم نہیں اس کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۸ معلوم نہیں اس کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۹ اس کو ابن ماجہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۶۰ امام بخاری کی وسعت علم یہاں سے معلوم ہوتی ہے کہ ایک ایک حدیث کے کتنے کتنے طریق ان کو محفوظ تھے حاصل ان سب روایات کے ذکر کرنے سے یہ ہے کہ اکثر روایتوں میں سواری کی شرط کا ذکر ہے جو ترجمہ باب ہے معلوم ہوا کہ بیع میں ایسی شرط لگانا درست ہے امام بخاری کے بعد ہمارے شیخ حافظ ابن حجر کا مرتبہ ہے شاید کوئی کتاب حدیث کی ایسی ہو جو ان کی نظر سے نہ گزری ہو اور صحیح بخاری تو الحمد کی طرح ان کو حفظ تھی یا اللہ ہم کو عالم برزخ میں امام بخاریؒ اور ابن تیمیہؒ اور حافظ ابن حجرؒ کی زیارت نصیب کر ۱۲ منہ

اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلَ قَالَ لَا فَقَالَ تَكْفُونَا الْمَؤُنَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا.

سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں اور ہمارے بھائی مہاجرین میں کھجور کے درخت تقسیم کر دیجئے آپ نے فرمایا نہیں یہ نہیں ہو سکتا (وہ تمہاری جائیداد ہے) تب انصار مہاجرین سے کہنے لگے اچھا ایسا کرو درختوں کی خدمت تم کرو ہم تم میوے میں شریک رہیں انہوں نے کہا بہت خوب ہم نے سنا اور مان لیا۔

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ ابْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا.

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریۃ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین یہودیوں کے حوالے کی اس شرط پر کہ وہ اس میں محنت کریں اور بوئیں جوتیں اور پیداوار کا آدھا حصہ وہ لیں۔

بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمَهْرِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ۔

باب نکاح کرتے وقت مہر میں کوئی شرط لگانا

وَقَالَ عُمَرُ إِنَّ مَقَاطِعَ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ وَلَكَ مَا شَرَطْتَ وَقَالَ الْمِسْوَرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي۔

اور حضرت عمرؓ نے کہا حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب شرط پوری کی جائے[۵۱] اور تو جو شرط کرے اس کے پورا کرنے کا تجھ کو حق ہے اور مسور بن مخرمہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اپنے داماد (ابو العاص) کا ذکر کیا ان کی تعریف کی فرمایا انہوں نے دامادی کا رشتہ اچھی طرح پورا کیا بات کہی تو سچ وعدہ کیا تو پورا[۵۲]۔

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ جو شرطیں پوری کرنے کے لائق ہیں وہ شرطیں ہیں جن پر تم نے عورتوں کی شرمگاہ حلال کی ہو[۵۳]۔

---

۵۱ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۔ حاشیہ ۵۲ اس کو خود امام بخاری نے باب الخمس میں وصل کیا ۔ حاشیہ ۵۳ یعنی جن شرطوں پر تم نے نکاح باندھا ہو ان کا پورا کرنا واجب ہے گو اور شرطوں کا بھی پورا کرنا ضروری ہے مگر نکاح کی شرطیں اور زیادہ پوری کرنے کے لائق ہیں قسطلانی نے کہا مراد وہ شرطیں ہیں جو عقد نکاح کے مخالف نہیں ہیں جیسے معاشرت یا نان نفقہ کے متعلق شرطیں لیکن اس قسم کی شرطیں کہ دوسرا نکاح (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابُ ۸۱۷ الشُّرُوطِ فِی الْمُزَارَعَةِ

باب مزارعت میں شرط لگانا۔

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا فَكُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هٰذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهٖ فَنُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ وَلَمْ نُنْهَ عَنِ الْوَرِقِ

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا میں نے حنظلہ زرقی سے سنا کہا میں نے رافع بن خدیج سے سنا وہ کہتے تھے تمام انصاری لوگوں میں ہمارے کھیت زیادہ تھے ہم زمین کو کرایہ پر دیا کرتے کبھی ایک جگہ کچھ اُگتا دوسری جگہ نہ اُگتا اس لئے مزارعت سے ہم منع کیے گئے لیکن روپیہ کے بدل کرایہ دینا منع نہیں ہوا[۱]۔

بَابُ ۸۱۹ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الشُّرُوْطِ فِی النِّكَاحِ

باب نکاح میں کونسی شرطیں درست نہیں۔

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَزِيْدَنَّ عَلٰى بَيْعِ أَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبَنَّ عَلٰى خِطْبَتِهٖ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَكْفِئَ إِنَاءَهَا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بستی والا جنگل والے کا مال نہ بیچے[۲] اور نجش نہ کرو اور اپنے بھائی (مسلمان) کی بیع مت بڑھاؤ (مت بیچو) اور اپنے بھائی کے پیغام پر (نکاح کا) پیغام مت دو اور کوئی عورت اپنی سوکن کو طلاق نہ دلوائے[۳] اس لیے کہ اس کا حصہ بھی خود لے لے گی۔

بَابُ ۸۲۰ الشُّرُوْطِ الَّتِیْ لَا تَحِلُّ فِی الْحُدُوْدِ۔

باب حدوں میں جو شرطیں کرنا درست نہیں۔

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ اور زید بن خالد جہنیؓ سے ان دونوں نے کہا

(بقیہ صفحہ سابقہ) نہ کرے گا یا لونڈی نہ رکھے گا یا سفر میں نہ لے جائے گا پوری کرنا ضرور نہیں ہیں بلکہ یہ شرطیں لغو ہوں گی میں کہتا ہوں امام احمد اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ ہر قسم کی شرطیں پوری کرنی پڑیں گی کیونکہ حدیث مطلق ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] یعنے وہ مزارعت منع ہوئی جس میں یہ قرارداد ہو کہ اس قطعہ کی تم لینا کیونکہ اس میں دھوکا ہے شاید اس قطعہ میں کچھ پیدا نہ ہو ۱۲ منہ [۲] اس کی شرح کتاب البیوع میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۳] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے معلوم ہوا نکاح میں یہ شرط کرنا درست نہیں کہ دوسری بیبیوں کو طلاق دے دے گا ۱۲ منہ

الْجُهَنِيِّ رض اَنَّهُمَا قَالَا اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اِلَّا قَضَيْتَ لِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْاٰخَرُ وَهُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالَ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ وَاِنِّيْ اُخْبِرْتُ اَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّوَلِيْدَةٍ فَسَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّمَا عَلَى ابْنِيْ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ وَّاَنَّ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَلْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ وَّعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ اغْدُ يَا اُنَيْسُ اِلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَاَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ۔

ایک گنوار (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں آپ میرا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجئے اس کا دشمن دوسرا فریق (نام نامعلوم) جو اس سے زیادہ سمجھ دار تھا کہنے لگا جی ہاں ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجئے اور مجھ کو بیان کرنے کی اجازت دیجئے آپ نے فرمایا اچھا بیان کر وہ کہنے لگا میرا بیٹا (نام نامعلوم) اس کا نوکر تھا اس نے اس کی جورو سے زنا کی لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تیرا بیٹا سنگسار ہونا چاہیئے تو میں نے سو بکریاں ایک لونڈی اس کی طرف سے فدیہ دے کر اس کو چھڑا لیا[۱] پھر میں نے علم والوں سے پوچھا انہوں نے کہا میرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور ایک برس کے لیے دیس نکالا ہوگا اور اس کی جورو سنگسار کی جائے گی آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اللہ کتاب کے موافق تمہارا فیصلہ کروں گا بکریاں اور لونڈی تو پھیر لے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے ایک سال کے لیے پردیس میں رہنا انیس کل تو اس (دوسرے) شخص کی جورو پاس جا اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اس کو سنگسار کر صبح انیسؓ اس کے پاس گیا اس نے زنا کا اقرار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا وہ سنگسار کی گئی۔

بَابُ ۸۲۱ مَا يَجُوْزُ مِنْ شُرُوْطِ الْمُكَاتَبِ اِذَا رَضِيَ بِالْبَيْعِ عَلٰى اَنْ يُّعْتَقَ

باب مکاتب اگر آزاد ہونے کی شرط پر بیع پر راضی ہو جائے تو یہ درست ہے۔

۲۴۳۱ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ الْمَكِّيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن ایمن مکی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہؓ

[۱] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ اس نے زنا کی حد کے بدل یہ شرط کی کہ سو بکریاں اور ایک لونڈی اس کی طرف سے دوں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو باطل اور لغو قرار دیا ۱۲ منہ

عَلٰی عَائِشَۃَ رض قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَیَّ بَرِیْرَۃُ وَھِیَ مُکَاتَبَۃٌ فَقَالَتْ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اشْتَرِیْنِیْ فَاِنَّ اَھْلِیْ یَبِیْعُوْنِیْ فَاَعْتِقِیْنِیْ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ اِنَّ اَھْلِیْ لَا یَبِیْعُوْنِیْ حَتّٰی یَشْتَرِطُوْا وَلَائِیْ قَالَتْ لَا حَاجَۃَ لِیْ فِیْکِ فَسَمِعَ ذٰلِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ بَلَغَہٗ فَقَالَ مَا شَاْنُ بَرِیْرَۃَ فَقَالَ اشْتَرِیْھَا فَاَعْتِقِیْھَا وَلْیَشْتَرِطُوْا مَا شَاءُوْا قَالَتْ فَاشْتَرَیْتُھَا فَاَعْتَقْتُھَا وَاشْتَرَطَ اَھْلُھَا وَلَاءَھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاِنِ اشْتَرَطُوْا مِائَۃَ شَرْطٍ۔

پاس گیا انہوں نے بیان کیا کہ بریرہؓ لونڈی جو مکاتب تھی ان کے پاس آئی اور کہنے لگی ام المومنین مجھ کو مول لے لو میرے مالک مجھ کو نہیچ ڈالیں گے پھر مجھ کو آزاد کر دو انہوں نے کہا اچھا بریرہؓ نے کہا میرے مالک اس وقت تک نہیں بیچنے کے جب تک وہ ولا ر خود لینے کی شرط نہ کر لیں حضرت عائشہؓ نے کہا تو مجھے مول لینے کی ضرورت نہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا یا آپ کو پہنچا آپ نے پوچھا بریرہؓ کا کیا مقدمہ ہے (میں نے بیان کیا) آپ نے فرمایا مول لے کر آزاد کر دے ان کو جو چاہیں وہ شرطیں لگا نے دے حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے اس کو مول لے کر آزاد کر دیا اور اس کے مالکوں نے ولا رکی شرط (اپنے لیے) کر لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولا ر اسی کو ملے گی جو آزاد کرے وہ سو شرطیں لگائیں تو کیا ہوتا ہے۔

بَابُ ۸۲ الشُّرُوْطِ فِی الطَّلَاقِ

باب طلاق میں شرطیں لگانے کا بیان :-

وَقَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ وَالْحَسَنُ وَعَطَاءٌ اِنْ بَدَاَ بِالطَّلَاقِ اَوْ اَخَّرَ فَھُوَ اَحَقُّ بِشَرْطِہٖ۔

اور سعید بن مسیب اور حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح نے کہا خواہ شرط کو بعد بیان کرے یا پہلے[۲] ہر حال میں شرط کے موافق عمل ہوگا۔

۲۴۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَۃَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّیْ وَاَنْ یَبْتَاعَ الْمُھَاجِرُ لِلْاَعْرَابِیِّ وَاَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْاَۃُ طَلَاقَ اُخْتِھَا وَاَنْ یَسْتَامَ الرَّجُلُ

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار کے باہر جا کر قافلہ سے (جو رسد لایا ہو) ملنا منع فرمایا اور بستی والے کو باہر والے کا مال بیچنا اور کسی عورت[۳] کا اپنی بہن کو طلاق دلوانے کی شرط لگانا اور اپنے بھائی

---

[۱] یعنے جیسے ولا رو لیا چاہتے ہیں تو میں تجھے مول لینا نہیں چاہتی ۱۲ منہ [۲] یعنے طلاق کو مقدم کرے شرط اس کے بعد کہے مثلاً یوں کہے انت طالق ان دخلت الدار یا شرط کو مقدم کرے طلاق بعد رکھے مثلاً یوں کہے ان دخلت الدار فانت طالق ہر حال میں طلاق جب ہی پڑے گا جب شرط پائی جائے یعنی وہ عورت گھر میں جائے ان تینوں اثروں کو عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے (باقی برصفحہ آئندہ)

عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ وَنَهٰی عَنِ النَّجْشِ وَعَنِ التَّصْرِیَةِ تَابَعَهٗ مُعَاذٌ وَّعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ غُنْدَرٌ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ نُهِیَ وَقَالَ اٰدَمُ نُهِیْنَا وَقَالَ النَّضْرُ وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَهٰی۔

کے سودا چکانے پر چکانا اور نجش سے بھی منع فرمایا اور جانور کے تھن میں دودھ رکھ چھوڑنے سے محمد بن عرعرہ کے ساتھ اس حدیث کو معاذ بن معاذؓ اور عبد الصمد بن عبد الوارث نے بھی شعبہ سے روایت کیا اور غندر اور عبد الرحمٰن بن مہدی نے یوں کہا ان باتوں سے منع کیا گیا اور آدم بن ابی ایاس نے یوں کہا ہم منع کیے گئے اور نضر اور حجاج بن منہال نے یوں کہا منع کیا فقط۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) کیونکہ معلوم ہوا اگر وہ سوکن کی طلاق کی شرط کرے اور خاوند شرط کے موافق طلاق دے دے تو طلاق پڑ جائے گی مگر ایسی شرط لگانے کی ممانعت سے کوئی فائدہ نہیں رہتا ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا

سلہ معاذ کی روایت کو امام مسلم نے اور عبد الصمد اور غندر کی روایتوں کو بھی امام مسلم نے وصل کیا اور عبد الرحمٰن بن مہدی کی روایت حافظ صاحب کو موصولاً نہیں ملی اور حجاج کی روایت کو امام بیہقی نے وصل کیا اور آدم کی روایت کو انہوں نے اپنے نسخہ میں وصل کیا اور نضر کی روایت کو اسحاق بن راہویہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

تیسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

حضرت علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ

اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

از: حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ میں مطالب کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے لکھی گئی ہے اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

ناشر: ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ / اردو بازار / لاہور۲ / پاکستان

نام کتاب ــــ تیسیر الباری شرح صحیح بخاری

مؤلف ــــ امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم ــــ علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالے

تصحیح و تحقیق ــــ مولانا عبدالصمد ریالوی

طابع ــــ بشیر احمد نعمانی

ناشر ــــ ضیاء۔ احسان پبلشرز لاہور

جلد ــــ سوم

صفحات ــــ ۶۸۸ (کاپیاں ۸۶)

تعداد ــــ ایک ھزار

ایڈیشن ــــ اوّل

تاریخ اشاعت ــــ جون ۱۹۹۰ء

قیمت مکمل ــــ

مطبع ــــ

فہرست ابواب صحیح بخاری شریف مترجم اردو جلد سوم (گیارھواں پارہ)

تمت بالخیر

گیارہواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بَابُ الشُّرُوْطِ مَعَ النَّاسِ بِالْقَوْلِ

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَّعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُهٗ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوْسٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا كَانَتِ الْاُوْلٰى نِسْيَانًا وَّالْوُسْطٰى شَرْطًا وَّالثَّالِثَةُ عَمْدًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهٗ فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ قَرَاَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ۔

باب لوگوں سے زبانی شرط کرنا۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہا مجھ کو یعلی بن مسلم اور عمرو بن دینار نے خبر دی ان دونوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی اور ان میں ایک دوسرے سے زیادہ بیان کرتا ہے ابن جریج نے کہا مجھ سے یہ حدیث یعلی اور عمرو کے سوا اوروں نے بھی بیان کی وہ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا ہم عبداللہ بن عباس کے پاس بیٹھے تھے انھوں نے کہا مجھ سے ابی بن کعب نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خضر سے جو جا کر ملے تھے وہ موسیٰ پیغمبر تھے پھر اخیر تک حدیث بیان کی خضر نے (موسیٰ سے) کہا میں نے نہیں کہا تھا تم میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکتے اور موسیٰ نے پہلا سوال تو بھول کر کیا تھا اور بیچ کا سوال شرط کے طور پر[1] اور تیسرا جان بوجھ کر موسیٰ نے خضر سے کہا بھول چوک پر میری گرفت نہ کرو نہ میرا کام مشکل بناؤ دونوں کو ایک لڑکا[2] ملا خضر نے اس کو مار ڈالا پھر آگے چلے تو ایک دیوار دیکھی جو ٹوٹنے کو تھی[3] خضر نے اس کو سیدھا کر دیا ابن عباس نے یوں پڑھا ہے ان کے آگے ایک بادشاہ تھا[4]۔

[1] یعنی بغیر اشہاد اور کتابت کے صرف زبانی کوئی شرط لگانا ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [3] یعنی جھک گئی تھی ۱۲ منہ [4] یعنی بجائے وراء ہم کے ابن عباس کی قرأت میں یوں ہے ۱۲ منہ یعنے دونوں کا ایک ہے لڑکے کا نام جس کو خضر نے مار ڈالا جیسون یا جیسور تھا۔ اور لٹا کر اس کا گلا کاٹ ڈالا یا سر اکھاڑ کر پھینک دیا یا لات ماری یا اس کی ناف اکھیڑ لی وہ مر گیا۔ بادشاہ کا نام جلندی تھا وہ کافر تھا ۱۲ منہ

بَابُ الشُّرُوْطِ فِي الْوَلَاءِ

۲ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْنِيْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ كَاتَبْتُ أَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ أَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ أُوْقِيَّةٌ فَأَعِيْنِيْنِيْ فَقَالَتْ إِنْ أَحَبُّوْا أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُوْنُ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ إِلٰى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ إِنِّيْ قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

باب ولاء میں شرط لگانا[۱]

ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انھوں نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے انھوں نے کہا بریرہؓ میرے پاس آئی اور کہنے لگی میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ (چاندی) پر کتابت کی ہے۔ ہر سال ایک اوقیہ دینا ٹھہرا ہے تو میری مدد کر۔ حضرت عائشہؓ نے کہا اگر تیرے مالک پسند کریں تو میں نو اوقیہ ان کو ایک دم گن دیتی ہوں اور تیری ولاء میں لوں گی بریرہؓ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور ان سے کہا انھوں نے نہ مانا آخر وہ ان کے پاس سے لوٹ کر آئی اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اس نے کہا میں نے اپنے مالکوں سے تمہارا پیغام بیان کیا وہ نہیں سنتے کہتے ہیں ولاء ہم لیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن لیا اور حضرت عائشہؓ نے آپؐ سے سارا قصہ بیان کیا آپؐ نے فرمایا تو بریرہؓ کو خرید لے اور ولاء کی شرط انہی کے لیے کرلے (کہ تم ہی لینا) ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے گا۔ حضرت عائشہ نے ایسا ہی کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ سنانے کو) لوگوں میں کھڑے ہوئے اللہ کی تعریف اور اس کی خوبی بیان کی پھر فرمایا بعضے آدمیوں کو کیا ہوگیا ہے (کچھ جنون تو نہیں ہے) وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کا اللہ کی کتاب میں پتہ نہیں ہے۔ جو شرط اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ لغو ہے اگرچہ ایسی سو شرطیں ہوں اللہ کا جو حکم ہے وہی عمل کے زیادہ لائق ہے اور اللہ ہی کی شرط پکی ہے اور ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے[۲]۔

بَابُ إِذَا اشْتَرَطَ فِي الْمُزَارَعَةِ إِذَا شِئْتُ أَخْرَجْتُكَ۔

باب اگر زمین کا مالک مزارعت میں یہ شرط لگائے کہ جب چاہے کاشتکار کو بے دخل کردے[۳]

---

[۱] ولاء کے معنی اوپر بیان ہو چکے ہیں ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث اوپر کئی بار گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۳] یعنی مزارعت میں کوئی مدت معین نہ کرے بلکہ زمین کا مالک یوں شرط کرے کہ میں جب چاہوں گا تجھ کو بے دخل کردوں گا۔ ۱۲ منہ

۲- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو غَسَّانَ الْكِنَانِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ لَمَّا فَدَعَ أَهْلُ خَيْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَامَ عُمَرُ خَطِيبًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللَّهُ وَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى مَالِهِ هُنَاكَ فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَفُدِعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلَاهُ وَلَيْسَ لَنَا هُنَاكَ عَدُوٌّ غَيْرُهُمْ هُمْ عَدُوُّنَا وَتُهْمَتُنَا وَقَدْ رَأَيْتُ إِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا أَجْمَعَ عُمَرُ عَلَى ذَلِكَ أَتَاهُ أَحَدُ بَنِي أَبِي الْحُقَيْقِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتُخْرِجُنَا وَقَدْ أَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَامَلَنَا عَلَى الْأَمْوَالِ وَشَرَطَ ذَلِكَ لَنَا فَقَالَ عُمَرُ أَظَنَنْتَ أَنِّي نَسِيتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قَلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ كَانَتْ هَذِهِ هُزَيْلَةً مِنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ فَأَجْلَاهُمْ وَأَعْطَاهُمْ قِيمَةَ مَا كَانَ

ہم سے ابو احمد (مرار بن حمویہ[۱]) نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن یحییٰ ابو غسان کنانی نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے نافع سے انھوں نے ابن عمر سے جب خیبر کے یہودیوں نے[۲] عبداللہ بن عمر کے ہاتھ پاؤں مروڑ دیے (ٹیڑھے کر دیے) تو حضرت عمر خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے بٹائی کا معاملہ کیا تھا اور فرمایا تھا جب تک پروردگار تم کو یہاں رکھے گا ہم بھی تم کو قائم رکھیں گے۔ اور عبداللہ بن عمر اپنا مال وہاں لینے گیا تو یہودیوں نے رات کو اس پر حملہ کیا اس کے ہاتھ پاؤں مروڑ ڈالے تم ہی سمجھو خیبر کے یہودیوں کے سوا ہمارا کون دشمن ہے۔ وہی ہمارے دشمن ہیں ان ہی پر ہمارا گمان ہے میں ان کا وہاں سے نکال دینا مناسب سمجھتا ہوں جب حضرت عمرؓ نے یہ قصد کر لیا تو ابو حقیق یہودی کا ایک لڑکا ان کے پاس آیا، کہنے لگا اے امیر المؤمنین تم ہم کو نکالتے ہو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہم کو وہاں ٹھہرایا تھا اور ہم سے بٹائی کا معاملہ کیا تھا اور شرط کر لی تھی (کہ تم یہیں رہنا) حضرت عمرؓ نے کہا کیا تو سمجھتا ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا بھول گیا، آپؐ نے تجھ سے فرمایا تھا اس وقت تیرا کیا حال ہونا ہے جب تو خیبر سے نکالا جائے گا۔ راتوں رات تجھ کو تیری اونٹنی لیے پھرے گی۔ وہ کہنے لگا یہ تو ابو القاسم نے دل لگی سے کہا تھا حضرت عمرؓ نے کہا اے خدا کے دشمن تو جھوٹا ہے[۳] آخر حضرت عمرؓ نے یہودیوں کو وہاں سے

۱ے بعضوں نے کہا یہ ابو احمد محمد بن یوسف بیکندی ہیں۔ بہر حال اس کتاب میں ان سے اور ان کے شیخ سے ایک ہی حدیث مروی ہے۔ ۱۲ منہ

۲ے ہوا یہ کہ حضرت عمر نے اپنے صاحبزادے عبداللہ بن عمرؓ کو خیبر بھیجا اس لیے کہ وہ وہاں کی پیداوار وصول کریں یہودی مردودوں نے جو مسلمانوں سے جلتے ہیں ان کو دھکیل دیا یا گرا دیا اور ان کے جوڑوں پر مار لگائی ان کو ٹیڑھا کر دیا مروڑ دیا خدا کی مار ان خبیثوں پر یہ کون سی سپاہگری اور شجاعت ہے کہ لڑائی سے تو جان چرائیں بھاگتوں کے اگاڑی رہیں اور فریب سے بندگان خدا کو ناحق ایذا پہنچائیں نامردوں کا شیوہ یہی ہے ۱۲ منہ

۳ے پیغمبروں کا فرمودہ دل لگی نہیں ہو سکتا بلکہ آپؐ نے آئندہ کی پیشگوئی فرمائی تھی جو اب پوری ہوئی، یہ آپؐ کا ایک معجزہ تھا۔ ۱۲ منہ

لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَّاِبِلًا وَّعُرُوْضًا مِّنْ اَقْتَابٍ وَّحِبَالٍ وَّغَيْرِ ذٰلِكَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَحْسِبُهُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَصَرَهُ۔

بَابُ ۴ الشُّرُوْطِ فِي الْجِهَادِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ اَهْلِ الْحَرْبِ وَكِتَابَةِ الشُّرُوْطِ۔

۴ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا حَدِيْثَ صَاحِبِهٖ قَالَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ حَتّٰى كَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ بِالْغَمِيْمِ فِيْ خَيْلٍ لِّقُرَيْشٍ طَلِيْعَةً فَخُذُوْا ذَاتَ الْيَمِيْنِ فَوَاللّٰهِ مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ حَتّٰى اِذَا هُمْ بِقَتَرَةِ الْجَيْشِ فَانْطَلَقَ يَرْكُضُ نَذِيْرًا لِّقُرَيْشٍ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِيْ يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ فَاَلَحَّتْ

نکال دیا[۱]۔ اور پیداوار میں جو ان کا حصہ تھا اس کی قیمت ان کو دلوا دی کچھ نقد کچھ سامان دیا اونٹ پالان رسیاں وغیرہ اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے بھی عبید اللہ سے روایت کیا میں سمجھتا ہوں انھوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مختصر طور پر۔

جہاد میں شرطیں لگانا اور کافروں کے ساتھ صلح کرنے میں اور شرطوں کا لکھنا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالرزاق نے بیان کیا کہا ہم کو معمر نے خبر دی کہا مجھ کو زہری نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے انھوں نے مسور بن مخرمہ اور مروان سے ان دونوں میں ہر ایک دوسرے کی روایت کو سچ بتلاتا ہے۔ ان دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب حدیبیہ کی صلح[۲] ہوئی اس زمانہ میں (مکہ کی طرف) نکلے ابھی رستے میں ہی تھے کہ آپؐ نے فرمایا خالد بن ولید قریش کے (دو سو) سوار لیے ہوئے غمیم میں ہے یہ قریش کا مقدمۃ الجیش (ہراول گارڈ) ہے تو تم داہنی طرف کا رستہ لو (تاکہ خالد کو خبر نہ ہو اور تم مکہ کے قریب پہنچ جاؤ) تو خدا کی قسم خالد کو انکی خبر ہی نہیں ہوئی یہاں تک کہ اس کے سواروں نے گرد کی سیاہی دیکھی خالد دوڑا قریش کو ڈرانے کیلئے اور آنحضرت صلعم بھی چلے جب اس گھاٹی پر پہنچے جہاں سے مکہ پر اترتے ہیں آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی لوگ حل حل کہنے لگے[۳] لیکن وہ نہ ہلی لوگ کہنے لگے قصوا اڑ گئی، قصوا اڑ گئی[۴] آپؐ

[۱] اس حدیث سے یہ نکلا کہ زمین کا مالک اگر کاشتکار کا کوئی قصور دیکھے تو اس کو بے دخل کر سکتا ہے گو وہ کام شروع کر چکا ہو مگر اس کے کام کا بدل دینا ہوگا جیسے حضرت عمر نے کیا بعضوں نے کہا مالک اسی وقت بیدخل کر سکتا ہے جب کاشت پوری ہوجائے اور فصل کاٹ لی جائے ۱۲ منہ [۲] یہ واقعہ ۶ہجری کا ہے آپ پیر کے دن ذیقعدہ کے اخیر میں نکلے تھے۔ آپ کی نیت لڑائی کی نہ تھی بلکہ عمرے کی نیت تھی آپ کے ساتھ صرف سات سو آدمی تھے اور ستر اونٹ قربانی کے ہر دس آدمی میں ایک اونٹ ایک روایت میں ہے کہ آپ کے ساتھ چودہ سو آدمی تھے آپ نے بسر بن سفیان کو بطور جاسوسی کے قریش کی خبر لانے کے لیے روانہ کیا عقاب سے رستے میں آکر بیان کیا کہ قریش کے لوگ آپ کے آنے کی خبر سن کر ذی طوی میں آن کر بیٹھے ہیں اور خالد بن ولید انکے سواروں کو لیے ہوئے کراع الغمیم میں ہے اسکو غمیم بھی کہتے ہیں یہ مقام مکہ سے صرف دو منزل پہ ہے ۱۲ منہ [۳] عرب لوگ حل اس وقت

فَقَالُوْا خَلَاَتِ الْقَصْوَآءُ خَلَاَتِ الْقَصْوَآءُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا خَلَاَتِ الْقَصْوَآءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَّلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِیْلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یَسْئَلُوْنِیْ خُطَّةً یُّعَظِّمُوْنَ فِیْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَیْتُهُمْ اِیَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ قَالَ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰی نَزَلَ بِاَقْصَی الْحُدَیْبِیَةِ عَلٰی ثَمَدٍ قَلِیْلِ الْمَآءِ یَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ یُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتّٰی نَزَحُوْهُ وَشُكِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ یَّجْعَلُوْهُ فِیْهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ یَجِیْشُ لَهُمْ بِالرِّیِّ حَتّٰی صَدَرُوْا عَنْهُ فَبَیْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ جَآءَ بُدَیْلُ بْنُ وَرْقَآءَ الْخُزَاعِیُّ فِیْ نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ مِنْ خُزَاعَةَ وَكَانُوْا عَیْبَةَ نُصْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ تِهَامَةَ فَقَالَ اِنِّیْ تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَیٍّ وَعَامِرَ بْنَ لُؤَیٍّ نَزَلُوْا اَعْدَادَ مِیَاهِ الْحُدَیْبِیَةِ وَمَعَهُمُ الْعُوْذُ الْمَطَافِیْلُ وَهُمْ مُقَاتِلُوْكَ وَصَادُّوْكَ عَنِ الْبَیْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ اَحَدٍ وَّلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِیْنَ وَاِنَّ قُرَیْشًا قَدْ نَهِكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَاَضَرَّتْ بِهِمْ

نے فرمایا قصوا نہیں اڑی اور اس کی عادت بھی اڑنے کی نہ تھی، مگر جس خدا نے اصحاب الفیل کو روکا تھا اسی نے قصوا کو بھی روک دیا پھر فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مکہ والے مجھ سے کوئی ایسی بات چاہیں جس میں اللہ کے حرم کی بڑائی ہو تو میں اسکو منظور کر دوں گا۔ پھر آپ نے اس کو ڈانٹا وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ آپ مکہ والوں کی طرف سے مڑ گئے اور حدیبیہ کے پرلے کنارے ایک گڑھے پر اترے جس میں پانی کم تھا لوگ تھوڑا تھوڑا پانی اس میں سے لیتے تھے۔ انھوں نے پانی کو ٹھہرنے ہی نہیں دیا سب کھینچ ڈالا اور آپ سے پیاس کا شکوہ ہوا آپ نے اپنی ترکش میں سے ایک تیر نکالا اور فرمایا اس کو اس گڑھے میں گاڑ دو۔ قسم خدا کی (تیر گاڑتے ہی) اس کا پانی بڑے زور سے جوش مارنے لگا ان کے لوٹنے تک یہی حال رہا خیر لوگ اس حال میں تھے کہ بدیل بن ورقاء خزاعی اپنی قوم خزاعہ کے کئی آدمیوں کو لیے ہوئے آن پہنچا۔ وہ تہامہ والوں میں[۱] آپ کا خیر خواہ محرم راز تھا کہنے لگا میں نے کعب بن لوی[۲] اور عامر بن لوی کو چھوڑا وہ حدیبیہ کے بہت پانی والے چشموں پر اترے ہیں ان کے ساتھ بچے والی اونٹنیاں ہیں[۳] (یا بال بچے ہیں) وہ آپ سے لڑنا اور مکہ سے آپ کو روکنا چاہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم تو کسی سے لڑنے نہیں آئے ہیں صرف عمرے کی نیت سے آئے ہیں اور قریش کے لوگ لڑتے لڑتے تھک گئے ہیں ان کو بہت نقصان پہنچا ہے اگر ان کی خوشی ہے تو میں ایک مدت مقرر کر کے ان سے صلح کرتا ہوں وہ دوسرے لوگوں کے معاملہ میں دخل نہ دیں اگر دوسرے

[۱] تہامہ کہتے ہیں مکہ اور اس کے اطراف کی بستیوں کو یہ تہم سے نکلا ہے تہم کہتے ہیں گرمی کی شدت کو اور کہس کو یہ ایک بڑا گرم مقام ہے اسلیے اس کا نام تہامہ ہوا ۱۲ منہ [۲] یہ قریش کے جد اعلیٰ ہیں قریش کے لوگ جو مکہ میں تھے۔ انہی دونوں کی اولاد میں سے تھے ۱۲ منہ [۳] عوذ مطافیل کے دو معنی ہیں ایک بچہ دار اونٹنیاں جو دودھیل ہوتی ہیں اور دوسرے بال بچے دونوں صورتوں میں مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگ ان چشموں پر زیادہ دن رہنے کے ارادے سے آئے ہیں ان کی غرض یہ ہے کہ یہیں کھائیں پئیں گے اور آپ سے لڑتے رہیں ۱۲ منہ۔

فَإِنْ شَاءُوْا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً وَيُخَلُّوْا بَيْنِي
وَبَيْنَ النَّاسِ فَإِنْ أَظْهَرْ فَإِنْ شَاءُوْا أَنْ يَدْخُلُوْا
فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوْا وَإِلَّا فَقَدْ جَمُّوْا وَ
إِنْ هُمْ أَبَوْا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأُقَاتِلَنَّهُمْ
عَلَى أَمْرِي هٰذَا حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِي وَلَيُنْفِذَنَّ
اللّٰهُ أَمْرَهُ فَقَالَ بُدَيْلٌ سَأُبَلِّغُهُمْ مَا تَقُوْلُ
قَالَ فَانْطَلَقَ حَتّٰى أَتٰى قُرَيْشًا قَالَ إِنَّا قَدْ
جِئْنَاكُمْ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ وَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ
قَوْلًا فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ نَعْرِضَهُ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا
فَقَالَ سُفَهَاؤُهُمْ لَا حَاجَةَ لَنَا أَنْ تُخْبِرَنَا
عَنْهُ بِشَيْءٍ وَقَالَ ذَوُو الرَّأْيِ مِنْهُمْ هَاتِ مَا
سَمِعْتَهُ يَقُوْلُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا
فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ أَلَسْتُمْ
بِالْوَالِدِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ أَوَلَسْتُ بِالْوَلَدِ قَالُوْا
بَلٰى قَالَ فَهَلْ تَتَّهِمُوْنِي قَالُوْا لَا قَالَ أَلَسْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ أَنِّي اسْتَنْفَرْتُ أَهْلَ عُكَاظٍ فَلَمَّا
بَلَّحُوْا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ بِأَهْلِي وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي
قَالُوْا بَلٰى قَالَ إِنَّ هٰذَا قَدْ عَرَضَ لَكُمْ خُطَّةَ
رُشْدٍ اقْبَلُوْهَا وَدَعُوْنِي آتِيهِ قَالُوا ائْتِهِ
فَأَتَاهُ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ قَوْلِهِ
لِبُدَيْلٍ فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ أَيْ مُحَمَّدُ
أَرَأَيْتَ إِنِ اسْتَأْصَلْتَ أَمْرَ قَوْمِكَ هَلْ سَمِعْتَ

لوگ مجھ پر غالب ہوئے تو ان کی مراد بر آئی اگر میں غالب ہوا تو ان کی خوشی
چاہیں تو اس دین میں شریک ہو جائیں جس میں اور لوگ شریک ہوئے
(یعنی مسلمان ہو جائیں) نہیں تو (چند روز) ان کو آرام تو ملے گا۔ اگر وہ
یہ بات نہ مانیں تو قسم خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تو اس
دین پر ان سے لڑوں گا یہاں تک کہ میری گردن جدا ہو جائے اور اللہ ضرور اپنے
دین کو پورا کرے گا۔ بدیل نے یہ سن کر کہا میں آپؐ کا پیغام ان کو پہنچاتا ہوں
وہ قریش کے کافروں کے پاس گئے اور کہنے لگے میں اس شخص کے (آنحضرتؐ
کے) پاس سے آتا ہوں انھوں نے ایک بات کہی ہے کہو تو تم سے کہوں؟
ان کے جاہل بے وقوف کہنے لگے ہم کو کوئی ضرورت ان کی بات سننے
کی نہیں ہے جو عقل والے تھے کہنے لگے بھلا بتاؤ تو کیا بات سن کر آئے
بدیل نے بیان کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ وہ
ان کو سنا دیا اتنے میں عروہ بن مسعود ثقفی کھڑا ہوا کہنے لگا میری قوم
کے لوگو کیا تم مجھ پر باپ کی طرح شفقت نہیں رکھتے انھوں نے کہا کہ
بے شک رکھتے ہیں عروہ نے کہا کیا میں بیٹے کی طرح تمہارا خیر خواہ نہیں
ہوں۔ انھوں نے کہا کیوں نہیں ہے عروہ نے کہا تم مجھ پر کوئی شبہ
رکھتے[1] ہو انھوں نے کہا نہیں عروہ نے کہا تم کو معلوم نہیں میں نے عکاظ
والوں کو تمہاری مدد کے لیے کہا تھا جب وہ یہ نہ کر سکے تو میں اپنے
بال بچے جن لوگوں نے میرا کہنا سنا ان کو لے کر تمہارے پاس آ گیا انھوں
نے کہا بے شک عروہ نے کہا اس شخص یعنے بدیل نے تمہاری بہتری کی
بات کہی ہے۔ مجھ کو محمدؐ کے پاس جانے دو قریش نے کہا اچھا جاؤ
عروہ آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باتیں کرنے
لگا۔ آپؐ نے اس سے بھی وہی گفتگو کی جو بدیل سے کی تھی۔ عروہ
یہ سن کر کہنے لگا محمدؐ بتلاؤ تو اگر تم نے اپنی قوم کو بالکل تباہ کر دیا
(تو کون سی اچھی بات ہوئی) تم نے کسی عرب کے شخص کو سنا

[1] کہ میں باطناً تمہارا بدخواہ ہوں، اور ظاہر میں دوست ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

بِاَحَدٍ مِّنَ الْعَرَبِ اجْتَاحَ اَهْلَهٗ قَبْلَكَ وَاِنْ تَكُنِ الْاُخْرٰى فَاِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاَرٰى وُجُوْهًا وَّاِنِّیْ لَاَرٰى اَشْوَابًا مِّنَ النَّاسِ خَلِيْقًا اَنْ يَّفِرُّوْا وَيَدَعُوْكَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبَكْرٍ امْصَصْ بِبَظْرِ اللَّاتِ اَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدَعُهٗ فَقَالَ مَنْ ذَا قَالُوْا اَبُوْبَكْرٍ قَالَ اَمَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْلَا يَدٌ كَانَتْ لَكَ عِنْدِیْ لَمْ اَجْزِكَ بِهَا لَاَجَبْتُكَ قَالَ وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا تَكَلَّمَ اَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ وَالْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَكُلَّمَا اَهْوٰى عُرْوَةُ بِيَدِهٖ اِلٰى لِحْيَةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ يَدَهٗ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ لَهٗ اَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ اَیْ غُدَرُ اَلَسْتُ اَسْعٰى فِیْ غَدْرَتِكَ وَكَانَ الْمُغِيْرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَاَخَذَ اَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَاءَ فَاَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا الْاِسْلَامَ فَاَقْبَلُ وَاَمَّا الْمَالَ فَلَسْتُ مِنْهُ فِیْ شَیْءٍ ثُمَّ اِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ

ہے تم سے پہلے جس نے اپنی قوم کو تباہ کیا ہو اور جو کہیں دوسری بات ہوئی (یعنے قریش غالب ہوئے) تو میں تو قسم خدا کی تمہارے ساتھیوں کے منہ دیکھتا ہوں یہ جنبیل لوگ یہی کریں گے تم کو چھوڑ کر چل دیں گے یہ سنکر ابو بکر صدیق رضؓ کو غصہ آیا انہوں نے کہا بے جا لات کاٹ نہ چاٹ کیا ہم حضرت کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے عروہ نے پوچھا یہ کون ہے ؟ لوگوں نے کہا یہ ابو بکرؓ ہیں عروہ نے کہا اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا جس کا میں نے بدلہ نہیں کیا ہے تو میں تم کو جواب دیتا، خیر پھر عروہ باتیں کرنے لگا اور جب بات کرتا تو آنحضرت کی مبارک داڑھی تھام لیتا۔ اس وقت مغیرہ بن شعبہ تلوار لیے ہوئے آپؐ کے پاس سر پر کھڑے تھے۔ ان کے سر پر خود تھا جب عروہ اپنا ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی (مبارک) کی طرف بڑھاتا تو مغیرہ تلوار کی کوتی اس کے ہاتھ پر مارتے اور کہتے اپنا ہاتھ آپؐ کی داڑھی سے الگ رکھ۔ آخر عروہ نے اوپر سر اٹھا کر دیکھا اور پوچھا یہ کون شخص ہے لوگوں نے کہا مغیرہ بن شعبہ ہیں۔ عروہ نے کہا ارے دغا باز کیا میں نے تیری دغا بازی کی سزا سے تجھ کو نہیں بچایا ہوا یہ تھا کہ مغیرہ ؓ جاہلیت کے زمانے میں کافروں کی ایک قوم کے پاس رہتے تھے۔ پھر ان کو قتل کر کے ان کا مال لوٹ چلے آئے۔ اور مسلمان ہو گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تیرا اسلام تو قبول کرتا ہوں لیکن جو مال تو لایا ہے اس سے مجھ کو غرض نہیں (کیونکہ وہ دغا بازی سے ہاتھ آیا ہے۔ میں نہیں لے سکتا) خیر پھر عروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو دونوں

۱؎ جنبیل یعنے مختلف قوموں کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمان مختلف قوموں کے تھے بعضے رومی حبشی فارسی بھی تھے ۱۲منہ ۲؎ لات مشرکوں کا بت تھا ابو بکر نے فرمایا اپنے معبود کی شرمگاہ چوس کہیں یہ خیال بھی نہ کرو کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر چل دینگے حالانکہ لات کو ٹھنا نہ تھا۔ ٹھنا عورت کو ہوتا ہے ابو بکر کی مراد یہ تھی اپنی ماں کا ٹھنا چوس تا رہ مگر غصہ سے اس کی ماں کے بدل اس کے معبود کا نام لیا تاکہ اور زیادہ اسکی حقارت ہو ۱۲منہ ۳؎ اس قوم کے لوگوں نے مغیرہ کی قوم پر حملہ کیا دونوں میں لڑائی ہونے والی تھی مگر عروہ نے بیچ بچاؤ کرایا ان کو دیت پر راضی کر دیا کہتے ہیں مغیرہ عروہ کے بھتیجے تھے ۱۲منہ ۔

يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْهِ قَالَ فَوَاللهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ وَاللهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ وَوَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا وَاللهِ إِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ دَعُونِي آتِيهِ فَقَالُوا ائْتِهِ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوهَا لَهُ فَبُعِثَتْ

آنکھوں سے گھورنے لگا۔ راوی نے کہا خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کھنکارا اور بلغم نکالا تو آپؐ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں کسی نے بھی اپنے ہاتھ پر لیا اور اپنے منہ اور بدن پر مل لیا (بطور تبرک کے) اور جب آپ نے کوئی حکم دیا تو لپک کر آپ کا حکم بجا لانے کو چلے اور جب آپ نے وضو کیا تو آپ کے وضو کا پانی لینے کے لیے قریب تھا کہ لڑ مریں اور جب آپؐ نے بات کی تو اپنی آوازیں پست کر لیں اور ادب سے آپ کو گھور کر نہیں دیکھتے تھے غرض عروہ اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹ کر گیا اور کہنے لگا میں تو بادشاہوں کے پاس جا چکا ہوں اور روم اور ایران اور حبش کے بادشاہ پاس بھی خدا کی قسم میں نے تو نہیں دیکھا کہ کسی بادشاہ کے لوگ اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ان کے اصحاب کرتے ہیں[1]۔ اگر انھوں نے تھوکا تو کوئی اپنے ہاتھ میں لیتا ہے اور اپنے منہ اور بدن پر مل لیتا ہے اور جب وہ کوئی حکم دیتا ہے تو لپکتے ہوئے فوراً ان کا حکم بجا لاتے ہیں اور جب وضو کرتے ہیں تو وضو کے پانی کے لیے قریب ہوتا ہے لڑ مریں گے جب وہ بات کرتے ہیں یہ اپنی آوازیں دھیمی کر لیتے ہیں ادب اور تعظیم سے ان کو گھور کر نہیں دیکھتے محمدؐ نے جو بات کہی ہے وہ تمھارے فائدے کی ہے اس کو مان لو بنی کنانہ کا ایک شخص[2] بولا مجھے ان کے پاس جانے دو لوگوں نے کہا اچھا جا جب وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے پاس آیا تو آپ بول اٹھے یہ شخص جو آ رہا ہے ان لوگوں میں سے ہے جو بیت اللہ کی قربانی کی عظمت کرتے ہیں تو قربانی کے جانور اس کے سامنے کر دو[3] وہ جانور اس کے سامنے لائے گئے اور

[1] آپ دین اور دنیا دونوں کے بادشاہ تھے دنیا کے بادشاہوں کی حقیقت ہی کیا ہے وہ ہماری طرح ایک آدمی ہیں ان میں کوئی ذاتی فضیلت نہیں اگر کوئی ان کی تعظیم بھی کرتا ہے تو ڈر سے یا مطلب سے دل میں ہزاروں کوسنے دیتے ہیں اور پیٹھ پیچھے گالیوں کی بوچھاڑ کرتے ہیں پیغمبر صاحب کی تعظیم ہر مومن کے دل میں ہے اور مومن جان و مال آپ پر قربان کرنا اپنی سعادت سمجھتا ہے ۱۲ منہ [2] اس کا نام جلیس بن علقمہ حارثی تھا وہ حبشیوں کا سردار تھا ۱۲ منہ [3] آپ کا مطلب یہ تھا کہ قربانی کا جانور دیکھ کر اس کا دل نرم ہوگا اور اپنی قوم سے جا کر سفارش کرے گا یہ لوگ عمرے کے لیے آئے ہیں ان کا کعبے سے روکنا مناسب نہیں ہے اور اس طرح بیت اللہ کی زیارت سے مشرف ہوں گے ۔ ۱۲ منہ

لَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ يُلَبُّوْنَ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ
قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِهٰؤُلَاءِ اَنْ يُصَدُّوْا
عَنِ الْبَيْتِ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ قَالَ رَاَيْتُ
الْبُدْنَ قَدْ قُلِّدَتْ وَاُشْعِرَتْ فَمَا اَرٰى اَنْ
يُصَدُّوْا عَنِ الْبَيْتِ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ يُقَالُ
لَهٗ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ فَقَالَ دَعُوْنِيْ اٰتِيْهِ فَقَالُوا
ائْتِهٖ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مِكْرَزٌ وَّهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ
يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ
يُكَلِّمُهٗ اِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِيْ
اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّهٗ لَمَّا جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ
عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَهُلَ
لَكُمْ مِنْ اَمْرِكُمْ قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ
حَدِيْثِهٖ فَجَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ هَاتِ
اُكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاتِبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ سُهَيْلٌ
اَمَّا الرَّحْمٰنُ فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا هُوَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ
بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ
وَاللّٰهِ لَا نَكْتُبُهَا اِلَّا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ
ثُمَّ قَالَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللّٰهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ

صحابہؓ نے لبیک پکارتے ہوئے اس کا استقبال کیا جب اس نے یہ حال دیکھا تو کہنے لگا
سبحان اللہ ان لوگوں کو کعبے سے روکنا مناسب نہیں اور اپنی قوم والوں پاس لوٹ
گیا بولا اونٹوں کے گلے میں میں نے ہار پڑے کوہان چرے دیکھا میں تو بیت اللہ سے
ان کا روکنا مناسب نہیں جانتا پھر ان میں مکرز بن حفص ایک شخص تھا وہ
اٹھا وہ کہنے لگا مجھ کو جانے دو لوگوں نے کہا اچھا جا وہ جب آیا تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو بدکار شخص ہے خیر وہ آپ سے باتیں کرنے لگا اس کے بات کرتے
میں سہیل بن عمرو نامی ایک اور شخص قریش کی طرف سے آن پہنچا معمر نے کہا مجھ
کو ایوب نے خبر دی انہوں نے عکرمہ سے کہ جب سہیل بن عمرو آیا آپ نے
(فال نیک کے طور پر) فرمایا اب تمہارا کام سہل ہو گیا (بن گیا) معمر نے کہا
زہری نے کہا سہیل کہنے لگا اچھا لائیے ہمارے اور تمہارے درمیان ایک
صلح نامہ لکھا جائے آپ نے منشیؓ کو بلایا اور فرمایا لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم
سہیل کہنے لگا رحمٰن میں نہیں جانتا کون ہے لیکن عرب کے دستور کے
موافق (شروع میں) باسمک اللّٰھم لکھوائیے جیسے پہلے آپ بھی لکھوایا کرتے
تھے مسلمان (لوگوں کو ضد آئی وہ) کہنے لگے ہم تو قسم خدا کی بسم اللہ الرحمن
الرحیم ہی لکھوائیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (منشی) سے فرمایا
باسمک اللّٰھم ہی لکھ پھر یوں لکھوایا یہ وہ صلحنامہ ہے جس پر محمد اللہ کے
رسول اتنا لکھوانا تھا کہ سہیل بولا خدا کی قسم اگر ہم کو یقین ہوتا کہ آپ اللہ
کے رسول ہیں تو آپ کو کعبے سے کبھی نہ روکتے نہ آپ سے لڑتے یوں لکھوائیے جس
پر محمد عبداللہ کے بیٹے یہ سن کر آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہوں
اگر تم مجھ کو جھٹلاتے ہو خیر محمد بن عبداللہ ہی لکھو زہری نے کہا آپ نے جو جھگڑا نہ
کیا وہ اس وجہ سے کہ آپ پہلے فرما چکے تھے قریش مجھ سے کوئی ایسی بات چاہیں
گے جس سے اللہ کے ادب والی چیزوں کی تعظیم ہو تو میں بے تامل منظور کر دوں
گا خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے یہ لکھوایا محمد عبداللہ کے

۱ یہ منشی جناب امیر المومنین علی بن ابی طالبؓ تھے ۱۲ منہ ۲ یعنی نبوت سے پہلے آپ خطوں میں باسمک اللّٰھم لکھواتے تھے ۱۲ منہ
۳ جب آپ کی اونٹنی قصواء رستے میں بیٹھ گئی تھی۔ ۱۲ منہ

اللهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلَكِنِ
اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاللهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي
اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَذٰلِكَ
لِقَوْلِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ
اللهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ تُخَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ
فَنَطُوفَ بِهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللهِ لَا تَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ
أَنَّا أُخِذْنَا ضُغْطَةً وَلَكِنْ ذٰلِكَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ
فَكَتَبَ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَعَلَى أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا
رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا
قَالَ الْمُسْلِمُونَ سُبْحَانَ اللهِ كَيْفَ يُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ
وَقَدْ جَاءَ مُسْلِمًا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ دَخَلَ
أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو يَرْسُفُ فِي قُيُودِهِ
وَقَدْ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ حَتَّى رَمَى بِنَفْسِهِ بَيْنَ
أَظْهُرِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ سُهَيْلٌ هٰذَا يَا مُحَمَّدُ أَوَّلُ
مَا أُقَاضِيكَ عَلَيْهِ أَنْ تَرُدَّهُ إِلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ قَالَ فَوَاللهِ
إِذًا لَمْ أُصَالِحْكَ عَلَى شَيْءٍ أَبَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجِزْهُ لِي قَالَ مَا أَنَا بِمُجِيزِهِ لَكَ
قَالَ بَلَى فَافْعَلْ قَالَ مَا أَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ مِكْرَزٌ
بَلْ قَدْ أَجَزْنَاهُ لَكَ قَالَ أَبُو جَنْدَلٍ أَيْ مَعْشَرَ
الْمُسْلِمِينَ أُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا
أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيتُ وَكَانَ قَدْ عُذِّبَ عَذَابًا

بیٹے نے اس پر صلح کی کہ تم لوگ ہم کو بیت اللہ میں جانے دو گے، ہم
وہاں طواف کریں گے۔ سہیل نے کہا (یہ نہیں ہو سکتا) اگر ہم تم
کو بھی جانے دیں تو سارے عربوں میں یہ چرچا ہو جائے گا ہم دب گئے
لیکن تم سال آیندہ آؤ (حج کرو) خیر پھر لکھنا شروع ہوا تو سہیل
نے کہا یہ شرط بھی لکھو ہم میں سے اگر کوئی شخص گو تمہارے دین پر ہو
تمہارے پاس آ جائے تو تم اس کو ہمارے پاس پھیر دو گے مسلمانوں
نے کہا سبحان اللہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ مسلمان ہو کر آئے، اور
مشرکوں کے حوالے کر دیا جائے۔ لوگ یہی باتیں کر رہے تھے اتنے
میں سہیل بن عمرو کا بیٹا ابو جندل پاؤں میں بیڑیاں پہنے ہوئے
آہستہ چلتا ہوا آیا[1] وہ مکہ کے نشیب کی طرف سے نکل بھاگا تھا
اس نے اپنے تئیں مسلمانوں پہ ڈال دیا (ان کی پناہ چاہی) سہیل
نے کہا محمد یہ پہلا شخص ہے جو شرط کے موافق تم کو پھیر دینا چاہیے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی تو صلحنامہ پورا
لکھا بھی نہیں گیا (ابھی اس شرط پر عمل کیسے ہو سکتا ہے) سہیل نے کہا
تو پھر صلح ہی نہیں کرنے کا کبھی نہیں کرنے کا۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا خاص ابو جندل کی پروانگی دے[2]
سہیل نے کہا میں کبھی نہیں دینے کا آپ نے فرمایا نہیں دے
وہ بولا نہیں دیتا مکرز بولا اچھا ہم پروانگی دیتا ہوں۔
(لیکن اس کی بات نہ چلی[3]) آخر ابو جندل کہنے لگا
(یہ کیا غضب ہے) میں مسلمان ہو کر آیا ہوں اور
کافروں کے حوالے کیا جاتا ہوں۔ دیکھو مجھ پر
کیا کیا سختیاں ہوئی ہیں۔ اور اس کو اللہ
کی راہ میں سخت تکلیف دی گئی تھی۔ حضرت عمر
خطاب رضی کہتے ہیں یہ حال دیکھ کر میں آنحضرت صلعم

[1] چونکہ بیڑیاں پاؤں میں پڑی تھیں اس لیے جلدی چل نہیں سکتا تھا ۱۲ منہ [2] یعنے اور جو کوئی مسلمان ہو کر آئے گا اس کو پھیر دینا مگر ابو جندل کو جانے دے اسکو چھوڑ دے ۱۲ منہ [3] کیونکہ مکرز کو اختیار نہ تھا صلحنامہ سہیل کی رائے پر لکھا جاتا تھا ۱۲ منہ۔

شَدِيْدًا إِلَى اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَتَيْتُ
نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَلَسْتَ نَبِيَّ
اللّٰهِ حَقًّا قَالَ بَلَى قُلْتُ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا
عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلَى قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ
فِي دِيْنِنَا إِذًا قَالَ إِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَسْتُ
أَعْصِيْهِ وَهُوَ نَاصِرِي قُلْتُ أَوَلَيْسَ كُنْتَ
تُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ فَنَطُوْفُ بِهِ
قَالَ بَلَى فَأَخْبَرْتُكَ أَنَّا نَأْتِيْهِ الْعَامَ
قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّكَ آتِيْهِ وَ
مُطَّوِّفٌ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ
فَقُلْتُ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَيْسَ هٰذَا نَبِيَّ اللّٰهِ
حَقًّا قَالَ بَلَى قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ
فِي دِيْنِنَا إِذًا قَالَ أَيُّهَا الرَّجُلُ إِنَّهُ
لَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ
يَعْصِي رَبَّهُ وَهُوَ نَاصِرُهُ فَاسْتَمْسِكْ
بِغَرْزِهِ فَوَاللّٰهِ إِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قُلْتُ أَلَيْسَ
كَانَ يُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ وَنَطُوْفُ
بِهِ قَالَ بَلَى أَفَأَخْبَرَكَ أَنَّكَ تَأْتِيْهِ الْعَامَ
قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّكَ آتِيْهِ وَمُطَّوِّفٌ بِهِ قَالَ
الزُّهْرِيُّ قَالَ عُمَرُ فَعَمِلْتُ لِذٰلِكَ أَعْمَالًا
قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ
قُوْمُوْا فَانْحَرُوْا ثُمَّ احْلِقُوْا قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا قَامَ

کے پاس آیا میں نے کہا کیا آپؐ اللہ کے سچے پیغمبر نہیں ہیں آپؐ
نے فرمایا کیوں نہیں میں نے کہا کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن
ناحق پر نہیں ہیں آپؐ نے فرمایا بے شک میں نے کہا تو پھر ہم
اپنے دین کو کیوں ذلیل کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا میں اللہ کا رسول
ہوں اور میں اسکی نافرمانی نہیں کرتا وہ میری مدد کرے
گا میں نے کہا آپؐ فرماتے تھے کہ ہم کعبے پاس پہنچیں گے، اور
طواف کریں گے آپؐ نے فرمایا بے شک مگر میں نے یہ
کب کہا تھا کہ اسی سال یہ ہوگا میں نے کہا حقیقت میں آپ نے
یہ تو نہیں فرمایا تھا آپؐ نے فرمایا تو تم کعبے کے پاس (ایک دن
ضرور) پہنچو گے اس کا طواف کرو گے۔ حضرت عمرؓ نے کہا پھر میں
حضرت ابو بکرؓ کے پاس آیا اور میں نے کہا کیا یہ اللہ کے سچے پیغمبر
نہیں ہیں انھوں نے کہا بے شک ہیں میں نے کہا کیا ہم حق پر اور
ہمارے دشمن ناحق پر نہیں ہیں انھوں نے کہا کیوں نہیں میں نے
کہا پھر ہم اپنے دین کو کیوں ذلیل کریں۔ ابو بکر نے کہا بھلے آدمی
وہ اللہ کے پیغمبر ہیں اس کے حکم کے خلاف نہیں کرتے، اللہ
ان کا مددگار ہے جو آپؐ حکم دیں بجا لا کیونکہ خدا کی قسم آپؐ حق
پر ہیں میں نے کہا آپؐ ہم سے یہ نہیں فرماتے تھے کہ ہم خانہ کعبہ
پاس پہنچیں گے طواف کریں گے ابو بکر نے کہا بیشک لیکن آپؐ نے
کیا یہ کہا تھا کہ اسی سال ہوگا میں نے کہا نہیں یہ تو نہیں کہا تھا انھوں
نے کہا تو ایک دن تم کعبے پاس پہنچو گے طواف کرو گے۔ زہری نے
کہا حضرت عمرؓ نے کہا یہ جو بے ادبی کی میں نے گفتگو کی اس گناہ کو
اتارنے کے لیے میں نے کئی نیک عمل کیے[1]۔ خیر جب صلحنامہ
لکھ کر پورا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے

[1] بطور کفارے کے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ان الحسنات یذہبن السیئات" گو عمرؓ کی نیت بخیر تھی انکو یہی منظور تھا کہ اسلام کی ذلت نہ ہو مگر آنحضرتؐ کا بار بار اصرار کرنا اور اپنی رائے پر اڑے رہنا انھوں نے گناہ سمجھا جیسی توبہ کی دوسری روایت میں ہے حضرت عمرؓ (بقیہ آگے)

مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ اَحَدٌ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَتُحِبُّ ذٰلِكَ اخْرُجْ ثُمَّ لَا تُكَلِّمْ اَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً حَتّٰى تَنْحَرَ بُدْنَكَ وَتَدْعُوَ حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ اَحَدًا مِنْهُمْ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ نَحَرَ بُدْنَهٗ وَدَعَا حَالِقَهٗ فَحَلَقَهٗ فَلَمَّا رَاَوْا ذٰلِكَ قَامُوْا فَنَحَرُوْا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا ثُمَّ جَاءَهٗ نِسْوَةٌ مُّؤْمِنَاتٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ حَتّٰى بَلَغَ بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ فَطَلَّقَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا لَهٗ فِي الشِّرْكِ فَتَزَوَّجَ اِحْدٰهُمَا مُعٰوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَالْاُخْرٰى صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَجَآءَهٗ اَبُوْ بَصِيْرٍ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ

اصحابؓ سے فرمایا اٹھو اونٹوں کی نحر کرو۔ سر منڈواؤ کوئی یہ سُن کر نہ اٹھا یہاں تک کہ تین بار آپؐ نے یہی فرمایا۔ جب کوئی نہ اٹھا تو آپؐ بی بی ام سلمہؓ کے پاس گئے۔ اور اُن سے لوگوں کی شکایت کی، ام سلمہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپؐ چاہتے ہیں کہ لوگ ایسا کریں۔ تو ایسا کیجئے کہ آپؐ کسی سے کچھ نہ کہیے اٹھ کر اپنے اونٹوں کو نحر کر ڈالئے اور حجام کو بلوا کر حجامت بنوائیے، آپؐ اٹھے اور کسی سے بات نہیں کی۔ اپنے اونٹوں کو نحر کیا اور اصلاح ساز کو بلا کر سر منڈایا، جب لوگوں نے آپؐ کو ایسا کرتے دیکھا سب اٹھے اور نحر کیا اور ایک دوسرے کا سر مونڈنے لگے، قریب تھا کہ ہجوم کی وجہ سے ایک دوسرے کو ہلاک کریں خیر اس کے بعد چند مسلمان عورتیں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں[۲]، اللہ نے (سورہ ممتحنہ کی) یہ آیت اتاری مسلمانو جب مسلمان عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو ان کو جانچو اخیر آیت بعصم الکوافر تک[۳] حضرت عمرؓ نے اس دن اپنی دو مشرک عورتوں کو طلاق دے دی۔ ان میں سے ایک سے معاویہ بن ابی سفیان نے نکاح کر لیا۔ اور دوسری سے صفوان بن امیہ نے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کو لوٹ گئے اس کے بعد (مکہ سے) ایک شخص ابو بصیر[۴] نامی مسلمان ہو کر آنحضرتؐ کے پاس آیا وہ قریشی تھا، قریش لوگوں نے اسکو واپس بلانے کے لیے دو آدمیوں کو بھیجا[۵]، اور

بقیہ حاشیہ

نے کہا رائے کو دین میں لغو سمجھو یعنی اللہ اور رسول کے حکم پر عمل کرو اس کے خلاف جو رائے ہو اسکو پہاڑ میں جھونکو اس قول سے حضرات مقلدین کو سبق لینا چاہئیے حضرت عمرؓ کی رائے برخلاف حدیث لغو اور قابل کفارہ اور استغفار ٹھہری تو دوسرے مولویوں کی رائے حدیث کے برخلاف کیوں لغو اور پوچ نہ ہوگی ۱۲ منہ [۱] صحابہ کا نہ اٹھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی نیت سے نہ تھا معاذ اللہ بلکہ وہ یہ سمجھ کر دیر کیے کہ شاید اللہ کی طرف سے کوئی نیا حکم آپ پر اترے جس سے یہ تجویز منسوخ ہو جائے اور انکا احرام نہ ٹوٹے ۱۲ منہ [۲] اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ عورتیں حدیبیہ میں آئیں بلکہ آپ کے لوٹ جانے کے بعد مدت صلح کے اندر یہ عورتیں آئی تھیں ۱۲ منہ۔ ۱۲۔ ۱۲

[۳] یعنی کافر عورتوں سے نکاح کا تعلق نہ رکھو۔ ۱۲ منہ [۴] ابو بصیر کا نام عتبہ یا عبید تھا ۱۲ منہ [۵] یہ دو شخص خنیس بن جابر اور ایک اسکا غلام کوثر تھے ۱۲ منہ۔

وَهُوَ مُسْلِمٌ فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ فَقَالُوا
الْعَهْدَ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ
فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَنَزَلُوا يَأْكُلُونَ
مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ
وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا
فَاسْتَلَّهُ الْآخَرُ فَقَالَ أَجَلْ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَجَيِّدٌ
لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ ثُمَّ جَرَّبْتُ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ
أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ
حَتَّى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخَرُ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ
الْمَسْجِدَ يَعْدُو فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُ لَقَدْ رَأَى هَذَا ذُعْرًا
فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قُتِلَ وَاللَّهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ
فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ وَاللَّهِ
أَوْفَى اللَّهُ ذِمَّتَكَ قَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ ثُمَّ
أَنْجَانِي اللَّهُ مِنْهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرَ حَرْبٍ
لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ
أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سِيفَ
الْبَحْرِ قَالَ وَيَنْفَلِتُ مِنْهُمْ أَبُو جَنْدَلِ
ابْنُ سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ فَجَعَلَ
لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ
إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ
عِصَابَةٌ فَوَاللَّهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعِيرٍ خَرَجَتْ

کہنے لگے جو عہد ہم میں اور آپ میں ہے اس کے موافق عمل کیجئے
آپ نے ابوبصیر کو ان دو شخصوں کے ساتھ کر دیا وہ اس کو لے کر نکلے
جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو ایک درخت کے تلے ٹھہر کر کھجوریں جو ان
کے ساتھ تھیں کھانے لگے ابوبصیر نے ان دونوں میں سے ایک سے کہا
قسم خدا کی تیری تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے۔ اس نے سونت کر
کہا بے شک عمدہ ہے۔ میں اس کو آزما چکا ہوں۔ ابوبصیر نے کہا ذرا مجھے
دیکھنے دو۔ اس نے دیدی۔ ابوبصیر نے اس کو مار کر ٹھنڈا کر دیا۔ اس کا
ساتھی ڈر کے مارے بھاگا۔ مدینہ پہنچا مسجد میں بھاگتا ہوا آیا۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھ کر فرمایا۔ یہ ڈرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ جب
وہ آپ کے پاس پہنچا تو کہنے لگا۔ قسم خدا کی میرا ساتھی مارا گیا۔ اور میں
بھی نہیں بچوں گا۔ اتنے میں ابوبصیر بھی آپہنچا۔ اور کہنے لگا یا رسول اللہ
آپ کا عہد اللہ نے پورا کر دیا۔ آپ نے مجھے پھیر دیا۔ مگر اللہ نے مجھ کو ان
سے نجات دلوائی۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مادر بخطا
لڑائی بھڑکانا چاہتا ہے۔ اگر کوئی اس کی مدد کرے۔ یہ سنتے ہی ابوبصیر
سمجھ گیا۔ کہ آپ پھر اس کو لوٹا دیں گے۔ اور سیدھا نکل کر
سمندر کے کنارے پہنچا۔ ابوجندل بھی مکہ سے بھاگ کر ابوبصیر
سے آن کر مل گیا۔ اب جو قریش کا آدمی مسلمان ہو کر نکلتا وہ
ابوبصیر کے پاس چلا جاتا۔ یہاں تک کہ اس کے ساتھ ایک
جتھا جم گیا، انھوں نے قسم خدا کی یہ شروع کیا کہ قریش کا جو
قافلہ شام کے ملک کو آجاتا اس کو رستے میں وہ
روکتے اور لوٹ مار کرتے، آخر قریش نے
(مجبور ہو کر) آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
اللہ اور ناطہ رشتہ کی قسمیں دے کر کہلا
بھیجا کہ آپ ابوبصیر کو بلا بھیجیں اور اب سے

لہ یہ ویل امہ کا ترجمہ ہے۔ ہم کو اس سے بہتر ترجمہ نہیں ملا۔ لفظی معنے یہ ہیں، اس کی ماں کی کمبختی یعنے بدنصیب پیدا ہوا۔ اپنی ماں کا نام بدنام کیا ۱۲ منہ

لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهَا فَقَتَلُوهُمْ وَ أَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ بِاللّٰهِ وَالرَّحِمِ لَمَّا أَرْسَلَ فَمَنْ أَتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ حَتَّى بَلَغَ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَتْ حَمِيَّتُهُمْ أَنَّهُمْ لَمْ يُقِرُّوا أَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَلَمْ يُقِرُّوا بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَحَالُوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ وَبَلَغَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنْ يَرُدُّوا إِلَى الْمُشْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ وَحَكَمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ لَا يُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ أَنَّ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَيْنِ قَرِيبَةَ بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ وَابْنَةَ جَرْوَلٍ الْخُزَاعِيِّ فَتَزَوَّجَ قَرِيبَةَ مُعَاوِيَةُ وَتَزَوَّجَ الْأُخْرَى أَبُو جَهْمٍ فَلَمَّا أَبَى الْكُفَّارُ أَنْ يُقِرُّوا بِأَدَاءِ مَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ وَالْعَقْبُ مَا يُؤَدِّي الْمُسْلِمُونَ إِلَى مَنْ هَاجَرَتِ امْرَأَتُهُ مِنَ الْكُفَّارِ فَأَمَرَ أَنْ يُعْطَى مَنْ

جو شخص مسلمان ہو کر آپ کے پاس آئے اس کو امن ہے (آپ واپس نہ دیجئے) خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بصیر کو بلا لیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورہ فتح کی یہ آیت اتاری وہی خدا ہے جس نے عین مکہ کے بیچا بیچ تم کو ان پر فتح دے کر ان کے (کافروں کے) ہاتھ تم سے روک دیے اور تمہارے ہاتھ ان سے اخیر آیت حمیۃ الجاہلیۃ تک حمیۃ الجاہلیہ (بات کے پیچ نادانی کی ہٹ) وہ یہ تھی کہ انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو نہ مانا اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ لکھنے دی اور مسلمانوں کو کعبے میں جانے سے روک دیا اور عقیل نے زہری سے روایت کی عروہ نے کہا مجھ سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو عورتیں مسلمان ہو کر آتی تھیں ان کو جانچتے تھے (ان کا امتحان لیتے تھے) زہری نے کہا اور ہم کو یہ حدیث پہنچی جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم اتارا کہ کافروں کی بیبیاں جو ہجرت کر کے مسلمانوں پاس آجائیں تو مسلمان کافروں کو وہ خرچہ پھیر دیں جو انھوں نے ان بیبیوں پر کیا ہے اور یہ حکم بھی کیا ہے کہ مسلمان کافر عورتوں کو نکاح میں نہ رکھیں تو حضرت عمرؓ نے اپنی دو جوروؤں یعنی قریبہ بنت ابی امیہ اور بنت جرول کو طلاق دے دی پھر معاویہ نے قریبہ سے نکاح کر لیا اور ابو جہم نے بنت جرول سے اس کے بعد ایسا ہوا کہ کافروں نے اس خرچہ کے ادا کرنے سے انکار کیا جو مسلمانوں نے اپنی عورتوں پر کیا تھا تب اللہ تعالیٰ نے (سورہ ممتحنہ کی) یہ آیت اتاری اگر تمہاری کچھ عورتیں کافروں کے پاس چلی جائیں اور تم کو کافر ان کا خرچہ نہ دیں تمہاری باری آن پہنچے تو اس کا تدارک یہ ہے کہ کافروں کی جو عورتیں مسلمان ہو کر ہجرت کریں اور ان سے کوئی مسلمان نکاح کرے تو ان کا مہر ان عورتوں کو نہ دے بلکہ وہ مہر ان مسلمانوں کو دیا جائے جن کی عورتیں کافروں کے

۱ے خدا کی قدرت دیکھو جس شرط پر کافر بہت خوش ہوئے تھے اور مسلمان رنجیدہ اسی شرط پر کافر نادم ہوئے اور اس سے ہاتھ دھونا پڑا ۱۲ منہ۔

۲ے عینی نے کہا اس سے یہ مطلب ہے کہ ابو بصیر کا قصہ عقیل کی روایت میں زہری سے مرسل ہے اور معمر کی روایت میں موصول ہے مسور تک اور معمر کی متابعت ابن اسحاق نے کی ہے اور عقیل کی اوزاعی نے۔ ۱۲ منہ۔

ذَهَبَ لَهٗ زَوْجٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اَنْفَقَ مِنْ صِدَاقِ نِسَآءِ الْكُفَّارِ اللَّاتِيْ هَاجَرْنَ وَمَا نَعْلَمُ اَحَدًا مِّنَ الْمُهَاجِرَاتِ ارْتَدَّتْ بَعْدَ اِيْمَانِهَا وَبَلَغَنَا اَنَّ اَبَا بَصِيْرِ بْنَ اَسِيْدٍ الثَّقَفِيَّ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا مُّهَاجِرًا فِي الْمُدَّةِ فَكَتَبَ الْاَخْنَسُ بْنُ شَرِيْقٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهٗ اَبَا بَصِيْرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

پاس بھاگ گئی ہوں اور ہم تو نہیں جانتے کہ کوئی عورت ایمان لانے اور ہجرت کرنے کے بعد مرتد ہوگئی ہو۔ اور زہری نے کہا ہم کو یہ حدیث پہنچی کہ ابوبصیر بن اسید ثقفی مسلمان ہو کر مدت صلح کے اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ گیا اس وقت اخنس بن شریق نے (مکہ سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لکھا کہ ابوبصیر کو آپ بھیج دیجئے پھر یہی حدیث بیان کی اخیر تک

بَابُ الشُّرُوْطِ فِي الْقَرْضِ

باب قرض میں شرط لگانا

۵۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ رَجُلًا سَاَلَ بَعْضَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَهٗ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَدَفَعَهَآ اِلَيْهِ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَعَطَآءٌ اِذَا اَجَّلَهٗ فِي الْقَرْضِ جَازَ۔

اور لیث نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انھوں نے عبد الرحمن بن ہرمز سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ایک شخص کا ذکر کیا (بنی اسرائیل میں) اس نے بنی اسرائیل کے ایک دوسرے شخص سے ہزار اشرفیاں قرض مانگیں اس نے ایک مدت مقرر کر کے اس کو دیں اور عبد اللہ بن عمرؓ اور عطا بن ابی رباح نے کہا اگر قرض میں مدت کرے تو یہ جائز ہے۔

بَابُ الْمُكَاتَبِ وَمَا لَا يَحِلُّ مِنَ الشُّرُوْطِ الَّتِيْ تُخَالِفُ كِتَابَ اللّٰهِ۔

باب مکاتب کا بیان اور جو شرطیں اللہ کی کتاب کے مخالف ہیں اُن کا جائز نہ ہونا

۶۔ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ فِي الْمُكَاتَبِ شُرُوْطُهُمْ بَيْنَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَوْ عُمَرُ كُلُّ شَرْطٍ خَالَفَ كِتَابَ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يُقَالُ عَنْ كِلَيْهِمَا عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ۔

اور جابر بن عبد اللہ نے کہا مکاتب غلام لونڈی اور ان کے مالکوں میں جو شرطیں ہوں وہ معتبر ہوں گی اور عبد اللہ بن عمرؓ یا حضرت عمرؓ نے کہا جو شرط اللہ کی کتاب کے خلاف ہو وہ باطل ہے اگرچہ سو بار شرط لگائے امام بخاری نے کہا یہ قول دونوں سے مروی ہے عبد اللہ بن عمرؓ اور عمرؓ سے۔

۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ اَتَتْهَا بَرِيْرَةُ تَسْاَلُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ اِنْ شِئْتِ اَعْطَيْتُ

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انھوں نے عمرہ سے انھوں نے عائشہؓ سے انھوں نے کہا بریرہؓ ان کے پاس آئی اپنی کتابت میں مدد چاہنے کو

۵۱ اس کو خود امام بخاری نے باب التجارۃ فی البحر میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ ۵۲ اس حدیث کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ان دونوں شخصوں کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ ۵۳ یہ دونوں اثر کتاب القرض میں گذر چکے ہیں ۵۴ اس کو سفیان ثوری نے کتاب الفرائض میں وصل کیا ۱۲ منہ ۵۵ یہ قول بھی کتاب العتق میں گذر چکا ہے ۱۲ منہ

أَهْلَكِ وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِيْ فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْهُ ذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهٗ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ۔

انھوں نے کہا اگر تو چاہتی ہے تو میں تیری کتابت کا روپیہ دیئے دیتی ہوں لیکن تیری ولاء میں لوں گی خیر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انھوں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا آپؐ نے فرمایا تو خریدے اور آزاد کر دے ولاء اس کو ملے گی جو آزاد کرے اس کے بعد آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ ایسی ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں جو شخص ایسی شرط لگائے جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہے تو اس سے کچھ فائدہ نہ اٹھائے گا اگرچہ سو بار وہ شرط لگائے۔

بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْاِشْتِرَاطِ وَالثُّنْيَا فِي الْاِقْرَارِ وَالشُّرُوْطِ الَّتِيْ يَتَعَارَفُهَا النَّاسُ بَيْنَهُمْ وَاِذَا قَالَ مِائَةٌ اِلَّا وَاحِدَةً اَوْ ثِنْتَيْنِ۔

باب اقرار میں شرط لگانا یا استثناء کرنا جائز ہے!

اور ان شرطوں کا بیان جو لوگوں میں عموماً جاری ہیں[۵۱] (معاملات وغیرہ میں) اور اگر کوئی یوں کہے مجھ پر فلانے کے سو درہم نکلتے ہیں مگر ایک یا دو تو ننانوے یا اٹھانوے درہم دینا ہوں گے۔

۸۔ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ رَجُلٌ لِكَرِيِّهٖ اَدْخِلْ رِكَابَكَ فَاِنْ لَّمْ اَرْحَلْ مَعَكَ يَوْمَ كَذَا اَوْ كَذَا فَلَكَ مِائَةُ دِرْهَمٍ فَلَمْ يَخْرُجْ فَقَالَ شُرَيْحٌ مَنْ شَرَطَ عَلٰى نَفْسِهٖ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فَهُوَ عَلَيْهِ وَقَالَ اَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اِنَّ رَجُلًا بَاعَ طَعَامًا وَقَالَ اِنْ لَّمْ اٰتِكَ الْاَرْبِعَاءَ فَلَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بَيْعٌ فَلَمْ يَجِئْ فَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْمُشْتَرِيْ اَنْتَ اَخْلَفْتَ

[۵۲] اور عبداللہ بن عوف نے ابن سیرین سے نقل کیا ایک اونٹ والے سے کہا تو اپنے اونٹ لا کر[۵۳] باندھ دے اگر میں فلاں دن تک تیرے ساتھ سفر نہ کروں تو تجھ کو سو درہم دوں گا پھر اس دن تک نہ نکلا تو شریح قاضی نے یہ حکم[۵۴] دیا کہ جس نے خوشی سے کوئی شرط اپنے اوپر لگائی نہ زور زبردستی سے تو وہ اس کو پوری کرنا ہو گی اور ایوب سختیانی نے ابن سیرین سے نقل کیا[۵۵] ایک شخص نے اناج بیچا اور خریدار نے یہ اقرار کیا اگر میں بدھ تک تیرے پاس نہ آؤں (اپنا مال قیمت دے کر نہ لے جاؤں) تو بیع باقی نہ رہے گی پھر وہ بدھ تک نہ آیا شریح قاضی نے

---

[۵۱] مثلاً بیع میں یہ شرط کہ مال فلانی جگہ حوالہ کرنا یا غلہ میں یہ شرط کہ کاٹ کر دینا یا صاف کر کے ۱۲ منہ [۵۲] یعنی اگر یوں کہا سو نکلتے ہیں مگر ایک تو ننانوے دینا ہوں گے اور جو یوں کہا مگر دو تو اٹھانوے دینا ہوں گے اور ایسا استثناء یعنی قلیل کا کثیر سے بالاتفاق درست ہے، اختلاف اس استثناء میں ہے جو کثیر کا قلیل سے ہو جمہور نے اس کو بھی جائز رکھا ہے مگر مالکیہ نے ناجائز کہا ہے ۱۲ منہ [۵۳] یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب اصل میں یوں ہو ادخل رکابک اور بعضے نسخوں میں یوں ہے ارحل رکابک یعنے اپنے اونٹوں کو لے جا ۱۲ منہ [۵۴] اس کو سعید بن منصور نے وصل ۱۲ منہ [۵۵] تو آپ نے سو میں سے ایک کا استثناء کیا معلوم ہوا کثیر میں سے قلیل کا استثنا درست ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

نَقَضٰی عَلَیْهِ۔

۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِّائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَّنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

بَابُ الشُّرُوْطِ فِی الْوَقْفِ

۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنْبَأَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَصَابَ اَرْضًا بِخَیْبَرَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَاْمِرُهٗ فِیْهَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَیْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِیْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُ بِهٖ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنَّهٗ لَا یُبَاعُ وَلَا یُوْهَبُ وَلَا یُوْرَثُ وَتَصَدَّقَ بِهَا فِی الْفُقَرَآءِ وَفِی الْقُرْبٰی وَفِی الرِّقَابِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَالضَّیْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ وَّلِیَهَا اَنْ یَّاْکُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَیُطْعِمَ غَیْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهٖ ابْنَ سِیْرِیْنَ فَقَالَ غَیْرَ مُتَاَثِّلٍ مَّالًا۔

کِتَابُ الْوَصَایَا

خریدار کے خلاف فیصلہ کیا اور کہا تو نے اپنا وعدہ خلاف کیا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انھوں نے اعرج سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل کے ننانویں ایک کم سو نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کرلے وہ بہشت میں جائے گا۔

باب وقف میں شرط لگانے کا بیان

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ کو خیبر میں ایک زمین ملی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کرنے آئے (کہ اس زمین کو کیا کروں) اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں نے خیبر میں ایک زمین پائی جس سے بڑھ کر عمدہ مال میں نے کبھی نہیں پایا تو آپ مجھ کو کیا مشورہ دیتے ہیں آپؐ نے فرمایا اگر تو چاہے تو اصل زمین وقف کر دے اسکی آمدنی خیرات ہوتی رہے۔ راوی نے کہا تو حضرت عمرؓ نے اسے وقف کر دیا اس شرط پر کہ وہ زمین نہ بیع ہو سکے گی نہ ہبہ نہ کسی کو ترکے میں ملے گی جو آمدنی ہو وہ محتاجوں اور ناطے والوں اور غلام لونڈیوں کے چھڑانے اور اللہ کی راہ یعنی مجاہدین کی خدمت اور مسافروں اور مہمانوں میں خرچ کی جائے اور جو کوئی اس زمین کا متولی ہو وہ اتنا کر سکتا ہے کہ دستور کے موافق اس کی آمدنی میں سے کھائے اور کھلائے مگر دولت نہ جوڑے ابن عوف نے کہا میں نے یہ حدیث ابن سیرین سے بیان کی انھوں نے کہا غیر متمول کا یہ معنی ہے کہ اپنے لیے دولت نہ اکٹھا کرے

کتاب وصیتوں[1] کے بیان میں

۱؎ وصیت کہتے ہیں مرتے وقت آدمی کا کچھ کہہ جانا کہ میرے بعد ایسا کرنا فلانے کو یہ دینا فلانے کو یہ۔ وصیت کرنے والے کو موصی اور جس کیلئے وصیت کی ہو اسکو موصیٰ لہ کہتے ہیں اور جس بات کی وصیت کی ہو اسکو وصیت اور موصی بہ کہتے ہیں ۱۲ منہ۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بابٌ الْوَصَايَا

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَّةُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا نِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ اِنَّ اللهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ جَنَفًا مَيْلًا مُتَجَانِفٌ مَائِلٌ۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان رحم والا ہے

باب وصیّت کے بیان میں

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مرد کی وصیت اس کے پاس لکھی رہنی چاہیئے[1] اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا جب تم میں کوئی مرنے لگے اور مال (یا بہت مال) چھوڑ جانے والا ہو تو ماں باپ ناطے والوں کیلئے دستور کے موافق وصیّت کرنا تم پر فرض ہے[2] پرہیزگاروں کو ایسا کرنا ضرور ہے پھر جو شخص وصیت سنے پیچھے اس کو بدل ڈالے تو اس کا گناہ انھیں پر ہوگا جو بدل ڈالیں بیشک اللہ (سب کچھ) سنتا جانتا ہے اور جس کو یہ ڈر ہو جائے کہ موصی نے طرفداری یا حق تلفی کی[3] پھر وہ موصیٰ لہ اور وارثوں میں میل کرا دے (وصیت میں کمی کرکے) تو اس پر کچھ گناہ نہ ہوگا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے جنفاً کے معنے ایک طرف جھک جانا اسی سے ہے متجانف یعنی جھکنے والا۔

۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَهٗ شَيْءٌ يُوْصِيْ فِيْهِ يَبِيْتُ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انھوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے آنحضرتؐ نے فرمایا کسی مسلمان کو جس کے پاس وصیت کے لائق کچھ مال ہو یہ مناسب نہیں ہے کہ دو راتیں اس طرح گذارے کہ اس کی

---

[1] یہ مضمون خود باب کی حدیث میں آگے آتا ہے مگر اس میں مرء کا لفظ ہے اور رجل کے لفظ سے یہ حدیث نہیں ملی شاید امام بخاری نے اس کو بالمعنے روایت کیا کیونکہ مرء رجل ہی کو کہتے ہیں اور رجل کی قید باعتبار اکثر کے ہے ورنہ عورت اور مرد دونوں کی وصیت صحیح ہونے میں کوئی فرق نہیں اسی طرح نابالغ کی بھی وصیت صحیح ہے جب وہ عقل اور ہوش رکھتا ہو ہمارے امام احمد بن حنبل اور مالک کا یہی قول ہے، لیکن حنفیہ اور شافعیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا ہے امام احمدؒ نے ایسے لڑکے کی عمر کا یہ اندازہ کیا ہے کہ سات برس کا ہو یا دس برس کا ۱۲ منہ

[2] یہ آیت میراث کی آیت اترنے سے پہلے کی ہے اس وقت وصیت کرنا فرض تھا جب میراث کی آیت اتری تو وصیت کی فرضیت جاتی رہی اور یہ آیت منسوخ ہوگئی وارث کے لئے وصیت کرنا منع ہوگیا جیسے عمرو بن خارجہ کی حدیث میں ہے ان اللہ قد اعطیٰ کل ذی حق حقہٗ فلا وصیۃ لوارث اخرجہ اصحاب السنن اور غیر وارث کے لیے وصیت جائز یا مستحب رہ گئی ۱۲ منہ

[3] مطلب یہ ہے کہ وصیت بدلنا گناہ ہے مگر جس صورت میں موصی نے خلاف شرع وصیت کی ہو، اور ثلث سے زائد کسی کو دلاکر وارثوں کا حق تلف کیا ہو تو یہ منع نہیں کہ اس کو سمجھا کر اس میں اور وارثوں میں صلح کرا دے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وصیت اس کے پاس لکھی نہ رکھی ہو امام مالک کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن مسلم نے بھی عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ خَتَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخِي جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَلَا دِينَارًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً۔

ہم سے ابراہیم بن حارث نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن ابی بکیر نے کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابواسحاق عمرو بن عبداللہ نے انھوں نے عمرو بن حارث سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سالے یعنے اُمّ المومنین جویریہ بنت حارث کے بھائی تھے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت نہ روپیہ چھوڑا نہ اشرفی نہ غلام نہ لونڈی اور نہ اور کوئی چیز ایک نقرہ خچر (دلدل) چھوڑا اور ہتھیار اور کچھ زمین جسکو آپؐ وقف کر گئے تھے[۲]۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رض هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللهِ۔

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے کہا ہم سے طلحہ بن مصرف نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت کی تھی انھوں نے کہا نہیں (مال وغیرہ کی کوئی خاص وصیت نہیں کی) میں نے کہا پھر لوگوں پر وصیت کیسے فرض ہوئی یا ان کو وصیت کا حکم کیسے دیا گیا ہے عبداللہ نے کہا کہ آپؐ نے یہ وصیت کی کہ اللہ کی کتاب پر چلتے رہنا[۳]۔

---

[۱] ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ وصیت مستحب ہے لیکن بعضوں نے اس کو واجب کہا ہے اس شخص کیلئے جس کے پاس مال و دولت یا اور کوئی شے قابل وصیت ہو اور ظاہر حدیث سے وجوب نکلتا ہے منذری نے کہا جس پر اللہ کا کوئی حق لازم ہو مثلاً زکوٰۃ یا حج وغیرہ اس پر وصیت کرنا واجب ہے ۱۲ منہ [۲] یعنی اپنی صحت کی حالت میں آپؐ نے یہ زمین وقف کر دی تھی پھر وفات کے وقت بھی اس کی تاکید فرما دی تھی بعضوں نے کہا وجعلہا صدقۃ کی ضمیر تینوں چیزوں کی طرف پھرتی ہے یعنی خچر، ہتھیار اور زمین سب کو وقف کر دیا تھا اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ وقف کا اثر مرنے کے بعد بھی رہتا ہے تو وہ وصیت کے حکم میں ہوا ۱۲ منہ [۳] باب کا مطلب اس سے نکلا کہ لوگوں پر وصیت کیسے فرض ہوئی اللہ کی کتاب پر چلنے کا حکم ایک جامع وصیت ہے جو شریعت کے سارے احکام کو شامل ہے جب تک مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت پر قائم رہے اور قرآن اور حدیث پر چلتے رہے انکی دن دگنی رات چوگنی ترقی ہوتی گئی جب سے قرآن اور حدیث کو پس پشت ڈال دیا اور ہر ایک نے اپنی رائے اور قیاس کو اصل بنایا پھوٹ پڑ گئی اور کافر ان پر غالب ہو گئے صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے تین باتوں کی وصیت کی یہود کو جزیرہ عرب سے نکال دینا کافروں کی خاطر مدارت کرنا جیسے میں کرتا ہوں تیسری بات راوی نے بیان نہ کی شاید عبداللہ بن ابی اوفیٰ کو اس کی خبر نہ ہوئی ہو دوسری روایت میں ہے لوگوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو اپنا وصی بنایا انھوں نے کہا نہیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ ذَكَرُوْا عِنْدَ عَائِشَةَ اَنَّ عَلِيًّا رضه كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتٰى اَوْصٰى اِلَيْهِ وَقَدْ كُنْتُ مُسْتَنِدَتَهُ اِلٰى صَدْرِيْ اَوْ قَالَتْ حَجْرِيْ فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِيْ حَجْرِيْ فَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَمَتٰى اَوْصٰى اِلَيْهِ۔

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم کو اسمٰعیل بن علیہ نے خبر دی انھوں نے عبداللہ بن عون سے انھوں نے ابراہیم نخعی سے انھوں نے اسود بن یزید سے انھوں نے کہا لوگوں نے حضرت عائشہؓ سے یہ ذکر کیا کہ حضرت علیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی تھے انھوں نے کہا آپؐ نے ان کو کب وصی بنایا میں تو آپؐ کو اپنے سینے یا گود سے ٹکائے تھی آپؐ نے طشت منگوایا اسی وقت میری گود میں جھک گئے میں نہیں سمجھی کہ آپ گذر گئے تو آپؐ نے علیؓ کو کب وصی بنایا۔[1]

بَابُ اَنْ يَّتْرُكَ وَرَثَتَهُ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّتَكَفَّفُوا النَّاسَ۔

باب اگر اپنے وارثوں کیلئے مال دولت چھوڑ جائے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ انکو نادار چھوڑے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں!

۱۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْاَرْضِ الَّتِيْ هَاجَرَ مِنْهَا قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ ابْنَ عَفْرَآءَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ الثُّلُثُ قَالَ فَالثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَاِنَّكَ مَهْمَا اَنْفَقْتَ مِنْ نَّفَقَةٍ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةَ الَّتِيْ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِكَ وَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّرْفَعَكَ فَيَنْتَفِعَ بِكَ نَاسٌ وَيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے سعد بن ابراہیم سے انھوں نے عامر بن سعد سے انھوں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حجۃ الوداع میں) مجھ کو پوچھنے کو آئے میں مکہ میں تھا آپؐ اسکو برا سمجھتے تھے کوئی آدمی وہاں مرے جہاں سے وہ ہجرت کر چکا ہو آپنے فرمایا اللہ عفراء کے بیٹے پر رحم کرے (سعد بن خولہؓ پر)[2] میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اپنے سارے مال کی وصیت کر دوں آپنے فرمایا نہیں میں نے کہا آدھے مال کی آپنے فرمایا نہیں میں نے کہا تہائی مال کی آپنے فرمایا ہاں تہائی اور تہائی بہت ہے اگر تو اپنے وارثوں کو کھاتا پیتا چھوڑ جائے تو یہ اچھا ہے کہ انکو محتاج چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ بات یہ ہے کہ تو اللہ کے لیے جو خرچ کرے وہ خیرات ہے یہاں تک کہ وہ لقمہ بھی جو تو اپنی جورو کے منہ میں ڈالے اور عجب نہیں کہ اللہ تجھ کو عمر دے تیرے سبب سے بعضوں کو فائدہ پہنچائے بعضوں کو نقصان پہنچائے ان دنوں سعد

[1] حضرت عائشہؓ کا مطلب یہ ہے کہ بیماری سے لے کر وفات تک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس رہے میری ہی گود میں انتقال کیے اگر حضرت علیؓ کو وصی بناتے یعنی اپنا خلیفہ مقرر کرتے جیسے شیعہ گمان کرتے ہیں تو مجھ کو تو ضرور خبر ہوتی ۱۲ منہ [2] ابن سعد کی ماں کا نام خولہ تھا انہی کو عفراء بھی کہتے تھے۔ بعضوں نے کہا عفراء ان کی ماں کا لقب تھا بعضوں نے کہا یہ راوی کا وہم ہے اور صحیح سعد بن خولہ ہے جیسے زہری نے روایت کیا یہ سعد بن خولہ مکہ ہی میں مرگئے تھے ۱۲ منہ۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ يَوْمَئِذٍ اِلَّا ابْنَةٌ۔

کی اولاد کوئی نہ تھی ایک بیٹی تھی۔

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

باب تہائی مال کی وصیت کرنے کا بیان

وَقَالَ الْحَسَنُ لَا يَجُوْزُ لِلذِّمِّيِّ وَصِيَّةٌ اِلَّا الثُّلُثُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ۔

اور امام حسن بصری نے کہا ذمی کافر کی بھی وصیت تہائی مال سے زیادہ نافذ نہ ہوگی[۲] اور اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ میں) فرمایا جو اللہ نے اتارا اس کے موافق ان کا (یعنی کافروں کا) فیصلہ کر۔

۱۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ غَضَّ النَّاسُ اِلَى الرُّبُعِ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے ابن عباسؓ سے انھوں نے کہا اگر لوگ تہائی سے بھی کم چوتھائی کی وصیت کیا کریں تو بہتر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہائی کی وصیت کر اور تہائی بہت ہے یا بڑا حصہ ہے

۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رض قَالَ مَرِضْتُ فَعَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَّا يَرُدَّنِيْ عَلٰى عَقِبِيْ قَالَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْفَعُكَ وَيَنْفَعُ بِكَ

ہم سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا بن علی نے کہا ہم سے مروان بن معاویہ نے انھوں نے ہاشم بن ہاشم سے انھوں نے عامر بن سعد سے انھوں نے اپنے باپ ابی وقاصؓ سے انھوں نے کہا میں (اتفاق سے مکہ میں) بیمار ہوگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پوچھنے کو تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ سے دعا فرمائیے وہ مجھے الٹے پاؤں نہ پھرائے (مکہ میں نہ مارے) آپ نے فرمایا شاید اللہ یہ بلا

---

[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا سعد اس بیماری سے اچھے ہوگئے ان کے کئی فرزند پیدا ہوئے عمر اور ابراہیم اور یحییٰ اور اسحاق اور عبداللہ اور عبدالرحمان اور عامر اور عمران اور صالح اور عثمان اور بارہ بیٹیاں، افسوس سعد بن ابی وقاصؓ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے جاں نثار اور وفادار تابعدار تھے اور ان کا بیٹا عمر بن سعد جوری کا حاکم تھا دنیا میں غرق ہوگیا اور یزید پلید کا طرفدار ہوکر حضرت امام حسین علیہ السلام سے لڑا۔ ے پسر نوح با بداں بنشست خاندان نبوتش گم شد ۱۲ منہ [۲] حافظ نے بیان نہیں کیا کہ اس اثر کو کس نے وصل کیا ذمی اور مسلمان کا ایک ہی حکم ہے کسی کی وصیت تہائی مال سے زیادہ نافذ نہ ہوگی امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ کا یہی قول ہے کہ وصیت تہائی مال سے زیادہ میں نافذ نہ ہوگی۔ اگر میت کے وارث نہ ہوں تو باقی مال بیت المال میں رکھا جائے گا اور حنفیہ کا یہ قول ہے کہ اگر وارث ہوں یا نہ ہوں اور وہ اجازت دیں تو ثلث سے زیادہ میں بھی وصیت نافذ ہو سکتی ہے ابن بطال نے کہا امام بخاری نے امام حسن بصری کا قول لا کر حنفیہ پر رد کیا ہے اور اسی لیے قصداً آن کی یہ آیت لائے وان احکم بینہم بما انزل اللہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی بما انزل اللہ میں داخل ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

تَاسًا قُلْتُ اُرِیْدُ اَنْ اُوْصِیَ وَاِنَّمَا لِیَ ابْنَةٌ قُلْتُ اُوْصِیْ بِالنِّصْفِ قَالَ النِّصْفُ کَثِیْرٌ قُلْتُ فَالثُّلُثِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ اَوْ کَبِیْرٌ قَالَ فَاَوْصَی النَّاسُ بِالثُّلُثِ وَجَازَ ذٰلِکَ لَهُمْ۔

تجھ پر سے ٹال دے اور تیری وجہ سے لوگوں کو کچھ فائدہ پہنچائے میں نے کہا میں وصیت کرنا چاہتا ہوں ایک بیٹی کے سوا اور کوئی مجھ کو اولاد نہیں ہے میں آدھے مال کی وصیت کردوں آپؐ نے فرمایا آدھا بہت ہے میں نے کہا تو تہائی کی کردوں آپؐ نے فرمایا ہاں تہائی کی کر اور تہائی بھی بہت یا بڑا حصّہ ہے سعد نے کہا (اس حدیث کے بموجب) لوگ تہائی مال کی وصیت کرنے لگے۔ جو جائز رکھی گئی۔

بَابٌ قَوْلِ الْمُوْصِیْ لِوَصِیِّهٖ تَعَاهَدْ وَلَدِیْ وَمَا یَجُوْزُ لِلْوَصِیِّ مِنَ الدَّعْوٰی۔

باب وصیت کرنے والا اپنے وصی سے یوں کہہ سکتا ہے میری اولاد کا خیال رکھیو اور وصی دعویٰ کر سکتا ہے

۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ کَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰی اَخِیْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِیْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّیْ فَاقْبِضْهُ اِلَیْکَ فَلَمَّا کَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهٗ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ اَخِیْ قَدْ کَانَ عَهِدَ اِلَیَّ فِیْهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ اَخِیْ وَابْنُ اَمَةِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَتَسَاوَقَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِیْ کَانَ عَهِدَ اِلَیَّ فِیْهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِیْ وَابْنُ وَلِیْدَةِ اَبِیْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَکَ یَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِیْ مِنْهُ لِمَا رَاٰی مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰی

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انھوں نے امام مالکؒ سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عروہ بن زبیر سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں انہوں نے کہا عتبہ بن ابی وقاص نے (مرتے وقت) اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو یہ وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی نے جو لڑکا جنا ہے وہ میرا ہے اسکو تو لے لیجیو[1] جس سال مکہ فتح ہوا سعد نے اس بچے کو لے لیا اور کہنے لگے یہ میرا بھتیجا ہے میرا بھائی وصیت کر گیا تھا کہ اس کو لے لینا۔ اس وقت عبد بن زمعہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا (واہ واہ اچھی ٹھہری) یہ تو میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی نے اسکو جنا ہے خیر دونوں چلتے ہوئے آنحضرتؐ پاس پہنچے۔ سعد نے عرض کیا یارسول اللہ یہ میرا بھتیجا ہے میرا بھائی اس کیلئے وصیت کر گیا ہے عبد بن زمعہ نے کہا وہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی کا جنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد بن زمعہ یہ بچہ تیرا ہے جس کی عورت ہو اسی کو بچہ ملتا ہے اور بدکار کے لیے پتھروں کی سزا ہے بعد اسکے آپؐ نے ام المؤمنین سودہ بنت زمعہ کو یہ حکم دیا کہ اس بچے سے پردہ کیا کر[2] کیونکہ اسکی صورت عتبہ سے ملتی تھی اسنے مرتے تک بھی حضرت

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ عتبہ نے کہا میرے لڑکے کا خیال رکھیو اس کو لے لیجیو اور سعد نے جو اپنے بھائی کے وصی تھے اس کا دعویٰ کیا ۱۲ منہ

[2] اس بچے کا نام عبدالرحمٰن تھا حالانکہ آپؐ نے یہ فیصلہ کر دیا کہ وہ زمعہ کا بیٹا ہے تو سودہؓ کا بھائی ہوا مگر چونکہ اس کی صورت عتبہ سے ملتی تھی آپؐ نے احتیاطاً حضرت سودہؓ کو اس سے پردہ کرنے کا حکم دیا قسطلانی نے کہا یہ حکم استحبابًا تھا۔ ۱۲ منہ۔

بَابٌ ۱۳ إِذَا أَوْمَأَ الْمَرِيضُ بِرَأْسِهِ إِشَارَةً بَيِّنَةً جَازَتْ۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ أَفُلَانٌ أَوْ فُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَجِيءَ بِهِ فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى اعْتَرَفَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ۔

بَابٌ ۱۴ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ۔

۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ۔

بَابٌ ۱۵ الصَّدَقَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ

۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا

باب اگر بیمار اپنے سر سے ایسا اشارہ کرے جو صاف سمجھ میں آئے تو اس پر حکم دیا جائے گا

ہم سے حسان بن ابی عباد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے انھوں نے انسؓ سے ایک یہودی نے ایک (انصاری) لڑکی کا دو پتھروں سے سر کچل ڈالا لوگوں نے اس لڑکی سے پوچھا (جو مر رہی تھی) تجھے کس نے مارا فلاں نے یا فلاں نے جب اس یہودی کا نام لیا تو اُس نے سر سے اشارہ کیا پھر اس یہودی کو پکڑ لائے اُس نے اقرار کیا آپ نے حکم دیا اس کا بھی سر پتھر سے کچلا گیا[۱]

باب وارث کے لئے وصیّت کرنا درست نہیں[۲]

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا انھوں نے ورقاء سے انھوں نے ابن ابی نجیح سے انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے انھوں نے کہا (شروع اسلام میں) مال تو اولاد کا حق ہوتا اور ماں باپ کے لیے وصیّت کی جاتی پھر اللہ نے جو چاہا منسوخ کر دیا، اور مرد کو عورت کا دُہرا حصّہ دلایا اور ماں باپ کو ہر ایک کا چھٹا حصّہ[۳] اور جورو کو آٹھواں یا چوتھا حصّہ، خاوند کو آدھا یا چوتھا۔

باب مرتے وقت خیرات کرنا چنداں افضل نہیں ہے، (جیسے صحت میں افضل ہے)

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہؓ نے

---

[۱] آپ نے اس لڑکی کا بیان جو سر کے اشارے سے تھا شہادت میں قبول کیا اور یہودی کی گرفتاری کا حکم دیا گو قصاص کا حکم صرف شہادت کی بناء پر نہیں دیا گیا بلکہ یہودی کے اقبال پر ہمارے زمانہ میں اہل قانون نے بھی شہادت وقت مرگ کو بہت معتبر اور قوی سمجھا ہے کیونکہ آدمی اکثر مرتے وقت سچ ہی کہتا ہے اور جھوٹ سے پرہیز کرتا ہے ۱۲ منہ [۲] یہ مضمون صراحتہً ایک حدیث میں وارد ہے جسکو اصحاب سنن وغیرہ نے ابو امامہؓ اور ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے مگر اس کے اسناد میں کلام ہے اس لیے امام بخاری اسکو نہ لاسکے امام شافعی نے ام میں اسکو متواتر کہا ہے۔ اور فخر الدین رازی نے اسکا انکار کیا ہے ۱۲ منہ [۳] یعنی جب میّت کی اولاد ہو جورو کو آٹھواں حصّہ جب میّت کی اولاد نہ ہو ورنہ چوتھا حصّہ اسی طرح خاوند کو آدھا حصّہ اگر اولاد نہ ہو ورنہ چوتھا حصّہ ۱۲ منہ۔

اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ حَرِيْصٌ تَاْمُلُ الْغِنٰى وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔

انھوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انھوں نے ابوزرعہ سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے کہا ایک شخص (نام معلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یارسول اللہ کونسی خیرات افضل ہے آپؐ نے فرمایا وہ جو تو بھلا چنگا ہوکر مال کی خواہش تونگری کی امید محتاجی کا ڈر رکھ کر کرے اور اتنی دیر مت لگا کہ حلق میں دم آجائے (مرنے لگے) اسوقت یوں کہے فلانے کو اتنا دینا فلانے کو اتنا دینا، اب تو فلانے کا ہو ہی گیا (تو تو دنیا سے چلا)۔

بَابٌ ۱۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) یہ فرمانا کہ وصیت اور قرضے کی ادا کے بعد حصے بٹیں گے

وَيُذْكَرُ اَنَّ شُرَيْحًا وَّعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَطَاوُسًا وَّعَطَآءً وَّابْنَ اُذَيْنَةَ اَجَازُوْا اِقْرَارَ الْمَرِيْضِ بِدَيْنٍ وَّقَالَ الْحَسَنُ اَحَقُّ مَا يُصَدَّقُ بِهِ الرَّجُلُ اٰخِرَ يَوْمٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَاَوَّلَ يَوْمٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَالْحَكَمُ اِذَآ اَبْرَاَ الْوَارِثُ مِنَ الدَّيْنِ بَرِئَ وَاَوْصٰى رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنْ لَّا تُكْشَفَ امْرَاَتُهُ الْفَزَارِيَّةُ عَمَّآ اُغْلِقَ عَلَيْهِ بَابُهَا وَقَالَ الْحَسَنُ اِذَا قَالَ لِمَمْلُوْكِهٖ عِنْدَ الْمَوْتِ كُنْتُ اَعْتَقْتُكَ جَازَ۔

اور منقول ہے کہ شریح قاضی اور عمر بن عبدالعزیز اور طاؤس اور عطاء اور عبدالرحمٰن بن اذینہ ان لوگوں نے بیماری میں قرض کا اقرار درست رکھا[۱] اور امام حسن بصری نے کہا سب سے زیادہ آدمی کو اس وقت سچا سمجھنا چاہیئے جب دنیا میں اسکا آخری دن اور آخرت میں پہلا دن ہو اور ابراہیم نخعی اور حکم بن عتیبہ نے کہا[۲] اگر بیمار وارث سے یوں کہے کہ میرا اس پر کوئی قرضہ نہیں تو یہ ابرا صحیح ہوگا اور رافع بن خدیج (صحابی) نے یہ وصیت کی کہ ان کی جورو فزاری کے دروازے میں جو مال بند ہے وہ نہ کھولا جائے[۳] اور امام حسن بصری نے کہا اگر کوئی مرتے وقت اپنے غلام سے کہے میں تو تجھ کو آزاد کرچکا تھا تو جائز ہے[۵]۔

---

[۱] شریح اور عطاء اور طاؤس اور ابن اذینہ کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور عمر بن عبدالعزیز کا اثر حافظ صاحب کو موصولاً نہیں ملا ۱۲ منہ [۲] اسکو دارمی نے وصل کیا مطلب یہ ہے کہ مرتے وقت اگر یہ اقرار کرے کہ فلانے کا مجھ پر اس قدر قرضہ ہے تو یہ اقرار صحیح ہوگا ۱۲ منہ [۳] ان دونوں کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۴] یعنی کوئی ان کی جورو سے متعرض نہ ہو یمن نے کہا کہ خاوند کے مرنے کے بعد جو مال عورت کے پاس ہو وہ اسی کا سمجھا جائے گا. گو خاوند نے اسکی شہادت نہ دی ہو. حافظ نے کہا یہ اثر مجھ کو موصولاً نہیں ملا ۱۲ منہ [۵] حافظ نے کہا مجھ کو یہ اثر موصولاً نہیں ملا. جمہور علماء اس کے خلاف کہتے ہیں. وہ کہتے ہیں مرض موت میں ایسا کہنے سے تہائی مال سے وہ آزاد ہوگا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ و برکاتہ۔

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِذَا قَالَتِ امْرَأَةٌ عِنْدَ مَوْتِهَا إِنَّ زَوْجِي قَضَانِي وَقَبَضْتُ مِنْهُ جَازَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا يَجُوزُ إِقْرَارُهُ لِسُوءِ الظَّنِّ بِهِ لِلْوَرَثَةِ ثُمَّ اسْتَحْسَنَ فَقَالَ يَجُوزُ إِقْرَارُهُ بِالْوَدِيعَةِ وَالْبِضَاعَةِ وَالْمُضَارَبَةِ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا يَحِلُّ مَالُ الْمُسْلِمِينَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا فَلَمْ يَخُصَّ وَارِثًا وَلَا غَيْرَهُ فِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور شعبی نے کہا اگر عورت مرتے وقت یوں کہے کہ میرا خاوند مجھ کو مہر دے چکا ہے اور میں لے چکی ہوں تو جائز ہوگا[1] اور بعضے لوگ[2] (حنفیہ) کہتے ہیں بیمار کا اقرار کسی وارث کیلئے دوسرے وارثوں کی بدگمانی کی وجہ سے صحیح نہ ہوگا[3] پھر یہی لوگ کہتے ہیں کہ امانت اور بضاعت اور مضاربت کا اگر بیمار اقرار کرے تو صحیح ہے[4] حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[5] تم بدگمانی سے بچے رہو بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور مسلمانوں (دوسرے وارثوں) کا حق مار لینا درست نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے[6] منافق کی نشانی یہ ہے کہ امانت میں خیانت کرے اور اللہ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا اللہ تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ جسکی امانت ہے[7] اسکو پہنچا دو اس میں وارث یا غیر وارث کی کوئی خصوصیت نہیں ہے[8] اسی مضمون میں عبداللہ بن عمرؓ سے مرفوع حدیث مروی ہے۔

۲۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

ہم سے سلیمان بن داؤد ابو الربیع نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے کہا ہم سے نافع بن مالک بن ابی عامر ابو سہیل نے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] اب عورت کے وارث خاوند سے مہر کا دعویٰ نہ کر سکیں گے۔ حافظ صاحب اور عینی اور قسطلانی کسی نے یہ نہیں لکھا کہ اس اثر کو کس نے وصل کیا ۱۲ [2] عینی نے کہا صاحب توضیح نے کہا بعض الناس سے امام ابوحنیفہ مراد ہیں کرمانی نے کہا حنفیہ مراد ہیں اور یہ تشنیع ابوحنیفہ پر بے ادبی ہے میں کہتا ہوں امام ابوحنیفہ صاحب علیہ الرحمۃ کیا معصوم تھے کہ انکی غلطی بیان کرنا بے ادبی ہو اور اگر امام ابوحنیفہ مجتہد اور امام تھے تو امام بخاری علیہ الرحمۃ بھی مجتہد اور ان سے زیادہ حدیث کے پہچاننے والے تھے اور بعض الناس کہنا کوئی گالی نہیں ہے کہ بے ادبی میں داخل ہو ۱۲ منہ [3] عینی نے کہا صحیح نہ ہونے کی وجہ وہ نہیں ہے جو امام بخاری نے بیان کی بلکہ وجہ یہ ہے کہ اس میں دوسرے وارثوں کا نقصان ہے اور مالکیہ بھی حنفیہ کے ساتھ متفق ہیں اور شافعیہ میں سے رویانی نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور شریح اور حسن بن صالح سے منقول ہے کہ مریض کا اقرار کسی وارث کے لیے صحیح نہیں مگر اپنی عورت کے مہر کا اقرار صحیح ہوگا اور قاسم اور سالم اور ثوری سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور ابن منذر نے کہا کہ شافعیؒ نے بھی اسی قول کی طرف رجوع کیا ہے اور امام احمد کا بھی وہی قول ہے اور امام بخاریؒ سے تعجب ہے کہ انھوں نے خاص حنفیہ پر طعن کیا میں کہتا ہوں امام بخاریؒ خود مجتہد مطلق ہیں اور انھوں نے حنفیہ کا نام نہیں لیا۔ انھوں نے اوزاعی اور اسحاق اور ابوثور کا مذہب اختیار کیا جو بیمار کا اقرار مطلقاً صحیح جانتے ہیں حافظ نے کہا شافعیہ کے نزدیک بھی یہی راجح ہے ۱۲ منہ [4] عینی نے کہا امانت اور مضاربت کا اقرار اسلئے صحیح ہے کہ دین میں لزوم ہوتا ہے ان چیزوں میں لزوم نہیں میں کہتا ہوں گو لزوم نہ ہو مگر وارثوں کا نقصان تو ان میں بھی محتمل ہے جیسے دین میں اور جب علت موجود ہے تو حکم بھی وہی ہونا چاہیے تھا اسلیے اعتراض امام بخاریؒ کا صحیح ہے ۱۲ منہ [5] اس حدیث کو امام بخاریؒ نے کتاب الادب میں وصل کیا یہ حدیث لا کر امام بخاری نے حنفیہ کا رد کیا جو بدگمانی ناجوازی کی علت قرار دیتے ہیں عینی نے کہا ہم بدگمانی کو تو علت ہی قرار نہیں دیتے پھر یہ استدلال بیکار ہے اور اگر مان لیں تو بھی حدیث سے بدگمانی منع ہے اور یہ گمان بدگمانی نہیں ہے میں کہتا ہوں جب ایک مسلمان کو مرتے وقت جھوٹا سمجھا تو اس سے بڑھکر اور کیا بدگمانی ہوگی [6] یہ حدیث اوپر کتاب الایمان میں بھی موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [7] حدیث سے امام بخاریؒ نے یہ نکالا کہ مریض پر جب کسی کا دین ہو تو اسکا اقرار کرنا چاہیے ورنہ وہ خیانت کا مرتکب ہوگا اور جب اقرار کرنا واجب ہوا تو اسکا اقرار معتبر بھی ہوگا ورنہ اقرار کے واجب کرنے سے فائدہ ہی کیا ہے اور آیت سے یہ نکالا کہ دین بھی دوسرے کی گویا امانت ہے خواہ وہ وارث ہو یا نہ ہو پس وارث کیلئے اقرار کرنا صحیح ہوگا عینی کا یہ اعتراض کہ دین کو امانت نہیں کہہ سکتے اور آیت میں امانت کی ادائی کا حکم ہے صحیح نہیں ہے کیونکہ امانت سے یہاں لغوی امانت مراد ہے یعنی دوسرے کا حق نہ شرعی امانت نہ دین لغوی امانت میں داخل ہے اس آیت کا شان نزول اس آیت پر دلالت کرتا ہے کہ آپؐ نے عثمان بن طلحہ شیبی سے کعبہ کی کنجی لی اور اندر گئے اس کنجی کو حضرت عباسؓ نے مانگا اسوقت یہ آیت اتری آپؐ نے وہ کنجی پھر شیبی کو دے دی جو آج تک ان کے خاندان میں چلی آتی ہے ۱۲ منہ [8] اس کو امام احمدؒ اور ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت علیؓ سے وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ ۔

سے آپ نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کہے تو جھوٹ اور جب اسکے پاس امانت رکھیں تو خیانت کرے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے ۔

بَابُ تَأْوِيْلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۔

باب اللہ تعالیٰ کے (سورہ نسا میں) یہ فرمانے کی تفسیر کہ حصوں کی تقسیم وصیت اور دین کے بعد ہوگی !

وَيُذْكَرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَقَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا فَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ اَحَقُّ مِنْ تَطَوُّعِ الْوَصِيَّةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَدَقَةَ اِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يُوْصِي الْعَبْدُ اِلَّا بِاِذْنِ اَهْلِهٖ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبْدُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ ۔

اور منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کو وصیت پر مقدم کرنے کا حکم دیا اور اسی سورت میں) یہ فرمانے کی اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہنچاؤ تو امانت (قرض) کا ادا کرنا نفل وصیت کے پورا کرنے سے زیادہ ضرور ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ وہی عمدہ ہے جسکے بعد آدمی مالدار رہے اور ابن عباس نے کہا غلام بغیر اپنے مالک کی اجازت کے وصیت نہیں کرسکتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے [۳]

۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو امام اوزاعی نے خبر دی انھوں نے زہری سے انھوں نے سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر سے کہ حکیم بن حزام (صحابی مشہور) نے بیان کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ نے مجھ کو دیا پھر مانگا پھر آپ نے دیا پھر فرمانے لگے حکیم یہ دنیا کا روپیہ پیسہ دیکھنے میں خوشنما اور مزے میں شیریں ہے لیکن جو کوئی اسکو سیر چشمی سے لے اسکو تو برکت ہوتی ہے اور جو کوئی جان لڑا کر حرص کے ساتھ اسکو لے اسکو برکت نہ ہوگی اسکی مثال ایسی ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے حکیم نے عرض کیا یارسول اللہ قسم اسکی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں تو آج سے آپ کے بعد کسی سے کوئی چیز کبھی نہیں لینے کا مرتے تک (پھر حکیم کا یہ حال رہا) کہ

---

[۱] اس کو امام بخاریؒ نے کتاب الزکوٰۃ میں وصل کیا اس حدیث سے امام بخاریؒ نے یہ نکالا کہ دین کا ادا کرنا وصیت پر مقدم ہے اس لیے کہ وصیت مثل صدقے کے ہے۔ اور جو شخص مدیون ہو وہ مالدار نہیں ہے ۱۲ منہ [۲] اسکو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] یہ حدیث کتاب العتق میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

الدُّنْيَا فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ يَدْعُوْا حَكِيْمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَآءَ فَيَاْبٰى اَنْ يَّقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَاَبٰى اَنْ يَّقْبَلَهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنِّيْ اَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِيْ قَسَمَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَّاْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَاْ حَكِيْمٌ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۴۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّخْتِيَانِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالْاِمَامُ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَّمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَّعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ قَالَ وَحَسِبْتُ اَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ مَالِ اَبِيْهِ۔

ابوبکر صدیقؓ انکا سالیانہ وظیفہ دینے کیلئے انکو بلاتے وہ اسکو لینے سے انکار کرتے حضرت عمرؓ نے بھی اپنی خلافت میں انکو بلایا ان کا وظیفہ دینے کیلئے لیکن انھوں نے انکار کیا حضرت عمرؓ کہنے لگے مسلمانو! تم گواہ رہنا میں حکیم کو اسکا حق جو لوٹ کے مال میں اللہ نے رکھا ہے دیتا ہوں وہ نہیں لیتا غرض حکیم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پھر کسی شخص سے کوئی چیز قبول نہیں کی (اپنا وظیفہ بھی بیت المال سے نہ لیا) یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے [1]

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انھوں نے زہری سے انھوں نے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم میں ہر کوئی نگہبان ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا۔ حاکم بھی نگہبان ہے اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا، مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگہبان ہے اپنی رعیت سے پوچھی جائے گی اور غلام اپنے صاحب کے مال کا نگہبان ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا ابن عمرؓ نے کہا میں سمجھتا ہوں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا نگہبان ہے [2] (اور اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا)

[1] یہ حدیث اوپر بھی کتاب الزکوٰۃ میں گذر چکی ہے اس باب کی وجہ مطابقت بیان کرنے میں لوگ حیران ہوئے ہیں بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش قبول کرنے کو ادنیٰ درجہ ٹھہرایا اور اپنا قرض وصول کرنے کو ادنیٰ درجہ نہیں فرمایا اور وصیت ایک بخشش ہے تو معلوم ہوا کہ دین وصیت پر مقدم ہے [2] یہ حدیث اوپر کتاب العتق میں گذر چکی ہے اسکی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا ہے غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہوا حالانکہ وہ مال غلام ہی کا کمایا ہوا ہے تو اس میں مالک اور غلام دونوں کے حق متعلق ہوئے لیکن مالک کا حق مقدم کیا گیا کیونکہ وہ زیادہ قوی ہے۔ اسی طرح دین اور وصیت میں دین مقدم کیا جائے گا کیونکہ دین کی ادائی فرض ہے اور وصیت ایک قسم کا تبرع یعنے نفل ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

بَابٌ ۱۸ إِذَا وَقَفَ أَوْ أَوْصَى لِأَقَارِبِهِ وَمَنِ الْأَقَارِبُ۔

وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ اجْعَلْهَا لِفُقَرَاءِ أَقَارِبِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ قَالَ اجْعَلْهَا لِفُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَا أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنِّي وَكَانَ قَرَابَةُ حَسَّانَ وَأُبَيٍّ مِنْ أَبِي طَلْحَةَ وَاسْمُهُ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ فَيَجْتَمِعَانِ إِلَى حَرَامٍ وَهُوَ الْأَبُ الثَّالِثُ وَحَرَامُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَهُوَ يُجَامِعُ حَسَّانَ أَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيًّا إِلَى سِتَّةِ آبَاءٍ إِلَى عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَعَمْرُو بْنُ مَالِكٍ يَجْمَعُ حَسَّانَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيًّا وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَوْصَى لِقَرَابَتِهِ فَهُوَ إِلَى آبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ۔

۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ

باب اگر کسی نے اپنے عزیزوں پر کوئی چیز وقف کی یا ان کیلئے وصیت کی تو کیا حکم ہے عزیزوں سے کون لوگ مراد ہونگے[1]

اور ثابت نے انسؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے فرمایا تو یہ باغ اپنے محتاج عزیزوں کو دے ڈال انھوں نے حسان اور ابی بن کعب کو دے دیا (جو ابوطلحہ کے چچا کی اولاد تھے) اور محمدؐ بن عبداللہ انصاری نے کہا[2] مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا انھوں نے ثمامہ سے انہوں نے انسؓ سے ثابت کی طرح روائت کی اس میں یوں ہے اپنے قرابت کے محتاجوں کو دے انسؓ نے کہا تو ابوطلحہ نے وہ باغ حسان اور ابی بن کعب کو دے دیا وہ مجھ سے زیادہ ابوطلحہ کے قریبی رشتے دار تھے اور حسان اور ابی کی قرابت ابوطلحہ سے یوں تھی کہ ابوطلحہ کا نام زید ہے وہ سہیل کے بیٹے وہ اسود کے وہ حرام کے وہ عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمر بن مالک بن بخار کے اور حسان ثابت کے بیٹے وہ منذر کے وہ حرام کے تو دونوں حرام میں جاکر مل جاتے ہیں جو تیسرا دادا ہے تو حرام بن عمر بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن بخار حسان اور ابوطلحہ کو ملا دیتا ہے اور ابی بن کعب چھٹی پشت میں یعنے عمرو بن مالک میں ابوطلحہ سے ملتے ہیں ابی کعب کے بیٹے وہ قیس کے وہ عبید کے وہ زید کے وہ معاویہ کے وہ عمرو بن مالک بن بخار کے تو عمرو بن مالک حسان اور ابوطلحہ اور ابی تینوں کو ملا دیتا ہے اور بعضوںؒ نے (امام ابویوسف، امام ابوحنیفہ کے شاگرد نے) کہا، عزیزوں کے لیے وصیت کرے تو جتنے مسلمان باپ، دادا گذرے ہیں وہ سب داخل ہوں گے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انھوں نے انسؓ سے سنا انھوں نے

---

[1] اس میں اختلاف ہے شافعیہ نے کہا ان میں وارث داخل نہ ہوں گے بعضوں نے کہا داخل ہونگے امام ابوحنیفہ نے کہا عزیزوں سے محرم ناطہ دار مراد ہونگے باپ کی طرف کے ہوں یا ماں کی طرف کے ۱۲ منہ [2] اسکو امام مسلم نے نکالا ۱۲ منہ [3] اسکو خود امام بخاری نے تفسیر سورہ آل عمران میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

سَمِعَ أَنَسًا رَضِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ۔

بَابٌ ۱۹ هَلْ يَدْخُلُ النِّسَاءُ وَالْوَلَدُ فِي الْأَقَارِبِ۔

۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي لَا

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے فرمایا (جب انھوں نے اپنا باغ بیرحاء اللہ کی راہ میں دینا چاہا) میں مناسب سمجھتا ہوں تو یہ باغ اپنے عزیزوں کو دے دے ابوطلحہ نے کہا بہت خوب ایسا ہی کرونگا پھر ابوطلحہ نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا اور ابن عباسؓ نے[1] جب (سورہ شعراء کی) یہ آیت اُتری اور اپنے قریب کے ناطے والوں کو (خدا کے عذاب سے) ڈرا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے خاندانوں بنی فہر بنی عدی کو پکارنے لگے (ان کو ڈرایا) اور ابوہریرہؓ نے کہا[2] جب یہ آیت اُتری وانذر عشیرتک الاقربین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قریش کے لوگو (اللہ سے ڈرو)

باب کیا عزیزوں میں عورتیں اور بچے بھی داخل ہونگے

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا جب سورہ شعراء کی یہ آیت اللہ تعالیٰ نے اتاری اور اپنے نزدیک کے ناطے والوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرا تو آپؐ نے یہ فرمایا کہ قریش کے لوگو! یا ایسا ہی کوئی اور کلمہ تم لوگ اپنی اپنی جانوں کو (نیک اعمال کے بدل) مول لے لو (بچا لو) میں اللہ کے سامنے تمھارے کچھ کام نہیں آنے کا (یعنی اسکی مرضی کے خلاف میں کچھ نہیں کر سکنے کا) عبد مناف کے بیٹو میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا عباسؓ عبدالمطلب کے بیٹے میں اللہ کے سامنے تمھارے کچھ کام نہیں آنے کا صفیہ میری پھوپھی میں اللہ کے سامنے تمھارے کچھ کام نہیں آنے کا۔ فاطمہؓ بیٹا تو جو چاہے میرا مال مانگ لے لیکن اللہ کے سامنے میں تیرے کچھ کام نہیں آنے کا، ابوالیمان کے ساتھ اس حدیث کو اصبغ

---

[1] اسکو امام بخاری نے مناقب قریش اور تفسیر سورہ شعراء میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس حدیث کو خود امام بخاری نے آگے کے باب میں وصل کیا ۱۲ منہ

[3] پہلے آپنے قریش کے کل لوگوں کو مخاطب کیا جو خاص آپکی قوم کے لوگ تھے پھر عبد مناف اپنے چوتھے دادا کی اولاد کو پھر خاص اپنے چچا اور پھوپی یعنی دادا کی اولاد کو پھر خاص اپنی اولاد کو اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ قرابت والوں میں عورتیں داخل ہیں کیونکہ حضرت صفیہ اپنی پھوپھی کو بھی آپنے مخاطب کیا اور بچے بھی کیونکہ حضرت فاطمہؓ بسبب آیت اترنے کے کمسن تھیں پر آپنے انکو بھی مخاطب فرمایا ۱۲ منہ۔

اُغْنِی عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا تَابَعَهُ اَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔

نے بھی عبداللہ بن وہب سے انھوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا۔

بَابٌ هَلْ يَنْتَفِعُ الْوَاقِفُ بِوَقْفِهٖ

باب کیا وقف کرنے والا وقفی چیز سے کچھ فائدہ اٹھا سکتا ہے[۱]

وَقَدِ اشْتَرَطَ عُمَرُ رض لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهٗ اَنْ يَّاْكُلَ وَقَدْ يَلِي الْوَاقِفُ وَغَيْرُهٗ وَ كَذٰلِكَ مَنْ جَعَلَ بَدَنَةً اَوْ شَيْئًا لِّلّٰهِ فَلَهٗ اَنْ يَّنْتَفِعَ بِهَا كَمَا يَنْتَفِعُ غَيْرُهٗ وَ اِنْ لَّمْ يَشْتَرِطْ۔

اور حضرت عمرؓ نے[۲] وقف میں یہ شرط لگائی کہ جو اسکا اہتمام کرے وہ اس میں سے کھا سکتا ہے اور کبھی خود وقف کرنے والا ہی مہتمم ہوتا ہے کبھی دوسرا شخص اسی طرح شخص یا اونٹ یا اور کوئی چیز اللہ کی راہ میں وقف کردے تو اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے جیسے دوسرے لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں گو ایسی شرط نہ کرے[۳]

۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَّسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهٗ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ اَوْ وَيْحَكَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انھوں نے انسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو (جسکا نام معلوم نہیں ہوا) دیکھا وہ ایک قربانی کا اونٹ ہانک رہا تھا (پیدل چل رہا تھا) اس پر سوار ہوجا اس نے عرض کی یارسول اللہ وہ قربانی کا اونٹ ہے آپنے تیسری یا چوتھی بار یوں فرمایا ارے کم بخت سوار ہوجا۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَّسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انھوں نے ابوالزناد سے انھوں نے اعرج سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کا اونٹ ہانکے لیے جا رہا تھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہوجا وہ کہنے لگا یارسول اللہ یہ قربانی کا جانور (وقفی) ہے آپنے دوسری یا تیسری بار فرمایا کمبخت سوار ہوجا[۴]

---

[۱] البتہ اٹھا سکتا ہے جب اس چیز کو خود اپنے اوپر اور نیز دوسروں پر وقف کر دیا ہو یا وقف میں ایسی شرط کرلی ہو یا اسمیں سے ایک حصہ اپنے لیے خاص کر لیا ہو یا متولی کو کچھ دلایا ہو اور خود ہی متولی ہو قسطلانی نے کہا شافعیہ کا صحیح مذہب یہ ہے کہ اپنی ذات پر وقف کرنا باطل ہے ۱۲ منہ [۲] یہ اثر کتاب الشروط میں موصولاً گذر چکا ہے امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ جب وقف کے متولی کو حضرت عمرؓ نے اسمیں سے کھانے کی اجازت دی تو خود وقف کرنیوالے کو بھی اس میں سے کھانا یا کچھ فائدہ لینا درست ہوگا کس لیے کہ کبھی وقف کرنیوالا خود اس جائداد کا متولی ہوتا ہے ۱۲ منہ [۳] اسمیں اختلاف ہے بعضوں نے کہا اگر کوئی چیز فقیروں پر وقف کی اور وقف کرنیوالا فقیر نہیں ہے تو اس کو فائدہ اٹھانا درست نہیں البتہ اگر وہ فقیر ہو جائے یا اسکی اولاد میں سے کوئی فقیر ہو جائے تو فائدہ اٹھا سکتا ہے یہی مختار ہے ۱۲ [۴] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ وقفی چیز سے خود وقف کرنیوالا بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے جانور پر مکان کو بھی قیاس کر سکتے ہیں اگر کوئی مکان وقف کرے تو اس میں خود بھی رہ سکتا ہے ۱۲ منہ۔

بَابٌ ۲۱ اِذَا وَقَفَ شَيْئًا فَلَمْ يَدْفَعْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ فَهُوَ جَائِزٌ

لِاَنَّ عُمَرَ رض اَوْقَفَ وَقَالَ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهٗ اَنْ يَّاْكُلَ وَلَمْ يَخُصَّ اَنْ وَّلِيَهٗ عُمَرُ اَوْ غَيْرُهٗ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَقَالَ اَفْعَلُ فَقَسَمَهَا فِيْ اَقَارِبِهٖ وَعَمِّهٖ۔

بَابٌ ۲۲ اِذَا قَالَ دَارِيْ صَدَقَةٌ لِلّٰهِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لِلْفُقَرَاءِ اَوْ غَيْرِهِمْ فَهُوَ جَائِزٌ وَيَضَعُهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ اَوْ حَيْثُ اَرَادَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ حِيْنَ قَالَ اَحَبُّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ فَاَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوْزُ حَتّٰى يُبَيِّنَ لِمَنْ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

بَابٌ ۲۳ اِذَا قَالَ اَرْضِيْ اَوْ بُسْتَانِيْ صَدَقَةٌ عَنْ اُمِّيْ فَهُوَ جَائِزٌ وَاِنْ لَّمْ يُبَيِّنْ لِمَنْ ذٰلِكَ۔

۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْلٰى اَنَّهٗ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ اَنْبَاَنَا ابْنُ

باب اگر وقف کرنے والا مال وقف کو (اپنے ہی قبضے میں رکھے) دوسرے کے حوالے نہ کرے تو جائز ہے[۱]۔

کیونکہ حضرت عمرؓ نے کہا جو شخص وقف کا متولی ہو وہ اس میں سے کھا سکتا ہے اور یہ تخصیص نہیں کی کہ عمرؓ خود ولی ہوں یا اور کوئی[۲] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے فرمایا میں مناسب سمجھتا ہوں تو یہ باغ اپنے رشتہ داروں کو دے دے انھوں نے کہا بہت خوب اور اپنے عزیزوں اور چچازاد بھائیوں کو بانٹ دیا۔

باب اگر کسی شخص نے یوں کہا میرا گھر اللہ کی راہ میں صدقہ ہے اور فقیروں وغیرہ کا ذکر نہیں کیا، تو وقف جائز ہوا۔ اب اس کو اختیار ہے ناطے والوں کو دے، یا جن کو چاہے۔

کیونکہ جب ابو طلحہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میرا بہت پیارا مال بیرحاء ہے (ایک باغ) اور وہ اللہ کیلئے صدقہ ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو جائز رکھا اور بعضے لوگ (شافعیہ) یہ کہتے ہیں وقف جب تک درست نہ ہوگا جب تک یہ بیان نہ کرے کن پر وقف کرتا ہوں اور یہ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

باب اگر کوئی یوں کہے میری زمین یا باغ میری ماں کی طرف سے صدقہ ہے، تو جائز ہوگا۔ گو یہ بیان نہ کرے کہ کن لوگوں پر صدقہ ہے۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو یعلی بن مسلم نے انہوں نے عکرمہ سے سنا وہ کہتے تھے ہمیں ابن عباس رضؓ نے خبر دی کہ سعد بن عبادہ کی ماں مر گئیں

[۱] اسمیں اختلاف ہے جمہور علما کا یہی قول ہے اور مالکیہ اور ابن ابی لیلی اور امام محمد کے نزدیک وقف اس وقت تک صحیح نہیں ہوتا جبتک واقف کو اپنے قبضے سے نکالکر دوسرے کے قبضے میں نہ دے جمہور کی دلیل حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے افعال ہیں ان سبھوں نے اپنے اوقاف کو اپنے ہی قبضے میں رکھا تھا اسکا نفع خیرات کے کاموں میں صرف کرتے ۱۲ منہ [۲] تو معلوم ہوا حضرت عمرؓ خود بھی ولی رہ سکتے تھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا اور جب عمر ولی ہو سکے تو انکو اس میں سے کھانا بھی درست ہوگا اور باب کا مطلب نکل آیا ۱۲ منہ [۳] حدیث بھی اوپر موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ۔

عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رض تُوُفِّيَتْ اُمُّهٗ وَ هُوَ غَآئِبٌ عَنْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ تُوُفِّيَتْ وَاَنَا غَآئِبٌ عَنْهَا اَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّ حَآئِطِيَ الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا۔

بَابٌ ۲۴ اِذَا تَصَدَّقَ اَوْ اَوْقَفَ بَعْضَ مَالِهٖ اَوْ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ اَوْ دَوَآبِّهٖ فَهُوَ جَآئِزٌ۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ۔

بَابٌ ۲۵ مَنْ تَصَدَّقَ اِلٰى وَكِيْلِهٖ ثُمَّ رَدَّ الْوَكِيْلُ اِلَيْهِ۔

وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ جَآءَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ

(عمرہ بنت مسعودؓ) وہ اسوقت موجود نہ تھے[1] جب آئے تو انھوں نے کہا یارسول اللہ میری ماں گذر گئیں میں مرتے وقت موجود نہ تھا اگر میں ان کی طرف سے کچھ خیرات کروں تو ان کو ثواب پہنچے گا آپ نے فرمایا ہاں سعد نے کہا میں آپ کو گواہ کرتا ہوں میرا باغ مخراف[2] انکی طرف سے صدقہ ہے۔

باب اگر کسی نے اپنی کوئی چیز یا لونڈی غلام یا جانور صدقہ یا وقف کر دیا تو جائز ہے[3]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا ہم سے لیث نے انھوں نے عقیل سے انھوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب نے خبر دی ان کے باپ عبداللہ بن کعب نے بیان کیا میں نے کعب بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے یارسول اللہ نے جو میری توبہ قبول کی[4] اس کی خوشی میں سارا مال اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں صدقہ دیتا ہوں آپ نے فرمایا تو اپنا مال اپنے پاس بھی رہنے دے یہ تیرے حق میں بہتر ہو گا میں نے عرض کیا بہت خوب میں خیبر میں اپنا حصہ رہنے دیتا ہوں[5]۔

باب اگر صدقہ کے لئے کسی کو وکیل کرے، اور وکیل اس کا صدقہ پھیر دے۔

اور اسمٰعیل (بن جعفر یا ابن ابی اویس) نے کہا مجھ کو عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے خبر دی انھوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انھوں نے کہا میں سمجھتا ہوں انس نے یہ روایت کی جب یہ آیت (سورہ آل عمران کی) اتری تم کو نیکی کا درجہ اس وقت تک نہیں ملنے کا جب تک جو مال تم کو پیارا ہو اسکو خرچ نہ کرو تو ابو طلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یارسول اللہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی کتاب میں یوں فرماتا ہے تم کو نیکی کا درجہ اسی

---

[1] غزوہ دومۃ الجندل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے ہوئے تھے ۱۲ منہ [2] مخراف اس باغ کا نام تھا یا مخراف کا معنی بہت میوہ دار [3] مطلب یہ ہے کہ مال منقولہ یا مشترک کا بھی وقف درست ہے امام ابوحنیفہ اور امام محمدؒ نے اس میں خلاف کیا ہے ۱۲ [4] یہ کعب بن مالک وہ شخص ہیں جو اپنے دو ساتھیوں سمیت جنگ تبوک میں آنحضرت کے ساتھ نہیں نکلے تھے ایک مدت تک ان پر عتاب رہا آخر اللہ تعالیٰ نے انکی توبہ قبول فرمائی اس کا مفصل قصہ کتاب المغازی میں آئے گا ۱۲ منہ [5] وہ خیرات نہیں کرتا اس حدیث سے یہ نکلا کہ سارا مال خیرات کر دینا مکروہ ہے اور مال منقولہ کا وقف کرنا بھی جائز ہے ۱۲ منہ۔

تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي كِتَابِهٖ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ الْاَمْوَالِ اِلَىَّ بَيْرُحَاءَ قَالَ وَكَانَتْ حَدِيْقَةً كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَسْتَظِلُّ بِهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا فَهِيَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْجُوْ بِرَّهٗ وَذُخْرَهٗ فَضَعْهَا اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ يَا اَبَا طَلْحَةَ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ قَبِلْنَاهُ مِنْكَ وَرَدَدْنَاهُ اِلَيْكَ فَاجْعَلْهُ فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ اَبُوْ طَلْحَةَ عَلٰى ذَوِيْ رَحِمِهٖ قَالَ وَكَانَ مِنْهُمْ اُبَيٌّ وَحَسَّانُ قَالَ وَبَاعَ حَسَّانُ حِصَّتَهٗ مِنْهُ مِنْ مُعٰوِيَةَ فَقِيْلَ لَهٗ تَبِيْعُ صَدَقَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ فَقَالَ اَلَا اَبِيْعُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ بِصَاعٍ مِّنْ دَرَاهِمَ قَالَ وَكَانَتْ تِلْكَ الْحَدِيْقَةُ فِيْ مَوْضِعِ قَصْرِ بَنِيْ جَدِيْلَةَ الَّذِيْ بَنَاهُ مُعٰوِيَةُ۔

بَابٌ ۲۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ

۱۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ اَبُو النُّعْمَانِ

وقت تک نہیں ملنے کا جب تک جو مال تم کو پیارا ہو اس کو خرچ نہ کرو تو ابو طلحہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں یوں فرماتا ہے تم کو نیکی کا درجہ اس وقت تک نہیں ملنے کا جب تک جو مال تم کو پیارا ہو اسکو خرچ نہ کرو اور میرے جتنے مال ہیں ان سب میں بیرحا مجھ کو زیادہ پیارا ہے بیرحا ایک باغ تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جایا کرتے وہاں سایہ میں بیٹھا کرتے وہاں کا پانی پیا کرتے خیر ابو طلحہؓ نے کہا یہ بیرحا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں صدقہ ہے اس کے ثواب کی اور ذخیرہ آخرت ہونے کی امید رکھتا ہوں یا رسول اللہ آپ جہاں مناسب جانیے اس کو خرچ کیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) فرمایا واہ واہ شاباش یہ تو بڑا فائدہ دینے والا مال ہے (آخرت میں بڑا ثواب دیگا) یہ مال ہم نے قبول کیا اور پھر تجھ کو پھیر دیا[۱] تو اپنے ناطے والوں کو دے ڈال ابو طلحہؓ نے وہ باغ اپنے ناطے والوں کو دے دیا انسؓ نے کہا ان میں ابی بن کعب اور حسان بن ثابت بھی تھے حسان نے معاویہ کی خلافت میں اپنا حصہ ان کے ہاتھ بیچ ڈالا لوگوں نے کہا تم ابو طلحہؓ کا صدقہ بیچتے ہو انھوں نے جواب دیا میں کھجور کا ایک صاع روپیوں کے ایک صاع کے بدل بیچتا ہوں[۲] انسؓ نے کہا یہ باغ بنی جدیلہ کے محل کے پاس تھا جس کو معاویہ نے (بطور قلعہ کے) بنایا تھا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) یہ فرمانا جب وارثوں کو مال بانٹتے وقت ناطے والے اور یتیم اور مسکین آجائیں تو انکو بھی (ترکے میں سے) کچھ چٹا دو[۳]۔

ہم سے محمد بن فضل ابو النعمان نے کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انھوں نے

---

[۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ابو طلحہؓ نے صدقہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکیل کیا تھا آپ نے ان کا صدقہ لے کر پھر واپس کر دیا ۱۲ منہ [۲] یعنی ایسی قسمت پھر کہاں ملے گی گویا کھجور چاندی کے ہم وزن بک رہی ہے کہتے ہیں صرف حسان کا حصہ اس باغ میں معاویہ نے ایک درہم کو خریدا چونکہ ابو طلحہؓ نے یہ باغ معتین لوگوں پر وقف کیا تھا لہٰذا ان کو اپنا حصہ بیچنا درست ہوا بعضوں نے کہا ابو طلحہ نے ان لوگوں پر وقف کرتے وقت یہ شرط لگا دی تھی کہ اگر ان کو احتیاج ہو تو بیچ سکتے ہیں ورنہ مال وقف کی بیع درست نہیں ۱۲ منہ [۳] اور اگر چٹانا نہ ہو سکے تو اچھی بات کہہ کر نرمی سے ٹال دو جو لوگ خود وارث ہوں ان کو تو یتیم اور مسکین اور دور کے ناطے والوں کو جو وارث نہیں ہیں تقسیم کے وقت کچھ دینا واجب تھا اور جو خود وارث نہ ہوں جیسے وارث کا ولی اس کو یہ حکم تھا کہ نرمی سے انکو جواب دے دو یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر اس صدقہ کا وجوب جاتا رہا اور یہ آیت منسوخ ہو گئی بعضوں نے کہا اب بھی یہ حکم باقی ہے اور یہ آیت منسوخ نہیں ہے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ نَاسًا یَزْعُمُوْنَ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰیَةَ نُسِخَتْ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نُسِخَتْ وَلٰكِنَّهَا مِمَّا تَهَاوَنَ النَّاسُ هُمَا وَالِیَانِ وَالٍ یَرِثُ وَذَاكَ الَّذِیْ یَرْزُقُ وَوَالٍ لَا یَرِثُ فَذَاكَ الَّذِیْ یَقُوْلُ بِالْمَعْرُوْفِ یَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ اَنْ اُعْطِیَكَ۔

ابو بشر جعفر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا کچھ لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہوگئی (میراث کی آیت سے) قسم خدا کی یہ منسوخ نہیں ہوئی یہ کن لوگوں نے اس پر عمل کرنے میں سستی کی ترکے کے لینے والے دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جو خود وارث ہو اسکو تو بٹانے کا حکم ہے دوسرا جو خود وارث نہیں اس کو نرمی سے جواب دینے کا حکم ہے۔ وہ یوں کہے میاں میں تم کو دینے کا اختیار نہیں رکھتا۔

بَابُ ۲۷ مَا یُسْتَحَبُّ لِمَنْ یُتَوَفّٰی فُجَاءَةً اَنْ یَتَصَدَّقُوْا عَنْهُ وَقَضَاءُ النُّذُوْرِ عَنِ الْمَیِّتِ۔

باب جو شخص ناگہانی موت مر جائے اسکی طرف سے خیرات کرنا مستحب ہے اور میت کی نذر پوری کرنا

۳۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّیْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ تَصَدَّقْ عَنْهَا۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ہشام سے انھوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (سعد بن عبادہ) نے کہا یا رسول اللہ میری ماں (عمرہ) ناگہانی موت سے مر گئی ہے اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ (ناگہانی نہ مرتی) بات کر سکتی تو ضرور کچھ خیرات کرتی کیا میں اسکی طرف سے خیرات کروں آپ نے فرمایا ہاں تو اس کی طرف سے خیرات کر لے۔[1]

۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ وَعَلَیْهَا نَذْرٌ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ سعد بن عبادہ (خزرج کے سردار) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا کہنے لگے یا رسول اللہ میری ماں گذر گئی اسکے ذمہ ایک نذر تھی آپ نے فرمایا تو اس کی طرف سے ادا کر دے۔

بَابُ ۲۸ الْاِشْهَادِ فِی الْوَقْفِ وَالصَّدَقَةِ

باب وقف اور صدقہ پر گواہ کرنا

۳۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَیْجٍ اَخْبَرَهُمْ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کو خیرات اور صدقے کا ثواب پہنچتا ہے اہل حدیث کا اس پر اتفاق ہے لیکن معتزلہ نے اسکا انکار کیا ہے دوسری روایت میں ہے سعد نے پوچھا کون سی خیرات افضل ہے آپ نے فرمایا پانی پلانا اس کو امام نسائی نے نکالا ۱۲ منہ۔

قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ أَخَا بَنِي سَاعِدَةَ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا فَهَلْ يَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِي الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا

بَابُ ٢٩ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَآتُوا الْيَتَامَى أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ

٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رض وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

دی انکو ابن جریج نے کہا مجھ کو یعلیٰ بن مسلم نے خبر دی انھوں نے عکرمہ سے سُنا جو ابن عباس کے غلام تھے وہ کہتے تھے ہم کو ابن عباسؓ نے خبر دی کہ سعد بن عبادہ جو بنی سعدہ میں سے تھے[۵۱] انکی ماں اُسوقت مرگئیں جب وہ گھر میں نہ تھے پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یارسول اللہ میری ماں مرگئی میں اس وقت موجود نہ تھا اگر میں کچھ اسکی طرف سے خیرات کروں تو اس کو فائدہ ہوگا (ثواب پہنچے گا) آپؐ نے فرمایا ہاں سعد نے کہا تو میں آپکو گواہ کرتا ہوں میرا باغ مخراف اسکی طرف سے صدقہ ہے[۵۲]۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) یہ فرمانا یتیموں کا مال انکو دے دو اور ستھرے مال کے بدل گندہ مال مت لو[۵۳]

اور انکا مال اپنے مال میں گڈمڈ کر کے مت چکھو یہ بڑا گناہ ہے اور جو تم کو ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرسکو گے تو (دوسری) عورتیں جو تم کو بھلی لگیں ان سے نکاح کر لو۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے انھوں نے کہا عروہ بن زبیر بیان کرتے تھے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے اس آیت کا مطلب پوچھا جو تم کو ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرسکو گے تو نکاح کرو دوسری عورتیں جو تم کو بھلی لگیں حضرت عائشہؓ نے کہا یتیم لڑکی اپنے ولی کی پرورش میں ہو وہ اسکی خوبصورتی اور مالداری دیکھ کر اسکو نکاح میں لانا چاہے مگر اس مہر سے کم پر جو ویسی لڑکیوں کا ہونا چاہیے تو ایسی حالت میں اس کو نکاح کرنا منع ہوا جب تک پورا مہر انصاف کے ساتھ مقرر نہ کرے اور دوسری غیر عورتیں نکاح کرنے کا حکم ہوا حضرت عائشہؓ نے کہا اس آیت کے اترنے کے بعد پھر لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تب اسی سورۂ نساء کی دوسری آیت اتری ویستفتونک فی النساء قل اللہ

---

۵۱ بنی ساعدہ خزرج قبیلے کی ایک شاخ ہے ۱۲ منہ ۵۲ یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے وقف اور صدقہ کا ایک ہی حکم ہے ۱۲ منہ ۵۳ یعنی اپنی خراب چیز یتیم کے مال میں شریک کر دی اچھی چیز لے لی ایسا نہ کرو کیونکہ یتیم کے مال تمہارے لیے حرام اور گندے ہیں۔ اور تمہاری چیز گو خراب ہو مگر حلال اور ستھری ہے ۱۲ منہ۔

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ قَالَتْ فَبَيَّنَ اللَّهُ فِي هَذِهِ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَلَمْ يُلْحِقُوهَا بِسُنَّتِهَا بِإِكْمَالِ الصَّدَاقِ فَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَالْتَمَسُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا

بَابُ ۳۰ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَابْتَلُوا الْيَتَامَى

حَتَّى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَى بِاللَّهِ حَسِيبًا لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا حَسِيبًا يَعْنِي كَافِيًا

بَابُ ۳۱ وَمَا لِلْوَصِيِّ أَنْ يَعْمَلَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ وَمَا يَأْكُلُ مِنْهُ بِقَدْرِ عُمَالَتِهِ

۳۶ - حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ

یفتیکم فیہن حضرت عائشہؓ نے کہا جو اللہ نے اس آیت میں بیان کر دیا کہ اگر یتیم لڑکی خوبصورت مالدار ہو اور لوگ اس سے نکاح کرنا چاہیں و دیسی ہی کی کا پورا مہر نہ دیں تو جیسے اگر یہ لڑکی خوبصورت اور مالدار نہ ہوتی تو اس کو چھوڑ دیتے دوسری عورت سے نکاح کرتے ویسی ہی جب وہ خوب صورت اور مالدار ہے اور اس کا پورا مہر نہیں دیتے تو بھی اسکو چھوڑ دیں۔ البتہ جب انصاف سے اس کا پورا مہر اور پورا حق ادا کریں تو اس سے نکاح کر سکتے ہیں

باب اللہ تعالیٰ (سورۂ نساء میں) یہ فرمانا یتیموں کو آزماؤ جب وہ

جوان ہو جائیں اور تم ان میں صلاحیت دیکھو تو ان کا مال انکے سپرد کر دو اور انکے بڑے ہو جانے کے ڈر سے جلدی جلدی ان کا مال اڑا کر نہ کھا جاؤ جو شخص خود مالدار ہو وہ تو یتیم کے مال سے بچا رہے اور جو محتاج ہو وہ دستور کے موافق ان میں سے کھا سکتا ہے[1] پھر جب تم یتیموں کے مال انکے حوالے کرو تو گواہ کر لو اور بس ہے حساب لینے والا ماں باپ اور ناطے والے جو مال چھوڑ مریں گے اس میں مردوں اور عورتوں دونوں کا حصّہ ہے[2] تھوڑا مال ہو یا بہت (ہر حال میں شرع کے موافق) حصّہ مقرر ہے۔ حسیبا کے معنی کافی کے

باب وصی کو یتیم کے مال میں تجارت اور محنت کرنا درست اور اپنی محنت کے موافق اسمیں سے کھا سکتا ہے

ہم سے ہارون بن اشعث نے بیان کیا کہا ہم سے ابو سعید نے جو بنی ہاشم کا غلام تھا کہا ہم سے صخر بن جویریہ نے انہوں نے نافع سے انھوں نے ابن عمرؓ سے انھوں نے کہا حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنے ایک مال (زمین) کو وقف کر دیا اس کا نام ثمغ

---

[1] اس میں سے کچھ نہ کھائے اللہ اسکی خبر گیری کرے ۱۲ [2] جاہلیت کے زمانہ میں عرب لوگ ترکہ میں صرف مردوں کا حق سمجھتے تھے عورتوں کا کوئی حصّہ نہیں ملتا تھا اللہ نے یہ بری رسم باطل کر دی اور عورت مرد سب کا حصّہ مقرر کر دیا ۱۲ منہ۔

ثَمْغٌ وَكَانَ نَخْلًا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي اسْتَفَدْتُ مَالًا وَهُوَ عِنْدِي نَفِيسٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ وَلٰكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهُ فَتَصَدَّقَ بِهِ عُمَرُ فَصَدَقَتُهُ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَفِي الرِّقَابِ وَالْمَسَاكِينِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَلَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُوكِلَ صَدِيقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ بِهِ۔

وہاں کھجور کا باغ تھا حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک عمدہ مال حاصل کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ صدقہ کر دوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصل مال کو صدقہ کر دے نہ وہ بکے نہ ہبہ ہو سکے نہ میراث ہو، البتہ اس کا میوہ (اللہ کی راہ میں) خرچ ہو خیر حضرت عمرؓ نے اسکو صدقہ کر دیا اسطرح پر کہ اسکی آمدنی مجاہدین اور بردوں کے آزاد کرانے اور محتاجوں اور مہمانوں کی خدمت اور مسافروں اور ناطے والوں میں صرف کی جائے اور جو کوئی اسکا اہتمام کرے اس میں سے دستور کے موافق کھا سکتا ہے [1] اپنے دوست کو کھلا سکتا ہے مگر دولت نہ جوڑے۔

۳۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي وَالِي الْيَتِيمِ أَنْ يُصِيبَ مِنْ مَالِهِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انھوں نے ہشام سے انھوں نے اپنے باپ عروہ سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے انھوں نے کہا (سورہ نساء کی) یہ آیت جو مالدار ہو وہ تو (یتیم کے مال سے) بچا رہے اور جو محتاج ہو وہ دستور کے موافق کھائے یتیم کے ولی کے باب میں اتری ہے جب وہ محتاج ہو تو دستور کے موافق اسکے مال سے لے سکتا ہے۔

بَابٌ ۳۲ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ نساء میں) یہ فرمانا کہ جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھا جاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں ضرور دہکتی آگ میں دھکیلے جائیں گے

۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبٰو وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے ثور بن زید مدنی سے انہوں نے ابوالغیث سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سات تباہ کرنے والے گناہوں سے بچے رہو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون سے گناہ ہیں آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اسکو ناحق مارنا، سود کھانا، یتیم کا مال اڑا جانا)

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے گو حدیث میں وقف کا ذکر ہے مگر یتیم کے مال کو اس پر قیاس کیا ۱۲ منہ۔

وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔

کافروں سے مقابلہ کے دن بھاگنا، پاکدامن مسلمان بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔

بَابُ ۳۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَّاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْشَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ لَاَعْنَتَكُمْ لَاَحْرَجَكُمْ وَضَيَّقَ وَعَنَتْ خَضَعَتْ

وَقَالَ لَنَا سُلَيْمٰنُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ مَارَدَّ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى اَحَدٍ وَصِيَّةً وَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ اَحَبَّ الْاَشْيَاۗءِ اِلَيْهِ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ اَنْ يَّجْتَمِعَ اِلَيْهِ نُصَحَاۗؤُهٗ وَاَوْلِيَاۗؤُهٗ فَيَنْظُرُ وَالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَكَانَ طَاؤُسٌ اِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْيَتٰمٰى قَرَاَ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَقَالَ عَطَاۗءٌ فِيْ يَتَامَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ يُنْفِقُ الْوَلِيُّ عَلٰى كُلِّ اِنْسَانٍ بِقَدْرِهٖ مِنْ حِصَّتِهٖ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا اے پیغمبر تجھ سے یتیموں کے

باب میں پوچھتے ہیں کہدے (جہانتک ہوسکے) انکا سنوارنا اچھا ہے اگر ان سے مل جل کر رہو تو وہ تمھارے بھائی ہیں اور اللہ تعو جانتا ہے کون بگاڑتا ہے کون سنوارتا ہے اگر اللہ چاہے تو تم کو مشکل میں پھانس دے یعنی تکلیف اور تنگی میں ڈال دے اسی سے (سورہ طٰہٰ میں) ہے عنت یعنی جھک گئے منہ اس خدا کیلئے جو زندہ ہے سب کا سنبھالنے والا امام بخاری کہتے ہیں اور سلیمان بن حرب نے[۵۱] ہم سے کہا ہم سے حماد بن اسامہ نے بیان کیا انھوں نے ایوب سے انھوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ کو کوئی وصی بناتا تو وہ کبھی انکار نہ کرتے[۵۲] اور محمد بن سیرین (تابعی) کو یہ بہت پسند تھا[۵۳] کہ یتیم کے مال کا بندوبست کرنے کے لیے اس کے ولی اور خیر خواہ لوگ جمع ہوں اور جو بات اس کے لئے مفید ہو سوچیں اور طاؤس بن کیسان (تابعی) سے[۵۴] جب کوئی یتیموں کے مقدمہ میں کچھ پوچھتا تو وہ (سورہ بقرہ کی) یہ آیت پڑھتے اور اللہ جانتا ہے کون بگاڑتا ہے کون سنوارنا چاہتا ہے اور عطاء بن ابی رباح نے کہا[۵۵] یتیم چھوٹا ہو یا بڑا اس کا ولی اس کے حصے میں سے جیسے اسکے لائق ہے ویسا اس پہ خرچ کرے۔

---

[۵۱] یہ حدیث موصول ہے معلق نہیں ہے کیونکہ سلیمان بن حرب امام بخاری کے شیوخ میں سے ہیں اور تعجب ہے عینی سے کہ انہوں نے حافظ صاحب پر یہ اعتراض جمایا کہ اس حدیث کا موصول ہونا کسی لفظ سے نہیں پایا جاتا حالانکہ اس میں صاف قال لنا کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری نے سلیمان سے سنا اور یہ امام بخاری کی کمال استنباط ہے کہ انہوں نے ایسے مقاموں میں حدثنا یا اخبرنا نہیں کہا کیونکہ سلیمان نے امام بخاری کو یہ روایت بطور تحدیث کے نہ سنائی ہوگی بلکہ وہ کسی اور سے مخاطب ہوں گے اور امام بخاری نے سن لی ہوگی ۱۲ منہ [۵۲] کیونکہ یتیموں کی خبرگیری اور پرورش کرنا بڑے ثواب کا کام ہے اسی طرح کسی مسلمان کا وصی بن جانا اس کے مرنے کے بعد اسکی جائداد کا اہتمام کرنا کہ غیر مستحق لوگ اس کو نہ اڑا دیں ۱۲ منہ [۵۳] یہ اثر موصولاً نہیں ملا ۱۲ منہ [۵۴] اس کو سفیان بن عیینہ نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [۵۵] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا چھوٹے بڑے سے مطلب یہ ہے کہ کوئی یتیم غریب اور ادنیٰ خاندان کا ہوتا ہے کوئی شریف اور امیر اور بڑے خاندان کا تو جیسا جس کے لائق ہو ویسا ہی اس پر خرچ کرے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ واللہ اعلم بالصواب۔ ان اللہ علی کل شیء قدیر۔ الحمد للہ رب العالمین۔

بَابٌ ۳۴ اِسْتِخْدَامِ الْيَتِيمِ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ إِذَا كَانَ صَلَاحًا لَهُ وَنَظَرِ الْأُمِّ وَزَوْجِهَا لِلْيَتِيمِ۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَأَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا هَكَذَا۔

بَابٌ ۳۵ إِذَا وَقَفَ أَرْضًا وَلَمْ يُبَيِّنِ الْحُدُودَ فَهُوَ جَائِزٌ وَكَذَلِكَ الصَّدَقَةُ۔

۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبَّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب یتیم سے سفر اور حضر میں کام لینا جس میں اس کی بھلائی ہو، اور ماں اور ماں کے خاوند (سوتیلے باپ) کا یتیم پر نظر ڈالنا (اسکی بھلائی کی تدبیر کرنا گو وہ وصی نہ ہوں)

ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے آپؐ کے پاس کوئی بھی خدمت گار نہ تھا ابوطلحہ (جو میری ماں کے دوسرے خاوند تھے) انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور آنحضرتؐ پاس لے گئے کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسؓ ایک سمجھدار چھوکرا ہے وہ آپؐ کی خدمت میں رہے گا۔ انسؓ کہتے ہیں پھر میں سفر اور حضر دونوں میں آپکی خدمت کرتا رہا آپؐ نے (دس برس کی مدت میں) کبھی مجھ سے یہ نہیں فرمایا کہ تونے یہ کام ایسا کیوں کیا جب میں کوئی کام کر چکا اور جس کام کو میں نے نہیں کیا اس کے لیے یوں نہیں فرمایا تونے ایسا کیوں نہیں کیا[1]۔

باب اگر کسی نے ایک زمین وقف کی (جو مشہور اور معلوم ہے) اس کی حدیں بیان نہیں کیں تو یہ جائز ہوگا! اسی طرح ایسی زمین کا صدقہ دینا۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ ابن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے ابوطلحہ سب انصاریوں سے زیادہ مدینہ میں مال یعنی کھجور کے درخت رکھتے تھے ان سب باغوں میں انکو بیرحا باغ بہت پسند تھا جو مسجد نبوی کے بالکل سامنے واقع تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اکثر اس میں جایا کرتے

---

[1] اللہ اکبر اس حسن اخلاق کا کوئی ٹھکانا ہے بجز پیغمبر کے اور کس سے اتنی نفس کشی نہیں ہو سکتی آدمی کا کبھی نہ کبھی اپنے خدمتگار پر غصہ آ ہی جاتا ہے اور سخت کلام نکال بیٹھتا ہے۔ انسؓ کی بھی دانائی اور عقلمندی نکلتی ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے مرضی شناس تھے کہ کوئی کام ایسا نہ کرتے جس سے آپ غصے ہوں۔

ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے لیکن ماں کا یتیم پر نظر ڈالنا اس سے نکلتا ہے کہ ابوطلحہ نے ام سلیم انسؓ کی والدہ سے پوچھ کر انہی کے صلاح اور مشورے سے انسؓ کو آپ پاس لائے ہوں گے۔

يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ فَضَعْهَا حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ فَقَالَ بَخْ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ أَوْ رَائِحٌ شَكَّ ابْنُ مَسْلَمَةَ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي بَنِي عَمِّهِ وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ رَائِحٌ۔

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّهُ تُوُفِّيَتْ أَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ لِي مِخْرَافًا وَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا۔

بَابٌ ۳۶ إِذَا أَوْقَفَ جَمَاعَةٌ أَرْضًا مُشَاعًا فَهُوَ جَائِزٌ۔

۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ

وہاں کا پاکیزہ پانی پیا کرتے انسؓ نے کہا پھر جب (سورہ آل عمران) کی یہ آیت اتری تم کو نیکی کا درجہ اس وقت نہیں ملنے کا جب تک جو مال تم کو پیارا ہے اس کو خرچ نہ کرو تو ابو طلحہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ اللہ یوں فرماتا ہے تم کو نیکی کا درجہ اس وقت تک نہیں ملنے کا جب تک جو مال تم کو پیارا ہے۔ اس کو (اللہ کی راہ) میں خرچ نہ کرو اور میرے پاس جتنے مال ہیں ان سب میں بیرحاء مجھ کو بہت پیارا ہے اس کو میں اللہ کی راہ میں صدقہ دیتا ہوں مجھے امید ہے اللہ پاس اس کا ثواب اور ذخیرہ ملنے کی اس لیے آپ جہاں مناسب جانیں اس باغ کو خرچ کریں آپ نے فرمایا شاباش یہ تو فائدہ دینے والا مال ہے یا بڑا چلتا ہوا مال ہے[1] یہ شک عبدالرحمٰن بن مسلمہ ساوی کو ہوئے (کہ رابح فرمایا یا رائح) اور میں نے تیرا کہنا سنا میں مناسب جانتا ہوں تو یہ باغ اپنے ناطے والوں کو بانٹ دے ابو طلحہ نے عرض کیا بہت خوب میں ایسا ہی کرتا ہوں پھر انہوں نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور چچا کے فرزندوں میں تقسیم کر دیا اسمٰعیل بن ابی اور عبداللہ بن یوسف اور یحییٰ بن یحییٰ نے امام مالک سے رائح روایت کیا ہے[2]

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی ہم سے زکریا بن اسحاق نے بیان کیا کہا مجھ سے عمرو بن دینار نے انھوں نے عکرمہؓ سے انھوں نے ابن عباسؓ سے ایک شخص (سعد بن عبادہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری ماں مر گئی ہے اگر میں اسکی طرف سے کچھ خیرات کروں تو اس کو فائدہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہاں اس نے کہا میرا ایک باغ ہے پر میوہ میں میں آپ کو گواہ کرتا ہوں اسکی طرف سے میں نے وہ صدقہ کر دیا۔

باب اگر کئی آدمیوں نے اپنی مشترک زمین جو مشاع تھی، (تقسیم نہیں ہوئی تھی)، وقف کر دی تو جائز ہے

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے

[1] یعنی ہر کوئی ایسے مال کا طلب گار رہے ۱۲ منہ [2] انھوں نے شک نہیں کی ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ ابو طلحہ نے بیرحاء کو صدقہ کر دیا اس کے حدود بیان نہیں کیے کیونکہ بیرحا باغ مشہور اور معروف تھا ہر کوئی اس کو جانتا تھا اگر ایسی زمین کو صدقہ یا وقف کرے جو مشہور اور معروف نہ ہو تب تو اسکی حدود بیان کرنا ضروری ہیں ۱۲ منہ [3] انصار کا ایک قبیلہ ہے جیسے اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ۔

أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ۔

ابی التیاح (یزید بن حمید) انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ میں) مسجد بنانے کا حکم دیا اور بنی نجار سے فرمایا تم اپنے اس باغ کا مجھ سے مول کر لو انہوں نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم ہم تو اللہ ہی سے اس کا مول لیں گے [1]

بَابُ الْوَقْفِ كَيْفَ يُكْتَبُ۔

باب وقف کی سند کیونکر لکھی جائے۔

۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی قَالَ أَصَابَ عُمَرُ بِخَيْبَرَ أَرْضًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ کو خیبر میں ایک زمین ہاتھ آئی (اس کا نام ثمغ تھا) وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے عرض کیا ایک زمین میرے ہاتھ آئی ہے ایسا عمدہ مال کبھی مجھ کو نہیں ملا آپ اس کے باب میں کیا مشورہ دیتے ہیں آپ نے فرمایا تو چاہے تو اصل جائداد کو روک رکھ اور اس کا فائدہ خیرات کر حضرت عمرؓ نے اسی طرح اس زمین کو صدقہ کیا ان شرطوں پر کہ اصل زمین نہ بیع کی جائے نہ ہبہ نہ ترکہ میں کسی کو ملے اس کی آمدنی محتاجوں اور رشتہ داروں اور بردوں کے چھڑانے اور مجاہدین اور مہمانوں اور مسافروں میں خرچ کی جائے جو کوئی اس کا اہتمام کرے وہ اس میں سے دستور کے موافق کھا سکتا ہے یا کسی دوست کو کھلا سکتا ہے بشرطیکہ وہ دولت نہ جوڑے [2]

بَابُ الْوَقْفِ لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَالضَّيْفِ۔

باب مال دار اور محتاج اور مہمان سب پر وقف کر سکتا ہے۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے

---

[1] گویا بنی نجار نے اپنی مشترک مشاع زمین مسجد کے لیے وقف کر دی تو باب کا مطلب نکل آیا لیکن ابن سعد نے طبقات میں واقدی سے یوں روایت کی ہے کہ آپ نے یہ زمین دس دینار کو خریدی اور ابوبکر صدیقؓ نے یہ قیمت ادا کی اس صورت میں بھی باب کا مطلب نکل آئے گا اس طرح سے کہ پہلے بنی نجار نے اسکو وقف کرنا چاہا اور آپ نے ان پر انکار نہ کیا۔ واقدی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ نے قیمت اس لیے دی کہ دو یتیم بچوں کا بھی اس میں حصہ تھا ۱۲ منہ [2] یعنی اصل جائداد کوئی بیع یا ہبہ نہ کر سکے اسی کو وقف کہتے ہیں ۱۲ منہ [3] اس روایت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ حضرت عمرؓ نے وقف کی یہ شرطیں لکھوا دیں مگر امام بخاری نے اس روایت کی طرف اشارہ کیا جسکو ابوداؤد نے نکالا اس میں یوں ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہ شرطیں معیقیب کے قلم سے لکھوا دیں ۱۲ منہ۔

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ رض وَجَدَ مَالًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ قَالَ اِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَذِي الْقُرْبٰى وَالضَّيْفِ۔

انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ کو خیبر میں ایک جائداد ہاتھ آئی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو اس کو تصدق (وقف) کر دے حضرت عمرؓ نے اس کو محتاجوں اور مسکینوں اور ناطے والوں اور مہمانوں پر صدقہ (وقف) کر دیا۔

بَابٌ ۳۹ وَقْفِ الْاَرْضِ لِلْمَسْجِدِ

باب مسجد کے لئے زمین کا وقف کرنا

۴۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَمَرَ بِالْمَسْجِدِ وَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد نے کہا میں نے اپنے باپ (عبدالوارث) سے سنا کہا ہم سے ابوالتیاح نے بیان کیا مجھ سے انس بن مالکؓ نے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے آپ نے مسجد بنانے کا حکم دیا اور بنی نجار سے فرمایا تم اپنے اس باغ کا مجھ سے مول چکا لو انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم تو اللہ ہی سے اس کا مول لیں گے۔

بَابٌ ۴۰ وَقْفِ الدَّوَابِّ وَالْكُرَاعِ وَالْعُرُوْضِ وَالصَّامِتِ۔

باب جانور اور گھوڑے اور سامان اور نقد چاندی سونا وقف کرنا

قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْمَنْ جَعَلَ اَلْفَ دِيْنَارٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدَفَعَهَا اِلٰى غُلَامٍ لَهُ تَاجِرٍ يَتْجُرُ بِهَا وَجَعَلَ رِبْحَهُ صَدَقَةً لِّلْمَسَاكِيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ هَلْ لِلرَّجُلِ اَنْ يَاْكُلَ مِنْ رِبْحِ ذٰلِكَ الْاَلْفِ شَيْئًا وَاِنْ لَمْ يَكُنْ جَعَلَ رِبْحَهَا صَدَقَةً فِي الْمَسَاكِيْنِ قَالَ لَيْسَ لَهُ اَنْ يَاْكُلَ مِنْهَا

زہری نے کہا اگر کسی شخص نے ہزار اشرفیاں اللہ کی راہ میں نکالیں اور اپنے ایک غلام کو جو سوداگری کرتا تھا دیں ان کا فائدہ محتاجوں اور ناطے والوں کیلئے تصدق کیا کیا وہ شخص اشرفیوں میں سے کھا سکتا ہے گو اس نے اس نفع کو محتاجوں پر تصدق نہ کیا ہو جب بھی اس میں سے نہیں کھا سکتا ہے[۵۱][۵۲]

۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ لَهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَعْطَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْمِلَ عَلَيْهَا رَجُلًا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے کہا مجھ سے نافع نے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے ایک گھوڑا دے ڈالا یہ گھوڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمرؓ نے دیا تھا اس لیے کہ آپ جہاد میں کسی کو اس پر

---

۵۱ ان میں مالدار اور نادار سب آگئے تو باب کا مطلب نکل آیا ۱۲ منہ ۵۲ کیونکہ جب وہ اشرفیاں اللہ کی راہ میں نکالیں تو گویا صدقہ کر دیں اب صدقے کا مال اپنے خرچ میں کیونکر لا سکتا ہے اس اثر کو ابن وہب نے اپنی موطا میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

فَأُخْبِرَ عُمَرُ أَنَّهُ قَدْ وَقَفَهَا يَبِيعُهَا فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْتَاعَهَا فَقَالَ لَا تَبْتَعْهَا وَلَا تَرْجِعَنَّ فِي صَدَقَتِكَ۔

سوار کریں پھر حضرت عمرؓ کو خبر لگی کہ جس شخص کو یہ گھوڑا ملا تھا اس نے اسکو بازار بیچنے کے لیے کھڑا کیا ہے حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے مول لینے کی اجازت چاہی آپؐ نے فرمایا اس کو ہرگز مول نہ لے اور اپنا صدقہ نہ لوٹا لے۔

بَابُ ۴۱ نَفَقَةِ الْقَيِّمِ لِلْوَقْفِ

باب جو شخص وقفی جائداد کا اہتمام کرے وہ اپنی اجرت اس میں سے لے سکتا ہے۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَؤُونَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ میرے وارث ہیں وہ روپیہ اشرفی اگر میں چھوڑ جاؤں وہ میری بیبیوں کا خرچ اور جائیداد کا اہتمام کرنے والے کا خرچ نکالنے کے بعد صدقہ ہے [1]

۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ عُمَرَ رض اشْتَرَطَ فِي وَقْفِهِ أَنْ يَأْكُلَ مَنْ وَلِيَهُ وَيُؤْكِلَ صَدِيقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن یزید نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے وقف میں یہ شرط لگائی تھی جو کوئی اس جائداد کا بندوبست کرے وہ خود بھی کھا سکتا ہے اپنے دوست کو کھلا سکتا ہے پر دولت نہ جوڑے۔[2]

بَابُ ۴۲ إِذَا وَقَفَ أَرْضًا أَوْ بِئْرًا وَاشْتَرَطَ لِنَفْسِهِ مِثْلَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ۔

باب اگر کسی شخص نے کنواں وقف کیا اور یہ شرط لگائی کہ دوسرے مسلمانوں کی طرح وہ اپنا ڈول بھی اس میں ڈالے گا اس میں سے پانی لیگا یا زمین وقف کی اور دوسروں کی طرح خود بھی اس سے فائدہ لینے کی شرط کر لی تو یہ درست ہے

وَأَوْقَفَ أَنَسٌ دَارًا فَكَانَ إِذَا قَدِمَهَا نَزَلَهَا

اور انس بن مالکؓ نے مدینہ میں ایک گھر وقف کیا تھا جب مدینہ آتے

[1] گو حضرت عمرؓ نے یہ گھوڑا صدقہ دیا تھا مگر وقف کا حکم بھی صدقہ پر قیاس کیا اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ وقف میں تو اصل جائداد روک لی جاتی ہے اور صدقہ میں اصل جائداد کی ملکیت منتقل کی جاتی ہے اس لیے یہ قیاس صحیح نہیں اب یہ کہنا کہ حضرت عمرؓ نے یہ گھوڑا وقف کیا تھا اس لیے صحیح نہیں ہو سکتا کہ اگر وقف کیا ہوتا تو وہ شخص جس کو گھوڑا ملا تھا اسکو بیچنے کے لیے بازار میں کیونکر کھڑا کر سکتا ہے ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا کہ جو کوئی وقفی جائداد کا انتظام کرے اس کا متولی ہو وہ اپنی محنت کا واجبی معاوضہ جائیداد میں سے دلا پانے کا مستحق ہوگا ۱۲ منہ [3] اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

وَتَصَدَّقَ الزُّبَيْرُ بِدُوْرِهٖ وَقَالَ لِلْمَرْدُوْدَةِ
مِنْ بَنَاتِهٖ اَنْ تَسْكُنَ غَيْرَ مُضِرَّةٍ وَّلَا مُضَرٍّ
بِهَا فَاِنِ اسْتَغْنَتْ بِزَوْجٍ فَلَيْسَ لَهَا حَقٌّ
وَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ نَصِيْبَهٗ مِنْ دَارِ عُمَرَ سُكْنٰى
لِذَوِي الْحَاجَةِ مِنْ اٰلِ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ
عَبْدَانُ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ
اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عُثْمٰنَ رض
حَيْثُ حُوْصِرَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ
اَنْشُدُكُمْ وَلَا اَنْشُدُ اِلَّا اَصْحٰبَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفَرَ
رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرْتُهَا اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ
اَنَّهٗ قَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ
الْجَنَّةُ فَجَهَّزْتُهُمْ قَالَ فَصَدَّقُوْهُ بِمَا
قَالَ وَقَالَ عُمَرُ فِيْ وَقْفِهٖ لَا جُنَاحَ عَلٰى
مَنْ وَلِيَهٗ اَنْ يَّاْكُلَ وَقَدْ يَلِيْهِ الْوَاقِفُ
وَغَيْرُهٗ فَهُوَ وَاسِعٌ لِّكُلٍّ۔

تو اسی میں اترتے اور زبیر بن عوامؓ نے اپنے گھروں کو[1] وقف کر دیا تھا ان
کی جس بیٹی کو طلاق دیا جاتا تو کہتے اس میں رہ گھر خراب نہ کر نہ تیرا کوئی نقصان
کرے اور جو خاوند والی بیٹی ہوتی اس کو وہاں رہنے کا حق نہیں اور ابن عمرؓ نے[2]
اپنے باپ عمرؓ کے گھر رہنے کا حصہ اپنی محتاج اولاد کو دے دیا تھا اور عبدان
نے کہا[3] مجھ سے میرے باپ عثمان نے بیان کیا انہوں نے شعبہ سے
انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن سے جب حضرت
عثمانؓ کو مصر کے باغیوں نے گھیر لیا تو وہ بالا خانے پر برآمد ہوئے اور
ان (مردود باغیوں) سے کہنے لگے میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں نہیں میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا
تم نہیں جانتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب مدینہ میں
مسلمانوں کو پانی کی تنگی تھی) جو شخص رومہ کا کنواں کھودے اس کو بہشت
ملے گی میں نے اس کو کھود دیا کیا تم کو یہ معلوم نہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو کوئی
جیش عسرۃ کا سامان کر دے[4] وہ بہشتی ہے میں نے اس کا سامان کر دیا۔
ابو عبدالرحمٰن نے کہا یہ سن کر صحابہؓ نے[5] ان کی تصدیق کی اور حضرت عمرؓ
نے اپنی وقفی جائیداد[6] کے لیے کہا جو کوئی اس کا انتظام کرے وہ اس
میں سے کھا سکتا ہے اور خود وقف کرنے والا منتظم ہوتا ہے کبھی کوئی اور
ہر ایک کے لیے یہ جائز ہے۔

[1] اسکو دارمی نے اپنی مسند میں وصل کیا خاوند والی بیٹی کو اس میں رہنے کی اس لیے اجازت نہ دیتے کہ وہ اپنے خاوند کے گھر رہ سکتی ہے یہ اثر ترجمہ باب سے اس طرح مطابق ہوتا ہے کہ کوئی بیٹی ان کی کنواری بھی ہوگی اور صحبت سے پہلے اسکو طلاق دیا گیا ہوگا تو اس کا خرچہ باپ کے ذمہ ہے اس کا رہنا گویا خود باپ کا وہاں رہنا ہے ۱۲ منہ [2] اس کو ابن سعید نے وصل کیا یہ وہ گھر تھا جس کو حضرت عمرؓ وقف کر گئے تھے تو اثر ترجمہ باب کے مطابق ہوگیا ۱۲ منہ
[3] عبدان امام بخاری کے شیخ تھے تو یہ تعلیق نہ ہوگی اور دارقطنی اور اسمٰعیلی نے اس کو وصل بھی کیا ہے دوسری روایتوں میں یوں ہے کہ حضرت عثمانؓ نے یہ کنواں خرید کر کے وقف کر دیا کھدانا مذکور نہیں ہے لیکن شائد حضرت عثمانؓ نے اس کو کچھ وسیع کرنے کے لیے کھدوایا بھی ہو یہ روایت لا کر امام بخاری نے اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ترمذی نے نکالا اس میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی رومہ کا کنواں خریدے اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ اپنا ڈول اس میں ڈالے اس کو بہشت میں اس سے بھی عمدہ کنواں ملے گا نسائی کی روایت میں ہے کہ حضرت عثمانؓ نے یہ کنواں بیس ہزار پچیس ہزار کو خریدا ۱۲ منہ [4] جیش عسرہ یعنی تنگی کا لشکر مراد وہ لشکر ہے جو جنگ تبوک میں آپ کے ساتھ گیا تھا اس جنگ کا سامان مسلمانوں کے پاس بالکل نہ تھا حضرت عثمانؓ آنحضرت کے اس ارشاد پر سب سامان اپنی ذات سے فراہم کر دیا سبحان اللہ رضی اللہ عنہ وارضاہ ۱۲ منہ [5] یعنی گواہی دی کہ حضرت عثمان سچ کہتے ہیں حضرت علیؓ اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص نے تصدیق کی تھی ۱۲ منہ [6] یہ اثر اوپر گزر چکا ہے۔ ۱۲ منہ۔

بَابٌ ۴۳ إِذَا قَالَ الْوَاقِفُ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ فَهُوَ جَائِزٌ۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ قَالُوا لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ۔

بَابٌ ۴۴ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَمِنَ الْآثِمِينَ فَإِنْ عُثِرَ عَلَى أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ عَلَى وَجْهِهَا أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاسْمَعُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ وَقَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ

باب اگر وقف کرنے والا یوں کہے ہم اسکی قیمت اللہ ہی سے لیں گے، تو وقف درست ہو جائے گا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے ابوالتیاح سے انہوں نے انسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نجار سے فرمایا تم اپنے باغ کی قیمت مجھ سے ٹھہرا لو انہوں نے کہا ہم تو اس کی قیمت اللہ ہی سے لیں گے۔

باب (سورہ مائدہ میں) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا مسلمانو جب تم میں سے کوئی مرنے لگے تو آپس کی گواہی مصیبت کے وقت تم میں سے یعنی مسلمانوں میں سے یا عزیزوں میں سے دو معتبر شخصوں کی ہونا چاہئے یا اگر تم سفر میں ہو وہاں موت۔ کی مصیبت آن پڑے تو غیر ہی یعنی کافر یا جن سے قرابت نہ ہو دو شخص سہی (میت کے وارثو) ان دونوں گواہوں کو عصر کی نماز کے بعد تم روک لو اگر تم کو (ان کے سچا ہونے میں شبہ ہو) تو وہ اللہ کی قسم کھائیں ہم اس گواہی کے بدل دنیا کمانا نہیں چاہتے جس کیلئے گواہی دیں وہ اپنا رشتہ دار ہو اور نہ ہم خدا واسطے گواہی چھپائیں گے ایسا کریں تو ہم خدا کے قصوروار ہیں پھر اگر معلوم ہو واقعی یہ گواہ جھوٹے تھے تو دوسرے وہ دو گواہ کھڑے ہوں جو میت کے نزدیک کے رشتہ دار ہوں (یا جن کو میت کے دو نزدیک کے رشتہ داروں نے گواہی کے لائق سمجھا ہو) وہ خدا کی قسم کھا کر کہیں ہماری گواہی پہلے گواہوں کی گواہی سے زیادہ معتبر ہے اور ہم نے کوئی ناحق بات نہیں کہی ایسا کیا ہو تو بیشک ہم گنہگار یہ تدبیر ایسی ہے جس سے ٹھیک ٹھیک گواہی دینے کی زیادہ امید پڑتی ہے یا اتنا تو ضرور ہو گا کہ وصی یا گواہوں کو ڈر رہے گا ایسا نہ ہو انکے قسم کھانے کے بعد پھر وارثوں کو قسم دی جائے اور اللہ سے ڈرتے رہو اسکا حکم سنو اور اللہ نافرمان لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا امام بخاری نے کہا مجھ سے عبداللہ بن عبداللہ مدینی نے کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے بیان کیا کہا ہم ابن ابی زائدہ نے انہوں نے محمد بن ابی قاسم سے انہوں نے عبدالملک بن سعید بن جبیر سے انہوں نے اپنے باپ سے

بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمِ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ ابْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوا جَامًا مِّنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا مِّنْ ذَهَبٍ فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوا ابْتَعْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَائِهِ فَحَلَفَا لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَأَنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ.

بَابٌ ۴۵ قَضَاءِ الْوَصِيِّ دُيُونَ الْمَيِّتِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِّنَ الْوَرَثَةِ.

۵۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ أَوِ الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْهُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ فِرَاسٍ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَمَّا حَضَرَ جِدَادُ النَّخْلِ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ قَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَتِهِ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ

انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا بنی سہم کا[۱] ایک شخص تمیم داری[۲] اور عدی بن بداء کے ساتھ سفر کو نکلا وہ ایسے ملک میں جا کر مر گیا جہاں کوئی مسلمان نہ تھا یہ دونوں شخص اسکا متروکہ لے کر مدینہ میں آئے اس کے اسباب میں چاندی کا ایک گلاس گم تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو قسم دی (انھوں نے قسم کھالی) پھر ایسا ہوا وہ گلاس مکہ میں ملا جن کے پاس ملا انہوں نے کہا ہم نے یہ تمیم اور عدی سے خریدا ہے اسوقت میت کے دو عزیز (عمرو بن عاص اور مطلب) کھڑے ہوئے انہوں نے قسم کھائی ہماری گواہی تمیم اور عدی کی گواہی سے زیادہ معتبر ہے یہ گلاس میت ہی کا ہے ابن عباس نے کہا انہی کے باب میں یہ آیت اتری (جو اوپر گذری) یا ایھا الذین امنوا شہادۃ بینکم اخیر آیت تک۔

باب وصی میت پر جو قرضہ ہو وہ ادا کر سکتا ہے گو دوسرے وارث حاضر نہ ہوں

ہم سے محمد بن سابق نے بیان کیا یا فضل بن یعقوب نے محمد بن سابق سے انہوں نے کہا ہم سے شیبان بن عبد الرحمن ابو معاویہ نے انہوں نے فراس بن یحییٰ سے انہوں نے کہا کہ عامر شعبی نے بیان کیا مجھ سے جابرؓ بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا انکے باپ احد کی لڑائی میں شہید ہوئے اور چھ بیٹیاں اور قرضہ چھوڑ گئے خیر جب انکے باغ کی کھجور کاٹنے کا وقت آپہنچا تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں کہ میرے والد احد کی لڑائی میں شہید ہوئے اور بہت سا قرضہ اپنے پر چھوڑ گئے ہیں میں یہ چاہتا ہوں (آپ تشریف لائیں) قرضخواہ آپ کو دیکھیں (شائد کچھ قرض میں تخفیف کریں) آپ نے فرمایا اچھا جا اور ہر قسم کی کھجور الگ الگ ڈھیر کر میں گیا ایسا ہی کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لے گیا، قرض خواہوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اور بھڑک گئے لگے اس وقت اور زیادہ تقاضا کرنے

۱ بنی سہم ایک قبیلہ کا نام ہے اس شخص کا نام بزیل تھا یا بدیل ۱۲ منہ ۲ تمیم داری مسلمان تھے مشہور ہیں اور عدی بن بداء نصرانی تھا ۱۲ منہ ۳ یہ شک امام بخاری کو ہوئی ۱۲ منہ

اَعْظِمْهَا بَيْدَرًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ اَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّى اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِي وَاَنَا وَاللّٰهِ رَاضٍ اَنْ يُّؤَدِّيَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِي وَلَا اَرْجِعُ اِلٰى اَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ فَسَلِمَ وَاللّٰهِ الْبَيَادِرُ كُلُّهَا حَتّٰى اِنِّي اَنْظُرُ اِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً۔

كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۴۶ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحُدُوْدُ الطَّاعَةُ۔

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ

جب آپ نے انکا یہ حال دیکھا (اور میری پریشانی) تو آپ سب سے بڑے ڈھیر کے گرد تین بار پھرے پھر اس پر بیٹھ گئے فرمایا اپنے قرضخواہوں کو بلاؤ اور ماپ ماپ کر اس میں سے دینا شروع کیا اللہ نے میرے والد کا کل قرضہ ادا کرا دیا اور میں تو قسم خدا کی اس پر راضی تھا کہ اللہ میرے باپ کا قرضہ ادا کرے چاہے میں اپنی بہنوں پاس ایک کھجور بھی لے کر نہ جاؤں لیکن جتنے ڈھیر وہاں تھے سب بچ گئے خدا کی قسم اور میں اس ڈھیر کو دیکھ رہا تھا جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے وہ ایسا ہی رہا کہ جیسے ایک کھجور بھی اسکی کم نہ ہوئی[۱]

کتاب: جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب جہاد کی فضیلت کا بیان!

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ توبہ میں) فرمایا اللہ نے مسلمانوں سے انکی جان اور مال خرید لیے ہیں جنت کے بدل وہ اللہ کی راہ میں (کافروں) لڑتے ہیں مارتے ہیں مارے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ سچا ہے توراۃ انجیل قرآن (تین کتابوں) میں[۲] اور اللہ سے بڑھکر کون قول کا پکا ہے اے مسلمانوں یہ جو تم نے بیچ کھوچ کی ہے اسکی خوشی مناؤ اخیر آیت وبشر المومنین تک ابن عباس نے کہا اس آیت میں اللہ کی حدود سے اس کے احکام کی اطاعت مراد ہے[۳]۔

ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق نے کہا ہم سے مالک بن مغول نے کہا میں نے ولید بن عیزار سے سنا

---

[۱] جابرؓ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلیے لے گئے تھے کہ آپ کو دیکھ کر قرض خواہ نرمی کریں گے وہ اور زیادہ پیچھے پڑے کہ ہمارا سب قرضہ ادا کرو انہوں نے یہ خیال کیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جابر پاس تشریف لائے ہیں تو اگر جابر سے کل قرضہ ادا نہ ہو سکے گا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادا کریں گے یا ذمہ واری لے لیں گے ۱۲ منہ [۲] سبحان اللہ یہ آپ کا ایک کھلا معجزہ تھا یہ حدیث اوپر کئی بار گذر چکی ہے باب کا مطلب یوں نکلا کہ جابرؓ جو اپنے باپ کے وصی تھے انہوں نے باپ کا قرض ادا کیا اس وقت دوسرے وارث انکی بہنیں موجود نہ تھیں ان قرض خواہوں نے اپنا آپ نقصان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کئی بار سمجھایا کہ تم اپنے قرضے کے بدل یہ ساری کھجور لے لو یہ انہوں نے کھجور کو کم سمجھ کر قبول نہ کیا ۱۲ منہ [۳] حالانکہ انجیل میں جہاد کا حکم نہیں مگر انجیل میں توراۃ کا صحیح اور سچی کتاب ہونا مذکور ہے تو توراۃ کے سب احکام گویا انجیل میں موجود ہیں ۱۲ منہ [۴] اسی آیت میں آگے یہ ہے والحافظون لحدود اللہ ابن عباس نے اسکی تفسیر امام بخاری نے نقل کر دی اسکو ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں نکالا ۱۲ منہ۔

الْوَلِيْدُ بْنُ الْعَيْزَارِ ذَكَرَ عَنْ اَبِىْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِىْ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى مِيْقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَىٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَىٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَسَكَتُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهٗ لَزَادَنِىْ۔

انہوں نے سعد بن ایاس شیبانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں نے عرض کیا یارسول اللہ (دین کے) کاموں میں سب سے افضل کونسا کام ہے آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا میں نے پوچھا پھر کونسا کام آپ نے فرمایا ماں باپ سے نیک سلوک کرنا میں نے پوچھا پھر کونسا کام آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا پھر میں خاموش ہو رہا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور پوچھتا تو آپ بیان کرتے۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم نے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا مجھ سے منصور بن معتمر نے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت (فرض) نہیں رہی البتہ کافروں سے جہاد کرنا اور نیت بخیر رکھنا باقی ہے[۱] اور جب تم کو کہا جائے جہاد کیلئے نکلو تو نکل کھڑے ہو۔

۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِىْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَرَى الْجِهَادَ اَفْضَلَ الْعَمَلِ اَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ لٰكِنَّ اَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے کہا ہم سے حبیب بن ابی عمرہ نے انہوں نے عائشہ بنت طلحہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ انہوں نے کہا یارسول اللہ ہم سمجھتے ہیں کہ جہاد تمام نیک عملوں سے افضل ہے کیا ہم عورتیں جہاد نہ کریں آپ نے فرمایا افضل جہاد کرو نادہ کیا ہے حج جسمیں گناہ نہ ہو۔[۲]

۵۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ قَالَ

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عفان بن مسلم نے خبر دی کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن حجادہ نے کہا مجھ

[۱] یعنی قیامت تک جہاد فرض رہے گا دوسری حدیث میں ہے جب سے مجھ کو اللہ نے بھیجا قیامت تک مجھ سے جہاد ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اخیر میں میری امت دجال سے مقابلہ کرے گی جہاد اسلام کا ایک رکن اعظم ہے اور فرض کفایہ ہے لیکن جب ایک جگہ ایک ملک کے مسلمان کافروں کے مقابلہ سے عاجز ہو جائیں تو ان کے پاس والوں پر اسی طرح تمام دنیا کے مسلمانوں پر جہاد فرض ہو جاتا ہے اور اس کے ترک سے سب گنہگار ہوتے ہیں اسی طرح جب کافر مسلمانوں کے ملک پر چڑھ آئیں تو ہر مسلمان پر جہاد فرض ہو جاتا ہے یہاں تک کہ عورتوں اور بوڑھوں اور بچوں پر بھی ہمارے زمانہ میں چند دنیادار خوشامد خورے جھوٹے دغاباز مولویوں نے کافروں کی خاطر سے عام مسلمانوں کو بہکا دیا ہے کہ اب جہاد فرض نہیں رہا ان کو خدا سے ڈرنا اور توبہ کرنا چاہیے جہاد کی فرضیت قیامت تک باقی رہے گی البتہ یہ ضرور ہے کہ امام عادل سے پہلے بیعت کی جائے اور کافروں کو حسب قاعدہ نوٹس دی جائے اگر وہ اسلام یا جزیہ قبول نہ کریں اسوقت اللہ پر بھروسا کر کے ان سے جنگ کی جائے اور فتنہ اور فساد اور عورتوں اور بچوں کی خونریزی کسی شریعت میں جائز نہیں ہے ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلا کہ حضرت عائشہؓ نے جہاد کو سب عملوں سے افضل کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر انکار نہیں کیا ۱۲ منہ رح۔

أَخْبَرَنِي أَبُو حَصِينٍ أَنَّ ذَكْوَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا أَجِدُهُ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُومَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِي طِوَلِهِ فَيُكْتَبُ لَهُ حَسَنَاتٍ.

ابوحصین نے خبر دی ان سے ذکوان نے بیان کیا ان سے ابوہریرہؓ نے انہوں نے کہا ایک شخص (نام نا معلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو ایسا کام بتلائیے جو ثواب میں جہاد کے برابر ہو آپ نے فرمایا ایسا کوئی کام میں نہیں پاتا پھر فرمایا کیا تو یہ کر سکتا ہے کہ جب مجاہد جہاد کے لئے نکلے تو تو مسجد میں جائے برابر نماز میں کھڑا رہے ذرا دم نہ لے برابر روزے رکھے جائے کبھی افطار نہ کرے اس نے کہا بھلا ایسا کون کر سکتا ہے[1] ابوہریرہؓ نے کہا مجاہد کا گھوڑا جو رسی میں بندھا ہوا زغن مارتا ہے تو مجاہد کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

بَابٌ ۴۷ أَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ.

باب سب لوگوں میں افضل وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرے۔ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ صف میں) فرمایا مسلمانو! میں تم کو وہ سوداگری بتلاؤں جو تکلیف کے عذاب سے تم کو چھڑا دے تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو ایسے باغوں میں لے جائے گا جن کے تلے نہریں پڑی بہہ رہی ہیں اور اچھے گھروں میں جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنٌ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عطاء بن یزید لیثی نے بیان کیا ان سے ابوسعید خدریؓ نے کہا لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون شخص سب لوگوں میں افضل ہے۔ آپ نے فرمایا وہ مسلمان جو اللہ کی راہ میں جان اور مال سے جہاد کرے[2]

---

[1] مطلب آپ کا یہ تھا کہ مجاہد جب جہاد کے لئے نکلتا تو اس کا سونا بیٹھنا چلنا گھوڑے کا دانہ پانی کرنا سب عبادت ہی عبادت ہوتا ہے تو جہاد کے برابر دوسری کون عبادت ہو سکتی ہے۔ البتہ کوئی برابر عبادت میں مصروف رہے ذرا دم نہ لے تو شاید جہاد کے برابر ہو مگر ایسا کس سے ہو سکتا ہے۔ دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکر الٰہی جہاد سے بھی افضل ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایام عشر میں عبادت کرنے سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں ان حدیثوں میں تناقض نہیں ہے بلکہ سب اپنے محل اور موقع پر دوسرے تمام اعمال سے افضل ہیں۔ مثلاً جب کافروں کا زور بڑھ رہا ہو تو جہاد سب عملوں سے افضل ہوگا۔ جب جہاد کی ضرورت نہ ہو تو ذکر الٰہی سب سے افضل ہوگا۔

[2] حقیقت میں ایسا مسلمان دوسرے سب مسلمانوں سے افضل ہوگا کیونکہ جان اور مال دنیا کی سب چیزوں میں آدمی کو بہت محبوب ہے۔ تو اس کا اللہ کی خرچ کرنے والا سب سے بڑھ کر ہوگا۔ بعضوں نے کہا لوگوں سے عام مسلمان مراد ہیں ورنہ علماء اور صدیقین مجاہدین سے بھی افضل ہیں۔ میں کہتا ہوں کفار اور ملحدین اور مخالفین دین سے مباحثہ کرنا اور ان کے اعتراضات کا جو وہ دین اسلام پر کریں جواب دینا اور ایسی کتابوں کا چھاپنا اور چھپوانا بھی جہاد ہے۔ ۱۲ منہ ؛

يُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ۔

لوگوں نے عرض کیا پھر کون آپ نے فرمایا وہ مسلمان جو کسی پہاڑی گھاٹی (غیر آباد مقام) میں رہ جائے، اللہ سے ڈرتا ہو اور لوگوں کو چھوڑ کر اپنی برائی سے ان کو محفوظ رکھے [1]

۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَوَكَّلَ اللهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِهِ بِأَنْ يَتَوَفَّاهُ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرْجِعَهُ سَالِمًا مَعَ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ کی راہ میں جو شخص جہاد کرتا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے [2] اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کوئی دن کو روزہ دار رہے۔ رات کو نماز میں کھڑا رہے اور اللہ نے مجاہد فی سبیل اللہ کے لئے ذمہ لیا ہے اگر اس کو مارے گا تو بحساب (کتاب) بہشت میں لیا جائے گا ورنہ سلامتی کے ساتھ ثواب اور لوٹ کا مال دلا کر اس کو گھر لوٹائے گا۔

بَابُ الدُّعَاءِ بِالْجِهَادِ وَالشَّهَادَةِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

باب جہاد اور شہادت کیلئے مرد اور عورت دونوں کا دعا کرنا [3]

وَقَالَ عُمَرُ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي بَلَدِ رَسُولِكَ۔

اور حضرت عمرؓ نے کہا [4] یا اللہ مجھ کو اپنے پیغمبر کے شہر (مدینہ طیبہ) میں شہادت نصیب کر۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے وہ کہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی کبھی) ام حرام بنت ملحان (انس کی خالہ ام سلیم کی

---

[1] جب آدمی لوگوں میں رہتا ہے تو ضرور کسی نہ کسی کی غیبت کرتا ہے۔ یا غیبت سنتا ہے یا کسی پر غصہ کرتا ہے۔ اس کو ایذا دیتا ہے تنہائی اور عزلت میں اس کے شر سے سب لوگ بچے رہتے ہیں۔ اس حدیث سے اس نے دلیل لی جو عزلت اور گوشہ نشینی کو اختلاط سے بہتر جانتا ہے جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اختلاط افضل ہے اور حق یہ ہے کہ یہ مختلف ہے باختلاف اشخاص اور احوال اور زمانہ اور موقع جس شخص سے مسلمانوں کو دینی اور دنیاوی فائدے پہنچتے ہوں اور وہ لوگوں کی برائیوں پر صبر کر سکے اس کے لئے اختلاط افضل ہے اور جس شخص سے اختلاط میں گناہ سرزد ہوتے ہوں اور اس کی صحبت سے لوگوں کو ضرر پہنچتا ہو اس کے لئے عزلت افضل ہے ۱۲ منہ

[2] یعنی نیت کا حال خدا ہی کو خوب معلوم ہے کہ وہ مخلص ہے۔ یا نہیں۔ اگر مخلص ہے تو وہ مجاہد ہوگا۔ ورنہ جو کوئی دنیا کے مال اور رجاد اور ناموری کے لئے لڑے وہ مجاہد فی سبیل اللہ نہیں ہے ۱۲ منہ [3] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ جیسے مرد یہ دعا کر سکتا ہے۔ یا اللہ تو مجھ کو مجاہدین میں کر مجھ کو شہادت نصیب کر ایسے ہی عورت بھی یہ دعا کر سکتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور اس کے بعد خلفاء راشدین کے زمانوں میں بھی عورتیں مجاہدین کے ہمراہ رہتیں ان کے کھانے پینے کے اہتمام کرتیں اور زخمیوں کو مرہم پٹی اور دوا دارو کرتیں۔ افسوس ہے مسلمانوں کی کم ہمتی پر انہوں نے عورتوں کو کیا مردوں کو ایسا بزدل کر دیا ہے۔ کہ جنگ کے نام سے ان پر لرزہ آتا ہے۔ نصاریٰ کی عورتیں ان مسلمان مردوں سے بدرجہا بہتر ہیں جو گھوڑے کی سواری اور نشان اندازی مردوں کی طرح کرتی ہیں۔ اور جنگ میں ریڈ کراس کا نشان نصب کر کے زخمیوں کے دوا دارو مرہم پٹی کرتی ہیں ۱۲ منہ [4] یہ اثر اوپر موصولاً گذر چکا ہے۔ کتاب الحج میں حضرت عمرؓ کی دعا قبول ہوئی اور آپ مدینہ میں ابو لؤلؤ پارسی کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ ۱۲ منہ

يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ قُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحٰقُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعٰوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ۔

بَاب ۴۹ دَرَجَاتِ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ

يُقَالُ هٰذِهٖ سَبِيلِي وَهٰذَا سَبِيلِي۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ

بہن) پاس تشریف لے جایا کرتے وہ آپ کو کھانا کھلاتیں ان کے خاوند عبادہ بن صامت (صحابی) تھے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور آپ کے سر کی جوئیں دیکھنے لگیں[1] آپ سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے ام حرام نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ ہنس کیوں رہے ہیں آپ نے فرمایا میں نے (خواب میں) اپنی امت کے کچھ لوگوں کو دیکھا وہ اس سمندر کے بیچا بیچ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کو اس طرح سوار ہیں گویا بادشاہ ہیں تختوں پر یا جیسے بادشاہ تخت (رواں) پر سوار ہوتے ہیں یہ شک اسحاق راوی نے کی میں نے کہا یا رسول اللہ دعا فرمائیے اللہ مجھ کو بھی ان میں شریک کرے آپ نے ان کے لئے دعا کی پھر اپنا سر رکھ کر سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ ہنس کیوں رہے ہیں آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ جو اللہ کی راہ میں جہاد کو جا رہے تھے اس طرح میرے سامنے لائے گئے جیسے پہلے بیان ہوا یعنی جیسے بادشاہ تختوں پر سوار میں نے عرض یا رسول اللہ اللہ سے دعا فرمائیے اللہ مجھ کو انہیں شریک کرے آپ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں شریک ہو چکی خیر معاویہ کی خلافت میں ایسا ہوا کہ ام حرام (اپنے خاوند عبادہ کے ساتھ) سمندر میں سوار ہوئیں (یہ پہلا جہاد تھا روم کے نصاریٰ پر) اور جب سمندر سے اتریں تو جانور پر سے گر کر مر گئیں[2]

باب اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے درجے سبیل کا لفظ عربی میں مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال کیا جاتا ہے[3]

ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح نے انہوں نے ہلال

[1] ام حرام رشتہ میں آپ کی خالہ ہوتی تھیں اور محرم تھیں بعضوں نے کہا محرم نہ تھیں بلکہ انس رض آپ کے خادم تھے اور وہ انس کی سگی خالہ تھیں پس جیسے آپ ام سلیم پاس جایا کرتے جو انس کی والدہ تھیں ایسے ہی ام حرام کے پاس بھی جاتے کیونکہ عرب میں یہ عادت ہے کہ مخدوم خادم کے گھر والوں میں جایا کرتا ہے خاص کر عورتوں میں اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ ام حرام سے تنہائی کرتے اگر تنہائی بھی ہو تو آپ معصوم تھے دوسرے کو ایسا کرنا درست نہیں ۱۲ منہ [2] اُس وقت جب جہاد سے لوٹ کر آ رہے تھے۔ گو ام حرام خود نہیں لڑیں مگر اللہ کی راہ میں نکلیں اور نص قرآنی اور حدیث کی رو سے جو کوئی جہاد کے لئے نکلے اور راہ میں اپنی موت سے مر جائے وہ بھی شہید ہے تو ام حرام کو شہادت نصیب ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا پوری ہوئی ۱۲ منہ [3] چونکہ حدیث میں فی سبیل اللہ کا لفظ آیا تھا تو امام بخاری نے اس مناسبت سے سبیل کی تحقیق بیان کر دی کہ یہ لفظ عربی زبان میں مذکر اور مؤنث دونوں طرح بولا جاتا ہے ھذہ سبیلی اور ھذا سبیلی دونوں طرح کہتے ہیں بعضے نسخوں میں اس کے بعد اتنی عبارت اور ہے وقال ابوعبداللہ غزی واحدھا غازھم درجات لھم درجات یعنی سورۂ آل عمران رکوع ۱۶ میں جو غزی کا لفظ آیا ہے۔ تو غزی غازی کی جمع ہے۔ اور ھم درجات کا معنی لھم درجات ہے یعنی ان کے لئے درجے ہیں ۱۲ منہ

هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلوٰةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ أُرَاهُ فَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ۔

انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور اس کے پیغمبر پر ایمان لائے اور نماز کو درستی کے ساتھ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر اس کا حق ہے کہ اس کو بہشت میں لے جائے خواہ وہ جہاد کرے خواہ اسی ملک میں بیٹھا رہے جہاں پیدا ہوا جہاد کا موقع نہ پائے[1] لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دیں آپ نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہے ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان زمین میں ہے تو اللہ تعالیٰ سے جب تم بہشت مانگو فردوس کا سوال کرو فردوس بہشت کا سب سے اونچا اور بیچ کا حصہ ہے یحییٰ بن صالح نے کہا میں سمجھتا ہوں یوں کہا اس کے اوپر پروردگار کا عرش ہے اور بہشت کی نہریں فردوس ہی سے پھوٹی ہیں اس حدیث کو محمد بن فلیح نے بھی اپنے باپ سے روایت کیا اس میں یوں ہے اس کے اوپر پروردگار کا عرش ہے[2]

۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا أَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے کہا ہم سے ابو رجاء نے انہوں نے سمرہؓ سے انہوں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج رات خواب میں دیکھا دو شخص آئے اور مجھ کو ایک درخت پر چڑھا لے گئے پھر ایک عمدہ گھر میں لے گئے جس سے بڑھ کر عمدہ اور خوبصورت گھر میں نے نہیں دیکھا انھوں نے کہا یہ گھر شہیدوں کا گھر ہے[3]

بَابٌ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَقَابِ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ۔

باب اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنے کی اور بہشت میں ایک کمان برابر جگہ کی فضیلت

۶۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے حمید طویل نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

[1] مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کو جہاد نصیب نہ ہو لیکن دوسرے فرائض ادا کرتا رہے اور اسی حال میں مر جائے تو آخرت میں اس کو بہشت ملے گی گو اس کا درجہ مجاہد سے کم ہوگا ۱۲ منہ [2] یعنی محمد بن فلیح کی روایت میں شک نہیں ہے جیسے یحییٰ بن صالح کی روایت میں ہے۔ کہ میں سمجھتا ہوں یوں کہا بہشت کی نہریں سے وہ چار نہریں پانی اور دودھ اور شہد اور شراب کی مراد ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ ۱۲ منہ [3] یہ حدیث بڑی طول کے ساتھ کتاب الجنائز میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

۶۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ وَقَالَ لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّوْحَةُ وَالْغَدْوَةُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

بَابُ ۵ الْحُورِ الْعِينِ وَصِفَتِهِنَّ

يُحَارُ فِيهَا الطَّرْفُ شَدِيدَةُ سَوَادِ الْعَيْنِ شَدِيدَةُ بَيَاضِ الْعَيْنِ وَزَوَّجْنَاهُمْ أَنْكَحْنَاهُمْ۔

۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رضہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدَ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى وَسَمِعْتُ

علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح کو (دوپہر تک) یا شام کو دوپہر کے بعد غروب تک چلنا ساری دنیا سے اور جو دنیا میں ہے بہتر ہے۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے ہلال بن علی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشت میں ایک کمان (ایک ہاتھ) برابر جگہ ان سب (دنیا کی) چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنا ان سب چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج نکلتا ہے۔اور ڈوبتا ہے۔

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعدؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح کو کچھ چلنا اور شام کو کچھ چلنا دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے سب سے افضل ہے لہ

باب بڑی آنکھ والی حوروں کا بیان اور ان کی صفت

جن کو دیکھ کر آنکھ حیران ہوگی ان کی آنکھ کی سیاہی بھی بہت تیز اور سپیدی بھی بہت تیز ہوگی (اور سورۂ دخان میں) اللہ نے جو فرمایا وَزَوَّجْنَاهُمْ یعنی ان کا نکاح کر دیا۔

ہم سے عبداللہ بن محمدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابواسحاق نے انہوں نے حمید سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے سُنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو بندہ مر جائے اور اللہ کے پاس اس کی کچھ بھی نیکی جمع ہو وہ پھر دنیا میں آنا پسند نہیں کرتا گو اس کو ساری دنیا اور جو اس میں ہے سب کچھ مل جائے مگر شہید پھر دنیا میں آنا چاہتا ہے کیونکہ وہ شہادت کا ثواب دیکھ کر چاہتا ہے پھر دنیا میں آئے اور وہ دوبارہ اللہ کی راہ میں مارا جائے حمید نے کہا میں نے انسؓ سے سنا انہوں نے

لہ کیونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی ہے اور فانی چیز کیسی ہی عمدہ ہو باقی چیز کے برابر نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ أَوْ مَوْضِعُ قِيدٍ يَعْنِي سَوْطَهُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْهُ رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنا دنیا وما فیہا سے بہتر ہے اور بہشت میں ایک کمان یا کوڑے برابر جگہ دنیا وما فیہا سے بہتر ہے اور اگر بہشت کی کوئی عورت (حور) زمین والوں کو جھانکے (ان کی طرف رُخ کرے) تو زمین سے آسمان تک روشن ہو جائے اور خوشبو سے مہک جائے اور حور کی اوڑھنی دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے[1]

بَابُ ۵۲ تَمَنِّي الشَّهَادَةِ۔

باب شہادت کی آرزو کرنا۔

۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مسلمانوں کے دلوں میں اس سے رنج نہ ہوتا کہ میں ان کو چھوڑ کر جہاد کے لئے نکل جاؤں اور میرے پاس اتنی سواریاں نہیں ہیں کہ سب کو ساتھ لے جاؤں تو میں ہر ٹکڑی کے ساتھ نکلتا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے جاتی ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں۔

۶۵۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

ہم سے یوسف بن یعقوب صفار نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا تو فرمایا (غزوۂ موتہ میں) پہلے زید بن حارثہ نے جھنڈا لیا وہ شہید ہوئے پھر جعفر بن ابی طالب نے لیا وہ شہید ہو گئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے لیا وہ شہید ہوئے

۱؎ بعضے ملحد بیدین اور برہم سماج والے کافر اس قسم کی آیتوں اور حدیثوں پر ٹھٹھا لگاتے ہیں اور طرح طرح کے استبعاد اس میں پیدا کرتے ہیں وہ کہتے ہیں اگر حور کے چہرے میں اتنا نور ہے کہ زمین سے آسمان تک روشن ہو جائے تو سورج سے زیادہ اس میں روشنی ہوگی اسی طرح اگر اس کی خوشبو سے زمین آسمان مہک جائے تو خود حور میں کتنی خوشبو ہوگی۔ پس ایسی روشنی اور ایسی خوشبوئی میں آدمی کیسے ٹھہر سکے گا ان کا جواب یہ ہے کہ بہشت کا قیاس دنیا پر نہیں ہو سکتا نہ بہشت کی زندگی دنیا کی زندگی کی طرح ہے بہت سی چیزیں ہم دنیا میں دیکھ نہیں سکتے مگر آخرت میں ان کو دیکھیں گے دوزخ کا ہلکے سے ہلکا عذاب آدمی دنیا میں نہیں اٹھا سکتا پر آخرت میں آدمی کو ایسی طاقت دی جائے گی۔ کہ دوزخ کے عذابوں کا تحمل کرے گا۔ اور پھر زندہ رہے گا۔ ۱۲ منہ

رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ وَقَالَ مَا يَسُرُّنَا أَنَّهُمْ عِنْدَنَا قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ مَا يَسُرُّهُمْ أَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

پھر ان تینوں کے بعد) خالد بن ولید نے جھنڈا سنبھالا حالانکہ میں نے ان کو امیر نہیں بنایا تھا[1] اللہ نے ان کو فتح دی اور فرمایا کہ ہم کو ان کا ہمارے پاس رہنا اچھا نہیں لگتا (وہ ایسے عیش اور آرام میں ہیں) یا یوں فرمایا کہ ان کو ہمارے پاس رہنا اچھا نہیں لگتا آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے[2]

بَابُ ۵۳ فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَاتَ فَهُوَ مِنْهُمْ۔

باب اگر کوئی جہاد میں سواری سے گر کر مر جائے تو اس کا بھی شمار مجاہدین میں ہوگا اسکی فضیلت

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَقَعَ وَجَبَ۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا جو شخص اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کرنے کی نیت سے گھر سے نکلے پھر موت ان کو آن لگے تو اس کا ثواب اللہ پہ قائم ہو گیا یعنی واجب ہو گیا[3]

۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ مِثْلَ هَذَا الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ قَالَتْ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا فَقَالَتِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے انھوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان سے انہوں نے کہا ایک دن ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہی سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے میں نے پوچھا آپ کیوں ہنسے[4] آپ نے فرمایا میری اُمت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جو سبز دریا پر جیسے بادشاہ تخت پر چڑھتے ہیں اس طرح سوار ہو رہے تھے میں نے عرض کیا اللہ سے دُعا فرمائیے مجھ کو بھی ان لوگوں میں شریک کرے آپ نے دُعا کی اور پھر دوسری بار سو گئے پھر اسی طرح ہنستے ہوئے جاگے میں نے وہی پوچھا جیسے پہلے پوچھا تھا آپ نے وہی جواب دیا[5] جیسے پہلے دیا تھا۔ میں نے عرض کیا دعا فرمائیے اللہ مجھ کو ان لوگوں میں کرے آپ نے فرمایا

[1] ہوا یہ تھا ۸ھ ہجری میں آپ نے غزوہ موتہ کے لئے ایک لشکر روانہ کیا زید بن حارثہ کو ان کا سردار مقرر کیا فرمایا اگر وہ شہید ہوں تو جعفر کو سردار مقرر کرنا اگر وہ بھی شہید ہوں۔ تو عبداللہ بن رواحہ کو اتفاق سے یہ تینوں سردار یکے بعد دیگرے جنگ میں شہید ہوئے اور خالد بن ولید کو ان کے لئے کوئی حکم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیا تھا۔ افسری کا جھنڈا اُٹھا لیا اور کافروں سے یہاں تک لڑے کہ اللہ نے ان کو فتح دی دوسری روایت میں آپ نے خالد کی نسبت فرمایا سیف من سیوف اللہ ۱۲ منہ [2] کیونکہ زید بن حارثہ آپ کے پروردہ اور متبنی تھے اور جعفر تو عم زاد بھائی تھے اور عبداللہ بن رواحہ خاص جاں نثار اور مخلص صحابی تھے آپ کو مقتضائے بشریت ان کی جدائی پر رنج ہوا یا ان کی عیال اور اطفال کا خیال کر کے ۱۲ منہ [3] کہتے ہیں ایک شخص ضمرہ نامی جو مسلمان تھا کہ میں رہ گیا تھا جب یہ آیت اتری الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا تو اس نے مین بیماری میں اپنے لوگوں سے کہا مجھ کو مدینہ لے چلو وہ اس کو لے کر چلے رستے میں گزر گیا اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ منہ [4] یعنی آپ کیوں ہنسے ۱۲ منہ [5] میری اُمت کے کچھ لوگ بڑی شان اور شوکت کے ساتھ بادشاہوں کی طرح سمندر پر سوار ہو رہے ہے ۱۲ منہ؛

مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ مَعَ مُعٰوِيَةَ فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِينَ فَنَزَلُوا الشَّامَ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ۔

تو پہلے لوگوں میں ہو چکی (اب ان میں کیسے شریک ہوگی) خیر ام حرام اپنے خاوند عبادۃ بن صامت کے ساتھ معاویہ رضہ کی خلافت میں جب مسلمان پہلی بار سمندر سوار ہوئے ہیں جہاد کے لئے نکلیں جب جہاد سے لوگ لوٹ آئے تھے تو شام کے ملک میں اُترے ام حرام کی سواری کے لئے ایک جانور لایا گیا اس نے ان کو گرا دیا وہ مر گئیں [1]

بَابٌ ۵۴ مَنْ يُنْكَبُ فِي سَبِيلِ اللهِ

باب جس کو خدا کی راہ میں تکلیف پہنچے (کوئی عضو پر صدمہ ہو)

۶۷ - حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْوَامًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ إِلَى بَنِي عَامِرٍ فِي سَبْعِينَ فَلَمَّا قَدِمُوا قَالَ لَهُمْ خَالِي أَتَقَدَّمُكُمْ فَإِنْ أَمَّنُونِي حَتّٰى أُبَلِّغَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَّا كُنْتُمْ مِنِّي قَرِيبًا فَتَقَدَّمَ فَأَمَّنُوهُ فَبَيْنَمَا يُحَدِّثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَوْمَؤُا إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَطَعَنَهُ فَأَنْفَذَهُ فَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثُمَّ مَالُوا عَلٰى بَقِيَّةِ أَصْحَابِهِ فَقَتَلُوهُمْ إِلَّا رَجُلًا أَعْرَجَ صَعِدَ الْجَبَلَ قَالَ هَمَّامٌ فَأُرَاهُ آخَرَ مَعَهُ فَأَخْبَرَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ لَقُوا رَبَّهُمْ فَرَضِيَ عَنْهُمْ وَأَرْضَاهُمْ فَكُنَّا نَقْرَأُ أَنْ بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا ثُمَّ

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو سلیم کے ستر لوگوں کو (جو قاری تھے) بنی عامر کی طرف بھیجا جب وہ وہاں پہنچے تو میرے ماموں (حرام بن ملحان) نے کہا تم ٹھہرو میں آگے جاتا ہوں اگر دیکھوں گا وہاں امن ہے یہاں تک کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ان کو سنا دوں (تو بہتر) ورنہ تم میرے نزدیک رہنا (میری خبر رکھنا) خیر وہ آگے گئے تو بنی عامر نے ان کو امن دیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ان کو سنانے لگے اتنے میں انہوں نے اپنے میں سے ایک شخص (عامر بن طفیل) کو اشارہ کیا اس نے ایک برچھا ایسا مارا کہ میرے ماموں کے بدن پار نکل گیا انہوں نے کہا اللہ اکبر میں تو کعبے کے مالک کی قسم اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ (شہادت پائی) پھر ان کے ساتھیوں پر پل پڑے اور سب کو مار ڈالا صرف ایک شخص کعب بن یزید انصاری رہ گیا وہ ایک پہاڑ پر چڑھ گیا ہمام نے کہا میں سمجھتا ہوں اس کے ساتھ اور ایک شخص بھی (عمرو بن امیہ ضمری) بچ رہا حضرت جبرائیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور ان قاریوں کا حال بیان کیا کہ وہ اپنے مالک سے مل گئے۔

---

[1] ترجمہ باب اس طرح نکلا کہ ام حرام باوجود یکہ جانور سے گر کر مریں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مجاہدین میں داخل رکھا فرمایا انت من الاولین ۱۲ منہ

[2] حافظ نے کہا اس میں حفص بن عمر (امام بخاری کے شیخ) نے غلطی کی اور صحیح یوں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیم کے ایک بھائی یعنی حرام بن ملحان کو اور ستر آدمیوں کے ساتھ بنی عامر کو بھیجا۔ یہ ستر آدمی انصار کے قاری تھے۔ اور آپ نے دین کی تعلیم کے لئے بنی عامر کے پاس بھیجے تھے۔ خود ان کی درخواست پر لیکن بنی سلیم نے رستے میں دغا کی اور ان غریب قاریوں کو ناحق قتل کیا بنی سلیم کا سردار عامر بن طفیل تھا ۱۲ منہ

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ آمِين ثُمَّ آمِين

نُسِخَ بَعْدُ فَدَعَا عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا عَلٰی رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَبَنِیْ لِحْيَانَ وَبَنِیْ عُصَيَّةَ الَّذِيْنَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مالک ان سے راضی اور وہ اپنے مالک سے راضی انس نے کہا ایک مدت تک ہم قرآن میں یہ آیت پڑھا کرتے ان بلغوا قومنا ان قد لقینا ربنا فرضی عنا وارضانا[۱] پھر اس کا پڑھنا موقوف ہوگیا خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے چالیس دن تک رعل اور ذکوان اور بنی لحیان اور بنی عصیہ[۲] پر جنہوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی تھی بددعا کی فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے ہے۔

۶۸- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِیْ بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ اِصْبَعُهٗ فَقَالَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے اسود بن قیس سے انہوں نے جندب بن سفیان سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لڑائی میں (جنگ احد میں) تشریف رکھتے تھے آپ کی انگلی زخمی ہوگئی (خون) بھر آیا آپ نے فرمایا ایک انگلی ہے تیری ہستی ہی تو خدا کی راہ میں زخمی ہوئی۔[۳]

بَابٌ ۵۵ مَنْ يُّجْرَحُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو اس کی فضیلت

۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّكْلَمُ فِیْ سَبِيْلِهٖ اِلَّا جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ کی راہ میں جو زخمی ہوا اور اللہ خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے[۴] وہ قیامت کے دن اسی طرح زخمی آئے گا رنگ تو خون کا رنگ ہوگا اور خوشبو مشک کی سی۔

بَابٌ ۵۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَا اِلَّا اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ۔

باب اللہ تعالیٰ کا سورۂ براءۃ میں یہ فرمانا اے پیغمبر کافروں سے کہہ دے تم ہم کو کیا ہونستے ہو ہمارے لئے تو دونوں میں سے کوئی بھی ہو اچھا ہی ہے۔[۵] اور لڑائی ڈول ہے، کبھی ادھر کبھی ادھر[۶]

---

[۱] یہ آیت بھی ان آیتوں میں سے ہے جن کی تلاوت منسوخ ہوگئی ترجمہ یہ ہے ہماری قوم کو یہ خبر پہنچا دو ہم اپنے مالک سے مل گئے وہ ہم سے راضی ہم اس سے راضی قسطلانی نے کہا منسوخ التلاوۃ آیت کا چھونا محدث کو اور جنب کو اس کا تلاوت کرنا اس میں اختلاف ہے بعضوں نے منع کیا ہے۔ بعضوں نے جائز رکھا ۱۲ منہ [۲] یہ سب بنی سلیم کی شاخیں ہیں ۱۲ منہ [۳] گو یہ کلام موزوں ہے پر اس کو شعر نہیں کہیں گے کیونکہ شعر میں شاعر کا قصد ضرور ہے اور بے اختیار جو کلام موزوں نکل جائے اس کو شعر نہیں کہتے ۱۲ منہ [۴] یعنی اللہ کو خوب معلوم ہے کہ خالص اس کی رضامندی کے لئے کون لڑتا ہے اور اس میں ریا اور ناموری کا شائبہ ہے یا نہیں امام نووی نے کہا جو شخص باغیوں یا راہزنوں کے ہاتھ سے زخمی ہو یا دین کی تعلیم اور تلقین میں اس کے لئے بھی یہی فضیلت ہے ہمارے زمانہ میں ایک مولوی سید عبداللہ صاحب نہایت موحد اور دیندار آدمی تھے ان بیچاروں کو عین رمضان کے مبارک مہینے میں جب وہ روزہ دار تھے عصر کے وقت اہل بدعات نے پتھر مار مار کر زخمی کیا ایک پتھر ایسا مارا کہ ان کی آنکھ باہر نکل پڑی مگر انہوں نے اف تک نہ کی اور خوش ہو کر کہنے لگے الحمدللہ اللہ کی راہ میں میری آنکھ تصدق ہوئی یہ مولوی صاحب شاہ عبداللہ صاحب غزنوی کی صحبت سے کئی بار مشرف ہو چکے تھے اور ایک بار سفر حج میں بھی ہمراہ تھے چند سال گزرے کہ انہوں نے شہر حیدرآباد میں انتقال کیا اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واجمع بیننا وبینہ فی البرزخ والمحشر آمین ۱۲ منہ [۵] ہونستے سو بھی انتظار کرتے ہو دونوں امر میں یعنی شہادت یا فتح سو بات ہمارے لئے اچھی ہے۔ ۱۲ منہ [۶] یعنی کبھی مسلمان غالب کافر مغلوب کبھی کافر غالب مسلمان مغلوب ۱۲ منہ

۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَأَلْتُكَ كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ فَزَعَمْتَ أَنَّ الْحَرْبَ سِجَالٌ وَّدُوَلٌ فَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عبید اللہ بن عبداللہ سے انھوں نے عبداللہ بن عباس سے ان سے ابوسفیان نے بیان کیا کہ ہرقل (روم کے بادشاہ) نے ان سے کہا میں نے تم سے پوچھا تم لوگ اس پیغمبر سے لڑائی میں کیسے رہتے ہو تو نے کہا ہماری ان کی لڑائی ڈولوں کی طرح ہے اور کبھی ادھر کبھی ادھر تو پیغمبروں کو اللہ اسی طرح آزماتا ہے پھر انجام ان کا اچھا ہوتا ہے[۱]

بَابٌ ۵۷ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا۔

باب اللہ کا (سورہ احزاب میں) یہ فرمانا مسلمانوں میں بعضے تو ایسے جنہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا اب کوئی تو ان میں سے اپنا کام پورا کر چکے (شہید ہو گئے) اور کوئی انتظار میں ہیں غرض انھوں نے اپنی بات نہیں بدلی[۲]

۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا ح حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ غَابَ عَمِّيْ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِيْنَ لَئِنِ اللهُ أَشْهَدَنِيْ قِتَالَ الْمُشْرِكِيْنَ لَيَرَيَنَّ اللهُ مَا أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَّانْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعْتَذِرُ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِيْ أَصْحَابَهٗ

ہم سے محمد بن سعید خزاعی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے انھوں نے حمید سے کہا میں نے انس سے پوچھا دوسری سند ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم سے زیاد نے کہا مجھ سے حمید طویل نے انھوں نے انس سے انھوں نے کہا میرے چچا انس بن نضر بدر کی لڑائی میں شریک نہ تھے انھوں نے کہا یارسول اللہ پہلے ہی جنگ میں جو آپ نے مشرکوں سے کی میں ندارد ہوا خیر اگر اللہ نے اب مجھ کو مشرکوں سے کسی جنگ میں شریک کیا تو اللہ خود ملاحظہ فرمالیگا میں کیا کرتا ہوں جب احد کا دن ہوا اور مسلمان بھاگ نکلے تو انس بن نضر کہنے لگے یا اللہ مسلمانوں نے جو کیا اس سے تو میں معذرت کرتا ہوں اور مشرکوں نے جو کیا اس سے بیزار ہوں[۳] پھر جنگ کے لیے آگے بڑھے۔

---

[۱] کبھی فتح کبھی شکست لیکن اخیر میں ان کو کامیابی ہوتی ہے اور پیغمبر کے مخالفین ذلیل اور خوار ہوتے ہیں ۱۲ منہ [۲] مراد وہ عہد ہے جو احد کے دن کیا تھا یا لیلۃ العقبہ میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیں گے اور مرتے تک جہاد سے منہ نہ موڑیں گے بعضے تو اپنا فرض ادا کر چکے شہید ہو گئے جیسے انس بن النضر عبداللہ انصاری حمزہ طلحہ وغیرہ بعضے شہادت کے منتظر ہیں جیسے ابوبکر رضہ اور عمر رضہ اور عثمان رضہ اور علی رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ [۳] مطلب یہ ہے۔ کہ میں دونوں کے کام سے ناراض ہوں مشرک تو کم بخت ناپاک کافر ہیں وہ جو ناحق پر لڑ رہے ہیں ان سے تو میں دل سے بیزار ہوں اور مسلمان جن کو حق پر لڑنا چاہیے تھا، وہ بھاگ نکلے تو ان کا کام بھی ناپسند کرتا ہوں اور تیری درگاہ میں معذرت کرتا ہوں کہ میں اس میں شریک نہیں ہوں۔ ۱۲ منہ

وَ اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰٓؤُلَآءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ
تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا سَعْدُ
ابْنَ مُعَاذٍ الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ اِنِّيْ اَجِدُ رِيْحَهَا مِنْ
دُوْنِ اُحُدٍ قَالَ سَعْدٌ فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
مَا صَنَعَ قَالَ اَنَسٌ فَوَجَدْنَا بِهٖ بِضْعًا وَّثَمَانِيْنَ
ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ اَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ اَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ
فَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَقَدْ مَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُوْنَ فَمَا
عَرَفَهٗ اَحَدٌ اِلَّا اُخْتُهٗ بِبَنَانِهٖ قَالَ اَنَسٌ كُنَّا نُرٰى
اَوْ نَظُنُّ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْهِ وَفِيْ اَشْبَاهِهٖ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ
اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ وَقَالَ اِنَّ اُخْتَهٗ وَهِيَ تُسَمَّى الرُّبَيِّعَ
كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ امْرَاَةٍ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَرَضُوْا
بِالْاَرْشِ وَتَرَكُوا الْقِصَاصَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَّوْ
اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ۔

۷۲ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ
سُلَيْمَانَ اُرَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ
نَسَخْتُ الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ فَفَقَدْتُ اٰيَةً
مِنْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهَا فَلَمْ اَجِدْهَا

سامنے سے سعد بن معاذ آئے انس کہنے لگے سعد سعد میں تو بہشت
میں جانا چاہتا ہوں قسم نضر کے مالک کی[1] میں تو احد (پہاڑ) کے پاس سے
بہشت کی مہک پا رہا ہوں سعد بن معاذ نے کہا یا رسول اللہ انسؓ نے جو
مردانگی کی میں ویسی نہ کر سکا انس بن مالک کہتے ہیں ہم نے (جنگ کے بعد)
دیکھا انس بن نضر کو اسی پر کئی زخم تلوار برچھے تیر کے لگے تھے اور جب وہ
شہید ہو چکے تو مشرکوں نے (کیا ستم کیا) ان کے ناک کان ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے
کوئی ان کو پہچان نہ سکا ان کی بہن نے انگلیوں کے پورے دیکھ کر پہچانا انس بن
مالک نے کہا ہم سمجھتے تھے کہ یہ آیت من المومنین رجال صدقوا ما
عاھدوا اللہ علیہ اخیر تک انہی کے حق میں اور دوسرے مسلمانوں کے حق میں
جنہوں نے ان کا سا کام کیا تھا اتری ہے انس بن مالکؓ نے کہا انس بن نضر کی
بہن ربیع نے ایک عورت کا سامنے کا دانت توڑ ڈالا تھا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے (شرع کے موافق) قصاص کا حکم دیا انس بن نضر نے عرض کیا
یا رسول اللہ اس پروردگار کی قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ربیع کا تو
دانت نہیں توڑا جائے گا پھر (خدا کی قدرت) اس عورت کے وارث دیت
پر راضی ہو گئے قصاص معاف کر دیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ کے بعضے بندے ایسے بھی ہیں اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں
تو اللہ ان کو سچا کرے۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے
دوسری سند مجھ سے اسمٰعیل بن اویس نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے بھائی
ابو بکر نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے میں سمجھتا ہوں انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے
انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے خارجہ بن زید سے کہ زید بن ثابتؓ
نے بیان کیا میں نے کئی کئی ورقوں سے نقل کر کے قرآن کو جمع کیا سورۂ
احزاب کی ایک آیت مجھ کو کہیں نہ ملی جو میں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا کرتا تھا آخر وہ آیت

[1] نضر ان کے والد کا نام تھا ۱۲ منہ

اِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ الَّذِيْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهٗ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ وَهُوَ قَوْلُهٗ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ۔

صرف ایک ہی صحابی[1] خزیمہ بن ثابت انصاری پاس مجھ کو ملی یہ خزیمہ وہ ہیں جن کی اکیلے کی گواہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقدمہ میں دو شخصوں کی گواہی کے برابر کی تھی۔ وہ آیت یہ ہے من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ[2]

بَابٌ ۵۸ عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ الْقِتَالِ

باب جنگ سے پہلے کوئی نیک عمل کرنا

وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ اِنَّمَا تُقَاتِلُوْنَ بِاَعْمَالِكُمْ وَقَوْلُهٗ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ۔

اور ابوالدرداء صحابی نے کہا[3] جو تم جنگ کرتے ہو تو اپنے عملوں کی بدولت[4] اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ صف میں) فرمایا مسلمانو ایسی بات کہتے کیوں ہو جو کرتے نہیں اللہ کو یہ بات ناپسند ہے کہ منہ سے تو کہو اور کرکے دکھاؤ[5] بیشک اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں ایسا جم کر لڑتے ہیں جیسے ٹھوس دیوار۔

۲۷۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ رض يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُ اَوْ اُسْلِمُ قَالَ اَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ قَلِيْلًا وَّاُجِرَ كَثِيْرًا۔

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ بن سوار فزاری نے کہا ہم سے اسرائیل نے انھوں نے ابواسحاق سے انھوں نے کہا میں نے براء بن عازب سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص (نام نامعلوم[6]) لوہے سے منہ چھپائے ہوئے آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں پہلے کافروں سے لڑوں یا پہلے مسلمان ہوں آپ نے فرمایا مسلمان ہو پھر لڑ خیر وہ مسلمان ہو گیا پھر لڑائی کی یہاں تک کہ مارا گیا آپ نے فرمایا دیکھو اس نے عمل تو تھوڑا ہی کیا اور ثواب بہت پایا۔

[1] اس سے کوئی یہ سمجھے کہ قرآن ایک شخص کی روایت پر جمع ہوا ہے کیونکہ یہ آیت سُنی تو بہت سے آدمیوں نے تھی جیسے حضرت عمرؓ اور ابی بن کعبؓ اور ہلالؓ بن امیہ اور زید بن ثابت وغیرہم نے مگر اتفاق سے لکھی ہوئی کسی کے پاس نہ ملی ۱۲ منہ [2] یہ خاص خزیمہ کے لئے آپ نے حکم دیا تھا ہوا یہ کہ آپ نے ایک شخص سے کوئی بات فرمائی اس نے انکار کیا خزیمہ نے کہا میں اس کا گواہ ہوں آپ نے فرمایا تجھ سے تو گواہی طلب نہیں کی گئی اور گواہی دیتا ہے خزیمہ نے کہا یا رسول اللہ آسمان سے جو حکم اُترتے ہیں ان پر تو آپ کی تصدیق کرتے ہیں یہ کونسی بڑی بات ہے آپ نے خزیمہ کی شہادت پر فیصلہ کر دیا اور ان کی شہادت دو مردوں کی شہادت کے برابر رکھی ۱۲ منہ [3] اس کو دینوری نے مجالست میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] یعنی نیک اعمال کو جہاد میں بڑا دخل ہے نیک اعمال ہی سے اخلاص پیدا ہوتا ہے اور قلب میں قوت اور ہمت اور شجاعت ۱۲ منہ [5] ہوا یہ کہ جہاد فرض ہونے سے پہلے بعضے مسلمان دون کے لئے لگے لن ترانیاں کرنے لگے اگر ہم کو معلوم ہو اللہ کو کونسا کام پسند ہے تو ہم فوراً بجا لائیں جب اللہ نے یہ آیت اُتاری ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ اخیر تک تو لگے جہاد میں ششں و پنج کرنے آگے پیچھے ہونے اس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ منہ [6] بعضوں نے کہا یہ شخص عمرو بن ثابت انصاری تھا ابن اسحٰق نے مغازی میں نکالا (ابوہریرہؓ) لوگوں سے پوچھا کرتے بھلا بتلاؤ تو وہ کون شخص ہے جس نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی اور بہشت میں پہنچ گیا پھر کہتے تھے یہ شخص عمرو بن ثابت ہے۔ ۱۲ منہ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِكَاتِبِهٖ وَلِمَنْ سَعٰى وَوَالِدَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اٰمِيْن

بَابٌ ۵۹ مَنْ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ

۷۴ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ اُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلَا تُحَدِّثُنِيْ عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ قَالَ يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى۔

باب کسی کو اچانک تیر آ لگے (معلوم نہ ہو کس نے مارا) اور مر جائے

ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن محمد ابو احمد نے کہا ہم سے شیبان نے انھوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا ام ربیع براء کی بیٹی[1] جو حارثہ بن سراقہ کی ماں تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ آپ بیان فرمایئے حارثہ کہاں ہے اور حارثہ بدر کے دن مارے گئے تھے ان کو ناگہانی تیر آ لگا (معلوم نہیں کس نے مارا) اگر وہ بہشت میں ہے تو مجھ کو صبر آ جائے گا۔ (چلو آرام میں تو ہے) ورنہ میں اس پر خوب روؤں آپ نے فرمایا حارثہ کی ماں بہشت میں تو درجہ بدرجہ کئی باغ ہیں اور تیرا بیٹا سب سے اعلیٰ (باغ) فردوس میں ہے[2]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابٌ ۶۰ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا۔

۷۵ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

باب جو شخص اللہ کا بول بالا ہونے کے لئے لڑے اُس کی فضیلت!

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے عمرو بن مرہ سے انھوں نے ابو وائل سے انھوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انھوں نے کہا ایک شخص (لاحق بن ضمیرہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ کوئی لوٹ کے لئے لڑتا ہے کوئی ناموری کے لئے کوئی اپنی بہادری بتلانے کو تو اللہ کی راہ میں کون لڑتا ہے آپ نے فرمایا جو کوئی اس نیت سے لڑے کہ اللہ کا بول بالا ہو (توحید پھیلے شرک مٹے) وہ اللہ کی راہ میں لڑتا ہے[3]

[1] یہ غلط ہے اور صحیح ام ربیع نضر کی بیٹی ہے۔ یہ انس بن مالک کی پھوپھی تھیں ۱۲ منہ [2] یہ سن کر ام حارثہ ہنستی ہوئی گئیں اور کہنے لگیں حارثہ مبارک ہو مبارک ہو پہلے حارثہ کی ماں یہ سمجھی کہ جب حارثہ دشمن کے ہاتھ سے نہیں مارا گیا تو وہ شہید نہیں ہوا شاید اس کو بہشت نہ ملے ۱۲ منہ [3] یعنی اصل نیت اعلاء کلمۂ اسلام کی ہونی چاہئیے نہ لوٹ کی خواہش یا ناموری کی رغبت یا حمیت یا شجاعت کے اظہار کے لئے اگر پہلے امر کے ساتھ یعنی ترقی دین کی نیت کے ساتھ ضمناً ان امور کا بھی خیال ہو تو کوئی نقصان نہ ہوگا ۱۲ منہ

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ اٰمِيْن ثُمَّ اٰمِيْن.

بَابُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ

۷۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا عَبَايَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَبْسٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ۔

باب اللہ تعالیٰ کی راہ میں جس کے پاؤں پر گرد پڑے اسکا ثواب

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ براءۃ) میں فرمایا ماکان لاہل المدینۃ[1] اخیر تک ان اللہ لایضیع اجر المحسنین تک

ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن مبارک نے کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے کہا مجھ سے یزید بن ابی مریم نے کہا ہم کو عبایہ بن رافع بن خدیج نے خبر دی کہا مجھ کو ابوعبس عبدالرحمٰن بن جبر نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں جس بندے کے پاؤں گرد آلود ہوں اس کو دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی نہیں۔[2]

بَابُ مَسْحِ الْغُبَارِ عَنِ النَّاسِ فِي السَّبِيلِ

۷۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَهٗ وَلِعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ائْتِيَا اَبَا سَعِيْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيْثِهٖ فَاَتَيْنَاهُ وَهُوَ وَاَخُوْهُ فِي حَائِطٍ لَهُمَا يَسْقِيَانِهٖ فَلَمَّا رَاٰنَا جَاءَ فَاحْتَبٰى وَجَلَسَ فَقَالَ كُنَّا نَنْقُلُ لَبِنَ الْمَسْجِدِ لَبِنَةً لَبِنَةً وَكَانَ عَمَّارٌ يَنْقُلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

باب اللہ کی راہ میں جن لوگوں پر گرد پڑی ہو اُن کی گرد پونچھنا[3]

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی کہا ہم سے خالد حذاء نے انھوں نے عکرمہ سے کہ عبداللہ بن عباس نے ان سے اور (اپنے بیٹے) علی بن عبداللہ سے کہا تم دونوں ابوسعید خدری پاس جاؤ اور ان سے حدیث سنو عکرمہ اور علی کہتے ہیں ہم دونوں ان کے پاس گئے وہ اور ان کا ایک (رضاعی)[4] بھائی دونوں اپنے باغ کو پانی دے رہے تھے جب ابوسعید نے ہم کو دیکھا تو آئے (چادر اوڑھ کر گوٹھ مار کر) بیٹھے لگے حدیث بیان کرنے کہ ہم مسجد نبوی بنتے وقت ایک ایک اینٹ لا رہے تھے

---

[1] پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے مدینہ والوں کو اور جوان کے آس پاس گنوار رہتے ہیں یہ مناسب نہ تھا کہ اللہ کے پیغمبر کو چھوڑ کر پیچھے بیٹھے رہیں اور اس کی جان کی فکر نہ کرکے اپنی جان بچانے کی فکر میں رہیں اس لئے کہ ان لوگوں کو یعنی جہاد کرنے والوں کو خدا کی راہ میں پیاس ہو تکلیف ہو بھوک ہو اس مقام پر چلیں جس سے کافر خفا ہوں دشمن کو کچھ بھی نقصان پہنچائیں ہر ہر کے بدل ان پانچوں کاموں میں ان کا نیک عمل خدا کے پاس لکھ لیا جاتا ہے۔ بیشک اللہ نیکوں کی محنت برباد نہیں کرنے کا اس آیت سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کہ اللہ کی راہ میں اگر آدمی ذرا بھی چلے اور پاؤں پر گرد پڑے تو بھی ثواب ملے گا ۱۲ منہ [2] جب اللہ کی راہ میں پاؤں گرد آلود ہونے سے یہ اثر ہو کہ دوزخ کی آگ چھوئے بھی نہیں تو وہ لوگ کیسے دوزخ میں جائیں گے۔ جنہوں نے اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں کوشش کی اگر ان سے کچھ قصور بھی ہو گئے ہوں تو اللہ جل جلالہ سے امید معافی ہے اس حدیث سے مجاہدین کو خوش ہونا چاہئیے کہ وہ دوزخ سے محفوظ رہیں گے ۱۲ منہ [3] بعضے نسخوں میں عن الناس کے بدل عن الراس ہے یعنی سر سے گرد پونچھنا مطلب امام بخاری کا اس باب سے یہ ہے کہ جہاد میں جو گرد بدن یا کپڑے پر پڑے اس کا پونچھنا مکروہ نہیں ۱۲ منہ [4] ابوسعید کا حقیقی اور علاتی اور اخیافی بھائی قتادہ بن نعمان کے سوا کوئی نہ تھا لیکن قتادہ علی بن عبداللہ کی پیدائش سے پہلے گزر گئے تھے تو ضرور رضاعی بھائی مراد ہوگا ۱۲ منہ ؏

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَنْ رَأْسِهِ الْغُبَارَ وَقَالَ وَيْحَ عَمَّارٌ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ عَمَّارٌ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ۔

عمار دو اینٹیں لاتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سامنے سے گزرے اور ان کے سر سے گرد پونچھی فرمایا ہائے عمار کو باغی لوگ قتل کریں گے عمار ان کو اللہ کی اطاعت کے طرف بلائے گا وہ عمار کو دوزخ کی طرف بلائیں گے[1]

بَابُ ۶۳ الْغُسْلِ بَعْدَ الْحَرْبِ وَالْغُبَارِ۔

باب لڑائی اور گرد و غبار کے بعد غسل کرنا۔

۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ الْغُبَارُ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ فَوَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ قَالَ هٰهُنَا وَأَوْمَأَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ قَالَتْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی انھوں نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگِ خندق سے لوٹے اور ہتھیار اتارے اور غسل کیا اسی وقت حضرت جبرئیل آن پہنچے ان کے سر پر گرد عمامہ کی طرح جم گئی تھی کہنے لگے محمدؐ تم نے ہتھیار کھول ڈالے خدا کی قسم میں نے تو اب تک نہیں کھولے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اچھا خیر یہ کہو کہ اب کہاں چلیں انھوں نے ایک طرف اشارہ کیا یعنی بنی قریظہ کی طرف حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر آپ بنی قریظہ کی طرف نکلے (ان سے لڑنے کو)[2]

بَابُ ۶۴ فَضْلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى۔

باب اُن لوگوں کی فضیلت جن کے باب میں سورۂ آل عمران کی یہ آیت اتری

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

اے پیغمبر جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مردہ مت سمجھنا وہ اپنے پروردگار پاس زندہ ہیں ان کو (بہشت سے) روزی ملتی ہے اور اللہ نے اپنے فضل سے جو ان کو دے رکھا ہے اس پر خوش ہیں۔ اور جو لوگ بے ڈر اور بے غم ہو جائیں گے

---

[1] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے باغی لوگوں سے معاویہ اور ان کے لشکر والے مراد ہیں عمار امام برحق یعنی حضرت علی مرتضیٰؓ کی طرف تھے اور باغیوں کو امام کی اطاعت کی طرف بلاتے تھے جو پروردگار کی اطاعت ہے بعضوں نے کہا باغی گروہ سے مکے کے کافر مراد ہیں جنہوں نے عمار کو طرح طرح کی تکلیفیں دے کر نکال دیا تھا مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر یہ واقعہ مراد ہوتا تو یدعوہم بصیغہ مستقبل آپؐ نہ فرماتے دوسرے یہ گروہ تو کافر تھا ان کو باغی فرمانا کیا ضرور تھا تیسرے ان گروہ والوں نے عمار کو قتل نہیں کیا اور حدیث میں تقتلہ کا لفظ صاف موجود ہے اس لئے یقیناً معاویہ کا گروہ مراد ہے دوزخ کی طرف بلانے سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ معاویہ یا ان کے گروہ والے ابدالآباد دوزخ میں رہیں گے کیونکہ وہ مسلمان تھے اور ان سے اجتہاد میں خطا ہوئی تھی اور خطائے اجتہادی میں عفو کی امید ہے بلکہ ایک حدیث میں یہ ہے کہ مجتہد اگر خطا کرے تب بھی اس کو ایک اجر ملے گا اس صورت میں دوزخ کی طرف بلانے کا یہ مطلب ہوگا کہ فی الواقع وہ جدھر لوگوں کو بلاتے تھے وہ امام برحق کی نافرمانی اور مخالفت تھی جو دوزخ میں جانے کا سبب ہے گو وہ اس کو اپنی اجتہادی غلطی سے دوزخ کی طرف بلانا نہیں سمجھتے تھے اور اسی لئے وہ دوزخی نہوں گے ۱۲ منہ

[2] بنی قریظہ یہودی تھے انہوں نے عین وقت پر دغا دی عہد شکنی کی مسلمانوں پر تنگی وقت دیکھ کر عہد کا کچھ خیال نہ کیا اور ابو سفیان کی مدد کرنے لگے مسلمانوں کو دوسری طرف سے ستانے لگے ابو سفیان بھاگ گیا تو اللہ کا یہ حکم ہوا کہ بنی قریظہ کو سزا دے لو اس وقت ہتھیار کھولو ۱۲ منہ

وَلَاهُمْ يَحْزَنُونَ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللهَ لَا يُضِيعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ۔

اللہ کی نعمت اور فضل پر پھول رہے ہیں اور اس پر کہ اللہ مسلمانوں کا ثواب نہیں کھوتا

۷۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا اَصْحَابَ بِئْرِ مَعُونَةَ ثَلٰثِينَ غَدَاةً عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ اَنَسٌ اُنْزِلَ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قُرْاٰنٌ قَرَاْنَاهُ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوا قَوْمَنَا اَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ۔

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انھوں نے انس بن مالک رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (بنی سلیم کے) ان لوگوں پر جنہوں نے بیر معونہ والوں (ستر قاریوں) کو مار ڈالا تھا تیس دن تک صبح کے وقت بد دعا کی یعنی رعل اور ذکوان اور عصیہ قبیلے والوں پر جنہوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی انس رضہ نے کہا جو مسلمان بیر معونہ پر مارے گئے تھے ان کے باب میں قرآن کی ایک آیت اُتری تھی جس کو ہم (ایک مدت تک) پڑھتے رہے پھر اس کا پڑھنا منسوخ ہو گیا وہ آیت یہ تھی بلغوا قومنا ان قد لقینا ربنا فرضی عنا ورضینا عنہ [1]

۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ اصْطَبَحَ نَاسٌ الْخَمْرَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءَ فَقِيلَ لِسُفْيٰنَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ قَالَ لَيْسَ هٰذَا فِيهِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنھوں نے عمرو بن دینار سے انھوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے احد کے دن صبح کو بعضے لوگوں نے (جیسے جابر کے والد عبداللہ نے) شراب پیا تھا پھر جنگ میں کافروں کے ہاتھ سے شہید ہوئے لوگوں نے سفیان سے پوچھا کیا اس دن اخیر وقت بھی پیا تھا انھوں نے کہا یہ تو اس حدیث میں نہیں ہے [2]

بَابٌ ۶۵ ظِلِّ الْمَلٰئِكَةِ عَلَى الشَّهِيدِ

باب شہید پر فرشتے سایہ کرتے ہیں

۸۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ جِيءَ بِاَبِي اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے محمد بن منکدر سے سنا انھوں نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے تھے (جب اُحد کے) دن میرے باپ کا لاشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا

---

[1] اس آیت کا ترجمہ ابھی اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ [2] یعنی اس روایت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ اس دن شام کو شراب پیا تھا بلکہ صبح کو پینے کا ذکر ہے۔ جنگ احد جب ہوئی اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوا تھا تو اس کے پینے میں کوئی قباحت نہ تھی اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا شہید کی فضیلت اس باب سے نکلی کہ شراب کا نشہ شہید کو کچھ مضر نہ ہوا مگر جب شراب حرام نہ تھا تو اس کا نشہ مضر ہونے کی کیا وجہ ہے۔ اس لئے صحیح یہ ہے امام بخاری نے یہ حدیث لا کر اس روایت کی طرف اشارہ کیا جس کو ترمذی نے نکالا اس میں یوں ہے۔ کہ اللہ جل جلالہ نے جابر کے والد سے کلام کیا جابر رضہ نے یہ آرزو کی میں پھر دنیا میں بھیج دیا جاؤں پھر یہ عرض کیا میرا حال میرے ساتھیوں کو پہنچا دے۔ اس وقت یہ آیت اُتری ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا ۱۲ منہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مُثِّلَ بِہٖ وَوُضِعَ بَیْنَ یَدَیْہِ فَذَھَبْتُ اَکْشِفُ عَنْ وَجْھِہٖ فَنَھَانِیْ قَوْمِیْ فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَۃٍ فَقِیْلَ ابْنَۃُ عَمْرٍو اَوْ اُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ لِمَ تَبْکِیْ اَوْ لَا تَبْکِیْ مَا زَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ تُظِلُّہٗ بِاَجْنِحَتِھَا قُلْتُ لِصَدَقَۃَ اَفِیْہِ حَتّٰی رُفِعَ قَالَ رُبَّمَا قَالَہٗ۔

گیا کافروں نے ان کے ناک کان کاٹ ڈالے تھے جنازہ آپ کے سامنے رکھا گیا تو میں (گھڑی گھڑی) اپنے باپ کا منہ کھولتا لوگوں نے مجھے منع کیا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا چلانا سنا معلوم ہوا عمرو کی بیٹی (مقتول کی بہن فاطمہ جابر کی پھوپھی) یا عمرو کی بہن (مقتول کی پھوپھی) آپ نے فرمایا تو روتی کیوں ہے یا مت رو عبداللہ پر تو فرشتے اپنے پروں سے سایہ کیے رہے امام بخاری نے کہا میں نے صدقہ سے پوچھا کیا اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ جنازہ اُٹھائے جانے تک انھوں نے کہا کبھی سفیان نے یوں بھی کہا ہے[1]

بَابُ ۶۶ تَمَنِّی الْمُجَاھِدِ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا

باب شہید کا دنیا میں پھر جانے کی آرزو کرنا۔

۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَحَدٌ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ یُحِبُّ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا وَلَہٗ مَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا الشَّھِیْدُ یَتَمَنّٰی اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا فَیُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا یَرٰی مِنَ الْکَرَامَۃِ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا میں نے قتادہ سے سنا انھوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص بہشت میں جاتا ہے وہ پھر دنیا میں آنا پسند نہیں کرتا گو اس کو ساری زمین کی دولت ملے البتہ شہید دنیا میں آنے کی اور دس بار اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی آرزو کرتا ہے۔ کیوں کہ وہ شہادت کی عزت وہاں دیکھتا ہے۔

بَابُ ۶۷ اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ بَارِقَۃِ السُّیُوْفِ۔

باب بہشت کا تلواروں کے نیچے ہونا

وَقَالَ الْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ اَخْبَرَنَا نَبِیُّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ رِّسَالَۃِ رَبِّنَا مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ اِلَی الْجَنَّۃِ وَقَالَ عُمَرُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَیْسَ قَتْلَانَا فِی الْجَنَّۃِ وَقَتْلَاھُمْ فِی النَّارِ قَالَ بَلٰی۔

اور مغیرہ بن شعبہ نے کہا[2] ہم سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ حق تعالیٰ نے آپ کو یہ پیغام بھیجا کہ مسلمانوں میں جو کوئی (اللہ کی راہ میں) مارا جائے وہ بہشت میں جائے گا اور حضرت عمرؓ نے[3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا ہم میں سے جو قتل ہوں وہ بہشت میں نہیں جائیں گے اور کافر جو قتل ہوں دوزخ میں نہیں جائیں گے آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔

۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے

[1] یعنی حتی رفع کا لفظ زیادہ کیا ہے علی بن مدینی احمد حمیدی اور ایک جماعت نے اسی طرح سفیان سے روایت کیا ہے ۱۲ منہ [2] اس روایت کو خود امام بخاری نے باب الجزیہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو خود امام بخاری نے غزوہ حدیبیہ کے قصے میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَحَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَكَانَ كَاتِبَهٗ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفٰى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاعْلَمُوْا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ تَابَعَهُ الْأُوَيْسِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ۔

ابو اسحاق نے انھوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم ابو النضر سے جو عمر بن عبید اللہ کے غلام تھے اور ان کے منشی تھے انھوں نے کہا عمر بن عبید اللہ کو عبداللہ بن ابی اوفی (صحابی) نے لکھ بھیجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگو) یہ جان رکھو کہ بہشت تلواروں کے سائے تلے ہے[1] معاویہ بن عمرو کے ساتھ اس حدیث کو عبدالعزیز اویسی نے بھی ابن ابی الزناد سے انہوں نے موسےٰ بن عقبہ سے روایت کیا۔

بَابٌ ۶۸ مَنْ طَلَبَ الْوَلَدَ لِلْجِهَادِ

باب جس نے جہاد کے لئے اولاد کی آرزو کی

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاوٗدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَأَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى مِائَةِ امْرَأَةٍ أَوْ تِسْعٍ وَتِسْعِيْنَ كُلُّهُنَّ تَأْتِيْ بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ إِنْ شَاءَ اللهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللهُ فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيلِ اللهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُوْنَ۔

اور لیث بن سعد نے کہا[2] مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انھوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سُنا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا حضرت سلیمان نے جو حضرت داؤد کے بیٹے تھے یوں کہا آج رات میں اپنی سو عورتوں یا ننانویں عورتوں پاس ضرور گھوم آؤں گا (سب سے صحبت کروں گا) اور ہر ایک عورت ایک بیٹا جنے گی جو سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا ان کے رفیق نے کہا انشاء اللہ لیکن حضرت سلیمان نے انشاء اللہ نہ کہا (بھول گئے)۔ پھر ان (سو یا ننانوے) عورتوں میں سے صرف ایک کو پیٹ رہا وہ بھی ادھورا بچہ جنی قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر انشاء اللہ کہتے تو سب عورتوں کے بچے جیتے سوار ہو کر جہاد کرتے۔

بَابٌ ۶۹ الشَّجَاعَةِ فِي الْحَرْبِ وَالْجُبْنِ

باب لڑائی میں بہادری اور بُزدلی (نامردی) کا بیان

۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ

ہم سے احمد بن عبدالملک بن واقد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید سے انھوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ بہادر اور سب

---

[1] یعنی بہشت لازم ہے جہاد کو اور جو کوئی جہاد کرے وہ ضرور بہشت میں جائے گا۔ چونکہ تلوار لڑائی کا بڑا ہتھیار ہے (اس لئے اسی کو خاص کیا اب جن جن ہتھیاروں سے لڑائی ہوتی ہے جیسے توپ تفنگ وغیرہ ان کے تلے بھی بہشت ہے ۱۲ منہ [2] اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا اور امام مسلم نے ۱۲ منہ۔

وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَهُمْ عَلٰى فَرَسٍ وَقَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا۔

۸۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَنَّهٗ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مَقْفَلَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَهُ النَّاسُ يَسْئَلُوْنَهٗ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَائَهٗ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ لَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا۔

بَابُ مَا يُتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ

۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيَّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ

زیادہ سخی تھے ایک بار ایسا ہوا مدینہ والے رات کو کچھ آواز سن کر گھبرا گئے کچھ لوگ ادھر گئے سب سے آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار تشریف لے گئے فرمانے لگے یہ گھوڑا کیا ہے دریا ہے[1]

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنھوں نے زہری سے کہا مجھ کو عمر بن محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی کہا مجھ سے محمد بن جبیر میرے والد نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن جبیر میرے والد نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد جبیر بن مطعمؓ (صحابی) نے ایک بار ایسا ہوا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے اور لوگ بھی تھے آپ جنگ حنین سے لوٹ کر آ رہے تھے (گنوار) لوگ آپ سے لپٹ گئے کوئی کچھ مانگنے کوئی کچھ اتنا آپ کو مجبور کیا کہ ببول کے درخت کی طرف دھکیل دیا آپ کی چادر اس میں اٹک کر رہ گئی اس وقت آپ ٹھہر گئے فرمایا میری چادر تو دو دیکھو اگر میرے پاس ان کانٹے دار درختوں کے شمار میں بیل بکری اونٹ وغیرہ ہوں جب بھی میں تم کو بانٹ دوں گا نہ تم مجھ کو بخیل پاؤ گے[2] نہ جھوٹا نہ بزدلا (نامرد)

باب بُزدلی (نامردی) سے پناہ مانگنا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے کہا میں نے عمرو بن میمون اودی سے سنا انھوں نے کہا سعد بن ابی وقاصؓ اپنے بیٹوں کو یہ دعا اس طرح سکھلاتے تھے جیسے مکتب کا استاد بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے سعد کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز

[1] یعنی بے تکان چلا ہی جاتا ہے کہیں رکتا یا اڑتا نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت بنفس نفیس یکہ و تنہا آواز کی طرف تشریف لے گئے اور دشمن کا کچھ ڈر نہ کیا سبحان اللہ شجاعت ایسی سخاوت ایسی حسن و جمال ظاہری ایسا کمالات باطنی ایسے قوت ایسی کہ نو بیویوں پاس ایک ہی شب میں ہو آتے وہ بھی اس وقت جب آپ کی عمر شریف پچاس سے متجاوز ساٹھ کے لگ بھگ تھی رحم و کرم ایسا کہ کبھی کسی سائل کو محروم نہیں کیا کبھی کسی سے بدلہ لینا نہیں چاہا جس نے معافی چاہی معاف کر دیا عبادت اور خدا ترسی ایسی کہ رات رات بھر نماز پڑھتے پڑھتے پاؤں ورم کر گئے تدبیر اور رواے ایسی کہ چند ہی روز میں عرب کا ملک شرک کی نجاست سے پاک کر دیا بڑے بڑے بہادروں اور اکھڑوں کو نیچا دکھا دیا کیا ان کمالات کو دیکھ کر بھی کسی کو آپ کی نبوت اور پیغمبری میں شک رہتا ہے لے یہودیو اور نصرانیو! جب تم موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو پیغمبر برحق جانتے ہو تو حضرت محمدؐ کو ان سے بھی پہلے پیغمبر ماننا چاہیے ایک پیغمبر کو ماننا اور دوسرے سے بلا وجہ انکار کرنا تری ہٹ دھرمی اور بے ایمانی ہے تو بہ کرو اور حق تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو ۱۲ منہ

[2] بخل کے ساتھ کذب اور جبن لازمی ہے جیسے سخاوت کے ساتھ صدق اور شجاعت ۱۲ منہ

الْكِتَابَةَ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ۔

کے بعد اس دعا کو پڑھ کر پناہ لیتے تھے وہ دعا یہ ہے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی (نامردی) سے اور پناہ مانگتا ہوں نکمی (خراب) عمر تک لوٹ جانے سے[1] اور پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے (یعنی دجال) سے اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے عبدالملک نے کہا میں نے یہ حدیث مصعب بن سعد سے بیان کی تو انھوں نے اس کی تصدیق کی۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی (بے طاقتی) اور کاہلی (سستی) اور نامردی اور بڑھاپے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کی خرابی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے

بَابٌ مَنْ حَدَّثَ بِمَشَاهِدِهِ فِي الْحَرْبِ قَالَهُ أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ۔

باب جو شخص اپنی لڑائی کے کارنامے بیان کرے[2]

اس باب میں ابوعثمان نے سعد سے روایت کی[3]

۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ صَحِبْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَسَعْدًا وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انھوں نے محمد بن یوسف سے انھوں نے سائب بن یزید سے انھوں نے کہا میں طلحہ بن عبیداللہ اور سعد بن ابی وقاص اور مقداد بن اسود اور عبدالرحمٰن بن عوف صحابیوں کے ساتھ رہا میں نے ان میں سے کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے نہیں سنا صرف طلحہ سے سنا وہ جنگ احد کا حال بیان کرتے تھے[4]

بَابٌ وُجُوبِ النَّفِيرِ وَمَا يَجِبُ مِنَ الْجِهَادِ وَالنِّيَّةِ وَقَوْلِهِ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَ

باب جہاد کیلئے نکل کھڑا ہونا واجب ہے، اور جہاد کی نیت رکھنے کا وجوب اور اللہ تعالیٰ نے سورہ براءت میں فرمایا مسلمانو! ہلکے

---

[1] یعنی اس قدر بوڑھا ضعیف ہونے سے کہ عقل اور حواس میں فتور آجائے عبادت کی طاقت نہ رہے جیسے آدمی بچپنے میں ضعیف اور نادان ہوتا ہے ایسا ہی بہت بوڑھا ہو کر بھی اسی حالت میں عود کرتا ہے ۱۲ منہ
[2] دوسرے مسلمانوں کی ہمت بڑھانے کے لئے ان کو شوق دلانے کے لئے تو یہ جائز ہے نہ ریا اور ناموری کی نیت سے ۱۲ منہ
[3] یہ روایت مغازی میں آئے گی کہ سعد نے کہا پہلے پہل خدا کی راہ میں مجھ کو تیر لگا ۱۲ منہ
[4] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس جنگ میں صرف طلحہ اور سعد رہ گئے تھے اور طلحہ رض کا ہاتھ شل ہو گیا تھا انہوں نے مشرکوں کے وار اپنے ہاتھ پر لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا ۱۲ منہ

جَاهِدُوْا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ الْآيَةَ وَقَوْلِهِ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ إِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ إِلٰى قَوْلِهِ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ انْفِرُوْا ثُبَاتٍ سَرَايَا مُتَفَرِّقِيْنَ يُقَالُ أَحَدُ الثُّبَاتِ ثُبَةٌ۔

ہو یا بھاری نکل کھڑے ہو[1] اور اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرو اگر تم جانو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر سہل سے کچھ فائدہ ملنے والا ہوتا اور سفر بھی بیچ بیچ کا تو (اے پیغمبر) وہ ضرور تیرے ساتھ رہتے پر ان کو تو یہ راہ (تبوک کی) دور معلوم ہوئی اور اب قسم کھائیں گے اخیر آیت تک اور اللہ نے (اسی سورت میں) فرمایا مسلمانو جب تم سے کہا جاتا ہے جہاد کے لئے نکلو تو تم کو کیا ہو گیا ہے زمین پر ڈھیر ہو جاتے ہو کیا تم آخرت کے بدل دُنیا کی زندگی پر خوش ہو اخیر آیت واللہ علی کل شئ قدیر تک ابن عباسؓ سے منقول ہے[2] یہ جو قرآن شریف میں ہے (سورہ نساء میں) فانفروا ثبات اس کا معنی یہ ہے جدا جدا ٹکڑیاں بن کر نکلو ثبات کا مفرد ثبۃ ہے

۹۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا مجھ سے منصور نے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے جس دن مکہ فتح ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد اور جہاد کی نیت باقی ہے (وہ قیامت تک قائم رہے گی) اور جب تم سے کہا جائے جہاد کیلئے نکلو (فوراً) نکل کھڑے ہو۔

بَابُ ۳۷ الْكَافِرِ يَقْتُلُ الْمُسْلِمَ ثُمَّ يُسْلِمُ فَيُسَدِّدُ بَعْدُ وَيُقْتَلُ۔

باب اگر کفر کی حالت میں مسلمانوں کو مارے اور پھر مسلمان ہو جائے، اسلام پر مضبوط رہے، اور اللہ کی راہ میں مارا جائے

۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ إِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنس دیگا (دنیا میں) ایک کو دوسرے نے قتل کیا ہو گا اور دونوں بہشت میں جائیں گے پہلا اس لئے کہ اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور مارا گیا اور دوسرا جو قاتل تھا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو توبہ کی توفیق دی (وہ مسلمان ہوا) پھر اللہ کی راہ میں شہید ہوا۔

---

[1] یعنی جوان ہو یا بوڑھا مال دار ہو یا مفلس مجرد ہو یا عیال دار بیکار ہو یا با کار ۱۲ منہ [2] اس کو طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ

۹۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحُوهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْهِمْ لِي فَقَالَ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ لَا تُسْهِمْ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ ابْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَاعَجَبًا لِوَبْرٍ تَدَلّٰى عَلَيْنَا مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعٰى عَلَيَّ قَتْلَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيَّ وَلَمْ يُهِنِّي عَلٰى يَدَيْهِ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَسْهَمَ لَهُ أَمْ لَمْ يُسْهِمْ لَهُ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِيهِ السَّعِيدِيُّ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ السَّعِيدِيُّ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ -

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے کہا مجھ کو عنبسہ بن سعید نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ خیبر میں تھے لوگ خیبر کو فتح کر چکے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھی (لوٹ کے مال میں) حصہ دلائیے سعید بن عاص کا بیٹا (ابان) کہنے لگا یا رسول اللہ اسکو حصہ نہ دلائیے ابوہریرہؓ نے کہا یہ ابان تو نعمان بن قوقل کا قاتل ہے[2] (جس کو جنگ احد میں ابان نے قتل کیا تھا ابان اس وقت تک مسلمان نہیں ہوا تھا) ابان نے یہ سن کر کہا اس جانور سے تعجب ہے[3] یعنے ابوہریرہؓ سے ابھی تو پہاڑ کی چوٹی سے اترا ہے[4] (بکریاں چراتے چراتے یہاں آگیا ہے) اور ایک مسلمان کے قتل کا مجھ پر الزام لگاتا ہے (اس کو یہ خبر نہیں کہ) اللہ نے میری وجہ سے اس کو عزت دی (شہادت نصیب کی) اور مجھ کو اس کے ہاتھ سے ذلیل نہیں کیا (اگر میں اُس وقت مارا جاتا تو دوزخی ہوتا) عنبسہ نے کہا میں نہیں جانتا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہؓ کو حصہ دلایا یا نہیں۔ سفیان نے کہا یہ حدیث مجھ سے (عمرو بن یحییٰ) سعیدی نے بیان کی انہوں نے اپنے دادا سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے امام بخاری نے کہا سعیدی کا نام عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص ہے۔

[1] معلوم ہوا کہ اسلام لانے سے اور جہاد کرنے سے کفر کے سبب گناہ اُتر جاتے ہیں امام احمد اور ہمام کی روائیت سے یہ صراحت نکلتی ہے کہ دو شخصوں میں ایک مومن تھا ایک کافر پس اگر ایک مسلمان دُوسرے مسلمان کو عمداً قتل کرے پھر قاتل توبہ کرے اور اللہ کی راہ میں شہید ہو تو اس کا گناہ معاف نہ ہوگا ابن عباسؓ کا یہی قول ہے کہ قاتل مومن کی توبہ مقبول نہیں اور جمہور علماء کہتے ہیں کہ اس کی توبہ صحیح ہے اور آیت ومن قتل مؤمنًا مُتَعَمِّدًا بہ طریق تغلیظ ہے کہ لوگ اس سے باز رہیں اور خلود سے مراد بہت مدت تک رہنا ہے اللہ اعلم ۱۲ منہ [2] نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن اصرم بن فہر بن غنم صحابی ہیں توقل ان کے دادا ثعلبہ کا لقب تھا وہ احد کے دن ابان کے ہاتھ سے شہید ہوئے تھے کہتے ہیں انہوں نے اس دن یہ دعا کی تھی یا اللہ سورج ڈوبنے سے پہلے میں بہشت میں چلتا پھروں یہ دعا قبول ہوئی اور وہ شہید ہوئے ۱۲ منہ [3] حدیث میں وبر کا لفظ ہے وبر ایک جانور ہے بلی سے کچھ چھوٹا اسکی دم لمبی نہیں ہوتی اس کا کھانا حلال ہے عرب لوگ اس کو غنم بنی اسرائیل بھی کہتے ہیں ۱۲ منہ [4] حدیث میں قدوم ضان کا لفظ ہے بعضوں نے کہا قدوم ضان ایک پہاڑ کا نام ہے۔ جو دوس کے ملک میں ہے۔ یعنی ابوہریرہؓ کی قوم میں ۱۲ منہ ؛

بَابٌ مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ عَلَى الصَّوْمِ

۹۳- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ لَا يَصُومُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ الْغَزْوِ فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَرَهُ مُفْطِرًا إِلَّا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى۔

باب جہاد کو روزے پر مقدم رکھنا (یعنے نفلی روزوں پر)

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ثابت بنانی نے کہا میں نے انس بن مالک سے سُنا وہ کہتے تھے ابو طلحہ (زید بن سہل) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جہاد کی وجہ سے (نفلی) روزہ نہیں رکھا کرتے تھے (تا کہ طاقت کم نہ ہو) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو میں نے انکو افطار کی حالت میں نہیں دیکھا سوا عید فطر اور عید ضحٰی کے ہمیشہ روزہ رکھتے

بَابٌ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ

۹۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ۔

باب اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جانیکے سوا شہادت کی اور سات صورتیں ہیں[1]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے سمی سے اُنھوں نے ابو صالح سے اُنھوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید پانچ شخص ہیں جو طاعون سے مرے جو پیٹ کے عارضے سے جو ڈوب کر جو مکان گر کر جو اللہ کی راہ میں مارا جائے

۹۵- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

ہم سے بشیر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عاصم بن سلیمان نے اُنھوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کے لیے[2]

بَابٌ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللهُ الْمُجَاهِدِينَ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ نساء میں) فرمانا مسلمانوں میں جو لوگ معذور نہیں ہیں اور جہاد سے بیٹھ رہیں اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو اپنے مال اور جان سے

---

[1] امام بخاری جو حدیث اس باب میں لائے اس میں تو سات صورتیں مذکور نہیں ہیں لیکن انھوں نے اشارہ کیا اس روایت کی طرف جو امام مالک نے موطا میں نکالی جابر بن عتیک سے اس میں یوں ہے کہ قتل فی سبیل اللہ کے سوا شہادت کی اور سات صورتیں ہیں اور چونکہ اس کا اسناد امام بخاری کی شرط پر نہ تھا اس لئے اسکو نہ لا سکے دوسری روایتوں میں جو جل کر مرجائے یا ذات الجنب میں مرے یا عورت زچگی میں یا آدمی اپنے مال اور عزت کی حفاظت میں یا سفر میں یا سانپ بچھو کے کاٹنے سے یا درندے کے پھاڑنے سے وہ سب شہید ہیں ۱۲ منہ

[2] تو اس سے بھاگنا مکروہ اور منع ہے طاعون ایک مشہور بیماری ہے یعنی گلے یا بغل میں ایک ورم ہو جاتا ہے اور بخار آ کر آدمی دو روز میں مرجاتا ہے انگریز لوگ اس کو پلیگ اور بیوبانگ فیور کہتے ہیں آج کل یہ بیماری ہندوستان کے اکثر حصوں میں پھیلی ہے اور حضرت مجدد کے زمانہ میں یعنی جہانگیر بادشاہ کے عہد حکومت میں بھی یہ بیماری ہندوستان میں بڑے زور شور کے ساتھ آ چکی ہے ۱۲ منہ

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً وَّكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔

۹۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَجَآءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا وَشَكَا ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ضَرَارَتَهٗ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ۔

۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِى الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلٰى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَجَآءَهٗ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَّهُوَ يُمِلُّهَا عَلَىَّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُّ وَكَانَ رَجُلًا اَعْمٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ عَلَىَّ حَتّٰى خِفْتُ اَنْ تُرَضَّ فَخِذِيْ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ۔

بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ۔

۹۸۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ

جہاد کریں بیٹھ رہنے والوں پر (جو معذور نہ ہوں) ایک درجے کی فضیلت دی ہے اور سب سے اچھا وعدہ کیا ہے اور جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں سے بڑھ کر ثواب دیا اخیر آیت غفورا رحیما تک۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے ابو اسحاق سے انھوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سُنا وہ کہتے تھے جب (سورۂ نساء کی) یہ آیت لایستوی القاعدون من المومنین[1] اُتری تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زید بن ثابت کو بلایا وہ ہڈی لیکر آئے اسپر یہ آیت لکھی عبداللہ بن ام کلثوم جو اندھے تھے آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے اندھے پن کا شکوہ کیا اسوقت یوں اُترا لایستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر[2]

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد زہری نے کہا مجھ سے صالح بن کیسان نے بیان کیا انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے سہل بن سعدؓ ساعدی سے انھوں نے کہا میں نے مروان بن حکم تابعی کو مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھا میں اس کے بازو (پہلو) میں بیٹھ گیا اس نے کہا کہ زید بن ثابت نے اس کو خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (سورۂ نساء کی) یہ آیت لکھوائی لایستوی القاعدون من المومنین والمجاھدون فی سبیل اللہ اتنے میں عبداللہ بن ام کلثوم آپکے پاس آئے آپ یہی آیت لکھوا رہے تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں (معذور ہوں) اگر جہاد کی طاقت ہوتی تو بیشک میں جہاد کرتا وہ آنکھوں سے اندھے تھے تب اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتارنا شروع کی اس وقت آپ کی ران میری ران پر رکھی ہوئی تھی آپ کی ران (وحی کے اثر سے) ایسی بوجھل ہوگئی میں سمجھا کہاں میری ران ٹوٹ جاتی ہے پھر وحی موقوف ہوئی اللہ نے یہ لفظ اتارا غیر اولی الضرر۔

باب کافروں سے لڑتے وقت صبر کرنا

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن

[1] پہلے یہ آیت یوں اُتری تھی لایستوی القاعدون من المومنین والمجاھدون اخیر تک اس میں غیر اولی الضرر یہ الفاظ نہ تھے ۱۲ منہ

[2] اللہ تعالیٰ نے جو لوگ معذور ہیں جیسے لولے لنگڑے اپاہج اندھے ان کو نکال لیا کیونکہ وہ اگر بیٹھ رہیں تو ان کا درجہ کم نہیں ہو سکتا کس لئے کہ وہ جہاد کی طاقت نہیں رکھتے ۱۲ منہ

بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى كَتَبَ فَقَرَأْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا۔

عمرو نے کہا ہم سے ابواسحاق نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن ابوالنضر سے کہ عبداللہ بن ابی اوفیٰ (صحابی) نے عمرو بن عبیداللہ کو ایک خط لکھا میں نے ان کا خط پڑھا اس میں یہ لکھا تھا جب تم کافروں سے بھڑ جاؤ۔ تو صبر کرو[1]۔

بَابٌ التَّحْرِيضِ عَلَى الْقِتَالِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ۔

باب مسلمانوں کو کافروں سے لڑنے کی رغبت دلانا اور

اللہ تعالیٰ نے سورۃ انفال میں فرمایا اے پیغمبر مسلمانوں کو کافروں سے لڑنے کا شوق دلا

۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذٰلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ۔ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ۔

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابواسحاق نے انھوں نے حمید سے کہا میں نے انس سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی طرف تشریف لے گئے (جو مدینہ کے گرد کھودی جا رہی تھی) دیکھا تو مہاجرین اور انصار سردی کے دنوں میں صبح صبح اس کو کھود رہے ہیں ان کے پاس غلام بھی نہ تھے جو یہ کام کر لیتے جب آپ نے ان کی محنت اور بھوک کی حالت دیکھی تو یہ شعر فرمایا[2] درحقیقت جو مزہ ہے آخرت کا ہے مزہ بخش دے انصار اور پردیسیوں کو اے خدا[3] انھوں نے یہ شعر جواب میں پڑھے۔

اے پیغمبر محمدؐ سے یہ بیعت ہم نے کی
جب تلک ہے زندگی لڑتے رہیں گے ہم سدا

بَابُ حَفْرِ الْخَنْدَقِ۔

باب۔ خندق کھودنے کا بیان[4]

۱۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ وَيَقُولُونَ

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا
عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

ہم سے ابومعمر (عبداللہ بن عمرو) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے عبدالعزیز نے انہوں نے انسؓ سے انھوں نے کہا انصار اور مہاجرین مدینہ کے گرد خندق (کھائی) کھود رہے تھے اور اپنی پیٹھ پر مٹی ڈھو رہے تھے اور یہ شعر پڑھتے جاتے تھے۔

اپنے پیغمبر محمدؐ سے یہ بیعت ہم نے کی
جب تلک ہے زندگی اسلام پہ قائم سدا

---

[1] مقابلہ سے منہ نہ موڑو بشرطیکہ کافر دو چند سے زیادہ نہ ہوں اگر دو چند سے زیادہ ہوں تو بھاگ جانا درست ہے گو لڑنا اور جمے رہنا افضل ہے ۱۲ منہ [2] یہ عبداللہ بن رواحہ کے شعر ہیں بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے اور جو کلام بغیر قصد کے موزوں نکل آئے وہ شعر نہیں کہلاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم شاعر نہ تھے ۱۲ منہ [3] پردیسیوں سے مراد مہاجرین ۱۲ منہ [4] یہ جنگ شوال ۵ھ ہجری میں ہوئی ۱۲ منہ

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيبُهُمْ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ شعر پڑھ کر ان کو جواب دے رہے تھے فائدہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا فائدہ کر دے بابرکت تو انصار اور مہاجر لے خدا

۱۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رض كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ وَيَقُولُ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے ابو اسحاق سے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب خندق کھودی گئی) تو (بنفس نفیس) مٹی ڈھو رہے تھے اور یہ (مصرع) پڑھتے جاتے تھے ع تو ہدایت گر نہ کرتا تو نہ ملتی ہم کو راہ

۱۰۲ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْقُلُ التُّرَابَ وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ۞ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَصَلَّيْنَا ۞ فَأَنْزِلِ السَّكِينَةَ عَلَيْنَا ۞ وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا ۞ إِنَّ الْأُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ۞ إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا ۞

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے ابو اسحاق سے انھوں نے براء بن عازبؓ سے انھوں نے کہا میں نے غزوہ احزاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خود اپنی ذات (بابرکت) سے مٹی ڈھو رہے تھے اور آپ کے گورے گورے پیٹ کو مٹی نے چھپا لیا تھا آپ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے ؎ تو ہدایت گر نہ کرتا تو کہاں ملتی نجات ۞ کیسے پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم زکوٰۃ ۞ اب اتار ہم پر تسلی او شہ عالی صفات ۞ پاؤں جموا دے ہمارے دے لڑائی میں ثبات ۞ بے سبب ہم پر یہ کافر ظلم چڑھ آئے ہیں ۞ جب وہ بہکائیں ہمیں سنتے نہیں ہم ان کی بات ۞ [1]

بَابٌ مَنْ حَبَسَهُ الْعُذْرُ عَنِ الْغَزْوِ

باب جو شخص عذر سے جہاد میں شریک نہ ہو۔

۱۰۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ إِنَّ أَقْوَامًا بِالْمَدِينَةِ خَلْفَنَا مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا فِيهِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ وَقَالَ مُوسٰى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ النَّبِيُّ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے حمید نے ان سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم تبوک کی لڑائی سے لوٹے دوسری سند ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے حمید سے انھوں نے انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لڑائی میں (جنگ تبوک میں) آپ نے فرمایا کچھ لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں (جہاد کو نہیں آئے) مگر ہم جس گھاٹی یا میدان میں چلے وہ (گویا) ہمارے ہمراہ تھے کیونکہ عذر کی وجہ سے رک گئے (جہاد کا ثواب ان کو مل گیا) اور موسیٰ بن اسمٰعیل نے یوں کہا ہم سے حماد نے بیان کیا انھوں نے حمید سے موسیٰ بن انس سے [2] انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] یعنی جب وہ ہم کو گمراہ کرنے اور شرک اور کفر میں پھنسانے کی تدبیر کرتے ہیں تو ہم ان کی بات نہیں مانتے [2] اس سند میں حمید اور انس کے درمیان موسیٰ بن انس کا واسطہ ہے لیکن امام بخاری نے اگلی سند کو جس میں یہ واسطہ نہیں ہے زیادہ صحیح قرار دیا ہے۔ ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ الْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

باب ۸۱ فَضْلِ الصَّوْمِ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَسُهَيْلُ بْنُ اَبِىْ صَالِحٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ اَبِىْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍؓ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

باب ۸۲ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۱۰۵۔ حَدَّثَنِىْ سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ اَىْ فُلُ هَلُمَّ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَاكَ الَّذِىْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ۔

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّمَا اَخْشٰى عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِىْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْاَرْضِ ثُمَّ ذَكَرَ زَهْرَةَ الدُّنْيَا

سے پھر یہی حدیث نقل کی امام بخاری نے کہا پہلی سند جس میں موسیٰ کا واسطہ نہیں ہے صحیح ہے

باب جہاد میں روزہ رکھنے کی فضیلت

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو یحییٰ بن سعید اور سہیل بن ابی صالح نے خبر دی ان دونوں نے نعمان بن ابی عیاش سے سنا انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی اللہ کی راہ میں (جہاد میں) ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا منہ دوزخ سے ستر برس کی راہ دور رکھے گا۔

باب اللہ کی راہ (جہاد) میں خرچ کرنے کی فضیلت

مجھ سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی اللہ کی راہ میں ایک جوڑا (کسی چیز کا)[1] خرچ کرے اس کو قیامت کے دن بہشت کے ہر دروازے کے چوکیدار بلائیں گے ادھر سے آ ادھر سے آ یہ سن کر ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا شخص کسی دروازے سے بھی جائے اس کو نقصان نہیں آپ نے فرمایا مجھے امید ہے تم انہی لوگوں میں ہو گے (جو بہشت کے ہر دروازے سے بلائے جائیں گے

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح نے کہا ہم سے ہلال نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوسعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے فرمایا میں اپنے بعد جس بات کا تم پر بہت ڈرتا ہوں وہ یہ ہے کہ زمین کی برکتیں (مال و دولت روپیہ پیسہ اناج وغیرہ) تم پر کھل جائیں گے (مالدار ہو جاؤ گے، پھر آپ نے دنیا کی آرائش کا بیان

[1] مثلاً دو روپیہ دو اشرفیاں دو کپڑے دو گھوڑے دو اونٹ دو تلواریں دو بندوقیں وغیرہ ۱۲ منہ

فَبَدَأَ بِاَحَدِهِمَا وَثَنّٰى بِالْاُخْرٰى فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا يُوْحٰى اِلَيْهِ وَسَكَتَ النَّاسُ كَاَنَّ عَلٰى رُءُوْسِهِمُ الطَّيْرَ ثُمَّ اِنَّهٗ مَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ الرُّحَضَاءَ فَقَالَ اَيْنَ السَّائِلُ اٰنِفًا اَوَخَيْرٌ هُوَ ثَلٰثًا اِنَّ الْخَيْرَ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِالْخَيْرِ وَاِنَّهٗ كُلَّمَا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ لِمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ فَجَعَلَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَمَنْ لَّمْ يَاْخُذْهُ بِحَقِّهٖ فَهُوَ كَالْاٰكِلِ الَّذِيْ لَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ عَلَيْهِ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

شروع کیا ایک بات بیان کی پھر دوسری اتنے میں ایک شخص (نام نامعلوم کھڑا) ہو کہنے لگا یارسول اللہ کیا بھلائی (نعمت دنیا کی مال و دولت) سے برائی پیدا ہوگی یہ سن کر آپ خاموش ہو رہے ہم سمجھے آپ پر وحی آرہی ہے لوگ بھی ایسے خاموش تھے جیسے ان کے سروں پر چڑیاں ہیں (وہ انکا شکار کرنا چاہتے ہیں) پھر آپ نے اپنے منہ سے پسینا پونچھا اور فرمایا وہ پوچھنے والا کہاں گیا کیا مال (دولت) بھلائی ہی ہوتی ہے بھلائی ہی ہوتی ہے تین بار فرمایا[1] بھلائی سے تو بھلائی پیدا ہوتی ہے دیکھو بہار کے موسم میں جب ہری گھاس پیدا ہوتی ہے وہ جانور کو مار ڈالتی ہے یا مرنے کے قریب کر دیتی ہے مگر وہ جانور بچ جاتا ہے جو ہری ہری دوب چرتا ہے کوکھیں بھرتے ہی سورج کے سامنے جا کھڑا ہوتا ہے لید پیشاب کرتا ہے پھر (اس کے ہضم ہو جانے کے بعد) اور چرتا ہے اور یہ دنیا کا مال ظاہر میں ہرا بھرا شیریں ہے اور مسلمان شخص اچھا رفیق ہے بشرطیکہ اس کو اللہ کی راہ (جہاد میں) اور یتیموں اور محتاجوں میں خرچ کرے اور جو شخص ناحق کسی کا مال اڑالے اس کی مثال اس بیمار شخص کی سی ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور یہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا۔

بَابُ ۸۳ فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا اَوْ خَلَفَهٗ بِخَيْرٍ۔

باب جو شخص غازی کا سامان تیار کر دے یا اس کے پیچھے اس کے گھر بار کی خبر رکھے اس کی فضیلت۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُسْرُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے حسین بن فلان کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے ابو سلمہ نے کہا مجھ سے بسر بن سعید نے کہا مجھ سے زید بن خالد جہنی (صحابی) نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جہاد کے لئے کسی غازی کا سامان کر دے اس نے گویا خود جہاد کیا (اتنا ہی ثواب ملے گا) اور جس نے غازی کے گھر کی اس کے پیچھے خبر رکھی اس نے گویا خود جہاد کیا۔

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے اسحاق

[1] یعنی دنیا کا مال و دولت جو ضرورت سے زیادہ ہو کوئی عمدہ چیز اور نعمت نہیں بلکہ خدا کی آزمائش ہے اکثر آدمی اس کی وجہ سے خدا سے غافل ہو جاتے ہیں اس صورت میں مال و دولت آفت ہے اللہ تعالیٰ اس کے شر سے بچائے ۱۲ منہ

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَكُنْ یَدْخُلُ بَیْتًا فِی الْمَدِیْنَةِ غَیْرَ بَیْتِ اُمِّ سُلَیْمٍ اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِهٖ فَقِیْلَ لَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوْهَا مَعِیْ۔

بن عبداللہ سے اُنھوں نے انس سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں سوا اپنی بی بیوں کے کسی عورت کے گھر میں آمد و رفت نہ رکھتے مگر ام سلیم پاس جایا کرتے لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا مجھے اس پر رحم آتا ہے اس کا بھائی (حرام بن ملحان) میرے کام میں مارا گیا [1]

بَابُ التَّحَنُّطِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب لڑائی کے وقت خوشبو لگانا

۱۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَنَسٍ قَالَ وَذَكَرَ یَوْمَ الْیَمَامَةِ قَالَ اَتٰی اَنَسٌ ثَابِتَ بْنَ قَیْسٍ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَیْهِ وَهُوَ یَتَحَنَّطُ فَقَالَ یَا عَمِّ مَا یَحْبِسُكَ اَنْ لَّا تَجِیْءَ قَالَ الْاٰنَ یَا ابْنَ اَخِیْ وَجَعَلَ یَتَحَنَّطُ یَعْنِیْ مِنَ الْحَنُوْطِ ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ فَذَكَرَ فِی الْحَدِیْثِ انْكِشَافًا مِّنَ النَّاسِ فَقَالَ هٰكَذَا عَنْ وُّجُوْهِنَا حَتّٰی نُضَارِبَ الْقَوْمَ مَا هٰكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا عَوَّدْتُمْ اَقْرَانَكُمْ رَوَاهُ حَمَّادٌ

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے اُنھوں نے موسیٰ بن انس سے اُنھوں نے یمامہ کے جنگ کا ذکر کیا [2] تو کہا میرے باپ انس بن مالک ثابت بن قیس رض پاس آئے [3] وہ اپنی رانیں کھولے خوشبو لگا رہے تھے [4] انس نے ان سے پوچھا چچا تم جنگ میں کیوں نہیں آتے اُنھوں نے کہا بھتیجے ابھی آتا ہوں اور پھر خوشبو لگانے لگے پھر (کفن وغیرہ پہن کر) مجاہدین کی صف میں آن بیٹھے انس رض نے کہا اس جنگ میں ذرا مسلمانوں کو شکست ہوئی تو ثابت نے لوگوں سے کہا ہٹ جاؤ ہم کو جگہ دو ہم کافروں سے لڑیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں ایسا نہیں کرتے تھے (صف سے سرکتے نہ تھے بلکہ لڑتے رہتے) تم نے اپنے دشمنوں کو بری عادت ڈالی (ان سے بھاگنے لگے وہ حملہ کرنے لگے) اس حدیث کو حماد نے ثابت سے

---

[1] اوپر قصہ گذر چکا ہے کہ حرام بن ملحان ان ستر لوگوں میں جو بیر معونہ پر دغا سے مارے گئے شریک تھے بعضوں نے کہا ام سلیم آپ کی رضاعی خالہ تھیں بعضوں نے کہا یہ آپ کا خاصہ تھا کہ آپ کو غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت درست تھی اس لئے کہ آپ شیطان کے شر سے معصوم تھے باب کی مطابقت اس طرح پر ہے کہ حرام بن ملحان اللہ کی راہ میں گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر بار عزیز و اقربا کی خبر رکھی ۱۲ منہ [2] جو مسیلمہ کذاب اور اس کے ساتھیوں سے ۱۲ھ ہجری ابوبکر صدیق کی خلافت میں ہوئی یمامہ ایک شہر تھا یمن کا جو طائف سے دو منزل پر واقع ہے ۱۲ منہ [3] یہ انصار کے خطیب تھے مشہور شخص ہیں ۱۲ منہ [4] معلوم ہوا ران ستر نہیں ہے اس کا بیان اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ [5] طبرانی کی روایت میں ہے کہ ثابت بن قیس دو سفید کپڑے کفن کے پہن کر خوشبو لگا کر میدان جنگ میں آئے اس وقت مسلمانوں کو شکست ہو چکی تھی انھوں نے کہا یا اللہ میں بیزار ہوں ان کافروں کے کام سے اور مسلمانوں نے جو کیا اس سے معذرت کرتا ہوں پھر کافروں پر حملہ کیا اور یہاں تک لڑے کہ شہید ہو گئے ان کی زرہ کسی نے چرا لی تھی خواب میں ایک شخص نے ان کو دیکھا انھوں نے بیان کیا کہ میری زرہ فلاں مقام میں رکھی ہوئی ہے اور چند وصیتیں کیں لوگوں نے زرہ اسی مقام میں پائی اور ان کی وصیتیں پوری کیں سبحان اللہ شجاعت اور بہادری صحابہ پر ختم تھی میدان جنگ میں جان بکف ہو کر جاتے اور پہلے ہی سے مرنے کی تیاری کر لیتے اگر صحابہ یہ شجاعت اور بہادری نہ کرتے اور اپنے خون نہ بہاتے تو آج دنیا میں اسلام کا وجود نہ ہوتا رضی اللہ عنہم اجمعین ۱۲ منہ

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ۔

روایت کیا انہوں نے انسؓ سے

بَابٌ ۸۵ فَضْلِ الطَّلِيعَةِ۔

باب جاسوسی ٹکڑی کی فضیلت (جو دشمن کی خبر لاتی ہے)

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انھوں نے محمد بن منکدر سے انھوں نے جابرؓ سے انھوں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے دن فرمایا بنی قریظہ کی خبر کون لاتا ہے[۱] سب چپ ہو رہے زبیر نے کہا میں لاتا ہوں پھر آپ نے فرمایا بنی قریظہ کی خبر کون لاتا ہے۔ زبیر نے کہا میں لاتا ہوں آپ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک حواری (سچا مددگار) ہوتا ہے میرا حواری زبیر ہے۔

بَابٌ ۸۶ هَلْ يُبْعَثُ الطَّلِيعَةُ وَحْدَهٗ

باب جاسوسی کے لئے ایک آدمی بھی جا سکتا ہے

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ قَالَ صَدَقَةُ اَظُنُّهٗ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَ النَّاسَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّاِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم سے محمد بن منکدر نے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے چاہا کہ بنی قریظہ کی خبر لائیں) صدقہ نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ خندق کے دن کا ذکر ہے تو زبیرؓ اٹھ کھڑے ہوئے (خبر لانے کا ذمہ لیا پھر آپ نے یہی درخواست کی زبیر مستعد ہو گئے پھر آپ نے لوگوں سے یہی درخواست کی زبیر مستعد ہو گئے تب آپ نے فرمایا دیکھو) ہر پیغمبر کا ایک سچا مددگار (حواری) ہوتا ہے میرا مددگار زبیرؓ ہے عوام کا بیٹا (جو آپ کے پھوپھی زاد بھائی تھے)

بَابٌ ۸۷ سَفَرِ الْاِثْنَيْنِ۔

باب دو آدمیوں کا مل کر سفر کرنا

۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ انْصَرَفْتُ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا اَنَا وَصَاحِبٌ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن شہاب نے انھوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابو قلابہ سے انھوں نے مالک بن حویرث سے انہوں نے کہا میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے (اپنے وطن کی طرف) لوٹا تو آپ نے مجھ سے اور میرے ایک ساتھی سے

---

[۱] ادھر تو ابوسفیان فوجیں لے کر مسلمانوں پر چڑھ آیا تھا ادھر یہ خبر پہنچی کہ بنی قریظہ کے یہودی بھی ان سے مل گئے اس بغلی گھونسے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت تردد ہوا فرمایا کون ان کی خبر لاتا ہے ۱۲ منہ [۲] یہ جو بعضی روایتوں میں ہے کہ حذیفہ خبر لائے تھے یہ اس کے خلاف نہیں کیونکہ حذیفہ قریش کے کافروں کی خبر لائے تھے اور زبیرؓ بنی قریظہ کی ۱۲ منہ

إِلَى أَذَّنَا وَأَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا۔

(جو مالک کے چچازاد بھائی تھے) فرمایا دونوں لستے میں اذان اور اقامت کہنا (یعنی دونوں میں سے کوئی) اور جو عمر میں بڑا ہو وہ امام ہے[1]

بَابٌ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

باب گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک برکت بندھی ہے[2]

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيمَةِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک برکت رہے گی۔

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ وَابْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيمَةِ قَالَ سُلَيْمٰنُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ تَابَعَهُ مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن اور سعید بن ابی السفر سے انھوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عروہ بن جعد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت تک گھوڑوں کی پیشانی سے برکت بندھی ہے سلیمان بن حرب نے اس حدیث کو شعبہ سے انہوں نے حصین اور سعید سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عروہ بن ابی الجعد سے روایت کیا ابن الجعد کے بدل میں بن ابی الجعد کہا اور سلیمان کی طرح مسدد نے بھی ہشیم سے انہوں نے حصین سے انہوں نے عروہ بن ابی الجعد سے روایت کیا[3]

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوالتیاح سے انہوں نے انس ابن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے۔

---

[1] یہ حدیث اوپر کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے یہاں امام بخاری اس لئے اس کو لائے کہ ایک حدیث میں یوں وارد ہوا ہے کہ اکیلا سفر کرنے والا شیطان ہے اور دو شخص سفر کرنے والے دو شیطان ہیں اور تین شخص جماعت ہیں اس حدیث کی رو سے بعضوں نے دو شخصوں کا سفر مکروہ رکھا ہے امام بخاری نے اس حدیث سے اس کا جواز نکالا معلوم ہوا کہ ضرورت سے دو آدمی بھی سفر کر سکتے ہیں مگر بے ضرورت مکروہ ہے اگلی حدیث کا یہی مطلب ہے ۱۲ منہ

[2] گھوڑا بڑا شریف جانور ہے اور آدمی کے بعد سب جانوروں سے اس کا درجہ زیادہ ہے مطلب یہ ہے کہ برکت گھوڑے کے لئے لازمی ہے اور جو شخص گھوڑا رکھے گا پروردگار اس کو برکت دے گا بشرطیکہ نیت بخیر ہو ۱۲ منہ [3] مسدد نے بھی ابوالجعد کہا ابن مدینی نے کہا یہی ٹھیک ہے اور ابن ابی حاتم نے کہا کہ ابوالجعد کا نام سعد تھا سلیمان کی روایت ابونعیم کے مستخرج میں اور مسدد کی روایت ان کے مسند میں ہے ۱۲ منہ

بَابُ ۸۹ اَلْجِهَادُ مَاضٍ مَعَ الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا الْعُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ۔

بَابُ ۹۰ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ۔

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدًا الْمَقْبُرِيَّ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ رض يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبَعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَبَوْلَهٗ فِيْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

بَابُ ۹۱ اِسْمِ الْفَرَسِ وَالْحِمَارِ

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ

باب امام (یعنی بادشاہ) عادل ہو یا ظالم (بشرطیکہ مسلمان ہو) کے ساتھ ہو کر جہاد قیامت تک قائم رہے گا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک برکت بندھی ہے [1][2]

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ذکریا نے انہوں نے عامر شعبی سے کہا ہم سے عروہ ابن ابی الجعد نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک برکت بندھی ہے یعنی آخرت میں ثواب اور دنیا میں لوٹ کا مال ملتا ہے [3]

باب جو شخص (جہاد کی نیت سے) گھوڑا رکھے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۃ انفال میں فرمایا) کافروں سے لڑنے کا سامان تیار رکھو جہاں تک ہو سکے اور گھوڑے باندھ کر رکھے

ہم سے علی بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو طلحہ بن ابی سعید نے خبر دی کہا میں نے سعید مقبری سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ابو ہریرہؓ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان کے ساتھ اللہ کے وعدے کو (جو اس نے مجاہدین کے لئے کیا ہے) سچا سمجھ کر جہاد کے لئے گھوڑا باندھ رکھے تو اس کی کھلائی پلائی لید پیشاب سب اس کے اعمال ترازو میں رکھے جائیں گے

باب گھوڑے گدھے کا نام رکھنا۔

ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے انہوں نے

---

[1] اور گھوڑا اسی واسطے متبرک ہے کہ وہ آلۂ جہاد ہے تو معلوم ہوا کہ جہاد بھی قیامت تک ہوتا رہے گا امام بخاری ابوداؤد کی یہ حدیث نہ لا سکے کہ جہاد واجب ہے تم پر ہر ایک بادشاہ اسلام کے ساتھ خواہ وہ نیک ہو یا بد گو کبیرہ گناہ کرتا ہو اور انس کی یہ حدیث کہ جہاد جب سے اللہ نے مجھ کو بھیجا قیامت تک قائم رہے گا اخیر میری امت دجال سے لڑے گی کسی ظالم کے ظلم یا عادل کے عدل سے جہاد باطل نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ دونوں حدیثیں ان کی شرط کے موافق نہ تھیں اس

[2] لئے آپ نے امام عادل کی قید نہیں لگائی یہی ترجمہ باب نکل آیا کہ بادشاہ عادل اور فاسق دونوں کے ساتھ ہو کر کافروں سے جہاد کرنا درست ہے ۱۲ منہ

[3] یعنی سب کا ثواب ملے گا دوسری حدیث میں ہے کہ اس کے دانے کے لئے جتنے جو دانے کرے گا ہر جو کے بدل یا ہر دانہ کے بدل ایک نیکی اس کی لکھی جائے گی یہ جب ہے کہ خالص خدا کی رضامندی کے لئے جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھے نہ فخر اور ناموری اور شہرت اور ریا کے لئے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ أَبُو قَتَادَةَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَكُوهُ حَتَّى رَآهُ أَبُو قَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ يُقَالُ لَهُ الْجَرَادَةُ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَتَنَاوَلَهُ فَحَمَلَ فَعَقَرَهُ ثُمَّ أَكَلَ فَأَكَلُوا فَقَدِمُوا فَلَمَّا أَدْرَكُوهُ قَالَ مَعَكُمْ شَيْءٌ مِنْهُ قَالَ مَعَنَا رِجْلُهُ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهَا ـ

ابو حازم سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے (حدیبیہ کے سال) اور اپنے چند ساتھیوں سمیت جو احرام باندھے تھے پیچھے رہ گئے لیکن ابو قتادہ احرام نہیں باندھے تھے ان کے ساتھیوں نے ایک گورخر دیکھا ابو قتادہ نے اس کو نہیں دیکھا انہوں نے اس کو چھوڑ دیا ابو قتادہ کو نہ بتلایا یہاں تک کہ ابو قتادہ نے خود اس کو دیکھ لیا جو اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے جس کا نام جرادہ تھا[۵۱] اور اپنے ساتھیوں سے کہا ذرا میرا کوڑا دے دو انہوں نے انکار کیا (کیونکہ وہ احرام باندھے تھے) آخر انہوں نے (خود اتر کر) لے لیا اور گورخر پر حملہ کیا اس کو زخمی کر کے گرا دیا پھر ابو قتادہ نے اس میں سے کھایا ان کے دوسرے ساتھیوں نے بھی کھایا (جو احرام باندھے تھے کیونکہ انہوں نے اس میں کچھ مدد نہیں کی تھی) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملے تو آپ نے پوچھا اس میں کا کچھ گوشت ہے ابو قتادہ نے کہا ایک ران ہے آپ نے وہ لے لی اور اس میں سے نوش کیا[۵۲]

۱۲۰ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطِنَا فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ اللُّحَيْفُ

ہم سے علی بن عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے معن بن عیسٰی نے کہا ہم سے ابی بن عباس بن سہل نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا (سہل بن سعد ساعدی) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا ہمارے باغ میں رہا کرتا تھا اس کو لحیف (یا لخیف) کہتے[۵۳]

۱۲۱ ـ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے یحیٰی بن آدم سے سنا کہا ہم سے ابو الاحوص (سلام بن سلیم) نے بیان کیا انہوں نے ابو اسحاق (عمرو بن عبداللہ) سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے معاذ بن جبل سے انہوں نے کہا میں ایک گدھے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواصی میں سوار تھا اس گدھے کا نام عفیر تھا[۵۴] آپ نے فرمایا معاذ تجھ کو معلوم ہے اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا پیغمبر خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کو پوجیں اور اس کے

---

[۵۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [۵۲] یہ حدیث اوپر کتاب الحج میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۵۳] بعض روایتوں میں لخیف ہے ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ گھوڑے کا نام رکھا گیا ۱۲ منہ [۵۴] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا۔

ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو بندہ شرک نہ کرتا ہو اللہ اسکو عذاب نہ کرے (ہمیشہ کیلئے دوزخ میں نہ رکھے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سناؤں آپ نے فرمایا نہیں وہ بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ [1]

۱۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا ایک بار مدینہ والوں کو گھبراہٹ ہوئی (دشمن آن پہنچا) آپ ہمارے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے جس کو مندوب کہتے تھے اور (لوٹ کر آئے) فرمایا ہم نے ڈر کی تو کوئی بات نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا کیا ہے گویا دریا ہے۔

بَابُ ۹۲ مَا يُذْكَرُ مِنْ شُؤْمِ الْفَرَسِ۔

باب بعضا گھوڑا منحوس ہوتا ہے۔

۱۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے تین ہی چیزوں میں نحوست ہوتی ہے گھوڑے اور عورت اور گھر میں۔

۱۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فَفِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابی حازم بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد الساعدی سے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے تین ہی چیزوں میں نحوست ہوتی ہے گھوڑے اور عورت اور گھر میں۔

بَابُ ۹۳ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً

باب گھوڑا رکھنے والے تین طرح کے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نحل میں) فرمایا اور گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو سواری اور آرائش کیلئے بنایا [3]

۱۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے

---

[1] اور دوسرے اعمال خیر میں کوشش کم کر دیں گے ایک روایت میں ہے کہ معاذ نے مرتے وقت یہ حدیث بیان کی ہوگی ۱۲ منہ [2] یعنی اگر نحوست کوئی چیز ہو تو ان تین چیزوں میں ہوگی جیسے آگے کی حدیث سے معلوم ہوتا اور داؤدی نے ابو بکر بن مکی کہ کوئی چیز نہیں اگر کوئی چیز ہو تو گھر اور گھوڑے اور عورت میں ہوگی اور ابن خزیمہ اور حاکم نے نکالا کہ دو شخص حضرت عائشہ کے پاس گئے اور کہا کہ ابو ہریرہ یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ تین چیزوں میں نحوست ہے گھوڑے اور عورت اور گھر میں یہ سن کر حضرت عائشہ بہت غصے ہوئیں اور کہنے لگیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہرگز نہیں فرمایا بلکہ آپ نے جاہلیت والوں کا یہ خیال فرمایا تھا کہ وہ ان چیزوں میں نحوست کے قائل تھے علماء نے اس میں اختلاف کیا کہ واقعی ان چیزوں میں نحوست ہوتی ہے یا نہیں اکثر نے انکار کیا ہے کیونکہ دوسری صحیح حدیث ہے کہ بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے نہ چھوت کوئی چیز ہے اور بعضوں نے کہا نحوست سے یہ مراد ہے کہ گھوڑا بد ذات شریر کاہل ہو یا عورت بد خو بدزبان ہو یا گھر تنگ ہو اور گندہ ہو اور ابو داؤد کی ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے بیان کیا یا رسول اللہ ہم ایک گھر میں جا کر رہے تو ہمارا شمار کم ہو گیا مال گھٹ گیا آپ نے فرمایا ایسے برے گھر کو چھوڑ دو ۱۲ منہ [3] اس آیت سے بعضوں نے گھوڑے اور خچر اور گدھے کے گوشت کی حرمت پر دلیل دی ہے حالانکہ یہ آیت حرمت کی دلیل نہیں ہو سکتی اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ آیت مکہ میں اتری اور بستی کے گدھوں کا گوشت خیبر میں حرام ہوا امام بخاریؒ نے یہ آیت لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ اگر زیب و زینت کیلئے بھی کوئی گھوڑا رکھے تو جائز ہے بشرطیکہ تکبر اور غرور نہ کرے اور گناہ کا کام ان سے نہ لے ۱۲ منہ

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلٰثَةٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَّلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِيْ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ فِيْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ فِيْ طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَاتٌ وَّلَوْ اَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ اَرْوَاثُهَا وَاٰثَارُهَا حَسَنَاتٍ لَّهٗ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَّسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَّهٗ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَّرِئَاءً وَّنِوَاءً لِّاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ عَلٰى ذٰلِكَ وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ

زید بن اسلم سے انہوں نے ابو صالح سمان سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے کسی کے لئے تو ثواب ہیں اور کسی کے لئے نہ ثواب نہ عذاب اور کسی کے لئے عذاب ہیں جس کے لئے ثواب ہیں وہ وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) ان کو باندھے ان کی رسی رمنے یا چمن میں ہی کر دے وہ جہاں تک اس کی لمبائی میں اس رمنے یا چمن میں چریں اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی اگر انہوں نے رسی تڑالی اور ایک زغن یا دو زغن مارے تو ان کی لید اور ان کے قدم سب اس کے لئے نیکیاں ہوں گی اگر وہ ندی پر جاکر خود پانی پی لیں گو مالک کی نیت پلانے کی نیت نہ ہو تب بھی اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی جس کے لئے عذاب ہیں وہ شخص ہے جو فخر اور ریا اور مسلمانوں کی بدخواہی کے لئے باندھے [1] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے (صعصعہ بن ناجیہ نے) گدھوں کو پوچھا آپ نے فرمایا گدھوں کے باب میں کوئی خاص حکم مجھ پر نہیں اترا مگر اکیلی جامع ایک یہ آیت ہے جو کوئی رتی برابر نیکی کرے وہ اس کو دیکھے گا اور جو کوئی رتی برابر برائی کرے وہ اس کو دیکھے گا [2]

بَابٌ ۹۴ مَنْ ضَرَبَ دَابَّةَ غَيْرِهٖ فِي الْغَزْوِ

باب جہاد میں دوسرے جانور کو مارنا۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَقِيْلٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ اَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ فَقُلْتُ لَهٗ حَدِّثْنِيْ بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَهٗ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ قَالَ اَبُوْ عَقِيْلٍ لَا اَدْرِيْ غَزْوَةً اَوْ عُمْرَةً فَلَمَّا اَنْ اَقْبَلْنَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عقیل (بشیر بن عقبہ) نے کہا ہم سے ابو المتوکل ناجی (علی بن داؤد) نے انہوں نے کہا میں جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس آیا میں نے ان سے کہا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سنا ہو وہ مجھ سے بیان کرو انہوں نے کہا میں ایک سفر (غزوہ تبوک) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ابو عقیل راوی کہتے ہیں مجھے یاد نہیں یہ سفر جہاد کا تھا یا عمرے کا تھا [3] خیر جب ہم مدینہ کو لوٹے تو آپ نے فرمایا جسکا جی چاہے

[1] اس روایت میں اس کا ذکر چھوڑ دیا جس کے لئے نہ ثواب ہیں نہ عذاب دوسری روایت میں اس کا بیان ہے وہ وہ شخص ہے جو اپنی تونگری کی وجہ سے اور اس لیے کہ کسی سے سواری نہ مانگنی پڑے باندھے پھر اللہ کا حق فراموش نہ کرے یعنی تنگی مانندے محتاج کو ضرورت کے وقت سوار کرے کوئی مسلمان رعایت مانگے تو اس کو دے ۱۲ منہ [2] اس جامع آیت کو بیان فرما کر لوگوں کو استنباط احکام کا طریقہ بتلایا کہ عموم آیات اور احادیث سے استدلال کر سکتے ہیں ۱۲ منہ [3] لیکن اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سفر غزوہ تبوک کا تھا ابن اسحاق نے کہا غزوہ ذات الرقاع کا سفر تھا ۱۲ منہ

اَنْ يَتَعَجَّلَ اِلٰی اَهْلِهٖ فَلْيَعْجَلْ قَالَ جَابِرٌ فَاَقْبَلْنَا وَاَنَا عَلٰی جَمَلٍ لِّیْ اَرْمَكَ لَيْسَ فِيْهِ شِيَةٌ وَّالنَّاسُ خَلْفِیْ فَبَيْنَا اَنَا كَذٰلِكَ اِذْ قَامَ عَلَیَّ فَقَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ اسْتَمْسِكْ فَضَرَبَهٗ بِسَوْطِهٖ ضَرْبَةً فَوَثَبَ الْبَعِيْرُ مَكَانَهٗ فَقَالَ اَتَبِيْعُ الْجَمَلَ قُلْتُ نَعَمْ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فِیْ طَوَائِفِ اَصْحَابِهٖ فَدَخَلْتُ اِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِیْ نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ لَهٗ هٰذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيْفُ بِالْجَمَلِ وَيَقُوْلُ الْجَمَلُ جَمَلُنَا فَبَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَاقٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَعْطُوْهَا جَابِرًا ثُمَّ قَالَ اسْتَوْفَيْتَ الثَّمَنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ۔

بَابُ ۹۵ الرُّكُوْبِ عَلَی الدَّابَّةِ الصَّعْبَةِ وَالْفُحُوْلَةِ مِنَ الْخَيْلِ۔

وَقَالَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ كَانَ السَّلَفُ يَسْتَحِبُّوْنَ الْفُحُوْلَةَ لِاَنَّهَا اَجْرٰی وَاَجْسَرُ۔

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍؓ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِیْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبٌ فَرَكِبَهٗ

وہ آگے بڑھ کر اپنے گھر والوں میں جلدی سے پہنچ جائے جابرؓ نے کہا یہ سن کر ہم (جلدی) چلے میں ایک کالے سرخ بے داغ اونٹ پر سوار تھا لوگ میرے پیچھے رہ گئے میں اسی طرح جا رہا تھا اتنے میں وہ اونٹ ماندہ ہو کر اڑ گیا آپ نے فرمایا جابر اپنا اونٹ تھامے پھر آپ نے ایک کوڑا اس کو مارا وہ کود کر چل نکلا[1] اور اونٹوں سے آگے بڑھ گیا آپ نے فرمایا یہ اونٹ بیچتا ہے میں نے عرض کیا ہاں بیچتا ہوں جب میں مدینہ پہنچا اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی اصحاب کے ساتھ مسجد میں تشریف لے گئے تو آپ کے پاس گیا اور اونٹ کو بلاط[2] کے ایک کونے میں باندھ دیا میں نے عرض کیا یہ آپ کا اونٹ حاضر ہے آپ باہر نکلے اور اونٹ کے گرد پھرنے لگے فرمانے لگے یہ ہمارا اونٹ ہے ہمارا اونٹ پھر آپ نے اونٹ کی قیمت میں سونے کے کئی اوقیے بھیجے اور فرمایا یہ جابر کو دے دو پھر مجھ سے پوچھا تو نے قیمت بھر پائی میں نے عرض کیا جی ہاں بھر پائی آپ نے فرمایا قیمت بھی لے اپنا اونٹ بھی لے (دونوں تیرے ہیں)

باب شریر یا سخت جانور اور نر گھوڑے پر سوار ہونا

اور راشد بن سعد (تابعی)[3] نے کہا صحابہ نر گھوڑے پر سوار ہونا اچھا سمجھتے تھے کیونکہ وہ بہادر اور دلیر ہوتا ہے۔

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے مدینہ میں لوگوں کو ڈر پیدا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ کا ایک گھوڑا جس کو مندوب کہتے تھے مانگ کر لیا آپ اس پر سوار

---

[1] حضرت جابر سے روایت ہے آپ نے فرمایا ذرا اس کو بٹھا میں نے بٹھایا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لکڑی تو مجھ کو دے میں نے دی آپ نے اس لکڑی سے اس کو کئی ٹھونسے دیئے بعد اس کے فرمایا سوار ہو جا میں سوار ہو گیا ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ آپ نے بڑے اونٹ یعنی جابر کے اونٹ کو مارا ۱۲ منہ

[2] بلاط وہ پتھر کا فرش جو مسجد کے سامنے تھا ۱۲ منہ [3] عینی اور حافظ قسطلانی کسی نے یہ بیان نہیں کیا کہ اس اثر کو کس نے وصل کیا ایک روایت میں یوں ہے کہ صحابہ شجون وغیرہ میں مادیاں کو بہتر سمجھتے تھے اور صفوف اور قلعوں پر حملہ کرنے میں نر گھوڑے کو عینی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ نر گھوڑے پر سواری منقول ہے اسی طرح صحابہ سے صرف سعد سے یہ منقول ہے کہ وہ مادیاں پر سوار ہوتے ۱۲ منہ

وَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَّإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

بَابٌ ۹۶ سِهَامِ الْفَرَسِ۔

۱۲۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا وَّقَالَ مَالِكٌ يُسْهَمُ لِلْخَيْلِ وَالْبَرَاذِيْنِ مِنْهَا لِقَوْلِهِ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَلَا يُسْهَمُ لِأَكْثَرَ مِنْ فَرَسٍ۔

بَابٌ ۹۷ مَنْ قَادَ دَابَّةَ غَيْرِهِ فِي الْحَرْبِ

۱۲۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ رَجُلٌ لِّلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ إِنَّ هَوَازِنَ كَانُوْا قَوْمًا رُمَاةً وَّإِنَّا لَمَّا لَقِيْنَاهُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَانْهَزَمُوْا فَأَقْبَلَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَى الْغَنَائِمِ وَاسْتَقْبَلُوْنَا بِالسِّهَامِ فَأَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفِرَّ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَ

ہوئے فرمایا ہم نے تو ڈر کی کوئی بات نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا کیا ہے دریا ہے لہ

باب گھوڑے کو (لوٹ کے مال میں سے) کیا حصہ ملے گا

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کے دو حصے لگائے اور سوار کا ایک حصہ (تو سوار کو تین حصے ملے پیدل کو ایک حصہ) امام مالک نے کہا عربی اور ترکی گھوڑے سب برابر ہیں کیونکہ اللہ نے فرمایا گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو سواری کے لیے بنایا لہ اور ہر سواری کو ایک ہی گھوڑے کا حصہ دیا جائے گا (گو اس کے پاس متعدد گھوڑے ہوں)

باب اگر کوئی لڑائی میں دوسرے کا جانور کھینچ کر چلائے

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سہل ابن یوسف نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا ایک شخص نے (نام نامعلوم جو قیس قبیلے کا تھا) براء بن عازبؓ (صحابی) سے کہا تم حنین کے دن آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا بے شک گو آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں بھاگے ہوا یہ کہ ہوازن کے لوگ (جن سے مقابلہ تھا) بڑے تیر انداز لوگ تھے پہلے جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ اٹھے مسلمان لوٹ پر پڑ گئے (ان کو موقع ملا) انہوں نے سامنے سے تیر برسانا شروع کئے (تیروں کی تاب نہ لا کر مسلمان بھاگ نکلے) لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے

لہ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے کیونکہ فرس تو عربی میں نر اور مادیاں دونوں کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا ان وجدناہ میں جو ضمیر مذکر ہے اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ وہ نر گھوڑا تھا اور باب کا یہ مطلب کہ شریر جانور پر سوار ہونا اس سے نکالا کہ نر اکثر مادیاں کی نسبت تیز اور شریر ہوتا ہے اگرچہ مادیاں نر سے زیادہ شریر اور سخت ہوتی ہیں ۱۲ منہ لہ تو اللہ تعالےٰ نے عربی گھوڑے کی تخصیص نہیں کی عربی اور ترکی سب گھوڑوں کو برابر حصہ ملے گا یعنے سوار کو تین حصے ملیں گے پیدل کو ایک حصہ اکثر اماموں اور اہل حدیث کا یہی قول ہے لیکن امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سوار کو دو حصے ملیں گے پیدل کو ایک حصہ ۱۲ منہ

إِنَّهُ لَعَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ۞ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

میں نے دیکھا آپ اپنی سپید خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اس کی لگام تھامے ہوئے آپ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے (بیت) ہوں میں پیغمبر[1] بلا شک و خطر ۞ اور عبدالمطلب کا ہوں پسر[2]

بَابُ ۹۸ الرِّكَابِ وَالْغَرْزِ لِلدَّابَّةِ۔

باب جانور پر رکاب یا غرز لگانا

۱۲۹ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ جب اپنا پاؤں اونٹنی کی رکاب پر رکھتے اور اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی ہوتی تو ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سے احرام باندھتے (لبیک پکارتے)

بَابُ ۹۹ رُكُوبِ الْفَرَسِ الْعُرْيِ۔

باب گھوڑے پر ننگی پیٹھ پر سوار ہونا (زین وغیرہ کچھ نہیں)

۱۳۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ اسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ۔

ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے (جس رات کو مدینہ والے ڈر گئے) آپ سامنے سے ننگی پیٹھ گھوڑے پر سوار تشریف لائے اس پر زین نہ تھا اور آپ کے گلے میں تلوار لٹک رہی تھی۔

بَابُ ۱۰۰ الْفَرَسِ الْقَطُوفِ

باب مٹھے گھوڑے پر سوار ہونا۔

۱۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَزِعُوا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا

ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ایک بار مدینہ والوں کو ڈر پیدا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے جو مٹھا تھا یا اس میں مٹھا پن تھا

[1] یعنی میں اللہ کا سچا پیغمبر ہوں اور اللہ نے جو کچھ فتح و نصرت کا وعدہ فرمایا ہے وہ برحق ہے اس لیے میں بھاگ جاؤں یہ نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ [2] گو یہ کلام موزوں ہے مگر چونکہ بلا قصد آپ سے صادر ہوا اس لیے اس کو شعر نہیں کہیں گے ۱۲ منہ [3] غرز بھی وہی رکاب بعضوں نے کہا رکاب گھوڑے میں ہوتی ہے اور غرز اونٹ میں بعضوں نے کہا رکاب لوہے کی ہوتی ہے اور غرز چمڑے کی ۱۲ منہ [4] سبحان اللہ یہ حسن و جمال اور یہ شجاعت اور بہادری ننگی پیٹھ گھوڑے پر سواری کرنا بڑے شہسواروں کا کام ہے ۱۲ منہ

لِاَبِیْ طَلْحَةَ کَانَ یَقْطِفُ اَوْکَانَ فِیْهِ قِطَافٌ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَا یُجَارٰی۔

جب لوٹ کر آئے تو فرمایا ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا کی طرح تیز چلتے پایا پھر اس گھوڑے کے برابر کوئی گھوڑا نہیں چل سکتا تھا[۱]

بَابُ السَّبْقِ بَیْنَ الْخَیْلِ۔

باب گھوڑ دوڑ کا بیان۔

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عُبَیْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَجْرَی النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا ضُمِّرَ مِنَ الْخَیْلِ مِنَ الْحَفْیَاءِ اِلٰی ثَنِیَّةِ الْوَدَاعِ وَاَجْرٰی مَا لَمْ یُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِیَّةِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَکُنْتُ فِیْمَنْ اَجْرٰی قَالَ عَبْدُ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللهِ قَالَ سُفْیٰنُ بَیْنَ الْحَفْیَاءِ اِلٰی ثَنِیَّةِ الْوَدَاعِ خَمْسَةُ اَمْیَالٍ اَوْ سِتَّةٌ وَبَیْنَ ثَنِیَّةَ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ مِیْلٌ۔

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے اُنھوں نے عبید اللہ سے اُنھوں نے نافع سے اُنھوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے اُنھوں نے کہا جو گھوڑے شرط کے لئے تیار کیئے تھے ان کی تو حد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفیا سے ثنیۃ الوداع تک رکھی[۲] اور جو گھوڑے تیار نہیں کئے گئے تھے ان کی حد ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک رکھی عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے خود شرط میں گھوڑا دوڑایا تھا عبد اللہ بن ولید نے کہا سفیان ثوری نے ہم سے بیان کیا کہا مجھ سے عبید اللہ نے[۳] سفیان ثوری نے کہا حفیا اور ثنیہ الوداع میں پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور ثنیہ اور مسجد زریق میں ایک میل کا۔

بَابُ اِضْمَارِ الْخَیْلِ لِلسَّبْقِ

باب شرط کیلئے گھوڑا تیار کرنا[۴] (اضمار کرنا[۵])

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضَمَّرْ وَکَانَ اَمَدُهَا

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے اُنھوں نے نافع سے اُنھوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کی شرط کرائی جو اضمار نہیں کیئے گئے تھے ان کی حد ثنیہ سے لیکر مسجد بنی زریق تک ٹھہرائی[۶]

---

[۱] یا تو منھا تھا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ایسا تیز اور چالاک ہوگیا کہ گھوڑا اس کے برابر چل نہ سکتا ۱۲ منہ [۲] حفیا اور ثنیۃ الوداع دونوں مقاموں کے نام ہیں مدینہ سے باہر شرط کیلئے تیار کیے گئے یعنی ان کا اضمار کیا گیا اضمار اسکو کہتے ہیں کہ پہلے گھوڑے کو خوب کھلا پلا کر موٹا کیا جائے پھر اس کا دانہ کم کر دیا جائے اور ایک کوٹھڑی میں جھول ڈال کر بند رہنے دیں تاکہ خوب پسینہ کرے اور اس کا گوشت کم ہو جائے اور شرط میں دوڑنے کے لائق بن جائے ۱۲ منہ [۳] اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ سفیان ثوری کا سماع عبید اللہ سے ہو جائے ۱۲ منہ [۴] بعضوں نے ترجمہ باب کا یہ مطلب رکھا ہے کہ شرط کے لئے اضمار کا فرض نہ ہونا اس صورت میں باب کی حدیث باب کے مطابق ہو جائے گی ۱۲ منہ [۵] اضمار کی تفسیر ابھی بیان ہو چکی ہے ۱۲ منہ [۶] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے باب میں تو اضمار شدہ گھوڑوں کی شرط مذکور ہے اور اس حدیث میں ان گھوڑوں کا ذکر ہے جن کا اضمار نہیں ہوا اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری کی عادت ہے کہ حدیث کا ایک لفظ لاکر اس کے دوسرے لفظ کی طرف اشارہ کرتے ہیں اس حدیث میں دوسرا لفظ ہے کہ جن گھوڑوں کا اضمار ہوا تھا آپ نے ان کی شرط کرائی حفیہ سے ثنیہ تک جیسے اوپر گزرا ۱۲ منہ

أَمَدَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ سَابَقَ بِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَمَدًا غَايَةً فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ۔

بَابُ ۱۰۳ غَايَةِ السَّبْقِ لِلْخَيْلِ الْمُضَمَّرَةِ۔

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَابَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ فَأَرْسَلَهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ لِمُوسَى كَمْ كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ سِتَّةُ أَمْيَالٍ أَوْ سَبْعَةٌ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ فَأَرْسَلَهَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَكَانَ أَمَدُهَا مَسْجِدُ بَنِي زُرَيْقٍ قُلْتُ فَكَمْ بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِيلٌ أَوْ نَحْوُهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ مِمَّنْ سَابَقَ فِيهَا۔

بَابُ ۱۰۴ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَاءِ وَقَالَ الْمِسْوَرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ۔

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهَا الْعَضْبَاءُ۔

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

عبداللہ بن عمر نے بھی ایسے گھوڑوں کی شرط کرائی تھی امام بخاری نے کہا اس حدیث میں امد سے مراد حد اور انتہا ہے (اور سورۂ احقاف میں جو فطال علیہم الامد ہے وہاں بھی امد سے یہی مراد ہے)

باب جن گھوڑوں کا اضمار کیا جائے ان کو کہاں تک دوڑایا جائے۔

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ نے کہا ہم سے ابواسحاق نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کی شرط کرائی جن کا اضمار ہوا تھا ان کو حفیا سے چھوڑا اور دوڑنے کی حد ثنیۃ الوداع پر رکھی ابواسحاق کہتے ہیں میں نے موسیٰ بن عقبہ سے پوچھا ان میں[1] کتنا فاصلہ تھا انہوں نے کہا چھ یا سات میل کا اور جن گھوڑوں کا اضمار نہیں ہوا تھا ان کو ثنیۃ الوداع سے چھوڑا اور دوڑنے کی حد بنی زریق کی مسجد رکھی ابواسحاق نے کہا میں نے موسیٰ سے پوچھا یہ کتنا فاصلہ تھا انہوں نے کہا ایک میل یا کچھ ایسا ہی اور عبداللہ بن عمر نے بھی گھوڑا دوڑایا تھا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا بیان

عبداللہ بن عمر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کو قصواء اونٹنی[2] پر اپنی خواصی میں بٹھلایا[3] اور مسور بن مخرمہ (صحابی) سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قصواء نہیں اڑ گئی[4]

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابومعاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابواسحاق (ابراہیم) انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے کہا میں نے انس سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام عضباء تھا[5]

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے انہوں نے

---

[1] یعنی حفیا اور ثنیۃ الوداع میں ۱۲ منہ [2] یہ حدیث کتاب الحج میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث کتاب الشروط میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [4] [5] اس تعلیق کو ابوداؤد نے وصل کیا کہتے ہیں قصواء اور عضباء دونوں ایک ہی اونٹنی کے نام تھے اور اسی کا نام جدعاء بھی تھا اور شہباء بھی وحی اترنے کے وقت آپ کو یہی اونٹنی سنبھالتی اور کوئی اونٹنی نہ اٹھا سکتی اس کے سوا اور بھی آپ کی کئی اونٹنیاں تھیں ۱۲ منہ

زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ لَا تَكَادُ تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَتَّى عَرَفَهُ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ طَوَّلَهُ مُوسٰى عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حمید سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کو عضباء کہا کرتے تھے وہ کسی اُونٹ سے پیچھے نہیں رہتی تھی (یا حمید نے یوں کہا وہ پیچھے رہ جانے کے قریب ہوتی) اخیر ایک گنوار (نام نامعلوم) ایک پاٹھے (نوجوان) اُونٹ پر بیٹھ کر آیا اور عضباء سے آگے نکل گیا مسلمانوں پر یہ شاق گزرا آپ نے ان کی ناراضی پہچان لی اللہ یہ ضرور کرتا ہے دنیا میں جب کوئی بلند ہو جاتا ہے تو اس کو کبھی نہ کبھی نیچا دکھاتا ہے موسیٰ نے اس حدیث کو[1] طول کے ساتھ حماد سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روائت کیا۔

بَابُ ١٠٥ بَغْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید خچر کا بیان[2]

قَالَ أَنَسٌ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَهْدٰى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ۔

اس کا ذکر انسؓ نے اپنی حدیث میں کیا[3] ابو حمید (عبدالرحمٰن بن سعد ساعدی) نے کہا ایلہ کے بادشاہ نے آپ کو ایک سفید خچر تحفہ بھیجا تھا[4]۔

١٣٧ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان نے کہا مجھ سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہا میں نے عمرو بن حارث سے سُنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا مگر ایک سفید خچر اور ہتھیار[5] اور کچھ زمین ان کو بھی آپ خیرات کر گئے تھے۔

١٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ

ہم سے محمد بن مثنّٰی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے کہا مجھ سے ابو سفیان نے بیان کیا

---

[1] اس کو امام بخاری نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ

[2] ابو حمید کی حدیث میں جس خچر کا بیان ہے یہ اور خچر تھا اور جنگ حنین میں آپ جس خچر پر سوار تھے وہ فروہ بن نفاثہ نے آپ کو تحفہ بھیجا تھا ۱۲ منہ

[3] اس کو امام بخاری نے قصہ حنین میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ

[4] یہ حدیث اوپر کتاب الزکوٰۃ میں موصولاً گذر چکی ہے۔ ایلہ ایک شہر تھا ساحل بحر پر مصر اور مکہ کے بیچ میں یہاں حجاز کی حد ختم ہوتی ہے اور شام کی حد شروع ہوتی ہے مدینہ سے پندرہ منزل کے فاصلہ پر یہ شہر واقع تھا وہاں کے بادشاہ کا نام یوحنا بن روبہ تھا ۱۲ منہ

[5] اس کا نام دُلدل تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی یہ خچر زندہ رہا تھا زمین کیا تھی فدک کا آدھا حصہ اور وادی القریٰ کا تہائی حصہ اور خیبر کے خمس میں سے آپ کا حصہ اور بنی نضیر میں سے جو آپ نے چن لی تھی انہی چیزوں کو حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ان کی خلافت میں مانگا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سُنائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما چکے ہیں ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ خیرات ہے ۱۲ منہ

الْبَرَاءِ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا اَبَا عُمَارَةَ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ وَلّٰى سَرْعَانُ النَّاسِ فَلَقِيَهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاَبُوْ سُفْيٰنَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ۔

بَابُ ۱۰۶ جِهَادِ النِّسَاءِ۔

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رض قَالَتِ اسْتَاْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مُعٰوِيَةَ بِهٰذَا۔

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا وَعَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهُ نِسَاؤُهُ عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ نِعْمَ الْجِهَادُ الْحَجُّ۔

بَابُ ۱۰۷ غَزْوِ الْمَرْاَةِ فِي الْبَحْرِ۔

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

انہوں نے براء بن عازب سے ایک شخص (نام نامعلوم) نے ان سے کہا ابو عمارہ (یہ براء کی کنیت ہے) تم حنین کے دن بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں موڑی (آپ نہیں بھاگے اور لوگ بھاگ نکلے) ہوا یہ کہ جلد باز لوگوں نے پیٹھ پھیری (لوٹ پر لگ گئے) ہوازن کے کافروں نے ان کو تیروں پر دھر لیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان بن حارث (آپ کے چچا زاد بھائی) اس کی لگام تھامے ہوئے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ شعر گا رہے تھے

ہوں میں پیغمبر بلا شک و خطر ٭ اور عبد المطلب کا ہوں پسر[1]

باب عورتوں کا جہاد کیا ہے؟

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے معاویہ بن اسحاق سے انہوں نے عائشہ بن طلحہ سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین رض سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد میں جانے کی اجازت مانگی آپ نے فرمایا تم عورتوں کا جہاد حج کرنا ہے (اسی میں تم کو جہاد کا ثواب ملے گا) اور عبد اللہ بن ولید نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا انہوں نے معاویہ سے پھر یہی حدیث نقل کی[2]

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے معاویہ سے یہی حدیث اور سفیان نے[3] حبیب بن ابی عمرہ سے یہی روایت کی انہوں نے عائشہ بنت طلحہ سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی بیویوں نے آپ سے جہاد کو پوچھا آپ نے فرمایا حج بہت اچھا جہاد ہے

باب دریا میں سوار ہو کر عورت کا جہاد کرنا۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے

[1] یعنی عبد المطلب کا جو آپ کے دادا تھے عرب میں انہی کا نام زیادہ مشہور تھا اس لئے دادا کا بیٹا اپنے تئیں فرمایا جیسے ضمام نے پوچھا تھا تم ہو عبد المطلب کا بیٹا کون ہے ۱۲ منہ [2] یہ سفیان ثوری کی جامع میں موصولاً مذکور ہے ۱۲ منہ [3] یہ تعلیق نہیں ہے بلکہ قبیصہ نے اس کو بھی روایت کیا ہے وہ موصول ہے ۱۲ منہ

مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَةِ مِلْحَانَ فَاتَّكَأَ عِنْدَهَا ثُمَّ ضَحِكَ فَقَالَتْ لِمَ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يَرْكَبُوْنَ الْبَحْرَ الْاَخْضَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَثَلُهُمْ مَثَلُ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ فَضَحِكَ فَقَالَتْ لَهٗ مِثْلَ اَوْ مِمَّ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَتِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَلَسْتِ مِنَ الْاٰخِرِيْنَ قَالَ اَنَسٌ فَتَزَوَّجَتْ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ مَعَ بِنْتِ قَرَظَةَ فَلَمَّا قَفَلَتْ رَكِبَتْ دَآبَّتَهَا فَوَقَصَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ عَنْهَا فَمَاتَتْ۔

کہا ہم سے ابو اسحاق نے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ام حرام) ملحان کی بیٹی پاس تشریف لے گئے (جو انس کی خالہ تھیں) وہاں تکیہ لگا کر سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے ام حرام نے پوچھا یا رسول اللہ کیوں آپ ہنسے کیوں ہیں فرمایا میری اُمت کے کچھ لوگ سبز سمندر میں جہاد کے لئے سوار ہو رہے ہیں ان کی مثال (دنیا یا آخرت میں) ایسی ہے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھیں ام حرام نے کہا یا رسول اللہ دعا فرمایئے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کر دے آپ نے دُعا کی یا اللہ اس کو بھی ان لوگوں میں کر پھر سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے ام حرام نے پھر ویسا ہی پوچھا آپ ہنستے کیوں ہیں آپ نے پھر وہی فرمایا ام حرام نے کہا دعا فرمایئے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کر دے آپ نے فرمایا تو اگلے لوگوں میں ہے ان پچھلوں میں نہیں انسؓ کہتے ہیں پھر ام حرامؓ نے عبادہ بن صامتؓ کے ساتھ نکاح کیا[1] اور بنت قرظہ (فاختہ معاویہؓ کی جورو) کے ساتھ سمندر میں سوار ہوئیں (جب ۲۸ھ ہجری میں انہوں نے جزیرہ قبرص پر جہاد کیا) جب لوٹ کر آ رہی تھیں تو اپنے جانور پر چڑھنے لگیں جانور نے انکی گردن توڑ ڈالی گر کر گئیں

بَابُ ۱۰۵ حَمْلِ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ فِي الْغَزْوِ دُوْنَ بَعْضِ نِسَآئِهٖ۔

باب آدمی جہاد میں اپنی ایک بی بی کو لے جائے، ایک کو نہ لے جائے (یہ درست ہے)

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ كُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَآئِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ يَخْرُجُ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن عمر نمیری نے کہا ہم سے یونس بن یزید ایلی نے کہا میں نے ابن شہاب زہری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ سے سُنا ان چاروں نے حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث مجھ سے تھوڑی تھوڑی بیان کی انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کیلئے نکلنے لگتے تو اپنی بیویوں کی قرعہ ڈالتے جس کا نام قرعہ میں نکلتا اس کو ساتھ لے کر نکلتے ایک جہاد میں (غزوہ بنی مصطلق میں) ایسا ہوا آپ نے ہم پر قرعہ ڈالا میرا نام نکلا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گئی

[1] یہ دوسری روایت کے خلاف پڑتا ہے جس میں یہ ہے کہ وہ اسی وقت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں شاید انھوں نے طلاق دے دیا ہو گا۔ اور ام حرام نے دوبارہ ان سے نکاح کیا ہو گا ۱۲ منہ

فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ۔

اور یہ واقعہ اس کے بعد کا ہے جب پردے کا حکم اتر چکا تھا[۱]

بَابُ ۱۰۹ غَزْوِ النِّسَاءِ وَقِتَالِهِنَّ مَعَ الرِّجَالِ

باب عورتوں کا جنگ کرنا اور مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونا

۱۴۳ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ وَقَالَ غَيْرُهُ تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهَا فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا کہا ہم سے عبدالعزیز نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا جب احد کی لڑائی ہوئی تو مسلمان شکست پاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہو گئے مگر میں نے حضرت عائشہ اور ام سلیم کو دیکھا وہ دونوں پنڈلیاں کھولے ہوئے (کپڑا اوپر اٹھائے ہوئے) جلدی جلدی پانی کی مشکیں اپنی پیٹھ پر لاتی تھیں اور مسلمانوں کو پلا کر پھر لوٹ کر جاتیں اور مشکیں بھر کر لاتیں پھر پلاتیں میں ان کے پاؤں کی پازیبیں دیکھ رہا تھا[۲]

بَابُ ۱۱۰ حَمْلِ النِّسَاءِ الْقِرَبَ إِلَى النَّاسِ فِي الْغَزْوِ۔

باب جہاد میں عورتوں کا مشکیں اُٹھا کر مردوں کے پاس لے جانا۔

۱۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ الْمَدِينَةِ فَبَقِيَ مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هَذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ وَأُمُّ سَلِيطٍ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ تَزْفِرُ تَخِيطُ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ثعلبہ بن ابی مالک سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے مدینہ کی عورتوں کو چادریں تقسیم کیں ایک عمدہ چادر بچ رہی جو لوگ ان کے پاس بیٹھے تھے ان میں کسی نے (نام نامعلوم) کہا امیرالمومنین یہ چادر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی کو دیجئے یعنی علیا حضرت ام کلثوم کو جو حضرت علی کی صاحبزادی اور حضرت عمرؓ کی بی بی تھیں حضرت عمرؓ نے کہا ام سلیط اس کی زیادہ حقدار ہے وہ انصاری عورت تھیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی حضرت عمر کہنے لگے یہ ام سلیط جنگ احد کے دن مشکیں لاد لاد کر ہمارے لئے لاتی امام بخاری نے کہا حدیث میں تزفر کا معنے یہ ہے سینی تھی[۳]

---

[۱] معلوم ہوا کہ پردے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورت گھر سے باہر نہ نکلے جیسے بعضے جاہلوں نے سمجھ رکھا ہے ۱۲ منہ [۲] اس وقت جان پر بنی ہوئی تھی شاید انس کی نظر بے قصد ان کی پنڈلی پر پڑ گئی ہو گی دوسرے اس وقت حجاب کا حکم نہ اترا ہو گا [۳] یہ صحیح نہیں تزفر کا معنی یہ ہے کہ اٹھا کر لاتی تھی جیسے ہم نے اوپر ترجمہ کیا ہے قسطلانی نے کہا امام بخاری نے یہ معنی ابو صالح کاتب لیث کی تقلید سے نقل کر دیا حضرت عمرؓ کا عدل و انصاف یہاں سے معلوم کرنا چاہئے حضرت عمر یہ چادر حضرت ام کلثوم کو دے دیتے مگر اس خیال سے نہ دی کہ وہ ان کی بی بی تھیں اور غیر عورت کو جس کا حق زیادہ تھا مقدم رکھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سبحان اللہ رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ

بَابٌ ١١١ مُدَاوَاةِ النِّسَاءِ الْجَرْحَى فِي الْغَزْوِ

١٤٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِي وَنُدَاوِي الْجَرْحَى وَنَرُدُّ الْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ

باب عورتیں جہاد میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور دوا دارو کر سکتی ہیں

ہم سے علی بن عبد اللہ نے انہوں نے بشر بن مفضل نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن ذکوان نے انہوں نے ربیع بنت معوذ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جہاد میں) لوگوں کو پانی پلاتے زخمیوں کو مرہم پٹی کرتے اور جو لوگ مارے جاتے ان کی لاشیں مدینہ کو لاتے۔

بَابٌ ١١٢ رَدِّ النِّسَاءِ الْجَرْحَى وَالْقَتْلَى۔

١٤٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ كُنَّا نَغْزُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ وَنَرُدُّ الْجَرْحَى وَالْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ

باب عورتیں مردوں اور زخمیوں کو لے کر جا سکتی ہیں۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے انہوں نے خالد بن ذکوان سے انہوں نے ربیع بنت معوذ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا کرتے تھے ہمارا کام یہ ہوتا لوگوں کو پانی پلانا ان کی خدمت کرنا اور مردوں کو اور زخمیوں کو مدینہ تک لے آنا

بَابٌ ١١٣ نَزْعِ السَّهْمِ مِنَ الْبَدَنِ۔

١٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ رُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ قَالَ انْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ۔

باب تیر کا بدن سے نکالنا۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے کہا (غزوہ اوطاس میں میرے چچا) ابو عامر کو گھٹنے میں ایک تیر لگا ان کے پاس گیا تو کہنے لگے یہ تیر نکال لے میں نے اس کو کھینچ کر نکالا تو خون بہنے لگا (پیپ بند ہی نہیں ہوتی) آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ کو خبر کی آپ نے (یہ سمجھ کر کہ ابو عامر نہیں بچنے کا) یوں دعا کی یا اللہ عبید ابو عامر کو بخش دے[1]

بَابٌ ١١٤ الْحِرَاسَةِ فِي الْغَزْوِ فِي سَبِيلِ اللهِ

١٤٨ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ

باب اللہ کی راہ میں (جہاد میں) چوکی پہرہ دینا

ہم سے اسمعیل بن خلیل نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی کہا ہم کو عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ نے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا وہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہ آئی جاگتے رہے جب مدینہ میں پہنچے تو فرمایا کاش میرے نیک یاروں میں سے کوئی میرا پہرہ دے

---

[1] دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے یوں دعا فرمائی یا اللہ ابو عامر کو قیامت کے دن اپنے بہت بندوں سے بلند درجہ کر آپ کا قاعدہ تھا جس کیلئے مغفرت کی دعا فرماتے وہ شہید ہوتا ۱۲ منہ۔

قَالَ لَيْتَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِيْ صَالِحًا يَّحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ اَنَا سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ جِئْتُ لِاَحْرُسَكَ وَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيْفَةِ وَالْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ لَمْ يَرْفَعْهُ اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ وَزَادَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَشْعَثَ رَاْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ اِنِ اسْتَاْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يَرْفَعْهُ اِسْرَآئِيْلُ وَمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ وَّقَالَ تَعْسًا كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ فَاَتْعَسَهُمُ اللّٰهُ طُوْبٰى فُعْلٰى مِنْ كُلِّ شَيْءٍ طَيِّبٍ وَّهِيَ يَآءٌ حُوِّلَتْ اِلَى الْوَاوِ وَهِيَ مِنْ يَّطِيْبُ۔

درات کو میری حفاظت کرے جاگتا ہے اتنے میں ہم نے ہتھیار کی آواز سنی آپ نے پوچھا کون ہے آواز آئی میں ہوں سعد بن ابی وقاص میں اس لئے آیا کہ آپ کے پاس پہرہ دوں آپ سو رہے ران کے لئے دعا کی[۱]

ہم سے یحییٰ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو ابوبکرؓ نے خبر دی انہوں نے ابوحصین سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اشرفی کا بندہ چادر کا بندہ کمل کا یہ سب تباہ اور برباد ہوئے جن کا حال یہ ہے اگر ان کو ملے تو خوش نہیں تو ناراض اس حدیث کو اسرائیل نے ابوحصین سے مرفوع نہیں کیا اور عمرو بن مرزوق نے ہم سے بڑھا کر بیان کی انہوں نے کہا ہم کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اشرفی کا بندہ اور روپیہ کا بندہ اور کمل کا بندہ تباہ ہوا اگر اس کو دیا جائے تب تو خوش جو نہ دیا جائے غصے ایسا شخص تباہ سرنگوں ہو اس کو کانٹا لگے تو خدا کرے پھر نہ نکلے مبارک وہ بندہ جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے بال بکھرے پاؤں خاک آلود جا رہا ہو اگر اس سے کہے پہرہ دے تو پہرہ دے اگر کہو پچھلے لشکر میں رہو تو وہاں رہے جو حکم ہو اس کی تعمیل کرے اس بیچارے کا یہ حال ہو اگر وہ اندر آنے کی اجازت چاہے تو اجازت نہ ملے اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش نہ سنی جائے (اس کی غربت کی وجہ سے) امام بخاری نے کہا اسرائیل اور محمد بن جحادہ نے ابوحصین سے اس حدیث کو مرفوع نہیں کیا اور قرآن میں جو آیا ہے تعسا (سورہ محمد) میں فتعسا ہی یعنی خدا انکو گرائے ہلاک کرے طوبیٰ بروزن فعلی طیب سے نکلا یعنی ہر ستھری چیز اصل میں طیبیٰ تھا یا کو واؤ سے بدل دیا یطیب بھی اسی سے ہے۔

[۱] دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے یوں دعا فرمائی یا اللہ ابو عامر کو قیامت کے دن اپنے بہت بندوں سے بلند درجہ کر آپ کا قاعدہ یہ تھا جس کے لئے مغفرت کی دعا فرماتے وہ شہید ہوتا ۱۲ منہ

[۲] دوسری روایت میں ہے یہاں تک کہ ہم نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی ترمذی نے حضرت عائشہ رضؓ سے نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چوکی پہرہ رکھتے تھے جب یہ آیت اتری واللہ یعصمک من الناس تو آپ نے چوکی پہرہ اٹھا دیا حاکم اور ابن ماجہ سے مرفوعًا نکالا جہاد میں ایک رات چوکی پہرہ دینا ہزار راتوں کی عبادت اور ہزار دنوں کے روزے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ ۱۲ منہ

بَابٌ ۱۱۵ فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِي الْغَزْوِ۔

۱۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضـ قَالَ صَحِبْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَكَانَ يَخْدُمُنِي وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ جَرِيرٌ إِنِّي رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ يَصْنَعُونَ شَيْئًا لَا أَجِدُ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا أَكْرَمْتُهُ۔

۱۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضـ يَقُولُ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ أَخْدُمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَبَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَتَحْرِيمِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا۔

۱۵۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُنَا ظِلًّا الَّذِي يَسْتَظِلُّ بِكِسَائِهِ وَأَمَّا الَّذِينَ صَامُوا فَلَمْ يَعْمَلُوا شَيْئًا وَأَمَّا الَّذِينَ أَفْطَرُوا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوا وَعَالَجُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب جہاد میں خدمت کرنے کی فضیلت

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے یونس بن عبید سے اُنہوں نے ثابت بنانی سے اُنہوں نے انس بن مالک رضؓ سے اُنہوں نے کہا میں جریر بن عبداللہ بجلی (صحابی) کے ساتھ رہا (سفر میں) وہ مجھ سے عمر میں بڑے تھے لیکن میری خدمت کرتے تھے (جریر کہتے تھے میں نے انصار کو ایک بات کرتے دیکھا میں تو جہاں کسی انصار کو پاتا ہوں اس کی تعظیم کرتا ہوں [1]

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے اُنہوں نے عمرو ابن ابی عمرو سے جو مطلب بن حنطب کے غلام تھے انہوں نے انس بن مالک رضؓ سے آپ فرماتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا جنگ خیبر میں آپ کی خدمت کرتا رہا [2] جب آپ وہاں سے لوٹے (مدینہ کے قریب پہنچے) اور احد پہاڑ دکھلائی دیا تو آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں پھر ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا اللہ میں اس کے دونوں پتھریلے کناروں میں جو ہے اس کو اس طرح حرام کرتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا تھا یا اللہ ہماری صاع اور مد میں برکت دے

ہم سے سلیمان بن داؤد ابوالربیع نے بیان کیا انہوں نے اسمٰعیل بن زکریا نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے بیان کیا اُنہوں نے مورق عجلی سے انہوں نے انس رضؓ سے اُنہوں نے کہا ہم (سفر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم میں کوئی روزہ دار تھا کوئی بے روزہ) بڑا سایہ جو کوئی کرتا وہ یہی کہ اپنا کمبل تان لیتا خیر جو لوگ روزہ دار تھے اُنہوں نے تو کام کاج نہیں کیا جو بے روزہ تھے انہوں نے ہی (اونٹوں کو اُٹھایا (پانی پلایا) کام کاج کیا خدمت کی

---

[1] وہ بات یہ تھی کہ انصاری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت رکھتے تھے اور آپ کی بہت تعظیم کرتے تھے معلوم ہوا جو کوئی اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھے اس کی خدمت کرنا عین سعادت ہے بظاہر اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے عینی نے کہا مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یہ صحبت سفر میں ہوئی اور سفر عام ہے شامل ہے جہاد کے بھی سفر کو تو باب سے مطابقت ہوگی [2] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲

ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ۔

(ڈیرے وغیرہ لگائے) آپ نے فرمایا آج تو (بڑا) ثواب بے روزہ لوٹ لے گئے[۱]

بَابٌ ۱۱۶ فَضْلِ مَنْ حَمَلَ مَتَاعَ صَاحِبِهٖ فِي السَّفَرِ۔

باب جو شخص سفر میں اپنے ساتھی کا سامان اُٹھاوے اس کی فضیلت۔

۱۵۳۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ سُلَامٰى عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ يُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِهٖ يُحَامِلُهٗ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَمْشِيْهَا إِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَدَلُّ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ۔

مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے اُنہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا آدمی کے ہر ہر پور یا ہر ہر جوڑ پر ایک ایک صدقہ لازم ہے جو کوئی دُوسرے کی مدد کر کے اس کو جانور پر چڑھا دے یا اس کا سامان اس پر لا دے[۲] تو یہ بھی ایک صدقہ ہے اچھی بات کہنا نماز کے لئے ایک ایک قدم جو اُٹھائے یہ بھی صدقہ ہے کسی کو رستہ بتلانا یہ بھی صدقہ ہے

بَابٌ ۱۱۷ فَضْلِ رِبَاطِ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

باب اللہ کی راہ میں ایک دن مورچہ پر رہنا کتنا بڑا ثواب ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا مسلمانوں صبر کرو اور دشمنوں سے صبر میں زیادہ رہو اور مورچے پر جمے رہو اخیر آیت تک

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا

ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے ابوالنضر ہاشم بن قاسم سے سنا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے بیان کیا اُنہوں نے ابوحازم (سلمہ بن دینار) سے اُنہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک دن مورچے پر رہنا ساری دنیا اور ومافیہا سے بہتر ہے اور تم میں کسی کے کوڑے رکھنے کے موافق جگہ بہشت میں ساری دنیا ومافیہا سے بہتر ہے اور شام کو جو آدمی اللہ کی راہ میں چلے یا صبح کو چلے تو وہ ساری دنیا ومافیہا سے بہتر ہے[۳]

بَابٌ ۱۱۸ مَنْ غَزَا بِصَبِيٍّ لِلْخِدْمَةِ

باب اگر بچے کو خدمت کیلئے جہاد میں ساتھ لے جائے۔

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ عَمْرٍو

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب ابن عبدالرحمٰن نے

[۱] یعنی روزہ داروں سے زیادہ ان کو ثواب ملا معلوم ہوا کہ جہاد میں مجاہدین کی خدمت کرنا روزے سے زیادہ اجر رکھتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ روزہ داروں کو بالکل ثواب نہیں ملا ان کو روزے کا ثواب ضرور ملا ۱۲ منہ [۲] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ دوسرے کی سواری پر چڑھا دینا یا سامان لاد دینا اتنا ثواب ہے تو اپنی سواری کسی مسلمان کو دے جانا اس کا سامان رکھ لینا کتنا ثواب ہوگا ۱۲ منہ [۳] کیونکہ دنیا فانی ہے اور بے ثبات ہے اور بہشت باقی اور دائمی ہے کوڑے کو اس لئے بیان کیا کہ کوڑا آلۂ جہاد ہے اور بہت ادنیٰ آلہ جب اس کے بدل بہشت میں جگہ ملے گی وہ ساری دُنیا سے افضل ہو اور آلات کا ثواب کتنا ملے گا قیاس کرنا چاہیے ۱۲ منہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ اِلْتَمِسْ غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِيْ حَتّٰى اَخْرُجَ اِلٰى خَيْبَرَ فَخَرَجَ بِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ مُرْدِفِيْ وَاَنَا غُلَامٌ رَاهَقْتُ الْحُلُمَ فَكُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ فَكُنْتُ اَسْمَعُهٗ كَثِيْرًا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ثُمَّ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهٗ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوْسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَآءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِيْ نِطَعٍ صَغِيْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيْمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّيْ لَهَا وَرَآءَهٗ بِعَبَآءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيْرِهٖ فَيَضَعُ رُكْبَتَهٗ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلٰى رُكْبَتِهٖ حَتّٰى تَرْكَبَ فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ نَظَرَ اِلٰى اُحُدٍ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ ثُمَّ نَظَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا بِمِثْلِ مَا حَرَّمَ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ

انہوں نے عمرو بن عمرو سے اُنہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے فرمایا اپنے لڑکوں میں سے ایک لڑکا میری خدمت کیلئے تجویز کرو تاکہ میں خیبر کا سفر کروں[۱] ابوطلحہ مجھ کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا کر نکلے اس وقت میں گبرو جوانی کے قریب تھا آپ جب سفر میں اُترے تو میں آپکی خدمت کرتا میں نے آپ کو یہ دعا کرتے بہت سُنا یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر اور غم[۲] عاجزی اور سستی اور بخیلی اور نامردی اور قرضداری کے بوجھ اور ظالموں کے غلبے سے پھر ہم خیبر پہنچے جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کا قلعہ (قموص) فتح کرا دیا تو لوگوں نے صفیہ بنت حی بن اخطب کی بیٹی کی خوبصورتی آپ سے بیان کی ان کا خاوند جنگ میں مارا گیا تھا وہ دلہن تھیں خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو خاص اپنے لئے چُن لیا انکو لیکر روانہ ہوئے جب ہم سد الصہباء ایک مقام ہے) پہنچے تو وہاں وہ حیض سے پاک ہوئیں آپ نے ان سے صحبت کی پھر ایک چھوٹے دسترخوان پر حیس[۳] بنا کر رکھا اور مجھ سے فرمایا جو لوگ تیرے آس پاس ہیں ان کو دعوت دیدے بس یہی کھانا آپ کا ولیمہ تھا جو صفیہ کے نکاح میں آپ نے کیا (روٹی گوشت نہ تھا) بعد اس کے ہم مدینہ کو روانہ ہوئے میں نے رستے میں) دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ کے لئے اپنے پیچھے اونٹ پر ایک گول گردہ کمل کا (پردہ کے لئے) بنا دیتے پھر اپنے اُونٹ کے پاس بیٹھ جاتے اور زانو جھکا دیتے صفیہؓ آپکے زانو پر پاؤں رکھ کر اونٹ پر چڑھ جاتیں خیر ہم (برابر منزل بمنزل) چلتے رہے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ کو احد پہاڑ دکھائی دیا آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں پھر مدینہ کو دیکھ کر آپ نے یوں دُعا کی یا اللہ ان دونوں پتھریلے کناروں میں جو ہے میں اس کو حرام کرتا ہوں جیسے ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا تھا یا اللہ

---

[۱] خیبر کی جنگ تو سنہ ۷ ہجری میں ہوئی انسؓ اس سے پیشتر آپکی خدمت کر رہے تھے کیونکہ وہ خود کہتے ہیں میں نے تو دس برس آپ کی خدمت کی اگر خیبر کی جنگ سے ان کی خدمت شروع ہو تو صرف چار برس ان کی خدمت کی مدت ہوگی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سفر میں ساتھ لیجانے کے لئے کوئی خادم چھوکرا تجویز کرو انسؓ گو پہلے سے خدمت کر رہے تھے مگر مدینہ میں نہ سفر میں ۱۲ منہ [۲] حدیث میں ہم اور حزن ہے ہم اس کام کے لئے ہوتا ہے جو ابھی واقعہ نہیں ہوا لیکن ہونے والا ہے اور حزن اس کام پر جو ہو چکا ۱۲ منہ [۳] حیس وہ کھانا جو کھجور گھی پنیر ملا کر بنایا جاتا ہے ۱۲ منہ

بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ۔

مدینہ والوں کے صاع اور مد میں برکت دے۔

بَابٌ ۱۱۹ رُكُوبِ الْبَحْرِ۔

باب جہاد کے لئے سمندر میں سوار ہونا

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَرَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا فِي بَيْتِهَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتِ مَعَهُمْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَيَقُولُ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَتَزَوَّجَ بِهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَخَرَجَ بِهَا إِلَى الْغَزْوِ فَلَمَّا رَجَعَتْ قُرِّبَتْ دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَوَقَعَتْ فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے اُنہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے انس بن مالک سے اُنھوں نے کہا مجھ سے ام حرام نے بیان کیا کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں تھے (آپ سو گئے) جاگے تو ہنستے ہوئے ام حرام نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں آپ نے فرمایا میں نے اپنی امت کے چند لوگوں کو تعجب سے دیکھا وہ جیسے بادشاہ تخت (رواں) پر سوار ہوتے ہیں اس طرح شان و شوکت سے) سمندر پر سوار ہو رہے ہیں ام حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ سے دعا فرمایئے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کرے آپ نے فرمایا تو ان میں ہوگی پھر آپ سو گئے پھر جاگے تو ہنستے ہوئے عرض آپ نے دو تین بار ایسا ہی فرمایا ام حرام نے کہا یا رسول دعا فرمایئے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کرے آپ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں ہو چکی پھر ایسا ہوا) کہ عبادہ بن صامتؓ نے ان سے نکاح کیا وہ ان کو (روم کے جہاد میں لے گئے جب جہاد سے لوٹ کر آ رہی تھیں اس وقت جانور ان کے سامنے سواری کو لایا گیا مگر وہ گر پڑیں ان کی گردن پس گئی (مر گئیں)[1]

بَابٌ ۱۲۰ مَنِ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَاءِ وَالصَّالِحِينَ فِي الْحَرْبِ۔

باب لڑائی میں کمزور ناتوان (جیسے عورتیں بچے بوڑھے اندھے معذور غریب مسکین اور نیک لوگوں سے مدد چاہنا (ان سے دعا کرانا)

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ قَالَ لِي قَيْصَرُ سَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَزَعَمْتَ ضُعَفَاءَهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ۔

اور ابن عباسؓ نے کہا[2] مجھ سے ابوسفیان نے بیان کیا قیصر روم کے بادشاہ نے مجھ سے کہا میں نے تجھ سے پوچھا اچھے امیر لوگوں نے اس پیغمبر کی پیروی کی یا غریب کمزور لوگوں نے تو نے کہا غریب کمزور لوگوں نے تو پیغمبروں کے تابعدار (شروع شروع میں ایسی ہی لوگ ہوتے ہیں۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن طلحہ نے انھوں نے

---

[1] یہ حدیث اوپر کئی بار گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث شروع کتاب باب بدء الوحی میں مفصلاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ

مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاٰى سَعْدٌ رض اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰى مَنْ دُوْنَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَآئِكُمْ۔

طلحہ سے اُنھوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے کہا ایکبار سعد بن ابی وقاص نے یہ خیال کیا کہ وہ دوسرے صحابہؓ سے بڑھ کر ہیں (شجاعت اور دولت میں) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ خیال تمہارا صحیح نہیں) تم کو جو مدد ہوتی ہے یا روزی ملتی ہے وہ غریب کمزور لوگوں کی وجہ سے [1]

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِيْ زَمَانٌ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ فِيْكُمْ مَّنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَاْتِيْ زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيْكُمْ مَّنْ صَحِبَ اَصْحٰبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ ثُمَّ يَاْتِيْ زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيْكُمْ مَّنْ صَحِبَ صَاحِبَ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ۔

ہم سے عبداللہ بن محمدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے سُنا انہوں نے جابر سے اُنہوں نے ابوسعید خدریؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپنے فرمایا ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ فوج در فوج لوگ جہاد کریں گے ان سے پوچھا جاویگا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جو پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہو لوگ کہیں گے ہاں ہے انکی بھی فتح ہوگی [2] پھر ایک زمانہ ایسا آئیگا لوگ کہیں گے کہ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی صحبت اُٹھائی ہو جواب دیا جائیگا ہاں پس اس کے ذریعہ سے دعا مانگی جائیگی اور فتح ہوجائیگی پھر ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ تم سے پوچھا جائیگا کیا تمہاری جماعت میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ کے اصحاب کی صحبت والوں کی صحبت سے استفادہ کیا ہو جواب دیا جائیگا ہاں موجود ہیں اس وقت اس کے ذریعہ دعا مانگی جائیگی

(حاشیہ: بشرطیکہ مومن ہو اور اعتقاد صحیح رکھتا ہو مانگی جائیگی)

بَابُ ۱۲۱ لَا يُقَالُ فُلَانٌ شَهِيْدٌ۔

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِهٖ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ۔

باب قطعی طور پر کسی کو شہید نہیں کہہ سکتے (کیونکہ نیت اور خاتمہ کا حال معلوم نہیں)

اور ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اللہ خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں [3] جہاد کرتا ہے اللہ خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے۔

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقٰى هُوَ وَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے اُنہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعدؓ ساعدی سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مشرکوں کا ایک جنگ میں مقابلہ ہوا (جنگ خیبر یا جنگ احد میں)

---

[1] ان لوگوں پر اللہ کا رحم ہوتا ہے تم ان کے طفیل میں بچ جاتے ہو تو انکا درجہ تم سے زیادہ ہوا جس کو پیاسپ پہنچے وہی سہاگن ہر بادشاہ کو لازم ہے کہ جب جنگ کے لئے جائے تو دونوں طرح کے لشکر رکھے دعا کا لشکر اور دغا یعنی جنگ کا لشکر ۱۲ منہ [2] اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کی دوسری حدیث میں ہے کہ سب زمانوں میں یہی تین زمانے بہتر ہیں اللہ رافضیوں کو ہدایت کرے ان کے اعتقاد پر تو تمام صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے معاذ اللہ مگر ایسا ہو تو پھر صحابہؓ بدترین خلائق ٹھہرتے ہیں نہ خیر الخلائق اور انکا زمانہ شر القرون ہوتا ہے نہ خیر القرون یہ رافضی اللہ اور اسکے رسول سے نہیں شرماتے درحقیقت اس کے پیغمبر کی توہین کرتے ہیں کیا پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی سالہا سال کی صحبت میں اتنا بھی اثر نہ تھا جتنا ایک ادنیٰ درویش صالح کی صحبت میں اثر ہوتا ہے۔ کسی درویش کا یہ حال نہیں گذرا کہ اس کے مرتے ہی اس کے سارے مرید منحرف ہوگئے ہوں کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ۱۲ منہ [3] جبتک حدیث سے ثابت نہ ہو جیسے قطعی طور پر کسی کو بہشتی نہیں کہہ سکتے مگر ان لوگوں کو جنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بہشتی ہیں امام بخاری نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا جسکو امام احمدؒ نے نکالا تم اپنی جنگوں میں کہتے ہو فلاں شہید ہوا ایسا نہ کہو یوں کہو جو خدا کی راہ میں مر جائے [4] یہ دوسری روایت میں ہے بہت لوگ ایسے ہیں کہ انکو ہتھیار لگتا ہے وہ شہید نہیں ہیں ۱۲ منہ [4] حدیث اوپر کتاب الجہاد میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ

وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ فَقَالَ مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ فَقَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

اور لڑائی ہوئی جب آپ اپنی فوج کی طرف پھرے اور مشرک اپنی فوج کی طرف پھرے اور مشرک اپنی فوج کی طرف تو آپ کے صحابہ میں ایک شخص تھا وہ کیا کرتا مشرکوں کے جس اکیلے دوکیلے کو پاتا اس کا پیچھا کرتا اور تلوار کا وار لگاتا ایک شخص (سہل) نے کہا آج تو ہمارے کام کوئی اتنا نہیں آیا جتنا یہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دوزخی ہے جان لو یہ سن کر صحابہؓ میں سے ایک شخص نے کہا (اکثم بن ابی الجون نے) میں اس کے ساتھ ساتھ رہتا ہوں (دیکھوں تو وہ دوزخ کا کونسا کام کرتا ہے) خیر وہ اس کے ساتھ نکلا جب وہ کہیں ٹھہرتا یہ بھی ٹھہر جاتا اور جب وہ دوڑتا یہ بھی اس کے ساتھ ہی دوڑ جاتا آخر ایسا ہوا (لڑتے لڑتے) وہ بہت زخمی ہو گیا جلدی مرنے کے لئے اس نے اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور نوک اپنے سینے پہ دونوں چھاتیوں کے بیچ میں پھر تلوار پہ زور ڈالا اور اپنے تئیں ہلاک کیا جو شخص (اکثم بن ابی الجون) اس کے ساتھ گیا تھا وہ اس کے پاس سے چلا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے (سچے) پیغمبر ہیں آپ نے پوچھا کہو تو کیا ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے جس شخص کے لئے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے اور لوگوں کو اس پر تعجب ہوا تھا تو میں نے ان سے کہا تھا میں تم کو اس کا حال معلوم کرانے کے لئے اس کے ساتھ رہتا ہوں خیر میں اس کے ساتھ نکلا جب وہ بہت سخت زخمی ہوا تو اس کے جلدی مرنے کے لئے تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور نوک سینے سے لگائی پھر اس پہ زور دیا اور اپنے تئیں مار ڈالا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کی نظر میں ایک آدمی (ساری عمر) بہشت والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے (اس کا خاتمہ خراب ہو جاتا ہے) اور ایک آدمی لوگوں کی نظر میں (ساری عمر) دوزخ والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ بہشتی ہوتا ہے (اس کا خاتمہ اچھا ہوتا ہے) [1]

[1] اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کہ جب کسی شخص کے خاتمے کا حال معلوم نہیں اسکی نیت کہ وہ خالص خدا کے لئے لڑتا ہے یا مال و دولت ناموری کے لئے تو کسی کو قطعی شہید نہیں کہہ سکتے مگر علماء سلف اور خلف نے اس مسلمان کو جو اللہ کی راہ میں مارا جائے یا ظلم سے مارا جائے شہید کہا ہے اور انہوں نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ شہید کو غسل نہ دیں گے قسطلانی نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قطعی طور پر شہید یعنی بہشتی نہ کہنا چاہیے گو احکام شریعت جاری کرنے کیلئے اس کو شہید کہیں گے ۱۲

بَابُ ۱۲۲ التَّحْرِيضِ عَلَى الرَّمْيِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ ۔

۱۶۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِنْ اَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوا بَنِي اِسْمٰعِيلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوا وَاَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ فَاَمْسَكَ اَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِاَيْدِيهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ قَالُوا كَيْفَ نَرْمِي وَاَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوا فَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ ۔

۱۶۱ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِي اُسَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ حِينَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوا لَنَا اِذَا اَكْثَبُوكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ ۔

بَابُ ۱۲۳ اللَّهْوِ بِالْحِرَابِ وَنَحْوِهَا ۔

۱۶۲ ۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

باب تیر اندازی کی فضیلت اور اللہ کا (سورہ انفال میں) یہ فرمانا اور کافروں کے مقابلے کیلئے تم سے جہاں تک ہو سکے زور تیار کرو اور گھوڑے باندھ کر اللہ کے دشمن کو ڈراؤ [1]

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے کہا میں نے سلمہ بن اکوع سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسلم قبیلے کے کئی لوگوں پر سے گذرے جو دو گروہ ہو کر تیر مار رہے تھے (تیر کی مشق کر رہے تھے) آپ نے فرمایا اسمٰعیل کے بچو (عرب لوگ حضرت اسمٰعیل کی اولاد ہیں) تیر اندازی کرو تمہارے باپ اسمٰعیل تیر انداز تھے اور میں اس گروہ کی طرف ہوتا ہوں یہ سن کر دوسرے گروہ نے ہاتھ روک لئے آپ نے پوچھا کیوں تیر نہیں چلاتے انہوں نے کہا کیونکر چلائیں آپ تو دوسرے فریق کے ساتھ ہو گئے آپ نے فرمایا اچھا میں دونوں فریق کے ساتھ ہوں تیر چلاؤ [2]

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن غسیل نے انہوں نے حمزہ بن اسید سے انہوں نے اپنے باپ ابو اسید (مالک بن ربیعہ) سے انہوں نے کہا جب بدر کے دن ہم نے قریش کے مقابلہ میں صف باندھی اور انہوں نے بھی صف باندھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہارے نزدیک (تیر کی زد پر) آ جائیں اس وقت تیر مارو [3]

باب برچھے کی مشق کرنا ۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رضی

[1] یہ آیت لا کر امام بخاری نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا جس کو امام مسلم نے نکالا کہ زور تیر اندازی ہے تین بار یہی فرمایا ہمارے زمانہ میں زور تفنگ اور توپ اندازی ہے جہاں تک ہو سکے ہر مسلمان کو بندوق اور توپ کا نشانہ مارنے اور عمدہ عمدہ بندوقیں اور توپیں تیار رکھنے میں مصروف رہنا چاہیئے ۱۲ منہ [2] یعنی دونوں کا خیر خواہ ہوں اور دونوں کے لئے دعا کرونگا ۱۲ منہ [3] سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے ہر قسم کے کمال عطا فرمائے تھے آپ فنون جنگ سے بھی بجید واقف تھے اور فوج کی کمانڈ بذات خود کرتے تھے عمدہ اور لائق جنرل اپنی فوج کو اسی وقت فیر کا حکم دیتے ہیں جب دشمن زد پر آ جائے ورنہ گولی بارود بے فائدہ ضائع کرنا نادانوں کا کام ہے ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ دشمنوں کو دیکھتے ہی گھبرا کر تیر کی بارش نہ کرو ۔ ورنہ تیر برباد جائیں گے ۔ بلکہ اطمینان سے کھڑے رہو جب دیکھو کہ وہ تیر کی آڑ پر آن پہنچے اس وقت تیر مارو ۱۲ منہ ۔

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ دَخَلَ عُمَرُ فَأَهْوَى إِلَى الْحَصَى فَحَصَبَهُمْ بِهَا فَقَالَ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ وَزَادَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ فِي الْمَسْجِدِ.

بَابُ ۱۲۴ الْمِجَنِّ وَمَنْ يَتَتَرَّسُ بِتُرْسِ صَاحِبِهِ

۱۶۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَاحِدٍ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ فَكَانَ إِذَا رَمَى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ إِلَى مَوْضِعِ نَبْلِهِ.

۱۶۴ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ لَمَّا كُسِرَتْ بَيْضَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ وَأُدْمِيَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمِجَنِّ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُهُ فَلَمَّا رَأَتِ الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِهِ فَرَقَأَ الدَّمُ.

سے اُنھوں نے کہا ایسا ہُوا کہ حبشی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے برچھے[1] کھیل رہے تھے اتنے میں حضرت عمرؓ آئے یہ دیکھ کر کنکروں کی طرف جھکے اور ان پر کنکر مارے آپ نے فرمایا ان کو کھیلنے دے عمرؓ علی نے عبدالرزاق سے انھوں نے معمر سے اتنا زیادہ کیا کہ یہ کھیل مسجد میں ہو رہا تھا۔

باب ڈھال کا استعمال اور دوسرے کی ڈھال استعمال کرنا[2]۔

ہم سے احمد بن محمدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو امام اوزاعی نے خبر دی اُنھوں نے اسحاق بن عبداللہ ابن ابی طلحہ سے انھوں نے انس بن مالکؓ سے اُنھوں نے کہا ابوطلحہ اپنی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کی آڑ ایک سپر سے کرتے تھے اور ابوطلحہ بڑے تیرانداز تھے جب وہ تیر مارتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر اُٹھا کر دیکھتے ان کا تیر کہاں جاکر گرتا ہے۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے اُنھوں نے ابوحازم سے اُنھوں نے سہل بن سعدؓ ساعدی سے انھوں نے کہا جب (جنگ احد میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خود آپ کے مبارک سر پر توڑا گیا (مردود ابن ہشام[3] اور ابن قمیہ نے پتھر مارے[4]) آپ کا منہ خون آلود ہو گیا بیچ کا دانت توڑا گیا (عتبہ بن ابی وقاص نے توڑا[5]) تو حضرت علیؓ (زخم دھلانے کے لئے) بار بار ڈھال میں پانی لاتے اور علیا حضرت فاطمہ دھوتیں جب اُنھوں نے دیکھا پانی سے اور زیادہ خون بہہ رہا ہے تو ایک بوریے کا ٹکڑا لیا اس کو جلا کر زخم میں بھر دیا تو خون بند ہو گیا

---

[1] بعضے نسخوں میں یہ نہیں ہے بحرابھم یعنی اپنے برچھے سے اور حافظ اور عینی کے نسخوں میں یہ لفظ نہ تھا اُنھوں نے باب کی مطابقت یوں بیان کی کہ امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ مذکور ہے کہ اپنے برچھے سے کھیل رہے تھے قسطلانی نے کہا حافظ اور عینی کا یہ قول عجیب ہے کیونکہ ہمارے نسخوں میں یہ لفظ اس حدیث میں بھی موجود ہے ۱۲ منہ [2] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ لڑائی میں ڈھال کا استعمال جائز ہے اور یہ توکل کے خلاف نہیں ۱۲ منہ

[3] یہ مردود سعد بن ابی وقاص کا بھائی تھا اس نے پاس پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر مارا حاطب ابن ابی بلتعہ نے ایک تلوار سے اس کی گردن اڑا دی عبداللہ بن قمیہ مردود نے پتھر مارے اور کہنے لگا میری طرف سے یہ لو میں قمیہ کا بیٹا ہوں آپ نے فرمایا اللہ تجھے تباہ کرے ایسا ہی ہُوا کہ ایک پہاڑی بکرے نے مل کر اس کے سینگوں سے ایسا مارا کہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے مسلمانو! اپنے پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وسلم کی مصیبتوں پر خیال کرو اور اللہ کی راہ میں تکلیف اور صدمہ پہنچے اس کو اپنی سعادت اور نبوت کی میراث سمجھو ۱۲ منہ [4] یہیں سے ترجمہ باب ثابت ہوتا ہے ۱۲ منہ۔

۱۶۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے زہری سے انہوں نے مالک بن اوس بن حدثان سے اُنھوں نے حضرت عمرؓ سے اُنھوں نے کہا بنی نضیر کے مال باغات وغیرہ ان مالوں میں سے تھے جو اللہ نے اپنے پیغمبر کو بن لڑے دلا دیئے مسلمانوں نے ان کے حاصل کرنے کو گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے تو ایسے مال (بموجب حکم شرع خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے (مسلمانوں کا ان میں حصہ نہ تھا) آپ اس میں سے اپنی بیویوں کا سالانہ خرچ نکال لیتے جو بچتا وہ ہتھیار جانور لڑائی کے سامان میں خرچ کرتے[1]

۱۶۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيٰنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رضؓ يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّيْ رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے اُنھوں نے سفیان بن عیینہ سے کہا مجھ سے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا اُنھوں نے عبداللہ بن شداد نے بیان کیا کہا میں نے حضرت علیؓ سے **دُوسری سند** ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنھوں نے سعد بن ابراہیم سے کہا مجھ سے عبداللہ بن شداد نے بیان کیا کہا میں نے حضرت علیؓ سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے سعد کے بعد پھر کسی کے لئے نہیں دیکھا[2] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے کو یا اپنے ماں باپ کو فدا کیا ہو (جنگ احد کے دن) میں نے دیکھا آپ سعد سے یوں فرماتے تھے تیر مار میرے ماں باپ تجھ پر فدا (صدقے ہوں)

بَابٌ ۱۲۵ الدَّرَقِ۔

باب ڈھال کا بیان[3]

۱۶۷ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضؓ دَخَلَ عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہ عمرو بن حارث نے کہا مجھ سے ابوالاسود نے بیان کیا اُنھوں نے عروہ سے اُنھوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اس

---

[1] ہتھیار میں ڈھال بھی آگئی اس طرح حدیث باب کے مطابق ہوگئی ۱۲ منہ [2] مگر صحیحین کی دوسری روایت میں ہے کہ جنگ خندق میں ...... آپ نے حضرت زبیر سے بھی یوں فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر صدقے شاید حضرت علی کو اس کی خبر نہ ہوئی ۱۲ منہ [3] یہ باب اوپر گذر چکا ہے تو یہ تکرار ہوگی بعضوں نے کہا تکرار نہیں ہے ورقہ سے چمڑے کی ڈھال مراد ہے اور اوپر مجن کا ذکر ہوا ہے جو لوہے کی ڈھال کو کہتے ہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا عَمِلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا قَالَتْ وَكَانَ يَوْمُ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا قَالَ تَشْتَهِينَ أَنْ تَنْظُرِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ خَدِّي عَلَى خَدِّهِ وَيَقُولُ دُونَكُمْ بَنِي أَرْفِدَةَ حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِي قَالَ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ فَلَمَّا غَفَلَ۔

وقت (انصار کی) دو چھوکریاں بعاث کی لڑائی کی شعریں گا رہی تھیں[۱] آپ منہ پھیر کر بچھونے پر لیٹ رہے (گانا موقوف نہیں کیا)[۲] اتنے میں ابوبکرؓ آئے اُنھوں نے مجھ کو جھڑکا اور کہنے لگے اللہ کے پیغمبر کے پاس شیطانی آواز کا کیا کام ہے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ان کو گانے دے[۳] جب ابوبکرؓ دوسرے کام میں لگے تو میں نے ان چھوکریوں کو اشارہ کیا وہ چل دیں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں یہ عید کا دن تھا حبشی اپنے سپر اور برچھوں کے کھیل رہے تھے[۴] یا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی یا آپ نے خود ہی فرمایا تو یہ تماشا دیکھنا چاہتی ہے میں نے کہا جی ہاں آپ نے مجھ کو اپنے پیچھے کھڑا کر لیا میرا گال آپ کی گال پر تھا اور آپ حبشیوں سے فرما رہے تھے بنی ارفدہ کھیلو تماشا کرو[۵] میں تماشہ دیکھتے دیکھتے خود ہی تھک گئی آپ نے پوچھا بس میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا اچھا جا احمد بن ابی صالح نے ابن وہب سے فلما عمل کی جگہ فلما غفل روایت کیا ہے[۶]

بَابُ ۱۲۶۔ الْحَمَائِلِ وَتَعْلِيقِ السَّيْفِ بِالْعُنُقِ

باب تلوار کی حمائل اور تلوار کا گلے میں لٹکانا۔

۱۶۸ ۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً فَخَرَجُوا نَحْوَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے اُنھوں نے ثابت سے اُنھوں نے انس سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں زیادہ خوبصورت اور زیادہ بہادر تھے ایک بار ایسا ہوا رات کو مدینہ والے (دشمن کے ڈر سے) گھبرا گئے اور آواز کی طرف چل دھرکے دیکھا

---

[۱] یہ لڑائی اوس اور خزرج انصار کے دو قبیلوں میں ہجرت سے تین برس پہلے ہوئی تھی ۱۲ منہ [۲] دوسری روایت میں ہے دف بجا رہی تھیں ۱۲ منہ [۳] دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے ابوبکرؓ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے (یعنی تہوار خوشی کا دن) یہ ہماری عید ہے معلوم ہوا خوشی اور سرور کے دن جیسے شادی بیاہ عید عقیقہ ولیمہ ختنہ وغیرہ میں گانا بجانا درست ہے ایک جماعت اہل حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے مگر حنفیہ اسکو مطلقاً حرام کہتے ہیں اور ہمارے علماء میں سے شیخ ابن قیم بھی حرمت کی طرف گئے ہیں لیکن شیخ ابن حزمؒ اباحت کی طرف گئے ہیں اور دف پر اور باجوں کو بھی قیاس کیا ہے بالجملہ یہ مسئلہ اختلافی ہے اسمیں تشدد اور غلو کرنا انصاف سے بعید ہے ایک جماعت صوفیہ نے بھی غنا اور مزامیر کو شروط کے ساتھ سُنا ہے وہ شروط یہ ہیں گانے والا امرد ہو اور اجنبی عورت نہ ہو مضامین فحش اور خلاف شرع نہ ہوں بلکہ اللہ اور اسکے رسول کی محبت پیدا ہو آنحضرتؐ نے انصار کی لڑکیوں سے فرمایا جو گاتی بجاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کیلئے نکلی تھیں اعلموا ان اللہ یحبکن اور قرآن شریف میں جو لہو الحدیث آیا ہے بہت سے تابعین نے اس سے گانا بجانا مراد لیا ہے مگر اسی آیت میں آگے ہے لیضل عن سبیل اللہ ایسے غنا کو کون منع نہیں کرتا جو اللہ کی راہ سے بہکائے اور کفر اور فسق و فجور کی طرف جائے ۱۲ منہ [۴] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [۵] بنی ارفدہ حبشیوں کو کہتے ہیں دکن کی زبان میں حبشی کو سدی کہتے ہیں ۱۲ منہ [۶] یعنی جب ابوبکر غافل ہو گئے مطلب دونوں کا ایک ۱۲ منہ

الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدِ اسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ
وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا
ثُمَّ قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ قَالَ إِنَّهُ لَبَحْرٌ۔

بَابُ ۱۲۷ حِلْيَةِ السُّيُوفِ

۱۶۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ
أَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبٍ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ لَقَدْ فَتَحَ الْفُتُوحَ
قَوْمٌ مَا كَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوفِهِمُ الذَّهَبَ وَلَا الْفِضَّةَ
إِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَتُهُمُ الْعَلَابِيَّ وَالْآنُكَ وَالْحَدِيدَ

بَابُ ۱۲۸ مَنْ عَلَّقَ سَيْفَهُ بِالشَّجَرِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ۔

۱۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ وَأَبُو
سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَ
أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ
الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ وَعَلَّقَ بِهَا
سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ
إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ

تو سامنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوٹتے آ رہے ہیں ان سب سے پہلے ہی آپؐ
اکیلے روانہ ہو گئے تھے آپ نے بات کی تحقیق کر لی ہے ابو طلحہ کے گھوڑے
پر ننگی پیٹھ سوار ہیں گلے میں تلوار لٹک رہی ہے فرما رہے ہیں کچھ ڈر نہیں کچھ ڈر نہیں پھر فرمانے
لگے یہ گھوڑا (تو مٹھا نہیں ہے) ہم نے دیکھا دریا کی طرح بیتکان تیز جاتا ہے یا دریا ہے

باب تلوار میں زیور لگانا۔

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا
ہم کو امام اوزاعی نے کہا میں نے سلیمان بن حبیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے
ابو امامہ سے سنا وہ کہتے تھے یہ ملکوں کی فتح ان لوگوں نے کی ہے جنکی تلواروں
میں سونے چاندی کا زیور نہ تھا کچے چمڑے (یا اونٹ کی گردن کے پٹھے) اور
سیسہ اور لوہا ہی زیور تھا [1]

باب سفر میں دوپہر کو سوتے وقت تلوار درخت سے لٹکا دینا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری
سے انہوں نے کہا مجھ سے سنان بن ابی سنان دؤلی اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن
نے بیان کیا ان سے جابر بن عبداللہ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا (یعنی غزوہ ذی امر جو ہجرت کے تیسرے سال ہوا)
جب آپؐ لوٹے تو جابر بھی آپؐ کے ساتھ لوٹے اتفاق سے ایک جنگل میں
دوپہر ہو گئی جس میں ببول کے (یا کانٹے دار) بہت درخت تھے آپؐ وہاں
اتر پڑے لوگ بھی اِدھر اُدھر درختوں کے سایے میں اترے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ایک کیکر کے درخت کے نیچے ٹھہرے اور تلوار درخت سے لٹکا دی
ہم لوگ (ذرا) سو گئے اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہم کو بلا رہے ہیں آپؐ کے پاس ایک گنوار (غورث) بیٹھا ہے آپؐ
نے فرمایا اس گنوار نے میری تلوار مجھ پر سونت لی میں سو رہا تھا جاگا
تو دیکھا ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں ہے کہنے لگا اب میرے ہاتھ سے تم کو

[1] اکثر علماء نے تلوار کا زیور اسی طرح اور ہتھیاروں کا چاندی سے بنانا درست رکھا ہے لیکن سونے سے جائز نہیں رکھا اور بعضوں نے اس سے بھی منع کیا ہے ۱۲ منہ

وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي فَقُلْتُ اللهُ ثَلٰثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ۔

بَابٌ ۱۲۹ لُبْسِ الْبَيْضَةِ۔

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَاْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ وَعَلِيٌّ يُمْسِكُ فَلَمَّا رَاَتْ اَنَّ الدَّمَ لَا يَزِيْدُ اِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ حَصِيْرًا فَاَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ اَلْزَقَتْهُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ۔

بَابٌ ۱۳۰ مَنْ لَمْ يَكْسِرِ السِّلَاحَ عِنْدَ الْمَوْتِ۔

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَةً وَّاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً۔

بَابٌ ۱۳۱ تَفَرُّقِ النَّاسِ عَنِ الْاِمَامِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ وَالْاِسْتِظْلَالِ۔

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

کون بچا سکتا ہے میں نے تین بار کہا اللہ پھر آپ نے اس گنوار کو کچھ سزا نہیں دی وہ بیٹھا رہا[۱]

باب خود پہننا

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے سہل بن سعد ساعدی سے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم کا حال پوچھا گیا جو احد کے دن آپ کو لگا تھا اُنھوں نے کہا آپ کا مبارک چہرہ زخمی کیا گیا اور بیچ کا دانت اور جو خود آپ کے سر پر تھا وہ توڑا گیا[۲] پھر حضرت فاطمہ خون دھوتی تھیں اور حضرت علی اس کو بند کرتے تھے جب حضرت فاطمہ نے دیکھا خون تو اور بڑھ رہا ہے تو اُنھوں نے بوریئے کا ٹکڑا لیا اس کو جلا کر راکھ کیا پھر وہ زخم میں بھر دیا جب خون تھم گیا۔

باب مرنے کے بعد ہتھیار وغیرہ توڑنا درست نہیں[۳]

ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے اُنھوں نے سفیان ثوری سے اُنھوں نے ابواسحاق سے انھوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال اسباب نہیں چھوڑا صرف ہتھیار چھوڑے اور ایک سفید نقرہ خچر اور کچھ زمین اسکو بھی آپ صدقہ کر گئے

باب اگر حاکم دوپہر کے وقت کہیں اُترے تو لوگ ان سے جدا ہو سکتے ہیں۔ درختوں کے سایہ میں ٹھہر سکتے ہیں۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنھوں نے زہری سے

---

[۱] ابن اسحاق نے مغازی میں یوں روایت کیا کہ کافروں نے اس گنوار سے جس کا نام عشور تھا یہ کہا کہ اس وقت محمد اکیلے پڑے ہیں انکو مار لے وہ ایک تلوار لیکر آیا اور آپ کے سرہانے کھڑا ہوا اور کہنے لگا اب آپ کو کون بچاتا ہے آپ نے فرمایا اللہ یہ فرمانا ہی تھا کہ حضرت جبرائیل آن پہنچے اور اس کے سینے پر ایک گھونسا دیا تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی آپ نے اٹھالی اور فرمایا اب تجھ کو کون بچاتا ہے اس نے کہا کوئی نہیں آپ نے فرمایا خیر چلا جا کہتے ہیں یہ گنوار مسلمان ہو گیا اور اپنی قوم کو بھی اسلام کی دعوت دی بعضوں نے کہا اس گنوار کا نام غورث بن حارث تھا ۱۲ منہ [۲] چہرے پر زخم تو ابن قمیئہ نے دیا اور دانت عتبہ بن ابی وقاص نے توڑا اور خود عبداللہ بن ہشام نے جیسے اوپر گذر چکا باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے کہ خود کا استعمال جائز ہے ۱۲ منہ [۳] جاہلیت کی ایک رسم یہ بھی تھی کہ جب کوئی مرجاتا تو اسکے ہتھیار توڑ ڈالتے اسکا اسباب جلا دیتے اسکے جانور ذبح ڈالتے امام بخاری نے یہ باب لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ یہ سب کام منع ہیں کیونکہ اس میں مال کا ضائع کرنا ہے بلکہ ان چیزوں کو اللہ کی راہ میں دے دینا چاہئے ابتک ہندوستان میں یہ رواج ہے کہ خاوند کے مر جانے پر عورت ہاتھ کی چوڑیاں توڑتی ہے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُمَا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ ابْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللَّهُ فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ۔

کہا ہم سے سنان بن ابی سنان اور ابوسلمہ نے بیان کیا ان سے جابرؓ نے دوسری سند ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے سنان بن ابی سنان دؤلی سے ان کو جابرؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اور اتفاق سے دوپہر کا وقت ایک کانٹے دار جنگل میں آن پہنچا، لوگ الگ الگ جنگل میں درختوں کے سایہ میں پھیل گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک درخت کے تلے اترے اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی اور سو گئے جب جاگے دیکھا تو ایک شخص بے خبری میں آپ پاس آگیا ہے آپؐ نے لوگوں سے فرمایا اس شخص نے میری تلوار سونت لی اور کہنے لگا اب تم کو کون بچائے گا میں نے کہا اللہ تو اس نے تلوار میان میں کر لی وہ یہ بیٹھا ہے، پھر آپؐ نے اس کو کوئی سزا نہیں دی۔

بَابُ ۱۳۲ مَا قِيلَ فِي الرِّمَاحِ

باب بھالوں (نیزوں) کا بیان

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي۔

اور عبداللہ بن عمرؓ سے منقول ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپؐ نے فرمایا میری روزی بھالے کے سائے کے تلے ہےؐ اور جو میرا حکم نہ مانے (مسلمان نہ ہو) اس پر ذلت اور خواری ڈالی گئی (جزیہ دیں)

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالنضر سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے انہوں نے نافع سے جو ابوقتادہ انصاری کے غلام تھے انہوں نے ابوقتادہ سے وہ (حدیبیہ کے سال) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مکہ کے ایک رستے میں اپنے چند یاروں کے ساتھ جو احرام ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے ابوقتادہ احرام نہیں باندھے تھے خیر ابوقتادہ نے ایک گورخر دیکھا وہ اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے اپنے یاروں سے کہا ذرا کوڑا اٹھا دینا انہوں نے نہ اٹھایا پھر کہا یار ذرا بھالا اٹھا دو ۲ ؎ لیکن

۱ ؎ اس حدیث کو امام احمد نے وصل کیا مطلب یہ ہے کہ میرا پیشہ سپہ گری ہے دشمنوں کو نیچا دکھانا اور دولت کمانا دوسری حدیث میں ہے کہ میری امت کی سوداگری جہاد ہے۔ ۱۲ منہ ۲ ؎ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

فَاَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى بَعْضٌ فَلَمَّا اَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ فِي الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِي النَّضْرِ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ۔

انہوں نے ایک نہ سُنی آخر ابوقتادہ نے خود اتر کر اپنا بھالا لیا اور گورخر پر حملہ کیا اس کو مار ڈالا اب اس کے ساتھیوں میں بعضوں نے تو اس کا گوشت کھایا بعضوں نے اس خیال سے کہ احرام میں شکار منع ہے) نہ کھایا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملے تو آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا یہ تو اللہ کا دیا ہوا کھانا ہے جو اس نے تم کو کھلایا اور زید بن اسلم سے روایت ہے انھوں نے عطاء بن یسار سے انھوں نے ابوقتادہ سے گورخر کا یہی قصہ جیسے ابوالنضر نے روایت کیا اس میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس اس کا گوشت باقی ہے۔

بَابٌ ۱۳۲ مَا قِيْلَ فِيْ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمِيْصِ فِي الْحَرْبِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لڑائی میں زرہ پہننا۔ اسی طرح کرتہ (لوہے کا)

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[1] خالد بن ولید نے تو اپنی زرہیں اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہیں (پھر اس سے زکوٰۃ مانگنا بے جا ہے)

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَخَذَ اَبُوْ بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ

ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بدر کے دن) ایک خیمے میں تھے آپ نے یوں دُعا کی یا اللہ میں تیرے اقرار اور تیرے وعدے کو تجھ سے چاہتا ہوں[2] یا اللہ اگر تیری مرضی یہی ہے تو خیر آج کے دن سے تیری پوجا بند ہو جائے گی (اور بت پجتے رہیں گے)[3] ابوبکر صدیقؓ نے آپ کا ہاتھ تھام لیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ بس کیجئے آپ اپنے پروردگار سے دُعا کی حد کر دی خیر آپ زرہ پہنے ہوئے[4] خیمے سے) نکلے اور (سورہ قمر کی) یہ آیت پڑھتے جاتے تھے اب کوئی دم میں کافر دل کا یہ گرد

---

[1] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الزکوٰۃ میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر کتاب الزکوٰۃ میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] یعنی تو اپنا وعدہ اپنے فضل و کرم سے پورا کر وعدہ یہ تھا کہ یا تو قافلہ ہاتھ آئے گا یا کافروں پر فتح ملے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے وعدے پر کامل یقین تھا مگر مسلمانوں کی بے سامانی اور قلت اور کافروں کے سامان جنگ اور کثرت کو دیکھ کر بمقتضائے بشریت آپ کو تردد ہوا ۱۲ منہ [4] یعنی دنیا میں آج تیرے خالص پوجنے والے یہی تین سو تیرہ آدمی ہیں اگر تو ان کو بھی ہلاک کر دے گا تو تیری مرضی چونکہ میرے بعد پھر کوئی پیغمبر آنے والا نہیں تو قیامت تک شرک ہی شرک رہے گا اور تجھے کوئی نہ پوجے گا ایسی دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو زیبا تھی جو پروردگار کے چہیتے تھے اور کسی کی مجال نہیں کہ بارگاہ خداوندی میں اس طرح عرض کرے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی ایک دعا ایسی ہی کی تھی (اتھلکنا بما فعل السفہاء منا الآیۃ) ۱۲ منہ [5] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے

وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ وَقَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَوْمَ بَدْرٍ۔

شکست پاتا ہے اور کافر لوگ دم بھاگتے ان کے وعدے کا اصل دن تو قیامت ہے وہاں پوری سزا ملے گی اور قیامت (کافروں کے لئے) بڑی سخت اور نہایت تلخ ہے وہیب نے خالد حذاء سے یہی روایت کی اس میں اتنا زیادہ ہے (بدر کے دن)

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ وَقَالَ يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ دِرْعٌ مِنْ حَدِيدٍ وَقَالَ مُعَلًّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَقَالَ رَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انھوں نے اعمش سے انھوں نے ابراہیم نخعی سے انھوں نے اسود سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی سے انھوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی زرہ (ابوشحم) یہودی پاس تیس صاع جو کے بدل گرو تھی اور یعلی نے اعمش سے یوں روایت کی لوہے کی زرہ اور معلی نے یوں کہا ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے اس میں یوں کہ آپ نے لوہے کی زرہ اُس کے پاس گرو کردی تھی۔

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَكُلَّمَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَتِهِ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تُعَفِّيَ أَثَرَهُ وَكُلَّمَا هَمَّ الْبَخِيلُ بِالصَّدَقَةِ انْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلَى صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ إِلَى تَرَاقِيهِ فَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَيَجْتَهِدُ أَنْ يُوَسِّعَهَا فَلَا تَتَّسِعُ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل کی (جو زکوٰۃ نہیں دیتا) اور زکوٰۃ دینے والے کی مثال دو شخصوں کی سی ہے جو لوہے کے دو کرتے پہنے ہوں ان کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوں (کرتہ تنگ ہو) تو زکوٰۃ دینے والا جب زکوٰۃ دیتا ہے اس کا کرتہ اتنا کشادہ ہو جاتا ہے کہ زمین پر (چلنے میں) گھسٹتا جاتا ہے اور بخیل جب دینے کا قصد کرتا ہے (جان پر بن جاتی ہے) وہ کرتہ سمٹ جاتا ہے ایک چھلہ دوسرے چھلے سے بھڑ جاتا ہے اور ہاتھ گردن سے جڑ جاتے ہیں[۱] ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وہ زور لگاتا ہے کسی طرح یہ کرتہ ذرا ڈھیلا ہو وہ ذرا ڈھیلا نہیں ہوتا۔

۱؎ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ سخی محمود ہے اور اس نے لوہے کا کرتہ پہنا تو اس کا جواز نکلا ۱۲ منہ ۲؎ یہ حدیث اوپر کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے مطلب یہ ہے کہ سخی کا دل تو زکوٰۃ اور صدقہ دینے سے خوش اور کشادہ ہو جاتا ہے اور بخیل اول تو زکوٰۃ دیتا نہیں دوسرے جبراً قہراً کچھ دے بھی تو دل تنگ اور رنجیدہ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ۔

بَابُ ۱۳۴ الْجُبَّةِ فِي السَّفَرِ وَالْحَرْبِ۔

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحٰى مُسْلِمٍ هُوَ ابْنُ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَقِيتُهُ بِمَاءٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتُ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَخُفَّيْهِ۔

باب سفر اور لڑائی میں جبہ پہننا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے اعمش سے اُنھوں نے ابو الضحیٰ مسلم بن صبیح سے اُنھوں نے مسروق سے کہا مجھ سے مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (غزوہ تبوک میں) حاجت کے لئے تشریف لے گئے وہاں سے لوٹ کر آئے تو میں پانی لیکر پہنچا آپ شام کے ملک کا ایک جبہ پہنے ہوئے تھے[1] آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ دھویا پھر اپنے ہاتھ آستینوں سے باہر نکالنے لگے وہ تنگ تھیں آخر آپ نے نیچے سے ہاتھ نکال لیے اور ان کو دھویا اور سر اور موزوں پر مسح کیا۔

بَابُ ۱۳۵ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ فِي قَمِيصٍ مِنْ حَرِيرٍ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا۔

باب لڑائی میں حریر (زرا ریشمی) کپڑا پہننا[2]

ہم سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے اُنھوں نے قتادہ سے ان سے انسؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام کو خارشت (کھجلی) کی وجہ سے ریشمی کرتہ پہننے کی اجازت دی[3]

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ شَكَوَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْقَمْلَ فَأَرْخَصَ لَهُمَا فِي الْحَرِيرِ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے اُنھوں نے قتادہؒ سے اُنھوں نے انسؓ سے دوسری سند ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے اُنھوں نے قتادہ سے اُنھوں نے انسؓ سے کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور زبیر بن عوام دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جوؤں کی شکایت کی آپ نے ان کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دی انس رضؓ نے کہا میں نے ان کو جہاد میں

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے یہ حدیث اوپر کتاب الطہارۃ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] اس مسئلہ میں اختلاف ہے مالک اور ابو حنیفہ نے مطلقاً اس کا پہننا مردوں کے لئے جائز نہیں رکھا اور شافعی اور ابو یوسف نے کہا ضرورت کے لئے جائز ہے خارشت یا جوؤں اور اہل حدیث کے نزدیک لڑائی میں بھی جائز ہے بلکہ ابن ماجشون نے کہا مستحب ہے دشمن کو ڈرانے کے لئے بعضے نسخوں میں فی الحرب کی جگہ العوبکر تو ترجمہ یہ ہوگا خارشت میں ریشمی کپڑا پہننا مگر اس صورت میں اس باب کو کتاب الجہاد سے کو تعلق نہ رہے گا ۱۲ منہ [3] یہ حدیث لا کر امام بخاری نے اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو آگے بیان کیا کہ یہ اجازت جہاد میں ہوئی اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ یہ اجازت سفر میں دی اب دوسری روایت میں اجازت کی علت جوئیں خود میں اس روایت میں کھجلی دونوں میں تطبیق یوں ہوگی کہ پہلے جوئیں پڑی ہوں گی پھر جوؤں کی وجہ سے کھجلی پیدا ہوگئی ہوگی کہتے ہیں ریشمی کپڑا خارشت کھو دیتا ہے اور جوؤں کو مار ڈالتا ہے۔ ۱۲ منہ

فَرَاَيْتُهٗ عَلَيْهِمَا فِیْ غَزْوَةٍ۔

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ اَخْبَرَنِیْ قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَخَّصَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِیْ حَرِيْرٍ۔

۱۸۲۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَخَّصَ اَوْ رُخِّصَ لِحِكَّةٍ بِهِمَا۔

بَابُ ۱۳۶ مَا يُذْكَرُ فِی السِّكِّيْنِ

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مِنْ كَتِفٍ يَحْتَزُّ مِنْهَا ثُمَّ دُعِیَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَزَادَ وَاَلْقَی السِّكِّيْنَ۔

بَابُ ۱۳۷ مَا قِيْلَ فِیْ قِتَالِ الرُّوْمِ

۱۸۵۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِیُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ اَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْاَسْوَدِ الْعَنْسِیَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ اَتٰی عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِیْ سَاحِلِ حِمْصَ وَهُوَ فِیْ بِنَاءٍ لَهٗ وَمَعَهٗ اُمُّ حَرَامٍ قَالَ عُمَيْرٌ فَحَدَّثَتْنَا

کپڑا پہنے دیکھا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے اُنھوں نے شعبہ سے کہا مجھ کو قتادہ نے خبر دی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دی۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے میں نے قتادہؓ سے سُنا اُنھوں نے انسؓ سے کہ آپ نے عبدالرحمٰن اور زبیر کو کھجلی کی وجہ سے اس کی اجازت دی۔

باب چُھری کا استعمال درست ہے۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے اُنھوں نے ابن شہاب سے اُنھوں نے جعفر بن عمرو بن امیہ سے انھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دست کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے پھر نماز کے لئے بلائے گئے تو آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنھوں نے زہری سے یہی حدیث اس میں یہ ہے کہ جب نماز کے لئے بلائے گئے تو آپ نے چھری ڈال دی۔[1]

باب نصاریٰ سے لڑنے کی فضیلت

ہم سے اسحاق بن یزید دمشقی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے کہا مجھ سے ثور بن یزید نے اُنھوں نے خالد بن معدان سے ان سے عمیر بن اسود عنسی نے بیان کیا وہ عبادہ بن صامت صحابی کے پاس گئے عبادہ حمص کے بندر میں ایک مکان میں اُترے ہوئے تھے ام حرام (ان کی بی بی بھی) ان کے ساتھ تھیں عمیر نے کہا تو ام حرام نے ہم سے حدیث بیان کی اُنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے

[1] یہ حدیث کتاب الوضوء میں گذر چکی ہے اور یہاں امام بخاری اسکو اس لئے لائے کہ جب چھری کا استعمال درست ہوا تو جہاد میں بھی اسکو ساتھ رکھ سکتے ہیں وہ بھی ایک ہتھیار ہے

أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا فِيهِمْ قَالَ أَنْتِ فِيهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ فَقُلْتُ أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا۔

میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر پر سوار ہو کر جہاد کریگا اس کے لیے تو بہشت واجب ہو گی ام حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی اس میں ہوں گی آپ نے فرمایا تو بھی اس میں ہو گی پھر آپ نے فرمایا میری اُمت کا پہلا لشکر جو قیصر روم کے شہر (قسطنطنیہ) پر جہاد کرے گا اس کی بخشش ہو گی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی ان میں ہوں گی آپ نے فرمایا نہیں۔[1]

بَابٌ ۱۳۸ قِتَالِ الْيَهُودِ۔

باب یہود سے لڑائی ہونے کا بیان

- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُونَ الْيَهُودَ حَتَّى يَخْتَبِيَ أَحَدُهُمْ وَرَاءَ الْحَجَرِ فَيَقُولُ يَا عَبْدَ اللهِ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ۔

ہم سے اسحٰق بن محمد فروی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے اُنھوں نے نافع سے اُنھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم (اخیر زمانہ میں) یہودیوں سے لڑو گے ان میں کوئی پتھر کی آڑ میں جاکر چھپ جائے گا تو پتھر (بحکم الٰہی) بول اُٹھے گا اے خدا کے بندے (مسلمان) یہ یہودی میرے پیچھے بیٹھا ہے اس کو مار ڈال (یہ حضرت عیسٰی کے زمانہ میں ہوگا)

- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا الْيَهُودَ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ وَرَاءَهُ الْيَهُودِيُّ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ۔

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو جریر نے خبر دی اُنھوں نے عمارہ بن قعقاع سے اُنھوں نے ابو زرعہ سے اُنھوں نے ابو ہریرہؓ سے اُنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جبتک تم یہود سے نہ لڑو گے یہانتک کہ پتھر بول اُٹھیگا جس کی آڑ میں یہودی (چھپا) ہو گا اے مسلمان یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہے اس کو قتل کر۔

[1] پہلا جہاد معاویہ کیساتھ ہوا جزیرہ قبرص فتح کرنے کو اسی میں ام حرام شریک تھیں ۲۸ھ ہجری میں دوسرا جہاد جو قسطنطنیہ پر ہوا یزید بن معاویہ اس لشکر کا سردار تھا اس میں بھی بہت سے صحابہ شریک تھے جیسے ابن عمرؓ اور ابن عباس اور ابن زبیرؓ اور ابو ایوبؓ انصاری یہ ۵۲ھ ہجری میں ہوا اس حدیث سے بعضوں نے یہ نکالا ہے جیسے مہلب نے کہ یزید کی خلافت صحیح تھی اور وہ بہشتی ہے میں کہتا ہوں سبحان اللہ اس حدیث سے یہ کہاں نکلتا ہے کہ یزید کی خلافت صحیح ہے کیونکہ جب یزید قسطنطنیہ پر چڑھ کر گیا تھا اسوقت تک معاویہ زندہ تھے انہی کی خلافت تھی اور معاویہ کی خلافت تا حیات باتفاق علماء صحیح تھی کس لئے کہ امام برحق جناب امام حسن علیہ السلام نے خلافت انکو تفویض کی تھی ایک لشکر والوں کی بخشش ہونیسے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا ہر فرد بھی بخشا جائے اور بہشتی ہو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص خوب بہادری سے لڑا تھا اور آپ نے فرمایا وہ دوزخی ہے اور بہشتی اور دوزخی ہونے میں خاتمہ کا اعتبار ہے جیسے اوپر حدیث میں گزر چکا یزید نے گو یہ پہلا اچھا کام کیا کہ قسطنطنیہ پر چڑھائی کی مگر خلیفہ ہونیکے بعد تو اس نے وہ وہ گن پیٹ سے نکالے کہ معاذ اللہ امام حسین کو قتل کرایا اہل بیت کی اہانت کی جب سر مبارک امام حسین کا آیا تو مردود کہنے لگا میں نے بدر کا بدلہ لیا مدینہ منورہ پر چڑھائی کی حرم محترم میں گھوڑے بندھوائے مسجد نبوی اور قبر شریف کی توہین کی مکہ پر چڑھائی کی وہاں منجنیق لگائی عبداللہ بن زبیر کو شہید کرایا حجاج ظالم اپنے غلام کے ہاتھ سے ایک لاکھ صحابہؓ اور تابعین اور بزرگوں کو ناحق قتل کرایا گیا ان گناہوں کے بعد بھی کوئی یزید کو مغفور اور بہشتی کہہ سکتا ہے قسطلانی نے کہا یزید امام حسینؓ کے قتل سے خوش اور راضی تھا اور اہل بیت کی اہانت پر بھی اور یہ امر متواتر ہے اس لئے ہم اس کے باب میں توقف نہیں کرتے باقی بر صفحہ ۱۲۹

بَابُ ۱۳۹ قِتَالِ التُّرْكِ

۱۸۸ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ نِعَالَ الشَّعَرِ وَإِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوهِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ -

۱۸۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ ذُلْفَ الْأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ -

بَابُ ۱۴۰ قِتَالِ الَّذِينَ يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ

۱۹۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

باب ترکوں سے لڑائی کا بیان

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا میں نے حسن بصری سے سُنا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن تغلب نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے تم ان لوگوں سے لڑوگے جو بالوں کی جوتیاں پہنتے ہیں (یا ان کے بال بہت لمبے ہونگے) اور قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ تم ان لوگوں سے لڑوگے جن کے منہ چوڑے چوڑے گویا ڈھالیں ہیں چمڑا جمی ہوئی[۳]

ہم سے سعید بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا مجھ سے میرے باپ (ابراہیم بن سعد) نے انھوں نے صالح ابن کیسان انھوں نے اعرج سے انھوں نے کہا ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اسوقت تک نہ آئے گی جبتک تم ترکوں سے نہ لڑوگے جن کی آنکھیں چھوٹی منہ سُرخ ناکیں موٹی پھیلی ہوئیں ان کے منہ ایسے ہوں گے جیسے پرپہ تہ بتہ چمڑا لگی ہوئیں اور قیامت اس وقت تک نہیں آئیگی جبتک تم ان لوگوں سے لڑو جو بالوں کے جوتے پہنتے ہیں۔

باب ان لوگوں سے لڑائی کا بیان جو بالوں کی جوتیاں پہنتے ہیں۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ زہری نے سعید بن مسیب سے روایت کی انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جبتک تم ان لوگوں سے نہ لڑو جو بالوں کی جوتیاں پہنے گے اور قیامت اس وقت تک نہیں آئیگی جبتک تم ان لوگوں سے نہ لڑو جن کے منہ تہ بتہ ڈھالوں کی طرح

ـــــــــــــــــــــــــــــ

[۱] ترک سے مراد بیاں وہ قوم ہے جو یافث بن نوح کی اولاد میں علی العموم تاتار کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء کے عہد تک کافر تھے یہانتک کہ ہلاکو خاں ترک نے عرب پر چڑھائی کرکے خلافت عباسیہ کا کام تمام کیا اس کے بعد کچھ ترک مشرف باسلام ہوئے اسی خاندان میں اب سلطان عبدالحمید خاں بادشاہ روم ہیں اور اکثر ترک ابتک کافر ہیں بعضے نصرانی اور بعضے بودہ بعضے بت پرست جیسے تاتار اور روسی تاتار کا سک قلماق وغیرہ یہ سب ترک ہیں وہب بن منبہ نے کہا ترک یاجوج ماجوج کے چچیرے بھائی ہیں جب سد بنائی گئی تو یہ لوگ غائب تھے وہ دیوار کے اسی طرف چھوٹ گئے اسی لئے انکا نام ترک ہوگیا یعنی متروک ۱۲ منہ [۲] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ دوسری روایت میں یہ صفت ترکوں کی مذکور ہے ۱۲ منہ [۳] یعنی بہت گندے (اور گٹھے منہ جس ڈھال پر چمڑا جمایا جاتا ہے وہ خوب موٹی ہو جاتی ہے حدیث میں مطرقہ ہے یا مطرّقہ معنی ایک ہی ہے یحییٰ بن سعید قطان نے جب امام جعفر صادق علیہ السلام میں کلام کیا تو ایک بزرگ نے فرمایا اگر یحییٰ کو فرمیں ایسا کہتے وصبتہ النعال المطرقۃ یعنے انکو خوب موٹے جوتے لگنے جاتے ہیں ۱۲ منہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۹ بلکہ ان کے ایمان میں بھی ہم کو کلام ہے اللہ کی لعنت امیر اور اس کے مددگاروں پر ہاں البتہ معاویہ کی بخشش کی امید اور ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ پہلے جنت پا امیر بارگاہ الٰہی میں گئے لوٹ کر آئے تو فرمایا الحمدللہ میرے موافق حکم ہوا پھر معاویہ گئے لوٹ کر آئے تو کہنے لگے الحمدللہ یہ بخشا گیا

قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيهِ أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً صِغَارَ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔

ہوں گے سفیان نے کہا ابوالزناد نے اعرج سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے اس حدیث میں اتنا زیادہ کیا چھوٹی آنکھ والے موٹی ناک والے منہ ایسے جیسے ڈھالیں چمڑا لگی ہوئی تہ بتہ

بَابُ ۱۴۱ مَنْ صَفَّ أَصْحَابَهُ عِنْدَ الْهَزِيمَةِ وَنَزَلَ عَنْ دَابَّتِهِ وَاسْتَنْصَرَ۔

باب شکست کے بعد امام کا سواری سے اترنا اور باقیماندہ لوگوں کی صف باندھ کر اللہ سے مدد مانگنا۔

۱۹۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَا أَبَا عُمَارَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللهِ مَا وَلّٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ وَأَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ بِسِلَاحٍ فَأَتَوْا قَوْمًا رُمَاةً جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ مَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَابْنُ عَمِّهِ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ ثُمَّ قَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ۔ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّ أَصْحَابَهُ۔

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ابواسحٰق نے کہا میں نے براءؓ سے سنا ان سے ایک شخص (نام نامعلوم) نے پوچھا کیا تم لوگ ابوعمارہ (براء کی کنیت ہے) حنین کے دن بھاگ نکلے تھے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز نہیں خدا کی قسم کبھی نہیں بھاگے ہوا یہ کہ آپ کے اصحاب میں سے چند نوجوان بے ہتھیار لوگ نہتے (ان کافروں کے مقابلے پر آئے) جو ہوازن اور بنی نصر کے بڑے تیرانداز گردہ میں سے تھے جن کا کوئی تیر خالی نہیں جاتا تھا خیران کافروں نے ایک دم ایسے تیر مارے جنہوں نے خطا نہیں کی اور (مسلمان) بھاگ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ اپنے نقرہ خچر پر سوار تھے اور آپ کے چچا زاد بھائی ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اس کی باگ تھامے چل رہے تھے آپ (مسلمانوں کا یہ حال دیکھ کر) خچر پر سے اُتر پڑے اور اللہ سے مدد مانگی پھر فرمانے لگے ۔ میں ہوں پیغمبر بلا شک وخطرہ ۔ اور عبدالمطلب کا ہوں پسر پھر اپنے اصحاب کی صف جمائی اور کافروں کو شکست دی)

بَابُ ۱۴۲ الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ بِالْهَزِيمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ۔

باب مشرکوں (اور کافروں) کے لئے بددعا کرنا۔ اللہ ان کو شکست دے، ان کو بھگا دے۔

۱۹۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا عِيسٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَأَ اللهُ بُيُوتَهُمْ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی ہم سے ہشام نے بیان کیا اُنھوں نے محمد بن سیرین سے اُنھوں نے عبیدہ سلمانی سے اُنھوں نے حضرت علیؓ سے اُنھوں نے کہا جب جنگ احزاب (خندق) کا دن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ان کافروں کے گھر اور قبریں

وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ۔

آگ سے بھر دے[1] انھوں نے ہم کو بیچ والی نماز (عصر کی نماز) نہ پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِي الْقُنُوْتِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ۔

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے عبداللہ بن ذکوان سے انھوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قنوت کی دعا میں یوں فرماتے تھے یا اللہ سلمہ بن ہشام کو (کافروں کے پنجے سے) چھڑا دے یا اللہ ولید بن ولید کو چھڑا دے یا اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو چھڑا دے یا اللہ کمزور مسلمانوں (بچوں عورتوں) کو چھڑا دے یا اللہ مضر کے کافروں کو خوب پیس دے[2] یا اللہ ان پر ایسی سخت قحط بھیج جیسے حضرت یوسفؑ کے زمانے میں مصر والوں پر بھیجی تھی

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى رضـ يَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو اسمٰعیل بن ابی خالد نے انھوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے دن مشرکوں کے لئے بددعا کی فرمایا یا اللہ کتاب (قرآن) کے اتارنے والے جلد حساب لینے والے یا اللہ ان کافروں کے گروہوں کو شکست دے یا اللہ ان کو شکست دے ان کے قدم اکھیڑ دے (ڈگمگا دے)

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ وَنَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَنُحِرَتْ جَزُوْرٌ بِنَاحِيَةِ مَكَّةَ فَاَرْسَلُوْا فَجَاءُوْا مِنْ سَلَاهَا وَطَرَحُوْهُ عَلَيْهِ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَلْقَتْهُ عَنْهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ لِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ

ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جعفر بن عون نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انھوں نے ابواسحاق سے انھوں نے عمرو بن میمون سے انھوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انھوں نے کہا (ایک بار ایسا ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے سایہ میں نماز پڑھ رہے تھے تو (مردود) ابوجہل اور قریش کے چند لوگوں نے کیا صلاح کی کہ ایک اونٹنی مکہ کی ایک طرف کاٹی گئی تھی انھوں نے کسی کو بھیج کر اس کی جھلی (جس میں بچہ ہوتا ہے اور خون) منگوائی اور آپ پر ڈال دی (آپ سجدے ہی میں رہے) حضرت فاطمہؓ آئیں انھوں نے وہ اٹھا کر پھینکی (جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو) فرمایا یا اللہ قریش کے کافروں کو سمجھ لے یا اللہ قریش کے کافروں کو سمجھ لے یا اللہ قریش کے کافروں کو سمجھ لے ابوجہل بن ہشام

[1] جز زندہ ہیں ان کے گھر جو مر گئے ان کی قبریں [2] مضر ایک قبیلے کا نام ہے وہ سخت کافر تھے مسلمانوں کو ستاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ نہیں کمبخت ہوگئے۔ ترجمہ

وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُبَيِّ ابْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ فِي قَلِيبِ بَدْرٍ قَتْلَى قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ وَنَسِيتُ السَّابِعَ وَقَالَ يُوسُفُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ أُمَيَّةُ ابْنُ خَلَفٍ وَقَالَ شُعْبَةُ أُمَيَّةُ أَوْ أُبَيٌّ وَالصَّحِيحُ أُمَيَّةُ۔

اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سے (یہ سب مردود اس صلاح میں شریک تھے) عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا خدا کی قسم میں نے ان کو بدر کے کنوئیں میں مرا پڑا دیکھا ابو اسحٰق راوی نے کہا ساتویں شخص کا نام میں بھول گیا اس حدیث کو یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے دادا ابو اسحاق سے روایت کیا اُس میں ابی بن خلف کی بجائے امیہ بن خلف ہے اور شعبہ کی روایت میں (شک کے ساتھ) امیہ یا ابی ہے اور صحیح امیہ ہے [۱]

١٩٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ الْيَهُودَ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَلَعَنْتُهُمْ فَقَالَ مَا لَكِ قُلْتُ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے ایوب سختیانی سے انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ یہودی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (مردود) سلام کے بدل السام علیک یعنی آپ مریں کہنے لگے میں نے ان پر لعنت کی آپ نے پوچھا یہ کیا میں نے کہا کیا آپ نے ان کا کہنا نہیں سنا آپ نے فرمایا کیا تم نے میرا جواب نہیں سنا میں نے بھی وعلیکم کہا (یعنی تم ہی مرو) [۲]

بَابٌ ۱۴۳ هَلْ يُرْشِدُ الْمُسْلِمُ أَهْلَ الْكِتَابِ أَوْ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ۔

باب مسلمان اہل کتاب کو دین کی بات بتلائے یا ان کو قرآن سکھائے۔

١٩٧ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رض أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ وَقَالَ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا ہم کو ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) نے انھوں نے اپنے چچا ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی انکو عبداللہ بن عباسؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ ہرقل کو ایک خط لکھا (اس میں اسلام کی دعوت دی اور یہ بھی لکھا اگر تو نہ مانے تو دوسری رعایا کا وبال بھی تجھ ہی پر پڑے گا [۳]

[۱] کیونکہ ابی بن خلف کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھ سے جنگ بدر میں مارا تھا یہ حدیث اوپر کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۲] صحیح علیکم ہے بغیر واؤ کے ۱۲ منہ [۳] یہ حدیث تفصیل کے ساتھ شروع کتاب میں گذر چکی ہے اس خط میں آپ نے قرآن کی آیت بھی لکھی تھی تو باب کا مطلب ثابت ہو گیا یعنے اہل کتاب کو قرآن سکھانا امام مالک نے اس کو منع کہا ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ نے اس کو جائز رکھا ہے ۱۲ منہ

بَابُ ۱۴۴ الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ بِالْهُدَى لِيَتَأَلَّفَهُمْ

۱۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَقِيلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ قَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ۔

باب مشرکوں کا دل ملانے کے لئے ان کے لئے ہدایت کی دُعا کرنا۔

ہم سے ابوالیمان (حکم بن نافع) نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج نے کہا ابوہریرہؓ نے کہا کہ طفیل بن عمرو دوسی اپنے (اسی یا نوّے) ساتھیوں کو لئے ہوئے (خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ دوس قبیلہ والوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی اور ان کا کہنا نہ مانا ان کے لئے بد دعا کیجئے لوگوں نے کہا اب دوس تباہ ہوئے آپ نے فرمایا اللہ دوس کو ہدایت کر ان کو میرے پاس لے آ ۔[۱]

بَابُ ۱۴۵ دَعْوَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَعَلَى مَا يُقَاتَلُونَ عَلَيْهِ۔

وَمَا كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ۔

باب یہود اور نصاریٰ کو کیونکر دعوت دی جائے اور کس بات پر ان سے لڑائی کی جائے[۲]

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لکھنا ایران اور روم کے بادشاہوں کو اور لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دینا[۳]

۱۹۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رض يَقُولُ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ وَنَقَشَ

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انھوں نے قتادہ سے انھوں نے کہا میں نے انس سے سنا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو خط لکھنا چاہا تو لوگوں نے آپ سے عرض کیا روم کے لوگ وہی خط پڑھتے ہیں اسی کا اعتبار کرتے ہیں جس پر مہر لگی ہو آخر آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی گویا میں (اس وقت) اس کی سپیدی آپ کے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں

---

[۱] ابوہریرہؓ بھی دوس قبیلے کے تھے لوگوں نے بد دعا کی درخواست کی تھی آپ نے دُعا فرمائی ایسا ہی ہوا کہ دوس کے لوگ خوشی سے آن کر مسلمان ہوگئے یہ کوئی نہ سمجھے کہ پیغمبر صاحب بعض لوگوں کیلئے بد دعا بھی فرمائی حالانکہ اولیا واللہ نے کسی دشمن کیلئے بد دعا نہیں کی تو اولیاء اللہ کا مرتبہ زیادہ ہوا اولیاء اللہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کفش بردار اور ادش خوار ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر امر میں بموجب حکم الٰہی عمل کرتے تھے جہاں دعا کا حکم ہوتا دعا فرماتے جہاں بد دعا کا حکم ہوتا بد دعا فرماتے اس کی وہ نکتہ بھی مل ہوگیا کہ بعضے بزرگوں نے دعا کا مرتبہ ادنیٰ قرار دیا ہے کیونکہ محبوب کا جو فعل ہو عاشق کا یہ کام ہے کہ اسی کو پسند کرے یہ ہم ایسے لوگوں کے باب میں ہے نہ کہ پیغمبر کے باب میں پیغمبروں کو پروردگار کا اتنا تقرب ہوتا ہے کہ اولیاء اس کے پاسنگ بھی نہیں پہنچ سکتے پیغمبر جو کچھ کرتے ہیں بمرضی واشارہ الٰہی کرتے ہیں جب دعا کا حکم ہوتا ہے دعا کرتے ہیں جب صبر اور سکوت کی مرضی پاتے ہیں تو خاموش رہتے ہیں حضرت ایوب نے اٹھارہ برس صبر کیا جب دُعا کی مرضی پائی اس وقت دُعا کی حاصل کلام یہ ہے کہ نبوت کا مرتبہ ولایت کے مرتبہ سے کہیں اعلیٰ ہے اور جس نے ولایت کو اعلیٰ کہا ہے اس نے صریح غلطی کی ہے ۱۲ منہ [۲] امام بخاری نے یہ مضمون شاید حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نکالا جو آگے آتی ہے کہ لڑو ان سے یہاں تک کہ وہ ہماری طرح ہو جائیں اور باب کی حدیث سے بھی یہ اس طرح نکلتا ہے کہ آپ نے روم والوں کو اسلام کی طرف بلایا ۱۲ منہ [۳] بعضوں کے نزدیک یہ ضرور ہے کہ لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دی جائے اور بعضوں نے کہا اگر ان کو دعوت پہنچی ہو تب تو ضرور ہے ورنہ نہیں یہ مطلب باب کی حدیث سے نکلتا ہے جو لوگ کہتے ہیں دعوت ضرور نہیں وہ اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق کو غفلت میں جا کر لوٹا

نِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

اس پر محمد رسول اللہ کندہ کرایا

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِکِتَابِہٖ اِلٰی کِسْرٰی فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّدْفَعَہٗ اِلٰی عَظِیْمِ الْبَحْرَیْنِ یَدْفَعُہٗ عَظِیْمُ الْبَحْرَیْنِ اِلٰی کِسْرٰی فَلَمَّا قَرَاَہٗ کِسْرٰی خَرَّقَہٗ فَحَسِبْتُ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَیْہِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّمَزَّقُوْا کُلَّ مُمَزَّقٍ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انھوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی ان کو عبداللہ بن عباس نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط (عبداللہ بن حذافہ کو دے کر) کسریٰ بادشاہ ایران کی طرف بھجوایا آپ نے (عبداللہ بن حذافہ) کو حکم دیا کہ یہ خط بحرین کے حاکم (منذر بن ساوی) کو دے وہ کسریٰ کو پہنچا دے گا (منذر نے ایسا ہی کیا) کسریٰ نے وہ خط پڑھ کر پھاڑ ڈالا ابن شہاب نے کہا میں سمجھتا ہوں سعید بن مسیب نے (اس حدیث میں) یوں کہا کہ (یہ خبر سن کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایران والوں کے لئے بد دعا کی اللہ کرے وہ بالکل پھاڑ ڈالے جائیں۔

بَابُ دُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْاِسْلَامِ وَالنُّبُوَّۃِ وَاَنْ لَّا یَتَّخِذَ بَعْضُہُمْ بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَہُ اللّٰہُ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں کو اسلام اور نبوت (آپ کی پیغمبری ماننے) کی دعوت دینا اور اس بات کی کہ وہ ایک دوسرے کو اللہ کو چھوڑ کر خدا نہ بنائیں اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ آل عمران میں) فرمایا کسی بندے کو یہ شایان نہیں کہ اللہ اس کو کتاب اور شریعت عطا فرمائے اخیر آیت تک[1]

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ حَمْزَۃَ حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی قَیْصَرَ یَدْعُوْہُ اِلَی الْاِسْلَامِ وَبَعَثَ بِکِتَابِہٖ اِلَیْہِ مَعَ دِحْیَۃَ الْکَلْبِیِّ وَاَمَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّدْفَعَہٗ اِلٰی عَظِیْمِ بُصْرٰی لِیَدْفَعَہٗ اِلٰی قَیْصَرَ وَکَانَ قَیْصَرُ لَمَّا

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انھوں نے صالح بن کیسان سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انھوں نے عبداللہ بن عباس سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر (روم کے بادشاہ کو) دعوت اسلام کا ایک خط لکھ کر دحیہ کلبی کے ہاتھ بھیجا اور دحیہ سے فرمایا یہ خط بصریٰ[2] کے حاکم حارث بن شمر کو پہنچا دینا وہ قیصر کو پہنچا دے گا اور قیصر کا یہ حال گزرا کہ جب ایران کی فوجوں کو اللہ نے اس پر سے سرکا دیا[3] تو وہ حمص (ایک شہر ہے شام میں) سے بیت المقدس کو اللہ کی جو عنایت کی اس کا شکریہ کرنے گیا خیر قیصر کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط بیت المقدس

---

[1] پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے پھر وہ یوں کہے تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ وہ تو یوں کہے گا اللہ والے بن جاؤ کیونکہ تم اللہ کی کتاب پڑھاتے پڑھتے رہے ۱۲ منہ

[2] بصریٰ ایک شہر تھا شام اور حجاز کے بیچ میں ۱۲ منہ [3] ہوا یہ تھا کہ ایران کی فوجوں نے روم پر چڑھائی کر کے شام وغیرہ سب چھین لیا تھا اور قسطنطنیہ تک پہنچ گئے تھے روم کا بادشاہ محصور ہو گیا پھر اللہ تعالیٰ نے روم والوں کو مدد کی اور ایرانی شکست پا کر بھاگے روم والوں نے اپنا سب ملک واپس لے لیا ۱۲ منہ

كشف الله عنه جنود فارس مشى من حمص الى ايلياء
شكرا لما ابلاه الله فلما جاء قيصر كتاب رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال حين قراه التمسوا لي ههنا
احدا من قومه لاسالهم عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال ابن عباس فاخبرني ابو سفيان انه كان
بالشام في رجال من قريش قدموا تجارا في المدة
التي كانت بين رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين
كفار قريش قال ابو سفيان فوجدنا رسول قيصر ببعض
الشام فانطلق بي وباصحابي حتى قدمنا ايلياء فادخلنا
اليه فاذا هو جالس في مجلس ملكه وعليه التاج واذا
حوله عظماء الروم فقال لترجمانه سلهم ايهم اقرب
نسبا الى هذا الرجل الذي يزعم انه نبي قال ابو سفيان
فقلت انا اقربهم اليه نسبا قال ما قرابة ما بينك
وبينه فقلت هو ابن عمي وليس في الركب يومئذ احد
من بني عبد مناف غيري قال قيصر ادنوه وامر باصحابي
فجعلوا خلف ظهري عند كتفي ثم قال لترجمانه
قل لاصحابه اني سائل هذا الرجل عن الذي
يزعم انه نبي فان كذب فكذبوه قال ابو سفيان
والله لولا الحياء يومئذ من ان ياثر اصحابي عني
الكذب لكذبته حين سالني عنه ولكني استحييت
ان ياثروا الكذب عني فصدقته ثم قال لترجمانه
قل له كيف نسب هذا الرجل فيكم قلت هو فينا ذو
نسب قال فهل قال هذا القول احد منكم قبله قلت
لا فقال كنتم تتهمونه بالكذب قبل ان يقول ما قال قلت لا قال

ہی میں، پہنچا تو اس نے پڑھ کر کہا یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کا (قریش)
کوئی شخص ہو تو تلاش کرو میں اس سے آپ کا حال پوچھوں گا ابن عباسؓ نے
کہا ابوسفیان نے مجھ سے بیان کیا وہ اس وقت قریش کے اور کئی آدمیوں کے
ساتھ شام کے ملک میں تھا جو سوداگری کو وہاں گئے تھے اس زمانہ میں
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مکہ کے مشرکوں میں صلح تھی ابوسفیان نے
کہا ہم کو قیصر کا ایلچی شام کے کسی مقام میں ملا وہ مجھ کو اور میرے ساتھیوں
کو لیکر چلا جب ہم بیت المقدس میں پہنچے تو ہم کو قیصر کے پاس لے گئے دیکھا
تو وہ دربار میں بیٹھا ہے سر پر تاج رکھے ہوئے اس کے گرداگرد روم کے سردار
جمع ہیں اس نے اپنے مترجم سے کہا ان لوگوں سے پوچھو ان میں اس شخص کا جو اپنے
تئیں پیغمبر کہتا ہے کون نزدیک کا رشتہ دار ہے ابوسفیان نے کہا میں
ان سب میں اس کا نزدیک کا رشتہ ہوں قیصر نے پوچھا تجھ میں اور اس میں
کیا رشتہ ہے میں نے کہا وہ میرے چچا کا بیٹا ہے[1] اور اس وقت قافلہ میں
میرے سوا اور کوئی عبد مناف کی اولاد والا نہ تھا خیر قیصر نے کہا اس شخص کو
میرے پاس لاؤ اور اس نے یہ حکم دیا کہ میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے ایک
بازو کھڑا کرو بعد اس کے اپنے مترجم سے کہنے لگا اس کے ساتھیوں سے کہو کہ میں اس
شخص سے اس کا کچھ حال پوچھنا چاہتا ہوں جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے
اگر یہ جھوٹ بولے تو کہہ دینا جھوٹا ہے ابوسفیان نے کہا اگر مجھ کو یہ شرم ہوتی
کہ میرے ساتھی مجھ کو جھوٹا کہیں گے تو قیصر نے جب آپ کا حال مجھ سے
پوچھا تھا میں جھوٹ کہہ دیتا مگر مجھے یہی شرم آئی کہ یہ لوگ مجھ کو جھوٹا
بتلائیں گے اس لئے میں نے سچ سچ بیان کیا قیصر نے اپنے مترجم سے کہا
(پہلے) اس سے یہ پوچھو کہ وہ جو پیغمبری کا دعوی کرتا ہے اس کی ذات کیسی
میں نے کہا وہ بڑا شریف ہے (اچھے خاندان والا) کہنے لگا اچھا پھر یہ دعوے
پیغمبری کا اس سے پہلے تم میں کیا تھا میں نے کہا نہیں کہنے لگا اچھا تم نے
اس دعوی سے پہلے کبھی اس کو جھوٹ بولتے دیکھا میں نے کہا نہیں کہنے لگا

[1] کیونکہ ابوسفیان چوتھی پشت یعنی عبد مناف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے ۱۲ منہ

مِنْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَاَشْرَافُ النَّاسِ
يَتَّبِعُوْنَهٗ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ فَيَزِيْدُوْنَ
اَوْ يَنْقُصُوْنَ قُلْتُ بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ
سُخْطَةً لِّدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ
قُلْتُ لَا وَنَحْنُ الْاٰنَ مِنْهُ فِيْ مُدَّةٍ نَحْنُ نَخَافُ اَنْ يَّغْدِرَ
قَالَ اَبُوْ سُفْيٰنَ وَلَمْ يُمْكِنِّيْ كَلِمَةٌ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا اَنْتَقِصُهٗ
بِهٖ لَا اَخَافُ اَنْ تُؤْثَرَ عَنِّيْ غَيْرُهَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ
اَوْ قَاتَلَكُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَتْ حَرْبُهٗ وَحَرْبُكُمْ
قُلْتُ كَانَتْ دُوَلًا وَّ سِجَالًا يُدَالُ عَلَيْنَا الْمَرَّةَ وَنُدَالُ
عَلَيْهِ الْاُخْرٰى قَالَ فَمَاذَا يَاْمُرُكُمْ قَالَ يَاْمُرُنَا اَنْ
نَّعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا نُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّيَنْهَانَا عَمَّا
كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا وَيَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ
وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ حِيْنَ
قُلْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قُلْ لَهٗ اِنِّيْ سَاَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهٖ
فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ ذُوْ نَسَبٍ وَّكَذٰلِكَ الرُّسُلُ
تُبْعَثُ فِيْ نَسَبِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ اَحَدٌ
مِّنْكُمْ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ
اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قُلْتُ رَجُلٌ يَّاْتَمُّ بِقَوْلٍ
قَدْ قِيْلَ قَبْلَهٗ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ
قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ
لَمْ يَكُنْ لِّيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ
وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ مَّلِكٍ فَزَعَمْتَ
اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ يَطْلُبُ
مُلْكَ اٰبَائِهٖ وَسَاَلْتُكَ اَشْرَافُ النَّاسِ
يَتَّبِعُوْنَهٗ اَمْ

اچھا اس کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ گذرا ہے میں نے کہا نہیں کہنے لگا اچھا
بڑے آدمی (امیر لوگ) اس کی پیروی کر رہے ہیں یا غریب لوگ میں نے کہا
غریب لوگ کہنے لگا اچھا اس کے تابعدار لوگ روز بروز بڑھ رہے ہیں یا
کم ہو رہے ہیں میں نے کہا بڑھ رہے ہیں کہنے لگا اچھا کوئی ان میں ایسا بھی ہو
جو اس کے دین میں آکر پھر اس کو برا جان کر پھر گیا ہو میں نے کہا نہیں کہنے
لگا اچھا وہ دغابازی (عہد شکنی) کرتا ہے میں نے کہا نہیں لیکن اب ہم سے اور
اس سے ایک مدت تک صلح ٹھہری ہے دیکھئے وہ اس میں دغابازی کرتا ہے
ہم کو تو ڈر ہے ابوسفیان نے کہا بس اس کے سوا اور کوئی بات آپ کی برائی
کی مجھ کو نہیں ملی جو میں شریک کرتا اور مجھ کو اس پر اپنے ساتھیوں کے جھٹلانے
کا ڈر نہ ہوتا کہنے لگا اچھا تم سے اس سے کبھی لڑائی ہوئی ہے میں نے کہا ہاں
ہوئی ہے کہنے لگا پھر لڑائی کا انجام کیا ہوتا ہے میں نے کہا ڈولوں کی
طرح کبھی ادھر کبھی ادھر کبھی وہ ہم پر غالب ہوتا ہے کبھی ہم اس پر کہنے لگا
اچھا وہ تم کو حکم کیا دیتا ہے میں نے کہا وہ یہ حکم دیتا ہے کہ اللہ ہی کو اکیلے
پوجو اس کا ساجھی کسی کو نہ بناؤ اور ہمارے باپ دادا جن کو پوجتے آئے
ہیں ان کے پوجنے سے منع کرتا ہے اور نماز صدقہ پاکدامنی وعدہ وفائی
امانت داری کا بھی حکم دیتا ہے جب قیصر یہ باتیں پوچھ چکا تو اپنے مترجم
سے کہنے لگا اس شخص سے کہو میں نے تجھ سے اس کی ذات پوچھی تو نے کہا وہ بڑا شریف ہے
اور پیغمبر اپنی قوم میں شریف ہی بھیجے جاتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا یہ
دعویٰ[1] تم لوگوں میں اس سے پہلے بھی کسی نے کیا تھا تو نے کہا نہیں اس سے میرا مطلب
یہ تھا کہ اگر اس سے پہلے کسی نے ایسا دعویٰ کیا ہوتا تو میں خیال کرتا یہ اگلی
بات کی پیروی کرتا ہے جو اس سے پہلے کہی جا چکی ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا اس دعوے
سے پہلے تم نے کبھی اسکو جھوٹ بولتے دیکھا تو نے کہا نہیں اس سے میں نے یہ نکالا کہ جب
وہ بندوں کے جھوٹ نہیں لگاتا تو اللہ پر کیوں جھوٹ لگانے لگا اور میں نے تجھ سے پوچھا اس کے
باپ دادا میں کوئی بادشاہ گذرا ہے تو نے کہا نہیں اس سے میرا یہ مطلب تھا کہ اگر اس کے باپ
دادوں میں کوئی بادشاہ گذرا ہو تو میں کہوں کہ وہ پیغمبری کا دعویٰ کر کے اپنے باپ دادا کی بادشاہت

[1] یعنی پیغمبری کا دعویٰ ۱۲ منہ

ضُعَفَاؤُهُمْ فَزَعَمْتَ ضُعَفَاؤُهُمْ اتَّبَعُوهُ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تَخْلِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ لَا يَسْخَطُهُ أَحَدٌ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا يَغْدِرُونَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ وَقَاتَلَكُمْ فَزَعَمْتَ أَنْ قَدْ فَعَلَ وَأَنَّ حَرْبَكُمْ وَحَرْبَهُ تَكُونُ دُوَلًا يُدَالُ عَلَيْكُمُ الْمَرَّةَ وَتُدَالُونَ عَلَيْهِ الْأُخْرَى وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى وَتَكُونُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ بِمَاذَا يَأْمُرُكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَيَنْهَاكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَوٰةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ قَالَ وَهَذِهِ صِفَةُ النَّبِيِّ قَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَكِنْ لَمْ أَظُنَّ أَنَّهُ مِنْكُمْ وَإِنْ يَكُ مَا قُلْتَ حَقًّا فَيُوشِكُ أَنْ يَمْلِكَ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَلَوْ أَرْجُو أَنْ أَخْلُصَ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لُقِيَّهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ قَدَمَيْهِ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى

حاصل کرنا چاہتا ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا بڑے آدمی اس کے پیرو ہوتے ہیں یا غریب لوگ تو نے کہا غریب لوگ اور پیغمبروں کے پیرو (پہلے) ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا اس کے تابعدار بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں تو نے کہا بڑھ رہے ہیں اور ایمان کی یہی کیفیت گذرتی ہے پورے ہونے تک اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا کوئی اس کے دین میں آکر پھر برا سمجھ کر اس سے پھر جاتا ہے تو نے کہا نہیں ایمان کا یہی حال ہے جب اس کی خوشی دلوں میں سما جاتی ہے (تو پھر نہیں نکلتی) کوئی اس کو برا نہیں جانتا اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا وہ دغا کرتا ہے تو نے کہا نہیں اور پیغمبر ایسے ہی ہوتے ہیں دغا نہیں کرتے اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا تم کو اس سے لڑائی ہوئی تو نے کہا ہاں ہوئی ہے اور لڑائی کا انجام دونوں طرح ہوتا ہے کبھی وہ تم پر غالب ہوتا ہے کبھی تم اس پر غالب ہوتے ہو اور پیغمبروں کا اللہ (دنیا کی مصیبتیں ڈال کر) اسی طرح امتحان کرتا ہے پھر اخیر میں وہی کامیاب ہوتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا وہ تم کو کیا حکم کرتا ہے تو نے کہا اللہ کو پوجنے کا اس کے ساتھ شرک نہ کرنیکا اور تمہارے باپ دادا جن کو پوجتے تھے ان کے پوجنے سے منع کرتا ہے اور تم کو نماز اور صدقہ اور پاکدامنی اور وعدہ وفائی اور امانت داری کا حکم دیتا ہے تو وہ پیغمبر جس کو میں جانتا ہوں کہ وہ نکلے گا[1] ایسا ہی ہوگا مگر مجھ کو یہ گمان تھا کہ وہ پیغمبر تم لوگوں میں ہوگا (یعنی عربوں میں) اب تو جو کہتا ہے وہ اگر سچ ہے تو وہ زمانہ قریب ہے جب یہ پیغمبر اس ملک کا مالک ہو جائیگا جو اس وقت میرے پاؤں تلے ہے (یعنی شام کے ملک کا) اور اگر مجھے یہ امید ہوتی کہ میں اس تک بچ کر پہنچ جاؤں گا تو میں ضرور اس سے ملنے کی کوشش کرتا اور اگر میں وہاں ہوتا تو اس کے پاؤں دھوتا[2] (خدمت کرتا) ابوسفیان نے کہا پھر قیصر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا وہ پڑھا گیا اس میں یہ لکھا تھا شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے ہرقل کو معلوم ہو جو روم کا رئیس ہے جو سیدھے رستے پر چلے اس

[1] یعنی اگلی آسمانی کتابیں دیکھ کر ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ دنیا کے بادشاہ کیا کام کے ہیں کہ دین کے بادشاہ کے پاؤں دھوئیں ان کے خادم بنیں ۱۲ منہ

أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ
تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ
تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرِيسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتٰبِ
تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا
نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ
بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا
فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ
فَلَمَّا أَنْ قَضٰى مَقَالَتَهُ عَلَتْ أَصْوَاتُ الَّذِينَ
حَوْلَهُ مِنْ عُظَمَاءِ الرُّومِ وَكَثُرَ لَغَطُهُمْ فَلَا
أَدْرِي مَاذَا قَالُوا وَأُمِرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا فَلَمَّا أَنْ
خَرَجْتُ مَعَ أَصْحَابِي وَخَلَوْتُ بِهِمْ قُلْتُ لَهُمْ أَمِرَ
أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ هٰذَا مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ
يَخَافُهُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَاللّٰهِ مَا زِلْتُ ذَلِيلًا
مُسْتَيْقِنًا بِأَنَّ أَمْرَهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى أَدْخَلَ اللّٰهُ
قَلْبِي الْإِسْلَامَ وَأَنَا كَارِهٌ۔

٢٠٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ
رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ فَقَامُوا يَرْجُونَ
لِذٰلِكَ أَيُّهُمْ يُعْطٰى فَغَدَوْا كُلُّهُمْ يَرْجُو
أَنْ يُعْطٰى فَقَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ فَقِيلَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ

سلام اہل کے بعد میں تجھ کو اسلام کے کلمے کی طرف بلاتا ہوں مسلمان ہو جا تو
سلامت رہیگا اللہ تجھ کو دوہرا ثواب دے گا اگر تو مسلمان نہ ہو تو غریب رعیت
کا بھی گناہ تجھ پر پڑے گا اور (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت تھی کتاب والو اس
بات پر آجاؤ جو ہم میں تم میں برابر مانی جاتی ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ
پوجیں اور اس کا ساجھی کسی کو نہ بنائیں اور اللہ کو چھوڑ کر ہم میں کوئی ایک
دوسرے کو خدا نہ ٹھہرائے (اس کی ہر بات بلا دلیل مان لے) پھر اگر کتاب والے
یہ بات نہ مانیں تو مسلمانوں تم کہو گواہ رہنا ہم تو (اللہ کے) تابعدار ہیں
ابوسفیان نے کہا جب قیصر یہ گفتگو کر چکا تو اس کے گرد جو روم کے سردار
بیٹھے تھے انھوں نے پکارا کیا غل مچایا میں ان کی بات نہیں سمجھا[1] اور ہم کو باہر
چلے جانے کا حکم دیا گیا ہم باہر کر دئے گئے جب میں باہر نکلا اور اپنے ساتھیوں سے
تنہائی ہوئی تو میں نے ان سے کہا ابو کبشہ کے بیٹے (پیغمبر صاحب) کا بڑا
درجہ ہو گیا بنو اصفر (رومیوں) کا (بادشاہ) اس سے ڈرتا ہے ابوسفیان نے کہا
خدا کی قسم اس روز سے میں ذلیل ہو گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم ضرور غالب ہوں گے یہاں تک کہ اللہ نے میرا دل بھی اسلام پر لگا
دیا اور پہلے میں اسلام کو برا جانتا تھا[2]

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی
حازم نے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے سہل بن سعدؓ سے انھوں نے خیبر کے
دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں کل (سرداری کا)
جھنڈا ایسے شخص کو دونگا جس کے ہاتھوں اللہ خیبر فتح کرادے گا[3] یہ سن کر لوگ
کھڑے ہو گئے اس امید میں کہ کس کو جھنڈا ملتا ہے صبح کو سب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے ہر ایک کو امید تھی مجھ کو جھنڈا ملیگا
آپ نے پوچھا علی کہاں ہیں لوگوں نے کہا ان کی تو آنکھیں دکھ رہی ہیں

[1] کیونکہ ابوسفیان رومی زبان نہیں جانتا تھا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث پہلے پارہ کتاب بدء الوحی میں گذر چکی ہے باب کی مطابقت ظاہر ہے ۱۲ منہ
[3] ایک روایت میں ہے کہ وہ بڑا حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ابوبکرؓ صدیق کو جھنڈا دے کر بھیجا
لیکن خیبر کا قلعہ فتح نہ ہو سکا پھر حضرت عمرؓ کو بھیجا جب بھی وہ قلعہ فتح نہیں ہوا تب یہ حدیث فرمائی ۱۲ منہ

فَاَمَرَ فَدُعِیَ لَہٗ فَبَصَقَ فِیْ عَیْنَیْہِ فَبَرَأَ مَکَانَہٗ حَتّٰی کَاَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ بِہٖ شَیْءٌ فَقَالَ نُقَاتِلُہُمْ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ عَلٰی رِسْلِكَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِہِمْ ثُمَّ ادْعُہُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْہُمْ بِمَا یَجِبُ عَلَیْہِمْ فَوَاللّٰہِ لَاَنْ یُّھْدٰی بِكَ رَجُلٌ وَّاحِدٌ خَیْرٌ لَّكَ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ۔

آپ نے فرمایا ان کو بلا دو وہ آئے آپ نے ان کی آنکھوں پر اپنا لب لگا دیا وہ اسی وقت اچھے ہو گئے کچھ عارضہ ہی نہ تھا حضرت علیؓ نے پوچھا ہم ان سے لڑیں یہاں تک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں آپ نے فرمایا ذرا دم لے جبتک ان کے مقام تک پہنچ جائے پھر ان کو اسلام کی دعوت دے[1] اور جو جو باتیں ان کو کرنا ضروری ہیں وہ بتلا دے قسم خدا کی اگر تیری وجہ سے ایک آدمی دین کے سچے رستے پر آ جائے وہ تیرے حق میں لال لال اونٹوں سے بہتر ہے۔

۲۰۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِیَۃُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَّقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا قَوْمًا لَمْ یَغْزُ حَتّٰی یُصْبِحَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِنْ لَّمْ یَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ بَعْدَ مَا یُصْبِحُ فَنَزَلْنَا خَیْبَرَ لَیْلًا۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا غَزَا بِنَا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابواسحٰق نے انھوں نے حمید سے انھوں نے کہا میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر جہاد کرتے تو ان پر صبح تک لوٹ (یوٹ حملہ) نہ کرتے صبح کو اگر ان لوگوں میں اذان سنتے تو ان کو نہ لوٹتے (کیونکہ وہ مسلمان نکلتے) اور اگر اذان کی آواز نہ سنتے تو صبح ہو جانے پر ان کو لوٹتے[2] انس نے کہا ہم خیبر میں رات کو جا کر پہنچے دوسری سند اور ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انھوں نے حمید سے انھوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے ساتھ جہاد کرتے (پھر وہی حدیث بیان کی۔

۲۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰی خَیْبَرَ فَجَآءَھَا لَیْلًا وَّکَانَ اِذَا جَآءَ قَوْمًا بِلَیْلٍ لَّا یُغِیْرُ عَلَیْہِمْ حَتّٰی یُصْبِحَ فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتْ یَھُوْدُ بِمَسَاحِیْہِمْ وَمَکَاتِلِہِمْ فَلَمَّا رَاَوْہُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَّاللّٰہِ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِیْسُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انھوں نے امام مالک سے انھوں نے حمید سے انھوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی طرف نکلے وہاں رات کو پہنچے آپ جب کسی قوم پر رات کو پہنچتے تو صبح ہونے تک ان کو نہ لوٹتے[3] خیر جب صبح ہوئی تو صبح کو یہودی پھاوڑے ٹوکریاں لے کر نکلے (زراعت پیشہ تھے) جب انھوں نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگے محمد ہیں قسم خدا کی محمد لشکر سمیت آن پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اکبر خیبر (تو) خراب ہوا ہم لوگ (پیغمبر یا مسلمان) جہاں کسی قوم کے آنگن میں اترے جو لوگ ڈرائے گئے ان کی صبح منحوس ہوتی ہے۔

---

[1] پیس سے ترجمہ باب نکلتا ہے۔ [2] لال اونٹ عرب میں کالے اونٹوں سے زیادہ قیمتی ہوتے ہیں ۱۲ منہ [3] یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو لڑائی کے لئے دعوت کو شرط نہیں سمجھتے

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ نَفْسَهٗ وَمَالَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنھوں نے زہری سے کہا ہم سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگوں سے لڑنے کا یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں جب انہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا تو اپنی جان اور مال کو مجھ سے بچا لیا مگر کسی حق کے بدل (جیسے حد یا قصاص ہیں) اور ان کا حساب اللہ پر رہے گا اس حدیث کو حضرت عمرؓ اور عبداللہ بن عمرؓ نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے[1]

بَابُ ۱۴۷ مَنْ اَرَادَ غَزْوَةً فَوَرّٰى بِغَيْرِهَا وَمَنْ اَحَبَّ الْخُرُوْجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ۔

باب لڑائی کا مقام چھپانا (دوسرا مقام بیان کرنا) اور جمعرات کے دن سفر کرنا۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے اُنھوں نے عقیل سے اُنھوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی کہ عبداللہ بن کعب اپنے باپ کعب کو کھینچ کر چلایا کرتے (جب وہ اندھے ہو گئے تھے) وہ کہتے تھے میں نے اپنے باپ کعب بن مالکؓ سے سنا جب (غزوۂ تبوک میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے (آپ کے ساتھ نہ جا سکے) کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم جب کسی جہاد کا قصد فرمانے تو (مصلحت کے لئے دوسرا مقام بیان کرتے[2]

۲۰۷۔ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُرِيْدُ غَزْوَةً يَغْزُوْهَا اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوْكَ فَغَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَّاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا

مجھ سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے خبر دی اُنھوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے کعب بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کم اتفاق ہوتا کہ کسی جہاد کا قصد کریں اور وہی مقام بیان فرما کر اس کو نہ چھپائیں جب غزوہ تبوک کو جانے لگے تو ان دنوں سخت گرمی کے دن تھے اور سفر بھی دور دراز جنگل کا دشمنوں کی تعداد بہت تھی اس لئے آپ نے صاف صاف مسلمانوں سے بیان

---

[1] عمرؓ کی روایت کو کتاب الزکوٰۃ میں اور ابن عمرؓ کی روایت کو کتاب الایمان میں خود امام بخاری نے وصل کیا ۱۲ منہ

[2] تاکہ دشمن کو خبر نہ ہو وہ اپنا بندوبست کرے ایسے مقام میں جھوٹ بولنا بھی درست ہے ۱۲ منہ

فَازَادُوا اسْتَقْبَلَ غَزْوًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ وَعَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَقُولُ لَقَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ

کر دیا کر تبوک پر جانا چاہتا ہوں تاکہ وہ اپنے دشمن کے مقابلہ کے موافق تیاری کریں اور جس طرف جانا چاہتے تھے وہ کہہ دیا اور عبداللہ بن مبارک نے یونس سے روایت کی اُنھوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبدالرحمٰن بن کعب بن مالکؓ نے خبر دی کہ کعب بن مالکؓ کہتے تھے کم ایسا ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں جمعرات کے سوا اور کسی دن نکلیں[1]

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی اُنھوں نے زہری سے اُنھوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے اُنھوں نے اپنے باپ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جمعرات کے دن (مدینہ سے) نکلے اور آپ کو یہ پسند تھا کہ جمعرات کے دن سفر کریں۔

بَابُ ۱۴۸ الْخُرُوجِ بَعْدَ الظُّهْرِ۔

باب ظہر کی نماز پڑھ کر سفر کرنا

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے اُنھوں نے ایوب سختیانی سے اُنھوں نے ابو قلابہ سے اُنھوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں (اور حج کے لئے سفر کیا) ذوالحلیفہ میں پہنچ کر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں (قصر کیا) اور میں نے لوگوں سے سُنا وہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام پکار رہے تھے۔

بَابُ ۱۴۹ الْخُرُوجِ آخِرَ الشَّهْرِ۔

باب چاند کے اخیر پر سفر کرنا[2]

وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ۔

اور کریب نے ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حج وداع کے لئے) مدینہ سے اس وقت نکلے جب ذیقعدہ کے پانچ دن باقی تھے (ہفتے کے دن) اور جب مکہ پہنچے اس وقت ذی حجہ کے چار دن گذر چکے تھے۔

۲۰۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا اُنھوں نے امام مالکؒ سے اُنھوں نے یحییٰ بن سعید سے اُنھوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے اُنھوں نے حضرت عائشہؓ

---

[1] ایک حدیث میں ہے بارک اللہ یوم السبت والخمیس اسی لئے علماء نے ہفتہ یا جمعرات کے دن سفر کے لئے نکلنا مسنون رکھا ہے ۱۲ منہ

[2] یعنی یہ جائز ہے کچھ برا نہیں جیسے بعضے جاہل سمجھتے ہیں کہ چاند کے عروج میں سفر کرنا چاہیئے نہ نزول میں ۱۲ منہ [3] یہ حدیث کتاب الحج میں موصولاً گزر چکی ہے

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رض تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَّكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْيٌ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَنْ يَّحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالَ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ اَتَتْكَ وَاللّٰهِ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهٖ۔

سے سُنا وہ کہتی تھیں ہم حجۃ الوداع کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب نکلے اس وقت ذیقعدکی پانچ راتیں باقی رہی تھیں لیکن چاند ۲۹ کا ہوگیا تو چار ہی باقی تھیں اور ہمارا قصد حج ہی کا تھا جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا جو شخص اپنے ساتھ قربانی نہ لایا ہو وہ جب طواف اور سعی کرچکے تو احرام کھول ڈالے حضرت عائشہ رض نے کہا ذیحجہ کی دسویں تاریخ لوگ گائے کا گوشت ہمارے پاس لائے پوچھا تو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کی طرف سے دگائے قربانی کی یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد سے بیان کی[1] اُنھوں نے کہا خدا کی قسم عمرہ نے تجھ سے ٹھیک ٹھیک حدیث بیان کی۔

تَمَّ الْجُزْءُ الْحَادِيْ عَشَرَ وَيَتْلُوْهُ الْجُزْءُ الثَّانِيْ عَشَرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

گیارہواں پارہ تمام ہوا۔ اب بارھواں پارہ شروع ہوتا ہے اللہ اس کو پورا کرے۔

[1] یہ قاسم بن محمد حضرت عائشہ رض کے بھتیجے اور بڑے فقیہ تھے ۱۲ منہ۔

بارھواں پارہ!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ ۱۵۰ الْخُرُوْجِ فِيْ رَمَضَانَ

باب رمضان کے مہینے میں سفر کرنا۔

۲۱۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ أَفْطَرَ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے زہری نے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جہاد کے لئے) رمضان کے مہینے میں (مدینہ سے) نکلے اور روزہ بھی رکھتے رہے یہاں تک کہ کدید (ایک مقام ہے مکہ سے دو منزل پر) پہنچے وہاں زہری نے کہا مجھ کو عبیداللہ نے ابن عباسؓ سے خبر دی پھر یہی حدیث بیان کی [۱]

بَابُ ۱۵۱ التَّوْدِيْعِ

باب مسافر کا سفر کے وقت رخصت ہونا [۲]

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْثٍ وَقَالَ لَنَا إِنْ لَقِيْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ

اور عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو [۳] عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے بکیر سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک فوج میں بھیجا [۴] اور قریش کے دو آدمیوں کا نام لے کر (ہبار [۵] بن اسود اور نافع بن عبد عمر کا) فرمایا اگر ان کو پانا تو آگ میں

---

[۱] اس سند کے بیان کرنے سے غرض یہ ہے کہ عبیداللہ سے سماع کی اس میں زہری نے تصریح کی ہے اور پہلی روایت میں اس کی صراحت نہیں ہے بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے امام بخاری نے کہا زہری اور ان کے ہم مذہبوں کا یہی قول ہے کہ رمضان کے اثنا میں سفر پیش ہونے سے افطار درست نہیں ہوتا اور چاہیے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخیر فعل کو لیا جائے یعنی آخری فعل آپ کا یہ ہے کہ آپ نے کدید میں پہنچ کر افطار کیا تو معلوم ہوا کہ رمضان میں اگر سفر پیش آئے تو افطار کرنا درست ہے اس مسئلہ کا بیان اوپر کتاب الصوم میں گذر چکا ہے یہاں اس حدیث کے لانے سے اس شخص کا رد منظور ہے جس نے رمضان میں سفر مکروہ رکھا ہے ۱۲ منہ

[۲] یعنی سفر کے وقت رخصت کرنا سنت ہے خواہ مسافر مقیم کو رخصت کرے یا مقیم مسافر کو اور حدیث سے پہلا امر ثابت ہوتا ہے اور دوسرے کو اس پر قیاس کر سکتے ہیں ۱۲ منہ

[۳] اس کو نسائی اور اسمٰعیلی نے وصل کیا اور خود امام بخاری نے بھی مگر دوسرے طور سے ۱۲ منہ

[۴] اس کے سردار حمزہ بن عمرو اسلمی تھے ۱۲ منہ

[۵] یا ہبار اور خالد جیسے ابن ہشام نے نقل کیا یا ہبار اور نافع بن قیس جیسے بلاذری نے نقل کیا ان مردوں نے حضرت زینب آپ کی صاحبزادی کو راہ میں ایک برچھے سے ٹھونسا مارا ان کا حمل گر گیا ایسے بدمعاشوں کو جو غریب عورتوں پر حملہ کریں سخت سزا دینا چاہیے اس لئے آپ نے پہلے آگ میں جلانے کا حکم دیا پھر قتل کا حکم دیا ۱۲ منہ

سَمَّاهُمَا فَحَرِّقُوهُمَا بِالنَّارِ قَالَ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ نُوَدِّعُهُ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحَرِّقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا بِالنَّارِ وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللهُ فَإِنْ أَخَذْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا

بَابُ ۱۵۲ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ۔

۲۱۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِالْمَعْصِيَةِ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

بَابُ ۱۵۳ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَاءِ الْإِمَامِ وَيُتَّقٰى بِهٖ۔

۲۱۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَنْ أَطَاعَنِي

جلا دینا ابوہریرہؓ نے کہا پھر ہم آپ پاس رخصت ہونے کو آئے جب نکلنے لگے تو آپؐ نے فرمایا پہلے میں نے تم کو یہ حکم دیا تھا کہ ان دو شخصوں کو آگ میں جلا دینا لیکن آگ اللہ ہی کا عذاب ہے آگ میں جلانا اسی کو سزاوار ہے تم کو ان کو پکڑ پاؤ تو قتل کر ڈالنا [۱]

باب امام (بادشاہ یا حاکم) کی اطاعت کرنا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انھوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور مجھ سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن زکریا نے انھوں نے عبیداللہ سے انھوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بادشاہ یا حاکم کی بات سننا اور حکم ماننا ضروری ہے۔ (واجب ہے) جب تک خلاف شرع نہ ہو اگر شرع کے خلاف حکم دیا جائے تو نہ سننا چاہیے نہ ماننا [۲]

باب امام (یا بادشاہ اسلام کے ساتھ ہو کر لڑنا اور اس کو اپنا بچاؤ کرنا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا ان سے اعرج نے انھوں نے ابوہریرہؓ سے سنا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہم لوگ گو دنیا میں پیچھے آئے ہیں لیکن (آخرت میں سب سے) آگے ہوں گے اور اسی سند سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا

[۱] معلوم ہوا کہ آگ میں جلانا حرام ہے پہلے آپؐ نے اپنی رائے سے حکم دیا تھا پھر وحی آئی ہوگی تو آپؐ نے اس حکم کو منسوخ کر دیا قسطلانی نے کہا یہ تو یا کھٹمل کا بھی انگار میں جلانا مکروہ ہے اسی حدیث کی رو سے میں کہتا ہوں حضرت علیؓ سے لوطی کا جلانا منقول ہے اور شاید ان کو یہ حدیث نہ پہنچی ہو اور عرنیین کی حدیث میں جو آپؐ نے گرم سلائیاں آنکھوں میں چلوائیں وہ قصاصاً تھا یا منسوخ ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ [۲] کیونکہ دوسری حدیث میں ہے لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق بڑا بادشاہ حق تعالیٰ ہے اس کے حکم کے خلاف میں کسی کا حکم نہ سننا چاہیے اگر کوئی بادشاہ خلاف شرع کام کا حکم دے تو اس کو سمجھانا چاہیے مانے تو بہتر ورنہ سب مسلمانوں کو مل کر ایسے نالائق بادشاہ کو معزول کرنا چاہیے امام حسین علیہ السلام یہی فرماتے تھے کہ یزید کے احکام شرع کے خلاف ہیں اور اسی وجہ سے مرتے تک اس کی اطاعت قبول نہ کی اہل حدیث اپنے امام کے طریق پر قائم ہیں اور قائم رہیں گے ۱۲ منہ

فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُّقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِهٖ وَيُتَّقٰى بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَاِنْ قَالَ بِغَيْرِهٖ فَاِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ۔

جس نے میری بات مانی اس نے اللہ کی بات مانی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے (مسلمان) حاکم کی بات مانی اس نے میری بات مانی اور جس نے حاکم کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور امام (یا بادشاہ اسلام) دین کی سپر ہے اُس کی آڑ میں (یعنی اس کے ساتھ ہو کر) لڑنا چاہیے اور اس کو بچاکر (دین کو یا سب مسلمانوں کو) بچانا چاہیے[۱] اگر وہ اللہ سے ڈرے گا اور انصاف کرے گا تو اس کا ثواب ملے گا اور اگر بے انصافی کرے گا تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا[۲]

بَابُ ۱۵۴ الْبَيْعَةِ فِي الْحَرْبِ اَنْ لَّا يَفِرُّوْا وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى الْمَوْتِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

باب لڑائی سے بھاگنے پر بعضوں نے کہا مر جانے پر بیعت کرنا

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فتح) میں فرمایا بیشک اللہ ان مسلمانوں سے راضی ہو چکا جب وہ درخت (شجرۂ رضوان) کے تلے تجھ سے بیعت کر رہے تھے

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَجَعْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَلَمَّا اجْتَمَعَ مِنَّا اثْنَانِ عَلَى الشَّجَرَةِ الَّتِيْ بَايَعْنَا تَحْتَهَا كَانَتْ رَحْمَةً مِّنَ اللّٰهِ فَسَاَلْتُ نَافِعًا عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ بَايَعَهُمْ عَلَى الْمَوْتِ فَقَالَ لَا بَايَعَهُمْ عَلَى الصَّبْرِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انھوں نے نافع سے اُنھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے اُنھوں نے کہا ہم حدیبیہ کے دوسرے سال جو لوٹ کر آئے تو ہم میں سے دو آدمیوں کی رائے بھی ایک نہیں ہوئی[۳] کہ یہی وہ درخت ہے (کیکر یا ببول کا) جس کے تلے ہم نے بیعت کی تھی یہ اللہ کی رحمت تھی جویریہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا آپ نے صحابہ سے کس بات پر بیعت لی تھی مر جانے پر اُنھوں نے کہا نہیں صبر پر[۵]

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے اُنھوں نے عباد بن تمیم سے اُنھوں نے عبداللہ بن زیدؓ سے اُنھوں

---

[۱] یعنی امام کی ذات لوگوں کا بچاؤ ہوتی ہے کوئی کسی پر ظلم نہیں کرنے پاتا دشمنوں کے حملے سے اسی کی وجہ سے حفاظت ہوتی ہے تو اس بچاؤ کو قائم رکھنا چاہیے اس کی مدد کرنا چاہیے ۱۲ منہ [۲] رعایا اس کے گناہ میں نہ پکڑی جائے گی اگر رعایا مجبور ہو اور اس کو معزول نہ کر سکتی ہو ۱۲ منہ [۳] مراد وہ بیعت ہے جو صحابہ نے حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی یہ ایک ہزار پانسو چالیس آدمی تھے سلمہ بن اکوعؓ بھی اُن میں تھے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے مرنے پر بیعت کی تھی یعنی مرتے تک لڑائی سے منہ نہ موڑنے پر ۱۲ منہ [۴] بلکہ ہر ایک آدمی الگ الگ ایک ایک درخت کو بتلاتا تھا کہ یہ درخت تھا دوسرا کہتا تھا نہیں یہ درخت تھا اللہ تعالیٰ کی اس میں کچھ حکمت تھی اور اس درخت کو بھلا دیا ورنہ جاہل لوگ اس کی تعظیم یا پرستش کرتے حضرت عمرؓ کو یہ خبر پہنچی کہ لوگ ایک درخت کی زیارت کو آتے جاتے ہیں اس کو شجرۂ رضوان سمجھ کر آپ نے اس کو کٹوا ڈالا ۱۲ منہ [۵] یعنی لڑائی میں ثابت قدم رہیں گے بھاگیں گے نہیں دونوں کا مطلب ایک ہی ہے جیسے آگے کی روایت میں آتا ہے کہ موت پر بیعت کی ۱۲ منہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَرَّةِ أَتَاهُ اٰتٍ فَقَالَ لَهُ إِنَّ ابْنَ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْمَوْتِ فَقَالَ لَا أُبَايِعُ عَلٰى هٰذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ إِلٰى ظِلِّ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ أَلَا تُبَايِعُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَأَيْضًا فَبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُبَايِعُوْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ۔

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُوْلُ ؎

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا

فَأَجَابَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ رض قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے کہا جب حرہ کا زمانہ آیا[1] تو اس کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا عبداللہ بن حنظلہ (جو انصار کے سردار بنے تھے) لوگوں سے موت پر بیعت کر رہے ہیں اُنھوں نے کہا موت پر تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کسی سے بیعت نہیں کرنے کا۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے اُنھوں نے سلمہ بن اکوعؓ سے اُنھوں نے کہا میں نے (حدیبیہ کے دن) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پھر میں ایک درخت کے سایہ میں چلا گیا جب لوگوں کا ہجوم کم ہوا تو آپ نے فرمایا۔۔۔۔۔ اکوع کے بیٹے تو بیعت نہیں کرتا میں نے کہا یا رسول اللہ میں بیعت کر چکا ہوں آپ نے فرمایا پھر سہی میں نے دوسری بار پھر آپ سے بیعت کی یزید نے کہا میں نے سلمہ سے پوچھا ابو مسلم (یہ ان کی کنیت ہے) تم نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی اُنھوں نے کہا مر جانے پر (اور کس بات پر)

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنھوں نے حمید سے اُنھوں نے کہا میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے انصار خندق کے دن یہ شعر پڑھتے تھے ؎

ہم تو پیغمبر محمدؐ سے یہ بیعت کر چکے
جان جب تک ہے لڑیں گے کافروں سے ہم سدا

یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا (یہ شعر پڑھے۔ فائدہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا فائدہ ؛ بخش دے انصار اور پردیسیوں کو اے خدا

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا اُنھوں نے محمد بن فضیل سے سنا اُنھوں نے عاصم سے اُنھوں نے ابو عثمان (نہدی) سے اُنھوں نے مجاشع بن مسعود سلمیؓ سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس میں اور میرا

[1] یعنی ۶۳ھ میں یزید پلید اس وقت حاکم تھا اس کا قصہ یہ ہے کہ عبداللہ بن حنظلہ اور کئی مدینہ والے یزید کو دیکھنے گئے اس کے حرکات ناشائستہ یعنی خلاف شرع پائے تو مدینہ والوں نے اس کی بیعت توڑ کر عبداللہ بن زبیر سے بیعت کر لی یزید پلید نے مسلم بن عقبہ کو سردار بنا کر ایک عظیم الشان لشکر مدینہ پر روانہ کیا اس لشکر نے وہ وہ ظلم مدینہ والوں پر کئے کہ خدا کی پناہ ایک ہزار سات سو معتبر صحابہ اور تابعین کو قتل کیا اور دس ہزار عام لوگوں کو اور عورتوں اور بچوں کو بھی زندہ نہ چھوڑا کئی روز تک حرم محترم میں نماز نہیں ہوئی وہاں گھوڑے بندھوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کا بھی کچھ خیال نہ کیا ان کے گھر بھی لوٹ لئے معاذ اللہ ۱۲ منہ

اَنَا وَاَخِیْ فَقُلْتُ بَایِعْنَا عَلَی الْھِجْرَۃِ فَقَالَ مَضَتِ الْھِجْرَۃُ لِاَھْلِھَا فَقُلْتُ عَلَامَ تُبَایِعُنَا قَالَ عَلَی الْاِسْلَامِ وَالْجِھَادِ۔

بھائی (مجالد) دونوں آئے جب مکہ فتح ہوچکا تھا) میں نے کہا ہجرت پر آپ سے بیعت کرتا ہوں آپ نے فرمایا ہجرت کا زمانہ تو جو لوگ ہجرت کرچکے انہی کے لئے گزر گیا میں نے کہا تو پھر کس بات پر آپ ہم سے بیعت لیتے ہیں آپ نے فرمایا اسلام اور جہاد پر۔

بَابُ ۱۵۵ عَزْمِ الْاِمَامِ عَلَی النَّاسِ فِیْمَا یُطِیْقُوْنَ۔

باب بادشاہ کی اطاعت وہیں تک واجب ہے جہاں تک ہوسکے (ممکن ہو)

۲۱۸ - حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ لَقَدْ اَتَانِی الْیَوْمَ رَجُلٌ فَسَاَلَنِیْ عَنْ اَمْرٍ مَّا دَرَیْتُ مَا اَرُدُّ عَلَیْہِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ رَجُلًا مُّؤْدِیًا نَّشِیْطًا یَّخْرُجُ مَعَ اُمَرَائِنَا فِی الْمَغَازِیْ فَیَعْزِمُ عَلَیْنَا فِیْ اَشْیَاءَ لَا نُحْصِیْھَا فَقُلْتُ لَہٗ وَاللّٰہِ مَا اَدْرِیْ مَا اَقُوْلُ لَکَ اِلَّا اَنَّا کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَسٰی اَنْ لَّا یَعْزِمَ عَلَیْنَا فِیْ اَمْرٍ اِلَّا مَرَّۃً حَتّٰی نَفْعَلَہٗ وَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَنْ یَّزَالَ بِخَیْرٍ مَّا اتَّقَی اللّٰہَ وَاِذَا شَکَّ فِیْ نَفْسِہٖ شَیْءٌ سَاَلَ رَجُلًا فَشَفَاہُ مِنْہُ وَاَوْشَکَ اَنْ لَّا تَجِدُوْہُ وَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ مَا اَذْکُرُ مَا غَبَرَ

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے ——— انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا آج میرے پاس ایک شخص آیا (نامعلوم) اس نے ایک بات پوچھی جس کا جواب میں نہیں سمجھا کیا دوں وہ کہنے لگا بتلاؤ تو ایک شخص زبردست (یا ہتیار بند) خوشی خوشی ایک مسلمان افسر کے ساتھ جہاد کے لئے نکلا اب وہ افسر ایسی ایسی باتوں کا حکم دینے لگا جو اس سے نہیں ہوسکتیں میں نے کہا خدا کی قسم میں نہیں جانتا تجھے کیا جواب دوں گا [۱] مگر اتنا کہتا ہوں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہادوں میں رہے) آپ جس کام کے لئے ہم کو ایک ہی بار قطعی طور سے حکم دیتے تو ہم (فوراً) بجا لاتے [۲] اور تم میں سے ہر شخص ہمیشہ اچھا رہے گا جبتک اللہ سے ڈرتا رہے اور جب اس کو کسی بات میں شک ہو کر جائز ہے یا ناجائز ہے تو کسی (عالم) شخص سے پوچھ لے [۳] وہ اس کی تسلی کرے گا اور وہ زمانہ قریب ہے جب ایسے عام لوگ (جن کے فتوے سے تسلی ہو یعنی صحابہ) نہ پاؤ گے قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں جو دنیا باقی ہے (یا جو گذر گئی) اس کی مثال ایسی ہی بیان کرتا ہوں جیسے

[۱] حالانکہ جواب کچھ مشکل نہ تھا مگر ابن مسعودؓ زمانہ کی خرابی سے ڈرے اگر یہ کہہ دیں کہ افسر کے حکم کی اطاعت ضرور نہیں ہے تو لوگ اس فتویٰ کا بہانہ کرکے واجبی کاموں میں بھی اپنے افسروں کی نافرمانی شروع کردیں گے اور سارا انتظام درہم برہم ہوجائیگا اگر یہ کہیں کہ ہر بات افسر کی ماننا ضرور ہے تو شرع کے برخلاف ہوتا ہے کیونکہ شریعت کی رو سے جہاں تک ممکن ہو اور معصیت نہ ہو وہیں تک افسر کی اطاعت لازم ہے ۱۲ منہ [۲] عبداللہ بن مسعودؓ نے گول گول جواب دیا انکا مطلب یہی ہے کہ افسر کا حکم جب شریعت کے خلاف نہ ہو تو اسکی لازم اور ضروری ہے ۱۲ منہ [۳] عبداللہ بن مسعود نے قرآن کے موافق حکم دیا فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور یہ تخصیص نہیں کہ فلاں عالم سے پوچھے یا فلاں عالم سے بلکہ عامی کا کام تب ہے کہ جس کسی عالم کو دیندار اور پرہیزگار اور خدا ترس سمجھے اسی سے دین کا مسئلہ پوچھ لے ۱۲ منہ

مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا كَالثَّغَبِ شُرِبَ صَفْوُهُ وَبَقِيَ كَدَرُهُ۔

بَابُ ١٥٦ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ

٢١٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَقَرَأْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا انْتَظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ۔

بَابُ ١٥٧ اسْتِئْذَانِ الرَّجُلِ الْإِمَامَ لِقَوْلِهِ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّى يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

٢٢٠- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

ایک گڑھے (کنڈے) میں پانی بھرا ہوا اچھا نتھرا پانی تو لوگ پی گئے اور گندلا رہ گیا۱؎

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کو لڑائی شروع نہ کرتے تو ٹھہر جاتے سورج ڈھلنے کے بعد شروع کرتے۔

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابو اسحاق فزاری نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم ابو النضر سے جو عمرو بن عبیداللہ کے غلام اور ان کے منشی تھے انہوں نے کہا عبیداللہ بن ابی اوفیٰ (صحابی) نے عمر بن عبیداللہ کو خط لکھا میں نے اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے جہادوں میں جن میں دشمن سے مقابلہ ہوا لڑائی میں دیر کی جب سورج ڈھل گیا اس وقت کھڑے ہو کر خطبہ سنایا لوگو دشمن سے بھڑنے کی آرزو نہ کرو (صلح پسند رہو) اور اللہ سے سلامتی مانگو اور جب بھڑ جاؤ (لڑائی آن پڑے) تو پھر صبر کئے رہو (بھاگو نہیں) اور یہ سمجھ رکھو کہ بہشت تلواروں کے سائے تلے ہیں (شہید ہوتے ہی داخل بہشت) پھر یوں دعا کی یا اللہ قرآن اتارنے والے بادل چلانے والے فوجوں کو شکست دینے والے ان کافروں کو بھگا دے اور ہم کو ان پر فتح دے۔

باب اگر کوئی جہاد میں سے لوٹنا چاہے یا جہاد میں نہ جانا چاہے

تو امام سے اجازت لے کر کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نور میں) فرمایا سچے مسلمان وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں اور جب پیغمبر کے ساتھ کسی جماؤ کے کام میں جٹتے ہیں۲؎ تو بے اجازت وہاں سے چل نہیں دیتے اخیر آیت تک

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو جریر نے خبر دی انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد (غزوہ تبوک) میں گیا آپ پیچھے

۱؎ اگر غبر کا معنی گذشتہ لیں تو نتھرے پانی سے تشبیہ ہوگی اور جو باقی رہے کے معنی لیں تو گندے سے تشبیہ ہوگی مطلب یہ ہے کہ اچھے اچھے پرہیزگار لوگ تو گزر گئے اور برے لوگ رہ گئے ۱۲ منہ ۲؎ جماؤ کا کام جیسے جہاد مجلس مشورہ یا مجلس وعظ وغیرہ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَلَاحَقَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لَنَا قَدْ أَعْيَا فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ فَقَالَ لِي مَا لِبَعِيرِكَ قَالَ قُلْتُ عَيِيَ قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِيعُنِيهِ قَالَ فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَبِعْنِيهِ فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي عَرُوسٌ فَاسْتَأْذَنْتُهُ فَأَذِنَ لِي فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَامَنِي قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا فَقَالَ هَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ تُوُفِّيَ وَالِدِي أَوِ اسْتُشْهِدَ وَلِي أَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ قَالَ الْمُغِيرَةُ

سے آکر مجھ سے مل گئے ہیں ایک پانی لادنے والے اونٹ پر سوار تھا وہ تھک گیا تھا چلتا ہی نہ تھا آپ نے فرمایا جابر تیرے اونٹ کو کیا ہوگیا ہے میں نے عرض کیا وہ تھک گیا ہے یہ سن کر آپ اس کے پیچھے گئے اس کو ڈانٹا دیا لات ماری[1] اور اس کے لئے دعا کی پھر تو وہ برابر دوسرے اونٹوں کے آگے چلتا رہا (ایسا تیز ہوگیا) آپ نے پوچھا اب تیرا اونٹ کیسا ہے میں نے کہا اب تو اچھا ہے آپ کی برکت سے اچھا ہوگیا آپ نے پوچھا اس کو بیچتا ہے مجھے شرم آئی کیونکہ میرے پاس پانی لانے کو دوسرا اونٹ نہ تھا مگر میں نے کہہ دیا جی بیچتا ہوں آپ نے فرمایا تو میرے ہاتھ بیچ ڈال میں نے اس شرط پر بیچا کہ مدینہ تک اس کی پیٹھ پر سواری کروں گا اخیر میں اس پر سوار رہا جب مدینہ کے قریب پہنچا) تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ابھی شادی ہوئی ہے مجھے (آگے بڑھ کر گھر جانے کی) اجازت دیجئے آپ نے اجازت دی[2] میں لوگوں سے آگے بڑھ گیا مدینہ کو چلا جب مدینہ پہنچا تو میرے ماموں (ثعلبہ یا عمرو یا جد بن قیس) سے (اور اونٹ کا حال پوچھنے لگے میں نے بیان کردیا انھوں نے مجھ کو ملامت کی (ایک اونٹ تیرے پاس تھا وہ بھی بیچ ڈالا اب پانی کس پر لائے گا اور جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (آگے بڑھنے کی اجازت لی تھی آپ نے یہ پوچھا تھا تو نے کنواری سے شادی کی یا بیوہ سے میں نے کہا بیوہ سے آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد (جنگ احد میں) شہید ہوگئے اور چھوٹی چھوٹی میری (نو) بہنیں ہیں میں نے یہ اچھا نہیں سمجھا کہ انہی کی سی ایک چھوکری بیاہ لاؤں نہ وہ ان کو تعلیم دے نہ تربیت کرے (ان کے ساتھ کھیل میں شریک رہے) یہ سمجھ کر میں نے بیوہ (جہاندیدہ) عورت کی جوان کی تعلیم اور تربیت کرے خیر جب آپ مدینہ شریف لائے تو دوسرے روز میں اونٹ لیکر پہنچا آپ نے اس کی قیمت ادا کی اور اونٹ بھی سرفراز کیا مغیرہ راوی نے کہا ہمارے نزدیک بیع میں یہ شرط

[1] یہ مسلم اور امام احمد کی روایت ہے ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ جابر رضا اجازت لیکر جدا ہوئے ۱۲ منہ

هٰذَا فِي قَضَائِنَا حَسَنٌ لَا نَرٰى بِهٖ بَأْسًا۔

بَابٌ ۱۵۸ مَنْ غَزَا وَهُوَ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ

فِيْهِ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ۱۵۹ مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ بَعْدَ الْبِنَاءِ۔

فِيْهِ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ ۱۶۰ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْفَزَعِ۔

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

بَابٌ ۱۶۱ السُّرْعَةِ وَالرَّكْضِ فِي الْفَزَعِ۔

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَزِعَ النَّاسُ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ بَطِيْئًا ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُ وَحْدَهٗ فَرَكِبَ النَّاسُ يَرْكُضُوْنَ خَلْفَهٗ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا اِنَّهٗ لَبَحْرٌ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

لگانا اچھا ہے کچھ برا نہیں[1]

باب تازی شادی کی ہو اور وہ جہاد میں جائے۔

اس باب میں جابرؓ کی حدیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (جو ابھی گزر چکی)

باب اگر تازی شادی کی ہو تو اپنی بی بی سے صحبت کر کے جہاد میں جائے[2]

اس باب میں ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے[3]

باب گھبراہٹ کے وقت خود امام کا لپک کر لوگوں سے آگے جانا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا مدینہ والوں کو ایک بار ڈر پیدا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور آگے جا کر آئے) فرمایا میں نے تو ڈر کی کوئی بات نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا کیا ہے دریا ہے۔

باب ڈر کے وقت جلدی کرنا گھوڑے کو دوڑانا۔

ہم سے فضل بن سہل نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن محمد نے کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا (ایک بار) لوگ ڈر گئے (دشمن آن پہنچا) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ کے ایک مٹھے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اکیلے اس کو دوڑاتے ہوئے (بستی کے باہر) نکل گئے لوگ آپ کے پیچھے سوار ہو کر گھوڑے دوڑاتے چلے (آپ لوٹ کر آئے) فرمایا کچھ نہیں مت ڈرو یہ گھوڑا تو دریا ہے اس روز سے وہ کسی گھوڑے کے پیچھے نہیں رہا۔

---

[1] تاکہ بالغ فلاں مکان تک اس پر سوار رہے گا۔ یہ حدیث اوپر کئی بار گذر چکی ہے اور جابرؓ کے ماموں تو یہ سن کر بہت شرمندہ ہوئے ہوں گے کہ جابرؓ کو اونٹ بھی ملا اور زر قیمت بھی[2] کہتے ہیں ان کا ماموں جد بن قیس تھا جو دل میں منافق تھا ثعلبہ اور عمر کہتے ہیں مسلمان تھے۔ ۱۲ منہ[2] تاکہ کوئی بلا کا اشتیاق دل میں باقی نہ رہے ۱۲

[3] جو آگے مذکور ہوگی کہ ایک پیغمبر جہاد کو گئے اور فرمایا میرے ساتھ ایسا کوئی شخص نہ نکلے جس نے نکاح کیا ہو اور ابھی صحبت نہ کی ہو ۱۲ منہ۔

باب ۱۶۲ الجعائل والحملان في السبيل۔

وقال مجاهد قلت لابن عمر الغزو قال اني احب ان اعينك بطائفة من مالي قلت اوسع الله علي قال ان غناك لك واني احب ان يكون من مالي في هذا الوجه وقال عمر ان ناسا ياخذون من هذا المال ليجاهدوا ثم لا يجاهدون فمن فعله فنحن احق بماله حتى ناخذ منه ما اخذ وقال طاؤس ومجاهد اذا دفع اليك شيء تخرج به في سبيل الله فاصنع به ما شئت وضعه عند اهلك۔

۲۲۳- حدثنا الحميدي حدثنا سفين قال سمعت مالك بن انس سال زيد بن اسلم فقال زيد سمعت ابي يقول قال عمر بن الخطاب حملت على فرس في سبيل الله فرايته يباع فسالت النبي صلى الله عليه وسلم اشتريه فقال لا تشتره ولا تعد في صدقتك۔

۲۲۴- حدثنا اسمعيل قال حدثني مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر ان عمر بن الخطاب حمل على فرس في سبيل الله فوجده يباع فاراد ان يبتاعه فسال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا تبتعه ولا تعد في صدقتك

۲۲۵- حدثنا مسدد حدثنا يحيى بن سعيد عن يحيى بن سعيد الانصاري قال حدثني

باب کسی کو اجرت دیکر اپنی طرف سے جہاد کرانا اور اللہ کی راہ میں سواری دینا

مجاہد نے ابن عمرؓ سے کہا[1] میں جہاد کو جانا چاہتا ہوں انہوں نے کہا میں چاہتا ہوں کچھ روپیہ سے تیری مدد کردوں مجاہد نے کہا اللہ کے فضل سے میں مالدار ہوں ابن عمرؓ نے کہا مالدار ہے تو اپنے لئے ہے میں چاہتا ہوں کہ میرا کچھ روپیہ جہاد میں خرچ ہو[2] اور حضرت عمرؓ نے کہا کچھ لوگ ایسے ہیں جو بیت المال سے جہاد کے لئے روپیہ لیتے ہیں پھر جہاد نہیں کرتے[3] جو کوئی ایسا کرے گا ہم اس سے روپیہ بھر لیں گے اور طاؤس اور مجاہد نے کہا[4] کہا اگر کوئی اللہ کی راہ میں (جہاد) کے لئے تجھے کچھ دے تو (وہ تیری ملک ہوگئی) جو چاہے کر اپنے گھر والوں کو دے سکتا ہے

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے امام مالکؒ سے سنا انہوں نے زید بن اسلم سے پوچھا زید نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے کہا میں نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کے لئے دیا[5] پھر اس کو (بازار میں) بکتا پایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس کو مول لے لوں آپ نے فرمایا مت مول لے اور اپنا صدقہ مت لوٹا۔

ہم سے اسمٰعیل بن ادریس نے بیان کیا کہا مجھ کو امام مالکؒ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے حضرت عمرؓ نے ایک سواری کا گھوڑا اللہ کی راہ میں دیا پھر دیکھا تو وہ بازار میں بک رہا ہے انہوں نے چاہا اس کو مول لے لیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اس کو مت خرید اور اپنا صدقہ مت پھیر۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے کہا مجھ سے ابوصالح (ذکوان زیات)

---

[1] اس کو خود امام بخاری نے غزوہ فتح میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] شافعیہ نے اس کو جائز رکھا ہے کہ اجرت لیکر کسی کی طرف سے جہاد کرے لیکن مالکیہ اور حنفیہ نے مکروہ کہا ہے مگر جب بیت المال میں روپیہ نہ ہو اور مسلمان ناتوان ہوں تو جائز ہے البتہ غازی کی اعانت اور امداد گو وہ مالدار ہو سب کے نزدیک درست ہے ۱۲ منہ [3] روپیہ کھا کر بیٹھ جاتے ہیں اس کو ابن ابی شیبہ اور امام بخاری نے تاریخ میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] اسکو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ [5] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

اَبُوْصَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ وَّلٰكِنْ لَا اَجِدُ حَمُوْلَةً وَّلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَلَا يَشُقُّ عَلَيَّ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّىْ وَلَوَدِدْتُّ اَنِّىْ قَاتَلْتُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقُتِلْتُ ثُمَّ اُحْيِيْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ اُحْيِيْتُ۔

نے بیان کیا کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سُنا اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی اُمت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر لشکر کے ساتھ جاتا (جو جہاد کے لئے نکلتا) لیکن سواری کہاں اور اتنی سواریاں کہ سب لوگوں کو ان پر سوار کردوں جب میں نکلوں گا تو لوگوں کا پیچھے رہ جانا (میرے ساتھ نہ چلنا) مجھ پر گراں گذرے گا اور مجھے تو یہ پسند ہے اللہ کی راہ میں لڑوں اور مارا جاؤں اور پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں

بَابٌ ۱۶۳ مَا قِيْلَ فِىْ لِوَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا بیان[1]

۲۲۶- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ ثَعْلَبَةُ بْنُ اَبِىْ مَالِكٍ الْقُرَظِيُّ اَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيَّ وَكَانَ صَاحِبَ لِوَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے کہا مجھ کو عقیل نے خبر دی اُنھوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ثعلبہ بن ابی مالک قرظی نے خبر دی کہ قیس بن سعد انصاری جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اُٹھایا کرتے تھے اُنھوں نے حج کا ارادہ کیا تو اپنے بالوں میں کنگھی کی[2]

۲۲۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ خَيْبَرَ وَكَانَ بِهٖ رَمَدٌ فَقَالَ اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِىْ فَتَحَهَا فِىْ صَبَاحِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ اَوْ قَالَ لَيَاْخُذَنَّ غَدًا رَجُلٌ يُّحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے اُنھوں نے یزید بن ابی عبید سے اُنھوں نے سلمہ بن اکوعؓ سے کہ حضرت علیؓ غزوہ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے ان کی آنکھوں میں آشوب ہو گیا تھا پھر کہنے لگے بھلا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دوں گا (صرف آنکھیں دُکھنے کے سبب سے یہ نہیں ہوسکتا) اور نکل کھڑے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے جب وہ رات آئی جس کی صبح کو حضرت علیؓ نے خیبر فتح کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا یا ایسا شخص جھنڈا سنبھالے گا جس سے اللہ اور اس کا رسول دونوں محبت کرتے ہیں یا وہ اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے اللہ اس کے ہاتھ پر خیبر کی

---

[1] حدیث میں لوا کا لفظ ہے لواء اور رایۃ دونوں ایک ہیں ترمذی کی روایت میں ہے کہ آپ کا رایہ سیاہ تھا اور لواء سفید اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں میں فرق ہے بعضوں نے کہا لواء جو نیزے پر ایک کپڑا لگا دیا جاتا ہے اور گرہ نہیں دی جاتی رایۃ وہ جو گرہ دیکر باندھا جاتا ہے جس کو علم بھی کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ جھنڈا لشکر کا جو سردار ہوتا وہ تھامے رہتا اور آپکے جھنڈے کا نام عقاب تھا ۱۲ منہ

[2] یہ ایک ٹکڑا ہے اس حدیث کا جس کو اسمٰعیلی نے پورے طور سے نکالا اس میں یوں ہے کہ اُنھوں نے سر کے ایک طرف کنگھی کی تھی ان کا غلام کھڑا ہوا اور اس نے ہدی کے جانور کو ہار پہنا دیا اُنھوں نے جب دیکھا کہ ہدی کی تقلید ہو گئی تو حج کی لبیک پکاری اور سر کے دوسرے طرف کنگھی نہ کی یہ قیس سعد بن عبادہ کے بیٹے تھے جو خزرج کے قبیلے کے سردار تھے ۱۲ منہ

يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هٰذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ۔

فتح کرائے گا دوسرے دن کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ آن موجود ہوئے ہمیں ان کے آنے کی اُمید نہ تھی لوگوں نے کہا یہ علیؓ آن پہنچے آپ نے جھنڈا انہی کو دے دیا اللہ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کرا دیا۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ رضہ هٰهُنَا أَمَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے اُنھوں نے ہشام بن عروہ سے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے نافع بن جبیر سے اُنھوں نے کہا میں نے عباسؓ سے سُنا وہ حضرت زبیر سے کہہ رہے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو یہ حکم دیا ہے کہ اس جگہ جھنڈا گاڑ دو[1]

بَابُ الْأَجِيرِ۔ ۱۶۴

باب جو مزدوری لے کر جہاد میں شریک ہو[2]

وَقَالَ الْحَسَنُ وَابْنُ سِيرِينَ يُقْسَمُ لِلْأَجِيرِ مِنَ الْمَغْنَمِ وَأَخَذَ عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ فَرَسًا عَلَى النِّصْفِ فَبَلَغَ سَهْمُ الْفَرَسِ أَرْبَعَ مِائَةِ دِينَارٍ فَأَخَذَ مِائَتَيْنِ وَأَعْطَى صَاحِبَهُ مِائَتَيْنِ۔

امام حسن بصری اور محمد بن سیرین نے کہا[3] مزدور کو بھی لوٹ کے مال میں سے حصہ دیا جائے گا اور عطیہ بن قیس نے[4] ایک شخص کا گھوڑا اس اقرار پر لیا کہ لوٹ کے مال میں سے جو حصہ ملے گا وہ آدھوں آدھ تقسیم ہوگا پھر اس گھوڑے کا حصہ چار سو دینار آیا عطیہ نے دو سو دینار خود رکھے اور دو سو دینار اس کو دیئے جس کا گھوڑا تھا۔

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رضہ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَحَمَلْتُ عَلَى بَكْرٍ فَهُوَ أَوْثَقُ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي فَاسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابن جریج نے اُنھوں نے عطاء بن ابی رباح سے اُنھوں نے صفوان بن یعلے سے اُنھوں نے اپنے باپ یعلی بن امیہؓ سے اُنھوں نے کہا میں غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا تھا میں نے ایک جوان اونٹ (اللہ کی راہ میں) چڑھنے کو دیا تھا یہ میرے نزدیک سب نیک کاموں میں عمدہ تھا میں نے ایک شخص کو اجرت پر رکھا[5] وہ ایک شخص (خود یعلی) سے لڑا ایک نے دوسرے کا ہاتھ منہ سے کاٹا[6] اس نے

---

[1] قسطلانی نے کہا یہ حدیث پورے طور سے غزوہ فتح میں مذکور ہوگی اس سے یہ نکلا کہ جھنڈا بغیر بادشاہ کے حکم نہ گاڑا جائے اور جہاں وہ بتلائے گاڑا جائے کیونکہ جھنڈا خالص اس کے فرودگاہ کی نشانی ہے ۱۲ منہ [2] ایسے مزدور کو مال غنیمت میں حصہ ملے گا یا نہیں اس میں اختلاف ہے ہمارے امام احمد بن حنبل اور اسحاق اور اوزاعی کے نزدیک اس کو حصہ نہ ملیگا اور دوسرے علماء کہتے ہیں ملیگا ۱۲ منہ [3] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] حافظ نے یہ نہیں لکھا کہ اس اثر کو کس نے نکالا ۱۲ منہ [5] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا ابو داؤد کی روایت میں یوں ہے کہ میں بوڑھا تھا میرے ساتھ کوئی خدمتگار بھی نہ تھا تو میں نے ایک شخص کو مزدوری پر ٹھہرایا اور اس کے لیے دو حصے مقرر کئے جب کوچ کا وقت قریب آیا تو وہ کہنے لگا میں حصہ وصہ نہیں جانتا میری مزدوری ٹھہرا دو میں نے تین دینار اس کی مزدوری ٹھہرا دی ۱۲ منہ [6] مسلم کی روایت میں ہے کہ یعلی نے کاٹا اور مزدور نے اپنا ہاتھ کھینچا تو یعلی کا دانت نکل پڑا ۱۲ منہ

فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَهَا
فَقَالَ اَيَدْفَعُ يَدَهُ اِلَيْكَ فَتَقْضَمُهَا كَمَا
يَقْضَمُ الْفَحْلُ۔

**بَاب ۱۶۵ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَقَوْلِهِ عَزَّ
وَجَلَّ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ
بِمَا اَشْرَكُوْا بِاللهِ۔**

قَالَ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ
فَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ
فَوُضِعَتْ فِيْ يَدِيْ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض وَقَدْ ذَهَبَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا۔

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَنَّ ابْنَ
عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ
وَهُمْ بِاِيْلِيَاءَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ
عِنْدَهُ الصَّخَبُ فَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَاُخْرِجْنَا
فَقُلْتُ لِاَصْحَابِيْ حِيْنَ اُخْرِجْنَا لَقَدْ اَمِرَ

(جو ہاتھ کھینچا تو) اس کا دانت نکال لیا پھر کاٹنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آیا (فریاد کی) آپ نے اس کے دانت کا کچھ بدلہ نہیں دلایا فرمایا وہ
ہاتھ تیری نذر کر دیتا تو اونٹ کی طرح (مزے سے) اس کو چبا ڈالتا۔

**باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ایک مہینے کی راہ
سے اللہ نے میرا رعب (کافروں کے دلوں میں) ڈال کر میری مدد کی اور**
اللہ تعالیٰ کا (سورۃ آل عمران میں) فرمانا اب ہم کافروں کے دل میں رعب
ڈال دیں گے کیونکہ انھوں نے اللہ کے ساتھ شریک کیا اخیر آیت تک
اس باب میں جابرؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی[1]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انھوں نے عقیل سے
انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے سعید بن مسیب سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایسی باتیں دے کر بھیجا گیا جو جامع
ہیں (یعنی لفظ تھوڑے معنی بہت جیسے اکثر آیتیں اور حدیثیں) اور رعب سے
مجھ کو مدد دی گئی[2] میں ایک بار سو رہا تھا اتنے میں زمین کے خزانوں کی
کنجیاں لا کر میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں[3] ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم تو (دنیا سے) تشریف لے گئے اور تم یہ خزانے نکال رہے ہو

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے
زہری سے انھوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے ان کو ابن عباس نے
نے بیان کیا ان سے ابوسفیان نے کہ ہرقل (روم کے بادشاہ) نے ان کو بلا بھیجا
وہ شام کے ملک میں تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا جب
پڑھ چکا تو بڑا غل ہوا پکار مچ گیا اور ہم (دربار سے) باہر نکال دیئے گئے
میں نے اپنے ساتھیوں سے (مکہ والوں) کو کہا ابو کبشہ کے بیٹے کا تو

---

[1] یہ روایت اوپر کتاب التیمم میں گذر چکی موصولاً ۱۲ منہ [2] اس روایت میں ایک مہینے کی راہ سے یہ مذکور نہیں ہے لیکن جابر رض کی روایت جو
امام بخاری نے کتاب التیمم میں نکالی اس میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ [3] خزانوں سے مراد کسریٰ اور قیصر کے خزانے ہیں جن کو مسلمانوں
نے لوٹا یا زمین کی پیداوار مال گذاری معدنیات وغیرہ یہ حدیث آپ کا ایک کھلا معجزہ ہے آپ نے جیسے بشارت دی تھی ویسا ہی
ہوا مسلمانوں نے آپ کے بعد روم ایران مصر شام فتح کیا ۱۲ منہ۔

اَمْرُ ابْنِ اَبِیْ کَبْشَۃَ اِنَّہٗ یَخَافُہٗ مَلِکُ بَنِیْ الْاَصْفَرِ۔

بَابُ ۱۶۶ حَمْلِ الزَّادِ فِی الْغَزْوِ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی۔

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ ھِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ وَحَدَّثَتْنِیْ اَیْضًا فَاطِمَۃُ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ صَنَعْتُ سُفْرَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْ بَکْرٍ حِیْنَ اَرَادَ اَنْ یُّھَاجِرَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ قَالَتْ فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِہٖ وَلَا لِسِقَآئِہٖ مَا نَرْبِطُھُمَا بِہٖ فَقُلْتُ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَّاللّٰہِ مَآ اَجِدُ شَیْئًا اَرْبِطُ بِہٖٓ اِلَّا نِطَاقِیْ قَالَ فَشُقِّیْہِ بِاثْنَیْنِ فَارْبِطِیْہِ بِوَاحِدٍ السِّقَآءَ وَبِالْاٰخَرِ السُّفْرَۃَ فَفَعَلْتُ فَلِذٰلِکَ سُمِّیَتْ ذَاتَ النِّطَاقَیْنِ۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَآءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُوْمَ الْاَضَاحِیْ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ۔

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ قَالَ سَمِعْتُ یَحْیٰی قَالَ اَخْبَرَنِیْ بُشَیْرُ بْنُ یَسَارٍ اَنَّ سُوَیْدَ بْنَ النُّعْمَانِ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ خَرَجَ مَعَ النَّبِیِّ

بڑا درجہ ہو گیا بنی اصفر کا بادشاہ اس سے ڈرتا ہے[۱]

باب جہاد میں خرچ (توشہ وغیرہ) ساتھ رکھنا اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ میں) فرمایا زادہ خرچ اپنے ساتھ رکھو اچھا توشہ یہی ہے کہ بھیک مانگنے سے بچے[۲]

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے اُنھوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے میرے باپ نے اور فاطمہ بنت منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے اُنھوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے میرے باپ نے اور فاطمہ بنت منذر نے بیان کیا دونوں نے اسماء بنت ابی بکر سے اُنھوں نے کہا میں نے ابوبکرؓ کے گھر میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو ہجرت کرنے لگے آپ کا توشہ تیار کیا مگر نہ توشہ باندھنے کے لئے کوئی کپڑا تھا نہ پانی کا مشکیزہ باندھنے کو آخر میں نے ابوبکرؓ سے کہا خدا کی قسم باندھنے کو کوئی کپڑا نہیں ہے میری کمر باندھنے کا کپڑا ہے ابوبکرؓ نے کہا اسی کو دو ٹکڑے کرے ایک سے مشکیزہ باندھ دے اور دوسرے سے توشہ میں نے ایسا ہی کیا (راوی نے کہا) اس لئے اسماء کو ذات النطاقین کہنے لگے[۳]

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی اُنھوں نے عمرو بن دینار سے کہا مجھ کو عطاء نے خبر دی اُنھوں نے جابر بن عبداللہ سے اُنھوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قربانیوں کا گوشت مدینہ تک سفر خرچ کرتے تھے[۵]

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا میں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے سُنا کہا مجھ کو بشیر بن یسار نے خبر دی ان سوید بن نعمانؓ نے بیان کیا وہ خیبر کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

---

[۱] ابوکبشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی والد تھے ابوسفیان نے جو اس وقت تک کافر تھا تحقیر کی راہ سے آپ کو ابوکبشہ کا بیٹا ۱۲ منہ [۲] شام کا ملک جہاں اس وقت ہرقل تھا مدینے سے ایک مہینہ کی راہ ہے تو باب کا مطلب نکل آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب ایک مہینے کی راہ سے ہرقل پر پڑا اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۳] حالانکہ یہ آیت حج کے سفر میں اُتری ہے مگر الفاظ عام ہیں اور حج کی طرح جہاد کا سفر بھی ہے ۱۲ منہ [۴] یعنی دو کمر بند والی یہ اُن کا لقب پڑ گیا ایسی سعادت کسی کو نصیب ہوتی ہے مردود حجاج بن یوسف ظالم اسماء کو تحقیر سے ذات النطاقین کہنے لگا اسماء نے وہ دندان شکن جواب دیا کہ منہ چاپتا رہ گیا ۱۲ منہ [۵] اگرچہ یہ جہاد کا سفر نہ تھا مگر جہاد کے سفر کو اس پر قیاس کیا تو باب کی مطابقت ہو گئی ۱۲ منہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ خَیْبَرَ حَتّٰی إِذَا کَانُوْا بِالصَّھْبَاءِ وَھِیَ مِنْ خَیْبَرَ وَھِیَ أَدْنٰی خَیْبَرَ فَصَلَّوا الْعَصْرَ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْأَطْعِمَۃِ فَلَمْ یُؤْتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِسَوِیْقٍ فَلُکْنَا فَأَکَلْنَا وَشَرِبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا وَ

نکلے جب صہباء میں پہنچے جو ایک مقام ہے خیبر کے نزدیک وہاں عصر کی نماز پڑھی پھر آپ نے کھانے منگوائے تو صرف ستو آپ پاس لائے[1] ہم نے اسی کو چبا لیا اور کھا پی کر فراغت کی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے کلی کی ہم نے بھی کلی کی اور مغرب کی نماز پڑھی۔

۲۳۵- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُوْمٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِیْلَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ أَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَۃَ رض قَالَ خَفَّتْ أَزْوَادُ النَّاسِ وَأَمْلَقُوْا فَأَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ نَحْرِ إِبِلِھِمْ فَأَذِنَ لَھُمْ فَلَقِیَھُمْ عُمَرُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا بَقَاؤُھُمْ بَعْدَ إِبِلِھِمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَادِ فِی النَّاسِ یَأْتُوْنَ بِفَضْلِ أَزْوَادِھِمْ فَدَعَا وَبَرَّکَ عَلَیْہِ ثُمَّ دَعَاھُمْ بِأَوْعِیَتِھِمْ فَاحْتَثَی النَّاسُ حَتّٰی فَرَغُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَأَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔

ہم سے بشر بن مرحوم نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے اُنھوں نے یزید بن ابی عبید سے اُنھوں نے سلمہ بن اکوع سے اُنہوں نے کہا (ایک سفر میں) لوگوں کے توشے کم رہ گئے[2] محتاج ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور اپنے اونٹ کاٹنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے اجازت دیدی پھر حضرت عمرؓ ان کو ملے لوگوں نے یہ بیان کیا اُنھوں نے کہا اونٹ کاٹ ڈالو گے تو پھر جیو گے کیسے (چلتے چلتے ہلاکان) ہو جاؤ گے بعد اس کے حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اونٹ کاٹ کر کھا لیں گے تو پھر جئیں گے کیسے یہ سن کر آپ نے فرمایا اچھا لوگوں میں منادی کر دے اپنے اپنے بچے ہوئے توشے لیکر حاضر ہوں (سب لیکر حاضر ہوئے) آپ نے دعا کی اور اس پر برکت ڈالی[3] پھر ان کے برتن منگوائے لوگوں نے لپ بھر بھر کر لینا شروع کیا (برتن بھر لئے) جب فارغ ہوئے (سب کے برتن بھر گئے) تو آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں[4]

بَابٌ ۱۶۷ حَمْلِ الزَّادِ عَلَی الرِّقَابِ۔

باب توشہ اپنی گردن پر آپ اُٹھانا[5]

۲۳۶- حَدَّثَنَا صَدَقَۃُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا عَبْدَۃُ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ وَّھْبِ بْنِ کَیْسَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلٰثُمِائَۃٍ نَحْمِلُ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی اُنھوں نے ہشام سے اُنھوں نے وہب بن کیسان سے اُنھوں نے جابرؓ سے اُنھوں نے کہا ہم ایک جہاد کے لئے) نکلے (جب ۸ ہجری میں) تین سو آدمی تھے

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلا کہ آپ جہاد کے سفر میں توشہ یعنی ستو ہمراہ لے گئے تھے ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [3] یعنے سب توشے پر حرکت کیا گیا تھا ۱۲ منہ [4] یہ معجزہ دیکھ کر آپ نے خود اپنی رسالت کی گواہی دی کیونکہ معجزہ اللہ کا فعل ہے ۱۲ منہ [5] یعنی جب تھوڑا ہو تو شخص سفر میں اپنا توشہ اُٹھا سکتا ہے ۱۲

زَادَنَا عَلٰی رِقَابِنَا فَفَنِیَ زَادُنَا حَتّٰی کَانَ الرَّجُلُ مِنَّا یَاْکُلُ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ تَمْرَۃً قَالَ رَجُلٌ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ وَاَیْنَ کَانَتِ التَّمْرَۃُ تَقَعُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَھَا حِیْنَ فَقَدْنَاھَا حَتّٰی اَتَیْنَا الْبَحْرَ فَاِذَا حُوْتٌ قَدْ قَذَفَہُ الْبَحْرُ فَاَکَلْنَا مِنْہَا ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ یَوْمًا مَا اَحْبَبْنَا۔

اپنا توشہ اپنی گردن پر لئے ہوئے تھے رستے میں ہمارا توشہ ختم ہو گیا یہاں تک کہ ہم میں کا ہر شخص ہر روز ایک ہی کھجور کھانے لگا ایک شخص (ابوالزبیر) نے کہا ابو عبداللہ (یہ جابر کی کنیت ہے) بھلا ایک کھجور کدھر اور آدمی کدھر (اونٹ کے منہ میں زیرہ) ایک کھجور سے کیا ہوتا ہوگا انھوں نے کہا جب یہ بھی نہ ملی اس وقت ہم کو قدر عافیت معلوم ہوئی (ایک ہی کھجور غنیمت تھی، چلتے چلتے ہم سمندر کے کنارے پہنچے دیکھا تو ایک (مری مچھلی کو دریا نے نکال کر باہر پھینک دیا ہم اسی کو جتنا دل چاہا (پیٹ بھر کر) اٹھارہ دن تک کھاتے رہے

بَابُ ۱۶۸ اِرْدَافِ الْمَرْاَۃِ خَلْفَ اَخِیْہَا

باب عورت کا اپنے بھائی کے ساتھ ایک اونٹ پر سوار ہونا

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رض اَنَّہَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَرْجِعُ اَصْحَابُکَ بِاَجْرِ حَجٍّ وَّعُمْرَۃٍ وَّلَمْ اَزِدْ عَلَی الْحَجِّ فَقَالَ لَہَا اذْہَبِیْ وَلْیُرْدِفْکِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَنْ یُّعْمِرَھَا مِنَ التَّنْعِیْمِ فَانْتَظَرَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَعْلٰی مَکَّۃَ حَتّٰی جَاءَتْ۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نے کہا ہم سے عثمان بن اسود نے کہا ہم سے ابن ابی ملیکہ نے انھوں نے حضرت عائشہ رض سے انھوں نے (حجۃ الوداع میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ آپ کے اصحاب تو حج اور عمرہ دونوں کا ثواب لیکر لوٹ رہے ہیں اور میرا فقط حج ہوا ہے آپ نے فرمایا جا عبدالرحمن اپنے ساتھ تجھ کو اونٹ پر بٹھالے گا اور عبدالرحمن سے فرمایا اس کو تنعیم سے عمرہ کرا لا اور آپ مکے کی بلند جانب میں (جہاں سے مدینہ کو جاتے ہیں) حضرت عائشہ کے منتظر رہے یہاں تک کہ وہ (عمرہ کرکے) آ گئیں

۲۳۸۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ قَالَ اَمَرَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اُرْدِفَ عَائِشَۃَ وَاَنْ اُعْمِرَھَا مِنَ التَّنْعِیْمِ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے عمرو بن دینار سے انھوں نے عمرو بن اوس سے انھوں نے عبدالرحمن بن ابی بکر سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ حکم دیا کہ حضرت عائشہ رض کو اپنے ساتھ بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کرا لاؤں۔

بَابُ ۱۶۹ الْاِرْتِدَافِ فِی الْغَزْوِ وَالْحَجِّ۔

باب جہاد اور حج کے سفر میں دو آدمیوں کا ایک جانور پر چڑھنا۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے ایوب نے انھوں نے ابو قلابہ سے انھوں نے انس رض سے انھوں نے کہا میں حج

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنَّهُمْ لَيَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔

کے سفر میں ابوطلحہ کے ساتھ ایک ہی جانور پر سوار تھا اور لوگ لبیک میں حج اور عمرہ دونوں کو پکار رہے تھے (قران کر رہے تھے) ؎

بَابُ ۱۷۰ الرِّدْفِ عَلَى الْحِمَارِ۔

باب ایک گدھے پر دو آدمیوں کا چڑھنا

۲۰۴۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى اِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَرَاءَهٗ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوصفوان نے اُنھوں نے یونس بن یزید سے اُنھوں نے ابن شہاب سے اُنھوں نے عروہ سے اُنھوں نے اسامہ بن زیدؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر پالان رکھ کر اس پر چادر ڈال کر سوار ہوئے اور اسامہ کو اپنے ساتھ پیچھے بٹھا لیا ؎

۲۰۴۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ يُوْنُسُ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ مُرْدِفًا اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَمَعَهٗ بِلَالٌ وَمَعَهٗ عُثْمٰنُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتّٰى اَنَاخَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَفَتَحَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ اُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمٰنُ فَمَكَثَ فِيْهَا نَهَارًا طَوِيْلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَرَاءَ الْبَابِ قَائِمًا فَسَاَلَهٗ اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ لَهٗ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ كَمْ صَلّٰى مِنْ سَجْدَةٍ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے یونس نے مجھ کو نافع نے خبر دی اُنھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس دن مکہ فتح ہوا تو اس کے بالائی جانب سے ایک اونٹنی پر سوار اسامہ بن زید کو اپنے ساتھ بٹھائے تشریف لائے ؎ بلال آپ کے ساتھ تھے اور عثمان بن طلحہ کعبے کے کلید بردار آپ نے مسجد حرام کے اندر اونٹ بٹھایا اور عثمان کو حکم دیا کعبے کی کنجی لا (وہ لایا) آپ نے کعبہ کھولا اور اندر تشریف لے گئے آپ کے ساتھ اسامہؓ اور بلالؓ اور عثمانؓ بھی تھے وہاں دیر تک ٹھہرے رہے (نماز پڑھتے رہے دُعا کرتے رہے) پھر باہر نکلے تو دوسرے لوگ اندر جانے کے لئے ایک پر ایک لپکے سب سے پہلے عبداللہ بن عمرؓ اندر پہنچے بلالؓ کو دروازے کے پیچھے کھڑا پایا ان سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی اُنھوں نے وہ جگہ بتلائی جہاں آپ نے نماز پڑھی عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں یہ پوچھنا بھول گیا کتنی رکعتیں پڑھیں۔

بَابُ ۱۷۱ مَنْ اَخَذَ بِالرِّكَابِ وَنَحْوِهٖ۔

باب جو رکاب پکڑ کر کسی کو سواری پر چڑھا دے یا کچھ ایسی ہی مدد کرے

۲۰۴۲- حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

ہم سے اسحاق بن منصور بن بہرام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے اُنھوں نے ہمام سے اُنھوں نے ابوہریرہؓ سے

؎ اس حدیث میں صرف حج کا سفر مذکور ہے جہاد کو اسی پر قیاس کیا دونوں عبادت کے سفر ہیں ۱۲ منہ ؎ ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے ۱۲ منہ ؎ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کس لئے کہ اونٹنی بھی ایک جانور ہے جب اس پر دو آدمیوں کا چڑھنا درست ہوا تو گدھے کو بھی اس پر قیاس کر سکتے ہیں ۱۲ منہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ کُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْہِ الشَّمْسُ یَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَۃٌ وَّیُعِیْنُ الرَّجُلَ عَلٰی دَابَّتِہٖ فَیَحْمِلُ عَلَیْھَا اَوْیَرْفَعُ عَلَیْھَا مَتَاعَہٗ صَدَقَۃٌ وَّالْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ خُطْوَۃٍ یَّخْطُوْھَا اِلَی الصَّلٰوۃِ صَدَقَۃٌ وَّیُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ۔

انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر روز جس میں سورج نکلتا ہے آدمی کے ہر جوڑ یا ہر ہڈی پر ایک ایک صدقہ نکلتا ہے اور لازم ہوتا ہے (پروردگار کے شکر بر ہیں) دو آدمیوں کا انصاف کرے یہ بھی صدقہ ہے کسی آدمی کی مدد کرکے اس کو جانور پر چڑھادے یا اس کا اسباب اس پر لاد دے یہ بھی ایک صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا بھی ایک صدقہ ہے اور نماز کیلئے جتنے قدم اٹھائے ہر قدم ایک صدقہ ہے اور رستے میں سے ایذا دینے والی چیز ہٹادے یہ بھی صدقہ ہے۔

بَابُ ۱۷۲ السَّفَرِ بِالْمَصَاحِفِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ

وَکَذٰلِکَ یُرْوٰی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَابَعَہٗ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَافَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ فِیْ اَرْضِ الْعَدُوِّ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ الْقُرْاٰنَ

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَّالِکٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ

باب مصحف اپنی لکھا ہوا قرآن لے کر دشمن کے ملک میں جانا (منع ہے[۱])

اور ایسا ہی مروی ہے محمد بن بشر سے[۲] انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبید اللہ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق سے انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو لے کر دشمن کے ملک کا سفر کرنے سے منع کیا ہے۔

بَابُ ۱۷۳ التَّکْبِیْرِ عِنْدَ الْحَرْبِ۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَبَّحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوْا بِالْمَسَاحِیْ عَلٰی اَعْنَاقِھِمْ فَلَمَّا رَاَوْہُ

باب لڑائی کے وقت میں اللہ اکبر کہنا

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے خیبر میں داخل ہوئے اسوقت یہودی گردنوں پر کدالیں لئے ہوئے نکلے جب انہوں نے آپ کو

---

[۱] دشمن یعنی کافروں کے ملک میں لکھا ہوا قرآن لے جانا منع ہے کہیں کافر اس کی بے حرمتی نہ کریں بعضوں نے کہا اگر مسلمانوں کا بڑا لشکر ہو جس کے مغلوب ہونے کا ڈر نہ ہو تو منع ہے اسی طرح قرآن کا بیچنا کافر کے ہاتھ منع ہے ۱۲ منہ [۲] اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ [۳] اس سے امام بخاری کی یہ غرض نہیں ہے کہ مصحف کا دشمن کے ملک میں لے جانا جائز ہے کیونکہ مصحف کی روایات ہے اور حافظ قرآن کا دشمن کے ملک میں جانا تو کسی نے منع نہیں رکھا ہے پس ایسا استدلال امام بخاری کی شان سے بعید ہے بلکہ غرض امام بخاری کی یہ ہے کہ باب کی حدیث میں جو قرآن کو لے کر دشمن کے ملک میں سفر کرنے سے منع ہے اس سے مراد مصحف ہے یعنی لکھا ہوا قرآن نہ وہ قرآن جو حافظوں کے سینے میں ہوتا ہے ۱۲ منہ

قَالُوْا هٰذَا مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ فَلَجَئُوْا اِلَى الْحِصْنِ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا اَنْزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ وَاَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادٰى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ بِمَا فِيْهَا تَابَعَهٗ عَلِيٌّ عَنْ سُفْيٰنَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ۔

بَابُ ۱۷۴ مَا يُكْرَهُ فِيْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيْرِ۔

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا اِذَا اَشْرَفْنَا عَلٰى وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَآئِبًا اِنَّهٗ مَعَكُمْ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ تَبَارَكَ اسْمُهٗ وَتَعَالٰى جَدُّهٗ۔

بَابُ ۱۷۵ التَّسْبِيْحِ اِذَا هَبَطَ وَادِيًا۔

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ

دیکھا تو کہنے لگے محمد لشکر سمیت آن پہنچے محمد لشکر سمیت آن پہنچے آخر بھاگ کر قلعہ میں چل دیے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا اللہ اکبر خیبر خراب ہوا ہم جہاں کسی قوم کی زمین میں اُترے تو ان کی صبح منحوس ہوتی ہے جو ڈرائے گئے تھے اور خیبر میں ایسا ہوا ہم کو (لوٹ میں) پالو گدھے ملے ہم نے ان کا گوشت (کھانے کو) پکایا اتنے میں آپ کے منادی نے پکارا (لوگو) اللہ اور اس کا رسول گدھوں کے گوشت سے تم کو منع کرتے ہیں یہ منادی سن کر ہانڈیاں اوندھا دی گئیں جو ان میں تھا سب گر گیا عبد اللہ بن محمد کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مدینی نے بھی سفیان سے روایت کیا اس میں بھی یوں ہے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے

باب بہت چلا کر تکبیر کہنا منع ہے

ہم سے محمد بن یوسف (بیکندی یا فریابی) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے عاصم سے انہوں نے ابو عثمان سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انھوں نے کہا ہم (ایک سفر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب ہم کسی میدان میں پہنچے تو لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر (پکار کر) کہتے ہماری آوازیں بلند ہوئیں تو آپ نے فرمایا لوگو اتنا چلاؤ نہیں آہستگی اور نرمی اختیار کرو تم کیا اس کو پکارتے ہو جو بہرہ ہے یا غائب ہے (تم کو نہیں دیکھتا تمہاری بات نہیں سنتا) وہ تو تمہارے ساتھ ہے سنتا ہے اور نزدیک ہے [1]

باب جب کسی نشیب میں اُترے تو سبحان اللہ کہنا۔

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں

---

[1] قسطلانی نے طبری سے نقل کیا اس حدیث سے ذکر بالجہر کی کراہت ثابت ہوئی اور اکثر سلف صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے میں کہتا ہوں تحقیق اس باب میں یہ ہے کہ سنت کی پیروی کرنا چاہیے جہاں جہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے وہاں جہر کرنا بہتر ہے جیسے اذان میں اور باقی مقاموں میں آہستہ ذکر کرنا بہتر ہے بعضوں نے کہا اس حدیث میں جس جہر سے آپ نے منع فرمایا وہ بہت زور کا جہر ہے جس سے لوگ پریشان ہوں نہ جہر متوسط بالجملہ بہت زور سے نعرے مارنا اور ضربیں لگانا جیسے بعضے درویشوں کا معمول ہے سنت کے خلاف ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اللہ والوں اور فقیروں کی پیروی پر مقدم ہے۔ ۱۲ منہ

عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا۔

نے حصین بن عبدالرحمٰن سے اُنھوں نے سالم بن ابی الجعد سے اُنھوں نے جابر بن عبداللہ سے اُنھوں کہا ہم (حج کے یا جہاد کے سفر میں) جب بلندی پر چڑھے تو تکبیر کہے اسی طرح جب نشیب میں اُترتے تو تسبیح کہتے

بَابُ ۱۷۶ التَّكْبِيرِ إِذَا عَلَا شَرَفًا۔

باب جب بلندی پر چڑھے تو تکبیر کہنا۔

۲۷۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا تَصَوَّبْنَا سَبَّحْنَا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے اُنھوں نے شعبہ سے اُنھوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے اُنھوں نے سالم سے اُنھوں نے جابرؓ سے اُنھوں نے کہا ہم جب (بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے۔

۲۷۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الْغَزْوِ يَقُولُ كُلَّمَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ قَالَ صَالِحٌ فَقُلْتُ لَهُ أَلَمْ يَقُلْ عَبْدُ اللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ لَا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے کہا اُنھوں نے صالح بن کیسان سے اُنھوں نے سالم بن عبداللہ سے اُنھوں نے عبداللہ ابن عمر سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرے سے لوٹتے میں سمجھتا ہوں یوں کہا جب جہاد سے لوٹتے تو آپ جب کسی گھاٹی (ٹیکری) یا کنکر یلی زمین پر پہنچتے تین بار اللہ اکبر کہتے[1] پھر یوں فرماتے لا الٰہ الا اللہ وحدہ اخیر تک اللہ کے سوا جو اکیلا ہے کوئی سچا معبود نہیں اس کا کوئی ساجھی نہیں اس کی بادشاہت ہے اسی کو سب تعریف سزاوار ہے وہ سب کچھ کر سکتا ہے ہم سفر سے لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے اپنے مالک کی پوجا کرنے والے سجدہ کرنیوالے اپنے مالک کی تعریف کرنے والے اللہ نے اپنا وعدہ سچ کیا (مسلمانوں کو فتح دی، اور اپنے بندے (حضرت محمدؐ) کی مدد کی اور کافروں کی فوجوں کو (جو غزوہ خندق میں جمع ہو گئے تھے) اکیلے آپ ہی نے شکست دی صالح بن کیسان نے کہا میں نے سالم بن عبداللہ سے پوچھا کیا عبداللہ بن عمر نے (آئبون کے بعد) انشاء اللہ نہیں کہا انہوں نے کہا نہیں

بَابُ ۱۷۷ يُكْتَبُ لِلْمُسَافِرِ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي الْإِقَامَةِ۔

باب مسافر کو اس عبادت کا جو وہ گھر میں رہ کر کیا کرتا تھا ثواب ملنا (گو سفر میں نہ کر سکے)

۲۷۴۹۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

ہم سے مطر بن فضل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم سے

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

بْنُ هٰرُوْنَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ السَّكْسَكِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بُرْدَةَ وَاصْطَحَبَ هُوَ وَيَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ كَبْشَةَ فِيْ سَفَرٍ فَكَانَ يَزِيْدُ يَصُوْمُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بُرْدَةَ سَمِعْتُ اَبَا مُوْسٰى مِرَارًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا۔

عوام بن حوشب نے کہا ہم سے ابراہیم ابو اسمٰعیل سکسکی نے کہا میں نے ابوبردہ بن ابی موسیٰ سے سنا وہ اور یزید بن ابی کبشہ سفر میں تھے تو یزید سفر میں روزہ رکھتے ابوبردہ نے کہا میں نے (اپنے والد) ابوموسیٰ اشعری سے کئی بار سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر میں تو اس کے لئے اتنا ہی عمل کا ثواب لکھا جاتا ہے جتنا وہ گھر میں یا صحت کی حالت میں کیا کرتا تھا[۱]

بَابُ ۱۷۸ السَّيْرِ وَحْدَهٗ۔

باب اکیلے جانا سفر کرنا[۲]

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ قَالَ سُفْيٰنُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے محمد بن منکدر نے کہا میں نے جابر بن عبداللہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک کام کے لئے[۳]) خندق کے دن لوگوں کو بلایا زبیر نے کہا میں حاضر ہوں پھر آپ نے بلایا تو زبیر نے کہا حاضر ہوں پھر آپ نے بلایا تو زبیرؓ نے کہا حاضر ہوں آپ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک حواری رہا (وفادار محرم راز ہوتا ہے) اور میرا حواری زبیرؓ ہے سفیان نے کہا حواری مددگار[۴]

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن محمد نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انھوں نے ابن عمرؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر نے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر لوگ جانتے تنہائی

---

[۱] ابن بطال نے کہا یہ حکم نوافل سے متعلق ہے کیونکہ فرائض سفر اور بیماری کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتے ابن منیر نے کہا اگر بیماری کی وجہ سے فرض سے بھی عاجز ہو جائے تو اس حدیث کے رو سے امید ہے کہ اس کو ثواب ملیگا جیسے نماز میں قیام فرض ہے مگر بیماری یا سفر کی ضرورت سے کوئی بیٹھ کر پڑھے تو قیام کا ثواب اس کے لئے لکھا جائیگا ۱۲ منہ [۲] اکثر علماء نے اس کو مکروہ رکھا ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ اکیلا مسافر شیطان ہے اور دو دو شیطان ہیں اور تین جماعت ہیں امام بخاری کی غرض اس باب کے لانے سے یہ ہے کہ ضرورت کے وقت جیسے جاسوسی وغیرہ کے لئے اکیلے سفر کرنا درست ہے بعضوں نے کہا اگر راہ میں کچھ ڈر نہ ہو تو اکیلے سفر کرنے میں قباحت نہیں اور ممانعت کی حدیث اس پر محمول ہے جب ڈر ہو ۱۲ منہ [۳] وہ کام یہ تھا کہ کافروں کی خبر کون لاتا ہے جو خندق کے باہر گھیرے پڑے تھے ۱۲ منہ [۴] بعضوں نے کہا حضرت عیسیٰ کے ماننے والوں کو حواری اس وجہ کہتے ہیں کہ وہ سفید پوشاک پہنتے قتادہ نے کہا حواری وہ جو خلافت کے لائق ہو یا وزیر یا تدبیر اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب اس طرح ثابت کیا کہ حضرت زبیر اکیلے کافروں کی خبر

فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ۔

میں جو خرابی ہے تو رات کو کوئی سوار سفر نہ کرتا۔

بَابُ ۱۷۹ السُّرْعَةِ فِي السَّيْرِ

باب سفر میں جلد چلنا

قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيُعَجِّلْ

ابو حمید ساعدی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک سفر میں) فرمایا میں مدینہ میں جلد پہنچنا چاہتا ہوں جو شخص جلدی جانا چاہے وہ میرے ساتھ جلدی چلے

۲۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَانَ يَحْيَى يَقُولُ وَأَنَا أَسْمَعُ فَسَقَطَ عَنِّي عَنْ مَسِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ فَكَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے اُنھوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ نے خبر دی اُنھوں نے کہا اسامہ بن زید سے پوچھا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کس کس چال پر چلتے یحییٰ نے کہا عروہ نے یہ بھی کہا تھا کہ میں سن رہا تھا[1] لیکن میں اس کا کہنا بھول گیا غرض اسامہ نے کہا آپ ذرا تیز چلتے جب کشادہ جگہ پاتے تو دوڑاتے نص اونٹ کی چال جو عنق سے تیز ہوتی ہے[2]

۲۵۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَبَلَغَهُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو زید بن اسلم نے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے کہا میں مکّہ کے رستے میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ تھا ان کو صفیہ بنت ابی عبید[3] (ان کی بی بی) کی سخت بیماری کی خبر پہنچی وہ جلد چلنے لگے[4] جب شفق ڈوب گئی (تو اونٹ سے) اُترے مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھا (عشاء کے وقت) اور کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو جب جلد چلنے کی ضرورت ہوتی تو مغرب میں دیر کر کے مغرب اور عشاء ملا کر پڑھ لیتے۔

۲۵۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنھوں نے سمی سے جو ابو بکر کے غلام تھے اُنھوں نے ابو صالح سے اُنھوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر کیا ہے گویا عذاب کا ایک ٹکڑا ہے آدمی کو نہ نیند برابر آتی ہے نہ کھانا پینا برابر ملتا ہے پھر جب کوئی

[1] یعنی جس وقت لوگوں نے اسامہ سے یہ پوچھا تھا میں سن رہا تھا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے نص اور عنق دونوں اونٹ کی چالیں ہیں عنق ذرا دھیمی نص ذرا تیز ۱۲ منہ [3] یہ صحابیہ تھیں ثقیف کے قبیلے سے مختار بن ابی عبید ان کا بھائی تھا جس نے عمر بن سعد اور قاتلین امام حسین سے خوب بدلہ لیا تھا آخر میں بگڑ گیا اور گمراہی کی باتیں کرنے لگا کہتے ہیں یہ صفیہ بڑی عابدہ اور زاہدہ تھیں ۱۲ منہ [4] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ

وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ

بَاب ۱۸۰ إِذَا حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فَرَآهَا تُبَاعُ۔

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَابْتَاعَهُ أَوْ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ۔

بَاب ۱۸۱ الْجِهَادِ بِإِذْنِ الْأَبَوَيْنِ۔

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ وَكَانَ لَا يُتَّهَمُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ

(اپنا کام جس کے لئے سفر کیا) پورا کر چکے تو جلدی اپنے گھر والوں میں آئے

باب اگر اللہ کی راہ میں سواری کے لئے گھوڑا دے پھر اس کو بکتا پائے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے حضرت عمرؓ نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کے لئے دیا پھر اس کو بازار میں بکتا ہوا پایا انھوں نے چاہا مول لے لیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا مت مول لے اور اپنا صدقہ مت پھیر۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی ادیس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انھوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کے لئے دیدیا جس کو دیا تھا اس نے بیچنا چاہا اس کو خراب کر ڈالا میں نے چاہا پھر مول لے لوں میں سمجھا یہ سستا دے دیگا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اب اگر ایک روپیہ کو بھی گھوڑا ملے تو مت لے کیونکہ صدقہ دے کر اس کو پھیر لینے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اس کو کھائے جاتا ہے۔

باب ماں باپ کی اجازت لے کر جہاد میں جانا[1]

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حبیب بن ابی ثابت نے کہا میں نے ابوالعباس شاعر سے سنا اور حدیث کی روایت میں اس پر تہمت نہ تھی (گو شاعر تھا مگر حدیث کی روایت میں سچا تھا) کہا میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے سنا ایک شخص (جاہمہ بن عباس یا معاویہ بن جاہمہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سے جہاد میں جانے کی اجازت چاہی آپ نے پوچھا تیرے ماں باپ زندہ ہیں وہ

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] ماں باپ کی طاعت اور ان سے سلوک کرنا فرض عین ہے۔ اور جہاد فرض کفایہ ہے اس لئے جمہور علماء کا قول یہی ہے کہ اگر ماں باپ مسلمان ہوں اور وہ جہاد کی اجازت نہ دیں تو جہاد میں جانا حرام ہے اگر جہاد فرض عین ہو جائے تب ماں باپ کی اجازت کی ضرورت نہیں اور دادا دادی نانا نانی کا حکم ماں باپ کا سا ہے ۱۲

نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ۔

بَابُ ۱۸۲ مَا قِيلَ فِي الْجَرَسِ وَنَحْوِهِ فِي أَعْنَاقِ الْإِبِلِ۔

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ عَبْدُ اللهِ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا أَنْ لَا يَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ۔

بَابُ ۱۸۲ مَنِ اكْتُتِبَ فِي جَيْشٍ فَخَرَجَتِ امْرَأَتُهُ حَاجَّةً وَكَانَ لَهُ عُذْرٌ هَلْ يُؤْذَنُ لَهُ۔

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ

کہنے لگا جی ہاں آپ نے فرمایا تو جا انہی میں جہاد کرلے[1]

باب اونٹ کی گردن میں گھنٹہ وغیرہ جس سے آواز نکلے لٹکانا کیسا ہے[2]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عباد بن تمیم سے ان سے ابوبشیر انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ بعضے سفروں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (معلوم نہیں کونسا سفر تھا) عبداللہ نے کہا میں سمجھتا ہوں ابوبشیر نے کہا لوگ اپنے آرام کے ٹھکانے میں تھے (خواب گاہ میں) اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ (زید بن حارثہ کے ہاتھ) یہ پیغام کہلا بھیجا کسی اونٹ کی گردن میں جو تانت کا گنڈا ہو یا یوں فرمایا جو گنڈا (ہار) ہو وہ کاٹ ڈالا جائے[3]

باب ایک شخص اپنا نام مجاہدین میں لکھوا دے پھر اس کی جورو حج کو جانے لگے اور کوئی عذر پیش آئے تو اس کو اجازت دی جا سکتی ہے (کہ جہاد میں نہ جائے)

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو معبد (نافذ) سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی مرد کسی (غیر) عورت سے تنہائی نہ کرے نہ کوئی عورت بغیر اپنے محرم رشتہ دار کے سفر کرے، یہ سن کر ایک شخص (نام نامعلوم) کھڑا

---

[1] یعنی ان کی خدمت بجالا یہی تیرا جہاد ہے اسی سے امام بخاری نے مطلب نکالا کہ ماں باپ کی رضامندی جہاد میں جانے کے واسطے لینا ضروری ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی خدمت جہاد پر مقدم رکھی کہتے ہیں حضرت ادریس قرنیؒ کی والدہ ضعیفہ زندہ تھیں اور یہ انکی خدمت میں معروف تھے اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے۔ اور صحابیت کے شرف سے محروم رہے ۱۲ منہ [2] اکثر علما نے اسکو مکروہ رکھا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ فرشتے ان رفیقوں کے ساتھ نہیں رہتے۔ جن میں گھنٹا ہو بعضوں نے کہا یہ گھنٹہ تانت کے گنڈوں میں نظر نہ لگنے کیلئے ڈلتے ہیں تو منع فرمایا اسلئے کہ نظر کو تانت دفع نہیں کر سکتا بعضوں نے کہا اسلیے کہیں دوڑتے میں جانور کا گلا نہ گھٹ جائے ایک روایت میں ہے جو داڑھی میں گرہ دے یا تانت کو گلے میں ڈلے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں اختلاف یہ ہے کہ یہ کراہت تنزیہی ہے یا تحریمی بعضوں نے کہا اگر ضرورت ہو تو جائز ہے حافظ نے کہا جن تعویذوں میں اللہ کا نام یا قرآن کی آئتیں ہوں ان کا لٹکانا درست ہے۔ ۱۲ منہ [3] ممکن ہے کہ یہ سفر جہاد کا ہو اور آپ نے گھنٹہ وغیرہ کاٹ ڈالنے کے لیے اس لیے حکم فرمایا ہو کہ دشمن کو ہمارے آنے کی خبر نہ ہو جائے ۱۲ منہ۔

يَا رَسُولَ اللهِ اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً فَقَالَ اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ

بَابُ ۱۸۴ الْجَاسُوسِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ. اَلتَّجَسُّسُ التَّبَحُّثُ.

۲۶۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ قَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ

ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ فلانے فلانے جہاد میں میرا نام لکھا گیا لیکن میری جورو حج کو جا رہی ہے آپ نے فرمایا جا اپنی جورو کے ساتھ حج کر[1]

باب جاسوسی کا بیان[2] اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ ممتحنہ میں) فرمایا مسلمانو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ[3] جاسوس تجسس سے نکلا ہے یعنی کسی بات کو کھود کر نکالنا۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے میں نے ان سے یہ حدیث دو بار سنی کہا مجھ کو حسن بن محمد نے خبر دی کہا مجھ کو عبیداللہ بن ابی رافع نے کہا میں نے حضرت علیؓ سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو اور زبیر اور مقداد بن اسود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا فرمایا روضہ خاخ میں جاؤ (ایک مقام کا نام ہے مدینے سے بارہ میل پر) وہاں تم کو ایک عورت (سارہ یا کنود) اونٹ پر سوار ملے گی اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لے لو یہ سن کر ہم گھوڑوں کو دوڑاتے چلے روضہ خاخ میں پہنچے دیکھا تو واقعی ایک عورت اونٹ پر سوار جا رہی ہے ہم نے اس سے کہا چل خط نکال وہ کہنے لگی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہم نے کہا اب خط نکال کر دیتی ہے یا ہم تیرے کپڑے اتار لیں[4] جب اس نے (مجبور ہو کر) اپنے جوڑے سے ایک خط نکال کر دیا ہم وہ خط لیے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے دیکھا تو اس میں یہ لکھا تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ والے چند مشرکوں کے نام اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضے ارادوں کا بیان[5] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب سے پوچھا حاطب یہ تو نے کیا کیا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ جلدی نہ فرمائیے (میرا حال اچھی طرح سن لیجئے) میں ایسا شخص ہوں جو قریش میں آ کر مل گیا اصل قریش نہیں ہوں[6] اور دوسرے مہاجرین جو آپ کے ساتھ ہیں ان سب کی کہ والوں

---

[1] کیونکہ اسکی جورو کے ساتھ دوسرا مرد جا نہیں سکتا اور جہاد میں اسکے بدل دوسرا شخص شریک ہو سکتا ہے تو آپ نے ضروری کام کو غیر ضروری پر مقدم رکھا ۱۲ منہ [2] یعنی کافروں کی جاسوسی کرنا منع ہے جیسے حاطب نے کی تھی کہ مشرکوں کو مسلمانوں کی خبر دے دی البتہ مسلمانوں کی طرف سے جاسوسی درست ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جاسوس بنا کر بھیجا تھا اور جنگ کا کام بغیر جاسوسی کے چل ہی نہیں سکتا ۱۲ منہ [3] اس آیت سے امام بخاری نے کافروں کی جاسوسی کی ممانعت نکالی کیونکہ جاسوس جن کا جاسوس ہوتا ہے ان کا دوست ہوتا ہے ان کو فائدہ پہنچانا چاہتا ہے ۱۲ منہ [4] ایک ترجمہ یوں ہے نہیں تو کپڑے اتار ۱۲ منہ [5] مضمون خط کا یہ تھا اما بعد قریش کے لوگو تمکو معلوم رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر لیے ہوئے تمہارے سر پر آتے ہیں اگر آپ اکیلے آئیں تو بھی اللہ آپکی مدد کریگا اپنا وعدہ پورا کریگا (باقی آگے)

تَوَلَّمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُوْنَ بِهَا أَهْلِيْهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا وَّلَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ صَدَقَكُمْ قَالَ عُمَرُ دَعْنِيْ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ قَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ سُفْيٰنُ وَأَيُّ إِسْنَادٍ هٰذَا۔

سے رشتہ داری ہے جس کی وجہ سے ان کا گھر بار مال اسباب بچا ہوا ہے تو میں نے یہ چاہا کہ کوئی احسان ہی ان پر پیدا کروں کیونکہ رشتہ داری تو ہے نہیں جس کی وجہ سے میرے ناطے والے بچے رہیں میں نے یہ کام اس لئے نہیں کیا کہ میں (خدانخواستہ) کافر ہوں یا مرتد نہ میں مسلمان ہو کر پھر کفر کو پسند کرتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب سچ کہتا ہے حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اجازت دیجئے میں اس منافق کی گردن مار دوں[۱] آپ نے فرمایا وہ بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکا ہے اور تجھے معلوم نہیں شاید اللہ تعالیٰ نے[۲] بدر والوں کو دیکھا اور فرمایا اب تم جو چاہو جیسے اعمال کرو میں تم کو بخش چکا[۳] سفیان نے کہا اس حدیث کی سند بھی کیسی عمدہ سند ہے[۴]

بَابٌ ۱۸۵ الْكِسْوَةِ لِلْأُسَارٰى۔

باب قیدیوں کو کپڑا پہنانا۔

۲۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ أُتِيَ بِأُسَارٰى وَأُتِيَ بِالْعَبَّاسِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ قَمِيْصًا فَوَجَدُوْا قَمِيْصَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ يَقْدُرُ عَلَيْهِ فَكَسَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ فَلِذٰلِكَ نَزَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيْصَهُ الَّذِيْ أَلْبَسَهُ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا انہوں نے کہا جب بدر کا دن ہوا اور کافروں کے قیدی حاضر کئے گئے حضرت عباسؓ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا) کو بھی لائے وہ ننگے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بدن کے موافق کوئی کرتا تلاش کیا دیکھا تو عبداللہ بن ابی (منافق) کا کرتہ ان کے بدن پر ٹھیک تھا آپ نے وہی کرتہ ان کو پہنا دیا اور یہی سبب تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کرتہ اتار کر عبداللہ بن ابی کو (اس کے مرے بعد) پہنا دیا ابن عیینہ نے

بقیہ حاشیہ امہ تم اپنا بچاؤ کرلو ہوا لسلام ۱۲ منہ ۵ یعنی نسب کی رو سے میں قریشی نہیں ہوں کہ میرے عزیز و اقربا ان میں ہوتے جو میرے رشتہ داروں کی محافظت کرتے ۱۲ منہ **حواشی صفحہ ہٰذا** [۱] حضرت عمرؓ نے قانون شرعی اور قاعدہ سیاست اور ملک داری کے مطابق رائے دی جو کوئی اپنی قوم یا سلطنت کی دشمنوں کو خبر پہنچائے وہ سزائے موت کے قابل ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ غیب کی بات یعنی دل کی نیت معلوم کرا دیتا حضرت عمرؓ کو اس کا علم نہ تھا ۱۲ منہ [۲] شاید کا لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کے علم کے موافق فرمایا ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اس کا یقین تھا ۱۲ منہ [۳] یعنی مغفورین میں تمہارا نام شریک ہو چکا اعمال جیسے چاہو ویسے کرو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر تم شرک یا کفر بھی کرو گے تو کچھ نقصان نہ ہوگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایمان کے ساتھ جو خطائیں تم سے ہونگی وہ سب معاف کر دی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ کو اس کا خوب علم تھا کہ اہل بدر شرک اور کفر میں نہیں پڑیں گے ایسا ہی ہوا وہ بدری صحابہ جیتک ایمان پر قائم بلکہ نیک اعمال میں مصروف رہے انکا خاتمہ اچھا ہوا رضی اللہ عنہم اس حدیث سے رافضیوں کا منہ کالا ہوتا ہے جو بدری جلیل الشان صحابہ کی نسبت برے خیال کرتے ہیں حالانکہ وہ قطعی بہشتی ہیں ؎ چراغے راکہ ایزد برفروزد ؞ اگر کس زند ریشش بسوزد ۱۲ منہ [۴] جس کے راوی سب ثقہ اور معتبر ہیں ۱۲ منہ

كَانَتْ لَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدٌ فَاَحَبَّ اَنْ يُّكَافِئَهٗ۔

کہ عبداللہ بن ابی کا احسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تھا آپ نے اس کے احسان کا بدلہ کردینا چاہا (تاکہ منافق کا احسان نہ رہے)

بَابُ ۱۸۶ فَضْلِ مَنْ اَسْلَمَ عَلٰى يَدَيْهِ رَجُلٌ۔

باب جس کے ہاتھ پر کوئی کافر مسلمان ہو اس کی فضیلت

۲۶۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَهْلٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُّفْتَحُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطٰى غَدًا فَغَدَوْا كُلُّهُمْ يَرْجُوْهُ فَقَالَ اَيْنَ عَلِيٌّ فَقِيْلَ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهٗ فَبَرَاَ كَاَنْ لَمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ فَقَالَ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ بن عبدالقاری نے انھوں نے ابوحازم (سلمہ بن دینار) سے انھوں نے کہا مجھ کو سہل بن سعد انصاری صحابی نے خبر دی انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن فرمایا کل میں ایسے شخص کو (سرداری کا) جھنڈا دوں دونگا جس کے ہاتھ پر اللہ خیبر کو فتح کرادے گا وہ اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت رکھتے ہیں یہ سن کر لوگ رات بھر اس خیال میں رہے دیکھو کس کو جھنڈا ملتا ہے ہر شخص امیدوار تھا صبح کو آپ نے فرمایا علی کہاں ہیں لوگوں نے کہا ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں (خیر وہ آئے) آپ نے ان کی آنکھوں پر تھوک دیا اور ان کے لئے دعا فرمائی وہ بالکل اچھے ہو گئے جیسے کوئی عارضہ بھی نہ تھا پھر آپ نے جھنڈا ان کے حوالے کیا انھوں نے پوچھا کیا میں ان سے لڑوں جبتک وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں آپ نے فرمایا چپکے چلا جا اور ان کے مقام پر اتر پڑ پھر ان کو مسلمان ہونے کے لئے کہہ اور اسلام میں جو جو باتیں ضروری ہیں (ارکان اسلام) وہ ان کو بتلا دے قسم خدا کی اگر تیرے سبب سے اللہ ایک شخص کو راہ پر لا دے (ایمان کی توفیق دے) وہ تیرے حق میں لال لال اونٹوں سے بڑھ کر ہے[1]

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے سبحان اللہ کسی شخص کو راہ پر لانا اور کفر سے ایمان پر لگا دینا کتنا بڑا اجر رکھتا ہے مسلمانوں کو چاہیے اور وعظ اور تعلیم اور تلقین میں کوشش بلیغ کرتے رہیں کیونکہ یہ پیغمبروں کی میراث ہے اور چپ ہو کر بیٹھ رہنا اور زبان اور قلم کو روک لینا عالم کیلئے غضب کی بات ہے ہمارے زمانہ کے مولوی اور مشائخ جو گھروں میں آرام سے بیٹھ کر چرب لقموں پر ہاتھ مارتے ہیں اور خلاف شرع کام دیکھ کر سکوت کرتے ہیں اور جاہلوں کو نصیحت نہیں کرتے امرا اور دنیا داروں کی خوشامد میں غرق ہیں پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قیامت کے دن کیا جواب دیں گے اللہ تعالیٰ نے جو علم اور درویشی کی نعمت عطا فرمائی اس کا شکر یہی ہے کہ وعظ نصیحت میں سرگرم رہیں اور تعلیم اور تلقین اپنا وظیفہ کریں دیہات کے مسلمانوں کو جو دینی مسائل اور اعتقادات سے ناواقف ہیں انکو واقف کریں اور کافر ملکوں میں جا کر اسلام کی دعوت پھیلائیں افسوس ہے کہ نصاریٰ تو اپنا باطل خیال یعنی تثلیث پھیلانے کیلئے ہر گاؤں اور بستی اور رستے اور مجمع میں وعظ کہتے پھریں اور مسلمان سچے اعتقاد یعنی توحید پر ہو کر زبان بند رکھیں اور سچا دین پھیلانے میں کوشش نہ کریں اگر سچے دین کے پھیلانے میں کوئی مصیبت پیش آئے اسکو عین سعادت اور برکت اور کامیابی سمجھنا چاہیئے دیکھو ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت اسلام میں کیا کیا تکلیفیں اٹھائیں زخمی ہوئے سر پھوٹا دانت ٹوٹا گالیاں کھائیں یا اللہ تیری راہ میں اگر ہم کو گالیاں پڑیں تو وہ عمدہ اور شیریں لقموں سے زیادہ ہمکو لذیذ ہیں اور تیرا سچا دین پھیلانے میں اگر ہم مارے جائیں یا پیٹے جائیں تو وہ ان دنیادار بادشاہوں کی خلعت اور سرفرازی سے کہیں بڑھ کر ہے یا اللہ مسلمانوں کی آنکھ کھول دے کہ وہ بھی اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دین پھیلانے ہر ہتیٰ کوشش شروع کریں گاؤں گاؤں وعظ کہتے پھریں دین کی کتابیں اور رسالے چھپوا چھپوا کر مفت تقسیم کریں آمین یارب العالمین ؛

بَابُ ۱۸۷ الْأُسَارَى فِي السَّلَاسِلِ۔

۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ۔

بَابُ ۱۸۸ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ۔

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ أَبُو حَسَنٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ سَمِعَ أَبَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُعَلِّمُهَا فَيُحْسِنُ تَعْلِيمَهَا وَيُؤَدِّبُهَا فَيُحْسِنُ أَدَبَهَا ثُمَّ يُعْتِقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَمُؤْمِنُ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِي كَانَ مُؤْمِنًا ثُمَّ آمَنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ الَّذِي يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ أَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِي أَهْوَنَ مِنْهَا إِلَى الْمَدِينَةِ۔

بَابُ ۱۸۹ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ فَيُصَابُ الْوِلْدَانُ وَالذَّرَارِيُّ۔

بَيَاتًا لَيْلًا لَنُبَيِّتَنَّهُ لَيْلًا يُبَيِّتُ

باب قیدیوں کو زنجیروں میں باندھنا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر تعجب کیا جو زنجیریں پہنے ہوئے بہشت میں داخل ہوتے ہیں (یعنی مسلمان ہوتے ہیں)[1]

باب یہود یا نصاریٰ مسلمان ہو جائیں تو ان کا ثواب

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے صالح بن حی ابو حسن نے کہا میں نے عامر شعبی سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے ابو بردہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعری سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تین آدمیوں کو دوہرا ثواب ملیگا ایک تو اس کو جس کی ایک لونڈی ہو وہ جس کی اچھی تعلیم اور تربیت کرے ادب تمیز سکھلائے پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کرے اس کو دوہرا ثواب ملے گا دوسرے اس یہودی یا نصرانی کو جو اپنے پیغمبر پر ایمان رکھتا تھا پھر آنحضرت یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لائے مسلمان ہو جائے اس کو بھی دوہرا ثواب ملے گا تیسرے اس غلام کو جو اللہ اور اپنے سردار دونوں کا حق ادا کرے[2] یہ حدیث بیان کر کے شعبی نے صالح سے کہا ہم نے یہ حدیث بن محنت تجھ کو سنا دی اور اس سے کم حدیث سننے کے لئے لوگ مدینہ منورہ تک کا سفر کیا کرتے

باب اگر کافروں پر شبخون (چھاپہ) ماریں اور بے قصد عورتیں بچے بھی قتل کئے جائیں تو کچھ قباحت نہیں[3]

قرآن میں جو بیاتاً (سورہ اعراف میں) اور لنبیتنہ (سورہ نمل میں) ہے یبیت سورہ نساء

---

[1] تو بہشت سے مراد اسلام ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اللہ نے ان لوگوں پر تعجب کیا جو بہشت میں داخل ہوں گے اور دنیا میں زنجیریں کر پہنتے تھے لڑائی میں قید ہو کر بازنجیر آئے پھر خوشی سے مسلمان ہو گئے بہشت پائی ۱۲ منہ

[2] یعنی خدا کی عبادت بھی اچھی طرح کرے اور اپنے آقا کی خدمت بھی خیر خواہی اور دل سوزی سے بجا لاوے ۱۲ منہ

[3] یعنی غفلت میں شبخون کے وقت عورت بچے کی تمیز نہ ہو سکے یا بغیر عورتوں بچوں کے مارے کے مردوں تک پہنچ سکیں ایسی حالت میں عورتوں کا مارا جانا کچھ گناہ نہیں لیکن قصداً عورتوں بچوں کا مارنا منع ہے جیسے دوسری صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

لَيْلًا۔

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ وَسُئِلَ عَنْ اَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَيُصَابُ مِنْ نِّسَآئِهِمْ وَذَرَارِيْهِمْ قَالَ هُمْ مِّنْهُمْ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا الصَّعْبُ فِي الذَّرَارِيِّ كَانَ عَمْرٌو يُحَدِّثُنَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ قَالَ هُمْ مِّنْهُمْ وَلَمْ يَقُلْ كَمَا قَالَ عَمْرٌو هُمْ مِّنْ اٰبَآئِهِمْ۔

بَابُ ۱۹ قَتْلِ الصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض اَخْبَرَهٗ اَنَّ امْرَاَةً وُّجِدَتْ فِيْ

میں) آیا ہے ان سب لفظوں کا وہی مادہ ہے جو یبیتون کا ہے[1]

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عقبہ سے انہوں نے ابن عباسؓ انہوں نے صعب بن جثامہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابواء یا ودان میں میرے رستے سے گزرے[2] آپ سے پوچھا گیا کہ جن مشرکوں سے لڑائی ہے اگر شبخون میں ان کی عورتوں بچے مارے جائیں تو کیسا آپ نے فرمایا عورتیں بچے بھی آخر انہی میں کے ہیں[3] اور میں نے آپ سے سنا فرماتے تھے محفوظ چراگاہ (رکھنا) اللہ اور رسول کے سوا کسی کو نہیں ہوسکتی[4] اور سفیان بن عیینہ نے زہری سے روایت کی انہوں نے عبیداللہ سے سنا انہوں نے ابن عباس سے کہا صعب بن جثامہ نے مشرکوں کی عورتوں اور بچوں کے باب میں ہم سے حدیث بیان کی سفیان نے کہا عمرو بن دینار ہم سے یہ حدیث ابن شہاب سے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً بیان کرتے تھے پھر ہم نے زہری سے اس حدیث کو یوں سنا انہوں نے کہا مجھ کو عبیداللہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے صعب بن جثامہ سے یعنی متصلاً بیان کیا اس روایت میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا آخر عورتیں بچے انہی میں کے ہیں اور عمرو بن دینار کی طرح یوں نہیں حدیث کیا کہ آخر عورتیں بچے بھی اپنے باپ دادا ہی کی اولاد میں[5]

باب لڑائی میں بچوں کا مارنا کیسا ہے

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم کو لیث نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] یبیتون باب کی حدیث میں ہے امام بخاری کی عادت ہے کہ جب کوئی لفظ ایسا حدیث میں آتا ہے جس کے مشتقات یا مادہ قرآن میں بھی ہوں تو قرآن کے لفظوں کی بھی تفسیر کر دیتے ہیں ان کی غرض یہ ہے کہ جو آدمی صحیح بخاری سمجھ کر پڑھے وہ قرآن کے الفاظ بھی بخوبی سمجھ لے ۱۲ منہ [2] ابواء ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے ۲۳ میل دور واقع ہے اور ودان بھی ایک مقام ہے ابواء سے آٹھ میل پر ۱۲ منہ [3] یعنی وہ بھی مشرکوں میں داخل ہیں اگر بلاقصد ماری گئیں تو کچھ گناہ نہیں ہے کہ عورت اور بچوں کو قصد کر کے مارے ۱۲ منہ [4] عربوں کا قاعدہ تھا کہیں آباد اور سرسبز جنگل میں پہنچتے تو کتے کو اشارہ کرتے وہ بھونکتا جہاں تک اسکے بھونکنے کی آواز جاتی وہ جنگل اپنے لئے محفوظ کر لیتے کوئی دوسرا اپنا جانور اس میں چرا نہ سکتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ طریقہ موقوف کیا جو سراسر ظلم ہے اور فرمایا کہ محفوظ رمنہ اللہ یا اسکے رسول کا ہو سکتا ہے اور امام یا حاکم بھی رسول کا قائم مقام ہے دوسرے لوگ رمنہ چراگاہ محفوظ نہیں کر سکتے ۱۲ منہ [5] تو وہ بھی مشرکوں میں داخل ہیں اگر عورت یا بچہ مقابلہ کرتا ہو تب تو ان کا مار ڈالنا بالاتفاق درست ہے۔ ۱۲ منہ

بَعْضِ مَغَازِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

کی ایک لڑائی (غزوہ فتح) میں ایک عورت کو دیکھا گیا جو قتل کی گئی تھی آپ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

بَابُ ۱۹۱ قَتْلِ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ۔

باب لڑائی میں عورتوں کا مارنا کیسا ہے

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ۔

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا میں نے ابو اسامہ حماد بن اسامہ سے پوچھا کیا تم سے عبید اللہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جہاد میں ایک عورت کو دیکھا گیا وہ قتل کی گئی تھی آپ نے عورتوں بچوں کے قتل سے منع فرمایا (ابو اسامہ نے کہا ہاں [۱]

بَابُ ۱۹۲ لَا يُعَذِّبُ بِعَذَابِ اللّٰهِ۔

باب اللہ کے عذاب (انگار) سے کسی کو عذاب نہ کرنا [۲]

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ إِنِّي أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرِقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللّٰهُ فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا۔

ہم سے قتیبہ بن سعد نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے بکیر بن عبد اللہ سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک لشکر میں بھیجا (اس کے سردار حمزہ بن عمرو اسلمی تھے آپ نے (پہلے) یوں فرمایا اگر تم فلاں فلاں شخصوں کو پانا تو ان کو آگ میں جلا ڈالنا پھر جب ہم (مدینہ سے) نکلنے لگے تو آپ نے یوں فرمایا میں نے تم کو یہ حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں شخصوں کو پانا تو آگ میں جلا ڈالنا مگر آگ سے اللہ کے سوا اور کسی کو عذاب نہیں کرنا چاہیے تو اگر تم ان کو پاؤ تو قتل کر ڈالو [۳]۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَرَّقَ

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہ سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ

---

[۱] یہ ابو اسامہ کا جواب امام بخاری کی روایت میں مذکور نہیں ہے لیکن اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں یہ حدیث نکالی اس میں صاف مذکور ہے کہ ابو اسامہ نے اقرار کیا ہاں ۱۲ منہ [۲] بعضے صحابہ نے اس کو مطلقاً منع جانا ہے گو بطور قصاص کے ہو بعضوں نے جائز رکھا ہے جیسے حضرت علی اور خالد بن ولید سے منقول ہے مہلب نے کہا یہ ممانعت تحریمی نہیں بلکہ بطور تواضع کے ہے ہمارے زمانہ میں تو آلات حرب توپ اور بندوق اور تارپیڈو وغیرہ سب انگار ہی انگار ہیں اور چونکہ کافروں نے ان کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ لہذا مسلمانوں کو بھی ان کا استعمال درست ہے ۱۲ منہ [۳] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اور ان شخصوں کے نام اور ان کے قصور بھی بیان ہو چکے ہیں۔ ۱۲ منہ۔

قَوْمًا فَبَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَمْ اُحَرِّقْهُ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ۔

لوگوں کو آگ سے جلوایا[1] یہ خبر عبد اللہ بن عباس کو پہنچی انہوں نے کہا اگر میں حضرت علی کی جگہ (خلیفہ) ہوتا تو کبھی ان کو نہ جلواتا کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے عذاب (آگ) سے کسی کو عذاب نہ دو البتہ قتل کروا ڈالتا جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدل ڈالے (اسلام سے پھر جائے) اس کو مار ڈالو

بَابٌ ۱۹۳ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً

فِيْهِ حَدِيْثُ ثُمَامَةَ وَقَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُ اَسْرٰى الْاٰيَةَ

باب اللہ تعالیٰ کا سورۃ محمد میں یہ فرمانا قیدیوں کو مفت رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ لے کر[2]

اس باب میں ثمامہ کی حدیث ہے[3] اور اللہ تعالیٰ کا سورۃ انفال میں یہ فرمانا پیغمبر کو یہ سزاوار نہیں کہ قیدی اپنے پاس رکھے جب تک کہ کافروں کا خوب ستیاناس نہ کرے۔

بَابٌ ۱۹۴ هَلْ لِلْاَسِيْرِ اَنْ يَّقْتُلَ وَيَخْدَعَ الَّذِيْنَ اَسَرُوْهُ حَتّٰى يَنْجُوَ مِنَ الْكَفَرَةِ

فِيْهِ الْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب اگر کوئی مسلمان کافروں کی قید میں ہو تو اس کو خون کرنا کافروں سے دغا اور فریب کر کے اپنے تئیں چھڑا لینا جائز ہے

اس باب میں مسور بن مخرمہ کی حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] یہ لوگ سبائیہ تھے عبد اللہ بن سبا یہودی کے تابعدار جو مسلمانوں کو خراب کرڈالنے کیلئے ظاہر میں مسلمان ہو گیا تھا اور اندر کافر تھا اس مردود نے اپنے تابعداروں کو یہ تعلیم کی تھی کہ حضرت علی معاذ اللہ آدمی نہیں ہیں خدا ہیں بعضے کہتے ہیں یہ بتوں کی پرستش کرتے تھے رافضیوں میں ایک فرقہ نصیریہ ہے جو حضرت علی کو خدائے بزرگ اور امام جعفر صادق کو خدائے خورد کہتا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ [2] پوری آیت یوں ہے جب تم کافروں کو خوب قتل کر چکو انکا زور توڑ دو اب قیدیوں کے باب میں تم کو اختیار ہے خواہ احسان رکھکر چھوڑ دو خواہ فدیہ لیکر بعضے سلف کہتے ہیں یہ آیت منسوخ ہے اس آیت سے فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم اور اکثر کہتے ہیں کہ منسوخ نہیں ہے اب ان میں بعضے یوں کہتے ہیں کہ قیدیوں کا قتل کرنا درست نہیں یا تو مفت چھوڑ دئے جائیں یا فدیہ لے کر لیکن جمہور علما کا یہ قول ہے کہ امام کو تین باتوں میں اختیار ہے جیسے مناسب سمجھے ولیا کرے یا قیدیوں کو قتل کرے یا فدیہ لے کر چھوڑ دے یا مفت احسان رکھ کر چھوڑے اور مالکیہ کے نزدیک مفت چھوڑنا درست نہیں اور حنفیہ کے نزدیک فدیہ لے کر بھی احسان کرنا درست نہیں میں کہتا ہوں ہمارے زمانہ میں چند نیچریوں نے پادریوں کا اعتراض دفع کرنے کے لئے اپنے زعم میں یہ ثابت کیا ہے کہ مذہب اسلام میں قیدیوں کا قتل جائز نہیں کیونکہ قرآن میں دو ہی صورتیں مذکور ہیں اما منا بعد واما فداء ان کو یہ خبر نہیں کہ اما کبھی حرف منع جمع کے لئے آتا ہے نہ منع خلو کے لئے جیسے کہتے ہیں ہذا الشئ اما شجر واما حجر تو یہ ممکن ہے کہ نہ شجر ہو نہ حجر ہو بلکہ شئ ثالث ہو دوسرے خود قرآن سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بدر کے قیدی چھوڑ دینے پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر عتاب فرمایا مرضی الٰہی یہ تھی کہ وہ قتل ہوں جیسے حضرت عمر کی رائے تھی لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم تیسری ثمامہ کی حدیث اور کئی حدیثوں سے قیدیوں کے قتل کا جواز نکلتا ہے پر یہ تقریر جم کے قیاداما سر کے سے یہ مقید ہو گا شرط کے ساتھ یعنی فاذا اثخنتموہم کے ساتھ تو جب تک کافر خوب قتل نہ ہو لیں اور ان کا زور ٹوٹ نہ لے اس وقت تک قیدیوں کے قتل میں کوئی قباحت نہ ہوگی البتہ کافروں کا زور ٹوٹ جائے اور خوب قتل ہو چکے بعد امام کو دو ہی باتوں کا اختیار رہیگا خواہ قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دے یا یوں ہی چھوڑ دے قتل کرنا جائز نہ ہوگا جیسے حسن اور عطا سے منقول ہے ۱۲ منہ [3] اس حدیث کو امام بخاری نے کئی جگہ اس کتاب میں نکالا ہے ثمامہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا تھا اگر آپ مجھ کو مار ڈالیں گے تو مبیکر خون کا بدلہ دوسرے لوگ لیں گے اگر احسان رکھ کر چھوڑ دیں گے تو میں شکر گزار ہونگا اگر روپیہ مانگتے ہیں تو جتنا مانگئے حاضر ہے

بَابٌ ۱۹۵ اِذَا حَرَّقَ الْمُشْرِكُ الْمُسْلِمَ هَلْ يُحَرَّقُ۔

۲۷۰- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ اَنَّ رَهْطًا مِّنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْغِنَا رِسْلًا قَالَ مَا اَجِدُ لَكُمْ اِلَّا اَنْ تَلْحَقُوْا بِالذَّوْدِ فَانْطَلَقُوْا فَشَرِبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا حَتّٰى صَحُّوْا وَسَمِنُوْا وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ فَاَتَى الصَّرِيْخُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتّٰى اُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ ثُمَّ اَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَاُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتّٰى مَاتُوْا قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ قَتَلُوْا وَسَرَقُوْا وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعَوْا فِي الْاَرْضِ فَسَادًا۔

بَابٌ ۱۹۶

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ

سے لے

باب اگر مشرک مسلمان کو آگ سے جلائے تو اس کے بدل وہ بھی آگ سے جلایا جائے

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس انہوں نے کہا عکل قبیلے کے آٹھ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (مسلمان ہو گئے) ان کو مدینہ کی ہوا موافق نہ آئی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو دودھ پلوائیے یہ ہماری دوا ہے) آپ نے فرمایا دودھ میں کہاں سے لاؤں تم ایسا کرو صدقے کے اونٹوں میں جا رہو گئے ان کا دودھ موت پی کر تندرست اور موٹے تازے ہوئے تو چرواہے (بیار) کو مار کر اونٹ بھگا لے گئے اسلام سے بھی پھر گئے کوئی شخص فریاد کرتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا آپ نے سواروں کو ان کے پیچھے دوڑایا بیس سوار تھے ان کے سردار کرز بن جابر فہری تھے ابھی دن نہیں چڑھا تھا کہ وہ گرفتار ہو کر آئے آپ نے ان کے ہاتھ پاؤں (آگے پیچھے سے) کٹوائے پھر لوہے کی سلائیاں گرم کرا کر ان کی آنکھوں میں پھرائیں اور ان کو مدینہ کی پتھریلی گرم زمین میں ڈال دیا پانی مانگتے تھے کوئی پانی نہیں دیتا تھا یہاں تک کہ مر گئے ابو قلابہ نے کہا ان لوگوں نے خون کیا چوری کی (ڈاکہ مارا) اور اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے مرتد ہو گئے اور ملک میں دھندا مچایا لے

باب ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انھوں نے یونس سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ

لے جو اوپر گزر چکی ہے جس میں ابو بصیر کا قصہ ہے کہ وہ کافر ان کو پکڑے گئے تھے انہوں نے ایک کی تلوار دیکھنے کو مانگی اور اسی سے اس کو قتل کیا دوسرا کافر ڈر کے مارے بھاگ گیا ۱۲ منہ۔ تو ایسے شریر پاجیوں ننگ حرامیوں کو سخت سزا دینا چاہیے تاکہ دوسرے لوگوں کو عبرت ہو اور بندگان خدا ان کے ظلم سے محفوظ رہیں اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے کیونکہ اس میں گرم سلائیاں آنکھوں میں پھرنے کا ذکر ہے جو آگ میں گرم کی گئی تھیں مگر یہ کہاں مذکور ہے کہ ان لوگوں نے بھی مسلمان کو آگ سے عذاب دیا تھا اور شاید امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو بیہقی نے روایت کیا اس میں یہ ہے کہ ان لوگوں نے بھی مسلمان چرواہوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا تھا ۱۲ منہ۔ ۳ یہاں کوئی ترجمہ مذکور نہیں گویا پہلے ہی باب کی بیر ایک فصل ہے۔

الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ۔

کہ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایسا ہوا کہ ایک پیغمبر (عزیر یا موسیٰ علیہ السلام) کو ایک چیونٹی نے کاٹ کھایا انہوں نے حکم دیا چیونٹیوں کا سارا چھتہ جلا دیا گیا تب اللہ نے ان کو وحی بھیجی تجھے ایک چیونٹی نے کاٹا تو نے اللہ کی اتنی خلقت جلا دی جو اللہ کی تسبیح کرتی تھی۔[۱]

باب ۱۹۷ حَرْقِ الدُّوْرِ وَالنَّخِيْلِ

باب گھروں اور کھجور کے درختوں کا جلانا

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرٌ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ قَالَ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْوَفُ أَوْ أَجْرَبُ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے اسمٰعیل سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہا مجھ سے جریر ابن عبد اللہ بجلی نے کہا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جریر تو ذی الخلصہ[۲] کو تباہ کر کے مجھ کو آرام نہیں دیتا ذی الخلصہ ایک بت خانہ تھا خشعم قبیلے میں جس کو یمن کا کعبہ کہا کرتے تھے جریر نے کہا میں سنکر احمس کے[۳] ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ چلا وہ گھوڑے کی سواری خوب جانتے تھے میرا پاؤں گھوڑے پر نہیں جمتا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ایک ہاتھ مارا میں نے آپ کی انگلیوں کا نشان اپنے سینے پر دیکھا اتنے زور سے مارا اور یہ دعا کی یا اللہ اس کو گھوڑے پر جما دے اور اس کو راہ بتانیوالا اور راہ پایا ہوا کر دے غرض جریر وہاں گئے اور ذو الخلصہ کو توڑا اور جلا دیا پھر ایک شخص بولا ابو ارطاۃ حصین بن ربیعہ کو آپ پاس بھیجا یہ خبر بیان کرنے کو یہ شخص جس کو جریر نے بھیجا تھا کہنے لگا قسم اس خدا کی جس نے آپ کو سچا بنا کر بھیجا میں تو آپ پاس سوقت آیا جب ذو الخلصہ

[۱] کہتے ہیں یہ پیغمبر ایک بستی پر سے گزرے جس کو اللہ تعالیٰ نے بالکل تباہ کر دیا تھا انہوں نے عرض کیا پروردگار اس بستی میں تو قصور بے قصور ہر طرح کے لوگ اور لڑکے بچے جانور سب ہی تھے تو نے سب کو ہلاک کر دیا پھر ایک درخت کے تلے اترے ایک چیونٹی نے ان کو کاٹا انہوں نے غصے ہو کر چیونٹیوں کا سارا بل جلا دیا تب اللہ تعالیٰ نے ان کے معروضہ کا جواب ادا کیا کہ تو نے کیوں بے قصور چیونٹیوں کو ہلاک کیا امام بخاری نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ آگ سے عذاب کرنا درست ہے جیسے ان پیغمبر نے کیا قسطلانی نے کہا اس حدیث سے دلیل لی اس نے جو موذی جانور کا جلانا جائز سمجھتا ہے اور ہماری شریعت میں چیونٹی اور شہد کی مکھی کو مار ڈالنے کی ممانعت وارد ہے ۱۲ منہ [۲] ذو الخلصہ ایک مندر بت خانہ تھا جس کو یمن میں خثعم والوں نے کعبے کے مقابل تیار کیا تھا ۱۲ منہ [۳] احمس وہ قبیلہ جس میں جریر تھے ۱۲ منہ۔

قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ۔

کو کھو یا گل یا خارشی اونٹ کی طرح دجلا بھنا کر دیا جریر نے کہا پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے احمس کے گھوڑوں اور سواروں کے لئے پانچ بار برکت کی دعا کی۔

۲۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر یہودیوں کے کھجور کے درخت جلا دیے [۱]۔

بَابُ ۱۹۸ قَتْلِ النَّائِمِ الْمُشْرِكِ

باب مشرک سو رہا ہو تو اس کا مار ڈالنا درست ہے

۲۷۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ لِيَقْتُلُوهُ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَدَخَلَ حِصْنَهُمْ قَالَ فَدَخَلْتُ فِي مَرْبِطِ دَوَابَّ لَهُمْ قَالَ وَأَغْلَقُوا بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ إِنَّهُمْ فَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ فَخَرَجُوا يَطْلُبُونَهُ فَخَرَجْتُ فِي مَنْ خَرَجَ أُرِيهِمْ أَنَّنِي أَطْلُبُهُ مَعَهُمْ فَوَجَدُوا الْحِمَارَ فَدَخَلُوا وَدَخَلْتُ وَأَغْلَقُوا بَابَ الْحِصْنِ لَيْلًا فَوَضَعُوا الْمَفَاتِيحَ فِي كَوَّةٍ حَيْثُ أَرَاهَا فَلَمَّا نَامُوا أَخَذْتُ الْمَفَاتِيحَ فَفَتَحْتُ بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ فَأَجَابَنِي فَتَعَمَّدْتُ الصَّوْتَ۔

ہم سے علی بن مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن زکریا نے ابن ابی زائدہ نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی انصاری آدمیوں کو ابو رافع سلام بن ابی الحقیق یہودی کو قتل کرنے کے لئے بھیجا ان میں سے ایک شخص (عبداللہ بن عتیک) اس کے قلعہ میں گھس گیا اور جہاں جانور بند کیا کرتے تھے وہاں بیٹھ رہا رات ہوگئی ابو رافع کے لوگوں نے قلعہ کا دروازہ بند کر لیا پھر دیکھا تو ایک گدھا گم تھا اس کے ڈھونڈنے کو لوگ باہر نکلے عبداللہ کہتا ہے میں بھی ان کے ساتھ نکلا میرا مطلب یہ تھا ان کو یہ معلوم ہو میں بھی قلعہ کے لوگوں میں ہوں ان کے ساتھ ہو کر گدھے کو ڈھونڈ رہا ہوں خیر گدھا ان کو مل گیا وہ پھر قلعہ میں آئے میں بھی ان کے ساتھ آ گیا انہوں نے رات کیوقت دروازہ بند کر دیا اور کنجیاں ایک موکھے میں رکھ لیا میں دیکھ رہا تھا جب وہ سو گئے تو کنجیاں میں نے ہاتھ کریں اور ابو رافع جس مکان میں تھا اس کا دروازہ جو مقفل تھا کھول کر ابو رافع پاس گیا (وہ سو رہا تھا) میں نے اس کو آواز دی اس نے

[۱] معلوم ہوا دشمن کے باغات بستیاں کھیت گھر جلانا درست ہے اور اوزاعی اور لیث اور ابو ثور نے اس کو مکروہ جانا ۱۲ منہ [۲] یہ جب کہ اس کو دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ کفر اور شرک پر اڑا رہے یا اس کے ایمان لانے سے مایوسی ہو چکی ہو جیسے ابو رافع یہودی تھا جو کعب بن اشرف کی طرح پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو ستاتا تھا آپ کی ہجو کرتا اور مشرکین کو آپ سے لڑنے کے لئے برانگیختہ کرتا۔ ۱۲ منہ

فَضَرَبْتُهٗ فَصَاحَ فَخَرَجْتُ ثُمَّ جِئْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ كَاَنِّیْ مُسْتَغِيْثٌ فَقُلْتُ يَا اَبَا رَافِعٍ وَّغَيَّرْتُ صَوْتِیْ قَالَ مَا لَكَ لِاُمِّكَ الْوَيْلُ قُلْتُ مَا شَاْنُكَ قَالَ لَا اَدْرِیْ مَنْ دَخَلَ عَلَیَّ فَضَرَبَنِیْ قَالَ فَوَضَعْتُ سَيْفِیْ فِیْ بَطْنِهٖ ثُمَّ تَحَامَلْتُ عَلَيْهِ حَتّٰى قَرَعَ الْعَظْمَ ثُمَّ خَرَجْتُ وَاَنَا دَهِشٌ فَاَتَيْتُ سُلَّمًا لَّهُمْ لِاَنْزِلَ مِنْهُ فَوَقَعْتُ فَوُثِئَتْ رِجْلِیْ فَخَرَجْتُ اِلٰى اَصْحَابِیْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِبَارِحٍ حَتّٰى اَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَمَا بَرِحْتُ حَتّٰى سَمِعْتُ نَعَايَا اَبِیْ رَافِعٍ تَاجِرِ اَهْلِ الْحِجَازِ قَالَ فَقُمْتُ وَمَا بِیْ قَلَبَةٌ حَتّٰى اَتَيْنَا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ۔

دی[1] اس نے جواب دیا میں نے آواز پر تلوار کا وار کیا اس نے چیخ ماری میں باہر نکل آیا پھر دوبارہ لوٹ کر آیا جیسے میں اس کی مدد کرنے آیا ہوں میں نے آواز بدل کر کہا ابورافع اس نے کہا ارے کیا کہتا ہے ماذرخطا ابورافع سمجھا کہ یہ میرا کوئی نوکر چاکر ہے میں نے پوچھا کیا ہوا اس نے کہا میں نہیں جانتا کوئی یہاں آیا اس نے مجھ پر وار کیا یہ سنکر میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ میں رکھی اور سارے بدن کا) اس پر زور لگایا ہڈی تک میں نے توڑ ڈالی بعد اس کے میں نکلا مگر دہشت زدہ اور زینہ پر گر گیا کہ اتر کر چلوں گھبراہٹ میں گر پڑا میرے پاؤں پر صدمہ پہنچا خیر گزری کہ ہڈی نہیں ٹوٹی پھر میں قلعہ سے نکل کر اپنے ساتھیوں پاس پہنچا جو قلعہ کے باہر ٹھہرے ہوئے تھے میں نے کہا میں تو یہاں سے جانیوالا نہیں جب تک رونے والی عورت کی جو موت کی خبر دیتی ہے آواز نہ سن لوں ابورافع کی موت کا یقین ہو جائے تھوڑی ہی دیر میں میں نے اس کے مرنے کی خبریں سنیں رونے والی کہہ رہی تھیں ابورافع حجاز والوں کا سوداگر گزر گیا جب میں وہاں سے ہٹا تو مجھے کچھ بھی درد معلوم نہیں ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ کو خبر دی[2]

[illegible]

۲۷۴۸- حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاۤءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى اَبِیْ رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم سے ابی زائدہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند انصاری لوگوں کو ابورافع یہودی پاس بھیجا عبداللہ بن عتیک رات کو اس کے گھر میں گھس گئے اور سوتے میں اس کو مار ڈالا۔

[1] عبداللہ ابورافع کی آواز پہچانتے تھے وہاں تھا اندھیرا انہوں نے یہ خیال کیا ایسا نہ ہو میں دوسرے کسی کو مار ڈالوں اس لئے انہوں نے ابورافع کو پکارا اور اس کی آواز پر ضرب لگائی تو ابورافع کو عبداللہ نے جگا دیا، مگر یہ جگانا صرف اس کی جگہ معلوم کرنے کیلئے تھا ابورافع وہیں پڑا رہا تو گویا سوتا ہی رہا اس لئے باب کی مطابقت حاصل ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ صراحت ہے کہ عبداللہ نے ابورافع کو سوتے میں مارا ۱۲ منہ [2] کہ ابورافع کا کام تمام ہو چکا کوئی یہ نہ سمجھے کہ پیغمبر صاحب نے اس طرح سے غفلت میں ایک شخص کو کیونکر قتل کرا دیا یہ جو نبوت کے حسن و اخلاق اور رحم و کرم سے بعید ہے کیونکہ یہ ابورافع کافروں کو جنگ پر ابھارتا تھا اور جانتا ہے کہ بہت نفوس انسانی لڑ بھڑ کر ہلاک ہوں اس لئے موذی کا قتل جائز ہو جس کے قتل سے ہزاروں آدمیوں کی جان بچی ۱۲ منہ۔

بَابٌ ۱۹۹ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ الْيَرْبُوعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ كُنْتُ كَاتِبًا لِعُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَأَتَاهُ كِتَابُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰی رضـ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَقَالَ أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ

باب دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی آرزو نہ کرنا

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن یوسف یربوعی نے کہا ہم سے ابواسحٰق فزاری نے اُنھوں نے موسیٰ بن عقبہ سے کہا[1] مجھ سے سالم ابوالنضر نے بیان کیا میں عمر بن عبیداللہ کا منشی تھا ان کے پاس عبداللہ بن ابی اوفی (صحابی) کا خط آیا مضمون یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی آرزو نہ کیا کرو (کیونکہ جنگ خطرناک ہے) اور ابو عامر (عبدالملک بن عمرو) نے کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا اُنھوں نے ابوالزناد سے اُنھوں نے اعرج سے اُنھوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی آرزو مت کرو جب ہو جائے تو صبر کیے رہو (بھاگو نہیں)

بَابٌ ۲۰۰ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكَ كِسْرٰى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرٰى بَعْدَهُ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا

باب لڑائی مکر اور فریب کا نام ہے[2]

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی اُنھوں نے ہمام سے اُنھوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسریٰ (ایران کا بادشاہ) گذر گیا اب اس کے بعد دوسرا کسریٰ نہ ہوگا اور قیصر (ہرقل روم کا بادشاہ) ضرور مرے گا اس کے بعد پھر دوسرا قیصر نہ ہوگا (روم اور ایران دونوں) تم نے لوگے۔)

---

[1] بعضے نسخوں میں اس کے بعد یوں عبارت ہے قال حدثنی سالم ابوالنضر مولیٰ عمر بن عبیداللہ کنت کاتبا لہ قال کتب الیہ عبداللہ بن ابی اوفی رضـ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض ایامہ التی لقی فیہا العدو انتظر حتی مالت الشمس ثم قام فی الناس فقال ایھا الناس لا تتمنوا لقاء العدو وسلوا اللہ العافیۃ فاذا لقیتموھم فاصبروا واعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف ثم قال اللھم منزل الکتاب ومجری السحاب وھازم الاحزاب اھزمھم وانصرنا علیھم وقال موسی بن عقبۃ حدثنی سالم ابوالنضر پھر اخیر تک وہی عبارت ہے جو متن میں مذکور ہے اس حدیث کا ترجمہ اوپر مذکور ہو چکا ہے یعنی مجھ سے سالم ابوالنضر نے بیان کیا کہ جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے اُنھوں نے کہا میں عمر بن عبیداللہ کا منشی تھا عبداللہ بن ابی اوفی کے پاس سے ان کے پاس ایک خط آیا جب وہ خارجیوں سے لڑنے کیلئے نکلے میں نے اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں میں جب دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی آرزو نہ کرو اور اللہ سے سلامتی چاہو اور جب تم دشمن سے بھڑ جاؤ تو صبر کئے رہو اور یہ جانے رہو کہ بہشت تلواروں کے سایہ تلے ہے پھر آپ نے یوں دعا کی یا اللہ کتاب (قرآن) اُتارنے والے بادل چلانے والے فوجوں کو بھگانے والے انکو بھگا دے اور ہم کو ان پر فتح دے اور موسیٰ بن عقبہ نے یوں کہا مجھ سے سالم ابوالنضر نے بیان کیا ۱۲ منہ

[2] یعنی لڑائی میں مکر اور تدبیر اور دشمن کو دھوکا دینا ضرور ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عہد توڑے یا دغا بازی کرے وہ تو حرام ہے تدبیر اور مکر اور چیز ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے لڑائی فریب دینے والی ہے یا لڑائی میں آدمی کو ایک ہی بار دھوکا اور فریب دیا جاتا ہے دوسری بار عقلمند آدمی ہوشیار رہتا ہے

فی سَبِیلِ اللہِ وَسَمّی الْحَرْبَ خَدْعَۃً

۲۷۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَصْرَمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللہِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اور وہاں کے خزانے اللہ کی راہ میں بانٹے جائیں گے اور آپ نے لڑائی کو مکر اور فریب فرمایا[۱]

ہم سے ابو بکر بن اصرم نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے اُنھوں نے ہمام بن منبہ سے اُنھوں نے ابو ہریرہؓ سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑائی کیا ہے داؤں (مکر اور دھوکا) ہے

ہم سے ابن الفضل نے بیان کیا کہا ہم کو ابن عیینہ نے عمرو سے سنا جابر بن عبد اللہ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑائی "مکر، داؤں اور دھوکا ہے."

بَابُ الْکَذِبِ فِی الْحَرْبِ

باب لڑائی میں جھوٹ بولنا (مصلحت) کے لئے درست ہے[۲]

۲۷۸ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ رضؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِکَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّہٗ قَدْ اٰذَی اللہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَۃَ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَہٗ یَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَتَاہُ فَقَالَ اِنَّ ھٰذَا یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ عَنَّانَا وَسَاَلَنَا الصَّدَقَۃَ قَالَ وَاَیْضًا وَاللہِ قَالَ فَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاہُ فَنَکْرَہُ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنھوں نے عمرو بن دینار سے اُنھوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے. کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب بن اشرف (یہودی) کو کون مارتا ہے اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ستا رکھا ہے[۳] محمد بن مسلمہ (انصاری) نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ یہ چاہتے ہیں میں اس کو مار ڈالوں آپ نے فرمایا ہاں یہ سن کر محمد بن مسلمہ کعب پاس گئے اور کہا (لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شکایت کرنے) اس شخص نے (یعنی پیغمبر صاحب نے) ہم کو ایک مصیبت میں پھنسا دیا ہے (کہتا ہے نماز پڑھو روزہ رکھو) اب ہم سے زکوٰۃ بھی مانگتا ہے کعب نے کہا ابھی کیا ہے اور مصیبت میں پڑو گے[۴] محمد بن مسلمہ نے کہا (یار کریں کیا) ہم اس کی پیروی کر چکے اب ایکدم الگ ہو جانا

---

[۱] غزوہ خندق میں مسلمانوں کے خلاف یہود اور قریش اور غطفان سب متفق ہو گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نعیم بن مسعود کو بھیج کر ان میں نا اتفاقی کرا دی اس وقت یہ فرمایا کہ لڑائی مکر اور فریب ہی کا نام ہے یعنی اس میں داؤ کرنا اور دشمن کو دھوکا دینا ضرور ہے ۱۲ منہ [۲] ترمذی کی روایت میں ہے کہ تین جگہ جھوٹ بولنا درست ہے مرد کا اپنی جورو سے اسکو راضی کرنے کو اور لڑائی میں اور دو آدمیوں میں صلح کرانے کو اب اختلاف ہے اس میں کہ صریح جھوٹ بولنا ان مقاموں میں درست ہے یا تعریض یعنی ایسا کلام کہنا جس سے مخاطب ایک معنے سمجھے وہ جھوٹ ہو لیکن متکلم دوسرا مراد لے یعنی اور وہ سچ ہو ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے مقاموں میں توریہ کرتے آپکو ایک مقام میں جانا منظور ہوتا تو دوسرے مقام کا حال لوگوں سے دریافت فرماتے تاکہ لوگ سمجھیں کہ آپ یہاں جانا چاہتے ہیں نووی نے کہا تعریض بہتر ہے صریح جھوٹ سے ۱۲ منہ [۳] ابو رافع کی طرح یہ مردود بھی مسلمانوں کی دشمنی پر تلا ہوا تھا پیغمبر صاحب کی ہجو کیا کرتا اور مشرک کو دین اسلام سے بہتر بتاتا مشرکوں کو مسلمانوں سے لڑنے کی ترغیب دیتا ان کی روپیہ سے مدد کرتا ۱۲ منہ [۴] ابتدا عشق ہے روتا ہے کیا ؛ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ محمد بن مسلمہ نے چلتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لی تھی کہ میں جو مناسب ہو گا آپکی نسبت شکایت کے کلمے کہونگا آپنے اجازت دے دی تھی محمد بن مسلمہ کی اس سے یہ غرض تھی کہ کعب کو میرا اعتبار پیدا ہو ورنہ وہ پہلے ہی چونک جاتا اپنی حفاظت کا بندوبست کر لیتا بعضوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں کیونکہ محمد بن مسلمہ کا کوئی جھوٹ اس میں مذکور نہیں ہے اس کا جواب یہ ہے کہ بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں صاف یہ مذکور ہے کہ انہوں نے چلتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لی تھی کہ میں شکایت کرونگا جو چاہوں وہ کہونگا آپنے اجازت دی اس میں جھوٹ بولنا بھی آ گیا ۱۲ منہ ؛

اَنْ تَدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ اِلٰى مَا يَصِيْرُ اَمْرُهُ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتّٰى اسْتَمْكَنَ مِنْهُ فَقَتَلَهُ

بَابُ الْفَتْكِ بِاَهْلِ الْحَرْبِ

۲۸۰ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ اَشْرَفَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأْذَنْ لِيْ فَاَقُوْلَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ۔

بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ وَالْحَذَرِ مَعَ مَنْ يَخْشٰى مَعَرَّتَهُ۔

قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَمَعَهُ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ فَحُدِّثَ بِهِ فِيْ نَخْلٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَابْنُ صَيَّادٍ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهُ فِيْهَا رَمْرَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُوْلَ

بھی تو برا معلوم ہوتا ہے مگر ہم دیکھ رہے ہیں اس کا انجام کیا ہوتا ہے غرض اسی قسم کی باتیں بنا بنا کر محمد بن مسلمہ نے کعب پر قابو پائی اور اس کو قتل کیا[۱]

حربی کافر کو اچانک دھوکے سے مارنا

مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے عمرو بن دینار سے اُنہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کعب بن اشرف کو کون مارتا ہے محمد بن مسلمہ نے کہا آپ چاہتے ہیں کہ میں اس کو قتل کر دوں آپ نے فرمایا ہاں اُنھوں نے کہا تو پھر مجھ کو اجازت دیجئے (جو چاہوں سچ جھوٹ) آپ نے فرمایا اجازت دی۔

باب اگر کسی سے فساد یا برائی کا اندیشہ ہو تو اس سے مکر اور فریب کر سکتے ہیں

لیث بن سعد نے کہا[۲] مجھ سے عقیل نے بیان کیا اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنھوں نے سالم بن عبداللہ سے اُنھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب کو ساتھ رکھ کر ابن صیاد پاس تشریف لے گئے[۳] لوگوں نے کہا وہ کھجوروں کے درخت میں ہے آپ جب وہاں پہنچے تو شاخوں کی آڑ میں چلنے لگے (تاکہ وہ دیکھ نہ سکے۔) ابن صیاد اس وقت ایک چادر اوڑھے کچھ گُن گُن کر رہا تھا اس کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا اور پکار اُٹھی ابن صیاد یہ محمد آپہنچے

---

[۱] محمد بن مسلمہ نے بیان کیا یار تیرے سر سے کیا عمدہ خوشبو آتی ہے وہ مردود کہنے لگا میرے پاس ایک جورو ہی ایسی ہے جو سارے عرب میں افضل ہے محمد بن مسلمہ نے کہا یار اپنے بال مجھ کو سونگھنے دے اس نے کہا لو سونگھو اُنہوں نے اس کے بال پیچھے سے مضبوط تھامے اور ساتھیوں کو اشارہ کیا ہاں لو اُنھوں نے تلوار کا وار کیا سر اُڑا دیا چلو خس کم جہاں پاک خسر الدنیا والآخرۃ یار محمد خاں حاکم قندھار نے کفار سکھ کی طرف دار ہو کر مولانا اسمٰعیل صاحب شہید سے ایسی بے ادبی کی معاذ اللہ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو وہ بھی ایسا نہیں کرنے کا مولانا نے کہلا بھیجا کہ ہمارے تمہارے درمیان قرآن ہے تم بھی مسلمان ہم بھی مسلمان قرآن پر چلو مردود کیا کہنے لگا قرآن کیا چیز ہے مولانا نے اپنے لوگوں سے کہا شام کو اس کو بتا دیں گے اور کچھ رات گئے پانسو آدمی اپنے ساتھ لیکر اس کے ڈیرے پر پہنچے اور ایک دم بندوقوں اور قرابینوں کی اس پر والی کیئے یار محمد خاں صاحب مع اپنے یاروں اور نابکاروں کے ملک عدم کو سدھارے قرآن شریف کی بے ادبی کرنے کی سزا پائی ۱۲ منہ [۲] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] اس کا قصہ آگے آئے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گمان تھا کہ شاید یہی اخیر زمانہ کا دجال ہے چونکہ آپ کو اس کے شر اور فساد کا ڈر تھا تو دانوں کر کے اپنے تئیں چھپا کر اس کے پاس گئے تاکہ اس کی باتیں سن لیں یہیں سے ترجمہ باب نکلا ۱۲ منہ

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا صَافِ ھٰذَا مُحَمَّدٌ فَوَثَبَ ابْنُ صَیَّادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَکَتْہُ بَیَّنَ۔

وہ چونک اٹھا آپ نے فرمایا اگر یہ اس کو خبر نہ کرتی تو وہ کھولتا (اس کی باتوں سے اس کا حال کھل جاتا)[1]

بَابٌ ۲۰۴ الرَّجَزِ فِی الْحَرْبِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِیْ حَفْرِ الْخَنْدَقِ۔

باب لڑائی میں شعر پڑھنا اور کھائی کھودتے وقت آواز بلند کرنا۔

فِیْہِ سَھْلٌ وَّ اَنَسٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْہِ یَزِیْدُ عَنْ سَلَمَۃَ۔

اس باب میں سہلؓ اور انسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور یزید بن ابی عبید نے سلمہ بن اکوع سے[2]

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ وَھُوَ یَنْقُلُ التُّرَابَ حَتّٰی وَارَی التُّرَابُ شَعْرَ صَدْرِہٖ وَکَانَ رَجُلًا کَثِیْرَ الشَّعْرِ وَھُوَ یَرْتَجِزُ بِرَجَزِ عَبْدِ اللہِ۔

اَللّٰھُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَیْنَا
اِنَّ الْاَعْدَآءَ قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا
اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا
یَرْفَعُ بِھَا صَوْتَہٗ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص سلام بن سلیم حنفی نے کہا ہم سے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ خندق میں دیکھا آپ خود بنفس نفیس مٹی اٹھا رہے تھے یہاں تک کہ آپ کے سامنے سینے کے بال گرد سے چھپ گئے تھے آپ کے جسم مبارک پر بال بہت تھے اور آپ عبداللہ بن رواحہ کے یہ شعر پڑھتے جاتے تھے ؎

تو ہدایت گر نہ کرتا تو کہاں ملتی نجات
کیسے پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم زکوٰۃ
اب اتار ہم پر تسلی اے شہ عالی صفات
پاؤں جموا دے ہمارے دے لڑائی میں ثبات
بے سبب ہم پر یہ دشمن ظلم سے چڑھ آئے ہیں
جب وہ بہکائیں ہمیں سنتے نہیں ہم انکی بات

آپ بلند آواز سے یہ شعر پڑھتے تھے[3]

بَابٌ ۲۰۵ مَنْ لَّا یَثْبُتُ عَلَی الْخَیْلِ۔

باب جو شخص گھوڑے پر اچھی طرح نہ جمتا ہو اس کے لئے دعا کرنا۔

۲۸۲۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللہِ بْنِ

مجھ سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ

---

[1] معلوم ہوجاتا درحقیقت وہ آخری زمانہ کا دجال ہے یا اور کوئی شخص ہے ۱۲ منہ [2] سہل کی روایت غزوہ خندق میں اور انسؓ کی حفر خندق میں اور سلمہ کی غزوہ خیبر میں خود امام بخاری نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر خندق کھودنے کے باب میں گزر چکی ۱۲ منہ

نُمَيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ رض قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا۔

بن ادریس نے اُنھوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُنھوں نے قیس بن ابی حازم سے اُنھوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے میں مسلمان ہُوا مجھ کو گھر میں آنے سے نہیں روکا اور جب آپ نے مجھ کو دیکھا تو مسکرا دیئے اور میں نے آپ سے شکایت کی میں گھوڑے پر نہیں جمتا آپ نے میرے سینے پہ ہاتھ مارا اور دعا کی کہ یا اللہ اس کو گھوڑے پر جما دے اور سیدھی راہ بتلانے والا اور راہ پانے والا کردے۔

بَابُ۲۶ دَوَاءِ الْجُرْحِ بِإِحْرَاقِ الْحَصِيرِ وَغَسْلِ الْمَرْأَةِ عَنْ أَبِيهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَحَمْلِ الْمَاءِ فِي التُّرْسِ

باب چٹائی جلا کر زخم کی دوا کرنا اور عورت کو اپنے باپ کے منہ کا خون دھونا اور ڈھال میں پانی بھر کر لانا

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِالْمَاءِ فِي تُرْسِهٖ وَكَانَتْ يَعْنِي فَاطِمَةَ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَأُخِذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ ثُمَّ حُشِيَ بِهٖ جُرْحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابوحازم (سلمہ بن دینار) نے کہا لوگوں نے سہل بن سعد ساعدی رض سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (جو جنگ احد میں) زخم لگا تھا اس کی کیا دوا کی گئی تھی سہل نے کہا اب لوگوں میں اس کا جاننے والا مجھ سے زیادہ کوئی نہ رہا (کیونکہ دُوسرے صحابہ سب گذر گئے تھے) حضرت علی اپنی ڈھال میں پانی لا رہے تھے اور حضرت فاطمہ رض آپ کے منہ سے خون دھو رہی تھیں اور ایک چٹائی لے کر اس کو جلایا پھر آپ کے زخم میں بھر دیا[1]

بَابُ۲۷ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَازُعِ وَالْاِخْتِلَافِ فِي الْحَرْبِ وَعُقُوبَةِ مَنْ عَصَى إِمَامَهٗ وَقَالَ اللّٰهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ قَالَ قَتَادَةُ الرِّيحُ الْحَرْبُ

باب جنگ میں جھگڑا کرنا مکروہ ہے اور جو کوئی افسر (سردار) کی نافرمانی کرے اس کی سزا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۃ انفال میں فرمایا آپس میں پھوٹ نہ کرو ورنہ بودے ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا بگڑ جائے گی قتادہ نے کہا وتذھب ریحکم میں ریح سے مراد لڑائی ہے[2]

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا وَأَبَا مُوسٰى

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے اُنھوں نے شعبہ سے اُنھوں نے سعید بن ابی بردہ سے اُنھوں نے اپنے باپ ابوبردہ سے اُنھوں نے سعید کے دادا ابوموسیٰ اشعری رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] اس حدیث سے باب کے تینوں مطلب نکل آئے ۱۲ منہ [2] یعنی اختلاف کرنے سے جنگی طاقت تباہ ہو جائے گی اور دشمن تم پر غالب ہو جائیں گے ۱۲ منہ

إِلَى الْيَمَنِ قَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا

۲۸۵- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ هَذَا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ فَهَزَمُوهُمْ قَالَ فَأَنَا وَاللهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ وَأَسْوُقُهُنَّ رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيمَةَ ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَسِيتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَاللهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَلَمَّا أَتَوْهُمْ صُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ فَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ وَ

نے معاذ رضؓ اور ابو موسیٰؓ کو یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا فرمایا لوگوں پر آسانی کرنا سختی نہ کرنا ان کو خوش رکھنا اور نفرت نہ دلانا اتفاق رکھنا اختلاف نہ کرنا

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن پچاس پیدل آدمیوں کا افسر عبداللہ بن جبیر کو مقرر کیا اور تاکید فرما دی تم اپنی جگہ سے نہ سرکنا گو تم دیکھو چڑیاں ہم کو اچک لے جا رہی ہیں[1] جبتک میں تم سے کہلا نہ بھیجوں۔ خیر (جنگ شروع ہوئی) مسلمانوں نے کافروں کو (مار کر) بھگا دیا براءؓ کہتے ہیں میں نے خود مشرک عورتوں کو دیکھا وہ اپنے کپڑے اُٹھائے ہوئے پازیبیں پنڈلیاں کھولے ہوئے بھاگی جا رہی تھیں (کافروں کی شکست کا) یہ حال دیکھ کر عبداللہؓ بن جبیر کے ساتھیوں نے کہا یارو اب لوٹ کا مال اڑاؤ تمہارے لوگ تو غالب آ چکے (اب ڈر کیا ہے) کس بات کے منتظر ہو عبداللہ بن جبیر نے کہا تم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا بھول گئے (کہ یہاں سے ہرگز مت سرکنا) اُنھوں نے کہا اجی ہم تو واللہ لوگوں کے پاس جا کر لوٹ کا مال اُڑائیں گے جب لوگوں کے پاس آئے تو ان کے منہ کافروں نے پھیر دیئے اور شکست کھا کر بھاگتے ہوئے آئے (سورہ آل عمران میں) پیغمبر تم کو پیچھے کھڑا بلا رہا تھا اس سے یہی مراد ہے[2] غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ آدمیوں کے سوا اور کوئی نہ رہا[3] اور کافروں نے ہمارے ستر آدمی شہید کئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے بدر کے دن ایک سو چالیس کافروں کا

[1] یعنی ہم لوگ بھاگ جائیں یا مارے جائیں اور پرندے ہمارا گوشت اچک اچک کر کھا رہے ہوں یہ مقام جہاں آپ نے عبداللہ بن جبیرؓ کو مقرر کیا تھا بڑا نازک مقام تھا وہاں سے مسلمانوں پر عقب سے حملہ ہو سکتا تھا اگر عبداللہ بن جبیر کے ساتھی اس مقام کو نہ چھوڑتے تو خالد بن ولید کافروں کا لشکر لیکر کبھی عقب سے حملہ نہ کر سکتے تھے اور مسلمانوں کی شکست نہ ہوتی ۱۲ منہ [2] آپ فرما رہے تھے اللہ کے بندو! بھاگے کیوں جاتے ہو میرے پاس آ کر کافروں پر حملہ کرو ۱۲ منہ [3] ابو بکرؓ اور عمرؓ اور علیؓ اور عبدالرحمنؓ بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبیداللہ اور زبیر بن عوام اور ابو عبیدہ بن جراح اور حباب بن منذر اور سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر رضی اللہ عنہم اجمعین۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ۔ اَصَابَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ بَدْرٍ اَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً سَبْعِيْنَ اَسِيْرًا وَّسَبْعِيْنَ قَتِيْلًا فَقَالَ اَبُوْسُفْيَانَ اَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجِيْبُوْهُ ثُمَّ قَالَ اَفِي الْقَوْمِ ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَقَدْ قُتِلُوْا فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهٗ فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللّٰهِ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ عَدَدْتَّ لَاَحْيَاءٌ كُلُّهُمْ وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوْءُكَ قَالَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَّالْحَرْبُ سِجَالٌ اِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ فِي الْقَوْمِ مُثْلَةً لَّمْ اٰمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِيْ ثُمَّ اَخَذَ يَرْتَجِزُ اُعْلُ هُبَلُ اُعْلُ هُبَلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُجِيْبُوْا لَهٗ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ قَالَ اِنَّ لَنَا الْعُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُجِيْبُوْا لَهٗ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَقُوْلُ لَهٗ قَالُوْا قُوْلُوا اللّٰهُ مَوْلَانَا

نقصان کیا تھا ستر کو قید کیا تھا اور ستر کو قتل (جب یہ کیفیت گذری) تو ابوسفیان نے تین بار یہ آواز دی کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں (زندہ) ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کر دیا کوئی جواب نہ دے پھر اس نے تین بار پکارا کیا لوگوں میں (ابوبکرؓ) ابوقحافہ کے بیٹے (زندہ) ہیں پھر تین بار یوں کہا کیا (عمر) خطاب کے بیٹے لوگوں میں (زندہ ہیں) پھر اپنے لوگوں کی طرف لوٹا اور کہنے لگا یہ تو سب قتل ہو چکے اسوقت حضرت عمرؓ کو تاب نہ رہی اور (بے اختیار) کہہ اٹھے ارے خدا کے دشمن یہ سب جن کا تو نے نام لیا زندہ ہیں اور ابھی تیرا برا دن آنے والا ہے اس وقت ابوسفیان بولا اچھا بدر کے دن کا آج بدلہ ہوا اور لڑائی تو ڈولوں کی طرح ہے (کبھی ادھر کبھی ادھر) دیکھو تمہارے مردوں کے ناک کان کاٹے گئے ہیں میں نے اس کا حکم نہیں دیا لیکن میں اس کو برا بھی نہیں سمجھا[1] پھر لگا فخریہ (مصرعہ پڑھنے ع اونچا ہو جا اے ہبل تو اونچا ہو جا اے ہبل[2] تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا تم اس کو جواب نہیں دیتے انھوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کیا جواب دیں آپ نے فرمایا یوں کہو: سب سے اونچا ہے وہ خدا اور سب سے بڑا وہ اجل[3] پھر ابوسفیان نے یہ مصرعہ پڑھا: اپنا عزیٰ ہے تمہارے پاس عزیٰ[4] کہاں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو جواب نہیں دیتے صحابہؓ نے عرض کیا کیا جواب دیں آپ نے فرمایا تم یوں کہو: اپنا مولے ہے خدا تم پاس ہے مولے کہاں[5]

---

[1] یعنی گو مثلہ کرنیکا جو نامردی اور بزدلی کی دلیل ہے میں نے حکم نہیں دیا تھا مگر میں اسکو برا بھی نہیں سمجھتا کہتے ہیں مشرکوں نے غصے سے مسلمانوں کو جو شہید ہوئے ناکیں کاٹ لیں تھیں اور پیٹ پھاڑ ڈالے تھے اور حضرت امیر حمزہؓ جو شیر ژیان کی طرح کافروں کو مار رہے تھے دھوکے سے مارے گئے وحشی نے چھپ کر ان پر وار کیا وہ گر گئے ابوسفیان کی بی بی ہندہ نے اپنے باپ اور بھائی کا مارا جانا یاد کر کے اس کی نعش کا مثلہ کیا اور انکا کلیجہ نکال کر چبایا اور ان کی نعش پر کھڑی ہوئی اور فخریہ شعر پڑھیں ۱۲ منہ [2] ہبل ایک بت کا نام تھا کعبے کے بتوں میں سے جو مشرکوں نے وہاں رکھے تھے گویا ابوسفیان نے ہبل کو مبارک باد دی کہ آج تیرا غلبہ ہوا اور تیرے مخالف یعنی خدا پرست لوگ مغلوب ہوئے واہ رے عقل ہبل بے چارہ بے جان اس کو کیا خبر ۱۲ منہ [3] یعنی بزرگ اور بڑا اجلال سے صیغہ افعل التفضیل ۱۲ منہ [4] عزیٰ بھی ایک بت کا نام تھا ۱۲ منہ [5] اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں ثابت کیا کہ عبداللہ بن جبیر کے ساتھ والوں نے اپنے سردار سے اختلاف کیا اور انکا کہنا نہ مانا مورچہ سے ہٹ گئے اس لئے سزا پائی ۱۲ منہ [6] کذا فی الیونینیۃ بقطع الھمزۃ فی الموضعین ۱۲ کذا بھامش الاصل

باب ۲۰۸ إِذَا فَزِعُوا بِاللَّيْلِ۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً سَمِعُوا صَوْتًا فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهُ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ

باب ۲۰۹ مَنْ رَأَى الْعَدُوَّ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا صَبَاحَاهُ حَتَّى يُسْمِعَ النَّاسَ

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْغَابَةِ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الْغَابَةِ لَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قُلْتُ وَيْحَكَ مَا بِكَ قَالَ أُخِذَتْ لِقَاحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ أَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ وَفَزَارَةُ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ أَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يَا صَبَاحَاهُ يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ انْدَفَعْتُ حَتَّى أَلْقَاهُمْ وَقَدْ أَخَذُوهَا فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَقُولُ

باب اگر رات کو دشمن کا ڈر پیدا ہو (تو حاکم خبر لیوے)

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسن و جمال میں سب لوگوں میں زیادہ تھے اسی طرح سخاوت میں اسی طرح شجاعت (بہادری) میں ایک بار ایسا ہوا کہ مدینہ والے رات کو ایک آواز سن کر ڈر گئے (لوگ خبر لینے کو نکلے) دیکھا تو سامنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ کے گھوڑے پر ننگی پیٹھ پر سوار تلوار لٹکائے ہوئے چلے آ رہے ہیں آپ نے فرمایا کچھ ڈر نہیں کچھ ڈر نہیں پھر فرمایا اس گھوڑے کو تو میں نے دیکھا دریا ہے دریا[1]

باب دشمن کو دیکھ کر بلند آواز سے یا صباحاہ[2] پکارنا تاکہ لوگ سن لیں (اور مدد کو آئیں)

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن ابی عبید نے خبر دی انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا میں مدینہ سے غابہ کی طرف جا رہا تھا غابہ کی طرف جا رہا تھا جب میں غابہ کی پہاڑی پر پہنچا[3] تو مجھ کو عبدالرحمن بن عوف کا غلام (رباح) ملا میں نے کہا ارے تو یہاں کیسے اس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھیل اونٹنیاں پکڑے گئے میں نے پوچھا کون لے گیا اس نے کہا غطفان[4] اور فزارہ کے لوگ یہ سن کر میں چیخیں ماریں یا صباحاہ یا صباحاہ اور مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں میں جتنے لوگ تھے ان کو آواز سنا دی پھر میں دوڑتا چلا ڈاکوؤں کو جا ملا وہ اونٹنیاں پکڑے ہوئے تھے میں ان کو تیر مارتا جاتا اور یہ کہتا جاتا: میں ہوں سلمہ ابن اکوع جان لو، آج پاجی سب[5] مریں گے مان لو۔

---

[1] یہ حدیث اوپر کئی بار گذر چکی ہے ۱۲ [2] عرب کا قاعدہ ہے کوئی آفت آتی ہے تو زور سے پکارتے ہیں یا صباحاہ یعنی یہ صبح مصیبت کی ہے جلد آؤ اور ہماری مدد کرو ۱۲ منہ [3] غابہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے کئی میل پر شام کی طرف وہاں درخت بہت تھے وہیں کے جھاؤ سے منبر نبوی بنایا گیا تھا جیسے اوپر گذر چکا ۱۲ منہ [4] غطفان اور فزارہ دونوں قبیلوں کے نام ہیں ۱۲ منہ [5] الیوم یوم الرضع جمع ہے راضع کی راضع بخیل پاجی جس کے دودھ میں پاجی پن تھا یعنی اس کی ماں کمینی تھی کہتے ہیں ایک بخیل پاس مہمان آیا تو اس نے اپنی بکری کا دودھ منہ لگا کر تھن سے پی لیا اسکو یہ ڈر ہوا کہیں دودھ دوہنے کی آواز مہمان سن لے اور دودھ میں شریک ہو جائے جب سے راضع کمینے بخیل کو کہنے لگے بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے آج معلوم ہو جائیگا کس شریف کا دودھ پیا اور

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَاسْتَنْقَذْتُهَا مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبُوا فَأَقْبَلْتُ بِهَا أَسُوقُهَا فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْقَوْمَ عِطَاشٌ وَإِنِّي أَعْجَلْتُهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا سِقْيَهُمْ فَابْعَثْ فِي إِثْرِهِمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ إِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِي قَوْمِهِمْ

خیر میں نے وہ اونٹنیاں ان سے چھین لیں اور ہانکتا ہوا لا رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (سواروں کے ساتھ) مجھ کو ملے میں نے عرض کیا ڈاکو پیاسے ہیں میں نے (مارے تیروں کے) پانی بھی نہیں پینے دیا[1] جلدی ان کے پیچھے فوج روانہ کیجئے[2] آپ نے فرمایا اکوع کے تو ان پر غالب ہو چکا اب جانے دے (درگذر کر) وہ تو اپنی قوم میں پہنچ گئے[3] وہاں ان کی مہمانی ہو رہی ہے۔

بَابٌ مَنْ قَالَ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ فُلَانٍ.

باب وار کرتے وقت یوں کہنا اچھالے میں فلانے کا بیٹا ہوں۔

وَقَالَ سَلَمَةُ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ

سلمہ بن اکوع نے (ڈاکو کو تیر لگایا) کہا لے میں اکوع کا بیٹا ہوں

۲۸۸ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا عُمَارَةَ أَوَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ الْبَرَاءُ وَأَنَا أَسْمَعُ أَمَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوَلِّ يَوْمَئِذٍ كَانَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحٰرِثِ آخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهِ فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُونَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُئِيَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ أَشَدُّ مِنْهُ

ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انھوں نے اسرائیل سے انھوں نے ابو اسحٰق سے انھوں نے کہا ایک شخص نے (جو قیس قبیلے کا تھا نام نامعلوم) براء بن عازب سے پوچھا کہنے لگا ابا عمارہ تم حنین کے دن بھاگ گئے تھے ابو اسحاق نے کہا میں سن رہا تھا براء نے یہ جواب دیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں بھاگے ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب آپ کی خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے جب مشرکوں نے آپ کو گھیر لیا تو آپ فرمانے لگے میں ہوں پیغمبر بلا شک و خطر اور عبدالمطلب کا ہوں پسر[4]

بَابٌ إِذَا نَزَلَ الْعَدُوُّ عَلٰى حُكْمِ رَجُلٍ.

باب کافر لوگ ایک مسلمان کے فیصلے پر راضی ہو کر اپنے قلعہ سے اتر آئیں۔

۲۸۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ رحمہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابو امامہ سہل بن حنیف سے

---

[1] آپ تیر چلاتا رہا ۱۲ منہ [2] وہ پانی پینے ٹھہرے ہوں گے فوج کے لوگ انکو پالیں گے اور پکڑ لائیں گے ابن سعد کی روایت میں ہے سلمہ نے کہا میرے ساتھ سو آدمی دیجئے تو میں ان کو مع انکے سامان اور اسباب کے گرفتار کر لاتا ہوں ۱۲ منہ [3] یہ آپ کا فرمانا معجزہ تھا بعد میں جو خبر آئی اس سے معلوم ہوا کہ واقعی وہ اس وقت اپنے قبیلے یعنی غطفان میں پہنچ گئے تھے ۱۲ منہ [4] یہ اسی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے جو اوپر گذری اس کو مسلم نے نکالا مطلب یہ ہے کہ لڑائی کے وقت جب دشمن پر وار کرے تو ایسا کہنا جائز ہے اور یہ اس فخر اور تکبر میں داخل نہیں جو منع ہے ۱۲ منہ [5] تو اس مسلمان کا حکم نافذ ہو جائے گا اگر حاکم منظور کرے ۱۲ منہ

هُوَ ابْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ هُوَ ابْنُ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَرِيبًا مِّنْهُ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ

اُنھوں نے ابوسعید خدریؓ سے اُنھوں نے کہا جب بنی قریظہ یہودی (جو مدینہ میں ایک قلعہ میں تھے) سعدؓ بن معاذ کے حکم پر (اور ان کے فیصلے پر راضی ہو کر اپنے قلعہ سے) اُتر آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (یعنے سعد کو) بلا بھیجا وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچے تو آپ نے (انصاری لوگوں سے) فرمایا اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو (ان کو سواری سے اتار لو)[1] خیر وہ آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آن کر بیٹھے آپ نے فرمایا یہ بنی قریظہ کے لوگ تمہارے فیصلے پر راضی ہو کر (قلعہ سے) اُترے ہیں سعد نے کہا میں فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں لڑنے والے (جوان) لوگ ہیں وہ تو قتل کئے جائیں اور عورتیں بچے قیدی بنیں آپ نے فرمایا تو نے وہ فیصلہ کیا جو اللہ کا حکم ہے[2]

بَابٌ ۲۱۲ قَتْلِ الْأَسِيرِ وَقَتْلِ الصَّبْرِ

باب قیدی کا قتل اور کسی کو کھڑا کرکے نشانہ بنانا[3]

۲۹۰ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے اُنھوں نے ابن شہاب سے اُنھوں نے انس بن مالکؓ سے کہ جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر پر خود لگائے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے جب خود اتارا تو ایک شخص (ابو برزہ اسلمی) آیا اس نے کہا یا رسول اللہ (عبداللہ یا عبدالعزیٰ) بن خطال کعبے کے پردے پکڑے لٹک رہا ہے آپ نے فرمایا اس کو وہیں مار ڈالو[4]

بَابٌ ۲۱۳ هَلْ يَسْتَأْسِرُ الرَّجُلُ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَأْسِرْ وَمَنْ رَّكَعَ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ

باب اپنے تئیں قید کرا دینا اور جو شخص قید نہ کرائے اس کا حکم اور قتل کے وقت دوگانہ پڑھنا۔

---

[1] اس حدیث کی شرح آگے آئے گی بعضوں نے اس حدیث سے قیام تعظیمی کے درست ہونے پر دلیل لی ہے بعضوں نے کہا سعد کچھ بیمار تھے ان کو سواری سے اُترنے کے لئے دوسرے کی مدد درکار تھی اس لئے آپ نے صحابہ کو حکم دیا کہ کھڑے ہو کر ان کو اُتار لو ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے ایک روایت میں یوں ہے تو نے وہ حکم دیا جو اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر سے حکم دیا ۱۲ منہ [3] جس کو عربی میں قتل صبر کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ جاندار آدمی ہو یا جانور اس کو کسی جھاڑ درخت وغیرہ سے باندھ دینا اور تیر (یا گولی) کا نشانہ بنانا اس باب کو لا کر امام بخاری نے ان لوگوں کا رد کیا جو قیدیوں کو قتل کرنا جائز نہیں دیکھتے ۱۲ منہ [4] یہ عبداللہ بن خطل کمبخت اسلام سے مرتد ہو کر ایک مسلمان کا خون کر کے کافروں میں مل گیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مسلمانوں کی ہجو رنڈیوں سے گوایا کرتا قسطلانی نے کہا یہ حدیث اس حدیث کی مخصص ہے کہ جو شخص مسجد حرام میں آجائے وہ بے ڈر ہے اور اس سے یہ نکلا کہ مسجد حرام میں حد اور قصاص لیا جا سکتا ہے امام ابو حنیفہ نے اس کے خلاف کیا ہے ۱۲ منہ

۲۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ ابْنِ أُسَيْدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ رَهْطٍ سَرِيَّةً عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْهَدَأَةِ وَهُوَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لَحْيَانَ فَنَفَرُوا لَهُمْ قَرِيبًا مِنْ مِائَتَيْ رَجُلٍ كُلُّهُمْ رَامٍ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتَّى وَجَدُوا مَأْكَلَهُمْ تَمْرًا تَزَوَّدُوهُ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا هَذَا تَمْرُ يَثْرِبَ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ فَلَمَّا رَآهُمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَئُوا إِلَى فَدْفَدٍ وَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوا لَهُمُ انْزِلُوا وَأَعْطُونَا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ وَلَا نَقْتُلُ مِنْكُمْ أَحَدًا قَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ أَمِيرُ السَّرِيَّةِ أَمَّا أَنَا فَوَاللَّهِ لَا أَنْزِلُ الْيَوْمَ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ فَرَمَوْهُمْ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنھوں نے زہری سے کہا مجھ کو عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی نے خبر دی وہ بنی زہرہ کے حلیف تھے[1] اور ابوہریرہؓ کے یار اُنہوں نے کہا ابوہریرہؓ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کو بطور جاسوسی ٹکڑی کے (یا چھ آدمیوں کو) خبر لینے کے لئے روانہ کیا ان کا سردار عاصم بن ثابت انصاری کو بنایا جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھے[2] یہ لوگ گئے جب ہدأۃ مقام میں پہنچے جو عسفان اور مکہ کے بیچ میں ہے تو کسی نے بنی لحیان کو خبر کر دی جو ہذیل قبیلے کی ایک شاخ ہیں۔ اُنھوں نے دو سو تیر انداز ان کے تعاقب میں بھیجے یہ لوگ ان کا نشان ڈھونڈھتے چلے ایک جگہ اُنھوں نے کھجوریں کھائیں تھیں جو مدینہ سے ساتھ لی تھیں اُنھوں نے وہاں (کھجوریں یا گٹھلیاں دیکھ کر) پہچان لیا کہ یہ مدینہ کی کھجوریں ہیں اور عاصم اور ان کے ہمراہیوں کے پیچھے ہوئے جب عاصم نے ان کو دیکھا تو ایک ٹیکری پر پناہ لی کافروں نے (جو دو سو تھے) ان کو گھیر لیا اور کہنے لگے تم (ٹیکری پر سے) اُتر آؤ اور اپنے تئیں ہمارے سپرد کر دو (قید ہو جاؤ) ہم اقرار کرتے ہیں پکا اقرار تم کو مارنے کے نہیں یہ سُن کر عاصم بن ثابت نے جو ٹکڑی کے سردار تھے یہ کہا میں تو خدا کی قسم کافر کی امان پر نہیں اُترنے کا یا اللہ ہماری خبر ہمارے پیغمبر صاحب کو پہنچا دے آخر ان کافروں نے تیر کی بارش شروع کر دی اور عاصم سمیت سات کو شہید کیا (یا تین کو شہید کیا) تین جو بچ رہے وہ کافروں کے اقرار پر بھروسا کر کے اُتر آئے انہی میں خبیب اور زید بن

[1] بنی زہرہ ایک قبیلہ ہے حلیف اس کو کہتے ہیں جو قسم کھا کر کسی قوم کا دوست بن جائے ان میں شریک ہو جائے ۱۲ منہ [2] عاصم بن عمر کی والدہ جمیلہ عاصم ابن ثابت کی بیٹی تھیں بعضوں نے کہا یہ عاصم بن عمر کے ماموں تھے اور جمیلہ ان کی بہن تھیں خیر ان چھ آدمیوں کو آپ نے عضل اور قارہ والوں کی درخواست پر بھیجا تھا وہ جنگ احد کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے عرض کیا ہم مسلمان ہونا چاہتے ہیں ہمارے ساتھ چند صحابہؓ کو کر دیجئے جو ہم کو دین کی تعلیم کریں آپ نے مرثد بن ابی مرثد اور خالد بن بکیر اور عاصم بن ثابت اور خبیب بن عدی اور زید بن دثنہ اور عبداللہ بن طارق کو ان کے ساتھ کر دیا راستے میں بنو لحیان کے لوگوں نے ان پر حملہ کیا اور دغا سے مار ڈالا ۱۲ منہ

رحمہ اللہ تعالیٰ

بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةٍ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ
ثَلَاثَةُ رَهْطٍ بِالْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ مِنْهُمْ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ
وَابْنُ دَثِنَةَ وَرَجُلٌ آخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا
مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَأَوْثَقُوهُمْ
فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ هَذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللَّهِ
لَا أَصْحَبُكُمْ إِنَّ فِي هَؤُلَاءِ لَأُسْوَةً يُرِيدُ
الْقَتْلَى فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ عَلَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ
فَأَبَى فَقَتَلُوهُ فَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبٍ وَابْنِ دَثِنَةَ
حَتَّى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ
فَابْتَاعَ خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلِ
ابْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ
الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ
عِنْدَهُمْ أَسِيرًا فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عِيَاضٍ
أَنَّ بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ حِينَ
اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا
فَأَعَارَتْهُ فَأَخَذَ ابْنًا لِي وَأَنَا غَافِلَةٌ حِينَ
أَتَاهُ قَالَتْ فَوَجَدْتُهُ مُجْلِسَهُ عَلَى فَخِذِهِ
وَالْمُوسَى بِيَدِهِ فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ
فِي وَجْهِي فَقَالَ تَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ
لِأَفْعَلَ ذَلِكَ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ
خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ وَاللَّهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا
يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ فِي يَدِهِ وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ
فِي الْحَدِيدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرٍ وَكَانَتْ تَقُولُ

دثنہ اور ایک شخص اور تھے (عبداللہ بن طارق) جب کافروں کے اختیار
آگئے تو اُنھوں نے دغا دی اور کمانوں کے چلّے (تانت) کھول کر ان کی
مشکیں کسیں تیسرا شخص (عبداللہ بن طارق) کہنے لگا (بسم اللہ ہی
غلط) یہ پہلی دغا ہے میں تو تمہارے ساتھ نہیں جانے کا میں ان
کی پیروی چاہتا ہوں جو شہید ہوئے کافروں نے ان کو کھینچا ساتھ
لیجانے کی کوشش کی مگر اس نے کسی طرح نہ مانا آخر اُنھوں نے اس کو
مار ڈالا اور خبیب اور زید بن دثنہ کو پکڑے گئے ان دونوں کو (غلام
بنا کر) مکہ میں (مشرکوں کے ہاتھ) بیچ ڈالا خبیب کو حارث بن عامر
کے بیٹوں نے خریدا[1] بدر کے دن خبیب نے ان کے باپ حارث کو قتل
کیا تھا غرض خبیب چند دنوں تک ان کے پاس قید رہے ابن شہاب
کہتے ہیں مجھ سے عبید اللہ بن عیاض نے بیان کیا ان سے حارث کی بیٹی
(زینب) کہتی تھی جب حارث کی اولاد خبیب کو قتل کرنے لگی تو خبیب نے
زینب سے ایک اُسترہ مانگا پاکی کرنے کو زینب نے دے دیا اس وقت
(اتفاق سے) میرا ایک بچہ مجھے خبر نہ تھی خبیب کے پاس آگیا میں نے دیکھا
تو وہ بچہ (ابو الحسین کم سن) ان کی ران پر بیٹھا ہوا ہے اور اُسترہ ان کے
ہاتھ میں ہے یہ حال دیکھ کر گھبرا گئی خبیب نے میرا چہرہ دیکھ کر پہچان
لیا میں گھبرا رہی ہوں[2] اور پوچھا کیا تو یہ سمجھتی ہے میں اس بچہ کو مار
ڈالوں گا کبھی نہیں ہو سکتا زینب کہتی ہے میں نے خبیب کی طرح
کوئی نیکبخت قیدی نہیں دیکھا خدا کی قسم میں نے ایک روز دیکھا وہ
لوہے میں جکڑے ہوئے انگور کا خوشہ جو ان کے ہاتھ میں تھا کھا رہے
تھے ان دنوں مکہ میں میوہ بالکل نہ تھا (تو قیدی کو کون دیتا) زینب
کہتی تھی یہ اللہ کی روزی تھی جو خبیب نے اس کو عنایت فرمائی (دنیا
میں بہشت کا میوہ کھانے کو بھیجا)[3] خیر جب خبیب کو

---

[1] اور زید بن دثنہ کو صفوان بن امیہ نے خریدا اور اپنے باپ کے بدل اس کو قتل کیا ۱۲ منہ
[2] زینب یہ سمجھی کہ اب خبیب کو تو معلوم ہو گیا ہے کہ میں قتل کیا جاتا ہوں تو جان سے اُٹھا ہوا شخص اس وقت بچہ ہی کو مار ڈالے تو کیا تعجب ہے، اور اُسترہ بھی اس کے ہاتھ میں ہے ۱۲ منہ
[3] یہاں سے اولیاء اللہ کی کرامت ثابت ہوتی ہے حضرت مریم کی بھی ایسی ہی کرامت قرآن شریف میں مذکور ہے ۱۲ منہ

إِنَّهُ لَرِزْقٌ مِّنَ اللّٰهِ رَزَقَهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ. ذَرُونِي أَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تَظُنُّوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَطَوَّلْتُهَا اللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا۔ ؎

مَا أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي
وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَّشَأْ
يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعٍ

فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ فَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ لِكُلِّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ لِعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ يَوْمَ أُصِيبَ فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ وَمَا أُصِيبُوا وَبَعَثَ نَاسٌ مِّنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ إِلٰى عَاصِمٍ حِينَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِّنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا مِّنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبُعِثَ عَلٰى عَاصِمٍ مِّثْلُ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلٰى أَنْ يَّقْطَعُوا مِنْهُ شَيْئًا.

قتل کرنے کے لئے حرم کے باہر لے گئے تو انھوں نے (اخیر) درخواست یہ کی وراد ورکعت نماز مجھ کو پڑھ لینے دو انھوں نے اجازت دی خبیب نے دوگانہ ادا کیا پھر (اپنے قاتلوں سے) کہنے لگے اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ میں مارے جانے سے ڈرتا ہوں تو میں اپنا دوگانہ لمبا کرتا (قرأت کو طول دیتا) یا اللہ ان کافروں کو ایک ایک کرکے ہلاک کر پھر یہ شعر پڑھے۔

جب مسلمان رہ کے دنیا سے چلوں
مجھ کو کیا ڈر ہے کسی کروٹ گروں
میرا مرنا ہے خدا کی ذات میں لہ، وہ اگر چاہے نہ ہونگا میں زبوں؛
تن جو ٹکڑے ٹکڑے اب ہو جائے گا، اس کے جوڑوں پر وہ برکت دے فزوں

خیر حارث کے بیٹے (عقبہ) نے ان کو مار ڈالا اور خبیب نے یہ طریقہ نکالا جو مسلمان اس طرح اسیر ہو کر مارا جائے وہ ایک دوگانہ ادا کرے اللہ تعالیٰ نے عاصم جس دن قتل ہوئے ان کی دعا قبول کر لی [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن اپنے اصحاب کو خبر کر دی ان کی مصیبت بیان کر دی ان کے مارے جانے کے بعد قریش کے چند کافروں نے کسی کو عاصم کی لاش پر بھیجا کہ ان کے بدن کا کوئی ٹکڑا کاٹ کر لائے جس کو وہ پہچانیں ہوا یہ تھا کہ عاصم نے بدر کے دن قریش کے ایک رئیس (عقبہ بن ابی معیط) کو مار ڈالا تھا (اس لئے قریش کے کافر جلے ہوئے تھے) اللہ تعالیٰ نے عاصم کی لاش پر بھڑوں کا ایک جھنڈ قائم کر دیا انھوں نے قریش کے آدمیوں سے عاصم کو بچا لیا وہ ان کے بدن کا کوئی ٹکڑا نہ کاٹ سکے۔

بَابُ ۲۱۴ فِكَاكُ الْأَسِيرِ۔

باب مسلمان قیدی کو جسطرح ہو سکے چھڑانا واجب ہے [3]

فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس باب میں ابو موسیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے [4]

۲۹۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انھوں نے

[1] قیدی یعنی اس کی رضامندی اور اس کی راہ میں مارا جاتا ہوں ۱۲ منہ [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حال کی خبر کر دی ۱۲ منہ [3] روپیہ دے کر یا اور کسی تجویز سے یا معاوضہ سے ۱۲ منہ [4] ابو موسیٰ کی حدیث خود امام بخاری نے باب الاطعمہ اور باب النکاح میں وصل کی ۱۲ منہ

جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُكُّوا الْعَانِيْ يَعْنِي الْاَسِيْرَ وَاَطْعِمُوا الْجَآئِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ۔

۲۹۲۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ اَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رضؓ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رضؓ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْئٌ مِّنَ الْوَحْيِ اِلَّا مَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا اَعْلَمُهُ اِلَّا فَهْمًا يُّؤْتِيْهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِي الْقُرْاٰنِ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَّا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

بَابُ ۲۱۵ فِدَآءِ الْمُشْرِكِيْنَ.

۲۹۲۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْاَنْصَارِ

منصور بن معتمر سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلمان) قیدی کو چھڑاؤ اور بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیمار کی بیمار پرسی کرو (پوچھنے کو جاؤ)

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے مطرف بن طریف نے ان سے عامر شعبی نے بیان کیا انہوں نے ابو جحیفہ (وہب بن عبداللہ) سے انہوں نے کہا میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا کیا تم لوگوں یعنی اہل بیت کے پاس قرآن کے سوا اور بھی کچھ وحی کی باتیں ہیں (جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر نہیں کیا[1] انہوں نے کہا قسم اس کی جس نے دانہ چیر کر اگایا اور جان کو بنایا مجھے تو کوئی ایسی وحی معلوم نہیں (جو قرآن میں نہ ہو) البتہ سمجھ ایک دوسری چیز ہے جو اللہ کسی بندے کو قرآن میں عطا فرمائے (قرآن سے طرح طرح کے مطالب نکالے) یا جو اس ورق میں ہے میں نے پوچھا اس ورق میں کیا لکھا ہے انہوں نے کہا دیت کے احکام اور قیدی کا چھڑانا اور مسلمان کا کافر کے بدلے نہ مارا جانا[2]

باب مشرکوں سے فدیہ لینا

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل ابراہیم نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا انصار کے کچھ لوگوں نے (ان کا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض

[1] یہ حدیث اوپر بھی گزر چکی ہے اس سے ان شیعہ لوگوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں معاذ اللہ قرآن کی اور بہت سی آیتیں تھیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام نہیں کیا بلکہ خاص حضرت علیؓ اور اپنے اہل بیت کو بتلایا یہ صریح جھوٹ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اکیلے بے یار و مددگار مشرکوں میں پھنسے ہوئے تھے اس وقت تو آپ نے کوئی بات چھپائی ہی نہیں اللہ کا پیغام بے خوف و خطر سنا دیا جن میں مشرکین کی اور ان کے معبودوں کی کھلی کھلی برائیاں تھیں پھر جب صدہا صحابہ آپ کے جان نثار اور فدائی موجود تھے آپ کو کسی کا کچھ بھی ڈر نہ تھا آپ اللہ کا پیغام کیسے چھپا کر رکھتے اب رہیں وہ روایتیں جو شیعہ اپنی کتابوں میں اہل بیت علیہم السلام سے نقل کرتے ہیں تو ان میں اکثر جھوٹ اور غلط اور بناوٹی ہوئی ہیں ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے قسطلانی نے کہا جمہور علماء اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے گا اور صحیح حدیثوں سے یہی ثابت ہے لیکن امام ابو حنیفہ نے ایک ضعیف روایت سے جس کو دار قطنی نے نکالا یہ کہا ہے کہ مسلمان ذمی کافر کے بدلے قتل کیا جائے گا ۱۲ منہ

اِسْتَاذَنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ فَقَالَ لَا تَدَعُوْنَ مِنْهَا دِرْهَمًا وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَجَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْطِنِيْ فَإِنِّيْ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا فَقَالَ خُذْ فَأَعْطَاهُ فِيْ ثَوْبِهِ

کیا یا رسول اللہ آپ اجازت دیجئے تو ہم اپنے بھانجے[1] عباس بن عبدالمطلب کو ان کا فدیہ معاف کر دیں آپ نے فرمایا نہیں ایک روپیہ بھی نہ چھوڑو[2] اور ابراہیم بن طہمان نے[3] عبدالعزیز بن صہیب سے روایت کی انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بحرین سے (جو عمان اور بصرے کے درمیان ایک شہر ہے) تحصیل کا روپیہ آیا اس وقت حضرت عباس آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مجھ کو بھی دلوایئے میں نے اپنا فدیہ دیا اور (اپنے بھتیجے) عقیل کا آپ نے فرمایا لیو اُن کے کپڑے میں روپیہ ڈال دیئے۔

۲۹۵ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ وَكَانَ جَاءَ فِيْ أُسَارَى بَدْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ۔

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن جبیر سے انہوں نے اپنے باپ جبیر بن مطعمؓ سے وہ (جب کافر تھے) بدر کے قیدیوں کو چھڑانے کے[4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہتے تھے میں نے سنا آپ نے مغرب کی نماز میں سورہ والطور پڑھی۔

بَابُ[۲۱۶] الْحَرْبِيِّ إِذَا دَخَلَ دَارَ الْإِسْلَامِ بِغَيْرِ أَمَانٍ۔

باب اگر حربی کافر مسلمانوں کے ملک میں بے امان لئے چلا آئے (تو اس کا مار ڈالنا درست ہے)

۲۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ فَقَتَلَهُ فَنَفَّلَهُ سَلَبَهُ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالعمیس (عتبہ بن عبداللہ) نے انہوں نے ایاس بن سلمہ بن اکوعؓ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا مشرکوں کا ایک جاسوس[5] سفر میں آپ کے پاس آگیا اور آپ کے اصحاب کے پاس بیٹھ کر باتیں کرتا رہا پھر کھسک گیا (چل دیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو ڈھونڈ کر مار ڈالو سلمہ نے اس کو قتل کیا آپ نے انہی کو اس کا سامان دلایا۔

[1] حضرت عباسؓ انصار کے بھانجے نہ تھے ان کی والدہ نتیلہ انصاری نہ تھیں بلکہ حضرت عباسؓ کے والد عبدالمطلب انصار کے بھانجے تھے کیوں کہ ان کی ماں سلمیٰ بنی نجار میں سے تھیں جب باپ بھانجے ہوئے تو ان کے بیٹے کو بھی بھانجا کہہ دیا ۱۲ منہ [2] پورا فدیہ تو آپ جانتے تھے حضرت عباسؓ مالدار ہیں اور مسلمان اس وقت مال کی بہت احتیاج رکھتے تھے تو اپنے چچا کی بھی آپ نے کوئی رعایت نہیں کی مسلمانوں نے کہا بھی جب بھی آپ نے نہ مانا عدالت اور تقویٰ اس کا نام ہے ۱۲ منہ [3] ابراہیم بن طہمان کی یہ روایت ابواب المساجد میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [4] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [5] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

بَابٌ ۲۱۷ يُقَاتَلُ عَنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَلَا يُسْتَرَقُّونَ.

۲۹۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاقَتَهُمْ.

باب ذمی کافروں کو بچانے کے لئے لڑنا ان کا غلام لونڈی نہ بنانا[1]

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمن سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے (مرتے وقت) یہ کہا کہ میرے بعد جو خلیفہ ہو میں اس کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذمہ پورا کرے ذمی کافر سے جو عہد ہوا ہے وہ وفا کرے اور ان کو بچانے کے لئے (دوسرے کافروں سے) لڑے اور ان کو طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دے (جتنا ہو سکے اتنا ہی جزیہ لے)

بَابٌ ۲۱۸ جَوَائِزُ الْوَفْدِ

بَابُ هَلْ يُسْتَشْفَعُ إِلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ وَمُعَامَلَتِهِمْ.

باب جو کافر دوسرے ملکوں سے (ایلچی بن کر[2]) آئیں ان سے سلوک کرنا باب ذمیوں کی سفارش اور ان سے کیسا معاملہ کیا جائے

۲۹۸- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّهُ قَالَ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى خَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصْبَاءَ فَقَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عُیَینہ نے انہوں نے سلیمان احول سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جمعرات کا دن ہائے جمعرات کا دن پھر رونے لگے اتنا روئے کہ آنسوؤں سے زمین کی کنکریاں رنگ گئیں اس کے بعد کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری جمعرات کے دن سخت ہو گئی آپ نے (جو صحابہ)

---

[1] ذمی وہ کافر جو مسلمان کی امان میں رہتے ہیں ان کو جزیہ دیتے ہیں ایسے کافروں کی جان و مال کی حفاظت مسلمانوں کے ذمہ ہے البتہ اگر عہد توڑ ڈالیں اور مسلمانوں کو دغا دیں تب توان کو مارنا ان کا لونڈی غلام بنانا درست ہے ۱۲ منہ

[2] ان کو وفد کہتے ہیں یعنی وہ جماعت جو اپنے ملک والوں کی طرف سے بطور سفارت کے آتی ہے اس باب میں امام بخاری نے کوئی حدیث بیان نہیں کی بعضے نسخوں میں یہ باب مؤخر اور باب ہل یستشفع الی اہل الذمۃ مقدم ہے اور یہی زیادہ مناسب ہے کیونکہ ابن عباسؓ کی حدیث اس باب کے مطابق ہے اور باب ہل یستشفع سے اس کی مطابقت مشکل ہے میں کہتا ہوں امام بخاری نے ان دونوں باب کے لئے ابن عباسؓ کی حدیث بیان کی وفد کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے کا تو اس میں صاف ذکر ہے اب ذمیوں کی سفارش تو اس کی نفی امام بخاری نے آپ کے اس فرمانے سے نکالی کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب کے باہر کر دینا معلوم ہوا ان کی سفارش نہ سننا چاہیئے اور ان کے ساتھ جو معاملہ آپ نے کیا یعنی اخراج اس کا بھی اس حدیث میں ذکر ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ الْخَمِيسَ فَقَالَ ائْتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوا هَجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ وَأَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَنَسِيتُ الثَّالِثَةَ وَقَالَ يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَأَلْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَقَالَ مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ وَالْيَمَامَةُ وَالْيَمَنُ وَقَالَ يَعْقُوبُ وَالْعَرْجُ أَوَّلُ تِهَامَةَ

حجرہ شریف میں حاضر تھے آپؐ نے فرمایا لکھنے کا سامان لاؤ میں تم کو ایک کتاب لکھوا دوں (تم میرے بعد اس پر چلتے رہو تو) کبھی گمراہ نہ ہو یہ سُن کر صحابہ نے جھگڑا شروع کیا آپ نے فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھگڑا کرنا زیبا نہیں صحابہ کیا کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بیماری کی شدت سے) بَرّا رہے ہیں[1] آپ نے فرمایا چلو مجھ کو نہ چھیڑو میں جس حال میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو تم کرانا چاہتے ہو آخر آپ نے مرتے وقت تین باتوں کی وصیت کی ایک یہ کہ مشرکوں کو (سارے) عرب کے جزیرے سے نکال دینا[2] دوسرے جو جماعتیں پیغام لیکر آئیں اُن سے ایسا ہی سلوک کرتے رہنا جیسے میں کرتا رہا (ان کی خاطرداری ضیافت وغیرہ) راوی کہتا ہے تیسری بات میں بھول گیا[3] یعقوب بن محمد زہری نے کہا[4] میں مغیرہ بن عبدالرحمن سے عرب کے ملک کو پوچھا انہوں نے کہا مکہ مدینہ یمامہ یمن اور یعقوب نے یہ بھی کہا کہ تہامہ (یعنی مدینہ کا علاقہ) عرج سے شروع ہوتا ہے۔[5]

بَابُ التَّجَمُّلِ لِلْوُفُودِ۔ (باب ۲۱۹)

باب جب باہر کی سفارتیں آئیں تو حاکم کا آراستہ ہونا

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے

[1] ہجر کے معنی یہی ہیں کہ بیماری میں بیہودہ کلام نکال رہے ہیں مگر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شان کے لائق نہیں آپ بیماری غیر بیماری ہر حال میں جھٹے تک ہذیان اور بیہودہ گوئی سے محفوظ تھے بعضی روایتوں میں ہجرا استفہموہ ہے یعنی کیا پیغمبر صاحب کی باتیں ہذیان ہیں آپ سے اچھی طرح پوچھ لو گویا ان لوگوں کا کلام ہے جو کہتے تھے کتاب لکھی جانا چاہیئے انہوں نے مخالفین سے یہ کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام بیماری کا ہذیان جانتے ہو یہ غلط ہے بعضوں نے کہا یہ کلام حضرت عمرؓ نے کہا تھا اور قرینہ بھی یہی ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا ہو وہ کتاب لکھی جانے کے مخالف تھے اس صورت میں ہجر کے معنی یہ ہونگے کہ کیا آپ دنیا کو چھوڑنے والے ہیں آپ وفات پاجائیں گے حضرت عمرؓ کو گھبراہٹ اور رنج میں یہ خیال سما گیا تھا کہ آپ کو موت نہیں آسکتی اس حالت میں کتاب لکھنے کی کیا ضرورت ہے قسطلانی نے کہا ظاہر یہ ہے کہ آپ حضرت ابو بکرؓ کی خلافت لکھوانا چاہتے تھے جیسے امام مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا تو اپنے باپ اور بھائی کو بلا بھیج میں ڈرتا ہوں کہیں کوئی اور خلافت کی آرزو کرے اور اللہ اور مسلمان سوا ابو بکرؓ کے اور کسی کی خلافت نہیں مانتے ۱۲ منہ [2] عرب میں کہیں مشرک نہ رہنے پائیں دوسری روایت میں یوں ہے عرب میں دو دین نہ رہیں عرب کا ملک طول میں عدن سے عراق تک اور عرض میں جدہ سے شام تک ہے اور اس کو جزیرہ اس لئے فرمایا کہ تین طرف سے سمندر اس کو گھیرے ہوئے ہے یہ وصیت حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں پوری کی اور کافروں کو عرب کے ملک سے نکال باہر کیا مگر افسوس ہے کہ تیرھویں صدی ہجری میں پھر نصاریٰ نے غلبہ کیا اور اب وہ عرب کے کئی شہروں پر حکومت کر رہے ہیں جیسے عدن عراق وغیرہ امام شافعی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ کافر ذمی ہو یا حربی مکہ اور مدینہ اور یمامہ میں نہ رہنے پائے اسی طرح مکہ کے حرم یا مسجد حرام میں بھی کافر کو نہ گھسنے دیا جائے مگر کسی ضرورت سے وہاں کافر جائے جیسے سفارت یا صلح وغیرہ کیلئے تو چار دن سے زیادہ نہ ٹھہرے اور امام ابو حنیفہ نے کافر کا حرم میں داخل ہونا جائز رکھا ہے عینی نے کہا مسجد حرام میں بھی ذمی کا داخل ہونا ان کے نزدیک درست ہے ۱۲ منہ [3] وہ یہ تھی کہ اسامہ کے لشکر کو روانہ کر دینا یا یہ کہ میری قبر کو بت نہ بنانا ۱۲ منہ [4] اس کو اسمٰعیل قاضی نے احکام میں وصل کیا ۱۲ منہ [5] عرج ایک بستی کا نام ہے مدینہ سے ۷۸ میل پر ۱۲ منہ

اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض قَالَ وَجَدَ عُمَرُ حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَلِلْوُفُودِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ فَقَالَ تَبِيعُهَا أَوْ تُصِيبُ بِهَا بَعْضَ حَاجَتِكَ.

بَابٌ ۲۲۰ كَيْفَ يُعْرَضُ الْإِسْلَامُ عَلَى الصَّبِيِّ.

۳۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ صَيَّادٍ يَحْتَلِمُ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ

عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا حضرت عمرؓ نے ایک سنگین ریشمی جوڑا (چادر اور تہبند) بازار میں بکتے دیکھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ یہ خرید لیجئے اور عید میں اور جب باہر کی سفارتیں آتی ہیں آپ ان کو پہن کر زیب دیا کیجئے[لہ] آپ نے فرمایا یہ تو اس کا لباس ہے جسکا آخرت میں کوئی حصہ نہیں یا یہ وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں چند روز جب تک اللہ کو منظور تھا حضرت عمرؓ خاموش رہے پھر ایسا ہوا کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی قبا حضرت عمرؓ کو (تحفہ) بھیجی وہ اس کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو فرمایا تھا یہ اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں یا یہ وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر آپ نے یہ قبا مجھ کو کیسے بھیجی آپ نے فرمایا اس لئے بھیجی کہ تو اس کو بیچ دے اور قیمت اپنے کام میں لائے (یا یوں فرمایا تو اس کو اپنے کسی کام میں لائے)

باب بچے سے کیونکر کہیں مسلمان ہو جا

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ چند اصحاب سمیت (جو دس سے کم تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ابن صیاد کی طرف گئے دیکھا تو وہ بنی مغالہ (انصار کا ایک قبیلہ ہے) کے محلوں پاس بچوں میں کھیل رہا ہے ان دنوں ابن صیاد (جوان نہیں ہوا تھا) جوانی کے قریب تھا اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کی خبر ہی نہیں ہوئی کھیل میں دیوانہ تھا یہاں تک آپ نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا پھر آپ نے فرمایا (ابن صیاد) کیا تو

لہ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرٰى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَأْتِيَانِ النَّخْلَ الَّذِي فِيهِ ابْنُ صَيَّادٍ حَتّٰى إِذَا دَخَلَ النَّخْلَ طَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ ابْنَ صَيَّادٍ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ

اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں [۱] اس نے آپ کی طرف دیکھا اور (سوچ کر) کہا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھ لوگوں (یعنی عرب لوگوں) کے پیغمبر ہیں پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپ اس کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں آپ نے فرمایا میں اللہ اور اس کے سب پیغمبروں پر ایمان لایا [۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا سچ کہہ تجھے کیا دکھائی دیتا ہے اس نے کہا میرے پاس سچی اور جھوٹی دونوں قسم کی خبریں آتی ہیں آپ نے فرمایا تو پھر سب کا سب گڈمڈ ہو گیا (جیسے کاہن ہوتے ہیں ایک سچ تو سو جھوٹ) آپ نے فرمایا اچھا جب جانے بتلا (میرے دل میں) کون سی بات ہے جو میں نے تیرے لئے چھپائی ہے ابن صیاد نے کہا دخ ہے [۳] آپ نے فرمایا دت پرے ہٹ تو اپنی بساط سے کہاں بڑھ سکتا ہے (بس کاہن اور شیطان کی معلومات اتنی ہی ہوتی ہیں) حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو اجازت دیجئے اس کی گردن ماردوں (آئندہ دجال کا ڈر نہ رہے) آپ نے فرمایا کیا فائدہ اگر یہ واقعی دجال ہے تب تو تو اسکو مار ہی نہیں سکے گا اور جو دجال نہیں ہے تو اس کا ناحق خون کرنا تجھے حق میں اچھا نہیں [۴] دوسری روایت میں ابن عمرؓ سے اسی سند سے) یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب دونوں ان درختوں میں گئے جہاں ابن صیاد تھا جب آپ وہاں پہنچے تو کھجور کی شاخوں کی آڑ میں چلنے لگے آپ کو یہ منظور تھا کہ ابن صیاد کو کچھ دھوکہ دے کر اس

[۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلا کہ بچہ سے اس طرح پوچھ سکتے ہیں اگر وہ قبول کرے تو اس کا اسلام صحیح ہوگا ۱۲ منہ [۲] سبحان اللہ کلام الملوک ملوک الکلام آپ کو ابن صیاد سے چند باتیں کرنا منظور تھیں آپ نے یہ خیال کیا کہ اگر میں یہ کہہ دوں کہ تو جھوٹا ہے رسول اللہ کہاں سے ہوا تو شاید وہ چڑھ جاتے اور اور ہمارا مقصد پورا نہ ہو اس لئے ایسا عمدہ جواب دیا کہ ابن صیاد چڑا بھی نہیں اور اس کی پیغمبری کا انکار بھی نکل آیا گو صاف طور سے انکار نہیں ہے ۱۲ منہ [۳] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کا تصور کیا یَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ تو ابن صیاد سے ساری آیت تو نہ بتلائی گئی دخان کے لفظ میں سے اس نے صرف دخ بتلایا جیسے شیطانوں کی عادت ہوتی ہے سنی سنائی ایک آدھ بات لے مرتے ہیں بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی بات پر شیطان کا مطلع ہو جانا خلاف قیاس ہے تو شاید آپ نے یہ آیت لکھوا کر ہاتھ میں چھپائی ہوگی ۱۲ منہ [۴] حالانکہ ابن صیاد نے نبوت کا دعوےٰ کیا تھا اور اس وجہ سے وہ قتل ہو سکتا تھا مگر چونکہ وہ اس وقت نابالغ تھا دوسرے اس نے صراحتاً نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ آپ میری نبوت کی گواہی دیتے ہیں یا نہیں اس لئے آپ نے اس کے قتل کا حکم نہیں دیا ۱۲ منہ

فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْزَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهُ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ وَقَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ۔

کی کچھ باتیں سن لیں وہ آپ کو نہ دیکھے ابن صیاد اپنے بچھونے پر ایک کمبل اوڑھے لیٹا تھا کچھ گنگنا رہا تھا اس کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا کہ آپ شاخوں کی آڑ میں چھپ کر آ رہے ہیں ایک بارگی پکار اٹھی ارے صاف یہ ابن صیاد کا نام تھا وہ فوراً اٹھ بیٹھا آپ نے فرمایا اگر اس کی ماں نہ بولتی تو وہ اپنا حال کھولتا اور سالم بن عبداللہ بن عمر سے (اسی سند سے) روایت ہے انہوں نے کہا ابن عمرؓ نے کہا بعد اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے پہلے اللہ کی جیسے چاہیے ویسی تعریف کی پھر دجال کا ذکر کیا فرمایا میں تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور کوئی پیغمبر ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہاں تک کہ حضرت نوحؑ نے بھی ڈرایا تھا مگر میں تم کو ایسی نشانی بتلاتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو نہیں بتلائی وہ (مردود) کانا ہوگا اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے[۱]

بَابُ ۲۲۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُودِ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا قَالَهُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہودیوں سے یہ فرمانا مسلمان ہو جاؤ تم (جزیہ اور آخرت کے عذاب سے) بچے رہو گے

یہ سعید مقبری نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے[۲]

---

[۱] کیونکہ کانا ہونا عیب ہے اور پروردگار ہر عیب سے پاک ہے وہ تو تمام ہنروں اور خوبیوں اور کمالات کا مجموعہ ہے یہ تو بڑے دجال کا ذکر ہے جو قیامت کے قریب آئیگا اور بہت لوگوں کو گمراہ کریگا اللہ تعالی اسکے فتنے سے محفوظ رکھے حدیث میں ہے جو دجال کا نکلنا سنے وہ اس سے دور رہے ایک حدیث میں ہے میرے بعد تیس شخص جھوٹے دجال پیدا ہونگے ہر ایک یہ گمان کریگا کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں ہمارے زمانہ میں دجال کے پینتیس خیمہ کئی شخص ظاہر ہو چکے ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا صدہا مسلمان انکے فریب میں آ گئے اور بہت سے آ گئے ہیں الا اصحاب حدیث جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف کو ہر نزاع میں فیصل بناتے ہیں وہ انکے دام میں نہ آ سکتے ہیں نہ آئیں گے ان پینتیس خیموں میں ایک شخص علی گڑھ میں ظاہر ہوا جس نے بہشت دوزخ فرشتوں سب کا انکار کیا پیغمبروں کے معجزوں کو شعبدہ اور طلسم قرار دیا قرآن کی آیتوں کی ایسی تفسیر کی جو صحابہ اور تابعین کے خلاف اہل الحاد اور باطنیہ کے طور پر ایک شخص دلی میں پیدا ہوا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت لکھی اور ساری سیرت میں ایک معجزے کا بھی ذکر نہیں کیا شروع میں لکھتا ہے کہ قرآن کو اللہ کا کلام سمجھو یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بنایا ہوا سمجھو اسکے احکام پر عمل کرو معاذ اللہ ایک شخص قادیان میں نکلا وہ یہ دعوی کرتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور مہدی موعود اب حضرت عیسیٰ دنیا میں نہیں آئیں گے حدیث میں جن عیسیٰ کا آنا مذکور ہے اس سے مراد میں ہوں کہتا ہے مجھ پر وحی آتی ہے ایک عبداللہ چکڑالوی نکلا ہے وہ کہتا ہے حدیث کوئی قابل اعتبار نہیں بس قرآن ہی سمجھو جو ثابت ہے اس پر عمل کرنا چاہیے اس نے ایک نئی طرح کی نماز بھی نکالی ہے ایک شخص حیدر آباد میں ہے جو کہتا ہے کہ عذاب قبر وغیرہ کوئی چیز نہیں اور مومن دوزخ میں جائیگا نہیں اور عذاب قبر کی حدیثیں لائق اعتبار نہیں ایک اور شخص بعینہ خارجیوں کے حلیہ پر جو حدیث میں مذکور ہے سر گھٹا ہوا بڑی داڑھی توند نکلی یہ کہتا ہے کہ قرآن یا حدیث کا ترجمہ کرنا حرام اور ناجائز ہے جب اس سے پوچھا کہ تو آخر قرآن اور حدیث اپنے شاگردوں کو جو ہندی ہیں کس طرح پڑھاتا ہے کیا عربی زبان ہی میں ان سے گفتگو کرتا ہے یا ترجمہ کرتا ہے تو لاجواب ہو گیا ایک اور شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن اور حدیث کے ترجمے پڑھنا اور ان پر عمل کرنا جائز نہیں اس سے آدمی غیر مقلد ہو جاتا ہے سب لوگوں کو ہدایہ در مختار کنز وغیرہ فقہ کی کتابیں پڑھنا چاہیے اور ابو حنیفہؒ کے قول کے خلاف حدیث یا آیت ملے جب بھی ہم ابو حنیفہ کے قول پر چلیں گے وہ ہم سے زیادہ قرآن اور حدیث جانتے انہوں نے جب اس آیت یا حدیث پر عمل نہیں کیا تو ضرور کوئی وجہ ہوگی مسلمانو! ہوشیار رہو یہ سب گو دجال کے پینتیس خیمہ میں قرآن اور صحیح بخاری شریف کو رات دن دیکھو اور ان پینتیس خیموں کی بات نہ سنو ایک اور شخص انہیں یہ کہتا ہے کہ شریعت تو عام لوگوں کے واسطے ہے جو لوگ خدا رس سمجھاتے ہیں انکو شریعت پر چلنے کی ضرورت نہیں ایک اور شخص یہ کہتا ہے کہ ہر چیز خدا ہے اور عابد اور معبود خدا اور بندے میں کوئی فرق نہیں معاذ اللہ یہ سب دجالی فرقے ہیں خدا انکی شر سے محفوظ رکھے ۱۲ منہ

[۲] یہ حدیث آگے باب الجزیہ میں موصولاً مذکور ہوگی ۱۲ منہ

بَابٌ ۲۲۴ إِذَا أَسْلَمَ قَوْمٌ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَلَهُمْ مَالٌ وَأَرَضُونَ فَهِيَ لَهُمْ.

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ الْمُحَصَّبِ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ وَذٰلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يُبَايِعُوهُمْ وَلَا يُؤْوُوهُمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِي.

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَهُ يُدْعَى هُنَيًّا عَلَى الْحِمَى فَقَالَ يَا هُنَيُّ اضْمُمْ جَنَاحَكَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ وَأَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ وَإِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنِ عَوْفٍ وَنَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ

باب اگر کچھ کافر دار الحرب ہی میں رہ کر مسلمان ہو جائیں تو ان کی جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ انہی کو ملے گی [1]

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے امام علی بن حسین سے انہوں عمرو بن عثمان بن عفان سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا میں نے حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کل آپ (مکہ میں پہنچ کر) کہاں اتریں گے آپ نے فرمایا اجی عقیل نے کوئی مکان ہمارے لئے چھوڑا بھی ہے (کوئی نہیں چھوڑا سب بیچ کر چلگئے) پھر فرمایا ہم کل بنی کنانہ کے خیف یعنی محصب میں اتریں گے جہاں پر قریش کے لوگوں نے کفر کی باتوں پر قسم کھائی تھی ہوا یہ کہ بنی کنانہ اور قریش نے مل کر حلف سے یہ عہد کیا کہ بنی ہاشم کے ہاتھ نہ خرید و فروخت کریں گے نہ ان کو اپنے گھروں میں آنے دیں گے (جب تک وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالے نہ کر دیں) زہری نے کہا خیف کہتے ہیں وادی (یعنی نالہ یا ٹیلہ) کو

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے ایک غلام کو جس کو ہنیا کہتے تھے سرکاری رمنے پر مقرر کیا اور اس سے فرمایا ہنیا مسلمانوں سے اپنے ہاتھ روکے رہنا ان پر ظلم نہ کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا کیونکہ مظلوم کی دعا قبول ہو جاتی ہے اور اس رمنے میں اس کو چرانے دے (جو بیچارہ) تھوڑی سی اونٹنیاں یا تھوڑی سی بکریاں رکھتا ہو (غریب ہو) اور عبدالرحمٰن بن عوف اور (عثمان بن عفان کے

---

[1] یہ باب لاکر امام بخاری نے حنفیہ کا رد کیا وہ کہتے ہیں اگر حربی کافر مسلمان ہو کر دار الحرب میں رہے پھر مسلمان اس ملک کو فتح کریں تو جائیداد غیر منقولہ یعنی زمین باغ وغیرہ اس کو نہ ملے گی سب مسلمانوں کا ملک ہو جائے گا ۱۲ منہ [2] ہوا یہ تھا کہ ابو طالب عبدالمطلب کے بڑے بیٹے تھے ان کی وفات کے بعد جاہلیت کی رسم کے موافق کل ملوک املاک پر ابو طالب نے قبضہ کر لیا جب ابو طالب مرے تو ان کے انتقال کے کچھ دن بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ تو مدینہ منورہ ہجرت کر آئے عقیل اس وقت ایمان نہ لائے تھے وہ مکہ میں رہے انہوں نے تمام مکانات بیچ کر اس کا روپیہ خوب اڑایا اس حدیث سے باب کا مطلب امام بخاری نے اس طرح نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح ہونے کے بعد بھی ان مکانوں اور جائیداد کی بیع قائم رکھی اور عقیل کی ملکیت تسلیم کر لی تو جب عقیل کے تصرفات اسلام سے پہلے نافذ ہوئے تو اسلام کے بعد بطریق اولیٰ نافذ رہیں گے ۱۲ منہ

فَإِنَّهُمَا إِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَرْجِعَا إِلَى نَخْلٍ وَزَرْعٍ وَإِنَّ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ إِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَأْتِنِي بِبَنِيهِ فَيَقُولُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَتَارِكُهُمْ أَنَا لَا أَبَا لَكَ فَالْمَاءُ وَالْكَلَأُ أَيْسَرُ عَلَيَّ مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَايْمُ اللهِ إِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ أَنِّي قَدْ ظَلَمْتُهُمْ إِنَّهَا لَبِلَادُهُمْ فَقَاتَلُوا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَسْلَمُوا عَلَيْهَا فِي الْإِسْلَامِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا الْمَالُ الَّذِي أَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللهِ مَا حَمَيْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ بِلَادِهِمْ شِبْرًا۔

جانوروں کو نہ چرنے دے لہ تو غیران کے جانور اگر تباہ بھی ہو جائیں تو دوسری جائیداد ہے، باغات زراعت اس سے کام چلا سکتے ہیں اور تھوڑی اونٹنیاں اور تھوڑی بکریاں والے ان کے جانور تباہ ہو جائیں گے تو اپنے بال بچے میرے پاس لائیں گے کہیں گے امیر المومنین امیر المومنین (ان کو پالو) تیرا باپ نہ تھا ۲ے کیا میں ان کو چھوڑ دوں گا دو مرتے رہیں ابھی پانی گھانس دینا مجھ پر سہل ہے چاندی سونا دینے سے ۳ے خدا کی قسم یہ جانوروالے سمجھتے ہیں کہ میں نے رمنہ محفوظ کر کے ان پر ظلم کیا ہے شہران کے ملک ان کا (زمین ان کی جاہلیت کے زمانہ میں وہ اس پر لڑتے رہے اسلام کے زمانہ میں وہ اس پر لڑتے رہے اسلام کے زمانہ میں بھی انہی کی رہی بیشک اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر جہاد کے جانور نہ ہوتے جن پر میں مجاہدین کو سوار کرتا ہوں تو میں بالشت برابر زمین ان کی محفوظ نہ کرتا ۴ے

بَابُ كِتَابَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ

باب لوگوں کی اسم نویسی کرنا

۳۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِي مَنْ تَلَفَّظَ بِالْإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ فَكَتَبْنَا لَهُ أَلْفًا وَخَمْسَمِائَةِ رَجُلٍ فَقُلْنَا نَخَافُ وَنَحْنُ أَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا ابْتُلِينَا حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي وَحْدَهُ وَهُوَ خَائِفٌ۔

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں جس جس نے اسلام کا کلمہ پڑھا ہو اس کا نام لکھو حذیفہ کہتے ہیں ہم نے ان کے نام لکھے ۱ے تو ایک ہزار پانسو مرد ہوئے اس وقت ہم کہنے لگے اب ہم کو کیا ڈر ہے ہم ایک ہزار پانسو ہیں حذیفہؓ نے کہا یا ایک زمانہ یہ ہے ہم اپنے تئیں دیکھتے ہیں بلا میں گرفتار ہیں ہم میں کوئی ڈرتے ڈرتے اکیلے نماز پڑھ لیتا ہے ۵ے

لہ یہ دونوں صاحب مالدار تھے حضرت عمرؓ کا مطلب یہ ہے کہ انکے جانوروں کو مقدم نہ کر بلکہ غریبوں کے جانوروں کو پہلے چرنے دے ۱۲ منہ ۲ے یہ محاورہ عرب کا خفگی کے وقت کہتے ہیں لا ابالک ۱۲ منہ ۳ے بلکہ جیسے پہلے کوئی رمنہ سرکار کیطرف سے محفوظ نہ تھا ویسے ہی اب رہنے باب کا ترجمہ اس سے نکلتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے زمین کی نسبت فرمایا کہ اسلام کی حالت میں بھی انہی کی رہی تو معلوم ہوا کہ کافر کی جائیداد غیر منقولہ بھی اسلام لانے کے بعد اسی کے ملک میں رہتی ہے گو وہ کافر دار الحرب میں ہے ۱۲ منہ ۴ے کہتے ہیں یہ اسم نویسی جنگ احد کیوقت کی گئی یا جنگ خندق کیوقت یا صلح حدیبیہ میں ۱۲ منہ ۵ے حذیفہؓ کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تو ہم ڈیڑھ ہزار کا شمار پورے ہونے پر بے ڈر ہو گئے تھے اور اب ہزاروں لاکھوں مسلمان موجود ہیں پر حق بات کہتے ہوئے ڈرتے ہیں کوئی کوئی تو ڈر کے مارے اپنی نماز اکیلے پڑھ لیتا ہے اور منہ سے کچھ نہیں نکال سکتا یہ حذیفہؓ نے اس زمانہ میں کہا جب ولید بن عقبہ حضرت عثمان کیطرف سے کوفہ کا حاکم تھا اور نماز میں اتنی دیر کرتا کہ معاذ اللہ آخر بعض متقی لوگ اول وقت اکیلے نماز پڑھ لیتے پھر جماعت میں بھی اسکے ڈر سے شریک ہو جاتے یہ نہ کر سکتے کہ ولید کو تنبیہ کریں اسکو اول وقت نماز پڑھنے کیلئے مجبور کریں خیر ولید کا زمانہ تو پھر غنیمت تھا وہ اخیر ہی وقت سہی نماز کیلئے آتا تو تھا ہمارے زمانہ میں تو ماشاء اللہ مسلمانوں کے بعضے بادشاہ اور رئیس ساری عمر میں نماز کا نام نہیں لیتے البتہ انکے مرنے پر جنازے کی نماز تو ان پر ادا کیجاتی ہے اور پھر لطف یہ ہے کہ اسی قسم کی ناہنجار اور بد دین بادشاہوں کو مسلمان مزے مزے سے ظل اللہ اور ظل سبحانی اور خلیفہ رحمانی پکارتے ہیں خاک پڑے ایسی خوشامد اور دروغ گوئی پر ۱۲ منہ ۶ے یعنی جب انکے جانور مر جائیں گے تو بیت المال سے نقد روپیہ دینا ہو گا ۱۲ منہ

۳۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ فَوَجَدْنَاهُمْ خَمْسَمِائَةٍ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ مَا بَيْنَ سِتِّمِائَةٍ إِلَى سَبْعِمِائَةٍ۔

۳۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَأَتِي حَاجَّةٌ قَالَ ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ۔

بَابُ ۲۲۲ إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ۔

۳۰۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
۳۰۷- وَحَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ۔ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الَّذِي قُلْتَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيدًا وَقَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّارِ قَالَ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ أَنْ يَرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے اعمش سے پھر یہی حدیث نقل کی اس میں یہ ہے کہ پانسو مرد ہوئے ابومعاویہ کی روایت میں یوں ہے کہ چھ سو سے سات سو تک [1]

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابومعبد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ میرا نام فلاں فلاں [2] جہاد میں جانے کے لئے لکھا گیا ہے لیکن میری جورو حج کو جارہی ہے (آپ کیا فرماتے ہیں) آپ نے فرمایا تو لوٹ جا اپنی جورو کے ساتھ (پہلے) حج کر

باب کبھی گناہ گار آدمی سے اللہ دین کی مدد کراتا ہے [3]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری سند اور مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرتؐ کے ساتھ موجود تھے [4] آپ نے ایک شخص (نام نامعلوم) کے حق میں جو بظاہر اسلام کا دعویٰ کرتا تھا فرمایا یہ دوزخی ہے جب لڑائی کا سامنا ہوا تو یہ شخص خوب لڑا اور زخمی ہوگیا لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ جس کو آپ نے دوزخی فرمایا تھا وہ تو آج خوب لڑا اور مر بھی گیا آپ نے فرمایا چلو فی النار والسقر ہوا اس پر بعضے لوگوں کو شک پیدا ہونے کو تھی [5] وہ انہی باتوں میں مصروف تھے اتنے میں یہ خبر آئی کہ وہ مرا نہیں بلکہ سخت زخمی ہوگیا تھا رات

---

[1] معاویہ کی روایت کو امام مسلم اور امام احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نکالا ۱۲ منہ [2] اس سے اسم نویسی کا جواز نکلا اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ [3] گنہگار سے یہاں کافر مراد ہے ۱۲ منہ [4] کہتے ہیں یہ واقعہ جنگ احد کا ہے اور اس شخص کا نام قزمان تھا جو ظاہر میں مسلمان پر دل میں منافق تھا مگر ابوہریرہؓ تو جنگ خیبر کے بعد مسلمان ہوئے وہ جنگ احد میں کیسے ساتھ ہو سکتے ہیں تو ضرور اور کوئی جہاد مراد ہوگا بعضوں نے کہا غزوہ خیبر مراد ہے مگر غزوہ خیبر میں بھی ابوہریرہؓ لڑائی ختم ہونے کے بعد آئے تھے ۱۲ منہ [5] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سچ فرماتے ہیں یا کیا یہ شیطان نے انکے دل میں وسوسہ ڈالا اور بظاہر یوں بہکایا کہ ایسا شخص جو اللہ کی راہ میں اسطرح لڑ کر مارا جائے کیونکر دوزخی ہو سکتا ہے ۱۲ منہ [6] اکتم بن ابی الجون نے ۱۲

عَلٰی ذٰلِكَ اِذْ قِيْلَ اِنَّهٗ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنْ بِهٖ جِرَاحًا شَدِيْدًا فَلَمَّا
كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّيْ
عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى بِالنَّاسِ اَنَّهٗ لَا
يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ

بَابُ ۲۲۵ مَنْ تَاَمَّرَ فِي الْحَرْبِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ اِذَا خَافَ الْعَدُوَّ۔

۳۰۸ - حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا
ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ
زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ
فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ
بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ عَلَيْهِ
وَمَا يَسُرُّنِيْ اَوْ قَالَ مَا يَسُرُّهُمْ عِنْدَنَا
وَقَالَ اِنَّ عَيْنَيْهِ لَتَذْرِفَانِ۔

بَابُ ۲۲۶ الْعَوْنِ بِالْمَدَدِ۔

۳۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

کو اس سے رہا نہ گیا زخموں کی تکلیف سے اس نے اپنے تئیں آپ مار لیا (خودکشی کی) یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی آپ نے فرمایا اللہ اکبر میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں پھر آپ نے بلال کو حکم دیا انہوں نے لوگوں میں منادی کی دیکھو بہشت میں وہی جائیگا جو مسلمان ہے اور (کبھی) اللہ اس دین کی گنہگار شخص سے مدد کرا دے گا ۔ؔ۱

باب دشمن کا ڈر ہو اور ضرورت کے وقت کوئی شخص فوج کی سرداری کرے امام سے اذن نہ لیوے تو جائز ہے

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم بن علیہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا اور فرمایا کہ (جنگ موتہ میں) سرداری کا جھنڈا زید بن حارثہ نے سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر جعفر بن ابی طالب نے سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے سنبھالا وہ بھی شہید ہوئے (ان تینوں کا حکم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے بعد دیگرے دے دیا تھا) پھر خالد بن ولید نے یہ جھنڈا سنبھالا حالانکہ ان کی سرداری کا حکم نہیں دیا گیا تھا (وہ آپ ہی ضرورت دیکھ کر سردار بن گئے) اللہ نے ان کو فتح دی اور یوں فرمایا مجھ کو یا جو لوگ شہید ہوئے ۔ؔ۲ ان کو یہ اچھا نہیں لگتا کہ وہ ہمارے پاس (دنیا میں) رہتے ۔ؔ۳ آپ یہ فرماتے جاتے تھے اور آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے ۔

باب کمکی فوج روانہ کرنا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے اور سہل

ۃ۱ یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ ہم مشرک سے مدد نہ لیں گے کیونکہ وہ خاص ہے ایک موقع سے اور جنگ حنین میں صفوان بن امیہ آپ کے ساتھ تھے وہ مشرک تھے دوسرے یہ کہ یہ شخص بظاہر تو مسلمان تھا مگر آپ کو وحی سے معلوم ہو گیا کہ یہ منافق ہے اور اس کا خاتمہ برا ہو گا ۱۲ منہ ۔ؔ۲ یہ راوی کی شک ہے ۱۲ منہ ۔ؔ۳ کیونکہ وہ بہشت کے مزے لوٹ رہے ہیں دنیا میں کیا خاک آرام تھا ۱۲ منہ

ابْنُ عَدِيٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ رِعْلٌ وَذَكْوَانُ وَعُصَيَّةُ وَبَنُو لِحْيَانَ فَزَعَمُوا أَنَّهُمْ قَدْ أَسْلَمُوا وَاسْتَمَدُّوهُ عَلَى قَوْمِهِمْ فَأَمَدَّهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُسَمِّيهِمُ الْقُرَّاءَ يَحْطِبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ فَانْطَلَقُوا بِهِمْ حَتَّى بَلَغُوا بِئْرَ مَعُونَةَ غَدَرُوا بِهِمْ وَقَتَلُوهُمْ فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لِحْيَانَ وَقَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّهُمْ قَرَءُوا بِهِمْ قُرْآنًا أَلَا بَلِّغُوا قَوْمَنَا بِأَنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا ثُمَّ رُفِعَ بَعْدَ ذَلِكَ۔

بن یوسف نے ان دونوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنی لحیان (قبیلے) کے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے کہا ہم مسلمان ہو گئے ہیں لیکن ہماری قوم کے لوگ کافر ہیں آپ ان کے مقابل ہم کو مدد دیجئے آپ نے (ان کی مدد اور تعلیم کے لئے) ستر انصاریوں کو بھیجا انس نے کہا ہم ان کو قاری کہا کرتے تھے (کیونکہ قرآن بہت پڑھا کرتے تھے) دن کو جنگل سے لکڑیاں لاتے (اور بیچ کر فقیروں کو کھلاتے) رات کو نماز پڑھتے رہتے خیر جب یہ لوگ قاریوں کو لے کر بیر معونہ پہنچے جو ایک مقام ہے مکہ اور عسفان کے درمیان تو ان سے دغا کی ان کو مار ڈالا [1] تو آپ ایک مہینہ تک (نماز میں) قنوت پڑھتے رہے رعل اور ذکوان اور بنی لحیان کے لئے بد دعا کرتے رہے قتادہ نے کہا [2]

ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا صحابہ ان لوگوں کے باب میں قرآن کی یہ آیت (ایک مدت تک) پڑھتے رہے ہم اپنے مالک سے مل گئے وہ ہم سے خوش ہم اس سے خوش پھر بعد اس کا پڑھنا موقوف ہو گیا۔

بَابُ ۲۲۷ مَنْ غَلَبَ الْعَدُوَّ فَأَقَامَ عَلَى عَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا۔

باب جو شخص دشمن پر غالب ہو کر ان کے ملک میں تین دن ٹھہرا رہے

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ظَهَرَ

ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا ہم سے انس بن مالک نے ابو طلحہ سے نقل کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ جب کسی قوم پر غالب ہوتے تو ان کے مقام میں

---

[1] کہتے ہیں یہ راوی کی غلطی ہے ان قاریوں کو عامر بن طفیل نے قتل کیا اس نے بنی سلیم کے آدمی ان پر جمع کئے اور رعل اور ذکوان اور بنی لحیان نے عاصم اور ان کے ساتھیوں کو قتل کیا خبیب کو بھیجا جس کا قصہ اوپر گزر چکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں واقعوں کی خبر شاید ایک ساتھ پہنچی اس لئے آپ نے دونوں پر بد دعا کی ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے اس کو بیان کیا اس لئے قتادہ کا سماع انس سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ

عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ تَابَعَهٗ مُعَاذٌ وَعَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تین رات ٹھہرتے۔ روح بن عبادہ کے ساتھ اس حدیث کو معاذ اور عبدالاعلیٰ نے بھی روایت کیا انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے ابوطلحہ سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابٌ ۲۲۸ مَنْ قَسَمَ الْغَنِيْمَةَ فِيْ غَزْوِهٖ وَسَفَرِهٖ۔

باب سفر میں اور جہاد میں لوٹ کا مال تقسیم کرنا

وَقَالَ رَافِعٌ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَاَصَبْنَا غَنَمًا وَّاِبِلًا فَعَدَلَ عَشْرَةً مِّنَ الْغَنَمِ بِبَعِيْرٍ۔

اور رافع بن خدیج نے کہا ہم ذوالحلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم نے اونٹ اور بکریاں پائیں آپ نے (تقسیم میں) ایک اونٹ کے برابر دس بکریاں رکھیں۔

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا اَخْبَرَهٗ قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ۔

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے ان سے انس نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ (ایک مقام ہے طائف اور مکہ کے درمیان) سے عمرے کا احرام باندھا جہاں پر آپ نے حنین کی لوٹ بانٹی تھی

بَابٌ ۲۲۹ اِذَا غَنِمَ الْمُشْرِكُوْنَ مَالَ الْمُسْلِمِ ثُمَّ وَجَدَهُ الْمُسْلِمُ۔

باب اگر مشرک مسلمانوں کا مال لوٹ جائیں پھر مسلمان غالب ہوں کوئی اپنا مال پائے

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَّهٗ فَاَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَقَ عَبْدٌ لَّهٗ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن نمیر نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ کا ایک گھوڑا بھاگ نکلا اس کو کافر پکڑلے گئے پھر مسلمان ان پر غالب ہوئے (عبداللہ کا گھوڑا ملا) وہ گھوڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عبداللہ کو دلایا گیا اور عبداللہ کا ایک غلام (یرموک کی لڑائی میں) بھاگ گیا روم کے کافروں سے مل گیا پھر مسلمان غالب ہوئے (وہ غلام پکڑا گیا) خالد بن ولید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

لہ اس روایت کو امام بخاری نے کتاب الذبائح میں وصل کیا ۱۲ منہ ۲ جنین ایک وادی ہے مکہ سے تین میل پر جہاں بڑی لڑائی ہوئی تھی ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آپ نے جعرانہ میں عین سفر میں لوٹ کا مال تقسیم کیا ۱۲ منہ ۳ اس کو ابوداؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ

کے بعد وہ غلام عبداللہ کو دلا دیا[1]

۲ ۱۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدًا لِابْنِ عُمَرَ أَبَقَ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَرَدَّهُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ وَأَنَّ فَرَسًا لِابْنِ عُمَرَ عَارَ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ فَرَدُّوْهُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمرؓ کا ایک غلام بھاگ کر روم کے کافروں میں مل گیا پھر خالد بن ولید ان کافروں پر غالب ہوئے تو وہ غلام عبداللہ کو پھیر دیا اسی طرح ایک گھوڑا بھی عبداللہ بن عمرؓ کا بھاگ نکلا روم کے کافروں میں جا ٹھہرا خالد ان پر غالب ہوئے تو وہ گھوڑا عبداللہ کو پھیر دیا۔

۳ ۱۳۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ عَلَى فَرَسٍ وَالْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَأَمِيْرُ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعَثَهُ أَبُوْ بَكْرٍ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَلَمَّا هُزِمَ الْعَدُوُّ رَدَّ خَالِدٌ فَرَسَهُ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے وہ ایک گھوڑے پر سوار تھے جب مسلمانوں اور روم کے کافروں سے جنگ ہوئی ان دنوں فوج کے سردار خالد بن ولید تھے جن کو ابو بکر صدیقؓ نے مامور کیا تھا خیر وہ گھوڑا دشمن نے لے لیا جب دشمن کو شکست ہوئی گھوڑا پھر ملا تو خالد نے عبداللہ کو وہ گھوڑا پھیر دیا۔

بَابٌ ۲۳ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ وَالرَّطَانَةِ

باب فارسی یا اور کوئی عجمی زبان بولنا[2]

وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ روم میں) فرمایا یہ بھی اس کی قدرت کی نشانی ہے کہ تمہاری زبانیں اور رنگ الگ الگ ہیں اور سورہ ابراہیم میں فرمایا ہم نے جو پیغمبر جس قوم کی طرف بھیجا وہ اسی کی زبان والا تھا[3]

۴ ۱۳۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نے کہا ہم کو حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی کہا ہم کو سعید بن میناء نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا انہوں نے جنگ خندق میں آنحضرت صلی اللہ

[1] اس مسئلہ میں اختلاف ہے شافعیہ اور اہلحدیث یہی کہتے ہیں کہ کافر مسلمان کے کسی مال کے مالک نہیں ہو سکتے اور جب کسی مسلمان کا مال انکے پاس ملے وہ اس مسلمان کو دلا جائیگا خواہ مال تقسیم ہو چکا ہو یا نہ ہو چکا ہو اور امام احمد اور مالک کے نزدیک تقسیم کے بعد اس کو نہیں دلایا جائیگا اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کافر جب مال لوٹ لیجائیں اور اپنے ملک پہنچ جائیں تو وہ اس مال کے مالک ہو جاتے ہیں امام بخاری نے یہ باب لا کر ان کا رد کیا ۱۲ منہ [2] امام بخاری کا اس باب کے لانے سے یہ مطلب ہے کہ ہر ایک زبان کا سیکھنا اور بولنا درست ہے کیونکہ سب زبانیں اللہ کیطرف سے ہیں بعض لوگوں نے جو یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے تسکنبزات در دیکند یہ موضوع اور باطل ہے ۱۲ منہ [3] اور دوسری آیت میں ہے وان من امة الا خلا فیہا نذیر تو معلوم ہوا کہ ہر ایک زبان میں پیغمبر کی زبان آئی کیونکہ اس قوم میں جو پیغمبر آیا ہوگا وہ انہی کی زبان بولتا ہوگا ان آیتوں سے یہ ثابت ہوا کہ انگریزی یا تلنگی یا مرہٹی یا روسی یا فرانسیسی یا جرمنی زبانیں سیکھنا اور بولنا درست ہے اور جس نے

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ۔

علیہ وسلم کو بھوکا پا کر دیکھ چکے ہے) عرض کیا یارسول میں نے ایک بکری کا بچہ اور ایک صاع جو کا آٹا پکوایا ہے آپ اور دو چار آدمی اور تشریف لے چلیں (کھالیں) کیونکہ سب آدمیوں کو تو کھانا کافی نہ ہوگا۔ یہ سن کر آپ نے زور سے پکار دیا خندق والو جابرؓ نے تمہارے لئے سوُر (ضیافت) تیار کی ہے [1] آؤ چلو جلدی چلو۔

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ اَصْفَرُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَهْ سَنَهْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي اَبِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْلِي وَاَخْلِقِي ثُمَّ اَبْلِي وَاَخْلِقِي ثُمَّ اَبْلِي وَاَخْلِقِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَقِيَتْ حَتّٰى ذَكَرَ۔

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے خالد بن سعید سے انہوں نے اپنے باپ سعید بن عمرو سے انہوں نے ام خالد بن سعید سے انہوں نے کہا میں اپنے باپ خالد بن سعید کے ساتھ زرد کرتہ پہنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے فرمایا سنہ سنہ عبداللہ بن مبارک نے کہا یہ حبشی زبان ہے یعنی اچھی ہے اچھی [2] ام خالد نے کہا پھر میں مہر نبوت سے (جو آپ کے دونوں مونڈوں کے درمیان تھی) کھیلنے لگی میرے باپ نے مجھ کو جھڑکا آپ نے فرمایا بچی ہے کھیلنے دے پھر آپ نے مجھ کو یوں دعا دی یہ کپڑا پرانا کر اور جونا کر (یا دوسرا کپڑا پہن) پھر پرانا کر اور جونا کر پھر پرانا کر اور جونا کر (یعنی تیری عمر دراز ہو) عبداللہ بن مبارک نے کہا ام خالد اتنا زندہ رہیں کہ ان کا ذکر مذکور ہونے لگا [3]

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخَذَ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ كَخْ كَخْ اَمَا تَعْرِفُ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ امام حسن علیہ السلام نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور منہ میں اٹھا کر رکھ لی آپ نے فارسی زبان میں کہا کخ کخ [4] (یعنی چھی چھی) تو نہیں جانتا کہ ہم لوگ (بنی ہاشم) صدقہ (زکوٰۃ کا مال) نہیں کھاتے۔

---

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے سوُر فارسی لفظ ہے اس کے معنی دعوت مہمانی ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ آپ نے سنہ سنہ فرمایا جو حبشی زبان ہے بعضے نسخوں میں حتی دکن ہے یعنی ام خالد اتنے دنوں زندہ رہیں کہ وہ کپڑا پہنتے پہنتے کالا ہو گیا ۱۲ منہ [3] [4] کخ کخ فارسی زبان میں بچوں کو ڈانٹنے کے لئے کہتے ہیں جب وہ غلاظت کا کوئی کام کریں ۱۲ منہ

بَابُ الْغُلُولِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ يَّغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ۔

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ أَبِي حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ عَلٰى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَعَلٰى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَعَلٰى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ أَوْ عَلٰى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ

باب لوٹ کے مال میں تقسیم سے پہلے کچھ چرا لینا اور اللہ تعالےٰ نے (سورۃ آل عمران میں) فرمایا جو کوئی لوٹ کے مال میں چوری کرے گا وہ چوری کی چیز قیامت کے دن لئے ہوئے آئے گا (اپنے اوپر لادے ہوئے)

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے ابوحیان (یحییٰ بن سعید) سے انہوں نے کہا مجھ سے ابوزرعہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابوہریرہؓ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو خطبہ سنانے کھڑے ہوئے اور آپ نے لوٹ کے مال میں چوری کرنے کا بیان کیا اس کو بڑا گناہ فرمایا اس کی سزا بڑی فرمائی آپ نے فرمایا دیکھو ایسا نہ ہو میں تم میں کسی کو قیامت کے دن اپنی گردن پر بکری لادے دیکھوں وہ میں میں کر رہی ہو یا گھوڑا لادے دیکھوں وہ ہنہنا رہا ہو اور وہ مجھ سے کہے یا رسول اللہ میری مدد کرو میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں میں نے تو دنیا میں اللہ کا حکم تجھ کو پہنچا دیا تھا یا اپنی گردن پر اونٹ لادے ہو جو بڑ بڑا رہا ہو یا رسول اللہ میری فریاد سنیئے (اس اونٹ کو میری گردن سے چھڑائیے) میں کہوں مجھ سے کچھ نہیں ہوسکتا میں نے تو تجھ کو (اللہ کا حکم) پہنچا دیا تھا یا اپنی گردن پر سونا چاندی اسباب لادے ہو اور مجھ سے کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجئے میں جواب دوں میں تیرے لئے کچھ نہیں کرسکتا میں نے تو تم کو (اللہ کا حکم) پہنچا دیا تھا (کہ چوری نہ کیجیو) یا اپنی گردن پر کپڑے کے ٹکڑے لادے ہو جو ہوا سے اڑ رہے ہوں اور کہے یا رسول اللہ میری خبر لیجئے میں کہوں میں اب تیرے لئے کچھ نہیں کرسکتا میں نے تجھ کو اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا ایوب سختیانی نے بھی ابوحیان سے یہی روایت کیا ہے گھوڑا لادے دیکھوں جو ہنہنا رہا ہو[1]

[1] ایوب کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ

بَابُ ۲۳۲ اَلْقَلِيْلِ مِنَ الْغُلُوْلِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ حَرَّقَ مَتَاعَهُ وَهٰذَا اَصَحُّ۔

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ سَلَامٍ كَرْكَرَةُ يَعْنِي بِفَتْحِ الْكَافِ وَهُوَ مَضْبُوْطٌ كَذَا۔

باب لوٹ کے مال میں ذرا سی چوری کرنا اور عبداللہ بن عمرو (صحابی) نے باب کی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نہیں کیا کہ آپ نے چرانے والے کا اسباب جلا دیا اور یہ زیادہ صحیح ہے (اس روایت سے جس میں جلانے کا ذکر ہے) [1]

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پر ایک شخص معین تھا جس کا نام کرکرہ تھا (وہ حبشی تھا تہامہ کے حاکم نے آپ کو تحفہ بھیجا) وہ مرگیا تو آپ نے فرمایا دوزخ میں گیا لوگوں نے اس کو جا کر دیکھا (اس کے اسباب کی تلاشی لی) تو لوٹ کے مال میں کی ایک کملی اس میں پائی جو اس نے چرائی تھی [2] امام بخاری نے کہا محمد بن سلام نے (ابن عیینہ سے نقل کیا اور) کہا یہ لفظ کرکرہ ہے بفتح کاف اور اسی طرح منقول ہے [3]

بَابُ ۲۳۳ مَا يُكْرَهُ مِنْ ذَبْحِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ فِي الْمَغَانِمِ۔

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب لوٹ کے اونٹ یا بکریاں (تقسیم سے پہلے) ذبح کرنا مکروہ ہے

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ وضاح یشکری نے انہوں نے سعید بن مسروق سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج (صحابیؓ) سے انہوں نے کہا ہم ذوالحلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے

---

[1] اس کو ابوداؤد نے حضرت عمرؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی کو دیکھو اس نے لوٹ کے مال میں چوری کی تو اس کا سامان جلا دو اور امام بخاری نے تاریخ میں کہا کہ یہ حدیث باطل ہے ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا لوٹ کے مال میں ایک ذرا سی چیز کی بھی چوری حرام ہے اور اس کے سبب سے آدمی دوزخ میں جائے گا اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں مومن گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں نہیں جائے گا ۱۲ منہ [3] یعنی اس شخص کا نام کرکرہ تھا بفتح کاف اول وثانی اور بعضوں نے کرکرہ بکسر کاف اول وثانی نقل کیا ہے بعضوں نے بفتح کاف اول وکسر کاف ثانی ۱۲ منہ

جِلۡدِ ی الْحُلَیۡفَةِ فَاَصَابَ النَّاسَ جُوۡعٌ وَّ اَصَبۡنَا اِبِلًا وَّغَنَمًا وَّ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ فِیۡ اُخۡرَیَاتِ النَّاسِ فَعَجِلُوۡا فَنَصَبُوا الۡقُدُوۡرَ فَاَمَرَ بِالۡقُدُوۡرِ فَاُکۡفِئَتۡ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِّنَ الۡغَنَمِ بِبَعِیۡرٍ فَنَدَّ مِنۡهَا بَعِیۡرٌ وَّ فِی الۡقَوۡمِ خَیۡلٌ یَّسِیۡرَةٌ فَطَلَبُوۡهُ فَاَعۡیَاهُمۡ فَاَهۡوٰی اِلَیۡهِ رَجُلٌ بِسَهۡمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰہُ فَقَالَ هٰذِهِ الۡبَهَائِمُ لَهَا اَوَابِدُ کَاَوَابِدِ الۡوَحۡشِ فَمَا نَدَّ عَلَیۡکُمۡ فَاصۡنَعُوۡا بِهٖ هٰکَذَا فَقَالَ جَدِّیۡ اِنَّا نَرۡجُوۡا اَوۡ نَخَافُ اَنۡ نَّلۡقَی الۡعَدُوَّ غَدًا وَّلَیۡسَ مَعَنَا مُدًی اَفَنَذۡبَحُ بِالۡقَصَبِ فَقَالَ مَاۤ اَنۡهَرَ الدَّمَ وَذُکِرَ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَیۡهِ فَکُلۡ لَیۡسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُکُمۡ عَنۡ ذٰلِکَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظۡمٌ وَّاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَی الۡحَبَشَةِ۔

لوگ بھوکے تھے ہم نے لوٹ میں اونٹ بکریاں حاصل کیں تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (لشکر کے) پچھلے حصے میں تھے لوگوں نے (بھوک کے مارے) جلدی کی (جانور کو کاٹ کر) ہانڈیاں چڑھادیں آپ جب تشریف لائے تو حکم دیا ہانڈیاں اوندھادی گئیں (شوربا بہا دیا گیا گوشت تقسیم کردیا ہوگا) پھر آپ نے تقسیم شروع کی ایک اونٹ کے بدل دس بکریاں رکھیں اتفاق سے ایک اونٹ بھاگ نکلا لوگوں پاس گھوڑے کم تھے (ورنہ ان کا تعاقب کرتے) لوگ اس کے پیچھے چلے مگر اس نے تھکا مارا (ہاتھ نہ آیا) آخر ایک شخص (نام نامعلوم یا خود رافع) نے ایک تیر مارا اللہ نے اس کو روک دیا اسوقت آپ نے فرمایا دیکھو ان گھریلو جانوروں میں بھی بعضے جانور جنگلی جانوروں کیطرح وحشی ہوجاتے ہیں جب کوئی اس طرح بھاگ نکلے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو (تیر مار کر گرادو) (عبایہ کہتے ہیں) میرے دادا رافع نے عرض کیا کل ہم کو امید ہے یا ڈر ہے دشمن سے مڈبھیڑ ہوگی ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں[1] کیا ہم کھپانچ[2] سے کاٹ لیں آپ نے فرمایا جو چیز خون بہادے اور (ذبح کے وقت) اللہ کا نام اس پر لیا جائے تو ایسا جانور کھالے مگر دانت اور ناخنوں سے ذبح کرنا جائز نہیں اس کی وجہ میں بیان کرتا ہوں دانت ہڈی ہے (وہ جنوں کی خوراک ہے ذبح کرنے سے نجس ہوجائے گی) اور ناخن جبشیوں کی چھریاں ہیں[3]

بَابٌ ۲۳۴ الۡبِشَارَةِ فِی الۡفُتُوۡحِ

باب فتح کی خوش خبری دینا

۳۰۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ الۡمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحۡیٰی حَدَّثَنَا اِسۡمٰعِیۡلُ قَالَ حَدَّثَنِیۡ قَیۡسٌ قَالَ قَالَ لِیۡ جَرِیۡرُ بۡنُ عَبۡدِ اللّٰهِ قَالَ لِیۡ

ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی قطان نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن خالد نے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے کہا مجھ سے جریر بن عبداللہ بجلیؓ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ

[1] رافع کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ تلوار سے ہم جانوروں کو اپنے کاٹ نہیں سکتے کہ کل پرسوں جنگ کا اندیشہ ہے ایسا نہ ہو تلوار بس کند (منہ) ہوجائیں تو کیا ہم کھپانچ سے کاٹ لیں اسمیں بھی دھار ہوتی ہے ۱۲ منہ [2] یعنی بانس کی کھپانچ جس سے تیر بنتا ہے ۱۲ منہ [3] جبشی اس وقت اس کا فر تھے تو آپ نے ان کی مشابہت سے منع فرمایا ۱۲ منہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ
ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِيْهِ خَثْعَمُ يُسَمّٰى كَعْبَةَ
الْيَمَانِيَةِ فَانْطَلَقْتُ فِيْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةٍ مِنْ
اَحْمَسَ وَكَانُوْا اَصْحَابَ خَيْلٍ فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ
فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ اَصَابِعِهِ فِيْ
صَدْرِيْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا
مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ اِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا فَاَرْسَلَ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ
جَرِيْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ
حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْرَبُ فَبَارَكَ
عَلٰى خَيْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ
قَالَ مُسَدَّدٌ فِيْ خَثْعَمَ۔

باب ۲۳۵ مَا يُعْطَى الْبَشِيْرُ۔

وَاَعْطٰى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ثَوْبَيْنِ حِيْنَ بُشِّرَ
بِالتَّوْبَةِ۔

باب ۲۳۶ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

۳۲۱- حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ

سے فرمایا ذوالخلصہ (یمن کے کعبے) کو تباہ کر کے مجھ کو خوش نہیں کرتا
اس گھر کو خثعم قبیلے نے (کعبے کے مقابل) بنایا تھا اس کو یمن کا کعبہ کہا
کرتے تھے خیر میں اپنے قبیلے احمس کے ڈیڑھ سو سوار لے گیا۔ وہ
سب کے سب اچھے سوار تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا میں گھوڑے پر جم نہیں سکتا (سواری میں کچا
ہوں) آپ نے میرے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ میں نے آپ
کی انگلیوں کا نشان اپنے سینے پر دیکھا اور دعا فرمائی یا اللہ اس
کو گھوڑے پر جما دے اور راہ بتلانے والا راہ پایا ہوا کر دے آخر
جریر گئے اور ذوالخلصہ کو توڑ کر جلا دیا پھر آپ کو خوشخبری کہلا
بھیجی جریر کا پیغام جو لایا تھا (حصین بن ربیعہ) وہ کہنے لگا یا رسول
اللہ قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں اس وقت
آپ کے پاس چلا جب میں نے خارشتی اونٹ کی طرح ؎ اس کو بنا کر
چھوڑ دیا آپ نے احمس کے سواروں کو پانچ بار دعا دی مسدد
نے اس حدیث میں یوں کہا ذوالخلصہ خثعم قبیلے میں ایک گھر تھا ؎

باب خوشخبری دینے والے کو انعام (بخشش) دینا

اور کعب بن مالک کو جب توبہ قبول ہونے کی خوشخبری ؎
دی گئی تو انہوں نے (خوش ہو کر) دو کپڑے انعام میں دیئے۔

باب مکہ فتح ہوئے بعد وہاں سے ہجرت فرض نہیں رہی ؎

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے
انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے

؎ خارشتی اونٹ بال وغیرہ جھڑ کر کالا اور دبلا ہو جاتا ہے اسی طرح ذوالخلصہ جل بھن کر چھت وغیرہ سب گر کر کالا پڑ گیا تھا ؎ باب کا مطلب اسطرح نکلا کہ جریر نے
کام پورا کر کے آپ کو خوشخبری بھیجی ۱۲ منہ ؎ یہ خوشخبری سلمہ بن اکوع یا حمزہ بن عمرو اسلمی نے دی تھی اس حدیث کو امام بخاری نے کتاب المغازی میں وصل کیا ۱۲ منہ ؎
امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ ہر شہر کا حکم نکلتا ہے جب مسلمان اس کو فتح کر لیں تو پھر وہاں سے ہجرت فرض نہ رہے گی اب رہا کافروں کا ملک تو جس ملک میں مسلمان اپنے دین
کے فرائض اور واجبات آزادی سے ادا نہ کر سکیں اور ہجرت پر قادر ہوں تو ہجرت فرض ہے ورنہ مستحب ہے ۱۲ منہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّ نِيَّةٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جس دن مکہ فتح ہوا آپ نے فرمایا اب ہجرت نہ رہی لیکن جہاد باقی ہے اور نیک کام کی نیت سے (مثلاً علم حاصل کرنے کو) ہجرت کرنا اور جب تم سے کہا جائے جہاد کے لئے نکلو تو نکل کھڑے ہو۔

۲۲۲ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمٰنَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ مُجَاشِعٌ بِاَخِيْهِ مُجَالِدِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا مُجَالِدٌ يُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ وَلٰكِنْ اُبَايِعُهٗ عَلَى الْاِسْلَامِ۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن زریع نے خبر دی انہوں نے خالد سے انہوں نے ابوعثمان مہدی سے انہوں نے مجاشع سے انہوں نے کہا مجاشع اپنے بھائی مجالد بن مسعود کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ یہ مجالد آپ سے ہجرت پر بیعت کرنا چاہتا ہے آپ نے فرمایا مکہ فتح ہوئے بعد ہجرت کہاں رہی مگر میں اسلام پر اس سے بیعت لینا چاہتا ہوں

۲۲۳ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو وَّابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ ذَهَبْتُ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اِلٰى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ بِثَبِيْرٍ فَقَالَتْ لَنَا انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ مُنْذُ فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار اور ابن جریج نے کہا میں نے عطاء بن ابی رباح سے سنا وہ کہتے تھے میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہ پاس گیا وہ ثبیر پہاڑ پر (جو مزدلفہ میں ہے) ٹھہری ہوئی تھیں انہوں نے کہا جب سے اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ فتح کروایا ہجرت موقوف ہوگئی

بَابٌ ۲۳۵ اِذَا اضْطَرَّ الرَّجُلُ اِلَى النَّظَرِ فِيْ شُعُوْرِ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْمُؤْمِنَاتِ اِذَا عَصَيْنَ اللّٰهَ وَتَجْرِيْدِهِنَّ۔

باب ذمی یا مسلمان عورتوں کے ضرورت کے وقت بال دیکھنا درست ہے اسی طرح ان کا ننگا کرنا جب وہ اللہ کی نافرمانی کریں

۲۲۴ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ عُثْمَانِيًّا فَقَالَ لِابْنِ عَطِيَّةَ وَكَانَ عَلَوِيًّا اِنِّيْ لَاَعْلَمُ مَا الَّذِيْ

مجھ سے محمد بن عبداللہ بن حوشب طائفی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم ابن بشیر نے کہا ہم کو حصین بن عبدالرحمان نے خبر دی انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن سلمی سے جو عثمانی تھے (حضرت عثمان کو حضرت علیؓ سے افضل جانتے تھے) انہوں نے حبان

جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ سَمِعْتُهُ يَقُولُ
بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ
فَقَالَ ائْتُوا رَوْضَةَ كَذَا وَتَجِدُونَ
بِهَا امْرَأَةً أَعْطَاهَا حَاطِبٌ كِتَابًا
فَأَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَقُلْنَا الْكِتَابَ قَالَتْ
لَمْ يُعْطِنِي فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ
فَأَخْرَجَتْ مِنْ حُجْزَتِهَا فَأَرْسَلَ إِلَى
حَاطِبٍ فَقَالَ لَا تَعْجَلْ وَاللهِ مَا كَفَرْتُ
وَلَا ازْدَدْتُ لِلْإِسْلَامِ إِلَّا حُبًّا وَلَمْ يَكُنْ
أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا وَلَهُ بِمَكَّةَ
مَنْ يَدْفَعُ اللهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ
وَلَمْ يَكُنْ لِي أَحَدٌ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَّخِذَ
عِنْدَهُمْ يَدًا فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ
دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَإِنَّهُ
قَدْ نَافَقَ فَقَالَ مَا يُدْرِيكَ

بن عطیہ سے کہا جو علوی تھے (حضرت علیؓ کو حضرت عثمان سے افضل جانتے تھے) لے تمہارے صاحب (یعنی حضرت علیؓ) کو اس قدر خونریزی کرنے کی جرأت جس وجہ سے ہوئی ہے اس کو میں جانتا ہوں ۲ے میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیر بن عوامؓ کو روانہ کیا فرمایا روضہ خاخ میں جاؤ وہاں ایک عورت تم کو ملے گی (سارہ جو ذمی کافر تھی) حاطب نے ایک خط اس کو دیا ہے (وہ خط لے آؤ) خیر ہم روضہ خاخ میں پہنچے (وہ عورت ملی) اس سے پوچھا کہنے لگی حاطب نے مجھ کو کوئی خط نہیں دیا ہم نے کہا تو خط نکال کر دے نہیں تو ہم تجھے ننگا کریں گے آخر اس نے اپنے نیفے میں سے وہ خط نکال کر دیا ۳ے (ہم وہ خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے) آپ نے حاطب کو بلا بھیجا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جلدی نہ فرمایئے میں کافر نہیں ہوں اور اسلام کی محبت تو میرے دل میں اور بڑھ گئی (چہ جائیکہ کفر کی رغبت ہو) بات یہ ہے کہ آپ کے جتنے اصحاب ہیں ان کے حمایتی مکہ میں موجود ہیں جو ان کا گھر بار مال اسباب بچاتے ہیں میرا حمایتی کوئی وہاں نہ تھا تو میں نے یہ مناسب سمجھا کہ مکہ کے کافروں پر

لے سلف اہلسنت اسمیں مختلف تھے کہ حضرت علیؓ اور عثمانؓ دونوں میں کون افضل ہیں اکثر نے یہ اختیار کیا ہے کہ حضرت عثمانؓ افضل ہیں ایک جماعت نے یہ اختیار کیا ہے کہ حضرت علیؓ افضل ہیں لیکن شیخو یعنی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی فضیلت تو بالاتفاق مسلم تھی کذا قیل میں کہتا ہوں کہ یہ مسئلہ اصول دین میں سے نہیں ہے اور بعض علماء اور پچھلے متکلمین نے زبردستی اسکو اصول اور عقائد میں شریک کر دیا محققین اہلحدیث کا یہ قول ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد تمام صحابہ میں افضل ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ ہیں اور ہر ایک کے فضائل احادیث صحیحہ میں ثابت ہیں اور کثرت فضائل تو حضرت علیؓ ہی کیلئے ہیں جتنی حدیثیں انکی فضیلت میں وارد ہیں اتنی کسی صحابی کیلئے نہیں ہیں اب ان چاروں کی افضلیت بمعنی کثرت ثواب ایک دوسرے پر تو اسکا علم اللہ اور اسکے رسول ہی کو ہے ہم لوگوں کو اسکے پہچاننے کی یا فیصلہ کرنیکی خواہ مخواہ کوئی تکلیف نہیں دی گئی کو صحابہ سے اس باب میں روایتیں ہیں اور خود حضرت علیؓ سے بھی منقول ہے انہوں نے کہا جو کوئی مجھ کو ابوبکرؓ اور عمرؓ پر فضیلت دے میں اسکو مفتری کیطرح کوڑے ماروں گا مگر شارع علیہ السلام سے اس باب میں کوئی نص صریح نہیں ہے اور حضرت علیؓ کا قول انکسار پر محمول ہو سکتا ہے دوسرے کسی صحابی کے قول یا فعل سے عقائد کا مسئلہ ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ فروعات میں صحابی کا قول حجت ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے تو اصول عقائد میں کیونکر حجت ہوگا رہا اجماع کا دعویٰ تو اس کا ثبوت دشوار ہے ہاں اکثر اہلسنت کا اتفاق کہہ سکتے ہیں تو حق یہی ہے کہ یوں کہا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ چاروں خلفاء خیر الناس ہیں بعد ان چاروں خلفاء کے پھر باقی عشرہ مبشرہ کا درجہ ہے پھر اصحاب بدر کا پھر اصحاب بیعۃ رضوان کا پھر دوسرے صحابہ کا رضی اللہ عنہم ۲ امنہ ۲ے ابو عبد الرحمان سلمی کا یہ کلام صریح بے ادبی ہے حضرت علیؓ نے آپ نے جو خوارج اور باغیوں کو قتل کیا وہ بموجب امر الٰہی تھا سوچ سے کہ آپ کو اپنے بہشتی ہونے کا یقین تھا اور اس یقین کے بھروسے پر آپ خلاف شرع کام کرتے رہے اللّٰہم اغفر لابی عبد الرحمٰن ۲ امنہ ۳ے یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ایک روایت میں یوں ہے کہ اپنے جوڑے میں سے نکال کر دیا یہ اسکے خلاف نہیں کہ شاید جوڑے میں سے نکال کر نیفے میں رکھ لیا ہو یا بالعکس پھیر دیا ہو یا جوڑا اس کا اتنا نیچا ہو کر نیفے کے تلے پہنچتا ہو اور اس نے خط وہاں چھپایا ہو ۲ امنہ

لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰٓى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَهٰذَا الَّذِیْ جَرَّاَهٗ۔

کوئی احسان ہی کر کے اپنا گھر بار بچالوں آپ نے فرمایا حاطب سچ کہتا ہے حضرت عمرؓ نے عرض کیا حکم دیجئے میں اس کی گردن ماردوں یہ منافق ہو گیا آپ نے فرمایا عمرؓ تجھے کیا معلوم اللہ تعالیٰ نے شاید بدر والوں کو دیکھا اور فرمایا تم جو چاہو کرو (تمہاری مغفرت ہو چکی) ابو عبدالرحمٰن نے کہا آنحضرت علیؓ کو اسی ارشاد نے (کہ تم جو چاہو کرو خونریزی پر) دلیر بنا دیا ہے [1]

بَابٌ ۲۳۸ اِسْتِقْبَالِ الْغُزَاةِ

باب غازیوں کے استقبال کو جانا (جب وہ جہاد سے لوٹ کر آئیں)

۳۰۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَّحُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِابْنِ جَعْفَرٍ اَتَذْكُرُ اِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ۔

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے اور حمید بن اسود نے انہوں نے حبیب بن شہید سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے عبداللہ بن زبیرؓ نے عبداللہ بن جعفر سے کہا تم کو وہ قصہ یاد ہے جب ہم تم عبداللہ بن عباسؓ تینوں آگے جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے (آپ جہاد سے لوٹے آ رہے تھے) عبداللہ بن جعفر نے کہا ہاں یاد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور ابن عباسؓ کو اپنے ساتھ سوار کر لیا اور تم کو چھوڑ دیا

۳۰۲۶ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ قَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ ذَهَبْنَا نَتَلَقّٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصِّبْيَانِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ۔

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے کہ سائب بن یزید کہتے تھے ہم سب بچے ثنیۃ الوداع تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کو گئے (جب آپ تبوک سے لوٹ کر آئے)۔

بَابٌ ۲۳۹ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ مِنَ الْغَزْوِ

باب جہاد سے لوٹتے وقت کیا کہے

۳۰۲۷ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے

[1] ابو عبدالرحمٰن کا کلام محض لغو ہے حضرت علیؓ کی خدا ترسی اور پرہیزگاری سے وہ شاید زیادہ واقف نہ تھے بھلا وہ خون ناحق کرتے یہ ان کی شان سے بعید تھا امام بخاری نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ ضرورت کے وقت عورت کی تلاشی لینا اس کا برہنہ کرنا درست ہے ۲ امنہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ كَبَّرَ ثَلٰثًا قَالَ آيِبُونَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ حَامِدُونَ لِرَبِّنَا سَاجِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد سے (لوٹتے تین بار اللہ اکبر کہہ کے یوں فرماتے اللہ چاہے ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے اپنے مالک کی تعریف کرنے والے سجدہ کرنے والے اللہ نے اپنا وعدہ (فتح و نصرت کا) سچا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور کافروں کے لشکر کو اسی نے اکیلے شکست دی۔ [۱]

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَقَدْ أَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَعَثَرَتْ نَاقَتُهُ فَصُرِعَا جَمِيعًا فَاقْتَحَمَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ قَالَ عَلَيْكَ الْمَرْأَةَ فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلَى وَجْهِهِ وَأَتَاهَا فَأَلْقَاهَا عَلَيْهَا وَأَصْلَحَ لَهُمَا مَرْكَبَهُمَا فَرَكِبَا وَاكْتَنَفْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذٰلِكَ حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِينَةَ۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے انہوں نے انس بن سے مالک سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب آپ عسفان سے لوٹے [۲] (غزوہ بنی لحیان میں جو ۶ھ ہجری میں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپ نے حضرت صفیہ بنت حیی کو اپنے ساتھ اونٹنی پر بٹھا لیا تھا اس کا پاؤں پھسلا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین صفیہ دونوں گر پڑے یہ حال دیکھ کر ابو طلحہ جھٹ اونٹ پر سے (کود پڑے) اپنے تئیں گرا دیا اور کہنے لگے میں آپ کے صدقے (آپ کو کچھ چوٹ تو نہیں لگی) آپ نے فرمایا پہلے عورت کی خبر لے ابو طلحہ اپنے منہ پر کپڑا اڈال کر آئے [۳] اور وہی کپڑا حضرت صفیہ پر ڈال دیا پھر دونوں کے لئے سواری درست کی دونوں سوار ہوئے اور ہم سب آپ کے گرد جمع ہو گئے جب مدینہ دکھلائی دینے لگا تو آپ نے فرمایا ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے اپنے مالک کی تعریف کرنے والے برابر یہی (کلمے) مدینہ پہنچنے تک فرماتے رہے۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے بشیر بن مفضل نے کہا ہم سے

---

[۱] ہم لوگ ظاہر میں برائے نام ہیں حقیقت میں سب اسی کے کرشمے ہیں وہی فتح اور شکست دینے والا ہے نہ سامان سے کچھ ہوتا ہے نہ اسباب سے نہ کثرت فوج سے ۱۲ منہ [۲] یہ راوی کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ جب آپ خیبر سے لوٹے کیونکہ حضرت صفیہ کو جنگ خیبر میں ملیں جو ۷ھ ہجری میں ہوئی جنگ بنی لحیان ۶ھ ہجری میں حضرت صفیہ کے سامنے کہاں سے آئیں ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلٰى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ وَإِنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبُ قَالَ اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ فَأَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ فَأَلْقٰى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلٰى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَأَلْقٰى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلٰى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوا حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِينَةَ

یحییٰ بن اسحاق نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا وہ اور ابو طلحہؓ (جنگ خیبر سے لوٹتے وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے آپ کے ساتھ ام المومنین صفیہ بھی تھیں آپ ان کو اونٹنی پر اپنے ساتھ بٹھائے ہوئے تھے رستے میں ایسا اتفاق ہوا کہ اونٹنی کا پاؤں پھسلا (ٹھوکر کھائی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی ام المومنین دونوں نیچے آرہے ابو طلحہ نے یوں کہا میں سمجھتا ہوں انہوں نے بھی اپنے تئیں اونٹ سے گرا دیا اور آنحضرت صلی اللہ کے پاس آئے کہنے لگے یا نبی اللہ اللہ مجھ کو آپ پر فدا کرے آپ کو کچھ چوٹ تو نہیں آئی آپ نے فرمایا نہیں لیکن تم عورت کی خبر لو ابو طلحہ کپڑا منہ پر ڈال حضرت صفیہ کی طرف گئے اور وہی کپڑا ڈال دیا ان کو چھپانے کو پھر وہ کھڑی ہوئیں ابو طلحہ نے اونٹنی کو مضبوط کسا (پالان مضبوط باندھی) دونوں سوار ہوئے اور چلے جب مدینہ کے سامنے پہنچے یا مدینہ دکھائی دینے لگا (یہ راوی کی شک ہے) تو آپ نے فرمایا ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے اپنے پروردگار کی تعریف کرنے والے برابر مدینہ پہنچنے تک یہی (کلمے) فرماتے رہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ ٢٤٠ الصَّلٰوةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

باب جب سفر سے لوٹ کر آئے تو پہلے (مسجد میں جاکر) نماز پڑھے[1]

۳۰۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں

---

[1] یعنی ایک دوگانہ اس شکریہ کا کہ اللہ تعالٰے نے سفر مع الخیر لایا افسوس لوگوں نے سنت پر چلنا تو چھوڑ دیا اور واہیات خرافات میں پھنس گئے کوئی سفر سے آتے وقت تیل ماش بھیجتا ہے کوئی بھینسا صدقہ نکالتا ہے ۱۲ منہ

شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لِي ادْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔

نے محارب بن دثار سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا انہوں نے کہا میں سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب ہم مدینہ پہنچے تو آپ نے مجھ سے فرمایا جابرؓ مسجد میں جا اور دو رکعتیں (نفل) پڑھ

۳۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ كَعْبٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ضُحًى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ۔

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب سے انہوں نے اپنے باپ اور چچا عبیداللہ بن کعب سے انہوں نے کعب بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دن چڑھے سفر سے لوٹ کر آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (نفل) پڑھتے

بَابُ الطَّعَامِ عِنْدَ الْقُدُومِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفْطِرُ لِمَنْ يَغْشَاهُ۔

باب جب مسافر سفر سے لوٹ کر آئے تو (لوگوں کو) کھانا کھلائے (دعوت کرے) اور عبداللہ بن عمر مہمانوں کی خاطر روزہ نہ رکھتے تھے[۱]

۳۳۲- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَحَرَ جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اشْتَرَى مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (غزوہ تبوک یا ذات الرقاع سے) لوٹ کر مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ایک اونٹ نحر کیا یا ایک گائے کاٹی معاذ بن معاذ عنبری[۲] نے شعبہ سے یوں روایت کی انہوں نے محارب

---

[۱] جب سفر سے لوٹ کر آتے تو لوگ انکو مبارک باد دینے کیلئے آتے ان کے ساتھ کھانے پینے کیلئے عبداللہ چند روز تک روزہ نہ رکھتے عبداللہ کا قاعدہ تھا کہ سفر میں مطلق روزہ نہ رکھتے نہ فرض نہ نفل اور حضر میں اکثر نفلی روزہ رکھا کرتے رات کو بہت کم سوتے ہمیشہ تہجد ادا کرتے اتباع سنت کا وہ شوق تھا کہ سر مو سنت سے تجاوز نہ کرتے بدعت سے اس قدر نفرت تھی ایک مسجد میں گئے وہاں کسی نے الصلوٰۃ الصلوٰۃ پکاری جیسے اس زمانہ میں بھی بعضے بدعتیوں کا قاعدہ ہے جماعت کھڑی ہوتے وقت الصلوٰۃ واجب الوتر یا الصلوٰۃ سنۃ التراویح یا الصلوٰۃ واجب العید پکارتے ہیں عبداللہ نے کہا اس بدعتی کی مسجد سے نکل چلو ۱۲ منہ

[۲] اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ محارب کا سماع جابرؓ سے معلوم ہو جائے معاذ کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْرًا بِوُقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ فَأَكَلُوْا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ أَمَرَنِيْ أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِيْ ثَمَنَ الْبَعِيْرِ۔

انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ دو اوقیہ ایک درہم یا دو اوقیہ دو درہم کے بدل خرید اجب آپ صرار میں پہنچے (جو ایک مقام کا نام ہے) تو آپ نے ایک گائے کاٹنے کا حکم دیا[1] سب لوگوں نے اس کا گوشت کھایا پھر جب مدینہ میں آئے آپ نے مجھ سے فرمایا مسجد میں جا دو رکعتیں پڑھ اور آپ نے اونٹ کی قیمت مجھ کو دلوادی ۔

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْتُ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ صِرَارٌ مَوْضِعٌ نَاحِيَةً بِالْمَدِيْنَةِ۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا میں سفر سے آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو رکعتیں نفل پڑھ[2] صرار ایک مقام ہے مدینہ کے ایک جانب (مدینہ سے تین میل پر پورب کی طرف)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابٌ ۲۴۲ فَرْضِ الْخُمُسِ۔

باب خمس کے فرض ہونے کا بیان[3]

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِيْ شَارِفٌ مِنْ نَصِيْبِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِيْ شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ فَلَمَّا

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا ہم کو امام زین العابدین علی بن حسین نے ان کو امام حسین علیہ السلام نے انہوں نے کہا جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب نے کہا بدر کی لوٹ میں سے جو حصہ مجھ کو ملا اس میں ایک جوان اونٹنی بھی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خمس[4] میں سے ایک جوان اونٹنی

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا یہ حدیث پہلی ہی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے اس کی مناسبت سے اس کا ذکر کر دیا ۱۲ منہ [3] خمس کہتے ہیں پانچویں حصے کو کافروں کے مال میں سے جو لوٹ ہاتھ آئے اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور رسول اور یتیموں وغیرہ کے لئے نکالا جاتا ہے جس کا بیان اس آیت میں ہے واعلموا انما غنمتم من شئی فان للہ خمسہ وللرسول اخیر تک ۱۲ منہ [4] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ

أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ
بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرَ
أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ الصَّوَّاغِينَ وَأَسْتَعِينَ
بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ
مَتَاعًا مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ
مُنَاخَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ
الْأَنْصَارِ رَجَعْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ
فَإِذَا شَارِفَايَ قَدِ اجْتُبَّ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ
خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ
أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا
فَقُلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا فَقَالُوا فَعَلَ حَمْزَةُ بْنُ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ
الْأَنْصَارِ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ
فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِي
الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا لَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا رَأَيْتُ
كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ عَلَى
نَاقَتَيَّ فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ
خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ
مَعَهُ شَرْبٌ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى

مجھ کو عنایت فرمائی [1] جب میں نے یہ چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہراؓ سے صحبت کروں
تو میں نے بنی قینقاع (یہود کا ایک قبیلہ تھا) کے ایک سنار
سے (نام نامعلوم) یہ ٹھہرایا وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں مل
کر اذخر گھانس (جنگل سے) لائیں اس کو سناروں کے ہاتھ بیچ کر
نیت یہ تھی کہ اپنے نکاح کا ولیمہ کروں گا خیر میں اپنی اونٹنیوں کا
سامان جمع کر رہا تھا جیسے پالان تھیلے رسیاں وغیرہ اور اونٹنیاں
ایک انصاری مرد (نام نامعلوم) کے حجرے کے بازو بیٹھی تھیں
جب میں سامان فراہم کرکے لوٹا تو کیا دیکھتا ہوں دونوں اونٹنیوں
کے کوہان کسی نے کاٹ ڈالے ہیں اور کوکھیں پھاڑ کر ان کی
کلیجیاں نکال لی ہیں یہ حال دیکھ کر مجھ سے نہ رہا گیا میں بے اختیار
رو دیا میں نے پوچھا یہ کس کا کام ہے لوگوں نے کہا حمزہ بن عبدالمطلب
کا وہ اس گھر میں موجود ہیں انصار کے ساتھ (شراب) پی رہے ہیں
میں وہاں سے چلا اور (سیدھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا
اسوقت آپ کے پاس زید بن حارثہ بیٹھے تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا چہرا دیکھ کر تاڑ لیا کہ میں بڑے صدمے
میں ہوں آپ نے پوچھا علی کہہ تو کیا ہوا میں نے عرض کیا یا رسول
اللہ میں نے آج کا سا مصیبت کا دن کبھی نہیں دیکھا حمزہ نے میری
دونوں اونٹنیوں پر ظلم کیا ان کے کوہان کاٹ ڈالے ان کے پیٹ
پھاڑ ڈالے اور بیٹھے اس گھر میں کئی یاروں کے ساتھ شراب
اڑا رہے ہیں یہ سن کر آپ نے چادر منگوائی اور اوڑھ کر پیادہ
چلے میں اور زید بن حارثہ دونوں آپ کے پیچھے تھے اس گھر پر

[1] یہ اونٹنی اس مال میں کی تھی جو عبداللہ بن جحش کی ماتحتی فوج نے حاصل کی تھی یہ بدر کی جنگ سے دو مہینے پہلے کا واقعہ ہے اس وقت تک خمس کا
حکم نہیں اترا تھا لیکن عبداللہ بن جحش نے لوٹ کے چار حصے تو فوج والوں میں تقسیم کئے اور پانچواں حصہ اپنی رائے سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رکھ چھوڑا اور اللہ تعالیٰ کو یہی تقسیم پسند آئی اور قرآن شریف میں ایسا ہی حکم اترا ۱۲ منہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِہٖ فَارْتَدَاہُ ثُمَّ انْطَلَقَ یَمْشِیْ وَاتَّبَعْتُہٗ اَنَا وَزَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ حَتّٰی جَاءَ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ حَمْزَۃُ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنُوْا لَہُمْ فَاِذَا ہُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلُوْمُ حَمْزَۃَ فِیْمَا فَعَلَ فَاِذَا حَمْزَۃُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّۃٌ عَیْنَاہُ فَنَظَرَ حَمْزَۃُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰی رُکْبَتِہٖ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰی سُرَّتِہٖ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰی وَجْہِہٖ ثُمَّ قَالَ حَمْزَۃُ ھَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِیْدٌ لِاَبِیْ فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَدْ ثَمِلَ فَنَکَصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَقِبَیْہِ الْقَہْقَرٰی وَخَرَجْنَا مَعَہٗ۔

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ ابْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَۃَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ رض اَخْبَرَتْہُ اَنَّ فَاطِمَۃَ عَلَیْہَا السَّلَامُ ابْنَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلَتْ اَبَا بَکْرِ الصِّدِّیْقَ بَعْدَ وَفَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقْسِمَ لَہَا مِیْرَاثَہَا مِمَّا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہَا اَبُوْبَکْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ فَغَضِبَتْ فَاطِمَۃُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَہَجَرَتْ اَبَا بَکْرٍ

پہنچے جہاں حمزہ تھے آپ نے اندر جانے کی اجازت چاہی گھر والوں نے اجازت دی وہ لوگ شراب پی رہے تھے آپ نے حمزہ کو ان کی حرکت پر[1] ملامت کرنا شروع کی دیکھا تو وہ بالکل متوالے آنکھیں سرخ حمزہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور پھر نگاہ اٹھا کر آپ کے گھٹنوں کو دیکھا پھر نگاہ اٹھا کر آپ کی ناف کو دیکھا پھر نگاہ اٹھا کر آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھا پھر کیا کہنے لگے تم لوگ تو میرے باپ کے غلام ہو[2] یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچان لیا کہ حمزہؓ بالکل متوالے ہیں (ان کو ہوش نہیں) اور آپ وہاں سے الٹے پاؤں لوٹے ہم بھی آپ کے ساتھ لوٹ آئے[3]

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی ان کو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی صاحبزادی علیا حضرت فاطمہ زہراؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ مانگنے لگیں یعنی اپنا حصہ اس ترکے میں سے دلایا جائے یعنے ان مالوں میں سے جو اللہ نے بن لڑے بھڑے آپ کو دلا دیئے (جیسے فدک وغیرہ) ابوبکر صدیق نے یہ جواب دیا (میں کیونکر تمہارا حصہ تقسیم کر سکتا ہوں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے یہ سن کر

[1] یعنی اونٹنیاں کاٹ ڈالنے پر ۱۲ منہ [2] حضرت حمزہؓ اسوقت بالکل نشے میں تھے اور شراب اسوقت تک حرام نہیں ہوا تھا نشہ میں آدمی کے ہوش ٹھکانے نہیں ہوتے یہ بے ادبی کا کلام ان کے منہ سے نکل گیا یہ جو کہا میرے باپ کے غلام ہو یہ اس معنی کر کہا کہ حمزہ حضرت عبدالمطلب کے بیٹے تھے اور عبدالمطلب عبداللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد اور ابوطالب حضرت علیؓ کے والد کے باپ تھے بیٹا گویا اپنے باپ کا غلام ہی ہوتا ہے ۱۲ منہ [3] ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوش آنے کے بعد حمزہ سے اونٹنیوں کا تاوان دلایا علماء کا اس پر اجماع ہے کہ حلال چیز سے اگر کسی کو نشہ ہو جائے تو اسکا حکم مجنون کا سا ہے اور اگر وہ ایسی حالت میں طلاق دے تو طلاق نہ پڑے گی لیکن اگر کسی کا مال تلف کر ڈالے تو تاوان لازم ہوگا ۱۲ منہ

فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكَ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ فَإِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمْسَكَهَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلَى ذٰلِكَ إِلَى الْيَوْمِ۔

حضرت فاطمہؓ غصے ہوئیں اور انہوں نے ابو بکرؓ سے ترک ملاقات کی اور وفات تک ان سے نہ ملیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صرف چھ مہینے تو زندہ رہیں [۱] حضرت عائشہؓ نے کہا حضرت فاطمہؓ اپنا حصہ اس مال میں سے مانگتی تھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا تھا خیبر اور فدک [۲] اور مدینہ کے صدقہ میں سے [۳] ابو بکرؓ نے نہ دیا وہ کہنے لگے میں کوئی بات چھوڑنے والا نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے جیسا آپ کرتے تھے ویسا ہی میں بھی کرتا رہوں گا میں ڈرتا ہوں آپ کی کوئی بات چھوڑ کر گمراہ نہ ہو جاؤں [۴] پھر حضرت عمرؓ نے (اپنی خلافت میں) مدینہ کا صدقہ تو حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے حوالے کر دیا لیکن خیبر اور فدک کو حضرت عمرؓ نے روک رکھا اور کہا کہ یہ دونوں جائیدادیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر معمولی حقوق اور مصارف کے لئے جو آپ کو پیش آتے رکھی تھیں یہ جائیدادیں اس شخص کے اختیار میں رہیں گی جو خلیفہ (حاکم) ہو [۵] زہری نے

---

[۱] بعد اسکے اپنے پدر بزرگوار سے مل گئیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو وفات کے وقت بشارت دی تھی کہ تم سب سے پہلے مجھ کو مل جاؤ گی ایسا ہی ہوا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے یہ حدیث خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اسلئے اسکا خلاف کیونکر کر سکتے تھے اور حضرت فاطمہؓ کی ناراضی اس پر بنی تھی کہ انکو اس حدیث کی خبر نہ تھی وہ قرآن کی ظاہری آیتوں سے یہ خیال کرتی تھیں پیغمبروں کے لوگ وارث ہوتے ہیں جیسے فرمایا وَوَرِثَ سُلَیْمَانُ دَاوٗدَ اور فرمایا رب ہب لی ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب حدیث شریف کی رو سے یہ وراثت علم اور نبوت کی ہوگی نہ مال و دولت کی بعضوں نے کہا حضرت فاطمہ کی ناراضی بوجہ نازک مزاجی اور صاحب زادگی کے تھی اور خصوصاً ایسی حالت میں پدر بزرگوار کا سایہ ابھی ابھی اٹھا تھا اس کا صدمہ بے حد تھا دوسری روایت میں ہے کہ مرنے تک انہوں نے ابو بکرؓ سے بات نہیں کی بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ ترکے کے مقدمہ میں انہوں نے مرنے تک پھر گفتگو نہیں کی حافظ نے کہا یہ تاویل صحیح نہیں ہے فغضبت کا لفظ یہ کہتا ہے کہ کہا انہوں نے ابو بکر صدیقؓ سے بوجہ غصہ کے پھر بات ہی نہیں کی بیہقی نے روایت کیا کہ حضرت فاطمہ کی بیماری میں ابو بکر صدیقؓ ان کی عیادت کو گئے اور حضرت فاطمہ کو راضی کیا وہ راضی ہو گئیں ۱۲ منہ [۲] فدک ایک مقام ہے مدینہ سے تین منزل پر وہاں کی زمین خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے رکھی تھی ۱۲ منہ [۳] خاص مدینہ میں یہ جائیدادیں آپ کی تھیں بنی نضیر کے کھجور کے باغات مخیریق کے سات باغات انصار کی دی ہوئی اراضی وادی القریٰ کی تہائی زمین وغیرہ ۱۲ منہ [۴] تو ابو بکر صدیقؓ نے جائیداد کی تقسیم کر دینے سے انکار کیا اگر حضرت فاطمہؓ کا حصہ اس میں سے الگ کر دیتے تو پھر آپکی بی بیوں کا حصہ اور حضرت عباسؓ کا بھی حصہ الگ الگ کر دینا پڑتا اور وہ طرز عمل جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس جائیداد میں تھا اسکا پورا کرنا ممکن نہ رہتا ابو بکر صدیقؓ کا مطلب یہ تھا کہ سب کام اور سب مصارف اسی طرح جاری رہیں جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات دنیوی میں کیا کرتے تھے اور یہ انکی کمال احتیاط اور پرہیزگاری تھی ۱۲ منہ [۵] حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اپنی خلافت میں ان جائیدادوں سے آپ کی بی بیوں کے اور دوسری ضروری مصارف کرتے رہے لیکن حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت میں فدک بطور قطعہ کے مروان کو دے دیا حضرت عثمانؓ بہت غنی تھے ان کو یہ حاجت نہ تھی کہ فدک سے اپنے مصارف چلاتے تو انہوں نے مروان کو جو انکا عزیز تھا یہ جائیداد دے دی ۱۲ منہ

کہا آج تک اسی پر عمل ہے کہ یہ دونوں جائیدادیں حاکم کے قبضے میں رہتی ہیں [1]

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ ذٰلِكَ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ فَقَالَ مَالِكٌ بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي أَهْلِي حِينَ مَتَعَ النَّهَارُ إِذَا رَسُولُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَأْتِينِي فَقَالَ أَجِبْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى عُمَرَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰى رِمَالِ سَرِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ مُتَّكِئٌ عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ يَا مَالِ إِنَّهُ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضْخٍ فَاقْبِضْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ أَمَرْتَ بِهِ غَيْرِي قَالَ اقْبِضْهُ أَيُّهَا الْمَرْءُ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَسْتَأْذِنُونَ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا ثُمَّ جَلَسَ يَرْفَا يَسِيرًا ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَدَخَلَا فَسَلَّمَا فَجَلَسَا فَقَالَ

ہم سے اسحاق بن محمد فروی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے مالک بن اوس بن حدثان سے زہری نے کہا پہلے محمد بن جبیر نے مجھ سے مالک بن اوس کی یہ حدیث کچھ بیان کی تھی پھر میں خود مالک بن اوس پاس گیا اور ان سے یہ حدیث پوچھی مالک نے کہا ایسا ہوا ایک دن میں اپنے گھر والوں میں بیٹھا تھا جب دن چڑھ گیا (اور دھوپ گرم ہوگئی) تو حضرت عمرؓ کی طرف سے ایک بلانے والا میرے پاس آیا کہنے لگا امیر المومنین تجھ کو بلاتے ہیں چل میں اس کے ساتھ روانہ ہوا حضرت عمرؓ پاس پہنچا وہ ایک تخت پر بوریا بچھائے بوریے پر کوئی بچھونا نہ تھا ایک چمڑے کے تکئے پر ٹیکا دیئے ہوئے بیٹھے تھے میں نے ان کو سلام کیا اور بیٹھ گیا انہوں نے کہا تمہاری قوم میں سے [2] چند گھر والے ہمارے پاس (مدینہ میں) آئے ہیں میں نے ان کو کچھ تھوڑا سا دلایا ہے تم ان کو بانٹ دو میں نے عرض کیا امیر المومنین یہ کام کسی اور سے لیجئے تو بہتر ہے انہوں نے کہا (بھلے) آدمی لے (بانٹ دے اسمیں کیا قباحت ہے) خیر میں انہی کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ان کا دربان یرفا آیا اور کہنے لگا عثمان بن عفانؓ اور عبدالرحمٰن ابن عوف اور زبیر بن عوامؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ آئے ہیں آپ کی اجازت چاہتے ہیں انہوں نے کہا آنے دے خیر وہ آئے انہوں نے سلام کیا بیٹھے۔ یرفا تھوڑی دیر بیٹھا رہا پھر کہنے لگا علیؓ اور عباسؓ آئے ہیں انہوں نے کہا آنے دے وہ

---

[1] بعضے نسخوں میں اس کے بعد اتنی عبارت زیادہ آئی ہے قال ابو عبداللہ اعتراک افتعلت من عروتہ فاصبتہ ومنہ یعروہ واعترانی یعنی امام بخاری نے کہا اعتراک جو قرآن (سورۃ ہود) میں آیا ہے وہ باب افتعال سے ہے اس کا مجرد عروتہ یعنی میں نے اس کو پا لیا اسی سے یعروہ اور اعترانی نکلا ہے چونکہ اس حدیث میں تعروہ کا لفظ آیا تھا لہٰذا امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق قرآن کے اس لفظ کی تفسیر کر دی جو اس سے نکلا تھا ۱۲ منہ [2] یعنی بنی نضیر میں سے جو ہوازن کی قوم میں سے تھے ان کے ملک میں قحط سالی ہوئی تھی تو کچھ لوگ بھاگ کر مدینہ میں آئے تھے ۱۲ منہ

عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِيمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ قَالَ عُمَرُ تَيْدَكُمْ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا اللّٰهَ أَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ قَدِيرٌ فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ قَدْ أَعْطَاكُمُوهُ وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ حَيَاتَهُ

بھی آگئے دونوں نے سلام کیا اور بیٹھے حضرت عباسؓ کہنے لگے امیرالمومنین میرا اور ان کا (حضرت علیؓ کا) جھگڑا فیصلہ کر دیجئے دونوں صاحب اس جائیداد کے بارے میں جھگڑا کر رہے تھے جو اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی نضیر کے مال میں سے دلائی تھی حضرت عثمان اور ان کے ساتھی کہنے لگے ہاں امیرالمومنین ان کا فیصلہ کر دیجئے اور ہر ایک کو دوسرے کی طرف سے (ٹنٹا چکا کر) بے فکر کر دیجئے حضرت عمرؓ نے کہا ٹھہرو دم لو میں تم سے اس خدا کی جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں قسم دے کر یہ پوچھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے (یا نہیں) ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے یہ سن کر حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھی بولے بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے اسوقت حضرت عمرؓ علیؓ اور عباسؓ کی طرف مخاطب ہوئے کہنے لگے اب میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے (یا نہیں) انہوں نے کہا بیشک فرمایا ہے حضرت عمرؓ نے کہا اب میں اس معاملہ کی شرح بیان کرتا ہوں بات یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مال غنیمت میں سے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک خاص رعایت رکھی ہے جو اور کسی کے لئے نہیں رکھی پھر (سورۂ حشر کی) یہ آیت پڑھی وما افاء اللہ علی رسولہ منہم اخیر علی کل شئی قدیر تک تو یہ جائیداد (بنی نضیر خیبر فدک وغیرہ) خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھیں مگر قسم خدا کی یہ جائیدادیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو چھوڑ کر اپنے لئے چھوڑ نہیں رکھی نہ خاص اپنے خرچ میں لائے بلکہ تم ہی لوگوں کو دیں اور تمہارے ہی کاموں میں خرچ کیں جو جائیداد بچ رہی اس میں سے آپ اپنی بی بیوں کا سال بھر کا خرچہ کیا کرتے [1] بعد

[1] یہ اس روایت کے خلاف نہیں ہے کہ وفات کے وقت آپ کی زرہ اس جَو کے بدل گروی تھی جو آپنے اپنی بی بیوں کے خرچ کیلئے لیا تھا کیونکہ آپ سال بھر کا خرچ ان جائیدادوں سے نکالتے پھر دوسرے مصارف پیش آتے تو

أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُوْ بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّهٗ فِيْهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ فَكُنْتُ أَنَا وَلِيُّ أَبِيْ بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِيْ أَعْمَلُ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَمِلَ فِيْهَا أَبُوْ بَكْرٍ وَّاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّيْ فِيْهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَانِيْ تُكَلِّمَانِيْ وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَّأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ جِئْتَنِيْ يَا عَبَّاسُ تَسْأَلُنِيْ نَصِيْبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيْكَ وَجَاءَنِيْ هٰذَا يُرِيْدُ عَلِيًّا يُرِيْدُ نَصِيْبَ امْرَأَتِهٖ مِنْ أَبِيْهَا فَقُلْتُ لَكُمَا إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَلَمَّا بَدَا لِيْ أَنْ أَدْفَعَهٗ إِلَيْكُمَا قُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلٰى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهٗ لَتَعْمَلَانِ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اس کے جو باقی رہتا وہ اللہ کے مال میں شریک کر دیتے (جہاد کے سامان فراہم کرنے میں) خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنی زندگی میں ایسا ہی کرتے رہے حاضرین (یعنی حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھی) تم کو خدا کی قسم کیا تم یہ نہیں جانتے انہوں نے کہا بیشک جانتے ہیں پھر حضرت عمرؓ نے علیؓ اور عباسؓ سے کہا کیوں تم کو بھی خدا کی قسم کیا تم یہ نہیں جانتے (انہوں نے کہا بیشک جانتے ہیں) پھر حضرت عمرؓ نے یوں کہا اللہ نے اپنے پیغمبر کو دنیا سے اٹھا لیا تو ابوبکر صدیقؓ کہنے لگے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین ہوں اور انہوں نے یہ جائیدادیں اپنے قبضے میں رکھیں اور جو جو کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آمدنی سے کرتے رہے وہ کرتے رہے خدا جانتا ہے کہ ابوبکرؓ سچے نیک سیدھے راہ پر حق کے تابع تھے پھر اللہ نے ابوبکرؓ کو بھی اٹھا لیا میں ابوبکرؓ کا جانشین بنا میں نے اپنی حکومت کے شروع شروع میں دو برس تک ان جائدادوں کو اپنے ہی قبضے میں رکھا اور جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کرتے رہے ویسا ہی میں بھی کرتا رہا خدا اس بات کا گواہ ہے کہ میں ان جائیدادوں کی نسبت سچا نیک سیدھی راہ پر حق کے تابع رہا پھر تم دونوں میرے پاس آئے اور بالاتفاق گفتگو کرنے لگے تم دونوں ایک تھے عباسؓ تم نے یہ کہا کہ میرے بھتیجے کے مال سے میرا حصہ دلاؤ اور انہوں نے یعنی علیؓ نے یہ کہا میری بی بی کا حصہ [1] ان کے باپ کے مال میں سے مجھ کو دو میں نے تم دونوں سے یہ کہا دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے پھر مجھ کو یہ مناسب معلوم ہوا کہ میں ان جائیدادوں کو تمہارے قبضے میں دے دوں تو میں نے تم سے کہا دیکھو

[1] یعنی حضرت علیؓ نے اپنی بی بی حضرت فاطمہ زہراؓ کا حصہ مانگا جو ان کو اپنے والد بزرگوار یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں پہنچتا تھا اگرچہ حضرت فاطمہؓ کے وارث امام حسن اور امام حسین علیہما السلام بھی تھے مگر صغر سنی کی وجہ سے ان کے ولی حضرت علیؓ ہی تھے ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ فِيهَا مُنْذُ وَلِيتُهَا فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا فَبِذَلِكَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا قَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ فَوَاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَإِنِّي أَكْفِيكُمَاهَا۔

اگر تم چاہو[1] تو میں یہ جائیدادیں تمہارے سپرد کئے دیتے ہوں لیکن اس عہد اور اس اقرار پر کہ تم اس کی آمدنی سے وہ سب کام کرتے رہوگے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ اپنی خلافت میں کرتے رہے اور جو کام میں اپنی حکومت کے ابتدا سے کرتا رہا تم نے (اس شرط کو قبول کرکے) درخواست کی کہ جائیداد ہم کو دیدیں میں نے اسی شرط پر دے دیں حاضرین (یعنی حضرت عثمان اور ان کے ساتھی) کہو میں نے یہ جائیدادیں اسی شرط پر ان کے حوالے کی ہیں یا نہیں انہوں نے کہا بیشک اسی شرط پر تم نے دی ہیں پھر حضرت عمرؓ علیؓ اور عباسؓ کی طرف مخاطب ہوئے کہنے لگے میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں میں نے اسی شرط پر یہ جائیدادیں تم کو حوالہ کی ہیں یا نہیں انہوں نے کہا بے شک۔ حضرت عمرؓ نے کہا تو پھر مجھ سے کس بات کا فیصلہ چاہتے ہو (کیا جائیداد کو تقسیم کرانا چاہتے ہو) قسم اس خدا کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں میں تو اسکے سوا اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں ہاں یہ اور بات ہے کہ اگر تم سے اسکا انتظام نہیں ہوسکتا تو پھر جائیداد میرے سپرد کردو میں اسکا بھی کام دیکھ لوں گا۔

بَابٌ ۲۴۳ أَدَاءُ الْخُمُسِ مِنَ الدِّينِ

باب، لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا دین (ایمان) میں داخل ہے

۲۳۷ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ بَيْنَنَا

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ابو جمرہ ضبعی سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے عبدالقیس (قبیلے) کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہم لوگ ربیعہ قبیلے کی ایک شاخ ہیں ہمارے

---

[1] یہاں کوئی یہ اعتراض نہ کرے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا اور ابوبکر صدیقؓ نے اسی حدیث کی بنا پر یہ جائیداد حضرت فاطمہؓ کے حوالے نہیں کی حالانکہ وہ ناراض بھی ہوئیں تو پھر حضرت عمرؓ نے حدیث شریف کے خلاف کیوں کر کیا اور ابوبکر صدیق کے طریق کو کیونکر موقوف کیا کیونکہ حضرت عمرؓ نے جائیداد کو تقسیم نہیں کیا بلکہ اس کا منتظم اپنے بدل حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کو کر دیا حضرت عمرؓ اس کو مناسب سمجھے اس لئے کہ خلافت کے کام بہت ہوگئے تھے ان جائیدادوں کی نگرانی کی فرصت نہ تھی دوسرے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کو خوش کر دینا بھی مقصود تھا اور حضرت بی بی صاحبہ نے ابوبکر صدیقؓ سے تقسیم کی درخواست کی تھی جو حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے ابوبکر صدیقؓ نے منظور نہ کی اور کیسے منظور کر سکتے تھے ۱۲ منہ

وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُ مِنْهُ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقَدَ بِيَدِهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَأَنْ تُؤَدُّوا لِلَّهِ الْخُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ۔

اور آپ کے بیچ میں مضر کافر بستے ہیں تو ہم صرف ادب والے مہینے میں (جس میں لوٹ مار نہیں ہوتی) آپ تک پہنچ سکتے ہیں ہم کو ایسی ایک بات بتلا دیجئے جس پر ہم خود عمل کریں اور جو لوگ ہمارے پیچھے (اپنے ملک میں) ہیں ان کو بھی اس پر عمل کرنے کو کہیں آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں (جن کا حکم دیتا ہوں وہ یہ ہیں) آپ نے انگلیوں پر ان کو گنا اس بات کی گواہی دینا اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ نماز درستی سے ادا کرنا۔ زکوٰۃ دینا رمضان کے روزے رکھنا جو مال لوٹ میں پیدا کرو اس میں سے پانچواں حصہ (حاکم اسلام کو) ادا کرنا[1] اور میں تم کو منع کرتا ہوں کدو کے تونبے اور کریدی ہوئی لکڑی کے برتن اور سبز لاکھی برتن اور روغنی برتن سے[2]

بَابٌ ۲۴۳ نَفَقَةِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی بی بیوں کے خرچہ کا بیان

۲۳۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمْ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث میرے بعد ایک اشرفی بھی نہ بانٹیں (میراثر کر تقسیم نہ کریں) میں جو چھوڑ جاؤں اس میں سے میرے کارندے اور بی بیوں کا خرچ نکال کر باقی سب صدقہ ہے۔

۲۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ

ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی اس وقت میرے گھر میں کوئی ایسی چیز نہ تھی

[1] یہ پانچ باتیں ہو گئیں اور شاید توحید کی شہادت کو چھوڑ کر جو باتیں مذکور ہیں وہ مراد ہیں وہ چار ہی ہیں [2] یہ حدیث پہلے پارے میں معہ شرح گزر چکی ۱۲ منہ

شَیْءٌ یَأْکُلُہٗ ذُوْکَبِدٍ اِلَّا شَطْرُ شَعِیْرٍ فِیْ رَفٍّ لِّیْ فَاَکَلْتُ مِنْہُ حَتّٰی طَالَ عَلَیَّ فَکِلْتُہٗ فَفَنِیَ۔

جس کو کوئی جگر والا (جاندار) کھا کر بسر کرے البتہ مچان پر (یا محراب یا موکھے پر) آدھے وسق جو پڑے تھے میں اسی میں سے کھاتی رہی ایک مدت گزر گئی میں نے ان کو ماپا جب وہ ختم ہو گئے۔ ؎۱

۳۰۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا سِلَاحَہٗ وَبَغْلَتَہُ الْبَیْضَآءَ وَاَرْضًا تَرَکَہَا صَدَقَۃً۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہا میں نے عمرو بن حارث سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جائیداد نہیں چھوڑی (یعنی نقد روپیہ پیسہ وغیرہ) مگر اپنے ہتھیار اور نقرہ خچر اور کچھ زمین اس کو بھی آپ فرما گئے تھے کہ وہ صدقہ ہے۔ ؎۲

بَابُ ۲۴۵ مَا جَآءَ فِیْ بُیُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا نُسِبَ مِنَ الْبُیُوْتِ اِلَیْہِنَّ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ۔

باب آپ کی بی بیوں کے گھروں کا بیان اور گھروں کا ان کی طرف نسبت دینا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ احزاب میں) فرمایا اپنے گھروں میں عزت سے رہو اور (اسی سورت میں) فرمایا مسلمانو پیغمبر کے گھروں میں بے اذن لئے نہ جاؤ ؎۳

۳۰۴۱- حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰی وَمُحَمَّدٌ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَیُوْنُسُ عَنِ الزُّہْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَہٗ اَنْ یُّمَرَّضَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَذِنَّ لَہٗ

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا اور محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر اور یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ نے ان سے حضرت عائشہ نے بیان کیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو دوسری بی بیوں سے آپ نے اجازت چاہی بیماری میں میرے گھر رہیں ؎۴ انہوں نے اجازت دی۔

؎۱ اللہ نے اس جو میں برکت دی تھی جب حضرت عائشہ نے اس کو ماپا تو گویا توکل میں فرق آیا برکت جاتی رہی یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ غلہ ماپو اس میں تمہارے لئے برکت ہوگی اس سے مراد یہ ہے کہ خریدنے وقت یا بیچتے وقت یا جتنا اس میں سے نکالو وہ ماپ لو سب کو مت ماپو اللہ پر بھروسہ رکھو اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ حضرت عائشہ کو یہ جو کچھ ترکے میں نہیں ملے تھے بلکہ ان کا خرچہ بیت المال پر تھا اگر یہ خرچہ بیت المال کے ذمہ نہ ہوتا تو آپ کی وفات کے بعد وہ جو ان سے کیسے چلتے ۱۲ منہ ؎۲ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ کی بی بیوں کا خرچہ اسی زمین سے دیا جاتا تھا جس کو آپ صدقہ فرما گئے تھے ۱۲ منہ ؎۳ پہلی آیت میں گھروں کی نسبت بی بیوں کی طرف فرمائی اور دوسری آیت میں انہی گھروں کو پیغمبر کے گھر فرمایا اس سے امام بخاری نے باب کا مطلب ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کو جیسے آپ کی وفات کے بعد اپنے خرچہ کا حق تھا ویسے ہی اپنے اپنے حجروں پر بھی ان کا حق تھا اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مسلمانوں کی مائیں قرار دے دیا اور کسی اور سے ان پر نکاح حرام کر دیا ۱۲ منہ ؎۴ یہیں سے ترجمہ باب کا مطلب نکلتا ہے ۱۲ منہ

۴۴۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي نَوْبَتِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِسِوَاكٍ فَضَعُفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَأَخَذْتُهُ فَمَضَغْتُهُ ثُمَّ سَنَنْتُهُ بِهِ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے نافع نے میں نے ابن ابی ملیکہ سے سُنا حضرت عائشہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میرے گھر میں میری باری کے دن میں میرے حلق اور سینے کے بیچ میں ہوئی اللہ نے (مرتے وقت) میرا آپ کا تھوک بھی ملا دیا ہوا یہ کہ عبدالرحمٰن[1] ایک مسواک لے کر آئے آپ (بیماری کے ضعف سے) اس کو چبا نہ سکے میں نے چبا کر آپ کے دانتوں پر ملی۔

۴۴۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ قَرِيبًا مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے امام علی بن حسین زین العابدین سے ان سے حضرت صفیہ رض نے بیان کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے مسجد میں آئیں آپ رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف میں تھے جب وہ لوٹ جانے کے لئے اٹھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ (ان کو گھر پہنچانے کے لئے) کھڑے ہوئے مسجد کے قریب پہنچے جہاں ام المومنین ام سلمہ رض کا دروازہ تھا تو وہاں دو انصاری مرد (اسید بن حضیر اور عباد بن بشر) ملے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور سلام کر کے آگے نکل گئے آپ نے ان سے فرمایا ذرا ٹھہرو (یہ عورت میری بی بی ہے) وہ کہنے لگے سبحان اللہ یا رسول اللہ اور آپ کا فرمانا ان پر شاق گذرا آپ نے فرمایا بات یہ ہے کہ شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں (رگ رگ میں) پہنچتا ہے میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں کچھ (وسوسہ نہ ڈالے)[2]

---

[1] حضرت عائشہ رض کے بھائی ۱۲ منہ [2] کیونکہ وہ دونوں سچے مومن تھے انکو یہ رنج ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری نسبت یہ خیال فرمایا کہ ہم آپ بدگمانی کریں گے ۱۲ منہ [3] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ایک بیگانہ عورت کو ساتھ لئے کیسے جا رہے ہیں اس وسوسے کی وجہ سے وہ تباہ ہو جاتے آپ نے انکا ایمان بچا لیا پیغمبر کی نسبت ایک ذری سی بدگمانی کرنا بھی کفر اور باعث زوال ایمان ہے، افسوس ہمارے زمانہ میں ایک شخص نے جو اپنے کو مسلمان کہتا ہے حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کی طرف کیا کیا بری باتیں منسوب کیں اور اپنا ٹڈ کا نا دوزخ میں بنایا ظاہر میں رد نصاریٰ کا بہانہ کرتا ہے یہ عجب ہے وہی مثل ہوئی پرائے شگون کے لئے اپنی ناک کٹائی ایسے ہی بعضے مولوی جو اپنے تئیں سنت جماعت کہتے ہیں (بقیہ آگے)

۳۴۴ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَّاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ.

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے اُنھوں نے عبیداللہ عمری سے اُنہوں نے محمد بن یحییٰ ابن حبان سے اُنھوں نے واسع بن حبان سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے اُنہوں نے کہا میں ام المؤمنین حفصہؓ کے گھر پر چڑھا[۱] میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبلے کی طرف پیٹھ کئے شام کی طرف منہ کئے حاجت پوری کر رہے ہیں۔

۳۴۵ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا.

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انسؓ بن عیاض نے اُنھوں نے ہشام بن عروہ سے اُنھوں نے اپنے باپ سے حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھتے کہ دھوپ ان کے حجرے میں رہتی[۲] (اوپر دیواروں پر) نہ چڑھتی

۳۴۶ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَاَشَارَ نَحْوَ مَسْكَنِ عَائِشَةَ رض فَقَالَ هُنَا الْفِتْنَةُ ثَلٰثًا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے اُنھوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے تو حضرت عائشہؓ کے گھر کی طرف اشارہ کیا[۳] (یعنے پورب کی طرف) تین بار فرمایا ادھر ہی سے فتنے (دین کے فساد) نکلیں گے یہیں سے شیطان کا سر نمود ہوگا۔

۳۴۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَاَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ اِنْسَانٍ يَّسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَّسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِكَ.

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنھوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے اُنہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا ایکبار ایسا ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں اُنہوں نے ایک مرد کی آواز سُنی جو حضرت حفصہؓ کے گھر میں جانے کی اجازت چاہتا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کوئی مرد ہے جو آپ کے گھر میں جانا چاہتا ہے آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں فلاں شخص ہے حفصہؓ

بقیہ حاشیہ رافضیوں کے رد کا بہانہ کرکے حضرت علیؓ اور اہل بیت کرام کی نسبت دو کلمے زبان سے نکالتے ہیں اور اپنے رسالوں میں لکھتے ہیں کہ معاذ اللہ وہ سنی کہلاتے کو رہے پکے خارجی مردود ہیں اللہ بچائے اس حدیث سے باب کا مطلب امام بخاری نے اس لفظ سے نکالا کہ دروازے کو ام المؤمنین ام سلمہ کا دروازہ کہا ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا [۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث باب المواقیت میں گذر چکی ہے یہاں اس کو اس لئے لائے کہ حجرے کو حضرت عائشہؓ کا حجرہ کہا تو باب کا مطلب ثابت ہوا ۱۲ منہ [۳] ترجمہ باب یہیں سے نکلا اکثر دین کے فساد مشرقی ممالک سے نکلے ہیں دجال بھی وہیں سے نکلے گا ۱۲ منہ [۴] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ

کا دودھ چچا (نام نامعلوم) دودھ سے بھی وہی رشتے حرام ہوتے ہیں جو خون (نسب) سے حرام ہوتے ہیں۔

بَابُ ۲۴۶ مَا ذُكِرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَاهُ وَسَيْفِهِ وَقَدَحِهِ وَخَاتَمِهِ وَمَا اسْتَعْمَلَ الْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَمِمَّا لَمْ يُذْكَرْ قِسْمَتُهُ وَمِنْ شَعْرِهِ وَنَعْلِهِ وَآنِيَتِهِ مِمَّا يَتَبَرَّكُ أَصْحَابُهُ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ اور عصا اور تلوار اور پیالہ اور مہر کا بیان اور آپ کے بعد جو خلیفہ گذرے انہوں نے یہ چیزیں استعمال کیں ان کو تقسیم نہیں کیا اور آپ کے موئے مبارک اور نعلین اور برتنوں کا بیان جن کو آپ کے اصحاب وغیرہ نے آپ کی وفات کے بعد متبرک سمجھا لے

۳۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رض لَمَّا اسْتُخْلِفَ بَعَثَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ وَخَتَمَهُ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولُ سَطْرٌ وَاللّٰهِ سَطْرٌ

ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ عبداللہ نے انہوں نے ثمامہ سے انہوں نے انس رض سے جب ابوبکر رض خلیفہ ہوئے تو ان کو بحرین کی طرف (زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے) بھیجا اور ایک پروانہ لکھ کر ان کو دیا اور اس پر مہر لگائی مہر میں تین سطریں کندہ تھیں ایک سطر میں محمد ایک سطر میں رسول ایک سطر میں اللہ ۲ے

۳۴۹- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسٌ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَحَدَّثَنِي ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ بَعْدُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُمَا نَعْلَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن عبداللہ اسدی نے کہا ہم سے عیسیٰ بن طہمان نے انہوں نے کہا انس رض نے دو پرانی جوتیاں ہم کو نکال کر بتائیں جن پر دو تسمے لگے تھے پھر ثابت نے مجھ سے بعد بیان کیا انس کہتے ہیں وہ جوتیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں۔

۳۵۰- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ رض كِسَاءً مُلَبَّدًا وَقَالَتْ فِي هٰذَا نُزِعَ رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالمطلب ثقفی نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ابوبردہ بن ابی موسیٰ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ رض نے ہم کو ایک پیوندی کی ہوئی کملی نکال کر بتائی اور کہا کہ اسی کو اوڑھے ہوئے آنحضرت صلی

لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کل چیزیں متبرک تھیں اس باب سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے پیغمبروں اور اولیاء کی چیزوں سے برکت حاصل کر سکتے ہیں اور یہ امر خلاف شرع نہیں ہے خود قرآن شریف سے ثابت ہے فیہ سکینۃ من ربکم وبقیۃ مما ترك اٰل موسیٰ واٰل ھارون گو ہم کو یہ سند صحیح ثابت نہ ہو کر یہ بال اور جوتا یا کوئی اور چیز فلاں پیغمبر یا فلاں ولی کی ہے مگر جب ایک جم غفیر اس امر کے ناقل ہوں تو اسکی اہانت یا تذلیل کرنا ہرگز جائز نہیں ہے ۱۲ منہ ۲ے یہ مہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی تو اس کا نقش اس طرح تھا محمد رسول اللہ باب کا مطلب اس سے یوں نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر حضرت ابوبکر رض استعمال کرتے رہے ابوبکر صدیق رض کے بعد یہ مہر حضرت عمر رض پاس رہی ان کے بعد حضرت عثمان رض پاس پھر ان کے ہاتھ سے اریس کنوئیں میں گر پڑی ہرچند ڈھونڈا یا نہ ملی اسی روز خلافت کے انتظام میں فرق آنے لگا ۱۲ منہ ۳ے اس حدیث کا بیان انشاء اللہ کتاب اللباس میں آئیگا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنْ هَذِهِ الَّتِي يَدْعُونَهَا الْمُلَبَّدَةَ۔

اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی سلیمان بن مغیرہ نے حمید سے انھوں نے ابو بردہ سے اتنا زیادہ کیا حضرت عائشہ رضی نے ایک موٹا تہبند نکالا جو یمن کے ملک میں بنتا ہے اور ایک کملی انہی کملوں سے جن کو تم ملبدہ (یعنی موٹا یا پیوند دار) کہتے ہو۔

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَسَرَ فَاتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِنْ فِضَّةٍ قَالَ عَاصِمٌ رَأَيْتُ الْقَدَحَ وَشَرِبْتُ فِيهِ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا انھوں نے ابو حمزہ سے انھوں نے عاصم سے انھوں نے ابن سیرین سے انھوں نے انس بن مالک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (پانی پینے کا) پیالہ ٹوٹ گیا آپ نے جہاں ٹوٹا تھا وہاں چاندی کی زنجیر سے جوڑ لیا عاصم کہتے ہیں میں نے وہ پیالہ دیکھا اور تبرکاً اس میں پانی پیا۔

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا فَقُلْتُ لَهُ لَا فَقَالَ لَهُ هَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا حَتَّى تُبْلَغَ نَفْسِي إِنَّ عَلِيَّ

ہم سے سعید بن محمد جرمی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے میرے باپ نے ان سے ولید بن کثیر نے انھوں نے محمد بن عمرو بن حلحلہ دؤلی سے انھوں نے ابن شہاب زہری سے ان سے امام زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام سے بیان کیا جب وہ یزید بن معاویہ کے پاس سے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد مدینہ میں آئے تو ان سے مسور بن مخرمہ رض ملے اور کہنے لگے آپکو کچھ ضرورت ہو تو مجھ سے فرمایئے میں بجا لاؤں میں نے کہا مجھے کوئی ضرورت نہیں تب مسور نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار جو آپ پاس ہے وہ آپ مجھ کو دیدیجئے میں ڈرتا ہوں کہیں یہ لوگ (بنی امیہ ظالم) زبردستی آپ سے چھین نہ لیں خدا کی قسم اگر آپ مجھ کو دیں دینگے تو جان جانے تک تو اس کو کوئی کبھی مجھ سے نہ لے سکے گا (پھر مسور نے ایک قصہ بیان کیا) (حضرت علی رض نے ابوجہل کی بیٹی (جمیلہ) کو نکاح کا پیغام دیا۔

لے قسطلانی نے کہا شاید آپ نے بنظر تواضع یا اتفاقاً اس کملی کو اوڑھ لیا ہوگا نہ یہ کہ آپ قصداً پیوندی کی موٹی کملی اوڑھا کرتے کیونکہ عادت شریف یہ تھی کہ جو کپڑا میسر آتا اس کو پہنتے غرض یہ ہے کہ خواہ مخواہ اچھے کپڑے ہوتے ہوئے پرانی پھٹی کملی اوڑھے رہنا جیسے ہمارے زمانہ کے بعضے درویشوں کا شعار ہے سنت کے موافق نہیں سنت یہ ہے کہ جو کپڑا اللہ جل جلالہ عنایت فرمائے ان کو پہنے اور شکر حق بجالائے ؎ نیقری بجز خدمت خلق نیست ؛ بتسبیح وسجادہ ودلق نیست مولانا افضل الرحمان قدس سرہ فرماتے تھے اچھا کھاؤ اچھا پہنو تاکہ لوگ تم کو دنیا دار سمجھیں کہیں ان کو فقیری سے کیا علاقہ اور دل خدا کی یاد میں مصروف رکھو ؎ اندروں با یار باش بیگانہ باش ؛ وازبروں ایں چنیں زیبا روش کم بود اندر جہاں ۱۲ منہ۔

بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ. فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَالِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هٰذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ قَالَ حَدَّثَنِي. فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَلٰكِنْ وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ أَبَدًا۔

حضرت فاطمہؓ کے ہوتے ہوئے تو میں نے خود آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سُنا آپ اسی منبر پر فرما رہے تھے ان دنوں میں جوان ہو گیا تھا کہ فاطمہؓ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے دجگر ہے) مجھے ڈر ہے وہ کسی گناہ میں نہ پڑ جائے پھر آپؐ نے بنی عبد شمس قبیلے کے ایک داماد (یعنی عاص بن ربیع) کا ذکر کیا اس کے رشتہ داری کی تعریف کی اور فرمایا اس نے جو بات مجھ سے کہی سچ جو وعدہ کیا پورا کیا اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جو چیز (نکاح ثانی) حلال ہے اس کو حرام کر دوں یا حرام کو حلال بلکہ میرا مطلب یہ ہے قسم خدا کی اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی دونوں جگہ ایک (ایک مرد پاس) کبھی نہیں اکٹھا ہوں گی ؎۱

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ مُنْذِرٍ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ لَوْ كَانَ عَلِيٌّ ذَاكِرًا عُثْمَانَ رض ذَكَرَهُ يَوْمَ جَاءَهُ نَاسٌ فَشَكَوْا سُعَاةَ عُثْمَانَ فَقَالَ لِي عَلِيٌّ اذْهَبْ إِلَى عُثْمَانَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّهَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُرْ سُعَاتَكَ يَعْمَلُونَ فِيهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ أَغْنِهَا عَنَّا فَأَتَيْتُ بِهَا عَلِيًّا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ضَعْهَا حَيْثُ أَخَذْتَهَا قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ قَالَ. سَمِعْتُ مُنْذِرًا الثَّوْرِيَّ عَنِ ابْنِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے محمد بن سوقہ سے انھوں نے منذر بن یعلی سے انھوں نے محمد بن حنفیہ سے انھوں نے کہا اگر حضرت علی رضی حضرت عثمانؓ کو بُرا کہنے والے ہوتے تو اس دن کہتے جب کچھ لوگ حضرت عثمان کے عاملوں کے (جو زکوٰۃ تحصیلتے ہیں) شکایت کرنے ان کے پاس آئے انھوں نے مجھ سے کہا عثمان پاس جا (یہ زکوٰۃ کا پروانہ لیتا جا) کہہ یہ پروانہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کا لکھا ہوا ہے تم اپنے عاملوں کو حکم دو اس کے موافق عمل کریں جب وہ پروانہ لیکر حضرت عثمانؓ پاس آیا انہوں نے کہا ہم کو اس کی حاجت نہیں (کیونکہ ہمارے پاس اس کی نقل موجود ہے) میں نے جا کر حضرت علی رضہ سے بیان کیا انہوں نے کہا اچھا جہاں سے یہ پروانہ لیا وہیں اس کو رکھ دے ؎۲

؎۱ یعنی علیؓ دوسری جورو لائیں اور حضرت فاطمہؓ سوکن پنے کی عداوت سے جو ہر عورت کے دل میں ہوتی ہے کسی گناہ میں مبتلا ہو جائیں مثلاً خاوند کو ستائیں انکی نافرمانی کریں یا سوکن کو برا بھلا کہہ بیٹھیں ۱۲ منہ ؎۲ دوسری روایت میں ہے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ علیؓ میری بیٹی کو طلاق دیدیں اور ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کر لیں جب حضرت علی رضہ نے آپکا یہ ارشاد سُنا تو فوراً یہ ارادہ ترک کیا اور جبتک حضرت فاطمہ رض زندہ رہیں انہوں نے دوسری بی بی نہیں کی قسطلانی نے کہا آپکے ارشاد سے یہ معلوم ہوا کہ پیغمبر کی بیٹی اور عدو اللہ کی بیٹی میں جمع کرنا حرام ہے مسور بن مخرمہ نے یہ قصہ اسلئے بیان کیا کہ امام زین العابدین کی فضیلت معلوم ہو کر وہ کس کے پوتے ہیں حضرت فاطمۃ الزہرا کے جن کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ پر عتاب فرمایا اور جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بدن کا ایک ٹکڑا فرمایا اس حدیث سے علماء نے جناب فاطمہ زہرا کو سارے جہاں کی باقی آگے

الْحَنَفِيَّةِ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبِي خُذْ هٰذَا الْكِتَابَ فَاذْهَبْ بِهٖ إِلٰى عُثْمَانَ فَإِنَّ فِيهِ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ

حمیدی نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سوقہ نے کہا میں نے منذر ثوری سے سُنا اُنھوں نے محمد بن حنفیہ سے کہ والد نے مجھ کو ایک پروانہ دے کر حضرت عثمانؓ پاس بھیجا اور کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زکوٰۃ کا بیان ہے۔

بَابُ ۲۴۷ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسَاكِينِ وَإِيثَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الصُّفَّةِ وَالْأَرَامِلَ حِينَ سَأَلَتْهُ فَاطِمَةُ وَشَكَتْ إِلَيْهِ الطَّحْنَ وَالرَّحٰى أَنْ يُخْدِمَهَا مِنَ السَّبْيِ فَوَكَلَهَا إِلَى اللّٰهِ

باب اس بات کی دلیل کہ لوٹ کا پانچواں حصہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ضرورتوں (جیسے ضیافت سامان جہاد کی تیاری وغیرہ) اور محتاجوں کے لئے تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفہ والوں محتاجوں اور بیوہ عورتوں کی خدمت حضرت فاطمہؓ کے آرام پر مقدم رکھی جب اُنھوں نے قیدیوں میں سے ایک خدمتگار آپ سے مانگا اور اپنی تکلیف کا ذکر کیا جو آٹا گوندھنے اور پیسنے میں ہوتی ہے آپ نے ان کا کام خدا پر رکھا

۳۵۴ - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ اشْتَكَتْ مَا تَلْقٰى مِنَ الرَّحٰى مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافِقْهُ فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لَهُ فَأَتَانَا وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ إِذَا

ہم سے بدل بن محبر نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی کہا مجھ کو حکم نے کہا میں نے ابن ابی لیلےٰ سے سُنا کہا مجھ سے حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ کو چکی پیسنے کی تکلیف بہت ہوئی پھر ان کو خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے ہیں وہ آپ پاس تشریف لائیں ایک لونڈی یا غلام خدمت کیلئے آپ سے مانگتی تھیں اتفاق سے آپ نہ ملے اُنھوں نے حضرت عائشہؓ سے بیان کر دیا حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا (جب آپ تشریف لائے) حضرت علیؓ کہتے ہیں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت (رات ہی کو) ہمارے پاس تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے آپ کو دیکھ کر ہم نے اُٹھنا چاہا آپ نے فرمایا لیٹے رہو (آپ میرے اور حضرت فاطمہ کے

بقیہ حاشیہ: عورتوں سے افضل کہا ہے بعضوں نے کہا حضرت مریم کے بعد بعضوں نے کہا حضرت عائشہؓ ان سے افضل ہیں ۱۲ منہ ۵۳ ہوا یہ تھا کہ محمد بن حنفیہ کے پاس ایک شخص نے حضرت عثمان رضؓ کو بُرا کہا اُنھوں نے کہا خاموش لوگوں نے پوچھا کیا تمہارے باپ یعنی حضرت علیؓ حضرت عثمان کو بُرا کہتے تھے تب محمد بن حنفیہ نے یہ قصہ بیان کیا یعنی اگر حضرت علی رضؓ انکو بُرا کہنے والے ہوتے تو اس موقع پر کہتے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ آپ کا لکھوایا ہوا پروانہ حضرت علی رضؓ پاس رہا اُنھوں نے اس سے کام لیا امام بخاری نے زرہ اور عصا اور بالوں کے متعلق حدیثیں بیان نہیں کی حالانکہ ترجمہ باب میں ان کا ذکر ہے ممکن ہے کہ اُنھوں نے اشارہ کیا ہو حضرت عائشہ اور ابن عباسؓ اور انس کی حدیثوں کی طرف جو دوسرے بابوں میں مذکور ہیں حضرت عائشہ کی حدیث یہ ہے کہ وفات کے وقت آپکی زرہ ایک یہودی پاس گرو تھی ابن عباسؓ کی حدیث یہ ہے کہ آپ حجر اسود کو ایک لکڑی سے چومتے تھے انسؓ کی حدیث کتاب الطہارت میں گزری اس میں ابن سیرین کا یہ قول کہ ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ موئے مبارک ہیں در پیالہ یہ باقی برتنوں کو قیاس کر سکتے ہیں ۱۲ منہ حاشیہ صفحہ ھذا ۱؎ اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ سفیان کا سماع محمد بن سوقہ سے اور محمد بن سوقہ کا منذر سے بصراحت معلوم ہو جائے ۱۲ منہ

أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَا اللهَ أَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ وَّاحْمَدَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَسَبِّحَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ۔

بیچ میں بیٹھ گئے) میں نے آپ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر پائی آپ نے فرمایا میں تم کو اس سے بہتر بات نہ بتاؤں جو تم نے مانگی تھی۔ (لونڈی یا غلام) جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو ۳۴ بار اللہ اکبر کہو اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار سبحان اللہ یہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہے جو تم نے مانگا ہے[1]

بَابُ ۲۴۸ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ يَعْنِي لِلرَّسُوْلِ قَسْمَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَّخَازِنٌ وَّاللهُ يُعْطِي۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ انفال میں) یہ فرمانا جو کچھ تم لوٹ میں کماؤ اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لئے ہے یعنی رسول اس کو تقسیم کریگا (کیونکہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو بانٹنے والا ہوں خزانچی اور دینے والا اللہ ہے[2]

۳۵۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمٰنَ وَمَنْصُوْرٍ وَّقَتَادَةَ سَمِعُوْا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُّسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قَالَ شُعْبَةُ فِي حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ إِنَّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ حَمَلْتُهُ عَلٰى عُنُقِي فَأَتَيْتُ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے سلیمان اور منصور اور قتادہ سے ان سبھوں نے سالم بن ابی الجعد سے سنا اُنھوں نے جابر بن عبداللہ رضی سے انھوں نے کہا ہماری قوم انصار میں ایک شخص (انس رضی بن فضالہ) کا لڑکا پیدا ہوا اس نے محمد اس کا نام رکھنا چاہا شعبہ نے منصور سے یوں روایت کی وہ انصاری کہتا ہے میں اس بچہ کو اپنی گردن پر اُٹھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا اور

---

[1] اللہ تم کو ان کلمات کی وجہ سے ایسی طاقت دیگا کہ تم کو خادم کی احتیاج نہ رہیگی اپنا کام آپ کر لوگی بظاہر یہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں ہے اس میں یہ کہاں بیان ہے کہ آپ نے صفّہ والوں اور بیوؤں کو مقدم کیا لیکن امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد نے نکالا اس میں یوں ہے قسم خدا کی مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ تم کو دوں اور صفہ والوں کو محروم کروں جن کے پیٹ بھوک کی وجہ سے پیچ کھا رہے ہیں میرے پاس کچھ نہیں ہے جو اُن پر خرچ کروں ان قیدیوں کو بیچ کر انکی قیمت ان پر خرچ کرونگا سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیغمبر ہونے پر اس سے بڑھ کر اور کونسی دلیل ہوگی کہ بیٹی جو سارے جہان میں سب سے زیادہ آدمی کو محبوب ہوتی ہے اس تک کا خیال نہ کیا درحقیقت جون کی آسائش اور خبرگیری اس پر مقدم رکھی حضرت امام سفیان ثوری رحمہ سے منقول ہے۔ عید کے دن ایک درخت کے تلے بیٹھے اس کے پھل چن رہے تھے لوگوں نے کہا امام صاحب آج تو عید کا دن ہے سب لوگ اچھے کپڑے پہن کر عیدگاہ کو جا رہے ہیں اور آپ یہاں ایک ٹوکرہ لئے پھل چن رہے ہیں یہ کیا معاملہ اُنھوں نے جواب دیا میں بھی کپڑے وغیرہ بدل کر عید کی نماز کے لئے جاتا تھا مگر راہ میں ایک بیوہ کا گھر ملا تھا اس کا یتیم بچہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا اپنی ماں سے یہ ضد کر رہا تھا کہ آج سب بچوں کے لئے مٹھائیاں کھلونے آئے ہیں مجھ کو بھی کھلونے دلا مٹھائی دلا بیوہ ماں اس کو تسلی دیتی جاتی ہے لیکن وہ نہیں مانتا یہ حال دیکھ کر میں نے عید کی نماز موقوف رکھی عیدگاہ جانا بالائے طاق رکھا اور جنگل میں اس درخت کے تلے ایک ٹوکرہ لے کر آگیا ہوں یہ پھل چن کر بیچونگا اور اس کی قیمت سے کچھ کھلونے کچھ مٹھائی اس بچہ کے لئے خریدونگا سبحان اللہ انسانی ہمدردی اس کا نام ہے ۱۲ منہ

[2] قرآن شریف میں خمس کے مصارف چھ مذکور ہیں اللہ اور رسول اور ناطے والے اور یتیم اور مسکین اور مسافر اور علماء کا مذہب ہے کہ اللہ کا ذکر محض تعظیم کیلئے ہے اور خمس کے پانچ ہی حصے کیئے جائیں گے ایک حصہ اللہ اور رسول کا جو حاکم وقت لے گا اور باقی چار حصے ناتے والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کی خدمت میں خرچ ہوں گے اور ابوالعالیہ کہتے ہیں کہ چھ حصے کیئے جائیں گے اللہ کا حصہ کعبہ میں رکھ دیا جائے گا وہاں کی خدمت میں صرف ہوگا بعضوں نے کہا بیت المال میں رکھا جائیگا اب پھر اسمیں اختلاف ہے کہ رسول اپنے حصے کے مالک ہوتے ہیں یا نہیں امام بخاری کا یہ مذہب ہے کہ مالک نہیں ہوتے بلکہ اس کی تقسیم آپ کی طرف مفوض ہے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث آگے موصولاً مذکور ہوگی ۱۲ منہ

بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيْثِ سُلَيْمٰنَ وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ فَاَرَادَ اَنْ يُّسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَاِنِّيْ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَقَالَ حُصَيْنٌ بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ۔

قَالَ عَمْرٌو اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ جَابِرٍ اَرَادَ اَنْ يُّسَمِّيَهُ الْقَاسِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ۔

۲۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَا نَكْنِيْكَ اَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَا نَكْنِيْكَ اَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَتِ الْاَنْصَارُ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا

۲۵۷- حِبَّانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ

سلیمان کی روایت میں یوں ہے اس انصاری کا ایک لڑکا پیدا ہوا اس نے محمد اس کا نام رکھنا چاہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو[1] کیونکہ میں (اللہ کی طرف سے قاسم (بانٹنے والا) بنایا گیا ہوں (اس لئے میری کنیت ابو قاسم ہے میں تم کو تقسیم کرتا ہوں حصین کی روایت میں یوں ہے میں قاسم بنا کر بھیجا گیا کہ تم میں تقسیم کردں۔

عمرو بن مرزوق نے کہا[2] ہم کو شعبہ نے خبر دی انھوں نے قتادہ سے انھوں نے کہا میں نے سالم سے سنا انھوں نے جابرؓ سے کہ اس انصاری نے اپنے لڑکے کا نام قاسم رکھنا چاہا (تو اس کے باپ کو ابوالقاسم کہیں) آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو۔

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انھوں نے اعمش سے انھوں نے سالم بن ابی الجعد سے انھوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے انھوں نے کہا ہم لوگوں (یعنے انصار) میں ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام قاسم رکھا انصار کہنے لگے ہم تو تجھ کو ابو قاسم نہیں پکارنے کے اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہیں کرنے کے[3] یہ سن کر وہ انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک بچہ پیدا ہوا میں نے اس کا نام قاسم رکھا تو انصاری کہتے ہیں ہم تو تیری کنیت ابوالقاسم نہیں پکارنے کے اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہیں کرنے کے آپ نے فرمایا انصار نے اچھا کہا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو کیونکہ میں قاسم ہوں[4]

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے

---

[1] اس میں کئی مذہب ہیں یہ کہ آپ کی کنیت رکھنا محض ناجائز ہے مطلقاً اہل ظاہر کا یہی قول ہے امام مالک کہتے ہیں آپکی حیات میں ناجائز تھا بعضوں نے کہا یہ ممانعت تنزیہی ہے نہ تحریمی بعضوں نے کہا محمد یا احمد کے نام کے ساتھ ابوالقاسم کنیت رکھنا منع ہے نہ صرف کنیت ۱۲ منہ

[2] یہ بخاری کے شیخ ہیں اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] یعنی ابوالقاسم پکار کر تجھ کو خوش نہیں کرنے کے جیسے تو چاہتا ہے کہ لوگ مجھ کو ابو قاسم کہیں اسی لئے اپنے بیٹے کا نام قاسم رکھا ہے ۱۲ منہ [4] امام بخاری نے سفیان ثوری کی روایت لاکر اس امر کو قوت دی کہ انصاری نے اپنے لڑکے کا نام قاسم رکھنا چاہا تھا اس میں راویوں نے شعبہ سے اختلاف کیا ہے جیسے ابوالولید کی روایت اوپر گذری انھوں نے یہ کہا ہے کہ انصاری محمد نام رکھنا چاہتا تھا ۱۲ منہ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاللّٰهُ الْمُعْطِيْ وَاَنَا الْقَاسِمُ وَلَا تَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ۔

انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے اُنھوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انھوں نے معاویہ سے سُنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے اور اللہ دینے والا ہے اور میں بانٹنے والا اور یہ اُمّت ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہے گی یہانتک کہ اللہ کا حکم آجائے گا (یعنی قیامت) اور وہ غالب ہی ہوں گے [۱]

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اُعْطِيْكُمْ وَلَا اَمْنَعُكُمْ اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح نے کہا ہم سے ہلال نے اُنھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے اُنھوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ میں تم کو دیتا ہوں نہ روک سکتا ہوں (اللہ ہی دینے اور روکنے والا ہے) میں تو بانٹنے والا ہوں جس کے لئے حکم ہوتا ہے اس کو دیتا ہوں۔

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ وَاسْمُهٗ نُعْمَانُ عَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا يَّتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی ایوب نے کہا مجھ سے ابوالاسود نے اُنھوں نے ابن ابی عیاش سے انکا نام نعمان تھا اُنھوں نے خولہ بنت قیس انصاریہ سے اُنھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کچھ لوگ اللہ کے مال کو (جو مسلمانوں کا حق ہے) بے جا اُڑاتے ہیں وہ قیامت کے دن دوزخ میں جائیں گے [۲]

---

[۱] اس حدیث کا ذکر اوپر کتاب العلم میں ہو چکا ہے مگر الفاظ میں کچھ فرق ہے یہ جو فرمایا یہ اُمّت یعنی اسلامی اُمّت ہمیشہ مخالفین پر غالب رہیگی یہانتک کہ قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی ہونگے اس میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ دو تین صدیوں سے مسلمان برابر مغلوب ہو رہے ہیں اور نصاریٰ اور دوسرے مخالفین ان پر غالب رہے ہیں اب تو یہ حال ہے کہ ساری دنیا میں تقریباً نصاریٰ کا غلبہ ہو گیا ہے شاید عرب یا افغانستان کے چند جنگل اور پہاڑ ایسے رہے ہوں کہ جہاں نصاریٰ کا نفوذ ہو اس کا جواب یہ ہے کہ اب بھی ایک جماعت اہل حدیث کی بلاد عرب اور نواحی افغانستان میں ہے جو اپنے دشمنوں پر غالب ہے کسی کی محکوم نہیں دوسرا جواب یہ ہے کہ غلبہ سے مراد مطلق غلبہ ہے خواہ شمشیر و سنان سے ہو خواہ حجت اور زبان سے مسلمان گو آجکل جنگ میں مغلوب ہو رہے ہیں پر حجت اور تقریر میں کسی مخالف فریق سے مغلوب نہیں ہے بلکہ سب پر غالب ہیں تیسرا جواب یہ ہے کہ جو مغلوب ہیں وہ پکے مسلمان نہیں ہیں اور جو پکے مسلمان ہیں وہ مغلوب نہیں ہیں چوتھا جواب یہ ہے کہ امر الٰہی سے وہ وقت مراد ہے جب نصاریٰ کا غلبہ اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے اس وقت تک برابر مسلمان غالب رہے واللہ اعلم ۱۲ منہ [۲] جیسے ہمارے زمانے کے بادشاہ اور نواب جو غریب رعایا کی محنت کا پیسہ اپنی ذاتی لہو و لعب اور کھیل تماشا اور نفسیاتی حظوظ میں صرف کرتے ہیں ان کو قیامت کے دن بڑا حساب دینا ہوگا اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں گنہگار مسلمان دوزخ میں نہیں جائیں گے ہمارے پیر مرشد حضرت مجدد صاحب نے بھی ایک مکتوب میں اپنا خیال یہی لکھا ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

بابٌ ۲۴۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحِلَّتْ لَكُمُ الْغَنَائِمُ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى وَعَدَكُمُ اللهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَهِيَ لِلْعَامَّةِ حَتّٰى يُبَيِّنَهُ الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تمہارے لئے لوٹ کے مال حلال کئے گئے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فتح میں) فرمایا اللہ نے تم سے بہت لوٹوں کا وعدہ کیا ہے اب یہ جلدی تم کو دلا دی تو یہ لوٹ کا مال (قرآن کی رو سے) سب لوگوں کا حق ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر دیا کہ کون کون اس کے مستحق ہیں[۱]

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد نے کہا ہم سے حصین نے انہوں نے عامر سے انہوں نے عروہ بارقی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک خیر اور برکت (آخرت میں) اور لوٹ (دنیا میں) بندھی ہوئی ہے

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسریٰ (ایران کا بادشاہ) مر جائیگا تو اس کے بعد (دوسرا کسریٰ نہیں بیٹھنے کا (بلکہ اس کی سلطنت تم لے لوگے) اور جب قیصر (روم کا بادشاہ) مر جائے گا تو اس کے بعد (دوسرا قیصر نہیں بیٹھنے کا قسم اس (پروردگار کی) جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانے (دولت) اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے[۲]

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ سَمِعَ جَرِيرًا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا انہوں نے جریر سے سنا انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے جابر بن سمرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسریٰ مر جائے گا تو اب دوسرا کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر مر جائے گا تو دوسرا قیصر کوئی نہیں بیٹھنے کا قسم اس (پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ

[۱] یعنی قرآن مجمل ہے اس کی رو سے تو ہر لوٹ میں ساری دنیا کے مسلمانوں کا حصہ ہے مگر حدیث شریف سے اس کی تشریح ہوگی کہ ہر لوٹ کا مال ان لوگوں کا حق ہوگا جو لڑے اور یہ لوٹ حاصل کرے اس میں سے پانچواں حصہ حاکم وقت مسلمانوں کے عموی مصالح کے لئے نکال لے گا امام بخاری کی اس تقریر سے ان لوگوں کا رد ہوا جو صرف قرآن شریف کے عمل کرنے کے لئے کافی سمجھتے ہیں کہتے ہیں حدیث شریف کی کوئی ضرورت نہیں ۱۲ منہ [۲] مجاہدین کو دو گے ایسا ہی ہوا مسلمانوں نے روم اور ایران دونوں سلطنتیں چھین لیں اور ان کا خزانہ لوٹا ۱۲ منہ

كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ۔

کئے جائیں گے۔

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو سیار بن ابی سیار نے خبر دی کہا ہم سے یزید فقیر نے بیان کیا کہا ہم سے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لئے لوٹ کے مال حلال کیے گئے [۱]

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے جہاد ہی کی نیت سے نکلے اللہ کی کلام (اس کے وعدے) کو سچ جان کر تو اللہ اس کا ضامن ہے یا تو اس کو (شہید کر کے) بہشت میں لے جائیگا [۲] یا اس کو ثواب اور لوٹ کا مال دلا کر اس کے گھر لوٹا لائے گا

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا وَلَا أَحَدٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ إِنَّكِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللّٰهُمَّ

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا (بنی اسرائیل کے) پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر (یوشع علیہ السلام) نے جہاد کیا انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا میرے ساتھ کوئی ایسا شخص (جہاد کے لئے) نہ جائے جس نے کسی عورت سے عقد کیا ہو اور ابھی اس سے صحبت نہ کی ہو یا جس نے گھر بنائے ہوں ان کی چھت نہ پائے ہوں (دیواریں تیار کی ہوں) یا جس نے گابھن (حاملہ) بکریاں یا اونٹنیاں مول لی ہوں ان کے جننے کا منتظر ہو خیر وہ جہاد کے لئے گئے اور ایک گاؤں (اریحا) کے قریب اس وقت پہنچے کہ عصر کا وقت ہو گیا تھا یا نزدیک تھا انہوں نے سورج کو (مخاطب کر کے) کہا تو بھی خدا کا تابع فرمان

---

[۱] مجاہدین کو دو گے ایسا ہی ہوا مسلمانوں نے روم اور ایران دونوں سلطنتیں چھین لیں اور انکا خزانہ لوٹا ۱۲ منہ [۲] اور اگلی امتوں کیلئے حلال نہ تھی پادری جو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے لوگوں کے مال لوٹے اور ان کو لونڈی غلام بنایا تو یہ طعن لغو ہے جب آپکی پیغمبری ہزاروں دلیلوں سے ثابت اور آفتاب سے زیادہ روشن ہے تو اللہ نے اگر ایک حکم خاص آپ کو دیا اس میں کونسا استبعاد ہے خود پادری اقرار کرتے ہیں کہ اگلی شریعتوں میں متعدد بی بیاں کرنا جائز تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں منع ہوا حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے انجیل شریف میں کہیں دوسری بی بی کرنا منع نہیں ہے پر اگر مان لیا جائے تو جیسے اگلا حکم اللہ نے حضرت عیسیٰ کی شریعت میں منسوخ کر دیا ایسا ہی اگر کوئی حکم ہمارے پیغمبر صاحب کی شریعت میں بدل دیا تو اس کے نہ ماننے کی اس پر طعنہ کرنے کی کیا وجہ ہے ۱۲ منہ [۳] یعنی بلا حساب و کتاب اور بلا موازنہ اعمال شہید کی خصوصیت ہے۔

حَبَسَهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ لِتَأْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ إِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَلْيُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَجَاءُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا ثُمَّ أَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا۔

میں بھی اسی کا تابعدار ہوں (پھر یوں دعا کی) یا اللہ سورج کو روک دے[1] وہ روک دیا گیا یہانتک اُنھوں نے فتح حاصل کی اور لوٹ کے مالوں کو اکٹھا کیا (آسمان سے) آگ آئی پر ان کو نہ جلایا[2] اُنھوں نے کہا تم میں کسی نے (مال غنیمت میں) چوری کی ہے اب تم میں ہر قبیلے میں سے ایک شخص مجھ سے ہاتھ ملائے (ایسا ہی ہوا) ایک شخص کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے چمٹ گیا اُنھوں نے کہا تیرے ہی قبیلے والوں نے چوری کی ہے اپنے قبیلے والوں کو لا وہ ہاتھ ملائیں (ایسا ہی ہوا) تو دو تین شخصوں کے ہاتھ ان کے ہاتھ سے چمٹ گئے (آخر مجبور ہو کر چوری کا مال) گائے کے سر کے برابر سونا لیکر آئے اس کو رکھا تب آگ آئی اور سب کو جلا دی پھر اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں کی کم طاقتی اور عاجزی ملاحظہ فرما کر[3] ہمارے لئے لوٹ کے مال درست کر دیئے[4]

بَابٌ ۲۵۰ الْغَنِيمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ

باب لوٹ کا مال ان لوگوں کو ملے گا جو جنگ میں حاضر ہوں

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فَتَحْتُ قَرْيَةً إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے خبر دی اُنھوں نے امام مالک سے اُنھوں نے زید بن اسلم سے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے کہا حضرت عمرؓ نے کہا اگر پچھلے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو میں جو بستی فتح کرتا فتح کرنے والوں میں بانٹ دیتا جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو بانٹ دیا تھا[5]

[1] اس کی حرکت موقوف کر دے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ زمین ساکن ہے اور سورج اس کے گرد حرکت ہے جیسے اگلے حکیموں کا قول تھا حال کے حکیم یہ کہتے ہیں کہ سورج مرکز عالم ہے اور زمین اور سب سیارے اس کے گرد گھومتے ہیں اور اس کی کشش اور اپنے ثقل کی وجہ سے اپنی اپنی جگہ قائم ہیں اگر یہ مذہب صحیح ہو تو سورج کو روکدینے سے یہ مطلب ہوگا کہ زمین کو ساکن کر دے اور اس کا ساکن کرنا گویا سورج کا روک دینا ہے کیونکہ سورج ایک ہی مقام پر نظر آئیگا اور زمین کی تیز حرکت کی وجہ سے جو چلتا ہوا دکھائی دیتا ہے وہ بات نہ رہیگی ۱۲ منہ [2] نسائی اور ابن حبان کی روایت میں یوں ہے وہ لوگ جب کچھ لوٹ کا مال حاصل کرتے تو اللہ اس پر ایک آگ بھیجتا وہ آگ اس مال کو کھا لیتی (یعنی جلا دیتی) ۱۲ منہ [3] کم طاقتی اور عاجزی سے یہ مراد ہے کہ مسلمان مفلس اور نادار تھے اور خدا کی بارگاہ میں عاجزی اور فروتنی سے عاجز ہوتے تھے پروردگار کو انکی عاجزی پسند آئی اور یہ سرفرازی ہوئی کہ لوٹ کے مال انکے لئے درست کر دیئے گئے ہم ان بیوقوف پادریوں سے پوچھتے ہیں جو لوٹ کا مال لینا بڑا عیب جانتے ہیں کہ تمہارے مذہب والے نصاری تو دوسرے ملک کے مال اور خزانے ہضم کر جاتے ہیں ڈکار تک نہیں لیتے جس ملک کو فتح کرتے ہیں وہاں سب معزز کاموں پر اپنی قوم والوں کو مامور کرتے ہیں اہل ملک کا ذرا لحاظ نہیں رکھتے پھر یہ لوٹ نہیں تو کیا ہے لوٹ سے بدتر ہے لوٹ تو گھڑی بھر ہوتی ہے اور ظلمی انتقام تو صدہا برس تک ہوتا رہتا ہے معاذ اللہ انجیل شریف کی وہی مثال ہے اپنی آنکھ کا تو شہتیر نہیں دیکھتے اور دوسرے کی آنکھ کا تنکا دیکھتے ہیں ۱۲ منہ [4] معلوم ہوا کہ جو ملک مسلمان فتح کریں وہ فتح کرنے والوں میں تقسیم کر دیا جائے شافعیہ کا یہی قول ہے اور ہمارے امام احمد بن حنبل اور ابو حنیفہ یہ کہتے ہیں کہ امام کو اختیار ہے خواہ تقسیم کر دے خواہ خراجی ملک کے طور پر رہنے دے لیکن یہ خراج اسلامی قاعدے کے موافق مسلمانوں ہی پر خرچ کیا جائے باقی آئندہ

باب ۲۵۱ مَنْ قَاتَلَ لِلْمَغْنَمِ هَلْ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ۔

۳۶۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رض قَالَ قَالَ أَعْرَابِيٌّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَيُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ مَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

باب اگر کوئی لوٹ حاصل کرنے کے لئے لڑے دیگر نیت ترقی دین کی بھی ہو تو کیا ثواب کم ہوگا ؟

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے اُنھوں نے عمرو بن مرہ سے کہا میں نے ابو وائل سے سنا کہا ہم سے ابو موسیٰ اشعری رضؓ نے بیان کیا اُنھوں نے کہا ایک گنوار (لاحق بن ضمرہ باہلی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ کوئی شخص لوٹ کے لئے لڑتا ہے کوئی اس لئے لڑتا ہے کہ لوگ اس کا تذکرہ کریں (ناموری کے لئے) کوئی اس لئے کہ لوگ اس کی بہادری دیکھیں تو اللہ کی راہ میں کونسا لڑتا ہے آپ نے فرمایا جو اس لئے لڑے کہ اللہ کا بول بالا ہو وہ لڑنا اللہ کی راہ میں ہے [۲]

باب ۲۵۲ قِسْمَةِ الْإِمَامِ مَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ وَيَخْبَأُ لِمَنْ لَمْ يَحْضُرْهُ أَوْ غَابَ عَنْهُ

۳۶۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنُهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ ادْعُهُ لِي فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَأَخَذَ قَبَاءً فَتَلَقَّاهُ بِهِ وَاسْتَقْبَلَهُ بِأَزْرَارِهِ فَقَالَ يَا أَبَا الْمِسْوَرِ خَبَأْتُ

باب امام کے پاس جو کافر لوگ تحفہ بھیجیں اس کا بانٹ دینا اس میں سے کسی کے لئے جو حاضر نہ ہو چھپا رکھنا۔

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے اُنھوں نے ایوب سختیانی سے اُنھوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس دیبا کی (ریشمی) قبائیں جن میں سنہری گھنڈیاں ٹکے لگے تھے تحفہ آئیں آپ نے اپنے چند اصحاب کو تقسیم کردیں اور ایک قبا مخرمہ بن نوفل کے لئے اٹھا رکھی پھر مخرمہ اپنے بیٹے مسور کو لئے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور دروازے پر کھڑے ہوئے (آپ اندر تھے) اُنھوں نے اپنے بیٹے مسور سے کہا اندر جا) آپ کو میرے نام سے بلا لا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخرمہ کی آواز سن لی آپ وہ قبا لئے ہوئے اس کے گھنڈی ٹکے سامنے کئے ہوئے [۳] باہر آئے اور فرمانے لگے ابو مسور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳۶ یعنی محتاجوں اور یتیموں کی خبر گیری جہاد کے سامان اور اسباب کی تیاری میں غرض ملک کا محاصل بادشاہ کی ملک نہیں ہے بلکہ عام مسلمانوں اور غازیوں کا مال ہے بادشاہ بھی بطور ایک سپاہی کے اس میں سے اپنا خرچ لے سکتا ہے یہ ہے شرعی انتظام اگر مسلمان اس پر چلتے رہتے تو آج ان کو یہ روز بد دیکھنا کیوں نصیب ہوتا ۱۲ منہ حواشی صفحہ ھذا ۱ ؎ امام بخاری کا مطلب اس باب کے لانے سے یہ ہے کہ جہاد میں اگر اللہ کا کلمہ بلند کرنے کی نیت ہو اور ضمناً یہ غرض بھی ہو کہ لوٹ کا مال بھی ملے تو اس سے ثواب میں کچھ فرق نہیں آتا جیسے جنگ بدر میں صحابہ قافلہ لوٹنے کی غرض سے نکلے تھے البتہ اگر صرف لوٹ مار ہی کی غرض ہو دین کی ترقی مقصود نہ ہو تو ثواب کم کیا بلکہ کچھ ثواب نہ ملیگا ۱۲ منہ ۲ ؎ گو کہ اس کو لوٹ کا بھی خیال ہو ۱۲ منہ

۳ ؎ گھنڈی ٹکے سامنے اس لئے کہ مخرمہ ان کو دیکھ کر خوش ہوں ۱۲ منہ ؛

هٰذَا لَكَ يَا أَبَا الْمِسْوَرِ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ وَكَانَ فِي خُلُقِهٖ شِدَّةٌ وَرَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوْبَ قَالَ حَاتِمُ ابْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ۔

میں نے یہ قبا تیرے لئے چھپا رکھی تھی اے ابوالمسور میں نے یہ قبا تیرے لئے چھپا رکھی تھی اور مخرمہ کے مزاج میں ذرا تیزی تھی[1] اس حدیث کو اسمٰعیل بن علیہ نے بھی ایوب سختیانی سے روایت کیا ہے[2] اور حاتم بن وردان نے کہا[3] ہم سے ایوب سختیانی نے بیان کیا انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے انھوں نے مسور بن مخرمہ رضی سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبائیں آئیں (پھر یہی حدیث ذکر کی ایوب کے ساتھ لیث بن سعد نے بھی اس کو ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا۔

بَابٌ ۲۵۴ كَيْفَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرَ وَمَا أَعْطٰى مِنْ ذٰلِكَ فِيْ نَوَائِبِهٖ

باب بنی قریظہ اور بنی نضیر کی جائداد آپ نے کیونکر تقسیم کی اور اپنی ضرورتوں میں ان کو کیسے خرچ کیا۔

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتّٰى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرَ فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ۔

ہم سے عبداللہ بن اسود نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے انھوں نے اپنے باپ (سلیمان) سے انھوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا آپ فرماتے تھے (انصار میں) کوئی شخص چند کھجور کے درخت آپ کے لئے خاص کرتا تھا (گزرانتا تھا) جب آپ نے بنی قریظہ اور بنی نضیر پر فتح حاصل کی تو یہ درخت پھیرنے لگے[4]

بَابٌ ۲۵۵ بَرَكَةِ الْغَازِيْ فِيْ مَالِهٖ حَيًّا وَمَيِّتًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلَاةِ الْأَمْرِ

باب اللہ تعالیٰ نے غازی لوگوں کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا دوسرے بادشاہان اسلام کے ساتھ ہو کر لڑے کیسی برکت اور فراغت دی تھی اس کا بیان

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيْ أُسَامَةَ أَحَدَّثَكُمْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ دَعَانِيْ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهٖ

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا میں نے ابواسامہ سے پوچھا کیا تم سے ہشام بن عروہ نے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے عبداللہ بن زبیر سے یہ حدیث بیان کی ہے انھوں نے کہا ہاں عبداللہ بن زبیر نے کہا جب جمل کے دن[5] حضرت زبیرؓ (میدان جنگ میں) کھڑے ہوئے

[1] غصہ تھا جلدی سے گرم ہو جاتے جیسے اکثر تنگ مزاج لوگ ہوتے معلوم ہوا کہ امام یا بادشاہ اسلام کو کافر لوگ جو تحفے بھیجیں انکا لینا امام کو درست ہے اور اس کو اختیار ہے جو چاہے خود رکھے جو چاہے جس کو دے ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے ادب میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] حاتم بن وردان کی روایت کو خود امام بخاری نے باب شہادۃ الاعمیٰ میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو خود امام بخاری نے باب الہبہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [5] جب مہاجرین اول اول مدینہ میں آئے تو اکثر نادار اور محتاج تھے انصار نے اپنے باغات میں ان کو شریک کر لیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کئی درخت گزرانتے تھے جب بنی قریظہ اور بنی نضیر کے باغات میں لڑے بھڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضے میں آئے تو وہ آپ کا مال تھے مگر آپ نے ان میں سے کئی باغ مہاجرین پر تقسیم کئے اور انکو یہ حکم دیا کہ اب انصار کے باغ اور درخت جو انھوں نے تم کو دیئے تھے انکو واپس کر دو اور کئی باغات آپ نے خاص اپنے لئے رکھے باقی آئندہ

فَقَالَ يَا بُنَيَّ اِنَّهُ لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ اِلَّا ظَالِمٌ اَوْ مَظْلُوْمٌ
وَاِنِّي لَا اُرَانِي اِلَّا سَاُقْتَلُ الْيَوْمَ مَظْلُوْمًا وَاِنَّ مِنْ
اَكْبَرِ هَمِّي لَدَيْنِي اَفَتَرٰى يُبْقِي دَيْنُنَا مِنْ مَّالِنَا
شَيْئًا فَقَالَ يَا بُنَيَّ بِعْ مَالَنَا فَاقْضِ دَيْنِي وَاَوْصٰى
بِالثُّلُثِ وَثُلُثِهِ لِبَنِيْهِ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ
يَقُوْلُ ثُلُثُ الثُّلُثِ فَاِنْ فَضَلَ مِنْ مَّالِنَا فَضْلٌ
بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ شَيْءٌ فَثُلُثُهُ لِوَلَدِكَ قَالَ
هِشَامٌ وَّكَانَ بَعْضُ وَلَدِ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ وَازٰى بَعْضَ
بَنِي الزُّبَيْرِ خُبَيْبٌ وَّعَبَّادٌ وَّلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ بَنِيْنَ
وَتِسْعُ بَنَاتٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجَعَلَ يُوْصِيْنِي بِدَيْنِهِ
وَيَقُوْلُ يَا بُنَيَّ اِنْ عَجَزْتَ عَنْهُ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ
مَوْلَايَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا دَرَيْتُ مَا اَرَادَ حَتّٰى قُلْتُ
يَا اَبَتِ مَنْ مَوْلَاكَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا وَقَعْتُ
فِي كُرْبَةٍ مِنْ دَيْنِهِ اِلَّا قُلْتُ يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ
اقْضِ عَنْهُ دَيْنَهُ فَيَقْضِيْهِ فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ وَلَمْ يَدَعْ
دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِلَّا اَرَضِيْنَ مِنْهَا الْغَابَةُ وَاِحْدٰى

مجھ کو بلایا میں ان کے پہلو میں کھڑا ہوا انھوں نے کہا آج جو مارا جائیگا
وہ یا ظالم ہوگا یا مظلوم اور میں تو سمجھتا ہوں میں آج مارا جاؤنگا مجھے
بڑی فکر اپنے قرض کی ہے تو کیا سمجھتا ہے کیا قرض ادا کرکے میرے مال میں سے
کچھ بچے گا خیر بیٹا ایسا کیجیو میرا مال بیچ کر قرض ادا کرو تہائی مال کی انہوں
نے وصیت کی اور تہائی کی تہائی عبداللہ کے بیٹوں یعنے اپنے پوتوں کو
دلائی (چونکہ عبداللہ کثیر الاولاد تھے) انھوں نے کہا قرض کے ادا کے بعد جو
بچ رہے اسکی تہائی (یعنی تہائی کی تہائی) اپنی اولاد کو دیجیے ہشام راوی کہتے
ہیں عبداللہ بن زبیر کے بعضے بیٹے اپنے (چچاؤں یعنی) زبیر کے بیٹوں کے
ہم عمر تھے جیسے خبیب اور عباد اور زبیر کے مرتے وقت انکے نو بیٹے اور
نو بیٹیاں تھیں عبداللہ بن زبیر نے کہا زبیر مجھ کو اپنے قرض کے ادا کرنیکی
وصیت کرنے لگے اور کہنے لگے بیٹا اگر تو قرض ادا کرنیسے عاجز ہو جائے
تو میرے مالک کی مدد چاہنا عبداللہ نے کہا میں نہیں سمجھا تو میں نے پوچھا
مالک کون باوا انہوں نے کہا اللہ جل جلالہ عبداللہ کہتے ہیں قسم خدا کی
میں جب زبیر کا قرض ادا کرنے میں کسی مشکل میں پھنس گیا تو میں نے یوں ہی
دعا کی زبیر کے مالک اسکا قرضہ ادا کرادے اللہ نے ادا کرا دیا پھر ایسا ہی
ہوا زبیر (اس دن) مارے گئے اور نقد روپیہ اشرفی انھوں نے نہیں چھوڑا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۸ اس میں سے جہاد کا سامان کیا جاتا اور دوسرے ضروریات مثلاً آپکی بی بیوں کا خرچہ وغیرہ پورے کیئے جاتے امام بخاری نے یہ حدیث ذکر کرکے اس پورے قصے کی طرف اشارہ کیا جس سے باب کا مطلب بخوبی نکلتا ہے ۱۲ منہ ۔ جس دن حضرت عائشہ رضؓ اور حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں بڑی جنگ ہوئی اس جنگ میں حضرت زبیرؓ حضرت عائشہ رضؓ کے ہمراہ تھے یہ واقعہ ۳۶ ہجری میں ہوا ۱۲ منہ

حواشی صفحہ ھذا ہر فریق یہ سمجھتا تھا کہ وہ حق پر ہے اور دوسرا فریق ناحق پر تو جو حق پر مارا گیا وہ مظلوم ہوا جو ناحق پر وہ ظالم ٹھہرا بعضوں نے کہا ہر شخص اپنے خیال میں مظلوم تھا اور اپنے دشمن کے خیال میں ظالم ہوا یہ تھا کہ حضرت عثمانؓ کے قاتل حضرت علیؓ کے لشکر میں شریک ہوگئے تھے حضرت عائشہ رضؓ اور ان کے ساتھ والے یہ چاہتے تھے کہ بلا تحقیق اور بلا دریافت یہ قاتل حوالے کردیے جائیں تاکہ ان کو قتل کی سزا دی جائے حضرت علیؓ یہ فرماتے تھے کہ جبتک اچھی طرح دریافت اور تحقیق نہ ہولے میں اسی طرح تمہارے نام لینے پر لوگوں کو کیونکر حوالے کردوں تم انکا ناحق خون کروگے جھگڑا تھا جو سمجھانے سے طے نہ ہوا دونوں طرف والوں کو جوش تھا آخر نوبت بشمشیر پہنچی باقی خلافت کی کوئی تکرار نہ تھی حضرت عائشہؓ کیساتھ جو صحابہ تھے وہ سب حضرت علیؓ کی خلافت تسلیم کر چکے تھے بلکہ آپ سے بیعت کرچکے تھے ۱۲ منہ ۔ بیٹوں کے نام یہ تھے عبداللہ عروہ منذر عمرو خالد مصعب حمزہ عبید جعفر پہلے تین بیٹے اسماء بنت ابی بکر کے بطن سے تھے باقی اپیکیوں کے بطن سے بیٹیوں کے نام یہ تھے خدیجہ ام الحسن عائشہ حفصہ زینب حبیبہ سودہ ہند رملہ تین بیٹیاں اسماء کے بطن سے باقی اور بی بیوں کے بطن سے تھیں ۱۲ منہ ۔ جب لڑائی شروع ہوئی تو حضرت علی رضؓ نے زبیر رضؓ کو بلا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یاد دلائی کہ زبیر ایک دن ایسا ہوگا تم علی رضؓ سے لڑوگے اور تم ظالم ہوگے زبیر یہ حدیث سنتے ہی میدان جنگ سے لوٹ گئے رستے میں ایک مقام پر سو گئے باقی صفحہ ۲۳۰ پر

عَشَرَةَ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ وَدَارًا
بِالْكُوْفَةِ وَدَارًا بِمِصْرَ قَالَ وَإِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِي
عَلَيْهِ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِيْهِ بِالْمَالِ فَيَسْتَوْدِعُهُ
إِيَّاهُ فَيَقُوْلُ الزُّبَيْرُ لَا وَلٰكِنَّهُ سَلَفٌ فَإِنِّي
أَخْشٰى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ وَمَا وَلِيَ إِمَارَةً قَطُّ وَلَا
جِبَايَةَ خَرَاجٍ وَلَا شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ فِي غَزْوَةٍ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَ
عُمَرَ وَعُثْمَانَ رض قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَحَسِبْتُ
مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ فَوَجَدْتُهُ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ
أَلْفٍ قَالَ فَلَقِيَ حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ
الزُّبَيْرِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِيْ كَمْ عَلٰى أَخِيْ مِنَ الدَّيْنِ
فَكَتَمَهُ فَقَالَ مِائَةُ أَلْفٍ فَقَالَ حَكِيْمٌ وَاللّٰهِ مَا
أَرٰى أَمْوَالَكُمْ تَسَعُ لِهٰذِهٖ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ
أَفَرَأَيْتَكَ إِنْ كَانَتْ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ
قَالَ مَا أُرَاكُمْ تُطِيْقُوْنَ هٰذَا فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ
شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِيْنُوْا بِيْ قَالَ وَكَانَ الزُّبَيْرُ اشْتَرَى
الْغَابَةَ بِسَبْعِيْنَ وَمِائَةِ أَلْفٍ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللّٰهِ
بِأَلْفِ أَلْفٍ وَسِتِّمِائَةِ أَلْفٍ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مَنْ كَانَ
لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ حَقٌّ فَلْيُوَافِنَا بِالْغَابَةِ فَأَتَاهُ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ أَرْبَعُمِائَةِ
أَلْفٍ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ إِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُهَا لَكُمْ قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ لَا قَالَ فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوْهَا فِيْمَا تُؤَخِّرُوْنَ
إِنْ أَخَّرْتُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا قَالَ قَالَ فَاقْطَعُوْا
لِيْ قِطْعَةً فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَكَ مِنْ هٰهُنَا إِلٰى هٰهُنَا

البتہ زمینیں چھوڑیں ایک زمین غابہ کی تھی اور گیارہ گھر مدینہ میں
دو گھر بصرے میں ایک گھر کوفہ میں ایک گھر مصر میں عبداللہ کہتے ہیں
زبیر پر جو قرضہ ہو گیا تھا وہ اس وجہ سے کہ ان کے پاس کوئی شخص
اپنا مال امانت رکھواتا تو وہ کہتے امانت نہیں اس کو قرض سمجھ کیونکہ
میں ڈرتا ہوں تیرا مال تلف ہو جائے تو قرض کی صورت میں اس
کا تاوان دوں گا امانت میں تجھ کو کچھ نہیں ملے گا[1] اور زبیر نے زندگی
بھر حکومت نہیں قبول کی نہ تحصیلدار ہونا منظور کیا البتہ یہ تو تھا
کہ لڑائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے یا ابوبکر رض اور عمر رض اور عثمان رض
کے (تو جو کچھ مال ان کے ہاتھ آیا وہ غنیمت کا مال تھا) عبداللہ بن زبیر نے
کہا (ان کے شہید ہونے کے بعد) میں نے ان کا کل قرضہ جوڑا (حساب کیا)
تو وہ بائیس ۲۲ لاکھ نکلا پھر حکیم بن حزام (صحابی رض) عبداللہ بن زبیر رض سے ملے
اور پوچھنے لگے میرے بھتیجے میرے بھائی (یعنی زبیر رض) پر کتنا قرضہ نکلا (عبداللہ
نے کسی مصلحت سے اظہار مناسب نہ جانا) چھپایا اور کہا ایک لاکھ حکیم نے کہا
میں نہیں سمجھتا کہ تمہاری جائیداد سے یہ قرضہ ادا ہو سکے عبداللہ نے کہا اگر
بائیس لاکھ کا قرضہ ہو تب کیا ہو گا حکیم نے کہا میں نہیں سمجھتا تم اتنا قرضہ
ادا کر سکو گے خیر اگر تم سے ادا نہ ہو سکے تو مجھ سے مدد لینا عبداللہ کہتے ہیں زبیر نے
غابہ کی زمین ایک لاکھ ستر ہزار میں لی تھی عبداللہ نے سولہ لاکھ پر اس کو
بیچا اور کھڑے ہو کر کہا دیکھو جن جن لوگوں کا قرض زبیر رض پر ہو وہ غابہ میں
آ کر ہم سے ملیں عبداللہ بن جعفر وہاں آئے ان کے چار لاکھ زبیر رض پر قرض تھے
انہوں نے عبداللہ بن زبیر رض سے کہا اگر تم چاہو تو میں یہ قرض معاف کئے دیتا ہوں
(عبداللہ بن جعفر بہت سخی تھے) عبداللہ بن زبیر نے کہا ہم معاف کرانا نہیں چاہتے
عبداللہ بن جعفر نے کہا اچھا اگر چاہو تو میں مہلت دیتا ہوں عبداللہ بن زبیر
نے کہا میں یہ بھی نہیں چاہتا تب عبداللہ بن جعفر نے کہا اچھا میرے قرض کے
بدل (غابہ کی کچھ زمین مجھ کو دے دو) عبداللہ بن زبیر رض نے کہا اچھا اتنی زمین

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳۹ عمرو بن جرموز نے وادی السباع میں سوتے میں ان کو قتل کیا ان کا سر حضرت علی کے پاس لایا گیا حضرت علی رض نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے زبیر رض کا قاتل جہنمی ہے ۱۲ منہ حاشی صفحہ ھذا [1] یہ ان کی کمال خیر خواہی تھی مسلمانوں کے ساتھ امانت کا مال اگر امین پاس تلف ہو جائے تو اس کا تاوان نہیں

قَالَ فَبَاعَ مِنْهَا فَقَضَى دَيْنَهُ فَاَدَّاهُ وَبَقِيَ مِنْهَا اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ وَنِصْفٌ فَقَدِمَ عَلٰى مُعٰوِيَةَ وَعِنْدَهٗ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ لَهٗ مُعٰوِيَةُ كَمْ قُوِّمَتِ الْغَابَةُ قَالَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةَ اَلْفٍ قَالَ كَمْ بَقِيَ قَالَ اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ وَنِصْفٌ قَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ اَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ اَلْفٍ وَقَالَ ابْنُ زَمْعَةَ قَدْ اَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ اَلْفٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمْ بَقِيَ فَقَالَ سَهْمٌ وَنِصْفٌ قَالَ اَخَذْتُهٗ بِخَمْسِيْنَ وَمِائَةِ اَلْفٍ قَالَ وَبَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَصِيْبَهٗ مِنْ مُعٰوِيَةَ بِسِتِّمِائَةِ اَلْفٍ فَلَمَّا فَرَغَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهٖ قَالَ بَنُو الزُّبَيْرِ اقْسِمْ بَيْنَنَا مِيْرَاثَنَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ حَتّٰى اُنَادِيَ بِالْمَوْسِمِ اَرْبَعَ سِنِيْنَ اَلَا مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَى الزُّبَيْرِ دَيْنٌ فَلْيَاْتِنَا فَلْنَقْضِهٖ قَالَ فَجَعَلَ كُلَّ سَنَةٍ يُنَادِيْ بِالْمَوْسِمِ فَلَمَّا مَضٰى اَرْبَعُ سِنِيْنَ قَسَمَ بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَانَ لِلزُّبَيْرِ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَرَفَعَ الثُّلُثَ فَاَصَابَ كُلَّ امْرَاَةٍ اَلْفُ

یہاں سے وہاں تک غرض عبداللہ نے غابہ کی زمین دو ہانکے گھر سب بیچا اور پورا قرض ادا کر دیا ساڑھے چار حصے غابہ کی جائیداد میں سے بچ رہے اس وقت عبداللہ بن زبیرؓ معاویہ کے پاس گئے ان کے پاس عمرو بن عثمان منذر بن زبیر عبداللہ بن زمعہ بیٹھے تھے معاویہؓ نے پوچھا غابہ کی کیا قیمت آئی عبداللہ نے کہا ہر حصے کی ایک لاکھ انہوں نے پوچھا اب کتنے حصے باقی ہیں عبداللہ نے کہا ساڑھے چار حصے منذر بن زبیرؓ نے کہا ایک حصہ لاکھ روپے کو میں لیتا ہوں عمرو بن عثمان نے کہا ایک حصہ میں لیتا ہوں لاکھ کو عبداللہ بن زمعہ نے کہا ایک میں لیتا ہوں لاکھ کو معاویہؓ نے کہا اب کیا باقی رہا عبداللہ نے کہا ڈیڑھ حصہ رہ گیا معاویہؓ نے کہا ڈیڑھ لاکھ کو وہ میں نے لیا عبداللہ بن جعفر نے جو حصہ لیا تھا وہ معاویہ کے ہاتھ چھ لاکھ کو بیچا غرض جب عبداللہ بن زبیر کا سارا قرض ادا کر چکے تو اب زبیر کے بیٹے ان سے کہنے لگے ہمارا ترکہ تقسیم کرو عبداللہ نے کہا خدا کی قسم ابھی تو میں تقسیم نہیں کرونگا جبتک حج کے چار موسم گذر نہ جائیں اور میں ہر موسم میں یہ منادی نہ کرلوں کہ زبیر پر جس کا قرضہ ہو وہ ہمارے پاس آئے ہم اب دیتے ہیں اور ہر سال عبداللہ (حج کے موسم پر) ایسے ہی منادی کرتے رہے جب چار برس گذر گئے اور کوئی قرضخواہ نہ آیا تو عبداللہ نے ترکہ تقسیم کر دیا زبیر کی چار بی بیاں تھیں باوجودیکہ تیسرا حصہ وصیت کا نکالا گیا جب بھی ہر بی بی کو بارہ بارہ لاکھ ہاتھ آئے اور کل جائیداد زبیرؓ کی پانچ کروڑ دو لاکھ ہوئی[1]

بَابُ اِذَا بَعَثَ الْاِمَامُ رَسُوْلًا فِيْ حَاجَةٍ اَوْ اَمَرَهٗ بِالْمُقَامِ هَلْ يُسْهَمُ لَهٗ

باب اگر امام کسی شخص کو سفارت پر بھیجے یا (اپنے شہر ہی میں) ٹھہرے رہنے کا حکم دے تو اس کو (لوٹ کے مال میں حصہ ملیگا یا نہیں

۱۷۳ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ مَوْهَبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمٰنُ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ تَحْتَهٗ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے کہا ہم سے عثمان بن موہب نے انھوں نے ابن عمرؓ سے انھوں نے کہا حضرت عثمانؓ جو بدر کی لڑائی میں شریک نہ تھے تو اس کی وجہ یہ ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں وہ بیمار تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] بعضوں نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے کہ ہر بی بی کو ۱۲ بارہ لاکھ ملے کیونکہ اس صورت میں آٹھواں ۴۸..... ہوگا اور وصیت اور قرض کو ملا کر کل جائیداد کی مقدار پانچ کروڑ اٹھانویں لاکھ ہوتی ہے توضیح یہ ہے کہ ہر بی بی کو دس دس لاکھ ملے اس صورت میں حساب برابر آجاتا ہے بعضوں نے کہا ۱۲ لاکھ صحیح ہیں اور ۶ و ۹ لاکھ جو بڑھ گئے وہ اس جائیداد کے منافع اور آمدنی کے بابت تھے کیونکہ کئی سال تک تقسیم میں دیر ہوئی ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ ؞

(چلتے وقت) ان سے فرمایا تھا تم کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اس کو ملے گا جو جنگ بدر میں شریک ہو اور اتنا ہی حصّہ بھی ملے گا [۱]

بَابُ ۲۵۶ وَمِنَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ الْمُسْلِمِينَ مَا سَأَلَ هَوَازِنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَضَاعِهِ فِيهِمْ فَتَحَلَّلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِدُ النَّاسَ أَنْ يُعْطِيَهُمْ مِنَ الْفَيْءِ وَالْأَنْفَالِ مِنَ الْخُمُسِ وَمَا أَعْطَى الْأَنْصَارَ وَمَا أَعْطَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ تَمْرَ خَيْبَرَ

باب اس بات کی دلیل کہ پانچواں حصّہ مسلمانوں کی ضرورت کے لئے ہے وہ واقعہ ہے کہ ہوازن کی قوم نے اپنے دودھ ناتے کی وجہ جو ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا [۲] آپ سے درخواست کی (ان کے مال قیدی واپس ہوں) آپ نے لوگوں سے معاف کرایا [۳] کہ اپنا اپنا حق چھوڑ دو) اور یہ بھی دلیل ہے کہ آپ لوگوں کو اس مال میں سے دینے کا وعدہ کرتے جو بلا جنگ ہاتھ آیا تھا اور خمس میں سے انعام دینے کا [۴] اور یہ بھی دلیل ہے کہ آپ نے خمس میں سے انصار کو دیا اور جابرؓ کو خیبر کی کھجور دی۔

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَزَعَمَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے عروہ بن زبیر نے کہا ان سے مروان بن حکم [۵] اور مسور بن مخرمہ نے بیان کیا کہ جب ہوازن کے بھیجے ہوئے لوگ مسلمان ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے یہ درخواست کی کہ ان کے مال اور قیدی (دونوں) واپس کئے جائیں تو آپ نے

---

[۱] امام ابو حنیفہؒ نے اسی حدیث کے موافق حکم دیا ہے کہ جو شخص امام کے حکم سے کہیں گیا ہو یا ٹھہر گیا ہو اس کا بھی حصہ مال غنیمت میں لگایا جائے اور شافعی اور مالک اور امام احمد اس کے خلاف کہتے ہیں وہ کہتے ہیں لوٹ کے مال میں وہی لوگ حصّہ پائیں گے جو جنگ میں حاضر ہوں اور اس حدیث کے باب میں یہ کہتے ہیں کہ یہ حکم خاص تھا حضرت عثمانؓ کے لئے ۱۲ منہ [۲] وہ ناتا یہ تھا کہ حلیمہ سعدیہ آپکی انّا ہوازن کی قوم میں سے تھیں اور گو امام بخاری نے جو یہ قصّہ نقل کیا اس میں رضاعت کا ذکر نہیں ہے مگر ابن اسحٰق نے مغازی میں نکالا کہ ہوازن کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں عرض کیا آپ ان عورتوں پر احسان کیجئے جن کا دودھ آپ نے پیا ہے ۱۲ منہ [۳] معلوم ہوا کہ مال غنیمت لوٹ حاصل کرتے ہی غازیوں کی ملک ہو جاتا ہے جب تو آپ نے ان سے معاف کرایا کہ اپنا حق چھوڑ دو ۱۲ منہ [۴] یعنی نفل جس کی جمع انفال ہے وہ یہ ہے کہ امام کسی غازی سے کوئی نمایاں خدمت ظاہر ہونے پر حصّے سے زیادہ کچھ دعذ کرے یا دلائے ۱۲ منہ [۵] مروان نے نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے نہ آپکی صحبت اٹھائی ہے اس کے اعمال بہت خراب تھے اور اسی وجہ لوگوں نے امام بخاری پر طعن کیا ہے کہ مروان سے روایت کرتے ہیں حالانکہ امام بخاری نے اکیلے مروان سے روایت نہیں کی بلکہ مسور بن مخرمہ کے ساتھ جو صحابی ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعضا بُرا شخص حدیث کی روایت میں سچا اور با احتیاط ہوتا ہے تو محدثین اس سے روایت کرتے ہیں اور بعضا شخص بہت نیک اور صالح ہوتا ہے لیکن وہ عبادت یا دوسرے کسی علم میں مصروف رہنے کی وجہ سے حدیث کے الفاظ اور سند کا خوب خیال نہیں رکھتا تو محدثین اس سے روایت نہیں کرتے یا اسکی روایت کو ضعیف جانتے ہیں امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور امام محمد اور ابو یوسف سب کے سب فقیہ تھے لیکن امام بخاری ان سے روایت نہیں کرتے کیونکہ حدیث کے ضبط اور اتقان میں یہ لوگ قاصر تھے اور رات دن فقہی مسائل کے استخراج اور استنباط میں مصروف رہتے تھے البتہ مجتہدین میں سے امام مالک اور امام احمد بن حنبل اور عبداللہ بن مبارک اور سفیان ثوری اور اوزاعی اور اسحاق بن راہویہ ایسے کامل گزرے ہیں کہ فقیہ بھی تھے اور محدث بھی اللہ انکو جزائے خیر دے ان سب میں افضل اور اعلیٰ اور اعلم بالحدیث امام احمد بن حنبل تھے جن کے اکثر اصول اور فروع میں ہم لوگ پیرو ہیں اور وہ پیشوا تھے اہل سنت اور جماعت کے اللہ ہم کو ان کے تابعداروں میں حشر کرے آمین ۱۲ منہ؞

ان يرد اليهم اموالهم وسبيهم فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم احب الحديث الي اصدقه فاختاروا احدى الطائفتين اما السبي واما المال وقد كنت استانيت بهم وقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم انتظر اخرهم بضع عشرة ليلة حين قفل من الطائف فلما تبين لهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم غير راد اليهم الا احدى الطائفتين قالوا فانا نختار سبينا فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسلمين فاثنى على الله بما هو اهله ثم قال اما بعد فان اخوانكم هؤلاء قد جاؤنا تائبين واني قد رايت ان ارد اليهم سبيهم من احب ان يطيب فليفعل ومن احب منكم ان يكون على حظه حتى نعطيه اياه من اول ما يفيء الله علينا فليفعل فقال الناس قد طيبنا ذلك يا رسول الله لهم فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم انا لا ندري من اذن منكم في ذلك ممن لم ياذن فارجعوا حتى يرفع الينا عرفاؤكم امركم فرجع الناس فكلمهم عرفاؤهم ثم رجعوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبروه انهم قد طيبوا واذنوا

ان سے فرمایا دیکھو سچی بات مجھے بہت اچھی لگتی ہے تم دونوں میں ایک اختیار کر دیا تو اپنے قیدی لے لو یا مال اسباب پھیر لو اور میں نے تو ہوازن کے لوگوں کا انتظار کیا تھا ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس پر کئی راتوں تک جب طائف سے لوٹ کر آئے ان کے (مسلمان ہو کر آنے کے) منتظر رہے (قیدی تقسیم نہیں کیے) جب انکو معلوم ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں چیزیں پھیرنے والے نہیں تو (مجبور ہو کر) کہنے لگے اچھا ہمارے قیدی دیدیجئے اس وقت آپ مسلمانوں کو خطبہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے پہلے جیسی چاہئے ویسی اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا اما بعد (مسلمانو) دیکھو تمہارے بھائی (ہوازن کے لوگ) توبہ کر کے ہمارے پاس آئے ہیں اور میں مناسب سمجھتا ہوں ان کے قیدی ان کو پھیر دوں جو کوئی خوشی سے یہ چاہے وہ ایسا کرے اور جو شخص اپنا حصہ برقرار ہی رکھنا چاہتا ہو وہ ٹھہرا رہے پہلے جو اللہ تعالیٰ ہم کو لوٹ عنایت کرے گا ہم اس میں سے اس کو معاوضہ دیں گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خوشی سے راضی ہیں آپ ان کے قیدی ان کو پھیر دیجئے آپ نے فرمایا مجھے کیونکر معلوم ہو تم میں کون راضی ہے کون راضی نہیں (کیونکہ مسلمان بہت تھے) تو ایسا کرو تم اپنے اپنے نقیبوں سے اپنی اپنی مرضی کہلا بھیجو یہ سن کر لوگ لوٹ گئے اور نقیب لوگ اپنے اپنے لوگوں سے گفتگو کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انھوں نے عرض کیا کہ لوگ خوشی سے راضی ہیں انھوں نے قیدی پھیر دینے کی اجازت دی ابن شہاب نے کہا ہوازن کے قیدیوں کی یہی کیفیت ہم کو پہنچی۔

۲۷۳۔ حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا حماد حدثنا ايوب عن ابي قلابة قال وحدثني القاسم بن عاصم الكليبي وانا لحديث القسم احفظ عن زهدم قال كنا عند ابي موسى فاتي ذكر دجاجة وعنده رجل من بني تيم الله

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابو قلابہ سے ایوب نے کہا اور مجھ سے قاسم بن عاصم کلیبی نے بھی بیان کیا اور مجھ کو قاسم کی روایت ابو قلابہ کی روایت سے زیادہ یاد ہے غرض قاسم اور ابو قلابہ دونوں نے زہدم بن مضرب سے روایت کی انہوں نے کہا ہم ابو موسیٰ کے پاس بیٹھے تھے

اَحْمَرُ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِيْ فَدَعَاهُ لِلطَّعَامِ فَقَالَ اِنِّيْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ لَا اٰكُلُ فَقَالَ هَلُمَّ فَلْاُحَدِّثْكُمْ عَنْ ذَاكَ اِنِّيْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُكُمْ وَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ اِبِلٍ فَسَاَلَ عَنَّا فَقَالَ اَيْنَ النَّفَرُ الْاَشْعَرِيُّوْنَ فَاَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا لَا يُبَارَكُ لَنَا فَرَجَعْنَا اِلَيْهِ فَقُلْنَا اِنَّا سَاَلْنَاكَ اَنْ تَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ اَنْ لَّا تَحْمِلَنَا اَفَنَسِيْتَ قَالَ لَسْتُ اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّتَحَلَّلْتُهَا۔

۲۷۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض

اتنے میں مرغی کا ذکر آیا (یا کھانے میں مرغ سامنے آیا) وہاں بنی تیم اللہ کا ایک شخص (نام نامعلوم) سرخ رنگ بھی حاضر تھا شاید یہ ملک والا تھا ابوموسیٰ نے اس کو بھی کھانے کے لئے بلایا وہ کہنے لگا میں نے مرغی کو نجاست کھاتے دیکھا تو مجھ کو نفرت آئی میں نے قسم کھالی ہے مرغی نہیں کھانے کا ابوموسیٰ نے کہا ادھر آؤ میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں[1] میں چند اشعری لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سے سواری مانگتا تھا (غزوہ تبوک میں جانے اور سامان لادنے کو) آپ نے فرمایا قسم خدا کی میں تم کو سواری نہیں دینے کا میرے پاس سواری کہاں (پھر ایسا ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لوٹ کے کچھ اونٹ آئے آپ نے پوچھا یہ اشعری لوگ کدھر گئے (ہم حاضر ہوئے) آپ نے (نہایت عمدہ موٹے تازے) سفید کوہان والے پانچ اونٹ ہم کو دلائے جب ہم اونٹ لیکر چلے تو ہم نے (آپس میں) کہا دیکھو ہم نے اچھا نہیں کیا) اس کام میں ہم کو بھلائی نہیں ہونیکی[2] ہم پھر لوٹ کر آپ پاس آئے اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے ہم نے آپ سے سواری کی درخواست کی تو آپ نے قسم کھالی تھی میں سواری نہیں دینے کا شاید آپ بھول گئے آپ نے فرمایا (نہیں میں بھولا نہیں) بات یہ ہے کہ میں نے تم کو یہ سواری نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی (تو میری قسم نہیں ٹوٹی) اور میں تو خدا کی قسم اللہ چاہے تو اگر کسی بات کی قسم بھی کھالوں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھوں تو اس کام کو کر دوں اور قسم کا کفارہ دے ڈالوں[3]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

[1] قسم سے باہر آنے کا اور قسم کے خلاف کرنے کا طریق سکھلاتا ہوں ۱۲ منہ [2] ابوموسیٰؓ اور ان کے ساتھیوں نے یہ خیال کیا کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ قسم یاد نہ رہی ہو کہ میں تم کو سواریاں نہیں دینے کا اور ہم نے آپ کو یاد نہیں دلایا گویا فریب سے ہم یہ اونٹ لے آئے ایسے کام میں بھلائی کیونکر ہو سکتی ہے ۱۲ منہ [3] ابوموسیٰ کا یہ مطلب تھا کہ تو نے بھی جو قسم کھالی ہے کہ مرغی نہ کھاؤں گا یہ قسم اچھی نہیں ہے مرغی حلال جانور ہے فراغت سے کھا اور قسم کا کفارہ دے ڈال باب کی مناسبت اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعریوں کو اپنے حصے میں سے یعنی خمس میں سے یہ اونٹ دیئے ۱۲ منہ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ۔

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُ اللّٰهِ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرًا فَكَانَتْ سِهَامُهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا

علیہ وسلم نے ایک فوج نجد کی طرف بھیجی اس میں عبداللہ بن عمرؓ بھی تھے وہاں بہت سے اونٹ لوٹ میں ملے ہر ایک کے حصے میں بارہ بارہ آئے یا گیارہ گیارہ اور ایک ایک اونٹ اور انعام میں ملا[1]

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی انھوں نے عقیل سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے سالم سے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعضے فوجوں میں جن کو روانہ کرتے بعضے خاص لوگوں کو کچھ زیادہ انعام دلواتے عام لشکر کے حصوں کے علاوہ۔

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُهْمٍ إِمَّا قَالَ فِي بِضْعٍ وَإِمَّا قَالَ فِي ثَلَاثَةٍ وَخَمْسِينَ أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ وَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَصْحَابَهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرٌ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا هٰهُنَا وَأَمَرَنَا بِالْإِقَامَةِ فَأَقِيمُوا مَعَنَا فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ فَأَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا أَصْحَابَ

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے انھوں نے ابوبردہ سے انھوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے انھوں نے کہا ہم یمن ہی میں تھے جب ہی ہم کو یہ خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ سے) نکل کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے پاس ہجرت کرنے کی نیت سے نکلے میں تھا اور میرے دو بھائی اور تھے میں سب میں چھوٹا تھا میرے بھائیوں کا نام ابوبردہ (عامر بن قیس) ابورہم (مجدی بن قیس) تھا ایک راوی کو شک ہے کہ ابوموسیٰ نے یوں کہا چند آدمی اور تھے یا یوں کہا ترپن یا چون آدمی اور تھے غرض ہم سب ایک کشتی میں سوار ہوئے اتفاق سے ہماری کشتی حبش کے ملک میں نجاشی بادشاہ پاس پہنچی وہاں ہم کو جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھی ملے جعفرؓ نے یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہاں بھیج دیا ہے اور فرمایا ہے یہیں ٹھہرے رہو تم لوگ بھی ہمارے ساتھ رہو ہم ان کے ساتھ رہے پھر ہم سب مل کر (مدینہ کو) روانہ ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس وقت پہنچے جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے آپ نے خیبر کی لوٹ میں سے ہم کو بھی حصہ دلوایا اور کسی ایسے شخص کو نہیں دلایا جو خیبر کی جنگ میں حاضر نہ تھا انہی کو دیا جو جنگ میں حاضر تھے۔

[1] اور ظاہر ہے کہ لشکر کے سردار نے یہ انعام خمس میں سے دیا ہوگا گو یا فعل لشکر کے سردار کا تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا آپ نے سنا ہوگا اور سکوت فرمایا تو حجت ہوا ۱۲ منہ

سَفِيْنَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَّ اَصْحَابِهٖ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ

۷۷ ۲- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَنِيْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا اَوْ هٰكَذَا فَلَمْ يَجِئْ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَآءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَمَرَ اَبُوْ بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنَا فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ كَذَا وَكَذَا فَحَثَا لِيْ ثَلٰثًا وَّ جَعَلَ سُفْيٰنُ يَحْثُوْا بِكَفَّيْهِ جَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ لَنَا هٰكَذَا قَالَ لَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ مَرَّةً فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ فَسَاَلْتُ فَلَمْ يُعْطِنِيْ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَلَمْ يُعْطِنِيْ ثُمَّ اَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ سَاَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ ثُمَّ سَاَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ ثُمَّ سَاَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ فَاِمَّا اَنْ تُعْطِيَنِيْ وَاِمَّا اَنْ تَبْخَلَ عَنِّيْ قَالَ قُلْتَ تَبْخَلُ عَلَيَّ مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَّرَّةٍ اِلَّا وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اُعْطِيَكَ قَالَ سُفْيٰنُ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ فَحَثَا لِيْ حَثْيَةً وَّقَالَ عُدَّهَا فَوَجَدْتُّهَا خَمْسَ مِائَةٍ قَالَ فَخُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ وَقَالَ يَعْنِي ابْنَ الْمُنْكَدِرِ وَاَيُّ دَآءٍ اَدْوَاُ مِنَ الْبُخْلِ۔

مگر ہمارے کشتی والوں کو جعفر اور ان کے ساتھیوں سمیت سب کو حصہ دیا۔[1]

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے محمد بن منکدر نے انہوں نے جابرؓ سے سُنا اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا بحرین سے اگر روپیہ آئے گا تو میں تجھ کو اتنا اتنا اتنا (تین بار لپ بھر کر) دونگا وہ روپیہ نہ آیا اور آپ کی وفات ہوگئی (ابوبکرؓ کی خلافت میں) جب بحرین کا روپیہ آیا تو ابوبکرؓ نے منادی کو حکم دیا اس نے یوں منادی دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے وعدہ کیا ہو یا اس کا قرض آپ پر آتا ہو تو وہ ہمارے پاس آئے تب میں نے جا کر یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اتنا اتنا روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا تھا ابوبکرؓ نے مجھ کو تین لپ بھر کر روپے دیئے علی بن مدینی نے کہا سفیان جو اس حدیث کے راوی ہیں اُنہوں نے دونوں لپ سے بتلا دیا پھر ہم سے یوں کہنے لگے ابن منکدر نے ہم سے ایسا ہی بیان کیا اور ایک مرتبہ سفیان نے یوں کہا کہ جابرؓ نے کہا میں ابوبکر صدیقؓ پاس آیا ان سے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے کا روپیہ) مانگا اُنہوں نے نہ دیا پھر مانگا پھر نہ دیا پھر میں تیسری بار ان کے پاس گیا اور میں نے کہا میں نے ایک بار تم سے مانگا تم نے نہ دیا دوسری بار مانگا تم نے نہ دیا تیسری بار مانگا تم نے نہ دیا اب یا تو دو یا یوں کہہ دو میں بخیلی کرتا ہوں (نہیں دیتا) ابوبکرؓ نے کہا تو مجھ کو یوں کہتا ہے میں بخیلی کرتا ہوں میں نے جو تجھ کو پہلے ہی بار میں نہیں دیا (اس کی کوئی وجہ تھی) میری نیت دینے کی تھی سفیان نے کہا اور ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا اُنہوں نے امام محمد بن علی باقر سے اُنہوں نے جابرؓ سے اُنہوں نے کہا کہ ابوبکرؓ نے مٹھی بھر کر مجھ کو روپیہ دیئے اور کہا ان کو گن لے میں نے گنا تو وہ پانسو نکلے اُنہوں نے پانسو پانسو اور لے لے ابن منکدر کی روایت میں یوں

---

[1] ظاہر یہ ہے کہ یہ حصہ آپ نے مال غنیمت ہی سے دلوایا خمس میں سے پھر باب کی مناسبت کیونکر ہوگی مگر جب امام کو مال غنیمت میں جو دوسرے مجاہدین کا حق ہے ایسا تصرف کرنا جائز ہوا تو خمس میں بطریق اولیٰ جائز ہوگا جو خاص امام کے سپرد کیا جاتا ہے بس باب کا مطلب حاصل ہوگیا ۱۲ منہ [2] حضرت ابوبکرؓ کا پہلی بار میں نہ دینا کسی مصلحت سے تھا تاکہ جابرؓ کو معلوم ہو جائے کہ اس کا دینا کچھ ان پر بطور قرض کے لازم نہیں ہے بلکہ بطور احسان کے دینا ہے ۱۲ منہ

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيمَةً بِالْجِعِرَّانَةِ إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ اعْدِلْ فَقَالَ لَهُ شَقِيتَ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ۔

بَابُ ۲۵۷ مَا مَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأُسَارَى مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمِّسَ

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ لَوْ كَانَ مُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هٰؤُلَاءِ النَّتْنَى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ۔

بَابُ ۲۵۸ وَمِنَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمُسَ لِلْإِمَامِ وَأَنَّهُ يُعْطِي بَعْضَ قَرَابَتِهِ دُونَ بَعْضٍ مَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے ابوبکرؓ نے کہا بخیلی سے بدتر کون سی بیماری ہے۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے قرہ بن خالد نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں لوٹ کا مال بانٹ رہے تھے اتنے میں ایک شخص (ذوالخویصرہ) نے آپ سے کہا انصاف کیجئے آپ نے فرمایا اگر میں انصاف نہ کروں تو تو بدبخت ہوا یا میں بدبخت ہوا[1]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان رکھ کر مفت قیدیوں کو چھوڑ دینا اور خمس وغیرہ نہ نکالنا[2]

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا کہ عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن جبیر سے انہوں نے اپنے باپ جبیر بن مطعمؓ سے جب بدر کے قیدی آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان نجس ناپاک لوگوں کی سفارش کرتا تو میں ان کو اس کی سفارش پر چھوڑ دیتا[3]

باب خمس امام کا ہے اس کو اختیار ہے جس رشتہ دار کو چاہے دے جس کو چاہے نہ دے اس کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے خیبر کے خمس میں سے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو دیا اور دوسرے

---

[1] شقیت کا لفظ دونوں طرح منقول ہے یعنی بصیغہ حاضر اور صیغہ متکلم پہلے کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں ہی غیر عادل ہوں تو پھر تو تو بدنصیب ہوا کیونکہ تو میرا تابع ہے جب مرشد اور مطبوع عادل نہ ہو تو مرید کا کیا ٹھکانہ اور یہ حدیث آئندہ پورے طور سے مذکور ہوگی باب کی مناسبت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس میں سے اپنی رائے کے موافق کسی کو کم زیادہ دیا ہوگا جب تو ذوالخویصرہ نے اعتراض کیا کیونکہ باقی چار حصے تو برابر برابر سب مجاہدین میں تقسیم ہوتے ہیں ۱۲ منہ [2] باب کا مطلب یہ ہے کہ غنیمت کا مال امام کے اختیار میں ہے اگر چاہے تو تقسیم کرنے سے پہلے وہ کافروں کو پھیر دے یا ان کے قیدی مفت آزاد کر دے اور اس سے حنفیہ اور مالکیہ کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ غنیمت کا مال تقسیم کے بعد مجاہدین کی ملک ہوتا ہے امام شافعی نے کہا لوٹتے ہی ان کی ملک ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [3] یہ مطعم بن عدی ایک شخص تھا جو بدر کی جنگ سے پہلے کفر کی حالت میں مر گیا تھا اس نے کوشش کر کے قریش کی اس کتاب کو توڑا دیا تھا جس میں انہوں نے یہ لکھا تھا کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے نہ بیاہ شادی کریں گے نہ خرید و فروخت بعضوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب لوٹے تھے تو اسی کی پناہ میں غرض اس کا کچھ احسان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تھا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

لِبَنِي الْمُطَّلِبِ وَ بَنِي هَاشِمٍ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَمْ يَعُمَّهُمْ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَخُصَّ قَرِيبًا دُونَ مَنْ أَحْوَجُ إِلَيْهِ وَ إِنْ كَانَ الَّذِي أَعْطَى لِمَا يَشْكُو إِلَيْهِ مِنَ الْحَاجَةِ وَلِمَا مَسَّتْهُمْ فِي جَنْبِهِ مِنْ قَوْمِهِمْ وَحُلَفَائِهِمْ

قریش کے خاندانوں کو نہ دیا) عمر بن عبد العزیز نے کہا[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام سب قریش کے لوگوں کو نہیں دیا نہ کسی نزدیکی رشتہ دار کو اس پر مقدم کیا جو زیادہ محتاج تھا گو وہ دور کا رشتہ دار ہو اگرچہ آپ نے جن لوگوں کو دیا وہ یہی دیکھ کر کہ وہ محتاجی کا آپ سے شکوہ کرتے تھے اور یہ بھی دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانبداری اور طرفداری میں ان کو نقصان اپنی قوم والوں اور ان کے ہم قسموں سے پہنچا[2]

۳۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَ بَنُو هَاشِمٍ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ وَ زَادَ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَبْدُ شَمْسٍ وَ هَاشِمٌ وَالْمُطَّلِبُ إِخْوَةٌ لِأُمٍّ وَأُمُّهُمْ عَاتِكَةُ بِنْتُ مُرَّةَ وَكَانَ نَوْفَلٌ أَخَاهُمْ لِأَبِيهِمْ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے جبیر بن مطعم سے انہوں نے کہا میں اور حضرت عثمانؓ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے بنی مطلب کو دلوایا ہم کو چھوڑ دیا حالانکہ ہم کو آپ سے وہی رشتہ ہے جو بنی مطلب کو آپ سے ہے[3] آپ نے فرمایا ہاں (یہ صحیح ہے) مگر بنی مطلب اور بنی ہاشم ہمیشہ ایک ہی رہے[4] لیث نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا اسی حدیث کو اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جبیر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو کچھ نہیں دلایا ابن اسحاق[5] نے کہا عبد الشمس اور ہاشم اور مطلب تو حقیقی بھائی تھے ان کی ماں عاتکہ بنت مرہ تھی اور نوفل ان کا علاتی بھائی تھا (ماں دوسری)

بَابُ ۲۵۹ مَنْ لَمْ يُخَمِّسِ الْأَسْلَابَ وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمِّسَ وَحُكْمِ الْإِمَامِ فِيهِ۔

باب مقتول کے بدن پر جو سامان ہو کپڑے ہتھیار وغیرہ وہ تقسیم میں شریک نہ ہوگا نہ اس میں سے خمس لیا جائیگا بلکہ قاتل کو ملے گا اور امام کا ایسا حکم دینے کا بیان[5]

---

[1] اس کو عمر بن شبیہ نے اخبار مدینہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] یہ عبارت ذرا مغلق ہے مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرب قرابت کو باعث ترجیح نہیں سمجھا بلکہ قرابت بعید رکھنے والا بھی اگر زیادہ محتاج تھا تو اسکو دیا اور قرابت قریب رکھنے والے کو جو اتنا محتاج نہ تھا نہ دیا گو آپ نے جن لوگوں کو دیا وہ دو باتیں دیکھ کر ایک یہ کہ وہ محتاجی کی شکایت آپ سے کرتے ہیں یا نہیں دوسرے ان کے نقصان اور ضرر پر نظر ڈال کر جو اسلام کی وجہ سے کافروں اور ان کے ہم عہدوں کے ہاتھ ان کو پہنچا یعنے جس کا کافروں نے بہت نقصان کیا تھا اس کو زیادہ دیا جس کا کم نقصان ہوا تھا اسکو کم دیا ۱۲ منہ [3] حضرت عثمانؓ عبد شمس اور جبیر نوفل کی اولاد میں تھے اور عبد شمس اور نوفل اور ہاشم اور مطلب یہ چاروں عبد مناف کے بیٹے تھے ۱۲ منہ [4] وہ کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے باقی بنی عبد شمس اور بنی نوفل تو بنی ہاشم کے دشمن رہے ان کو ستاتے رہے ۱۲ منہ [5] یہ محمد بن اسحاق ہیں صاحب المغازی اس کو امام بخاری نے تاریخ میں وصل کیا ۱۲ منہ

[5] یہ شافعیہ اور حنابلہ کا قول ہے حنفیہ اور مالکیہ کہتے ہیں کہ سب سامان تقسیم میں شریک ہوگا الا جبکہ امام ایسا حکم دے کہ جو کوئی جس کو مارے وہ اسکا سامان لے ۱۲ منہ

۲۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ بَيْنَا اَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَشِمَالِيْ فَاِذَا اَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِيْثَةٍ اَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ بَيْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِيْ اَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ مَا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَئِنْ رَّاَيْتُهٗ لَا يُفَارِقُ سَوَادِيْ سَوَادَهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ الْاَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْاٰخَرُ فَقَالَ لِيْ مِثْلَهَا فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ نَظَرْتُ اِلٰى اَبِيْ جَهْلٍ يَجُوْلُ فِي النَّاسِ قُلْتُ اَلَا اِنَّ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِيْ سَاَلْتُمَانِيْ فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَاهُ فَقَالَ اَيُّكُمَا قَتَلَهٗ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَنَا قَتَلْتُهٗ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهٗ وَسَلَبُهٗ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَكَانَا مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَمُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ ؞

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یوسف بن ماجشون نے انہوں نے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے کہا میں بدر کی لڑائی میں صف میں کھڑا تھا میں نے اپنے داہنے اور بائیں جو نظر ڈالی کیا دیکھتا ہوں دو انصاری لڑکے ہیں کم سن (معاذ بن عمرو معاذ بن عفراء) میں نے یہ آرزو کی کاش میں ان سے زبردست زیادہ عمر والوں کے بیچ میں ہوتا[1] خیر ان میں سے ایک مجھ سے (اشارے) یہ پوچھنے لگا چچا تم ابوجہل کو پہچانتے ہو[2] میں نے کہا ہاں بھتیجے مگر تجھے اس سے کیا کام اس نے کہا میں نے سنا ہے کہ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہے (گالیاں دیتا ہے ستاتا ہے) قسم پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میں اس کو دیکھ پاؤں تو میرا بدن اس کے بدن سے جدا نہ ہوگا یا ادھر یا ادھر جس کی موت پہلے آئی ہو اس کو مرنے تک مجھے اس کی یہ (بہادرانہ) گفتگو سن کر تعجب آیا اب دوسرے نے مجھے اشارہ کیا اور مجھ سے یہی پوچھا خیر تھوڑی دیر نہیں گذری کہ ابوجہل کو میں نے دیکھا لوگوں میں گھستا پھر رہا ہے میں نے ان بچوں سے کہا دیکھو وہ آن پہنچا جس کو تم چاہتے تھے یہ سنتے ہی دونوں اپنی تلواریں لے کر جھپٹے اور مار تلواروں اسے گرا دیا (مار ڈالا) اور لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے پوچھا تم میں سے کس نے اس کو مارا ہر ایک کہنے لگا میں نے مارا میں نے مارا آپ نے پوچھا تم نے اپنی تلواروں کو ابھی صاف تو نہیں کیا انہوں نے کہا نہیں آپ نے ان کی تلواریں دیکھیں اور فرمایا تم دونوں نے اس کو مارا اور اس کا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو ملے گا ان دونوں بچوں کا نام معاذ بن عفراء اور معاذ بن عمرو بن جموح تھا[3]

[1] عبدالرحمٰن نے خیال کیا کہ یہ بچے ہیں ناتجربہ کار معلوم نہیں جنگ کے وقت ٹھہر سکتے ہیں یا نہیں اگر یہ بھاگے تو معلوم نہیں میرے دل کی بھی کیا حالت ہو ان کو یہ معلوم نہ تھا یہ دونوں بیشہ شجاعت کے شیر اور بوڑھوں سے زیادہ دلیر ہیں ۱۲ منہ [2] ہوا یہ تھا کہ ان انصاری بچوں نے لوگوں سے ابوجہل مردود کا حال سنا تھا کہ اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کیسی کیسی ایذائیں دی تھیں چونکہ یہ مدینہ والے تھے لہٰذا ابوجہل کی صورت نہیں پہچانتے تھے۔
ایمان کا جوش ان کے دلوں میں تھا انہوں نے یہ چاہا کہ ماریں تو بڑے موذی کو ماریں اسی مردود کا کام تمام کر دیا ۱۲ منہ [3] ہوا یہ تھا کہ معاذ بن عمرو بن جموح نے اس مردود کو بے دم کیا تھا تو اصل قاتل وہی ہوئے انہی کو آپ نے سامان دلایا اور معاذ بن عفراء کا دل خوش کرنے کے لئے آپ نے یوں فرمایا تم دونوں نے مارا طحاوی نے اس حدیث سے اپنے مذہب پر دلیل لی اور کہا کہ اگر سامان قاتل کا حق ہوتا تو آپ دونوں کو دلاتے ۱۲ منہ

۳۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِينَ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدَرْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَّرَائِهِ حَتَّى ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَّجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ أَمْرُ اللهِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ مِثْلَهُ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَلَبُهُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ عَنِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَاهَا اللهِ إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِّنْ أُسْدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا اُنہوں نے امام مالک سے اُنھوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عمرو بن کثیر بن افلح سے اُنہوں نے ابو محمد سے جو ابو قتادہ کے غلام تھے اُنہوں نے ابو قتادہ سے اُنہوں نے کہا جس سال حنین کی جنگ ہوئی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نکلے جب دشمنوں سے مڈبھیڑ ہوئی تو (بعضے) مسلمان آگے پیچھے ہو گئے (ان کو شکست ہوئی) میں نے ایک مشرک کو دیکھا وہ ایک مسلمان پر چڑھ بیٹھا ہے (اس پر غالب ہوگیا ہے[1]) میں گھوم کر پیٹھ کے پیچھے سے گیا اور اس کے مونڈھے کی نس پر ایک تلوار دی وہ کمبخت اس مسلمان کو چھوڑ کر مجھ پر آیا اور مجھ کو ایسا دابا (مرنے کے قریب کر دیا) کہ موت کی بو میری ناک میں آگئی پھر خود ہی مر گیا مجھ کو چھوڑ دیا میں حضرت عمرؓ سے جا کر ملا میں نے کہا یہ لوگوں کو (مسلمانوں کو) کیا ہوگیا (جو اس طرح بھاگ نکلے) اُنہوں نے کہا اللہ کا حکم پھر (حضرت عباس کے آواز دینے سے) مسلمان (دوبارہ) لوٹے (اور کافروں پر حملہ کیا ان کو بھگا دیا) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے فرمایا جو شخص کسی کافر کو مارے اس کے مارنے پر گواہ رکھتا ہو وہی اس کا سامان لے یہ سن کر میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا کوئی میری گواہی دیتا ہے اور بیٹھ گیا آپ نے پھر فرمایا جو کوئی کسی کافر کو مارے اور گواہ رکھتا ہو تو اس کا سامان وہی لے میں پھر کھڑا ہوا میں نے کہا میرے لئے گواہی کون دے گا اور بیٹھ گیا آپ نے پھر تیسری بار یہی فرمایا اس وقت ایک شخص (اسود بن خزاعی اسلمی) کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ابو قتادہ سچ کہتے ہیں (اُنہوں نے ایک کافر بیشک مارا ہے) اس کا سامان میرے پاس ہے آپ ابو قتادہ کو سمجھا کر یا کچھ دے کر راضی کر دیجئے (وہ سامان مجھ سے نہ لیں) یہ سن کر ابو بکر صدیق نے عرض کیا واہ خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایسا نہیں کریں گے کہ اللہ کے شیروں

---

[1] نہ مشرک کا نام معلوم ہوا نہ مسلمان کا [2] سنہ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ میں پھر کھڑا ہوا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ابو قتادہ کا کیا حال ہے (بار بار تو کھڑا ہوتا ہے اور بیٹھ جاتا ہے) میں نے سارا قصہ بیان کیا یہ عبارت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطَاهُ
فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي
سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي
الْإِسْلَامِ۔

بَابٌ ۲۶ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ وَغَيْرَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ وَنَحْوِهِ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ
الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ
فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ
خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ
لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ
فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا
خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ
شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو
بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ
فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا
ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى
أَنْ يَقْبَلَهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ

میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑے (جس کو مارے) اس کا سامان
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اس کو نہ دیں) تجھ کو دیدیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ سن کر فرمایا ابوبکرؓ سچ کہتے ہیں آخر آپ نے اس کافر کا سامان مجھ کو
دلا دیا میں نے (اس میں کی) ایک زرہ (سات اوقیہ کو) بیچی اور بنی سلمہ کے
محلہ میں ایک باغ لیا اسلام کے زمانہ میں یہ پہلی جائیداد ہے جو میں نے حاصل کی

باب تالیف قلوب کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
بعضے کافروں وغیرہ (نو مسلموں یا پرانے مسلمانوں) کو خمس میں سے دینا اس کو
عبدالرحمن بن زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے[2]

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے امام اوزاعی
نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر سے
کہ حکیم بن حزام (صحابی مشہور) نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے (کچھ روپیہ) مانگا آپ نے دیا پھر مانگا پھر دیا آپ نے فرمایا (سنتا
ہے) حکیم یہ (دنیا کا روپیہ پیسہ دیکھنے میں) ہرا بھرا ذائقہ میں شیریں
(میوے کی طرح) ہے جو کوئی اس کو دل کی سیر چشمی (بے طمعی) سے لے
اس کو تو برکت ہوتی ہے اور جو کوئی جان لڑا کر (مانگ مانگ کر امید رکھ کر)
لے اس کو برکت نہ ہوگی اس کی مثال اس شخص کی سی ہوگی جو کھاتا ہے (مگر
بیماری کی وجہ سے) اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا)
نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے حکیم نے یہ سن کر عرض کیا یا رسول
اللہ اس پروردگار کی قسم جس نے آپ کو سچا کلام (قرآن) دے کر بھیجا
آپ کے بعد میں کسی شخص کا پیسہ مرتے تک (اس سے کچھ لیکر) کم نہیں
کرنے کا پھر ایسا ہوا کہ ابوبکر صدیقؓ (اپنی خلافت میں) حکیم کو ان کی تنخواہ
(جو سب مسلمانوں کے لئے بیت المال سے مقرر تھی) دینے کے لئے بلاتے
وہ لینے سے انکار کرتے حضرت عمرؓ نے بھی (اپنی خلافت میں) ان کو تنخواہ دینے

لے مراد ابو قتادہؓ ہیں ۱۲ منہ ۲ اس کو خود امام بخاری نے مغازی میں وصل کیا ۱۲ منہ ۳ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ حکیم نئے مشرف
باسلام ہوئے تھے آپ نے تالیف قلوب کے لئے ان کو دوبارہ روپیہ دیا ۱۲ منہ

الْمُسْلِمِيْنَ إِنِّيْ أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِيْ قَسَمَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَّأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيْمٌ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ۔

٣٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيَّ اعْتِكَافُ يَوْمٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَّفِيَ بِهِ قَالَ وَأَصَابَ عُمَرُ جَارِيَتَيْنِ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ فَوَضَعَهُمَا فِيْ بَعْضِ بُيُوْتِ مَكَّةَ قَالَ فَمَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَبْيِ حُنَيْنٍ فَجَعَلُوْا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ انْظُرْ مَا هٰذَا فَقَالَ مَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّبْيِ قَالَ اذْهَبْ فَأَرْسِلِ الْجَارِيَتَيْنِ قَالَ نَافِعٌ وَلَمْ يَعْتَمِرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَلَوِ اعْتَمَرَ لَمْ يَخْفَ

کو بلایا انہوں نے نہ لی آخر حضرت عمرؓ نے (مسلمانوں سے) فرمایا دیکھو مسلمانو تم گواہ رہنا) میں حکیم کو اس مال میں سے جو اللہ نے ان کا حصہ رکھا ہے دیتا ہوں وہ نہیں لیتے غرض حکیم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے مرتے تک کسی سے کچھ نہیں لیا (بلکہ محنت مشقت سے کما کر اس پر گذر کیا)[1]

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے کہ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جاہلیت (کفر) کے زمانہ میں منت (نذر) مانی تھی ایک دن اعتکاف کروں گا آپ نے فرمایا اپنی منت پوری کر نافع نے کہا ایسا ہوا حضرت عمرؓ کو حنین کے قیدیوں میں سے دو لونڈیاں ملیں[2] انہوں نے مکہ میں ایک گھر میں ان کو رکھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے قیدیوں کو مفت چھوڑ دینے کا حکم دیا وہ گلی کوچوں میں (قید سے چھوٹ کر) دوڑنے لگے حضرت عمرؓ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ سے کہا دیکھو تو یہ کیا معاملہ ہے انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے قیدی مفت چھوڑوا دیئے انہوں نے کہا تو بھی جا اور ان دونوں لونڈیوں کو چھوڑ دے نافع نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے عمرہ کا احرام نہیں

---

[1] واہ رے ہمت مردانہ اسی کا نام ہے اگرچہ حکیم کو اپنی تنخواہ کا جو بن مانگے ملتی تھی لینا درست تھا مگر چونکہ انہوں نے قسم کھالی تھی کہ میں آپ کے بعد کسی سے کچھ نہ لونگا تو اسی پر قائم رہے اور مرتے تک کسی سے مفت کوئی روپیہ پیسہ نہ لیا یہ کمال احتیاط اور ورع کی بات ہے حکیم کو یہ خیال ہوا کہ اگر میں پھر کسی سے روپیہ لوں گو بن مانگے ہاتھ آئے جب بھی شاید نفس کو لینے کی عادت ہو جائے اور حرص پیدا ہو کر مانگنے لگے تو اس کی جڑ ہی کاٹ دینا بہتر ہے حضرات صوفیہ اور علماء کا اسمیں اختلاف ہے کہ اگر بن مانگے اللہ کسی بندے کے ہاتھ سے اس کو کچھ پہنچائے تو اس کا لے لینا افضل ہے یا نہ لینا اور اپنی محنت مشقت سے کمانا اور اصل یہ ہے کہ ہر شخص کی حالت اور موقع اور وقت کے اعتبار سے اسمیں حکم دینا چاہیے اگر حاجت اور ضرورت ہو اور قلب یہ کہے کہ یہ مال حلال میں سے لایا ہے تب تو لینا افضل ہے اگر حاجت نہ ہو یا قلب یوں کہے کہ یہ مال مشتبہ ہے تو نہ لینا افضل ہے حضرت مرزا مظہر جانجاناںؒ پاس فیروز جنگ نے ایک لاکھ روپیہ نذرانہ بھیجا سب واپس کر دیا اس نے عرض کیا آپ نہیں لیتے تو خیر فقراء اور مساکین کو تقسیم کر دیجئے فرمایا کیا میں تمہارا داروغہ تھوڑا ہی ہوں کہ تمہارا مال تقسیم کروں یہاں سے اپنے گھر تک فقیروں کو بانٹتے جاؤ سب تقسیم ہو جائیگا بادشاہ دہلی نے جاگیر کی سند مرتب کر کے مرزا صاحب پاس بھیجی سند کو چاک کر ڈالا اور بادشاہ کو یہ لکھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل متاع الدنیا قلیل اور تمہارے پاس دنیا کا ساتواں حصہ یعنے ایک اقلیم ہے تم بیچارے مجھ کو کیا دیتے ہو پھر ایسا خیال نہ کرنا باوجود اس کے مرزا صاحب نے بعض مریدوں کے جو غریب ہوتے روپیہ آٹھ آنہ نذرانہ قبول کر لیتے کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ جب کوئی کچھ نذرانہ لاتا ہے میں خدا کی طرف رجوع ہوتا ہوں حکم ہوتا ہے تو لے لیتا ہوں نہ تو واپس کر دیتا ہوں ۱۲ منہ

[2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ آپ نے حضرت عمرؓ پر احسان کیا ان کو خمس میں سے دو لونڈیاں دیں ۱۲ منہ

عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ وَزَادَ جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مِنَ الْخُمُسِ وَرَوَاہُ مَعْمَرٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِی النَّذْرِ وَلَمْ یَقُلْ یَوْمٍ۔

باندھا[۱] اگر باندھتے تو عبداللہ کو ضرور معلوم ہوتا جریر بن حازم نے جو ایوب سے روایت کی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اس میں یوں ہے کہ یہ دونوں لونڈیاں خمس میں سے حضرت عمرؓ کو ملی تھیں اور معمر نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے نذر کا قصہ روایت کیا اس میں ایک دن کا لفظ نہیں ہے[۲]

۳۸۵- حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ اَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْمًا وَّمَنَعَ اٰخَرِیْنَ فَکَاَنَّہُمْ عَتَبُوْا عَلَیْہِ فَقَالَ اِنِّیْ اُعْطِیْ قَوْمًا اَخَافُ ظَلْعَہُمْ وَجَزَعَہُمْ وَاَکِلُ اَقْوَامًا اِلٰی مَا جَعَلَ اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِہِمْ مِنَ الْخَیْرِ وَالْغِنٰی مِنْہُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیْ بِکَلِمَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ وَزَادَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ یَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِمَالٍ اَوْ بِسَبْیٍ فَقَسَمَہٗ بِھٰذَا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے امام حسن بصری نے کہا مجھ سے عمرو بن تغلبؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال یا قیدیوں میں سے) بعضوں کو دیا بعضوں کو نہ دیا ان کو ناگوار ہوا آپ نے فرمایا میں ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جن کے بگڑ جانے (اسلام سے پھر جانے) اور بے صبری کا ڈر ہے اور بعضے لوگوں کو اس بھلائی اور سیر چشمی پر جو اللہ نے ان کے دلوں میں رکھی ہے بھروسا کر کے چھوڑ دیتا ہوں (نہیں دیتا) عمرو بن تغلب ایسے ہی (عمدہ اور بے طمع) لوگوں میں سے عمرو بن تغلب کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری نسبت جو یہ کلمہ فرمایا اگر اس کے بدل سرخ اونٹ ملتے تو میں اتنا خوش نہ ہوتا ابو عاصم نے جریر سے انہوں نے حسن سے یوں روایت کی ہم سے عمرو بن تغلب نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس مال یا قیدی آئے پھر یہی حدیث بیان کی۔

۳۸۶- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُعْطِیْ قُرَیْشًا اَتَاَلَّفُہُمْ لِاَنَّہُمْ حَدِیْثُ عَہْدٍ بِجَاہِلِیَّۃٍ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قریش کے لوگوں کو ان کا دل ملانے کے لئے دیتا ہوں کیوں کہ ان کی جاہلیت (کفر کا زمانہ) ابھی تازہ گذرا ہے

۳۸۷- حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا الزُّہْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ اَنَّ نَاسًا

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم کو زہری نے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[۱] دوسرے بہت لوگوں نے نقل کیا ہے کہ آپ جب حنین اور طائف سے فارغ ہوئے تو آپ نے جعرانہ سے عمرہ کا احرام باندھا اور اثبات مقدم ہے نفی پر ممکن ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کو اس کی خبر ہوا انہوں نے نافع سے نہ بیان کیا ہو ۱۲ منہ [۲] اتنا ہی ہے کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا میں نے جاہلیت کے زمانہ میں اعتکاف کی نذر مانی تھی ۱۲ منہ

مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
حِیْنَ اَفَاءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا اَفَاءَ فَطَفِقَ یُعْطِیْ
رِجَالًا مِّنْ قُرَیْشٍ الْمِائَۃَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا یَغْفِرُ
اللّٰہُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْ قُرَیْشًا
وَّیَدَعُنَا وَسُیُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِہِمْ قَالَ
اَنَسٌ فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِمَقَالَتِہِمْ فَاَرْسَلَ اِلَی الْاَنْصَارِ فَجَمَعَہُمْ فِیْ قُبَّۃٍ مِّنْ
اَدَمٍ وَّلَمْ یَدْعُ مَعَہُمْ اَحَدًا غَیْرَہُمْ فَلَمَّا
اجْتَمَعُوْا جَاءَہُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَا کَانَ حَدِیْثٌ بَلَغَنِیْ عَنْکُمْ قَالَ لَہٗ
فُقَہَاؤُہُمْ اَمَّا ذَوُوْا رَاْیِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَلَمْ
یَقُوْلُوْا شَیْئًا وَاَمَّا اُنَاسٌ مِّنَّا حَدِیْثَۃٌ اَسْنَانُہُمْ
فَقَالُوْا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُعْطِیْ قُرَیْشًا وَّیَتْرُکُ الْاَنْصَارَ وَسُیُوْفُنَا تَقْطُرُ
مِنْ دِمَائِہِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنِّیْ اُعْطِیْ رِجَالًا حَدِیْثٌ عَہْدُہُمْ بِکُفْرٍ اَمَا
تَرْضَوْنَ اَنْ یَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ
اِلٰی رِحَالِکُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَوَاللّٰہِ مَا تَنْقَلِبُوْنَ بِہٖ خَیْرٌ مِّمَّا یَنْقَلِبُوْنَ بِہٖ
قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ رَضِیْنَا فَقَالَ لَہُمْ
اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَۃً شَدِیْدَۃً
فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوُا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

کو ہوازن (قوم) کا مال واسباب جو دلانا تھا دلایا اور آپ نے قریش کے بعضے آدمیوں کو[1] اس میں سو سو اونٹ دینا شروع کئے تو بعضے انصاری لوگ کہنے لگے اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے آپ قریش کے لوگوں کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے اور ابھی تک ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا ہے (قریش کے لوگوں کو حال میں ہم ہی نے مارا ان کے شہر کو ہم ہی نے فتح کیا) انس نے کہا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی کہ انصار ایسا کہہ رہے ہیں آپ نے انصار کو بلا بھیجا اور چمڑے کے ایک ڈیرے میں ان کو اکٹھا کیا انصار کے سوا اور کسی کو نہ بلایا (اس کے اندر نہ رہنے دیا) جب وہ (سب) اکٹھا ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے پوچھا یہ کیا بات ہے جو مجھ کو تمہاری طرف سے پہنچی ان میں جو فقہاء سمجھدار لوگ تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جو عقل والے ہیں اُنہوں نے تو کچھ نہیں کہا لیکن چند نو عمروں نے (ایک بیوقوفی کی بات کہی) یوں کہا اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے آپ قریش کے لوگوں کو دے رہے ہیں ہم کو نہیں دیتے حالانکہ ہماری تلواروں سے ابھی تک ان کے خون ٹپک رہے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا میں ایسے لوگوں کو دے رہا ہوں جن کا کفر کا زمانہ ابھی گزرا ہے (روپیہ دیکر ان کا دل ملاتا ہوں) کیا تم لوگ (انصاریو) اس پر خوش نہیں ہوتے وہ لوگ (اپنے اپنے گھروں کو) دنیا کا مال اسباب لیکر لوٹیں اور تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر اپنے گھروں کو لوٹو خدا کی قسم تم جس کو لے کر لوٹتے ہو وہ (کہیں) اس سے بہتر ہے جس کو وہ لیکر لوٹتے ہیں انصاریوں نے یہ سن کر عرض کیا بیشک یا رسول اللہ ہم سب خوش ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے بعد یہ دیکھو گے کہ دوسرے لوگ تم پر مقدم کئے گئے (ان کو حکومتیں سرداریاں ملینگی تم محروم رہو گے) تم

---

[1] یہ لوگ قریش کے سردار اور رئیس تھے جو حال ہی میں مسلمان ہوئے تھے آپ نے انکے دل ملانے کے لئے ان کو بہت سا مال دیا ان لوگوں کا نام یہ تھے ابو سفیان معاویہ بن ابی سفیان حکیم بن حزام حارث بن حارث حارث بن ہشام سہیل بن عمرو حویطب بن عبد العزی علاء بن حارثہ ثقفی عیینہ بن حصن صفوان بن امیہ اقرع بن حابس مالک بن عوف وغیرہ ۔

وَسَلَّمَ عَلَى الْحَوْضِ قَالَ اَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ۔

اس وقت تک صبر کیئے رہنا دنگہ فساد نہ کرنا، کہ (آخرت میں) حوض کوثر پر مجھ سے ملو انسؓ نے کہا پھر ہم سے صبر نہ ہو سکا۔

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَنَّهُ بَيْنَا هُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مُقْبِلًا مِّنْ حُنَيْنٍ عَلِقَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَعْرَابُ يَسْاَلُوْنَهُ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے اُنھوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عمر بن محمد بن جبیر بن مطعمؓ نے خبر دی کہ (میرے باپ) محمد بن جبیر نے کہا مجھ کو جبیر بن مطعمؓ نے خبر دی ایکبار وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور لوگ بھی تھے آپ حنین سے لوٹے آرہے تھے اتنے میں گنوار لوگ آپ سے لپٹ گئے (لوٹ کا مال) آپ سے مانگتے تھے ایسا لپیٹے کہ آپ کو ایک ببول کے درخت کی طرف دھکیل لے گئے آپ کی چادر اس میں اٹک کر رہ گئی اس وقت آپ ٹھہر گئے آپ نے فرمایا (ارے بھائیو) میری چادر تو دیدو اور اگر مجھ کو ان جنگلی درختوں کے شمار میں اونٹ ملیں تب بھی ہیں وہ سب تم کو بانٹ دوں گا تم (ہرگز) مجھ کو بخیل یا جھوٹا یا کچ دلا نہ پاؤ گے۔

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهُ اَعْرَابِيٌّ فَجَذَبَهُ جَذْبَةً شَدِيْدَةً حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهِ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ مُرْ لِيْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے اُنھوں نے اسحاق بن عبداللہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے اُنھوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (رستے میں) چل رہا تھا آپ ایک موٹے حاشیہ کی نجرانی[۲] چادر اوڑھے ہوئے تھے ایک گنوار[۳] نے آپکو گھیر لیا اور زور سے آپ کو کھینچا میں نے آپکے شانے کو دیکھا اسپر چادر کے کونے کا نشان پڑ گیا ایسا کھینچا پھر کہنے لگا اللہ کا مال جو تمہارے پاس ہے اس میں سے کچھ مجھ کو دلاؤ آپ نے اس کی طرف دیکھا اور ہنس دیئے پھر حکم دیا اس کو کچھ دلوا دو[۴]

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے

[۱] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ امام کو اختیار ہے مال غنیمت جن لوگوں کو چاہے تقسیم کرے ۱۲ منہ [۲] نجران ایک بستی تھی یمن میں وہاں کی چادریں مشہور تھیں ابتک یمن کی یہ چادریں مکہ معظمہ میں آتی ہیں یہ ایسی گہری اور موٹی ہوتی ہیں کمل کی طرح کہ اگر بدن پر زور سے رگڑی جائیں تو کھال چھل جائے ۱۲ منہ [۳] اس کا نام معلوم نہیں ہوا [۴] سبحان اللہ اس حسن اخلاق کا کیا کہنا ۱۲ منہ۔

جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اٰثَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنَاسًا فِي الْقِسْمَةِ فَاَعْطَى الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَاَعْطٰى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاَعْطٰى اُنَاسًا مِّنْ اَشْرَافِ الْعَرَبِ فَاٰثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ قَالَ رَجُلٌ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهِ الْقِسْمَةَ مَا عُدِلَ فِيْهَا وَمَا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ فَمَنْ يَعْدِلُ اِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ رَحِمَ اللّٰهُ مُوْسٰى قَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

منصور سے اُنہوں نے ابو وائل سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اُنہوں نے کہا جب حنین کا دن ہُوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے لوگوں میں تقسیم میں زیادہ دیا جیسے اقرع بن حابسؓ ان کو سو اونٹ دیئے اور عیینہ بن حصن کو بھی اتنے ہی اونٹ دیئے اور کئی عرب کے اشراف لوگوں کو اسی طرح تقسیم میں زیادہ دیا اس وقت ایک شخص (معتب بن قشیر منافق کہنے لگا خدا کی قسم اس تقسیم میں نہ انصاف نہ اللہ کی رضامندی کا خیال ہوا میں نے (اس شخص کی یہ بات سن کر) کہا میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور اس کی خبر کردوں گا اور میں آپ پاس گیا آپکو خبر کی آپ نے فرمایا اگر اللہ اور اس کا رسول انصاف نہ کرے تو پھر کون انصاف کرے گا اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے ان کو لوگوں کے ہاتھوں سے اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچی لیکن صبر کیا[1]

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ كُنْتُ اَنْقُلُ النَّوٰى مِنْ اَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِيْ اَقْطَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاْسِيْ وَهِيَ مِنِّيْ عَلٰى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ وَقَالَ اَبُوْ ضَمْرَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ الزُّبَيْرَ اَرْضًا مِّنْ اَمْوَالِ بَنِي النَّضِيْرِ

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے اُنہوں نے کہا میں اپنے سر پر اس زمین سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقطعہ کے طور پر زبیر کو دی تھی گٹھلیاں لاد کر لاتی یہ زمین میرے گھر سے (دو میل) فرسخ کے دو تہائی پر تھی ابو ضمرہ نے اس حدیث کو ہشام سے اُنھوں نے اپنے باپ سے (مرسلاً) روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو بنی نضیر کے اراضی میں سے ایک زمین مقطعہ کے طور پر دی تھی[2]

۳۹۲۔ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ

مجھ سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی اُنہوں نے ابن عمرؓ

[1] آپ نے اس منافق کو سزا نہ دلوائی کیونکہ وہ مکر گیا ہو گا صرف ایک شخص یعنی عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کی بات سُنی تھی اور ایک کی گواہی پر جرم ثابت نہیں ہو سکتا یا آپ نے اس کا سزا دینا مصلحت نہ سمجھا ہو۔ غرض خدا ایسے منافقوں سے محفوظ رکھے ان مردودوں نے پیغمبر صاحب کو بھی نہ چھوڑا حالانکہ ایسا انصاف کرنے والا ساری دنیا میں کوئی پیدا نہیں ہوا ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا میں نے اس تعلیق کو موصولاً نہیں پایا یا اس سے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے ابو ضمرہ نے ابو اسامہ کے خلاف اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا ہے نہ موصولاً ۱۲ منہ

قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ اَجْلَی الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ
وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ
عَلٰی اَهْلِ خَیْبَرَ اَرَادَ اَنْ یُّخْرِجَ الْیَهُوْدَ مِنْهَا وَکَانَتِ
الْاَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَیْهَا لِلْیَهُوْدِ وَلِلرَّسُوْلِ وَ
لِلْمُسْلِمِیْنَ فَسَاَلَ الْیَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتْرُکَهُمْ عَلٰی اَنْ یَّکْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ
نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
نُقِرُّکُمْ عَلٰی ذٰلِکَ مَا شِئْنَا فَاُقِرُّوْا حَتّٰی اَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِیْ
اِمَارَتِهٖ اِلٰی تَیْمَاءَ وَاَرِیْحَاءَ۔

سے کہ حضرت عمرؓ نے یہود اور نصاریٰ کو حجاز کے ملک سے باہر کر دیا اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح کیا تو آپ نے بھی چاہا تھا،
یہود کو وہاں سے نکال باہر کریں اس وقت وہاں کی (کچھ) زمین یہود کے
قبضے میں ہی تھی اور اکثر زمین پر پیغمبر صاحب اور مسلمان کے قبضے میں
بھی پھر یہودیوں نے آپ سے یہ درخواست کی کہ آپ زمین انکی قبضے
میں رہنے دیں (بطور رعیت کے) محنت مزدوری (کاشت کی) وہی
کرلیں گے آدھی پیداوار لیں گے (آدھی مسلمانوں کو دیں گے) آپ
نے فرمایا اچھا اس شرط پر ہم تم کو رکھتے ہیں تو وہ رہ گئے یہاں تک
کہ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں ان کو تیما اور ریحا کی طرف نکال دیا۔[1]

بَابٌ ۲۶ مَا یُصِیْبُ مِنَ الطَّعَامِ فِیْ اَرْضِ الْحَرْبِ۔

باب اگر کھانے کی چیز کافروں کے ملک میں ملے

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ کُنَّا
مُحَاصِرِیْنَ قَصْرَ خَیْبَرَ فَرَمٰی اِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِیْهِ
شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِاٰخُذَهٗ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْیَیْتُ مِنْهُ۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے حمید
بن ہلال سے انھوں نے عبد اللہ بن مغفل سے انھوں نے کہا ہم خیبر
کے ایک محل کو گھیرے ہوئے تھے اوپر سے کسی شخص نے ایک تھیلہ
پھینکا جس میں چربی تھی میں اسکے لینے کو لپکا۔ دیکھتا کیا ہوں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں میں شرما گیا (آپ فرمائینگے عجب ندیدہ ہے)[2]

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ
عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ کُنَّا
نُصِیْبُ فِیْ مَغَازِیْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَاْکُلُهٗ
وَلَا نَرْفَعُهٗ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے
انھوں نے ایوب سے انھوں نے نافع سے انھوں نے عبد اللہ بن عمرؓ
سے انھوں نے کہا ہم لڑائیوں میں شہد اور انگور پاتے تو اس کو اسی
وقت کھا لیتے (تقسیم کیلئے اٹھا نہ رکھتے)[3]

۲۹۵ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّیْبَانِیُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد نے
کہا ہم سے شیبانی نے کہا میں نے عبد اللہ ابن ابی اوفیٰ سے سنا وہ کہتے تھے

---

[1] یہ دونوں بستیوں کے نام ہیں تیما ایک بندر ہے اور اریحا شام میں ہے ۱۲ منہ [2] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لینے سے عبد اللہ کو منع نہیں کیا ۱۲ منہ [4] اس حدیث سے یہ نکلا کہ کھانے پینے کی چیزیں جو رکھنے سے خراب ہو جاتی ہیں ان کے استعمال میں تقسیم سے پہلے کوئی قباحت نہیں جیسے ترکاریاں میوے وغیرہ ۱۲ منہ۔

اَبِی اَوْفٰی یَقُوْلُ اَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَیَالِیَ خَیْبَرَ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ خَیْبَرَ وَقَعْنَا فِی الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّةِ فَانْتَحَرْنَاھَا فَلَمَّا غَلَتِ الْقُدُوْرُ نَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْفِئُوا الْقُدُوْرَ فَلَا تَطْعَمُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ شَیْئًا قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَقُلْنَا اِنَّمَا نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّھَا لَمْ تُخَمَّسْ قَالَ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ حَرَّمَھَا الْبَتَّةَ وَسَاَلْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ فَقَالَ حَرَّمَھَا الْبَتَّةَ۔

خیبر کی راتوں میں ہم کو بہت بھوک لگی جب دن ہوا (لڑائی شروع ہوئی) ہم لوگ گھریلو گدھوں ہی پر گر پڑے انکو کاٹ ڈالا ہانڈیوں میں گوشت چڑھا دیا) جب ہانڈیوں میں ابال آرہا تھا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے یوں آواز دی ہانڈیاں اوندھا دو گھریلو گدھوں کے گوشت میں سے کچھ نہ کھاؤ عبداللہ بن ابی اوفی کہتے ہیں بعضے لوگوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلیے منع فرمایا کہ ابھی ان کا خمس نہیں لیا گیا تھا (تقسیم نہیں ہوئی تھی) بعضوں نے کہا نہیں آپ نے گھریلو گدھوں کو قطعاً حرام کر دیا شیبانی نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا تو انھوں نے کہا آپ نے اسکو قطعی حرام کر دیا[۱]۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔

بَابُ الْجِزْیَةِ وَالْمُوَادَعَةِ مَعَ اَھْلِ الْحَرْبِ

باب جزیہ کا اور کافروں سے ایک مدت تک لڑائی نہ کرنے کا (ان کو چھوڑ دینے کا) بیان

وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَلَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَّدٍ وَّھُمْ صٰغِرُوْنَ اَذِلَّاءُ وَمَا جَآءَ فِیْ اَخْذِ الْجِزْیَةِ مِنَ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَالْمَجُوْسِ وَالْعَجَمِ وَقَالَ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ مَا شَاْنُ اَھْلِ الشَّامِ عَلَیْھِمْ اَرْبَعَةُ دَنَانِیْرَ وَاَھْلُ الْیَمَنِ عَلَیْھِمْ دِیْنَارٌ قَالَ جُعِلَ ذٰلِکَ مِنْ قِبَلِ الْیَسَارِ۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۃ براۃ میں) فرمایا اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) لوگوں میں ان سے لڑو جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور اللہ اور رسول نے جس چیز کو حرام کیا اس کو حرام نہیں جانتے اور سچا دین (اسلام) قبول نہیں کرتے یہاں تک کہ وہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں آیت میں صاغرون کے معنے ذلیل میں اور یہود اور نصاریٰ اور پارسی اور (عرب کے سوا) ہر ملک والوں سے جزیہ لینے کا بیان اور سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن نجیح سے روایت کی میں نے مجاہد سے پوچھا شام کے کافروں سے تو (سال میں) چار اشرفیاں[۲] جزیہ کی لی جاتی ہیں اور یمن کے کافروں سے ایک ہی اشرفی لی جاتی ہے اسکی وجہ کیا ہے انھوں نے

[۱] اسی لیے مجتہدوں کا بھی گھریلو گدھوں کے گوشت میں اختلاف رہا جیسے صحابہ کو شک رہی اس کا بیان آگے آئے گا۔ ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

[۲] دینار۔

کہا شام کے کافر زیادہ مالدار ہیں ۔

۲۹۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعَمْرِو بْنِ أَوْسٍ فَحَدَّثَهُمَا بَجَالَةُ سَنَةَ سَبْعِينَ عَامَ حَجَّ مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ بِأَهْلِ الْبَصْرَةِ عِنْدَ دَرَجِ زَمْزَمَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ فَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے میں نے عمرو بن دینار سے سنا وہ کہتے تھے میں جابر بن زید اور عمرو بن اوس کے ساتھ زمزم کی سیڑھیوں پاس بیٹھا تھا سنہ ۷۰ ہجری میں جس سال مصعب بن زبیر نے بصرے والوں کے ساتھ حج کیا ہے تو بجالہ (تابعی) نے ہم سے حدیث بیان کی کہنے لگا میں جزء بن معاویہؓ کا ایک خط آیا انکے مرنے سے سال بھر پیشتر (سنہ ۲۲ ہجری میں) کہ جس پارسی نے اپنی محرم عورت کو جورو بنایا ہو تو دونوں کو جدا کر دو اور حضرت عمرؓ نے پارسیوں سے جزیہ قبول نہیں کیا یہاں تک کہ عبدالرحمن بن عوف نے گواہی دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے پارسیوں سے جزیہ لیا تھا۔

۲۹۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے مسور بن مخرمہ سے ان سے عمرو بن عوف انصاری جو بنی عامر بن لوئے کے حلیف اور بدر کی لڑائی میں شریک تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن جراحؓ کو بحرین بھیجا وہاں کا جزیہ لانے کے لیے ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور علاء بن حضرمی کو وہاں کا حاکم بنا دیا تھا خیر ابوعبیدہ بحرین سے روپیہ لے کر آئے انصار نے ان کے آنے کی خبر سنی تو صبح کی نماز میں سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے شریک ہوئے ۔ جب آپ صبح کی نماز پڑھ کر لوٹنے لگے انصار سامنے سے آئے (حسن طلب کے طور پر) آپؐ ان کو دیکھ کر مسکرا دیئے۔ فرمایا اس وقت

ؔ اسکو عبدالرزاق نے وصل کیا معلوم ہوا کہ جزیہ کی کمی بیشی کیلئے امام کو اختیار ہے لیکن کم سے کم ایک سال میں ایک دینار لینا چاہیئے اگر غریب آدمی ہے اور متوسط سے دو اور مالدار سے چار شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اب جزیہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہر ایک کافر عجمی سے لے سکتے ہیں اہل کتاب ہو یا مشرک اور امام شافعی اور ہمارے امام احمد بن حنبل کا یہ قول ہے کہ جزیہ انہی کافروں سے قبول کیا جائے گا جو اہل کتاب ہوں یا انکے اہل کتاب ہونے میں شبہ ہو لیکن عام مشرکین جیسے بت پرست یا سورج پرست لوگوں سے جزیہ نہ قبول کیا جائے جیسے مرتد سے بلکہ انکو قتل کیا جائے ۱۲ منہ ؔ تو معلوم ہوا کہ پارسیوں کا حکم بھی اہل کتاب جیسا ہے اور پارسی عورت سے نکاح کرنا اسی طرح پارسیوں کا ذبیحہ بھی درست ہے ہمارے امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ نے اسمیں اختلاف کیا ہے شافعی اور عبدالرزاق نے حضرت علیؓ سے نکالا کہ پارسی اہل کتاب تھے پھر انکے سردار نے بدتمیزی کی اپنی بہن سے صحبت کی اور دوسروں کو سمجھایا کہ اسمیں کوئی قباحت نہیں آدم علیہ السلام اپنی بیٹیوں کا نکاح اپنے بیٹوں سے کر دیتے لوگوں نے اسکا کہنا سنا اور جو اسکے خلاف تھے انکو مار ڈالا آخر انکی کتاب مٹ گئی ۔

الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُمْ وَقَالَ أَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ

میں سمجھتا ہوں تم ابو عبیدہ کی خبر کہ وہ کچھ مال لے کر آئے ہیں۔ سن کے آئے ہو انھوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا خوش ہو اور خوشی کی امید رکھو خدا کی قسم مجھے یہ ڈر نہیں ہے کہ تم محتاج ہو جاؤ گے بلکہ یہ ڈر ہے کہ اگر تم کو دنیا کی کشائش ایسی ہی ہو جائے جیسے تم سے پہلے اگلے لوگوں کو ہو چکی ہے، تو ایسا نہ ہو تم بھی ان کی طرح ایک دوسرے سے جلنے لگو اور یہ جلنا تم کو بھی ان کی طرح تباہ کر دے۔[5]

٣٠٩٨ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ فِي أَفْنَاءِ الْأَمْصَارِ يُقَاتِلُونَ الْمُشْرِكِينَ فَأَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ فَقَالَ إِنِّي مُسْتَشِيرُكَ فِي مَغَازِيَّ هَذِهِ قَالَ نَعَمْ مَثَلُهَا وَمَثَلُ مَنْ فِيهَا مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ الْمُسْلِمِينَ مَثَلُ طَائِرٍ لَهُ رَأْسٌ وَلَهُ جَنَاحَانِ وَلَهُ رِجْلَانِ فَإِنْ كُسِرَ أَحَدُ الْجَنَاحَيْنِ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ بِجَنَاحٍ وَالرَّأْسِ فَإِنْ كُسِرَ الْجَنَاحُ الْآخَرُ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ

ہم سے فضل بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن جعفر رقی نے کہا ہم سے معتمر سلیمان نے کہا ہم سے سعید بن عبیداللہ نے کہا ہم سے بکر بن عبداللہ مزنی اور زیاد بن جبیر نے انھوں نے جبیر بن حیہ سے انھوں نے کہا حضرت عمرؓ نے لوگوں کو بڑے بڑے شہروں میں بھیجا کہ کافروں سے لڑیں پھر ہرمزان (مدائن کا حاکم) اسلام لایا[1] حضرت عمرؓ نے اس سے کہا میں تیری رائے لینا چاہتا ہوں کہ پہلے ان (تین) مقاموں (فارس اور اصفہان اور آذربیجان) میں سے کہاں لڑائی شروع کی جائے اس نے کہا بہت خوب ان ملکوں کی اور جو لوگ وہاں بستی میں مسلمانوں کے دشمن انکی مثال ایک پرندے کی ہے جس کا ایک سر دو بازو دو پاؤں ہوں اگر ایک بازو توڑ ڈالیں تو وہ پرندہ دونوں پاؤں اور ایک ہی بازو اور سر سے حرکت کرے گا دوسرا بازو توڑیں

---

[5] سبحان اللہ کیا عمدہ نصیحت فرمائی مسلمانوں کی جتنی دولتیں اور ریاستیں تباہ ہوئیں وہ اسی آپس کے رشک و حسد اور نااتفاقی کی وجہ سے اور اب تک مسلمان اس سے باز نہیں آئے اگر اب بھی اتفاق سے نہ رہیں گے اور اسی طرح ایک دوسرے سے جلتے کٹتے اپنی زندگی گزاریں گے تو رہا سہا بھی دشمن لے لیں گے اور یہ روٹیوں کے محتاج ہو جائیں گے ۱۲ منہ [1] ہوا یہ کہ لشکر اسلام حضرت عمرؓ کی خلافت میں ایران کی طرف چلا جب قادسیہ میں پہنچا تو یزدجرد بادشاہ ایران نے ایک فوج گراں اس کے مقابلے کے لئے روانہ کی سنہ ۱۴ ہجری میں یہ جنگ سخت واقع ہوئی جس میں مسلمانوں کے نامی گرامی شخصوں میں سے کئی شخص مارے گئے جیسے طلیحہ اسدی اور عمرو بن معدی کرب اور ضرار بن خطاب وغیرہ لیکن اللہ نے کافروں پر ایک تیز آندھی بھیجی ان کے ڈیرے خیمے سب اکھڑ گئے ادھر سے مسلمانوں نے حملہ کیا وہ بھاگے انکا نامی گرامی پہلوان رستم ثانی مارا گیا اور مسلمانی فوج تعاقب کرتی ہوئی مدائن پہنچی وہاں کا رئیس ہرمزان تھا وہ محصور ہو گیا آخر اس نے امان چاہی اور خوشی سے مسلمان ہو گیا ابو موسیٰ اشعریؓ نے جو فوج کے سردار تھے اس کو حضرت عمرؓ پاس روانہ کر دیا حضرت عمرؓ نے اس کو عقلمند اور صاحب تدبیر پایا کر اس سے رائے لی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

وَالرَّأْسُ وَإِنْ شُدِخَ الرَّأْسُ ذَهَبَتِ الرِّجْلَانِ وَالْجَنَاحَانِ وَالرَّأْسُ فَالرَّأْسُ كِسْرٰى وَالْجَنَاحُ قَيْصَرُ وَالْجَنَاحُ الْاٰخَرُ فَارِسُ فَمُرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلْيَنْفِرُوْا اِلٰى كِسْرٰى وَقَالَ بَكْرٌ وَّزِيَادٌ جَمِيْعًا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ فَنَدَبَنَا عُمَرُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِاَرْضِ الْعَدُوِّ وَخَرَجَ عَلَيْنَا عَامِلُ كِسْرٰى فِيْ اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا فَقَامَ تَرْجُمَانٌ فَقَالَ لِيُكَلِّمْنِيْ رَجُلٌ مِّنْكُمْ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ سَلْ عَمَّا شِئْتَ قَالَ مَا اَنْتُمْ قَالَ نَحْنُ اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ كُنَّا فِيْ شَقَاءٍ شَدِيْدٍ وَبَلَاءٍ شَدِيْدٍ نَمَصُّ الْجِلْدَ وَالنَّوٰى مِنَ الْجُوْعِ وَنَلْبَسُ الْوَبَرَ وَالشَّعَرَ وَنَعْبُدُ الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِيْنَ تَعَالٰى ذِكْرُهٗ وَجَلَّتْ عَظَمَتُهٗ اِلَيْنَا نَبِيًّا مِّنْ اَنْفُسِنَا نَعْرِفُ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ فَاَمَرَنَا نَبِيُّنَا رَسُوْلُ رَبِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّقَاتِلَكُمْ حَتّٰى تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهٗ اَوْ تُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ وَاَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِّسَالَةِ رَبِّنَا اَنَّهٗ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ اِلَى الْجَنَّةِ فِيْ نَعِيْمٍ لَّمْ يَرَ مِثْلَهَا قَطُّ وَمَنْ بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ فَقَالَ النُّعْمَانُ رُبَّمَا اَشْهَدَكَ اللّٰهُ مِثْلَهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

تو بھی ایسا ہی ہوگا البتہ اگر سر کچل دیا جائے نہ پاؤں کچھ کام کے رہیں گے نہ بازو نہ سر تو دیکھئے ان دشمنوں کا سر کسریٰ ہے (بادشاہ ایران) اور ایک بازو قیصر ہے (بادشاہ روم) دوسرا بازو فارس ہے آپ مسلمانوں کو یہ حکم دیجئے کہ پہلے کسریٰ پر حملہ کریں[1] اور بکر اور زیاد دونوں نے جبیر بن حیہ سے یوں روایت کی کہ حضرت عمرؓ نے ہم کو (جہاد کے لئے) بلایا اور ہم پر نعمان بن مقرن کو سردار مقرر کیا جب ہم دشمن کے (کافروں کے) ملک میں پہنچے اور کسریٰ کا ایک افسر (بندار) چالیس ہزار فوج لے کر آیا اس کی طرف سے ایک مترجم کھڑا ہوا (جو عربی زبان جانتا تھا) اور (مسلمانوں سے) کہنے لگا تم میں سے کوئی ایک شخص مجھ سے بات کرے مغیرہ بن شعبہ نے کہا پوچھ کیا چاہتا ہے اس نے کہا تم ہو کون لوگ مغیرہ نے کہا ہم عرب لوگ ہیں (ایک زمانہ سے) ہم سخت بدنصیبی (کفر) اور سخت تکلیف (افلاس میں گرفتار تھے بھوک کے مارے کھالیں اور کھجور کی گٹھلیاں تک اڑا جاتے اور اون اور بال پہنا کرتے اور جھاڑ (درخت) پہاڑ کا پوجا پاٹ کرتے ہم لوگ اسی حال میں مبتلا تھے کہ زمین اور آسمان کے مالک پروردگار نے ایک پیغمبر ہماری ہی قوم کا ہمارے پاس بھیجا جس کے ماں باپ کو ہم پہچانتے تھے اسی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا ہے کہ جبتک تم اکیلے خدا کو نہ پوجو یا جزیہ نہ دو اس وقت تک تم سے لڑیں اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے پروردگار کی طرف سے ہم کو یوں خبر دی ہے کہ جو کوئی ہم سے (جہاد میں) مارا جائے گا وہ بہشت میں ایسی نعمتوں میں پہنچ جائے گا جو اس نے کبھی نہیں دیکھیں اور جو کوئی ہم میں جیتا بچ رہیگا وہ تمہاری گردنوں کا مالک بنے گا (تم اس کے غلام لونڈی ہوگے مغیرہ نے یہ گفتگو تمام کرکے نعمان سے کہا لڑائی شروع کرو)

[1] اس کو مغلوب کریں تو گویا کافروں کا سر ٹوٹ گیا ہر چند کسریٰ روم کا بادشاہ نہ تھا مگر اس زمانہ میں کسریٰ کا مرتبہ سب بادشاہوں سے زیادہ تھا سب بادشاہ اس کو تحفے تحائف بھیجتے تھے اس کو بڑا سمجھتے تھے ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنَدِّمْكَ وَلَمْ يُخْزِكَ وَلٰكِنِّي شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَهُبَّ الْأَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلَوَاتُ۔

نعمان نے کہا تم کو تو اللہ ایسی کئی لڑائیوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رکھ چکا ہے اور اس نے تم کو (لڑائی میں دیر کرنے پر) نہ شرمندہ کیا نہ ذلیل (یا نہ رنجیدہ) اور میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی میں موجود تھا آپ کا قاعدہ تھا اگر صبح سویرے لڑائی شروع نہ کرتے (اور دن چڑھ جاتا) تو پھر اس وقت تک ٹھہرے رہتے (کہ سورج ڈھل جائے) ہوائیں چلنے لگیں نمازوں کا وقت آن پہنچے[1]

بَابٌ ۲۶۳ - إِذَا وَادَعَ الْإِمَامُ مَلِكَ الْقَرْيَةِ هَلْ يَكُونُ ذٰلِكَ لِبَقِيَّتِهِمْ

باب اگر بستی کے حاکم سے صلح ہو تو بستی والوں سے بھی صلح سمجھی جائے گی۔

۳۹۹ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ وَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ بِبَحْرِهِمْ۔

ہم سے سہل بن بکار نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے عباس ساعدی سے انھوں نے ابو حمید ساعدی سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک کا جہاد کیا اور ایلہ کے بادشاہ (یوحنا بن روبہ) نے آپ کے لئے ایک نقرہ خچر تحفہ گذرانا آپ نے اس کو ایک چادر (بطور خلعت کے) اوڑھائی اور اس کا ملک اسی کے نام لکھ دیا[2]

بَابٌ ۲۶۴ - الْوَصَايَا بِأَهْلِ ذِمَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالذِّمَّةُ الْعَهْدُ وَالْإِلُّ الْقَرَابَةُ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کافروں کو امان دی (اپنے ذمہ میں لیا) ان کے امان قائم رکھنے کی وصیت کرنا ذمہ کہتے ہیں عہد اور اقرار کو اور اِل کا لفظ جو قرآن میں آیا ہے اس کے معنی رشتہ داری

۴۰۰ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم

---

[1] دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ لڑائی بھلی لگے اور اللہ کی مدد اترے کہتے ہیں اس کے بعد جنگ شروع ہوئی اور سخت جنگ کے بعد کافروں کو ہزیمت ہوئی اور ذوالجناحین جو کافروں کی فوج کا سردار تھا خچر پر سے گرا اس کا پیٹ پھٹ گیا یہ واقعہ ۱۹ھ یا ۲۱ھ ہجری کا ہے ۱۲ منہ

[2] یعنی وہی وہاں کا حاکم ہے بظاہر اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے لیکن امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ابن اسحاق نے نکالا اس میں یوں ہے کہ جب آپ تبوک کو جا رہے تھے تو یوحنا بن روبہ ایلہ کا حاکم آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے جزیہ دینا قبول کیا آپ نے اس سے صلح کر لی اور یہ سند لکھ دی یہ امان ہے اللہ اور محمد پیغمبر کی طرف سے یوحنا بن روبہ اور ایلہ والوں کو اس روایت سے ترجمہ باب صاف نکل آتا ہے کیونکہ آپ نے یوحنا سے صلح کی لیکن جب اس سے صلح کی تو سارے ایلہ والے امن اور صلح میں آ گئے ۱۲ منہ

شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُوَيْرِيَةَ بْنَ قُدَامَةَ التَّمِيمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قُلْنَا أَوْصِنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ أُوصِيكُمْ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ۔

ابو جمرہ نے کہا میں نے جویریہ ابن قدامہ تمیمی سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت عمرؓ سے کہا (جب وہ زخمی ہوئے) ہم کو کچھ وصیت کیجئے اُنھوں نے کہا میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کا ذمہ قائم رکھو (یہی پیغمبر کا ذمہ ہے (یعنے ذمیوں کو نہ ستاؤ) اور تمہارے بال بچوں کا خرچ ہے (جزیہ کے روپے سے تمہارے بال بچے پلتے ہیں۔)

بَابُ ۲۶۵ مَا أَقْطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ وَمَا وَعَدَ مِنْ مَالِ الْبَحْرَيْنِ وَالْجِزْيَةِ وَلِمَنْ يُقْسَمُ الْفَيْءُ وَالْجِزْيَةُ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بحرین میں سے معاشیں

دینا اور بحرین کی آمدنی اور جزیہ میں سے کسی کو کچھ دینے کا وعدہ کرنا اس کا بیان اور اس کا کہ جو مال کافروں سے بن لڑے ہاتھ آئے یا جزیہ وہ کن لوگوں کو تقسیم کیا جائے۔

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ لِيَكْتُبَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا لَا وَاللّٰهِ حَتَّى تَكْتُبَ لِإِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا فَقَالَ ذَاكَ لَهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ عَلَى ذٰلِكَ يَقُولُونَ لَهُ قَالَ فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے اُنھوں نے کہا میں نے انسؓ سے سُنا اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری لوگوں کو بلایا کہ ان کو بحرین میں (معاش کی سندیں) لکھ دیں اُنھوں نے کہا قسم خدا کی ہم تو اس وقت تک (معاشیں) نہیں لینے کے جب تک آپ ہمارے بھائی قریش والوں کو بھی ویسی ہی معاشیں نہ لکھ دیں آپ نے فرمایا جبتک اللہ کو منظور ہے یہ معاش ان کو (یعنی قریش والوں کو) بھی ملتی رہیں گی لیکن انصار یہ اصرار کرتے رہے کہ قریش والوں کیلئے بھی (سندیں) لکھ دیجئے تب آپ نے (انصار سے فرمایا تم میرے بعد یہ دیکھو گے کہ دوسرے لوگ تم پر مقدم کیے جاتے ہیں تو تم (آخرت میں) مجھ سے ملنے تک صبر کیے رہنا (جنگ اور فساد نہ کرنا)

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے بیان کیا کہا مجھ کو روح بن قاسم نے خبر دی اُنھوں نے محمد بن منکدر سے انھوں نے جابر بن عبداللہ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اگر بحرین کا روپیہ ہمارے پاس آئے تو میں تجھ کو اتنا اتنا اتنا دوں گا۔

قَالَ لِي لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ
هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ قَالَ
لِي لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَأَعْطَيْتُكَ هَكَذَا
وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَقَالَ لِي احْثُهْ فَحَثَوْتُ
حَثْيَةً فَقَالَ لِي عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا
هِيَ خَمْسُمِائَةٍ فَأَعْطَانِي أَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ
وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْثُرُوهُ
فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطِنِي إِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَ
فَادَيْتُ عَقِيلًا قَالَ خُذْ فَحَثَا فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ
ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ أْمُرْ بَعْضَهُمْ
يَرْفَعْهُ إِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ
قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ
يَرْفَعْهُ فَقَالَ أْمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ
عَلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ
عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ ثُمَّ

(تین لپ) جب آپ کی وفات ہوگئی اور بحرین کا روپیہ آیا
تو ابو بکرؓ نے فرمایا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے کچھ
دینے کا وعدہ کیا ہو تو وہ میرے پاس آئے میں ان کے پاس
گیا میں نے یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا
اگر بحرین کا روپیہ ہمارے پاس آیا تو میں تجھ کو اتنا اتنا اتنا دونگا
ابو بکرؓ نے کہا اچھا ایک لپ لے میں نے ایک لپ لیا پھر کہنے
لگے ان کو گن میں نے گنا تو وہ پانسو نکلے ابو بکرؓ نے مجھ کو ایک ہزار
پانسو (جملہ دیئے) (یہ تین لپ ہوگئے) اور ابراہیم بن طہمان نے[1]
عبد العزیز بن صہیب سے انھوں نے انس سے یوں روایت کی کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بحرین سے (خراج کا) روپیہ آیا
آپ نے فرمایا مسجد میں ڈال دو یہ ان سب روپیوں سے زیادہ تھا
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اب تک آچکے تھے اتنے میں حضرت
عباسؓ آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مجھ کو دلوایئے میں (زیر بار
ہوں) میں نے (جنگ بدر میں) اپنا فدیہ دیا عقیل کا فدیہ دیا
آپ نے فرمایا اچھا لو انہوں نے اپنے کپڑے میں لپ بھر بھر کر
ڈال لئے پھر اس کو اٹھانے لگے تو اٹھا نہ سکا انہوں نے کہا یا رسول
اللہ کسی کو حکم دیجئے وہ یہ روپیہ میرا اٹھا دے آپ نے فرمایا نہیں
ہو سکتا انہوں نے کہا تو ذرا آپ خود ہی اٹھا دیجئے آپ نے فرمایا
یہ بھی نہیں ہو سکتا آخر انہوں نے اس میں سے کچھ نکال ڈالا پھر
اٹھانے لگے تو بھی نہ اٹھا کہنے لگے یا رسول اللہ کسی سے کہیئے
ذرا یہ اٹھا دے آپ نے فرمایا نہیں نہیں
ہو سکتا کہنے لگے تو آپ خود ہی اٹھا دیجئے
آپ نے فرمایا یہ بھی نہیں ہو سکتا آخر

[1] اس کو حاکم نے مستدرک میں اور ابن منذر نے امالی میں اور ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ

احْتَمَلَهُ عَلَى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِنْ حِرْصِهِ فَمَا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ۔

اُنھوں نے تھوڑے روپیہ اور نکال ڈالے پھر باقی روپیہ اُٹھا کر اپنے کاندھے پر لاد لئیے اور چلتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برابر ان کو دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ نظر سے غائب ہو گئے آپ نے ان کی حرص پر تعجب فرمایا پھر آپ اس جگہ سے جبتک نہیں اُٹھے جبتک ایک روپیہ بھی باقی رہا (سب بانٹ کر اُٹھے) [1]

باب ۲۶۶ إِثْمِ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا بِغَيْرِ جُرْمٍ

۴۰۳- حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا۔

باب کسی ذمی کافر کو ناحق مار ڈالنا کیسا گناہ ہے

ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے حسن بن عمرو نے کہا ہم سے مجاہد نے اُنھوں نے عبداللہ بن عمرو سے اُنھوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی ذمی کافر کو (ناحق) مار ڈالے وہ بہشت کی خوشبو نہ سونگھے گا اور بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ تک پہنچتی ہے

باب ۲۶۷ إِخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَقَالَ عُمَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللّٰهُ

۴۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَالَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي

باب یہودیوں کو عرب کے ملک سے نکال کر باہر کرنا اور حضرت عمرؓ نے (خیبر کے یہودیوں) سے فرمایا میں تم کو یہاں جبتک رہنے دیتا ہوں جبتک اللہ تم کو یہاں رکھے [2]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے سعید مقبری نے اُنھوں نے اپنے باپ (ابوسعید) سے اُنھوں نے ابوہریرہؓ سے اُنھوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار ہم مسجد (نبوی) میں بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا یہودیوں کے پاس چلو ہم لوگ نکلے ان کے مدرسہ پر پہنچے آپ نے ان سے فرمایا دیکھو مسلمان ہو جاؤ (تمہارے جان اور مال) بچے رہیں گے اور یہ سمجھ لو کہ ساری زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میرا قصد یہ ہے کہ تم کو اس ملک سے نکال دوں [3]

---

[1] یہ تعلیق باب تعلیق القنو فی المسجد میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] یعنی جبتک اللہ کو منظور ہے یہ تعلیق کتاب المزارعۃ میں موصول گزر چکی ہے ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے یہودیوں کے اخراج کی نیت کر لی تھی لیکن اس کے واقع ہونے سے پیشتر آپ کی وفات ہو گئی حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں ان کو وہاں سے نکال دیا ۱۲ منہ

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ رحمہ اللہ تعالی آمین ثم آمین

أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ يَجِدْ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ

۴۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصَى قُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ مَا يَوْمُ الْخَمِيسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِكَتِفٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوا مَا لَهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ فَقَالَ ذَرُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَالثَّالِثَةُ خَيْرٌ إِمَّا أَنْ سَكَتَ عَنْهَا وَإِمَّا أَنْ قَالَهَا فَنَسِيتُهَا قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ۔

پھر تم میں سے اگر کسی کی جائیداد کی قیمت آئے تو اس کو بیچ ڈالے اگر نہ بیچو (تمہارا اختیار) زمین تو سب اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے سلیمان احول سے انھوں نے سعید بن جبیر سے (سنا) انھوں نے ابن عباسؓ سے وہ کہتے تھے جمعرات کا دن ہائے جمعرات کا دن (کیسا مصیبت کا دن ہے) پھر اتنا روئے ان کے آنسوؤں سے زمین کی کنکریاں بھیگ گئیں سعید نے کہا میں نے پوچھا ابو عباسؓ جمعرات کے دن سے کیا مطلب ہے (جو تم اتنا روئے) انھوں نے کہا اسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سخت ہوگئی آپ نے فرمایا ذرا کاغذ لاؤ میں تم کو ایک کتاب لکھوا دوں اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو (اگر اس پر چلتے رہو) اس پر لوگوں نے (صحابہ نے جو وہاں موجود تھے) جھگڑا شروع کیا[1] اور پیغمبر کے روبرو جھگڑا کرنا زیبا نہیں دوسرے لوگ (جو کتاب لکھی جانا مناسب سمجھتے تھے) کہنے لگے بھلا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیہودہ بڑ اٹیں گے اچھا پھر پوچھ لو یہ سن کر آپ نے فرمایا مجھے معاف کرو (میرا پیچھا چھوڑو) میں جس حال میں ہوں وہ اس بہتر ہے جدھر تم مجھ کو بلاتے ہو پھر آپ نے ان کو تین باتوں کا زبانی حکم دے دیا مشرکوں کو عرب کے جزیرے[2] سے نکال دینا یا باہر والے پیغام لے کر جو آتے ہیں ان کی ایسی ہی خاطر داری کرنا جیسے میں کرتا رہا تیسری بات کچھ بھلی سی تھی یا تو سعید نے اس کا بیان نہ کیا یا میں بھول گیا سفیان نے کہا یہ جملہ (تیسری بات کچھ بھلی سی تھی) سلیمان احول کا کلام ہے[3]

---

[1] کسی نے کہا لکھواؤ کسی نے کہا نہ لکھواؤ ۱۲ منہ [2] باب میں یہودیوں کا ذکر ہے لیکن مشرکوں سے کافر مراد ہیں ان میں یہودی بھی آگئے ۱۲ منہ [3] کہتے ہیں تیسری بات یہ تھی کہ اسامہ کا لشکر تیار کرکے روانہ کر دینا یا نماز کی محافظت کرنا یا لونڈی غلاموں سے اچھا سلوک کرنا ۱۲ منہ

بَابٌ ۲۶۹ اِذَا غَدَرَ الْمُشْرِكُوْنَ بِالْمُسْلِمِيْنَ هَلْ يُعْفٰى عَنْهُمْ۔

۴۰۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ اُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيْهَا سَمٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا اِلَيَّ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ يَهُوْدَ فَجُمِعُوْا لَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ اَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَبُوْكُمْ قَالُوْا فُلَانٌ فَقَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ اَبُوْكُمْ فُلَانٌ قَالُوْا صَدَقْتَ قَالَ فَهَلْ اَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ اِنْ سَاَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ يَا اَبَا الْقٰسِمِ وَاِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهٗ فِيْ اَبِيْنَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ اَهْلُ النَّارِ قَالُوْا نَكُوْنُ فِيْهَا يَسِيْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَا فِيْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيْهَا اَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ اِنْ سَاَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِيْ هٰذِهِ الشَّاةِ سَمًّا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالُوْا

باب اگر کافر مسلمانوں سے دغا کریں تو یہ معاف ہو سکتی ہے یا نہیں

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے سعید مقبری نے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے کہا جب خیبر فتح ہو گیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک (بھنی) بکری تحفہ (میں بھیجی گئی) (زینب بنت حارث یہودن نے بھیجی) اس میں زہر ملا ہوا تھا آپ نے حکم دیا یہاں جتنے یہودی ہیں ان کو اکٹھا کرو وہ سب اکٹھا کیے گئے آپ نے فرمایا میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں سچ بتاؤ گے انھوں نے کہا جی ہاں بتائیں گے آپ نے فرمایا تمہارا باپ کون ہے انھوں نے ایک نام لیا آپ نے فرمایا تم جھوٹ کہتے ہو تمہارا باپ وہ نہیں بلکہ فلاں شخص ہے انھوں نے کہا بے شک آپ سچ کہتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا میں اور ایک بات پوچھتا ہوں سچ بتاؤ گے انھوں نے کہا جی ہاں ابوالقاسم اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپ پہچان لیں گے ہم جھوٹے ہیں جیسے باپ کے مقدمے میں آپ نے ہمارا جھوٹ پہچان لیا خیر آپ نے پوچھا دوزخ میں (ہمیشہ) کون لوگ رہیں گے وہ کہنے لگے ہم چند روز کے لئے دوزخ میں جائیں گے پھر تم مسلمان لوگ ہماری جگہ وہاں آجاؤ گے آپ نے فرمایا دت مردود خدا کی قسم ہم تمہاری جگہ کبھی دوزخ میں نہیں جائیں گے پھر آپ نے فرمایا بھلا ایک بات اور پوچھتا ہوں تم سچ بتاؤ گے انھوں نے کہا ہاں ابوالقاسم آپ نے پوچھا دیکھو تم نے اس بکری کے گوشت میں زہر ملایا تھا یا نہیں انھوں نے

أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيحُ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ۔

کہا ہاں ملایا تو تھا آپ نے پوچھا سبب انھوں نے کہا ہم نے سوچا اگر آپ جھوٹ موٹ پیغمبری کا دعوے کرتے ہیں تو آپ کے ہاتھ سے چھٹ کر آرام پائیں گے اگر آپ سچے پیغمبر ہیں تو یہ زہر آپ کو نقصان نہیں کرنے کا[1]

بَابٌ ۲۶۹۔ دُعَاءِ الْإِمَامِ عَلٰى مَنْ نَكَثَ عَهْدًا۔

باب جو عہد شکنی کرے اس کے لئے بد دعا کرنا۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا عَنِ الْقُنُوتِ قَالَ قَبْلَ الرُّكُوعِ فَقُلْتُ إِنَّ فُلَانًا يَزْعُمُ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ كَذَبَ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلٰى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ بَعَثَ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ يَشُكُّ فِيهِ مِنَ الْقُرَّاءِ إِلٰى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَعَرَضَ لَهُمْ هٰؤُلَاءِ فَقَتَلُوهُمْ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَمَا رَأَيْتُهُ وَجَدَ عَلٰى أَحَدٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ثابت بن یزید نے کہا ہم سے عاصم احول نے کہا میں نے انس سے پوچھا قنوت کب پڑھنا چاہیے انھوں نے کہا رکوع سے پہلے میں نے کہا فلانا شخص (محمد بن سیرین) تو کہتا ہے کہ تم نے رکوع کے بعد کہا انھوں نے کہا وہ غلط کہتا ہے پھر انھوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے بعد ایک مہینے تک قنوت پڑھتے رہے آپ بنی سلیم کے قبیلوں پر بد دعا کرتے تھے ہوا یہ تھا کہ آپ نے چالیس یا ستر شک ہے قاریوں کو چند مشرکوں کے پاس بھیجا (دین کی باتیں سکھانے کو) یہ بنی سلیم کے لوگ (جن کا سردار عامر بن طفیل تھا) ان کے آڑے آئے اور ان کو مار ڈالا حالانکہ ان لوگوں میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں عہد تھا (لیکن انھوں نے دغا دی) میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اتنا رنج کرتے کبھی نہیں دیکھا تھا جتنا آپ نے ان قاریوں پر کیا[2]

---

[1] ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آپ نے اس یہودن کو جس نے زہر ملایا تھا کچھ سزا نہ دی بیہقی کی روایت میں ہے آپ نے اس سے کچھ تعرض نہیں کیا کہتے ہیں کہ آپ نے اپنی ذات کا بدلہ ان سے نہ لیا معاف کر دیا مگر جب بشر بن براء صحابی جنھوں نے اس گوشت میں سے کچھ کھا لیا تھا مر گئے تو آپ نے ان کے قصاص میں اس کو قتل کرایا زہری نے کہا وہ یہودن مسلمان ہو گئی لہذا آپ نے اس کو چھوڑ دیا ۱۲ منہ

[2] کیونکہ یہ لوگ قاری اور عالم تھے اگر یہ زندہ رہتے تو ان سے ہزاروں بندگان خدا کو فائدہ پہنچتا بزرگوں نے کہا ہے عالم کی موت ایک بڑی مصیبت ہے اگر جاہل ہزاروں مر جائیں تو اتنا صدمہ نہیں ہوتا ۱۲ منہ

بَابٌ اَمَانِ النِّسَاءِ وَجِوَارِهِنَّ

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلَى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِي طَالِبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّي عَلِيٌّ اَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ اَجَرْتُهُ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًى

باب عورتیں اگر کسی کو امان اور پناہ دیں۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالنضر سے جو عمر بن عبداللہ کے غلام تھے ان سے ابومرہ نے بیان کیا جو ام ہانی بنت ابی طالب کے غلام تھے۔ انھوں نے ام ہانی بنت ابی طالب (حضرت علی کی بہن سے) سنا انھوں نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئی میں نے دیکھا آپ غسل کر رہے ہیں اور حضرت فاطمہ زہرا (آپ کی صاحبزادی) آپ پر آڑ کئے ہوئے ہیں میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے پوچھا کون میں نے کہا میں ام ہانی ہوں ابو طالب کی بیٹی آپ نے فرمایا آؤ اچھی آئیں ام ہانی جب غسل سے فارغ ہوئے تو ایک کپڑا بدن پر لپیٹ کر آپ نے (چاشت کی) آٹھ رکعتیں (نفل) پڑھیں پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں کے بیٹے علیؓ یہ کہتے ہیں کہ ہبیرہ کا فلانا بیٹا (جعدہ) اس کو میں قتل کروں گا حالانکہ میں اس کو پناہ دے چکی ہوں آپ نے فرمایا ام ہانی جس کو تم نے پناہ دی ہم نے بھی اس کو پناہ دی ام ہانی نے کہا یہ چاشت کا وقت تھا۔

بَابٌ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَجِوَارُهُمْ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا اَدْنَاهُمْ

۴۰۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَمَا فِي هٰذِهِ

باب مسلمان مسلمان سب برابر ہیں اگر ایک ادنیٰ مسلمان کسی کافر کو پناہ دے تو سب مسلمانوں کو قبول کرنا چاہیے

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انھوں نے ابراہیم تیمی سے انھوں نے اپنے باپ (یزید بن شریک تیمی) سے انھوں نے کہا حضرت علیؓ نے ہم کو خطبہ سنایا تو فرمایا ہمارے پاس قرآن کے سوا اور کوئی

لہ ہبیرہ ام ہانی کے خاوند جعدہ ان کے بیٹے تھے یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ حضرت علیؓ اپنے بھانجے کو کیوں مارتے بعضوں نے کہا فلاں بن ہبیرہ سے حارث بن ہشام مخزومی مراد ہیں غرض حدیث سے یہ نکلا کہ عورت کا پناہ دینا درست ہے ائمہ اربعہ کا یہی قول ہے بعضوں نے کہا امام کا اختیار ہے چاہے اس امان کو منظور کرے چاہے نہ کرے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

الصَّحِيفَةِ فَقَالَ فِيهَا الْجِرَاحَاتُ وَأَسْنَانُ الْإِبِلِ وَالْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَّا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فِيهَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

بَابٌ إِذَا قَالُوا صَبَأْنَا وَلَمْ يُحْسِنُوا أَسْلَمْنَا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ وَقَالَ عُمَرُ إِذَا قَالَ مَتْرَسْ فَقَدْ آمَنَهُ إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ الْأَلْسِنَةَ كُلَّهَا وَقَالَ تَكَلَّمْ لَا بَأْسَ۔

کتاب نہیں[1] جس کو ہم پڑھتے ہوں ایک یہ کتاب ہے اس میں زخموں کے قصاص کا اونٹوں کی عمروں کا (جو دیت میں دئیے جاتے ہیں) بیان ہے اور یہ بیان ہے کہ مدینہ عیر (پہاڑ) سے لیکر فلانے مقام تک حرم ہے جو کوئی اس جگہ دین میں کوئی نئی بات نکالے یا بدعتی کو بٹھائے اس پر اللہ فرشتوں سب لوگوں کی پھٹکار نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل اور یہ بیان ہے جو کوئی (لونڈی غلام) اپنے مالک کے سوا دوسرے کسی کو مالک بنائے اس پر بھی ایسی ہی پھٹکار اور مسلمان مسلمان برابر ہیں ہر ایک کا ذمہ یکساں ہے جو کوئی مسلمان کا ذمہ توڑے اس پر بھی ایسی ہی پھٹکار

باب اگر کافر لڑائی کے وقت (گھبرا کر) اچھی طرح یوں نہ کہہ سکیں ہم مسلمان ہوئے اور یوں کہنے لگیں ہم نے دین بدل دیا تو کیا حکم ہے

عبداللہ بن عمرؓ نے کہا[2] خالد بن ولید نے (بنی جذیمہ کے جنگ میں) کافروں کو مارنا شروع کر دیا (حالانکہ وہ کہتے جاتے تھے ہم نے دین بدلا دین بدلا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ حال سنا تو فرمایا یا اللہ میں خالد کے کام سے بیزار ہوں اور حضرت عمرؓ نے کہا[3] جب کسی مسلمان نے کافر سے کہا مترس (یعنی ڈر نہیں) تو اس کو امن دے چکا (اب اس کو مارنا درست نہیں) اللہ تو سب زبانیں جانتا ہے اور حضرت عمرؓ

---

[1] معلوم ہوا کتاب الجفر والجامع یا اور دوسری کتابیں جو حضرت علیؓ کی طرف نسبت دی جاتی ہیں ان کا کوئی اصل نہیں حضرت علیؓ بھی اسی قرآن کو پڑھتے تھے جو ہم سب لوگ پڑھتے ہیں اگر سورتوں کی ترتیب یعنی تقدیم تاخیر میں فرق ہو تو یہ اور بات ہے باقی جو یہ سمجھتا ہے کہ حضرت علی رضؓ یا اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس کوئی دوسرا قرآن تھا جو کامل تھا اور یہ قرآن جو رائج ہے ناقص ہے یا اس قرآن کو بیاض عثمانی قرار دے کر اس کی حرمت اور عزت نہیں کرتا اس پر بھی اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی پھٹکار یہ حدیث اوپر بھی باب حرم المدینہ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] اس حدیث کا پورا قصہ غزوہ فتح میں آئیگا جہاں امام بخاری نے اس کو موصولاً بیان کیا ہے ۱۲ منہ [3] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ

نے (ہرمزان فارسی سے) کہا بات کر کچھ ڈر نہیں [1]

بَابُ الْمُوَادَعَةِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ بِالْمَالِ وَغَيْرِهِ وَإِثْمِ مَنْ لَمْ يَفِ بِالْعَهْدِ وَقَوْلِهِ وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ

باب مشرکوں سے مال وغیرہ پر صلح کرنا لڑائی چھوڑ دینا اور کوئی عہد پورا نہ کرے اس کا گناہ اور اللہ تعالیٰ کا سورۂ انفال میں یہ فرمانا اگر کافر صلح کی طرف جھکیں تو بھی صلح کیطرف جھک جا (اخیر تک)

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ إِلٰى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَأَتٰى مُحَيِّصَةُ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِيْ دَمِهِ قَتِيْلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ كَبِّرْ كَبِّرْ وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ أَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر کی طرف گئے ان دنوں یہودیوں سے صلح تھی۔ خیبر پہنچ کر یہ دونوں شخص الگ الگ ہوگئے پھر محیصہ جو عبداللہ بن سہل پاس آئے دیکھا تو وہ خون میں لوٹ رہا ہے۔ کسی نے اس کو قتل کر ڈالا اخیر محیصہ نے اس کو دفن کیا۔ پھر مدینہ میں آئے تو عبدالرحمان بن سہل (عبداللہ بن سہل مقتول کے بھائی اور محیصہ اور ان کے بھائی حویصہ جو مسعود کے بیٹے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے عبدالرحمان نے گفتگو شروع کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کو بولنے دے بڑے کو بات کرنے دے عبدالرحمان تینوں میں کم سن تھے یہ سن کر وہ خاموش ہو رہے تب محیصہ اور حویصہ نے گفتگو کی آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو یا تو قسم کھاؤ کہ عبداللہ کو فلاں شخص نے مارا ہے اور قاتل پر اپنا حق ثابت کرلو [2]۔ انہوں نے عرض کیا ہم کیونکر قسم کھائیں ہم نے تو آنکھ سے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا تو پھر یہودی پچاس قسمیں کھا کر اپنی

[1] اور یہ کلام حضرت عمرؓ کا ہرمزان کے لئے امن دینا ٹھہرا اس کو ابن ابی شیبہ اور یعقوب بن ابی سفیان نے اپنی تاریخ میں باسناد صحیح وصل کیا کہتے ہیں۔ جب صحابہ نے تستر کا محاصرہ کیا تو ہرمزان حضرت عمرؓ کے حکم پر اترا جب اس کو حضرت عمرؓ پاس لے کر آئے تو وہ مارے ڈر کے صاف بات نہ کرسکا اس وقت حضرت عمرؓ نے یہ فرمایا گویا اس کو امان دی ۱۲ منہ

[2] اس کے لوگوں کو دیت دینا ہوگی اگر وہ قتل کا اقرار کرے تو اس سے قصاص بھی لیا جاسکتا ہے یہ قسامت کی صورت ہے۔ اس کا حکم دوسرے معاملات سے جدا گانہ ہے اس میں مدعی سے پچاس قسمیں لی جاتی ہیں کہ میرا گمان فلانے شخص پر ہے اسی نے مارا ہے ۱۲ منہ

فَقَالُوْا كَيْفَ تَأْخُذُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ۔

براءت کریں گے انہوں نے عرض کیا وہ تو کافر ہیں ہم ان کی قسموں کا کیسے اعتبار کریں آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمان کی دیت اپنے پاس سے ادا کی ۔ ف۱

بَابٌ ۲۷۴ فَضْلِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ۔

باب عہد پورا کرنے کی فضیلت

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ (اَنَّ اَبَا سُفْيٰنَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِيْ رَكْبٍ مِّنْ قُرَيْشٍ كَانُوْا تِجَارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ مَادَّ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا سُفْيَانَ فِيْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ۔

ہم سے یحیٰی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے ان کو عبداللہ بن عباس نے خبر دی ان کو ابوسفیان بن حرب نے کہ ہرقل (روم کے بادشاہ) نے اور قریش کے کئی سواروں کے ساتھ ان کو بلایا وہ شام کے ملک میں سوداگری کرنے گئے تھے یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان سے قریش کے کافروں کے مقدمہ میں صلح کی تھی ۔ ف۲

بَابٌ ۲۷۵ هَلْ يُعْفٰى عَنِ الذِّمِّيِّ اِذَا سَحَرَ۔

باب اگر ذمی کافر جادو کرے تو اس کو قتل کریں گے یا نہیں ۔

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سُئِلَ اَعَلٰى مَنْ سَحَرَ مِنْ اَهْلِ الْعَهْدِ قَتْلٌ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صُنِعَ لَهٗ ذٰلِكَ فَلَمْ يَقْتُلْ مَنْ صَنَعَهٗ وَكَانَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ۔

عبداللہ بن وہب نے کہا ف۳ مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے ان سے پوچھا گیا کیا ذمی اگر جادو کرے تو اس کو قتل کریں گے انہوں نے کہا ہم کو یہ خبر ملی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا (ایک ذمی کافر لبید بن اعصم یہودی نے کیا تھا) آپ نے اس کو قتل نہیں کیا وہ اہل کتاب میں سے تھا ۔ ف۴

ف۱ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا کر کے یہود سے صلح قائم رکھی اکثر اماموں کے نزدیک ایسی صلح جائز نہیں کہ مسلمان بادشاہ کافروں کو کچھ مال دے مگر بعضوں نے ضرورت شدیدہ کے وقت جائز رکھا ہے۔ باب کا یہ ترجمہ جو کوئی عہد پورا نہ کرے اس کا گناہ حدیث سے نہیں نکلتا اور شاید امام بخاری کو اس باب میں کوئی حدیث لکھنا منظور تھا مگر اتفاق نہ ہوا یا اپنی شرط کے موافق کوئی حدیث اس مضمون کی نہیں ۱۲ منہ ف۲ یعنی صلح حدیبیہ جو سنہ ۶ ہجری میں ہوئی یہ حدیث مفصل اوپر گذر چکی ہے اس میں یہ بیان ہے کہ ہرقل نے کہا پیغمبر دغا یعنے عہد شکنی نہیں ہے اسی سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کہ عہد کا پورا کرنا انبیاء کی خصلت ہے جو بڑی فضیلت کی ہے اور عہد توڑنا دغا بازی کرنا ہر شریعت میں منع ہے ۱۲ منہ ف۳ یہ عبداللہ بن وہب کی موصول ہے ۱۲ منہ ف۴ ظاہر ابن شہاب کی دلیل پوری نہیں ہوتی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کیلئے کسی سے بدلہ نہیں لیتے تھے دوسرا اسکے جادو سے آپکو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا ایک ذرا تخیل پیدا ہو گیا تھا کہ آپ کوئی کام نہ کرتے اور خیال آتا کہ کر چکے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی خبر دیکر یہ آفت آپ پر سے دور کر دی ۱۲ منہ ۔

۳۱۱۲ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتّٰی کَانَ یُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّهٗ صَنَعَ شَیْئًا وَّلَمْ یَصْنَعْهُ۔

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انھوں نے حضرت عائشہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تھا آپ کو یہ خیال آتا میں کام کر چکا حالانکہ وہ کام نہ کیا ہوتا [۱]

بَابُ ۲۲۶ - مَا یُحْذَرُ مِنَ الْغَدْرِ

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَاِنْ یُّرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ الْاٰیَةَ۔

باب دغا بازی کیسا گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ انفال میں فرمایا اگر کافر یہ چاہتے ہیں تجھ سے فریب کریں تو اللہ تجھ کو بس کرتا ہے (اخیر آیت تک

۳۱۱۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا اِدْرِیْسَ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِیْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَقَالَ اُعْدُدْ سِتًّا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ مَوْتِیْ ثُمَّ فَتْحُ بَیْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ یَّاْخُذُ فِیْکُمْ کَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰی یُعْطَی الرَّجُلُ مِائَةَ دِیْنَارٍ فَیَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَّا یَبْقٰی بَیْتٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَکُوْنُ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ بَنِی الْاَصْفَرِ فَیَغْدِرُوْنَ فَیَاْتُوْنَکُمْ تَحْتَ ثَمَانِیْنَ غَایَةً تَحْتَ کُلِّ

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن علاء بن زبیر نے کہا میں نے بسر بن عبیداللہ سے سنا انھوں نے ابوادریس سے کہا میں نے عوف بن مالک (اشجعی صحابی) سے انھوں نے کہا میں تبوک کی لڑائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا آپ چمڑے کے ڈیرے میں تھے آپ نے فرمایا قیامت سے پہلے چھ نشانیاں ہوں گی ان کو گن رکھ ایک تو میری وفات دوسرے بیت المقدس کی فتح تیسرے تم میں مری پڑنا جیسے بکریوں میں مری پڑتی ہے (یعنی طاعون کی بیماری) چوتھے مال کی کثرت اتنی کہ کسی شخص کو سو اشرفیاں دیں گے جب بھی ناراض رہیگا پانچویں ایک بلا جو عرب کے ہر گھر میں گھس جائے گی چھٹے تم میں اور نصاریٰ میں صلح پھر نصاریٰ کا دغا کرنا وہ اسی جھنڈے لئے تم سے لڑنے آئیں گے ہر جھنڈے کے تلے بارہ ہزار (یعنی نو لاکھ ساٹھ ہزار فوج سے [۲]

---

[۱] اس کا پورا قصہ باب طب میں انشاء اللہ تعالیٰ مذکور ہوگا ۱۲ منہ [۲] پہلی دوسری نشانی تو ہو چکی تیسری کہتے ہیں کہ وہ بھی ہو چکی یعنے طاعون عمواس جو حضرت عمرؓ کی خلافت میں آیا تھا جس میں ہزاروں مسلمان مرگئے چوتھی نشانی بھی ہو چکی مسلمان روم اور ایران کی فتح سے بیحد مالدار ہوگئے تھے پانچویں نشانی کہتے ہیں ہو چکی یعنی حضرت عثمان اور بنی امیہ کا فتنہ چھٹی نشانی ابھی نہیں ہوئی قیامت کے قریب ہوگی دوسری روایت میں ہے بڑی جنگ قسطنطنیہ کا فتح ہونا دجال کا نکلنا یہ سب چھ مہینے کے اندر ہوں گی اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ دغا بازی کرنا کافروں کا کام ہے اور قیامت کی ایک نشانی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ؛

بَابٌ ۲۷ - كَيْفَ يُنْبَذُ إِلَى أَهْلِ الْعَهْدِ وَقَوْلِهِ وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ الْآيَةَ۔

۴۱۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِيمَنْ يُؤَذِّنُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَيَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَإِنَّمَا قِيلَ الْأَكْبَرُ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ النَّاسِ الْحَجُّ الْأَصْغَرُ فَنَبَذَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى النَّاسِ فِي ذٰلِكَ الْعَامِ فَلَمْ يَحُجَّ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْرِكٌ۔

باب عہد کیونکر واپس کیا جائے اور اللہ تعالیٰ نے سورہ انفال میں فرمایا اگر تو ڈرے کسی قوم سے وہ دغا دیں گے تو ان کا عہد معقول طور سے ان کو واپس کر دے[1] اخیر آیت تک۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا ہم کو حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضؓ نے کہا ابوبکر صدیقؓ نے مجھ کو بھی ان لوگوں کے ساتھ بھیجا جو دسویں تاریخ ذی الحجہ کی منیٰ میں منادی کرتے تھے لوگو اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کرنے کو نہ آئے اور نہ کوئی ننگا خانہ کعبہ کا طواف کرے اور دسویں تاریخ ذی الحجہ کی یہی حج اکبر کا دن ہے حج کو حج اکبر اس لئے کہتے ہیں کہ عمرے کو حج اصغر کہتے ہیں[2] خیر ابوبکر صدیق رضؓ نے اس سال مشرکوں سے جو عہد لیا تھا واپس کر دیا اور (دوسرے) سال حجۃ الوداع میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا کوئی مشرک شریک نہیں ہوا۔

بَابٌ ۲۸ - إِثْمِ مَنْ عَاهَدَ ثُمَّ غَدَرَ وَقَوْلِهِ الَّذِينَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ

۴۱۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ خِلَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا

باب عہد کر کے دغا دینے کا گناہ اور اللہ تعالیٰ کا (سورہ انفال) میں فرمانا (یہود کے باب میں) جن سے تو عہد کرتا ہے پھر ہر بار عہد کر کے توڑ ڈالتے ہیں اور (دغا بازی سے) باز نہ آئے

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انھوں نے اعمش سے انھوں نے عبداللہ بن مرہ سے انھوں نے مسروق سے انھوں نے عبداللہ بن عمرو رضؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں جن میں ہونگی وہ تو پکا نرا منافق ہوگا جب بات کہے تو جھوٹ[3] اور جب عذر کرے تو خلاف کرنے اور جب عہد کرے

---

[1] معقول طور سے یہ ہے کہ ان کو کہلا بھیجے بھائی ہمارا تمہارا عہد ٹوٹ گیا یہ نہیں کہ دفعۃً ان پر حملہ کر بیٹھے ہمارے زمانہ میں تمام مہذب سلطنتیں یہی قاعدوں کی پابند ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیان فرمائے ہیں ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا کہ حج اکبر حج ہی کا نام ہے اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ حج اکبر وہ حج ہے جس میں عرفہ کا دن جمعہ کو پڑے اس کی کوئی اصل نہیں ہے بعض ضعیف روایتیں اس باب میں آئی ہیں کہ جس حج میں عرفہ کا دن جمعہ کو آئے وہ دوسرے حجوں سے افضل ہے مگر یہ روایتیں قابل اعتماد نہیں ۱۲ منہ ؛

وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا۔

۱۴۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ اِلٰى كَذَا فَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقٰسِمِ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا لَمْ تَجْتَبُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا فَقِيْلَ لَهٗ وَكَيْفَ تَرٰى ذٰلِكَ كَائِنًا يَّا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِيْ وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ عَنْ

تو دغا دے[۱] اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ پر آجائے جس میں ان خصلتوں میں کوئی ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کی خصلت ہے جبتک اس کو چھوڑ نہ دے[۱]

• ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انھوں نے اعمش سے انھوں نے ابراہیم تیمی سے اُنھوں نے اپنے باپ یزید بن شریک تیمی سے انھوں نے حضرت علیؓ سے انھوں نے کہا ہم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بس یہی قرآن لکھا اور جو اس ورق میں ہے[۲] یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ عائر (پہاڑ) سے لیکر فلانے مقام تک حرم ہے جو کوئی (یہاں دین کی) نئی بات نکالے یا نئی بات نکالنے والے کو جگہ دے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی پھٹکار نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل اور مسلمان مسلمان سب پناہ دینے میں برابر ہیں ادنیٰ مسلمان (جیسے غلام یا عورت) بھی (کسی کافر کو) پناہ دے سکتے ہیں اور جو کوئی مسلمان کا کیا ہوا عہد توڑ ڈالے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی پھٹکار نہ اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض اور (جو غلام لونڈی) اپنے مالک کے بے اذن دوسرے لوگوں کو مالک بنائے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی پھٹکار نہ اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض اور ابو موسیٰ (محمد بن مثنیٰ) نے کہا[۳] (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) ہم سے ہاشم بن قاسم نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید نے اُنھوں نے اپنے باپ (سعید بن عمرو) سے اُنھوں نے ابوہریرہؓ سے اُنھوں نے کہا تم لوگوں کا اس وقت کیا حال ہوگا جب جزیہ کی آمدنی میں سے ایک اشرفی یا ایک روپیہ بھی تم کو نہ ملے گا لوگوں نے کہا ابوہریرہؓ تم کیا سمجھتے ہو ایسا کیونکر ہوگا انھوں نے کہا اس پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوہریرہؓ

[۱] اس حدیث کی شرح اوپر کتاب الایمان میں گزر چکی ہے یہاں اس کو لاکر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ عہد شکنی اور دغا بازی نفاق کی خصلت ہے ایماندار آدمی ہرگز ایسا نہیں کرنیکا ۱۲ منہ [۲] کہتے ہیں حضرت علی نے یہ ورق اپنی تلوار کے غلاف سے نکال کر لوگوں کو تبلایا اس میں یہ مضمون لکھا تھا ۱۲ منہ [۳] اسکو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا

قَوْلِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ قَالُوا عَمَّ ذَاكَ قَالَ تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشُدُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلُوْبَ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَيَمْنَعُوْنَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ۔

باب ۲۷۹

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ قَالَ الْاَعْمَشُ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا وَائِلٍ شَهِدْتَّ صِفِّيْنَ قَالَ نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ اتَّهِمُوْا رَاْيَكُمْ رَاَيْتُنِيْ يَوْمَ اَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُّهٗ وَمَا وَضَعْنَا اَسْيَافَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا لِاَمْرٍ يُفْظِعُنَا اِلَّا اَسْهَلْنَ بِنَا

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ وَائِلٍ قَالَ كُنَّا بِصِفِّيْنَ فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوْا اَنْفُسَكُمْ فَاِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرٰى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ فَقَالَ

کی جان ہے میں نے تو یہ اس کے فرمانے سے معلوم کیا ہے جو سچے تھے اور ان سے سچی ہی بات کہی گئی تھی لوگوں نے کہا بیان تو کرو کس وجہ سے ایسا ہوگا انہوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ توڑ دیا جائے گا (مسلمان دغا بازی کریں گے) اللہ تعالیٰ کافروں کے دل مضبوط کر دیگا وہ جزیہ نہ دیں گے (لڑنے کو مستعد ہوں گے)[1]

باب

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو ابوحمزہ نے خبر دی کہا میں نے اعمش سے وہ کہتے تھے میں نے ابو وائل سے پوچھا تم جنگ صفین میں (جو حضرت علیؓ اور معاویہؓ میں ہوئی) حاضر تھے انھوں نے کہا ہاں میں نے سہل بن حنیف صحابیؓ سے سنا وہ کہتے تھے تم اپنی رائے غلط سمجھو (جو آپس میں لڑتے مرتے ہو) میں نے اپنے تئیں دیکھا جس دن ابو جندل (یعنی حدیبیہ کے دن آیا) اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم پھیر سکتا تو پھیر دیتا[2]

ہم سے عبداللہ بن محمدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم سے یزید بن عبدالعزیز نے انھوں نے اپنے باپ (عبدالعزیز بن سارہ) سے کہا ہم سے حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو وائل نے بیان کیا انھوں نے کہا ہم صفین میں تھے اتنے میں سہل بن حنیف کھڑے ہوئے اور کہنے لگے لوگو اپنی اپنی رائے کو غلط سمجھو دیکھو ہم حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اگر لڑنا بہتر سمجھتے تو ضرور لڑتے (حالانکہ کافروں کا مقابلہ تھا) پھر حضرت عمرؓ آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم سچے دین پر اور یہ کافر جھوٹے دین پر نہیں ہیں آپ نے فرمایا کیوں نہیں بیشک پھر انہوں نے کہا ہمارے جو لوگ مارے

[1] ہمارے زمانہ میں یہی حال ہے کافروں سے جزیہ وصول کرنا تو درکنار کافر مسلمانوں پر طرح طرح کے ستم کر رہے ہیں ہزاروں طرح کے ٹیکس ان سے لے رہے ہیں ان کو رعایا بنا کر رکھا ہے ۱۲ منہ [2] یعنے قریش سے خوب لڑنا کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کی اس دن بڑی توہین کی تھی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنا مناسب جانا اور ہم آپ کے حکم کے تابع رہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان پر ہاتھ اٹھانے سے منع کیا ہے کیونکہ مسلمانوں کو ماروں یہ سہل نے اس وقت کہا جب لوگوں نے ان کی ملامت کی کہ صفین میں مقابلہ کیوں نہیں کرتے ۱۲ منہ

بلی فقال الیس قتلانا فی الجنۃ وقتلاھم فی
النار قال بلی قال ففعلی ما نعطی الدنیۃ
فی دیننا انرجع ولما یحکم اللہ بیننا وبینھم
فقال ابن الخطاب انی رسول اللہ ولن
یضیعنی اللہ ابدا فانطلق عمر الی ابی
بکر فقال لہ مثل ما قال للنبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال انہ رسول اللہ ولن
یضیعہ اللہ ابدا فنزلت سورۃ الفتح
فقرأھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی عمر الی اخرھا فقال عمر یا رسول
اللہ او فتح ھو قال نعم۔

۴۱۸۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا
حاتم عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن
اسماء بنت ابی بکر رض قالت قدمت علی
امی وھی مشرکۃ فی عھد قریش اذ عاھدوا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومدتھم
مع ابیھا فاستفتیت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان امی
قدمت علی وھی راغبۃ افاصلھا قال نعم صلیھا

جائیں کیا وہ بہشت میں نہیں جائیں گے اور ان کے جو لوگ مارے جائیں وہ
دوزخ میں نہیں جائیں گے آپ نے فرمایا کیوں نہیں بیشک تو حضرت عمرؓ نے
کہا پھر ہم اپنے دین کی ذلت کیوں گوارا کریں اس وقت لڑیں کیوں نہیں جبتک
اللہ ہمارا انکا فیصلہ نہ کر دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا
خطاب کے بیٹے میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں اللہ مجھ کو کبھی تباہ نہیں کریگا
(جو میں کر رہا ہوں اسی میں مصلحت ہے) حضرت عمرؓ ابوبکر صدیقؓ پاس
گئے ان سے بھی وہی گفتگو کی) جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی
ابوبکر صدیقؓ نے کہا وہ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اللہ ان کو ہرگز کبھی
تباہ نہیں کریگا اس کے بعد سورہ فتح اتری جو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرت عمرؓ کو اخیر آیت تک پڑھ کر سنائی حضرت عمرؓ نے
پوچھا یا رسول اللہ یہ صلح (در حقیقت) فتح ہے آپ نے فرمایا ہاں[1]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے
انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے
اسماءؓ بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا میری ماں جو مشرک تھی (قتیلہ)
اپنے باپ (حارث بن مدرکہ) سمیت اس زمانہ میں میرے پاس آئی
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے کافروں میں صلح تھی
تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ میری ماں آئی
ہے اور وہ چاہتی ہے کہ میں اس سے کچھ سلوک کروں کیا میں اس
سلوک کروں آپ نے فرمایا ہاں سلوک کر۔[2]

باب ۲۸ المصالحۃ علی ثلثۃ ایام او وقت معلوم — باب تین دن یا ایک معین مدت کے لئے صلح کرنا

۴۱۹۔ حدثنا احمد بن عثمان بن حکیم حدثنا

ہم سے احمد بن عثمان بن حکیم نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ

---

[1] سہل کا مطلب یہ تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کے مقابلہ میں جنگ میں جلدی نہ کی اور ان سے صلح کر لی تو تم مسلمانوں کے لڑنے کے لئے کیوں پلے پڑتے ہو خوب سمجھ لو کہ یہ جنگ جائز ہے یا نہیں اور اسکا انجام کیا ہوگا جنگ صفین جب ہوئی تو تمام جہاں کے کافروں کو یہ خبر سن کر شادیانے بجانے کہ اب مسلمانوں کا زور آپس میں خرچ ہونے لگا ہم سب بال بچے رہیں گے ۱۲ منہ سہل کی حدیث کی مطابقت باب سے یوں ہے کہ جب قریش نے عہد شکنی کی تو اللہ نے ان کو سزا دی اور مسلمانوں کو انپر غالب کر دیا اسماءؓ کی حدیث کی مطابقت اس طرح ہے کہ انکی والدہ بھی قریش کے کافروں میں شامل تھیں اور چونکہ آئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح تھی لہذا آپ نے اسماء کو اجازت دی کہ اپنی والدہ سے اچھا سلوک کریں ۱۲ منہ

شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَعْتَمِرَ أَرْسَلَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يَسْتَأْذِنُهُمْ لِيَدْخُلَ مَكَّةَ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا ثَلٰثَ لَيَالٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلْبَانِ السِّلَاحِ وَلَا يَدْعُوَ مِنْهُمْ أَحَدًا قَالَ فَأَخَذَ يَكْتُبُ الشَّرْطَ بَيْنَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالُوا لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ لَمْ نَمْنَعْكَ وَلَبَايَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ أَنَا وَاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَنَا وَاللّٰهِ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ وَكَانَ لَا يَكْتُبُ قَالَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ امْحُ رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلِيٌّ وَاللّٰهِ لَا أَمْحَاهُ أَبَدًا قَالَ فَأَرِنِيهِ قَالَ فَأَرَاهُ إِيَّاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَلَمَّا دَخَلَ وَمَضَى الْأَيَّامُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا مُرْ صَاحِبَكَ فَلْيَرْتَحِلْ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ ارْتَحَلَ۔

نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انھوں نے ابواسحاق سے کہا مجھ سے براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عمرہ کا ارادہ کیا تو مکہ کے کافروں سے اجازت چاہی مکہ میں آنے کی انہوں نے یہ شرط کی کہ آپ وہاں تین راتوں سے زیادہ نہ رہیں اور ہتھیار غلافوں میں رکھیں اور مکہ والوں میں سے کسی کو (اپنے پاس) نہ بلائیں یہ شرطیں حضرت علیؓ نے لکھنا شروع کیں اور صلحنامہ کے شروع میں یوں لکھا یہ وہ صلحنامہ ہے جس پر محمد اللہ کے رسول نے فیصلہ کیا اس پر قریش کے کافر کہنے لگے اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول سمجھتے تو آپ کو روکتے کیوں بلکہ آپ سے بیعت کر لیتے (آپ کے تابعدار بن جاتے) یوں لکھئے یہ وہ صلحنامہ ہے جس پر محمد عبداللہ کے بیٹے نے فیصلہ کیا آپ نے یہ سن کر فرمایا خدا کی قسم میں محمد عبداللہ کا بیٹا ہوں اور خدا کی قسم میں اللہ کا رسول بھی ہوں براء کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو لکھنا نہ جانتے تھے آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا رسول اللہ کا لفظ میٹ دو حضرت علی نے عرض کیا خدا کی قسم میں تو اس کو کبھی نہیں میٹوں گا آپ نے فرمایا اچھا مجھ کو دکھاؤ یہ لفظ کہاں ہے انھوں نے دکھلایا آپ نے اپنے ہاتھ سے اس کو میٹ دیا خیر جب آپ مکہ میں داخل ہوئے اور تین دن گذر چکے تو مشرک لوگ حضرت علیؓ پاس آئے کہنے لگے اب اپنے صاحب (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو (شرط کے موافق) کوچ کریں حضرت علی نے آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اچھا بہتر پھر آپ نے مکہ سے کوچ کیا [1]

بَابُ الْمُوَادَعَةِ مِنْ غَيْرِ وَقْتٍ

باب غیر معین مدت کے لئے صلح کرنا۔

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُقِرُّكُمْ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خیبر کے یہودیوں سے) فرمایا ہم تم کو

[1] یہ فرمانا حضرت علی کا عدول حکمی اور مخالفت کے طور پر نہ تھا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور خیرخواہی اور جوش ایمان کی وجہ سے تھا اس لئے کوئی گناہ حضرت علیؓ پر نہ ہوا یہاں سے شیعہ کو سبق لینا چاہیے کہ جیسے حضرت علیؓ نے محض محبت کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے خلاف کیا ویسا ہی حضرت عمرؓ نے بھی قصہ قرطاس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کے خیال سے کتاب لکھی جانے میں مخالفت کی دونوں کی نیت بخیر تھی کار پاکاں را قیاس از خود مگیر۔ ایک جگہ حسن ظن کرنا دوسری جگہ بدظنی صریح بے ایمانی اور بدنفسی ہے ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آپ نے مکہ میں تین دن رہنے پر صلح کی ۱۲ منہ

مَا أَقَرَّكُمُ اللهُ بِهِ — یہاں جب تک رہنے دیں گے جبتک اللہ تم کو رکھے سلہ

بَابُ طَرْحِ جِيَفِ الْمُشْرِكِينَ فِي الْبِئْرِ — باب مشرکوں کی لاشیں کنویں میں پھینکوا دینا لاش کی قیمت نہ لینا

۲۰۴ — حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَى جَزُورٍ فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ حَتَّى جَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَأَخَذَتْ مِنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيٍّ فَإِنَّهُ كَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَلَمَّا جَرُّوهُ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ قَبْلَ أَنْ يُلْقَى فِي الْبِئْرِ

ہم سے عبدان بن عثمان نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کعبہ کے پاس) سجدے میں تھے آپ کے گرد قریش کے کئی مشرک بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط (ملعون) اونٹنی کا بچہ داں سے کر آیا اور آپ کی (مبارک) پشت پر رکھ دیا آپ نے آپ سجدے سے اس وقت سر نہ اٹھایا کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام تشریف لائیں اور انہوں نے آپ کی پیٹھ سے اٹھا لیا اور جس نے یہ کام کیا اس کے لیئے بددعا کرنے لگیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یوں دعا کی یا اللہ اس قریش کے گروہ سے سمجھ لے یا اللہ ابو جہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف اور ابی بن خلف سے سمجھ لے (عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں) میں نے ان کافروں کو دیکھا یہ سب بدر کے دن مارے گئے اور ایک کنویں میں پھینک دیئے گئے سوا امیہ یا ابی کے وہ (کمبخت) موٹا آدمی تھا...... اس کی لاش دغیرہ کو کھینچنے لگے تو اس کے جوڑ جوڑ کنوئیں میں ڈالنے سے پہلے ہی الگ الگ ہو گئے۔

بَابُ إِثْمِ الْغَادِرِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ — باب جو شخص عہد شکنی کرے نیک ہو یا بد کسی سے اس کا گناہ

۲۱۴ — حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمٰنَ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اور شعبہ نے اس حدیث کو

سلہ یہ حدیث اوپر موصولاً گذر چکی ہے ۲۔ امام بخاری نے باب کی حدیث سے دوسرا مطلب اس طرح نکالا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تو بدر کے مقتولین کی لاشیں مکہ کے کافروں کے ہاتھ بیچ سکتے تھے کیونکہ وہ مکہ کے رئیس تھے اور ان کے مالدار عزیز تھے مگر آپ نے ایسا ارادہ نہ کیا اور لاشوں کو اندھے کنوئیں میں ڈلوا دیا بعضوں نے کہا امام بخاری دوسرے مطلب کی حدیث کو اپنی شرط نہ ہونے کی وجہ سے نہ لا سکے لیکن انہوں نے اس طرف اشارہ کر دیا جس کو ابن اسحٰق نے مغازی میں نکالا کہ مشرکین نوفل بن عبداللہ کی لاش کے بدلے جو خندق میں گھس آیا تھا وہیں مارا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روپیہ دیتے رہے لیکن آپ نے فرمایا ہم کو اس کی قیمت درکار نہیں ہے نہ اس کی لاش زہری نے کہا مشرک دس ہزار درہم لاش کے بدلے دینے پر راضی تھے ۱۲ منہ

وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَحَدُهُمَا يُنْصَبُ وَقَالَ الْآخَرُ يُرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ

ثابت سے بھی روایت کیا انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغاباز کے لیئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا ایک راوی کہتا جو کھڑا کیا جائیگا اور دوسرا یوں کہتا ہے اس بنے کو دیکھ کر لوگ پہچان لیں گے یہ دغاباز تھا[1]

۴۲۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يُنْصَبُ لِغَدْرَتِهِ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ہر دغاباز کے لیئے اس کی دغا بازی کے موافق ایک جھنڈا کھڑا کیا جائے گا

۴۲۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن مکہ فتح ہوا یوں فرمایا اب ہجرت (فرض) نہیں رہی لیکن جہاد اور جہاد کی نیت (قیامت تک باقی ہے اور اسی دن یہ بھی فرمایا اس شہر (مکہ) کو اللہ نے جس دن آسمان اور زمین بنائے حرمت والا کیا وہ اللہ کی حرمت سے قیامت تک حرام بھی رہیگا اور وہاں لڑنا مجھ سے کسی کے لیئے درست نہیں ہوا اور میرے لیئے بھی دن کی ایک گھڑی درست ہوا پھر اللہ کی حرمت سے قیامت تک حرام ہوگیا نہ وہاں کا کانٹا (جس سے تکلیف نہ ہوں کاٹا جائے نہ وہاں شکاری کو ستایا جائے نہ وہاں کی پڑی چیز اٹھائی جائے البتہ وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اس کو مشہور کرتا پھرے اس کے مالک کو دریافت کرتا ہے جب وہ آئے گا دینا ہوگی کبھی پانے والا اس کا مالک نہ ہوگا نہ وہاں کی ہری گھاس کاٹی جائے اس وقت حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ مگر اذخر کی اجازت دیجیئے وہ لوہاروں سناروں کے کام آتی ہے اور

بارہ پارہ ختم ہوا اب تیرھواں پارہ اللہ چاہے تو شروع ہوگا۔

[1] ایک روایت میں ہے کہ یہ جھنڈا اس کی مقعد پر لگایا جائے گا غرض یہ ہے کہ اس کی دغا بازی سے تمام اہل محشر مطلع ہوں گے اور نفرین کریں گے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر کئی بار گذری ہے اس باب سے اس کی مناسبت مشکل ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے اشارہ کیا اس طرف کہ مکہ باوجود اس کے کہ حرمت والا شہر تھا اور وہاں لڑنا اللہ نے کسی کے لیئے درست نہیں کیا مگر چونکہ مکہ والوں نے دغا کی اور آنحضرت کے ساتھ جو عہد باندھا تھا وہ توڑ ڈالا بنی بکر کی مدد کی بنی خزاعہ پر تو اللہ تعالیٰ نے اس جرم کی سزا میں ایسے حرمت والے شہر میں ان کا مارنا اپنے پیغمبر کے لیئے درست کیا اس سے یہ نکلا کہ دغا بازی بڑا گناہ اور اس کی سزا بہت سخت۔

تیرھواں پارہ!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ

کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش (آفرینش) کیونکر شروع ہوئی۔

باب ۲۸۱ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ وَالْحَسَنُ كُلٌّ عَلَيْهِ هَيِّنٌ هَيْنٌ وَهَيِّنٌ مِثْلُ لَيْنٍ وَلَيِّنٍ وَمَيْتٍ وَمَيِّتٍ وَضَيْقٍ وَضَيِّقٍ أَفَعَيِينَا أَفَأَعْيَا عَلَيْنَا حِينَ أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ لُغُوبٌ النَّصَبُ أَطْوَارًا طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا عَدَا طَوْرَهُ أَيْ قَدْرَهُ۔

اور اللہ تعالیٰ نے جو (سورۂ روم میں) فرمایا اس کی تفسیر وہی خدا تو ہے جو پہلے پہل پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ بھی پیدا کریگا اور ربیع بن خثیم[1] اور امام حسن بصری نے[2] کہا اللہ پر سب آسان ہے (پہلے پہل پیدا کرنا یا دوبارہ پیدا کرنا) ھین کا کلمہ بہ تشدید اور بہ سکون دونوں طرح آیا ہے جیسے لین اور لین اور میت اور میت اور ضیق اور ضیق[3] اور (سورۂ ق میں) جو افعیینا آیا ہے اس کا معنے یہ ہے کیا ہم کو پہلی بار بنانے نے عاجز کر دیا جب اس خدا نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے مادے کو (اسی سورت میں) لغوب کا لفظ ہے۔ اس کے معنی تھکن اور ماندگی اور (سورۂ نوح میں) جو فرمایا اطوارا[4] یعنی مختلف صورتوں میں کبھی ایسے نطفہ کبھی ایسے خون کی پھٹکی پھر گوشت پھر ہڈی پوست (عرب لوگ کہتے ہیں فلاں عدا طورہ یعنی فلاں شخص اپنے رتبے سے بڑھ گیا یہاں اطوار کے معنے رتبے ہیں

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے جامع بن شداد سے انہوں نے صفوان بن محرز سے انہوں نے عمران بن حصینؓ سے انہوں نے کہا بنی تمیم کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] اس کو طبری نے وصل کیا منذر ثوری سے انہوں نے ربیع بن خثیم سے ۱۲ منہ [2] اس کو بھی طبری نے قتادہ کے طریق سے وصل کیا ۱۲ منہ [3] قرآن شریف میں سورۂ مریم میں وھو علی ھین آیا ہے امام بخاری نے اس مناسبت سے کہ ربیع اور حسن کے قول میں یہ لفظ آیا ہے اس کی بھی تحقیق کر دی ۱۲ منہ [4] امام بخاری نے سورۂ ق اور سورۂ نوح کے لفظوں کی جو اس باب میں تفسیر کی ہے ان کی مناسبت یہ ہے کہ ان آیتوں میں آسمان زمین آدمی کی خلقت کا بیان ہے اور یہ بھی اسی بیان میں ہے۔ ۱۲ منہ

مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ أَبْشِرُوْا قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا۔ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهٗ فَجَاءَهٗ أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْيَمَنِ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ بَدْءَ الْخَلْقِ وَالْعَرْشِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ رَاحِلَتُكَ تَفَلَّتَتْ لَيْتَنِيْ لَمْ أَقُمْ۔

پاس آئے آپ نے فرمایا بنی تمیم خوش ہو جاؤ انہوں نے کہا جب آپ یہ فرماتے ہیں تو ہم کو کچھ دلوایئے آپ کے مبارک چہرے کا رنگ بدل گیا[1] پھر یمن کے لوگ آپ پاس آئے آپنے فرمایا یمن والو تم اس خوشخبری کو قبول کرو جس کو بنی تمیم نے قبول نہیں کیا۔ وہ کہنے لگا ہم نے قبول کی پھر آپ (عالم کی) ابتدائے آفرینش اور عرش کا ذکر فرمانے لگے اس وقت ایک شخص آیا (نام نامعلوم) کہنے لگا اجی عمران تیری اونٹنی نکل بھاگی عمران کہتے ہیں کاش میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے نہ اٹھتا تو اور باتیں سنتا۔

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلْتُ نَاقَتِيْ بِالْبَابِ فَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَدْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالُوْا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهٗ وَكَانَ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے جامع بن شداد نے انھوں نے صفوان بن محرز سے انہوں نے عمران بن حصین سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور اپنی اونٹنی دروازے پر باندھ دی کچھ لوگ بنی تمیم کے آپ پاس آئے آپنے فرمایا بنی تمیم خوشخبری قبول کرو انہوں نے دوبار کہا آپنے خوشخبری دی تو کچھ روپیہ دلوایئے پھر یمن والے کچھ لوگ آپ پاس آئے آپ نے ان سے بھی وہی فرمایا خوشخبری قبول کرو یمن والو کیونکہ بنی تمیم نے اس کو قبول نہیں کیا انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے (خوشی) قبول کی پھر کہنے لگے ہم آپ پاس عالم کی پیدائش کا حال پوچھنے آئے آپ نے فرمایا (پہلے) اللہ ہی کی ذات تھی اس کے سوا کوئی چیز نہ تھی[2] اس کا عرش

[1] آپنے ان کو اسلام لانے کی وجہ سے آخرت کی بھلائی کی خوشخبری دی تھی جو بڑی نعمت ہے انہوں نے اپنی کم ظرفی سے یہ سمجھا کہ آپ دنیا کا مال دولت دینے والے ہیں اور وہ مانگ اٹھے آپ کو ان کی یہ کم ظرفی اور دناءت دیکھ کر رنج ہوا آپ کا چہرہ بدل گیا کہتے ہیں یہ مانگنے والا اقرع بن حابس تھا جو ذرا جنگلی آدمی تھا ۱۲ منہ [2] یعنی اللہ کے سوا سب چیزیں حادث اور مخلوق ہیں عرش فرش آسمان زمین سب اتنی بات ہے کہ عرش اس کا اور سب چیزوں سے پہلے وجود رکھتا تھا مگر حادث اور مخلوق وہ بھی ہے غرض خداوند کریم کی ذات اور صفات کے سوا باقی سب چیزیں مخلوق اور حادث ہیں بعضوں نے کہا کہ عرش گو مخلوق ہے مگر حادث نہیں ہمیشہ جل وعلا کے ساتھ ہے اس حدیث سے حکماء کا مذہب باطل ہوا جو اللہ کے سوا مادے اور ادراک یعنی عقل اور آسمان زمین ان سب چیزوں کو قدیم مانتے ہیں اور ان صوفیہ کا بھی رد ہوا جو روح انسانی کو مخلوق نہیں کہتے ۱۲ منہ ؛

عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ وَخَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَنَادٰى مُنَادٍ ذَهَبَتْ
نَاقَتُكَ يَا ابْنَ الْحُصَيْنِ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا هِيَ
يَقْطَعُ دُوْنَهَا السَّرَابُ فَوَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ
كُنْتُ تَرَكْتُهَا وَرَوٰى عِيْسٰى عَنْ رَقَبَةَ عَنْ
قَيْسِ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ
قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ
الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ
وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ
ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ
وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ

پانی پر تھا[1] لوح محفوظ میں اس نے ہر چیز کو لکھ لیا اور آسمان زمین پیدا کیے یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ایک پکارنے والے نے آواز دی حصین کے بیٹے تیری اونٹنی چل دی میں جو گیا دیکھا تو وہ سراب کی آڑ میں ہے۔ (میرے اور اس کے بیچ میں سراب حائل ہے (یعنے وہ ریتی جو دھوپ میں پانی کی طرح چمکتی ہے) خدا کی قسم میں نے آرزو کی کاش اونٹنی کو میں نے رہتا بنایا ہوتا۔ (اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنتا رہتا۔ اس حدیث کو عیسیٰ بن موسیٰ نے[2] قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے روایت کیا انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو سنانے کے لیے ایک مقام (منبر) پر کھڑے ہوئے۔ اور شروع عالم کی پیدائش سے لے کر اس وقت تک کا حال بیان کر دیا۔ جب بہشت والے اپنے ٹھکانوں میں اور دوزخ والے اپنے ٹھکانوں میں داخل ہوں گے۔ کسی کو یاد رہا کسی کو یاد نہ رہا۔

[1] تو عرش اور پانی کا وجود آسمان و زمین کے پہلے سے ہوا مگر ان کو بھی اللہ جل جلالہ نے پیدا کیا بعضے فلاسفہ کے چوزے یہ شبہ کرتے ہیں کہ جب اللہ کے سوا اور کچھ نہ تھا تو یہ سب کچھ کہاں سے آ گیا اور انہوں نے اپنی دانست میں ایک غلط اصول قائم کر لیا ہے کہ کوئی معدوم چیز موجود نہیں ہو سکتی نہ کوئی موجود چیز بالکل معدوم ہو سکتی ہے ہم کہتے ہیں کہ یہ قاعدے انسانی قدرت اور طاقت پر چل سکتے ہیں نہ خدائی قدرت پر قطع نظر اس کے تم کو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ کوئی معدوم چیز موجود نہیں ہو سکتی اگر تم ازل سے پروردگار کے ساتھ ہوتے اور دیکھتے رہتے تو البتہ تمہارا کہنا کچھ التفات کے لائق ہوتا اشهدتم خلق السمٰوٰت والارض قطع نظر اس کے کہ ساری مخلوقات معدوم محض نہ تھی بلکہ ایک طرح کا وجود اس کے علم میں رکھتی تھی صرف وجود خارجی نہ تھا اللہ تعالیٰ نے جب چاہا ان کو وجود خارجی کا بھی لباس پہنا دیا اور جب چاہیگا یہ وجود خارجی ان سے چھین لیگا صرف وجود علمی رہ جائیگا گویا سب اشیاء کا وجود خارجی اس کے وجود کا ایک سایہ ہے وہ جب چاہتا ہے جس پر چاہتا ہے یہ سایہ ڈالتا ہے پھر جب وہ چاہتا ہے سایہ اٹھا لیتا ہے وحدت وجود کے یہی معنے ہیں کہ اصل اور مستقل وجود اللہ سبحانہ ہی کا ہے دیگر مخلوقات اس کے پرتو وجود سے موجود ہیں اور سایہ اور پرتو ہمیشہ اس چیز کا غیر ہوتا ہے جس کا سایہ ہو مثلاً آدمی کا عکس جو آئینہ میں پڑتا ہے وہ آدمی کا غیر ہے خود آدمی اس آئینہ میں نہیں سما جاتا اس لئے مخلوق مخلوق ہیں اور خدا خدا ہے دونوں میں اتحاد نہیں ہے جیسے ملحد اور زندیق سمجھتے ہیں جو صوفیہ وجودیہ اہل اسلام میں گزرے ہیں ان سب کی وحدت وجود سے یہی غرض ہے کہ وجود ایک ہی ہے یعنی خداوند کریم کا وجود باقی سب موجودات اسی وجود کے عکس اور ظل ہیں لیکن حقیقتیں جدا جدا ہیں ما للتراب و رب الارباب صوفیہ وجودیہ میں سے حضرت شیخ محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکیہ میں جا بجا اس مطلب کو کھول دیا ہے اور اہلحدیث کیساتھ بڑے زور سے اتفاق کیا ہے کہ پروردگار عالم کی ذات مقدس عرش معلیٰ پر ہے اور اس کے تمام صفات جیسے نزول اور استوا اور ید اور وجہ سب کو اہلحدیث کیموافق تسلیم کیا ہے فصوص الحکم میں جو بعضے الفاظ عین اور اتحاد وغیرہ کے ان کے قلم سے نکلے ہیں انکا بھی یہی مطلب ہے کہ وجود ہمارا من وجہ وجود الٰہی کا عین ہے یعنی اسی وجود کا سایہ ہر دوسرا کوئی مستقل وجود ہمارا نہیں ورنہ ہم اپنی بقا میں معاذ اللہ خدا سے بے پرواہ ہو جائیں گے انکا یہ مطلب نہیں ہے جو اس زمانہ کے ملحد اور جاہل درویش پکارتے پھرتے ہیں کہ خدا اور بندہ ایک ہیں اور برے اور اچھے سب برابر ہیں کیونکہ ایسا وہی کہیگا جو پیغمبروں کی شریعت کا منکر ہو اس کو دین اور مذہب سے کوئی تعلق نہ ہو شیخ محی الدین سے یہ گمان نہیں ہو سکتا وہ تو مسلمان اور ہم اہلحدیث میں سے تھے اگر بالفرض شیخ کی کلام میں کوئی ایسا مضمون پایا جائے جو قرآن اور حدیث کے خلاف ہو تو ہمکو اس کو رد کر دیں گے اور اس قول کی طرف

۲۶۴۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ عَنْ اَبِیْ اَحْمَدَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرَاہُ یَقُوْلُ اللّٰہُ شَتَمَنِی ابْنُ اٰدَمَ وَمَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَّشْتِمَنِیْ وَتَکَذَّبَنِیْ وَمَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَمَّا شَتْمُہٗ فَقَوْلُہٗ اِنَّ لِیْ وَلَدًا وَّاَمَّا تَکْذِیْبُہٗ فَقَوْلُہٗ لَیْسَ یُعِیْدُنِیْ کَمَا بَدَاَنِیْ۔

مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا انہوں نے ابو احمد سے انہوں نے سفیان ثوری سے انھوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدم کا بیٹا (بھی کیا بے ادب ہے) مجھ کو گالیاں دیتا ہے اس کو یہ مناسب نہ تھا مجھ کو جھٹلاتا ہے اس کو یہ مناسب نہ تھا گالیاں یہ ہیں کہتا ہے میری اولاد ہے (جیسے نصاریٰ حضرت مسیح کو اللہ کا بیٹا اور مشرک فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے ہیں) جھٹلانا یہ ہے کہتا ہے اللہ دوبارہ مجھ کو نہیں پیدا کرے گا۔ جیسے پہلی بار پیدا کیا۔

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا مُغِیْرَۃُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِیُّ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَی اللّٰہُ الْخَلْقَ کَتَبَ فِیْ کِتَابِہٖ فَھُوَ عِنْدَہٗ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِیْ غَلَبَتْ غَضَبِیْ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبد الرحمٰن قرشی نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ سب خلقت پیدا کر چکا (آسمان زمین وغیرہ) تو اس نے اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں جو اسی کے پاس عرش پر ہے یہ لکھا میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے۔

بَابٌ مَا جَاءَ فِیْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَھُنَّ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَھُنَّ لِتَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَالسَّقْفُ الْمَرْفُوْعُ السَّمَاءُ سَمْکَھَا بِنَاءَھَا الْحُبُکُ اسْتِوَاؤُھَا وَحُسْنُھَا وَاَذِنَتْ سَمِعَتْ وَاَطَاعَتْ وَاَلْقَتْ اَخْرَجَتْ مَا فِیْھَا مِنَ الْمَوْتٰی وَتَخَلَّتْ

باب سات زمینوں کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ طلاق میں) فرمایا۔ اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اتنی ہی (یعنی سات) زمینیں[1] اللہ کا حکم ان پر اترتا ہے یہ اسلیے کہ تم جان لو اللہ سب کچھ کرسکتا ہے اور اس نے (اپنے) علم سے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے اور (سورہ طور میں) فرمایا قسم ہے اونچی چھت یعنی آسمان کی (سورۃ والنازعات میں) جو رفع سمکھا ہے سمک کے معنی بناء (عمارت) اور (سورہ والذاریات میں) جو حبک کا لفظ آیا ہے اس کا معنی برابر ہونا یعنی ہموار اور خوبصورت ہونا اور (سورۃ انشقت میں) جو اذنت ہے اس کا معنی سن لیا اور مان لیا والقت کا معنی جتنے

---

[1] اس سے باطل ہوا وہ قول جو زمین کے بارہ میں ہے۔ بیہقی نے ابن عباس بسند صحیح نکالا موقوفاً کہ ہر زمین میں آدم ہیں تمہارے آدم کی طرح نوح ہیں تمہارے نوح کی طرح ابراہیم ہیں عیسیٰ ہیں اور ایک نبی ہیں تمہارے نبی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ۱۲ منہ ۲ امام احمد نے ابو ہریرہ سے نکالا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو تمہاری اس زمین تلے کیا ہے دوسری زمین ہے۔ اس میں پانسو برس کی راہ ہے۔ آپ نے اس طرح سات زمینیں گنیں۔ حافظ نے کہا اس سے اہل ہئیات کا رد ہوتا ہے۔ جو کہتے ہیں آسمان اور اسی طرح زمینیں (پیاز کے پوست کی طرح) ایک سے ایک لپٹی ہوئی ہیں ۱۲ منہ

عنهم طحاها دحاها الساهرة وجه الأرض كان فيها الحيوان نومهم وسهرهم

۴۲۸- حدثنا علي بن عبد الله أخبرنا ابن علية عن علي بن المبارك حدثنا يحيى بن كثير عن محمد بن إبراهيم بن الحرث عن أبي سلمة بن عبد الرحمن وكانت بينه وبين أناس خصومة في أرض فدخل على عائشة فذكر لها ذلك فقالت يا أبا سلمة اجتنب الأرض فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ظلم قيد شبر طوقه من سبع أرضين۔

۴۲۹- حدثنا بشر بن محمد أخبرنا عبد الله عن موسى بن عقبة عن سالم عن أبيه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من أخذ شيئا من الأرض بغير حقه خسف به يوم القيمة إلى سبع أرضين

۴۳۰- حدثنا محمد بن المثنى حدثنا عبد الوهاب حدثنا أيوب عن محمد بن سيرين عن ابن أبي بكرة عن أبي بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الزمان قد استدار كهيئته يوم خلق السموت والأرض السنة اثنا عشر شهرا منها أربعة حرم ثلثة متواليات

مردے اس میں تھے ان کو نکال کر باہر ڈال دیا خالی ہو گئی اور (سورہ اللیل میں) جو ہے طحہا اس کا معنی بچھایا اور (سورہ النازعات میں) جو ساہرہ کا لفظ ہے اس کا معنی روئے زمین وہیں جاندار رہتے تھے سوتے جاگتے۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے انہوں نے علی بن مبارک سے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث سے۔ انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے ان کا کچھ لوگوں سے جھگڑا تھا۔ ایک زمین میں وہ حضرت عائشہؓ پاس گئے ان سے بیان کیا انہوں نے کہا ابوسلمہ زمین (ناحق لے لینے) سے بچا رہ۔ کیوں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بالشت برابر زمین ظلم سے لے لے (قیامت کے دن) ان کو سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے۔ انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذرا سی بھی زمین ناحق چھین لے گا۔ وہ قیامت کے دن ساتوں زمینوں تک دھنستا چلا جائے گا۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب (ثقفی) نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے۔ انہوں نے محمد بن سیرین سے۔ انہوں نے عبدالرحمان بن ابی بکرہؓ سے انہوں نے ابوبکرہؓ سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا زمانہ گھوم کر پھر اسی حالت پر آگیا[1] جیسے اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ان میں چار حرام مہینے ہیں تین تو پے درپے ذی قعدہ ذی الحجہ محرم اور ایک

۱؎ ہوا یہ تھا کہ عرب لوگوں کی جہالت اور بدچالتیں تھیں وہاں یہ بھی تھا کہ محرم کو صفر کر دیتے کہیں ذی الحجہ کو محرم غرض کچھ عجب خبط مچا رکھا تھا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے صحیح مہینہ بتلا دیا زمانہ کے گھوم آنے سے یہی مطلب ہے۔ جو اصل مہینہ اس دن سے شروع ہوا تھا جس دن اللہ نے آسمان زمین پیدا کیے تھے۔ اسی حساب سے اب صحیح مہینہ قائم ہوا ۱۲ منہ۔

ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ

۲۳۱- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُ خَاصَمَتْهُ أَرْوَى فِي حَقٍّ زَعَمَتْ أَنَّهُ انْتَقَصَهُ لَهَا إِلَى مَرْوَانَ فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أَنْتَقِصُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(چوتھا) رجب جس کی مضر کا قریب تعظیم کرتے تھے۔ جمادی الاخریٰ اور شعبان کے بیچ میں۔

مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے اروی بنت ابی اوس نے ان سے ایک زمین میں جھگڑا کیا۔ وہ کہتی تھی زید نے میری زمین چھین لی ہے۔ یہ مقدمہ مروان پاس گیا (وہ مدینہ کا حاکم تھا) سعید نے کہا بھلا میں اس کا حق دبالوں گا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی بالشت بھر زمین ظلم سے لے لیگا وہ قیامت کے دن سات زمینوں تک اس کے گلے کا طوق بنے گی۔

ابن ابی الزناد نے ہشام سے یوں روایت کی۔ انہوں نے اپنے باپ سے کہ سعید بن زید نے کہا میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا (پھر یہی حدیث بیان کی)

بَابٌ ۲۸۶ فِي النُّجُومِ

وَقَالَ قَتَادَةُ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ خَلَقَ هٰذِهِ النُّجُومَ لِثَلٰثٍ جَعَلَهَا زِينَةً لِلسَّمَاءِ وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدٰى بِهَا فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ أَخْطَأَ وَأَضَاعَ نَصِيبَهُ وَتَكَلَّفَ مَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهٖ وَقَالَ ابْنُ

باب ستاروں کا بیان

اور قتادہ (تابعی) نے (سورہ ملک کی اس آیت کی تفسیر میں اور ہم نے نزدیک والے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا کہا اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو تین کاموں کے لیے بنایا ایک تو آسمان کی آرایش دوسرے شیطان پر مار تیسرے رستہ پہچاننے کے نشان۔ اب جو کوئی ستاروں سے اور کوئی مطلب سمجھے اس نے غلطی کی اپنا حصہ تباہ کیا اپنا وقت ضایع کیا اپنا ایمان کھویا) اور جو بات (غیب کی) معلوم نہیں ہوسکتی اس کو معلوم کرنا چاہا[1]۔

[1] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا اس قول سے منجمین کا پورا رد ہوگیا جو گمان کرتے ہیں کہ ستاروں سے لوگوں پر اثر پڑتا ہے۔ ملکوں میں لڑائیاں ہوتی ہیں۔ آفتیں اور نعمتیں آتی ہیں ان کا خبط یہاں تک بڑھ گیا کہ ہر شخص کی قسمت کا حال ستاروں کو دیکھ کر بیان کرتے ہیں، ارے مردود ستارے کیا کرسکتے ہیں۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے اپنے کام میں مسخر ہیں جو اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے ان لوگوں کی وہی مثال ہے جیسے کوئی چھرے کو دیکھے اور چھری چلانے والے کو نہ دیکھے اور غلطی سے یہ خیال کرے کہ چھری میں خود تاثیر ہے۔ وہ جس کو چاہتی ہے کاٹ ڈالتی ہے۔ اس سے بڑھ کر بے وقوف کون ہوگا ۱۲ منہ۔

عَبَّاسٍ هَشِيْمًا مُتَغَيِّرًا وَالْاَبُّ مَا يَأْكُلُ الْاَنْعَامُ الْاَنَامُ الْخَلْقُ بَرْزَخٌ حَاجِبٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْفَافًا مُلْتَفَّةً وَالْغُلْبُ الْمُلْتَفَّةُ فِرَاشًا مِهَادًا كَقَوْلِهٖ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ نَكِدًا قَلِيْلًا۔

ابن عباسؓ نے کہا (سورہ کہف میں جو) ہشیما کا لفظ ہے اس کا معنی بدلا ہوا اور (سورہ عبس میں جو اَبًّا کا لفظ) ہے تو اَب جانوروں کے چارے کو کہتے ہیں۔ اور انام کا لفظ (جو سورہ رحمٰن میں ہے)، اس کا معنے خلقت اسی سورت میں برزخ کا لفظ ہے یعنے پردہ[1] اور مجاہد (تابعی) نے کہا (سورہ نبا میں) جو الفافا کا لفظ ہے ان کے معنے گھے لپٹے ہوئے اسی طرح (سورہ عبس میں) جو غلبا کا لفظ ہے۔ اس کے بھی یہی معنی ہیں (اور سورہ بقرہ میں)، جو فراشا کا لفظ ہے اس کا معنی بچھونا[2] جیسے (اسی سورت میں ہے) ولکم فی الارض مستقر یعنے زمین میں تمہارا بچھونا ہے۔ اور سورہ اعراف میں جو نکدا کا لفظ ہے اس کا معنی تھوڑا[3]۔

بَابُ ۲۸۷ صِفَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ بِحُسْبَانٍ۔

قَالَ مُجَاهِدٌ كَحُسْبَانِ الرَّحَى وَقَالَ غَيْرُهٗ بِحِسَابٍ وَّمَنَازِلَ لَا يَعْدُوَانِهَا حُسْبَانٌ جَمَاعَةُ حِسَابٍ مِثْلُ شِهَابٍ وَّشُهْبَانٍ ضُحَاهَا ضَوْءُهَا اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ لَا يَسْتُرُ ضَوْءُ اَحَدِهِمَا ضَوْءَ الْاٰخَرِ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهُمَا ذٰلِكَ سَابِقُ النَّهَارِ يَتَطَالَبَانِ حَثِيْثَانِ نَسْلَخُ نُخْرِجُ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ وَنُجْرِيْ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَاهِيَةٌ

باب (سورہ رحمان کی)، اس آیت کی تفسیر سورج اور چاند دونوں حساب سے چلتے ہیں۔

مجاہد نے کہا یعنی چکی کی طرح گھومتے[4] ہیں اور دوسرے لوگوں نے یوں کہا یعنی حساب سے مقررہ منزلوں میں پھرتے ہیں زیادہ نہیں بڑھ سکتے[5]۔ حسبان حساب کی جمع جیسے شہاب کی جمع شہبان اور سورہ الشمس میں جو ضحٰہا آیا ہے ضحٰی کہتے ہیں روشنی کو[6] اور سورہ یٰسین میں جو یہ آیا ہے سورج چاند کو نہیں پا سکتا یعنی ایک کی روشنی دوسرے کو ماند نہیں کر سکتی[7]۔ نہ ان کو یہ بات سزاوار ہے۔ اور اسی سورت میں جو یہ ہے ولا اللیل سابق النہار[8] اس کا مطلب یہ ہے کہ دن اور رات ہر ایک دوسرے کے طالب ہو کر لپکے جاتے ہیں اور (اسی سورة میں)، نسلخ کا معنی یہ ہے کہ دن کو رات سے رات کو دن سے ہم نکال لیتے ہیں۔ اور ہر ایک کو (دوسرے کے عقب میں)، چلاتے رہتے ہیں۔

---

[1] اس کو اسمٰعیل بن ابی زیاد اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیروں میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [2] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو طبری نے قتادہ سے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو ابن ابی حاتم نے سعدی سے نکالا ۱۲ منہ [5] اس کو فریابی نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کو عبد بن حمید نے ابو مالک غفاری سے نکالا ۱۲ منہ [7] یہ عبد بن حمید نے مجاہد سے نکالا ۱۲ منہ [8] اس کو فریابی نے اپنی تفسیر میں مجاہد سے وصل کیا ۱۲ منہ [9] یہ تفسیر فریابی نے مجاہد سے نقل کی ۱۲ منہ

وَهِيَ هَا تَشَقُّقُهَا أَرْجَائِهَا مَا لَمْ يَنْشَقَّ مِنْهَا فَهِيَ عَلَى حَافَتَيْهِ كَقَوْلِكَ عَلَى أَرْجَاءِ الْبِئْرِ أَغْطَشَ وَجَنَّ أَظْلَمَ وَقَالَ الْحَسَنُ كُوِّرَتْ تُكَوَّرُ حَتَّى يَذْهَبَ ضَوْءُهَا وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ إِتَّسَقَ اسْتَوَى بُرُوجًا مَنَازِلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْحَرُورُ بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحَرُورُ بِاللَّيْلِ وَالسَّمُومُ بِالنَّهَارِ يُقَالُ يُولِجُ يُكَوِّرُ وَلِيجَةً كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ۔

اور سورۃ حاقہ میں جو واہیہ کا لفظ ہے وہی کا معنی پھٹ جانا اور (اسی سورت میں) جو یہ ہے والملک علی ارجائھا یعنی فرشتے آسمان کے کناروں پر ہونگے جب تک وہ پھٹے گا نہیں جیسے کہتے ہیں وہ کنوئیں کے ارجاء پر ہے یعنی کناروں پر اور (سورۃ والنازعات میں) جو اغطش اور (سورہ انعام میں) جن کا لفظ ہے اس کا معنی اندھیاری کی اور اندھیاری ہوئی اور امام حسن بصری نے کہا (سورۃ اذا الشمس میں) جو کورت کا لفظ ہے اس کا معنی یہ ہے جب لپیٹ کر تاریک کر دیا جائے اور (سورہ انشقت میں) جو ما وسق کا لفظ ہے اس کا معنی جو اکٹھا کرے (اسی صورت میں) اتسق کا معنی سیدھا ہوا اور (سورہ فرقان میں) جو بروجا کا لفظ ہے بروج کہتے ہیں سورج اور چاند کی منزلوں کو اور سورہ فاطر میں جو حرور کا لفظ ہے اس کا معنی دھوپ کی گرمی اور ابن عباسؓ نے کہا حرور رات کی گرمی اور سموم دن کی گرمی اور (سورہ فاطر میں) جو یولج کا لفظ ہے اس کا معنی لپیٹتا ہے یا گھسیڑتا ہے) اور (سورہ توبہ میں) جو ولیجہ کا لفظ ہے اس کا معنی اندر گھسا ہوا (یعنی راز دار دوست)۔

۴۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنَ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوشِكُ أَنْ تَسْجُدَ فَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا يُقَالُ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے باپ (یزید بن شریک) سے انہوں نے ابوذر غفاریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا جب سورج ڈوب رہا تھا تو جانتا ہے یہ سورج کہاں جاتا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ جا کر عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے پھر (پورب سے نکلنے کی) اجازت مانگتا ہے (اپنے پروردگار سے) اس کو اجازت دی جاتی ہے۔ اور وہ زمانہ قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے گا۔ لیکن اس کا سجدہ قبول نہ ہوگا۔ اور پورب سے نکلنے کی اجازت مانگے گا۔ لیکن اس کو اجازت نہ دی جائے گی۔ بلکہ یہ حکم ہوگا جدھر سے (پچھم سے) آیا ادھر ہی لوٹ جا۔ پھر وہ پچھم سے نکلے گا۔ اور سورۃ یٰسین میں، یہ آیت جو ہے اور سورج اپنے ٹھہراؤ پر جانے کے لیے چل

لہ یہ عبد بن حمید نے قتادہ اور ابو عبیدہ سے نکالا ۱۲ منہ ۲ے اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ

تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ۔

رہا ہے یہ انتظام اس زبردست علم والے خدا کا ہے اس کا یہی مطلب ہے[1]

۴۳۳ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الدَّانَاجُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا ہم سے عبداللہ بن فیروز داناج نے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سورج اور چاند دونوں قیامت کے دن تاریک (بے نور) ہو جائیں گے[2]

۴۳۴ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے بیان کیا انھوں نے اپنے باپ (قاسم بن محمد بن ابی بکرؓ) سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے آپ نے فرمایا سورج اور چاند نہ کسی کے مرنے سے گہناتے ہیں نہ کسی کے جینے سے وہ تو دونوں اللہ (کی قدرت) کی نشانیاں ہیں جب تم ان کا گہن دیکھو تو نماز پڑھو[3]

۴۳۵ ـ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] اس حدیث کے ظاہر معنوں پر کئی اشکال کئے ہیں ایک یہ کہ سورج زمین کے نیچے جاتا ہے نہ عرش کے نیچے اور دوسری آیت میں یہ مضمون موجود ہے تغرب فی عین حمئۃ دوسرے یہ کہ زمین اور آسمان سب گول کروی ہیں تو سورج ہر وقت عرش کے تلے ہے پھر خاص غروب کے وقت جانا کیا معنے تیسرے سورج ایک جسم ہے روح اور بے عقل اس کا سجدہ کرنا اور اسکو اجازت ہونا کیا معنے چوتھے سورج ساکن ہے اور زمین متحرک ہے جیسے اکثر حکیموں نے اخیر زمانہ میں مشاہدہ سے معلوم کیا ہے تو سورج کے چلنے کا کیا معنے پہلے اشکال کا جواب یہ ہے کہ زمین کروی ہوئی تو ہر طرف سے عرش کے نیچے ہوئی اسلئے غروب کے وقت یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ سورج زمین کے نیچے گیا اور عرش کے نیچے گیا دوسرے اشکال کا جواب یہ ہے کہ بیشک ہر نقطے اور ہر مقام پر سورج عرش کے تلے ہے اور وہ ہر وقت اپنے مالک کیلئے سجدہ کر رہا ہے اور اس سے آگے بڑھنے کی اجازت مانگ رہا ہے لیکن چونکہ ہر ملک والوں کا مغرب اور مشرق مختلف ہے اس لئے طلوع اور غروب کے وقت کو خاص کیا تیسرے اشکال کا جواب یہ ہے کہ یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ سورج بے جان اور بے عقل ہے بہت سی آیتوں اور حدیثوں سے سورج اور چاند اور زمین اور آسمان سب کا صاحب روح اور صاحب ادراک ہونا ثابت ہے اور خود حکیموں نے بھی افلاک کیلئے نفوس ثابت کئے ہیں چوتھے اشکال کا جواب یہ ہے کہ بہت سے حکیم اس امر کے بھی قائل ہیں کہ زمین ساکن ہے اور سورج اس کے گرد گھومتا ہے اور دُوربین کا مشاہدہ جو حال کے حکیم بیان کرتے ہیں کچھ حجت نہیں ہے کیونکہ مشاہدہ اکثر مقاموں میں غلطی کرتا ہے مثلاً ریل پر چڑھو تو درخت پہاڑ وغیرہ سب چلتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں علاوہ اس کے دُوربین کو دیکھو تو سورج چلتا ہوا معلوم ہوتا ہے ممکن ہے کہ یہ دُوربین کے شیشے کی خاصیت ہو کہ اس میں کچھ اور طرح دکھائی دیتا ہو بہرحال یہ مسئلہ ابھی تک عقول سے خوب حل نہیں ہوا کہ واقع میں کون حرکت کرتا ہے سورج یا زمین اور طرفین کے دلائل متعارض ہیں اور ظاہر قرآن حدیث سے تو سورج اور چاند اور تاروں کی حرکت نکلتی ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۱۲ منہ [2] اللہ تعالیٰ ان کو تاریک کر کے مشرکوں کو تنبیہ کریگا کہ تم جن کو پوجتے تھے ان کا حال دیکھو ۱۲ منہ [3] یعنی بعض لوگوں نے سمجھا کہ سورج گرہن حضرت ابراہیم کی موت سے ہوا ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ (۱)

فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں نہ کسی کی موت سے ان میں گہن لگتا ہے نہ کسی کی زندگی سے جب تم گہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَكَبَّرَ وَقَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَقَامَ كَمَا هُوَ فَقَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً وَهِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهِيَ اَدْنٰى مِنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا ان سے حضرت عائشہ نے جس دن سورج گہن ہوا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے نماز شروع کی تکبیر کہہ کر لمبی قرارت کی پھر رکوع بھی لمبا کیا پھر سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر کھڑے رہے پھر لمبی قرأت کی لیکن پہلی قرات سے کچھ کم پھر لمبا رکوع کیا۔ لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر لمبا سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا پھر سلام پھیرا اس وقت سورج صاف ہو گیا تھا لوگوں کو خطبہ سنایا اور فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں۔ وہ کسی کی موت یا زندگی سے نہیں گہناتے جب تم گہن کو دیکھو تو نماز کے لیے لپکو۔

۴۳۸۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا۔

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سورج اور چاند کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں گہناتے وہ تو دونوں اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم ان کو دیکھو تو نماز پڑھو۔

بَابُ ۲۸۵ مَا جَاءَ فِيْ قَوْلِهٖ وَهُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ

باب۔ اللہ تعالیٰ کا (سورۂ اعراف میں) فرمانا وہی خدا ہے جو اپنی رحمت (یعنی مینہ) سے پہلے خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے (سورہ بنی اسرائیل میں)

قَاصِفًا تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ لَوَاقِحَ مَلَاقِحَ مُلْقِحَةً اِعْصَارٌ رِيْحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ

قاصفاً کا جو لفظ ہے اسکے معنی سخت ہوا جو ہر چیز کو روند ڈالے (سورہ حجر میں) جو لواقح ہے اس کا معنی ملاقح جو ملقحہ کی جمع ہے یعنی حاملہ (پیٹ) کر دینے والی[1]

فاذکروا اللہ ۔ الناس فقال فی کسوف الشمس والقمر انهما آیتان من آیات اللہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیاته فاذا رأیتموهما فافزعوا الی الصلاة

[1] یہ ابو عبیدہ کا قول ہے اور صحیح یہ ہے کہ لواقح جمع ہے لاقحہ کی یعنی وہ ہوائیں جو پانی کو اٹھائے ہوئے چلتی ہیں گویا حاملہ ہیں مولانا جمال الدین افغانی کہتے ہیں کہ حاملہ کرنے والی کا معنے اصول نباتات کی رو سے ٹھیک بنتا ہے۔ کیوں کہ علم نباتات میں ثابت ہوا ہے کہ ہوا درخت کا مادہ اڑا کر مادہ درخت پر لے جاتی ہے۔ اور اسی وجہ سے درخت خوب پھلتا ہے گویا ہوا درختوں کو حاملہ کرتی ہے یعنی پیٹ رکھاتی ہے ۱۲ منہ۔

مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ كَعَمُودٍ فِيهِ نَارٌ، مِنْ بُرُودٍ نُشُرًا مُتَفَرِّقَةً۔

سورہ بقرہ میں) جو اعصار کا لفظ ہے تو اعصار کہتے ہیں بگولے کو جو زمین سے آسمان تک ایک ستون کی طرح جاتا ہے۔ اس میں آگ ہوتی ہے۔ (سورہ آل عمران میں) جو صِرّ کا لفظ ہے۔ اس کا معنی پالا (سردی) نُشُرًا کا معنی جدا جدا متفرق۔[1]

۳۸۳ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مجھے صبا (مشرقی ہوا) سے مدد ملی اور عاد کی قوم دبور (مغربی ہوا) سے تباہ کی گئی۔

۳۸۴ - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَخِيلَةً فِي السَّمَاءِ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَإِذَا أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَّفَتْهُ عَائِشَةُ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ الْآيَةَ۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریج نے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان پر بادل (ابر) کو دیکھتے تو آگے پیچھے اندر باہر آتے جاتے (جیسے کوئی گھبرایا ہوا ہوتا ہے) آپ کا چہرہ بدل جاتا۔ جب پانی برسنے لگتا تو آپ کو تسلی ہو جاتی۔ حضرت عائشہؓ نے آپ سے اس کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا مجھے کیا معلوم (میں اس لیے ڈرتا ہوں) شاید وہ بادل نہ ہو جس کو دیکھ کر عاد کی قوم نے کہا تھا جب وہ ان کے میدانوں کی طرف آرہا تھا اخیر آیت تک۔[2]

بَابُ ۲۸۹ ذِكْرِ الْمَلَائِكَةِ۔

باب فرشتوں کا بیان

وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

اور انس نے کہا عبداللہ بن سلام نے (جو یہودیوں کے بڑے عالم تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہودی یہ سمجھتے ہیں کہ فرشتوں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام انکے بڑے دشمن ہیں اور ابن عباسؓ نے (سورہ الصافات

[1] یہ ایک قرأت ہے وھو الذی یرسل الریاح نشرا بین یدی رحمتہ جو سورہ اعراف میں ہے بعضوں نے بشرا کے بدل نشرا پڑھا ہے یعنی ہر طرف سے جدا جدا چلنے والی ہوائیں ۱۲
[2] یہ آیت سورہ احقاف میں ہے ۱۲ منہ [3] منجملہ اصول ایمان ایک یہ بھی ہے کہ اللہ کے فرشتوں پر ایمان لائے وہ اللہ کے معزز بندے ہیں ان کے جسم لطیف ہیں وہ ہر ایک شکل میں ظاہر ہو سکتے ہیں جن بھی لطیف ہیں مگر فرشتے ان سے بھی زیادہ لطیف اور زیادہ قوی ہیں جنوں میں اچھے برے مومن کافر سب طرح کے ہوتے ہیں۔ مگر فرشتے سب اللہ کے نیک اور تابعدار ہوتے ہیں۔ سعید بن مسیب نے کہا فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ نکاح کرتے ہیں نہ جنتے ہیں نیچری مردودوں نے جہال اور رایان کا انکار کیا ہے انکی تاویل کی ہے فرشتوں کا بھی انکار کیا ہے جو صراحۃً کفر ہے ۱۲ منہ [4] یہودی اپنی عبادت سے جبرائیل علیہ السلام کو اپنا دشمن سمجھتے اور کہتے کہ وہی ساری راز کی باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا جاتا ہے یا ہمیشہ عذاب لے کر وہی آیا کرتا ہے۔ اس اثر کو خود امام بخاری نے باب الہجرۃ میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ

لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ الْمَلَائِكَةُ۔

۹۰۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رضـ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ وَذَكَرَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا وَأُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ الْبُرَاقُ فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ حَتّٰى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى آدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ

کی)، اس آیت کی تفسیر میں (انا لنحن الصافون) کہا کہ مراد اس سے فرشتے ہیں[1]۔

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ اور ہشام دستوائی نے ان دونوں نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا انہوں نے مالک بن صعصعہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک بار خانہ کعبہ کے پاس بیچ بیچ کی حالت میں تھا نہ بالکل سوتا نہ جاگتا[2] اور آپ نے ذکر کیا اس مرد کا جو دو مردوں کے بیچ میں تھا[3] آپ نے فرمایا سونے کا ایک طشت ایمان اور حکمت کا بھرا ہوا میرے پاس لایا گیا میرا سینہ پیٹ کے نیچے تک چیرا گیا پھر زمزم کے پانی سے پیٹ دھویا گیا پھر ایمان اور حکمت سے (جو سونے کے طشت میں لائے تھے) پیٹ بھر دیا گیا اسکے بعد ایک جانور میرے سامنے لایا گیا یعنی براق جو خچر سے ذرا چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا پھر میں جبرائیل کے ساتھ چلا پہلے آسمان پر پہنچا وہاں کے چوکیدار[4] سنتری نے) پوچھا کون جبرائیلؑ نے کہا (میں ہوں) جبرائیل۔ پوچھا تیرے ساتھ (دوسرا) کون شخص ہے انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں پھر یہ تو کہنے لگا اچھی کشادہ جگہ

[1] اللہ تعالیٰ نے سورہ والصافات میں فرشتوں کی زبان سے نقل کیا کہ ہم قطار باندھنے والے ہیں اللہ کی پاکی بولنے والے ہیں اس اثر کو طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

[2] شریک کی روایت میں ہے کہ سوتا تھا مگر شریک حافظ نہیں ہے اور صحیح یہی ہے کہ معراج آپ کو جاگتے میں ہوا اور پیغمبروں کا خواب بھی بیداری کا حکم رکھتا ہے۔ بعضوں نے کہا آپ کو دو بار معراج ہوا ایک بار خواب میں ایک بار بیداری میں اس صورت میں کوئی اشکال نہ رہے گا ۱۲ منہ [3] ہوا یہ تھا کہ آپ اس وقت حضرت جعفر بن ابی طالب اور حمزہ کے بیچ میں لیٹے تھے۔ فرشتے جب آپ کو لینے آئے تو انہوں نے کہا بیچ کا شخص مراد ہے اس کو اپنے ساتھ لے لو انہوں نے آپ کو لے لیا۔ امام مسلم کی روایت میں اسکی صراحت ہے ۱۲

[4] یہ چوکیدار سنتری فرشتے ہیں جو ہر آسمان پر پہرہ دیتے ہیں۔ دوسری روایت میں یوں ہے جبرئیلؑ نے چوکیدار سے کہا دروازہ کھول۔ اس نے پوچھا کون ہے۔ جبرئیل نے جواب دیا میں جبرئیل اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پھر اس نے دروازہ کھولا اسی طرح ہر آسمان پر ہوا۔ نیچریوں کے منہ میں خاک۔ ان میں کا ایک مہدی (غیر مہدی) یوں لکھتا ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ آسمان ایک جسم ہے جس کے دروازے کھلتے بند ہوتے ہیں نہ وہ سنتری ہی وہاں کھولنے بند کرنے کو کھڑے ہوں گے۔ اور اسی قسم کے بہت سے کفریات بکتا ہے۔ اور عام مسلمانوں کو بہکاتا ہے نہ پڑھا نہ لکھا دعویٰ یہ کہ میں ریفارمر اور مصلح قوم ہوں اور مسلمانوں کو درست کرنا چاہتا ہوں۔ بھلا اس سے کوئی پوچھے جب مسلمان مسلمان ہی نہ رہے تو ان کے درست ہونے سے فائدہ تو انگریزوں اور جاپانیوں کو مسلمان سمجھ لے اور خوش ہو جا ۱۲ منہ۔

أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ
جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى عِيسَى وَيَحْيَى فَقَالَا مَرْحَبًا
بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ
قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ
مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ
قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ
يُوسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ
أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ قِيلَ
مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ
إِلَيْهِ قِيلَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ
جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى إِدْرِيسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَقَالَ مَرْحَبًا مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْتُ السَّمَاءَ
الْخَامِسَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَ
مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ
قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْنَا
عَلَى هَارُونَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ
مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّادِسَةَ
قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ
مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا
بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى
مُوسَى فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ
مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكَى
فَقِيلَ مَا أَبْكَاكَ قَالَ يَا رَبِّ۔

آئے خوب آئے میں آدمؑ پاس پہنچا ان کو سلام کیا اُنھوں نے کہا آؤ پیارے
بیٹے اور (پیارے) پیغمبر وہاں سے ہم (اور اوپر چڑھے) دوسرے آسمان
پر پہنچے وہاں بھی یہی پوچھا گیا (چوکیدار نے پوچھا) کون ہے جبرائیل نے
کہا میں ہوں جبریلؑ پوچھا تیرے ساتھ اور کون ہے انھوں نے کہا محمد
صلے اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں اُنھوں نے کہا ہاں تب تو
کہنے لگا اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے میں عیسیٰ علیہ السلام اور یحییٰ
علیہ السلام پاس پہنچا دونوں نے کہا آؤ بھائی صاحب اور پیغمبر صاحب۔
پھر ہم تیسرے آسمان پر پہنچے وہاں بھی پوچھا کون ہے جبریلؑ نے کہا
(میں ہوں) جبریل سے پوچھا تیرے ساتھ کون ہے انہوں نے کہا محمدؐ
پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں اُنہوں نے کہا ہاں کہنے لگے تو اچھی کشادہ
جگہ آئے اچھے آئے پھر میں یوسف پیغمبرؑ پاس پہنچا ان کو سلام کیا
اُنہوں نے کہا آؤ بھائی صاحب پیغمبر صاحب پھر ہم چوتھے آسمان پر پہنچے
وہاں بھی یہی پوچھا کون ہے جبریل نے کہا میں ہوں جبریلؑ پوچھا
تیرے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا وہ
بلائے گئے ہیں اُنھوں نے کہا ہاں کہنے لگے تو اچھی کشادہ جگہ آئے خوب
آئے پھر میں ادریس پیغمبرؑ پاس پہنچا ان کو سلام کیا اُنہوں نے کہا آؤ
بھائی صاحب پیغمبر صاحب پھر ہم پانچویں آسمان پر پہنچے وہاں بھی
پوچھا کون ہے جبریلؑ نے کہا میں ہوں جبریلؑ پوچھا تیرے ساتھ اور کون
اُنہوں نے کہا محمدؐ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں اُنہوں نے کہا ہاں تب تو کہنے
لگے اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے پھر ہم ہارون پیغمبر پاس پہنچے
میں نے انکو سلام کیا انہوں نے کہا آؤ بھائی صاحب پیغمبر صاحب پھر ہم چھٹے آسمان
پر پہنچے وہاں بھی یہی پوچھا گیا کون ہے جبریلؑ نے کہا میں ہوں جبریل
پوچھا تیرے ساتھ اور کون ہے اُنہوں نے محمدؐ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں
(انہوں نے کہا) تب تو کہنے لگے اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے پھر میں موسیٰؑ پاس
پہنچا میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے کہا آؤ بھائی صاحب پیغمبر صاحب جب میں آگے بڑھا تو وہ یعنے

هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِي بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِهِ أَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ فَرُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ وَرُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا نَبِقُهَا كَأَنَّهُ قِلَالُ هَجَرَ وَوَرَقُهَا كَأَنَّهُ آذَانُ الْفُيُولِ فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ النِّيلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَوٰةً فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى جِئْتُ مُوسٰى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَوٰةً قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ فَرَجَعْتُ فَسَأَلْتُهُ فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ ثُمَّ ثَلٰثِينَ ثُمَّ

لگے کسی نے پوچھا کیوں روتے کیوں ہو اُنھوں نے کہا اپنے پروردگار سے یوں معروضہ کیا) پروردگار اس لڑکے کی اُمت جو میرے بعد پیغمبر بنا کر بھیجا گیا میری امت سے زیادہ بہشت میں جائے گی پھر ہم ساتویں آسمان پر پہنچے وہاں بھی یہی پوچھا گیا کون ہے جبرائیل نے کہا میں جبریل ہوں پوچھا تیرے ساتھ کون ہے اُنھوں نے کہا محمدؐ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں (انھوں نے کہا ہاں تب کہنے لگے اچھی کشادہ جگہ خوب آئے پھر میں ابراہیم پیغمبرؑ پاس پہنچا میں نے ان کو سلام کیا اُنھوں نے کہا آؤ (پیارے) بیٹے (پیارے پیغمبر پھر بیت المعمور (آسمان کا کعبہ) مجھ کو دکھلایا گیا میں نے جبریلؑ سے اس کا حال پوچھا اُنھوں نے کہا یہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں جب وہ وہاں سے نکل جاتے ہیں تو پھر اخیر تک (دوبارہ وہاں لوٹ کر نہیں آتے[1] اور سدرۃ المنتہیٰ (بیری کا مقدس درخت) بھی مجھ کو دکھلایا گیا میں جو دیکھوں اس کے بیر ہجر کے مٹکوں[2] برابر ہیں اور پتے ایسی شکل کے جیسے ہاتھی کے کان اس کی جڑ میں چار ندیاں ہیں دو تو چھپی (دبی ہوئیں) دو کھلی میں نے جبریل سے اسکا حال پوچھا اُنھوں نے چھپی ہوئی ندیاں تو بہشت میں جارہی ہیں۔ سلسبیل اور کوثر کھلی ندیاں نیل اور فرات ہیں[3] اس کے بعد (پروردگار کی بارگاہ معلی سے مجھ پر (ہر روز) پچاس نمازیں فرض ہوئیں اُنھوں نے کہا بھائی، میں لوگوں کا حال تم سے زیادہ جانتا ہوں میں نے بنی اسرائیل پر بہت ہی کوشش کی (کوئی تدبیر نہ چھوڑی (جب بھی وہ اچھی طرح عبادت نہ کر سکے) بھلا تمہاری اُمت میں اتنی طاقت کہاں (کہ) پچاس نمازیں ہر روز پڑھ سکے) بہتر ہے تم پھر اپنے پروردگار پاس لوٹ جاؤ اور کچھ تخفیف کراؤ پھر میں لوٹا بارگاہ الٰہی میں عرض کیا حکم ہوا اچھا

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے امام بخاری اس حدیث کو اس باب میں اسلئے لائے کہ فرشتوں کا اس میں بیان ہے یہ حدیث اوپر بھی گزر چکی ہے مگر کچھ الفاظ میں فرق ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بیشمار فرشتے ہیں دوسری حدیث میں ہے کہ آسمان میں بالشت بھر جگہ خالی نہیں جہاں ایک فرشتہ اللہ کے لئے سجدہ نہ کر رہا ہو ۱۲ [2] ہجر ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں ۱۲ منہ [3] دوسری حدیث میں ہے کہ سیحون اور جیحون بھی بہشت کی نہروں میں سے ہیں مطلب آپ کا یہ ہے کہ دنیا میں میٹھے (اور شیریں) پانی کی نہریں کہ سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے نکلی ہیں وہاں سے نکلی

مِثْلَهُ فَجَعَلَ عَشْرًا ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عَشْرًا فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلَهَا خَمْسًا فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ جَعَلَهَا خَمْسًا فَقَالَ مِثْلَهُ قُلْتُ سَلَّمْتُ بِخَيْرٍ فَنُودِيَ إِنِّي قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي وَأَجْزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ۔

چالیس نمازیں پھر ایسا ہی ہوا موسیٰ پاس لوٹ کر آیا انہوں نے یہی کہا جاؤ اور تخفیف کراؤ تو تیس رہ گئیں پھر ایسا ہی ہوا تو بیس رہ گئیں پھر ایسا ہی ہوا تو دس رہ گئیں پھر میں موسیٰ پاس آیا انہوں نے کہا پھر جاؤ اور تخفیف کراؤ میں پھر گیا تو پانچ نمازیں رہ گئیں پھر موسیٰ علیہ السلام پاس آیا انہوں نے پوچھا کیوں کیا ٹھہرا میں نے کہا پروردگار نے (ہر روز) پانچ نمازیں کر دیں موسیٰ نے کہا پھر لوٹ جاؤ اور تخفیف کراؤ میں نے کہا اب میں نہیں جاتا مجھے شرم آتی ہے (بس) پانچ نمازیں اچھی طرح قبول کر چکا (اس وقت بارگاہ الٰہی سے آواز آئی (پروردگار نے کلام کیا) میں نے اپنا ٹھہراؤ پورا کر دیا (جو میرے علم میں تھا کہ پانچ نمازیں رکھونگا) اور اپنے بندوں کو ہلکا کر دیا (پچاس سے پانچ رکھیں) اور ثواب دس کا دونگا اور ہمام نے قتادہ نے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فقط بیت المعمور کا قصہ روایت کیا۔[1]

۴۱۴۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَيُقَالُ لَهُ اكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ

ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص سلام بن سلیم نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن وہب سے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا اور آپ سچے تھے جو وعدہ آپ سے کیا گیا وہ بھی سچا تھا تم میں سے ہر ایک کا مادہ (نطفہ) اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع کیا جاتا ہے[2] پھر چالیس دن تک وہ خون کی پھٹکی رہتا ہے پھر چالیس دن تک گوشت کا مچہ پھر اللہ تعالیٰ (اس کے پاس) ایک فرشتے کو بھیجتا ہے چار باتیں لکھنے کا اس کو حکم دیتا ہے اس کے اعمال، روزی، عمر، نیک بخت ہے یا بدبخت پھر اس میں روح (انسانی جس کو نفس ناطقہ کہتے ہیں)

[1] معراج کی حدیث بیان نہیں کی مطلب امام بخاری کا یہ ہے سعید بن ابی عروبہ اور ہشام دستوائی نے بیت المعمور کا قصہ اس حدیث میں گھسیر دیا جو علیحدہ مروی ہے. گویا ہمام کی روایت زیادہ صحیح ہے مگر حسن بصری نے ابو ہریرہؓ سے سنا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے ترمذی اور یحییٰ بن معین نے کہا کہ حسن نے ابو ہریرہ سے نہیں سنا ۱۲ منہ [2] دوسری روایت میں ہے کہ جب مرد عورت سے صحبت کرتا ہے تو مرد کا پانی عورت کی ہر رگ پٹھے میں سما جاتا ہے ساتویں دن اللہ اس کو اکٹھا کر کے اس سے ایک صورت جوڑتا ہے ۱۲ منہ

فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

پھونکی جاتی ہے[۱] پھر تم میں کوئی ایسا ہوتا ہے جو ساری عمر نیک عمل کرتا رہتا ہے بہشت اس سے ایک ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جاتی ہے[۲] پھر تقدیر کا لکھا زور کرتا ہے اور وہ دوزخیوں کا کام کر بیٹھتا ہے (دوزخ میں جاتا ہے) اور کوئی بندہ (ساری عمر) برے کام کرتا رہتا ہے دوزخ اس سے ایک ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جاتی ہے پھر تقدیر کا لکھا زور کرتا ہے اور وہ بہشتیوں کا کام کرتا ہے (بہشت میں جاتا ہے)[۳]

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابَعَهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو موسیٰ ابن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور مخلد کے ساتھ اس حدیث کو ابو عاصم نبیل نے بھی روایت کیا[۴] ابن جریج سے کہا مجھ کو موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو پکارتا ہے میں فلانے شخص سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ جبریل بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور سارے آسمان کے فرشتوں میں منادی کر دیتے ہیں کہ اللہ جل جلالہ فلانے شخص سے محبت رکھتا ہے تم بھی اس سے محبت رکھو وہ سب اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والے (اچھے بندے) بھی اس کو مقبول سمجھتے ہیں۔

---

[۱] تو نفس ناطقہ چوتھے چلہ میں یعنی چار مہینے کے بعد اس سے متعلق ہوتا ہے ایک انگریز ڈاکٹر نے مجھ سے اعتراض کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہو سکتی کیونکہ مشاہدہ اس کے خلاف ہے چار مہینے سے پہلے ہی حمل میں جان پڑ جاتی ہے میں نے اس کو جواب دیا ارے بیوقوف حدیث میں جو روح کا لفظ ہے اس سے مراد روح انسانی ہے یعنی نفس ناطقہ مدرکہ جس کی وجہ سے آدمی دوسرے حیوانات سے امتیاز رکھتا ہے نہ روح حیوانی وہ تو نطفہ کے اندر موجود رہتی ہے ۱۲ منہ [۲] یہ تشبیہ کے طور پر مجازاً فرمایا یعنے بالکل بہشت میں جانے کے قریب ہو جاتا ہے جیسے کوئی بہشت سے ایک ہاتھ فاصلہ پر ہو سہ قسمت تو دیکھئے کہ کہاں ٹوٹی ہے کمند دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا ۱۲ منہ [۳] معلوم ہوا کہ اعتبار خاتمہ کا ہے آدمی کیسے ہی اچھے کام کر رہا ہو مگر حسن عمل پر مغرور نہ ہونا چاہیے اور خرابی خاتمہ سے ڈرتے رہنا اور خدا کی پناہ مانگتے رہنا چاہیے میں نے اکثر تجربہ کیا ہے کہ جو لوگ حدیث شریف سے محبت رکھتے ہیں اور حدیث شریف میں مشغول رہتے ہیں انکی عمر دراز ہوتی ہے اور خاتمہ بھی بخیر ہوتا ہے اللہم اجعل عاقبۃ امری رشدا ۱۲ منہ [۴] اس روایت کو خود امام بخاری نے ادب میں نکالا ۱۲ منہ [۵] اسمٰعیلی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب اللہ کسی بندے سے دشمنی کرتا ہے تو جبریل کو پکارتا ہے میں فلاں شخص سے دشمنی رکھتا ہوں تو بھی اس سے دشمنی رکھ جبریل بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں پھر سارے آسمان کے فرشتوں میں منادی کر دیتے ہیں کہ اللہ فلانے شخص سے دشمنی رکھتا ہے تم بھی اس سے دشمنی رکھو وہ سب اس کے دشمن بن جاتے ہیں پھر زمین والے (اچھے بندے) بھی اس کو برا سمجھتے ہیں مولانا روم نے اسی مضمون میں کہا ہے سہ از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت

ف یعنی جو لوگ خود پروردگار عالم کو محبت ہے ان کو اپنی حفاظت کے لئے نہ فوج اور سامان کی ضرورت ہے نہ عمل عملیات کی دنیا کے سارے جاندار جن اور انس اور ملائکہ سب اس کے محکوم ہیں اس حدیث سے آواز اور پکار اللہ کی کلام میں ثابت ہوئی اور ان متکلمین اور احناف کا رد ہوا جو کہتے ہیں اللہ کے کلام میں صوت اور حرف نہیں ہے ۱۲ منہ

۴۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ هُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيٰطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ۔

۴۴۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوْا وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ۔

۴۴۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ يُنْشِدُ فَقَالَ كُنْتُ أُنْشِدُ فِيهِ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ رض فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ۔

ہم سے محمد بن اسمٰعیل بخاری نے بیان کیا (یہ فربری کا کلام ہے) کہا ہم سے سعید بن ابی مریم نے کہا ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی کہا ہم سے عبید اللہ بن ابی جعفر نے انہوں نے محمد بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بادل میں فرشتے اترتے ہیں اور آسمان پہ اللہ کے جو حکم احکام (اس دن) ہوئے ان کا ذکر کرتے ہیں شیطان کیا کرتے ہیں چپکے سے بادل پر جا کر فرشتوں کی باتیں اڑا لیتے ہیں اور اپنے پوجاریوں کو خبر کر دیتے ہیں وہ پوجاری (کمبخت) ایک سچی بات میں سو باتیں جھوٹ اپنے دل سے ملا دیتے ہیں (اپنے مریدوں اور چیلوں سے بیان کرتے ہیں)

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے ابو سلمہ اور سلمان اغر سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر (جہاں جمعہ پڑھا جاتا ہے) فرشتے تعینات رہتے ہیں لکھتے جاتے ہیں کون پہلے آیا پھر کون آیا جہاں امام خطبہ پڑھنے کے لئے منبر پر بیٹھا کہ انہوں نے اپنے رجسٹر لپیٹے اور مسجد میں آن کر خطبہ سننے لگے[۱]

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ مسجد میں گئے دیکھا تو حسان بن ثابت وہاں شعر پڑھ رہے تھے (حضرت عمرؓ خفا ہوئے) حسان نے جواب دیا میں تو مسجد میں اس وقت شعر پڑھا کرتا تھا جب تم سے بہتر شخص (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) اس میں تشریف رکھتے تھے پھر حسان نے ابو ہریرہؓ کی طرف دیکھا ان کو قسم دی (سچ کہنا) خدا کی قسم کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا جب یہ شعر پڑھ رہا تھا حسان میری طرف سے

[۱] یہ حدیث کتاب الجمعہ میں گزر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو فرشتوں کے اثبات کے لئے لائے ۱۲ منہ

بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ نَعَمْ۔

مشرکوں کی ہجو کا جواب دے یا اللہ روح القدس سے حسان کی مدد کر ابوہریرہؓ نے کہا میں نے سُنا ہے[1]

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ أَوْهَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنھوں نے عدی بن ثابت سے اُنہوں نے براء بن عازبؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حسان سے فرمایا مشرکوں کی ہجو کر یا توان کی ہجو کا جواب ہجو سے دے (تو کچھ فکر نہ کر) جبریل تیرے ساتھ ہیں[2]

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضؓ قَالَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى غُبَارٍ سَاطِعٍ فِيْ سِكَّةِ بَنِيْ غَنْمٍ زَادَ مُوسٰى مَوْكِبَ جِبْرِيْلَ۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو وہب بن جریر نے خبر دی کہا ہم سے میرے باپ (جریر بن حازم) نے کہا میں نے حمید بن ھلال سے سُنا اُنہوں نے انس بن مالکؓ سے اُنہوں نے کہا جیسے میں بنی غنم[3] کی گلی میں وہ گرد دیکھ رہا ہوں جو اُٹھ رہی تھی۔ موسیٰ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے یعنے حضرت جبریلؑ کے لشکر کی (جو فرشتوں کا تھا)۔

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ قَالَ كُلُّ ذَالِكَ يَأْتِي الْمَلَكُ أَحْيَانًا فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ وَيَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ أَحْيَانًا رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَأَعِيْ مَا يَقُوْلُ۔

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے اُنہوں نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ حارث بن ہشام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر وحی کیسے اُترتی ہے آپ نے فرمایا کئی طرح سے کبھی فرشتہ ایسی آواز سے آتا ہے جیسے گھنٹے کی جھنکار جب میں وحی کو خوب یاد کر لیتا ہوں تو وہ آواز موقوف ہو جاتی ہے اس قسم کی وحی میں مجھ کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے فرشتہ ایک مرد کی صُورت بن کر میرے پاس آتا ہے مجھ سے بات کرتا ہے میں اس کا کہا یاد کر لیتا ہوں[4]

حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے

---

[1] ترجمہ باب کی مناسبت حدیث سے یہ ہے کہ اس میں روح القدس کا اثبات ہے یعنے حضرت جبریلؑ کا جو اللہ کے بڑے مقرب فرشتے ہیں ۱۲ منہ

[2] پھر حسان نے ایسا جواب دیا کہ مشرکوں کے دھوئیں اُڑ گئے ان کی ساری حقیقت کھول کر رکھ دی ایک شعر حسانؓ کا یہ ہے لنا فی کل یوم من معد ÷ سباب او قتال او ہجاء ÷ ہم تو ہر روز سامان کی تیاری میں مصروف ہیں یا تم کو گالیاں دینے میں یا تم سے جنگ کرنے میں یا تمہاری ہجو کرنے میں معلوم ہوا کہ مسجد میں وہ شعر جن میں اللہ اور رسول کی تعریف ہو یا مشرکوں اور فجار فساق اہل بدعات کا رد ہو یا جہاد اور ارکان اسلام کی ترغیب و تحریص ہو پڑھنا درست بلکہ ثواب ہے ۱۲ منہ [3] بنی غنم خزرج قبیلے کی ایک شاخ ہے جو انصار میں سے تھے ابو ایوب انصاریؓ اسی شاخ میں سے تھے۔ ۱۲ منہ

[4] یہ حدیث اوپر شروع کتاب میں گزر چکی ہے۔ ۱۲ منہ

يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ أَيْ فُلُ هَلُمَّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ذَاكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ۔

کہا ہم سے یحییٰ ابن کثیر نے انھوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ میں (کسی چیز کا بھی) ایک جوڑا دے (مثلاً دو روپیہ دو کپڑے دو گھوڑے) اس کو (قیامت کے دن) بہشت کے چوکیدار (فرشتے) پکاریں گے ارے میاں ادھر آؤ ادھر آؤ (ہر دروازے والے کہیں گے ادھر سے بہشت میں داخل ہو) ابوبکر صدیق رض نے عرض کیا اس شخص کو تو کوئی تکلیف ہی نہ ہوگی آپ نے فرمایا مجھے امید ہے تو انہی لوگوں میں ہوگا۔

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا عائشہ دیکھو یہ جبریلؑ (کھڑے) ہیں تم کو سلام کہتے ہیں انھوں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ ہی کو دکھائی دیتے ہیں مجھ کو تو نہیں دکھائی دیتے حضرت عائشہ نے تری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد رکھا

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ ح قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيلَ أَلَا تَزُورُنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا قَالَ فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا الْآيَةَ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن ذر نے دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انھوں نے عمر بن ذر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریلؑ سے کہا تم اس سے زیادہ کیوں ہم سے نہیں ملا کرتے جیسے ملتے ہو اس وقت (سورہ مریم کی) یہ آیت اتری ہم تو تیرے مالک کا جب حکم ہوتا ہے اسی وقت اترتے ہیں اخیر تک۔

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے انھوں نے یونس بن یزید ایلی سے انھوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حضرت جبریلؑ نے

قَالَ اَقْرَأَنِیْ جِبْرِیْلُ عَلٰی حَرْفٍ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِیْدُهٗ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَکَانَ اَجْوَدُ مَا یَکُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ حِیْنَ یَلْقَاهُ جِبْرِیْلُ وَکَانَ جِبْرِیْلُ یَلْقَاهُ کُلَّ لَیْلَةٍ مِّنْ رَّمَضَانَ فَیُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ یَلْقَاهُ جِبْرِیْلُ اَجْوَدُ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَةِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَرَوٰی اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَفَاطِمَةُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرِیْلَ کَانَ یُعَارِضُهُ الْقُرْاٰنَ۔

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَیْئًا فَقَالَ لَهٗ عُرْوَةُ اَمَا اِنَّ جِبْرِیْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰی اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُوْلُ یَا عُرْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ بَشِیْرَ ابْنَ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ

(پہلے) ایک محاورے پر قرآن پڑھایا میں آپ سے کہتا رہا دوسرے محاوروں میں بھی پڑھنے کی اجازت دو آخر سات محاوروں تک اجازت ہوئی[1]

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں تو جب حضرت جبرئیلؑ آپ سے ملا کرتے تو اور زیادہ سخاوت کرتے حضرت جبرئیلؑ رمضان میں ہر رات کو آپ سے ملا کرتے اور قرآن کا دور کرتے غرض جب آپ کی اور حضرت جبرئیلؑ کی ملاقات رہتی تو آپ چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں سخی رہتے اور عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم سے معمر نے بھی اسی سند سے (یعنی زہری سے) اخیر تک ایسی ہی روایت کی اور ابوہریرہؓ اور حضرت فاطمہؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ حضرت جبرائیلؑ آپ سے قرآن کا دور کیا کرتے تھے[2]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے ایک روز ایسا ہوا کہ عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے عصر کی نماز میں کچھ دیر کی عروہ بن زبیر نے کہا تم کو معلوم نہیں کہ حضرت جبرئیلؑ اترے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کی عمر نے یہ سنکر کہا عروہ سمجھ کر کہو کیا کہتے ہو عروہ نے کہا (لو سند سن لو) میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابومسعود سے سنا وہ

---

[1] اس حدیث کی شرح انشاء اللہ آگے آئے گی مطلب یہ ہے کہ عرب کی کئی بولیاں اور کئی محاورے ہیں گو زبان سب کی ایک ہے یعنی عربی پر بعضے الفاظ کے اور بعضوں کے حروف میں کچھ کچھ اختلاف ہے حجاز کا ایک محاورہ ہے تو بنی تمیم کا دوسرا محاورہ ہے بنی طے کا کچھ اور ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر آسانی کرنے کے لئے قرآن کو سات عرب کے محاوروں پر پڑھنے کی اجازت دی ۱۲ منہ

[2] یعنی ہر سال ایک بار جس سال آپ کی وفات ہوئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دو بار دورہ کیا کہتے ہیں کہ زید بن ثابت کی قرأت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخیر دور کے موافق ہے حضرت فاطمہؓ اور ابوہریرہؓ کی روایتوں کو خود امام بخاری نے علامات النبوۃ اور فضائل قرآن میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ۔

کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حضرت جبرائیلؑ اترے انہوں نے میری امامت کی میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر دوسری نماز پڑھی پھر تیسری نماز پھر چوتھی نماز پھر پانچویں نماز ابو مسعود یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچوں نمازوں کو اپنی انگلیوں پر گنتے تھے

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي جِبْرِيلُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے ابو ذرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیلؑ نے مجھ سے کہا تمہاری امت جو کوئی اس حال میں مرے کہ شرک نہ کرتا ہو تو وہ ایک نہ ایک روز بہشت میں جائیگا یا یوں فرمایا دوزخ میں (اس طبقے میں جہاں مشرک رہیں گے) نہ جائے گا ابو ذر نے کہا اگرچہ وہ زنا کرتا ہو یا چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا گو زنا اور چوری کرتا ہو۔

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُونَ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ فَيَقُولُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ يُصَلُّونَ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے (زمین پر) آتے جاتے رہتے ہیں کچھ رات کے فرشتے کچھ دن کے اور فجر اور عصر کی نماز میں سب جمع ہو جاتے ہیں پھر جو فرشتے رات کو زمین پر رہے تھے وہ (صبح کے وقت) آسمان پر چڑھ جاتے ہیں پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خود ان سے زیادہ جانتا ہے (کیونکہ وہ ہر چیز کو دیکھ اور سن رہا ہے۔) تم نے میرے بندوں کو کیا کرتے ہوئے چھوڑا وہ عرض کرتے ہیں جب ہم نے ان کو چھوڑا اس وقت بھی نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس گئے اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے [1]

بَابٌ ۲۹ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

باب یہ حدیث کہ جب کوئی تم میں سے آمین کہے اور فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں پھر دونوں آمینیں لڑ جاتی ہیں تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں [2]

[1] بعضے نسخوں میں یہاں باب کا لفظ نہیں ہے اور وہ صحیح ہے کیونکہ اس باب میں کوئی علیحدہ مضمون نہیں وہ فرشتوں کا اثبات چلا آتا ہے جو اگلے باب کا مقصود ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث امام بخاری نے اسی سند سے روایت کی جو اگلی حدیث میں مذکور ہوئی اور کتاب الصلوٰۃ میں بھی موصولاً گزر چکی ۱۲

٤٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ حَشَوْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةً فِيهَا تَمَاثِيلُ كَأَنَّهَا نُمْرُقَةٌ فَجَاءَ فَقَامَ بَيْنَ الْبَابَيْنِ وَجَعَلَ يَتَغَيَّرُ وَجْهُهُ فَقُلْتُ مَا لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا بَالُ هَذِهِ الْوِسَادَةِ قَالَتْ وِسَادَةٌ جَعَلْتُهَا لَكَ لِتَضْطَجِعَ عَلَيْهَا قَالَ أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَأَنَّ مَنْ صَنَعَ الصُّورَةَ يُعَذَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے انہوں نے اسمٰعیل بن امیہ سے ان سے نافع نے بیان کیا ان سے قاسم بن محمد نے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک تکیہ بھرا جس پر تصویریں تھیں جیسے نقشی تکیہ ہوتا ہے آپ تشریف لائے تو دروازے کے پٹوں پر کھڑے رہے اندر نہ آئے اور آپ کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا کیا قصور جو آپ غصے ہوئے آپ نے فرمایا یہ تکیہ کیسے رکھا میں نے عرض کیا آپ کے آرام فرمانے کے لئے یہ تکیہ میں نے بنایا ہے آپ نے فرمایا تو نہیں جانتی جس گھر میں مورت ہوتی ہے وہاں فرشتے نہیں آتے اور جو کوئی مورت بنائیگا قیامت کے دن عذاب میں پڑیگا اس سے کہا جائے گا مورت تو تو نے بنائی اب اس میں جان بھی ڈال۔

٤٥٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةُ تَمَاثِيلَ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوطلحہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے تھے۔

٤٥٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ حَدَّثَهُ وَمَعَ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عُبَيْدُ اللَّهِ الْخَوْلَانِيُّ الَّذِي كَانَ فِي حَجْرِ مَيْمُونَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمَا زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے بکیر بن اشج نے بیان کیا ان سے بسر بن سعید نے ان سے زید بن خالد جہنی نے اور بسر کے ساتھ اس حدیث کو زید بن خالد نے عبیداللہ بن اسود خولانی سے بھی بیان کیا جن کو ام المومنین میمونہ نے پرورش کیا تھا زید بن خالد سے ابوطلحہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت ہوتی ہے بسر کہتے ہیں زید بن خالد بیمار ہوئے ہم ان کو پوچھنے کو گئے دیکھا تو ان کے گھر میں ایک پردہ لٹکا ہے جس پر مورتیں تھیں میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا زید نے تم ہم سے

نَقَلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ الَّذِي كَانَ فِي حِجْرِهَا مَيْمُونَةَ ثَنَا فِي التَّصَاوِيرِ فَقَالَ إِنَّهُ قَالَ إِلَّا رَقْمٌ فِي ثَوْبٍ أَلَا سَمِعْتَهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلَى قَدْ ذَكَرَهُ۔

مورتوں کے باب میں ایسی حدیث بیان کی تھی (اب خود اُنہوں نے یہ مورت والا پردہ کیسے لٹکایا) اُنہوں نے کہا زید نے حدیث میں یہ بھی بیان کیا تھا مگر ان مورتوں میں مضائقہ نہیں جو کپڑے پر نقش کی طرح ہوں عبید اللہ نے مجھ سے پوچھا کیا تم نے زید سے یہ نہیں سُنا میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا میں نے تو سُنا ہے زید نے یہ بیان کیا تھا۔ ؎

۴۶۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرٌو عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمرو نے ؎ اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے باپ (عبد اللہ بن عمرؓ) سے اُنھوں نے کہا جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک وقت پر آنے کا وعدہ کیا تھا۔ (لیکن نہیں آئے آپ نے وجہ پوچھی) تو کہا ہم (فرشتے) اس گھر میں نہیں جاتے جہاں مورت ہو یا کتّا۔

۴۶۱ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ہم سے اسمٰعیل بن اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے اُنہوں نے سمی سے اُنہوں نے ابو صالح سے اُنہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تو اللھم ربنا لک الحمد کہو جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے سے لڑ جائے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۴۶۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے کہا ہم سے میرے باپ نے اُنہوں نے ہلال بن علی سے اُنہوں نے عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ اُنہوں نے ابو ہریرہؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی جب تک نماز کے لئے

؎ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عکسی اور نقشی تصویریں بنانا اور رکھنا درست ہے مگر جمہور علماء جاندار کی ہر طرح کی تصویر منع جانتے ہیں بشرطیکہ وہ کپڑے یا عمامہ یا پردے پر بنی ہوں یا توشک یا تکیہ پر جس کو لوگ روندتے ہیں تو حرام نہیں ہے لیکن رحمت کے فرشتوں کو وہ بھی روکیں گے غرض سایہ دار اور بے سایہ مورت میں کوئی فرق نہیں مگر بعضے سلف اس کے قائل ہوئے ہیں کہ سایہ دار تصویر منع ہے یعنے مجسم اور بے سایہ منع نہیں قسطلانی نے کہا کہ یہ مذہب باطل ہے اور یہ حدیثیں مطلق ہیں اور حضرت عائشہ رضہ کے پردے کو جو آپ نے بُرا جانا اس سے بھی اس مذہب کا رد ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ ؎ بعضوں نے ان کو عمرو بن حارث سمجھا ہے یہ غلط ہے اُنہوں نے سالم کو نہیں پایا کشمیہنی کے نسخہ میں عمر ہے جو محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر کے بیٹے ہیں اور یہی ٹھیک ہے ۱۲ منہ

صَلٰوۃٍ مَّا دَامَتِ الصَّلٰوۃُ تَحْبِسُہٗ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ تَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ مَالَمْ یَقُمْ مِنْ صَلٰوتِہٖ اَوْ یُحْدِثْ۔

۳۰۶۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَآءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ یَعْلٰی عَنْ اَبِیْہِ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ عَلَی الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا یَا مَالِکُ قَالَ سُفْیٰنُ فِیْ قِرَاءَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ وَنَادَوْا یَا مَالِ۔

۳۰۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُرْوَۃُ اَنَّ عَآئِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْہُ اَنَّھَا قَالَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ اَتٰی عَلَیْکَ یَوْمٌ کَانَ اَشَدَّ مِنْ یَوْمِ اُحُدٍ قَالَ لَقَدْ لَقِیْتُ مِنْ قَوْمِکِ مَا لَقِیْتُ وَکَانَ اَشَدُّ مَا لَقِیْتُ مِنْھُمْ یَوْمَ الْعَقَبَۃِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِیْ عَلَی ابْنِ عَبْدِ یَا لِیْلَ بْنِ عَبْدِ کُلَالٍ فَلَمْ یُجِبْنِیْ اِلٰی مَا اَرَدْتُّ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَھْمُوْمٌ عَلٰی وَجْھِیْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا وَاَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِیْ

ٹھہرا ہے اس کو نماز ہی ثواب ملتا رہتا ہے اور فرشتے اس کے لئے یوں دعا کرتے ہیں یا اللہ اس کو بخش دے یا اللہ اس پر رحم کر جبتک وہ اپنی جگہ سے جہاں نماز پڑھنا چاہتا ہے اُٹھ کے نہیں یا اس کو حدث نہ ہو

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے اُنہوں نے صفوان بن یعلی سے اُنہوں نے اپنے باپ یعلی بن امیہ سے اُنھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ ممبر پر سورۂ زخرف کی) اس آیت کو یوں پڑھتے تھے ونادوا یا مالک سفیان نے کہا عبداللہ بن مسعود نے یوں پڑھا ہے ونادوا یا مال ۱؎

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو یونس نے اُنہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا ان سے حضرت عائشہ رض نے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا احد کے دن سے بھی (جس دن آپ زخمی ہوئے تھے۔ کوئی دن زیادہ سخت آپ پر گزرا ہے آپ نے فرمایا عائشہ رض میں نے تیری قوم (قریش) کی طرف سے جو جو تکلیفیں اُٹھائی ہیں میرا ہی دل جانتا ہے سب سے زیادہ سخت دن مجھ پر عقبہ کا دن گزرا ہے ۲؎ جس دن میں نے اپنے تئیں (کنانہ) ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا (جو طائف کا رئیس تھا اس نے میرا کہنا نہ مانا (اسلام نہ لایا) میں رنجیدہ منہ کے سامنے چلتا ہوا ۳؎ وہاں سے لوٹا ہوش ہی نہ تھا کدھر جا رہا ہوں) جب قرن ثعالب میں (جو ایک مقام کا نام ہے پہنچا تو ذرا ہوش آیا میں نے اوپر سر اٹھایا

۱؎ یہ مالک کی ترخیم ہے ترخیم کہتے ہیں اخیر کا حرف گرا دینے کو مالک دوزخ کے داروغہ کا نام ہے۔ وہ بھی ایک فرشتے ہیں تو باب کا مطلب یعنی فرشتوں کا ثبوت نکل آیا ۲؎ عقبہ ایک مقام کا نام ہے طائف کی طرف شوال سنہ ۱۰ھ میں ابو طالب کی وفات کے بعد آپ وہاں تشریف لے گئے تھے پہلے وہاں کے لوگوں نے آپ کو بلا بھیجا تھا۔ بعد اس کے آپکے مخالف ہو گئے آپ وہاں سے بعد رنج وغم لوٹے تو ان مردودوں نے پتھر مارے ایک پتھر آپ کی مبارک ایڑی پر لگا آپ زخمی ہو گئے ۱۲ منہ ۳؎ یعنے سید ھا جدھر میرا منہ تھا ادھر ہی چلتا ہوا رستہ کا بھی مجھ کو ہوش نہ تھا ۱۲ منہ

فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا
فِيْهَا جِبْرِيْلُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ
سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ
وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهُ
بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ
فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ
ذٰلِكَ فِيْمَا شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ
الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَلْ اَرْجُوْا اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ
مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا

۴۶۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ
حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَاَلْتُ
زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَكَانَ
قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ
مَا اَوْحٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ
رَاٰى جِبْرِيْلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ -

۴۶۶ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ
عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضـ لَقَدْ رَاٰى
مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ
رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ
السَّمَاءِ -

۴۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

دیکھا تو ابر کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ کئے ہوئے ہے اور اس میں جبرئیل موجود
ہیں انہوں نے مجھ کو پکار کر کہنے لگے اللہ نے وہ سن لیا جو تمہاری قوم نے
تم سے کہا تم کو جواب دیا اب اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے کو تمہارے
پاس بھیجا ہے تم جو چاہو اس سے کام لے سکتے ہو اتنے میں اس فرشتے
نے مجھ کو سلام کیا اور کہنے لگا محمدؐ اللہ نے مجھ کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم
جو کہو میں کر ڈالوں اگر کہو تو میں مکہ والوں پر مکہ کے دونوں طرف جو پہاڑ
ہیں[1] انکو ملا دوں (وہ سب چکنا چور ہو جائیں) آپ نے فرمایا (نہیں
ایسا مت کر مجھ کو امید ہے (اگر یہ لوگ راہ پر نہ آئے تو خیر) ان کی
اولاد میں سے اللہ ایسے لوگ پیدا کرے گا جو اکیلے اللہ کو پوجیں گے
اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے [2]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے کہا
ہم سے ابواسحاق شیبانی نے کہا میں نے زر بن حبیش سے پوچھا اللہ
تعالیٰ جو (سورہ نجم میں فرماتا ہے فکان قاب قوسین او ادنیٰ
فاوحیٰ الی عبدہ ما اوحیٰ اس سے مراد کیا ہے انہوں نے کہا ہم سے
عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیلؑ
کو (ان کی اصلی صورت میں) دیکھا تھا ان کے چھ سو پنکھ تھے۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے
اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ
بن مسعودؓ سے انہوں نے (سورہ نجم کی اس آیت کی تفسیر میں لقد رای
من آیات ربہ الکبریٰ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سبز بچھونا
دیکھا جو آسمان کے کناروں تک پھیلا ہوا تھا اس پر حضرت
جبرائیل بیٹھے تھے (یا ان کے پر تھے)۔

ہم سے محمد بن عبداللہ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن

---

[1] حدیث میں اخشبین ہے اخشبین وہ پہاڑ جو مکہ کے دونوں جانب ہیں یعنے ابو قبیس اور قعیقعان بعضوں نے کہا ثور اور دہموہ ۱۲ منہ

[2] سبحان اللہ ایسا شفیق پیغمبر کس امت کو ملا ہے انہوں نے اپ ستایا مگر آپ نے ان کی تباہی گوارا نہ کی ۱۲ منہ

إِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا الْقٰسِمُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ وَلٰكِنْ قَدْ رَأَى جِبْرَئِيْلَ فِيْ صُوْرَتِهِ وَخَلْقُهُ سَادٌّ مَا بَيْنَ الْأُفُقِ

عبد اللہ انصاری نے انہوں نے عبد اللہ بن عون سے کہا ہم کو قاسم بن محمدؒ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا جو کوئی یہ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا[1] اس نے بڑی (جھوٹ) بات کہی البتہ آپ نے جبرئیل ؑ کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا جنہوں نے آسمان کا کنارہ ڈھانپ لیا تھا۔

۴۶۸ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ الْأَشْوَعِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رض فَأَيْنَ قَوْلُهُ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِيْلُ كَانَ يَأْتِيْهِ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّهُ أَتَى هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ هِيَ صُوْرَتُهُ فَسَدَّ الْأُفُقَ۔

مجھ سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے زکریا بن ابی زائدہ نے انہوں نے سعید بن عمرو بن اشوع سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا (تم جو کہتے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پروردگار کو نہیں دیکھا) تو اس آیت سے کیا مراد ہے۔ دنا فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی انہوں نے کہا یہ تو جبرئیل ؑ کا (ان کی اصلی صورت میں) دیکھنا مراد ہے جبرئیل ایک مرد کی صورت میں آپ پر آیا کرتے اس بار (جس کا ذکر اس آیت میں ہے) اپنی اصلی صورت میں آئے تو آسمان کا کنارہ انہوں نے ڈھانک لیا

۴۶۹ - حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِيْ قَالَا الَّذِيْ يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَأَنَا جِبْرِيْلُ وَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے ابو رجاء نے انہوں نے سمرہ بن جندب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج رات کو خواب دیکھا جیسے دو شخص میرے پاس آئے اور کہنے لگے یہ جو آگ پھونک رہا ہے دوزخ کا داروغہ ہے اور میں جبرئیل ہوں یہ میکائیل ہیں[2]۔

۴۷۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلٰى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد صحبت کے لئے اپنی بی بی کو اپنے بچھونے پر بلائے وہ نہ آئے اور خاوند رات بھر اس پر غصے رہے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں ابو عوانہ کے

[1] اس مسئلہ میں اختلاف ہے مگر جمہور علماء کا قول ہے کہ آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث بہت لمبی ہے جو اوپر کتاب الجنائز میں گزر چکی ہے ۱۲

تَصْبِحُ تَابَعَهُ اَبُوْحَمْزَةَ وَابْنُ دَاؤُدَ وَاَبُوْ مُعٰوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ۔

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رض اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ فَتْرَةً فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ قِبَلَ السَّمَآءِ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَآءَنِيْ بِحِرَآءٍ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ حَتّٰى هَوَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ فَجِئْتُ اَهْلِيْ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ اِلٰى فَاهْجُرْ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَالرُّجْزُ الْاَوْثَانُ۔

۴۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ مُوْسٰى رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَاَنَّهُ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسٰى رَجُلًا مَّرْبُوْعًا مَّرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَى الْحُمْرَةِ

ساتھ اس حدیث کو شعبہ اور ابوحمزہ اور عبداللہ بن داؤد اور ابومعاویہ نے بھی اعمش سے روایت کیا [1]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو لیث نے خبر دی کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا میں نے ابوسلمہ سے سُنا کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سُنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے (پہلے غار حرا میں جو جبریلؑ مجھ کو دکھائی دیئے تھے) اس کے بعد (تین برس تک) وحی آنا موقوف رہا ایک بار (ایسا ہوا میں رستے میں) جا رہا تھا میں نے آسمان سے ایک آواز سُنی آنکھ اُٹھا کر جو دیکھتا ہوں تو وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان زمین کے بیچ میں (معلق) ایک کرسی پر بیٹھا ہے میں یہ دیکھ کر ڈر گیا ایسا ڈرا کہ زمین پر گر گیا (جب ہوش آیا) تو اپنے گھر میں آن کر میں نے گھر والوں سے کہا مجھے کچھ اڑھا دو مجھے کچھ اڑھا دو اس وقت یہ آیتیں (سورۂ مدثر کی) اتریں یا ایہا المدثر سے فاہجر تک ابوسلمہ نے کہا رجز سے اس صورت میں بت مراد ہیں

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے کہا ہم سے تمہارے پیغمبر صاحب کے چچا زاد بھائی یعنے عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوا میں نے موسیٰ کو دیکھا وہ ایک گندم گوں گھونگریالے بال والے آدمی ہیں۔ جیسے شنوءہ (قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں اور عیسیٰ کو بھی دیکھا وہ میانہ قامت میانہ بدن سُرخ سفید سے

[1] شعبہ کی روایت: کو خود مؤلف نے نکاح میں وصل کی اور ابوحمزہ کی روایت موصولاً نہیں ملی اور ابن داؤد کی روایت مسدد نے اپنی بڑی مسند میں وصل کی اور ابومعاویہ کی روایت امام مسلم اور نسائی نے وصل کی ۱۲ منہ۔

سَبِطَ الرَّأْسِ وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِيْ آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللّٰهُ إِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهِ قَالَ أَنَسٌ وَّأَبُوْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْرُسُ الْمَلٰٓئِكَةُ الْمَدِيْنَةَ مِنَ الدَّجَّالِ۔

بال والے آدمی ہیں اور میں نے اس فرشتے کو بھی دیکھا جو دوزخ کا داروغہ ہے اور دجال کو بھی دیکھا یہ سب نشانیاں (اپنی قدرت کی) اللہ نے مجھ کو دکھلائیں (سورہ سجدہ) میں جو ہے تو اس سے ملنے میں شک نہ کر یعنے موسیٰ سے ملنے میں انس اور ابو بکرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کی ہے کہ مدینہ کی حفاظت جب دجال نکلے گا فرشتے کریں گے [۱]

بَابُ ۲۹ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَنَّهَا مَخْلُوْقَةٌ۔

باب بہشت کا بیان اور یہ بیان کہ بہشت پیدا ہو چکی ہے [۲]

قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ مُطَهَّرَةٌ مِّنَ الْحَيْضِ وَالْبَوْلِ وَالْبُزَاقِ كُلَّمَا رُزِقُوْا أُتُوْا بِشَيْءٍ ثُمَّ أُتُوْا بِآخَرَ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ أُتِيْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوْا بِهِ مُتَشَابِهًا يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا وَيَخْتَلِفُ فِي الطَّعَامِ قُطُوْفُهَا يَقْطِفُوْنَ كَيْفَ شَاءُوْا دَانِيَةٌ قَرِيْبَةٌ الْأَرَائِكُ السُّرُرُ وَقَالَ الْحَسَنُ النَّضْرَةُ فِي الْوُجُوْهِ وَالسُّرُوْرُ فِي الْقَلْبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَلْسَبِيْلًا حَدِيْدَةُ الْجِرْيَةِ غَوْلٌ وَجَعُ الْبَطْنِ يُنْزَفُوْنَ لَا تَذْهَبُ عُقُوْلُهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ دِهَاقًا مُمْتَلِئًا كَوَاعِبَ نَوَاهِدَ الرَّحِيْقُ

ابو العالیہ نے کہا [۳] (سورۂ بقرہ میں) جو ازواج مطہرۃ آیا ہے۔ اس کا معنے یہ ہے کہ بہشت کی حوریں حیض اور پیشاب اور تھوک (سب گندگیوں سے) پاک صاف ہونگی اور یہ جو آیا ہے کلما رزقوا منہا من ثمرۃ رزقاً اخیر تک اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ان کے پاس ایک میوہ آئیگا پھر دوسرا میوہ تو کہیں گے یہ تو وہی میوہ ہے جو ہم کو پہلے مل چکا تھا متشابہا کا معنے صورت اور رنگ میں ملے جلے لیکن مزے میں جدا جدا (سورہ حاقہ میں) جو قطوفہا دانیہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بہشت کے میوے ایسے نزدیک لگے ہوں گے کہ بہشتی لوگ کھڑے بیٹھے جس طرح چاہیں گے ان کو توڑ لیں گے دانیہ کا معنے نزدیک ارائک تخت [۴] امام حسن بصری نے کہا [۵] نضرۃ منہ کی تازگی کو اور سرور دل کی خوشی کو کہتے اور مجاہد نے کہا سلسبیلا کے معنے تیز بہنے والی غول کا معنے پیٹ کا درد [۶] ینزفون کا معنے [۷] ان کی عقل میں فتور نہیں آئیگا (جیسے دنیا کی شراب سے آتا ہے۔) اور ابن عباس [۸] (سورہ نبا) میں جو دھاقا

---

[۱] ان دونوں روایتوں کو خود امام بخاری نے کتاب الحج اور کتاب الفتن میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [۲] اسی طرح دوزخ دونوں موجود ہیں اہل سنت کا یہی قول ہے بعضے معتزلہ نے اسکا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ بہشت قیامت کے دن پیدا ہوگی ۱۲ منہ [۳] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [۴] یہ عبد بن حمید نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ [۵] یہ عبد بن حمید نے نکالا ۱۲ منہ [۶] جو دنیا کے شراب سے پیدا ہوتا ہے امام حسن بصری کے قول کو عبد بن حمید نے اور مجاہد کے قول کو سعد بن منصور اور عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [۷] یہ آیت سورہ والصافات میں ہے، لا فیہا غول ولا ہم عنہا ینزفون اسکو عبد بن حمید نے مجاہد سے روایت کیا ۱۲ منہ [۸] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [۹] اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نقل کیا ۱۲

اَلْخَمْرُ اَلتَّسْنِيْمُ يَعْلُوْ شَرَابَ اَهْلِ الْجَنَّةِ خِتَامُهُ طِيْنُهُ مِسْكٌ نَضَّاخَتَانِ فَيَّاضَتَانِ يُقَالُ مَوْضُوْنَةٌ مَنْسُوْجَةٌ مِنْهُ وَضِيْنُ النَّاقَةِ وَالْكُوْبُ مَالَا اُذُنَ لَهُ وَلَا عُرْوَةَ وَالْاَبَارِيْقُ ذَوَاتُ الْاٰذَانِ وَالْعُرَا عُرُبًا مُثَقَّلَةً وَاحِدُهَا عَرُوْبٌ مِثْلُ صَبُوْرٍ وَصُبُرٍ يُسَمِّيْهَا اَهْلُ مَكَّةَ الْعَرِبَةَ وَاَهْلُ الْمَدِيْنَةِ الْغَنِجَةَ وَاَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكِلَةَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَوْحٌ جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ وَالرَّيْحَانُ الرِّزْقُ وَالْمَنْضُوْدُ الْمَوْزُ وَالْمَخْضُوْدُ الْمُوْقَرُ حَمْلًا وَيُقَالُ اَيْضًا لَا شَوْكَ لَهُ وَالْعُرُبُ الْمُحَبَّبَاتُ اِلٰى اَزْوَاجِهِنَّ وَيُقَالُ مَسْكُوْبٌ جَارٍ وَفُرُشٌ مَرْفُوْعَةٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ لَغْوًا بَاطِلًا تَاْثِيْمًا

کا لفظ ہے اس کا معنے لبالب (بھرا ہوا) کواعب کا معنے پستانیں اٹھی ہوئیں رحیق بہشت کی شراب[۱] تسنیم وہ عرق جو بہشتیوں کی شراب کے اوپر ڈالا جائیگا[۲] بہشتی اس کو پئیں گے ختام کا معنے مہر کی مٹی[۳] (شیشوں پر اس کی مہر لگی ہوگی نضاختان[۴] کا معنے وہ جوش مارتے ہوئے چشمے موضونہ[۵] کا معنے جڑاؤ بنا ہوا اسی سے وضین الناقہ[۶] ہے یعنی اونٹنی کی جھول (وہ بھی بنی ہوئی ہوتی ہے کوب[۷] کا معنے جس کی جمع اکواب ہے (جو سورۂ واقعہ میں ہے) کوزہ جس میں کان ہو نہ کنڈہ اور اباریق ابریق کی جمع[۸] وہ کوزہ جو کان اور کنڈہ رکھتا ہوا عربا بضمہ را جمع ہے عروب کی جیسے صبور کی جمع صُبُر[۹] مکہ والے عروب کو عربہ کہتے ہیں اور مدینہ والے غنجہ اور عراق والے شکلہ (یعنے وہ عورت جو اپنے خاوند کی عاشق ہو) اور مجاہد نے کہا[۱۰] روح کا معنے (جو سورۂ واقعہ میں ہے) بہشت اور فراخی رزق ریحان کا معنے جو اسی سورت میں ہے رزق[۱۱] منضود کا معنے (جو اسی سورت میں ہے)[۱۲] موز کیلا مخضود کا معنی (جو اسی سورت میں ہے) میوے کے بوجھ سے جھکا ہوا بعضے کہتے ہیں مخضود وہ بیر جس میں کانٹا نہ ہو عرب[۱۳] (اور جو سورہ واقعہ میں ہے) اس کا معنے وہ عورتیں جو اپنے خاوندوں کی محبوبہ ہوں[۱۴] مسکوب کا معنے (جو اسی سورت میں ہے) بہتا پانی وفرش مرفوعہ (جو اسی سورت میں ہے) اس کا معنے بچھونے اونچے یعنی اوپر تلے بچھے ہوئے[۱۵] لغو[۱۶] جو اسی سورت میں ہے۔

[۱] یہ لفظ سورہ مطففین میں ہے اس کو ابن جریر نے ابن عباس سے نقل کیا ۱۲ منہ [۲] یہ لفظ بھی سورہ مطففین میں ہے اس کو عبد بن حمید نے ابن عباس سے نقل کیا ۱۲ منہ [۳] یہ بھی سورہ مطففین میں ہے، یہ ابن ابی حاتم نے مجاہد سے نقل کیا اور ابو درداءؓ سے یوں نقل کیا کہ ختام سے مراد یہاں وہ شراب ہے جو بہشتیوں کو اخیر میں دیا جائیگا چاندی کی طرح سفید ہوگا اور سعید بن جبیر سے مروی ہے ختامہ کا معنے اس کا آخری مزہ ۱۲ منہ [۴] یہ سورہ رحمٰن میں ہے اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] یہ لفظ سورۂ واقعہ میں ہے علی سرر موضونۃ متکئین علیھا متقابلین اس کو ابن ابی حاتم نے ضحاک سے نکالا ۱۲ منہ [۶] یہ عبد بن حمید نے قتادہ سے نکالا ۱۲ منہ [۷] یہ فراء نحوی سے منقول ہے اباریق کا لفظ سورہ واقعہ میں آیا ہے ۱۲ منہ [۸] یہ بھی سورۂ واقعہ میں ہے اس کو ابن ابی حاتم نے عکرمہ اور بریدہ سے نکالا ۱۲ منہ [۹] اس کو فریابی بیہقی نے شعب الایمان میں نکالا ۱۲ منہ [۱۰] یہ بیہقی اور فریابی نے مجاہد سے نکالا ۱۲ منہ [۱۱] یہ بیہقی اور فریابی نے مجاہد سے نکالا ۱۲ منہ [۱۲] یہ بھی فریابی اور بیہقی نے مجاہد سے نکالا ۱۲ منہ [۱۳] یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ [۱۴] یہ فریابی نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲ منہ [۱۵] اس کو فریابی نے مجاہد سے نکالا کہتے ہیں یہ بچھونے اتنے اونچے ہوں گے بعضوں کی بلندی پانسو برس کی راہ ہوگی۔ ۱۲ منہ

كَذِبًا أَفْنَانٌ أَغْصَانٌ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ مَا يُجْتَنَى قَرِيبٌ مُدْهَامَّتَانِ سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ۔

اس کا معنے بچھونے اونچے یعنے اوپر تلے بچھے ہوئے لغو[۱] جو اسی سورت میں ہے) اس کا معنے غلط جھوٹ[۲] تاثیما جو اسی سورت میں ہے) اس کا معنے جھوٹ[۳] افنان (جو سورہ رحمان میں ہے اس کا معنے شاخیں[۴] ڈالیاں ٹہنیاں[۵] وجنا الجنتین دان یعنے بہت تازگی اور شادابی کی وجہ سے کالے ہو رہے ہوں گے۔

۴۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں جب کوئی مرجاتا ہے تو صبح اور شام (ہر روز) اس کو (دو وقت) اس کا ٹھکانا (جہاں وہ آخرت میں رہیگا) دکھلایا جاتا ہے اگر بہشتی ہے تو بہشت میں اگر دوزخی ہے تو دوزخ میں۔

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے سلم بن زریر نے کہا ہم سے ابو رجاء نے انہوں نے عمران بن حصینؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں نے بہشت کو جھانک کر دیکھا جو دنیا میں محتاج رہتے تھے) لوگوں کو وہاں زیادہ پایا اور دوزخ کو جھانک کر دیکھا تو وہاں عورتیں بہت پائیں۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے عقیل نے انھوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ نے فرمایا میں سو رہا تھا میں نے اپنے تئیں بہشت میں دیکھا ایک عورت محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے لوگوں نے کہا عمر بن خطاب کا مجھے ان کی غیرت کا خیال آیا میں پیٹھ موڑ کر چلا آیا یہ سنکر حضرت عمرؓ رو دیئے کہنے لگے یارسول اللہ

[۱] اس کو بھی فریابی نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] اس کو طبری نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] اس کو طبری نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲ منہ
[۴] اس کو طبری نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] یہ فریابی نے مجاہد سے وصل کیا امام بخاری نے اس باب میں ان اکثر الفاظ کے معنے بیان کر دیئے جو بہشت کی تعریف میں قرآن میں آئے ۱۲ منہ

الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ

یا میں آپ پر غیرت کروں گا[1]

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِمْرَانَ الْجَوْنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ ثَلٰثُونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا لِلْمُؤْمِنِ أَهْلٌ لَا يَرَاهُمُ الْآخَرُونَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ وَالْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ سِتُّونَ مِيلًا

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا میں نے ابوعمران جونی سے سنا وہ ابوبکر بن عبداللہ بن قیس اشعری سے روایت کرتے تھے وہ اپنے باپ سے (یعنی ابوموسیٰ اشعری سے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بہشت کا) خیمہ کیا ہے ایک موتی ہے خولدار جس کی بلندی اوپر کو تیس میل تک ہے اس کے ہر کونے میں مسلمان کی ایسی بی بیاں ملیں گی جن کو ان کے سوا کوئی نہ دیکھ سکے گا۔[2] اس حدیث کو عبدالصمد اور حارث بن عبید نے بھی ابوعمران جونی سے روایت کیا ہے اس میں تیس میل کی جگہ ساٹھ میل مذکور ہے[3]

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے (بہشت میں) وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں[4] جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں کسی کان نے نہیں سنیں کسی آدمی کے خیال میں نہیں گذریں اگر تم چاہو تو (سورۂ سجدہ کی) یہ آیت پڑھو کوئی نہیں جانتا جو آنکھوں کی ٹھنڈک بہشتیوں کے لئے چھپا کر رکھی گئی ہے۔

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا (آدمیوں کا) گروہ بہشت میں جائیگا انکی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہو گی ان لوگوں کو نہ تھوک آئے گا نہ رینٹ نہ پاخانہ پھریں گے۔

---

[1] معلوم ہوا کہ بہشت موجود ہے پیدا ہو چکی ہے وہاں ہر ایک بہشتی کے مکانات اور سامان وغیرہ سب تیار ہیں حضرت عمرؓ کا قطعاً بہشتی ہونا اس حدیث سے اور بہت سی حدیثوں سے ثابت ہے حضرت عمرؓ خوشی کے مارے رو دیئے اور یہ جو کہا کیا میں آپ پر غیرت کرونگا اس کا مطلب یہ کہ آپ تو میرے بزرگ اور میرے مربی میری بی بیاں سب آپکی لونڈیاں ہیں غیرت تو برابر والے سے ہوتی ہے نہ مالک اور مربی سے ۱۲ منہ [2] کیونکہ اس ڈیرے کے اندر دوسرے نہیں جائیں گے اور جائیں بھی تو ڈیرہ کی وسعت کے سبب سے یہ عورتیں نظر نہ پڑیں گی ۱۲ منہ [3] عبدالصمد کی روایت خود مؤلف نے تفسیر سورہ رحمٰن میں وصل کی اور حارث بن عبید کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کہ بہشت موجود ہے اور تیار ہے ۱۲ منہ

يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ آنِيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ
أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ الْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمُ
الْأَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ
مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ
اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ
وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ
الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ عَلَى إِثْرِهِمْ
كَأَشَدِّ كَوْكَبٍ إِضَاءَةً قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ
رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ
لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ
مِنْهُمَا يُرَى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ لَحْمِهَا
مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا لَا
يَسْقَمُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبْصُقُونَ
آنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَأَمْشَاطُهُمُ
الذَّهَبُ وَقُودُ مَجَامِرِهِمُ الْأَلُوَّةُ قَالَ
أَبُو الْيَمَانِ يَعْنِي الْعُودَ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْإِبْكَارُ أَوَّلُ الْفَجْرِ وَالْعَشِيُّ

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ
حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ

ان کے برتن سونے (چاندی) کے ہوں گے کنگھیاں بھی سونے چاندی کی[1]
اور انگیٹھیوں میں سے عود کی خوشبو نکل رہی تھی[2] پسینے میں سے مشک
کی خوشبو چھوٹے گی اور ہر بہشتی پاس دو بی بیاں ایسی نازک اور خوبصورت
ہوں گی جن کی ... پنڈلی کا گودا (مغز) گوشت میں سے دکھلائی دے گا بہشتی
لوگوں میں اختلاف ہوگا نہ دلوں میں بغض سب ایک دل ہوں گے
صبح شام اللہ کی تسبیح کہیں گے۔ (بطور لذت کے نہ عبادت کے)

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے
ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا (آدمیوں کا) گروہ جو بہشت میں جائیگا
ان کی صورت چودھویں رات کی چاند کی طرح چمکتی ہوگی ان کے بعد
جو لوگ جائیں گے وہ بہت چمکتے ستارے کی طرح ہوں گے ان کے
دل ایک ہی آدمی کے دل کی وضع پر ہوں گے کوئی اختلاف نہ ہوگا
نہ بغض ہر ایک کو دو دو بی بیاں ملیں گی ایسی جن کی پنڈلی کا مغز
گوشت کے پرے سے دکھائی دے گا ایسی حسین (اور لطیف)
ہوں گی صبح شام اللہ کی تسبیح کرتی رہیں گی نہ بیمار ہوں گے نہ رینٹ
نکالیں گے نہ تھوکیں گے ان کے برتن سونے چاندی کے ہوں گے
کنگھیاں بھی سونے کی ان کی انگیٹھیوں میں الوہ روشن رہیگا۔
ابوالیمان نے کہا الوہ عود کو کہتے ہیں انکا پسینہ مشک کی خوشبو دیگا
مجاہد نے کہا قرآن شریف میں جو آیا ہے بالعشی والابکار (سورۃ
بقرہ میں) تو ابکار کہتے ہیں صبح سویرے کو اور عشی کہتے ہیں سورج
ڈھلے سے غروب تک کے وقت کو۔

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان
نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے

---

[1] کنگھیاں اس لئے نہیں کریں گے کہ بالوں میں میل کچیل جمع ہوگا کیونکہ بہشت میں میل کچیل نہیں بلکہ محض لذت کے لئے ۱۲ منہ
[2] بے آگ کے عود میں سے خوشبو کا دھواں نکلیگا کیونکہ بہشت میں آگ نہ ہوگی بعضوں نے کہا بہشت میں آگ ہوگی مگر ایسی آگ جس سے ایذا نہ ہوگی بلکہ

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ اٰخِرُهُمْ وُجُوهُهُمْ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار آدمی یا سات لاکھ آدمی (بہشت میں) اس طرح داخل ہوں گے کہ سب ایک ساتھ (آگے پیچھے نہ ہوں گے) ان کے منہ چودھویں رات کے چاند کی طرح (چمکتے) ہوں گے۔

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رض قَالَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے یونس بن محمد نے کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انسؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک باریک ریشمی چغہ تحفہ بھیجا گیا (جس کو دومہ کے رئیس نے گزرانا تھا) اور آپ تو ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرماتے تھے لوگوں نے اس جبغہ کی عمدگی اور بناوٹ دیکھ کر تعجب کیا آپ نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے سعد بن معاذ کی تولیں (جو بہشت میں ان کو دی گئی ہیں) اس سے عمدہ ہیں

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ مِنْ حَرِيرٍ فَجَعَلُوا يَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهِ وَلِينِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَفْضَلُ مِنْ هٰذَا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے ابواسحاق نے بیان کیا کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک ریشمی کپڑا لایا گیا لوگ اس کی عمدگی اور نرمی سے تعجب کرنے لگے آپ نے فرمایا اس کو دیکھ کر کیا تعجب کرتے ہو) سعد بن معاذ کی بہشت میں تولیں اس سے عمدہ ہیں۔

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابوحازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت میں ایک کوڑا رکھنے کے برابر جگہ ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے افضل ہے۔

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

ہم سے روح بن عبدالمومن نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم انس بن مالک نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا۔

انس بن مالک نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں اگر سوار چلتا رہے تو سو برس تک چلا کرے سایہ ختم نہ ہو (یہ درخت طوبیٰ ہے)۔

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَاقْرَؤُا إِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَمْدُودٍ وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے انہوں نے عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوار اگر چلے تو سو برس تک چلتا رہے۔ تو (سورہ واقعہ کی) یہ آیت پڑھو وظلّ ممدود اور کمان برابر جگہ بہشت میں ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج نکلتا ہے یا ڈوبتا ہے۔

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ عَلَى آثَارِهِمْ كَأَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا تَبَاغُضَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَحَاسُدَ لِكُلِّ امْرِئٍ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِنَّ مِنْ وَرَاءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ۔

ہم سے ابراھیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے کہا ہم سے میرے باپ نے اُنھوں نے ہلال بن ہلال عامری سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا پہلا (آدمیوں کا) گروہ جو بہشت میں جائیگا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا جو لوگ ان کے پیچھے ہی جائیں گے وہ آسمان کے خوب چمکتے ستارے کی طرح ہوں گے ان کے دل ایک آدمی کی طرح ہوں گے نہ بغض ہوگا نہ حسد ہر آدمی کو دو بڑی آنکھ والی حوریں ایسی ملیں گی۔ جن کی پنڈلی کا مغز ہڈی اور گوشت کے پرے دکھائی دے گا۔

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہ عدی بن ثابت نے مجھ کو خبر دی کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سُنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب ابراہیم آپ کے صاحبزادے گزر گئے بہشت میں ان کو ایک (انا ملی ہے) جو ان کو دودھ پلاتی ہے۔

۲۸۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے مالک بن انسؓ نے بیان کیا انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشتی لوگ اپنے سے بلند کمرے والوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسے چمکتے ستارے کو جو صبح کے وقت رہ گیا ہو آسمان کے کنارے پورب یا پچھم میں دیکھتے ہیں کیونکہ ان میں ایک دوسرے سے افضل ہو گا[1] لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو پیغمبروں کے مقام ہوں گے اور کوئی ایسے (بلند) مقاموں میں کہاں پہنچ سکے گا آپ نے فرمایا پیغمبر بھی ہوں اور قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ لوگ بھی ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور پیغمبروں کو سچا سمجھا۔[2]

بَابُ ۲۹۲ صِفَةِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ.

فِيْهِ عُبَادَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب بہشت کے دروازوں کا بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی چیز کا ایک جوڑا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے وہ بہشت کے دروازے سے بلایا جائیگا

اس باب میں عبادہ بن صامتؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے[3]

۲۸۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن مطرف نے کہا مجھ سے ابوحازم نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں ایک دروازے کا نام ریان ہے اس میں وہی جائیں گے جو

---

[1] تو جس کا درجہ زیادہ ہے وہ کم درجہ والے سے اتنے دور اوپر دکھائی دیگا جیسے روشن ستارہ صبح کے وقت دکھائی دیتا ہے صبح کے قریب ایسا ستارہ خوب چمکتا ہے۔ ۱۲ منہ [2] یہ لوگ اپنے پیغمبروں کے طفیل میں ایسے بلند مقاموں میں پہنچیں گے ہمارے پیر مرشد حضرت شیخ احمد مجدد پر بعضے لوگوں نے طعن کیا ہے کہ انہوں نے اپنے مقام ایسے بیان کیے ہیں جو پیغمبروں سے بھی اعلیٰ معلوم ہیں اس کا جواب اس حدیث سے نکل آتا ہے۔ کیونکہ اولیاء اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص اور اولش خوار ہیں اور خادم اپنے مخدوم کی طبعیت اور طفیل میں کبھی ایسے بلند مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ جو اس سے بڑے درجے والوں کو نہیں ملتا مثلاً بادشاہی حجام یا چرن بردار نہلانے والا پاؤں دبانے والا بادشاہ کے ایسے قریب پہنچ جاتا ہے۔ کہ وہاں وزیر اور امیر جو اس سے نہائت عالی درجہ رکھتے ہیں نہیں پہنچنے پاتے ہیں ۱۲ منہ [3] اس حدیث کو خود امام بخاری نے باب الصیام میں وصل کیا ہے۔ ۱۲ منہ

لَا يَدْخُلُهٗ إِلَّا الصَّائِمُوْنَ۔

بَابٌ ۲۹۳ صِفَةِ النَّارِ وَأَنَّهَا مَخْلُوْقَةٌ

غَسَّاقًا يُقَالُ غَسَقَتْ عَيْنُهٗ وَيَغْسِقُ الْجُرْحُ وَكَأَنَّ الْغَسَاقَ وَالْغَسِيْقَ وَاحِدٌ۔ غِسْلِيْنٌ كُلُّ شَيْءٍ غَسَلْتَهٗ فَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ فَهُوَ غِسْلِيْنٌ فِعْلِيْنٌ مِنَ الْغَسْلِ مِنَ الْجُرْحِ وَالدَّبَرِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ حَصَبُ جَهَنَّمَ حَطَبٌ بِالْحَبَشِيَّةِ وَقَالَ غَيْرُهٗ حَاصِبًا الرِّيْحُ الْعَاصِفُ وَالْحَاصِبُ مَا تَرْمِيْ بِهِ الرِّيْحُ وَمِنْهُ حَصَبُ جَهَنَّمَ يُرْمٰى بِهٖ فِيْ جَهَنَّمَ هُمْ حَصَبُهَا وَيُقَالُ حَصَبَ فِي الْأَرْضِ ذَهَبَ وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِنْ حَصْبَاءِ الْحِجَارَةِ صَدِيْدٌ قَيْحٌ وَدَمٌ خَبَتْ طَفِئَتْ تُوْرُوْنَ تَسْتَخْرِجُوْنَ أَوْرَيْتُ أَوْقَدْتُ لِلْمُقْوِيْنَ لِلْمُسَافِرِيْنَ وَالْقِيُّ الْقَفْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صِرَاطُ الْجَحِيْمِ سَوَاءُ الْجَحِيْمِ وَوَسَطُ الْجَحِيْمِ لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيُسَاطُ بِالْحَمِيْمِ زَفِيْرٌ وَشَهِيْقٌ صَوْتٌ شَدِيْدٌ وَصَوْتٌ ضَعِيْفٌ وِرْدًا عِطَاشًا غَيًّا

روزہ رکھتے ہیں۔

باب دوزخ کا بیان اور یہ بیان کہ دوزخ بن چکی ہے موجود ہے

(سورہ نبا میں جو غسّاقا ہے اس کا معنے پیپ لہو[1] عرب لوگ کہتے ہیں غسقت عینہ اسکی آنکھ بہہ رہی ہے یغسق الجرح زخم بہہ رہا ہے غساق اور غسیق دونوں کے ایک ہی معنی ہیں غسلین[2] کا لفظ (جو سورۂ حاقہ میں ہے) اس کا معنے دھوون یعنی کسی چیز کے دھونے میں جیسے زخم آدمی کا ہو یا اونٹ کا جو نکلے فعلین کے وزن پر غسل سے مشتق ہے عکرمہ نے کہا حصب کا جو سورۂ انبیاء میں ہے معنے یعنی ایندھن[3] یہ حبشی لفظ ہے دوسروں نے کہا[4] حاصبا کا معنے (جو سورہ بنی اسرائیل میں ہے) تند ہوا (آندھی) اور حاصب اس کو بھی کہتے ہیں جو ہوا اڑا کر لائے اسی سے نکلا ہے حصب جہنم (سورۂ انبیاء میں) یعنی جہنم میں جھونکے جائیں گے وہ اس کے جھونکن ہوں گے عرب لوگ کہتے ہیں حصب فی الارض یعنی زمین میں چلا گیا حصب حصباء سے نکلا ہے یعنی پتھر یلی کنکریاں صدید کا لفظ (جو سورۂ ابراہیم میں ہے) اس کے معنے پیپ اور لہو[5] خبت کا لفظ (جو سورہ بنی اسرائیل میں ہے) اس کا معنے بجھ جائیگی تورون کا لفظ (جو سورۂ واقعہ میں ہے) اس کا معنے نکالتے ہو کہتے ہیں اوریت یعنی میں نے سلگائی[6] مقوین کا لفظ اسی سورت میں ہے، یعنی مسافر[7] یہ قی سے نکلا ہے قی کہتے ہیں اجاڑ زمین کو اور ابن عباسؓ نے سواء الجحیم[8] کی تفسیر میں کہا (جو سورۂ صافات میں ہے) جہنم کے بیچا بیچ لشوبا من حمیم (جو اسی سورت میں ہے۔ اس کا معنے یہ ہے کہ دوزخیوں کے کھانے میں گرم کھولتا ہوا پانی ملایا جائے گا[9]

---

[1] جو دوزخیوں کے بدن سے بہے گا یہ طبری نے قتادہ اور ابراہیم اور عطیہ بن سعد سے نکالا امام بخاری نے ان اکثر الفاظ کی تفسیر بیان کر دی جو دوزخ کے متعلق قرآن شریف میں آئے ۱۲ منہ [2] طبری نے ابن عباس سے نکالا غسلین دوزخیوں کی پیپ ۱۲ منہ [3] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] یعنی ابو عبیدہ نے ۱۲ منہ [5] یہ ابو عبیدہ کا قول ہے۔ ۱۲ منہ [6] یہ ابو عبیدہ کا قول ہے ۱۲ [7] اس کو طبری نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ [8] یہ طبری نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ [9] یہ طبری نے سدی سے نکالا ۱۲ منہ [10] یہ طبری اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ

خُسْرَانًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُسْجَرُوْنَ تُوْقَدُ بِهِمُ النَّارُ وَنُحَاسٌ الصُّفْرُ يُصَبُّ عَلٰى رُؤُوْسِهِمْ يُقَالُ ذُوْقُوْا بَاشِرُوْا وَجَرِّبُوْا وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ مَارِجٌ خَالِصٌ مِّنَ النَّارِ مَرَجَ الْاَمِيْرُ رَعِيَّتَهٗ اِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُوْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مَرِيْجٍ مُلْتَبِسٍ مَرَجَ اَمْرُ النَّاسِ اخْتَلَطَ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا۔

زَفِيْرٌ شَهِيْقٌ (جو سورہ ہود میں ہے) یعنی آواز سے رونا اور آہستہ رونا وِرْدًا (جو سورہ مریم میں ہے) یعنی پیاسے غَيًّا (جو اسی میں ہے) یعنی ٹوٹا نقصان اور مجاہد نے کہا یُسْجَرُوْنَ جو سورہ مومن میں ہے یعنی آگ کا ایندھن بنیں گے نُحَاسٌ (جو سورۂ رحمان میں ہے) اس کا معنے تانبا جو پگھلا کر ان کے سروں پر ڈال جائیگا ذُوْقُوْا (جو کئی سورتوں میں ہے) اس کا معنے یہ ہے کہ عذاب کو دیکھو آزماؤ منہ سے چکھنا مراد نہیں ہے مَارِجٍ (جو سورہ رحمن میں ہے یعنی خالص آگ عرب لوگ کہتے ہیں مرج الامیر رعیتہ یعنی بادشاہ اپنی رعیّت کو چھوڑ بیٹھا وہ ایک دوسرے پر ظلم کر رہے ہیں مَرِیْجٍ (جو سورۂ قٓ میں ہے) یعنی ملا ہوا مشتبہ کہتے ہیں مرج امر الناس اختلط یعنی لوگوں کا معاملہ سب خلط ملط ہوگیا مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ جو سورۂ رحمٰن میں ہے امرجت دابتک نکلا یعنی تو نے اپنا جانور چھوڑ دیا۔

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّهَاجِرٍ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَّقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ اَبْرِدْ ثُمَّ قَالَ اَبْرِدْ ثُمَّ قَالَ اَبْرِدْ حَتّٰى فَاءَ الْفَيْءُ يَعْنِيْ لِلتُّلُوْلِ ثُمَّ قَالَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مہاجر ابو الحسن سے انہوں نے کہا میں نے زید بن وہب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوذرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپ نے (بلال سے) فرمایا ذرا ٹھنڈا ہونے دے یہانتک کہ سایہ ٹیلوں سے ڈہل پڑا پھر فرمایا نماز ٹھنڈے وقت پڑھو کیونکہ گرمی کی شدّت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ذکوان سے انہوں نے ابو سعیدؓ

لے یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ ۲ے یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ ۳ے اس کو عبد بن حمید نے نکالا ۱۲ منہ ۴ے یہ عبد بن حمید نے مجاہد سے نکالا ۱۲ منہ ۵ے یہ امام بخاری کی خالص رائے ہے آیت میں ذوق کے معنی چکھنے ہی کے ہیں چکھنا دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک تو ظاہری یعنے زبان سے چکھنا دوسرے باطنی جو بمعنی علم اور ادراک اور تجربہ کے ہوتا ہے ابن ابی حاتم نے ابو برزہ سے اور طبری نے عبداللہ بن عمرو سے نکالا دوزخیوں پر اس آیت سے زیادہ کوئی سخت نہیں اتری (جو سورۂ بناء میں ہے۔ فذوقوا فلن نزیدکم الا عذابا ۱۲ منہ ۶ے یہ طبری نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ ۷ے یہ سعید اور مجاہد کا قول ہے اس کو طبری نے نکالا ۱۲ منہ ۸ے یہ ابو عبیدہ سے منقول ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا بحرین اس آیت میں زمین اور آسمان کے دریا مراد ہیں ہر ہر سال ملا کرتے ہیں قتادہ اور حسن نے کہا فارس اور روم کے سمندر ۱۲ منہ ۔

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ٹھنڈے وقت پڑھو کیونکہ گرمی کی سختی دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ اَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ فِي الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ نے اپنے پروردگار سے شکوہ کیا کہنے لگی اب تو میرا یہ حال ہے (گرمی کی شدت سے) میں خود اپنے تئیں کھا رہی ہوں اس وقت اس کو (سال بھر میں) دو بار سانس لینے کی پروردگار نے اجازت دی ایک سانس (اندر کو) جاڑے میں اور ایک سانس (باہر کو) گرمی میں تم جو گرمی میں سخت حرارت دیکھتے ہو اور جاڑے میں سخت سردی اس کا بھی یہی سبب ہے۔

۴۹۳۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَامِرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ كُنْتُ اُجَالِسُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَكَّةَ فَاَخَذَتْنِي الْحُمّٰى فَقَالَ اَبْرِدْهَا عَنْكَ بِمَاءِ زَمْزَمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ اَوْ قَالَ بِمَاءِ زَمْزَمَ شَكَّ هَمَّامٌ

مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعامر (عبدالملک عقدی) نے کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے ابوجمرہ نصر بن عمران ضبعی سے انہوں نے کہا میں ابن عباس پاس مکہ میں بیٹھا کرتا تھا مجھے بخار آ گیا تو اُنھوں نے کہا زمزم کے پانی سے بخار کو ٹھنڈا کر (یعنی اس سے نہا) کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ سے آتا ہے (یعنی صفراوی بخار) تو اس کو پانی سے ٹھنڈا کر دیا یوں فرمایا زمزم کے پانی سے یہ شک ہمام راوی کو ہوئی۔

۴۹۴۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرِدُوْهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ۔

مجھ سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے اُنھوں نے اپنے والد (سعید بن مسروق ثوری) سے اُنھوں نے عبایہ بن رفاعہ سے کہا مجھ کو رافع بن خدیج نے خبر دی کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے بخار دوزخ کے جوش مارنے سے آتا ہے تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۴۹۵ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ سے آتا ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۴۹۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بخار دوزخ کی بھانپ سے (آتا) ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۴۹۷ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری (دنیا کی) آگ دوزخ کی آگ سے ستر حصوں میں سے ایک (حصہ گرم) ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دنیا ہی کی آگ (جلانے کے لئے) کافی تھی آپ نے فرمایا دوزخ کی آگ انہتر حصے اس سے زیادہ گرم ہے ہر حصہ دنیا کی آگ کے برابر۔

۴۹۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَطَاءً يُخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے سنا وہ صفوان بن یعلی سے بیان کرتے تھے وہ اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ممبر پر (سورہ زخرف) کی یہ آیت پڑھتے تھے دوزخی پکاریں گے اے مالک[1]

۴۹۹ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِأُسَامَةَ لَوْ أَتَيْتَ فُلَانًا فَكَلَّمْتَهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتُرَوْنَ أَنِّي لَا أُكَلِّمُهُ إِلَّا أُسْمِعُكُمْ إِنِّي أُكَلِّمُهُ فِي السِّرِّ

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے کہا کسی نے اسامہ بن زید سے کہا تم فلاں شخص (حضرت عثمان) پاس جاؤ تو اچھا ہے ان سے گفتگو کرو (یہ فساد) رفع کرانے کی تدبیر کریں انہوں نے کہا کیا تم

[1] مالک دوزخ کے داروغہ کا نام ہے۔ جیسے اوپر گزر چکا ہے منہ۔

دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ
وَلَا أَقُولُ لِرَجُلٍ إِنْ كَانَ عَلَيَّ أَمِيرًا
إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالُوا وَمَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُهُ
يَقُولُ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى
فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ
فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ
فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ
أَيْ فُلَانُ مَا شَأْنُكَ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا
بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ
كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ
وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ رَوَاهُ غُنْدَرٌ
عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ۔

بَابُ ۲۹۴ صِفَةِ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُقْذَفُونَ يُرْمَوْنَ
دُحُورًا مَطْرُودِينَ وَاصِبٌ دَائِمٌ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَدْحُورًا
مَطْرُودًا يُقَالُ مَرِيدًا مُتَمَرِّدًا

سمجھتے ہو کہ میں ان سے تم کو سنا کر (تمہارے سامنے ہی) بات کرتا ہوں میں تنہائی میں ان سے گفتگو کرتا ہوں۔ اس طرح پر کہ فساد کا دروازہ نہیں کھولتا میں یہ نہیں چاہتا کہ سب سے پہلے میں فساد کا دروازہ کھولوں اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سننے کے بعد بھی نہیں کہتا۔ کہ جو شخص میرے اوپر سردار ہو۔ وہ سب لوگوں میں بہتر ہے۔ لوگوں نے پوچھا۔ وہ کون سی حدیث ہے جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں نے سنا آپ فرماتے تھے ایک شخص کو قیامت کے دن لائیں گے۔ اس کو دوزخ میں ڈال دیں گے۔ اس کی انتڑیاں (پیٹ سے) باہر نکل پڑیں گی اور وہ اپنی انتڑیاں لئے ہوئے چکی کے گدھے کی طرح گھومتا رہے گا سارے دوزخ والے اس کے پاس اکٹھے ہوں گے۔ کہیں گے ارے فلانے یہ کیا معاملہ ہے تو تو دنیا میں اچھا تھا) ہم کو اچھی بات کا حکم کرتا بری بات سے منع کرتا وہ کہے گا بیشک میں تم کو تو اچھی بات کا حکم کرتا پر خود نہ کرتا۔ اور تم کو بری بات سے منع کرتا پر خود بری بات کیا کرتا۔ اس حدیث کو غندر نے بھی شعبہ سے انہوں نے اعمش سے روایت کیا ہے؎۱

باب ابلیس اور اس کے لشکر کا بیان ؎۲

اور مجاہد نے کہا (سورہ الصافات میں) یقذفون کا معنے پھینکے جاتے ہیں ؎۳ اسی سورت میں دحورا کا معنے دھتکارے ہوئے (اسی سورت میں) واصب کا معنے ہمیشہ کا اور ابن عباسؓ نے کہا (سورہ اعراف میں) مدحورا کا معنے دھتکارا ہوا (مردود) ؎۴ اور (سورہ نساء میں) مریدا کا معنے

؎۱ اس روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الفتن میں وصل کیا ہے اور وہیں اس حدیث کی شرح انشاء اللہ تعالیٰ مذکور ہوگی ۱۲ منہ
؎۲ یہ باب لا کر امام بخاری نے نیچریوں کا رد کیا جو شیطان کے وجود کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارا نفس وہی شیطان ہے باقی ابلیس کا علیحدہ کوئی وجود نہیں ہے قسطلانی نے کہا ابلیس ایک شخص ہے روحانی جو آگ سے پیدا ہوا ہے وہ جنوں اور شیطانوں کا باپ ہے۔ جیسے آدم آدمیوں کے باپ تھے۔ بعضوں نے کہا وہ فرشتوں میں سے تھا خدا کی نافرمانی سے مردود ہو گیا اور جنوں کی فہرست میں داخل کیا گیا ۱۲ منہ ؎۳ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ ؎۴ اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۝

بَتَّكَهُ قَطَّعَهُ وَاسْتَفْزِزْ اسْتَخِفَّ بِخَيْلِكَ الْفُرْسَانِ وَالرَّجْلُ الرَّجَّالَةُ وَاحِدُهَا رَاجِلٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وَتَاجِرٍ وَتَجْرٍ لَأَحْتَنِكَنَّ لَأَسْتَأْصِلَنَّ قَرِينٌ شَيْطَانٌ۔

منتشر و شریر (اسی سورت میں) فَلَيُبَتِّكُنَّ بتک سے نکلا ہے یعنی (چیرا) کاٹا (سورۂ بنی اسرائیل میں) واستفزز کا معنے ان کو ہلکا کرے (بچلا دے) (اسی سورت میں) خیل کا معنے سوار اور رجل یعنے پیادے[1] یعنے رجالہ اس کا مفرد راجل جیسے صحب کا مفرد صاحب اور تجر کا مفرد تاجر (اسی سورت میں) لاحتنکن کا معنے جڑ سے اکھاڑ دوں گا (سورۂ صافات) میں قرین کے معنے شیطان ہے[2]

۵۰۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّيْثُ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ أَنَّهُ سَمِعَهُ وَوَعَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتَّى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا فِيهِ شِفَائِي أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِيمَا ذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی انھوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب حدیبیہ سے لوٹے) تو آپ پر جادو کیا گیا اور لیث بن سعد[3] نے کہا ہشام نے مجھ کو کہا کہ انہوں نے اپنے باپ سے سنا اور یاد رکھا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا (اس کا اثر یہ ہوا آپ کو معلوم ہوتا تھا کہ ایک کام کر رہے ہیں حالانکہ آپ (در واقع میں) اس کو نہ کرتے ہوتے تھے[4] آخر آپ نے ایک روز دعا کی (اللہ اس جادو کا اثر دفع کرے) پھر فرمانے لگے عائشہؓ تجھ کو معلوم ہوا اللہ نے مجھ کو وہ تدبیر بتلا دی جس سے اچھا ہو جاؤں ہوا یہ کہ میرے پاس (خواب میں) دو شخص (فرشتے جبرائیل اور میکائیل) آئے ایک میرے سرہانے بیٹھا ایک پائنتین یوں گفتگو کرنے لگے اس شخص کو (یعنی پیغمبر صاحب کو) کیا بیماری ہے دوسرے نے جواب دیا اس کو جادو ہوا ہے پوچھا کس نے جادو کیا ہے دوسرے نے کہا لبید بن اعصم (یہودی) نے پوچھا کس چیز میں یہ جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کنگھی اور

---

[1] یہ ابو عبیدہ سے منقول ہے۔ ۱۲ منہ [2] یہ ابن ابی حاتم نے مجاہد سے نقل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو عیسیٰ بن حماد نے وصل کیا ۱۲ منہ

[4] ایک روایت میں ہے آپ کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ عورتوں سے صحبت کر رہے ہیں حالانکہ صحبت وحبت اس وقت کچھ نہ کرتے تھے غرض اس سحر کا اثر صرف آپ کے بعض خیالات پر ہوا باقی وحی اور تبلیغ رسالت میں اس کا کوئی اثر نہ ہو سکا اتنا سا جو اثر ہوا اس میں بھی اللہ کی حکمت تھی یہ دکھلانا منظور تھا کہ آپ ساحر نہیں ہیں کیونکہ ساحر پر سحر کا مطلق اثر نہیں ہوتا ۱۲ منہ [5] بیر ذروان ایک کنواں تھا مدینہ میں زریق کے باغ میں ۱۲ منہ

قَالَ فِیْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَخَرَجَ اِلَیْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِیْنَ رَجَعَ نَخْلُهَا كَاَنَّهَا رُءُوْسُ الشَّیَاطِیْنِ فَقُلْتُ اسْتَخْرَجْتَهٗ فَقَالَ لَا اَمَّا اَنَا فَقَدْ شَفَانِیَ اللّٰهُ وَخَشِیْتُ اَنْ یُّثِیْرَ ذٰلِكَ عَلَی النَّاسِ شَرًّا ثُمَّ دُفِنَتِ الْبِئْرُ۔

(آپ کے) بالوں اور نر کھجور کے خوشے کے پوست میں کہا یہ کہاں رکھا ہے دوسرے نے جواب دیا ذروان کے کنوئیں میں [1] غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوئیں پر تشریف لے گئے جب وہاں سے پلٹے تو حضرت عائشہ رضہ سے آ کر فرمایا اس کنوئیں پر درخت ایسے (ڈراونے) ہیں جیسے شیطانوں کے سر حضرت عائشہ رضہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اس کو (یعنے جادو کے سامان کو) نکالا کیوں نہیں آپ نے فرمایا مجھ کو تو اللہ نے اچھا کر دیا اب میں نے یہ مناسب سمجھا کہ لوگوں میں ایک جھگڑا کھڑا کروں [2] پھر وہ کنواں داب دیا گیا (مٹی ڈال کر بھر دیا گیا)

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَعْقِدُ الشَّیْطَانُ عَلٰی قَافِیَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ یَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا عَلَیْكَ لَیْلٌ طَوِیْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَیْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰی انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ كُلُّهَا فَاَصْبَحَ نَشِیْطًا طَیِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا

ہم سے اسمٰعیل بن اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انھوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انھوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر گرہ پر یہ افسوں پھونک دیتا ہے ابھی بڑی رات پڑی ہے۔ سوتا رہ پھر اگر وہ آدمی جاگا (شیطان کی نہ سنی) اور اللہ کو یاد کیا ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وضو کیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اگر نماز پڑھی (تہجد یا فجر کی تیسری گرہ کھل کر، سب گرہیں کھل جاتی ہیں) صبح کو خوش مزاج خوش دل رہتا ہے ورنہ بدمزاج سست (کاہل وجود) [3]

[1] بیر ذروان ایک کنواں تھا مدینہ میں بنی زریق کے باغ میں ۱۲ منہ [2] کیونکہ اگر آپ اس کو نکلواتے تو سب میں یہ خبر مشہور ہو جاتی مسلمان لوگ اس یہودی مردود کو مار ڈالتے معلوم نہیں کیا فساد ہوتا دوسری روایت ہے کہ آپ نے اس کو نکلوا کر دیکھا لیکن اس کو کھلوانے کا منتر نہیں کرایا ایک روایت میں ہے کہ اس یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مورت موم کی بنا کر اس میں سوئیاں کھونسی تھیں اور تانت میں گیارہ گرہیں دی تھیں اللہ نے معوذتین کی سورتیں اتاریں آپ ایک ایک آیت ان کی پڑھتے جاتے تو ایک ایک گرہ کھلتی جاتی اسی طرح جب اس پتلی میں سے سوئی نکالتے تو آپ کو تکلیف ہوتی اس کے بعد آرام ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث کیا ہے گویا تمام صحت اور فرحت کے نسخوں کا خلاصہ ہے تجربہ سے بھی ایسا ہی معلوم ہوا ہے جو لوگ تہجد کے وقت یا صبح سویرے اٹھ کر طہارت کرتے ہیں نماز پڑھتے ہیں ان کا سارا دن چین اور آرام اور خوشی سے گزرتا ہے اور جو لوگ صبح کو دن چڑھے تک سوتے پڑے رہتے ہیں وہ اکثر بیمار اور سست کاہل رہتے ہیں تمام حکیموں اور ڈاکٹروں نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ صبح سویرے بیدار ہونا اور صبح کی ہوا خوری کرنا صحت انسانی کیلئے بیحد مفید ہے میں کہتا ہوں جو لوگ صبح سویرے اٹھ کر طہارت سے فارغ ہو کر نماز اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ رزق کی وسعت دیتا ہے اور ان کے گھروں میں بیحد برکت اور خوشی رہتی ہے۔ اور جو لوگ صبح کی نماز نہیں پڑھتے دن چڑھے تک سوتے رہتے ہیں وہ اکثر افلاس اور بیماری میں مبتلا رہتے ہیں ان کے گھر میں نحوست پھیل جاتی ہے اگرچہ سب نمازیں فرض ہیں مگر فجر کی نماز کا اور زیادہ خیال رکھنا چاہیے کیونکہ دنیا کی صحت اور خوشحالی

۵۰۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ ذُکِرَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَیْلَهٗ حَتّٰی اَصْبَحَ قَالَ ذَاکَ رَجُلٌ بَالَ الشَّیْطَانُ فِیْ اُذُنَیْهِ اَوْ قَالَ فِیْ اُذُنِهٖ۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے روایت کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا جو ساری رات صبح تک سوتا رہا آپ نے فرمایا اس شخص کے کان یا دونوں کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔

۵۰۳ - حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَا اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا اَتٰی اَهْلَهٗ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَرُزِقَا وَلَدًا لَمْ یَضُرَّهُ الشَّیْطَانُ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے منصور سے انہوں نے سالم بن ابی جعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سن رکھو اگر تم میں سے کوئی اپنی بی بی سے صحبت کرتے وقت یہ دعا پڑھے یا اللہ ہم کو شیطان سے بچائیو اور جو اولاد ہم کو دے اس کو بھی شیطان سے بچائے رکھ پھر اس کی اولاد ہو تو شیطان اس کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

۵۰۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰی تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰی تَغِیْبَ وَلَا تَحَیَّنُوْا بِصَلَاتِکُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ اَوِ الشَّیْطَانِ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِكَ قَالَ هِشَامٌ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج کا اوپر کا کنارہ نکل آئے تو نماز نہ پڑھو جب تک سارا نہ نکل آئے اور جب سورج کا اوپر کا کنارہ ڈوب جائے تب بھی نماز نہ پڑھو جب تک پورا نہ ڈوب جائے اور سورج کے طلوع یا غروب کو تاک کر اس وقت نماز نہ پڑھا کرو کیونکہ سورج شیطان کے سر کے یا شیطانوں کے سر کے دونوں کونوں کے بیچ میں نکلتا ہے عبدہ نے کہا میں نہیں جانتا ہشام نے شیطان کا سر کہا یا شیطانوں کا۔

۵۰۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ

ہم سے معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں

؎ شیطان کا پیشاب کانوں کی راہ سے اس کی رگوں میں سما گیا ہے۔ تو آنکھ نہیں کھلتی ۱۲ منہ ؎ معلوم ہوتا ہے کہ شیطان طلوع و غروب اپنا سر سورج پر رکھ دیتا ہے۔ تاکہ سورج پوجنے والوں کا سجدہ شیطان کے لئے ہو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

هِلَالٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّ بَیْنَ
یَدَیْ اَحَدِکُمْ شَیْءٌ وَّهُوَ یُصَلِّیْ فَلْیَمْنَعْهُ
فَاِنْ اَبٰی فَلْیَمْنَعْهُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْهُ
فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَانٌ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَیْثَمِ
حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ وَکَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَکٰوةِ رَمَضَانَ
فَاَتَانِیْ اٰتٍ فَجَعَلَ یَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ
فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ
فَقَالَ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَأْ اٰیَةَ
الْکُرْسِیِّ لَنْ یَّزَالَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا
یَقْرَبُکَ شَیْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَکَ وَهُوَ کَذُوْبٌ ذَاکَ
شَیْطَانٌ

۵۰۷- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ
عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْتِی الشَّیْطَانُ
اَحَدَکُمْ فَیَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ کَذَا مَنْ خَلَقَ کَذَا حَتّٰی
یَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّکَ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْیَسْتَعِذْ

نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں
کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص اس کے سامنے سے جانا چاہے تو
تو اس کو روکے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے وہ شیطان ہے اور عثمان
بن ہیثم [1] نے کہا ہم سے عوف نے بیان کیا انھوں نے محمد بن سیرین سے انھوں نے
ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو صدقۂ
فطر میں جو غلہ یا میوہ آتا ہے اس کی حفاظت پر مقرر کیا ایک شخص
آیا وہ لپ بھر بھر کر لینے لگا میں نے اس کو (چور سمجھ کر) پکڑا اور کہا میں
تجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے جاؤنگا پھر اخیر تک حدیث
بیان کی [2] تیسری بار جب میں نے اس کو پکڑا اور کسی طرح نہ چھوڑا تو کہنے لگا
(میں تم کو ایک بات بتلاتا ہوں) جب تو سونے کو اپنے بچھونے پر جائے
تو آیۃ الکرسی پڑھ لے اللہ طرف سے ایک فرشتہ برابر تیری نگہبانی
کریگا اور صبح تک شیطان تیرے پاس پھٹکنے کا نہیں یہ جا کر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ بڑا جھوٹا ہے مگر یہ بات
اس نے سچ کہی وہ آدمی نہیں تھا۔ شیطان تھا [3]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے
عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی
ابو ہریرہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تم میں کسی کے
پاس آتا ہے۔ اور اس سے کہتا ہے (اس کے دل میں ڈالتا ہے) یہ کس نے
پیدا کیا وہ کس نے پیدا کیا اخیر میں یہ کہتا ہے اچھا خدا کو کس نے پیدا
کیا [4] (ارے مردود) خدا تو سب کا پیدا کرنے والا اور

---

[1] اس کو اسمٰعیلی اور نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] جو اوپر باب الوکالۃ میں گزر چکی ہے [3] جو آدمی کی صورت بن کر آیا تھا [4] شیطان یہ وسوسہ اس طرح ڈالتا ہے کہ دنیا میں سب چیزیں علل اور معلولات اور اسباب اور مسببات ہیں یعنی ایک چیز سے دوسری چیز پیدا ہوتی ہے وہ چیز دوسری چیز سے مثلاً بیٹا باپ سے باپ دادے سے دادا پردادا سے اخیر میں خدا تک نوبت ہے تو شیطان یہ کہتا ہے پھر خدا کی بھی کوئی علت ہوگی اس مردود کا جواب اعوذ باللہ پڑھنا ہے اگر خواہ مخواہ عقلی جواب ہی مانگے تو جواب یہ ہے کہ اگر یوں برابر علل اور معلولات کا سلسلہ چلا جائے اور کسی علت پر ختم نہ ہو تو پھر لازم آتا ہے کہ دنیا میں کوئی چیز موجود نہ ہو کیونکہ غیر متناہی کا وجود عقل میں نہیں آتا اس کے علاوہ اگر سب موجود بالعرض ہوں تو لازم آتا ہے کہ بالعرض بغیر بالذات کے موجود ہو اور یہ محال ہے پس معلوم ہوا کہ اس سلسلہ کو انتہا ایک ایسی ذات مقدس پر ہے جو علت محضہ ہے اور وہ کسی کی معلول نہیں اور وہ موجود بالذات ہے اپنے وجود میں کسی کی محتاج نہیں وہی ذات مقدس ہے خدا ہے بہتر یہ ہے کہ ایسے عقلی ڈھکوسلوں میں نہ پڑے اور اعوذ باللہ پڑھ کر اپنے مالک حقیقی سے مدد چاہے وہ شیطان کا وسوسہ رد کر دیا جاویگا جیسے فرمایا ان عبادی لیس لک علیہم سلطان

بِاللّٰہِ وَلْيَنْتَهِ۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى التَّيْمِيِّينَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ۔

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

اپنی ذات سے موجود ہے، جب کسی شخص کو ایسا وسوسہ ڈالے تو اعوذ باللہ پڑھے اور شیطانی خیال کو چھوڑ دے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے نافع بن انس نے بیان کیا جو تیمیوں کا غلام تھا اس سے اس کے باپ نے اس نے ابو ہریرہؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان کس دیئے جاتے ہیں [1]

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ کو سعید بن جبیر نے خبر دی میں نے ابن عباسؓ سے کہا (نوف بکالی) کہتا ہے کہ خضر کے پاس جو موسیٰ گئے تھے وہ دوسرے موسیٰ تھے۔ انہوں نے کہا مجھ سے ابی بن کعب نے بیان کیا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ موسیٰؑ اپنے خادم (یوشع) سے کہا ہمارا ناشتہ تو لاؤ انھوں نے کہا جب ہم صخرہ کے پاس پہنچے تو میں مچھلی کا قصہ تم سے کہنا بھول گیا شیطان ہی نے[2] مجھے بھلا دیا میں تم سے اسکا ذکر نہ کر سکا غرض موسیٰ کو اسی وقت تھکن معلوم ہوئی جب وہ اس جگہ سے آگے بڑھ گئے جہاں ان کو جانے کا حکم دیا گیا تھا۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انھوں نے امام مالک سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پورب کی طرف اشارہ کر رہے تھے فرماتے تھے۔ فساد اسی طرف سے نکلے گا فساد اسی طرف سے نکلے گا جس طرف سے شیطان کے سر کا کونا نکلتا ہے۔

[1] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے شیطانوں کا وجود ثابت ہوا ۱۲ منہ۔

٥١٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رضـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَجْنَحَ أَوْ كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَحُلُّوهُمْ وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا

٥١١ - حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا سُوءًا أَوْ قَالَ شَيْئًا۔

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم سے ابن جریج نے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی انہوں نے جابرؓ سے روایت کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب رات کا اندھیرا ہو جائے یا رات شروع ہو تو اپنے بچوں کو روک لو (گھر سے باہر نہ جانے دو کیونکہ اس وقت شیطان[1] پھیل جاتے ہیں جب عشاء کے وقت میں سے ایک گھڑی گزر جائے اس وقت بچوں کو چھوڑ دو (چلیں پھریں) اور دروازہ بند کرتے وقت بسم اللہ کہہ چراغ بجھاتے وقت بسم اللہ کہہ (پانی کا) برتن (صراحی گھڑا) ڈھانپتے وقت بسم اللہ کہہ اور ڈھانپنے کو کچھ نہ ملے تو کوئی چیز (لکڑی وغیرہ) اس پہ آڑی رکھ دے

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام سے انہوں نے ام المومنین صفیہ بنت حیی رضؓ سے انہوں نے کہا (ایک بار ایسا ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے (مسجد میں) رات کو آپ سے ملنے آئی کچھ باتیں کر کے میں اٹھ کھڑی ہوئی لوٹنے لگی تو آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہو گئے اور مجھ کو پہنچانے کو چلے (ان دنوں حضرت صفیہؓ اسامہ بن زید کے مکان میں رہتی تھی) رستے میں دو انصاری آدمی (اسید بن حضیر عباد بن بشر) ملے انہوں نے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو (لحاظ کے مارے آپ کے ساتھ زنانہ تھا) جلدی سے چل دیے آپ نے ان کو پکارا ذرا ٹھہرو فرمایا یہ (عورت جو میرے ساتھ ہے) صفیہ ہے حیی کی بیٹی (میری بیوی کوئی غیر عورت نہیں) انہوں نے یہ سن کر کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ (بھلا آپ پر ہم ایسی بدگمانی کریں گے) آپ نے فرمایا نہیں یہ بات نہیں تم تو مسلمان ہو مگر میں نے یہ خیال کیا کہ شیطان آدمی کے بدن میں خون کی طرح دوڑتا ہے میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں

[1] شیطان سے مراد یہاں شریر جن ہیں بعضوں نے کہا سانپ مراد ہیں اکثر سانپ اس وقت اپنے بلوں سے ہوا کھانے کے لئے نکلتے ہیں۔ ۱۲ منہ

کوئی وسوسہ نہ ڈالے۔ [۱]

۵۱۲- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ یَسْتَبَّانِ فَاَحَدُھُمَا احْمَرَّ وَجْھُہٗ وَانْتَفَخَتْ اَوْدَاجُہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَةً لَوْ قَالَھَا ذَھَبَ عَنْہُ مَا یَجِدُ لَوْ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ ذَھَبَ عَنْہُ مَا یَجِدُ فَقَالُوْا لَہٗ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ فَقَالَ وَھَلْ بِیْ جُنُوْنٌ

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے سلیمان بن صرد سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اور دو آدمی (نا معلوم) گالی گلوچ کر رہے تھے ایک کا منہ سرخ ہو گیا تھا۔ گردن کی رگیں پھول گئی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک دعا معلوم ہے اگر یہ شخص اس کو پڑھے تو اس کا غصہ جاتا رہے یوں کہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ تو یہ حالت نہ رہے لوگوں نے اُس سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں شیطان سے خدا کی پناہ مانگ وہ کہنے لگا میں دیوانہ ہوں۔ [۲]

۵۱۳- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَتٰی اَھْلَہٗ قَالَ جَنِّبْنِی الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنِیْ فَاِنْ کَانَ بَیْنَھُمَا وَلَدٌ لَمْ یَضُرَّہُ الشَّیْطَانُ وَلَمْ یُسَلَّطْ عَلَیْہِ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَہٗ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے منصور نے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنی بی بی سے صحبت کرتے وقت یوں کہے یا اللہ مجھ کو شیطان سے بچا اور میری اولاد کو بھی پھر اگر اس کی اولاد ہو تو شیطان اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ نہ اس پر قابو پائے گا شعبہ نے کہا اور ہم سے اعمش نے انہوں نے سالم سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباسؓ سے ایسی ہی روایت کی [۳]۔

۵۱۴- حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے

[۱] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنی رات کو ایک غیر عورت کو لیئے جا رہے ہیں ضرور دال میں کچھ کالا ہے پیغمبر کے ساتھ ایسا گمان کرنا کفر ہے۔ چونکہ یہ دونوں پکے اور سچے مسلمان تھے۔ اس لئے آپ کو ان کا بڑا خیال تھا آپ نے پیش بندی کر دی شیطان کے وسوسے کا بند و بست کر دیا۔ اگر منافق یا کافر ہوتے تو آپ زیادہ خیال نہ فرماتے اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو لوگ دیندار اور متقی پرہیز گار ہوتے ہیں شیطان انہی کے زیادہ پیچھے لگتا ہے۔ وہ تو نوع انسان کا دشمن ہے اس لئے اچھے آدمی کو خراب کرنے کی فکر میں رہتا ہے برا تو خود خراب ہے ۱۲ منہ [۲] وہ سمجھا کہ شیطان سے پناہ جب ہی مانگتے ہیں جب آدمی دیوانہ ہو جائے اسے غصہ بھی تو دیوانہ پن اور جنون ہی ہے قسطلانی نے کہا شاید یہ شخص منافق یا بالکل گنوار ہو گا ۱۲ منہ [۳] مطلب یہ ہے کہ شعبہ نے اس حدیث کو منصور اور اعمش دونوں سے سنا ہے یہ تعلیق نہیں ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى صَلٰوةً فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِيْ فَشَدَّ عَلَيَّ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ فَأَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ فَذَكَرَهُ.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ایک نماز پڑھی بعد نماز کے فرمایا شیطان میرے سامنے آگیا مجھ پر لگا زور کرنے وہ چاہتا تھا میری نماز توڑ دے اللہ نے مجھ کو اس پر غالب کردیا پھر حدیث کو بیان کیا اخیر تک[1]

۵۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ فَإِذَا قُضِيَ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْإِنْسَانِ وَقَلْبِهِ فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى لَا يَدْرِيْ أَثَلٰثًا صَلّٰى أَمْ أَرْبَعًا فَإِذَا لَمْ يَدْرِ ثَلٰثًا صَلّٰى أَوْ أَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا بھاگتا ہے اذان ہو جاتی ہے تو پھر آتا ہے۔ تکبیر کے وقت پھر بھاگتا ہے تکبیر ہو جاتی ہے تو پھر آتا ہے۔ اور آدمی کے دل میں گھس کر وسوسے ڈالتا ہے کہتا ہے فلانی بات یاد کر ایسے خیالوں میں پھنساتا ہے کہ اس کو یاد نہیں رہتا کتنی رکعتیں پڑھیں تین یا چار جب یہ یاد نہ رہے۔ تو سہو کے دو سجدے کرے۔

✣ ✣ ✣ ✣ ✣

۵۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ يَطْعُنُ الشَّيْطَانُ فِيْ جَنْبَيْهِ بِإِصْبَعِهِ حِيْنَ يُوْلَدُ غَيْرَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعُنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ.

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے آدمی ہیں شیطان پیدا ہوتے وقت ان کو اپنی انگلیوں سے کونچتا ہے (اس لئے روتے ہیں) مگر عیسیٰ بن مریم کو اس نے کونچنا چاہا (وہ کونچ نہ سکا) تو پردے کو کونچا (جس کے اندر بچا رہتا ہے اس کی رسائی نہ ہوئی)۔

۵۱۷ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ قَالُوْا أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ أَفِيْكُمُ الَّذِيْ أَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا میں شام کے ملک میں آیا لوگوں نے کہا ابو درداء آئے انہوں نے کہا کیا تم لوگوں میں وہ شخص ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان

[1] جو اوپر گزر چکی ہے کہ میں نے چاہا اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں تم سب دیکھو مجھ کو حضرت سلیمانؑ کی دعا یاد آگئی ۱۲ منہ

نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پر یعنی آپ کے فرمانے سے) شیطان سے بچا رکھا ہے۔

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ وَقَالَ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ عَمَّارًا قَالَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ اَنَّ اَبَا الْاَسْوَدِ اَخْبَرَهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلَائِكَةُ تَتَحَدَّثُ فِي الْعَنَانِ الْعَنَانُ الْغَمَامُ بِالْاَمْرِ يَكُوْنُ فِي الْاَرْضِ فَتَسْمَعُ الشَّيَاطِيْنُ الْكَلِمَةَ فَتَقُرُّهَا فِيْ اُذُنِ الْكَاهِنِ كَمَا تُقَرُّ الْقَارُوْرَةُ فَيَزِيْدُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنھوں نے مغیرہ سے یہی حدیث اس میں یہ ہے کہ وہ شخص جس کو اللہ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر محفوظ رکھا یعنے عمار امام بخاری نے کہا لیث بن سعد نے کہا مجھ سے خالد بن یزید نے بیان کیا انھوں نے سعید بن ابی ہلال سے ان کو ابوالاسود محمد بن عبدالرحمن نے خبر دی ان کو عروہ نے انھوں نے عائشہؓ سے اُنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا فرشتے ابر میں باتیں کرتے ہیں زمین میں جو باتیں ہونے والی ہوتی ہیں ان کا ذکر کرتے ہیں شیطان ان کی کوئی بات سن لیتے ہیں اور کاہن (پنڈت نجومی) کے کان میں اس طرح ڈال دیتے ہیں جیسے شیشہ کا منہ ملا کر اس میں کچھ چھوڑتے ہیں^{سلہ} وہ کاہن کیا کرتے ہیں ایک بات میں سو جھوٹ (اپنی طرف سے) ملاتے ہیں۔

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ۔

ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے اُنھوں نے سعید مقبری سے اُنھوں نے اپنے باپ (کیسان) سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے اُنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جماہی شیطان کی طرف سے ہے (کیونکہ سستی اور امتلا کی نشانی ہے) جب تم میں سے کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے (آواز نہ نکلنے دے) اس لئے کہ جب کوئی جماہی میں ہا ہا کی آواز نکالتا ہے شیطان ہنستا ہے۔

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا

ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہ ہشام

سلہ مطلب یہ ہے کہ عمار شیطانی اغواء میں نہیں آنے کے ایسا ہی ہوا کہ عمار خلیفہ برحق یعنے حضرت علیؓ کے ساتھ رہے اور باغیوں میں شریک نہیں ہوئے اس حدیث سے حضرت عمار کی بڑی فضیلت نکلی وہ خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار تھے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ سلہ شیشے میں کچھ ڈالنا منظور ہوتا ہے تو اس کا منہ اس ظرف سے لگاتے ہیں جس میں عرق پانی وغیرہ کوئی چیز ہوتی ہے۔ تاکہ باہر نہ گرے اسی طرح شیطان کاہنوں کے کان سے منہ لگا کر یہ بات ان کے کان میں چپکے سے پھونک دیتے ہیں ۱۲ منہ سلہ خوش ہوتا ہے آدمی نزاد دھوکے میں آگیا پیٹ بھر کر کھا گیا سست بن گیا اب خدا کی عبادت اچھی طرح نہ کر سکے گا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ اَخْبَرَنَا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُوْنَ فَصَاحَ اِبْلِيْسُ اَىْ عِبَادَ اللّٰهِ اُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ اُوْلَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَاُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْهِ الْيَمَانِ فَقَالَ اَىْ عِبَادَ اللّٰهِ اَبِىْ اَبِىْ فَوَاللّٰهِ مَا احْتَجَزُوْا حَتّٰى قَتَلُوْهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا زَالَتْ فِىْ حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ

بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب احد کا دن ہوا تو (پہلے پہل) مشرکوں کو شکست ہوئی اس وقت ابلیس یوں چلایا اللہ کے بندو (مسلمانو) اپنے پیچھے والوں سے بچو یہ سن کر آگے والے لوٹے (انہوں نے پیچھے والوں کو جو مسلمان تھے کافر سمجھا) اور دونوں آپس میں بھڑ گئے اتنے میں حذیفہ بن یمان (صحابی) نے نگاہ کی دیکھا تو ان کے باپ یمان کو مسلمان مار ڈالتے ہیں انہوں نے پکارا اللہ کے بندو یہ کیا غضب کر رہے ہو میرا باپ ہے میرا باپ ہے، لیکن خدا کی قسم مسلمانوں نے (گھبراہٹ میں) اس کو نہ چھوڑا مار ہی ڈالا آخر حذیفہ کہنے لگے اللہ تم کو بخشے (تم نے ایک مسلمان کو مار ڈالا) عروہ نے کہا حذیفہ ہمیشہ مرتے تک اپنے باپ کے مارنے والوں کے لئے دعا اور استغفار کرتے رہے (کیونکہ انہوں نے غلطی سے کافر سمجھ کر مارا تھا)۔

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِى الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ اَحَدِكُمْ۔

ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے ابو الاحوص نے انہوں نے اشعث سے انہوں نے اپنے باپ (سلیم) سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا یہ شیطان کی اچک ہے وہ تم میں سے ایک کی نماز میں سے کچھ اچک لیتا ہے۔ ۵۳

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے ابو المغیرہ نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے **دوسری سند**

---

۵۱ مردود شیطان نے دھوکا دیا اس لئے کہ مسلمان آپس میں لڑ مریں ۱۲ منہ ۵۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہوا تو حذیفہ رض کو ان کے باپ کی دیت آپ دلانے لگے۔ لیکن حذیفہ نے وہ بھی مسلمانوں کو معاف کر دی سبحان اللہ صحابہ کی ایک ایک نیکی ہماری عمر بھر کی عبادت سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے ۱۲ منہ ۵۳ ادھر ادھر التفات کرا کر نماز کا ثواب کم کرا دیتا ہے ۱۲ منہ

۵۲۳ - حَدَّثَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ مِنَ اللّٰہِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا حَلَمَ اَحَدُکُمْ حُلُمًا یَخَافُہٗ فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَّسَارِہٖ وَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّھَا فَاِنَّھَا لَا تَضُرُّہٗ۔

اور مجھ سے سلیمان بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے کہا کہا ہم سے اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے انھوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا نیک خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا پریشان (ڈراؤنا) خواب شیطان کی طرف سے ہے[1] جب تم میں سے کسی کو برا خواب لگے جس سے وہ ڈر جائے تو (جاگتے ہی) اپنی بائیں طرف تھوکے اور اس کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے اس کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔

۵۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ سُمَیٍّ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فِیْ یَوْمٍ مِّائَۃَ مَرَّۃٍ کَانَتْ لَہٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَّکُتِبَتْ لَہٗ مِائَۃُ حَسَنَۃٍ وَّمُحِیَتْ عَنْہُ مِائَۃُ سَیِّئَۃٍ وَّکَانَتْ لَہٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّیْطٰنِ یَوْمَہٗ ذٰلِکَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِہٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے سمی سے جو ابوبکرؓ کے غلام تھے انہوں نے ابوصالح ذکوان سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر دن میں سو بار یہ کلمہ پڑھے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر تو اس کو دس بردے آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ اور سو نیکیاں اس کے اعمال میں لکھی جائیں گی۔ اور سو برائیاں اس کی میٹ دی جائیں گی اور وہ سارے دن شام تک شیطان (کے شر) سے محفوظ رہے گا اور کوئی اس سے بہتر عمل لے کر نہ آئے گا۔ مگر جو اس سے بھی زیادہ یہ کلمہ پڑھے[2]

۵۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اَبَاہُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَہٗ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے مجھ سے میرے باپ (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالحمید ابن عبدالرحمن بن زید نے خبر دی ان کو محمد بن سعد بن وقاص نے ان کے والد سعد بن ابی وقاص نے کہا حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی اس وقت آپ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں

---

[1] شیطان چاہتا ہے مسلمان کو رنج ہو اور اپنے مالک کی طرف سے اس کو بدگمانی پیدا ہو ۱۲ منہ [2] یعنے دو سو بار یا تین سو بار اس کو اس سے بھی زیادہ ثواب ملیگا قسطلانی نے کہا یہ کلمہ ہر روز سو بار پے درپے پڑھے یا تھوڑا تھوڑا کرکے ہر حال میں وہی ثواب ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ صبح سویرے اور رات شروع ہوتے ہی سو بار پڑھ ڈالے تاکہ دن اور رات دونوں میں شیطان کے شر سے محفوظ رہے ۱۲ منہ

نِسَآءٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُّكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِيْ كُنَّ عِنْدِيْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ يَّهَبْنَ ثُمَّ قَالَ أَيْ عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِيْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ

۵۰۲۶۔ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَّزِيْدَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(آپ کی بی بیاں) اکٹھا تھیں آپ سے زیادہ خرچ مانگ رہی تھیں انکی آوازیں بلند ہو رہی تھیں جب حضرت عمرؓ نے اجازت مانگی (ان کی آواز کان میں پہنچی) تو سب کی سب کھڑی ہو کر پردے میں بھاگیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو اجازت دی آپ ہنس رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ خدا آپ کو (ہمیشہ) ہنستا رکھے (یعنی خوش خرم) آپ نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر تعجب آیا جو ابھی میرے پاس بیٹھی تھیں (مجھ سے جھگڑے کر رہی تھیں) تمہاری آواز سنتے ہی بھاگیں پردہ میں چل دیں حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ چاہیئے تو یہ تھا کہ ان کو آپ کا ڈر (مجھ سے) زیادہ ہوتا پھر حضرت عمرؓ نے ان عورتوں سے کہا اپنی جانوں کی دشمنو تم (میرا لحاظ کرتی ہو) مجھ سے ڈرتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں انہوں نے جواب دیا بیشک تم اکل کھرے (ادھیڑ) آدمی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (تم کو کیا نسبت آپ نرم دل النسار) اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے (اے عمرؓ) جب شیطان کسی رستے سے چلتا ہوا تم سے ملتا ہے تو (جھٹ) وہ رستہ چھوڑ کر دوسرا رستہ اختیار کرتا ہے

مجھ سے ابراہیم بن ابی حمزہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی حازم نے انہوں نے یزید بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں سو کر جاگے اور وضو کرے تو

دوسری روایت میں ہے کہ شیطان عمرؓ کے سایہ سے بھاگتا ہے رافضیوں نے اس حدیث کی صحت پر اعتراض کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ حضرت عمرؓ سے بہت اعلیٰ تھا پھر شیطان کا آپ سے نہ ڈرنا اس کا کیا مطلب ہے یہ اعتراض سراسر جہالت اور نفسانیت پر مبنی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ وقت رحمۃ للعالمین تھے اور بادشاہوں کا رحم و کرم اس درجہ ہوتا ہے کہ بدمعاشوں کو بھی بادشاہ سے فضل و کرم کی توقع ہوتی ہے حضرت عمرؓ کوتوال کی طرح تھے کوتوال کا اصلی فرض یہی ہوتا ہے۔ کہ بدمعاشوں اور ڈاکوؤں کو پکڑے اور سخت سزا دے چور اور بدمعاش جتنا کوتوال سے ڈرتے ہیں اتنا بادشاہ سے نہیں ڈرتے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أُرَاهُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلٰثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلٰى خَيْشُومِهِ

تین بار ناک سُن کے کیونکہ شیطان رات کو ناک کے بانسے پر رہتا ہے[1]

بَابٌ ۲۹۵ ذِكْرِ الْجِنِّ وَثَوَابِهِمْ وَعِقَابِهِمْ

لِقَوْلِهِ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ إِلٰى قَوْلِهِ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ بَخْسًا نَقْصًا قَالَ مُجَاهِدٌ وَجَعَلُوْا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا قَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ الْمَلٰٓئِكَةُ بَنَاتُ اللّٰهِ وَأُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ قَالَ اللّٰهُ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ عِنْدَ الْحِسَابِ۔

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ إِنِّيْ أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِيْ غَنَمِكَ وَبَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَآءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا إِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

باب جنوں کا بیان اور ان کو ثواب اور عذاب ہونا[2]

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ انعام میں) فرمایا جنو اور آدمیو کیا تمہارے پاس تمہارے ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے جو میری آئیتیں تم کو سناتے رہے اخیر تک (سورۂ جن میں) جو بخسا کا لفظ ہے اس کا معنے نقصان[3] مجاہد نے کہا[4] (سورہ والصافات میں جو یہ ہے کہ) کافروں نے پروردگار اور جنات میں ناتا لگایا ہے تو قریش کے کافر کہتے تھے فرشتے اللہ اللہ کی بیٹیاں ہیں اور ان کی مائیں سردار جنوں کی بیٹیاں ہیں اللہ نے اسی سورت میں فرمایا جن جانتے ہیں کہ ان کافروں کو حساب کتاب دینے کے لئے حاضر ہونا پڑیگا (سورہ یٰسین میں جو ہے وھم لھم جند محضرون یعنے حساب کے وقت حاضر کیئے جائیں گے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبدالرحمٰن ابن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ انصاری سے انہوں نے اپنے باپ سے ان سے ابو سعید خدریؓ نے کہا میں دیکھتا ہوں تم کو جنگل میں رہ کر بکریاں چرانا بہت پسند ہے تم جب جنگل اور بکریوں میں ہو اور نماز کی آذان دو تو بلند آواز سے دو اس لئے کہ موذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک کے جن اور آدمی اور ہر چیز قیامت کے دن اس کے گواہ بنیں گے ابو سعیدؓ نے کہا میں نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے[5] اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ جن میں)

---

[1] گویا دل اور دماغ میں جانے کا وہی رستہ ہے ۱۲ منہ [2] نیچریوں اور دہریوں نے جہاں فرشتوں اور شیطان کا انکار کیا ہے وہاں جنوں کا بھی انکار کیا ہے ان سے تعجب نہیں تعجب ان لوگوں سے ہے جو اپنے تئیں مسلمان کہتے ہیں اور پھر جنوں کے وجود اور تصرفات اور افعال کا انکار کرتے ہیں قسطلانی نے کہا جنوں کا وجود قرآن اور حدیث اور اجماع امت اور تواتر سے ثابت ہے اور فلاسفہ اور نیچریوں کا انکار قابل اعتبار نہیں عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا اللہ تعالیٰ نے آدمؑ سے دو ہزار برس پیشتر جنوں کو پیدا کیا تھا ۱۲ منہ [3] یہ تفسیر فریابی نے منقول ہے اس آیت سے جنوں کے مکلف ہونے کا ثبوت ہوتا ہے ۱۲ منہ [4] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] بعضے نسخوں میں یہاں باب کا لفظ ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ باب کا لفظ نہ ہو کیونکہ امام بخاری نے اس میں کوئی حدیث بیان نہیں کی ۱۲ منہ۔

قَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ سَمِعْتُہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ اللّٰہِ جَلَّ وَعَزَّ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ اِلٰی قَوْلِہٖ اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ مَصْرِفًا مَعْدِلًا صَرَفْنَا اَیْ وَجَّھْنَا

فرمایا جب ہم نے جنوں کا ایک گروہ تیرے پاس بھیج دیا اخیر آیت اولٰئك فی ضلال مبین تک (سورہ کہف میں) جو مصرفا کا لفظ ہے[1] اس کا معنے لوٹنے کا مقام (سورہ جن میں) صرفنا کا معنے متوجہ کیا (بھیج دیا)

بَابٌ ۲۹۷ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَبَثَّ فِیْھَا مِنْ كُلِّ دَآبَّۃٍ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا ہیں زمین ہر قسم کے جانور پھیلائے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلثُّعْبَانُ الْحَیَّۃُ الذَّكَرُ مِنْھَا یُقَالُ الْحَیَّاتُ اَجْنَاسٌ الْجَانُّ وَالْاَفَاعِیْ وَالْاَسَاوِدُ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا فِیْ مُلْكِہٖ وَسُلْطَانِہٖ یُقَالُ صٰٓفّٰتٍ بُسُطٌ اَجْنِحَتَھُنَّ یَقْبِضْنَ یَضْرِبْنَ بِاَجْنِحَتِھِنَّ

ابن عباس نے کہا ثعبان کہتے ہیں نر سانپ کو بعضوں نے کہا سانپ کی کئی قسمیں ہیں جان جو سفید باریک ہو) افعی (زہردار سانپیں) اسود (کالا ناگ[2] (سورۃ ہود میں) جو یہ ہے کہ ہر جانور کی پیشانی تھامے ہیں یعنے ہر جانور اس کی ملک اور اسکی حکومت میں ہے (سورہ ملک میں جو) صافات کا لفظ ہے اس کا معنے اپنے پر پھیلائے

۵۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ اُقْتُلُوا الْحَیَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْیَتَیْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّھُمَا یَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَیَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَبَیْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَیَّۃً لِّاَقْتُلَھَا فَنَادَانِیْ اَبُوْلُبَابَۃَ لَا تَقْتُلْھَا فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَیَّاتِ قَالَ اِنَّہٗ نَھٰی بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُیُوْتِ وَھِیَ الْعَوَامِرُ وَقَالَ

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انھوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ منبر پر خطبہ سُنا رہے تھے فرما رہے تھے سانپ (جہاں دیکھو) مار ڈالو اور دو سفید دھاری والے اور دُم کٹے سانپ کو زندہ نہ چھوڑو یہ آنکھ کی بینائی میٹ دیتے ہیں پیٹ والی عورت کا پیٹ گرا دیتے ہیں عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں ایک سانپ کے پیچھے لگا تھا اس کے مار ڈالنے کو اتنے میں ابو لبابہ (صحابیؓ) نے مجھ کو پکارا کہنے لگے مت مار (جانے دو) میں نے کہا (واہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سانپوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا ہے۔ انھوں نے کہا (بیشک) مگر اس کے بعد آپ نے گھریلو سانپوں کو جو جن ہوتے ہیں۔ (دفعتہً) مار ڈالنے

---

[1] یہ لفظ جنوں کے متعلق نہ تھا مگر صرفنا کی مناسبت سے اس کو بھی بیان کر دیا ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] یہ سب سانپوں سے بدتر ہے اس کا زہر ایسا سخت ہے کہ دم بھر میں آدمی مر جاتا ہے کہتے ہیں سانپ کی عمر ہزار سال کی ہوتی ہے ہر سال میں کینچلی بدلتا ہے اگر غذا نہ ملے تو صرف ہوا پر گزارہ کرتا ہے۔ پانی کی احتیاج نہیں رکھتا لیکن جب پانی دیکھتا ہے تو اس کو پیکر مست ہو جاتا ہے کبھی مست ہو کر مر جاتا ہے ننگے برہنہ آدمی سے بھاگتا آگ کو پسند کرتا ہے دودھ کا عاشق ہے ۱۲ منہ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فَرَآنِي أَبُو لُبَابَةَ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَتَابَعَهُ يُونُسُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْحٰقُ الْكَلْبِيُّ وَالزُّبَيْدِيُّ وَقَالَ صَالِحٌ وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَابْنُ مُجَمِّعٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَآنِي أَبُو لُبَابَةَ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

بَابُ ۲۹۷ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ شَعَفَ الْجِبَالِ۔

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الرَّجُلِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ۔

سے منع فرمایا[1] اور عبدالرزاق نے بھی اس حدیث کو معمر سے روایت کیا اس میں یوں ہے کہ مجھ کو ابولبابہ نے دیکھا یا (میرے چچا) زید بن خطاب نے اور معمر کے ساتھ اس حدیث کو یونس اور ابن عینیہ اور اسحاق کلبی اور زبیدی نے بھی (زہری سے) روایت کیا اور صالح اور ابن ابی حفصہ اور ابن مجمع نے بھی زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اس میں یوں ہے کہ مجھ کو ابولبابہ اور زید بن خطاب (دونوں نے) دیکھا[2]

باب مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہیں جن کو چرانے کے لئے پہاڑیوں کی چوٹیوں پر پھرتا رہے۔

ہم سے اسمٰعیل بن ادیس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ نزدیک ہے جب مسلمان کا بہتر مال یہ ہوگا کہ چند بکریاں رکھ لے ان کو پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش کے مقام پر چراتا فتنوں سے اپنا دین بچاتا پھرے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر کی چوٹی پورب کی طرف ہے اور بڑ مارنا اور بڑائی کرنا گھوڑے والوں اور اونٹ والوں زمینداروں میں ہے اور بکری والے غریب ہوتے ہیں[3]

---

[1] مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے ایسے گھریلو سانپوں کے لئے یہ ارشاد فرمایا کہ تین دن تک ان کو ڈراؤ کہ ہمارے گھر سے چلے جاؤ ہم کو مت ستاؤ اگر پھر بھی نہ نکلیں تو ان کو مار ڈالو ۱۲ منہ [2] عبدالرزاق کی روایت کو مسلم اور امام احمد اور طبرانی نے اور یونس کی روایت کو مسلم نے اور ابن عیینہ کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا اسحاق کی روایت ان کے نسخوں میں موصول ہے صالح کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ابن ابی حفصہ کی روایت ان کے نسخہ میں موصول ہے ابن مجمع کی روایت کو بغوی اور ابن السکن نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] کیونکہ وہ زیادہ مالدار نہیں ہوتے پورب میں کفر کی چوٹی فرمائی کیونکہ عرب کے ملک سے ایران توران یہ سب مشرق میں واقع ہیں اور اس زمانہ میں یہاں کے بادشاہ بڑے مغرور تھے۔ ایران کے بادشاہ نے آپ کا خط پھاڑ ڈالا تھا جیسے اوپر گزر چکا ۱۲ منہ

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ أَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْإِيْمَانُ يَمَانٍ هٰهُنَا أَلَا إِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ عِنْدَ أُصُوْلِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِيْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا انہوں نے عقبہ بن عمر ابو مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف اشارہ کیا فرمایا ایمان یمن میں ہے[ف۱] اس طرح سن رکھو سختی اور سخت دلی ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں کی دُمیں پکڑے چلاتے رہتے ہیں جہاں سے شیطان کی چوٹیاں نمود ہوں گی یعنے ربیعہ اور مضر کی قوموں میں۔

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کو بانگ دیتے سنو تو اللہ سے فضل و کرم مانگو کیونکہ مرغ فرشتہ کو دیکھتا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ چاہو وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔[ف۲]

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا

ہم سے اسحاق بن راہویہ یا ابن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا اندھیرا شروع

ف۱ یمن والے بغیر جنگ اور بغیر تکلیف کے اپنی رغبت اور خوشی سے مسلمان ہو گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف کی اور اس میں اشارہ ہے اس بات کا کہ یمن والے قوی الایمان رہیں گے بہ نسبت اور ملک والوں کے یمن میں بڑے بڑے اولیاء اللہ اور عالمین بالحدیث گزرے ہیں اور اب تک عمل بالحدیث وہاں جاری ہے تقلید ناجائز کی ظلمت وہاں بالکل کم ہے اخیر زمانہ میں قاضی محمد بن علی شوکانی یمنی حدیث کے بڑے عالم گزرے ہیں اسی طرح ان سے پہلے علامہ محمد بن اسمٰعیل امیر وغیرہ ۱۲ منہ ف۲ حافظ نے کہا اس حدیث سے مرغ کی فضیلت نکلی ابوداؤد نے بہ سند صحیح نکالا مرغ کو برا مت کہو وہ نماز کے لئے بلاتا ہے یعنے نماز کے وقت جگا دیتا ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ نیک لوگوں کی صحبت میں دعا کرنا مستحب ہے کیونکہ قبول کی امید زیادہ ہوتی ہے ۱۲ منہ۔

رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَ مَا اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ وَّلَمْ يَذْكُرْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ۔

ہو یا یوں کہا جب شام ہو تو اپنے بچوں کو (باہر پھرنے سے) روک رکھو کیونکہ شیطان اس وقت پھیل پڑتے ہیں البتہ جب ایک گھڑی رات گزر جائے اسوقت بچوں کو چھوڑ دو (جدھر جاہیں پھریں) اور اللہ کا نام لے کر (سوتے وقت مکان کا) دروازہ بند کر دو کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا۔ ابن جریج نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے جابر سے سنا پھر وہی حدیث بیان کی جیسے عطاء نے بیان کی اتنا فرق ہے اس میں اللہ کا نام لینے کا ذکر نہیں ہے

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَاِنِّيْ لَا اُرَاهَا اِلَّا الْفَارَ اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ اَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِيْ مِرَارًا فَقُلْتُ اَفَاَقْرَاُ التَّوْرٰةَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل میں کچھ لوگ غائب ہو گئے ان کی صورتیں مسخ ہو گئیں میں سمجھتا ہوں وہ لوگ چوہا بن گئے چوہے کی عادت ہے اونٹ کا دودھ ان کے سامنے رکھو تو نہیں پیتا (بنی اسرائیل کے دین میں اونٹ حرام تھا) بکری کا دودھ رکھو تو پی جاتا ہے۔ ابوہریرہ نے کہا میں نے یہ حدیث کعب احبار سے بیان کی انہوں نے کہا تم نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں نے کہا ہاں پھر انہوں نے یہی پوچھا پھر انہوں نے یہی پوچھا تب میں کہا اٹھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی تو پھر کس سے کیا میں تورات پڑھا کرتا ہوں [1]

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا انہوں نے ابن وہب سے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے حضرت عائشہ سے نقل کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو چھوٹا فاسق کہا میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ

---

[1] تمہاری طرح کہ میں نے اس میں دیکھ کر کچھ علم حاصل کیا ہو اس میں اختلاف ہے کہ ممسوخ لوگوں کی نسل رہتی ہے یا نہیں ابن عربی اور بعضوں کا قول ہے کہ رہتی ہے جمہور کے نزدیک نہیں رہتی اور باب کی حدیث کو اس پر محمول کیا ہے کہ اس وقت تک آپ پر وحی نہ آئی ہوگی اس لئے آپ نے گمان کے طور پر بیان فرمایا ۱۲ منہ

لِلْوَزَغِ الْفُوَيْسِقُ وَلَمْ اَسْمَعْهُ اَمَرَ بِقَتْلِهِ
وَزَعَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِهِ۔

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ
سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ اَخْبَرَتْهُ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا
بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا
اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ
عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ فَاِنَّهٗ
يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيْبُ الْحَبَلَ تَابَعَ
حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَبَا اُسَامَةَ۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ
هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رض
قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِقَتْلِ الْاَبْتَرِ وَقَالَ اِنَّهٗ يُصِيْبُ الْبَصَرَ
وَيُذْهِبُ الْحَبَلَ۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ
اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ الْقُشَيْرِيِّ عَنِ
ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ
يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ ثُمَّ نَهٰى قَالَ

نے اس کو مار ڈالنے کا حکم دیا ہو اور سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مار ڈالنے کا حکم دیا ہو اور سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم کو عبدالحمید بن جبیر بن شعبہ نے انہوں نے سعید بن مسیب سے ان سے ام شریک نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹوں کے مار ڈالنے کا حکم دیا

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دھاری والے سانپ کو مار ڈالو وہ بینائی کو کھو دیتا ہے اور پیٹ والی کا پیٹ گرا دیتا ہے ابو اسامہ کے ساتھ اس حدیث کو حماد بن سلمہؓ نے بھی روایت کیا۔[1]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دم بریدہ سانپ کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور فرمایا وہ بینائی کھو دیتا ہے اور پیٹ گرا دیتا ہے۔

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے ابو یونس (حاتم بن ابی صغیرہ) قشیری سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[1] اس کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَمَ حَائِطًا لَهُ فَوَجَدَ فِيهِ سِلْخَ حَيَّةٍ فَقَالَ انْظُرُوا أَيْنَ هُوَ فَنَظَرُوا فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَكُنْتُ أَقْتُلُهَا لِذَلِكَ فَلَقِيتُ أَبَا لُبَابَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتُلُوا الْجِنَّانَ إِلَّا كُلَّ أَبْتَرَ ذِي طُفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ يُسْقِطُ الْوَلَدَ وَيُذْهِبُ الْبَصَرَ فَاقْتُلُوهُ

سانپوں کو (پہلے) مار ڈالا کرتے تھے پھر خود ہی ان کے مارنے سے منع کرنے لگے کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک دیوار گرائی وہاں سانپ کی کینچلی پائی آپ نے لوگوں سے فرمایا دیکھو تو سانپ کہاں ہے لوگوں نے اس کو دیکھ پایا آپ نے فرمایا مار ڈالو اسی وجہ سے میں سانپوں کو مارتا رہا پھر میں ابو لبابہ سے ملا انہوں نے مجھ سے کہا پتلے یا سفید سانپوں کو مت مارا کرو البتہ بے دم کا سانپ جس پر سفید دو دھاریاں ہوتی ہیں اس کو مار ڈالو وہ تو پیٹ گرا دیتا ہے بینائی کھو دیتا ہے۔ (ف)

٥٤٠۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ فَحَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے وہ سانپوں کو مارا کرتے تھے پھر ان سے ابو لبابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی کہ آپ نے گھروں کے پتلے یا سفید سانپوں کے قتل سے منع فرمایا ہے تو انہوں نے مارنا چھوڑ دیا۔

بَابٌ ۲۹۸ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ۔

باب پانچ بدذات جانور ہیں جن کو حرم میں ڈالنا درست ہے۔

٥٤١۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا پانچ بدذات جانور ہیں جن کو حرم میں

پہلے جو حدیث گزری اس میں دھاریوں والے اور بے دم کے سانپ کے مارنے کا حکم نہ تھا یہاں اس کے مارنے کا حکم دیا جس میں یہ دونوں باتیں موجود ہوں اور بھی زیادہ زہریلا ہو گا۔ پس یہ حدیث اگلی حدیث کے خلاف نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ جس سانپ میں ان دونوں میں سے کوئی صفت یا دونوں صفتیں پائی جائیں اس کو مار ڈالو ۱۲ منہ

الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

بھی مار سکتے ہیں (تو حل میں بطریق اولیٰ ان کا مارنا جائز ہوگا) چوہا بچھو چیل کوا کٹنا کتا۔

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ .... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ الْعَقْرَبُ الْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے عبداللہ بن دینار سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں ان کو کوئی احرام والا بھی مار ڈالے تو کچھ گناہ نہیں۔ بچھو چوہا کٹنا کتا کوا چیل۔

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض رَفَعَهُ قَالَ خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَاكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَبِيبٌ عَنْ عَطَاءٍ فَإِنَّ لِلشَّيَاطِينِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے کثیر سے اُنہوں نے عطاء سے اُنہوں نے جابر بن عبداللہ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کھانے پینے کے) برتنوں کو ڈھنکا رکھو مشکوں کا منہ باندھ دو دروازوں کو بند کر دو اپنے بچوں کو شام ہوتے اپنے پاس رکھو کیونکہ اس وقت جنات پھیل کر اچکتے پھرتے ہیں چراغوں کو سوتے وقت بجھا دو چوہیا کمبخت کیا کرتی ہے۔ (کبھی بتی منہ میں دبا کر کھینچ لے جاتی ہے سارا گھر جلا دیتی ہے ابن جریج اور حبیب نے بھی[۱] اس حدیث کو عطا سے روایت کیا اس میں جنات کے بدل شیطان مذکور ہیں۔

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَنَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ مِنْ

ہم سے عبدہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن آدم نے خبر دی اُنہوں نے اسرائیل سے اُنہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے اُنھوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا ہم (منا میں) ایک غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں سورۂ والمرسلات اتری ہم آپ کے منہ سے اس کو سن رہے تھے۔ اتنے میں ایک سانپ اپنے بل میں سے نکلا ہم اس کے

[۱] ابن جریج کی روایت کو خود امام بخاری نے اور حبیب کی روایت کو امام احمد اور ابو یعلیٰ نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ

جُحْرِهَا فَابْتَدَرْنَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا وَعَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ قَالَ وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً وَتَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ وَقَالَ حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ۔

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ قَالَ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجِهَازِهِ فَأُخْرِجَ

مارنے کیلئے جھپٹے وہ آگے بھاگ کر بل میں گھس گیا تب آنحضرت نے فرمایا وہ تمہارے ہاتھ سے بچ گیا تم اس کی آفت سے بچ گئے۔ یحییٰ نے اسرائیل سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے ایسی ہی روایت کی اس میں یوں ہے ہم اس سورت کو تازی تازی آپ کے منہ سے سن رہے تھے اسرائیل کے ساتھ ابوعوانہ نے بھی اس حدیث کو مغیرہ سے روایت کیا اور حفص بن غیاث اور ابوعوانہ اور سلیمان بن قرم نے بھی اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے [1]

ہم سے نصر بن علی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالاعلیٰ نے خبر دی کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے دوزخ میں گئی اس نے کیا کیا بلی کو باندھ دیا نہ تو اس کو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ بیچاری زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے عبیداللہ نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا پیغمبروں میں سے کوئی پیغمبر ایک درخت کے تلے اترے ایک چیونٹی نے ان کو کاٹ کھایا انہوں نے حکم دیا ان کا سارا سامان

---

[1] ابو عوانہ کی روایت کو خود مؤلف نے کتاب التفسیر میں اور حفص کی روایت کو بھی مؤلف نے کتاب الحج میں اور ابو معاویہ کی روایت امام مسلم نے وصل کیا سلیمان بن قرم کی روایت کو حافظ نے کہا میں نے موصولاً نہیں پایا۔ ۱۲ منہ۔

مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ اَمَرَ بِبَيْتِهَا فَاُحْرِقَ بِالنَّارِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً

درخت کے تلے سے اُٹھا لیا گیا پھر چیونٹیوں کا سارا چھتہ جلوا دیا اللہ نے ان کو وحی بھیجی تم کو تو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا فقط اسی کو جلانا تھا۔

باب ۲۹۹ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فَاِنَّ فِي اِحْدٰى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَّفِي الْاُخْرٰى شِفَاءً

باب اس حدیث کا بیان جب مکھی پانی (یا کھانے) میں گر جائے تو اس کو ڈبو دے کیونکہ اس کے ایک پنکھ میں بیماری ہے دوسرے میں شفاء

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَاِنَّ فِي اِحْدٰى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَّالْاُخْرٰى شِفَاءً۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے عتبہ بن مسلم نے کہا مجھ کو عبید بن حنین نے خبر دی کہا میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے پینے کی چیز میں (یا کھانے میں ابن ماجہ) مکھی پڑ جائے تو اس کو ڈبو دے پھر نکال ڈالے اس لئے کہ اس کے اس کے ایک بازو میں بیماری ہے دوسرے میں شفاء (اور وہ کیا کرتی ہے۔ پہلے بیماری کا بازو کھانے پینے میں ڈالتی ہے)۔

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُفِرَ لِامْرَاَةٍ مُّومِسَةٍ مَّرَّتْ

ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق ازرق نے کہا ہم سے عوف نے انہوں نے حسن اور ابن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک بدکار عورت صرف اس وجہ سے بخشی گئی اس نے

۱؎ ان کی شریعت میں شاید جلانا جائز ہوگا ہماری شریعت میں تو چیونٹی کا قتل بھی منع ہے بعضوں نے کہا بڑی چیونٹی کا قتل منع ہے لیکن چھوٹی چیونٹی کا مارنا جائز ہے امام مالک نے اس کو مکروہ رکھا ہے مگر جب ایذا دے اور بغیر قتل کے دوسرا علاج نہ ہو سکتے ہیں ان پیغمبر صاحب نے اللہ کے کام پر تعجب کیا تھا جب اللہ نے ایک سارے گاؤں کو تباہ کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ گاؤں میں تو بچے عورتیں اور معصوم لوگ بھی تھے۔ صرف قصور والوں کو سزا ہونا تھی اس وقت یہ قصہ واقع ہوا اور ان کو تنبیہ کی گئی کہ تم نے کیوں ایک چیونٹی کے قصور پر ساری چیونٹیوں کو ہلاک کر ڈالا دارقطنی اور حاکم نے ابو ہریرہؓ سے نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چیونٹی کو نہ مارو ایک دن حضرت سلیمان استسقاء کے لئے نکلے ایک چیونٹی کو دیکھا اپنے دونوں پاؤں اٹھائے دعا کر رہی ہے انہوں نے لوگوں سے کہا اب گھر لوٹ چلو تمہارا مطلب حاصل ہو گیا ۱۲

رحمہ اللہ تعالیٰ

بِكَلْبٍ عَلٰى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ قَالَ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ.

کنوئیں کے دہانے پر ایک کتا دیکھا جو ہانپ رہا تھا پیاس کے مارے مرنے کو تھا اپنا موزہ اتارا اس کو دوپٹے میں باندھ کر کنوئیں سے پانی نکالا (کتے کو پلایا) اللہ نے اس کو اس نیکی کے بدل بخش دیا۔[1]

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ كَمَا أَنَّكَ هٰهُنَا أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَّلَا صُورَةٌ.

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے کہا میں نے اس حدیث کو زہری سے اس طرح یاد رکھا کہ مجھ کو کوئی شک ہی نہیں جیسے اس میں شک نہیں کہ تو اس جگہ موجود ہے اُنہوں نے کہا مجھ کو عبیداللہ نے خبر دی انھوں نے ابن عباس سے انہوں نے ابوطلحہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا (جاندار کی) مورت ہو۔

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ.

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے اُنھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کتوں کو مار ڈالو۔[2]

---

[1] یہ پروردگار کی کریمی اور نکتہ نوازی ہے اصل یہ ہے کہ جو کام خلوص سے کیا جاتا ہے وہی بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوتا ہے یہ عورت گو فاجرہ فاسقہ تھی مگر یہ کام یعنی کتے پر رحم کرنا اس کو پانی پلانا اس نے خالصًا للہ کیا تھا ریا کی نیت نہ تھی اس لئے مقبول ہو گیا کبیرہ گناہ تک اسکی وجہ سے معاف ہو گئے ایک اور بزرگ سے منقول ہے ان کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا پوچھا تمہارا کیا حال ہوا انہوں نے کہا جب پروردگار کے سامنے پہنچا تو ارشاد ہوا اے فلانے تو کون سی نیکی ہماری بارگاہ میں لایا ہے میں نے عرض کیا پروردگار میں نے ستر حج پاپیادہ کیئے ہیں ارشاد ہوا میں نے تو ایک بھی قبول نہیں کیا میں نے عرض کیا پروردگار ستر جہاد کیئے ہیں ارشاد ہوا میں نے تو ایک بھی قبول نہیں کیا جب تو میں گھبرایا کہ اب کیا کروں اب دوزخ میں بھیجا جاؤں گا۔ لیکن صدقے اس کی کریمی اور رحیمی کے خود ہی ارشاد فرمایا کہ البتہ تیری ایک نیکی ہے جو ہم نے قبول کی تو ایک دن رستے سے جا رہا تھا تو نے ایک کانٹا رستے سے ہٹا دیا تھا اس خیال سے کہ کسی بندہ خدا کو صدمہ نہ پہنچے یہ کام تو نے خالص ہماری رضامندی کے لئے کیا تھا۔ ہم اس کے بدل تجھے بخش دیتے ہیں حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ضعیف اور آفت زدہ مخلوق پر رحم کرنا کس قدر اجر رکھتا ہے جب کتے پر رحم کرنے اور اس کی جان بچانے سے بدکار عورت بخش دی گئی تو جو کوئی آدمیوں یا اللہ کے نیک بندوں پر رحم کریگا وہ کیوں نہیں بخشا جائیگا ۱۲ منہ [2] صحیح مسلم میں ہے پھر فرمایا کتے کیا بگاڑتے ہیں اور شکاری کتے اور ریوڑ کے کتے کی اجازت دی اس لئے علماء نے کہا ہے یہ حکم خاص ہے ان کتوں سے جو لوگوں کو کاٹتے ہوں اُن کو مار ڈالنا چاہیئے اب وہ کتے جو کسی کو نقصان نہ پہنچائیں ان کا قتل بعضوں نے منع کیا ہے بعضوں نے مکروہ تنزیہی رکھا ہے۔ شافعی نے ام میں کہا جن کتوں سے کوئی فائدہ نہ ہو ان کو مار ڈال ۱۲ منہ۔

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے یحییٰ بن کثیر سے کہا مجھ سے ابو سلمہ نے بیان کیا ان سے ابو ہریرہ رض نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے اس کے اعمال کا ثواب ہر روز ایک قیراط کم ہوتا جائیگا مگر کھیت یا ریوڑ کی نگہبانی کے لئے جو کتا ہو (تو مضائقہ نہیں) [1]

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنَئِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ فَقَالَ السَّائِبُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيْ وَرَبِّ هٰذِهِ الْقِبْلَةِ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ کو یزید بن خصیفہ نے خبر دی کہا کہ مجھ کو سائب بن یزید نے انہوں نے سفیان بن ابی زہیر شنوئی سے سنا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص ایسا کتا پالے جو نہ کھیت کے کام آتا ہو نہ ریوڑ کے پاس کے عمل کا ثواب ہر روز ایک قیراط کم ہوتا جائیگا سائب نے سفیان سے کہا تم نے خود یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا انھوں نے کہا ہاں قسم اس قبلے کے پروردگار کی [3]

بَابٌ خَلْقِ آدَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَذُرِّيَّتِهِ۔

صَلْصَالٌ طِينٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يُرِيدُونَ بِهِ صَلَّ كَمَا يُقَالُ صَرَّ الْبَابُ وَصَرْصَرَ عِنْدَ الْإِغْلَاقِ وَ

باب آدم اور ان کی پیدائش کے بیان میں

(سورہ رحمٰن وغیرہ میں جو) صلصال کا لفظ ہے اس کا معنے گارا جس میں ریتی ملی ہو وہ ٹھیکری کیطرح آواز دیتی ہو (کھنکھناتی ہو) بعضوں نے کہا صلصال کا معنے بدبودار اصل میں صل سے نکلا ہے (فا کلمہ مکرر کر دیا) جیسے صرصر صرّ سے عرب لوگ کہتے ہیں صرّ الباب یا صرصر الباب جب بند کرنے کے وقت دروازے میں

[1] قسطلانی نے کہا ان پر وہ کتا بھی قیاس کیا گیا ہے جو گھر یا جانوروں کی حفاظت کے لئے پالا جائے مثلاً چوروں کا اندیشہ ہو یا اور کچھ غرض ہو کہ ضرورت سے جو کتا پالا جائے اس کی وجہ سے ثواب کی کمی نہ ہو گی ۱۲ منہ [2] شنوئی یا شنہی نسبت ہے شنوءہ کی طرف جو ایک قبیلہ ہے ۱۲ منہ [3] الحمد اللہ کتاب بدء الخلق تمام ہوئی اب کتاب الانبیاء یعنے پیغمبروں کے حالات کی کتاب شروع ہوتی ہے اس باب میں امام بخاری نے بہت سی حدیثیں ایسی بیان کر دی ہیں جن کا تعلق ترجمہ باب سے معلوم نہیں ہوتا کرمانی نے یہ توجیہہ کی ہے کہ اس باب میں بدء الخلق کا ذکر تھا تو امام بخاری نے بعضی مخلوقات کا بھی حال ان میں بیان کر دیا جیسے کتا کوا چوہا وغیرہ واللہ اعلم ۱۲ منہ۔

مِثْلُ كَبْكَبْتُهُ يَعْنِي كَبَّبْتُهُ. فَمَرَّتْ بِهِ اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ. أَنْ لَا تَسْجُدَ أَنْ تَسْجُدَ.

سے آواز نکلے جیسے کبکب کبّ سے نکلا ہے (سورہ اعراف) میں فمرت بہ کا معنے چلتی پھرتی رہی حمل کی مدت پوری کی (سورہ اعراف میں)، ان لا تسجد کا معنے ان تسجد یعنی تجھ کو سجدہ کرنے سے کس بات نے روکا (لا کا لفظ زائد ہے۔

بَابُ[۱] قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةً.

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ بقرہ میں) فرمانا اے پیغمبر وہ وقت یاد کر جب تیرے مالک نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں ایک قوم جانشین بنانے والا ہوں (ایک کے بعد دوسرا ان کے قائم مقام ہونگے)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ فِي كَبَدٍ فِي شِدَّةِ خَلْقٍ وَرِيَاشًا الْمَالُ وَقَالَ غَيْرُهُ الرِّيَاشُ وَالرِّيْشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ مَا تُمْنُوْنَ النُّطْفَةَ فِي أَرْحَامِ النِّسَاءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِنَّهُ عَلٰى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ النُّطْفَةَ فِي الْإِحْلِيْلِ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعٌ السَّمَاءُ شَفْعٌ وَالْوِتْرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ فِي أَحْسَنِ خَلْقٍ أَسْفَلَ

ابن عباس نے کہا[۲] (سورہ طارق میں) جو لما علیہا حافظ ہے یہاں لما الا کے معنے میں ہے (یعنے کوئی جان نہیں مگر اس پر اللہ کی طرف سے ایک نگہبان مقرر ہے سورہ بلد میں جو) فی کبد ہے کبد کا معنے سختی (سورہ اعراف میں) جو ریشا کا لفظ ہے ریاش اس کی جمع ہے یعنے مال یہ ابن عباس کی تفسیر ہے دوسروں نے کہا ریاش اور ریش کا ایک ہی معنے ہے یعنی ظاہری لباس سورہ واقعہ میں) جو تمنون ہے اس کا معنی نطفہ جو عورتوں کے رحم میں ڈالتے ہو (سورہ طارق میں ہے) انہ علی رجعہ لقادر مجاہد نے اس کے معنے یہ کہے ہیں[۴] کہ وہ خدا منی کو پھر ذکر میں لوٹا سکتا ہے[۵] سورہ سجدہ میں) کل شئی خلقہ یعنے ہر چیز کو اللہ نے جوڑ بنایا آسمان زمین کا جوڑ ہے (جن آدمی کا سورج چاند کا) اور طاق اللہ کی ذات ہی جس کا کوئی جوڑ نہیں[۶]

---

[۱] ایک حدیث میں ہے کہ دنیا میں کل ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے ان میں رسول یعنے صاحب شریعت اور کتاب تین سو تیرہ ہیں ان سب پیغمبروں کے اخیر یعنی خاتم ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں خود قرآن شریف سے ثابت ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور ابن عباس کے اثر میں جو یہ وارد ہے کہ سات زمینیں ہیں اور ہر زمین میں ایک پیغمبر ہے تمہارے پیغمبر کی طرح تو اول تو یہ اثر شاذ ہے دوسرے اس آیت کے خلاف نہیں ہے ممکن ہے کہ اور زمینوں کے پیغمبر ہمارے پیغمبر صاحب سے پہلے آچکے ہوں اور ہمارے پیغمبر صاحب بھی ان کے بعد آئے ہوں تو وہ سب پیغمبر بھی اپنی زمینوں کے خاتم الانبیاء ہوئے اور ہمارے پیغمبر صاحب سب پیغمبروں کے خاتم ہوئے واللہ اعلم ۱۲ منہ [۲] یعنے آدمی کی قوم جو قیامت تک قائم رہیگی جو مریں گے ان کے قائم مقام دوسرے ہوں گے بعضوں نے کہا خلیفہ سے صرف آدم مراد ہیں وہ پروردگار کے زمین میں خلیفہ ہوئے ۱۲ منہ [۳] اس کو ابن عیینہ نے تفسیر میں اور حاکم نے مستدرک میں وصل کیا ۱۲ منہ [۴] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] اس کو فریابی نے وصل کیا اکثر لوگوں نے یہ معنے کئے ہیں خدا آدمی کے لوٹانے پر یعنے قیامت میں بھی پیدا کرنے پر قادر ہے ۱۲ منہ [۶] اس کو طبری نے مجاہد سے نقل کیا ۱۲ منہ

سَافِلِيْنَ اِلَّا مَنْ اٰمَنَ ، فِيْ خُسْرٍ ضَلَالٍ ثُمَّ
اسْتَثْنٰى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ ، لَازِبٌ لَازِمٌ
نُنْشِئَكُمْ فِيْ اَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ ، نُسَبِّحُ
بِحَمْدِكَ نُعَظِّمُكَ وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ
فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ فَهُوَ
قَوْلُهٗ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا فَاَزَلَّهُمَا
فَاسْتَزَلَّهُمَا وَيَتَسَنَّهْ يَتَغَيَّرْ ، اٰسِنٌ
مُتَغَيِّرٌ وَالْمَسْنُوْنُ الْمُتَغَيِّرُ حَمَاٍ جَمْعُ
حَمْاَةٍ وَهُوَ الطِّيْنُ الْمُتَغَيِّرُ يَخْصِفَانِ
اَخَذَا الْخِصَافَ مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ يُؤَلِّفَانِ
الْوَرَقَ بَعْضَهٗ اِلٰى بَعْضٍ سَوْاٰتُهُمَا كِنَايَةٌ
عَنْ فَرْجِهِمَا وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ هٰهُنَا اِلٰى
يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْحِيْنُ عِنْدَ الْعَرَبِ
مِنْ سَاعَةٍ اِلٰى مَا لَا يُحْصٰى عَدَدُهٗ
قَبِيْلُهٗ جِيْلُهُ الَّذِيْ هُوَ مِنْهُمْ .

(سورۃ تین میں) فی احسن تقویم یعنے اچھی صورت اچھی خلقت میں اسفل
السافلین الا من امن یعنے پھر آدمی کو ہم نے پست سے پست کر دیا
(دوزخی بنا دیا) مگر جو ایمان لایا (سورۃ عصر میں) فی خسر کا یعنے
گمراہی میں پھر ایمان والوں کو مستثنے کیا فرمایا الا الذین امنو (سورۃ
والصافات میں) لازب کا معنے لازم (یعنی چمٹتی لیسدار) (سورہ
واقعہ میں) ننشئکم فیما لا تعلمون یعنے جونسی صورت میں ہم چاہیں
تم کو بنا دیں (بندر یا سور کر دیں) سورۃ بقرہ میں) نسبح بحمدک یعنے
ہم تیری بڑائی بیان کرتے ہیں ابو العالیہ نے کہا۱؎ اسی سورت میں جو
ہے فتلقی آدم من ربہ کلمت وہ کلمے یہ ہیں ربنا ظلمنا انفسنا (اسی
سورت میں) فازلہما یعنے ان کو ڈگا دیا پھسلا دیا اسی سورت
میں ہے لم یتسنہ یعنے بگڑا تک نہیں اسی سے ہے (سورہ محمد میں)
اسن یعنے بگڑا ہوا بدبودار پانی اسی سے ہے (سورہ حجر میں) مسنون
یعنے بدلی ہوئی بدبودار (اسی سورت میں) حما کا لفظ ہے جو حماۃ کی جمع
ہے یعنی بدبودار کیچڑ (سورہ اعراف میں) یخصفان یعنی دونوں نے بہشت
کے پتوں کو جوڑنا شروع کیا ایک پر ایک رکھ کر (اپنا ستر چھپانے کو
سوآتھما سے مراد شرم گاہ ہے۔ متاع الی حین حین سے مراد قیامت
ہے عرب لوگ ایک گھڑی سے لیکر بے انتہا مدت تک کو حین کہتے ہیں
قبیلہ سے مراد شیطان کا گروہ جس میں سے وہ خود ہے۔

۵۵۳- حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ
اللّٰهُ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ
فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰئِكَ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَا
يُحَيُّوْنَكَ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے
معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے آدم کو ساٹھ ہاتھ لمبا
بنایا پھر فرمایا جا ان فرشتوں کے گروہ کو سلام کر سن وہ تجھ کو
کیا جواب دیتے ہیں وہی تیرا اور تیری اولاد کا سلام (مجرا) ہو گا آدم
نے کہا السلام علیکم انہوں نے جواب دیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ

۱؎ اس کو طبری نے باسناد حسن وصل کیا ۱۲ منہ۔

فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْاٰنَ

ورحمۃ اللہ کا لفظ انہوں نے بڑھایا خیر جو لوگ قیامت کے دن (بہشت) میں داخل ہوں گے وہ سب آدم کی صورت (حسن اور قامت) پر ہوں گے آدم کے بعد پھر اب تک قد چھوٹے ہوتے رہے [1]۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى اَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ اِضَاءَةً لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ الْاَنْجُوْجُ عُوْدُ الطِّيْبِ وَاَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَآءِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے عمارہ سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا گروہ آدمیوں کا جو بہشت میں جائے گا وہ لوگ چودھویں رات کے چاند کیطرح (حسن اور چمک ہیں) ہوں گے پھر جو ان کے بعد جائیں گے وہ بہت چمکتے ستارے کی طرح جو آسمان میں ہے یہ لوگ (بہشت میں) نہ پیشاب پاخانہ کرینگے نہ تھوکیں گے نہ ناک سے رینٹ نہ نکالیں گے ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی ان کے پسینے سے مشک کی خوشبو پھوٹے گی ان کی انگیٹھیوں میں عود (جلتا) رہیگا یعنے خوشبودار عود ان کی بیبیاں بڑی آنکھ والی حوریں ہوں گی سب ایک ہی شخص یعنی اپنے باپ آدم کی قد و قامت پر ساٹھ ساٹھ ہاتھ اونچے ہونگے [2]۔

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ الْغُسْلُ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ فَضَحِكَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَا يُشْبِهُ الْوَلَدُ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ ام سلیم (انس کی والدہ) نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ تو حق میں کوئی شرم نہیں کرتا تو کیا عورت کو بھی غسل کرنا چاہیے جب اس کو احتلام ہو آپ نے فرمایا ہاں اگر وہ تری دیکھے یہ سنکر ام سلمہؓ ہنس دیں اور تعجب سے کہنے لگیں کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے اس کی منی نکلتی ہے آپ نے فرمایا منی نہیں نکلتی تو پھر بچہ اس کے مشابہ کیوں ہوتا ہے [3]۔

---

[1] چھوٹے ہوتے ہوتے اس حد کو پہنچے جس حد پر یہ امت ہے اب اس سے چھوٹے نہ ہوں گے ابن قتیبہ نے کہا ہے کہ آدم امرد بے ریش ور دراز لمبے گھونگر والے بال اور نہایت خوبصورت تھے قسطلانی نے کہا بہشتی بھی سب انھی کی صورت اور حسن و جمال کے ساتھ بہشت میں داخل ہوں گے اور دنیا میں جو رنگ کی سیاہی یا بدصورتی ہے وہ جاتی رہیگی ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [3] ترجمہ باب اسی فقرے سے نکلتا ہے کیونکہ بچہ کی پیدائش کا مضمون کا ذکر ہے۔ ۱۲ منہ۔

۵۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَلَغَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ مَقْدَمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ فَقَالَ سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ إِلَى أَخْوَالِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَّرَنِي بِهِنَّ آنِفًا جِبْرِيلُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ أَمَّا الشَّبَهُ فِي الْوَلَدِ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ الْمَرْأَةَ فَسَبَقَهَا مَاؤُهُ كَانَ الشَّبَهُ لَهُ وَإِذَا سَبَقَ مَاؤُهَا كَانَ الشَّبَهُ لَهَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ إِنْ عَلِمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مروان فزاری نے خبر دی انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا عبداللہ بن سلام (یہود کے عالم) کو یہ خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے ہیں وہ آپ پاس حاضر ہوئے کہنے لگے میں آپ سے تین باتیں[1] پوچھتا ہوں پیغمبر کے سوا اور کوئی ان کو نہیں جان سکتا قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے؟ اور بہشتی لوگ بہشت میں جا کر پہلے کھائیں گے؟ اور بچہ اپنے باپ کے مشابہ کیوں ہوتا ہے اسی طرح اپنے ننہیال کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی ابھی جب تو نے پوچھا) جبرئیل نے یہ باتیں مجھ کو بتلا دیں عبداللہ نے کہا یہ فرشتہ یہودیوں کا دشمن ہے ان کے زعم میں آپ نے فرمایا قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو پورب سے پچھم لے جائے گی[2] پہلا کھانا بہشتیوں کا مچھلی کے کلیجے پر جو ٹکڑا لٹکا رہتا ہے وہ ہوگا (نہایت لذیذ ہوتا ہے) بچہ کے مشابہ ہونے کی وجہ ہے جب مرد عورت سے صحبت کرتا ہے اگر مرد کا پانی آگے بڑھ جاتا ہے (غالب آجاتا ہے) تو بچہ باپ کے مشابہ ہوتا ہے اگر عورت کا پانی آگے بڑھ جاتا ہے تو اس کے مشابہ ہو جاتا ہے عبداللہ بن سلام نے یہ جواب سنکر عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے رسول ہیں پھر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہودی لوگ انتہا کے جھوٹے فریبی (لپوٹ) ہیں۔

---

[1] عبداللہ بن سلام نے امتحاناً یہی تین باتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھی تھیں یہ جو بعضے لوگ نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہزار سوال کئے تھے یہ غلط ہے اسیطرح ہزار مسئلہ رسالہ بالکل جھوٹ اور مصنوعی ہے اور تعجب ہے کہ مسلمان لوگ ایسے جھوٹے رسالوں کو پڑھیں اور حدیث کی صحیح اور پکی کتابیں نہ دیکھیں اسیطرح سے صبح کا ستارہ دقائق الاخبار اور شبہات اور دلائل الخیرات ان کی اکثر روایتیں محض بے اصل اور موضوع ہیں ۱۲ منہ۔ [2] اکثر علماء نے اس کا مطلب آگ ہی رکھا ہے یعنے بقدرت خدا ایک آگ ایسی نکلے گی کہ لوگ اس سے ڈر کر پورب سے پچھم کو بھاگیں گے وہ ان کے پیچھے دوڑے گی آخر تنگ تنگ کر ٹھہر جائیں گے تو وہ آگ بھی ٹھہر جائے گی میں کہتا ہوں اللہ خوب جانتا ہے اس آگ سے ریل گاڑی مراد ہے اور مطلب یہ ہے کہ مشرق سے مغرب تک ریل جاری ہو جائیگی جو ریل روس نے سائیریا سے چین تک نکالی ہے اس نے مشرق اور مغرب کو ملا دیا ہے حدیث کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مغربی مذہب یا یورپ میں کفر و الحاد کی آگ مشرق تک پھیل جائیگی اور مشرق والے مغربوں یعنے اہل یورپ کی رسم اور عادات اختیار کر لیں گے سب ان کی طرح کافر اور بیدین ہو جائینگے

تَسْأَلَهُمْ بَهَتُونِي عِنْدَكَ فَجَاءَتِ الْيَهُودُ وَدَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ الْبَيْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ فِيْكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا أَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا وَأَخْيَرُنَا وَابْنُ أَخْيَرِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالُوْا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَوَقَعُوْا فِيْهِ

آپ پہلے ان سے میرا حال پوچھئے) پوچھنے سے پہلے اگر ان کو معلوم ہو جائے گا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تو وہ مجھ کو جھوٹا لپاٹیا کہیں گے (کبھی میری تعریف نہیں کرنے کے) خیر یہودی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے عبداللہ بن سلام ایک کوٹھری میں چلے گئے (چھپ گئے) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا عبداللہ بن سلام تم میں کیسے آدمی ہیں انہوں نے کہا بڑے عالم بڑے عالم کے بیٹے سب سے افضل سب سے افضل کے بیٹے آپنے فرمایا دیکھو اگر عبداللہ مسلمان ہو جائیں (تو تم بھی مسلمان ہو جاؤ گے) انہوں نے کہا خدا نہ کرے) اللہ ان کو مسلمان ہونے سے بچائے رکھے یہ سنکر عبداللہ کوٹھری سے نکلے اور کہنے لگے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ اسوقت یہودی (شرمندہ ہو کر) کیا کہنے لگے عبداللہ تو ہم سب میں برا آدمی ہے سب سے برے شخص کا بیٹا ہے لگے اس کو سخت سست کہنے۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ يَعْنِي لَوْلَا بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثٰى زَوْجَهَا۔

حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ وَمُوْسَى بْنُ حِزَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی[1] حدیث بیان کی اس میں یوں ہے اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت نہ سڑتا[2] اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند سے دغا نہ کرتی۔

ہم سے ابوکریب اور موسیٰ بن حزام نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن علی بن ولید نے انہوں نے زائدہ بن قدامہ سے انہوں نے میسرہ

---

[1] یہاں کچھ عبارت محذوف ہے شاید امام بخاری نے پہلے اس حدیث کو محمد بن رافع سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ سے یوں روایت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا نہ بگڑتا گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت جب تک دنیا قائم ہے اپنے خاوند سے دغابازی نہ کرتی پھر یہ سند بیان کر کے کہا کہ ایسے ہی بشر نے بھی عبداللہ سے انہوں نے معمر سے روایت کی ۱۲ منہ [2] ہوا یہ کہ بنی اسرائیل نے حکم الٰہی کے خلاف سلویٰ کا گوشت جمع کرنا شروع کیا اس جرم کی سزا میں گوشت کا سڑنا شروع ہو گیا۔ ۱۲ منہ

زَائِدَةُ عَنْ مَيْسَرَةَ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ۔

بن عمار اشجعی سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری وصیت مانو عورتوں سے بھلائی کرتے رہنا (ان کو تنگ نہ کرنا) کیونکہ عورت کی خلقت پسلی سے ہوئی ہے[1] اور پسلی کا اوپر کا حصہ بہت ٹیڑھا ہوتا ہے (عورت کی بھی زبان دراز تلخ ہوتی ہے) اگر تو اس کو زور سے سیدھا کرنا چاہیے وہ ٹوٹ جائیگی (پر سیدھی نہ ہوگی) یوں ہی چھوڑ دے تو ٹیڑھی بنی رہیگی غرض میری نصیحت مانو عورتوں سے (اچھا سلوک کرو)

٭ ٭ ٭ ٭

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكًا بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَأَجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے زید بن وہب نے کہا ہم سے عبداللہ بن مسعود نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (و آپ سچے تھے آپ سے جو وعدہ کیا گیا وہ بھی سچ) آپ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک آدمی کا نطفہ، اسکے ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع ہوتا رہتا ہے، پھر چالیس دن میں خون کی پھٹکی بن جاتا ہے، پھر چالیس دن میں گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے۔ پھر (تین چلوں کے بعد) اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ اس کے پاس بھیجتا ہے وہ اس کی چار باتیں لکھتا ہے عمل عمر رزق نیک بختی یا بدبختی پھر اسمیں روح انسانی پھونکی جاتی ہے تو کوئی کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے (ساری عمر) دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے دوزخ سے ایک ہاتھ کے فاصلے پر رہ جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا غالب آتا ہے اور وہ بہشتیوں کا کام

[1] یعنی حضرت حوا آدمؑ کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئیں بعضے لوگوں نے جیسے حضرت خواجہ محمد ناصر صاحب عندلیب ہیں اس کا انکار کیا ہے اور خلق منہا زوجہا کے یہ معنے رکھے ہیں خلق من نوعہا یعنے آدم کی جورو بھی انہی کی نوع یعنے انسان سے پیدا کی شاید ان کو اس باب میں جو حدیثیں وارد ہیں وہ نہیں پہنچیں ان کا یہ اعتراض کہ اگر حوا آدم کی پسلی سے پیدا ہوتیں بیٹی جورو کیسے ہوسکتی ہے ساقط ہے کیونکہ شروع خلقت میں یہ امر اللہ تعالیٰ نے جائز رکھا ہے جیسے آدم علیہ السلام کی اولاد میں بھائی بہن کا نکاح ہوا کرتا ۱۲ منہ۔

فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ

کرکے بہشت میں جاتا ہے اور کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے کہ ساری عمر بہشتیوں کے کام کرتا رہتا ہے بہشت کے ایک ہاتھ کے فاصلے پر رہ جاتا ہے اس وقت تقدیر کا نوشتہ غالب آتا ہے وہ دوزخیوں کا کام کرکے دوزخ میں جاتا ہے۔

۵۶۰ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ فِي الرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ نُطْفَةٌ يَا رَبِّ عَلَقَةٌ يَا رَبِّ مُضْغَةٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْلُقَهَا قَالَ يَا رَبِّ اَذَكَرٌ يَا رَبِّ اُنْثٰى يَا رَبِّ شَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْاَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی بکر سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے عورت کے رحم (بچہ دان) پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے وہ (پروردگار سے) پوچھتا ہے (پروردگار) ابھی یہ نطفہ ہے پروردگار اب خون کی پھٹکی ہوا پروردگار اب گوشت کا مچہ ہوا جب پروردگار اس کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ پوچھتا ہے مرد ہو یا عورت بدبخت ہو یا نیک بخت اس کی روزی کیا ہے عمر کیا ہے تو یہ سب باتیں ماں کے پیٹ میں لکھ دی جاتی ہیں۔

۵۶۱ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَنَسٍ يَرْفَعُهٗ اَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ سَاَلْتُكَ مَا هُوَ اَهْوَنُ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَا

ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوعمران جونی سے انہوں نے انس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو[1] دوزخ میں سب سے ہلکا عذاب ہوگا اللہ تعالے اس سے پوچھے گا اگر تیرے پاس اس وقت زمین بھر کا مال ہو تو اس کو دیکر تو اپنے تئیں چھڑا لینا چاہیگا وہ کہے گا بیشک اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تو اس سے بہت آسان بات تجھ سے چاہی تھی جب تو آدم کی پشت میں تھا یعنے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا لیکن تو نے نہ مانا شرک ہی پر اڑا رہا۔

۵۶۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن مرہ نے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دنیا میں ناحق ظلم سے مارا جاتا ہے

[1] بعضوں نے کہا یہ ابوطالب ہوں گے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا ۱۲ منہ۔

وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِاَنَّهُ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ ۔

بَابٌ ۳۰۲ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ

قَالَ قَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ وَقَالَ يَحْيَى ابْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ بِهٰذَا ۔

بَابٌ ۳۰۳ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ ۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِيَ الرَّاْيِ مَا ظَهَرَ لَنَا اَقْلِعِيْ اَمْسِكِيْ وَفَارَ التَّنُّوْرُ نَبَعَ الْمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَجْهُ الْاَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْجُوْدِيُّ جَبَلٌ بِالْجَزِيْرَةِ دَاْبٌ مِّثْلُ حَالٍ ۔

اس کے خون کے وبال کا ایک حصہ آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) پر پڑتا ہے[1] کیونکہ اس نے پہلے ناحق خون کی بنا قائم کی[2] ۔

باب روحوں کے جتھے ہیں جھنڈ جھنڈ

امام بخاری نے کہا لیث بن سعد نے یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت کی[3] انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (جسم پیدا ہونے سے پہلے) روحوں کے جھنڈ جھنڈ الگ تھے پھر جن روحوں میں وہاں پہچان تھی یہاں بھی محبت ہوتی ہے اور جو وہاں غیر تھیں یہاں بھی خلاف رہتی ہیں[4] یحییٰ بن ایوب نے بھی اس حدیث کو روایت کیا کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا اخیر تک[4] ۔

باب (نوح کے بیان میں) اللہ تعالیٰ کا (سورہ ہود میں) یہ فرمانا نوح کو اسکی قوم کی طرف بھیجا ۔

ابن عباس نے کہا[5] (اسی سورت میں) بادی الرای کا معنی ظاہر میں اسی سورت میں اقلعی کا معنی روک لے ٹھہر جا فار التنور کا معنی تنور سے پانی پھوٹ نکلا عکرمہ نے کہا تنور سے سطح زمین مراد ہے[7] مجاہد نے کہا جودی ایک پہاڑ کا نام ہے جو جزیرہ میں ہے[8] (دجلہ اور فرات کے بیچ میں) سورہ مومن میں داب کا معنی حال[9] ۔

---

[1] اپنے بھائی ہابیل کو مارا یہ قصہ قرآن شریف میں موجود ہے ۱۲ منہ [3] اس کو خود مؤلف نے ادب مفرد میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] بغیر مناسبت روحانی کے محبت ہو ہی نہیں سکتی ایک بزرگ کا قول ہے اگر مومن ایسی مجلس میں جائے جہاں سو منافق بیٹھے ہوں اور ایک مومن تو وہ مومن ہی پاس جا کر بیٹھے گا اور اگر منافق ایسی مجلس میں جائیگا جہاں سو مومن ہوں ایک منافق تو اس کی تسلی منافق کے پاس ہی بیٹھنے سے ہوگی اسی مضمون میں ایک شاعر نے کہا ہے ؎ کند ہم جنس با ہم جنس پرواز کبوتر با کبوتر باز با باز ہرم بن حیان حضرت خواجہ اویس قرنی سے ملے انہوں نے ان کو کبھی نہیں دیکھا تھا ملتے ہی نام لیکر پکارا ہرم نے پوچھا تم نے مجھ کو کیسے پہچانا انہوں نے کہا یہ روح کی معرفت ہے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی شیخ محی الدین بن عربی سے ملے زبان سے کوئی بات نہیں ہوئی دونوں جدا ہو گئے لوگوں نے کہا آپ دونوں صاحب ملے بات تو کرنا تھا انہوں نے کہا روح نے باتیں کرلیں اور ایک دوسرے سے انس حاصل کر لیا میں نے اس کا تجربہ کیا ہے دنیاداری اور ظاہرداری اور بات ہے باقی دلی دوستی جو خالصًا اور بلاغرض ہوتی ہے بغیر اتحاد روحانی کے نہیں ہو سکتی ایک بدعتی کبھی کسی موحد متبع سنت کا دوست اور اسیطرح سخت مقلد اہل حدیث کا ہوا خواہ نہیں ہو سکتا ایک مجلس میں اتفاق سے ایک مولوی صاحب جو جہمیہ کے ہم مشرب ہیں مجھ سے ملے اور ایک بے عمل جاہل شخص سے کہنے لگے ہم میں تم میں الارواح جنود مجندۃ اسی حدیث کی رو سے اتحاد ہے میں نے ان کا دل لینے کو کہا کیا ہم کو آپ کے ساتھ یہ اتحاد نہیں ہے انہوں نے کہا نہیں مجھ کو ان کی سچائی پر تعجب ہوا واقع میں جہمی اور اہل حدیث میں کسی طرح اتحاد نہیں ہو سکتا جب سے یہ صحیح بخاری مترجم چھپنا شروع ہوئی ہے میں کیا کہوں بعضے لوگوں کے دلوں پر جو سانپ لوٹتا ہے وہ حدیث کی کتاب اس عمدگی کے ساتھ طبع ہونے سے دیکھ کر آپ ہی آپ جلے مرتے ہیں اتحاد اور اختلاف روحانی کا۔ اسی سے معلوم کر لینا چاہیے حالانکہ اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں مگر حدیث شریف کی اشاعت ناپسند کرتے ہیں اور ناچیز مترجم پر جھوٹے جھوٹے اتہام دھر کر یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح یہ ترجمہ ناتمام رہ جائے واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ۱۲ منہ [5] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے نکالا ۱۲ منہ [7] اسکو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ [8] اسکو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [9] یہ فریابی نے مجاہد سے نکالا ۱۲ منہ [10] باقی قاتل پر ۱۲ منہ ۔

بَابٌ ۳۰ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَکَ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اِلٰی اٰخِرِ السُّوْرَۃِ وَاتْلُ عَلَیْہِمْ نَبَاَ نُوْحٍ اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖ یٰقَوْمِ اِنْ کَانَ کَبُرَ عَلَیْکُمْ مَقَامِیْ وَتَذْکِیْرِیْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ اِلٰی قَوْلِہٖ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الزُّہْرِیِّ قَالَ سَالِمٌ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رض قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰہِ بِمَا ہُوَ اَہْلُہٗ ثُمَّ ذَکَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّیْ لَاُنْذِرُکُمُوْہُ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا اَنْذَرَہٗ قَوْمَہٗ لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَہٗ وَلٰکِنِّیْ اَقُوْلُ لَکُمْ فِیْہِ قَوْلًا لَمْ یَقُلْہُ نَبِیٌّ لِقَوْمِہٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّہٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِاَعْوَرَ۔

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ سَمِعْتُ اَبَا ہُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِہٖ نَبِیٌّ قَوْمَہٗ اِنَّہٗ اَعْوَرُ وَاِنَّہٗ یَجِیْءُ مَعَہٗ بِمِثَالِ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ فَالَّتِیْ یَقُوْلُ اِنَّہَا الْجَنَّۃُ ہِیَ النَّارُ وَاِنِّیْ اُنْذِرُکُمْ کَمَا اَنْذَرَ بِہٖ نُوْحٌ قَوْمَہٗ۔

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجِیْءُ نُوْحٌ وَاُمَّتُہٗ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی ہَلْ بَلَّغْتَ۔

باب اللہ تعالیٰ (سورہ نوح میں) یہ فرمانا ہم نے نوح کو اسکی قوم کی طرف بھیجا اس سے کہا اپنی قوم کو تکلیف کا عذاب آنے سے پہلے ہی ڈرا اخیر سورہ تک (سورہ یونس میں یہ فرمانا اے پیغمبر ان کافروں کو نوح کا قصہ پڑھ کر سنا جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا اگر تم کو میرا رہنا اور اللہ کی آیتیں یاد دلانا شاق ہے۔ اخیر من المسلمین تک۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا سالم نے کہا عبداللہ بن عمر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے پہلے جیسے چاہیے ویسی اللہ کی تعریف کی پھر دجال کا ذکر کیا پھر فرمایا میں تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور کوئی پیغمبر ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہانتک کہ نوح پیغمبر نے بھی حالانکہ ان کا زمانہ بہت پہلے تھا دجال سے ڈرایا مگر میں تم کو دجال کا ایک ایسا حال بتاتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو نہیں تبلایا وہ مردود کانا ہوگا اور اللہ جل جلالہ کانا نہیں ہے [1]

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم سے دجال کی ایک ایسی بات نہ کہہ دوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہیں کہی وہ مردود کانا ہوگا اور بہشت اور دوزخ کی صورت دکھلائے گا [2] جس کو وہ بہشت تبلائیگا درحقیقت وہ دوزخ ہوگی اور جس کو دوزخ تبلائیگا وہ بہشت ہوگی اور میں تم کو دجال سے اسیطرح ڈراتا ہوں جیسے نوح پیغمبر نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو سعید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) نوح اور ان کی امت کے لوگ آئیں گے اللہ تعالیٰ نوح سے پوچھے گا تو نے اپنی قوم کو میرا پیغام پہنچا دیا وہ کہیں گے جی ہاں دگار

[1] وہ ذات مقدس ہر عیب سے پاک ہے تعالیٰ شانہ ۱۲ منہ [2] اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے الاعتقاد بندوں کو آزمانے کیلئے دجال کو پہلے پہل بعضے کاموں کی قدرت دے گا جیسے مردے کا جلانا پانی کا برسانا پھر اس کی عاجزی ظاہر کریگا اس کی صورت خود کہہ دیگی کہ وہ خدا نہیں ہے وہ مردود کانا ہوگا اگر خدا ہوتا تو پہلے اپنی آنکھ چنگی کرتا ۱۲ منہ

فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَيْ رَبِّ فَيَقُوْلُ لِاُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ
لَا مَا جَآءَنَا مِنْ نَّبِيٍّ فَيَقُوْلُ لِنُوْحٍ مَنْ يَّشْهَدُ لَكَ
فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمَّتُهٗ فَنَشْهَدُ
اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ وَهُوَ قَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَكَذٰلِكَ
جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى
النَّاسِ وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ۔

۵۶۲ - حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ دَعْوَةٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ
تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَّقَالَ اَنَا سَيِّدُ
الْقَوْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ بِمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ
الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَيُبْصِرُهُمُ
النَّاظِرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ وَتَدْنُوْ مِنْهُمُ
الشَّمْسُ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ اَلَا تَرَوْنَ اِلٰى
مَا اَنْتُمْ فِيْهِ اِلٰى مَا بَلَغَكُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ اِلٰى
مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ
اَبُوْكُمْ اٰدَمُ فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُو
الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ
وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ وَاَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ
اَلَا تَشْفَعُ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ وَ
مَا بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ رَبِّيْ غَضِبَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ

پھر اللہ تعالیٰ ان کی امت سے پوچھے گا کیوں نوح نے تم کو میرا پیغام پہنچایا وہ مکر
کہیں گے ہمارے پاس کوئی پیغمبر نہیں آیا تھا اللہ تعالیٰ نوح سے فرمائے گا تمہارا کوئی گواہ
بھی ہے وہ عرض کریں گے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کے لوگ گواہ ہیں پھر
یہ امت گواہی دے گی کہ نوح نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا[1] قرآن شریف
کی اس آیت سے جو سورہ بقرہ میں ہے وکذلک جعلنکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء
علی الناس یہی مراد ہے وسط کا معنی معتدل (بہتر)

مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبید نے کہا ہم سے ابو
حیان یحییٰ بن سعید نے انہوں نے ابوزرعہ (ہرم بن عمرو بجلی) سے انہوں نے
ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا ہم ایک ضیافت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ تھے بکری کا دست آپ کو اٹھا کر دیا گیا وہ آپ کو بہت پسند تھا)
کیونکہ بے ریشہ اور لذیذ ہوتا ہے آپ نے دانتوں سے اسے نوچا پھر فرمایا قیامت کے
دن میں لوگوں کا سردار ہوں گا تم جانتے ہو وجہ کیا ہے ایسا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس دن
اگلوں پچھلوں سب کو ایک میدان میں اکٹھا کریگا دیکھنے والا ان کو دیکھ لیگا اور بلانے والا
اپنی آواز ان کو سنا سکیگا (کیونکہ میدان صاف اور ہموار ہوگا سورج نزدیک آجائے گا
مارے گرمی کے بیتاب ہو جائینگے اسوقت بعضے لوگ (محنت والوں سے) یہ کہیں گے بھائی دیکھو
ہم کیسے مصیبت میں گرفتار ہیں کس حد تک ہم کو تکلیف ہے اب چلو کسی ایسے شخص کو تجویز
کرو جو تمہارے پروردگار کے پاس کچھ تمہاری سفارش کرے وہ کہیں گے آدم تم سب کے
باپ ہیں چلو ان کے پاس چلو خیر ان کے پاس جائینگے اور کہیں گے آدم تم سب آدمیوں
کے باپ ہو اللہ تعالیٰ نے تم کو خاص اپنے ہاتھ سے بنایا[2] اور اپنی روح تم میں پھونکی اور
فرشتوں کو حکم دیا تم کو سجدہ کریں اور بہشت تم کو رہنے کیلئے دی اب تم ہماری
سفارش پروردگار پاس نہیں کرتے تم دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں ہماری
تکلیف کہاں تک پہنچی ہے وہ کہیں گے آج میرا پروردگار غصے[3] میں ایسا کبھی پہلے ہوا نہ آئندہ ہو گا

[1] حالانکہ اس امت نے نہ تو نوح کو دیکھا نہ ان کی امت کو مگر اللہ اور رسول کی خبر یقینی ہے اسی کی بناء پر گواہی دے گی ۱۲ منہ [2] یہاں ہاتھ کے معنے قدرت کے نہیں ہیں
جیسے گمراہوں نے سمجھا کیونکہ قدرت سے تو سب ہی بنے ہیں پھر آدم علیہ السلام کی خصوصیت اور فضیلت کیا ہوئی بلکہ حقیقتاً ہاتھ مراد ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ
تعالیٰ نے تین چیزوں خاص اپنے دست مبارک سے بنائیں ایک آدم کا پتلا دوسرے جنت العدن کے درخت خاص اپنے ہاتھ سے گاڑے تیسرے توراۃ شریف
خاص اپنے ہاتھ سے لکھی ۱۲ منہ [3] قسطلانی نے پچھلے متکلمین کی تقلید سے یہاں صفت غضب کی تاویل کی غضب سے مراد اس کا لازم ہے یعنی مغضوب
الیہ کو سزا دینا اہلحدیث ایسی تاویلوں کو جائز نہیں کہتے جیسے اوپر کئی بار گزر چکا ۱۲ منہ۔

قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَنَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا مَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا بَلَغَنَا أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ نَفْسِي نَفْسِي ائْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونِي فَأَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ لَا أَحْفَظُ سَائِرَهُ

میں ڈر رہا ہوں اس نے مجھ کو (گیہوں کا) درخت کھانے سے منع کیا تھا میں نے کھا لیا مجھے خود اپنی فکر پڑ رہی ہے تم ایسا کرو نوح پیغمبر پاس جاؤ وہ سب لوگ نوح کے پاس آئیں گے اور ان سے کہینگے اے نوح ساری زمین والوں کی طرف[1] تم پہلے پیغمبر ہو جو بھیجے گئے اور اللہ نے تم کو شکرگزار بندہ فرمایا تم نہیں دیکھتے کس تکلیف میں ہیں اور ہماری مصیبت کس درجہ پہنچ گئی ہے تو اپنے مالک سے ہماری سفارش کر دو وہ کہینگے آج میرا مالک غصے میں ہے اتنا غصے کبھی نہیں ہوا نہ ہوگا مجھے خود اپنی جان کے لالے پڑے ہیں تم ایسا کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ سب لوگ اگلے پچھلے جمع ہو کر میرے پاس آئیں گے[2] (اور کہیں گے سب پیغمبروں کے پاس ہو آئے سب نے جواب دے دیا آپ ہی باقی ہیں میں اٹھ کر چلوں گا عرش کے تلے پہنچکر اپنے مالک کو سجدہ کرونگا[3] اسوقت ارشاد ہوگا) محمد اپنا سر اٹھا اور سفارش کر تیری ہم سنیں گے اور مانگ جو مانگتا ہے ہم دیں گے محمد بن عبید راوی نے کہا باقی حدیث مجھ کو یاد نہیں رہی۔

۵۶۷ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ مِثْلَ قِرَاءَةِ الْعَامَّةِ

ہم سے نصر بن علی بن نصر نے بیان کیا کہا ہم کو ابو احمد نے خبر دی انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۂ قمر میں فھل من مدکر پڑھا دال مشدد سے جیسے مشہور قرأت ہے۔[4]

بَابٌ ۳۰۵ وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ

باب الیاس پیغمبر کا بیان[5]

إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ اللَّهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُذْكَرُ بِخَيْرٍ سَلَامٌ عَلَى إِلْ يَاسِينَ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ

(سورۂ والصافات میں) فرمایا بیشک الیاس پیغمبروں میں سے تھا جب اس نے اپنی قوم والوں سے کہا تم اللہ سے نہیں ڈرتے بعل بت کو پکارتے ہو اور اللہ کو جو سب میں اچھا پیدا کرنے والا اور تمہارا اور تمہارے باپ دادوں کا مالک ہے چھوڑ دیتے ہو لیکن انہوں نے اسکو جھٹلایا وہ قیامت کے دن عذاب کیلئے حاضر کئے جاینگے مگر جو اللہ کے خالص بندے ان میں سے تھے وہ بچا لئے گئے اور ہم نے الیاس کا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں باقی رکھا ابن عباس نے کہا ذکر کیا گیا یہی مراد ہے[6] الیاس پر ہمارا سلام ہم اچھے لوگوں کو اچھا ہی بدلہ دیتے

---

۱ اگرچہ حضرت آدم اور حضرت شیث اور ادریس نوح سے پہلے تھے مگر وہ ساری زمین والوں کی طرف نہیں بھیجے گئے ۱۲ منہ ۲ دوسری روایتوں میں یوں ہے کہ نوح حضرت ابراہیم پر ٹالیں گے اور حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ پر وہ حضرت عیسیٰ پر اور حضرت عیسیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر شاید اس روایت میں اختصار ہے ۱۲ منہ ۳ امام احمد کی روایت میں ہے کہ ایک جمعہ کے برابر سجدہ میں پڑا رہوں گا ۱۲ منہ ۴ بعضوں نے مذکر ذال معجمہ مشددہ سے پڑھا ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا یہ باب حضرت نوح کے حالات میں ہے اور یہ آیت بھی پہلے سورۂ قمر میں حضرت نوح کے قصے میں آئی ہے ۱۲ منہ ۵ یہ الیاس بن یاسین بن ہارون تھے حضرت موسیٰ کے بعد بھیجے گئے بعضوں نے کہا الیاس سے حضرت ادریس پیغمبر مراد ہیں کیونکہ عبداللہ بن مسعود نے اس آیت وان الیاس لمن المرسلین یوں پڑھا ہے وان ادریس لمن المرسلین امام بخاری نے اس کو صحیح نہیں سمجھا اسی واسطے ادریس کو علیحدہ آئندہ باب میں بیان کیا ۱۲ منہ ۶ کہ ان کا ذکر خیر باقی رکھا اسکو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ

يُذْكَرُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ اِلْيَاسَ هُوَ اِدْرِيْسُ۔

بَابٌ ذِكْرِ اِدْرِيْسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا

قَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ كَانَ أَبُوْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِيْ وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّإِيْمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ قَالَ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَافْتَحْ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ إِذَا رَجُلٌ عَنْ يَّمِيْنِهِ أَسْوِدَةٌ وَّعَنْ يَّسَارِهِ أَسْوِدَةٌ فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا اٰدَمُ وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَّمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيْهِ فَأَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوِدَةُ

ہیں بیشک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا ابن مسعود اور ابن عباس سے منقول ہے کہ الیاس حضرت ادریس ہیں [1]۔

باب ادریس پیغمبر کا بیان اللہ تعالیٰ نے (سورہ مریم) میں فرمایا ہم نے ادریس کو بلند مقام (چھٹے یا چوتھے آسمان پر) اٹھا لیا۔

عبدان نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے دوسری سند ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے زہری سے انس نے کہا ابوذر غفاری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کرتے تھے آپ نے فرمایا میرے گھر کا چھت کھولا گیا اسوقت میں مکہ میں تھا اور جبرئیل اترے انہوں نے میرا سینہ چیرا زمزم کے پانی سے دھویا پھر سونے کا ایک طشت لائے جو ایمان اور حکمت سے لبالب تھا وہ میرے سینے میں ڈال دیا پھر سینہ جوڑ دیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کیطرف چڑھا لے گئے جب نزدیک والے (پہلے) آسمان پر پہنچے تو جبرئیل نے وہاں کے چوکیدار (دسنتری) سے کہا دروازہ کھول اس نے پوچھا کون جوابدیا جبرئیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کوئی بھی ہے انہوں نے کہا ہاں محمد ہیں پوچھا کیا وہ بلائے گئے جوابدیا ہاں تب اس نے دروازہ کھولا جب ہم اس کے اوپر پہنچے دیکھا تو ایک شخص بیٹھا ہے اسکے داہنے طرف لوگوں کے جھنڈ بائیں طرف بھی لوگوں کے جھنڈ جب بھی وہ داہنی طرف دیکھتا ہے تو خوشی سے ہنس دیتا ہے اور جب بائیں طرف دیکھتا ہے تو رنج سے) رو دیتا ہے خیر اس نے مجھے یوں کہا اچھے بیٹے اچھے پیغمبر میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ ہیں کون صاحب انہوں نے کہا یہ آدم پیغمبر ہیں اور یہ جو تم ان کے داہنے بائیں جھنڈ کے جھنڈ دیکھتے ہو یہ ان کی اولاد کی ارواح ہیں داہنی طرف والے بہشتی ہیں اور بائیں طرف والے دوزخی جب وہ داہنی طرف دیکھتے ہیں تو خوشی سے ہنس دیتے ہیں اور بائیں طرف دیکھتے ہیں تو مارے رنج کے) رو دیتے ہیں پھر جبرئیل مجھ کو لئے ہوئے اور اوپر چڑھے دوسرے آسمان پر پہنچے وہاں کے چوکیدار سے کہا

---

[1] ابن مسعود کی روایت کو عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے اور ابن عباس کی روایت کو جریر نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] عبدان امام بخاری کے شیخ ہیں مگر شاید یہ حدیث امام بخاری نے ان سے نہیں سنی ورنہ حدثنا عبدان کہتے بعضے نسخوں میں یوں ہے حدثنا عبدان اگر تعلیق ہو تو اسکو جوزقی نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ۔

الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى ثُمَّ عَرَجَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمٰوَاتِ إِدْرِيسَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يُثْبِتْ لِي كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ وَقَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِإِدْرِيسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا إِدْرِيسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوسَى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ عِيسَى ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتَّى أَمُرَّ بِمُوسَى فَقَالَ مُوسَى مَا الَّذِي فُرِضَ عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ فُرِضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلٰوةً فَقَالَ فَارْجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّي فَوَضَعَ

شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ فَقَالَ

دروازہ کھول وہاں بھی وہی سوال و جواب ہوئے جو پہلے چوکیدار سے ہوئے تھے آخر اس نے دروازہ کھولا انسؓ نے کہا ابوذر نے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں پر ادریس اور موسیٰ اور عیسیٰ اور ابراہیم پیغمبروں سے ملاقات کی مگر یہ بیان نہیں کیا کہ کون کون سے آسمان پر کس کس سے ملاقات ہوئی ہاں اتنا بیان کیا ہے کہ آدم کو پہلے آسمان پر اور ابراہیم کو چھٹے آسمان میں پایا انس نے کہا جب جبرئیل ادریس پیغمبر پر سے گزرے (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی ساتھ تھے) انہوں نے کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بھائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں انہوں نے کہا یہ ادریس پیغمبر ہیں پھر میں موسیٰ پر سے گزرا انہوں نے کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بھائی میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں انہوں نے کہا یہ موسیٰ پیغمبر ہیں پھر میں عیسیٰ پر سے گزرا انہوں نے کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بھائی میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں جبرئیل نے کہا یہ عیسیٰ پیغمبر ہیں ابراہیم پر سے گزرا انہوں نے کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بیٹے میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں جبرئیل نے کہا یہ ابراہیم پیغمبر ہیں ابن شہاب نے کہا مجھ سے ابوبکر بن حزم نے بیان کیا کہ ابن عباس اور ابوحبہ انصاری کہتے ہیں[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں اور اوپر چڑھایا گیا ایک ہموار چبوترے پر پہنچا وہاں میں نے قلم چلنے کی آوازیں سنیں[2] ابن حزم اور انس نے روایت کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ نے مجھ پر پچاس نمازیں فرض کیں میں یہ حکم لیکر لوٹا موسیٰ پر سے گزرا انہوں نے پوچھا کہو تمہاری امت پر کیا فرض ہوا میں نے کہا پچاس نمازیں (ہر روز) فرض ہوئیں انہوں نے کہا تم پھر اپنے مالک کے پاس جاؤ (تخفیف چاہو) تمہاری امت میں اتنی طاقت نہیں میں لوٹ گیا پروردگار نے آدھی نمازیں معاف کر دیں پھر موسیٰ پاس آیا انہوں نے کہا پھر جاؤ اور تخفیف چاہو میں گیا اللہ نے اور کچھ کم کر دیں پھر موسیٰ کے پاس آیا انہوں نے یہی کہا پھر جاؤ تخفیف کراؤ تمہاری امت میں اتنی طاقت نہیں میں پھر گیا اور اپنے مالک سے عرض کیا

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] ابن حزم کی روایت ابوحبہ سے منقطع ہے کیونکہ ابوحبہ ابن حزم کی پیدائش سے ایک مدت پہلے جنگ احد میں شہید ہو چکے تھے ۱۲ منہ [3] فرشتوں کے لکھنے کی ۱۲ منہ۔

هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ حَتَّى أَتَى السِّدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ۔

باب ۳۰۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَإِلَى عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَقَوْلِهِ إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ إِلَى قَوْلِهِ كَذَلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ فِيهِ عَنْ عَطَاءٍ وَسُلَيْمَانَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۳۰۸ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ شَدِيدَةٍ عَاتِيَةٍ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَتَتْ عَلَى الْخُزَّانِ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا مُتَتَابِعَةً فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَى كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ أُصُولُهَا فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ بَقِيَّةٍ۔

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

آخر ارشاد ہوا پانچ نمازیں ہیں لیکن (ثواب میں) پچاس ہیں میری بات نہیں بدلتی (گویا وہی پچاس نمازیں قائم ہیں) میں لوٹا اور موسیٰ پاس آیا انہوں نے کہا پھر جاؤ اور اپنے مالک سے تخفیف کراؤ میں نے کہا (اب میں نہیں جاتا) مجھ کو شرم آتی ہے پھر جبرئیل (اور آگے) چلے سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے وہاں طرح طرح کے رنگ نظر آئے جنہوں نے اس درخت کو چھپا لیا تھا میں نہیں جانتا وہ کیا تھے پھر میں بہشت میں گیا وہاں موتی کے گنبد دیکھے وہاں کی مٹی مشک کی طرح خوشبودار تھی

باب ہود پیغمبر (اور ان کی قوم عاد) کا بیان

(اللہ تعالیٰ نے سورت اعراف میں) فرمایا ہم نے عاد قوم کی طرف ان کے ذات بھائی ہود کو بھیجا آخر آیت تک اور (سورہ احقاف میں) فرمایا جب ہود نے اپنی قوم کو ریت کے میدانوں میں ڈرایا آخر آیت کذلک نجزی القوم المجرمین تک اس باب میں عطاء بن ابی رباح اور سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[1]

باب اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ حاقہ میں) فرمایا عاد کی قوم تو تیز تند (یا سرد) نافرمان[2] آندھی سے تباہ کیے گئے

ابن عیینہ نے کہا عاتیہ کا معنی اپنے داروغہ فرشتوں کے قابو سے باہر ہو گئی[3] یہ آندھی اللہ نے ان پر سات رات آٹھ دن برابر قائم رکھی حسوما کا معنی پے در پے چلتی رہی (ایک منٹ بھی نہیں رکی) اگر تو اس وقت موجود ہوتا تو عاد لوگوں کو اس طرح مرے پڑے دیکھتا جیسے کھوکھلی کھجور کے تنے (یا دے ٹھونٹھ) اب ان میں کا بچا ہوا کوئی بھی باقی ہے[4]

مجھ سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] عطا کی روایت کو مؤلف نے سورہ احقاف کی تفسیر میں اور سلیمان کی روایت کو خود ہی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] نافرمان سے مراد یہ ہے کہ اس نے بحکم الٰہی اپنے داروغہ فرشتوں کی بھی ایک نہ سنی اور ایک دم نکل بھاگی جیسے امام بخاری نے سفیان بن عیینہ سے نقل کیا بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ وہ سب عاد والوں پر چیرہ دست ہو گئی یعنی ان کے روکے سے نہ رک سکی ۱۲ منہ [3] اس کو ابن عیینہ اپنی تفسیر میں روایت کیا ابن ابی حاتم نے حضرت علی سے نکالا کہ اللہ جب ہوا بھیجتا ہے تو ایک فرشتے کے ہاتھ پر تول کر جس دن عاد پر عذاب ہوا تو وہ بے حساب بھیج دی گئی فرشتوں کے قابو سے جو اس کے خزانہ دار ہیں باہر ہو گئی ۱۲ منہ [4] کوئی نہیں بچا سب مر گئے آٹھویں دن اس زور کی آندھی آئی کہ ان کی لاشیں بھی اڑ کر سمندر میں جا گریں پناہ پروردگار کی ۱۲ منہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا
وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ عَنْ
سُفْيٰنَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ
قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ رض اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْاَرْبَعَةِ الْاَقْرَعِ بْنِ
حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ
الْفَزَارِيِّ وَزَيْدٍ الطَّائِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ نَبْهَانَ
وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ
كِلَابٍ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ قَالُوْا يُعْطِيْ
صَنَادِيْدَ اَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا قَالَ اِنَّمَا اَتَاَلَّفُهُمْ
فَاَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ
نَاتِئُ الْجَبِيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقٌ فَقَالَ اتَّقِ
اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُ
اَيَاْمَنُنِيَ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَلَا تَاْمَنُوْنِيْ
فَسَاَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ اَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ
فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا
اَوْ فِيْ عَقِبِ هٰذَا قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا
يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ
مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ
اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ
لَئِنْ اَنَا اَدْرَكْتُهُمْ

سے آپ نے فرمایا مجھ کو جنگ احزاب میں پوربی ہوا سے مدد ملی اور عاد کی
قوم پچھیاد سے تباہ ہوگئی امام بخاری نے کہا ابن کثیر نے [1] سفیان ثوری سے
روایت کی انہوں نے اپنے والد سعید بن مسروق ثوری سے انہوں نے عبدالرحمان
بن ابی نعم سے انہوں نے ابو سعید خدری [2] سے انہوں نے کہا حضرت علی [2] نے
(یمن کے ملک سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھوڑا سونا بھیجا آپ نے وہ سونا
چار آدمیوں کو یعنی اقرع بن حابس حنظلی مجاشعی اور عیینہ بن بدر فزاری اور
زید طائی بنی نبہان والے اور علقمہ بن علاثہ عامری بنی کلاب والے کو تقسیم
کر دیا قریش اور انصار کے لوگوں کو اس پر غصہ آیا وہ کہنے لگا نجد کے
رئیسوں کو دیتے ہیں ہم کو نہیں دیتے (حالانکہ ہم زیادہ حقدار ہیں آپ نے فرمایا
بیشک قریش اور انصار زیادہ حقدار ہیں مگر میں نے ان لوگوں کا دل ملانے کیلئے ان کو
دیا کیونکہ ابھی حال میں مسلمان ہوئے ہیں) اتنے میں ایک شخص آن پہنچا، ذوالخویصرہ
حرقوص بن زبیر جس کی آنکھیں اندر گھسی ہوئیں گلے پھولے ہوئے پیشانی بلند
داڑھی گھنی ہوئی (گنجان) سر منڈا مردود کیا کہنے لگا اللہ سے ڈر محمد آپ نے
فرمایا اگر میں ہی اللہ کی نافرمانی کروں (حالانکہ میں اس کا رسول ہوں تو پھر اس
کی اطاعت کون کریگا اللہ نے تو مجھ کو زمین والوں پر امانت دار سمجھ کر بھیجا اور تم کو
میرا اعتبار نہیں یہ سنکر ایک صحابی نے میں سمجھتا ہوں وہ خالد بن ولید تھے آپ
سے اجازت چاہی اسکو مار ڈالوں آپ نے منع کیا جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے فرمایا دیکھو اس
شخص کی نسل سے ایسے لوگ جھوٹے مسلمان پیدا ہونگے جو ظاہر میں قرآن پڑھیں گے مگر
قرآن انکے گلے کے نیچے نہیں اترنے کا [3] یہ لوگ دین اسلام سے ایسے باہر ہو جائیں
گے جیسے تیر جانور سے پار نکل جاتا ہے اس میں کچھ لگا نہیں رہتا ان مردودں کا
کام یہ ہوگا کہ مسلمانوں کو تو قتل کرینگے اور بت پرستوں کافروں کو چھوڑ دیں گے [4]

[1] اسکو خود امام بخاری نے کتاب التفسیر میں وصل کیا وہاں یوں کہا ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا ۱۲ منہ [2] ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر نے کہا تھے ۱۲ منہ [3] بس منہ سے اسکے الفاظ رٹ لیں گے اور اپنے کو انتہا کا متقی اور پرہیزگار سمجھیں گے قرآن کے معنوں میں ذرا غور نہ کرینگے یا قرآن کا کچھ اثر ان کے دلوں میں نہیں پڑنے کا دل میں تو پلیدی اور بد ذاتی بھری ہوگی اللہ اور رسول کی محبت ہو تو قرآن کا اثر ہو ۱۲ منہ [4] بلکہ ان سے دوستی رکھیں گے یہ پیشین گوئی آپکی سچی ہوئی حضرت علی کی خلافت میں یہ لوگ پیدا ہوئے کافروں کو چھوڑ کر اپنے خلیفہ برحق اور مسلمانوں سے لڑنے کو مستعد ہوئے حضرت علی نے ان کو خوب مارا اور قتل کیا ہمارے زمانہ میں بھی ان لوگوں کے نقایا موجود ہیں ظاہر میں داڑھی سر کتا ہوا بڑے پرہیزگار دل میں ذرا نور ایمان نہیں نہ حدیث شریف سے الفت ہے نہ پیغمبر صاحب سے محبت قرآن شریف کے لفظ پڑھتے پھرتے ہیں اور اسکا ترجمہ پڑھنے سے منع کرتے ہیں حدیث کی کتابوں اور اہلحدیث سے جلتے ہیں خذلہم اللہ ۱۲ منہ

لَا قْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

اگر میں نے انکا زمانہ پایا تو جیسے عاد کی قوم والے ہلاک کئے گئے کوئی نہ بچا اس طرح ان کو قتل کرونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا۔

* * *

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

ہم سے خالد بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے اسود سے کہا میں نے عبداللہ بن مسعود سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ (سورۂ قمر میں) فھل من مدکر پڑھتے تھے[۲]۔

بَابُ ۳۹ قِصَّةِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ۔

باب یاجوج اور ماجوج کا بیان

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالُوْا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا فَاَتْبَعَ سَبَبًا اِلٰى قَوْلِهٖ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ وَاحِدُهَا زُبْرَةٌ وَهِيَ الْقِطَعُ حَتّٰى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ يُقَالُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْجَبَلَيْنِ وَالسَّدَّيْنِ الْجَبَلَيْنِ خَرْجًا اَجْرًا

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ کہف میں) فرمایا وہ لوگ کہنے لگے ذوالقرنین یاجوج اور ماجوج لوگ ملک میں بہت فساد مچارہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اسی سورت میں فرمایا اے پیغمبر تجھ سے ذوالقرنین (بادشاہ) کا حال پوچھتے ہیں تو کہہ میں اس کا کچھ قصہ تم کو سناتا ہوں ہم نے اسکو زمین کی حکومت دی تھی اور ہر طرح کا سامان اس کو عطا فرمایا تھا وہ ایک سمت چل نکلا اس آیت تک لوہے کی اینٹیں میرے پاس لاؤ زبر زبرہ کی جمع ہے زبرہ کے معنے ٹکڑا جب اس نے دونوں پہاڑوں کے برابر دیوار اٹھادی صدفین سے پہاڑ مراد ہیں یہ ابن عباس سے منقول ہے[۳] سدین سے بھی پہاڑ مراد ہیں خرجا کے معنی

[۱] ترجمہ باب یہیں نکلتا ہے ۱۲ منہ [۲] ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر یہ آیت سورۂ قمر میں عاد کے قصے میں بھی آئی ہے اس مناسبت سے یہ حدیث بیان کی ۱۲ منہ [۳] یہ دونوں قبیلوں کے نام ہیں جو یافث بن نوح کی اولاد میں ہیں بعضوں نے کہا یاجوج ترک لوگ ہیں اور ماجوج ایک دوسرا گروہ ہے قیامت کے قریب لوگ بہت غالب ہونگے اور ہر طرف سے نکل پڑیں گے ان کا نکلنا قیامت کی ایک نشانی ہے جو لوگ یاجوج ماجوج کے وجود میں شبہ کرتے ہیں وہ احمق ہیں یاجوج ماجوج آدمی ہیں کوئی عجوبہ نہیں ہیں اور جو روایتیں ان کے قد و قامت کے متعلق منقول ہیں وہ ضعیف ہیں ان کے اسناد صحیح نہیں ہیں توریت شریف میں یاجوج ماجوج کا ذکر ہے بعضوں نے کہا یاجوج روسی لوگ ہیں اور ماجوج تاتاری بعضوں نے کہا ماجوج انگریز ہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ [۴] اسحاق بن بشر اور ابن عساکر نے مغازی میں بہ سند ضعیف نکالا کہ ذوالقرنین روم کا ایک جوان تھا اسی نے شہر اسکندریہ بنایا اور اس کو فرشتہ آسمان پر لے گیا تھا وہ جہاں سد بنائی اس مقام پر ابن کثیر نے کہا حدیث اسرائیلی ہے اور اس میں نکارت یہ ہے کہ ذوالقرنین کو رومی کہا حالانکہ رومی اسکندر یونانی تھا اور ذوالقرنین یعنے اسکندر اول نے تو حضرت ابراہیم کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا تھا ان کے وزیر خضر علیہ السلام تھے اور اسکندر ثانی یونانی تھا اس کا وزیر ارسطو تھا۔ جو مشہور حکیم ہے میں کہتا ہوں ایک جماعت علماء اور مورخین نے انہیں اسکندر کو ذوالقرنین کہا ہے جن کے وزیر ارسطا طالیس تھے اور مولانا نظامی گنجوی نے سکندر نامہ میں لکھا ہے کہ انہوں نے سد سکندری بنائی تھی گو یونانی مورخ اس اسکندر کو ستارہ پرست بتاتے ہیں جیسے اس وقت میں اہل یونان تھے اور اللہ خوب جانتا ہے کون امر صحیح ہے قسطلانی نے کہا ذوالقرنین ان کا اس لئے لقب ہوا کہ وہ دنیا کے دونوں کنارے یعنے مشرق اور مغرب میں پھر آئے تھے یا مشرق اور مغرب دونوں کے حاکم تھے یا ان کے سر پر بالوں کی دو چوٹیاں تھیں یا ان کے زمانہ میں لوگوں کے دو قرن گزر گئے تھے یا ان کے سر پر تاج پر دو چیزیں تھیں سینگ کی طرح واللہ اعلم [۵] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا علی بن طلحہ کے طریق سے ۱۲ منہ۔

قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِیْٓ
اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا اَصُبُّ عَلَیْهِ رَصَاصًا
وَیُقَالُ الْحَدِیْدُ وَیُقَالُ الصُّفْرُ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ النُّحَاسُ فَمَا اسْطَاعُوْا اَنْ
یَّظْهَرُوْهُ یَعْلُوْهُ اسْتَطَاعَ اسْتَفْعَلَ
مِنْ اَطَعْتُ لَهٗ فَلِذٰلِكَ فُتِحَ اسْطَاعَ
یَسْطِیْعُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْتَطَاعَ یَسْتَطِیْعُ
وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ
مِّنْ رَّبِّیْ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكًّا
اَلْزَقَهٗ بِالْاَرْضِ وَنَاقَةٌ دَكَّآءُ لَا سَنَامَ لَهَا
وَالدَّكْدَاكُ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلُهٗ حَتّٰی صَلُبَ
مِنَ الْاَرْضِ وَتَلَبَّدَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا
وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ یَوْمَئِذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ
حَتّٰی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ
مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ قَالَ
قَتَادَةُ حَدَبٌ اَكَمَةٌ قَالَ رَجُلٌ
لِّلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ
السَّدَّ مِثْلَ الْبُرْدِ الْمُحَبَّرِ قَالَ
رَاَیْتَهٗ۔

محصول (اجرت) ذوالقرنین نے کہا اس دیوار کو آگ سے دھونکو، جب
دہکتے دہکتے اس کو آگ بنا دیا تو کہنے لگے لاؤ میں اس پر قطر ڈال دوں یعنے
شیشہ بعضے کہتے ہیں لوہا بعضے کہتے ہیں پیتل ابن عباسؓ نے کہا تانبا پھر
یاجوج ماجوج اس پر چڑھ نہ سکے[1] استطاع باب استفعال سے ہے اطعت
سے اسی لیے (ت کو تخفیف کیلئے کبھی حذف کرکے) ت کا فتح ہمزہ کو دیتے
ہیں اور کہتے ہیں۔ اسطاع یسطیع اور بعضوں نے استطاع یستطیع بھی
کہا ہے اور یاجوج ماجوج اس میں سوراخ بھی نہ کر سکے ذوالقرنین نے کہا
یہ میرے پروردگار کی رحمت ہے (کہ اس نے ایسی مضبوط دیوار میرے ہاتھ سے
بنوائی) جب میرے پروردگار کا ٹھہرایا ہوا وقت آئے گا تو اس دیوار
کو دکا یعنی زمین دوز کردے گا عرب لوگ کہتے ہیں ناقہ دکاء یعنی
اس کا کوہان نہیں، اسی سے ہے دکداک یعنی وہ زمین جو ہموار ہو کر سخت ہو
گئی ہو اونچی نہ ہو اور میرے مالک کا وعدہ برحق ہے اور ہم یاجوج ماجوج کے لوگوں کو
اس دن ہجوم کرتے ہوئے (ہر بستی پر ٹڈیوں کی طرح امنڈتے ہوئے) چھوڑ دینگے
(یا خلقت کو ان کے ڈر سے ایک پر ایک گرتے ہوئے چھوڑ دیں گے) جب
یاجوج ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ سخت مصیبت کا وقت ہوگا اور وہ ہر
بلندی سے دوڑ پڑیں گے قتادہ نے کہا حدب کے معنی ٹیلہ (ٹبہ[3]) ایک شخص
(نام نامعلوم) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے اس دیوار کو
دیکھا وہ چوخانہ کی چادر کی طرح تھی (ایک دھاری سرخ ایک کالی) آپ نے فرمایا
تو نے سچ اس کو دیکھا ہے[4]

[1] اس کو ابن ابی حاتم نے باسناد صحیح عکرمہ سے انھوں نے ابن عباسؓ سے وصل کیا ۱۲ منہ [2] ہوا یہ کہ دونوں طرف دو اونچے اونچے پہاڑ تھے بیچ میں رستہ کھلا تھا اس رستے سے یاجوج ماجوج کے لوگ گھس آتے اور غریب رعایا کو ستاتے ذوالقرنین نے یہ دیوار لوہے کی اٹھا کر ان کا رستہ ہی بند کر دیا بعضے بیوقوف لوگ اس قصے پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر یہ دیوار بنی ہوتی تو آج کل ضرور اس کا پتہ لگ جاتا کیونکہ دنیا کی سیاحت آج کل بخوبی ہوگئی ہے اور کوئی ملک اور جزیرہ تقریباً ایسا باقی نہ رہا جہاں سیاح لوگ نہ پہنچے ہوں ان کا جواب یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک تک تو یہ دیوار موجود تھی صحیح حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا آج یاجوج ماجوج کی سد میں سے اتنا کھل گیا بعد میں ہم نہیں کہہ سکتے کہ ابتک باقی ہے یا نہیں ممکن ہے یہ دیوار گر گئی ہو یا پہاڑوں میں ایسی چھپ گئی ہو کہ سیاحوں کو اس کا پتہ نہ لگا ہو جن لوگوں نے دیوار چین کو سد سکندری سمجھا انہوں نے غلطی کی کیونکہ چین کی دیوار بہت لمبی ہے اور لوہے کی نہیں ہے اس کو تو چین کے ایک بادشاہ نے بنوایا تھا ۱۲ منہ

[3] اس کو عبدالرحمن نے اپنی تفسیر میں نکالا [4] اس کو ابی عمر نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

۵۷۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رض بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے بیان کیا انہوں نے ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے انہوں نے ام المومنین زینب بنت جحش سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ان کے پاس گئے آپ فرما رہے تھے لا الٰہ الا اللہ عرب کی خرابی اس آفت سے ہونے والی ہے جو نزدیک آن پہنچی۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا روزن ہو گیا۔ آپ نے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی سے حلقہ کر کے بتلایا۔ ام المومنین زینب کہتی ہیں میں نے عرض کیا اچھے نیک بخت لوگ ہم میں رہتے ہوئے پر بھی ہم تباہ ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں جب برائی (بدکاری) زیادہ پھیل جائے [1]

۵۷۲ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُتِحَ اللهُ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذَا وَعَقَدَ بِيَدِهِ تِسْعِينَ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ابن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی اور آپ نے ۹۰ کا عدد بنایا [2]

۵۷۳ - حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللهُ تَعَالٰى يَا آدَمُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ

مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے اعمش سے کہا ہم سے ابو صالح نے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا آدم وہ عرض کریں گے حاضر ہوں مستعد ہوں سب بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ ارشاد ہو گا دوزخ کا لشکر نکال وہ پوچھیں گے کتنا لشکر نکالوں۔ فرمائے گا ہر ہزار آدمیوں میں سے

---

[1] اور اللہ کا عذاب نازل ہو تو اچھے بھی بروں کے ساتھ پھنس جاتے ہیں ۱۲ منہ [2] عقد انامل میں اس کی صورت یوں ہے کہ خنصر اور بنصر کو بند کرے اور کلمے کی انگلی لمبی کر دے انگوٹھے کو بیچ کی انگلی پر رکھے قسطلانی نے کہا اس سے یہ مقصود نہیں ہے کہ اتنا ہی سا کھلا۔ ایک روایت میں ہے کہ یاجوج ماجوج ہر روز اس دیوار کو کھودتے ہیں تھوڑی سی رہ جاتی ہے تو کہتے ہیں کل آکر توڑ لیں گے۔ اللہ تعالیٰ شب بھر میں پھر اس کو ویسا ہی مضبوط کر دیتا ہے جب ٹوٹنے کا وقت آن پہنچے گا اس روز یوں کہیں گے کل انشاء اللہ آن کر توڑ ڈالیں گے اس شب میں دیوار ویسی ہی رہے گی صبح توڑ کر نکل پڑیں گے ۱۲ منہ

تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ فَعِنْدَهٗ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْكُمْ رَجُلٌ وَّمِنْ يَّاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ اَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَنْتُمْ فِي النَّاسِ اِلَّا كَالشَّعَرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْيَضَ اَوْ كَشَعَرَةٍ بَيْضَاءَ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ۔

نوسو ننانوے اس وقت (مارے ہیبت کے) بچہ بوڑھا ہو جائے گا اور پیٹ والی کا پیٹ گر جائے گا اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے وہ مست بیہوش ہیں حالانکہ ان کو نشہ نہ ہو گا لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے (ڈر سے بیہوش ہو جائیں گے) اصحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ بھلا ہزار میں ایک ہم سے کون ہو گا (اب کیا امید ہے کہ ہم کو بہشت ملے گی) آپ نے فرمایا (کچھ فکر نہ کرو) خوش ہو جاؤ تم میں سے ایک آدمی کے مقابلے میں یاجوج ماجوج (دوسرے کافروں) میں سے ہزار آدمی پڑیں گے پھر فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم کل بہشتیوں کے ایک چوتھائی ہو گے ہم نے (خوشی کے مارے) تکبیر کہی آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ کل بہشتیوں کے ایک تہائی ہو گے ہم نے (خوشی کے مارے) تکبیر کہی۔ آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ کل بہشتیوں کے آدھے تم ہو گے (آدھے میں دوسری امتیں) ہم نے خوشی کے مارے تکبیر کہی آپ نے فرمایا تم (تمام دنیا کے) لوگوں میں ایسے ہو جیسے سفید بال کی کھال میں ایک کالا بال یا کالے بیل کی کھال میں ایک سفید بال[1]

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَوْلِهٖ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا وَقَوْلِهٖ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ وَقَالَ اَبُوْ مَيْسَرَةَ الرَّحِيْمُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ۔

باب (حضرت ابراہیم کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورہ نساء میں)

یہ فرمانا اللہ نے ابراہیم کو جانی دوست بنایا اور (سورۂ نحل میں) بیشک ابراہیم خوبیوں کا مجموعہ اللہ کا فرمانبردار ایک طرف والا تھا اور (سورۂ توبہ میں) بیشک ابراہیم مہربان تھا بردبار[2] عمرو بن شرحبیل نے کہا آواہ کا معنے مہربان یہ حبشی زبان کا لفظ ہے۔

۳۱۰

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا ہم سے

---

[1] ترجمہ باب اس فقرے سے نکلتا ہے کہ تم میں سے ایک آدمی کے مقابل یاجوج ماجوج میں سے ہزار آدمی پڑتے ہیں کیونکہ اس سے یاجوج ماجوج کی ایسی کثرت نسل معلوم ہوتی ہے کہ امت اسلامیہ ان کافروں کی ہزارواں حصہ ہو گی اگرچہ ہمارے زمانہ میں اسلام بہت پھیل گیا ہے مگر اب بھی کافر مسلمانوں کی نسبت وہ چند ہیں اور پھر ان مسلمانوں میں اکثر نام کے مسلمان ہیں سچے اور حقیقی مسلمان بہت تھوڑے ہیں جو شرک سے پرہیز رکھتے ہیں ۱۲ منہ

[a] یعنی اگر بالفرض وہاں کوئی پیٹ والی ہو یا مادہ عورتیں جو حاملہ مر گئیں حاملہ اٹھیں گی ان کا پیٹ گر پڑے گا ۱۲ منہ [2] اس کو وکیع نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ

سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّ أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْحَكِيمُ

مغیرہ بن نعمان نے بیان کیا کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے اُنہوں نے ابن عباس رضہ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (قیامت کے دن) ننگے پاؤں ننگے بدن بن ختنہ حشر کیے جاؤگے پھر آپ نے (سورۂ انبیاء کی) یہ آیت پڑھی جیسے ہم نے پہلی بار پیدا کیا ویسا ہی دوبارہ بھی پیدا کریں گے ہم اس کا وعدہ کر چکے ہیں جس کو (پورا) کریں گے اور قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائیں گے (پھر ہمارے پیغمبر صاحب کو[1]) اور ایسا ہوگا میرے اصحاب میں سے کئی لوگوں کو بائیں طرف (دوزخ کی جانب) کھینچ لیے جائیں گے میں کہوں گا (فرشتو) یہ تو میرے اصحاب ہیں وہ کہیں گے (تم کو معلوم نہیں) یہ لوگ جب تمہاری وفات ہوگئی تو اسلام سے پھر گئے[2] اس وقت میں اس نیک بندے حضرت عیسےٰ کی طرح کہوں گا میں تو جب تک ان لوگوں میں رہا تو انکا حال دیکھتا رہا آخر آیت الحکیم تک۔

۵۷۵ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِي فَيَقُولُ أَبُوهُ فَالْيَوْمَ لَا أَعْصِيكَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِي الْأَبْعَدِ فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى إِنِّي حَرَّمْتُ

ہم سے اسمٰعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے بھائی عبد الحمید نے خبر دی انھوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے کہا ابراہیم علیہ السلام اپنے والد آزر کو قیامت کے دن دیکھیں گے منہ پر سیاہی گرد و غبار ان سے کہیں گے میں نے (دنیا میں) تم سے نہیں کہا تھا میری نافرمانی نہ کرو (کہا مانو) آزر کہیں گے آج میں تمہاری نافرمانی نہیں کرنے کا (جو تم کہو بجا لاؤں گا) اس وقت ابراہیمؑ (پروردگار سے) عرض کریں گے پروردگار تو نے (میری یہ دعا قبول کی تھی جو سورۂ شعراء میں ہے) مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے دن تجھ کو ذلیل نہیں کرونگا اس سے زیادہ کونسی ذلت ہوگی۔ میرا باپ ذلیل ہوا جو تیری رحمت سے محروم ہے۔ اللہ تعالےٰ

[1] بیہقی کی روایت میں اس کی صراحت ہے یہ ایک فضیلت جزوی ہے جو حضرت ابراہیم کو ہمارے پیغمبر صاحب پر ہوگی اس پر فضیلت کل لازمی نہیں آتی ۱۲ منہ [2] مراد وہ لوگ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت میں مرتد ہوگئے حضرت ابوبکر رضہ نے ان پر جہاد کیا اس حدیث سے یہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو امت کے اعمال کی خبر پیر اور جمعہ کو دی جاتی ہے وہ اجمالی خبر ہے نام بنام ہر ایک کی خبر نہیں دی جاتی ۱۲ منہ

الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اِبْرَاهِيْمُ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُلْتَطِخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ۔

فرمائے گا میں نے تو کافروں پر بہشت حرام کر دی ہے[1] پھر ابراہیم کو تسلی دینے کے لئے کہا جائے گا ذرا اپنے پاؤں کے تلے تو دیکھو وہ دیکھیں گے تو (ان کے والد کا پتہ نہیں) ایک بجو ہے نجاست سے لتھڑا ہوا اس کے پاؤں پکڑ کر (فرشتے) دوزخ میں ڈال دیں گے

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهٗ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَجَدَ فِيْهِ صُوْرَةَ اِبْرَاهِيْمَ وَصُوْرَةَ مَرْيَمَ فَقَالَ اَمَا لَهُمْ فَقَدْ سَمِعُوْا اَنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ مُصَوَّرٌ فَمَا لَهٗ يَسْتَقْسِمُ۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے بکیر نے بیان کیا انھوں نے کریب سے جو ابن عباس کے غلام تھے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب مکہ فتح ہوا) بیت اللہ میں گئے دیکھا تو وہاں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت بی بی مریم کی مورتیں ہیں آپ نے فرمایا قریش کے کافروں کو کیا ہو گیا ہے وہ تو سن چکے ہیں کہ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں مورت ہو یہ ابراہیم کی تصویر ہے ان کو کیا ہوا بھلا وہ پانسو سے فال کھولتے تھے؟[2]

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاَى الصُّوَرَ فِي الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتّٰى اَمَرَ بِهَا

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انھوں نے معمر سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (باہر سے) دیکھا کہ کعبہ میں تصویریں لگی ہوئی ہیں تو آپ اندر نہیں گئے حکم دیا وہ تصویریں ہٹائی گئیں (یا مٹائی

---

[1] اس وجہ سے تمہارے باپ کو بہشت نہیں مل سکتی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ حکایت محض جھوٹی ہے کہ بابا فرید گنج کا دھوبی جو مشرک تھا ان کی خدمت کی وجہ سے بخشا گیا البتہ اگر وہ دھوبی مسلمان ہوگا تو اس کا بخشا جانا تعجب نہیں اسی طرح یہ حکایت کہ حضرت غوث پاک نے ارواح کی تھیلی حضرت عزرائیل سے چھین لی اور اس میں مومن مشرک سب کی ارواح تھیں وہ سب بہشت میں داخل کیے گئے کیونکہ جب ابراہیم کے والد کو اللہ تعالیٰ نے بہشت نہ دی جو اللہ تعالیٰ کے خاص دوست تھے تو اور کسی ولی کی کیا بساط ہے کہ وہ کسی کافر کو بہشت دلا سکے ۱۲ منہ [2] عرب کے مشرکوں نے حضرت ابراہیم کی مورت بنا کر ان کے ہاتھ میں پانسے کا تیر دیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتراض فرمایا کہ تیر کو پانسہ بنانا اس سے جوا کھیلنا یا فال نکالنا پیغمبر کی شان نہیں ہے۔ ان مورت بنانے والوں کو اتنی بھی عقل نہ آئی قسطلانی نے کہا مکہ کے کافر جب سفر وغیرہ کو جانے لگتے یا کوئی اور مہم سر کرنا چاہتے تو تین پانسوں پر فال کھولتے ایک پر لکھا ہوتا یہ کام کر ایک پر یہ، نہ کر۔ ایک خالی "کر" کا پانسہ نکلتا تو وہ کام کرتے "نہ کر" کا نکلتا تو نہ کرتے تو پھر پانسہ پھینکتے (لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ یہ سب جاہلیت کے کام ہیں اور شیعوں سے تعجب ہے کہ وہ قرآن اور صحیح حدیث کے برخلاف ذات الرقاع کا استخارہ کیا کرتے ہیں جو بعینہ اس آیت کی رو سے حرام ہے۔ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ۱۲ منہ

فَمُحِيَتْ فَرَأَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِأَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهِ إِنِ اسْتَقْسَمَا بِالْأَزْلَامِ قَطُّ۔

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتْقَاهُمْ فَقَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيلِ اللّٰهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ طَوِيلٍ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا وَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گئیں) آپ نے دیکھا ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی مورتیں بنائیں ہیں ان کے ہاتھوں میں پانسے (فال کھولنے کے) دیئے ہیں فرمایا اللہ ان کافروں کو غارت کرے ان بزرگوں نے پانسو پر کبھی فال نہیں کھولی۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا سب لوگوں میں (اللہ کے نزدیک) کس کا مرتبہ زیادہ ہے (یعنے اعمال کی رو سے) آپ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار ہو لوگوں نے عرض کیا ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا تو نسب اور خاندانی شرافت کے لحاظ سے سب میں (افضل) یوسف پیغمبر ہیں جو خود نبی تھے باپ نبی دادا نبی پردادا اللہ کے خلیل (چار پشت برابر پیغمبری رہنا یہ فضیلت کسی کو نہیں ملی) انہوں نے کہا ہم اس کو بھی نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا (معلوم ہوا تم عرب کے خاندان پوچھتے ہو ان میں کون افضل ہے) تو جو لوگ جاہلیت کے زمانہ ہیں بھی شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں[1] اس حدیث کو ابواسامہ اور معتمر نے بھی عبید اللہ سے روایت کیا انہوں نے سعید سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[2]

ہم سے مومل ابن ہشام نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم سے عوف اعرابی نے کہا ہم سے ابو رجاء نے کہا ہم سے سمرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو (خواب میں) میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھ کو ایک لمبے شخص کے پاس لے گئے اتنے لمبے کہ میں ان کا سر قریب تھا کہ دیکھ سکوں معلوم ہوا وہ (حضرت) ابراہیم پیغمبر ہیں۔

---

[1] اگر جاہل رہیں تو شرافت نسبی کچھ کام نہ آئے گی مولانا جامی فرماتے ہیں ۔ بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی ۔ کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست ۱۲ منہ

[2] تو ابواسامہ اور معتمر کی روایتوں میں سعید اور ابوہریرہؓ میں سعید کے باپ کیسان ابوسعید کا واسطہ نہیں ہے جیسے یحییٰ قطان کی روایت میں ہے۔ ابواسامہ اور معتمر کی روایتوں کو خود امام بخاری نے قصہ یعقوب و یوسف میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

۵۸۰ - حَدَّثَنِي بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رض وَذَكَرُوا لَهُ الدَّجَّالَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ أَوْ ك ف ر قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوسَى فَجَعْدٌ آدَمُ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ انْحَدَرَ فِي الْوَادِي۔

مجھ سے بیان بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے خبر دی انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا لوگوں نے ان سے یہ ذکر کیا کہ دجال کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں یہ حروف لکھے ہوں گے ک ف ر مومن ان حرفوں کو پڑھ لے گا یعنی کافر ہیں ابن عباس نے کہا یہ تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا لیکن آپ نے یوں فرمایا اگر تم ابراہیم کو دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے صاحب (یعنے حضرت محمدؐ کو) دیکھو[1] اور موسیٰ کا بدن گٹھا ہوا[2] گندمی رنگ سرخ اونٹ پر جس کو نکیل لگی ہے سوار یہ نکیل کھجور کی چھال کی تھی گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں وہ نالے میں اترے (لبیک) کہتے ہوئے۔

۵۸۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُّومِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمن قرشی نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیمؑ نے اسی برس کی عمر میں بسولے سے ختنہ کیا۔[3]

۵۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ بِالْقَدُومِ مُخَفَّفَةً تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ تَابَعَهُ عَجْلَانُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا پھر یہی حدیث نقل کی لیکن پہلی روایت میں قدّوم بہ تشدید دال ہے اور اس میں قدُوم بہ تخفیف دال (دونوں کے معنے ایک ہیں یعنے بسولہ) شعیب کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرحمن بن اسحاق نے بھی ابوالزناد سے روایت کیا اور عجلان نے بھی ابوہریرہؓ سے اور محمد بن عمرو نے اس کو ابوسلمہ سے روایت کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے[4]

---

[1] یعنی ابراہیم علیہ السلام کی صورت میری صورت سے ملتی تھی یہاں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ اگلی حدیث میں یہ مذکور ہے کہ ابراہیم بہت لمبے تھے اور ..... ہمارے پیغمبر صاحب لمبے نہ تھے بلکہ میانہ قامت تھے کیونکہ صورت ملنے سے یہ ضروری نہیں کہ قد بھی برابر ہو ۱۲ منہ [2] جعد کا ترجمہ یہاں یہی کرنا چاہیے۔ بعضوں نے گھونگر والے بال کیا ہے اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ دوسری حدیث میں یوں ہے کہ ان کے بال سیدھے تھے ۱۲ منہ [3] ان کو ختنہ کا حکم آیا اس وقت استرہ وغیرہ ان کے پاس نہ ہوگا اور حکم الٰہی میں تاخیر مناسب نہ سمجھی بسولے ہی سے کھال اڑا دی ابویعلیٰ کی روایت میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ

[4] عبدالرحمن بن اسحاق کی روایت کو مسدد نے اپنی مسند میں اور عجلان کی روایت کو امام احمد نے اور محمد بن عمرو کی روایت کو ابویعلیٰ نے وصل کیا ۱۲

۵۸۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ الرُّعَيْنِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثًا۔

ہم سے سعید بن تلید رعینی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو جریر بن حازم نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انھوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم (ساری عمر) جھوٹ نہیں بولے مگر تین بار (ان کا بیان آگے آتا ہے)

۵۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ إِذْ أَتَى عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قَالَ أُخْتِي فَأَتَى سَارَةَ قَالَ يَا سَارَةُ لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ وَإِنَّ هٰذَا سَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّكِ أُخْتِي فَلَا تُكَذِّبِينِي فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ فَأُخِذَ فَقَالَ

ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن یزید نے انھوں نے ایوب سے انھوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے کہا حضرت ابراہیمؑ (ساری عمر) جھوٹ نہیں بولے مگر تین بار وہ جھوٹ تو خالص اللہ کے لئے (یعنی اس کی راہ میں جس میں ان کا ذاتی فائدہ کچھ نہ تھا) ایک تو یہ کہنا میں بیمار ہو جاؤں گا (ستاروں کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے) دوسرے یہ کہنا کہ اس بڑے بت نے ان بتوں کو توڑا ہے اور تیسرے یہ کہ ابراہیم اور سارہ دونوں (سفر میں جا رہے تھے) اتنے میں ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے (صادق یا سنان یا سفیان یا عمرو اردن کا بادشاہ) لوگوں نے اس سے جڑ دیا یہاں ایک مرد آیا ہے اس کے ساتھ ایک عورت ہے بڑی خوبصورت ظالم بادشاہ نے ابراہیم کو بلا بھیجا اور ان سے پوچھا یہ عورت کون ہے انہوں نے کہا میری بہن ہے[1] پھر حضرت ابراہیم (بادشاہ پاس سے ہو کر) حضرت سارہ پاس آئے اور کہنے لگے اے سارہ اس وقت ساری زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے (سب مشرک اور کافر ہیں) اور اس ظالم بادشاہ نے مجھ سے پوچھا یہ عورت تیری کون ہے تو میں نے تم کو بہن کہہ دیا تم بھی اپنے تئیں میری بہن کہنا ایسا نہ ہو میں جھوٹا ہوں خیر اس ظالم بادشاہ نے سارہ کو (جبراً) بلوا بھیجا جب وہ اس کے پاس گئیں

[1] کہتے ہیں یہ ظالم بادشاہ ہر شخص کی جورو چھین لیتا ماں بہن وغیرہ کو چھوڑ دیتا بعضوں نے کہا حضرت ابراہیم نے یہ سمجھا کہ یہ ظالم سارہ کو ضرور چھین لے گا اس لئے بہتر ہے کہ میں اس کو اپنی بہن کہوں شاید وہ مردود مجھ سے جبراً طلاق دلوائے ۱۲ منہ ؛

ادْعِي اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَأُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتْ فَأُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَمْ تَأْتُونِي بِإِنْسَانٍ إِنَّمَا أَتَيْتُمُونِي بِشَيْطَانٍ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَأَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ مَهْيَا قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ أَوِ الْفَاجِرِ فِي نَحْرِهِ وَأَخْدَمَ هَاجَرَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ۔

ہاتھ ڈالا لیکن ہاتھ ڈالتے ہی سزا ملی زمین پر گر کر تڑپنے لگا یا ہاتھ سوکھ گیا اب کیا کہنے لگا اے عورت تو میرے لئے دُعا کر میں تجھ کو نہیں ستانے کا سارہ نے دعا کی تو اچھا ہوگیا پھر اس مردود نے اگلی سزا فراموش کر کے ہاتھ ڈالا پھر اسی آفت میں یا پہلے سے بھی زیادہ سخت آفت میں مبتلا ہُوا پھر کہنے لگا اے عورت میرے لئے دُعا کر میں تجھ کو نہیں ستانے کا۔ انھوں نے دُعا کی تو اچھا ہوگیا تب اس ظالم نے اپنے خدمتگاروں میں سے کسی کو بلایا اور کہنے لگا واہ اچھی عورت میرے پاس لائے یہ عورت نہیں شیطان ہے (مردود خود شیطان تھا) اور (ایک لونڈی) ہاجرہ سارہ کو دیکر رخصت کردیا وہ حضرت ابراہیم پاس پہنچیں دیکھا تو کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں انہوں نے (نماز ہی میں) ہاتھ کے اشارہ سے پوچھا کیا کیفیت گذری سارہ نے کہا اللہ نے اس کافر یا بدکار کی تدبیر چلنے دی اس کا فریب اسی پر الٹ دیا اور ہاجرہ (ایک لونڈی) خدمت کیلئے دلوائی ابو ہریرہؓ نے یہ حدیث بیان کر کے لوگوں سے کہا آسمان کے پانی والو یہی ہاجرہ تمہاری ماں تھیں [1]

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى أَوِ ابْنُ سَلَامٍ عَنْهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے یا محمد بن سلام نے عبید اللہ سے بیان کیا اُنھوں نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی انھوں نے عبدالحمید بن جبیر سے اُنھوں نے سعید بن مسیب سے اُنھوں نے ام شریک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ مار ڈالنے کا حکم دیا فرمایا یہ (کمبخت) حضرت ابراہیم پر آگ پھونکتا تھا (اور سب جانور بجھا رہے تھے)

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے اُنھوں نے علقمہ سے اُنھوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اُنھوں نے کہا جب (سورہ انعام کی) یہ آیت اُتری

[1] آسمان کے پانی والوں سے عربوں کو مراد لیا کیونکہ یہ لوگ اکثر جنگلوں میں بسر کرتے ہیں ان کے ملک میں نہریں وغیرہ نہیں ہیں آسمان کے پانی ہی پر ان کا گذر ہوتا ہے بعضوں نے کہا آسمان کے پانی سے زمزم کا پانی مراد ہے جو حضرت ہاجرہ کی دعا سے زمین سے پھوٹا تھا۔ زمزم کا پانی گویا آسمان کا پانی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهٗ قَالَ لَيْسَ كَمَا تَقُوْلُوْنَ لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ بِشِرْكٍ اَوَلَمْ تَسْمَعُوْا اِلٰى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهٖ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔

جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں ظلم کی ملونی نہیں کی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے جس نے ظلم (یعنی گناہ) نہیں کیا آپ نے فرمایا ظلم سے گناہ مراد نہیں ہے بلکہ شرک مراد ہے تم نے (سورہ لقمان کی) یہ آیت نہیں سنی جب لقمان نے اپنے بیٹے (انعم یا مشکم) سے کہا بیٹا اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا شرک بڑا ظلم ہے[1]

بَابٌ ۲۱ يَزِفُّوْنَ النَّسَلَانُ فِي الْمَشْيِ

باب (سورۃ الصافات میں جو) یزفون ہے یعنی دوڑتے چلے

۵۸۷ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِلَحْمٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَجْمَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ وَيُنْفِذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُوا الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَذَكَرَ حَدِيْثَ الشَّفَاعَةِ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَخَلِيْلُهٗ مِنَ الْاَرْضِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ فَذَكَرَ كَذِبَاتِهٖ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوْا اِلٰى مُوْسٰى تَابَعَهٗ اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انھوں نے ابو حیان سے انھوں نے ابو زرعہ سے انھوں نے ابو ہریرہ رضی سے انھوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک دن گوشت لائے آپ نے فرمایا اللہ قیامت کے دن اگلوں پچھلوں سب کو ایک میدان میں جمع کرے گا پکارنے والا اپنی آواز ان کو سنا سکے گا اور دیکھنے والا ان کو دیکھ سکے گا (کیونکہ یہ میدان ہموار ہو گا زمین کی طرح گول نہ ہو گا۔ اور سورج ان کے نزدیک آجائے گا پھر آپ نے شفاعت کا قصہ سنایا تو فرمایا لوگ (محشر والے) ابراہیم پاس جائیں گے اور ان سے کہیں گے تم زمین والوں میں اللہ کے نبی اور خلیل ہو پروردگار سے ہماری سفارش کرو وہ اپنی جھوٹ باتوں کو یاد کریں گے (عمر بھر میں کل تین جھوٹ جو اوپر گزر چکے ہیں) اور کہیں گے مجھے اپنی فکر ہے مجھے اپنی فکر ہے تم موسیٰ پاس جاؤ ابو ہریرہ رضی کے ساتھ اس حدیث کو انس نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے[2]

۵۸۸ ۔ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضـ عَنِ النَّبِيِّ

مجھ سے ابو عبد اللہ احمد بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے انھوں نے اپنے باپ جریر بن حازم سے انھوں نے ایوب سختیانی سے انھوں نے عبد اللہ بن سعید بن جبیر سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے ابن عباس رض سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے بیان کرنے میں لوگ حیران ہوئے ہیں بعضوں نے کہا یہ آیت الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم حضرت ابراہیم ہی کا مقولہ ہے اور حاکم نے حضرت علی رض سے نکالا کہ یہ آیت ابراہیم اور ان کے ساتھ والوں کے حق میں ہے کرمانی نے کہا مناسبت یہ ہے کہ اس آیت کے بعد ہی حضرت ابراہیم کا ذکر ہے وتلک حجتنا آتیناھا ابراھیم اخیر آیت تک ۱۲ [2] اس کو خود مؤلف نے کتاب التوحید میں وصل کیا ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ أُمَّ إِسْمٰعِيلَ لَوْلَا أَنَّهَا عَجِلَتْ لَكَانَ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَمَّا كَثِيرُ بْنُ كَثِيرٍ فَحَدَّثَنِي قَالَ إِنِّي وَعُثْمٰنَ بْنَ أَبِي سُلَيْمٰنَ جُلُوسٌ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ مَا هٰكَذَا حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلَ إِبْرَاهِيمُ بِإِسْمٰعِيلَ وَأُمِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَهِيَ تُرْضِعُهُ مَعَهَا شَنَّةٌ لَمْ يَرْفَعْهُ ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ وَبِابْنِهَا إِسْمٰعِيلَ۔

آپ نے فرمایا اللہ اسمٰعیل کی والدہ (حضرت ہاجرہ) پر رحم کرے اگر وہ جلدی نہ کرتیں (زمزم کے پانی کے گرد مینڈھ نہ بناتیں) تو آج، وہ ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم سے یہ حدیث اس طرح ابن جریج نے بیان کی لیکن کثیر بن کثیر نے مجھ سے یوں بیان کیا میں اور عثمان بن ابی سلیمان دونوں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں انہوں نے کہا ابن عباس ؓ نے مجھ سے یہ حدیث اس طرح بیان نہیں کی بلکہ یوں کہا کہ ابراہیم اسمٰعیل اور ان کی والدہ ہاجرہ کو لے کر (مکہ کی سرزمین میں آئے) حضرت ہاجرہ اسمٰعیل کو دودھ پلاتی تھیں ان کے ساتھ ایک پرانی مشک تھی [1] ابن عباس ؓ نے اس حدیث کو مرفوع نہیں کیا۔

۵۸۹ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِي وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَوَّلُ مَا اتَّخَذَ النِّسَاءُ الْمِنْطَقَ مِنْ قِبَلِ أُمِّ إِسْمٰعِيلَ اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لِتُعَفِّيَ أَثَرَهَا

اور مجھ سے محمد بن عبداللہ مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ایوب سختیانی اور کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ سے اُن دونوں میں ایک دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کرتا ہے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا ابن عباس ؓ نے کہا عورتوں میں سب سے پہلے حضرت ہاجرہ نے کمر پٹہ باندھا ان کی غرض یہ تھی کہ سارہ ان کا سراغ نہ پائیں (وہ جلد بھاگ جائیں۔) [2]

---

[1] حضرت ابراہیم اسی مشک بھر پانی ہاجرہ کو دے کر ان کو اور ان کے شیر خوار صاحبزادے حضرت اسمٰعیل کو اس جنگل بے آب و دانہ میں اللہ کے بھروسے پر چھوڑ کر چل دیئے جب مشک کا پانی تمام ہو گیا اور حضرت اسمٰعیل پیاس کے مارے بے قرار ہوئے تو حضرت ہاجرہ گھبرا کر پانی ڈھونڈھنے کے لئے نکلیں انہوں نے صفا مروہ کے درمیان سات پھیرے کئے لیکن پانی کا نشان نہ ملا آخر حضرت جبرائیل علیہ السلام اُترے اور اُنھوں نے زمین پر ایک پر مارا زمزم کا چشمہ جاری ہو گیا حضرت ہاجرہ نے اس چشمہ کا پانی ایک مینڈھ بنا کر روک دیا وہ حوض کی طرح رہ گیا آج تک یہ چشمہ قائم ہے جس کو زمزم کہتے ہیں اور اس کا پانی متبرک ہے حدیث میں آیا ہے کہ زمزم کا پانی جس مقصد کے لئے پیا جائے اللہ پورا کر دیتا ہے [2] کمر پٹہ باندھنے سے عورت چالاک ہو جاتی ہے جلد جلد چل پھر سکتی ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ تاکہ اس کمر پٹہ سے اپنے پاؤں کے نشان جو رستے میں پڑتے ہیں مٹتے جائیں تاکہ سارہ انکا پتہ نہ پائیں ہوا یہ تھا کہ حضرت ہاجرہ حضرت سارہ کی لونڈی تھیں اُنھوں نے حضرت ابراھیم اپنے شوہر کو دے دی ہبہ کر دی حضرت ابراہیم نے ان سے صحبت کی ان کو حمل رہ گیا جب وہ جنیں تو حضرت سارہ کو جو اُس وقت تک لاولد تھیں رشک پیدا ہوئی اُنھوں نے قسم کھائی کہ میں ہاجرہ کے بدن سے تین اعضا کاٹ ڈالوں گی حضرت ہاجرہ ڈر کر کمر پٹہ باندھ کر بھاگ گئیں اپنے بچے یعنی حضرت اسمٰعیل کو بھی لے گئیں اور رستے میں اپنا آنچل زمین پر گھسیٹتی چلیں تاکہ پاؤں کے نشان مٹے حضرت سارہ پتہ نہ لگا لیں کرمانی نے کہا کمر بند باندھنے سے حضرت ہاجرہ کی یہ غرض تھی کہ حضرت سارہ ان کو خادم سمجھیں اور ان سے رشک نہ کریں کہتے ہیں حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ سے کہا تم اپنی قسم یوں پوری کر لو کہ ان کے کان ناک چھید دو اور یہ رسم اسی وقت سے عورتوں میں شروع ہوئی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالی

عَلٰى سَارَةَ ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ وَبِابْنِهَا إِسْمٰعِيلَ
وَهِيَ تُرْضِعُهُ حَتّٰى وَضَعَهُمَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ
دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِي أَعْلَى الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ
يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ فَوَضَعَهُمَا
هُنَالِكَ وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيهِ تَمْرٌ
وَسِقَاءً فِيهِ مَاءٌ ثُمَّ قَفّٰى إِبْرَاهِيمُ مُنْطَلِقًا
فَتَبِعَتْهُ أُمُّ إِسْمٰعِيلَ فَقَالَتْ يَا إِبْرَاهِيمُ أَيْنَ
تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهٰذَا الْوَادِي الَّذِي
لَيْسَ فِيهِ إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ
مِرَارًا وَجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ
آللّٰهُ الَّذِي أَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ
إِذَنْ لَا يُضَيِّعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ فَانْطَلَقَ إِبْرَاهِيمُ
حَتّٰى كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُ
اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمَّ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ
الْكَلِمَاتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي
أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي
زَرْعٍ حَتّٰى بَلَغَ يَشْكُرُونَ وَجَعَلَتْ أُمُّ
إِسْمٰعِيلَ تُرْضِعُ إِسْمٰعِيلَ وَتَشْرَبُ مِنْ
ذٰلِكَ الْمَاءِ حَتّٰى إِذَا نَفِدَ مَا فِي السِّقَاءِ
عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ
إِلَيْهِ يَتَلَوّٰى أَوْ قَالَ يَتَلَبَّطُ فَانْطَلَقَتْ
كَرَاهِيَةَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ فَوَجَدَتِ الصَّفَا
أَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْأَرْضِ يَلِيهَا فَقَامَتْ
عَلَيْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِي تَنْظُرُ هَلْ تَرٰى

پھر حضرت ابراہیم ہاجرہ اور ان کے بچے حضرت اسمٰعیل کو (مکہ میں) لے آئے
حضرت ہاجرہ اسمٰعیل کو دُودھ پلاتی تھیں حضرت ابراہیم نے ان دونوں
کو ایک بڑے درخت کے تلے بٹھا دیا جو اس مقام پر تھا جہاں آب زمزم
ہے مسجد کے بلند جانب میں اس وقت مکہ میں آدمی کا نام و نشان تھا
نہ وہاں پانی کا وجود تھا خیر حضرت ابراہیم دونوں کو وہاں چھوڑ گئے۔
اور ایک تھیلہ کھجور کا ایک مشکیزہ پانی کا دے گئے خود اپنے ملک (شام)
کو چل دئے (جہاں حضرت سارہ تھیں) جب حضرت ابراہیم چلنے لگے
تو حضرت ہاجرہ ان کے پیچھے ہوئیں اور کہنے لگیں ابراہیم تم کہاں چلے
ہم کو اس جنگل میں چھوڑے جاتے ہو جہاں آدمی کا پتہ تک نہیں نہ کوئی
چیز ملتی ہے کئی بار پکار پکار کر حضرت ہاجرہ نے یہ کہا مگر حضرت ابراہیمؑ
نے ادھر دیکھا تک نہیں (جواب دینا تو کجا) آخر حضرت ہاجرہ نے ان سے
کہا کیا اللہ کا ایسا ہی حکم ہے اُنھوں نے کہا ہاں تب حضرت ہاجرہ نے
کہا پھر تو پروردگار (ہماری حفاظت کرے گا) ہم کو ہلاک نہیں کرنے کا
یہ کہہ کر حضرت ہاجرہ لوٹ آئیں (سبحان اللہ کس جگرے کی عورت
تھیں) اور حضرت ابراہیم چل دئے جب اس پہاڑی پر پہنچے جہاں سے
دکھائی نہیں پڑتے تھے (جس پہاڑی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ
میں داخل ہوئے تھے) تو ادھر رُخ کیا جہاں اب کعبہ ہے (وہیں
ہاجرہ اور اسمٰعیل کو چھوڑ آئے تھے) اور دونوں ہاتھ اُٹھا کر یہ دُعا کی
(جو سورہ ابراہیم میں ہے) مالک ہمارے میں نے اپنی اولاد ایسے میدان
میں چھوڑ دی ہے جہاں کچھ نہیں اُگتا (کیونکہ کعبہ حضرت آدمؑ کے وقت
سے تھا لیکن گر کر سٹ گیا تھا) ادھر حضرت ہاجرہ کا یہ حال گزرا وہ
حضرت اسمٰعیل کو دُودھ پلاتی اور مشک میں سے پانی پیتی رہیں جب
پانی ختم ہو گیا تو خود بھی پیاسی ہوئیں بچہ کو بھی پیاس لگی بچہ کو دیکھا تو
وہ پیاس کے مارے تلے اوپر ہو رہا ہے یا تڑپ رہا ہے[1] وہ اس نظر سے ہٹ گئیں بچہ کا حال دیکھ کر

[1] دم چھوڑ رہا ہے ہائے یہ مصیبت ناک نظارہ ماں مہربان کیونکر دیکھ سکتی تھی ۱۲ منہ

أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا
حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْوَادِيَ رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا
ثُمَّ سَعَتْ سَعْيَ الْإِنْسَانِ الْمَجْهُودِ حَتَّى جَاوَزَتِ
الْوَادِيَ ثُمَّ أَتَتِ الْمَرْوَةَ فَقَامَتْ عَلَيْهَا
وَنَظَرَتْ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَفَعَلَتْ
ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا
فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا
فَقَالَتْ صَهٍ تُرِيدُ نَفْسَهَا ثُمَّ تَسَمَّعَتْ فَسَمِعَتْ
أَيْضًا فَقَالَتْ قَدْ أَسْمَعْتَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ
غِوَاثٌ فَإِذَا هِيَ بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ
فَبَحَثَ بِعَقِبِهِ أَوْ قَالَ بِجَنَاحِهِ حَتَّى ظَهَرَ
الْمَاءُ فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ وَتَقُولُ بِيَدِهَا
هَكَذَا وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فِي سِقَائِهَا
وَهُوَ يَفُورُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ
أُمَّ إِسْمَاعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ
تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا
قَالَ فَشَرِبَتْ وَأَرْضَعَتْ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا
الْمَلَكُ لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ فَإِنَّ هَا هُنَا بَيْتَ
اللَّهِ يَبْنِي هَذَا الْغُلَامُ وَأَبُوهُ وَإِنَّ اللَّهَ
لَا يُضِيعُ أَهْلَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ
الْأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَأْتِيهِ السُّيُولُ فَتَأْخُذُ
عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ فَكَانَتْ كَذَلِكَ حَتَّى مَرَّتْ

دیکھیں دیکھا تو صفا پہاڑ قریب ہے اس پر چڑھیں شاید کوئی آدمی نظر آئے
(اس سے پانی مانگیں) لیکن کوئی نہیں دکھائی دیا وہاں سے اُتریں اور
اپنا کرتہ سمیٹ کر نالے کے نشیب میں اس طرح دوڑیں جیسے کوئی مصیبت
زدہ (آفت کا مارا) دوڑتا ہے نالے کے پار جا کر مروہ پہاڑ پر چڑھیں
وہاں بھی دیکھا کوئی آدمی نظر نہ پڑا سات چکر اُنھوں نے اسی طرح مارے
ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہی سے
لوگوں نے صفا مروے کا پھیرا (حج میں) شروع کیا خیر جب (ساتویں پھیرے
میں) مروے پر چڑھیں تو اُنھوں نے ایک آواز سُنی اپنے تئیں آپ کہنے
لگیں چپ رہ پھر کان لگایا تو وہی آواز سُنی اس وقت پکار اُٹھیں (خدا کے
بندے) میں نے تیری آواز سُنی تو کچھ ہماری مدد کر سکتا ہے تو کر پھر دیکھا
تو جہاں آب زمزم ہے وہاں اللہ کے فرشتے (حضرت جبرئیلؑ) ملے اُنھوں نے
اپنی ایڑی یا پنکھ مار کر زمین کھود ڈالی پانی نکل آیا حضرت ہاجرہ حوض
کی طرح اس کو بنانے لگیں ہاتھ سے اس کے گرد منڈیر کرنے لگیں اور
پانی چلو سے لے کر اپنی مشک میں بھرتی جاتی تھیں جوں جوں پانی لیتی
جاتی تھیں وہ چشمہ اور جوش مارتا تھا (پانی زیادہ ہوتا جاتا تھا) ابن
عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اسمٰعیل کی والدہ پر
رحم کرے اگر وہ زمزم کو اپنے حال پہ چھوڑ دیتیں یا یوں فرمایا اگر وہ
چلو بھر بھر کر (مشک میں پانی) نہ لیتیں تو زمزم ایک بہتا چشمہ رہتا خیر
حضرت ہاجرہ نے پانی پیا اور اپنے بچے کو بھی پلایا فرشتے (حضرت
جبرئیلؑ) نے ان سے کہا تم جان کا ڈر نہ کرو یہاں اللہ کا گھر ہے یہ بچہ
اور اس کا باپ دونوں (مل کر) اس گھر کو بنائیں گے اور اللہ اپنے گھر
والوں کو تباہ نہیں کرنے کا اس وقت کعبے کا یہ حال تھا ٹیلے (ٹیلے)
کی طرح زمین سے اُونچا تھا داہنے اور بائیں طرف سے (برسات کا پانی
نکل جاتا تھا ہاجرہ نے ایک مدت اسی طرح سے گذاری[1] چند روز کے بعد

---

[1] جو کھانے کو وہی کھجوریں کھاتی رہی ہوں گی جو حضرت ابراہیمؑ ان کو دے گئے تھے یا زمزم کا پانی کھانے اور پینے دونوں کا کام دیتا ہوگا ۱۲ منہ

بِهِمْ رُفْقَةٌ مِّنْ جُرْهُمَ أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مِّنْ جُرْهُمَ مُقْبِلِيْنَ مِنْ طَرِيْقِ كَدَاءٍ فَنَزَلُوْا فِيْ أَسْفَلِ مَكَّةَ فَرَأَوْا طَائِرًا عَائِفًا فَقَالُوْا إِنَّ هٰذَا الطَّائِرَ لَيَدُوْرُ عَلٰى مَاءٍ لَعَهْدُنَا بِهٰذَا الْوَادِيْ وَمَا فِيْهِ مَاءٌ فَأَرْسَلُوْا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّيْنِ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ فَرَجَعُوْا فَأَخْبَرُوْهُمْ بِالْمَاءِ فَأَقْبَلُوْا قَالَ وَأُمُّ إِسْمٰعِيْلَ عِنْدَ الْمَاءِ فَقَالُوْا أَتَأْذَنِيْنَ لَنَا أَنْ نَّنْزِلَ عِنْدَكِ فَقَالَتْ نَعَمْ وَلٰكِنْ لَّا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْفٰى ذٰلِكَ أُمَّ إِسْمٰعِيْلَ وَهِيَ تُحِبُّ الْأُنْسَ فَنَزَلُوْا وَأَرْسَلُوْا إِلٰى أَهْلِيْهِمْ فَنَزَلُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِهَا أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِّنْهُمْ وَشَبَّ الْغُلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَأَنْفَسَهُمْ وَأَعْجَبَهُمْ حِيْنَ شَبَّ فَلَمَّا أَدْرَكَ زَوَّجُوْهُ امْرَأَةً مِّنْهُمْ وَمَاتَتْ أُمُّ إِسْمٰعِيْلَ فَجَاءَ إِبْرٰهِيْمُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ إِسْمٰعِيْلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ فَلَمْ يَجِدْ إِسْمٰعِيْلَ فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِيْ لَنَا ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِشَرٍّ نَحْنُ فِيْ ضِيْقٍ وَّشِدَّةٍ فَشَكَتْ إِلَيْهِ قَالَ فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِيْ عَلَيْهِ السَّلَامَ

جرہم (قبیلے) کے کچھ لوگ یا کچھ گھر والے جو کدا کے رستے (مکہ کی بلند جانب) سے آ رہے تھے ادھر سے گذرے وہ مکہ کے نشیب میں اُترے انہوں نے ایک پرندہ دیکھا جو وہاں گھوم رہا تھا وہ کہنے لگے یہ پرندہ جو گھوم رہا ہے ضرور پانی پر گھوم رہا ہے ہم تو اس میدان سے واقف ہیں یہاں کبھی پانی نہیں دیکھا خیر انھوں نے ایک یا دو آدمی خبر لینے کے لئے بھیجے وہ آئے دیکھا تو پانی موجود ہے پھر اپنے لوگوں پاس لوٹ گئے ان کو پانی کی خبر دی وہ بھی آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسمٰعیل کی والدہ وہیں بیٹھی تھیں ان لوگوں نے کہا تم ہم کو یہاں اُتر پڑنے اور سکونت کرنے کی اجازت دیتی ہو انھوں نے کہا اچھا رہو مگر پانی میں تمہارا کوئی حق نہیں ان لوگوں نے قبول کیا ابن عباس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جرہم لوگوں نے (وہاں رہنے کی) ایسے وقت میں اجازت مانگی جب خود اسمٰعیل کی والدہ یہ چاہتی تھیں کہ یہاں بستی ہو (آدمی کی صورت نظر آئے) خیر جرہم کے لوگ وہاں اُتر پڑے اور اپنے بال بچوں کو بھی بلا بھیجا وہ بھی وہیں اُترے جب مکہ میں کئی گھر بن گئے اور اسمٰعیل جوان ہوئے انھوں نے عربی زبان جرہم کے لوگوں سے سیکھی[۱] اور جوان ہو کر ان کی نگاہ میں بہت اچھے نکلے جرہم کے لوگ اس سے محبت کرنے لگے اور اپنے خاندان کی ایک عورت ان کو بیاہ دی اتنے میں والدہ (حضرت ہاجرہ) گذر گئیں جب اسمٰعیل کی شادی ہو چکی تو اک مدت کے بعد حضرت ابراہیم اپنے جورو بچے کو دیکھنے آئے اسمٰعیل اس وقت اپنے گھر میں نہ تھے انھوں نے ان کی بی بی (اپنی بہو) سے پوچھا اسمٰعیل کہاں ہیں اس نے کہا روزی کی تلاش میں گئے ہیں ابراہیم نے پوچھا تمہاری گذران کیسی ہوتی ہے معاش کا کیا حال ہے اس نے کہا بہت بُری بڑی تنگی سے گذرتی ہے آپ سے خوب شکایت کی ابراہیم نے کہا جب

[۱] جرہم یمن کا ایک قبیلہ ہے جو مکہ کے قریب رہا کرتا تھا یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے عربی زبان اسمٰعیل نے بولی اس کا مطلب یہ ہے کہ ابراہیم کی اولاد میں سب سے پہلے ۱۲ منہ [۲] اس سے پہلے بھی آیا کرتے تھے جیسے ابوجہم کی روایت میں ہے لیکن ایک عرصہ سے نہیں آئے تھے اسی عرصہ میں حضرت ہاجرہ گذر گئیں اور اسمٰعیل کی شادی ہو گئی ۱۲ منہ

وَقُوْلِيْ لَهٗ يُغَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِهٖ فَلَمَّا جَآءَ
إِسْمٰعِيْلُ كَأَنَّهٗ آنَسَ شَيْئًا فَقَالَ هَلْ
جَآءَكُمْ مِّنْ أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ جَآءَنَا
شَيْخٌ كَذَا وَكَذَا فَسَأَلَنَا عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهٗ
وَسَأَلَنِيْ كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهٗ
أَنَّا فِيْ جَهْدٍ وَّشِدَّةٍ قَالَ فَهَلْ أَوْصَاكِ
بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ
عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ غَيِّرْ عَتَبَةَ
بَابِكَ قَالَ ذَاكِ أَبِيْ وَقَدْ أَمَرَنِيْ أَنْ
أُفَارِقَكِ الْحَقِيْ بِأَهْلِكِ فَطَلَّقَهَا وَ
تَزَوَّجَ مِنْهُمْ أُخْرٰى فَلَبِثَ عَنْهُمْ
إِبْرَاهِيْمُ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَتَاهُمْ بَعْدُ
فَلَمْ يَجِدْهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهٖ فَسَأَلَهَا
عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِيْ لَنَا قَالَ كَيْفَ
أَنْتُمْ وَسَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ
فَقَالَتْ نَحْنُ بِخَيْرٍ وَّسَعَةٍ وَّأَثْنَتْ عَلَى
اللّٰهِ فَقَالَ مَا طَعَامُكُمْ قَالَتِ اللَّحْمُ
قَالَ فَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتِ الْمَآءُ قَالَ
اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَآءِ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ
يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَّلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيْهِ
قَالَ فَهُمَا لَا يَخْلُوْ عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ
إِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ قَالَ فَإِذَا جَآءَ زَوْجُكِ
فَاقْرَئِيْ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَمُرِيْهِ يُثْبِتُ عَتَبَةَ

تمہارے خاوند آئیں تو میری طرف سے ان کو سلام کہنا اور یہ کہنا کہ
اپنے دروازے کی زہ بدل ڈالیں[1] ابراہیم یہ کہہ کر وہاں سے روانہ ہوئے
جب اسمٰعیل گھر میں آئے تو اپنے باپ کی خوشبوئی پائی بی بی سے پوچھا
کوئی آیا تھا اس نے کہا ہاں ایک بوڑھا ایسی ایسی شکل کا آیا تھا اس
نے تم کو پوچھا میں نے کہہ دیا وہ روزی کی تلاش میں گئے ہیں پھر
مجھ سے پوچھا تمہاری گزران کس طرح ہوتی ہے میں نے کہا بڑی تکلیف
اور تنگی سے اسمٰعیل نے کہا اور بھی کچھ انھوں نے کہا اس نے کہا ہاں
تم کو سلام کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ اپنے دروازے کی زہ بدل ڈالو اسمٰعیل
نے کہا وہ میرے والد تھے انھوں نے مجھے حکم دیا میں تجھ کو چھوڑ دوں
اب تو اپنے گھر والوں میں چلی جا اسمٰعیل نے اس کو طلاق دے دی
اور جرہم کی ایک دوسری عورت سے نکاح کر لیا پھر اللہ کو جتنے دنوں
منظور تھا ابراہیمؑ اپنے ملک میں ٹھہرے رہے اس کے بعد پھر آئے تو
پھر اسمٰعیل گھر میں نہ ملے وہ ان کی (دوسری) جورو پاس گئے پوچھا
اسمٰعیل کہاں ہیں اس نے کہا روٹی کمانے کی فکر میں گئے ہیں ابراہیم نے
کہا تمہارا کیا حال ہے کیونکر گزرتی ہے اچھی تو رہتی ہو اس نے کہا اللہ کا
شکر ہے ہم بہت خیر و خوبی کے ساتھ خوش گذران رہتے ہیں ابراہیم نے
پوچھا تم کھاتے کیا ہو اس نے کہا گوشت پوچھا پیتے کیا ہو اس نے
کہا پانی جب انھوں نے دعا کی یا اللہ ان کے گوشت
پانی میں برکت دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دنوں مکہ میں
اناج کا نام نہ تھا نہیں تو ابراہیم اس میں بھی برکت کی دعا کرتے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خاصیت اللہ نے مکہ ہی میں رکھی ہے
اگر دوسرے ملک والے صرف گوشت اور پانی پر گذران کریں تو بیمار
ہو جائیں خیر ابراہیم نے (اپنی بہو سے) کہا جب تمہارے خاوند آئیں تو
میری طرف سے ان کو سلام کہنا اور یہ کہنا یہ زہ بہت عمدہ ہے اس کو حفاظت

[1] یہ اشارہ تھا کہ اس جورو کو طلاق دے دو مگر جورو یہ مطلب نہ سمجھی ۱۲ منہ

بَابِهٖ فَلَمَّا جَآءَ اِسْمٰعِيْلُ قَالَ هَلْ اَتَاكُمْ مِّنْ اَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ اَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَاَثْنَتْ عَلَيْهِ فَسَاَلَنِيْ عَنْكَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَسَاَلَنِيْ كَيْفَ عَيْشُنَا فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّا بِخَيْرٍ قَالَ فَاَوْصَاكِ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ هُوَ يَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَاْمُرُكَ اَنْ تُثْبِتَ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَاكِ اَبِيْ وَاَنْتِ الْعَتَبَةُ اَمَرَنِيْ اَنْ اُمْسِكَكِ ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَآءَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِسْمٰعِيْلُ يَبْرِيْ نَبْلًا لَهٗ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيْبًا مِّنْ زَمْزَمَ فَلَمَّا رَاٰهُ قَامَ اِلَيْهِ فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ ثُمَّ قَالَ يَا اِسْمٰعِيْلُ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَبْنِيَ هٰهُنَا بَيْتًا وَاَشَارَ اِلٰى اَكَمَةٍ مُّرْتَفِعَةٍ عَلٰى مَا حَوْلَهَا قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ فَجَعَلَ اِسْمٰعِيْلُ يَاْتِيْ بِالْحِجَارَةِ وَاِبْرَاهِيْمُ يَبْنِيْ حَتّٰى اِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَآءُ جَآءَ بِهٰذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهٗ لَهٗ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِيْ وَاِسْمٰعِيْلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُوْلَانِ رَبَّنَا

سے رکھو (ابراہیم یہ کہہ کر روانہ ہو گئے[1]) جب اسمٰعیل گھر میں آئے تو (باپ کی بھنک پاکر) اپنی بی بی سے پوچھا کوئی آیا تھا اُنھوں نے کہا ہاں ایک بوڑھے سے خوبصورت صاحب آئے تھے ابراہیم کی بہت تعریف کی تم کو پوچھتے تھے میں نے کہہ دیا (وہ باہر گئے ہیں) اُنھوں نے مجھ سے پُوچھا تمہاری گزران کیونکر ہوتی ہے میں نے کہا بہت اچھی طرح اسمٰعیل نے پُوچھا اور بھی کچھ کہا اس نے کہا ہاں تم کو سلام کہا ہے اور یہ کہا ہے تمہارے دروازے کی زہ عمدہ ہے اس کو حفاظت سے رکھنا تب اسمٰعیلؑ نے کہا وہ میرے والد تھے اور اُنھوں نے یہ حکم دیا ہے کہ میں تجھ کو اپنی زوجیت میں) رہنے دوں پھر جب تک اللہ کو منظور تھا ابراہیمؑ اپنے ملک میں ٹھہرے رہے اس کے بعد جو آئے تو اسمٰعیلؑ اس وقت (گھر میں تھے) زمزم کے پاس ایک درخت کے تلے بیٹھے اپنے تیر درست کر رہے تھے جب اُنھوں نے اپنے والد کو دیکھا تو اُٹھ کھڑے ہوئے باپ بیٹے سے بیٹا باپ سے جو کرتا ہے وہ کیا[2] اس کے ختم ہونے کے بعد ابراہیمؑ نے کہا اسمٰعیل اللہ نے مجھ کو ایک حکم دیا ہے اُنھوں نے کہا جو حکم دیا ہے بجالاؤ۔ ابراہیمؑ نے کہا تو میری مدد کریگا اُنھوں نے کہا میں (ضرور) مدد کروں گا ابراہیمؑ نے کہا اللہ نے مجھ کو یہ حکم دیا ہے میں اس مقام پر ایک گھر بناؤں اور ایک اونچے ٹیلے کی طرف اشارہ کیا یعنے اس کے گرد اس وقت باپ بیٹے دونوں نے اس گھر کی بنیاد اُٹھائی اسمٰعیل پتھر لاتے جاتے تھے اور ابراہیمؑ تعمیر کرتے تھے جب دیواریں اونچی ہو گئیں (زمین پر کھڑے ہو

[1] دونوں بار حضرت ابراہیم علیہ السّلام اتنے دُور دراز ملک سے آئے اور ٹھہرے نہیں حضرت اسمٰعیل کا انتظار نہیں کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت سارہ کا حکم نہ تھا کہ وہاں ٹھہریں بس کھڑے کھڑے دیکھ کر چلے آئیں اور حضرت ابراہیم یہ شرط منظور کر کے آئے تھے سبحان اللہ پیغمبروں کی سچائی اور صدق وعدہ کا کیا کہنا کسی دُوسرے آدمی سے یہ نہیں ہو سکتا کہ اپنی جان اور لختِ جگر کو ایک مدت کے بعد دیکھنے آئے اور بن دیکھے روانہ ہو جائے جو لوگ کہتے ہیں کہ فلسفہ پڑھنے سے اور حکمت حاصل کرنے سے اخلاق درست ہو جاتے ہیں یہ ان کی غلطی ہے فلسفیوں کے باپ سے یہ بھی ہو سکتا کہ نفس کی صفائی حاصل کریں صرف ریاضت اور علم اور مجاہدہ سے قلب میں ذرا صفائی آجاتی ہے لیکن وہ بھی باہر ہی باہر سے اندر سے قلب بھی تیرہ رہتا ہے اور نفس تو بالکل ناپاک اور نفس کی صفائی بغیر پیغمبروں کی تابعداری کے اور شریعت کی پیروی کے حاصل نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ [2] یعنی گلے لگانا پیار محبت باپ کی طرف سے بیٹے کی طرف سے عاجزی اور قدم بوسی ۱۲ منہ ؎

تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ قَالَ
فَجَعَلَا يَبْنِيَانِ حَتّٰى يَدُوْرَا حَوْلَ
الْبَيْتِ وَهُمَا يَقُوْلَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ
مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

۵۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
اَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا
اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ
سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی قَالَ لَمَّا
كَانَ بَيْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَبَيْنَ اَهْلِهٖ مَا كَانَ
خَرَجَ بِاِسْمٰعِيْلَ وَاُمِّ اِسْمٰعِيْلَ وَمَعَهُمْ شَنَّةٌ
فِيْهَا مَاءٌ فَجَعَلَتْ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ تَشْرَبُ مِنَ
الشَّنَّةِ فَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا حَتّٰى قَدِمَ
مَكَّةَ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ ثُمَّ رَجَعَ
اِبْرَاهِيْمُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاتَّبَعَتْهُ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ
حَتّٰى لَمَّا بَلَغُوْا كَدَاءً نَادَتْهُ مِنْ وَّرَائِهٖ
يَا اِبْرَاهِيْمُ اِلٰى مَنْ تَتْرُكُنَا قَالَ اِلَى اللّٰهِ قَالَتْ
رَضِيْتُ بِاللّٰهِ قَالَ فَرَجَعَتْ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ
مِنَ الشَّنَّةِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا حَتّٰى لَمَّا
فَنِيَ الْمَاءُ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّيْ اُحِسُّ
اَحَدًا قَالَ فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ
وَنَظَرَتْ هَلْ تُحِسُّ اَحَدًا فَلَمْ تُحِسَّ اَحَدًا فَلَمَّا
بَلَغَتِ الْوَادِيَ سَعَتْ وَاَتَتِ الْمَرْوَةَ فَفَعَلَتْ
ذٰلِكَ اَشْوَاطًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ
مَا فَعَلَ تَعْنِي الصَّبِيَّ فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَاِذَا

تعمیر نہ ہو سکی تو اسمٰعیل یہ پتھر (یعنی مقام ابراہیم) لے کر آئے اور اس کو وہاں
رکھ دیا ابراہیم اس پر کھڑے ہو کر دیوار اٹھاتے اور اسمٰعیل پتھر دیتے جاتے
اور دونوں (سورہ بقرہ کی) یہ دعا پڑھتے تھے مالک ہمارے تو ہماری
طرف سے یہ کوشش قبول کر بیشک تو سنتا جانتا ہے غرض وہ دونوں
بیت اللہ کی تعمیر کرتے رہے گرد پھرتے جاتے اور یہی دعا پڑھتے جاتے۔

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر عبدالملک بن
عمرو نے کہا ہم سے ابراہیم بن نافع نے انہوں نے کثیر بن کثیر سے انہوں نے
سعید بن جبیر سے انھوں نے ابن عباسؓ سے انھوں نے کہا جب
ابراہیم اور ان کی بی بی (سارہ) میں جھگڑا ہوا (سارہ نے کہا ہاجرہ
کو نکالو) تو ابراہیم اسمٰعیلؑ کی والدہ کو لے کر نکل گئے پانی کا مشکیزہ
ان کے ساتھ تھا اسمٰعیل کی والدہ وہی پیتی تھیں ان کا دودھ بچے
کے لئے اترتا تھا یہاں تک کہ مکہ پہنچے ابراہیمؑ نے ایک درخت کے
تلے اسمٰعیل اور ان کی والدہ کو بٹھا دیا آپ سارہؓ کے پاس لوٹ گئے
تو اسمٰعیل کی والدہ ان کے پیچھے لگیں ابراہیم جب مکہ کی بلند ٹیکری پر پہنچے
تو اسمٰعیل کی والدہ نے ان کو پکارا کہنے لگیں ابراہیم تم ہم کو کس پر چھوڑے
جاتے ہو انھوں نے کہا اللہ پر یہ سن کر اسمٰعیل کی والدہ نے کہا اچھا
میں اللہ پر راضی ہوں (اور لوٹ آئیں اس مشکیزہ کا پانی پیتی رہیں اور اپنے
بچے کو دودھ پلاتی رہیں جب پانی ختم ہو گیا تو انہوں نے (اپنے دل
میں) کہا چلوں تو اور دیکھوں شائد کوئی اللہ کا بندہ مل جائے (جس سے
میں مدد چاہوں) ابن عباسؓ نے کہا پہلے اسمٰعیل کی والدہ جا کر صفا
پہاڑ پر چڑھیں وہاں ادھر ادھر خوب دیکھا کوئی تو دکھائی دے لیکن
کوئی نظر نہیں پڑا جب وہاں سے اتر کر نالے میں آئیں (تو گھبراہٹ
کے مارے دوڑ کر چلیں اور مروہ پہاڑ پر پہنچیں ایسا ہی کئی بار انہوں نے
کیا پھر (اپنے دل میں) کہنے لگیں کاش میں بچہ کو دیکھوں اس کا کیا حال ہے
دیکھا تو اسی حال میں ہے (یعنے زندہ ہے مگر تکلیف کے مارے گویا

هُوَ عَلٰى حَالِهٖ كَاَنَّهٗ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ فَلَمْ يُقِرَّهَا نَفْسُهَا فَقَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّيْ اُحِسُّ اَحَدًا فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ فَلَمْ تُحِسَّ اَحَدًا حَتّٰى اَتَمَّتْ سَبْعًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ فَاِذَا هِيَ بِصَوْتٍ فَقَالَتْ اَغِثْ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ فَاِذَا جِبْرِيْلُ قَالَ فَقَالَ بِعَقِبِهٖ هٰكَذَا وَغَمَزَ عَقِبَهٗ عَلَى الْاَرْضِ قَالَ فَانْبَثَقَ الْمَاءُ فَدَهَشَتْ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ فَجَعَلَتْ تَحْفِزُ قَالَ فَقَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ كَانَ الْمَاءُ ظَاهِرًا قَالَ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الْمَاءِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا قَالَ فَمَرَّ نَاسٌ مِّنْ جُرْهُمَ بِبَطْنِ الْوَادِيْ فَاِذَا هُمْ بِطَيْرٍ كَاَنَّهُمْ اَنْكَرُوْا ذَاكَ وَقَالُوْا مَا يَكُوْنُ الطَّيْرُ اِلَّا عَلٰى مَاءٍ فَبَعَثُوْا رَسُوْلَهُمْ فَنَظَرَ فَاِذَا هُمْ بِالْمَاءِ فَاَتَاهُمْ فَاَخْبَرَهُمْ فَاَتَوْا اِلَيْهَا فَقَالُوْا يَا اُمَّ اِسْمٰعِيْلَ اَتَاْذَنِيْنَ لَنَا اَنْ نَّكُوْنَ مَعَكِ اَوْ نَسْكُنَ مَعَكِ فَبَلَغَ ابْنُهَا فَنَكَحَ فِيْهِمْ امْرَاَةً قَالَ ثُمَّ اِنَّهٗ بَدَا لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لِاَهْلِهٖ اِنِّيْ مُطَّلِعٌ تَرِكَتِيْ قَالَ فَجَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ اِسْمٰعِيْلُ فَقَالَتِ امْرَاَتُهٗ ذَهَبَ يَصِيْدُ قَالَ قُوْلِيْ لَهٗ اِذَا جَاءَ غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ فَلَمَّا جَاءَ اَخْبَرَتْهُ قَالَ اَنْتِ ذَاكِ فَاذْهَبِيْ اِلٰى اَهْلِكِ قَالَ ثُمَّ اِنَّهٗ بَدَا لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لِاَهْلِهٖ اِنِّيْ مُطَّلِعٌ

موت کو پکار رہا ہے یہ حال دیکھ کر ان سے صبر نہ ہو سکا انھوں نے پھر اپنے دل میں یہی کہا پھر چلوں شاید کسی شخص کو پاؤں اور جا کر صفا پہاڑ پر چڑھ گئیں بار بار ادھر اُدھر دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا اسی طرح اُنھوں نے صفا مروہ کے سات پھیرے کئے پھر کہنے لگیں چلوں بچہ کو چل کر دیکھوں اس کا کیا حال ہے اتنے میں ایک آواز ان کے کان میں آئی اُنھوں نے جواب میں یوں کہا اگر تو کوئی بھلا آدمی ہے تو ہماری فریاد سُن پھر کیا دیکھتی ہیں کہ حضرت جبریلؑ موجود ہیں[1] ابن عباس نے کہا پھر جبریل نے اپنی ایڑی زمین پر ماری ابن عباس نے ایڑی مار کر بتلایا اس طرح اسی وقت پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا اسمٰعیل کی والدہ ڈریں کہیں یہ پانی غائب نہ ہو جائے؟ اور زمین کھودنے لگیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ پانی کو اپنے حال پر چھوڑ دیتیں تو زمین پر بہتا رہتا غرض اُنھوں نے پانی پینا شروع کیا اور بچہ کو دُودھ پلانے لگیں ابن عباسؓ نے کہا پھر جرہم (قبیلے) کے کچھ لوگ اس میدان کے نشیب میں گزرے اُنھوں نے ایک پرندہ وہاں دیکھا جو خلاف عادت معلوم ہوا وہ کہنے لگے پرندہ میں رہتا ہے جہاں پانی ہوتا ہے انھوں نے ایک آدمی کو بھیجا اس نے جا کر دیکھا تو وہاں پانی ہے آن کر اپنے لوگوں کو خبر کی پھر تو سب لوگ وہاں آئے اور کہنے لگے اسمٰعیلؑ کی والدہ تم اجازت دو تو ہم بھی تمہارے ساتھ رہیں یا تمہارے ساتھ اس مقام میں بسیں (اُنھوں نے اجازت دی (وہ لوگ وہیں رہنے لگے) جب اسمٰعیل جوان ہوئے تو اُنھوں نے جرہم قبیلے کی ایک عورت سے نکاح کیا ابن عباسؓ نے کہا (ایک مدت بعد) ابراہیم کو (ہاجرہ اور اسمٰعیل کا) خیال آیا انھوں نے حضرت سارہ سے کہا میں ان کے دیکھنے کو جاتا ہوں ابن عباسؓ نے کہا جب وہ آئے تو اسمٰعیل کی بی بی سے پوچھا اسمٰعیل کہاں ہے اس نے کہا شکار کرنے گئے ہیں ابراہیمؑ نے اس کہا جب اسمٰعیل آئیں

[1] دوسری روایت میں یوں ہے حضرت جبریلؑ نے پوچھا تم کون ہو انھوں نے کہا میں ہاجرہ ہوں ابراہیم کی ام ولد انھوں نے کہا ابراہیم نے تم کو کس کے سپرد کیا اُنھوں نے کہا اللہ کے جبریل نے کہا ایسی ذات کے سپرد کیا جو سب طرح کافی ہے ۱۲ منہ

تَرِكَتِي قَالَ فَجَاءَ فَقَالَ أَيْنَ إِسْمٰعِيلُ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ ذَهَبَ يَصِيدُ فَقَالَتْ أَلَا تَنْزِلُ فَتَطْعَمَ وَتَشْرَبَ فَقَالَ وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتْ طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا الْمَاءُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ قَالَ فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةٌ بِدَعْوَةِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي فَجَاءَ فَوَافَقَ إِسْمٰعِيلَ مِنْ وَرَاءِ زَمْزَمَ يُصْلِحُ نَبْلًا لَهُ فَقَالَ يَا إِسْمٰعِيلُ إِنَّ رَبَّكَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ لَهُ بَيْتًا قَالَ أَطِعْ رَبَّكَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَمَرَنِي أَنْ تُعِينَنِي عَلَيْهِ قَالَ إِذَنْ أَفْعَلَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقَامَا فَجَعَلَ إِبْرَاهِيمُ يَبْنِي وَإِسْمٰعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالَ حَتَّى ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ وَضَعُفَ الشَّيْخُ عَلَى نَقْلِ الْحِجَارَةِ فَقَامَ عَلَى حَجَرِ الْمَقَامِ فَجَعَلَ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

تو ان سے یوں کہہ دینا اپنے دروازے کی زہ بدل دو اسمٰعیلؑ شکار سے لوٹ کر آئے تو ان کی بیوی نے کہہ دیا۔ انہوں نے کہا زہ سے تو ہی مراد ہے جا اپنے گھر والوں میں چلی جا پھر ابراہیم کو دوبارہ خیال آیا اور اپنی بیوی سارہ سے کہنے لگے میں اسمٰعیل کو دیکھنے جاتا ہوں دوبارہ آئے جب بھی اسمٰعیلؑ نہ ملے ان کی (دوسری) بی بی سے پوچھا اسمٰعیلؑ کہاں ہیں اس نے کہا شکار کرنے گئے ہیں آپ سواری سے تو اتریئے اور کچھ کھایئے پیجئے ابراہیمؑ نے کہا تم کیا کھاتے پیتے ہو اس نے کہا ہمارا کھانا گوشت ہے اور پینا پانی ابراہیمؑ نے یوں دعا دی یا اللہ ان کے کھانے پینے میں برکت دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ کے کھانے پینے میں ابراہیم کی دعا سے برکت ہے پھر (تیسری بار) ابراہیم کو خیال آیا اور بی بی سارہؑ سے کہا میں اسمٰعیلؑ کو دیکھنے جاتا ہوں جب آئے تو اس وقت اسمٰعیل موجود تھے زمزم کے پیچھے بیٹھے اپنے تیر درست کر رہے تھے۔ ابراہیم نے کہا اسمٰعیل تیرے مالک کا یہ حکم ہوا ہے کہ میں اس کا گھر تیار کروں اسمٰعیل نے کہا بہت خوب جو مالک کا حکم ہے بجا لاؤ۔ ابراہیم نے کہا مالک کا یہ بھی حکم ہے کہ تم میری مدد کرو انہوں نے کہا میں کروں گا یا کوئی ایسا ہی لفظ کہا پھر ابراہیم نے بنانا شروع کیا اور اسمٰعیل پتھر لا لا کر دیتے تھے اور دونوں یوں دعا کرتے تھے مالک ہمارے ہماری یہ کوششیں قبول فرما بیشک تو سنتا جانتا ہے یہاں تک کہ دیواریں اونچی ہو گئیں اور ابراہیم کو پتھر اٹھانا دشوار ہوا پھر وہ مقام ابراہیم (ایک پتھر) پر کھڑے ہوئے اسمٰعیل ان کو پتھر دیتے جاتے تھے اور دونوں یہ دعا کرتے جاتے تھے مالک ہمارے ہماری یہ محنت قبول فرمالے بیشک تو سنتا جانتا ہے۔

---

۵۹۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابراہیم تیمی نے انہوں نے اپنے باپ (یزید بن شریک) سے کہا میں نے ابوذر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ سب سے پہلے زمین میں کونسی مسجد بنی ہے آپ نے

أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُوْنَ سَنَةً ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ بَعْدُ فَصَلِّهْ فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيْهِ۔

مسجد حرام میں نے پوچھا پھر کونسی مسجد آپ نے فرمایا مسجد اقصٰی بیت المقدس میں نے پوچھا ان دونوں میں کتنا فاصلہ تھا آپ نے فرمایا چالیس برس کا[1] پھر فرمایا جہاں تجھ کو نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھ لے بڑی فضیلت نماز پڑھنا ہے

۵۹۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّيْ أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا اُنھوں نے امام مالک سے اُنہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب کے غلام تھے اُنہوں نے انس بن مالک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احد پہاڑ دکھائی دیا (جو مدینہ میں ہے) آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں[2] یا اللہ ابراہیمؑ نے مکہ کو حرام کیا اور میں مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے اندر جو زمین ہے اس کو حرام کرتا ہوں[3] اس حدیث کو عبداللہ بن زید نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا[4]

۵۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ أَبِيْ بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے سالم بن عبداللہ سے کہ (عبداللہ) بن ابی بکرؓ نے عبداللہ بن عمرؓ کو حضرت عائشہؓ سے سن کر یہ خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عائشہ سے فرمایا کیا تجھ کو معلوم نہیں تیری (قوم (قریش) نے جب کعبہ کو بنایا تو حضرت ابراہیمؑ کی بنیادوں (پایوں) سے چھوٹا کر دیا حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کعبہ کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر کیوں نہیں بنا دیتے آپ نے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ تازہ نہ ہوتا (تو میں ضرور ایسا کرتا) عبداللہ بن عمر نے کہا اگر حضرت عائشہؓ نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو میرا خیال یہ ہے کہ

[1] یہاں یہ شبہ ہوتا ہے کہ کعبہ کو تو حضرت ابراہیمؑ نے بنایا تھا اور مسجد اقصٰی کو حضرت سلیمانؑ نے دونوں میں تو بہت زیادہ فاصلہ تھا اس کا جواب یہ ہے کہ ابراہیمؑ نے کعبے کو پہلے پہل نہیں بنایا تھا بلکہ پہلی بنا اس کی حضرت آدمؑ نے کی تھی تو ممکن ہے کہ کعبہ کے بننے کے چالیس برس بعد اُنہوں نے یا انکی اولاد نے مسجد اقصٰی کی بنا ڈالی ہو حضرت سلیمانؑ نے اپنے وقت میں اس کی دوبارہ تعمیر کی ۱۲ منہ [2] پہاڑ محبت رکھتا ہے یعنی حقیقتاً کیونکہ ہر چیز کو علم اور ادراک ہے بیشمار آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے بعضوں نے کہا مجازاً مراد ہے یا یہ مطلب ہے کہ اس پہاڑ کے رہنے والے ہم سے محبت رکھتے ہیں ۱۲ منہ [3] یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے اس میں حضرت ابراہیم کا ذکر ہے اس لئے اس باب میں لائے ۱۲ منہ [4] اس کو خود مؤلف نے کتاب البیوع میں وصل کیا ۱۲ منہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اُرٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَکَ اسْتِلَامَ الرُّکْنَیْنِ الَّذَیْنِ یَلِیَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَیْتَ لَمْ یُتَمَّمْ عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاھِیْمَ وَقَالَ اِسْمٰعِیْلُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ۔

۵۹۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمٍ الزُّرَقِیِّ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیُّ اَنَّھُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

۵۹۵- حَدَّثَنَا قَیْسُ بْنُ حَفْصٍ وَّمُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّۃَ مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ الْھَمْدَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عِیْسٰی سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ لَقِیَنِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ فَقَالَ اَلَا اُھْدِیْ لَکَ ھَدِیَّۃً سَمِعْتُھَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰی فَاَھْدِھَا لِیْ فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اسی وجہ سے آپ ان دونوں کونوں کو بوسہ نہیں دیتے تھے جو حجر اسود کے قریب ہیں (یعنی رکن شامی اور عراقی کا) کیونکہ کعبہ حضرت ابراہیم کی بنیاد پر نہیں بنا یہ دونوں رکن آگے ہٹ گئے ہیں اسمٰعیل بن اویس نے اس حدیث میں عبداللہ بن محمد بن ابی بکر نے کہا ہے؎۱

ہم سے عبداللہ بن ابی یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے کہا مجھ کو ابو حمید ساعدی نے خبر دی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا یوں کہو محمدؐ اور ان کی بی بیوں اور انکی اولاد پر اپنی رحمت اُتار جیسے تو نے ابراہیم کی اولاد پر رحمت اتاری اور محمدؐ اور انکی بیبیوں اور اولاد پر اپنی برکت اتار جیسے تو نے ابراہیم کی اولاد پر برکت اتاری۔ بیشک تو خوبیوں والا بڑائی والا ہے۔

ہم سے قیس بن حفص اور موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے ابو قرہ مسلم بن سالم ہمدانی نے کہا مجھ سے عبداللہ بن عیسےٰ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا انھوں نے کہا کعب بن عجرہ مجھ سے ملے اور کہنے لگے میں تجھ کو ایک تحفہ دوں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا میں نے کہا ضرور دو انہوں نے کہا ہم لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر کیونکر درود پڑھیں کیونکہ آپ کو سلام کرنا تو ہم کو اللہ نے سکھلا دیا (یعنے تشہد میں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ) آپ نے فرمایا (درود میں) یوں کہا کرو یا اللہ محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر رحم کر؎۲ جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر رحم کیا بیشک تو خوبیوں والا بڑائی والا ہے یا اللہ محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر اپنی برکت اُتار

؎۱ تو عبداللہ کو ابوبکر کا پوتا کہا ہے بعضے نسخوں میں عبداللہ بن ابی بکر ہے تو مطلب یہ ہوگا اس روایت میں ان کا نام عبداللہ مذکور ہے اور تنیسی کی روایت میں صرف ابن ابی بکر تھا اسمٰعیل کی روایت کو خود مؤلف نے تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ ؎۲ آل سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر زکوٰۃ حرام ہے بعضوں نے کہا آپ کے اہل بیت یعنی حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حسنین علیہم السلام بعضوں نے کہا آل میں آپ کی بی بیاں بھی داخل ہیں بعضوں نے کہا داخل نہیں ہیں کیونکہ دوسری حدیث میں اہل بیت کے بعد ازواج علیحدہ مذکور ہیں ۱۲ منہ

كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

۵۹۶ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُولُ إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔

بَابُ ۳۱۲ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ وَقَوْلُهُ وَلَٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي۔

۵۹۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ أَحَقُّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي وَيَرْحَمُ اللَّهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي

جیسے تونے ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر برکت اتاری ہے بیشک تو بڑی خوبیوں والا ہے

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے لئے ان کلموں سے پناہ ڈھونڈھتے تھے فرماتے تھے تمہارے دادا ابراہیم اسمٰعیل اور اسحاق کے لئے انہیں کلموں سے پناہ ڈھونڈھا کرتے تھے وہ کلمے یہ ہیں اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ لہ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حجر میں) فرمانا اے پیغمبر ان لوگوں کو ابراہیم کے مہمانوں کا قصہ سنا اور (سورہ بقرہ میں) یہ فرمانا پر میں چاہتا ہوں میرے دل کو (اور زیادہ) اطمینان ہو جائے۔

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ابراہیم نے جو یہ سوال کیا تو شک کی وجہ سے نہ تھا اگر ان کو شک ہوتی تو) ہم کو ابراہیم سے زیادہ شک ہونی تھی ۲ جب انہوں نے عرض کیا پروردگار مجھ کو دکھا دے تو مردوں کو کس طرح جلائے گا ارشاد ہوا کیا تجھ کو یقین نہیں انہوں نے کہا یقین کیوں نہیں پر میرا مطلب یہ ہے کہ دل کو اطمینان ہو جائے (جو آنکھ سے دیکھ کر پیدا ہوتا ہے) اور اللہ لوط پیغمبر پر رحم کرے وہ زبردست

لہ ترجمہ یہ ہے اللہ کے پورے کلموں کی پناہ چاہتا ہوں ہر شیطان اور زہریلے کیڑے سے اور ہر بری (بد نظر) آنکھ سے ۱۲ منہ ۲ہ مگر ہم کو شک نہیں ہے تو ابراہیم کو کیونکر شک ہو سکتی ہے کیونکہ ابراہیم اللہ کے خلیل تھے یہ حدیث اس وقت آپ نے فرمائی جب آپ کو معلوم نہ کرایا گیا تھا کہ آپ ابراہیم علیہ السلام سے افضل ہیں یا بطریق تواضع اور فروتنی کے فرمایا مطلب یہ ہے کہ ابراہیم نے جو یہ سوال بارگاہ الٰہی میں کیا اس کی یہ وجہ نہ تھی کہ ابراہیم کو اللہ کی قدرت میں کوئی شک تھی معاذاللہ ادنیٰ مومن کو بھی اس میں شک نہیں ہے تو ابراہیم کو جو اللہ تعالیٰ کے خاص خلیل تھے کیونکر اس میں شک ہو سکتی تھی غرض یہ ہے کہ ابراہیم کو مردوں کے جلانے پر کامل یقین تھا مگر انہوں نے چاہا کہ یقین اور بڑھ جائے یعنی مشاہدہ بھی کرلیں اس لئے کہ عین الیقین کا مرتبہ علم الیقین سے بڑھا ہوا ہے مثلاً جن لوگوں نے مکہ معظمہ کو نہیں دیکھا ان کو بھی خبر متواتر سے اس کے وجود کا یقین ہے مگر جن لوگوں نے آنکھ سے دیکھ لیا ان کا یقین اور بھی بڑھ گیا ۱۲ منہ

إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ۔

رکن (یعنی خداوند کریم کی پناہ لیتے تھے اور اگر میں اتنی مدت قید میں رہا ہوتا جتنی مدت یوسف پیغمبر رہے (کئی برس تک) اور کوئی بلانے والا آتا تو میں فوراً چلا جاتا[1]

بَابُ ۱۳۱ قَوْلِ اللهِ تَعَالَىٰ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِسْمٰعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ

باب (حضرت اسمٰعیل کا بیان) اللہ کا (سورۂ مریم میں) فرمانا اس کتاب میں اسمٰعیل کا ذکر کر وہ وعدے کا سچا تھا۔

۵۹۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رض قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ نَفَرٍ مِّنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوا بَنِي إِسْمٰعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوعؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسلم قبیلے کے کئی شخصوں پر سے گذرے جو تیر اندازی کر رہے تھے (دو جماعتیں ہوگئی تھیں) آپ نے فرمایا اسمٰعیل کے بیٹو تیر لگاؤ کیونکہ تمہارے دادا تیر انداز تھے اور میں اس جماعت کے ساتھ ہوتا ہوں (ابن اورع کی اولاد کے ساتھ) یہ سن کر دوسری جماعت والوں نے ہاتھ روک لئے (تیر چلانا موقوف کر دیا) آپ نے وجہ پوچھی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کیسے آپ سے مقابلہ کریں آپ تو ادھر ہوگئے آپ نے فرمایا تیر چلاؤ میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔

بَابُ ۱۳۲ قِصَّةُ إِسْحٰقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب حضرت اسحاق کا بیان

اس باب میں ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔[2]

بَابُ ۱۳۳ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِلَىٰ قَوْلِهِ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ۔

باب (حضرت یعقوب کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یوں فرمانا جب یعقوبؑ مرنے لگے اس وقت تم موجود تھے اخیر آیت ونحن لہ مسلمون تک

۵۹۹ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے معتمر سلیمان سے

---

[1] قید سے چھوٹنا غنیمت سمجھتا حضرت یوسفؑ کے صبر پر آفرین ہے کہ اتنی مدت قید رہنے پر اس بلانے والے کے بلانے پر نہ نکلے جو بادشاہ کی طرف سے آیا تھا اور پہلے اپنی صفائی کے خواہاں ہوئے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تواضع کی راہ سے فرمایا اور حضرت یوسفؑ کا مرتبہ بڑھانے کے لئے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر اور استقلال کچھ کم نہ تھا۔ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری ۱۲ منہ

[2] ان دونوں حدیثوں کو خود امام بخاریؒ نے وصل کیا ہے ابن عمرؓ کی حدیث سے وہ مراد ہے الکریم ابن الکریم ابن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کیوں کہ اس میں حضرت اسحاق اور ان کے کریم ہونے کا بیان ہے ۱۲ منہ

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَكْرَمُهُمْ أَتْقَاهُمْ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيلِ اللّٰهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا۔

سُنا انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے سعید ابن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اللہ کے نزدیک سب لوگوں میں عزت والا کون ہے آپ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار ہو انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تمہارا مطلب خاندانی شرافت سے ہے تو سب سے عزت والے یوسف پیغمبر ہیں جو پیغمبر کے بیٹے پیغمبر کے پوتے خلیل اللہ (حضرت ابراہیم) کے پر پوتے ہیں انہوں نے کہا ہم یہ بھی نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا (اہاں معلوم ہوا) تم عرب کے خاندان کو پوچھتے ہو انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا دیکھو جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں شریف گنے جاتے تھے وہی اسلام کے زمانہ میں بھی شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں [1]

بَاب ۳۱۶ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ۔

باب حضرت لوطؑ کا بیان

اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نمل میں) فرمانا ہم نے لوط کو بھیجا انہوں نے اپنی قوم سے کہا تم جان بوجھ کر بےحیائی کا کام کرتے ہو۔ عورتوں کو چھوڑ کر اپنی خواہش مردوں سے نکالتے ہو تم جاہل لوگ ہو پھر ان کی قوم نے کچھ جواب نہ دیا یہی کہا کہ لوط والوں کو اپنی بستی سے باہر کر دو یہ بڑے پاکیزہ بنتے ہیں آخر ہم نے لوط علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کو بچا دیا صرف ان کی بی بی کو عذاب والوں میں رہنے دیا اور ان کی قوم پر (پتھروں کا) مینہ برسایا یہ برا مینہ تھا جو ان ڈرائے گئے لوگوں پر برسایا گیا

٦٠٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلُوطٍ إِنْ كَانَ لَيَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ لوط کو بخشے وہ زبردست رکن (یعنے اللہ کے) پناہ میں گھستے تھے۔

[1] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ

بَابٌ ۲۱۷ فَلَمَّا جَاءَ اٰلَ لُوْطِ ۣالْمُرْسَلُوْنَ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ بِرُكْنِهٖ بِمَنْ مَّعَهٗ لِاَنَّهُمْ قُوَّتُهٗ تَرْكَنُوْا تَمِيْلُوْا فَاَنْكَرَهُمْ وَ نَكِرَهُمْ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ يُهْرَعُوْنَ يُسْرِعُوْنَ دَابِرُ اٰخِرُ صَيْحَةً هَلَكَةً لِلْمُتَوَسِّمِيْنَ لِلنَّاظِرِيْنَ لَبِسَبِيْلٍ لَبِطَرِيْقٍ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حجر میں) فرمانا جب لوط والوں کے پاس خدا کے بھیجے ہوئے (فرشتے) آئے تو وہ ان سے کہنے لگے تم تو انجان (پردیسی ملک والے) لوگ ہو (سورہ الذاریات میں) برکنہ کا معنے اپنے ساتھ والوں سمیت کیونکہ وہی اس کے زور تھے[1] (سورہ ہود میں ولا ترکنوا کا معنے مت جھکو (سورۂ ہود میں) انکرھم نکرھم استنکرھم[2] ان سب کا ایک ہی معنی ہے (سورۂ الصافات میں) یھرعون کا معنے دوڑتے ہیں (سورہ حجر میں) دابر کا معنے اخیر (دم) (سورۂ حجر میں) صیحۃ کا معنے ہلاکت[3] سورہ حجر میں) للمتوسمین کا معنے دیکھنے والوں کے لئے (سورۂ حجر میں) لبسبیل کا معنے رستے میں

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَرَءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو احمد (محمد بن عبداللہ زبیری) نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورہ قمر میں) فھل من مدکر پڑھا[4]

بَابٌ ۲۱۸ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ مَوْضِعُ ثَمُوْدَ وَاَمَّا حَرْثٌ حِجْرٌ حَرَامٌ وَكُلُّ مَمْنُوْعٍ فَهُوَ

باب ثمود کی قوم اور حضرت صالح کا بیان (اللہ تعالیٰ کا (سورۂ ہود میں) ہم نے ثمود[5] کی طرف ان کے ساتھ بھائی صالح کو بھیجا (سورۂ حجر میں) جو فرمایا حجر والوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا حجر ثمود والوں کا شہر تھا لیکن (سورۂ انعام میں) جو حرث حجر آیا ہے وہاں حجر کے معنے حرام اور

---

[1] یعنی قوت رکن کا معنے قوت زور یہ لفظ تو حضرت موسیٰؑ کے قصے میں وارد ہے چونکہ حضرت لوط کے قصے میں بھی رکن کا لفظ وارد ہے اوآوی الی رکن شدید اس لئے امام بخاری نے اس کو ذکر کر دیا ۱۲ منہ [2] حالانکہ یہ لفظ ان فرشتوں کے باب میں ہے جو حضرت ابراہیم پاس بطور مہمان کے آئے تھے مگر چونکہ یہی فرشتے پھر حضرت لوط پاس گئے تھے اس لئے مناسبت کی وجہ سے اس کا بھی ذکر کر دیا بعضوں نے کہا لوط کے قصے میں بھی اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ وارد ہے اور نکرہم اسی سے ہے ۱۲ منہ [3] یعنی اس آیت میں فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ جو حضرت لوطؑ کی اُمت کے باب میں ہے۔ بعضوں نے کہا اس آیت میں جو سورۂ یٰسین میں ہے اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مگر اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ آیت حضرت لوط علیہ السلام کے قصے سے تعلق نہیں رکھتی ۱۲ منہ [4] یہ آیت سورۂ قمر میں حضرت لوطؑ کے قصے میں بھی وارد ہے اس مناسبت سے اس حدیث کو اس باب میں بھی ذکر کیا جیسے اوپر بھی کئی بار گزر چکی ہے ۱۲ منہ [5] ثمود عرب کا ایک قبیلہ تھا ان کے دادا کا نام ثمود بن عامر بن ارم بن سام بن نوح تھا اس لئے اس کو ثمود کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح کو پیغمبر بنا کر ان کی طرف بھیجا تھا ۱۲ منہ

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ

حِجْرٌ مَّحْجُوْرٌ وَالْحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنَيْتَهُ وَمَا حَجَرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْاَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيْمُ الْبَيْتِ حِجْرًا كَاَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَّحْطُوْمٍ مِثْلُ قَتِيْلٍ مِنْ مَّقْتُوْلٍ وَيُقَالُ لِلْاُنْثٰى مِنَ الْخَيْلِ الْحِجْرُ وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَحِجًى وَاَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ۔

ممنوع کے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں حجر محجور یعنی حرام ممنوع حجر عمارت کو بھی کہتے ہیں اور جس زمین کو گھیر لیا جائے (دیوار یا باڑے سے) اسی سے خانہ کعبہ کی حطیم کو حجر کہتے ہیں حطیم محطوم سے نکلا ہے محطوم کے معنے ٹوٹا ہوا پہلے وہ کعبے کے اندر تھا اس کو توڑ کر باہر کر دیا اس لئے حطیم کہنے لگے جیسے قتیل مقتول سے اور مادیاں گھوڑی کو حجر کہتے ہیں اور حجر کے معنی عقل کے بھی ہیں جیسے حجی وہ بھی عقل کو کہتے ہیں (سورہ فجر میں) هل فی ذٰلك قسم الذی حجر اور حجر الیمامہ ایک مقام کا نام ہے (حجاز اور یمن کے بیچ میں)

۶۰۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الَّذِيْ عَقَرَ النَّاقَةَ قَالَ انْتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ ذُوْ عِزٍّ وَّمَنَعَةٍ فِيْ قُوَّةٍ كَاَبِيْ زَمْعَةَ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن زمعہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اس (بدذات) کا ذکر کیا جس نے حضرت صالح کی اونٹنی کو مارا آپ نے فرمایا ایک عزت دار زور دار صاحب قوت شخص (قدار) نے اس کے مار ڈالنے کا ذمہ لیا (جیسے ہمارے زمانہ میں) ابوزمعہ (اسود بن مطلب) ہے۔

۶۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ اَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ بْنِ حَيَّانَ اَبُوْ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ الْحِجْرَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَمَرَهُمْ اَنْ لَّا يَشْرَبُوْا مِنْ بِئْرِهَا وَلَا يَسْتَقُوْا مِنْهَا فَقَالُوْا قَدْ عَجَنَّا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّطْرَحُوْا ذٰلِكَ الْعَجِيْنَ وَيُهْرِيْقُوْا ذٰلِكَ الْمَاءَ وَيُرْوٰى عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ وَّاَبِي الشُّمُوْسِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِلْقَاءِ

ہم سے محمد بن مسکین ابوالحسن نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حسان بن حیان ابوزکریا نے کہا ہم سے سلیمان نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک میں حجر میں اترے تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا یہاں سے کنوئیں کا پانی نہ پیئو نہ مشکوں میں بھرو انہوں نے کہا ہم نے تو اس پانی سے آٹا گوندھ ڈالا مشکیں بھر لیں آپ نے فرمایا یہ آٹا پھینک دو مشکیں بہا دو اور سبرہ بن سعیدؓ اور ابوالشموس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھانے کے (جو اس پانی سے طیار ہوا تھا) پھینک دینے کا حکم کیا اور ابوذر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جس نے اس پانی سے

ف سبرہ کی حدیث طبرانی اور ابونعیم نے اور ابوالشموس کی طبرانی اور ابن مندہ نے اور ابوذر کی بزار نے وصل کی چونکہ اس مقام پر خدا کا عذاب نازل ہوا تھا لہذا آپ نے وہاں کے پانی کے استعمال سے منع فرمایا ایسا نہ ہو اس سے دل سخت ہو جائے یا کوئی بیماری پیدا ہو ۱۲ منہ

الطَّعَامِ وَقَالَ اَبُوْذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اعْتَجَنَ بِمَائِهِ۔

آٹا گوندھا ہو (وہ اس کو پھینک دے)

۶۰۴ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّاسَ نَزَلُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضَ ثَمُوْدَ الْحِجْرَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَاعْتَجَنُوْا بِهٖ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّهَرِيْقُوْا مَا اسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَاَنْ يَّعْلِفُوا الْاِبِلَ الْعَجِيْنَ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّسْتَقُوْا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ كَانَ تَرِدُهَا النَّاقَةُ تَابَعَهٗ اُسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے ان سے عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا لوگ (غزوہ تبوک میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجر میں جا کر اُترے وہاں کے کنوئیں سے مشکیں بھریں آٹا گوندھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ پانی (جو مشکوں میں تھا) بہا ڈالیں اور آٹا (جو اُس سے گوندھا تھا) وہ اُونٹوں کو کھلا دیں آپ نے فرمایا اُس کنوئیں کا پانی لو جس میں کا پانی (حضرت صالح کی) اونٹنی پیا کرتی تھی عبید اللہ کے ساتھ اس حدیث کو اسامہ نے بھی نافع سے روایت کیا [1]

۶۰۵ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَا اَصَابَهُمْ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِرِدَائِهٖ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ۔

مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی اُنھوں نے معمر سے اُنھوں نے زہری سے اُنھوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبید اللہ نے خبر دی اُنہوں نے اپنے والد (عبد اللہ بن عمرؓ) سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجر پر سے گذرے (جہاں ثمود کی قوم بستی تھی) تو یہ فرمایا گنہگاروں کی بستیوں میں نہ جاؤ مگر روتے ہوئے (اللہ سے ڈرتے ہوئے) ایسا نہ ہو ان کا سا عذاب تم پر بھی آن پڑے یہ فرما کر آپ نے کجاوے پر ہی اپنا منہ چادر سے ڈھانک لیا۔

۶۰۶ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا اَبِيْ سَمِعْتُ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ۔

مجھ سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب نے کہا ہم سے والد (جریر بن حازم) نے کہا میں نے یونس سے سنا انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے کہ ابن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گنہگاروں (بدکاروں) کی بستی میں نہ جاؤ اگر جاؤ تو روتے ہوئے (استغفار کرتے ہوئے) ایسا نہ ہو جو عذاب انکو ہوا تھا وہ تم پر بھی آئے [2]

---

[1] اس کو ابن المقری نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اگرچہ یہ حدیث مطلق ہے تمام بدکاروں کو شامل ہے مگر چونکہ آپ نے یہ حدیث اس وقت فرمائی جب حجر پر سے گذرے جہاں ثمود کی قوم بستی تھی جیسے اگلی روایت سے معلوم ہوتا ہے اس لئے اس باب میں لائے ۱۲ منہ

بَابٌ ۳۱۹ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ۔

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْكَرِيْمُ بْنُ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

بَابٌ ۳۲۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَقَدْ كَانَ فِىْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖۤ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ۔

۶۰۸۔ حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رض سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ اَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِىُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِىِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِىِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِىْ النَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِى الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا۔

۶۰۹۔ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رض

باب (حضرت یعقوبؑ کا بیان) اللہ تعالیٰ کا سورہ بقرہ میں، یوں فرمانا کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب مر رہے تھے۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالصمد نے خبر دی کہا ہم کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے اُنہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن دینار) سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بڑے عزت دار عزت دار کے بیٹے۔ عزت دار کے پوتے عزت دار کے پرپوتے یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام ہیں۔

باب (حضرت یوسفؑ کا بیان) اللہ تعالیٰ نے (سورۂ یوسف میں) فرمایا بیشک یوسف اور ان کے بھائیوں میں پوچھنے والوں کے لئے (قدرت کی) نشانیاں ہیں۔

مجھ سے عبید بن اسمٰعیلؒ نے بیان کیا اُنہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے عبیداللہ عمری سے اُنہوں نے کہا مجھ کو سعید بن ابی سعید نے خبر دی اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ لوگوں میں اللہ کے نزدیک کون زیادہ عزت والا ہے آپ نے فرمایا جو اللہ سے زیادہ ڈرتا ہے لوگوں نے عرض کیا ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا (تو خاندان کے لحاظ سے) یوسف (عزت والے) ہیں جو خود پیغمبر ان کے باپ پیغمبر دادا پیغمبر پر دادا اللہ کے خلیل (یعنی حضرت ابراہیمؑ) لوگوں نے کہا ہم یہ بھی نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا تم عرب کے خاندانوں کو پوچھتے ہو دیکھو لوگوں کی مثال کانوں کی سی ہے (کسی کان میں سے اچھا مال نکلتا ہے کسی سے بُرا) جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اچھے (شریف) تھے وہی اسلام میں بھی اچھے شریف ہیں بشرطیکہ دین کی سمجھ حاصل کریں (عالم بنیں)

مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی اُنہوں نے عبیداللہ عمری سے اُنہوں نے سعید مقبری سے اُنہوں نے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا۔

ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کی

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا مُرِيْ اَبَا بَكْرٍؓ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ قَالَتْ اِنَّهُ رَجُلٌ اَسِيْفٌ مَتٰى يَقُمْ مَقَامَكَ رَقَّ فَعَادَ فَعَادَتْ قَالَ شُعْبَةُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ۔

ہم سے بدل بن محبر نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے کہا میں نے عروہ بن زبیر سے سُنا انہوں نے حضرت عائشہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے (مرض موت میں) فرمایا ابوبکرؓ صدیق سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں اُنہوں نے عرض کیا ابوبکرؓ تو کچھ ایسے آدمی ہیں جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو ان پر رقت طاری ہوگی (قرآن پڑھنا مشکل ہوگا) آپ نے پھر یہی فرمایا (ابوبکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں) حضرت عائشہؓ نے پھر یہی معروضہ کیا شعبہ نے کہا (جو اس حدیث کے راوی ہیں) آپ نے تیسری یا چوتھی بار میں فرمایا تم تو یوسفؑ کی ساتھ والیاں ہو (ظاہر کچھ باطن کچھ)[1] ابوبکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں۔

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ فَقَالَ مِثْلَهُ فَقَالَتْ مِثْلَهُ فَقَالَ مُرُوْهُ فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ فَاَمَّ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ رَجُلٌ رَقِيْقٌ۔

ہم سے ربیع بن یحییٰ بصری نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے اُنھوں نے عبدالملک بن عمیر سے اُنہوں نے ابوبردہ بن ابی موسیٰ سے اُنہوں نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعریؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو فرمایا ابوبکرؓ سے کہو وہ نماز پڑھائیں (حضرت عائشہؓ نے کہا ابوبکرؓ تو ایسے آدمی ہیں (یعنی بالکل نرم دل) آپ نے پھر وہی حکم دیا حضرت عائشہؓ نے پھر وہی معروضہ کیا آپ نے فرمایا) ابوبکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں تم تو یوسف پیغمبر کی ساتھ والیاں ہو پھر آپ کی زندگی بھر (وفات تک) ابوبکرؓ ہی لوگوں کی امامت کرتے رہے حسین بن علی جعفی نے بھی اس حدیث کو زائدہ سے روایت کیا اس میں یوں ہے کہ ابوبکرؓ نرم دل آدمی ہیں[2]

۶۱۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے اُنہوں نے اعرج سے اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے آپ نے

---

[1] اس حدیث کی شرح ابواب الامامۃ کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ

[2] اس کو خود مؤلف نے کتاب الصلوٰۃ میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ

دُعا کی یا اللہ عیاش بن ربیعہ کو چھڑا دے یا اللہ سلمہ بن ہشام کو چھوڑا دے یا اللہ ولید بن ولید کو چھڑا دے (یہ سب مکہ کے کافروں پاس قید تھے) یا اللہ کمزور مسلمانوں کو چھڑا دے (عورتوں بچوں کو) یا اللہ مضر کے کافروں کو خوب پیس ڈال یا اللہ ان کے سال ایسے کر جیسے یوسف پیغمبرؑ کے زمانہ میں (قحط کے) سال گذرے تھے۔

۶۱۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ بْنِ اَخِيْ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَ اَبَا عُبَيْدٍ اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ ثُمَّ اَتَانِي الدَّاعِيْ لَاَجَبْتُهٗ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا جو جویریہ کے بھتیجے تھے کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے اُنہوں نے امام مالک رضؒ سے اُنہوں نے زہری سے ان سے سعید بن مسیب اور ابو عبید نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ لوط پر رحم کرے وہ زبردست رکن کے ساتھ پناہ لینا چاہتے تھے اور میں تو اگر یوسف کی طرح اتنی مدت تک قید رہتا پھر کوئی بلانے والا آتا تو فوراً اس کے ساتھ چلا آتا (حضرت یوسف کی طرح صبر نہ کرتا)

۶۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ اُمَّ رُوْمَانَ وَهِيَ اُمُّ عَائِشَةَ عَمَّا قِيْلَ فِيْهَا مَا قِيْلَ قَالَتْ بَيْنَمَا اَنَا مَعَ عَائِشَةَ جَالِسَتَانِ اِذْ وَلَجَتْ عَلَيْنَا امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهِيَ تَقُوْلُ فَعَلَ اللّٰهُ بِفُلَانٍ وَفَعَلَ قَالَتْ فَقُلْتُ لِمَ قَالَتْ اِنَّهٗ نَمَا ذِكْرَ الْحَدِيْثِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَيُّ حَدِيْثٍ فَاَخْبَرَتْهَا قَالَتْ فَسَمِعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا فَمَا اَفَاقَتْ اِلَّا وَعَلَيْهَا حُمّٰى بِنَافِضٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِهٰذِهٖ قُلْتُ حُمّٰى اَخَذَتْهَا مِنْ اَجْلِ حَدِيْثٍ تُحُدِّثَ بِهٖ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن فضیل نے خبر دی کہا ہم سے حصین نے بیان کیا اُنہوں نے سفیان سے انہوں نے مسروق سے اُنہوں نے کہا میں ام رومان سے جو حضرت عائشہ رضؓ کی والدہ تھیں اس بہتان کا حال پوچھا جو حضرت عائشہ پر کیا گیا تھا اُنہوں نے کہا ایسا ہوا ہم دونوں (ماں بیٹیاں) بیٹھی تھیں لتنے میں ایک انصاری عورت (نام نامعلوم) آئی اور کہنے لگی اللہ تعالیٰ فلانے شخص (مسطح بن اثاثہ) کو تباہ کرے اور تباہ کیا میں نے کہا کیوں اس کا قصور اس نے کہا اسی نے تو یہ (جھوٹی) بات مشہور کی عائشہ نے پوچھا کونسی بات جب اس نے بیان کی تو عائشہ نے کہا کیا یہ بات ابوبکر رضؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی پہنچ گئی اس نے کہا پہنچ گئی یہ سنتے ہی عائشہ رضؓ بیہوش ہو کر گری ہوش آیا تو کپکپی کے ساتھ بخار چڑھا ہوا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پوچھا اس کو دیکھنے حضرت عائشہ رضؓ کو کیا ہوا ہے میں نے کہا اس کو وہ بات سن کر جو اس کے حق میں کہی گئی بخار

فَقَعَدَتْ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُوْنِیْ وَلَئِنِ اعْتَذَرْتُ لَا تَعْذِرُوْنِیْ فَمَثَلِیْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ يَعْقُوْبَ وَبَنِيْهِ فَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ فَانْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا اَنْزَلَ فَاَخْبَرَهَا فَقَالَتْ بِحَمْدِ اللّٰهِ لَا بِحَمْدِ اَحَدٍ۔

۶۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رضـ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ قَوْلَهٗ حَتّٰۤى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا اَوْ كُذِّبُوْا قَالَتْ بَلْ كَذَّبَهُمْ قَوْمُهُمْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوْۤا اَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوْهُمْ وَمَا هُوَ بِالظَّنِّ فَقَالَتْ يَا عُرَيَّةُ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوْا بِذٰلِكَ قُلْتُ فَلَعَلَّهَا اَوْ كُذِبُوْا قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذٰلِكَ بِرَبِّهَا وَاَمَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ قَالَتْ هُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوْهُمْ وَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَاْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ حَتّٰۤى اِذَا اسْتَيْاَسَتْ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنُّوْۤا اَنَّ اَتْبَاعَهُمْ كَذَّبُوْهُمْ جَاۤءَهُمْ نَصْرُ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ

آگیا ہے پھر حضرت عائشہ رضہ اُٹھ کر بیٹھیں کہنے لگیں خدا کی قسم اگر میں حلف کروں جب بھی تم مجھ کو سچا نہیں سمجھنے کے اور اگر میں معذرت کروں تو میرا عذر نہیں ماننے کے میری تمہاری وہی کیفیت ہے جو یعقوب اور ان کے بیٹوں کی گزر چکی ہے[1] (یعنی صبر کرنا بہتر ہے) خیر تمہاری ان باتوں پر اللہ میرا مددگار ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ گفتگو سن کر تشریف لے گئے پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جو آیتیں (حضرت عائشہ کی براءت میں) اتاریں (سورہ نور کی پندرہ آیتیں) اس وقت عائشہ رضہ کہنے لگیں میں اللہ کا شکر کرتی ہوں اور کسی کا احسان نہیں ہے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا (یہ آیت جو سورۂ یوسف میں ہے) وظنوا انهم قد كُذِبُوْا تو یہ کُذِّبُوا ہے تشدید سے یا کُذِبُوا تخفیف سے انہوں نے کہا كُذِّبُوْا تشدید سے عروہ نے کہا تو پھر (معنے کیسے بنیں گے) پیغمبروں کو تو اس کا یقین تھا کہ ان کی قوم والوں نے ان کو جھٹلایا وظنوا یعنی گمان کیا یہ کیا معنے حضرت عائشہ رضہ نے کہا مراد یہ ہے کہ پیغمبروں کے تابعدار لوگ جو اپنے مالک پر ایمان لائے تھے اور پیغمبروں کی تصدیق کی تھی ان پر جب خدا کی آزمائش مدت تک رہی اور مدد آنے میں دیر ہوئی اور پیغمبر لوگ اپنی قوم کے جھٹلانے والوں سے ناامید ہو گئے (سمجھے کہ اب وہ ایمان نہ لائیں گے) اور انہوں نے یہ گمان کیا کہ جو لوگ ان کے تابعدار بنے ہیں وہ بھی ان کو جھوٹا سمجھنے لگیں گے اس وقت اللہ کی مدد آن پہنچی[2] امام بخاری نے کہا (سورہ یوسف میں) استیاسوا باب افتعال سے ہے یئس سے نکلا ہے منہ یعنی حضرت یوسف سے لاتیاسوا من روح اللہ یعنی اللہ سے امید رکھو مایوس مت ہو

[1] یعنی حضرت یوسفؑ اور ان کے بھائیوں کی بہن سے ترجمہ باب نکلتا ہے اور شاید امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف بھی اشارہ کیا ہو جس میں یوں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اثنائے گفتگو میں یوں کہا مجھ کو حضرت یعقوبؑ کا نام یاد نہ آیا تو میں نے یوسفؑ کا باپ کہہ دیا ۱۲ منہ

[2] یہ آیت چونکہ سورہ یوسف میں واقع تھی اسلئے امام بخاری نے اسکی تفسیر اس باب میں بیان کردی بعضوں نے کہا اسلئے کہ وما ارسلنا قبلك الا رجالا نوحی الیهم میں حضرت یوسفؑ بھی داخل ہیں ۱۲ منہ

اسْتَيْأَسُوا افْتَعَلُوا مِنْ يَئِسْتُ مِنْهُ مِنْ يُوسُفَ لَا تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللهِ مَعْنَاهُ الرَّجَاءُ أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ إِبْرٰهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

بَابُ ۳۲۳ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى وَأَيُّوبَ إِذْ نَادٰى رَبَّهٗ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ارْكُضْ اضْرِبْ يَرْكُضُونَ يَعْدُونَ۔

۶۱۶- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهٖ فَنَادٰى رَبُّهٗ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ۔

بَابُ ۶۲۲ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوسٰى إِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا كَلَّمَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ

مجھ کو عبدہ بن عبداللہ نے خبر دی کہا ہم سے عبدالصمد نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمان سے انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن دینار) سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا عزت دار عزت دار کے بیٹے عزت دار کے پوتے عزت دار کے پرپوتے یوسف ہیں یعقوب کے بیٹے وہ اسحاق کے بیٹے وہ ابراہیم علیہم السلام کے بیٹے۔

باب (حضرت ایوبؑ کا بیان) اور اللہ تعالیٰ (سورہ انبیاء میں) فرمانا اور ایوب کا ذکر جب اس نے اپنے پروردگا کو پکارا مجھے بیماری لگ گئی اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے (سورہ صٓ میں) ارکض برجلک کا معنے اپنا پاؤں زمین پر مار یرکضون کا معنے (سورہ انبیاء میں) دوڑتے ہیں۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایسا ہوا ایک بار ایوب پیغمبرؑ ننگے نہا رہے تھے ان پر سونے کی ٹڈیوں کا ایک جھنڈ گر پڑا وہ اپنے کپڑے میں بٹورنے لگے اس وقت پروردگار نے ان کو آواز دی[1] کیا میں نے تجھ کو ان ٹڈیوں سے بے پرواہ نہیں کیا (تجھ کو مالدار نہیں بنایا) انہوں نے عرض کیا بیشک میرے مالک مگر میں تیری برکت (عنایت) سے کہیں بے پرواہ ہو سکتا ہوں[2]

باب (حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورہ مریم میں) فرمانا اے پیغمبر قرآن میں موسیٰؑ کا ذکر کر وہ چنا ہوا (بندہ) رسول نبی تھا اور ہم نے اس کو طور کی داہنی جانب سے پکارا اور نزدیک بلا کر اس سے باتیں کیں قربناہ نجیا یعنے اس سے کلام کیا اور ہم نے

[1] معلوم ہوا حق تعالیٰ کے کلام میں آواز ہے اور باطل ہوا ان متکلمین کا قول جو حق تعالیٰ کے کلام میں آواز کے قائل نہیں ہیں ۱۲ منہ [2] تو خدا ہیں بندہ بندہ ہر وقت اپنے مالک کا محتاج اور دست نگر ہے ۱۲ منہ

رَحْمَتِنَا اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا يُقَالُ لِلْوَاحِدِ وَ لِلْاِثْنَيْنِ وَالْجَمِيْعِ نَجِيٌّ وَيُقَالُ خَلَصُوْا نَجِيًّا اعْتَزَلُوْا نَجِيًّا وَالْجَمِيْعُ اَنْجِيَةٌ يَتَنَاجَوْنَ

اپنی مہربانی سے اس کے بھائی ہارون کو پیغمبر بنایا نجی کا لفظ واحد تثنیہ جمع سب کے لئے بولا جاتا ہے (سورۂ یوسف میں ہے) خلصوا نجیا یعنی اکیلے میں جا کر مشورہ کرنے لگے اس کی جمع انجیہ ہے (سورہ مجادلہ میں) یتناجون بھی اسی سے نکلا ہے۔

بَابٌ ۲۳ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ.

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ مومن) فرعون والوں میں سے ایک ایماندار شخص (شمعان) کہنے لگا اخیر آیت مسرف کذاب تک۔

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَدِيْجَةَ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ اِلٰى وَرَقَةَ ابْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ رَجُلًا تَنَصَّرَ يَقْرَأُ الْاِنْجِيْلَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ وَرَقَةُ مَاذَا تَرٰى فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى وَاِنْ اَدْرَكَنِيْ يَوْمُكَ اَنْصُرُكَ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا النَّامُوْسُ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ يُطْلِعُهٗ بِمَا يَسْتُرُهٗ عَنْ غَيْرِهٖ.

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انھوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا میں نے عروہ بن زبیر سے سنا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا۔ (جب حضرت جبریلؑ غار حرا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے آپ وہاں سے حضرت خدیجہؓ پاس لوٹ آئے آپ کا دل دھڑک رہا تھا وہ آپ کو ورقہ بن نوفل پاس لے گئیں وہ نصرانی ہو گئے تھے۔ عربی زبان میں انجیل شریف پڑھا کرتے تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) پوچھا کہو تم کو کیا دکھائی دیتا ہے آپ نے بیان کیا ورقہ کہنے لگے یہ تو وہی فرشتہ ہے جس کو اللہ نے حضرت موسیٰ پر اتارا تھا اور جو کہیں میں تمہاری (پیغمبری کے) زمانہ تک زندہ رہا تو تمہاری بہت اچھی مدد کروں گا ناموس کہتے ہیں محرم راز کو جس سے آدمی وہ بات کہتا ہے جو دوسرں سے چھپاتا ہے

بَابُ ۲۴ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى اِذْ رَاٰى نَارًا اِلٰى قَوْلِهٖ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ طٰہٰ میں فرمانا اے پیغمبر تو نے موسیٰؑ کا قصہ سنا ہے اخیر آیت بالوادی المقدس طوی تک

اٰنَسْتُ اَبْصَرْتُ نَارًا لَّعَلِّيْ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ الْاٰيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُقَدَّسُ الْمُبَارَكُ طُوًى اسْمُ الْوَادِيْ سِيْرَتَهَا حَالَتَهَا وَالنُّهٰى التُّقٰى بِمَلْكِنَا بِاَمْرِنَا هَوٰى شَقِيَ فَارِغًا اِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوْسٰى رِدْاً كَيْ

انست کا معنی میں نے آگ دیکھی (تم ٹھیرو) میں اس میں ایک چنگاری تمہارے پاس لے آؤں ابن عباس نے کہا مقدس کا معنی مبارک طوی اس وادی کا نام تھا (جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے باتیں کیں) سیرتہا یعنے پہلی حالت پر تقمی یعنی پرہیزگاری بملکنا یعنے اپنے اختیار سے ھوی یعنی بدبخت ہوا فارغا یعنی موسیٰؑ کے سوا اور کوئی خیال دل میں نہ رہا رداً یعنے فریادرس

ؐ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

يُصَدِّقُنِي وَيُقَالُ مُغِيثًا اَوْ مُعِينًا يَبْطُشُ وَيَبْطِشُ
يَأْتَمِرُوْنَ يَتَشَاوَرُوْنَ وَالْجِذْوَةُ قِطْعَةٌ
غَلِيْظَةٌ مِّنَ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيْهَا لَهَبٌ
سَنَشُدُّ سَنُعِيْنُكَ كُلَّمَا عَزَّزْتَ شَيْئًا
فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضُدًا وَقَالَ غَيْرُهُ كُلَّمَا
لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ اَوْ فِيْهِ تَمْتَمَةٌ اَوْ فَأْفَأَةٌ
فَهِيَ عُقْدَةٌ اَزْرِيْ ظَهْرِيْ فَيُسْحِتَكُمْ فَيُهْلِكَكُمْ
الْمُثْلٰى تَأْنِيْثُ الْاَمْثَلِ يَقُوْلُ بِدِيْنِكُمْ
يُقَالُ خُذِ الْمُثْلٰى خُذِ الْاَمْثَلَ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا
يُقَالُ هَلْ اَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ يَعْنِي الْمُصَلَّى
الَّذِيْ يُصَلّٰى فِيْهِ فَاَوْجَسَ اَضْمَرَ خَوْفًا
فَذَهَبَتِ الْوَاوُ مِنْ خِيْفَةٍ لِكَسْرَةِ الْخَاءِ
فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ عَلٰى جُذُوْعِ خَطْبُكَ
بَالُكَ مِسَاسُ مَصْدَرُ مَاسَّهُ مِسَاسًا
لَنَنْسِفَنَّهُ لَنُذْرِيَنَّهُ الضَّحَاءُ الْحَرُّ
قُصِّيْهِ اتَّبِعِيْ اَثَرَهُ وَقَدْ يَكُوْنُ اَنْ تَقُصَّ
الْكَلَامَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ عَنْ جُنُبٍ
عَنْ بُعْدٍ وَعَنْ جَنَابَةٍ وَعَنِ اجْتِنَابٍ
وَاحِدٌ قَالَ مُجَاهِدٌ عَلٰى قَدَرٍ مَوْعِدٍ لَا تَنِيَا
لَا تَضْعُفَا يَبَسًا يَابِسًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ الْحُلِيِّ
الَّذِي اسْتَعَارُوْا مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ
فَقَذَفْتُهَا اَلْقَيْتُهَا اَلْقٰى صَنَعَ فَنَسِيَ مُوْسٰى هُمْ يَقُوْلُوْنَه

یا مددگار[1] یبطُش بہ ضمِ طا اور یبطِش بکسرِ طا دونوں طرح قراءت ہے
یاتمرون یعنی مشورہ کرتے ہیں جذوۃ لکڑی کا ایک موٹا ٹکڑا جس میں
آگ کا شعلہ نہ نکلے (صرف اس کے منہ پر آگ لگی ہو) سنشد عضدک[1]
یعنے ہم تیری مدد کریں گے جب تو کسی چیز کو زور دے گویا تو نے اس کو
عضد یعنی بازو دیا (یہ سب تفسیریں) ابن عباس سے منقول ہیں
اوروں نے کہا عقدۃ کا معنے یہ ہے کہ زبان سے کوئی حرف یا تے یا
فے نہ نکل سکے اُزری یعنی میری پیٹھ فیسحتکم یعنی تم کو ہلاک کرے مثلیٰ
اَمثَل کی مؤنث ہے یعنی تمہارا دین خراب کرنا چاہتے ہیں عرب لوگ
کہتے ہیں خذ المثلیٰ خذ الامثل یعنے اچھی روش اچھا طریقہ سنبھال
ثم ائتوا صفا یعنے قطار باندھ کر آؤ عرب لوگ کہتے ہیں آج تو صف
میں گیا یا نہیں یعنے نماز کے مقام میں فاوجس یعنی موسیٰ کا دل
دھڑکنے لگا خیفہ کی اصل خوفہ تھی واؤ بوجہ کسرہ ماقبل کے یا سے
بدل گئی فی جذوع النخل یعنی علیٰ جذوع النخل خطبُکَ یعنی تیرا حال
مساس مصدر ہے کہتے ہیں ماسہ لامساس (یعنی تجھ کو کوئی نہ چھوئے
نہ تو کسی کو چھوئے) لننسفنہ یعنی ہم کو راکھ کر کے دریا میں اڑا دیں گے لاتضحیٰ
ضحیٰ سے ہے یعنی گرمی قصیہ یعنی اس کے پیچھے پیچھے چلی جا کبھی قص کا معنے
بات کا بیان کرنا اسی سے ہے (سورہ یوسف میں) نحن نقص علیک
جنب اور عن جنابۃ اور عن اجتناب سب کا معنی ایک ہے یعنی دور سے
مجاہد نے کہا[2] علیٰ قدر یعنی وعدے پر لا تنیا یعنے سستی نہ کرو یبسا
یابسا یعنی خشک من زینۃ القوم یعنی زیور میں سے جو بنی اسرائیل نے
فرعون والوں سے مانگ کر لئے تھے فقذفتہا یعنے میں نے اس کو ڈال دیا القیٰ
یعنے بنایا فنسی اس کا مطلب یہ ہے کہ سامری اور اس کے لوگ کہتے ہیں

[1] بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے ردأ عونا یقال قد ار دأتہ علی صنعتہ ای اعنتہ علیہا یعنی ردءًا کا معنی مدد عرب لوگ کہتے ہیں میں نے اس کے کام پر اس کی ردء کی یعنی مدد کی ۱۲ منہ [2] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ

أَخْطَأَ الذَّنْبُ أَنْ لَا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا فِي الْعِجْلِ۔

٦١٨۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ تَابَعَهُ ثَابِتٌ وَعَبَّادُ بْنُ أَبِي عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ٣٢٥ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا

٦١٩۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ رَأَيْتُ مُوسَى وَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ رَجِلٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ فَقَالَ اشْرَبْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ أَخَذْتَ

موسیٰؑ نے غلطی کی جو اس بچھڑے کو خدا نہ سمجھ کر دوسری جگہ چل دیا الا یرجع الیہم قولا یعنے وہ بچھڑا ان کی بات کا جواب نہیں دے سکتا تھا۔

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے قتادہ نے اُنہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے مالک بن صعصعہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے معراج کی رات کا حال بیان کیا فرمایا پانچویں آسمان پر میں پہنچا وہاں ہارون پیغمبر سے ملا جبرائیل نے کہا یہ ہارون ہیں ان کو سلام کر دیں میں نے ان کو سلام کیا انھوں نے جواب دیا کہنے لگے آؤ اچھے بھائی اچھے پیغمبر اس حدیث کو قتادہ کے ساتھ ثابت بنانی اور عباد بن علی نے بھی انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا[1]

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ طٰہٰ میں) فرمانا اے پیغمبر تو نے موسیٰ کا قصہ سنا ہے اور سورہ نساء میں) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے بول کر باتیں کیں

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات کو مجھے معراج ہوا میں نے موسیٰؑ کو دیکھا وہ ایک دبلے پتلے سیدھے بال والے آدمی ہیں جیسے شنوءہ قبیلہ کے لوگ ہوتے ہیں اور عیسیٰ کو دیکھا وہ ایک میانہ قامت سُرخ رنگ کے آدمی ہیں (ایسے تر وتازہ صاف پاک) جیسے ابھی حمام سے نکلے ہیں اور ابراہیمؑ سے ان کی سب اولاد میں میں زیادہ مشابہ ہوں (جب پیغمبر جبرئیل سے مل چکا) تو میرے سامنے دو پیالے لائے گئے ایک میں دودھ تھا ایک میں شراب میں نے دودھ کا پیالہ لے کر پی لیا اس وقت (فرشتوں نے مجھ سے کہا تم نے فطرت پر عمل کیا (دودھ آدمی کی پیدائشی غذا ہے

---

[1] ان کی روایتوں میں مالک بن صعصعہ کا واسطہ مذکور نہیں ہے ثابت کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] ایک روایت میں یوں ہے کہ جبرائیل نے کہا ۱۲ منہ

الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ

اگر تم شراب کا پیالہ لیتے تو تمہاری اُمت خراب ہو جاتی[1]

۶۲۰- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ مُوسَى آدَمُ طُوَالٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَقَالَ عِيسَى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ وَذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَذَكَرَ الدَّجَّالَ.

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے کہا میں نے ابوالعالیہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم نے تمہارے پیغمبر کے چچازاد بھائی یعنی عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کو یوں کہنا چاہیئے میں یونس بن متی (پیغمبرؑ) سے بہتر ہوں[2] راوی نے یونسؑ کے والد کا نام متی بیان کیا[3] اور آپ نے معراج کی شب کا حال بیان کیا فرمایا موسیٰؑ تو گندمی رنگ دراز قامت (لمبے) تھے جیسے شنوء قبیلہ کے لوگ ہوتے ہیں اور عیسیٰؑ گھونگر بال والے میانہ قامت آدمی تھے اور آپ نے مالک فرشتے کا ذکر کیا جو دوزخ کا داروغہ ہے اور دجال کا ذکر کیا۔

۶۲۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَهُمْ يَصُومُونَ يَوْمًا يَعْنِي عَاشُورَاءَ فَقَالُوا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ وَهُوَ يَوْمٌ نَجَّى اللّٰهُ فِيهِ مُوسَى

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے اُنہوں نے عبداللہ بن سعید بن جبیر سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو یہود لوگوں کو دیکھا وہ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے اور کہتے تھے یہ بڑا دن ہے اسی دن اللہ نے موسیٰؑ کو نجات دی اور فرعون کو

---

[1] حالانکہ یہ شراب جنت کا تھا مگر اس کا نمونہ دُنیا میں دنیا کا شراب ہے مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شراب کا پیالہ لیتے تو آپ کے دین میں بھی شراب حرام نہ ہوتا درست رہتا بعضے مسلمان باوصف شراب حرام ہونے کے اس کے پینے سے باز نہیں رہتے اس وقت تو سب کے سب خوب شراب اُڑاتے اور مست و متوالے ہو کر صدہا گناہوں میں مبتلا ہوتے کیونکہ شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے ۱۲ منہ [2] اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ اپنے تئیں یونسؑ سے افضل نہ سمجھے گو حضرت یونسؑ سے ایک قصور ہو گیا تھا مگر اللہ نے معاف کر دیا وہ پیغمبر تھے پیغمبر کا درجہ کسی ولی کو نہیں مل سکتا عوام مسلمانوں کا تو کیا ذکر ہے، دُوسرے یہ کہ مجھ کو یونس پیغمبر پر فضیلت نہ دے یعنے اس طرح سے کہ حضرت یونسؑ کی توہین یا حقارت نکلے کسی پیغمبر کی ذرا سی بھی توہین یا حقارت کرنا کفر ہے خدا ان لوگوں کو غارت کرے جو رد نصاریٰ کے بہانہ سے حضرت عیسیٰؑ کی توہین کرتے ہیں وہ اپنا ایمان آپ خراب کرتے ہیں اس کی مثل وہی ہے پرائے شگون کے لئے اپنی ناک کٹائی اسی طرح ان کو ہدایت کرے جو خارجیوں یا رافضیوں کے رد کا بہانہ کرکے حضرت عثمانؓ یا حضرت علی رضؓ کی توہین کرتے ہیں ۱۲ منہ [3] اس سے امام بخاری نے ان لوگوں کا رد کیا جو کہتے ہیں متی ان کی والدہ کا نام تھا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

وَاَغْرَقَ اٰلَ فِرْعَوْنَ فَصَامَ مُوْسٰی شُکْرًا لِلّٰہِ فَقَالَ اَنَا اَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْھُمْ فَصَامَہٗ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ ؛

بَابٌ ۳۲۶ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَوَاعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَۃً وَّاَتْمَمْنٰھَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّہٖ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً وَّقَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْہِ ھٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَکَلَّمَہٗ رَبُّہٗ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ قَالَ لَنْ تَرَانِیْ اِلٰی قَوْلِہٖ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ یُقَالُ دَکَّہٗ زَلْزَلَہٗ فَدُکَّتَا فَدُکِکْنَ جَعَلَ الْجِبَالَ کَالْوَاحِدَۃِ کَمَا قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا وَلَمْ یَقُلْ کُنَّ رَتْقًا مُلْتَصِقَتَیْنِ اُشْرِبُوْا ثَوْبٌ مُشَرَّبٌ مَّصْبُوْغٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ انْبَجَسَتْ انْفَجَرَتْ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ رَفَعْنَا۔

---

۶۲۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْہِ

ڈبا دیا تو موسیٰؑ نے شکریہ کے طور پر اس دن روزہ رکھا آپ نے یہ سن کر فرمایا میں ان سے زیادہ موسیٰ سے تعلق رکھتا ہوں پھر آپ نے اس دن روزہ رکھا لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

باب اللہ تعالیٰ (سورۂ اعراف میں فرمانا ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا ٹھہراؤ کیا اور دس راتیں اور بڑھا کر چالیس راتیں اس کے مالک کی میعاد کی پوری کر دیں اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا تم میری قوم میں میرے خلیفہ رہو اور نرمی کرتے رہنا بدمعاشوں کے طریق پر مت چلنا اور جب موسیٰ ہمارے ٹھہرائے ہوئے وقت پر (ایک چلّہ کے بعد) آیا اور اس کے مالک پروردگار نے اس سے باتیں کیں تو کیا کہنے لگا پروردگار مجھ کو اپنے تئیں دکھلا دے میں تجھ کو دیکھوں ارشاد ہوا تو مجھ کو ہرگز نہیں دیکھ سکے گا اخیر آیت وانا اول المومنین تک عرب لوگ کہتے ہیں دکۃ یعنی اس کو ہلا دیا[1] اسی سے (سورۂ حاقہ میں) فدکتا دکۃ واحدۃ تثنیہ کا صیغہ اس طرح درست ہوا کہ پہاڑوں کو ایک چیز فرض کیا اور زمین کو ایک چیز قاعدے کے موافق یوں ہوتا تھا فدککن بصیغہ جمع اس کی مثال وہ ہے سورہ انبیا میں ہے) ان السموات والارض کانتا رتقا اور یوں نہیں فرمایا کن رتقا اور یوں نہیں فرمایا کن رتقا بصیغہ جمع (حالانکہ قیاس یہی چاہتا تھا[2]) رتقا کے معنے جڑے ہوئے ملے[3] اشربوا جو سورہ بقرہ میں ہے اس شرب سے نکلا ہے جو رنگنے کے معنوں میں آتا ہے جیسے عرب لوگ کہتے ہیں ثوب مشرب یعنی کپڑا رنگا ہوا (سورۂ اعراف میں) نتقنا کا معنے ہم نے اٹھایا۔

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے والد یحییٰ بن عمارہ

---

[1] امام بخاری نے اس آیت کی تفسیر کی جو سورہ اعراف میں ہے فلما تجلّٰی ربہ للجبل جعلہ دکا ۱۲ منہ [2] کیونکہ آسمان کئی ہیں اور زمین سب مل کر جمع ہوئے نہ تثنیہ مگر آسمانوں کو ایک چیز فرض کر لیا اور زمین کو ایک چیز اور کانتا تثنیہ کی ضمیر پھیری ۱۲ منہ [3] یہ امام بخاری نے ضمناً بیان کر دیا اس کو اس باب سے کوئی تعلق نہیں ہے ۱۲ منہ ؛

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُّفِیْقُ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰی اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَآ اَدْرِیْ اَفَاقَ قَبْلِیْ اَمْ جُوْزِیَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ۔

سے انہوں نے ابوسعید خدری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ بیہوش ہو جائیں گے سب سے پہلے مجھ کو ہوش آئے گا میں کیا دیکھوں گا موسیٰ عرش کا ایک پایہ تھامے ہوئے ہیں اب معلوم نہیں ان کو مجھ سے پہلے ہوش آ جائے گا یا بیہوش ہی نہ ہوں گے اس لئے کہ طور پر بیہوش ہو چکے تھے[1]

۶۲۳- حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ہَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُوْٓا اِسْرَآئِیْلَ لَمْ یَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّآءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَهَا الدَّهْرَ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے (سلویٰ کا گوشت سینت کر نہ رکھتے) تو گوشت کبھی نہ سڑتا اور جو حوا. نہ ہوتیں (حضرت آدم سے دغا نہ کرتیں) تو کوئی عورت کبھی اپنے خاوند کی چوری نہ کرتی۔

بَابٌ ۳۲۷ طُوْفَانٌ مِّنَ السَّیْلِ یُقَالُ لِلْمَوْتِ الْکَثِیْرِ طُوْفَانٌ اَلْقُمَّلُ الْحُمْنَانُ یُشْبِهُ صِغَارَ الْحَلَمِ حَقِیْقٌ حَقٌّ کُلُّ مَنْ نَّدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِیْ یَدِهٖ

باب (سورہ اعراف میں جو آیا ہے) وارسلنا علیہم الطوفان سے مراد پانی کا ریلا ہے اور بہت مری پڑنے کو بھی طوفان کہتے ہیں قمل سے مراد چیچڑی ہے جو چھوٹی جوں کے مشابہ ہوتی ہے (گوچڑی) حقیق کا معنے حق اور لازم سقط فی ایدیہم یعنی شرمندہ ہوئے عرب لوگ جو شرمندہ ہوتا ہے کہتے ہیں سقط فی یدہ

حِکَایَةُ الْخَضِرِ مَعَ مُوْسٰی عَلَیْهِمَا السَّلَامُ

حضرت خضر اور موسیٰ علیہما السلام کا قصہ

۶۲۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَیْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ تَمَارٰی هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَیْسٍ الْفَزَارِیُّ فِیْ صَاحِبِ مُوْسٰی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّیْ تَمَارَیْتُ

ہم سے عمرو بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے بیان کیا انہوں نے کہا عبداللہ بن عباس اور حر بن قیس فزاری نے جھگڑا کیا اس باب میں کہ موسیٰ کن کے پاس گئے تھے ان کا ساتھی (جو کشتی میں سوار ہوا ایک بچے کو مارا ایک دیوار سیدھی کی) کون تھا ابن عباس نے کہا وہ حضرت خضر تھے اتنے میں ابی بن کعبؓ ادھر سے گزرے ابن عباس نے ان کو بلایا کہنے لگے

[1] تو وہ بیہوشی اس بیہوشی کا بدل ہو گئی ۱۲ منہ

أَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ لَا فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى مُوسَى بَلَى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ فَجُعِلَ لَهُ الْحُوتُ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ يَتْبَعُ الْحُوتَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوسَى فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ فَقَالَ مُوسَى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا الَّذِي قَصَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ ۔

دوست (حر بن قیس) میں یہ جھگڑا ہے کہ موسیٰ کے وہ ساتھی کون تھے جن سے موسیٰ نے ملنا چاہا تھا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کچھ سنا ہے آپ اس کا کچھ ذکر کرتے تھے ابی بن کعب نے کہا ہاں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ایک بار ایسا ہوا موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل کے ایک گروہ میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص ان کے پاس آیا پوچھنے لگا تم کسی ایسے شخص کو بھی جانتے ہو جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہو انہوں نے کہا نہیں اس وقت اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو وحی بھیجی میرا بندہ خضر تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے موسیٰؑ نے ان تک پہنچنے کی دعا کی ایک مچھلی کو اللہ نے ان کے لئے نشان بنا دیا اور ان سے کہا گیا جب یہ مچھلی گم ہو جائے (دریا میں چل دے) وہیں سے لوٹ آ خضر وہیں ملیں گے خیر موسیٰ برابر چلتے رہے اس مچھلی کے انتظار میں تھے کہاں وہ سمندر میں غائب ہو جاتی ہے چلتے چلتے ان کے خادم (یوشع) نے ان سے کہا اجی دیکھو جب ہم صخرہ پاس ٹھہرے تھے تو وہاں عجب معاملہ ہوا مچھلی تڑپ کر دریا میں چل دی) میں تم سے مچھلی کا ذکر کرنا ہی بھول گیا شیطان ہی نے اس کا ذکر کرنا بھلا دیا موسیٰ نے یہ سن کر کہا واہ (من مانی مراد پائی) ہم تو اس فکر میں تھے پھر دونوں (موسیٰ اور یوشع) باتیں کرتے ہوئے اپنے پاؤں کے نشانوں پر لوٹے وہاں خضر سے ملاقات ہوئی اور وہ معاملہ گزرا جو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیان فرمایا

۲۱۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنَّمَا هُوَ مُوسَى آخَرُ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے کہا نوف بکالی یہ کہتا ہے کہ جو موسیٰ خضر سے ملے تھے وہ دوسرے موسیٰ تھے بنی اسرائیل کے موسیٰ نہ تھے انہوں نے کہا نوف جھوٹا ہے اللہ کا دشمن ہے[۵]

---

۵ اس فقرے کی شرح پہلے پارہ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسٰى قَامَ
خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ
فَقَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ
إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ بَلٰى لِي عَبْدٌ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ
هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيْ رَبِّ وَمَنْ لِي بِهِ
وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ أَيْ رَبِّ وَكَيْفَ لِي بِهِ
قَالَ تَأْخُذُ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ حَيْثُمَا
فَقَدْتَ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ وَرُبَّمَا قَالَ فَهُوَ
ثَمَّهْ وَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ ثُمَّ
انْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ حَتّٰى
إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا فَرَقَدَ
مُوسٰى وَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فَخَرَجَ فَسَقَطَ
فِي الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا
فَأَمْسَكَ اللّٰهُ عَنِ الْحُوتِ جِرْيَةَ الْمَاءِ
فَصَارَ مِثْلَ الطَّاقِ فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ بَقِيَّةَ
لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمِهِمَا حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ
قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا
هٰذَا نَصَبًا وَلَمْ يَجِدْ مُوسٰى النَّصَبَ حَتّٰى
جَاوَزَ حَيْثُ أَمَرَهُ اللّٰهُ قَالَ لَهُ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ
إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ
وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ
فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا فَكَانَ لِلْحُوتِ
سَرَبًا وَلَهُمَا عَجَبًا قَالَ لَهُ مُوسٰى ذٰلِكَ
مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا

ہم سے ابی بن کعبؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے کہ موسیٰ پیغمبرؑ بنی اسرائیل کو خطبہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے
کسی نے ان سے پوچھا سب لوگوں میں کون زیادہ علم رکھتا ہے انہوں نے
کہا میں (پروردگار کو ان کا یہ کہنا ناگوار ہوا) ان پر عتاب فرمایا کیونکہ
انھوں نے اس کا علم اللہ پر نہیں رکھا (یوں نہیں کہا کہ اللہ جانتا ہے)
اللہ نے فرمایا میرا ایک بندہ (خضر) وہاں ہے جہاں دو دریا (فارس
اور روم کے) ملتے ہیں وہ تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے موسیٰ نے عرض
کیا پروردگار مجھے اس تک کون پہنچائے گا اور کبھی سفیان بن عیینہ
نے یوں کہا میں کیونکر اس تک پہنچوں ارشاد ہوا ایک مچھلی (مردہ نمک
لگی ہوئی) مچھلی لے کر پٹاری میں رکھی اور اپنے خادم یوشع بن نون
کو ساتھ لے کر چلے جب صخرہ پر پہنچے تو دونوں نے اپنا سر ٹیکا (لیٹے)
موسیٰؑ سو گئے (لیکن یوشع جاگتے رہے) مچھلی تڑپی اور تڑپ کر
سمندر میں گری دریا میں چلتی ہوئی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پانی کی
روانی اس پر سے روک دی پانی ایک طاق کی طرح اس پر بن گیا
راوی نے طاق کی وضع بتلائی خیر موسیٰؑ اور یوشعؑ پھر جتنا ایک دن
رات میں سے باقی رہا تھا چلتے رہے جب دوسرا دن ہوا تو موسیٰ نے
یوشع سے کہا اجی ہمارا ناشتہ تو لاؤ ہم تو اس سفر سے تھک (کر چور
ہو) گئے آنحضرتؐ نے فرمایا موسیٰؑ کو تھکن اسی وقت معلوم ہوئی جب
اس مقام سے آگے بڑھ گئے جہاں تک جانے کا حکم دیا تھا یوشع نے
کہا (جناب والا) ملاحظہ فرمائیے جب ہم صخرہ پاس ٹھہرے تھے تو میں
مچھلی کا ذکر ہی کرنا بھول گیا شیطان ہی نے اس کا ذکر کرنا بھلا دیا مچھلی
نے عجیب طور سے دریا کی راہ لی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا)
مچھلی کو تو سمندر میں راہ ملی اور موسیٰؑ اور یوشعؑ کو تعجب ہوا موسیٰ نے
کہا اجی ہم تو اسی فکر میں تھے (کہ مچھلی کہاں نکل بھاگتی ہے
اور دونوں باتیں کرتے ہوئے

رَجَعَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتّٰى أَتَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ مُوسٰى فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ وَأَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسٰى قَالَ مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ يَا مُوسٰى إِنِّي عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيهِ اللّٰهُ لَا تَعْلَمُهُ وَأَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا أَعْلَمُهُ قَالَ هَلْ أَتَّبِعُكَ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا إِلٰى قَوْلِهِ إِمْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ كَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ جَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ قَالَ لَهُ الْخَضِرُ يَا مُوسٰى مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُورُ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ إِذْ أَخَذَ الْفَأْسَ فَنَزَعَ لَوْحًا قَالَ فَلَمْ يَفْجَأْ مُوسٰى إِلَّا وَقَدْ قَلَعَ لَوْحًا بِالْقَدُّومِ فَقَالَ لَهُ مُوسٰى مَا صَنَعْتَ قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ

اپنے قدموں کے نشان پر لوٹے جب پھر صخرے پر پہنچے وہاں ایک شخص دیکھا کپڑے لپیٹے ہوئے (وہی خضر تھے) موسیٰؑ نے اس کو سلام کیا اس نے جواب دیا اور پوچھا تیرے ملک میں سلام کی رسم کہاں ہے موسیٰؑ نے کہا میں موسیٰ ہوں اس نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰؑ انہوں نے کہا ہاں میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں تم کو جو عمدہ ہدائیت کی باتیں سکھائی گئی ہیں وہ مجھ کو بھی سکھلاؤ[1] خضرؑ نے کہا اللہ نے ایک طرح کا علم مجھ کو سکھلایا ہے جس کو تم (اس طرح سے) نہیں جانتے[2] اور تم کو دوسری طرح کا علم سکھلایا ہے جس کو میں (تمہارے برابر) نہیں جانتا خیر موسیٰؑ نے کہا (اب مطلب کی بات سنو) میں تمہارے ساتھ رہ سکتا ہوں خضر نے کہا تم کو میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا بات یہ ہے کہ جس چیز کی پوری حقیقت تم کو معلوم نہ ہو تم اس پر کیسے خاموش رہو گے (ضرور پوچھ بیٹھو گے) اخیر آئیت امرًا تک آخر موسیٰ اور خضر (دونوں) مل کر چلے سمندر کے کنارے کنارے جا رہے تھے ایک کشتی ادھر سے گذری انہوں نے کہا ہم کو سوار کر لو کشتی والوں نے خضر کو پہچان لیا اور بے کرایہ سوار کر لیا جب موسیٰ اور خضر دونوں کشتی پر سوار ہوئے تو ایک چڑیا کشتی کے لکڑ پر بیٹھی اور اس نے سمندر میں ایک دو چونچیں ماریں خضر نے کہا موسیٰؑ میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم میں سے اتنا ہی لیا ہے جتنا اس چڑیا نے اپنی چونچ میں سمندر میں سے لیا اس کے بعد خضر نے کیا کیا ایک کلہاڑی لی اور کشتی کا ایک تختہ نکال ڈالا تھوڑی دیر موسیٰ ٹھہرے تھے کہ خضر نے ایک اور تختہ بسولے سے نکال ڈالا جب تو موسےؑ نے

---

[1] اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ دین اور شریعت کی باتیں سکھلاؤ کہ حضرت موسیٰ بڑے جلیل الشان پیغمبر تھے شریعت کا علم ان کو حضرت خضر سے کہیں زیادہ تھا ۱۲ منہ

[2] یعنی اس خاص طریق اور وضع سے نہیں جانتے جس طریق اور وضع پر میں جانتا ہوں اسی طرح حضرت خضر نے جو کہا میں اس کو نہیں جانتا یعنی تمہارے برابر اس تاویل کی اس لئے ضرورت ہے کہ شریعت اور حقیقت دونوں کا علم حضرت موسیٰ کو تھا اور سب پیغمبروں کو ہوتا ہے اور حضرت خضر کو بھی ضروری باتیں شرع کی معلوم تھیں۔ ورنہ ان کا ایمان کیسے پورا ہوتا مگر حضرت موسیٰؑ کی طرح اس علم کے ماہر نہ تھے۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

عَمَدْتَّ اِلٰی سَفِیْنَتِہِمْ فَخَرَقْتَہَا لِتُغْرِقَ اَھْلَہَا
لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّکَ لَنْ
تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ
وَلَا تُرْھِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا فَکَانَتِ الْاُوْلٰی
مِنْ مُّوْسٰی نِسْیَانًا فَلَمَّا خَرَجَا مِنَ الْبَحْرِ مَرُّوْا
بِغُلَامٍ یَّلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ
بِرَاْسِہٖ فَقَلَعَہٗ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا وَاَوْمَا سُفْیٰنُ
بِاَطْرَافِ اَصَابِعِہٖ کَاَنَّہٗ یَقْطِفُ شَیْئًا فَقَالَ لَہٗ
مُوْسٰی اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَکِیَّۃً بِغَیْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ
شَیْئًا نُّکْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّکَ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ
مَعِیَ صَبْرًا قَالَ اِنْ سَاَلْتُکَ عَنْ شَیْئٍ بَعْدَھَا
فَلَا تُصَاحِبْنِیْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا
فَانْطَلَقَا حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَیَاۤ اَھْلَ قَرْیَۃِ اِسْتَطْعَمَاۤ
اَھْلَہَا فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْھُمَا فَوَجَدَا فِیْہَا
جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ مَائِلًا اَوْمَا بِیَدِہٖ
ھٰکَذَا وَاَشَارَ سُفْیَانُ کَاَنَّہٗ یَمْسَحُ شَیْئًا
اِلٰی فَوْقٍ فَلَمْ اَسْمَعْ سُفْیَانَ یَذْکُرُ مَائِلًا
اِلَّا مَرَّۃً قَالَ قَوْمٌ اَتَیْنٰہُمْ فَلَمْ یُطْعِمُوْنَا
وَلَمْ یُضَیِّفُوْنَا عَمَدْتَ اِلٰی حَائِطِہِمْ لَوْ
شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَیْہِ اَجْرًا قَالَ ھٰذَا فِرَاقُ
بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ سَاُنَبِّئُکَ بِتَاْوِیْلِ مَا لَمْ
تَسْتَطِعْ عَلَیْہِ صَبْرًا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا اَنَّ مُوْسٰی کَانَ صَبَرَ
فَقَصَّ اللّٰہُ عَلَیْنَا مِنْ خَبَرِھِمَا قَالَ سُفْیٰنُ
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْحَمُ اللّٰہُ

سے رہا نہ گیا) کہنے لگے واہ ان لوگوں نے تو ہم پر احسان کیا بن کرایہ ہم کو
سوار کر لیا تم نے ان کی کشتی ہی کو تاکا جس رکابی میں کھایئے اسی میں
چھید) ان کے ڈبو دینے کی فکر کی کشتی پھاڑ ڈالی تم نے یہ بڑا (جان جوکھم
کام کیا خضر نے کہا میں تو پہلے ہی تم سے کہہ چکا تھا تم سے میرے ساتھ
صبر نہ ہو سکے گا موسیٰ نے معذرت کی) کہا بھول چوک پر میری گرفت نہ
کرو اور میرا کام مشکل نہ بناؤ اور تھا بھی سچ موسیٰؑ نے یہ سوال بھولے ہی سے
کیا تھا ان کو اپنی شرط کا خیال نہیں رہا تھا جب دونوں سمندر سے
خشکی میں اترے تو راہ میں ایک لڑکا دیکھا بچوں کے ساتھ کھیل رہا
تھا خضر نے اس کا سر تھاما اور اس طرح اکھیڑ ڈالا سفیان نے انگلیوں
کی نوک سے اشارہ کیا جیسے کوئی چیز اچک لیتے ہیں موسیٰ نے کہا واہ جی
واہ تم نے ناحق ایک بے قصور جان کا خون کیا یہ تو بری حرکت کی خضر نے
کہا میں تو پہلے ہی کہہ چکا تھا تم سے میرے ساتھ صبر نہیں ہونے کا
موسیٰؑ نے کہا اگر اب کے میں کوئی بات پوچھوں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا بیشک
تمہارا عذر معقول ہے خیر پھر دونوں چلے ایک بستی والوں پر پہنچے ان سے
کھانا مانگا (بھوکے تھے) انہوں نے کھانا نہ دیا (اتفاق سے) اس بستی
میں ایک دیوار دیکھی جو جھک کر اب گرنے ہی کو تھی خضر نے ہاتھ سے
اس طرح اشارہ کیا تو وہ دیوار سیدھی ہو گئی سفیان نے یہ اشارہ اس
طرح بتلایا جیسے کوئی اوپر کی طرف ہاتھ پھیرائے علی بن عبداللہ نے کہا
میں نے جھک کر کا لفظ (اس حدیث میں) ایک ہی بار سنا ہے موسیٰ نے
کہا کیا خوب ہم ان بستی والوں پاس (سفر کرتے ہوئے) آئے انہوں نے
کھانا تک نہ دیا نہ مہمانی کی تم کو کیا پڑی تھی خواہ مخواہ ان کی دیوار درست
کر دی اجی مزدوری لے کر کام کرنا خضر نے کہا بس بس ہماری تمہاری جدائی
کی گھڑی آن پہنچی اب میں جن باتوں پر تم سے صبر نہ ہو سکا ان کی حقیقت تم
سے کہے دیتا ہوں پھر انہوں نے وہی بیان کیا جو قرآن شریف میں ہے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کو آرزو رہ گئی کاش موسیٰ صبر کرتے

مُوْسٰى لَوْ كَانَ صَبَرَ يُقَصُّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ ثُمَّ قَالَ لِي سُفْيَانُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ قِيلَ لِسُفْيَانَ حَفِظْتَهُ قَبْلَ أَنْ تَسْمَعَهُ مِنْ عَمْرٍو أَوْ تَحَفَّظْتَهُ مِنْ إِنْسَانٍ فَقَالَ مِمَّنْ أَتَحَفَّظُهُ وَرَوَاهُ أَحَدٌ عَنْ عَمْرٍو غَيْرِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ

تو اور بھی کیفیتیں ان کی ہم سے بیان کی جاتیں سفیان نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ موسیٰ پر رحم کرے اگر صبر کرتے تو اللہ ان کے اور اسرار بھی ہم پر بیان فرماتا ابن عباسؓ نے اس آیت کو یوں پڑھا ہے وکان امامھم ملک یاخذ کل سفینۃ صالحۃ غصبا[1] وہ لڑکا جس کو خضر نے مار ڈالا کافر تھا اس کے ماں باپ ایماندار تھے علی بن مدینی نے کہا سفیان نے مجھ سے کہا میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے دو بار سنی اور یاد کر لی لوگوں نے سفیان سے پوچھا عمرو سے جو تم نے یہ حدیث سنی اس سے پیشتر بھی تم نے کسی اور سے سن کر یہ حدیث یاد کر لی تھی انہوں نے کہا میں اور کسی سے سن کر یاد کرتا اور میرے سوا اور کسی نے عمرو بن دینار سے یہ حدیث روایت نہیں کی میں نے ان سے یہ حدیث دو یا تین بار سنی اور یاد رکھی۔

٦٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَإِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضْرَاءَ

ہم سے محمد بن سعید اصبہانی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ان کا نام خضر اس لیے ہوا وہ ایک سوکھی زمین پر بیٹھے (جہاں سبزی کا نام نہ تھا) جب وہ وہاں سے چلے تو زمین سرسبز ہو کر لہلہانے لگی[2]

باب ۳۲۸

باب[3]

٦٢٧ - حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ

مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کو حکم ہوا

[1] مشہور قرأت یوں ہے وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ابن عباسؓ نے وراءھم کی جگہ امامھم پڑھا اور صالحۃ کا لفظ زیادہ کیا ۱۲ منہ

[2] کہتے ہیں خضر کا نام بلیا بن ملکان بن قانع بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوحؑ تھا وہ ابراہیمؑ سے پہلے پیدا ہو چکے تھے ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ وہ حضرت آدم کے صلبی بیٹے تھے بعضوں نے کہا قابیل کے بیٹے تھے ابن لہیعہ نے کہا فرعون کے بیٹے تھے کسی نے کہا اس کے نواسے تھے کسی نے کہا الیاس کے بھائی تھے ان کی نبوت میں بھی اختلاف ہے قسطلانی نے کہا اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ خضر اب تک زندہ ہیں اور ابراہیم بن ادہم بشر حافی معروف کرخی سری سقطی جنید بہت سے اولیاء اللہ نے یہی کہا ہے لیکن امام بخاری اور ایک جماعت اہل حدیث نے کہا ہے کہ وہ موجود نہیں ہیں ۱۲ منہ [3] بعضے نسخوں میں باب سے پہلے یہاں اتنی عبارت زائد ہے قال الحموی قال قال محمد بن یوسف ابن مطر حدثنا علی بن خشرم عن سفیان بطولہ ۱۲

لِبَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ
فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوْا يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا
حَبَّةٌ فِیْ شَعْرَةٍ۔

۶۲۸- حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ
بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ
وَّخِلَاسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا
سِتِّيْرًا لَا يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَیْءٌ اسْتِحْيَاءً مِّنْهُ
فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ فَقَالُوْا مَا
يَسْتَتِرُ هٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ اِمَّا
بَرَصٌ وَّاِمَّا اُدْرَةٌ وَّاِمَّا اٰفَةٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ
يُّبَرِّئَهٗ مِمَّا قَالُوْا لِمُوْسٰى فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهٗ فَوَضَعَ
ثِيَابَهٗ عَلَى الْحَجَرِ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ
اِلٰى ثِيَابِهٖ لِيَاْخُذَهَا وَاِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهٖ فَاَخَذَ
مُوْسٰى عَصَاهُ وَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ ثَوْبِیْ حَجَرُ
ثَوْبِیْ حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَلَاٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ
فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَاَبْرَاَهٗ مِمَّا
يَقُوْلُوْنَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَاَخَذَ ثَوْبَهٗ فَلَبِسَهٗ وَطَفِقَ
بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا
مِّنْ اَثَرِ ضَرْبِهٖ ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا فَذٰلِكَ
قَوْلُهٗ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا
كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ
مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ
وَجِيْهًا۔

(بیت المقدس میں) سجدہ (رکوع) کرتے ہوئے گھسو اور کہتے جاؤ حطۃ
(گناہ معاف ہوں) انہوں نے بدل دیا (سجدے کے بدل) چوتڑوں
پر گھسٹتے اور (حطۃ کے بدل) حبۃ فی شعرۃ کہتے گھسے [1]

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے
کہا ہم سے عوف بن ابی جمیلہ نے انہوں نے امام حسن بصری اور محمد بن
سیرین اور خلاس بن عمرو سے ان تینوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ پیغمبر بڑے شرم والے بدن ڈھانپنے
والے تھے ان کے بدن کا کوئی حصہ [2] شرم کی وجہ سے کوئی نہ دیکھ
سکتا بنی اسرائیل کے بعضے لوگوں نے ان کو ستایا کہنے لگے موسیٰؑ جو اس
قدر اپنا بدن چھپاتے ہیں تو اس میں کوئی عیب ضرور ہے یا تو برص ہے
(کوڑھ) یا فتق یا کوئی اور بیماری اور اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہوا کہ موسیٰ
کی بے عیبی کھل جائے ایک روز ایسا اتفاق ہوا موسیٰ اکیلے تھے انہوں نے
اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ کر (ننگے) نہانا شروع کیا جب نہا چکے
اور پتھر پر سے کپڑے لینے لگے تو پتھر (بقدرت الٰہی) ان کے کپڑے
لیکر بھاگا موسیٰ نے عصا سنبھالی اور پتھر کے پیچھے چلے کہتے جاتے تھے
ارے پتھر میرے کپڑے دے ارے پتھر میرے کپڑے دے وہ پتھر
(تھما ہی نہیں) بنی اسرائیل کے لوگ جہاں تھے وہاں پہنچ کر تھما انہوں نے
موسیٰؑ کو ننگا دیکھ لیا اللہ کی مخلوق میں بہت اچھے جو عیب وہ لگاتے
تھے ان سے پاک صاف موسیٰؑ نے اپنے کپڑے لے کر پہنے اور پتھر کو
عصا سے مارنا شروع کیا خدا کی قسم پتھر میں ان کی مار کے نشان موجود ہیں
تین یا چار یا پانچ اس آیت کا جو (سورہ احزاب میں ہے) ایمان
والو ان لوگوں کی طرح مت ہو جنہوں نے موسیٰ کو ستایا (ان پر
طوفان جوڑے) پھر اللہ نے ان کے طوفان سے موسیٰ کو پاک کر
دیا اور موسیٰ کو اللہ کے نزدیک آبرودار تھے۔ یہی مطلب ہے

[1] یعنی دانہ بالی میں انہوں نے پروردگار سے بھی ٹھٹھا شروع کیا واہ رے گستاخی مثل مشہور ہے بارش با بام بازی ۱۲ منہ [2] یعنی ستر کا ۱۲ منہ

۶۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ رض قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَغَضِبَ حَتّٰى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسٰى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے اعمش سے کہا میں نے ابووائل سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سُنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حنین کی جنگ میں) لوٹ کا مال بانٹا (عرب کے بعضے سرداروں کو زیادہ دیا) ایک شخص کہنے لگا[1] اس تقسیم سے اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کردیا آپ غصے ہوئے اتنا کہ آپ کے چہرے پر میں نے غصہ پایا پھر فرمایا اللہ موسیٰ پیغمبر پر رحم کرے ان کو اس سے زیادہ تکلیف دی گئی لیکن اُنھوں نے صبر کیا

بَابُ[۳۲] يَعْكُفُونَ عَلٰى أَصْنَامٍ لَّهُمْ مُتَبَّرٌ خُسْرَانٌ وَلِيُتَبِّرُوا يُدَمِّرُوا مَا عَلَوْا مَا غَلَبُوا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ اعراف میں) فرمانا وہ اپنے بتوں کا پوجا کر رہے تھے (اسی سورت میں متبار کا معنے تباہی نقصان (سورۂ بنی اسرائیل میں) ولیتبروا کا معنے خراب نہ کریں ماعلوا کا معنے جس جگہ حکومت پائیں غالب ہوں[2]

۶۳۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رض قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجْنِي الْكَبَاثَ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُهُ قَالُوا أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انھوں نے یونس سے اُنھوں نے ابن شہاب سے اُنھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے کہ جابر بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیلو کے پھل چن رہے تھے آپ نے فرمایا کالے کالے دیکھ کر چنو (وہ پختہ) اور مزیدار ہوتا ہے لوگوں نے عرض کیا آپ نے (جنگل میں) بکریاں چرائی ہیں (جب تو پیلو کے پھلوں کی ایسی شناخت آپ کو ہے جو سوا جنگل والوں کے اور دن کو نہیں ہوتی) آپ نے فرمایا بھلا کوئی پیغمبر ایسا بھی گزرا ہے جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں[3]

---

[1] یہ شخص معتب بن قشیر منافق تھا ۱۲ منہ [2] سورۂ بنی اسرائیل کا لفظ ولیتبروا گو حضرت موسیٰ کے قصے سے متعلق نہ تھا مگر متبار اور اس کا مادہ ایک ہونے سے اسکو بیان کردیا اور ماعلوا لیتبروا کے بعد سورۂ بنی اسرائیل میں مذکور تھا اس کو بھی بیان کردیا ۱۲ منہ [3] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے اور کرمانی اور حافظ نے جو وجہیں بیان کیں ہیں وہ دور از قیاس ہیں اور شاید امام بخاری اس باب میں کوئی حدیث لکھنے والے تھے مگر موقع نہ ملا اور کاتبوں نے غلطی سے اس حدیث کو اس باب سے ملا دیا واللہ اعلم اس حدیث میں چونکہ سب پیغمبروں کا ذکر ہے تو ان میں حضرت موسیٰ بھی آگئے بلکہ نسائی کی روایت میں حضرت موسیٰؑ کا ذکر صراحۃً موجود ہے بکریاں ہر ایک پیغمبر نے اس لئے چرائیں کہ بکری ایک جانور ہے اور جانور چرانے کے بعد پھر آدمیوں کے چرانے کا کام انکے تفویض کیا جاتا ہے بعضوں نے کہا اس لئے کہ لوگ یہ سمجھ لیں کہ نبوت اور پیغمبری اللہ کی دین ہے جو چاہے ناتواں بندوں یعنی چرواہوں کو دیتا ہے اور گھمنڈ والے دنیا دار اس سے محروم رہ جاتے ہیں ۱۲ منہ

باب ۳۳۰ وَاِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً اَلْاٰيَةَ قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ اَلْعَوَانُ النَّصَفُ بَيْنَ الْبِكْرِ وَالْهَرِمَةِ فَاقِعٌ صَافٍ لَا ذَلُوْلٌ لَمْ يُذِلَّهَا الْعَمَلُ تُثِيْرُ الْاَرْضَ لَيْسَتْ بِذَلُوْلٍ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَعْمَلُ فِي الْحَرْثِ مُسَلَّمَةٌ مِنَ الْعُيُوْبِ لَا شِيَةَ بَيَاضٌ صَفْرَاءُ اِنْ شِئْتَ سَوْدَاءُ وَيُقَالُ صَفْرَاءُ كَقَوْلِهٖ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ فَادّٰرَءْتُمْ اخْتَلَفْتُمْ

باب ۳۳۱ وَفَاةِ مُوسٰى وَذِكْرِهٖ بَعْدُ

۶۳۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهٗ صَكَّهٗ فَرَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ ارْجِعْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَهٗ يَضَعُ يَدَهٗ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهٗ بِمَا غَطَّتْ يَدُهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ اَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ قَالَ فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يُدْنِيَهٗ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب اللہ کا (سورہ بقرہ میں فرمانا) وہ وقت یاد کرو جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا اللہ تم کو ایک گائے کاٹنے کا حکم دیتا ہے اخیر آیت تک ابو العالیہ نے کہا[1] (اسی سورت میں) عوان کا معنے بچھیری اور بوڑھی کے بیچ میں یعنے ادھیڑ فاقع کا معنے صاف[2] ذلول کا معنے کام کاج سے وہ ذلیل نہیں ہوئی تثیر الارض کا یہ مطلب وہ محنت والی گائے نہیں ہے جو زمین میں ہل چلاتی ہو یا کھیتی باڑی کا کام کرتی ہو مسلمہ کا معنے عیبوں سے پاک شیۃ کا معنے سفید داغ صفراء کا معنی سیاہ کرے تو بھی ہو سکتا ہے اصل معنے تو زرد ہے جیسے (سورۃ المرسلات میں) جمالت صفر ہے یعنی کالے اونٹ فادارأتم کا معنے تم نے اختلاف کیا

باب موسیٰؑ کی وفات اور وفات کے بعد کا حال

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا موت کے فرشتے (حضرت عزرائیلؑ) موسیٰ پیغمبر کے پاس بھیجے گئے جب وہ آئے تو موسیٰؑ نے ان کو (آدمی سمجھ کر) ایک طمانچہ جڑا (ان کی آنکھ پھوٹ گئی) وہ پروردگار کے پاس لوٹ گئے اور عرض کیا تو نے مجھ کو ایسے بندے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا پروردگار نے فرمایا تو پھر اس کے پاس جا اور اس سے کہنا کہ ایک بیل کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ رکھ جتنے بال اس کے ہاتھ تلے آئیں اتنے برس وہ زندہ رہے گا عزرائیل آئے اور پروردگار کا یہ پیغام پہنچایا موسیٰ نے عرض کیا پروردگار پھر اس کے بعد کیا ہونا ہے فرمایا پھر مرنا، غرض ہر جاندار کے لئے موت ہے[3] موسیٰ نے عرض کیا تو پھر ابھی سہی (اگر لاکھ برس جئے تو کیا فائدہ آخر مرنا) انہوں نے پروردگار سے یہ التجا کی

۱؎ اس کو آدم بن ابی ایاس نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ ۲؎ بعضے حکیموں نے انسان کی تعریف یوں بھی کی ہے حیوان ناطق مائت متنبی شاعر کہتا ہے

۳؎ نحن بنو الموتی فما بالنا نعاف مالا بد من شربہ ۱۲ منہ

لَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ اِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ تَحْتَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ قَالَ وَاَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

مجھ کو مقدس زمین (بیت المقدس) سے ایک پتھر کی مار برابر نزدیک کر دے ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں وہاں (بیت المقدس میں) ہوتا تو تم کو موسیٰ کی قبر بتا دیتا راہ کے کنارے لال ٹیلے (ریتے) کے تلے عبدالرزاق نے کہا اور ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے کہا ہم سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ایسی ہی حدیث نقل کی۔

* * *

۶۳۲ - حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رض قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَالَمِيْنَ فِيْ قَسَمٍ يُّقْسِمُ بِهٖ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذٰلِكَ يَدَهٗ فَلَطَمَ الْيَهُوْدِيَّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ الَّذِيْ كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يُصْعَقُوْنَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَوْكَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیب نے خبر دی ابوہریرہؓ نے کہا ایک مسلمان (ابوبکر صدیق رض) اور ایک یہودی (فنحاص) میں گالی گلوچ ہوئی مسلمان نے کہا قسم اس پروردگار کی جس نے حضرت محمد مصطفیٰ کو سارے جہاں کے لوگوں پر چن لیا (فضیلت دی) اس طرح قسم کھائی یہودی نے کہا قسم اس پروردگار کی جس نے موسیٰ کو سارے جہاں کے لوگوں پر چن لیا جب یہودی نے یہ کہا تو مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اس کو ایک طمانچہ لگایا وہ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور مسلمان سے جو اس کا حال گذرا وہ کہہ سنایا آپ نے فرمایا دیکھو! مجھ کو موسیٰ پر فضیلت مت دو[1] (قیامت کے دن ایسا ہوگا) لوگ بیہوش ہو جائیں گے مجھ کو سب سے پہلے ہوش آئے گا دیکھوں گا موسیٰ عرش کا کونہ تھامے ہوئے ہیں اب معلوم نہیں وہ بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے یا ان لوگوں میں ہوں گے جن کو اللہ نے مستثنیٰ رکھا ہے[2]

۶۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ میں تکرار ہوئی

---

[1] یعنی اس طرح سے کہ حضرت موسیٰ کی توہین نکلے یا یہ حکم اس وقت کا ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ آپ سب پیغمبروں سے افضل ہیں یا یہ مطلب ہے کہ اپنی رائے سے فضیلت نہ ہو جتنا شرع میں وارد ہے اتنا کہو ۱۲ منہ [2] یعنی الا من شاء اللہ میں یہ آیت سورہ زمر میں ہے ونفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ اخیر تک ۱۲ منہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِىْ اَخْرَجَتْكَ خَطِيْئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَى الَّذِى اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ ثُمَّ تَلُوْمُنِىْ عَلٰى اَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَىَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ۔

موسیٰ نے کہا تم وہی آدم ہونا جو گناہ کی وجہ سے بہشت سے نکالے گئے آدمؑ نے کہا تم وہی موسیٰ ہونا جس کو اللہ نے پیغمبری دے کر اس سے باتیں کر کے لوگوں پر فضیلت دی پھر (اتنا علم رکھ کر) مجھ کو ایسے کام پر ملامت کرتے ہو جو میرے پیدا ہونے سے آگے میری قسمت میں لکھ دیا گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار یوں فرمایا آدمؑ موسیٰؑ پر غالب آگئے [۱]

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضـ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ عُرِضَتْ عَلَىَّ الْاُمَمُ وَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِيْلَ هٰذَا مُوْسٰى فِىْ قَوْمِهٖ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حصین بن نمیر نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انھوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر برآمد ہوئے فرمانے لگے (دوسرے پیغمبروں کی) امتیں مجھ کو بتلائی گئیں میں نے ایک بڑا گروہ (آدمیوں کا) دیکھا جس نے آسمان کا کنارہ ڈھانک لیا تھا مجھ سے کہا گیا یہ موسیٰ ہیں اپنی امت کو ساتھ لیے ہوئے [۲]

بَابُ ۳۳۲۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَةَ فِرْعَوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ تحریم میں) فرمانا اللہ نے ایمان والوں نے فرعون کی جورو (آسیہ) کی مثال دی اخیر سورت وکانت من القانتین تک۔

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِىِّ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رضـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَّلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا اٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے مرہ ہمدانی سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں تو بہت سے کامل گزرے ہیں مگر عورتوں میں دو ہی کمال کو پہنچیں ایک آسیہ فرعون کی بی بی دوسری مریم عمران کی بیٹی اور عائشہ رضـ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی دوسرے کھانوں پر [۳]

---

[۱] یعنی بحث اور تقریر میں اس حدیث میں حضرت موسیٰ کا بیان ہے کہ اللہ نے ان کو چن لیا پیغمبری دی اور یہ گفتگو دونوں پیغمبروں کی وفات کے بعد ہوئی لہذا باب کی مناسبت ظاہر ہے ۱۲ منہ [۲] ترمذی اور نسائی کی روایت میں ہے کہ یہ معاملہ معراج کی رات کو ہوا شاید معراج آپ کو دوبارہ ہوا ایک بار مکہ میں ایک بار مدینہ میں ۱۲ منہ [۳] ثرید وہ کھانا جو روٹی اور شوربا سے بنایا جاتا ہے کمال سے مراد یہاں وہ کمال ہے جو ولایت سے بڑھ کر نبوت کے قریب پہنچا ہو مگر نبوت نہ ہو اس تاویل کی یہ ضرورت ہے کہ ولی تو بہت سی عورتیں گزریں اور پیغمبر کوئی عورت نہیں ہوئی اس پر اجماع ہے مگر اشعری سے منقول ہے کہ کچھ عورتیں پیغمبر تھیں حوا اور سارہ اور موسیٰ کی والدہ اور ہاجرہ اور آسیہ اور مریم واللہ اعلم ۱۲ منہ۔

باب ۳۳ اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى الآيَةَ لَتَنُوْءُ لَتُثْقِلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اُولِي الْقُوَّةِ لَا يَرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ يُقَالُ الْفَرِحِيْنَ الْمَرِحِيْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ مِثْلُ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَآءُ وَيَقْدِرُ وَيُوَسِّعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ۔

باب (قارون کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورہ قصص میں) فرمانا قارون موسیٰ کی قوم (یعنے بنی اسرائیل میں سے) تھا اخیر آیت تک[1] اسی سورت میں) لتنوء کا معنے بھاری ہوتی تھی ابن عباس رضی نے کہا (اسی سورت میں) اولی القوۃ ہے اس کا معنے یہ ہے کہ مردوں کی ایک جماعت اس کی کنجیاں نہ اٹھا سکتی تھیں[2] فرحین کا معنے اترانے والے مغرور ناشکر ویکان کے معنے کیا تو نہیں دیکھتا یبسط یعنی روزی کی کشائش کرتا ہے بقدر تنگ کرتا ہے۔

باب ۳۴ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اِلٰى اَهْلِ مَدْيَنَ لِاَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ وَمِثْلُهُ وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ وَاسْئَلِ الْعِيْرَ يَعْنِي اَهْلَ الْقَرْيَةِ وَاَهْلَ الْعِيْرِ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا لَمْ يَلْتَفِتُوْا اِلَيْهِ يُقَالُ اِذَا لَمْ يَقْضِ حَاجَتَهُ ظَهَرْتَ حَاجَتِيْ وَجَعَلْتَنِيْ ظِهْرِيًّا قَالَ الظِّهْرِيُّ اَنْ تَاْخُذَ مَعَكَ دَابَّةً اَوْ وِعَاءً تَسْتَظْهِرُ بِهِ مَكَانَتُهُمْ وَمَكَانُهُمْ وَاحِدٌ يَغْنَوْا يَعِيْشُوْا تَاْسَ تَحْزَنْ اٰسٰى اَحْزَنُ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ يَسْتَهْزِءُوْنَ بِهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اللَّيْكَةُ الْاَيْكَةُ يَوْمِ الظُّلَّةِ اِظْلَالُ الْغَمَامِ الْعَذَابِ عَلَيْهِمْ

باب (حضرت شعیب کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورہ ہود میں فرمانا ہم نے مدین کی طرف شعیب کو بھیجا یعنے مدین والوں کی طرف کیونکہ مدین ایک شہر ہے (بحر قلزم پر)[3] اس کی مثال جیسے (سورہ یوسف میں) فرمایا واسال القریۃ واسال العیر یعنی بستی والوں اور قافلہ والوں سے پوچھ لے ظھریا یعنی ادھر پھر کر نہیں دیکھتے عرب لوگ جب ان کا کام نہ نکلے تو کہتے ہیں ظھرت حاجتی یا جعلتنی ظھریا تو نے میرا کام پس پشت ڈال دیا یا مجھ کو پس پشت کر دیا ظھری اس جانور یا ظرف کو بھی کہتے ہیں جس کو تو اپنی قوت بڑھانے کے لئے ساتھ رکھے مکانتھم اور مکانھم دونوں کا ایک معنی ہے[4] لم یغنوا زندہ نہیں رہے تھے وہاں بسے ہی نہ تھے (سورہ مائدہ میں) فلا تاس رنجیدہ نہ ہو (سورہ اعراف میں) آسی رنجیدہ ہوں غم کروں امام حسن بصری نے کہا (سورہ ہود میں) کافروں کا جو یہ قول نقل کیا انک لانت الحلیم الرشید تو یہ کافروں نے ٹھٹھے کے طور پر کہا تھا مجاہد نے کہا (سورہ شعراء میں) لیکہ سے مراد ایکہ ہے یعنی جھاڑی[5] یوم الظلۃ یعنی جس دن عذاب سائبان

[1] ابن عباسؓ نے کہا حضرت موسیٰ کا چچازاد بھائی تھا ابن اسحاق نے کہا ان کا چچا تھا کہتے ہیں قارون توراۃ کو بڑی خوش آوازی سے پڑھا کرتا تھا مگر مال کے لئے منافق بن گیا اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک کیا ۱۲ منہ [2] آیت میں عصبہ کا لفظ ہے عصبہ کہتے ہیں دس یا پندرہ یا چالیس مردوں کو ۱۲ منہ [3] سورہ ہود میں مکانتکم ہے شاید یہ کاتب کا سہو ہے ۱۲ [4] ان کے نزدیک تو حضرت شعیبؑ گمراہ تھے انہوں نے ہنسی سے کہا آپ کا یہ کیا کہنا آپ بڑے بردبار ہدایت شعار جیسے بخیل سے کہتے ہیں آپ تو حاتم کی گور پر لات مارتے ہیں اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] نافع اور ابن کثیر اور ابن عامر نے یوں ہی پڑھا ہے کذب اصحاب لیکۃ المرسلین اور مشہور قرأت اصحاب الایکۃ ہے ۱۲ منہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	کی شکل میں ان پر نمودار ہوا (ابر میں سے آگ برسی)
باب ۳۳۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ فَمَتَّعْنَاهُمْ اِلٰى حِيْنٍ وَهُوَ مُلِيْمٌ قَالَ مُجَاهِدٌ مُذْنِبٌ اَلْمَشْحُوْنُ الْمُوْقَرُ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ الْاٰيَةَ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ بِوَجْهِ الْاَرْضِ وَهُوَ سَقِيْمٌ وَّاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ مِنْ غَيْرِ ذَاتِ اَصْلٍ الدُّبَّآءِ وَنَحْوِهٖ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ وَلَا تَكُنْ	**باب (حضرت یونس کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ الصافات) میں فرمانا بیشک یونس پیغمبروں میں سے تھا اخیر آیت ملیم تک** مجاہد نے ملیم کا معنی گنہگار[1] المشحون بوجھل بھری ہوئی فلولا انہ کان من المسبحین اخیر تک فنبذنٰہ بالعرآء کا معنے روئے زمین یقطین وہ درخت جو اپنی جڑ پر کھڑا نہیں رہتا جیسے کدو وغیرہ[2] وارسلناہ الی مائۃ الف او یزیدون فامنوا فمتعناھم الی حین (سورہ نون میں فرمایا) مکظوم کظیم کے معنوں میں ہے یعنی مغموم (رنجیدہ)
۶۳۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اِنِّيْ خَيْرٌ مِّنْ يُوْنُسَ زَادَ مُسَدَّدٌ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى۔	ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انھوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کوئی یوں نہ کہے میں یونس پیغمبر سے بہتر ہوں مسدد کی ایک روایت میں یونس بن متے ہے[3]
۶۳۷- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اِنِّيْ خَيْرٌ مِّنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَنَسَبَهٗ اِلٰى اَبِيْهِ	ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو العالیہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی بندے کو یوں کہنا چاہیئے میں یونس بن متے سے بہتر ہوں یونس کو ان کے والد کی طرف نسبت دی
۶۳۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ ...... اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا يَهُوْدِيٌّ يَعْرِضُ سِلْعَتَهٗ اُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهٗ فَقَالَ لَا وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى	ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا انہوں نے لیث سے انہوں نے عبدالعزیز بن ابی سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن فضل سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک یہودی (فنحاص یا اور کوئی) اپنا سامان بیچ رہا تھا کسی نے ایسی کم قیمت لگائی جو اس کو ناگوار ہوئی وہ کہنے لگا قسم اس پروردگار کی جس نے موسیٰ کو سب آدمیوں پر چن لیا میں تو اتنے کو نہیں بیچنے کا ایک ....

[1] اس کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] یعنی بیل مثلاً ککڑی کھیرا تری خربوزہ وغیرہ ۱۲ منہ [3] اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ

الْبَشَرِ فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَامَ فَلَطَمَ
وَجْهَهُ وَقَالَ تَقُوْلُ وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُوْسٰی
عَلَی الْبَشَرِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ
اَظْهُرِنَا فَذَهَبَ اِلَیْهِ فَقَالَ اَبَا الْقَاسِمِ
اِنَّ لِیْ ذِمَّةً وَّعَهْدًا فَمَا بَالُ فُلَانٍ
لَطَمَ وَجْهِیْ فَقَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ فَذَکَرَهُ
فَغَضِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی
رُئِیَ فِیْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ
اَنْبِیَآءِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَیَصْعَقُ
مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا
مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْهِ اُخْرٰی
فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَاِذَا مُوْسٰی اٰخِذٌ
بِالْعَرْشِ فَلَآ اَدْرِیْٓ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَتِهٖ
یَوْمَ الطُّوْرِ اَمْ بُعِثَ قَبْلِیْ وَلَآ
اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ
مِنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی۔

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ سَمِعْتُ حُمَیْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

انصاری[۱] اس کا یہ فقرہ سن کر کھڑا ہوا اور ایک طمانچہ اسے رسید کیا
اور کہا (کمبخت) کہتا ہے قسم اس کی جس نے موسیٰ کو سب آدمیوں پر
چن لیا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں وہ یہودی
آپ کے پاس گیا اور کہنے لگا ابوالقاسم میں ذمی ہوں اور عہد رکھتا
ہوں (یعنی مسلمانوں نے مجھ سے معاہدہ کر کے امن دے کر مجھ کو
رکھا ہے) پھر کیا وجہ فلانے مسلمان نے مجھ کو طمانچہ مارا آپ نے اس
(انصاری) سے پوچھا تو نے طمانچہ کیوں مارا اس نے سارا قصہ بیان
کیا آپ سن کر غصے ہوئے اتنا کہ آپ کے چہرے پر غصہ نمودار ہوا
پھر فرمایا اللہ کے پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو[۲]
(قیامت کے دن) صور پھونکا جائے گا سارے آسمان اور زمین
والے بیہوش ہو جائیں گے مگر جن کو اللہ چاہے گا وہ بیہوش نہ ہوں گے
پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں اٹھوں گا کیا
دیکھوں گا موسیٰ پیغمبر عرش تھامے ہوئے ہیں اب میں یہ نہیں جانتا
کہ وہ جو طور کے دن بیہوش ہوئے تھے وہ بیہوشی اس کے بدل ہو
گئی یا مجھ سے پہلے اٹھ کھڑے ہوں گے (غرض حضرت موسیٰ کو یہ
جزوی فضیلت سب پیغمبروں پر یہاں تک کہ ہمارے پیغمبر صاحب پر بھی
نکلی) اور میں تو یوں بھی نہیں کہتا کوئی یونس پیغمبر سے افضل ہے
ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد
بن ابراہیم سے کہا میں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے سنا انہوں نے ابوہریرہؓ

---

۱ سفیان بن عیینہ نے اپنی جامع میں اور ابن ابی الدنیا نے کتاب البعث میں عمرو بن دینار سے نقل کیا کہ طمانچہ مارنے والے ابوبکر صدیق تھے تو انصار کا
معنی لغوی مراد ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مددگار ۱۲ منہ ۲ یعنی اپنی عقل اور رائے اور قیاس سے کیونکہ فضیلت ایک مخفی امر ہے اس کا اللہ
ہی پر چھوڑنا بہتر ہے مگر چونکہ دوسری حدیثوں میں اس کی صراحت آ گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء کے سردار ہیں اس لئے آپ کو ان سے افضل
کہنا جائز ہوا مگر ادب کے ساتھ احتیاط کے ساتھ کہ دوسرے پیغمبروں کی توہین اور تحقیر نہ ہو محققین اہل حدیث نے جو خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم
میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دینا اختیار کیا تھا اس کی یہی وجہ ہے کہ کسی حدیث میں صراحت کے ساتھ یہ فضیلت مذکور نہیں ہے اور صحابہ اور تابعین سے
جو آثار وارد ہیں وہ ایسے اعتقادی مسئلہ میں حجت نہیں ہو سکتے اور اجماع کا دعویٰ زبردستی ہے علاوہ اس کے اجماع والوں کو اس کا علم کہاں سے
ہوا یہ امر تو ایسا ہے کہ سوا خدا اور رسول کے دوسرے کسی کو معلوم نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى

سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی بندے کو یہ لازم نہیں ایسا کہنا میں یونس بن متّیٰ سے افضل ہوں۔

بَابُ ۳۳۷ وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ يَتَعَدَّوْنَ يُجَاوِزُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا شَوَارِعَ إِلَى قَوْلِهِ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ اعراف میں فرمانا) ان یہودیوں سے اس بستی (ایلہ) کا حال پوچھ جو سمندر کے قریب تھی یہ لوگ ہفتے کے دن زیادتی کرنے لگے (یعنی حد سے بڑھنے لگے) شرعا یعنے شوارع پانی پر تیرتی ہوئی اخیر آیت تک کونوا قردۃ خاسئین

بَابُ ۳۳۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا الزُّبُرُ الْكُتُبُ وَاحِدُهَا زَبُورٌ زَبَرْتُ كَتَبْتُ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ قَالَ مُجَاهِدٌ سَبِّحِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ الدُّرُوعَ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ الْمَسَامِيرِ وَالْحَلَقِ وَلَا يُدِقُّ الْمِسْمَارَ فَيَتَسَلْسَلُ وَلَا يُعَظِّمُ فَيَفْصِمُ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

باب (حضرت داؤدؑ کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورہ بنی اسرائیل میں) فرمانا ہم نے داؤد کو زبور دی زبور کتاب زبر اس کی جمع ہے زبرت کا معنے میں نے لکھا (سورہ سبا میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا) ہم نے فرمایا (ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی دی پہاڑوں سے اور پرندوں سے کہا اوبی معہ مجاہد نے کہا یعنے اس کے ساتھ تسبیح پڑھو اور ہم نے اس کے لئے لوہا نرم کردیا[۱] اس سے کہہ دیا اچھی کشادہ زرہیں بنا اور کڑیاں (یعنے کیلے اور چھلے) اندازے سے جوڑ کے لئے بہت پتلے نہ کرے کہ زرہ ہلتی لٹکتی رہے اور نہ اتنے موٹے کہ چھلے توڑ دیں اور اچھے کام کئے جاؤ میں تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہوں۔

۴۷۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی اُنہوں نے ہمام سے اُنہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا داؤد پیغمبر علیہ السلام پر زبور کا پڑھنا اتنا سہل کردیا گیا تھا وہ اپنے جانوروں کو زین کسنے کا حکم دیتے اور زین کسے جانے سے پہلے پڑھ چکتے[۲] اور ہاتھ کی محنت سے

---

۱ اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۲ اس قدر جلد زبور پڑھ لینا حضرت داؤد علیہ السلام کا معجزہ تھا نووی نے کہا بعضے لوگوں سے منقول ہے کہ دو رات میں قرآن کے چار ختم کیا کرتے اور دن کو چار قسطلانی نے کہا اللہ تعالیٰ نے بعضے بندوں کے لئے زمانہ کو سمیٹ دیتا ہے جیسے مسافت کو سمیٹ دیتا ہے میں نے ابو الطاہر کو دیکھا وہ رات دن میں قرآن کے دس ختم کرتے تھے اور شیخ الاسلام برہان بن ابی شریف نے کہا وہ رات دن میں پندرہ ختم کرتے تھے اور امر بغیر تائید روحانی اور فیض ربانی کے نہیں ہو سکتا مترجم کہتا ہے کرامت اور معجزہ کے طور پر پڑھ جانے میں ہماری گفتگو نہیں ہے لیکن عوام الناس کو قرآن تین دن سے کم میں مکروہ اور خلاف سنت ہے اوپر عبداللہ بن مسعود کا قول گزر چکا انہوں نے اس شخص پر انکار کیا تھا جس نے مفصل کی ساری سورتیں ایک ہی رکعت میں پڑھ لی تھیں ۱۲ منہ

دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ لَا یَاْکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ ۔ رَوَاہُ مُوْسٰی بْنُ عُقْبَۃَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

کر کے (زرہ بنا کر) کھاتے (دوسرا کوئی روپیہ نہ کھاتے) اس حدیث کو موسیٰ بن عقبہ نے صفوان سے روایت کیا انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[1]

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ اَخْبَرَہٗ وَاَبَا سَلَمَۃَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ اَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَاَصُوْمَنَّ النَّھَارَ وَلَاَقُوْمَنَّ اللَّیْلَ مَا عِشْتُ قُلْتُ قَدْ قُلْتُہٗ قَالَ اِنَّکَ لَا تَسْتَطِیْعُ ذٰلِکَ فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّھْرِ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَۃَ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا وَذٰلِکَ مِثْلُ صِیَامِ الدَّھْرِ فَقُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَصُمْ یَوْمًا وَاَفْطِرْ یَوْمَیْنِ قَالَ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ فَصُمْ یَوْمًا وَاَفْطِرْ یَوْمًا وَذٰلِکَ صِیَامُ دَاوٗدَ وَھُوَ عَدْلُ الصِّیَامِ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے ان کو سعید بن مسیب اور ابوسلمہ نے خبر دی عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے یہ بیان کیا میں ایسا کہتا ہوں جب تک زندہ ہوں خدا کی قسم دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو نماز میں کھڑا ہوں گا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو یوں کہتا تھا خدا کی قسم جب تک زندہ ہوں دن کو روزہ رکھوں گا رات کو نماز میں کھڑا ہوں گا میں نے عرض بیشک میں نے ایسا کہا تھا آپ نے فرمایا تجھے اتنی طاقت نہیں ایسا کر روزہ رکھ افطار بھی کر رات کو نماز بھی پڑھ اور سو بھی اور ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے (تین کے تیس ہو گئے) گویا ہمیشہ روزے رکھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا تو ایسا کر ایک دن روزہ رکھ دو دن افطار کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس سے بھی زیادہ طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا تو ایسا کر ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار کر داؤد پیغمبر کا روزہ یہی ہے یہ سب روزوں سے افضل ہے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے اس سے بھی زیادہ افضل کی طاقت ہے آپ نے فرمایا اس سے افضل کوئی روزہ نہیں[2]

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر نے کہا ہم سے حبیب

---

[1] موسیٰ بن عقبہ کی روایت کو امام بخاری نے خلق افعال العباد میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] یہ ہمیشہ روزہ رکھنے سے افضل ہے کیونکہ ہمیشہ روزہ رکھنے سے نفس کو روزے کی عادت ہو جاتی ہے اور عادت کی وجہ سے عبادت کے لئے جو مشقت ہونا چاہیئے وہ باقی نہیں رہتی ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُنَبَّأْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ وَنَفِهَتِ النَّفْسُ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ أَوْ كَصَوْمِ الدَّهْرِ قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ بِي قَالَ مِسْعَرٌ يَعْنِي قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى۔

بن ابی ثابت نے انہوں نے ابو العباس سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو ابن عاص سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مجھ کو کسی نے خبر کردی ہے تو رات بھر نماز میں کھڑا رہتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے انہوں نے عرض کیا سچ ہے (یا رسول اللہ) آپ نے فرمایا جب تو ایسا کرے گا آنکھیں (ضعف سے) اندر گھس جائیں گی اور جان کمزور ہو جائے گی ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر بس یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے یا ہمیشہ روزہ رکھنا ہے میں نے عرض کیا مجھے تو اور زیادہ قوت معلوم ہوتی ہے آپ نے فرمایا تو داؤد پیغمبر کا روزہ رکھ وہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے اور جنگ میں دشمن کے سامنے سے منہ نہ پھیرتے۔

باب ۳۳۸ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ عَلِيٌّ وَهُوَ قَوْلُ عَائِشَةَ مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا۔

باب اس بیان میں اللہ کو سب نمازوں میں داؤد کی نماز اور سب روزوں میں داؤد کا روزہ زیادہ پسند ہے

داؤد پیغمبر آدھی رات تک سوتے پھر تہائی رات عبادت کرتے پھر رات کا چھٹا حصہ جب باقی رہتا تو سو جاتے ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے علی بن مدینی نے کہا حضرت عائشہ رض نے جو کہا اس کے یہ موافق ہے وہ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سحر کا وقت میرے پاس گزرا تو آپ سوتے ہی ہوتے[1]

۳۶۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عمرو بن اوس ثقفی سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اللہ کو سب روزوں میں زیادہ پسند داؤد پیغمبر کا روزہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن افطار کرتے اور سب نمازوں میں بھی اللہ کو زیادہ پسند داؤد پیغمبر کی نماز ہے وہ آدھی

[1] معلوم ہوا آپ آدھی رات کے بعد تہجد پڑھتے اور تہجد پڑھ کر سو جاتے پھر صبح کی نماز کے لئے اٹھتے یہ اور زیادہ مشکل اور نفس پر زیادہ شاق ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ۔

بَابٌ ۳۴۹ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْاَيْدِ اِنَّهُ اَوَّابٌ اِلٰى قَوْلِهِ وَفَصْلَ الْخِطَابِ قَالَ مُجَاهِدٌ الْفَهْمُ فِي الْقَضَاءِ وَلَا تُشْطِطْ لَا تُسْرِفْ وَاهْدِنَا اِلٰى سَوَاءِ الصِّرَاطِ اِنَّ هٰذَا اَخِيْ لَهُ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً يُقَالُ لِلْمَرْاَةِ نَعْجَةٌ وَيُقَالُ لَهَا اَيْضًا شَاةٌ وَلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا مِثْلُ وَكَفَلَهَا زَكَرِيَّا ضَمَّهَا وَعَزَّنِيْ غَلَبَنِيْ صَارَ اَعَزَّ مِنِّيْ اَعْزَزْتُهُ جَعَلْتُهُ عَزِيْزًا فِي الْخِطَابِ يُقَالُ الْمُحَاوَرَةُ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهِ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ الشُّرَكَاءِ لَيَبْغِيْ اِلٰى قَوْلِهِ اِنَّمَا فَتَنَّاهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض اخْتَبَرْنَاهُ وَقَرَاَ عُمَرُ فَتَّنَّاهُ بِتَشْدِيْدِ التَّاءِ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَوَّامَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ

رات تک سورہتے پھر تہائی رات عبادت پھر رات کے چھٹے حصے میں سورہتے

باب اللہ تعالیٰ کا سورہ ص میں فرمانا) ہمارے زوردار بندے داؤد کا ذکر وہ خدا کی طرف رجوع ہونے والا تھا اخیر آیت وفصل الخطاب تک مجاہد نے کہا[1] فصل الخطاب فیصلہ کرنے کی سمجھ (مقدمہ فہمی) ولا تشطط ظلم نہ کر اور ہم کو سیدھی راہ بتلا (انصاف کی راہ) یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ایک کم سو دنبیاں (عورتیں) ہیں عورت کو نعجہ کہتے ہیں اور شاۃ بھی کہتے ہیں اور میرے پاس ایک ہی دنبی (عورت) ہے یہ کہتا ہے وہ بھی مجھے حوالے کر دے اکفلنیھا کے یہاں ہی معنے ہیں جیسے وکفلہا ذکر یا میں (جو سورہ آل عمران میں ہے) یعنے ذکریا نے اس کو اپنے سے ملا لیا وعزنی کا معنے مجھ پر غالب ہوا مجھ سے زبردست ہو گیا اسی سے ہے اعززتہ میں نے اس کو عزت دار کیا فی الخطاب محاورے (بات چیت) میں داؤد نے کہا تیری ایک دنبی جو وہ مانگتا ہے ظالم ہے اور بہت سے ساجھی (شراکت دار) ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں انما فتناہ ابن عباس نے کہا[2] یعنے ہم نے اس کو آزمایا اور عمر بن خطاب رض نے فتّناہ بہ تشدید تا و نون پڑھا ہے (معنے وہی ہیں) پھر داؤد نے اپنے مالک سے بخشش چاہی اور رکوع میں گر پڑے خدا کی طرف رجوع ہو گئے[3]

ہم سے سہل بن یوسف نے کہا میں نے عوام سے سنا انہوں نے مجاہد سے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا کیا میں سورہ ص میں سجدہ تلاوت

[1] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] ہوا یہ تھا کہ حضرت داؤد نے ایک کم سو بی بیاں رکھ کر پھر کسی کی حسین عورت دیکھی ان کے دل میں یہ خیال آیا کہ یہ عورت بھی مجھ کو مل جائے تو اچھا ہے پیغمبروں کا درجہ بہت عالی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس خیال پر بھی ان کو ملامت کی اور دو فرشتوں کو فرضی مدعی اور مدعا علیہ بنا کر انہی سے فیصلہ کرایا جو حق تھا پہلے حضرت داؤد کو خیال نہ آیا پھر سمجھ گئے کہ یہ سب میرے ہی حسب حال ہے اس وقت روئے اور استغفار کیا اللہ تعالیٰ نے ان کا قصور معاف کر دیا قسطلانی نے کہا یہ جو بعضے مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت داؤد ایک عورت کے بال کھلے دیکھ کر اس پر عاشق ہو گئے تھے اس کے خاوند کو قتل کرایا اور کیا کیا واہیات نقلیں یہ سب غلط اور جھوٹ ہیں حضرت علی رض نے کہا جو کوئی ایسے قصے حضرت داؤد کے بیان کرے گا میں اس کو ایک سو ساٹھ کوڑے ماروں گا ۱۲ منہ

قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَسْجُدُ فِي ص فَقَرَأَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ حَتَّى أَتَى فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ

۴۴۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَيْسَ ص مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا۔

بَابُ ۳۴۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ الرَّاجِعُ الْمُنِيبُ وَقَوْلِهِ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي وَقَوْلِهِ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ أَذَبْنَا لَهُ عَيْنَ الْحَدِيدِ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ إِلَى قَوْلِهِ مِنْ مَحَارِيبَ قَالَ مُجَاهِدٌ بُنْيَانٌ مَا دُونَ الْقُصُورِ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ كَالْحِيَاضِ لِلْإِبِلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْأَرْضِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ إِلَى قَوْلِهِ الشَّكُورُ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ

کروں انہوں نے (سورہ انعام کی) یہ آیت پڑھی اور ابراہیم کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچے انہی کے رستے پر تو بھی چل ابن عباس نے کہا تمہارے پیغمبر کو بھی حکم ہوا کہ ان کی پیروی کریں[1]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ص کا سجدہ کچھ واجب سجدوں میں سے نہیں ہے اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اس میں سجدہ کرتے تھے[2]

باب (حضرت سلیمانؑ کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورہ ص میں) فرمانا اور ہم نے داؤد کو سلیمان (بیٹا) عطا فرمایا جو اچھا بندہ تھا خدا کی طرف آواب یعنی رجوع ہونے والا اور توجہ کرنے والا سلیمان کا یہ کہنا مالک میرے مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد کسی آدمی کو نہ ملے اور اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا ان لوگوں نے اس کی پیروی کی جو شیطان سلیمان کی بادشاہی میں پڑھا کرتے تھے (اور سورہ سبا میں) ہم نے ہوا کو سلیمان کے اختیار میں دے دیا صبح ایک مہینے کی راہ چلتی تھی اور شام ایک مہینے کی راہ اور قطر یعنی لوہے کا چشمہ ہم نے اس کے لئے پگھلا دیا اور کچھ جن اس کے سامنے اس کے حکم سے کام کاج کرتے تھے اخیر آیت محاریب تک مجاہد نے کہا[3] محاریب وہ عمارتیں جو محلوں سے کم ہوں تماثیل تصویریں اور لگن جواب یعنے اونٹوں کے حوض برابر[4] ابن عباس نے کہا[5] زمین کے گڑھے (یعنے گنٹے) برابر اور دیگیں چولہے پر جمی ہوئیں اخیر آیت الشکور تک جب ہم نے اس پر موت بھیجی تو جنوں کو اس کی موت کی خبر نہ ہوئی اس کی منساۃ یعنے عصا کو دیمک نے کھا لیا۔ وہ گر پڑا

---

[1] امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التفسیر میں بھی نکالا اس میں یہ ہے کہ آپ نے سورہ ص میں سجدہ کیا ہمارے پیغمبر صاحب کو جو اگلے پیغمبروں کی پیروی کا حکم ہوا ان کا مطلب یہ ہے کہ عقائد اور اصول سب پیغمبروں کے ایک ہیں گو فروعات میں کس قدر اختلاف ہو ۱۲ منہ [2] یہ حدیث گو اس باب سے تعلق نہیں رکھتی مگر سورہ ص میں حضرت داؤد کا بیان ہے اور اس میں سجدہ بھی حضرت داؤد کی توبہ قبول ہونے کے شکریہ میں ہے اس مناسبت سے اس کو بیان کر دیا ۱۲ منہ [3] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] کہتے ہیں ایک لگن سے ہزار آدمی بیٹھ کر کھاتے ۱۲ منہ [5] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ

مِنْسَاَتَهٗ عَصَاهُ فَلَمَّا خَرَّ اِلٰى قَوْلِهٖ الْمُهِيْنِ حُبَّ
الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ
وَالْاَعْنَاقِ يَمْسَحُ اَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَرَاقِيْبَهَا اَلْاَصْفَادُ
اَلْوَثَاقُ قَالَ مُجَاهِدٌ اَلصَّافِنَاتُ صَفَنَ الْفَرَسُ
رَفَعَ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَ عَلٰى طَرَفِ
الْحَافِرِ اَلْجِيَادُ السِّرَاعُ جَسَدًا شَيْطَانًا رُخَاءً
طَيِّبَةً حَيْثُ اَصَابَ حَيْثُ شَاءَ فَامْنُنْ
اَعْطِ بِغَيْرِ حِسَابٍ بِغَيْرِ حَرَجٍ۔

۶۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ
عَلَيَّ صَلٰوتِيْ فَاَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ فَاَخَذْتُهٗ
فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَهٗ عَلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي
الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَنْظُرُوْا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ
اَخِيْ سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ
مِّنْ بَعْدِيْ فَرَدَدْتُّهٗ خَاسِئًا عِفْرِيْتٌ مُتَمَرِّدٌ
مِّنْ اِنْسٍ اَوْ جَانٍّ مِثْلُ زِبْنِيَةٍ جَمَاعَتُهَا الزَّبَانِيَةُ

۶۴۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا
مُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ
عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

تب جنوں کو معلوم ہوا کہ مر گیا اخیر آیت المہین تک فطفق مسحا بالسوق
والاعناق یعنی اس نے گھوڑوں کے ایال اگاڑی پچھاڑی کی رسیوں پر
ہاتھ پھیرنا شروع کیا[1] اصفاد بیڑیاں زنجیریں مجاہد نے کہا صافنات
وہ گھوڑے جو ایک پاؤں اٹھا کر کھری کی نوک زمین سے لگا کر کھڑے
ہوتے ہیں[2] الجیاد تیز دوڑنے والے جسد سے مراد شیطان ہے۔
(جو حضرت سلیمان کی انگوٹھی پہن کر آپ کی کرسی پر بیٹھ گیا تھا) رخاء
نرمی سے خوشی سے حیث اصاب جہاں وہ جانا چاہتے فامنن
جس کو چاہے دے بغیر حساب بے تکلیف بے حرج

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے
شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جنوں میں سے ایک رکس
(خنگا دیو) رات کو مجھ سے بھڑ گیا اس کا مطلب یہ تھا کہ میری نماز خراب
کر دے اللہ نے اس کو میرے قابو میں کر دیا میں نے اس کو پکڑ لیا اور یہ
چاہا کہ مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں صبح کو تم اس کو دیکھو پھر مجھے
اپنے بھائی سلیمانؑ کی دعا یاد آئی مالک میرے مجھ کو ایسی بادشاہت
دے جو میرے بعد کسی کو راست نہ آئے میں نے اس کو دھتکار کر بھگا
دیا عفریت کہتے ہیں ہر سرکش (غاٹے) کو آدمی ہو یا جن اس کو عفریۃ
بھی کہتے ہیں جیسے زِبْنِیَۃ اس کی جمع زبانیہ ہے (یعنی دوزخ کے فرشتے

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے
انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ
سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سلیمانؑ

---

[1] یہ امام بخاری نے تفسیر کی مطلب یہ ہے کہ گھوڑوں کا ملاحظہ کرنے لگے لیکن اکثر مفسرین نے یہ معنی کیے ہیں کہ ان کے پاؤں اور گردنیں تلوار سے کاٹنا شروع کیں چونکہ ان کے دیکھنے میں عصر کی نماز قضا ہو گئی تھی ۱۲ منہ [2] یہ خاص عربی ذات والے گھوڑوں کی نشانی ہے۔ اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِيْنَ امْرَاَةً تَحْمِلُ كُلُّ امْرَاَةٍ فَارِسًا يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا إِلَّا وَاحِدًا سَاقِطًا إِحْدٰى شِقَّيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَهَا لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ شُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ تِسْعِيْنَ وَهُوَ أَصَحُّ۔

پیغمبر نے جو داؤد پیغمبر کے بیٹے تھے یہ کہا میں آج رات کو ستر عورتوں پاس جاؤں گا (سب سے صحبت کروں گا) ہر عورت کے پیٹ میں ایک لڑکے کا حمل رہے گا جو سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا ان کے ایک مصاحب نے کہا[1] انشاء اللہ کہو انہوں نے نہیں کہا (بھول گئے) پھر ان ستر عورتوں میں ایک ہی عورت بچہ جنی وہ بھی آدھا (آدھا بدن ندارد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو ستر کے ستر پیدا ہوتے) اللہ کی راہ کی جہاد کرتے شعیب اور ابن ابی الزناد نے[2] اپنی روایتوں میں (ستر کی جگہ) نوے کا عدد بیان کیا ہے اور یہ ستر کی روایت سے زیادہ صحیح ہے

۶۴۸۔ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رض قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُوْنَ ثُمَّ قَالَ حَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ وَالْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ۔

مجھ سے عمرو بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابراہیم تیمی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ذر سے انہوں نے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ کونسی مسجد (دنیا میں) پہلے بنائی گئی ہے آپ نے فرمایا مسجد حرام میں نے پوچھا پھر کونسی مسجد آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ۔ میں نے پوچھا ان دونوں میں کتنا فاصلہ تھا آپ نے فرمایا چالیس[3] برس پھر فرمایا تجھ کو جہاں نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھ لے ساری زمین تیرے لئے مسجد ہے۔

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلِيْ وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری اور لوگوں کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ سلگائی اب پتنگے اور جانور اس میں گرنے لگے (اسی طرح میں لوگوں کو دوزخ میں گرنے سے

---

[1] مصاحب سے مراد فرشتہ ہے یا کوئی جن یا ان کا وزیر آصف ۱۲ منہ [2] شعیب کی روایت خود امام بخاری نے ایمان اور نذور میں وصل کی اور نسائی اور ابن حبان نے ابو الزناد سے سو کا عدد نقل کیا ایک روایت میں ساٹھ ہے ایک میں سو یا ننانوے ۱۲ منہ [3] اس کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ اس میں مسجد اقصیٰ کا ذکر ہے اور مسجد اقصیٰ حضرت سلیمان ہی نے بنوائی تھی اس اعتراض کا جواب کہ کعبہ ابراہیمؑ نے بنایا حضرت سلیمانؑ ان کے بہت بعد تھے پھر کعبہ اور مسجد اقصیٰ میں چالیس برس کا فاصلہ کیسے ہوگا بہت زیادہ ہوگا اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ

الدَّوَابُّ تَقَعُ فِي النَّارِ وَقَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ إِلَّا يَوْمَئِذٍ وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ۔

روکتا ہوں مگر لوگ ہیں کہ گرے پڑتے ہیں ابوہریرہؓ نے (یا آنحضرتؐ نے) کہا دو عورتیں تھیں ہر ایک کے پاس ایک لڑکا تھا بھیڑیا آیا ایک کا بچہ اُٹھا لے گیا اس کے ساتھ والی کہنے لگی تیرا بچہ بھیڑیا لے گیا (یہ بچہ میرا ہے) دوسری کہنے لگی تیرا بچہ لے گیا دونوں نے حضرت داؤد سے فریاد کی انہوں نے بڑی عورت کو بچہ دلا دیا (کیونکہ اسی کے قبضے میں تھا اور دوسری گواہ نہ لا سکی) پھر دونوں حضرت سلیمانؑ پاس گئیں ان سے بیان کیا انہوں نے کہا چھری لاؤ میں اس بچے کے آدھوں آدھ دو ٹکڑے کر کے دونوں کو دے دیتا ہوں یہ سن کر چھوٹی عورت بولی اللہ تم پر رحم کرے ایسا نہ کرو وہ اسی کا (بڑی عورت کا) بچہ ہے (اور بڑی عورت خاموش رہی) حضرت سلیمان نے وہ بچہ چھوٹی عورت کو دلا دیا (وہ پہچان گئے یہی بچہ کی اصلی ماں ہے اور دوسری جھوٹی ہے) ابوہریرہؓ نے کہا ہم نے سکین (چھری) کا لفظ بس اسی دن سُنا (جس دن آنحضرتؐ نے یہ حدیث بیان کی ورنہ ہم چھری کو مدیہ کہتے ہیں

بَابُ ۴۳۱ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ وَلَا تُصَعِّرِ الْإِعْرَاضُ بِالْوَجْهِ

باب (لقمان کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ لقمان) میں فرمانا ہم نے لقمان کو حکمت دی یعنی یہ کہا اللہ کا شکر کر اخیر آیت ان اللہ لا یحب کل مختال فخور تک ولا تصعر یعنے اپنا منہ مت پھیر

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ فَنَزَلَتْ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انھوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے جب (سورۂ انعام کی) یہ آیت اتری جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان میں گناہ (ظلم) کی ملونی نہیں کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے جس نے ایمان میں ظلم (گناہ) کی ملونی نہ کی ہو اس وقت (سورۂ لقمان کی) یہ آیت اتری اللہ کے ساتھ شرک نہ کر بیشک شرک بڑا ظلم ہے[۱]

۶۵۱ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے

[۱] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اس روایت میں گو حضرت لقمان کا ذکر نہیں ہے مگر چونکہ اس کے بعد کی روایت میں ذکر ہے اور یہ آیت حضرت لقمان ہی کا مقولہ ہے جو انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا تھا لہذا باب کی مناسبت ظاہر ہے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهٗ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔

خبر دی کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم نخعی سے انھوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اُتری جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں ظلم کی ملونی نہیں کی تو مسلمان سخت گھبرائے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے جس نے اپنی جان پر ستم (گناہ) نہیں کیا آپ نے فرمایا ظلم سے (اس آیت میں گناہ مراد نہیں ہے بلکہ شرک مراد ہے کیا تم نے وہ نہیں سنا جو لقمان نے اپنے بیٹے (باران یا انعم) سے کہا تھا وہ اس کو نصیحت کرتے تھے بیٹا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا کیونکہ شرک بڑا ظلم ہے[1]

بَابٌ ۳۴۲ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا اَصْحَابَ الْقَرْيَةِ الْاٰيَةَ

فَعَزَّزْنَا قَالَ مُجَاهِدٌ شَدَّدْنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَائِرُكُمْ مَصَائِبُكُمْ۔

باب (انطاکیہ میں جو پیغمبر بھیجے گئے تھے ان کا بیان) اللہ تعالیٰ

کا (سورہ یٰسٓ میں) فرمانا ان لوگوں سے گاؤں والوں کا قصہ بیان کر جب ان کے پاس پیغمبر آئے (صادق اور مصدق) مجاہد نے کہا فعززنا بثالث یعنی ہم نے تیسرے پیغمبر (شلوم سے ان کو زور دیا[2] ابن عباس نے کہا طائرکم یعنی تمہاری مصیبتیں[3]

+ + +

بَابٌ ۳۴۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا اِلٰى قَوْلِهٖ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض مِثْلًا يُقَالُ رَضِيًّا مَرْضِيًّا عِتِيًّا عَصِيًّا يَعْتُوْ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ اِلٰى قَوْلِهٖ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا

باب (حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ کا بیان) اللہ تعالیٰ

کا (سورہ مریم میں) فرمانا یہ اس کا بیان ہے جو اللہ نے اپنے بندے زکریا پر مہربانی کی تھی جب اس نے آہستہ چپکے سے اپنے پروردگار کو پکارا (کہنے لگا میرے مالک بہری تو ہڈی تک کمزور ہو گئی اور سر سفیدی سے پک گیا اخیر آیت لم نجعل لہ من قبل سمیا تک ابن عباس نے کہا رضیا کا معنے مرضیا یعنی پسندیدہ بہتر عتیا یا عصیا (دونوں قراءتیں ہیں[4] عتیا عتا یعتو سے نکلا ہے (یعنی بوڑھا پھونس پیر فرتوت۔)

---

[1] سب ظلموں کا سردار پیدا کیا اللہ نے وہی کھلاتا پلاتا ہے وہی مارے گا وہی جلائے گا دکھ درد میں وہی کام آتا ہے پھر اس کو چھوڑ کر اور کسی کو خدا بنانا خدا کی طرح اسکی پوجا پاٹ کرنا منت نذر ماننا اس کے لئے روزہ رکھنا اس کو سجدہ کرنا اس کے گھر یا قبر کا طواف کرنا مصیبت کے وقت اس کو پکارنا اسکو نفع نقصان کا مالک سمجھنا اسکی نسبت یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ سب چیزوں کو جانتا ہے یا دیکھتا ہے ہر جگہ سے پکارنے والے کی فریاد سن لیتا ہے یہ سب شرک اور نمک حرامی کی باتیں ہیں اللہ بچائے رکھے ۱۲ منہ [2] اسمیں اختلاف ہے کہ یہ پیغمبر حضرت عیسیٰ سے پہلے بھیجے گئے تھے یا حضرت عیسیٰ کے بھیجے ہوئے تھے امام بخاری کا قول یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلا امر صحیح ہے وہب نے کہا حضرت عیسیٰؑ کے بھیجے ہوئے رسول تھے انکا نام یوحنا اور بولس تھا اور تیسرا شمعون تھا مجاہد کے اس قول کو فریابی نے وصل کیا امام بخاری اس باب میں سوا آیت قرآنی کے اور کوئی حدیث نہ لا سکے کیونکہ اس باب میں کوئی حدیث انکی شرط پر نہ ملی ہوگی ۱۲ منہ [3] یا تمہاری شومی اور نحوست اسکو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اسکو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] مگر عسیا سین سے صحیح ہے ۱۲ منہ

وَيُقَالُ صَحِيحًا فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا فَأَوْحَى فَأَشَارَ يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ إِلَى قَوْلِهِ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا حَفِيًّا لَطِيفًا عَاقِرًا الذَّكَرُ وَالْأُنْثَى سَوَاءٌ۔

کہنے لگا مالک بھلا مجھ کو بچہ کیسے ہوگا اخیر آیت ثلث لیال سویا تک سویا کا معنے صحیح وسالم رہے گا (گونگا بہرا نہ ہوگا پر بات نہ کر سکے گا یاد الٰہی کرتا رہے گا) پھر زکریا محراب سے نکل کر اپنی قوم والوں پاس آئے اشارے سے کہا صبح وشام اللہ کی تسبیح کرو فاوحی کا معنے اشارہ کیا یحییٰ زور سے توریت کو تھام لے اخیر آیت ویوم یبعث حیا تک حفیا کا معنی مہربان عاقر بانجھ مرد اور بانجھ عورت دونوں کو کہتے ہیں۔

۶۵۲ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا يَحْيَى وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ۔

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے مالک بن صعصعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے معراج کی رات کا حال بیان کیا فرمایا پھر جبریلؑ چڑھے دوسرے آسمان پر چڑھے دروازہ کھلوایا دربان نے پوچھا کون ہے انہوں نے کہا جبریلؑ پوچھا تمہارے ساتھ کون ہیں انہوں نے کہا محمد ہیں پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں جب وہاں پہنچا تو دیکھا حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ دونوں خالہ زاد بھائی بیٹھے ہیں[1] جبریل نے کہا ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہا آؤ اچھے نیک بھائی نیک پیغمبر

بَابُ ۳۴۴ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ إِلَى قَوْلِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَآلُ عِمْرَانَ الْمُؤْمِنُونَ مِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ عِمْرَانَ وَ

باب (حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورہ مریم میں) فرمانا اے پیغمبر قرآن میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے لوگوں سے ہٹ کر پورب رخ مکان میں چلی گئی (سورۂ آل عمران میں) اللہ تجھ کو اپنی طرف سے ایک کلمے (یعنی حضرت عیسیٰ) کی خوشخبری دیتا ہے (اسی سورت میں) اللہ نے آدم اور نوح اور ابراہیم کی اولاد اور عمران کی اولاد کو سارے جہان والوں پر چن لیا اخیر آیت یرزق من یشاء بغیر حساب تک ابن عباس نے کہا آل عمران سے مراد ایماندار لوگ ہیں جو عمران کی اولاد میں ہوں جیسے آل ابراہیم اور آل یاسین اور محمد صلی

[1] مریمؑ حضرت عیسیٰ کی والدہ اور ایشاع حضرت یحییٰ کی والدہ دونوں بہنیں تھیں ۱۲ منہ

آلِ یَاسِیْنَ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ إِنَّ أَوْلَی النَّاسِ بِإِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَيُقَالُ آلُ يَعْقُوْبَ أَهْلُ يَعْقُوْبَ فَإِذَا صَغَّرُوْا آلَ رَدُّوْهُ إِلَى الْأَصْلِ قَالُوْا أُهَيْلٌ۔

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رض سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ بَنِيْ آدَمَ مَوْلُوْدٌ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطٰنُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَإِنِّيْ أُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

باب ۳۴۵ وَإِذْ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ يٰمَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَاءِ الْعٰلَمِيْنَ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُوْنَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُوْنَ يُقَالُ يَكْفُلُ يَضُمُّ كَفَلَهَا ضَمَّهَا مُخَفَّفَةً لَيْسَ مِنْ كَفَالَةِ الدُّيُوْنِ وَشِبْهِهَا۔

اللہ علیہ وسلم سے بھی وہی لوگ مراد ہیں جو مومن ہوں[۱] ابن عباسؓ کہتے ہیں اللہ نے فرمایا ابراہیم کے نزدیک والے وہی لوگ ہیں جو ان کی راہ پہ چلتے ہیں (موحد ہیں) یعنے مومن آل کا لفظ اصل میں اہل تھا آلِ یعقوب یعنے اہل یعقوب (ہ کو ہمزے سے بدل دیا) تصغیر میں پھر اصل کی طرف لیجاتے ہیں اھیل کہتے ہیں

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی آدمی کا بچہ ایسا پیدا نہیں ہوتا جس کو پیدا ہوتے وقت شیطان نہ چھوئے شیطان کے چھونے ہی سے وہ روتا ہے مگر مریمؑ اور ان کے بیٹے (حضرت عیسیٰ) کو شیطان نہ چھو سکا یہ حدیث بیان کر کے ابوہریرہؓ (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت پڑھتے تھے (مریم کی والدہ نے کہا) میں اس کو یعنی مریم کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں

باب (سورہ آل عمران میں) وہ وقت یاد کر جب فرشتوں نے کہا مریم اللہ نے تجھ کو چن لیا اور پلیدی سے پاک کیا اور سارے جہاں کی عورتوں پر تجھ کو برگزیدہ کیا[۲] مریم اپنے مالک کا پوجا کر اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر یہ غیب کی باتیں ہیں جو ہم تجھ کو بتلاتے ہیں اور تو اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھا جب وہ (بنی اسرائیل) اپنی اپنی قلم پھینک رہے تھے کون مریم کو پالے نہ تو اس وقت موجود تھا جب وہ اس امر میں جھگڑ رہے تھے یکفل یعنی ملا لیوے کفلھا ملا لیا بغیر تشدید کے یہ وہ کفالت نہیں ہے جو قرضوں وغیرہ میں کی جاتی ہے یعنی ضمانت وہ دوسرا ہے

---

[۱] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ابن عباسؓ کا یہ مطلب ہے کہ اللہ نے جو ابراہیم یا عمران کی اولاد کو برگزیدہ کیا تو اولاد سے مراد وہی لوگ ہیں جو مومن ہوں اور جو لوگ انکی اولاد میں ہوں پر کافر ہوں ان کے لیے یہ فضیلت نہیں ہو سکتی جیسے آل محمد میں وہی لوگ داخل ہیں جو مومن ہوں اگر کوئی سید کافر ہو جائے اسلام سے پھر جائے تو پھر اس کو آل محمد نہیں کہیں گے ۱۲ منہ [۲] اسی آیت سے بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت مریمؑ جہاں کی سب عورتوں سے افضل ہیں یہانتک کہ حضرت فاطمہؓ اور حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی ۱۲ منہ

۶۵۴ - حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رض يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ ؏

مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے اُنہوں نے ہشام سے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ بن زبیر نے خبر دی کہا میں نے عبداللہ بن جعفر سے سُنا اُنہوں نے کہا میں نے حضرت علی رضؓ سے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دنیا کی بہتر عورت مریم تھیں عمران کی بیٹی اور دنیا کی بہتر عورت (اپنے زمانہ میں) خدیجہ رض تھیں (ام المومنین)

بَابُ ۳۴۶ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ آل عمران میں) فرمانا جب فرشتوں نے کہا اے مریم اخیر آیت فانما یقول لہ کن فیکون تک

يُبَشِّرُكِ وَيَبْشُرُكِ وَاحِدٌ وَجِيْهًا شَرِيْفًا وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ الْمَسِيْحُ الصِّدِّيْقُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْكَهْلُ الْحَلِيْمُ وَالْاَكْمَهُ مَنْ يُّبْصِرُ بِالنَّهَارِ وَلَا يُبْصِرُ بِاللَّيْلِ وَقَالَ غَيْرُهٗ مَنْ يُّوْلَدُ اَعْمٰى.

یبشرک اور یبشرک (مزید اور مجرد) دونوں کے ایک معنی ہیں وجیھا کا معنے شریف ابراہیم نخعی نے کہا[۱] مسیح صدیق کو کہتے ہیں مجاہد نے کہا[۲] کہل کا معنی بردبار اکمہ جو دن کو دیکھے پر رات کو نہ دیکھے یہ مجاہد کا قول ہے[۳] اوروں نے کہا اکمہ مادرزاد اندھا

۶۵۵ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا میں نے مرہ ہمدانی سے سنا وہ ابوموسیٰ اشعری رضؓ سے روایت کرتے تھے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ رض کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید (گوشت روٹی) کی فضیلت اور کھانوں پر مرد تو بہت کامل گذر چکے ہیں پر عورتوں میں سوا مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی جورو کے کوئی کامل نہیں ہوئی[۴] عبداللہ بن وہب[۵] نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی اُنہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا ابوہریرہ رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے قریش کی عورتیں

---

[۱] اس کو سفیان ثوری نے اپنی تفسیر میں وصل کیا بعضوں نے کہا مسیح ان کو اس لیے کہتے ہیں کہ وہ تمام زمین کی سیر کریں گے بعضوں نے کہا اس لیے کہ وہ جس کو ہاتھ پھیرتے تھے وہ اچھا ہو جاتا تھا ۱۲ منہ [۲] اس کو فریابی نے وصل کیا مگر لغت میں اس معنی کا پتہ نہیں ہے لغت میں کہل ادھیڑ کو کہتے ہیں یعنی تیس یا چالیس سال سے لیکر ساٹھ برس تک عمر والے شخص کو ۱۲ منہ [۳] اس کو بھی فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۴] اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے [۵] اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ

يَقُوْلُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ أَحْنَاهُ عَلٰى طِفْلٍ وَأَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلٰى إِثْرِ ذٰلِكَ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيْرًا قَطُّ تَابَعَهُ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَإِسْحٰقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ. قَوْلُهٗ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَآمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ إِنَّمَا اللّٰهُ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحَانَهٗ أَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا قَالَ أَبُوْ عُبَيْدٍ كَلِمَتُهٗ كُنْ فَكَانَ وَقَالَ غَيْرُهٗ وَرُوْحٌ مِّنْهُ أَحْيَاهُ فَجَعَلَهٗ رُوْحًا وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ.

ان سب عورتوں میں بہتر ہیں جو اونٹ پر سوار ہوتی ہیں (یعنی عربوں میں) اولاد پر بہت مہربان اور خاوند کے مال کا بہت خیال رکھنے والیاں ابوہریرہؓ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد کہتے تھے مریم عمران کی بیٹی کبھی اونٹ پر نہیں چڑھیں[1] یونس کے ساتھ اس حدیث کو زہری کے بھتیجے[2] اور اسحٰق کلبی نے بھی زہری سے روایت کیا[3]

اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) فرمانا کتاب والو اپنے دین میں غلو (سختی اور تشدد) نہ کرو اور اللہ کی نسبت وہی بات کہو جو سچ ہے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کا رسول ہے اور اس کی بات ہے جو اس نے مریم تک پہنچا دی اور ایک روح ہے اس کی طرف سے[4] تو اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور تین کا لفظ نہ کہو (جیسے نصاریٰ کہتے ہیں باپ بیٹا روح القدس تینوں خدا ہیں) اس سے بچے رہو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اللہ تو وہی ایک خدا ہے وہ بیٹا بیٹی سے پاک ہے آسمان اور زمین سب چیزیں اس کی ملک ہیں اور اللہ بس ہے سارے کام خود کر سکتا ہے (اس کو بیٹا بیٹی کی ضرورت نہیں) ابوعبیدہؓ نے کہا اللہ کی بات سے کن کا کلمہ مراد ہے اللہ نے فرمایا ہو جا حضرت عیسیٰ (بن باپ کے ہو گئے) اور دوسروں نے کہا اللہ کی روح سے یہ مراد ہے کہ اللہ نے ان کو زندہ کیا پھر روح بنایا اور تین خدا نہ کہو

حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جُنَادَةُ بْنُ أَبِيْ أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے انہوں نے امام اوزاعی سے کہا مجھ سے عمیر بن ہانی نے بیان کیا کہا مجھ سے جنادہ ابن ابی امیہ نے انہوں نے عبادہ بن صامت سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا دوسرا کوئی خدا نہیں اس کا کوئی ساجھی نہیں اور

[1] تو قریش کی عورتیں ان سے افضل نہ ہوں گی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر چڑھنے والی عورتوں میں قریش کی عورتوں کو افضل فرمایا ۱۲ منہ [2] یعنی محمد بن عبداللہ بن مسلم ۱۲ منہ [3] زہری کے بھتیجے کی روایت کو ابن عدی نے کامل میں اور کلبی کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] اگرچہ سب روحیں اللہ کی طرف سے ہیں مگر حضرت عیسیٰ ایک خاص روح ہیں جن کا مرتبہ اور ارواح سے زیادہ ہے اللہ تعالیٰ نے انکو خلاف عادت طور پر پیدا کیا اس لیے ان کو روح اللہ کہتے ہیں ۱۲ منہ

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ قَالَ الْوَلِيْدُ حَدَّثَنِيْ ابْنُ جَابِرٍ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ جُنَادَةَ وَزَادَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ اَيُّهَا شَاءَ

محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں[۵۱] اور عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کی بات ہیں جو اس نے مریم میں ڈالدی اور اس کی طرف سے ایک روح ہیں اور بہشت برحق ہے دوزخ برحق ہے تو اللہ تعالیٰ (ایک نہ ایک دن) اس کو بہشت میں لے جائے گا گو وہ کیسے ہی اعمال کرتا ہو ولید نے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے عمیر سے بیان کیا انھوں نے جنادہ سے یہی حدیث اس میں اتنا زیادہ ہے بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس میں سے چاہے گا[۵۲]

باب ۲۴۷ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا نَبَذْنَاهُ اَلْقَيْنَاهُ اعْتَزَلَتْ شَرْقِيًّا مِمَّا يَلِي الشَّرْقَ فَاَجَاءَهَا اَفْعَلَتْ مِنْ جِئْتُ وَيُقَالُ اَلْجَاَهَا اضْطَرَّهَا تَسَاقَطْ تَسْقُطْ قَصِيًّا قَاصِيًا فَرِيًّا عَظِيْمًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسْيًا لَمْ اَكُنْ شَيْئًا وَقَالَ غَيْرُهُ النَّسْيُ الْحَقِيْرُ وَقَالَ اَبُوْ وَائِلٍ عَلِمَتْ مَرْيَمُ اَنَّ التَّقِيَّ ذُوْ نُهْيَةٍ حِيْنَ قَالَتْ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا قَالَ وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ سَرِيًّا

باب (سورۂ مریم میں) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا اے پیغمبر قرآن میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے گھر والوں سے جدا ہو کر اخیر تک انتبذت نبذ سے نکلا ہے جیسے یونسؑ کے قصے میں) نبذنٰہ (ہے) یعنی ہم نے ان کو ڈال دیا شرقیا پورب کے رُخ کا (یعنی مسجد سے یا ان کے گھر سے پورب طرف) فاجاءھا جئت سے اس کو باب افعال میں لے گئے بعضوں نے کہا اجاءھا کا معنی اس کو لاچار اور بے قرار کر دیا تساقط گرے گا قصیا دور فریا بڑا (یا بُرا) نسیا ناچیز ابن عباسؓ نے ایسا ہی کہا[۵۳] دوسرے نے کہا نسی کہتے ہیں حقیر چیز کو (یہ سدی سے منقول ہے) ابو وائل نے کہا مریم یہ سمجھیں کہ پرہیز گار دہی ہوتا ہے جو عقلمند ہو جب انھوں نے (جبریلؑ کو ایک جوان (مرد کی صورت میں دیکھ کر) کہا اگر تو متقی

---

[۵۱] گو حضرت محمد تمام پیغمبروں کے سردار اور تمام مخلوقات سے افضل ہوں مگر خداوند کریم کے بندے اور غلام ہی ہیں افسوس ان لوگوں پر جو پانچوں وقت ہر نماز میں یہ کہیں کہ حضرت محمد اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں پھر حضرت محمد کو اپنے درجے سے بڑھا کر خدائی تک پہنچا دیں بعضے جاہل مولوی ایسے ایسے قصیدے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں پڑھتے ہیں جن میں آپ کو بندگی سے نکال کر خدائی تک پہنچا دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول سے نہیں شرماتے جو کوئی اس قسم کی شعریں سنے اور خاموش رہے اس کے ایمان میں کلام ہے ان جاہل مولویوں کو توبہ کرانا چاہئیے اگر توبہ نہ کریں تو ان کو اسلام سے خارج اور مرتد اور کافر سمجھنا چاہئیے یہ لوگ اپنی دانست میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر کے آپکو خوش کرنا چاہتے ہیں حالانکہ آپ کی روح مقدس ان کفر کے شعروں کو سن کر حد درجہ ناراض ہوتی ہوگی ایک شخص نے اپنی زندگی میں صرف اتنا کہا جو آپ چاہیں اور اللہ چاہے آپ نے فرمایا یوں کہہ جو اللہ چاہے بس تو نے مجھ کو خدا کے برابر کر دیا لاحول ولاقوۃ الا باللہ ۱۲ منہ [۵۲] یعنی جس دروازے سے اللہ چاہے گا یا وہ شخص جس دروازے میں سے جانا چاہے گا اللہ اسی دروازے سے لے جائے گا ۱۲ منہ [۵۳] اس کو ابن جریج نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۴] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ

نَهْرٌ صَغِيرٌ بِالسُّرْيَانِيَّةِ۔

ہے (یعنی پرہیزگار ہے اللہ سے ڈرتا ہے) وکیع نے اسرائیل سے روایت کی[1] انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے براء بن عازب سے سریا سریانی زبان میں چھوٹی نہر کو کہتے ہیں

۶۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ عِيسَى وَكَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ كَانَ يُصَلِّي جَاءَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ فَقَالَ أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ وُجُوهَ الْمُومِسَاتِ وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ وَكَلَّمَتْهُ فَأَبَى فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ ابْنُ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ فَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ وَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ قَالَ الرَّاعِي قَالُوا نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ طِينٍ وَكَانَتِ امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنًا لَهَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَاكِبٌ ذُو شَارَةٍ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ فَتَرَكَ ثَدْيَهَا وَأَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهَا

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا گود میں کسی بچے نے بات نہیں کی مگر تین بچوں نے ایک عیسیٰ دوسرے بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جریج نامی وہ نماز پڑھ رہا تھا اس کی ماں آئی اس کو بلایا تو وہ (دل میں) کہنے لگا میں نماز پڑھے جاؤں یا اپنی ماں کو جواب دوں (غرض جواب نہ دیا) اس کی ماں نے بددعا کی اور کہا یا اللہ یہ اس وقت تک نہ مرے جب تک چھنال عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے (ان سے اس کا سابقہ نہ پڑے) پھر ایسا ہوا کہ جریج اپنے عبادت خانہ میں تھا ایک (فاحشہ) عورت آئی اور جریج سے بدکاری چاہی جریج نے نہ مانا پھر وہ ایک چرواہے پاس گئی اس سے منہ کالا کیا اور ایک لڑکا جنی لوگوں نے پوچھا یہ لڑکا کہاں سے لائی اس نے کہا جریج کا ہے لوگ یہ سن کر بہت غصے ہوئے کہ ایسا عابد ہو کر بدکاری کرتا ہے) آکر اس کے عبادت خانہ کو توڑ ڈالا اس کو نیچے اُتار دیا گالیاں دیں جریج نے وضو کیا نماز پڑھی پھر اس بچے پاس آیا (جو پیدا ہوا تھا) اس سے پوچھا (بچے تیرا باپ کون ہے اس نے (ایسی کم عمری میں بات کی) کہا میرا باپ فلانا چرواہا ہے یہ حال دیکھ کر لوگ شرمندہ ہوئے جریج سے کہنے لگے ہم تیرا عبادت خانہ سونے کا بنائے دیتے ہیں اس نے کہا نہیں مٹی سے بنا دو تیسرے بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی جو اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی ادھر ایک سوار بہت خوش وضع (یا خوبصورت) گزرا عورت اسکو دیکھ کر کہنے لگی یا اللہ میرے بیٹے کو اسی سوار کی طرح کر دیجیو یہ سنتے ہی اس بچے نے ماں کی چھاتی چھوڑ دی اور سوار کی طرف منہ کر کے

[1] خلف نے اطراف میں کہا اس کو امام بخاری نے تفسیر میں وصل کیا حالانکہ صحیح بخاری کے کسی نسخہ میں یہ روایت موصولاً پائی نہیں جاتی حافظ نے کہا حاکم نے اس کو مستدرک میں اور ابن ابی حاتم اور طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ

يَمَصُّهُ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَصُّ اِصْبَعَهُ ثُمَّ مُرَّ بِاَمَةٍ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذِهٖ فَتَرَكَ ثَدْيَهَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا فَقَالَتْ لِمَ ذَاكَ فَقَالَ الرَّاكِبُ جَبَّارٌ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ وَهٰذِهِ الْاَمَةُ يَقُوْلُوْنَ سَرَقْتِ زَنَيْتِ وَلَمْ تَفْعَلْ۔

کہنے لگا یا اللہ مجھ کو اس کی طرح نہ کیجیو اتنی بات کر کے پھر اپنی ماں کی چھاتی چچوڑنے لگا ابوہریرہؓ نے کہا جیسے میں (اس وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ نے اپنی انگلی کو چوس کر دکھایا کہ وہ لڑکا اس طرح چھاتی چوسنے لگا پھر ایک لونڈی ادھر سے گذری (جس کو لوگ مارتے جاتے تھے) عورت نے کہا یا اللہ میرے بیٹے کو اسکی طرح نہ کیجیو بچے نے یہ سن کر پھر چھاتی چھوڑ دی اور کہا یا اللہ مجھ کو اسی لونڈی کی طرح کیجیو اسوقت عورت نے اپنے بچے سے پوچھا یہ بات کیا ہے (جو تو خوش وضع سوار کی طرح ہونا نہیں چاہتا اس لونڈی کی طرح ذلیل اور خوار ہونا چاہتا ہے) اس نے جواب دیا یہ سوار جو (پہلے گذرا ظالموں میں کا ایک ظالم ہے (یا کافر ہے) اور یہ لونڈی (بیچاری محض بے قصور ہے) لوگ اس پر طوفان جوڑتے ہیں کہتے ہیں تو نے چوری کی زنا کرائی حالانکہ اس (بیچاری) نے کچھ نہیں کیا[1]۔

۶۵۸۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ لَقِيْتُ مُوْسٰى قَالَ فَنَعَتَهُ فَاِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انھوں نے معمر سے دوسری سند مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق سے کہا ہم کو معمر نے خبر دی اُنھوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھ کو معراج ہوا میں موسیٰؑ سے ملا عبدالرزاق نے کہا میں سمجھتا ہوں موسیٰ کی صورت معمر نے یوں بیان کی دبلے پتلے (یا لمبے) سیدھے بال والے جیسے شنوءہ (قبیلے کے آدمی ہوتے ہیں آپ نے فرمایا اور میں عیسیٰ سے بھی ملا

[1] دوسری روایت میں ہے لوگ اس سے کہہ رہے تھے تو نے زنا کرائی وہ کہتی تھی حسبی اللہ۔ دوسری حدیث میں چار شخص مذکور ہیں چوتھا حضرت یوسفؑ کا گواہ کہتے ہیں وہ زلیخا کا ماموں زاد بھائی اور ابھی شیرخوار تھا کہ اس نے یہ گواہی دی جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے پانچویں ایک اور بچہ کا بھی ذکر آیا ہے جس نے اپنی ماں سے جو فرعون کی بیٹی تھی سخانی تھی جب فرعون نے اس کو انگار میں ڈالنا چاہا اور اس نے تامل کیا یہ کہا اماں صبر کر اور آگ میں گر جا ہم سچے دین پر ہیں چھٹے ایک اور بچے نے بھی بات کی　جب اس کی ماں کو آگ کی خندق میں ڈال رہے تھے اس کو امام مسلم نے نکالا ساتویں کہتے ہیں حضرت یحییٰ نے بھی کم سنی میں بات کی سیرت واقدی میں ہے آٹھویں ہمارے پیغمبر صاحب نے پیدائش کے بعد بات کی بیہقی نے نکالا حلیمہ کہتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیتے فرمایا اللہ اکبر کبیراً والحمد للہ کثیراً وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا نویں بیہقی نے معیقیب سے نکالا میں حجۃ الوداع میں ایک گھر میں گیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے میں نے ایک عجیب بات دیکھی ایک شخص یمامہ کا ایک بچہ لے کر آیا جو اسی دن پیدا ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا میں کون ہوں وہ بول اٹھا آپ اللہ کے رسول ہیں پھر اس بچے نے جوان ہونے تک کوئی بات نہیں کی ہم اس کو مبارک الیمامہ کہا کرتے تھے۔ منہ (قسط مختصرا)

رَجُلُ النَّاسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ قَالَ وَلَقِيتُ عِيسَى فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ وَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ لِي هُدِيتَ الْفِطْرَةَ أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی صورت ایسی بیان فرمائی میانہ قامت سرخ رنگ ایسے تر و تازہ جیسے ابھی حمام سے نکلے ہیں اور میں نے ابراہیم پیغمبر کو بھی دیکھا ان کی ساری اولاد میں میں ان سے زیادہ مشابہ ہوں آپ نے یہ بھی فرمایا میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں دودھ تھا ایک میں شراب اور یہ کہا گیا جونسا برتن چاہو لو میں نے دودھ کا برتن لے لیا اور دودھ پیا اس وقت یہ کہا گیا تم کو فطرت (پیدائشی غذا) کی راہ ملی یا تم نے فطرت کو اختیار کیا دیکھو اگر تم شراب لیتے تو تمہاری امت خراب ہو جاتی۔

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ وَأَمَّا مُوسَى فَآدَمُ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو اسرائیل نے خبر دی کہا ہم کو عثمان بن مغیرہ نے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے ابن عمر سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے (معراج کی رات میں) عیسیٰ اور موسیٰ اور ابراہیم کو دیکھا عیسیٰ تو سرخ رنگ گھونگھر بال والے چوڑا سینہ رکھتے تھے اور موسیٰ گندم گون لمبے سیدھے بال والے جیسے زط کے لوگ ہوتے ہیں[1]۔

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ نَافِعٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَيِ النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجِلُ الشَّعَرِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا هٰذَا الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَرَاءَهُ جَعْدًا قَطَطًا أَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنَى

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انھوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں میں بیٹھ کر دجال کا ذکر کیا آپ نے فرمایا اللہ کانا نہیں ہے اور مسیح دجال داہنی آنکھ کا کانا (ایک روایت میں بائیں آنکھ کا کانا) ہے اس کی آنکھ پھولے انگور کی طرح ہوگی اور میں رات کو خواب میں اپنے تئیں دیکھتا ہوں جیسے میں کعبے کے پاس ہوں اتنے میں کیا دیکھتا ہوں ایک شخص بہت اچھا گیہواں رنگ والا جس کے بال کاندھوں تک (کنگھی کی وجہ سے) صاف سیدھے تھے اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا وہ اپنے دونوں ہاتھ دو شخصوں کے مونڈھوں پر رکھے ہوئے کعبے کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے کسی نے کہا یہ مسیح ابن مریم علیہ السلام ہیں پھر ان کے پیچھے میں نے اور ایک شخص کو دیکھا سخت گھونگر بال داہنی آنکھ کا کانا جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے

[1] زط سودان کا ایک قبیلہ یا ہنود کا جہاں کے لوگ دبلے پتلے لمبے قد کے ہوتے ہیں ۱۲ منہ۔

كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ تَابَعَهٗ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ۔

ان سب میں عبدالعزیٰ بن قطن کے بہت مشابہ (جو جاہلیت کے زمانہ میں مرگیا تھا) وہ اپنے دونوں ہاتھ ایک شخص کے مونڈھوں پر رکھے کعبے کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے کسی نے کہا مسیح دجال ہے۔ موسیٰ بن عقبہ کے ساتھ اس حدیث کو عبیداللہ نے بھی نافع سے روایت کیا[1]

۶۶۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِيْسٰى اَحْمَرُ وَلٰكِنْ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ فَاِذَا رَجُلٌ اٰدَمُ سَبْطُ الشَّعْرِ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَاْسُهٗ مَاءً اَوْ يُهْرَاقُ رَاْسُهٗ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ اَلْتَفِتُ فَاِذَا رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّاْسِ اَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا الدَّجَّالُ وَاَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ هَلَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

ہم سے احمد بن محمد مکی نے بیان کیا کہا میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا کہا مجھ سے زہری نے بیان کیا انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے انہوں نے کہا قسم خدا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰؑ کو یہ نہیں کہا کہ وہ سُرخ رنگ تھے[2] لیکن یوں فرمایا میں خواب میں کعبے کا طواف کر رہا تھا کیا دیکھتا ہوں ایک شخص گندم گون سیدھے بال والا[3] دو آدمیوں پر ٹیکا دیئے جا رہا ہے اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے یا بہہ رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا مریم کے بیٹے (عیسیٰ) ہیں پھر میں نے نگاہ پھرائی تو ایک شخص سُرخ رنگ موٹا گھونگر بال والا داہنی آنکھ کا کانا اس کی آنکھ جیسے پھولا انگور نظر آیا میں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا یہ دجال ہے اور لوگوں میں (عبدالعزیٰ) بن قطن اس کے بہت مشابہ تھا زہری نے کہا یہ شخص خزاعہ قبیلے میں سے تھا جو جاہلیت کے زمانہ میں مرگیا تھا۔

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ وَالْاَنْبِيَاءُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں سب لوگوں سے زیادہ مریم کے بیٹے سے تعلق رکھتا ہوں[4] پیغمبر سب گویا علاتی بھائی ہیں (باپ ایک

---

[1] اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲منہ [2] ابوہریرہؓ نے صاف روایت کیا ہے کہ وہ سُرخ رنگ تھے شاید ابن عمرؓ نے اس کو وہم پر محمول کیا یعنی ابوہریرہؓ سے غلطی ہوئی اور دونوں میں مطابقت بھی ممکن ہے کہ ایکبار گندم گون دیکھا ہو ایک بار سُرخ رنگ اور کھلا گندمی ذرے سی محنت یا غصے میں سُرخی مائل ہو جاتا ہے ۱۲منہ [3] جس روایت میں حضرت عیسیٰ کی نسبت جعد آیا ہے تو اس کے معنی گھونگر بال والے نہیں ہیں ورنہ یہ حدیث اس کے مخالف ہوگی اسی لیے ہم نے جعد کے معنی اس حدیث میں گٹھے ہوئے جسم کیا ورنہ مطابقت اس طرح بھی ہو سکتی ہے کہ خفیف گھونگر بال والے تیل ڈالنے یا پانی سے بھگونے یا کنگھی کرنے سے سیدھے ہو جاتے ہیں ۱۲منہ [4] آپ بھی پیغمبر وہ بھی پیغمبر آپ کے اور ان کے بیچ میں دوسرا کوئی پیغمبر نہیں ہوا خود حضرت عیسیٰ نے انجیل میں آپکی بشارت دی کہ میرے بعد تسلی دینے والا آئیگا اور وہ تم کو بہت سی باتیں بتلائے گا جو میں نے نہیں بتلائیں کیونکہ وہ بھی وہیں سے علم حاصل کریگا جہاں سے میں حاصل کرتا ہوں ایک انجیل میں صاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مذکور ہے لیکن نصاریٰ نے اسکو چھپا ڈالا ہے اس شرارت کا کوئی ٹھکانا ہے کہتے ہیں فارقلیط کا معنی بھی سراہا ہوا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲منہ

اَوْلَادُ عَلَّاتٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ۔

یعنی عقائد مائیں جدا جدا یعنے فروعات مسائل) میرے اور عیسیٰ کے بیچ میں کوئی پیغمبر نہیں ہے۔

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ اُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم کو ہلال بن علی نے انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سب لوگوں سے زیادہ عیسےٰ سے اتحاد رکھتا ہوں دنیا اور آخرت دونوں میں اور پیغمبر سب بھائی ہیں ان کی مائیں جدا جدا اور دین (اعتقاد) ایک اس حدیث کو ابراہیم بن طہمان نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا[1]

۶۶۴۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاٰى عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ اَسَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِي۔

اور ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا حضرت عیسیٰؑ نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھ لیا اُس سے پوچھا کیوں تو نے چوری کی اس نے کہا ہرگز نہیں قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں حضرت عیسیٰ نے کہا میں اللہ پر ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو کہتا ہوں کہ اس نے غلطی کی[2]

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض سَمِعَ عُمَرَ رض يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُطْرُوْنِي كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے زہری سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ منبر پر کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مجھ کو اتنا مت چڑھاؤ (میری تعریف میں اتنا مبالغہ نہ کرو) جیسے نصاریٰ نے عیسےٰ مریم کے بیٹے کو چڑھا دیا میں تو اللہ کا بندہ ہوں اور کچھ نہیں

[1] اس کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] یعنی مومن جھوٹی قسم نہیں کھاتا جب اس نے قسم کھالی تو معلوم ہوا وہ سچا ہے آنکھ سے غلطی ممکن ہے مثلاً اس کے شبیہ کوئی دوسرا شخص ہو یا درحقیقت اس کا فعل چوری نہ ہو اس مال میں اس کا کوئی حق متعلق ہو بہت سے احتمال ہو سکتے ہیں بعضوں نے کہا حضرت عیسےٰ کا مطلب ایسا فرمانے سے یہ تھا کہ مومن کو مومن کی قسم پر ایسا بھروسہ کرنا چاہیئے جیسے آنکھ سے دیکھنے پر بلکہ اس سے زیادہ بعضوں نے کہا کہ مطلب یہ تھا کہ قاضی کو اپنے علم اور مشاہدے پر حکم دینا درست نہیں جب تک باقاعدہ ثبوت نہ ہو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

یوں کہو اللہ کے بندے اللہ کے رسول[1]

۶۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ قَالَ لِلشَّعْبِيِّ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّبَ الرَّجُلُ أَمَتَهُ فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا وَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا آمَنَ بِعِيسَى ثُمَّ آمَنَ بِي فَلَهُ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ إِذَا اتَّقَى رَبَّهُ وَأَطَاعَ مَوَالِيَهُ فَلَهُ أَجْرَانِ -

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو صالح بن حی نے ایک شخص نے جو خراسان کا رہنے والا تھا. (نام نامعلوم) شعبی سے کہا شعبی نے جواب دیا مجھ سے ابو بردہ نے بیان کیا انھوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی لونڈی کو اچھی طرح ادب تمیز سکھلائے (دین کا علم پڑھائے) اچھی تعلیم دے پھر اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا (آزادی اور نکاح دونوں کا) اور جو شخص عیسیٰ پیغمبر پر ایمان لایا پھر مجھ پر بھی ایمان لایا (مسلمان ہو گیا) اس کو بھی دوہرا ثواب ملے گا اور غلام جو اپنے پروردگار سے ڈرے اور دنیا کے خاوند کی اطاعت کرتا رہے اس کو بھی دوہرا ثواب ملے گا[2]

۶۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ ثُمَّ يُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِي ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انھوں نے مغیرہ بن نعمان سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) تم ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کیے جاؤ گے پھر آپ نے (سورہ انبیاء کی) یہ آیت پڑھی جیسے پہلی بار ہم نے پیدا کیا ویسے ہی ہم دوبارہ بھی پیدا کریں گے یہ ہمارا وعدہ ہے جو ہم (ضرور پورا) کریں گے اور سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائیں گے (پھر اور پیغمبروں کو) پھر ایسا ہو گا میرے اصحاب میں سے کچھ تو داہنی (بہشت کی) طرف لیجائیں گے اور بعضوں کو بائیں (دوزخ کی طرف) میں کہوں گا (ہائیں ان کو دوزخ کی طرف کیوں لیجاتے ہو) یہ تو میرے اصحاب ہیں فرشتے کہیں گے (تم نہیں جانتے) جب سے تم نے ان کو چھوڑا اس وقت سے

[1] اللہ کے غلام اللہ کے حبیب اللہ کے خلیل اشرف انبیاء آپکی تعریف کی حد یہی ہے جب قرآن میں آپ کو اللہ کا بندہ فرمایا یہ آیت اتری فلما قام عبداللہ تو آپ بہت خوش ہوئے اللہ کی عبودیت خالصہ بہت بڑا مرتبہ ہے مگر یہ جاہل مولوی کیا جانیں انہوں نے آنحضرتؐ کی نعت یہی سمجھ رکھی ہے کہ آپکو خدا بنا دیں یا خدا سے بھی ایک درجہ چڑھا دیں کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا ۱۲ منہ [2] ہم لوگ یوں کہتے کہ اگر آدمی ام ولد کو آزاد کر کے پھر اس سے نکاح کرے تو ایسا ہے جیسے اپنی قربانی کے جانور پر سوار ہوا ۱۲ منہ [3] یہ حدیث پہلے پارہ کتاب العلم میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اِلٰى قَوْلِهِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ذُكِرَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ هُمُ الْمُرْتَدُّوْنَ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰى عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ نَقَاتَلَهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ رض

برابر یہ اسلام سے پھرے رہے (مرتے تک) تب بھی میں بھی کہوں گا جو نیک بندے عیسیٰ بن مریم نے کہا (جس کو اللہ نے سورہ مائدہ میں نقل کیا) پروردگار میں جبتک ان میں رہا ان کا حال دیکھتا رہا۔ جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا اس وقت سے تو ہی ان کا نگہبان تھا تو سب چیزیں دیکھ رہا ہے اخیر آیت الحکیم تک محمد بن یوسف فربری نے کہا ابو عبداللہ (یعنی امام بخاری) نے قبیصہ بن عقبہ (اپنے شیخ) سے نقل کیا اس حدیث میں اصحاب سے (عرب کے) وہ لوگ مراد ہیں جو ابوبکر صدیق کی خلافت میں اسلام سے پھر گئے ابوبکر نے ان پر جہاد کیا

بَابٌ ۳۲۸ نُزُوْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

باب حضرت عیسیٰ کا آسمان سے اترنا۔

۶۶۸ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا

ہم سے اسحٰق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا ہم سے میرے باپ نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انھوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ زمانہ قریب ہے کہ مریم کے بیٹے (عیسیٰ) تم لوگوں میں عادل حاکم ہو کر اتریں گے صلیب (نزسول) کو توڑ پھینک دیں گے (تثلیث کو باطل کریں گے) سور کو مار ڈالیں گے جزیہ موقوف کر دیں گے (یا مسلمان ہو یا قتل ہو) اس وقت روپیہ بہت پھیل پڑے گا کوئی نہ لے گا ایک سجدہ دنیا وما فیہا سے بہتر ہو گا ابوہریرہؓ یہ حدیث روایت کر کے کہتے تھے اگر تم چاہو تو (سورہ نساء کی) یہ آیت پڑھو (جو اس حدیث کی تائید کرتی ہے) کوئی کتابی الا ایسا نہ ہو گا جو اپنے مرنے سے پہلے عیسیٰ پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن عیسیٰ اس پر گواہی نہ دیں[1]

۶۶۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے

---

[1] گویا اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ قیامت کے قریب جو یہود اور نصاریٰ ہوں گے اور عیسیٰ علیہ السلام ان کے زمانہ میں اتریں گے تو وہ اپنی موت سے پیشتر ان پر ایمان لائیں گے ابن عباسؓ سے بھی ایسا ہی منقول ہے لیکن ابن جریر نے ابن عباس سے بسند صحیح روایت کیا کہ یہ آیت عام ہے ہر ایک اہل کتاب کو شامل ہے خواہ وہ کسی زمانہ میں ہوں کیا معنی مرتے وقت ان کو بتلایا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول تھے جیسے مسلمانوں کا اعتقاد اس وقت وہ ایمان لاتے ہیں لیکن ایسے وقت کا ایمان کچھ مفید نہیں اس حدیث سے صاف اس شخص کا جھوٹا ہونا نکلتا ہے جو ملک ہند ضلع قادیاں میں پیدا ہوا ہے اور اپنے تئیں عیسیٰ کہتا ہے نہ وہ حاکم ہوا نہ اس نے جزیہ موقوف کیا بلکہ وہ خود نصاریٰ کا محکوم اور درست نگر ہے ۱۲ منہ

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ
أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

باب ۳۵ مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ۔

۶۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِحُذَيْفَةَ أَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ قَالَ حُذَيْفَةُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَقِيلَ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا أَعْلَمُ قِيلَ لَهُ انْظُرْ قَالَ مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُجَازِيهِمْ فَأُنْظِرُ الْمُوسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَأَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا يَئِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ إِذَا أَنَا مِتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا وَأَوْقِدُوا فِيهِ

اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ) تم میں اتریں گے اور تمہارا امام تمہاری قوم میں سے ہوگا[۱] یونس کے ساتھ اس حدیث کو عقیل اور اوزاعی نے بھی روایت کیا ہے[۲]۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے

باب بنی اسرائیل کے حالات کا بیان

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے انہوں نے ربعی بن حراش سے عقبہ بن عمرو انصاری نے حذیفہ سے کہا تم ہم سے وہ حدیثیں بیان نہیں کرتے جو تم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوں حذیفہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دجال ملعون جب نکلے گا اس کے ساتھ پانی اور آگ دونوں ہوں گے مگر جس کو لوگ آگ سمجھیں گے وہ درحقیقت ٹھنڈا پانی اور جس کو لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی دیکھو تم میں سے جو کوئی یہ زمانہ پائے تو ظاہر میں جو آگ معلوم ہو اس میں گر پڑے وہ (حقیقت میں میٹھا ٹھنڈا پانی ہے حذیفہ نے کہا میں نے آپ سے سنا فرماتے تھے تم سے پہلے اگلے (بنی اسرائیل کے) لوگوں میں ایک شخص تھا (نام نامعلوم) موت کا فرشتہ اس کی روح قبض کرنے کو آیا (قبض کر کے اللہ پاس لے گیا) اس سے پوچھا کیا تو نے کوئی نیکی بھی کی ہے وہ بولا میں تو نہیں جانتا اتنی بات ہے کہ میں (دنیا میں) خرید فروخت معاملات کیا کرتا تھا لوگوں سے تقاضا کرتا تھا پھر جو کوئی مالدار ہوتا اس کو مہلت دیتا (اگر وہ مہلت مانگتا) اور جو کوئی بیچارہ مفلس ہوتا اس کو میں معاف کر دیتا (اپنا قرضہ ہی چھوڑ دیتا) آخر اللہ تعالیٰ (اسی نیکی کے بدل) اس کو بہشت میں لے گیا حذیفہ رضہ نے کہا میں نے آنحضرت سے سنا آپ فرماتے تھے (اگلے لوگوں میں) ایک شخص (نام نامعلوم)

۱۲ انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے نافع (ابو قتادہ انصاری کے غلام) سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۱۲ منہ

---

[۱] یعنی امام مہدی علیہ السلام امام ہوں گے وہی نماز کی امامت کریں گے حضرت عیسیٰ ان کی اقتدا کریں گے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ تم ہی میں ہو کر امامت کریں گے مذہب اسلام کی پیروی کریں گے اور شریعت محمدی پر چلیں گے ۱۲ منہ [۲] ان دونوں کی روایتوں کو ابن مندہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] یہ اللہ کی آزمائش ہوگی اپنے بندوں پر اور اخیر اس ملعون کی عاجزی اور لاچاری اللہ تعالیٰ کھول دے گا ۱۲ منہ

فَارًا حَتّٰى اِذَا كُلْتُ لَحْمِيْ وَخَلَصَتْ اِلٰى عَظْمِيْ فَامْتَحَشَتْ فَخُذُوْهَا فَاطْحَنُوْهَا ثُمَّ اُنْظُرُوْا يَوْمًا رَاحًا فَاذْرُوْهُ فِى الْيَمِّ فَفَعَلُوْا فَجَمَعَهٗ فَقَالَ لَهٗ لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو وَاَنَا سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ذَالِكَ وَكَانَ نَبَّاشًا۔

مرنے لگا جب زندگی سے نا امید ہوگیا تو اپنے گھر والوں کو یہ وصیت جب میں مرجاؤں تو بہت ساری لکڑیاں اکٹھا کرنا آگ خوب سلگانا (مجھ کو اس میں جلا دینا) جب آگ میرا گوشت کھا کر ہڈی تک پہنچ جائے ہڈی بھی جل کر کوئلہ ہوجائے اس وقت ہڈیاں لیکر ان کو (خوب پیسنا پھر جس دن زور کی ہوا چلے دیکھتے رہنا اس دن) راکھ دریا میں اڑا دینا (کچھ ہوا میں پھیل جائے اور کچھ سمندر میں) اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے اس کا سارا بدن اکٹھا کرلیا اس سے پوچھا تونے ایسا کیوں کیا وہ کہنے لگا پروردگار تیرے ڈر سے آخر اللہ نے اس کو بخش دیا (سبحان اللہ صدقے اس کے رحم وکرم کے) عقبہ بن عمروؓ نے کہا یہ حدیث تو میں نے بھی آنحضرتؐ سے سنی ہے آپ نے فرمایا یہ شخص کفن چور تھا۔

۶۷۱۔ حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ مَعْمَرٌ وَيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَّجْهِهٖ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا۔

مجھ سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا مجھ کو معمر نے اور یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے انہوں نے حضرت عائشہ اور ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آن پہنچا تو آپ نے چادر سے منہ چھپانا شروع کیا جب گرمی ہوتی تو آپ منہ کھول دیتے اور اسی حال میں فرماتے یہود و نصاریٰ پر اللہ کی پھٹکار انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبریں مسجد (عبادت گاہ) بنالیں آپ (اپنی امت کو) ایسے کاموں سے ڈرلاتے تھے [1]

۶۷۲۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے فرات قزاز سے کہا میں نے ابوحازم سے سنا

[1] مگر افسوس ہندوستان کے مسلمانوں نے آپکی وصیت کا کچھ خیال نہ رکھا اور قبروں کو مسجد تو کیا مسجد سے بڑھ کر کردیا مسجد میں سال بھر میں بھی ایکبار نہیں آتے اور قبر پر ہر پیر اور جمعرات کو تشریف لیجاتے ہیں وہاں جاکر وہ بدعتیں کرتے ہیں کہ خدا کی پناہ کوئی تو پھول چڑھاتا ہے کوئی چادر کوئی شیرینی کوئی چراغ لگاتا ہے کوئی قبر کو بوسہ دیتا ہے کوئی اس کا طواف کرتا ہے کوئی وہاں نوبت بجاتا ہے کوئی وہاں عرضیاں لٹکاتا ہے کوئی سجدہ کرتا ہے کوئی گانا سماع کراتا ہے ایسے نام کے مسلمان اس حدیث شریف کی رو سے ملعون اور مطرود ہیں اللہ تعالیٰ بچائے رکھے قبر کی زیارت ہماری شریعت میں جس قدر جائز رکھی گئی ہے وہ اتنی ہی ہے کہ مسلمان کی قبر پر جاکر یوں کہے السلام علیکم یا اهل القبور انتم بنا سابقون انا ان شاء الله بكم لاحقون يغفر الله المستقدمين منا والمستاخرين
باقی آگے

قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رض خَمْسَ سِنِيْنَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهٗ نَبِيٌّ وَاِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَيْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ۔

وہ کہتے تھے میں پانچ برس تک ابوہریرہ رض کے ساتھ بیٹھتا رہا میں نے ان سے سُنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ بنی اسرائیل کے لوگوں پر پیغمبر حکومت کیا کرتے جب ایک پیغمبر گذر جاتا دوسرا اس کا قائم مقام ہوتا مگر میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہ ہو گا البتہ خلیفہ ہونگے صحابہ رض نے پوچھا پھر ہم کو آپ ایسے وقت میں کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا جو پہلے خلیفہ ہو جائے (اس سے تم نے بیعت کر لی ہو) تو اسکی بیعت پوری کرو پھر اس کے بعد جو پہلے خلیفہ ہو (اسی طرح کرتے رہو) ان کا حق ادا کرو ان کی اطاعت کرتے رہو اللہ قیامت کے دن ان سے پوچھے گا انھوں نے رعیت کا حق کیسے ادا کیا

۳۷۰- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ سَلَكُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوْهُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا ہم سے ابوغسان نے کہا مجھ سے زید بن اسلم نے انھوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوسعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مسلمان بھی اگلے لوگوں (یہود اور نصاریٰ) کی چال پر چلوگے بالشت کے بدل بالشت ہاتھ کے بدل ہاتھ یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں (جو نہایت تنگ ہوتا ہے) گھسیں تو تم بھی اس میں گھس جاؤگے[۱] ہم نے عرض کیا یارسول اللہ اگلے لوگوں سے کون لوگ مراد ہیں یہود اور نصاریٰ آپ نے فرمایا پھر کون۔

۳۷۱- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ۔

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے ابوقلابہ سے انھوں نے انس رض سے (نماز کے لئے لوگوں کو بلانے میں) آگ اور گھنٹے کا ذکر آیا کہ یہود اور نصاریٰ ایسا ہی کیا کرتے ہیں آخر بلال کو یہ حکم ہوا کہ اذان کے لفظ دو دوبار کہیں اور اقامت کے ایک ایک بار

۳۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انھوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے

بقیہ صفحہ ۴۳۴ وہ باقی جتنی باتیں اس زمانہ میں گور پرست کیا کرتے ہیں ان کی کوئی اصل اسلامی شریعت میں نہیں ہے بعضے ان میں کفر ہیں بعضے بدعت اور حرام ۱۲ منہ حواشی صفحہ ھٰذا [۱] آپکا مطلب یہ ہے کہ اندھا دھند یہود اور نصاریٰ کی تقلید کرنے لگوگے فکر اور تامل کا مادہ تم میں سے نکل جائیگا ہمارے زمانہ میں مسلمان ایسے ہی اندھے بن گئے ہیں نصاریٰ جو کام کرتے ہیں وہی نصاریٰ کرنے پر مستعد ہو جاتے ہیں یہ نہیں سوچتے کہ آیا ہمارے ملک اور ہمارے مراسم اور ہماری شریعت کی رو سے یہ کام قرین عقل ہے یا نہیں نصاریٰ کا ملک سرد ہندوستان گرم مگر ہندوستانی اپنی تقلید سے گرم ہی کپڑے پہنے جاتے ہیں انکے ملک میں برف گرتی ہے وہ برف سے بچنے کیلئے ایک قسم کی ٹوپی پہنتے ہیں مسلمان بے ضرورت بھی ویسی ٹوپی پہنتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ ٹوپی ایک قومی نشان ہے یہ کس قدر بیحیائی اور بے شرمی ہے کہ ہم غیر قوم کا نشان سر پر رکھ لیں اور تو اور بڑی ہنسی سلطان بادشاہوں اور رئیسوں پر آتی ہے وہ اپنی قومی رعایا پر وہ قانون چلاتے ہیں جو نصاریٰ مفتوحہ قوموں پر ان کو تباہ کرنے کے لئے چلاتے ہیں ۱۲ منہ

عَنْ عَائِشَةَ رض کَانَتْ تَکْرَهُ اَنْ یَّجْعَلَ یَدَهُ فِیْ خَاصِرَتِهِ وَتَقُوْلُ اِنَّ الْیَهُوْدَ تَفْعَلُهُ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ۔

۶۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُکُمْ فِیْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَا بَیْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُکُمْ وَمَثَلُ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی کَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ اِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْیَهُوْدُ اِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰی صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰی مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰی صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ اَلَا لَکُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ فَغَضِبَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالُوْا نَحْنُ اَکْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰهُ هَلْ ظَلَمْتُکُمْ مِنْ حَقِّکُمْ شَیْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّهُ فَضْلِیْ اُعْطِیْهِ مَنْ شِئْتُ۔

۶۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رض یَقُوْلُ قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا اَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ

حضرت عائشہؓ سے وہ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا بُرا جانتی تھیں اور کہتی تھی یہودی لوگ ایسا کیا کرتے ہیں سفیان کے ساتھ اس حدیث کو شعبہ نے بھی اعمش سے روایت کیا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انھوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تمہارا زمانہ (دنیا میں رہنا) اگلی اُمتوں کے زمانہ کے ساتھ ایسا ہے جیسے عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک (یہ تمہارا زمانہ ہے اور اگلی امتوں کا سورج نکلنے سے عصر کی نماز تک) اور تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے ان مزدوروں کی جن کو ایک شخص نے کام پر لگایا اس نے کہا دوپہر دن تک ایک ایک قیراط لیکر کون مزدوری کرتا ہے یہ سُن کر یہودی لوگوں نے ایک ایک قیراط کے بدل کام کیا پھر کہنے لگا اب دوپہرے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط لیکر کون مزدوری کرتا ہے یہ سُن کر نصاریٰ نے دوپہرے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط کے بدل کام کیا پھر کہنے لگا اب عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک دو دو قیراط لیکر کون مزدوری کرتا ہے یہ سُن کر مسلمانوں (یعنی تم لوگوں) نے عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک دو دو قیراط کے بدل کام کیا سن رکھو تم کو دوہری مزدوری ملی (اور محنت کم) یہ حال دیکھ کر یہود اور نصاریٰ غصے ہوتے کہنے لگے ہم نے تو کام زیادہ کیا اور مزدوری کم پائی اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کیا میں نے تمہارا حق (جو تم سے ٹھہرا تھا) کچھ دبا رکھا وہ کہنے لگے نہیں اللہ نے فرمایا تو میرے فضل پر تمہارا کیا اجارہ ہے میں جس پر چاہوں کروں؎

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمرؓ سے سُنا اللہ فلاں شخص (سمرہ بن جندب) کو تباہ کرے کیا اسکو یہ معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ

؎ یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ؎ ہوا یہ تھا کہ سمرہ بن جندب صحابی نے جزیہ میں کافروں سے شراب لیا اور اس کو بیچ کر اس کا پیسہ بیت المال میں روانہ کر دیا سمرہ نے اپنی رائے سے یہ اجتہاد کیا کہ اس میں کوئی قباحت نہیں اُنہوں نے یہ حدیث نہیں سنی تھی اسی لیے حضرت عمرؓ نے ان کو کوئی سزا نہ دی ۱۲ منہ

حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا تَابَعَهُ جَابِرٌ وَأَبُو هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نے یہودیوں پر اس وجہ سے لعنت کی کہ چربی اُن پر حرام ہوئی تو اُنھوں نے کیا کیا اس کو گلا کر بیچا اور اس کی قیمت کھائی ابن عباس کے ساتھ اس حدیث کو جابرؓ اور ابوہریرہؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ:

ہم سے ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم کو امام اوزاعی نے خبر دی کہا ہم سے حسان بن عطیہ نے بیان کیا اُنھوں نے ابوکبشہ سے اُنھوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو میری طرف سے (دین کی باتیں) پہنچاؤ ایک ہی آیت سہی اور بنی اسرائیل سے جو سنو وہ بھی بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں[۱] اور جو شخص قصداً جان بوجھ کر میرے اوپر جھوٹ لگائے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ.

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے اُنھوں نے صالح سے اُنھوں نے ابن شہاب سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے کہا ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ بالوں میں خضاب نہیں کرتے تم ان کا خلاف کرو خضاب کیا کرو[۲]

۶۸۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ وَمَا نَسِينَا مُنْذُ حَدَّثَنَا وَمَا نَخْشَى أَنْ يَكُونَ جُنْدُبٌ كَذَبَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَأَخَذَ سِكِّينًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ قَالَ اللهُ تَعَالَى بَادَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ

مجھ سے محمد (بن معمر) نے بیان کیا کہا مجھ سے حجاج بن منہال نے کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے جندب بن عبداللہ نے اسی مسجد (بصرے کی مسجد) میں اور جب سے اُنھوں نے ہم سے یہ حدیث بیان کی ہم اس کو بھولے نہیں اور نہ ہم کو یہ ڈر ہے کہ جندب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھا ہوا اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلی اُمتوں میں ایک شخص تھا (نام نامعلوم) اس کو ایک زخم لگا اس نے چھری لے کر اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا خون بہتا رہا رکا ہی نہیں یہاں تک کہ وہ مر گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس شخص نے جلدی کر کے جان دی (حرام

---

[۱] شروع شروع میں آپ نے اس سے منع فرما دیا تھا جب اسلام دلوں میں خوب جم نہ تھا اس کے بعد اجازت دے دی مگر اجازت انہی باتوں سے متعلق ہے جو قرآن اور حدیث کے خلاف نہ ہوں ۱۲ منہ [۲] خضاب سنت ہے زرد زعفران کا یا مہندی کا اور وسمہ کے خضاب میں جو سیاہ ہوتا ہے اختلاف ہے اور حق یہ ہے کہ وہ بھی حرام نہیں اگر مکروہ ہو تو تنزیہاً مکروہ ہوگا کیونکہ امام حسن علیہ السلام سے سیاہ خضاب منقول ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جہاں تک ہو سکے یہود اور نصاریٰ کے معاشرت کے امور میں بھی اختلاف کرنا بہتر ہے اور اندھا دھند ان کے مقلد بن کر زندگانی کرنا بڑی دناءت اور کم ہمتی ہے کوشش یہ کرنا چاہیے کہ ان سے بھی بڑھ کر ہم عمدہ چیزیں ایجاد کریں نہ یہ کہ ان کے مقلد بنیں ۱۲ منہ

حُرِّمَتْ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ۔

حَدِيثُ أَبْرَصَ وَأَعْمَى وَأَقْرَعَ

۶۸۱- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى بَدَا لِلّٰهِ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا فَقَالَ أَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ هُوَ شَكَّ فِي ذٰلِكَ أَنَّ الْأَبْرَصَ وَالْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا وَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هٰذَا قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ قَالَ فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا وَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ

موت مرا میں بھی بہشت اس پر حرام کر دی۔

کوڑھے اور اندھے اور گنجے کا حال (جو بنی اسرائیل میں تھے)

مجھ سے احمد بن اسحاق سرماری نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن عاصم نے کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے اسحاق بن عبداللہ نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے ان سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا دوسری سند اور مجھ سے محمد (بن یحییٰ ذہلی) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن رجاء نے کہا ہم کو ہمام نے خبر دی انھوں نے اسحاق بن عبداللہ سے کہا مجھ کو عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے خبر دی ان سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بنی اسرائیل میں تین شخص تھے ایک کوڑھی ایک گنجا ایک اندھا اللہ نے ان (تینوں) کو آزمانا چاہا ایک فرشتے کو ان کی طرف بھجوایا (پہلے) وہ کوڑھی کے پاس آیا اور کہنے لگا تو کیا چاہتا ہے اس نے کہا اچھا رنگ کھال (کیونکہ اس حال میں) لوگ مجھ سے نفرت و کراہت کرتے ہیں فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیر دیا اس کے (بدن کا) رنگ اچھا ہو گیا کھال بھی درست ہو گئی پھر فرشتے نے پوچھا اب یہ کہہ (دنیا کے مالوں میں) کونسا مال تجھ کو بہت پسند ہے وہ کہنے لگا اونٹ یا گائے بیل اسحاق راوی نے شک کی کہ کوڑھی نے اونٹ کہے یا گنجے نے مگر ایک نے اونٹ مانگے ایک نے گائے بیل (یہ یقینی ہے) خیر اس کو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی گئی اور فرشتے نے کہا تجھے اسمیں برکت ہو گی پھر وہ گنجے پاس آیا اس سے پوچھا تو کیا چاہتا ہے وہ کہنے لگا اچھے بال ہونا یہ گنجاپن جاتا رہے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ چنگا ہو گیا اور بہت اچھے بال نکل آئے پھر فرشتے نے کہا دنیا کا کونسا مال تجھ کو زیادہ پسند ہے وہ کہنے لگا گائے بیل فرشتے نے ایک گابھن گائے اس کو دی اور کہا تجھے اس میں برکت ہو گی پھر وہ فرشتہ اندھے پاس گیا پوچھا تو کیا چاہتا ہے کہنے لگا اللہ میری بینائی مجھ کو پھیر دے میں لوگوں کو دیکھوں فرشتے نے اس (کی آنکھوں) پر ہاتھ پھیرا اللہ نے

قَالَ يَرُدُّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا فَأُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنْ إِبِلٍ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ لَهُ إِنَّ الْحُقُوقَ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَعْمٰى فِي صُورَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ بَصَرِي وَفَقِيرًا فَقَدْ أَغْنَانِي

اسکی آنکھیں روشن کر دیں اب یہ پوچھا تجھ کو کونسا مال زیادہ پسند ہے وہ کہنے لگا بکریاں فرشتے نے اس کو ایک جننے والی (یا بچہ والی) بکری دی پھر اونٹنیاں اور گائیں بیائیں بکریاں بھی جنیں کوڑھے پاس اونٹوں کا اور گنجے پاس گایوں کا اور اندھے پاس بکریوں کا ایک جنگل ہو گیا (بہت دنوں) بعد فرشتہ اپنی اسی صورت اور شکل میں (جس شکل میں پہلے آیا تھا) کوڑھی پاس آیا کہنے لگا میں ایک محتاج آدمی ہوں مسافر میرا سامان سب جاتا رہا اب میں بغیر خدا کی مدد اور تیری عنایت کے اپنے ٹھکانے نہیں پہنچ سکتا میں تجھ سے اس خدا کے نام پر سوال کرتا ہوں جس نے تیرے بدن کا رنگ اچھا کر دیا تیری کھال درست کر دی مال دیا مجھے ایک اونٹ دے جس پر سفر میں سوار ہو کر اپنے ٹھکانے (وطن) پہنچ جاؤں وہ کیا کہنے لگا (بھائی میں بہت قرضدار ہوں) بہت آدمیوں کا دینا ہے فرشتے نے کہا میں جیسے تجھے پہچانتا ہوں تو کوڑھی تھا سب لوگ تجھ سے گھن کرتے تھے اور محتاج اللہ نے (اپنی عنایت سے) تجھے یہ سب کچھ دیا کوڑھے نے کہا واہ میں تو بزرگوں کے وقت سے مالدار چلا آتا ہوں فرشتے نے کہا خیر اگر تو جھوٹ بولتا ہے تو اللہ تجھ کو ویسا ہی (کوڑھی اور محتاج) پھر کر دے پھر وہی فرشتہ اسی شکل اور صورت میں گنجے کے پاس گیا اس سے بھی وہی کہا جو کوڑھی سے کہا تھا گنجے نے بھی ویسا ہی جواب دیا جیسے کوڑھی نے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا خیر اگر جھوٹ بولتا ہے تو اللہ تجھ کو پھر ویسا ہی (گنجا اور محتاج) کر دے (جیسے پہلے تھا) اب اندھے پاس گیا اس سے کہنے لگا میں ایک محتاج آدمی مسافر ہوں میرے پاس سفر کا سامان بالکل نہیں رہا اب بغیر اللہ کی مدد اور تیری توجہ کے میں اپنے وطن نہیں پہنچ سکتا مجھ کو اس خدا کے نام پر جس نے تیری آنکھیں (دوبارہ) روشن کیں ایک بکری دے جس سے میں سفر میں اپنے ٹھکانے پہنچ جاؤں اندھا یہ سن کر کہنے لگا بیشک میں اندھا تھا اللہ نے

لے یعنی تو کتنی بھی بکریاں لے لے میں تجھ سے واپس نہیں مانگوں گا یہ ترجمہ جب ہے حدیث میں لا اجھدك ہو جیسے اکثر نسخوں میں ہے بعضے نسخوں میں لا احمدك ہے تو ترجمہ یہ ہوگا میں تیری تعریف اس وقت تک نہیں کرنے کا جبتک جو تجھے درکار ہے وہ اللہ کے نام پر نہ لے لیگا ۱۲ منہ

فَخُذْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ

مجھ کو بینائی دی محتاج تھا مجھے مالدار کر دیا اس کے نام پر تو مانگتا ہے) جو تیرا جی چاہے وہ لے لے میں آج تجھ کو تنگ نہیں کرنے کا اللہ کے نام پر جو تو لے تب فرشتہ کہنے لگا (میں محتاج نہیں ہوں) اپنی بکریاں رہنے دے اللہ نے تم تینوں کو آزمایا تھا تجھ سے تو خوش ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں (کوڑھے اور گنجے) سے ناراض ہوا۔

بَابٌ ۳۵۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ

اَلْكَهْفُ الْفَتْحُ فِي الْجَبَلِ وَالرَّقِيْمُ الْكِتَابُ مَرْقُوْمٌ مَكْتُوْبٌ مِّنَ الرَّقْمِ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَلْهَمْنَاهُمْ صَبْرًا شَطَطًا اِفْرَاطًا اَلْوَصِيْدُ الْفِنَاءُ وَجَمْعُهٗ وَصَائِدُ وَوُصُدٌ وَيُقَالُ الْوَصِيْدُ الْبَابُ مُؤْصَدَةٌ مُطْبَقَةٌ اٰصَدَ الْبَابَ وَاَوْصَدَ بَعَثْنَاهُمْ اَحْيَيْنَاهُمْ اَزْكٰى اَكْثَرُ رَيْعًا فَضَرَبَ اللّٰهُ عَلٰى اٰذَانِهِمْ فَنَامُوْا رَجْمًا بِالْغَيْبِ لَمْ يَسْتَبِنْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقْرِضُهُمْ تَتْرُكُهُمْ

باب اصحاب کہف کا بیان[1] (سورۂ کہف میں) اللہ کا فرمانا

اے پیغمبر کیا تو سمجھا کہ کہف اور رقیم والے ہماری قدرت کی نشانیوں میں عجیب تھے کہف پہاڑ میں جو درہ ہو رقیم کے معنی لکھی ہوئی کتاب[2] مرقوم کے معنی بھی لکھی ہوئی ربطنا علی قلوبہم ہم نے ان کے دلوں پر صبر ڈالا شططا ظلم و زیادتی وصید آنگن صحن اس کی جمع وصائد اور وصد آتی ہے وصید دروازے کو بھی کہتے ہیں (دہلیز کو) مؤصدۃ (جو سورۂ ہمزہ میں ہے) یعنی بند دروازہ لگی ہوئی عرب لوگ کہتے ہیں اصد الباب اور اوصد الباب یعنے دروازہ بند کیا بعثنا ہم نے ان کو زندہ کیا ازکی یعنے زیادہ ہونے والا (یا پاکیزہ خوش مزہ یا سستا) فضرب اللہ علی اذانہم یعنی اللہ نے ان کو سلا دیا رجما بالغیب یعنی بے دلیل (محض گمان اٹکل پچو) مجاہد نے کہا تقرضہم یعنی چھوڑ دیتا ہے (کترا جاتا ہے)[3]

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّالِثَ عَشَرَ وَيَتْلُوْهُ

اَلْجُزْءُ الرَّابِعَ عَشَرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

تیرھواں پارہ ختم ہوا

---

[1] بعضوں نے ان کے نام یوں بیان کیے ہیں مکسلمینا تخشیلیشا تلیخا مرطونس کفشطوتس۔ بیرونس وبیموس اور کتے کا نام قطمیر مجاہد سے منقول ہے ۱۲ منہ [2] یہ وہ تختہ ہے جس پر اصحاب کہف کے نام لکھے ہوئے تھے بعضوں نے کہا ایک پتھر پر یہ نام لکھے ہوئے ہیں وہ ان کی غار پر پڑا ہے بعضوں نے کہا رقیم اس وادی کا نام ہے جہاں پر اصحاب کہف ہیں بعضوں نے کہا رقیم ان کے کتے کا نام ہے ۱۲ منہ [3] اس کا بیان کتاب التفسیر میں انشاء اللہ آئے گا امام بخاری نے اصحاب کہف کے باب میں کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید ان کی شرط پر کوئی حدیث نہ ملی ہوگی عبد بن حمید نے ان کا قصہ طول کے ساتھ ابن عباس سے روایت کیا مگر وہ موقوف ہے ۱۲ منہ

چودھواں پارہ ۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب حدیث الغار ۳۵۱

۶۸۲ - حدثنا اسمٰعیل بن خلیل اخبرنا علی بن مسھر عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما ثلاثۃ نفر ممن کان قبلکم یمشون اذ اصابھم مطر فاووا الی غار فانطبق علیھم فقال بعضھم لبعض انہ واللہ یا ھؤلاء لا ینجیکم الا الصدق فلیدع کل رجل منکم بما یعلم انہ قد صدق فیہ فقال واحد منھم اللھم ان کنت تعلم انہ کان لی اجیر عمل لی علی فرق من ارز فذھب وترکہ وانی عمدت الی ذلک الفرق فزرعتہ فصار من امری انی اشتریت بقرا وانہ اتانی یطلب اجرہ فقلت لہ اعمد الی تلک البقر فسقھا فقال لی انما لی عندک فرق من ارز فقلت لہ اعمد الی تلک البقر فانھا من ذلک الفرق فساقھا فان کنت تعلم انی فعلت ذلک من خشیتک ففرج عنا فانساحت عنھم الصخرۃ فقال الآخر اللھم ان

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے۔

باب غار والوں کا قصہ

ہم سے اسمٰعیل بن خلیل نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی۔ انہوں نے عبید اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا تم سے پہلے اگلے لوگوں میں سے (بنی اسرائیل میں سے) تین آدمی رستے میں جا رہے تھے اتنے میں مینہ آیا۔ وہ پہاڑ کی ایک کھوہ (غار) میں گھس گئے۔ اتفاق سے (ایک پتھر گرا) غار کا منہ بند ہو گیا اب تینوں آپس میں ایک دوسرے سے یوں کہنے لگے خدا کی قسم بھائیو اب تو (اس بلا سے) تم کو سچائی ہی چھوڑائے گی بہتر یہ ہے کہ ہم میں ہر شخص جو نیک بات اس نے سچائی سے کی ہو۔ اس کو بیان کر کے اللہ سے دعا کرے تب ان میں کا ایک یوں دعا کرنے لگا۔ یا اللہ تو خوب جانتا ہے میں نے ایک فرق (تین صاع) چاولوں پر ایک مزدور رکھا تھا اس نے میرا کام کیا پھر (غصے میں آکر) اپنے چاول چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اس کے حصے کے چاول لو ادیئے (بو دیئے) ان میں اتنا فائدہ ہوا کہ میں نے اس میں سے گائے بیل خریدے پھر (ایک مدت کے بعد) وہ اپنی مزدوری مانگنے آیا میں نے کہا جا وہ سب گائے بیل (جانور) ہنکالے جا۔ اس نے کہا میرے تو تیرے پاس (صرف) ایک فرق (تین صاع) چاول تھے۔ میں نے کہا وہ سب گائے بیل لے جا۔ وہ تیرے چاولوں سے خریدے گئے ہیں۔ آخر

۵۱ طبرانی کی روایت میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ ۵۲ بارش شروع ہوئی ۱۲ منہ ۵۳ خالص خدا کے لیے ۱۲ منہ ۵۴ امام احمد کی روایت میں اس کا قصہ یوں مذکور ہے کہ میں نے کئی مزدور ان کی مزدوری ٹھہرا کر کام میں لگائے ایک شخص دوپہر کو آیا میں نے اس کو آدھی مزدوری پر رکھا لیکن اس نے اتنا کام کیا جتنا اوروں نے سارے دن میں کیا تھا میں نے کہا میں اس کو سارے دن کی مزدوری دوں گا اس پر پہلے مزدوروں میں سے ایک شخص غصے ہوا میں نے کہا بھائی تجھے کیا مطلب تو اپنی پوری مزدوری لے۔ اس نے غصے میں اپنی مزدوری بھی نہ لی اور چل دیا ۱۲ منہ

كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ فَكُنْتُ اٰتِيْهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِّيْ فَاَبْطَاْتُ عَلَيْهِمَا لَيْلَةً فَجِئْتُ وَقَدْ رَقَدَا وَاَهْلِيْ وَعِيَالِيْ يَتَضَاغَوْنَ مِنَ الْجُوْعِ فَكُنْتُ لَا اَسْقِيْهِمْ حَتّٰى يَشْرَبَ اَبَوَايَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَكَرِهْتُ اَنْ اَدَعَهُمَا يَسْتَكِنَّا لِشَرْبَتِهِمَا فَلَمْ اَزَلْ اَنْتَظِرُ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ حَتّٰى نَظَرُوْا اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ كَانَ لِيْ اِبْنَةُ عَمٍّ مِّنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنِّيْ رَاوَدْتُّهَا عَنْ نَّفْسِهَا فَاَبَتْ اِلَّا اَنْ اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَطَلَبْتُهَا حَتّٰى قَدَرْتُ فَاَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا اِلَيْهَا فَاَمْكَنَتْنِيْ مِنْ نَّفْسِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُّ بَيْنَ رِجْلَيْهَا فَقَالَتِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُ الْمِائَةَ دِيْنَارٍ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوْا۔

وہ[1] ان سب کو ہنکا لے گیا۔ یا میرے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ (ایمانداری) تیرے ڈر سے کی ہے تو ہماری مشکل دور کر دے۔ اسی وقت وہ پتھر پھٹ گیا اب دوسرا یوں دعا کرنے لگا۔ یا اللہ تو جانتا ہے میرے دو بوڑھے ضعیف ماں باپ تھے۔ میں ہر رات کو (ان کو پلانے کے لئے بکری کا دودھ لایا کرتا۔ ایک رات مجھ کو دیر ہو گئی۔ میں جب (دودھ لے کر آیا) تو وہ سو گئے تھے۔ اور میری بی بی بچے سب مارے بھوک کے چلا رہے تھے میری عادت تھی پہلے اپنے ماں باپ کو دودھ پلاتا اس کے بعد ان لوگوں کو۔ خیر مجھ کو نیند سے ان کا جگانا برا معلوم ہوا اور یہ بھی میں نے پسند نہ کیا ان کو چھوڑ کر چلا جاؤں وہ وہ رات بھر دودھ کا انتظار کرتے اپنے جھونپڑے میں پڑے رہیں آخر میں پو پھٹنے تک ان کا انتظار کرتا رہا[2]۔ یا میرے اللہ اگر تو جانتا ہے میں نے اپنے ماں باپ کی) یہ (خدمت محض) تیرے ڈر سے کی ہے تو ہماری مشکل دور کر دے اس وقت وہ پتھر اور پھٹ گیا۔ ان کو آسمان دکھائی دینے لگا۔ پھر تیسرا یوں لگا دعا کرنے یا اللہ تو جانتا ہے میری ایک چچازاد بہن تھی جس کو میں سب سے زیادہ چاہتا تھا[3]۔ میں نے ایک بار اس سے صحبت کرنا چاہی اس نے نہ مانا۔ کہا میں جب مانوں گی کہ مجھے سو اشرفیاں دے۔ میں گیا۔ اور (کوشش کر کے) سو اشرفیاں لایا۔ وہ اس کے حوالے کر دیں اس نے اپنے تئیں مجھے دے دیا[4] جب میں نے اس کی ٹانگیں اٹھائیں۔ (دخول کرنا چاہا) تو کیا کہنے لگی (بھلے آدمی) اللہ سے ڈر اور مہر ناحق طور سے نہ توڑ[5] یہ سنتے ہی میں کھڑا ہو گیا[6]۔ میں نے وہ سو اشرفیاں بھی چھوڑ دیں۔ یا میرے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیرے ڈر سے ایسا کیا (زنا نہ کیا) تو ہماری مشکل آسان کر دے[7]۔ وہ تینوں باہر نکل آئے[8]۔

---

[1] دوسری روایت میں یوں ہے پہلے وہ خفا ہوا کہنے لگے او خدا کے بندے مجھ سے ٹھٹھا کرتا ہے میری مزدوری دے دے جب میں نے اس سے یہی کہا تب وہ خوشی خوشی سب جانور ہانک لے گیا ۱۲ منہ [2] اس میں ذرا سا روزن ہو گیا ۱۲ منہ [3] بی بی بچوں کسی کو دودھ نہیں دیا ۱۲ منہ [4] جیسے مرد عورتوں کو چاہتے ہیں ۱۲ منہ [5] یعنی صحبت پر راضی ہو گئی ۱۲ منہ [6] یعنے حرام طرح سے ازالہ بکارت نہ کر ۱۲ منہ [7] جماع سے باز آ گیا ۱۲ منہ [8] پتھر میں نکلنے کے موافق رستہ ہو گیا ۱۲ منہ [9] قسطلانی نے کہا ان تینوں میں افضل تیسرا شخص تھا امام غزالی نے کہا شہوت آدمی پر بہت غلبہ کرتی ہے اور جو شخص خدا کے خوف سے سب سامان ہوتے ساتے زنا سے باز رہے اس کا درجہ صدیقین میں ہو گا اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسفؑ کو صدیق فرمایا کیونکہ انہوں نے زلیخا کے اصرار پر بھی برا کام کرنا منظور نہ کیا اور سخت تکلیفیں دنیا کی گوارا کیں میں کہتا ہوں ایسا شخص بموجب نص قرآنی بہشتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الھوی فان الجنۃ ہی الماویٰ ۱۲ منہ

باب ۳۵۲

۶۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضـ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنَهَا إِذْ مَرَّ بِهَا رَاكِبٌ وَهِيَ تُرْضِعُهُ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتِ ابْنِي حَتّٰى يَكُونَ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ رَجَعَ فِي الثَّدْيِ وَمُرَّ بِامْرَأَةٍ تُجَرَّرُ وَيُلْعَبُ بِهَا فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَقَالَ أَمَّا الرَّاكِبُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَإِنَّهُمْ يَقُولُونَ لَهَا تَزْنِي وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَيَقُولُونَ تَسْرِقُ وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللّٰهُ۔

باب ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے عبدالرحمان اعرج سے انہوں نے ابوہریرۃؓ سے سُنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بار (بنی اسرائیل کی) ایک عورت[1] اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی اتنے میں ایک سوار (نام نامعلوم) اس کے سامنے[2] سے گذرا وہ دودھ پلا رہی تھی کہنے لگی یا اللہ میرے بیٹے کو نہ ماریو جب تک وہ اس سوار کی طرح نہ ہو جائے[3] یہ سن کر وہ بچہ (بقدرت الٰہی) بول اٹھا یا اللہ مجھ کو اس سوار کی طرح نہ کیجیو یہ کہہ کر پھر چھاتی سے دودھ پینے لگا پھر ایک عورت گذری (نام نامعلوم) جس کو لوگ کھینچے گھسیٹتے اس سے کھیل کرتے (اس کو مارتے پیٹتے لے جا رہے تھے) دودھ پلانے والی عورت کہنے لگی یا اللہ میرے بچے کو اس عورت کی طرح نہ کیجیو۔ بچہ بول اٹھا یا اللہ مجھ کو اسی کی طرح کیجیو (جب تو میں نے پوچھا ارے یہ کیا معاملہ ہے) بچہ کہنے لگا وہ سوار جو پہلے گذرا تھا کافر (یعنی ظالم) ہے اور عورت[4] یہ لوگ کہتے ہیں تو زنا کراتی ہے وہ کہتی ہے اللہ بس ہے) وہ میری پاکدامنی جانتا ہے اور لوگ کہتے ہیں تو چوری کرتی ہے وہ کہتی ہے اللہ بس ہے۔

۶۸۴ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيْلَ فَنَزَعَتْ مُوْقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ

ہم سے سعید بن تلید نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو جریر بن حازم نے خبر دی انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کتا ایک کنویں پر گھوم رہا تھا پیاس کے مارے مرنے کو تھا بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت نے اس کو دیکھا جلدی سے) اپنا موزہ اتارا[5] کتے کو پانی پلایا اللہ نے اس سبب سے اسے بخش[6] دیا

۶۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمان سے

---

[1] نہ عورت کا نام معلوم ہوا نہ بچے کا ۱۲ منہ [2] ایسا جوان خوبصورت سپاہی گھوڑے کا سوار ۱۲ منہ [3] امام احمد رحمۃ اللہ کی روایت میں یہ زیادتی موجود ہے ۱۲ منہ [4] بیچاری مظلوم ہے ۱۲ منہ [5] اور دوپٹہ میں باندھ کر کنویں سے پانی نکالا ۱۲ منہ [6] معلوم ہوا جانور کو بھی پانی پلانے میں ثواب ہے بشرطیکہ موذی اور زہریلا جانور نہ ہو۔ دیکھئے خلوص بھی کیا شے ہے ساری عمر اس عورت نے فحش میں صرف کی تھی مگر ایک نیکی چونکہ خالصاً للہ کی ریا یا شہرت کی نیت نہ تھی تو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور عمر بھر کا دلدر صاف ہو گیا ۱۲ منہ

أَنَّهُ سَمِعَ مُعٰوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ بِيَدِ حَرَسِيٍّ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ۔

انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے منبر پر سنا جس سال انہوں نے حج کیا تھا انہوں نے بالوں کا ایک چوٹلہ لیا۔ جو چوبدار کے ہاتھ میں تھا کہنے لگے مدینہ والو تمہارے عالم کہاں ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ایسا کرنے[۵۱] سے منع فرماتے تھے اور کہتے تھے بنی اسرائیل کے لوگ اسی وقت تباہ ہوئے جب ان کی عورتوں نے یہ[۵۲] کام شروع کیا[۵۳]

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيمَا مَضَى قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي هٰذِهٖ مِنْهُمْ فَإِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ[۵۴] سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم سے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ گذرے ہیں جن کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا تھا (گو وہ پیغمبر نہ تھے) میری امت میں اگر کوئی ایسا ہو تو عمرؓ ہوں گے[۵۵]۔

۶۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالصدیق ناجی (بکر بن قیس) انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا (نام نامعلوم) اس نے ایک کم سو آدمیوں کو (ظلم سے ناحق[۵۶]) مار ڈالا تھا پھر (نادم ہو کر مسئلہ پوچھنے نکلا) ایک درویش پادری (نام نامعلوم) پاس آیا اس سے پوچھا میری توبہ قبول ہو گی۔ اس نے کہا نہیں۔ یہ سنتے ہی اس نے اس کو بھی مار ڈالا (سو خون پورے کر دیے) پھر مسئلہ پوچھتا پوچھتا چلا۔ ایک شخص (نام نامعلوم) دوسرے پادری

---

[۵۱] یعنی دوسرے کے بال اپنے سر میں جوڑنے سے ۱۲ منہ [۵۲] بالوں میں جوڑ لگانا ۱۲ منہ [۵۳] حالانکہ یہ کبیرہ گناہ نہیں ہے مگر دوسری حدیث ایسی عورتوں پر لعنت آئی ہے اور بعضا صغیرہ گناہ جس کی لوگ عادت کر لیں اللہ جل جلالہ کو ناپسند آتا ہے اس کی وجہ سے عذاب اترتا ہے۔ قاضی عیاض نے کہا شاید یہ امر بنی اسرائیل پر حرام کیا ہوگا اور احتمال ہے کہ عذاب دوسرے گناہوں کی وجہ سے اس وقت اترا ہو جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کر دیا ۱۲ منہ [۵۴] سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمان بن عوف ۱۲ منہ [۵۵] الہام ولایت کا ایک مرتبہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ولی کے دل میں ایک بات ڈال دی جاتی ہے حضرت عمرؓ کو یہ درجہ اعلیٰ طور سے حاصل تھا اکثر باتوں میں انہی کی رائے کے موافق وحی اتری ۱۲ منہ [۵۶] یہ صراحت طبرانی کی روایت میں ہے جو اس نے معاویہ سے نکالی ۱۲ منہ [۵۷] میری مغفرت ہو سکتی ہے یا نہیں ۱۲ منہ

وَلٰكِنْ فَاَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِيْ وَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِيْ وَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ اِلٰى هٰذِهٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ

نے کہا۔ تو فلانی بستی میں جا وہاں نیک لوگ رہتے ہیں اس کو موت آن پہنچی پر امرتے مرتے) اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف جھکا دیا۔ اب رحمت اور عذاب کے دونوں فرشتے جھگڑنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے نصرہ بستی کو یہ حکم دیا اس شخص سے نزدیک ہو جا۔ اور اس بستی کو جہاں سے وہ نکلا تھا یہ حکم دیا اس سے دور ہو جا۔ پھر فرشتوں سے فرمایا ایسا کرو جہاں یہ مرا ہے وہاں سے دونوں بستیاں ماپو (ناپو) تو دیکھا وہ نصرہ سے ایک بالشت زیادہ نزدیک ہے پھر وہ بخش دیا گیا۔

۶۸۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً اِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا فَقَالَتْ اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ فَاِنِّيْ اُؤْمِنُ بِهٰذَا اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِيْ غَنَمِهٖ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ فَطَلَبَ حَتّٰى كَاَنَّهٗ اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَقَالَ لَهٗ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی پھر لوگوں کی طرف منہ کیا فرمایا (بنی اسرائیل میں) ایک آدمی (نام نامعلوم) گائے ہانک رہا تھا اس پر سوار ہو گیا اس کو مارا وہ گائے (بقدرت الٰہی) بول اٹھی ہم جانور سواری کے لیے نہیں بنائے گئے۔ کھیتی کے لیے بنائے گئے ہیں لوگوں نے یہ حال دیکھ کر کہا سبحان اللہ گائے بات کرتی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا میں تو اس پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی حالانکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ وہاں موجود نہ تھے پھر فرمایا (بنی اسرائیل میں) ایک شخص (نام نامعلوم) اپنی بکریوں میں تھا اتنے میں بھیڑیا لپکا۔ ایک بکری لے بھاگا یہ شخص اس کے پیچھے لگا۔ بھیڑیا کے منہ سے بکری چھڑا لی۔

۱؎ تیری توبہ قبول ہونے میں کوئی امر مانع نہیں ۱۲ منہ ۲؎ نصرہ میں وہاں ایک بڑا درویش رہتا ہے اس کے ہاتھ پر توبہ کر طبرانی کی روایت میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ ۳؎ یا سینے کے بل اس بستی سے جہاں سے چلا تھا دور ہو گیا ۱۲ منہ ۴؎ صحیح مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ شخص توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع ہو کر نکلا تھا عذاب کے فرشتوں نے کہا وہ ساری عمر خون کرتا رہا اس نے کوئی نیکی نہیں کی ۱۲ منہ ۵؎ اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو قاتل مومن کی توبہ کہتے ہیں قبول ہو سکتی ہے جمہور علماء کا یہی قول ہے صرف ابن عباس نے اس کے خلاف کہا ہے یہ مسئلہ اوپر مذکور ہو چکا ہے ۱۲ منہ ۶؎ لیکن آپ کو ان کی قوت ایمان پر یقین تھا جو اللہ اور اس کے رسولؐ نے فرمایا مومن کو اس پر یقین ہوتا ہے البتہ کافر اور منافق کو شک رہتا ہے گائے کا بات کرنا کون سی مشکل بات ہے وہ تو جاندار ہے زبان رکھتی ہے لکڑی اور پتھر نے اللہ کے حکم سے بات کی ہے ہم مسلمانوں کو اس پر یقین ہے گو نیچری مردود نہ مانیں ایسی باتوں میں شبہ کر کے مرتے وقت خود لجھو دمان لیں گے ۱۲ منہ

الذِّئْبُ هٰذَا اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّي فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ قَالَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهٰذَا أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا إِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ قَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلٰى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا۔

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَعَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ

اس وقت بھیڑیا (بقدرت الٰہی) بول اٹھا۔ اب تو تو نے میرے منہ سے چھڑا لی لیکن (قیامت کے قریب) درندوں کے دن جب میرے سوا بکری کا کوئی چرواہا نہ ہوگا اس وقت کون چھڑائے گا۔ لوگ یہ دیکھ کر تعجب سے کہنے لگے سبحان اللہ بھیڑیا بات کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو تو اس کا یقین ہے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کو بھی حالانکہ وہ اس وقت وہاں موجود نہ تھے امام بخاری نے کہا اور ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے مسعر سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کی۔

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص[51] نے دوسرے شخص (نام نامعلوم) سے گھر مول لیا جس نے مول لیا تھا اس نے اس گھر میں سونا بھرا ہوا ایک گھڑا پایا اور بائع سے کہنے لگا بھائی یہ ٹھلیا لے جا میں نے تجھ سے گھر خریدا ہے سونا نہیں خریدا بائع کہنے لگا میں نے گھر بیچا اس میں جو کچھ تھا وہ بھی بیچا[53] آخر دونوں جھگڑتے ہوئے ایک شخص (داؤد پیغمبرؑ) کے پاس گئے انہوں نے کہا تمہاری کوئی اولاد بھی ہے۔ ایک نے کہا میرا ایک لڑکا ہے دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے انہوں نے کہا اچھا کرو ان دونوں کا آپس میں نکاح کر دو یہ سونا ان دونوں پر خرچ کرو اور خیرات بھی کرو[52]

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے محمد بن منکدر اور ابوالنضر سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے ان کے والد نے اسامہ بن زیدؓ

---

[51] بنی اسرائیل میں سے نام نامعلوم ۱۲ منہ [52] یہ تیری قسمت تو نے سونا پایا تو ہی لے لے ۱۲ منہ [53] قسطلانی نے کہا شافعیہ کا مذہب یہ ہے اگر کوئی زمین بیچے پھر اس میں خزانہ نکلے تو وہ بائع ہی کا ہوگا جیسے گھر بیچے اس گھر میں کچھ اسباب ہو تو وہ بائع ہی کو ملے گا ۱۲ منہ

بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ یَسْاَلُ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الطَّاعُوْنِ فَقَالَ اُسَامَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ رِجْسٌ اُرْسِلَ عَلٰی طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اَوْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَیْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا یُخْرِجُکُمْ اِلَّا فِرَارًا مِّنْهُ ؎

سے پوچھا عامر نے سنا تم نے طاعون کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ اسامہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب ہے جو (پہلے پہل) بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا یا یوں فرمایا اگلے لوگوں پر (راوی کو شک ہے) پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون پھیلا ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب اس ملک میں پھیلے جہاں تم ہو تو بھاگنے کی نیت سے وہاں سے مت نکلو ابوالنضر نے کہا۔ یعنی بھاگنے کے سوا اور کوئی غرض نہ ہو تو مت نکلو؎۔

۶۹۱ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِی الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَیْدَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَاَخْبَرَنِیْٓ اَنَّهٗ عَذَابٌ یَّبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ وَاَنَّ اللّٰهَ جَعَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ لَیْسَ مِنْ اَحَدٍ یَّقَعُ الطَّاعُوْنُ فَیَمْکُثُ فِیْ بَلَدِهٖ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا یَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا یُصِیْبُهٗٓ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗٓ اِلَّا کَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ شَهِیْدٍ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے داؤد بن ابی الفرات نے کہا ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے انہوں نے یحییٰ بن یعمر سے انہوں نے حضرت ام المومنین عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کو پوچھا۔ آپ نے بیان کیا طاعون ایک عذاب ہے اللہ جس پر چاہتا ہے یہ عذاب بھیجتا ہے اور مسلمانوں کے لیے یہ رحمت ہے جب کہیں طاعون پھیلے اور مسلمان صبر کر کے ثواب کی نیت سے اپنی ہی بستی میں ٹھہرا رہے (بھاگے نہیں) اس کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ نے جو مصیبت قسمت میں لکھ دی وہی پیش آئے گی۔ تو اس کو شہید کا ثواب ملے گا۔

۶۹۲ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے

؎ معلوم ہوا کہ تجارت سوداگری جہاد دوسری غرضوں کے لیے نکلنا جائز ہے۔ ابو موسیٰ اشعری سے منقول ہے کہ وہ طاعون کے زمانہ اپنے بیٹوں کو دیہات میں روانہ کر دیتے۔ عمرو بن عاص نے کہا جب طاعون آئے تو پہاڑوں کی گھاٹیوں جنگلوں پہاڑوں کی چوٹیوں میں پھیل جاؤ شاید ان صحابہ کو یہ حدیث نہ پہنچی ہوگی۔ حضرت عمرؓ شام کو جا رہے تھے معلوم ہوا کہ وہاں طاعون ہے لوٹ آئے۔ لوگوں نے کہا آپ اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں انہوں نے کہا ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگتے ہیں ہمارے زمانہ میں یہ بیماری سات آٹھ سال سے ہندستان میں پھیلی ہے اور نصاریٰ نے جو ہندستان کے حاکم وقت ہیں بہت کچھ تدبیریں اس کے دور کرنے کے لیے کیں مگر کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوئی نہ کوئی دوا ایسی ملی جو تیر بہدف ہو یہ بیماری ایسی سخت ہے کہ اس میں ۹۰ فیصدی مر جاتے ہیں اس میں شدید بخار پہلے شروع ہوتا ہے پھر دوسرے دن ایک ورم بغل یا گردن پر ظاہر ہوتا ہے تیسرے یا چوتھے دن آدمی مر جاتا ہے اعاذنا اللہ من کل بلیۃ مومن کو طاعون کی موت شہادت صغریٰ ہے اب شہادت کبریٰ تو بوجہ غلبہ کفار مشکل ہے شہادت صغریٰ ہی کو غنیمت سمجھنا چاہیے ۱۲ منہ

ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ قُرَيْشًا
اَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ
فَقَالَ وَمَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالُوْا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ
حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ
قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ
وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ
اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ
لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ
سَبْرَةَ الْهِلَالِيَّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ سَمِعْتُ
رَجُلًا قَرَاَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْرَاُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ
فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ وَقَالَ كِلَاكُمَا
مُحْسِنٌ وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے انہوں نے کہا جب مخزومی عورت (فاطمہ بنت[1] اسود) نے چوری کی تو
قریش والوں کو فکر پیدا ہوئی[2] انہوں نے کہا اس مقدمے میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کرنے کی جرأت اسامہ بن زیدؓ کے سوا جو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا محبوب (چہیتا) ہے اور کوئی نہیں کر سکتا خیر اسامہ نے آپ
سے عرض کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسامہ تو اللہ کی ٹھہرائی ہوئی
سزاؤں میں سفارش کرتا ہے پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ سنایا پھر فرمایا
لوگو! دیکھو تم سے پہلے جو لوگ تھے (بنی اسرائیل) وہ اسی وجہ سے تباہ ہوئے
جب ان میں کوئی شریف چوری کرتا اس کو چھوڑ دیتے[3] اور جب کوئی غریب
(بے وسیلہ) چوری کرتا اس پر حد قائم کرتے[4] خدا کی قسم میں تو اگر فاطمہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی بیٹی چوری کرے تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں[5]

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے
عبدالملک بن میسرہ نے انہوں نے کہا میں نے نزال بن سبرہ ہلالی سے سنا
انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا میں نے ایک شخص (عمرو
بن عاص) کو سنا وہ قرآن اور طرح پڑھ رہا تھا اس کے خلاف جیسے میں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سنا تھا میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور
آپ سے بیان کیا میں نے دیکھا آپ کے چہرے پر ناراضی پائی گئی آپ نے
فرمایا تم دونوں اچھا پڑھتے ہو[6] اور آپس میں جھگڑا نہ کرو[7] تم سے پہلے لوگ

۱؎ جو قریش کے شریف لوگوں میں سے تھی ۱۲ منہ ۲؎ یہ چاہا کہ کسی طرح اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے ۱۲ منہ ۳؎ اس کا ہاتھ نہ کاٹتے ۱۲ منہ ۴؎ اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتے ۱۲ منہ ۵؎ چور کا ہاتھ کاٹ ڈالنا صرف ہماری شریعت میں نہیں بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت سے چلا آتا ہے اور قرآن شریف میں صاف یہ حکم موجود ہے جو کوئی اس سزا کو وحشیانہ بتلائے وہ خود وحشی ہے اور جو کوئی مسلمان ہو کر اس سزا کو خلاف تہذیب سمجھے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے ہم کو نصاریٰ پر افسوس نہیں جنہوں نے چوری اور زنا کی حدوں کو موقوف کر دیا ہے شراب تو اُن کے دین میں حرام ہی نہ تھی افسوس ان مسلمان رئیسوں پر ہے جو اپنی اپنی حکومتوں میں قرآن شریف کو چھوڑ کر نصاریٰ کے قانون چلاتے ہیں اس پر دعویٰ اسلام واہ رے مسلمانی ۱۲ منہ ۶؎ قرآن سات طرح پر اترا ہے ۱۲ منہ ۷؎ ایک دوسرے کو گمراہ نہ کہو ۱۲ منہ

اِخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا۔

بنی اسرائیل) اسی طرح کے جھگڑوں سے تباہ ہو گئے[۱]۔

۶۹۴ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

ہم نے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ (حفص بن غیاث) نے کہا ہم سے شقیق بن سلمہ نے عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا جیسے میں اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر کا حال بیان کر رہے تھے ان کی قوم کے لوگوں نے ان کو مار کر لہولہان کر دیا وہ اپنے منہ سے خون کو پونچھتے جاتے اور (جب ہوش آتا تو) یہ کہتے یا اللہ میری قوم والوں کو بخش دے ان کو معلوم نہیں[۲]۔

۶۹۵ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ رَغَسَهُ اللّٰهُ مَالًا فَقَالَ لِبَنِيهِ لَمَّا حُضِرَ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ قَالَ فَإِنِّي لَمْ أَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مِتُّ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عقبہ بن عبدالغافر سے انہوں نے ابو سعید خدری رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص (نام نامعلوم بنی اسرائیل میں تھا) اللہ نے اس کو بہت سا مال دیا تھا وہ مرتے وقت اپنے بیٹوں سے کہنے لگا کیوں میں تمہارا کیسا باپ تھا۔ انہوں نے کہا بہت اچھے باپ تھے[۳] اس نے کہا میں نے (عمر بھر میں) کبھی کوئی نیکی

---

[۱] یعنی قرآن میں جو اختلاف القرآت ہیں ان میں ہر آدمی کو اختیار ہے جو قرات چاہے وہ پڑھے کسی کو مجبور کرنا کہ یہی قرات پڑھو یا اس سے لڑنا جھگڑنا منع ہے جیسے قرآن شریف میں مختلف قرائتیں ہیں ویسے ہی نماز روزے نکاح و طلاق بیع و شرا مسائل قیاسیہ فرعیہ میں صحابہ اور تابعین اور ائمہ اربعہ مجتہدین کے اختلافات ہیں ان میں سے جس کے قول یا مذہب پر کوئی چلے اس سے لڑنا جھگڑنا منع ہے اور خواہ مخواہ کسی کو مجبور کرنا کہ سب قیاسیہ مسائل میں امام ابو حنیفہؒ کے اجتہاد پر چلے ناحق کا تحکم اور جبر اور ظلم ہے ۱۲ منہ

[۲] کہ میں سچا پیغمبر ہوں کہتے ہیں یہ حضرت نوحؑ کا واقعہ ہے گر اس صورت میں امام بخاری اس حدیث کو بنی اسرائیل کے باب میں نہ لاتے تو ظاہر یہی ہے کہ بنی اسرائیل کے کسی پیغمبر کا ذکر ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس حدیث سے نصیحت لیں خصوصاً عالموں اور مولویوں کو جو دین کی باتیں بیان کرنے میں ڈرتے ہیں کہتے ہیں لوگ ہم کو ماریں گے یا گالیاں دیں گے اللہ کی راہ میں گالیاں کھانا مار کھانا مصیبتیں اور تکلیفیں اٹھانا پیغمبروں کی میراث ہے امام ابو حنیفہ رحہ نے کتنی مار کھائی پر قضا کا عہدہ قبول نہ کیا ہمارے پیشوا امام احمد بن حنبل نے سینکڑوں کوڑے کھائے سارا بدن لہولہان ہو گیا قید میں رہے پر اللہ کے کلام کو معتزلہ اور جہمیہ کی طرح مخلوق نہ کہا ہمارے پیر مرشد حضرت شیخ احمد مجددؒ بادشاہ وقت کے حکم سے قید کیے گئے جب انہوں نے بادشاہ کو سجدہ کرنے سے منع کیا ہمارے امام شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے جہمیوں اور بدعتیوں سے کیسی کیسی تکلیفیں اٹھائیں قید میں رہے کفر کے فتوے دیئے گئے آخر قید خانہ ہی میں انتقال فرمایا ہمارے امام امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری کو کیا کیا ایذائیں دی گئیں ہر ہر شہر سے نکالے گئے خرتنگ میں آخر تنگ ہو کر وفات پائی ہمارے شہزادے پیارے امام امیر المومنین امام حسینؓ یزید پلید کے ہاتھوں کیا کیا مصیبتیں سہیں جن کے بیان کرنے سے قلم تھراتا ہے مگر دین کی خرابی منظور نہ کی فاسق فاجر کی حکومت کسی طرح تسلیم نہ کی رضی اللہ عنہم وحشرنا اللہ معہم وجمع بیننا وبینہم فی البرزخ والجنۃ ۱۲ منہ

[۳] ہم کو پالا پوسا سکھایا پڑھایا اتنا مال و دولت ہمارے لیے چھوڑ جاتے ہو ۱۲ منہ

فَاحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ ذَرُّونِي فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ قَالَ مَخَافَتُكَ فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهِ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ ابْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۹۶
حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ لِحُذَيْفَةَ أَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ لَمَّا أَيِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ إِذَا مِتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا ثُمَّ أَوْرُوا نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي وَخَلَصَتْ إِلَى عَظْمِي فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا فَذَرُّونِي فِي الْيَمِّ فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَوْ رَاحٍ فَجَمَعَهُ اللَّهُ فَقَالَ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ خَشْيَتَكَ فَغَفَرَ لَهُ قَالَ عُقْبَةُ وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ

۶۹۷ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَقَالَ فِي يَوْمٍ رَاحٍ ـ

۶۹۸ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

نہیں کی جب میں مرجاؤں تو ایسا کرنا مجھ کو جلا ڈالنا پھر (ہڈیاں) خوب پیسنا جس دن آندھی چلے وہ راکھ (ہوا میں) اڑا دینا انہوں نے ایسا ہی کیا اللہ نے اس کا سارا بدن اکٹھا کر لیا۔ فرمایا ارے تو نے ایسا کیوں کیا اس نے عرض کیا پروردگار تیرے ڈر سے اللہ نے اس پر رحم کیا (سبحان اللہ کیسا ارحم الرحمین ہے اس حدیث کو معاذ عنبری نے بھی روایت کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے عقبہ بن عبدالغافر سے سنا کہا میں ابو سعید خدری سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[2]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربعی بن حراش سے عقبہ بن عمرو ابو مسعود انصاری رضؓ نے حذیفہؓ سے کہا تم ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں بیان کرتے جو تم نے آپ سے سنی ہو حذیفہ نے کہا میں نے آپ سے سنا فرماتے تھے ایک شخص[3] مرنے لگا جب زندگی سے ناامید ہو گیا تو اپنے گھر والوں کو یہ وصیت کی جب میں مرجاؤں تو بہت سی لکڑیاں اکٹھا کرنا اور آگ سلگا کر مجھ کو جلا دینا جب آگ سارا گوشت جلا کر ہڈیوں تک پہنچے تو ہڈیاں (خوب باریک) پیس ڈالنا اور جس دن بہت گرمی ہو یا یوں فرمایا جس دن خوب ہوا چل رہی ہو مجھ کو اڑا دینا[4] اللہ نے اس کو[5] جمع کر لیا اور پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے (اے خداوند) آخر اللہ نے اس کو بخش دیا عقبہ نے کہا یہ حدیث تو میں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

ہم سے موسیٰ نے کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عبدالملک نے اس روایت میں یوم راح ہے (سوا شک کے)

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو

[1] جیسی باپ نے وصیت کی تھی ۱۲ منہ [2] اس روایت کو امام مسلم نے وصل کیا اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ قتادہ کا سماع عقبہ بن عبدالغافر سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ [3] بنی اسرائیل میں جو کفن چور تھا ۱۲ منہ [4] خیر اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا ۱۲ منہ [5] یعنی اس کا بدن ۱۲ منہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ رَجُلٌ یُدَایِنُ النَّاسَ فَکَانَ
یَقُوْلُ لِفَتَاہُ اِذَا اَتَیْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْہُ لَعَلَّ
اللّٰہَ اَنْ یَّتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِیَ اللّٰہَ فَتَجَاوَزَ عَنْہُ

۶۹۹۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ
اَخْبَرَنِیْ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ کَانَ رَجُلٌ یُسْرِفُ عَلٰی نَفْسِہٖ فَلَمَّا حَضَرَہُ الْمَوْتُ
قَالَ لِبَنِیْہِ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ اطْحَنُوْنِیْ
ثُمَّ ذَرُّوْنِیْ فِی الرِّیْحِ فَوَاللّٰہِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَیَّ رَبِّیْ
لَیُعَذِّبَنِّیْ عَذَابًا مَا عَذَّبَہٗ اَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ
بِہٖ ذٰلِکَ فَاَمَرَ اللّٰہُ الْاَرْضَ فَقَالَ اجْمَعِیْ مَا فِیْکِ
مِنْہُ فَفَعَلَتْ فَاِذَا ھُوَ قَائِمٌ فَقَالَ مَا حَمَلَکَ
عَلٰی مَا صَنَعْتَ قَالَ یَا رَبِّ خَشْیَتُکَ فَغَفَرَ
لَہٗ وَقَالَ غَیْرُہٗ مَخَافَتُکَ یَا رَبِّ

۷۰۰۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا
جُوَیْرِیَۃُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ عُمَرَ رضؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَۃٌ فِیْ ھِرَّۃٍ سَجَنَتْھَا حَتّٰی مَاتَتْ
فَدَخَلَتْ فِیْھَا النَّارَ لَا ھِیَ اَطْعَمَتْھَا وَلَا سَقَتْھَا
اِذْ حَبَسَتْھَا وَلَا ھِیَ تَرَکَتْھَا تَاْکُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ عَنْ زُھَیْرٍ حَدَّثَنَا
مَنْصُوْرٌ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ
عُقْبَۃُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا

قرض دیا کرتا اپنے نوکر سے کہتا دیکھو جس کو تو مفلس پائے اس کو معاف کر دینا شاید اللہ ہی ہمارا قصور معاف کر دے آپ نے فرمایا جب وہ اللہ سے ملا تو اللہ نے اس کو بخش دیا۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمان سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک شخص بہت گناہ کیا کرتا تھا جب مرنے لگا تو اپنے بیٹوں سے کہا جب میں مر جاؤں تو مجھ کو جلا ڈالنا پھر (ہڈیاں) خوب پیسنا پھر ہوا میں اڑا دینا قسم خدا کی اگر پروردگار نے مجھ کو پکڑ پایا تو ایسا عذاب کرے گا ویسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگا خیر جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹوں نے یہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا جو کچھ (اس کے بدن میں اجزا) تجھ میں ہیں وہ سب اکٹھا کر زمین نے اکٹھا کر دیا وہ سامنے کھڑا ہوا پروردگار نے پوچھا ارے تو نے کیا کیا وہ بولا خداوند تیرے ڈر سے اللہ نے اس کو بخش دیا۔ ابوہریرہ کے سوا دوسرے صحابہ نے اس حدیث میں خشیتک کے بدل مخافتک کہا (معنی ایک ہیں)

مجھ سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا (بنی اسرائیل کی) ایک عورت (نام نامعلوم) کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہوا جس نے اس کو مرنے تک قیدی کر رکھا تھا تو اس کی وجہ سے دوزخ میں رہی نہ کھانا دیا نہ پانی نہ اس کو چھوڑا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا انہوں نے زہیر سے کہا ہم سے منصور نے بیان کیا انہوں نے ربعی بن حراش سے کہا ہم سے ابو مسعود انصاری عقبہ بن عمرو نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۱؎ بھلا اس کے ہاتھ سے کہیں بچ سکتے ہیں ۱۲ منہ ۲؎ امام احمد نے مخافتک کی روایت نکالی ہے ۱۲ منہ

اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ اِذَا لَمْ تَسْتَحِيْ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ۔

لوگوں نے اگلے پیغمبروں کے کلام جو پائے ان میں یہ بھی ہے جب تجھ کو شرم نہ ہو تو جو چاہے وہ کر[۵۱]

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ اِذَا لَمْ تَسْتَحِيْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے کہا میں نے ربعی بن حراش سے کہا ہم سے ابومسعود انصاری سے روایت کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلے پیغمبروں کے کلام میں سے جو لوگوں نے[۵۲] پایا یہ بھی ہے جب تجھ کو شرم نہ ہو تو جو چاہے وہ کر[۵۳]

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ اِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی ان سے (ان کے والد) عبداللہ بن عمر نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص غرور کی راہ سے اپنی تہہ بند (لٹکائے) کھینچ رہا تھا وہ زمین میں دھنسا دیا گیا قیامت تک اس میں تڑپتا (پیچتا چلا تا) اترتا جائے گا۔ یونس کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرحمان بن خالد نے بھی زہری سے روایت کیا۔

۷۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ كُلُّ اُمَّةٍ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَا مِنْ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا مجھ سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہم (دنیا میں) اخیر میں آئے ہیں لیکن قیامت کے دن سب (امتوں) سے آگے ہوں گے[۵۴] اتنی بات ہے کہ ہر ایک امت کو ہم سے پہلے اللہ کی کتاب ملی اور ہم کو

[۵۱] فارسی زبان میں اس ترجمہ یہ ہے بے حیا باش ہرچہ خواہی کن مطلب یہ ہے کہ جب حیا اور شرم ہی نہ رہی تو تمام برے کام شوق سے کرتا رہ آخر ایک دن عذاب میں ضرور پڑے گا خدا تعالیٰ تجھ کو ذلیل اور رسوا کرے گا یہ امر تہدید کے طور پر ہے جیسے بدکار یا ظالم سے کہتے ہیں اچھا اچھا کر دیکھ تیرا انجام کیا ہوتا ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جس کام میں خدا سے شرم نہ ہو یعنی جو کام شرعاً برا نہ ہو وہ فراغت سے کر خلق اللہ کی بدگوئی کی کچھ پروا نہ کر ۱۲ منہ [۵۲] اس سند سے منصور کے سماع کی ربعی سے صراحت ہے دوسرے افعل کی جگہ اس میں اصنع ہے اس لیے تکرار بے فائدہ نہیں ہے ۱۲ منہ [۵۳] یعنی قدر صحیح مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اگلے لوگوں میں سے یعنی بنی اسرائیل میں سے ۱۲ منہ [۵۴] یعنی سب سے پہلے بہشت میں جائیں گے یا فضل اور کمال میں سب سے بڑھ کر ہوں گے ۱۲ منہ

مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمٌ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ

کو ان کے بعد (اخیر میں[۱]) جمعہ وہ دن ہے جس میں لوگوں نے اختلاف کیا یہود کے نزدیک (جماؤ کا) دن کل ہے (یعنی ہفتہ) اور نصاریٰ کے نزدیک پرسوں[۲] (اتوار کا دن) ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن (جمعہ کا دن) ہے

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعٰوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيٰنَ الْمَدِينَةَ اٰخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَاَخْرَجَ كُبَّةً مِّنْ شَعَرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ اَرٰى اَنَّ اَحَدًا يَّفْعَلُ هٰذَا غَيْرَ الْيَهُودِ وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّوْرَ يَعْنِي الْوِصَالَ فِي الشَّعَرِ. تَابَعَهٗ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے معاویہ بن ابی سفیان جب آخری بار مدینہ میں آئے[۳] تو انہوں نے ہم کو خطبہ سنایا۔ اور بالوں کا ایک مٹھا نکال کر بتلایا کہنے لگے میں سمجھتا تھا یہ کام یہودیوں کے سوا اور کوئی نہ کرتا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس کو (یعنی بالوں کو جوڑ لگانے کو جیسے اکثر عورتیں کیا کرتی ہیں) فریب فرمایا[۴] آدم کے ساتھ اس حدیث کو غندر نے شعبہ سے روایت کیا۔

كِتَابُ الْمَنَاقِبِ

کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کے بیان میں[۵]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ ۳۵۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ حجرات میں) فرمانا۔ لوگو ہم نے تم کو ایک مرد ایک عورت (آدم اور حوا) سے پیدا کیا (اب فضیلت نسب[۶] سے نہ رہی بلکہ تقویٰ

---

[۱] یعنی ہم میں اگر عیب ہے تو اتنا ہے کہ ان کو پہلے کتاب ملی ہم کو بعد یہ محاورہ ہے یعنی ہنر اور فضیلت کو عیب کی صورت میں بیان کرنا۔ کیونکہ آخری کتاب پہلی کتاب سے عمدہ اور افضل اور اگلی کتابوں کی ناسخ اور مکمل ہوا کرتی ہے تو یہ ہماری فضیلت ہوئی کہ آخری کتاب ہمارے حصے میں آئی عربی زبان میں یہ محاورہ بہت ہے جیسے شاعر کہتا ہے ؎ و لا عیب فیہم غیر ان سیوفہم بہن فلول من قراع الکتائب یعنی ان لوگوں میں عیب ہے تو یہی کہ ان کی تلواریں لڑتے لڑتے کند پڑ گئی ہیں ۱۲ منہ [۲] یعنی لازم ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرے جو لوگ جمعہ کا غسل سنت کہتے ہیں وہ کہتے ہیں یہ حکم استحبابی ہے اس کا بیان اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ [۳] ۵۱ ہجری میں اپنی خلافت میں ۱۲ منہ [۴] کیونکہ دوسرے کے بال اپنے سر میں لگا کر گویا مردوں کو دغا دینا ہے وہ یہ سمجھیں گے کہ اس عورت کے بال بہت لمبے اور خوبصورت ہیں ۱۲ منہ [۵] حافظ نے کہا اکثر نسخوں میں باب المناقب ہے کتاب کا لفظ نہیں ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے یہ الگ کتاب نہیں ہے بلکہ اسی کتاب الانبیاء میں داخل ہے اس میں خاتم الانبیاء کے حالات مذکور ہیں جیسے اگلے بابوں میں اگلے پیغمبروں کے ذکر تھے ۱۲ منہ [۶] یہ مضمون امام بخاری نے اس آیت سے نکالا اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ابن عمرؓ سے مرفوعاً نکالا دو قسم کے لوگ ہیں مومن متقی وہ اللہ کے نزدیک عزت دار ہے اور فاسق شقی وہ اللہ کے نزدیک ذلیل ہے پھر آپ نے یہی آیت پڑھی امام احمد نے نکالا لوگو تمہارا خدا ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے نہ عربی کو عجمی پر فضیلت ہے نہ کالے کو سرخ پر فضیلت اللہ کے نزدیک اسی کو ہے جو پرہیزگار ہو ۱۲ منہ

وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ وَقَوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا وَمَا يُنْهٰى عَنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ الشُّعُوْبُ النَّسَبُ الْبَعِيْدُ وَالْقَبَائِلُ دُوْنَ ذٰلِكَ۔

اور پرہیزگاری سے) اور تمہاری شاخیں اور قبیلے (جدا جدا) اس لیے کئے کہ پہچانے جاؤ (نہ اس لیے کہ فخر کرو) اور سورہ نساء میں فرمایا اللہ سے ڈرو جس کا نام لے کر سوال کیا کرتے ہو اور ناتا توڑنے سے بیشک اللہ تم کو تک رہا ہے اور جاہلیت کے زمانہ کی طرح باپ دادوں سے فخر کرنا منع ہے اس کا بیان شعوب جمع ہے شعب کی شعب اوپر کا خاندان اور قبیلہ اس سے اتر کر نیچے کا (یعنی اس کی شاخ)[1]

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْكَاهِلِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ عَنْ اَبِىْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَقَبَائِلَ قَالَ الشُّعُوْبُ الْقَبَائِلُ الْعِظَامُ وَالْقَبَائِلُ الْبُطُوْنُ۔

ہم سے خالد بن یزید کاہلی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے ابوالحصین (عثمان بن عاصم) سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اس آیت کی تفسیر میں اور ہم نے تمہارے خاندان قبیلے کئے تو انہوں نے کہا شعوب بڑے بڑے قبیلے اور قبیلے کی شاخیں۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَيُوْسُفُ نَبِىُّ اللّٰهِ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ سے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ سب میں زیادہ عزت والا کون ہے آپ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار ہو۔ انہوں نے عرض کیا ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا (نسب کے رو سے پوچھتے ہو) تو یوسف ہیں اللہ کے پیغمبر۔

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَتْنِىْ رَبِيْبَةُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لَهَا اَرَاَيْتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَانَ مِنْ مُضَرَ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ اِلَّا مِنْ مُضَرَ مِنْ بَنِى النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ

ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے کلیب بن وائل نے کہا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ (وہ لڑکی جو بی بی کے ساتھ پہلے خاوند سے ہو) زینب بنت ابی سلمہ نے بیان کیا میں نے ان سے کہا تم کیا سمجھتی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مضر قبیلہ سے تھے انہوں نے کہا اور کس قبیلہ سے آخر آپ نضر بن کنانہ کی اولاد سے تھے۔

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا كُلَيْبٌ حَدَّثَتْنِىْ رَبِيْبَةُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے کلیب نے کہا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ نے موسیٰ

[1] یہ طبرانی نے مجاہد سے نکالا مثلاً انصار ایک شعب ہے یا ربیعہ یا مضر ایک شعب ہے ہر ایک میں کئی قبیلے ہیں قریش مضر کا ایک قبیلہ ہے ۲ منہ ۵۲ اور نضر بن کنانہ ایک شاخ ہے مضر کی کیونکہ کنانہ خزیمہ کا بیٹا تھا اور خزیمہ مدرکہ کا اور مدرکہ الیاس کا الیاس مضر کا ۱۲ منہ

وَاظُنُّهَا زَيْنَبَ قَالَتْ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقُلْتُ لَهَا اَخْبِرِيْنِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ كَانَ مِنْ مُضَرَ كَانَ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ اِلَّا مِنْ مُضَرَ كَانَ مِنْ وُلْدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ ۔

۷۱۰۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا وَتَجِدُوْنَ خَيْرَ النَّاسِ فِيْ هٰذَا الشَّاْنِ اَشَدَّهُمْ لَهٗ كَرَاهِيَةً وَتَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَيَاْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ ۔

نے کہا میں سمجھتا ہوں زینب بنت ابی سلمہ مراد ہیں[1] کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے اور سبز لاکھی برتن اور روغنی برتن اور مقیر[2] (وہ بھی روغنی برتن) سے منع فرمایا کلیب کہتے ہیں میں نے ان سے کہا تبلاؤ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس قبیلے سے تھے کیا مضر سے انہوں نے کہا اور کس قبیلے سے آپ نضر بن کنانہ کی اولاد میں تھے (نضر مضر کی اولاد میں سے تھا)

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو جریر نے خبر دی انہوں نے عمارہ سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم لوگوں کو کانوں کی طرح پاتے ہو[3] جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اچھے شریف گنے جاتے تھے۔ وہی اسلام کے زمانہ میں بھی اچھے اور شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں[4] اور حکومت اور سرداری کے زیادہ لائق اس کو پاؤ گے جو حکومت اور سرداری کو بہت ناپسند کرتا ہو[5]۔ اور آدمیوں میں سب سے برا اس کو پاؤ گے دورخہ (منافق دوغلا) جو ان لوگوں میں ایک منہ لے کر آئے دوسرے لوگوں میں

---

[1] یہ حضرت ام المومنین ام سلمہؓ کی بیٹی تھیں ان کے پہلے خاوند ابوسلمہؓ سے ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا اس روایت میں یوں ہی ہے ابوذر نے کہا یہ صحیح نہیں کیونکہ تکرار لازم آئے گی مزفت اور مقیر دونوں ایک ہیں صحیح نقیر ہے جیسے دوسری روایتوں میں یعنی لکڑی کا کریدا ہوا برتن ۱۲ منہ [3] کسی کان میں سے اچھا مال نکلتا ہے کسی میں سے خراب ۱۲ منہ [4] اگر علم حاصل نہ کریں تو شرافت نسبی بیکار ہے دنیا کے انقلابات پر جب نظر ڈالو تو علم اور لیاقت ہی سے کمینے شریف بن جاتے ہیں اور شریف کمینے اور ذلیل ہو جاتے ہیں اگلے بادشاہوں اور رئیسوں کی اولاد جنہوں نے علم حاصل نہ کیا کونی اور بادکش بن گئے ہیں اور کولی اور ڈھیرا اور چمار علم کی بدولت مالدار اور عزت دار ہو جاتے ہیں کئی پشت کے بعد لوگ ان کو شریف کہنے لگتے ہیں مسلمانو! علم حاصل کرو علم رات دن اس میں کوشش کرو کہ کوئی قوم علم میں تم سے بڑھ چڑھ کر نہ رہے علم دو طرح کے ہیں ایک تو علم دین جس کو آپ نے فقہ فرمایا یعنی قرآن اور حدیث کا علم دوسرے دنیا میں روٹی کمانے اور سپاہ گری کے فنون جیسے طب ریاضی طبعیات معدنیات کیمسٹری انجبری یعنی علم تعمیر علم زراعت اور فلاحت علم تجارت علم مرایا تار برقی ریلوے یعنی علم المار علم البرق علم جر ثقیل اور صنعات کے علوم جیسے کپڑا بننا چمڑا صاف کرنا لوہاری نجاری شیشی آلات بنانا صابون دیا سلائی وغیرہ فوجی علوم فنون قواعد سپاہ گری محاصرہ جنگ بحری بری آلات جنگ جیسے توپ بندوق تلوار تفنگچہ بارود ڈائنامیٹ تارپیڈو طرح طرح کے جہازات جنگی اور اندر چلنے والی کشتیاں بنانا یہ علوم حاصل کرنے کے لیے تمام دنیا کے سفر کرو کافر مسلمان جو کسی علم کا عالم ہے[6] اس سے یہ علم سیکھو علم حاصل کرنے میں ہرگز شرم نہ کرو وما علینا الا البلاغ ۱۲ منہ [5] کیونکہ ارشاد فرمایا جو شخص دنیا کے عہدے اور خدمت سے بھاگے اس کی درخواست نہ کرے بلکہ برا سمجھے تو جان لو کہ وہی خدمت کے لیے موزوں ہے کیونکہ اسکو خدا کا ڈر ہے اور اس خیال سے کہ شاید اس سے ظلم صادر ہو وہ عہدے اور خدمت کو ناپسند کرتا ہے ۱۲ منہ

دوسرا منہ لے کر جاتے (کیونکہ کا بی مذہب ہے)

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الشَّأْنِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ.

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمان نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلمان) لوگ امامت اور خلافت میں مسلمان قریش کے تابعدار ہیںؒ جیسے (عرب کے) کافر (کفر کے زمانہ میں بھی) قریش کے تابع ہیںؒ اور آدمیوں کا حال کانوں کی طرح ہے جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اچھے اور شریف تھے وہی اسلام کے زمانہ میں بھی اچھے اور شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں تم بہت اچھا آدمی اس کو پاؤ گے جو سب سے زیادہ حکومت اور سرداری کو برا سمجھتا ہو یہاں تک کہ اس میں گرفتار ہو جائےؒ۔

باب ۳۵۴ ۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى قَالَ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا وَلَهُ فِيهِ قَرَابَةٌ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا قَرَابَةً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ۔

باب ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے عبدالملک بن میسرہ نے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں (جو سورہ حم عسق میں ہے) قل لا اسالکم علیہ الا المودة فی القربیٰ جب سعید بن جبیر نے ان نے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار مراد ہیں یہ کہا کہ قریش کی کوئی شاخ ایسی نہ تھی جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رشتہ داری نہ ہو تو آیت اتری یعنی میں تم سے کوئی اجرت نہیں چاہتا اتنا چاہتا ہوں کہ میری تمہاری جو رشتہ داری ہے اسی کا خیال رکھوؒ

ؒ۱ قریش سارے قبیلوں کے سردار گنے جاتے تھے ۱۲ منہ ؒ۲ پلاؤ کی بلاؤ جدھر تر نوالہ ادھر ہی کے ہور ہے دین ایمان انصاف اور راستی ہے ان کو فرض نہیں ہمارے زمانہ میں ایسے لوگوں کی اتنی کثرت ہے کہ معاذ اللہ استنجی کے ڈھیلوں سے زیادہ جدھر نگاہ کرو ہزاروں لاکھوں خوشامدی بندہ نان حاضر با ایمان راست باز اور انصاف پسند آدمی کا قحط ہے ۱۲ منہ ؒ۳ عرب کے اکثر لوگ قریش کے منتظر تھے جب مکہ فتح ہوا اور قریش مسلمان ہو گئے تو جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امامت اور خلافت قیامت تک قریش میں رہنا چاہیئے اور جو بادشاہ قرشی نہ ہو اس کی امامت اور خلافت صحیح نہیں ہے مگر عموماً بطور بادشاہ اسلام کے مسلمانوں کو اس کی اطاعت اور خیر خواہی اس وقت تک جب تک خلافت شرعی قائم نہ ہو کرنا چاہیئے ۱۲ منہ ؒ۴ لوگ زبردستی اس کو حاکم بنا دیں پھر مسلمانوں کی بہبودی پر نظر ڈال کر اس کے دل سے یہ کراہیت دور ہو جائے ۱۲ منہ ؒ۵ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے شاید چونکہ اس حدیث میں رشتہ داری کا بیان ہے اور رشتہ داری کا پہچاننا نسب پہچاننے پر موقوف ہے اس لیے امام بخاری نے اس باب میں یہ حدیث بیان کی حافظؒ نے کہا اس آیت کی پوری تفسیر انشاء اللہ کتاب التفسیر میں آئے گی ۱۲ منہ

۷۱۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ يُبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هٰهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَ غِلَظُ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ أُصُوْلِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ فِي رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ۔

ہم سے علی ابن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے وہ آنحضرت صلعم کا فرمودہ بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا اس طرف سے (دنیا میں) فتنے آئے ہیں اور آپ نے پورب کی طرف اشارہ کیا اور درشتی اور اکھڑپن دل کی سختی ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں اور گایوں کے دم پاس چلاتے رہتے ہیں یعنی ربیعہ اور مضر کے لوگوں میں[1]

۷۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَالْإِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ سُمِّيَتِ الْيَمَنُ لِأَنَّهَا عَنْ يَمِيْنِ الْكَعْبَةِ وَالشَّامُ عَنْ يَسَارِ الْكَعْبَةِ وَالْمَشْأَمَةُ الْمَيْسَرَةُ وَالْيَدُ الْيُسْرٰى الشُّؤْمٰى وَالْجَانِبُ الْأَيْسَرُ الْأَشْأَمُ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فخر اور تکبر چلانے والے اونٹ والوں میں ہے[ع] اور نرم دلی ملائمت بکری والوں میں ہے[2] اور ایمان یمن والا ہے اور حکمت (حدیث) بھی یمن والی ہے امام بخاری نے کہا یمن کو یمن اس لیے کہتے ہیں کہ وہ کعبے کے سیدھی جانب سے اور شام کو شام اس لیے کہتے ہیں کہ وہ کعبہ کے بائیں جانب واقع ہے شام سے مشأمہ[3] نکلا ہے مشامہ بائیں طرف کو کہتے ہیں اور بائیں ہاتھ کو شومیٰ اور بائیں جانب کو اشام

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ

باب قریش کی فضیلت کا بیان

۷۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری

---

[1] ربیعہ اور مضر کے لوگ بہت مالدار اور زراعت پیشہ تھے ایسے لوگوں کے دل سخت اور بے رحم ہوتے ہیں اس حدیث اور اس کے بعد والی حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ اس حدیث میں ربیعہ اور مضر کی برائی بیان کی تو دوسرے قبیلے والوں کی تعریف نکلی اور بعد والی حدیث میں یمن والوں اور بکریوں والوں کی تعریف ہے اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ [2] جیسے سورۂ بلد میں ہے والذین کفروا بآیاتنا ہم اصحاب المشئمہ ۱۲ منہ [3] قریش نضر بن کنانہ کی اولاد کو کہتے ہیں اور کلبی سے منقول ہے کہ مکہ کے رہنے والے اپنے کو قریش سمجھتے اور نضر کی باقی اولاد کو قریش نہ جانتے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قریش کون لوگ ہیں تو آپؐ نے فرمایا نضر بن کنانہ کی اولاد اکثر علماء کا یہی قول ہے بعض نے کہا قصی بن کلاب کی اولاد کو کہتے ہیں قریش ایک دریائی جانور ہے جو دریا کے تمام سب جانوروں کو کھا لیتا ہے ان کا سردار ہے اسی لیے قریش بھی عرب کے سب قبیلوں کے سردار تھے اس لیے ان کا نام قریش ہوا بعضوں نے کہا جب قصی نے خزاعہ کے لوگوں کو حرم سے باہر کیا تو باقی لوگ سب اس کے پاس جمع ہو گئے اس لیے ان کا نام قریش ہوا یہ تقریش سے نکلا ہے جس کے معنی جمع ہونے کے ہیں ۱۲ منہ [ع] جن کو عرب کے لوگ قبائل کہتے ہیں یعنی دیہاتی بدوی ۱۲ منہ

[ع] وہ زیادہ مالدار نہیں ہوتے ۱۲ منہ

الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعٰوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ مُعٰوِيَةُ فَقَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُولٰئِكَ جُهَّالُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ۔

سے انہوں نے کہا محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے تھے کہ معاویہ بن ابی سفیان کو جب وہ قریش کی ایک جماعت میں تھے یہ خبر پہنچی کہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب عرب کا بادشاہ ایک قحطانی ہوگا[1]۔ معاویہ یہ سن کر غصے ہوئے اور (خطبہ سنانے کھڑے ہوئے) پہلے اللہ کی جیسی چاہیے ویسی تعریف کی پھر کہنے لگے امابعدہ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے تم میں بعضے لوگ ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جن کی سند اللہ کی کتاب سے نہیں نکلتی اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں دیکھو یہ جاہل لوگ ہیں ان سے اور ان کے خیالات سے بچے رہو جن خیالات نے ان کو گمراہ کر دیا ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے یہ خلافت اور سرداری قریش میں رہے گی جو کوئی ان کی دشمنی کرے گا اللہ اس کو سرنگوں (اوندھا) کر دے گا جب تک دین اور شریعت کو قائم رکھیں گے[1]۔

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن محمد نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یہ خلافت قریش میں رہے گی جب تک (دنیا میں) ان کے دو آدمی بھی باقی رہیں[2]۔

۷۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے

---

[1] اور جب دین اور شریعت چھوڑ دیں گے تو قریش کی خلافت بھی جاتی رہے گی آپ نے جیسے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا پانچ چھ سو برس تک خلافت بنی امیہ اور عباسیہ میں جو قریش تھے قائم رہی جب انہوں نے شریعت پر چلنا چھوڑ دیا ان کی خلافت چھن گئی۔ دوسرے لوگ بادشاہ ہو گئے جب سے آج تک پھر قریش کو خلافت اور سرداری نہیں ملی عبد اللہ بن عمرو نے جو حدیث روایت کی وہ اس کے خلاف نہیں ہے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب ایک قحطانی عرب کا بادشاہ ہوگا ابو ہریرہ سے بھی ایسا ہی ہے اور ذی مجر حبشی سے مرفوعاً مروی ہے کہ قریش سے پہلے بادشاہت حمیریوں تھی اور پھر ان میں چلی جائے گی اس کو احمد اور طبرانی نے نکالا معاویہ نے جو الفاظ ایسے سخت برتے اس کی کوئی وجہ نہ تھی عبد اللہ بن عمرو معاویہ سے کہیں زیادہ افضل اور راست باز عابد صادق القول تھے ۱۲ منہ

[2] نووی نے کہا اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ خلافت قریش سے خاص ہے اور قیامت تک سوا قریشی کے خلافت کی بیعت کرنا درست نہیں اور صحابہ کے زمانہ میں اس پر اجماع ہو چکا ہے اور اگر کسی زمانہ میں قریش کے سوا اور کسی قوم کا شخص بادشاہ بن بیٹھا تو اس نے قریشی خلیفہ سے اجازت لی اور اس کا نائب بن کر رہا ۱۲ منہ

[3] قحطان یمن میں مشہور قبیلہ ہے ۱۲ منہ

جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ مُحَمَّدٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ذَهَبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ أُنَاسٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ إِلَى عَائِشَةَ وَكَانَتْ أَرَقَّ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جبیر بن مطعم سے انہوں نے کہا میں اور عثمان بن عفان دونوں مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا کہ آپ نے (ذوی القربیٰ کا حصہ) بنی مطلب کو دیا اور ہم (بنی امیہ) اور بنی مطلب آپ سے ایک ہی رشتہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا (یہ تو صحیح ہے)، مگر بنی ہاشم اور بنی مطلب ہمیشہ ایک ہی رہے[۵۱] اور لیث نے کہا مجھ سے ابوالاسود نے بیان کیا[۵۲] انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر بنی زہرہ کے چند لوگوں کو ساتھ لے کر حضرت عائشہؓ پاس گئے حضرت عائشہ بنی زہرہ پر بہت مہربان تھیں کیونکہ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت تھی[۵۳]

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدٍ ح قَالَ يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَأَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللهِ وَرَسُولِهِ.

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے[۵۴] (دوسری سند)[۵۵] یعقوب بن سعد بن ابراہیم نے کہا مجھ سے والد نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے کہا مجھ سے عبدالرحمان بن ہرمز اعرج نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور اشجع اور غفار ان سب قبیلوں کے لوگ میرے خیرخواہ ہیں اور اللہ اور رسول کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں۔

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَحَبَّ الْبَشَرِ إِلَى عَائِشَةَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِهَا وَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَهَا مِنْ رِزْقِ اللهِ تَصَدَّقَتْ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْبَغِي أَنْ يُؤْخَذَ عَلَى يَدَيْهَا فَقَالَتْ أَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے ابوالاسود نے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ صدیق کے بعد سب لوگوں سے زیادہ عبداللہ بن زبیر سے محبت تھی عبداللہ ان سے بہت سلوک کیا کرتے (وہ ان کی خالہ تھیں) حضرت عائشہؓ کوئی چیز رکھ نہ چھوڑتیں جو کچھ اللہ تعالیٰ دیتا وہ سب خیرات کر دیتیں یہ حال دیکھ کر عبداللہ نے کہا ان کا ہاتھ روکنا چاہیئے (اتنی خیرات نہ کرنی پائیں) انہوں نے کہا ہاں ہیرا

---

[۵۱] جاہلیت اور اسلام دونوں زمانہ میں ملے رہے ۱۲ منہ [۵۲] اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ۱۲ منہ [۵۳] آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ بنی زہرہ میں سے تھیں ۱۲ منہ [۵۴] اس سند سے یہ حدیث نہیں ملی البتہ مسلم نے اس کو روایت کیا یعقوب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے صالح سے انہوں نے اعرج سے ۱۲ منہ [۵۵] انہوں نے اعرج سے ۱۲ منہ

يُؤْخَذُ عَلَى يَدَيْهَا لَنَذْرٌ أَنْ كَلَّمْتُهُ فَاسْتَشْفَعَ إِلَيْهَا بِرِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَبِأَخْوَالِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَامْتَنَعَتْ فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّونَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ إِذَا اسْتَأْذَنَّا فَاقْتَحِمِ الْحِجَابَ فَفَعَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِعَشْرِ رِقَابٍ فَأَعْتَقَتْهُمْ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تُعْتِقُهُمْ حَتّٰى بَلَغَتْ أَرْبَعِيْنَ فَقَالَتْ وَدِدْتُ أَنِّي جَعَلْتُ حِيْنَ حَلَفْتُ عَمَلًا أَعْمَلُهُ فَأَفْرُغَ مِنْهُ

ہاتھ روکتا ہے خیر مجھ پر خدا کی نذر ہے اگر میں ان سے بات کروں؎ عبداللہ نے (حضرت عائشہ کو منانے کے لیے) قریش کے کئی آدمیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ننہال والوں (بنی زہرہ) سے سفارش کرائی (میرا قصور معاف کرو) انہوں نے نہ مانا۔ آخر بنی زہرہ کے کئی لوگوں نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ننہال والے تھے جیسے عبدالرحمان بن اسود بن عبد یغوث اور مسور بن مخرمہ نے عبداللہ سے کہا ہم لوگ جب حضرت عائشہؓ پاس اندر آنے اجازت مانگیں (وہاں جاکر بیٹھیں) تم ایک ہی دفعہ آن کر پردے میں گھس جاؤ؎ عبداللہ نے ایسا ہی کیا (حضرت عائشہ مل گئیں) پھر عبداللہ نے ان کے پاس دس بردے بھیجے انہوں نے سب آزاد کر دیئے اور برابر بردے آزاد کرتی رہیں چالیس بردے آزاد کیے پھر کہنے لگیں کاش میں نے جس وقت قسم کھائی تھی (منت مانی تھی تو میں کوئی خاص کام بیان کر دیتی جس کو میں کر کے فارغ ہو جاتی؎

بَابٌ ۳۵۶ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ

باب قرآن شریف کا قریش کی زبان میں اترنا

۷۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوْهُ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انسؓ سے کہ حضرت عثمانؓ نے زید بن ثابت اور عبداللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبدالرحمان بن حارث بن ہشام کو بلایا انہوں نے مصحف لکھے اور حضرت عثمان نے کہا ان تینوں قرشی لوگوں (عبداللہ اور سعید اور عبدالرحمان) سے کہا جب تم میں اور زید بن ثابت میں (جو انصاری ہیں) کچھ (محاورے کا) اختلاف ہو تو قریش کے محاورے کے موافق لکھو اس لیے کہ قرآن قریش کے محاورے پر

؎ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غصے ہوئیں۔ غصے کی بات ہی تھی ۱۲ منہ ؎ یعنی صاف یوں منت کرتی کہ ایک بردہ آزاد کر دوں گی۔ یا اتنے مسکینوں کو کھانا کھلاؤں گی تو دل میں تردد نہ رہتا۔ حضرت عائشہؓ نے مبہم منت مانی اور کوئی تفصیل بیان نہیں کی اس لیے احتیاطاً چالیس بردے آزاد کئے اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل لی کہ مجہول نذر درست ہے مگر وہ ایک قسم کا کفارہ اس میں کافی سمجھتے ہیں ؎ کیونکہ ان سے پردہ نہ تھا حضرت عائشہؓ کے پاؤں پر گر پڑو ان کو رحم آجائے گا ۱۲ منہ ؎ حضرت عائشہؓ کی نذر پوری کرنے کو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ

اترا ہے انہوں نے ایسا ہی کیا[1]

بَابُ ۳۵۷ نِسْبَةِ الْيَمَنِ اِلٰى اِسْمٰعِيْلَ

باب یمن والوں کا حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں ہونا[2]

مِنْهُمْ اَسْلَمُ بْنُ اَفْصٰى بْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ مِنْ خُزَاعَةَ۔

انہی یمن والوں میں سے اسلم کی قوم تھی جو خزاعہ کی ایک شاخ ہے اسلم قصی کا بیٹا وہ حارث کا وہ عمرو کا وہ عامر کا اور حارثہ یمن والوں میں سے تھا[3]

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ رض قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِّنْ اَسْلَمَ يَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ فَقَالَ ارْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فَاَمْسَكُوْا بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ مَا لَهُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ ارْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے کہا ہم سے سلمہ بن اکوعؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسلم کے چند لوگوں کے پاس تشریف لے گئے جو بازار میں تیر اندازی کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اسمٰعیل کے بیٹو تیر لگاؤ کیونکہ تمہارے باپ (اسمٰعیلؑ بنی) تیر انداز تھے۔ اور آپ نے فرمایا میں اس جماعت کے ساتھ ہوں یہ سن کر دوسری جماعت والوں نے ہاتھ روک لیا آپ نے پوچھا کیوں انہوں نے کہا آپ تو ادھر ہیں اب ہم کیسے تیر ماریں اس وقت آپ نے فرمایا نہیں تیر لگاؤ میں تم دونوں کے ساتھ ہوں

بَابٌ ۳۵۸

باب

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ اَنَّ اَبَا الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيَّ حَدَّثَهٗ

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے حسین بن واقد سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے کہا مجھ سے یحییٰ بن یعمر نے بیان کیا ان سے ابو الاسود دیلی نے ابو ذر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس نے دوسرے شخص کو جان بوجھ کر

[1] ہوا یہ کہ قرآن حضرت ابوبکرؓ صدیق کی خلافت میں تمام صحابہ کے اتفاق سے جمع ہو چکا تھا وہی قرآن حضرت عمرؓ کی خلافت میں ان کے پاس رہا بعد حضرت عمرؓ کی وفات کے حضرت ام المومنین حفصہؓ پاس تھا حضرت عثمان نے وہی قرآن حضرت حفصہ سے منگوا کر اس کی نقلیں ان لوگوں سے لکھوائیں اور ایک ایک نقل عراق اور مصر اور شام اور ایران وغیرہ ملکوں میں روانہ کر دیں حضرت عثمان کو جو جامع القرآن کہتے ہیں وہ اسی وجہ سے کہ انہوں نے قرآن کی نقلیں صاف خط سے لکھوا کر ملکوں کو روانہ کیں یہ نہیں کہ قرآن ان کے وقت میں جمع ہوا قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ میں جمع ہو چکا تھا جو کچھ متفرق رہ گیا تھا وہ ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں سب ایک جگہ کر دیا گیا ۱۲ منہ

[2] حافظ نے کہا معز اور ربیعہ تو بالاتفاق حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں ہیں لیکن یمن والوں میں اختلاف ہے کیونکہ ان کا نسب قحطان کو اکثر لوگوں نے عامر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح کا بیٹا بتلایا ہے لیکن زبیر بن بکار نے کہا قحطان حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں تھا کہتے ہیں سب سے پہلے عربی زبان میں قحطان نے گفتگو کی یعرب اس کا بیٹا تھا ۱۲ منہ

[3] اس پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ اسلم قبیلے کا بنی اسمٰعیل ہونا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سارے یمن والے بنی اسمٰعیل ہوں ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعٰی لِغَیْرِ اَبِیْهِ وَهُوَ یَعْلَمُهٗ اِلَّا کَفَرَ وَمَنِ ادَّعٰی قَوْمًا لَیْسَ لَهٗ فِیْهِمْ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

اپنا باپ بنایا وہ کافر ہو گیا[۵۱] اور جو شخص اپنے تئیں دوسری قوم کو بتلائے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔

۷۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَیَّاشٍ حَدَّثَنَا حَرِیْزٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِیُّ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرٰی اَنْ یَّدَّعِیَ الرَّجُلُ اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ اَوْ یُرِیَ عَیْنَهٗ مَا لَمْ تَرَ اَوْ یَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ یَقُلْ

ہم سے علی بن عیاش نے بیان کیا کہا ہم سے حریز نے[۵۲] کہا مجھ کو عبدالواحد بن عبداللہ نصری نے کہا میں نے واثلہ بن اسقع سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا بہتان (اور سخت جھوٹ) یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے سوا اور کسی کو اپنا باپ کہے[۵۳] یا جو اس کی آنکھ نے خواب میں نہیں دیکھا کہے میں نے دیکھا[۵۴] یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ بات لگائے جو آپ نے نہیں فرمائی۔

۷۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا مِنْ هٰذَا الْحَیِّ مِنْ رَبِیْعَةَ قَدْ حَالَتْ بَیْنَنَا وَبَیْنَكَ کُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ اِلَیْكَ اِلَّا فِیْ کُلِّ شَهْرٍ حَرَامٍ فَلَوْ اَمَرْتَنَا بِاَمْرٍ نَاْخُذُهٗ عَنْكَ وَنُبَلِّغُهٗ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ اٰمُرُکُمْ بِاَرْبَعٍ وَاَنْهَاکُمْ عَنْ اَرْبَعٍ الْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا اِلَی اللّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاکُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُزَفَّتِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے انہوں نے ابو جمرہ سے کہا میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے عبدالقیس کے بھیجے ہوئے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ ہم ربیعہ کی ایک شاخ ہیں اور ہم میں اور آپ میں مضر کے کافر حائل ہیں ہم آپ تک صرف ماہ حرام میں پہنچ سکتے ہیں اگر آپ ہم کو دین کی کوئی بات بتلا دیں تو ہم آپ سے سیکھ لیں اور جو لوگ ہمارے پیچھے (ہمارے ملک میں) رہ گئے ہیں ان کو بتلا دیں آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں اللہ پر ایمان لاؤ اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں نماز درستی سے ادا کرو زکوٰۃ دیا کرو جو کچھ لوٹ میں کماؤ اس کا پانچواں حصہ (امام کے پاس) داخل کیا کرو اور میں تم کو کدو کے تونبے اور سبز لاکھی برتن اور لکڑی کے کریدے ہوئے اور روغنی برتنوں سے منع کرتا ہوں[۵۵]

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے

---

[۵۱] مراد وہ شخص ہے جو ایسا کرنا درست سمجھے یا یہ بطور تغلیظ کے ہے یا کفر سے ناشکری مراد ہے ۱۲ منہ [۵۲] حریز بفتح حا و کسر را آخر میں زائے معجمہ صغار تابعین میں سے ہیں ۱۲ منہ [۵۳] جھوٹا خواب بیان کرنا ۱۲ منہ [۵۴] جھوٹا خواب بیان کرنا بیداری میں جھوٹ بولنے سے بڑھ کر گناہ ہے کیونکہ خواب ایک حصہ ہے نبوت کے حصوں میں سے جھوٹا خواب بیان کرنے والا گویا اللہ پر افترا کرتا ہے بہتان لگاتا ہے ۱۲ منہ [۵۵] یہ حدیث اوپر کتاب الایمان میں گزر چکی ہے باب کی مناسبت یہ ہے کہ اکثر عرب کے لوگ یا ربیعہ کی شاخ ہیں یا مضر کی اور یہ دونوں حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں ۱۲ منہ

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَهُنَا يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ممبر پر فرماتے تھے دیکھو فساد اس طرف سے پھوٹے گا پورب کی طرف اشارہ کیا جہاں سے شیطان کا سر نکلتا ہے[1]

بَابُ ذِكْرِ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ

باب اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ اور اشجع قبیلوں کا بیان

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ وَأَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمان بن ہرمز اعرج سے انہوں نے ابوہریرۃؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار اور اشجع یہ سب قبیلے میرے خیر خواہ ہیں اور اللہ اور رسول کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں[2]

۷۲۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

مجھ سے محمد بن غریر زہری نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے صالح سے کہا ہم سے نافع نے بیان کیا۔ ان کو عبداللہ بن عمرؓ نے خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا غفار کو اللہ نے بخش دیا[3] اور اسلم کو اللہ نے بچا دیا اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی[4]

۷۲۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا۔

مجھ سے محمد بن سلام یا ابن یحییٰ ذہلی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی انہوں نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرۃؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اسلم کو اللہ نے بچا دیا اور غفار کو اللہ نے بخش دیا[5]

---

[1] شیطان طلوع آفتاب کے وقت اپنا سر اس پر رکھ دیتا ہے تاکہ آفتاب پرستوں کا سجدہ شیطان کے لیے ہو جائے علماء نے کہا ہے کہ یہ حدیث اشارہ ہے ترکوں کے فساد کا جو چنگیز خاں کے زمانہ میں ہوا انہوں نے مسلمانوں کو بہت تباہ کیا بغداد کو لوٹا اور خلافت اسلامی کو برباد کر دیا ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا یہ پانچوں قبیلے عرب میں بڑے زور دار تھے اور دوسرے قبیلوں سے پہلے اسلام لائے اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فضیلت دی ۱۲ منہ [3] انہوں نے جاہلیت کے زمانہ میں چوری کی تھی معلوم ہوا کہ اسلام لانے سے کفر کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ۱۲ منہ [4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کر کے پھر عہد شکنی کی اور بئر معونہ والوں کو مار ڈالا ۱۲ منہ [5] ایک شاخ ہے بنی سلیم کی جو جاہلیت کے زمانہ میں حاجیوں کا مال چرایا کرتے تھے ۱۲ منہ

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي أَسَدٍ وَبَنِي عَبْدِ اللهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ خَابُوا وَخَسِرُوا فَقَالَ هُمْ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي أَسَدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے **دوسری سند** اور مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمان بن مہدی نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بتلاؤ جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار بہتر ہیں بنی تمیم اور بنی اسد اور بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے ایک شخص (اقرع بن حابس) نے کہا وہ تباہ اور برباد ہوئے[۱] آپ نے فرمایا نہیں جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار یہ چاروں بنی تمیم اور بنی اسد اور بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں[۲]

۷۲۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارٍ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةَ ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ شَكَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِنْهُمْ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن ابی یعقوب سے کہا میں نے عبدالرحمان بن ابی بکرہ سے سنا۔ انہوں نے اپنے باپ سے کہ اقرع بن حابس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ سے ان لوگوں نے بیعت کی ہے جو حاجیوں کا مال اسباب چرایا کرتے تھے یعنی اسلم اور غفار اور مزینہ کے لوگوں نے محمد بن ابی یعقوب نے کہا میں سمجھتا ہوں عبدالرحمان نے جہینہ کا بھی ذکر کیا شعبہ نے کہا یہ شک محمد بن ابی یعقوب کو ہوئی[۳] خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتلا اسلم اور غفار اور مزینہ اور میں سمجھتا ہوں جہینہ کو بھی کہا یہ (چاروں) بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان سے بہتر ہیں کیا اگلے چاروں خراب اور برباد ہوئے اقرع نے کہا ہاں آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ ان سے بہتر ہیں

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ أَوْ قَالَ شَيْءٌ مِنْ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا اسلم اور غفار اور کچھ لوگ مزینہ اور جہینہ کے یا یوں کہا کچھ لوگ جہینہ یا مزینہ

[۱] یعنی جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار یہ سب برے لوگ ہیں شاید اس وقت تک اقرع مسلمان نہ ہوئے ہوں گے ۱۲ منہ [۲] کیونکہ وہ پہلے اسلام لائے یا ان کے اخلاق اور عادات اچھے ہیں ۱۲ منہ [۳] مگر اوپر کی روایت سے شک دفع ہو جاتی ہے اس میں صاف جہینہ کا نام بھی شریک ہے ۱۲ منہ

جُهَيْنَةُ اَوْمُزَيْنَةُ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ اَوْقَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اَسَدٍ وَّتَمِيْمٍ وَهَوَازِنَ وَغَطْفَانَ

کے اللہ کے نزدیک یا یوں کہا قیامت کے دن اسد اور تمیم اور ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔

بَابٌ ۳۶ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ

باب کسی قوم کا بھانجا یا آزاد کیا ہوا غلام بھی اسی قوم داخل ہے

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ اَحَدٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ قَالُوْا لَا اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ لَّنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے لوگوں کو بلایا (جب وہ حاضر ہوئے) پوچھا تم لوگوں میں کوئی شخص غیر (دوسرے قبیلے کا) بھی ہے انہوں نے کہا نہیں ایک ہمارا بھانجا تو ہے آپ نے فرمایا کسی قوم کا بھانجا تو اسی قوم میں داخل ہے۔

بَابٌ ۳۶۱ قِصَّةُ زَمْزَمَ

باب زمزم کے قصے کا (اور ابوذرؓ کے اسلام لانے کا بیان)

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا زَيْدٌ هُوَابْنُ اَخْزَمَ قَالَ اَبُوْقُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنِيْ مُثَنَّى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَصِيْرُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْجَمْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاِسْلَامِ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ كُنْتُ رَجُلًا مِّنْ غِفَارٍ فَبَلَغَنَا اَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ فَقُلْتُ لِاَخِيْ اِنْطَلِقْ اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ كَلِّمْهُ وَاْتِنِيْ بِخَبَرِهٖ فَانْطَلَقَ فَلَقِيَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْتُ

ہم سے زید بن اخزم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوقتیبہ سلم بن قتیبہ نے مجھ سے مثنیٰ بن سعید قصیر (بونے) نے کہا مجھ سے ابوجمرہ نے کہا عبداللہ بن عباسؓ نے ہم سے کہا میں تم سے ابوذر کے مسلمان ہونے کا قصہ بیان کروں ہم نے کہا ہاں بیان کیجئے کہا ابوذر نے کہا میں غفار (قبیلے) کا ایک شخص تھا ہم کو یہ خبر پہنچی تھی کہ مکہ میں ایک شخص پیدا ہوئے ہیں جو اپنے تئیں پیغمبر کہتے ہیں میں نے اپنے بھائی سے کہا تم مکے جاکر ان سے ملو بات کرو اور ان کا حال مجھ سے بیان کرو وہ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا لوٹ کر آیا تو میں نے اس سے پوچھا

۵۱؎ انصار کے اس بھانجے کا نام لغمان بن مقرن تھا امام احمد کی روایت میں اس کی صراحت ہے ترجمہ باب میں ہونے کا ذکر ہے لیکن امام بخاری موسے کی کوئی حدیث نہیں لائے بعضوں نے کہا انہوں نے موالی کے باب میں کوئی حدیث اپنی شرط پر نہ پائی ہوگی حافظ نے کہا یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ امام بخاری نے فرائض میں یہ حدیث نکالی کہ کسی قوم کا مولی بھی انہی میں داخل ہے اور ممکن ہے کہ امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہو جس کو بزار لے ابوہریرہ سے نکالا اس میں مولی اور حلیف اور بھانجے تینوں مذکور ہیں تیسیر میں ہے کہ حنفیہ نے اس حدیث سے دلیل لی کہ جب عصبہ اور ذوی الفروض نہ ہوں تو بھانجا ماموں کا وارث ہوگا ۱۲ منہ ۵۲؎ بعضے نسخوں میں یوں ہے باب قصہ اسلام ابی ذر غفاری اور یہی مناسب ہے کیونکہ ساری حدیث میں ان کے مسلمان ہونے کا قصہ مذکور ہے ۱۲ منہ

مَا عِنْدَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ
وَيَنْهٰى عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ لَهٗ لَمْ تَشْفِنِيْ مِنَ الْخَبَرِ
فَأَخَذْتُ جِرَابًا وَعَصًا ثُمَّ أَقْبَلْتُ إِلٰى مَكَّةَ فَجَعَلْتُ
لَا أَعْرِفُهٗ وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ وَأَشْرَبُ مِنْ
مَاءِ زَمْزَمَ وَأَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَمَرَّ بِيْ عَلِيٌّ فَقَالَ
كَأَنَّ الرَّجُلَ غَرِيْبٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْطَلِقْ
إِلَى الْمَنْزِلِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ لَا يَسْأَلُنِيْ عَنْ
شَيْءٍ وَلَا أُخْبِرُهٗ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ
لِأَسْأَلَ عَنْهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُخْبِرُنِيْ عَنْهُ بِشَيْءٍ قَالَ
فَمَرَّ بِيْ عَلِيٌّ فَقَالَ أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهٗ
بَعْدُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ انْطَلِقْ مَعِيْ قَالَ فَقَالَ مَا
أَمْرُكَ وَمَا أَقْدَمَكَ هٰذِهِ الْبَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ
لَهٗ إِنْ كَتَمْتَ عَلَيَّ أَخْبَرْتُكَ قَالَ فَإِنِّيْ أَفْعَلُ قَالَ
قُلْتُ لَهٗ بَلَغَنَا أَنَّهٗ قَدْ خَرَجَ هٰهُنَا رَجُلٌ يَزْعُمُ
أَنَّهٗ نَبِيٌّ فَأَرْسَلْتُ أَخِيْ لِيُكَلِّمَهٗ فَرَجَعَ وَلَمْ
يَشْفِنِيْ مِنَ الْخَبَرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْقَاهُ فَقَالَ لَهٗ
أَمَا إِنَّكَ قَدْ رَشَدْتَ هٰذَا وَجْهِيْ إِلَيْهِ فَاتَّبِعْنِيْ
ادْخُلْ حَيْثُ أَدْخُلُ فَإِنِّيْ إِنْ رَأَيْتُ أَحَدًا أَخَافُهٗ
عَلَيْكَ قُمْتُ إِلَى الْحَائِطِ كَأَنِّيْ أُصْلِحُ نَعْلِيْ وَامْضِ
أَنْتَ فَمَضٰى وَمَضَيْتُ مَعَهٗ حَتّٰى
دَخَلَ وَدَخَلْتُ مَعَهٗ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ
اعْرِضْ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ فَعَرَضَهٗ
فَأَسْلَمْتُ مَكَانِيْ فَقَالَ لِيْ يَا أَبَا ذَرٍّ

کیا دیکھا وہ کہنے لگا خدا کی قسم میں نے ایک شخص دیکھا جو اچھی بات کا
حکم کرتا ہے اور بری بات سے منع کرتا ہے (بس اتنا ہی بیان کیا) میں نے
کہا اس خبر سے تو میری تسلی نہیں ہوئی آخر میں نے ایک دسترخوان (جس
میں توشہ تھا) لیا اور لکڑی سنبھالی مکہ پہنچا وہاں میں کسی کو نہیں پہچانتا تھا
اور مجھے آپ کا حال[1] پوچھنا مناسب معلوم نہ ہوا ۔میں زمزم کا پانی پیتا
رہا اور مسجد ہی میں بیٹھا رہا حضرت علیؓ میرے سامنے سے گذرے اور
کہنے لگے تم مسافر معلوم ہوتے ہو میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا تو میرے
گھر چلو۔ میں ان کے ساتھ چلا نہ انہوں نے مجھ سے کچھ پوچھا نہ میں نے بیان کیا
صبح کو پھر میں مسجد میں آگیا میرا مطلب یہ تھا کسی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو پوچھوں مگر کوئی ایسا نہ ملا جو آپ کو بتلائے پھر حضرت علیؓ میرے سامنے
سے گذرے اور کہنے لگے کیا ابھی تک اس شخص کو یعنی تجھ کو اپنا ٹھکانا[2] نہیں
ملا میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا تو میرے ساتھ چلو اب انہوں نے
مجھ سے پوچھا کہو تو تیرا مطلب کیا ہے کس کام کے لیے اس شہر میں
آیا ہے میں نے کہا اگر تم یہ بات چھپاؤ کسی سے نہ کہو تو میں تم سے بیان کروں
انہوں نے کہا میں ایسا ہی کروں گا تب میں نے کہا ہم کو یہ خبر پہنچی تھی کہ یہاں
ایک شخص پیدا ہوئے ہیں جو اپنے تئیں پیغمبر کہتے ہیں میں نے پہلے اپنے بھائی
کو ان سے بات کرنے کو بھیجا تھا مگر وہ لوٹ کر آیا اور قابل تشفی کوئی خبر نہ
لایا آخر میں خود آیا میں ان سے ملنا چاہتا ہوں انہوں نے کہا تو نے اچھا
راستہ پایا (مجھ سے ملا) میں بھی انہی شخص کے پاس جاتا ہوں میرے پیچھے پیچھے
چلا آ جس جگہ میں گھسوں تو بھی گھس اگر (رستے میں) میں ڈر کی کوئی بات دیکھوں گا
تو میں (یہ اشارہ کروں گا) ایک دیوار سے لگ کر کھڑا ہو جاؤں گا جیسے اپنا
جوتا صاف کرتا ہوں تو وہاں سے چل دیجیو خیر حضرت علیؓ چلے میں بھی ان
کے ساتھ چلا یہاں تک کہ وہ ایک مکان میں) گھسے میں بھی گھسا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے میں نے عرض کیا مجھ کو اسلام سکھائیے آپ نے

[1] وہاں کے لوگوں سے جو کافر اور آپ کے دشمن تھے ۱۲ منہ [2] جہاں جاکر ٹھہرے ۱۲ منہ

اكْتُمْ هٰذَا الْأَمْرَ وَارْجِعْ إِلٰى بَلَدِكَ فَإِذَا
بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا فَأَقْبِلْ فَقُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ فَجَاءَ
إِلَى الْمَسْجِدِ وَقُرَيْشٌ فِيْهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ
قُرَيْشٍ إِنِّيْ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَقَالُوْا قُوْمُوْا
إِلٰى هٰذَا الصَّابِئِ فَقَامُوْا فَضُرِبْتُ لِأَمُوْتَ
فَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ ثُمَّ أَقْبَلَ
عَلَيْهِمْ فَقَالَ وَيْلَكُمْ تَقْتُلُوْنَ رَجُلًا مِّنْ
غِفَارَ وَمَتْجَرُكُمْ وَمَمَرُّكُمْ عَلٰى
غِفَارَ فَأَقْلَعُوْا عَنِّيْ فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحْتُ
الْغَدَ رَجَعْتُ فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالْأَمْسِ
فَقَالُوْا قُوْمُوْا إِلٰى هٰذَا الصَّابِئِ
فَصُنِعَ بِيْ مِثْلُ مَا صُنِعَ بِالْأَمْسِ وَأَدْرَكَنِي
الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ
بِالْأَمْسِ قَالَ فَكَانَ هٰذَا أَوَّلَ إِسْلَامِ
أَبِيْ ذَرٍّ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

بَابُ ۳۶۲ ذِكْرِ قَحْطَانَ

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ
أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ

بتلایا میں اسی جگہ (اسی وقت) مسلمان ہو گیا آپ نے فرمایا اے ابوذر اپنے
ایمان کو چھپائے رکھ اور اپنے ملک میں لوٹ جا جب تجھ کو ہمارے غلبہ کی
خبر پہنچے اس وقت چلا آئیں نے عرض کیا (یا رسول اللہ) قسم اس خدا کی
جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں تو اسلام کا کلمہ ان کافروں کے
بیچا بیچ زور سے پکاروں گا (جو ہونا ہے سو ہو) پھر ابوذر مسجد میں آئے قریش
کے کافر وہاں بیٹھے تھے انہوں نے کہا قریش کے لوگوں میں تو اس کی گواہی
دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ
اس کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں یہ سنتے ہی انہوں نے کہا اٹھو
اس بے دین کی خبر لو انہوں نے مار ڈالنے کی نیت سے مجھ کو (خوب) مارا حضرت
عباسؓ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا) نے مجھے دیکھ لیا وہ آن کر مجھ پر جھک
گئے اور کافروں کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے ارے خرابی کیا غضب کرتے
ہو، تم غفار کی قوم والے کو مار ڈالتے ہو اور تمہاری سوداگری کا اور آنے
جانے کا راستہ اسی قوم پر سے ہے[۱] یہ سن کر انہوں نے میرا پیچھا چھوڑ دیا
جب دوسرا دن ہوا صبح کو پھر میں (مسجد میں) آیا اور جیسا پکارا تھا اسی
طرح پکارا قریش کے کافروں نے کہا اٹھو اس کی خبر لو جیسے کل مجھ پر مار پڑی
تھی ویسے ہی پھر پڑنے لگی حضرت عباسؓ پھر آن پہنچے اور مجھ پر جھک گئے
اور وہی کہا جو انہوں نے کل کہا تھا ابن عباسؓ نے کہا ابوذرؓ کا اسلام اس طرح
شروع ہوا۔

باب ذکر قحطان

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان
بن بلال نے انہوں نے ثور بن زید سے انہوں نے ابو الغیث سالم سے
انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے
فرمایا قیامت اس وقت نہ آئے گی جب تک قحطان کا ایک

[۱] قریش کے لوگ ہر سال تجارت اور سوداگری کے لیے شام کے ملک کو جایا کرتے راستہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان غفار کی قوم پڑتی ہے حضرت عباسؓ نے ان
کو ڈرایا اس کو مار ڈالو گے تو ساری غفار کی قوم برہم ہو جائے گی تمہاری سوداگری اور آمد و رفت سب میں خلل ہو جائے گا ۱۲ منہ

رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔

شخص بادشاہ ہو کر لوگوں کو اپنی لاٹھی سے نہ ہانکے گا

بَابُ مَا يُنْهٰى مِنْ دَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ

باب جاہلیت کی سی باتیں کرنا منع ہے

۷۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حَتّٰى كَثُرُوا وَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلٌ لَعَّابٌ فَكَسَعَ أَنْصَارِيًّا فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ غَضَبًا شَدِيدًا حَتّٰى تَدَاعَوْا وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ قَالَ مَا شَأْنُهُمْ فَأُخْبِرَ بِكَسْعَةِ الْمُهَاجِرِيِّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا خَبِيثَةٌ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ بْنُ سَلُولَ أَقَدْ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ أَلَا نَقْتُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الْخَبِيثَ لِعَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ

ہم سے محمد (بن سلام) نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے جابرؓ سے سنا وہ کہتے تھے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اس وقت آپ کے پاس مہاجرین میں سے بہت لوگ جمع ہو گئے تھے ان مہاجرینؓ میں ایک آدمیؓ بڑا دل لگی باز آدمی تھا اس نے کیا کیا ایک انصاریؓ کے سر پر ضرب لگائی انصاری بہت سخت غصے ہوا اس نے اپنی ذات والوں کو (مدد کے لیے) پکارا انصاری نے کہا ارے انصار دوڑو (میری فریاد سنو مہاجر نے کہا ارے مہاجر دوڑو یہ (غل) سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے خیمہ سے) نکل آئے فرمایا یہ جاہلیت کی باتیں کیسیؓ پھر پوچھا قصہ کیا ہے لوگوں نے بیان کیا ایک مہاجر نے انصاری کے سرین پر مار لگائی آپ نے فرمایا ایسی جاہلیت کی ناپاک باتیں چھوڑ دو اور عبداللہ بن ابی ابن سلول (منافق) کیا کہنے لگا مہاجر ہمارے اوپر اپنی قوم والوں کو پکارتے ہیں۔ اچھا مدینہ پہنچ کر (ہم سمجھ لیں گے) عزت دار ذلیل کو نکال باہر کرے گاؓ حضرت عمرؓ نے عرض کیا حکم ہو تو اس ناپاک پلید کا سر اڑا دوں (یعنی عبداللہ بن ابی کا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ایسا مت کر لوگ کہیں گے محمدؐ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیںؓ

---

۵۱ نام نامعلوم یا جہجاہ جیسا مسلم کی روایت میں ہے ۱۲ منہ ۵۲ یعنی ان پر حکومت نہ کرے گا کہتے ہیں یہ امام مہدی کے بعد نکلے گا اور انہی کے قدم بقدم چلے گا جیسے ابو نعیم نے فتن میں روایت کیا ۱۲ منہ ۵۳ جہجاہ بن قیس غفاری ۱۲ منہ ۵۴ سنان بن وبرہ ۱۲ منہ ۵۵ اپنی اپنی قوم کو پکارنا فساد کے لیے ابھارنا ۱۲ منہ ۵۶ اس کا انجام برا ہے ۱۲ منہ ۵۷ یہ آیت سورہ منافقون میں ہے مردود نے عزت دار سے اپنے تئیں مراد لیا اور ذلیل سے پیغمبر صاحب اور آپ کے اصحاب کو لعنہ اللہ ۱۲ منہ ۵۸ گو عبداللہ بن ابی مردود منافق تھا مگر ظاہر میں مسلمانوں میں شریک تھا اس لیے آپ کو یہ خیال ہوا کہ اس کے قتل سے ظاہر میں لوگ جو اصل حقیقت سے واقف نہیں ہیں یہ کہنے لگیں گے کہ پیغمبر صاحب اپنے ہی لوگوں کو قتل کرتے ہیں اور جب یہ مشہور ہو جائے گا تو دوسرے لوگ اسلام لانے میں تامل کریں گے ۱۲ منہ

۳۵ ۔ حَدَّثَنِیْ ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مُرَّۃَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنْ سُفْیٰنَ عَنْ زُبَیْدٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ۔

مجھ سے ثابت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے زبید سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص (مصیبت میں) گالوں پر (تھپیڑے) مارے اور گریبان پھاڑ ڈالے اور جاہلیت کی باتیں نکالے وہ ہم میں سے (یعنی مسلمانوں میں سے) نہیں ہے[۵۳]

بَابٌ ۳۶ قِصَّۃِ خُزَاعَۃَ۔

باب خزاعہ کے قصے کا بیان[۵۴]

۳۶ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اٰدَمَ اَخْبَرَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو بْنُ لُحَیِّ بْنِ قَمَعَۃَ بْنِ خِنْدِفَ اَبُوْ خُزَاعَۃَ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن آدم نے خبر دی کہا ہم سے اسرائیل نے بیان کیا انہوں نے ابوحصین سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرو ابن لحی بن قمعہ بن خندف خزاعہ والوں کا باپ تھا

۳۷ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ قَالَ الْبَحِیْرَۃُ الَّتِیْ یُمْنَعُ دَرُّھَا لِلطَّوَاغِیْتِ وَلَا یَحْلِبُھَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ وَالسَّآئِبَۃُ الَّتِیْ کَانُوْا یُسَیِّبُوْنَھَا لِاٰلِھَتِھِمْ فَلَا یُحْمَلُ عَلَیْھَا شَیْءٌ قَالَ وَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ بْنِ لُحَیِّ الْخُزَاعِیَّ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ کَانَ اَوَّلَ

ہم سے ابوالیمان بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے (قرآن شریف سورہ مائدہ اور انعام میں جو آیا ہے) بحیرہ وہ جانور ہے جس کا دودھ بتوں کے نام پر روک دیا جاتا تھا۔ کوئی اس کا دودھ نہ دوہ سکتا اور سائبہ وہ جانور جو بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا (یعنی سانڈ) اس پر کوئی بوجھ نہ لادتا نہ سواری کرتا سعید نے کہا ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں نے عمرو بن عامر بن لحی کو دیکھا وہ اپنی آنتیں (انتڑیاں) دوزخ میں کھینچ رہا تھا اسی نے

[۵۳] ناشکری اور کفر کی ۱۲ منہ [۵۳] اگر ان باتوں کو درست جان کر کرتا ہے ورنہ یہ تغلیظ کے طور پر فرمایا یعنی وہ مسلمانوں کی روش پر نہیں ہے ۱۲ منہ [۵۴] خزاعہ ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں ان کے نسب میں اختلاف ہے اگر اس پر اتفاق ہے کہ وہ عمرو بن لحی کی اولاد میں ہیں اس کا بیٹا اسلم تھا جو قبیلہ اسلم کا جد اعلیٰ ہے ۱۲ منہ

مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ -

بَابٌ ۳۶۵ جَهْلِ الْعَرَبِ

۷۳۸. حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اِذَا سَرَّكَ اَنْ تَعْلَمَ جَهْلَ الْعَرَبِ فَاقْرَأْ مَا فَوْقَ الثَّلٰثِيْنَ وَمِائَةٍ فِيْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ اِلٰى قَوْلِهٖ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا

بَابٌ ۳۶۶ مَنِ انْتَسَبَ اِلٰٓى اٰبَآئِهٖ فِي الْاِسْلَامِ وَالْجَاهِلِيَّةِ۔

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَرِيْمَ بْنَ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ وَقَالَ الْبَرَآءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔

سب سے پہلے سائبہ کی رسم نکالی[۱]

باب عرب کی جہالت کا بیان[۲]

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا اگر تجھے عرب کی جہالت معلوم کرنا اچھا لگے تو سورہ انعام کی ایک سو تیس آیتوں سے زیادہ پڑھ لے وہ لوگ تباہ ہوئے جنہوں نے نادانی سے اپنی اولاد کو مار ڈالا وہ گمراہ ہیں راہ پانے والے نہیں اس آیت تک[۳]

باب اپنی مسلمان یا کافر باپ دادوں کی طرف نسبت دینا

اور ابن عمر اور ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی عزت دار عزت دار کا بیٹا عزت دار کا پوتا عزت دار کا پردادا یوسف پیغمبر تھے جو یعقوب کے بیٹے اسحاق کے پوتے اور ابراہیم خلیل اللہ کے پرپوتے تھے[۴] اور براءؓ نے کہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا میں ہوں بیٹا عبدالمطلب کا

---

[۱] ابن اسحاق کی روایت میں یوں ہے اسی نے بتوں کو نصب کیا سائبہ چھوڑ دیا بحیرہ اور وصیلہ اور حام نکالا کہتے ہیں یہ عمرو بن لحی شام کے ملک میں گیا وہاں کے لوگ بت پرست تھے ان سے ایک بت مانگ لایا کعبے میں لاکر کھڑا کیا اسی کا نام ہبل تھا اور ایک شخص اساف نامی نے نائلہ ایک عورت سے خاص کعبے میں زنا کی اللہ تعالیٰ نے ان کو پتھر کر دیا عمرو بن لحی نے ان کو لے کر کعبے میں کھڑا کیا جو لوگ کعبے کا طواف کرتے وہ اساف کے بوسے سے شروع کرتے اور نائلہ کے بوسے پر ختم کرتے بعضے کہتے ہیں ایک جن (شیطان) ابوثمامہ نامی عمرو بن لحی کا رفیق تھا اس نے عمرو بن لحی سے کہا جدہ میں جا وہاں سے بت اٹھا لا اور لوگوں سے کہہ ان کو پوجا کریں وہ جدہ گیا وہاں ان بتوں کو پایا جو حضرت ادریسؑ اور نوحؑ کے زمانہ میں پوجے جاتے تھے یعنی ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر ان کو مکہ اٹھا لایا لوگوں سے کہا انکو پوجا کرو اس طرح بت پرستی عرب میں جاری ہوئی خدا کی مار اس بے وقوف پر آپ بھی آفت میں پڑا اور قیامت تک ہزاروں لوگوں کو آفت میں پھنسایا اگر آنحضرتؐ کی ذات مبارک عرب میں ظہور نہ کرتی تو ہندوؤں کی طرح عرب بھی اب تک بت پرستی میں گرفتار رہتے ۱۲منہ [۲] بعضے نسخوں میں یوں ہے باب قصۂ زمزم وجہل العرب مگر اس باب میں زمزم کا قصہ بالکل مذکور نہیں ہے دوسرے زمزم کا قصہ اوپر ایک باب میں گذر چکا ہے ۱۲منہ [۳] یعنی سورہ انعام میں عرب کی ساری جہالتیں اور نادانیاں مذکور ہیں ان میں سب سے بڑی یہ تھی کمبخت اپنی اولاد یعنی بیٹیوں کو اپنے ہاتھوں سے قتل کرتے بت پرستی راہ زنی ان کا رات دن کا شیوہ تھا عورتوں پر وہ ستم کرتے کہ معاذ اللہ جانوروں کی طرح ان کو سمجھتے یہ سب بلائیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر دور کرائیں ۱۲منہ [۴] یعنی یہ بیان کرنا کہ میں ان کی اولاد میں ہوں ۱۲منہ [۵] یہ دونوں روایتیں اوپر احادیث الانبیاء میں موصولاً گذر چکی ہیں

۴۰ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ وَقَالَ لَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ قَبَائِلَ قَبَائِلَ

ہم سے عمرو بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب (سورہ شعراء کی) یہ آیت اتری اے پیغمبر اپنے نزدیک رشتہ داروں کو (اللہ کے عذاب سے) ڈرا تو آپ پکارنے لگے بنی فہر کے لوگو! بنی عدی کے لوگو! یہ سب قریش کے خاندان تھے امام بخاری نے کہا ہم سے قبیصہ نے کہا کہا ہم کو سفیان نے خبر دی انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب (سورہ شعراء کی) یہ آیت اتری اپنے نزدیک والے رشتہ داروں کو ڈرا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک قبیلے کو دعوت دینا شروع کی۔

۴۱ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ يَا أُمَّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اشْتَرِيَا أَنْفُسَكُمَا مِنَ اللّٰهِ لَا أَمْلِكُ لَكُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلَانِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمَا۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم کو ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد مناف کے بیٹو تم اپنی جانوں کو (نیک عمل کر کے) اللہ سے بچالو۔ عبدالمطلب کے بیٹو تم اپنی جانوں کو اللہ سے بچالو زبیر کی ماں میری پھوپھی فاطمہؓ میری بیٹی تم دونوں اپنی جانوں کو اللہ سے بچالو میں خدا کے سامنے تمہارے لیے کچھ نہیں اختیار رکھتا ہاں میرے مال میں سے جو تم چاہو وہ مانگ لو

۵۱ حافظ نے کہا یہ موصول ہے تعلیق نہیں ہے اور اسمٰعیل نے اس کو دوسرے طریق سے قبیصہ سے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۲ دوسری روایت میں یوں ہے اے عائشہ رضی اللہ عنہا اے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اے بنی ہاشم اپنی اپنی جانوں کو دوزخ سے چھڑاؤ معلوم ہوا کہ اگر ایمان نہ ہو تو پیغمبر کی رشتہ داری قیامت میں کچھ کام نہ آئے گی اس حدیث سے اس شرکی شفاعت کا بالکل رد ہو گیا جو بعضے نام کے مسلمان انبیاء اور اولیاء کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ اپنی وجاہت سے یا زور ڈال کر جس کو چاہیں گے اس کو بچا سکتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صاف فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے سامنے کچھ اختیار نہیں رکھتا یعنے اس کی بن مرضی نہ شفاعت کر سکتا ہوں نہ کسی کو بچا سکتا ہوں جب پیغمبر صاحب کو خاص اپنی پیاری بیٹی اور بی بی کے بچانے کی قدرت نہ ہو تو اور کسی ولی کو کیا مجال ہے کہ وہ کارخانہ خدائی میں اپنے اختیار سے کچھ دخل دے سکے ۱۲ منہ

بَابُ ۳۶۷ قِصَّةِ الْحَبَشِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ

۴۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رض دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى وَقَالَتْ عَائِشَةُ رض رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ يَعْنِي مِنَ الْأَمْنِ۔

باب حبشیوں کا بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (حبشیوں سے) یہ فرمانا اے بنی ارفدہ[1]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ابو بکر صدیقؓ ان کے پاس آئے اس وقت (انصار کی) "دو چھوکریاں منیٰ کے دنوں میں گا رہی تھیں دف بجا رہی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کپڑا اوڑھے ہوئے (پڑے) تھے ابو بکرؓ نے ان کو جھڑکا (ان کی آواز سنتے ہی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ کھولا فرمایا ابو بکرؓ ان کو گانے بجانے دے یہ عید کے (خوشی کے) دن ہیں اور وہ دن منیٰ کے دن تھے (یعنی ذیحجہ کی دسویں گیارہویں بارہویں) اور حضرت عائشہ نے (اسی سند سے) کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو (اپنی پیٹھ کے پیچھے) چھپائے ہوئے تھے میں مسجد میں حبشیوں کا کھیل (ہتھیاروں کی مشق) دیکھ رہی۔ حضرت ابو بکرؓ نے ان کو ڈانٹا (مسجد میں یہ کھیل کیسا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو چھوڑ دو بنی ارفدہ تم بے فکر ہو کر کھیلو۔

بَابُ ۳۶۸ مَنْ أَحَبَّ أَنْ لَا يُسَبَّ نَسَبُهُ

۴۳۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ

باب اپنے باپ دادا کو برا کہوانا نہ چاہنا

مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ نے انہوں نے

---

[1] یہ حدیث اسی باب میں موصولاً مذکور ہے ارفدہ حبشیوں کے جد اعلیٰ کا نام تھا کہتے ہیں حبشی حبش بن کوش بن حام بن نوحؑ کی اولاد میں ہیں ایک زمانہ میں یہ سارے عرب پر غالب ہو گئے تھے اور ان کے بادشاہ ابرہہ نے کعبہ کو گرا دینا چاہا تھا حافظ نے کہا باب کی حدیث سے بعضے صوفیہ نے رقص اور مزامیر کی اباحت پر دلیل لی ہے اور جمہور علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں حبشیوں کا کھیل لڑائی کی تعلیم کے طور پر تھا اس سے رقص کی اباحت کیونکر نکلے گی جو لہو ولعب کے طور پر ہو مترجم کہتا ہے ایک جماعت محققین اہل حدیث کا جیسے امام ابن حزم وغیرہ ہیں یہ مذہب ہے کہ عید اور شادی میں گانا بجانا خوشی کرنا جائز ہے لیکن اور وقتوں میں حدیث سے اباحت ثابت نہیں پر اس پر قیاس کر سکتے ہیں اور عبداللہ بن جعفرؓ اپنی لونڈیوں کا گانا سنا کرتے البتہ عبادت کے طور پر گانا بجانا جو صوفیہ نے نکالا ہے اس کی سند ہماری شریعت میں کچھ نہیں ہے نہ کسی اصحابی یا تابعی سے ثابت ہے کہ اس نے مجلس سماع عبادت کے طور پر قائم کی ہو یا لوگوں کو اس کی دعوت دی ہو پس امر بدعت ہوگا اور ہر بدعت گمراہی ہے اس لیے محققین صوفیہ نے جیسے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ ہیں ہمیشہ سماع عبادتی سے پرہیز کیا ہے اور حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی کا قول ہے نہ ایں کار میکنم نہ انکار میکنم ۱۲ منہ

عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ كَيْفَ بِنَسَبِيْ فَقَالَ حَسَّانُ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ وَعَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذَهَبْتُ اَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ رض فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَاِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا حسان بن ثابت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی (مکہ کے) مشرکوں کو ہجو کروں آپ نے فرمایا میں بھی ان ہی کے خاندان میں سے ہوں [۱] حسان نے کہا میں اپنی شاعری کے کمال سے آپ کو ان مشرکوں میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیتے ہیں اور ہشام نے اپنے والد سے یہ بھی روایت کی میں حضرت عائشہؓ کے سامنے حسانؓ کو برا کہنے لگا [۲] انہوں نے کہا حسان کو برا نہ کہہ (سبحان اللہ کیا پاک نفسی تھی) وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرتا تھا [۳]

بَابُ ۳۶۹ مَا جَاءَ فِيْ اَسْمَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ وَقَوْلِهٖ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کا بیان (سورہ فتح میں ہے)

محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے (صحابہ) کافروں پر سخت ہیں اور سورہ صف میں ہے اس کا نام احمد ہوگا۔

۴۷۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيْ خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا مجھ سے معن نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمد ہوں اور احمد اور ماحی یعنی مٹنے والا اللہ کفر کو میرے ہاتھ سے مٹوائے گا اور حاشر یعنی لوگ میرے بعد حشر کئے جائیں گے اور عاقب یعنی خاتم النبیین میرے

---

[۱] ان کی ہجو میرے باپ دادا کی ہجو ہو گی ۱۲ منہ [۲] اس خیال سے کہ حضرت عائشہؓ کو تہمت لگانے میں شریک تھے ۱۲ منہ [۳] مشرکین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برائیاں کرتے حسانؓ ان کا جواب دیتے اور جواب بھی کیسا کہ مشرکوں کے دل پر سانپ لوٹتا ایمان اور پاک نفسی اس کا نام ہے باوجود یکہ حسانؓ نے حضرت عائشہؓ کو ایسی تہمت لگائی تھی اور کوئی ہوتا تو دل کھول کر ان کو گالیاں دیتا مگر اس کی وجہ سے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر خواہ اور حمایتی اور مداح تھے اپنی ذات کی برائی کا کچھ خیال نہیں کیا ہائے افسوس ایک وہ زمانہ تھا ایک ہمارا زمانہ ہے جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتے ہیں رات دن حدیث اور قرآن میں مشغول رہتے ہیں ان کو یہ نام کے مسلمان یوں برا کہتے ہیں کہ فلاں مولوی یا مجتہد کے خلاف ہیں معاذ اللہ اللہ اور رسول کی محبت ایسی چیز ہے کہ تمام جہان کی برائیاں اگر ہوں بھی تو درگزر کے قابل ہیں ان کی تعریف اور ستائش کرنی چاہیئے شیخ محی الدین بن عربی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتاب کیا جب وہ ایک شخص کو برا کہتے تھے جو ان کے پیر کو یعنی ابو مدین مغربی کو برا کہتا تھا آپ نے فرمایا تو نے ابو مدین مغربی کے خیال سے اس سے دشمنی رکھی اور اللہ اور رسول کے خیال سے اس سے محبت نہ رکھی حالانکہ وہ اللہ اور رسول سے تو محبت رکھتا ہے۔

يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ

بعد دنیا میں کوئی نیا پیغمبر نہیں آئے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْجَبُونَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللَّهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُونَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُونَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو تعجب نہیں آتا اللہ تعالیٰ قریش کی گالیاں لعنت مجھ پر سے کیونکر ٹال دیتا ہے وہ مذمم کو برا کہتے ہیں اس پر لعنت کرتے ہیں میں تو محمدؐ ہوں[1]

بَابُ ٣٧ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا

۴۷۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے سلیم نے کہا ہم سے سعید بن مینا نے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور دوسرے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا اس کو خوب آراستہ پیراستہ کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی لوگ اس گھر میں جانے لگے اور تعجب کرنے لگے یہ اینٹ کی جگہ اگر خالی نہ ہوتی تو کیسا اچھا مکمل گھر ہوتا[2]

۴۷۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور اگلے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا اس کو خوب آراستہ پیراستہ کیا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس گھر میں پھرتے ہیں تعجب کرتے ہیں (ایسا آراستہ گھر) یہ اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی تو اینٹ میں ہوں ہیں خاتم النبیین ہوں۔

[1] کمبخت عرب کے کافر دشمنی سے آپ کو محمدؐ نہ کہتے یعنے سراہا ہوا بلکہ اس کی ضد مذمم کے نام سے آپ کو پکارتے یعنے برا آپ نے فرمایا مذمم میرا نام ہی نہیں ہے جو مذمم ہو اسی پر ان کی گالیاں پڑیں گی حافظ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بھی نام وارد ہیں جیسے رؤف رحیم شاہد مبشر نذیر مبین داعی الی اللہ سراج منیر مذکر رحمت نعمت ہادی شہید امین مزمل مدثر متوکل مختار مصطفےٰ شفیع مشفع صادق مصدوق وغیرہ بعضوں نے کہا آنحضرتؐ کے بھی اسمائے حسنیٰ کی طرح ننانوے نام ہیں اور اگر خوب تلاش کیے جائیں تو تین سو ناموں تک ملیں گے ۱۲ منہ [2] مطلب یہ ہے کہ قصر نبوت آپ کی ذات سے مکمل ہوا صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی۔ اس وقت تک آپ کی عمر ترسٹھ ۶۳ برس کی تھی ابن شہاب نے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بھی ایسا ہی بیان کیا۔[1]

باب ۳۷۱ كُنْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت کا بیان

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے اتنے میں ایک شخص نے یوں پکارا ابوالقاسم آپ نے ادھر دیکھا (تو وہ کہنے لگا میرا مطلب آپ سے نہ تھا) آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت مت رکھو۔[2]

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے منصور سے انہوں نے سالم ابی الجعد سے انہوں نے جابرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو پر میری کنیت مت رکھو۔

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت مت رکھو۔

باب ۳۷۲

۷۵۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ

باب مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو فضل بن موسیٰ نے خبر دی انہوں نے جعید بن عبدالرحمن سے انہوں نے کہا میں نے سائب

---

[1] اس کا ذکر انشاء اللہ آگے آئے گا بعضے نسخوں میں اس حدیث سے پہلے ایک باب بھی ہے یعنے باب وفاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مگر یہ وفات کا بیان کرنے کا موقع نہیں ہے اس کا ذکر آخر میں آنا چاہیے ۱۲ منہ

[2] حافظ نے کہا بعضوں کے نزدیک یہ مطلقاً منع ہے بعضوں نے کہا یہ ممانعت آپ کی زندگی تک تھی بعضوں نے کہا جمع کرنا منع ہے یعنے محمد نام رکھ کر کنیت ابوالقاسم رکھنا ۱۲ منہ

الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ ابْنَ اَرْبَعٍ وَّتِسْعِيْنَ جَلْدًا مُّعْتَدِلًا فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا مُتِّعْتُ بِهٖ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ اِلَّا بِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَالَتِيْ ذَهَبَتْ بِيْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ شَاكٍ فَادْعُ اللّٰهَ قَالَ فَدَعَا لِيْ

بن زید کو دیکھا چورانوے برس کی عمر مگر اچھے خاصے تھا نٹے مضبوط وہ کہنے لگے میں جانتا ہوں میرے جو حواس کان آنکھ کان سب اب تک کام دیتے رہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت ہے میری خالہ[۱] مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور کہنے لگی یا رسول اللہ اس بچہ کے لیے دعا فرمائیے یہ میرا بھانجا ہے بیمار رہے آپ نے میرے لیے دعا فرمائی

بَابُ ٣٧٣ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

باب مہر نبوت کا بیان (جو آپ کے دونوں مونڈوں کے بیچ میں تھی)[۲]

۵۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَقِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمٍ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحُجْلَةُ مِنْ حُجَلِ الْفَرَسِ الَّذِيْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ

ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے جعید بن عبدالرحمان سے کہا میں نے سائب بن یزید سے سنا میری خالہ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئی کہنے لگی یا رسول اللہ میرا بھانجا ہے بیمار رہے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا برکت کی دعا دی آپ نے وضو کیا میں نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا پھر آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا میں نے آپ کے دونوں مونڈوں کے بیچ میں نبوت کی مہر دیکھی جیسے حجلہ کا انڈا یا چھپر کھٹ کی گھنڈی[۳] محمد بن عبیداللہ نے کہا حدیث میں جو حجلہ کا لفظ ہے یہ گھوڑے کے حجل سے نکلا ہے حجل کہتے ہیں اس سفیدی کو جو گھوڑے کے دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی پر ہوتی ہے ابراہیم بن حمزہ نے کہا[۴] مثل زر الحجلہ یعنے زائے معجمہ پہلے پھر رائے مہملہ امام بخاری نے کہا صحیح رز ہے یعنے رائے مہملہ پہلے پھر زائے معجمہ

---

[۱] حافظ نے کہا مجھ کو ان کی خالہ کا نام معلوم نہیں ہوا البتہ سائب کی ماں کا نام علبہ بنت شریح تھا ۱۲ منہ [۲] حافظ نے کہا یہ مہر ولادت کے وقت سے آپ کی پشت پر نہ تھی جیسے بعضوں نے گمان کیا ہے بلکہ شق صدر کے بعد فرشتوں نے یہ علامت کر دی تھی یہ مضمون ابوداؤد طیالسی اور حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسندوں میں اور ابونعیم نے دلائل میں اور امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے ۱۲ منہ [۳] یہ ترجمہ ہے مثل زر الحجلہ کا مگر یہ لفظ اکثر نسخوں میں حدیث میں نہیں ہے اور صحیح یہ ہے کیونکہ اگر حدیث میں یہ لفظ نہ ہوتا تو محمد بن عبیداللہ اس کی تفسیر کیوں بیان کرتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جیسے حجلہ کا انڈا اور حجلہ ایک پرندے کا نام ہے جو کبوتر سے چھوٹا ہوتا ہے زر بتقدم زا معجمہ بر رائے مہملہ یا بہ تقدیم را مہملہ بر زائے معجمہ یعنے رز دونوں طرح منقول ہے زر سے مراد انڈا ہے ۱۲ منہ [۴] ابراہیم ابن حمزہ کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الطب میں وصل کیا ۱۲ منہ

بَابُ ۳۷ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ اور اخلاق کا بیان

۷۵۴ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَا شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ۔

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے عمر بن سعید بن ابی حسین سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں نے کہا ابو بکرؓ نے عصر کی نماز پڑھائی پھر پیادہ تشریف لے گئے (رستے میں) امام حسین علیہ السلام کو دیکھا وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے انہوں نے امام کو اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور کہنے لگے میرا باپ تجھ پر تصدق ہو (بالکل) آنحضرت کے مشابہ ہے علیؓ کے مشابہ نہیں ہے حضرت علیؓ یہ سن کر ہنس رہے تھے[1]

۷۵۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رض قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ يُشْبِهُهُ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیرؓ نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے انہوں نے ابی جحیفہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا امام حسنؓ آپ کے مشابہ تھے۔

۷۵۶ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ رض قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يُشْبِهُهُ قُلْتُ لِأَبِي جُحَيْفَةَ صِفْهُ لِي قَالَ كَانَ أَبْيَضَ قَدْ شَمِطَ وَأَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ قَلُوصًا قَالَ فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَقْبِضَهَا

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا میں نے ابو جحیفہؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت علیہ السلام کو دیکھا امام حسنؓ آپ کے مشابہ تھے اسمٰعیل نے کہا میں نے ابو جحیفہ سے کہا بھلا آنحضرتؐ کی صورت بیان کرو انہوں نے کہا آپ سفید رنگ تھے آپ کے بال کچھڑی ہو گئے تھے (کچھ سیاہ کچھ سفید) اور آپ نے تیرہ اونٹ ہم کو دینے کا حکم دیا لیکن یہ اونٹ ابھی ہم نے نہیں لیے تھے کہ آپ کی وفات ہو گئی

۷۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ وَهْبٍ أَبِي جُحَيْفَةَ السُّوَائِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِنْ تَحْتِ شَفَتِهِ السُّفْلَى الْعَنْفَقَةَ۔

ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے وہب بن عبداللہ ابو جحیفہ سوائی سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ کے نیچے کے ہونٹ کے تلے یعنی عنفقہ پر سفیدی تھی[2]

---

[1] خوش ہو رہے تھے امام حسنؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت مشابہ تھے انس کی روایت میں ہے کہ امام حسین بہت مشابہ تھے ان دونوں میں اختلاف نہیں ہے وجوہ مشابہت مختلف ہونگے بعضوں نے کہا امام حسن نصف اعلیٰ بدن میں مشابہ تھے اور امام حسینؓ نصف اسفل میں غرض یہ دونوں شاہزادے پوری تصویر تھے جناب رسول کریم کی اس حدیث سے رافضیوں کا منہ کالا ہوتا ہے جو جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن اور مخالف خیال کرتے ہیں کیونکہ یہ قصہ آپ کی وفات کی بعد کا ہے کوئی بےوقوف بھی ایسا خیال نہیں کرے گا ابو بکر صدیقؓ جب تک زندہ رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کی خیرخواہ اور جان نثار رہے رضی اللہ عنہ وارضاہ ۱۲ منہ

[2] عنفقہ ٹھوڈی اور زیرین کے درمیان کو کہتے ہیں ۱۲ منہ

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَيْخًا قَالَ كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ

ہم سے عصام بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے حریز بن عثمان نے کہا انہوں نے عبداللہ بن بسر سے پوچھا جو اصحابی تھے کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ بوڑھے تھے انہوں نے کہا آپ کے عنفقہ پر کچھ بال سفید تھے

۷۵۹۔ حَدَّثَنِي ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بِأَبْيَضَ أَمْهَقَ وَلَا آدَمَ لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ وَلَا سَبْطٍ رَجِلٌ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ قَالَ رَبِيعَةُ فَرَأَيْتُ شَعَرًا مِنْ شَعَرِهِ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ فَسَأَلْتُ فَقِيلَ احْمَرَّ مِنَ الطِّيبِ۔

مجھ سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے۔ انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرتے تھے کہتے تھے آپ میانہ قامت تھے نہ بہت لمبے نہ ٹھنگنے نہ سفید رنگ نہ ایسے بالکل سفید (بلکہ سرخی مائل) نہ بہت گندم رنگ (بالکل زرد) نہ سخت گھونگر بال والے (جیسے حبشی ہوتے ہیں) نہ بالکل ہی سیدھے بالوں والے آپ کی عمر جب چالیس برس کی ہوئی اس وقت وحی اتری اس کے بعد آپ دس برس تک مکہ میں رہے قرآن اترتا رہا اور دس برس مدینہ میں رہے (وفات کے وقت) آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔ ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے کہا میں نے آپ کا ایک بال دیکھا تھا وہ سرخ تھا میں نے وجہ پوچھی (یا انس سے سبب پوچھا) تو کہا خوشبو لگانے لگاتے سرخ ہو گیا[2]۔

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ

ہم نے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ربیعہ بن عبدالرحمٰن انہوں نے انس بن مالک سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ پست قد نہ ایسے بالکل سفید (چونے کی طرح نہ بالکل گندمی زرد رنگ نہ سخت گھونگر بال والے نہ بالکل سیدھے بال والے اللہ نے آپ کو چالیسویں برس کے اخیر میں پیغمبری دی پھر دس برس آپ مکہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں بعد اس کے اللہ نے آپ کو اٹھا لیا اس

[1] بیہقی نے روایت کیا لمبے کی قریب ۱۲ منہ [2] خضاب کی وجہ سے ہے ۱۲ منہ

وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ فَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

اس وقت آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال سفید نہ تھے

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ

ہم سے ابو عبداللہ احمد بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا براء ابن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں خوش رو اور خوبصورت اور اخلاق میں بھی سب سے اچھے تھے نہ تو بہت بیڈول لمبے نہ ٹھنگنے

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِيْ صُدْغَيْهِ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے انس سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا انہوں نے کہا نہیں (آپ کو سفیدی کہاں تھی) دونوں کنپٹیوں پر ذری سی سفیدی آ ئی تھی [۱]

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ رَأَيْتُهُ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ قَالَ يُوْسُفُ بْنُ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْهِ مَنْكِبَيْهِ۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قامت تھے آپ کے دونوں مونڈھوں میں فاصلہ تھا (یعنی سینہ چوڑا) آپ کے بال کان کی لو تک پونہچتے تھے میں نے آپ کو سرخ جوڑا (یعنی دھاری دار) پہنے دیکھا آپ سے بڑھ کر خوبصورت میں نے کبھی نہیں دیکھا یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے باپ سے اس حدیث کو روایت کیا اس میں یوں ہے کہ آپ کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے [۲]

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ سُئِلَ الْبَرَاءُ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا براء بن عازب سے پوچھا گیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح (لمبا پتلا) تھا انہوں نے کہا نہیں چاند کی طرح (گول اور چمک دار) [۳]

---

[۱] مگر ابو مشک روایت میں جسکو حاکم اور اصحاب سنن نے نکالا یہ ہے کہ آپ کے بالوں پر مہندی کا خضاب تھا ابن عمر کی روایت میں ہے کہ آپ زرد خضاب کرتے تھے اور احتمال ہے کہ آپ نے مہندی بطریق خوشبو لگائی ہو اسی طرح زعفران ان لوگوں نے اس خضاب سمجھا یہی احتمال ہے کہ انس نے خضاب نہ دیکھا ہو ۱۲ منہ [۲] یوسف کے طریق کو خود مؤلف نے ابنی نکالا مگر مختصر طور سے اس میں بالوں کا ذکر نہیں ہے بعضی روایتوں میں آپ کے بال کانوں کی لو تک بعضی روایتوں میں مونڈھوں تک بعضی روایتوں میں ان کے بیچ تک مذکور ہے کہ جس وقت آپ تیل ڈالتے تھے کنگھی کرتے تھے تو بال مونڈھوں تک آجاتے خالی وقتوں میں کانوں تک رہتے ۱۲ منہ [۳] گول سے یہ غرض نہیں کہ بالکل گول تھا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس میں کسی قدر گولائی تھی عرب لوگوں میں یہ حسن میں داخل ہے اس کے ساتھ آپ کے رخسار سے پھر تبانی برتو آئینہ

۷۶۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَبُوْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَعْوَرُ بِالْمَصِّيْصَةِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ اِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَزَادَ فِيْهِ عَوْنٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَّرَائِهَا الْمَرْاَةُ وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوْا يَاْخُذُوْنَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُوْنَ بِهَا وُجُوْهَهُمْ قَالَ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَوَضَعْتُهَا عَلٰى وَجْهِيْ فَاِذَا هِيَ اَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَاَطْيَبُ رَائِحَةً مِّنَ الْمِسْكِ۔

ہم سے ابو علی حسن بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن محمد اعور نے مصیصہ میں (جو ایک شہر ہے نہر جیحون پر) کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے کہا میں نے ابو جحیفہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو (سخت گرمی میں) پتھریلے میدان میں نکلے وضو کیا پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں آپ کے سامنے برچھی گڑی تھی (جو آپ کے ساتھ رہتی سترہ کرنے کو) اس حدیث میں عون نے اپنے باپ سے[۱] انہوں نے ابو جحیفہ سے یہ زیادہ کیا ہے اس برچھی کے پار سے عورت گذر رہی تھی لوگوں کیا کیا کھڑے ہو گئے اور آپ کے مبارک ہاتھ تھام کر اپنے چہروں پر (برکت کے لیے) پھیرنے لگے ابو جحیفہ نے کہا میں نے بھی آپ کا ہاتھ تھاما اور اپنے منہ پر رکھا برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا[۲]

۷۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَاَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عبداللہ بن عبیداللہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں تو بہت ہی سخی رہتے جب آپ جبیریل سے ملا کرتے وہ رمضان کی ہر رات کو آپ سے ملتے اور قرآن کا آپ سے دور کرتے بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان کے دنوں میں لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے"

(بقیہ صفحہ سابقہ) نہ تھے بلکہ صاف تھے جیسے دوسری روایت میں ہے داڑھی آپ کی گول گھنی ہوئے قریب تھی کہ سینہ ڈھانپ لے بال سیاہ آنکھیں سرمگیں ان میں لال ڈورے ۱۲ منہ [۱] اس روایت کو خود مؤلف نے آگے چل کر وصل کیا ۱۲ منہ [۲] ایک روایت میں ہے آپ نے ایک ڈول پانی میں کلی کر کے وہ پانی کنوئیں میں ڈال دیا تو کنوئیں میں سے مشک کی طرح خوشبو پھوٹی ام سلیم نے آپ کا پسینہ جمع کر کے رکھا خوشبو میں شریک کیا وہ خوشبو سے زیادہ معطر تھا ابو یعلی اور بزار نے باسناد صحیح نکالا کر آپ جب مدینہ کے کسی رستے سے گذر جاتے تو وہ مہک جاتا وہاں مشک کی خوشبو آتی ایک غریب عورت کے پاس خوشبو نہ تھی آپ نے شیشہ پر تھوڑا سا پسینہ دے دیا وہ عورت جب اس کو لگاتی تو سارے مدینہ والے مشک کی سی خوشبو پاتے اس کے گھر کا نام بیت المطیبین پڑ گیا یہ ابو یعلی اور طبرانی نے نکالا ۱۲ منہ

٧٦٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ الْمُدْلِجِيُّ لِزَيْدٍ وَأُسَامَةَ وَرَأَى أَقْدَامَهُمَا إِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْأَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم سے ابن جریج نے کہا مجھ کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش خوش ان کے پاس گئے آپ کی پیشانی کی لکیریں (خوشی سے چمک رہی آپ نے فرمایا عائشہؓ تو نے مدلجی کی بات سنی [1] اس نے زید اور اسامہ ان کے بیٹے) کے پاؤں دیکھ کر کہا یہ پاؤں ایک دوسرے سے ملتے ہیں [2]

٧٦٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن کعب سے کہ عبد اللہ بن کعب نے کہا میں نے کعب بن مالک سے سنا وہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے اس کا قصہ بیان کرتے تھے کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ کا چہرہ ایسا چمک رہا تھا اور جب آپ کو خوشی ہوتی تو آپ کا چہرہ ایسا چمک جاتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے [3] اور ہم آپ کی خوشی اس سے پہچان لیتے۔

٧٦٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمٰن نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (حضرت آدم سے لے کر) برابر آدمیوں کے بہتر قرنوں میں ہوتا آیا (یعنی شریف اور پاکیزہ نسلوں میں) یہاں تک کہ وہ قرن آیا جس میں میں پیدا ہوا

[1] جو بڑا قیافہ شناس تھا ۱۲ منہ [2] ہوا یہ تھا کہ زید گورے تھے اور اسامہ سیاہ فام بعضے منافق شبہ کرتے تھے کہ اسامہ زید کے بیٹے نہیں ہیں ایک دن باپ بیٹے دونوں اوڑھے پڑے تھے لیکن پاؤں کھلے تھے مدلجی نے جو عرب میں بڑا قیافہ شناس تھا پاؤں دیکھ کر کہا یہ پاؤں ایک دوسرے سے ملتے ہیں یا ایک دوسرے سے نکلے ہیں .... امام شافعی رح نے اس حدیث کی رو سے قیافہ کو صحیح سمجھا ہے جہاں اشتباہ ہو اس حدیث کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الفرائض میں آئے گا بیان اس کے لانے سے یہ ثابت کرنا منظور ہے کہ آپ کی پیشانی میں لکیریں تھیں ۱۲ منہ [3] چاند نہیں کہا کیونکہ چاند میں سیاہ داغ بھی ہیں ۱۲ منہ [4] قرن چالیس سال کا ہوتا ہے یا اسی سال کا یا سو سال کا یا ستر سال کا یا ایک سو بیس سال کا ۱۲ منہ

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُؤُسَهُمْ فَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُؤُسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباس رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (شروع میں پیشانی کے بال سامنے لٹکاتے (جیسے نصاریٰ اور یورپ والے کرتے ہیں اور مشرک لوگ مانگ نکالا کرتے اہل کتاب بالوں کو لٹکاتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس بات میں کوئی حکم نہ آتا تو اہل کتاب کی موافقت (بہ نسبت مشرکوں کے پسند فرماتے پھر اس کے بعد آپ سر میں مانگ نکالنے لگے [۱]

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رض قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں عبداللہ بن عمرو رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بد زبان نہ تھے نہ بدزبان بنتے اور فرماتے تھے تم میں بہتر لوگ وہی ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں (لوگوں سے کشادہ پیشانی پیش آئیں نرمی سے بات کریں۔

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللهِ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا آپ کو جب دو باتوں کا اختیار دیا جاتا تو آپ اس کو اختیار کرتے جو آسان ہوتی بہ شرطیکہ گناہ نہ ہو اگر گناہ ہوتی تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس سے الگ رہتے اور آپ نے کسی سے اپنی ذات کے لیے بدلہ نہیں لیا [۲] ہاں جب اللہ کے حکم کو کوئی ذلیل کرتا تو اللہ

[۱] اور پیشانی پر لٹکانا چھوڑ دیا شاید آپ کو حکم آگیا ہوگا ۱۲ منہ [۲] عبد اللہ بن خطل یا عقبہ بن ابی معیط یا ابورافع یا کعب بن اشرف کو جو آپ نے قتل کرایا وہ بھی اپنی ذات کے لیے نہ تھا بلکہ ان لوگوں نے اللہ کے دین میں خلل ڈالنا لوگوں کو بہکانا شروع کیا تھا اس لیے ان سے بدلہ لیا گیا اگر آپ اپنی ذات کے لیے بدلہ لیتے تو اس یہود دن کو ضرور پہلے ہی قتل کروا دیتے جس نے بکری میں زہر ملا کر آپ کو کھلا دیا تھا اس منافق کو قتل کراتے جس نے لوٹ کا مال تقسیم کرتے وقت کہا تھا اس تقسیم سے اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے ۱۲ منہ

فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا

کیلئے اس سے بدلا لیا کرتے

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ مَا مَسِسْتُ حَرِيْرًا وَّلَا دِيْبَاجًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ رِيْحًا قَطُّ أَوْ عَرْفًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِّيْحِ أَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا میں نے نہ کوئی سنگین نہ کوئی باریک ریشمی کپڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ ملائم دیکھا اور نہ میں نے کوئی بو یا خوشبو آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کی بو یا خوشبو سے بہتر سونگھی۔

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی عتبہ سے انہوں نے ابوسعید خدری رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چھوکری سے زیادہ شرم تھی جو کنواری ابھی پردے میں رہتی ہے۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ مِثْلَهٗ وَإِذَا كَرِهَ شَيْئًا عُرِفَ فِيْ وَجْهِهٖ۔

فائدہ مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے دونوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا پھر یہی حدیث نقل کی اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ کسی بات کو برا سمجھتے تو آپ کے چہرے پر معلوم ہو جاتا[۱]

۷۷۶۔ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهٗ وَإِلَّا تَرَكَهٗ۔

مجھ سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو برا نہیں کہا[۲] اگر آپ کا دل چاہتا تو اس کو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے (پر برائی نہ کرتے)

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے بکر بن مضر نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن مالک

سلہ بزار کی روایت میں ہے کہ آپ کا ستر کبھی کسی نے نہیں دیکھا ۱۲ منہ [۱] یہ شرم کی وجہ سے زبان سے کچھ نہ فرماتے ۱۲ منہ [۲] یعنے حلال کھانے کو حرام سے تو فورا منع فرماتے گو گھوڑے سے جو آپ نے کراہت بیان کی وہ طبعی بیان فرمائی چونکہ آپ کے ملک والے اس کو نہیں کھاتے تھے اس کا عیب نہیں کیا ۱۲ منہ

عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى نَرٰى اِبْطَيْهِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ.

بن بحینہ اسدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ (پیٹ سے) سے الگ رکھتے اتنے کہ آپ کی بغل کی سفیدی ہم لوگ دیکھتے ابن بکیر نے بکر سے یہ روایت کی اس میں یوں ہے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی[1]

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهِ اِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ

ہم سے عبدالاعلی بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہ سے کہ انس نے ان سے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا میں اپنے دونوں ہاتھ (اتنے اونچے) نہیں اٹھاتے تھے جتنے استسقا میں اس میں اتنے ہاتھ اٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ اَبِيْ جُحَيْفَةَ ذَكَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دُفِعْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ كَانَ بِالْهَاجِرَةِ خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادٰى بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ دَخَلَ فَاَخْرَجَ فَضْلَ وَضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ ثُمَّ دَخَلَ فَاَخْرَجَ الْعَنَزَةَ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ سَاقَيْهِ فَرَكَزَ الْعَنَزَةَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ.

ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق نے کہا مالک بن مغول نے کہا میں نے عون بن ابی جحیفہ سے سنا وہ اپنے والد سے نقل کرتے تھے میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس سخت گرمی کے وقت دوپہر کو پہنچ گیا اس وقت آپ ابطح میں محصب میں ایک ڈیرے میں ٹھہرے ہوئے تھے اتنے میں بلال (ڈیرے کے باہر) نکلے انہوں نے نماز کے لیے آذان دی پھر اندر آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی لے باہر گئے لوگ اس پر گرے ہر ایک لینے لگا پھر اندر آئے اور برچھی نکالی اس وقت آپ باہر نکلے گویا میں آپ کی پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں برچھی زمین میں گاڑی پھر ظہر کی ۲ رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں (قصر کیا) آپ کے سامنے سے (برچھی اس کے پار) گدھے عورتیں جا رہی تھیں[2]

۷۸۰۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

مجھ سے حسن بن صباح بزار نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھہر ٹھہر کر باتیں کرتے کوئی گننے والا

[1] اس حدیث کے اس باب میں لانے سے یہ غرض ہے کہ آپ کی بغلیں بالکل سفید اور صاف تھیں ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آپ کی پنڈلیاں سپید چمکدار تھیں ۱۲ منہ

يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْعَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهَا قَالَتْ اَلَا يُعْجِبُكَ اَبُو فُلَانٍ جَاءَ فَجَلَسَ اِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْمِعُنِي ذٰلِكَ وَكُنْتُ اُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ اَنْ اَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ اَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ۔

چاہتا تو اخیر تک ان کو گن لیتا اور لیث نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا عروہ تجھے ابو فلاں (ابو ہریرہ) پر تعجب نہیں آتا وہ میرے حجرے کے ایک کونے میں آبیٹھا اور لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرنے مجھے سناتے میں نفل نماز پڑھ رہی تھی ہنوز نماز سے فارغ نہیں ہوئی تھی کہ وہ اٹھ کر چلا گیا اگر (وہ ٹھہرتا) میں اس کو پاتی تو اس کی خبر لیتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس طرح جلدی جلدی باتیں کرتے تھے جیسے تم لوگ کرتے ہو۔ ؎

باب ۳۷۹

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں ظاہر میں سوتی تھیں دل غافل نہیں ہوتا تھا۔

اس کو سعید بن مینا نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ؎

۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ رض كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهِ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں (تہجد یا تراویح) کی نماز کیونکر پڑھتے تھے انہوں نے کہا آپ رمضان میں یا اور کسی مہینہ میں رمضان کے سوا کبھی گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے انہی کو تہجد کہو یا تراویح پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے ان کی خوبی اور درازی کا کچھ مت پوچھ

؎۱ حضرت عائشہ رض نے ابو ہریرہ رض کی تیز بیانی پر انکار کیا۔ مگر ابو ہریرہ رض کا حافظہ بہت قوی تھا ان کو حدیثیں ایسی یاد تھیں کہ جلدی جلدی ان کو بیان کر دیتے ۱۲ منہ ؎۲ اس کو خود مؤلف نے کتاب الاعتصام میں وصل کیا ۱۲ منہ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین ۱۲ منہ

وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلٰثًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ تَنَامُ عَيْنِيْ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ جَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِيْ مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ اَوَّلُهُمْ اَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ اَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ وَقَالَ اٰخِرُهُمْ خُذُوْا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰى جَاءُوْا لَيْلَةً اُخْرٰى فِيْمَا يَرٰى قَلْبُهٗ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ وَكَذٰلِكَ الْاَنْبِيَاءُ تَنَامُ اَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُهُمْ فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ۔

پھر چار رکعتیں پڑھتے تھے ان کی خوبی اور درازی کا کیا کہنا پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے (تاکہ سب نماز طاق ہو جائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کبھی وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں آپ نے فرمایا میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا[1]۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ معراج کا قصہ بیان کرتے تھے جس رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کی مسجد سے لے گئے یہ معاملہ وحی سے پہلے گذرا آپ مسجد حرام میں سو رہے تھے تین فرشتے آئے (اس وقت حمزہ اور جعفر بن ابی طالب کے بیچ میں سو رہے تھے) ایک فرشتے نے پوچھا کس کو لے جانے کا حکم ہے دوسرے نے کہا جو بیچ میں سو رہا ہے وہی ان سب میں بہتر ہے تیسرے نے جو اخیر میں تھا یہ کہا جو ان سب میں بہتر ہے اسی کو لے چلو[2] اس رات کو اتنا ہی ہو کر رہ گیا اس کے بعد آپ نے ان فرشتوں کو دوسری رات دیکھا جیسے آپ دل سے دیکھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں پر دل نہیں سوتا تھا (بیدار رہتا تھا) اور سب پیغمبروں کا یہی حال ہے ان کی آنکھیں ہیں دل نہیں سوتا غرض جبریل نے آپ کو اپنے ساتھ لیا پھر آسمان پر چڑھا لے گئے[3]۔

باب ۳۷۶ عَلَامَاتُ النُّبُوَّةِ فِي الْاِسْلَامِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزوں نبوت کی نشانیوں کے بیان میں

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے سلم بن زریر نے

[1] یہ حدیث اوپر باب صلوٰۃ التطوع میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] اسی کو لے جانے کا حکم ہے ۱۲ منہ [3] بعد اس کے وہی قصہ گذرا جو معراج کی حدیث میں اوپر تفصیل سے گذر چکا اس روایت سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو کہتے ہیں معراج سوتے میں ہوا تھا۔ مگر یہ روایت شاذ ہے صرف شریک نے روایت کیا ہے کہ آپ اس وقت سو رہے تھے عبدالحق نے کہا شریک کی روایت منفرد اور مجہول ہے اعتماد کے لائق نہیں ہے اور اکثر اہل حدیث کا اس پر اتفاق ہے کہ معراج بیداری میں ہوا تھا ۱۲ منہ

بْنُ دَرِيْرٍ سَمِعْتُ اَبَا رَجَآءٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ فَاَدْلَجُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَّسُوْا فَغَلَبَتْهُمْ اَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ اَوَّلُ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ لَا يُوْقَظُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهٖ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ فَقَعَدَ اَبُوْ بَكْرٍ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ حَتَّى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ فَصَلّٰى بِنَا الْغَدَاةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّتَيَمَّمَ بِالصَّعِيْدِ ثُمَّ صَلّٰى وَجَعَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَكُوْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيْدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِذَا نَحْنُ بِامْرَاَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا اَيْنَ الْمَآءُ فَقَالَتْ اِنَّهٗ لَا مَآءَ فَقُلْنَا كَمْ بَيْنَ اَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَآءِ قَالَتْ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ فَقُلْنَا انْطَلِقِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ اَمْرِهَا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِيْ حَدَّثَتْنَا غَيْرَ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا مُوْتِمَةٌ فَاَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا فَمَسَحَ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا

کہا میں نے ابو رجاء سے سنا کہا ہم سے عمران بن حصینؓ نے بیان کیا وہ ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے رات بھر چلتے رہے صبح کے قریب اتر پڑے (چونکہ تھکے ہوئے تھے) ان کی آنکھ لگ گئی سورج بلند ہوئے تک نہیں اٹھے پہلے جو نیند سے بیدار ہوئے وہ ابو بکرؓ صدیق تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ قاعدہ تھا آپ کو کوئی نیند سے نہ جگاتا جب تک آپ خود ہی بیدار نہ ہوں ابو بکرؓ کے بعد عمر جاگے آخر ابو بکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے بیٹھ بیٹھ کر زور زور سے تکبیر کہنے لگے آپ جاگ اٹھے (وہاں سے کوچ کا حکم دیا پھر اترے اور صبح کی نماز پڑھائی ایک شخص علیحدہ کونے میں بیٹھا رہا اس نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی جب آپ نماز پڑھ چکے تو اس سے پوچھا ارے تجھے کیا ہوا جو تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی وہ کہنے لگا مجھ کو نہانے کی حاجت ہے آپ نے اسے حکم دیا تیمم کرلے اس نے تیمم کر لیا پھر نماز پڑھی عمران کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے آگے کے سواروں میں (پانی کی تلاش کے لیے) مامور کیا) ہم کو بہت شدت سے پیاس لگی تھی ہم چل رہے تھے اتنے میں ایک عورت کو دیکھا جو دو پکھالیں (اونٹ پر) لادے ان پر پاؤں لٹکائے جارہی ہے ہم نے اس سے پوچھا پانی کہاں ملتا ہے اس نے کہا یہاں پانی نہیں ہے ہم نے پوچھا تیرے گھر والوں سے آخر پانی کتنے دور ہے اس نے کہا ایک دن رات کے رستے پر ہے ہم نے اس سے کہا اللہ کے رسول کے پاس چل اس نے کہا اللہ کے رسول کے کیا معنی عمرانؓ کہتے ہیں ہم نے اس کی ایک نہ چلنی دی اور اس کو آگے آگے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے کر آئے اس نے آپ سے بھی وہی گفتگو کی جو ہم سے کی تھی آپ سے اتنا اور کہا کہ میرے بچے یتیم ہیں (یعنی واجب رحم ہیں) اخیر آپ نے حکم دیا اس کے دونوں پکھالیں لے کر آئے آپ نے ان کے دہانوں پر ہاتھ پھیرا پھر ہم چالیس آدمیوں

۱؎ یہ حدیث ابواب التیمم میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۲؎ دوسری روایت میں یوں ہے کہ تکبیر کہنے والے حضرت عمر تھے اور وہی صحیح معلوم ہوتی ہے اور پر یہ روایت گذر چکی ہے ۱۲ منہ

أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنِضُّ مِنَ الْمِلْءِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقِيتُ أَسْحَرَ النَّاسِ أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا فَهَدَى اللَّهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا۔

نے جو پیاسے تھے خوب جھک کر پانی پیا اور ہم میں سے ہر ایک نے اپنا مشکیزہ اور ڈول بھی بھر لیا فقط اونٹوں کو نہیں پلایا تھے اس پر بھی وہ دونوں پکھالیں اتنی بھری ہوئی تھیں کہ پانی ان کے منہ سے ٹپک رہا تھا اس کے بعد آپ کے لوگوں سے فرمایا تمہارے پاس جو جو کھانے کی چیز) ہو وہ لاؤ تو لوگوں نے اس عورت کے لیے روٹی کے ٹکڑے کھجور اکٹھا کی جب وہ اپنے لوگوں میں آئی تو کہنے لگی میں ایسے شخص سے ملی یا تو وہ سب لوگوں سے بڑھ کر جادوگر ہے یا (حقیقت) میں پیغمبر ہے جیسے لوگ کہتے ہیں پھر اللہ نے اس عورت کے قوم والوں کو اس کے سبب سے ہدایت دی وہ بھی مسلمان ہو گئی۔ اس کے لوگ بھی مسلمان ہو گئے۔

۷۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثَمِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس .... سے انہوں نے کہا آپ آپ زوراء میں جو ایک مقام ہے مدینہ منورہ میں) تشریف رکھتے تھے وہاں پانی کا ایک برتن آپ پاس لایا گیا آپ نے اپنا ہاتھ اس میں رکھ دیا یا پانی آپ کی انگلیوں سے پھوٹنے لگا سب لوگوں نے وضو کر لیا قتادہ نے کہا میں نے انس سے پوچھا تم اس وقت کتنے آدمی تھے انس نے کہا تین سو ہوں گے یا تین سو کے قریب۔

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَالْتُمِسَ الْوَضُوءُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا عصر کی نماز کا وقت آن پہنچا تھا لوگ وضو کا پانی ڈھونڈھ رہے تھے پانی نہ ملا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (تھوڑا سا) وضو کا پانی لایا گیا آپ نے اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں لاکر رکھ دیا اور لوگوں کو حکم دیا

---

۵۱ دوسری روایت میں یوں ہے کہ اونٹوں کو بھی پلایا ۱۲ منہ ۵۲ حدیث میں تبعض ہے یعنی بعض سے بعضے نسخوں سے میں تنغض ہے بعضوں میں تنصر بعضوں میں تنصب مطلب سب کا ایک ہی ہے ۱۲ منہ

بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ فَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّتَوَضَّؤُا مِنْهُ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ

اس میں سے وضو شروع کرو سب لوگوں نے آخری آدمی تک نے بھی وضو کر لیا میں نے دیکھا کہ پانی آپ کے تلے سے پھوٹ رہا تھا۔

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا حَزْمٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَخَارِجِهٖ وَمَعَهٗ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَانْطَلَقُوْا يَسِيْرُوْنَ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمْ يَجِدُوْا مَاءً يَّتَوَضَّؤُوْنَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ يَّسِيْرٍ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَدَّ اَصَابِعَهُ الْاَرْبَعَ عَلَى الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَتَوَضَّؤُا فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ حَتّٰى بَلَغُوْا فِيْمَا يُرِيْدُوْنَ مِنَ الْوَضُوْءِ كَانُوْا سَبْعِيْنَ اَوْ نَحْوَهٗ

ہم سے عبدالرحمٰن بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے خرم بن مہران نے امام حسن بصری سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سفر میں نکلے آپ کے ساتھ اصحاب بھی تھے چلتے چلتے نماز کا وقت آن پہنچا پانی نہ ملا کہ لوگ وضو کر لیں آخر لوگوں میں سے ایک شخص گیا وہ تھوڑا سا پانی ایک پیالے میں لے کر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی لے لیا اور وضو کیا پھر اپنی چاروں انگلیاں اس پیالے پر پھیلا دیں اور لوگوں سے فرمایا اٹھو وضو کرو سب نے وضو کر لیا جو ان کا مطلب تھا (یعنی وضو کرنا) وہ پورا ہو گیا یہ لوگ ستر آدمی تھے یا ستر کے قریب

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّأُ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهٗ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ اَنْ يَّبْسُطَ فِيْهِ كَفَّهٗ فَضَمَّ اَصَابِعَهٗ فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا قُلْتُ كَمْ كَانُوْا قَالَ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا۔

ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ہارون سے سنا کہا ہم کو حمید نے خبر دی انہوں نے انس سے انہوں نے کہا نماز کا وقت آن پہنچا ہے جن لوگوں کا گھر (مسجد نبوی) سے قریب تھا وہ تو اپنے گھر جا کر وضو کر آئے کچھ لوگ رہ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پتھر کا ایک کونڈا لائے جس میں پانی تھا آپ نے اپنی ہتھیلی اس کے اندر رکھی کونڈا چھوٹا تھا آپ ہتھیلی اس میں پھیلا نہ سکے آخر آپنے انگلیاں ملا کر ہتھیلی کونڈے میں رکھی پھر سب لوگوں نے وضو کر لیا حمید نے کہا میں نے انس سے پوچھا وہ کتنے آدمی تھے [۱] انہوں نے کہا اسی آدمی تھے [۲]

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے کہا ہم سے حصین نے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں

[۱] وہ خود انس تھے جیسے حارث بن ابی اسامہ کی مسند میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ [۲] جنہوں نے اس کونڈے سے وضو کیا ۱۲ منہ [۳] یہ چار حدیثیں انس رضی اللہ کی امام بخاری نے بیان کیں اور ہر ایک میں ایک علیحدہ واقعہ کا ذکر ہے اب ان کی جمع کرنے اور اختلاف رفع کرنے کے لیے تکلیف کی ضرورت نہیں ۱۲ منہ

سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَۃِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ یَدَیْہِ رَکْوَۃٌ فَتَوَضَّأَ فَجَھَشَ النَّاسُ نَحْوَہٗ فَقَالَ مَا لَکُمْ قَالُوْا لَیْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ اِلَّا مَا بَیْنَ یَدَیْکَ فَوَضَعَ یَدَہٗ فِی الرَّکْوَۃِ فَجَعَلَ الْمَاءُ یَثُوْرُ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ کَاَمْثَالِ الْعُیُوْنِ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ کَمْ کُنْتُمْ قَالَ لَوْ کُنَّا مِائَۃَ اَلْفٍ لَکَفَانَا کُنَّا خَمْسَ عَشْرَۃَ مِائَۃً۔

نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھوٹا سا پانی کا لوٹا رکھا تھا لوگ اس کی طرف لپکے (پیاس کے مارے کیا کرتے) آپ نے پوچھا ہے کیا انہوں نے عرض کیا نہ ہمارے پاس پینے کو پانی ہے نہ وضو کرنے کو بس یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے آپ نے اپنا ہاتھ لوٹے میں رکھ دیا پانی آپ کی انگلیوں میں سے چشمے کی طرح ابلنے لگا ہم نے پیا بھی اور وضو بھی کیا سالم نے کہا ہم نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم کتنے آدمی تھے انہوں نے کہا ہم پندرہ سو آدمی تھے اگر ایک لاکھ آدمی ہوتے تو بھی یہ پانی ہم کو کافی ہو جاتا[۱]

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا مَالِکُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ کُنَّا یَوْمَ الْحُدَیْبِیَۃِ اَرْبَعَ عَشْرَۃَ مِائَۃً وَالْحُدَیْبِیَۃُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاھَا حَتّٰی لَمْ نَتْرُکْ فِیْھَا قَطْرَۃً فَجَلَسَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی شَفِیْرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِی الْبِئْرِ فَمَکَثْنَا غَیْرَ بَعِیْدٍ ثُمَّ اسْتَقَیْنَا حَتّٰی رَوِیْنَا وَرَوَتْ اَوْ صَدَرَتْ رَکَائِبُنَا

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا حدیبیہ میں ہم لوگ چودہ سو آدمی تھے حدیبیہ ایک کنوئیں کا نام تھا ہم نے اس کا سب پانی کھینچ ڈالا ایک قطرہ نہ رہا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کنوئیں کے مینڈھ پر بیٹھے اور ذرا سا پانی منگوایا کلی کی وہ کلی اسی کنوئیں میں ڈال دی تھوڑی دیر نہیں گذری تھی کہ کنوئیں میں پانی پانی ہو گیا ہم نے خوب چھک کر پیا اور ہمارے اونٹ بھی سیر ہو گئے یا پانی پی کر لوٹے[۲]

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ لِاُمِّ سُلَیْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَعِیْفًا اَعْرِفُ فِیْہِ الْجُوْعَ فَھَلْ عِنْدَکِ مِنْ شَیْءٍ قَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِّنْ شَعِیْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَّھَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِہٖ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے سنا انہوں نے کہا ابو طلحہ نے ام سلیم (میری والدہ سے) کہا میں نے (آج) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آواز میں ناتوانی پائی میں سمجھتا ہوں آپ بھوکے ہیں تمہارے پاس کچھ کھانا ہے انہوں نے کہا ہے ہاں اور جو کی کئی روٹیاں نکالیں پھر اپنی اوڑھنی نکالی اور وہ اس میں وہ روٹیاں لپیٹ کر دبا کر میرے ہاتھ میں دے دی[۳] تھوڑی اوڑھنی

---

[۱] کیوں کہ آپ کی انگلیوں سے اللہ نے چشمہ جاری کر دیا تھا پھر پانی کی کیا کمی تھی ۱۲ منہ [۲] راوی کو شک ہے کہ روویت دکابنا کہا یا صدرت رکائبنا ۱۲ منہ [۳] بغل میں چھپا دیں ۱۲ منہ

وَدَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِيْ وَلَاثَتْنِيْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْطَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَهُ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ قَدْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُوْطَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْطَلْحَةَ مَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا

میرے بدن پر باندھ دی پھر مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا میں جو گیا تو کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے ہیں آپ کے پاس لوگ بیٹھے ہیں میں وہاں پہنچ کر خاموش کھڑا ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تجھ کو ابوطلحہ نے بھیجا ہے میں نے عرض کیا جی آپ نے فرمایا کچھ کھانا دے کر عرض کیا جی یہ سنتے ہی آپ نے لوگوں سے فرمایا چلو اٹھو آپ تشریف لے چلے میں آپ سے آگے ہی لپک کر ابوطلحہ پاس پہنچا ان سے کہہ دیا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنے بڑے آدمیوں کو لیے آرہے ہیں (ابوطلحہ نے ام سلیمؓ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے جو ان کو کھلائیں ام سلیمؓ نے کہا اللہ اور رسول (ہر کام کی مصلحت) خوب جانتے ہیں (ہم کیوں فکر کریں) خیر ابوطلحہ آگے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور دونوں ساتھ ہی آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام سلیم رضی اللہ عنہ تیرے پاس جو کھانا وہ لے آ ام سلیم وہی روٹیاں لے آئیں آپ نے فرمایا ان کو چورا کر ڈالو ام سلیم نے کپی نچوڑ کر اس میں سے کچھ گھی نکالا وہی سالن ہوا پھر آپ نے جو کچھ دعا کرنی تھی وہ دعا کی[۲] اور ابوطلحہ سے فرمایا دس آدمیوں کو بلا لے انہوں نے بلایا وہ کھا کر سیر ہو کر باہر چلے گئے پھر آپ نے فرمایا اب دوسرے دس آدمیوں کو بلا لے ان کو بھی بلایا وہ بھی آئے کھا کر سیر ہو کر چلے گئے پھر فرمایا اب اور دس آدمیوں کو بلا لے ابوطلحہ نے بلایا وہ بھی آئے اور کھا کر سیر ہو کر چل دیے پھر فرمایا اور دس آدمیوں کو بلا انہوں نے بلایا غرض اسی طرح سب لوگوں نے کھا لیا اور پیٹ بھر کر سب لوگ ستر یا اسی آدمی تھے[۳]

[۱] ام سلیم کی یہ غرض کر کسی کو معلوم نہ ہو کر انسؓ روٹیاں لیے جاتے ہیں ورنہ اور لوگ بھی کھا لیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہو جائیں گے اور پھر آپ بھوکے رہیں گے ۱۲ منہ [۲] دوسری روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا بسم اللہ یا اللہ اس میں بہت برکت دے ۱۲ منہ [۳] دوسری روایت میں ہے پھر بھی کھانا بچ رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہؓ اور ام سلیم گھر والوں کے ساتھ اس میں سے تناول فرمایا ایک روایت میں ہے کہ پھر بھی بچ رہا آخر ہم نے ہمسایوں کو بھیج دیا ۱۲ منہ

٧٩٠ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنَّا نَعُدُّ الْاٰیَاتِ بَرَکَۃً وَّاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَہَا تَخْوِیْفًا کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَآءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَۃً مِّنْ مَّآءٍ فَجَآءُوْا بِاِنَآءٍ فِیْہِ مَآءٌ قَلِیْلٌ فَاَدْخَلَ یَدَہٗ فِی الْاِنَآءِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الطَّہُوْرِ الْمُبَارَکِ وَالْبَرَکَۃُ مِنَ اللّٰہِ فَلَقَدْ رَاَیْتُ الْمَآءَ یَنْبُعُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ کُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِیْحَ الطَّعَامِ وَہُوَ یُؤْکَلُ۔

٧٩١ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا قَالَ حَدَّثَنِیْ عَامِرٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ جَابِرٌ اَنَّ اَبَاہُ تُوُفِّیَ وَعَلَیْہِ دَیْنٌ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اَبِیْ تَرَکَ عَلَیْہِ دَیْنًا وَّلَیْسَ عِنْدِیْ اِلَّا مَا یُخْرِجُ نَخْلُہٗ وَلَا یَبْلُغُ سِنِیْنَ مَا عَلَیْہِ فَانْطَلِقْ مَعِیْ لِکَیْ لَا یُفْحِشَ عَلَیَّ الْغُرَمَآءُ فَمَشٰی حَوْلَ بَیْدَرٍ مِّنْ بَیَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا ثُمَّ اٰخَرَ ثُمَّ جَلَسَ عَلَیْہِ فَقَالَ انْزِعُوْہُ فَاَوْفَاہُمُ الَّذِیْ لَہُمْ وَبَقِیَ مِثْلُ مَآ اَعْطَاہُمْ

مجھ سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ہم تو معجزوں کو خدا کی برکت اور عنایت سمجھتے تھے اور تم ان سے ڈرتے ہو۔ہم ایک سفر میں نبی صلعم کے ساتھ تھے پانی کی کمی پڑی آنحضرتؐ نے فرمایا کہیں کچھ بچا ہوا پانی ہو تو اس کو لے کر آؤ آخر ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا آپ نے اپنا ہاتھ اس میں ڈال دیا اور فرمایا آؤ برکت والا پانی لو برکت خدا کی طرف سے ہے عبداللہ نے کہا میں نے تو دیکھا آپ کی انگلیوں میں سے پانی فوارے کی طرح پھوٹ رہا تھا اور ہم تو آنحضرتؐ کے زمانے میں کھاتے وقت کھانے کی تسبیح سنتے تھے۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے کہا مجھ سے عامر شعبی نے کہا مجھ سے جابرؓ نے انہوں نے کہا میرے والد عبداللہ بن عمرو بن حرام شہید ہو گئے وہ قرضدار تھے پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے کہا میرے باپ نے قرضہ چھوڑا ہے اور میرے پاس کوئی جائیداد ادائگی کو نہیں ہے وہی کھجور ہے جو ان کے درختوں پر سے اترے گی کئی سال کی کھجور بھی ان کے قرضہ کو کافی نہ ہو گی آپ میرے پاس تشریف لے چلیے آپ کو دیکھ کر قرضخواہ لوگ مجھ کو برا بھلا نہ کہیں گے (فرمایا اچھا آپ تشریف لائے اور (باغ میں) کھجور کے جو ڈھیر لگے ہوئے تھے ان میں سے ایک ڈھیر کے چاروں طرف پھرے اور دعا کی پھر دوسرے ڈھیر کے چاروں طرف پھرے اس پر بیٹھ گئے پھر فرمایا لو کھجور نکالو سب کا قرض ادا ہو گیا اور جتنی کھجور

ا؎ یعنے ہر نشانی اور خرق عادت کو تخویف سمجھتے ہو یہ تمہاری غلطی ہے اللہ کی بعض نشانیاں تخویف کی ہوتی ہیں جیسے گہن وغیرہ اور بعض نشانیاں جیسے کھانے پینے میں برکت یہ عنایت اور فضل ہیں ۱۲ منہ ۲؎ صحابہؓ کو سنانا یہ آپ کا معجزہ تھا ورنہ ہر چیز اللہ کی تسبیح کہتی ہے جیسے قرآن میں ہے وان من شئ الا یسبح بحمدہٖ کنکریوں نے بھی تسبیح کہی ہے بیہقی نے دلائل میں نکالا آپ نے سات کنکریاں لیں انہوں نے آپ کے ہاتھ میں تسبیح کہی ان کی آواز سنائی دی پھر آپ نے ان کو ابوبکرؓ کے ہاتھ میں رکھ دیا پھر عمرؓ کے ہاتھ میں پھر عثمانؓ کے ہاتھ میں ہر ایک کے ہاتھ میں تسبیح کہی حافظ نے کہا شق قمر تو قرآن اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے اور لکڑی کا رونا صحیح حدیثوں سے اور کنکریوں کی تسبیح صرف ایک طریق سے وہ بھی ضعیف ہے اور ہرن کا سلام کرنا یہ تو ہم کو کسی سند سے نہیں ملا نہ ضعیف نہ قوی سند سے ۱۲ منہ ۳؎ علیحدہ علیحدہ ہر ہر قسم کا ایک ایک ڈھیر تھا ۱۲ منہ ۴؎ قرضخواہوں کو تول تول کر دو ۱۲ منہ

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ
عَنْ اَبِیْهِ حَدَّثَنَا اَبُوْعُثْمَانَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ
عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ رض اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ
كَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَآءَ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَیْنِ فَلْیَذْهَبْ
بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْیَذْهَبْ
بِخَامِسٍ اَوْسَادِسٍ اَوْكَمَا قَالَ وَاِنَّ اَبَابَكْرٍ جَآءَ
بِثَلٰثَةٍ وَّانْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بِعَشَرَةٍ وَّاَبُوْبَكْرٍ وَّثَلٰثَةٌ قَالَ فَهُوَ اَنَا وَاَبِیْ
وَاُمِّیْ وَلَآ اَدْرِیْ هَلْ قَالَ امْرَاَتِیْ وَخَادِمِیْ
بَیْنَ بَیْتِنَا وَبَیْنَ بَیْتِ اَبِیْ بَكْرٍ وَاِنَّ اَبَابَكْرٍ
تَعَشّٰی عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ
حَتّٰی صَلَّی الْعِشَآءَ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰی تَعَشّٰی
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ بَعْدَمَا
مَضٰی مِنَ اللَّیْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهٗ
مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْیَافِكَ اَوْ ضَیْفِكَ قَالَ
اَوَعَشَّیْتِهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰی تَجِیْٓءَ قَدْ عَرَضُوْا
عَلَیْهِمْ فَغَلَبُوْهُمْ فَذَهَبْتُ فَاخْتَبَاْتُ
فَقَالَ یَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ
كُلُوْا وَقَالَ لَآ اَطْعَمُهٗ اَبَدًا قَالَ

قرضخواہوں کو دی گئی اتنی ہی اور بچ رہی

ہم سے موسٰے بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے انہوں نے اپنے باپ سلیمان سے کہا ہم سے ابوعثمان نہدی نے (ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے بیان کیا کہ صفہ والے (مسجد نبوی کے سائبان والے) محتاج بیخان ومان) لوگ تھے ایک بار آپ نے یوں فرمایا دیکھو جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرا آدمی (ان محتاجوں میں سے) لے جائے (اپنے ساتھ کھلائے) اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچواں آدمی لے جائے یا (دو آدمی پانچواں اور چھٹا) یا ایسا ہی کچھ فرمایا (راوی کو شک ہے) اخیر ابوبکرؓ تین آدمی اپنے ساتھ لے آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمی لے گئے ابوبکر تین آدمی لائے اور گھر میں تھا میرے ماں باپ ابوعثمان نے کہا مجھ کو یاد نہیں عبدالرحمٰن نے یہ کہا اور میری جورو اور خادم جو میرے اور ابوبکر کی دونوں گھروں میں کام کرتا تھا[1] (اور ایسا ہوا ابوبکر نے تو رات کو کھانا آنحضرت صلعم اللہ علیہ وسلم کے پاس کھا لیا اور عشا کی نماز تک وہیں ٹھہرے رہے عشا پڑھ کر ان تین آدمیوں کو ساتھ لیے ہوئے گھر پر آئے اور مہمانوں کو گھر پر چھوڑ کر) اتنی دور گھر پر ٹھہرے رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہو گئے[2] وہاں سے اتنی رات گذری آئے جتنی اللہ کو منظور تھی ان کی بی بی (ام رومان) نے کہا تم کہاں چلے گئے تھے تمہارے مہمان یونہی بیٹھے ہیں ابوبکر نے کہا تو نے ان کو کھانا دیا ام رومان نے کہا کھانا اس کے سامنے رکھا گیا (پر انہوں نے نہیں کھایا کہنے لگے ابوبکرؓ آئینگے تو ہم کھالیں گے آخر مجبور ہو گئے عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں چھپ گیا ابوبکرؓ

[1] عزمن کل چار یا پانچ آدمی تھے ۱۲ منہ [2] پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس چلے گئے سمجھے کہ عبدالرحمٰن ان کو کھلائے گا ۱۲ منہ [3] یہ حال دیکھ کر ڈر کے مارے ۱۲ منہ [4] ہوا یہ ہوگا کہ ابوبکرؓ نے شام کو کھانا آنحضرتؐ کے گھر میں کھا لیا ہوگا مگر آنحضرتؐ نے نہ کھایا ہوگا۔ عشا کے بعد آپ نے کھایا ہوگا اس حدیث کے ترجمہ میں بہت اشکال ہے اور بڑی مشکل سے معنے بنتے ہیں ورنہ تکرار بے فائدہ لازم آتی ہے اور ممکن ہے کہ راوی نے الفاظ میں غلطی کی ہو چنانچہ مسلم کی روایت میں دوسرے تعشّٰی کے بدل حتّٰی نعس ہے یعنی آنحضرتؐ پاس اتنا ٹھہرے کہ آپ اونگھنے لگے قاضی عیاض نے کہا یہی ٹھیک ہے ۱۲ منہ

وَايْمُ اللّٰهِ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنَ اللُّقْمَةِ إِلَّا
رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا حَتّٰى شَبِعُوا
وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلُ فَنَظَرَ أَبُوبَكْرٍ
فَإِذَا شَيْءٌ أَوْ أَكْثَرُ قَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتَ
بَنِي فِرَاسٍ قَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِي لَهِيَ الْآنَ
أَكْثَرُ مِمَّا قَبْلُ بِثَلٰثِ مَرَّاتٍ فَأَكَلَ
مِنْهَا أَبُوبَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ الشَّيْطَانُ
يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ
وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَمَضَى الْأَجَلُ
فَتَفَرَّقْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ
مِنْهُمْ أُنَاسٌ اللّٰهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ
غَيْرَ أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ قَالَ أَكَلُوا
مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ

نے مجھ کو پکارا ارے یا جی کدھر ہے بہت برا بھلا کہا کاٹا کوسا اور مہمانوں
سے کہنے لگے چلو اب تو کھاؤ اور قسم کھالی میں کبھی نہیں کھاؤں گا عبدالرحمٰن
نے کہا ہم جب ایک لقمہ اٹھاتے تو نیچے سے کھانا اور بڑھ جاتا یہاں تک
کہ سب لوگ سیر ہوگئے اور کھانا جتنا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہوگیا ابوبکرؓ
نے دیکھا تو کھانا جوں کا توں بلکہ زیادہ انہوں نے اپنی بی بی سے کہا بنی فراس
کی بہن[۵۱] یہ ہے کیا معاملہ انہوں نے کہا کچھ نہیں قسم میرے پیارے
(پیغمبر صاحب) کی کھانا جتنا پہلے تھا اب اس سے تگنا ہوگیا ہے پھر
ابوبکر نے بھی اس میں سے کھایا اور کہنے لگے میں نے جو قسم کھائی تھی (یہ
کھانا کبھی نہیں کھاؤں گا) شیطان کا اغوا تھا ابوبکر نے ایک لقمہ اس میں سے
کھایا پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے صبح تک وہاں رکھا رہا
ہم مسلمانوں اور کافروں کی) ایک قوم میں عہد تھا عہد کی میعاد گذر گئی (ان
سے لڑنے کے لیے فوج جمع کی گئی) پھر ہم بارہ ٹکڑیاں ہوگئے ہر آدمی کے
ساتھ کتنے آدمی تھے خدا معلوم مگر اتنا معلوم ہے کہ آپ نے ان نقیبوں
کو لشکر کے ساتھ بھیجا حاصل یہ کہ فوج والوں نے اس میں سے کھایا یا عبدالرحمٰن
نے کچھ ایسا ہی کہا[۵۲]

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ يُونُسَ عَنْ
ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ أَصَابَ أَهْلَ
الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے انہوں نے
عبدالعزیز سے انہوں نے انس سے اور حماد نے اس حدیث کو یونس سے
بھی روایت کیا انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے
کہا مدینہ والوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قحط آیا آپ

---

۵۱ ام رومان فراس بن غنم مالک بن کنانہ کی اولاد میں تھیں۔ عرب کے محاورہ میں جو کوئی کسی قبیلے میں ہوتا ہے اس کو اس کا بھائی کہہ دیتے ہیں ۱۲ منہ

۵۲ یہ ترجمہ جب ہے کہ حدیث میں فَتَفَرَّقْنَا ہو بعضے نسخوں میں فَعَرَّفْنَا ہے یعنی ہماری بارہ ٹکڑیاں کیں ہر ٹکڑی ایک آدمی کے تحت میں بعضے نسخوں میں فَعَرَّفَنَا ہے یعنی ہم بارہ آدمیوں کو مسلمانوں پر نقیب بنایا بعضوں میں فَقَرَّيْنَا ہے یعنے ہم نے بارہ آدمیوں کی ضیافت کی ہر آدمی کے ساتھ کتنے آدمی تھے خدا معلوم ۱۲ منہ

۵۳ حالانکہ اس حدیث میں ابوبکر صدیق رضہ کی کرامت مذکور ہے مگر اولیاء اللہ کی کرامت ان کے پیغمبر کا معجزہ ہے کیونکہ پیغمبر ہی کی تابعداری کی برکت سے یہ درجہ ان کو ملتا ہے اس لیے باب کا مطلب حاصل ہوگیا یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا ھُوَ یَخْطُبُ یَوْمَ جُمُعَۃٍ اِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلَکَتِ الْکُرَاعُ ھَلَکَتِ الشَّآءُ فَادْعُ اللّٰہَ یَسْقِیْنَا فَمَدَّ یَدَیْہِ وَدَعَا قَالَ اَنَسٌ وَّاِنَّ السَّمَآءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَۃِ فَھَاجَتْ رِیْحٌ اَنْشَاَتْ سَحَابًا ثُمَّ اَرْسَلَتِ السَّمَآءُ عَزَالِیَھَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَآءَ حَتّٰی اَتَیْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ اِلَی الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی فَقَامَ اِلَیْہِ ذٰلِکَ الرَّجُلُ اَوْ غَیْرُہٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَھَدَّمَتِ الْبُیُوْتُ فَادْعُ اللّٰہَ یَحْبِسْہُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا فَنَظَرْتُ اِلَی السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِیْنَۃِ کَاَنَّہٗ اِکْلِیْلٌ

جمعہ کا خطبہ سنا رہے تھے اتنے میں ایک شخص[1] کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ گھوڑے (چارہ نہ ملنے سے) مر گئے بکریاں بھی تباہ ہو گئیں اللہ سے دعا فرمائیے وہ ہم پر پانی بھیجے آپ نے دونوں ہاتھ لمبے کئے دعا فرمائی انسؓ نے کہا اس وقت آسمان آئینہ کی طرح صاف تھا (ابر کا نام نہ تھا) اتنے میں آندھی آئی اس نے ابر کو اٹھایا (لگے لگے) پھر وہ ابر مل گیا اور آسمان نے اپنے گویا دہانے کھول دیے ہم جو مسجد سے نکلے تو پانی میں (پاؤں) ڈباتے ہوئے اسی حال سے اپنے گھر پہنچے پھر اس جمعے سے لیکر دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی دوسرے جمعہ میں پھر وہی شخص یا کوئی اور[2] کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ گھر گر گئے اللہ سے دعا فرمائیے پانی موقوف کرے[3] آپ مسکرائے پھر آپ نے یوں دعا فرمائی یا ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہ برسا انس نے کہا ہم نے دیکھا (اسی وقت ابر پھٹ کر مدینہ کے اردگرد سہرے کی طرح ہو گیا۔

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ کَثِیْرٍ اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ وَّاسْمُہٗ عُمَرُ بْنُ الْعَلَآءِ اَخُوْ اَبِیْ عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ اِلٰی جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ اِلَیْہِ فَحَنَّ الْجِذْعُ فَاَتَاہُ فَمَسَحَ یَدَہٗ عَلَیْہِ وَقَالَ

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان یحییٰ بن کثیر نے کہا ہم سے ابو حفص عمر بن علاء نے جو ابی عمر بن علاء کا بھائی تھا کہا میں نے نافع سے سنا انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لکڑی پر ٹیک کر خطبہ سنایا کرتے جب ممبر بنا تو آپ اس پر چلے گئے لکڑی نے باریک آواز سے رونا شروع کیا[4] آخر آنحضرت ص لکڑی پاس آئے اس پر ہاتھ پھیرا[5] عبدالحمیدؒ نے

[1] اس کا نام خارجہ بن حصن فزاری تھا ۱۲ منہ [2] صحیح یہ ہے کہ وہی شخص خارجہ کھڑا ہوا آپ مسکرائے آدمی کی حالت دیکھ کر ابھی تو پانی کے لیے ترستا تھا اب چاہتا ہے پانی موقوف ہو جائے ۱۲ منہ [3] صحابہ نے یہ آواز سنی دوسری روایت میں ہے آپ نے اگر اس کو گلے لگایا وہ خاموش ہوگئی آپ نے فرمایا اگر میں ایسا نہ کرتا تو وہ قیامت تک روتی رہتی۔ حسن بصری جب اس حدیث کو بیان کرتے تو کہتے مسلمانو، ایک لکڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شوق میں روئی اور تم لکڑی کے برابر بھی آپ سے ملنے کا شوق نہیں رکھتے دارمی کی روایت میں ہے کہ آپ نے حکم دیا ایک گڑھا کھودا گیا اور وہ لکڑی اس میں دبا دی گئی ابونعیم کی روایت میں ہے آپ نے صحابہ سے فرمایا تم کو اس لکڑی کے رونے پر تعجب نہیں آتا وہ آئے اور اس کا رونا سنا خود بھی بہت روئے مسلمانو۔ لکڑی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی محبت ہو اور ہم لوگ جو اشرف المخلوقات ہیں اپنے پیغمبر سے اتنی بھی الفت نہ رکھیں رونے کا مقام ہے آپ کی حدیث چھوڑ کر ابوحنیفہ اور شافعی کے قول کی طرف (اڑیں) آپ کی حدیث سے تو ہم کو تسلی نہ ہو اور قہستانی اور کیدانی جو معلوم نہیں کس باغ کی مولی تھے ان کے قول سے تشفی ہو جائے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پھر اسلام کا دعویٰ کیوں کرتے ہو جب پیغمبر اسلام کی تم کو ذرا بھی محبت نہیں ۱۲ منہ [4] تب وہ خاموش ہو گئے [5] حافظ نے کہا معلوم نہیں یہ عبدالحمید کون ہیں مزی نے کہا یہ عبد بن حمید حافظ مشہور ہیں مگر ان کی تفسیر میں اور مسند میں دونوں میں میں نے یہ حدیث تلاش کی تو مجھ کو نہیں ملی البتہ دارمی نے اس کو نکالا عثمان بن عمر سے اخیر تک اسی اسناد سے ۱۲ منہ [6] اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَبْدُ الْحَمِيدِ اَخْبَرَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا وَرَوَاهُ اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس حدیث کو روایت کیا کہا ہم کو عثمان بن عمر نے خبر دی کہا ہم کو معاذ بن علاء نے انہوں نے نافع سے اور ابو عاصم نے اس کو میمون [۱] ابن ابی رواد سے بیان کیا انہوں نے نافع سے ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

۹۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلٰى شَجَرَةٍ اَوْ نَخْلَةٍ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَوْ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَجْعَلُ لَكَ مِنْبَرًا قَالَ اِنْ شِئْتُمْ فَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْبَرًا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ دُفِعَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهٗ اِلَيْهِ تَئِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّنُ قَالَ كَانَتْ تَبْكِيْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا۔

ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن ایمن نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے جابر بن عبد اللہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ایک درخت یا ایک کھجور کی ڈالی سے ٹیکا دیکر کھڑے ہوا کرتے (خطبہ سناتے) انصار کی ایک عورت نے یا ایک مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کو منبر نہ بنوا دیں آپ نے فرمایا اچھا تمہاری مرضی پھر انہوں نے منبر تیار کر دیا جب جمعہ کا دن ہوا تو آپ منبر پر تشریف لے گئے درخت نے اس طرح پھوٹ کر رونا شروع کیا جیسے بچہ چلا کر روتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اتر آئے اور اس درخت کو سینہ سے لگایا تب وہ اس بچہ کی طرح باریک آواز کرنے لگا جس کو تسلی دیتے ہیں آپ نے فرمایا یہ درخت اس بات پر روتا ہے کہ پہلے اللہ کا ذکر سنا کرتا تھا

۹۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوْفًا عَلٰى جُذُوْعٍ مِّنْ نَخْلٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ يَقُوْمُ اِلٰى جِذْعٍ مِّنْهَا فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ وَكَانَ عَلَيْهِ فَسَمِعْنَا لِذٰلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ حَتّٰى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبد الحمید) انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے حفص بن عبد اللہ بن انس بن مالک سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا انہوں نے کہا (آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں) مسجد کی چھت پر کھجور کی ڈالیاں پڑی تھیں آپ جب خطبہ سناتے تو ان ڈالیوں میں سے ایک ڈالی پر ٹیکا دیتے جب آپ کے لیے منبر تیار کیا گیا اور آپ اس پر بیٹھے تو ہم نے اس ڈالی میں سے ایسی آواز سنی جیسے دس مہینہ کی گابھن اونٹنی دردِ زہ کی شدت سے چلاتی ہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اپنا ہاتھ اس پر رکھا وہ چپ ہو گئی

[۱] یعنی اس کے پاس کھڑا ہوتا تھا اب دور ہو گیا ۱۲ منہ

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ ح حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَتْ هٰذِهٖ وَلٰكِنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ يُفْتَحُ الْبَابُ أَوْ يُكْسَرُ قَالَ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ أَحْرٰى أَنْ لَا يُغْلَقَ قُلْنَا عَلِمَ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ وَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا نَسْأَلُهُ مَنِ الْبَابُ قَالَ عُمَرُ۔

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن عدی نے انہوں نے شعبہ سے (دوسری سند) اور مجھ سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر غندر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے کہا میں نے ابو وائل سے سنا وہ حذیفہ سے روایت کرتے تھے حضرت عمر نے (صحابہ سے) کہا تم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فتنہ اور فساد کے باب میں کس کو یاد ہے حذیفہ نے کہا مجھ کو جیسے آنحضرتؐ نے فرمایا ویسا ہی یاد ہے حضرت عمرؓ نے کہا اچھا بیان کرو تم تو حدیث بیان کرنے میں بڑے بہادر معلوم ہوتے ہو حذیفہ نے کہا۔۔۔۔۔۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا آدمی کو جو فساد[1] اس کے گھر والوں مال دولت ہمسایہ کی وجہ سے ہوتا ہے نماز روزہ اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا ان عبادتوں سے اس کا اتار (کفارہ) ہوجاتا ہے حضرت عمر نے کہا میں اس فساد کو پوچھتا ہوں جو سمندر کی موج کی طرح امڈ آئیگا اور سب لوگ اس میں مبتلا ہو جائیں گے) حذیفہ نے کہا امیرالمومنین تم کو اس کا کیا ڈر ہے تمہارے اور اس کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے حضرت عمر نے پوچھا وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑ ڈالا جائیگا حذیفہ نے کہا توڑ ڈالا جائے گا[2] حضرت عمر نے کہا پھر تو اس کا بند ہونا ہی مشکل ہے[3] ابو وائل کہتے ہیں ہم لوگوں نے حذیفہ سے کہا کیا عمرؓ یہ دروازہ پہچانتے تھے انہوں نے کہا ہاں جیسے اس کا یقین تھا آج کے بعد کل کا دن آئے گا میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی جو اٹکل پچو بات نہ تھی ابو وائل کہتے ہیں ہم حذیفہ سے پوچھتے سے ڈرے (دروازہ کیا ہے) ہم نے مسروق سے کہا تم انہوں نے پوچھا حذیفہ نے کہا وہ دروازہ خود عمرؓ تھے۔[4]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے

[1] فساد سے مراد خدا سے غفلت اور دل پر پردہ آنا ہے ۱۲ منہ [2] کیونکہ وہ ٹوٹ جائے گا ۱۲ منہ [3] جو حذیفہ کے بڑے مقرب تھے ۱۲ منہ [4] یہ حدیث مع شرح اوپر گزر چکی ہے امام بخاری اس باب میں اس کو اس لیے لائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ اس سے ثابت ہوتا ہے یعنی حضرت عمر جب تک زندہ رہے کوئی فتنہ اور فساد مسلمانوں میں نہیں ہوا ان کی وفات کے بعد فتنوں کا دروازہ کھل گیا تو آپ کی پیشین گوئی پوری ہوئی زرکشی نے کہا کہ حذیفہ اگر اس دروازے سے حضرت عثمان کی ذات کہتے تو درست ہوتا ان کی شہادت کے بعد فتنوں کا دروازہ کھل گیا مترجم کہتا ہے یہ زرکشی کی خوش فہمی ہے فتنوں کا دروازہ تو حضرت عثمان کی حیات میں کھل گیا تھا پھر وہ دروازہ کیسے ہو سکتے ہیں حذیفہ ایک جلیل الشان صحابی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محرم راز تھے انہوں نے جو امر ارادہ یا زرکشی کو اس پر اعتراض کرنا زیبا نہیں تھا ۱۲ منہ

أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ ذُلْفَ الْأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْأَمْرِ حَتّٰى يَقَعَ فِيهِ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ وَلَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ

انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرۃؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم ان لوگوں سے نہ لڑو جو بال کے جوتے پہنینگے یا ان کے بال لمبے ہوں گے پاؤں تک[1] اور جب تک ترکوں سے نہ لڑو جن کی آنکھیں موٹی اور منہ سرخ ناکیں پھیلی ہوں گی ان کے چہرے جیسے تہ برتہ ڈھالیں گول کھوڑے بڑے اور تم حکومت کے لیے سب سے بہتر اس کو پاؤ گے جو حکومت کو برا جانے (ناپسند کرے) یہاں تک کہ اس میں پھنس جائے اور لوگ کانوں کی طرح ہیں جو جاہلیت میں شریف تھے وہی اسلام میں وہی شریف ہیں اور ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ تم میں کوئی اپنے سارے گھر بار مال و دولت سے بڑھ کر مجھ کو دیکھ لینا زیادہ پسند کرے گا[1]

۷۹۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا خُوزًا وَكَرْمَانَ مِنَ الْأَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوهِ فُطْسَ الْأُنُوفِ صِغَارَ الْأَعْيُنِ وُجُوهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ تَابَعَهُ غَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ۔

مجھ سے یحییٰ (بن موسیٰ یا بن جعفر) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرۃؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے جب تک تم خوز اور کرمان[2] والوں یعنی (عجمیوں ایرانیوں) سے نہ لڑو جن کے منہ سرخ ناکیں پھیلی آنکھیں چھوٹی ہوں گی ان کے منہ کیا ہیں تہ بہتہ ڈھالیں ہیں جوتوں پر بال لگے ہوئے ہیں یحییٰ کے سوا اس حدیث کو اوروں نے بھی عبدالرزاق سے روایت کیا ہے[3]

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رضـ فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ سِنِينَ لَمْ أَكُنْ فِي سِنِيَّ أَحْرَصَ عَلٰى أَنْ أَعِيَ الْحَدِيثَ مِنِّي فِيهِنَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَهُوَ هٰذَا

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا اسمٰعیل نے کہا مجھ کو قیس نے خبر دی کہا ہم ابوہریرہ کے پاس آئے وہ کہنے لگے میں تین برس تک نبی صلعم کی صحبت میں رہا ان تین برسوں میں جیسے مجھ کو آپ کی حدیث یاد کرنے کی حرص رہی ویسے کبھی نہیں رہی میں نے آپ سے سنا آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا قیامت سے پہلے تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتوں پر بال ہوں گے[4] وہ بازر لوگ ہوں گے سفیان نے ایک بار اس حدیث کو روایت کر کے یوں کہا یہ بازر لوگ

---

[1] اس حدیث میں چار پیشینگوئیاں ہیں چاروں پوری ہوئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صحابہ اور تابعین ہیں بلکہ ان کے بعد والوں میں بھی ہمارے زمانہ تک بعضے ایسے گذرے ہیں کہ مال و دولت اولاد سب کو آپ کے ایک دیدار پر تصدق کر دیں مال و دولت کیا چیز ہے جان ہزار جانیں آپ پر سے تصدق کرنا فخر اور سعادت دارین سمجھتے رہے ہر دو عالم قیمت خود گفتہ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز ۱۲ منہ

[2] دونوں شہر ہیں ۱۲ منہ [3] امام احمد اور اسحاق نے اپنی مسندوں میں ۱۲ منہ [4] چمڑا صاف نہ کریں گے بال سمیت جوتے بنا ڈالیں گے ۱۲ منہ

اَلْبَارِزُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَهُمْ اَهْلُ الْبَارِزِ۔

ہیں۔

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ وَتُقَاتِلُونَ قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا میں نے حسن بصری سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن تغلب نے بیان کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم قیامت سے پہلے ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور ایسے لوگوں سے جن کے منہ تہ بر تہ ڈھالوں کی طرح

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَقُولُ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ۔

ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبد اللہ نے کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہودی تم سے لڑیں گے تم ان پر غالب ہو گئے (پھر قیامت کے قریب) یہ حال ہوگا کہ پتھر بات کرے گا کہے گا مسلمان ادھر آ یہودی میرے پیچھے چھپا ہے اس کو قتل کر دو

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُونَ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَغْزُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے عمرو سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ابو سعید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے (مسلمان جہاد کریں گے ان سے پوچھا جائیگا تم میں کوئی ایسا بھی ہے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا لوگ کہیں گے ہاں ہے پھر ان کی برکت سے ان کی فتح ہوگی اس کے بعد ایسا زمانہ آئے گا لوگ جہاد کریں گے ان سے پوچھیں گے تم میں کوئی ایسا ہے جو پیغمبر علیہ وسلم کے صحابی کی صحبت میں رہا ہو (تابعی ہو) لوگ کہیں گے ہاں ہے پھر اس کی برکت سے ان کی فتح ہوگی

۸۰۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ اَخْبَرَنَا سَعْدٌ الطَّائِيُّ اَخْبَرَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا اِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ اَتَاهُ آخَرُ فَشَكَا قَطْعَ السَّبِيلِ

مجھ سے محمد بن حکم نے بیان کیا کہا ہم کو نضر نے خبر دی کہا ہم کو اسرائیل نے کہا ہم کو سعد طائی نے کہا ہم کو محل بن خلیفہ نے۔ انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے کہا ایک بار میں تو آنحضرتؐ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا (نام نامعلوم) اس نے فقر و فاقہ کی شکایت کی پھر دوسرا آیا (نام نامعلوم) اس نے راہ کی بے امنی کی شکایت کی آپ نے فرمایا عدی تو نے

ؒ۱ یعنی ایرانی یا کردی یا دیلم والے ۱۲ منہ ؒ۲ جب دجال مدینہ کے باہر ٹھہرے گا اور مسلمانوں کو اللہ غالب کرے گا ۱۲ منہ ؒ۳ یہ اس وقت ہوگا جب حضرت عیسیٰ اتریں گے اور یہودی لوگ دجال کے لشکر والے ہوں گے حضرت عیسیٰ باب لد کے پاس دجال کو ماریں گے اور اس کے لشکر والے جا بجا مسلمانوں کے ہاتھ قتل ہوں گے ۱۲ منہ

فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيْرَةَ قُلْتُ لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ قُلْتُ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِيْ فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الَّذِيْنَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلَادَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰى قُلْتُ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ فَيَقُوْلَنَّ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ قَالَ عَدِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقَّةِ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ شِقَّةَ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَأَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِيْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ۔

حیرہ دیکھا ہے (ایک بستی ہے کوفہ کے پاس) میں نے عرض کیا جی نہیں لیکن میں نے اس کا نام سنا ہے آپ نے فرمایا اگر تو زندہ رہا تو دیکھ لے گا ایک اکیلی عورت ہودے میں (اونٹ پر) بیٹھ کر حیرے سے چلے گی اور مکہ پہنچ کر کعبہ کا طواف کرے گی اس کو اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا (صحابہ کے وقت میں ایسا ہی ہوا) میں نے اپنے دل میں کہا بنی طے کے ڈاکو کہاں چلے جائیں گے جنہوں نے شہروں کو تباہ کر دیا (فساد کی آگ سلگا رکھی ہے) آپ نے فرمایا اگر تو زندہ رہا تو دیکھ لے گا تم مسلمان لوگ کسریٰ کے خزانے فتح کرو گے میں نے عرض کیا کسریٰ کون ہرمز کا بیٹا آپ نے فرمایا ہاں ہرمز کا بیٹا (جو اس وقت ایران کا بادشاہ تھا) اگر تو زندہ رہا تو یہ بھی دیکھ لے گا ایک آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی زکوٰۃ نکالے گا یہ چاہے گا کوئی لے لے تو بھی کوئی نہ لے گا (اس قدر لوگ مالدار ہوں گے) اور تم میں سے ہر کوئی (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے ملے گا اس کے اور پروردگار کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا (بلکہ پروردگار بلاواسطہ باتیں کرے گا فرمائے گا کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجا میرے حکم سنا دینے کو وہ عرض کرے گا بے شک تو نے بھیجا فرمائے گا کیا میں نے تجھ کو مال دولت نہیں دیا اور بہت نہیں دیا وہ عرض کرے گا بے شک دیا پھر داہنی طرف دیکھے گا تو دوزخ بائیں طرف دیکھے گا تو دوزخ (ہر طرف دوزخ ہی نظر آئے گی اور کچھ نہیں) عدی نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دوزخ کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی سہی اللہ کی راہ میں دیکر اگر یہ بھی کسی کو نہ ملے تو اچھی (ملائم) بات کرکے [2] عدی نے کہا آنحضرتؐ نے جیسے فرمایا تھا یہ تو میں نے دیکھ لیا کہ اکیلی ایک عورت ہودے میں اونٹ پر بیٹھ کر حیرے سے آتی ہے کعبہ کا طواف کرتی ہے اللہ کے سوا اس کو کسی کا ڈر نہیں ہوتا اور ان لوگوں میں بھی میں شریک تھا جنہوں نے کسریٰ کے خزانے فتح کیے اب تم لوگ اور زندہ رہو گے تو یہ بات

[1] حافظ نے کہا حیرہ ان عرب بادشاہوں کا پائے تخت تھا جو ایران کے ماتحت تھے ۱۲ منہ [2] اس میں بھی صدقے کا ثواب ملے گا ۱۲ منہ

حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيْفَةَ سَمِعْتُ عَدِيًّا كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۰۵۔ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ شُرَحْبِيْلَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطُكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِي الْاٰنَ وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ خَزَائِنَ مَفَاتِيْحِ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ بَعْدِيْ اَنْ تُشْرِكُوْا وَلٰكِنْ اَخَافُ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا۔

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ رض قَالَ اَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُطُمٍ مِنَ الْاٰطَامِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى اِنِّيْ اَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ۔

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ

بھی دیکھو گے کہ آدمی مٹھی بھر سونا نکالے گا کوئی نہ لے گا

مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعاصم نے کہا ہم کو سعدان بن بشر نے خبر دی کہا ہم سے ابومجاہد نے بیان کیا کہا ہم سے محل بن خلیفہ نے کہا کہ میں نے عدی سے سنا پھر یہی حدیث نقل کی (جو اوپر مذکور ہوئی)

مجھ سے سعید بن شرجیل نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یزید بن حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز (مدینہ کے باہر) نکلے اور احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھتی ہیں (یعنی دعا کی) پھر مسجد کے منبر پر آئے اور فرمایا کہ میں تم لوگوں کا قیامت کے دن) پیش خیمہ ہوں گا) [۱] اور میں تم پر گواہی دوں گا قسم خدا کی میں اب اس وقت اپنے حوض (یعنی حوض کوثر) کو دیکھ رہا ہوں اور اللہ نے مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں [۲] دلوائیں اور قسم خدا کی مجھ کو تم پر یہ ڈر نہیں کہ تم پھر شرک کرنے لگو گے مگر مجھے یہ ڈر ہے نہیں دنیا میں پڑ کر ایک دوسرے سے رشک اور حسد نہ کرنے لگو [۳]

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے اسامہ بن زیدؓ سے انہوں نے کہا کہ رسول اکرم مدینہ کے ایک بلند مقام پر چڑھے فرمایا تم وہ فتنہ اور فساد دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں بارش کے قطروں کی طرح تمہارے گھروں کے اندر گر رہے ہیں

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا ان سے زینب بن ابی

---

[۱] کہتے ہیں عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں یہی حال ہو گیا تھا مسلمان اس قدر غنی تھے کہ صدقہ دینے کے قابل مستحق لوگ نہ ملتے ۱۲ منہ [۲] آگے جا کر تمہاری راحت و آرام کا سامان کروں گا ۱۲ منہ [۳] یعنی روم اور ایران کے خزانے مسلمانوں کو ملیں گے ۱۲ منہ [۴] یہ پیشین گوئی آپ کی بالکل سچی ہوئی مسلمانوں کو بڑا عروج ہوا مگر پھر آپس کے رشک اور حسد کی وجہ سے خراب ہو گئے دشمن ان پر غالب آئے افسوس تو اس زمانہ میں آتا ہے جب مسلمان تمام ملکوں میں ذلیل اور خوار محتاج اہل نصاریٰ اور نصاریٰ کی رعایا بنے ہوئے میں اس پر بھی جو کچھ ان کے پاس اگلے مسلمانوں کی کمائی کا بچا کھچا رہ گیا ہے اس کو بھی آپس کے رشک اور حسد سے برباد کیے دیتے ہیں ۱۲ منہ

زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ رض بِنْتَ
أَبِي سُفْيَانَ حَدَّثَتْهَا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ لَآ
إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ
الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذَا وَ
حَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ وَبِالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ
قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِي
هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ
مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ

۸۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ الْمَاجِشُونِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ قَالَ لِي إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَتَتَّخِذُهَا
فَأَصْلِحْهَا وَأَصْلِحْ رُعَامَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ
تَكُونُ الْغَنَمُ فِيهِ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ يَتْبَعُ بِهَا
شَعَفَ الْجِبَالِ أَوْ سَعَفَ الْجِبَالِ فِي مَوَاقِعِ الْقَطْرِ
يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ .

۸۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

سلمہ نے ان سے ام المومنین ام حبیبہؓ نے ان سے ام المومنین
زینب بنت جحش نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ان
کے پاس پہنچے فرماتے تھے لا الہ الا اللہ عرب کی خرابی اس آفت سے آن
پہنچی جو نزدیک ہے آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی آپ
نے انگوٹھے اور پاس کی انگلی کا حلقہ کر کے بتایا ام المومنین زینب
نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نیک لوگوں کے رہتے ہوئے پھر بھی ہم
تباہ ہو جائیں گے آپ نے فرمایا ہاں جب برائی بہت پھیل جائے
اور اسی سند سے زہری سے روایت ہے کہا مجھ سے ہند بنت
حارث نے بیان کیا ام المومنین ام سلمہ نے بیان کیا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم جاگے فرمایا سبحان اللہ کیا کیا خزانے اترے (جو مسلمانوں
کو ملیں گے) اور کیا کیا فساد فتنے اترے

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ
نے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی صعصعہ) سے انہوں نے اپنے باپ سے
انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے مجھ سے (یعنی ابو صعصعہ سے)
کہا میں دیکھتا ہوں تجھ کو بکریاں چرانا (جنگل میں رہنا) بہت پسند ہے تو
بکریوں کو اچھی طرح رکھ ان کی ناکیں صاف اور پاک رکھ[1] کیونکہ میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ایک زمانہ لوگوں پر
ایسا آئے گا اس وقت سب لوگوں میں مسلمان کے لیے بہتر بکریاں ہوں
گی ان کو لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں میں (بستی سے الگ) اپنا دین بچاتا فتنوں
سے بھاگتا پھرے گا۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم
نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں
نے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے کہ ابوہریرہ نے کہا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب ایسے فتنے

[1] یا ان کے چرواہے اچھے رکھ ۱۲ منہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَآئِمِ وَالْقَآئِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ وَمَنْ يُّشْرِفْ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُطِيْعِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ نَّوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا اِلَّا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ يَّزِيْدُ مِنَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةٌ مَّنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ

ہوں گے جس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو شخص ان کو دیکھنا چاہے گا (وہاں جائے گا) وہ فتنے اس کو تباہ کر دیں گے[۵۱] اور جو شخص ان فتنوں سے بچنے کے لیے کوئی پناہ کی جگہ پائے تو وہاں جا کر پناہ لے[۵۲] اور اسی سند سے زہری سے روایت ہے مجھ سے ابوبکر بن عبد الرحمٰن بن حارث نے بیان کیا انہوں نے عبد الرحمٰن بن مطیع بن اسود سے انہوں نے نوفل بن معاویہ سے یہی حدیث مگر ابوبکر نے اپنی روایت میں اتنا اور بڑھایا کہ نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے (یعنی عصر کی نماز) جس کی وہ نماز جاتی رہے گویا اس کے بال بچے مال و اسباب سب لٹ گئے (تباہ ہو گئے)۔

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُوْنُ اَثَرَةٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ وَتَسْاَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب تمہاری حق تلفی ہوگی اور ایسی باتیں ہوں گی جن کو تم برا سمجھو گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسے وقت میں آپ ہم کو حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا جو حق دوسروں کا تم پر ہے وہ تو ادا کر دو اور اپنا حق اللہ سے مانگو[۵۳]

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا

مجھ سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہا ہم ابو معمر اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا ہم سے ابو اسامہ نے .... کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو التیاح سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش کا یہ قبیلہ (یعنی بنی امیہ) لوگوں کو تباہ کرے گا صحابہ نے عرض کیا پھر

[۵۱] اس حدیث کا بیان کتاب الفتن میں انشاء اللہ آئے گا مطلب یہ ہے کہ ایسے فتنوں سے جہاں تک آدمی الگ رہے وہیں تک بہتر ہوگا بعضے لوگ دیکھنے کی نیت سے وہاں جائینگے وہ بھی ان فتنوں میں پڑ جائیں گے اللہ تعالیٰ بچائے رکھے ہمارے زمانہ میں نیچریوں اور بدعتیوں کی صحبت (ایسی ہی قاتل ہے جو ان کی صحبت) میں جا کر بیٹھتا ہے اس کا ایمان خراب ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

[۵۲] مثلاً جنگل یا پہاڑوں میں ۱۲ منہ [۵۳] الفاظ کے خلاف ۱۲ منہ [۵۴] یعنی صبر کرو اپنا حق لینے کے لیے خلیفہ اور بادشاہ وقت سے بغاوت نہ کرو ۱۲ منہ

الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ قَالَ مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ۔

آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا کاش لوگ اس سے الگ رہیں محمود بن غیلان نے (ف۲) کہا ہم سے ابوداؤد طیالسی نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے ابوالتیاح سے کہا میں نے ابوزرعہ سے سنا

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فَسَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ غِلْمَةٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُسَمِّيَهُمْ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ۔

ہم سے احمد بن محمد مکی نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید اموی نے انہوں نے اپنے دادا سعید سے انہوں نے کہا میں مروان اور ابوہریرہ رض کے ساتھ تھا میں نے ابوہریرہ رض سے سنا وہ کہتے تھے میں نے پیغمبر صلعم سے سنا جو سچے تھے سچے کئے گئے وہ کہتے تھے میری امت کی تباہی چند چھوکرے کے ہاتھ پر ہوگی مروان نے کہا چھوکروں کے ہاتھ پر ابوہریرہ رض نے کہا اگر تو چاہے تو ان کے نام بھی بیان کر دوں فلانے کے بیٹے فلانے کے بیٹے

۱۲۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے کہا ہم سے ابن جابر نے کہا مجھ سے بسر بن عبید اللہ حضرمی نے کہا مجھ سے ابوادریس خولانی نے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے سنا وہ کہتے تھے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھی باتوں کو پوچھا کرتے اور میں آپ سے برائیوں کو (جو آپ کے بعد ہونے والی ہیں) پوچھا کرتا اس ڈر سے کہیں میں ان میں نہ پھنس جاؤں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جہالت اور برائی میں تھے اللہ تعالیٰ نے (آپ کو) بھیج کر یہ خیر و برکت ہم کو دی اب اس کے بعد کیا پھر برائی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں میں نے پوچھا پھر اس کے بعد بھلائی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں مگر اس میں دھواں ہوگا (یعنی کچھ برائی ملی ہوئی خالص نیکی نہ ہوگی) میں نے پوچھا دھواں کیا آپ نے فرمایا ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میرے طریق (حدیث) پر نہیں چلیں گے ان کی کوئی بات اچھی ہوگی

ف۱ اس کے ظلم میں شریک نہ ہوں ۱۲ منہ ف۲ جو امام بخاری کے شیخ ہیں ۱۲ منہ ف۳ اس سند کے لانے کی امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ ابوالتیاح کا سماع ابوزرعہ سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ ف۴ جیسے یزید مروان وغیرہ ۱۲ منہ ف۵ ابوہریرہ رض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نام بھی بتلائے ہوں گے جب تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے ۶۰ھ ہجری سے یا اللہ مجھ کو بچائے رکھ اور چھوکروں کی حکومت سے اسی سال یزید پلید بادشاہ ہوا ۱۲ منہ

مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ إِلٰى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا فَقَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِيْ إِنْ أَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ

- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ عَنْ حُذَيْفَةَ رض قَالَ تَعَلَّمَ أَصْحَابِي الْخَيْرَ وَتَعَلَّمْتُ الشَّرَّ

۸۱۳- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ

کوئی بری[1] میں نے پوچھا پھر اس کے بعد برائی ہو گی آپ نے فرمایا ہاں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دوزخ کے دروازوں پر کھڑے بلاتے ہوں گے جس نے اُن کی بات سنی انہوں نے اس کو دوزخ میں جھونک دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کا حال تو بیان فرمایئے آپ نے فرمایا وہ ظاہر میں ہماری قوم میں (یعنی مسلمان) ہوں گے ہماری زبان بولیں گے[2] میں نے عرض کیا آپ مجھ کو اگر میں یہ زمانہ پاؤں کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور برحق امام کے تابع رہیو میں نے کہا اگر اس وقت جماعت یا امام ہی نہ ہو (جیسے ہمارے زمانہ میں ہے) آپ نے فرمایا تو سب فرقوں سے الگ رہ (اگر تو جنگلی درخت کی جڑ چبا بنا رہے اور تیرے پاس کھانے کو نہ ہو کچھ) اور مر جائے تو وہ تیرے حق میں بہتر ہے (ان کی صحبت میں جانے سے)

ہم سے محمد بن مثنٰے نے بیان کیا کہا مجھ سے یحیی بن سعید نے انہوں نے حذیفہ رض سے انہوں نے کہا میرے ساتھیوں نے (اور صحابہ نے) تو آنحضرت صلعم سے بھلائی کے حالات سیکھے اور میں نے برائی کے حالات دریافت کیے

ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابو سلمہ نے خبر دی کہ ابو ہریرہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں ہو گی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہو[3]

[1] یہ زمانہ گزر چکا مسلمان نیک کام کرتے تھے نماز پڑھتے روزہ رکھتے مگر اس کے ساتھ اتباع سنت کا خیال نہیں رکھتے تھے بہت سی بدعات میں گرفتار تھے اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ انہوں نے قرآن اور حدیث کو پس پشت ڈال دیا تھا وہ سمجھتے تھے اب قرآن اور حدیث کی حاجت نہ رہی مجتہدوں نے سب چھان ڈالا اور جو نکالنا تھا وہ نکال لیا قرآن کبھی تیجہ یا دہم میں پڑھ لیتے قرآن کے لفظ سن لیتے حدیث بھی کبھی تبرکاً تھوڑی سی پڑھ لیتے عمل کرنے کی نیت سے نہیں پڑھتے باقی ساری عمر ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز اور قدوری اور شرح مواقف اور شرح عقائد میں صرف کرتے۔ ارے بیوقوفو ان سب کتابوں سے فائدہ قرآن اور صحیح بخاری سمجھ کر اپنے بچوں کو سمجھ کر پڑھاتے تو یہ دو کتابیں تم کو کافی تھیں ۱۲ منہ [2] پر دل میں پکے کافر اور ملحد ہوں گے یہ ہمارا زمانہ ہے اس وقت مسلمان ایسے پیدا ہوئے ہیں جو اپنے تئیں مسلمان بلکہ مسلمانوں کا خیر خواہ کہتے ہیں ہماری زبان بولتے ہیں پر دل نصاری اور کافروں کی محبت میں ڈوبا ہوا ہے اُنہیں کی رسمیں پسند کرتے ہیں انہیں کے قانون کو تہذیب خیال کرتے ہیں اور قرآن اور حدیث پر ہنسی ٹھٹھا مارتے ہیں ۱۲ منہ [3] دونوں دعوے کریں گے کہ ہم مسلمان ہیں اور حق پر لڑتے ہیں اگرچہ نفس الامر میں ایک حق پر ہو گا دوسرا ناحق پر یہ پیشگوئی آپ نے اس لڑائی کی فرمائی جو حضرت علی اور حضرت معاویہ میں ہوئی دونوں طرف والے مسلمان تھے اور حق پر لڑنے کا دعویٰ کرتے تھے مگر نفس الامر میں حضرت علی اس وقت امام برحق تھے اور معاویہ اور ان کا گروہ خطا اور غلطی پر تھا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ کے گروہ کو باغی فرمایا جیسے عمار بن یاسر رض کی حدیث میں اوپر گذر چکا ہے مگر چونکہ اجتہادی غلطی ایسی نہیں ہے جس سے کفر یا فسق لازم آئے ایسے ہی معاویہ اور اس کے گروہ کو فاسق نہیں کہہ سکتے حضرت مجدد رح فرماتے ہیں کہ مجتہد اگر غلطی بھی کرے تو حدیث شریف کے موافق اس کو ایک اجر ملے گا اور خود حضرت علی سے منقول ہے کہ انہوں نے معاویہ اور اس کے گروہ کی نسبت یہ فرمایا ہمارے بھائی ہیں جنہوں نے ہم پر بغاوت کی نہ کافر ہیں نہ فاسق ۱۲ منہ

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ھَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَیَکُوْنَ بَیْنَھُمَا مَقْتَلَۃٌ عَظِیْمَۃٌ دَعْوَاھُمَا وَاحِدَۃٌ وَّلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبًا مِّنْ ثَلٰثِیْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔

مجھ سے عبد اللہ بن محمد سندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انھوں نے ہمام سے انھوں نے ابوہریرہ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں دونوں میں بڑی جنگ ہو گی اور دونوں کا دعوے ایک ہو گا اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر نہ ہولیں ہر ایک یہ کہے گا میں اللہ کا رسول ہوں[۱]۔

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاہُ ذُو الْخُوَیْصِرَۃِ وَھُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اعْدِلْ فَقَالَ وَیْلَکَ وَمَنْ یَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَّمْ اَکُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ائْذَنْ لِّیْ فِیْہِ فَاَضْرِبَ عُنُقَہٗ فَقَالَ دَعْہُ فَاِنَّ لَہٗ اَصْحَابًا یَّحْقِرُ اَحَدُکُمْ صَلَاتَہٗ مَعَ صَلَاتِھِمْ وَصِیَامَہٗ مَعَ صِیَامِھِمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ یُنْظَرُ اِلٰی نَصْلِہٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی رِصَافِہٖ فَمَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی نَضِیِّہٖ وَھُوَ قِدْحُہٗ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی قُذَذِہٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰیَتُھُمْ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن نے خبر دی کہ ابو سعید خدری نے کہا ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ حنین کی (لوٹ) تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ذوالخویصرہ نامی ایک شخص آیا جو بنی تمیم کے قبیلے سے تھا کہنے لگا یا رسول اللہ عدل کرو (انصاف) آپ نے فرمایا ارے کمبخت اگر میں ہی انصاف نہ کروں تو دنیا میں) کون انصاف کرے گا اگر میں ظالم ہوں تب تو تیری تباہی اور بربادی ہو گی[۲] حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ حکم دیجیے گا تو اس کی گردن اڑا دوں گا آپ نے فرمایا جانے دے اس کے جوڑ کے لوگ کچھ پیدا ہوں گے[۳] تم میں کوئی اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابل حقیر جانے گا۔ اور اپنے روزے کو ان کے روزے کے مقابل ناچیز سمجھے گا قرآن پڑھیں گے مگر وہ حلق کے نیچے نہیں اترنے کا[۴] یہ لوگ دین سے ایسے نکل جوئیں گے جیسے زوردار تیر جانور سے پار ہو جاتا ہے اس کے پھال میں دیکھیے تو کچھ نہیں پٹھے میں دیکھیے تو کچھ نہیں بانس میں دیکھیے تو کچھ نہیں (نہ گوشت نہ خون) امام بخاری نے کہا حدیث میں جو نضی کا لفظ ہے اس کا معنی تیر کی لکڑی (یعنی بانس) پھر پریں دیکھیے[۵]۔

---

[۱] ہمارے پیغمبر صاحب کی وفات کے بعد اچانک کئی شخصوں نے پیغمبری جھوٹا دعوی کیا ایک شخص تو ہمارے زمانہ میں بھی قادیان واقعہ ملک پنجاب میں ظاہر ہوا وہ یہ کہتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور مثل مسیح ہوں اور مجھ پر وحی آتی ہے خذلہ اللہ ۱۲ منہ [۲] کیونکہ تو میری امت میں ہے اور میرا تابع ہے جس کا پیغمبر ظالم ہو وہ خود کیسے نجات پا سکتا ہے ۱۲ منہ [۳] بڑے نمازی روزے دار ۱۲ منہ [۴] یعنی صرف منہ سے الفاظ نکلیں گے دل میں قرآن کا ذرا اثر نہ ہو گا ۱۲ منہ [۵] جو اخیر میں ہوتا ہے ۱۲ منہ

رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰی عَضُدَیْہِ مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْاَۃِ اَوْمِثْلُ الْبَضْعَۃِ تَدَرْدَرُ وَیَخْرُجُوْنَ عَلٰی حِیْنِ فُرْقَۃٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ فَاَشْھَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَشْھَدُ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ قَاتَلَھُمْ وَاَنَا مَعَہٗ فَاَمَرَ بِذٰلِکَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَاُتِیَ بِہٖ حَتّٰی نَظَرْتُ اِلَیْہِ عَلٰی نَعْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ نَعَتَہٗ۔

تو کچھ نہیں وہ تولید اور خون میں سے پھرتی سے نکل گیا لے ان لوگوں کی نشانی یہ ہوگی ایک شخص ان میں ہوگا سیہ فام اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح تھل تھل کرتا ہوگا (ہل رہا ہوگا) یہ لوگ اس وقت ظاہر ہوں گے جب مسلمانوں میں پھوٹ ہو جائیں گی ابو سعید خدری نے کہا میں گواہی دیتا ہوں میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی نے ان لوگوں کو قتل کیا میں ان کے ساتھ تھا انہوں نے حکم دیا مقتولوں میں اس شخص کو ڈھونڈو (جس کا پتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا) لوگوں نے ڈھونڈھا تو اسی صفت کا ایک شخص ان میں ملا۔ ؎۲

۸۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَیْثَمَۃَ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَۃَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ اِذَا حَدَّثْتُکُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَآءِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَکْذِبَ عَلَیْہِ وَاِذَا حَدَّثْتُکُمْ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ فَاِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَۃٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَاْتِیْ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَآءُ الْاَسْنَانِ سُفَھَآءُ الْاَحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّۃِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے خیثمہ سے انہوں نے سوید بن غفلہ سے انہوں نے کہا حضرت علی رض کہتے تھے جب میں تم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کروں تو یہ سمجھ رکھو کہ آسمان سے تلے گر پڑنا مجھ پر اس سے آسان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھوں اور جب میں اپنی طرف سے کوئی بات کہوں تو لڑائی تو تدبیر اور فریب ہی کا نام ہے (اس میں کوئی بات بنا کر کہوں تو ممکن ہے) دیکھو میں نے آنحضرت صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے اخیر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو چھوٹے چھوٹے دانت والے کم عقل بے وقوف ہوں گے بات تو وہ کہیں گے جو سارے جہان کی باتوں سے افضل ہے ؎۳ وہ دین اسلام اس طرح صاف

لے اس میں کچھ لگا ہی نہیں ۱۲ منہ ؎۲ یہ مردود خارجی تھے جو حضرت علیؓ اور مسلمانوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تھے ظاہر میں اہل کوفہ کی طرح بڑے نمازی پرہیزگار سادی ذرا دی بات پر مسلمانوں کا کافر بنا تا ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب تھا حضرت علی رض نے ان مردودوں کو مارا ان میں کا ایک زندہ نہ چھوڑا معلوم ہوا قرآن کو صرف زبان سے رٹنا اور اس کے مطالب اور معانی میں غور نہ کرنا یہ خارجیوں کا شیوہ ہے اللہ بچائے رکھے ۱۲ منہ ؎۳ کہیں گے قرآن پر چلو قرآن کی آیتیں پڑھیں گے ان کے معنی غلط کریں گے خارجی مردود مراد ہیں یہ لوگ جب نکلے تھے تو حضرت علی رض سے کہتے تھے قرآن پر چلو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الحکم الا للہ تم نے آدمیوں کو کیسے حاکم مقرر کیا اور اس بنا پر معاویہ اور علی دونوں کی تکفیر کرتے تھے حضرت علی نے فرمایا کلمۃ الحق ارید بہا باطل یعنی آیت قرآن تو برحق ہے مگر جو مطلب انہوں نے سمجھا ہے وہ غلط ہے جتنے گمراہ فرقے ہیں وہ سب اپنی اپنی دانست میں قرآن شریف سے دلیل لیتے ہیں مگر ان کی گمراہی اس سے کھل جاتی ہے کہ قرآن کی تفسیر اس طرح نہیں کرتے جو آنحضرتؐ اور اصحابِ کرام سے ماثور ہے جن پر قرآن اترا تھا اور جو اہل زبان تھے یہ کل کے لونڈے قرآن سمجھ گئے اور صحابہ اور تابعین اور پیغمبر صلعم پر قرآن اترا تھا انہوں نے نہیں سمجھا یہ بھی کوئی بات ہے ۱۲ منہ

اَللّٰھُمْ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَا یُجَاوِزُ اِیْمَانُھُمْ حَنَاجِرَھُمْ فَاَیْنَمَا لَقِیْتُمُوْھُمْ فَاقْتُلُوْھُمْ فَاِنَّ قَتْلَھُمْ اَجْرٌ لِّمَنْ قَتَلَھُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

نکل جائیں گے جیسے تیر جانور کے پار نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا) ایمان ان کے حلق کے تلے نہیں اترنے کا تم ان لوگوں کو جہاں پاؤ مار ڈالو ان کے مار ڈالنے میں قیامت کے دن ثواب ملے گا۔

۸۱۷۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا قَیْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَّہٗ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَةِ قُلْنَا لَہٗ اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا اَلَا تَدْعُوا اللّٰہَ لَنَا قَالَ کَانَ الرَّجُلُ فِیْمَنْ قَبْلَکُمْ یُحْفَرُ لَہٗ فِی الْاَرْضِ فَیُجْعَلُ فِیْہِ فَیُجَآءُ بِالْمِنْشَارِ فَیُوْضَعُ عَلٰی رَاْسِہٖ فَیُشَقُّ بِاثْنَتَیْنِ وَمَا یَصُدُّہٗ ذٰلِکَ عَنْ دِیْنِہٖ وَیُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِیْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِہٖ مِنْ عَظْمٍ اَوْ عَصَبٍ وَمَا یَصُدُّہٗ ذٰلِکَ عَنْ دِیْنِہٖ وَاللّٰہِ لَیُتِمَّنَّ ھٰذَا الْاَمْرُ حَتّٰی یَسِیْرَ الرَّاکِبُ مِنْ صَنْعَآءَ اِلٰی حَضْرَمَوْتَ لَا یَخَافُ اِلَّا اللّٰہَ اَوِ الذِّئْبَ عَلٰی غَنَمِہٖ وَلٰکِنَّکُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے اسمٰعیل سے کہا ہم سے قیس نے انہوں نے خباب بن ارت سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر پر ٹیکا دیئے کعبہ کے سایہ میں بیٹھے تھے ہم نے آپ سے (کافروں کی ایذا دہی کا) شکوہ کیا اور یہ عرض کیا کہ آپ ہمارے لیے اللہ کی مدد کیوں نہیں مانگتے دعا کیوں نہیں کرتے آپ نے فرمایا تم سے پہلے اگلے ایماندار تھے [۱] ان کے لیے زمین میں گڑھا کھودا جاتا ہے پھر گڑھے میں میں ان کو گاڑ کر آرا لاتے وہ سر پر چلایا جاتا دو ٹکڑے کئے جاتے پناہ بخدا) پھر بھی وہ اپنے سچے دین سے نہ پھرتے اور لوہے کی کنگیاں ان کی ہڈی اور پٹھوں تک چلاتے پھر بھی وہ اپنے ایمان نہ چھوڑتے خدا کی قسم پروردگار اس دین کو ضرور پورا کرے گا ایک شخص سوار ہو کر صنعا سے (جو یمن کا پایہ تخت ہے) حضرت موت تک جائے گا اس کو اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا یا ڈر ہوگا تو بھیڑیا کا ہوگا اپنی بکریوں پر لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو [۳]

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا اَزْھَرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنْبَاَنِیْ مُوْسَی بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَیْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا اَعْلَمُ لَکَ عِلْمَہٗ فَاَتَاہُ فَوَجَدَہٗ جَالِسًا فِیْ بَیْتِہٖ مُنَکِّسًا رَاْسَہٗ فَقَالَ مَا شَاْنُکَ

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر بن سعد نے کہا ہم سے عبد اللہ بن عون نے کہا مجھ کو موسیٰ بن انس نے خبر دی انہوں نے انس بن مالک رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس کو ڈھونڈا (وہ مجلس میں حاضر نہ تھے) ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں ان کی خبر لاتا ہوں وہ گیا دیکھا تو ثابت اپنے گھر میں مغموم سر جھکائے بیٹھے ہیں اس نے پوچھا کیا حال ہے ثابت کہنے لگے برا حال ہے ان کی عادت تھی

---

[۱] انہوں نے ایسی ایسی تکلیف اٹھائی ہے کہ ۱۲ منہ [۲] مخالف مذہب یعنی کافر ۱۲ منہ [۳] انسان کی طبع میں جلدی رکھی گئی ہے وہ چاہتا ہے ہر کام ابھی ہو جانے میں عجیب حکمت ہے اللہ تعالیٰ نے ہر کام کا ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جب تک صبر کرنا چاہیئے جو لوگ صبر کرتے ہیں وہ اپنی مراد کو پہنچتے ہیں ۱۲ منہ [۴] سعد بن معاذ یا سعد بن عبادہ یا ابو مسعود ۱۲ منہ

فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوسَى بْنُ أَنَسٍ فَرَجَعَ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند آواز سے باتیں کیا کرتے ۱ے انہوں نے کہا میرے اعمال مٹ گئے اور میں دوزخی ہو گیا یہ سن کر وہ شخص آنحضرت صلعم کے پاس آیا آپ سے عرض کیا موسیٰ بن انس کہتے ہیں لوٹ کر گیا تو بڑی خوشخبری لے کر آپ نے اس شخص سے فرمایا ثابت کے پاس جا اور کہہ کہ تو دوزخی نہیں ہے بلکہ بہشت والوں میں ہے ۲ے

٨١٩- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ الدَّابَّةُ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَسَلَّمَ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ فُلَانُ فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا ایک شخص (اسید بن حضیر) سورہ کہف پڑھ رہے تھے ان کے گھر میں گھوڑا بندھا تھا وہ چمکنے لگا ثابت نے ادھر خیال نہ کیا اس کو خدا کے سپرد کیا ۳ے کیا دیکھتے ہیں کہ ہے یا ابر ہے جو سارے گھر پر چھا گیا ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا قرآن پڑھتا رہ یہ سکینہ جو قرآن پڑھنے کی وجہ سے اتری ۴ے

٨٢٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَبُو الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثِ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِي قَالَ فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ وَخَرَجَ أَبِي يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے احمد بن یزید بن ابراہیم ابو الحسن حرانی نے کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے ابو بکرؓ میرے مکان میں والد پاس آئے ان سے ایک پالان خریدی والد سے کہنے لگے اپنے بیٹے براء سے کہو یہ پالان میرے ساتھ اٹھا کر لے چلے میں اٹھا کر ان کے ساتھ چلا اور والد اس کی قیمت کے روپیہ پرکھوانے نکلے والد نے ان سے پوچھا ابو بکرؓ تم وہ قصہ بیان کرو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (غار ثور سے) نکل کر چلے تھے یعنی ہجرت کا قصہ انہوں نے کہا ہاں ایسا ہوا ہم رات بھر چلتے رہے اور اور دوسرے دن دن بھر ٹھیک دوپہر جب ہوئی اس وقت رستہ میں نہ تھا ایک چٹان یعنی ہم کو دکھائی دی اس کے ایک طرف سایہ تھا ہم وہاں اتر پڑے

۱ے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سورہ حجرات میں یہ اتارا مسلمانوں اپنی آواز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو نہیں تو تمہارے نیک اعمال مٹ جائیں گے ۱۲منہ ۲ے ثابت بن قیس بن شماسؓ مشہور صحابی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے جانثار تھے بعضوں کی عادت ہوتی ہے بات کرتے ہیں تو بلند آواز سے ثابت کی بھی ایسی ہی عادت تھی بیمار نفاق یا شرارت کی وجہ سے نہ تھا انما الاعمال بالنیات رضی اللہ عنہ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یوں ہوتی ہے کہ جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کو بشارت دی تھی وہ بھی ہوئی ثابت جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور شہید بموجب آیت قرآنی بہشتی ہیں ۱۲منہ ۳ے یا نماز میں تھے انہوں نے سلام پھیر دیا ۱۲منہ ۴ے سکینہ کی تفسیر انشاء اللہ تعالیٰ کتاب

الطَّرِيقِ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ
لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهُ وَ
سَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِي
يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ فِيهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ
اللهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ
أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى
الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَقُلْتُ
لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ
أَوْ مَكَّةَ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلُبُ
قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ انْفُضِ الضَّرْعَ
مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعَرِ وَالْقَذَى قَالَ فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ
يَضْرِبُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَنْفُضُ فَحَلَبَ
فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِي مِنْهَا يَشْرَبُ
وَيَتَوَضَّأُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حِينَ اسْتَيْقَظَ
فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ
فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَشَرِبَ حَتَّى
رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ
فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ
بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ أُتِينَا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ لَا
تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا أُرَى

اور میں نے اپنے ہاتھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جگہ صاف کر دی
تاکہ آپ آرام فرمائیں اور لوئی بچھا دی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ذرا آرام
فرمائیے میں آپ کے گرد اگرد سب طرف نظر رکھوں گا[۱] آپ سو رہے اور میں ادھر ادھر
نگاہ ڈالنے کی نیت سے نکلا میں نے ایک چرواہا دیکھا جو اپنی بکریوں کو لیے ہوئے
اسی چٹان کی طرف آ رہا تھا وہ بھی ہماری طرح اس سایہ میں ٹھہرنا چاہتا تھا میں
نے اس سے پوچھا ارے میاں لڑکے تمہارا صاحب کون ہے اس نے
ایک مکہ یا مدینے والے شخص کا نام بتلایا[۲] میں نے پوچھا بکریوں میں کچھ دودھ بھی
ہے اس نے کہا ہاں ہے میں نے کہا مجھ کو دوہ کر دے گا اس نے کہا ہاں پھر اس
نے ایک بکری سنبھالی میں نے کہا ذرا اس کے تھن مٹی بال کچرے وغیرہ سے پاک
کر لے ابو اسحاق نے کہا میں نے براء کو دیکھا وہ ہاتھ پر ہاتھ مار کر بکری کے تھن جھاڑنا
بتلاتے تھے (یعنی اس طرح تھنوں کو صاف کیا) اخیر اس نے ایک لکڑی کے پیالے
میں تھوڑا دودھ دوہا میرے ساتھ پانی کی چھاگل بھی تھی جو آنحضرت صلعم کے لیے
اٹھا لایا تھا آپ اس سے سیراب ہوتے اس میں سے پانی پیتے اور وضو کرتے
میں دودھ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کو جگانا برا جانا میں اس
وقت تک ٹھہرا رہا جب تک آپ خود بیدار ہوئے میں نے دودھ پر تھوڑا
سا پانی ڈال دیا وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا پھر میں نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا یا
رسول اللہ پیجئے آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا (یعنی خوب پیا) پھر فرمایا
کیا کوچ کا وقت نہیں آیا میں نے عرض کیا جی آ گیا خیر ہم سورج ڈھلے
وہاں سے روانہ ہوئے اور سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا (گھوڑے پر
سوار ہو کر ہم کو پکڑنے آ رہا تھا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم پکڑے گئے
(دشمن آ پہنچے) آپ نے فرمایا کاہے کو رنج کرتا ہے اللہ ہمارے ساتھ ہے[۳] پھر آپ
نے سراقہ پر بددعا کی اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا زہیر نے کہا مجھ کو
شک ہے یہ بھی کہا یا نہیں کہ زمین سخت تھی[۴]

۱؎ کوئی دشمن تو نہیں آتا ۱۲ منہ ۲؎ مسلم کی روایت میں مدینہ والا بغیر شک کے مذکور ہے ۱۲ منہ ۳؎ سبحان اللہ جب اتنا بڑا شہنشاہ ساتھ ہو تو پھر ڈر کس بات کا مطلب یہ ہے کہ اللہ سبحانہ مدد پر ہے ہماری حفاظت کر رہا ہے ۱۲ منہ ۴؎ یعنی باوجودیکہ زمین سخت تھی ایسی نرم نہ تھی جس سے سمجھیں کہ یہ معاملہ اتفاقی تھا سخت زمین میں گھوڑے کا پیٹ تک دھنس جانا آپ کی بددعا کا اثر تھا ۱۲ منہ

فِي جَلَدٍ مِّنَ الْأَرْضِ شَكَّ زُهَيْرٌ فَقَالَ إِنِّي أَرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِي فَاللَّهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ كُفِيتُمْ مَا هُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ قَالَ وَوَفَى لَنَا۔

تب سراقہ کہنے لگا میں جانتا ہوں تم دونوں نے مجھ پر بددعا کی اب تم دعا کر کے مجھ کو چھڑا دو میں ذمہ لیتا ہوں جو تمہاری تلاش میں آئے گا میں اس کو واپس کر دوں گا آپ نے دعا کی[1] اس بلا سے نجات پائی پھر سراقہ نے یہ شروع کیا جب کوئی کافر ملتا اس سے کہہ دیتا ادھر جانے کی حاجت نہیں میں دیکھ آیا ہوں اور اس کو پھیر دیتا سراقہ نے جو اقرار کیا تھا وہ پورا کیا۔

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ قَالَ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ قُلْتَ طَهُورٌ كَلَّا بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ أَوْ تَثُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذًا۔

ہم سے ابن سعد معلی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا ہم سے خالد نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے آنحضرت صلعم ایک گنوار کی بیمار پرسی کو گئے آپ کی عادت تھی جب کسی بیمار پاس عیادت کو جاتے تو فرماتے کوئی فکر نہیں انشاء اللہ یہ بیماری گناہ سے پاک کر دے گی آپ نے اس گنوار سے بھی یہی فرمایا کوئی فکر نہیں انشاء اللہ وہ کہنے لگا آپ فرماتے ہیں فکر نہیں ہرگز ایسا نہیں ہے یہاں تو یہ حال ہے بخار ایک بوڑھے فرتوت پر جوش مار رہا ہے یا زور کر رہا ہے جو قبر میں لے جائے بغیر نہیں چھوڑے گا آپ نے فرمایا اچھا تو ایسا ہو گا[2]۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَادَ نَصْرَانِيًّا فَكَانَ يَقُولُ مَا يَدْرِي مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَأَمَاتَهُ اللَّهُ فَدَفَنُوهُ فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے عبدالعزیز نے انہوں نے انس[3] سے انہوں نے کہا ایک شخص نصرانی تھا وہ مسلمان ہو گیا اور سورہ بقرہ اور سورہ ال عمران اس نے پڑھ لی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منشی بن گیا قرآن لکھا کرتا تھا[4] پھر نصرانی ہو گیا اور کمبخت یہ کہنے لگا محمدؐ کیا جانیں میں جو ان کو لکھ دیتا وہی جانتے آخر مر گیا لوگوں نے اس کو زمین میں داب دیا صبح کو کیا دیکھتے ہیں اس کی لاش زمین کے باہر پڑی ہے اس کے لوگ (دوسرے نصرانی) کہنے لگے یہ محمدؐ اور ان کی اصحاب کا کام ہے جب ان کو چھوڑ کر بھاگ آیا تو انہوں نے رات کو آن کر قبر کھود کر ہمارے ساتھی کی لاش باہر پھینک دیا آخر انہوں نے بہت گہری قبر کھود دی اور اس کی لاش دوبارہ

[1] کہہ دوں گا ادھر کوئی نہیں گیا میں دور تک دیکھ آیا ہوں ۱۲ منہ [2] تو فوراً اس کا گھوڑا نکل کھڑا ہوا ۱۲ منہ [3] یعنی تو مر جائے گا امام بخاری نے اس حدیث کو لا کر اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو طبرانی نے نکالا اس میں یہ ہے کہ دوسرے روز وہ مر گیا جیسے آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا بزرگوں سے بے ادبی کرنے اور ان کلام کو رد کرنے کی یہی سزا ملتی ہے ۱۲ منہ [4] نام نامعلوم مسلم کی روایت میں ہے کہ بنجار میں سے تھا ۱۲ منہ [5] معلوم نہیں اس کو کیا ہو گیا ۱۲ منہ

نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوا لَهُ وَأَعْمَقُوا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَأَصْبَحَ قَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَعَلِمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَأَلْقَوْهُ.

گاڑی صبح کو کیا دیکھتے ہیں پھر اس کی لاش باہر پڑی ہے کہنے لگے ہو نہ ہو یہ محمدؐ اور ان کے اصحاب کا کام ہے یہ ان میں سے بھاگ کر چلا آیا اس لیے اس کی قبر کھود ڈالی پھر (سہ بارہ) اور گہری قبر کھود کر جہاں تک گہری کر سکے اس کو گاڑا صبح کو کیا دیکھتے ہیں اس کی لاش باہر پڑی ہے جب ان کو یقین ہو گیا کہ یہ آدمیوں کا کام نہیں ہے (خدا کا غضب ہے) اس کو یوں ہی چھوڑ دیا[1]۔

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھے سعید بن مسیب نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب جو کسریٰ (جو ایران کا بادشاہ ہے) وہ مرا تو پھر دوسرا کسریٰ نہیں بیٹھنے کا اور اب جو قیصر (جو روم کا بادشاہ ہے) وہ مرا تو دوسرا قیصر نہیں بیٹھنے کا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے راہ میں ضرور خرچ کرو گے۔

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَذَكَرَ وَقَالَ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جہاں کسریٰ مرا پھر دوسرا کسریٰ کوئی نہ ہو گا اور جہاں قیصر مرا پھر دوسرا کوئی قیصر نہ ہو گا یہ بھی فرمایا کہ ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کیے جائیں گے۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن ابی حسین سے کہا ہم سے نافع بن جبیر نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا مسیلمہ کذاب[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ میں آیا کیا کہنے لگا اگر محمد اپنے بعد اپنا خلیفہ مجھ کو کر دیں تو میں ان کا تابعدار ہو جاتا ہوں اور اپنے بہت سے معتقدوں کو ساتھ لے کر آیا تھا آنحضرتؐ اس کے پاس آئے (اس کو سمجھانے کو) آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس تھے اس وقت آپ کے ہاتھ میں کھجور کی چھڑی تھی آپ مسیلمہ اور اس کے لوگوں کے سامنے ٹھہر گئے فرمایا اگر تو مجھ سے یہ چھڑی مانگے تو میں تجھ کو نہ دوں (خلافت تو بڑی چیز ہے) اور پروردگار کی جو مرضی ہے اس کو

۱؎ پھر اس نے دیا ۱۲ منہ ۲؎ جو پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کرتا تھا اور یمامہ کے بہت لوگوں کو اس نے اپنا معتقد بنا لیا تھا ۱۲ منہ

لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ
تَعْدُوَ أَمْرَ اللهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ
اللهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا رَأَيْتُ
فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ
ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا
فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي فَكَانَ
أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ

تو ٹال نہیں سکتا اگر تو اسلام سے پیٹھ موڑ لے گا اللہ تجھ کو تباہ کرے
گا اور میں سمجھتا ہوں خواب میں جو مجھ کو تیرے باب میں دکھلایا گیا تھا تو وہی
ہے ابن عباسؓ نے کہا ابو ہریرہؓ نے مجھ سے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں میرے ہاتھ میں دو سونے کے
کنگن ہیں مجھے فکر ہو گئی[1] پھر خواب ہی میں مجھ کو بتلایا گیا اس پر پھونک مار میں نے
پھونک مارا تو دونوں اُڑ گئے اس کی تعبیر یہ ہے دو جھوٹے پیغمبر
میرے بعد نکلیں گے[2] ایک ان میں سے اسود عنسی ہے اور دوسرا مسیلمہ
کذاب یمامہ والا[3]

٨٢٦- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ
أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ
جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ
مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى
أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ
وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا
فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا
كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ
الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا وَاللهُ خَيْرٌ فَإِذَا
هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللهُ
مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ

مجھ سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن اسامہ نے انہوں
نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا ابو بردہ سے
انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے رضی اللہ عنہ میں سمجھتا ہوں[4] محمد بن علاء نے
یوں کہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں خواب
میں کیا دیکھتا ہوں جیسے میں مکہ سے ہجرت کر کے ایسے ملک میں گیا ہوں
جہاں کھجور کے درخت ہیں میرا خیال یمامہ یا ہجر[5] کی طرف گیا پھر معلوم ہوا وہ (یثرب)
مدینہ منورہ میں ہے اور میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا ایک تلوار میں نے پھرائی
وہ بیچ میں سے ٹوٹ گئی ٹوٹنے کی تعبیر وہ ہے جو اُحد کی جنگ میں مسلمان شہید
ہوئے پھر دوسری بار جو پھرائی تو خاصی اچھی ہو گئی اس کی تعبیر وہی ہے کہ اللہ نے
مکہ فتح کرا دیا اور مسلمان سب اکٹھے ہو گئے اور میں نے خواب میں گائیں دیکھیں
اور اللہ کا جو کام ہے وہ بہتر ہے گاؤں سے مراد مسلمان تھے جو جنگ احد میں شہید
ہوئے اور اللہ کا کام بہتر ہے اس سے وہ بھلائی مراد تھی جو اللہ نے مسلمانوں کو دی
اور سچائی کا بدلہ جو اللہ نے جنگ بدر کے بعد ہم کو عنایت فرمایا۔

٨٢٧- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا ہم سے زکریا نے انہوں نے فراس سے

---

[1] یہ سونا میرے ہاتھ میں کیا جس کا پہننا مردوں کو درست نہیں ۱۲ منہ [2] یعنی میری نبوت کے بعد وہ بھی نبوت کا جھوٹا دعوے کریں گے ایسا ہی ہوا اسود عنسی اور مسیلمہ دونوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اسود تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں مارا گیا اور مسیلمہ ابو بکر صدیقؓ کی خلافت میں ۱۲ منہ [3] یمامہ ایک شہر ہے مکہ سے چار منزل پر ۱۲ منہ [4] یہ امام بخاری کا قول ہے انہوں نے شک کیا کہ محمد بن علاء نے اس حدیث کو مرفوع کیا یا نہیں مگر امام مسلم نے اس کو مرفوع بغیر شک کے نقل کیا ۱۲ منہ [5] دونوں یمن میں شہروں کے نام ہیں ۱۲ منہ

فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِيْ كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَبْكِيْنَ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ أَسَرَّ إِلَيَّ أَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْاٰنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِيْ وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِيْ لَحَاقًا بِيْ فَبَكَيْتُ فَقَالَ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَضَحِكْتُ لِذٰلِكَ۔

انہوں نے عامر سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے انہوں نے کہا حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا چلتی ہوئی آئیں ان کی چال بعینہٖ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چال تھی آپ نے فرمایا آؤ بیٹی اچھی آئیں پھران کو اپنی داہنی یا بائیں جانب بٹھلایا اور چپکے سے ایک بات ان سے کہی وہ رونے لگیں میں نے ان سے کہا روتی کیوں ہو پھر آپ نے چپکے سے ایک بات ان سے کہی تو وہ ہنس دیں میں نے (اپنے دل میں کہا) ایسا میں نے کبھی نہیں دیکھا اتنا جلد آدمی روئے اس کے بعد ہی ہنس دے میں نے ان سے پوچھا کہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کرنے والی نہیں جب آپ کی وفات ہو گئی اس وقت میں نے ان سے کہا اب تو بیان کرو انہوں نے کہا پہلے آپ نے چپکے سے یہ فرمایا تھا کہ ہر سال جبریلؑ ایک بار قرآن کا دور مجھ سے کیا کرتے تھے اس سال دو دو بار دور کیا میں سمجھتا ہوں میری موت آن پہنچی اور تم میرے سب گھر والوں سے پہلے ملوگی یہ سن کر میں رو دی پھر آپ نے (چپکے سے) یہ فرمایا کیا تم اس سے خوش نہیں ہوتی ساری بہشت کی عورتیں کی سردار ہوگی یا یوں فرمایا ساری مسلمان عورتوں کی یہ سن کر میں ہنس دی۔

۸۲۸ - حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مجھ سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے

ـــه دوسری روایتوں میں یوں ہے کہ پہلے آپؐ نے یہ فرمایا کہ میری وفات نزدیک ہے تو حضرت فاطمہ رو دیں پھر یہ فرمایا تم سب سے پہلے مجھ سے ملوگی تو وہ ہنس دیں اس حدیث سے حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اب یہ کہ وہ حضرت عائشہؓ اور حضرت خدیجہ سے بھی افضل ہیں یا نہیں اس میں علماء نے اختلاف کیا ہے اور ہم کو اس میں بحث اور تفتیش کرنے کی ضرورت نہیں محققین اہل حدیث کا یہ طرز ہے وہ یوں کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں حضرت خدیجہ اور حضرت عائشہؓ بڑی فضیلت والی ہیں اور آپ کی صاحبزادیوں میں حضرت فاطمہؓ ابوبکر بن داؤد سے پوچھا فاطمہؓ افضل ہیں یا خدیجہؓ انہوں نے کہا فاطمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جز ہیں جیسے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم ان کے برابر کسی کو نہیں کر سکتے ایک بزرگ نے فرمایا میں دنیا سے اس اعتقاد سے جانا پسند کرتا ہوں کہ حضرت فاطمہؓ سب عورتوں سے افضل ہیں سہ الٰہی بحق بنی فاطمہؓ۔ کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ سہ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ آخر بہشت میں حضرت علیؓ کا گھر آنحضرتؐ کے گھر سے کچھ اتر کر ہوگا تو حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کے ساتھ رہیں گی اور حضرت عائشہؓ جناب رسالتمآبؐ کے ساتھ اور اس طرح انہوں نے حضرت عائشہ کے افضل ہونے پر دلیل لی ہم کہتے ہیں آنحضرت صلعم کے طفیل میں اس عالیشان محل میں حضرت عائشہ ہوں گی اور حضرت فاطمہ خاص اپنے محل میں دوسری ایک حدیث میں یوں وارد ہے کہ حضرت علیؓ سو رہے تھے آپ نے حضرت فاطمہ سے فرمایا فاطمہ میں اور تو اور یہ سونے والا تینوں بہشت میں ایک ہی مکان میں ہوں گے۔ منہ

دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيْهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ۔

انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں جس میں انتقال فرمایا حضرت فاطمہؓ اپنی صاحبزادی کو بلایا اور چپکے سے ان سے کچھ فرمایا وہ رو دیں پھر بلایا اور چپکے سے کچھ فرمایا وہ ہنس دیں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں[1] میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا پہلے آپ نے یہ فرمایا کہ میں اس بیماری سے بچنے والا نہیں یہ سن کر میں رونے لگی پھر آپ نے فرمایا آپ کے گھر والوں سے میں سب سے پہلے آپ سے ملوں گی یہ سن کر خوشی سے میں ہنس دی[2]

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ أَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ قَالَ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے ابوبشر سے ...... انھوں نے سعید بن جبیر سے انھوں نے ابن عباس سے انھوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابن عباسؓ کو اپنے پاس بٹھاتے[3] یہ حال عبدالرحمن بن عوفؓ نے دیکھ کر کہا ہمارے تو بیٹے ابن عباسؓ کی طرح ہیں[4] حضرت عمرؓ نے کہا اس کی وجہ علم ہے (یا تم ابھی جان لوگے) پھر حضرت عمرؓ نے ابن عباسؓ سے یہ آیت پوچھی اذا جاء نصر اللہ والفتح انھوں نے کہا یہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو موت کی خبر دی ہے[5] حضرت عمر نے کہا میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم جانتے ہو[6]

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الْغَسِيْلِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ بِمِلْحَفَةٍ قَدْ عَصَّبَ بِعِصَابَةٍ دَسْمَاءَ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن سلیمان بن حنظلہ بن غسیل نے کہا ہم سے عکرمہ نے بیان کیا انھوں نے ابن عباسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی موت کی بیماری میں ایک چادر اوڑھے سر کو ایک چکنے کپڑے سے باندھے ہوئے نکلے منبر پر بیٹھ کر پہلے جیسے چاہیئے اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا اما بعد سب لوگ بڑھ رہے ہیں لیکن انصار گھٹ جائیں گے[7]

[1] آپ کی وفات کے بعد ۱۲ منہ [2] جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا صرف چھ مہینے تک زندہ رہیں وہ بھی رنج وغم میں آخر اپنے والد بزرگوار سے مل گئیں رضی اللہ عنہا ۱۲ منہ [3] اوروں سے زیادہ ان کی تعظیم کرتے [4] یعنی ہم لوگ ابن عباس سے عمر میں زیادہ ہیں تو ہماری تعظیم زیادہ کرنی چاہیئے ۱۲ منہ [5] یا میں جانتا ہوں اس سے آپ کی وفات مراد ہے ۱۲ منہ [6] اسی وجہ سے کہتے ہیں قدر مرد بہ علم است نہ بہ سال ابن عباسؓ صحابہ میں بڑے فاضل اور عالم تھے ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آنحضرت صلعم کو جو غیب کی بات بتلائی گئی تھی کہ آپ کی وفات قریب ہے ۱۲ منہ [7] یہ پیش گوئی آپ کی سچی ہوئی انصار دنیا میں بہت کم ہیں کہیں خال خال برخلاف اس کے دوسری قومیں بہت کثرت سے ہیں ۱۲ منہ

الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيْهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيْهِ اٰخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ فَكَانَ

یہاں تک کہ کھانے میں نمک کی طرح رہ جائیں گے پھر جو کوئی تم میں ایسا اختیار پیدا کرے جس سے کسی کو فائدہ پہنچا سکے کسی کو نقصان (یعنی حاکم بن جائے تو وہ انصار کے نیک شخص کی تو قدر کرے اور برے کی برائی سے درگذر کرے (معاف کر دے) بس یہ آپ کی آخری وعظ تھی) آخر مجلس تھی [۱]

۸۳۱- حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْحَسَنَ فَصَعِدَ بِهٖ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم سے حسین جعفی نے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے حسن بصریؒ سے انہوں نے ابوبکرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز امام حسن علیہ السلام کو باہر نکالا اور منبر پر لے کران کو چڑھ گئے فرمایا (لوگو) میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو گروہ میں ملاپ کر دے [۲]

۸۳۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعٰى جَعْفَرًا وَزَيْدًا قَبْلَ اَنْ يَّجِيْءَ خَبَرُهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالبؓ اور زید بن حارثہ کے شہید ہونے کی خبر پہلے ہی سے دے دی آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے

۸۳۳- حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ مِنْ اَنْمَاطٍ قُلْتُ وَاَنّٰى يَكُوْنُ لَنَا الْاَنْمَاطُ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ لَكُمُ الْاَنْمَاطُ فَاَنَا اَقُوْلُ لَهَا يَعْنِيْ امْرَاَتَهٗ اَخِّرِيْ عَنِّيْ اَنْمَاطَكِ فَتَقُوْلُ اَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمُ الْاَنْمَاطُ

مجھ سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس قالین ہیں ہم نے عرض کیا ہم غریب لوگ ہیں) ہمارے پاس قالین کہاں سے آئے آپ نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب تمہارے پاس (عمدہ عمدہ) قالین ہوں گے جابرؓ نے کہا میں جورو سے کہتا ہوں چل اپنا قالین سرکا وہ کہتی ہے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تمہارے پاس قالین

---

[۱] آپ کو معلوم تھا کہ انصار کو خلافت نہیں ملنے کی تو ان کے ساتھ سلوک کرنے کی وصیت فرمائی ۱۲ منہ [۲] ان میں صلح کرا دے یہ پیشین گوئی آپکی پوری ہوئی امام حسن علیہ السلام نے وہ کام کیا کہ ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کی جان بچا دی معاویہؓ سے لڑنا پسند نہ کیا خلافت انہوں ہی کو دے دی باوجود یکہ ستر ہزار آدمیوں نے آپ کے ساتھ جان دینے پر بیعت کی تھی یہ عالی ظرفی اور یہ جود وکرم امام حسن علیہ السلام ہی کا حصہ تھا اور کس سے نہیں ہو سکتی بعضے بیوقوف شیعہ امام حسن علیہ السلام پر طعن کرتے ہیں انہوں نے خلافت غیر مستحق کے حوالہ کر دی ارے امام نے جو کیا وہ بحکم الٰہی کیا تمہارا منہ کیسا اور امام حسن علیہ السلام پر طعنہ کر دینا دیکھو ۵ چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنہ پاکاں زند ۱۲ منہ [۳] ابھی قاصد نہیں آیا تھا ۱۲ منہ

فَادَعُهَا۔

۸۳۴۔ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ انْطَلَقَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ مُعْتَمِرًا قَالَ فَنَزَلَ عَلٰى اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ اَبِيْ صَفْوَانَ وَكَانَ اُمَيَّةُ اِذَا انْطَلَقَ اِلَى الشَّامِ فَمَرَّ بِالْمَدِيْنَةِ نَزَلَ عَلٰى سَعْدٍ فَقَالَ اُمَيَّةُ لِسَعْدٍ انْتَظِرْ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ وَغَفَلَ النَّاسُ انْطَلَقْتَ فَطُفْتَ فَبَيْنَا سَعْدٌ يَطُوْفُ اِذَا اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا الَّذِيْ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ فَقَالَ سَعْدٌ اَنَا سَعْدٌ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ تَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ اٰمِنًا وَقَدْ اٰوَيْتُمْ مُحَمَّدًا وَاَصْحَابَهٗ فَقَالَ نَعَمْ فَتَلَاحَيَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ اُمَيَّةُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ عَلٰى اَبِي الْحَكَمِ فَاِنَّهٗ سَيِّدُ اَهْلِ الْوَادِيْ ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ وَاللّٰهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِيْ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَيْتِ لَاَقْطَعَنَّ مَتْجَرَكَ بِالشَّامِ قَالَ فَجَعَلَ اُمَيَّةُ يَقُوْلُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ وَجَعَلَ يُمْسِكُهٗ فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ دَعْنَا عَنْكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْعُمُ اَنَّهٗ قَاتِلُكَ قَالَ اِيَّايَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ اِذَا حَدَّثَ فَرَجَعَ اِلَى امْرَاَتِهٖ فَقَالَ اَمَا تَعْلَمِيْنَ مَا قَالَ لِيْ اَخِي الْيَثْرِبِيُّ قَالَتْ وَمَا قَالَ قَالَ زَعَمَ اَنَّهٗ سَمِعَ مُحَمَّدًا يَزْعُمُ اَنَّهٗ قَاتِلِيْ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ قَالَ فَلَمَّا خَرَجُوْا اِلٰى بَدْرٍ وَجَاءَ الصَّرِيْخُ

ہونگے تو میں چپ ہو جاتا ہوں۔

مجھ سے احمد بن اسحاق نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا سعد بن معاذ عمرے کی نیت سے مکہ کو گئے تو امیہ بن خلف (مشہور کافر) پاس اترے کیونکہ جب امیہ شام کا سفر کیا کرتا تو مدینہ میں سعد کے پاس اترا کرتا امیہ نے سعد سے کہا ذرا ٹھہرا رہ جب دوپہر دن ہو اور لوگ غافل ہو جائیں (اپنے اپنے گھروں کو چل دیں) تو جا کر طواف کر لیجئو کیونکہ مکہ کے مشرک مسلمانوں کے دشمن تھے) خیر سعد طواف کر رہے تھے اتنے میں ابو جہل آن پہنچا کہنے لگا یہ کون طواف کر رہا ہے سعد نے کہا میں ہوں سعد ابو جہل نے کہا واہ کیا مزے سے طواف کر رہا ہے اور تم ہی لوگوں نے تو محمد اور ان کے ساتھ والوں کو پناہ دی ہے سعد نے کہا بیشک دونوں میں گلمچ ہونے لگی امیہ نے سعد سے کہا ابوالحکم یعنی (ابو جہل ملعون) پر اپنی آواز بلند نہ کر وہ اس مقام کا سردار ہے سعد نے (ابوجہل) سے کہا خدا کی قسم اگر تو مجھ کو کعبہ کے طواف سے روکے گا تو میں بھی تیری شام کی سوداگری خاک میں ملا دوں گا امیہ یہی کہتا رہا ارے سعد اپنی آواز بلند نہ کر اور ان کو روکتا رہا آخر سعد غصے ہوئے اور امیہ سے کہنے لگے چل بھی پرے ہٹ میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تجھ کو ابو جہل ہی قتل کرلے گا[۱] امیہ نے کہا مجھ کو سعد نے کہا ہاں تجھ کو اور کس کو[۲] تب تو امیہ نے کہا خدا کی قسم محمدؐ کی بات جھوٹی نہیں ہوتی اور اپنی جورو پاس آیا کہنے لگا تو نے سنا میرا مدینہ کا بھائی کیا کہتا ہے (یعنی سعد بن معاذ) اس نے پوچھا کیا کہتا ہے امیہ نے کہا یہ کہتا ہے کہ محمدؐ سے اس نے یہ سنا ہے کہ ابو جہل مجھ کو قتل کرائے گا اس کی جورو نے کہا خدا کی قسم محمد کی بات جھوٹی نہیں ہوتی پھر ایسا ہوا بدر کے دن جب مکہ کے لوگ (لڑنے کو) نکلے اور امیہ کو بھی بلانے والا آیا تو اس کی جورو نے یاد دلایا کہ تیرے مدینہ کے بھائی

۱؎ جنگ میں لے جائے گا وہاں مارا جائے گا ۱۲ منہ ۲؎ یہ پیشگوئی پوری ہوئی امیہ جنگ بدر میں جاتا نہیں چاہتا تھا مگر ابوجہل زبردستی پکڑ کر لے گیا آخر مسلمانوں کے ہاتھوں سے مارا گیا ۱۲ منہ

قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَمَا ذَكَرْتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَثْرِبِيُّ قَالَ فَأَرَادَ أَنْ لَا يَخْرُجَ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ إِنَّكَ مِنْ أَشْرَافِ الْوَادِي فَسِرْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَسَارَ مَعَهُمْ فَقَتَلَهُ اللَّهُ۔

۸۳۵ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ فِي صَعِيدٍ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي بَعْضِ نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ بِيَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَ أَبُو بَكْرٍ ذَنُوبَيْنِ۔

۸۳۶ - حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هٰذَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ قَالَتْ هٰذَا دِحْيَةُ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ايْمُ اللّٰهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ جِبْرِيلَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ۔

نے کیا کہا تھا امیہ نے یہ چاہا میں نہ جاؤں مگر ابو جہل نے کہا واہ تم یہاں کے رئیس ہو کر نہ جاؤ یہ کیسے ہو سکتا ہے خیر تم ایسا کرو ایک دو دن کی راہ ہمارے ساتھ چلو آخر امیہ گیا اور اللہ نے اس کو قتل کرایا۔

مجھ سے عبد الرحمٰن بن شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن مغیرہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (خواب میں) لوگوں کو دیکھا ایک میدان میں جمع ہیں پہلے ابوبکرؓ کھڑے ہوئے اور کنوئیں سے ایک یا دو ڈول نکالے مگر ناتوانی کے ساتھ اللہ ان کو بخشے پھر عمرؓ نے وہ ڈول سنبھالا ان کے ہاتھ جاتے ہی وہ ایک بڑا (موٹھ کا) ڈول ہو گیا میں نے ایسا شاہ زور پہلوان کی طرح کام کرنے والا نہ دیکھا ہے تو اتنا پانی نکالا کہ لوگ اپنے اونٹوں کو بھی پلا پلا کر ان کے ٹھکانوں میں لے گئے[1] اور ہمام نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کی ہے ابوبکرؓ نے دو ڈول نکالے (بغیر شک کے)

مجھ سے عباس بن ولید نرسی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے اپنے والد سے کہا ہم سے ابو عثمان نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے یہ کہا گیا کہ حضرت جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس وقت تشریف لائے کہ آپ کے پاس بی بی ام سلمہؓ بیٹھی ہوئی تھیں پھر وہ کھڑے ہو گئے (چلے گئے) اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ سے پوچھا یہ کون تھے (تم جانتی ہو) انہوں نے کہا دحیہ کلبی تھے ام سلمہ نے کہا خدا کی قسم میں تو ان کو دحیہ ہی سمجھ رہی یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ میں وہی باتیں سنائیں جو جبریل نے آپ سے کیں تھیں[2] سلیمان نے کہا میں نے ابو عثمان سے پوچھا تم نے یہ حدیث کس سے سنی انہوں نے کہا اسامہ بن زیدؓ سے

[1] جہاں پانی پینے کے بعد جا کر بیٹھتے ہیں اس حدیث کی تعبیر خلافت ہے یعنی پہلے ابوبکرؓ کو خلافت ملے گی وہ حکومت تو کریں گے مگر عمرؓ کی سی قوت اور شوکت ان کی نہ ہوگی عمرؓ کی خلافت میں مسلمانوں کی شوکت اور عظمت بہت بڑھ جائے گی آپ نے جیسا خواب دیکھا تھا ویسا ہی ظاہر ہوا ۱۲ منہ

[2] اس میں نے ان کو سنا تھا ۱۲ منہ

بَابٌ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰی یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَ هُمْ - وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ -

۸۳۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ الْيَهُوْدَ جَآءُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُوْنَ فِيْ شَانِ الرَّجْمِ فَقَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ اِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ فَاَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوْهَا فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهٗ عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهٗ فَاِذَا فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوْا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللهِ فَرَاَيْتُ الرَّجُلَ يَجْنَأُ عَلَى الْمَرْاَةِ يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ -

بَابٌ سُؤَالِ الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ -

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا یہ کافر پیغمبر کو اپنے بیٹوں کے برابر پہچانتے ہیں مگر ایک فرقہ ان کا جان بوجھ کر حق کی بات کو چھپاتے ہیں

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ یہودی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے یہ بیان کیا ان میں ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کی آپ کیا حکم دیتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم تورات میں سنگسار کرنے کے باب میں کیا پاتے ہو[1] انہوں نے کہا ہم تو زانی اور زانیہ کو فضیحت کرتے ہیں اور ان کو کوڑے لگاتے ہیں عبداللہ بن سلام نے یہ سن کر کہا تم جھوٹے ہو تورات میں سنگسار کرنے کا حکم ہے تورات لاؤ (وہ لائے) جب اس کو کھولا تو ایک یہودی نے کیا کیا رجم کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کے آگے اور پیچھے کی عبارت پڑھنے لگا عبداللہ بن سلام نے کہا ذرا اپنا ہاتھ تو اوپر اٹھا جب ہاتھ اٹھایا تو رجم کی آیت نکلی اس وقت کہنے لگے محمد تم نے سچ کہا بیشک تورات میں رجم کا حکم ہے پھر آپ نے حکم دیا وہ دونوں یہودی اور یہودن (جنہوں نے زنا کی تھی) رجم کئے گئے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے یہودی مرد کو دیکھا وہ (رجم کے وقت عورت پر جھکا پڑتا تھا اس کو پتھروں کی مار سے بچاتا تھا۔

باب مشرکوں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نشانی چاہنا آپ کا شق القمر (چاند پھٹ جانا ان کو دکھلانا[2]

---

[1] کیونکہ اگلی کتابوں سے آپ کے نشانات کو معلوم ہو چکے ہیں [2] آپ نے ان کے آزمانے کے لیے پوچھا آپ کو بخوبی معلوم تھا کہ تورات شریف میں زنا کی سزا رجم مذکور ہے اس لیے نہیں پوچھا کہ آپ پر اگلی شریعتوں کی پیروی لازم تھی جب تک اس کے خلاف حکم نہ آئے [3] باب کی عبارت :- ظاہر ہے یہ نکلتا ہے کہ شق القمر آپ کا معجزہ ہے بعضوں نے کہا وہ آثار قیامت میں سے تھا لیکن چونکہ اس کی خبر پہلے سے دی تھی اس لیے وہ معجزہ گنا گیا کیونکہ امام بخاری نے یوں کہا فاراہم انشقاق القمر اور یوں نہیں کیا فشق القمر شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی تفہیمات الٰہیہ میں ایسا ہی لکھا ہے لیکن ناسمجھوں نے شاہ صاحب کا مطلب نہ سمجھ کر ان پر بہت سے اعتراضات کئے ہیں حالانکہ وہ سب اعتراضات غور کے بعد واہی معلوم ہوتے ہیں مطلب شاہ صاحب کا یہ ہے کہ شق القمر ان معجزات میں سے نہیں جو صرف اثبات نبوت کے لئے ظاہر کیے جاتے ہیں بلکہ اس کا وقوع آثار قیامت میں سے بھی تھا اتفاق سے وہ مشرکوں نے درخواست کی اسی وقت اس کا وقت بھی آن پہنچا اور آنحضرتؐ نے دکھلا دیا اس راہ سے معجزہ ہو سکتا ہے حافظ نے کہا ابن عباس تو شق القمر کے وقت پیدا نہیں ہوئے تھے اور انسؓ چار برس کے مدینہ میں ہوں گے اس کو ابن مسعود اور علیؓ اور حذیفہؓ اور جبیر بن مطعم اور ابن عمرؓ نے روایت کیا ہے انہوں نے دیکھا ہوگا

۸۳۸ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عینیہ نے خبر دی انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابومعمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہو کر پھٹ گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) فرمایا دیکھو گواہ رہنا [۱]

۸۳۹ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یونس بن یزید نے کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک رض سے انہوں نے کہا مکہ والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کوئی نشانی بتلایئے [۲] آپ نے چاند کا پھٹ جانا ان کو دکھلایا [۳]

۸۴۰ - حَدَّثَنِي خَلَفُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مجھ سے خلف بن خالد قرشی نے بیان کیا کہا ہم سے بکر بن مضر نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے عراک بن مالک سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن مسعود رض سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھٹا تھا [۴]

بَابٌ

باب

۸۴۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ

مجھ سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ نے کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس رض نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص (اسید بن حضیر اور عباد بن بشر) اندھیری رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

---

[۱] یہ کتنا بڑا معجزہ ہے کہ کسی پیغمبر کو ایسا معجزہ نہیں دیا گیا جمہور علماء کا یہی قول ہے شق القمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا معجزہ تھا گو اس کا وقوع قیامت کی بھی نشانی تھی جیسے حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا اقتربت الساعۃ وانشق القمر جن لوگوں نے انشق کا معنی یہ رکھا ہے کہ آئندہ یعنی قیامت میں پھٹیگا باب کی حدیثوں سے ان کا رد ہوتا ہے ۱۲ منہ [۲] معجزہ دکھلایئے جس سے ہم آپ کو سچا پیغمبر جانیں ۱۲ منہ [۳] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شق القمر آپ کا ایک معجزہ تھا شاہ ولی اللہ صاحب کہتے ہیں کہ کافروں نے اللہ کی قدرت کی ایک نشانی مانگی تھی جو خلاف عادت ہو چونکہ چاند کے پھٹنے کا زمانہ آن پہنچا تھا اس لیے آپ نے یہی نشانی دکھلا دی البتہ چونکہ آپ نے پہلے سے کوئی اس کی خبر دیدی اس لیے اس کو معجزہ کہہ سکتے ہیں ۱۲ منہ [۴] ایک روایت میں ہے کہ پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا پھر دونوں ٹکڑے آن کر مل گئے حافظ نے کہا اس کی بحث انشاء اللہ تعالیٰ کتاب التفسیر میں آئے گی ۱۲ منہ [۵] یہاں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے اور چاہیئے تو یہ تھا کہ یہ باب علامات نبوت کے باب سے ملحق ہوتا مگر اگلے دو باب بھی اثبات نبوت ہی سے متعلق ہیں اس لیے یہاں بھی اس کا لانا بے موقع نہیں ہے ۱۲ منہ

وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ۔

سے نکلے دو چراغ کی طرح ان کے سامنے روشن جا رہے تھے جب وہ الگ الگ ہونے تو ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ رہ گیا یہاں تک کہ دونوں اپنے گھر پہنچ گئے[۱]

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ۔

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ نے انہوں نے اسمٰعیل سے کہا ہم سے قیس نے بیان کیا کہا میں نے مغیرہ بن شعبہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ حق پر غالب رہیں گے[۲] یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے یعنی قیامت یا موت) وہ جب تک غالب ہی رہیں گے[۳]

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعٰوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ عُمَيْرٌ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ قَالَ مُعَاذٌ وَهُمْ بِالشَّامِ فَقَالَ مُعٰوِيَةُ هٰذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ وَهُمْ بِالشَّامِ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا ہم سے ولید نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے کہا مجھ سے عمیر بن ہانی نے بیان کیا انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا جو کوئی ان کو بگاڑنا چاہے یا ان کا مخالف ہو وہ کچھ ان کا نقصان نہ کرسکے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آن پہنچے گا وہ اسی حالت پر رہیں گے عمیر نے کہا مالک بن یخامر نے کہا معاذ بن جبل نے کہا یہ لوگ (ہمارے زمانہ میں) شام میں ہیں[۴] معاویہ کہتے تھے دیکھو یہ مالک بن یخامر نے کہا جو کہتا ہے میں نے سنا یہ لوگ شام کے ملک کے ہیں[۵]

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَيَّ يُحَدِّثُونَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم کو شبیب بن غرقدہ نے کہا میں نے اپنے قبیلہ والوں سے سنا وہ عروہ سے نقل کرتے تھے (جو ابوالجعد کے بیٹے صحابی تھے) آنحضرت

[۱] یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طفیل تھا کہ اللہ نے ان کو روشنی مرحمت فرمائی عبدالرزاق کی روایت میں ہے کہ ان کی عصا پر آگ کی طرح روشن ہوگئی تاریخ میں امام بخاری نے نکالا کہ ان کی انگلیاں روشن ہوگئیں ۱۲ منہ

[۲] یعنی سب مسلمان ساری دنیا کے مغلوب نہیں ہوں گے ۱۲ منہ [۳] ہمارے زمانہ میں یہ مسلمان جو کافروں سے بالکل مغلوب نہ ہوں اور حق یعنی شریعت پر پورے طور سے قائم ہوں کوئی نظر اور اسابہ کے یا مغرب کے بعض ملکوں کے کہیں نظر نہیں آتے ہندستان اور بخارا اور خیوا کے مسلمان تو نصاریٰ کے ماتحت ہیں اور روم اور افغانستان اور مصر اور عرب میں حدود شرعیہ جاری نہیں ہیں ۱۲ منہ [۴] نصاریٰ سے لڑتے تھے ۱۲ منہ [۵] معاویہ بھی شام میں تھے ان کا یہ مطلب تھا کہ اہل شام اس حدیث سے مراد ہیں **مترجم** کہتا ہے اہل شام ہوں یا اہل یمن یا اہل کوفہ یا اہل ہند جو مسلمان شریعت محمدی اور اسلام کی مدد پر مستعد کفار سے جہاد کرتے ہیں وہ سب اس حدیث کے مصداق ہو سکتے ہیں مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ میری امت کے سب لوگ گمراہ ہو جائیں یہ نہ ہوگا ایک گروہ تو بھی ضرور بالضرور حق پر قائم رہے گا اور پر گذر چکا کہ یہ گروہ اہل حدیث کا ہے امام احمد بن حنبل نے یہی فرمایا ۱۲ منہ

أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي لَهُ بِهِ شَاةً فَاشْتَرَى لَهُ بِهِ شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ وَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيهِ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ جَاءَنَا بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْهُ قَالَ سَمِعَهُ شَبِيبٌ مِنْ عُرْوَةَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ شَبِيبٌ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَيَّ يُخْبِرُونَهُ عَنْهُ وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ وَقَدْ رَأَيْتُ فِي دَارِهِ سَبْعِينَ فَرَسًا قَالَ سُفْيٰنُ يَشْتَرِي لَهُ شَاةً كَأَنَّهَا أُضْحِيَةٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک دینار دیا کہ ایک بکری خرید لاؤ وہ گئے بازار میں دو بکریاں اور ایک دینار میں خریدیں پھر ان کو ایک ایک دینار میں بیچ ڈالی اور ایک بکری ایک دینار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے ان کی تجارت میں برکت کی دعا کی (پھر عروہ کا یہ حال (آپ کی دعا کی برکت سے) ہو گیا اگر مٹی خریدے تو اس میں بھی فائدہ ہوتا سفیان نے کہا حسن بن عمارہ نے یہ حدیث ہم کو شبیب سے روایت کی اور کہا شبیب نے اسکو عروہ سے سنا میں شبیب پاس گیا ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے خود عروہ سے نہیں سنی لیکن اپنے قبیلہ والوں سے سنی وہ عروہ سے نقل کرتے تھے البتہ عروہ سے میں نے یہ سنا ہے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک بھلائی والبتہ ہے شبیب نے کہا میں نے عروہ کے گھر میں ستر گھوڑے بندھے دیکھے سفیان نے کہا آنحضرت صلعم نے جو عروہ سے بکری خریدنے کے لیے فرمایا تھا شاید وہ قربانی کی بکری تھی[1]

٨٤٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عبید اللہ سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک برکت بندھی ہوئی ہے

٨٤٦ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ

ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے ابو التیاح سے کہا میں نے انسؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں برکت بندھی ہے[2]۔

---

[1] یہاں یہ اعتراض ہوا ہے کہ امام بخاری کو عروہ کی کون سی حدیث مقصود ہے اگر گھوڑوں کی حدیث مقصود ہے تو وہ بے شک موصول ہے مگر اس کو باب سے مناسبت نہیں ہے اگر بکری کی حدیث مقصود ہے تو باب کے موافق ہے کیونکہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ یعنی دعا کا قبول ہونا مذکور ہے مگر وہ موصول نہیں ہے شبیب کے قبیلہ والے مجہول ہیں اور جواب یہ ہے کہ قبیلے والے متعدد شخص تھے وہ سب جھوٹ بولیں یہ نہیں ہو سکتا تو حدیث موصول اور صحیح ہوگی ۱۲ منہ [2] ان حدیثوں کی مناسبت ترجمہ باب سے کچھ معلوم نہیں ہوتی شاید شبیب کے روایت میں جو گھوڑوں کا ذکر آیا تو امام بخاری نے ان حدیثوں کو بھی اس کو تائید کے طور پر بیان کر دیا اسی طرح ابوہریرہؓ کی حدیث کو جو آگے آتی ہے یہ حدیثیں باب الجہاد میں گذر چکی ہیں ۱۲ منہ

٨٤٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ وَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ أَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذَلِكَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَسِتْرًا وَتَعَفُّفًا لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ كَذَلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابوصالح سمان سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین آدمیوں کے لیے ہیں ایک کے لیے ثواب ہیں ایک کے لیے معاف یعنی مباح ایک لیے گناہ ثواب اس کے لیے ہیں جو اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) ان کو باندھے اور ان کی رسی رمنے یا چمن میں لمبی کردے وہ جہاں تک اس کی لمبائی میں اس رمنے یا چمن میں چریں اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی اگر انہوں نے رسی تڑائی اور ایک زغن یا دو زغن بھرے تو ان کی لید اس کے لیے نیکیاں ہوں گی اور اگر وہ ندی پر جاکر خود پانی پی لیں گو مالک کی نیت پانی پلانے کے لیے نہ ہو اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی معاف اس لیے ہیں جو اپنی رفع احتیاج اپنی ضرورت پوری کرنے کسی سے سواری مانگنی نہ پڑے اس نیت سے رکھے اللہ کا حق[۱] ان کی گردن اور پیٹھ فراموش نہ کرے عذاب اس کے لیے ہیں جو فخر اور ریا اور مسلمانوں کی بدخواہی نیت سے باندھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے (صعصعہ) نے بستی کے گدھوں کو پوچھا آپ نے فرمایا گدھوں کے باب میں کوئی الگ حکم مجھ پر نہیں اترا مگر یہ اکیلی جامع آیت (سورہ زلزلت) کی جو کوئی رتی برابر نیکی کرے وہ اس کو[۲] دیکھ لے گا اور جو کوئی رتی برابر برائی کرے وہ اس کو دیکھ لے گا[۳] انتہی ہے[۴]

٨٤٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ صَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بُكْرَةً وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاحِي فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ وَأَحَالُوا إِلَى الْحِصْنِ يَسْعَوْنَ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ابن عیینہ کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے خیبر میں پہنچ گئے یہودی لوگ کدالیں ٹوکرے وغیرہ (آلات زراعت) نکلے تھے جب انہوں نے دیکھا تو کہنے لگے محمد پورے لشکر سمیت آن پہنچے اور جلدی سے دوڑے ہوئے قلعہ کی طرف چلے[۵] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھا

---

۱ یعنی تھکے ماندے مسافر کو اس پر چڑھا لے ۱۲ منہ ۲ قیامت کے دن اپنے نامہ اعمال میں ۱۲ منہ ۳ بشرطیکہ معاف نہ ہو گئی ہو ۱۲ منہ ۴ یہ حدیث کتاب الجہاد میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۵ کہ میں گھس جاؤں ۱۲ منہ

وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔

کر فرمایا خیبر خراب ہوا ہم جہاں ان لوگوں کی جگہ میں اترے جو ڈرائے جاتے ہیں تو ان کی صبح منحوس ہوئی [1]

۸۴۹۔ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ الْفُدَيْكِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا فَاَنْسَاهُ قَالَ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُ فَغَرَفَ بِيَدِهِ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيْتُ حَدِيْثًا بَعْدُ۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن اسمٰعیل بن ابی فدیک نے کیا انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ سے بہت سی باتیں سنتا ہوں پھر ان کو بھول جاتا ہوں آپ نے فرمایا اپنی چادر پھیلائیں نے پھیلائی آپ نے ہاتھ سے ایک لپ اس میں ڈالا [2] فرمایا اس کو اپنے بدن سے) لگالے میں نے لگالی اس روز سے میں آپ کی کوئی حدیث نہیں بھولا [3]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا

بَابُ ۳۸۔ فَضَائِلِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ رَاٰهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ مِنْ اَصْحَابِهِ۔

باب آنحضرت صلعم کے صحابہ کی فضیلت (امام بخاری نے کہا) جس نے آنحضرت صلعم کی صحبت اٹھائی ہو یا آپ کو دیکھا ہو بشرطیکہ مسلمان ہو وہ صحابی ہے [5]

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے کہا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے ابو سعید خدری نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئیگا جماعتوں کی جماعتیں جہاد کریں گی ان سے پوچھا جائے گا تم میں کوئی آنحضرت صلعم اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے وہ کہیں گے ہاں ہے پھر اس کی برکت سے فتح ہوگی

---

[1] اس حدیث کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ آپ نے خیبر ہونے سے پیشتر ہی فرمایا کہ خیبر خراب ہوا اور پھر یہی ظہور میں آیا ۱۲ منہ [2] گویا قوت حافظہ لپ بھر کر ڈال دی ۱۲ منہ [3] باب کی مناسبت ظاہر ہے اس حدیث میں آپ کا ایک معجزہ مذکور ہے ۱۲ منہ [4] مرد ہو یا عورت یا بچہ آزاد ہو یا غلام جن ہو یا آدمی ۱۲ منہ [5] جمہور علماء کا یہی قول ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بار بھی دیکھا ہو وہ صحابی ہے بہ شرطیکہ مسلمان ہو بس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بار دیکھنا ایسا شرف ہے کہ ساری عمر کی عبادت اور مجاہدہ اس کے برابر نہیں ہو سکتا بعضوں نے کہا اولیاء اللہ جو صحابہ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے ان سے مراد وہ اصحاب ہیں جو آپ کی صحبت میں رہے اور آپ سے استفادہ کیا آپ کے ساتھ جہاد کیا مگر یہ قول مرجوح ہے ہمارے پیر مرشد حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں کہ کوئی ولی ادنیٰ صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا اور ایک بزرگ سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا وہ غبار جو معاویہؓ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہوا عمر بن عبدالعزیز خلیفہ سے جو بڑے عادل اور متبع سنت تھے اپنے درجہ افضل ہے ۱۲ منہ

فَيَقُولُونَ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى

پھر ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا جماعتیں جہاد کریں گی ان سے پوچھا جائے گا تم میں کوئی شخص ایسا ہے جو کسی صحابی کی صحبت میں رہا ہو (تابعی ہو) وہ کہیں گے ہاں ہے تب ان کی فتح ہوگی ایک زمانہ ایسا آئے گا جماعتوں جہاد کریں گی ان سے پوچھا جائے گا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو ایسے شخص کی صحبت میں رہا ہو جو صحابی کی صحبت میں رہا ہو (تبع تابعی ہو) وہ کہیں گے ہاں ہے پھر ان کو فتح ہوگی ۱؎

٨٥١- حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ.

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو نضر نے خبر دی ہم کو شعبہ نے انہوں نے ابوحمزہ سے کہا میں نے زہدم بن مضرب سے سنا کہا میں نے عمران بن حصینؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد ہیں (یعنی تابعین) کا پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد ہیں ۲؎ عمران کہتے ہیں مجھ کو یاد نہیں آنحضرتؐ نے اپنے زمانہ کے بعد دو زمانوں کا ذکر کیا یا تین کا ۳؎ آپ نے فرمایا پھر ان کے بعد تو ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی گواہی کوئی نہ چاہے گا لیکن وہ خواہ مخواہ گواہی دیں گے اور چوری کریں گے ان کا کوئی بھروسا نہیں کرنے کا اور منت مانیں گے لیکن منت پوری نہیں کریں گے اور حرام کا مال کھا کھا کر خوب موٹے بنیں گے

٨٥٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبیدہ بن قیس سلمانی سے انہوں نے عبداللہ ابن مسعودؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے زمانہ کے لوگ سب سے اچھے ہیں پھر جو ان کے بعد پھر جو ان کے بعد پھر تو ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی قسم گواہی سے پہلے اور

۱؎ آنحضرت صلعم نے ان تینوں زمانوں والوں کی فضیلت بیان کی گویا وہ خیر القرون ٹھہرے اسی لیے علماء نے بدعت شرعی کی تعریف یہ قرار دی ہے کہ دین میں جو نیا کام نکالا جائے جس کا وجود ان تینوں زمانوں میں نہ ہو ایسی بدعت گمراہی ہے اور جن لوگوں نے بدعت کی تقسیم کی ہے حسنہ اور سیئہ کی طرف ان کی مراد بدعت سے بدعت لغوی ہے ہمارے پیر مرشد حضرت شیخ احمد مجدد رح فرماتے ہیں کہ میں تو کسی بدعت میں سوائے ظلمت اور تاریکی کے مطلق نور نہیں پاتا ۱۲ منہ ۲؎ یعنی تبع تابعین کا ۱۲ منہ ۳؎ اگر تین زمانوں کا ذکر کیا ہو تو تبع تابعین بھی خیر القرون میں داخل ہوں گے اور چاروں ائمہ مجتہدین بلکہ امام بخاری اور ترمذی بھی ان میں داخل ہونگے تبع تابعین سے یہ لوگ ملے ہیں اگر دو زمانوں کا ذکر ہو تو امام شافعی اور امام مالک داخل ہوں گے انہوں نے تابعین کو دیکھا ہے اور امام ابوحنیفہ تو خود تابعین ہیں اگرچہ حنفی یہ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے کئی اصحابہ سے روایت کی ہے مگر اہل حدیث اور ائمہ نقل کے نزدیک یہ غلط ہے صرف اتنا صحیح ہے کہ انہوں نے انسؓ کو اپنی آنکھ سے دیکھا لیکن انس سے بھی ان کو روایت ثابت نہیں ہوئی نہ اہل حدیث نے جوامع اور مسانید میں

أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَكَانُوا يَضْرِبُوْنَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ وَنَحْنُ صِغَارٌ.

گواہی قسم سے پہلے ہوگی[۱] منصور نے کہا ابراہیم نخعی کہتے تھے (ہمارے بزرگ) بچپنے میں ہم کو مارتے تھے اگر ہم گواہی یا عہد کا نام لیتے[۲]

باب ۳۸۱ مَنَاقِبِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَفَضْلِهِمْ

مِنْهُمْ أَبُوْبَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِيْ قُحَافَةَ التَّيْمِيُّ رَضِيَ وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى لِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ أُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ أُولٰٓئِكَ هُمُ الصَّادِقُوْنَ وَقَالَ إِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللهُ إِلٰى قَوْلِهِ إِنَّ اللهَ مَعَنَا قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ وَّابْنُ عَبَّاسٍ وَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ.

باب مہاجرین کی فضیلت[۳] ان مہاجرین میں ابوبکر رضؓ

صدیق ہیں جس کا نام عبداللہ تھا ابوقحافہ کے بیٹے اللہ تعالیٰ نے (سورہ حشر میں) ان مہاجرین کا ذکر کیا ان مفلس گھر چھوڑنے والوں کیواسطے جو اپنے گھر اور مال سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور رضامندی چاہتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرنے کو آئے وہی لوگ سچے ہیں (اور سورہ توبہ میں فرمایا اگر پیغمبر کی مدد نہ کرو تو اللہ اس کی مدد کر چکا ہے اخیر تک یعنی غار ثور میں حضرت عائشہ رضؓ اور ابوسعید خدری رضؓ اور ابن عباس کہتے ہیں غار میں آنحضرت صلعم کے ساتھ ابوبکر صدیق رضؓ تھے۔

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِيْ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَآئِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ اشْتَرٰى أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا بِثَلٰثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ لِعَازِبٍ مُرِ الْبَرَآءَ فَلْيَحْمِلْ إِلَيَّ رَحْلِيْ فَقَالَ عَازِبٌ لَا حَتّٰى تُحَدِّثَنَا كَيْفَ صَنَعْتَ أَنْتَ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجْتُمَا مِنْ مَّكَّةَ وَالْمُشْرِكُوْنَ يَطْلُبُوْنَكُمْ قَالَ ارْتَحَلْنَا مِنْ مَّكَّةَ فَأَحْيَيْنَا أَوْ سَرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتّٰى أَظْهَرْنَا وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ فَرَمَيْتُ بِبَصَرِيْ هَلْ أَرٰى مِنْ ظِلٍّ نَّأْوِيْ إِلَيْهِ فَإِذَا صَخْرَةٌ أَتَيْتُهَا فَنَظَرْتُ بَقِيَّةَ ظِلٍّ لَّهَا فَسَوَّيْتُهُ ثُمَّ فَرَشْتُ لِلنَّبِيِّ

ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء سے ابوبکر رضؓ نے میرے والد عازب سے ایک پالان تیرہ درہم کو خریدا پھر ان سے کہا ذرا تم براء (اپنے بیٹے) سے کہو پالان میرے ساتھ اٹھا کر چلے والد نے کہا میں نہیں کہنے کا جب تک تم مجھ سے وہ قصہ بیان نہ کرو تم پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو گذرا جب مکہ کے کافر تمہاری تلاش میں تھے انہوں نے کہا (وہ قصہ ہے) ہم مکہ سے چلے رات بھر اور دوسرے دن برابر چلتے رہے ظہر کے وقت تک جب ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا تو میں نے نگاہ دوڑائی کہیں سایہ پاؤں تو وہاں ٹھہر جاؤں پھر ایک چٹان دکھلائی دی اس کے پاس گیا تو دیکھا تو وہاں سایہ ہے میں نے وہ جگہ برابر کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بچھونا بچھایا عرض کیا یا رسول اللہ آپ ذرا لیٹ جائیے آپ لیٹ رہے اور میں یہ دیکھنے چلا کہیں

[۱] یعنی قسم کھانے اور گواہی دینے میں ان کو کوئی باک ہی نہ ہوگا کبھی قسم پہلے کھالیں گے پھر گواہی دیں گے کبھی گواہی دے کر قسمیں کھائیں گے کہ لوگ ان کا اعتبار کیا کریں ۱۲ منہ [۲] یعنی گواہ بننے پر یا خدا سے عہد کرنے پر بعضوں نے عہد سے قسم مراد لی ہے ۱۲ منہ [۳] مہاجرین ان صحابہ رضؓ کو کہتے ہیں جنہوں نے مکہ فتح ہونے سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس مدینہ منورہ میں ہجرت کی اپنا گھر بار چھوڑ آپ کے ساتھ جہاد کیا ان کی فضیلت ان صحابہ پر جو فتح مکہ کے بعد آئے قطعی ہے قرآن شریف سے ثابت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا لایستوی منکم من انفق قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ اضْطَجِعْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ أَنْظُرُ مَا حَوْلِي هَلْ أَرَى مِنَ الطَّلَبِ أَحَدًا فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُ فَعَرَفْتُهُ فَقُلْتُ هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ أَنْتَ

ہماری تلاش میں نہ آتے ہوں مجھ کو بکریوں کا ایک چرواہا (گڈریا) ملا جو کی چٹان کی طرف اپنی بکریاں ہانکے لے جا رہا تھا وہ بھی سایہ کی جگہ چاہتا تھا میں نے اس سے پوچھا تو کس کا غلام ہے اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا جس کو میں پہچانتا تھا پھر میں نے اس سے پوچھا تیری بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے اس نے کہا میں نے کہا ہم کو ذرا سا دودھ دوہ کر دے گا اس نے کہا اچھا میں نے کہا تو دوہ اس نے اپنی بکریوں میں ایک بکری کا پاؤں تھاما پھر میں نے کہا ذرا اس کا تھن گرد و غبار سے صاف کر لے پھر میں نے اس سے

فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ كَفَّيْهِ فَقَالَ هٰكَذَا ضَرَبَ إِحْدَى كَفَّيْهِ بِالْأُخْرَى فَحَلَبَ لِي كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً عَلَى فَمِهَا خِرْقَةٌ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَافَقْتُهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قُلْتُ قَدْ آنَ الرَّحِيلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بَلَى فَارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ يَطْلُبُونَنَا فَلَمْ يُدْرِكْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ غَيْرُ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَلَى فَرَسٍ لَهُ فَقُلْتُ هٰذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

کہا اپنی ہتھیلیوں کو جھٹک دے اس نے ایسے کیا براء نے ایک ہتھیلی دوسری ہتھیلی پر مار کر بتلایا پھر ایک پیالہ بھر کر دودھ دوہا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے چھاگل ساتھ لے لی تھی اس کے منہ پر کپڑا باندھ دیا تھا (اس میں ٹھنڈا پانی تھا) میں نے وہ پانی اس دودھ پر ڈالا اتنا کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا پھر میں اس کو ساتھ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا دیکھا تو آپ بیدار ہو چکے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ پیجئے آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا (خوب پیا) پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کوچ کا وقت آن پہنچا آپ نے فرمایا اچھا چلو ہم وہاں سے چل کھڑے ہوئے اور قریش کے لوگ ہماری تلاش میں ہی رہے ہم کو کسی نے بھی نہ پایا ایک سراقہ بن مالک بن جعشم گھوڑے پر سوار آن پہنچا میں نے (اس کو دیکھ کر) عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ڈھونڈنے والے آن پہنچے آپ نے فرمایا کچھ فکر نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے[1]

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رض قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي الْغَارِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا فَقَالَ مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا جب ہم غار ثور میں چھپے تھے (اور مشرک لوگ غار کے اوپر ہم کو ڈھونڈ رہے تھے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کسی نے اپنے پاؤں پر نظر ڈالی تو ہم کو دیکھ لے گا آپ نے فرمایا ابو بکر تیرا خیال کدھر ہے ان دو

[1] یہ حدیث ابھی اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ

اللہ وَلَا تُمَا۔

باب ۳۸۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُّوا الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۸۵۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَعَجِبْنَا لِبُكَائِهِ أَنْ يُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ .... وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ۔

شخصوں کا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے جن کے ساتھ تیسرا پروردگار ہو[1]

آنحضرت صلعم کا یہ فرمانا (کہ مسجد کی طرف) سب دروازے بند کردو ابوبکر کا دروازہ کھلا رہنے دو یہ ابن عباس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے[2]

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا مجھ سے سالم ابوالنضر نے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ سنایا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو ایک اختیار دیا چاہے دنیا میں رہے چاہے جو اللہ پاس (کرامت اور نعمت ملے) اس کو اختیار کرے اس بندے نے اللہ کے پاس جانا اختیار کیا یہ سنکر ابوبکر رضی اللہ عنہ رو دیے ابوسعید کہتے ہیں مجھ کو ان کے رونے پر تعجب ہوا میں نے کہا ان کی رونے کی کیا وجہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بندہ کا حال بیان کیا اس کو اختیار ملا (تو ملا باشد) پھر مجھ کو معلوم ہوا اختیار بندہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے آپ ہی کو اختیار ملا تھا اور ابوبکرؓ ہم سب (صحابہ) میں زیادہ علم رکھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسی خطبہ میں) یہ بھی فرمایا سب لوگوں میں ابوبکر کا احسان مال اور صحبت کے رو سے مجھ پر زیادہ ہے اور جو میں اپنے پروردگار کے سوا کسی اور کو جانی دوست بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا البتہ اسلام کا بھائی چارہ اور اسلام کی محبت ان سے ہے۔ دیکھو مسجد کی طرف کسی کا دروازہ نہ رہے سب بند کر دیے جائیں صرف ابوبکر کا دروازہ رہنے دو

باب ۳۸۳

نَفْضْلِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر صدیق رضہ کی دوسرے اصحابہ پر فضیلت[3]

[1] سبحان اللہ کیا صبر اور استقلال تھا ہمارے پیغمبر علیہ السلام کی پیغمبری کا اگر کوئی انصاف سے نظر ڈالے تو آپ کے ایک ایک کام سے ثابت ہو سکتی ہے معجزے اور کرامت دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [3] امام بخاری نے جو یہ باب بنایا اس سے معلوم ہوا کہ وہ بھی جمہور علماء کے موافق ابوبکرؓ باقی پر صحو

۸۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُخَيِّرُ اَبَا بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں ابو بکر رضہ کو افضل سمجھتے پھر عمر رضہ کو پھر عثمان رضہ کو۔[1]

بَابٌ ۳۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا قَالَهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ

باب آنحضرت صلعم کا یہ فرمانا اگر میں کسی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو ابو بکر رضہ کو بناتا یہ ابو سعید خدری سے مروی ہے

۸۵۷ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اُمَّتِيْ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ وَلٰكِنْ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہاب نے ہم سے ایوب نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر میں اللہ کے سوا کسی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو ابو بکر رضہ کو بناتا لیکن وہ میرے دینی بھائی اور دوست ہیں

حَدَّثَنِيْ مُعَلًّى وَمُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَقَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُهُ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ

ہم سے معلی بن اسد اور موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ایوب سے (یہی روایت) اس میں یوں ہے اگر میں کسی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اسلام کا بھائی پنا کیا کم ہے۔

۸۵۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ مِثْلَهُ۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا ہم سے عبدالوہاب نے انہوں نے ایوب سے ایسی ہی حدیث

حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے

---

[1] صدیق کو تمام صحابہ سے افضل جانتے تھے اکثر سلف کا یہی قول ہے اور خلف میں سے بھی اکثر نے یہی کہا ہے لیکن بعض محققین کا یہ قول ہے کہ ابو بکر رضہ اور عمر رضہ اور عثمان رضہ اور علی رضہ میں باہم ایک دوسرے پر من جمیع الوجوہ فضیلت دینے میں کوئی نص قطعی وارد نہیں ہے اور بغیر نص قطعی کے افضلیت من جمیع الوجوہ جو ایک اعتقادی بات ہے ثابت نہیں ہو سکتی اور ایسی افضلیت پر اجماع کے منعقد ہونے میں کلام ہے البتہ یہ صحیح ہے کہ ابو بکر صدیق رضہ کی خلافت پر تمام صحابہ کا اجماع ہو گیا لیکن خلافت ایسی افضلیت کو مستلزم نہیں ہے اور ہمارے مشائخ میں سے شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ نے ازالۃ الخفاء میں بہت زور سے شیخین کی افضلیت تمام صحابہ پر ثابت کی مگر سب اشارات اور کنایات سے جو اعتقادات میں حجت نہیں ہو سکتی اور احادیث اور روایات کے اشارات متعارض ہیں مثلاً حدیث یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ اور آیت انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا سے حضرت علی کی تفضیل سب پر نکلتی ہے اسی طرح اس حدیث سے یا فاطمۃ انت وہذا النائم یعنی علیا وانا فی مکان واحد یوم القیامۃ اس لیے منصف متبع سنت کا طریقہ ہونا چاہیئے وہ یوں کہے کہ تمام صحابہ میں آنحضرت صلعم کے بعد چاروں افضل ہیں ابو بکر رضہ اور عمر رضہ اور عثمان رضہ اور علی رضہ اور ان کی خلافت بھی اسی ترتیب سے صحیح اور حق میں واللہ علیٰ ما نقول شہید ۱۲ منہ [۲] اس سے ابو بکر صدیق رضہ کی افضلیت نکالنا قطعی نہیں ہو سکتا کیوں کہ یہ ایک صحابی کا خیال ہے اور اعتقادیات میں خبر واحد مرفوع بھی کافی نہیں سمجھی جاتی تو خبر موقوف وہ بھی ایک اجتہادی رائے کیونکر کافی ہو گی علاوہ اس کے جن لوگوں نے اس اثر سے دلیل لی ہے انہوں نے خود اس کے خلاف کیا ہے یعنی ان میں سے بعضوں نے حضرت علی رضہ کو حضرت عثمان رضہ پر فضیلت دی ہے اس کے سوا عبدالرزاق نے اس اثر کو پورا نکالا اس میں یہ ہے کہ کسی نے ابن عمر رضہ سے پوچھا پھر علی رضہ کدھر ہے انہوں نے کہا علی تو اہل بیت میں...

مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي الْجَدِّ فَقَالَ اَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُهُ اَنْزَلَهُ اَبًا يَعْنِي اَبَابَكْرٍ

کہا کوفہ والوں نے [۱] عبداللہ بن زبیر کو دادا کے (میراث کے) باب میں لکھا [۲] انہوں نے جواب دیا جس کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اگر میں کسی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو اس کو بناتا یعنی ابوبکرؓ نے کہا ہے دادا باپ کی طرح ہے (جب میت کا باپ نہ ہو)

باب ۳۸۵

۸۵۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَتِ امْرَاَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَتْ اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ كَاَنَّهَا تَقُوْلُ الْمَوْتَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی اور محمد بن عبیداللہ نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا ایک عورت نام (نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے [۳] فرمایا پھر آئیو اس نے کہا بتلائیے اگر میں آؤں اور آپ نہ ملیں (آپ کی وفات ہو جائے) آپ نے فرمایا اگر میں نہ آؤں تو ابوبکرؓ کے پاس آنا [۴]

۸۶۰- حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ اَبِي الطَّيِّبِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُجَالِدٍ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ اِلَّا خَمْسَةُ اَعْبُدٍ وَامْرَاَتَانِ وَاَبُوْبَكْرٍ

ہم سے احمد بن ابی الطیب نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی مجالد نے کہا ہم سے بیان بن بشر نے انہوں نے وبرہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے کہا ہم نے عمار بن یاسر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا [۵] جب آپ کے ساتھ (یعنی مسلمان) کوئی نہ تھا مگر پانچ غلام دو عورتیں اور ابوبکرؓ

۸۶۱- حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ اَبِي اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى

ہم سے ہشام بن عمار نے بیان کیا کہا ہم سے صدقہ بن خالد نے کہا ہم سے زید بن واقد نے انہوں نے بسر بن عبیداللہ سے انہوں نے ابوادریس عائذ اللہ سے انہوں نے ابودرداءؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ابوبکرؓ آئے کپڑوں کا کونہ اٹھائے

[۱] یعنی عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے جو عبداللہ بن زبیر کی طرف سے وہاں کے قاضی تھے ۱۲ منہ [۲] اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آپ کو معلوم ہو چکا تھا آپ کے بعد ابوبکرؓ صدیق کے خلیفہ ہوں گے طبرانی نے عصمہ بن مالک سے نکالا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے بعد آپ کے مالوں کی زکوٰۃ کس کو دیں آپ نے فرمایا ابوبکر صدیقؓ کو اس کا اسناد ضعیف ہے اسمٰعیل نے معجم میں سہل بن ابی خیثمہ سے نکالا آپ سے ایک گنوار نے بیعت کی پوچھا اگر آپ کی وفات ہو جائے تو کس کے پاس آؤں فرمایا ابوبکر کے پاس اس نے کہا اور اگر وہ مر جائیں تو کس کے پاس فرمایا عمرؓ کے پاس ان روایتوں سے شیعوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں آنحضرت صلعم اپنے بعد حضرت علیؓ کو خلیفہ کر گئے تھے ۱۲ منہ [۳] غلام یہ تھے بلالؓ اور زید بن حارثہ اور عامر بن فہیرہ ابوفکیہہ اور عبید بن زید حبشی عورتیں حضرت خدیجہ اور ام ایمن تھیں یا سمیہ [۴] غرض آزاد مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق ایمان لائے تھے بچوں میں حضرت علیؓ عورتوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ [۵] جب وہ اپنا کام پورا کر چکی ۱۲ منہ [۵] اس وقت میں مسلمان ہوا ۱۲ منہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلَّمَ وَقَالَ إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي فَأَبَى عَلَيَّ فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَقَالَ يَغْفِرُ اللهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَ أَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ فَقَالُوا لَا فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي مَرَّتَيْنِ فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا.

۸۶۲ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اپنے گھٹنے کھولے[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے صاحب (یعنی ابوبکرؓ) کسی سے لڑ کر آئے ہیں انہوں نے سلام کیا آنحضرت صلعم کو اور بیٹھے پھر کہنے لگا مجھ میں اور خطاب کے بیٹے (یعنی حضرت عمرؓ) میں کچھ تکرار ہوگئی تھی میں نے جلدی سے ان کو سخت سست کہہ دیا پھر میں شرمندہ ہوا اور ان سے معافی چاہی لیکن انہوں نے انکار کیا اب میں آپ کے پاس آیا ہوں (آپ ان کو سمجھائیے) یہ سن کر آنحضرت صلعم نے فرمایا ابوبکرؓ اللہ تم کو بخشے تین بار یہی فرمایا پھر ایسا ہوا کہ حضرت عمرؓ شرمندہ ہوئے اور ابوبکرؓ کے گھر پر آئے پوچھا ابوبکرؓ ہیں لوگوں نے کہا نہیں ہیں[۲] آخر آنحضرت صلعم کے پاس آئے آپ کو سلام کیا[۳] آپ کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا حضرت ابوبکرؓ ڈرے کہیں آنحضرت صلعم حضرت عمرؓ پر خفا نہ ہوں) وہ دوزانوں (مؤدب) ہو بیٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ خطا میری تھی خطا میری تھی (میں ہی نے عمرؓ کو سخت سست کہا تھا) اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگو یہ سمجھ لو) اللہ نے مجھ کو تمہاری طرف پیغمبر بنا کر بھیجا لیکن تم نے مجھ کو جھوٹا کہا[۴] اور ابوبکرؓ نے مجھ کو سچا کہا[۵] اور اپنے مال اور جان سے میری خدمت کی تم میرے دوست کا ستانا چھوڑتے ہو یا نہیں آپ کے یہ فرمانے کے بعد ابوبکرؓ کو کسی نے نہیں ستایا[۶]

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا ہم سے خالد حذا نے انہوں نے ابوعثمان سے کہا مجھ سے عمرو بن عاص نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ذات السلاسل کی

---

[۱] معلوم ہوا گھٹنا ستر نہیں ہے ۱۲ منہ [۲] کہتے ہیں ابوبکرؓ بڑی دور تک ان کے پیچھے گئے مگر انہوں نے نہ مانا اخیر میں گھر جاکر اپنا دروازہ بند کر لیا ابوبکرؓ کو اندر آنے بھی نہ دیا ۱۲ منہ [۳] وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے تھے ۱۲ منہ [۴] ابویعلی کی روایت میں ہے جب عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے منہ پھیر لیا دوسری طرف سے آئے تو ادھر سے منہ پھیر لیا سامنے بیٹھے تو ادھر سے بھی منہ پھیر لیا آخر انہوں نے سبب پوچھا فرمایا ابوبکرؓ نے تم سے معذرت کی اور تم نے قبول نہ کی ۱۲ منہ [۵] یعنی پہلے پہل شروع میں ۱۲ منہ [۶] سب سے پہلے ایمان لائے ۱۲ منہ [۷] کسی کی مجال تھی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ صدیق کی نسبت ایسا فرمائیں پھر کوئی آنکھ اٹھا کر ان کی طرف دیکھتا حافظ نے کہا اس حدیث سے ابوبکرؓ صدیق کی فضیلت تمام صحابہ پر نکلی حضرت علیؓ نے فرمایا ان کا خطاب صدیق آسمان پر سے اترا اس حدیث سے شیعہ کو سبق لینا چاہیے جب آپ حضرت عمرؓ پر ابوبکر کے لیے اتنا غصے ہوئے حالانکہ پہلی زیادتی ابوبکر نے ہی کی تھی مگر جب انہوں نے معافی چاہی تو حضرت عمرؓ کو فوراً معاف کر دینا چاہیے تھا تو یہ کس منہ سے آنحضرت صلعم کے مصاحب اور رفیق خاص کو برا کہتے ہیں اور قیامت کے دن معلوم نہیں آنحضرت صلعم ان لوگوں پر کتنا غصے ہوں گے کیونکہ ابوبکر صدیقؓ نے ان کا کچھ نہیں بگاڑا اور یہ ناحق ان سے دشمنی کرتے ہیں ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ. فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ أَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا.

کی لڑائی پر سردار بنا کر بھیجا تو وہ آنحضرت صلعم پاس آئے انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ سب لوگوں میں آپ کو کس سے محبت ہے آپ نے فرمایا عائشہؓ سے پوچھا مردوں میں سے فرمایا ان کے والد (ابوبکر صدیقؓ) سے پوچھا پھر کس سے پھر کس سے فرمایا عمر بن خطاب سے اسی طرح کئی آدمیوں کے نام آپ نے لیے۔

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي وَبَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا فَالْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَتْ إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّي خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ قَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُؤْمِنُ بِذٰلِكَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضہ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے بیان کیا کہ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا اتنے میں بھیڑیا ایک بکری اس کی لے کر بھاگا چرواہا اس کے پیچھے لگا بھیڑیا نے اس کی طرف دیکھا کہنے لگا درندوں کے دن جو قیامت کے قریب آئے گا بکری کا چرانے والا میرے سوا کون ہوگا آپ نے یہ بھی فرمایا ایک شخص گائے ہانک رہا تھا اس پر بوجھ لادا تھا گائے نے اس کی طرف دیکھا اور کہا میں اس لیے نہیں پیدا ہوئی میں تو کھیتی کا کام کرنے کے لیے پیدا ہوئی ہوں لوگ یہ حال دیکھ کر کہنے لگے سبحان اللہ (عجب قدرت ہے) گائے بات کرتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس پر ایمان لایا اور ابوبکر اور عمر بھی ایمان لائے [۱]

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے کہا میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بار ایسا ہوا میں سو رہا تھا میں نے ایک کنواں دیکھا اس پر ایک ڈول رکھا تھا (پہلے) میں نے اس کنوئیں میں چند ڈول نکالے جتنے اللہ کو منظور تھے بعد اس کے ابوبکرؓ

[۱] اس کا ذکر انشاء اللہ مغازی میں آئے گا ۱۲ منہ [۲] آج تو یہ بکری مجھ سے چھڑا لے گا ۱۲ منہ [۳] بوجھ لادنے اور سواری کرنے کے لیے ۱۲ منہ [۴] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اس میں اتنا زیادہ تھا کہ ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ وہاں موجود نہ تھے امام بخاری نے اس حدیث سے ابوبکرؓ کی فضیلت نکالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد ان کا نام لیا ۱۲ منہ

وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔

نے اس کو لیا انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے مگر ناتوانی کے ساتھ اللہ ان کی ناتوانی معاف کرے پھر وہ ڈول ایک چرسہ ہوگیا[1] عمر نے اس کو لیا میں نے ایسا شہ زور پہلوان نہیں دیکھا جو ان کی طرح کھینچتا ہو اتنا پانی نکالا کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو حوض سے سیراب کر لیا[2]

۸۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذَلِكَ خُيَلَاءَ قَالَ مُوسَى فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ ذَكَرَ إِلَّا ثَوْبَهُ۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خود ہی کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غرور کی راہ سے اپنا کپڑا لٹکائے گا اللہ اس کو (رحمت کی نگاہ سے) قیامت کے دن دیکھے گا بھی نہیں یہ سن کر ابوبکر نے عرض کیا (میں کیا کروں) میرا کپڑا چلنے میں ایک طرف لٹک جاتا ہے (شاید جھک کر چلتے ہوں گے) مگر ہاں خوب خیال رکھوں اور مضبوط باندھوں تو شاید نہ لٹکے آپ نے فرمایا تو غرور کی راہ سے تھوڑا ایسا کرتا ہے[3] موسیٰ بن عقبہ نے کہا میں نے سالم سے کہا کیا عبداللہ ابن عمرؓ نے یوں اس حدیث میں) کہا ہے جو کوئی اپنے ازار لٹکائے انہوں نے کہا میں نے ان سے یہی سنا جو کوئی اپنا کپڑا لٹکائے[4]

۸۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ يَعْنِي الْجَنَّةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی چیز کا ایک جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے (مثلاً دو روپے دو گھوڑے دو بکریاں اللہ کی راہ میں دے) بہشت کے دروازوں سے یوں بلایا جائے گا فرشتے کہیں گے، اللہ کے بندے ادھر آ یہ دروازہ بہت اچھا ہے پھر جو کوئی بڑا نمازی

---

[1] چرسہ بڑا ڈول جس سے کھیت میں پانی دیتے ہیں ۱۲ منہ [2] ایک روایت میں ہے کہ وہ برابر پانی نکالتے رہے کہ لوگ پانی پی کر چل دیئے اور حوض جوش مار رہا تھا ۱۲ منہ

[3] معلوم ہوا الاعمال بالنیات اگر کوئی اپنی ازار ٹخنے سے اونچی بھی رکھے اور مغرور ہو تو اس کی تباہی رکھی ہوئی ہے اگر بلا قصد و بلا نیت غرور لٹک جائے تو وہ اس وعید میں داخل نہ ہوگا ۱۲ منہ

[4] یہ ہر کپڑے کو شامل ہے ازار ہو یا انگرکھا یا کرتہ یا جبہ بے ضرورت نیچا کہنا اور لٹکانا یا کرتہ کی آستین بہت بڑی بڑی رکھنا مکروہ ہے اگر غرور کی راہ سے ایسا کرے تب تو سخت گناہ اور حرام ہے وجہ یہ اگر اللہ تعالیٰ کسی کو کپڑا دے تو دوسرے غریبوں کو پہنائے جو ننگے پھرتے ہیں ایک ایک چندی کے لیے ترستے ہیں حیدرآباد میں تو یہ رسم عجیب دیکھی لوگ انگرکھے ایسے نیچے پہنتے ہیں کہ معاذ اللہ اور اس میں بے فائدہ گھیر استار کھتے ہیں کہ ایک ایک تھان خرچ کرتے ہیں اور افغانستان میں پاجامہ بہت گھیر کا بناتے ہیں اور عمامے اتنے بڑے بڑے باندھتے ہیں گویا سر پر ایک ٹوکرا دھرا ہے معلوم نہیں اس میں کیا فائدہ سمجھتے ہیں اب تو ذرا عقل آچلی ہے اور لوگ ایسے گھیر دار لمبے جامے اور انگرکھے اور جامے اور لمبے لمبے عمامے موقوف کرتے جاتے ہیں اللہ ہماری قوم کو توفیق دے ان کی عقل

فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلَى هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ وَقَالَ هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ

ہو گا (نفل بہت پڑھتا ہو گا) وہ نماز کے دروازے سے اور جو کوئی مجاہد ہو گا وہ جہاد کے دروازے سے اور جو کوئی خیرات کرنے والا ہو گا وہ خیرات کے دروازے سے اور جو کوئی روزہ دار ہو گا وہ روزے کے دروازے سے جس کا نام ریان ہے بلایا جائے گا یہ سن کر ابوبکر صدیق رضؓ نے عرض کیا جو کوئی ایک ہی دروازے سے بلایا جائے اس کو بھی کوئی تکلیف نہ ہوگی لیکن یارسول اللہ ایسا بھی کوئی ہوگا جو سب دروازوں سے بلایا جائے آپ نے فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ تو ایسے ہی لوگوں میں ہو گا۔

۸۶۷- حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَأَبُو بَكْرٍ بِالسُّنْحِ قَالَ إِسْمَعِيلُ يَعْنِي بِالْعَالِيَةِ فَقَامَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ مَا كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي إِلَّا ذَاكَ وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللَّهُ فَلَيَقْطَعَنَّ أَيْدِيَ رِجَالٍ وَأَرْجُلَهُمْ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُذِيقُكَ اللَّهُ الْمَوْتَتَيْنِ أَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ أَيُّهَا الْحَالِفُ عَلَى رِسْلِكَ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ فَحَمِدَ

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عروہ بن زبیر رضؓ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت انتقال فرمایا ابوبکر رضؓ اس وقت سنح میں تھے (جو مسجد نبوی سے ایک میل پر ہے) اسمٰعیل راوی نے کہا یعنی عوالی[۱] کے ایک گاؤں میں عمرؓ آپ کی خبر سن کر کھڑے ہوئے کہنے لگے اللہ کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مرے حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں عمر کہا کرتے تھے خدا کی قسم اس وقت میرے دل میں یہی آتا تھا[۲] اور میں کہتا اللہ آپ کو ضرور اس بیماری سے (اچھا کر کے) اٹھائے گا اور آپ ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں قلم کریں گے[۳] اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے (اندر جا کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سے کپڑا اٹھایا آپ کو بوسہ دیا کہنے لگے میرے باپ آپ پر قربان آپ زندگی اور موت دونوں حال میں اچھے اور پاکیزہ ہیں قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ آپ کو دو بار موت کا مزہ نہیں چکھانے کا[۴] پھر باہر نکلے اور عمر سے کہنے لگے

---

[۱] عوالی مدینہ کے گرد بلندی پر جو گاؤں ہے ۱۲ منہ [۲] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مرے ہیں یہ کہتے ہیں مغیرہ اور حضرت عمر دونوں اندر آپ کو دیکھنے کے لیے گئے مغیرہ کہنے لگے آپ کا انتقال ہو گیا حضرت عمرؓ نے کہا تو جھوٹ کہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں مریں گے جب تک منافقوں کو فنا نہیں کر لیں گے کہتے ہیں حضرت عمر رضؓ کو اس آیت سے دھوکا ہوا دیکون علیکم شہیدا انہوں نے خیال کیا آپ ساری امت کے گواہ اسی وقت ہو سکتے ہیں جب امت کے اخیر تک زندہ رہیں ۱۲ منہ [۳] یعنی منافقوں کے ان کے جو کہتے ہیں آپ مر گئے ۱۲ منہ [۴] اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے لوگ منکر نکیر کے سوال کے وقت زندہ کئے جاتے ہیں پھر مار دیے جاتے ہیں جیسے قرآن شریف میں ہے امتنا اثنتین و احییتنا اثنتین مگر اس صورت میں وہ حدیثیں کیسے صحیح ہوں گی جن سے سماع موتی ثابت ہوتا ہے اس لیے مطلب یوں کہنا چاہیے کہ حضرت ابوبکر رضؓ نے حضرت عمر رضؓ پر رد کیا وہ جو کہتے تھے اللہ آپ کو پھر اٹھائے گا آپ لوگوں کے ہاتھ پاؤں قلم کریں گے کیونکہ اگر اب اٹھائے تو ایک موت تو ہو چکی ہے اس کے بعد دوسری موت لازم آئے گی حافظ نے کہا پیغمبر اپنی قبروں میں زندہ ہیں اہل سنت کا یہی قول ہے ۱۲ منہ

اللّٰہَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّاَثْنٰی عَلَیْہِ وَقَالَ اَلَا مَنْ کَانَ یَعْبُدُ
مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ
وَمَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ وَقَالَ
اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ وَقَالَ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا
رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ
اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ وَمَنْ یَّنْقَلِبْ
عَلٰی عَقِبَیْہِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰہَ شَیْئًا وَسَیَجْزِی اللّٰہُ
الشّٰکِرِیْنَ قَالَ فَنَشَجَ النَّاسُ یَبْکُوْنَ قَالَ وَاجْتَمَعَتِ
الْاَنْصَارُ اِلٰی سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ فِیْ سَقِیْفَۃِ بَنِیْ
سَاعِدَۃَ فَقَالُوْا مِنَّا اَمِیْرٌ وَّمِنْکُمْ اَمِیْرٌ فَذَھَبَ
اِلَیْھِمْ اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاَبُوْ عُبَیْدَۃَ
بْنُ الْجَرَّاحِ فَذَھَبَ عُمَرُ یَتَکَلَّمُ فَاَسْکَتَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ
وَکَانَ عُمَرُ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ مَا اَرَدْتُّ بِذٰلِکَ اِلَّا
اَنِّیْ قَدْ ھَیَّاْتُ کَلَامًا قَدْ اَعْجَبَنِیْ خَشِیْتُ اَنْ لَّا
یَبْلُغَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ ثُمَّ تَکَلَّمَ اَبُوْ بَکْرٍ فَتَکَلَّمَ
اَبْلَغَ النَّاسِ فَقَالَ فِیْ کَلَامِہٖ نَحْنُ الْاُمَرَآءُ وَاَنْتُمُ
الْوُزَرَآءُ فَقَالَ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ لَا وَاللّٰہِ
لَا نَفْعَلُ مِنَّا اَمِیْرٌ وَّمِنْکُمْ اَمِیْرٌ فَقَالَ
اَبُوْ بَکْرٍ لَا وَلٰکِنَّا الْاُمَرَآءُ وَاَنْتُمُ
الْوُزَرَآءُ ھُمْ اَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَّ
اَعْرَبُھُمْ اَحْسَابًا فَبَایِعُوْا عُمَرَ اَوْ
اَبَا عُبَیْدَۃَ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ نُبَایِعُکَ اَنْتَ

قسم کھانے سے ذرا تامل کر جب ابوبکرؓ نے بات کرنا شروع کی تو عمرؓ (خاموش
ہو کر) بیٹھ رہے ابوبکرؓ نے اللہ کی تعریف اور ثنا بیان کی پھر کہا (لوگو دیکھو)
اگر کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پوجتا تھا (یہ سمجھتا تھا کہ وہ آدمی نہیں ہیں کبھی نہیں
مریں گے) تو محمدؐ مر چکے اور جو کوئی اللہ کو پوجتا تھا (محمدؐ کو اس کا بندہ اور رسول
سمجھتا تھا) تو اللہ ہمیشہ زندہ ہے کبھی مرنے والا نہیں اور ابوبکرؓ نے (سورہ زمر کی یہ
آیت پڑھی اے پیغمبر تو بھی مرنے والا ہے وہ بھی مریں گے[۱] محمد اور کچھ نہیں
پیغمبر ہیں ان سے پہلے کئی پیغمبر گذر چکے ہیں کیا وہ مر جائیں یا مارے جائیں تو تم
اپنی ایڑیوں کے بل (اسلام سے) پھر جاؤ گے اور جو کوئی ایڑیوں کے بل پھر
جائے وہ اللہ کا کچھ بگاڑ نہیں کرنے کا (اپنا بگاڑ کرے گا) اور اللہ شکر کرنے والوں کو
شکر کا بدلہ قریب دے گا[۲] لوگ چیخ مار کر رونے لگے[۳] اور انصار سب سعد بن عبادہ
کے گھر میں اکٹھا ہوئے بنی ساعدہ کے چھتے[۴] میں اور (مہاجرین سے) کہنے لگے اب
ایسا کرو ایک امیر ہماری قوم کا رہے ایک امیر تمہاری قوم کا دونوں مل کر حکومت
کریں) انصار کی خبر سن کر ابوبکرؓ اور عمرؓ اور ابوعبیدہ بن جراحؓ وہاں پہنچے حضرت
عمرؓ نے بات کرنا چاہی لیکن ابوبکرؓ نے فرمایا ذرا خاموش رہو عمرؓ کہا کرتے تھے
میں نے جو اس وقت (ابوبکر سے پہلے) بات کرنا چاہی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ
میں نے ایک (عمدہ) تقریر سوچ رکھی تھی[۵] میں ڈرتا تھا کہیں ابوبکرؓ اس کو
بیان نہ کر سکیں لیکن ابوبکرؓ نے باتیں شروع کیں تو نہایت ہی فصاحت
اور بلاغت کے ساتھ انہوں نے (انصار سے) یہ کہا امیر تو ہم ہی (یعنی قریش
کے لوگ) رہیں گے تم لوگ وزیر اور مشیر ہو سکتے ہو[۶] حباب بن منذر
[۷] کہنے لگے ہرگز نہیں خدا کی قسم یہ نہیں ہو سکتا ایک امیر ہم میں رہے گا
ایک امیر تم میں کا ابوبکرؓ نے کہا یہ نہیں ہو سکتا ہم امیر رہیں گے تم وزیر
رہو وجہ یہ ہے کہ قریش کے لوگ سارے عرب میں شریف خاندانی ہیں اور ان کا

---

۱ سورہ آل عمران کی یہ آیت ۱۲ منہ ۲ ابوبکرؓ کا یہ خطبہ سنتے ہی ۱۲ منہ ۳ سب کو یقین ہو گیا کہ آپ کی وفات ہو گئی ۱۲ منہ ۴ جس کو سن کر انصار لاجواب ہو جائیں ۱۲ منہ ۵ ابوبکر صدیقؓ نے نہایت عمدہ بات کہی اس لیے کہ دو امیر تو حکومت کر ہی نہیں سکتے جیسے ایک نیام میں دو شمشیر ۱۲ منہ ۶ جو خزرج قبیلے میں صاحب الرائے آدمی تھے ۱۲ منہ

فَاَنْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهٖ فَبَايَعَهٗ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَقَالَ قَائِلٌ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ عُمَرُ قَتَلَهُ اللّٰهُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ اَخْبَرَنِي الْقٰسِمُ اَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ شَخَصَ بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى ثَلٰثًا وَقَصَّ الْحَدِيْثَ قَالَتْ فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ اِلَّا نَفَعَ اللّٰهُ بِهَا لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَاِنَّ فِيْهِمْ لَنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ النَّاسَ الْهُدٰى وَعَرَّفَهُمُ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوْا بِهٖ يَتْلُوْنَ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اِلَى الشَّاكِرِيْنَ

ملک (یعنی مکہ) عرب کے بیچ میں ہے تو ایسا کرو تم کو اختیار ہے یا تو عمرؓ سے بیعت کر لو یا ابو عبیدہ بن جراح سے عمرؓ نے سن کر یہ کہا تمہارے ہوتے ساتھ ؎ ہم تو تم ہی سے بیعت کریں گے تم سے تم ہمارے سردار ہو اور ہم سب میں افضل ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے ہم سب سے زیادہ محبت تھی خیر حضرت عمرؓ نے ابوبکرؓ کا ہاتھ تھاما ان سے بیعت کی اور دوسرے لوگوں نے ؎ بھی بیعت کر لی اب ایک شخص کہنے لگا تم نے سعد بن عبادہؓ کو مار ڈالا ؎ حضرت عمرؓ نے کہا اللہ ان کو تباہ کرے ؎ اور عبداللہ بن سالم نے زبیدی سے نقل کیا ؎ اور عبدالرحمن بن قاسم نے کہا مجھ سے میرے والد قاسم بن محمد نے بیان کیا حضرت عائشہؓ نے کہا (وفات کے وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ آسمان کی طرف لگ گئی آپ فرمانے لگے (یا اللہ) بلند رفیقوں ؎ میں (مجھ کو رکھ) تین بار یہی فرمایا اور یہی حدیث بیان کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے جو جو خطبے سنائے ان میں ہر ایک سے اللہ نے فائدہ دیا عمرؓ نے لوگوں کو ڈرایا اور یہ ظاہر کیا کہ ان میں نفاق موجود ہے ؎ پھر اللہ نے ان کا خیال حق پر پھیر دیا اور ابوبکرؓ نے جو حق بات تھی ؎ ہدایت کی بات وہ لوگوں کو سمجھا دی۔ اور ان کو بتلا دیا جو ان پر لازم تھا (یعنی اسلام پر قائم رہنا) اور وہ اسی آیت کو وما محمد الا رسول اخیر شاکرین تک پڑھتے نکلے ؎

۸۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ اَبِيْ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اَيُّ النَّاسِ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے جامع بن ابی راشد نے کہا ہم سے ابو یعلی نے انہوں نے محمد بن حنفیہ سے انہوں نے کہا میں نے اپنے والد (حضرت علی مرتضیٰ) سے پوچھا آنحضرت

؎۱ یہ ہرگز نہ ہوگا ۱۲منہ ؎۲ انصار اور مہاجرین نے ۱۲منہ ؎۳ جو انصار کا امیر بننا چاہتے تھے ۱۲منہ ؎۴ یعنی تباہ کر دیا ان کا مطلب پورا نہ ہونے دیا ۱۲منہ ؎۵ اگرچہ سعد بن عبادہؓ صحابی تھے مگر حضرت عمرؓ نے اس کو اس لیے بددعا دی کہ انہوں نے ایسی پریشانی کے وقت میں اسلام میں تفرقہ ڈالنا چاہا تھا کہتے تھے دو دو امیر ہوں اگرچہ خدانخواستہ ایسا ہوتا تو بس مسلمانوں کا خاتمہ ہو جاتا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ خلیفہ کا قائم کرنا فرض ہے جب تو صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین پر بھی اس کو مقدم رکھا اور جب سے مسلمانوں میں یہی رسم قائم ہو گئی اور ان کا بادشاہ جب مر جاتا ہے تو دوسرا بادشاہ فوراً بٹھا دیا جاتا ہے اس کے بعد مردہ بادشاہ کی تجہیز و تکفین کا سامان کرتے ہیں کہتے ہیں اس کے بعد عبادہ ایسے شرمندہ ہوئے کہ شام کے ملک کو چلے گئے انہوں نے وہیں انتقال کیا ۱۲منہ ؎۶ اس کو طبرانی نے وصل کیا ۱۲منہ ؎۷ پیغمبروں اور فرشتوں ۱۲منہ ؎۸ اس وقت یہی مصلحت تھی ۱۲منہ ؎۹ آپ کی واقعی وفات ۱۲منہ ؎۱۰ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا انہوں نے کبھی آیت سنی نہ تھی اسی روز سنی ۱۲منہ

خَيْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ وَخَشِيْتُ اَنْ يَقُوْلَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ اَنْتَ قَالَ مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ

۸۶۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَآءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ فَاَتَى النَّاسُ اَبَا بَكْرٍ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ فَجَآءَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَّاْسَهٗ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ قَالَتْ فَعَاتَبَنِيْ وَقَالَ مَا

صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگوں میں بہتر (افضل) کون ہیں انہوں نے کہا ابوبکرؓ میں نے پوچھا پھر کون انہوں نے کہا عمرؓ اب میں ڈرا اور پوچھوں تو وہ کہہ دیں عثمانؓ میں نے خود کہہ دیا پھر آپ انہوں نے کہا میں تو (عام) مسلمانوں میں سے ایک شخص ہوں۱؎

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب بیدا یا ذات الجیش میں پونچے (دونوں مقام میں مدینہ کے قریب) تو میرا ہار ٹوٹ کر گر پڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ڈھونڈھنے کے لیے ٹھہر گئے۲؎ اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے وہاں پانی نہ تھا نہ لوگوں کے ساتھ پانی تھا یہ حال دیکھ کر لوگ ابوبکر رضؓ صدیق کے پاس گئے ان سے کہا تم دیکھتے ہو عائشہ رضؓ نے کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھہرا دیا آپ کے ساتھ لوگوں کو بھی ٹھہرا دیا اور ایسی مقام میں جہاں پانی نصیب نہیں نہ ان کے پاس پانی ہے حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں ابوبکرؓ یہ سن کر آئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھے ہوئے سو رہے تھے کہنے لگے تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو ایسی جگہ روک دیا ہے جہاں پانی نہیں ملتا نہ ان کے ساتھ پانی ہے غرض ابوبکر نے مجھ پر غصہ کیا اور جو اللہ کو منظور تھا (برا بھلا)

۱؎ حضرت علی کے اس قول سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو حضرت ابوبکر صدیق کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کہتے ہیں پھر ان کے بعد حضرت عمرؓ کو جیسے جمہور اہل سنت کا قول ہے عبدالرزاق محدث فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے خود شیخین کو اپنے اوپر فضیلت دی لہٰذا میں بھی فضیلت دیتا ہوں ورنہ کبھی فضیلت نہ دیتا دوسری روایت میں حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ جو کوئی مجھ کو شیخین کے اوپر فضیلت دے میں اس کو مفتری کی حد لگاؤں گا مخالفین کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے کسر نفسی اور تواضع سے فرمایا کیا کوئی آدمی خود اپنی فضیلت بیان کرتا ہے اس کی مثال حدیث میں موجود ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو یونس بن متے پیغمبر سے افضل نہ کہو دوسری حدیث میں ہے کہ پیغمبروں کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو باوجود یکہ ہمارے پیغمبر صاحب سب پیغمبروں سے افضل ہیں تو حضرت یونسؑ سے بطریق اولیٰ افضل ہوں گے اس کے علاوہ حضرت علی کا قول بھی ایک حدیث موقوف ہے اس سے اعتقادی مسئلہ ثابت ہونا مشکل ہے خصوصاً ایسے حال میں جب یہ معاملہ انہیں کی متعلق ہو اور کسر نفسی جو لازمۂ انسانیت ہے اس میں یہ محتمل بلکہ یقینی ہو اور دلیل اس کی خود اسی روایت میں موجود ہے کیونکہ حضرت علیؓ جمہور اہل سنت کے نزدیک شیخین کے بعد یا حضرت عثمان کے بعد باقی صحابہ سے افضل ہیں حالانکہ اس میں یہ مذکور ہے کہ حضرت علی عوام مسلمان کی مثل ہیں پس واجب ہوا اس کا پھیرنا ظاہر سے اور جب تاویل کی گنجائش نکل آئے تو شیخین کے متعلق جو مضمون ہے اس میں بھی تاویل ہو سکتی ہے اب رہا وہ اثر حضرت علیؓ کا کہ مجھ کو شیخین پر فضیلت دی میں اس کو مفتری کی حد لگاؤنگا یہ ہمارے خلاف نہیں ہے کیونکہ ہم اس کے قائل نہیں ہیں کہ حضرت علیؓ شیخین سے افضل تھے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ مسئلہ تفضیل حل نہیں ہوتا اور دلائل متعارض ہیں لہٰذا اس میں سکوت بہتر ہے اللہ خوب جانتا ہے کون اس کے نزدیک افضل ہے اگر شارع سے کوئی نص صاف و صریح آجاتا تو اور بات تھی ۱۲ منہ ۲؎ کیوں کہ وہ ہار اسماء کا تھا پرائی چیز تھی ۱۲ منہ

شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِيْ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِيْ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَآءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا اٰلَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ

وہ انہوں نے کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچا دینے لگے میں ضرور تڑپتی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر میری ران پر تھا اس وجہ سے نہ ہل سکی آپ سو یا کئے صبح ہوئی تو پانی نہ دارد پھر اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری تیمم کیا اسید بن حضیر (صحابی انصاری رض) نے کہا ابوبکر رض کا خاندان یہ کچھ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے [۱] حضرت عائشہ رض کہتی ہیں پھر ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر سوار تھی تو ہار اس کے نیچے ملا

۸۷۰ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ ابْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ تَابَعَهٗ جَرِيْرٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاؤُدَ وَاَبُوْ مُعٰوِيَةَ وَمُحَاضِرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے کہا میں نے ذکوان سے سنا وہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب کو برا نہ کہو [۲] اگر تم میں کوئی احد پہاڑ برابر سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے تو ان کے مد یا آدھے مد (غلہ) کے برابر نہیں ہو سکتا [۳] شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو جریر اور عبداللہ بن داؤد اور ابومعاویہ اور محاضر نے بھی اعمش سے روایت کیا ہے [۴]

۸۷۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ اَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَقُلْتُ لَاَلْزَمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَكُوْنَنَّ مَعَهٗ يَوْمِيْ هٰذَا قَالَ فَجَآءَ الْمَسْجِدَ فَسَاَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا خَرَجَ

ہم سے ابوالحسن محمد بن مسکین نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حسان نے کہا ہم سے سلیمان نے انہوں نے شریک بن ابی نمر سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہا مجھ کو ابوموسیٰ اشعری رض نے خبر دی انہوں نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر باہر نکلے دل میں کہا میں آج دن بھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑوں گا آپ کے پاس ہی رہوں گا خیر وہ مسجد میں آئے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں لوگوں نے کہا کہیں باہر اس طرف تشریف لے گئے ہیں میں بھی آپ کے قدموں کے

---

[۱] بلکہ تمہاری وجہ سے مسلمانوں کو ہمیشہ فوائد اور برکات ہوتے رہے ہیں یہ حدیث کتاب التیمم میں مذکور ہو چکی ہے یہاں اس کے لانے سے یہ غرض ہے کہ ابوبکر صدیق کے خاندان کی فضیلت اس سے معلوم ہوتی ہے اسید نے کہا ما ہی باول برکتکم یا آل ابی بکر ۱۲ منہ [۲] جو فتح سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے ۱۲ منہ [۳] کیونکہ انہوں نے ایسے وقت میں خرچ کیا جب سخت ضرورت تھی کافروں کا غلبہ تھا اور مسلمان محتاج تھے مقصود مہاجرین اولین اور انصار کی فضیلت بیان کرنا ہے ان میں ابوبکر صدیق بھی تھے لہذا باب کی مطابقت حاصل ہو گئی یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب خالد بن ولید اور عبدالرحمن بن عوف میں کچھ تکرار ہوئی خالد نے عبدالرحمن کو سخت کہا آپ نے خالد کو مخاطب کر کے یہ فرمایا بعضوں نے کہا یہ خطاب ان لوگوں کی طرف ہے جو صحابہ کے بعد پیدا ہوں گے ان کو موجود فرض کر کے ان کی طرف خطاب کیا مگر یہ قول صحیح نہیں ہے کیونکہ خالد کی طرف خطاب کر کے آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی تھی اور خالد خود صحابہ میں سے ہیں ترجمہ میں جو عبارت ہم نے زائد کی ہے اب اس کی مصلحت معلوم ہو گئی ۱۲ منہ [۴] جریر کی روایت کو امام مسلم نے اور محاضر کی روایت کو ابوالفتح نے اپنے فوائد میں اور عبداللہ بن داؤد کی روایت کو مسدد نے اور ابومعاویہ کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ

وَوَجَّهَ هٰهُنَا فَخَرَجْتُ عَلٰى اِثْرِهٖ اَسْاَلُ عَنْهُ حَتّٰى
دَخَلَ بِئْرَ اَرِيْسٍ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ
جَرِيْدٍ حَتّٰى قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَاجَتَهٗ فَتَوَضَّاَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ
عَلٰى بِئْرِ اَرِيْسٍ تَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ
وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ
عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَاَكُوْنَنَّ بَوَّابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَجَآءَ اَبُوْ بَكْرٍ فَدَفَعَ
الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلٰى
رِسْلِكَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا
اَبُوْ بَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ
فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى قُلْتُ لِاَبِيْ بَكْرٍ اُدْخُلْ وَرَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ
فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهٗ فِي الْقُفِّ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ
كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ
سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ اَخِيْ يَتَوَضَّاُ
وَيَلْحَقُنِيْ فَقُلْتُ اِنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يُّرِيْدُ
اَخَاهُ يَاْتِ بِهٖ فَاِذَا اِنْسَانٌ يُّحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ
مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ
ثُمَّ جِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ

نشان پر چلا لوگوں سے پوچھتا جاتا تھا[۱] چلتے چلتے معلوم ہوا کہ آپ اریس
کے باغ میں گئے ہیں[۲] میں باغ کے دروازے پر بیٹھ گیا جو کھجور کی ڈالیوں
کا تھا جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کر چکے تو میں آپ کی طرف
چلا دیکھا تو آپ اریس کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے ہیں اس کے بیچا بیچ میں اور دونوں
پنڈلیاں کھول کر کنوئیں میں لٹکا دی ہیں میں نے آپ کو سلام کیا پھر میں لوٹ
آیا اور باغ کے دروازے پر بیٹھ گیا میں نے (دل میں) کہا آج میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان رہوں گا[۳] اتنے میں ابوبکرؓ آئے اور دروازے
کو دھکیلا میں نے پوچھا کون ہے انہوں نے کہا ابوبکرؓ میں نے کہا ذرا ٹھہرو
اور میں گیا جا کر آنحضرتؐ سے عرض کیا ابوبکر آئے ہیں (اندر آنے کی اجازت
چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ان کو آنے دو ان کو بہشت کی خوشخبری بھی دو
میں آیا اور ابوبکرؓ سے کہا آؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو بہشت
کی خوش خبری دی ہے. خیر ابوبکر اندر آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
داہنی طرف اسی منڈیر پر دونوں پاؤں لٹکا کر پنڈلیاں کھول کر جیسے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے بیٹھ گئے[۴] ابوموسیٰ کہتے ہیں میں اپنے بھائی
عامر کو گھر میں وضو کرتے چھوڑ آیا تھا میں نے اپنے دل میں کہا اگر اللہ کو اس
کی بھلائی منظور ہے تو اس کو یہاں لے آئے گا[۵] اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کوئی
دروازہ ہلا رہا ہے میں نے پوچھا کون ہے کہا عمرؓ میں نے کہا ذرا ٹھہرو پھر میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگیا آپ کو سلام کیا اور عرض کیا
عمر حاضر ہیں اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ان کو آنے دو اور بہشت
کی خوش خبری دو میں آن کر ان سے کہا آؤ آنحضرت صلعم نے تم کو بہشت
کی خوش خبری دی ہے وہ بھی آن کر اسی منڈیر پر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے بائیں جانب بیٹھ گئے اور دونوں پاؤں کنوئیں میں لٹکا دیئے

[۱] آپ کہاں گئے ہیں ۱۲ منہ [۲] اریس ایک مشہور باغ تھا مدینہ میں یہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی انگلی میں تھی کنوئیں میں گر پڑی تھی ۱۲ منہ [۳] دوسری روایت میں یہ ہے کہ آپ نے ابوموسیٰ کو حکم دیا کہ دروازے پر رہیں اور کسی کو اندر نہ آنے دیں اس کو ترمذی رحمہ نے نکالا ہے لیکن امام بخاری نے جو ادب میں روایت نکالی اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم نہیں کیا اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ ہمیشہ کے لیے کچھ مجھ کو دربان نہیں بنایا ۱۲ منہ [۴] ابوبکرؓ نے بھی پنڈلیاں کھول دیں تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ ہو آپ کہیں شرم سے پنڈلیاں ڈھانپ لیں ۱۲ منہ [۵] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بھی بہشت کی خوشخبری دیں گے ۱۲ منہ

ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ فَجَاءَ إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَجِئْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُكَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ

میں لوٹ آیا (دروازے پر) بیٹھا میں نے پھر دل میں کہا اگر اللہ کو عامر کی بھلائی منظور ہے تو اس کو بھی لے آئے گا اتنے میں ایک اور آدمی نے دروازہ ہلایا میں نے پوچھا کون ہے کہا عثمان میں نے کہا ذرا ٹھہرو اور آن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی عثمان حاضر ہیں آپ نے فرمایا ان کو آنے دو اور بہشت کی خوش خبری دو مگر وہ ایک بلا میں مبتلا ہوں گے (محاصرہ کی تکلیفیں اور شہادت وغیرہ) میں آیا ان سے کہا آؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو بہشت کی بشارت دی ہے مگر ایک بلا کے بعد جو تم پر آئے گی وہ بھی آئے دیکھا تو منڈیر کا ایک حصہ بھر گیا[1] آخر وہ دوسرے کنارے پر آپ کے سامنے بیٹھ گئے۔ شریک نے کہا سعید بن مسیب نے اس حدیث کی تاویل یوں کی کہ ان لوگوں کی قبریں اسی طرح ہوں گی[2]

۲۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں قتادہ سے ان سے انس بن مالک نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ساتھ ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ بھی چڑھے اتنے میں پہاڑ کو جنبش ہوئی آپ نے فرمایا احد پہاڑ ٹھہر رہ تجھ پر اور کوئی نہیں ایک پیغمبر ہیں ایک صدیق ایک شہید[3]

۲۱۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا عَلَى بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْهَا جَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدَّلْوَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ

ہم سے احمد بن سعید ابو عبداللہ رباطی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے صخر بن جویریہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک بار (خواب میں) دیکھا میں ایک کنوئیں پر کھڑا پانی نکال رہا ہوں اتنے میں ابو بکرؓ اور عمرؓ آئے پہلے ابو بکرؓ نے ڈول لیا اور ایک یا دو ڈول وہ بھی کمزوری کے ساتھ اللہ ان کو بخشے پھر خطاب کے بیٹے نے

---

[1] جدھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بیٹھے تھے ۱۲ منہ [2] وہاں جانے نہیں ہے ۱۲ منہ [3] یہ سعید بن مسیب کی کمال دانائی اور فراست تھی حقیقت میں ایسا ہی ہے ابو بکرؓ اور عمرؓ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن ہوئے اور حضرت عثمانؓ آپ کے سامنے بقیع میں سعید کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ آپ کے داہنے بائیں دفن ہوں گے کیونکہ ایسا نہیں ہے ابو بکرؓ کی قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب ہے اور عمرؓ کی ابو بکرؓ کے بائیں طرف ۱۲ منہ [4] سبحان اللہ یہ حدیث بھی آپ کا بڑا معجزہ ہے حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ دونوں شہید ہوئے مقصود اس سے ابو بکرؓ کی فضیلت بیان کرنا ہے ہمارے پیر و مرشد حضرت شیخ احمد مجدد رح لکھتے ہیں کہ صدیقیت کا مرتبہ بالکل نبوت سے ملا جلا ہے پہلے مقام صدیقیت ہے پھر مقام نبوت ۱۲ منہ

أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ فَنَزَعَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ قَالَ وَهْبٌ الْعَطَنُ مَبْرَكُ الْإِبِلِ يَقُولُ حَتَّى رَوِيَتِ الْإِبِلُ فَأَنَاخَتْ.

ابو بکرؓ کے ہاتھ سے لے لیا وہ ڈول ایک بڑا چرسہ ہو گیا (موٹھ کا ڈول) میں نے تو ایسا شہ زور سردار نہیں دیکھا جو ان کی طرح کام کر سکے انہوں نے اتنا پانی کھینچا کر لوگوں نے اپنے اونٹوں کو حوض سے پلا کر سیراب کر لیا ؁ وہب نے کہا حدیث میں عطن کا لفظ ہے اس کے معنی میں اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ مطلب یہ ہے کہ اونٹوں نے سیر ہو پانی پی لیا لوگوں نے ان کو لے جا کر (اپنے ٹھکانے بٹھا دیا ؁

٨٤ - حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ فَدَعَوُا اللَّهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُولُ رَحِمَكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِأَنِّي كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ

ہم سے ولید بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عیسےٰ بن یونس نے کہا ہم سے عمر بن سعید بن ابی حسین مکی نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے میں ان لوگوں میں کھڑا تھا جو حضرت عمرؓ کے لیے مغفرت کی دعا کر رہے تھے ان کا جنازہ رکھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص نے پیچھے سے اپنی کہنی میرے مونڈھے پر رکھی اور کہنے لگا اللہ تم پر رحم کرے مجھے یہی امید تھی کہ اللہ تم کو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا ؁ (یعنی آنحضرت صلعم اور ابو بکر رضہ کے کیوں کہ میں اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا (فلاں جگہ) میں تھا اور ابو بکر رضہ اور عمر رضہ میں نے یہ کیا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اپنے ساتھ رکھتے) مجھے اسی لیے امید تھی کہ اللہ تم کو ان کے ساتھ رکھے گا ابن عباسؓ کہتے ہیں میں نے جو نگاہ پھیری تو یہ کہنے والے حضرت علی رضہ تھے ؁

٨٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ أَشَدِّ

ہم سے محمد بن یزید کوفی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے یحیےٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے پوچھا مشرکوں نے بہت سخت تکلیف آں حضرت

؁ یا اونٹوں کو پانی پلا کر ان کے ٹھکانے لے گئے ۱۲ منہ ؁ یہ حدیث اوپر کئی بار گذر چکی ہے حضرت ابو بکر رضہ کی ناتوانی کچھ عیب نہیں ہے کیوں کہ ناتوانی ان کی خلقی تھی عمر بھی اس ناتوانی پر ڈول انہوں نے پہلے لیا اس سے حضرت عمرؓ پر ان کی فضیلت ثابت ہوئی ۱۲ منہ ؁ یعنی تم وہیں دفن ہو گے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضہ دفن ہیں ۱۲ منہ ؁ سبحان اللہ یہ چاروں خلیفہ یک دل اور یک جان اور ایک دوسرے کے خیر خواہ اور ثنا خواں تھے اور جس نے یہ گمان کیا کہ یہ آپس میں ایک دوسرے کے مخالف اور بدخواہ تھے اور نفاق سے ظاہر میں ایک دوسرے کی تعریف کرتے تھے وہ مردود خود منافق اور بدباطن ہے المرء یقیس علی نفسہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک کجا عیسےٰ کجا دجال ناپاک ۱۲ منہ

مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَوَضَعَ رِدَآءَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ فَخَنَقَهٗ بِهٖ خَنْقًا شَدِيْدًا فَجَآءَ اَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى دَفَعَهٗ عَنْهُ فَقَالَ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا دی تھی انہوں نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کعبہ میں) نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط (ملعون) آپ پاس آیا اور اپنی چادر آپ کے گلے میں ڈال کر زور سے آپ کا گلا گھونٹا (مار ڈالنا چاہا) اتنے میں ابو بکرؓ آن پہنچے انہوں نے عقبہ کو دھکیل دیا آنحضرتؐ کو چھڑایا اور کہنے لگے [1] تم ایک شخص کو ناحق مار ڈالنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا مالک اللہ ہے تمہارے مالک کی طرف سے نشانیاں بھی لے کر آیا ہے [2]

بَابُ ۳۸۷ مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَبِيْ حَفْصٍ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

باب حضرت عمرؓ بن خطاب کی فضیلت کا بیان (جنکی کنیت ابو حفص ہے وہ قریشی عدوی [3])

۸۷۶- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الْمَاجِشُوْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُنِيْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِالرُّمَيْصَآءِ امْرَاَةِ اَبِيْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشَفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَرَاَيْتُ قَصْرًا بِفِنَآئِهٖ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالَ لِعُمَرَ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَهٗ فَاَنْظُرَ اِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِاَبِيْ وَ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز ماجشون نے کہا ہم سے منکدر نے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے (خواب میں) دیکھا میں بہشت میں گیا ہوں کیا دیکھتا ہوں وہاں رمیصا (یعنی ام سلیم انسؓ کی والدہ) موجود ہیں [4] اور میں نے پاؤں کی آہٹ سنی پوچھا کون ہے معلوم ہوا بلالؓ ہیں (جبرئیل نے تبلایا) اور میں نے بہشت میں ایک محل دیکھا اس کی ایک طرف ایک لڑکی وضو کر رہی تھی میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب کا میں نے چاہا اس محل کے اندر سے جا کر دیکھوں مگر عمرؓ تمہاری غیرت مجھ کو یاد آ گئی [5] عمرؓ (یہ سن کر) رو دیئے کہنے لگے میرے ماں باپ آپ کے صدقے یا

---

[1] معاذ اللہ اس شرارت کا بھی کچھ ٹھکانا ہے اسی عقبہ مردود نے نماز پڑھنے میں آپ پر اوجھڑی ڈال دی تھی ۱۲ منہ [2] ارے لوگوں تم کو کیا ہو گیا ہے ۱۲ منہ [3] جن سے اس کا سچا ہونا ثابت ہے حافظ نے کہا ابو بکرؓ سل کی بیماری میں مرے واقدی نے کہا انہوں نے سردی میں غسل کیا پندرہ دن تک بخار آیا بعضوں نے کہا یہودیوں نے ان کو زہر دیا غرض ماہ جمادی الآخر کے آٹھ دن باقی تھے ۱۳ ہجری میں انہوں نے انتقال فرمایا ان کی خلافت دو برس تین مہینہ چند دن رہی اور مرتے وقت ان کی عمر آنحضرتؐ کی طرح ۶۳ برس کی ہو گئی تھی رضی اللہ عنہ وحشرنا فی خدامہ واتباعہ ۱۲ منہ [4] حضرت عمرؓ کا نسب یہ ہے عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب تو وہ کعب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے ہیں ان کا لقب فاروق تھا جو آنحضرت صلعم نے دیا تھا بعضوں نے کہا حضرت جبرئیل یہ لقب لے کر آئے تھے غرض عدالت اور علم سیاست مدن اور حسن تدبیر اور انتظام ملکی میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [5] رمص کہتے ہیں آنکھ کی میل کچیل کو ام سلیم کی آنکھیں چرک آلود رہتیں اس لیے ان کا لقب رمیصا ہو گیا ۱۲ منہ [6] میں واپس چلا آیا ۱۲ منہ

اَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعَلَيْكَ اَغَارُ۔

۸۷۷- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّأُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهٗ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكٰى وَقَالَ اَعَلَيْكَ اَغَارُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

۸۷۸- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَمْزَةُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ شَرِبْتُ يَعْنِي اللَّبَنَ حَتّٰى اَنْظُرَ اِلَى الرِّيِّ يَجْرِيْ فِيْ ظُفُرِيْ اَوْ فِيْ اَظْفَارِيْ ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ فَقَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ قَالَ الْعِلْمَ۔

۸۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلٰى قَلِيْبٍ فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ نَزْعًا

میں آپ پر غیرت کروں گا[1]

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ کو عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی ابو ہریرہ نے کہا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا میں نے (خواب میں اپنے تئیں بہشت میں دیکھا وہاں ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے فرشتوں نے کہا عمر کا میں نے ان کی غیرت یاد کی اور وہاں سے پیٹھ موڑ کر چلا آیا[2] وہ رو دیئے کہنے لگے یا رسول اللہ کیا میں آپ سے غیرت کروں گا

ہم سے محمد بن صلت ابو جعفر کوفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو حمزہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد (عبد اللہ بن عمر) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا سوتے میں میں نے دودھ پیا اتنا کہ میں دودھ کی تازگی دیکھنے لگا میرے ناخن یا ناخنوں پر بہہ رہی ہے پھر میں نے اپنا بچا ہوا (دودھ) عمرؓ کو دے دیا صحابہ نے پوچھا اس کی تعبیر کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا علم[3]

ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن بشیر نے کہا ہم سے عبید اللہ نے کہا مجھ کو ابو بکر بن سالم نے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں ایک کنوئیں سے ڈول نکال رہا ہوں جس پر چرخ لکڑی کا لگا ہوا ہے[4] اتنے میں ابو بکرؓ آئے انہوں نے کمزوری کے ساتھ ایک یا دو ڈول نکالے اللہ ان کو بخشے پھر عمرؓ آن پہنچے تو

[1] آپ کے تو ہم سب لونڈی غلام ہیں یہ سب عزت اور حرمت سب آپ کے صدقے سے ملی ہے ورنہ بہشت کہاں اور ہم کہاں ہم کو تو بہشت کی بو بھی سونگھنے کو نہ ملتی اگر آپ اللہ کا رستہ نہ بتلاتے تو ساری عمر بت پرستی میں گزر جاتی ۱۲ منہ [2] جب عمر کو آپ کے ایسا فرمانے کی خبر پونہچی ۱۲ منہ [3] یعنی قرآن اور حدیث اور سیاست مدن اور انتظام ملک کا علم ۱۲ منہ [4] یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب حدیث میں بکرہ بفتح با اور کاف ہو یعنی وہ گول لکڑی جس سے ڈول لٹکا دیتے ہیں اگر بکرہ میں بہ سکون کاف ہو تو ترجمہ یوں ہوگا وہ ڈول جس سے جوان اونٹنی کو پانی پلاتے ہیں ۱۲ منہ

ضَعِيفًا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهٗ
حَتّٰى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ قَالَ ابْنُ
جُبَيْرٍ الْعَبْقَرِيُّ عِتَاقُ الزَّرَابِيِّ وَقَالَ يَحْيٰى
الزَّرَابِيُّ الطَّنَافِسُ لَهَا خَمْلٌ رَقِيْقٌ مَبْثُوْثَةٌ
كَثِيْرَةٌ ۔

۸۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ
بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ
سَعْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ
بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ
وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
عِنْدَهٗ نِسْوَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهٗ وَيَسْتَكْثِرْنَهٗ
عَالِيَةً اَصْوَاتُهُنَّ عَلٰى صَوْتِهٖ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَاَذِنَ
لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ اَضْحَكَ
اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِيْ كُنَّ
عِنْدِيْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ

وہ ڈول بڑا چرسہ ہو گیا میں نے تو عمر کی طرح کوئی شہ زور سردار نہیں
دیکھا جو ان کا سا کام کر سکے اتنا پانی نکالا کہ لوگ سب سیراب ہو گئے اور
اپنے اونٹوں کو ان کے ٹھکانے (پلا پلا کر) لے گئے [1] ابن جبیر نے کہا عبقری
کا معنی عمدہ زرابی یحییٰ بن زیاد فراء نے کہا [2] زرابی کہتے ہیں بچھونوں کو
جن کے حاشیے باریک باریک پھیلے ہوئے بہت کثرت سے ہوتے ہیں [3]
اور عبقری سردار کو بھی کہتے ہیں (حدیث میں عبقری) سے یہی مراد ہے [4]

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب
بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد نے انہوں نے صالح سے انہوں نے ابن
شہاب سے کہا مجھ کو عبدالحمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی ان کو محمد بن سعد بن
ابی وقاص نے دوسری سند ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا
کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح سے انہوں نے ابن شہاب
سے انہوں نے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید سے انہوں نے محمد بن سعد
بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے کہا
حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت
مانگی اس وقت قریش کی عورتیں (آپ کی بی بیاں) آپ سے باتیں کر
رہی تھیں آپ سے زیادہ خرچ مانگ رہی تھیں ان کی آواز آپ کی آواز
پر غالب ہو گئی تھی جوں ہی حضرت عمرؓ نے اندر آنے کی اجازت چاہی وہ
لپک کر سب پردے میں چل دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت
دی وہ اندر آئے اس وقت آپؐ ہنس رہے تھے حضرت عمرؓ نے کہا اللہ
آپ کو ہنستا رکھے (معاملہ کیا ہے) آپ نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر جو
ابھی میرے پاس بیٹھی تھیں تعجب آیا جوں ہی انہوں نے تمہاری آواز
سنی وہ لپک کر پردے میں چل دیں حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ
چاہیے تو یہ تھا کہ آپ سے زیادہ وہ (ڈرتیں) پھر حضرت عمرؓ نے

[1] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] قرآن میں سورہ رحمٰن میں ۱۲ منہ [3] حافظ نے کہا کرمانی نے غلطی سے ان کو یحییٰ بن سعید قطان سمجھا ۱۲ منہ [4] یعنی جہاں سردار سوز بیاں ۱۲ منہ

فَقَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْهًا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ۔

ان عورتوں سے کہا ارے اپنی جانوں کی دشمن (یہ کیا غضب ہے) مجھ سے تو ڈرتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں انہوں نے (پردے ہی میں سے) جواب دیا ہاں بے شک تم سخت کھل کھرے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے تھوڑے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس کرو خطاب کے بیٹے قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ شیطان جب تم کو ایک رستے میں چلتا دیکھتا ہے تو وہ اس رستے کو چھوڑ کر دوسرے رستے چلتا ہے[۱]

۸۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ۔

ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا ہم سے قیس نے بیان کیا عبد اللہ بن مسعود رضہ کہتے تھے جب سے حضرت عمر رضہ اسلام لائے ہم برابر عزت سے رہے[۲]

۸۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَقُولُ وُضِعَ عُمَرُ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَنْكِبِي فَإِذَا عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَايْمُ اللهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَحَسِبْتُ أَنِّي كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَهَبْتُ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم سے عمر بن سعید نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے سنا جب حضرت عمر رضہ جنازے پر رکھے گئے تمام لوگ اس کے گرد ہو گئے ان کے لیے دعا کرتے تھے جنازے کی نماز پڑھتے تھے ابھی جنازہ اٹھایا نہیں گیا تھا میں بھی ان لوگوں میں موجود تھا اس میں اس وقت گھبرا گیا جب پیچھے سے ایک شخص نے میرا مونڈھا تھاما کیا دیکھتا ہوں حضرت علی رضہ ہیں کہنے لگے عمر رضہ اللہ تم پر رحم کرے تم نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا کہ میں اس کے سے اعمال پر اللہ سے ملنے کی آرزو کروں قسم خدا کی مجھ کو تو یہی گمان غالب ہے تم کو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ (بہشت میں یا قبر میں) رکھے گا میں جانتا ہوں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت

---

[۱] اس حدیث کی تفسیر اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۲] آپ نے دعا فرمائی تھی یا اللہ اسلام کو عزت دے عمر مسلمان ہو جائے یا ابو جہل اللہ نے عمر رضہ کے حق میں آپ کی دعا قبول کی مسلمان ہوتے ہی حضرت عمر رضہ نے کہا ہم دین حق پر ہیں چھپا کر نماز کیوں پڑھیں چلئے علانیہ کعبہ میں نماز ادا کریں کافر کہنے لگے اب تو آدھی قوت ہماری مسلمانوں کی طرف چل دی ان کے اسلام کا قصہ مشہور ہے ۱۲ منہ

أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ.

۸۸۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ وَكَهْمَسُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُحُدٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ قَالَ اثْبُتْ أُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدَانِ.

۸۸۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَأْنِهِ يَعْنِي عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِينَ قُبِضَ كَانَ أَجَدَّ وَأَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض.

۸۸۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ لَا شَيْءَ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا

بارہا سنا ہے آپ فرمایا کرتے تھے میں گیا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ میں اندر آیا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ میں باہر نکلا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے امام بخاری نے کہا مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے محمد بن سوار اور کہمس بن منہال نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ساتھ ابو بکرؓ حضرت عمرؓ اور عثمانؓ تھے پہاڑ ہلنے لگا آپ نے لات ماری اور فرمایا احد تھما رہ تجھ پر ہے کون ایک پیغمبر ہیں ایک صدیق اور ایک شہید۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے وہب نے کہا مجھ سے عمر بن محمد نے ان سے زید بن اسلم نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے مجھ سے کچھ اپنے والد حضرت عمرؓ کے حالات پوچھے میں نے بتلائے پھر انہوں نے کہا میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پھر دین میں اتنی کوشش کرنے والا اور ایسا سخی جیسے عمرؓ تھے کسی کو کبھی نہیں دیکھا[1]

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے ایک شخص (ذوالخویصرہ یا ابو موسیٰ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب آئے گی آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے اس نے کہا کچھ نہیں اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا بس تو قیامت کے دن انہی کے ساتھ ہو گا جس سے محبت رکھتا ہے انسؓ نے کہا یہ حدیث سن کر

[1] مراد یہ ہے کہ اپنی خلافت کے زمانہ میں تاکہ حضرت ابو بکرؓ نکل جائیں کیونکہ وہ حضرت عمرؓ سے بھی افضل تھے جمہور علماء کا قول ہے ۱۲ منہ

بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّيَ إِيَّاهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ۔

ہم اتنا خوش ہوئے ویسا خوش کسی بات سے ہم نہیں ہوئے انسؓ نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ سے محبت رکھتا ہوں مجھے امید ہے اس محبت کی وجہ سے میں ان کے ساتھ ہونگا گو میں ان کے سے عمل نہ کر سکا[1]

۸۸۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ زَادَ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ گذر چکے ہیں جن کو (الہام) ہوا کرتا تھا[2] میری امت میں اگر کوئی ایسا شخص ہو تو وہ عمرؓ ہوں گے[3] زکریا بن ابی زائدہ نے[4] سعد سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اتنا بڑھایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ گذر چکے ہیں جن سے فرشتے باتیں کرتے تھے (ان کو الہام ہوتا تھا) میری امت میں ایسا کوئی ہو تو وہ عمرؓ ہوں گے[5] ابن عباس نے (سورہ حج میں) یوں پڑھا ہے وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث۔

۸۸۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رضـ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا الذِّئْبُ فَأَخَذَ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا ہم سے لیث نے کہا ہم سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے ان دونوں نے کہا ہم نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا اتنے میں بھیڑیا حملہ کر کے ایک بکری لے بھاگا

[1] یا اللہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام اور آل عظام سے محبت رکھتا ہوں خصوصاً جناب امام حسنؓ اور امام احمد بن حنبل اور امام بخاری اور حضرت سیدی عبد القادر جیلانی اور حضرت مرشدی شیخ احمد مجدد سرہندی سے اگرچہ میرے اعمال سب کے سب گناہ اور خطا رہی ہیں ایک عمل بھی میرے پاس ایسا نہیں جس کو میں تیری بارگاہ میں قبول ہونے کے لائق سمجھوں لیکن اسی حدیث شریف پر اور تیرے رحمت اور کرم پر جو مجھ کو وہی امید ہے ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین ۱۲ منہ [2] جیسے حضرت عیسیٰ کی امت میں حضرت یوحنا حواری گذرے میں ان کی مکاشفات مشہور ہیں ۱۲ منہ [3] یعنی یقیناً عمرؓ ان لوگوں میں ہیں ۱۲ منہ [4] اس کو اسمٰعیلی اور ابو نعیم نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] محدث وہی ہے جس کو خدا کی طرف سے الہام ہوا کرے یا فرشتے اس سے باتیں کریں یا اس کی رائے صحیح پڑا کرے مشہور قرات میں ولا محدث کا لفظ نہیں ہے اس کو سفیان بن عیینہ نے اپنی جامع میں وصل کیا اور عبد بن حمید نے تفسیر میں ۱۲ منہ

مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا حَتّٰى اسْتَنْقَذَهَا فَالْتَفَتَ
إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ لَيْسَ
لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُؤْمِنُ بِهِ
وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا ثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ
النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا
مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ
وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ اجْتَرَّهُ قَالُوا
فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الدِّينَ۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ
أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا
طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ
يُجَزِّعُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَئِنْ كَانَ ذَاكَ
لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ
ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ
وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ صَحَبَتَهُمْ فَأَحْسَنْتَ

چرواہے نے پیچھا کیا بکری چھڑالی تب بھیڑیا کہنے لگا آج تو نے چھڑالی
درندے کے دن میرے سوا بکری کا کون چرواہا ہوگا لوگوں نے یہ دیکھ
کر کہا سبحان اللہ بھیڑیا بات کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں تو اس پر ایمان لایا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی حالانکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ وہاں
موجود نہ تھے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے
انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابوامامہ بن
سہل بن حنیف نے خبر دی انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے
کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے ایک
بار میں سو رہا تھا میں نے خواب میں دیکھا لوگ میرے سامنے لائے
جاتے ہیں بعضوں کے قمیص تو اتنے اونچے ہیں کہ) چھاتی تک پہنچتے
ہیں بعضوں کے یہاں تک بھی نہیں پہنچتے اور عمرؓ جو سامنے لائے گئے ان
کا قمیص اتنا لمبا تھا جس کو وہ کھینچ رہے تھے (اتنا لمبا تھا) لوگوں نے عرض
کیا اس کی تعبیر کیا ہے آپ نے فرمایا دین[2]

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم
نے کہا ہم کو ایوب نے خبر دی انہوں نے ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور
بن مخرمہ سے انہوں نے کہا جب حضرت عمرؓ (خنجر سے) زخمی کئے گئے
(عین نماز میں) تو بے قراری کرنے لگے ابن عباس ان کو تسلی دیتے
لگے امیرالمومنین کچھ اندیشہ نہیں ہے (تم نہیں مروگے یا اگر مرو تو فکر نہ
کرنا چاہیے) تم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی اور اچھی
طرح آپ کے ساتھ گذاری جب آپ کی وفات ہوئی تو تم سے راضی
مرے پھر تم نے ابوبکرؓ سے صحبت کی ان سے بھی اچھی طرح گذاری
وہ بھی تم سے راضی ہی مرے پھر لوگوں سے تمہاری صحبت رہی

[1] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اس میں گائے کا بھی ذکر تھا ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا حضرت عمرؓ کا دین و ایمان بہت قوی تھا اس سے ان کی فضیلت ابوبکر صدیقؓ پر لازم نہیں آتی کیونکہ ان کا ذکر اس حدیث میں نہیں ہے ۱۲ منہ

صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُوْنَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى مَنَّ بِهٖ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِيْ بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهٗ مَنَّ بِهٖ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا تَرٰى مِنْ جَزَعِيْ فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَأَجْلِ أَصْحَابِكَ وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ لِيْ طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهٖ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ بِهٰذَا

۸۹۰- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُثْمٰنُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَإِذَا أَبُوْ بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَأَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ

(یعنی رعایا سے) اگر تم (خدانخواستہ) مر بھی جاؤ گے تو سب کو راضی چھوڑ کر مرو گے حضرت عمرؓ نے یہ جواب دیا (ابن عباسؓ) تم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا ذکر کرتے ہو اور آپ کے مرنے تک مجھ سے رضامندی یہ تو اللہ کا ایک بہت بڑا احسان تھا۔ تم جو میری بے قراری دیکھتے ہو (وہ کوئی زخم یا تکلیف کے درد سے نہیں) بلکہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی فکر سے[۵۱] قسم خدا کی اگر میرے پاس زمین بھر کر سونا ہو تو میں اللہ کا عذاب دیکھنے سے پہلے ہی اس کو دے کر اپنے تئیں چھڑا لوں[۵۲] حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ حضرت عمرؓ کے پاس میں یہ کہنے گیا پھر یہی حدیث بیان کی[۵۳]

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا مجھ سے عثمان بن غیاث نے کہا مجھ سے ابو عثمان نہدی نے ابو موسیٰ سے انہوں نے کہا میں مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ (بیر اریس) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اس نے کہا دروازہ کھولو آپ نے فرمایا کھول دے میں نے دیکھا تو ابو بکرؓ ہیں میں نے ان کو بہشت کی خوشخبری دی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی انہوں نے اللہ کا شکر کیا پھر ایک شخص آیا دروازہ کھلوانے لگا آپ نے فرمایا کھول دے اور اس کو بھی بہشت کی خوشخبری دے میں نے کھولا تو دیکھا کہ عمرؓ ہیں میں نے آنحضرت صلعم نے جو خوشخبری دی تھی وہ ان کو سنا دی انہوں نے اللہ کا شکر کیا پھر ایک اور شخص آیا کہنے لگا دروازہ کھولو آپ نے فرمایا کھول دے اس کو بھی بہشت کی خوشخبری دے

[۵۱] یعنی مجھ کو تم لوگوں کی فکر ہے کہ معلوم نہیں میرے بعد تم پر کون حاکم ہوگا اور وہ تمہارے ساتھ کیسا برتاؤ کرے سبحان اللہ رعایا پروری اور غریب نوازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲منہ

[۵۲] یہ دوسرا سبب بے قراری کا بیان کیا یعنی ایک تو تم لوگوں کی فکر ہے دوسرے اپنی نجات کی فکر سبحان اللہ حضرت عمرؓ کا ایمان اتنی نیکیاں ہونے پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قطعی بشارات رکھنے پر بھی یہ کہ تم بہشتی ہو خوف و ڈر ان کے دل میں اس قدر تھا کیونکہ خداوند کریم کی ذات بے پرواہ اور مستغنی ہے جب حضرت عمرؓ جیسے عادل اور منصف اور حق پرست اور متبع شرع اور صحابی اور خلیفہ رسول اللہؐ کا اتنا ڈر ہو تو وائے حال ہمارے کہ سر سے پیر تک گناہوں میں گرفتار ہیں ہم کو کتنا ڈر ہونا چاہیے ۱۲منہ [۵۳] اس کو اسمٰعیل نے وصل کیا اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ ابن ملیکہ نے اپنے اور ابن عباسؓ کے درمیان کبھی مسور کا ذکر کیا ہے جیسے اگلی روایت میں ہے کبھی نہیں کیا جیسے اس روایت میں شاید انہوں نے یہ حدیث مسور کے واسطے سے اور بلا واسطہ بھی ابن عباس سے سنی ہو ۱۲منہ [۵۴] باغ کے دروازے پر آپ نے مجھ کو بٹھا دیا تھا کوئی آنے نہ پائے ۱۲منہ

رَجُلٌ فَقَالَ لِي ..... اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰی بَلْوٰی تُصِيْبُهٗ فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ

۸۹۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ عَقِيْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَدَّهٗ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔

بَابُ ۳۸ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَبِي عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ رض

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّحْفِرْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ وَقَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزَهٗ عُثْمَانُ۔

۸۹۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي مُوْسٰی اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَاَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَّسْتَاْذِنُ فَقَالَ لَهُ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا عُمَرُ ثُمَّ جَاءَ

مگر ذرا دنیا میں اس کو مصیبت ہو گی میں نے کھولا دیکھا تو حضرت عثمانؓ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا میں نے ان سے کہہ دیا انہوں نے اللہ کا شکر کیا اور یہ کہا اللہ مددگار ہے (مصیبت پر وہی صبر دے گا)

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو حیوہ بن شریح نے خبر دی کہا مجھ سے ابوعقیل زہرہ بن معبد نے بیان کیا انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے (جو طلحہ بن عبیداللہ کے چچازاد بھائی تھے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے[1]

باب حضرت عثمان بن عفان کی فضیلت جن کی کنیت ابو عمرو تھی وہ قرشی اموی تھے[2]

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رومہ کا[3] کنواں کھود دے اس کے لیے بہشت ہے حضرت عثمان نے اس کو کھدوا دیا[4] آپ نے فرمایا جو شخص تنگی کی فوج کا سامان کر دے (یعنی غزوہ تبوک کا) اس کے لیے بہشت ہے حضرت عثمانؓ نے اس کا سامان کر دیا[5]

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابوعثمان سے انہوں نے ابوموسیٰ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ (بیرا ریس) میں داخل ہوئے مجھ کو یہ حکم دیا باغ کے دروازے پر پہرہ دوں[6] اتنے میں ایک شخص آیا اس نے اجازت مانگی آپ نے فرمایا اس کو اجازت دے اور اس کو بہشت کی خوشخبری دے میں نے کھولا تو ابوبکرؓ ہیں پھر دوسرا شخص آیا اجازت مانگنے لگا آپ نے فرمایا اجازت دے اور اس کو بہشت کی

---

[1] پوری حدیث انشاء اللہ آگے باب الایمان والنذور میں مذکور ہوگی اس سے آپ کی بہت عنایت اور محبت حضرت عمرؓ پر معلوم ہوتی ہے ۱۲ منہ [2] حضرت عثمان کا نسب یہ ہے عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر جاتے ہیں اور تمام بنی امیہ بھی بعضوں نے کہا ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی عبداللہ ان کے صاحبزادے تھے حضرت رقیہ سے جو ۶ برس کی عمر میں گذر گئے حضرت علی نے فرمایا عثمانؓ کو آسمان والے ذوالنورین کہتے ہیں سوا ان کے کسی شخص کے پاس پیغمبر کی دو بیٹیاں جمع نہیں ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان کو بہت چاہتے تھے فرمایا اگر میری پاس تیسری بیٹی ہوتی اس کو بھی میں تجھ سے بیاہ دیتا رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [3] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الوقف میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کا پانی مسلمانوں پر وقف کر دیا ۱۲ منہ [5] اس کو خود مولف نے کتاب المغازی میں نکالا کہتے ہیں حضرت عثمان رضؓ نے اس جنگ کے سامان کے لیے ہزار اشرفیاں لاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں ڈال دیں آپ ان کو الٹتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اب عثمانؓ کو کچھ نقصان ہونے والا نہیں وہ کیسے ہی عمل کریں کہتے ہیں نو سو پچاس ۹۵۰ اونٹ بھی اور گھوڑے بھی انہوں نے دیئے ۱۲ منہ [6] اجازت کسی کو آنے نہ دوں

آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى سَتُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ حَمَّادٌ وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ سَمِعَا أَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى بِنَحْوِهِ وَزَادَ فِيهِ عَاصِمٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَاعِدًا فِي مَكَانٍ فِيهِ مَاءٌ قَدِ انْكَشَفَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ أَوْ رُكْبَتِهِ فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ غَطَّاهَا۔

خوش خبری دے میں نے کھولا دیکھا تو عمرؓ ہیں پھر ایک اور آیا اجازت مانگنے لگا آپ تھوڑی دیر خاموش ہو رہے بعد اس کے فرمایا اجازت دے اور اس کو بہشت کی خوش خبری دے مگر ایک مصیبت کے بعد میں نے کھولا دیکھا تو حضرت عثمانؓ ہیں حماد بن سلمہ نے کہا ہم سے عاصم احول اور علی بن حکم دونوں نے ابو عثمان سے سن کر یہ حدیث نقل کی وہ ابو موسیٰ سے ایسی ہی روایت کرتے تھے عاصم نے اتنا بڑھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانی کی جگہ اپنے گھٹنے یا گھٹنا کھولے بیٹھے تھے (ابو بکرؓ اور عمرؓ کے آنے پر بھی کھولے رہے ۔ جب حضرت عثمانؓ آگئے تو آپ نے اپنا گھٹنا ڈھانک لیا[1]

۹۳۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ قَالَا مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ عُثْمَانَ لِأَخِيهِ الْوَلِيدِ فَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيهِ فَقَصَدْتُ لِعُثْمَانَ حَتّٰى خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً وَهِيَ نَصِيحَةٌ لَكَ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ قَالَ مَعْمَرٌ أُرَاهُ قَالَ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ فَانْصَرَفْتُ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمْ إِذْ جَاءَ رَسُولُ عُثْمَانَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا نَصِيحَتُكَ فَقُلْتُ إِنَّ اللهَ

ہم سے احمد بن شبیب بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے والد نے انہوں نے یونس سے کہا ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی ان کو عبداللہ بن عدی بن خیار نے مجھ سے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث نے کہا تم اپنے ماموں) عثمان سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے مقدمہ میں کیوں گفتگو نہیں کرتے[2] لوگ اس سے بہت ناراض ہیں[3] خیر جب حضرت عثمانؓ نماز کے لیے برآمد ہوئے میں نے ان سے کہا مجھے آپ سے کچھ عرض کرنا ہے اور اس میں آپ ہی کی خیر خواہی (بھلائی) ہے انہوں نے کہا بھلے آدمی تجھ سے پناہ امام بخاری نے کہا میں سمجھتا ہوں معمر نے یوں روایت کی میں اللہ کی پناہ تجھ سے مانگتا ہوں[4] یہ سن کر میں لوگوں کے پاس آیا اتنے میں حضرت عثمان کی طرف سے بلانے والا آیا میں گیا تو انہوں نے پوچھا وہ خیر خواہی کی بات کیا ہے میں نے کہا اللہ جل جلالہ نے حضرت محمد صلی اللہ

---

[1] اس روایت کو طبرانی نے نکالا لیکن حماد بن زید کی روایت سے نہ حماد بن سلمہ سے البتہ حماد بن سلمہ نے صرف علی بن حکم سے روایت کی ہے اس کو ابن ابی خیثمہ نے تاریخ میں نکالا آپ نے حضرت عثمانؓ کی شرم دحیا کا خیال کر کے گھٹنا ڈھانک لیا اگر وہ ستر ہوتا تو ابو بکر اور عمرؓ کے سامنے بھی کھلا نہ رکھتے ۱۲منہ [2] ولید حضرت عثمانؓ کا رضاعی بھائی تھا ہوا یہ تھا کہ سعد بن ابی وقاص جو عشرہ مبشرہ میں تھے حضرت عثمانؓ نے کوفہ کا حاکم مقرر کیا تھا ان میں اور عبداللہ بن مسعود میں کچھ تکرار ہوئی تو حضرت عثمانؓ نے ولید کو وہاں کا حاکم مقرر کر دیا اور سعد کو معزول کر دیا ولید نے بڑی بڑی بے اعتدالیاں شروع کیں شراب خوری ظلم و زیادتی لوگ حضرت عثمانؓ سے ناراض ہوئے کہ سعد ایسے جلیل الشان صحابی کو معزول کر کے حاکم کس کو کیا ولید کو جس کی کوئی فضیلت نہ تھی اور اس کا باپ عقبہ بن ابی معیط ملعون وہی تھا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گلا گھونٹا تھا آپ پر نماز میں اوجھڑی ڈالی تھی خیر اگر ولید کوئی برا کام نہ کرتا تو باپ کے اعمال سے بیٹے کو غرض نہ تھی مگر بموجب الولد سر لابیہ ولید نے بھی ہاتھ پاؤں پیٹ سے نکالے [3] صبح کی چار رکعتیں نشہ میں پڑھی اور سلام کے بعد کہنے لگا کہو تو اور زیادہ پڑھاؤں ۱۲منہ [4] معمر کی روایت کو خود مولف نے باب ہجرۃ الحبشہ میں وصل کیا حضرت عثمان نے یہ اس لیے کیا وہ سمجھے شاید عبید کوئی درخواست کرے اور میں منظور نہ کروں

سُبْحَانَهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتٰبَ وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ وَصَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ أَدْرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا يَخْلُصُ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ فَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ كَمَا قُلْتَ وَصَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ أَبُوْبَكْرٍ مِثْلُهُ ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ أَفَلَيْسَ لِي مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي لَهُمْ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَمَا هٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيْدِ فَسَنَأْخُذُ فِيْهِ بِالْحَقِّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِدَهُ فَجَلَدَهُ ثَمَانِيْنَ۔

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ان پر قرآن اتارا اور تم ان لوگوں میں سے ہو جنہوں نے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا مانا اور تم نے تو دو ہجرتیں بھی کیں (ایک حبش اور ایک مدینہ کی طرف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے آپ کی روش کو خوب دیکھا بات یہ ہے کہ لوگ ولید کی بہت شکایت کرتے ہیں انہوں نے پوچھا عبید اللہ تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے (آپ کی صحبت اٹھائی ہے) میں نے کہا نہیں[1] مگر آپ کی شریعت کی باتیں جو ایک کنواری عورت کو بھی پردے میں پہنچتی ہیں مجھ کو بھی پہنچیں[2] حضرت عثمانؓ نے یہ سن کر خطبہ پڑھا کہنے لگے اما بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور رسول کا کہنا مانا اور جو حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پاس لائے تھے ان پر ایمان لایا اور میں نے دو ہجرتیں کیں جیسے تو کہتا ہے اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا آپ سے بیعت کی پھر قسم خدا کی نہ میں نے آپ کی نافرمانی کی نہ آپ سے دغا بازی کی یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو دنیا سے اٹھا لیا پھر ابو بکرؓ سے بھی میری ایسی ہی صحبت رہی عمرؓ سے بھی ایسی ہی صحبت رہی عمرؓ سے بھی ایسی ہی صحبت رہی پھر میں خلیفہ ہوا کیا ان کا جو حق مسلمانوں پر تھا[3] میرا بھی حق وہی نہیں ہے میں نے کہا کیوں نہیں تمہارا بھی حق وہی ہے انہوں نے کہا پھر یہ کیا باتیں ہیں جو مجھ کو تمہاری طرف سے پہنچ رہی ہیں[4] البتہ ولید کی (نالائق) حرکتوں کی جو تو نے شکایت کی ہے اس کی سزا جو واجبی ہے وہ ہم اس کو دیں گے پھر حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ کو بلایا اور ان سے کہا ولید کو حد لگاؤ انہوں نے اس کو اسی کوڑے حد کے لگائے۔

ہم سے محمد بن حاتم بن بزیع نے بیان کیا کہا ہم سے شاذان نے کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی سلمہ ماجشون نے انہوں نے عبید اللہ سے

[1] گو عبید اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں پیدا ہو چکے تھے مگر آپ کی صحبت سے مشرف نہیں ہوئے تھے یہ حضرت عثمان رضہ کے بھانجے تھے ان کی والدہ ام قتال حضرت عثمان کی چچا زاد بہن تھیں ۱۲ منہ [2] یعنی آپ کی شریعت ایسی مشہور ہے کہ دین کی باتیں کنواری عورتوں نے بھی سیکھ لیں ہیں میں تو مرد ہوں مجھے کیوں نہیں پہنچی ۱۲ منہ [3] کہ خیر خواہی اور اطاعت میں دریغ نہ کریں ۱۲ منہ [4] کہ سعدؓ کو کیوں معزول کیا فلانے کو کیوں مقرر کیا ۱۲ منہ اللہم اغفر لکاتبہ

الْمَاجِشُونَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحٰبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ تَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ۔

انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابوبکرؓ کے برابر کسی (صحابی) کو نہیں سمجھتے تھے پھر عمرؓ کے برابر پھر عثمانؓ کے برابر پھر آپ کے اصحاب کو چھوڑ دیتے تھے کوئی دوسرے سے افضل نہیں (سب برابر)[۱] شاذان کے ساتھ اس حدیث کو عبداللہ بن صالح نے بھی عبدالعزیز سے روایت کیا[۲]

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَأٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالَ هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ قَالُوْا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ إِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَّلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ أُبَيِّنْ لَكَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے کہا ہم سے عثمان بن موہب نے انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم مصر کا رہنے والا (مکہ میں) آیا اس نے حج کیا وہاں کئی آدمیوں کو بیٹھا دیکھا لوگوں سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ قریش کے لوگ ہیں اس نے پوچھا یہ بڑھا شخص ان میں کون ہے لوگوں نے کہا عبداللہ بن عمر تب اس نے کہا ابن عمرؓ میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں مجھ کو بتلاؤ کیا تم جانتے ہو کہ عثمانؓ احد کے دن بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا ہاں بے شک[۳] پھر اس نے کہا تم جانتے ہو کہ عثمانؓ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے غیر حاضر رہے انہوں نے کہا ہاں بے شک پھر اس نے کہا تم جانتے ہو کہ عثمانؓ بیعت رضوان میں بھی حاضر نہ تھے (جو حدیبیہ میں ہوئی انہوں نے کہا ہاں بے شک جب تو وہ شخص کہنے لگا

۱؎ اس اثر سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو شیخین کی فضیلت کی تمام صحابہ پر یہاں تک کہ حضرت علیؓ پر بھی قائل ہیں اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے جیسے اوپر بیان ہو چکا ہے مگر حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ کا مقصود ان صحابہ سے ہے جو اہل بیت میں نہ تھے اور اس کی دو دلیلیں ہیں ایک وہ جو عبدالرزاق کی روایت میں اس کا تتمہ مذکور ہے کہ کسی نے ابن عمرؓ سے پوچھا پھر علیؓ کہاں گئے انہوں نے کہا وہ تو اہل بیت میں ہیں دوسرے یہ کہ اس اثر کے خلاف خود وہی لوگ ہیں اس سے دلیل لیتے ہیں کیونکہ وہ حضرت عثمانؓ کے بعد تمام صحابہ کو برابر نہیں کہتے بلکہ حضرت علیؓ کو حضرت عثمان کے بعد یا حضرت عمرؓ کے بعد تمام صحابہ سے افضل جانتے ہیں تیسیر میں ہے کہ ابن عمر کا یہ قول اہل سنت وجماعت اور ان کے اجماع کے برخلاف ہے بعضوں نے یہ تاویل کی ہے مراد ان کی بوڑھے اور معتبر صحابہ سے حضرت علیؓ اس وقت کم سن تھے حافظ نے کہا ابن عمرؓ کے اثر کی تاویل تمام علماء نے ضروری خیال کی ہے کیونکہ حضرت علیؓ کی تقدیم پر عشرہ مبشرہ کی تقدیم پر اہل بدر کی تقدیم اس پر سب نے اتفاق کیا ہے طبرانی کی روایت میں یوں ہے کہ ابن عمرؓ نے کہا کہ ہم آنحضرت صلعم کے زمانے میں یوں کہتے کہ اس امت میں افضل ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ ہیں آپ سنتے اور انکار نہ کرتے یہ روایت محققین اہل حدیث کے مذہب کی تائید کرتی ہے کہ آنحضرت صلعم نے تینوں کی افضیلت اجمالی پر انکار نہیں فرمایا اس سے یہ کہاں سے ثابت ہوا کہ ان کے آپس میں ایک دوسرے کی فضیلت کو آپ نے مسلم رکھا کرمانی نے کہا اگر ابن عمر کا اثر کتا نقول یا کنا نترک کو ہم مرفوع مسلم کرلیں جب بھی اس سے کوئی اعتقادی مسئلہ ثابت نہیں ہو سکتا البتہ عملیات میں ایسے الفاظ حجت ہو سکتے ہیں امام الحرمین نے کہا افضیلت خلفاء کی آپس میں ایک دوسرے پر اس پر کوئی دلیل قطعی قائم نہیں ہوئی جو کچھ ہے وہ ظن ہے اور دلائل متعارض ہیں غلبہ ظن یہ ہے کہ ابوبکرؓ صدیق سب سے افضل ہیں پھر عمرؓ پھر اس کے بعد غلبہ ظن بھی نہیں ہو سکتا مترجم کہتا ہے ابن عمرؓ کے اثر کے معارض ہے وہ روایت جس کو بزار نے ابن مسعود سے نکالا کہ ہم کہا کرتے تھے سارے مدینہ والوں میں حضرت علیؓ افضل ہیں حضرت حافظ نے کہا اس کے راوی ثقہ ہیں ۱۲ منہ ۲؎ اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳؎ یہ شخص مصر کا رہنے والا تھا مصر والوں نے حضرت عثمانؓ سے بغاوت کی آپ کو شہید کیا یہ شخص بھی انہیں میں حضرت کے مخالف کا تھا ۱۲ منہ

أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هٰذِهِ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ

۹۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ وَقَالَ اسْكُنْ أُحُدُ أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ

بَابُ ۳۸۸ قِصَّةِ الْبَيْعَةِ وَالِاتِّفَاقِ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَفِيهِ مَقْتَلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

اللہ اکبر! ابن عمرؓ نے کہا ادھر آ میں تجھ سے ان باتوں کی حقیقت بیان کرتا ہوں احد کی لڑائی میں بھاگ جانا تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے ان کا قصور معاف کر دیا اور بخش دیا ۱؎ رہا بدر کی لڑائی میں شریک نہ ہونا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عثمانؓ کے نکاح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (رقیہ) تھیں وہ بیمار تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم مدینہ میں رہ کر ان کی دوا دارو کرو) تم کو ایک شہید کا ثواب ملے گا (اور لوٹ کے مال میں) حصہ بھی ملے گا ۲؎ لیکن بیعت رضوان میں غائب ہونا (وہ تو فضیلت ہے) اگر مکہ والوں میں آنحضرت صلعم کے نزدیک حضرت عثمان سے زیادہ کوئی عزت والا ہوتا تو اسی کو (اپنی طرف سے) بھیجتے آپ نے حضرت عثمانؓ کو (مکہ کے کافروں کے پاس) بھیجا تھا حضرت عثمانؓ وہیں گئے ہوئے تھے کہ بیعت رضوان ہوئی اس پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سیدھے ہاتھ سے اشارہ کیا فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اس کو بائیں ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمان کی بیعت ہے عبداللہ بن عمر نے اس شخص سے کہا کہ تینوں جواب اپنے ساتھ لے جا ۳؎

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے ان سے انس نے بیان کیا آنحضرت صلعم احد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ساتھ ابو بکرؓ اور عثمانؓ تھے وہ ہلنے لگا آپ نے فرمایا احد ٹھہر جا انسؓ کہتے ہیں میں خیال کرتا ہوں آپ نے اس پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا تجھ پر ہے کون پیغمبر ہیں اور صدیق اور دو شہید

باب بیعت کا قصہ اور حضرت عثمانؓ پر صحابہ کا اتفاق کرنا اور اس باب میں حضرت امیر المومنین عمرؓ کی شہادت کا بیان ہے ۴؎

۱؎ چنانچہ (سورہ آل عمران میں) فرمایا ہے جس دن دونوں گروہ بھڑ گئے احد کے دن اس دن جو لوگ تم میں سے پیٹھ دے کر بھاگے ان کو شیطان نے بعضے کاموں کی وجہ سے بھڑکا دیا اور بے شک اللہ ان کا یہ قصور معاف کر چکا اور معافی کے بعد پھر اس خطا کا ذکر کرنا صریح نادانی اور بدنصیبی ہے ۱۲ منہ ۲؎ پس یہ غیر حاضری بہ حکم پیغمبری ہوئی اس وجہ سے حضرت عثمانؓ پر کیا الزام ہے ۱۲ منہ ۳؎ حضرت عثمانؓ کو خود آنحضرت صلعم نے مکہ والوں پاس بھیجا تھا اس کے سمجھانے کو کہ میں صرف عمرے کے لیے آیا ہوں نہ لڑائی کرنے کو ابھی حضرت عثمانؓ وہیں تھے کہ لوگوں نے یہ خبر مشہور کر دی کہ مشرک جنگ کی تیاری کر رہے ہیں آپ نے ان صحابہ سے بیعت کی جو حاضر تھے اسی کو بیعت رضوان کہتے ہیں بعضوں نے کہا بلکہ حضرت عثمان بیعت رضوان کا سبب ہوئے تھے کیونکہ کسی نے یہ خبر مشہور کر دی کہ مشرکوں نے حضرت عثمان کو مار ڈالا جس وقت آپ کو غصہ آیا اور حاضرین سے بیعت لی کہ اخیر دم تک مشرکوں سے لڑیں گے ۱۲ منہ ۴؎ تاکہ شیطان دوبارہ تیرے دل میں وسوسہ نہ ڈالے ۱۲ منہ ۵؎ یعنی حضرت عثمانؓ نے ایسی بڑی بڑی خطائیں کیں تو پھر وہ خلیفہ کیسے ہو سکتے ہیں اور ان کی تعظیم کیوں کی جائے ان کا عیب کیوں نہ بیان کیا جاوے ۱۲ منہ

۸۹۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبْلَ أَنْ يُصَابَ بِأَيَّامٍ بِالْمَدِينَةِ وَقَفَ عَلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعُثْمٰنَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَيْفَ فَعَلْتُمَا أَتَخَافَانِ أَنْ تَكُونَا قَدْ حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ قَالَا حَمَّلْنَاهَا أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ مَا فِيهَا كَبِيرُ فَضْلٍ قَالَ انْظُرَا أَنْ تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ قَالَ قَالَا لَا فَقَالَ عُمَرُ لَئِنْ سَلَّمَنِي اللّٰهُ لَأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ لَا يَحْتَجْنَ إِلَى رَجُلٍ بَعْدِي أَبَدًا قَالَ فَمَا أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا رَابِعَةٌ حَتَّى أُصِيبَ قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ غَدَاةَ أُصِيبَ وَكَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ قَالَ اسْتَوُوا حَتَّى إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِنَّ خَلَلًا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَرُبَّمَا قَرَأَ سُورَةَ يُوسُفَ أَوِ النَّحْلَ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ كَبَّرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَتَلَنِي أَوْ أَكَلَنِي الْكَلْبُ حِينَ طَعَنَهُ فَطَارَ الْعِلْجُ بِسِكِّينٍ ذَاتِ طَرَفَيْنِ لَا يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ يَمِينًا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے حصین سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ کو ان کے زخمی ہونے سے چند دن پہلے مدینہ میں دیکھا وہ حذیفہ بن الیمان اور عثمان بن حنیف کے پاس ٹھہرے کہنے لگے تم نے (عراق کے ملک میں) کیا کیا[۱] اندیشہ تو نہیں کہ تم نے زمین پر ایسی جمع نہ لگائی ہو جس کی گنجائش نہ ہو انہوں نے کہا نہیں ہم نے اتنی ہی جمع مقرر کی ہے جتنی زمین میں طاقت تھی کچھ بہت زیادہ نہیں ہے[۲] حضرت عمرؓ نے کہا دیکھو پھر سمجھ لو تم نے ایسی جمع تو نہیں لگائی ہے جس کی زمین میں گنجائش نہ ہو انہوں نے کہا نہیں حضرت عمرؓ نے کہا خیر اگر اللہ نے مجھ کو سلامت رکھا کہ میں عراق والوں کی بیوہ عورتوں کو ایسا بے ڈر کردوں گا کہ میرے بعد ان کو کسی مرد کی احتیاج نہ رہے[۳] عمرو بن میمون نے کہا اس گفتگو پر چوتھا دن ہوا تھا کہ وہ زخمی کئے گئے اور جس دن وہ صبح کو زخمی ہوئے اس دن میں ایسے مقام پر کھڑا تھا کہ میرے اور ان کے بیچ میں عبداللہ بن عباس کے سوا اور کوئی نہ تھا ان کی عادت تھی جب نمازیوں کی دو صفوں میں سے گذرتے تو فرماتے سیدھے ہو جاؤ صف برابر کرو جب دیکھتے کہ صفوں میں کوئی خلل نہیں رہا اس وقت آگے بڑھ کر تکبیر کہتے (یعنی تکبیر تحریمہ[۴]) اور اکثر ایسا ہوتا کہ وہ[۵] سورہ یوسف یا سورہ نحل یا ایسی ہی سورتیں پہلی رکعت میں پڑھا کرتے تاکہ لوگ جمع ہو جائیں (ان کو جماعت مل جاوے) خیر انہوں نے تکبیر کہی تھی اتنے میں میں نے سنا کہ وہ کہہ رہے ہیں (کمبخت) کتے نے مجھے مار ڈالا یا کھا گیا پھر یہ مردود

---

۱ حضرت عمرؓ نے ان دونوں کو سواد یعنی ملک عراق میں جزیہ اور جمع بندی یعنی زمین کا محصول کرنے کے لیے بھیجا تھا ۱۲ منہ ۲ ابن ابی شیبہ کی روایت میں یوں ہے حذیفہؓ نے کہا جتنی جمع میں نے لگائی ہے اس سے دو چند اگر میں چاہتا تو لگاتا یعنی اتنی گنجائش ہے مطلب یہ ہے کہ بہت ہلکا دھارہ قائم ہوا ہے انہی کی روایت میں یوں ہے حضرت عمرؓ نے عثمان بن حنیف سے پوچھا اگر تو جزیہ فی نفر دو درہم بڑھا دے یا ہر جریب زمین پر ایک درم یا ایک قفیز غلہ بڑھا دے تو وہ دے سکتے ہیں انہوں نے کہا ہاں سبحان اللہ حضرت عمرؓ کی رعایا پروری پر ہزار آفرین ہے ۱۲ منہ ۳ عراق میں بڑی لوٹ کھسوٹ ڈاکہ زنی ہوا کرتی تھی بیوہ عورتوں کو اور زیادہ مشکل ہوتی کیونکہ ان کے سر پر مرد کا سایہ نہ رہتا حضرت عمرؓ نے فرمایا میں عراق کا ایسا بندوبست کردے گا کہ بیوہ عورتیں امن چین سے اپنی زندگی بسر کریں ان کو مرد کی حفاظت کی ضرورت نہ رہے ۱۲ منہ ۴ فجر کی نماز میں ۱۲ منہ ۵ ابو اسحاق کی روایت میں یوں ہے میرے اور حضرت عمرؓ کے بیچ میں دو آدمی تھے اور میں صف اول میں ان کے رعب کی وجہ سے شریک نہ ہو سکا وہ بڑے صاحب رعب آدمی تھے میں دوسری صف میں تھا عمرؓ کی عادت تھی وہ اللہ اکبر نہ کہتے جب تک پہلی صف کو خوب اچھی طرح دیکھ نہ لیتے اگر صف میں کسی شخص کو آگے بڑھا ہوا یا پیچھے ہٹا ہوا دیکھتے اس کو دُرہ مارتے اس ڈر سے صف اول میں شریک نہیں ہوا ۱۲ منہ

وَلَا شِمَالًا إِلَّا طَعَنَهُ حَتَّى طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مَاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَلَمَّا ظَنَّ الْعِلْجُ أَنَّهُ مَأْخُوذٌ نَحَرَ نَفْسَهُ وَتَنَاوَلَ عُمَرُ يَدَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ فَمَنْ يَلِي عُمَرَ فَقَدْ رَأَى الَّذِي أَرَى وَأَمَّا نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّهُمْ لَا يَدْرُونَ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوا صَوْتَ عُمَرَ وَهُمْ يَقُولُونَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَصَلّٰى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ صَلَاةً خَفِيفَةً فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي فَجَالَ سَاعَةً ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ غُلَامُ الْمُغِيرَةِ قَالَ الصَّنَعُ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَاتَلَهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَمَرْتُ بِهِ مَعْرُوفًا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مِيتَتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ قَدْ كُنْتَ أَنْتَ وَأَبُوكَ تُحِبَّانِ أَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوجُ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ رَقِيقًا فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ أَيْ إِنْ شِئْتَ قَتَلْنَا قَالَ كَذَبْتَ بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوا بِلِسَانِكُمْ وَصَلَّوْا قِبْلَتَكُمْ وَحَجُّوا حَجَّكُمْ فَاحْتُمِلَ إِلَى بَيْتِهِ فَانْطَلَقْنَا

پارسی[۱] دو دھاری چھرے لیے ہوئے بھاگا[۲] اور (دائیں بائیں) جو مسلمان ملا اس کو ایک ضرب لگا دی یہاں تک کہ تیرہ آدمیوں کو زخمی کر دیا ان میں سات شخص مر گئے یہ حال دیکھ کر ایک مسلمان (حطان) نے اس پر چادر پھینکی جب اس نے سمجھا کہ اب میں پکڑا گیا تو اپنا گلا آپ کاٹ لیا[۳] اور حضرت عمرؓ نے کیا کیا عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتھ پکڑ کے ان کو امام کر دیا (کہ نماز پوری کریں) جو لوگ حضرت عمرؓ کے قریب تھے انہوں نے تو یہ سب حال دیکھا اور دور والے مقتدیوں کو خبر ہی نہیں ہوئی مگر قرأت میں انہوں نے حضرت عمرؓ کی آواز نہ سنی تو سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے لگے عبدالرحمٰن بن عوف نے جلدی سے ہلکی پھلکی نماز پوری کی جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن عباس سے کہا دیکھو تو میرا قاتل کون ہے وہ ایک گھڑی تک گھومے (خبر لیتے رہے) پھر آئے کہنے لگے مغیرہ کا غلام ہے حضرت عمرؓ نے پوچھا وہی کاریگر غلام انہوں نے کہا ہاں اللہ اس کو تباہ کرے میں نے اس کے لیے انصاف کا حکم دیا تھا پھر کہنے لگے شکر اللہ کا اس نے مجھ کو ایسے شخص کے ہاتھ سے نہیں قتل کرایا جو اپنے تئیں مسلمان کہتا ہو ابن عباس تم اور تمہارے والد یہ چاہتے تھے کہ یہ پارسی غلطے مدینہ میں خوب آباد ہوں ابن عباس نے کہا اگر آپ کہیں تو میں ان سب غلطوں کو قتل کروا دوں[۴] حضرت عمرؓ نے کہا یہ کیا لغو بات ہے جب انہوں نے تمہاری زبان عربی بولی اور تمہارے قبلے کی طرف نماز پڑھی اور تمہاری طرح حج کیا[۵] خیر حضرت عمرؓ کو گھر اٹھا کر لائے ہم بھی ان کے ساتھ ہی

---

[۱] ابو لؤلؤ فیروز جو مغیرہ کا غلام تھا ۱۲ منہ [۲] ابو لؤلؤ مردود نے تین ضرب اس خنجر زہرآلود کے لگائے جس کو اس نے طیار کیا تھا حضرت عمرؓ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا اس کتے کو پکڑ لو اس نے مجھے مار ڈالا ہوا یہ تھا کہ یہ مردود بڑا کاریگر تھا لوہار بھی تھا نقاش بھی بڑھئی بھی مغیرہ نے ہر مہینے اس پر سو درہم جزیہ کے مقرر کئے تھے اس نے حضرت سے شکایت کی کہ میرا جزیہ بہت بھاری ہے اس میں کچھ تخفیف کی جائے حضرت عمرؓ نے کہا جب تو اتنے ہنر جانتا ہے تو ہر مہینے سو درم کچھ زیادہ نہیں ہیں اس پر اس مردود کو غصہ آیا ایک بار حضرت عمرؓ کو رستے میں ملا حضرت عمرؓ نے پوچھا میں نے سنا ہے تو ہوا کی چکی بنا سکتا ہے اس نے کہا ہاں میں تمہارے لیے ایک چکی بناؤں گا جس کا ہمیشہ ذکر کرتے رہیں گے حضرت عمرؓ نے یہ سن کر اپنے ساتھیوں سے کہا اس غلام نے مجھ کو ڈرایا چند ہی راتوں کے بعد اس مردود نے یہ کیا مسلم نے معدان سے نکالا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہادت سے پہلے خطبے سنایا فرمایا ایک مرغ نے مجھ کو تین چونچیں ماریں خواب میں اور میں سمجھتا ہوں میری موت آ پہنچی ۱۲ منہ [۳] کم بخت اوپر سے حرام موت ۱۲ منہ [۴] اس وقت اندھیرے میں کچھ معلوم نہیں ہوا تھا ۱۲ منہ [۵] اگر چاہتا تو اخراج بڑھا دیتا ۱۲ منہ [۶] یعنی مسلمان ہو گئے تھے تو اب ان کا قتل کیونکر جائز ہوگا ۱۲ منہ

مَعَهُ وَكَانَ النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ فَقَائِلٌ يَقُولُ لَا بَأْسَ وَقَائِلٌ يَقُولُ أَخَافُ عَلَيْهِ فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ ثُمَّ أُتِيَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ فَعَلِمُوا أَنَّهُ مَيِّتٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَاءَ النَّاسُ يُثْنُونَ عَلَيْهِ وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللَّهِ لَكَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ وُلِّيتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ شَهَادَةٌ قَالَ وَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ كَفَافٌ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي فَلَمَّا أَدْبَرَ إِذَا إِزَارُهُ يَمَسُّ الْأَرْضَ قَالَ رُدُّوا عَلَيَّ الْغُلَامَ قَالَ ابْنَ أَخِي ارْفَعْ ثَوْبَكَ فَإِنَّهُ أَبْقَى لِثَوْبِكَ وَأَتْقَى لِرَبِّكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ انْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ سِتَّةً وَثَمَانِينَ أَلْفًا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ إِنْ وَفَى لَهُ مَالُ آلِ عُمَرَ فَأَدِّهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَإِلَّا فَسَلْ فِي بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ فَإِنْ لَمْ تَفِ أَمْوَالُهُمْ فَسَلْ فِي قُرَيْشٍ وَلَا تَعْدُهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ فَأَدِّ عَنِّي هَذَا الْمَالَ انْطَلِقْ إِلَى عَائِشَةَ رضہ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ السَّلَامَ وَلَا تَقُلْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنِّي لَسْتُ

گئے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا مسلمانوں پر اس سے پہلے کوئی مصیبت ہی نہیں گذری[1] کوئی کہتا تھا کوئی ڈر کا مقام نہیں ہے[2] کوئی کہتا تھا مجھ کو تو ڈر ہے (وہ جانبر نہ ہوں گے) آخر شربت ان کے پلانے کو لائے انھوں نے پیا تو پیٹ سے باہر نکل گیا پھر دودھ لائے وہ بھی زخم سے باہر نکل پڑا اب سب نے جان لیا وہ بچنے والے نہیں عمرو بن میمون کہتے ہیں ہم ان کے پاس گئے لوگ آئے ان کی تعریف کر رہے تھے اتنے میں ایک جوان (انصاری) آیا کہنے لگا امیر المومنین خوش ہو جاؤ اللہ نے جو نعمت تم کو عنایت فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے اور بہت لوگوں سے پہلے اسلام لائے تم خود جانتے ہو پھر حاکم بنے تو عدل اور انصاف کے ساتھ حکومت کی ان سب کے بعد شہادت ہاتھ آئی[3] حضرت عمرؓ نے کہا حکومت کی نسبت تو میری آرزو یہ ہے کاش برابر سرابر چھوٹ جاؤں نہ ثواب ملے نہ عذاب نہ وبال پڑے[4] جب وہ جوان جانے لگا اس کا تہ بند گھسٹ رہا تھا (اتنا نیچا تھا) آپ نے فرمایا اس کو پھر بلاؤ جب وہ آیا تو فرمانے لگے میرے بھتیجے ذرا اپنا ازار اونچی رکھ تیرا کپڑا بھی میلا نہ ہوگا[5] اور تیرے پروردگار کا حکم بھی ادا ہوگا[6] پھر عبداللہ اپنے صاحبزادے سے کہنے لگے دیکھ تو میرے اوپر قرضہ کتنا ہے لوگوں نے حساب کیا تو چھیاسی ہزار درہم یا کچھ ایسا ہی قرضہ نکلا حضرت عمرؓ نے کہا اگر میری اولاد کا مال اس قرضہ کو کافی ہو تو ان کے مالوں میں سے یہ قرض ادا کر دینا ورنہ (میری قوم) بنی عدی بن کعب سے سوال کرنا اگر ان سے بھی یہ قرض ادا نہ ہو سکے تو قریش کے لوگوں سے مانگنا بس قریش کے سوا اوروں سے نہ مانگنا دیکھو اس طرح میرا قرضہ ادا کر دیجیو اور تو حضرت عائشہؓ کے پاس جا ان سے یوں کہہ عمر آپ کو سلام کہتا ہے یہ نہ کہنا کہ امیر المومنین آپ کو سلام کہتے ہیں آج میں مسلمانوں کا امیر

---

[1] اس وقت پہلی مصیبت یہی ہے یعنی لوگ سخت رنج میں تھے ۱۲ منہ [2] یعنی حضرت عمرؓ بچ جاویں گے ۱۲ منہ [3] سبحان اللہ زہے قسمت ۱۲ منہ [4] جب حضرت عمرؓ کے سے عادل اور متبع شرع اور رعایا پرور حاکم ایسا فرمائیں حکومت کے وبال سے مجھ کو آخرت میں چھوٹ جانا ہی غنیمت ہے ثواب کی امید کیا تو اب دوسرے حکومت والوں کو خصوصاً ہمارے زمانہ کے حاکموں کو جو انگریزی قانون پر برخلاف شرع فیصلے کرتے ہیں غور کرنا چاہیئے ان کی نجات کیونکر ہوگی ۱۲ منہ [5] یعنی زمین سے لگ کر ۱۲ منہ [6] گناہ سے بچا رہے گا سبحان اللہ حضرت عمرؓ کی دینداری اور پرہیزگاری ایسی سخت تکلیف میں بھی شریعت کا ایسا خیال حق یہ ہے کہ حکومت اور عدالت اور انتظام سلطنت کا حضرت عمرؓ کے انتقال سے خاتمہ ہو گیا اب ایسا شخص مسلمانوں میں پیدا ہونے والا نہیں ۱۲ منہ

الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِينَ أَمِيرًا وَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِي فَقَالَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ السَّلَامَ وَيَسْتَأْذِنُ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي وَلَأُوثِرَنَّ بِهِ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قِيلَ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَدْ جَاءَ قَالَ ارْفَعُونِي فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا لَدَيْكَ قَالَ الَّذِي تُحِبُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَذِنَتْ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ فَإِذَا أَنَا قَضَيْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمْ فَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَأَدْخِلُونِي وَإِنْ رَدَّتْنِي رُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ وَجَاءَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ تَسِيرُ مَعَهَا فَلَمَّا رَأَيْنَاهَا قُمْنَا فَوَلَجَتْ عَلَيْهِ فَبَكَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً وَاسْتَأْذَنَ الرِّجَالُ فَوَلَجَتْ دَاخِلًا لَهُمْ فَسَمِعْنَا بُكَاءَهَا مِنَ الدَّاخِلِ فَقَالُوا أَوْصِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اسْتَخْلِفْ قَالَ مَا أَجِدُ أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ أَوِ الرَّهْطِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمَّى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَ

نہیں ہوں (کیوں کہ اب مُردوں میں داخل ہوں دوسرے ایسی تکلیف میں ہوں کہ امارت کا کام نہیں کر سکتا) خیر سلام کے بعد ان سے یوں کہنا عمرؓ آپ سے اجازت مانگتا ہے اگر اجازت دیجئے تو وہ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ حجرے میں دفن ہو۔ عبداللہ گئے ان سے اندر آنے کی اجازت مانگی اندر گئے تو دیکھا وہ خود حضرت عمرؓ کے غم میں بیٹھے رو رہے ہیں خیر عبداللہ نے کہا عمرؓ بن خطاب آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ سے اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس گڑنے کی اجازت چاہتے ہیں انہوں نے کہا وہ جگہ تو میں نے اپنے لیے رکھی تھی مگر آج میں ان کو اپنی ذات پر مقدم رکھوں گی جب عبداللہ لوٹ کر آئے تو لوگوں نے حضرت عمرؓ سے کہا یہ عبداللہ آگئے حضرت عمرؓ نے کہا مجھ کو ذرا اٹھاؤ ایک شخص نے ان کو اٹھا کر اپنے اوپر ٹیکا دے لیا انہوں نے عبداللہ سے پوچھا کہو کیا خبر لایا عبداللہ نے کہا وہی جو آپ کی آرزو تھی حضرت عائشہؓ نے اجازت دے دی کہنے لگے الحمد للہ اس سے بڑھ کر میرا اور کوئی مطلب نہ تھا اب جب میں مر جاؤں تو میرا جنازہ اٹھا کر لے جانا اور (باہر ہی سے) ان کو سلام کہنا اور کہنا عمر خطاب کا بیٹا آپ کی اجازت چاہتا ہے اگر وہ اس وقت بھی اجازت دیں تو میری لاش حجرے میں لے جانا (وہاں گاڑ دینا) ورنہ مسلمانوں کے مقبرے (بقیع) میں دفن کر دینا۔ ام المومنین حفصہ (اپنے والد کی خبر سن کر کئی عورتیں ساتھ لیے آئیں جب ہم نے ان کو دیکھا تو ہم سب کھڑے ہو گئے وہ باپ کے پاس گئیں اور ایک گھڑی بھر روتی رہیں پھر مردوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی مردوں کے گھستے ہی وہ اندر چلی گئیں ہم وہیں سے ان کی رونے کی آواز سنتے رہے لوگوں نے کہا اے امیر المومنین کسی کو خلیفہ بنا جاؤ انہوں نے کہا خلافت کا حق دار ان چند لوگوں سے زیادہ کوئی نہیں جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرتے دم تک راضی رہے انہوں نے علیؓ اور عثمانؓ اور زبیرؓ

۱؎ اس کا نام معلوم نہیں ہوا شاید ابن عباسؓ ہوں ۱۲ منہ ۲؎ حضرت عائشہؓ کے حجرے پر ۱۲ منہ ۳؎ اللہ اکبر عدالت اور پاک نفسی حضرت عمرؓ کی حضرت عمرؓ نے یہ خیال کیا کہ ابھی میں زندہ ہوں شاید حضرت عائشہؓ نے مروت یا رعب کی وجہ سے اجازت دی ہو مرنے کے بعد یہ کوئی بات نہ رہے گی اس لیے اگر اس وقت بھی اجازت دیں تو معلوم ہوگا کہ خوشی سے انہوں نے اجازت دی تھی رضی اللہ عنہ وارضاہ ۱۲ منہ ۴؎ وہاں سے سرک گئے ۱۲ منہ ۵؎ زنانے مکان میں ۱۲ منہ

طَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ يَشْهَدُكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ كَهَيْئَةِ التَّعْزِيَةِ لَهُ فَإِنْ أَصَابَتِ الْإِمْرَةُ سَعْدًا فَهُوَ ذَاكَ وَإِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ أَيُّكُمْ مَا أُمِّرَ فَإِنِّي لَمْ أَعْزِلْهُ عَنْ عَجْزٍ وَّلَا خِيَانَةٍ وَقَالَ أُوْصِي الْخَلِيْفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ أَنْ يَّعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَأُوْصِيْهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَنْ يُّقْبَلَ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَأَنْ يُّعْفٰى عَنْ مُّسِيْئِهِمْ وَأُوْصِيْهِ بِأَهْلِ الْأَمْصَارِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ رِدْءُ الْإِسْلَامِ وَجُبَاةُ الْمَالِ وَغَيْظُ الْعَدُوِّ وَأَنْ لَّا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِّضَاهُمْ وَأُوْصِيْهِ بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ أَنْ يُّؤْخَذَ

اور طلحہ اور سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف کا نام لیا[1] اور کہا کہ عبداللہ بن عمرؓ (مشورے میں) تمہارے ساتھ شریک رہے گا مگر خلافت میں اس کا کوئی حق نہیں یہ عبداللہ کو تسلی دینے کے لیے کہا[2] پھر اگر خلافت سعد کو مل گئی تو بہتر ہے ورنہ جو کوئی خلیفہ ہو وہ سعد سے مدد لیتا رہے[3] اور میں نے جو (کوفہ کی حکومت سے) ان کو موقوف کر دیا تھا اس وجہ سے نہیں کہ وہ لیاقت نہ رکھتے تھے یا انہوں نے کچھ خیانت کی تھی[4] یہ بھی کہا کہ میرے بعد جو خلیفہ ہو میں اس کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ مہاجرین اولین کے حقوق پہچانے اور ان کی عزت اور حرمت کا خیال رکھے اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ انصار سے عمدہ سلوک کرے جنہوں نے اوروں سے پہلے ایمان کو جگہ دی اور دارالایمان (یعنی مدینہ) میں ٹھکانا بنایا جو ان میں نیک لوگ ہیں ان کی قدر کرے اور جو قصوردار ہوں ان سے درگذر کرے اور دوسرے شہروں کے مسلمانوں سے بھی اچھا سلوک کرے کیوں کہ وہ اسلام کی قوت کے بازو ہیں اونہی کے وجہ سے آمدنی ہوتی ہے[5] کافر ان کو دیکھ کر غصے ہوتے ہیں[6] ان سے رضامندی کے ساتھ اتنا ہی روپیہ لیا جائے جو ان کے پاس ان کی ضرورتوں

---

[1] عشرہ مبشرہ میں یہی صاحب باقی تھے ابوعبیدہ بن جراح انتقال کر چکے تھے اور سعید بن زید حضرت عمرؓ کے چچا زاد بھائی تھے لہٰذا حضرت عمرؓ نے عمداً ان کا نام نہیں لیا اللہ رے عدالت اور پاک نفسی جب تک حضرت عمرؓ حکومت پر رہے کسی اپنے عزیز یا رشتہ دار کو ایک ادنیٰ عہدہ نہیں دیا ایک روایت میں ہے کہ کسی نے پوچھا آپ نے سعید بن زید کا نام کیوں نہیں لیا کہا مجھے خود حکومت کی رغبت نہیں تھی تو میں اپنے رشتہ داروں کے لیے بھی نہیں چاہتا ۱۲ منہ [2] یعنی عبداللہ کے لیے اتنا بھی جو کہا کہ وہ مشورہ وغیرہ میں تمہارے ساتھ شریک رہے گا یہ ان کو تسلی دینے کے لیے وہ اپنے والد کے سخت رنج میں تھے اتنا فرما کر گویا کچھ ان کے آنسو پونچھ لیے طبری اور ابن سعد وغیرہ نے روایت کیا ایک شخص نے کہا عبداللہ کو خلیفہ کر دیجئے حضرت عمرؓ نے کہا اللہ تجھ کو تباہ کرے میں حق تعالیٰ کو کیا صورت بتاؤں گا سبحان اللہ پاک نفسی اور عدالت کی حد ہو گئی ایسے لائق اور فاضل بیٹے کا وہ بھی مرتے وقت ذرا بھی خیال نہ کیا اور جب تک زندہ رہے عبداللہ کو اسامہ بن زید سے بھی کم معاش دیتے رہے۔ صحابہؓ نے سفارش بھی کی کہ عبداللہ اسامہ سے کم نہیں ہیں جن لڑائیوں میں اسامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے ہیں عبداللہ بھی شریک ہوئے ہیں فرمایا کہ اسامہؓ کے باپ کو آنحضرت صلعم عبداللہ کے باپ سے زیادہ چاہتے تھے تو میں نے آنحضرت صلعم کی محبت کو اپنی محبت پر مقدم رکھا عبداللہ حضرت عمرؓ کی ساری خلافت کمی معاش اور کثرت اہل و عیال سے پریشان ہی رہے مگر ایک گاؤں کی تحصیل داری یا حکومت ان کو نہ دی آخر پریشان ہو کر ابو موسیٰ کے پاس گئے ان سے اپنی تکلیف کا حال بیان کیا انہوں نے کہا تم جانتے ہو جیسے تمہارے والد سخت آدمی ہیں میں بیت المال سے تو ایک پیسہ تم کو نہیں دے سکتا البتہ کچھ روپیہ مجھ کو مدینہ روانہ کرنا ہے تم ایسا کرو اس کا کپڑا یہاں سے خرید لو اور مدینہ پہنچ کر مال بیچ کر اصل روپیہ اپنے والد پاس داخل کر دو نفع تم لے لو عبداللہ نے اسی کو غنیمت سمجھا جب مدینہ آئے حضرت عمرؓ کو خبر پہنچ گئی فرمایا اصل اور نفع دونوں داخل کر دو یہ مال تمہارا یا تمہارے باپ کا نہ تھا۔ صحابہؓ نے سفارش کی کہ آخر یہ اتنی دور دراز سے روپیہ اپنی حفاظت میں لے کر آئے ان کو کچھ اجرت ملنا چاہیے اور ہم سب راضی ہیں کہ آدھا نفع دیا جاوے اس وقت حضرت عمرؓ نے کہا خیر تمہاری مرضی میں تو یہی انصاف سمجھتا ہوں کہ کل نفع بیت المال میں داخل کر دے حضرت عمرؓ اور معاویہؓ میں اتنا فرق سمجھ لینا کہ حضرت عمرؓ نے باوصف فضیلت اور زہد اور استحقاق کے عبداللہ کو خلافت سے محروم کر دیا اور معاویہؓ نے مرتے وقت یزید کو خلیفہ بنا دیا و شتان بینہما افسوس صد افسوس ہے جو شیعہ حضرت عمرؓ کو برا کہتے ہیں اگر ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالیں تو کچھ نہیں حضرت عمرؓ کی ایک ایک بات ایسی ہے

مِنْ حَوَاشِيْ اَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ وَ
اُوْصِيْهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّوْفٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَاَنْ
يُّقَاتَلَ مِنْ وَّرَآئِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوْا اِلَّا طَاقَتَهُمْ
فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهٖ فَانْطَلَقْنَا نَمْشِيْ فَسَلَّمَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَسْتَاْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
قَالَتْ اَدْخِلُوْهُ فَاُدْخِلَ فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ
صَاحِبَيْهِ فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهٖ اجْتَمَعَ هٰؤُلَآءِ
الرَّهْطُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اجْعَلُوْٓا اَمْرَكُمْ
اِلٰى ثَلٰثَةٍ مِّنْكُمْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ قَدْ جَعَلْتُ
اَمْرِيْ اِلٰى عَلِيٍّ فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ اَمْرِيْ
اِلٰى عُثْمَانَ وَقَالَ سَعْدٌ قَدْ جَعَلْتُ اَمْرِيْ اِلٰى
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَيُّكُمَا
تَبَرَّاَ مِنْ هٰذَا الْاَمْرِ فَنَجْعَلُهٗ اِلَيْهِ وَاللّٰهُ عَلَيْهِ
وَالْاِسْلَامُ لَيَنْظُرَنَّ اَفْضَلَهُمْ فِيْ نَفْسِهٖ فَاُسْكِتَ
الشَّيْخَانِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَفَتَجْعَلُوْنَهٗ اِلَيَّ
وَاللّٰهُ عَلَيَّ اَنْ لَّآ اٰلُوَ عَنْ اَفْضَلِكُمْ قَالَا نَعَمْ فَاَخَذَ
بِيَدِ اَحَدِهِمَا فَقَالَ لَكَ قَرَابَةٌ مِّنْ
رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْقِدَمُ فِي الْاِسْلَامِ مَا
قَدْ عَلِمْتَ فَاللّٰهُ عَلَيْكَ لَئِنْ
اَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ وَلَئِنْ
اَمَّرْتُ

سے بچ رہتا ہو میں یہ بھی اس کو وصیت کرتا ہوں کہ عرب لوگوں سے عمدہ سلوک کرے کیونکہ اسلام کی جڑ یہی لوگ ہیں اور اسلام کا مادہ انہی سے بنا ہے[1] اور زکوٰۃ میں ان کے وہی مال لے جائیں جو عمدہ اور اعلیٰ نہ ہوں[2] پھر انہیں کے محتاجوں کو دے دیئے جائیں میں یہ بھی اس کو وصیت کرتا ہوں کہ ذمی کافروں کی بھی جو اللہ اور رسول کے ذمہ میں آئے ہیں خبر رکھے اپنا عہد جو ان سے کیا ہے پورا کرے ان کو ان کے دشمنوں سے بچائے ان سے اتنا ہی کام لے جتنا وہ کر سکتے ہیں خیر جب تیسرے روز ان کا انتقال ہو گیا اور ہم ان کا جنازہ لے کر پیدل نکلے تو عبداللہ بن عمرؓ نے حضرت عائشہؓ کو سلام کیا اور[3] کہا عمر بن خطابؓ آپ سے اجازت مانگتے ہیں انہوں نے کہا لاؤ ان کو اندر لا دو وہ اسی حجرے میں اپنے دونوں ساتھیوں[4] کے ساتھ دفن کئے گئے[5] جب ان کے دفن سے فراغت ہوئی تو یہ چھیوں آدمی جن کے حضرت عمرؓ نے نام لیے تھے ایک جگہ اکٹھے ہوئے عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا ایسا کرو تم چھیوں آدمی تین آدمیوں کو اپنے میں سے مختار کر دو زبیرؓ نے کہا میں نے تو علیؓ کو اختیار دیا طلحہ نے کہا میں نے عثمانؓ کو اختیار دیا سعد نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن عوف کو اختیار دیا (خیر چھ[6] کے تین رہ گئے) عبدالرحمٰن بن عوف نے۔ کہا علیؓ اور عثمانؓ تم دونوں میں جو کوئی خلافت کا طالب نہ ہو ہم اسی کو خلیفہ بنائیں گے اللہ اور اسلام گواہ رہے میں اسی کو تجویز کروں گا جو میرے نزدیک افضل ہے یہ سنتے ہی عثمانؓ اور علیؓ خاموش ہو گئے عبدالرحمٰن نے کہا تم دونوں مجھ کو مختار کرتے ہو قسم خدا کی میں اس کو خلیفہ بنانے میں کوئی کوتاہی نہ کروں گا جو افضل ہے دونوں نے کہا اچھا ہم نے تم کو مختار کیا پہلے انہوں نے ایک کا حضرت علیؓ کا ہاتھ تھاما اور کہنے لگے تم کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت ہے اور تمہارا اسلام بھی پرانا ہے تم خود جانتے ہو اللہ تمہارا نگہبان اگر میں تم کو خلیفہ بناؤں گا تو تم عدل اور انصاف کرو گے اور اگر میں عثمانؓ کو خلیفہ بناؤں

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی عربی تھے [2] بلکہ اوسط درجے کے [3] حجرے کے باہر ہی سے یوں [4] آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ [5] صہیب نے ان پر نماز پڑھائی قریش کہتے تھے۔ [6] ابوبکرؓ کا سر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاندھے کے برابر ہے اور حضرت عمرؓ کا سر آنحضرت صلعم کے کاندھے کے برابر ہے بعضوں نے کہا ابوبکرؓ کی قبر آنحضرت صلعم کے سر کے مقابل ہے اور حضرت عمرؓ کی قبر آپ کے پاؤں کے برابر بہرحال تینوں صاحب حضرت عائشہؓ کے حجرے میں مدفون ہیں جن کی قبر کا مقام اب تک بعینہ محفوظ ہے اور قیامت تک انشاء اللہ محفوظ رہے گا باقی صحابہ اور اہل بیت اور ازواج مطہرات

عُثْمٰنَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيْعَنَّ ثُمَّ خَلَا بِالْاٰخَرِ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا اَخَذَ الْمِيْثَاقَ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ يَا عُثْمَانُ فَبَايَعَهٗ فَبَايَعَ لَهٗ عَلِيٌّ وَوَلَجَ اَهْلُ الدَّارِ فَبَايَعُوْهُ۔

گا تو تم ان کا حکم سنو گے ان کی بات مانو گے[51] پھر حضرت عثمانؓ سے تنہائی کی ان سے بھی یہی گفتگو کی جب دونوں سے اقرار لے چکے تو کہنے لگے عثمانؓ اپنا ہاتھ اٹھاؤ عبد الرحمٰن نے ان سے بیعت کی حضرت علیؓ نے بھی ان سے بیعت کی اور سارے مدینہ والے گھس پڑے سب نے حضرت عثمان سے بیعت کر لی[52]

بَابُ ۳۹۱ مَنَاقِبِ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبِ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ اَبِي الْحَسَنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ وَقَالَ عُمَرُ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ۔

باب جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالبؓ کی فضیلت جن کی کنیت ابو الحسن تھی اور وہ قرشی ہاشمی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں فرمایا علی میں تیرا ہوں اور تو میرا ہے[53] اور حضرت عمرؓ نے ان کی نسبت یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے راضی مرے[54]

۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْ اَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالُوْا يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَمَّا جَآءَ بَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهٗ فَبَرَاَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خیبر میں) فرمایا کل میں ایسے آدمی کو سرداری کا جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ سے اللہ فتح دے گا سہل نے کہا لوگ رات بھر اسی سوچ میں رہے دیکھیے کل کس جھنڈا ملتا ہے صبح سب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا علی ابن ابی طالب کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی تو آنکھیں دکھ رہی ہیں آپ نے فرمایا کسی کو ان کے پاس بھیجو ان کو میرے پاس بلاؤ جب وہ آئے تو آپ نے اپنا تھوک ان کی آنکھوں میں لگا دیا اور دعا کی وہ ایسے اچھے ہو گئے جیسے ان کی (آنکھوں میں) کوئی شکوہ ہی نہ تھا پھر آپ نے جھنڈا ان کے حوالے کیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان سے اس وقت تک لڑتا رہوں جب وہ ہمارے طرح (مسلمان) نہ ہو جائیں آپ نے فرمایا ابھی تو آہستہ آہستہ چلا جا جب ان کے مقام پر پہنچ جاوے تو ان کو اسلام کی طرف بلا

[51] بغاوت نہیں کرنے کے ۱۲ منہ [52] عبد الرحمٰن ان تین راتوں میں سارے شہر میں پھرتے رہے جس سے وہ ملتے حضرت عثمانؓ کی خلافت کو پسند کرتا آخر انہوں نے انہی کو خلیفہ کیا اس طویل روایت سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ حضرت عمرؓ نے عثمانؓ کی فضیلت بیان کی کہ آنحضرتؐ ان سے راضی مرے دوسرے عبد الرحمٰن نے ان کو افضل سمجھا جب تو ان سے بیعت کی ۱۲ منہ [53] اس حدیث کو خود امام بخاری نے صلح اور عمرہ قضا میں فضل اور مغازی میں بھی آئے گی ۱۲ منہ [54] یہ تو ابھی اوپر کی لمبی حدیث میں گذر چکا ہے حضرت علی سے بیعت خلافت کی اوائل ماہ ذوالحج ۳۵ھ میں ہوئی تمام ملکوں اور صوبوں کو خبر دی گئی سب نے تسلیم کی مگر معاویہ نے ۱۲ منہ

عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ، فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

اور اللہ کا جو فرض ان پر ہے[۱] وہ ان کو بتلا قسم خدا کی اگر تیرے سبب سے اللہ تعالیٰ ایک شخص کو (اسلام کی) ہدایت دے تو وہ تیرے حق میں سرخ سرخ اونٹوں سے بہتر ہے[۲]

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِيْ فَتَحَهَا اللّٰهُ فِيْ صَبَاحِهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوْهُ فَقَالُوْا هٰذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا جنگ خیبر میں حضرت علیؓ آشوب چشم کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچھے رہ گئے تھے[۳] پھر دل میں) کہنے لگے بھلا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر رہ جاؤں[۴] وہ نکل کھڑے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو اللہ نے خیبر فتح کرا دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کل صبح اسرداری کا جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا یا سرداری کا جھنڈا کل ایسا شخص سنبھالے گا جس سے اللہ اور رسول محبت کرتے ہیں یا یوں فرمایا وہ اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے اللہ اس کے ہاتھ خیبر فتح کرا دے گا ہم لوگوں کو امید نہ تھی کہ حضرت علیؓ آجائیں گے[۵] صبح کو کیا دیکھتے ہیں وہ موجود ہیں لوگوں نے عرض کیا یہ علیؓ آن پہنچے آپ نے ان کو جھنڈا دیا اللہ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کرا دیا

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلٰى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ هٰذَا فُلَانٌ لِأَمِيْرِ الْمَدِيْنَةِ يَدْعُوْ عَلِيًّا عِنْدَ الْمِنْبَرِ قَالَ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ يَقُوْلُ لَهٗ أَبُوْ تُرَابٍ فَضَحِكَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا سَمَّاهُ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ لَهٗ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ فَاسْتَطْعَمْتُ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے ایک شخص (نام نا معلوم) سہل بن سعد پاس آیا اور کہنے لگا فلاں شخص (یعنی مروان) مدینہ کا حاکم منبر کے پاس بیٹھ کر حضرت علیؓ کو برا کہتا ہے سہل نے پوچھا کیا کہتا ہے اس نے کہا ان کو[۶] ابو تراب کہتا ہے سہل یہ سن کر ہنسے اور کہنے لگے خدا کی قسم یہ کنیت تو حضرت علیؓ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی ہے اور علیؓ کو یہ کنیت بہت پسند تھی دوسرے نام

[۱] نماز زکوٰۃ وغیرہ کے ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث اوپر کتاب الجہاد میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۳] مدینہ میں ٹھہر گئے ہیں ۱۲ منہ [۴] کیسے ہو سکتا ہے آشوب ہے تو ہونے دو ۱۲ منہ [۵] کیونکہ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں ۱۲ منہ [۶] مروان نے تحقیر کی راہ سے آپ کو ابوتراب کہا ابو تراب کہا یہ سمجھا کہ ابوتراب کنیت کس نے رکھی ۱۲ منہ اللہم اغفر لکاتبہ و لوالدیہ اجمعین

الْحَدِيثَ سَهْلًا وَقُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ كَيْفَ قَالَ
دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَى فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي
الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ قَالَتْ فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ
فَوَجَدَ رِدَاءَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ وَخَلَصَ
التُّرَابُ إِلَى ظَهْرِهِ فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ
عَنْ ظَهْرِهِ فَيَقُولُ اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ
مَرَّتَيْنِ۔

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ
عَنْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ عُثْمَانَ
فَذَكَرَ عَنْ مَحَاسِنِ عَمَلِهِ قَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ ثُمَّ سَأَلَهُ
عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ مَحَاسِنَ عَمَلِهِ قَالَ هُوَ ذَاكَ بَيْتُهُ
أَوْسَطُ بُيُوتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ
لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ قَالَ أَجَلْ قَالَ فَأَرْغَمَ اللّٰهُ
بِأَنْفِكَ انْطَلِقْ فَاجْهَدْ عَلَيَّ جَهْدَكَ۔

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى
قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ
شَكَتْ مَا تَلْقَى مِنْ أَثَرِ الرَّحَى فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اتنے پسند نہ تھے ابو حازم نے کہا اس وقت میں نے سہل سے درخواست
کی ابو العباسؓ اس کا قصہ بیان کرو انہوں نے کہا ایسا ہوا حضرت علیؓ جناب
فاطمہ زہرا رضہ کے پاس تشریف لے گئے وہاںؓ سے نکل کر مسجد میں جا کر لیٹ
رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ کے پاس آئے پوچھا تمہارے
چچا کا بیٹا[۱] کہاں ہے انہوں نے کہا مسجد میں ہیں یہ سن کر آپ ان کے
پاس گئے دیکھا تو ان کی چادر پیٹھ پر سے گر گئی ہے اور پیٹھ میں مٹی لگ گئی ہے
آپ اپنے ہاتھ سے ان کی پیٹھ سے مٹی پونچھنے لگے اور فرمانے لگے ابو
تراب اٹھ کر بیٹھ اٹھ کر بیٹھ[۲]

ہم سے محمد بن رافع نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن علی جعفی
نے انہوں نے زائدہ سے انہوں نے ابو حصین سے انہوں نے سعید
بن ابو عبیدہ سے انہوں نے کہا ایک شخص (نافع بن ارزق) عبد اللہ بن
عمرؓ کے پاس آیا حضرت عثمانؓ کو پوچھا عبد اللہ نے ان کی خوبیاں بیان کی پھر
کہا شاید تجھ کو یہ برا لگتا ہے وہ کہنے لگا ہاںؓ عبد اللہ نے کہا (چل دور ہو)
اللہ تیری ناک کو خاک لگائے (تجھ کو ذلیل کرے پھر اس نے حضرت علیؓ کو
پوچھا عبد اللہ نے ان کی خوبیاں بیان کیں اور کہا علیؓ ایسے تھے ان کا گھر آنحضرت صلعم کے
بیچا بیچ تھا[۳] کہنے لگے یہ بھی شاید تجھے برا لگتا ہے اس نے کہا ہاں عبد اللہ نے کہا
(چل دور ہو) اللہ تیری ناک میں خاک لگائے جا تجھ سے جو ہو سکے میرا بگاڑ کر لے مجھ کو کچھ نہ کہیو

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے
شعبہ سے انہوں نے حکم سے کہا میں نے ابی لیلٰے سے سنا وہ کہتے تھے
مجھ سے حضرت علیؓ نے بیان کیا حضرت فاطمۃ الزہرا کو چکی پیستے
پیستے تکلیف ہوئی ہاتھ میں نشان پڑ گئے انہوں نے شکایت کی اسی زمانہ

۱؎ یہ سہیل کی کنیت تھی ۱۲ منہ ۲؎ دونوں میاں بیوی میں کچھ تکرار ہوئی تو گھر ۱۲ منہ ۳؎ داد کو چچا فرمایا ۱۲ منہ ۴؎ یہ فضیلت ایسی ملی کہ مردان کے بعد تا دو پشت کو بھی نصیب نہیں ہوئی ۱۲ منہ ۵؎ وہ کیسے آدمی تھے ۱۲ منہ ۶؎ نافع خارجی تھا اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ دونوں کو برا سمجھتا تھا ۱۲ منہ ۷؎ دوسری روایت میں ہے عبد اللہ نے کہا علیؓ کو کیوں پوچھتا ہے ان کا گھر دیکھ لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں سے کیسا ملا ہوا ہے ایک روایت میں ہے عبد اللہ نے کہا ان کا مرتبہ آنحضرت صلعم کے پاس ایسا تھا مسجد میں ان کے گھر کے سوا اور کسی کا گھر نہیں ۱۲ منہ اللہم اغفر لکاتبہ ولوالدیہم اجمعین

وَسَلَّمَ سَبْیٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَۃَ فَاَخْبَرَتْھَا فَلَمَّا جَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْہُ عَائِشَۃُ بِمَجِیْءِ فَاطِمَۃَ فَجَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَھَبْتُ لِاَقُوْمَ فَقَالَ عَلٰی مَکَانِکُمَا فَقَعَدَ بَیْنَنَا حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَیْہِ عَلٰی صَدْرِیْ وَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُکُمَا خَیْرًا مِّمَّا سَاَلْتُمَانِیْ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَکُمَا تُکَبِّرَا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ وَتُسَبِّحَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَتَحْمَدَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاھِیْمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی۔

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ عَبِیْدَۃَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اقْضُوْا کَمَا کُنْتُمْ تَقْضُوْنَ فَاِنِّیْ اَکْرَہُ الْاِخْتِلَافَ حَتّٰی یَکُوْنَ لِلنَّاسِ جَمَاعَۃٌ

ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے حضرت فاطمہ رضؓ (ایک قیدی مانگنے) آنحضرت صلعم پاس گئیں لیکن آپ نہ ملے تو حضرت عائشہؓ سے کہہ کر چلی آئیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؓ کے آنے کا (اور ان کی تکلیف کا) ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر (رات کو) ہمارے گھر تشریف لائے ہم دونوں (میاں بیوی) لیٹ رہے تھے میں نے اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا نہیں اپنی جگہ رہو اور آپ ہم میاں بیوی کے بیچ میں بیٹھ گئے میں نے آپ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی ؏ آپ نے فرمایا میں تم کو اس سے جو تم ایک غلام مانگتے ہو ایک بہتر بات نہ بتاؤں جب تم اپنے بچھونے پر لیٹو تو ۳۴ بار اللہ اکبر اور ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ یہ خادم سے بہتر ہے تمہارے لیے ؎

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد سے کہا میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا وہ اپنے والد سے نقل کرتے تھے ؎ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کیا تم اس سے خوش نہیں ہوتے تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا درجہ حضرت موسیٰؑ کے پاس تھا ؎

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا جیسے تم پہلے فیصلہ کیا کرتے تھے ؎ ویسا ہی اب بھی فیصلہ کر دو ؎ میں اختلاف کو برا جانتا ہوں اس

؎ سبحان اللہ یہ شرف کس کو نصیب ہو سکتا ہے ۱۲ منہ ؎ ہمارے امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں جو کوئی سوتے وقت ہمیشہ یہ کلمات جتنے آنحضرتؐ نے فرمائے اتنی بار پڑھا کرے اس کو کبھی سستی یا تھکن نہیں ہونے کی اس حدیث سے مسلمان کو دنیا کی تکلیف اور تنگی پر صبر کرنا چاہیے کہ ہماری بادشاہ زادی نے بھی دنیا میں اس طرح بسر کی ہے اپنے ہاتھ سے چکی پیس کر گذارہ کیا اور ایک خادم تک نہ رکھا ۱۲ منہ ؎ یعنی سعد بن ابی وقاصؓ سے ۱۲ منہ ؎ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ تبوک میں گئے تو حضرت علیؓ کو مدینہ چھوڑ گئے ان کو رنج ہوا کہنے لگے آپ مجھ کو عورتوں بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی یعنی حضرت موسیٰ کوہ طور جاتے وقت حضرت ہارون کو اپنا جانشین کر گئے تھے ایسا ہی میں تم کو اپنا قائم مقام کرکے جاتا ہوں اس سے یہ مطلب نہیں ہے میرے بعد متصلاً تم ہی میرے خلیفہ ہوگے کیونکہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کی حیات میں گزر گئے دوسری روایت میں اتنا اور زیادہ ہے صرف اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا اس روایت سے سوا کمال نبوت کے اور تمام کمالات کے جمیع حضرت علیؓ ثابت ہوتے ہیں اس کا کسی کو انکار نہ ہے بالغرض اگر حضرت علیؓ تمام صحابہ سے افضل ہوں تب بھی خلافت اوروں کی صحیح ہوگی اس لیے کہ خلافت مسلمانوں کے اجماع اور اتفاق سے ہوتی ہے اور مفضول کی خلافت باوجود افضل درست ہے ؎ ۔ ابو بکرؓ اور عمرؓ کے زمانہ میں ۱۲ منہ ؎ عبیدہ عراق کے قاضی تھے حضرت

اَدَا اَمُوْتَ كَمَا مَاتَ اَصْحَابِيْ فَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَرٰى اَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوٰى عَنْ عَلِيٍّ الْكَذِبُ۔

وقت تک کہ لوگ سب[۱] جمع ہو جائیں یا میں بھی اپنے ساتھیوں ابوبکرؓ اور عمرؓ کی طرح دنیا سے چل دوں ابن سیرین نے کہا حضرت علیؓ سے اکثر روایتیں[۲] غلط اور جھوٹ ہیں[۳]

بَابُ ۳۹۰ مَنَاقِبِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ

باب جعفر بن ابی طالب کی فضیلت[۴] جو ہاشمی تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تو صورت اور سیرت دونوں میں میرے مشابہ ہے

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ دِيْنَارٍ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ اَكْثَرَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاِنِّيْ كُنْتُ اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِيْ حِيْنَ لَا اٰكُلُ الْخَمِيْرَ وَلَا اَلْبَسُ الْحَبِيْرَ وَلَا يَخْدُمُنِيْ فُلَانٌ وَلَا فُلَانَةُ وَكُنْتُ اُلْصِقُ بَطْنِيْ بِالْحَصْبَاءِ مِنَ الْجُوْعِ وَاِنْ كُنْتُ لَاَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْاٰيَةَ هِيَ مَعِيْ كَيْ يَنْقَلِبَ بِيْ فَيُطْعِمَنِيْ وَكَانَ اَخْيَرَ النَّاسِ لِلْمَسَاكِيْنِ جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ كَانَ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِيْ بَيْتِهٖ حَتّٰى اِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ اِلَيْنَا الْعُكَّةَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ فَنَشُقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيْهَا۔

ہم سے احمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابراہیم بن دینار ابوعبداللہ جہنی نے انہوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا لوگ کہتے ہیں ابوہریرہؓ نے بہت حدیثیں بیان کی ہیں بات یہ ہے کہ میں اپنا پیٹ بھرنے کو (رات دن) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چمٹا رہتا تھا[۵] یہ اس وقت کا ذکر ہے جب کھانے کی خمیری روٹیاں اور پہننے کو دھاری دار چادر مجھ کو میسر نہ تھی اور فلاں مرد اور فلاں عورتیں میری خدمت گار نہ تھیں[۶] مارے بھوک کے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا اور کسی شخص سے یہ کہتا فلانی آیت مجھ کو پڑھ کر سنا حالاں کہ وہ آیت مجھ کو یاد ہوتی اس لیے کہ شاید وہ لوٹتے وقت مجھ کو ساتھ لے جائے کھانا کھلا دے اور محتاجوں کو کھلانے میں سب سے[۷] بڑھ کر جعفر بن ابی طالب تھے وہ ہم کو اپنے ساتھ لے جاتے اور جو کچھ گھر میں ہوتا وہ کھلا دیتے کبھی ایسا بھی کرتے کہ شہد یا گھی کی کپی جس میں کچھ نہ ہوتا اس کو نکال کر پھاڑ ڈالتے ہم کیا کرتے جو (شہد یا گھی) اس میں لگا ہوتا اسی کو چاٹ لیتے[۸]

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو اسمٰعیل بن ابی خالد نے خبر دی انہوں نے شعبی سے عبداللہ بن عمرؓ

---

[۱] ایک خلیفہ پر ۱۲ منہ [۲] جو رافضی کرتے ہیں [۳] یعنی حضرت علیؓ نے وہ نہیں فرمائیں رافضی ان پر تہمت جو جوڑتے ہیں انہوں نے اپنی کتابوں میں بہت باتیں حضرت علیؓ اور دوسرے ائمہ اہل بیت سے ایسی روایت کیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ اہل بیت کے مخالف اور دشمن تھے معاذاللہ یہ سب غلط اور جھوٹ ہیں ۱۲ منہ [۴] یہ حضرت علیؓ کے حقیقی بھائی تھے دس برس ان سے بڑے تھے انہوں نے دو ہجرتیں کی تھیں ایک حبش دوسری مدینہ کی طرف ۱۲ منہ [۵] اس کو خود امام بخاری نے عمرۃ القضا میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [۶] نہ میرا گھر تھا نہ بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی طفیل میں کھانا مل جاتا ۱۲ منہ [۷] جیسے اس وقت ہیں ۱۲ منہ [۸] حضرت جعفر بن ابی طالب نہایت سخی تھے ان کے صاحبزادے عبداللہ بن جعفر کی سخاوت اور دریا دلی مشہور ہے ۱۲ منہ اللھم اغفر لکاتبہ و لوالدیہم اجمعین

الشَّعْبِیِّ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا سَلَّمَ عَلٰی ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ ذِی الْجَنَاحَیْنِ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰہِ یُقَالُ کُنْ فِیْ جَنَاحَیَّ کُنْ فِیْ نَاحِیَتَیَّ کُلُّ جَانِبَیْنِ جَنَاحَانِ

جب عبداللہ بن جعفر کو سلام کرتے تو یوں کرتے سلام تم پر دو پنکھ والے کے بیٹے امام بخاری نے کہا حدیث میں جو جناحین کا لفظ ہے اس سے مراد دو گوشے ہیں (دو کونے)۔

بَابُ ۳۹۱ ذِکْرُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضہ

باب حضرت عباس رضہ کا ذکر جو عبدالمطلب کے بیٹے تھے

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ ثُمَامَۃَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ رضہ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَ اِذَا قُحِطُوْا اسْتَسْقٰی بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللّٰہُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا

ہم سے حسن بن محمد زعفرانی نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن عبداللہ انصاری نے خبر دی کہا مجھ سے میرے باپ عبداللہ بن مثنیٰ نے بیان کیا انہوں نے ثمامہ بن عبداللہ بن انس رضہ سے انہوں نے انس رضہ سے انہوں نے کہا جب قحط پڑتا تو حضرت عمر رضہ حضرت عباس رضہ کے وسیلے سے پانی مانگتے یوں کہتے یا اللہ پہلے ہم تیرے پیغمبر کا وسیلہ کرتے تھے تو ہم کو پانی پلاتا تھا اب تیرے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ کرتے ہیں ہم کو پانی پلا اللہ پانی برساتا۔

بَابُ ۳۹۲ مَنَاقِبِ قَرَابَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْقَبَۃِ فَاطِمَۃَ عَلَیْہَا السَّلَامُ بِنْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃُ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں اور حضرت فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کی فضیلت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ سردار ہے بہشت والی عورتوں کی

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّہْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ رضہ اَنَّ فَاطِمَۃَ عَلَیْہَا السَّلَامُ اَرْسَلَتْ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ تَسْاَلُہٗ مِیْرَاثَہَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا اَفَاءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَطْلُبُ صَدَقَۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ بِالْمَدِیْنَۃِ وَفَدَکَ وَمَا بَقِیَ مِنْ خُمُسِ خَیْبَرَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی کہ حضرت فاطمہ نے حضرت ابوبکر رضہ کو کہلا بھیجا اپنا ترکہ مانگتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مالوں میں سے جو اللہ نے بن لڑے بھڑے آپ کو دیئے تھے اور آپ کے صدقے ہیں جو مدینہ میں تھا اور فدک میں سے اور خیبر کے خمس میں جو بچ رہتا اس میں سے ابوبکر رضہ نے جواب (دیا) کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث

ف۱ ان کے والد جعفر بن ابی طالب رضہ وہ موتہ میں شہید ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ان کو دیکھا کہ ان کا دو پنکھ (بازو) ہیں اور فرشتوں کے ساتھ اڑتے پھرتے ہیں اسی سے ان کو طیار بھی کہتے ہیں رضی اللہ عنہ منہ ف۲ شاید امام بخاری نے جناح کو اپنے حقیقی معنی یعنی پنکھ میں نہیں لیا منہ ف۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد منہ ف۴ حضرت عباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو تین برس بڑے تھے اور آپ کے حقیقی چچا تھے مدینہ میں ایک بار سخت قحط ہوا کعب بن مالک نے حضرت عمر رضہ سے کہا بنی اسرائیل پر جب قحط پڑتا تھا تو وہ اپنے پیغمبروں کی اولاد میں کا وسیلہ پکڑتے تھے اللہ پانی برساتا حضرت عمر رضہ نے کہا ہمارے یہاں بھی عباس رضہ موجود ہیں وہ ہمارے پیغمبر کے چچا ہیں چچا باپ کی طرح ہوتا ہے پھر ان کے پاس گئے اور ان کو ساتھ لے کر منبر پر آن کر دعا کی اللہ نے خوب پانی برسایا حضرت عقیل بن ابی طالب نے حضرت عباس رضہ کی تعریف ایک قصیدے میں کی ہے دو شعر ان میں یہ ہیں ؎ ولعمی سقی اللہ البلاد و اہلہا عشیۃ یستسقی بشیبتہ عمر، توجہ بالعباس فی الجدب داعیا فما جاز حتی جاد بالدیمۃ المطر + باوجود اس کے حضرت عباس رضہ کو اتنی فضیلت حاصل تھی مگر حضرت عمر رضہ نے اہل مشورہ یعنی ارکان مجلس میں جن میں مہاجرین اولین شریک تھے ان کو

فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ اِنَّمَا يَأْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ يَعْنِيْ مَالَ اللّٰهِ لَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَّزِيْدُوْا عَلَى الْمَاكَلِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْ صَدَقَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهَا فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ ثُمَّ قَالَ اِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَضِيْلَتَكَ وَذَكَرَ قَرَابَتَهُمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَقَّهُمْ فَتَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِيْ

نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے البتہ آنحضرتؐ کی آل اسی مال میں سے کھائیں گے جو اللہ کا مال ہے بس کھانے کے سوا اور کوئی تصرف اس مال میں نہیں کریں گے اور میں تو خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے جو آپ کے زمانہ میں ہوا کرتے تھے اس میں کوئی تبدل تغیر نہیں کرنے کا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے میں بھی وہی کروں گا پھر حضرت علیؓ (ابو بکرؓ کے پاس آئے) کہنے لگے ابو بکرؓ ہم کو تمہاری بزرگی کا اقرار ہے لیکن انہوں نے اپنی قرابت کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتے تھے اور اپنے حقوق کا ذکر کیا ابو بکرؓ نے گفتگو شروع کی کہنے لگے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت والوں سے سلوک کرنا مجھ کو اپنی قرابت والوں کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ پسند ہے[1]

اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَّاقِدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رض قَالَ ارْقُبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ۔

ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہا ہم کو خالد نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے واقد سے کہا میں نے اپنے والد سے سنا وہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں وہ ابو بکرؓ صدیق سے انہوں نے کہا دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال کے آپ اہل بیت میں رکھو (اہل بیت کی تعظیم کرتے رہو ان سے محبت رکھو)

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہؓ میرا ایک ٹکڑا (جگر گوشہ) ہے جو شخص اس کو ناحق غصہ دلائے بتائے اس نے مجھ کو غصہ دلایا[2]

---

[1] اس کو بیچ ڈالیں یا ہبہ کر دیں ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا باب کا مطلب اسی فقرہ سے نکلتا ہے اور یہاں قرابت والوں سے عبد المطلب کی اولاد مراد ہے مرد ہوں یا عورت جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا یا آپ کی صحبت میں رہے جیسے علیؓ ان کی اولاد امام حسن امام حسین امام محسن حضرت فاطمہ ان کی صاحبزادی ام کلثوم جو حضرت عمرؓ کی بی بی تھیں جعفر ان کی اولاد عبد اللہ اور عون اور محمد کہتے ہیں ایک بیٹا اور بھی تھا احمد عقیل ان کی اولاد مسلم بن عقیل ام ہانی حضرت علیؓ کی بہن ان کی اولاد حمزہ بن عبد المطلب ان کی اولاد یعلی عمارہ امامہ عباس بن عبد المطلب ان کے دس بیٹے فضل عبد اللہ قثم عبید اللہ حارث سعید عبد الرحمٰن کثیر عون تمام ان کی بیٹیاں ام حبیب آمنہ صفیہ ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب ان کی اولاد جعفر نوفل ان کے بیٹے مغیرہ حارث عبد المطلب کی بیٹیاں صفیہ امیمہ اروی عاتکہ صفیہ یہ سب لوگ اور ان کی اولاد قیامت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت والوں میں داخل ہیں ۱۲ منہ [3] کہتے ہیں یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کی زندگی میں ابو جہل کی بیٹی کو پیام دیا اس سے نکاح کرنا چاہا پھر آنحضرت صلعم کی ناخوشی سن کر اس ارادے سے باز آئے شیعہ اس حدیث کو ابو بکرؓ صدیق کے مطاعن میں ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت فاطمہؓ کو غصہ دلا کر گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ دلایا ان کا جواب یہ ہے کہ غصہ دلانے سے مراد یہ ہے کہ ناحق طور سے غصہ دلائے ابو بکرؓ تو آنحضرتؐ کی حدیث سنا دی اور اس پر عمل کیا اور بغیر اس کے ابو بکرؓ کو کوئی چارہ نہ تھا کیونکہ انہوں نے اپنے کانوں سے جو آنحضرت صلعم سے سنا تھا اس کے خلاف نہ کر سکتے تھے اگر اس کے خلاف کرتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا وجہ غصہ دلانے والے

۹۱۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ۔

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں حضرت فاطمہؓ اپنی صاحبزادی کو بلایا پہلے (کان میں) چپکے سے ان سے کچھ فرمایا وہ رونے لگی پھر ان کو بلایا اور چپکے سے کچھ فرمایا وہ ہنس دیں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے ان سے پوچھا یہ کیا بات تھی انہوں نے کہا پہلے آپ نے فرمایا کہ میں اس بیماری سے بچنے والا نہیں میں رونے لگی پھر چپکے سے مجھ کو یہ فرمایا کہ میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تو میرے پاس آئے گی اس وقت میں ہنس دی[51]

بَابُ مَنَاقِبِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رض

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ حَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُمِّيَ الْحَوَارِيُّونَ لِبَيَاضِ ثِيَابِهِمْ۔

باب حضرت زبیر بن عوام کی فضیلت[52] ابن عباسؓ نے کہا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری تھے[53] اور حواریوں کو (جو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے) حواری اس لیے کہتے ہیں کہ وہ سپید کپڑے پہنا کرتے تھے[54]

۹۱۱- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ أَصَابَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رُعَافٌ شَدِيدٌ سَنَةَ الرُّعَافِ حَتّٰى حَبَسَهُ عَنِ الْحَجِّ وَأَوْصٰى فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ وَقَالُوهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ فَسَكَتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ أَحْسِبُهُ الْحَارِثُ فَقَالَ اسْتَخْلِفْ فَقَالَ عُثْمَانُ وَقَالُوا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ هُوَ فَسَكَتَ قَالَ فَلَعَلَّهُمْ قَالُوا

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے کہا مجھ کو مروان بن حکم نے خبر دی انہوں نے کہا حضرت عثمان کی ایک سال میں نکسیر پھوٹنے کی بیماری عام ہو گئی تھی نکسیر پھوٹی اور بہت سخت اتنی کہ وہ حج کو نہ جا سکے اور انہوں نے وصیت کی اس وقت قریش کا ایک شخص (نام معلوم) ان کے پاس گیا کہنے لگا تم کسی کو خلیفہ بنا جاؤ انہوں نے پوچھا کیا لوگ اس کا ذکر کرتے ہیں اس نے کہا ہاں حضرت عثمان نے پوچھا کس کو خلیفہ بنانا چاہتے ہیں یہ سن کر وہ چپ ہو رہا پھر ایک دوسرا شخص گیا میں سمجھتا ہوں وہ حارث تھا[55] اس نے یہی کہا کسی کو خلیفہ کر جاؤ حضرت عثمانؓ نے پوچھا کیا لوگ اس کا ذکر کرتے ہیں اس نے کہا ہاں انہوں نے پوچھا کس کو چاہتے ہیں

---

[51] سبحان اللہ اس حدیث سے معلوم کر لینا چاہیے کہ حضرت فاطمہ کو اپنے والد بزرگوار یعنی پیغمبر صلعم سے کتنی محبت تھی کہ شوہر اور اولاد کا چھوڑنا ان کو مطلق ناگوار نہ ہوا اور باپ کے ملنے کی خوشی ہوئی گویا یہ سب چھوٹ جائیں ۱۲ منہ [52] ان کا نسب یہ ہے زبیر بن عوام بن خویلد بن اسعد عبدالعزیٰ بن قصی یہ قصی میں جا کر آنحضرتؐ سے جا کر مل جاتے ہیں ان کی والدہ صفیہ بنت عبدالمطلب تھیں جو آنحضرتؐ کی پھوپھی تھیں عشرہ مبشرہ میں سے اور بڑے جلیل القدر صحابی ہیں جنگ جمل سے لوٹ کر آ رہے تھے اس وقت وادی سباع میں شہید ہوئے ۱۲ منہ [53] اس کو خود امام بخاری نے تفسیر سورہ براۃ میں وصل کیا حواری کے معنی مددگار کے ہیں اگرچہ سب اصحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مددگار تھے مگر زبیر نے خاص طور پر ایک بڑی مدد کی تھی کہ جنگ احزاب میں کافروں کی خبر لائے جب کسی سے نہ ہو سکا اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حواری کے خطاب سے سرفراز فرمایا ۱۲ منہ [54] بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ ان کے دل روشن اور نورانی تھے ایک تک نفسانی میں بلکہ جو عورت مانگ یا تھ ہو جاتی ہیں یعنی تارک الدنیا سپید کپڑے کے سوا رنگین کپڑے نہیں پہنتے ۱۲ منہ [55] مروان کا بھائی ۱۲ منہ

الزُّبَيْرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَخَيْرُهُمْ مَا عَلِمْتُ وَإِنْ كَانَ لَأَحَبَّهُمْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

یہ سن کر وہ چپ ہو رہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا شاید وہ زبیر بن عوام کا خلیفہ ہونا چاہتے ہیں تب اس نے کہا ہاں حضرت عثمان رض نے کہا سن لو قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جتنے لوگوں کو میں جانتا ہوں زبیر ان سب میں بہتر ہیں اور سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے تھے[۱]

۹۱۲- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي سَمِعْتُ مَرْوَانَ كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ وَقِيلَ ذَاكَ قَالَ نَعَمِ الزُّبَيْرُ قَالَ أَمَا وَاللهِ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ خَيْرُكُمْ ثَلَاثًا.

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ کو میرے والد (عروہ) نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے مروان سے سنا[۲] وہ کہتا تھا میں حضرت عثمان رض کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا کہنے لگا کسی کو خلیفہ بنا جاؤ انہوں نے کہا کیا لوگ اس کا ذکر کرتے ہیں کس کا خلیفہ ہونا چاہتے ہیں اس نے کہا زبیر بن عوام کا انہوں نے کہا سن رکھو تم خود جانتے ہو کہ زبیر تم سب میں بہتر ہیں تین بار یہی کہا۔

۹۱۳- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک حواری ہوتا ہے میرا حواری زبیر ہے۔

۹۱۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ عَلَى فَرَسِهِ يَخْتَلِفُ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر رض سے انہوں نے کہا ایسا ہوا میں اور عمر رض بن ابی سلمہ (دونوں کم سن تھے) جنگ احزاب میں عورتوں بچوں میں چھوڑ دیے گئے پھر میں نے جو نگاہ کی دیکھا تو زبیر اپنے گھوڑے پر سوار ہیں اور دو بار یا تین بار بنی قریظہ کے یہودیوں پاس گئے

---

[۱] کہتے ہیں حضرت عثمان رض نے اپنے بعد خلافت عبدالرحمن بن عوف کے لیے لکھ کر اپنے منشی پاس وہ کاغذ رکھوا دیا تھا مگر عبدالرحمن ان کی زندگی میں ۳۲ھ میں گذر گئے ۱۲ منہ [۲] جو حضرت عثمان رض کا سالا تھا ۱۲ منہ

فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ يَا أَبَتِ رَأَيْتُكَ تَخْتَلِفُ قَالَ أَوَهَلْ رَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيَنِي بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي۔

اور آتے جب میں لوٹ کر آیا (جنگ ہو چکی) تو میں نے کہا باوا میں نے دیکھا تم بار بار آتے جاتے تھے یہ کیا معاملہ تھا انہوں نے کہا بیٹا تو نے مجھ دیکھا تھا میں نے کہا جی ہاں انہوں نے کہا ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا ہے جو بنی قریظہ پاس جائے ان کی خبر لائے میں گیا (خبر لایا) جب لوٹ کر آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماں اور باپ دونوں کو میرے لیے جمع کیا یعنی یوں فرمایا تجھ پر میرے ماں باپ صدقے (سبحان اللہ کیا فضیلت ہے)

۹۱۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ أَلَا تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ فَكُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا صَغِيرٌ

ہم سے علی بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا یرموک[1] کے دن نے صحابہ نے زبیر سے کہا آپ کافروں پر حملہ کرو ہم بھی تمہارے ساتھ حملہ کریں یہ سن کر زبیر نے حملہ کیا کافروں نے (تلوار کی) دو ماریں ان کے مونڈھے پر لگائیں ان دونوں کے بیچ میں وہ مار تھی جو بدر کی لڑائی میں ان پر لگی تھی عروہ نے کہا میں اپنی انگلیاں بچپنے میں ان زخموں میں ڈالتا کھیلتا (ان میں جوف رہ گیا تھا)

بَابٌ ۳۹ ذِكْرُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ

باب طلحہ بن عبیداللہ کی فضیلت[2]

وَقَالَ عُمَرُ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ۔

حضرت عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرتے تک طلحہؓ سے راضی رہے[3]

۹۱۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے کہا بعض لڑائیوں میں (جنگ احد میں) جن میں آنحضرت

---

[1] یرموک ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں وہاں حضرت عمرؓ کی خلافت میں مسلمانوں اور انصاری میں بڑی سخت جنگ ہوئی تھی کہتے ہیں ایک لاکھ پانچ ہزار نصرانی اس میں مارے گئے اور چالیس ہزار قید ہوئے چار ہزار مسلمان بھی شہید ہوئے ۱۲ منہ

[2] یہ بھی عشرہ مبشرہ میں تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جان نثار ان کا نسب یہ ہے طلحہ بن عبیداللہ بن عثمان بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب یہ مرہ بن کعب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک مل جاتے ہیں جنگ جمل میں شہید ہوئے حضرت علیؓ نے باوجود طلحہ ان کے مخالف لشکر یعنے حضرت عائشہؓ کے ساتھ شریک تھے جب ان کی شہادت کی خبر سنی تو اتنا روئے کہ آپ کی داڑھی تر ہو گئی مروان نے ان کو تیر سے شہید کیا ۱۲ منہ

[3] یہ روایت اوپر گذر چکی ہے کہ حضرت عمرؓ نے چھ آدمیوں کی نسبت فرمایا طلحہ بھی ان میں سے تھے کہ آنحضرت مرتے تک ان سے راضی رہے ۱۲ منہ

الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا۔

لڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی نہ رہا سوا طلحہ اور سعد بن ابی وقاص کے یہ ابو عثمان رضؓ نے ان دونوں سے سن کر نقل کیا۔

۹۱۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ الَّتِي وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَلَّتْ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبد اللہ واسطی نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا میں نے طلحہ کا وہ ہاتھ دیکھا جس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا تھا بالکل شل ہو گیا تھا[۵۱]۔

بَابُ ۳۹۵ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ وَبَنُو زُهْرَةَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ۔

باب سعد بن ابی وقاص کی فضیلت[۵۴] جو بنی زہرہ میں سے ہیں

بنی زہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ننھیال کے لوگ تھے ان کے والد کا نام مالک ہے۔

۹۱۸- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہاب نے کہا ہم نے یحییٰ سے سنا کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اپنے ماں باپ دونوں کو میرے لیے جمع کیا[۵۵]۔

۹۱۹- حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثُلُثُ الْإِسْلَامِ۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم نے انہوں نے عامر بن سعد سے انہوں نے اپنے والد[۵۶] سے انہوں نے کہا میں نے ایک زمانہ میں مسلمانوں کا تیسرا حصہ اپنے تئیں دیکھا[۵۷]

۹۲۰- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ مَا أَسْلَمَ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی زائدہ نے کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سعد بن ابی وقاص سے وہ کہتے تھے کوئی مجھ سے پہلے اسلام نہیں لایا اسی دن اسلام لائے جس

---

[۵۱] احد کے دن ۱۲منہ [۵۲] اذکار رفتہ ۱۲منہ [۵۳] مشرکوں نے جنگ احد میں آنحضرتؐ پر وار کرنا چاہا طلحہ رضؓ نے اپنے ہاتھ پر لیا مسند طیالسی میں ہے کہ ابو بکر صدیق رضؓ نے کہا ہم نے طلحہ کو احد کے دن دیکھا ان کو ستر پر کئی زخم لگے تھے انگلی بھی کٹ گئی تھی دوسری روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلحہ کے لیے بہشت واجب ہو گئی ترمذی نے حضرت علیؓ سے نکالا آنحضرتؐ سے میں نے سنا طلحہ اور زبیر دونوں بہشت میں میرے ہمسائے ہوں گے ۱۲منہ [۵۴] یہ بھی عشرہ مبشرہ میں ہیں اور آنحضرتؐ کے بڑے جانثار اور خیر خواہ تھے ان کا نسب یہ ہے سعد بن ابی وقاص بن وہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ یہ کلاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے ہیں اور وہیب حضرت آمنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے چچا تھے ۱۲منہ [۵۵] یوں فرمایا تیر مار میرے ماں باپ تجھ پر صدقے ۱۲منہ [۵۶] سعد بن ابی وقاص سے ۱۲منہ [۵۷] صرف تین ہی مرد مسلمان تھے سعدؓ اور ابو بکر رضؓ اور بلالؓ ۱۲منہ

اَحَدٌ اِلَّا فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ اَسْلَمْتُ فِیْہِ وَلَقَدْ مَکَثْتُ سَبْعَۃَ اَیَّامٍ وَّ اِنِّیْ لَثُلُثُ الْاِسْلَامِ تَابَعَہٗ اَبُوْ اُسَامَۃَ حَدَّثَنَا ھَاشِمٌ۔

دن میں مسلمان ہوا اور سات دن مجھ پر ایسے گذرے کہ میں مسلمانوں کا تیسرا حصہ تھا ابن ابی زائدہ کے ساتھ اس حدیث کو ابو اسامہ نے بھی روایت کیا۔

۹۲۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَہْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَکُنَّا نَغْزُوْا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰی اِنَّ اَحَدَنَا لَیَضَعُ کَمَا یَضَعُ الْبَعِیْرُ اَوِ الشَّاۃُ مَا لَہٗ خِلْطٌ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِیْ عَلَی الْاِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَّضَلَّ عَمَلِیْ وَکَانُوْا وَشَوْا بِہٖ اِلٰی عُمَرَ قَالُوْا لَا یُحْسِنُ یُصَلِّیْ۔

ہم سے ہاشم نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن عون نے کہا ہم سے خالد بن عبد اللہ نے انہوں نے اسمٰعیل سے انہوں نے قیس سے انہوں نے کہا میں نے سعد سے سنا وہ کہتے تھے سارے عربوں میں میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بعضے جہادوں میں درخت کے پتے کھا کر گذر کرتے ہم میں سے کوئی ایسا پاخانہ پھرتا جیسے بکری یا اونٹ کی لید اس میں نرمی کا نام نہ ہوتا (بالکل سوکھا) باوجود اس حال کے بنی اسد مجھ کو نماز سکھلاتے ہیں[۱] (دیہ خوش) ایسا ہو تو میں بالکل محروم اور بے نصیب ہی[۲] رہا اور میرے سب کام برباد ہوگئے[۳] ہوا یہ تھا کہ بنی اسد نے حضرت عمرؓ سے سعد کی چغلی کھائی تھی یہ کہا تھا کہ وہ اچھی طرح نماز بھی نہیں پڑھ سکے۔

بَابُ ۳۹۶ ذِکْرِ اَصْہَارِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْہُمْ اَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِیْعِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامادوں کا بیان ایک داماد آپ کے ابو العاص بن ربیع تھے (جو حضرت زینب کے شوہر تھے)

۹۲۲ - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّہْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُسَیْنٍ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَۃَ قَالَ اِنَّ عَلِیًّا خَطَبَ بِنْتَ اَبِیْ جَہْلٍ فَسَمِعَتْ بِذٰلِکَ فَاطِمَۃُ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَزْعُمُ قَوْمُکَ اَنَّکَ لَا

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے امام زین العابدین علیہ السلام نے بیان کیا ان سے مسور بن مخرمہ نے کہ حضرت علیؓ نے ابو جہل کی بیٹی (جو یریہ) کو شادی کا پیغام دیا۔ یہ خبر حضرت فاطمہؓ کو پہنچی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں عرض کیا کہ آپ کی قوم والے یہ کہتے ہیں آپ کو اپنی بیٹیوں کے ستانے پر کوئی غصہ نہیں

[۱] اس پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ ابو بکرؓ اور حضرت خدیجہؓ اور کئی آدمی سعد سے پہلے اسلام لائے تھے بعضوں نے کہا کہ حضرت سعد نے اپنے علم کی رو سے کہا مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ ابن عبد البر نے سعد سے نقل کیا میں انیس برس کی عمر میں اسلام لایا ابو بکرؓ صدیق کے ہاتھ پر اس وقت میں ساتواں مسلمان تھا بعضوں نے کہا صحیح عبارت اس حدیث کی یوں ہے ما اسلم احد فی الیوم الذی اسلمت فیہ یعنے جس دن میں مسلمان ہوا اس دن کوئی مسلمان نہیں ہوا حافظ نے کہا ابن مندہ نے معرفت میں اس حدیث کو یوں ہی نقل کیا اس صورت میں کوئی اشکال نہ رہے گا ۱۲ منہ [۲] جن لوگوں نے سعد کی شکایت حضرت عمرؓ سے کی تھی کہ وہ نماز بھی اچھی طرح نہیں پڑھ سکتے ان میں بنی اسد کے لوگ بھی شریک تھے یہ قصہ اوپر کتاب الصلوۃ میں گزر چکا ۱۲ منہ [۳] آنحضرتؐ پاس اتنے دنوں رہا نماز تک نہ سیکھی ۱۲ منہ [۴] کیونکہ نماز سب دین کے کاموں میں اہم ہے ۱۲ منہ

تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ اَبِيْ جَهْلٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهٗ حِيْنَ تَشَهَّدَ يَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ اَنْكَحْتُ اَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيْعِ فَحَدَّثَنِيْ فَصَدَقَنِيْ وَاِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ وَاِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ يَّسُوْءَهَا وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ مِّسْوَرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَّهٗ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ فِيْ مُصَاهَرَتِهٖ اِيَّاهُ فَاَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ فَصَدَقَنِيْ وَوَعَدَنِيْ فَوَفٰى لِيْ

بَابٌ ۳۹۷ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ

مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

آتا (اسی کا اثر ہے) اب علی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرتے ہیں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (لوگوں کو خطبہ سنایا) مسور کہتے ہیں میں نے خود سنا آپ نے تشہد پڑھا پھر فرمایا میں نے ایک بیٹی ابوالعاص بن ربیع کو دی اس نے جو بات کہی وہ سچی کی (یہ جانے رہو کر) فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے اس کو جو بات بری لگے میں بھی ناپسند کرتا ہوں خدا کی قسم یہ تو ہونے والا نہیں کہ اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن (کمبخت ابوجہل ملعون) کی بیٹی دونوں ایک شخص کے نکاح میں رہیں (اجتماع نقیضین ہو) یہ سنتے ہی حضرت علیؓ نے اس پیام کو دھتا بتایا محمد بن عمرو بن طلحہ نے ابن شہاب سے روایت کی انہوں نے امام زین العابدین سے انہوں نے مسور سے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس میں سے ایک داماد (ابوالعاص) کی تعریف کی فرمایا انہوں نے دامادی کا پورا حق ادا کیا جو بات کہی سچ کر دکھائی جو وعدہ کیا وہ پورا کیا۔

باب زید بن حارثہ کی فضیلت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے

(براء بن عازب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ نے زید سے فرمایا تو ہمارا بھائی اور ہمارا یار ہے[۵۳]

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان نے کہا مجھ سے عبداللہ بن دینار نے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر تیار کیا (جس کو بعث اسامہ کہتے ہیں[۵۴]) اور اس کا

---

[۵۱] علیؓ سے تعجب ہے وہ اپنا وعدہ کیوں نہ پورا کریں ہوا یہ تھا کہ ابوالعاص نے حضرت زینب سے نکاح ہوتے وقت یہ شرط کر لی تھی کہ ان کے رہتے تک میں دوسری بی بی نہ کروں گا اس شرط کو ابوالعاص نے پورا کیا شاید حضرت علیؓ نے بھی یہی شرط کی ہو لیکن جویریہ کو پیام دیتے وقت وہ بھول گئے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عتاب کا خطبہ پڑھا تو ان کو اپنی شرط یاد آ گئی اور وہ اس ارادے سے باز آئے بعضوں نے کہا حضرت علیؓ سے ایسی کوئی شرط نہیں ہوئی تھی لیکن حضرت فاطمہ بڑے رنجوں میں گرفتار تھیں والدہ گذر گئیں تینوں بہنیں گذر گئیں اکیلی باقی رہ گئی تھیں اب سوکن آنے سے اور پریشان ہو کر اندیشہ تھا کہ ان کی جان کو نقصان پہنچے اس لیے آپ نے حضرت علی پر عتاب فرمایا اور میں نے ابن ماجہ کے ترجمہ میں اس کے کئی وجوہ بیان کیے ہیں ۱۲ منہ [۵۲] یہ بنی کلب میں سے تھے جاہلیت کے زمانہ میں قید ہو کر آئے تھے حکیم بن حزام نے ان کو خرید کر کے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ کو گذرانا انہوں نے آنحضرتؐ کو ہبہ کر دیا پھر زید کے باپ اور چچا آئے آنحضرتؐ نے زید کو اختیار دیا چاہے تو ان کے ساتھ چلے جائیں زید نے کہا میں تو آپ کے سوا اور کسی پاس کبھی رہنے کا نہیں ۱۲ منہ [۵۳] یہ مولی کا ترجمہ ہے عرب میں مولی کے بہت سے معنی آتے ہیں مالک اور غلام اور مددگار اور دوست اور محب وغیرہ ۱۲ منہ [۵۴] یہ لشکر آنحضرتؐ نے مرض موت میں طیار کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ فوراً روانہ ہو جائے مگر اس عرصہ میں آپ کی وفات ہو گئی وہ لشکر مدینہ ہی کے قریب تھا لوٹ آیا پھر ابوبکرؓ نے اپنی خلافت میں اس کو طیار کر کے روانہ کیا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ

سردار اسامہ بن زید کو مقرر کیا (جو نو عمر اور کمسن تھے) بعضے لوگوں نے[۱] اسامہ کی سرداری پر طعن کیا[۲] تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) فرمایا (لوگو) اگر تم اسامہ کی سرداری پر طعنہ کرتے ہو تو گویا تم نے اس کے باپ کی سرداری پر بھی طعنہ کیا[۳] قسم خدا کی زید سرداری کے لائق تھا اور ان لوگوں میں تھا جو سب سے زیادہ مجھے محبوب ہیں اور زید کے بعد یہ اسامہ بھی ایسے ہی لوگوں میں ہے۔

۹۲۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ قَائِفٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ قَالَ فَسُرَّ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْجَبَهٗ فَاَخْبَرَ بِهٖ عَائِشَةَ

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میرے پاس ایک قیافہ جاننے والا (مدلجی) آیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے اسامہ اور ان کے باپ زید دونوں لیٹے ہوئے تھے اس نے دونوں کے پاؤں دیکھ کر کہا یہ پاؤں تو ایک دوسرے سے نکلے ہیں اس بات کو سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے آپ کو بہت بھلی لگی آپ نے حضرت عائشہؓ سے بیان کی[۴]

بَابُ ذِكْرِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

باب اسامہ بن زید کا بیان

۹۲۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ فَقَالُوْا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے قریش کے لوگوں کو مخزومی عورت کی فکر پیدا ہوئی[۵] انہوں نے آپس میں) کہا اس باب

---

[۱] عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی نے ۱۲منہ [۲] بوڑھے بوڑھے لوگ ہوتے ہوئے اسامہ کیسے سردار ہوئے۔ کہتے ہیں اس لشکر میں ابوبکرؓ اور عمرؓ اور قریش کے بہت بوڑھے اور بزرگ لوگ بھی تھے مگر آنحضرتؐ نے ایک مصلحت سے اسامہ کو اس کا سردار مقرر کیا تھا کہ ان کے والد زید جنگ میں مارے گئے تھے اسامہ خوب دل توڑ کر ان دشمنوں سے لڑیں گے بعضوں نے کہا آپ کو جاہلیت کی رسم توڑنا منظور تھی کہ خواہ مخواہ بوڑھا شخص سردار ہو تا عرض جب عیاش وغیرہ کئی لوگوں نے یہ طعن تشنیع شروع کیے تو حضرت عمرؓ نے ان کو ڈانٹا اس پر بھی ان لوگوں نے اسامہ کی ماتحتی میں جانے سے توقف کیا آخر حضرت عمرؓ آنحضرتؐ کے پاس آئے آپ کو یہ قصہ سنایا آپ نے آزردہ ہو کر یہ خطبہ سنایا جو آگے مذکور ہے ۱۲منہ [۳] حالاں کہ زید کئی لڑائیوں میں سردار ہو چکے تھے اس وقت کسی نے طعنہ نہیں مارا تھا ۱۲منہ [۴] یعنی ان لوگوں میں جو مجھ کو بہت محبوب ہیں معلوم ہوا کہ امامت مفضول کی باوجود فاضل درست ہے کیونکہ اس لشکر میں ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تھے اور وہ بالاتفاق اسامہ سے افضل تھے اس حدیث کی ایک روایت میں یوں ہے کہ جو کوئی اسامہ کے لشکر کے ساتھ نہ جائے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور شیعہ اس سے دلیل لے کر ابوبکرؓ اور عمرؓ پر طعنہ مارتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ تو ان لوگوں میں نہ تھے جو اسامہ کی سرداری پر طعنہ کرتے ہوں بلکہ وہ بخوشی جانے پر مستعد تھے اتنے میں آنحضرتؐ کی بیماری سخت ہو گئی آپ نے ابوبکرؓ کو خود روک لیا وہ نماز پڑھائیں کئی دن بعد آپ کا انتقال ہو گیا فرصت کہاں ملی کہ اسامہ کا لشکر روانہ ہوتا پھر ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے سب کو اسامہ کے ساتھ روانہ کر دیا صرف حضرت عمرؓ کو صلاح اور مشورے کے لیے رکھ لیا پس طعنہ محض لغو ٹھہرا ۱۲منہ [۵] باب کی مطابقت اس طرح سے ہے کہ آپ کو زید سے بہت محبت تھی جب تو قیافہ شناس کی اس بات سے خوش ہوئے منافق طعنہ کرتے تھے کہ اسامہ کا رنگ کالا وہ زید کے بیٹے نہیں ہیں ۱۲منہ [۶] جس نے چوری کی تھی اور شریف لوگوں میں تھی ۱۲منہ

مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ذَهَبْتُ أَسْأَلُ الزُّهْرِيَّ عَنْ حَدِيثِ الْمَخْزُومِيَّةِ فَصَاحَ بِي قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَلَمْ تَحْمِلْهُ عَنْ أَحَدٍ قَالَ وَجَدْتُهُ فِي كِتَابٍ كَانَ كَتَبَهُ أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْتَرِئْ أَحَدٌ أَنْ يُكَلِّمَهُ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا.

باب ۳۴۹

۹۲۶ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ نَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَى رَجُلٍ يَسْحَبُ ثِيَابَهُ فِي نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْظُرْ مَنْ هٰذَا لَيْتَ هٰذَا عِنْدِي قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ أَمَا تَعْرِفُ هٰذَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ أُسَامَةَ قَالَ فَطَأْطَأَ ابْنُ عُمَرَ رَأْسَهُ وَنَقَرَ بِيَدَيْهِ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ لَوْ رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ.

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے کی اسامہ کے سوا جو آپ کا چہیتا ہے اور کون جرأت کر سکتا ہے ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا میں زہری سے مخزومی عورت کی حدیث پوچھنے گیا وہ مجھ پر پکار اٹھے علیؒ نے کہا میں نے سفیان سے پوچھا پھر تم نے یہ حدیث کسی سے نہیں سنی انہوں نے کہا میں نے اس کو ایوب بن موسیٰ کی کتاب میں پایا انہوں نے زہری سے روایت کی انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا بنی مخزوم کی ایک عورت (فاطمہ) نے چوری کی[1] لوگوں نے کہا اس کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عرض کرے گا[2] کسی کی جرأت نہ ہوئی آخر اسامہ نے آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کی یہی کیفیت تھی جب ان میں کوئی شریف چوری کرتا اس کا تو ہاتھ نہ کاٹتے چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب (بے وسیلہ) چوری کرتا اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتے اور میں تو اگر فاطمہ (میری بیٹی) بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں۔

باب

ہم سے حسن بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عباد یحییٰ بن عباد نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ ماجشون نے کہا ہم کو عبداللہ بن دینار نے خبر دی ایک دن عبداللہ بن عمرؓ مسجد (نبوی) میں تھے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا اس کے کپڑے اتنے نیچے ہیں کہا مسجد کے ایک کونے میں اپنے کپڑے گھسیٹ رہا ہے۔ عبداللہ بن دینار نے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے (مجھ سے) کہا دیکھ تو یہ کون ہے کاش یہ میرے پاس ہوتا[3] ایک آدمی (نام نامعلوم) کہنے لگا ابو عبدالرحمٰن تم اس کو نہیں پہچانتے یہ محمد ہے اسامہ بن زید کا بیٹا جب تو ابن عمرؓ نے (شرمندگی سے) اپنا سر جھکا لیا پھر کہنے لگے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو اس سے محبت کرتے (جیسے اس کے باپ دادا سے محبت کرتے تھے)

---

[1] وہ قریش کے اشراف لوگوں میں سے تھے ۱۲ منہ [2] کہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے ۱۲ منہ [3] تو میں اس کو مزہ بتلاتا یا کاش یہ میرا غلام ہوتا وہ سمجھے کوئی غلام ہے کیوں کہ اس کا رنگ کالا تھا ۱۲ منہ

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَحِبَّهُمَا وَقَالَ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي مَوْلًى لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ أَيْمَنَ ابْنِ أُمِّ أَيْمَنَ وَكَانَ أَيْمَنُ بْنُ أُمِّ أَيْمَنَ أَخَا أُسَامَةَ لِأُمِّهِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَرَاٰهُ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَقَالَ أَعِدْ قَالَ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ مَوْلٰى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ إِذْ دَخَلَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَقَالَ أَعِدْ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ رَاٰى هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ فَذَكَرَ حُبَّهُ وَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّ أَيْمَنَ قَالَ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ سُلَيْمَانَ وَكَانَتْ حَاضِنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا کہا ہم سے ابوعثمان نہدی نے بیان کیا انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اور امام حسنؓ کو اٹھا لیتے تھے اور فرماتے یا اللہ ان دونوں سے محبت کر میں بھی ان دونوں سے محبت کرتا ہوں اور نعیم بن حماد نے عبداللہ بن مبارک سے روایت کی کہا ہم سے معمر نے بیان کیا انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے اسامہ بن زید کے غلام (حرملہ) نے بیان کیا کہ حجاج بن ایمن ام ایمن کا پوتا (جو آنحضرت کی کھلائی اور اسامہ کی والدہ تھیں) اور ایمن اسامہ کا ماں جایا بھائی تھا وہ انصاری آدمی تھا عبداللہ بن عمر نے اس کو دیکھا نماز میں اس نے رکوع اور سجدہ پورے طور سے نہیں ادا کیا عبداللہ رضہ نے کہا پھر سے نماز پڑھ امام بخاری نے کہا اور مجھ سے سلیمان بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن نمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے حرملہ نے کہا جو اسامہ بن زید کا غلام تھا وہ عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھا اتنے میں حجاج بن ایمن آئے انہوں نے نماز میں پوری طرح رکوع اور سجدہ نہیں کیا عبداللہ نے کہا پھر سے نماز پڑھ جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو عبداللہ نے پوچھا یہ کون شخص ہے میں نے کہا حجاج بن ایمن بن ام ایمن عبداللہ نے کہا ہاں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو اس سے محبت کرتے پھر انہوں نے ام ایمن اور ان کی اولاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا حال ان سے بیان کیا[۵۱] امام بخاری نے کہا میرے بعضے دوستوں نے (یعقوب بن سفیان نے) اس حدیث کو سلیمان بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا اس میں اتنا بڑھایا کہ ام ایمن آنحضرتؐ کی کھلائی تھیں۔

[۵۱] جو امام بخاری کے شیخ میں ۱۲ منہ [۵۲] ایمن کے باپ یعنی ام ایمن کے پہلے خاوند کا نام عبید بن عمرو حبشی تھا ۱۲ منہ [۵۳] یعنے اس کے بیٹے حجاج بن ایمن کو اس لیے کہ ایمن تو جنگ حنین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہید ہو چکے تھے آگے کی روایت سے اس کی تصریح ہو جاتی ہے ۱۲ منہ [۵۴] اپنی ام ایمن کے بیٹے اسامہ بھی تھے ۱۲ منہ

بَابٌ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

باب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت[1]

۹۲۸ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ غُلَامًا أَعْزَبَ وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي لَنْ تُرَاعَ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا۔

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب کوئی شخص کچھ خواب دیکھتا تو آپ سے بیان کرتا مجھے بھی آرزو تھی کوئی خواب دیکھوں تو آپ سے بیان کروں میں مجرد کنوارا جوان تھا آپ کے زمانہ میں مسجد ہی میں سویا کرتا میں نے خواب میں کیا دیکھا جیسے دو فرشتے آئے وہ مجھ کو پکڑ کر دوزخ کی طرف لے گئے کنوئیں کی طرح تہ بر تہ اس کی بندش ہے اور جیسے کنوئیں پر دو کونے اٹھے ہوتے ہیں (جن پر لکڑیاں لگائی جاتی ہیں) ایسے ہی اس پر بھی دو کونے اٹھے ہوئے ہیں کیا دیکھتا ہوں اس میں کچھ لوگ وہ بھی ہیں جن کو میں پہچانتا ہوں میں اس وقت یہی کہنے لگا اللہ کی پناہ دوزخ سے اللہ کی پناہ دوزخ سے ان میں ایک اور فرشتہ ان دو فرشتوں سے (جو مجھ کو لے گئے تھے) آکر ملا مجھ سے کہنے لگا کچھ مت ڈر میں نے یہ خواب (اپنی بہن) ام المومنین حفصہ سے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا عبداللہ اچھا آدمی ہے اگر رات کو تہجد پڑھتا ہوتا سالم نے کہا اس کے بعد سے عبداللہ رات کو بہت کم سوتے تھے (تہجد اور عبادت میں مصروف رہتے تھے)

۹۲۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أُخْتِهِ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے اپنی بہن ام المومنین حفصہ رضؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا عبداللہ

---

[1] ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی صغر سنی میں اپنے والد کے ساتھ مسلمان ہوئے اور ان ہی کے ساتھ ہجرت کرکے مدینہ میں آئے بہت بڑے عالم اور عابد اور زاہد تھے ۸۴ برس کی عمر میں انتقال فرمایا ۷۳ھ ہجری میں ۱۲ منہ

رَجُلٌ صَالِحٌ

نیک بخت آدمی ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ عَمَّارٍ وَحُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب عمارؓ بن یاسرؓ اور حذیفہؓ بن یمان کی فضیلت کا بیانؓ

۹۳۱- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتّٰى جَلَسَ إِلٰى جَنْبِي قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ إِنِّي دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِي قَالَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَوَلَيْسَ عِنْدَكُمُ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ غَيْرُهُ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ يَقْرَأُ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا میں شام کے ملک میں آیا میں نے مسجد میں دو رکعتیں پڑھیں پھر یہ دعا کی یا اللہ مجھ کو کوئی نیک رفیق عنایت فرما۔ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ان کے پاس جاکر بیٹھا اتنے میں ایک بوڑھا آن کر میرے بازو بیٹھا میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون ہیں انہوں نے کہا ابوالدرداء (صحابی) رضؓ میں نے ان سے کہا میں نے یہ دعا کی تھی یا اللہ کوئی نیک بخت رفیق مجھ کو عنایت فرما تو اللہ نے تم کو بھیج دیا انہوں نے پوچھا تم کس ملک کے ہو میں نے کہا کوفہ کے انہوں نے کہا کیا تمہارے پاس ام عبد کے بیٹے (عبداللہ بن مسعود) نہیں ہیں جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین تکیہ وضو کا برتن لیے رہتے کیا تم میں وہ صاحب نہیں ہیں جن کو اللہ تعالٰے نے اپنے پیغمبرؐ کی زبان پر شیطان کے اغوار سے بچایا ہے (یعنی عمار بن یاسر رضؓ) کیا تم میں وہ صاحب نہیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راز سے واقف تھے۔ جس کو ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا تھا (یعنے حذیفہ بن یمانؓ) پھر یہ پوچھا کہ عبداللہ بن مسعود رضؓ اس سورت کو کیونکر پڑھتے تھے والیل اذا یغشی میں نے ان کو پڑھ کر سنائی والیل اذا یغشی

لہ دونوں بڑے جلیل القدر صحابی ہیں عمار نے اسلام پر بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں ابوجہل ملعون نے ان کی والدہ کو اسلام لانے پر مار ڈالا وہ اسلام کے زمانہ میں پہلی شہید عورت تھیں حذیفہ بن یمان انصاری تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے راز کی باتیں ان کو بتلائی تھیں ان کو صاحب السر یعنے راز دار کہا کرتے عمار حضرت علی رضؓ کے ساتھ صفین میں شہید ہوئے اور حذیفہ رضؓ نے حضرت عثمان رضؓ کی شہادت کے کچھ بعد وفات پائی امام بخاری نے دونوں کو ایک باب میں اس لیے بیان کیا کہ ابوالدرداء نے دونوں کی تعریف ایک ساتھ بیان کی اور ابن مسعود کو الگ بیان کیا کیونکہ ان کی فضیلت کی حدیثیں اور بھی ملیں جو امام بخاری کی شرط پر تھیں ۱۲ منہ

لہ جس کی صحبت سے فائدہ اٹھاؤں ۱۲ منہ اللھم اغفر الکاتبہ ولمن سعی فیہ

إِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ أَقْرَأَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيْهِ إِلٰى فِيَّ۔

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَجَلَسَ إِلٰى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِمَّنْ أَنْتَ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فِيْكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِيْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ أَلَيْسَ فِيْكُمْ أَوْ مِنْكُمُ الَّذِيْ أَجَارَهُ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِيْ عَمَّارًا قُلْتُ بَلٰى قَالَ أَلَيْسَ فِيْكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ أَوِ السِّرَارِ قَالَ بَلٰى قَالَ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى قُلْتُ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى قَالَ مَا زَالَ بِيْ هٰؤُلَاءِ حَتّٰى كَادُوْا يَسْتَنْزِلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

والنہار اذا تجلی والذکر والانثی [1] انہوں نے کہا خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت مجھ کو منہ بہ منہ پڑھائی (جیسے ابن مسعود پڑھتے ہیں اسی طرح)

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے کہا علقمہ شام کے ملک کو گئے جب مسجد میں پہنچے تو یہ دعا کی یا اللہ مجھ کو ایک نیک رفیق عنایت فرما پھر ان کو ابوالدرداء صحابی رضہ کی صحبت ملی۔ ابوالدرداء نے پوچھا تم کہاں سے آئے انہوں نے کہا کوفہ سے ابوالدرداء نے کہا کیا تمہارے شہر میں یا تم لوگوں میں وہ شخص نہیں ہیں جو آنحضرت صلعم کے راز دار تھے ایسے رازوں سے واقف تھے جن کو ان کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا حذیفہ رضہ میں نے کہا ہیں پھر انہوں نے کہا کیا تم میں وہ شخص نہیں ہیں جن کو اللہ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر شیطان کی شر سے بچا رکھا ہے یعنے عمار بن یاسر رضہ میں نے کہا ہیں پھر انہوں نے کہا کیا تم میں وہ شخص نہیں ہیں جو آنحضرت ص کی مسواک رکھتے تھے یا تکیہ (یا راز سے واقف تھے) میں نے کہا ہیں (یعنی عبداللہ بن مسعود رضہ) انہوں نے کہا عبداللہ اس سورت کو کیونکر پڑھتے تھے واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی آگے کیونکر میں نے کہا والذکر والانثی کہنے لگے یہاں کے لوگ بھی عجیب ہیں برابر میرے پیچھے پڑے رہے مجھ سے غلطی کرانے ہی کو تھے جس طرح میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس کے سوا اور طرح بتا کر [2]

بَابٌ ۴۰۲ مَنَاقِبِ أَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ

باب ابو عبیدہ بن جراح کی فضیلت رضی اللہ عنہ [3]

---

[1] مشہور قرارت یوں ہے وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى ۱۲ منہ [2] کہتے ہیں پہلے یہ آیت یوں ہی اتری تھی والذکر والانثی پھر وماخلق کا لفظ اس میں زیادہ ہوا لیکن عبداللہ بن مسعود اور ابوالدرداء رضہ کو اس کی خبر نہ ہوئی وہ اگلی قرارت ہی پڑھتے رہے ۱۲ منہ [3] یہ بھی عشرہ مبشرہ میں اور بڑے جلیل القدر صحابی تھے ان کا نام عامر ہے نسب یہ ہے عامر بن عبداللہ بن جراح بن ہلال بن وہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک ہیں۔ ہاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے ہیں۔ یہ حضرت عمر رضہ کی خلافت میں شام کے ملک میں طاعون سے مرے ۱۸ ھ ہجری میں رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ

۹۳۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے کہا ہم سے عبد الاعلیٰ نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے ابوقلابہ سے کہا مجھ سے انس بن مالک رضہ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت میں ایک امین (جو امانت اور دیانت میں سب سے بڑھ کر ہو) گذرا ہے اور ہمارے امین اس امت کے ابوعبیدہ بن جراح ہیں

۹۳۲ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ لَأَبْعَثَنَّ يَعْنِي عَلَيْكُمْ يَعْنِي أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَأَشْرَفَ أَصْحَابُهُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے صلہ بن زفر سے انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحران (ایک شہر ہے یمن کے قریب ہے) والوں (نصاریٰ) سے فرمایا میں تمہارے پاس ایک امانت دار شخص کو پکا امانت دار ہے بھیجوں گا صحابہ منتظر ہے دیکھئے آپ کس کو بھیجتے ہیں آپ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا

بَابُ ذِكْرِ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ

باب مصعبؓ بن عمیر کی فضیلت

بَابُ مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَانَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ۔

باب امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی فضیلت؎۱ اور

نافع بن جبیر نے ابوہریرہؓ سے یوں روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کو اپنی گردن پر بٹھا لیا؎۲

۹۳۳ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسٰى عَنِ الْحَسَنِ سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلٰى جَنْبِهِ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابوموسیٰ نے انہوں نے حسن بصریؒ سے انہوں نے ابوبکرہ صحابی سے سنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر سنا اور امام حسن آپ کے بازو (پہلو میں) تھے آپ کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے کبھی امام حسن کی طرف آپ فرماتے تھے میرا یہ بیٹا سردار ہوگا اور امید ہے کہ اللہ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں ملاپ کرادے

؎۱ امام حسن کی کنیت ابومحمد پیدائش ماہ رمضان ۳ھ ہجری میں اور وفات ۵۰ھ ہجری میں امام حسین علیہ السلام کی ولادت شعبان ۴ھ ہجری میں اور شہادت ۶۱ھ ہجری میں ہوئی ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی ۱۲منہ ؎۲ یہ حدیث موصولاً اوپر کتاب البیوع میں گذر چکی ہے ۱۲منہ

۹۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا أَوْ كَمَا قَالَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے کہا میں نے اپنے والد (سلیمان) سے سنا کہا ہم سے ابوعثمان نہدی نے بیان کیا انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ان کو اور اسامہ کو (گود میں) لے لیتے اور فرماتے یا اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر یا کچھ ایسا ہی فرماتے (راوی کو شک ہے)۔[۱]

۹۳۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا فَقَالَ أَنَسٌ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ۔

ہم سے محمد بن حسین بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن محمد نے کہا ہم سے جریر نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا عبید اللہ بن زیاد پاس امام حسینؑ کا سر مبارک لایا گیا جو ایک طشت میں رکھا گیا وہ مردود ایک چھڑی سے (آپ کی ناک اور آنکھ پر) مارنے لگا اور آپ کی (حسن کی) نسبت کچھ کہنے لگا[۲]۔ انس نے کہا (اپنی چھڑی سر کا) امام حسین علیہ السلام سب لوگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت مشابہ تھے[۳]۔ ان کی داڑھی اور سر کے بالوں پر وسمے کا خضاب تھا[۴]۔

۹۳۶- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عدی نے خبر دی کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا امام حسنؑ آپ کے کاندھے پر سوار تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔

---

[۱] دوسری روایت میں اسامہ سے یوں ہے ایک ران پر مجھ کو بٹھاتے ایک ران پر امام حسن کو پھر فرماتے یا اللہ ان پر رحم کر میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں ایک روایت میں یوں ہے یا اللہ حسن سے محبت کر اور جو کوئی امام حسن سے محبت رکھے اس سے بھی محبت کر سبحان اللہ یہ فضیلت کسی کو کب نصیب ہوتی ہے معلوم ہوا کہ امام حسن کا محبوب (دوست) خداوندی ہے اور ان کا دشمن مبغوض خداوندی ہے ہمارے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ محبت اہل بیت کو حسن خاتمہ میں بڑا دخل ہے الٰہی بحق بنی فاطمہ کر بر قول ایمان کنی خاتمہ ۱۲ منہ [۲] کہنے لگا میں نے تو ایسا خوبصورت آدمی نہیں دیکھا ۱۲ منہ [۳] طبرانی کی روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر بوسہ دیا کرتے تھے ۱۲ منہ [۴] یہ خضاب سیاہ ہوتا ہے یا مائل بسیاہی امام حسن بھی ایسا ہی خضاب کیا کرتے تھے اس سے سیاہ خضاب کا جواز ثابت ہوا ۱۲ منہ

۹۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَمَلَ الْحَسَنَ وَهُوَ یَقُوْلُ بِاَبِیْ شَبِیْهٌ بِالنَّبِیِّ لَیْسَ شَبِیْهٌ بِعَلِیٍّ وَعَلِیٌّ یَضْحَكُ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم سے عمر بن سعید بن ابی حسین نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں نے کہا میں نے ابو بکر صدیق رض کو دیکھا انہوں نے امام حسن کو (کاندھے پر) اٹھا لیا۔ کہتے تھے میرا باپ تجھ پر صدقے آنحضرت صلعم کے مشابہ ہے علی رض کے مشابہ نہیں ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس رہے تھے[1]

۹۳۸ - حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ وَصَدَقَۃُ قَالَا اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ ارْقُبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَهْلِ بَیْتِهٖ۔

ہم سے یحییٰ بن معین اور صدقہ بن فضل نے بیان کیا دونوں نے بیان کیا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے واقد بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عمر رض سے ابو بکر صدیق رض نے فرمایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال ان کے اہل بیت کے باب میں رکھو[2]

۹۳۹ - حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ اَنَسٌ قَالَ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو انس رض نے خبر دی[4] انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ امام حسن سے زیادہ کوئی نہ تھا[3]

۹۴۰ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ یَعْقُوْبَ سَمِعْتُ بْنَ اَبِیْ نُعْمٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَسَاَلَهٗ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَۃُ اَحْسِبُهٗ یَقْتُلُ الذُّبَابَ فَقَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ یَسْاَلُوْنَ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن ابی یعقوب سے کہا میں نے عبد الرحمٰن بن ابی نعم سے سنا کہا میں نے عبد اللہ بن عمر رض سے سنا ان سے ایک (عراق والے) شخص (نام نا معلوم) نے پوچھا شعبہ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ پوچھا اگر احرام والا شخص مکھی کو مارے

---

[1] دوسری روایت میں یوں ہے حضرت فاطمہ زہرا رض فرماتی تھیں میرا بیٹا پیغمبر صاحب کے مشابہ ہے علی رض کے مشابہ نہیں ہے ۱۲ منہ [2] یعنی آپ کے اہل بیت کی تعظیم اور محبت ہر وقت ملحوظ رکھو ۱۲ منہ [3] اوپر انس رض کی روایت میں گزرا کہ امام حسین سے زیادہ مشابہ کوئی نہ تھا دونوں میں موافقت اس طرح ہے کہ کچھ حصے میں امام حسن زیادہ مشابہ تھے جیسے اوپر گزر چکا ۱۲ منہ [4] اس کو امام احمد اور عبد بن حمید نے وصل کیا اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ زہری کا سماع انس رض سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ

عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا۔

ڈالے[۱] عبداللہؓ نے کہا (وہ اچھے رہے) عراق والے مکھی کو مار ڈالنا کیسا ہے یہ پوچھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے امام حسین کو انہوں نے (بے تکلف) مار ڈالا (خدا کا کچھ ڈر نہ کیا) حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں نواسوں کی نسبت فرمایا تھا یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں[۲]۔

بَابُ مَنَاقِبِ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ۔

باب بلالؓ بن رباحؓ کی فضیلت جو ابو بکر صدیق رضؓ کے غلام تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیری جوتیوں کی چٹ چٹ آواز بہشت میں سنی (تو وہاں چل رہا تھا[۳])

۹۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے کہا ہم کو جابر بن عبداللہ رضؓ نے خبر دی حضرت عمر رضؓ یوں کہا کرتے ابو بکر رضؓ ہمارے سردار تھے انہوں نے بلال رضؓ کو آزاد کیا وہ بھی ہمارے سردار ہیں[۴]

۹۴۲- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ أَنَّ بِلَالًا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِي وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلّٰهِ فَدَعْنِي وَعَمَلَ اللّٰهِ۔

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن عبید سے کہا ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے قیس سے کہ بلال رضؓ نے ابو بکر صدیق سے کہا[۵] اگر تم نے مجھ کو اپنی ذات اپنے فائدے کے لیے خریدا تھا تو مجھ کو رہنے دو اور جو اللہ کے لیے خریدا تھا تو مجھ کو جانے دو میں اللہ کا کام (جہاد) کروں گا[۶]

---

[۱] تو اس پر کچھ فدیہ ہے ۱۲ منہ [۲] جیسے پھول کو سونگھتے ہیں اسی طرح آپ ان دونوں شاہزادوں کو سونگھتے اپنے بدن سے چپٹاتے اللہ کی سنوار عراق والوں پر ۱۲ منہ [۳] یہ آنحضرت صلعم کے موذن تھے ان کو ابو بکر رضؓ صدیق نے امیہ بن خلف کافر سے خرید کر کے آزاد کر دیا تھا جو اسلام لانے کی وجہ سے سخت تکلیفیں دیا کرتا تھا کبھی گرم پتھر ان کے سینے پر رکھتا کبھی پتھروں میں گھسیٹتا معاذ اللہ اصل میں یہ حبشی تھے سنہ ۲۰ ہجری میں دمشق میں انتقال کیا رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [۴] یہ حدیث باب صلوٰۃ اللیل میں اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۵] حالانکہ بلال اصل میں غلام تھے مگر حضرت عمر رضؓ نے ان کو سردار فرمایا یہ حضرت عمر رضؓ کی کسر نفسی تھی رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [۶] جب انہوں نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد بلال رضؓ کو مجبور کیا کہ اذان کہتے رہو اور مدینہ ہی میں رہو ۱۲ منہ [۷] ہوا یہ تھا کہ بلال رضؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صبر نہ ہو سکا ہر وقت اذان میں آپ کا نام آتا آپ کی یاد سے قبر شریف کو دیکھ کر زخم تازہ ہوتا اس لیے بلال رضؓ مدینہ منورہ سے چلے گئے چھ مہینے کے بعد آئے تو آنحضرت صلعم کو خواب میں دیکھا فرماتے ہیں بلال یہ کیا ظلم ہے تو نے ہم کو چھوڑ دیا بلال نے حضرت فاطمہ رضؓ کو پوچھا معلوم ہوا انتقال فرما گئیں امام حسن اور امام حسین کو بلا کر گلے لگایا خوب روئے لوگوں نے امام حسن رضؓ سے کہا آپ کہو تو بلال رضؓ اذان دیں گے انہوں نے فرمائش کی بلال اذان کے لیے کھڑے ہوئے جب اشہد ان محمداً رسول اللہ پر پہنچے روتے روتے بے ہوش ہو کر گرے لوگ بھی رونے لگے آپ کی یاد سے ایک کہرام مچ گیا اللھم صل علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم ہمارے پیر و مرشد شیخ احمد مجدد رحمۃ فرماتے ہیں بلال حبشی تھے اذان میں اشہد کے بدل اسہد کہتے شین کو سین مگر ان کا اسہد ہم لوگوں کے ہزار بار اشہد پر فضیلت رکھتا تھا وہ عاشق رسول تھے ہم گنہگار نابکار یا اللہ بلال کے کفش بردار وں ہی میں ہم کو رکھ لے آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ

باب ۴۰۵ ذِکْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِلٰی صَدْرِہٖ وَقَالَ اللّٰہُمَّ عَلِّمْہُ الْحِکْمَۃَ۔

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَقَالَ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ۔

حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا وُہَیْبٌ عَنْ خَالِدٍ مِثْلَہٗ۔

باب عبداللہ بن عباسؓ کی فضیلت [1]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے خالد حذار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا یا اللہ اس کو حکمت (قرآن اور حدیث) سکھلا دے۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے یہی روایت بیان کی اس میں یوں ہے یا اللہ اس کو قرآن سکھلا دے

ہم سے موسیٰ بن وہیب نے بیان کیا انہوں نے خالد سے پھر ابو معمر کی طرح حدیث بیان کی

باب ۴۰۶ مَنَاقِبِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ أَیُّوْبَ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ ہِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعٰی زَیْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَۃَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ یَّأْتِیَہُمْ خَبَرُہُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّایَۃَ زَیْدٌ فَأُصِیْبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِیْبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَۃَ فَأُصِیْبَ وَعَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ حَتّٰی أَخَذَ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ۔

باب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی فضیلت [2]

ہم سے احمد بن واقد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انس رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے مرنے کی خبر لوگوں کو سنا دی ابھی قاصد نہیں آیا تھا پھر فرمایا پہلے (سرداری کا) جھنڈا زید نے سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر جعفر نے سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے لیا وہ شہید ہوئے آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر خالدؓ نے یہ جھنڈا لیا جو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اللہ نے مسلمانوں کو فتح دی۔

باب ۴۰۷ مَنَاقِبِ سَالِمٍ مَوْلٰی أَبِیْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔

باب سالم بن معقل کی فضیلت [3] جو ابو حذیفہ کے غلام تھے۔

---

[1] یہ ہجرت سے تین برس پہلے پیدا ہوئے تھے بڑے عالم القرآن کی تفسیر میں یگانہ تھے جمال ظاہری اور باطنی دونوں میں بے نظیر ۶۸ھ ہجری میں طائف میں انتقال کیے ستر برس کی عمر تھی محمد بن حنفیہ نے ان پر نماز پڑھی ۱۲ منہ [2] بڑے شجاع اور بہادر اور مسلمانوں کے ایک لائق جنرل تھے ان کا نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مرہ بن کعب میں مل جاتا ہے عمر بہت کم یعنی چالیس برس کی سال کی پائی حمص میں ۲۱ھ ہجری میں انتقال کیا ۱۲ منہ [3] ان کی اصل ملک فارس سے ہے یہ ابو حذیفہ کی بی بی کے غلام تھے بڑے فاضل اور قاری قرآن تھے ۱۲ منہ

۹۴۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ذُكِرَ عَبْدُ اللَّهِ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَقْرِءُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَبَدَأَ بِهِ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَا أَدْرِي بَدَأَ بِأُبَيٍّ أَوْ بِمُعَاذٍ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے عبداللہ بن مسعود کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود ایسے شخص ہیں جن سے میں صحبت کرتا ہوں جب سے میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے آپ فرماتے تھے قرآن چار آدمیوں سے پڑھو عبداللہ بن مسعود رضہ سے پہلے ان کا نام لیا اور سالم سے جو ابو حذیفہ کا غلام ہے اور ابی بن کعب رضہ اور معاذ بن جبل رضہ سے مسروق (یا عبداللہ) نے کہا مجھے یاد نہیں آپ نے پہلے ابی رضہ کا نام لیا یا پہلے معاذ کا۔

بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب عبداللہ بن مسعودؓ کی فضیلت

۹۴۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا وَقَالَ اسْتَقْرِءُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

ہم سے حفص بن عمر رضہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان سے کہا میں نے ابو وائل سے سنا وہ کہتے تھے میں نے مسروق سے سنا انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدزبان فحش گو نہ تھے آپ نے فرمایا مجھ کو وہ لوگ تم میں پسند ہیں جن کے اخلاق عمدہ ہوں اور فرمایا قرآن چار شخصوں سے سیکھو عبداللہ بن مسعود اور سالم سے جو ابو حذیفہ کے غلام تھے اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے۔

۹۴۷- حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ دَخَلْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَرَأَيْتُ شَيْخًا مُقْبِلًا فَلَمَّا دَنَا قُلْتُ أَرْجُو أَنْ يَكُونَ اسْتَجَابَ قَالَ مِنْ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا میں شام کے ملک میں گیا۔ میں نے (مسجد میں جاکر) دو رکعتیں پڑھیں اور دعا مانگی یا اللہ مجھ کو کسی نیک آدمی کی صحبت عنایت فرما اتنے میں ایک بوڑھے کو دیکھا جو چلا آرہا ہے

لہ یہ بنی ہذیل میں سے تھے اور قدیم الاسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے سفر اور حضر ہر جگہ آپ کے ساتھ رہتے بہت پست قد اور نحیف تھے بڑے فقیہ اور عالم تھے ۳۲ھ ہجری میں انتقال کیا عمر ساٹھ پر کئی سال پائی ۱۲ منہ

اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَفَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ اَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمُ الَّذِيْ اُجِيْرَ مِنَ الشَّيْطَانِ اَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ كَيْفَ قَرَأَ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ وَاللَّيْلِ. فَقَرَأْتُ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى قَالَ اَقْرَاَنِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ اِلٰى فِيَّ فَمَا زَالَ هٰؤُلَاءِ حَتّٰى كَادُوْا يَرُدُّوْنِيْ۔

جب وہ نزدیک آیا تو میں نے دل میں کہا شاید اللہ نے میری دعا قبول کی اس نے پوچھا تو کہاں سے آیا میں نے کہا کوفہ سے اس نے کہا کیا تم لوگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین اور تکیہ اور وضو کا برتن اٹھانے والا (عبداللہ بن مسعود) نہیں ہے کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جس کو شیطان سے پناہ دی گئی (عمار بن یاسر) کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جو آنحضرت کا راز جانتا ہے اس کے سوا کوئی اس راز سے واقف نہ تھا (حذیفہؓ) خیر یہ تو بتلا ام عبد کے بیٹے (عبداللہ بن مسعودؓ) واللیل اذا یغشی کو کیوں کر پڑھتے تھے میں نے یوں پڑھا واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلے والذکر والانثیٰ اس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو بھی یہ سورت اسی طرح سے پڑھائی کہ آپ کا منہ میرے منہ کے سامنے تھا اب یہ لوگ (شام کے رہنے والے) چاہتے ہیں کہ مجھ سے اور طرح پڑھوائیں۔

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَاَلْنَا حُذَيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ قَرِيْبِ السَّمْتِ وَالْهَدْيِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَاْخُذَ عَنْهُ فَقَالَ مَا اَعْرِفُ اَحَدًا اَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ.

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے کہا ہم نے حذیفہ سے پوچھا کوئی شخص ایسا بتلاؤ جو خصلت اور طریق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب قریب ہو اس سے ہم دین کا علم حاصل کریں انہوں نے کہا میں تو خصلت اور طریق اور وضع میں ام عبد کے بیٹے (ابن مسعود) سے زیادہ کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہیں پاتا۔

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے میرے باپ (یوسف) نے ابو اسحاق سے بیان کیا مجھ سے اسود بن یزید نے کہا میں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں اور میرا بھائی دونوں یمن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے ہم دیر تک یہی سمجھے رہے کہ عبداللہ بن مسعود

مَا نَرَى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے کوئی شخص ہیں کیونکہ وہ ان کی والدہ برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتے جاتے رہتے۔

بَابُ ذِكْرِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب معاویہ بن ابی سفیان کا تذکرہ[1]

٩٥٠ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّهُ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے حسن بن بشر نے بیان کیا کہا ہم سے معافی بن عمران ازدی نے انہوں نے عثمان بن اسود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا معاویہ نے وتر کی ایک رکعت پڑھی عشاء کے بعد ان کے پاس ابن عباس رض کا ایک غلام (قریب) بیٹھا تھا وہ ابن عباس رض پاس آیا۔ ابن عباس رض نے کہا جانے بھی دے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہے[2]

٩٥١ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ إِنَّهُ فَقِيهٌ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے نافع بن عمر نے کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے ابن عباس رض سے کہا گیا کیا تم امیر المومنین معاویہ پر کچھ اعتراض رکھتے ہو انہوں نے تو وتر کی ایک رکعت پڑھی ابن عباس رض نے کہا اچھا کیا وہ مجتہد ہیں[3]

٩٥٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ رض قَالَ إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَاةً لَقَدْ صَحِبْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهَا وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا يَعْنِي

ہم سے عمرو بن عباس رض نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو التیاح سے کہا میں نے حمران بن ابان سے سنا انہوں نے معاویہ سے انہوں نے (لوگوں سے) کہا تم وہ نماز پڑھتے ہو کہ ہم لوگ آنحضرت ﷺ کی صحبت میں رہے مگر آپ کو پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے اس سے منع کیا یعنی عصر کے بعد دو

---

[1] ان کا نام صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ان کے والد ابو سفیان تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے برابر جنگ کرتے رہے اخیر میں مجبور ہو کر مسلمان ہوئے معاویہ آنحضرت ﷺ کے منشی بھی تھے ستھ ہجری میں دمشق میں مرے بیاسی سال کی عمر پائی۔ امام بخاری نے اور بابوں کی طرح یوں نہ کہا کہ معاویہ کی فضیلت کیونکہ ان کی فضیلت میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی امام نسائی اور اسحاق بن راہویہ نے ایسا ہی کہا مترجم کہتا ہے صحابیت کا ادب ہم کو اس سے مانع ہے کہ ہم معاویہ کے حق میں کچھ کہیں لیکن سچی بات یہ ہے کہ ان کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی الفت اور محبت نہ تھی جب امام حسن کا انتقال ہوا تو کہنے لگے ایک انگارہ تھا جس کو اللہ نے بجھا دیا ان کا باپ ابو سفیان ساری عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑتا رہا یہ خود حضرت علی سے لڑے ان کے بیٹے ناخلف یزید پلید نے تو غضب ڈھا دیا امیر المومنین امام حسین علیہ السلام کو مع اکثر اہل بیت کے بڑے ظلم اور ستم کے ساتھ شہید کرایا ۱۲ منہ

[2] تو آنحضرت ﷺ کو ایک رکعت وتر پڑھتے دیکھا ہوگا اوپر کتاب الوتر میں اس کی تحقیق گزر چکی ہے ۱۲ منہ

[3] معلوم ہوا کہ کسی مجتہد کو مسائل قیاسی میں دوسرے مجتہد پر اعتراض نہیں پہنچتا یہاں مجتہد سے مراد فقیہ ہے یعنی معاویہ شریعت کے مسائل سے واقف ہیں ۱۲ منہ

عہ اور ان سے بیان کیا معاویہ پر اعتراض کیا ۱۲ منہ

الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

رکعتیں (سنت کی) پڑھتے تھے

بَابُ ٤١ مَنَاقِبُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

باب علیا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی فضیلت[1]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ تمام بہشتی عورتوں کی سردار ہے

٩٥٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے جو کوئی فاطمہ کو (ناحق) غصہ دلائے اس نے مجھ کو غصہ دلایا۔

٩٥٤۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ قَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ۔

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم کو ابراہیم بن سعد نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض موت میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (اپنی صاحبزادی) کو بلا بھیجا چپکے سے کچھ ان سے فرمایا وہ رونے لگیں پھر ان کو بلایا اور چپکے سے کچھ فرمایا وہ ہنس دیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا پہلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے یہ فرمایا کہ اس بیماری میں آپ کی وفات ہو جائے گی اس پر میں رونے لگی پھر چپکے سے یہ فرمایا کہ آپ کے گھر والوں میں میں سب سے پہلے آپ سے ملوں گی۔ اس پر (خوش ہوکر) میں ہنس دی۔

---

[1] یہ مسئلہ کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکا ہے کہ آنحضرت صلعم اس دوگانہ کو گھر میں آن کر پڑھا کرتے تھے شاید معاویہ رضی اللہ عنہ نے نہ دیکھا ہوگا امام بخاری نے ایک مرفوع حدیث بھی معاویہ کی فضیلت میں بیان نہیں کی ادھر ادھر کے تذکرے کر دیے امام نسائی نے ایک خاص کتاب خصائص کبریٰ جناب علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں مرتب کی تو خارجیوں نے ان پر بلوہ کیا اور کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں بھی تم نے کوئی کتاب لکھی ہے انہوں نے کہا ان کی فضیلت کہاں سے آئی یا ان کی فضیلت میں تو کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی البتہ ایک حدیث یہ ہے کہ اللہ ان کا پیٹ نہ بھرے اس پر ان خارجی مردودوں نے امام نسائی کو گھونسوں اور لاتوں سے شہید کر ڈالا ۱۲ منہ [2] یہ آنحضرت صلعم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی اور آپ کو نہایت عزیز تھیں ان کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ۲ھ ہجری میں ہوا امام حسن امام حسین امام محسن تین لڑکے اور تین لڑکیاں زینب اور ام کلثوم اور رقیہ پیدا ہوئیں آنحضرت صلعم کی وفات کے چھ مہینے یا آٹھ یا تین مہینے یا دو مہینے یا ایک مہینہ بعد ان کا وصال ہوا چوبیس یا انتیس یا تیس برس عمر پائی علی اختلاف الاقوال رضی اللہ عنہا ۱۲ منہ [3] اس حدیث کو خود امام بخاری نے باب علامات النبوۃ میں وصل کیا ہے دوسری روایت میں یوں ہے کہ فاطمہ سارے جہان کی عورتوں کی سردار ہے سوا مریم بنت عمران کے اور طبری نے تفسیر میں یوں نکالا ساری جنتی عورتوں کی مریم کے سوا۔ حافظ نے کہا یہ قوی دلیل ہے اس کی کہ حضرت فاطمہ اپنے زمانہ والی اور بعد والی سب عورتوں سے افضل ہیں ۱۲ منہ

بَابُ ۴۱۱ فَضْلِ عَائِشَةَ رض

۹۵۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ رض إِنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرٰى مَا لَا أَرٰى تُرِيدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۵۶- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

۹۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ الطَّعَامِ

۹۵۸- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ

باب حضرت عائشہ رض کی فضیلت [1]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے ابوسلمہ نے کہا حضرت عائشہ رض نے کہا ایک دن آنحضرت صلعم ان سے فرمانے لگے عائشہ یہ جبریلؑ ہیں تم کو سلام کہتے ہیں انہوں نے جواب دیا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کو وہ چیزیں دکھائی دیتی ہیں جو ہم کو نہیں دکھائی دیتیں یہ انہوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے دوسری سند اور ہم سے عمرو بن مرزوق نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے فرمایا مردوں میں تو بہت کامل گذرے ہیں مگر عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی جورو کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی [2] اور عائشہ رض کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر [3]

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن جعفر نے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے انس رض بن مالک سے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے عائشہ رض کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی اور کھانوں پر۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید نے کہا ہم سے ابن عون نے انہوں نے قاسم بن محمد سے

---

[1] ان کی کنیت ام عبداللہ تھی حضرت ابوبکر صدیق رض کی صاحبزادی ان کا لقب صدیقہ ہے بڑی عالم فقیہہ اور مجتہد تھیں نہایت فصیح اللسان اور مقرر مجبوبہ خاص تھیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کی سب بی بیوں میں حضرت خدیجہ رض کے بعد یہ افضل ہیں بعضوں نے حضرت خدیجہ سے بھی افضل کہا ہے اعلم عند اللہ جب آنحضرت صلعم کی وفات ہوئی اس وقت ان کی عمر اٹھارہ سال کی تھی سات برس کی عمر میں آنحضرت نے ان سے نکاح کیا اور نو برس کی عمر میں صحبت کی معاویہ کی خلافت تک زندہ رہیں ۵۸ھ ہجری میں وفات پائی ۱۷ رمضان کو ابوہریرہ رض نے ان پر نماز پڑھی رضی اللہ عنہا ۱۲ منہ [2] یعنی پیغمبر نہیں ہوئی یا ولایت کے اعلیٰ درجہ کو نہیں پہنچی اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] یعنی آنحضرت صلعم کی بی بیوں پر ۱۲ منہ [4] ثرید کی تفسیر اوپر بیان ہو چکی ہے یعنے وہ کھانا جو گوشت اور آٹے سے ملا کر پکاتے ہیں ۱۲ منہ

الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَائِشَۃَ اشْتَکَتْ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَقْدَمِيْنَ عَلٰی فَرَطِ صِدْقٍ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ

حضرت عائشہ رضہ بیمار ہوئیں تو ابن عباسؓ (عیادت) کو آئے کہنے لگے ام المومنین رضہ تم تو ایسی جگہ جاؤ گی جہاں تمہارے سچے پیش خیمے موجود ہیں یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضہ

۹۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَلِیٌّ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ اِلَی الْکُوْفَۃِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّهَا زَوْجَتُهٗ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَۃِ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاکُمْ لِتَتَّبِعُوْهُ اَوْ اِيَّاهَا۔

ہم سے محمد بن بشار رنے بیان کیا کہا ہم سے غندر رنے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے کہا میں نے وائل سے سنا انہوں نے کہا جب حضرت علی رضہ نے عمار اور حسن رضہ کو کوفہ بھیجا اس لیے کہ کوفہ والوں کو مدد دیں [1] عمار نے خطبہ سنایا کہنے لگے بے شک مجھ کو اس کا یقین ہے کہ حضرت عائشہ رضہ دنیا اور آخرت دونوں میں آنحضرت صلعم کی بی بی ہیں مگر اللہ نے تمہاری آزمائش کی ہے دیکھے تم خدا کے حکم کی [2] تابعداری کرتے ہو یا حضرت عائشہ رضہ کی [3]

۹۵۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَاءَ قِلَادَۃً فَهَلَکَتْ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِیْ طَلَبِهَا فَاَدْرَکَتْهُمُ الصَّلٰوۃُ فَصَلُّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَلَمَّا اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَکَوْا ذٰلِکَ اِلَيْهِ فَنَزَلَتْ اٰيَۃُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے اسماء (اپنی بہن) سے ایک ہار مانگ کر لیا وہ گر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی آدمیوں کو اس کے ڈھونڈھنے کے لیے بھیجا (رستے میں) نماز کا وقت آن پہنچا (پانی نہ تھا) ان لوگوں نے بے وضو نماز پڑھ لی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپ سے شکایت کی اس وقت تیمم کی آیت اتری - اسید بن حضیر رضہ (حضرت عائشہ رضہ سے) کہنے لگے اللہ

---

[1] حضرت عائشہ رضہ کے مقابل جو لڑائی کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں ۱۲ منہ [2] یا خلیفہ برحق حضرت علی رضہ کی ۱۲ منہ [3] حضرت عائشہ رضہ لوگوں کے بھڑکانے میں آگئیں اور حضرت علی سے اس بات پر لڑنے کو مستعد ہوئیں کہ وہ حضرت عثمان رضہ کے قاتلوں سے قصاص نہیں لیتے حضرت علی رضہ یہ کہتے تھے کہ پہلے سب لوگوں کو ایک جا ہو جانے دو پھر اچھی طرح دریافت کر کے جس پر قتل ثابت ہوگا اس سے قصاص لیا جائے گا خدا کے حکم سے یہ آیت مراد ہے وقرن فی بیوتکن جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کے لیے اترا ہے یہاں تک کہ حضرت بی بی ام سلمہ فرماتی تھیں میں تو اونٹ پر سوار ہو کر حرکت کرنے والی نہیں جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ مل جاؤں یعنی مرتے تک اپنے گھر میں رہوں گی حافظ نے کہا حضرت عائشہ رضہ اور طلحہ اور زبیر (یہ سب مجتہد تھے) ان کا مطلب یہ تھا کہ مسلمانوں میں اتفاق کرا دینا ضرور ہے اور یہ اس وقت تک ممکن نہ تھا جب تک حضرت عثمان رضہ کے قاتلین سے قصاص نہ لیا جاتا ۱۲ منہ

حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ اَمْرٌ قَطُّ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَّجَعَلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ بَرَكَةً

تم کو جزائے خیر دے خدا کی قسم جب تم پر کوئی آفت آئی تو اللہ نے تم کو بچا دیا اور مسلمانوں کا اس میں فائدہ کیا لہ

٩٦٠- حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ فِىْ مَرَضِهٖ جَعَلَ يَدُوْرُ فِىْ نِسَآئِهٖ وَيَقُوْلُ اَيْنَ اَنَا غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا حِرْصًا عَلٰى بَيْتِ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِىْ سَكَنَ۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض موت میں بھی باری باری بی بیوں کے پاس رہتے حضرت عائشہ رضہ کے پاس جانے کی آپ کو لوگی رہتی پوچھتے کل میں کہاں رہوں گا میں کل میں کہاں رہوں گا حضرت عائشہ رضہ نے کہا جب میرا دن ہوا تو آپ چپ ہو رہے لہ

٩٦١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِىْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ وَاللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَاِنَّا نُرِيْدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيْدُهُ عَائِشَةُ فَمُرِىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْمُرَ النَّاسَ اَنْ يُّهْدُوْا اِلَيْهِ حَيْثُ مَا كَانَ اَوْ حَيْثُ مَا دَارَ قَالَتْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ اُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى

ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے کہا لوگ آنحضرت صلعم کو تحفے بھیجنے میں حضرت عائشہ رضہ کی باری کے منتظر رہتے لہ حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں میری سوکنیں سب ام سلمہ رضہ پاس گئیں اور کہنے لگیں ام سلمہ رضہ خدا کی قسم لوگ جان بوجھ کر اپنے تحفے اس دن بھیجتے ہیں جس دن حضرت عائشہ رضہ کی باری ہوتی ہے ہم بھی حضرت عائشہ رضہ کی طرح اپنی بھلائی چاہتی ہیں (یہ کیا بات) تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو آپ لوگوں کو حکم دے دیں میں جس بی بی پاس ہوں جس کی باری ہو وہیں مجھے بھیج دیا کرو (حضرت عائشہ رضہ پاس جانے کے منتظر نہ رہو) ام سلمہ رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا

لہ یہ حدیث کتاب التیمم میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ لہ یہ پوچھنا چھوڑ دیا کل میں کہاں ہوں گا۔ یا آپ نے وفات پائی حافظ نے کہا بڑے سبکی نے فرمایا ہمارا دین اور مذہب یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضہ افضل ہیں پھر حضرت خدیجہ رضہ پھر حضرت عائشہ رضہ امام ابن تیمیہ نے خدیجہ رضہ اور عائشہ رضہ میں توقف کیا امام ابن قیم نے کہا اگر فضیلت سے مراد کثرت ثواب ہے تب تو اللہ پر رکھنا چاہیئے اگر کثرت علم مراد ہے تو حضرت عائشہ رضہ افضل ہیں اگر شرافت اصل مراد ہے تو حضرت فاطمہ رضہ افضل ہیں ۱۲ منہ لہ ان کی باری کے دن بھیجتے تاکہ آپ زیادہ خوش ہوں ۱۲ منہ لہ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں ہیں ۱۲ منہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاَعْرَضَ عَنِّیْ فَلَمَّا عَادَ اِلَیَّ ذَکَرْتُ لَہٗ ذٰلِکَ فَاَعْرَضَ عَنِّیْ فَلَمَّا کَانَ فِی الثَّالِثَۃِ ذَکَرْتُ لَہٗ فَقَالَ یَا اُمَّ سَلَمَۃَ لَا تُؤْذِیْنِیْ فِیْ عَائِشَۃَ فَاِنَّہٗ وَاللّٰہِ مَا نَزَلَ عَلَیَّ الْوَحْیُ وَاَنَا فِیْ لِحَافِ امْرَاَۃٍ مِّنْکُنَّ غَیْرَھَا

آپ نے منہ پھیر لیا (جواب نہ دیا) انہوں نے دوبارہ عرض کیا جب بھی جواب نہ دیا جب سہ بارہ عرض کیا تو فرمایا ام سلمہ رضہ عائشہ رضہ کے باب میں مجھ کو نہ ستاؤ قسم خدا کی میں تم میں سے کسی بی بی کی چادر میں (جو سوتے وقت اوڑھتا ہوں) مجھ پر وحی نہیں اتری سوا عائشہ رضہ کے ؁

تَمَّ الْجُزْءُ الرَّابِعَ عَشَرَ وَیَتْلُوْہُ الْجُزْءُ الْخَامِسَ عَشَرَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

الحمدللہ چودھواں پارہ تمام ہوا اب پندرھواں پارہ شروع ہوتا ہے انشاءاللہ تعالیٰ۔

؁ حافظ نے کہا اس سے حضرت عائشہ رضہ کی فضیلت حضرت خدیجہ رضہ پر لازم نہیں آتی بلکہ ان بی بیوں پر فضیلت نکلتی ہے جو حضرت عائشہ رضہ کے زمانہ میں موجود تھیں اور اس کی وجہ کہ خاص ان کے کپڑوں میں آپ پر وحی اترتی تھی یہ تھی کہ ان کے والد ابوبکر صدیق رضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر وقت ساتھ رہتے تھے ان کی برکت حضرت عائشہ رضہ میں بھی آگئی یا یہ وجہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ رضہ سے بہت محبت تھی یا یہ وجہ تھی کہ حضرت عائشہ رضہ اپنے کپڑوں کو بہت صاف پاک رکھتی ہوں گی یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اس میں یہ ہے کہ پھر ان بی بیوں نے حضرت فاطمہ زہرا رضہ سے عرض کیا آپ نے ان سے فرمایا اگر تو مجھ کو چاہتی ہے تو عائشہ رضہ سے بھی محبت کر انہوں نے کہا اب میں اس مقدمہ میں دخل نہ دوں گی ۱۲منہ ؁ قسطلانی اور کرمانی نے کہا کہ اس مقام پر صحیح بخاری کا نصف اول ختم ہوا ہے گو پاروں کے حساب سے پندرھویں پارے پر نصف پورا ہوتا ہے یااللہ تو نے اپنے فضل وکرم سے جیسے اس مترجم ناچیز کو یہاں تک ترجمہ کرنے کی توفیق دی ویسے ہی نصف ثانی کا بھی ترجمہ پورا کرا دے اور اس ترجمہ کو مقبول و مطبوع فرما دے اور ہمارے پیغمبر صاحب اور امام بخاری کو عالم برزخ میں اس کی اطلاع کر دے جب میں یہ دعا کر رہا تھا اسی وقت بارش شروع ہوئی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا مقبول فرمائی وللہ الحمد۔ آمین یارب العالمین ۱۲منہ

پندرھواں پارہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بابٌ مَنَاقِبِ الْاَنْصَارِ

وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا۔

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا مَهْدِیُّ بْنُ مَیْمُوْنٍ حَدَّثَنَا غَیْلَانُ ابْنُ جَرِیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَرَاَیْتَ اسْمَ الْاَنْصَارِ کُنْتُمْ تُسَمَّوْنَ بِهٖ اَمْ سَمَّاکُمُ اللّٰهُ قَالَ بَلْ سَمَّانَا اللّٰهُ کُنَّا نَدْخُلُ عَلٰی اَنَسٍ فَیُحَدِّثُنَا مَنَاقِبَ الْاَنْصَارِ وَمَشَاهِدَهُمْ وَیُقْبِلُ عَلَیَّ اَوْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَزْدِ فَیَقُوْلُ فَعَلَ قَوْمُكَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا۔

۹۶۳۔ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ یَوْمُ بُعَاثَ یَوْمًا

باب انصار کی فضیلت کا بیان[1]

اللہ تعالیٰ نے (سورہ حشر میں) فرمایا جو لوگ پہلے ہی ایک گھر جم گئے ایمان کو بھی جما دیا۔ جو مسلمان ان کے پاس ہجرت کرے۔ اس سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ ہاتھ آئے اس سے ان کا دل نہیں کڑھتا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے کہا۔ ہم سے غیلان بن جریر نے کہا میں نے انسؓ سے کہا۔ بتلاؤ تو انصار جو تمہارا نام ہوا یہ تم نے خود رکھ لیا یا اللہ نے رکھا۔ انہوں نے کہا اللہ نے رکھا۔ کہا غیلان نے کہ ہم انس رضؓ کے پاس جایا کرتے وہ انصار کی فضیلتیں، ان کی جنگی کاروائیاں بیان کیا کرتے پھر میری طرف یا ازد قبیلے کے ایک شخص (نام نامعلوم) کی طرف متوجہ ہوتے اور کہتے تیری قوم (انصار) نے فلاں دن ایسا کام کیا فلاں دن ایسا۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا بعاث کا دن بھی وہ دن تھا جو اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبرؐ کے پیشتر لایا (اس میں

[1] انصار ناصر کی جمع ہے ناصر کے معنے مددگار یہ لقب ان مسلمانوں کا ہے جو اوس یا خزرج کے قبیلے میں سے مدینہ منورہ میں رہتے تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پناہ دی اور آپ کی پوری مدد مال اور جان دونوں سے کی ۱۲ منہ ۲ مہاجرین کے آنے سے ۱۲ منہ ۳ یعنے مدینہ میں ۱۲ منہ ۴ مال غنیمت میں سے ۱۲ منہ ۵ بلکہ اور خوش ہوتے ہیں ۱۲ منہ ۶ ازد یمن کا ایک قبیلہ ہے انصار سب اس کی اولاد تھے ۱۲ منہ ۷ بعاث یا بغاث ایک مقام ہے مدینہ سے دو میل پر وہاں انصار کے دونوں قبیلوں اوس اور خزرج میں بڑی لڑائی ہوئی تھی اوس کے رئیس حضیر تھے اسید بن حضیر کے والد اور خزرج کے رئیس عمرو بن نعمان بیاضی تھے یہ دونوں معرکہ میں مارے گئے پہلے خزرج کو فتح ہوئی تھی پھر حضیر نے اوس کے لوگوں کو مضبوط کیا تو اوس کو فتح ہوئی یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پانچ یا چار سال یا زیادہ پہلے ہو چکا تھا ۱۲ منہ

قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِحُوا فَقَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ۔

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَأَعْطَى قُرَيْشًا وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ إِنَّ سُيُوفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا الْأَنْصَارَ قَالَ فَقَالَ مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ وَكَانُوا لَا يَكْذِبُونَ فَقَالُوا هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ قَالَ أَوَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ إِلَى بُيُوتِهِمْ وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ لَوْ سَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ۔

بَابُ ۴۱۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ

قَالَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۶۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

بڑی مصلحت تھی) جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو انصار کا یہ حال تھا کہ ان میں پھوٹ پڑی ہوئی ان کے سردار کچھ مقتول کچھ مجروح (زخمی)، اللہ نے اس دن کو آگے کیا اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تاکہ وہ آپ کے تشریف لاتے ہی مسلمان ہو جائیں[۱]۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوالتیاح سے انہوں نے کہا میں نے انس رض سے سنا جس دن مکہ فتح ہوا اور آپ نے لوٹ کا (سارا) مال قریش کے لوگوں کو دے دیا تو انصار کے بعضے (نوجوان) لوگ کہنے لگے خدا کی قسم یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے ابھی تک تو ہماری تلواروں سے قریش والوں کے خون ٹپک رہے ہیں اور لوٹ کے مال جو ہم نے کمائے وہ ان کو دیئے جاتے ہیں یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے انصار کو بلا بھیجا پوچھا یہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھ کو پہنچی انصار لوگ جھوٹ نہیں بولتے تھے انہوں نے صاف کہہ دیا جو بات آپ کو پہنچی وہ سچ ہے (ہم نے کہی) آپ نے فرمایا انصار کے (لوگو) تم اس بات سے خوش نہیں ہوتے کہ دوسرے لوگ لوٹ کے مال لے کر اپنے گھروں کو واپس جائیں اور تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر اپنے گھروں کو لوٹو پھر فرمایا اگر انصار کسی نالے یا گھاٹی میں گھسیں تو میں اسی نالے یا گھاٹی میں گھس جاؤں جدھر انصار جائیں۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر میں نے (مکہ سے) ہجرت نہ کی ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا

یہ عبداللہ بن زید بن کعب بن عاصم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے[۹]

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے

[۱] اور اسلام کی برکت ظاہر ہو کر دشمنوں میں ملاپ ہو گیا ۱۲ منہ [۲] ان کا دل ملانے کے لیے ۱۲ منہ [۳] ہم نے ان کو مارا اور مکہ فتح کیا ۱۲ منہ [۴] ایک روایت میں یوں ہے انصاری لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ ہم میں چند نوجوان کم عمر لوگوں نے ایسی بات منہ سے نکالی آپ اس کا خیال نہ فرمائیے ۱۲ منہ [۵] انصار سے مجھ کو اتنی محبت ہے ۱۲ منہ [۶] اور دوسرے لوگ اچھی کشادہ راہ میں ۱۲ منہ [۷] جس کی وجہ سے میں مہاجر کہلاتا ہوں ۱۲ منہ [۸] اس کو خود مصنف نے کتاب المغازی میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ

غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ الْأَنْصَارَ سَلَكُوا وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ فِي وَادِي الْأَنْصَارِ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا ظَلَمَ بِأَبِي وَأُمِّي آوَوْهُ وَنَصَرُوهُ أَوْ كَلِمَةً أُخْرَى۔

انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا اگر انصار کسی نالے یا گھاٹی میں گھسیں تو میں بھی اس میں گھس جاؤں اور اگر میں ہجرت نہ کرتا تو میں بھی انصار کا ایک آدمی رہتا ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر میرے ماں باپ صدقے آپؐ نے یہ کچھ بیجا نہیں فرمایا انہوںؓ نے آپ کو (مدینہ میں) جگہ دی آپ کی مدد کی یا کچھ ایسا ہی کہا۔

بَابُ إِخَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہاجرین اور انصار کو بھائی بھائی بنا دینا[۲]

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا فَأَقْسِمُ مَالِي نِصْفَيْنِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَسَمِّهَا لِي أُطَلِّقْهَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ أَيْنَ سُوقُكُمْ فَدَلُّوهُ عَلَى سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَضْلٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا[۳] سے انہوں نے کہا جب مہاجرین مدینہ میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اُن میں اور انصار میں بھائی چارہ کرا دیا) عبدالرحمٰن بن عوف کو (جو مہاجر تھے) سعد بن ربیع (انصاری) کا بھائی بنایا سعد عبدالرحمٰن سے کہنے لگے بھائی میں سب انصاری لوگوں میں زیادہ مالدار ہوں میں اپنے مال کے آدھوں آدھ دو حصے کرتا ہوں (ایک حصہ تم لے لو) اور میری دو بی بیاں ہیں تم دونوں کو دیکھو جو تم کو پسند آئے مجھ کو کہو میں اس کو طلاق دے دوں۔ جب اس کی عدت گزر جائے تو تم اس سے نکاح کر لو عبدالرحمٰن نے کہا بھائی (یہ کچھ ضرور نہیں) اللہ تمہاری بی بیوں اور تمہارے مال میں برکت دے مجھ کو ذرا اپنا بازار بتلا دو لوگوں نے ان کو بنی قینقاع کا بازار بتلا دیا[۴]۔ لوٹے تو وہاں سے کھویا اور گھی جو نفع میں بچ رہا تھا لے کر آئے پھر دوسرے دن گئے[۵]

---

[۱] انصار بے شک اس کے مستحق تھے ۱۲ منہ [۲] جب مہاجرین اپنا وطن یعنے مکہ چھوڑ کر مدینہ میں آئے تو بہت پریشان ہونے لگے گھر چھوٹا بار چھوٹا مال چھوٹا عزیز واقربا چھوٹے آپؐ نے ڈیڑھ سو مہاجرین کو ڈیڑھ سو انصار کا بھائی بنا دیا ایک انصاری ایک مہاجر۔ دونوں آپس میں ایک دوسرے کو سگے بھائی سے زیادہ سمجھنے لگے ۱۲ منہ [۳] ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف ۱۲ منہ [۴] بنی قینقاع یہودیوں کا ایک خاندان تھا یہ بازار انہی کے نام سے موسوم تھا عبدالرحمٰن وہاں گئے ۱۲ منہ [۵] اسی طرح ہر روز بازار میں جا کر خرید و فروخت کرتے رہے ۱۲ منہ

ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ قَالَ كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ شَكَّ إِبْرَاهِيمُ

پھر ایک دن آنحضرتؐ پاس آئے تو ان پر زردی کا نشان تھا آپ نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا میں نے نکاح کیا ہے آپ نے پوچھا مہر کیا دیا ہے عبدالرحمٰن نے کہا گٹھلی یا گٹھلی برابر (پانچ درم بھر) سونا یہ شک ابراہیم راوی کو ہوئی۔

٩٦٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَآخَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ عَلِمَتِ الْأَنْصَارُ أَنِّي مِنْ أَكْثَرِهَا مَالًا سَأَقْسِمُ مَالِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَأُطَلِّقُهَا حَتَّى إِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتَّى أَفْضَلَ شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ وَأَقِطٍ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَا سُقْتَ فِيهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن عوف ہم لوگوں پاس آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سعد بن ربیع (انصاری) کا بھائی بنا دیا وہ بہت مالدار تھے عبدالرحمٰن سے کہنے لگے سب انصار جانتے ہیں میں بہت مالدار ہوں تو ایسا کرو سارے مال کے دو حصے کر کے آدھوں آدھ میں بانٹ لیں اور میری دو جوروئیں ہیں تم دیکھو جونسی پسند کرو میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں جب اس کی عدت گزر جائے تم اس کو نکاح میں لاؤ عبدالرحمٰن نے کہا اللہ تمہاری جوروؤں اور مال دولت میں برکت دے پھر لوٹے تو کچھ گھی کچھ کھویا نفع میں کما کر لائے تھوڑے ہی دن گذرے تھے کہ عبدالرحمٰن زردی لگائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے پوچھا ہے کیا کہو تو انہوں نے عرض کیا میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپؐ نے پوچھا مہر کیا دیا کہنے لگے گٹھلی برابر سونا یا سونے کی ایک گٹھلی آپ نے فرمایا ولیمہ تو کر ایک ہی بکری کا سہی۔

٩٦٨- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ النَّخْلَ قَالَ لَا قَالَ تَكْفُونَا الْمَؤُنَةَ وَتُشْرِكُونَا فِي الثَّمَرِ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

ہم سے صلت بن محمد ابوہمام نے بیان کیا کہا میں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے سنا کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا انصار نے آنحضرتؐ سے عرض کیا ہمارے جو باغات ہیں وہ ہم میں اور مہاجرین میں تقسیم کر دیجیے آپ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا انصار نے کہا تو خیر وہ باغ کا کام کر لیں اور میوے میں ہماری ان کی شرکت۔ مہاجرین نے کہا منظور ہے

بَابُ حُبِّ الْأَنْصَارِ

باب انصار سے محبت رکھنا ایمان میں داخل ہے۔

٩٦٩ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے

[۱] عبدالرحمٰن بازار گئے ۱۲ منہ [۲] یعنے اس کا مضائقہ نہیں باغ تمہارے ہی رہیں ہم محنت کریں گے اس کی اجرت میں آدھا میوہ لیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باغات کی تقسیم منظور نہ فرمائی کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ اسلام کی فتوحات ہوں گی بہت سی جائدادیں ہاتھ آئیں گی ان غریبوں کی موروثی جائداد لینا منظور نہیں ۱۲ منہ

شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارُ لَا یُحِبُّھُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضُھُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ اَحَبَّھُمْ اَحَبَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ اَبْغَضَہُ اللّٰہُ

عدی بن ثابت نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار سے وہی دوستی رکھے گا جو مومن ہوگا اور ان سے دشمنی وہی رکھے گا جو منافق ہوگا پھر جو کوئی انصار سے محبت رکھے اللہ بھی اس سے محبت رکھے گا اور جو کوئی انصار سے دشمنی رکھے اللہ بھی اس سے دشمنی رکھے گا۔

۹۷۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰیَةُ الْاِیْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰیَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ

کہا ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن جبیر سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی نشانی ہے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ اَنْتُمْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا تم کو سب لوگوں سے زیادہ میں چاہتا ہوں

۹۷۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النِّسَآءَ وَالصِّبْیَانَ مُقْبِلِیْنَ قَالَ حَسِبْتُ اَنَّہٗ قَالَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ قَالَھَا ثَلٰثَ مِرَارٍ

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے عبدالعزیز نے انہوں نے انس رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو آتے دیکھا۔ عبدالعزیز نے کہا میں سمجھتا ہوں انسؓ سے یوں کہا شادی میں سے آتے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ کر سیدھے کھڑے ہوگئے[۱] اور فرمانے لگے یا اللہ (تو گواہ ہے تم لوگ) کو سب سے زیادہ میں چاہتا ہوں۔ تین بار یہی فرمایا[۲]۔

۹۷۲- حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ کَثِیْرٍ حَدَّثَنَا بَھْزُ بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ھِشَامُ ابْنُ زَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِکٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَآءَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَھَا صَبِیٌّ لَّھَا فَکَلَّمَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّکُمْ اَحَبُّ النَّاسِ

ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے بہز بن اسد نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو ہشام بن زید نے خبر دی۔ کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا انصار کی ایک عورت (نام نا معلوم) ایک بچہ ساتھ لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی۔ آپ نے اس سے باتیں کیں اور فرمایا۔ قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم لوگوں کو میں سب لوگوں سے زیادہ چاہتا ہوں دو بار یہی فرمایا

[۱] یا تکلیف اٹھا کر کھڑے ہوگئے ۱۲ منہ [۲] یعنے بحیثیت مجموعی تو یہ اس حدیث کے خلاف نہ ہوگا جس میں ابوبکرؓ یا علیؓ یا حسنؓ یا زیدؓ یا اسامہ رضی اللہ عنہم کو احب الناس فرمایا ۱۲ منہ

بَابُ اَتْبَاعِ الْاَنْصَارِ

٩٧٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ اَبَا حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِكُلِّ نَبِيٍّ اَتْبَاعٌ وَّاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهٖ فَنَمَيْتُ ذٰلِكَ اِلَى ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَدْ زَعَمَ ذٰلِكَ زَيْدٌ۔

٩٧٤- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَمْزَةَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَتِ الْاَنْصَارُ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ اَتْبَاعًا وَّاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُهٗ لِابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَدْ زَعَمَ ذٰلِكَ زَيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ اَظُنُّهٗ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ۔

باب انصار کے تابعدار لوگوں کی فضیلت[1]

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا میں نے ابوحمزہ (طلحہ بن یزید) سے سنا انہوں نے زید بن ارقم سے انہوں نے کہا انصار نے کہا یا رسول اللہ ہر پیغمبر کے تابعدار لوگ ہوتے ہیں اور ہم آپکے تابعدار ہیں۔ اب جو لوگ ہمارے تابعدار ہیں انکے لیے دعا فرمائیے اللہ ان کو بھی ہم میں شریک فرما دے[2] آپ نے دعا کی عمر کہتا ہے میں نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰے سے بیان کی انہوں نے کہا زید نے ایسا کہا[3]۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے میں نے ابوحمزہ سے سنا جو ایک انصاری آدمی تھے وہ کہتے تھے انصار نے (آنحضرتؐ سے) عرض کیا ہر قوم کے تابعدار (اہالی موالی) ہوتے ہیں ہم تو آپ کے تابعدار بنے لیکن آپ دعا فرمائیے۔ اللہ ہمارے تابعداروں کو بھی ہم میں شریک کر دے۔ آپ نے دعا فرمائی یا اللہ ان کے تابعداروں کو بھی ان میں سے کر دے عمرو نے کہا۔ میں نے یہ حدیث عبدالرحمٰن ابن ابی لیلٰے سے بیان کی۔ انہوں نے (تعجب کے طور پر) کہا زید نے ایسا کہا۔ شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ زید زید بن ارقم ہیں[4]۔

بَابُ فَضْلِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ

٩٧٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ

باب انصار کے گھرانوں کی فضیلت

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انسؓ بن مالک سے انہوں نے ابو اسید ساعدیؓ[5] سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے سب خاندانوں میں بنی نجار کا گھرانہ بہتر ہے[6]۔ پھر

---

[1] جیسے غلام لونڈی حلیف وغیرہ ۱۲ منہ [2] ہمارا ہی ایسا درجہ ان کو بھی ملے ۱۲ منہ [3] یہ تو زید بن ثابت کی حدیث ہے نہ زید بن ارقم کی ۱۲ منہ [4] نہ اور کوئی زید جیسے زید بن ثابت وغیرہ جیسے ابن ابی لیلٰے نے گمان کیا۔ حافظ نے کہا شعبہ کا گمان صحیح ہے ابونعیم نے مستخرج میں اس کو علی بن جعد کے طریق سے زید بن ارقم سے یقینی طور پر نکالا ۱۲ منہ [5] حافظ نے کہا ان کا نام مالک بیان کیا گیا ہے ۱۲ منہ [6] جہاں آپ کی ننہیال تھی ۱۲ منہ

الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحٰرِثِ بْنِ خَزْرَجٍ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا اَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ -

بنی عبدالاشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج اکبر کا جو اوس کا بھائی تھا خزرج اکبر اور اوس دونوں حارثہ کے بیٹے تھے اور انصار کا ہر گھرانہ عمدہ ہی ہے۔ سعد (بن عبادہ) نے کہا میں سمجھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی گھرانوں کو ہم پر فضیلت دی کسی نے کہا تم کو بھی تو بہت سے گھرانوں پر فضیلت دی۔ اور عبدالصمد نے کہا۔ ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے انسؓ سے سنا۔ ابو اسید نے کہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر یہی حدیث بیان کی اس روایت میں سعد کے باپ کا نام عبادہ مذکور ہے[۱]

۹۷۶ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ اُسَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ الْاَنْصَارِ اَوْ قَالَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ

ہم سے سعد بن حفص طلحی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ سے کہ ابو سلمہ نے کہا مجھے ابو اسید نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بہتر انصار یا بہتر گھرانہ انصار کا بنی نجار ہے اور بنی عبدالاشہل اور بنی حارث اور بنی ساعدہ۔

۹۷۷ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ خَيْرَ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحٰرِثِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ اَلَمْ تَرَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ الْاَنْصَارَ فَجَعَلَنَا اٰخِيْرًا فَاَدْرَكَ سَعْدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُيِّرَ دُوْرُ الْاَنْصَارِ فَجُعِلْنَا اٰخِرًا فَقَالَ اَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا مِنَ الْخِيَارِ -

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سلیمان نے کہا مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے۔ انہوں نے عباس بن سہل سے انہوں نے ابو حمید ساعدی سے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہتر گھرانہ انصار کا بنی نجار کا گھرانہ ہے پھر عبدالاشہل کا پھر بنی حارث کا گھرانہ پھر بنی ساعدہ کا گھرانہ اور انصار کے سب گھرانے اچھے ہیں پھر سعد بن عبادہ ہم سے ملے ابو اسید سے کہنے لگے ابو اسید تم نہیں دیکھتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی تعریف بیان کی تو ہم کو (بنی ساعدہ کو) اخیر میں کر دیا آخر سعد بن عبادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ انصار کی تعریف ہوئی تو ہم اخیر درجہ میں رکھے گئے آپ نے فرمایا کیا تم کو یہ بس نہیں ہے کہ تم اچھے لوگوں میں ہو۔

---

[۱] جو بنی ساعدہ میں سے تھے ۱۲ منہ [۲] یہ کہنے والے سہل تھے سعد کے بھانجے حافظ نے کہا مجھے اس کا نام معلوم نہیں ہوا شاید سہل ہوں ۱۲ منہ [۳] اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر مناقب سعد میں وصل کیا ۱۲ منہ [۴] جنہوں نے یہ کہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوروں کو ہم پر فضیلت دی جب سعد بن عبادہ نے یہ کہا تو ان کے بھانجے سہل نے ان سے کہا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہو آپ خوب جانتے ہیں ۱۲ منہ [۵] اخیر میں رہے تو کیا اول میں رہے تو کیا ۱۲ منہ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ اصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ قَالَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي وَمَوْعِدُكُمُ الْحَوْضُ۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ خَرَجَ مَعَهُ إِلَى الْوَلِيدِ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ إِلَى أَنْ يُقْطِعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَهَا قَالَ إِمَّا لَا فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي فَإِنَّهُ سَيُصِيبُكُمْ بَعْدِي

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا تم صبر کیے رہنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملو یہ عبداللہ بن زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہےلہ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انسؓ بن مالک سے انہوں نے اسید بن حضیر سے ایک انصاری مرد (نام نامعلوم) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو حکومت نہیں دیتے۔ جیسے فلاں شخص کو آپ نے حکومت دیلہ۔ آپ نے فرمایا تم میرے بعد حق تلفی دیکھو گےلہ تو جب تک قیامت میں حوض کوثر پر مجھ سے ملو صبر کیے رہنا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا مجھ سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید سے سُنا۔ وہ کہتے تھے میں نے انسؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا۔ تم میرے بعد حق تلفی دیکھو گے تو صبر کیے رہنالہ یہاں تک کہ تم مجھ سے مل جاؤ اور تمہارے ملنے کا مقام حوض کوثر ہوگا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے سنا۔ جب وہ انسؓ کے ساتھ ولید بن عبدالملک بن مروان کی طرف نکلےلہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا اور ان کو بحرین کا ملک بطور جاگیر کے دینا چاہا انہوں نے کہا ہم تو اس وقت تک نہیں لیں گے جب تک ہمارے بھائی مہاجرین کو بھی ایسا ہی ملک نہ دیجیے۔ آپ نے فرمایا دیکھو اگر تم قبول نہیں کرتے تو پھر (دنیا میں) مجھ سے ملنے تک صبر کیے رہنا۔ میرے

لہ یعنے عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی نے اس کو امام بخاری نے غزوہ حنین میں وصل کیا ۱۲ منہ لہ حافظ نے کہا میں نے مقدمہ میں یہ لکھا تھا کہ یہ عرض کرنے والے خود اسید بن حضیر تھے اور جس کو حکومت ملی تھی وہ عمرو بن عاص تھے مگر اب مجھ کو خود یاد نہیں کہ میں نے کہاں سے نقل کیا تھا ۱۲ منہ لہ تم پر دوسرے لوگ مقدم کیے جائیں گے ۱۲ منہ لہ حاکم وقت سے بغاوت نہ کرنا ۱۲ منہ لہ حجاج ظالم کا شکوہ کرنے کو ۱۲ منہ

أثرة

بعد تمہاری حق تلفی ہونے والی ہے۔

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار اور مہاجرین کے لیے دعا کرنا

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابوایاس معاویہ بن قرہ نے کہا۔ انہوں نے انس بن مالکؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خندق کھودتے وقت) یہ شعر پڑھا:۔ زندگی تو آخرت کی زندگی ہو ہے سدا: نیک کر انصار اور پردیسیوں کو اے خدا: قتادہ نے بھی انسؓ سے ایسی ہی روایت کی۔ اس میں یوں ہے۔ بخش دے انصار اور پردیسیوں کو اے خدا۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُولُ

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

فَأَجَابَهُمْ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حمید طویل سے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے انصار خندق کے دن یہ شعر پڑھتے تھے۔

اپنے پیغمبر محمدؐ سے یہ بیعت ہم نے کی
جب تک ہے زندگی لڑتے رہیں گے ہم سدا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یوں جواب دیا۔ زندگی جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کی زندگی: قدر کر انصار اور پردیسیوں کی اے خدا

۹۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ

ہم سے محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم (مدینہ کے گرد) خندق کھود رہے تھے اور مٹی اپنی پیٹھ پر ڈھو رہے تھے آپ نے یہ فرمایا یا اللہ زندگی تو اصل آخرت ہی کی زندگی ہے تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔

بَابُ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حشر میں) فرمانا دوسروں کی حاجت روائی اپنی حاجت روائی پر مقدم رکھتے ہیں گو اپنے تئیں خود تنگی ہو۔

ف یعنی دوسرے غیر مستحق لوگ عہدے اور خدمتوں پر مقرر ہوں گے تم محروم رہو گے ایسا ہی ہوا ظالم بنی امیہ نے اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو تمام حکومتوں پر مامور کیا اور انصار بیچارے جن کی مدد سے اسلام کی ترقی ہوئی تھی اور بنی امیہ کو سلطنت پہنچی تھی محروم رہے ۱۲ منہ

۹۸۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاؤدَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ اِلٰی نِسَآئِهٖ فَقُلْنَ مَا مَعَنَآ اِلَّا الْمَآءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّضُمُّ اَوْ يُضِيْفُ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَا فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلَی امْرَاَتِهٖ فَقَالَ اَكْرِمِیْ ضَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا عِنْدَنَا اِلَّا قُوْتُ صِبْيَانِیْ فَقَالَ هَيِّئِیْ طَعَامَكِ وَاَصْبِحِیْ سِرَاجَكِ وَنَوِّمِیْ صِبْيَانَكِ اِذَا اَرَادُوْا عَشَآءً فَهَيَّاَتْ طَعَامَهَا وَاَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَاَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَاَطْفَاَتْهُ فَجَعَلَا يُرِيَانِهٖ اَنَّهُمَا يَاْكُلَانِ فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّآ اَصْبَحَ غَدَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِكَ اللّٰهُ اللَّيْلَةَ اَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن داؤد نے انہوں نے فضیل بن غزوان سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے ایک شخص (انصاری نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا (وہ بھوکا تھا) آپ نے اپنی بی بیوں سے پوچھوا بھیجا (کچھ کھانے کو ہے) انہوں نے کہا ہمارے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں آخر آپ نے (صحابہ سے) فرمایا اس کو کون اپنے ساتھ لے جاتا ہے یا کون اس کی ضیافت کرتا ہے ایک انصاری[1] نے عرض کیا یا رسول اللہ میں (لے جاتا ہوں) پھر وہ (اس کو لے کر) اپنی بی بی کے پاس گیا اور کہنے لگا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہے اس کی خدمت کرو وہ ہمارے پاس تو صرف اتنا ہی کھانا ہے جو بچوں کو کافی ہوگا (مہمان کو کہاں سے کھلائیں) اس نے کہا ایسا کر کھانا پکا چراغ جلا اور بچوں کو جب وہ کھانا مانگیں (کچھ بہانہ کر کے) سلا دے اس نے ایسا ہی کیا۔ کھانا پکایا۔ چراغ جلایا اور بچوں کو سلا دیا (وہ کھانا مہمان کے سامنے رکھ دیا) خود اسی طرح اٹھی جیسے چراغ درست کرتی ہے بجھا دیا مہمان کو یہ دکھلایا جیسے میاں بی بی دونوں کھا رہے ہیں[2] اور میاں بی بی رات کو فاقہ سے رہے جب صبح ہوئی تو وہ (انصاری صاحب خانہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آج رات کو تم میاں بی بی کے کام پر ہنس دیا تعجب کیا[3] اس کے بعد اللہ نے (سورۂ حشر کی) یہ آیت اتاری اور دوسروں کی حاجت روائی اپنی حاجت روائی پر مقدم رکھتے ہیں گو خود اپنے تئیں تنگی ہو اور جو لوگ اپنے دل کی لالچ سے بچے رہے وہی کامیاب ہوں گے[4]

بَابُ ۴۲۵ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار کے حق میں یہ فرمانا ان کے نیک آدمی کی قدر کرو اور بُرے کے قصور سے درگزر کرو

[1] ثابت بن قیس بن شماس یا عبداللہ بن رواحہ یا ابو طلحہ ۱۲منہ [2] جھوٹ موٹ کھانے میں ہاتھ ڈالتے رہے مہمان نے پیٹ بھر کر کھا لیا ۱۲منہ [3] اس حدیث میں پروردگار کے لیے صفت ضحک اور تعجب دونوں کا اثبات ہے ۱۲منہ [4] سبحان اللہ اس مرد انصاری نے جو کام کیا اگر ہم ہزاروں لاکھوں روپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کریں تو اس کے پاسنگ کو نہ پہنچیں آدمی بچوں کو اپنی جان سے زیادہ چاہتا ہے اس نے بچوں کا بھی خیال نہ کیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲منہ

۹۸۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ أَخُو عَبْدَانَ حَدَّثَنَا أَبِي أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ فَقَالَ مَا يُبْكِيكُمْ قَالُوا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ قَالَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

ہم سے ابو علی محمد بن یحییٰ مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے شاذان نے جو عبدان کا بھائی تھا کہا ہم سے والد (عثمان بن جبلہ) نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے ہشام بن زید سے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا ابوبکر صدیقؓ اور عباسؓ انصار کی ایک مجلس پر سے گزرے دیکھا تو وہ رو رہے ہیں انہوں نے پوچھا کیوں روتے کیوں ہو۔ انہوں نے کہا ہم کو آنحضرتؐ کا بیٹھنا اور (وعظ کرنا) یاد آیا (آپ بیمار تھے یہ مرض موت کا قصہ ہے) یہ سن کر وہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے۔ آپ اپنے سر پر چادر کا حاشیہ باندھے ہوئے باہر نکلے (آپ کے سر مبارک میں بہت درد تھا) اور منبر پر چڑھے۔ بس یہ آخری چڑھنا تھا (انا للہ وانا الیہ راجعون) اللہ کی حمد و ثنا کی۔ پھر فرمایا لوگو میں تم کو انصار کے لیے وصیت کرتا ہوں۔ وہ تو میرے جان و جگر ہیں۔ ان پر (جو میرا) حق تھا وہ ادا کر چکے اب ان کا حق (بہشت ملنا) باقی ہے ان میں جو کوئی نیک ہو اس کی قدر کرنا اور جو برا ہو اس کے قصور سے درگزر کرنا

۹۸۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ

ہم سے احمد بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن سلیمان بن حنظلہ غسیل نے کہا میں نے عکرمہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابن عباسؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر اپنے دونوں مونڈھوں سے لپیٹ کر باہر برآمد ہوئے اور سر پر ایک چکنے کپڑے کی پٹی باندھے تھے آپ منبر پر بیٹھے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا اما بعد لوگو اور قومیں تو بڑھتی جاتی ہیں اور انصار کم ہو رہے ہیں۔

---

۵۱ آپ سے بیان کیا کہ انصار آپ کو یاد کر کے یوں رو رہے ہیں ۱۲ منہ ۵۲ ان سے اچھا سلوک کرتے رہنا ۱۲ منہ ۵۳ حدیث میں کرشی اور عیبتی ہے کرش آدمی کا معدہ جس میں غذا رہتی ہے اور عیبہ وہ گٹھڑی جس میں آدمی اپنے عمدہ عمدہ کپڑے رکھتا ہے لفظی ترجمہ یوں ہے وہ تو میرے پیٹ اور گٹھڑی ہیں اور حاصل وہی ہے جو ہم نے متن میں لکھا یعنے میرے خاص الخاص لوگ ہیں میرے بال بچوں کی طرح میرے محرم اسرار ہیں ۱۲ منہ ۵۴ مراد وہ انصار ہیں جنہوں نے دین کی مدد کی۔ اور آنحضرتؐ کو پناہ دی مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگ مجدد دین اور پیغمبرؐ کے مددگار رہتے روز بروز کم ہوتے جائیں گے۔ بعضوں نے کہا اوس اور خزرج کا قبیلہ مراد ہے کہ ان کی اولاد دنیا میں کم ہوتی جائے گی حافظ نے کہا یہ مشاہدہ سے معلوم ہوتا ہے مثلاً سید حضرت علیؓ کی اولاد دنیا میں ہزاروں لاکھوں ہیں لیکن انصار بہت کم ہیں یہ حدیث آپ کا ایک معجزہ ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی فتوحات ہوں گی اور صدہا قومیں اسلام لائیں گی۔ ان کی اولاد پھیلے گی ان کے مقابلے میں انصار کی اولاد کہاں نظر آئے گی خال خال کوئی انصاری نظر آئے گا ۱۲ منہ

أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَتَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ أَمْرًا يَضُرُّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعُهُ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ

کم ہوتے ہوتے کھانے میں نمک کی طرح رہ جائیں گے پھر تم میں جس شخص کو ایسی حکومت ملے جو کسی کو نفع یا نقصان پہنچا سکے تو وہ انصار کے اچھے آدمی کی قدر کرے اور برے کے قصور سے درگزرے۔

٩٨٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَالنَّاسُ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا۔ انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا انصار تو میرا کوٹھا اور میرا تھیلہ ہیں اور لوگ دنیا میں بڑھتے جاتے ہیں انصار گھٹتے جاتے ہیں تو انصار کے نیک آدمی کی قدر کرو اور برے کے قصور سے درگزرو۔

بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب سعد بن معاذؓ کی فضیلت[1]

٩٨٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهَا فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هٰذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِنْهَا أَوْ أَلْيَنُ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَالزُّهْرِيُّ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا۔ کہا ہم سے غندر نے۔ کہا ہم سے شعبہ نے۔ انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک جوڑا ریشمی کپڑے کا (کہیں سے[2]) تحفہ آیا۔ آپ کے اصحاب اس کو چھونے لگے اور پسند کرکے اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے آپ نے فرمایا تم اس کی نرمی پر تعجب کرتے ہو سعد بن معاذ کی توالیں[3] اس سے زیادہ نرم یا اچھی ہیں اس حدیث کو قتادہ اور زہری نے بھی انس بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

٩٨٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ مُسَاوِرٍ خَتَنُ أَبِي عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَعَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا

ہم سے محمد بن مثنٰی نے بیان کیا کہا ہم سے فضل ابن مساور نے جو ابوعوانہ کے تھے کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے اعمش سے۔ انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب سعد بن معاذؓ مرے تو عرش جھوم گیا[4] اور اعمش سے ایسی ہی روایت ہے انہوں نے کہا ہم سے ابوصالح نے

۱؎ یہ قبیلہ اوس کے سردار تھے جیسے سعد بن عبادہ خزرج کے ۱۲ منہ ۲؎ اکیدر والی دومۃ الجندل نے آپ کو تحفہ بھیجا تھا ۱۲ منہ ۳؎ جو بہشت میں ان کو ملی ہیں یا ان کے پھیلاؤ ہوئی ہیں ۱۲ منہ ۴؎ یعنی خوشی سے کہتے ہیں عرش کا جھومنا اللہ کے نیک بندوں کی موت پر اس کی فضیلت فرشتوں کو بتلانے کے لیے ہوتا ہے بعضوں نے کہا عرش کے جھومنے سے مراد فرشتوں کا جھومنا ہے خوشی سے ۱۲ منہ

اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ فَإِنَّ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ اهْتَزَّ السَّرِيْرُ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَيَّيْنِ ضَغَائِنُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

بیان کیا انھوں نے جابرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص (نام نامعلوم) نے جابرؓ سے کہا براءؓ یوں کہتے تھے کہ عرش سے مراد سعد کا جنازہ ہے[1] اس پر جابرؓ نے کہا کہ دونوں قبیلوں کے دلوں میں دشمنی تھی[2] میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ اللہ کا عرش سعدؓ بن معاذ کی موت سے جھوم گیا[3]

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ أُنَاسًا نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيْبًا مِّنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا إِلٰى خَيْرِكُمْ أَوْ سَيِّدِكُمْ فَقَالَ يَا سَعْدُ إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّيْ أَحْكُمُ فِيْهِمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبٰى ذَرَارِيُّهُمْ قَالَ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ۔ أَوْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انھوں نے سعد بن ابراہیم سے انھوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے انھوں نے ابوسعید خدریؓ سے کہ بنی قریظہ کے لوگ سعد بن معاذؓ کے فیصلے پر راضی ہو کر قلعہ سے اتر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلا بھیجا وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب مسجد[4] کے قریب پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصاریوں سے جو بیٹھے تھے) فرمایا اپنے نیک شخص یا اپنے سردار کو اٹھ کر[5] لو پھر سعد سے فرمایا یہ بنی قریظہ کے یہودی تمہارے فیصلے پر (راضی ہو کر) اترے ہیں[6] سعد نے عرض کیا میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں جو لوگ لڑنے والے ہیں وہ تو قتل کیے جائیں اور ان کے جورو بچے سب قید کر لیے جائیں آنحضرتؐ نے فرمایا تو نے وہ حکم دیا جو اللہ کا حکم تھا یا جو بادشاہ (یعنے خدا یا فرشتے) کا حکم تھا۔

بَابُ مَنْقَبَةِ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

باب اسید بن حضیر اور عباد بن بشر کی فضیلت[7]

---

[1] جو خزرج کے قبیلے کے تھے ۱۲ منہ [2] یعنے تخت جس پر ان کی لاش رکھی تھی ۱۲ منہ [3] سعد بن معاذ اوس قبیلے کے تھے ۱۲ منہ [4] اس سے وہ تفسیر باطل ہو گئی جو براءؓ نے کی کہ عرش سے مراد جنازہ ہے ابن عمرؓ سے ایسی تاویل منقول ہے ۱۲ منہ [5] یعنے اس مسجد کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قلعہ کے نیچے بنوائی تھی۔ جب بنی قریظہ کا محاصرہ کیے ہوئے تھے بعضوں نے غلطی سے اس کو مسجد نبوی سمجھا ۱۲ منہ [6] کرمانی نے کہا اس حدیث سے سادات اور بزرگوں کے لیے قیام تعظیمی کا جواز نکلتا ہے تیسیر میں ہے بعضوں نے کہا یہ قیام تعظیمی نہ تھا بلکہ سعد زخمی تھے ان کو گدھے پر سے اترنا دشوار تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا۔ اٹھو ان کے پاس جا کر ان کو اتار لو اور قیام تعظیمی کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے بلکہ اخیر زمانہ کی بدعت ہے انتہے مترجم کہتا ہے حق یہی قول معلوم ہوتا ہے کیوں کہ اگر سعد کی تعظیم کے لیے آپ کو اٹھانا منظور ہوتا تو یوں فرماتے قوموا السید کم جب الی سیدکم فرمایا تو مطلب یہی ہے کہ اٹھو ان کے پاس جا کر ان کو لے آؤ واللہ اعلم سواری سے اتار لو وہ زخمی تھے ۱۲ منہ [7] وہ سمجھتے تھے سعد ہماری رعایت کریں گے کیونکہ ہمارے حلیف ہیں ۱۲ منہ [8] یہ دونوں انصاری تھے اسید اوس میں سے تھے اور عباد بن بشر خزرج میں سے ۱۲ منہ

۹۹۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حِبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَإِذَا نُورٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا حَتَّى تَفَرَّقَا فَتَفَرَّقَ النُّورُ مَعَهُمَا وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے علی بن مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے حبان بن ہلال نے کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم کو قتادہ نے خبر دی انہوں نے انسؓ سے دو مرد (انصاری اسید بن حضیر اور عباد بن بشر) اندھیری رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے (گھر جانے کو) کیا دیکھتے ہیں اُن کے سامنے ایک روشنی ہے جب وہ ایک دوسرے سے الگ ہوئے تو اُس روشنی کے بھی دو حصے ہو گئے[۱] معمر نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے یوں روایت کیا کہ اسید بن حضیر اور ایک اور انصاری (آنحضرتؐ کے پاس سے نکلے) اور حماد نے کہا مجھ کو ثابت نے خبر دی۔ انہوں نے انسؓ سے کہ اسید اور عباد بن بشر دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے (پھر یہی حدیث بیان کی)

بَابُ مَنَاقِبِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

باب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی فضیلت[۲]

۹۹۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرۃ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپ فرماتے تھے چار شخصوں سے قرآن سیکھو۔ عبد اللہ بن مسعودؓ اور سالمؓ ابو حذیفہؓ کے غلام اور ابی بن کعبؓ اور معاذ بن جبلؓ سے

بَابُ مَنْقَبَةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب سعد بن عبادہ کی فضیلت[۳]

[۱] ہر ایک کے ساتھ ایک ایک حصہ رہا ۱۲ منہ [۲] یہ خزرجی تھے اور بڑے عالم اور قاری اور عابد اور زاہد ۱۲ منہ [۳] یہ خزرج قبیلے کے سردار تھے مگر ان سے ایک بار یہ خطا ہو گئی تھی کہ جب حضرت عائشہ رضؓ کو تہمت لگائی گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے شکایت کی تو اسید بن حضیر رضؓ نے جو اوس قبیلے کے تھے کہا یا رسول اللہ اگر یہ تہمت لگانے والا اوس قبیلے کا ہے تو میں اس کی گردن مارتا ہوں اور جو ہمارے بھائی خزرج والوں میں سے ہے تو آپ جو حکم دیں وہ میں بجا لاؤں گا۔ اس پر سعد رضؓ بن عبادہ کو ناحق غصہ آیا۔ اسید سے کہنے لگے تو جھوٹا ہے تو ہرگز ایسا نہیں کر سکتا اسید نے کہا۔ تو منافق ہے منافقوں کی طرفداری کرتا ہے دونوں میں تکرار بڑھنے لگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچاؤ کرا دیا حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں۔ اس واقعہ سے پہلے سعد بن عبادہ بہت اچھے آدمی تھے تیسر کے مصنف نے غلطی کی جو کہا کہ یہ تکرار سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ میں ہوئی۔ سعد بن معاذ تو تہمت سے پہلے ہی شہید ہو چکے تھے دوسری خطا یہ ہوئی کہ انہوں نے ابو بکر صدیق رضؓ سے بیعت نہ کی اور شام کے ملک کو چل دیئے وہیں جا کر مرے وہ کہتے تھے کہ ایک امیر انصار میں سے رہے ایک قریش میں سے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اللہ سعد کو تباہ کرے جیسے اور ہرگز رہا ۱۲ منہ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا

اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سعدؓ اس سے پہلے نیک آدمی تھے۔

۹۹۳- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَكَانَ ذَا قِدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ أَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ لَهُ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى نَاسٍ كَثِيرٍ۔

ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا۔ ابو اسید نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے گھرانوں میں بنی نجار کا گھرانا بہتر ہے پھر بنی عبد الاشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا۔ پھر بنی ساعدہ کا (جس میں سعد بن عبادہ تھے) اور انصار کے سب گھرانے اچھے ہیں یہ سن کر سعد بن عبادہؓ نے کہا جو قدیم الاسلام تھے میں دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوروں کو ہم پر فضیلت دی لوگوں نے ان سے کہا تم کو بھی تو بہت سے بندگان خدا پر فضیلت دی (یہ کافی ہے رنج کرنے کی کیا ضرورت ہے)۔

بَابُ مَنَاقِبِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

باب ابی بن کعب کی فضیلت[1]

۹۹۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ذُكِرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَبَدَأَ بِهِ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا عبداللہ ابن عمرو بن عاص کے سامنے ابن مسعودؓ کا ذکر آیا انہوں نے کہا وہ تو ایسے شخص ہیں جن سے میں برابر محبت کرتا آیا جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا۔ آپ نے فرمایا قرآن چار آدمیوں سے سیکھو پہلے عبداللہ بن مسعودؓ کو بیان کیا پھر سالمؓ کو جو ابو حذیفہؓ کے غلام تھے اور معاذ بن جبلؓ اور ابی ابن کعبؓ کو۔

۹۹۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَّانِي قَالَ نَعَمْ فَبَكَى۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا میں نے شعبہ سے سنا کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا اللہ نے مجھ کو یہ حکم دیا ہے کہ میں سورۃ لم یکن الذین کفروا تجھ کو پڑھ کر سناؤں ابی نے پوچھا کیا اللہ جل جلالہٗ نے میرا نام لے کر فرمایا آپ نے فرمایا ہاں جب تو ابی رو پڑے[2]

[1] یہ خزرجی تھے بڑے قاری لکھا کرتے تھے ۱۹ھ ہجری میں مرے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو سید المسلمین کہا کرتے ہوں گے [2] اتنے بڑے شہنشاہ و الا مرتبہ پروردگار نے نام لیا یاد کر کر میں اس نعمت کا شکر کیسے ادا کر سکوں گا ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں چالیس سال سے ہر رات کو رب رب پکارا کرتا ہوں اس امید سے کہ ایک بار میرا مالک مجھ کو عبدی فرمادے

باب ۲۸ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۹۹۶ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِّنَ الْاَنْصَارِ اُبَيٌّ وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّاَبُوْ زَيْدٍ وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ.

باب زید بن ثابتؓ کی فضیلت[1]

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا قرآن کے حافظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار آدمی تھے۔ چاروں انصاری ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور ابوزید (اوس یا ثابت بن زید[2]) اور زید بن ثابت قتادہ نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا ابوزید کون انہوں نے کہا میرے چچاؤں میں ایک چچا تھے۔

باب ۲۹ مَنَاقِبِ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۹۹۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ بِهٖ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَّهٗ وَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيْدَ الْقِدِّ يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُوْلُ انْثُرْهَا لِاَبِيْ طَلْحَةَ فَاَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ لَا تُشْرِفْ يُصِيْبُكَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِيْ دُوْنَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّاُمَّ سُلَيْمٍ

باب ابوطلحہ انصاری کی فضیلت[3]

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا جنگ احد کے دن جب مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تو ابوطلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چمڑے کی سپر کی آڑ آپ پر کئے رہے (تاکہ کافروں کے تیر آپ کو نہ لگ جائیں) اور وہ بڑے تیرانداز اور کمان کو بڑے زور سے کھینچنے والے تھے ان کی دو یا تین کمانیں اس دن ٹوٹ گئیں اور جب کوئی مسلمان تیروں کی ترکش لیے ادھر سے گزرتا تو آپ فرماتے یہ سب تیر ابوطلحہ کے سامنے ڈال دے[4] ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھا کر کافروں کو دیکھنے لگے (وہ تیر مار رہے تھے) ابوطلحہ نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے آپ سر نہ اٹھائیے ایسا نہ ہو ان کافروں کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے میرا سینہ آپ کے سینے کی آڑ کر رہا ہے[5] اور (اس جنگ میں) میں نے حضرت عائشہ اور ام سلیم کو دیکھا وہ اپنا کپڑا اٹھائے

---

[1] یہ خزرجی تھے فقیہ اور علم فرائض میں بڑے ماہر تھے ۴۵ھ ہجری میں مرے ۱۲ منہ [2] بعضوں نے کہا یہ سعد بن عبید بن نعمان تھے یا قیس بن السکن بن زعورا بن حرام ۱۲ منہ
[3] ان کا نام زید بن سہل بن اسود بن حرام تھا یہ خزرجی تھے ام سلیم بنت ملحان انس کی والدہ کے شوہر تھے کہتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جہاد میں مشغول رہنے کی وجہ سے زیادہ نفل روزے نہیں رکھے لیکن آپ کی وفات کے بعد چالیس برس تک برابر روزے رکھے صرف ایام عید میں افطار کیا ۵۱ھ ہجری یا ۳۲ یا ۳۴ھ میں وفات پائی رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [4] کیونکہ ان کے تیر دور تک جاتے کافروں پر خوب اثر کرتے ۱۲ منہ [5] جو تیر وغیرہ آئیں مجھ کو لگیں گے ۱۲ منہ

إِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا۔

ہوئے پنڈلیاں کھولے ہوئے پانی کی مشکیں جلدی جلدی لاتی جاتی تھیں پانی لوگوں کے منہ میں ڈال دیتیں پھر لوٹ جاتیں اور مشکیں بھر کر لاتیں لوگوں کے منہ میں ڈال دیتیں میں نے ان کی پازیبیں دیکھیں (اس دن) ابوطلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلوار گر پڑی تھی۔

بَابُ ۴۳ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

باب عبداللہ بن سلام کی فضیلت [۵۲]

۹۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ وَفِيهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ الْآيَةَ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ مَالِكٌ الْآيَةَ أَوْ فِي الْحَدِيثِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا میں نے امام مالک سے سُنا انہوں نے ابوالنضر (سالم بن اُمیہ) سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے انہوں نے عامر بن سعدؓ بن ابی وقاصؓ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص کے باب میں جو زمین پر چلتا ہو یہ نہیں سنا کہ وہ بہشتی ہے مگر عبداللہ بن سلام کے لیے [۵۳] سعد نے کہا عبداللہ بن سلام ہی کے باب میں (سورۂ احقاف کی یہ آیت اُتری ہے اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اسی طرح کی گواہی بھی دی [۵۴]۔ عبداللہ بن یوسف نے کہا میں نہیں جانتا کہ آیت مالک نے اپنی طرف سے ذکر کی ہے یا حدیث میں ہے [۵۵]

۹۹۹- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ

مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے اَزہر سمان نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے کہا میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آئے (عبداللہ

---

[۵۱] چوں کہ یہ جنگ اور سخت پریشانی کا وقت تھا دوسرے پانی لانے کے لیے کپڑا اوپر اٹھانا ضروری ہے ورنہ عورت جلدی چل نہیں سکتی اس لیے پنڈلیاں کھل جانے میں کوئی قباحت نہ ہوئی دوسرے یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب حجاب کا حکم نہیں اُترا تھا ۱۲منہ [۵۲] یہ یہودیوں کے بڑے عالم تھے کہتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد میں تھے آنحضرت صلعم جب مدینہ میں تشریف لائے تو پہلے پہل عبداللہ بن سلام مسلمان ہوئے ۱۲منہ [۵۳] بہ ظاہر یہ حدیث مشکل ہے کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بہت سے صحابہ کو بہشت کی خوشخبری دی یہاں تک کہ خود سعد بھی عشرہ مبشرہ میں تھے اور اس کا جواب یوں دیا ہے کہ سعد نے یہ حدیث اس اس وقت بیان کی جب عشرہ مبشرہ میں سے سب لوگ گزر گئے تھے صرف سعد باقی تھے اور سعد نے اپنا ذکر نہیں کیا کیوں کہ اپنی تعریف آدمی کے لیے موزوں نہیں ہے بعضوں نے کہا شاید سعد کو اس کی اطلاع نہ ہوئی ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوروں کو بھی بہشت کی بشارت دی۔ مگر یہ امر قیاس سے بعید ہے۔ چوں کہ خود سعد بھی اُن میں سے تھے ۱۲منہ [۵۴] یہاں یہ اعتراض ہوا ہے کہ سورۂ احقاف مکی ہے اور عبداللہ بن سلام مدینہ میں اسلام لائے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آیت مدینہ میں اُتری ۱۲منہ [۵۵] یعنے آیت کا شان نزول امام مالک نے خود بیان کیا یا سند مذکور کے ساتھ آیت کا شان نزول بھی حدیث میں موجود ہے ۱۲منہ

فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى وَجْهِهٖ اَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّكَ حِيْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَاَيْتُ كَاَنِّيْ فِيْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَسْطُهَا عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِيْدٍ اَسْفَلُهٗ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِي السَّمَآءِ فِيْ اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لَهُ ارْقَهْ قُلْتُ لَا اَسْتَطِيْعُ فَاَتَانِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَاهَا فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ لَهُ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ وَذَاكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُّحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ وَصِيْفٌ مَّكَانَ مِنْصَفٍ۔

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

بن سلام) ان کے چہرے سے خدا پرستی نمایاں تھی لوگوں نے کہا یہ بہشت والوں میں سے ہے انہوں نے ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھیں پھر مسجد سے نکل گئے میں بھی ان کے پیچھے چلا ان سے پوچھا جب تم مسجد میں آئے تھے تو لوگ کہنے لگے یہ بہشت والوں میں سے ہے انہوں نے کہا خدا کی قسم کسی آدمی کو وہ بات نہ کہنا چاہیے جو اس کو معلوم نہ ہو اور میں تجھ سے بیان کرتا ہوں کہ لوگ ایسا کیوں کہتے ہیں (میں بہشتی ہوں) ہوا یہ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک خواب دیکھا جو آپ سے بیان کیا وہ خواب یہ تھا جیسے میں ایک باغ میں ہوں اس کی کشادگی اور سرسبزی کی تعریف کی اس کے بیچا بیچ ایک لوہے کا ستون ہے جس کا پایا زمین میں اور سر آسمان میں اوپر کی طرف ایک کنڈہ لگا ہے خواب میں مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھ جا میں نے کہا مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ پھر ایک خدمت گار آیا اس نے کیا کیا پیچھے کی طرف سے میرے کپڑے اٹھا دیئے آخر میں چڑھ گیا اور اس کی چوٹی پر پہنچ کر وہ کنڈا میں نے تھام لیا۔ مجھ سے کہا گیا اس کو مضبوط تھامے رہ تو جب تک میں نیند سے اٹھا یہ کنڈا تھامے رہا میں نے یہ خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے یوں تعبیر دی کہ باغ سے دین اسلام مراد ہے اور ستون سے اسلام کا ستون (یعنے کلمہ شہادت یا اسلام کے پانچوں ارکان) اور وہ کنڈا عروۃ الوثقی ہے اور مرتے تک اسلام پر قائم رہے گا اور یہ شخص عبداللہ بن سلام تھے[۱]۔ امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ عنبری نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے محمد سے کہا ہم سے قیس بن عباد نے انہوں نے عبداللہ بن سلام سے پھر یہی حدیث نقل کی اس میں بجائے منصف کے وصیف ہے یعنے چھوکرا یا چھوکری۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعید بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے والد (عامر بن ابی موسٰی) سے انہوں نے کہا میں مدینہ میں آیا اور عبداللہ بن سلام سے ملا۔ انہوں نے کہا میرے ساتھ

[۱] عبداللہ بن سلام نے بیان کر دیا لوگ مجھ کو بہشتی کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ تو مرتے تک اسلام پر قائم رہے گا اب اس سے بہشتی ہونا نکالو یا نہ نکالو ۱۲ منہ

فَقَالَ أَلَا تَجِيءُ فَأُطْعِمَكَ سَوِيقًا وَتَمْرًا وَتَدْخُلَ فِي بَيْتٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ بِأَرْضٍ الرِّبَا بِهَا فَاشٍ إِذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَأَهْدَى إِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ أَوْ حِمْلَ شَعِيرٍ أَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَأْخُذْهُ فَإِنَّهُ رِبًا وَلَمْ يَذْكُرِ النَّضْرُ وَأَبُو دَاوُدَ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ الْبَيْتَ۔

بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ وَفَضْلِهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا۔

۱۰۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ۔

۱۰۰۲- حَدَّثَنِي صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ۔

چلو۔ میں تم کو ستو اور کھجور کھلاؤں اور ایسے گھر میں لے چلوں (جہاں آنحضرتؐ گئے تھے پھر کہنے لگے تم ایسے ملک (عراق) میں رہتے ہو جہاں سود (بیاج) علانیہ کھاتے ہیں (خیال رکھو) جب کسی پر تمہارا قرض ہو پھر وہ تم کو گھانس کا یا جو کا یا چارے کا ایک گٹھا تحفہ کے طور پر بھیجے تو بھی مت لو وہ بیاج میں داخل ہے[1] اور نضر بن شمیل اور ابو داؤد طیالسی اور وہب بن جریر نے شعبہ سے اس حدیث میں گھر کا ذکر نہیں کیا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت خدیجہؓ[2] سے اور اُن کی فضیلت کا بیان :

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن جعفر سے سُنا۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت علی رضؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے۔ انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن جعفر سے سُنا انہوں نے حضرت علیؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اپنے اپنے زمانہ میں) ساری دنیا کی عورتوں میں مریم افضل تھیں اسی طرح خدیجہؓ[3]

---

[1] یہ عبداللہ بن سلام کی رائے تھی دوسرے فقہاء کے نزدیک یہ بیاج نہ ہوگا۔ جب شرط کرے تو بیاج ہو جائے گا اگر بلا شرط قرض لینے والا کچھ زیادہ دے تو وہ بیاج نہیں جیسے دوسری حدیث میں ہے بہتر تم میں وہ لوگ ہیں جو قرض اچھی طرح سے ادا کریں اس حدیث کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ اس سے عبداللہ بن سلام کی کمال پرہیزگاری ثابت ہوتی ہے دوسرے اس میں یہ بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے تھے اور یہ سب منقبت میں داخل ہے ۱۲ منہ [2] ان کا نسب یہ ہے خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی تمام مخلوقات میں یہ پہلے مسلمان ہوئیں اس پر سب کا اتفاق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفیق اور وزیر اور مشیر سب یہی تھیں بڑی حافظہ اور مدبرہ مشرکین طرح طرح کی ایذائیں آپ کو دیتے آپ پریشان ہوتے جب حضرت خدیجہؓ پاس جاتے تو وہ آپ کو تسلی و تشفی دیتیں جاہلیت میں ان کا لقب طاہرہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف پچیس سال کی ان کی عمر چالیس سال کی تھی جب نکاح ہوا ہے نکاح کے بعد پچیس برس تک زندہ رہیں دس برس نبوت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد انہی کے بطن سے ہوئی سوا حضرت ابراہیم کے جو ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ان کے خاوند ابو ہالہ بن نباش تھے ۱۲ منہ (باقی اگلے صفحہ پر)

۱۰۰۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَأَمَرَهُ اللَّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے یہ حدیث نقل کر کے مجھ کو لکھ کر بھیجی۔ حضرت عائشہ رضہ نے کہا مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کسی بی بی پر اتنی رشک نہیں آئی جتنی خدیجہ ؎ پر آئی۔ حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے مر چکی تھیں رشک کی وجہ یہ تھی کہ میں اکثر آنحضرتؐ کو ان کا ذکر کرتے سنتی اور اللہ نے آپ کو حکم دیا خدیجہ رضہ کو (بہشت میں) ایک موتی کے محل کی خوشخبری دیں اور آنحضرتؐ بکری کاٹتے اور ان کی دوست عورتوں کو اتنا گوشت بھیجتے جو اُن کو بس ہو جاتا۔

۱۰۰۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا قَالَتْ وَتَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلَاثِ سِنِينَ وَأَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حمید بن عبدالرحمن نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا مجھ کو آنحضرتؐ کی کسی بی بی پر اتنی رشک نہیں ہوئی جتنی خدیجہ رضہ پر ہوئی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بہت ذکر کیا کرتے تھے حضرت عائشہ کہتی تھیں خدیجہ رضہ کے مرنے کے تین برس بعد آنحضرتؐ نے مجھ سے نکاح کیا اور اللہ نے یا جبرائیلؑ نے آپ کو یہ حکم دیا کہ خدیجہ رضہ کو بہشت میں ایک موتی محل کی خوشخبری دیں۔

۱۰۰۵- حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً

مجھ سے عمر بن محمد بن حسن نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے حفص بن غیاث نے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا میں تے آنحضرتؐ کی کسی بی بی پر اتنی رشک نہیں کی جتنی خدیجہ رضہ پر کی حالانکہ میں نے ان کو دیکھا تک نہیں مگر وجہ یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر بہت کیا کرتے اور کبھی بکری کاٹتے۔ اس کے پارچے بنا کر خدیجہ رضہ کی دوست عورتوں کو بھیج دیتے۔ میں کبھی

(بقیہ صفحہ سابق)

؎ اس حدیث سے یہ نکلا کہ ہر ایک اپنے زمانہ میں دنیا کی ساری عورتوں سے افضل تھیں۔ اب یہ امر کہ حضرت مریمؑ اور حضرت خدیجہ رضہ میں کون افضل ہے اس سے سکوت ہے مگر اکثر علماء نے یہ کہا ہے کہ حضرت خدیجہ رضہ حضرت مریمؑ کے بعد سب عورتوں سے افضل ہیں کیونکہ بزار اور طبرانی کی روایت میں یوں ہے کہ خدیجہ رضہ میری امت کی سب عورتوں سے افضل ہیں جیسے مریم سارے جہان کی عورتوں سے افضل ہیں۔ اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی جو حضرت خدیجہ رضہ کو حضرت عائشہ رضہ سے بھی افضل کہتے ہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ (حاشیہ صفحہ ہذا) ؎ یہ رشک سوکن پنے میں لازم ہے جو ہر عورت کو ہوتی ہے اس میں کوئی گناہ نہیں۔ کیونکہ غیر اختیاری ہے ۱۲ منہ ؎ ان کے مرنے کے بعد بھی ۱۲ منہ

ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ۔

آپ سے یوں کہتی شاید خدیجہ رض کے سوا اور دنیا میں کوئی عورت ہی نہ تھی تو آپ فرماتے خدیجہ میں یہ یہ صفتیں تھی اور میری اولاد انہی کے پیٹ سے ہوئی [1]

۱۰۰٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ قَالَ نَعَمْ بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ (صحابیؓ) سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہؓ کو خوشخبری دی انہوں نے کہا ہاں آنحضرت ﷺ نے ان کو بہشت میں ایک ایسے موتی محل کی بشارت دی جس میں نہ شور ہوگا نہ غم۔

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاعَ لِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَالَةَ قَالَتْ فَغِرْتُ فَقُلْتُ مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ خَيْرًا مِنْهَا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا جبریلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ یہ خدیجہ رض آپ کے پاس سالن کا یا کھانے کا ایک برتن لا رہی ہے جب وہ لے کر آئیں تو پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے ان کو سلام کہو اور ان کو بہشت میں ایک گھر کی خوشخبری دو جو ایک کھوکھلدار موتی کا ہوگا نہ اس میں غل اور شور ہوگا نہ کوئی رنج۔ اور اسمٰعیل بن خلیل [2] نے کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا ہالہ بنت خویلد نے جو حضرت خدیجہ رض کی بہن تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی۔ آپ کو [3] خدیجہ رض کا اجازت مانگنا یاد آیا اور گھبرا کر فرمانے لگے یا اللہ کیا یہ ہالہ ہیں حضرت عائشہ رض کہتی ہیں مجھے رشک آئی میں نے کہا کیا آپ ایک قریش کی بڑھی کو یاد کرتے ہیں جس کے (دانت گر کر صرف) سرخ سرخ مسوڑھے رہ گئے تھے (نہ منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت) اللہ نے اس کے بدل آپ کو اس سے اچھی عورت (جوان کنواری) عنایت فرمائی [4]۔

---

[1] دوسری روایت میں یوں ہے وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائی جب لوگوں نے انکار کیا اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگوں نے مجھ کو جھوٹا کہا اور اپنا مال میرے اوپر خرچ کیا اس وقت جب اور لوگوں نے مجھ کو کچھ نہ دیا ۱۲منہ [2] اس کو ابوعوانہ نے محمد بن یحییٰ ذہلی سے وصل کیا ۱۲منہ [3] انہی کی سی آواز تھی ان کی بہن تھیں ۱۲منہ [4] حضرت عائشہ رض نے اچھی عورت سے اپنے تئیں مراد لیا دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر غصے ہوئے تب میں نے عرض کیا قسم خدا کی اب میں خدیجہ رض کا ذکر بھلائی کے ساتھ کیا کروں گی ۱۲منہ

بَابُ ۴۳۲ ذِكْرِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ وَعَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ أَوِ الْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ قَالَ فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ قَالَ فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ۔

باب جریر بن عبداللہ بجلی کی فضیلت[۱]

ہم سے اسحاق واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے انہوں نے بیان بن بشر سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا جریر کہتے تھے جب سے میں مسلمان ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کبھی (گھر میں آنے سے) نہیں روکا[۲] اور جب آپ نے مجھ کو دیکھا تو ہنستے ہوئے (خندہ پیشانی) اور قیس نے جریر سے یہ بھی روایت کی کہ جاہلیت کے زمانہ میں (یمن میں) ایک گھر تھا ذوالخلصہ اس کو لوگ یمنی کعبہ یا شامی کعبہ بھی کہا کرتے تھے[۳] ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جریر تو اس ذی الخلصہ سے (اس کو توڑ پھوڑ جلا کر) مجھ کو بے فکر کر سکتا ہے جریر نے کہا میں یہ سن کر ڈیڑھ سو سوار (اپنے قبیلے) احمس کے لئے ذی الخلصہ پر گیا اس کو توڑ پھوڑ ڈالا اور جو وہاں ملا اس کو قتل کیا لوٹ کر جب آیا تو آپ کو خبر کی آپ نے مجھ کو اور احمس کے قبیلہ والوں کو دعا دی۔

بَابُ ۴۳۳۔ ذِكْرِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ الْعَبْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ هَزِيمَةً بَيِّنَةً فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ

باب حذیفہ بن یمان کی فضیلت[۴]

ہم سے اسمٰعیل بن خلیل نے بیان کیا۔ کہا ہم کو سلمہ بن رجاء نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے روایت کی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا جب احد کا دن ہوا اور (پہلے پہل کافروں کو صاف شکست ہوئی تو ابلیس ملعون نے (دھوکا دینے

---

[۱] یہ بجیلہ قبیلہ کے بڑے حسین اور خوبصورت شخص تھے۔ حضرت عمر رضہ نے فرمایا جریر اس امت کے یوسف ہیں اور وہ اپنی قوم کے سردار ہیں۔ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چالیس دن پہلے مسلمان ہوئے ۵۰ھ ہجری میں ان کا انتقال ہوا ۱۲ منہ [۲] جب اجازت مانگی آپ نے فرمایا آؤ ۱۲ منہ [۳] بعضوں نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے شامی کعبہ تو اس کو کہتے ہیں جو مکہ معظمہ میں ہے یعنے اصلی کعبہ یہ یمنی کعبہ اصلی کعبہ کی رونق بگاڑنے کے لیے یمن کے کافروں نے بنایا تھا ۱۲ منہ [۴] یہ قبیلہ عبس میں سے تھے ان کا باپ یمان ایک خون کر کے مدینہ میں بھاگ آیا تھا اور انصار کا حلیف بن گیا تھا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محرم راز اور خاص رفیق تھے حضرت عمر رضہ نے ان کو مدائن کی حکومت دی تھی ۳۶ھ ہجری میں حضرت عثمان کے قتل کے چالیس دن بعد انتقال کیا ۱۲ منہ

اللہِ اُخْرَاکُمْ فَرَجَعَتْ اُوْلَاھُمْ عَلٰی اُخْرَاھُمْ فَاجْتَلَدَتْ اُخْرَاھُمْ فَنَظَرَ حُذَیْفَۃُ فَاِذَا ھُوَ بِاَبِیْہِ فَنَادٰی اَیْ عِبَادَ اللہِ اَبِیْ اَبِیْ فَقَالَتْ فَوَاللہِ مَا احْتَجَزُوْا حَتّٰی قَتَلُوْہُ فَقَالَ حُذَیْفَۃُ غَفَرَ اللہُ لَکُمْ قَالَ اَبِیْ فَوَاللہِ مَا زَالَتْ فِیْ حُذَیْفَۃَ مِنْھَا بَقِیَّۃُ خَیْرٍ حَتّٰی لَقِیَ اللہَ عَزَّوَجَلَّ۔

کے لیے) یوں پکارا خدا کے بندو اپنے پیچھے والوں کی خبر لو۔ یہ سن کر آگے کے) مسلمان پچھلے مسلمانوں پر ہی ٹوٹ پڑے اور انہی سے آپس ہی میں لڑنے لگے حذیفہ رض نے جو نگاہ ڈالی تو اپنے باپ کو دیکھا پکارا خدا کے بندو یہ (کیا غضب ہے) میرے والد ہیں میرے والد ہیں حضرت عائشہ رض کہتی ہیں مسلمانوں نے ایک نہ سنی اس کو مار ہی ڈالا حذیفہ نے یوں کہا اللہ تم کو بخشے عروہ نے کہا خدا کی قسم حذیفہ میں اس کلمہ کی بدولت جب تک خدا سے ملے کچھ بھلائی ہی رہی۔

بَابُ ذِکْرِ ھِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا۔

باب ہندہ بنت عتبہ بن ربیعہ کا ذکر

وَقَالَ عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللہِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّھْرِیِّ حَدَّثَنِیْ عُرْوَۃُ اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا قَالَتْ جَاءَتْ ھِنْدُ بِنْتُ عُتْبَۃَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللہِ مَا کَانَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ مِنْ اَھْلِ خِبَاءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ اَنْ یَذِلُّوْا مِنْ اَھْلِ خِبَائِکَ ثُمَّ مَا اَصْبَحَ الْیَوْمَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ اَھْلُ خِبَاءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ اَنْ یَعِزُّوْا مِنْ اَھْلِ خِبَائِکَ قَالَتْ وَاَیْضًا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنَّ اَبَا سُفْیٰنَ رَجُلٌ مِسِّیْکٌ فَھَلْ عَلَیَّ حَرَجٌ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِیْ لَہٗ عِیَالَنَا قَالَ لَا اُرَاہُ اِلَّا بِالْمَعْرُوْفِ۔

عبدان نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا۔ حضرت عائشہ رض نے کہا ہند عتبہ کی بیٹی آنحضرت ﷺ کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ ساری دنیا میں کسی ڈیرے (یعنی قوم) والوں کا ذلیل و خوار ہونا مجھ کو اتنا پسند نہ تھا جتنا آپ کے ڈیرے والوں کا (آپ کے تابعداروں کا) ذلیل ہونا اب آج کے دن (الٹا ہو گیا) ساری زمین کے لوگوں میں کسی ڈیرے والوں کا عزت دار ہونا مجھ کو اتنا پسند نہیں ہے جتنا آپ کے ڈیرے والوں کا عزت دار ہونا۔ ہند نے یہ بھی عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان ایک بہت ہی لالچی بخیل آدمی ہے اگر میں اس کا پیسہ لے کر اپنے بال بچوں کا خرچ چلاؤں تو مجھ پر کوئی گناہ تو نہ ہوگا آپ نے فرمایا دستور کے موافق لے لے تو میں سمجھتا ہوں کچھ گناہ نہ ہوگا (زیادہ مت لے)

---

۱۵ ان کی مدد کرو یا ان کو مارو ۱۲ منہ ۲۵ جنگ کی گھبراہٹ میں انکو کافر سمجھے ۱۲ منہ ۳۵ مسلمان ان کو مارے ڈالتے ہیں ۱۲ منہ ۴۵ ان مسلمانوں سے جنہوں نے ان کے باپ کو مار ڈالا تھا ۱۲ منہ ۵۵ ہمیشہ اپنے باپ کے قاتل کے لیے دعا کرتے رہے۔ تیمی نے کہا ساری عمر حذیفہ رض کو اپنے باپ کے قتل کا رنج رہا ۱۲ منہ ۶۵ یہ قرشیہ ہاشمیہ تھی معاویہ کی والدہ اور ابو سفیان کی جورو فتح مکہ میں ابو سفیان کے اسلام کے بعد اسلام لائی اس کے باپ عتبہ کو حمزہ یا علی رض نے واصل جہنم کیا تھا اسی عداوت سے اس نے جنگ احد میں حضرت حمزہ رض کا کلیجہ نکال کر چبایا ۱۲ منہ ۷۵ عبدان تو امام بخاری کے شیخ ہیں مگر شاید یہ حدیث انہوں نے عبدان سے نہیں سنی اس لیے یوں کہا وقال عبدان اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۸۵ اس کے دل سے پیسہ نہیں نکلتا ۱۲ منہ

بَابُ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ۔

۱۰۱۰- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقُدِّمَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ إِنِّي لَسْتُ آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا آكُلُ إِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَأَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو كَانَ يَعِيبُ عَلَى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ وَيَقُولُ الشَّاةُ خَلَقَهَا اللهُ وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ وَأَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ تَذْبَحُونَهَا عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللهِ إِنْكَارًا لِذَلِكَ وَإِعْظَامًا لَهُ قَالَ مُوسَى حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا تَحَدَّثَ بِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ الدِّينِ وَيَتْبَعُهُ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ الْيَهُودِ فَسَأَلَهُ عَنْ دِينِهِمْ فَقَالَ إِنِّي لَعَلِّي أَنْ أَدِينَ دِينَكُمْ فَأَخْبِرْنِي فَقَالَ لَا تَكُونُ عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ مِنْ غَضَبِ اللهِ

باب زید بن عمرو بن نفیل کا قصہ [1]

مجھ سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا۔ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہم سے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ نے انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمرؓ) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زید بن عمرو بن نفیل سے بلدح [2] میں ملے ابھی آپ پر وحی اُترنا شروع نہیں ہوا تھا۔ آپ کے سامنے کھانے کا دسترخوان چنا گیا۔ زید نے وہ کھانا کھانے سے انکار کیا۔ پھر کہنے لگا میں ان جانوروں کا گوشت نہیں کھاؤں گا جن کو تم تھانوں [3] پر کاٹتے ہو میں اسی جانور کا گوشت کھاؤں گا جو اللہ کے نام پر کاٹا جائے [4] اور زید قریش کے لوگوں پر اپنے جانوروں کے [5] کاٹنے کا عیب دھرتا تھا کہتا تھا (عجیب بات ہے) بکری کو تو اللہ نے پیدا کیا۔ آسمان سے پانی بھی اسی نے برسایا (جس کو بکری پیتی ہے) چارہ بھی زمین سے اسی نے اُگایا (جس کو بکری کھاتی ہے) پھر تم لوگ اُس کو اوروں کے نام پر کاٹتے ہو ان مشرکوں کے کام پر انکار کرتا تھا اور اس کو بُرا گناہ خیال کرتا تھا۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا میں سمجھتا ہوں انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کیا کہ زید بن عمرو بن نفیل دین حق کی تلاش میں مکہ سے شام کے ملک کو گئے وہاں یہود کے ایک عالم سے ملے (نام نا معلوم) اس سے کہنے لگے مجھے اپنا دین بتلا۔ شاید میں تیرا دین اختیار کر لوں۔ اس نے کہا اگر تو ہمارا دین اختیار کرے گا تو اللہ کے غضب میں سے اپنا حصہ لے گا (یعنے خدا کے غضب میں گرفتار ہوگا)

---

[1] ان کا نسب یہ ہے زید بن عمرو بن نفیل بن عبد العزیٰ بن ... بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک یہ سعید بن زید کے جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں والد تھے اور حضرت عمرؓ کے چچا زاد بھائی تھے یہ اور حضرت عمرؓ دونوں نفیل میں جا کر مل جاتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے سے پہلے اُن کا انتقال ہوگیا تھا ۱۲ منہ [2] بلدح ایک مقام کا نام ہے مکہ کے مغربی جانب تنعیم کے رستے میں ۱۲ منہ [3] ان پتھروں پر جو کعبہ کے گرد گڑے تھے وہاں مشرک لوگ بتوں کے نام پر ذبح کیا کرتے ۱۲ منہ [4] اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ زید پرہیزگار تھے کیونکہ حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گوشت کھایا اگر بالفرض کھایا بھی ہو تو اس وقت آپ پیغمبر نہیں ہوئے تھے اور ابراہیمؑ کی شریعت میں مردار تو حرام تھا مگر وہ جانور حرام نہ تھا جس پر کاٹتے وقت اللہ کا نام نہ لیا جائے ۱۲ منہ [5] اللہ کے سوا اوروں کے نام پر ۱۲ منہ

قَالَ زَيْدٌ مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَلَا أَحْمِلُ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ شَيْئًا أَبَدًا وَأَنّٰى أَسْتَطِيعُهُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلٰى غَيْرِهِ قَالَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا قَالَ زَيْدٌ وَمَا الْحَنِيفُ قَالَ دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللّٰهَ فَخَرَجَ زَيْدٌ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ النَّصَارٰى فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَقَالَ لَنْ تَكُونَ عَلٰى دِينِنَا حَتّٰى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ قَالَ مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا أَحْمِلُ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا مِنْ غَضَبِهِ شَيْئًا أَبَدًا وَأَنّٰى أَسْتَطِيعُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلٰى غَيْرِهِ قَالَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا قَالَ وَمَا الْحَنِيفُ قَالَ دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللّٰهَ فَلَمَّا رَاٰى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَرَجَ فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنِّي عَلٰى دِينِ إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ اللَّيْثُ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَائِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ يَقُولُ يَا مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْكُمْ عَلٰى دِينِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرِي وَكَانَ

زید نے کہا واہ میں تو خدا کے غضب سے بھاگ کر آیا ہوں (اس سے بچنا چاہتا ہوں) پھر خدا کے غضب کو تو میں اپنے اوپر کبھی نہیں لوں گا نہ مجھ کو اس کے اٹھانے کی طاقت ہے اچھا اور کوئی دین تو مجھ کو تبلا سکتا ہے اُس نے کہا میں نہیں جانتا (کوئی دین سچا ہو) ہو تو حنیف دین ہو زید نے کہا حنیف دین کیا ہے اس نے کہا حضرت ابراہیمؑ کا دین جو نہ یہودی تھے نہ نصرانی اکیلے اللہ کی پرستش کرتے تھے خیر زید وہاں سے چلے ایک نصرانی پادری سے ملے اس سے بھی یہی گفتگو کی اس نے کہا تو ہمارے دین میں آئے گا تو اللہ کی لعنت میں سے ایک حصہ لے گا زید نے کہا (واہ) میں تو خدا کی لعنت سے بھاگتا (بچنا) چاہتا ہوں۔ مجھ سے نہ خدا کی لعنت اٹھ سکے گی نہ اس کا غضب کبھی اٹھ سکے گا بھلا مجھ میں اتنی طاقت کہاں سے آئی اچھا تو اور کوئی (سچا) دین مجھ کو تبلا سکتا ہے پادری نے کہا میں نہیں جانتا اگر ہو تو حنیف دین سچا دین ہو زید نے کہا وہ کیا کہنے لگا ابراہیم کا دین جو نہ یہودی تھے نہ نصرانی اکیلے اللہ کو پوجتے تھے جب زید نے یہودیوں اور نصرانیوں کا یہ قول حضرت ابراہیمؑ کے باب سنا اور وہاں سے نکلے تو اپنے دونوں ہاتھ (آسمان کی طرف) اٹھائے کہنے لگے یا اللہ میں گواہی دیتا ہوں میں ابراہیمؑ کے دین پر ہوں[1] اور لیث بن سعد نے کہا[2] مجھ کو ہشام نے اپنے باپ کی یہ روایت اسماء بنت ابی بکرؓ سے لکھ بھیجی وہ کہتی تھیں میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا کھڑے ہوئے کعبے سے اپنی پیٹھ لگائے ہوئے کہہ رہے تھے قریش کے لوگو خدا کی قسم تم میں سے ابراہیم کے دین پر میرے سوا اور کوئی نہیں ہے اور زید بیٹیوں کو زندہ نہیں گاڑتے تھے[3]۔ وہ اس شخص سے جو اپنی بیٹی کو مارنا چاہتا یوں کہتے تو اس کو مت مار

[1] بزار اور طبرانی نے یوں روایت کی کہ زید اور ورقہ دونوں دین حق کی تلاش میں شام کے ملک کو گئے ورقہ تو وہاں جاکر نصرانی ہو گئے اور زید نے نصرانی ہونا قبول نہ کیا پھر زید موصل میں آئے وہاں ایک پادری سے ملے اس نے نصرانی دین ان پر پیش کیا لیکن زید نے نہ مانا اسی روایت میں یہ ہے کہ سعید بن زید اور حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زید کا حال پوچھا آپ نے فرمایا اللہ نے اس کو بخش دیا اور اس پر رحم کیا وہ ابراہیمؑ کے دین پر مرا ۱۲ منہ [2] اس کو ابوبکر بن ابی داؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] کہتے ہیں یہ بد رسم عرب میں اس طرح شائع ہوئی تھی ایک شخص نے دوسرے کی بیٹی جنگ میں پکڑ لی اس سے صحبت کی جب بیٹی کا باپ آیا کچھ روپیہ دے کر اس نے اپنی بیٹی چھڑانی چاہی تو وہ کہنے لگی میں تو اس سے راضی ہوں اس وقت اس کے باپ نے یہ قسم کھائی کہ اب جو کوئی میری بیٹی پیدا ہوگی اس کو قتل کر ڈالوں گا اسی سے رفتہ رفتہ یہ بد رسم عربوں میں پھیل گئی لاحول ولاقوۃ الا باللہ جیسے قریش کے مشرک کیا کرتے تھے ۱۲ منہ

يُحْيِي الْمَوْؤُدَةَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَ ابْنَتَهُ لَا تَقْتُلْهَا أَنَا أَكْفِيكَهَا مَؤُونَتَهَا فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لِأَبِيهَا إِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكَ وَإِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مَؤُونَتَهَا

(مجھ کو دے ڈال) میں پال لوں گا پھر اس کو لے کر پالتے جب وہ بڑی ہو جاتی تو اس کے باپ سے یوں کہتے اگر تو چاہے تو اپنی بیٹی لے لے میں دے دوں گا اور اگر تیری مرضی ہو تو میں اس کے سب کام پورے کر دوں گا[1]

بَابُ ٤٣٦ بُنْيَانِ الْكَعْبَةِ

باب قریش نے جو کعبہ کی مرمت کی اس کا بیان

۱۰۱۱ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ يَقِيكَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ إِزَارِي إِزَارِي فَشُدَّ عَلَيْهِ إِزَارُهُ

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا مجھ کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا۔ انہوں نے کہا جب کعبہ بنایا گیا (یعنی قریش نے اس کی مرمت کی) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے چچا حضرت عباسؓ دونوں پتھر ڈھو رہے تھے عباس رضؓ نے کہا (میرے بھتیجے) تم ایسا کرو اپنا تہبند الٹ کر اپنی گردن پر ڈال لو تو پتھر کی تکلیف تم کو نہ پہنچے گی (آنحضرتؐ نے ایسا ہی کیا) اسی وقت (بیہوش ہو کر) زمین پر گر پڑے اور آنکھیں آسمان کو لگ گئیں ہوش آیا تو (اپنے چچا سے) فرمانے لگے میرا تہبند دے دو انہوں نے آپ کا تہبند خوب مضبوط باندھ دیا[2]

۱۰۱۲ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَا لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ حَائِطٌ كَانُوا يُصَلُّونَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَتَّى كَانَ عُمَرُ فَبَنَى حَوْلَهُ حَائِطًا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ جَدْرُهُ قَصِيرٌ فَبَنَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ

ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار اور عبیداللہ بن ابی یزید سے ان دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کعبہ کے گرد احاطہ کی دیوار نہ تھی لوگ کعبے کے گرد نماز پڑھا کرتے حضرت عمرؓ نے (اپنی خلافت کے زمانہ میں)[3] اس کے گرد دیوار بنوا دی عبیداللہ نے کہا کعبے کی دیواریں پست تھیں عبداللہ بن زبیر نے ان کو بلند کیا[4]۔

بَابُ ٤٣٧ أَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ

باب جاہلیت کے زمانہ کا بیان[5]

۱۰۱۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ هِشَامٌ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے

---

[1] یعنی شادی وغیرہ کروں گا قاکہی نے عامر بن ربیعہ سے نکالا مجھ سے زید نے یہ کہا کہ میں نے اپنی قوم کے برخلاف اسمٰعیل اور ابراہیمؑ کے دین کی پیروی کی ہے اور میں اس پیغمبر کا منتظر ہوں جو اسمٰعیل کی اولاد میں پیدا ہوگا۔ لیکن امید نہیں کہ میں اس کا زمانہ پاؤں مگر میں اس پر ایمان لایا۔ اس کی تصدیق کرتا ہوں اس کے برحق پیغمبر ہونے کی گواہی دیتا ہوں اگر تو زندہ رہے اور اس پیغمبر کو پائے تو میرا سلام پہنچا دیجیو۔ عامر کہتے ہیں جب میں مسلمان ہوا تو میں نے اُن کا سلام آنحضرتؐ کو پہنچایا آپ نے وعلیہ السلام فرمایا اور فرمایا اللہ اس پر رحم کرے۔ میں نے اس کو بہشت میں کپڑا گھسیٹتے ہوئے دیکھا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے باب فضل مکہ میں ۱۲ منہ [3] اپنی حکومت کے زمانہ میں ۱۲ منہ [4] حافظ نے کہا کعبہ دس بار بنا ہے۔ پہلے فرشتوں نے بنایا پھر آدم علیہ السلام نے پھر ان کی اولاد نے پھر ابراہیم علیہ السلام نے پھر عمالقہ نے پھر جرہم نے پھر قصی بن کلاب نے پھر قریش نے پھر عبداللہ بن زبیر نے پھر حجاج ظالم نے۔ اب تک حجاج کی بنا پر ہے ۱۲ منہ [5] یعنی وہ زمانہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے آپ کی نبوت تک گزرا ہے اور جاہلیت اس زمانہ کو بھی کہتے ہیں جو آپؐ کے پیغمبر ہونے سے پہلے گزرا ۱۲ منہ

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَا يَصُومُهُ۔

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنَ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَكَانُوا يُسَمُّونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرَ وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْأَثَرْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ قَالَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ رَابِعَةً مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ۔

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عَمْرٌو يَقُولُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ سَيْلٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَسَا مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ لَهُ شَأْنٌ۔

کہ ہشام نے کہا مجھ سے میرے والد (عروہ) نے حضرت عائشہ رضؓ سے نقل کیا انہوں نے کہا عاشورے کا روزہ قریش لوگ جاہلیت کے زمانہ میں بھی رکھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی رکھتے تھے جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو صحابہ کو یہ روزہ رکھنے کا حکم دیا جب رمضان کے روزے (۲ھ ہجری میں) فرض ہوئے تو آپ نے فرمایا اب جس کا جی چاہے عاشورے کا روزہ رکھے جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جاہلیت کے لوگوں کا یہ اعتقاد تھا کہ حج کے مہینوں[۵۱] میں عمرہ کرنا گناہ میں داخل ہے۔ اور جاہلیت کے زمانہ میں محرم کو صفر کہا کرتے ان کے یہاں یہ مثل تھی جب اونٹ کی پیٹھ اچھی ہو جائے[۵۲] اور حاجیوں کے پاؤں کے نشان (رستے پر سے) مٹ جائیں[۵۳] تو اب عمرہ کرنے والے کو عمرہ کرنا درست ہوا ابن عباس رضؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ (حجۃ الوداع میں) چوتھی ذیحجہ کو مکہ میں پہنچے سب حج کا احرام باندھے ہوئے تھے آپؐ نے[۵۴] اپنے صحابہ کو یہ حکم دیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں (طواف اور سعی کر کے احرام کھول دیں) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا کرنے سے ہم کو کونسی بات درست ہو جائے گی آپ نے فرمایا سب باتیں درست ہو جائیں گی[۵۵]۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار کہتے تھے ہم سے سعید بن مسیب نے اپنے والد مسیب سے نقل کیا انہوں نے سعید کے دادا (حزن) سے کہ جاہلیت کے زمانہ میں ایک بار بہیا آئی ایسی کہ مکہ کے دونوں پہاڑوں کے درمیان پانی ہی پانی ہوگیا۔ سفیان بن عیینہ نے کہا عمرو بن دینار کہتے تھے اس حدیث کا ایک بڑا قصہ ہے[۵۶]۔

---

[۵۱] شوال ذیقعد اور ذیحجہ کے نو دن یا دس دن ۱۲منہ [۵۲] اس کا زخم چنگا ہو جائے ۱۲منہ [۵۳] حاجی سب اپنے ملکوں کو روانہ ہو جائیں ۱۲منہ [۵۴] جاہلیت کا اعتقاد توڑنے کے لیے ۱۲منہ [۵۵] جو احرام میں منع نہیں یہاں تک کہ جماع بھی ۱۲منہ [۵۶] حافظ نے کہا موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا کہ مکہ میں بہیا اس پہاڑ کی طرف سے آیا کرتی جو بلند جانب میں واقع ہے ڈر ہوا کہیں پانی کعبے کے اندر نہ گھس جائے اس لیے انہوں نے عمارت کو خوب مضبوط کرنا چاہا اور پہلے جس نے کعبہ اونچا کیا اور اس میں سے کچھ گرایا وہ ولید بن مغیرہ تھا پھر کعبے کے بننے کا وہ قصہ نقل کیا جو آنحضرتؐ کی نبوت سے پہلے ہوا اور شافعی نے ام میں عبداللہ بن زبیر رضؓ سے نقل کیا جب وہ کعبہ بنا رہے تھے کعب نے ان سے کہا خوب مضبوط بناؤ کیونکہ ہم کتابوں میں یہ پاتے ہیں کہ اخیر زمانے میں بہیا بہت آئیگی تو قصے سے مراد یہی ہے کہ وہ اس بہیا کو دیکھ کر جس کے برابر کبھی نہیں آئی تھی یہ سمجھ گئے کہ اخیر زمانہ کی بہیاؤں میں سے یہ پہلی بہیا ہے ۱۲منہ

۱۰۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ فَرَآهَا لَا تَكَلَّمُ قَالُوا حَجَّتْ مُصْمِتَةً قَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَإِنَّ هَذَا لَا يَحِلُّ هَذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَكَلَّمَتْ فَقَالَتْ مَنْ أَنْتَ قَالَ امْرُؤٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أَيُّ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَتْ مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ أَنْتَ قَالَ إِنَّكِ لَسَئُولٌ أَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَتْ مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هَذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِي جَاءَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَئِمَّتُكُمْ قَالَتْ وَمَا الْأَئِمَّةُ قَالَ أَمَا كَانَ لِقَوْمِكِ رُءُوسٌ وَأَشْرَافٌ يَأْمُرُونَهُمْ فَيُطِيعُونَهُمْ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَهُمْ أُولَئِكِ عَلَى النَّاسِ۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے بیان ابوبشر سے انہوں نے قیس بن ابی سے انہوں نے کہا ابوبکر صدیق رضؓ احمس قبیلے کی ایک عورت کے پاس گئے جس کا نام زینب بنت مہاجر تھا دیکھا تو وہ بات نہیں کرتی پوچھا سبب کیا بات کیوں نہیں کرتی لوگوں نے کہا اس نے خاموش حج کی منت مانی ہےؑ انہوں نے اس سے کہا ارے بات کر یہ چپ چپانے حج کرنا جاہلیت کی رسم ہےؑ اس نے بات کرنا شروع کی اور ابوبکر رضہ سے پوچھا تم کون ہو انہوں نے کہا میں مہاجرین میں سے ایک آدمی ہوں اس نے کہا کون سے مہاجرین میں سے ابوبکر رضہ نے کہا قریش کے مہاجرین میں سے۔ اس نے کہا کون سے قریش میں سے ابوبکر رضہ نے کہا عجبؔ تو بڑی پوچھنے والی عورت ہے میں ابوبکر رضہ ہوں تب اس نے پوچھا ہم اس اچھے طریق (اسلام کے دین) پر جس کو اللہ جاہلیت کے بعد لایا کب تک (عمدگی کے ساتھ) قائم رہیں گے انہوں نے کہا جب تک تمہارے امام (حاکم) سیدھے رہیں گےؔ۔ اس نے کہا امام سے کیا مراد ہے ابوبکر رضہ نے کہا تیری قوم میں سردار اور شریف لوگ نہیں ہیں جو لوگوں کو کسی بات کا حکم کریں تو وہ مان لیں اس نے کہا کیوں نہیں ہیں ابوبکر رضہ نے کہا امام سے یہی مراد ہیںؔ۔

ؔلے یعنے چپ چپانے حج کا مطلب یہ ہے کہ جب تک حج سے فارغ نہ ہو کسی سے بات نہیں کرنے کی ۱۲منہ ؔسلے اسمٰعیل کی روایت میں یوں ہے اس عورت نے کہا ہم میں اور ہماری قوم میں جاہلیت کے زمانہ میں کچھ فساد ہوا تھا تو میں نے یہ حلف کی تھی اگر اللہ نے مجھ کو بچا دیا تو میں جب تک حج نہیں کر لوں گی کسی سے بات نہ کروں گی ابوبکر صدیق رضہ نے کہا اسلام ان سب باتوں کو میٹ دیتا ہے تو بات کر حافظ نے کہا ابوبکر رضہ کے اس قول سے یہ نکلا کہ اگر کوئی یوں حلف کرے میں بات نہیں کرنے کا تو اس کو بات کرنا مستحب ہے اور کفارہ لازم نہ آئے گا گویا ایسی نذر منعقد ہی نہ ہوگی اور مؤید ہے اس کے وہ حدیث ابواسرائیل کی جس نے یہ منت مانی تھی کہ پیدل چلے گا سوار نہ ہوگا سایہ لے گا نہ بات کرے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا سوار ہونے اور سایہ لینے اور بات کرنے کا ۱۲منہ ؔسلے شریعت پر قائم اور عدل و انصاف پر عمل کرتے رہیں گے ۱۲منہ ؔسلے یعنے بادشاہ اور حاکم اسی مضمون میں یہ مثل ہے الناس علی دین ملوکہم جس قوم کے بادشاہ اور سردار اور عمائد لوگ اچھے ذی علم لائق انصاف پسند ہوتے ہیں وہی قوم دنیا میں بڑھی چڑھی رہتی ہے اور جس قوم کے بادشاہ اور حکام ظالم اور جاہل اور ناتربیت یافتہ ہوتے ہیں وہ ہمیشہ ذلیل اور خوار اور غیر قوموں کی محکوم بن جاتی ہے ابوبکر صدیق رضہ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اسلام کی رونق اسی وقت تک رہی جب تک مسلمانوں کے خلیفہ اور بادشاہ شریعت پر قائم اور عدل اور انصاف پر مستعد اور ذی علم اور لائق سپاہی جری اور بہادر اپنی ذات سے لڑنے والے میدان جنگ میں جانے والے رہے اور جب سے مسلمانوں کے بادشاہ عیش و عشرت میں پڑ گئے علم حاصل کرنا چھوڑ دیا رات دن عورتوں کی صحبت اور شراب خوری اور لہو ولعب ناچ رنگ گانے بجانے میں اپنا وقت گذارنے لگے اسلام کی رونق جاتی رہی اور مسلمانوں کی بادشاہتیں اور ریاستیں چھن گئیں اب جو کچھ خال خال کہیں مسلمانوں کی حکومتیں باقی ہیں وہ اگلے مسلمانوں کی کمائی ہوئی رہ گئی ہیں اس کو بھی ہمارے زمانہ کے بادشاہ اور امیر بہت جلد کھوتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں کیونکہ ان کو نہ خود علم ہے نہ عالموں کو ان سے الفت ہے ان کے رات دن کے اشغال یہ ہیں گانا بجانا رنڈیوں مسخروں جاہلوں کی صحبت شراب افیون گانجا بھنگ کا استعمال علم دشمن عالموں کے ایسے مخالف ہیں کہ اگر کہیں الا ماشاء ان کی ریاست میں کوئی عالم پایا جائے تو فوراً اس کو معزول

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنِي فَرْوَةُ ابْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ لِبَعْضِ الْعَرَبِ وَكَانَ لَهَا حِفْشٌ فِي الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِينَا فَتَحَدَّثُ عِنْدَنَا فَإِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَدِيثِهَا قَالَتْ

وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا
أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي

قَالَتْ فَلَمَّا أَكْثَرَتْ قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَمَا يَوْمُ الْوِشَاحِ قَالَتْ خَرَجَتْ جُوَيْرِيَةٌ لِبَعْضِ أَهْلِي وَعَلَيْهَا وِشَاحٌ مِنْ أَدَمٍ فَسَقَطَ مِنْهَا فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِ الْحُدَيَّا وَهِيَ تَحْسِبُهُ لَحْمًا فَأَخَذَتْ فَاتَّهَمُونِي بِهِ فَعَذَّبُونِي حَتَّى بَلَغَ مِنْ أَمْرِي أَنَّهُمْ طَلَبُوا فِي قُبُلِي فَبَيْنَاهُمْ حَوْلِي وَأَنَا فِي كَرْبِي إِذْ أَقْبَلَتِ الْحُدَيَّا حَتَّى وَازَتْ بِرُءُوسِنَا ثُمَّ أَلْقَتْهُ فَأَخَذُوهُ فَقُلْتُ لَهُمْ هَذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ۔

مجھ سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا کسی عرب کی ایک کالی لونڈی (نام نامعلوم) مسلمان ہوگئی اس کی جھونپڑی مسجد ہی میں تھی وہ ہمارے پاس آکر باتیں کیا کرتی جب باتوں سے فارغ ہوتی تو یہ شعر پڑھتی ؎

کمر بند کا دن خدا کے عجائب میں ہے
اسی نے چھڑایا مجھے کفر کے ملک سے

جب اس نے یہ شعر کئی بار پڑھا تو میں نے پوچھا ارے کمر بند کا دن اس سے کیا مطلب اس نے کہا ہوا یہ کہ میرے لوگوں میں ایک چھوکری (جو نئی دلہن تھی) نکلی وہ لال چمڑے کا ایک کمر بند باندھے تھی اتفاق سے وہ کمر بند گر گیا چیل اتری اس کو گوشت سمجھ کر لے گئی لوگوں نے مجھ پر اس کی چوری کی تہمت لگائی اور مار پیٹ شروع کی یہاں تک انہوں نے مجھ کو تکلیف دی کہ میری شرمگاہ بھی ٹٹولی (کہیں اس میں نہ رکھ لی ہو) خیر وہ اسی حال میں میرے گرد جمع تھے اور میں عذاب میں مبتلا اتنے میں چیل سیدھی ہمارے سروں پر آن پہنچی اور اس ہار کو پھینکا ان لوگوں نے اٹھا لیا میں نے کہا تم اس کی چوری مجھ پر لگاتے تھے اور میں بے گناہ تھی[1]

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللّٰهِ فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سن رکھو جو کوئی قسم کھانا چاہے وہ اللہ کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے قریش کے لوگ اپنے باپ دادا کی قسم کھایا کرتے تھے اس لیے آپ نے فرمایا اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ۔

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ وَلَا يَقُومُ لَهَا وَيُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُومُونَ لَهَا يَقُولُونَ إِذَا رَأَوْهَا كُنْتِ فِي أَهْلِكِ مَا أَنْتِ مَرَّتَيْنِ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے بیان کیا کہ قاسم بن محمد (ان کے والد) جنازے کے آگے چلا کرتے تھے اور جنازہ دیکھ کر کھڑے نہ ہوتے اور حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے کہ جاہلیت کے لوگ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاتے اور کہتے تو جیسا اپنے گھر والوں میں تھا ویسا ہی (کسی پرندے کے بھیس میں ہے)[2]

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی

[1] یہ حدیث اوپر کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲منہ [2] یعنے جاہلیت والے جہنم کے قائل نہ تھے وہ کہتے تھے آدمی کی روح مرتے ہی کسی پرندے کے بھیس میں چلی جاتی ہے اگر اچھا آدمی تھا تو اچھے پرندے کی شکل لیتی ہے جیسے کبوتر وغیرہ۔ برا تھا تو برے کی شکل کوا الو وغیرہ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تو اپنے گھر والوں میں تو اچھا شریف آدمی تھا اب تیرا کس حال میں ہے بعضوں نے یوں کیا ہے تو اپنے گھر والوں میں جس طرح دوبارہ تو ان میں نہیں رہ سکتا یعنے حشر ہونے والا نہیں جیسے مشرکوں کا اعتقاد تھا کہ ایک ہی زندگی ہے دنیا کی زندگی اور آخرت کے قائل نہ تھے حضرت عائشہؓ کو شاید ان حدیثوں کی خبر

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ عَلٰى ثَبِيرٍ فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

۱۰۲۱ - حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ وَكَأْسًا دِهَاقًا قَالَ مَلْأَى مُتَتَابِعَةً قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اسْقِنَا كَأْسًا دِهَاقًا۔

۱۰۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ ؎ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ ؛ وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ

۱۰۲۳ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنِ الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے عمرو بن میمون سے حضرت عمرؓ نے کہا مشرک لوگ مزدلفہ سے (منیٰ کو) اس وقت تک نہ لوٹتے جب تک ثبیر (پہاڑ) پر سورج کی روشنی نہ پڑتی[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خلاف کیا اور سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے لوٹے۔

مجھ سے اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا میں نے ابواسامہ سے پوچھا کیا تم سے یحییٰ بن مہلب نے یہ کہا ہے کہ ہم سے حصین نے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے کہا (سورہ بنا میں) جو کاساً دہاقاً ہے اس کے معنے بھرا ہوا گلاس لبے درپے (ابواسامہ نے کہا ہاں) اور (اسی اسناد سے) عکرمہ سے منقول ہے انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے کہا میں نے اپنے والد حضرت عباسؓ سے سنا وہ جاہلیت کے زمانہ میں (اپنے غلام ساقی سے) یوں کہتے ہم کو کاساً دہاقاً پلا (یعنے بھرپور گلاس)[۲]

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاعروں کی باتوں میں سب سے زیادہ سچا لبید (بن ربیعہ بن عامر) کا یہ مصرعہ ہے ؎ جو خدا کے ماسوا ہے وہ فنا ہو جانے گا[۳]۔ اور امیہ بن ابی الصلت (جاہلیت کا ایک شاعر) مسلمان ہونے کے قریب تھا[۴]

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ

---

[۱] اس کا بیان کتاب الحج میں گزر چکا ہے ۱۲منہ [۲] ابن عباسؓ نے جاہلیت کا زمانہ نہیں پایا وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کے دس برس بعد پیدا ہوئے تو مراد وہ زمانہ ہے جب تک حضرت عباسؓ مسلمان نہیں ہوئے تھے ۱۲منہ [۳] باطل سے یہاں یہی مراد ہے فانی یا بالفعل معدوم جیسے صوفیہ کہتے ہیں کہ خارج میں سوا خدا کے کچھ موجود نہیں ہے اور یہ جو وجود نظر آتا ہے یہ وجود موہوم ہے جیسے آئینہ میں صورت کا وجود یا دریا میں حباب کا یا آگ کا شعلہ گھماؤ تو دائرے کا باطل سے یہ مراد نہیں ہے کہ بے کار اور لغو۔ کیونکہ دوسری آیت میں ہے ما خلقنا السماء والارض وما بینہما باطلا۔ اس مصرعہ کا ثانی مصرعہ یہ ہے ایک دن جو عیش ہے مٹ جائے گا ۱۲منہ [۴] صحیح مسلم میں شرید سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا مجھے امیہ بن ابی الصلت کی شعریں سناؤ میں نے آپؐ کو سو بیتوں کے قریب سنائیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ تو اپنی شعروں میں مسلمان ہونے کے قریب تھا امیہ جاہلیت کے زمانہ میں عبادت کیا کرتا۔ آخرت کا قائل تھا بعضوں نے کہا نصرانی ہوگیا تھا اس کی شعروں میں اکثر توحید کے مضامین ہیں ۱۲منہ

كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ تَدْرِي مَا هٰذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أُحْسِنُ الْكِهَانَةَ إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ فَلَقِيَنِي فَأَعْطَانِي بِذٰلِكَ فَهٰذَا الَّذِي أَكَلْتَ مِنْهُ فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُونَ لُحُومَ الْجَزُورِ إِلٰى حَبَلِ الْحَبَلَةِ قَالَ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا ثُمَّ تَحْمِلُ الَّتِي نُتِجَتْ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ قَالَ غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَيُحَدِّثُنَا عَنِ الْأَنْصَارِ وَكَانَ يَقُولُ لِي فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَفَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا

سے انہوں نے کہا ابوبکر صدیق رضؓ کا ایک غلام تھا (نام نامعلوم) جو اپنی کمائی ان کو لا کر دیا کرتا ابوبکر رضؓ اس کی کمائی کھاتے ایک دن وہ کوئی چیز لایا ابوبکر رضؓ نے اس کو کھایا غلام کہنے لگا تم جانتے ہو یہ کاہے کی کمائی تھی انہوں نے پوچھا کیوں کاہے کی غلام نے کہا میں نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک شخص سے کہانت کی تھی حالاں کہ میں اس علم کو اچھی طرح نہیں جانتا میں نے اس سے دغا بازی کی وہی شخص (آج) مجھ کو ملا اُس نے کچھ مجھ کو دیا یہ وہی کمائی تھی ابوبکر رضؓ نے یہ سنتے ہی منہ میں انگلی ڈالی اور جو کچھ پیٹ میں گیا تھا وہ سب نکال ڈالا[۵۱]

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمر رضؓ سے انہوں نے کہا جاہلیت کے لوگ اُونٹ کے گوشت حبل الحبلہ کے وعدے پر بیچا کرتے تھے ابن عمر رضؓ نے کہا حبل الحبلہ یہ کہ اونٹنی جنے پھر اس کی بیٹی حاملہ ہو وہ جنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا[۵۲]

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے کہا ہم سے غیلان بن جریر نے انہوں نے کہا ہم انس ابن مالک رضؓ پاس جایا کرتے وہ انصاریوں کے حالات ہم سے بیان کیا کرتے کہتے تیری قوم نے فلاں دن ایسا ایسا کیا اور تیری قوم نے فلاں دن ایسا ایسا کیا۔

۴۳۸ اَلْقَسَامَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

جاہلیت کی قسامت کا بیان[۵۳]

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا قَطَنٌ أَبُو الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ أَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَفِينَا بَنِي هَاشِمٍ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ فَخِذٍ أُخْرٰى فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ فَمَرَّ

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے قطن ابوالہیثم نے کہا ہم سے ابو یزید مدنی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا پہلی قسامت جو جاہلیت میں ہوئی ہم ہاشم لوگوں میں ہوئی بنی ہاشم کے ایک شخص (عمرو بن علقمہ[۵۴]) کو قریش کے دوسرے خاندان والے (خداش بن عبداللہ عامری) نے نوکر رکھا اب یہ نوکر اپنے صاحب کے ساتھ اس کے اونٹ لے کر (شام کی طرف) چلا وہاں ایک دوسرا ہاشمی شخص

---

[۵۱] کیونکہ دغا کی کمائی دوسرے نجومی کی مٹھائی دونوں حرام ہیں ۱۲ منہ [۵۲] اس حدیث کی شرح کتاب البیوع میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۵۳] بعضے نسخوں میں یہ باب مذکور نہیں ہے وہی صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ ساری حدیثیں جاہلیت کے ہی حال میں ہیں ۱۲ منہ [۵۴] اس کا باپ علقمہ مطلب بن عبد مناف کا بیٹا تھا مگر مطلب اور ہاشم کی اولاد ملی جلی رہی اس لیے اس کو بنی ہاشم کہہ دیا ابن کلبی نے کہا اس کا نام عامر تھا ۱۲ منہ

رَجُلٌ بِهٖ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهٖ فَقَالَ اَغِثْنِيْ بِعِقَالٍ اَشُدُّ بِهٖ عُرْوَةَ جُوَالِقِيْ لَا تَنْفِرُ الْاِبِلُ فَاَعْطَاهُ عِقَالًا فَشَدَّ بِهٖ عُرْوَةَ جُوَالِقِهٖ فَلَمَّا نَزَلُوْا عُقِلَتِ الْاِبِلُ اِلَّا بَعِيْرًا وَّاحِدًا فَقَالَ الَّذِي اسْتَاْجَرَهٗ مَا شَاْنُ هٰذَا الْبَعِيْرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الْاِبِلِ قَالَ لَيْسَ لَهٗ عِقَالٌ قَالَ فَاَيْنَ عِقَالُهٗ قَالَ فَحَذَفَهٗ بِعَصًا كَانَ فِيْهَا اَجَلُهٗ فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ قَالَ مَا اَشْهَدُ وَرُبَّمَا شَهِدْتُّهٗ قَالَ هَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّيْ رِسَالَةً مَّرَّةً مِّنَ الدَّهْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُنْتَ اِذَا اَنْتَ شَهِدْتَّ الْمَوْسِمَ فَنَادِ يَا اٰلَ قُرَيْشٍ فَاِذَا اَجَابُوْكَ فَنَادِ يَا اٰلَ بَنِيْ هَاشِمٍ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَسَلْ عَنْ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِيْ فِيْ عِقَالٍ وَّمَاتَ الْمُسْتَاْجَرُ فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَاْجَرَهٗ اَتَاهُ اَبُوْ طَالِبٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا قَالَ مَرِضَ فَاَحْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ فَوَلِيْتُ دَفْنَهٗ قَالَ قَدْ كَانَ اَهْلُ ذَاكَ مِنْكَ فَمَكَثَ حِيْنًا ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَ الَّذِيْ اَوْصٰى اِلَيْهِ اَنْ يُّبْلِغَ عَنْهُ وَافَى الْمَوْسِمَ فَقَالَ يَا اٰلَ قُرَيْشٍ قَالُوْا هٰذِهٖ قُرَيْشٌ قَالَ يَا اٰلَ بَنِيْ هَاشِمٍ قَالُوْا هٰذِهٖ بَنُوْ هَاشِمٍ قَالَ اَيْنَ اَبُوْ طَالِبٍ قَالُوْا هٰذَا اَبُوْ طَالِبٍ قَالَ اَمَرَنِيْ فُلَانٌ اَنْ اُبْلِغَكَ رِسَالَةً اَنَّ فُلَانًا قَتَلَهٗ فِيْ عِقَالٍ فَاَتَاهُ اَبُوْ طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ اخْتَرْ

(نام نامعلوم) اس پر سے گزرا جس کے تھیلوں کی رسی ٹوٹ گئی تھی اس نے اس نوکر سے التجا کی (ارے بھائی) میری مدد کر اونٹ باندھنے کی ایک رسی مجھ کو دے ڈال میں اپنا تھیلہ اس سے باندھوں تیرے اونٹ کو اگر رسی نہ ہوگی تو وہ بھاگ تھوڑے جائے گا اس نے ایک رسی اس کو دے دی جس سے اس نے اپنے تھیلے باندھے[۱] جب منزل پر اترے تو سب اونٹ باندھے گئے مگر ایک اونٹ یوں ہی رہا۔ صاحب نے پوچھا ارے سب اونٹوں کو باندھا اس کو کیوں نہیں باندھا نوکر نے کہا اس کی رسی نہیں ہے صاحب نے کہا اس کی رسی کہاں گئی اور غصے میں آکر) ایک لکڑی اس پر پھینک ماری اس کی موت آن پہنچی (وہ مرنے کے قریب ہوگیا) اس وقت ایک یمن والا شخص (نام نامعلوم) اُدھر سے گزرا یہ نوکر (جو مر رہا تھا) اس سے پوچھنے لگا کیا تو (ہر سال) حج کو جایا کرتا ہے اس نے کہا نہیں لیکن کبھی کبھی جاتا بھی ہوں نوکر نے کہا (اگر تو جائے) تو میرا ایک پیغام پہنچا دے گا جب کبھی تو جائے اس نے کہا اچھا پہنچا دوں گا نوکر نے کہا تو حج کے موسم پر (مکہ میں) جائے تو پہلے یوں آواز دے قریش کے لوگو جب وہ جواب دیں تو یوں پکار بنی ہاشم کے لوگو جب وہ جواب دیں تو ان سے پوچھ ابوطالب کہاں ہیں جب ابوطالب ملیں تو ان سے یہ کہہ دے کہ فلاں شخص نے مجھ کو ایک رسی پر مار ڈالا یہ کہہ کر وہ نوکر مر گیا اب اس کا صاحب جب مکہ میں پہنچا تو ابوطالب اس کے پاس آئے پوچھنے لگے ہماری قوم والا کدھر گیا اس نے کہا وہ (رستے میں) بیمار ہوگیا تھا۔ میں نے اچھی طرح اس کی خدمت کی (لیکن قضا سے مر گیا) میں نے اس کو گاڑ دیا ابوطالب نے کہا اس کے لیے تیری طرف سے یہی ہونا چاہیئے تھا[۲] اور ایک مدت تک ابوطالب خاموش رہے اتفاق سے یمن کا وہ شخص جس کو اس کے نوکر نے پیغام پہنچانے کی وصیت کی تھی حج کے موسم پر آن پہنچا اور اس نے آواز دی قریش کے لوگو۔ لوگوں نے بتلا دیا یہ قریش کے لوگ ہیں پھر اس نے پکارا بنی ہاشم لوگوں نے بتلایا یہ بنی ہاشم ہیں پھر اس نے پکارا ابوطالب کہاں ہیں لوگوں نے بتلا دیا ابوطالب

[۱] دوسری روایت میں یوں ہے اس نے کہہ دیا مجھ کو ایک ہاشمی شخص ملا اس نے بڑی عاجزی سے اپنا تھیلہ باندھنے کے لیے ایک رسی مانگی میں نے دیدی ۱۲ منہ [۲] یعنے خبرگیری کفن دفن وغیرہ ۱۲ منہ

مِنَّا إِحْدَى ثَلَاثٍ إِنْ شِئْتَ أَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِنَ
الْإِبِلِ فَإِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا وَإِنْ شِئْتَ حَلَفَ
خَمْسُونَ مِنْ قَوْمِكَ أَنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ فَإِنْ
أَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِهِ فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالُوا نَحْلِفُ
فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ
رَجُلٍ مِنْهُمْ قَدْ وَلَدَتْ لَهُ فَقَالَتْ يَا أَبَا طَالِبٍ
أُحِبُّ أَنْ تُجِيزَ ابْنِي هَذَا بِرَجُلٍ مِنَ الْخَمْسِينَ
وَلَا تُصْبِرْ يَمِينَهُ حَيْثُ تُصْبَرُ الْأَيْمَانُ فَفَعَلَ
فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَرَدْتَ
خَمْسِينَ رَجُلًا أَنْ يَحْلِفُوا مَكَانَ مِائَةٍ مِنَ
الْإِبِلِ يُصِيبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيرَانِ هَذَانِ
بَعِيرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّي وَلَا تُصْبِرْ يَمِينِي حَيْثُ
تُصْبَرُ الْأَيْمَانُ فَقَبِلَهُمَا وَجَاءَ
ثَمَانِيَةٌ وَأَرْبَعُونَ فَحَلَفُوا قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ رض فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
مَا حَالَ الْحَوْلُ وَمِنَ الثَّمَانِيَةِ
وَالْأَرْبَعِينَ عَيْنٌ تَطْرِفُ۔

یہ ہیں تب اس نے یوں کہا ابو طالب فلاں شخص نے میرے ہاتھ آپ کو یہ پیغام بھیجا
ہے کہ فلاں شخص نے ایک رسی کے بدل مجھ کو مار ڈالا یہ سنتے ہی ابو طالب اس
شخص کے پاس (جو قاتل تھا) پہنچے اور اس سے کہا اب ہماری طرف سے تو تین
باتوں میں سے کوئی بات اختیار کر لے یا تو دیت کے سو اونٹ ادا کر کیونکہ تو نے
ہمارے آدمی کا خون کیا یا تیری قوم کے پچاس آدمی یوں قسمیں کھائیں کہ تو نے
اس کو نہیں مارا۔ اگر یہ دونوں باتیں تو نہ مانے تو ہم تجھ کو قتل کریں گے قاتل یہ سن
کر اپنی قوم والوں کے پاس آیا انہوں نے کہا ہم قسمیں کھائینگے اتنے میں بنی ہاشم
کی ایک عورت اور اس نے قاتل کی قوم والوں (بنی عامر) میں سے ایک شخص سے نکاح
کیا تھا اس کا ایک لڑکا بھی (حویطب نامی) اس سے پیدا ہوا تھا ابو طالب کے پاس
آئی کہنے لگی ابو طالب میں یہ چاہتی ہوں کہ ان پچاس لوگوں میں جن سے قسمیں
لی جائیں گے اس لڑکے کی قسم معاف کر دو جہاں پر قسمیں دلائی جاتی ہیں وہاں
اس کو قسم کھانے پر مجبور نہ کرو ابو طالب نے اس کی درخواست منظور کر لی پھر ان
میں کا ایک اور شخص (نام نامعلوم) آیا کہنے لگا ابو طالب تمہاری تو یہی غرض تھی
تاکہ سو اونٹ کے بدل پچاس آدمی قسم کھائیں تو ہر شخص پر اس حساب سے دو دو
اونٹ ہوئے تم میری طرف سے یہ دو اونٹ لے لو اور مجھ کو اس مقام پر قسم کھانے سے
معاف رکھو جہاں پر قسمیں کھلائی جاتی ہیں ابو طالب نے اس کا کہنا بھی مان لیا اب باقی رہے
اڑتالیس آدمی وہ آئے انہوں نے قسم کھائی ابن عباس رض کہتے ہیں اس پروردگار کی قسم
جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ایک سال بھی نہیں گذرنے پایا ان اڑتالیس
آدمیوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں رہا جو آنکھ ہلاتا۔

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو

مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے

۱؎ اسی کو قسامت کہتے ہیں باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ ۲؎ اپنے آدمی کے بدل ۱۲ منہ ۳؎ دوسری روایت میں یوں ہے کہ یہ لوگ لڑتے جھگڑتے ولید بن مغیرہ
کے پاس پہنچے اس نے یہ فیصلہ کیا کہ خداش کے پچاس قوم والے آدمی یوں قسم کھائیں کہ خداش نے اس کو قتل نہیں کیا ۱۲ منہ ۴؎ زینب بنت علقمہ جو مقتول کی بہن تھی
۱۲ منہ ۵؎ رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان ۱۲ منہ ۶؎ یعنی بنی عامر کا ۱۲ منہ ۷؎ یعنے کوئی زندہ نہیں رہا سب مر گئے یہ سزا ہے جھوٹی قسم کھانے کی اور وہ بھی کعبہ
کے پاس معاذ اللہ دوسری روایت میں ہے کہ ان سب کی زمین جائداد حویطب کو ملی جس کی ماں کے کہنے سے ابو طالب نے اس کو قسم معاف کر دی تھی گو ابن عباس رض اس وقت پیدا بھی
نہیں ہوئے تھے مگر انہوں نے یہ واقعہ معتبر شخصوں سے سنا ہوگا جب تو اس پر قسم کھائی فاکہی نے ابن ابی نجیح کے طریق سے نکالا کچھ لوگوں نے خانہ کعبہ کے پاس ایک قسامت میں جھوٹی قسمیں
کھائیں پھر ایک پہاڑ کے تلے جا کر ٹھیرے ایک پتھر ان پر گرا سب مر گئے ۱۲ منہ

أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِحُوا قَدَّمَهُ اللهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ السَّعْيُ بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سُنَّةً إِنَّمَا

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا بعاث کا دن[1]۔ ایسا دن تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے (مدینے میں) آنے سے پہلے گذار دیا تو آپ جب (مدینہ) تشریف لائے اس وقت انصار کی جماعت میں پھوٹ پڑی ہوئی اس کے سردار مارے جا چکے تھے کچھ زخمی پڑے تھے اللہ تعالیٰ نے اس دن کو اپنے پیغمبر کے آگے کر دیا تاکہ انصار اسلام لائیں[2] عبداللہ بن وہب نے کہا[3] ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے بکیر بن اشج سے روایت کی ان سے کریب نے بیان کیا جو ابن عباس رضی اللہ عنہ کا غلام تھا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے تھے صفا مروہ کے درمیان نالے کے اندر زور سے دوڑنا سنت نہیں ہے یہ تو جاہلیت والے کیا کرتے تھے کہتے تھے ہم اس پتھریلی جگہ سے دوڑ کر ہی پار ہونگے[4]

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ أَبَا السَّفَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا مِنِّي مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأَسْمِعُونِي مَا تَقُولُونَ وَلَا تَذْهَبُوا فَتَقُولُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيَطُفْ مِنْ وَرَاءِ الْحِجْرِ وَلَا تَقُولُوا الْحَطِيمُ فَإِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَحْلِفُ فَيُلْقِي سَوْطَهُ أَوْ نَعْلَهُ أَوْ قَوْسَهُ.

ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم کو مطرف نے خبر دی کہا میں نے ابو السفر (سعید بن یحمد) سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے لوگو میں جو کہوں وہ تم سنو اور مجھ کو اپنا کہا سناؤ (کہ میں سمجھ لوں تم نے میری بات یاد کر لی)[5] نہیں ایسا نہ ہو باہر جا کر تم یہ کہو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا کہا[6]۔ دیکھو جو کوئی بیت اللہ کا طواف کرے وہ حجر کے پیچھے سے (یعنے حطیم کے پرے سے) حجر کو حطیم نہ کہو یہ جاہلیت کا نام ہے[7] اس وقت کے لوگ ان میں جب کوئی کسی بات کی قسم کھاتا تو اپنا کوڑا یا جوتا یا کمان وہاں پھینک دیتا[8]۔

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قِرْدَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرَدَةٌ قَدْ زَنَتْ فَرَجَمُوهَا فَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ.

ہم سے نعیم بن حماد نے بیان کیا کہا ہم کو ہشیم نے خبر دی انہوں نے حصین سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے کہا میں نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک بندریا دیکھی جس پر بہت سے بندر جمع ہوئے تھے اس بندریا نے زنا کی تھی تو بندروں نے اس کو سنگسار کیا میں بھی اس کے سنگسار کرنے میں بندروں کے ساتھ شریک ہوا[9]

---

[1] بعاث وہ مقام جہاں انصار کے دو قبیلوں اوس اور خزرج میں لڑائی ہوئی تھی ۱۲ منہ [2] اسلام کی برکت سے ایک دل ہو جائیں ۱۲ منہ [3] اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اصل سعی کا انکار نہیں کیا وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے بلکہ بے تحاشا سخت دوڑنے کا ۱۲ منہ [5] یعنی دوبارہ میری کلام کا اعادہ کرو ۱۲ منہ [6] حالاں کہ تم میرا مطلب سمجھے ہو اور غلط طور سے جو میں نے کہا ہو وہ مجھ سے نقل کرو ۱۲ منہ [7] اس لیے اس کو حطیم کہتے یعنے کھا جانے والا جو چیز وہاں پڑے پڑے وہ گل سڑ جاتیں یا کوئی اٹھا لے جاتا ۱۲ منہ [8] پوری روایت اسمٰعیل نے یوں نکالی عمرو بن میمون کہتے ہیں میں یمن میں تھا اپنے لوگوں کی بکریوں میں ایک اونچی جگہ پر میں نے دیکھا ایک بندر بندریا کو لے کر آیا اور اس کا ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھ کر سو گیا اتنے میں ایک چھوٹا بندر آیا اور بندریا کو اشارہ کیا اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ پہلے بندر کے تلے سے کھینچ لیا اور چھوٹے بندر کے ساتھ گئی اس نے اس کے ساتھ صحبت کی میں دیکھ رہا تھا صحبت کے بعد بندریا لوٹی اور آہستگی سے پھر اپنا ہاتھ پہلے بندر کے سر کے تلے ڈالنے لگی لیکن وہ جاگ اٹھا گھبرایا ہوا اور بندریا کو سونگھا اور ایک چیخ ماری تو سب بندر جمع ہوئے یہ اسی بندریا کی طرف اشارہ کرتا تھا اور چیختا جاتا تھا (یعنے اس نے زنا کی ہے) آخر دوسرے بندر داہنی بائیں طرف گئے اور اسی چھوٹے بندر کو لیکر آئے جس کو میں پہچانتا تھا بندر اور اس (زانی) بندر کیلئے ایک گڑھا کھودا دونوں کو سنگسار کر ڈالا تو میں نے بنی آدم کے سوا

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عُبَیْدِاللّٰہِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ خِلَالٌ مِنْ خِلَالِ الْجَاہِلِیَّۃِ الطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالنِّیَاحَۃُ وَنَسِیَ الثَّالِثَۃَ قَالَ سُفْیٰنُ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہَا الْاِسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ۔

عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبیداللہ ابن ابی یزید سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے سنا انہوں نے کہا جاہلیت کی خصلتوں میں سے یہ خصلتیں ہیں کسی کی نسب پر (بن جانے بوجھے) طعنہ مارنا میت پر نوحہ کرنا عبیداللہ اس حدیث کا راوی تیسری بات بھول گیا سفیان نے کہا لوگ کہتے تھے تیسری بات ستاروں کو بارش کی علت سمجھنا[۱]

بَابٌ ۱۱۳۴ مَبْعَثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کا بیان آپ کا

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ ہَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَیِّ بْنِ کِلَابِ بْنِ مُرَّۃَ بْنِ کَعْبِ بْنِ لُؤَیِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِہْرِ بْنِ مَالِکِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ کِنَانَۃَ بْنِ خُزَیْمَۃَ بْنِ مُدْرِکَۃَ بْنِ اِلْیَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ

نام مبارک محمدؐ ہے عبداللہ کے بیٹے وہ عبدالمطلب کے وہ ہاشم کے وہ عبد مناف کے وہ قصی کے وہ کلاب کے وہ مرہ کے وہ کعب کے وہ لوی کے وہ غالب کے وہ فہر کے وہ مالک کے وہ نضر کے وہ کنانہ کے وہ خزیمہ کے وہ مدرکہ کے وہ الیاس کے وہ مضر کے وہ نزار کے وہ معد کے وہ عدنان کے[۲]

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ ہِشَامٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُنْزِلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ ابْنُ اَرْبَعِیْنَ فَمَکَثَ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ سَنَۃً ثُمَّ اُمِرَ بِالْہِجْرَۃِ فَہَاجَرَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَمَکَثَ بِہَا عَشْرَ سِنِیْنَ ثُمَّ تُوُفِّیَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی انہوں نے ہشام بن حسان بصری سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اتری اس وقت آپ کی عمر چالیس برس کی تھی پھر تیرہ برس آپ مکہ میں اور رہے بعد اس کے آپ کو ہجرت کا حکم ہوا آپ مدینہ میں ہجرت کر گئے وہاں دس برس رہے۔ پھر آپ کی وفات ہوئی۔[۳]

بَابٌ ۱۱۳۵ مَا لَقِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ بِمَکَّۃَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے مکہ میں مشرکوں کے ہاتھوں جو جو تکلیفیں اٹھائیں، اُن کا بیان

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا بَیَانٌ وَاِسْمٰعِیْلُ قَالَا سَمِعْنَا قَیْسًا یَقُوْلُ سَمِعْتُ

ہم سے حمیدی (عبداللہ بن زبیر مکی) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے بیان بن بشر اور اسمٰعیل بن ابی خالد نے ان دونوں نے کہا

[۱] ایک روایت میں چوتھی بات بھی مذکور ہے اپنے نسب اور خاندان پر فخر کرنا ۱۲منہ [۲] یہیں تک آپ نے اپنا نسب بیان فرمایا ہے اور عدنان کے بعد پھر روایتوں میں اختلاف ہے امام بخاری نے تاریخ میں آپ کا نسب حضرت ابراہیم تک بیان کیا ہے حضرت عائشہ رضؓ نے کہا ہم نے عدنان سے آگے پھر نسب کا پہچاننے والا کسی کو نہ پایا ۱۲منہ [۳] اس حساب سے کل عمر شریف آپ کی ۶۳ برس ہوتی ہے اور یہی قول صحیح ہے ۱۲منہ

خَبَّابًا يَقُوْلُ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَهُوَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً فَقُلْتُ اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهٗ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ عِظَامِهٖ مِنْ لَحْمٍ اَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ زَادَ بَيَانٌ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ

ہم نے قیس بن ابی حازم سے سنا وہ کہتے تھے میں نے خباب بن ارت (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ کعبے کے سایہ میں ایک چادر پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے اس زمانہ میں ہم مشرک لوگوں سے سخت تکلیفیں اٹھا رہے تھے میں نے آپ سے عرض کیا آپ اللہ سے دعا کیوں نہیں کرتے یہ سنتے ہی آپ (تکیہ چھوڑ کر سیدھے) بیٹھ گئے آپ کا چہرہ (غصے سے) سرخ ہوگیا آپ نے فرمایا تم سے پہلے تو ایسے لوگ (پیغمبر) گذر چکے ہیں جن کے گوشت اور پٹھوں میں ہڈیوں تک لوہے کی کنگھیاں چلائی جاتی تھیں مگر وہ اپنے سچے دین سے نہیں پھرتے تھے اور آرہ ان کے بیچا بیچ سر پر (مانگ پر) رکھ کر چلایا جاتا دو ٹکڑے کر دیئے جاتے مگر اپنے (سچے) دین سے نہ پھرتے اور اللہ تعالیٰ (ایک دن) اس کام کو ضرور پورا کرے گا یہاں تک کہ ایک شخص صنعاء سے (جو یمن میں ہے) سوار ہو کر حضرموت تک چلا جائے گا[۱] اور اللہ کے سوا اس کو کسی کا ڈر نہ ہوگا بیان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے یا ڈر ہوگا تو بھیڑیئے کا اپنی بکریوں پر۔

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فَمَا بَقِيَ اَحَدٌ اِلَّا سَجَدَ اِلَّا رَجُلٌ رَاَيْتُهٗ اَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًا فَرَفَعَهٗ فَسَجَدَ عَلَيْهِ وَقَالَ هٰذَا يَكْفِيْنِيْ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا بِاللّٰهِ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحق سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھی اور سجدہ کیا تھا لوگ وہاں تھے سب نے سجدہ کیا کوئی باقی نہ رہا مگر ایک آدمی کو میں نے دیکھا اس نے کیا کیا کنکریوں کی ایک مٹھی اٹھائی اس کو ہاتھ میں لے کر) اس پر سجدہ کیا[۳] کہنے لگا مجھ کو یہ بس کرتا ہے ابن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے اس شخص کو اس کے بعد دیکھا وہ کفر کی حالت میں مارا گیا[۴]۔

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ

---

[۱] یعنی اسلام کے دین کو ۱۲ منہ [۲] حضرت موت ایک ملک ہے شمالی عرب میں اس میں اور صنعا میں پندرہ دن کی راہ ہے ۱۲ منہ [۳] پیشانی لگا دی ۱۲ منہ [۴] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے یہ شخص جس نے کنکریوں کی مٹھی اٹھا کر پیشانی سے لگائی تھی امیہ بن خلف تھا اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا جب امیہ بن خلف نے سجدہ تک نہ کیا تو مسلمانوں کو رنج گزرا گویا ان کو تکلیف دی یہی ترجمہ باب ہے بعضوں نے کہا کہ مسلمانوں کو تکلیف یوں ہوئی کہ مشرکین کے بھی سجدے میں شریک ہونے سے وہ یہ سمجھے کہ یہ مشرک مسلمان ہوگئے ہیں اور جو مسلمان ان کی ایذا دہی سے حبش کو نیت سے نکل چکے تھے وہ لوٹ آئے بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مسلمان نہیں ہوئے ہیں تو دوبارہ نکلے حبش کے ملک میں ہجرت کی ۱۲ منہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَاجِدٌ وَّحَوْلَهُ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ جَاءَ عُقْبَةُ
ابْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَى جَزُوْرٍ فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ
فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَأَخَذَتْهُ مِنْ
ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ
أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَّعُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ
ابْنَ رَبِيْعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ
شُعْبَةُ الشَّاكُّ فَرَأَيْتُهُمْ قُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ فَأُلْقُوْا
فِي بِئْرٍ غَيْرَ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيٍّ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَوْ
قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزٰى قَالَ سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ
هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مَا أَمْرُهُمَا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي
حَرَّمَ اللّٰهُ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَسَأَلْتُ
ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا أُنْزِلَتِ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ
قَالَ مُشْرِكُوْا أَهْلِ مَكَّةَ فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي
حَرَّمَ اللّٰهُ وَدَعَوْنَا مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَقَدْ أَتَيْنَا
الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ الْآيَةَ.

سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے پاس
نماز پڑھ رہے تھے آپ کے گرد قریش کے چند (کافر) لوگ بیٹھے ہوئے تھے
اتنے میں عقبہ بن ابی معیط اُونٹ کی اوجھری بچہ دان لیکر آیا اور آپ کی پیٹھ
پر رکھ دی آپ نے اپنا سر نہیں اٹھایا یہاں تک کہ حضرت فاطمہؓ (آپ کی
صاحبزادی) آئیں اور آپ کی پیٹھ پر سے وہ اٹھائی اور جس نے یہ حرکت کی۔
اس کے لیے بددعا کرنے لگیں خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب نماز سے
فارغ ہوئے تو) فرمایا یا اللہ قریش کے گروہ سے سمجھ۔ ابوجہل بن ہشام
اور عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف سے یہ شک شعبہ کو ہوئی کہ ابی
فرمایا یا امیہؓ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے ان لوگوں کو دیکھا۔ یہ سب
بدر کے دن مارے گئے اور ان کی لاشیں ایک کنوئیں میں پھینک دی گئیں ایک
امیہ یا ابی کی لاش رہ گئی اس کے بند بند جدا ہو گئے تھے اسلئے کنوئیں میں نہیں ڈالی گئی

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے جریر
نے انہوں نے منصور سے کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے یا حکم بن عتبہ نے
سعید بن جبیر سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن ابزے (صحابی)
نے مجھ سے یہ کہا ابن عباس رضہ سے (سورۂ فرقان کی) اس آیت ولا تقتلوا النفس
التی حرم اللہ الا بالحق اور (سورۂ نساء کی) اس آیت ومن یقتل مومنا متعمدا کو پوچھو
میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا جب سورۂ فرقان کی آیت اُتری تو مکہ کے
مشرک کہنے لگے ہم نے تو جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا تھا اس کو مارا
(یعنی خون ناحق کیا) اور اللہ کے ساتھ دوسرے دیوتا کو بھی پوجا اور بے شرمی
کے کام بھی کئے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فرقان میں) یہ اُتارا
الا من تاب وآمن عملا صالحا اخیر تک تو یہ آیت انہی کافروں کے حق میں ہے

[۱] مگر صحیح امیہ خلف ہے جیسے دوسری روایتوں میں ہے کیوں کہ ابی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں مارا ۱۲ منہ [۲] سورۂ فرقان کی آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جو کوئی خون کرے لیکن پھر توبہ کرے اور نیک اعمال بجالائے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا۔ اور یہ سورۂ نساء کی آیت میں یہ ہے کہ جو کوئی عمداً کسی مسلمان کو قتل کرے تو اس کو ضرور سزا ملے گی ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اللہ کا غضہ اس پر ہوگا اور لعنت بھی پڑے گی تو دونوں آیتوں کے مضمون میں تخالف ہوا عبدالرحمٰن بن ابزے نے یہی امر ابن عباس رضہ سے پوچھوا بھیجا ۱۲ منہ [۳] زنا وغیرہ تو ہم کو ایمان لانے سے کیا فائدہ ہماری مغفرت تھوڑے ہوگی ۱۲ منہ [۴] جب آپ سجدے سے سر اُٹھا چکے ۱۲ منہ

فَلِهٰذَا لِذٰلِكَ وَاَمَّا الَّتِيْ فِي النِّسَاءِ الرَّجُلُ اِذَا عَرَفَ الْاِسْلَامَ وَشَرَائِعَهٗ ثُمَّ قَتَلَ فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ فَذَكَرْتُهٗ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ اِلَّا مَنْ نَّدِمَ۔

رہی وہ آیت جو سورہ نساء میں ہے وہ اس شخص کے باب میں ہے جو (مسلمان ہو کر) اسلام اور شریعت کے احکام جان کر بھی مسلمان کا ناحق خون کرے اس کی سزا جہنم ہے[1]۔ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے کہا میں نے ابن عباس رضؓ کا یہ قول مجاہد سے بیان کیا تو انہوں نے کہا دوسری آیت بھی اسی شخص کے حق میں ہے جو نادم نہ ہو (یعنے توبہ نہ کرے[2])

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَخْبِرْنِيْ بِاَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْمُشْرِكُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ حِجْرِ الْكَعْبَةِ اِذْ اَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ فَخَنَقَهٗ خَنْقًا شَدِيْدًا فَاَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى اَخَذَ بِمَنْكِبِهٖ وَدَفَعَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ الْاٰيَةَ تَابَعَهُ ابْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قِيْلَ لِعَمْرِو بْنِ

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا مجھ سے اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے پوچھا مجھ کو وہ بتلاؤ جو مشرکوں نے سخت ایذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہو انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حطیم میں نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط (ملعون) آیا اور اس نے اپنا کپڑا آپ کی گردن میں ڈال کر آپ کا گلا زور سے گھونٹا۔ ابوبکر صدیق رضؓ آن پہنچے اور انہوں نے اس کا مونڈھا پکڑ کر اس کو ڈھکیل دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ کیا اور کہنے لگے[3] تم ایک شخص کو یہ کہنے پر مار ڈالتے ہو میرا مالک خدا ہے اخیر آیت تک (جو سورہ مومن میں ہے) عیاش بن ولید کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے بھی یحییٰ بن عروہ سے انہوں نے عروہ سے روایت کیا ہے اس میں یوں ہے[4]، میں نے عبداللہ بن عمرو سے کہا اور عبدہ نے ہشام سے[5] انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے یہ روایت کی اس میں یوں ہے کہ عمرو بن عاص سے کہا گیا اور محمد بن عمرو نے بھی[6] اس کو ابوسلمہ سے روایت کیا اسمیں یوں ہے مجھ سے عمرو بن عاص نے بیان کیا۔

---

[1] اور توبہ قبول نہیں ۱۲ منہ [2] ابن عباسؓ کا مطلب یہ تھا کہ سورہ فرقان کی آیت ان لوگوں سے متعلق ہے جو کفر کی حالت میں ناحق خون کریں پھر توبہ کریں اور مسلمان ہو جائیں تو اسلام کی وجہ سے کفر کے ناحق خون کا ان سے مواخذہ نہ ہوگا اور سورہ نساء کی آیت اس شخص کے حق میں ہے جو مسلمان ہو کر دوسرے مسلمان کو عمداً ناحق مار ڈالے ایسے شخص کی سزا جہنم ہے اس کی توبہ قبول ہونے والی نہیں تو دونوں آیتوں میں کچھ تخالف نہ ہوا اوپر گذر چکا ہے کہ ابن عباس رضؓ کا مذہب قاتل مومن میں جمہور کے برخلاف ہے۔ مجاہد نے جمہور کے موافق دوسری آیت کو بھی اسی سے متعلق رکھا جو خون ناحق کر کے توبہ نہ کرے اور نادم نہ ہو۔ حدیث کے مطابقت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ اس سے یہ نکلتا ہے کہ مشرکوں نے مسلمانوں کو ناحق مارا تھا ان کو ستایا تھا ۱۲ منہ [3] ارے لوگو تم کو کیا ہوگیا ہے ۱۲ منہ [4] اس کو امام احمد اور بزار نے روایت کیا موصولاً ۱۲ منہ [5] اس کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کو امام بخاری نے خلق افعال العباد میں وصل کیا حافظؒ نے کہا ہے ایک روایت میں یوں ہے کہ مشرکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بار ایسا مارا کہ آپ بے ہوش ہوگئے تب ابوبکر رضؓ کھڑے ہوئے کہنے لگے کیا تم ایسے شخص کو مار ڈالتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے ۱۲ منہ

بَابٌ ۴۴ اِسْلَامِ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَّادٍ الْاٰمُلِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُجَالِدٍ عَنْ بَیَانٍ عَنْ وَبَرَةَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ قَالَ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهٗ اِلَّا خَمْسَةُ اَعْبُدٍ وَّامْرَاَتَانِ وَاَبُوْبَکْرٍ۔

باب ابوبکر صدیق رضؓ کے مسلمان ہونے کا قصہ

مجھ سے عبداللہ بن محمدؐ آملی نے بیان کیا کہا مجھ سے یحییٰ بن معین نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن مجالد نے انہوں نے بیان احمسی سے انہوں نے وبرہ سے انہوں نے ہمام بن حارث سے انہوں نے کہا عمار بن یاسر نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا ہے جب آپ کے ساتھ کوئی نہ تھا[۵۱] صرف پانچ غلام[۵۲] اور دو عورتیں[۵۳] اور ابوبکر رضؓ صدیق تھے[۵۴]

بَابٌ ۴۵ اِسْلَامِ سَعْدٍ رضؓ

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیِّبِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ مَا اَسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ اَسْلَمْتُ فِیْهِ وَلَقَدْ مَکَثْتُ سَبْعَةَ اَیَّامٍ وَّاِنِّیْ لَثُلُثُ الْاِسْلَامِ۔

باب سعد بن ابی وقاص کے مسلمان ہونے کا قصہ

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو ابواسامہ نے خبر دی کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم نے بیان کیا کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا کہا میں نے ابواسحاق سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے جو کوئی اسلام لایا وہ اسی دن جس دن میں اسلام لایا[۵۵] اور اسلام کے بعد سات دن مجھ پر ایسے گزرے کہ میں کل مسلمانوں کا تیسرا حصہ تھا

بَابٌ ۴۶ ذِکْرِ الْجِنِّ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ

باب جنوں کا بیان[۵۶] اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ جن میں) فرمایا اے پیغمبر کہہ دے چند جنوں نے کان لگا کر قرآن سنا اخیر آیت تک

---

[۵۱] کوئی اسلام نہ لایا تھا ۱۲ منہ [۵۲] بلال زید عامر ابو فکیہہ عبید ۱۲ منہ [۵۳] ام المومنین خدیجہ رضؓ اور ام ایمنؓ یا سمیہ رضؓ ۱۲ منہ [۵۴] صدیق یعنے بڑے سچے یا جس نے کبھی جھوٹ نہ بولا ہو کہتے ہیں ابوبکر صدیق رضؓ نے جاہلیت کے زمانہ میں بھی بت پرستی نہیں کی قاضی ابوالحسین نے اپنی سند سے روایت کی اُن کے باپ ابو قحافہ ان کو بتخانہ میں لے گئے اور کہنے لگے بت کو سجدہ کرو یہ کہہ کر وہ چلے گئے ابو بکر رضؓ کہتے ہیں میں ایک بت کے پاس گیا اور اس سے کہا میں بھوکا ہوں مجھ کو کھانا دے اس نے کچھ جواب نہ دیا پھر میں نے کہا میں ننگا ہوں مجھ کو کپڑا پہنا اس نے کچھ جواب نہ دیا آخر میں نے ایک پتھر لیا اور کہا اگر تو خدا ہے تو اپنے تئیں میرے ہاتھ سے بچا یہ کہہ کر میں نے وہ پتھر اس پر مارا وہ اوندھا گر پڑا اتنے میں میرے باپ آ گئے کہنے لگے بیٹا یہ کیا کرتا ہے میں نے کہا جو تم دیکھ رہے ہو وہ مجھ کو میری والدہ کے پاس لائے اور ان سے سب حال بیان کیا انہوں نے کہا میرے بیٹے سے کچھ مت بول اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے مجھ سے بات کی جب یہ پیٹ میں تھا اور مجھ کو درد ہونے لگی میرے پاس کوئی نہ تھا میں نے ایک ہاتف سے سنا اس نے یوں آواز دی اللہ کی بندی خوش ہو جا تجھ کو ایک آزاد لڑکا ملے گا جس کا نام آسمان میں صدیق رضؓ ہے وہ محمدؐ کا صاحب اور رفیق ہوگا رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [۵۵] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے سعد نے یہ اپنے علم کے رو سے کہا ورنہ ان سے پہلے حضرت علی رضؓ اور خدیجہ رضؓ اور ابوبکر رضؓ اور اسلام لا چکے تھے اور شاید یہ سب لوگ ایک ہی دن اسلام لائے ہوں یہ شروع دن میں اور سعد اخیر دن میں ۱۲ منہ [۵۶] جنوں کا ذکر کتاب بدء الخلق میں گذر چکا ہے ۱۲ منہ

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا مَّنْ اٰذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْکَ یَعْنِیْ عَبْدَ اللّٰہِ اَنَّہٗ اٰذَنَتْ بِھِمْ شَجَرَۃٌ۔

مجھ سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ حماد بن اسامہ نے کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انھوں نے معن بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے کہا میں نے اپنے والد[۵۱] سے سنا وہ کہتے تھے میں نے مسروق بن اجدع سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کس نے تبلایا کہ جنوں نے رات کو آپ کا قرآن سنا انہوں نے کہا تمہارے والد عبد اللہ بن مسعود رضؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ (ببول کے) ایک درخت نے آپ کو جنوں کی خبر دی تھی۔

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَدِّیْ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یَحْمِلُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِدَاوَۃً لِّوَضُوْئِہٖ وَحَاجَتِہٖ فَبَیْنَمَا ھُوَ یَتْبَعُہٗ بِھَا فَقَالَ مَنْ ھٰذَا فَقَالَ اَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَقَالَ اَبْغِنِیْ اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِھَا وَلَا تَاْتِنِیْ بِعَظْمٍ وَّلَا بِرَوْثَۃٍ فَاَتَیْتُہٗ بِاَحْجَارٍ اَحْمِلُھَا فِیْ طَرَفِ ثَوْبِیْ حَتّٰی وَضَعْتُ اِلٰی جَنْبِہٖ ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ مَشَیْتُ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَۃِ قَالَ ھُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَاِنَّہٗ اَتَانِیْ وَفْدُ جِنِّ نَصِیْبِیْنَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَاَلُوْنِی الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللّٰہَ لَھُمْ اَنْ لَّا یَمُرُّوْا بِعَظْمٍ وَّلَا بِرَوْثَۃٍ اِلَّا وَجَدُوْا عَلَیْھَا طَعَامًا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے کہا مجھ کو میرے دادا (سعید بن عمرو) نے خبر دی۔ انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے وضو اور استنجا کے لیے ایک چھاگل پانی کی اٹھا کر چلتے ایک بار یہی چھاگل لیے آپ کے پیچھے جا رہے تھے اتنے میں آپ نے پوچھا یہ کون آ رہا ہے۔ میں نے کہا ابوہریرہ رضؓ۔ آپ نے فرمایا مجھے چند پتھر ڈھونڈھ لادے۔ میں ان سے استنجا کروں گا۔ اور ہڈی اور گوبر نہ لائیو۔ میں اپنے کپڑے میں چند پتھر لے کر آیا اور آپ کے پاس رکھ دیئے پھر وہاں سے لوٹ آیا آپ جب حاجت سے فارغ ہوئے اور میں آپ کے ساتھ چلا تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ ہڈی اور گوبر میں کیا بات ہے[۵۲] آپ نے فرمایا یہ دونوں چیزیں جنوں کی خوراک ہیں[۵۳] اور میرے پاس نصیبین کے[۵۴] جنوں کے قاصد آئے وہ اچھے جن تھے انہوں نے مجھ سے توشہ مانگا میں نے ان کے لیے اللہ سے یہ دعا کی جب یہ کسی ہڈی یا گوبر پر سے گزریں تو ان کو اس پر سے کھانا ملے[۵۵]۔

بَابُ اِسْلَامِ اَبِیْ ذَرٍّ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔

باب ابوذر رضؓ کے مسلمان ہونے کا قصہ

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

ہم سے عمرو بن عباس رضؓ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے

---

[۵۱] عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن مسعود رضؓ ۱۲ منہ [۵۲] جو اس سے استنجا کرنا منع ہوا ۱۲ منہ [۵۳] یعنے ہڈی جنوں کی خوراک ہے اور گوبر ان کے جانوروں کی ۱۲ منہ [۵۴] نصیبین ایک شہر کا نام ہے جزیرے میں یا شام میں ۱۲ منہ [۵۵] یعنے بہ قدرت الٰہی ہڈی اور گوبر پر ان کی اور ان کے جانوروں کی خوراک پیدا ہو جانے کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جن کئی بار حاضر ہوئے ایک بار بطن نخلہ میں جہاں آپ قرآن پڑھ رہے تھے یہ سات جن تھے دوسری بار حجون میں تیسری بار بقیع میں ان راتوں میں عبد اللہ بن مسعودؓ آپ کے ساتھ تھے آپ نے زمین پر ان کے بیٹھنے کے لیے لکیر کر دی تھی چوتھی بار مدینہ کے باہر اس میں زبیر بن عوام موجود تھے پانچویں بار ایک سفر میں جس میں بلال بن حارث موجود تھے ۱۲ منہ

بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَخِيهِ ارْكَبْ إِلَى هٰذَا الْوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ ائْتِنِي فَانْطَلَقَ الْأَخُ حَتّٰى قَدِمَهُ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ لَهُ رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ مَا شَفَيْتَنِي مِمَّا أَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتّٰى أَدْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيْلِ فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَمْسٰى فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ لَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ فَعَادَ عَلِيٌّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَأَقَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ قَالَ إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنِّي فَعَلْتُ فَفَعَلَ

کہا ہم سے مثنٰے بن عمران ضبعی نے انہوں نے ابو جمرہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب ابو ذر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی (انیس) سے کہا سوار ہو کر اس مقام پر (یعنی مکہ میں) جا اور اس شخص کا حال (اچھی طرح) دریافت کر کے مجھ سے بیان کر جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے اور کہتا ہے کہ آسمان سے مجھ کو خبر دی جاتی ہے یہ سن کر ان کا بھائی روانہ ہوا مکہ پہنچا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنیں پھر ابو ذرؓ کے پاس لوٹ کر آیا ان سے کہنے لگا میں نے اس شخص کو دیکھا وہ اچھے اخلاق کا لوگوں کو حکم کرتا ہے اور ایک کلام سناتا ہے جس کو شعر نہیں کہہ سکتے[1] ابو ذرؓ نے کہا تیری اس بات سے میرا جو مطلب تھا وہ پورا نہیں ہوا میری تشفی نہیں ہوئی آخر ابو ذرؓ نے توشہ لیا اور پانی کی ایک پرانی مشک سنبھالی (اور چلتے ہوئے) مکہ پہنچے مسجد حرام میں آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں تلاش کیا مگر وہ آپ کو پہچانتے نہ تھے اور انہوں نے آپ کو پوچھنا بھی مناسب[2] نہ سمجھا[3]۔ کچھ رات گزر گئی اس وقت حضرت علیؓ نے ان کو دیکھا اور پہچان لیا کہ یہ با ہر والے غریب الوطن ہیں خیر ابو ذرؓ حضرت علیؓ کے ساتھ ہوئے[4] نہ ابو ذرؓ نے کوئی اور بات کہی نہ حضرت علیؓ نے کچھ پوچھا۔ صبح کو ابو ذرؓ نے اپنی مشک اٹھائی توشہ لیا پھر مسجد میں آگئے اور سارا دن وہیں رہے شام تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نہیں دیکھا۔ جب ابو ذرؓ لیٹنے کی جگہ گئے تو حضرت علیؓ ادھر سے گزرے اور کہنے لگے کیا ابھی اپنے ٹھکانے جانے کا وقت اس شخص پر نہیں آیا[5] انہوں نے ابو ذرؓ کو اٹھایا اپنے ساتھ لے گئے دونوں میں کوئی اور بات چیت نہیں ہوئی۔ تیسرا دن ہوا تو پھر[6] حضرت علیؓ نے ان سے یہی گفتگو کی وہ ان کے ساتھ جا رہے تھے اس وقت حضرت علیؓ نے پوچھا (ارے یار) بتلا تو اس ملک میں کیوں آیا ہے۔ ابو ذرؓ نے کہا اگر تم مجھ سے پکا عہد اور پیمان کرو کہ میری رہنمائی کرو تو میں کہوں حضرت علیؓ نے منظور کیا اس وقت ابو ذر نے بیان کیا

[1] مسلم کی روایت میں یوں ہے میں نے اس کلام کو شعر کے وزنوں پر جوڑا تو وہ وزن پر ٹھیک نہیں آتا خدا کی قسم وہ سچا ہے ۱۲ منہ [2] قریش کے کافروں سے ۱۲ منہ [3] وہ آپ کے دشمن تھے ایسا نہ ہو ابو ذرؓ کو ستائیں ۱۲ منہ [4] رات کو ان کے مکان پر ۱۲ منہ [5] مطلب یہ تھا کہ یہاں کیوں سوتا ہے میرے مکان پر چل جیسے کل تھا ۱۲ منہ [6] ابو ذرؓ مسجد میں آ گئے شام کو ۱۲ منہ

هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتْبَعْنِي فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتْبَعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ أَمْرِي قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَضْجَعُوهُ وَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ قَالَ وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَأَنَّ طَرِيقَ تِجَارِكُمْ إِلَى الشَّامِ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا فَضَرَبُوهُ وَثَارُوا إِلَيْهِ فَأَكَبَّ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ.

حضرت علیؓ نے کہا تم کو جو خبر پہنچی وہ ٹھیک ہے وہ اللہ کے سچے پیغمبر ہیں اب تم ایسا کرو صبح کو تم میرے پیچھے پیچھے چلے آنا اگر میں (رستے میں) کوئی خوف کی بات دیکھوں گا تو اس طرح کھڑا ہو جاؤں گا جیسے کوئی پیشاب کرتا ہے[۵۱] اگر میں چلتا رہوں تم بھی چلتے رہنا اور میں جس گھر میں گھسوں تم بھی اس میں گھس آنا خیر ابوذرؓ نے ایسا ہی کیا حضرت علیؓ کے پیچھے پیچھے چلے گئے یہاں تک کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے ابوذرؓ بھی پہنچے اور آنحضرت صلعم کی باتیں سنیں (اسی وقت) اسی جگہ مسلمان ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اب تو اپنی قوم (غفار) کے لوگوں میں چلا جا اور ان سے میرا حال بیان کرتا رہ جب تک تجھ کو میری خبر[۵۲] پہنچے ابوذرؓ نے عرض کیا میں تو پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مشرکوں کے عین جماؤ میں اسلام کا کلمہ پکار کر کہہ دوں گا[۵۳] وہ نکلے مسجد حرام میں آ کر بلند آواز سے پکارا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ یہ سنتے ہی (قریش کے) کچھ لوگ کھڑے ہوئے ان کو اتنا مارا کر زمین پر لٹا دیا اس وقت حضرت عباسؓ آن پہنچے اور ابوذرؓ پر اوندھے پڑ گئے اور قریش کے کافروں سے کہنے لگے ارے یارو کیا غضب کرتے ہو[۵۴] غفار کی قوم کا ہے تم جو سوداگری کے لیے شام کے ملک میں جایا کرتے ہو رستے میں اس کی قوم پڑتی ہے۔ یہ کہہ کر حضرت عباسؓ نے ان کو چھڑا دیا۔ دوسرے دن پھر ابوذرؓ نے یہی کیا[۵۵] پھر لوگوں نے ان پر مار پیٹ کی حملہ کیا پھر حضرت عباسؓ آئے اور ان پر اوندھے پڑ گئے[۵۶]

بَابُ ۴۵ إِسْلَامِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کے مسلمان ہونے کا قصہ[۵۷]

۱۰۴۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے

[۵۱] جب میں مسجد سے چلوں ۱۲ منہ [۵۲] ایک روایت میں یوں ہے میں دیوار سے لگ کر کھڑا ہو جاؤں گا جیسے کوئی اپنا جوتا صاف کرتا ہے ۱۲ منہ [۵۳] غالب ہونے کی اور زور پکڑنے کی ۱۲ منہ [۵۴] جانتے ہو یہ کون ہے ۱۲ منہ [۵۵] علانیہ پکار کر کلمہ شہادت پڑھا ۱۲ منہ [۵۶] چھڑا دیا پھر ابوذرؓ اپنے ملک کو چلے گئے وہاں ان کے بھائی انیس اور غفار کے بہت لوگ ابوذرؓ کے سمجھانے سے مسلمان ہو گئے ۱۲ منہ [۵۷] یہ حضرت عمرؓ کے چچازاد بھائی تھے ان کے والد زید جاہلیت کے زمانہ میں دین حنیف کے طالب اور ملت ابراہیمی پر تھے صرف اللہ کو پوجتے تھے شرک نہیں کرتے تھے اور کعبہ کی طرف نماز پڑھا کرتے اسی اعتقاد پر انہوں نے انتقال کیا جیسے یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ

بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ يَقُولُ وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عُمَرَ لَمُوثِقِي عَلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عُمَرُ وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا ارْفَضَّ لِلَّذِي صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ ۔

کہا میں نے کوفہ کی مسجد میں سعید بن زید کو یہ کہتے سنا۔ قسم خدا کی میں نے اپنے تئیں اس حال میں دیکھا کہ عمرؓ نے اسلام لانے سے پہلے مجھ کو مسلمان ہو جانے کی سزا میں (رسی سے) باندھا تھا اور تم نے جو عثمانؓ کے ساتھ کیا اگر[۵۱] اس پر احد کا پہاڑ اپنی جگہ سے سرک جائے تو بیشک اس کا سرک جانا بجا ہوگا[۵۲]۔

بَابُ إِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب حضرت عمرؓ کے مسلمان ہونے کا قصہ

۱۰۴۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ

مجھ سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ہم لوگ تو جب سے عمرؓ مسلمان ہوئے برابر عزت سے رہے۔

۱۰۴۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ فَأَخْبَرَنِي جَدِّي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ فِي الدَّارِ خَائِفًا[۵۳] إِذْ جَاءَهُ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ أَبُو عَمْرٍو عَلَيْهِ حُلَّةُ حِبَرَةٍ وَقَمِيصٌ مَكْفُوفٌ بِحَرِيرٍ وَهُوَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ وَهُمْ حُلَفَاؤُنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ لَهُ مَا بَالُكَ قَالَ زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونِي إِنْ أَسْلَمْتُ قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْكَ[۵۴] بَعْدَ أَنْ قَالَهَا أَمِنْتُ فَخَرَجَ الْعَاصُ فَلَقِيَ النَّاسَ قَدْ سَالَ بِهِمُ الْوَادِي فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُونَ فَقَالُوا نُرِيدُ هٰذَا ابْنَ الْخَطَّابِ الَّذِي صَبَا قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْهِ فَكَرَّ النَّاسُ[۵۵]

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمر بن محمد نے مجھ کو میرے دادا زید بن عبداللہ بن عمرؓ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ ڈرے ہوئے گھر میں بیٹھے تھے اتنے میں ابو عمرو عاص بن وائل سہمی ایک دھاری دار چادر اور ایک ریشمی کرتہ کا جوڑا پہنے ہوئے ان کے پاس آیا وہ بنی سہم کے قبیلے سے تھا جو جاہلیت کے زمانہ میں ہمارے حلیف تھے اس نے کہا عمرؓ تمہارا کیا حال ہے (کیوں آزردہ ہو) انہوں نے کہا تیری قوم بنی سہم کے لوگ کہتے ہیں اگر میں مسلمان ہوا تو مجھ کو مار ڈالیں گے عاص نے کہا وہ تیرا کچھ بگاڑ نہیں سکتے عاص کے ایسا کہنے پر مجھ کو اطمینان ہوا پھر عاص باہر نکلا دیکھا تو میدان لوگوں سے بھر گیا ہے۔ عاص نے پوچھا کیوں کہاں کا قصد ہے انہوں نے کہا خطاب کے بیٹے کی خبر لینے جاتے ہیں جس نے اپنا دین بدل ڈالا عاص نے کہا دیکھو تم عمرؓ کو مت ستاؤ یہ سنتے ہی لوگ لوٹ گئے

---

۵۱ ان کو ناحق مار ڈالا ۱۲ منہ ۵۲ یہ ایسا بڑا واقعہ ہے ۱۲ منہ ۵۳ قریش سے ڈر رہے تھے کہ وہ مسلمان ہونے پر کیا کرتے ہیں ۱۲ منہ ۵۴ ان کی کیا مجال ہے ۱۲ منہ ۵۵ کیونکہ وہ بنی سہم کا سردار تھا ۱۲ منہ

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمَّآ اَسْلَمَ عُمَرُ اِجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهٖ وَقَالُوْا صَبَا عُمَرُ وَاَنَا غُلَامٌ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِيْ فَجَآءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَآءٌ مِّنْ دِيْبَاجٍ فَقَالَ قَدْ صَبَا عُمَرُ فَمَا ذَاكَ فَاَنَا لَهٗ جَارٌ قَالَ فَرَاَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوْا عَنْهُ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا میں نے عمرو بن دینار سے سُنا وہ کہتے تھے عبداللہ ابن عمر رضہ نے کہا جب عمر اسلام لائے تو کافروں نے ان کے گھر پر دنگا کیا وہ کہہ رہے تھے عمر رضہ نے اپنا دین بدل ڈالا میں اس وقت لڑکا تھا چھت پر بیٹھا تھا۔ اتنے میں ایک شخص ریشمی چغہ پہنے ہوئے آیا اور لوگوں سے) کہنے لگا۔ اچھا تو عمر رضہ نے اپنا دین بدل ڈالا تو پھر تم کو کیا (تم کیوں دنگہ کرتے ہو) دیکھو (یہ سمجھ رکھو) عمر میری پناہ میں ہے عبداللہ کہتے ہیں اس کی یہ بات سنتے ہی لوگ پھوٹ گئے[۵۱]۔ میں نے والد سے (یا لوگوں سے) پوچھا یہ کون شخص ہے انہوں نے کہا عاص بن وائل۔

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ اَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا سَمِعْتُ عُمَرَ بِشَيْءٍ قَطُّ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَذَا اِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ اِذْ مَرَّ بِهٖ رَجُلٌ جَمِيْلٌ فَقَالَ لَقَدْ اَخْطَاَ ظَنِّيْ اَوْ اِنَّ هٰذَا عَلٰى دِيْنِهٖ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَوْ لَقَدْ كَانَ كَاهِنَهُمْ عَلَيَّ الرَّجُلَ فَدُعِيَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ اسْتُقْبِلَ بِهٖ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ قَالَ فَاِنِّيْ اَعْزِمُ عَلَيْكَ اِلَّا مَا اَخْبَرْتَنِيْ قَالَ كُنْتُ كَاهِنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَمَا اَعْجَبُ مَا جَآءَتْكَ بِهٖ جِنِّيَّتُكَ قَالَ بَيْنَمَا

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمر بن محمد بن زید نے ان سے سالم نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے جب عمر رضہ کو کسی امر کے متعلق یوں کہتے سُنا میں یوں سمجھتا ہوں تو وہ ویسے ہی نکلا[۵۳] ایک بار ایسا ہوا وہ بیٹھے تھے اتنے میں ایک خوبصورت شخص[۵۴] سامنے سے گزرا انہوں نے کہا یا تو میرا گمان غلط ہے یا تو یہ اب تک اپنے جاہلیت کے دین پر (کافر) ہے یا یہ (کسی زمانہ میں) اپنی قوم کا کاہن تھا خیر اس شخص کو میرے پاس لاؤ[۵۵] لوگوں نے اس کو حاضر کیا حضرت عمر رضہ نے اس کو وہی بات کہی[۵۵] اس نے تو آج کے دن کا سا معاملہ کبھی نہیں دیکھا جو کسی مسلمان کو پیش آیا ہو[۵۶] حضرت عمر رضہ نے کہا میں تو تجھ کو چھوڑنے والا نہیں جب تک تو سچ سچ اپنا حال مجھ سے بیان نہ کرے تب وہ کہنے لگا بیشک میں جاہلیت کے زمانہ میں کاہن تھا حضرت عمر رضہ نے کہا اچھا کوئی عجیب بات تو بتلا جو تیری شیطانی نے تجھ کو سُنائی ہو اس نے کہا ایک دن میں بازار

[۵۱] جتھا ٹوٹ گیا اور چلتے نظر آئے ۱۲ منہ [۵۲] جس کا کہنا ایسا چلتا ہے ۱۲ منہ [۵۳] یعنی ان کی رائے اور اٹکل ہمیشہ صحیح نکلتی وہ محدثین میں سے تھے یعنے ان لوگوں سے جن کو حق بات خدا کی طرف سے سمجھا دی جاتی ہے جیسے اوپر حدیث میں گذر چکا ہے ۱۲ منہ [۵۴] اس کا نام سواد بن قارب تھا ۱۲ منہ [۵۵] کہ تو مسلمان ہے یا کافر ہے یا کاہن ہے ابو عمر رضہ نے کہا یہ شخص جاہلیت کے زمانہ میں کہانت کیا کرتا تھا حضرت عمر رضہ نے ایک دن مزاح کے طور پر اس سے فرمایا ارے سواد تیری کہانت اب کہاں گئی اس پر وہ غصے ہوا کہنے لگا عمر ہم جس حال میں پہلے تھے یعنے جاہلیت اور کفر پر وہ کہانت سے بدتر تھا اور تم مجھ کو ایسی بات پر ملامت کرتے ہو جس سے میں توبہ کر چکا اور مجھ کو امید ہے کہ اللہ نے اس کو بخش دیا ہوگا ۱۲ منہ [۵۶] مسلمان ہوتے ساتھ لوگ اس کو کافر بنائیں ۱۲ منہ [۵۷] جو اس کے پیٹھ پیچھے کہی تھی وہ کہنے لگا خدا کی پناہ ۱۲ منہ

أَنَا يَوْمًا فِي السُّوقِ جَاءَتْنِي أَعْرِفُ فِيهَا الْفَزَعَ فَقَالَتْ أَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَإِبْلَاسَهَا وَيَأْسَهَا مِنْ بَعْدِ إِنْكَاسِهَا وَلُحُوقَهَا بِالْقِلَاصِ وَأَحْلَاسِهَا قَالَ عُمَرُ صَدَقَ بَيْنَمَا عِنْدَ آلِهَتِهِمْ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِعِجْلٍ فَذَبَحَهُ فَصَرَخَ بِهِ صَارِخٌ لَمْ أَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ أَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ يَقُولُ يَا جَلِيحُ أَمْرٌ نَجِيحٌ رَجُلٌ فَصِيحٌ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ فَوَثَبَ الْقَوْمُ قُلْتُ لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَعْلَمَ مَا وَرَاءَ هٰذَا ثُمَّ نَادَى يَا جَلِيحُ أَمْرٌ نَجِيحٌ رَجُلٌ ... فَصِيحٌ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقُمْتُ فَمَا نَشِبْنَا أَنْ قِيلَ هٰذَا نَبِيٌّ۔

میں تھا اتنے میں میری شیطانی (پری جناتی) گھبرائی ہوئی آئی کہنے لگی تو جنوں کو نہیں دیکھتا جب اوندھے (آسمان سے) لوٹا دیئے گئے تو کیسے خوف زدہ اور ناامید ہو رہے ہیں[۱] اور اونٹنیوں اور ان کے پالان کی کملیوں سے مل گئے ہیں[۲] یہ سن کر حضرت عمرؓ کہنے لگے سواد سچ کہتا ہے میں بھی (ان دنوں میں) ایسا ہوا بتوں کے پاس سو رہا تھا اتنے میں ایک شخص[۳] ایک گائے کا بچھڑا لے کر آیا اس کو (وہاں) ذبح کیا اس کے اندر سے ایسی زور کی آواز نکلی کہ ویسے زور کی آواز میں نے کبھی نہیں سنی وہ آواز یہ تھی ارے دشمن ایک بات بتلاتا ہوں جس سے مراد مل جائے ایک فصیح (خوش بیان) یوں کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ یہ سنتے ہی لوگ (جو وہاں موجود تھے) چونک پڑے (اچھل دیئے) میں نے کہا میں تو نہیں جانے کا دیکھوں تو اس کے بعد کیا ہوتا ہے پھر یہی آواز آئی ارے دشمن ایک بات بتلاتا ہوں جس سے مراد بر آئے ایک فصیح شخص یوں کہہ رہا ہے لا الٰہ الا اللہ اس وقت میں کھڑا ہوا اور ابھی کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ لوگ کہنے لگے یہ (یعنے حضرت محمدؐ) اللہ کے پیغمبر ہیں[۴]۔

۱۰۷۸- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِلْقَوْمِ لَوْ رَأَيْتُنِي مُوثِقِي عُمَرُ عَلَى الْإِسْلَامِ أَنَا وَأُخْتُهُ وَمَا أَسْلَمَ وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا ہم سے قیس ابن ابی حازم نے کہا میں نے سعید بن زید سے سنا وہ کہتے تھے میں نے اپنے تئیں اور عمرؓ کی بہن کو دیکھا دونوں کو عمرؓ نے (رسی سے) باندھ دیا تھا اس وقت تک عمرؓ مسلمان نہیں ہوئے تھے[۵] اور تم نے جو

---

۱ جن فرشتوں کی باتیں سننے کے لیے آسمان پر جایا کرتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تو آسمان کا نیا بندوبست کیا گیا وہاں فرشتوں کا مضبوط چوکی پہرہ مقرر ہوا اور جنوں کو مار کھا کر اوندھے منہ زمین پر لوٹنا پڑا ۱۲ منہ ۲ یعنے عرب لوگوں کے ساتھ شریک مسلمان ہو گئے ہیں یا ہو رہے ہیں ۱۲ منہ ۳ نام نامعلوم یا ابن عبس ۱۲ منہ ۴ یعنے آپ کی پیغمبری کا چرچا اس واقعہ کے متصل ہی سنا معلوم ہوا کہ وہ آواز دینے والا آپ ہی کے ظہور کی بشارت دے رہا تھا ۱۲ منہ ۵ یہ قصہ سیر کی کتابوں میں طول کے ساتھ مذکور ہے خلاصہ یہ ہے کہ ابوجہل نے یہ کہا جو کوئی محمدؐ کا سر لائے میں اس کو سو اونٹ انعام دوں گا عمرؓ تلوار لٹکا کر چلے رستے میں کسی نے کہا تم محمدؐ کو تو بعد میں مارنا اپنے بہنوئی سعید بن زید اور بہن سے تو سمجھ لو وہ دونوں مسلمان ہو گئے ہیں حضرت عمرؓ اپنی بہن کے گھر پہنچے وہاں پہنچ کر بہنوئی اور بہن دونوں کی مشکیں کسیں خوب مارا پیٹا اخیر کو نادم ہوئے اپنی بہن سے کہنے لگے ذرا مجھ کو وہ کلام تو سنا دو جو تم میاں بی بی میرے آنے کے وقت پڑھ رہے تھے انہوں نے کہا تم بے وضو ہو وضو کرو حضرت عمرؓ نے وضو کیا اور مصحف کھول کر پڑھنے لگے اس کا اثر یہ ہوا کہ زبان سے بے اختیار یہ کلمہ پاک نکل پڑا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا اے عمر مسلمان ہو جا انہوں نے صدق دل سے کلمہ پڑھا سارے مسلمانوں نے خوشی سے تکبیر کہی ۱۲ منہ

أَنْفَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَنْقَضَّ

(ظلم) حضرت عثمان رضہ پر کیا اگر اس کی وجہ سے احد پہاڑ ٹوٹ پڑے تو بیشک بجا ہے

بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ.

باب چاند پھٹ جانے کا بیان[۵۱]

۱۰۴۹- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتَّى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا.

مجھ سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا۔ کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے۔ انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضہ سے انہوں نے کہا مکہ کے کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشان مانگا۔ آپ نے ان کو چاند کا دو ٹکڑے ہونا دکھلایا یہاں تک کہ انہوں نے حرا پہاڑ کو ان دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں دیکھا (ایک پہاڑ کے اس طرف ایک اس طرف)۔

۱۰۵۰- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَقَالَ اشْهَدُوا وَذَهَبَتْ فِرْقَةٌ نَحْوَ الْجَبَلِ وَقَالَ أَبُو الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ انْشَقَّ بِمَكَّةَ وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ.

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ (محمد بن میمون) سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے ابومعمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا چاند جس وقت پھٹا اس وقت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں موجود تھے آپ نے فرمایا لوگو گواہ رہنا (یہ نشانی یاد رکھنا) اور ابوالضحیٰ نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ حدیث روایت کی اس میں یوں ہے کہ چاند مکہ میں پھٹا[۵۲] اور ابراہیم نخعی کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن مسلم نے بھی ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے نکالا انہوں نے ابومعمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے

۱۰۵۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہم سے عثمان بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے بکر بن مضر نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے انہوں نے عراک بن مالک سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعودؓ سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھٹا[۵۳]۔

۱۰۵۲- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے ابومعمر سے انہوں نے عبداللہ

[۵۱] شق القمر کا بیان اوپر گذر چکا ہے کہ یہ آنحضرت صلعم کا ایک بڑا معجزہ تھا گو انسؓ نے یہ واقعہ خود نہیں دیکھا دوسرے صحابی سے سنا ہوگا مگر صحابی کی مرسل بالاتفاق مقبول ہے ۱۲ منہ

[۵۲] یہ اگلی روایت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ منیٰ بھی مکہ کے مضافات میں ہے ۱۲ منہ [۵۳] یہ بھی مرسل ہے اس لیے کہ ابن عباسؓ کی عمر اس وقت دو تین برس کی ہوگی ۱۲ منہ

اللہ عنہ قال انشق القمر۔

بن مسعود رضہ سے انہوں نے کہا چاند پھٹ گیا۔

باب ۱۴۸ ہجرۃ الحبشۃ۔

باب مسلمانوں کی حبش کی طرف ہجرت کرنے کا بیان

وقالت عائشۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اریت دار ہجرتکم ذات نخل بین لابتین فھاجر من ھاجر قبل المدینۃ ورجع عامۃ من کان ھاجر بارض الحبشۃ الی المدینۃ فیہ عن ابی موسی واسماء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور حضرت عائشہ رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہاری ہجرت کا مقام (مدینہ منورہ) دکھلایا گیا وہ پتھریلی زمینوں کے بیچ میں تو کچھ مسلمانوں نے جنہوں نے ہجرت کی مدینہ کی طرف ہجرت کی اور اکثر مسلمان جو حبش کی طرف ہجرت کر گئے تھے وہ بھی مدینہ کو لوٹ آئے اس باب میں ابو موسے اور اسماء بنت عمیس رضہ کی روایتیں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۵۳۔ حدثنا عبداللہ بن محمد الجعفی حدثنا ہشام اخبرنا معمر عن الزھری حدثنا عروۃ بن الزبیر ان عبیداللہ بن عدی بن الخیار اخبرہ ان المسور بن مخرمۃ وعبدالرحمن بن الاسود بن عبد یغوث قالا لہ ما یمنعک ان تکلم خالک عثمان فی اخیہ الولید بن عقبۃ وکان اکثر الناس فیما فعل بہ قال عبیداللہ فانتصبت

ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا ہم سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا ان کو عبیداللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی کہ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث دونوں نے ان سے کہا۔ تم اپنے ماموں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے باب میں کیوں نہیں گفتگو کرتے ہوا یہ تھا کہ لوگوں نے اس پر بہت اعتراض کیا تھا جو حضرت عثمان رضہ نے ولید کے ساتھ کیا تھا خیر

---

۵۱ اس سے ان لوگوں کا رد ہوتا جو کہتے ہیں اقتربت الساعۃ وانشق القمر میں انشق معنوں میں ینشق کے ہے یعنے چاند پھٹے گا اب یہ اعتراض کہ اگر یہ چاند پھٹا ہوتا تو اہل رصد اور ہیئت اور دنیا کے مہندس اس واقعہ کو نقل کرتے کیوں کہ بہت عجیب واقعہ تھا واہی ہے کس لیے کہ یہ پھٹنا صرف ایک لحظہ کے لیے تھا معلوم نہیں کہ اور ملک والوں کو نظر بھی آیا یا نہیں احتمال ہے کہ وہ سوتے ہوں یا اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں اور بڑی دلیل اس واقعہ کی صحت کی یہ ہے کہ اگر چاند نہ پھٹا ہوتا تو قرآن میں جب یہ اترا انشق القمر تو کافر اور مخالفین اسلام سب تکذیب شروع کرتے وہ تو حق باتوں میں قرآن کی مخالفت کیا کرتے تھے چہ جائے کہ ایک واقعہ نہ ہوا ہوتا اور قرآن میں اس کا ہونا بیان کیا جاتا تو کس قدر اعتراض اور تکذیب کو بھاڑ کر دیتے ۱۲ منہ ۵۲ جب مکہ کے کافروں نے مسلمانوں کو بہت تکلیف دینا شروع کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت اتنی قوت نہ تھی کہ ان کافروں کو روکتے تو آپ نے ان مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ تم حبش کے ملک کو چلے جاؤ اور اس وقت وہیں رہو جب تک اللہ مسلمانوں کو قوت دے یہ ہجرت دو بار ہوئی سب سے پہلے حضرت عثمان رضہ نے اپنی بی بی حضرت رقیہ رضہ کو لے کر ہجرت کی ۱۲ منہ ۵۳ ان تین حدیثوں میں خود امام بخاری نے وصل کیا۔ حضرت عائشہ رضہ کی حدیث کو باب الہجرۃ الی المدینۃ میں اور ابو موسیٰ رضہ کی حدیث کو اسی باب میں اور اسماء رضہ کی حدیث کو غزوہ حنین میں ۱۲ منہ ۵۴ حضرت عثمان رضہ نے سعد بن ابی وقاص رضہ کو کوفہ کی حکومت سے معزول کر کے اس ولید کو مقرر کیا تھا ولید نے وہاں بڑی بڑی بے اعتدالیاں کیں شراب پی کر نشہ میں نماز پڑھائی حضرت عثمان رضہ نے اس کو سزا دینے میں دیر کی لوگوں کو یہ ناگوار ہوا انہوں نے عبیداللہ بن عدی سے جو حضرت عثمان رضہ کے بھانجے اور ان کے بہت مقرب تھے یہ کہا کہ تم ولید کے مقدمہ میں حضرت عثمان رضہ سے گفتگو کرو ۱۲ منہ ۵۵ ایسے نالائق کو اتنی بڑی خدمت دینا اس کی پاسداری کرنا شراب کی حد اس کو نہ لگانا ۱۲ منہ

لِعُثْمَانَ حِيْنَ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ لَهٗ إِنَّ لِيْ إِلَيْكَ حَاجَةً وَهِيَ نَصِيْحَةٌ فَقَالَ أَيُّهَا الْمَرْءُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَانْصَرَفْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلٰوةَ جَلَسْتُ إِلَى الْمِسْوَرِ وَإِلَى ابْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ فَحَدَّثْتُهُمَا بِالَّذِيْ قُلْتُ لِعُثْمَانَ وَقَالَ لِيْ فَقَالَا قَدْ قَضَيْتَ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْكَ بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَهُمَا إِذْ جَاءَنِيْ رَسُوْلُ عُثْمَانَ فَقَالَا لِيْ قَدِ ابْتَلَاكَ اللّٰهُ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا نَصِيْحَتُكَ الَّتِيْ ذَكَرْتَ آنِفًا قَالَ فَتَشَهَّدْتُ ثُمَّ قُلْتُ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰمَنْتَ بِهٖ وَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ وَصَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتَ هَدْيَهٗ وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيْ شَأْنِ وَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ لِيْ يَا ابْنَ أَخِيْ أَدْرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ قَدْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهٖ

میں (رستے میں) کھڑا ہو رہا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نماز کے لیے نکلے تو میں نے کہا مجھے آپ سے کچھ عرض کرنا ہے اور اس میں آپ ہی کی خیر خواہی (بھلائی) ہے انہوں نے کہا بھلے آدمی میں تجھ سے پروردگار کی پناہ چاہتا ہوں[1]- یہ سن کر میں لوٹ آیا جب نماز سے فراغت ہوئی تو میں مسور اور عبدالرحمٰن پاس بیٹھ گیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے جو گفتگو ہوئی وہ بیان کی انہوں نے کہا بس تم نے اپنا فرض ادا کر دیا (جو کرنا چاہیئے تھا کر چکے) میں انہیں کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک بلانیوالا آیا مجھ کو بلایا مسور اور عبدالرحمٰن کہنے لگے (جاؤ) اللہ نے تمہاری آزمائش کی ہے[2] خیر میں چلا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا انہوں نے کہا وہ خیر خواہی کی کیا بات ہے جس کا تو نے ابھی ذکر کیا تھا میں نے کہا اللہ گواہ ہے[3] پھر میں نے کہا اللہ نے حضرت محمد کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا- اور آپ پر قرآن اُتارا- تم ان لوگوں میں ہوئے جنہوں نے اللہ اور رسول کا فرمانا مان لیا تم اللہ پر ایمان لائے اور تم نے پہلی دو ہجرتیں کیں[4] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی اور آپ کا طریق دیکھا (کیسی عدالت اور حق پروری آپ کرتے تھے) بات یہ ہے کہ لوگ ولید بن عقبہ کے باب میں بہت گفتگو کر رہے ہیں تم کو چاہیے ان کو سزا دینا (شراب کی حد لگانا) انہوں نے کہا میرے بھتیجے (یا میرے بھانجے) تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا میں نے کہا لیکن آپ کے دین کی باتیں مجھ کو معلوم ہیں جو ایک

---

[1] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ سمجھے کہ شاید عبیداللہ کوئی خدمت یا روپیہ کا طلبگار ہوگا اور مجھ سے وہ دیا نہ جائیگا تو ناحق ناراض ہوگا اور مفت میں ایک خرابی پھیلے گی۔ ۱۲ منہ [2] ایک سخت کام میں تم کو پھانس دیا ہے ۱۲ منہ [3] میں تمہارا خیر خواہ ہوں ۱۲ منہ [4] باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے کہ حبش کے ملک کی طرف دوبار ہجرت ہوئی تھی جیسے امام احمد ابن اسحاق وغیرہ نے نکالا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو جو اسّی آدمیوں کے قریب تھے نجاشی کے ملک میں بھیج دیا پھر ان کو یہ خبر پہنچی کہ مشرکوں نے سورۂ نجم میں آنحضرت کے ساتھ سجدہ کیا اور وہ مسلمان ہوگئے یہ خبر سن کر مکہ میں لوٹ آئے وہاں پہلے سے بھی زیادہ مشرکوں کے ہاتھ سے تکلیف اٹھانے لگے آخر دوبارہ ہجرت کی اس وقت تراسی مرد اور اٹھارہ عورتیں تھیں مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دوبارہ ہجرت نہیں کی اس لیے پہلی دو ہجرتوں سے حبش اور مدینہ کی ہجرت مراد ہے حالانکہ مدینہ کی ہجرت دوسری ہجرت تھی مگر دونوں کو تغلیباً اولیین کہدیا جیسے شمسین قمرین کہتے ہیں اور تیسیر القاری کے مؤلف نے غلطی کی جو کہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حبش کو ہجرت نہیں کی تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تو سب سے پہلے اپنی بی بی حضرت رقیہ کو لیکر حبش کی طرف نکلے تھے اور شاید یہ طبع کی غلطی ہو مؤلف کی عبارت یوں ہو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دوبار ہجرت نہیں کی تھی ۱۲ منہ۔

مَا خَلَصَ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا قَالَ فَتَشَهَّدَ عُثْمَانُ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَمَا قُلْتَ وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ عَلَيَّ قَالَ بَلٰى قَالَ فَمَا هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ فَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَسَنَأْخُذُ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ قَالَ فَجَلَدَ الْوَلِيدَ أَرْبَعِينَ جَلْدَةً وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَجْلِدَهُ وَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهُ وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ۔

کنواری عورت کو بھی پردے میں معلوم ہو چکی ہیں[۱] یہ سن کر حضرت عثمان رضؓ نے اللہ کو گواہ کیا کہنے لگے بیشک اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا اور آپ پر قرآن شریف اُتارا اور میں ان لوگوں میں تھا۔ جنہوں نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مان لیا اور جو دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دے کر بھیجے گئے ہیں اس پر ایمان لایا اور میں نے پہلی دو ہجرتیں کیں (حبش اور مدینہ کی) جیسے تو نے بیان کیا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی آپ سے بیعت کی پھر خدا کی قسم نہ میں نے آپ کی نافرمانی کی نہ آپ سے کوئی دغابازی کی یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو اٹھا لیا اور ابو بکر رضہ کو خلیفہ بنایا قسم خدا کی اُن کی بھی میں نے نہ نافرمانی کی نہ ان سے کوئی دغابازی کی پھر عمر رضہ خلیفہ ہوئے قسم خدا کی ان کی بھی میں نے کوئی نافرمانی نہیں کی نہ کوئی ان سے دغابازی کی اس کے بعد میں خلیفہ ہوا تو کیا میرا حق تم پر ویسا نہیں ہے جیسے ان تینوں کا حق مجھ پر تھا[۲] عبید اللہ کہتے ہیں میں نے کہا کیوں نہیں تمہارا بھی حق ہم پر ویسا ہی[۳] ہے انہوں نے کہا پھر یہ کیا باتیں ہیں جو مجھ کو تم لوگوں کی طرف سے پہنچ رہی ہیں اب رہا ولید کا معاملہ جس کا تو نے ذکر کیا تو انشاء اللہ جیسا حق ہے ویسا ہم اس کے باب میں عمل کریں گے راوی کہتا ہے پھر[۴] ولید کو چالیس[۵] کوڑے لگائے گئے[۶] حضرت عثمان رضہ نے حضرت علیؓ سے کہا ولید کو کوڑے لگاؤ وہی اس کو کوڑے مار رہے تھے اس حدیث کو یونس اور زہری کے بھتیجے نے بھی زہری سے روایت کیا اس میں یوں ہے کیا میرا حق تم لوگوں پر ویسا نہیں ہے جیسے ان لوگوں کا حق تم پر تھا[۷]۔

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى

مجھ سے محمد بن مثنٰے نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا

[۱] یعنے خاص و عام سب کو آپ کا دین پہنچ گیا ہے ۱۲ منہ [۲] جب وہ حاکم تھے میں رعیت تھا ۱۲ منہ [۳] ہم کو تمہاری بھی اطاعت اور خیر خواہی کرنا چاہیئے ۱۲ منہ [۴] حضرت عثمانؓ کے حکم سے ۱۲ منہ [۵] دوسری روایت میں اسّی کوڑوں کا ذکر ہے یہ اس کے خلاف نہیں ہے کیوں کہ جب اسّی کوڑے پڑے تو چالیس بطریق اولی پڑے اس کوڑے کے دو سرے ہوں گے تو چالیس بار وں کے اسّی کوڑے ہوگئے ۱۲ منہ [۶] جب حمران اور صعب کی گواہی سے یہ ثابت ہو گیا کہ اس نے شراب پیا تھا ۱۲ منہ [۷] یونس کی روایت کو خود امام بخاری نے مناقب عثمان رضہ میں وصل کیا اور زہری کے بھتیجے کی روایت کو ابن عبد البر نے تمہید میں وصل کیا ۱۲ منہ

عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُولٰئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

مجھ سے میرے والد نے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ ام المومنین ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کو انہوں نے حبش کے ملک میں دیکھا تھا (جب ہجرت کر کے وہاں گئی تھیں) آپ نے فرمایا اہل کتاب لوگوں کا یہی قاعدہ تھا جب ان میں کوئی نیک (اچھا) شخص مرجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے مسجد میں اس کی مورتیں رکھتے یہ لوگ قیامت کے دن پروردگار کے سامنے ساری مخلوقات سے بدتر حال میں ہوں گے[1]

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سَعِيْدٍ السَّعِيْدِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ قَدِمْتُ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ وَاَنَا جُوَيْرِيَةٌ فَكَسَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيْصَةً لَّهَا اَعْلَامٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ الْاَعْلَامَ بِيَدِهٖ وَيَقُوْلُ سَنَاهُ سَنَاهُ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ يَعْنِيْ حَسَنٌ حَسَنٌ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے اسحاق بن سعید سعیدی نے انہوں نے اپنے والد (سعید بن عمرو بن سعید بن عاص) سے انہوں نے ام خالد بنت خالد سے انہوں نے کہا میں جب حبش کے ملک سے (لوٹ کر) آئی اس وقت میں ایک (کم سن) چھوکری تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نقشی چادر مجھ کو اڑھائی آپ خود اس کے بیل بوٹوں پر ہاتھ پھیرنے اور سناہ سناہ فرمانے لگے حمیدی نے کہا سناہ سناہ (حبشی زبان کا لفظ ہے) یعنے اچھا اچھا۔

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا قَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا فَقُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ كَيْفَ تَصْنَعُ اَنْتَ قَالَ اَرُدُّ فِيْ نَفْسِيْ۔

ہم سے یحییٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ہم (حبش کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے آپ نماز پڑھتے ہوتے نماز ہی میں سلام کا جواب دیتے جب ہم نجاشی (حبش کے بادشاہ) پاس سے لوٹ کر (مدینہ میں) آپ پاس آئے تو آپ کو سلام کیا[2] آپ نے جواب نہ دیا (نماز کے بعد) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے تو آپ نماز میں رہتے ہم آپکو سلام کرتے تو آپ جواب دیا کرتے (اب کے آپ نے جواب نہیں دیا آپ نے فرمایا ہاں نماز میں آدمی کا دوسرا شغل رہتا ہے[3] اعمش نے کہا میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا[4] تم کیا کرتے ہو انہوں نے کہا میں دل میں جواب دے دیتا ہوں[5]۔

---

[1] یہ حدیث اوپر کتاب الجنائز میں گذر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لیے لائے کہ اس میں حبش کی ہجرت کا ذکر ہے [2] آپ نماز پڑھ رہے تھے [3] خدا کی یاد میں مشغول ہوتا ہے لوگوں کی طرف توجہ نہیں ہو سکتی [4] نم کو کوئی نماز میں سلام کرے [5] یہ حدیث اوپر کتاب الصلوۃ میں گذر چکی ہے اس باب میں اس لیے لائے کہ اس میں ابن مسعودؓ کے حبش سے لوٹنے کا بیان ہے

۱۰۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے انہوں نے اپنے دادا ابو بردہ سے انہوں نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا ہم نے یمن ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر سنی ہم ایک جہاز میں[۱] سوار ہوئے لیکن اتفاق سے وہ جہاز حبش کے ملک میں نجاشی پاس جا پڑا وہاں ہم کو جعفر بن ابی طالب ملے ہم انہیں کے ساتھ (حبش میں) ٹھہرے رہے مدینہ اس وقت پہنچے جب آپ ۶ھ یا ۷ھ میں) خیبر فتح کر چکے تھے آپ نے (ہم لوگوں سے) فرمایا جہاز والو تم کو بھی دو ہجرتوں کا ثواب ملے گا[۲]

بَابُ مَوْتِ النَّجَاشِيِّ۔

باب نجاشی (حبش کے بادشاہ) کی موت کا بیان

۱۰۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ النَّجَاشِيُّ مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَى أَخِيكُمْ أَصْحَمَةَ۔

ہم سے ابوالربیع سلیمان ابن داؤد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر رضؓ بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا جس دن (حبش کے ملک میں ۸ھ یا ۹ھ ہجری میں) نجاشی مرا تو آنحضرتؐ نے فرمایا آج ایک نیک بخت شخص مر گیا اٹھو اپنے بھائی اصحمہ پر جنازے کی نماز پڑھو[۳]

۱۰۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عَطَاءً حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ۔

ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے ان سے عطاء ابن ابی رباح نے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاشی پر (جنازے کی) نماز پڑھی۔ ہم لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں۔ میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے سلیم بن حیان سے

[۱] آپ کے پاس جانے کی نیت سے ۱۲ منہ [۲] ایک مکہ سے حبش کو دوسرے حبش سے مدینہ کو مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے خیبر کی لوٹ میں سے ان لوگوں کو حصہ نہیں دلایا جو اس لڑائی میں شریک نہ تھے مگر ہمارے جہاز والوں کو جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حصہ دلایا ۱۲ منہ [۳] معلوم ہوا نجاشی مسلمان ہو گیا تھا جیسے دوسری روایت سے ثابت ہے مگر امام بخاری اپنی شرط پر نہ ہونیکی وجہ سے اسکو نہ لا سکے اور یہ باب جو قائم کیا اسمیں جو حدیث بیان کی اس سے اسکا اسلام بھی نکل آیا یہ حدیث کتاب الجنائز میں گزر چکی ہے کہتے ہیں اصحمہ اس کا لقب تھا اور اس کا نام عطیہ تھا ۱۲ منہ۔

يَزِيدُ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ۔

کہا ہم سے سعید بن میناءنے بیان کیا انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی پر (جنازے کی نماز پڑھی چار تکبیریں کہیں یزید بن ہارون کے ساتھ اس حدیث کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے بھی (سلیم بن حیان سے) روایت کیا۔[1]

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَعَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ فِي الْمُصَلّٰى فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیب نے بیان کیا۔ ان دونوں کو ابوہریرہؓ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن حبش کا بادشاہ نجاشی (حبش کے ملک میں) مرا اسی دن اپنے اصحاب کو اس کے مرنے کی خبر کر دی اور فرمایا اپنے بھائی کے لیے مغفرت کی دعا کرو اور اسی سند سے صالح بن کیسان سے روایت ہے انہوں نے کہا سعید بن مسیب نے مجھ سے بیان کیا کہ ابوہریرہؓ سے لوگوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدگاہ میں (مدینہ کے باہر) صفیں بندھوائیں اور نجاشی پر (جنازے کی) نماز پڑھی چار تکبیریں کہیں۔

بَابُ تَقَاسُمِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب مشرکوں کا قسمیں کھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عہدو پیمان کرنا[2]

[1] حافظ نے کہا ہم نے کتاب الجنائز میں بیان کر دیا ہے کہ عبدالصمد کی روایت کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] ہوا یہ کہ جب قریش نے دیکھا کہ آپ کے اصحاب امن کی جگہ یعنی ملک حبش میں پہنچ گئے اودھر عمرؓ نے اسلام قبول کیا چار طرف اسلام پھیلنے لگا تو عداوت اور حسد کے جوش میں انہوں نے ایک اقرار نامہ طیار کیا جس کا مضمون یہ تھا کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے نکاح شادی خرید فروخت کو معاملہ اس وقت تک نہیں کرنے کے جب تک وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالہ نہ کردیں یہ اقرار نامہ لکھ کر کعبے کے اندر لٹکایا ایک مدت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بنی ہاشم اور بنی مطلب کیسا تھ ایک علیحدہ گھاٹی میں سکونت رکھتے تھے اور جہاں پر بنی ہاشم اور بنی مطلب کو سخت تکلیفیں ہو رہی تھیں ابوطالب اپنے چچا سے فرمایا کہ اس اقرار نامہ کو دیمک چاٹ گئی صرف اللہ کا نام اس میں باقی ہے ابوطالب نے قریش کے کافروں سے کہا میرا بھتیجا یہ کہتا ہے کہ تم کعبے کے اندر جا کر اس اقرار نامہ کو دیکھو اگر اس کا بیان سچ ہے تو ہم مرتے تک کبھی اس کو حوالہ نہیں کرنے کے اور اگر اس کا بیان جھوٹ نکلے تو ہم اس کو تمہارے حوالہ کر دیں گے تم مارو یا زندہ رکھو جو چاہو کرو کافروں نے کعبہ کھولا اور اس اقرار نامہ کو دیکھا تو واقعی سارے حروف دیمک چاٹ گئی صرف اللہ کا نام باقی ہے اس وقت کیا کہتے لگے ابوطالب تمہارا بھتیجا جادوگر ہے کہتے ہیں جب آنحضرتؐ نے ابوطالب کو یہ قصہ سنایا تو انہوں نے پوچھا تم کو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ اللہ نے خبر دی آپ نے فرمایا

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ. حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَرَادَ حُنَيْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ.

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنگ حنین کا قصد کیا تو فرمایا خدا چاہے تو کل ہم بنی کنانہ کے ٹیکرے پر ٹھہریں گے جہاں قریش کے کافروں نے کافر رہنے کی قسمیں کھائی تھیں

بَابُ[۵۱] قِصَّةِ أَبِيْ طَالِبٍ.

باب ابوطالب کا قصہ[۵۱]

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوْطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ هُوَ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِّنْ نَّارٍ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ.

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن حارث نے کہا ہم سے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یارسول اللہ آپ اپنے چچا کے کیا کام آئے وہ آپ کو بچاتے تھے اور آپ کے لیے غصے ہوتے تھے آپ نے فرمایا ٹخنوں تک آگ میں ہیں اور اگر میں ان کی سفارش نہ کرتا تو وہ دوزخ کی تہ میں ہوتے بالکل نیچے۔

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ فَقَالَ أَبُوْ جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِيْ أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتّٰى قَالَ اٰخِرَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے اپنے والد[۵۲] سے انہوں نے کہا جب ابوطالب مرنے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے اس وقت اُنکے پاس ابوجہل بیٹھا تھا آپ نے ان سے فرمایا چچا تم لا الٰہ الا اللہ کہہ لو۔ مجھ کو پروردگار کے پاس ایک دلیل مل جائے گی ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کے دین کو چھوڑ دیتے ہو دونوں ان کو برابر یہی سمجھاتے رہے آخر ابوطالب نے اخیر بات جو کی وہ یہ تھی میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں (اُسی دین پر مرے)

---

[۵۱] یہ آنحضرت صلعم کے سگے چچا تھے یعنی آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ کے حقیقی بھائی تھے جب تک زندہ رہے آنحضرتؐ کو مشرکین سے بچاتے رہے گو اسلام نہ لائے ۱۲ منہ [۵۲] مشرکوں کی ایذا دہی سے ۱۲ منہ [۵۳] مسیب بن حزن صحابی ۱۲ منہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْهُ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ وَنَزَلَتْ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ۔

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو تمہارے لیے اس وقت تک دعا کرتا رہوں گا جب تک منع نہ کیا جاؤں پھر (سورۂ برأت کی) یہ آیت اتری جب پیغمبر اور مسلمانوں کو مشرکوں کا دوزخی ہونا معلوم ہوگیا تو اب[1] ان کو یہ مناسب نہیں کہ مشرکوں کے لیے دعا کریں گو وہ ان کے ناطے والے ہوں اور (سورۂ قصص کی) یہ آیت اتری اے پیغمبر یہ نہیں ہوسکتا کہ تم جس کو چاہو راہ پر لگا دو (اخیر تک)

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهٗ عَمُّهٗ فَقَالَ لَعَلَّهٗ تَنْفَعُهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُجْعَلُ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِيْ مِنْهُ دِمَاغُهٗ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے یزید بن عبداللہ بن ہاد نے انہوں نے عبداللہ بن خباب سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ کے چچا (ابوطالب) کا ذکر آیا آپ نے فرمایا شاید میری شفاعت سے ان کو قیامت کے دن اتنا فائدہ ہو کہ وہ اوتھلی آگ میں ڈالے جائیں جو ٹخنوں تک پہنچے جس سے ان کا بھیجا (مارے گرمی کے) بھدبھداتا (جوش مارتا) رہے گا

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بِهٰذَا وَقَالَ تَغْلِيْ مِنْهُ اُمُّ دِمَاغِهٖ۔

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی حازم اور دراوردی نے یزید سے یہی حدیث بیان کی اس میں کہا اس سے اس کی ام دماغ جوش مارے گی۔

بَابُ حَدِيْثِ الْاِسْرَاءِ۔

باب بیت المقدس تک جانے کا قصہ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بنی اسرائیل میں) فرمایا پاک ہے وہ خدا جو اپنے بندے محمدؐ کو راتوں رات مسجد حرام یعنے حرم سے بیت المقدس کی مسجد تک لے گیا[2]

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہا میں نے جابر بن عبداللہ رضہ سے سنا انہوں نے آنحضرت

[1] بلکہ ہدایت اور گمراہی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے ۱۲ منہ [2] معراج کی روایت کو آپ ام ہانی کے گھر میں تھے تو مسجد حرام سے حرم کی زمین مراد ہے اب آپ کا معراج مکہ سے بیت المقدس تک تو قطعی ہے کتاب اللہ سے ثابت ہے اس کا منکر کافر ہے اور بیت المقدس سے آسمانوں تک صحیح حدیث سے ثابت ہے اس کا منکر گمراہ بدعتی ہے حافظ نے کہا اکثر علماء سلف اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ یہ معراج جسم اور روح دونوں کے ساتھ بیداری میں ہوا بعضے کہتے ہیں کہ اسراء یعنے بیت المقدس تک جانا بیداری میں تھا اور معراج خواب میں ۱۲ منہ

عَنْهُمَا سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَا اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب قریش نے مجھ کو (معراج کے باب میں) جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا (حجاب اُٹھا دیا) میں نے اس کو دیکھ کر قریش سے اس کے پتے اور نشان بیان کرنا شروع کر دیئے[۱]۔

بَابُ الْمِعْرَاجِ۔

باب معراج کا قصہ[۲]

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ فَقُلْتُ لِلْجَارُوْدِ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِيْ مَا يَعْنِيْ بِهٖ قَالَ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مِنْ قَصِّهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءَةٍ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ فَقَالَ لَهُ الْجَارُوْدُ هُوَ الْبُرَاقُ يَا

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ بن دعامہ نے انہوں نے انس بن مالک رضہ سے انہوں نے مالک بن صعصعہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے معراج کی رات کا قصہ بیان کیا۔ فرمایا ایسا ہوا کہ میں حطیم یا حجر میں لیٹا ہوا تھا[۳] اتنے میں ایک آنے والا (فرشتہ) آیا (یعنے حضرت جبرئیلؑ) انہوں نے چیر ڈالا قتادہ نے کہا میں نے انس رضہ سے سنا وہ کہتے تھے یہاں سے یہاں تک تو میں نے جارود (ابن ابی سبرہ) سے جو (انس رضہ کے مصاحب تھے) میرے پاس بیٹھے تھے پوچھا اس سے کیا مطلب ہے، انہوں نے کہا دگدگی (ہنسلی کے گڑھے) سے ناف تک اور میں نے انس رضہ سے سنا وہ کہتے تھے سینے کے سرے سے ناف[۴] تک خیر میرا دل نکالا پھر ایک سونے کا طشت لائے جو ایمان سے بھرا ہوا تھا میرا دل دھو گیا پھر بھر اگیا پھر اپنی جگہ رکھ دیا گیا[۵]۔ اس کے بعد ایک نقرہ جانور لایا گیا (سفید) جو خچر سے ذرا نیچا اور گدھے سے کچھ اونچا تھا جارود نے انس رضہ سے پوچھا۔ ابو حمزہ یہ جانور براق

۱؎ بیہقی کی روایت میں یوں ہے کہ معراج کا قصہ آپ نے بیان کیا تو قریش کے کافروں نے انکار کیا اور ابوبکر رضہ پاس آئے انہوں نے آپ کی تصدیق کی اس دن سے ان کا لقب صدیق ہو گیا بزار نے ابن عباسؓ سے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت المقدس کی مسجد لائی گئی اور عقیل کے گھر کے پاس رکھ دی گئی میں اس کو دیکھتا جاتا اور اس کی صفت بیان کرتا جاتا تا ۱۲ منہ ۲؎ اس سے بعضوں نے یہ سمجھا ہے کہ اسرار اور معراج دونوں الگ الگ رات میں واقع ہوئے ہیں کیونکہ امام بخاری نے ہر ایک کو علیحدہ باب میں بیان کیا مگر خود امام بخاری نے کتاب الصلوٰۃ میں یہ باب بنایا ہے کہ لیلۃ الاسراء میں نماز کیونکر فرض ہوئی اس سے صاف نکلتا ہے کہ اسرار اور معراج دونوں ایک ہی رات میں ہوئے اور یہی قول صحیح ہے ۱۲ منہ ۳؎ حجر بھی اس حطیم کو کہتے ہیں یہ قتادہ راوی کو شک ہے کہ حطیم کا لفظ کہا یا حجر کا ایک روایت میں یوں ہے میں کعبے کے پاس تھا ایک روایت میں یوں ہے میں ابو طالب کی شعب میں تھا ایک میں یوں ہے کہ میں ام ہانی کے گھر میں تھا ۱۲ منہ ۴؎ دوسری روایت میں یوں ہے ایمان اور حکمت سے بھر ہوا تھا ۱۲ منہ ۵؎ ایمان اور حکمت سے جو طشت میں تھے ۱۲ منہ ۶؎ اور سینہ ملا دیا گیا ۱۲ منہ

أَبَا حَمْزَةَ قَالَ أَنَسٌ نَعَمْ يَضَعُ خُطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى
طَرْفِهِ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى
أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ
جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ
إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ
فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ فَقَالَ هَذَا
أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ
السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ
قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ
مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا
بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا
يَحْيَى وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ قَالَ هَذَا يَحْيَى وَ
عِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا
بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى
السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ
جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ
إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ
فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ قَالَ هَذَا يُوسُفُ
فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى
السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا
قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ
مُحَمَّدٌ قِيلَ أَوَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ
مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا

تھا انہوں نے کہا ہاں وہ قدم وہاں ڈالتا تھا جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی تھی
میں اس پر سوار کیا گیا اور جبرئیلؑ مجھ کو لے چلے یہاں تک کہ نزدیک والے
(پہلے) آسمان پر پہنچا جبرئیلؑ نے کہا دروازہ کھولو (اندر سے) پوچھا گیا کون ہے جبرئیلؑ
نے کہا (میں ہوں) جبرئیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا
محمدؐ پوچھا کیا یہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب اندر والے فرشتے
نے کہا مرحبا خوب آئے اور دروازہ کھولا گیا میں اندر گیا دیکھا تو آدم علیہ السلام
بیٹھے ہیں جبرئیلؑ نے کہا یہ تمہارے باوا آدم ہیں ان کو سلام کرو میں نے ان کو
سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بیٹا اور کیا اچھا پیغمبر ہے
پھر جبرئیلؑ (مجھ کو لے کر اور) اوپر چڑھے یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر پہنچے
وہاں بھی کہا دروازہ کھولو پوچھا کون ہے جبرئیلؑ نے کہا میں ہوں جبرئیلؑ
پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمدؐ پوچھا کیا وہ بلائے گئے
ہیں انہوں نے کہا ہاں اس وقت (اندر والا فرشتہ) کہنے لگا مرحبا خوب آئے
پھر دروازہ کھولا گیا میں اندر پہنچا کیا دیکھتا ہوں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ
دونوں خالہ زاد بھائی بیٹھے ہیں جبرئیلؑ نے کہا یحییٰ اور عیسیٰ ہیں ان کو سلام
کرو میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر دونوں کہنے لگے مرحبا کیا
اچھا بھائی ہے کیا اچھا پیغمبر ہے پھر جبرئیلؑ مجھ کو لے کر اور چڑھتے تیسرے
آسمان پر پہنچے دروازہ کھلوایا وہاں بھی پوچھا گیا کون ہے انہوں نے کہا
جبرئیلؑ نے پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمدؐ پوچھا
کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں جب تو اندر سے فرشتہ کہنے لگا
مرحبا خوب آئے اور دروازہ کھولا گیا میں اندر پہنچا کیا دیکھتا ہوں حضرت
یوسف بیٹھے ہیں جبرئیلؑ نے کہا یہ یوسف پیغمبر ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا
انہوں نے جواب دیا پھر کہنے لگا مرحبا کیا اچھے پیغمبر ہیں پھر جبرئیلؑ مجھ کو
لے کر اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ چوتھے آسمان پر وہاں بھی دروازہ کھلوایا اندر
سے پوچھا گیا کون جبرئیلؑ نے جواب دیا جبرئیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون
ہے انہوں نے کہا محمدؐ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تو جب تو

خَلَصْتُ اِلٰی اِدْرِیْسَ قَالَ ھٰذَا اِدْرِیْسُ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِیْ حَتّٰی اَتَی السَّمَآءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِیْلَ مَنْ ھٰذَا قَالَ جِبْرِیْلُ قِیْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِیْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَیْهِ قَالَ نَعَمْ قِیْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَآءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا هَارُوْنُ قَالَ ھٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِیْ حَتّٰی اَتَی السَّمَآءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِیْلَ مَنْ ھٰذَا قَالَ جِبْرِیْلُ قِیْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِیْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَیْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَآءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا مُوْسٰی قَالَ ھٰذَا مُوْسٰی فَسَلِّمْ عَلَیْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكٰی قِیْلَ لَهٗ مَا یُبْكِیْكَ قَالَ اَبْكِیْ لِاَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِیْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَكْثَرُ مَنْ یَّدْخُلُهَا مِنْ اُمَّتِیْ ثُمَّ صَعِدَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِیْلُ قِیْلَ مَنْ ھٰذَا قَالَ جِبْرِیْلُ قِیْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِیْلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَیْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَآءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا اِبْرَاهِیْمُ قَالَ ھٰذَا اَبُوْكَ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَرَدَّ

کہنے لگے مرحبا خوب آئے اور دروازہ کھلا میں اندر گیا تو ادریسؑ پیغمبر کو دیکھا جبریلؑ نے کہا یہ ادریسؑ ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بھائی کیا اچھا پیغمبر ہے پھر جبریلؑ مجھ کو لے کر اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ پانچویں آسمان پر پہنچے وہاں بھی دروازہ کھلوایا اندر سے پوچھا گیا کون۔ جبریلؑ نے جواب دیا جبریلؑ پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمدؐ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب تو کہنے لگے مرحبا خوب آئے جب میں اندر پہنچا تو ہارونؑ پیغمبر کو دیکھا جبریلؑ نے کہا یہ ہارونؑ ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بھائی کیا اچھا پیغمبر ہے پھر جبریلؑ مجھ کو لے کر اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ چھٹے آسمان پر پہنچے دروازہ کھلوایا اندر سے پوچھا گیا کون جواب دیا جبریلؑ پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمدؐ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب کہنے لگے مرحبا خوب آئے جب میں اندر پہنچا موسیٰؑ پیغمبر کو دیکھا جبریلؑ نے کہا یہ موسیٰؑ ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بھائی کیا اچھا پیغمبر ہے جب میں وہاں سے آگے بڑھا تو وہ رونے لگے وجہ پوچھی تو کہنے لگے میں اس لیے روتا ہوں کہ یہ لڑکا (دنیا میں) میرے بعد پیغمبر کر کے بھیجا گیا اور اس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت میں جائیں گے[2] خیر جبریلؑ مجھ کو لے کر اور اوپر چڑھے دروازہ کھلوایا (اندر سے) پوچھا گیا کون انہوں نے کہا جبریلؑ پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے کہنے لگے محمدؐ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب تو کہنے لگے مرحبا خوب ہی آئے ہیں جب میں اندر پہنچا۔ ابراہیمؑ کو دیکھا جبریلؑ نے کہا یہ ابراہیمؑ ہیں ان کو سلام کرو۔ میں نے سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا پھر کہنے لگے مرحبا

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ ادریسؑ نوحؑ کے دادا نہ تھے ورنہ اچھا بیٹا کہتے ۱۲ منہ [2] حضرت موسیٰؑ نے یہ حسد کی راہ سے نہیں فرمایا بلکہ افسوس اور رنج کی راہ سے کہ مجھ کو دین حق کے تابعدار اتنے نہیں ملے ۱۲ منہ

السَّلَامُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
ثُمَّ رُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ
هَجَرَ وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ هٰذِهٖ
سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى وَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ
وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرِيْلُ
قَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ
فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ ثُمَّ
اُتِيْتُ بِاِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَاِنَاءٍ
مِّنْ عَسَلٍ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ
اَنْتَ عَلَيْهَا وَاُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوٰتُ
خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى
مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قَالَ اُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ
صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ
صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ
قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ
فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ
فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ
فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ
مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى
فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوٰتٍ كُلَّ
يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِخَمْسِ
صَلَوٰتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَآ
اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوٰتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ

کیا اچھا بیٹا ہے کیا اچھا پیغمبر ہے پھر سدرۃ المنتہی بلند کرکے مجھ کو دکھلائی گئی
کیا دیکھتا ہوں اس کے بیر ہجر[۵۱] کے مٹکوں کے برابر ہیں اور اس کے پتے
ہاتھی کے کان کی طرح جبریلؑ نے کہا یہ سدرۃ المنتہے ہے وہاں (اس
کی جڑ سے) چار ندیاں پھوٹی ہیں دو تو بند (ڈھانپی ہوئی) دو کھلیں میں
نے پوچھا جبریل یہ کیسی ندیاں ہیں انہوں نے کہا بند ندیاں تو بہشت
میں گئی ہیں وہاں بہہ رہی ہیں اور کھلی ندیاں (دنیا میں) نیل اور فرات
پھر بیت المعمور[۵۲] مجھ کو بلند کرکے دکھایا گیا پھر میرے سامنے ایک
پیالہ شراب کا اور ایک پیالہ دودھ کا اور ایک پیالہ شہد کا لایا گیا
میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا (اس کو پی گیا) جبریلؑ نے کہا یہ پیالہ کیا
ہے اسلام کی فطرت ہے جس پر تم ہو اور تمہاری امت ہے پھر مجھ پر ہر
دن رات میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں میں لوٹ کر آیا تو موسےؑ کے سامنے
سے گذرا انہوں نے پوچھا کہو تم کو کیا حکم ملا میں نے کہا ہر دن رات میں
پچاس نمازیں فرض ہوئیں انہوں نے کہا تمہاری امت پچاس نمازیں ہر
دن رات میں نہیں پڑھ سکنے کی اور مجھے خدا کی قسم لوگوں کا بہت تجربہ ہے
اور میں بنی اسرائیل پر بہت کوشش کرچکا ہوں تم ایسا کرو اپنے پروردگار
کے پاس پھر جاؤ[۵۳] اور اپنی امت کے لیے تخفیف چاہو یہ سن کر میں لوٹا اور اللہ
تعالے نے پچاس میں سے دس نمازیں مجھ کو معاف کردیں لوٹ کر آیا تو پھر
موسےؑ ملے انہوں نے وہی کہا پھر گیا دس نمازیں اور معاف ہوگئیں پھر
لوٹ کر موسیٰ کے پاس آیا انہوں نے وہی کہا میں پھر گیا دس اور معاف
ہوگئیں پھر لوٹ کر آیا موسےؑ نے وہی کہا پھر گیا دس اور معاف ہوگئیں
دس نمازیں فرض ہیں پھر لوٹ کر آیا تو موسیٰؑ نے وہی کہا پھر گیا تو پانچ (اور
معاف ہوگئیں) پانچ نمازیں ہر دن رات میں فرض رہیں پھر لوٹ
موسیٰؑ کے پاس آیا انہوں نے پوچھا کہو کیا حکم ہوا میں نے کہا پانچ نمازوں

---

۵۱ ہجر ایک مقام کا نام ہے شام کے ملک میں وہاں کے مٹکے مشہور و معروف ہیں سب لوگ ان کو پہچانتے ہیں ۱۲ منہ ۵۲ جس میں ستر ہزار فرشتے ہر روز جاتے ہیں پھر نہیں آتے ۱۲ منہ ۵۳ پھر جاؤ اور تخفیف کراؤ ۱۲ منہ

لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنْ أَرْضَى وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي.

کا ہر دن اور رات میں انہوں نے کہا دیکھو تمہاری امت سے ہر روز یہ پانچ نمازیں بھی نہیں ہو سکیں گی میں تم سے پہلے لوگوں کا بخوبی تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل پر بہت زور ڈال چکا ہوں[۱] تم ایسا کرو پھر اپنے پروردگار کے پاس جاؤ اپنی امت پر تخفیف کراؤ میں نے کہا میں اپنے پروردگار سے عرض کرتے کرتے شرمندہ ہو گیا اب میں اس پر راضی ہو جاتا ہوں مان لیتا ہوں[۲] جب میں آگے بڑھا تو پکارنے والے (یعنے خود پروردگار) نے پکارا میرا جو ٹھہراؤ تھا وہ میں نے جاری کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف بھی کی[۳]۔

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ.

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے کہا یہ آیت جو (سورہ بنی اسرائیل میں ہے) وما جعلنا الرؤیا التی اریناک اس میں رؤیا سے (خواب مراد نہیں ہے) آنکھ سے دیکھنا مراد ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات دکھلایا گیا جس رات آپ کو بیت المقدس تک لے گئے ابن عباسؓ نے کہا (اسی سورت میں) شجرہ ملعونہ سے مراد تھوہر کا درخت ہے۔

بَابُ وُفُودِ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَبَيْعَةِ الْعَقَبَةِ.

باب انصار کے قاصدوں کا مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچنا اور لیلۃ العقبہ کی بیعت۔

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے دوسری سند اور ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے کہا ہم سے یونس بن یزید نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی ان کے والد عبداللہ جو اپنے والد (کعب)

---

[۱] جب بھی وہ پورے احکام ادا نہ کر سکے ۱۲ منہ [۲] پانچ نمازیں اپنی امت سے پڑھوا لوں گا ۱۲ منہ [۳] یعنے وہی پچاس نمازیں جو پہلے بار فرض کی تھیں قائم رہیں ہر نماز میں دس نمازوں کا ثواب ہے اور ادھر تخفیف بھی میرے بندوں پر ہو گئی اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ شب معراج میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بلا واسطہ کلام کیا ۱۲ منہ

وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيْهِ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَبِطُوْلِهِ قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ فِيْ حَدِيْثِهِ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِيْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَّإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا۔

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عَمْرٌو يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ شَهِدَ بِيْ خَالَايَ الْعَقَبَةَ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَحَدُهُمَا الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ أَنَا وَأَبِيْ وَخَالِيْ مِنْ أَصْحَابِ الْعَقَبَةِ۔

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ إِدْرِيْسَ عَائِذُ اللّٰهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَصْحَابِهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کو پکڑ کر لے چلتے تھے جب وہ اندھے ہو گئے تھے کہتے تھے میں نے اپنے والد کعب سے سنا جب وہ غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جا سکے (پیچھے رہ گئے پھر اس کا لمبا قصہ بیان کیا) ابن بکیر نے اپنی روایت میں عقیل سے یوں نقل کیا کعب نے کہا میں عقبہ کی رات بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا جس وقت ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا مضبوط عہد و پیمان کیا اور مجھ کو تو اس رات کے بدل جنگ بدر میں بھی شریک ہونا زیادہ پسند نہیں ہے اگرچہ لوگ جنگ بدر کا بڑا تذکرہ کرتے ہیں[۱]

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو لیلۃ العقبہ میں میرے دونوں ماموں ساتھ لے گئے تھے امام بخاری نے کہا سفیان بن عیینہ کہتے تھے ان دونوں ماموں میں سے ایک براء بن معرور تھے[۲]

مجھ سے ابراہیم بن موسےٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ عطاء بن ابی رباح نے کہا جابر کہتے تھے میں اور میرے والد اور ماموں تینوں عقبہ والوں میں ہیں

مجھ سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا ہم سے زہری کے بھتیجے (محمد بن عبد اللہ) نے انہوں نے اپنے چچا ابن شہاب زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو ابو ادریس عائذ اللہ نے خبر دی کہ عبادہ بن صامتؓ ان لوگوں میں سے تھے جو بدر کی جنگ اور لیلۃ العقبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے (بلکہ عبادہؓ نقیب بھی تھے) انہوں نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ کے گرد کئی صحابہ

---

[۱] کیوں کہ یہ اول جنگ ہے جو مسلمانوں نے کافروں سے کی اور جس میں کافروں کے بڑے بڑے رئیس مارے گئے اس کو سخت ہزیمت ہوئی لیلۃ العقبہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے یہ وہ رات تھی جس میں انصار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اور امداد کا قطعی عہد و پیمان کیا تھا اور آنحضرتؐ نے انصار کے بارہ نقیب مقرر کیے تھے یہ رات بھی بڑی متبرک رات تھی جس سے اسلام کی بنا قائم ہوئی اور پیغمبر صاحبؐ کو اطمینان حاصل ہوا اس لیے کعب نے اس میں شرکت ہونا جنگ بدر میں شریک ہونے کے برابر سمجھا ۱۲ منہ

[۲] جو سب انصار سے پہلے مسلمان ہوئے تھے اور سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی قسطلانی نے کہا جابر کی ماں کا نام نسیبہ تھا ان کے بھائی ثعلبہ اور عمرو تھے براء جابرؓ کے ماموں نہ تھے لیکن ان کی ماں کے عزیزوں میں سے تھے اور عرب لوگ ماں کے سب عزیزوں کو ماموں کہتے ہیں یعنے خال ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ تَعَالَوْا بَايِعُوْنِيْ عَلٰى أَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللهِ إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ قَالَ فَبَايَعْتُهُ عَلٰى ذٰلِكَ ۔

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ إِنِّيْ مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلٰى أَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِيَ بِالْجَنَّةِ إِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ فَإِنْ غَشِيْنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذٰلِكَ إِلَى اللهِ ۔

بَابُ تَزْوِيْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

(بیٹھے) تھے فرمایا آؤ مجھ سے اس اقرار پر بیعت[1] کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گے چوری نہ کرو گے زنا نہ کرو گے اپنی اولاد کا خون نہ کرو گے[2] اور اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان کوئی طوفان نہ جوڑو گے[3] اور اچھی بات میں میری نافرمانی نہ کرو گے پھر جو کوئی تم میں ان اقراروں پر ثابت قدم رہے اس کو اللہ تعالیٰ اجر دے گا اور جس سے کوئی بات خلاف ہو جائے (شرک کے سوا) پھر دنیا ہی میں اس کو سزا مل جائے[4] تو آخرت کے عذاب کا اُتار ہو جائیگی اور جو کوئی ان گناہوں میں سے (شرک کے سوا) کوئی گناہ کرے پھر اللہ اس کا گناہ چھپائے رکھے[5] تو اللہ کو (قیامت کے دن) اختیار ہے چاہے تو اس کو عذاب کرے چاہے (اپنے فضل سے) بخش دے عبادہ نے کہا میں نے ان اقراروں پر آنحضرت صلعم سے بیعت کر لی۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر (مرثد بن عبداللہ) سے انہوں نے عبدالرحمن صنابحی سے انہوں نے عبادہ بن صامت رض سے وہ کہتے تھے میں (لیلۃ العقبہ میں) بارہ نقیبوں[6] میں تھا جنہوں آنحضرت صلعم سے بیعت کی تھی عبادہ رض کہتے تھے ہم سے ان شرطوں پر بیعت کی تھی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گے چوری نہ کریں زنا نہ کریں گے جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو ناحق نہ ماریں گے (حق سے اور بات ہے) لوٹ نہ کریں گے گناہ کی بات نہ کریں گے اور آپ نے ان شرطوں کے بدل اگر ہم ان کو پورا کریں بہشت ملنے کا وعدہ فرمایا اگر کسی شرط کے خلاف ہم کر بیٹھیں تو اللہ کا اختیار ہے[7]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہ سے نکاح کرنا

---

[1] اس حدیث سے صوفیہ نے مریدی کی بیعت نکالی ہے مریدی کی بیعت گویا توبہ کی بیعت ہے کہ آئندہ سے اللہ کے فرائض ادا کریں گے گناہوں سے بچے رہیں گے رہا خرقہ یا کلاہ پہنانا جو درویشوں میں معمول ہے اس کی کوئی سند مجھ کو شریعت میں نہیں ملی ۱۲ منہ
[2] جیسے مشرک بیٹیوں کو مار ڈالا کرتے ۱۲ منہ
[3] اس حدیث کی شرح کتاب الایمان میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ
[4] مثلاً حد لگے یا اور کوئی بیماری یا آفت آئے ۱۲ منہ
[5] اس کو دنیا میں سزا نہ دے ۱۲ منہ
[6] اپنے اپنے لوگوں کی طرف سے ۱۲ منہ
[7] چاہے معاف کرے چاہے سزا دے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَقُدُومِهِ الْمَدِينَةَ وَبِنَائِهِ بِهَا۔

مدینہ میں تشریف لانا ان سے صحبت کرنا

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعَرِي فَوَفَى جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِي أُمِّي أُمُّ رُومَانَ وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ وَمَعِي صَوَاحِبُ لِي فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا مَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفَتْنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ وَإِنِّي لَأُنْهِجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِي ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى فَأَسْلَمَتْنِي

مجھ سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا مجھ سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے جب مجھ سے نکاح کیا اس وقت میری عمر چھ برس کی تھی پھر ہم لوگ مدینہ میں آئے اور بنی حارث بن خزرج کے محلہ میں اُترے مجھے بخار آنے لگا میرے بال جھڑ گئے تھے[۵۱] مونڈھوں تک خوب بال ہو گئے میری ماں ام رومان (اکیدن) میرے پاس آئیں میں اپنی ہمجولی لڑکیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی انہوں نے مجھ کو پکارا میں گئی مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ کیا کرنا چاہتی ہیں خیر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھر کے دروازے پہلے جا کر کھڑا کیا میں ہانپ رہی تھی میری سانس ذرا ٹھہری تو انہوں نے پانی لیا میرا سر اور منہ پونچھا پھر گھر کے اندر لے گئیں وہاں انصار کی چند عورتیں بیٹھی تھیں[۵۲] انہوں نے کہا مبارک ہو مبارک تمہارا نصیب بہت اچھا ہے میری ماں نے مجھ کو ان کے سپرد کیا انہوں نے میرا بناؤ سنگار کیا اور گھرائی تو میں اس وقت جب چاشت کے وقت ایک ہی ایکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ان عورتوں نے مجھ کو آپ کے سپرد کیا اس وقت میری عمر نو برس کی تھی

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرَى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ وَيَقُولُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفْ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا میں نے تجھ کو دو بار خواب میں دیکھا جیسے تو ایک ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں (لپٹی ہوئی) ہے اور جبرئیلؑ کہہ رہے ہیں یہ تمہاری بی بی ہے میں جو کھول کر دیکھتا ہوں تو اندر تو ہی تھی میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو

[۵۱] بخار اچھا ہو گیا تو ۱۲ منہ [۵۲] ان کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [۵۳] امام احمد کی روایت میں یوں ہے کہ میں گھر کے اندر گئی دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک چارپائی پر بیٹھے ہیں آپ کے پاس انصار کے کئی عورتیں اور مرد ہیں ان عورتوں نے مجھ کو آپ کی گود میں بٹھلا دیا اور کہنے لگیں یا رسول اللہ یہ آپ کی بی بی ہے اللہ مبارک کرے یہ کہہ کر سب عورت اور مرد باہر چل دیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ہی گھر میں مجھ سے صحبت کی کہتے ہیں یہ معاملہ شوال سنہ ۱ ہجری یا سنہ ۲ ہجری میں ہوا ۱۲ منہ

يُمْضِهِ -

١٠٧٨ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ثُمَّ بَنٰى (بها وهي بنت تسع سنين)

بَابُ ٤٥٦ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ -

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ أَبُو مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلٰى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلٰى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ (يَثْرِبُ)

١٠٧٩ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

اللہ اس کو پورا کرے گا۔[51]

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا حضرت خدیجہؓ آنحضرتؐ کے ہجرت کرنے سے تین برس پہلے ہی گزر گئیں دو برس یا دو برس کے قریب اکیلے ہی رہے (کسی عورت سے صحبت نہیں کی) اور حضرت عائشہؓ سے جب نکاح کیا اسوقت انکی عمر چھ برس کی تھی پھر جب ان سے صحبت کی اُن کی عمر نو برس کی تھی۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کا مدینہ کو ہجرت کرنا

عبداللہ بن زید اور ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کی طرح ایک انصاری آدمی ہوتا[52] اور ابوموسے اشعریؓ[53] نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی زمین میں ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں (پہلے میرا خیال یمامہ کی طرف[54] اور ہجر کی طرف[55] گیا پھر معلوم ہوا کہ وہ مقام مدینہ تھا جس کو یثرب بھی کہتے ہیں۔

ہم سے (عبداللہ بن زبیر) حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان عیینہ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے ابو وائل (شفیق بن سلمہ) سے سنا وہ کہتے تھے ہم خباب بن ارت صحابی کو بیماری میں پوچھنے گئے انہوں نے کہا ہم نے خالص اللہ کی رضامندی کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تو اللہ پر ہمارا ثواب قائم ہو گیا اب بعضے لوگ ہم میں ایسے ہوئے جو دنیا کا کچھ نفع حاصل کرنے سے پہلے ہی گزر گئے[56] انہی میں مصعب بن عمیرؓ[57] تھے جو احد کے دن شہید ہوئے صرف ایک دھاری دار کمبل چھوڑ گئے[58] (کفن کے وقت) اس کمبل سے ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل جاتے جب پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا آخر

[51] تو میرے نکاح میں آ رہے گی ۱۲ منہ [52] اس وقت مکہ میں رہ جانا میرے لیے نامناسب نہ ہوتا لیکن میں مہاجر ہوں مکہ سے ہجرت کر چکا ہوں اسلیے مکہ میں ہمیشہ کے لیے نہیں رہ سکتا ان دونوں روایتوں کو خود امام بخاری نے غزوہ حنین اور مناقب انصار میں وصل کیا ۱۲ منہ [53] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الصلوۃ میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [54] جو طائف سے دو منزل پر ہے یمن کے ملک میں ۱۲ منہ [55] جو بحرین کے ملک میں ہے ۱۲ منہ [56] اس کا سارا بدلہ آخرت ہی پر رہا ۱۲ منہ [57] ابن ہاشم بن عبد مناف ۱۲ منہ [58] اور کچھ مال واسباب نہ چھوڑا ۱۲ منہ

اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُغَطِّیَ رَاْسَہٗ وَنَجْعَلَ عَلٰی رِجْلَیْہِ شَیْئًا مِّنْ اِذْخَرٍ وَمِنَّا مَنْ اَیْنَعَتْ لَہٗ ثَمَرَتُہٗ فَھُوَ یَھْدِبُھَا۔

چھوٹا کمبل تھا) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ان کا سر ڈھانپ دو اور پاؤں میں تھوڑی اذخر کی گھانس ڈال دو اور بعضے لوگ ہم میں ایسے ہوئے بن کا میوہ پک گیا وہ اس کو چن رہا ہے۔

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ھُوَ ابْنُ زَیْدٍ عَنْ یَحْیٰی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّۃِ فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِ امْرَاَۃٍ یَتَزَوَّجُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے علقمہ بن وقاص (لیثی) سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (نیک) عملوں کا ثواب نیت ہی سے ملتا ہے پھر جس نے دنیا کمانے یا کسی عورت کو بیاہنے کے لیے ہجرت کی اس کی ہجرت انہی چیزوں کے لیے ہوگی (آخرت کا ثواب نہیں ملنے کا) اور جس نے اللہ اور رسول کی رضامندی کیلئے ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ اور رسول کیلئے ہوگی (ثواب ملیگا)

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ یَزِیْدَ الدِّمَشْقِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمْزَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ عَبْدَۃَ بْنِ اَبِیْ لُبَابَۃَ عَنْ مُجَاھِدِ بْنِ جَبْرٍ الْمَکِّیِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا کَانَ یَقُوْلُ لَا ھِجْرَۃَ

ہم سے اسحاق بن یزید دمشقی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو عمرو اوزاعی نے انہوں نے عبدہ بن ابی لبابہ سے انہوں نے مجاہد بن جبر مکی سے کہ عبداللہ بن عمر رضہ کہتے تھے مکہ فتح ہونے کے بعد پھر ہجرت نہیں رہی اور اسی سند سے یحییٰ بن حمزہ نے کہا

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنِی الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَائِشَۃَ مَعَ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ اللَّیْثِیِّ فَسَاَلْنَاھَا عَنِ الْھِجْرَۃِ فَقَالَتْ لَا ھِجْرَۃَ الْیَوْمَ کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ یَفِرُّ اَحَدُھُمْ بِدِیْنِہٖ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَخَافَۃَ اَنْ یُّفْتَنَ عَلَیْہِ فَاَمَّا الْیَوْمَ فَقَدْ اَظْھَرَ اللّٰہُ الْاِسْلَامَ وَالْیَوْمَ یَعْبُدُ رَبَّہٗ

مجھ کو امام اوزاعی نے بیان کیا انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہ رضہ سے ملنے گیا میرے ساتھ عبید بن عمیر لیثی بھی تھے ہم نے ان سے ہجرت کا مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا اب ہجرت کہاں سے رہی یہ حال تھا کہ آدمی اپنا دین بچانے کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی طرف بھاگ آتا اس کو فتنوں کا ڈر ہوتا آج کے دن تو اللہ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے۔ مسلمان اپنے پروردگار کی پوجا جہاں

۱؎ دنیا میں بھی مال و اسباب ملا ۱۲ منہ ۲؎ مطلب یہ ہے کہ بعضے لوگ تو غنیمت اور دنیا کا مال و اسباب ملنے سے پیشتر ہی گذر گئے اور بعضے زندہ رہے ان کا میوہ خوب پھولا یعنے انہوں نے لوٹ کا مال کمایا اس سے مزے اڑا رہے ہیں ۱۲ منہ ۳؎ یہ حدیث شروع کتاب میں گزر چکی ہے اس باب میں اس لیے لائے کہ اس میں ہجرت کا بیان ہے ۱۲ منہ ۴؎ یعنے ہجرت کی وہ فضیلت باقی نہیں رہی جو مکہ فتح ہونے سے پہلے تھی بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت نہیں رہی اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہجرت کا مشروع ہونا جاتا رہا کیوں کہ دار الکفر سے دار السلام کو ہجرت واجب ہے جب دین میں خلل پڑنے کا ڈر ہو یہ حکم قیامت تک باقی ہے اور اسمٰعیلی کی روایت میں ابن عمر رضہ سے اس کی صراحت موجود ہے ۱۲ منہ ۵؎ جب مکہ فتح نہ ہوا تھا مکہ فتح ہونے سے پہلے ۱۲ منہ

حَيْثُ شَآءَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ۔

چاہے کر سکتا ہے لیکن جہاد اور جہاد کی نیت کا ثواب البتہ باقی ہے۔

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنِيْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ هِشَامٌ فَاَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ سَعْدًا قَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اُجَاهِدَهُمْ فِيْكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْرَجُوْهُ اللّٰهُمَّ فَاِنِّيْ اَظُنُّ اَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ وَقَالَ اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا نَبِيَّكَ وَاَخْرَجُوْهُ مِنْ قُرَيْشٍ۔

ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا سعد بن معاذ انصاری نے یوں دعا کی یا اللہ تو جانتا ہے مجھ کو تیری راہ میں ان لوگوں سے لڑنا کتنا پسند ہے جنہوں نے تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا ان کو (وطن سے) نکالا یا اللہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید تو نے ہم میں اور ان میں لڑائی بند کر دی اور ابان بن یزید عطار نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے کہا مجھ کو حضرت عائشہؓ نے خبر دی پھر یہی حدیث بیان کیا اس میں یہ بھی ہے کہ جنہوں نے تیرے پیغمبر کو جھٹلایا نکال باہر کیا اس سے قریش کے کافر مراد ہیں۔

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنِيْ مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ۔

مجھ سے مطر بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے ہشام بن حسام نے کہا ہم سے عکرمہ نے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چالیس برس کی عمر میں پیغمبر بنائے گئے پھر تیرہ برس تک مکہ میں رہے آپ پر وحی آتی رہی بعد اس کے آپ کو ہجرت کا حکم ہوا آپ نے ہجرت کی دس برس ہجرت کے بعد زندہ رہے اور تریسٹھ برس کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنِيْ مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ۔

مجھ سے مطر بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے زکریا بن اسحاق نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (پیغمبری کے بعد) مکہ میں تیرہ برس رہے اور جب وفات پائی اس وقت آپ کی عمر تریسٹھ برس کی تھی۔

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدٍ يَّعْنِي ابْنَ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالنضر (سالم بن ابی امیہ) سے جو عمر بن عبید اللہ کے غلام تھے انہوں نے عبید بن حنین سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ﮯ حافظ نے کہا حضرت عائشہؓ کے قول سے یہ نکلتا کہ ہجرت اسی ملک سے واجب ہے جہاں پر اللہ کی عبادت آزادی کے ساتھ نہ ہو سکے ورنہ واجب نہیں ماوردی نے کہا اگر مسلمان دارالحرب میں اپنا دین ظاہر کر سکتا ہو تو اس کا حکم دارالاسلام کا سا ہوگا اور وہاں ٹھہرنا ہجرت کرنے سے افضل ہوگا کیونکہ وہاں ٹھہرنے سے یہ امید ہے کہ دوسرے لوگ بھی اسلام میں داخل ہوں ۱۲ منہ ۲ جو جنگ خندق میں زخمی ہو گئے تھے ۱۲ منہ ۳ جب جنگ احزاب میں قریش کے کافروں کو شکست ہوئی اور بھاگ نکلے تو سعد کو یہ گمان ہوا کہ اب قریش میں لڑنے کی طاقت نہیں رہی اب ہم ان میں شاید جنگ نہ ہو ۱۲ منہ ۴ حافظ نے کہا ابان بن یزید کی روایت مجھ کو موصولاً نہیں ملی ۱۲ منہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ
فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ
زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا
عِنْدَهٗ فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ وَّقَالَ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا
فَعَجِبْنَا لَهٗ وَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ
خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا
وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا
وَاُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ هُوَ اَعْلَمُنَا بِهٖ وَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ
عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبَا بَكْرٍ وَّلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا
خَلِيْلًا مِّنْ اُمَّتِيْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ اِلَّا خُلَّةَ
الْاِسْلَامِ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةَ اَبِيْ بَكْرٍ

۱۰۸۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ قَطُّ اِلَّا وَهُمَا
يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَاْتِيْنَا فِيْهِ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ
بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُوْنَ خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ

منبر پر بیٹھے اور فرمانے لگے اللہ کا ایک بندہ ہے جس کو اللہ نے اختیار دیا
جو دنیا کی بہار کی چیزیں وہ چاہے اللہ اس کو عنایت کرے یا جو کچھ (آخرت میں)
اللہ کے پاس ہے وہ پسند کرے پھر اس نے (آخرت میں) جو اللہ کے ہے وہ پسند کیا
یہ سن کر ابوبکر رو دیئے کہنے لگے یا رسول اللہ آپ پر ہمارے ماں باپ صدقے ہوں
ابو سعید کہتے ہیں ہمکو ابوبکر کے رونے پر تعجب آیا اور لوگ آپس میں کہنے لگے اس
بوڈھے کو دیکھو کیسی بے تکی باتیں کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندے
کا ذکر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو اختیار دیا دنیا کے جو مزے چاہے وہ اللہ اس کو
عنایت کرے یا جو اللہ پاس ہے اس کو پسند کرے اور یہ کہتا ہے آپ پر سے ہمارے
ماں باپ تصدق ہوں[1] پھر ہمکو معلوم ہوا اختیار بندے سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم (یعنی آپ ہی کو اختیار دیا گیا تھا اور ابوبکرؓ ہم سب سے زیادہ اس مطلب کو
سمجھ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب آدمیوں سے زیادہ مال اور رفاقت
میں مجھ پر ابوبکرؓ کا احسان ہے اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا جانی دوست
بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا البتہ ان سے اسلام کی دوستی ہے دیکھو مسجد کی طرف کسی
کی کھڑکی نہ رہے (سب بند کر دو) فقط ابوبکرؓ کی کھڑکی رہنے دو[2]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل
سے کہا ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ نے
کہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں مجھے تو جب سے اپنے ماں باپ
کی شناخت ہوئی (اتنی عقل آئی) تو میں نے ان کو اسلام ہی کے دین پر
پایا اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرتا تھا کہ صبح اور شام آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف نہ لائیں (اور دو وقت آتے تھے) جب مسلمانوں
کو سخت تکلیفیں (قریش کے کافروں سے) پہنچنے لگیں تو ابوبکرؓ حبش کے ملک کو ہجرت

[1] ان دونوں کلاموں میں ربط کیا ہے ۱۲ منہ [2] ہوا یہ تھا کہ مسلمانوں نے جو مسجد نبوی کے اردگرد رہتے تھے اپنے اپنے گھروں میں سے ایک ایک کھڑکی مسجد کی طرف کھول لی تھی تاکہ جلدی سے مسجد کی طرف چلے جائیں یا جب چاہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اپنے گھر ہی سے کرلیں آپ نے حکم دیا یہ کھڑکیاں سب بند کر دی جائیں صرف ابوبکر صدیقؓ کی کھڑکی قائم رہے بعض نے اس حدیث کو ابوبکر صدیقؓ کی خلافت اور افضلیت مطلقہ کی دلیل ٹھہرائی ہے اور ہم کہتے ہیں کہ یہی مضمون حضرت علیؓ کی شان میں بھی وارد ہے سدوا الابواب الا باب علی ۱۲ منہ

مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتَّى بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ
لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ أَيْنَ
تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجَنِي قَوْمِي
فَأُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي قَالَ
ابْنُ الدَّغِنَةِ فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ
وَلَا يُخْرَجُ إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ
وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ
الْحَقِّ فَأَنَا لَكَ جَارٌ ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ
فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ ابْنُ
الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ
إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ أَتُخْرِجُونَ
رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ
الْكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ
فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَقَالُوا لِابْنِ
الدَّغِنَةِ مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيُصَلِّ
فِيهَا وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِينَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ
بِهِ فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَقَالَ
ذَلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ بِذَلِكَ
يَعْبُدُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلَوَاتِهِ وَلَا يَقْرَأُ فِي
غَيْرِ دَارِهِ ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ
دَارِهِ وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَذَّفُ
عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ وَهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ
وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ

کرنے کی نیت سے نکلے جب برک الغماد[1] میں پہنچے وہاں ابن دغنہ (حارث بن یزید) ملا وہ قارہ[2] قبیلہ کا سردار تھا اس نے پوچھا ابوبکرؓ کہاں کا قصد ہے انہوں نے کہا میری قوم (قریش) نے مجھ کو نکال دیا میں چاہتا ہوں (اللہ کی) زمین کی سیر و سیاحت اور اپنے مالک کی عبادت کرتا رہوں ابن دغنہ بولا ابوبکر واہ تم ایسے شخص کہیں نکلتے ہیں یا نکالے جاتے ہیں تم تو جو چیز لوگوں کے پاس نہیں ہوتی وہ اُنکو مہیا کر دیتے ہو ناطہ پروری کرتے ہو لوگوں کا بوجھ (قرضہ وغیرہ) اپنے سر پر اٹھا لیتے ہو مہمان پروری کرتے ہو اور جھگڑوں میں حق کی مدد کرتے ہو میں تم کو اپنی پناہ میں لیتا ہوں تم مکہ لوٹ چلو اور اپنے شہر ہی میں رہ کر اپنے پروردگار کی عبادت کرو۔ ابوبکرؓ یہ سُن کر ابن دغنہ کے ساتھ مکہ کو لوٹ آئے اور ابن دغنہ شام کے وقت قریش کے سرداروں کے پاس گیا اس سے کہنے لگا دیکھو ابوبکر کا سا (عمدہ) آدمی کہیں (اپنے شہر سے) نکلتا ہے یا نکالا جاتا ہے کیا تم ایسے شخص کو نکالتے ہو۔ جو لوگوں کو وہ چیز مہیا کر دیتا ہے جو ان کے پاس نہیں ہوتی[3] اور ناطہ پرور دوسروں کا بوجھ اپنے سر لینے والا مہمان پرور معاملات میں حق کی جانب غرض قریش نے ابن دغنہ کی پناہ رد نہیں کی (منظور کر لی) اور اس سے کہا تم ابوبکرؓ کو سمجھا دو وہ اپنے گھر میں اللہ کی عبادت کریں جتنی چاہیں نماز پڑھیں جو چاہیں قرأت کریں پر ہم لوگوں کو نہ ستائیں نہ علانیہ یہ کام کریں کیونکہ علانیہ کرنے سے ہم ڈرتے ہیں کہیں ہماری عورتیں بچے نہ بگڑ جائیں[4] ابن دغنہ نے ابوبکرؓ کو یہ پیغام پہنچایا اور ابوبکرؓ اسی شرط پر مکہ میں رہ گئے وہ اپنے گھر میں پروردگار کی عبادت کرتے نماز علانیہ نہ پڑھتے نہ اپنے گھر کے سوا اور کہیں قرآن پڑھتے[5] پھر معلوم نہیں کہ ابوبکرؓ کے دل میں کیا آیا انہوں نے اپنے گھر کے جلوخانہ میں (گھر کے باہر جو صحن ہوتا ہے) اس میں ایک مسجد بنائی وہاں نماز ادا کرتے اور قرآن پڑھا کرتے مشرکوں کی عورتوں اور بچوں کا ایک ٹھٹھ ان پر ہو جاتا سب کے سب (قرآن سنکر) تعجب کرتے ابوبکرؓ کو تکتے رہتے اُدھر ابوبکرؓ بڑے رونے والے

[1] برک الغماد ایک موضع ہے مکہ سے پانچ منزل پر یمن کی طرف ۱۲ منہ [2] قارہ قبیلہ ہون کی اولاد میں ہے وہ خزیمہ کا بیٹا وہ مدرکہ کا وہ الیاس کا وہ مضر کا ۱۲ منہ [3] مثلاً محتاج کو پیسہ بھوکے کو کھانا ننگے کو کپڑا ۱۲ منہ [4] اپنا آبائی دین چھوڑ کر ابوبکرؓ کا طریق اختیار کر لیں ۱۲ منہ [5] حافظ نے کہا مجھ کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ ابوبکرؓ نے کتنی مدت اس طرح گذاری ۱۲ منہ

عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ وَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ
مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ
عَلَيْهِمْ فَقَالُوا إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ بِجِوَارِكَ عَلَى
أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَقَدْ جَاوَزَ ذَلِكَ فَابْتَنَى
مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ فَأَعْلَنَ بِالصَّلٰوةِ وَالْقِرَاءَةِ
فِيهِ وَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا
فَانْهَهُ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ
فِي دَارِهِ فَعَلَ وَإِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ بِذَلِكَ فَسَلْهُ
أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ
وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الِاسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ
الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ
عَلَى ذَلِكَ وَإِمَّا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي فَإِنِّي لَا أُحِبُّ
أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ
لَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضَى
بِجِوَارِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلْمُسْلِمِينَ إِنِّي أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ
بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ
بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ قِبَلَ
الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ
لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَهَلْ تَرْجُو
ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ

آدمی تھے وہ جب قرآن پڑھتے تو آنکھوں کو تھام نہ سکتے[۵۱] یہ حال دیکھ کر
قریش کے سردار گھبرا گئے[۵۲] آخر انہوں نے ابن دغنہ کو بلا بھیجا وہ آیا انہوں
نے اس سے شکایت کی ہم نے ابوبکرؓ کو تمہاری پناہ میں اس شرط سے دینا
منظور کیا تھا کہ وہ اپنے گھر میں رہ کر پروردگار کی عبادت کریں لیکن ابوبکرؓ نے
اس شرط کے خلاف کیا انہوں نے اپنے گھر کے سامنے میدان میں ایک مسجد
بنائی ہے وہاں علانیہ نماز ادا کرتے ہیں قرآن پڑھتے ہیں اور ہم کو ڈر ہوتا ہے کہیں
ہماری عورتیں بچے نہ بگڑ جائیں تم ابوبکرؓ کو اس سے روکو وہ چاہیں تو صرف اپنے
گھر کے اندر پروردگار کی عبادت کر سکتے ہیں اگر نہ مانیں اور اسی پر ہٹ کریں
کہ علانیہ عبادت کریں گے تو تم اپنی پناہ اس سے واپس مانگ لو کیونکہ ہم لوگ تمہاری
پناہ توڑنا ناپسند کرتے ہیں اور یہ بھی ہم سے نہ ہو سکے گا کہ ابوبکرؓ کو علانیہ عبادت
کرنے دیں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ابن دغنہ قریش کے کافروں کی یہ تقریر
سن کر ابوبکرؓ پاس آیا کہنے لگا تم کو تو معلوم ہے میں نے جو شرط قریش کے
لوگوں سے ٹھہرائی تھی اب یا تم اس شرط پر قائم رہو یا میری پناہ واپس کر دو اس
لیے کہ میں یہ پسند نہیں کرتا عرب لوگ یہ خبر سنیں کہ میں نے جس کو امان دی تھی
اس کی امان توڑی گئی[۵۳] ابوبکرؓ نے کہا ارے تو اپنی امان لے جا میں اللہ کی
امان پر راضی ہوں ان دنوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مکہ میں تشریف
رکھتے تھے آپ نے فرمایا (خدا کی طرف سے) مجھ کو تم مسلمانوں کی ہجرت
کا مقام دکھلایا گیا وہاں کھجور کے درخت اور دونوں طرف پتھریلے میدان
ہیں یعنے مدینہ کے وہ دونوں جانب جن کو حرتین کہتے ہیں[۵۴] یہ سن کر جن مسلمانوں
سے ہو سکا وہ مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے اور بہت سے وہ مسلمان بھی جو حبش
کیطرف (اس سے پہلے) ہجرت کر چکے تھے مدینہ ہی میں لوٹ آئے اور ابوبکرؓ نے
بھی مدینہ جانے کی طیاری کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ذرا ٹھہر
جاؤ مجھے امید ہے مجھ کو بھی ہجرت کی اجازت ملے گی ابوبکرؓ نے عرض کیا آپ
کو یہ امید ہے آپ پر میرا باپ صدقے آپ نے فرمایا ہاں جب تو ابوبکرؓ ٹھہر

---

۵۱ بے اختیار آنسو بہنے لگتے ۱۲ منہ ۵۲ ان کو ڈر ہوا کہیں ہماری عورتیں بچے مسلمان ہو جائیں ۱۲ منہ ۵۳ اس میں میری بڑی ذلت ہے ۱۲ منہ ۵۴ حرہ کہتے ہیں کالے پتھر کو ۱۲ منہ

اَبُوْ بَكْرٍ نَفْسَهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيَصْحَبَهٗ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهٗ وَرَقَ
السَّمُرِ وَهُوَ الْخَبَطُ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ
قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا
جُلُوْسٌ فِيْ بَيْتِ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ قَالَ
قَائِلٌ لِاَبِيْ بَكْرٍ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا فِيْ سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَاْتِيْنَا فِيْهَا
فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِدَاءٌ لَهٗ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَاءَ
بِهٖ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّا اَمْرٌ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنَ لَهٗ
فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ
اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّمَا هُمْ
اَهْلُكَ بِاَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّيْ قَدْ اُذِنَ
لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَلصَّحَابَةَ بِاَبِيْ
اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَخُذْ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِحْدٰى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَهَّزْنَاهُمَا
اَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمْ سُفْرَةً فِيْ جِرَابٍ
فَقَطَعَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ قِطْعَةً مِّنْ نِطَاقِهَا
فَرَبَطَتْ بِهٖ عَلٰى فَمِ الْجِرَابِ فَبِذٰلِكَ سُمِّيَتْ
ذَاتَ النِّطَاقِ قَالَتْ ثُمَّ لَحِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

گئے ان کی غرض یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی ہجرت
کریں خیر ابوبکرؓ نے دو اونٹنیاں جو ان کے پاس تھیں ان کو کیکر کے پتے کھلانے
شروع کیے چار مہینے تک یہی کھلاتے رہے (یہ چارہ کھلانے سے اونٹ
خوب تیز ہو جاتا ہے) ابن شہاب نے کہا عروہ بن زبیر نے کہا حضرت عائشہؓ
نے کہا ایک دن ایسا ہوا ہم ٹھیک دوپہر کو ابوبکرؓ کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے
اتنے میں ایک کہنے والا کہنے لگا دیکھو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن پہنچے
آپ سر چھپائے ایسے وقت پر آئے جو آپ کے تشریف لانے کا وقت
نہ تھا ابوبکرؓ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر صدقے خدا کی قسم آپ جو اس وقت
تشریف لائے ہیں تو ضرور کوئی بڑا کام ہے (کوئی حادثہ ہوا ہے) اتنے
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن ہی پہنچے آپ نے اندر آنے کی
اجازت مانگی ابوبکرؓ نے اجازت دی آپ اندر تشریف لائے ابوبکرؓ سے
فرمایا اپنے لوگوں سے کہو ذرا باہر جائیں انہوں نے عرض کیا یہاں کون ہے آپ
ہی کے گھر والے ہیں (یعنے حضرت عائشہ اور ان کی والدہ ام رومان) یا رسول
اللہ آپ پر میرا باپ صدقے آپ نے فرمایا مجھے ہجرت کرنے کی اجازت ہو گئی
ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہ مجھے اپنے ساتھ لے چلیے میرا باپ آپ پر صدقے
آپ نے فرمایا ہاں تم ساتھ چلو ابوبکرؓ نے کہا تو آپ ان دونوں اونٹنیوں میں سے
کوئی اونٹنی لے لیجیے آپ نے فرمایا اچھا مگر میں قیمت سے لوں گا حضرت
عائشہؓ کہتی ہیں اب ہم نے جلدی سے دونوں کے سفر کا سامان طیار کیا
اور توشہ چمڑے کے ایک تھیلے میں رکھا تو اسماء (میری بہن) نے اپنا کمر بند
پھاڑ ڈالا اور اس سے تھیلے کا منہ باندھا اس روز سے اسماء کا لقب ذات
النطاق (یا ذات النطاقین) ہو گیا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ دونوں روانہ ہو کر اس غار میں چلے گئے جو

سلہ عامر بن فہیرہ ابوبکرؓ کا غلام یا اسماءؓ بنت ابی بکرؓ ۱۲ منہ سلہ کہتے ہیں یہ اونٹنی قصواء تھی یا جدعاء اس کی قیمت آٹھ سو درہم تھی ۱۲ منہ سلہ اس کا منہ باندھنے کے لیے کپڑا نہ ملا ۱۲ منہ سلہ مشہور ذات النطاقین ہے انہوں نے اپنا کمر بند دو ٹکڑے کر کے ایک سے توشہ دان کا منہ باندھا ایک سے مشک کا مردود حجاج بن یوسف نے اسماءؓ کو تحقیر کی راہ سے ذات النطاقین کہا تھا اس مردود کی ہفتاد پشت کو بھی یہ شرف نصیب نہیں ہوا تھا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ بِغَارٍ فِيْ جَبَلِ ثَوْرٍ فَكَمَنَا
فِيْهِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَبِيْتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ
بَكْرٍ وَّهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِفٌ لَقِنٌ فَيُدْلِجُ مِنْ
عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ
فَلَا يَسْمَعُ اَمْرًا يُكْتَادَانِ بِهٖ اِلَّا وَعَاهُ حَتّٰى
يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِكَ حِيْنَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْعٰى
عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ مِنْحَةً
مِّنْ غَنَمٍ فَيُرِيْحُهَا عَلَيْهِمَا حِيْنَ يَذْهَبُ سَاعَةٌ
مِّنَ الْعِشَآءِ فَيَبِيْتَانِ فِيْ رِسْلٍ وَّهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا
وَرَضِيْفِهِمَا حَتّٰى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ
بِغَلَسٍ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ تِلْكَ اللَّيَالِي
الثَّلَاثِ وَاسْتَاْجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَّجُلًا مِّنْ بَنِي الدِّيْلِ وَهُوَ
مِنْ بَنِيْ عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيْتًا وَّالْخِرِّيْتُ
الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِيْ اٰلِ
الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلٰى دِيْنِ كُفَّارِ
قُرَيْشٍ فَاَمِنَاهُ فَدَفَعَا اِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ
غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلٰثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا
صُبْحَ ثَلٰثٍ وَّانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ
وَالدَّلِيْلُ فَاَخَذَ بِهِمْ طَرِيْقَ السَّوَاحِلِ قَالَ
ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ
وَهُوَ ابْنُ اَخِيْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ
اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ

ثور پہاڑ میں تھا (مکہ سے تین میل پر) تین رات وہیں چھپے رہے[1] عبداللہ بن ابی بکرؓ جو جوان گبھرو بڑا چالاک ہوشیار تھا رات کو غار میں جا کر ان کے پاس رہتا اور پچھلی رات رہے سے (سحر کے وقت) چلا آتا صبح کے وقت قریش لوگوں کے ساتھ مکہ میں صبح کرتا اسطرح جیسے رات مکہ ہی میں گزاری اور دن بھر جتنی باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کو نقصان پہنچانے کی سنتا[2] وہ یاد رکھتا رات کی اندھیری ہوتے ہی (غار پر آکر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کو سنا دیتا اور عامر بن فہیرہ جو ابوبکرؓ کے غلام تھے وہ ایک دو دہار بکری گلے میں سے روک رہتے (اسکا دودھ نہ نچوڑتے) جب ایک گھڑی رات گزر جاتی تو وہ بکری اس غار میں لے کر آتے دونوں صاحب تازہ اور گرم گرم دودھ پی کر رات (آرام سے) بسر کرتے پچھلی رات رہے سے عامر بن فہیرہ (گلے میں چل دیتے) بکریوں کو آواز دینا شروع کرتے ابھی اندھیرا ہوتا[3] تین راتیں برابر ایسا ہی کرتے رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ دونوں صاحبوں نے بنی دیل قبیلے کے ایک شخص (عبداللہ بن اریقط) کو اجرت پر راہ بتلانے والا خریت ٹھہرایا یہ بنی عبد بن عدی کے خاندان کا تھا خریت کہتے ہیں اس شخص کو جو راستہ بتلانے میں بڑا ہوشیار ماہر ہو یہ شخص عاص بن وائل سہمی کے خاندان کا حلیف تھا اس نے ہاتھ ڈبو کر ان کے ساتھ حلف کی تھی[4] مگر اس دین پر تھا جس پر قریش کے کافر تھے[5] دونوں صاحبوں نے اس پر بھروسہ کیا اور اپنی اونٹنیاں (مکہ سے نکلتے وقت) اس کے حوالے کر دیں اس سے یہ وعدہ ٹھہرایا کہ تین راتوں کے بعد اونٹنیاں لے کر غار ثور پر آجائے وہ (حسب وعدہ) تیسری رات کی صبح کو اونٹنیاں لے کر حاضر ہوا دونوں صاحب عامر بن فہیرہ اور رستہ بتانیوالے شخص کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے رستہ بتانیوالا پہلے

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ جمعرات کے دن مکہ سے نکلے اور پیر تک اسی غار میں چھپے رہے پیر کے روز سویرے وہاں سے مدینہ کو روانہ ہوئے ۱۲ منہ [2] قریش جو جو صلاح اور مشورے کرتے ۱۲ منہ [3] تاکہ دوسرے چرواہوں کو یہ معلوم نہ ہو کہ رات کو کہاں رہا ۱۲ منہ [4] عرب میں یہ رسم تھی کہ جب کوئی عہد کرتے تو اس کو مضبوط کرنے کیلئے ایک پیالہ میں ہاتھ ڈبوتے جس میں کوئی رنگ یا خون بھرا ہوتا ۱۲ منہ [5] یعنے مسلمان نہیں ہوا تھا ۱۲ منہ

جُعْشُمٍ يَقُولُ جَاءَنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُونَ
فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ
دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسَرَهُ فَبَيْنَمَا
أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ
أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ
فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ آنِفًا أَسْوِدَةً
بِالسَّاحِلِ أُرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ قَالَ سُرَاقَةُ
فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ لَيْسُوا
بِهِمْ وَلَكِنَّكَ رَأَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا انْطَلَقُوا
بِأَعْيُنِنَا ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ
فَدَخَلْتُ فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي أَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي
وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ
رُمْحِي فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ فَحَطَطْتُ بِزُجِّهِ
الْأَرْضَ وَخَفَضْتُ عَالِيَهُ حَتَّى أَتَيْتُ فَرَسِي
فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتَّى دَنَوْتُ
مِنْهُمْ فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي فَخَرَرْتُ عَنْهَا
فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ يَدِي إِلَى كِنَانَتِي فَاسْتَخْرَجْتُ
مِنْهَا الْأَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا أَضُرُّهُمْ
أَمْ لَا فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِي
وَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ تُقَرِّبُ بِي حَتَّى إِذَا
سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَأَبُو بَكْرٍ

نے سواحل کا رستہ اختیار کیا[۵۱] ابن شہاب نے کہا اور مجھ سے عبدالرحمٰن بن مالک
مدلجی نے بیان کیا جو سراقہ بن مالک بن جعشم کا بھتیجا تھا اس سے اس کے باپ
مالک نے بیان کیا اس نے سراقہ بن جعشم سے سنا وہ کہتا تھا ہمارے پاس قریش
کے کافروں کا ایلچی آیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ ہر ایک کے
قتل کرنے والے یا پکڑ لینے والے کے لیے دیت (یعنی سو اونٹ) کا وعدہ کیا تھا
ایک بار ایسا ہوا میں بنی مدلج (اپنی قوم) کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا اتنے
میں ایک شخص انہی کی قوم کا آیا ہمارے سامنے کھڑا ہوا ہم لوگ بیٹھے تھے
کہنے لگا سراقہ میں نے ابھی چند آدمی دیکھے جو ساحل کے رستے سے جا
رہے تھے میں سمجھتا ہوں وہی محمدؐ اور ان کے ساتھ والے ہیں سراقہ نے
کہا میں دل میں پہچان گیا کہ یہ لوگ وہی ہوں گے لیکن میں نے[۵۲] یہ کہا کہ یہ لوگ
محمدؐ اور ان کے ساتھ والے نہیں ہیں تو نے جو دیکھا وہ فلاں فلاں لوگ
ہوں گے (ان کے نام معلوم نہیں ہوئے) وہ تو ہمارے سامنے سے (اپنی
گمی ہوئی ایک چیز کے ڈھونڈھنے کو) گئے ہیں اس کے بعد میں گھڑی
بھر اسی مجلس میں ٹھہرا رہا پھر کھڑا ہوا اپنے گھر جا کر چھوکری سے (اس کا نام
معلوم نہیں ہوا) کہا ذرا گھوڑا نکال اور ٹیلے کے پرے جا کر گھوڑا تھامے
رہ[۵۳] اور میں نے اپنا برچھا سنبھالا اور گھر کی پشت کی طرف سے برچھے کی بھال
کو زمین پر لگائے ہوئے (یا بھال سے زمین پر لکیر کرتے ہوئے) نکلا
اور برچھے کا اوپر کا جانب میں نے جھکا دیا[۵۴] اسی طرح میں اپنے گھوڑے پاس
آیا اور اس پر سوار ہو کر دوڑاتا سرپٹ[۵۵] چلا جب آنحضرتؐ کے قریب پہنچا تو
میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی میں گر پڑا پھر میں کھڑا ہوا اور میں نے ترکش
کی طرف ہاتھ جھکایا تیر نکالے اور ان پر فال کھولی کہ میں ان لوگوں کو نقصان
پہنچا سکوں گا یا نہیں فال میرے خلاف نکلی[۵۶] لیکن (اونٹوں کے طمع سے)

[۵۱] عسفان کے نیچے ہو کر ۱۲ منہ [۵۲] ظاہر میں اور لوگوں کا خیال پھیرنے کے لیے ۱۲ منہ [۵۳] موسیٰ بن عقبہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے میں نے پانسے لیے اور ان پر فال کھولی تو فال میرے خلاف نکلی کہ میں ان کا کچھ نقصان نہ کر سکوں گا مگر سو اونٹ کی طمع سے میں نے یہی امید کی کہ میں ان لوگوں کو پکڑ لاؤں گا ۱۲ منہ ع اس سے یہ مطلب تھا کہ دوسرے لوگوں کو سراقہ کے جانے کی خبر نہ ہو ۱۲ منہ [۵۴] جس میں کوئی دوسرا اس کی چمک دیکھ کر میرے ساتھ نہ ہو جائے ۱۲ منہ [۵۵] عربی میں اس کو تقریب کہتے ہیں یعنی گھوڑے کا دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں ایک ساتھ اٹھا کر دوڑنا ۱۲ منہ [۵۶] عرب لوگ تیروں پر اس طرح فال کھولا کرتے تھے کہ ایک تیر پر یہ لکھتے تھے یہ کام کرو دوسرے تیر پر مت کرو اگر تیر نکالنے میں وہ تیر نکلتا جس پر کام کرنے کا

يُكْثِرُ الِالْتِفَاتَ سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْأَرْضِ حَتَّى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً إِذَا لِأَثَرِ يَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْأَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْأَمَانِ فَوَقَفُوا فَرَكِبْتُ فَرَسِي حَتَّى جِئْتُهُمْ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِينَ لَقِيتُ مَا لَقِيتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ أَنْ سَيَظْهَرُ أَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ الدِّيَةَ وَأَخْبَرْتُهُمْ أَخْبَارَ مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَرْزَآنِي وَلَمْ يَسْأَلَانِي إِلَّا أَنْ قَالَ أَخْفِ عَنَّا فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ أَمْنٍ فَأَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ مِّنْ أَدِيمٍ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي رَكْبٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا تِجَارًا قَافِلِينَ مِنَ الشَّامِ فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ وَ

میں پھر اپنے گھوڑے پر چڑھا[1] اور پانسے کے خلاف عمل کیا گھوڑا مجھ کو لیے ہوئے سرپٹ[2] بھاگ رہا تھا یہاں تک کہ میں نے آنحضرتؐ کے قرآن پڑھنے کی آواز سنی آپ اِدھر اُدھر نگاہ نہیں کرتے تھے پر ابوبکرؓ برابر اِدھر اُدھر دیکھتے جاتے تھے اتنے میں میرے گھوڑے کے پاؤں زمین میں گھس گئے گھٹنوں تک زمین میں سما گیا میں پھر گر پڑا اور اس کو ڈانٹا تب وہ اٹھا مگر ایسی مشکل سے کہ اپنے ہاتھ زمین سے نہ نکال سکا جب نکالا اور سیدھا کھڑا ہوا تو اس کے دونوں ہاتھوں سے ایک گرد نکلی جو دھوئیں کی طرح آسمان میں پھیل گئی میں نے پھر تیروں پر فال نکالی تو میرے خلاف نکلی آخر میں نے آنحضرتؐ اور آپ کے ساتھ والوں کو امان کی منادی کی[3] اس وقت وہ ٹھہر گئے اور میں گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس گیا جس وقت (رستے میں) مجھے یہ روکیں ہوئیں تو میرے دل میں یہ آیا کہ عنقریب (ایک دن) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بول بالا ہوگا خیر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کی قوم والوں نے اس کے لیے[4] دیت مقرر کی ہے اور میں نے وہ سب خبریں بیان کیں جو قریش کی آپکی نسبت سُنی تھیں اور میں نے یہ بھی کہا اگر آپکو توشہ یا سامان درکار ہو تو حاضر ہے لیکن آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ نے کوئی چیز نہیں لی نہ مجھ سے کوئی درخواست کی آنحضرتؐ نے اتنا فرمایا کہ ہمارا حال پوشیدہ رکھ آخر میں نے آنحضرتؐ سے یہ درخواست کی کہ امن امان کی ایک سند مجھ کو لکھ دیجئے آپ نے عامر بن فہیرہؓ سے فرمایا اس نے چمڑے کے ٹکڑے پر یہ سند لکھ دی[5] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے ابن شہاب نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (رستے میں مدینہ کو جاتے ہوئے) حضرت زبیرؓ اور مسلمانوں کے کئی سواروں سے ملے جو سوداگر تھے شام کے ملک سے لوٹے آ رہے تھے زبیرؓ نے[6] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کو سفید کپڑے پہنائے ادھر مدینہ والوں کو

---

[1] یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نزدیک کر رہا تھا ۱۲ منہ [2] یعنے پکار کر کہا میں آپ کو نہیں ستاؤں گا ۱۲ منہ [3] جو کوئی آپ کو مار ڈالے یا قید کر لے ۱۲ منہ [4] سو اونٹ انعام دینے کا وعدہ کیا ہے ۱۲ منہ [5] دوسری روایت میں ہے سراقہ کہتے ہیں میں نے وہ سند اپنی ترکش میں رکھ لی اور وہاں سے لوٹا ۱۲ منہ [6] اہل سیر نے یوں نقل کیا ہے کہ طلحہ نے یہ کپڑے پہنائے تھے اور شاید دونوں نے پہنائے ہوں تو کسی روایت میں طلحہ کا ذکر ہے کسی میں زبیر کا ۱۲ منہ

سَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ بِالْمَدِيْنَةِ مَخْرَجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوْا يَغْدُوْنَ كُلَّ غَدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ فَيَنْتَظِرُوْنَهُ حَتّٰى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيْرَةِ فَانْقَلَبُوْا يَوْمًا بَعْدَ مَا أَطَالُوْا انْتِظَارَهُمْ فَلَمَّا أَوَوْا إِلٰى بُيُوْتِهِمْ أَوْفٰى رَجُلٌ مِّنْ يَّهُوْدَ عَلٰى أُطُمٍ مِّنْ آطَامِهِمْ لِأَمْرٍ يَّنْظُرُ إِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهٖ مُبَيَّضِيْنَ يَزُوْلُ بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُوْدِيُّ أَنْ قَالَ بِأَعْلٰى صَوْتِهٖ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ هٰذَا جَدُّكُمُ الَّذِيْ تَنْتَظِرُوْنَ فَثَارَ الْمُسْلِمُوْنَ إِلَى السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ حَتّٰى نَزَلَ بِهِمْ فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَذٰلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ فَقَامَ أَبُوْ بَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا فَطَفِقَ مَنْ جَآءَ مِنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ لَّمْ يَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَيِّيْ أَبَا بَكْرٍ حَتّٰى أَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهٖ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَبِثَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے نکلنے کی خبر ہو گئی تھی وہ ہر صبح حرّہ تک آتے (جو مدینہ کے باہر ایک میدان ہے) اور آپ کا انتظار کرتے رہتے یہاں تک کہ دوپہر کی گرمی شروع ہوتی اس وقت لوٹ جاتے ایک دن ایسا ہوا بڑی دیر تک انتظار کر کے واپس گئے جب اپنے گھر پہنچ گئے اسوقت ایک یہودی ۵۱ اپنے ایک محل پر کچھ دیکھنے کو چڑھا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو دیکھا سفید سفید چلے آ رہے ہیں (ریتی کی جلدی جلدی آ رہے ہیں) جتنا آپ نزدیک ہو رہے تھے اتنی ہی دور سے پانی کی طرح ریتی کا چمکنا کم ہوتا جاتا تھا ۵۲ یہودی سے یہ دیکھ کر رہا نہ گیا بے اختیار زور سے چلا اٹھا عرب کے لوگو یہ تمہارا سردار (بخت بیدار جس کا تم انتظار کر رہے تھے) آن پہنچا یہ سنتے ہی مسلمانوں نے ہتھیار سنبھالے اور حرّہ میں جا کر آپ سے ملے آپ ان کو ساتھ لیے ہوئے داہنے طرف مڑے اور بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں جا اترے یہ دن پیر کا دن اور ربیع الاوّل کا مہینہ تھا ۵۳ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر لوگوں سے ملنے لگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش بیٹھے رہے کئی ایک انصاری آدمیوں نے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (آنحضرت سمجھ کر ان کو) سلام کرنا شروع کر دیا ۵۴ یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دھوپ پڑنے لگی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اپنی چادر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا اس وقت سب لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا خیر آپ کئی راتوں تک بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں رہے اور اس مسجد کی بنیاد ڈالی جو تقوے (پرہیزگاری) پر بنائی گئی (یعنے مسجد قبا کی) اور وہیں نماز پڑھا کیے پھر (جمعہ کے دن) اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور چلے لوگ آپ کے ساتھ پیدل

۵۱ جس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ ۵۲ یہ یزول بہم السراب کا ترجمہ ہے سراب وہ ریتی جو دھوپ میں پانی کی طرح چمکتی ہے حافظ نے کہا بعضوں نے اس کا مطلب یوں کہا ہے کہ آنکھیں ان کے آنے کی حرکت معلوم ہو رہی تھی یعنی نزدیک آن پہنچے تھے چونکہ جب کوئی چیز بہت دور ہو تو اس کی حرکت معلوم نہیں ہوتی ۱۲ منہ ۵۳ غرہ ربیع الاول یا دوسری یا بارہویں یا تیرھویں تاریخ ۱۲ منہ ۵۴ صاحب تیسیر القاری نے یہ لکھا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بوڑھے اور سفید ریش تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک داڑھی سیاہ تھی اس لیے لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغمبر سمجھے۔ مترجم کہتا ہے شاید ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جلدی سفیدی آ گئی ہو ورنہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو اڑھائی برس چھوٹے تھے ۱۲ منہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ
لَيْلَةً وَاُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى وَصَلّٰى فِيْهِ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَسَارَ
يَمْشِيْ مَعَهُ النَّاسُ حَتّٰى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْهِ
يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ
وَسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِيْ حَجْرِ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَرَكَتْ
بِهٖ رَاحِلَتُهٗ هٰذَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ
لِيَتَّخِذَهٗ مَسْجِدًا فَقَالَا لَا بَلْ نَهَبُهٗ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْبَلَهٗ مِنْهُمَا
هِبَةً حَتَّى ابْتَاعَهٗ مِنْهُمَا ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا وَطَفِقَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِيْ
بُنْيَانِهٖ وَيَقُوْلُ وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّبِنَ هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ

چل رہے تھے چلتے چلتے آپ کی اونٹنی وہاں جاکر بیٹھ گئی جہاں اب مدینہ میں مسجد نبوی ہے ان دنوں وہاں چند مسلمان نماز پڑھا کرتے تھے وہ سہیل اور سہل دو یتیم لڑکوں کے کھجور سکھانے کا مقام تھا جو اسعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے جب آپ کی اونٹنی وہاں بیٹھ گئی تو آپ نے فرمایا اللہ چاہے تو یہی (ہمارے) رہنے کی جگہ ہوگی پھر آپ نے ان دونوں لڑکوں کو بلایا اور ان سے اس زمین کی قیمت پوچھی فرمایا ہم اس زمین کو مسجد بنائیں گے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم یہ زمین آپ کو مفت دیئے دیتے ہیں آپ نے مفت لینے سے انکار کیا آخر ان سے خرید لی پھر وہاں مسجد بنانا شروع کی اور خود آنحضرت بھی مسجد بنتے وقت لوگوں کے ساتھ اینٹیں ڈھوتے اور یہ فرماتے جاتے خیبر کی بوجھ نہیں کچھ کام کا ہے فائدہ اس سے عمدہ اور بہتر ہے یہ بوجھ اے خدا[1]: فائدہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا فائدہ: بخش دے انصار اور پردیسیوں کو اے خدا: تو آنحضرت نے ایک مسلمان کی شعر پڑھی[2] زہری نے کہا اس مسلمان کا نام مجھ سے بیان نہیں کیا گیا اور ہم کو جتنی حدیثیں پہنچیں ان میں کسی میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے شعر کی کوئی پوری بیت پڑھی ہو صرف اسی حدیث میں ہے[3]۔

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ وَفَاطِمَةَ
عَنْ اَسْمَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا صَنَعْتُ سُفْرَةً لِّلنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ حِيْنَ اَرَادَا الْمَدِيْنَةَ
فَقُلْتُ لِاَبِيْ مَا اَجِدُ شَيْئًا اَرْبِطُهٗ اِلَّا نِطَاقِيْ
قَالَ فَشُقِّيْهِ فَفَعَلْتُ فَسُمِّيْتُ ذَاتَ
النِّطَاقَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَسْمَآءُ ذَاتُ النِّطَاقِ

مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد اور فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماءؓ بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کے لیے جب وہ مدینہ کو جانے لگے توشہ تیار کیا پھر ابوبکرؓ سے کہا باندھنے کے لیے کچھ نہیں ہے میرے کمربند باندھنے کا ایک کپڑا ہے انہوں نے کہا اسی کے دو ٹکڑے کر ڈال اسماءؓ کہتی ہیں میں نے ایسا ہی کیا اسی دن سے ان کا نام ذات النطاقین پڑ گیا اور ابن عباسؓ نے اسماء کو ذات النطاق کہا[4]۔

---

[1] خیبر سے لوگ کھجور انگور وغیرہ لاد کر لایا کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ خیبر کا بوجھ یعنی بار اس بار کے مقابل کچھ نہیں ہے وہ دنیا میں کھا پی ڈالتے ہیں اور یہ بوجھ تو ایسا ہے جس کا ثواب قائم رہے گا ۱۲ منہ [2] یہ مسلمان عبداللہ بن رواحہ تھے ۱۲ منہ [3] بعضوں نے زہری پر اعتراض کیا ہے کہ یہ رجز ہے شعر نہیں ہے ۱۲ منہ [4] یعنی بہ صیغہ مفرد نہ تثنیہ اس کو خود امام بخاری نے تفسیر سورۂ برأت میں وصل کیا ۱۲ منہ

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ تَبِعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ قَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكَ فَدَعَا لَهُ قَالَ فَعَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِرَاعٍ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيْهِ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ فَأَتَيْتُهُ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سُنا وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (غار سے نکل کر) مدینہ کو جا رہے تھے تو سراقہ بن مالک بن جعشم نے آپ کا پیچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے بد دعا کی اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا تو وہ کہنے لگا آپ دعا کر کے (اس بلا سے چھڑا) ایئے میں آپ کو نہیں ستانے کا آپ نے دعا کی (اس کا گھوڑا چھوٹ گیا) پھر رستے میں آپ کو پیاس لگی ایک چرواہا ملا ابو بکرؓ کہتے ہیں میں نے ایک پیالہ لیا اس میں تھوڑا سا دودھ دوہ کر آپ کے پاس لایا آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنِيْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِيْ حَجْرِهٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيْقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُّلِدَ فِي الْإِسْلَامِ تَابَعَهُ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلٰى

مجھ سے زکریا بن یحیٰی نے بیان کیا۔ انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں اپنے والد سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے عبداللہ بن زبیر ان کے پیٹ میں تھے انہوں نے کہا میں (مکہ سے ہجرت کی نیت سے) اس وقت نکلی جب پورے دنوں کا پیٹ تھا خیر میں (مدینہ پہنچ کر) قبا میں جا کر اتری وہاں عبداللہ بن زبیر پیدا ہوئے میں انکو لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے ان کو اپنی گود میں بٹھایا اور ایک کھجور منگوائی اس کو چبا کر اپنا تھوک ان کے منہ میں ڈال دیا تو پہلی چیز جو عبداللہ کے پیٹ میں پہنچی وہ یہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تھوک اس کے بعد کھجور چبا کر آپ نے انکے منہ میں ڈالی پھر ان کے لئے دعا کی اور بارک اللہ فرمایا اور (مہاجرین کا) اسلام کے زمانہ میں یہ پہلا بچہ تھا جو پیدا ہوا زکریا بن یحیٰی کے ساتھ اس حدیث کو خالد بن مخلد نے بھی روایت کیا انہوں نے علی بن مسہر سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسماء سے انہوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہجرت کی تو وہ حاملہ تھیں

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

ل یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ اَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً فَلَاكَهَا ثُمَّ اَدْخَلَهَا فِي فِيهِ فَاَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَهُ

انہوں نے کہا اسلام کے زمانہ میں (مہاجرین کا) جو پہلا بچہ پیدا ہوا وہ عبداللہ تھا زبیر کا بیٹا[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کو لیکر آئے آپ نے ایک کھجور لی اور چبا کر اس کے منہ میں ڈالی تو پہلے پہل جو اس کے منہ میں گیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا۔

۱۰۹۲- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُرْدِفٌ اَبَا بَكْرٍ وَاَبُو بَكْرٍ شَيْخٌ يُعْرَفُ وَنَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَابٌّ لَا يُعْرَفُ قَالَ فَيَلْقَى الرَّجُلُ اَبَا بَكْرٍ فَيَقُولُ يَا اَبَا بَكْرٍ مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ فَيَقُولُ هٰذَا الرَّجُلُ يَهْدِينِي السَّبِيلَ قَالَ فَيَحْسَبُ الْحَاسِبُ اَنَّهُ اِنَّمَا يَعْنِي الطَّرِيقَ وَاِنَّمَا يَعْنِي سَبِيلَ الْخَيْرِ فَالْتَفَتَ اَبُو بَكْرٍ فَاِذَا هُوَ بِفَارِسٍ قَدْ لَحِقَهُمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا فَارِسٌ قَدْ لَحِقَ بِنَا فَالْتَفَتَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اصْرَعْهُ فَصَرَعَهُ الْفَرَسُ ثُمَّ قَامَتْ تُحَمْحِمُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْنِي بِمَ شِئْتَ قَالَ فَقِفْ مَكَانَكَ لَا تَتْرُكَنَّ اَحَدًا يَلْحَقُ بِنَا قَالَ فَكَانَ اَوَّلَ النَّهَارِ جَاهِدًا عَلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اٰخِرَ النَّهَارِ مَسْلَحَةً لَهُ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِبَ الْحَرَّةِ ثُمَّ بَعَثَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَاءُوا

مجھ سے محمد بن سلام (یا ابن مثنیٰ) نے بیان کیا کہا ہم عبدالصمد نے کہا مجھ سے میرے باپ (عبدالوارث) نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے کہا ہم سے انس بن مالک نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے مدینہ کو روانہ ہوئے تو ابو بکرؓ کو اپنے پیچھے بٹھائے ہوئے تھے ابو بکرؓ بوڑھے[2] (سفید ہو گئے تھے)[3] ابو بکر کو لوگ پہچانتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جوان تھے اور آپ کو رستے میں کوئی پہچانتا نہ تھا رستے میں کوئی شخص ابو بکر سے ملتا تو پوچھتا ابو بکر یہ تمہارے آگے کون شخص بیٹھا ہے وہ کیا عمدہ جواب دیتے ایک شخص ہے جو مجھے رستہ بتلاتا ہے پوچھنے والا یہ سمجھتا کہ مدینہ کا یا شام کا) رستہ بتلانے والا ہے اور ابو بکر کا مطلب اس کلام سے یہ تھا کہ دین اور ایمان کا رستہ آپ بتلاتے ہیں[4] خیر ابو بکر نے جو پیچھے[5] نگاہ ڈالی دیکھا تو ایک سوار[6] ان کے پاس آ ہی پہنچا انہوں نے آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ اس سوار نے تو ہم کو پا لیا۔ آپ نے جو اس کی طرف دیکھا تو دعا فرمائی یا اللہ اس کو گرا دے اسی وقت گھوڑی نے اس کو گرا دیا پھر کھڑے ہو کر ہنہنانے لگی تب وہ سوار کہنے لگا اللہ کے نبی تم جو چاہتے ہو وہ مجھ کو حکم دو (میں بجا لاؤنگا) آپ نے فرمایا اپنی جگہ ٹھہرا رہ اور کسی کو ہم تک نہ پہنچنے دے (عجب بات ہے صبح کو تو وہ سوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا اور شام کو آپکا ہتھیار بن گیا دشمن کو آپ پر سے روکنے لگا) خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مدینے پہنچ کر) حرہ کے ایک طرف اترے پھر انصار کو بلا بھیجا وہ آنحضرت اور ابو بکر کے پاس آئے عرض

---

[1] سبحان اللہ عبداللہ بن زبیر کیسے خوش نصیب تھے کہتے ہیں یہ ہجرت کے پہلے سال پیدا ہوئے ۱۲ منہ [2] ان کے بال جلدی ہی سفید ہو گئے تھے حالانکہ عمر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے چھوٹے تھے ۱۲ منہ [3] کیونکہ وہ سوداگری کیلئے آیا جایا کرتے ۱۲ منہ [4] آپ کی داڑھی مبارک میں سفیدی نہ تھی حالانکہ آپ عمر میں ابو بکر سے بڑے تھے ۱۲ منہ [5] عربی ہاسی کو توریہ کہتے ہیں ۱۲ منہ [6] یہ سوار سراقہ بن مالک تھا جیسے اوپر گزر چکا ۱۲ منہ۔

... نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِمَا وَقَالُوا
ارْكَبَا آمِنَيْنِ مُطَاعَيْنِ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَحَفُّوا دُونَهُمَا بِالسِّلَاحِ
فَقِيلَ فِي الْمَدِينَةِ جَاءَ نَبِيُّ اللهِ جَاءَ نَبِيُّ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْرَفُوا يَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ
جَاءَ نَبِيُّ اللهِ جَاءَ نَبِيُّ اللهِ فَأَقْبَلَ يَسِيرُ حَتَّى
نَزَلَ جَانِبَ دَارِ أَبِي أَيُّوبَ فَإِنَّهُ لَيُحَدِّثُ أَهْلَهُ
إِذْ سَمِعَ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ فِي نَخْلٍ لِأَهْلِهِ
يَخْتَرِفُ لَهُمْ فَعَجِلَ أَنْ يَضَعَ الَّذِي يَخْتَرِفُ لَهُمْ
فِيهَا فَجَاءَ وَهِيَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ
نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ بُيُوتِ أَهْلِنَا
أَقْرَبُ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ أَنَا يَا نَبِيَّ اللهِ هَذِهِ
دَارِي وَهَذَا بَابِي قَالَ فَانْطَلِقْ فَهَيِّئْ لَنَا مَقِيلًا
قَالَ قُومَا عَلَى بَرَكَةِ اللهِ فَلَمَّا جَاءَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ
أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ وَأَنَّكَ جِئْتَ بِحَقٍّ
وَقَدْ عَلِمَتْ يَهُودُ أَنِّي سَيِّدُهُمْ وَابْنُ سَيِّدِهِمْ
وَأَعْلَمُهُمْ وَابْنُ أَعْلَمِهِمْ فَادْعُهُمْ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي
قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ فَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا
أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ قَالُوا فِيَّ مَا لَيْسَ فِيَّ فَأَرْسَلَ
نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوا فَدَخَلُوا
عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرنگے بے فکری سے سوار ہوں جیسے سب لوگ آپ کے حکم میں ہیں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر (اونٹنی پر) سوار ہوئے اور انصار گرداگرد
ہتھیار باندھے ہوئے اور مدینہ میں مشہور ہو گیا اللہ کے پیغمبر آتے ہیں
اللہ کے پیغمبر آتے ہیں لوگوں نے بلند مقاموں سے آپ کو دیکھنا اور یہ کہنا شروع
کیا اللہ کے پیغمبر آئے اللہ کے پیغمبر آئے اور سواری مبارک رواں رہی
یہاں تک کہ آپ ابو ایوب انصاری کے گھر کے پاس اترے آپ[1] اپنے لوگوں
سے بیان کیا کرتے جب عبداللہ بن سلام (یہودیوں کے بڑے عالم) نے
آپ کا آنا سنا اسوقت وہ اپنے گھر والوں کے باغ میں کھجوریں چن رہے
تھے انہوں نے جلدی سے مارے ان کھجوروں کو باغ میں ایک جگہ رکھا
بھی نہیں بلکہ ہاتھ ہی میں لئے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آ گئے
اور آپ کا ارشاد سنا پھر اپنے گھر چلے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے پوچھا ہمارے عزیزوں میں[2] کس کا گھر یہاں سے نزدیک ہے
ابو ایوب نے کہا یا رسول اللہ میرا گھر یہ میرا گھر ہے یہ میرا دروازہ
ہے آپ نے فرمایا اچھا تو جا (دوپہر کو آرام لینے کی جگہ اپنے گھر میں درست
کر ہم دوپہر کو وہیں آرام لیں گے ابو ایوب نے عرض کیا چلیے اللہ مبارک
کرے جب آپ ابو ایوب کے گھر میں آئے تو عبداللہ بن سلام دوبارہ آپ
کے پاس آئے اور تین سوال کیے ان کا جواب ٹھیک پا کر کہنے لگے میں گواہی
دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور جو کلام یا دین آپ لائے ہیں وہ
برحق ہے اور یہودی خوب جانتے ہیں کہ میں ان کا سردار ان کے سردار کا بیٹا
ان کا بڑا عالم بڑے عالم کا بیٹا ہوں آپ ان کو بلا کر پوچھیے مگر ان کو یہ
خبر نہ ہو کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں اگر یہ معلوم ہو گا تو میری نسبت جھوٹی تہمتیں
کرینگے خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو بلا بھیجا وہ آئے اور آنحضرت
کے پاس پہنچے (آپ نے عبداللہ بن سلام کو چھپا دیا) اور یہودیوں سے فرمایا

[1] یعنے کچھ کلام آپ کا سنا کہتے ہیں عبداللہ نے جو پہلا کلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سنا وہ یہ تھا لوگو سلام علیکم فاش کرو اور عزیزوں کو کھانا کھلاؤ
اور خاطے رشتے ملاؤ اور رات کو اسوقت نماز پڑھا کرو جب لوگ سو رہے ہوں ۱۲ منہ [2] یعنے بنی نجار میں آپ کے دادا کی ماں انہیں میں سے تھیں ۱۲ منہ

يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ وَيْلَكُمْ اتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا وَأَنِّي جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ فَأَسْلِمُوا قَالُوا مَا نَعْلَمُهُ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَا ثَلٰثَ مِرَارٍ قَالَ فَأَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا ذَاكَ سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا وَأَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ قَالُوا حَاشَى لِلّٰهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ قَالُوا حَاشَى لِلّٰهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ قَالُوا حَاشَى لِلّٰهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ يَا ابْنَ سَلَامٍ اخْرُجْ عَلَيْهِمْ فَخَرَجَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ اتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ جَاءَ بِحَقٍّ فَقَالُوا كَذَبْتَ فَأَخْرَجَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فِي أَرْبَعَةٍ وَفَرَضَ لِابْنِ عُمَرَ ثَلٰثَةَ آلَافٍ وَخَمْسَمِائَةٍ فَقِيلَ لَهُ هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلِمَ نَقَصْتَهُ مِنْ أَرْبَعَةِ آلَافٍ فَقَالَ إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبَوَاهُ يَقُولُ لَيْسَ

یہودیو تمہاری خرابی ہو اللہ سے ڈرو قسم اس پروردگار کی جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں تم خوب جانتے ہو میں اللہ کا سچا پیغمبر ہوں اور جو دین یا کلام لیکر آیا ہوں وہ سچ ہے دیکھو مسلمان ہو جاؤ[1] انہوں نے جواب دیا ہم کو تو نہیں معلوم کہ آپ اللہ کے پیغمبر ہیں آپ نے تین بار ان سے یہی فرمایا پر انہوں نے ہر بار یہی کہا ہم کو معلوم نہیں آخر آپ نے ان سے پوچھا بھلا یہ تو بتلاؤ عبداللہ بن سلام تم لوگوں میں کیسے شخص ہیں انہوں نے کہا ہمارے پیشوا پیشوا کے بیٹے ہم سب میں بڑے عالم بڑے عالم کے بیٹے آپ نے فرمایا اچھا اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ کیوں مسلمان ہونے لگے آپ نے فرمایا دیکھو اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ کبھی مسلمان نہیں ہونے کے آپ نے پھر یہی فرمایا دیکھو اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ کبھی مسلمان نہیں ہونے کے اس وقت یہ فرمایا (عبداللہ) سلام کے بیٹے ان کے سامنے آ جاؤ عبداللہ نکلے اور کہنے لگا رے یہودیو خدا سے ڈرو قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے تم خوب جانتے ہو کہ آنحضرت اللہ کے پیغمبر ہیں اور جو دین یا کلام لیکر آئے ہیں وہ برحق ہے اس وقت یہودی مردود کیا کہنے لگے تو جھوٹا ہے آخر آنحضرت صلعم نے انکو نکال باہر کیا۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عبیداللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا حضرت عمر نے مہاجرین اولین[2] کے لئے (بیت المال میں سے وظیفے) چار چار ہزار چار چار قسطوں میں مقرر کئے تھے اور عبداللہ بن عمر کے لئے ساڑھے تین ہزار (چار قسطوں میں) ان سے پوچھا گیا تم نے عبداللہ کی ماہوار کیوں کم کی وہ بھی تو مہاجرین میں سے ہیں انہوں نے کہا عبداللہ کی ہجرت اس کے ماں باپ کے ذیل میں ہوئی تھی وہ اس کے برابر نہیں ہو سکتے جس نے خود اپنی ذات سے

---

[1] تب تو تم بھی اسلام قبول کر لو گے ۱۲ منہ [2] مہاجرین اولین وہ صحابہ جنہوں نے دو نو قبلوں کی طرف نماز پڑھی یا جو جنگ بدر میں شریک تھے ۱۲ منہ

كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهٖ۔

ہجرت کی[1]

۱۰۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے خباب سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔

۱۰۹۵- وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ وَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهٖ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ فَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ بِهَا وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنْ إِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا

دوسری سند ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اعمش سے کہا میں نے ابو وائل سے سنا شقیق بن سلمہ سے) کہا ہم سے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی خالص اللہ کے لیے اور ہمارا ثواب اللہ کے ذمے رہا (وہ اپنے فضل سے عنایت کریگا) تو ہم میں سے کچھ لوگ تو گزر گئے انہوں نے (دنیا میں) اپنا ثواب کچھ نہیں کھایا[2] انہی لوگوں میں مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے جو احد کے دن شہید ہوئے ان کے کفن کے لیے ایک کمل کے سوا اور کچھ ہم کو نہیں ملا جب ہم اس کمل سے اس کا سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل جاتے (اتنا چھوٹا تھا) اور جب پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ان کا سر کمل سے چھپا دو اور پاؤں پر اذخر (گھاس) جما دو بعضے لوگ ہم میں ایسے ہوئے جن کا میوہ خوب پکا[3] وہ اس کو چن رہے ہیں۔

۱۰۹۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ يَا أَبَا مُوسَى هَلْ يَسُرُّكَ إِسْلَامُنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتُنَا مَعَهُ وَجِهَادُنَا مَعَهُ وَعَمَلُنَا كُلُّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ

ہم سے یحییٰ بن بشر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے عوف نے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے کہا مجھ سے ابو بردہ نے بیان کیا جو ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا تم جانتے ہو میرے باپ (عمر رضی اللہ عنہ) نے تمہارے باپ (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) سے کیا کہا میں نے کہا مجھ کو نہیں معلوم انہوں نے کہا میرے باپ نے تمہارے باپ سے یہ کہا تھا ابو موسیٰ تم کو یہ اچھا لگتا ہے کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو نیک اعمال کیے جیسے اسلام اور ہجرت اور جہاد اور دوسرے عمل ان کا ثواب تو ہم کو مل جائے اور آپ

[1] اللہ اکبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انصاف ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لیے چار ہزار مقرر کیے تو صحابہ نے پوچھا بھلا خیر آپ نے عبد اللہ کو مہاجرین اولین سے کم رکھا پر اسامہ سے کیوں کم رکھا اسامہ تو عبد اللہ سے بڑھ کر کسی جنگ میں حاضر نہیں ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں یہ صحیح ہے مگر اسامہ رضی اللہ عنہ کے باپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ کے باپ سے زیادہ چاہتے تھے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو میری محبت پر کچھ ترجیح ہونا چاہیے ۱۲ منہ [2] لوٹ وغیرہ ان کو نہیں ملی ۱۲ منہ [3] ان کو ہجرت کا ثمرہ دنیا میں بھی ملا ۱۲ منہ

عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ
فَقَالَ أَبِي لَا وَاللّٰهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا
وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيْرًا وَأَسْلَمَ عَلٰى أَيْدِيْنَا
بَشَرٌ كَثِيْرٌ وَإِنَّا لَنَرْجُوْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَبِي
لٰكِنِّيْ أَنَا وَالَّذِيْ نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ
أَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَ لَنَا وَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ
بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا
بِرَأْسٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَاكَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ
مِنْ أَبِي

١٠٩٧ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَبَاحٍ أَوْ بَلَغَنِيْ
عَنْهُ حَدَّثَنِيْ إِسْمٰعِيْلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ
عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذَا
قِيْلَ لَهُ هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيْهِ يَغْضَبُ قَالَ وَقَدِمْتُ
أَنَا وَعُمَرُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَرْسَلَنِيْ
عُمَرُ وَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ هَلِ اسْتَيْقَظَ فَأَتَيْتُهُ

کے بعد جو عمل ہم نے کیے ہیں (گو وہ بھی نیک ہیں) مگر ان کے بدلے ہم عذاب
سے برابر سرابر چھوٹ جائیں[1] تو تیرے باپ ابوموسیٰؓ نے یہ جواب دے دیا نہیں قسم خدا
کی[2] ہم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جہاد کیے نماز پڑھی روزے رکھے اور
بہت سے نیک عمل کیے اور ہمارے ہاتھ پر بہت سی مخلوق مسلمان ہوئی اور ہم کو
تو یہ امید ہے کہ اللہ جل جلالہ ان کا ثواب بھی ہم کو دے گا اس وقت میرے والد
حضرت عمرؓ نے کہا خیر (تم یہی سمجھو) میں تو اس پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں
عمر کی جان ہے اسی پر راضی ہوں کہ آنحضرتؐ کے ساتھ جو اعمال ہم نے کیے ان
کا ثواب تو ضرور ہم کو ملے اور آپ کے بعد جو (نیک) اعمال ہم نے کیے ہیں ان سے
ہم برابر سرابر چھوٹ جائیں ابوبردہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا خدا
کی قسم تمہارے والد میرے والد سے کہیں بہتر تھے[3]

مجھ سے محمد بن صباح نے خود یا کسی اور نے ان سے نقل کر
کے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے انہوں نے عاصم احول
سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے کہا میں نے خود سُنا
جب عبداللہ بن عمرؓ سے کوئی یوں کہتا تم نے اپنے والد سے پہلے ہجرت
کی تو وہ غصے ہو جاتے[4] عبداللہ نے کہا (ہوا یہ) میں اور میرے والد حضرت
عمرؓ دونوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے[5] ہم نے
دیکھا آپ آرام میں ہیں تو اپنے گھر لوٹ آئے والد نے مجھ کو (ٹھہر کر)

---

[1] نہ ان کا ثواب ملے نہ ان کی وجہ سے عذاب ہو یہ حضرت عمرؓ کی بے انتہا خداترسی اور احتیاط تھی ان کا مطلب یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو اعمال خیر ہم نے کیے ہیں ان پر ہم کو پورا بھروسہ نہیں کہ وہ بارگاہ الٰہی میں قبول ہوئے یا نہیں ہماری نیت ان میں خالص تھی یا نہیں تو ہم اسی کو غنیمت سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو اعمال ہم نے کیے ہیں ان کا ثواب ہم کو مل جائے نجات کے لیے وہی اعمال کافی ہیں اور آپ کے بعد کے جو اعمال ہیں ان میں ہم کو کوئی مواخذہ نہ ہو ثواب نہ سہی یہ بھی غنیمت ہے کہ عذاب نہ ہو ۱۲ منہ [2] ہم اس پر راضی نہیں ہیں ۱۲ منہ [3] کیونکہ خوف کا مقام رجا کے مقام سے اعلیٰ ہے مطلب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ اس باب میں بھی ابوموسیٰؓ سے افضل تھے ورنہ حضرت عمرؓ کی فضیلت مطلقہ ابوموسیٰؓ پر تو بالاتفاق مسلم ہے حافظ نے کہا کبھی مفضول کو بھی ایک خاص مقدمہ میں فاضل پر افضلیت ہوتی ہے اور اس سے افضلیت مطلقہ لازم نہیں آتی اور حضرت عمرؓ کا یہ فرمانا کسر نفس اور تواضع اور خوف الٰہی سے تھا ورنہ ان کا ایک ایک عمل اور ایک ایک عدل اور انصاف ہمارے تمام عمر کے نیک اعمال سے کہیں زیادہ ہے حقیقت تو یہ ہے اگر کوئی منصف آدمی گو وہ کسی مذہب کا ہو حضرت عمرؓ کی سوانحعمری پر نظر ڈالے تو اس کو بلاشبہ معلوم ہو جائے گا کہ مادر گیتی نے ایسا فرزند بہت ہی کم جنا ہے اور مسلمانوں میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آج تک کوئی ایسا مدبر منتظم عادل حق پرست خداترس رعیت پرور حاکم پیدا ہی نہیں ہوا معلوم نہیں رافضیوں کی عقل کہاں تشریف لے گئی ہے کہ وہ ایسے جوہر نفیس کو جس کی ذات سے اسلام اور مسلمانوں کا شرف ہے ملعون کرنے خدا سمجھے ہیں اس کا خمیازہ مرتے ہی ان کو معلوم ہو جائے گا ۱۲ منہ [4] کیونکہ والد پر ان کی فضیلت نکلتی ۱۲ منہ [5] حدیبیہ میں جہاں بیعۃ الرضوان ہوئی ۱۲ منہ

فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ
فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ فَانْطَلَقْنَا إِلَيْهِ نُهَرْوِلُ
هَرْوَلَةً حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ فَبَايَعَهُ ثُمَّ
بَايَعْتُهُ۔

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ
بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ
ابْتَاعَ أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ
قَالَ فَسَأَلَهُ عَازِبٌ عَنْ مَسِيرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُخِذَ عَلَيْنَا بِالرَّصَدِ فَخَرَجْنَا
لَيْلًا فَأَحْثَثْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ
الظَّهِيرَةِ ثُمَّ رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ فَأَتَيْنَاهَا وَلَهَا
شَيْءٌ مِنْ ظِلٍّ قَالَ فَفَرَشْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْوَةً مَعِي ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ
فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ قَدْ أَقْبَلَ فِي غُنَيْمَةٍ يُرِيدُ مِنَ الصَّخْرَةِ
مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ
أَنَا لِفُلَانٍ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ قَالَ نَعَمْ
قُلْتُ لَهُ هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً
مِنْ غَنَمِهِ فَقُلْتُ لَهُ انْفُضِ الضَّرْعَ قَالَ فَحَلَبَ كُثْبَةً
مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ قَدْ رَوَّأْتُهَا
لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى
بَرَدَ أَسْفَلُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر بھیجا دیکھو آنحضرتؐ جاگے ہیں میں گیا تو آپ بیدار ہو چکے تھے میں
آپ کے پاس گیا اور آپ سے بیعت کر لی پھر والد کو خبر کی کہ آپ بیدار
ہو چکے ہیں اور میں اور والد دونوں دوڑتے چلے والد آنحضرتؐ کے پاس
گئے اور آپ سے بیعت کی میں نے بھی (دوبارہ) آپ سے بیعت کر لی[1]۔
ہم سے احمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم
بن یوسف نے انہوں نے اپنے والد یوسف بن اسحاق سے انہوں نے ابو اسحٰق سبیعی سے
انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سُنا وہ کہتے تھے ابوبکر صدیقؓ نے ان کے
والد عازبؓ سے ایک پالان خریدی میں وہ پالان اٹھا کر ابوبکرؓ کے ساتھ
چلا والد نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا حال پوچھا انہوں نے
کہا ہم پر (مشرکوں) کی تاک ہو رہی تھی ہم رات کو (غار سے باہر) نکلے اور
رات بھر دوسرے روز بھی تیز چلتے رہے[2] جب ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا تو
ایک ٹبہ ہم کو دکھلائی دیا اس کی آڑ میں کچھ سایہ تھا میں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے وہاں ایک چمڑا بچھا دیا جو میرے ساتھ تھا آپ اس پر
لیٹ رہے اور میں لگا اس کے گرد (کچرا کوڑا صاف کرنے) گرد جھاڑنے
اتنے میں ایک چرواہا دکھلائی دیا جو اپنی تھوڑی سی بکریاں لیے چلا آ رہا تھا
وہ بھی ٹبہ کا سایہ لینے کی غرض سے آ رہا تھا جیسے ہماری غرض تھی میں نے اس سے
پوچھا ارے تو کس کا غلام ہے اس نے بتلایا فلاں صاحب کا میں نے پوچھا کیا تیری بکریوں
میں کچھ دودھ بھی ہے اس نے کہا ہاں ہے میں نے کہا تو دوہ سکتا ہے اس
نے کہا ہاں میں نے کہا اچھا تو ذرا اتھن جھٹک ڈال (اس کا گرد وغبار صاف کر
لے) خیر اس نے تھوڑا سا دودھ (ایک پیالہ بھر) دوہا میرے ساتھ پانی کی چھاگل
تھی اس پر کپڑے کا ایک ٹکڑا باندھا ہوا تھا جس کو میں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے طیار کیا تھا اس میں سے (ٹھنڈا) پانی میں نے اس دودھ پر اتنا ڈالا
کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا

[1] گویا عبداللہ بن عمر نے لوگوں کی اس غلط گوئی کا سبب بیان کر دیا کہ اصل حقیقت یہ تھی اس پر سے بعضوں نے یہ سمجھا کہ میں نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی یہ بالکل غلط ہے ۱۲ منہ

[2] یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب حدیث میں فاحتثنا ہو جیسا کہ اکثر نسخوں میں ہے بعضوں میں فاحیینا ہے یعنی رات بھر دن بھر جاگتے رہے ۱۲ منہ ع کہیں ملیں تو فوراً پکڑ لیں ۱۲ منہ

فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَضِيتُ ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ فِي أَثَرِنَا قَالَ الْبَرَاءُ فَدَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ عَلٰى أَهْلِهٖ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهٗ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمّٰى فَرَأَيْتُ أَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدَّهَا وَقَالَ كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ وَسَّاجٍ حَدَّثَهٗ عَنْ أَنَسٍ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي أَصْحَابِهٖ أَشْمَطُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَقَالَ دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ وَسَّاجٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ أَسَنَّ أَصْحَابِهٖ أَبُو بَكْرٍ فَغَلَفَهَا

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ بَكْرٍ فَلَمَّا هَاجَرَ أَبُو بَكْرٍ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا هٰذَا الشَّاعِرُ الَّذِي قَالَ هٰذِهِ الْقَصِيدَةَ رَثٰى كُفَّارَ قُرَيْشٍ ؎

وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ
مِنَ الشِّيزٰى تُزَيَّنُ بِالسَّنَامِ

(آپ بیدار ہو چکے تھے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پیجئے آپ نے ایسا پیا کہ میں خوش ہو گیا (خوب چھک کر پیا) پھر ہم نے وہاں سے کوچ کیا اور قریش کے ڈھونڈنے والے لوگ ہمارے پیچھے لگے ہوئے تھے براء کہتے ہیں میں ابوبکرؓ کے ساتھ انکے گھر میں گیا کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت عائشہؓ انکی صاحبزادی بخار سے پڑی ہوئی ہیں دیکھا انکے والد (یعنی ابوبکر صدیقؓ) نے انکا گال چوما اور پوچھا بیٹی کیسی ہے[1]

ہم سے سلیمان بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن حمیر نے کہا ہم سے ابراہیم بن ابی عبلہ نے ان سے عقبہ بن وساج نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے انہوں نے کہا آنحضرتؐ (مدینہ میں) تشریف لائے آپکے صحابہؓ میں ابوبکرؓ کے سوا کسی کے بال سفید نہ تھے (سب جوان تھے) ابوبکرؓ نے ان پر مہندی اور وسمہ کا خضاب کیا تھا[2] اور دحیم[3] نے کہا ہم سے ولید نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے کہا مجھ سے ابوعبید نے انہوں نے عقبہ بن وساج سے کہا مجھ سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے آپکے اصحاب میں سب سے زیادہ ابوبکرؓ کی عمر تھی انہوں نے مہندی وسمہ کا خضاب کیا تھا کہ بالوں کا رنگ خوب سرخ ہو گیا تھا مائل بسیاہی۔

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انکے والد ابوبکر صدیقؓ نے کلب قبیلے کی ایک عورت سے نکاح کیا جسکو ام بکر کہا کرتے تھے جب ابوبکرؓ نے (مدینہ کو) ہجرت کی تو اسکو طلاق دے دی پھر اسکے چچیرے بھائی (ابوبکر شداد بن اسود) نے ان سے نکاح کر لیا یہ قصیدہ جو قریش کے کافروں کا مرثیہ ہے اسی شداد کی تصنیف ہے جو شاعر تھا (اس کی چند شعریں یہ ہیں)۔

گڑھے میں بدر کے کیا ہے ارے او سننے والے
پڑے ہیں[5] اونٹ کے کوہان کے عمدہ پیالے

[1] اس وقت تک شاید حجاب کا حکم نہ اترا ہوگا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ باپ اپنی بیٹی کا شفقت کی راہ سے بوسہ لے سکتا ہے ۱۲ منہ [2] حدیث میں کتم کا لفظ ہے کتم میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا وسمہ کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا وہ آس کی طرح ایک پتہ ہوتا ہے اس کا درخت سخت پتھروں میں اُگتا ہے اسکی شاخیں باریک تاگوں کی طرح لٹکی ہوتی ہیں ۱۲ منہ [3] عبدالرحمٰن بن ابراہیم دمشقی ۱۲ منہ [4] اس کو اسمٰعیل نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] یعنے وہ لوگ اس کنوئیں میں مرے پڑے ہیں جو لوگوں کے سامنے اُونٹ کے کوہان کا گوشت جو عربوں کے نزدیک نہایت لذیذ ہوتا ہے پیالوں میں بھر بھر کر رکھا کرتے تھے ۱۲ منہ [6] حدیث میں شیزی کا لفظ ہے جس کی لکڑی کے پیالے بناتے ہیں یہاں مراد وہ لوگ ہیں جو ان پیالوں کا استعمال کرتے تھے شیزی ایک درخت ہے۔

وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ
مِنَ الْقَيْنَاتِ وَالشَّرْبِ الْكِرَامِ
تُحَيِّي بِالسَّلَامَةِ أُمُّ بَكْرٍ
وَهَلْ لِي بَعْدَ قَوْمِي مِنْ سَلَامٍ
يُحَدِّثُنَا الرَّسُولُ بِأَنْ سَنَحْيَى
وَكَيْفَ حَيَاةُ أَصْدَاءٍ وَهَامٍ

گڑھے میں بدر کے کیا ہے ارے او سننے والے
شرابی ہیں وہاں گانا بجانا سننے والے
سلامت رہ جو کہتی ہے مجھے یہ ام بکر ی
کہاں ہے اب سلامت جب مرے سب قوم والے
یہ پیغمبر ہمیں کہتا ہے تم مرکر جیو گے
کہیں الّو بھی پھر انسان بنے ہوئے آواز والے

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَأْطَأَ بَصَرَهُ رَآنَا قَالَ اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ اثْنَانِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے ابوبکرؓ سے انہوں نے کہا میں (ثور کے پہاڑ پر) غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میں نے سر جو اٹھایا تو مشرکوں کے پاؤں دیکھے (وہ ہمارے سر پر کھڑے ہم کو ڈھونڈ رہے تھے) میں نے کہا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی نگاہ نیچے کی تو ہم کو دیکھ لے گا آپ نے فرمایا ابوبکرؓ خاموش رہ ہم دو آدمی ایسے ہیں جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وُرُودِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم دمشقی نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے دوسری سند اور محمد بن یوسف نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے بیان کیا کہا مجھ سے زہری نے کہا مجھ سے عطا بن یزید لیثی نے کہا مجھ سے ابوسعید خدریؓ نے انہوں نے کہا ایک گنوار (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے ہجرت کا حال پوچھنے لگا آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہجرت بہت مشکل کام ہے (تجھ سے نہ ہو سکے گی) تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں اس نے کہا جی ہیں فرمایا تو ان کی زکوٰۃ دیتا ہے اس نے کہا جی دیتا ہوں فرمایا ان کو دودھ پینے کے لیے مانگے پر دیتا ہے اس نے کہا جی دیتا ہوں فرمایا جب وہ پانی پینے کو لائے جاتے ہیں اس وقت ان کا دودھ غریبوں کو پلاتا ہے اس نے

۱؎ یعنی بڑے بڑے امیر عزت دار لوگ جو رات دن شراب خواری اور ناچ رنگ گانے بجانے والیوں کی صحبت میں رہا کرتے تھے ۱۲ منہ ۲؎ ام بکر دہی اس کی جورو جو پہلے ابوبکر صدیقؓ کے نکاح میں تھی ۱۲ منہ ۳؎ جاہلیت میں عرب لوگ یہ سمجھتے تھے کہ کھوپری میں سے مردے کی روح نکل کر الّو کے قالب میں جنم لیا کرتی ہے اور راتوں کو آواز دیتی پھرتی ہے مطلب یہ ہے کہ پیغمبر کا کہنا معاذ اللہ غلط ہے حشر نشر حساب کتاب پھر جینا کچھ نہیں ہے الّو بن کر پھر آدمی کے قالب میں کیونکر آ سکتی ہے ۱۲ منہ ۴؎ جب اللہ کسی کے ساتھ ہو تو پھر اس کو کیا غم ہے ساری دنیا اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی ۱۲ منہ ۵؎ اس کا مطلب یہ تھا کہ مدینہ میں ہجرت کرے ۱۲ منہ

مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

کہاں پلاتا ہوں فرمایا تو سب بستیوں کے پرے رہ کر (نیک) کام کرتا رہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرنے کا

بَابُ مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ الْمَدِيْنَةَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا مدینہ میں تشریف لانا

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَأَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا عَمَّارُ بْنُ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو ابواسحٰق نے خبر دی۔ انہوں نے براء بن عازبؓ سے سنا انہوں نے کہا پہلے جو (مہاجرین میں سے) مدینہ میں آئے وہ مصعب بن عمیر تھے اور عمرو بن ام مکتوم پھر عمار بن یاسرؓ اور بلالؓ آئے

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَكَانَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَّسَعْدٌ وَّعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ عِشْرِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْتُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَعَلَ الْاِمَاءُ يَقُلْنَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قَدِمَ حَتّٰى قَرَاْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فِيْ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا انہوں نے کہا سب سے پہلے ہمارے پاس (یعنی مدینہ میں) مصعب بن عمیر آئے انکے بعد عمرو بن ام مکتوم (جو اندھے تھے) وہ دونوں لوگوں کو قرآن پڑھایا کرتے تھے پھر بلالؓ اور سعد بن ابی وقاص اور عمار بن یاسر آئے پھر حضرت عمرؓ بیس صحابہ کو ساتھ لیے ہوئے آئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ابوبکرؓ اور عامر بن فہیرہ کو ساتھ لیکر) تشریف لائے میں نے مدینہ والوں کو کسی بات سے اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے وہ خوش ہوئے لونڈیاں تک کہنے لگیں اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے براءؓ کہتے ہیں آنحضرتؐ ابھی مدینہ میں تشریف نہیں لائے تھے کہ میں سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ اور مفصل کی کئی سورتیں پڑھ چکا تھا۔

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب

ف۱ پھر کیا پرواہ ہے ۱۲ منہ ف۲ یہ حدیث اوپر کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ ف۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن غرہ ربیع الاول یا آٹھویں ربیع الاول کو مدینہ میں تشریف لائے اور صحابہ اکثر آپ سے پہلے مدینہ میں آ گئے تھے ۱۲ منہ ف۴ حاکم کی روایت میں انسؓ سے یوں ہے جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے تو بنی نجار کی لڑکیاں دف بجاتی گاتی نکلیں وہ کہہ رہی تھیں جوار من بنی النجار یا حبذا محمد من جار دوسری روایت میں یوں ہے کہ انصار کی لڑکیاں گاتی بجاتی آپ کی تشریف آوری کی خوشی میں نکلیں وہ یوں کہہ رہی تھیں طلع البدر علینا من ثنیات الوداع۔ وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعلموا ان اللہ یحبکن۔ یعنے تم یہ جان لو کہ اللہ تم سے محبت کرتا ہے اس حدیث سے بھی ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو گانا سماع المزامیر درست جانتے ہیں اور اس میں اختلاف ہے جیسے اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ

اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْبَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا اَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اِذَا اَخَذَتْهُ

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِيْ اَهْلِهٖ
وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ

وَكَانَ بِلَالٌ اِذَا اُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمّٰى يَرْفَعُ عَقِيْرَتَهٗ يَقُوْلُ

اَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِيْ اِذْخِرٌ وَّجَلِيْلُ
وَهَلْ اَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِيْ شَامَةٌ وَّطَفِيْلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ابوبکرؓ اور بلالؓ کو (آب وہوا کے بدلنے سے) بخار آگیا میں ان دونوں کے پاس گئی ابوبکر سے کہا باوا تم کیسے ہو بلالؓ سے پوچھا تم کیسے ہو حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ابوبکرؓ کو جب بخار آتا تو وہ یہ شعر پڑھتے[۱]

خیریت سے اپنے گھر میں صبح کرتا ہے بشر
موت اس کے جوتی کے تسمے سے ہے نزدیک تر لہ

اور بلالؓ کا یہ حال تھا جب انکا بخار اتر جاتا تو رو کر بلند آواز سے یہ شعریں پڑھتے

کاش پھر مکہ کی وادی میں رہوں میں ایک رات
سب طرف مری اگے ہوں وہاں جلیل اذخر نبات
کاش پھر دیکھوں میں شامہ کاش پھر دیکھوں طفیل
اور پیوں پانی مجنہ کے جو ہیں آب برات

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے ان دونوں کا حال بیان کیا آپ نے فرمایا یا اللہ ہمکو مدینہ کی ایسی محبت دے جیسے مکہ کی محبت ہے اس سے بھی زیادہ اور مدینہ کی ہوا صحت خیز کر دے اور اس کے صاع اور مد میں برکت دے اور وہاں کا بخار دوسرے مقام یعنی جحفہ میں بھیجدے[۲]۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيٍّ اَخْبَرَهٗ دَخَلْتُ عَلٰى عُثْمَانَ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُثْمٰنَ

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا انکو عبیداللہ بن عدی نے خبر دی انہوں نے کہا میں حضرت عثمانؓ کے پاس گیا دوسری سند اور بشر بن شعیب نے کہا مجھ سے میرے والد شعیب نے بیان کیا انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان ان کو عبیداللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی انہوں نے کہا میں حضرت عثمانؓ کے پاس گیا[۳] انہوں نے کلمہ شہادت

---

[۱] یعنے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آدمی کو اپنے گھر میں اچھا ہوتا ہے لوگ اس کو یوں دعا دیتے ہیں صبحکم اللہ بالخیر اور شام کو وہ مر جاتا ہے ۱۲ منہ [۲] جحفہ اب مصر والوں کا میقات ہے اس وقت یہودی لوگ وہاں رہا کرتے تھے قسطلانی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافروں کے لیے ہلاکت اور تباہی اور قحط اور بیماری کی بد دعا کرنا درست ہے اسی حدیث میں آپ کا ایک معجزہ ہے اب تک جو کوئی جحفہ کا پانی پیئے اس کو بخار آتا ہے یہ حدیث اوپر کتاب الحج فضائل مدینہ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۳] اس کو امام احمد نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ [۴] ان کے اخیافی بھائی ولید بن عقبہ بن ابی معیط کی شکایت کرنے کو یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ

نَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَاٰمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَاجَرْتُ هِجْرَتَيْنِ وَنِلْتُ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهٗ فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهٗ وَلَا غَشَشْتُهٗ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَابَعَهٗ اِسْحٰقُ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ مِثْلَهٗ۔

پڑھا پھر کہنے لگے اما بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا اور میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور رسول کا ارشاد مانا اور حضرت محمد جو دین یا کلام لائے تھے اس کو سچا جانا پھر میں نے دو ہجرتیں کیں (ایک حبش کو دوسری مدینہ کو) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد بنا آپ سے بیعت کی خدا کی قسم میں نے نہ آپ کی نافرمانی کی نہ آپ سے خیانت (دغا بازی) کی شعیب کے ساتھ اس حدیث کو اسحٰق بن یحییٰ الکلبی نے بھی زہری سے ایسا ہی روایت کیا[۱]۔

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٰنَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَّ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ عَوْفٍ رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ بِمِنًى فِي اٰخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَوَجَدَنِيْ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رِعَاعَ النَّاسِ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تُمْهِلَ حَتّٰى تَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَتَخْلُصَ لِاَهْلِ الْفِقْهِ وَاَشْرَافِ النَّاسِ وَذَوِيْ رَاْيِهِمْ قَالَ عُمَرُ لَاَقُوْمَنَّ فِيْ اَوَّلِ مَقَامٍ اَقُوْمُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم سے امام مالک نے دوسری سند اور عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس بن یزید ایلی نے خبر دی انہوں[۲] نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی ان کو ابن عباسؓ نے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن عوف اپنے گھر والوں میں لوٹ آئے اس وقت وہ منا میں اُترے ہوئے تھے جب حضرت عمرؓ نے (اپنی خلافت میں) اخیر حج کیا ہے انہوں نے مجھ کو دیکھا تو کہنے لگے میں نے حضرت عمرؓ سے کہا یا امیر المومنین حج کے موسم میں (ذلیل کمینے) سب طرح کے لوگ اکٹھا ہوتے ہیں اور غل شور بہت ہوتا ہے میں مناسب سمجھتا ہوں تم مدینہ پہنچنے تک توقف[۳] کرو وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے اور وہاں تم ایسے لوگوں سے ملو گے جو سمجھ دار شریف عقل والے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا اچھا میں مدینہ میں پہلی ہی بار (خطبہ کے لیے) منبر پر کھڑا ہوں گا (لوگوں کو خوب نصیحت کروں گا)

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ اُمَّ الْعَلَاءِ امْرَاَةً مِّنْ نِسَائِهِمْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ طَارَ لَهُمْ فِي السُّكْنٰى حِيْنَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے خارجہ بن زید بن ثابت سے (ان کی والدہ ام العلاء نے جو انصار کی ایک عورت تھیں اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی ان سے بیان کیا کہ عثمان بن مظعون (جو مہاجرین میں سے تھے) ان کے حصے میں آئے یہ اس وقت کا ذکر ہے جب انصار نے مہاجرین کو

[۱] اسحاق کی روایت کو ابو بکر بن شاذان نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] یعنے یونس اور امام مالک دونوں نے ابن شہاب سے روایت کی ۱۲ منہ [۳] ابھی اس شخص کو تنبیہ نہ کرو ہوا یہ تھا کہ کسی نے منا میں عین موسم حج میں یہ کہا کہ اگر عمر مر جائیں تو میں فلاں شخص سے بیعت کروں گا واللہ ابو بکرؓ سے لوگوں نے بن سوچے سمجھے دفعۃً بیعت کر لی تھی اتفاق سے وہ چل گئی یہ خبر حضرت عمرؓ کو پہنچ گئی انہوں نے اس شخص کو تنبیہ کرنا چاہی ان کو غصہ آگیا عبدالرحمٰن بن عوف نے یہ صلاح دی کہ ذرا توقف کیجئے حج کر کے مدینہ پہنچ کر جو آپ کا جی چاہے وہ کیجئے ۱۲ منہ

اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلَى سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَاشْتَكَى عُثْمَانُ عِنْدَنَا فَمَرَّضْتُهُ حَتَّى تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ شَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللهَ أَكْرَمَهُ قَالَتْ قُلْتُ لَا أَدْرِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ فَمَنْ قَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللهِ الْيَقِينُ وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ وَمَا أَدْرِي وَاللهِ وَأَنَا رَسُولُ اللهِ مَا يُفْعَلُ بِي قَالَتْ فَوَاللهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ قَالَتْ فَأَحْزَنَنِي ذَلِكَ فَنِمْتُ فَأُرِيتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ عَيْنًا تَجْرِي فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ

اپنے اپنے گھروں میں رکھنے کے لئے قرعہ ڈالا تھا خیر عثمان ہمارے ہی گھر میں بیمار ہوئے میں مرنے تک ان کی خدمت کرتی رہی جب وہ مرگئے اور ہم ان کو کفن پہنا چکے اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میری زبان سے بھی بے ساختہ یہ نکلا ابوالسائبؓ اللہ تم پر رحم کرے میں اسکی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تمکو عزت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے انکو عزت دی ہیں نے عرض کیا مجھے کیا معلوم یارسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ صدقے مگر عثمان کو عزت نہ ہوگی تو پھر اللہ کس کو عزت دیگا آپنے فرمایا۔ عثمان کو تو موت آچکی اور خدا کی قسم میں اس کے لیے خیر اور بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن یقیناً کچھ نہیں کہہ سکتا میں اللہ کا پیغمبر ہوں اور خدا کی قسم یہ نہیں جانتا کہ میرا حال کیا ہونا ہے[1] ام علاء نے کہا خدا کی قسم عثمان کے بعد اب میں کسی کو اچھا نہیں کہہ سکتی[2] ام علاء کہتی ہیں کہ عثمان کے باب میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے مجھ کو رنج پہنچا میں سوگئی کیا دیکھتی ہوں عثمانؓ کے پاس پانی کا ایک چشمہ بہ رہا ہے[3] میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ سے یہ خواب بیان کیا آپنے فرمایا چشمہ اسکا نیک عمل ہے[4]

۱۱۰۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَقَدِ

ہم سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا بعاث کا دن (جس دن انصار کے دونوں قبیلے اوس اور خزرج آپس میں لڑے تھے) اللہ نے اپنے پیغمبر کے مدینہ میں آنے سے پیشتر کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو انصار کا یہ حال تھا انکی جماعت میں پھوٹ

[1] یہ عثمان بن مظعون کی کنیت تھی ۱۲ منہ [2] ایک روایت میں یوں ہے کہ میں یہ نہیں جانتا کہ عثمان کا حال کیا ہونا ہے اس روایت پر تو کوئی اشکال نہیں لیکن محفوظ یہی روایت ہے کہ میں نہیں جانتا کہ میرا کیا حال ہونا ہے جیسے قرآن شریف میں ہے وان ادری ما یفعل بی ولا بکم کہتے ہیں یہ آیت اور حدیث اس زمانہ کی ہے جب تک یہ آیت نہیں اتری تھی لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر اور آپ کو قطعاً یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ آپ سب اگلے پچھلے لوگوں سے افضل ہیں میں کہتا ہوں یہ توجیہ عمدہ نہیں اصل یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی بارگاہ عجب مستغنی بارگاہ ہے آدمی کیسے ہی درجہ پر پہنچ جائے مگر اس کے استغنا اور کبریائی سے بے ڈر نہیں ہو سکتا وہ ایک شہنشاہ ہے جو چاہے کر ڈالے رتی برابر اس کو کسی کا اندیشہ نہیں حضرت شیخ شرف الدین یحیی منیریؒ اپنے مکاتیب میں فرماتے ہیں وہ ایسا مستغنی اور بے پرواہ ہے اگر چاہے تو سب پیغمبروں اور نیک بندوں کو دم بھر میں دفعۃً بنا دے اور سارے بدکار اور کفار کو بہشت میں لے جائے کوئی دم نہیں مار سکتا سبحان اللہ الغنی المغنی ۱۲ منہ [3] یعنے خدا کے پاس اس کے اچھے ہونے کی گواہی نہیں دے سکتے ۱۲ منہ [4] جو آخرت میں چشمہ کی صورت میں ظاہر ہوا دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نیک عمل خوبصورت آدمی کی شکل میں اور برا عمل بدصورت قبیح شکل میں مرنے کے بعد ظاہر ہوگا اور آخرت کے امور کا کشف بغیر مرے نہیں ہو سکتا جتنا اللہ اور اس کے رسول نے بتلایا ہے اس پر ایمان لانا چاہیے باقی انکی اصلی حقیقت آخرت ہی میں منکشف ہوگی ۱۲ منہ

انْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَاتُهُمْ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ۔

پڑی ہوئی تھی ان کے سردار قتل ہو چکے تھے اس میں اللہ کی یہ حکمت معلوم ہوتی ہے کہ انصار (اسلام) قبول کر لیں[1]۔

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحًى وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ بِمَا تَقَاذَفَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَإِنَّ عِيدَنَا هٰذَا الْيَوْمُ۔

مجھ سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا ابو بکر عید الفطر عید اضحیٰ کے دن ان کے پاس آئے اس وقت ان کے پاس دو چھوکریاں لعاث میں جو انصار نے کہا تھا وہ گا رہی تھیں (دف بجا رہی تھیں) ابو بکر رضؓ نے دو بار یوں کہا یہ شیطانی گانا بجانا (آنحضرتؐ کے گھر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ابو بکر رضؓ سے فرمایا ان کو جانے دے۔ (گانے دے) بات یہ ہے کہ ہر قوم کا ایک خوشی کا دن ہوتا ہے یہ دن ہماری عید کا (خوشی کا) ہے[2]۔

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ قَالَ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي سُيُوفِهِمْ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفَهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے دوسری سند اور ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الصمد نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے اپنے والد عبد الوارث سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے ابو التیاح یزید بن حمید نے بیان کیا کہا ہم سے انس رضؓ بن مالک نے۔ انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ سے) مدینہ تشریف لائے تو مدینہ کے بلند جانب (قبا) میں اترے۔ ایک محلہ ہیں جس کو بنی عمرو بن عوف کا محلہ کہتے تھے چودہ رات وہیں رہے پھر آپ نے بنی نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ تلواریں لٹکائے حاضر ہوئے انس رضؓ کہتے ہیں گویا میں (اس وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں اونٹنی پر سوار ابو بکر صدیق رضؓ آپ کی خواصی میں بنی نجار کے لوگ گرداگرد (مسلح) پیدل چل رہے ہیں خیر آپ اسی طرح

---

[1] کیونکہ غریب غریب لوگ رہ گئے تھے سردار اور امیر مارے جا چکے تھے اگر یہ سب زندہ ہوتے تو شاید غرور کی وجہ سے مسلمان نہ ہوتے اور دوسروں کو بھی مسلمان ہونے سے روکتے ۱۲ منہ [2] یعنی جو اشعار فخریہ ہر ایک فریق نے اس جنگ کے وقت پڑھتے تھے ۱۲ منہ [3] اس حدیث کی مناسبت باب سے مشکل ہے اس میں ہجرت کا ذکر نہیں ہے مگر شاید امام بخاری نے اسکو اگلی حدیث کی مناسبت سے ذکر کیا جس میں لعاث کا ذکر ہے ۱۲ منہ

قَالَ فَكَانَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاؤُا۔ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي حَائِطَكُمْ هٰذَا قَالُوا لَا وَاللهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ قَالَ فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ كَانَتْ فِيهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَتْ فِيهِ خَرِبٌ وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ قَالَ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً قَالَ قَالَ جَعَلُوا يَنْقُلُونَ ذَاكَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ يَقُولُونَ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔

بَابُ إِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ۔

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ أُخْتِ النَّمِرِ مَا سَمِعْتَ فِي سُكْنَى مَكَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ

روانہ ہوئے اور جاتے جاتے ابوایوب انصاری کے جلوخانہ میں اُتر پڑے[۵۱] آپ کا قاعدہ یہ تھا جہاں نماز کا وقت آجاتا وہیں پڑھ لیتے[۵۲] پھر مسجد بنانے کا حکم دیا اور بنی نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ حاضر ہوئے آپ نے ان سے فرمایا تم اپنے اس باغ کی قیمت مجھ سے چکا لو انہوں نے یہ عرض کیا یہ کبھی نہ ہوگا خدا کی قسم ہم تو اس کی قیمت اللہ ہی سے لیں گے انسؓ کہتے ہیں اس باغ میں وہ چیزیں تھیں جو میں تم سے بیان کرتا ہوں کچھ تو مشرکوں کی قبریں تھیں کچھ کھنڈر۔ کچھ کھجور کے درخت۔ آپ نے حکم دیا مشرکوں کی قبریں کھود ڈالی گئیں اور کھنڈر برابر کئے گئے اور درخت کاٹ ڈالے گئے انسؓ نے کہا ان درختوں کی لکڑی مسجد میں قبلے کی طرف ایک قطار باندھ کر رکھ دی گئی اور دروازہ میں[۵۳] پتھر رکھ دیئے انسؓ نے کہا صحابہ مسجد کے لیے پتھر ڈھو رہے تھے اور شعر پڑھتے جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ تھے (بنفس نفیس پتھر ڈھوتے اور شعر پڑھتے جاتے) صحابہ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے ۔ فائدہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا فائدہ ؛ کر مدد انصار اور بے دلبیوں کی اے خدا[۵۴] ؛

باب جسنے مکہ سے ہجرت کی اُسکو حج یا عُمرہ کرکے پھر مکہ میں ٹھہرنا کیسا ہے

مجھ سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حمید سے انہوں نے کہا میں نے سُنا عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے سائب بن اخت نمر کندی سے پوچھا۔ تم نے مہاجر کو مکہ میں ٹھہرنے کے باب میں کیا سُنا ہے[۵۵]

---

۵۱ وہاں اونٹنی جاکر بیٹھ گئی ۱۲ منہ ۵۲ چونکہ اس وقت تک کوئی مسجد نہ بنی تھی ۱۲ منہ ۵۳ لکڑی کی چوکھٹ کے بدل ۱۲ منہ ۵۴ یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۵۵ حافظ نے کہا باب کا مطلب یہ ہے کہ جس نے فتح مکہ سے پہلے ہجرت کی تھی اس کو مکہ میں پھر رہنا حرام تھا مگر حج یا عمرے کے لیے وہاں ٹھہر سکتا تھا اس کے بعد تین دن سے زیادہ ٹھہرنا درست نہ تھا اب جو لوگ دوسرے کسی مقام سے بہ سبب فتنے وغیرہ کے ہجرت کریں تو اللہ کے واسطے انہوں نے کسی ملک کو چھوڑا ہو اور اس فتنہ کا ڈر نہ ہو تو پھر وہاں لوٹنا اور رہنا درست ہے انتہی مختصراً ۱۲ منہ

بْنَ الْحَضْرَمِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ

انہوں نے کہا میں نے علاء بن حضرمی (صحابی) سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہاجر کو منیٰ سے لوٹنے کے بعد (جب حج ختم ہو جاتا ہے) تین دن تک (مکہ میں) رہنا درست ہے [1]۔

بَابُ التَّارِيخِ

باب تاریخ کب سے شروع ہوئی [2]

۱۱۱۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا عَدُّوا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ وَفَاتِهِ مَا عَدُّوا إِلَّا مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد (سلمہ بن دینار سے) انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا صحابہ نے تاریخ کا شروع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے نہیں رکھا نہ آپ کی وفات سے بلکہ آپ کے مدینہ میں تشریف لانے سے [3]۔

۱۱۱۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ أَرْبَعًا وَتُرِكَتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْأُولٰى تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا (مکہ میں) ہر نماز کی دو ہی رکعتیں فرض ہوئی تھیں پھر آپ نے مدینہ کو ہجرت کی تو (ظہر اور عصر اور عشاء میں) چار چار رکعتیں فرض ہوئیں اور سفر میں وہی دو دو رکعتیں رہیں یزید بن زریع کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرزاق نے بھی معمر سے روایت کیا [4]۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَمَرْثِيَتِهِ لِمَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اللہ میرے اصحاب کی ہجرت قائم رکھ۔ اور آپ کا رنج کرنا اس مہاجر کیلئے جو مکہ میں مرگیا۔

۱۱۱۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ

ہم سے یحیٰی بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عامر بن سعد بن مالک سے انہوں نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاصؓ) سے انہوں نے کہا حجۃ الوداع میں (جو سنہ ۱۰ ہجری میں

---

[1] بعضوں نے کہا یہ حکم فتح مکہ سے پہلے تھا بعد فتح کے پھر مہاجر وہاں رہ سکتا ہے ۱۲ منہ

[2] ابن جوزی نے کہا جب دنیا میں آبادی زیادہ ہوگئی تو حضرت آدم ؑ کے وقت سے تاریخ کا شمار ہونے لگا اب آدم ؑ سے لے کر طوفان نوح تک ایک تاریخ ہے اور طوفان سے حضرت ابراہیم ؑ کے آگ میں ڈالے جانے تک دوسری اور اسوقت سے حضرت یوسف ؑ تک تیسری وہاں سے حضرت موسیٰ ؑ کے مصر سے روانہ ہونے تک چوتھی وہاں سے حضرت داؤد ؑ تک پانچویں وہاں سے حضرت سلیمانؑ تک چھٹی وہاں سے حضرت عیسیٰ تک ساتویں ہے اور مسلمانوں کی تاریخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے شروع ہوئی گو ہجرت ربیع الاول میں ہوئی تھی مگر سال کا آغاز محرم سے رکھا یہودی بیت المقدس کی ویرانی سے اور نصاریٰ حضرت مسیح کے اٹھ جانے سے تاریخ کا حساب کرتے ہیں ۱۲ منہ

[3] کیوں کہ اس میں اختلاف تھا ۱۲ منہ

[4] کس لیے کہ وہ رنج وہ تھی ۱۲ منہ

[5] اسیوقت سے اسلام کی ترقی شروع ہوئی ۱۲ منہ ع اسکو اسمعیا

الْوَدَاعِ مِنْ مَّرَضٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى
وَأَنَا ذُوْ مَالٍ وَّلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِّي وَاحِدَةٌ
أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قَالَ فَأَتَصَدَّقُ
بِشَطْرِهٖ قَالَ الثُّلُثُ يَا سَعْدُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ
إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ
أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ قَالَ
أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ
وَلَسْتَ بِنَافِقٍ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ
إِلَّا أَجَرَكَ اللهُ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا
فِي فِي امْرَأَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ
أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي
بِهٖ وَجْهَ اللهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً
وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ
بِكَ آخَرُوْنَ اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ
وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ
بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ وَقَالَ
أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ وَمُوْسٰى عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنْ
تَذَرَ وَرَثَتَكَ۔

ہوا) میں (مکہ میں) ایسا بیمار ہوا کہ مرنے کے قریب ہو گیا (آنحضرتؐ میرے
پوچھنے کو تشریف لائے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری بیماری جس حد تک
پہنچ گئی ہے آپ دیکھتے ہیں[1] میں مالدار ہوں لیکن ایک بیٹی کے سوا[2] اور کوئی
میرا وارث نہیں ہے کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر جاؤں آپ نے فرمایا
نہیں میں نے عرض کیا تو آدھا مال سہی آپ نے فرمایا نہیں پھر فرمایا سعد تہائی مال خیرات
کرنا کافی ہے تہائی بہت ہے تو اگر اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ اس
سے بہتر ہے کہ تو ان کو مفلس چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے
پھریں احمد بن یونس نے ابراہیم بن سعد سے یہ روایت کی کہ تو اپنی ذریت
کو چھوڑ جائے[3] اور (سعد) تو جو کچھ اللہ کی رضامندی (اور
اس کا حکم بجا لانے) کے لیے خرچ کرے گا تجھ کو اس پر ثواب ملے گا یہاں
تک کہ اس لقمہ پر بھی جو تو اپنی جورو کے منہ میں ڈالے[4] میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ کیا میں اپنے ساتھیوں (دوسرے مہاجرین) کے پیچھے مکہ میں
رہ جاؤں[5] گا آپ نے فرمایا نہیں تو پیچھے نہیں رہے[6] گا اور تو جو کوئی نیک کام
اللہ کی رضامندی کے ساتھ کریگا اس سے تیرا درجہ زیادہ اور بلند ہوتا جائیگا
اور شاید تو ابھی بہت دنوں تک زندہ رہے تیرے سبب سے کچھ لوگوں (مسلمانوں)
کو فائدہ ہو اور کچھ لوگوں (کافروں) کو نقصان پہنچے[7] یا اللہ میرے اصحاب کی ہجرت پوری
کر دے اور[8] انکو ایڑیوں کے بل الٹا مت پھیر البتہ[9] افسوس آتا ہے سعد بن خولہ بیچارہ
نقصان میں پڑ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے رنج کرتے تھے کیونکہ وہ (ہجرت
کے بعد) پھر مکہ ہی میں آنکر مر گیا اور احمد بن یونس اور موسیٰ بن اسمٰعیل نے
نے اس حدیث کو ابراہیم بن سعد سے روایت کیا[10]

---

[1] اب زندگی کی توقع نہیں ۱۲ منہ [2] جس کا نام عائشہ تھا ۱۲ منہ [3] جو امام بخاری کے شیخ ہیں ۱۲ منہ [4] اس روایت کو خود امام بخاری نے حجۃ الوداع میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [5] اگر نیت خدا کا حکم بجا لانے کی ہو ۱۲ منہ [6] یعنی اس بیماری سے مر جاؤں گا ۱۲ منہ [7] بلکہ اللہ تجھ کو تندرست کر دے گا ایسا ہی ہوا سعد اس بیماری سے چنگے ہو گئے اور مدت تک جئے ان کے بہت سے لڑکے پیدا ہوئے بعضے نسخوں میں انک ان تخلف ہے اس صورت میں ترجمہ یوں ہوگا سعد نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اپنے ساتھیوں یعنے دوسرے مہاجرین کے بعد دنیا میں زندہ رہونگا آپ نے فرمایا اگر تو زندہ رہا اور تو نے کوئی نیک عمل اللہ کی رضامندی کے لیے کیا اخیر تک ۱۲ منہ [8] یہ آپ کی پیشینگوئی سچ نکلی سعد اسکے بعد چالیس پر کئی سال تک زندہ رہے انہوں نے عراق کا ملک فتح کیا بہت سے کافروں کو قتل اور قید کیا اور بہت لوگ ان کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ۱۲ منہ [9] قسطلانی نے کہا یہ عبارت مرفوع نہیں ہے مدرج ہے زہری کا کلام ہے ابو داؤد طیالسی کی روایت میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ [10] احمد کی روایت کو امام بخاری نے حجۃ الوداع میں اور موسیٰ کی روایت کو دعوات میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ ع انکی ہجرت باطل نہ کر یا اسلام پر قائم رکھ ۱۲ منہ

باب ۴۶۱ كَيْفَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَقَالَ أَبُوْ جُحَيْفَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ۔

١١١٦ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْأَنْصَارِيِّ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُّنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِيْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلَّنِيْ عَلَى السُّوْقِ فَرَبِحَ شَيْئًا مِّنْ أَقِطٍ وَّسَمْنٍ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ وَّعَلَيْهِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَمَا سُقْتَ فِيْهَا فَقَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار اور مہاجرین کو بھائی بھائی بنا دینا

اور عبدالرحمن بن عوف نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو جب ہم مدینہ میں آئے سعد بن ربیع انصاری کا بھائی بنا دیا[۵۱] اور ابو جحیفہ (وہب بن عبداللہ صحابی) نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو درداء کو بھائی بھائی بنا دیا[۵۲]۔

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا عبدالرحمن بن عوف (مدینہ میں) آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سعد بن ربیع انصاری کا بھائی بنا دیا (سعد بہت مالدار تھے) انہوں نے عبدالرحمن سے کہا ایسا کرو میری بی بی اور مال میں سے آدھا حصہ تم لے لو عبدالرحمن نے کہا اللہ تمہاری بی بیوں اور مال میں برکت دے مجھ کو ذرا بازار بتلا دو انہوں نے بتلا دیا عبدالرحمن (وہاں) گئے (خرید و فروخت کر کے) کچھ کھویا اور کچھ گھی نفع میں کما لائے کئی دن کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن کو دیکھا زردی (خوشبو) کا اُن پر نشان تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے پوچھا مہر کیا دیا انہوں نے کہا گٹھلی برابر سونا آپ نے فرمایا ولیمہ تو کر ایک ہی بکری کا سہی[۵۳]

باب ۴۶۲

١١١٧ ۔ حَدَّثَنِيْ حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَقَالَ إِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلٰثٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

باب

مجھ سے حامد بن عمر نے بیان کیا انہوں نے بشر بن مفضل سے کہا ہم سے حمید طویل نے کہا ہم سے انسؓ نے عبداللہ بن سلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں آنے کی خبر پہنچی وہ آپ کے پاس حاضر ہوئے چند باتیں پوچھنے کے لیے انہوں نے کہا میں آپ سے ایسی تین باتیں پوچھتا ہوں جنکو پیغمبر کے سوا اور کوئی نہیں جانتا قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے اور بہشتی لوگ دہشت

---

۵۱ اس کو امام بخاری نے کتاب البیوع میں وصل کیا ۱۲ منہ ۵۲ اس کو امام بخاری نے کتاب الصوم میں وصل کیا ۱۲ منہ ۵۳ کہتے ہیں یہ بھائی بھائی بنانا دو بار ہوا تھا ہوا تھا ایک بار مکہ میں مہاجرین میں آپس میں ابو بکرؓ عمرؓ کو اور حمزہ زید بن حارثہ کو اور عثمان عبدالرحمن بن عوف کو اور زبیر ابن مسعود کو اور عبیدہ بلال کو اور مصعب بن عمیر سعد بن ابی وقاص کو اور ابو عبیدہ سالم مولی ابی حذیفہ کو اور سعید بن زید طلحہ کو آپ نے بھائی بھائی بنا دیا تھا حضرت علیؓ شکائت کرتے آئے تو آپ نے ان کو اپنا بھائی بنایا دوسری بار مدینہ میں ہوا مہاجرین اور انصار میں ۱۲

وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يَنْزِعُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ آنِفًا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ قَالَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوتِ وَأَمَّا الْوَلَدُ فَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي فَجَاءَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيكُمْ قَالُوا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَأَفْضَلُنَا وَابْنُ أَفْضَلِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَأَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا مِثْلَ ذٰلِكَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ قَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَتَنَقَّصُوهُ قَالَ هٰذَا كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

میں جا کر) پہلے کیا کھانا کھائیں گے اور بچہ کس سبب سے کبھی باپ کے مشابہ ہوتا ہے کبھی ماں کے آنحضرتؐ نے فرمایا جبریلؑ نے ابھی ابھی یہ باتیں مجھ کو بتا دیں عبداللہ بن سلام نے کہا یہ (یعنے جبریل) فرشتوں میں سے یہودیوں کا دشمن ہے آنحضرتؐ نے فرمایا قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق کی طرف سے مغرب کی طرف لے جائے گی[1] اور بہشتیوں کی پہلی غذا مچھلی کے کلیجہ کا بڑھا ہوا ٹکڑا ہوگا (جو نہایت لذیذ اور زود ہضم ہوتا ہے) اب بچے کا حال یہ ہے کہ جب مرد کی منی عورت کی منی میں بڑھ جاتے تو بچہ مرد کے مشابہ ہو جاتا ہے اور جب عورت کی منی پر بڑھ جاتے تو بچہ عورت کے مشابہ ہو جاتا ہے عبداللہ بن سلام نے یہ جواب سن کر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور آپ اللہ کے (سچے) پیغمبر ہیں۔ پھر انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہودی لوگ بڑے مفتری (جھوٹے) ہیں آپ ان سے میرا حال پوچھئے مگر ان کو میرے مسلمان ہونے کی خبر نہ ہو خیر یہودی لوگ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا عبداللہ بن سلام تم میں کیسا آدمی ہے انہوں نے کہا ہم سب میں اچھا اور اچھے کا بیٹا اور ہم سب میں افضل اور افضل کا بیٹا آپنے فرمایا بھلا بتلاؤ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جائے تو تم بھی مسلمان ہو جاؤ گے انہوں نے کہا خدا نہ کرے اللہ ان کو اسلام سے بچائے رکھے آپنے پھر یہی پوچھا انہوں نے پھر یہی کہا اس وقت عبداللہ بن سلام (جو چھپ گئے تھے) باہر نکلے کہنے لگے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ یہودی یہ سن کر کہنے لگے عبداللہ بن سلام تو ہم سب میں خراب آدمی خراب آدمی کا بیٹا ہے اور ان کو برا کہنے لگے عبداللہ بن سلام نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو اس بات کا ڈر تھا[2]۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ

[1] اکثر علماء نے تو اس کو ظاہری آگ پر محمول کیا ہے یعنے بقدرت الٰہی قیامت کے قریب زمین سے ایک آگ نمودار ہوگی لوگ اس سے بھاگ کر مغرب کی طرف جائیں گے وہ آگ بھی ان کے پیچھے روانہ ہوگی جب لوگ تھک کر ٹھہر جائیں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی ہمارا ابھی یہی قول ہے لیکن اگر غور کرو تو آگ سے ریل گاڑی مراد ہو سکتی ہے مطلب یہ ہے کہ مشرق سے مغرب تک ریل ہو جائیگی یعنے ایشیا سے یورپ تک ریل چلے گی مشرق اقصیٰ چین ہے اور مغرب اقصیٰ یوروپ حال ہی میں چین تک ریل متصل ہو گئی ہے بعضوں نے کہا آگ سے کفر اور نیچریت کی آگ مراد ہے یعنے بے دینی اور نیچریت مشرق والوں میں ایسی پھیلے گی کہ ان لوگوں کو مغرب کی طرف یعنے اہل یورپ کے خیالات کی طرف مائل کر دیگی واللہ اعلم ۱۲ منہ [2] کہ یہودی جب میرے اسلام کا حال سنیں گے تو پہلے ہی سے برا کہیں گے اب تو آپ نے سن لیا ان کی بے ایمانی معلوم ہو گئی پہلے تو تعریف کی جب اپنے مطلب کے خلاف ہوا تو لگے برائی کرنے بے ایمانوں کا یہی شیوہ ہے جو شخص ان کی مشرب کے خلاف ہو وہ کتنا ہی عالم فاضل صاحب ہنر اچھا شخص ہو لیکن اس کی برائی کرتے ہیں خاص کر حیدرآباد میں تو یہ آفت پھیل گئی ہے کہ اگر کوئی عالم فاضل شخص ان بے ایمانوں کا ایک مسئلہ میں بھی خلاف کرے تو بس اس کے سارے فضائل اور کمالات

عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ اَبَا الْمِنْهَالِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مُطْعِمٍ قَالَ بَاعَ شَرِيْكٌ لِّيْ دَرَاهِمَ فِي السُّوْقِ نَسِيْئَةً فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَيَصْلُحُ هٰذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ بِعْتُهَا فِي السُّوْقِ فَمَا عَابَهُ اَحَدٌ فَسَاَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هٰذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ وَمَا كَانَ نَسِيْئَةً فَلَا يَصْلُحُ وَالْقَ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَاسْاَلْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ اَعْظَمَنَا تِجَارَةً فَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَقَالَ مِثْلَهٗ وَقَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً فَقَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ وَقَالَ نَسِيْئَةً اِلَى الْمَوْسِمِ اَوِ الْحَجِّ۔

انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابوالمنہال عبدالرحمٰن بن مطعم سے سنا انہوں نے کہا میرے ایک ساجھی نے بازار میں کچھ روپیہ (روپیوں یا اشرفیوں کے بدل) ادھار بیچے[1] میں نے کہا سبحان اللہ بھلا یہ درست ہے وہ بولا سبحان اللہ میں نے سر بازار یہ معاملہ کیا کسی نے اعتراض نہ کیا[2] عبدالرحمٰن کہتے ہیں آخر میں نے یہ مسئلہ براء بن عازب (صحابیؓ) سے پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (مدینہ میں) تشریف لائے تو ہم یہ بیع کیا کرتے تھے آپ نے فرمایا دیکھو اس میں جو نقدا نقد ہو وہ تو درست ہے اور جس میں (کسی طرف بھی) ادھار ہو وہ درست نہیں اور بہتر یہ ہے کہ تم زید بن ارقم (صحابیؓ) سے ملو ان سے پوچھو وہ ہم لوگوں میں بڑے سوداگر تھے میں نے ان سے پوچھا انہوں نے بھی ایسا ہی کہا جیسے براءؓ نے کہا تھا) سفیان نے ایک بار اس حدیث میں یوں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور ہم ادھار موسم یا حج کے وعدے پر بیع کیا کرتے تھے[3]۔

بَابُ اِتْيَانِ الْيَهُوْدِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آپ مدینہ میں آئے یہودیوں کا آنا

هَادُوْا صَارُوْا يَهُوْدَ وَاَمَّا قَوْلُهٗ هُدْنَا تُبْنَا هَائِدٌ تَائِبٌ۔

(سورۂ البقرہ وغیرہ میں) جو ہادوا کا لفظ ہے اس کے معنے یہودی ہوئے اور (سورۂ اعراف میں) جو ھدنا کا لفظ ہے اس کا معنے ہم نے توبہ کی اُسی سے ہے ہائد یعنے توبہ کرنے والا۔

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اٰمَنَ بِيْ عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَاٰمَنَ بِيَ الْيَهُوْدُ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے قرہ بن خالد نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر دس یہودی بھی مجھ پر ایمان لے آتے[4] تو سب یہودی مسلمان ہو جاتے[5]۔

---

[1] جو جائز نہیں ہے کیونکہ بیع صرف میں تقابض اسی مجلس میں ضرور ہے جیسے کتاب البیوع میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ [2] اگر درست نہ ہوتا تو لوگ اعتراض کرتے ۱۲ منہ [3] راوی کو شک ہے موسم کا لفظ کہا یا حج کا باب کی مطابقت اس سے نکالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے ۱۲ منہ [4] مطلب یہ ہے کہ میرے مدینہ میں آنے سے پہلے یا مدینہ میں آنے کے بعد اگر دس یہودی بھی مسلمان ہو جاتے تو دوسرے تمام یہودی بھی ان کے دیکھا دیکھی مسلمان ہو جاتے ہوا یہ کہ جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو صرف عبداللہ بن سلام مسلمان ہوئے باقی دوسرے سردار یہود کے جیسے ابو یاسر اور حیی بن اخطب اور کعب بن اشرف اور رافع بن ابی الحقیق بنی نضیر میں سے اور عبداللہ بن حنیف اور فنحاص اور رفاعہ بنی قینقاع میں سے اور زبیر اور کعب اور شمویل بنی قریظہ میں سے یہ سب مخالف رہے کہتے ہیں ابو یاسر آپ کے پاس آیا اور اپنی قوم کے پاس جا کر ان کو سمجھایا یہ پکے پیغمبر وہی پیغمبر ہیں جن کا ہم انتظار کرتے

۱۱۲۰- حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ أَوْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْغُدَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَإِذَا أُنَاسٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ يُعَظِّمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ وَيَصُوْمُوْنَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِصَوْمِهِ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ

ہم سے احمد یا محمد بن ابی عبید اللہ غدانی نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن اسامہ نے کہا ہم کو ابو عمیس نے خبر دی انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے ابو موسیٰؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے دیکھا تو یہود کے لوگ عاشورے کا دن بڑا جانتے ہیں اس دن روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا ہم کو یہ روزہ رکھنے کا (یہود سے) زیادہ حق ہے پھر آپ نے لوگوں کو اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔[۱]

۱۱۲۱- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ فَسُئِلُوْا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ أَظْفَرَ اللهُ نَبِيَّهُ مُوْسٰى وَبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ عَلٰى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُوْمُهُ تَعْظِيْمًا لَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِصَوْمِهِ

مجھ سے زیاد بن ایوب نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے بیان کیا کہا ہم کو ابو بشر (جعفر) نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے[۲] تو یہود کو عاشورے کا روزہ رکھتے دیکھا ان سے پوچھا تو کہنے لگے یہ وہ دن ہے جس دن اللہ نے موسیٰ اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ دیا (فرعون کو ڈبو دیا) اور ہم اس دن کو بڑا سمجھ کر اس میں روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا ہم کو تم سے زیادہ موسیٰ سے لگاؤ ہے پھر آپ نے (مسلمانوں کو) اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

۱۱۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی۔ انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا (پہلے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نصاریٰ کی طرح) بالوں کو (پیشانی پر) لٹکاتے تھے اور مشرک لوگ مانگ نکالا کرتے تھے اہل کتاب پیشانی پر لٹکاتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس بات میں اللہ کا کوئی حکم نہ آتا تو (بہ نسبت مشرکوں کے) اہل کتاب کی موافقت زیادہ پسند تھی پھر ایسا ہوا کہ آپ بھی بالوں میں مانگ نکالنے لگے۔[۳]

۱۱۲۳- حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مجھ سے زیاد بن ایوب نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابو بشر (جعفر بن ابی وحشیہ) نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے

---

[۱] بعضوں نے اس حدیث سے مجلس میلاد کے جواز پر دلیل لی مگر یہ استدلال پورا نہیں ہوتا کیونکہ عاشورے کا روزہ بہ حکم نبوی قرار پایا نہ صرف اس وجہ سے کہ اس دن بنی اسرائیل کو نجات ملی تھی یا یہ دن کوئی بڑا دن تھا ۱۲ منہ [۲] یعنے جب مدینہ میں شروع میں تشریف لائے تھے اسی سے باب کی مناسبت نکلتی ہے ۱۲ منہ [۳] شاید آپ کو اس کا حکم آگیا ہوگا پیشانی پر بال لٹکانا آپ نے چھوڑ دیا اب یہ نصاریٰ کا طریق رہ گیا ہے مسلمانوں کو اپنے پیغمبر کی سنت پر چلنا چاہیئے نہ نصاریٰ کے طریق پر ۱۲ منہ

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ هُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّؤُهُ اَجْزَاءً فَاٰمَنُوْا بِبَعْضِهٖ وَكَفَرُوْا بِبَعْضِهٖ۔

انہوں نے کہا اہل کتاب ہی تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی کتاب (قرآن) کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا[۱] کچھ باتوں پر ایمان لائے[۲] اور کچھ باتوں کا انکار کیا[۳]۔

بَابُ[۴۶] اِسْلَامِ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

باب سلمان فارسیؓ کے اسلام کا بیان

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِیْقٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ اَبِیْ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ اَنَّهٗ تَدَاوَلَهٗ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ رَبٍّ اِلٰی رَبٍّ۔

ہم سے حسن بن عمر بن شقیق نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے انہوں نے کہا مجھ سے میرے باپ (سلیمان بن طرخان) نے کہا دوسری سند[۵] اور ہم سے ابو عثمان نہدی نے بیان کیا انہوں نے سلمان فارسیؓ سے وہ کہتے تھے مجھ کو کچھ اوپر دس آدمیوں نے ایک مالک کے بعد دوسرے مالک نے خریدا گویا بار بار بیچا گیا۔

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِیْ عُثْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ اَنَا مِنْ رَامَهُرْمُزَ۔

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عوف اعرابی سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے کہا میں نے سلمان فارسی سے سنا وہ کہتے تھے میرا وطن رام ہرمز ہے[۶]۔

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِیْ عُثْمٰنَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ فَتْرَةٌ بَیْنَ عِیْسٰی وَمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِمَا وَسَلَّمَ سِتُّمِائَةِ سَنَةٍ۔

ہم سے مدرک نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حماد نے کہا ہم کو ابو عوانہ نے خبر دی۔ انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے سلمان فارسی سے انہوں نے کہا حضرت محمد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے بیچ میں فترۃ کا زمانہ (یعنے جس میں کوئی پیغمبر نہیں آیا) چھ برس کا گزرا ہے[۷]۔

تَمَّ الْجُزْءُ الْخَامِسُ عَشَرَ وَیَتْلُوْهُ الْجُزْءُ السَّادِسُ عَشَرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

[۱] جس کا بیان سورۂ حجر میں ہے الذین جعلوا القرآن عضین ۱۲ منہ [۲] جیسے حضرت موسیٰؑ پر ۱۲ منہ [۳] جیسے حضرت محمدؐ کی نبوت کا۔ اس حدیث کی مناسبت باب سے مشکل ہے عینی نے کہا اگلی حدیث میں اہل کتاب کا ذکر ہے اس مناسبت سے ابن عباسؓ کا اثر یہاں بیان کر دیا ۱۲ منہ [۴] پہلے یہ مجوسی تھے دین حق کی طلب میں اپنے باپ کے پاس سے بھاگے اور پادریوں کی صحبت میں رہا کیے اخیر جس پادری کی صحبت میں رہے اس نے ان کو پیغمبر آخر الزماں کی بشارت دی ان کی نشانیاں تبلائیں وہ عرب کے ملک کو چلے رستے میں چند عربوں نے ان سے دغا کی اور غلام بنا کر ان بیچ ڈالا بکتے بکتے بنی قریظہ کے ایک یہودی نے ان کو خریدا وہ مدینہ لایا جب آنحضرتؐ مدینہ تشریف لائے تو وہ سب نشانیاں دیکھ کر مسلمان ہو گئے آپ نے سلمان سے فرمایا تم اپنے تئیں مکاتب کرلو ان کے صاحب نے کہا تین سو درخت کھجور کے لگا ؤ اور چالیس اوقیے سونا دو آنحضرتؐ نے یہ سب درخت اپنے دست مبارک سے لگا دیئے اور مسلمانوں سے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو انہوں نے مدد کی سلمان نے سارا بدل کتابت ادا کر دیا کہتے ہیں ان کی عمر دو سو پچاس کی ہوئی بعضوں نے کہا تین سو پچاس برس کی انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کے وصی کو پایا تھا مدینہ میں ۳۶ھ ہجری میں مرے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [۵] یہ سلیمان کا قول ہے اور کہ لفظ کا یہ مطلب ہے کہ سلیمان نے یہ حدیث ابو عثمان کے سوا اوروں سے بھی سنی ہے صاحب تیسیر القاری کو یہاں دھوکا ہوا ہے ۱۲ منہ [۶] جو ایک شہر تھا ایران میں ان کے باپ کنبی دہقان تھے ۱۲ منہ [۷] حافظ نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس مدت میں کوئی ایسا پیغمبر نہیں آیا جو نئی کتاب لایا ہو البتہ پیغمبر ہو سکتا ہے جو حضرت عیسیٰؑ کی شریعت کی طرف بلاتا ہو (جیسے نصاری یوحنا پولوس پطرس وغیرہ کو بھی پیغمبر کہتے ہیں) بعضوں نے کہا اس مدت میں حنظلہ بن صفوان اصحاب الرس کی طرف سے بھیجے گئے تھے اور خالد بن سنان عبسی بھی ان کے بیٹے آنحضرتؐ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا اُس کا باپ نبی تھا اس کو طبرانی نے نکالا مگر صحیح حدیث اس کے خلاف ہے کہ میں عیسیٰؑ سے سب لوگوں